خزانۃ الادویہ

جلد سوم

کتب خانہ طبیب

Hakeem Shoukat Ali

مگر لمبائی اتنی نہین ہوتی بلکہ اقلاً کے دانہ برابر ہوتی ہو اوسمین کسی قسم کی بو نہین ہوتی مزے مین تھوڑی سی تلخی ہوتی ہو جب انجلی کے نسخے مین بھی شامل ہو

طبیعت۔ گرم وخشک دوسرے درجے مین بعض نے کہا ہو کہ تیسرے درجے کے آخر مین گرم وخشک ہو۔

خواص وفوائد۔ رعشہ فالج لقوہ اور مرگی کو نافع ہو۔ دماغ کے جسقدر ایسے مرض ہین جو رطوبات غلیظہ سے پیدا ہوے ہون انکو فائدہ بخشتی ہو جوڑون کے اور پیٹھ کے اور چوتڑون کے درد کو مفید ہو اسکے کھانے سے صفرا دستون کے ذریعہ سے خوب نکلتا ہو چھوٹے اور مفاصل کے رباطات مین غلیظ اخلاط جمع ہون تو وہ بھی نکل جاتا ہو نہایت قوی دست آور ہو دستون مین مغص … ہین۔ (**مضر**) درد سر پیدا کرتی ہو **مصلح** ناشپاتی اور دوسرے سرد میوے **مقدار خوراک** پونے دو ماشہ۔

شاگا (ھ)

بفتح شین نقطہ دار وسکون الف وفتح کاف فارسی وسکون الف عوام اسکو جیم فارسی کے ساتھ چاگا کہتے ہین

صفات وشناخت۔ ایک بیدگی ہو ڈھیکوا کی طرح ہوتی ہو بلکہ بعضے دونون کے باہم مشابہ ہین مگر چاگا کے پتے کسی قدر کم چوڑے اور کم موٹے ہوتے ہین اور اسمین کانٹے نہین ہوتے اور تو بچی کی پشت پر بیٹھی ہوئی … ہوتی ہین اور ایک جڑ سے کئی جڑین پیدا ہوتی ہین مزہ … تلخ ہو۔

طبیعت۔ دوسرے درجے مین گرم وخشک۔

خواص وفوائد۔ … گران اور مسہل ہو صفرا اور بلغم اور باد اور خون کا فساد دفع کرتی ہو امراض سینہ وسعال وخارشت اور جذام وغیرہ … مفید ہو جریان اور … بھی کو دفع کرتی ہو **فائدہ** محیط مین لکھا ہو کہ اسکو … بھی کہتے ہین مگر مین سمجھتا ہون کہ …

شاما (سنسکرت)

رامپور کے چڑیا خانے کے محافظون نے مجھے پہاڑی شاما دکھایا جو بڑی یا گدھ کے قدون مین تھا رنگ اسکا پشت سے سینے تک سیاہ تھا شکل بلا گیری تھا دم مین دونون طرف دو دو پر سفید تھے اور دم لانبی تھی چونچ اور آنکھ سیاہ تھی اور پاؤن سفید تھے اور دیسی شاما کے جسکے بچے بھی کہتے ہین پاؤن سیاہ ہوتے ہین آنکھ بھی سیاہ ہوتی ہو … مین اور پہاڑی شاما مین یہ فرق ہو کہ اسکی چونچ کا رنگ … سیاہ اور … سیاہ ہوتا ہو … پیٹ کا رنگ سفید ہوتا ہو اور یہ … بھی ہوتا ہو یعنی اسکے بازوون کے … سفید بھی ہوتے ہین اور …

صفات وشناخت۔ ایک پرند ہو چھوٹا سا چڑیا کے برابر … ہوتا ہو اسکی پشت کا رنگ سیاہی وزردی … اور قدرے سرخی مائل ہوتا ہو بالکل سیاہ نہین ہوتا … زردی مائل ہوتا ہو … خوش آواز ہوتا ہو …

طبیعت۔ اسکا گوشت گرم وخشک ہو۔

خواص وفوائد۔ اسکا گوشت سریع الہضم ہو اور گردہ کو نافع ہو گردے اور مثانے کی پتھری کو توڑتا ہو اسکے کھانے سے پیشاب زیادہ مقدار مین آتا ہو نمک لگا کر سکھایا ہوا گوشت دست بند کرتا ہو اسکو ذبح کرکے نمک چھڑک کر تانبے کے برتن مین جلا لین اور ہر روز پتھری کے بیمار کو کھلا لین تب بہت نفع ہوگا۔

شاہبانک (ف)

بفتح نون وسکون کاف کذا فی البرہان معرب اسکا شاہبانج ہو اسکو عربی مین تفنیج الکلاب اور قسوۃ الکلاب اور ریحان الشیطان کہتے ہین فارسی مین جوان اسپرغم اور آتش سنگ اور بنفشہ سنگ کہتے ہین۔

صفات وشناخت۔ اسکی حقیقت مین اختلاف ہو (۱) خافقی کہتا ہو کہ وہ قیصوم کی ایک قسم ہو (۲) صاحب

Hakeem Shoukat Ali

جامع اور حکیم علوی خان نے برنوف جانا ہو اور یہ بھی کہا ہو کہ شجرہ ابراہیم کی چھوٹی قسم ہو (۳) رازی نے حاوی مین لکھا ہو کہ
وہ جسکو مرزنجوش کی جنگلی قسم ہو جسکا بیان ریحان سلیمان مین گذر چکا (۴) صاحب اختیارات کہتا ہو کہ یہ تمام باتین واہی ہین
ور صحیح نفع الکلاب ہو شیرازی مین آتش سگ کہتے ہین مگر اسکا حلیہ کچھ نہین دیا اور برنوف کا حال اوپر مذکور ہو چکا ہے۔

طبیعت ۔ دوسرے درجے مین گرم وخشک ہو۔

خواص وفوائد۔ گیلانی کہتا ہو کہ محلل وملطف ہو۔ بچے کے تکیے کے تلے رکھدینے سے رال کا منھ سے جانا بند ہوجاتا ہو اس کے
کھانے اور لگانے اور سونگھنے سے فالج کو نفع ہوتا ہو یہ دماغ کا تنقیہ کرتی ہو شراب کے ساتھ کھانے سے لقوے اور مرگی کو
فائدہ بخشتی ہو رحم کی ریاح دفع کرتی ہو بعض کتابون مین لکھا ہو کہ قیصوم کی قوت مین ہو بدل سرخ وغیرہ کو نفع ہوجانے کے لیے
مرزنجوش کو اسکی جگہ کام مین لاوین۔

شاہ بلوط (ف)

بلوط الملک (ع)

صفات وشناخت ۔ اسکو بلوط کی مادہ جانتے ہین اسکی صورت گول ہوتی ہو اور بلوط لمبا ہوتا ہو اسکا پیڑ بھی بلوط سے
علاحدہ ہو لیکن بعض نے اسکو بلوط کی ایک قسم جانا ہو لیکن کئی وجہ سے دونون مین فرق ہو ایک یہ کہ شکل اسکی گول اور چھوٹی ہوتی ہو اور
بلوط شیرین اور کڑوا دونون قسم کا لمبا ہوتا ہو دوسرے بلوط سے شاہ بلوط زیادہ شیرین ولذیذ ہے تیسرے اسمین خشکی بھی بلوط سے
کم ہی بہرصورت اسکا قد آدھے اخروٹ کی برابر ہوتا ہو اور مزہ فندق کا سا اسکا درخت دو قد آدم کے برابر اونچا ہوتا ہو اور پتے
کٹوان کنارون کے ہوتے ہین اور کانٹے بھی ہوتے ہین شاہ بلوط کا سر چپٹا ہوتا ہو اس لیے ایسا معلوم ہوتا ہو جیسے کسی گول چیز کو
کاٹ دیا ہو۔ اسکے چھلکے مین پرت ہوتے ہین پہلے پرت کے اندر کا پوست جو مغز سے ملا ہوتا ہو اسپر اون کی طرح باریک
رونگٹے ہوتے ہین اندر اوسکے بینگ ہوتی ہو جسکا مزہ شیرین ہوتا ہو اور یہ چھ ماہ سے زیادہ قائم نہین رہتی بلکہ خراب
ہوکر گل جاتی ہو بہتر وہ ہو جو تازہ اور شیرین ہو باطن سیاہ ہو اوپر سے رنگ سرخ زردی وسیاہی مائل ہو وزن مین بھاری ہو

طبیعت بعض نے کہا ہو کہ گرم پہلے درجے مین اور خشک دوسرے درجے مین ہو بعض کہتے ہین کہ دوسرے درجے مین سرد و
خشک ہو بعض کہتے ہین کہ تر ہو بعض کہتے ہین کہ گرمی وسردی مین معتدل ہو اور پہلے درجے مین اور بقولے دوسرے درجے مین خشک
بعض کہتے ہین کہ گرمی سردی پر غالب ہو شیخ کہتا ہو کہ شاہ بلوط مین تھوڑی سی گرمی ہو کیونکہ اسکی شیرینی اس بات کو چاہتی ہو اور
خشکی اسکی بلوط سے کم ہو گیلانی کے قول سے مستفاد ہوتا ہو کہ شیرین شاہ بلوط مین بہت خفیف لطیف گرمی ہو اور پہلے درجے
کے اول مین خشک ہو۔

خواص وفوائد۔ اسکا پھل تمام حبوب سے زیادہ بدن کو غذا پہونچاتا ہو اور بلوط کی شیرین قسم سے بھی غذائیت مین بڑھا
ہوا ہو اور یہ جلد پیٹ سے خارج ہوجاتا ہو اسمین قبض کم ہو مگر اپنے غلظ کی وجہ سے آنتون مین نفخ اور ریاح بہت پیدا کرتا
ہو رطوبات کا بہنا بند کرتا ہو اگر پانی مین جوش کرکے کھاوین تو ریاح اور نفخ کم ہوجاوے اور مزہ بھی بڑھ جاے ابو جریج نے کہا ہو
کہ شاہ بلوط کا پھل دیر ہضم ہو آدمی کے لیے تغذیہ اسکا عمدہ نہین مگر مین کہتا ہون کہ جب بخوبی ہضم ہوجاتا ہو تو اس سے
بدن کو غذا خوب حاصل ہوتی ہو اسکو بھونکر مناسب چیزون کے ساتھ کھانے سے منی خوب پیدا ہوتی ہو باہ کو ہیجان ہوتا ہو
بدن مین قوت آتی ہو کنٹھ مالا کے لیے نہایت نافع ہو بلغمی ہیجش کو دفع کرتا ہو معدے مین رطوبت جمع ہونے کی وجہ سے

Hakeem Shoukat Ali

دست آتے ہون تو اُسکے کھانے سے بند ہوجاتے ہین شانے سے اخلاط ردی نکالتا ہو پیشاب زیادہ لاتا ہے اور
نہایت محرک باہ ہو اسکو بھون کر یا جوش دیکر کھانے سے زہیرون کو نفع حاصل ہوتا ہو تمام افعال مین بلوط سے ضعیف ہو اور
بعض کہتے ہین کہ یہ بلوط سے قوی ہے اسکی شراب بدن کا رنگ نکھارتی ہے باوجود اس کے بعض مزاجون مین
اسکے پینے سے چہرے پر زردی آجاتی ہو اور وہ پھر کسی طرح زائل نہین ہوسکتی یہ شراب بدن کو فربہ کرتی ہو اور قوت دیتی ہو
گردے کی چربی کی اصلاح کرتی ہو اسکے پتون کو پیسکر زخم پر لگانے سے بھر جاتا ہو خون کا بہنا رک جاتا ہو اسکے پتون کے کھانے سے
بالون کا بے وقت سفید ہونا رک جاتا ہو اور بالون پر ضماد کرنے سے سیاہی قائم رہتی ہے **مضر** مستسقی کو نہایت نقصان پہونچاتا
ہے اسکو زیادہ کھانے سے طاعون کا عارضہ پڑجاتا ہو اور ہمیشہ کھاتے رہنے سے زکام پیدا ہوجاتا ہو حلق کو یہانتک مضرت
پہونچتی ہو کہ خناق نکل آتا ہو **مصلح** مطلقاً سکنجبین اصلاح کرتی ہو اور شکر یا شہد یا قند بھی روغن پستہ کے ساتھ اصلاح کرتے ہین
بدل خرنوب یا بلوط **مقدار خوراک** ۳ ماشہ بعض ۲ تولہ تک تجویز کرتے ہین۔
فائدہ - اسکے اُس چھلکے کے کھانے سے جسپر رونگٹے ہوتے ہین وہ عوارض پیدا ہوتے ہین جو جاوون کے چھلکون کے
کھانے سے پیدا ہوتے ہین علاج بھی اسکا اُسی کی طرح کرنا چاہیئے۔

شاہ پسند و بادشاہ پسند

صفات وشناخت - ایک پیڑ ہو جنگلی بیل دوسری چیزون پر چڑھتی ہے اُسکے پتّے لوبیے کے پتون کی
طرح ہوتے ہین مگر اُنسے چوڑے اور پھول سفید رنگ خوش منظر ہوتا ہو جب پھول سوکھتا ہو تو اُسکے تلے گھنڈی
بندھتی ہو جس کے اندر دو تین دانے ہوتے ہین جنپر رُوان ہوتا ہے اور رنگ زردی مائل ہوتا ہے شاید حب النیل
کی قسم سے ہے۔
طبیعت - تیسرے درجے مین گرم وخشک۔
خواص وفوائد - بہت دست آور ہے تینون خلطون صفرا سودا بلغم کو نکالتا ہے پیٹ کے کیڑے مارتا ہو آنتون کو
موادے بالکل صاف کردیتا ہے بلغم کو تمام نکال ڈالتا ہے مگر اسکی قوت مسہلہ حب النیل سے کم ہو اگر ۴ ماشہ سے ۹ ماشہ
تک کوٹ کر تھوڑا نمک یا گلقند ملاکر کھلائین تو دست بخوبی آجائین اور کسی قسم کی مضرت نہو **مضر** گرم مزاج والون کو **بدل**
حب النیل **قدر خوراک** ۹ ماشہ تک

شاہترہ (ف)

بفتح شین نقطہ دار وسکون الف وکسر ہا وفتح تاے فوقانی وفتح راے مہملہ وسکون ہا برہان نے راے مہملہ کو مشدد لکھا ہو
اور کہا ہو کہ اس کا معرب شیطرج ہو اور یہ غلطی ہے شیطرج دوسری چیز کا نام ہو بلکہ معرب اس کا شاہترج ہو لفظی معنی اسکے
سلطان البقول کے ہین پنجابی - ہندی - مرہٹی اور مارواڑی مین پت پاپڑہ کہتے ہین اور اہل گجرات پیت پاپڑ و
یاے تحتانی معروف اور واو مجہول سے بولتے ہین عربی مین کزبرۃ الحمار - کزبرۃ الحمام - ملک البقول اور بقلۃ الملک نام ہو
اور اہل مصر شاہتراج کہتے ہین۔
صفات وشناخت - وید کہتے ہین کہ پت پاپڑے کا گچھا دو قسم کا ہوتا ہو ایک کے نیلے پھول اور دوسرے کے
لال پھول لگتے ہین اس دوسری قسم مین منافع زیادہ ہین - یونانی اطبا کہتے ہین کہ اسکی شاخین بہت پتلی ہوتی ہین

Hakeem Shoukat Ali

پتے دھنیے کے پتون سے مشابہت رکھتے ہین جب انتہا کو پہونچ جاتے ہین تو ان مین سفید پھول جنمین سرخی کی جھلک ہوتی ہے پیدا ہوتے ہین کبھی اسکے سفید پھولون مین سیاہی کی جھلک ہوتی ہے اور یہ قسم اچھی نہین بعد اسکے بیج لگتے ہین بعض کہتے ہین کہ شاہترہ دو قسم کا ہوتا ہے - (۱) پتے باریک دھنیے کے پتون کی طرح ہوتے ہین اور رنگ انکا سفید یا بھنگ میلا ہوتا ہے اور پھول کا رنگ سفید ہوتا ہے جسمین نیلے پن کی جھلک ہوتی ہے اس قسم کے مزے مین چرپراپن اور قبض ہے (۲) پتے ذرا چوڑے اور رنگ انکا ہرا سفیدی مائل ہوتا ہے اور پھول خالص سفید ہوتا ہے یہ تمام قسمین تلخ ہین انکو چابنے سے زبان سن ہوجاتی ہے اور تھوڑی سی جلن بھی معلوم ہونے لگتی ہے - ایک قسم اور بھی ہے جو پہلی قسم سے مشابہت رکھتی ہے اسکو عرف مین شاہترہ نہین کہتے اسکا رنگ بہت بھنگ میلا ہوتا ہے اور پتے باریک افستین کے پتون کی طرح ہوتے ہین اسکی شاخ کھڑی ہوتی ہے پھول کا رنگ سیاہی مائل ہوتا ہے اور بندھا ہوا ہوتا ہے اور چرچری اور نازک ہوتی ہے اسمین کوئی مزہ غالب نہین ہوتا اور بدبو آتی ہے اسکے کھانے سے گاے مرجاتی ہے یہ مستعمل نہین بہتر وہ ہے کہ تازہ سبز تلخ مزہ اور قدرے تیز ہو اور چابنے سے زبان پر کچھ کھچاوٹ معلوم ہو اور پھول سفید اور پتا مستوی السطح ہو اور اس کے پتے شاخون سے بہتر ہین -

طبیعت - مرکب القوی ہے گرمی و سردی مین معتدل ہو دوسرے درجے مین خشک ہے بعض کے نزدیک پہلے درجے مین گرم اور دوسرے درجے مین خشک ہے بعض کے نزدیک دوسرے درجے مین گرم و خشک ہے بعض کے نزدیک سرد پہلے درجے مین اور خشک دوسرے درجے مین اور بعض سرد و خشک دوسرے درجے مین بتاتے ہین بعض سرد و خشک تیسرے درجے مین کہتے ہین -

خواص و فوائد - اطباے یونانی کا بیان ہے کہ شاہترہ جگر و طحال کا سدہ کھولتا ہے جگر و معدہ کو قوت دیتا ہے صفرا و سودا کو براہ دست نکالتا ہے مگر بعض محققین کا قول ہے کہ شاہترہ تنہا تو طبیعت بھی نہین دست آور ہونا درکنار اور دل کو کمزور کرتا ہے خون کو صاف کرتا ہے سوکھا شاہترہ تپ کہنہ امراض سوداوی اور جرب و حکہ اور یرقان کو نافع ہے تے اور دی کی مالش دور کرتا ہے مدر بول ہے بھوک پیدا کرتا ہے تازہ شاہترے کا لیپ بھڑ کے کاٹنے کے واسطے بہت مؤثر ہے اسکے پتون کا آب مروق معدے اور بھوک کو قوت دیتا ہے ملین شکم ہے ہلیلہ زرد کے ساتھ استعمال کرنا بہتر ہے کیونکہ شاہترہ طحال کو مضر ہے اور ہلیلہ زرد اسکی مصلح ہے اور جب اسکے ہرے پتون کا پانی نچوڑ کر لین تو چاہیے کہ صاف کرکے استعمال کرین شاہترہ کا خون کو صاف کرنا باتجربہ صحیح ہے اور خون کو پتلا بھی کرتا ہے اگر مہندی کے پتون کے ساتھ پیسکر حمام کے اندر بدن پر ملین تو تر و خشک کھجلی کو دفع کرے اس کے رس مین بھی کھانڈ ملاکر قوام کرکے شربت بناتے ہین اور یہ شربت پینے سے داد دور ہوجاتا ہے دماغ سے سودا کا غلبہ گھٹتا ہے امراض سوداوی مٹ جاتے ہین خون فاسد کی اصلاح ہوجاتی ہے ہلیلہ زرد بھی اگر اسکے ساتھ شامل کر دین تو فعل قوی ہوجائے اسکے رس کو آنکھ مین لگانے سے بینائی تیز ہوتی ہے اور آنکھ سے آنسو جاری ہوکر آنکھ کا تنقیہ ہوجاتا ہے اسکے رس مین گوند ملاکر بروال اکھیڑ کر جڑون مین بھر دین تو پھر نہ نکلین اسکے جوشاندے سے کلیان کرنے سے مسوڑھے مضبوط ہوتے ہین زبان اور تالو کا زخم مٹتا ہے منھ اور زبان کی گرمی دور ہوتی ہے اگرچہ شاہترہ عموماً معدے کو طاقت دیتا ہے مگر بعض یہ بھی فرق نکالتے ہین کہ سوکھا ہوا تازہ سے زیادہ قوت پہونچاتا ہے اسکو شراب کے ساتھ نوش کرنے سے معدہ طاقت پاتا ہے اور سرکے کے ساتھ کھانے سے بھوک بڑھتی ہے سرکے کے ساتھ کھانے سے بلغمی

Hakeem Shoukat Ali

متلی اور قے بھی رک جاتی ہو اسکا عرق بھبکے مین کھچا ہوا قابض ہو کیونکہ اسمین سے جو ہر گرم و مفتح نکلجاتا ہو اور یہ بالخاصیت جگر و طحال کا سدہ کھولتا ہو خاصکر دھویا ہوا ان دونون اعضا سے فضول محترقہ کو بھی نکالدیتا ہو جگر کے سدّے کے لیے اصلی کے ساتھ استعمال کرنا چاہیے اور سکنجبین کے ساتھ کھانا بھی اچھا ہو اس سے جب پیشاب کا ادرار ہوتا ہو تو صفرا اسمین بہت نکلتا ہو اسکے پتون کا پانی نچوڑ کر آدھا پیالہ روز ایک ہفتہ تک پیوین اور ان دنون مین نمک اور مچھلی نہ کھاوین تو باد سموم (لو) کا اثر بدن سے جاتا رہے **مضر** تلی اور گردہ اور پھیپھڑہ کو نقصان پہونچاتا ہو کرب پیدا کرتا ہو **مصلح** تلی اور گردے کے لیے ہلیلہ زرد اور شہد اور پھیپھڑے کے لیے کاسنی اور کرب کے لیے آلوے بخارا **بدل** نصف وزن سنا اور دو تہائی ہلیلہ زرد۔ **مقدار خوراک** مین اختلاف ہو ہرے شاہترے کے پتون کا رس ۴ تولہ سے ۱۲ تولہ تک اور ۲ تولہ سے ۴ تولہ تک ہمراہ ۲ تولہ کھانڈ کے اور بعض نے لکھا ہو کہ ۴ تولہ سے ۲۸ تولہ تک اور ہرے شاہترے کا شیرہ ۱ تولہ سے ۸ تولہ تک ۲ تولہ ہلیلہ زرد اور ۲ تولہ کھانڈ کے ساتھ اور خشک شاہترہ جوشاندے مین دوسری دواؤن کے ساتھ ۴ ماشہ سے ۲ تولہ تک اور تنہا سفوف کرکے ۱۰ ماشہ سے ۴ ماشہ تک یا ۴ ماشہ سے ۲ تولہ تک ہموزن ہلیلہ زرد کے ساتھ مگر مین بتقلید اطباے لکھنؤ جوشاندے مین دوسری دواؤن کے ساتھ روزمرہ پینے کے لیے سوکھا شاہترہ ۶ ماشہ شریک کرتا ہون۔
وید کہتے ہین کہ شاہترہ سرد تیز بادی بڑھانے والا ہلکا اور پاک مین چرپرا ہو فساد صفرا و بلغم اور خون کی گرمی بے رغبتی طعام بخار اور نشہ مٹاتا ہو قابض شکم ہے سوزش اعضا دوران سر اور تشنگی کو نافع ہو صفراوی بخار کو مٹانے کے لیے اسکو جوش کرکے پلانا چاہیے یرقان مین اسکا جوشاندہ پلاتے ہین اسکے پتون کے رس کا لیپ کرنے سے ہاتھون کی ہتیلی اور پاؤن کے تلوے کی جلن دفع ہوتی ہو ان کے رس مین دودھ اور کھانڈ ملا کے پلانے سے معدے کی گرمی دور ہوتی ہے خراب آب و ہوا کی وجہ سے جو بخار ہوتا ہو اسکو اتارنے کے لیے شاہترہ کٹائی اور گلو کو جوش کرکے پلانا چاہیے شاہترے اور بابے برنگ کو اونٹنا کے پلانے سے کیڑے مرجاتے ہین۔ دھنیے اور شاہترے کا جوشاندہ پلانے سے پرانا بخار دفع ہوتا ہو اسکا عرق بناکے چٹانے سے کھجلی وغیرہ جلد بدن کے امراض دفع ہوتے ہین اسکا عرق پلانے سے کھجلی دفع ہوتی ہو اسکے جوشاندے مین شہد ملاکر پلانے سے قے رک جاتی ہو۔

شاہترے کا بیج

صفات و فوائد مشہور ہے باریک ہوتا ہو تمام اجزا سے بہتر ہو بعض کے نزدیک پتا سب اجزا سے بہتر ہو۔
طبیعت۔ معتدل الحرارت ہے معدے اور آنتون کو صاف کرتا ہو اُس فضلے کو نکالتا ہے جو بند ہو خون و صفرا و سودا کو صاف کرتا ہے بھوک کھولتا ہو یرقان کو نافع ہے اکثر امراض سوداوی کو فائدہ مند ہے جگر و تلی کا سُدّہ کھولتا ہے جگر و معدہ کو قوت دیتا ہے تپ کہنہ کو مفید ہے مدر بول ہو جرب اور حکہ اور داد کو نافع ہے
مقدار خوراک ۶ ماشہ سے ۱ تولہ تک۔

شاہ چینی (ف)

شاہ صینی (ع)

صفات و شناخت (۱) ابن رضوان کہتا ہو کہ یہ دوا سیاہ ٹکیون کی شکل مین آتی ہے جسکو ایک روئیدگی کے عصارے سے بناتے ہین (۲) بعض کہتے ہین کہ ریوند چینی کا جما ہوا عصارہ ہے (۳) نفیس کرمانی کہتا ہو کہ

Hakeem Shoukat Ali

ملک چین کی مہندی کے پتون کو پیسکر سرکے مین ملا کر بناتے ہین بہرصورت ایک مجہول دوا ہے۔
مشہور یہ ہو کہ یہ اور تنز وے خطائی ایک ہو اور گیلانی کا بھی یہی گمان ہو مگر درحقیقت دونون مین فرق ہو اس لیےکہ تنز وے خطائی زہرمہرے کی مٹی ہو شاہ چینی بیندھی کے پسے ہوے پتے یا اُن کا جما ہوا عصارہ ہو دونون مین صرف اسقدر اشتراک ہو کہ زہرمہرے کی مٹی کو بھی بیندھی کے پتون کے رس مین گوندھکر ٹکیان بناتے مین رنگ اسکا مختلف ہوتا ہو چنانچہ کسی کا صندل سفید کا سا رنگ ہوتا ہو کسی کا سرخی مائل کسی کا زردی مائل کسی کا سیاہی مائل۔ زرد سب سے اچھی ہو۔

طبیعت۔ سرد خشک ہو بعض نے تیسرے درجے مین سرد خشک بتایا ہو گیلانی سرد پہلے درجے مین اور خشک دوسرے درجے مین لکھتا ہے۔

خواص و فوائد قبض اور خشکی پیدا کرتی ہو گرمی سے سر پر درد ہو یا کہین ورم آجائے تو اسکو گلاب کے عرق مین گھولکر لگانے سے فائدہ ہوتا ہو گلاب نہو تو پانی ہی سہی فتق کی ابتدا مین اسکا لیپ کام دیتا ہو کسی زخم سے خون جاری ہو تو اسکے سڑکنے سے رک جاتا ہو اسکے کھانے سے گرمی کا دردسر دفع ہوتا ہو اس سے دماغ کی طرف ابخرے نہین چڑھتے اور معدۂ ضعیف کو اسکا کھانا قوی کرتا ہو اسمین تریاقیت ہو اسکے لگانے سے مرض داء الفیل جاتا رہتا ہو حلق مین ورم آجائے تو اسکو پانی یا گلاب مین پیسکر اوپر سے لیپ کرین اسپر سرد پانی چھڑک کر سونگھنے سے گرم مزاج والے کو بڑا نفع ہوتا ہو نیند آجاتی ہو اسکے کھانے سے بلغم لزج سینے اور پھیپھڑے سے نکل جاتا ہو آنتوں مین قوت آتی ہو۔

شاہ سفرم سلیمان (ف)

صفات و شناخت اسکی حقیقت مین اختلاف ہو بعض کہتے ہین کہ وہی چیز ہے جسے ریحان سلیمان کہتے ہین مگر مین یہ کہتا ہون کہ اسکو چوتھے درجے تک گرم و خشک لکھا ہو اور اسکو پہلے درجے مین گرم اور دوسرے درجے مین خشک بتایا ہو (۲) ابن حسان نے کہا ہو کہ حبق کرمانی ہو اسکے پتے سداب کے پتون کی طرح ہوتے ہین اور انمین خوشبو آتی ہے اور پھول گرمی و سردی مین بنا رہتا ہو۔

طبیعت مصری کہتا ہو کہ گرم پہلے درجے مین اور خشک دوسرے درجے مین ہے۔

خواص و فوائد اگر اسپر سرد پانی چھڑک کر سونگھا جاے تو گرم مزاج والے کو نفع پہونچے گا ماسرجویہ کہتا ہو کہ گرمی اور احتراق اور گرمی کے دردسر کو دفع کرتا ہو نیند لاتا ہو گرمی سے دست آتے ہون تو اسکے ۴م۔ ماشہ بیجون کو گرم پانی کے ساتھ پھانکنے سے رک جاتے ہین۔

شب بو (ف)

بفتح اول و سکون باے موحدہ و ضم باے موحدہ دوم و سکون واو معروف وجہ تسمیہ یہ ہو کہ رات کو خوشبو دیتا ہو سنسکرت مین رجنی گندھا کہتے ہین۔

صفات و شناخت ایک نہایت خوشبو دار پھول کا نام ہو نہایت سفید ہوتا ہے پتے درخت پیاز کے پتون کی طرح ہوتے ہین مگر اندر سے کھوکھلے نہین ہوتے جڑ اسکی پیاز دشتی (کوے کا ندا) کی سی گانٹھ ہوتی ہو تمام سال اس درخت کی جڑ مٹی مین دبی رہتی ہو پتے سوکھ جاتے ہین اساڑھ کے مہینے سے پتے پھوٹ کر اور

Hakeem Shoukat Ali

بیچ مین ایک چھڑی نکلکر پھول سفید رنگ آتے ہین اسکی کلی مین خوشبو نہین ہوتی شب مین پھول نہایت مہکتا ہے خیری کی طرح ہوتا ہی پھول کی پتیان نہایت دبیز اور پُرآب ہوتی ہین یہ پیڑ باغون اور مکانون مین لگایا جاتا ہو مین نے جنگل مین بھی کہین کہین اس طرح کے بوٹے دیکھے ہین اور پھول بھی انکا ایسا ہی ہوتا ہو سونگھنے کا اتفاق نہین ہوا مین چیسٹر کے سرکاری باغ مین شبو کا اتنا بڑا پیڑ ہو کہ جسکے ایک پتے پر کرسی بچھا کر ایک شخص نے تصویر کھچائی تھی۔ طب کی کتابون مین خیری اور خزامے کے نام بھی شبو لکھے ہین مگر ان تینون قسم کا حلیہ دیکھنے سے بخوبی یقین ہوتا ہے کہ آپس مین علیحدہ علیحدہ ہین مگر شبو مین جسکا حال مین بیان کر رہا ہون جو کچھ خواص وفوائد لکھے وہ خیری کے مطابق ہین اور اسی سے ماخوذ ہین پس جن لوگون نے اس شبو اور خیری کو ایک سمجھ لیا ہے انھون نے دونون کے فوائد ایک سمجھ کر خیری کے فوائد شبو مین لکھدیے ہین اور جنھون نے دونون کو علیحدہ علیحدہ کہا انھون نے دونون کے علیحدہ علیحدہ ہونے کی تصریح تو کردی مگر خواص وفوائد وہی نقل کردیے ہین جو خیری اور شبو کے بیان مین پہلے فریق نے لکھے تھے۔

طبیعت۔ باغی گرم وخشک دوسرے درجے مین اور جنگلی گرم وخشک تیسرے درجے مین۔

خواص وفوائد۔ ورم ورياح کو تحلیل کرتا ہو لطافت پیدا کرتا ہو جالی ہو رطوبت کو خوب جذب کرتا ہے حکّی کو تسکین دیتا ہی اسکے ہرے پتون کا رس ۲ تولہ پینے سے ادرار بول وحیض خوب ہوتا ہو مرا ہوا بچہ پیٹ سے نکل جاتا ہے اور اسکے تازہ پتون کا حمول بھی یہی عمل کرتا ہو اس پھول کو سونگھنے سے دماغ کا بلغم اور ریاح غلیظ تحلیل ہوجاتے ہین اسکے پھولون سے روغن اسطرح تیار کرتے ہین جیسے روغن گل تیار ہوتا ہو اسکی مالش نہایت محلل ہو اسکے پینے سے ادرار بول وحیض کا فائدہ خوب ہوتا ہو اس پھول کو عاقرقرحا اور تخم انجرہ کے ساتھ کر گاہ پر لگانے سے نعوظ خوب پیدا ہوتا ہو وجع مفاصل کو اسکا کھانا نافع ہو اسکی جڑ حیض کا ادرار کرتی ہے متلی اور قے لاتی ہے روغن شبو کا ناک مین سعوط کرنا دماغی سدہ کھولنے کے لیے مجرب ہو اسکا تیل بالون مین لگانے سے بال بہت بڑھتے ہین اسکی جڑ سرکے مین پیسکر تلی پر لگانے سے ورم تحلیل ہوتا ہو **مقدار خوراک** ۳ ماشہ تک۔

وید کہتے ہین کہ گل شبو گرم وخشک ہو پیشاب زیادہ لاتا ہو اور مقی ہے اسکی جڑ کو سکھا کر پیس کر دودھ کے ساتھ پھنکی دینے سے یا اسکو پیس کے پلانے سے سوزاک مٹتا ہو اسکو ہلدی کے ساتھ پیس کے مکھن ملا کے لگانے سے بچون کی لال پھنسیان جو انھوریان اور الائیان کہلاتی ہین مٹتی ہین اسکو دوب کے رس مین پیس کے گانٹھون پر لیپ کرتے ہین اسکے پھولونکا عطر نکالا جاتا ہو۔

شبرم (ع)

بضم اول وسکون بائے موحدہ وضم رائے مہملہ وسکون میم اور شین معجمہ اور رائے مہملہ کے کسرہ سے بھی آیا ہو۔ گاوکشت (فارسی)

صفات وشناخت۔ ایک روئیدگی ہے گرہ دار ہاتھ بھر تک لمبی ہوتی ہو اور نے کی طرح اسکا درخت ہوتا ہو باغون اور کھیتون مین جمتی ہو رونگٹے اسپر ہوتے ہین اسمین سے دودھ نکلتا ہے پتے طرخون کے پتون کی طرح ہوتے ہین اور دانے مسور کی طرح ہوتے ہین اور منتہی الارب مین چنے کی طرح بتاتے ہین۔ رنگ سپیدی و زردی مائل ہوتا ہو پھول کا رنگ نیلا ہوتا ہے جڑ اسکی موٹی اور پرشیر ہوتی ہو۔ بہتر وہ جڑ ہے جو سرخ اور ہلکی اور باریک اور پٹے ہوئے چمڑے کی طرح ہو اور ریشے باریک ہون اور بدتر وہ ہے جو تیرہ رنگ موٹی اور

Hakeem Shoukat Ali

سخت ہو اور جو ایسی ہو کہ توڑنے کے بعد اسمین سے تار نکلین بہت بُری اور قاتل ہے اسکا دودھ سب اجزا سے قوی ہو اور جڑ پھل سے قوی ہو اور پھل پتون سے قوی ہو اسکو گدھے کھاتی ہو تو مر جاتی ہو بکری نہین مرتی۔

طبیعت تیسرے درجے مین گرم اور دوسرے مین خشک ہو بعض کے نزدیک گرم دوسرے مین اور خشک تیسرے مین دودھ چوتھے درجے مین گرم و خشک ہو۔

خواص و فوائد۔ یہ دوا باوجود کسی قدر قبض کے بلغم و سودا کو دستون کی راہ سے نکالتی ہے خلطون کو بدن کے اندر سے جذب کرکے پیشاب کی راہ بہا دیتی ہے اسلیئے اسکے استعمال مین احتیاط شرط ہو استسقاے زقی اور قولنج اور درد مفاصل کو مفید ہو اسکے ضماد سے داد بالکل جاتا رہتا ہو اسکی جڑ کی چھال ۳ ماشہ ماءالعسل کے ساتھ بہت دست آور ہو اسکا دودھ ہرگز استعمال نہ کرین سوا ماشہ قاتل ہو اور دوسرے اجزا بھی کوئی شخص سات ماشہ بلکہ ساڑھے چار ماشہ کھائے تو قے اور کرب اور غشی اور خناق ہوکر مر جاتا ہو اسلیئے ۴ ماشہ تک بھی نوبت نہ پہونچانا چاہیئے جو اُسے کھائے اُسے مکھن گائے کا گھی اور چکنے شوربے کھلانا چاہیئے پہلے زمانے مین دستون کے لیے اسے استعمال کرتے تھے جب اسکو باہ اور منی کے لیے مضر پایا اور اسمین یہ بات پائی کہ مقعد کی رگون کا منھ پھاڑ دیتی ہو تو ترک کر دیا منتہی الارب مین ہو کہ اسکے دودھ کا استعمال خطرناک ہو اسکی جڑ مریض قولنج کو گوگل و اشق و سکبینج کے ساتھ اور صاحب استسقا کو کاسنی اور سونف اور مکو کے پانیون مین تین رات دن تر رکھکر اور سکھا کر نمک ہندی اور ایلوا اور رسوت اور ہڑ کے ساتھ دینا چاہیئے **مُضر** گرم مزاج والے کو اور معدے و جگر و باہ کو مضرت پہونچاتی ہو اخلاط کو خراب کرکے گرم تپ پیدا کر دیتی ہو بھوک مٹا دیتی ہے **مصلح** بن کوٹے اور دودھ مین تین دن بھگو کر اور سائے مین خشک کرکے استعمال کرنا اگر دست زیادہ ہون تو سرد پانی مین بیٹھجائین۔ **بدل** بندال اور مازریون سہ چند اور دو ثلث گوگل **مقدار خوراک** دو رتی بھر سے ایک ماشہ تک

شبہ (ف)

بفتح اول و فتح بائے موحدہ و سکون ہا

صفات و شناخت۔ ایک درخت ہو نام کی طرح اور بعض کہتے ہین کہ اسکے پتے آس کے پتون کی طرح ہوتے ہین رنگ سبز زردی مائل ہوتا ہو اور پھول گلابی ہوتا ہو اور پھل سیاہ مرچ کی طرح جسکو دبانے سے چیپ دار اور پتلا رس بہت سا نکلتا ہو اسکے بیچ مین چپٹی ہوئی چکنائی ہوتی ہو۔ اسکی شاخین سخت اور باریک ہوتی ہین انمین چھوٹی چھوٹی ٹہنیان آتی ہین جنمین بھورے بھورے کانٹے ہوتے ہین بلندی اس پیڑ کی تین گز تک ہوتی ہو اسمین گوند نہین آتا میدان اور ریگستان مین پیدا ہوتا ہو۔

طبیعت۔ گرم پہلے درجے مین اور خشک دوسرے درجے مین بعض نے اسکے برعکس لکھا ہو۔

خواص و فوائد۔ اسکی جڑ اور پتے نہایت محلل ہین اسکا پھل مواد کو کاٹتا ہے اسکے پتے اور جڑ پیسکر ابتدا مین پھوڑون اور بلغمی اورام پر لیپ کرین تو تحلیل ہوجائین یہ دوا سینے کی خشونت دفع کرتی ہے اس کے کھانے سے عرق کے ذریعہ سے اخلاط نکل جاتے ہین اسکے بیجون کے کھانے سے پیشاب زیادہ اُترتا ہو اسکا رس سانپ اور دوسرے زہریلے جانورون کے کاٹنے کے لیے بے حد نافع ہے اور ہر قسم کے قاتل زہرون کو دفع کرتا ہے۔

Hakeem Shoukat Ali

شتر مُرغ (ف)

(نعام ع)

صفات وشناخت- ایک پرند ہے عرب اور افریقہ مین ہوتا ہو پنجے سے سر تک آٹھ فٹ اونچا ہوتا ہے اور ڈیڑھ سیر کا انڈا دیتا ہو گردن لمبی اونٹ کی طرح ہوتی ہو پاؤن گاے کے سے اور سنب پھٹے ہوے ہوتے ہین رنگ تیرہ سفیدی مائل یہ اڑ نہین سکتا بلکہ جست کرکے دور جا پڑتا ہو اس سے زیادہ اونچا کوئی پرند نہین ہوتا وہ گھوڑے کے برابر زمین پر دوڑتا ہو اسکے بچے کا گوشت عمدہ ہوتا ہو انجمن آراے ناصری کے مولف نے جو لکھا ہو و دیدہ ام کہ آتش افروختہ و آہن تفتہ و فلوس مس فرو برد و طمع کند و بتحلیل برد انوری گفتہ ع

استقامت تو نہ آن اخگر اخگر سوزست	کہ در امعاے شتر مرغ پذیرد تحلیل

یہ بات بالکل بے اصل اور شاعرانہ خیال ہو اور دیدہ ام جو کہا ہے اس سے یہ مراد نہین کہ شتر مرغ کو آگ اور آہن تفتہ مین نے نگلتے اپنی آنکھون سے دیکھا ہو بلکہ مطلب یہ ہو کہ کتابون مین ایسا لکھا ہوا دیکھا ہو بد بودار اور کثیف جانور ہو احمقی کے ساتھ مشہور ہو اسلیے کہ جب انڈا چھوڑ کر چرنے جاتا ہو تو اسے بھول جاتا ہو اور دوسرے کے انڈے پر بیٹھ جاتا ہو امثال مین آیا ہو فلان احمق من نعامہ-

طبیعت- گرم وخشک تیسرے درجے مین بلکہ گرم وخشک چوتھے درجے مین بھی لکھتے ہین-

خواص وفوائد- اسکا گوشت ریاح کو تحلیل کرتا ہو بلغم دفع کرتا ہے فالج اور لقوہ اور استرخا اور نقرس کو مفید ہے گٹھیا کو بھی نافع ہو بلغم کو چھانٹتا ہو کمر کا درد اور عرق النسا کو دور کرتا ہو استسقا اور رحم کے تمام سرد امراض کو نافع ہے جالینوس کہتا ہو کہ بطخ اور شتر مرغ کا گوشت کثیر الفضول ہے بہت دیر مین ہضم ہوتا ہے رازی نے لکھا ہے کہ اسکا گوشت بہت غلیظ ہے اصلاح اسکی اُن چیزے کرین جس سے بطخ کے گوشت کی اصلاح کرتے ہین- اسکے خون کا لیپ ورم کو تحلیل کرتا ہو اسکا سرگین چھائین اور چیچک کے داغ کو مفید ہے اسکا سنگدانہ معدے کو قوت دیتا ہو اسکی چربی بچون کے ہاتھ پاؤن پر ملنے سے جلدی چلنے لگتے ہین ابن رضوان لکھتا ہے کہ بعض ثقہ آدمیون نے امتحان کیا ہو کہ شتر مرغ کی چربی آخر ربیع اور ابتداے گرما مین پگھلا کر کسی جگہ رکھدین تو وہان سے ہر قسم کا سانپ بھاگ جائیگا اور جو سانپ اسکی بو سونگھ لیگا وہ بیہوش ہوجائیگا- بلغمی سخت اورام پر اس کے لگانے سے تحلیل ہوجاتے ہین اگر پیشانی پر اسکو لگادین تو سردی اور بیہوشی دفع ہوجاے اس کے کھانے اور لگانے سے بچھو کا زہر اتر جاتا ہے اور ہر قسم کی سردی کا اثر بھی اسکے لیپ سے مٹجاتا ہو بعض کتابون مین لکھا ہے کہ اسکی چربی بچون کو کھلانے سے جلد بولنے لگتے ہین اور انکے اعضا کی سردی دفع ہوتی ہے اسکا انڈا نہایت ثقیل ہے معدے کو نقصان پہونچاتا ہے اور اس سے خراب خون بنتا ہے اس لیے اسے کم کھاتے ہین ابن زہر کے رسالہ عربی مین لکھا ہے کہ اسکے پتے سے فوراً جانور مرجاتا ہے اسکا گوہ جلا کر سر کے گنج پر لگانے سے فوراً آرام ہوجاتا ہے اسکی کھال سے مچھلی بنا کر سرکے سے بھرے ہوے پیالے مین ڈالین تو تیرنے لگے- **مضر**- گوشت دیر ہضم ہے اور گرم مزاج والونکو مضر ہے **مصلح** گھی اور سرکہ-

Hakeem Shoukat Ali

شث

بفتح اول وتشدید ثائے مثلثہ

صفات وشناخت۔ ایک خوشبودار روئیدگی ہے کہ اُس سے کھالوں کو دباغت دیتے ہین یوسف بغدادی کے نزدیک سرو کے پتے ہین انطاکی نے بیان کیا ہو کہ ایک روئیدگی ہو اسمین ساق اور پھول نہین ہوتا پتے بہت کثرت سے تلے اوپر ہوتے ہین جنمین زرد رطوبت بہت بدبودار بھری ہوتی ہے باوجود اسکے جو جرداس سے پکاتے ہین اُنمین خوشبو آنے لگتی ہے پہاڑی زمینون مین یہ نبات اُگتی ہے۔

طبیعت۔ دوسرے درجے مین سرد وخشک ہے۔

خواص وفوائد۔ اسکا رس پینے سے قے بند ہوجاتی ہے معدے مین طاقت آتی ہے خون رُک جاتا ہے دستونکو فوراً بند کردیتی ہو امراض چشم مین ماميثا کا سا فائدہ دیتی ہو **مضر** شانہ **مصلح** عناب **بدل** سماق **قدر خوراک** ۲ ماشہ

شجرۃ الراھب (ع)

بفتح راے وسکون الف وکسر ہا وسکون بائے موحدہ

صفات وشناخت محمد بن احمد طب قدیم مین لکھتا ہے کہ ایک درخت ہو کہ دمشق کے ملک مین پیدا ہوتا ہو بوتے بھی ہین اور خودرو بھی ہوتا ہو اسکا پھل شہدانج کی طرح ہوتا ہو اُس طرف اسکو حب الملوک کہتے ہین اور یہ ماہودانہ سے غیر ہے اسکے پھل کے تیل مین شہدانج کا سا مزہ ہوتا ہو۔ مخزن الادویہ سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ وہی چیز ہو جسے الب (الف اور لام اور بائے موحدہ سے) کہتے ہین چنانچہ ولب مین کہ واو اور لام اور بائے موحدہ کے ساتھ ہے اسکی تصریح موجود ہے۔

طبیعت۔ گرم وخشک ہے۔

خواص وفوائد۔ اسکے بیج جو اوپر کی ڈالیون مین لگتے ہین اُنکے کھانے سے صرف بشدت قے آتی ہو اور معدے مین جو اخلاط جمع ہوتے ہین وہ نکل جاتے ہین مگر یہ پھل اس سے زیادہ سختی سے قے لاتا ہو اور تلے کی شاخون کے بیج کھانے سے صرف دست آتے ہین اور قے نہین ہوتی اور جو بیج درمیان کی شاخون مین ہوتے ہین اُنکے کھانے سے قے اور دست دونون ہوتے ہین **مقدار خوراک** ۵ دانہ سے ۴۰ دانہ تک

شحرور (ع)

بضم اول وسکون حائے حطی وضم رائے مہملہ وسکون واو ورائے مہملہ آخر موقوف اسے **شحور** بھی کہتے ہین۔

صفات وشناخت۔ ایک پرندہ ہے جسکی ماہیت مین اختلاف ہو (۱) گیلانی نے کہا ہے کہ تیتر ہے (۲) بعض کہتے ہین کہ کیک دری (۳) صاحب مصطفوی کہتا ہو کہ غالباً سار وہے اور وہ ایک پرندہ ہے مینا کی طرح جسکی چونچ پر اور آنکھون کے آس پاس سرخی ہوتی ہو اسے گلگل اور ڈھونڈ بھی کہتے ہین (۴) تحقیق یہ ہو کہ ایک پرندہ ہو سیاہ فاختہ کے قد ون مین چونچ اور پاؤن اسکے لمبے ہوتے ہین اور رنگ انکا زرد سُرخی مائل ہوتا ہو اسکے سوا جتنے قول ہین وہ سب توہم سے خالی نہین۔ مخزن الادویہ مین لکھا ہو کہ ترکی مین اسکو قراطارخ کہتے ہین اور کنز اللغات ترکی مین قارَاہ طاؤق لکھا ہے۔

Hakeem Shoukat Ali

طبیعت - دوسرے درجے مین گرم وتر ہے بعض کہتے ہین کہ پہلے درجے مین گرم وخشک ہی۔

خواص وفوائد - رازی کہتا ہے کہ گوشت اسکا تر ہے اور کیموس اس سے اچھا بنتا ہے جلد ہضم ہوجاتا ہے - فراطیس روحانی نے کہا ہی کہ مالیخولیا کے بیمار کے لیے عمدہ غذا ہی اور کزاز اور فالج کو نافع ہی اس کے خون مین روغن ملا کر کھانے سے آواز نہایت عمدہ ہوجاتی ہے اور گلے کا پڑجانا مٹ جاتا ہی ابن جزلہ کہتا ہی کہ اسکا گوشت گرم وخشک ہی دیر مین ہضم ہوتا ہی اس سے خراب اور گرم خون بنتا ہی مضر معدہ مصلح زیادہ گھی -

شخیرہ

بکسر جاے معلہ وسکون یاے تحتانی وفتح راے مہلہ سکون ہا

صفات ومنافع - ایک دوا ہی بہتر وہ ہی کہ زرد ہو اور جلد پس سکے اس سے زیادہ حال معلوم نہو انڈے سے حلق مین ورم آجاے تو بہت نفع دے اگر سرکے مین ملا کر کھاوین تو دست آوین -

شراب (ف)

خمر (ع) مَدُ (ھ) اسپرٹ (ش) اسپریٹس (ل)

صفات وشناخت - خمیر سے حاصل ہوتی ہی خمیر کو انگریزی مین فرمنٹیشن کہتے ہین - واضح ہو کہ بعض اشیاے نباتی اور حیوانی ایسی ہین کہ انکی ماہیت ایک دوسری بیرونی چیز کے باعث سے تبدیل ہوجاتی ہی یعنی اُن مین خمیر اُٹھ آتا ہی اور وہ دوسری چیز مین تبدیل ہوجاتی ہے مثلاً شکر اور نشاستہ اور صمغی چیزین ایسی ہین کہ وہ شراب مین تبدیل ہوجاتی ہین خمیر اُن چیزون مین اُٹھتا ہے جن مین کاربن اور ہیڈروجن اور آکسیجن موجود ہون اور جس چیز کے باعث سے جوش اور اُبال آتا ہے اسکو خمیر کہتے ہین اور خمیر کئی چیزون سے بنتا ہی ایک وہ ہی جو آٹے کے سڑانے سے پیدا ہو - خمیر مین نائٹروجن کا ہونا ضرور ہے جبکہ شکر کو پانی مین گھولین اور اُسے ایک گرم جگہ مین جہان کہ ساٹھ سے اسی درجہ کی حرارت ہو رکھکے اُسمین خمیر ملا دین تو ایک تیز حرکت نمود ہوتی ہی اور جوش آنے لگتا ہی اور کاربونک ایسڈ بکثرت نکلتا ہی اور سیال بڑا میلا اور گندلا ہوجاتا ہی - لیکن اخیر کو تمام تلچھٹ برتن کے پیندے مین تہ نشین ہوجاتی ہے اور شکر شراب مین تبدیل ہوجاتی ہی اور وزن شکر کا شراب اور کاربونک ایسڈ کے برابر ہوتا ہے -

ہندوستان مین گڑ اور شیرے اور گنے کے رس اور مہوے کی شراب بناتے ہین اور فرنگستان مین انگور اور سیب وغیرہ سے علاوہ اسکے آلو اور چاول اور جَو سے بھی شراب بنتی ہے بعد تخمیر کے جو شراب ملے وہ پانی کے ہمراہ ملے ہونے سے بہت ہلکی ہوتی ہے اسکو **شراب خام** کہتے ہین لیکن کشید کرنے سے بہت سا پانی خارج ہوجاتا ہی اور تیز شراب حاصل ہوتی ہی کتب ڈاکٹری مین شراب کی چار قسمین لکھی ہین اول شراب خالص جس مین پانی بالکل نہین ہوتا اسکو **ایل کحال** کہتے ہین دوسری قسم شراب مقطر ہے جسکو رکٹی فائڈ اسپرٹ یا اسپرٹ آف واین کہتے ہین اسکے سو حصون مین سولہ حصہ پانی ہوتا ہے اور باقی ایل کحال یہ بے رنگ اور شفاف اڑنے اور جلنے والی سیال ہے خاص طرح کی خوشگوار بو تیز اور جلانے والا ذائقہ اس سے ایک اور شراب تیار ہوتی ہی جسکو ابسلوٹ ایل کحال کہتے ہین

Hakeem Shoukat Ali

اور شراب مطلق بھی اسکو بولتے ہین یہ کلوروفارم اور ایتھی لیٹ آف سوڈیم کے بنانے مین کام آتی ہے۔ رکٹی فائڈ اسپرٹ مین ذرا سا غیر آبی کاربونیٹ آف پٹاسیم اور کچھ کلورائڈ آف کیلسیم داخل کرنے سے اور کشید کرنے سے بنتی ہو تیسری قسم کی **شراب رقیق** یہ تیز شراب ہو جسکو پروف اسپرٹ کہتے ہین اسمین خالص ایل کحل وزن کی رو سے فیصدی ۴۹ حصہ اور باعتبار حجم ۵۷ حصہ ہوتا ہو چوتھی قسم وہ ہے جسکو ہلکی شراب اور انگریزی مین **وائن** کہتے ہین اسمین صرف سترہ حصہ ایل کحال ہوتی ہو اور باقی پانی وغیرہ - سپین مین وائن تیار ہوتی ہو اسکو شیری وائن کہتے ہین یہ ہلکی طلائی رنگت کی ہوتی ہو اسمین فی صدی سترہ حصہ ایل کحال ہے - بعض دواؤن کو اسمین حل کرکے استعمال مین لاتے ہین - انگورون سے وائن بناتے ہین یعنی اسمین تخمیر کی کیفیت پیدا ہونے سے وائن حاصل ہوتی ہو اور وائن مین ایتھر اور بعض سیماب طبع روغن بھی ملے رہتے ہین -

ایتھر شراب کا جوہر ہے - شراب کی اور کئی قسمین ہین انمین سے جوہر شراب کا بعض مین کم اور بعض مین زیادہ موجود ہے -

شامپین - شراب کے ایکسو حصے مین ۱۱۲ اور میڈیرا مین ۱۹ سے ۲۲ تک پورٹ کے ایک سو حصے مین ۱۳ سے ۲۳ تک شیری مین ۲۴ کلاریٹ مین ۰ سے ۵ تک شیراز مین ۱۲ سے ۱۵ تک جوہر شراب کا حصہ موجود ہو سب شرابون کا ذائقہ ترش اور شیرین آمیز ہے انگور کے پوست سے پورٹ شراب بنائی جاتی ہو اسلیے اسکا مزہ کسیلا ہوتا ہو شامپین شراب مین کاربونک ہوا موجود ہے اسلیے اسکی بوتل کھولنے سے آواز ہوتی ہو اور اُس سے جھاگ نکلتا ہو -

جوہر شراب یہ ہو کہ اناج وغیرہ کو چند روز برتن مین حفاظت سے رکھنے سے سب کی جڑ نکلتی ہو تب اُسکو پانی اور خمیر کے ساتھ ملاکر سڑانے سے بعد چند روز کے جوش مارکر اسمین شراب پیدا ہوتی ہو اور اُس وقت کاربونک ہوا جوش کھاکر نکل آتی ہو گڑ اور شکر سڑانے سے رم شراب بنتی ہے جو شراب کہ انگور سے بنتی ہو اُسکو ٹپکانے سے **برانڈی** ملتی ہو اور اسی طرح **جبین** اور **ہوسکی** وغیرہ وغیرہ اور اور چیزون سے ملتی ہین بعض شراب مین نشہ زیادہ ہوتا ہے چنانچہ شامپین مین سب شرابون سے جوہر کا حصہ کم ہو لیکن اسکے پینے سے نشہ زیادہ ہوتا ہو -

ویدون نے شراب کی دو قسمین کی ہین ایک وہ جس نے آنچ نہ دیکھی ہو اُسے آسو (بالف ممدودہ و فتح سین مہملہ وسکون واؤ) کہتے ہین عوام مین لفظ آسا مشہور ہے دوسری وہ جسے بطریق عرق کے کشید کیا ہو - یونانی کتابون مین جہان شراب کا لفظ آیا ہے تو مطلق شراب سے شراب انگوری مراد ہوتی ہو اور جو چھوارے اور مویز اور گڑ وغیرہ سے بنائے ہین اُسے نبیذ کہتے ہین -

شراب کے چار مرتبے ہین (۱) حدیث - اسکو مسطار اور عصیر کہتے ہین یہ وہ ہو جسکو کھینچے ہوئے چھ ماہ سے زیادہ نہ گذرے ہون (۲) متوسط جسپر دو سال گذر چکے ہون (۳) قدیم جسپر چار سال گذر گئے ہون بلکہ بعض کے نزدیک دو برس کے بعد سے چالیس برس تک قدیم کہلاتی ہو (۴) عتیق یہ مرتبہ متوسط اور قدیم کے درمیان کا ہو اور بعض کی راے یہ ہو کہ جس شراب پر ایک سال سے دوسرا سال گذر گیا ہو وہ عتیق ہو بعض کہتے ہین کہ شراب دو برس تک کم قوت ہو اسکو خندریس اور عصیر کہتے ہین اور چار برس تک اُسکو مسطار بولتے ہین اور سات برس تک

Hakeem Shoukat Ali

شراب نام رکھتے ہیں اور ۱۰ سال تک خمر کہتے ہیں اور ۲۰ سال تک عتیق کا اسپر اطلاق کرتے ہیں۔ جالینوس کہتا ہے کہ شراب کہنہ ہونے کی کم مدت تین سال ہے اور باعتبار انواع و اوصاف کے ہزار آٹھ سو قسم تک کی ہو سکتی ہے جیسے رقیق غلیظ شیریں ترش تلخ چاشنی دار قابض سرخ زرد سفید سیاہ خوشبو بدبو مزہ دار بدمزہ مطبوخ مدفون خالص ممزوج (پانی وغیرہ ملی ہوئی) صرف (یعنی بغیر پانی ملی ہوئی) صاف گدلی ہلکی بھاری نئی پرانی متوسط یعنی درمیانی ان اوصاف کی وجہ سے افعال و خواص میں بھی فرق ضرور ہوتا ہے جس شراب میں کئی قسم کے خوشبودار پھول ڈالکر کھینچیں وہ شراب ریحانی کہلاتی ہے یہ سرخ یا زرد ہوتی ہے مزے میں اسکے شیرینی اور خفیف سی تلخی ہوتی ہے عمدہ وہ شراب ہے جو نہ بہت نئی ہو نہ بہت پرانی اور صاف ہو رنگ میں سرخی اور تھوڑی زردی ہو قوام معتدل ہو خوشبو آتی ہو اور زبان پر اُس سے کچھ اوٹ نہ پیدا ہو اور نہایت قوی وہ ہے جو زرد صاف معتدل القوام ہو اسکے بعد سرخ معتدل القوام کا درجہ ہے اور سفید تازہ کمزور ہوتی ہے رقیق شراب جلد نفوذ کرتی ہے اور غلیظ دیر میں۔ سبز رنگ غلیظ ہوتی ہے سیاہ سبز سے بھی زیادہ غلیظ ہے۔ شراب کو برتن میں رکھ کر مدت تک ایک جگہ رکھدیں۔ اگر زیادہ تغیر اسمیں نہ آئے تو سمجھ لیں عمدہ ہے اور کشید کرنے کے بعد تین مہینے تک استعمال نہ کریں تو بہتر ہے۔ خوشبودار شراب ہر مزاج کے موافق پڑتی ہے اور بدبودار کسی مزاج کے موافق نہیں۔

شراب سے نشہ پیدا ہونے کی وجہ یہ ہے کہ بخارات پے درپے ہوکر دماغ متغیر ہو جاتا ہے یہ ابخرات اگر اس طرح دماغ پر چڑھتے کہ جو اول چڑھتے ہیں وہ تحلیل ہونے کے بعد دوسرے چڑھتے تو مستی اور نشہ پیدا نہ ہوتا وہ تو اس طرح چڑھتے ہیں کہ ایک بار کے ابخرے ابھی تحلیل نہیں ہونے پاتے ہیں جو دوسرے وہیں پہونچ جاتے ہیں پس جتنی جلدی کمزور اور مرطوب دماغ مست ہو جاتا ہے قوی اور خشک دماغ اتنی جلدی نہیں ہو سکتا۔

طبیعت۔ عموماً ہر شراب دوسرے درجے میں گرم و خشک ہے مگر حدیث میں خشکی کم ہے بہ نسبت عتیق کے بلکہ مائل برطوبت ہے اور بعض نے دوسرے درجے میں گرم و تر لکھا ہے اور بعض مطلقاً شراب کو گرم دوسرے درجے میں اور خشک پہلے درجے میں کہتے ہیں اور بعض شراب خالص کو گرم تیسرے درجے میں اور خشک دوسرے درجے میں اور قدیم کو گرم و خشک تیسرے درجے میں بتاتے ہیں اور جتنی زیادہ زرد ہو زیادہ گرم ہے۔

خواص و فوائد۔ شراب کم مقدار میں استعمال کرنے سے دل اور شریان کی حرکت تیزی سے ہوتی ہے چنانچہ نبض تیز چہرہ سرخ اور آنکھیں ڈبڈبائی ہوئی اور سرخ اور غم و فکر دور ہو کر خوشی حاصل ہوتی ہے۔ شراب کم مقدار میں صحت بدن کی حافظ ہے بدن کو گرم اور قوی اور فربہ کرتی ہے اخلاق کو جید اور رفیق بناتی ہے شجاعت اور سخاوت اور فرح و نشاط پیدا کرتی ہے دل طرف شعر اور کبت کہنے یا پڑھنے کے مشغول رہتا ہے۔ خوش تقریری سخنوری اور تعشق میں طبیعت راغب ہوتی ہے اور جو ہر شراب پینے سے جوش جوانمردی کا بھی بہت ہوتا ہے بمقدار پینے اور بحساب جوہر شراب اور موافق مزاج آدمی کے اسکی تاثیر میں فرق ہوتا ہے چنانچہ بعض کو زیادہ اور بعض کو کم برداشت ہوتی ہے اور بعض شراب کم اور بعض زیادہ پینے سے نشہ ہوتا ہے جن کاموں میں کہ آدمی مشغول ہے ان میں دل بخوبی لگتا ہے۔ غریب آدمی غم دور ہونے کے لیے اور عاشق ترقی محبت اور تعشق کے لیے اور متوالے نشے کے لیے پیتے ہیں۔ شراب بخل اور خون فاسد اور برے خیالات اور وسواس دماغی جیسے

Hakeem Shoukat Ali

مالیخولیا و جنونکو برطرف کرتی ہو دماغ اور دل اور معدے کو قوی کرتی ہے۔ ہاضم ہے بھوک پیدا کرتی ہو فضول غلیظہ کو
پاخانے کے ساتھ اور فضول رقیق کو پیشاب کے ساتھ اور بہت لطیف فضول کو پسینے اور بخار کے ذریعہ سے تحلیل
کرتی ہے۔ تندرستی کی حالت مین شراب پینا لازم نہین۔ تپ مین جب مریض کمزور اور بے چین ہوتا ہے اور اُسکو
نیند نہین آتی ہے بڑبڑاتا ہے اور اُسکے ہاتھ پاؤن کی انگلیون مین تشنج ہوتا ہو تب شراب دینے سے جسم مین حرارت
اور طاقت ہو جاتی ہو اگر مرض جب آرام ہونے کے بعد کمزوری رہے اور کسی مقام مین زخم یا گھاؤ زیادہ ہو یا اُس سے پیپ
زیادہ نکلنے اور کوئی عضو سڑ جائے یا کسی عضو مین چوٹ زیادہ لگے اور بھاری جراحی مین اور کسی طرح بدن سے خون
زیادہ نکلنے مین شراب مفید ہے۔ جب اسکے استعمال سے منہ مین خشکی نبض مین تیزی اور بے قراری اور بڑبڑانا وغیرہ
ہو تب لازم ہے کہ اسکا استعمال موقوف کرین۔ تھوڑی مقدار مین شراب آب سیب یا گوشت کی یخنی کے ساتھ
بے ہوشی اور غشی کے لیے مجرب ہو۔ ہر غذائے غلیظ الجوہر کے بعد تھوڑی مسمات اور ممزوج شراب پینا نافع ہو۔
جس شراب مین خوشبودار پھول ملا کر کھینچتے ہین وہ ضعیف القلب کے واسطے نافع ہو دل کو تفریح ہوتی خالی ہے
بدن اور معدے کو طاقت دیتی ہے اعضا کو مضبوط کرتی ہے بدن کا رنگ نکھارتی ہو ہاضمہ قوی کرتی ہے اخلاط کو قوی
کرتی ہے اسکے بخارات سر کی طرف جلد چڑھ جاتے ہین جسکو درد سر کا یا آنکھون کے دکھنے کا عارضہ رہتا ہو اُسے نہ پینا
چاہیے کیونکہ درد سر پیدا کرتی ہے درد سر دفع کرنے کے لیے کافور اور دوسری سرد خوشبودار چیزون کو سونگھین اور ٹھنڈی
چیزین سر پر ڈالین اور لگائین اور بہی اور دوسری ترش و قابض چیزین جن سے سر کی طرف ابخرات کا چڑھنا رکتا ہو
کھائین کبھی شراب مین میدے کی روٹی پانچ چھ ٹکڑے تک بھگو کر صاف کر کے پیتے ہین اس سے فربہی آتی ہے اور
ایسی شراب کو **شراب مردوق** کہتے ہین۔
ہر مزاج مین شراب خلط غالب کو حرکت مین لاتی ہے اور اُس خلط کے آثار کو ظاہر کرتی ہو مثلاً جس شخص کے اخلاط
مین کثافت ہو اُسکو شراب پینے سے رنج و ملال بڑھ جاتا ہو رونا آتا ہے اور جس کے خلط مین لطافت ہو اُسمین
سرور اور ہنسی پیدا ہوتی ہے اور جسکے خلط مین حرارت ہو اُسکو غصہ اور تہور پیدا ہوتا ہو اور جسکے اخلاط مین سردی و
تری یا خشکی کا غلبہ ہو اُسکو سکوت اور نیند اور خوف پیدا ہوتا ہو برانڈی اور رم وغیرہ پینے سے جسقدر کمزوری اور
امراض جگر پیدا ہوتے ہین ویسے اور شرابون سے نہین ہوتے کیونکہ ان شرابون مین جوہر کا حصہ زیادہ یا کم ہونے سے
انکی تاثیر مین کچھ فرق نہین پڑتا۔
پتلی اور صاف شراب سے نشہ جلد آتا ہو اور بہت لطیف ہو اسکے بخارات دماغ کی طرف جلد چڑھتے
ہین رنگ چہرے کا صاف کرتی ہے سُدّے کھولتی ہے بدن کو فربہ کرتی ہو اس سے پیشاب زیادہ آتا ہو
تحلیل جلد ہو جاتی ہو۔ منفتح ہے۔
گاڑھی اور گدلی شراب پٹھون کو ڈھیلا کرتی ہو دہشت پیدا کرتی ہو اس سے نشہ دیر مین ہوتا ہو ہضم دیر مین
ہوتی ہو خمار دیر تک رہتا ہو مگر اس سے بدن کو غذا بہت حاصل ہوتی ہو بدن کو فربہ بھی کرتی ہو اعضا کو قوت دیتی ہو
خاصکر ایسی حالت مین جبکہ شیرین ہو اور سُدّے پیدا کرتی ہو گاڑھی اور میٹھی شراب اُن لوگون کے واسطے مناسب
ہے جو محنتی ہون دیر مین تحلیل ہوتی ہے گدلی شراب سے مثانے اور گردے مین پتھری اور ریت بھی پیدا ہوتا ہو

Hakeem Shoukat Ali

مالیخولیا اور جنونکو برطرف کرتی ہو دماغ اور دل اور معدے کو قوی کرتی ہے۔ ہاضم ہے بھوک پیدا کرتی ہو فضول غلیظہ کو پاخانے کے ساتھ اور فضول رقیق کو پیشاب کے ساتھ اور بہت لطیف فضول کو پسینے اور بخار کے ذریعہ سے تحلیل کرتی ہے۔ تندرستی کی حالت مین شراب پینا لازم نہین۔ تپ مین جب مریض کمزور اور بے چین ہوتا ہے اور اُسکو نیند نہین آتی ہے بڑبڑاتا ہے اور اُسکے ہاتھ پاؤن کی انگلیون مین تشنج ہوتا ہو تب شراب دینے سے جسم مین حرارت اور طاقت ہو جاتی ہو اگر مرض جب آرام ہونے کے بعد کمزوری رہے اور کسی مقام مین زخم یا گھاؤ زیادہ ہو یا اُس سے پیپ زیادہ نکلے اور کوئی عضو سڑ جائے یا کسی عضو مین چوٹ زیادہ لگے اور بھاری جراحی مین اور کسی طرح بدن سے خون زیادہ نکلنے مین شراب مفید ہے جب اسکے استعمال سے منھ مین خشکی نبض مین تیزی اور بے قراری اور بڑبڑانا وغیرہ ہو تب لازم ہے کہ اسکا استعمال موقوف کرین، تھوڑی مقدار مین شراب آب سیب یا گوشت کی یخنی کے ساتھ بے ہوشی اور غشی کے لیے مجرب ہو۔ ہر غذائے غلیظ الجوہر کے بعد تھوڑی ساقت اور ممزوج شراب پینا نافع ہو۔ جس شراب مین خوشبو دار پھول ملاکر کھینچتے ہین وہ ضعیف القلب کے واسطے نافع ہو دل کو تفریح پہونچاتی ہے بدن اور معدے کو طاقت دیتی ہے اعضا کو مضبوط کرتی ہے بدن کا رنگ نکھارتی ہو ہاضمہ قوی کرتی ہے اخلاط کو قوی کرتی ہے اسکے بخارات سر کی طرف جلد چڑھ جاتے ہین جسکو درد سر کا یا آنکھون کے دکھنے کا عارضہ رہتا ہو اُسے نہ پینا چاہیے کیونکہ درد سر پیدا کرتی ہے درد سر دفع کرنے کے لیے کافور اور دوسری سرد خوشبودار چیزون کو سونگھین اور ٹھنڈی چیزین سر پر ڈالین اور لگائین اور بہی اور دوسری ترش و قابض چیزین جن سے سر کی طرف ابخرات کا چڑھنا رکتا ہو کھائین کبھی شراب مین میدے کی روٹی پانچ چھ گھڑی تک بھگو کر صاف کر کے پیتے ہین اس سے فربہی آتی ہے اور ایسی شراب کو **شراب مروق** کہتے ہین۔

ہر مزاج مین شراب خلط غالب کو حرکت مین لاتی ہے اور اُس خلط کے آثار کو ظاہر کرتی ہو مثلاً جس شخص کے اخلاط مین کثافت ہو اسکو شراب پینے سے رنج و ملال بڑھ جاتا ہو رونا آتا ہے اور جس کے خلط مین لطافت ہو اُسمین سرور اور ہنسی پیدا ہوتی ہے اور جسکے خلط مین حرارت ہو اُسکو غصہ اور تہور پیدا ہوتا ہو اور جسکے اخلاط مین سردی و تری یا خشکی کا غلبہ ہو اُسکو سکوت اور نیند اور خوف پیدا ہوتا ہو برانڈی اور رم وغیرہ پینے سے جسقدر کمزوری اور امراض جگر پیدا ہوتے ہین ویسے اور شرابون سے نہین ہوتے کیونکہ ان شرابون مین جوہر کا حصہ زیادہ یا کم ہونے سے انکی تاثیر مین کچھ فرق نہین پڑتا۔

پتلی اور صاف شراب سے نشہ جلد آتا ہو اور بہت لطیف ہو اسکے بخارات دماغ کی طرف جلد چڑھنے لگتے ہین رنگ چہرے کا صاف کرتی ہے سُدّے کھولتی ہے بدن کو فربہ کرتی ہو اس سے پیشاب زیادہ آتا ہو تحلیل جلد ہو جاتی ہو۔ مفتح ہے۔

گاڑھی اور گدلی شراب پٹھون کو ڈھیلا کرتی ہو دہشت پیدا کرتی ہو اس سے نشہ دیر مین ہوتا ہو ہضم دیر مین ہوتی ہو خمار دیر تک رہتا ہو مگر اس سے بدن کو غذائیت حاصل ہوتی ہو بدن کو فربہ بھی کرتی ہو اعضا کو قوت دیتی ہو خاصکر ایسی حالت مین جبکہ شیرین ہو اور سُدّے پیدا کرتی ہو گاڑھی اور میٹھی شراب اُن لوگون کے واسطے مناسب ہے جو محنتی ہون دیر مین تحلیل ہوتی ہے گدلی شراب سے مثانے اور گردے مین پتھری اور ریت بھی پیدا ہوتا ہو

[illegible]

Hakeem Shoukat Ali

سوداوی مزاج کو مضر ہے۔

لطیف شراب۔ گرمی مین اعتدال کے قریب ہی جلد ہضم ہوجاتی ہی بدن کو فربہ کرتی ہی سینے اور پھیپھڑے اور تلی اور گردے اور مثانے کے موافق ہے نشہ اس سے دیر مین ہوتا ہی اور دیر مین تحلیل ہوتی ہی معدے پر بوجھ پیدا کرتی ہے پیٹ پھلاتی ہے سدے پیدا کرتی ہے اسمین تھوڑا سا غلظ ہوتا ہے۔

میٹھی شراب۔ گرمی مین معتدل ہی۔

کھٹی شراب۔ صفراوی مزاجون کو مناسب ہی اور دردسرون کے بدن مین سدے اور ہیضہ اور دردسر پیدا کرتی ہی اُنکے پٹھون کو کمزور بھی بناتی ہے۔

کڑوی شراب۔ گرم ہے گرمی وجلا پیدا کرتی ہی منفتح ہے کھانا ہضم کرتی ہی نشہ اس سے جلد ہوتا ہی بلغمی مزاج والون کے لیے مناسب ہی بدمعون کو بھی نافع ہی صفراوی مزاجون مین دردسر پیدا کرتی ہی۔

پھیکی شراب۔ تمام قسمون سے سرد وتر ہی اکثر مزاجون کے موافق ہی بھوک گھٹاتی ہی گرم مزاج والون کے لیے مناسب ہی سرد وتر مزاج والون کی باہ کو کمزور کرتی ہی دردسر پیدا کرتی ہے۔

بکسی شراب۔ مین کڑوی سے گرمی کم ہے غذا کے اعضا کو بہت موافق ہی لیکن معدے پر بوجھ پیدا کرتی ہی اور دیر تک اسمین ٹھہرتی ہے اس سے نشہ بھی دیر تک رہتا ہی مگر معدے کو قوت پہونچاتی ہی بدن کو موٹا کرتی ہی مواد کے سیلان کو روکتی ہی قبض پیدا کرتی ہی پیشاب زیادہ لاتی ہی۔

چرپری شراب۔ نہایت گرم ہے اسکے بخارات سر کی طرف جلد چڑھتے ہین جنمین ریاح کا غلبہ ہے یا سردی غالب ہی اُنکے لیے اسکا پینا نفع ہے معدے کو صاف کرتی ہی اور غذا کو جلد نفوذ کراتی ہی معدے سے فضول نکالتی ہے اور سدے کھولتی ہے۔

کھٹ مٹھی شراب۔ بھوک بڑھاتی ہے بہت نشہ لاتی ہی معدے کا تنقیہ کرتی ہی غذا کو فاسد نہین ہونے دیتی صفرا کو مٹانے مین سکنجبین کا سا کام دیتی ہے اور باوجود اسکے مفرح بھی ہی بعض کہتے ہین کہ وہ ہاضمہ بگاڑتی ہے پٹھون کو نقصان پہونچاتی ہے وحشت پیدا کرتی ہے۔

زبان کو سکوڑنے والی شراب۔ گاڑھی شراب سے بہتر ہی معدے کو دباغت اور قوت دیتی ہے سینے مین خشونت پیدا کرتی ہی پاخانہ روکتی ہے پیشاب زیادہ لاتی ہے دردسر پیدا کرتی ہے خمار اسکا زیادہ دیر تک رہتا ہی مرطوب مزاج کے موافق ہی جسکو آنتون اور معدے کی کمزوری اور رطوبت کی کثرت سے دست آتے ہون اُنکے نفع پہونچاتی ہے مواد کو ہر مزاج والے کے بدن سے خارج کرتی ہے کتب طب مین اسی کو قابض کے نام سے یاد کرتے ہین اس سے زبان اینٹھنے لگتی ہی۔

سیاہ شراب۔ ہر قسم کی شراب سے گرم ہی معدے کو نقصان پہونچاتی ہے اور دیر مین ہضم ہوتی ہے گاڑھا اور سوداوی خون پیدا کرتی ہی جگر مین سُدّے پیدا کرتی ہی سوداوی مزاج کو بہت نقصان پہونچاتی ہے جنکو صفرا سے دست آتے ہون یا مزاج پر سردی کا غلبہ ہو یا دُبلا ہو اُسے مفید ہے جوان آدمی کو اس سے بچنا چاہیے کیونکہ اُسکے مزاج مین سودا پیدا کرتی ہے۔

سرخ شراب- جو کہ صاف چمکدار اور خوشبودار ہو نہایت معتدل ہے اکثر مزاجون مین مفید ہے مگر سوداوی مزاج والے اور بچے کو بچنا چاہیے خون زیادہ اور اچھا پیدا کرتی ہو معتدل المزاج کے لیے بہت موافق ہے۔

سفید شراب مین سردی اور گرمی دونون کم ہین اور نہایت لطیف ہے جلد نفوذ کرجاتی ہے معدے مین زیادہ نہین ٹھہرتی سدے کھولتی ہو پیشاب زیادہ لاتی ہے جو لوگ زیادہ محنتی ہین اُنکو مفید ہو بڈھون کو نا موافق ہو اس سے کسی قدر تلئین شکم کا بھی فائدہ حاصل ہوتا ہو سفید اور رقیق شراب سے غذائیت کم حاصل ہوتی ہو اور پرانی خوشبودار سفید شراب پُرانے نفخ کو مٹاتی ہے اور معدے کی طرف سے مادہ تر نہین گرنے دیتی پسینہ اس سے زیادہ آتا ہو گرم مزاج والے کو گرمی کے موسم مین یہ چاہیے کہ پینے سے دو تین گھڑی قبل اسمین بہت سا پانی ملا کر رکھدے۔

زرد شراب- بوڑھون اور سرد و تر مزاج والون کے لیے مفید ہو مگر گرم مزاج والون اور جوانون کے لیے مناسب نہین انہین درد سر پیدا کرتی ہے انکو چاہیے کہ سرد میوون کے ساتھ پیوین اور زرد اور کڑوی شراب پیٹ کی ریاح تحلیل کرتی ہے زرد شراب سے باہ کو نقصان پہونچتا ہو اور اسکے بخار دماغ کی طرف جلدی چڑھتے ہین اسلیے درد سر پیدا کرتی ہو۔

دھوپ مین تیار کی ہوئی شراب گرم ہو خشکی اور التہاب پیدا کرتی ہو پتلی ہوتی ہو فالج اور لقوہ اور جملہ امراض بلغمی کو مٹاتی ہے نہایت مفرح ہو اور کم نفخ پیدا کرتی ہے معدے کو قوت دیتی ہو اور اس سے جلد تلے اتر جاتی ہو گرم مزاج والے کو نقصان پہونچاتی ہو تپ گرم پیدا کرتی ہو کیونکہ خون مین عفونت پیدا کردیتی ہو سردی کی ریاح اور پیٹ کی قراقر کو مٹاتی ہو پسینے اور پیشاب مین خوشبو پیدا کرتی ہو باہ کو بہت نقصان پہونچاتی ہو کبھی درد سر پیدا کرتی ہے۔

پانی وغیرہ ملی ہوئی شراب- پس اگر زیادہ پانی ملایا ہو تو اسکے پینے سے اعضا مین سستی آتی ہے استسقا پیدا کرتی ہے ہضم کو خراب کرتی ہو بدن کو ڈھیلا کرتی ہو بدن مین فساد پیدا کرتی ہے اور اگر کم پانی ملایا گیا ہو تو اسکے پینے سے بدن کی حالت سنبھل جاتی ہے اور مرگی کے مریض کے لیے موافق ہو اور ایسے معدے کو نفع پہونچاتی ہو جسمین ریاح سرد جمع ہون کبھی خالص پانی کی جگہ دوسری چیز ملاتے ہین مثلاً عرق گاؤزبان کے ملانے سے زیادہ سرد حاصل ہوتا ہو اور گلاب کا عرق ملانے سے معدے اور دل کو طاقت پہونچتی ہے کبھی کسی جانور کے گوشت کا شوربا یا سیب کا پانی ملاتے ہین اور اس سے ضعف کو افاقہ ہوتا ہو پانی ملی ہوئی یا کوئی عرق ملی ہوئی شراب کو ایسی حالت مین زیادہ پینے سے کہ ابھی کچھ نہ کھایا ہو جاڑا آنے لگتا ہو جوڑیا پیدا ہوجاتی ہو اور کھانا کھا چکنے کے بعد زیادہ پی لینے سے گٹھیا اور تشنج پیدا ہوجاتا ہے۔

پانی وغیرہ نہ ملائی ہوئی شراب- جسکو شراب صرف کہتے ہین بہت خراب ہو آنتون مین ہیجان پیدا کردیتی ہے خون کو جلاتی ہو مرگی کا مرض کھڑا کرتی ہو دماغ اور جگر کا مزاج بگاڑ دیتی ہو نشہ اس سے زیادہ ہوتا ہو معدے مین بوجھ اور حواس مین کدورت واقع ہوتی ہو مگر جن کے پیٹ مین ریاح اور سردی کا غلبہ ہو

Hakeem Shoukat Ali

اُنھین مفید ہو اگر ایسی حالت مین پیین کہ ابھی کچھ نہ کھایا ہو تو پٹھون مین درد اور رعشہ اور سستی پیدا کرتی ہو اور کھانا کھا چکنے کے بعد فوراً پی لینے سے سر مین درد اور فکر مین خرابی اور رمد اور تخمیر پیدا کرتی ہے۔

بھاری شراب ۔ دیر مین ہضم ہوتی ہے۔

ہلکی شراب ۔ لطیف ہو جلد ہضم ہوتی ہے اور نفوذ بھی جلد کرتی ہے۔

پُرانی شراب ۔ بہت گرمی و خشکی رکھتی ہو بخارات اس سے کم اُٹھتے ہین سرد و تر مزاج والون اور بوڑھون کے لیے موافق ہو جنکے معدے اور جگر و دماغ قوی ہین اُنھین بھی مناسب ہو پٹھون اور حواس کو قوت دیتی ہے خون جلاتی ہو تر و خشک کھجلی پیدا کرتی ہو جاڑہ آنے لگتا ہو دماغ مین بخار اور فضول بھر دیتی ہو اسمین سے معتدل شراب صحت کی حفاظت کرتی ہو اور اسمین سے میٹھی قسم سے کپڑا ترکے پھوڑون اور ورمون پر رکھنے سے نفع ہوتا ہو اگر آبلے اور خراب پھوڑون پر اسکو ٹپکائین تو مواد کا انکی طرف آنا رک جاے اور اسکے پینے سے گردے اور مثانے کے امراض تھمتے ہین اور اسمین سے سفید اور پتلی درد سر پیدا کرتی ہے زیادہ پینے سے معدے کو نقصان پہونچتا ہو اس سے پیشاب زیادہ آتا ہو پرانی شراب مین بن پانی ملاے پینے سے ہیجش پیدا ہوتی ہو۔

نئی شراب مین رطوبت زیادہ ہوتی ہو بدن کو فربہ کرتی ہو عمدہ خون پیدا کرتی ہو گرم و خشک مزاج والون کے موافق ہو مگر دیر مین ہضم ہوتی ہو اور نفخ پیدا کرتی ہے اور اس سے خراب اور متوحش خوابین نظر آتی ہین امراض بلغمی اور سدے اور اخلاط خام اور ریاح اور قراقر اور درد اور گٹھیا پیدا کرتی ہے اور کثرت نفخ کی وجہ سے ہیجش اور دست پیدا کرتی ہے۔

متوسط شراب ۔ کہ نہ بہت پُرانی ہو نہ بہت نئی معتدل ہوتی ہے معدے کے لیے بہت مناسب ہو اور جلد نفوذ کرتی ہے۔

دودھ کے ساتھ تیار کی ہوئی شراب پٹھون کو مضر ہے۔

سمندر کے پانی سے تیار کی ہوئی شراب سے بہت پیاس پیدا ہوتی ہو معدہ کو خراب کرتی ہو پٹھون کو بھی مضر ہو کمزور آدمی اس سے نقصان اٹھاتے ہین اور اس سے دست آتے ہین۔

خلاصہ کلام یہ ہو کہ شراب پینے کے وقت مزاج اور عمر اور موسم اور آب و ہواے شہر اور وقت اور مکان کا لحاظ ضرور ہو۔ شیخ عمر خیام کہتا ہو

رباعی

گر بادہ خوری تو با خردمندان خور
یا با صنمے لالہ رخے خندان خور
بسیار مخور زود مخور فاش مباش
اندک خور و گہ گہ خور و پنہان خور

جو شخص ان چیزون کی رعایت نہین رکھتا اسکے حق مین شراب بہت سی مضرتین پیدا کرتی ہے ہمیشہ پینے سے یا اسکی عادت ہونے سے بدہضمی گٹھیا استسقا خون مین کم طاقتی آتی ہے اور ہوش و حواس بھی درست نہین رہتے۔ جو ہر شراب پینے سے تمام بدن کی حرکت اپنے اختیار مین نہین رہتی جی متلاتا ہو نے ہوتی ہے اور سونے کو جی بہت چاہتا ہو اور نیند مین پسینا بہت ہوتا ہے دوسرے روز درد سر بھوک کم تشنگی بدن کمزور زبان میلی منھ خشک سونے کو جی چاہتا ہو یعنی سب علامات خمار کی موجود ہوتی ہین ایکبارگی زیادہ پینے سے

Hakeem Shoukat Ali

بیہوشی آتی ہے نبض سست اور آنکھ کی پتلی بڑھ جاتی ہے کبھی چھوٹی ہوجاتی ہے اور سکتے کی سب علامات ظاہر ہوکر دم بند ہوکر مرجاتا ہے۔ سادہ شراب ہمیشہ پی کر متوالا ہونے سے کئی ایک مرض ہوجاتے ہیں مثلاً خناق امراض دماغی جیسے صرع اور سکتہ اور لقوہ اور فالج اور رعشہ اور سرسام اور جنون وغیرہ۔ علاج اسکا یہ ہے کہ کسی حیلے سے سلائیں یعنی ہاتھ پاؤں سہلائیں یا حمام میں بیجائیں نیم گرم پانی سے سر کو دھاریں اگر اس تدبیر سے تخفیف ہو تو بہتر ہے ورنہ پھر حمام کرائیں اور جیسے ہوسکے سلائیں اگر اعراض قوی ہوں مثلاً قے اور متلی اور ابکائی ہو تو سکنجبین اور گرم پانی سے مکرر قے کرائیں بعد اسکے شربت انار یا شربت بہی یا شربت ریباس پلائیں اور مرغی کا چوزہ کھلائیں اور درد سر رفع ہوجانے کے بعد سر پر اور پیشانی پر گرمی معلوم ہو چہرہ سرخ ہو تو سرد چیزوں کا لیپ کریں۔ جب کوئی شراب سے بیہوش ہو تو اسکو نمک اور گرم پانی سے قے کرائیں اور اگر کوئی نہ تھمے تو سر پر سرد پانی ڈالیں اور ہاتھ پاؤں پر سرسوں کا ضماد کریں اور نوشادر سنگھائیں اور نمک کو گرم پانی میں حل کرکے ہاتھ پاؤں کے ناخنوں اور ناک پر ملنے سے فوراً ہوش میں آجاتا ہے۔ لیکن سادہ شراب سے مانند جوہر شراب کے جلد نشہ نہیں ہوتا نہ پیچھے کمزوری آتی ہے نہ ایکبارگی زیادہ پینے سے جوہر شراب کے موافق جانپر خلل ہے۔ شراب سادہ پینے سے نہ موافق جوہر شراب کے بدن دبلا اور بھوک کم ہوتی ہے۔ بیر جو ایک طرح کی شراب سادہ ہے اسکے پینے سے آدمی موٹا ہوتا ہے یعنی مقوی ہے۔ ایکبار شراب زیادہ پی کر بیہوش ہوجانے سے اور افیم زیادہ مقدار میں استعمال کرنے سے علامات دونوں کے ایک سان پائے جاتے ہیں لیکن فرق یہ ہے کہ اگر شراب سے بیہوشی ہے تو اسکی سانس سے شراب کی بو نکلتی ہے اور اسکی آنکھ کی پتلی چھوٹی ہوتی ہے یا بڑھ جاتی ہے اور افیم سے بے ہوشی سے آنکھ کی پتلی ہمیشہ چھوٹی ہوتی ہے اور مرض سکتہ اور شراب سے بے ہوشی کی علامات برابر ہیں لیکن شراب کی بو سے معلوم ہوتا ہے اور شراب زیادہ پینے سے آخر مرض سکتہ ہوکر مرجاتا ہے۔ شراب پینے سے وہ جذب ہوکر دوران خون سے اسکی تاثیر ظاہر ہوتی ہے۔ اسکی دلیل یہ ہے کہ اسکو پینے سے خون پیشاب پسینا وغیرہ سے شراب کی بو نکلتی ہے۔ جب شراب سے آدمی مرجاتا ہے تو اسکی لاش چاک کرنے سے معدے کے اندر سرخی معلوم ہوتی ہے اور دماغ کی شریانیں خون سے بھری رہتی ہیں اور انہیں جابجا خون جاری نظر آتا ہے اور جب تک مردہ تازہ رہے تب تک معدہ اور دماغ سے شراب کی بو نکلتی ہے دوا میں صرف برانڈی شراب استعمال کیجاتی ہے۔ شراب کی مقدار استعمال میں اختلاف ہے ہوتے دو سو تولہ تک تجویز کیا ہے لیکن نو نو ماشہ بڑھائیں اور تحقیق یہ ہے مزاج کے موافق ہو جیسا مزاج میں اختلاف ہے ویسے ہی خوراک مختلف ہے۔

ایک ماہر سائنس کہتا ہے کہ انسان کو مٹھائی کا ذائقہ اور الکحل کی خواہش ایک ساتھ نہیں ہوتی لہذا جب کسی شرابی کو مٹھائی کھانے کی عادت پڑجاتی ہے تو اسکو شراب پینے کا شوق نہیں رہتا۔

وید کہتے ہیں کہ شراب وقت ہضم کے ترش ہوجاتی ہے اور اسمیں تین مزے ہیں تیز اور تلخ اور بکسا آواز کو صاف کرتی ہے تشنگی پیدا کرتی ہے ہاضمہ اور بھوک بڑھاتی ہے خوشی پیدا کرتی ہے بادی اور سردی دور کرتی ہے بھوک پیدا کرتی ہے بدن کو قوت دیتی ہے۔

اردی کی شراب صفرا اور ہاتھ پاؤں کے ورم اور بادی و بلغم کو نافع ہے۔

Hakeem Shoukat Ali

چانول کی شراب سبک ہے اور صفرا کو دور کرتی ہے۔
تاڑی اور سینڈھی کی شراب مدر بول ہے موٹاپا پیدا کرتی ہے عورت سے جماع کرنے پر آمادہ کرتی ہے دل کو خوش رکھتی ہے سرد اور گران اور شیرین ہے باد و صفرا دور کرتی ہے۔ بلغم پیدا کرتی ہے۔
تاڑ کے پھل کی شراب۔ گران ہے بھوک کم کرتی ہے بہت سرد ہے صفرا دفع کرتی ہے بلغم و باد پیدا کرتی ہے مگر اس درخت کے دوسرے اجزا کی شراب زہر اور باد اور تپ دور کرتی ہے۔
چھوارے کی شراب۔ ذرا تلخی اور شیرین ہوتی ہے بھوک پیدا کرتی ہے سردی اور بادی اور تپ کہنہ اور بلغم اور صفرا کو دور کرتی ہے مدر بول ہے۔
ناریل کے درخت کے رس کی شراب۔ رنگ نکھارتی ہے اور بھوک کھوتی ہے مدر اور دافع باد و تپ اور مقوی ہے۔
سپیاری کے درخت کے رس کی شراب۔ تلخی اور سرد ہے صفرا دور کرتی ہے باد کو تحلیل کرتی ہے بلغم کو نافع ہے۔
گنے کے رس کی شراب۔ مقوی اور گران ہے صفرا و بلغم پیدا کرتی ہے۔
شیرے کی شراب۔ مقوی و گران ہے بلغم و منی بڑھاتی ہے بعض کہتے ہین کہ بلغم چھانٹتی ہے اس سے خمار بہت ہوتا ہے۔
کھانڈ اور مصری کی شراب۔ مزیدار ہے بھوک پیدا کرتی ہے اور باد و صفرا پیدا کرتی ہے۔
درخت نیم کی چھال یا پھول یا پھل کی شراب۔ تمام قسم کی شرابون سے بہتر ہے سنگرہنی اور یرقان کو دفع کرتی ہے بواسیر اور تپ اور صفرا کو مفید ہے خروج مقعد اور قے بعد طعام کو مٹاتی ہے پیٹ کے کیڑون اور باد کو دور کرتی ہے اسکا مزہ نہایت پھیکا ہوتا ہے۔
آم کی شراب۔ منی بڑھاتی ہے درد کمر اور تپ دق کو نافع ہے لاغری اور بلغم و صفرا کو دفع کرتی ہے۔
مہوے کی شراب۔ گرم اور بدبودار ہے قوت پیدا کرتی ہے بلغم دفع کرتی ہے صفرا بڑھاتی ہے خمار بہت پیدا کرتی ہے دوران سر اور درد سر پیدا کرتی ہے دماغ کو زیادہ مضرت پہونچاتی ہے مصلح اسکا دھنیا ہے یہ قبض پیدا کرتی ہے بھوک لگاتی ہے۔

شراب کی گاد

لاے شراب (ف)

بہتر وہ گاد ہے جو پرانی شراب کی ہو فارسی مین اسکو دار تو بروزن داربو کہتے ہین عربی مین اسکا نام طرطیہ ہے جیسا کہ انجمن آرائے ناصری مین لکھا ہے مگر اطبا کہتے ہین کہ خشک کے یہ نام ہین نہ مطلقاً کے تیسرے یا دوسرے درجے مین گرم و خشک ہے۔
خواص و فوائد۔ ہم وزن اشنان کے ساتھ اسکو چہرے پر لگانے سے جھائین جاتی رہتی ہے اس کے لیپ سے ورم تحلیل ہوجاتا ہے چہرہ اور پھوڑون پر بھی اسکا لیپ نافع ہے اسکے لگانے سے زخمون کا گوشت

Hakeem Shoukat Ali

کٹ جاتا ہو خون کا نکلنا رک جاتا ہے زخم بھر جاتے ہین اسکے ملنے سے چہرے کا رنگ بھی سدھر جاتا ہو۔ ناف کے نیچے اسکا ضماد کرنے سے استحاضے کا خون رک جاتا ہے اسکو سکھا کر جلا لین اس طرح کہ مٹی کے برتن مین بند کرکے گل حکمت کرکے تنور مین رکھدین تاکہ مٹی جل جاے اور یہ گادا اندر سے سفید ہو جائے اب یہ نہایت جلا پیدا کرتی ہو اور تمام افعال مین قوی ہو جاتی ہو اور اکثر تازہ جلائی ہوئی مستعمل ہے اور پرانی جلائی ہوئی کمزور ہو دھو لینے سے اسمین لطافت آجاتی ہو اور اسکی حدت گھٹ جاتی ہے اگر ناخنہ اور جالا وغیرہ کاٹنے اور دھند دفع کرنے کو آنکھ مین لگائین تو دھو کر لگائین۔ بغیر جلائی ہوئی مواد کو معدے کی طرف نہین آنے دیتی آس کے پتون کے ساتھ پیسکر معدے پر لگانے سے ورم تحلیل ہو جاتا ہو بجی اور بھنگری کے ساتھ مدبر کی ہوئی گا دتانبے کی سرخی دور کرنے کے لیے بہت موثر ہے اور جب شورے کے ساتھ سفید کرلین تو چاندی کی اصلاح اور تانبے کا زنگ دور کرنے کے لیے بے نظیر ہو **بدل لال ہرتال**

ستربی لیمو

صفات وشناخت کاغذی لیمو سے بڑا پھل ہو شیرین ہوتا ہو منافع مین کاغذی لیمو سے بہت ضعیف ہو۔

طبیعت۔ پہلے درجے مین سرد ہو اور دوسرے درجے مین تر ہو یا پہلے درجے مین گرم و تر ہے۔

خواص وفوائد۔ گرمی کو تسکین دیتا ہو سینے کی سوزش کو دفع کرتا ہو پیاس کو بجھاتا ہو معدے اور دل کو قوت دیتا ہو کاغذی لیمو سے مفرح زیادہ ہو اور بچون کو مضر نہین ہو حدت و تیزی اور فساد خون کو دفع کرتا ہو اور اختلاج قلب کو مفید ہو بخار صفراوی مین تسکین دیتا ہو۔ وید کہتے ہین کہ بہت سرد ہو اور گران ہو مگر باد اور ورم اعضا کو دفع کرتا ہو چہرے کا رنگ نکھارتا ہو اور مقوی ہو ماندگی دفع کرتا ہو بخار کی گھبراہٹ مٹانے کے لیے اسکے پھوک کے اندر کے تار کھلاتے ہین۔ اسکے استعمال سے یرقان دفع ہوتا ہو **مضر** صفرا کو ابھارتا ہے چنانچہ ایک بار مین نے تپ صفراوی مین اسے کھالیا بالکل صفرا کی طرف مستحیل ہو گیا اگرچہ اسکے کھانے کے وقت تسکین معلوم ہوئی تھی **مصلح** کاغذی لیمو اور ویدون نے اسکا مصلح شہد اور زیرہ سفید بتایا ہو۔

شری تال (مرہٹی)

بکسر شین معجمہ و راے مہملہ و یاے معروف و فتح تاے فوقانی و سکون الف و راے ثقیل موقوف سنسکرت مین راے ثقیل کی جگہ لام سے آیا ہو جیسا کہ نگھنٹ پرکاش مین ہو۔

صفات وفوائد دوا ہے ہندی ہلکہ بلیبار کی طرف پیدا ہوتی ہے بہت شیرین اور کسی قدر کبسی ہوتی ہے۔ بلغم بڑھاتی ہے صفرا دفع کرتی ہے کذا فی المحیط۔

شروت انجن

بضم شین معجمہ وضم راے مہملہ و سکون واو و تاے فوقانی موقوف و فتح الف و سکون نون و فتح جیم و سکون نون محیط مین لکھا ہو کہ ایک مجہول الماہیت دوا ہو مین کہتا ہون کہ سرو تو انجن بفتح سین وضم راے مہملہ و واو مجہول وضم تاے فوقانی و واو مجہول و نون غنہ و فتح جیم تازی و فتح نون سنسکرت مین کالے اور لال سرمے کا نام ہو جیسا کہ نگھنٹ پرکاش مین ہو اور محیط مین جو اسکا ایک نام یا منیم بفتح یاے تحتانی و سکون الف وضم میم و کسر نون

Hakeem Shoukat Ali

وسکون یاے تحتانی دوم و فتح یاے تحتانی سوم وسکون میم دوم لکھا ہی یہ اصل مین بائمنم بفتح یاے تحتانی وسکون الف وضم میم و فتح نون وسکون میم ہے اور پانیٹیے بفتح میم وکسر نون و یاے اول مجہول و یاے آخر مفتوح ہے اور یہ سرمی کے نام ہین اور انھون نے جوکبوتنک اس کا نام لکھا ہی یہ بھی سنسکرت مین بضم کاف تازی وضم باے فارسی وواو مجہول و فتح تاے فوقانی وکاف تازی سرخ سرمے اور نیلے سرمے کا نام ہی چنانچہ اسی ضمن مین لفظ سروت انجن لکھکر ایک قول سرمے کے معنے مین لکھدیا ہی محیط مین لکھا ہی کہ یہ چیز شاخون کی طرح ہوتی ہی توڑنے سے رنگ اندر سے سیاہ نکلتا ہی اور پیسنے کے بعد سرخ ہوجاتا ہی

خواص وفوائد۔ ہچکی کو دفع کرتا ہے منہ مین خوشبو اور مزہ پیدا کرتا ہے آنکھ کا جالا کاٹ دیتا ہی آنکھ کی بینائی بڑھاتا ہی پھوڑے کا منہ کر دیتا ہی کذا فی المحیط یاد رکھو کہ یہ سرمہ ہی۔

شریفہ (بنگالی)

بفتح شین معجمہ وکسر راے مہملہ و یاے معروف و فتح فا وسکون ہا اور مارواڑی برج بھاشا گجراتی اور مرہٹی مین سیتا پھل یاے معروف سے کہتے ہین۔

صفات وشناخت۔ ایک مشہور پھل ہے جسکے درخت بنگال ممالک متحدہ راجپوتانہ پنجاب ممالک متوسطہ بندیلکھنڈ کماؤن دکھن سندھ پنج محل اور بمبئی وغیرہ مین بوے جاتے ہین اور اپنے آپ بھی پیدا ہوتے ہین اسکا چھوٹا پیڑ ہوتا ہے تنہ سیدھا اور پھیلا ہوتا ہے اسکے پتے لمبے کچھ چوڑے ہوتے ہین وہ بسنت مین سب کے سب نہین گرتے ہین اور پھاگن تک نئے نکل آتے ہین اسکے ایک جگہ ایک یا دو پھول لگتے ہین اسکا قطر دو سے چار انچ تک لمبا ہوتا ہی اسکے پھل کا رنگ کچھ زردی لیے ہوے ہرا ہوتا ہی جسکے پوست پر ابھرے ہوے دانے ہوتے ہین ہر ایک دانے کے مقابل ایک بیج ہوتا ہی پس جتنے بڑے بڑے یہ دانے ہونگے اُتنے ہی بیج کم اور گودا زیادہ ہوگا۔ بیج لمبے اور کالے یا کچھ بھورے رنگ کے ہوتے ہین ہر بیج پر سفید گودا لپٹا ہوا ہوتا ہی جسکا مزہ پختگی کے بعد شیرین ہوجاتا ہے شریفے کی خوبی صرف بڑا ہونا نہین بلکہ انکے اوپر کے دانون کا بڑا ہونا ہے بعض چھوٹا ہوتا ہی اور اوپر کے دانے بڑے ہوتے ہین اور بعض بڑا ہوتا ہی اور اوپر کے دانے چھوٹے ہوتے ہین اور بہتر وہ ہی کہ پکا ہوا شیرین مزہ پُر رطوبت ہو گرمی کے موسم مین اسکے پھول لگتے ہین اساڑھ سے آسوج تک اسکے پھل پکتے ہین۔

طبیعت۔ گودا گرمی وسردی مین معتدل ہی اور پہلے درجے مین تر ہے بعض کہتے ہین کہ گرم وتر دوسرے درجے مین ہی پتے اور بیج گرم وخشک ہین وید گودا سرد بتاتے ہین۔

خواص وفوائد۔ اسکا سفید گودا کھانے سے منی پیدا ہوتی ہی دل اور باہ مین قوت آتی ہی خفقان کو نافع ہی اور کسی قدر بدن کو فربہی کرتا ہی خون پیدا کرتا ہی قبض کو دفع کرتا ہی بواسیر کو نافع ہی اس سے اجابت کھل کر ہوتی ہی اسکا گودا پارچہ بیز کرکے تھوڑی سی مصری اور گلاب اور تھوڑی سی سونف اور الائچی پیسی ہوئی آمیز ملا کے پیوین تو یہ بہتر ہوجاتا ہے اور مزے دار معلوم ہوتا ہی بعض مزاجون مین اسکے کھانے سے نرخرے مین خراش پڑجاتی ہی خون صفراوی پیدا ہوتا ہی اس نقصان کی اصلاح اس طرح ہوجاتی ہے کہ تھوڑا سا پانی

Hakeem Shoukat Ali

اسکے کھانے کے بعد پی لیا جاوے۔ راجپوتانے میں یہ بات مانی ہوئی ہو کہ اسکے کھانے سے بخار آجاتا ہو۔ وید کہتے ہیں کہ شریفہ شیریں مرغوب بادی پیدا کرنے والا۔ فربہ کرنے والا اور قوت دینے والا اور صفرا کو مٹانے والا ہو اسکی مصلح کچی املی ہو کتنا ہی زیادہ شریفہ کھائیں اگر اُسکے ساتھ کچی املی کھالی جاوے تو نقصان نہیں کرتا اور بہتر مصلح اسکا مصری اور سونف اور الائچی ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ معدے کو خراب کرتا ہو مواد ساکن کو حرکت دیتا ہو خاصکر اسکے بیجوں کے اوپر کے پردے کھانے سے پیٹ پھول جاتا ہو دیر میں ہضم ہوتے ہیں قبض پیدا کرتے ہیں بلغم اور بہت سا فضول مادہ پیدا کرتے ہیں جلدی سڑ جاتے ہیں چاہیے کہ اسکی شیرینی چوسکر پھینکدے زیادہ شریفہ کھانا خون بلغمی لزج سوداوی پیدا کرتا ہے تپ آنے لگتی ہو پھنسیاں اور خارشت اور درد پیدا ہوجاتے ہیں اسکے پکے ہوئے پھل کو کوٹ کر نمک ملاکے باندھنے سے خراب ہوا پانی اور زمین سے پیدا ہوئی گانٹھیں جلدی پکتی ہیں اسکے بیجوں کا لیپ کرنے سے کیڑے مرتے ہیں۔ اسکے کچے پھل کو سکھا کر پیس کر چنے کے آٹے میں ملاکر کھلانے سے یا لیپ کرنے سے کیڑے مرتے ہیں اسکے پتوں اور بیجوں میں کچھ سمیت ہو اس کے پتوں کے خیساندے یا جوشاندے سے مقعد دھونے سے بچوں کی کانچ کا نکلنا بند ہوجاتا ہو اسکی جڑ بہت سخت دست آور ہو تیز دست اور آنو میں اسکی جڑ کو پیسکر پھنکاتے ہیں اسکے بیجوں کو پیسکر رحم کے منھ پر لگانے سے بچہ آسانی سے پیدا ہوجاتا ہو اسکے پتوں کو پیسکر ٹکیہ باندھنے سے نارو باہر نکل آتا ہے اسکے گیلے پتوں کو پیسکر ٹکیہ بناکر بگڑے ہوئے پھوڑوں پر باندھتے ہیں اسکے بیجوں اور پتوں کو پیسکر سر وغیرہ میں لگانے سے جوئیں اور لیکھیں وغیرہ کیڑے مرجاتے ہیں اسکے پتوں اور تمباکو اور بن نکھے ہوئے چونے کو پیسکر جن زخموں میں کیڑے پڑ جاتے ہیں اُنپر لگاتے ہیں اسکے پھل سے ضعف ہاضمہ دفع ہوتا ہو اسکی چھال کا جوشاندہ پلانے سے دمہ دفع ہوتا ہو بخار دفع کرنے کے لیے اسکی چھال کا جوشاندہ پلاتے ہیں۔ گانٹھ کو جلدی پکانے کے لیے اسکے تازے پتوں کو پیسکر ضماد کرتے ہیں اسکے بیجوں کی مینگوں کو پیسکر کپڑے کی بتی میں رکھکر جلاکر اُسکا دھواں ناک میں پہونچانے سے مرگی کے وقت نفع ہوتا ہے اسکے بیجوں اور بیری کے پتوں کو ہم وزن پیسکر بالوں کی جڑوں میں ملکر چار گھڑی کے بعد گرم پانی سے دھوڈالنے سے بال لمبے بڑھنے لگتے ہیں اور سیاہی بھی زیادہ ہوجاتی ہو مگر خیال رکھنا چاہیے کہ آنکھ میں اثر نہ ہوئے کیونکہ دکھنے کو آجاتی ہے۔ اسکے پتے اونٹ کے لیے بہت اچھا مسہل ہے سیر بھر پتے جوش کرکے ملکر صاف کرکے آدھ سیر نمک ملاکر اونٹ کو پلائیں تین روز دست آتے رہینگے تین روز کے بعد سیر بھر خشکہ سیر بھر دہی اور سیر بھر بھنی ہوئی السی کھلادیں اور شام کے وقت سیر بھر بھنے ہوئے چنوں کا آٹا پانی میں گوندھکر گولیاں بناکر کھلادیں دست بند ہوجاوینگے ایک پتا یا دو یا تین پتے کچلکر پانی میں جوش دیکر تپ کے مریض کو پلائیں کئی دن ایسا کرنے سے تپ ٹوٹ جاویگی اور پتوں کو کچلکر گولی بناکر کھلانا بھی مفید ہو اور اسی ترکیب سے اُس شخص کو دینا بھی نافع ہو جسکے پیٹ میں کیڑے ہوں پتوں کا ضماد خارشت کو نافع ہو اسکے بیجوں کا فرزجہ مسقط جنین ہو پتوں کے پانی میں مولی کے بیج پیسکر داد پر ملا کریں تو جلد آرام ہوجاوے۔

شریکا (ھ)

صفات و فوائد ایک ہندوستانی دوا ہے سریع الہضم اور مسہل ہے صفرا کو جس میں خون ملا ہوا ہو نکالتی ہے

Hakeem Shoukat Ali

جوہر مغزی زیادہ کرتی ہے صفراوی اور بلغمی اور سوداوی امراض کو نافع ہے آلۂ تناسل کو قوت دیتی ہے کذا فی المحیط۔
تالیف شریف میں کہ شریکہ سرس کا نام ہے ان بھوت جلتا سا گرمین شرشیہ بکسر شین نقطہ دار و کسر رائے مہملہ و یائے معروف و فتح شین نقطہ دار و سکون ہا سرس کا نام لکھا ہے۔

ششرنت

بضم شین معجمہ اول و سکون شین معجمہ دوم و ضم رائے مہملہ و سکون نون و تائے فوقانی موقوف اور بعض نے ششریث حرف اول کے کسرے اور دوسرے شین نقطہ دار کے سکون اور رائے مہملہ کے کسرے اور یائے تحتانی کے سکون اور ثائے مثلثہ کے وقف سے لکھا ہے۔

صفات و منافع ایک روئیدگی ہے کہ مصر میں مشہور ہے اسکی جڑ دوا کے کام میں آتی ہے انگلی کے برابر موٹی اور پھیکی اور زردی مائل ہوتی ہے گرم و خشک ہے سات ماشہ اس جڑ کو پیسکر سات ماشہ کھانڈ اسمین ملا کر کھانے سے زرد آب کثرت سے دستوں کے ذریعہ سے نکلکر استسقاء زقی جاتا رہتا ہے۔

شطیبہ (افریقہ)

بضم شین معجمہ و فتح طائے حطی و سکون یائے تحتانی و فتح بائے موحدہ و سکون ہا

صفات و شناخت۔ ایک روئیدگی ہے جو بربر کے پہاڑوں میں پیدا ہوتی ہے اسکے پتے اور بیج اور دوسرے اجزا زیرے سے مشابہت رکھتے ہیں اسکے مزے میں تیزی اور تھوڑی سی شیرینی ہوتی ہے اسکی جڑیں کئی عدد باہم جمع ہوتی ہیں جنمیں سے بعض سیدھی ہوتی ہیں بعض ٹیڑھی اسکو ملک افریقہ اور اندلس کے لوگ فوہ (مجیٹھ) کے نام سے پکارتے ہیں کیونکہ منافع میں اسکے قریب قریب ہے۔

طبیعت۔ گرم و تر۔

خواص و فوائد۔ ایک قسم کی سُرخی چہرے اور بدن پر پیدا ہو جاتی ہے اسکو شوکہ کہتے ہیں اسکے لگانے سے بالکل جاتی رہتی ہے اور اسکے کھانے کے لیے بھی اس سے بڑھکر کوئی دوا نہیں معدے کی ریاح تحلیل کرتی ہے مدر بول ہے پتھری توڑ کر نکال دیتی ہے اور بالخاصیت تپ کو نافع ہے۔

شعر الجیاد (ع)

بفتح شین نقطہ دار و سکون عین مہملہ و رائے مہملہ مضموم و الف و لام ساکن و جیم تازی مکسور و یائے تحتانی مفتوح و سکون الف و دال مہملہ موقوف۔

صفات و شناخت۔ ایک روئیدگی ہے کہ گھوڑے کے بالوں سے مشابہت رکھتی ہے اسکے تار باریک اور سیاہ اور چند عدد باہم ملے ہوئے دستے کی طرح ایک جگہ سے اگکر زمین پر بچھ جاتے ہیں نہ اسمیں پتے ہوتے ہیں نہ ساق ہوتی ہے نہ کوئی جڑ ہوتی ہے اسکو جلانے سے جلے ہوئے بالوں کی سی بو نکلتی ہے اور یہ پرسیاوشان سے علیحدہ چیز ہے۔

طبیعت۔ گرم و خشک۔

خواص و فوائد۔ اسکی خاصیت یہ ہے کہ اسکی دھونی سے چوتھے دن آنے والا بخار چھوٹ جاتا ہے اسکو

Hakeem Shoukat Ali

بازو پر باندھنے سے سفر کی تھکاوٹ مٹتی ہے۔

شعر الغول (ع)

بضم غین نقطہ دار و سکون واو و لام موقوف اسکو حار الغول بھی کہتے ہین

صفات و شناخت - ایک روئیدگی ہے کہ اسکو جڑ سمیت اُکھیڑتے ہین رنگ اسکا سرخی و سیاہی کے درمیان ہوتا ہے اسکی جڑ اور اوپر کے اجزا گرہ دار کنگھی کیطرح پھیلے ہوے ہوتے ہین (۲) بعض کہتے ہین کہ اسکی جڑ کو کوٹنے کے وقت پیاز کے سے پرت نکلتے ہین (۳) بعض کہتے ہین کہ یہ روئیدگی دریا کے پیندے مین زمین پر اُگتی ہے (۴) بعض کہتے ہین کہ حاشا ہے (۵) بعض کہتے ہین کہ پرسیاوشان یعنی ہنسراج ہے (۶) بعض کہتے ہین کہ نہ حاشا ہے نہ ہنسراج اسکی صورت یہ ہے کہ اسمین نہ ساق ہوتی ہے نہ پھل آتے ہین بلکہ پتلی پتلی سُرخ سیاہی مائل اور سخت ڈالیون مین مسور کے پتون سے چھوٹے چھوٹے اور دھر درے سبز آمنے سامنے لگتے ہین جڑ سیاہ ہوتی ہے اور اسمین بہت ریشے ہوتے ہین (۷) مالیقی کہتا ہے کہ اسکو فارس مین اردمانہ اور زبان بربری مین قاموت اور سیون کہتے ہین یہ چیز سواے اقلیم سوم کے دوسری جگہ پیدا نہین ہوتی باریک تار سیاہ رنگ اور بالون کی طرح زمین پر بچھے ہوتے ہین بہت لمبے نہین ہوتے اسمین نہ شاخین ہوتی ہین نہ پتے آتے ہین نہ پھول لگتے ہین انکو جمع کرنے سے سمٹ اور لپٹ جاتے ہین اور جلانے سے بالون کی سی بو آتی ہے اس سے معلوم ہوا کہ شعر الجبار اور یہ ایک چیز ہے اسکے افعال و خواص بھی مالیقی نے شعر الجبار کے سے لکھے ہین کہتے ہین کہ اسکی پیدایش مغرب اقصےٰ مین تلمسان اور فاس کے درمیانی ملک مین ہے اور اسے اُدھر کے آدمی لحیہ مسنون کہتے ہین۔

طبیعت اعتدال کے ساتھ گرم و خشک ہے۔

منافع - سینے اور پھیپھڑے کا تنقیہ کرتی ہے اور اس امر مین ہنسراج سے زیادہ قوی ہے۔

شفقتہ

محیط سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک دوا ہے دوسرے درجے مین گرم و خشک ہے اسکو سوا دو ماشہ کھانے سے بچہ آسانی سے پیدا ہو جاتا ہے **مضر** دل **مصلح** شہد۔

شفنین بحری (ع)

بفتح شین نقطہ دار و سکون فا و کسر نون و سکون یاے تحتانی و نون - ساکوج (ھ)

صفات و منافع - ایک دریائی جانور ہے رنگ اور بازو اور شکل چمگادڑ کی سی ہوتی ہے دم مین نیش ہوتا ہے خارپشت کی طرح جب کسی کو کاٹتا ہے درد سخت پیدا ہوتا ہے - سونے کے کپڑون مین اسکے نیش کو رکھنے سے نینجمائی رہتی ہے اسکو مکان مین دفن کر دینے سے اہل خانہ مین تفرقہ پڑ جاتا ہے اور اسکو جلا کر راکھ دو آدمیون پر ڈال دینے سے انمین بڑی عداوت اور بغض پیدا ہو جاتا ہے اسی لیے اسکو حوت الشر کہتے ہین بعض کا قول ہے کہ اگر اسکا نیش کسی کے پیشاب مین گاڑ دین تو اس شخص کے سوزش اور نہایت درد پیدا ہو جاتا ہے اور جب تک اُس نیش کو نہ نکالا جائے

Hakeem Shoukat Ali

صدمہ موقوف نہین ہوتا۔

شفنین بری (ع)

صفات وشناخت - مشہور یہ ہے کہ وہ بگلا ہے بعض کہتے ہین کہ جنگلی کبوتر ہے بعض کہتے ہین کہ ایک دوسرا پرند ہو فاختہ کی طرح اور اُتنا ہی بڑا بعض کہتے ہین کہ ایک پرند ہو جسکی چونچ کبوتر کی چونچ کی طرح ہوتی ہے اُنگلیان اور چونچ سرخ ہوتی ہین ناموس مین مذکور ہے کہ وہ ایک پرند ہے بگلے سے بہت بڑا کنج اور طاؤس کے قدمین نہین ہوتا ہو گردن اور پاؤن لمبے ہوتے ہین پر نیلے ہوتے ہین اکثر پانی کے کنارون پر بیٹھتا ہو محیط مین لفظ کبود کے اندر جو بقول مولف تحفہ کے شفنین بری کا نام ہو یون حلیہ لکھا ہو کہ قرقرا ہے جو ایک قسم کا بگلا ہو اور بگلے سے بڑا ہوتا ہو چھوٹا ہوتا ہو آنکھین زرد ہوتی ہین تپلی سیاہ ہوتی ہے چونچ زرد اور لمبی اور تیز ہوتی ہے اور اُسپر سیاہ خال ہوتے ہین پر اُسکے نازک ہوتے ہین سر اور پر سے سفید اور نیچے سے لاجوردی ہوتا ہو گردن لمبی ہوتی ہو اور سے گردن کا رنگ خالص سفید ہوتا ہو اور تلے گردن پر خال ہوتے ہین بازوؤن کے پر سیاہ ہوتے ہین اور پشت نیلی ہوتی ہو اسی لیے کبود کہلاتا ہو اور شکم کے پر سیاہ وسفید ہوتے ہین دُم چھوٹی اور نیلی ہوتی ہو پاؤن زرد وسیاہ ہوتے ہین گوشت مین بساندھ آتی ہے۔

طبیعت - کیفیات مین معتدل ہے۔

فوائد - اسکا گوشت دیر ہضم ہے بلغم اور منی بڑھاتا ہے کسی قدر گران ہے۔

شقاقل (ع)

بفتح شین نقطہ دار و فتح قاف وسکون الف وضم قاف دوم وسکون لام بروزن تغافل اُسکو ہندی مین دودھالی یعنی دودھ اور منی بڑھانے والی اور ستالی یعنی بہت سی اولاد پیدا کرنے والی اور سوالی یعنی آرام دینے والی کہتے ہین۔

صفات وشناخت - ریاض الادویہ مین لکھا ہو کہ زنگی گاجر ہے اور برہان نے لکھا ہو کہ اقلیطی گاجر ہے اور گیلانی نے لکھا ہو کہ جزر بری ہو منتخب اللغات مین ہو کہ زردک دشتی ہے اور حق تحقیق یہ ہو کہ وہ کسی قسم کی گاجر نہین بلکہ ایک علیحدہ چیز ہے اور نہ اسکو ماہی زہرہ کی جنس سے کوئی تعلق ہے برہان کا ایسا لکھنا غلط ہے ایک علیحدہ روئیدگی کی جڑ ہو جسمین گرہین ہوتی ہین بھگو کر ملنے سے لعاب لزج چھوڑتا ہے جسمین تھوڑی سی شیرینی ہوتی ہے یہ جڑ اُنگلی کے برابر موٹی اور اسی قدر لمبی ہوتی ہے اسکے پیڑ کی ساق مین بھی بہت سی گرہین ہوتی ہین ہر گرہ پر پتا لگتا ہے پھول نیلا سفیدی مائل ہوتا ہے اور بنفشے کے پھول سے بڑا ہوتا ہے بیج چنے کے برابر اور سیاہ ہوتا ہے اور اُسکے اندر سیاہ اور شیرین رطوبت بھری ہوتی ہے بعض قولون سے اسکی دو قسمین معلوم ہوتی ہین بستانی اور جنگلی منتخب اللغات مین ہے کہ سب سے بہتر شقاقل مصری ہے۔

طبیعت - اسمین بڑا اختلاف ہو (۱) پہلے درجے مین گرم وخشک ہو (۲) بعض کے نزدیک دوسرے درجے مین گرم وخشک ہو (۳) بعض تیسرے درجے مین گرم وخشک جانتے ہین (۴) بوعلی سینا نے

Hakeem Shoukat Ali

دوسرے درجے مین گرم لکھا ہو اور اسمین رطوبت فضلیہ بھی بتائی ہو (۵) جالینوس گرم وتر دوسرے درجے مین جانتا ہو (۶) بعض گرم وتر تیسرے درجے مین کہتے ہین (۷) بعض گرم پہلے مین اور تر پہلے کے آخر مین مانتے ہین (۸) بعض گرم اول مین اور تر دوسرے کے اول مین لکھتے ہین (۹) بعض کہتے ہین کہ گرم دوسرے مین اور تر پہلے درجے مین ہے (۱۰) بعض نے یون لکھا ہو کہ اسکی حرارت رطوبت سے زیادہ ہو (۱۱) بعض نے کہا ہو کہ رطوبت حرارت سے زیادہ ہے ان دونون قولون کے قائلون نے تفصیل نہین کی۔ (۱۲) بعض کہتے ہین کہ بستانی پہلے درجے مین گرم وتر ہے۔

خواص وفوائد لطافت پیدا کرتی ہے باہ کو قوت دیتی ہے ذکر کو سخت اور دراز کرتی ہے بلغم کو مٹاتی ہے منی کو گاڑھا کرتی ہو عورت کو کھلانے سے دودھ بڑھتا ہے اور دودھ گاڑھا بھی پڑجاتا ہے ہر قسم جریان اور سوزاک کو مفید ہو دل اور پشت اور جگر اور معدہ اور آنتون اور بدن اور حرارت غریزی اور اعضاے منی کو گرم کرتی اور انکو قوت دیتی ہے مفرح بھی ہو اسکا شہد مین مربا بھی کرتے ہین یہ مربا ارواح کو طاقت پہونچاتا ہے نقرس وگٹھیا و بواسیر کو نافع ہے ۳ ماشہ شقاقل مصری کے ہمراہ روزانہ کھانے سے جریان کو دفع کرتی ہو اور ۷ ماشہ شقاقل گاے کے دودھ کے ہمراہ کھاتے رہنے سے سوزاک کو صحت ہوتی ہے منی کی حرارت اور پیشاب کی سوزش کو نافع ہے مدر بول وحیض ہے ذکر کو سخت کرتی ہے عورت کی شرمگاہ مین رکھنے سے بچہ نکل جاتا ہو اختناق الرحم کو مفید ہے دیوانے کتے اور درندے کے کاٹے ہوے کو نافع ہو حشرات الارض کا زہر دور کرتی ہے پرندون کا زہر اور جن حیوانات کا زہر سرد ہو وہ بھی اس سے زائل ہوتا ہو بعض کتب مین لکھا ہو کہ اسکے مربے مین کوئی مضرت نہین ہو لیکن ابن ماسویہ کا قول ہو کہ شقاقل کا مربا گرم وتر ہے اسکی رطوبت ادرک سے زیادہ ہو اور مزیدار ہوتا ہو بدن مین گرمی اور بادی قوت پہونچاتا ہو مگر بلغم کو خشک کرنے کی قوت نہین رکھتا اسکے کھانے سے گرم مزاج والون کو کوئی نقصان نہین پہونچتا بسبب سدون کے کھولنے اور اجابت خلاصہ لانے کے ابتدا مین استسقا کو نفع پہونچاتی ہو اگر زخم ہو

مضر - اشتہا کو مضر ہو درد سر پیدا کرتی ہے پھیپھڑے اور تلی کو نقصان پہونچاتی ہے معدے کو بھی مضر ہے **مصلح** اشتہا اور دردسر کے لیے شہد پھیپھڑے اور تلی کے لیے پرسیاوشان کا شربت مصری کے ساتھ بنایا ہوا معدے کے لیے آنولہ **بدل** حب الصنوبر - بوزیدان - بہمن سفید - مغز چلغوزہ - تخم گاجر اور دارچینی -

مقدار خوراک ۷ ماشہ سے ایک تولہ ۵ ماشہ تک -

شقراق (ع)

بفتح شین نقطہ دار وفتح قاف وتشدید راے مہملہ وسکون الف وقاف آخر موقوف اور شین کے کسرے اور باقی انھین اعراب کے ساتھ بھی آیا ہو اور قرطاس اور دردار کے وزن پر بھی لکھا ہے -

صفات وشناخت اسکی حقیقت مین اختلاف ہو (۱) تاج شرح قاموس اور تاج الاسامی اور منتخب اللغات اور کنز اللغات اور بحر الجواہر مین ہو کہ ایک پرند ہو جسپر سبز و سرخ و سفید نقطے ہوتے ہین

Hakeem Shoukat Ali

اسکو اخیل کہتے ہین اور حرم کی سرزمین مین ملتا ہو عرب اسے منحوس جانتے ہین (۲) نفائس اللغات مین ہو کہ ایک پرندہ فاختہ کی برابر بعض حصہ اسمین سے سرخ ہوتا ہو بعض نیلا ہندی مین نیل کنٹھ کہتے ہین فارسی مین کاسکینہ بروزن آبگینہ بولتے ہین تالیف شریف مین بھی نیل کنٹھ بتایا ہے اور اختیارات بدیعی مین کہا ہے کہ فارسی مین سکینہ اور شیرازی مین کاسہ شکنک بولتے ہین (۳) مالایسع مین ہے کہ ایک پرندہ ہے کہ گرمی مین ظاہر ہوتا ہے رنگ سبز سرخی اور سیاہی کے ساتھ ہوتا ہے درختون کے شگافون اور دیوارون کے سوراخون مین رہتا ہو (۴) داؤد انطاکی کے تذکرے مین ہے کہ ایک پرندہ ہو کہ کبوتر کے برابر ہوتا ہے رنگ مین سرخی اور سبزی اور سیاہی ہوتی ہے شام کے ممالک مین اول ماہ نیسان مین ظاہر ہوتا ہو گرمی کے آخر تک رہتا ہے بہت چلاتا ہو درختون کے سوراخون اور دیوارون کے شگافون مین رہتا ہو (۵) برہان مین لفظ کاسکینہ مین لکھا ہو کہ ایک پرندہ ہو سبز رنگ سرخی مائل ہُدہُد کی طرح تاج سر پر رکھتا ہو اسکو عربی مین شقراق اور فارسی مین سبزک کہتے ہین (۶) خاص ایران کا مصنف اپنی کتاب فرہنگ انجمن آرائے ناصری مین لکھتا ہے کہ کاسکینہ ایک پرندہ ہو کبوتر سے چھوٹا سبز رنگ خوشنما اسکے بازوؤن مین سیاہی ہوتی ہو اور اُسپر سرخ و سبز و سیاہ خط بھی ہوتے ہین زیادہ تر پہاڑون مین گھونسلے رکھتا ہے لیکن بچے آبادی مین دیتا ہے دوسرے پرندون کے بچے چُرا لیتا ہو اور غالباً چڑیون کا شکار کرتا ہو اہل شیراز کاسہ شکنک اور اہل مازندران کراکر اور اصفہان کے آدمی سبز قبا کہتے ہین عربی مین شقراق اور اخیل نام ہو۔ صاحب قاموس نے شقراق کی ماہیت لکھکر شبہ مین ڈالدیا ہو اس لیے کہ کہا ہو کہ اخیل منحوس پرندہ ہے اسکو صرد اور شقراق کہتے ہین۔ کتب لغات کے دیکھنے اور حلیے پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ شقراق نیل کنٹھ ہو اور صرد لٹورہ ہے اسلیے اکثر متاخرین شبہ مین پڑگئے ہین۔ مخزن الادویہ کے مؤلف نے لکھا ہو کہ شقراق کو فارسی مین کاسکینہ اور شیرازی مین کاسہ سکنک اور اصفہانی مین سبز قبا اور مازندرانی مین کراکر بولتے ہین اور عرب اخیل کے نام سے پکارتے ہین اور اسکو منحوس خیال کرتے ہین اور ہندی مین لٹورہ نام ہے حالانکہ لٹورہ اسکو سمجھنا ایک سخت غلطی ہے اور اُسکی ماہیت مین لکھا ہو کہ ایک پرندہ ہے کبوتر کی برابر اور چھوٹا سبز رنگ خوبصورت اسکے بازوؤن مین سیاہی ہوتی ہو اور سرخ و سبز و سیاہ خطوط ہوتے ہین روم شام اور خراسان کے ملکون مین ہوتا ہو نہایت حریص اور بدخو ہے پرندون کے بچے چرا لیتا ہو آبادی سے اور آدمیون سے دور رہتا ہے پہاڑون پر گھونسلہ رکھتا ہو لیکن اپنے بچے آبادی مین نکالتا ہے جفتی سے بچتا ہے اور بہت چلاتا ہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کسی نے اسکو مارا ہے اور پھر یہ بھی لکھا ہو کہ ایک پرندہ ہو چڑیا کی برابر اور چڑیون کا شکار کرتا ہو محیط مین بھی دو باتین لکھی ہین (۱) عرب اسکو اخیل کہتے ہین اور منحوس جانتے ہین اور ہندی مین لٹورہ نام ہو اور وہ سرخ رنگ سفیدی و سبزی لیے ہوئے جنگلی چڑیا کی برابر پرندہ ہے ایک قسم اسکی سبز ہوتی ہو بازوؤن مین اسکے سیاہی ہوتی ہے اور قد کبوتر کے برابر اور تھوڑا چھوٹا ہو اور نہایت شریر اور چلانے والا اور چڑیون کے بچے چرانے والا اور آبادی سے دور رہنے والا پرندہ ہو وغیرہ وغیرہ مخزن مین بھی لٹورہ جانا ہو مگر تجا قد کبوتر کا اور نیچا جثہ لٹورے کا (۲) بعض کہتے ہین کہ ایک لطیف پرندہ ہے

Hakeem Shoukat Ali

مینا کی برابر ہوتا ہو دونون بازو سبز ہوتے ہین اور اُن مین مختلف رنگ سرخی و زردی و سفیدی کے ہوتے ہین اسی لیے عربی مین ابنیل کہتے ہین ان دونون قولون کے بعد یہ بھی لکھدیا ہو کہ ہندی مین نیل کنٹھ کہلاتا ہے۔ حالانکہ پرندون سے بچون کی چوری اور پرندون کا شکار اور حرص و شرارت یہ صفات نیل کنٹھ سے تعلق نہین رکھتین یہ لٹورے کی صفات ہین انکے سوا ساری باتین نیل کنٹھ مین پائی جاتی ہین وہ لٹورے مین نہین اور ابنیل ان دونون سے علحدہ ہے وہ ایک قسم کا کوا ہو۔ جیساکہ الف کے باب مین مذکور ہوچکا۔

طبیعت ۔ گرم و خشک دوسرے یا تیسرے درجے مین۔

خواص و فوائد ۔ اسکے خواص مین سے یہ بات ہو کہ اسکے پتے کو عمدہ سوئے پر لگادین تو اسکی سرخی اُڑا دے اور اگر بالون پر لگادین تو انھین سیاہ کردے اسکی بیٹ چھائین اور نمش پر لگانے سے صاف ہوجاتے ہین چونکہ اسکے گوشت مین بساندہ بہت ہوتی ہے اس لیے جلد ہضم نہین ہوسکتا لیکن یہ بات اسمین ضرور ہو کہ اسکے کھانے سے ریاح خوب بکھر جاتی ہین امراض بلغمی کو بھی نفع دیتا ہے اسکو چاہیے کہ روغن زیتون مین خوب گلا کر کھاوین مضر گرم مزاج مین درد سر پیدا کرتا ہو دیر مین ہضم ہوتا ہو مصلح سرکہ اور چکنائی کے ساتھ پکانا اور اسکے کھانے کے بعد گلقند کھانا تاکہ جلد معدے سے نیچے اُتر جائے۔

شکاعی (ع)

بضم یا فتح شین نقطہ دار و فتح کاف تازی و سکون الف و فتح عین مہملہ اور آخر مین الف مقصورہ بصورت یائے تحتانی مگر مشہور عین کے کسرے اور یائے معروف سے ہے۔

صفات و شناخت ۔ ایک روئیدگی ہو سبز و زرد و خاردار سیستان مین پیدا ہوتی ہے اور دو قسمین ہین ایک کا پھول سفید ہوتا ہو اور شاخین اسکی باریک اور اونچی ہوتی ہین رنگ سفید ہوتا ہو اور پھولی پھولی گھنڈیان اسمین کم ہوتی ہین دوسری کا پھول نیلا ہوتا ہے شاخین تھوڑی موٹی موٹی ہوتی ہین اور اسمین گھنڈیان بہت ہوتی ہین جنکے رنگ مین سبزی و زردی ہوتی ہو کہتے ہین کہ خاص اسی دوسری قسم پر شکاعی کا اطلاق ہوتا ہو اور تحقیق یہ ہو کہ پھول نیلا زردی مائل ہوتا ہو اور بیج باریک و تکونیا خاکستری رنگ و شیرین ہوتے ہین ساق مثلث اور لمبی اور کچھ موٹی ہوتی ہو کوئی ساق انگلی سے کم اور کوئی زیادہ موٹی ہوتی ہے اور پتے بھی مثلث یعنی تکونیا ہوتے ہین اور اسپر زردانی ہوتا ہو قد مین لمبے اور ذرا موٹے سر پر کانٹا لگا ہوتا ہو بہتر وہ ہو جو سبز ہو اور بعض کہتے ہین کہ زرد بہتر ہو اور پرانی نہ ہو جڑ اور پھل مستعمل ہین جڑ مین قوت اور اجزا سے زیادہ ہے بعض کہتے ہین یہی بادآورد ہو چنانچہ کازرونی کہتا ہو کہ یہ اور بادآورد فعل اور ماہیت مین دونون ایسی مشابہت رکھتے ہین کہ گویا دونون ایک ہی قسم سے ہین بعض اسکو اونٹ کٹارا جانتے ہین مگر یہ دونون قول تحقیق کے خلاف ہین صاحب تحفہ نے شکاعی کا ہندوستانی نام دھماسا لکھا ہو اور بعض دونون کو غیر بتاتے ہین مگر دھماسے کی صورت کسی قدر شکاعی سے مشابہت رکھتی ہو شاید ہندوستانی شکاعی کی یہی صورت ہو۔

طبیعت ۔ گرم و خشک دوسرے درجے مین ہو یا گرم پہلے درجے مین اور خشک دوسرے درجے مین

Hakeem Shoukat Ali

جیسا کہ اسحاق بن عمران نے کہا ہے بعض کہتے ہیں کہ تیسرے درجے میں گرم و خشک ہے بعض نے سرد بھی کہا ہے۔

خواص و فوائد۔ بلغم کو لطیف کرتی ہے بلغمی سدہ کھولتی ہے خون تھوکنے کو نافع ہے مثانے اور مقعد کے لیے مفید ہے معدے اور جگر کی سرد بیماریوں کو نافع ہے تپ مرکبہ کو دفع کرتی ہے بخار کہنہ کو دور کرتی ہے رحم سے رطوبت جاری ہو تو اسکے استعمال سے یہ عارضہ جاتا رہتا ہے فالج اور لقوہ اور رعشہ اور کزاز کو مفید ہے درد پشت اور برص اور بہق کے لیے فائدہ مند ہے افسنتین کے ساتھ بدن کو خوب فربہ کرتی ہے سب افعال میں قریب بادآورد کے ہے بلکہ اسکی قوت خشکی پیدا کرنے اور قبض کی بادآورد سے بھی بڑھی ہوئی ہے اور اسکی جڑ کی چھال ان امور میں زیادہ موثر ہے۔ نہایت لطیف محلل ہے اور اسمیں قوت تریاقیت ہے بچوں کے بخاروں کے لیے شکاعی بے حد نافع ہے معدے اور جگر کی رطوبت سکھاتی ہے جالینوس کہتا ہے کہ معدے اور بدن کو قوت دیتی ہے معدے اور آنتوں کا تنقیہ کرتی ہے پینے سے خون کے آنے کو روکتی ہے کوڑیالا مقعد کا ورم تحلیل کرتی ہے مواد سوداوی اور بلغمی کو بدن کے دور دور کے مقامات سے کھینچ لیتی ہے شیخ کہتا ہے کہ اسکے جوشاندے سے کلیاں کرنے سے دانتوں کا درد موقوف ہوتا ہے اسکے جوشاندے کے پینے سے عورتوں کے خون کا اجرا رک جاتا ہے اور اسکے جوشاندے میں بیٹھنے اور اسکے اجزا کے حمول کرنے سے بھی یہی نفع مترتب ہوتا ہے گیلانی کہتا ہے کہ اسکی جڑ کو پینے سے پرانے دست رک جاتے ہیں پیشاب زیادہ آتا ہے رحم کی ریاح تحلیل ہو جاتی ہیں اور اس سے رطوبت کا آنا رک جاتا ہے اسکو زفت کے پانی میں پیسکر سر کو ملکر دھونے سے گنج اور جوئیں جاتی رہتی ہیں بغل میں بدبو آتی ہو تو اس سے دھونے سے جاتی رہتی ہے **مضر** پھیپھڑہ اور تلی **مصلح** پھیپھڑے کے لیے ببول کا گوند اور تلی کے لیے شہد **بدل** بادآورد۔

مقدار خوراک ۷، ۱۰ ماشہ تک

شکر تیغال

بکسر تاے فوقانی و سکون یاے تحتانی معروف و فتح غین نقطہ دار و سکون الف و لام موقوف

صفات و شناخت۔ ایک کیڑے کا گھر اور غلاف ہے یہ کیڑا بڑی مکھی اور بھڑ کی طرح ہوتا ہے درخت انزروت کے خار میں ریشم کے کیڑے کی طرح اپنے لعاب سے اپنے اوپر تنتا ہے اور اسی میں مر جاتا ہے اور بعض سوراخ کرکے نکل بھی جاتا ہے تازگی میں شیریں ہوتا ہے پرانا ہونے سے شیرینی اسکی کم ہو جاتی ہے اس کیڑے کو اہل شیراز تیغال کہتے ہیں اور خانے کو شکر تیغال بولتے ہیں۔

طبیعت۔ گرمی و سردی میں تو معتدل ہے مگر رطوبت رکھتی ہے۔

خواص و فوائد۔ سینے کو ملائم کرتی ہے یعنی بلغم اور تھوک آسانی سے نکلتا ہے سینے کی خشونت کو رفع کرتی ہے اخلاط کی حدت و سوزش کو تسکین دیتی ہے نرخرے اور مری کی سوزش کو اور خشک کھانسی کو اور آواز کے بھر بھرانے کو نافع ہے آواز کو صاف کرتی ہے گلے کی خشکی اور معدے کے درد خشکی کو دفع کرتی ہے **مضر** اسکی کثرت متلی پیدا کرتی ہے اور معدے کو ڈھیلا کرتی ہے **مصلح** شکر یا ترنجبین۔

مقدار خوراک۔ ۱۰ تولہ تک

شکر خورہ

صفات ایک پرندہ ہے کہ رنگ اسکا سیاہ اور طاؤسی ہوتا ہے چونچ بڑی ہوتی ہے اور قد مین پڑے کے برابر ہوتا ہے صورت خوشنما ہوتی ہے آواز تیز ہوتی ہے اکثر اسکی خوراک یہ ہے کہ پھولون اور نرم پتون کی مٹھاس چوستا ہے اسلیے شکر خورہ کہلاتا ہے۔

طبیعت۔ گوشت گرم وخشک ہے۔

فوائد۔ اسکا گوشت ہلکا ہے گردے اور مثانے کی پتھری نکالتا ہے۔

شکر سرخ

لال کھانڈ کو کہتے ہین جسکا میل اچھی طرح صاف نہین کیا جاتا اور ایک قسم کی گڑ کی شکر بھی ہندوستان مین بکتی ہے جسے غربا چاولون اور سویون کے ساتھ کھاتے ہین وہ طب کے علم مین مراد نہین ہوتی مگر انجمن آرائے ناصری مین لفظ فانیذ مین لکھا ہے کہ طبیب شکر سرخ قند سیاہ کو کہتے ہین اور فرہنگ اندراج سے ثابت ہے کہ جب گنے کا رس بے صاف کیے ہوئے پکا کر جمائین تو اسکو شکر احمر کہتے ہین جسکا ترجمہ زبان فارسی مین شکر سرخ ہوتا ہے۔ مگر لکھنؤ کے طبیب رام پور مین شکر سرخ حقنون وغیرہ کے نسخون مین لکھتے تھے تو اس سے وہی کھانڈ مراد رکھتے تھے جو سرخ ہوتی ہے۔

طبیعت۔ دوسرے درجے مین گرم وخشک۔

خواص وفوائد۔ اس سے اجابت خلاصہ آتی ہے حلق اور سینہ اور پھیپھڑہ کو ملائم کرتی ہے جس سے تھوک اور کف نکلنے مین آسانی ہوتی ہے ان اعضا کی رطوبت چھانتی ہے ریاح کو تحلیل کرتی ہے بھوک پیدا کرتی ہے بادی اور بلغمی بیماریون کو نافع ہے مقوی اعضا ہے روغن بادام کے ساتھ قولنج کو دفع کرتی ہے گائے کے گھی کے ساتھ ناف کے درد کو نافع ہے سدہ کھولتی ہے خون نفاس وحیض کو جاری کرتی ہے مدر بول ہے پھوڑے پھنسیون اور زخمون سے پیپ اور آلائش صاف کرتی ہے بدل ترنجبین۔

شکر کند

بفتح کاف تازی وسکون نون ودال مہملہ موقوف

صفات۔ ایک بیل کی جڑ ہے پتے اسکے دھتورے کے پتون کی طرح اور اُنسے چھوٹے ہوتے ہین اور پھول بھی دھتورے کے پھول کی طرح اور اس سے چھوٹا اور کم رنگ ہوتا ہے اس جڑ کے اوپر کا پوست سرخ یا سفید اور گودا سفید ہوتا ہے کچھ شیرین اور خوش ذائقہ بھی ہے جوش کرکے یا بھوبل مین جھلبھلا کے اور چھلکا دور کرکے کھاتے ہین سفید قسم بربری اور خستہ خوب ہوتی ہے مگر سرخ کے برابر شیرین نہین ہوتی اور سرخ سفید کے برابر خستہ نہین ہوتی شکر کند کے معنی ہندی مین میٹھی جڑ ہین کیونکہ کند ہندی مین جڑ کو کہتے ہین چونکہ یہ جڑ میٹھی ہوتی ہے اسلیے شکر کند کہلاتی ہے مگر مشہور شکر قند اور شکر قندی ہے نسخہ سعیدی مین لکھا ہے کہ فارسی مین زمین قند کے نام سے مشہور ہے اور یہ غلطی ہے باوجودیکہ خود بھی زمین کند مین کہا ہے کہ ایک جڑ ہے پھوڑے کی صورت

۳۰

Hakeem Shoukat Ali

ہندو اس سے اچار بناتے ہین اور بے گوشت کے یا ہمراہ گوشت کے پکا کر بھی کھاتے ہین۔

طبیعت۔ گرم و تر بعض کہتے ہین کہ دوسرے درجے مین گرم و تر ہے بعض معتدل بتاتے ہین مگر تھوڑی سی گرمی اور رطوبت فضلیہ بھی رکھتی ہے یہ جوش دینے اور بھلبھلانے سے کم ہوجاتی ہے۔

خواص وفوائد۔ منی پیدا کرتی ہے اس سے تیاری آتی ہے منی کو گاڑھا بھی کرتی ہے باہ کو حرکت دیتی ہے رگون کے منھ پر چپک کے سدے ڈالتی ہے خاصکر سینے اور قصبہ ریہ مین دماغ کو قوت بخشتی ہے قلیل الغذا دیر ہضم اور ثقیل مضر ہوتی ہے خاصکر بھنی ہوئی اسکا حلوا منی کو پیدا کرتا اور گاڑھا کرتا ہے اس طرح بناتے ہین کہ تازہ شکر کند کو سکھا کر کوٹ چھانکر گھی اور شکر ملا کر حلوا تیار کرتے ہین بعض شکر کند بریان کر گھی مین ملا کر حلوا بناتے ہین وید اسکو سرد و شیرین اور گران اور قابض شکم اور رادع بلغم و سودا و صفرا کہتے ہین پھر یہ بھی کہتے ہین کہ بلغم پیدا کرتی ہو قند اور شہد سے اسکی اصلاح ہوجاتی ہے یونانیون کے نزدیک بھی قابض و نفاخ ہے معدے کو مضر ہے ہاضم چیزین اسکی مصلح ہین۔

شل

بضم شین معجمہ و لام مشدد و حرف اول کے فتحہ اور کسرے سے بھی آیا ہو

صفات۔ اس دوا کی حقیقت مجہول ہے چنانچہ شیخ نے لکھا ہے کہ ہندوستانی دوا ہے کہ سونٹھ کی طرح ہوتی ہو (۲) بعض کہتے ہین کہ ایک گول پھل اخروٹ اور زرد آلو کی طرح ہے اور یہ ہندوستانی بھی ہے وہ ہندوستان مین بیل کے نام سے مشہور ہے (۳) اسحاق کہتا ہو کہ یہ ایک گول پھل ہے اخروٹ کے طور پر اور اُسپر چھلکا نہین ہوتا اسکی قوت سونٹھ کی طرح ہے اور یہ ہندوستانی بھی ہے (۴) بعض کہتے ہین کہ یہ ہندوستانی بلاغندہ یعنی بیل کا چھلکا ہے (۵) بعض کہتے کہ وہ ایک جڑ ہے (۶) بعض کہتے ہین کہ وہ زنجبیل ہے (۷) بعض کہتے ہین کہ وہ دانہ ہے فندق کی طرح اور اُس سے بڑا مزے مین اسکے تیزی اور تھوڑا سا قبض ہوتا ہے اور یہ اوپرے بہ نسبت فندق کے ملائم ہوتا ہے (۸) پیڑ اسکا قد آدم کے برابر ہوتا ہے۔ صاحب منہاج نے جو کہا ہے کہ اسکو کھانے نہین اسکے کھانے سے وہ عوارض پیدا ہوجاتے ہین جو پارے کے کشتے سے پیدا ہوتے ہین یہ اسکی غلطی ہے اسلیے کہ یہ حال شک کا ہے جسمین شین مفتوح یا مضموم کے بعد کاف مشدد ہے اور یہ سنکھیا کا نام ہے۔

طبیعت۔ گرم دوسرے یا تیسرے درجے مین اور تر پہلے مین گیلانی نے دوسرے درجے مین گرم و خشک لکھا ہو اور شیخ نے تیسرے درجے مین بتایا ہے۔

خواص وفوائد۔ ریاح کو تحلیل کرتا ہے نہایت محلل ہے فالج۔ لقوہ اور استرخا وغیرہ کو مفید ہے۔ گاڑھے کیموس کو پتلا کرتا ہے معدے اور آنتون مین سے اخلاط ردی نکال دیتا ہے رحم کی ریاح تحلیل کرتا ہے حاملہ کے پیٹ کے بچے کی حفاظت کرتا ہے عرق النسا اور نقرس کو نافع ہے **مضر** درد سر پیدا کرتا ہے پھیپھڑے کو مضر ہے **مصلح** درد سر کے لیے خشخاش سیاہ یا شہد یا کھانڈ اور پھیپھڑے کے لیے شہد اور دودھ۔

مقدار خوراک۔ ۱/۲ ماشہ سے ۲ ماشہ تک۔

Hakeem Shoukat Ali

شلغم (ف)

بفتح شین معجمہ وسکون لام وفتح غین نقطہ دار وسکون میم اسکا معرب سُلجم سین مہملہ اور جیم ابجد سے جعفر کے وزن پر ہے صاحب قاموس کہتا ہے لا تقل ثلجم ولا شلجم اولغتہ فیہ یعنی ثلجم ثاے مثلثہ سے اور شلجم شین معجمہ اور جیم ابجد سے مت کہہ یا لغت ہین سلجم مین اور ابو القاسم حریری نے درۃ الغواص مین بیان کیا ہے کہ ثلجم ثاے مثلثہ سے اور شلجم شین معجمہ سے دونون لفظ غلط ہین جیسا کہ ابو عمرو زاہد نے ثعلب سے روایت کی ہے اور کہا ہے کہ صحیح سلجم سین مہملہ سے ہے۔

صفات۔ مشہور ترکاری ہے بوئی جاتی ہے اور جنگل مین خود بخود بھی جمتی ہے پہلی قسم کی جڑ گول اور چپٹی اور بعض تھوڑی لمبی بھی ہوتی ہے اور اُسکے سر پر ریشے ہوتے ہین اگر زمین موافق آجائے تو تربوز کی برابر بڑھ جاتی ہے اور نازک بے ریشہ ہوتی ہے اور کمزور زمین مین چھوٹی اور ریشہ دار ہوتی ہے بعض کا پوست سفید ہوتا ہے بعض کا سرخ ہوتا ہے سفید شلغم مین تھوڑا سا کھاری پن ہوتا ہے گودا دونون قسم کا سفید ہوتا ہے اسکا بیج سرخ و تیرہ اور گول ہوتا ہے شلغم خریف اور جاڑون مین پیدا ہوتا ہے بعض مقامون مین ربیع کے شروع مین بھی ہوجاتا ہے جنگلی شلغم دو قسم کا ہوتا ہے ایک وہ جسکے پتے لمبے اور انگلی کے برابر چوڑے ہوتے ہین اور جڑ پتلی درختون کی جڑون کی طرح ہوتی ہے بیج اسکا سیاہ ہوتا ہے اور گودا اُسکا سفید ہوتا ہے یہ قسم اکثر کھیتون مین پیدا ہوجاتی ہے اور کھائی نہین جاتی چرپری اور بدبودار ہے دوسری قسم کا شلغم جنگل مین تری کے مقام پر جمتا ہے اسکی جڑ کھیرے کی برابر ہوتی ہے رنگ بہت سرخ ہوتا ہے اسکو کھاتے ہین اسکے پتے مزروع قسم کے پتون کی طرح ہوتے ہین مگر اُنسے ذرا پتلے اور چکنے ہوتے ہین اسکے بیج بھی مزروع کے بیجون کی طرح ہوتے ہین رنگ سیاہی مائل ہوتا ہے یہ بیج تریاق فاروق مین مستعمل ہین بہتر اور مستعمل مزروع قسم ہے جو نازک اور بے ریشہ ہو۔

طبیعت۔ بستانی (مزروع) گرم دوسرے درجے کے اول مین اور تر پہلے درجے کے آخر مین ہے جنگلی مین گرمی زیادہ ہے مگر رطوبت بستانی مین بڑھکر ہے چنانچہ جنگلی دوسرے درجے کے درمیان مین گرم اور پہلے درجے کے اول مین تر ہے۔ پتے دوسرے درجے کے آخر مین گرم اور تر پہلے درجے مین ہین سرخ چھلکا اسکا بہت گرم ہوتا ہے اسکی گرمی رائی اور سیاہ مرچ کے قریب ہے چنانچہ گرم تیسرے درجے مین مگر تری وخشکی مین معتدل ہے بعض کے نزدیک شلغم کا گودا دوسرے درجے مین سرد و تر ہے۔

خواص و فوائد۔ بستانی شلغم خون اور منی پیدا کرتا ہے خون کو صاف بھی کرتا ہے مقوی باہ ہے اگر اسکو زیادہ نہ بھونین تو باہ مین نہایت تحریک کرتا ہے اگر اسکو اندر سے کھوکھلا کرکے ۱۰ ماشہ بیج اندر بھر کے اُسپر آٹا لپیٹ کر گل حکمت کرکے بھوبل مین داب دین تو یہ بیج بالخاصہ سنگ گردہ ومثانہ کو نفع دیتے ہین اسکو پکا کر ورمون پر باندھنے سے تحلیل ہوجاتے ہین۔ اسکے تمام اجزا مین تریاقیت ہے شلغم مدر بول بھی ہے بھوک بڑھاتا ہے کھانسی کو دور کرتا ہے فربہ کرتا ہے اسکے کھانے سے سینے کی خشونت جاتی رہتی ہے بینائی کو قوت دیتا ہے کثیر الغذا ہے۔ شلغم کا مرہم پھوڑون کے لیے بہت نافع ہے۔ شلغم سے

Hakeem Shoukat Ali

پاخانہ کھلکر ہوتا ہے پتھری توڑدیتا ہے ۔ جالینوس نے کہا ہو کہ اسکو خوب پکا کر کھانے سے غذا سے غلیظ بہت حاصل ہوتی ہے اور ہمیشہ کھانے سے بدن مین خلط خام پیدا ہوجاتا ہے سدے اور ریاح پیدا ہوجاتے ہین پانی اور نمک مین پکاکر کھانے سے غذائیت بہت حاصل ہوتی ہے بہتر یہ ہے کہ گوشت مین پکاکر کھائین بکری کے گوشت کے ساتھ پکاکر کھانے سے سودا کو مٹاتا ہے اور اس سے غذا بہت حاصل ہوتی ہے پشت اور کمر اور گردے مین گرمی حاصل ہوتی ہے اس سے حلق کی خشونت بھی جاتی رہتی ہے نفخ اسکا زیرہ اور سرکہ شافیتے ہین شلغم کو یا شلغم کے بیجون کو شہد یا سرکے کے ساتھ جوش کرکے کلیان کرنے سے کووون کے ورم کو نفع ہوتا ہے حلق کا دکھنا موقوف ہوجاتا ہے شلغم معدے مین دیر تک ٹھہرتا ہے سرکہ اور رائی کے ساتھ کھانے سے معدے کو قوت دیتا ہے اور بھوک بڑھاتا ہے مگر اس قدر ہے کہ اسکی غذا دیر ہضم ہے اگر یہ معدے مین اچھی طرح ہضم ہوجاوے تو عمدہ غذا پہونچائے اگر معدے سے بغیر ہضم ہوئے نفوذ کرجاتا ہے تو غذا سے ردی پہونچاتا ہے اور تلی اور جگر مین سدہ ڈالدیتا ہے دیسقوریدوس کہتا ہے کہ شلغم کو پکاکر کھانے سے ڈھیلا گوشت پیدا ہوتا ہے اسکے تمام اجزا کو جوش کرکے نقرس پر اور سردی سے بدن کے پھٹ جانے پر دھارنے سے صحت ہوتی ہے ۔ سمرقندی کہتا ہے کہ پکے ہوئے شلغم کی برابر نباتات مین سے کوئی چیز غذا پہونچانے والی نہین ہے مگر اسکی غذا غلیظ ہوتی ہے اور جسقدر خون اس سے پیدا ہوتا ہے وہ نہ بہت اچھا ہوتا ہے نہ بہت برا اس سے جو نفخ پیدا ہوتا ہے اس سے عضو تناسل مین نعوظ پیدا ہوتا ہے چونکہ اسمین قوت ملطفہ ہے اسلیے پیشاب کا ادرار کرتا ہے گرم مزاج والون کو موافق نہین انکو چاہیئے کہ سرکے کے ساتھ کھاوین سردی سے ہاتھ پاؤن ہرے ہوجائین تو اسکو جوش کرکے وہ پانی انپر ڈالین صفرا کی وجہ سے سوکھی کھجلی پیدا ہوجاوے تو اسکے جوشاندے سے بدن کو دھونا چاہیئے گیلانی کہتا ہے کہ اسکے باریک ریشون کو پیسکر شہد مین ملاکر چاٹنے سے تلی کا ورم اور پیشاب کی رکاوٹ دور ہوجاتی ہے اسکو سرکے مین پیسکر چھائین پر لگانے سے دور ہوجاتی ہے آٹے مین لپیٹ کر آگ مین بھرتا کرکے کھانے سے نفع کم حاصل ہوتا ہے اور ڈکارین زیادہ آتی ہین مضر ہمیشہ کھانے سے بدن مین خلط خام جمع ہوتا ہے اور سدے پڑجاتے ہین ریاح پیدا ہوتی ہین دیر ہضم بھی ہے اور اس سے جسقدر گوشت پیدا ہوتا ہے وہ ڈھل ڈھلا ہوتا ہے محرورین کو موافق نہین مصلح گوشت مین پکانے سے اور ہاضم چیزین ڈالنے سے اسکی اصلاح ہوتی ہے اسکو کھاکر اوپر سے ذرا سا زیرہ کھالین تو نفخ نہ پیدا ہو گرم مزاج والے کے لیے سرکہ مصلح ہے بدل چقندر اور گاجر۔

شلغم کا اچار۔ اسکا سرکے مین اچار ڈالنے سے اسمین قوت جلا باقی نہین رہتی ۔ شلغم کے ہر طرح کے اچارین اتنی قوت باہ باقی نہین رہتی جتنی سادہ شلغم مین ہوتی ہے اچار کی ترشی رطوبت کو لطیف کرتی ہے معدے اور آنتون کو قوت دیتی ہے بھوک بڑھاتی ہے اس سے نفخ شلغم کا جاتا رہتا ہے جو اچار نمک مرچ رائی اور لہسن وغیرہ کے ساتھ تیار ہوتا ہے اسمین جلا کی قوت خوب ہوتی ہے سوا دکو یہ اچار کاٹتا ہے ۔

Hakeem Shoukat Ali

شلغم کے پتے۔ اسکے نازک پتون مین قوت ادرار زیادہ ہے مگر نفاخ اور دیر ہضم ہین اگر زیرہ سیاہ اور کالی مرچ اور شیرینی کے ساتھ استعمال کیا جاے تو یہ نقصان دفع ہوجاے سردی کی وجہ سے ہاتھ پاؤن سبز ہوجائین تو ان پتون کو جوش کرکے ضماد کردینا چاہیے انکے کھانے سے ادرار بول ہوتا ہے مگر جیسا کہ شلغم باہ کو قوت دیتا ہے اتنی یہ نہین دیتے۔

شلغم کے بیج۔ گرم تیسرے درجے کے اول مین اور تر پہلے درجے مین ہین بعض کہتے ہین کہ گرم دوسرے درجے مین اور تر اعتدال کے ساتھ ہین بعض کہتے ہین کہ خشک پہلے درجے مین ہین بیج شلغم سے زیادہ مقوی باہ ہین بھوک بڑھاتے ہین مدر بول ہین منضج اور ملطف اور محلل ہین اخلاط غلیظ کو رقیق کرتے ہین منی پیدا کرتے ہین معجونون مین انکو شریک کرنے سے ادویہ قتالہ کے سموم کی مضرت رفع ہوتی ہو صاحب جامع نے شریف سے نقل کیا ہے کہ جس کے جنگاسون مین ورم ہو اُسکے گلے مین اس کے بیج باندھنے سے بالخاصیت آرام ہوجاتا ہے مضر ریاح پیدا کرتے ہین اور گرم مزاج مین درد سر پیدا کرتے ہین مصلح سکنجبین۔ ترشی۔ گلقند۔ خشخاش سیاہ اور کھانڈ بدل گاجر کے بیج۔

مقدار خوراک ۔ ۷ ماشہ۔

شلغم کے بیجون کا تیل۔ ریاح کو تحلیل کرتا ہے اسکے ملنے سے تھکاوٹ مٹتی ہے آلات تناسل پر لگانے سے اُنمین قوت آتی ہے۔

شمشاد (ف)

تحفۃ الاحباب فرہنگ جہانگیری برہان قاطع اور سراج اللغات مین بکسر اول لکھا ہو مدار الافاضل اور مؤید الفضلا مین بفتح اول ہے۔

صفات و شناخت۔ تحفۃ الاحباب مین لکھا ہو کہ مرزنجوش کا نام ہے جسکو مروہ بھی کہتے ہین بعض کہتے ہین کہ مورد (آس) کا نام ہے بعض نے ریحان کے معنے مین لکھا ہے یہ اقوال غلط ہین۔ مخزن مین بقس کے اندر لکھا ہے (جسمین حرف باے موحدہ اور قاف مفتوح ہین اور سین مہملہ ساکن) کہ اسکو فارسی مین شمشاد کہتے ہین پتے اسکے آس اور انار کے پتون کی طرح ہوتے ہین شاخین پریشان ہوتی ہین پھول سفید اور بہت خوشبودار ہوتا ہے بیج کالے حب الآس اور سیاہ مرچ کے بیجون کی طرح ہوتے ہین۔ رام پور مین ایک پیڑ ہے اُسکو شمشاد کہتے ہین حلیہ اُسکا یہ ہے جڑ مین سے ایک شاخ نکلتی ہے کبھی شاخ مین سے دوسری شاخین بھی نکلتی ہین ورنہ اکثر ایک ہی شاخ ہوتی ہے اگر اسکی بڑی شاخین کاٹ ڈالی جائین تو تنہ بنکر کئی شاخین پھوٹتی ہین ورنہ ایک ایک شاخ جڑ مین سے نکلتی ہے مین نے جو پیڑ دیکھے اُنکی موٹائی موٹے سے رول کے برابر ہوتی ہے آدھا یا ایک گرہ کا فاصلہ شاخ کا چھوڑکر پتے گرداگرد بطور حلقے کے لگتے ہین جب تلے کے پتے گرجاتے ہین تو نشان رہ جاتے ہین پتے اسکے کبھی پر ہوتے ہین اور جون جون گرتے جاتے ہین پیڑ بڑھتا جاتا ہے اور پتے سر پر پیدا ہوتے جاتے ہین گرے ہوے پتون کی جگہ گرہین معلوم ہوتی ہین بڑے سے بڑا پیڑ چار یا پانچ گز تک ہوجاتا ہے پتے آڑو کے پتون کی طرح اور گہرے سبز اور اُنسے دبیز اور ذرا چھوٹے

Hakeem Shoukat Ali

اور لمبے ہوتے ہین رگین اُبھری ہوتی ہین پتے کا رنگ خاکی ہوتا ہے نرم شاخ خوب ہری ہوتی ہے ساون مین پھول آتے ہین بھینچی مین پھولون کی ڈالی لگتی ہے ہر ایک پھول گل عباسی کی طرح ہوتا ہے بیچ مین تارون کا طرہ ہوتا ہے رنگ پھول کا سفید زردی مائل ہوتا ہے بہت کم میٹھی میٹھی خوشبو آتی ہے۔ بیج بھی آتے ہین لکڑی نرم ہوتی ہے مگر برہان قاطع اور فرہنگ جہانگیری مین لکھا ہے کہ شمشاد ایک درخت ہے لکڑی اُسکی مضبوط ہوتی ہے یہ درخت خوشنما ہوتا ہے اسلیئے سرو کے اقسام سے جانتے ہین صاحب رشیدی نے بھی لکھا ہے کہ ایک قسم کا سرو ہے سراج الدین علی خان آرزو نے سراج اللغات مین بیان کیا ہے کہ شمشاد کی لکڑی نہایت سخت اور صاف ہوتی ہے درخت سیدھا اور موزون ہوتا ہے اسکے پتے باریکی اور ہجوم کی وجہ سے معشوق کے بالون سے مشابہت رکھتے ہین کبھی شمشاد بولتے ہین اور مجازاً مہرویون کے خط رخسار کے بال مراد ہوتے ہین اور کبھی مجازاً شمشاد کی تشبیہ زلف و طرہ کے ساتھ دی جاتی ہے مین نے بعض اہل تحقیق سے معلوم کیا تو اُنھون نے مجھے شمشاد وہ درخت بتایا جسے مور نکھی سرو یا صرف مور نکھی کہتے ہین اور رام پور کے آدمی مانزو کا پیڑ بولتے ہین مین نے بعض ایسے درختون کو ناپا تو ۳ اور ۴ فٹ کے اندر لمبا پایا اور گھیر بھی اُسکا اُسی قدر تھا لکھنؤ وغیرہ مین اس سے بھی بڑے اور زیادہ گھیر دار پیڑ دیکھے گئے بڑی بڑی ڈالیان تنے پر جڑ کے قریب سے پھوٹتی ہین جھاڑ ابنکر پھیلا اور پر کو ڈھلوان طور پر اونچا ہوتا ہے اور بتدریج پتلا پڑتا جاتا ہے مثنوی گلزار نسیم مین جو کہا ہے ؎

سنبل پر تازیانہ لانا	شمشاد اُسے سولی پر چڑھانا

شمشاد کی تشبیہ سولی کے ساتھ اسی وجہ سے ہے کہ بیچ مین سے موٹا اور پھنگی کی طرف پتلا ہوجاتا ہے شمشاد اپنی اسی سڈول وضع کی وجہ سے معشوق کے قد سے تشبیہ دینے کی خوشنمائی حاصل کرلیتا ہے بخلاف سرو کے کہ اسکی ڈالیان پھیلتی نہین اور پیڑ پتلا اور گٹھا ہوتا ہے لکڑی شمشاد کی اگرچہ صاف ہوتی ہے مگر ڈالیون پر مقابل مین چھوٹے چھوٹے کانٹے ہوتے ہین جو درحقیقت پتون کی سینکون کے نشان ہوتے ہین اسمین ہولی کے موسم مین پتون پر علیحدہ علیحدہ بہت چھوٹے چھوٹے پھول کثرت سے آنے لگتے ہین رنگ جنکا کاسنی ہوتا ہے اور ذرا خوشبو نہین ہوتی ان پھولون مین جو چار بہت ننھی ننھی پتیان ہوتی ہین وہ گر کر پھل بیچ مین سے بنجاتا ہے جو بڑھکر بے ڈول گول کچھ طولانی ہوجاتا ہے اور اُسمین متعدد ملائم کانٹون کی طرح نوکین ہوتی ہین رنگ سبز ہوتا ہے اندر سفید اور ریشے اور بیج اور گول پیرے کی طرح بیج ہوتے ہین پھل کا قد جھر بیری کے بیر کے برابر ہوتا ہے خشک ہوکر پھول کا رنگ بادامی سیاہی مائل ہوجاتا ہے اور پھٹ کر چرچڑا تک کچھ پھانکین ہوجاتی ہین بیج اندر سے گر جاتے ہین اور اب کانٹے بھی سختی پکڑ لیتے ہین تازہ پھل کا مزہ پھیکا ہوتا ہے اور اُسکو چابنے سے کچھ زبان پر کھجاوٹ ہوتی ہے اور آم کی بہت چھوٹی کچی کیری کا سا مزہ معلوم ہوتا ہے یہ پھل کھانے کے قابل نہین پتے کی ساخت سرو کے پتے کی سی ہوتی ہے مگر ذرا سا موٹا ہوتا ہے سرو کا پتا گول ہوتا ہے اس کا قینچون کی طرح چپٹا ہوتا ہے پتے ڈالیون مین کثرت سے لگتے ہین سرو کے پتے کا رنگ خالص ہرا

Hakeem Shoukat Ali

ہوتا ہے۔ شمشاد کے پتے کا رنگ ہرا زردی مائل ہوتا ہے دھوپ مین اس زردی کی جھلک اچھی طرح نظر آتی ہے اور سایے مین زیادہ نظر نہین آتی پتلی پتلی شاخون کے آس پاس ایک دوسرے کے مقابل پتے لگتے ہین اور جو جو یہ پتے بڑھتے جاتے ہین انہین آس پاس مقابل مین ایک دوسرے کے پتے لگتے جاتے ہین جنکی وضع بنے ہوے فیتون کی سی ہوتی ہے اور شاخون مین اوپر کی طرف کانٹون کی طرح اور کم تیز کھردرے اجزا لگے ہوتے ہین جو کھڑے نہین ہوتے بلکہ اوندھے پڑے ہوتے ہین مین نے اسکے پھول بڑے بڑے بہت سے پیڑ دیکھے ہین جن لوگون نے کہا ہے کہ شمشاد اور آسا پالا ایک چیز ہے یہ بالکل غلط کاری ہے اگر کوئی شخص ان دونون کا جاننے والا یہ بات سنے کہ آسا پالا اور شمشاد کو بعض نفوس ایک چیز بتاتے ہین تو بڑا تعجب کرے آسا پالا کے پتے آم کے پتون کی طرح بلکہ اُنسے ذرا دراز ہوتے ہین اگر شمشاد کے پتے کسی انجان کو دکھائے جائین تو وہ سرو کے سمجھے گا۔ تحفۃ السعادت مین لکھا ہے کہ شمشاد مرزنجوش ہے جسے مروہ بھی کہتے ہین اسکے مؤلف نے شاید شمشق کو شمشاد سمجھ لیا ہے جو مرزنجوش کے معنے مین ہے۔

طبیعت دوسرے درجے مین گرم وخشک ہے بعض سرد دوسرے درجے مین اور خشک تیسرے درجے مین کہتے ہین وید سرد جانتے ہین بیج اسکے پتون سے قوی ہین۔

خواص وفوائد۔ اسکے پتے جانورون کے لیے زہر ہین خصوصًا اونٹ کے واسطے نہایت مضر ہین اس کے پتون کے جوشاندے سے استنجا کرنا کانچ نکلنے کے واسطے مفید ہے اسکے پھل اور بیج قابض ہین معدے اور انتون کی رطوبت کو خشک کرتے ہین اور منھ سے لعاب جاری ہونے کو روکتے ہین صاحب جامع کہتا ہے کہ اسمین یہ خاصیت عجیب ہے کہ عورت اسکے پھل کو کھائے تو بانجھ ہو جاے۔ اسکے پتون کے جوشاندے کا ضماد شراب کے ساتھ حمرہ اور نملۂ ساعیہ اور سعفہ کے واسطے مفید ہے شہد اور مہندی کے ساتھ جلد کے داغون کو دور کرتے ہین اسکی لکڑی کی کنگھی بالون کی جڑون کو مضبوط کرتی ہے اسکے بُرادے کو مہندی کے ساتھ بالون پر لیپ کرنے سے انہین قوت آتی ہے اگر سر پر لیپ کرین تو درد سر دور ہو اسکے پھول کا عرق دل و دماغ کو قوت دیتا ہے صفرا کی حدت کو تسکین دیتا ہے عرق بہارنارنج سے زیادہ قوی ہے۔

وید کہتے ہین کہ چہرے کا رنگ روشن کرتا ہے بلغم اور صفرا اور خون کے فساد کی اصلاح کرتا ہے۔

مقدار خوراک۔ تر و تازہ پھل بیج نکالکر سوا دو تولہ تک اور خشک پھل ۱۲ ماشہ تک کھاوین۔

شنجار

بفتح شین معجمہ وسکون نون معرب ہے شنگار کا

صفات وشناخت۔ اس بوٹی کی چار قسمین ہین (۱) پتے کاہو کے پتون کی طرح ہوتے ہین مگر کاہو کے پتون سے باریک ہوتے ہین اور اُبھر رونگٹے ہوتے ہین اور کھردرے بھی ہوتے ہین اور بہت ہوتے ہین رنگ سیاہ ہوتا ہے جڑ کے آس پاس شاخین بہت سی نکلی ہوتی ہین

Hakeem Shoukat Ali

جو زمین پر بچھی ہوتی ہین اور ان پر کانٹے ہوتے ہین پھول پیلا زردی مائل ہوتا ہے دانہ سیاہ ہوتا ہے جڑ کا رنگ سرخی مائل ہوتا ہے جو زمین کو اور ہاتھ کو سرخ کر دیتی ہے انگلی کی برابر بوٹی ہوتی ہے سرد ملکون مین اور ملک روم کے پہاڑون مین اسکی پیدائش ہے اسکا رنگ تیس سال تک اور قوت چار سال تک باقی رہتی ہے جب مطلق شنجار بولتے ہین تو اس قسم کی جڑ مراد ہوتی ہے ابو خلسا بھی اسی سے مراد ہے اور بغداد مین عوام الناس عرق فالوذج کہتے ہین اور بوجہ زیادہ سرخ ہونے کے عربی مین حمیرا نام رکھتے ہین۔ (۲) یہ قسم پہلی قسم کی طرح ہو مگر اسکے پتے پہلی قسم سے بڑے اور زیادہ کھردرے اور زیادہ چوڑے ہوتے ہین اور جڑ کی طرف لوٹے ہوے ہوتے ہین درمیان سے ایک لمبی ساق نکلتی ہے جو کھردری اور کھڑی ہوتی ہے اور اُس ساق مین سے بہت سی شاخین نکلتی ہین جو گز بھر کے قریب لمبی ہوتی ہین اور اُنپر نیلے رنگ کے پھول آتے ہین جڑ اسکی بھی سرخ ہوتی ہے اور جنگلون مین یہ قسم پیدا ہوتی ہے (۳) پتے پہلی قسم سے چھوٹے اور ان مین خشونت اور کانٹے بھی اُس سے کم ہوتے ہین اور ڈالیان چھوٹی چھوٹی اور پتلی پتلی ہوتی ہین پھول کا رنگ نیلا جڑ کا رنگ خون کی طرح سرخ مائل بسیاہی ہوتا ہو ریگستان مین یہ قسم پیدا ہوتی ہے (۴) یہ قسم تیسری قسم کی طرح ہے مگر اس سے بہت چھوٹی ہوتی ہے اور پھول بھی بہت چھوٹا ہوتا ہے اور رنگ نہایت سرخ ہوتا ہو کہتے ہین کہ اسمین سے ایک قسم پہلی قسم کی طرح ہے جسکو ہوجرہ کہتے ہین۔ اس سے سرخ رنگ تیار کرتے ہین سب سے بہتر وہ ہے جسکا رنگ سیاہ ہوتے زیادہ ہون تیز بو ہو جڑ موٹی ہو اور اُسکے مزے مین تلخی ہو زبان پر کھچاوٹ پیدا کرے شیخ نے ابو خلسا کی نسبت لکھا ہے کہ بہت خفیف قبض رکھتا ہے اس لیے وہ پھیکا اور کڑوا ہے اور دوسری قسمون مین قبض بخوبی ظاہر ہے لیکن پچھلی دونون قسمین پہلی دونون سے چرپری اور تیز ہین اور گرمی بھی انمین اُنسے زیادہ ہو لیکن عمل مین پہلی اور دوسری قسم تیسری اور چوتھی سے قوی ہے اور جڑ پتون سے قوی ہے۔

طبیعت۔ گرم پہلے درجے مین اور خشک دوسرے درجے مین ہے بعض گرم وخشک دوسرے درجے مین کہتے ہین خاصکر پہلی اور چوتھی قسم کا یہی مزاج ہے شیخ کا کلام اس بارے مین نہایت غیر منقح ہے اسلیے کہ ابو خلسا مین کہا ہے کہ جالینوس کہتا ہے کہ ابو خلسا مین سے بعض گرم وخشک ہے اور لفظ شنجار مین سرد وخشک لکھا ہے اور حرف خاے نقطہ دار مین خس الحمار مین لکھا ہے کہ دوسرے درجے کے پہلے مرتبے مین گرم وخشک ہے اور حرف ہا مین کہا ہے کہ ہوفیلوس خس الحمار ہے اور وہ سرد وتر ہے اور اُسمین خشک کرنے اور گرمی پیدا کرنے کی قوت تھوڑی ہے۔

خواص و فوائد۔ سب قسمون مین قبض وتجفیف وجلا ہے اگر کسی روغن مین ملا کر بدن پر ملین تو پسینا آنا بند ہو جاے خاصکر اس امر مین دوسری قسم قوی ہے اسکو سرکے مین پیسکر لگانے سے بہق اور برص جاتے رہتے ہین اگر مسون پر لگائین تو وہ ابھی کٹ جائین خاصکر پہلی قسم کی جڑ اس امر مین بہت قوی ہے سب قسمون کو خنازیر پر طلا کرنے سے انکو تحلیل کرتی ہین چوتھی اور تیسری قسم کی

Hakeem Shoukat Ali

جڑ کو بکری کی چربی کے ساتھ اورام پر لیپ کرنے سے تحلیل ہوجاتے ہین اسکی خشک جڑ مین اتنی قوی جذب کرنیوالی قوت ہے کہ پیکان اور کانٹے کو بدن سے جذب کرلیتی ہے اگر جڑ کو تل کے تیل مین پکائین اور پھر اُسکو صاف کرکے موم ملا کر قیروطی بنالین تو آگ سے جلے ہوئے پر اسکے لگانے سے نفع ہو اور خراب پھوڑون پر لگانے سے اُنکو درست کردے روغن گل مین ملا کر جلے ہوئے پر لگانے سے بھی نفع ہوتا ہے کسی روغن مین ان قسمون کے پتون وغیرہ کو جوش دیکر کان مین ٹپکانے سے گرمی کے درد کو فائدہ ہوتا ہے بہرے پن کو بھی مفید ہے اسکے پانی سے کلی کرنا قلاع کو نافع ہے اسکا عصارہ یرقان کو دور کرتا ہے اور جوشاندہ ماء العسل کے ساتھ طحال اور جگر کے درد اور نقرس اور درد گردہ کو مفید ہے پتھری توڑتا ہے پرانی پتون کو بھی اسکی قسمین نافع ہین ۴ ماشہ جڑ کے کھانے سے پیٹ کے کیڑے دفع ہوجاتے ہین چوتھی قسم کے پتون اور جڑ کا پانی حیض کو قوت کے ساتھ جاری کرتا ہے اور پیٹ کا بچہ گرادیتا ہے اسی طرح اسکی جڑ کو روغن مین جوش دیکر اُسکے فرزجہ سے حمل ساقط ہوجاتا ہے یہ چوتھی قسم کا پھول ان سب امور مین پتون سے قوی ہے اور جڑ پھول سے بھی قوی ہے خاصکر دوسری قسم کی جڑ بہت قوی ہے نقرس اور عرق النسا کو قسم اول کا ضماد نافع ہے اگر تیسری قسم کی جڑ نو ماشہ شراب کے ساتھ مارگزیدہ کو پلائین اور لیپ بھی کرین تو نفع ہو یہانتک مبالغہ کرتے ہین کہ اگر کوئی اسکی جڑ اپنے ساتھ رکھے تو کوئی جانور اُسے نہ کاٹے بلکہ سب قسمین زہرون کے لیے تریاق کا حکم رکھتی ہین یہانتک کہ ان قسمون کی جڑ خصوصاً تیسری قسم کی جڑ ذرا سی منھ مین چبا کر تھوڑا سا تھوک سانپ وغیرہ زہردار جانور کے منھ مین ڈالدین تو فوراً مرجائے تیسری قسم مین دفع زہر کی تاثیر قوی ہے اور دوسری قسم مین بہت ضعیف اور اندمال قروح و زخم کے لیے تمام اقسام مفید ہین بلکہ بعض مراہم کا جزو اعظم ہین مضر سب قسمین خشکی اور قبض پیدا کرتی ہین کبھی حرارت کو بند کردیتی ہین اور سانس لینے کے آلات کو مضر ہین مصلح خشکی اور قبض اور حرارت کے بند کرنے کا ضرر دفع کرنے کے لیے سکنجبین یا شربت عناب مصلح ہے اور آلات تنفس کے لیے مصطگی یا دودھ اور شکر اور دردسر کے لیے روغن کدو اور روغن بنفشہ **بدل** اندمال قروح و زخم کے لیے ناشپاتی کے پتے اور مراہم مین بدل انزروت۔

مقدار خوراک۔ تین ماشہ سے سات ماشہ بلکہ دس ماشہ تک

شنکھ نکھ (ھ)

بفتح شین معجمہ و سکون نون و کاف تازی موقوف مخلوط بہا و فتح نون دوم و سکون کاف تازی مخلوط بہا اسکو شنکھ نکھم بھی کہتے ہین۔

صفات و شناخت۔ ایک دوا ہے ناخن کی طرح ہوتی ہے اور سفید سخت سنکھ کے مثل ہوتی ہے محیط مین اسی طرح لکھا ہے لیکن نگھنٹ پرکاش مین لکھا ہو شنکھ نک بفتح نون و کاف تازی دوم اور کہا ہے کہ وہ گھونگے کا نام ہے۔

خواص و فوائد۔ اسکو پیکر بادی اور ضرر کے لیے دیتے ہین خون صفراوی کا فساد دور کرتا ہے ہضم کے وقت جو معدے مین درد ہوتا ہے اُسے دفع کرتا ہے۔

Hakeem Shoukat Ali

شنگرف (ف)

بفتح اول و نون خفی و فتح کاف فارسی و سکون رائے مہملہ و فا سوقت کذا فی المحیط غیاث اللغات مین ہو کہ شنجرف شین معجمہ کے فتحہ اور جیم تازی سے شنگرف کا مبدل ہے اور سنجرف سین مہملہ کے ساتھ معرب ہے ہنگلو (ھ)

زنجفر (ع)

صفات وشناخت - دو قسم کا ہوتا ہے (۱) پارے اور سونے اور تانبے کی کانون مین سے نکلتا ہے۔ بعض نے تجویز کیا ہے کہ جب کچھ گندھک پارے کی کان مین بہ کر چلی جاتی ہے تو وہان پہونچکر شنگرف ہوجاتا ہے بعض کبریت احمر اسی کو خیال کرتے ہین اور حجر الزیبق بھی یہی کہلاتا ہے (۲) پارے اور گندھک سے بناتے ہین اور یہ کئی طریق سے تیار ہوتا ہے۔

(الف) سجی کے نمک کو پانی مین حل کرین اور اُسکے پانی کو نتھاریوین اور اگر مکرر چاہین پھر سجی کا نمک تازہ اُسمین حل کرین اور اُسکے پانی کو بدستور نتھاریوین اسی طرح اس عمل کو تین دفعہ یا پانچ مرتبہ یا سات مرتبہ کرین پھر ایک برتن مین رکھکر آگ مین رکھدین پانی جم جائے گا بعد اسکے اس پانی کے ہموزن پتھر کا چونا اگرم بغیر بجھا ہوا لے کر دونون کو ملاکر خوب پیسین اور انسے چار گنا پانی اوپر ڈالین اور ایک لکڑی سے بار بار ہلائین اور پھر ایک رات دن رہنے دین بعد اسکے لال پانی اوپر سے نتھارلین اس پانی کو پتھر یا لوہے کے برتن مین رکھ کر آگ مین رکھین اور آہستہ آہستہ جوش کرین یہ پانی جم جائیگا پھر اسکی برابر بغیر بجھا ہوا چونا ملاکر پیسین اور چوگنا پانی اُسمین ڈالکر ہلائین اور ایک رات رکھنے کے بعد نتھارلین اور پھر اسی طرح جمائین اور پھر حل کرین یہ عمل سات مرتبہ کرین بعد اسکے وہ روغن کی طرح ہوجائے گا اور بہت تیز ہوگا اسمین پانی ڈالنے سے حل ہوجائیگا اسکو موٹے شیشے مین رکھین جب چاہین کہ اس سے شنگرف بنائین تو عمدہ گندھک ایک جز خالص پارہ دو جز لے کر اس پانی کے ساتھ پیسین اور دھوپ مین رکھدین سوکھ جائے گا اور اب رنگ کالا ہوگا دوسری مرتبہ بھی اُسی روغن کے ساتھ پیسین اور دھوپ مین سکھائین ابکی مرتبہ کچھ تھوڑا سرخ ہوگا اسی طرح عمل کرنے سے آخرکار بہت سرخ اور خوشرنگ ہوجائیگا یہ شنگرف کیمیاگرون کے استعمال مین ہے۔

(ب) خالص پارہ بیس حصہ گندھک زرد بارہ حصہ ہرتال دو حصہ لیوین اول ہرتال اور گندھک کو خوب پیسین پھر پارے کے ساتھ کھرل مین پیسین سب غبار کی طرح ہوجائیگا ایک پیالے کو باہر سے گل حکمت کرکے اُسمین رکھین اور گرم تنور مین جسکی آگ نکال ڈالی ہو پیالے کو رکھدین اور تنور کا منھ خوب بند کردین۔ دو دن کے بعد کھولین اور پیالہ نکال لین نہایت عمدہ بن جائیگا۔

(ج) خالص پارہ سات جز گندھک دو جز اُسمین پیس کے ایسے شیشے مین بھرین کہ آدھا خالی رہے شیشے پر مٹی لگاکر اور منھ کو گل حکمت سے بند کرکے اور خشک کرکے ایک ہانڈی مین ریت بھرکر اس ریت مین یہ شیشہ گاڑ دین اور ہانڈی کے تلے آگ جلائین رنگ سرخ ہوجائیگا پھر آگ موقوف کرین جب سرد ہوجائے تو نکال لین اسکو شنگرف مصری کہتے ہین اور ہندی شنگرف مین پارہ اور گندھک آدھا آدھا ہے اور شنگرف رومی مین پارہ آدھا جز اور گندھک آٹھ جز اور سرخ ہرتال پانچ جز ہے۔

Hakeem Shoukat Ali

بہتر وہ شنگرف ہے جسکی قلمین بڑی اور سرخ اور تیرہ ہون اور اسمین گندھک کی بو نہ آوے وید کہتے ہین کہ شنگرف تین قسم کا ہوتا ہے۔ (۱) چرمار بفتح جیم فارسی وسکون راے مہملہ (۲) شکنتڈک بضم شین نقطہ دار و فتح کاف تازی وضم تاے فوقانی وسکون نون و فتح دال ثقیل وکاف تازی مفتوح (۳) ہنس پاد بفتح ہا وسکون نون و فتح سین مہملہ و فتح باے فارسی وسکون الف و دال مہملہ مفتوح انمین سے ہنس پاد سب سے عمدہ اور نہایت لال ہے اسکی پہچان یہ ہے کہ بہت سخت نہین ہوتا اسکی قلمین جلدی سے ٹوٹ جاتی ہین اور تول مین دوسری شنگرف سے بھاری ہوتا ہے۔

شنگرف کی طاقت بڑھانے کا یہ طریقہ ہے کہ اسکے دو تولہ بھر کے پانچ ٹکڑے ایک گاڑھے صاف کپڑے مین سی کر بڑے بینگن کے بیچ مین رکھ کر اُس بینگن پر کپڑمٹی دے کے جنگلی اپلون کی اتنی آنچ دیوین کہ وہ بینگن اچھی طرح سے پک جاے اور اوپر سے کچھ جل بھی جاے جب وہ بالکل سرد ہو جاے تب اُس بینگن مین سے اُس پوٹلی کو نکالکر پھر دوسرے بینگن مین دھر کر اسی قاعدے سے آنچ دیوین اس طرح سوم مرتبہ آنچ دیکر تیار کریوین اسکی قوت اور بھی زیادہ بڑھانی ہووے تو اُسی قاعدے سے اُس پوٹلی کو ایک ایک اندرائن کے پھل مین رکھ رکھ کے سو آنچ دیوین پھر اسی طرح پیاز مین رکھ رکھ کر سو آنچ دیوین ایسے صاف کیے ہوے شنگرف کی آدھے سے ایک چاول تک کی مقدار بہت غور و فکر کے ساتھ دینی چاہیے یہ الگ الگ بدرقے سے ہر ایک مرض کو مٹاتا ہے۔

بے تصفیہ اور اصلاح کے شنگرف کا استعمال ناجائز ہے۔

طبیعت۔ گرم خشک دوسرے درجے مین بعض کے نزدیک خشک تیسرے درجے مین ہے بعض گرمی و سردی مین معتدل اور خشک دوسرے درجے مین کہتے ہین بعض سرد و خشک دوسرے درجے مین جانتے ہین۔

خواص و فوائد قابض و جاذب ہے اسکا ذرور خون کو بند کرتا ہے زخم کو بھرتا ہے رحم کی رطوبت کو خشک کرتا ہے تر و خشک کھجلی کو مفید ہے شنگرف نمش کو دور کرتا ہے موم روغن کے ساتھ آگ سے جلے ہوے کو نافع ہے بثور اور شقاق مقعد کو مفید ہے بدگوشت کا زخم دور کرتا ہے اسکی دھونی بڑے سے بڑے زخم کو خشک کرتی ہے زخمون کو بھرتی ہے لیکن چاہیے کہ اُسکے دھوین سے آنکھ اور کان اور منھ کو محفوظ رکھین اور دھوان لینے کے وقت منھ مین پانی بھر لین کیونکہ وہ سب قاتل ہے کوڑھ کو نافع ہے ۱ ماشہ اور بعض کہتے ہین کہ ۹ ماشہ قاتل ہے خفقان اور وہ کیفیتین جو پارے کے کھانے سے پیدا ہوتی ہین یہان بھی پیدا ہوتی ہین علاج اسکا یہ ہے کہ گاے کے گھی اور سوے اور انجیر کے جوشاندے اور ماء العسل اور بورہ ارمنی سے قے کرائین اور جو دوائین تیج کو فائدہ کرتی ہین جیسے تازہ دودھ اور لعابیات اور چکنا شوربا وہ پلائین اگر قے سے نکل آے تو بہتر ورنہ روغنون سے حقنہ کرین۔

وید کہتے ہین کہ صاف کیا ہوا شنگرف کڑوا کسیلا اور چرپرا ہوتا ہے۔ آنکھون کے امراض۔ کوڑھ۔ بخار۔ یرقان تاپ تلی وغیرہ بہت سے امراض مٹاتا ہے بادی۔ صفرا اور بلغم کو زائل کرتا ہے قوت ہاضمہ اور قوت باہ

Hakeem Shoukat Ali

بڑھتا ہے بغیر صاف کیے ہوئے شنگرف کو کھانے سے کوڑھ ۔ ضعف دوران سر غشی ۔ صفرا و بلغم و باد مین فساد وغیرہ کئی نقصان پیدا ہوجاتے ہین اسلیے اسکو بہت اچھی طرح صاف کرنا چاہیئے ۔ صاف کیے ہوئے ہنسراج شنگرف کے ۱۰ ماشہ ٹکڑہ ون کو چوتھے کپڑے مین سی کر اُس پوٹلی کو بن نمک ملاے ہوے آدھ پاؤ گندھے ہوے آٹے کے پیڑے کے بیچ مین رکھکر اُسکو ہلکی آنچ پر سینک کر اسمین سے پوٹلی نکالکر اُس آٹے کو کھلانے سے ضعف ہاضمہ دفع ہوتا ہے اس طرح سینکے ہوے پیڑے کو راجپوتانے کے آدمی باٹی بلے موصدہ سے کہتے ہین اس کے کھانے سے جو بھوک بڑھتی جاے وہ دوگنی کی مقدار خوراک بڑھائی جا ہیے اس پوٹلی کو دودھ کے بیچ مین لٹکا کر اُسکے تلے ایک پہر تک بہت دھیمی آنچ دے کے اُس پوٹلی کو نکال لے اُس دودھ کو مریض کی طاقت کے مطابق ایک سے چار بار مین پلانے سے ضعف ہاضمہ اور دست زائل ہوتے ہین اس دودھ مین ہلدی کا سفوف بُرکا کے پلانے سے دمے کا عارضہ دفع ہوتا ہے ۔ چوب چینی کی پھنکی دے کر اوپر سے یہ دودھ پلانے سے گٹھیا مٹتی ہے ۔ بادی شانیوالی دواؤن مین اسکو ملا کر ادرک کے رس مین کھرل کرکے سیاہ مرچ کے برابر گولی بنا کے رکھ لین اور مریض کی طاقت کے مطابق ایک سے چار تک گولیان دینے سے بادی کے کئی طرح کے مرض دفع ہوتے ہین ۔ صاف شنگرف اور صاف بچھناگ کو برابر لے کر دھتورے کے رس مین پیسکر چھوٹی چھوٹی گولیان بنا کے آدھ رتی سے ایک رتی تک دینے سے بادی اور بلغم کا بخار جاتا رہتا ہے جو اس سے پیاس اور گھبراہٹ بڑھ جاے تو دودھ پلانا چاہیے الگ الگ بدرقون کے ساتھ دینے سے اس سے کئی مرض زائل ہوتے ہین صاف کیا ہوا شنگرف اور صاف کیا ہوا سنکھیا ہم وزن لے کر بانجھ ککوڑے کی بیل کے رس مین کھرل کرکے سکھاوین اس طرح تین بار کھرل کرکے سکھا کے باجرے کے برابر گولیان بناؤ بخار والے کو بخار آنے سے ایک گھنٹہ پہلے مریض کی قوت کے موافق ایک سے چار گولی تک کھانڈ کے ساتھ مین دیکر اوپر سے کچھ چرب چیز کھلا دیوین اگر اس سے بخار چھوٹنے کے بعد یا بخار چڑھے بنا ہی قے ہونے لگ جاے تو چار پانچ قے ہونے کے بعد تھوڑا تھوڑا دودھ پلانا چاہیے ۔

ویدا سکا کشتہ اکثر امراض بلغمی اور کھانسی اور دمہ وغیرہ مین دیتے ہین اور قوت باہ کے لیے بھی کھلاتے ہین اسکا کشتہ بقدر ایک چاول کے پان مین کھلاتے ہین قوت باہ کے علاوہ بھوک بڑھاتا ہے قبض دفع کرتا ہے بدن کو فربہ کرتا ہے اگر دو ہفتے تک کھاوین تو ایک سال تک اثر رہے ۔

ترکیب ذیل ۔ آتشک اور پنیس اور زخم حلق وخنازیر کے لیے مفید ہے ۔ آک کی جڑ کی چھال ۱۶ تولہ دار چینی مردار سنگ ہر ایک ۳ ماشہ شنگرف ۱۰ ماشہ سب کو باریک پیسکر ۱۴ ٹکیان بنا لین اور عصر کے وقت ایک ٹکیہ چلم مین رکھکر بغیر پانی کے حقے مین پیئین اس طرح کہ ہوا نہ لگے اور فوراً کلی وغرغرہ کرڈالین لیکن پانی سے نہ کرین بلکہ گھی سے کیا جاے اور روٹی کے ساتھ ، تو گھی کھایا کرین یہ ترکیب عجیب و غریب ہے ۔

ایضاً ۔ شنگرف عاقرقرحا بچھ سہاگہ اجوائن نیلہ تھوتھا سب کو پیسکر ۱۴ ٹکیان بنا کر حقہ کی چلم مین

Hakeem Shoukat Ali

ایک ٹکیہ رکھکر صبح کو اور ایک شام کو پیا کرین مگر کوئلے بیری کی لکڑی کے ہون جب ایک طرف سے ٹکیہ جل جائے تو نوٹ لین اگر تے ہو جائے تو مضائقہ نہین غذا مین حلوا یا کھانڈ کا ملیدہ جسے چورمہ بھی کہتے ہین اور گل کو پیسکر زخم پر چھڑکا کرین تین دن پینا کافی ہے نہایت ۷ دن ایسا کرین اگر منھ آجائے تو جھنبلی کے پتون کے جوشاندے سے کلی کرین ۔ گل سے مراد جلی ہوئی ٹکیہ ہے ۔

ایضاً ۔ شنگرف پھٹکری اسپند ہر ایک ۴ ماشہ سب کو پیسکر دو دو ماشہ دونون وقت چلم مین رکھکر بطور تمباکو کے بیری کے کوئلون کی آگ سے پی لین بند مکان مین جہان بدن کو ہوا نہ لگے رہین ۔ روغن اور نمک سے پرہیز کرین خشک روٹی کھائین ۔

ایضاً ۔ شنگرف نیلہ تھوتھا ہر ایک ۰۰ ماشہ بابے برنگ ۵ ماشہ آک کی جڑ کی چھال ۱۰ ماشہ اگر مزاج قوی ہو تو ۲۰ ماشہ سب کو پیسکر چھ ٹکیان بناکر ایک ٹکیہ بے پانی کے حقے مین بیری کی لکڑی کی آگ کے ذریعہ سے تمباکو کی طرح پیوین اور دھوان زخم کو پہونچائین اور گل پیس کر تھوک مین ملاکر زخم پر لین ۔ صبح و شام ایسا کرین غذا مین روٹی گھی اور شکر کے ساتھ کھائین ۔ مگر اول جلاب لے لینا چاہیئے پھر یہ عمل کرین ۔

ایضاً ۔ شنگرف پونے دو تولہ آک کی جڑ کی چھال خشک بیری کی لکڑی کا کوئلہ ہر ایک ۳ تولہ سب کو پیسکر ۴ حصے کرین ایک صبح اور ایک شام لحاف اوڑھکر مثل تمباکو کے پئین غذا مین کھیر بے نمک ہو ایک ہفتے مین صحت ہو جائے گی ۔

ایضاً ۔ شنگرف عاقرقرحا ۔ نیم کا گوند ۔ مازو اور سہاگہ ہر ایک پونے دو تولہ سب کو باریک پیسکر سات ٹکیان بنالین اور ایک ٹکیہ چلم مین رکھکر بیری کی آگ سے پئین اگر ایک طرف اسکا جل جائے تو دوسری طرف سے جلاکر پئین اگر اس عرصے مین نجے آئے تو مضائقہ نہین ہے اسی طرح ایک روز مین دو تین پڑیان صبح دوپہر اور شام کو پیوین اور راکھ اسکی زخم پر بُرکین غذا موہن بھوگ کھانڈ کے ساتھ تین روز نہایت سات روز یہ عمل کرین کافی ہے اگر منھ آئے تو جھنبلی کے پتے جوش دے کر کلی کرین **بدل** شنگرف کا بدل شادنج و مردار سنگ ہے **مصلح** ویدون کے نزدیک شنگرف کا مصلح بنسلوچن ہے ۔

شوحطاع

بفتح شین نقطہ دار و سکون واو و فتح حائے حطی و سکون طائے حطی

صفات ۔ ایک مجہول دوا ہے (۱) کوئی کہتا ہے کہ ایک چھوٹا سا درخت ہے رات مین سمٹ جاتا ہے دن مین پھیل جاتا ہے اسکو سوحس بھی کہتے ہین (۲) کوئی کہتا ہے کہ ایک پہاڑی درخت ہو بہت بڑا ہوتا ہے شاخین سیدھی اور سخت اور بے گرہ ہوتی ہین پتے بید سادہ یعنی ادسے کے پتون کی طرح ہوتے ہین اسکی لکڑی سے کمان بناتے ہین (۳) بعض کہتے ہین کہ وہ ایک درخت ہے جسکے پتے طرخون کے پتون کی طرح ہوتے ہین اور پھل ایسے انگور کی طرح ہوتا ہے لوگ اسکی تیلی ہوتی ہے اسے کھاتے ہین (۴) بعض کہتے ہین کہ نبع اور یہ ایک چیز ہے فرق اسقدر ہے کہ جو پہاڑ کی چوٹی پر پیدا

Hakeem Shoukat Ali

ہوتا ہے اُسکو خاص لفظ نبع کے ساتھ یاد کرتے ہین منتخب اللغات مین لکھا ہو کہ نبع بفتح نون وسکون باے موحدہ وعین مہملہ موقوف ایک درخت ہے کہ اس سے کمان بناتے ہین اور اُسکی شاخون سے تیر تیار کرتے ہین اور جو پھاڑ کے تلے مین پیدا ہوتا ہے اُسے شوحط بولتے ہین جاے پیدائش کے اختلاف کی وجہ سے مختلف نام مقرر ہوگئے ہین (۵) بعض کہتے ہین کہ یہ اور شریان ایک چیز ہے اور کتب سے معلوم ہوتا ہے کہ شریان شین نقطہ دار مفتوح وراے مہملہ ساکن ویاے تحتانی والف ونون سے ایک درخت ہے کہ اس سے کمان بناتے ہین۔ (۶) قول حق یہ ہے کہ مازریون کی خراب قسم کا نام شوحط ہے اور سب قول بے سود ہا ہین۔

منافع ۔ گرم وخشک ہو دستون کو بند کرتی ہے بہانتک خراب ہے کہ اسکے سایے مین بیٹھنا بھی بُرا ہے۔

شوربا (ف)

شوربا ج و اسفید باج (ع)

صفات وشناخت ۔ مشہور سالن ہے اسکو مرغی کے چوزے اور حلوان کے گوشت اور دوسرے ایسے گوشتون سے جو لطیف ہون تیار کرتے ہین اور پالک اور خرفہ اور کدو اور ترئی وغیرہ ترکاری اور مونگ کی دھوئی ہوئی دال یا مونگ کی بڑیون اور جو مقشر اور چنے اور موٹھ اور مسور کی دال سے بھی بناتے ہین اور ضرورت کے مطابق گرم مصالحہ بھی ڈالتے ہین اور بہتر وہ ہے جو مرغی کے چوزے سے بنایا جاے ۔غیاث اللغات مین لکھا ہو کہ اسمین زرد مصالح یعنی ہلدی وغیرہ نہین ڈالتے غرضکہ اسفید باج وہ شوربا ہے جو مریضون کو دیا جاتا ہے۔ اسکو اسطرح تیار کرتے ہین کہ بکری کا گوشت یا مرغی کا چوزہ یا کوئی دوسرا پرندے کر چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کرکے پانی مین جوش دین اور اُسکے جھاگ اُتار ڈالین اور پکا مین پھر اُسمین کوئی پرہیزی دال یا ساگ جو مناسب ہو ملادین پھر گرم مصالح مین سے کوئی مناسب چیز اور پیاز اور دھنیا پیسکر داخل کردین اور تھوڑے سے کاغذی لیموے رس یا سرکے سے ترش کردین اور ہانڈی یا دیگچی کا منھ بند کردین تاکہ خوب گل جاے اُتار کر مریض کو تنہا یا روٹی یا خشکے کے ساتھ کھلادین اگر پکتے وقت تھوڑے سے چانول ڈالدین تو بہتر ہے۔

طبیعت ۔ دوسرے درجے مین گرم وتر ہے۔

خواص وفوائد ۔ لطیف ہے تری پیدا کرتا ہے صالح الکیموس ہے مالیخولیا اور جنون سوداوی اور زیادہ سوتے اور جاگنے اور نسیان اور سکتہ اور فالج اور لقوہ اور استرخا اور اختلاط ذہن اور رعونت اور حمق اور جذام اور دوسرے امراض سوداوی کو نافع ہے اور گرما گرم اس طرح پچے سے پینا کہ بھاپ اُسکی سر وگردن کو پہونچے کھانسی اور زکام والون کے لیے مفید ہے مگر اس کام کے لیے ترشی نہ ملائین۔

شورہ (ف)

اَبقَر (ع) نائٹریٹ آف پٹاسیم (ش) پٹاسی آئی نائٹراس (ل)

صفات وشناخت ۔ کھاری زمینون کا کھار ہے ہندوستان مین جس جگہ شورہ پیدا ہوتا ہے وہان کی مٹی کو کھود کر مچھلی سڑے ہوے گوشت اور پیشاب وغیرہ حیوانی چیز ملاکر چندروز کے واسطے رکھ چھوڑتے ہین اور تھوڑا تھوڑا پانی دیا کرتے ہین پیچھے اقسام طرح کے درخت کو جلاکر جو راکھ سے

Hakeem Shoukat Ali

اُسکے ساتھ ملاکر اور ایک چاہ بچے مین رکھ کر اسپر پانی ڈالتے ہین بعدہ ایک روز کے صاف پانی کو نکالکر آنچ پر گاڑھا کر کے کسی جگہ رکھ کر جما لیتے ہین۔ نمک دریائی طرح دانہ دار ہوتا ہے اگر اسمین پھر پانی ڈالکر پکاکر ہمین باریک تیلی سینکین رکھدین اور جالین تو سرد ہوکر قلمین بندھ جاتی ہین پہلی قسم کو شورۂ غیر قلمی اور دوسری قسم کو شورۂ قلمی کہا کرتے ہین یہ شفاف دانہ دار بے بو ذائقہ تلخین۔ اور منھ مین رکھنے سے سرد معلوم ہوتا ہو پانی مین حل ہوتا ہے اسوقت سرد معلوم ہوتا ہے۔ آنچ دینے سے پگھل جاتا ہے آگ پر ڈالنے سے چنگاری نکلتی ہے۔

طبیعت۔ تیسرے درجے مین گرم وخشک ہے۔

خواص وفوائد۔ سدہ کھولتا ہے۔ بلغم چھانٹتا ہے۔ ردی مواد کو بدن سے خارج کرتا ہے دست آور ہو نہایت حدت اور تیزی کے ساتھ اور نمک سے قوی ہے شکر کے ہمراہ پیشاب اور حیض خوب لاتا ہے اس ترکیب سے دین شورہ، رتی اور کھانڈ ۱۲ رتی۔ اگر کسی ترکیب سے پیشاب نہ کھلتا ہو تو اس سے کھلجائیگا تاپ تلی اور درد کمر کے واسطے نافع ہے اگر کسی شخص کا پیشاب بند ہوجائے اور ۲ ماشہ شورہ ۹ ماشہ رائی کے ساتھ اسقدر پانی مین کہ حل ہوجائین کھائے تو فی الفور پیشاب کھل جاتا ہے طب فرشتہ مین لکھا ہے کہ اکبر بادشاہ کا پیشاب بند ہوگیا تھا اور کسی دوا سے نہین کھلتا تھا آخر حکیم مصری نے تین تولہ شورہ قلمی گھولکر دیا اور دو گھڑی کے بعد دو تولہ اور دیا حکیم مطلق کے فضل سے بادشاہ کا پیشاب جاری ہوا اور تکلیف سخت سے نجات پائی۔ شورہ قلمی پیسکر پیڑو پر رکھین اور تھوڑا سا پانی اُسپر ڈالین اور کچھ عرصے تک چت لیٹے رہین بند پیشاب کھل جائے گا۔ کاغذی لیمو کے دو حصے کرین دونون مین سے بیج نکالکر شورہ بھر کر چاقو کی نوک سے اندر تک بہو نچادین اور آگ پر رکھین یہانتک کہ جوش مارے پھر آگ پرسے اُتاکر سرد کر کے ناف اور اُسکے آس پاس ملین بند پیشاب کھل جائیگا۔ شورہ زیادہ مقدار مین خوراک شدہ زہر ہے درد شکم۔ دست اور قے کی راہ سے خون جاری۔ بدن سو پسینے سے بھرا ہوا۔ نبض باریک ہوکر کمطاقتی کی حالت مین مرجاتا ہے۔ اسکے علاج کے لیے قے کراکے دودھ پانی اور افیم دیتے ہین۔ عمولی مین لکھا ہے کہ شورے کی تدبیر بطور اہل فرنگ جسے سال پرنیل کہتے ہین یہ ہے۔ شورہ قلمی سفید بارہ تولہ۔ گندھک آملہ سار ایک تولہ آٹھ ماشہ دونون کو مٹی کے کوزے مین کرکے کوئلون کی آنچ پر رکھین اور جب تک شعلے سے دھوان نکلے آنچ پر رہنے دین جب شعلہ بجھ جائے اُتار کے کانسے یا تانبے کے قلعی دار برتن مین نکال لین ہوا لگ کر جم جائے گا سوزاک کے لیے ایسا شورہ نہایت مفید ہے۔ شورہ ۱۶ حصہ پھٹکری پانچ حصہ کسیس بارہ حصہ ان سب کو نیم کوب کر کے قرع انبیق مین ملائم آنچ پر ٹپکائین اور یہ چاہیئے کہ قرع کے منھ کو گل حکمت کردین جب بخار سرخ معلوم ہو آگ کو موقوف کردین اسے تیزاب فاروقی کہتے ہین جست کے برتن مین پانی بھر کر شورے مین ہلانے سے سرد ہوجاتا ہے۔

وید کہتے ہین کہ شورہ تیز بہت گرم دست آور جریرا کڑوا سلونا سام ظاہر بدن مین نفوذ کرنیوالا۔

ہلکا خشک ۔ حابس ۔ گرمی پیدا کرنے اور بادی کو دور کرنے والا ہے قلمی شورہ اکثر گردے مین سے نکلتا ہے یہ اپنے راستے مین سے جھلی کو حرکت دینے کی وجہ سے پیشاب زیادہ لاتا ہے اسمین پسینہ لانے کی قوت ہے اس لیے اس سے بخار کی بے چینی کم ہو جاتی ہے سر مین جو ایک قسم کا سنایو کا مرض ہو جاتا ہے اسکو مٹانے کے لیے شورے کا پانی سر مین ڈالنا چاہیے ۔ ۵ سے ۶ رتی شورہ بار بار پلانے سے پیاس اور بے چینی کم ہو جاتی ہے خون کی گردش کی تیزی کو کم کرنے کے لیے بھی ایسے ہی پلایا جاتا ہے اسکو دودھ کے ساتھ پلانے سے زیادہ پیشاب آتا ہے یہ زہریلی پھوٹ کو مٹاتا ہے اسکو کڑوے تیل مین جلا کر مالش کرنے سے کھجلی مٹتی ہے شورہ اور سفید کتھا پیسکر چھڑکنے سے منہ کے چھالے دفع ہوتے ہین ایک ماشہ شورہ اور ایک ماشہ رائی کو پیسکر اسمین دو ماشہ کھانڈ ملا کر دو حصے کرکے دو دن تک روز صبح کو ایک ایک حصہ پھانکنے سے پیشاب کی رکاوٹ دفع ہوتی ہے قلمی شورے مین رنگت آجاوے جتنی ہلدی ملا کر پیسکر آنکھ مین لگانے سے جالا اور ناخنہ کٹ جاتے ہین اور آنکھو نکی روشنی بڑھتی ہے اسکو سرکے مین پیسکر کنپٹی پر لیپ کرنے سے نکسیر رکتی ہے ۔ شورے مین کپڑا بھگو کر ناف کے نیچے رکھنے سے رکا ہوا پیشاب اترنے لگتا ہے ۲ سے ۱ ماشہ تک شورہ ایسی حالت مین کھلانے سے کہ ابھی کچھ نہ کھایا ہو مرا ہوا بچہ رحم سے نکل جاتا ہے مضر مری و گردہ مصلح کتیرا و شہد بدل نمک لاہوری ۔

مقدار خوراک ۔ معمولی طور پر ۲ ماشہ تک ۔

شورے کا تیزاب

نائٹرک ایسڈ (ش) ایسڈم نائٹری کم (ل)

صفات ۔ شورہ اور گندھک کا تیزاب اور پانی ملا کر کشید کرنے سے یہ تیزاب حاصل ہوتا ہے بیرنگ سیال ہے ہوا کے مقابلے مین خراشدار اور اکال ابخرات نکلتے ہین اگر تانبے کے برادے پر ڈالین تو بڑے گہرے ابخرات سرخ رنگ کے فوراً نکلین گے ۔ ترکیب خاص سے اسمین پانی ملا کر استعمال کرتے ہین اور دوائے یونٹڈ نائٹرک ایسڈ کہتے ہین ۔

خواص و فوائد ۔ مقوی و مبدل ہے دافع مواد آتشک اور دافع کھار پرانے مرض جگر اور ضعف ہاضمہ مین پلاتے ہین آتشک کے نتائج مین جب مریض اتنا ناتوان ہو کہ پارے کے مرکبات دینا مناسب نہ سمجھا جائے تو اسے دیتے ہین بہت سے پانی مین حلق کے سڑے ہوئے اور کم وردہ خون پر لگانے سے تاثیر خوشبودار محرک کی ہوتی ہے خالص تیزاب بڑا خراشدار زہر ہے فوائد مذکورہ پانی ملے ہوئے تیزاب کے متعلق ہین اسکی مقدار خوراک دس منم سے تیس منم تک ہو مگر کسی تلخ دوا کے خیساندے کے ہمراہ یا جوشاندہ عشبہ کے ساتھ دینا چاہیے ۔

شواصرا

بفتح شین نقطہ دار و فتح واو و سکون الف و فتح صاد مہملہ و فتح رائے مہملہ و سکون الف یہ لفظ یونانی ہے اور بعض کے نزدیک سریانی

Hakeem Shoukat Ali

ایک ٹکیہ رکھ کر صبح کو اور ایک شام کو پیا کریں مگر کوئلے بیری کی لکڑی کے ہوں جب ایک طرف سے ٹکیہ جل جائے تو پوٹ لیں اگر تے ہو جائے تو مضائقہ نہیں غذا میں حلوا یا کھانڈ کا ملیدہ جسے چورمی بھی کہتے ہیں اور گل کو پیسکر زخم پر چھڑکا کریں تین دن پینا کافی ہے نہایت ۷ دن ایسا کریں اگر منہ آ جائے تو جھنبلی کے پتوں کے جوشاندے سے کلی کریں۔ گل سے مراد جلی ہوئی ٹکیہ ہے۔

ایضاً ۔ شنگرف پھٹکری اسپند ہر ایک ۴ ماشہ سب کو پیسکر دو دو ماشہ دونوں وقت چلم میں رکھ کر بطور تمباکو کے بیری کے کوئلوں کی آگ سے پی لیں بند مکان میں جہاں بدن کو ہوا نہ لگے رہیں ۔ روغن اور نمک سے پرہیز کریں خشک روٹی کھائیں۔

ایضاً ۔ شنگرف نیلا تھوتھا ہر ایک ۸ ماشہ بابے برنگ ۵ ماشہ آک کی جڑ کی چھال ۱۰ ماشہ اگر مزاج قوی ہو تو ۲ ماشہ سب کو پیسکر چھ ٹکیاں بنا کر ایک ٹکیہ بے پانی کے حقے میں بیری کی لکڑی کی آگ کے ذریعہ سے تمباکو کی طرح پیویں اور دھواں زخم کو پہونچائیں اور گل پیس کر تھوک میں ملا کر زخم پر ملیں۔ صبح و شام ایسا کریں غذا میں روٹی گھی اور شکر کے ساتھ کھائیں۔ مگر اول جلاب لے لینا چاہیئے پھر یہ عمل کریں۔

ایضاً ۔ شنگرف پونے دو تولہ آک کی جڑ کی چھال خشک بیری کی لکڑی کا کوئلہ ہر ایک ۳ تولہ سب کو پیسکر ۴ حصے کریں ایک صبح اور ایک شام لحاف اوڑھ کر مثل تمباکو کے پئیں غذا میں کھیر بے نمک ہو ایک ہفتے میں صحت ہو جائے گی۔

ایضاً ۔ شنگرف عاقرقرحا ۔ خم کا گوند ۔ مازو اور سہاگہ ہر ایک پونے دو تولہ سب کو باریک پیسکر سات ٹکیاں بنالیں اور ایک ٹکیہ چلم میں رکھ کر بیری کی آگ سے پئیں اگر ایک طرف اسکا جل جائے تو دوسری طرف سے جلا کر پئیں اگر اس عرصے میں تے آئے تو مضائقہ نہیں ہے اسی طرح ایک روز میں دو تین پڑیاں صبح دوپہر اور شام کو پیویں اور راکھ اسکی زخم پر ترکیں غذا موہن بھوگ کھانڈ کے ساتھ تین روز نہایت سات روز یہ عمل کرنا کافی ہے اگر منہ آئے تو جھنبلی کے پتے جوش دے کر کلی کریں **بدل** شنگرف کا بدل شادنج و مردار سنگ ہے **مصلح** ویدوں کے نزدیک شنگرف کا مصلح بنسلوچن ہے۔

شوحطاع

بفتح شین نقطہ دار و سکون واو و فتح حائے حطی و سکون طائے حطی

صفات ۔ ایک پھول دوا ہے (۱) کوئی کہتا ہے کہ ایک چھوٹا سا درخت ہے رات میں سمٹ جاتا ہے دن میں پھیل جاتا ہے اسکو سوحس بھی کہتے ہیں (۲) کوئی کہتا ہے کہ ایک پہاڑی درخت ہو بہت بڑا ہوتا ہے شاخیں سیدھی اور سخت اور بے گرہ ہوتی ہیں پتے بید سادہ یعنی ادے کے پتوں کی طرح ہوتے ہیں اسکی لکڑی سے کمان بناتے ہیں (۳) بعض کہتے ہیں کہ وہ ایک درخت ہے جسکے پتے طرفون کے پتوں کی طرح ہوتے ہیں اور پھل جیسے انگور کی طرح ہوتا ہے ونک اسکی تیلی ہوتی ہے اسے کھاتے ہیں (۴) بعض کہتے ہیں کہ نبع اور یہ ایک چیز ہے فرق اسقدر ہے کہ جو پہاڑ کی چوٹی پر پیدا

Hakeem Shoukat Ali

لعاب کی طرح نکلتا ہے مخزن کے مؤلف نے یون لکھا ہے وبیخ آن باریک وبے ثمر اور محیط مین ہے وبیخ آن باریک وبے ساق۔ (۳) ملا نفیس نے شرح اسباب مین لکھا ہے کہ شوکران ایک پہاڑی جڑ ہے (۴) بعض کہتے ہین کہ خشخاش سیاہ کے پودے کا نام ہے (۵) بعض کہتے ہین کہ شوکران بچھناک کی ایک قسم ہے۔ لیکن شیخ نے اس قول کے خلاف تحقیق ہونے کی نص کی ہے (۶) ڈاکٹرون نے یہ لکھا ہے کہ اسکے درخت کو لاطن مین کونائم مے کیوے ٹم کہتے ہین اُسکے تازہ پتے اور چھوٹی شاخین کام آتی ہین اور صرف پتون کو بھی شاخون سے علٰحدہ کرکے ہوشیاری سے خشک کر لیتے ہین صحرائی درختون مین سے اُسوقت توڑتے ہین جب پھل آنا شروع ہوتا ہے اور ہم لوک کے درخت کے پختہ پھل بھی کام آتے ہین یونانیون نے اسکے پھل کا ذکر نہین کیا بیخ کا ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ لفظ شوکران جب مطلقاً بولا جاتا ہے تو بیخ مراد ہوتا ہے اس درخت کے پتے چکنے اور صاف اور کم و بیش اس طور پر تقسیم ہوتے ہین کہ بیچ کی رگ کی دونون طرف چھوٹی چھوٹی پتیان لگی رہتی ہین جن پتون کے کنارے گہرے کٹے ہوئے ہوتے ہین اور نیچے کی جانب کے پتون کی اکثر کئی حصون مین تقسیم در تقسیم ہوتی ہے اور بعض اوقات پتا دونٹ ہوتا ہے تنہ بھی جس سے پتا نکلتا ہے صاف ہوتا ہے اور اس پر گہرے اودے رنگ کے داغ ہوتے ہین ڈنٹھل جس سے پتا تنے مین لگا رہتا ہے مختلف قد کا ہوتا ہے نیچے کے پتون کے ڈنٹھل کھوکھلے ہوتے ہین بو بڑی تیز اور ناگوار اور ہم لوک کے جوہر کو کونی آئین کہتے ہین جو بیرنگ مثل روغن کے سیال ہے بو تیز اور خاص طرح کی اور پھل اسکے ایک انچ کے آٹھوین حصے کے قریب طول مین مگر بیضوی ذرا چوڑے دونون جانب سے کسی قدر دبے ہوئے اوپر کی جانب چوٹی ہوتی ہے رنگت خاکی سبزی مائل دو حصون مین تقسیم اور ہر ایک حصے پر ۵ خط دندانہ دار ہوتے ہین مینے اس درخت کی تصویر بھی دیکھی ہے۔

یونانی اطبا کہتے ہین کہ شوکران کے تمام اجزا سے بیخ اور پھول بہتر ہین۔ پس برہان نے دورس مین جو کہا ہے کہ شوکران اسکا بیخ ہے اُسکی یہی وجہ ہوگی کہ بیخ کے عمدہ اجزا ہونے سے شوکران کا اطلاق اسپر ہوا ہے۔ بعض کہتے ہین کہ دورس شوکران کا مرادف ہے۔ اسکی جڑ کو **شیبی** (بفتح شین منقوطہ وکسر ہر دو باے موحدہ وسکون ہر دو یاے تحتانی) کہتے ہین عوام مین بیخ تفت کے نام سے مشہور ہے اسلیئے کہ کوہ تفت مین جو یزد کے علاقے مین واقع ہے بہت ملتی ہے اور یہان عمدہ بھی ہوتی ہے جن لوگون نے یہ لکھا ہے کہ اصل القلت کو فارسی مین بیخ شیبی کہتے ہین اور وہ موٹھ کی جڑ ہے جو غلے کی قسم سے ہے یہ انکی غلطی ہے۔

طبیعت۔ سرد و خشک تیسرے درجے مین یا سرد چوتھے درجے مین اور خشک تیسرے درجے مین

خواص و فوائد۔ ڈاکٹر کہتے ہین کہ اسکی تاثیر حرکت کے اعصاب پر تسکین کی ہوتی ہے چنانچہ زہر کی مقدار مین کھانے سے آدمی بالکل مفلوج ہوجاتا ہے دل کی حرکت کم ہوکر آخر کو بالکل مفقود ہونے اور سانس کا آلہ مفلوج ہونے سے آدمی ہلاک ہوجاتا ہے مگر تا دم مرگ ہوش وحواس قائم

رہتے ہیں دواءً احمدہ مسکن ہے اور دافع تشنج ہے چنانچہ مرض کزاز میں اسکا استعمال بہت مفید ہے
مرض رعشہ میں بہت بہتر دوا ہے دانت نکلنے کے وقت بچوں کو تشنج یا علامات صرع کی ہوں تو اس دوا
کا دینا بہت مفید ہے عضلات کے تشنج اور حلقوم اور مری کے تشنجی امراض میں اس سے بہت فائدہ ہوتا ہے
اور مرض فالس کروپ میں مفید ہے جسکی علامت یہ ہے کہ دم کشی کی آواز کوے کے چیخنے کی سی ہوتی ہے
جو دفعۃً اور اکثر خواب سے جاگنے کے وقت ظاہر ہوتی ہے اسمیں کھانسی نہیں ہوتی تھوڑے
عرصے کے لیے بچے کو دم لینے کی تکلیف اور کمال بے چینی ہوتی ہے لیکن آخر کار یہ مشکل رفع ہو جاتی ہے
اسوقت بچہ کوے کے چیخنے کے طور پر دم لیتا ہے اور اگر دو کے دم لینے کا کم ہو تو تنفس جلد جلد اور
تکلیف سے لیا جاتا ہے اور ہر ایک دم کشی کے وقت کوے کے چیخنے کی سی آواز نکلتی ہے تشنجی کھانسی
اور ہوپنگ کف یعنی کوکر کھانسی میں بھی اس سے نفع متصور ہے سرطان کے مرض میں بھی تسکین کے
لیے دیتے ہیں اور باہر اسکا ضماد کرتے ہیں۔ معدے کے سرطان میں قے کا ہونا بند ہو جاتا ہے اور درد میں
بہت کمی ہو جاتی ہے۔ یونانی اطبا کہتے ہیں کہ اسکا لیپ گرمی کے دردوں اور ورموں پر مثل نملہ اور سرخ بادہ
و آتشک کے مفید ہے اسکے بیجوں اور پتوں کا لیپ ناف کے تلے دستوں کو اور خون کے آنے کو روکتا ہے
اور ان پتوں کے استعمال کرنے سے ورم جگر یا جگر کا بڑھ جانا بہت جلدی رفع ہو جاتا ہے اور پرانی گٹھیا کے
درد کو یہ دوا کم کر دیتی ہے اور درد عصبی تو چاہے کسی جگہ کا ہو اسکے استعمال سے رفع ہو جاتا ہے تپ دق
میں بھی اسکو دیتے ہیں درد عصبی پر ضماد بھی کرتے ہیں جب اسکو بڑی مقدار میں کھا لینے سے زہر ہو جائے
تو اس طرح علاج کریں قے کرائے اور حقنے اور مسہل کے ذریعے سے بدن کا تنقیہ کریں جبکہ قبض ہو اور عمدہ
شراب انگوری سیاہ مرچ ڈالکر پلائیں پھر تھوڑی دیر کے بعد گدھی یا گائے کا دودھ یا افسنتین سیاہ
مرچ کے ساتھ کھلائیں یا شراب انگوری یا کشمش کے جوشاندے میں جندبیدستر اور سداب داخل
کرکے پلائیں یا قردمانا یا سلارس اور سیاہ مرچ اور تخم انجرہ شراب کے ساتھ دیں یا ہینگ کسی گرم
روغن میں حل کرکے کھلائیں یا تریاق کبیر کا استعمال کرائیں اور افیم کا زہر دفع کرنے کے لیے
جو کچھ دیا جاتا ہے وہ یہاں بھی مفید ہے، ناشتہ کھانے سے زہر کی علامات پیدا ہو جاتی ہیں
شوکران کا عصارہ بھی تیار کرتے ہیں جو ان شاخوں میں داخل ہوتا ہے جو آنکھ کے امراض
میں کار آمد ہیں اسکو آنکھ میں لگانے سے آنسوؤں کا نکلنا رک جاتا ہے اسکا رس کان میں ڈالنے سے
اسکی رطوبت خشک ہو جاتی ہے اسکو پیشانی پر لگانے سے نکسیر کا خون رک جاتا ہے اگر اسکے پتوں کو
پیسکر پستانوں پر لیپ کریں تو انکا لٹک جانا رک جائے اگر دودھ والی پستان پر لگائیں تو دودھ
کی آمد بند ہو جائے اگر لڑکی کے پستان پر یا بچے کے خصیوں پر لگائیں تو بڑھنا رک جائے اگر اسکے
پتے یا رس آلات منی پر ملیں تو احتلام موقوف ہو جائے اگر ذکر پر لگائیں تو ڈھیلا پن دفع ہو جائے اگر کچھ بڑی
کی مقدار میں کھا لینے سے صفرا کی تیزی دب جاتی ہے خون حیض بھی رک جاتا ہے اور دستوں میں
زرد رطوبت کا نکلنا بند ہو جاتا ہے کبھی ایسا ہوتا ہے کہ اس سے خون حیض آکر تکلیف رحم کی

Hakeem Shoukat Ali

مٹ جاتی ہے گیہوں کی بھوسی کے ساتھ نقرس پر لگانا نافع ہے اسکا لیپ بچھو کا زہر اُتارتا ہے۔
بدل۔ دو چند اجوائن خراسانی۔
مقدار خوراک۔ ۶ رتی اگر تریاق مین شریک کرین تو ۱ ماشہ تک اجازت ہے۔

شوکۂ بیضا (ع)

خار سپید (ف)

صفات۔ ایک خاردار روئیدگی ہے کوئی اسکو شکاعی اور کوئی بادآورد بتاتا ہے بعض نے بادآورد کے قول کو ترجیح دی ہے گازرونی نے مفردات قانون کی شرح مین لکھا ہے کہ مین نے بادآورد مین بیان کیا ہے کہ شوکۃ البیضا درحقیقت بادآورد نہین بلکہ اُسکی طرح کی ایک اور چیز ہے یا دونون ایک نوع کی دو قسمین ہین۔
طبیعت۔ پہلے درجے مین سرد و خشک۔
فوائد۔ اسکو پانی مین جوش کرکے صاف کرکے نقرس پر ڈالنے سے نفع ہوتا ہے معدے کے ڈھیلے پن کو مٹاتی ہے۔

شوکۂ مصریہ (ع)

صفات۔ جس پھلی سے مصر مین اقاقیا بناتے ہین اور اُسکو قرظ کہتے ہین وہ اسی پیڑ کی پھلی ہے اسکو شوکۂ قرظیہ اور شوکۂ قبطیہ بھی بولتے ہین بعض قولون سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ اور چیز ہے کیونکہ اس کے متعلق لکھا ہے کہ جو کوئی اسکو مصر مین کھاتا ہے تو مضائقہ نہین اگر دوسرے مقام پر کھاتا ہے تو مرجاتا ہے صاحب جامع کہتا ہے کہ یہ درخت طلح کا نام ہے جسکو شوکۂ اعرابیہ بھی کہتے ہین۔
طبیعت۔ شیخ کہتا ہے کہ پہلے درجے مین سرد اور دوسرے درجے مین خشک ہے۔
منافع۔ یہ دوا خشکی پیدا کرتی ہے اسکی جڑ وغیرہ کو پانی مین جوش دے کر غرارے کرنے سے نوازل بند ہوتے ہین اسکے بیج زخمون کو خوب بھرنے والے ہین حلق اور معدے کے ورم کو بھی تحلیل کرتے ہین۔

شوکۂ یہودیہ (ع)

صفات۔ صاحب جامع کے قول سے معلوم ہوتا ہے کہ قرصعنہ کی ایک قسم ہے مگر کسی نے قرصعنہ مین شوکۂ یہودیہ کو ذکر نہین کیا گیلانی کے قول سے ابرنجین ہونا پایا جاتا ہے اسکو شوکۃ الجمال بھی بولتے ہین حالانکہ متعارف یہ ہے کہ وہ اونٹ کٹارا ہے اور عشق الصبیان بھی کہتے ہین۔
فوائد۔ شیخ کہتا ہے کہ گرم اور لطیف اور محلل ہے اس سے کزاز کو نفع پہونچتا ہے دانت کند ہو جائین تو اسکے جوشاندے سے کلیان کرنا چاہیئے۔

شُولنگی (ھ)

بکسر شین نقطہ دار و واو ساکن و کسر لام و نون ساکن و کاف فارسی مکسور و یائے معروف۔ سنسکرت

Hakeem Shoukat Ali

مارواڑی برج بھاشا گجراتی اور مرہٹی کا بھی محاورہ ہے اہل بنگال شونگنی بکسر کاف فارسی کہتے ہین۔

صفات وشناخت ۔ اسکی بیل ہمالیہ سے سیلون تک سب جگہ ہوتی ہے اسکے تین تین پتے متصل لگتے ہین اسکے کچے پھل گول اور ہرے رنگ کے ہوتے ہین وہ پک کر کچھ لال ہو جاتے ہین انکے اور سفید تصویرین ہوتی ہین اسکے پھلون مین گوند کی طرح لعاب نکلتا ہے اس لعاب مین کچھ چپٹے بیج رہتے ہین انکے دونون طرف جلیری سمیت شونگ کا نشان ہوتا ہے شو مہادیوجی کا نام ہے اور لنگ اُس گول اور لمبے پتھر کو کہتے ہین جو انکی مورت کے عوض رکھا جاتا ہے اور جلیری اُس چوڑے اور گول پتھر کا نام ہے جو اندر کھدا ہوا ہوتا ہے اور لنگ اسمین کھڑا ہوتا ہے۔

خواص و فوائد ۔ تیز لین شکم مقوی جریری بدبودار اور بھاری ہے جذام اور جھائین کو زائل کرتی ہے یہ پارے کو باندھتی ہے اسکے بیج بہت نے لانے والے ہین اسکے پتون کو اُبال کے بگھار کے روٹی سے کھاتے ہین اسکے پھلون کو پک جانے کے بعد دوا کے کام مین لانا چاہیے۔

شونُدر

بفتح شین نقطہ دار و فتح واو و سکون نون و فتح دال مہملہ و سکون راے مہملہ شین اور واو کے ضموم سے بھی آیا ہے

صفات وشناخت ۔ گیلانی کہتا ہے کہ ایک قسم شلجم کی ہے رنگ اسکا سرخ ہوتا ہے اسکے پتے بھی شلجم کے پتون کی طرح ہوتے ہین فرق اسقدر ہے کہ اسکے پتے کٹوان کنارون کے نہین ہوتے اور نہ کھردرے ہوتے ہین جڑ اسکی گول اور کچھ لمبی ہوتی ہے اور نہایت لال ہوتی ہے مزے مین اسکے شیرینی اور خفیف سی تلخی اور تیزی ہوتی ہے اسکے پتے نہین کھاتے جیسا کہ شلجم کے کھاتے ہین صرف جڑ کھاتے ہین (۲) انطاکی نے لکھا ہے کہ شوندا اور گاجر اور شلجم کچھ فرق نہین رکھتے اگر ہے تو اسی قدر ہے کہ شوندر کے پتون کے کنارے کٹوان نہین ہوتے (۳) حکیم مومن کہتا ہے کہ یہ جنگلی شلجم کی وہ قسم ہے جو کھائی جاتی ہے (۴) بغدادی کے قول سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ چقندر ہے اور یہ لفظ شوندر چقندر کا معرب ہے بہرصورت بہتر وہ شوندر ہے۔ کہ خالص سرخ اور چھوٹا اور تازہ ہو۔

طبیعت ۔ دوسرے درجے مین سرد و تر ہے بعض کہتے ہین کہ گرم پہلے درجے مین اور تر دوسرے درجے مین ہے بعض کہتے ہین کہ پہلے درجے کے آخر مین گرم و تر ہے۔

خواص و فوائد ۔ عفونت کو مٹاتا ہے گرمی پیدا کرتا ہے گندے خون کو چمڑے کی طرف کھینچ لیتا ہے اسکے جوشاندے مین بیٹھنے سے وہ سردی دفع ہو جاتی ہے جو مادی نہو مقعد کے ورم کو تحلیل کرتا ہے بواسیر کو بھی نفع ہوتا ہے اسکے کھانے سے بدن فربہ ہوتا ہے اور رگین خون سے بھر جاتی ہین مقوی باہ بھی بتاتے ہین مگر بغدادی نے لکھا ہے کہ چونکہ تر ہے اسلیے مضر باہ ہونا چاہیے اسکے بیج سموم قتالہ کے زہر کو دفع کرتے ہین اگر زہر کھانے سے پہلے انکو کھا لیا ہو تو زہر سے زیادہ مضرت نہ پہنچے بلکہ اسکا فعل باطل ہو جاے تریاق فاروق کا یہ بھی ایک جز ہین اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جنگلی شلجم ہے۔

Hakeem Shoukat Ali

مُضر - غذائیت اسکی شلجم سے خراب ہے باوجودیکہ دوائیت مین شلجم سے قوی ہے ریاح اور نفخ اور قراقر پیدا کرتا ہے حالانکہ دافع ریاح بھی لکھا ہے معلوم ایسا ہوتا ہے کہ جنکے معدے مین سردی کا غلبہ ہے اُنھین نفخ و ریاح پیدا کرتا ہے **مصلح** شہد اور سرکہ اور رائی اور خوب گلا کر پکانا۔

شہتوت سفید

توت نبطی (ع) ملبری (ش) مورائی (ل)

صفات - ایک درخت کا پھل ہے لانبا انگلی کے برابر اور سفید رنگ شیرین مزہ بہتر وہ ہے جو بڑا اور شاداب ہو یہ پھل قلمی ہے کہ توت یا کھٹے توت کے درخت پر قلم لگاتے ہین - اسکے درخت کی اُنچائی تیس چالیس فٹ کی ہوتی ہے اسکا تنہ گھیرا اور گولائی مین سات آٹھ اور کبھی کبھی دس بارہ فٹ ہوجاتا ہے اسکی چھال سفید یا بھورے رنگ کی ہوتی ہے جاڑون مین اسکے سب پتے گرجاتے ہین اور آدھے ماگھ سے پھاگن اور کبھی کبھی چیت تک نئے پتے نکل آتے ہین اسکے پھول نر و مادہ ہونے کی وجہ سے الگ الگ ڈالیون پر لگتے ہین ماگھ پھاگن اور چیت مین اسکے پھول لگتے ہین بیساکھ اور جیٹھ مین پھل پکتے ہین۔

شہتوت مین ایک قسم نہایت ہی اعلےٰ ہے اُسے بیدانہ کہتے ہین پھل غیر قلمی توت کی طرح اور موٹا ہوتا ہے مگر بہت شیرین رس ٹپکتا جاتا ہے اُسکے درخت پر پرندون کی بھیڑ لگی رہتی ہے کوّے چڑیان اور گلدم وغیرہ اُسے نہین چھوڑتے۔

طبیعت - گرم و تر پہلے درجے مین بہت شیرین دوسرے درجے مین گرم ہے۔

خواص و فوائد - خلط صالح پیدا کرتا ہے اور اس سے عمدہ خون بنتا ہے تفریح پہونچاتا ہے دماغ کی خشکی دفع کرتا ہے سدہ کھولتا ہے جگر اور تلی کی اصلاح کرتا ہے جسم کو تیار کرتا ہے بھوک بڑھاتا ہے مقوی باہ ہے گردون کی چربی کو قوت دیتا ہے پاخانہ کھولکر لاتا ہے زبان اور حلق پر مواد گرنے سے روکتا ہے اسکا شربت گلے کے درد کو نافع ہے اسکے پتون کے جوشاندے کا غرغرہ گلے کے درد اور خناق کو مفید ہے اسکے پتون کے جوشاندے سے کلی کرنا دانتون اور مسوڑھون کا درد مٹاتا ہے - اسکی چھال اندرونی - جسے گابھا یا اندر چھال کہتے ہین یا جڑ کی چھال یا ریشے ۲ تولے کر بیس روپے بھر پانی مین جوش دین جب آدھا جل جائے تو صاف کرکے پی لین - سودا اچھی طرح دستون کی راہ نکل جائے سودا کے لیے عمدہ مسہل ہے اگر شربت بنا کر ڈھائی تولہ شربت مین ۶ ماشہ غاریقون ملا کر پی لین تو اخلاط محترقہ دستون کی راہ اچھی طرح نکل جائین اسی ترکیب سے جوش دیکر کدو دانون کے لیے بھی پیتے ہین اور آڑو کے پتے ملا دینے سے قوی العمل ہوجاتا ہے۔ **مضر** درد سر پیدا کرتا ہے معدے کو فاسد کرتا ہے **مصلح** سکنجبین و گلقند۔

شہتوت سیاہ

توت شامی (ع)

Hakeem Shoukat Ali

صفات۔ یہ بھی قلمی ہے۔ شہتوت سفید کی طرح لمبا اور بعض اُس سے بھی موٹا اور دراز ہوتا ہے ابتدا میں سرخ سیاہی مائل خوب پک کر سیاہ پڑ جاتا ہے سرخ ترش ہوتا ہے اور خوب پک کر چاشنی دار ہوجاتا ہے بلکہ شیرینی غالب آجاتی ہے بہتر وہ ہے جو بہت بڑا اور شاداب ہو توت سیاہ غیر قلمی بھی ہوتا ہے جسکا بیان شہتوت سفید میں گذرا اسے کر توت کہتے ہیں۔

طبیعت۔ مائل بہ سردی و تری یا سرد دوسرے درجے میں اور خشک پہلے درجے میں یا تر پہلے درجے میں۔

خواص وفوائد۔ یہ قابض ہے خصوصاً خام خشک کیا ہوا سماق کا قائم مقام ہے بکسا تو بہت ہی قابض ہوتا ہے اسکے کھانے سے صفرا کا غلبہ دفع ہوتا ہے پیاس کو بجھاتا ہے خون کے جوش کو تسکین دیتا ہے دماغ پر ابخرے نہیں چڑھنے دیتا گرمی سے حلق میں ورم آجائے تو اُسے تحلیل کرتا ہے حلق کی طرف نزلہ گرتا ہو تو اسکا شربت چاٹنے سے رُک جاتا ہے حلق پر مواد نہیں گرنے دیتا اس سے یا اسکے پتوں سے غرغرہ کرنا منہ کے خراب زخموں اور آبلوں اور منہ آنے کو نافع ہے اسکا شربت گرم نزلے کو مفید ہے مگر قاطع باہ ہے اور منی کو خشک کرتا ہے لیکن سینے کے درد اور خناق کو نافع ہے جہانتک ممکن ہے ہر قسم کا شہتوت کھانا کھانے سے قبل کھائیں اس صورت میں معدے سے جلد تلے اُتر جاتا ہے مگر آنتوں سے دیر میں خارج ہوتا ہے۔ شہتوت سیاہ معدۂ صفراوی کو مضر نہیں اور نہ عموماً معدے کو ویسا مضر ہے جیسا کہ شہتوت سفید۔ گرم مزاج والے کے لیے ترش شہتوت کھانے میں زیادہ اصلاح کی ضرورت نہیں اسکے پتے سات جز انجیر سیاہ ایک جز انگور کے پتے ایک جز سب کو ایک دیگچی میں ڈالکر اور برسات کا پانی بھر کے منہ کو کرکے آگ لگا کر جوش دیں جب چھٹا حصہ پانی باقی رہجائے تو اس سے بال دھوئیں عمدہ خضاب کا کام دیگا اسی طرح شہتوت سفید کی جڑ کو ان دونوں اجزا کے ساتھ جوش دیکر بال دھونے سے سیاہ پڑ جاتے ہیں۔ ابن زہر نے لکھا ہے یوخذ اصل شجرۃ التوت وعاقرقرحا من کلواحد جزء ویدق الجمیع حتے یخثر ویطلے بہ الاسنان فانہا تسقط التوث یعنی شہتوت کے درخت کی جڑ اور عاقرقرحا باریک کرکے دانتوں پر ملنے سے توث گر جاتا ہے یاد رکھو کہ توث ثاے مثلثہ کے ساتھ ایک مرض ہے اور وہ یہ ہے کہ گوشت کا ٹکڑا سرخ سیاہی مائل نرم اوپر کے پلک میں پیدا ہوجاتا ہے وضع اُسکی شہتوت کی سی ہوتی ہے کبھی اس سے کچھ رطوبت نکلتی ہے کبھی نہیں نکلتی کبھی آنکھ کے سفید طبقے میں ناک کی طرف کے آنکھ کے کوے سے تعلق رکھتا ہے بطور ناخنے کے پیدا ہوتا ہے اسکو ایک قسم کی بواسیر قرار دیا ہے۔

وید کہتے ہیں کہ پکے ہوئے شہتوت ہضم ہونے میں بھاری میٹھے ٹھنڈے اور کھٹے ہوتے ہیں گلے کے چھالے مٹانے کے لیے انکا رس پلانا چاہیے۔ اسکا رس بخار والے آدمی کی گھبراہٹ اور بے چینی مٹاتا ہے اس کے پتوں کے جوشاندے سے غرارے کرنے سے گلے کے چھالے دفع ہوتے ہیں اسکے شربت میں بیل کا سفوف ڈال کے پلانے سے ضعف ہاضمہ جاتا رہتا ہے صفراوی خفقان دفع کرنے کے لیے براہمی کے جوشاندے میں اسکا شربت ملا کے پلانا چاہیے اسکی چھال دست آور ہے اسکی چھال کا جوشاندہ پلانے سے کیڑے مرجاتے ہیں اسکے پتے چبانے سے قلاع دفع ہوتا ہے گلے کی خشکی مٹانے کے لیے اسکا شربت پلانا چاہیے

Hakeem Shoukat Ali

اسکے رس مین قلمی شورہ پیس کے ناف کے تلے لیپ کرنے سے پیشاب کی رکاوٹ جاتی رہتی ہے اسکا شربت لنٹھ مالا اور زبان کی سوجن کو شانا ہوا سکے پتے جڑ اور نرم ڈالیون کو جوش کرکے اُس سے غرارہ کرنے سے حلق کی سوجن اتر جاتی ہے سوکھے ہوے شہتوتون کو پیسکر اُسکی روٹی بنا کر کھانے سے بدن فربہ ہوجاتا ہے اسکے پتے پیر بھر صبح کو اور سیر بھر شام کو کھلانے سے گاے کا دودھ بڑھ جاتا ہے اور تین حصہ سے چار حصہ ہوجاتا ہے تازے شہتوت کھانے اور مربا بنانے کے کام مین آتے ہین اسکا شربت بنانے کا یہ قاعدہ ہے کہ شہتوت کے رس مین برابر کا بورا ڈال کے شربت کی چاشنی کرلین۔ **مضر** سینہ اور پھیپھڑہ اور **مصلح** شہد۔

شہد (ف)

لغت اول۔ عسل النحل (ع) مدھ (ھ)

صفات۔ شیخ الرئیس اور شراح قانون نے لکھا ہے کہ وہ ایک قسم کی شبنم خفی ہے کہ پھولون وغیرہ نباتات پر گرتی ہے اسکو ایک قسم کی نیش دار مکھی چوس کے اپنے چھتے مین کھانے کے واسطے جمع کرتی ہے اور یہ بخارات ہین کہ زمین سے اوپر کی طرف چڑھکر ہوا کے درمیان مین پہنچ پاکر پانی بن جاتے ہین اور رات کو گاڑھے ہوکر اور شہد بنکر گرتے ہین کیونکہ جب رات کی سردی انکو گاڑھا کردیتی ہے تو وزنی ہوکر اوپر قائم نہین رہ سکتے پس پھولون اور درختون کے پتون وغیرہ پر گر جاتے ہین جو علانیہ نظر آتے ہین جیسے ترنجبین اور شیرخشت انھین آدمی جمع کرلیتے ہین اور جو نظر سے مخفی ہوتے ہین اُنکو مکھی چوس لیتی ہے اسی لیے کہا ہے کہ شہد مختلف چیزون پر گرنے کی وجہ سے مختلف ہوتا ہے اور اسمین مہال کی مکھی کے تصرف کو بھی دخل ہے مکھی کے چوسنے کی وجہ سے گرمی اور جلا اور تفتیح زیادہ ہوجاتا ہے اور اتنا آدمی کے جمع کیے ہوے مین نہین ہوتا مہال کی مکھی چونکہ بعض سمی پھولون سے بھی چوستی ہے اسلیے بعض شہد جو اُس قسم کا ہوتا ہو تیز اور چرپرا ہوتا ہے وہ بھی سمی ہوتے ہین کہ کسی کسی ملک کے شہد مین زہر ہوتا ہو جسکا سبب یہ ہے کہ جہان زہریلے درخت بہت ہوتے ہین اُنکے پھولون مین سے جو شہد مہال کی مکھیان جمع کرتی ہین انھین اکثر زہر ہوتا ہے۔

جو شہد کہ چھتے سے ٹپک کر نکلتا ہے وہ بہتر ہے اور جو کہ چھتے کو نچوڑنے سے ملتا ہے اسمین موم وغیرہ ملا ہوا رہتا ہے بہتر سرخ رنگ شفاف گاڑھا خوش مزہ بہت میٹھا ہے جسمین مطلق موم نہو اور جو انگلی سے اٹھانے مین تو تار بندھے یہ دوا کے لیے بہتر ہے بعد اسکے سفید مصری کے رنگ باوصاف مذکورہ ہے یہ کھانے کیواسطے بہتر ہے ربیعی صیفی سے بہتر ہوتا ہے اور جاڑون کا لیا ہوا اور سبز وسیاہ اور پُرانا ایک سال سے زیادہ کا اور تیز اور تلخ اور ترش اور گلاتا ہوا اور بدبودار اور نہایت پتلا اور نہایت خشک بہت بُرا ہے اگر شہد کو دو چند پانی مین اتنا جوش دین کہ ایک حصہ جل جاے اور اس عرصے مین جھاگ بھی اُتارتے رہین اسے ماء العسل کہتے ہین کبھی پانی کے عوض عرقیات مناسبہ سے ماء العسل تیار کرتے ہین اور یہ ماء العسل سادہ ہے اگر مرکب بنانا چاہین تو مناسب دوائین بھی اضافہ کرین۔ جو شہد بہت پُرانا اور خراب ہوگیا ہو وہ مضر ہے اُسکے کھانے سے مرض جنون وغیرہ پیدا ہوتا ہے کیونکہ اخلاط کو جلا دیتا ہے کوئی چیز شہد مین رکھنے سے بگڑنے نہین پاتی یہانتک کہ مردے کے جسم کو اُس سے آلودہ کردیا جاے تو کبھی خراب نہو اور

Hakeem Shoukat Ali

آبدار میوہ بھی پانچ چھ مہینے تک اُسمین اپنی حالت پر رہ سکتا ہے اور گوشت تین مہینے تک خراب نہین ہوسکتا ویدون نے اسکا مزہ بکسا اور شیرین لکھاہے اور اسکی چار قسمین کی ہین (۱) تیل کے رنگ کا ہوا سے سرد و خشک بتاتے ہین (۲) روغن زرد کے رنگ پر ہوا اسکو گرم و خشک اور سبک کہتے ہین (۳) سفید و صاف و شفاف اسکو بھرامر بفتح بائے موحدہ مخلوط بہا و فتح رائے مہملہ و سکون الف و فتح میم و فتح رائے مہملہ بولتے ہین (۴) سیاہ لوہے کے رنگ پر اسکا نام ماچھک ہے۔ نگھنٹ پرکاش مین لکھاہے کہ جنگل مین کالی مکھیون کا تیل کے رنگ کے مانند شہد ہوتا ہے اُسے ماکشک بفتح میم و سکون الف و کاف تازی موقوف و شین نقطہ دار مکسور و فتح کاف تازی دوم کہتے ہین۔ تازہ شہد ویدون کے نزدیک تر ہے۔

طبیعت۔ تازہ شہد گرم دوسرے درجے مین اور خشک پہلے درجے مین تھوڑا پرانا گرم و خشک دوسرے درجے مین بہت پُرانا گرم تیسرے درجے مین اور خشک دوسرے درجے مین سفید و رقیق القوام مین گرمی و جلا کم ہے اور خام مین گرمی و تیزی ہے اور جلا زیادہ ہوتی ہے لیس یہ دوا کے واسطے بہتر ہے اور آنچ دکھاکر جھاگ اُتارے مین گرمی و تیزی اور جلا کم ہوجاتی ہے اسلیئے یہ غذا اینت کے لیے مناسب ہے۔

شہد کا قوام کرنے مین یہ شرط ہے کہ پانی ملادین اور دھیمی آنچ پر جوش دین اور احتیاط رکھین کہ جلنے نہ پائے اور اگر پانی نہ ملائین گے تو جھاگ نہین اُتر سکین گے اور آنچ تیز کرینگے تو جلکر تلخ ہوجائے گا شہد خام جھاگ نہ اُتارا ہوا لیّن شکم ہے اگر اسکو پکاکر جھاگ اُتارلین تو تلیین کی قوت کم ہوجاتی ہے بلکہ بلغمی مزاجون مین قبض پیدا کردیتا ہے اور اکثر شہد اور ماءالعسل غذائے غلیظ کے بعد قبض پیدا کردیتے ہین۔

کہتے ہین کہ اصلی شہد کی پہچان یہ ہے کہ اُسے کتا نہین کھاتا اگر کسی دوسری چیز کا میل ہوگا تو کھائے گا۔

خواص وفوائد۔ بلغم لزج کو نکالتا ہے۔ رطوبت ردی کو صاف کرتا ہے سدہ کھولتا ہے استسقا و یرقان و طحال و دا دو کلف و عسرالبول و فالج ولقوہ و استرخا و خدر و سموم بارد و امراض سر و سینہ و تناسل کو نافع ہے بالخاصہ پیاس کو بجھاتا ہے مگر گوشت کے ساتھ کھایا جائے خاصکر گرم مزاج مین تو شدت سے پیاس پیدا کردے پتھری کو خارج کرتا ہے معدے اور باہ اور بصارت کو قوت دیتا ہے فضول دماغی کو خارج کرتا ہے مقوی دندان ہے دانتون کو صاف بھی کرتا ہے بھوک بڑھاتا ہے ریاح کو دفع کرتا ہے اسکو پانی مین حل کرکے اُس سے قے کرنے سے معدے کا تنقیہ ہوتا ہے اُس سے غرغرہ کرنا حلق کے ورم کو تحلیل کرتا ہے سرکے مین حل کرکے اُس سے کلی کرنے سے مسوڑھے مضبوط پڑتے ہین مسوڑھون کا گوشت جمتا ہے دانت مضبوط ہوجاتے ہین دانتون کا میل کچیل صاف ہوجاتا ہے خصوصاً اگر انگلی سے دانتون پر ملین بعض کہتے ہین کہ مسوڑھون کو کمزور اور ڈھیلا کرتا ہے کیونکہ تمام شیرینیان ڈھیلا کرنے والی ہین مگر تحقیق یہ ہے کہ جس شیرینی مین رطوبت ہو وہ ڈھیلا کرتی ہے نہ وہ کہ جسمین خشکی ہو اور شہد گرم و خشک ہے۔ تنہا یا پیاز کے رس اور نمک لاہوری کے ساتھ آنکھ مین لگانا آنکھ کی پھلی اور دمعہ اور بیاض اور نزول الماء کے لیے مفید ہے۔ بلغمی کھانسی کو نافع ہے۔ اور بعض کے نزدیک کھانسی بڑھاتا ہے پانی کے ساتھ پینے سے سینے کا تنقیہ مواد سے تھوک کے ذریعہ سے کرتا ہے اسکو

Hakeem Shoukat Ali

انزروت اور لاہوری نمک کے ساتھ کان میں ڈالنا ریاح کو تحلیل کرتا ہے اگر کان سے پیپ جاری ہو تو اس سے بند ہو جاتی ہے درد کو تسکین ہوتی ہے ثقل سماعت کو بھی صحت ہوتی ہے جب کان میں دوی وطنین کا عارضہ ہو جائے تو شہد اور تھوڑا سا قلمی شورہ ذرا سے پانی میں حل کر کے کان میں ٹپکائیں نہایت نفع ہوگا مجرب ہے۔ حمول اسکا رحم کی بیماریوں کو مفید ہے شہد کے کھانے سے دودھ اور پیشاب اور حیض خوب جاری ہوتے ہیں مثانے اور گردے کی پتھری کو توڑتا ہے جگر کو قوت دیتا ہے سینے کو مواد سے پاک کرتا ہو اسمیں گیہوں کا آٹا سان کر اورام پر ضماد کرنے سے تحلیل ہو جاتے ہیں اور دنبل پر لگائیں تو پک جائے سرکہ اور نمک کے ساتھ چھائیں اور دوسرے داغوں کو صاف کرتا ہے روغن گل میں ملا کر اسکو طلا کرنا قروح شہدیہ اور اُن زخموں کو جو بلغم شور سے پیدا ہوئے ہوں مفید ہے زیرے کے پانی کے ساتھ کھانا زہر قاتل اور دیوانے کتے کے کاٹنے کے لیے مفید ہے اُس سے قے کرنا افیون کی تکلیف رفع کرنے کے لیے نافع ہے۔ شہد کے خواص میں سے یہ بات ہے کہ عورت پانی میں ملا کر نہار پیوے اگر پیٹ میں مروڑ پیدا ہو تو حاملہ ہے ورنہ نہیں اگر پیٹ بڑھ جائے اور استسقا کی طرح معلوم ہو تو پونے دو تولہ شہد سات تولہ پانی میں گھولکر مدت تک پینے سے ہیئت اصلی پر پیٹ سمٹ کر ہو جاتا ہے ہر روز اسی قدر پینا چاہیے یہ مرض بچوں کو اکثر واقع ہوتا ہے شہد میں مٹھاس کی شدت کی وجہ سے جلا ہے اور جس شہد کے مزے میں ذرا چرپراپن اور تیزی ہو وہ تو بہت ہی جالی ہے جب اسکو غذاے غلیظ پر کھا لیتے ہیں تو سدہ ڈالدیتا ہے اور اسی واسطے قبض ہو جاتا ہے ابن زہر کہتا ہے کہ سفید پیاز کا پانی شہد میں ملا کر استعمال کیا جائے تو منی بڑھ جائے بورہ ارمنی اور بینگ پیس کر شہد میں ملا کر اگر عضو تناسل اور پیٹ کی کھال اور پاؤں کے تلووں کو ملا جائے تو شہوت جماع پیدا ہو شہد کو کندر کے ساتھ کھانے سے سینے اور پھیپھڑے کا تنقیہ ہوتا ہے یرقان دفع ہوتا ہے تاب تلی کو آرام ہوتا ہے گردے اور مثانے کی پتھری ٹوٹ کر نکل جاتی ہے پیشاب کی رکاوٹ مٹ جاتی ہے ریاح تحلیل ہو جاتی ہیں ایلاؤس کو نفع پہونچتا ہے حمام کرنے کے بعد شہد کو بار بار عضو تناسل پر لگایا جائے تو بڑھ جائے بڈھوں اور سرد مزاج والوں کے لیے بہت موافق ہے انہیں قوت باہ پیدا کرتا ہے جوانوں اور گرم مزاج والوں کو موافق نہیں۔ ہم وزن لہسن کے ساتھ چاٹنے سے بچھو کا زہر اُتر جاتا ہے قانون اور اُسکی شروح میں لکھا ہے کہ شہد کے کھانے سے معدے کو قوت پہونچتی ہے اور بھوک بڑھتی ہے اور اگر گلاب بھی شامل کر لیں تو بہت نافع واقع ہوا اسکو بالوں پر لگانے سے بالخاصہ جوئیں اور لیکھیں مر جاتی ہیں قسط کے سفوف کو اسمیں ملا کر چھائیں پر لگانے سے صاف ہو جاتی ہے اگر چوٹ سے نیل پڑ جائے تو نمک ملا کر لگانے سے داغ جاتا رہتا ہے حرارت غریزی کی حفاظت کرتا ہے اور رطوبات فضلیہ کو سڑنے نہیں دیتا دواؤنکی قوت کو بدن میں جلدی پہونچا دیتا ہے حرارت کی وجہ سے رطوبات کو اندرون بدن سے جلد بدن کی طرف کھینچ لیتا ہے اسلیے مرض عرق النسا میں اسکو لگاتے ہیں کڑوے شہد میں میٹھے سے جلا زیادہ ہو بارتنگ کے پانی میں شہد کو گھولکر حقنہ کرنے سے آنتوں کے زخموں کی صفائی ہو جاتی ہے اور وہ بھر جاتے ہیں

Hakeem Shoukat Ali

آنتون کا ورم تحلیل ہوجاتا ہے۔ جسکے مزاج مین صفرا کا غلبہ ہو اُسے بغیر سرکے کے استعمال نہ کرنا چاہیے جوش کیا ہوا شہد بلغمی مزاج مین اسلیے قبض کردیتا ہے کہ انکے بدن کو غذا بہت دیتا ہے برخلاف صفراوی بدن کے یاد رکھو کہ شہد کی مکھی حاشا پر بیٹھکر جو شہد بناتی ہے وہ نہایت نافع ہے یہی حال شوکران کے شہد کا ہے اور صعتر اور کبر یا کریل کا شہد گرم مزاج والون کو نقصان پہونچاتا ہے حاشا کا شہد سرد و تر مزاج والون کے واسطے نافع ہے امراض سرد و بلغمی کو دفع کرتا ہے یہی حال صعتر کے شہد کا ہے اور یہ حاشا کے شہد کی بہ نسبت قابض ہے سددون کو دفع کرتا ہے۔ **مضر** (۱) اُن لوگون کو نقصان پہونچاتا ہے جنکے مزاج مین صفرا کا غلبہ ہو یا انکو تشنگی زیادہ ہو اور گرم و خشک مزاج کو بھی مضر ہے نہایت گرمی کے موسم مین بھی نقصان پیدا کرتا ہے گرم مزاج مین درد سر پیدا کرتا ہے کثرت کے ساتھ کھانے سے صفرا جلد بنجاتا ہے دماغ گرم مین فساد پیدا کرتا ہے متلی اور قے اور امراض صفراوی اور بے حد تشنگی پیدا کرتا ہے (۲) خارشت کا مرض پیدا کرتا ہے (۳) معدے اور جگر کے لیے بھی مضر بتاتے ہین اور یہ بات وہان سے معلوم ہوتی ہے جہان شکر کے حق مین لکھا ہے معدہ و جگر را اضرار نمی کند مثل اضرار عسل حالانکہ قانون اور اُسکی شروح مین اسکو مقوی معدہ لکھا ہے پس فرق یہ ہے کہ قانون وغیرہ مین جو قوت دینے کو لکھا ہے تو مراد اس سے معدہ سرد ہے کیونکہ کئی جگہ اس بات کی تصریح نظر سے گذری ہے کہ معدہ سرد کو طاقت دیتا ہے بھوک بڑھاتا ہے اور یون بھی آیا ہے کہ غیر مطبوخ شہد معدہ سرد کے لیے صالح ہے اور نقصان پہونچانا اُس صورت مین سمجھنا چاہیے کہ معدے مین حرارت ہو۔ **مصلح** (۱) سرکہ۔ دھنیا۔ لیمو کھٹ مٹھا انار۔ انگور ترش اور دوسرے ترش میوے اور انکے ربوب (۲) کتیرا **بدل** انگور کا دوشاب اور چھوارے کا دوشاب بھی مگر گرم کیا ہوا نہو اور ویدون کے نزدیک گڑ۔

قدر خوراک۔ ۲۲ ماشہ سے ۵ تولہ تک۔

شہد کا پانی

(ماء العسل ع)

گرم و تر ہے جلا کرتا ہے ملین ہے اخلاط لزج کو کاٹ دیتا ہے مفتح ہے بلغم غلیظ کو پکاتا ہے اعضاے سرد کو قوت دیتا ہے پٹھون اور دماغ کے امراض سرد کو مٹاتا ہے مفاصل کے درد کو دفع کرتا ہے قے اور شکم سے قراقر کو زائل کرتا ہے ادویہ قتالہ کی اذیت کو مٹاتا ہے عورت کے ساتھ زیادہ صحبت کرنے سے ضعف آجاے تو یہ اُسکا تدارک کردیتا ہے کھانسی کو کھوتا ہے پھیپھڑے کے ورم کو اُتارتا ہے سرد معدے کے موافق ہے بھوک بڑھاتا ہے بدن کو فربہ کرتا ہے پیشاب کے راستون کو صاف کرکے اُسکا ادرار کرتا ہے اس سے حیض کا خون بھی جاری ہوجاتا ہے شیخ کہتا ہے کہ اگر قولنج کے لیے ماء العسل بنائین تو خوب جوش دین تاکہ نفخ نہ پیدا کرسکے کیونکہ کم جوش دینے سے نفخ باقی رہتا ہے **مضر** گرم مزاج اور صفراوی مزاج اور آنتون کے گرم ورم کو نقصان پہونچاتا ہے **مصلح**۔ ترش ربوب **مقدار خوراک** پونے تولہ تک۔

Hakeem Shoukat Ali

شہد کے منافع ویدوں کی زبان سے

سرد اور ہلکا اور قابض ہے آنکھ کو قوت دیتا ہے ۔ بھوک بڑھاتا ہے ۔ آواز صاف کرتا ہے ۔ زخم کا مواد صاف کرکے تازہ گوشت پیدا کرتا ہے بدن کا رنگ نکھارتا ہے عقل زیادہ کرتا ہے مقوی باہ ہے جذام کو نافع ہے ۔ فساد اخلاط کو مفید ہے کھانسی اور جریان کو مٹاتا ہے شکم اور مقعد کے کیڑے مارتا ہے ۔ چربی کم کرتا ہے ۔ تشنگی کو تسکین دیتا ہے متلی اور امراض قلب و سینہ کو نافع ہے بعض وید کہتے ہیں کہ کسی قدر باد بڑھاتا ہے اور بعض کہتے ہیں کہ باد کو دفع کرتا ہے ۔ تازہ شہد پسینہ لاتا ہے ۔ بلغم بڑھاتا ہے اور پرانا قابض شکم ہے چربی پگھلاتا ہے اور موٹاپا گھٹاتا ہے بعض وید کہتے ہیں کہ پرانا شہد چہرے کا رنگ صاف کرتا ہے فربہ کرتا ہے باد اور بلغم اور صفرا زائل کرتا ہے قوت پیدا کرتا ہے بھوک بڑھاتا ہے مقوی ہے ۔ ترش شہد باد اور بلغم پیدا کرتا ہے اور سفید پیشاب کو گاڑھا کرتا ہے اور وہ شہد جو لوہے کے رنگ پر ہوتا ہے بالخاصیت جریان منی اور سیلان مذی کو دور کرتا ہے ۔ گرم کیا ہوا اور دھوپ کھایا ہوا مضر ہے گرم دواؤں کے ساتھ شریک کرنا بھی اسکا مضر ہے لیکن گرم حقنوں میں ملا کر استعمال جائز ہے پانی میں خاصکر بارش کے پانی میں ملا کر کھانا نہایت مضر ہے گرمی کے موسم میں گرم مزاج میں شراب خوار کے لیے اور سیفیے وا نے کے لیے اسکا استعمال ممنوع ہے مگر یونانیوں کا قول ہے کہ پانی میں گھول کر خاصکر بارش کے پانی میں پینا اعضا میں تراوٹ پیدا کرتا ہے باہ کو قوت دیتا ہے پتھری توڑتا ہے مثانے اور آنتوں کے پھوڑوں کو صاف کرتا ہے ۔ رکا ہوا پیشاب کھولتا ہے جوش دیکر پینے سے قوت اور ار بڑھ جاتی ہے پیاس کے وقت اسکو پانی کے عوض پینے سے باہ میں نہایت قوت آتی ہے مگر چند روز ایسا کرنا چاہیے اور بغیر کف گرفتہ پینے سے پاخانہ کھلکر ہوتا ہے قوت جماع بہت بڑھتی ہے اور بغیر آنچ دیا ہوا شہد نفخ پیدا کرتا ہے ان بھوت چکتا ساگر میں لکھا ہے کہ نیا شہد مقوی اور ملین ہے یہ ایک برس کے بعد حابس و قابض ہوجاتا ہے اور پرانا کھلاتا ہے تیز چیزوں کی چرپراہٹ کم کرنے کے لیے انہیں شہد ملایا جاتا ہے کھانسی مٹانے کے لیے اسکا بہت استعمال کیا جاتا ہے ۔ یہ زہریلی ہوا کا اثر نہیں ہونے دیتا ہے بکری کے بچے دودھ میں آٹھواں حصہ شہد ملا کے پلانے سے خون صاف ہوجاتا ہے جن دنوں میں اسکا استعمال کیا جائے اُن دنوں میں مریض کو نمک سانبھر کی جگہ سیندھا نمک اور لال مرچ کی جگہ سیاہ مرچ دینی چاہیے اسکو پاؤ بھر دودھ سے شروع کرکے جو وہ ہضم کرسکے تو ہمیشہ چھٹانک چھٹانک دودھ اور اسی کے مطابق شہد بڑھاتے ہوئے دو سیر تک بڑھا دیویں ۔ تازہ کچے دودھ میں شہد کو ملا کر پلانے سے کسی کسی کو دو تین دست کھلکر آجاتے ہیں شہد کے ساتھ مور کے پر کے چندوے کی یا اُسکے تار کی راکھ چٹانے سے ہچکی بند ہوجاتی ہے شہد کو کھانے اور لگانے سے بچھو کا زہر اُتر جاتا ہے گلو کو جوش کرکے ملکر چھانکر اسمیں شہد ملا کر پلانے سے قے رک جاتی ہے اسکو بلاس پاپڑے کے رس میں گھول کر پلانے سے پیٹ کے کیڑے مرجاتے ہیں نیم ارنڈ اور دھتورے

Hakeem Shoukat Ali

کے پتون کے الگ رس مین شہد ملاکر ہلانے سے کیڑے مرجاتے ہین اسکو پیاز کے رس مین ملاکر آنکھ مین لگانے سے آنکھ کا درد دفع ہوتا ہو اسکے کھانے اور ملنے سے بچھو کا زہر اتر جاتا ہو بتی پر لگا کر زخم مین رکھنے سے اسکا میل چھوٹ جاتا ہو اسکو سنگھانے سے پیاس دفع ہوتی ہو اسکو گاے کے گھی مین ملاکر آنکھ مین لگانے سے ملتحمہ کا مرض زائل ہوتا ہو۔

شہد خشک

انگبین خشک (ف) خشکنجبین (ع)

صفات۔ شہد ہے نہایت خشک تیز بو سبز و زرد و سفید و سیاہ و سرخ ہوتا ہے ملک فارس کے پہاڑون اور گازرون کے علاقے سے لاتے ہین بعض کہتے ہین کہ شبنم ہے کہ وہان کے درختون پر جمتی ہے طبرستان مین اسپ وندان کے نام سے شہرت پذیر ہے۔

طبیعت۔ بحرالجواہر مین دوسرے درجے مین اور مخزن الادویہ مین چوتھے درجے مین گرم و خشک لکھا ہے۔

خواص و فوائد۔ جلا کرتا ہے مادے کو کاٹتا ہے محلل ہے۔ سرخ سفید سے قوی ہے۔ سبز نہایت حاد ہے۔ سیاہ قریب بھلاوین کی رطوبت کے ہے اس وجہ سے اسکو استعمال نہ کرنا چاہیئے مقدار سے زیادہ اخلاط کو جلاتا اور ہلاک کرتا ہے۔ **بدل** ہم وزن شہد۔

مقدار خوراک۔ سفید قسم ۳۔ ماشہ تک۔

شہد کی مکھی

مگس عسل (ف) نَحل (ع) بھرامری۔ بفتح باے موحدہ مخلوط بہا و فتح میم (سنسکرت)

صفات۔ سب کیڑون مین شہد کی مکھیان بہت سمجھدار ہین اکٹھی رہتی ہین اپنے کاروبار مین ایک دوسرے کی معاونت کرتی ہین شہد کے چھتے مین تین قسم کی مکھیان ہوتی ہین ایک تو سب سے بڑی رانی مکھی دوسرے دو ہزار نر مکھیان جنکو کام کچھ نہین تیسرے ابیس ہزار مکھیان جو نہ نر نہ مادہ۔ سارا کام چھتا بنانا شہد اکٹھا کرنا رانی کو بچانا بچون کو پالنا یہی کرتی ہین رانی ایک سے زیادہ نہین ہوتی اور جو ہوتی بھی تو فوراً مار کر باہر نکالی گئی جب بھادون کنوار مین انڈے دینے کا دن ہو چلتا ہے تو یہین محنتی مکھیان نرون کو مار ڈالتی ہین وہی ایک رانی چالیس ہزار کے قریب انڈے دیتی ہے انڈے تھوڑے ہی دنون مین گھن سے ہو کر پھر ایک اٹھوارے مین اپنے خول چڑھ جاتے ہین جبتک گھن کی شکل مین رہتے ہین محنتی مکھیان انکو چوگا پہونچاتی ہین اور جب اپنے خول چڑھ جاتے ہین تو انکے گھرون کو موم سے بند کر دیتی ہین وہ پندرہ دن مین مکھی بنکر اور اس موم کو جس سے بند رہتے ہین ہٹاکر باہر نکل آتے ہین اور اس چھتے کی مکھیون کے ساتھ ملکر انھین کے سے کام کرنے لگتے ہین جب چھتے مین مکھیان بہت بڑھ جاتی ہین تو آپس مین لڑتی ہین کچھ نکلکر دوسری جگہ جاتی ہین اور جدا چھتا بنا لیتی ہین مگر انکے ساتھ ایک رانی مکھی ضرور ہوتی ہے جنگلے کی طرف پہاڑی لوگ اپنے گھر کی دیوارون مین اس ڈھب سے کھڑکیان لگا دیتے ہین کہ جنگلے کو اور بھیتر کی طرف کھلین اور

Hakeem Shoukat Ali

باہر کی طرف اُنہیں ایک چھید رکھتے ہیں جب مکھیوں کو چھتا بنانے کی فکر میں آتا دیکھتے ہیں سر پر پھولوں کی ٹوکری میں رانی مکھی کو بٹھا کر ایک کھڑکی میں لاکر رکھدیتے ہیں ساری مکھیاں اپنی رانی کی آواز سنکر اُس چھید کی راہ بھیتر گھُس آتی ہیں اور اسی کھڑکی میں اپنا چھتا بناتی ہیں پہاڑیوں کو جب شہد درکار ہوتا ہے بھیتر سے کھڑکی کھولکر ذرا دھواں کردیتے ہیں مکھیاں سب اُس چھید کی راہ باہر نکل جاتی ہیں خاطر خواہ شہد اپنے کٹورے میں بھر لیتے ہیں جس دم دھواں ہٹا کواڑ بند کردیتے ہیں مکھیاں اُس چھید کی راہ پھر کھڑکی میں آنے لگتی ہیں۔

ان کے شہد بنانے کی بھی داستان سننے کے قابل ہے۔

مکھی اُس پاس اطراف میں جو قریب سے قریب خوشبودار پھول ہوتا ہے اُسکی طرف دوڑتی ہے اور اُسپر بیٹھکر شہد جمع کرتی ہے پھولوں کے اندرونی سطح پر شہد کے اجزا ہوتے ہیں مکھی پھول پر بیٹھتی ہے اور اپنی زبان کو پھول کے اندرونی سطح پر رگڑتی ہے اسکی زبان کھردری اور لمبی ہوتی ہے اس سبب سے اسمیں شہد کے اجزا لگ جاتے ہیں پھر زبان کو منھ کے اندر کرلیتی ہے اور پیٹ سے شہد کھرچ کر ایک تھیلی میں رکھتی ہے یہ تھیلی اسی مطلب کے لیے اُسکے بدن میں ہوتی ہے اُسوقت پھول کا زیرہ اُڑکر اُسکے رودار پہلوؤں پر جمع ہوجاتا ہے جب شہد جمع کرچکتی ہے تو اپنے بدن کے بالوں سے زیرے کو جھاڑ کر جمع کرتی ہے زیرہ جھاڑنے کے واسطے ایک کونچی اُسکے پیر میں ہوتی ہے غرض جب زیرہ جمع ہوجاتا ہے تو اسکی چھوٹی چھوٹی گولیاں بناکر اُن ٹوکریوں میں رکھتی ہے جو اُسکے پچھلے پیروں میں ہوتی ہیں پھر وہاں سے چلدیتی ہے اور چھتے میں پہونچکر موم میں سے ایک گھر میں جاتی ہے اور اپنے شہد کو تھیلی میں سے نکالکر اسمیں ڈالتی ہے اور پھر پچھلے پیروں دوسرے گھر میں جاکر بذریعہ درمیانی پیروں کے ٹوکریوں میں سے زیرہ جھاڑتی ہے اور شہد اور زیرے کا بوجھ ڈالکر ایک اور گھر میں اپنا سر اور شانہ رکھکر آرام کرتی ہے جسوقت چھتے کے گھروں میں شہد بھر جاتا ہے تو مکھیاں انکو موم کے ڈھکنوں سے بند کردیتی ہیں اور یہ شہد جاڑوں میں کھانے کے لیے بند کیا جاتا ہے اور بالفعل مکھیوں کی خوراک وہ زیرہ ہوتا ہے خصوصاً بچوں کو ہمیشہ وہی کھلاتی ہیں جب ہاری تھکی مکھی زیرے کو لاکر رکھدیتی ہے تو اور مکھیاں آٹے کی طرح اسکو اسقدر گوندھتی ہیں کہ کھانے کے لائق ہوجاے اور پھر بند رکھتی ہیں اور حاجت کے موافق نکالتی جاتی ہیں اکثر مکھیاں دن بھر میں پانچ چھ دفعہ شہد جمع کرنے کے لیے باہر جاتی ہیں اور بعض موم کے گھر بنانے اور مرمت کرنے میں مشغول ہوتی ہیں جنمیں شہد اور زیرہ رکھا جاتا ہے اور بچوں کے لیے بمنزلہ ہنڈولے کے ہوتے ہیں جسوقت مکھیاں گھر بنانے میں مشغول رہتی ہیں تو دوسری مکھیاں انکے واسطے عام ذخیرے میں سے خوراک لاتی ہیں اور وقت پر کھلا جاتی ہیں۔

خواص وفوائد تیسرے درجے میں گرم وخشک ہے اس مکھی کے ایسے بچے کو جسکے ابھی پر نہ نکلے ہوں سکھاکر اور ۳ ماشہ لیکر سفوف کرکے فالودے میں ملاکر جو چوتھے تین تولہ گیہوں کے آٹے اور ایک تولہ ۱۰ ماشہ کھانڈ سے بنایا گیا ہو پیویں تھوڑے زمانے میں روزانہ اسی قدر پینے سے بدن میں طاقت بڑھ جاے اس

Hakeem Shoukat Ali

مکھی کی رطوبت کا لیپ اُس دُودوے (بفتح دال مہملہ اول وضم دال مہملہ دوم) کو دور کرتا ہے جو بھڑ کے کاٹنے سے پڑ جاے اور اُس مقام کا ورم بھی تحلیل ہوجاتا ہے اسکی شان یہ ہے کہ گوشت پر ڈنک مارتی ہو تو سڑ کر فوراً کیڑے پڑجاتے ہین محیط مین لکھا ہے وگویند چون آشیان مگس عسل را بسوزانند و بظرفے بمانند ودر آب دریا و یا سائر آبہا گذارند آب شیرین را بجو وجذب ے کند مؤلف کہتا ہے کہ ابن زہر نے اپنے عربی کے رسالے مین یون لکھا ہے شمع آن عمل منہا ناو وودے فی البحر دخلہ ماء عذب یعنی موم کا برتن بنا کر سمندر مین رکھا جاے تو اسمین صرف میٹھا پانی بھر جاے۔

شہدانج

بفتح اول اسکو شاہدانج اور شاہدانق بھی کہتے ہین معرب ہے شہدانہ کا جو مخفف ہے شاہدانہ کا جسکے لفظی معنی محبوب کا بادشاہ ہین

صفات وشناخت۔ شیخ اور اسکے اتباع کے نزدیک بھنگ کے درخت کا بیج ہے اور بعض کہتے ہین کہ خود بھنگ کے درخت کا بیج نہین ایک دوسرے پیڑ کا بیج ہے جو بھنگ کی طرح ہوتا ہے اور خواص وفوائد مین جو اسکے زکاوت کا پیدا کرنا نسیان دور کرنا متلی کو دفع کرنا وغیرہ بعض اعلےٰ درجے کی باتین لکھی ہین وہ اسکے ہمیشہ پینے والون سے بعید ہین اسلیے بھنگ کا بیج ماننے کو دل قبول نہین کرتا جنگلی بھی ہوتا ہے اور بستانی بھی حنین کہتا ہے کہ جنگلی قسم کا پیڑ دو گز کے برابر ہوتا ہے اور اسکے پتے پر سفیدی غالب ہوتی ہے۔ پھل اسکا سیاہ مرچ کی طرح ہوتا ہے اور یہ خود حب السمنہ نہین بلکہ حب السمنہ کی طرح ہے۔

طبیعت۔ تیسرے درجے مین گرم وخشک ہے۔

خواص وفوائد۔ نہایت خشکی پیدا کرتا ہے محلل ہے اس سے خراب خلط بنتا ہے گرمی کی کثرت کی وجہ سے دردسر پیدا کرتا ہے اسمین لطافت وجلا بھی ہے جب مواد کے مقامات پر لگاتے ہین تو صاف کردیتا ہے اسکے لیپ سے ورم تحلیل ہوجاتا ہے اسکا رس ناک مین ٹپکانے سے دماغ اور حواس مین زکاوت آتی ہے نسیان دفع ہوتا ہے فالج اور لقوے اور مرگی کو نفع ہوتا ہے اسکا ضماد بچے کے سر پر کرنے سے منہ سے رال کا بہنا موقوف ہوجاتا ہے اسکے کھانے سے معدے کی رطوبت خشک ہوجاتی ہے اور بلغمی فضول تحلیل ہوجاتے ہین متلی کو دفع کرتا ہے رحم اور آنت کی ریاح کو تحلیل کرتا ہے ایسا خراب خلط پیدا کرتا ہے جسمین گرمی بہت ہوتی ہے تجفیر اور قبض شکم پیدا کرتا ہے ممسک ہے آنکھ کی بینائی خراب کرتا ہے معدے کو نقصان پہونچاتا ہے منی سکھاتا ہے اسکا تیل روغن بادام کی طرح تیار کیا جاتا ہے جو گرم وخشک ہو کان مین ٹپکانے سے درد دفع ہوتا ہے سخت ورمون کو تحلیل کرتا ہے رحم کی سختی کو مٹاتا ہے اسکے کھانے سے خراب خلط پیدا ہوتا ہے منی کو خشک کرتا ہے اور اپنی گرمی وخشکی کی وجہ سے منی کو جلا کر باہ کو بڑا نقصان پہونچاتا ہے نہایت خشکی پیدا کرتا ہے ریاح کو تحلیل کرتا ہے ابن زہر نے اپنے عربی کے رسالے مین لکھا ہے کہ شہدانج کھانے سے منی خشک ہوجاتی ہے اگر اسکو ساڑھے سترہ ماشہ میکر پھانک لین پھر نبیذ پیوین تو نشہ نہ آے۔

Hakeem Shoukat Ali

شہانج

بفتح شین نقطہ دار و سکون ہا و فتح میم و سکون الف و کسر نون و سکون جیم تازی شہانہ کا معرب ہے۔

صفات - ایک روئیدگی ہے جسکو جوزا سفرم بھی کہتے ہین بہتر وہ ہے جو تازہ اور نئی ہوگا زرونی شرح قانون مین کہتا ہے کہ یہ لفظ صحیح نہین کا بتون کی غلطی اور تصحیف خوانی سے بن گیا ہے دراصل شاہسپانج اور شاہ بانگ ہے دلیل اسپر یہ ہے کہ جو منافع شیخ نے یہان بیان کیے ہین وہ وہان بھی بیان کیے ہین اور قانون کی تیسری کتاب مین مرگی کے علاج مین لکھا ہے کہ شاہ بانگ کا پانی سعوط کرنے سے مرگی کے مریض کے سر کا تنقیہ ہوجاتا ہے۔

طبیعت - گرم خشک دوسرے درجے ہین۔

خواص و فوائد - یہ دوا لطافت پیدا کرتی ہے محلل ہے تنقیہ کرتی ہے اسکو لگانے اور سعوط کرنے اور شراب کے ساتھ کھانے سے فالج اور مرگی اور سردی کے دردسر کو نفع پہونچتا ہے اسکو پانی مین پیسکر سعوط کرنے سے دماغ کا تنقیہ ہوجاتا ہے یہ بات اسکے خواص مین سے ہے کہ اگر سوتے مین بچے کے سر کے تلے یا اسکے بچھونے کے تلے رکھدین تو منھ سے رال کا بہنا بند ہوجاے معدے اور آنتون سے فضول بلغمی اور رطوبت ردی اور ریاح غلیظ کو شاق ہے **مضر** اسکو زیادہ کھانے سے آنتون اور معدے مین گرمی اور سوزش پیدا ہوجاتی ہے

مصلح - خرفہ اور بنسلوچن۔

مقدار خوراک - ۱۰ ماشہ تک

شیاف مامیثا

صفات - مامیثا کے پتے اور شاخین وغیرہ کو کوٹ کر نچوڑ کر جوش دیتے ہین جب گاڑھا ہوجاتا ہے تو بلوطی شکل کے شیاف بنا لیتے ہین اسکو شیاف مامیثا کہتے ہین اور عصارۂ مامیثا بھی نام ہے گیلانی دونون مین یون فرق نکالتا ہے کہ عصارۂ مامیثا جب خشک ہوجاتا ہے تو اسکو شیاف مامیثا کہتے ہین بہتر وہ ہے جسکا رنگ زرد مائل بسیاہی ہو اور وزن ہلکا ہو بو تیز اور مزہ تلخ ہو اور آسانی سے ٹوٹ سکے اور پانی مین جلد حل ہوجاے قوت اسکی سات سال تک باقی رہتی ہے۔

طبیعت - سرد خشک۔

خواص و فوائد - قابض و رادع ہے تحلیل کرتا ہے اعضا کو قوت دیتا ہے ہرے دھنیے کے پتون کے پانی مین پیسکر آنکھ کے آس پاس لیپ کرنے سے گرمی سے آنکھ آجانے کو مفید ہے آنکھ کا درد دور کرتا ہے اسکا لیپ گرمی کے دردسر اور گرمی سے جوڑون کے درد کو مفید ہے آنکھ آنے کے ابتدا مین اسکو لگانے سے آنکھ پر مواد نہین گرتا پلکون کی حرارت اور سلاق اور ودیج کو بھی مفید ہے آنکھ مین لگانے سے دمعہ اور استرخاے پلک اور بینائی کی کمزوری کو نافع ہے اسکے لیپ سے سرخ باد اور گرمی کے ورم اور آگ کے جلے ہوے کو نفع ہوتا ہے بغل اور ران کی خراش کو بھی اسکا لیپ مفید ہے عرق کو کہ ورم صفراوی ہے نافع ہے گرم ورمون کے بہت مفید ہے اسکا لیپ سرخ باد پر بھی کرتے ہین حمرے پر

Hakeem Shoukat Ali

جو کے آٹے کے ساتھ ساتھ لگانا چاہیئے بلکہ ابتدا مین تحلیل کردیتا ہے اسکا لیپ فلغونی اور اُن پھوڑون پر بھی جو پھیلتے ہین مفید ہے نقرس پر بھی فائدہ مند ثابت ہوا ہے آنکھ کے امراض کی دواؤن مین بہت داخل ہے بچون کا منھ آجاے تو گلاب مین ملاکر استعمال کرین معدے مین التہاب ہو تو سات ماشہ کھلائین۔ بدل رسوت

شیبہ (ع)

بفتح شین معجمہ وسکون یاے تحتانی وفتح باے موحدہ وسکون ہا۔ ریحان ابیض اور حبق کرمانی اور ریحان کرمانی اسکے نام ہین

صفات وشناخت۔ بعض کہتے ہین کہ یہ بستانی اشنہ ہے مگر یہ درست نہین معلوم ہوتا اسلیے کہ اشنہ جسے چھیل چھبیلا بھی کہتے ہین کوئی مستقل علحدہ روئیدگی نہین اسکی جڑ اور ساق اور شاخین اور پتے وغیرہ نہین ہوتے بلکہ وہ ایک چھال ہے جو دوسرے درختون پر لپٹ جاتی ہے حالانکہ شیبہ مین جڑ ہوتی ہے ساق اور شاخین سفید ہوتی ہین اور پتون کا رنگ سفیدی مائل ہوتا ہے جنبر غباری روان ایسا جا ہوتا ہے جیسے کسی چیز کو قینچی سے کاٹ کر جھاڑ دیا ہو اسمین خوشبو صعتر کی طرح تیز ہوتی ہے اور وہ بوے کافور کے ساتھ مشابہت رکھتی ہے باغون اور ایسے مقامون مین جہان بارش بہت ہوتی ہے پیدا ہوتی ہے شیراز مین بہت ملتی ہے وہان باغون اور مقبرون مین بہت بویا کرتے ہین شیبۃ العجوز سے غیر ہے

طبیعت۔ گرم تیسرے درجے مین اور خشک دوسرے درجے مین یا پہلے درجے کے آخر مین۔

خواص وفوائد۔ محلل ہے اسکے پتون کے کھانے سے سدے کھل جاتے ہین خون حیض کا ادرار کرتی ہے نزلے کا مواد اور فضلات دور کرتی ہے اسکے لیپ سے بلغمی اور ریاحی ورم مٹ جاتا ہے اگر ابتدا مین اسکو لگا یا جاے تو مواد کا آنا موقوف کردے اور انتہا مین لگایا جاے تو ورم کے مواد کو بکھیر دے اسکے کھانے اور حمول کرنے اور اسکے آبزن کرنے سے رحم کی ریاح اور رطوبات تحلیل ہوجاتی ہین اور رحم کا منھ کھل جاتا ہے خون حیض آنے لگتا ہے بچہ باہر نکل جاتا ہے۔

مقدار خوراک۔ ۴ ماشہ۔

شیح (ع)

بکسر شین معجمہ و یاے معروف و حاے حطی موقوف اشیاح اسکی جمع ہے جیسا کہ مہذب الاسما مین لکھا ہے

صفات وشناخت۔ بعض کہتے ہین کہ یہ اشراس ہے جسکی جڑ خنثے کہلاتی ہے (۲) بعض کہتے ہین کہ درمنہ ترکی کی ایک قسم ہے (۳) بعض کہتے ہین کہ خود درمنہ ترکی ہے (۴) بعض کہتے ہین کہ افسنتین کی ایک قسم ہے (۵) شیخ نے قانون مین اور دوسرون نے بھی لکھا ہے کہ اسکی تین قسمین ہین۔

(الف) ایک خاردار روئیدگی ہے اسکے پتے سرو کے پتون کی طرح ہوتے ہین لکڑی کھوکھلی ہوتی ہے اسکو دھونی مین استعمال کرتے ہین۔

(ب) پتے جھاؤ کے پتون کی طرح ہوتے ہین۔

Hakeem Shoukat Ali

(ج) رنگ زرد ہوتا ہے اسکو یونانی مین سرقون کہتے ہین افسنتین البحری یہی ہے۔

(۶) بعض کتابون مین لکھا ہے کہ شیح ایک گھاس ہے سوے کی برابر اونچی ہوتی ہے اسکے پتے چھوٹے اور نازک سداب کے پتون کی طرح ہوتے ہین بعض پتون کا رنگ زردی مائل اور بعض کا بھگ میلا ہوتا ہے پھول زرد و سرخ اور مزہ تلخ ہوتا ہے اسکی کئی قسمین ہین۔

(الف) جسکا پھول زردی مائل اور پتے سداب کے پتون کی طرح اور درخت سوے کے درخت سے چھوٹا ہوتا ہے اُسے **شیح ارمنی** کہا کرتے ہین۔

(ب) جسکا رنگ بھگ میلا اور بیج تخم کثوث کی طرح اور حبیب دار اور پھول زرد ہوتا ہے اور مزے مین تلخی ہوتی ہے وہ **پہاڑی شیح** کہلاتی ہے۔

(ج) جسکے پتے چوڑے اور پھول سرخ رنگ ہوا کرتے ہین وہ **شیح خراسانی و شیح ترکی** کہلاتی ہے۔

کہتے ہین کہ مستعمل اسمین سے صرف پھول ہین باقی اجزا کو جلایا کرتے ہین۔ عمدہ اور مختار زرد ارمنی ہے بعض کتابون مین یون لکھا ہوا ہے کہ پہاڑون اور جنگلون مین ہوتی ہے پہاڑی تند اور تیز اور قوی ہوتی ہے یہی ارمنی کہلاتی ہے اور یہی عمدہ ہے پھر خراسانی بہتر ہے بعد اسکے وہ جنگلی قسم جو سفیدی مائل ہو۔ ملک شام مین بھی پیدا ہوتی ہے اور ہندوستان مین بھی ہوتی ہے ہندی کا نام جوہری جواین ہے فارسی مین اسکا نام درمنہ بکسر دال وسکون راے مہملہ و فتح میم و نون و سکون ہا ہے مگر درمنہ ترکی دوسری چیز ہے جسکا بیان دال مہملہ مین ہو چکا۔

طبیعت ۔ تیسرے درجے مین گرم و خشک ہے بعض دوسرے درجے مین گرم و خشک بتاتے ہین بعض کہتے ہین کہ گرم تیسرے درجے مین اور خشک دوسرے درجے مین ہے اور شیخ کا قول اسکے برعکس ہے۔

خواص و فوائد ۔ سدون کو کھولتی ہے بلغم کو چھانٹتی ہے ورمون کو تحلیل کرتی ہے پیشاب اور حیض کا ادرار کرتی ہے پیٹ کے کیڑے مار کر نکالتی ہے فاسد اخلاط کو براہ دست نکالتی ہے طبیعت کو لطافت بخشتی ہے مادے کو معتدل القوام کرتی ہے مقوی باہ ہے کوے کے درد کو مرکب بخار کو پیشاب بند ہو جانے اور ہچکی کو نافع ہے اسکا قبض افسنتین کے قبض سے کم ہے مگر گرمی اسکی گرمی سے زیادہ ہے بالون کے اگانے کے لیے بڑی مفید ہے اسکو جلا کر روغن زیتون یا روغن بادام تلخ مین ملا کر بالخورے پر لگانے سے بہت نفع ہوتا ہے سر کے گنج پر اسکے لگانے سے بال اُگ جاتے ہین اگر داڑھی دیر مین آئے یا چھوٹی ہو تو اسکے لگانے سے جلدی آجاتی ہے۔ یہ اسمین خاصیت ہے اور بسبب لطافت اور لذع کے مسامون کو چوڑا کرکے بالون کے مادے کو جذب کرتی ہے اسکو لگانے سے ورم اور پھوڑے تحلیل ہو جاتے ہین اگر بدن کی کھال پھٹ پھٹ کر گرنے لگے تو اسکی راکھ کو روغن زیتون مین ملا کر لگانے سے نفع ہوتا ہے اسکی راکھ کو آنکھ پر چھڑکنے سے فائدہ ہوتا ہے اسکے پانی سے آنکھ کو

Hakeem Shoukat Ali

سینکنے سے رمد سرد کا ورم اُتر جاتا ہے اسکا جوشاندہ پینے سے سانس کی تنگی مٹ جاتی ہے پیٹ کی مروڑ دفع کرتی ہے اسکے کھانے اور پیٹ پر لگانے سے کدو دانے مر کر نکل جاتے ہین اگر پونے دو ماشہ کا سفوف مرغی کے انڈے کے ساتھ کھائین تو بالخاصیت کیڑے نکل جائین اور ارخون حیض و بول کے باب مین افسنتین سے قوی ہے جہائین مثالی ہے اسکے لیپ سے بچھو کا زہر اُتر جاتا ہے اور اسکے کھانے سے سرد زہرون کا اثر مٹتا ہے۔ ابن زہر کہتا ہے کہ تر و تازہ شیح کا رس نظر کو تیز کرتا ہے اگر بچے کی پیدائش کے دن شیح ارمنی چٹادی جائے تو پھر کسی چیز سے نہ ڈرے مضر سر اور معدے اور پٹھون کو نقصان پہونچاتی دردسر پیدا کرتی ہے اسکے جوشاندے کے پینے سے قے کی تحریک ہوتی ہے مصلح بنفشہ اور ترس اور مصطگی اور قے کے لیے شربت ریباس اور شربت ترنج اور شربت نعنع بدل نصف وزن پودینہ اور ہم وزن افسنتین اور بہمن اور سداب اور پیٹ کے کیڑون کے لیے نصف وزن کمیلہ یا بابے برنگ۔

مقدار خوراک۔ پونے دو ماشہ سے ۹ ماشہ تک اور زہرون کے دفعیہ کے لیے ۱۰۔ ماشہ تک۔

شیح کا تیل

اسکو روغن گل کی طرح بناتے ہین اسکو سر پر لگانے سے سر مین گرمی آتی ہے اسکو پینے سے معدے کو گرمی پہونچتی ہے ہچکیان دفع ہوتی ہین ریاح غلیظ معدے سے تحلیل ہوجاتی ہین خراب اور لزج اخلاط دستون کے ذریعہ سے نکل جاتے ہین بلغم کٹ جاتا ہے سُدّے دور ہوجاتے ہین پیٹ کے کیڑے مرجاتے ہین اسکو ملنے سے کمر اور کولھون کا درد مٹتا ہے تپ کے دورے سے قبل اسکو ملنے سے جاڑا نہین چڑھتا سانس کی تنگی کو نافع ہے پتھارے مرکبہ کو دفع کرتا ہے استسقا کو نافع ہے زخم پر لگانے سے گوشت بھر آتا ہے جہان بچھو کاٹ کھائے وہان مل دینا چاہیے نفع ہوگا۔

شیح البحر

صفات و شناخت۔ ایک دریائی جانور ہے چھوٹی سی مشک کے برابر چمڑا اسکا سخت ہوتا ہے سر اور ناک اور منھ گائے کے بچھڑے کی طرح ہوتے ہین کہتے ہین کہ یہ سنیچر کے دن اپنی جگہ سے نہین اُٹھتا جیساکہ یہود کی رسم ہے اسی لیے شیخ یہودی بھی کہلاتا ہے افریقہ کے لوگ اسے نہین کھاتے باوجودیکہ انکے سمندر مین کثرت سے ہوتا ہے اسے وہ لوگ منسل کہتے ہین۔

منافع۔ اسکے دل کو کھانے سے بالخورے اور بہق کا مرض جاتا رہتا ہے اسکی کھال مین یہ خاصیت ہے کہ اسکے پاس رکھنے اور پہننے سے نقرس کا مرض کبھی پیدا نہین ہوتا اور اگر پہلے سے ہو تو جاتا رہتا ہے اسکی کھال کی دھونی سے تپ عفنی و بلغمی جاتی رہتی ہے اور اسکے دھوین کے پہونچنے سے پسو بھی مرجاتے ہین۔

شیرزق (انبطی)

بکسر اول و سکون یائے تحتانی و کسر رائے مہملہ و فتح زائے معجمہ و سکون قاف اور شیرزوق اور شیرنیج بھی کہتے ہین عوام اہل فارس مین شیرمرغ کے نام سے مشہور ہے

Hakeem Shoukat Ali

صفات - بعض کہتے کہ چمگادڑ کا دودھ ہے (۲) بعض کہتے ہین کہ چمگادڑ کا موت اور گوہ ملے ہوے ہین (۳) بعض کہتے ہین کہ ایسے طائر کا دودھ ہے جسکے دو پستان چمگادڑ کی طرح ہوتے ہین - برہان قاطع مین لکھا ہے کہ کوئی پرند دودھ نہین رکھتا سوا چمگادڑ کے وہ بچہ جنتی ہے اور اُسے دودھ پلاتی ہے اس قول سے استدلال اس امر پر ہوتا ہے کہ یہ خاص چمگادڑ کا دودھ ہے نہ دوسرے پرند کا بدبودار ہوتا ہے -

طبیعت - تیسرے درجے مین گرم وخشک ہے -

منافع - نہایت تیز اور جلا کرنے والا ہے اسکو آنکھ مین لگانے سے جالا اور پھولا کٹ جاتا ہے ، رتی اسکو کھانے سے مثانے کی پتھری ٹوٹ کر نکل جاتی ہے اسکو ۴ ماشہ کھا لینے سے آدمی مرجاتا ہے -

شیرخشت

بکسر شین نقطہ دار و یاے تحتانی معروف و راے مہملہ موقوف و کسر خاے نقطہ دار و سکون شین معجمہ و تاے فوقانی موقوف جیسا کہ بہار عجم وغیرہ مین ہے انجمن آراے ناصری مین خاے معجمہ کو مضموم لکھا ہی یوسفی طبیب کا شعر ہے ؎

گر مزاج تو بود سخت و درشت	بامدادے چندی خور شیرخشت

ایک شعر سعدی کا بھی اس مثال مین انجمن مین دیا ہے بہرصورت یہ لفظ شیر خشک کا معرب ہے اور جسنے اسکے برعکس کہا ہو یہ اسکی غلطی ہے انگریزی مین منّا کہتے ہین -

صفات وشناخت - مشہور یہ ہے کہ وہ شبنم ہے کہ ایک قسم کے بید سادہ یعنی اولے کے درخت پر گر کر خشک ہوجاتی ہے اور وہ شبنم کی بہتر قسمون مین سے ہے (۲) انجمن آراے ناصری مین شیرخشت بضم خاے نقطہ لکھکر کہا ہے کہ حق یہ ہے کہ کوہستان ہرات مین ایک درخت ہے کہ اُسے کشیرو کہتے ہین اور ایک دوسرا درخت اسی کی طرح کا ہے اُسے کبیرو کہتے ہین جو گوند کہ درخت کشیرو سے حاصل کیا جاتا ہے اُسے لفظ کشیرو کے کاف تازی اور واو کے حذف کے بعد شیرخشت کہتے ہین اور کبیرو کے درخت سے جو گوند ملتا ہے اُسے لفظ کبیرو کے کاف اور واو کو گرا کر بیرخشت بولتے ہین عوام راے مہملہ کو دال مہملہ سے بدل کے بید خشک کے نام سے پکارتے ہین اور بعض کتب طبیہ مین آیا ہے کہ خشت بضم و خاے معجمہ و سکون شین نقطہ دار و تاے مثنات فوقانی مطلق گوند کے معنے مین ہے پس شیرخشت کے معنے یہ ہونگے کہ ایسا گوند جو دودھ کی طرح ہے کیونکہ اسکا رنگ دودھ کے رنگ کی طرح سفید ہوتا ہے اور بعض کہتے ہین کہ خشت مرادف خشک کا ہے اور تائید اسکی اس سے ہوتی ہے کہ عرب اس دوا کو لبن الجامد بولتے ہین انتہی کلامہ فارسی مین بھی شیر خشک خاے معجمہ کے ضمے اور شین نقطہ دار کے سکون اور کاف تازی کے وقف سے شیرخشت کا نام ہے -

طب کی کتابون مین لکھا ہے کہ خراسان کے علاقون مین دو قسم کے درخت ہوتے ہین ایک کشیرو کہلاتا ہے دوسرا کبیرو ان پر جو شبنم گر کر جم جاتی ہے وہ یہ چیز ہوجاتی ہے درخت کی اونچائی دو تین قدم کی برابر ہوتی ہے لکڑی پر خال ہوتے ہین رنگ زرد و سفید ہوتا ہے اور تھوڑی سی وزنی ہوتی ہے اس سے ہاتھ مین

Hakeem Shoukat Ali

رکھنے کے ڈنڈے بناتے ہین کیونکہ قیمتی اور کمیاب اور کبری ہوتی ہے بعض کہتے ہین کہ شبنم نہین بلکہ گوند ہے کہ اس درخت کی گانٹھون مین نکلتا ہے اور جم جاتا ہے نواح خراسان کے آدمی گوند کو خشت کہا کرتے ہین پس کشیر وکے گوند کو اضافت مقلوبی کے ساتھ شیرخشت اور بیروکے گوند کو بیرخشت کہا کرتے ہین شیرخشت مخفف ہے کشیر وخشت کا کثرت استعمال کی وجہ سے کاف اور واو لفظ کشیرو سے اور واو لفظ خشت سے گر گئے ہین معنی اسکے کشیرو کا گوند ہین۔ اور بیرخشت مخفف ہے کبیرو خشت کا لفظ کبیرو سے کاف اور واو اور وخشت مین سے واو گر گیا ہے معنی اسکے کبیرو کا گوند ہین اسکے شبنم نہونے پر دوسری دلیل یہ ہے کہ فارسی مین اسے شیرخشک کہا کرتے ہین جسکے معنے جما ہوا اور سوکھا ہوا دودھ ہین کیونکہ شیر دودھ کے معنے مین ہے نہ شبنم کے معنے مین جب ہم شیرخشت کو شیرخشک کا معرب مانینگے اور بجائے شبنم کے جما ہوا گوند اور دودھ قرار دینگے تو شیرخشت کی اصل کشیرو خشت نکالنا سراسر تکلف اور بے معنے ہوگا (۳) ڈاکٹرون کی تحقیق یہ ہے کہ ایک درخت ہے جسکو فراکسینس اور نس انگریزی زبان مین کہتے ہین اسکی پیدائش یورپ اور خراسان مین ہے شیرخشت اسکے تنے کا شکری منجمد رس ہے جو تنے مین شگاف دینے سے حاصل ہوتا ہے اسکا رنگ سفید قدرے زردی لیے ہوئے خوشبودار ذائقہ شیرین ٹکڑے اسکے ایک انچ سے چھ تک طول مین اور ایک انچ سے دو تک عرض مین ہوتے ہین ناہموار اسفنجی اور بآسانی سفوف ہو جانے والے ایک جانب سے خمیدہ رنگت مین سفید زردی مائل بو خفیف جی متلانے والی اور ذائقہ شیرین مشتمل ہے مے نائٹ پر جو جزو اعظم ہے اور ۶۰ سے ۸۰ حصہ تک فی صدی ہوتا ہے۔ علاوہ اسکے اسمین شکر ہے شیرخشت کو شراب مقطر کے ہمراہ جوش دینے سے شراب ٹھنڈی ہونے کے بعد قلمدار دھمیلدار شکل مین مے نائٹ حاصل ہوتا ہے یہ پانچ حصہ پانی مین حل ہو جاتا ہے جس سیال مین بمقابلے خمیر کے تخمیر کی کیفیت پیدا نہین ہوسکتی (۴) بہار اور پٹنہ اور بھاگلپور کی طرف ایک گھاس ہوتی ہے جسکو کسیرا (بفتح کاف تازی وکسر سین مہملہ ویائے مجہول وفتح رائے مہملہ وسکون الف) کہتے ہین جب اسکو کاٹ کر جڑون کو آگ دیدیتے ہین تو اُن جڑون سے رطوبت جوش مار کر نکلتی ہے اُسکے دانے مغز چرونجی کی طرح جم جاتے ہین اور سفید ہوتے ہین یہ چیز شیرخشت کے فوائد رکھتی ہے وہان کے لوگ اُسے ہیرالالوا (با اور رائے مہملہ اور لام اور الف اور لام اور واو سے) کہتے ہین۔ حکیم عبدالحمید محشی تحفہ نے لکھا ہے کہ ہمنے اسکو امتحان کیا تو شیرخشت کی طرح پایا۔ کسیرا الملک روہیلکھنڈ کے جنگل مین بھی بہت ہوتا ہے اسکو چھپر بندی کے لیے کاٹ کر جڑون کو آگ دیدیتے ہین تاکہ زور باندھکر تازہ پیدا ہو مگر اس رطوبت کا حال دریافت نہین سنا۔ بہرصورت اس رطوبت کو محیط اعظم مین شیرخشت کی ایک صنف یعنی شیرخشت ہندی قرار دیا ہے پس شیرخشت تین قسم کی ہوئی ایک خراسانی دوسری انگریزی تیسری ہندی ان بوٹ جکتسا ساگر مین لکھا ہے کہ کانس کی جڑ مین سے شکر نکالی جاتی ہے شاید یہ شیرخشت ہندی ہو بہتر وہ ہے کہ بڑے دانون کی ہو اور منہ مین رکھتے ہی گھل جائے تالو اور زبان سرد و شیرین ہو جائے

Hakeem Shoukat Ali

مصنوعی کہ جو کے آٹے اور کھانڈ سے بناتے ہیں اُسمیں یہ اوصاف نہیں ہوتے۔

طبیعت - گرم پہلے درجے میں اور خشکی وتری میں معتدل ہے یا گرم وتر درجہ اول میں یا گرم دوسرے درجے میں اور تر پہلے درجے میں یا خشک پہلے درجے میں یا گرمی وسردی میں معتدل اور تر پہلے درجے میں۔

خواص وفوائد - ملین ہے ملائم مسہل ہے جلا بھی کرتی ہے صفرا اور سودا اور بلغم کو براہ دست نکالتی ہے خاص صفرا کا مقری مسہل ہے۔ اور نہایت آسانی سے بغیر کرب واذیت کے اسکو خارج کرتی ہے۔ اخلاط سوختہ ومرکبہ ورقیقہ کو خوب نکالتی ہے دل وجگر ومعدہ کی گرمی کو تسکین دیتی ہے اور حلق وسینہ ومعدہ اور پھیپھڑے کی خشونت کو مفید ہے گرم تپون کو بھی نافع ہے۔ گرم کھانسی کو دور کرتی ہے یہ ایسا آسان مسہل ہے کہ کرب اور اذیت اور اضطراب اس سے پیدا نہیں ہوتا ہے۔ نہ گرمی معلوم ہوتی ہے یہانتک کہ لڑکون اور بوڑھون کو موافق ہے اگر نزلہ وکھانسی ہو تو گلاب کے ساتھ بہتر ہے اور سب افعال مین ترنجبین کی طرح ہے مگر باہ کو نقصان پہونچاتی ہے منی کو پتلا کرتی ہے۔ سرعت انزال پیدا کردیتی ہے کیونکہ اسمین قوت جلا ہے اور قولنج کو بھی نقصان پہونچاتی ہے۔ شیخ الرئیس نے فرمایا ہے کہ شیر خشت باوجود اسکے کہ اخلاط رقیق کا مسہل ہے مگر قولنج کے مریض کو مضر ہے سنا اور نمکیات کے ہمراہ ملانے کے لیے عمدہ بدرقہ ہے اسکی تاثیر ہوتی ہے بلکہ سنا اور سقمونیا کی ہیجش کم کرنے کے لیے اسکو شامل کرتے ہین چہرے پر ملنے سے نرمی اور جلا پیدا ہوتی ہے جسکو دیوانہ کتا کاٹے اُسے کھلانا مفید ہے اسکو کھا کر قے کرنے سے معدے سے بلغم چھوٹ جاتا ہے اور رطوبت صاف ہوجاتی ہے دودھ کے ساتھ پینے سے کچھ تراوٹ پیدا کرتی ہے گلاب کے ساتھ دل کی گرمی مٹاتی ہے گرمی سے ورم کو تحلیل کرتی ہے دانت کے تلے دابنے سے درد کو تسکین ہوتی ہے اگر مواد رقیق وگرم سے تپ پیدا ہو تو یہ نہایت نفع بخشتی ہے **مضر** دردسر اور معدے مین التواء اور قراقر پیدا کرتی ہے۔ **مصلح** بادیان روغن بادام اور آلوے بخارا **بدل** ترنجبین ہم وزن یا دوچند اور لسوڑے ربع وزن۔

مقدار خوراک - ۲ تولہ سے ۴ تولہ چار ماشہ تک بعض ۵ تولہ دس ماشہ تک بھی اجازت دیتے ہین اور تحقیق یہ ہے کہ جیسا موقع دیکھین اتنی کھلائین۔

شیر بخشیہ

بفتح بائے موحدہ وسکون خائے نقطہ دار وکسر شین نقطہ دار ودوم وسکون یائے تحتانی ورائے مہملہ موقوف

صفات - ایک جڑ ہے جسکا رنگ اوپر سے کچھ زرد ہوتا ہے اور اندر سے تھوڑا سا سیاہ جدوار کی طرح ہوتی ہے مگر اس سے لمبی اور پتلی ہوتی ہے ہندوستان مین پیدا ہوتی ہے کشمیر سے لاتے ہین اسکا ہندی نام سیرلی ہے۔

طبیعت - دوسرے درجے مین گرم وخشک مگر گرمی خشکی سے زیادہ ہے۔

فوائد - بلغم وسودا کو دستون کے ذریعے سے نکالتی ہے مادۂ فاسد کو بدن سے خارج کرتی ہے زبان کے ثقل کو مٹاتی ہے۔

Hakeem Shoukat Ali

مقدار خوراک - ۹ رتی سے پونے دو ماشہ تک کیترے کے ساتھ - **فائدہ** - بعض کہتے ہین کہ چترک یعنی چیتا ہے بعض خربق بتاتے ہین -

شیرازیہ

صفات - ایک کھانا ہے دودھ سے مثل حریرے کے بناتے ہین بعض کہتے ہین کہ ایک قسم کا شوربا ہے جسمین گرم مصالح اخروٹ کی مینگ اور شیراز (ریحان) ملاتے ہین - کذا فی المحیط منتخب اللغات مین شیراز حرف اول کے کسرے سے دو معنے مین لکھا ہے ایک تو شہر کا نام ہے دوسرے وہ دہی کہ اُسکا پانی ٹپکا لیا گیا ہو شواریز جمع ہے برہان کہتا ہے کہ سوے کے ساگ کو کاٹ کر دہی مین ملاتے ہین اور تھوڑا سا دودھ اُسپر ڈالدیتے ہین - پھر کسی مشک یا برتن مین بھر کر چند روز تک رکھ چھوڑتے ہین جب ترش ہوجاتا ہے تو روٹی کے ساتھ کھاتے ہین ریچار کے معنی مین بھی نظر سے گذرا ہے جسکو اسی حصے مین راے مہملہ کے اندر دیکھنا چاہیئے - اور یہ بھی معنے کہے ہین کہ دہی مین بھیڑ یا گاے کا دودھ ڈالا گیا ہو برہان مین لفظ شیربا مین یہ پچھلے معنی مذکور ہین قاموس مین ایک جمع اسکی شراریز بھی لکھی ہے -

طبیعت - گرم و تر -

فوائد - غلیظ و دیر ہضم ہے - اسلیے ایسے لوگون کو کھانا چاہیئے جو محنتی ہین - مقوی باہ ہے **مضر** گرم مزاج والے کو نقصان پہونچاتا ہے اُنکو پیاس لگتی ہے اور متلی پیدا ہوجاتی ہے - **مصلح** ترشی -

شیرازۃ البقول

بکسر اول

صفات - ایک کھانا ہے کہ اجمود - سداب - جرجیر - پودینہ - گندنا - رائی صعتر کلونجی - اور نمک سے بناتے ہین -

فوائد - بھوک بڑھاتا ہے مگر دیر مین ہضم ہوتا ہے اسلیے اسکو دوسرے کھانون کے ساتھ کھانا چاہیے -

شیر (ف)

بکسر اول و یاے مجہول و راے مہملہ موقوف - باگھ و ناہر و کیری و سنگھ (ھ) اسد (ع) لاین (ش) -

صفات - لمبائی مین ببر سے زیادہ ہے اور سر اسکا ببر سے چھوٹا ہے اور زیادہ گول ہے بال مہین مہین اکثر رنگ خوب پیلا اور چمکیلا ہے اور اُسپر کالی لمبی دھاریان ہین جو ترچھی ترچھی رہتی ہین اور نہایت خوبصورت معلوم ہوتی ہین کہتے ہین کہ چین کا بعض شیر سفید ہوتا ہے اور اُسپر کالے اور خاکستری خط ہوتے ہین اور خاکی رنگ کا گلدار بھی ہوتا ہے شیر ایشیا کے براعظم اور دوسرے قطعون مین خصوصًا ہندوستان مین ملتا ہے لیکن چین کی دکھنی طرف اور ساترہ ٹاپو اور تبت کے اطراف مین بھی ملتا تھا لیکن اب ہے یا نہین اسمین شک ہے سب حواس مین اس جانور کا سونگھنا زیادہ تیز ہے اسلیے ناک کی جھلی بہت لمبی اور چوڑی ہے لیکن شیر کی بہ نسبت کتون مین کہین زیادہ ہے تمام حیوانات سے بہادر ہے - شیر متقدمین کو خوب معلوم تھا چنانچہ ارسطو نے اسکا حال بیان کیا ہے -

Hakeem Shoukat Ali

طبیعت ۔ گوشت گرم تیسرے درجے مین اور خشک دوسرے درجے مین ۔

خواص و فوائد ۔ اسکا گوشت کھانا شجاعت پیدا کرتا ہے دیر ہضم ہے اسکے خصیون کا کباب نہایت مقوی دل و باہ ہے اسکا گوشت مصطگی اور بورہ ارمنی کے ساتھ پکا کر اور سکھا کر سفوف بنالین پھر روغن زنبق سے چکنا کرکے نہار گرم پانی کے ساتھ کھانا ریاحی قولنج اور مروڑ اور درد بواسیر ریاحی اور درد جگر اور درد رحم کے لیے نہایت موثر و مفید ہے اسکی چربی کا ضماد کرو تہی گاہ اور ذکر اور مقعد پر نہایت مقوی باہ ہے اسکی چربی کو جھائین پر لگانے سے دور ہوجاتی ہے اسکا لیپ کنٹھ مالا کو بھی مفید ہے کیسے ہی سخت بد اور خراب ورم ہون اسکے لیپ سے تحلیل ہوجاتے ہین مگر کہنہ ہو اور کہنگی کی حد یہ ہے کہ ایک سال اسپر گذر گیا ہو تخم انجرہ کا روغن اسمین ملاکر سر ذکر مین چپکانے سے نہایت نعوظ پیدا ہوتا ہے اسکا پتا آنکھ مین لگانے سے بصارت مین قوت آتی ہے اسکے چمڑے پر بیٹھنے سے درد بواسیر اور درد نقرس کو صحت ہوتی ہے اگر اسکے چمڑے کو اسباب مین رکھدین تو کیڑا نہ لگے اسکے بالون کی دھونی سے تپ کا دورہ بند ہوجاتا ہے اسکی زبان سکھا کر سفوف کرکے مصری ملا کر ان لوگون کو کھلائین جنھین سردی و تری کی وجہ سے دمے کا عارضہ ہو تو آرام ہوجاے ۔ شیرنی کی ناک سکھا کر حاملہ عورت اپنے پاس رکھے اس وقت تک کہ بچے کو دودھ سے چھڑاے تو پرسوت کے مرض سے محفوظ رہے اسکا گوہ ۲۰ ماشہ شراب مین حل کرکے جسکو عادت شراب کی ہو پلائین تو پھر اسکو شراب سے بالکل نفرت ہوجاے اسکی مونچھ کا بال کھانے سے آدمی مرجاتا ہے علامت اسکی یہ ہے کہ بیٹھنے کے وقت پیٹ مین درد معلوم ہوتا ہے اگر ارنڈ کے پتون پر پیشاب کرے تو ٹکڑے ٹکڑے ہوجائین ۔ علاج اسکا یہ ہے کہ بکری کی کلیجی ٹکڑے کرکے کچی نگلائین اور تین گھڑی کے بعد سات ماشہ خربق سیاہ نیم گرم ایک پیالہ پانی کے ساتھ پھکا دین اور قے کرائین اگر جلد قے نہ آئے ارنڈ کی لکڑی حلق مین ڈالکر قے کرائین ہر بال کلیجی کے ٹکڑے مین نکل آے گا یا ایسا کرین کہ جھینگا مچھلی سوت کے ڈورے مین باندھکر نگلین دو تین گھڑی توقف کرکے ڈورا کھینچین بال اس مچھلی مین پیسٹ کر نکل آئین گے ۔ پھر چولائی کی جڑ چانولون کے دھوے ہوے پانی مین پیسکر پلائین ۔ اگر شیر کسی کو زخمی کرے دانت سے یا ناخن سے تو زراوند اور ایرسا شہد مین پیسکر اس جگہ ضماد کرین بعد اسکے سرکے سے دھوئین اور تانبے کے میل اور زنگار اور چاندی کے میل اور موم اور روغن زیتون سے مرہم تیار کرکے لگائین ۔

وید کہتے ہین کہ اسکا گوشت گرم ہے فساد باد دور کرتا ہے امراض چشم کو نافع ہے ۔

شیر ببر

(بفتح ہر دو باے موحدہ و سکون راے مہملہ)

صفات ۔ شیر کی قسم سے ہے شیر سے ذرا چھوٹا ہوتا ہے پچھایا پتلا اور گردنا بھاری ہوتا ہے اسکے قد کی بلندی تین فٹ سے چار فٹ تک ہوتی ہے اور لمبائی چھ فٹ سے نو فٹ تک اکثر شیر ببر چھ فٹ لمبا اور تین فٹ اونچا اور قد مین درمیان شیر اور بارہ سنگھے کے ہوتا ہے اسکا رنگ زرد شوخی مائل اور بال سیاہی مائل اور بعض وقت سیاہ معلوم ہوتی ہے وہ ہمیشہ شکار کی تلاش رات کو کرتا ہے اور بلی کے مانند دغا بازی کرکے جانورون کے شکار کرنے کے لیے دبک کر بیٹھتا ہے بیشتر افریقہ کے قطعون مین رہتا ہے اور ایشیا کے

Hakeem Shoukat Ali

اُس طرف گرم ملکون مین امریکہ کے دکھن طرف ایک جانور نظر پڑا تھا اُسکو شیر ببر کہتے ہین مگر وہ اور قسم ہے اُسکا صحیح نام پوما ہے شیر ببر کی عمر اکثر بڑی ہوتی ہے چنانچہ ایک شیر ببر کہ نام اُسکا پمپی تھا ۱۷۶۰ء مین لندن مین مرگیا اُسکی عمر ستر برس کی تھی شیر ببر کی مادہ چھوٹی ہوتی ہے اُسکے بال نہین ہوتی ببر زور اور دلیری مین کیری شیر سے زیادہ ہوتا ہے مگر بعض واقفکار کہتے ہین کہ ببر کیری کے برابر بہادر اور صاحب قدر و صولت نہین ہوتا بلکہ کیری شیر سے ڈرتا ہے شیخ علی حزین نے رسالہ حیوانات مین لکھا ہے کہ مینے دار السلطنت قزوین مین بادشاہ کے دیوان خانے مین ایک ببر اور ایک شیر کو ایک جگہ بندھے اور بیٹھے ہوے دیکھا۔ اُسی وقت اُنکا ایک محافظ بکری کی ران لایا اور شیر کو دی اسنے سونگھ کر چھوڑ دی محافظ نے اُس کے سامنے سے اُٹھا کر ببر کے آگے رکھدی شیر خشمگین ہوکر ببر کی طرف لپکا ببر نے گوشت کو چھوڑ دیا اور جہان تک زنجیر پہونچ سکتی تھی بھاگ گیا۔ شیر ببر کی طرف دم کرکے کھانے لگا اور سب کو کھا کر پھر اپنی جگہ پر آکر بیٹھ گیا۔

خواص وفوائد۔ اسکا پتا برسام اور سرسام کے مریض کے سر پر لگانے سے صحت ہوتی ہے اسکی کھال پر بیٹھنا کرم دانون کو دفع کرتا ہے اسکی کھال کی دھونی شطر الغب کو مفید ہے سب افعال و خواص مین شیر کی طرح ہے بلکہ شیر سے قوی اور گرمی مین زیادہ لکھا ہے۔

شیرنی کا دودھ

لبن الاسد (ع) شیر شترات (ف)

فوائد۔ نہایت تیز اور بکمال گرم ہے بہت جلا کرتا ہے جلد نفوذ کرتا ہے اسکے استعمال سے غضب بڑھ جاتا ہے مدر بھی ہے جنگل مین بعض بعض موقعون پر خشک ملتا ہے امراض چشم کے سرمون مین داخل کرتے ہین ویدک کہتے ہین کہ شیرنی کا دودھ سرمے مین ڈالکر نزول الماء کے لیے لگانا مفید ہے۔

شیر ماہی (ف)

باگھ مچھلی (ھ) تن (ع)

صفات۔ ایک قسم کی مچھلی ہے بہت بڑی ہوتی لذیذ اور چکنی ہوتی ہے بحر اسود اور دریاے شام مین ملتی ہے۔ جال سے شکار کرتے ہین اور نمک لگا کر سکھا لیتے ہین شام کے آدمی چربی چیزون کی جگہ اسکو کھاتے ہین تیز ہے۔

طبیعت۔ گرم و خشک۔

منافع۔ شاخدار سانپ کاٹ کھاے تو نمک لگائی ہوئی کو کھلاتے ہین اول اسکو خوب پیٹ بھر کے کھلا کے اوپر سے شراب پلا کے قے کراتے ہین اسطرح قے اسکے ساتھ کرنے سے جنکے معدون مین بلغم اور رطوبت بھری ہوتی ہو تنقیہ ہوجاتا ہے دیوانے کتے کے کاٹے ہوے مقام پر بھی اسکو لگانے سے فائدہ ہوتا ہے۔

شیرہ

یاے معروف اور راے مہملہ مفتوح

Hakeem Shoukat Ali

صفات۔ گنے کے رس کو جوش دیتے ہین جب گاڑھا دانہ دار ہوجاتا ہی راب کہتے ہین اسکو کپڑے مین باندھکر
گران وزن چیز سے دباتے ہین جو بیدانہ قوام ٹپکتا ہی اُسی کو شیرہ کہتے ہین اسکی شراب بناتے ہین اور پینے کی
تمباکو مین ڈالتے ہین۔

طبیعت۔ دوسرے درجے مین گرم وتر لکھا ہی میرے نزدیک گرم وخشک ہونا چاہیے۔

فوائد۔ دافع نفخ وقبض شکم وہاضم طعام ومقوی باہ ومفید درد سینہ ہی اسکو ہمیشہ کھانے سے صفرا پیدا ہوتا ہی اورام کو تحلیل کرتا ہی

شیشم (گجراتی)

بکسر شین معجمہ ویاے معروف وفتح شین معجمہ دوم وسکون میم۔ مارواڑی بیج بجا اور پنجابی مین دونون جگہ سین مہملہ بولتے
ہین ساسم معرب ہی محیط مین غلطی کی ہی جو کہا ہی کہ فارسی کے لفظ شیشم سے معرب ہوا ہی

صفات وشناخت۔ خاص ہندوستانی درخت ہی تمام ملک مین پیدا ہوتا ہی یہ اکثر ندیون کے کنارے بالو ریت
یا کنکریلی زمین مین بہت ہوتا ہی یہ ہلکی زمین مین اچھا بڑھتا ہی۔ یہ درخت ساٹھ فٹ یا اُس سے کچھ زیادہ اونچا
ہوجاتا ہی اسکا تنہ سیدھا نہین ہوتا ہی اور اسکی گولائی ۵ سے ۱۲ فٹ تک ہوتی ہی اسکی چھوٹی شاخین لٹکتی ہوتی ہین
اور روئیندار ہوتی ہین اسکے تنے کی چھال ایک انچ تک موٹی بھورے یا کچھ پیلاس لیے ہوے بھورے رنگ کی
ہوتی ہی اور اُسکی پُرانی درارین گہری پڑکر ایک دوسرے سے مل جاتی ہین اسکے پتے پرانے ہونے پر کچھ لال بھورے
رنگ کے ہوجاتے ہین پتے گول اور نوکدار ہوتے ہین وہ گرمی سے گرنے لگتے ہین جو اگھن یا پھاگن تک گرتے
رہتے ہین پھر نئے پتے نکلنے لگتے ہین جو جیٹھ بیساکھ تک نکل چکتے ہین پورے بڑھے ہوے پتے اچھے صاف ہرے
رنگ کے ہوتے ہین اسکے کچھ صندلی سفید رنگ کے پھولون کے گچھے لگتے ہین اسکی پھلیان بہت پتلی اور چپٹی
ہوتی ہین جن مین چھوٹے چھوٹے دو تین چپٹے بیج نکلتے ہین اسکی لکڑی بڑی پختہ ہوتی ہی اسکے اوپر کا حصہ سفید
اور اندر کا کچھ سرخی لیے ہوے کالے رنگ کا ہوتا ہی پھاگن سے جیٹھ تک اسکے پھول لگتے رہتے ہین کبھی کبھی اسکے
اساڑھ سے اسوج تک دوبارہ پھول لگتے ہین کاتک سے اگھن تک اسکے بیج پکتے رہتے ہین اسکی لکڑی اور
بیجون مین سے تیل نکالا جاتا ہی جو دوا کے کام مین آتا ہی اسکی ایک قسم کو **کسن سپا** بضم کاف وکسر سین مہملہ
وسکون نون وکسر سین مہملہ دوم وفتح باے فارسی وسکون الف کہتے ہین کذا فی المحیط یاد رکھو کہ سنسکرت مین
کالے شیشم کو کرشن سارا بفتح کاف تازی وسکون راے مہملہ وشین نقطہ دار وفتح نون وفتح سین مہملہ وسکون الف
وکسر راے مہملہ وفتح واو وسکون الف کہتے ہین۔

طبیعت۔ دوسرے درجے کے اول مین گرم وخشک ہی۔

خواص وفوائد۔ بدن کو دبلا کرتا ہی بے ڈول فربہی کی اصلاح کرتا ہی حمل کو ساقط کرتا ہی جذام اور برص کو دفع
کرتا ہی پیٹ کے کیڑے مار دیتا ہی قی کو روکتا ہی شانے کے درد کو دفع کرتا ہی پھوڑے پھنسیون کو دفع کرتا ہی اعضا کی
سوزش اور خون وبلغم کے فساد کو دفع کرتا ہی خون کو صاف کرتا ہی آتشک کو بہت نافع ہی جریان کو مفید ہی مدربول
ہی حاملہ عورت کو اسکا استعمال مناسب نہین کیونکہ بچہ گرجاتا ہی اسکی پھلیاں منھ آنے کو کتھا لگا کر پان کی طرح
چابنا مفید ہین اسکو پادسات بھی کہتے ہین۔

Hakeem Shoukat Ali

وید کہتے ہین کہ شیشم کڑوا کسیلا گرم مزیدمنی اور مقوی ہاضمہ ہے اسکی لکڑی کا برادہ خون صاف کرتا ہے اسکی جڑ خشکی پیدا کرنے والی ہے اسکے پتون کا جوشاندہ پلانے سے پھوڑے پھنسی مٹتے ہین اسکے برادے کے جوشاندے مین بھی یہی فوائد ہین کوڑھ مین اسکے پتون کا یا برادے کا جوشاندہ پلاتے ہین۔

اسکے پتون کا لعاب میٹھے تیل مین ملا کر جھلی ہوئی یا رگڑ آئی ہوئی کھال پر لگانے سے تسکین رہتی ہے سوزاک کے نہایت درد مین اسکے پتون کا جوشاندہ پلاتے ہین خوشبودار اور حریری دواؤن کے ساتھ اسکی چھال کی گولیان بنا کے ہیضے مین دیتے ہین اسکے پتون یا برادے کا جوشاندہ پلانے سے قے بند ہوجاتی ہے اسکے برادے کا شربت بنا کے پلانے سے فساد خون دفع ہوتا ہے اسکا جوشاندہ پلانے سے وسا پر میہ دفع ہوتا ہے اسکے دس ماشہ برادے کو آدھ پاؤ پانی مین اوٹا کر آدھا رکھ کر چھان کر اسمین اسکا شربت گھول کر ہمیشہ پیوین اس طرح چالیس دن پینے سے کوڑھ مٹ جاتا ہے۔ اسکے پاؤ بھر برادے کو تین سیر پانی مین رات دن بھگا رکھ کر اوٹاوین جب آدھا پانی جل جاوے تو چھان لیوین پھر اسمین تین پاؤ کھانڈ ڈال کے شربت بنا لیوین اس شربت سے خون صاف ہوجاتا ہے اسکے پتون کو گرم کرکے باندھنے سے اور اسکے جوشاندے سے دھارنے سے پستان کا ورم اتر جاتا ہے۔

مقدار خوراک - ۱۰ ماشہ تک۔

شیشہ (ف)

یائے معروف کے ساتھ اسکو فارسی مین آبگینہ اور ہندی مین کانچ اور عربی مین زجاج کہتے ہین۔

صفات - مشہور ہے معدنی و مصنوعی ہوتا ہے معدنی شیشہ مصنوعی سے زیادہ سفید و صاف و شفاف ہوتا ہے اور بعید نہین ہے کہ معدنی شیشہ اور بلور ایک قسم کے ہون چنانچہ یہی رائے ارسطو کی ہے۔

معدنی کو پتھر مین سے اسطرح حاصل کرتے ہین کہ شیشے کے پتھر کو سجی کے ہمراہ باریک پیستے ہین اور برتن مین رکھ کر چھ شبانہ روز تیز آنچ دیتے ہین یہانتک کہ خوب گل جاتا ہے پھر مغنیسا کو کہ ایک قسم کا پتھر ہے اور بیان اسکا میم مین آتا ہے باریک پیسکر اسپر برکتے ہین جس سے دردی تہ نشین ہوجاتی ہے پھر شیشے کو نکالکر جو چیز چاہتے مین بنا لیتے ہین اور جیسا چاہتے ہین سرخ زرد نیلا اور سبز رنگ دیتے ہین بہتر وہ ہے جو بہت صاف شفاف اور سفید ہو۔

مصنوعی ریت اور سنگریزے اور سجی سے تیار ہوتا ہے یورپ کے شیشے زیادہ تر ریت اور سجی کو گلا کر بنائے جاتے ہین اور یہ بہت سفید و شفاف ہوتے ہین اگر شیشۂ شامی اور رانگ برابر برابر کرکے گھڑہ یا مٹی خم ب گرم کوٹن اور سرد کرکے جو کچھ جھاگ کی طرح اسکے اوپر آوے اسکو لیوین تو ماء الزجاج یہی ہے۔

طبیعت - گرم پہلے درجے مین اور خشک دوسرے درجے مین یا گرم و خشک دوسرے درجے مین جو سجی اور سنگریزون سے بنایا جاتا ہے وہ زیادہ گرم ہوتا ہے۔

خواص و فوائد - اسکو پیسکر آنکھ مین لگانا آنکھ کے جالے اور جرب اور سبل اور تیزی بصر کے لیئے نافع ہے اگر دانت پیلے ہون تو اسکے منجن سے صاف ہوجاتے ہین اسکا لیپ خنازیر کے واسطے مفید ہے روغن

Hakeem Shoukat Ali

زیتون کے ساتھ بالوں کو جماتا ہے اسکا لیپ خنازیر کے واسطے بہت نافع ہے محلل افعال مذکور مین زیادہ قوی ہے ارواح اور اخلاط کو لطیف بھی کرتا ہے پھوڑے پھنسیون کو دفع کرتا ہے آنکھ کو قوت بخشتا ہے گردے اور مثانے کی پتھری کو توڑتا ہے خاصکر جلا ہوا۔

وید کہتے ہین کہ سبک ہے فربہی کی اصلاح کرتا ہے آنکھ کو قوت دیتا ہے پھوڑے پھنسی کو مفید ہے گردے اور مثانے کی پتھری توڑتا ہے **مضر** آنتون مین زخم ڈالتا ہے معدے کو بھی نقصان پہونچاتا ہے **مصلح** کتیرا۔
بدل زبرجد اور جلے ہوے کا بدل پتھری توڑنے کے لیے حجر الیہود ہے۔
مقدار خوراک - ۱ ماشہ سے ۲ ماشہ تک۔

شیلم (ع)

بفتح شین معجمہ وسکون یاے تحتانی وفتح لام وسکون میم

صفات وشناخت - بعض کہتے ہین کہ شمنا ہے بعض زوان (زاے معجمہ سے) بتاتے ہین بعض دوسری چیز خیال کرتے ہین اور کہتے ہین کہ ایک دانہ ہے جو سے باریک اور چھوٹا مزے مین تلخی ہوتی ہو رنگ سرخی مائل ہوتا ہے پیڑ اس کا گیہون کے پیڑ کے مشابہ ہوتا ہے گیہون کے کھیت مین اُگتا ہو بہتر وہ ہے جو فربہ سیاہ اور سخت ہو بعض کہتے ہین کہ جانے سے پہلے مائل بزردی ہو اور جانے کے بعد مائل بسرخی ہوجاے اور چپکنے لگے اور تھوڑا سا بکسا پن بھی ہو اسکا روغن گیہون کے روغن کی طرح تیار کیا جاتا ہے۔

طبیعت - دوسرے درجے مین گرم وخشک ہے بعض کہتے ہین کہ خشکی اسکی گرمی سے زیادہ ہو جالینوس کہتا ہو جائز ہے کہ گرمی اُسکی پہلے درجے مین مقرر کی جاے اس صورت مین گرم پہلے درجے اور خشک دوسرے مین ہوگا۔
خواص وفوائد - تحلیل کرتا ہے نشہ لاتا ہے سُدے ڈالتا ہے پیسکر انڈے کی سفیدی مین ملاکر لگانے سے ورم اور صلابت کو تحلیل کرتا ہے داد کو اور سر کے گنج کو اسکا لیپ مفید ہے کانٹے اور پیکان کو بدن کے اندر سے کھینچ لیتا ہو شہد کے ساتھ چاٹنے سے نقرس کو نفع دیتا ہے شراب مین ملائین تو نشہ زیادہ ہو گندھک کے ساتھ لیپ کرنے سے جھیپ دفع ہوتی ہے اسکا تیل داد اور جلدی امراض کو مفید ہے آتشک کے چٹون کو نافع ہے اسکی دھونی عورت کی شرمگاہ مین دینے سے حمل رہنے پر اعانت ہوتی ہے اسکے روغن کو پنڈلیون پر ملنے سے اعتدال کے ساتھ نیند آتی ہے **مضر** کھانے سے اعضا کو سست اور بے حس کرتا ہے آواز کو خراب کرتا ہے سر مین چکر پیدا کرتا ہے **مصلح** گھی اور تازہ دودھ اور قے کرنا اور رُب ترش **بدل** بسکھپرہ۔

شیوکرانتا (ھ)

بکسر شین نقطہ دار وسکون یاے تحتانی وواو موقوف وفتح کاف تازی وفتح راے مہملہ وسکون الف ونون غنہ وفتح تاے ثقیل وسکون الف

صفات وشناخت - ایک روئیدگی ہے کہ پہاڑون اور جنگلون مین پیدا ہوتی ہے شاخین پتلی اور سیاہ سرخی مائل ہوتی ہین اور اُپر اسطرح رُوان جما ہوتا ہے جیسے دھنی ہوئی روئی پتلی پتلی بچھا دی گئی ہو

Hakeem Shoukat Ali

پتے چھوٹے ہوتے ہین ڈنڈی کی طرف سے چوڑے نوک کی طرف پتلے انکا رنگ پشت کی جانب ہرا ہوتا ہے اور اوپر کی طرف سُرخ ہوتا ہے بعض دونون طرف سبز ہوتے ہین جنکے کنارے لال ہوتے ہین پھول پتلا اور چھوٹا اور زرد ہوتا ہے شاخین جڑ سے پہونچی تک پھولون سے لدی ہوئی ہین باریک پھلیون مین ایک ایک چھوٹا چھوٹا بیج ہوتا ہے ۔

طبیعت ۔ سرد خشک دوسرے درجے مین ۔

فوائد ۔ اسکے تازہ پتون کا رس نکالکر پسا ہوا زیرہ اور کھانڈ ملاکر پلانے سے سوزاک اور جریان مٹتا ہے اگر تازہ پتے نہ ملین تو سوکھے ہوئے پیسکر چھ ماشہ سفوف مین چھ ماشہ کھانڈ ملاکر پھانک لین ۔

باب صاد مہملہ

صابون (بواو معروف)

سوپ (ش) سئے پو (ل)

صفات ۔ مشہور چیز ہے سجی اور چونہ اور تیل وغیرہ سے بناتے ہین ۔ ہرمس کی مخترعات سے ہے اسکو صناعات قدیم مین مرکبات مین ذکر کرتے تھے متاخرین مفردات مین ذکر کرنے لگے مختلف طریقون سے بناتے ہین بہتر سب سے وہ ہے جو پُرانے روغن زیتون سے بنایا جاے اور سب سے خراب وہ ہے جو اسکے یا ارنڈی کے تیلون سے تیار کیا جاے ۔ عراقی ۔ حلبی ۔ شامی اور مغربی سے ہندوستانی عمدہ ہوتا ہے ۔ فرنگستان مین اور اور چیزون سے بھی بناتے ہین چنانچہ ایک صابون روغن زیتون اور سوڈا کو ملانے سے بنتا ہے یہ صابون خشک وسخت ہوتا ہے رنگ سفید وخاکی مائل بلا بو اور سینگ کی مانند جب اسکو خشک اور گرم ہوا مین رکھا جاے تو اسکا سفوف بآسانی ہوسکتا ہے گرم کرنے سے نرم اور ملائم ہوجاتا ہے شراب مقطر مین حل ہوجاتا ہے کاغذ پر اس سے چکنا داغ نہین پڑتا روغن زیتون اور پوٹیشن سے بھی بنانے مین یہ صابون ملائم ہوتا ہے اور سبز رنگ کا زردی مائل بلا بو اور جلاٹین کے مانند شراب مین حل ہوجاتا ہے کاغذ پر اس سے بھی چکنا داغ نہین پڑتا صاف کی ہوئی چربی اور سوڈا سے بھی بنایا جاتا ہے یہ سفید رنگ کا ہوتا ہے یا اسمین بعض اوقات خفیف خاکی جھلک ہوتی ہے قریب قریب بلا بو ہے اور سینگ کی طرح گرم ہوا مین رکھین تو اسکا سفوف بآسانی ہوجاتا ہے حرارت دینے سے نرم اور ملائم پڑجاتا ہے شراب مقطر مین حل ہوجاتا ہے کاغذ پر اس سے بھی چکنا داغ نہین پڑتا ۔ ایک چیز کانی ایسی پائی گئی ہے کہ اُسے کانی صابون کہہ سکتے ہین شمالی امریکہ کے اکثر اضلاع مین اسکی کانین پائی گئی ہین ایک کان ریلوے سڑک کے قریب نیوڈا مین ہے اس سے جو صابون نکلا ہے اُس سے بہت عمدہ کپڑے صاف ہوتے ہین یہ صابون چکنی مٹی کے مانند ہے دوسری کان برٹش کولمبیا مین ایک جھیل کے کنارے واقع ہے علم کیمیا کے تجربے سے معلوم ہوا ہے کہ اس صابون مین سوڈا ہے تیسری کان جنوبی امریکہ مین ہے وہان پر ایک گرم چشمے سے جو دھار نکلتی ہے وہ کچھ فاصلے پر جم جاتی ہے جسکو لوگ آہنی اوزار سے کھرچ لیتے ہین

کیلیفورنیا مین بھی ایک جھیل کے کنارے پر صابون کی کان موجود ہے۔

طبیعت ۔ یونانیون کے نزدیک گرم وخشک تیسرے درجے کے آخر مین اور جسمین نشاستہ بھی ہو وہ دوسرے درجے مین گرم وخشک ہے۔

خواص وفوائد ۔ صلابات کو ملائم کرتا ہے اور ورمون کو پکاتا ہے زخم پر لگانے سے بد گوشت کھا جاتا ہے جلا کرتا ہے قروح کو مٹاتا ہے اسکے کھانے سے حمل رہنا موقوف ہوجاتا ہے اگر حمل موجود ہو تو اسکو ساقط کر دیتا ہے بچہ رحم مین مرجائے تو اس سے نکل پڑتا ہے اسکو پانی مین گھولکر خلا اُس سے لت کرکے رحم مین رکھنے سے خون حیض جاری ہوجاتا ہے اسکو ہم وزن مہندی کے پتون کے ہمراہ لیپ کرنے سے زانو کا درد اور عرق النسا اور گٹھیا اور چہرے کی سیاہی اور جھائین رفع ہوتی ہین جلا خوب کرتا ہے داد کو بھی زائل کرتا ہے کھیل کی ہولی پھٹکری کے ہمراہ داد پر لگائین روغن گل مین ملا کر بچون کے سر کے گنج پر لگانے سے خشک ہوجاتا ہے قروح شدیدہ کو سکھاتا ہے اس سے سر کے بالون کا دھونا میل اور جوؤن اور بثورات کو دفع کرتا ہے اور بال گھونگھر والے ہوجاتے ہین مگر زیادہ دھونے سے بال سفید ہوجاتے ہین اسکا شافہ مقعد مین رکھنے سے خلط خام دستونکی راہ نکلتا ہے مقعد کے کیڑے بھی خارج ہوتے ہین قولنج کو آرام ہوتا ہے صابون مدر بول بھی ہے اسکو مٹی کے برتن مین بند کرکے جلا کر ناصور پر بُرکنے سے صحت ہوتی ہے مگر مناسب یہ ہو کہ ناصور کو پہلے گرم پانی سے دھوکر بُرکین مجرب ہوا اسکا تیزاب زہریلے جانورون کے کاٹے ہوئے مقام پر لگانے سے نفع ہوتا ہے زخم ہوکر زہر رس کر نکل جاتا ہے ساڑھے تیرہ چودہ ماشہ تک کھانے سے معدہ اور آنتون مین زخم ہوجاتا ہے اور اخلاط سڑ جاتے ہین اور اسکا پانی خاصکر پہلا پانی تیزاب ہے اسکے پینے سے آدمی مرجاتا ہے ۱۴ ماشہ پینے سے حلق اور معدہ اور مری مین سوزش ہوجاتی ہے قے اور دست آنے لگتے ہین اکثر اعضاے باطنی مین زخم پڑ جاتے ہین۔ علاج یہ ہے کہ گرم پانی مین تل کا تیل ملا کر پلایا کرتے کرین بعد اسکے چکنے گوشت کی یخنی مین روغن بادام یا مغز تخم کدو ملا کر اور کھیرے کے پانی مین روغن بنفشہ ڈالکر پیئین اور مکھن اور دودھ یا گھی نوش کرین اور ۲ رتی کافور کھاوین آنتون مین زخم ہوجائے تو اسپغول اور مشک کی بتی بنا کر رکھین۔

ڈاکٹرون کے تجربہ کے موافق صابون کے فائدے یہ ہین کہ ملائم صابون چوٹ اور موچ اور درد کی جگہ مالش کرنے کے کام آتا ہے معدنی تیزابون کے لیے فادزہر ہے پانی مین گھولکر قبض مین اسکا حقنہ مفید ہے اور سخت صابون بھی کھلانے سے دافع کیفیت تیزابی ہے مگر نہایت کم مستعمل ہے مسہلہ دواؤن کے ہمراہ اکثر دیتے ہین جو صابون کے ذریعہ سے جلد حل ہوجاتی ہین اور انکی تاثیر جلد ہوتی ہے اور انسے خراش کم ہوتا ہے **بدل** بعض موقعون پر چونا اور اشنان اسکی جگہ کام مین آسکتے ہین اور بعض کہتے ہین کہ اسکا بدل کچھ نہین۔

مقدار خوراک ۔ ۹ ماشہ تک۔

صاصفراس

بفتح صاد مہملہ وسکون الف وفتح صاد مہملہ دوم وسکون فاو فتح راے مہملہ وسکون الف وسین مہملہ موقوف

Hakeem Shoukat Ali

ساسافراس (ش) ساسافراس ریڈکس (ل)

صفات وشناخت - ساسفراس انی سی بیل کے درخت کی جڑ ہے شمالی حصہ امریکہ سے لاتے ہیں شاخدار ہوتون مین ہوتی ہے بعض اوقات اسکا حصہ قطر مین آٹھ انچ ہوتا ہے چھال کھردری اوپر سے بھوری اور کسی قدر خاکی اندر کی جانب چمکدار اور صاف بھوری میلی خوشگوار بو اور خاص طرح کی خوشبودار اور گرم اور بکساں ذائقہ لکڑی ہلکی اور مسامدار اور زرد خاکی مائل ذائقہ اور بو چھال کی نسبت سے کم تیز ساسافراس کی چھپیان کرکے بھی رکھتے ہین -

طبیعت - چھال تیسرے درجے کے پہلے مین گرم وخشک ہے اور لکڑی دوسرے درجے مین گرم وخشک ہے

خواص وفوائد - یہ دوا مبدل عرق اور محرق ہے یہ خواص اسکے ایک سیماب طبع تیل پر منحصر ہین جو کشید کرکے نکالا جاتا ہے لہٰذہ امراض جلد اور وجع مفاصل اور نقرس اور آتشک کے تنابج مین دیتے ہین مگر سوخت بہت کم جوشاندہ یا خیسانده کرکے دانتون کے درد کو بہت مفید ہے چوتھیا کو دفع کرتی ہے - تپ کا دورہ روکتی ہے - پرانی کھانسی اور دمے اور تلی اور پسینے اور سردی معدہ وجگر وشانہ وگردہ ودرد مفاصل کو جو بلغم سے ہو مفید ہے مدر بول وحیض ہے پیشاب رک جاے تو یہ دوا نفع کرتی ہے ریاح کو جو مجاری بول مین بند ہو تحلیل کرتی ہے باوجودیکہ خشک ہے ملین ومسہل ہے - بوجہ تریاقیت کے امراض سمی خصوصًا طاعون مین بہت مفید ہے ہواے متعفن کو صاف کرتی ہے گرم اور خشک مزاج کو مضر ہے - اسکو عشبے اور چوب چینی کی طرح پیا جاتا ہے -

صاصلی

بفتح صاد مہملہ وسکون الف وکسر صاد مہملہ دوم وکسر لام وسکون یاے تحتانی اسکو صوصلابی کہتے ہین -

صفات وشناخت - حکیم علوی خان نے اپنی مفردات مین لکھا ہے کہ یہ دوا شاید قاقلی ہے یا قاقلی کی ایک قسم ہے کیونکہ ماہیت اور افعال وخواص مین اس سے مشابہت رکھتی ہے خلاصہ کلام یہ ہے کہ ایک روئیدگی ہے کہ وضع اسکی حلفا کی سی ہوتی ہے جس سے چٹائیان اور کاغذ بناتے ہین صاصلی حلفا سے چھوٹی ہوتی ہے شاخین اسکی نرم اور پتلی اور نازک ہوتی ہین اور جلد ٹوٹ جاتی ہین رنگ سفیدی مائل ہوتا ہے لمبائی شاخون کی دو بالشت کے قریب ہوتی ہے اور ہر ٹہنی پر تین چار شعبے ہوتے ہین تازہ کو کھاتے ہین پھول کے اندر سے اجزا سفید ہوتے ہین بیج کی وضع کلونجی کی سی ہوتی ہے رنگ خوب سبز ہوتا ہے کلونجی کی جگہ کام مین لاتے ہین نانبائی ان بیجون کو کلونجی کی جگہ روٹیون پر چھڑکتے ہین جیساکہ ہندوستان مین تبارک کی روٹی پر تخم خشخاش چھڑکتے ہین جڑ کی وضع جنگلی پیاز کی سی ہوتی ہے کچی اور پکاکر دونون طرح کھاتے ہین -

طبیعت - گرم وتر -

خواص وفوائد - سردی کے درد دل کو نافع ہے قم معدہ کی ریاح کو تحلیل کرتی ہے اسکی جڑ کو زیادہ کھانے سے باہ مین قوت آتی ہے اسکے بیج کلونجی کی طرح منافع رکھتے ہین -

صامریوما (سریانی)

بفتح صاد مہملہ وسکون الف وفتح میم وسکون راے مہملہ وضم یاے تحتانی وسکون واو وفتح میم دوم والف دوم ساکن

Hakeem Shoukat Ali

صفات وشناخت - ایک روئیدگی ہے دو قسم کی ہوتی ہے (۱) بڑی قسم اسے نجد کے عرب اگرار کہتے ہیں اسکے پتے جنگلی تلسی کے پتوں کی طرح ہوتے ہیں اور ایک جڑ سے چار پانچ یا زیادہ شاخیں نکلتی ہیں اور اکثر پتلی پتلی چھوٹی چھوٹی بہت سی شاخیں ہوتی ہیں اسپر رواں ہوتا ہے اور کھردری ہوتی ہے - پھول کا رنگ لاجوردی سرخی مائل ہوتا ہے اور بچھو کی دم کی طرح ٹیڑھا ہوتا ہے جڑ پتلی ہوتی ہے بیج گول ہوتا ہے سخت زمینوں میں اسکی پیدائش ہے (۲) چھوٹی قسم اسکی ساق زمین سے ایک بالشت بلند ہوکر ڈالیاں زمین میں بچھ جاتی ہیں پتے اسکے چھوٹے اور گولائی مائل ہوتے ہیں اسکا بیج بھی گول ہوتا ہے یہ قسم پانی کے قریب اور ایسی نمناک زمینوں میں ہوتی ہے جہاں سے پانی خشک ہوگیا ہو جنگلی قسم بہتر ہے - استعمال میں اسکے پتے اور ساق اور بیج ہیں جڑ میں کچھ زیادہ منفعت نہیں - کہتے ہیں کہ یہ پھول ہوتی ہے اسکا عصارہ بھی حاصل کرتے ہیں اسطرح کہ اسکے پھولوں کو کچلکر نچوڑ لیتے ہیں اور دھوتے ہیں یہانتک کہ رطوبت صاف ہوجاتی ہے کبھی اس کے عصارے کو گوندھ کے ساتھ پیستے اور لاجورد کی طرح ہوجاتا ہے اسکو لاجورد دیہی کہتے ہیں

طبیعت دوسرے درجے میں گرم وخشک ہے بعض نے تیسرے درجے میں گرم وخشک لکھا ہے مگر گرمی خشکی سے زیادہ ہے -

خواص وفوائد - اسکے بیجوں کو پیسکر مسوں پر اور سفید داد پر اور رانوں زخموں پر جنمیں بدگوشت پیدا ہوگیا ہو اور خراب پھنسیوں پر ضماد کرتے ہیں خاصکر شہد کے ساتھ تو انکو دور کردیتے ہیں سرکہ اور نمک کے ساتھ بھی مسوں کو نافع ہیں بچوں کے داغوں کے پردوں میں ورم آجاوے تو تخمیں بھی نافع ہیں اسکے پتے دودھ میں پیسکر لیپ کرنے سے پٹھے کے التوا اور نقرس کو نفع ہوتا ہے فالج اور تشنج اور خدر کو اسکا لیپ مفید ہے چھوٹی قسم کا لیپ دردوں کو مفید ہے اسکی چار پانچ شاخیں پتوں اور بیجوں سمیت پانی میں جوش دیکر شکر ملاکر پینے سے بلغم وصفرا دستوں کی راہ نکل جاتے ہیں چھوٹی قسم کے بیج پینے سے کدو دانے اور کیچوے پیٹ کے مرجاتے ہیں بڑی قسم کے بیج سات ماشہ پینے سے سنگ گردہ اور مثانہ ٹوٹ کر نکل جاتے ہیں اور انکو پیسکر حمول کرنے سے حیض کا خون جاری ہوجاتا ہے اور بچہ نکل پڑتا ہے جو بچھیا کے دورے سے ایک گھڑی پیشتر چار بیج نگل جائیں تو دورہ بند ہوجاوے اور تجاری میں تین بیج نگلنا کافی ہے شراب کے ساتھ پلانے سے بچھو اور رتیلا کے زہروں کو نفع ہوتا ہے بلکہ بڑی قسم کے پتے یا جڑ یا بیج پاس رکھنے سے بھی اسکے زہروں کا اثر معلوم نہیں ہوتا اور درد جاتا رہتا ہے مضر انکی مصلح شہد -

مقدار خوراک - ۹ ماشہ تک -

صحناۃ (ع)

بفتح صاد مہملہ و فتح نون وسکون الف وتاے فوقانی موقوف بعض نے تاے آخر کی جگہ ہمزہ لکھی ہے بعض آخر میں نہ تاے فوقانی لکھتے ہیں نہ ہمزہ صرف الف لکھتے اور صاد مہملہ کو کسرہ دیتے ہیں -

صفات وشناخت - (۱) منتخب اللغات میں لکھا ہے کہ ایک قسم کا سالن ہے جسے فارسی میں ماہیابہ کہتے ہیں

Hakeem Shoukat Ali

اور مچھلی سے تیار کرتے ہین ملک مصر مین اس طرح بناتے ہین کہ فربہ مچھلی کے ٹکڑے کرکے تین روز تک بغیر نمک کے رہنے دیتے ہین بعد اسکے نمک لگا کر ایک برتن مین بھر کر دھوپ مین رکھ دیتے ہین اور لکڑی سے چلاتے رہتے ہین یہانتک کہ نمک اور مچھلی مل جاتے ہین پھر ہڈیان گوشت سے جدا کرکے کھاتے ہین (۲) بعض کہتے ہین کہ صحناۃ مچھلی ہے کہ ملک عراق مین پیسکر نمک لگا کر تیار کرتے ہین اسی قبیل سے وہ مچھلی ہے جو مصر و شام مین تیار ہوتی ہے اور ملوحیہ کہلاتی ہے (۳) بعض کہتے ہین کہ ملک شام اور مصر مین صحناۃ اسے کہتے ہین کہ چھوٹی چھوٹی مچھلیون کو نمک اور پانی مین ڈالکر دھوپ مین رکھ دیتے ہین اور اسمین گرم مصالحے کی چیزین اور سماق اور کاغذی لیمو بقدر ضرورت ملاتے ہین اور بطور سالن کے کھاتے ہین (۴) مولف انجمن آرائے ناصری نے کہا ہے کہ گرم سیرات فارس خاصکر لارستان مین اسطرح بناتے ہین کہ ایک خاص طرح کی چھوٹی چھوٹی مچھلیون کو جو ماہی اشنہ کہلاتی ہین خوشبودار دواؤن کے ساتھ دھوپ مین رکھتے ہین جب جوش آجاتا ہے تو برتن کو لیکر منھ کھولکر کھاتے ہین اسمین بجد عفونت ہوتی ہے - اور وہ بہتر ہے جو اشیاے ذیل سے تیار کیا جاے - سماق - سوکھا دھنیا - کردیا - کاغذی لیمو کا رس - سرکہ - نمک اخروٹ کا مغز - اور بادام کا مغز -

طبیعت - دوسرے درجے کے اول مین گرم وخشک ہے بعض کہتے ہین کہ گرم پہلے درجے مین اور خشک دوسرے درجے مین ہے -

خواص وفوائد - خشکی پیدا کرتی ہے رطوبات کو جذب کرلیتی ہے بلغمی اور سردی کے امراض کو نافع ہے وبا کا نقصان دفع کرتی ہے اسلیے کہ رطوبات فضلیہ کو سکھاتی ہے معدے کو قوت دیتی ہے اور اسکی جلا کرتی ہے اور اسکی رطوبات کو خشک کرتی ہے اسکو ہمیشہ کھانے سے منھ کی اور بغل کی بدبو جاتی رہتی ہے بلکہ خوشبو پیدا ہوتی ہے ہاضمہ کو کاٹتی ہے بھوک پیدا کرتی ہے کبھی کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ اس سے دل کو تفریح حاصل ہوتی ہے اگر اسکو کھاکر قے کی جاے تو [illegible] وجع الورک کو نفع پہونچے جسکا سبب بلغم ہو جہان بچھو کاٹ کھاے اُس مقام پر اسکو لگادین اور تین روز تک کھائین بھی ایک چھوٹی سی مچھلی ہے اُسکو صیکا بفتح صاد مہملہ و فتح میم وسکون یاے تحتانی کہتے ہین اس سے جو صحناۃ تیار کرتے ہین اُس کے کھانے سے معدے کی جلا اور تنقیہ ہوتا ہے رطوبت فاسد نکل جاتی ہے اور جو اُس مچھلی سے تیار کرتے ہین جسے ربیثا بفتح را مہملہ وکسر باے موحدہ وسکون یاے تحتانی وفتح ثاے مثلثہ وسکون الف کہتے ہین اُس سے بھی معدے کا تنقیہ ہوتا ہے بھوک بڑھتی ہے باہ طاقت بڑھاتی ہے مضر اس سے اخلاط خراب ہوجاتے ہین گرم اور سوداوی مزاج والون کو بہت مضر ہے اس سے سوداوی اور جلا ہوا خون پیدا ہوتا ہے اور زیادہ کھاتے رہنے سے تر وخشک کھجلی پیدا ہوتی ہے اور درد پیدا ہوجاتے ہین - خشکی بڑھ جاتی ہے کثرت سے پیاس پیدا ہوجاتی ہے اور سر پر درد ہونے لگتا ہے خاصکر جنکا مزاج گرم ہوتا ہے اُنکے ضرور دردسر کا عارضہ پیدا ہوجاتا ہے مصلح سرکہ کھٹائی - کاسنی کے پتون کا رس - کھیرا اور کاہو کھانا اور سرد روغنون کا سعوط کرنا یہ گرم مزاج والون کے لیے اصلاح کی صورت ہے اور سرد مزاج والون کو اصلاح صعتر روغن زیتون اور

اورا

Hakeem Shoukat Ali

اخروٹ کی مینگ سے کرنی چاہیئے اور ادرک کا مربا کھانا چاہیئے سوداوی مزاج والون کے لیے اصلاح شیرینی سے ہوتی ہے۔ اسی لیے کہا گیا ہے کہ سماق ایک طرح سے مفید ہے اور دوسری طرح سے مضر ہے بہرصورت اسکو بغیر اصلاح کے نہ کھانا چاہیئے اور اسکے ساتھ گھی اور روغن زیادہ کھانا چاہیئے عناب بھی اسکا بڑا مصلح ہے
بدل ریوبیان اور طرثوث۔

صریمۃ الجدی (ع)

بفتح صاد مہملہ و کسر راے مہملہ و سکون یاے تحتانی و فتح میم و ضم تاے فوقانی و سکون الف و لام و فتح جیم تازی و سکون دال مہملہ و یاے تحتانی موقوف

صفات و شناخت - ایک روئیدگی ہے کہ شاخین اسکی موٹی اور گرہ دار ہوتی ہین اور اپنے پڑوس کی چیزون پر لپیٹ جاتی ہے پتے لبلاب کبیر کے پتون کی طرح ہوتے ہین مگر اسکے پتون سے ذرا چھوٹے ہوتے ہین پھول سفید ہوتا ہے اور اسمین خوشبو آتی ہے پھل بھی لبلاب کے پھل کی طرح ہوتا ہے اور اسمین چیپ اور تھوڑی سی چرپراہٹ ہوتی ہے یہ روئیدگی سخت اور پہاڑی زمینون مین اُگتی ہے

طبیعت - گرم دوسرے درجے کے آخر مین اور بعض نے پہلے درجے کے اول مین گرم کہا ہے اور دوسرے درجے کے درمیان مین خشک بتایا ہے۔

خواص و فوائد - پھول اسکا دماغ کو بڑا نفع پہونچاتا ہے دماغ کو قوت دیتا ہے نشاط پیدا کرتا ہے باہ کو حرکت دیتا ہے اسکا دھوان پینے سے ربو کو کہ ایک قسم کا دمہ ہے آرام ہوتا ہے اسکے کھانے سے سانس کی تنگی مٹتی ہے اسکے بیجون کے کھانے سے سُدّے دور ہوتے ہین پیشاب کا ادرار ہوتا ہے اور باوجود اسکے پاخانہ کھلکر ہوتا ہے اسکے کھانے سے حاملہ عورت کے رحم سے آنول نکل جاتی ہے اور رحم سے فضلات چھنٹ جاتے ہین تلی کا ورم تحلیل کرتی ہے باہ کو قوت دیتی ہے زہرون کو دفع کرتی ہے **مضر** گردہ **مصلح** عناب

مقدار خوراک - ۵ ماشہ تک۔

صعتر (ع)

صاد مہملہ مفتوح و سکون عین مہملہ و فتح تاے فوقانی و سکون راے مہملہ اور صاد مہملہ کے ضمے سے بھی آیا ہے ساترہ ہے جیسا کہ مفردات ناصری مین ہے بعض نے ہندی ساتھر اور ساتھل لکھی ہے۔

صفات و شناخت - ایک گھاس کے پتے ہین اسکی بہت قسمین ہین بستانی جنگلی۔ الدی کوہی بستانی کا پتا گول جنگلی کا پتا طولانی اور چھوٹا اور بعض نہایت نازک پہاڑی کا پتا چوڑا اور گول جسکے پتے سیاہ ہوتے ہین اسے صعتر فارسی کہتے ہین اور سفید رنگ جوزی کرکے مشہور ہے۔ سب قسمون کا مزہ تیز۔ اور خوشبودار۔ اور پھول سب کا نیلا۔ خراسان اور ہندوستان مین اسکی پیدائش ہے خراسانی قوی ہے گول پتونکے بہ نسبت لمبے پتے عمدہ ہوتے ہین۔

طبیعت - دوسرے درجے کے آخر مین بعض کہتے ہین کہ تیسرے درجے کے اول مین گرم و خشک ہے بعض نے معتدل بتایا ہے اور جنگلی زیادہ گرم و خشک ہے اور بعض کہتے ہین کہ گرمی و خشکی پہاڑی مین

Hakeem Shoukat Ali

سب سے زیادہ ہے اسکے مزے مین جو تیزی اور چرپراہٹ ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ بہت گرم وخشک ہو۔

خواص وفوائد۔ بوجہ قوت حرارت کے ریاح کو تحلیل کرتا اور بکھیر دیتا ہے۔ لطافت پیدا کرتا ہے مادے کو قطع کرتا ہے اور خشکی پیدا کرتا ہے پھیپھڑے، معدہ، جگر اور آنتون سے رطوبت اور بلغم کو نکالتا ہے اسمین قوت تریاقیہ ہے یہ خون غلیظ کو بالخاصیت پتلا اور صاف کرتا ہے مسہل لینے سے چند روز قبل اسکو جوش دیکر صاف کرکے کھانڈ یا سکنجبین ملاکر کچھ دنون پی لینے سے مادے کا نضج خوب ہو جاتا ہے اور خلط آسانی کے ساتھ دستون کے ذریعہ سے نکل جاتا ہے اگر انجیر خشک کے ساتھ کھاوین تو پسینے کا ادرار کرے اور بدن کا رنگ درست کردے اسکو جو کے آٹے کے ساتھ بلغمی ورمون پر لگانے سے تحلیل ہو جاتے ہین اسکو دودھ کے ساتھ کھانے سے بدن فربہ ہوتا ہے اسکو پانی مین پیسکر آگ پر پکاکر حمام مین جاکر بدن پر ملا جاے تو خشک کھجلی اور یرقان کو فائدہ دے۔ سوا دو ماشہ کی مقدار مین بچون کی مرگی کو مفید ہے اسکے کھانے سے دماغ کی طرف انجرون کا چڑھنا رک جاتا ہے اگر سونے کے وقت صعتر اور انجیر اور گلقند کو سرد پانی کے ساتھ کھایا جاے تو آنکھ کی طرف نزلے کا پانی نہ آوے اگر اسکو بقولات کے ساتھ کھایا جاے تو انکو اُنسے مضرت نہ پہونچے اس سے آنکھون کی تاریکی اور جالے کو نفع ہوتا ہے اسکا رس بجوز کر آنکھون مین لگانے سے جالا کٹ جاتا ہے اور رتوندے کو آرام ہو جاتا ہے اسکے رس کو کان مین ٹپکانے سے اونچا سننے کو نفع ہوتا ہے دودھ مین پیسکر کان مین ٹپکانے سے درد رک جاتا ہے۔ اسکو چابنے سے دانتون کا تری کا ریح درد موقوف ہوتا ہے مسوڑھے مضبوط ہو جاتے ہین زبان کے کنارے ٹھین یا کوون مین ورم آجاے یا منہ آجاے تو اسکے جوشاندے سے غرارے کرین اسکو شہد مین ملاکر چاٹنے سے کوون کا ورم اور پھیپھڑے کا ورم اور تری کی کھانسی جاتی رہتی ہے۔ انجیر کو بھگوکر اسکے خیساندے کے ساتھ کھانے سے کھانسی اور دمہ مٹ جاتا ہے سینے اور پھیپھڑے کی رطوبت خشک کرتا ہے اسکے کھانے سے دل کا درد دفع ہوتا ہے معدہ سرد کو نفع پہونچاتا ہے اور قوت ہاضمہ بڑھاتا ہے اور معدے کے ریاحی اور سردی کے درد کو تسکین دیتا ہے متلی کو روکتا ہے کھانے کو معدے مین زیادہ ٹھہرنے نہین دیتا اور بدہضمی مٹاتا ہے اسکے پتے ہرے ساگون مین ڈالکر پکانے سے انکا ضرر موقوف ہو جاتا ہے اور ثقل انسے واقع نہین ہوتا غلیظ گوشتون کے ساتھ اسکو سرکے کے ساتھ کھایا جاتا ہے تو انکو لطیف کر دیتا ہے اور فضول کو تحلیل کر دیتا ہے اور انکو جلد ہضم ہونے کے قابل بنا دیتا ہے مگر جبکہ کھانسی ہو تو سرکے کے ساتھ نہ کھائین۔ کھچڑا، حلیم سری پاے گاے یا اونٹ یا بھینس کا گوشت اور باقلا، مسور اور چنے وغیرہ کے ساتھ پکاکر اسکو کھانے سے جلد ہضم ہو جاتے ہین اور انکی ریاح تحلیل ہو جاتی ہین اور انمین لذت ولطافت پیدا ہو جاتی ہے تلی کے لیے نافع ہے جسے تاپ تلی کا عارضہ ہو اسے کھلانا چاہیے جگر سرد کو بھی مفید ہے اسکی رطوبت کو مٹاتا ہے معدے اور آنتون کو مضبوط کرتا ہے بلغمی اور صفراوی خلط کو نکالدیتا ہے مدر حیض بھی ہے اسکے ۹ ماشہ بھول سرکہ اور نمک کے ساتھ کھانے سے سودا اور بلغم دستون کی راہ نکل جاتے ہین اور پیشاب کثرت سے آتا ہے خون حیض بھی جاری ہو جاتا ہے مگر اس مرض مین افیتمون سے کمزور ہے اور حاشا سے قوی ہے

Hakeem Shoukat Ali

۱۱ ماشہ صعتر دست آور دواؤں میں ملا لینے سے اُنکے پینے سے قے نہیں ہوتی قولنج ثفلی اور بلغمی کو نافع ہے سادہ دوا کی تیزی سے پیٹ میں مروڑ ہو جائے تو اُسے دور کرتا ہے۔ اسکو غذا کے ساتھ کھانے سے وہ معدے میں کھٹی نہیں پڑتی اس سے معدے کے کدو دانے وغیرہ کیڑے نکل جاتے ہیں اسکو گھر میں بچھا دینے اور اسکی دھونی کرنے سے حشرات الارض بھاگ جاتے ہیں اسکے بیج پتوں سے قوی ہیں انسے پیٹ کے کیڑے نکل جاتے ہیں اس کام کے لیے انکو جوش کرکے شہد ملا کر پینا چاہیے یہ بیج سدے دفع کرتے ہیں یرقان کو مٹاتے ہیں باہ کو حرکت میں لاتے ہیں انکو کھانے سے بھوک بڑھتی ہے پیٹ کی سردی مٹاتے ہیں انکو آٹے میں ملا کر روٹی پکا کر کھانے سے ماکولات کا ضرر دفع ہوتا ہے اور اس کام کے لیے یہ دوسرے تمام بیجوں سے زیادہ مناسب ہیں مثانے اور رحم کے دردوں کو صعتر دفع کرتا ہے اسکو کرفس کے بیج شاندے کے ساتھ کھانے سے پتھری نکل جاتی ہے اور پیشاب کی رکاوٹ مٹ جاتی ہے اسکے لیپ اورام سخت اور عرق النسا اور وجع الورک کو فائدہ پہونچاتا ہے روغن زیتون اور زیرے کے ساتھ پیس کر بچوں کی ناف پر لگانے سے اُسکا پھول جانا مٹ جاتا ہے بچھو یا کوئی دوسرا زہریلا کیڑا کاٹ کھائے تو ۱۰ ماشہ کو پیسکر شہد میں ملا کر چاٹ لیں شوکران اور افیون کی مضرت کو مٹاتا ہے اسکے پھولوں کا گلقند کھانڈ یا شہد میں بنا کر ۱۰ ماشہ کھانے سے زہر دفع ہوتے ہیں اور سترا امراض مٹتے ہیں اسکے پھولوں کا روغن تمام سردی کے امراض جیسے فالج لقوہ رعشہ استرخا کمر کے درد وجع مفاصل اور قولنج اور تشنج اور معدے کے امراض کو نافع ہے سینے اور پھیپھڑے میں گرمی اور قوت پیدا کرتا ہے اسکا شربت حاشا کے شربت کی قوت میں ہوا ابن زہر کہتا ہے کہ اگر کوئی یہ چاہے کہ اُسکی گائے بہت سا دودھ دیوے تو اُسے چاہیے کہ وہ صعتر کا پودا ہرا اکھیڑ کر اُسمیں سے ایک مٹھی لے کر شراب کے ساتھ برتن میں ڈالکر مٹی سے منھ بند کر کے ۲۰ دن تک رکھا رہنے دے پھر اسکو کھولکر اسمیں سے گائے کو پلائے تو دودھ بڑھ جائے اسی طرح اسکو پینے سے عورت کا دودھ بھی بڑھ جائے گا جنگلی صعتر شراب کے ساتھ پینے سے حشرات الارض کا زہر اتر جاتا ہے مضر گرم

مصلح۔ سرکہ **بدل**۔ پودینہ۔

مقدار خوراک۔ دوسری دواؤں کے ساتھ ۱ ماشہ تنہا سفوف کرکے ۱۰ ماشہ تک کے ساتھ ۱۰ ماشہ اور بعض نے ۲۲ ماشہ تک تجویز کیا ہے۔

صفرا (ع)

بفتح صاد مہملہ وسکون ف

صفات و شناخت۔ ابو العباس کہتا ہے کہ ایک روئیدگی ہے جو ریت کی زمین میں اُگتی ہے پتے اسکے پتلے اور کبوتر کے پاؤں کی طرح ہوتے ہیں اور شاخیں پتلی ہوتی ہیں اور ان پر رواں ہوتا ہے پھول زرد اور نرم ہوتا ہے مزہ پھیکا اور تھوڑا سا کڑوا ہوتا ہے بعض کہتے ہیں کہ پتے سوئے کے پتوں کی طرح ہوتے ہیں۔

Hakeem Shoukat Ali

فوائد۔ اسکے پینے سے استسقا کو نفع ہوتا ہے۔

صفصاف (ع)

بفتح اول وسکون فا و فتح صاد مہملہ وسکون الف اور دوسرا حرف فا موقوف ہے۔

صفات۔ بید کی ایک قسم ہے جسے بید سفید کہتے ہین گیلانی کہتا ہے کہ بید سادہ کی ایک قسم ہے مگر اسکی لکڑی بید سادہ کی لکڑی سے سخت اور موٹی ہوتی ہے اور درخت کا تنہ لمبا ہوتا ہے شاخین اور پتے سب بید سادہ کی طرح ہوتے ہین اس درخت کی چھال جا بجا پھٹی ہوتی ہے اور بہت سفید نہین ہے اسکے مزے مین کچھ بکسا پن ہے۔

طبیعت۔ پھول دوسرے درجے مین سرد وخشک ہے۔

خواص وفوائد۔ بغیر اذیت کے خشکی پیدا کرتا ہے۔ اسکے پھول اُن مرہمون مین ملائے جاتے ہین جو خشکی پیدا کرنے والے ہین اگر تازہ زخم پر اسکے پتے لگائے جائین تو بھر جاے اسکی چھال تین دن تک روزانہ ۴ ماشہ پینے سے عرق النسا کو نفع ہوتا ہے اسکے پتون کا رس کان مین ٹپکانا درد کو نافع ہے اسکے پتون کا رس شہد کے ساتھ آنکھ مین لگانے سے بینائی مین قوت آتی ہے اسکا گوند سونف کے ساتھ آنکھ مین لگانے سے آنکھ کی دھندھلاہٹ جاتی رہتی ہے اسکا گوند کھانے سے قطرہ قطرہ پیشاب آنے کا مرض موقوف ہوتا ہے اسکا گوند پاکی کے بعد عورت کھاے تو بانجھ ہو جاے۔

صمغ البلاط (ع)

بفتح صاد مہملہ وسکون میم وضم غین نقطہ دار والف ولام ساکن وفتح باے موحدہ و فتح لام وسکون الف وطاے حطی موقوف عربی مین لزاق الحجر اور لزاق الرخام بھی کہتے ہین

صفات وشناخت۔ اسکی ماہیت مین اختلاف ہے (۱) دیسقوریدوس کہتا ہے کہ ایک چیز ہے کہ سنگ مرمر اور ایک دوسری قسم کے خاص پتھر کو بھیگر سریس کے ساتھ تیار کرتے ہین (۲) مولف منہاج کہتا ہے کہ اسکی دو قسمین ہین (الف) معدنی (ب) مصنوعی اس کو اس طرح بناتے ہین کہ مر (بول)۔ ایلوا۔ دم الاخوین۔ بطم کا گوند۔ (انزروت اور ببول کا گوند ایک ایک حصہ ہونگا کسیس ہر ایک آدھا حصہ لیکر ان سب ببول کے گوند کو پانی مین بھگو دیتے ہین اور دوسری چیزون کو باریک پیسکر گوند کے پانی مین گوندھکر چونے کی قلعی کی دیوار پر چپکا دیتے ہین یہانتک کہ سوکھ جاے پھر چھڑا لین جتنا زیادہ پرانا اور خشک ہو جاتا ہے بہتر ہے۔ (۳) بغدادی نے کہا ہے کہ اس کو اس طرح تیار کرتے ہین کہ مکان کے فرش کے پتھرون کا برادہ پگھلے ہوے سریس مین ڈالکر چند روز تک رگڑتے ہین پھر سکھا لیتے ہین (۴) مولف تحفۃ المومنین نے لکھا ہے کہ بھٹیون کے فرش کے برادے کو حل شدہ سریس کے ساتھ خوب حل کرتے اور پکاتے ہین پھر اس سے مکان کے

Hakeem Shoukat Ali

فرش کے پتھرون کو جوڑتے ہین اور مکان کی دیوارون پر اسکو مضبوطی کے لیے لیستے ہین گویا یہ اسٹمنٹ کا قائم مقام ہے ؏

تنبیہ ۔ بلاط اُن پتھرون اور اینٹون کا نام ہے جو مکان کے فرش مین بچھائے گئے ہون ۔

فوائد ۔ اسکو پیسکر تازہ زخم پر برکنے سے خون بند ہوجاتا ہے اور زخم بھرجاتا ہے اور پیپ نہین پڑنے پاتی اور خراب زخمون کو نافع ہے ۔ صاحب منہاج نے جو ترکیب لکھی ہے وہ بہق کے دور کرنے کے لیے مجرب ہے اس سے پروالون کے چپکانے کا بھی عمدہ فائدہ حاصل ہوتا ہے ۔

صندل سفید (ف)

بفتح صاد مہملہ وسکون نون و فتح دال مہملہ سنسکرت وغیرہ مین عموماً چندن کے نام سے پکارا جاتا ہے ہندی مین سفید چندن اور اُجلا چندن بھی کہتے ہین صندل ابیض یہی ہے ۔

صفات وشناخت ۔ اسکے درخت میسور کوئمبٹور سلیم سے دکھن مدھورا تک اور اُتر مین کولھاپور تک بمبئی احاطہ پونا گجرات راجپوتانہ ممالک متوسطہ اور ہندوستان کے اُتر کے حصے مین کسی جگہ بوے جاتے ہین سنگلاخ زمین مین اسکے درخت اچھے ہوتے ہین اسکا درخت چھوٹا ہوتا ہے اسکی اُنچائی ۴۰ فٹ تک ہوتی ہے یہ بارہ مہینے ہرا بھرا رہتا ہے یعنی بسنت کے موسم مین پتے نہین جھڑتے ہین اسکے تنے کی گولائی تین فٹ کی ہوتی ہے ڈالیان پتلی اور لٹکتی ہوئی ہوتی ہین اسکے پتے ہلکے ہوتے ہین اور ایک دوسرے کے آمنے سامنے لگتے ہین اسکے پھول کچھ بھورے گہرے بینجنی یا لال رنگ کے بغیر بو والے ہوتے ہین پھل خوشون مین اور کالے رنگ کے لگتے ہین ان مین ایک بیج نکلتا ہے زمین مین سے رس اوپر چڑھانے والی اسکے تنے کے حصے کی لکڑی سفید رنگ کی اور بغیر بو والی ہوتی ہے بیچ کے حصے کی لکڑی کچھ پیلی بھورے رنگ کی اور بہت خوشبودار ہوتی ہے قوت اسکی تیس برس تک رہتی ہے بہتر وہ لکڑی ہو کہ نہایت خوشبودار کم ریشہ اور سخت اور صاف اور چرب ہو صندل مین جو چیز رہے اسمین کہتے ہین کہ مورچہ اور کیڑا نہین لگتا اسلیے ہتھیار وغیرہ چیزون کے رکھنے کے لیے جسمین زنگ یا کیڑا لگنے کا خوف ہو امیر لوگ صندل کے صندوق بنواتے ہین سب سے اعلےٰ صندل اُن درختون مین اُس مقام کا ہے جو زمین کے نیچے اور جڑ کے ریشون سے اوپر رہتا ہے اور جسکا رنگ خوب گہرا ہوتا ہے صندل کاٹ کر مہینہ دو مہینہ تک مٹی مین داب رکھتے ہین حکمت اسمین یہ ہے کہ اوپر کا حصہ جہانتک ناکارہ ہوتا ہے بالکل دیمک کھالیتی ہے اور خوشبودار حصہ باقی رہجاتا ہے صندل کے بیجون سے گاڑھا اور چپیدار تیل نکالا جاتا ہے یہ جلانے کے کام مین آتا ہے چندن کی لکڑی سے جو تیل نکالا جاتا ہے وہ صاف اور پیلے رنگ کا ہوتا ہے اسکی جڑ مین سے بھی بہت اچھا تیل نکلتا ہے ۔

طبیعت ۔ سرد تیسرے درجے مین خشک دوسرے درجے مین اس مین جز وگرم نہین ہے ۔

خواص وفوائد ۔ فرحت بخشتا ہے گرم مزاج والے کے دل اور معدہ کو قوت دیتا ہے مواد مین نفث بند کرتا ہے قابض ہے گرم ورمون کو تحلیل کرتا ہے خون کو صاف کرتا ہے سینے کی سوزش کو دور کرتا ہے

Hakeem Shoukat Ali

پیاس کو بجھاتا ہے گھسکر اسکا لیپ کرنا گرمی کے دردسر کو نافع ہے بخار گرم اور نزلہ گرم کو دفع کرتا ہے خفقان اور سوزش معدہ اور صفراوی دستون کو مٹاتا ہے اسکا سونگھنا ہوا ے وبائی کی مضرت کو دفع کرتا ہے داخل سے استعمال کرنے سے تبرید زیادہ کرتا ہے اسمین یہ خاصیت ہے کہ اسکے لیپ سے حرارت بڑھتی ہے اور شدت سے کھجلی ہوتی ہے وجہ یہ ہے کہ مسامات کو بند کرتا ہے جس سے مادہ اندر کی طرف رجوع کرتا ہے اسلیے سرکہ اور کسی گرم روغن مین ملاکر لگائین گلاب مین پیسکر سینے پر لگانے سے پیاس بجھ جاتی ہے خفقان گرم مین ہرے دھنیے کے پتون کے پانی مین پیسکر دل پر لیپ کرین۔

وید کہتے ہین کہ صندل کی لکڑی کڑوی ٹھنڈی اور خشک ہے صندل مقوی اور دافع زہر اور قابض اور دل کو قوت پہونچانے والا ہے یہ دل و دماغ اور معدہ کا بچاؤ کرنے والا ہے دل کے امراض کو دفع کرتا ہے فساد بلغم و صفرا و خون کو دفع کرتا ہے سینے کی جلن بجھاتا ہے چہرے کی رنگت کو رونق دیتا ہے پیٹ کے کیڑے مار ڈالتا ہے بھوک بڑھاتا ہے خوشی و فرحت لاتا ہے پھنسیں کے عارضے کو نافع ہے بدن کو صاف اور سبک کرتا ہے پیشاب کے امراض کو دفع کرتا ہے قوت جماع بڑھاتا ہے مگر یہ قول یونانیون کے خلاف ہے کیونکہ انکا تجربہ یہ ہے کہ صندل سفید قاطع باہ ہے شہوت باہ کو بہت نقصان پہونچاتا ہے وید کہتے ہین تپ بخار پیاس اور بدن کی گرمی کو مٹاتا ہے اسکا لیپ کرنے سے بہاے اور پرچڑھنے والی پانی والی صفراوی سوجن کھجلی اور پھوڑے پھنسیان دفع ہوتی ہین اسکو پانی کے ساتھ گھس کے گاڑھا لیپ کرنے سے سوزش والی سوجن دفع ہوتی ہے بخار کی تیز گرمی سے پیدا ہوئی گھبراہٹ مٹانے کے لیے کنپٹیون پر صندل کا لیپ کرتے ہین جلد بدن کے جن امراض مین گرمی اور کھجلی ہووے اُنپر اسکا لیپ کرنا چاہیے اسکے استعمال سے پسینہ آتا ہے صفراوی بخار مین اسکے استعمال سے تسکین رہتی ہے جلد بدن کے اوپر کے چھالے مٹانے کے لیے صندل کے تیل مین لیمو کا رس اور کافور ملاکے لیپ کرنا چاہیے صندل کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کرکے اُنکو تھوڑی سی سجی کے ساتھ پانی مین اتنی دیر تک اوٹنا نا چاہیے کہ جبتک وہ نرم پڑجاوین بعد اسکے اُنکو اس پانی مین سے نکالکر کھانڈ کی چاشنی مین ڈال کے مُربا بنا لینا چاہیے اس مربے سے گرمی اور پیاس وغیرہ مرض دفع ہوتے ہین ناریل کے پانی مین صندل سفید کا برادہ ملاکر پلانے سے قئے تشنگی مٹتی ہے گرمی کے موسم مین نہاکر بدن پر صندل کا لیپ کرنے سے گرمی کی چھپاکی ہوجاتی ہے اور بہت پسینہ آنا بند ہوجاتا ہے گاے کے دودھ کے ساتھ صندل سفید کا سفوف پھانکنے سے سوزاک دفع ہوتا ہے جہان سیتل مرچ وغیرہ چیزون سے سوزاک نہین جاتا وہان صندل کا تیل دس سے تیس تک بوندین گاے کے دودھ مین ڈال کے دن مین دو تین بار پلانا چاہیے دودھ کی لسی کے ساتھ بھی اسکے تیل کی تیس سے چالیس تک بوندین پلانے سے پرانا سوزاک دفع ہوجاتا ہے۔

پیشانی یا کنپٹی پر صندل کا تیل لگانے سے صفراوی دردسر دفع ہوتا ہے کھانڈ مین اسکی تیس بوندین ڈال کے دن مین دو تین بار پھنکی دینے سے سوزاک دفع ہوتا ہے صندل کو گھس کے کنپٹیون پر لیپ کرنے سے صفراوی دردسر مٹتا ہے صفراوی دستون کو روکنے کے لیے اسکا استعمال کرتے ہین اسکو اور کھیرے ککڑی

Hakeem Shoukat Ali

کو سنگھانے سے صفراوی دردسر کو تسکین ہوتی ہے اسی طرح اسکو کافور کے ساتھ عرق گلاب مین پیسکر سنگھانے سے صفراوی دردسر کو فائدہ ہوتا ہے صندل سفید اور دھنئے کے پتے سنگھانے سے چھینکین بند ہوتی ہین صندل سفید کو شہد یا مصری اور چانولون کے دھوون کے ساتھ نوش کرنے سے صفراوی دست بند ہوتے ہین اسکا ایک تولہ سفوف آنولون کے رس اور شہد کے ساتھ کھانے سے قے رک جاتی ہے۔ **مضر**۔ قاطع باہ ہے آواز اور سینے کو نقصان پہونچاتا ہے **مصلح** شہد اور مصری **بدل** نصف وزن کافور اور بعض چھیل چھبیلا بھی کہتے ہین اور بعض کہتے ہین کہ سفید کا بدل سرخ ہے۔

قدر خوراک ۱ ماشہ سے ۴ ماشہ تک۔

صندل سُرخ (ف)

صندل احمر (ع) رکت چندن (مرہٹی و بنگالی) لال چندن (مارواڑی و ہندی) رتانجلی (گجراتی)

صفات و شناخت۔ لال صندل کے درخت کڑپا اٹرہ ارکاٹ اور کرنول کے دکھنی حصے مین اکثر ملتے ہین مگر اب مدراس بمبئی اور بنگال حاطے مین بھی بوئے جاتے ہین اسکا درخت چھوٹا ہوتا ہے یہ خشک اور اکثر پتھریلی زمینون گرم اور خشک ملکون مین ہوتا ہے اسکی لکڑی مین سے لال رنگ نکالا جاتا ہے درخت اسکا مثل درخت صندل سفید کے ہوتا ہے مگر لکڑی اسکی سرخ رنگ ہوتی ہے بہتر وہ ہے کہ سرخ تیرہ رنگ صاف کم ریشہ ہو۔

طبیعت۔ سرد دوسرے درجے مین خشک تیسرے درجے مین۔

خواص و فوائد۔ سب افعال مذکورہ مین تفریح وغیرہ کے شرباً سفید سے کم و ضعیف ہے اور طلاءً اُس سے قوی ہے اسکا لیپ دردسر گرم کے لیے مفید ہے اسکو روغن گل کے ساتھ لگانے سے پسینا آنا رک جاتا ہے قرشی نے شرح قانون مین لکھا ہے کہ ہمارے زمانے مین ضمادات مین سرخ اور مشروبات مین سفید مستعمل ہے اس سبب سے کہ متفق علیہ یہ بات ہے کہ سرخ مین ایک جزو گرم بھی ہے جو سرد اجزا کو خارج سے داخل کی طرف نفوذ کراتا ہے اسلیئے اسکا فعل خارج مین سفید سے قوی ہے اور چونکہ سفید مین جزو گرم نہین ہے پس وہ داخل مین سرخ سے زیادہ قوی ہے یہ بھی لیپ کرنے سے بالخاصہ حرارت بڑھاتا ہے اور رعشہ پیدا کردیتا ہے کیونکہ مسامات بند ہوکر مادہ اندر کی طرف رجوع کرتا ہے اسلیئے گرم روغن یا سرکے کے ساتھ ضماد کرین۔ مولف شفاء الاسقام نے لکھا ہے کہ اطبا سفید کو اسہال صفراوی مین اور سرخ کو اسہال دموی مین استعمال کرتے ہین اور دونون کو آپس مین ملا کر اسہال مختلط مین۔ اور اسکے تین بیج پینا بول الدم اور پیشاب کی سوزش اور اس مرض کے لیے کہ بجائے منی کے خون انزال ہوتا ہو مجرب ہین۔ صندل تپ و لرزہ کو بھی دفع کرتا ہے اسکے پینے سے زہر کا اثر دور ہوتا ہے زخم کو بھرتا ہے۔ ویدون کے نزدیک ہضم کے وقت شیرین اور تلخ ہے سرد و گران ہے بینائی کو قوت دیتا ہے منی پیدا کرتا ہے متلی کو بند کرتا ہے پیاس بجھاتا ہے خون اور صفرا اور زہر کے فساد کو دفع کرتا ہے تپ اور پھوڑے پھنسی کو نافع ہے قابض اور مقوی ہے اسکو تنہا بہت کم استعمال کرتے ہین اسکا لیپ

Hakeem Shoukat Ali

کرنے سے گرم ورم دفع ہوتا ہے پیشانی پر لیپ کرنے سے دردسر دفع ہوتا ہے کئی مرض دفع کرنے کے جو تیل بنائے جاتے ہین انکی دواؤن مین لال صندل داخل کیا جاتا ہے ۔خونی دستون مین اسکو کھلاتے ہین جبکہ دستون مین خون اور پیپ نکلتے ہون تب دیا جاتا ہے تلون کے تیل مین ملا کے نہانے کے پیچھے بدن پر ملنے سے خون صاف ہوجاتا ہے فساد خون اور جلد بدن کے امراض مٹانے کے لیے اسکو کھلاتے اور لگاتے ہین بخار کی گرمی کم کرنے کے لیے اسکو پانی مین گھس کے پلانا چاہیے پھنسیون پر اسکا لیپ کرنا چاہیے آنکھون کی بینائی کو قوت دینے کے لیے کنپٹیون اور آنکھ کے پپوٹون پر اسکا لیپ کرنا چاہیے پسینہ لانے کے لیے اسکو استعمال کیا جاتا ہے اسکو پانی مین گھسکر عضو تناسل وغیرہ کی کھال کے چھل جانے پر لیپ کرنا چاہیے پرانے آنو کے دستون مین سڑا ہوا مواد بند ہونے کے بعد اسکے پتون کا جوشاندہ پلانا چاہیے اسکو نمک لاہوری کے ساتھ عورت کے دودھ مین پیسکر سعوط کرانے سے ہچکی بند ہوجاتی ہے اسکے ساتھ کافور کو گھونٹ کر کئی دنون تک پینے سے نکسیر کا لہو رک جاتا ہے اور اسکے استعمال سے حیض کا خون بھی عادت سے زیادہ آنا موقوف ہوجاتا ہے **مضر** یہ بھی باہ اور آواز اور سینے کو مضر ہے **مصلح** شہد یا مصری **بدل** نصف وزن کافور اور سپاری اور بعض کے نزدیک اشنہ (چھیل چھبیلا) اور بعض کہتے ہین کہ سرخ کا بدل صندل سفید ہے۔

مقدار خوراک ۔ ۱/۲ ماشہ سے ۴ ماشہ تک۔

صن

صفات - ایک چھوٹی سی روئیدگی ہے اسکے پتے بھی چھوٹے ہوتے ہین ساق اسکی ایک بالشت کے قریب لمبی ہوتی ہے جسکے سر پر چھوٹی چھوٹی شاخین ہوتی ہین پھول زرد سُرخی مائل ہوتا ہے اسکی پتیان چھوٹی کر لمبی لمبی پھلیان جو سوئی کی برابر باریک ہوتی ہین ہر پھول کی جگہ تین تین عدد ظاہر ہوتی ہین جڑ اسکی پتلی ہوتی ہے مزہ اسکا تھوڑا سا تلخ ہوتا ہے۔

فوائد - ریاح کو تحلیل کرتی ہے۔

صن الوبر (ع)

بکسر صاد مہملہ و نون مضموم و سکون الف و لام و فتح واو و فتح بائے موحدہ و سکون رائے مہملہ کتب لغات سے باکو بھی سکون معلوم ہوتا ہے

صفات و شناخت - ایک دوا ہے جسکی حقیقت مین اختلاف ہے (۱) بعض کہتے ہین کہ ایک چھوٹا سا جانور ہے بلی کی طرح اور اُس سے کچھ چھوٹا ہوتا ہے عربی مین اُسکو و بر فارسی مین دنک اور ترکی مین سعور کہتے ہین اسکا یہ پیشاب ہے کہ وہ پہاڑون مین پھرتا ہے اور وہ غارون مین جمع ہوکر خشک ہوجاتا ہے یمن کے ملک سے مکے مین لاتے ہین ببول کے گوند کی طرح ٹکڑے ہوتے ہین رنگ مر مکی کا سا ہوتا ہے ٹکیان بناکر اُسے بیچتے ہین (۲) حکیم علوی خان کا گمان یہ ہے کہ یہ سلاجیت ہے (۳) بعض کہتے ہین کہ سلاحہ ہے جسمین سین مضموم یا مفتوح اور لام مفتوح اور الف ساکن و فتح

Hakeem Shoukat Ali

حاے معلہ وسکون ہا اور وہ پہاڑی بکرے کا موت ہے کہ اُس پہاڑ مین جسے سلاحہ کہتے ہین مستی کے وقت پتھرون پر پھرتا ہے اور وہ جم جاتا ہے لوگ اُسے کھرچ لیتے ہین (۴) زہراوی کہتا ہے کہ اہل یمن سال مین ایک بار اپنے اونٹون کو ایک خاص مقام مین چرانے کے لیے جمع کرتے ہین اور اُنکے پیشاب کو جماکر ٹکیان بناکر حج کے موسم مین لاکر بیچتے ہین اسکو بول الابل یعنی اونٹ کا پیشاب کہتے ہین لصاق الجراحات کے نام سے مشہور ہے (۵) مالیقی نے چوتھے قول کو رد کیا ہے (۶) بعض کہتے ہین کہ چمگادڑون کا موت ہے کہ غارون مین جم جاتا ہے (۷) بعض کہتے ہین کہ خاص حجاز کے پہاڑون مین ایک گھاس ہے اُسے پیسکر اونٹ کے پیشاب مین گوندھکر ٹکیان بناکر بیچتے ہین - بہرصورت ایک مجہول دوا ہے -

طبیعت - دوسرے یا تیسرے درجے مین گرم وخشک -

خواص وفوائد - ہرحیوان کے پھوڑون اور زخمون کو بھرنے کے لیے بے نظیر ہے اس سے زخمون کا خون بھی رک جاتا ہے اسکو رحم مین رکھنے سے عورت بانجھ ہوجاتی ہے عرب کے آدمی دمہ وغیرہ سرد امراض مین اسکو استعمال کرتے ہین اس سے وہ دست بند ہوتے ہین جنکا باعث رطوبت کی کثرت ہو -

مضر - اسکا لیپ بدن پر زیادہ رہنے سے زخم پڑ جاتا ہے - **مصلح** روغن گل -

صنوبر (ع)

بفتح صاد معلہ وفتح نون وسکون واو وفتح باے موحدہ وسکون راے معلہ - پائی نس سلوٹرش)

صفات وشناخت - ایک درخت ہے اسکی بہت سی قسمین ہین - چیڑ کو بھی صنوبر ہندی لکھتے ہین ثمر ہین یعنی گرجن جس سے قطران یعنی تارکول تیار کرتے ہین یہ بھی اسی کی ایک قسم ہے اور راتینج درخت صنوبر کا گوند ہے اور زفت اسکی رطوبت ہے بستانی اور جنگلی یا پہاڑی ہوتا ہے بستانی کا درخت چنار کے درخت کے برابر ہوتا ہے اور پھل شریفے کی طرح اور اسمین تخالے خانے ہوتے ہین سوکھ کر پھٹ جاتا ہے اسمین مغز نہین ہوتا اسلیئے کھانے کے کام کا نہین اور صنوبر کوہی یا صحرائی سرد پہاڑون مین پیدا ہوتا ہے اسکا پھل بھی کھانے کے کام کا نہین اسکا قطران گرجن کے قطران سے پتلا اور خراب ہوتا ہے کوہ ہمالیہ مین ہندوستان کے اندر بھی اسکے پیڑ کثرت سے ہین صنوبر کا درخت نر ومادہ ہوتا ہے اور نر بھی بستانی وجنگلی ہوتا ہے -

مادہ کا پیڑ بعض بڑا ہوتا ہے اور بعض چھوٹا بڑے درخت کو صنوبر کبار اور چھوٹے کو صنوبر صغار کہتے ہین اور اسکو تنوب بھی بولتے ہین جسمین تاے فوقانی کے بعد نون اُسکے بعد باے موحدہ اُسکے بعد واو ہے اور برہان نے غلطی کی ہے جو تنوب بفتح تاے فوقانی وضم نون وسکون واو اور باے موحدہ موقوف سے لکھا ہے اور یہ کہنا کہ یہ صنوبر کے مشابہ ہے اسلیئے صنوبر صغیر کہتے ہین مسامحت سے خالی نہین بلکہ خود صنوبر کی ایک قسم ہے اسکو یونانی مین توفا قاف اور واو اور فا اور الف سے کہتے ہین جسکے معنی بخور کے ہین اور صنوبر صغیر کو اسلیئے توفا کہتے ہین کہ اسمین خوشبو ہے - مطلق صنوبر سے نر کی قسم جنگلی مراد ہوتی ہے

Hakeem Shoukat Ali

جس کی لکڑی اتنی چرب ہوتی ہے کہ چراغ کی جگہ جل سکتی ہے کیلو اور کائل یہ دونوں بھی صنوبر کی قسم سے ہیں اور سوا سو ہاتھ سے بھی زیادہ اونچے ہوتے ہیں اور جنگلی چیڑ کا درخت بھی ایسا ہی ہوتا ہے اور یہ جو مشہور ہے کہ صنوبر چلغوزے کا درخت ہے غلط ہے کیونکہ چلغوزے میں مینگ ہوتی ہے اور کھایا جاتا ہے اور ہر قسم کے ثمر صنوبر میں مینگ نہیں ہوتی مگر باوجود اسکے یہی اصطلاح مقرر ہے کہ درخت صنوبر کبار کا پھل چلغوزہ ہے اور صنوبر صغار کا پھل قضم قریش کہلاتا ہے اور عامہ اہل شیراز اسکو فستق بولتے ہیں اور یہ خاص انکی اصطلاح ہی ورنہ فستق کہ معرب پستے کا وہ علیحدہ چیز ہے اور بعض کہتے ہیں کہ قضم قریش صنوبر کبار کا پھل ہے مگر مشہور قول اول ہے برہان قاطع میں ہے کہ صنوبر الصغار کے پھل کو حب صنوبر الصغار بولتے ہیں اور وہ ایک تخم ہے مثلث اور سہ گوشہ مزہ اسکا چلغوزے کے قریب ہے۔ شیخ کے قول کے مطابق پوست اسکا سخت ہوتا ہے مینگ میں تیزی اور چرپراہٹ اور یکساں پن ہے بعض کہتے ہیں کہ پوست اسکا سیاہ ہوتا ہی اور شیرینی اور چکنائی بہت کم ہوتی ہے۔ اسی درخت کو کاج بھی کہتے ہیں امریکہ میں کاج (صنوبر الصغار) کے درخت چار ہزار برس کی عمر کے پائے جاتے ہیں بعض کا دور یعنی موٹائی سو فیٹ اور بلندی دو سو پچیس فیٹ ہی ایک درخت تین سو ۳۷ فیٹ بلند اور ایک سو آٹھ فیٹ مدور ہے ایک درخت داوونہ نام کا ہے اسکا دور سو فیٹ قطر اکتیس فیٹ اور بلندی دو سو ساٹھ فیٹ ہے۔

صنوبر کی ایک قسم اور ہے کہ بہت خوشنما پیڑ ہوتا ہے ایران میں عورتیں اسکے پتے تر کرکے ہاتھ کی پیٹھ پر رکھ کر اسپر مہندی لگاتی ہیں رنگ عمدہ آتا ہے پتے اسکے چوڑے اور کٹاؤ ان کناروں کے ہوتے ہیں۔ بہتر وہ ہے جو تازہ سفید بالیدہ اور چرب ہو اسکے تازہ پتوں سے روغن کشید کرتے ہیں اسے انگریزی میں فراول آئل اور لاطین میں اولیم بائی نائی سلوسٹرس کہتے ہیں بے رنگ یا قریب قریب ایسا اور خوشبو مثل لیونڈر کے اور ذائقہ تیز ہوتا ہے مگر ناگوار نہیں اپنے سے سات گنی شراب مقطر میں حل ہوتا ہے۔

طبیعت۔ صنوبر کی لکڑی دوسرے یا تیسرے درجے میں گرم وخشک ہے اور پتے اور چھال لکڑی سے زیادہ گرم وخشک ہیں بعض کہتے ہیں کہ چھال دوسرے درجے میں گرم اور پہلے میں خشک ہے اور شیخ کہتا ہے کہ صنوبر کبار کی چھال کی قوت قوی ہے اور صنوبر صغار کی چھال کی قوت ضعیف ہی اور قضم قریش دوسرے درجے میں گرم وخشک ہے بعض کہتے ہیں کہ گرمی کم اور خشکی زیادہ ہے۔

خواص و فوائد۔ اسکے پتے اور چھال پینا گلے کے درد اور پھیپھڑے کے زخم کو نافع ہے نکسیر اور زخم کا خون بند کرتے ہیں اگر تازہ زخم ہو اور اسکے جوشاندے کی کلی دانتوں کے درد کو تسکین دیتی ہے اس کے جوشاندے سے آبزن کرنا امراض رحم و مقعد کے لیے مفید ہے شہد کے ہمراہ جگر کی بیماریوں کو نافع ہے جگر کی صلابت مٹاتا ہے سفوف کرکے سرد پانی کے ہمراہ دستوں کو بند کرتا ہے مگر پیٹ کو گنگ کرتا ہے اسکے اجزا کی مکرر دھونی رحم کو پہونچانا بچے کو مع جھلی کے گرا دیتا ہے حیض جاری کرتا ہے آگ سے یا گرم پانی سے جل جائے تو اسکا سفوف برکیں اسکے پتوں کا روغن جلد کو سرخ کرتا ہے اسی وجہ سے

Hakeem Shoukat Ali

وجع مفاصل اور اورام اور امراض مین مالش کرنے سے بہت مفید ہے علاوہ اسکے حنجرہ کے کہنہ امراض اور ذمین بر قرم اور سل مین تحریک اور قبض کے لیے اسکے ابخرات سنگھاتے ہین صنوبر کی لکڑی کی دھونی سے حشرات الارض بھاگ جاتے ہین اور مچھر مرجاتے ہین ہر قسم کے صنوبر کا پھل کھانے سے گردے کا درد جاتا رہتا ہے اور چھوٹی قسم کے صنوبر کا پھل کہ قضم قریش کہلاتا ہے اپنی قوت قابضہ کی وجہ سے بالعصر دست لاتا ہے سینے اور پھیپھڑے کے خلط غلیظ کی جلا کرتا ہے کھانسی اور درد سینہ کو نافع ہے امراض سینہ اور گردہ اور مثانے کے لیے چلغوزے سے قوی ہے اسکی لکڑی کو چوب چینی اور عشبہ کی طرح استعمال کیا جاوے تو آتشک وغیرہ کے امراض مین ان دونون کا سا فائدہ پہونچاوے انطاکی نے ایسا ہی کہا ہے۔ شیخ نے لکھا ہے کہ صنوبر صغار کا گوند پرانی کھانسی کو بہت نافع ہے اور وہ زفت کی ایک قسم ہے۔

مضر۔ تنوب مین انطاکی نے کہا ہے کہ سر مین چکر اور درد پیدا کرتا ہے (۲) دوسری کتابون مین لکھا ہے کہ قضم قریش زیادہ کھانے سے پیٹ مین مروڑ پیدا ہوتا ہے آنتین لپٹ جاتی ہین (۳) ابی سعد مغربی نے منہج مین لکھا ہے کہ قضم قریش طحال کو مضر ہے (۴) اور مولف منہج نے قضم قریش کو تنوب کے اندر مثانے کو بھی مضر لکھا ہے۔ **مصلح** سکنجبین (۲) گرم پانی یا تیل کے تیل مین ایک دن بھیگا رکھنا۔ (۳) خبازی (۴) بادام شیرین **بدل** انطاکی نے تنوب کا بدل ارز لکھا ہے اور ارزہ صنوبر ہے جسمین پھل نہین آتا اور پھل کا بدل چلغوزہ اور جوز السرو بتاتے ہین۔

مقدار خوراک۔ صنوبر کا عصارہ ۱۰ ماشہ تک جوشاندے مین ۲ تولہ تک اور تنوب یعنی صنوبر صغار کا گوند ۴ ماشہ۔

صنوبر کے درخت کا کیڑا

(دود الصنوبر ع) کرم درخت کاج (ف)

صفات۔ صنوبر کے نئے پیڑ کو جب کاٹتے ہین تو اسکی لکڑی کے اندر سے ایک کیڑا نکلتا ہے جو گول اور خاکی یا سیاہ زردی مائل ہوتا ہے اہل شیراز اسکو **عروسک** کہتے ہین۔

خواص وفوائد۔ نہایت گرم اور تیز ہے قوت اسکی ذراریح (تیلن) کی قوت کی برابر ہے اسی لیے جالینوس اور دیسقوریدیس نے اسکو ذراریح کے ضمن مین ذکر کیا ہے اور مصنوعی سنکھیا کی طرح جسکو دیگ بروبک کہتے ہین مسون کے کاٹنے اور ناکڑے کے کاٹنے مین اثر کرتا ہے جس پھوڑے کے پھوڑنے کی حاجت ہو اسکو پیس کر لگا دین جس عضو پر اسکو لگاتے ہین اسمین زخم ڈالتا ہے جھائین دور کرتا ہے ۴ ماشہ کھانے سے آدمی مرجاتا ہے اور جو اعراض تیلن کے کھانے سے ظہور مین آتے ہین وہی اسکے کھانے سے ظاہر ہوتے ہین اسکا معالجہ بھی تیلن کے کھائے ہوے کا سا کرین بلکہ اُس موقع سے بھی زیادہ سرد و تر چیزین اس موقع پر دینے کی کوشش کرین۔

صوف البحر (ع)

بضم صاد مہملہ وسکون واو معروف وضم فاوالف ولام ساکن و فتح بائے موحدہ وسکون حائے حطی رائے مہملہ بوزن

صفات ومنافع - گیلانی مفردات قانون کی شرح مین کہتا ہے کہ پشم یعنی اون کی طرح ایک چیز ہی ایک بڑی اور سفید سیپ مین سے جسکا سر چوڑا اور دوسری طرف تیلی اور اندر سے پھٹی ہوئی ہوتی ہے اور اندر سے رنگ زردی وسرخی مائل ہوتا ہے اور اندر اُسکے ایک حیوان ٹھہرا ہوتا ہے اس شگاف کی راہ سے نکلتی ہے اس سے دست بند ہوجاتے ہین اور کسی عضو سے خون جاری ہو تو اسکے لگانے سے جلد رک جاتا ہے -

باب ضاد نقطہ دار

ضجاج (ع)

بفتح ضاد نقطہ دار و فتح جیم تازی وسکون الف وجیم تازی آخر موقوف اور ضاد نقطہ دار کے کسرے سے بھی لکھا ہے

صفات وشناخت - ایک خاردار درخت کا گوند ہے کندر کی طرح اور سرخی مائل اور براق ہوتا ہے کوہستان عمان سے لاتے ہین - ابو حنیفہ دینوری کہتا ہے کہ ایک پہاڑی بڑا درخت کندر کے درخت کی طرح ہے اُسکا گوند ہے ملک عمان مین اسکو بہران کہتے ہین رنگ اسکا سفید ہوتا ہے اس سے کپڑے دھوتے ہین کتان کے کپڑے دھونے کے لیے صابون سے بھی زیادہ کارآمد ہے جلد سفید نکل آتے ہین اس سے سر بھی دھوتے ہین -

طبیعت - دوسرے درجے مین گرم وخشک ہے -

خواص وفوائد - اسکو زخمون پر لگانے سے بدگوشت کٹ جاتا ہے اور عمدہ گوشت پیدا ہوکر زخم بھر جاتا ہے اسکو پیسکر شہد مین ملاکر دمون پر لگانے سے فائدہ ہوتا ہے -

ضریع (ع)

بفتح ضاد نقطہ دار وکسر رائے مہملہ وسکون یائے تحتانی وعین مہملہ موقوف

صفات وشناخت - ایک روئیدگی کا پتا ہے گول مائل بزردی تلخ مزہ یہ روئیدگی دریا کی تہہ مین پیدا ہوتی ہے دریا کی موج کنارون پر ڈالدیتی ہے اسکو شبرق کہتے ہین اور اونٹ کھاتے ہین مخزن الادویہ مین اسی طرح مذکور ہے قاموس وغیرہ مین لکھا ہے کہ ضریع ایک گھانس ہے کہ اُسکے نہایت بدمزہ اور سمی ہونے کی وجہ سے کوئی چوپایہ اسکو نہین کھاتا اسکو شبرق بھی کہتے ہین یا یہ کہ شبرق تازہ کو اور ضریع خشک کو کہتے ہین یا ایک گھاس ہے گندہ کہ پانی کے سطح پر اگتی ہے یا ایک گندہ گھاس ہے کہ دریا اُسکو باہر ڈال دیتا ہے بحر الجواہر مین ہے کہ شبرق شین نقطہ دار کے کسرے اور بائے موحدہ کے سکون اور رائے مہملہ کے فتحہ اور قاف کے سکون سے خاردار گھاس ہے جبتک تر رہتی ہے شبرق کہتے ہین سوکھنے کے بعد ضریع بولتے ہین -

طبیعت - گرم وخشک -

Hakeem Shoukat Ali

خواص و فوائد - اسکو جوش دیکر آبزن کرنے سے درد مفاصل کو نفع ہوتا ہے جوڑوں کو اسکے جوشاندے سے دھارنے سے بھی انکا درد جاتا رہتا ہے اور لیپ سے بھی جوڑوں کا درد دفع ہوتا ہے حمام میں بیٹھکر اسکا سفوف بدن پر ملنے سے تر و خشک کھجلی مٹتی ہے سوکھی ضریع کو سلگا کر اسکا دھواں سونگھنے سے زکام کو نفع ہوتا ہے اسکو زخموں پر برکنے سے جلد بھر جاتے ہیں۔

ضغبوس (ع)

بضم ضاد نقطہ دار و سکون غین نقطہ دار و ضم باے موحدہ و سکون واو و سین مہملہ موقوف ضغابیس بضم ضاد نقطہ دار و فتح غین نقطہ دار و سکون الف و کسر باے موحدہ و سکون یاے تحتانی و سین مہملہ موقوف اسکی جمع ہے

صفات و شناخت - ایک روئیدگی ہے کہ ہلیون سے مشابہت رکھتی ہے جسقدر اسکا حصہ زمین کے اوپر ہوتا ہے اسکا رنگ سبز ہوتا ہے اور مزہ ترش ہوتا ہے اور جسقدر حصہ (جڑ) زمین کے اندر ہوتا ہے اسکا رنگ سفید اور مزہ شیریں ہوتا ہے۔

خواص و فوائد - اسکے پتے کھانے سے قوت باہ جاتی رہتی ہے اور اسکی جڑکے کھانے سے باہ کو طاقت پہونچتی ہے - اس سے صفرا کی تیزی مٹتی ہے اسکو دہی وغیرہ میں ملا کر کھانے سے مزہ دیتا ہے

ضیمران (ع)

بضم ضاد نقطہ دار و کسر میم و سکون یاے تحتانی و فتح راے مہملہ و سکون الف و نون گلستان کے بعض شارحوں نے بفتح ضاد معجمہ و سکون میم و ضم یاے تحتانی لکھا ہے بعض نے ضیمران بفتح ضاد و سکون تحتانی و ضم میم درج کیا ہے صراح میں ضومران بفتح اول و ضم میم ہے اور حل لغات گلستان میں یاے تحتانی کی تقدیم سے میم پر اور میم کی تقدیم سے یا پر دونوں طرح آیا ہے

صفات و شناخت - اسکی ماہیت میں اختلاف ہے (۱) مؤید الفضلا کشف اللغات لطائف اللغات اور مدار الافاضل میں لکھا ہے کہ سپرغم کا نام ہے جسے ریحان اور نازبو کہتے ہیں اسی کو شاہ سفرم کہتے ہیں (۲) ایک پھول ہے کہ شاہ سفرم سے مشابہت رکھتا ہے (۳) بعض کے نزدیک نہری پودینے کا نام ہے (۴) بعض کہتے ہیں کہ حماحم ہے (۵) گازرونی کہتا ہے کہ کلغہ ہے (۶) بعض کہتے ہیں کہ ایک گھاس ہے کہ جنگلوں میں پیدا ہوتی ہے حجاز میں کثرت سے ہے اسمیں خوشبو آتی ہے اور وہ تیز ہوتی ہے (۷) بعض کہتے ہیں کہ شیح کی ایک قسم ہے (۸) بعض نے لکھا ہے کہ قیصوم کی ایک قسم ہے اسمیں خوشبو خوب آتی ہے بہتر وہ ہے جو تازہ اور خوشبودار ہو۔

طبیعت - گرم و خشک دوسرے درجے میں بعض نے سرد و خشک لکھا ہو اور حق یہ ہے کہ قوت اسکی گرمی و سردی سے مرکب ہی اور گرمی غالب ہی او جائز یہ ہے کہ سردی غالب ہو۔

خواص فوائد - گلاب چھڑک کر اسکو سونگھنے سے گرم مزاج والے کے دماغ کو قوت حاصل ہوتی ہے طبیعت میں تفریح پیدا ہوتی ہے اور بغیر گلاب کے سونگھنے سے زکام کو نفع ہوتا ہے اور امراض سرد کو مفید ہے اسکو پیسکر منہ میں برکنے سے منہ آنے کو نفع ہوتا ہے آگ سے بدن جل جاے تو اسکے لیپ سے نفع ہوتا ہے

Hakeem Shoukat Ali

سرد پانی یا سکنجبین کے ساتھ کھانے سے جگر کی گرمی دفع ہوتی ہے اسکے بیجون کو بھونکر روغن گل اور سرد پانی کے ساتھ پھانکنے سے پرانے دست رک جاتے ہین۔

باب طاے مہملہ

طالانیون

گیلانی کے نسخے مین طالامون اور طالابیون بھی لکھا ہے۔

صفات وشناخت۔ بعض کہتے ہین کہ جنگلی حی العالم ہے بعض کے نزدیک جنگلی خرفہ ہے۔ بہرصورت ایک روئیدگی ہے جسکی ساق خرفے کی ساق کی طرح ہوتی ہے اور پتے بھی ویسے ہی ہوتے ہین اور بڑے پتون کے پاس شاخین نکلتی ہین جنمین چھ چھ یا سات سات شعبے ہوتے ہین اوران شعبون مین چھوٹے چھوٹے پتے بھرے ہوتے ہین اسکا پتا توڑتا ہے تو چیپدار رس نکلتا ہے پھول سفید ہوتا ہے یہ روئیدگی انگور کے پیڑ کے تلے پیدا ہوتی ہے۔

طبیعت۔ سرد وتر۔

خواص فوائد۔ اسکے پتون کا لیپ برص پر کرکے پانچ گھڑی رہنے دین اور پھر چھڑا کر جوکا آٹا پانی مین گھولکر وہان لگا دین اس سے بہت نفع ہوگا بہق پر اسکے پتے پیسکر لگا کر دھوپ مین بیٹھ جائین یہانتک کہ سوکھ جاے پھر چھڑا ڈالین اس سے آرام ہو جاے گا۔

طالیسفر (ع)

بفتح طاے حطی وسکون الف وکسر لام وسکون یاے تحتانی وسین مہملہ موقوف و فتح فا وسکون راے مہملہ

صفات وشناخت۔ اسکی تعریف مین بڑا اختلاف ہے (۱) غافقی نے جوتری جانا ہے (۲) ابن جلجل نے اندرجو بتایا ہے (۳) مجوسی زیتون ہندی کے پتے بیان کرتا ہے (۴) کوئی زرنب جانتا ہے (۵) کوئی زیتون ہندی کی چھال بتاتا ہے (۶) شیخ وغیرہ نے کہا ہے کہ ایک ہندوستانی درخت کی چھال ہے اسکے مزے مین قبض اور تیزی ہوتی ہے اور تھوڑی سی خوشبو آتی ہے جوہر خاکی اسمین زیادہ ہے اور جوہر لطیف کم ہے (۷) گیلانی کہتا ہے کہ ایک ہندی درخت کی چھال ہے پتلی مگر دار چینی سے ذرا موٹی اور سخت وتیز وخوشبودار سرخ رنگ سیاہی مائل اور پرانی ہوکر بالکل سیاہ پڑجاتی ہے (۸) ابن ماسویہ کے نزدیک پتلی پتلی جڑین ہین جنکی بو زعفران کی طرح ہوتی ہے رنگ اوپر سے بھک میلا اور اندر سے زرد مزہ بکسا اور تیز ہوتا ہے۔

طبیعت۔ گرم وخشک دوسرے درجے مین یا گرم وخشک تیسرے درجے مین یا گرم تیسرے درجے مین اور خشک پہلے درجے مین یا معتدل گرمی وسردی مین مگر گرمی کی طرف مائل ہے یا گرمی وسردی مین معتدل اور خشک تیسرے درجے مین یا سرد ہے۔

خواص وفوائد۔ لقوہ اور فالج اور منھ سے خون آنے کو اور کسی مقام سے خون جاری ہونے کو مفید ہے اکثر

زیاده

Hakeem Shoukat Ali

اعضاسے رطوبت کا اجرا روکتا ہے۔ دستون کو بند کرتا ہے۔ بواسیر کو نافع ہے۔ آنتون کے زخم کے لیے سودمند ہے۔ اسکے جوشاندے کی کلی سرکے کے ہمراہ دانتون کے درد کو نافع ہے اسکا منہ مین رکھنا سفید ستون کو مفید ہے

مضر پھیپھڑے اور خشک مزاج کو **مصلح** پھیپھڑے کے لیے رب السوس خشک مزاج کے لیے پستان و شہد **بدل** دو تہائی زیرہ نصف یا ہم وزن اجبل اور نصف جوتری و تیزپات اور ہم وزن بابچھڑ و گوگل۔

مقدار خوراک - ۳۔ ماشہ سے ۴۔ ماشہ تک۔

طباق (ع)

بضم طاے حطی و فتح باے موحدہ و سکون الف و قاف موقوف

صفات و شناخت - منتخب اللغات مین ہے کہ ایک درخت ہے کہ مکہ معظمہ کے پہاڑون مین پیدا ہوتا ہے (۲) بعض کہتے ہین کہ یہ ریحان صحرائی ہے (۳) بعض کہتے ہین کہ غافث یا غافث کا پھول ہے (۴) بعض کتابون سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ ایک علحدہ روئیدگی ہے جیسے اندلس مین غافث کے شبہ مین جبتک خود غافث وہان ظاہر نہوئی تھی اُسکی جگہ کام مین لاتے تھے اسکی دو قسمین ہین بڑی چھوٹی - بڑی قسم قد آدم تک بڑھتی ہے پتے اسکے زیتون کے پتون کی طرح اور اُنسے کچھ تھوڑے سے لمبے اور پتلے اور نازک ہوتے ہین اور اُنپر روان ہوتا ہے جو ہاتھ کو لگتا ہے اور اس سے بدبو آتی ہے مزے مین تلخی اور تیزی اور شیرینی یہ تینون باتین ہوتی ہین اسے طباق منتن کہتے ہین اور پسوون کے پیڑ کے نام سے بھی مشہور ہے وجہ اسکی یہ ہے کہ اسکے پتون کو مکان مین سُلگانے اور بچھا دینے سے پسو اور دوسرے حشرات بھاگ جاتے ہین چھوٹی قسم کی بلندی ایک بالشت کی برابر ہوتی ہے پتے نرم ہوتے ہین اور بہت آسانی سے ٹوٹ جاتے ہین پھول مین ہلکی سی زردی ہوتی ہے اور نرم ہوتا ہے اور اس پودے مین کسی طرح کی بو نہین ہوتی مزے مین اسکے تھوڑی شیرینی ہوتی ہے اور اسمین پہلی قسم کیطرح بدبو نہین ہوتی قوت ان دونون قسمون کی مدت تک باقی رہتی ہے ایک تیسری قسم اسکی ایسی ہے جو پانی کے پاس پیدا ہوتی ہے ساق اسکی بڑی اور چھوٹی قسم مین متوسط ہوتی ہے اس قسم مین ہاتھ کو چپکنے والا رس نہین نکلتا یہ نہایت بدبودار ہے اور دونون قسمون سے افعال مین کمزور ہے۔

طبیعت - دوسرے درجے کے آخر مین گرم و خشک ہے بعض تیسرے درجے مین گرم و خشک بتاتے ہین اور کہتے ہین کہ گرمی خشکی سے زیادہ ہے۔

خواص و فوائد - اس کا پھول جگر کو فائدہ دیتا ہے جگر مین سردی سے درد ہوجاے تو اُسے مٹاتا ہے اور جگر کے سدے دور کرتا ہے ضعف جگر کی وجہ سے اعضا مین تہیج اور نفخ آجاے تو اُسے زائل کرتا ہے خون حیض جاری کرتا ہے پتھری کو توڑ کر نکالدیتا ہے اسکے کھانے اور لگانے سے بچھو کا زہر دفع ہوتا ہے اسکے پتون اور پھولون کو جوش کرکے یا رس نچوڑ کر پینے سے جلے ہوے خلط دستون مین نہایت آسانی سے نکل جاتے ہین یرقان اور پیٹ کی مروڑ اور رحم کے امراض اور پرانے بخارون اور تر و خشک کھجلی کو بھی اسکا جوشاندہ نافع ہے اس سے پیٹ کا بچہ بڑی قوت کے ساتھ نکل جاتا ہے اس سے آبزن کرنے سے بھی یہی فوائد

Hakeem Shoukat Ali

حاصل ہوتے ہین اسکے تر وخشک پھولون کو روغن زیتون مین جوش کرکے کام مین لانے سے جاڑے بخار کا دورہ رُک جاتا ہے چھوٹی قسم کے پتے پیسکر سر پر لگانے سے دردسر دفع ہوتا ہے اور زخمون کو فائدہ پہونچتا ہے کہتے ہین کہ اسکے پتے ہڈی کے ٹوٹ جانے اور اکھڑ جانے کو بے حد نافع ہین سرکے کے ساتھ بلغمی مرگی کو اور روغن زیتون کے ساتھ کزاز کو مٹاتے ہین اور تر وخشک کھجلی کو دفع کرتے ہین اسکو پیسکر رحم مین رکھنے سے فوراً بچہ نکل پڑتا ہے بدبودار بڑی قسم کی دھونی سے حشرات الارض اور بچھو وغیرہ بھاگ جاتے ہین۔

مقدار خوراک ۹ ماشہ تک۔

طبقا (رومی یا یونانی)

بفتح طائے حطی وسکون بائے موحدہ وفتح قاف وسکون الف

صفات وشناخت۔ ایک قسم کا گیہون ہے کہ معمولی گیہون سے اسکا دانا تیلا ہوتا ہے اسکا پیڑ پورا قد آدم تک بلند ہوجاتا ہے جاڑونکی شدت کے زمانے مین اسکی کھیتی ہوتی ہے اور اسکو باکل کہتے ہین نہ کاکل جیسا کہ برہان نے سمجھ لیا ہے بلکہ کاکل قاقلی کا نام ہے (۲) جالینوس کہتا ہے کہ آت جو (سلت) ہے (۳) حکیم مومن نے کہا ہے کہ شیلم ہے۔ اور جسنے کہا ہے کہ جوار ہے یہ اُسنے غلطی کی ہے۔ اسکے آٹے سے روٹی بناتے ہین مگر جبتک گنگنی رہتی ہے کھائی جاتی ہے اور عمدہ ہوتی ہے سرد ہونے کے بعد نہین کھائی جاتی اور خراب ہوجاتی ہے۔

طبیعت۔ گیہون کے قریب قریب ہے۔

خواص وفوائد۔ دیر ہضم ہے معدے سے اسکی روٹی دیر مین تلے اُترتی ہے اسکے آٹے سے حریرہ تیار کرکے کھانے سے سینے کا تنقیہ ہوتا ہے کھانسی کو بہت نفع ہوتا ہے اس سے پیشاب زیادہ آکر گردے اور مثانے کی صفائی ہوجاتی ہے مگر بوجہ نفخ اور قراقر پیدا کرنے کے معدے کو مضر ہے اسکے کھانے سے گھوڑے کو نقصان نہین پہونچتا اور گیہون کے کھانے سے گھوڑے کو نقصان پہونچتا ہے۔

طبقا مادن (یونانی)

شرح گیلانی کے نسخے مین جو نہایت غلط لکھا ہوا ہے طبقا قومادن اور طبقا قوقادن مندرج ہے۔

صفات وشناخت۔ ایک روئیدگی ہے کہ انگور بستانی سے مشابہت رکھتی ہوا سمین شاخین بہت ہوتی ہین پھول اسکا سیاہ اور چھوٹا ہوتا ہے اور بیج باجرے کے دانے کیطرح اور پھلی مین ہوتا ہے جڑ مین تین چار ہوتی ہین رنگ انکا سفید ہوتا ہے ہرایک کی لمبائی ایک بالشت کی ہوتی ہے اور خوشبو آتی ہے۔

فوائد۔ اسکی جڑ گرمی پیدا کرتی ہے اسکو حریرے مین ملاکر پینے سے پیشاب زیادہ آتا ہے یہ روئیدگی پونے ستاون تولہ لیکر ایک سو ساڑھے گیارہ تولہ میٹھی شراب مین بھگو کر ایک رات دن رہنے دین پھر صاف کرکے وہ شراب عورت کو پلاوین تو رحم کا تنقیہ ہوجاوے۔

Hakeem Shoukat Ali

طخشیقون

بفتح طائے حطی وسکون خائے نقطہ دار وکسر شین معجمہ وسکون یائے تحتانی وضم قاف وسکون واو و نون اسکو طفشیقون بھی کہتے ہین اور علقہ بھی بولتے ہین

صفات ایک روئیدگی ہے جسکے پتے اور دوسرے اجزا کبر کی طرح جسے ہندوستان مین کرنل کہتے ہین ہوتے ہین اور اُن مین دودھیا رس بھرا ہوتا ہے جو نہایت تیز ہوتا ہے اور وہ سمی چیز ہے اسکی پیدائیش ملک ارمن مین ہے۔

فوائد۔ اسکا دودھیا رس داد پر لگانے سے زائل ہوجاتا ہے اسکے کھانے سے زہر کا اثر ہوجاتا ہے اگر سینگ کھالی جائے تو پھر نقصان نہین ہوپہنچتا یہ اسکی تریاق ہے کہتے ہین کہ اسکے دودھ مین تیر آلودہ کرکے جس جاندار کے مارا جاتا ہے وہ جانبر نہین ہوسکتا۔

طرائیثث (ع)

بفتح طائے حطی و فتح رائے مہملہ وسکون الف وکسر ثائے مثلثہ وسکون یائے تحتانی و ثائے مثلثہ آخر موقوف لفظی معنی ذکر زمین ہین۔ بل شیر بن (ف)

صفات وشناخت۔ ایک روئیدگی ہے کھنبی کی طرح زمین سے نکلتی ہے۔ اُنگلی کی برابر موٹی گرطول مین اُس سے بڑی اور کوئی چھوٹی ذرا ٹیڑھی زمین مین گھسی ہوئی رنگ سرخ وسفید ہوتا ہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جیسے پتے کو لپیٹ لیا ہو چنون کے کھیت یا کسی درخت کے سایے مین اُگتی ہے سرخ کا مزہ شیرین ہی اسے کھاتے بھی ہین سفید تلخ ہے۔ اُسے نہین کھاتے۔ بیخ لحیۃ التیس کے پاس ایک قسم کی طرائیثث اُگتی ہے یہ نہایت عمدہ قسم ہے رنگ اسکا سرخ یاقوتی اور بعض کا سفید اور بعض کا سرخ مائل بزردی و سیاہی ہوتا ہی اور اسمین قوت قبض دوسری اقسام سے زیادہ ہے اور بعض کہتے ہین کہ لحیۃ التیس کی جڑ کا شمار بھی طرائیثث مین ہے

طبیعت۔ سرد وخشک تیسرے درجے مین۔

خواص وفوائد۔ قابض ہے دستون کو بند کرتی ہے سوزش خون کو نافع ہے خون کے سیلان اور پسینے کو روکتی ہے معدے اور جگر کو قوت دیتی ہے گرم موادکو عضو ماؤف پر گرنے نہین دیتی **مضر** پھیپھڑے کو نقصان پہونچاتی ہے جلد بدن مین خشونت پیدا کرتی ہے آلات صدر اور مقعد کو بھی مضر ہے **مصلح** پھیپھڑے کے لیے شکر خشونت جلد کے لیے اسپغول آلات صدر کے لیے کتیرا اور مقعد کے لیے گلنار **بدل** گلنار اور آدھا وزن مرغی کے انڈے کا چھلکا جلا یا ہوا اور دھویا ہوا اور چھٹا وزن مازو بعض کہتے ہین کہ تہائی وزن مازو اور ہموزن ببول کا گوند یا اقاقیا یا جفت بلوط۔

مقدار خوراک۔ ۷ ماشہ تک۔

طراشنہ

بفتح طائے حطی و فتح رائے مہملہ وسکون الف وشین نقطہ دار موقوف و فتح نون وسکون ہا اسکا ایک نام جعفریہ اور دوسرا عشبۃ العجوز بھی ہے

Hakeem Shoukat Ali

صفات وشناخت۔ غافقی کہتا ہے کہ یہ روئیدگی دو قسم کی ہے (الف) پتے جنگلی شلجم کے پتون کی طرح ہوتے ہین مگر اُنسے نازک اور کنارے پھٹے ہوے اور درغول دار ہوتے ہین یعنی اُنپر بہت سا جھول ہوتا ہے اور رنگ ایسا سبز جیسے کرم کلے کا اور پتون پر سفید رنگ کا رُوان بھی مثل غبار کے ہوتا ہے اس پودے کی ساق ایک قد آدم تک اونچی ہوتی ہے اس ساق کے سر پر چھوٹی چھوٹی شاخین ہوتی ہین جنکی پھونچون پر زرد رنگ کے پھول لگتے ہین اور کاسنی کے پھولون کی طرح بھی ہوتے ہین اسکی جڑ سفید ہوتی ہے اور اسمین بہت سے شعبے ہوتے ہین (ب) یہ قسم بھی پہلی قسم کی طرح ہے صرف رنگ مین یہ فرق ہے کہ سبزی مین زردی کی جھلک ہوتی ہے اور ساق بھی اسکی اول قسم سے چھوٹی اور پتلی ہوتی ہے اور اسمین شاخین بہت آتی ہین دونون قسمین ریگستانون اور تر مقامون مین اُگتی ہین۔

طبیعت۔ گرم وخشک۔

خواص وفوائد۔ دونون قسمون کا رس آنکھ مین لگانے سے جالا کٹ جاتا ہے اسکا رس پینے سے نفخ شکم اور ضعف جگر جاتا رہتا ہے تاپ تلی کو بھی نافع ہے مرض استسقا کے ابتدا مین بھی یہ دوا فائدہ پہونچاتی ہے۔

طراغثون

بفتح طاے حطی وفتح راے مہملہ وسکون الف وضم غین نقطہ دار وضم ثاے مثلثہ وسکون واو ونون۔

صفات وشناخت۔ ابن بیطار کہتا ہے کہ اس روئیدگی کو رازی نے ذکر کیا ہے اور اسکا نام قوسی لکھا ہے اور کہا ہے کہ اسکے پتے اُس پودے کے پتون کی طرح ہوتے ہین جسکا پھول زعفران ہے اور اس پودے مین ایک شاخ زمین سے نکلتی ہے جسکا سر موٹا ہوتا ہے اور اسکے اوپر پھل سیاہ رنگ کا آتا ہے اس روئیدگی کو کھاتے ہین (۲) خود رازی کی ایک کتاب سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک گھاس ہے جو گیہون کے کھیت مین اُگتی ہے اسے مثلث کہتے ہین (۳) صاحب فلاحت نے لکھا ہے کہ ایک شاخ ہے چھوٹی بہت ہری پتے نازک اور پتلے اور لمبے کبھی پتے نہین بھی آتے جڑین اسکی لمبی اور موٹی ہوتی ہین رنگ انکا بھگ سیلا ہوتا ہے جڑ کی چھال بھی موٹی ہوتی ہے شاخ کے سر پر پھل آتا ہے جسکی وضع روئی کے پھل کی سی جسے کپاس کہتے ہین ہوتی ہے اندر بیج ہوتے ہین اس پھل کو کھاتے ہین مزیدار اور خوشبودار ہوتا ہے جڑ بھی اسکی شیرین ہوتی ہے اسکی جڑ اور شاخ کو بھی کھاتے ہین۔

فوائد۔ اسکا رس آنکھ مین لگانے سے آنسوؤن کا زیادہ نکلنا موقوف ہوجاتا ہے اسکے چابنے اور کھانے سے منھ مین خوشبو آنے لگتی ہے۔

طراغین

بفتح طاے حطی وفتح راے معلہ وسکون الف وکسر غین نقطہ دار وسکون یاے تحتانی ونون بعض اسکو طراغاین بھی لکھتے ہین

صفات وشناخت۔ ایک چھوٹا سا پودا ہے ایک بالشت یا کچھ اس سے کم وزیادہ زمین سے اونچا اُٹھتا ہے اسمین پتے نہین ہوتے شاخون کے سرون مین بہت سے پھل سرخ رنگ گیہون کے دانے کی برابر اور

Hakeem Shoukat Ali

انگور کے بیج کی طرح آتے ہین جنکے دونون سرے باریک ہوتے ہین۔

طبیعت - گرم وخشک بعض سرد وخشک بتاتے ہین۔

فوائد - اس کے دس دانے شراب کے ساتھ کھانے سے دست بند ہوجاتے ہین اور رحم سے سفید پانی کا نکلنا رک جاتا ہے۔

طراغیون (یونانی)

بفتح طاے حطی وفتح راے مہلہ وسکون الف وکسر غین نقطہ دار وضم یاے تحتانی مشدد وسکون واؤ ونون۔

صفات وشناخت - ایک روئیدگی ہے جسکے پتے اور بو چھناک کی طرح ہوتی ہے اسکی تین قسمین ہین (۱) بڑی قسم اسکے پتے اور ساق اسقولوقندریون کی طرح ہوتے ہین اور اپر تھوڑا سا روان بھی ہوتا ہے گوند اسکا ببول کے گوند کی طرح ہوتا ہے پیڑ اسکا مصطگی کے پیڑ کی طرح ہوتا ہے (۲) چھوٹی قسم ڈالیان بھی اسمین کم آتی ہین مگر دوان اسکے اجزا پہلی قسم سے زیادہ ہوتا ہے (۳) تیسری قسم دریا کے کنارون پر پیدا ہوتی ہے پتے اسمین نہین ہوتے صرف چھوٹی چھوٹی شاخین زمین سے بہت کم اونچی ہوتی ہین ان شاخون کے سرون پر لال رنگ کے دانے ہوتے ہین جنکا قد گیہون کے دانون کے برابر ہوتا ہے دونون سر باریک ہوتے ہین۔

طبیعت - پتے اور گوند تیسرے درجے مین گرم وخشک ہین۔

خواص وفوائد - ۴۰ ماشہ کی مقدار مین تنہا یا شراب کے ساتھ کھانے سے گردے اور مثانے کی پتھری ٹوٹ کر نکل جاتی ہو اسکے کھانے اور رحم مین رکھنے سے خون حیض کھل جاتا ہے اور بچہ نکل پڑتا ہے اسکے لیپ سے بدن سے کانٹا اور پیکان باہر نکل آتے ہین چھوٹی قسم کے کھانے سے دست اور خون حیض رک جاتا ہے اسکے دس عدد دانون کے کھانے سے بھی یہی نفع ہوتا ہے۔

فائدہ - اسکی تیسری قسم کو اور طراغین کو دیکھنے سے تصحیف خوانی کا اشتباہ ہوتا ہے جسکی تصریح حذاق نے نہین کی

طرخون (معرب)

بضم یا وفتح طاے حطی وسکون راے مہلہ وضم خاے نقطہ دار وسکون واو ونون۔ یہ معرب ہے ترخون کا کذا فی البرہان بعض نے کہا ہو کہ ترخان کا معرب ہے

صفات وشناخت - ایک روئیدگی ہے ایران اور شیراز مین کثرت سے پیدا ہوتی ہے اسکو پودینہ وغیرہ کی طرح روٹی اور پنیر سے کھاتے ہین پہاڑی اور جنگلی اور بستانی ہے۔ پہاڑی کی جڑ عاقرقرحا بتاتے ہین برہان نے طرخون مین دو چیزین سمجھی ہین ایک عاقرقرحا کی جڑ دوسرے سبزی خوردنی۔ باعتبار ملک پیدائش کے اسکی دو قسمین ہین (۱) بابلی اسکے پتے پتلے اور لمبے ہوتے ہین (۲) رومی اسکے پتے چوڑے ہوتے ہین بہرصورت اس روئیدگی کے مزے مین حدت اور قبض اور چکنا پن اور تھوڑی سی حلاوت ہے اسکو نہار چابنے سے زبان ذرا سن پڑ جاتی ہے اسی وجہ سے بعض آدمی مسہل اور بدمزہ دوا کے پینے کے پیشتر اسکو چاب لیتے ہین کیت کے پتون کی نئی کونپلین کچھ اسکے مزے سے مشابہت رکھتی ہین مگر ان مین حدت اور حلاوت نہین اور کثافت وعفونت زیادہ ہے اہل فلاحت کہتے ہین کہ اگر

Hakeem Shoukat Ali

رائی کے دانے سرکے مین اتنے بھگوے جائین کہ اُسکا مزاج حاصل کرلین اور پھر انکو. بوئین تو طرخون پیدا ہو
اگر مولی مین رکھکر بوئین جب بھی طرخون پیدا ہو۔

طبیعت۔ صحرائی تیسرے درجے مین گرم وخشک ہے اور بستانی پہلے یا دوسرے درجے مین گرم وخشک ہے
اور بعض غیر مستند لوگ اسکو پہلے درجے مین سرد وخشک کہتے ہین۔

خواص وفوائد۔ طرخون ریاح کو تحلیل کرتا ہے چیکتے ہوے بلغم کو نکالتا ہے سدہ کھولتا ہے معدے کو قوت دیتا ہے بھوک بڑھاتا ہے رطوبت خشک کرتا ہے اسکے چابنے سے منھ کا مزہ بدل جاتا ہے منھ مین خوشبو پیدا ہوجاتی ہے مگر منھ اور زبان سن ہوجاتے ہین اسکے تازہ پیڑ کے پتون کا پانی لے کر اسمین کوڑہ اور کھانڈ ملا کر پلادین تو چیچک نہ نکلے اور ہواے وبائی اور طاعون کو بھی نافع ہے اگر اسکا پانی زیادہ منھ مین رکھین تو منھ کو نفع ہو سوفت اُسکے نعل کو قوت دیتی ہے **مضر** دیر ہضم ہے اور اسکا پانی زیادہ منھ مین رکھنے سے حلق دکھنے لگتا ہے تشنگی پیدا ہوجاتی ہے اور باہ کو نقصان پہونچاتا ہے اسکو کثرت کے ساتھ کھانے سے خون مین احتراق آتا ہے اور گرم مزاج کو مضر ہے سینے مین خشونت پیدا کرتا ہے **مصلح** دیر ہضمی کے لیے کرفس اور نعنع اور تشنگی کم کرنے کے لیے کاہو و کاسنی اور خون کے احتراق اور گرم مزاج کے لیے سرد چیزین اور خشونت سینہ کے لیے شہد مصلح ہے **بدل** تخدیر دہان کے لیے برگ عناب و سرکہ اور میرے نزدیک گڑمار بھی اس کام کے لیے اسکا بدل ہے۔

طرستوج

بفتح طاے حطی و فتح راے مہملہ و سکون سین مہملہ و ضم تاے فوقانی و سکون واو و جیم تازی موقوف یہ معرب ہے ترستوج کا یونانی مین طریفلا نام ہے

صفات و فوائد۔ ایک قسم کی مچھلی ہے کہ سمندر مین رہتی ہے جسکو ہمیشہ کھانے سے رتوندا ہے لگتی ہے آنکھون مین جالا پیدا ہوجاتا ہے برہان نے غلطی سے لکھدیا ہے کہ اسکے کھانے سے شبکوری دور ہوجاتی ہے اگر بچھو کاٹ کھاے یا کڑی بھل جاے تو اسکو چیر کر باندھنے سے نفع ہوتا ہے۔

طرفیدوس

بفتح طاے حطی و سکون راے مہملہ و فتح فا و کسر راے مہملہ و سکون یاے تحتانی و ضم دال مہملہ و سکون واو و سین مہملہ موقوف

صفات و فوائد۔ ایک قسم عشبے کی ہے شاخین اسمین بہت سی ہوتی ہین پتے اسکے چھوٹے اور بچے کے پتو نکی طرح ہوتے ہین بلاد فلیقہ مین کثرت سے ہے اس سے حشرات الارض کا زہر اتر جاتا ہے۔

طرتخ (زع)

بفتح طاے حطی و کسر راے مہملہ و سکون یاے تحتانی و خاے معجمہ موقوف جلوا ماہی و بتارخ (ف)

صفات و شناخت۔ ایک قسم کی مچھلی ہے ایک بالشت کی برابر بڑی ہوتی ہے اور دو بالشت کی بھی پائی جاتی ہے چپٹی اور سفید رنگ ہوتی ہے آذربیجان اور فارس اور بحرین کی طرف دریاؤن مین پائی

جاتی ہے

Hakeem Shoukat Ali

جاتی ہے اور بعض بندرگاہون کے کنارون پر جیسے پھول جری وغیرہ مین ملتی ہے اسپر فلس یعنی سفنے ہوتے ہین کلسنے کم ہوتے ہین اور نازک ہوتی ہے تازہ نہایت مزہ دار ہوتی ہے اسکو نمک لگاکر سکھا کر دوسرے مقامات پر بھی لے جاتے ہین۔

طبیعت - تازہ گرم وخشک پہلے درجے مین اور نمک لگاکر سکھائی ہوئی دوسرے درجے کے آخر مین گرم وخشک ہو

خواص وفوائد - شہوت جماع بڑھاتی ہو باہ کو قوت دیتی ہے جلا کرتی ہو معدے کے بلغم کو کاٹتی ہے سودائے غلیظ مین لطافت پیدا کرتی ہے چوتھیا کو نافع ہے سرد وتر مزاج والون کو فائدہ دیتی ہے بعض مزاجون مین دست لاتی ہے اور بعض مین قبض پیدا کرتی ہے تازہ مچھلی نمک لگاکر سکھائی ہوئی سے بہتر ہے۔ تازہ نہایت مقوی باہ ہے انڈے اسکے تمام اجزا سے قوی مین بہتر یہ ہے کہ اسکے پیٹ کو آلائش سے خوب صاف کردین اور گھی یا تل کے تیل مین خوب بھونکر کھائین **مضر** گردہ معدہ کو اور گرم مزاج والے کو **مصلح** بہت سا روغن گردے اور معدے کے لیے مصلح ہو اور گرم مزاج والے کے لیے سرکے سے اصلاح ہوجاتی ہے سرد مزاج والے کے لیے سرکہ ڈالنے کی ضرورت نہین اور میرے نزدیک سرکے کی جگہ ترش دہی ڈالین۔

طریفان (بروزن حریفان)

صفات وشناخت - ایک غیر معروف دوا ہے کوئی کہتا ہے کہ جنگلی کرفس ہے شیخ کہتا ہے کہ دریائی روئیدگی ہے بیج اسکا کرفس کی طرح ہوتا ہے برہان قاطع مین اسی نام کو بغین نقطہ دار سے لکھا ہے اور کہا ہو کہ وہ ایک قسم کی گھاس ہے کھوکے پھول کی طرح زرد اور خاردار ہوتی ہے عربی مین قرطم بری کہتے ہین بحرالجواہر مین اسکی نسبت لکھا ہے نبات ینبت فی الربیع یشبہ العصفر۔

فوائد - اسکے خواص مین سے یہ ہے کہ اسکو پانی مین جوش دیکر اُس پانی سے افعی کے کاٹے ہوئے مقام کو دھارا جاے تو درد تھم جاے اور اگر سلیم عضو کو دھارا جاے تو شدت سے درد پیدا ہوجاے یہی فائدہ طریفلن مین بھی بیان کیا ہے جسکو جو مانہ مین مین لکھ چکا ہون۔

طریقولیون (یونانی)

بفتح حاے حطی وکسر راے مہملہ وسکون یاے تحتانی وضم قاف وسکون واو وکسر لام وضم یاے تحتانی وسکون واو ونون موقوف

صفات وشناخت - ایک روئیدگی ہے کہ ایک بالشت کے قریب لمبی ہوتی ہے پتے اسکے شیل (یعنی مچھی مچھی) کے پتون کی طرح اور اُنسے دبیز ہوتے ہین پھول کا رنگ ایک سا نہین رہتا صبح کو سفید ہوتا ہے اور دوپہر کو نیلا ہوجاتا ہے رات کو سُرخ سیاہی مائل پڑجاتا ہے جڑ اسکی سفید ہوتی ہے اور اُس سے خوشبو آتی ہو اسمین سونٹھ کا سا مزہ اور اُسی کی سی بو ہوتی ہے دریا کے کنارون پر اور نہرون کے پاس اور پانی کے پڑنے کی جگہ اُگتی ہو جسنے اسکو نسوت کی جڑ جانا ہے غلطی کی ہے۔ بغدادی کہتا ہو کہ ہندوستانیون کے نزدیک یہ دوا زہر ہلاہل ہے اور اُنسے اسکو مرہافلن بضم میم وسکون راے مہملہ وفتح باے موحدہ وسکون الف وفتح فا وضم لام وسکون نون سمجھا ہے۔

Hakeem Shoukat Ali

طبیعت۔ تیسرے درجے مین گرم وخشک ہی۔
فوائد۔ معدے اور جگر کو قوت دیتی ہے سرد خلطون کو مٹاتی ہے خفقان کو نافع ہے زہرون کو دور کرتی ہی اسکی سات ماشہ جڑ کو شراب کے ساتھ کھانے سے دست رک جاتے ہین اور پیشاب زیادہ آتا ہی **مضر** مقعد کو **مصلح** کتیرا۔
مقدار خوراک۔ ۷ ماشہ تک۔

طغدار

بضم طاے حطی وسکون غین نقطہ دار اور غین نقطہ دار کی جگہ قاف سے بھی آیا ہے۔
صفات وشناخت۔ ایک پرند ہے بہت بڑا اسکے پیٹ کے پر سفید ہوتے ہین اور پشت کے سیاہ اسکو بہری سے شکار کرتے ہین۔
طبیعت۔ گوشت دوسرے درجے مین گرم وخشک ہے۔
خواص وفوائد۔ اسکا گوشت گو مزیدار ہوتا ہے مگر ہضم دیر مین ہوتا ہی اسکے بھیجے اور پتے کو زنبق کے تیل مین ملا کر سعوط کرنے سے نسیان کو نفع ہوتا ہے اسکے خصیے سکھا کر انکی برابر گوہ کا گوہ اور سمندر جھاگ اور کالپی کی مصری لے کر پیسکر آنکھ مین لگانے سے وہ جالا کٹ جاتا ہے جو چیچک سے پڑ جائے۔

طوطا

بضم طاے حطی وواؤ مجہول وفتح طاے حطی دوم وسکون الف ہندوستان کا یہ محاورہ ہے ورنہ طوطی یاے معروف سے ہے جو بقول رشیدی کے معرب ہے توتی کا ہندوستان مین سوا اور مٹھو بھی کہتے ہین عربی مین اسکا نام ببغا بفتح بہر دو باے موحدہ ہے برہان قاطع مین باے موحدہ کے بعد یاے تحتانی لکھی ہے اور اسی طرح حکیم علی نے شرح مفردات قانون مین تحریر کیا ہے اور یہ غلطی ہے۔
صفات۔ مشہور پرند ہے طرح طرح کے رنگ کا ہوتا ہی قد اور شکل بھی مختلف وضع کی ہوتی ہے مگر کثرت سے سبز ہوتا ہے تمام پرندون مین یہی ایسا پرند ہے کہ جلد باتین سیکھ جاتا ہے اگرچہ مینا بھی سکھانے سے باتین کرنے لگتی ہے مگر نہ اتنی جلدی اور نہ زیادہ اور نہ اسقدر صاف طوطا ہنسنا بھی سیکھ جاتا ہے جو کام ہو یا جو حیوان اسکے سامنے بولے اسکی نقل کرتا ہے سرخ وسفید ایسے سمجھدار نہین ہوتے جیسا سبز ہوتا ہے کلیجن اور لونگ اور سیاہ مرچ اور بھنگرے کے کھلانے سے اسکی آواز صاف ہوجاتی ہے۔
طبیعت۔ گوشت اسکا گرم دوسرے درجے مین اور خشک پہلے درجے مین۔
خواص وفوائد۔ اسکا گوشت پیٹ کو تنگ کرتا ہے چوٹ کو نافع ہے جھائین کو لگانے سے اور کھانے سے مٹاتا ہے کھانسی کو مفید ہے دیر ہضم ہے دل کو فرحت دیتا ہے اسکی زبان بچون کو کھلانے سے انکی زبان کی لکنت مٹ جاتی ہے اور خوش کلامی بھی پیدا کرتی ہے۔ اقسام قروح مزمنہ کو نافع ہے اسکی زبان جس طرح فصاحت پیدا کرتی ہے اسی طرح اسکے دل کا گوشت کھانے سے بھی فصاحت آتی ہی اسکی بیٹ لگانے سے جھائین جاتی رہتی ہے بدن کی کھال کا داغ بھی دور ہوجاتا ہے اسکا خون لگانے سے بچہ کی آنکھ کا جالا کٹ جاتا ہی کھانے سے بھوک اور ہاضمہ اور بدن کی قوت بڑھ جاتا ہے **مضر** گوشت دیر ہضم ہے

Hakeem Shoukat Ali

مصلح - گرم مصالح و بدبہڑ کو مصلح کہتے ہین -

طوطے کا پیڑ

صفات وشناخت - ان بھوت چلتیا ساگر مین لکھا ہے کہ اسکے درخت ہندوستان مین سب جگہ ہوتے ہین اور اکثر باغون مین بوئے جاتے ہین یہ ایک معمولی بلندی کا اور جلد بڑھنے والا درخت ہے یہ دو قسم کا ہوتا ہے ایک بویا ہوا اور دوسرا اپنے آپ اُگنے والا اسکا تنہ سیدھا ہوتا ہے جب تک یہ درخت جوان ہوتا ہے تب تک اکثر اسکے تنے مین کانٹے لگے رہتے ہین بوئے ہوئے کے کانٹے نہین ہوتے اسکی چھال پتلی کچھ پیلی یا کچھ نیلی اور چکدار ہوتی ہے اسمین کچھ سفید دراڑین ہوتی ہین پتا چوڑا ہوتا ہے جسکے آخر مین کچھ نوک ہوتی ہے بسنت کے شروع مین اسکے پُرانے پتے گر کر پھاگن چیت مین نئے نکل آتے ہین اسکی ایک ایک ڈنڈی پر تین تین پتے لگتے ہین ماہ پھاگن مین اسکے پھول لگتے ہین جنکا رنگ لال ہوتا ہے بیساکھ سے اساڑھ تک اسکی پھلیان پکتی ہین اپنے آپ اُگنے والے کی پھلی دو سے تین انچ اور بوئے ہوئے کی پھلی چھ سات انچ لمبی ہوتی ہے اسکے ایک قسم کا گوند لگتا ہے اسکے سوکھے لال پھولون سے لال رنگ نکالا جاتا ہے اسکی چھال رنگ کے کام مین آتی ہے اسی کتاب مین لکھا ہے کہ گجراتی مین اسکا نام **پانڈرو** (بیائے مجہول) ہے اور مرہٹی مین **پانگرو** کہتے ہین اور سنسکرت کا نام **پاربھدر** ہے - ہندی اور مارواڑی مین **پھرہد** بفتح بائے فارسی مخلوط بہا و سکون رائے مہملہ و فتح ہا و سکون دال مہملہ نام ہے - نگھنٹ سنگرہ مین لکھا ہے کہ **پانڈروا** کا پیڑ کھانکرے یعنے ڈھاک کے پیڑ کی طرح ہوتا ہے جسطرح ڈھاک کے تین پتے ایک ڈنڈی مین لگتے ہین ایسے ہی اسمین لگتے ہین اور اسمین پھول لال اور خوبصورت ہوتے ہین اور اسمین پھلیان ہوتی ہین ذائقہ مین کڑوا کسیلا اور شاخون مین چھوٹے چھوٹے کانٹے ہوتے ہین پانڈروا کی طرح ایک **جھنگر یا کھانکرا** ہوتا ہے اسکے بھی خواص پانڈروا کے موافق ہین اسی نگھنٹ سے اور نگھنٹ سالگ رام سے یہ بھی ثابت ہے کہ جس چیز کو **پارجات** کہتے ہین وہ یہی ہے اور نگھنٹ سنگرہ مین بھی لکھا ہے کہ پارجات **پانگارا** کا نام ہے اور کتنکی پارجات بھی یہی ہے اور پارجات مین رائے مہملہ مکسور ہے محیط مین غلطی سے ساکن لکھدیا ہے اور یہ بھی غلط معلوم ہوتا ہے کہ موچرس اسکا گوند ہے تذکرۃ الہند مین پانگرہ کی نسبت لکھا ہے کہ ایک بڑا اور خاردار درخت ہے تنہ اسکا موٹا ہوتا ہے شاخین موٹی اور پتلی دونون قسم کی ہوتی ہین پتے چوڑے اور آخر مین نوکدار ہوتے ہین ڈنڈی پر تین تین پتے ہوتے ہین کلی اسکی کچنال کی کلی کیطرح ہوتی ہے بہار کے موسم مین جب پتے جھڑ جاتے ہین تو کلیان نکلتی ہین پھر پھول کھلتے ہین جو بہت خوشنما ہوتے ہین پتے پھول کے بڑے ہوتے ہین بڑے پتونکے اندر چار چھوٹے چھوٹے پتے باہم ملے ہوئے ہوتے ہین انکی شکل کسی قدر دل سے مشابہ ہوتی ہے پھول کے اندر تار ہوتے ہین ان تارون کے اندر پھلی آتی ہے جو آدھی بالشت کے برابر بڑھ جاتی ہے اور اسمین بیج باقلا کے دانون کی طرح اور کچھ اُنسے بڑے بھرے ہوتے ہین رنگ ان بیجون کا گلابی ہوتا ہے درخت اسکا دو قسم کا ہوتا ہے ایک مین سفید پھول آتے ہین اور دوسرے مین سرخ اور دونون عجیب بہار دکھاتے ہین دونون کی لکڑی سفید اور ہلکی ہوتی ہے اس لکڑی سے

Hakeem Shoukat Ali

تلوار وغیرہ کے میان بنواتے ہین - بعض کے نزدیک یہ کاے پھل کا درخت ہے مگر دونون کی ماہیت اور افعال مین غور کرنے سے فرق معلوم ہوتا ہے لکڑی کو توڑنے سے سفید اور چیپدار رطوبت نکلتی ہے دونون قسمون مین سے سفید قسم بہتر ہے درخت کی چھال کا مزہ ایسا ہے جیسے لوبیے کی کچی پھلی کا اور پھول مین اُسکے تھوڑا سا کسیلاپن ہے انتہی کلامہ سفید پھولون والی قسم نظر سے نہین گذری صرف سرخ پھولون والی قسم ممالک مین دیکھی گئی ہے اور اسی کو طوطے کا پیڑ کہتے ہین اور ملہرین کے پتا دینے سے معلوم ہوا کہ یہی پارجاتک ہے یہ درخت بڑے تنے کا ہوتا ہے اور اسکی چھال سفید سرس کی چھال کی طرح ہوتی ہے خزان مین وہ بت جھڑ ہوتا ہے اسکی ڈالیون مین چھوٹے چھوٹے کانٹے بھی ہوتے ہین گولر کے درخت کی برابر بڑا ہوتا ہے پتے پیپل کے پتون کی طرح مگر اُنسے ذرا دبیز ہوتے ہین اور نہ انکی سی نوک ہوتی ہے پھول نہایت سرخ ہوتا ہے اسکی پتیان چھوٹی انگلی کی برابر لمبی اور سرے پر خمیدہ اور لال اور اوپر کو کھڑی ہوتی ہین جو طوطے کی چونچ کی طرح معلوم ہوتی ہین ان پھولون کے اندر کچھ شیرین چیز شہد کی طرح ہوتی ہے جسپر جانور کثرت سے گرتے ہین پھول کی پتی کے اندر کچھ تین تین یا چار چار سوت کی طرح لمبے ریشے ہوتے ہین اسکے کچے پتون کو چابنے سے لوبیے کی پھلی کا سا مزہ معلوم ہوتا ہے ڈالیون پر چھوٹے چھوٹے کانٹے ہوتے ہین بیج لوبیے کے دانے سے موٹا اور اوپر سے عنابی اندر سے سفید نکلتا ہے مزے مین چابنے کے بعد خفیف سی تلخی اور سبک معلوم ہوتی ہے اور گوالیار کی طرف کے لوگ اس درخت کا نام انولن سٹے لیتے ہین اور راجپوتانے مین **ڈھنی چولا** بولتے ہین اسکی نرم پھلیان اور کچی پھلیان توڑ کر پکاتے ہین تو مزے کی ہوتی ہین اسکے پھول آتے ہین تو پتے جھڑ جاتے ہین اور جب پتے آتے ہین تو پھول باقی نہین رہتے پھول مین اسکے کسیلاپن اور تلخی ہوتی ہے تذکرۃ الہند مین بھی لکھا ہے کہ اسکی کچی پھلیان اور پھول اور کلیان الگ الگ جوش دیکر گوشت وغیرہ کے ساتھ پکا کر کھاتے ہین مزہ دار ہوتے ہین ترشی کے لیے تھوڑا سا دہی بھی ڈالنا چاہیے یہ سالن قبض پیدا نہین کرتا -

طبیعت - طبیعت گرم پہلے درجے مین اور تر ہے بعض نے سرد خشک کہا ہے -

خواص وفوائد - کیڑون کو دفع کرتا ہے چربی کو کم کرتا ہے بلغم اور باد کو نافع منی زیادہ کرتا ہے بواسیر سنگ مثانہ فساد خون اور آتشک وغیرہ کو نافع ہے خون کو صاف کرتا ہے داد کو کھجلی کو جذام کو چھیپ کو چھائین کو اسکا لیپ کرنا اور ملانا فائدہ کرتا ہے تمام بدن کی پھنسیان اسکے استعمال سے جاتی رہتی ہین ہاتھ پاؤن کا پھٹنا اور جلد بدن کی بہت سی بیماریان دور ہوجاتی ہین حاملہ عورت کو مفید ہے جنین اور رحم قوی پڑتا ہے اسقاط اور امراض جلدیہ سے محفوظ رہتی ہے اسکے اجزا سے عرق کھینچنا بھی بہتر ہے یہ عرق تپ اور سوزش کو دور کرتا ہے پیشاب کی بدبو اور رسوبات کو مٹاتا ہے مؤلف تذکرۃ الہند نے لکھا ہے کہ اسکی تازہ چھال یا جڑ کو کچلکر اسکا رس نکالکر دانتون مین ملنے کی مسّی کو اسمین ایک دن تمام کھرل کرے وہ سارا رس خشک کردین اسمین سے تھوڑی سی مسی عورت دانتون مین ملے اور اوپر سے پان کا بیڑہ کھا کر پانی پی لے تو فرج مین بے حد خشکی پیدا ہوجائے یہ معلوم ہو کہ از سرنو باکرہ

Hakeem Shoukat Ali

ہوگئی ہے اور اگر مرد استعمال کرے تو امساک پیدا ہو اگر امساک مین پیاس غلبہ کرے تو دودھ پی لے یہ ترکیب مجرب ہے تخلف نہین کرتی اور یہ رس خواہ سفید پھولون والے درخت کی چھال اور جڑ کا ہو یا سرخ پھول والے کا ہر ایک اس کام مین آتا ہے۔

وید کہتے ہین کہ کسیلا اور چرپرا اور گرم ہے اگر صفرا مین خرابی آجائے تو اسکی چھال کا خیساندہ پلائین اسکی چھال کا جوشاندہ پلانے سے بخار چھوٹتا ہے اسکے پتونکا پانچ تولہ رس پلانے سے پیٹ کے کیڑے نکلجاتے ہین دستون کے لیے اسکے پتونکا رس پلانا چاہیے اسکے پتون پر ارنڈی کا تیل لگاکر انکو گرم کرکے باندھنے سے جوڑونکا درد مٹتا ہے اسکی اندرونی چھال پر گھی لگاکر اُسپر چراغ کی لو سے کاجل پار کے آنکھ کے بھیتر اور بچے کی پلک پر لگانے سے آنکھ سے پانی کا بہنا بند ہوجاتا ہے آنکھ کی سفیدی کے امراض مٹانے کے لیے اسکے پتون کے تازہ رس کا لیپ کرنا چاہیے اور اس رس کو کانین ڈالنے سے کان کا درد مٹتا ہے اسکے پتون کو جوش کرکے صاف کرکے اُس سے غرارہ کرنے سے دانتون کا درد دفع ہوتا ہے اسکی جڑ کو عورت کی کمر مین باندھنے سے بچہ نہایت آسانی سے پیدا ہوجاتا ہے اسکے پتون کے رس مین شہد ملاکے پلانے سے پیٹ کے کیڑون کا مرض جاتا رہتا ہے۔ نگھنٹ سنگرہ مین ہے کہ بادی کو بلغم کو اور طعام کی طرف سے نفرت کو اور پھوڑون کو مٹا دیتا ہے ہاضمہ بڑھاتا ہے محیط مین یہانتک طوفان کیا ہے کہ جو کچھ پارجات مین لکھا ہے وہی بھانکرہ مین لکھدیا ہے اور فضول اتنی طوالت کی ہے۔

طیرانہ

بفتح طائے حطی وسکون یائے تحتانی وفتح رائے مہملہ وسکون الف وفتح نون وسکون ہا

صفات وشناخت۔ ایک روئیدگی ہے کھمبی کیطرح اور اُس سے بڑی رات کو چراغ کی طرح چمکتی ہے تروتازہ کا رنگ سفید وزرد ہوتا ہے سوکھنے کے بعد سرخ ہوجاتی ہے اور جسمین سے اسفنج کی طرح کھوکھلے ٹکڑے جھڑنے لگتے ہین اسکے رس مین بدبو آتی ہے اکثر بلوط اور زیتون کے درختون کے تلے پیدا ہوتی ہے اور جس سال بارش زیادہ ہوتی ہے زیادہ پیدا ہوتی ہے۔

طبیعت۔ گرم وخشک چوتھے درجے مین۔

فوائد۔ نہایت زہریلی چیز ہے کہتے ہین کہ اسکے سونگھنے اور چھونے سے بھی آدمی مرجاتا ہے۔

باب ظائے نقطہ دار

ظفر (ع)

بضم اول وسکون فا وفتح رائے مہملہ وسکون ہا اسکو تستر بھی کہتے ہین کیونکہ تستر دونون تائے فوقانی کے ضمون کے ساتھ ایک شہر کا نام ہے اور وہان یہ چیز بہت ہوتی ہے جیساکہ نمک سانبھر کو سانبھر بولتے ہین فارسی مین اس شہر کو شوشتر بروزن خوبتر کہتے ہین جیساکہ سراج اللغات مین مذکور ہے اور اسکو ششتر بغیر واو کے بھی کہتے ہین ہدایت کا قول ہے ؎

Hakeem Shoukat Ali

بر ندار ضیزد از شِشتر پند ست ازان خوشتر	کہ اندام و برے بہ از پرند و پرنیان داری

اُسی کا شعر ہے ؎

اے زم برت خوشتر از دیبہ ششتر	زیبا چو رخت دیبا بافند نہ در شوش

پس مؤلف قاموس کا یہ کہنا کہ ششتر دونون شین کے ساتھ غلط ہے صحت سے عاری ہے اور لفظ تستر معرب ہے نہ اصل عربی فارسی مین اس گھاس کو علفک داغ کہتے ہین۔

صفات وشناخت۔ ایک گھاس ہی کہ کمزور ہوتی ہے اور زمین پر بھی رہتی ہے اور دیوارون پر بھی پیدا ہوجاتی ہے شاخین اسکی نرم اور پتلی ہوتی ہین اور پتے گول ہوتے ہین جنکا رنگ اوپر سے ہرا اور تلے سے سرخ تیرہ ہوتا ہے چھوٹا پتا ناخن کی برابر ہوتا ہے اور بڑا پتا اس سے کچھ زیادہ بڑا ہوتا ہے پتون مین سے ساق نکلتی ہے جو بہت پتلی اور گول اور ایک بالشت کے برابر لمبی اور اس سے کم بھی ہوتی ہے پھول کا رنگ زرد ہوتا ہے جڑ سیاہ ہوتی ہے جسپر سفید نقش ہوتے ہین اندر سے بالکل سفید ہوتی ہے اور انگلی کی برابر بڑی ہوتی ہے۔

طبیعت۔ چوتھے درجے مین گرم وخشک۔

خواص وفوائد۔ بہت تیز اور تند ہے زہر قاتل ہے اس لیے اسکو کھاتے نہین اوپر سے ضماد کرتے ہین زخمون کا بد گوشت کاٹ دیتی ہے آکلہ اور مسون اور ناصور پر اسکا لگانا نافع ہے۔ دیگ بریگ یعنی مصنوعی سنکھیا کی قائم مقام ہے۔

ظفر قطورا (سریانی)

بفتح قاف وفتح طائے حطی وسکون واو وفتح رائے مہملہ وسکون الف

صفات وشناخت۔ ایک گھاس ہے کہ دو قسم کی ہوتی ہے بستانی اور جنگلی **بستانی** کی شاخین نہایت باریک بالون کی طرح ہوتی ہین اور زمین پر بچھی ہوتی ہین خشک اور ریتلی اور پہاڑی زمینون مین اگتی ہے مگر دریاؤن کے کنارون پر زیادہ پیدا ہوتی ہے **جنگلی** قسم کی شاخین اگرچہ پتلی ہوتی ہین مگر پہلی قسم سے موٹی ہوتی ہین بالکل تار نہین ہوتے بلکہ لکڑی ہوتی ہے چھال نازک ہوتی ہے ساق کا رنگ سُرخ ہوتا ہے اور ساق ایک بالشت کے قریب لمبی ہوتی ہے اور آدھی زمین کے اوپر ہوتی ہے آدھی اندر جسقدر ساق زمین سے باہر ہوتی ہے اُسکی چھال کا رنگ سیاہ ہوتا ہے اور جسقدر اندر ہوتی ہے اُسکی چھال کا رنگ سُرخ ہوتا ہے جڑ سے شاخین متفرق پھوٹتی ہین جن پر چھوٹے چھوٹے پتے دور دور لگے ہوتے ہین وضع اُسکی شبت کے پتون کی سی ہوتی ہے پھول سرخی مائل ہوتا ہے اسمین پھل بھی جو کے دانے کی طرح آتے ہین یہ روئیدگی گرمی اور سردی دونون موسم مین قائم رہتی ہے جڑ کی چھال مستعمل ہے۔

طبیعت۔ تیسرے درجے مین سرد وخشک ہے۔

خواص وفوائد۔ اسکو پیکر شہد مین ملا کر چاٹنے سے آنتون کے زخم اور پیچش کو نفع ہوتا ہے اور ہر اعضا سے خون کے

Hakeem Shoukat Ali

نکلنے کو یہ دوا روکتی ہے تازہ کے ضماد سے اور خشک کو پیسکر بُرکنے سے بھی اعضا سے خون کا نکلنا بند ہو جاتا ہے۔

ظیّان (ع)

بفتح ظاے معجمہ و یاے تحتانی مشدد مفتوح و سکون الف و نون موقوف

صفات و شناخت - کوئی کہتا ہو کہ یہ جوئی ہے کوئی کہتا ہے کہ جنگلی چنبیلی ہے کوئی کہتا ہو کہ مغرب یعنی افریقہ مین جو قسم اسکی پیدا ہوتی ہے وہ عشبہ مغربی کہلاتی ہے اور یہ سب قول واہی ہین۔
تحقیق یہ ہے کہ ایک روئیدگی ہے جو بلاب کی سی وضع رکھتی ہے مگر اُس سے سخت ہوتی ہے شاخین اسکی آپس مین اُلجھی ہوتی ہین پھول سے اسکے بہت خوشبو آتی ہو ایک قسم اسکی ایسی بھی ہے جسمین گلاب کے پیڑ کی طرح کانٹے ہوتے ہین اور پھول چنبیلی کے پھول سے بہت چھوٹا ہوتا ہے ظیان کی جڑ سیاہ اور ریتلی ہوتی ہے اور اسمین ریشے کثرت سے لگے ہوتے ہین اس جڑ کی قوت مین سال تک باقی رہتی ہے اور افعال و خواص مین خربق سیاہ کی طرح ہے اسلیے بعض کا خیال یہ ہے کہ یہ خربق سیاہ ہے لیکن خربق نہین بلکہ اُس سے زیادہ گرم ہے - ایک قسم ظیان کی ایسی ہے جسکے پتے چھوٹے اور شاخین سُرخ ہین اور پھول گلابی ہے اور بہت تیز اور بدبودار ہے یہ قسم مستعمل نہین اسکے منھ مین لینے اور چابنے سے زبان مین جلن پیدا ہو جاتی ہے اگر بدن پر لگا مین تو کھال اُتر جاے اسکی جڑ کا بھی یہی حال ہے پتے بھی جڑ سے کم نہین یہ قسم بالکل استعمال مین نہین۔

طبیعت - جڑ چوتھے درجے کے پہلے مرتبے مین گرم و خشک ہو اور دوسرے اجزا تیسرے درجے مین گرم و خشک ہین۔

خواص و فوائد مستعمل پہلی قسم کے پھول کے سونگھنے سے سردی کا درد سر جاتا رہتا ہو اور شقیقہ کو بھی آرام ہو جاتا ہے دماغ سے فضول اور ریاح غلیظ چھٹ جاتے ہین اسکی شاخون اور پتون کو سرکے مین جوش کر کے کلیان کرنے سے دانتون کا درد جاتا رہتا ہے انکا جوشاندہ پینے سے قے بھی خوب آتی ہے اسکے پتون اور شاخون کا رس بھی نہایت شدت سے قے لاتا ہے اسکی جڑ جلد بدن پر زخم ڈال دیتی ہے اسکو سرکے مین ملاکر ہر قسم کی بہق اور برص پر لگانے سے فائدہ ہوتا ہو مگر چاہیے کہ جلد چھڑا لین ورنہ زخم پڑ جائیگا اگر سرکے مین پیسکر داء الثعلب پر لگا کر اتنا ملین کہ خون نکل آجاے تو ایک بار مین مرض دفع ہو جاے ایک تولہ کے قریب اسکی جڑ ۲۸ تولہ پانی مین جوش دین جب آدھا جل جاے تو صاف کر کے پی لین اس سے لقوہ فالج استرخاے مزمن پرانی کھانسی اور دمے کو بہت نفع ہوگا ۳۰ ماشہ کھانے سے بھی ان امراض کو نفع ہوتا ہے حتی کہ جسکے ہاتھ پاؤن شل اور ٹیڑھے ہو جائین انھین بھی نفع دیتا ہے ایک رتی کے قریب یہ جڑ بنفشے کے تیل مین پیسکر سونگھنے سے سردی کا شقیقہ جاتا رہتا ہے اسکی جڑ کو تیل مین اوٹا کر صاف کر کے روغن تیار کرتے ہین اور دوسرے طریقے سے بھی بناتے ہین یہ روغن گرم اور لطیف ہے اور نہایت محلل ہو اسکے ملنے سے استرخا فالج لقوہ عرق النسا رعشہ اور دوسرے سردی کے امراض کو نفع پہونچتا ہے۔
۱۰ ماشہ اسکی جڑ ۱۰ ماشہ بسفائج اور ۱۰ ماشہ گوگل ان سب کو پیسکر کھا لینے سے بلغم اور سودا دستون کی راہ خوب نکل جاتے ہین اور پینے والے کو کسی قسم کا کرب - الم اور اذیت نہین ہوتی - بعض کہتے ہین کہ اسقدر دوا سے دس دست آجاتے ہین لیکن یہ حکم کلی نہین ہو سکتا حق یہ ہے کہ اسکی جڑ کو ۱ ماشہ سے زیادہ کھانے مین خطر ہے - عرق النسا پر اس کے لیپ سے زخم ہو کر اور جل کر بہت فائدہ ہوتا ہے۔

Hakeem Shoukat Ali

مقدار خوراک - ۱/۲ ماشہ تک اور ۴ ماشہ کھانے سے اتنی قے اور دست آتے ہین اور کرب اور مروڑ پیدا ہوتی ہے کہ اُسکے صدمے سے آدمی مرجاتا ہے اگر ایسا اتفاق واقع ہو تو بادام شیرین کا تیل اور چکنا شوربا پلائین اور لعابات اور سرد چیزین نوش کرائین -

باب عین مہملہ

عاقرقرحا

بفتح عین وسکون الف وکسر قاف وسکون راے مہملہ وکسر قاف دوم وسکون راے مہملہ دوم وفتح حاے حطی وسکون الف کہتے ہین کہ یہ لفظ ہندوستانی لفظ اکرکرہ کا معرب ہے بعض کہتے ہین کہ نبطی لفظ ہے بعض کہتے ہین کہ اصل عربی لفظ ہے عقر بفتح عین مہملہ وسکون قاف بمعنی کاٹنا اور تقریح بمعنی زخم ڈالنا سے مشتق ہے کیونکہ عاقرقرحا کا فعل بھی زخم ڈالنا ہی

صفات وشناخت - شیخ ابن بیطار وغیرہ نے کہا ہے کہ ایک ایسی روئیدگی کی جڑ ہے جسکو ایشیا ویورپ کے لوگ نہین پہچانتے خاص ملک افریقہ مین پیدا ہوتی ہے وہین سے تمام ممالک مین لے جاتے ہین اس روئید گی کے تمام اجزا کیا پھول کیا پتے کیا شاخین تمام بابونے کی اُس بڑی قسم سے مشابہت رکھتی ہین جسکا پھول سفید ہوتا ہے اور مصر مین کرکاش کے نام سے مشہور ہے فرق اسقدر ہے کہ بڑے بابونے کی شاخین موٹی ہوتی ہین اور پھول کی پتیان سفید ہوتی ہین اور عاقرقرحے کے پودے کی شاخین زمین پر بچھی ہوتی ہین اور ایک جڑ سے بہت سی شاخین نکلتی ہین اور اُنپر کثرت سے رُوان ہوتا ہے اور اُنپر گول گھنڈیان بابونے کی طرح لگتی ہین اور تمام پھول زرد ہوتا ہے جڑ اسکی ایک بالشت کے برابر لمبی اور انگلی کی برابر موٹی اور تیز اور چرپری ہوتی ہے زبان پر سوزش ڈال دیتی ہے اسی جڑ کو عاقرقرحا کہتے ہین انطاکی کے قول سے معلوم ہوتا ہے کہ اسکی دو قسمین ہین ایک قسم افریقہ مین پیدا ہوتی ہے اور یہ وہی ہے جسکے پودے کا حال ابن بیطار نے بیان کیا ہے دوسری قسم شام مین پیدا ہوتی ہے اور یہ عود القرح بضم قاف وسکون راے مہملہ ووقف حاے حطی سے کہلاتی ہے کہ جسکے پودے کی وضع سونف کے پودے کی سی ہوتی ہے اور قد آدمی کے قد تک اونچا ہوتا ہے شاخین اسکی ریباس کی شاخون کی طرح اور چوڑی ہوتی ہین مگر محققین اور خاصکر دیسقوریدوس کے قول سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ عاقرقرحا نہین بلکہ اُسکے سے اکثر افعال وخواص رکھتا ہے دیسقوریدوس کہتا ہے کہ اس دوسری قسم کا پودا سوے کے پودے کی طرح ہوتا ہے (اور ظاہر ہے کہ سوے کے اور سونف کے پودے باہم مشابہت رکھتے ہین) چھتر بھی اسکا سوے کا سا ہوتا ہے پھول کا رنگ زرد ہوتا ہے اور اُسمین تار اور دندانے ہوتے ہین سرطان مین پیدا ہوتی ہے اور اسکو پہاڑی عود القرح کہتے ہین شام کی وادی بردہ مین کثرت سے ملتا ہے اسمین پھل بھی ہوتا ہے جڑ ایک بالشت کے قریب لمبی اور انگلی کے برابر موٹی ہوتی ہے اسکو یونانی مین فوریون کہتے ہین اسکی تعبیر عاقرقرحا کے ساتھ کرنا صرف اس معنی سے ہے کہ اکثر افعال وخواص مین عاقرقرحا کے ساتھ شریک ہو ورنہ

Hakeem Shoukat Ali

حقیقی عاقرقرحا نہین حقیقی عاقرقرحا اسی رویدگی کی جڑ ہے جو افریقہ مین پیدا ہوتی ہے کہتے ہین کہ عاقرقرحا قسطنطنیہ اور ہندوستان مین بھی پیدا ہوتا ہے مگر ہندوستان کی پیدائش کی تصدیق دیدون کے کتب سے بہت ہوتی ہے بعض قولون سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ عود الفرح اور بہاڑی ترخون ایک چیز ہے ہر صورت بہتر وہ عاقرقرحا ہے کہ سخت اور تیز اور چرپرا ہو کہ توڑین تو اندر سے سفید اور انگلی کی برابر موٹا ہو قوت اسکی سات برس تک رہتی ہے۔

طبیعت۔ تیسرے درجے کے آخر بلکہ چوتھے درجے کے اول مین گرم وخشک ہے اور شامی تیسرے درجے مین گرم وخشک ہے بعض کے نزدیک دوسرے درجے مین گرم وخشک ہے بعض کا گمان ہے کہ سرد لطیف ہے

خواص وفوائد۔ شدہ کھولتا ہے دماغی فضلات کو نکالتا ہے ہر قسم کے بلغم کو مٹاتا ہے لقوہ اور فالج اور استرخا اور رعشہ اور کزاز اور لکنت اور درد سینہ ودندان اور وجع مفاصل وعرق النسا کو مفید ہے۔ استسقا اور سکتے کے لیے بھی فائدہ مند ہے۔ سرد وتر مزاج والون کی باہ کو قوت دیتا ہے خون حیض کو جاری کرتا ہے اگر پیسکر بچون کی زبان پر مالش کرین تو لکنت اور زبان کا مٹاپا جاتا رہے اسکے جوشاندے سے کلی کرنا دانتون کو مضبوط کرتا ہے، ماشہ کہانے سے بلغم خام نکل جاتا ہے بعض یہ کہتے ہین کہ ۱ ماشہ کھانے سے بلغم کو قوت کے ساتھ نکالتا ہے اجابت کھل کر ہوتی ہے اُن اعضا کو گرم کرتا ہے جنمین سردی غالب ہوگئی ہو اگر شہد مین پیسکر آلہ تناسل پر لگالین تو اس کا ڈھیلا پن مٹاتا ہے اور جماع سے قبل اسکو آلہ تناسل پر لگا کر خشک کر لین تو لطف قوت کے ساتھ ہو اور طرفین کو لذت حاصل ہو اسکو بدن پر ملنے سے پسینہ آجاتا ہے بلغمی مزاج والون اور بوڑھون کے لیے یہانتک عمدہ ہے کہ اگر دو تین تولہ عاقرقرحا باؤ بھر شہد مین ملاکر ہمیشہ سوتے وقت دو تین انگلی چاٹ لیا کرین تو قواے بدنی مین ضعف واقع نہو اسکو سر کی کھوپڑی پر ملنے سے دماغ کو گرمی حاصل ہوتی ہے اور نزلہ پیدا نہین ہوتا اور فالج اور مرگی کو جو دماغ مین خلط غلیظ بلغمی سے پیدا ہوے ہون نفع پہونچتا ہے اسکو پیسکر سونگھنے سے نتھنے کھل جاتے ہین اسکو فاوانیا کے ساتھ اور تنہا بھی ام الصبیان کے مریض بچے کے باندھنے سے بہت نفع ہوتا ہے اسکے جوشاندے سے کلیان کرے یا اسکے سفوف کو ملنے سے دانتون کا درد جاتا رہتا ہے اسکو منھ مین رکھنے سے زبان کا استرخا مٹتا ہے اسکے جوشاندے سے سرکے کے ساتھ غرارہ کرنے سے خناق اور کوون کے ورم کو نفع ہوتا ہے جاڑا انجار چڑھنے سے پہلے روغن زیتون مین اسکا سفوف ملاکر بدن پر ملنے سے رک جاتا ہے اور پسینہ آجاتا ہے جالینوس کتاب اسرار مکتوبہ مین کہتا ہے کہ اسکی دھونی سے مچھر مرجاتے اور بھاگ جاتے ہین۔ اسکا روغن اسطرح تیار کرتے ہین کہ تازہ کا رس تیل مین خشک کر لیتے ہین یا سوا دو تولہ سوکھا عاقرقرحا ۲۰ تولہ پانی مین جوش دیتے ہین جب پانچ تولہ رہ جاتا ہے تو ملکر صاف کرکے ۵ تولہ روغن زیتون مین خشک کرلیتے ہین یہ قسط کے روغن سے قوی ہوتا ہو عاقرقرحا کا روغن ناک مین سڑکنے سے سردی کے درد سر اور صرع کے واسطے مفید ہے اگر عضو کی حرکت سردی کی وجہ سے موقوف ہوجاے تو یہ حرارت پیدا کرکے حرکت پر آمادہ کرتا ہے۔ قضیب پر ملنے سے استر خا کو نفع ہوتا ہے قوت جماع بڑھتی ہے قضیب مضبوط اور سخت پڑ جاتا ہے اور انزال دیر مین ہوتا ہے کہتے ہین کہ عاقرقرحا نوشادر کے ساتھ باریک پیسکر تالو اور منھ پر ملین اور پھر آگ منھ مین رکھ لین تو جلے نہین

Hakeem Shoukat Ali

نہیں بازی گر ایسا ہی کرتے ہیں۔
وید کہتے ہیں کہ عاقرقرحا کا لیپ کرنے سے بدن کی کھال لال ہو جاتی ہے اور اُس مقام پر سوزش معلوم ہوتی ہے
شہد کے ساتھ اسکو زبان پر ملنے سے اسکی خشکی مٹتی ہے یا یوں سمجھو کہ منھ میں پانی چھوٹ جاتا ہے اسکو چباتے
رہنے سے منھ سے رال گر کے ڈاڑھ کا درد مٹ جاتا ہے اسکو پیسکر گرم کر کے پیشانی پر لیپ کرنے سے پیشانی کا درد
مٹتا ہے دانتوں کے درد اور تالو کی جڑ کے درد اور گلے کے درد میں اسکی کلی کرنے سے فائدہ ہوتا ہے دست
لانے کے لیے اسکو پیسکر چھ ماشہ سفوف کھلانا چاہیے اسکو زیتون کے تیل میں پکا کر بدن پر ملنے سے بہت سا
پسینہ ہو کر تپ اُتر جاتی ہے اسکا جوشاندہ کر کے پلانے سے پرانی سوکھی کھانسی مٹتی ہے اسکو کھلانے سے بچہ جلدی
بولنے لگتا ہے اسکو پیسکر دانتوں پر ملنے سے دانتوں کا درد مٹتا ہے سونٹھ کے ساتھ اسکے سفوف کو پھانکنے سے
بدہضمی اور نفخ دفع ہوتا ہے موسلی یا دوسری منی کو گاڑھا کرنے والی اور بھی دواؤں میں ملا کے دودھ کے ساتھ
پھنکانے سے قوت باہ بڑھتی ہے سونٹھ اور عاقرقرحا کے پلانے سے دل کا مرض مٹتا ہے اسکو لونگ کے ساتھ
کھلانے سے بدن کی کمزوری دفع ہوتی ہے جرائتہ کے عرق کے ساتھ اسکی پھنکی دینے سے ہمیشہ رہنے والا بخار
چھوٹ جاتا ہے اسکو بادام کے شیرے کے ساتھ کھلانے سے دردسر زائل ہوتا ہے اسکو پیپلامول کے ساتھ
اونٹا کے دینے سے چہرے کے بادی کے مرض دفع ہوتے ہیں آنکھ کے اوپر اسکا لیپ کرنے سے اسکا پرانا
درد دفع ہوتا ہے براہمی اور سنکھا ہولی کے ساتھ اسکا جوشاندہ پلانے سے سستی دور ہوتی ہے اسکے استعمال
سے استسقا سے رقی جاتا رہتا ہے اسکو اخروٹ کے تیل میں ملا کے مالش کرنے سے بادی کا درد دور ہوتا ہے
اسکا جوشاندہ پلانے سے خون حیض ٹھیک طور پر آنے لگتا ہے ترپھلے اور کھانڈ کے ساتھ پھنکی دینے سے پیشاب
کی رکاوٹ دور ہوتی ہے اسکو دانتوں میں داب کر رکھنے سے درد دفع ہوتا ہے اسکو اور رائی کو پیسکر شہد میں ملا کر
زبان پر ملنے سے ریاحی لقوے کو نفع ہوتا ہے شہد کے ساتھ اسکو جوش کر کے پلانے سے لقوہ دفع ہوتا ہے
اسکو سرکے میں پیس کے شہد میں ملا کے مرگی کا دورہ آنے سے قبل چٹانے سے مرگی کا دورہ رکتا ہو رتی کا پانچواں
حصہ عاقرقرحا اور ایک رتی نوشادر اور ایک رتی افیم سے کیڑا کھائے ہوئے دانت کے سوراخ میں رکھنے سے
اُسکا درد تسکین پاتا ہے عاقرقرحا اور کافور دونوں برابر لے کر پیسکر منجن کرنے سے سب طرح کا دانتوں کا درد دور
ہوتا ہے پانچ تولہ پیاز کے رس میں ایک تولہ عاقرقرحے کو ملا کر لیپ کرنے سے عضو تناسل موٹا ہوتا ہے۔
مضر پھیپھڑہ **مصلح** رب السوس وکتیرا **بدل** امراض جگر میں شیطرج یعنی چیتا اور دار فلفل یعنی پیپل اور شہد امراض
معدہ میں ناسن اور نصف وزن سونٹھ اور سیاہ مرچ عموماً بدل ہے اور امراض حلق میں کباب چینی اور
الائچی اور غرغرہ کے لیے پودینہ۔
مقدار خوراک۔ پونے دو ماشہ سے ساڑھے تین ماشہ تک۔

عباسی

بفتح عین مہملہ و بائے موحدہ مشدد و سکون الف و کسر سین مہملہ و یائے معروف

صفات و شناخت۔ مشہور درخت ہو جسکے پھول کو گل عباسی کہتے ہیں اور عوام میں مشہور گلا باش

Hakeem Shoukat Ali

ہے پتے کسی قدر شلجمی شکل کے ہوتے ہین جنکا طول تین گرہ تک ہوتا ہے رنگ سبز ہوتا ہے شاخین نہایت کمزور اور پراگندہ اور پر گرہ ہوتی ہین جڑ اسکی دور تک زمین مین پہنچتی ہے اور کیسی ہی سخت زمین مین ایک بار جم جاے پھر کیسی ہی سخت گرمی پڑے اور درخت جل جاے مگر برسات کے موسم مین پھوٹ آتا ہو جڑ اسکی قائم رہتی ہی پھول کی شکل شہنائی کی سی ہوتی ہے اسی وجہ سے حکیم ضیاء الدین عبرت نے مثنوی بدماوت مین کہا ہو ع

گل عباسی نے شہنائی لی ہے

پھول کا رنگ سرخ اور زرد اور سفید اور افشانی بھی ہوتا ہے پھول کے اندر تار ہوتے ہین اسمین خوشبو نہین ہوتی اور نہ درخت ہمیشہ بہار ہوتا ہے یا کوئی خاص مقام کا ہو جسنے جہانتک دیکھے ہین برسات مین پھوٹکر اور بڑھکر پھلتے دیکھے ہین گرمی مین بالکل جل جاتے ہین پھول کے پتے سوکھ کر بیج بنتا ہے جو گول اور سیاہ کالی مرچ کی طرح اور جرس دار ہوتا ہے - تالیف شریف مین ہو کہ عوام مین جو یہ مشہور ہے کہ جڑ اسکی پرانی پڑکر چوب چینی ہوجاتی ہے یا سو برس کے بعد چوب چینی بنجاتی ہے یہ محض غلط ہو بعض اہل تجربہ کہتے ہین کہ اسکی جڑ بارہ برس کے بعد چوب چینی کے خواص پیدا کرلیتی ہے گٹھیا کے مریض اسکو پکاکر کھاتے ہین اچار بھی ڈالتے ہین گرم بہت ہوتی ہے -

طبیعت - تیسرے درجے مین گرم وخشک ہو تفصیل اسکی یون بیان کرتے ہین کہ پھول معتدل ہو جڑ دوسرے درجے مین گرم وتر ہے بیج سرد وخشک ہے -

خواص وفوائد - اسکے پتے پھوڑون پر باندھنے سے پک جاتے ہین نمک کے ہمراہ داد کو مفید ہین اسکے بیج قابض ہین اسکا پھول مقوی باہ ہے جڑ منی کو غلیظ کرتی ہے اور شہوت جماع بڑھاتی ہے خون کو صاف کرتی ہے کرکے درد کو نافع ہے - رانا صاحب کا بیان ہے کہ اکثر استسقا کے مریضون نے اسکے پتے بطور ترکاری کے پکاکر روٹی سے کھاے اور اچھے ہوگئے اگر اسکے پتے گھوٹ کر دن مین دو تین مرتبہ ڈیڑھ تولہ سے پاؤ بھر تک پیا کرین تو دست آکر استسقا و یرقان جاتا رہے اسکے پھول گوشت مین پکاکر کھانے سے بواسیر کو صحت ہوتی ہے باہ مین قوت آتی ہے زکائی اور مفتاح مین لکھا ہو کہ ترکیب ذیل آتشک کے لیے اور بالون کے سیاہ رکھنے کے لیے مجرب ہے سرخ رنگ گل عباسی کے بیج آگ پر بھونین یہانتک کہ سیاہ پوست دور ہوجاے اندر کے مغز کوٹ کر اور چھانکر ہم وزن کھانڈ ملاکر ہر روز ۳ ماشہ سفوف سردپانی کے ساتھ پھانکا کرین اسکی جڑ جو چار پانچ سال کی ہو اوپر سے چھیلکر ایک تولہ سے ڈیڑھ تولہ تک لے کر کھنڈ پٹی کرکے نمک اور کالی مرچ کا سفوف برک کرتے برہون کر مریض طحال کو کھلائین چند روز ایسا کرنے سے تلی کا ورم جاتا رہتا ہے اور پھر عود نہین کرتا - گٹھیا کے مریض اسکو گوشت مین پکاکر کھاتے ہین اور کہتے ہین کہ گرمی بہت معلوم ہوتی ہے وید کہتے ہین کہ اسکی جڑ کچھ دست لانے والی ہے اسکے پتون کو ملکر اور گرم کرکے باندھنے سے گانٹھین اور پھوڑے جلد پک جاتے ہین اسکے پتون کو تیل سے چپڑ کے گرم کرکے باندھنے سے بھی پھوڑا جلد پک جاتا ہے اسکی جڑ کو پانی مین گھسکر لیپ کرنے سے چوٹ کی سوجن اتر جاتی ہے - اسکے بیج پیسکر پونے دو تولہ پھانک لین اور ایک ایک دو دو گھڑی کے

بعد مصری کا شربت پیتے رہین چند دست آجاوینگے منقول از بیاض شیخ قطب الدین

Hakeem Shoukat Ali

عُبَیثَران (ع)

بضم عین مہملہ و فتح بائے موحدہ و سکون یائے تحتانی و فتح یا ضم ثائے مثلثہ

صفات و شناخت۔ ایک روئیدگی ہے جسکا رنگ بھگ میلا ہوتا ہے اور اُسپر روان ہوتا ہے شاخین پتلی ہوتی ہین اور پھل آتا ہے اور پھول زرد رنگ کا ہوتا ہے اور خوشبو گران ہوتی ہے اور بالچھڑ کی طرح معلوم ہوتی ہے اسکو بصرے مین باغون مین بوتے ہین اور مجالس مین مہندی کے پھولون کے ساتھ رکھتے ہین نہایت خوبصورت ہوتا ہے اس تفصیل سے معلوم ہوا کہ دونا اور یہ غیر غیر ہین۔ بعض نے اسکو قیصوم جانا ہے بعض نے شیح بتایا ہے بغدادی اور صاحب معتمد نے اسکی تغلیط کی ہے البتہ بعض نے برنجاسف سے اور بعض نے قیصوم سے تشبیہ دی ہے۔

طبیعت۔ گرم و خشک دوسرے یا تیسرے درجے مین۔

خواص و فوائد۔ سرد دل و دماغ اور معدہ کو قوت دیتا ہے حیض کا خون جاری کرتا ہے سرد مزاج والون مین قوت باہ بڑھاتا ہے حمل رہنے پر مدد کرتا ہے اسکے سونگھنے سے دماغ سے سرد ابخرے تحلیل ہوجاتے ہین دماغ کا تنقیہ ہوتا ہے دردسر سرد کو بھی نفع ہوتا ہے دانتون کے درد اور نزلے اور زکام سرد اور دوار اور سدر کو بھی جو بلغم و رطوبت سے ہون مفید ہے اسکو آنکھ مین لگانے سے بینائی کو قوت پہونچتی ہے شہد کے ساتھ پینے سے ان امراض کو دفع کرتا ہے جو قلب اور رحم کی مشارکت سے ہون اسکو شہد کے ساتھ حمول کرنے سے سرد رحم مین گرمی آجاتی ہے اور اسکی حالت درست ہوجاتی ہے حمل رہجاتا ہے اگرچہ بانجھ ہو تب بھی حمل رہنے کے قابل ہوجاتا ہے۔

مقدار خوراک۔ ۷ ماشہ۔

عُثرُب (ع)

بضم عین مہملہ و سکون ثائے مثلثہ و ضم رائے مہملہ و سکون بائے موحدہ

صفات و منافع۔ منتہی الارب مین لکھا ہے کہ ایک درخت ہے انار کے پیڑ کی طرح سر شاخ نرم و سرخ رکھتا ہے جسے ریباس کی طرح مقشر کرکے کھاتے ہین مفردات طب کی کتابون مین ہے کہ اسکی ساق سرخ ہوتی ہے پتے حماض کے پتون کی طرح ہوتے ہین یہی حال پھل کا ہے اور مزہ ترش اور کچھ کسیلا ہوتا ہے اور دانہ بھی حماض کے دانہ کی طرح ہوتا ہے اور اسمین خشونت ہو ہموار زمینون مین اسکی پیدایش ہے اسکے پتون کو ابالکر پانی نچوڑ کر کھٹی چھاچھ مین ملا کر کھاتے ہین اور اس سے پیٹ مین طاقت آتی ہے اور بھوک بڑھ جاتی ہے جنہون نے اسے سماق جانا ہے غلطی کی ہے البتہ بعض نے یہ لکھا ہے کہ ریباس کی طرح ہوتا ہے۔

عَثَق

عین اور ثائے مثلثہ کے فتحون اور قاف کے سکون سے

صفات و فوائد۔ ایک پیڑ ہے قد آدم کی برابر اونچا ہوتا ہے پتے کبر کے پتون کی طرح ہوتے ہین کبر کو کریل سمجھے تمین تیسرے درجے کے آخر مین گرم و خشک ہے نہایت محلل ہے اسکے کھانے سے قے اور دستین خوب ہوتی ہے اسکے سوکھے اجزا کو پیسکر پانی مین بھگو کر کئی بار بالون پر لیپ کیا جائے تو اس طرح بال اُتر جائین جیسے نورے سے

Hakeem Shoukat Ali

اتر جاتے ہیں۔

عرطنیثا (سُریانی)

بفتح اول و سکون رائے مہملہ و فتح طائے حطی و کسر نون و یائے معروف و فتح ثائے مثلثہ و سکون الف۔ کف مریم دکف الذئب و شجرہ ابی مالک و صابون القاف و صابون الثیاب ع)

صفات و شناخت۔ مؤید الفضلا میں لکھا ہے کہ اُس لال خربوزے کا نام ہے جس کے اندر سفیدی ہو اور یہ انتہا درجے کی تقویت ہو۔ حکیم علی شارح قانون اور صاحب جامع وغیرہ کے کلام سے مستفاد ہوتا ہے کہ عرطنیثا کا اطلاق دو دوا پر ہوتا ہے (۱) ایک خاردار درخت کی جڑ ہے خار اسکے موٹے ہوتے ہیں جنگلی اور نہری دو قسم کے درخت ہوتے ہیں جنگلی درخت پہاڑوں اور کنکریلی زمینوں میں ہوتا ہے اور نہری تری کے مقاموں اور سایہ دار جگہوں میں اور دریا کے کناروں پر ہوتا ہے اسکے درخت کی مربع ساق ہوتی ہے بعض کا رنگ سبز اور بعض کا کسی قدر سرخ ہوتا ہے یا نیلا اور اُسپر دور دور گرہیں ہوتی ہیں اُن گرہوں پر دو دو پتے جوڑے جوڑے جیسے ہاتھ کی ہتیلی ہوتے ہیں اور یہ پتے ایک دوسرے کے مقابل لگے ہوتے ہیں کنارے اسکے ہوتے ہیں اور کٹے ہوئے جیسے آری کے دندانے پتوں کا تلے کا حصہ سفید ہوتا ہے اور وہ ایسے گنجان ہوتے ہیں کہ ایک دوسرے میں داخل ہوتے ہیں شاخیں اسمیں کثرت سے ہوتی ہیں اور ہر شاخ اندر سے کھوکھلی ہوتی ہے اور پتے سے پیچھے کی جانب چھوٹا سا پھول سبز زردی پر رنگا ہوتا ہے جسکا رنگ کچھ نیلا ہوتا ہے پھل گول اور چنے کے دانے کے برابر ہوتا ہے جس کے اندر سیاہ رنگ کے ننھے ننھے بیج ہوتے ہیں جڑ سفید اور موٹی اور چیلدار ہوتی ہے وضع سکی کھنبی اور کوکرمتے کی سی ہوتی ہے جسکے اوپر کی چھال سیاہ ہوتی ہے شیخ کہتا ہے کہ مستعمل یہی جڑ ہے اس کو بخور مریم کہتے ہیں بعض کہتے ہیں کہ بخور مریم اسکا پھل ہے عرطنیثا کی جڑ سے پشم یعنی اون کو اور اونی کپڑوں کو دھوتے ہیں جو صابون سے زیادہ صاف کر دیتی ہے (۲) دوسری قسم کے پتے کرم کلے کے پتوں کی طرح ہوتے ہیں اور جڑ شلغم کی طرح ہوتی ہے و رنگ سیاہ ہوتا ہے اور اسمیں چنے کے بوٹوں کی طرح تھیلیاں یا بوں سمجھو کہ پھل لگتے ہیں جنمیں بیج ہوتے ہیں جنے جن تھیلیوں یا پھلوں میں ہوتے ہیں وہ بولے کہلاتے ہیں واحد اسکا بولا ہے بوعلی سینا نے قانون میں دیسقوریدوس سے اسی طرح نقل کیا ہے اور جو خواص دیسقوریدوس نے ذکر کیے ہیں وہ پہلی قسم کی طرح ہیں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ شاید یونانی سے ترجمہ کرنے والوں نے غلطی کی ہے۔ ابن جمیع نے حواشی قانون میں جو حواشی عراقیہ کے نام سے مشہور ہو ذکر کیا ہے کہ عرطنیثا کے پتوں میں سفیدی ہوتی ہے ساق اسکی چار انگل کی مقدار میں لمبی ہوتی ہے جسکے اوپر قرمزی رنگ کا پھول گلاب کے پھول کی طرح لگا ہوتا ہے جڑ کی وضع شلغم کی سی ہوتی ہے رنگ سیاہ ہوتا ہو اور چیپی ہوتی ہے اگرچہ یہ ذکر نہیں کیا کہ اسمیں چنے کے درخت کی طرح تھیلی (بولا) ہوتی ہے بہر صورت اس سے بھی کپڑے دھوتے ہیں جو جلد صاف ہو جاتے ہیں حکیم مومن نے اور بو سہل نے موجز میں لکھا ہے کہ یہ عرطنیثا ہے رنگ سیاہ اور وضع شلغم کی سی ہوتی ہے اور اسکے منہ پر ایک چیز ہوتی ہے گرہ کی طرح اور درخت میں کانٹے ہوتے ہیں اور ایک بالشت کے قریب بڑا ہوتا ہے پتے اور شاخیں کرم کلے کی طرح

Hakeem Shoukat Ali

ہوتی ہین پھل چنے کے دانون کے غلاف کی طرح جسمین دو تین دانے ہوتے ہین رنگ انکا زرد ہوتا ہے بعض کہتے ہین کہ اسکا پھول بھی زرد ہوتا ہے یہ درخت کھیتون مین پیدا ہوتا ہے فارسی مین اسکو **چوبہ صباغان** جیم فارسی کے ساتھ کہتے ہین اور یہ چوبہ گاذران سے غیر ہے اون اور اونی کپڑون کو اس سے دھویا جاے تو صابون سے زیادہ صاف کردے اختیارات بدیعی سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ اسکے درخت کے پھول زرد ہوتے ہین اور اسکو **گلیم شو** اور **قصب شو** بھی کہتے ہین اور زبان شیرازی مین اسکا نام **چوبک اشنان** ہے اور بخور مریم اسکی ایک قسم ہے اور یہی حق معلوم ہوتا ہے اسلیے کہ عرطنیثا کے پیڑ مین کانٹے ہوتے ہین اور بخور مریم مین کانٹے نہین بتاتے اور بخور مریم کے درخت کی ساق بھی عرطنیثا کی ساق سے بہت چھوٹی ہوتی ہے قانون مین بوعلی سینا نے ایک دوا **آذریونہ** یاے تحتانی کے ساتھ لکھی ہے روضۃ الاطبا شرح قانون مین سدید گاذرونی نے بیان کیا ہے کہ اسکی جڑ کو سریانی مین طنیثا کہتے ہین اور فارسی مین گلیم شو بولتے ہین اس لیے کہ اس سے اون کے کپڑے خوب صاف ہوتے ہین۔

طبیعت۔ پہلی قسم کی جڑ مین قوت حادہ ہے مگر اعتدال کے ساتھ اور اجزاے درخت کا مزاج دوسرے درجے مین سرد و خشک ہے بعض دوسرے درجے مین گرم و خشک بتاتے ہین بعض تیسرے درجے مین گرم و خشک مانتے ہین یہی طبیعت شیخ نے آذریونہ کی لکھی ہے بعض کہتے ہین کہ اسکی خشکی زیادہ نہین بلکہ اعتدال کے قریب ہے اور دوسری قسم کی گرمی چوتھے درجے تک ہے اور خشکی دوسرے درجے کی ہے۔

خواص و فوائد۔ دونون قسم کے درخت کے پتے پھوڑے پھنسی کو مفید ہین زخمون کو بھرتے ہین ان درختون مین قوت تریاقیہ ہے اسی لیے کیڑے مکوڑے کے زہر کے درد کو دفع کرتے ہین انکے سونگھنے سے نہایت سختی سے چھینک آتی ہے حاملہ عورت کو نہ سونگھنا چاہیے ورنہ خوف ہے کہ زور سے چھینک ہوکر بچہ گرجاے گا اسکے حمول سے رحم کا تنقیہ ہوجاتا ہے پہاڑی قسم کی نسبت اتنا مبالغہ کرتے ہین کہ اگر اسکے پتون وغیرہ کو حاملہ چھوے اور حمول کرے تو فوراً بچہ گرجاے آذریونہ مین بھی شیخ لکھتا ہے کہ دیسقوریدوس کا قول ہے کہ اگر اسے زن حاملہ ہاتھ سے چھوے یا حمول کرے تو فوراً حمل ساقط ہوجاے پہلی قسم کے پتون کا لیپ دردسر کو مفید ہے اور امراض چشم مین مامیثا کی جگہ کام دیتے ہین ان پتون کے پانی سے قے رک جاتی ہے معدے کو قوت پہونچتی ہے جنگلی قسم کے پتے ہر عضو کا خون بند کرتے ہین اور نفاس کے خون کو روکتے ہین دوسری قسم کے درخت کے اجزا ساڑھے چار ماشہ پینے سے دردون کو نفع ہوتا ہے سرکے مین ملا کر لیپ کرنے سے داء الثعلب کو فائدہ پہونچتا ہے اور خشک پیسکر ملنے سے کلف اور نمش کے نشان اُڑجاتے ہین اگر سردی سے رخسار پھٹ جائین تو اسکے ملنے سے نفع ہوتا ہے لیپ انکا نقرس کو بھی مفید ہے اگر موچ آجاے تو اسکے لگانے سے نفع ہوتا ہے ان پتون کا پانی سعوط کرنے سے دماغ کا تنقیہ ہوتا ہے اگر شراب مین ملا کر پیوین تو نشہ زیادہ ہو یہی فوائد جڑ مین بھی ہین علاوہ انکے ان جڑون کو ہمیشہ پیتے رہنے سے جذام کو نفع ہوتا ہے اور بلغم کو نکالتی ہین اور سودا کو آہستگی کے ساتھ دفع کرتی ہین تمام امراض سوداوی کو نافع ہین اس امر مین لاجورد سے بہتر ہین انہین جلا اور

Hakeem Shoukat Ali

تھوڑی سی قوت تحلیل ہے جو اجوروسے زیادہ ہو انکا لیپ خنازیر پر مفید ہے ربو کو نافع ہین جسے کوئی زہریلا کیڑا کاٹ لے اُسے ساڑھے چار ماشہ کھلانے سے نفع ہوتا ہے۔

جڑ ایک تولہ تک کھانے سے گلا بند ہوجاتا ہے دست جاری ہوجاتے ہین تشنج پیدا ہوجاتا ہے گلا بند ہونے کا علاج حقنے سے کرین اور دستون کا علاج قے سے کرین دودھ اور چھاچھ پلائین اور تشنج کی صورت مین تبرید استعمال کرائین سرد وتر روغن ملین روغن اور نیم گرم پانی مین بٹھائین ہر قسم کی جڑ کے کھانے اور حمول کرنے سے پیٹ کا بچہ گرپڑتا ہے اگر زہریلا کیڑا کاٹ کھائے تو اس جگہ کو اس دوا کے جوشاندے سے دھارین۔ اسی طرح دوسرے درخت کے اجزا کو بھی ایک تولہ تک کھانے سے خناق اور سخت متلی پیدا ہوجاتی ہے قوت ساقط ہوجاتی ہے ایسے شخص کو دودھ پلائین قے کرائین تیز حقنہ جسمین اندرائن کا پھل ہو استعمال کرین اگر تشنج پیدا ہوجائے تو کوئی سرد لعاب ملین اور میٹھے پانی مین جو تھوڑا گنگنا ہو بٹھائین اور چکنی غذا کھلائین۔ **مضر** اس سے پیاس بہت لگتی ہے **مصلح** خرفے کے پتے **بدل** زہرون کے دفع کرنے کے لیے ہم وزن بجورے لیمو کے بیج اور زراوند طویل اور پودینہ اور صاحب اختیارات نے لکھا ہے کہ جبتی اسکی ضرورت ہو اسکی جگہ ساڑھے سات رتی انجیر کا دودھ اور دگنی بادآورد استعمال کرین اور یہ بدل پھول اور جڑ دونون کا سمجھنا چاہیئے۔

مقدار خوراک۔ ۴۔ ماشہ تک

عرق بہار

عرق گل نارنج (ف) ماء القداح (ع)

صفات۔ کرنے لیمو کے پھولون کا عرق ہے جو بطور گلاب کے کھینچا ہے بلکہ عرق بہار مین ہر قسم کے نرشادے کے پھول جیسے نارنگی لیمو چکوترہ وغیرہ استعمال کیے جاتے ہین کیونکہ انمین زیادہ تفاوت نہین ہے اصل سب کی کرنا لیمو ہے اسپر ہر قسم کی قلم باندھی جاتی ہے۔ حکیم شریف خان نے لکھا ہے کہ جو کچھ ہمکو تحقیق ہوا وہ یہ ہے کہ صحیح طور پر کرنے کے پھول کا اطلاق شاہجہان آباد مین کھٹے کے پھول پر ہے اور کبھی شرتی لیمو کا پھول بھی مراد ہوتا ہے اور ضرورت کے وقت عطار بجورے اور کرنے اور نارنگی اور کاغذی لیمو اور چکوترہ اور جنبھیری کے پھول جمع کرکے عرق کھینچکر عرق بہار کی جگہ کام مین لاتے ہین اور ان پھولون کو بھی کرنے کے پھولون کی جگہ سمجھتے ہین اور کہتے ہین کہ بظاہر ان پھولون کے مزاجون مین زیادہ فرق نہین اسلیے کہ سب کی اصل کھٹا ہی ہے جست یا تانبے کے برتن مین عرق بہار کی قوت سات برس تک باقی رہتی ہے اور شیشے کے برتن مین ایک سال تک رہتی ہے ہوا اسکو نقصان پہونچاتی ہے۔

طبیعت۔ دوسرے درجے مین گرم وخشک۔

خواص وفوائد۔ مفرح ہے ارواح کو قوت دیتا ہے دماغ کا ضعف مٹاتا ہے دردسینہ اور خفقان کو زائل کرتا ہے قولنج ریحی کو دور کرتا ہے بھوک اور باہ زیادہ کرتا ہے زیادہ ڈکارین آنے کو روکتا ہے اگر سات دن تک اسکو اسطرح پیین کہ ۲۔ تولہ مین تھوڑی سی کھانڈ ملاکر اور سات رتی مونگا گھس کر شامل کرکے پی لین

Hakeem Shoukat Ali

تو طحال کا ورم جاتا رہے اسہال رطوبی کو بند کرتا ہے شیرہ بادیان کے ساتھ پینے سے حمل رہنے پر اعانت کرتا ہے اول میں لگا کر حمول کرنے سے خون حیض کا ادرار ہو کر رحم کا تنقیہ ہو جاتا ہے اور رحم کی اصلاح ہو جاتی ہے ناک کے نتھنوں کا سدہ کھولتا ہے سردی کے امراض کو مفید ہے نزلات کو نفع پہونچاتا ہے سردی کے درد سر کو دفع کرتا ہے اسکو شیشی میں بھر کر سونگھنے سے سردی کا درد سر جاتا رہتا ہے اور گردن کے پٹھوں میں اینٹھن پیدا ہو کر بل نکلے تو اس ترکیب سے نفع ہوتا ہے معدے کو تقویت دیتا ہے اور خوشبو کی وجہ سے نفس کو نشاط اور سرور حاصل ہوتا ہے **مضر**۔ جگر کو نقصان پہونچاتا ہے اسکو ہمیشہ سونگھنے سے بے خوابی پیدا ہوتی ہے **مصلح** گلاب

عُشبہ (ع)

لبضم عین مہملہ وسکون شین نقطہ دار و فتح بائے موحدہ و سکون ہا اسکو بوجہ حدت کے عشبۃ النار بھی کہتے ہیں اور عشبہ مغربی کے نام سے مشہور ہے کیونکہ اہل مغرب (افریقہ) اول اول اسکے افعال وخواص پر مطلع ہوئے بعد اسکے دوسرے ممالک میں اسکا رواج ہوا۔ سارزی ریڈمکس (ل)، سارساپریلا (ش)

صفات وشناخت۔ انگریزی فارماکوپیا میں لکھا ہے کہ ایک بیلدار درخت کی جڑ ہے جسکو اسمائی لیکس ای سی نیلس کہتے ہیں وسط امریکہ میں پیدا ہوتی ہے جزیرہ جمیکا کی راہ سے لاتے ہیں طول میں چھ فٹ یا اس سے بھی زیادہ اور خمیدہ یا دوہری یا تہری تہ کی ہوئی انکی گڈیاں ہوتی ہیں قریب اٹھارہ انچ کے طول اور چار یا پانچ انچ چوڑائی میں بناتے ہیں اور اسی کی لمبی جڑ سے باندھتے ہیں سطح پر کم وبیش نالیاں ہوتی ہیں موٹائی میں مختلف لیکن بط کے قلم سے زیادہ نہیں ہوتی رنگت خاکی بھوری سے لیکر بہت گہری بھوری سرخ اور اوپر بہت سے شاخدار ریشے لگے رہتے ہیں۔ بو کچھ نہیں ذائقہ گوند کا سا اور چابنے سے بہت خفیف تلخ اور نہایت کم خراش دار۔ اسکے نقیضات یہ ہیں چونے کا پانی۔ مازو پھل کا مرکب اور سیسے کا مرکب یونانی اطبا اسکو ایک روئیدگی کی شاخیں جانتے ہیں اور اسکی ماہیت کو ظیان کی ماہیت کے ساتھ خلط ملط کر دیا ہے اور اسکی جڑ کو صاحب معتمد وغیرہ نے خربق سیاہ سمجھ لیا ہے اور لکھدیا ہے کہ ۴ ماشہ قاتل ہے حالانکہ ڈاکٹروں کی تحقیق اور تجربے سے اسکا قاتل ہونا ثابت نہیں ہوتا پس اسکا سبب یہی ہے کہ یونانیوں نے عشبے کو ظیان کے ساتھ ملا دیا ہے اگر اسکو تھوڑی دیر کو ظیان کی ایک قسم بھی تسلیم کر لیا جائے تب بھی عشبہ کی جڑ نہ خربق سیاہ کی طرح حار وحاد ہے اور نہ خود یہ خربق سیاہ ہے اور نہ قاتل ہے جو کچھ قاتل ہے یا خربق سیاہ کی قوت میں ہے اسکا شمار ظیان میں ہے نہ عشبے میں۔

بہتر وہ عشبہ ہے کہ جسکی شاخیں نہ زیادہ پتلی ہوں نہ زیادہ موٹی اور سرخ نیم رنگ اور لمبی ہوں جب توڑیں تو غبار سا نکلے اور اندر کا گودا سفید ہو اور جسمیں یہ اوصاف نہوں برا ہے بیس برس تک اسمیں قوت رہتی ہے۔

طبیعت۔ نیا دوسرے درجے میں گرم وخشک ہے اور پرانا تیسرے درجے میں گرم وخشک ہے۔

خواص وفوائد۔ ورم اور ریاح کو تحلیل کرتا ہے مادہ منی کو رقیق کرتا ہے طبیعت کو لطیف کرتا ہے پسینہ اور پیشاب لاتا ہے اکثر معدہ اور جگر اور دماغ کی سرد وتر بیماریوں کو نافع ہے گردے اور مثانے اور

Hakeem Shoukat Ali

رحم کی بیماریوں کو مٹاتا ہے ہر خلط کو براہ راست نکالتا ہے جلدی بیماریوں اور کوڑھ کو دفع کرتا ہے گٹھیا کے
لیے اکسیر کا حکم رکھتا ہے درد گردہ و مثانہ فالج و لقوہ کو نافع ہے بلغمی مزاج کے لیے بہت مفید ہے۔ باوجودیکہ
امراض سوداوی میں کچھ نفع کرتا ہے لیکن سوداوی مزاج کو مضر بھی ہے کیونکہ صفرا میں حدت اور خون میں حرارت
واحتراق پیدا کرتا ہے۔ اگر بعض سرد عرقوں کے ساتھ دیں تو تعدیل اور اصلاح ہو جاتی ہے اور بہتر یہ ہے
کہ گرم و خشک مزاج میں اور کمزور آدمی تو استعمال نہ کریں کیونکہ نقصان کرتا ہے عشبہ ۱ تولہ ۶ ماشہ سنا
۳ تولہ سونف ۱۰ تولہ صندل سرخ ۱۰ تولہ بسفائج ۳ تولہ سوت ۱۰ تولہ شہد اور قند ڈیڑھ ڈیڑھ پاؤ اسکی معجون
تیار کریں مقدار خوراک ایک تولہ سے ڈیڑھ تولہ تک ہے یہ معجون مواد آتشک کا تنقیہ کرتی ہے نطفہ
توالد و تناسل کو صاف کرتی ہے خارشت اور جھجنے اور جھائیں کے لیے مفید ہے درد مفاصل اور خشکی
دماغ اور جذام سوداوی امراض کو نافع ہے اور آتشک کے مواد کو بدن سے نکالدیتی ہے بہت مرتبہ تجربے میں آچکی ہے
عشبہ استرخا بواسیر پرانی کھانسی ضیق النفس استسقا اور بواسیر کو بہت نافع ہے عرق النسا کو بھی فائدہ
ہو جاتا ہے اسکو رحم میں رکھنے سے بچہ نکل پڑتا ہے دیوانے کتے کے کاٹے ہوئے کے لیے بھی نافع ہے
مضر۔ گرم مزاج والوں کو اور جوانوں کو اور گرمی کے موسم میں اور تپ گرم صفراوی و دموی چیچک وغیرہ
گرم مرضوں میں **مصلح** ماء الجبن اور عرقیات سرد **بدل** چوب چینی۔
قدر خوراک۔ ۹ ماشہ تک۔

عشرق (ع)

بفتح عین مہملہ و سکون شین نقطہ دار و فتح رائے مہملہ و سکون قاف۔ آنول ترور (م)

صفات و شناخت۔ اہل حجاز ایک قسم کی سنا کو عشرق کہتے ہیں جسکے پتے مشہور سنا کے پتوں سے
چوڑے اور زیادہ سبز ہوتے ہیں بعض کا پھول ہلکا گلابی بعض کا ہلکا لاجوردی ہوتا ہے اور گول ہوتا ہے
اور پھل چنے کے پھل (بوٹے) کی طرح جسپر رونگٹے ہوتے ہیں بیج چھوٹا اور مسور کے دانے کی طرح۔
حافظ ابوالعباس کہتا ہے کہ اسکے پتے سنا کے پتوں کی طرح ہوتے ہیں مگر چوڑے اُتنے کم ہوتے ہیں۔ اور
ابن تلمیذ نے کہا ہے کہ اسکے پتے غار کے پتوں کی طرح ہوتے ہیں اور خوشبودار ہوتے ہیں اسلیے دھونی میں استعمال
کرتے ہیں اور دینوری نے اور کچھ کہا ہے اور بعض مر جاتے ہیں بہرصورت اسکی صفات و شناخت میں بڑا
اختلاف کیا ہے دیسقوریدوس نے اسکے پتے مکوہ کے پتوں کی طرح اور سیاہ لکھے ہیں اور کہا ہے کہ جڑ سفید
ہوتی ہے اور اس سے خوشبو آتی ہے اور بیج باجرے کے دانے کی طرح ہوتے ہیں یہ نبات اکثر پہاڑوں اور
گرم مقاموں میں اُگتی ہے۔ ان حالات سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ آنول اور ترور نہیں۔
طبیعت۔ گرم و خشک۔
خواص و فوائد۔ اسکی جڑ جوش کرکے اور صاف کرکے پینے سے رحم کا تنقیہ ہوتا ہے اسکے بیج حریرے میں
ملا کر پینے سے پیشاب زیادہ آتا ہے دودھ بڑھ جاتا ہے بواسیر کو اسکے بیج فائدہ کرتے ہیں اور اس سے بال
سیاہ ہو جاتے ہیں۔

Hakeem Shoukat Ali

عشق پیچہ

چاندربیل (ھ) عاشق الشجر و لبلاب صغیر (ع)

صفات وشناخت - ایک درخت ہے اسکی بیل آس پاس کے درختوں پر چڑھتی ہے اور خوش منظر ہوتی ہے پھول کے رنگ مختلف ہوتے ہیں اسلیئے اسکی مختلف قسمیں ہیں سفید یا زرد یا سرخ یا نیلے پھول والے پتے اور پھول ننھے ننھے اور بیج غلاف میں ہوتا ہے جسکا رنگ سیاہ مائل بسرخی ہوتا ہے اسکو عشقہ بھی کہتے ہیں اسلیئے کہ جس درخت پر پھیلتا ہے اُسے سکھا دیتا ہے جسطرح عشق کسی کے سر پر سوار ہوتا ہے تو وہ سوکھ کر کانٹا ہو جاتا ہے بعض طبیب اس زمانے کے اسکے بیجوں کو تخم کشوث خیال کرتے ہیں -

طبیعت - مرکب القوی ہے بعض پہلے درجے میں گرم وخشک کہتے ہیں -

خواص وفوائد - محلل وقابض ومسہل مرہ صفرا ہے کھانسی کو کہ قبض شکم کے ساتھ ہو نافع ہے املتاس کے ساتھ احشا کے ورم کو تحلیل کرتا ہے جوڑوں کے ورم کو نافع ہے گیلانی لکھتا ہے کہ عشق پیچہ میں قوت محللہ و ارضیہ وقبض ہے اور مرہ صفرا کو اپنی لزوجت کی وجہ سے نکالتا ہے اور دست آسانی سے لاتا ہے اسکے رس کو جوش نہ دینا چاہیئے یہ لبلاب کی دوسری تمام قسموں سے اسلم ہے اسکا رس پونے تولہ دو درمی اس سے آدھی ملا کر پینے سے صفرا سے محترقہ اور زرداب نکل جاتا ہے قولنج گرم و مرکب کو نفع پہونچاتا ہے اکثر پتوں کو دور کرتا ہے سدے کھولتا ہے - چیچک اور جدری میں اسے نہ دینا چاہیئے - **مضر** اعصاب و سر و مثانہ **مصلح** قند

مقدار خوراک - جرم ۳ تا ۶ ماشہ رس ۱۰ ماشہ سے ۷ گرم ۴ تولہ تک

عصے الراعی (ع)

بفتح عین مہملہ وصاد مہملہ والف مقصورہ و الف ولام ساکن و فتح راے مہملہ والف ساکن وکسر عین مہملہ و سکون یاے معروف اسکو عصا سے موسے بھی کہتے ہیں -

صفات وشناخت - اسکی ماہیت میں بڑا اختلاف ہے - ایک روئیدگی ہے اسکی دو قسمیں ہیں بعض نے کہا ہے کہ نر و مادہ ہوتی ہے اور بعض نے کہا ہے کہ ایک قسم چھوٹی ہوتی ہے دوسری قسم بڑی سبب کے اتفاق سے بڑی قسم نر ہے اور چھوٹی قسم مادہ ہے فارسی میں بڑی قسم کو سرخ مرز آخر میں زاے ہوز سے اور چھوٹی قسم کو سفید مرز کہتے ہیں کیونکہ نر کے بیج اور ساق سرخ ہوتے ہیں اور پتوں میں کسیقدر نیلا پن ہوتا ہے انکو بوسے ہیں اور یہ پودا بڑا ہوتا ہے درخت کے قد کو تو نہیں پہونچ سکتا مگر گھاس سے بڑا ہوتا ہے - برہان نے لکھا ہے کہ سرخ مرز کو بوجہ زبوںی کے سرخ مرد بفتح میم وسکون راے مہملہ اور آخر میں دال مہملہ موقوف سے بھی کہتے ہیں منتخب الفوائد اور جواہر الحروف وغیرہ سے معلوم ہوتا ہے کہ سرخ مرز یا سرخ مرد نام ہے لال چولائی کا مگر لال چولائی تو بہت گرمی رکھتی ہے حالانکہ عصے الراعی سرد ہے -

دیسقوریدوس کہتا ہے کہ نر کا پودا بھی زمین پر پھیلا ہوتا ہے مگر جن لوگوں نے اسے دیکھا ہے وہ بالاتفاق یہی کہتے ہیں کہ اسکا پودا بڑا ہوتا ہے پتے اسکے طولانی ہوتے ہیں سداب کے پتوں سے

Hakeem Shoukat Ali

مشابہت رکھتے ہین اور بہت ملائم ہوتے ہین اسکے پھول بھی سُرخ تیرگی مائل ہوتے ہین مگر دیسقوریدوس کہتا ہے کہ اسمین سفید پھول بھی آتے ہین اور چھوٹی قسم کے پتے اور ساق سبز ہوتے ہین اور بیج سفید اور بڑی قسم کے بیجون سے بہت چھوٹے ہوتے ہین اور پھول بھی سفید ہوتے ہین ان بیجون اور پھولون کی وجہ سے اسکا نام سفید مرز ہوا ہے پودا اسکا بہت چھوٹا ہوتا ہے اور ایک ہی شاخ نرم ہوتی ہے اور اسمین گانٹھین ہوتی ہین پتون مین کسی قدر گولائی ہوتی ہے اور صورت انکی صنوبر کے پتون سے تھوڑی سی مشابہت رکھتی ہے اور ایسا روان ہوتا ہے جیسے کسی نے راکھ برک دی ہو اور اسکے پتے زمین پر بچھے ہوتے ہین اس ماہیت کو دیکھتے ہوے یہ کہنا بیجا نہ ہوگا کہ مولف محیط کا سفید مرز کو چولائی کہنا تحقیق کے خلاف ہے - دونون قسم کی شاخون مین گانٹھین ہوتی ہین گانٹھون پر پتے لگتے ہین اور پتون کے ملے کثرت سے بیج آتے ہین اور پھول بھی پتون کے پاس گانٹھون کے قریب لگتے ہین یہ نبات ہر سال از سر نو پانی کے کنارون پر اور سایہ دار مقامون مین اور جہان کی زمین مین سیل ہوا کرتی ہے گرمی اور جاڑون مین رہجاتی ہو انطاکی کے قول سے معلوم ہوتا ہے کہ اسمین کانٹے بھی ہوتے ہین قوت اسکی ایک سال تک باقی رہتی ہے بڑی قسم جو نر اور سرخ ہے چھوٹی قسم سے جو مادہ اور سفید ہے قوی ہے بہتر وہ ہے جسکا رنگ سرخ سیاہی مائل ہوتا ہے اور باغون مین بہت بوتے ہین بعض نے لکھا ہے کہ سرخ قسم کو ہندی مین لال ساگ اور راج گری کہتے ہین اور سفید قسم کو ہندی مین چولائی بولتے ہین اور اصفہان مین اسی کو سفید سلمہ اور تنکابن مین خاک ترہ کہتے ہین تحقیق یہ ہے کہ یہ چولائی نہین کیونکہ چولائی مین کانٹے نہین ہوتے البتہ خودرو مین کانٹے ہوتے ہین اُسے کوئی پکاتا نہین ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اسے چولائی کے ساتھ کچھ مشابہت ہے اور یہی کتاب موسوم بہ طب قدیم مین تحقیق کیا ہے -

طبیعت - سرد تیسرے درجے مین اور خشک پہلے درجے مین اسمین جزو مائی بہت ہے اور چونکہ یہ مواد کو جو عضو کی طرف گرتا ہو بہت قوت کے ساتھ دوسری طرف پھیرتی ہے اسلیے گمان ہوتا ہے کہ خشکی پیدا کرتی ہے حالانکہ کثرت مائیت کی وجہ سے تر ہونا چاہیے نہ خشک اور مواد کو پھیرنا اسکا سردی کی وجہ سے ہے نہ خشکی کی وجہ سے گیلانی کہتا ہے کہ اسکی ترکیب مین تین جز ہین جز ارضی جزو مائی اور بہت کم جزو ناری اسمین جزو گرم ہونے کی بڑی دلیل یہ ہے کہ مفتح ہے اسی لیے مدر بول ہے -

خواص و فوائد - اسکو منہ پر لگانے سے جھائیان جاتی رہتی ہین اور اسکے لیپ سے قلفونی اور حمرہ اور نملہ کو بھی فائدہ پہنچتا ہے اور جو پھوڑے بہت پھیلتے ہین وہ اسکے لیپ سے مٹ جاتے ہین اسکے لگانے سے زخم بھی بھر جاتے ہین اور اسکے لگانے سے عضو کا اور زخم کا التہاب جاتا رہتا ہے اگر پھوڑون کے آس پاس ورم تہبج کے طور پر معلوم ہو تو اسکے لیپ سے بہت نفع ہوتا ہے کان مین کیڑے پیدا ہو جائین تو اسکے پتون کا رس ٹپکانے سے مرجاتے ہین کان کی پھنسی کو صحت ہوتی ہے اور اسمین گرمی سے درد ہو تو اُسے صحت ہوتی ہے اسکے پتون کے پانی مین کافور گھس کر سعوط کرنے سے نکسیر بند ہو جاتی ہے اگر آنکھ دکھنے کو آسے تو اسکے پتون کے لیپ سے نفع ہوتا ہے تھوک مین خون آتا ہو

Hakeem Shoukat Ali

تو اسکے پتون کا رس سوا دو تولہ کے قریب پینے سے فائدہ پہونچتا ہے معدے مین التہاب ہو تو اس کے پتون کے ضماد سے نفع ہوتا ہے اسکو گھونٹ کر پینے سے صفراوی دست اور آنتون کا زخم اور اسکے خون کا آنا بند ہوتا ہے اسکو پینے اور اسکے ساتھ حقنہ کرنے سے ایلاؤس کو نفع پہونچتا ہے باوجودیکہ مدر بول ہے مگر رحم سے خون کے جاری ہونے کو روکتا ہے اسکے تازہ پتون کو پیسکر عورت کے مقام مخصوص مین رکھنے سے خون کا آنا اور سفید رطوبت کا نکلنا بند ہو جاتا ہے تپ کا دورہ واقع ہونے سے ایک گھڑی پہلے اس کو پی لیا جائے تو دورہ نہ پڑے **مضر** پھیپھڑہ **مصلح** انجیر اور شربت بنفشہ اور صندل **بدل** لکوہ۔

مقدار خوراک۔ پتون کا نچوڑا ہوا رس سوا چھ تولہ تک۔

عصارہ ریوند

گیمبوجیا (ل) گیمبوج (ش) لالا رس (ھ) فرفیران (بفتح اول۔ع)

صفات و شناخت۔ نیا مور یلا درخت کا رال ملا ہوا گوند ہے ریوند چینی کا عصارہ نہیں ہے عوام مین مشہور اس طرح ہو گیا ہے سیام مین اسکی پیدائش ہے اس پیڑ کی ڈالیان اور پتے اور پھل کو یا درخت کے تنے کو شگاف دینے سے زرد رنگ کا دودھ سا نکلتا ہے بعد اسکے دھوپ مین خشک کر لیتے ہین نلی پتیان ہوتی ہین گھول یا بعض اوقات کھوکھلی سطح پر سیدھے بل مین لکیرین اور ٹکڑے اچھی طرح سے یا کم و بیش آپسمین ایک دوسرے کے ساتھ چپٹے اور ملے ہوئے توڑنے سے سطح مجوف معلوم ہوتی ہے اور ٹوٹی ہوئی سطح صاف اور چمکدار اور رنگت مین سرخ و زردی مائل سفوف کی رنگت خوبصورت زرد بو کچھ نہین ذائقہ بڑا خراشدار پانی کے ہمراہ رگڑنے سے زرد رنگ کا سیال بنتا ہے شراب اور پانی کے ساتھ پے درپے ہلانے سے بالکل گھل جاتا ہے جوہر اس دوا کا ایک رال ہے جو فی صدی ۷۰ یا ۸۰ حصہ ہوتی ہے اور گوند فی صدی ۲۰ یا ۲۵ حصہ تو بہ رکھنے سے مشتعل ہو جاتا ہے اسکی قوت دس برس تک باقی رہتی ہے اسکے بعد ضعیف ہو جاتا ہے۔

طبیعت۔ پہلے درجے مین گرم و خشک لکھا ہے مگر تجربے سے معلوم ہوتا ہے کہ دوسرے بلکہ تیسرے درجے مین گرم و خشک ہے۔

خواص و فوائد۔ مسہل ہے سب خلطون کو براہ دست بآسانی خارج کرتا ہے اور جس خلط فاسد کو پاتا ہو نواح صدر و معدہ و کبد اور تمام اعضا سے قے اور اسہال اور ادرار کے ذریعہ سے رفع کرتا ہے معدے مین بہت دیر نہین ٹھہرتا بلکہ جلدی سے اپنا فعل کر کے اخلاط فاسد کو ساتھ لیکر دفع ہو جاتا ہے اگر کسی مسہل مین دست نہ آئین تو ایک ماشہ کو تھوڑے سے دودھ مین حل کر کے دین فوراً دست آئینگے اور دماغ و اعصاب اور سینہ اور معدہ اور پھیپھڑے کے اکثر سرد و تر امراض کے لیے نافع ہے۔ لقوہ اور فالج اور استرخا و تشنج امتلائی کو دفع کرتا ہے بلغمی دمے اور کھانسی اور جنون کو مفید ہے غرضکہ اکثر امراض مزمنہ قدیم و جدید کو نافع ہے اور عمدہ دوا ہے یہانتک کہ اطبا نے کہا ہے کہ لڑکون اور حاملہ عورتون کو بھی دیسکتے ہین مگر بہتر یہ ہے کہ حاملہ عورت کو نہ دین پیٹ کے ہر قسم کے کیڑون کو نکالتا ہے سدہ کھولتا ہے اکثر اسکو گلقند کے ساتھ استعمال کرتے ہین کہ اسکا مصلح ہے یا فلفل سرخ کے ساتھ دیتے ہین کہ اسکو باریک پیسکر تولہ

Hakeem Shoukat Ali

دو تولہ گلقند یا شکر سرخ کے ساتھ کھلاوین جس وقت عمل مین کچھ قصور ہو نیم گرم پانی پلائین اور یہ دوا قے اور اسہال دونون لاتی ہے بعضون کو صرف اسہال اور بعضون کو قے اور اسہال دونون اور بعضون کو اسہال بہت اور بعضون کو کرب بھی پیدا ہوجاتا ہے لیکن تشویش نہ کرنا چاہیے جبکہ اسکا عمل تمام ہوجاوے تو کھانا کھا کر سوئین طبیعت بحال ہوجاتی ہے اور اگر عمل زیادہ کرے اور مخرج براز مین سوزش ہو تو تھوڑے سے عرق گلاب کو روغن بادام کے ساتھ نیم گرم پیئین اور روغن گل شکم و مخرج پر ملین یہ دوا بچون کے سینے کے امراض مین بہت فائدہ دیتی ہے خصوصاً اس مرض مین جب پھیپھڑہ اور اسکے حجاب مین سوزش ہو جو ہندوستان مین پسلی کی بیماری کے نام سے مشہور ہے دو برس کے بچے کو بخار ہو اور بڑی کھانسی اور سانس نہ جاتی ہو یعنے پسلی چلتی ہو تو یہ یا اسی کے مطابق نسخہ بہت مفید ہوگا عصارہ ریوند ۳ گرین کیلومل ۳ گرین اپیکاکوانا ۲/۱ گرین کاربونیٹ آف سوڈیم ۱۲ گرین خوب ملاکر ۱۲ پڑیان بناکر ایک پڑیا دو دو یا تین تین گھنٹے بعد دین جب تک دست یا دست اور قے ہوکر فائدہ نہو جاوے مضر آنتون اور مقعد کو مصلح روغن بادام اور روغن گل - (بدل) تمال کا رالدار گو مرا بنی صفات و افعال و خواص مین [illegible]

مقدار خوراک - تازہ ۱۲ رتی سے ۱ ماشہ تک اور پرانا ۳ ماشہ تک -

عضابہ (ع)

ابن زہر کے رسالہ عربی مین مذکور ہے کہ اگر اسکو گائے کے گھی کے ساتھ جوش دیا جاوے اور پھر صاف کرکے یہ گھی کپڑے ٹکڑے کے کاٹے ہوے مقام پر ملا جاوے تو زہر اُتر جاوے - اسکے تنے کو بوتل مین الکر اوپر سے روغن زیتون بھر دیا جاوے اور دھوپ مین دھر دیا جاوے یہانتک کہ گھل جاوے یہ روغن زیتون سم قاتل ہوجاوے گا اسکو شجر عضابہ کا زہر کہتے ہین -

عَضَلَہ (ع)

عین مہملہ اور صاد نقطہ دار اور لام تینون کے فتحون سے

صفات - یہ گوشت کا وہی حصہ ہے جسے عوام اُدلہ تلفظ کرتے ہین اور یہ مرکب ہے پٹھے اور رباط اور سرخ گوشت اور جھلی سے اور یہ مویشی کے تمام گوشت سے اعدل و افضل ہوتا ہے کل جسم مین شیخ کے قول کے مطابق ۵۲۹ عضلے ہین اور ذخیرے مین ۵۱۸ تعداد لکھی ہے عورت کے جسم مین مرد سے ۲۰ زیادہ ہوتے ہین ۔ اپستان مین ۴ فرج مین ۳ رحم کے منھ مین ۳ رحم کے اندر -

طبیعت - گرم و تر -

خواص و فوائد - مزید رحید الغذا صالح الکیموس اور سبک ہے فضول اس سے کم بنتا ہے جب خوب گل جاتا ہے تو خوب ہضم مین آتا ہے مگر اسکو زیادہ نہ کھانا چاہیے کیونکہ اسکی یہ خاصیت ہے کہ اسکو زیادہ کھانے سے قے آنے لگتی ہے اور جسکے معدے مین فضول کا غلبہ ہوتا ہے یا معدہ کی قوت ہاضمہ کمزور ہوتی ہے اُسے بھی زیادہ کھانا مناسب نہین - بعض کہتے ہین کہ عضلے کے گوشت مین کوئی برائی نہین اسلیے اسکی اصلاح کی ضرورت نہین اگر مقدار مناسب [illegible] نہین

Hakeem Shoukat Ali

بعض کہتے ہین کہ یہ بسبب کثرت فضلات کے ردی ہے بہتر وہ عضلہ ہے جو بدن کے اوپر کے حصے مین ہو اور تلے کے حصے کا خراب ہوتا ہے **مصلح** روغن اور معتدل مسالے۔

عظایہ (ع)

بفتح عین مہملہ وظاے معجمہ وسکون الف وفتح یاے تحتانی وسکون ہا

صفات وشناخت۔ اسکی ماہیت مین اختلاف ہے (۱) صاحب قاموس کہتا ہے کہ ایک جانور ہے چھپکلی کی طرح (۲) دیسقوریدوس نے کہا ہے کہ ایک کیڑا ہے ہامنی کی طرح (۳) انطاکی نے کہا ہے کہ سالامندرا ہے (۱) شیخ علی گیلانی نے کہا ہے کہ ایک حیوان ہے چھپکلی کی طرح رنگ اسکا سبز ہوتا ہے تیز نہین چل سکتا اور رنگ اسکا رات دن مین بدلتا رہتا ہے اور یہ بات مجھکو کب معلوم ہوتی ہے کہ یہ حیوان آگ مین ڈالنے سے جلتا نہین اسکو پکڑ کر ہاتھ پاؤن کاٹ کر پیٹ کی آلائش صاف کرکے شہد مین ڈال رکھتے ہین تاکہ بگڑنے نہین نہایت زہریلا جانور ہے

خواص وفوائد۔ اگر اسکو چیر کر اُس مقام پر لگایا جاے جہان افعی نے کاٹا ہو تو زہر کو نفع پہونچاے اور خارشت کے مرض مین اسکا لیپ مفید ہے اسکو ایسے مرہمون مین ڈالتے ہین جنسے بدگوشت کا چھیلنا مقصود ہو اسکے خون کو روغن زیتون مین پکا کر لگانے سے بال اُتر جاتے ہین اسکا گوہ اور خون دونون زہر قاتل ہین اسکے گوہ مین تھوڑا سا نشاستہ ملا کر چھائین اور سیاہ داغون پر لگانے سے داغ صاف ہو جاتے ہین اس کے گوہ کو لگانے سے خراب پھوڑون کا مواد صاف ہو جاتا ہے اگر عظایہ کسی کے کاٹ کھاے اور اُسکے چھوٹے چھوٹے دانت وہین رہ جائین تو روغن اور راکھ یا ریشم اور قز کو ملنے سے نکل آتے ہین بعد اسکے بھی روغن اور راکھ اُس مقام پر ملتے رہین اگر درد باقی رہے تو اُس مقام کو جو سین اور جو کی بھوسی کے جوشاندے سے دھارین اور خود عظایہ کا ڈیڑھ ماشہ گوشت کھلا دینے سے بالکل زہر اُتر جاتا ہے۔

عقاب (ع) بضم عین مہملہ

صفات وشناخت۔ ایک شکاری پرندہ ہے بہت بڑا سر اور گردن سفید باقی پرون کا رنگ چیل کی طرح مخلوط دو دو انچ لمبے ہلالی ناخن پنجے اسقدر تیز اور قوی ہین کہ جس چیز پر گڑ جائین پھر مشکل سے کھل سکین۔ فرحت نامہ مین لکھا ہے کہ گرگ اور شغال اور روباہ اور خرگوش کا بھی عقاب شکار کرسکتا ہے شکار پر اسکا خالی پڑنا خطر کا محل ہے مانند گرگ کے آدم خوار ہو جاتا ہے جس جگہ اسکو رکھین وہان چھوٹے چھوٹے بچون کو نہ جانے دین کہ انکو پکڑ کر کھا جاوے گا۔ اور صاحب فلاحت نے جو لکھا ہے کہ چیل کبھی عقاب ہو جاتی ہے اور عقاب کبھی چیل ہو جاتا ہے یہ بات واہی ہے۔

طبیعت۔ گوشت دوسرے درجے مین گرم وخشک ہے بعض پہلے درجے مین گرم وخشک بتاتے ہین

خواص وفوائد۔ اسکا گوشت گاے کے گوشت کے قریب ہے ردی الکیموس ہے سردی اور ریاح اور رطوبت کو نافع ہے اگر آنکھ مین نزول کا پانی اُترنے لگے تو اسکا پتہ لگانا چاہیے جالا اور پھلی کو بھی یہ پتہ کاٹتا ہے اسکا خون لگانے سے ورم تحلیل ہو جاتا ہے اسکا گوہ چھائین وغیرہ کا داغ صاف کرتا ہے اسکی دھونی سے اختناق رحم کو فائدہ پہونچتا ہے

Hakeem Shoukat Ali

عقیق (ع) بروزن رفیق

صفات وشناخت - رنگین چمکدار مشہور پتھر ہے اسکی کان یمن مین ہے دریاے روم کے کنارے پر بھی ملتا ہے مگر یمنی بہتر ہے جو صاف اور شفاف ہو یمنی اور غیر یمنی مین فرق یہ ہے کہ یمنی سخت ہوتا ہے بخلاف غیر یمنی کے اور کئی رنگ کا ہوتا ہے - سرخ - زرد - سفید اور سیاہ - عقیق جسوقت کان سے نکلتا ہے کم رنگ ہوتا ہے پکانے سے رنگین ہو جاتا ہے اُسکے پکانے کا طریق یہ ہے کہ ایک بڑے برتن مین نصف تک پانی بھرکے اوپر سے گلے تک لکڑیان چنتے ہین اور عقیق کے ٹکڑون کو اُن لکڑیون پر جماکر برتن کا سر مضبوط بند کرکے دھیمی آنچ پر رکھتے ہین پس بخارات گرم اُن ٹکڑون کو پہونچتے ہین اور وہ رنگین ہوجاتے ہین - اس ترکیب کے کرنے والون کو آنچ کے زمانہ معین کا اندازہ معلوم رہتا ہے کہ اسقدر مدت کی آنچ مین عقیق کے ٹکڑے رنگین ہو جاوینگے پھر اُنکو نکالکر کام مین لاتے ہین ناصر خسرو نے اپنے سفر نامہ مین لکھا ہے کہ عقیق شہر صنعا مین کہ یمن کے توابعات سے ہے یون درست کرتے ہین کہ پہاڑ سے نکالکر ریت مین رکھکر توے پر آگ مین بھونتے ہین اور ریت مین رکھکر اُسکو دھوپ دیتے ہین اور سان پر جلا دیتے ہین جو ٹکڑے کہ اُنمین صاف اور بہت رنگین اور یک رنگ ہوتے ہین وہ بہت خوب اور عمدہ ہین یہی دو اُون اور انگوٹھیون مین مستعمل ہین - اعلیٰ قسم اسمین وہ ہے جو بہت سرخ اور شفاف براق ہو بعد اسکے زرد ہے اور جن ٹکڑون کے جرم مین کوئی شکل شاخ درخت یا پہاڑ وغیرہ کی سی ہو اُنکو شجری کہتے ہین اور جس ٹکڑے مین مختلف رنگ کے طبقات یعنی پرت ہوتے ہین اُسکو جزع بولتے ہین مگر حکاک اکثر جزع کے نگینے کو اسطرح تراشتے ہین کہ اُسکے رنگین طبقے تلے اوپر رہتے ہین تا نگینہ خوشنما ہو اور جس جزع کو عرض مین کاٹتے ہین کہ خطوط اس نگینے کے سطح پر مدور غیر مدور معلوم ہون اسکو سنگ سلیمانی کہتے ہین اسمین صرف سفید وسیاہ دو رنگ ہوتے ہین اور جس جزع مین سبز و زرد خطوط ہوتے وہ ہندی مین لسنیا کہلاتا ہے -

طبیعت - سرد وخشک دوسرے درجے مین اور بعض نے پہلے درجے مین سرد وخشک بتایا ہے صاحب منہج نے سرد پہلے درجے مین اور خشک دوسرے درجے مین لکھا ہے -

خواص وفوائد عقیق ۱۲ رتی پیسکر تنہا یا شربت سیب کے ساتھ کھانا تقویت دل اور دفع کرنے خفقان کے لیے مفید ہے تنہا یا ایسی دواؤن کے ساتھ جو خون کو روکتی ہین خون تھوکنے اور کسی عضو سے خون بہنے کو اور خاصکر حیض کو جو کسی تدبیر سے بند نہ ہوتا ہو بند کرتا ہے جگر وطحال کا سدہ کھولتا ہے گردے اور مثانے کی پتھری کو خارج کرتا ہے اسکو سرمے مین شریک کرنا یا تنہا استعمال کرنا بینائی کو قوت دیتا ہے اسکو جلاکر دانتون پر ملنے سے دانتون کی جڑون کا خون نکلنا بند ہوتا ہے مسوڑھے مضبوط ہوتے ہین اسکی راکھ کو زخم پر بُرکنے سے فوراً خون تھم جاتا ہے اسکو اپنے پاس رکھنا غضب وغصہ کی حدت اور تیزی کو تسکین دیتا ہے خفقان اور غم کو دفع کرتا ہے اور دشمنون کی نظر مین ہیبت ووقار پیدا ہوتا ہے ابن زہر کہتا ہے کہ جس عقیق کا رنگ آسمانی [illegible] کا اجرا

Hakeem Shoukat Ali

رک جاتا ہے اُسکے منجن سے دانتون کا میل اور بدبو جاتی رہتی ہے۔ **مضر** گردہ وحلق کو **مصلح** گردے کے لیے کتیرا ببول کا گوند اور خربوزے کے بیجونکی مینگ اور حلق کے لیے مغز تخم کدو **بدل** مونگے کی جڑ اور کہربا
مقدار خوراک۔ ۱ ماشہ سے ۴ ماشہ تک۔

عکبر (ع)

بفتح عین مہملہ وسکون کاف تازی و فتح بائے موحدہ و سکون رائے مہملہ فارسی مین برموم نام ہے۔
صفات وشناخت۔ ایک چیز ہے کہ شہد کی مکھی کے چھتے مین پائی جاتی ہے موم کی طرح ہوتی ہے تھوڑا سا اسمین شہد بھی ملا ہوا ہوتا ہے موم اور شہد سے علیحدہ چیز ہے جس زمانے مین خشک سالی ہوجاتی ہے نباتات کم پیدا ہوتے ہین اُس سال یہ چیز زیادہ پائی جاتی ہے یہی وسخ الکوائر کہلاتی ہے (۲) مگر بغدادی اسکا منکر ہے اُسنے کہا ہے کہ جسنے عکبر اور وسخ الکوائر کو ایک جانا ہے اُسنے غلطی کی ہے اسلیے کہ وسخ الکوائر وہ چیز ہے جس سے شہد کی مکھی اپنا چھتا بنانا شروع کرتی ہے بعد اسکے اُسپر موم سے گھر بنا کر انمین شہد جمع کرتی ہے (۳) اختیارات بدیعی کے مولف نے لکھا ہے کہ عکبر ایک چیز ہے جسے شہد کی مکھی پھولون مین سے حاصل کرکے اپنے بچون کو کھلانے کے واسطے جمع کرتی ہے اسکا رنگ سفید و زرد و نیلگون اور مزہ تلخ ہوتا ہے اور شہد مین ملنے سے اُسے خراب کردیتا ہے (۴) اب مین انگریزی محققین کے قول سے اختیارات بدیعی کے قول پر یہ اضافہ کرتا ہون کہ شہد کی مکھی جب انواع و اقسام پھولون سے شہد چوستی ہے تو اُسوقت پھولونکا زیرہ اڑکر اُسکے موٹے پہلوؤن پر جمع ہوجاتا ہے جب چھتے مین آکر شہد جمع کرچکتی ہے تو درمیانی پیرون کے ذریعہ سے اُس زیرے کو جھاڑتی ہے شہد جاڑون مین کھانے کے لیے رکھتی ہے بالفعل یہی زیرہ مکھیون کی اور بچون کی خوراک ہوتا ہے جسکو مکھیان آٹے کی طرح اسقدر گوندھتی ہین کہ کھانے کے لائق ہوجاتا ہے مفصل حال اسکا شہد کی مکھی مین دیکھو بس عکبر یہی چیز ہے۔
طبیعت۔ دوسرے درجے کے آخر مین گرم وخشک ہے۔
خواص وفوائد۔ اسکو کھانا اچھا نہین کیونکہ خراب ہے اسکے لیپ سے داد جاتا رہتا ہے اگر تیر کی پیکان یا کانٹا گوشت مین رہ جائے تو اسکے لیپ سے باہر کی طرف آجاتا ہے کیونکہ قوی جاذب ہے چوٹ اور ٹوٹی ہوئی ہڈی کے حق مین مومیائی کا کام دیتا ہے اسی لیے **مومیائی نحلی** کہلاتا ہے اسکو رحم مین حمول کرنے سے حمل گرجاتا ہے اور بچہ مرجاتا ہے۔
مقدار خوراک ۴ ماشہ۔

عکرب (ع)

بفتح عین مہملہ وسکون کاف تازی و فتح رائے مہملہ وسکون بائے موحدہ

صفات۔ اسکو جنگلی حرشف کی قسم سے جانتے ہین اور کہتے ہین کہ کنگر زد اس کا گوند ہے اور بعض کہتے ہین کہ اسکی وضع اسکی سی ہوتی ہے مگر دونون علیحدہ علیحدہ ہین بعض کہتے ہین کہ صحرائی سرون ہے مگر دونون مین فرق ہے اسلیے کہ اسکا پتا سفیدی [illegible]

Hakeem Shoukat Ali

جنگلی سرسون کا بیج ہلیون ہے جو پکنے کے بعد سیاہ و سرخ ہوجاتا ہے اور عقرب کا بیج سفید و مستطیل ہوتا ہے بھوننے سے مزہ دار ہوجاتا ہے تھوے مین ملاکر پیتے ہین بعض کہتے ہین کہ کرڑ ھے کے دانے کی طرح ہوتا ہے رنگ خاکی سبز ہوتا ہے اور مینگ مین چکنائی ہوتی ہے اول گھنڈیان آتی ہین جنپر خار ہوتے ہین یہ پک کر پھٹ جاتی ہین اندر سے سرخ رنگ کا پھول ظاہر ہوتا ہے پھر وہ دانہ پیدا ہوتا ہے۔

طبیعت - ہرے پتے وغیرہ گرم پہلے درجے مین تر دوسرے درجے مین اور بیج گرم وخشک دوسرے درجے مین

خواص ومنافع - اسکے بیج نہایت مقوی باہ ہین اسکو ہمیشہ کھانے سے سودا پیدا ہوتا ہے اسلیے اسکے کھانے والے کو چاہیے کہ ہمیشہ سودا کا اخراج کرتا رہے اسکے پتے اور نرم شاخین پکا کر گاے کے دودھ کے ساتھ کھانے سے باہ مین نہایت قوت آتی ہے۔

علس (ع)

بفتح عین مہملہ ولام وسکون سین مہملہ

صفات وشناخت - ایک قسم کا غلہ ہے گیہون کی طرح ہوتا ہے اسکو فارس کے آدمی گندم مکہ کہتے ہین جس طرح اہل ویلم مکا کو گندم مکہ بولتے ہین صنعاےیمن کے لوگ اسکو کھاتے ہین منتخب اللغات مین لکھا ہے کہ یہ بھی ایک قسم کا گیہون ہے مگر گیہون کا ایک ایک دانہ علیحدہ علیحدہ غلاف مین ہوتا ہے اسکے دو دو دانے ایک ایک غلاف مین ہوتے ہین بعض کہتے ہین کہ سلت ہے جسکو جو برہنہ اور آتہ جو بھی کہتے ہین اسکی روٹی گیہون کی روٹی سے میٹھی ہوتی ہے - منتہی الارب مین لکھا ہے کہ ایک خاص قسم کا گیہون ہے اور وہ چھوٹے چھوٹے دو دانے ایک ایک غلاف مین رہتے ہین اور گندم مکہ کا بھی نام ہے جو ہندوستان مین مکہ کے نام سے مشہور ہے اور سور کو بھی کہتے ہین بہرصورت طبیبون نے جو کچھ اسکے افعال وخواص بیان کیے ہین وہ بھی سن لو۔

طبیعت - گیہون کے مقابلے مین سرد و تر ہے اور جو کے مقابلہ مین گرم ہے -

خواص وفوائد - گیہون کی روٹی سے اسکی روٹی مین غذائیت کم ہے اور بہت قابض ہے اسکو پانی مین اونٹاکر اسمین بواسیر کے مریض کو بٹھانے سے درد کو تسکین ہوتی ہے سوزش مٹ جاتی ہے **مضر** - آنتون کو

مصلح - روغن اور شیرینی -

علیق

بضم عین مہملہ وفتح لام مشدد وسکون یاے تحتانی وقاف موقوف - ہندی مین اچھو بکسر الف وضم جیم فارسی مخلوط بہا مشدد وسکون واو کہتے ہین

صفات وشناخت - ایک خاردار درخت ہے اسکے پتے اور پیڑ کے دوسرے اجزا گلاب کے پیڑ کی طرح ہوتے ہین پھل غیر قلمی سیاہ شہتوت کی طرح اور مزہ بھی ویسا ہی ہوتا ہے مگر ذرا گول اور تکونیا ہوتا ہے پہاڑی اور جنگلی درخت ہے باغون مین بہت کم بوتے ہین کوہ ہمالیہ کے دامن مین بھی پایا جاتا ہے اس درخت کی لمبائی قد آدم کی برابر اور اس سے زائد بھی ہوتی ہے پھل کچا سبز اور نیم رس سرخ اور پختہ سیاہ ہوتا ہے گرمی مین پھل آتا ہے اسکا عصارہ بھی تیار کرتے ہین - شیخ کہتا ہے کہ اسکا عصارہ جب دھوپ مین

Hakeem Shoukat Ali

سکھا لیتے ہین تو توی ہوتا ہے بعض کہتے ہین کہ سایہ مین سکھایا ہوا عمدہ ہو صحرائی پیڑ کی بہ نسبت پہاڑی مین کانٹے کم اور باریک ہوتے ہین اور ساق سفید ہوتی ہے اور پھل گچھوں اور سرخ ہوتا ہے جیسے گلاب کا پھل کہتے ہین کہ حضرت موسیٰ نے آگ اسی پیڑ مین دیکھی تھی بعض کہتے ہین کہ عناب کے پیڑ مین۔

طبیعت - مرکب القویٰ ہے - لیکن سردی وخشکی اسکے مزاج مین غالب ہے بلکہ دوسرے درجے مین سرد وخشک ہے اور پھل مین بمقدار شیرینی کے حرارت بھی ہوتی ہے پھول بھی سرد وخشک ہے -

خواص وفوائد - کہتے ہین کہ اسکے پتون یا پھل کو پانی مین جوش کرکے اسمین مہندی گھولکر سفید بالون پر لگائین تو سیاہ ہوجائین اسکے پتون کا لیپ آکلہ پر کرنے سے بڑھنا رک جاتا ہے اور پتی اچھلنے کے لیے بھی نافع ہے سرخ بادہ کو دور کرتا ہے سر کے گنج کو نافع ہے اسکے اجزا کا لیپ آشوب چشم کو مفید ہے اسکے جوشاندے کی کلی سے منوان دور ہوتا ہے اسکے پھل کھانے سے دست بند ہوجاتے ہین خون منھ سے آتا ہو تو رک جاتا ہے بواسیر کے دست اور خون بند ہوجاتے ہین پھل تمام اجزا سے زیادہ قابض ہے حیض کی حالت مین اسکے پتون اور پھل کا جوشاندہ گلاب کے ساتھ پینا بانجھ کردیتا ہے اسکی جڑ کو پینے سے سنگ گردہ اور مثانہ ٹوٹ کر بہ جاتے ہین اگر سفر سے رانون مین خراش ہوجاے تو اسکے پتون اور نرم شاخون کو پیسکر ضماد کرنا چاہیے سر کے گنج پر اسکا ضماد بہت نافع ہے اگر آنکھ کا ڈھیلا باہر کو نکل آئے تو اسپر اسکا لیپ کرنا چاہیے اس کے لیپ سے آنکھ کا ورم اتر جاتا ہے اور اسکی طرف رطوبات کا آنا رک جاتا ہے اس کے پتون اور ساق کا تازہ رس تھوڑے سے ببول کے گوند کے ساتھ آنکھ مین لگانے سے پھوڑے اور ڈھلکے اور ناخنے اور ورم کو نفع پہونچتا ہے اسکا پھل اور اسکا عصارہ منھ کے گرمی کے درد کو دفع کرتا ہے اسکے پتے چابنے سے مسوڑے مضبوط ہوتے ہین اور منھ کی بدبو جاتی رہتی ہے اسکے پتون کو پینے سے معدے مین قوت آتی ہے اسکا کچا پھل تمام اجزا سے قوی ہے اور قابض بھی زیادہ ہے مگر پک جانے کے بعد کبھی کبھی دست لاتا ہے اسکے کھانے سے آنتون کو قوت پہونچتی ہے دست بند ہوجاتے ہین آنتون کا زخم مٹ جاتا ہے رحم کے رطوبات کا سیلان بند ہوجاتا ہے اسکے پھولون کو کھانے سے بھی خون کے دست اور تھوک مین خون کا آنا بند ہوتا ہے دستون اور ضعف معدہ کو نفع پہونچتا ہے اسکی جڑ باوجود قوت قابضہ رکھنے کے جوہر گرم لطیف بھی رکھتی ہے جنگلی علیق کی طرح پہاڑی علیق مین بھی منافع ہین - **مضر** - زیادہ پھل کھانے سے درد سر پیدا ہوتا ہے طحال اور گردے کو مضر ہے **مصلح** درد سر کے لیے انار ترش یا بہی ترش اور طحال کے لیے رب السوس اور گردے کے لیے شکر سفید **بدل** گلنار -

مقدار خوراک - عصارہ اور پھول ۱۰ ماشہ -

علیق الکلب یا علیق القدس (ع)

(درخت سہ گل (ف) ورد السیاج ونسرین السیاج (ع))

صفات وشناخت - اسکا پیڑ علیق کے پیڑ سے بہت بڑا ہوتا ہے پتے اس کے پتون سے چوڑے ہوتے ہین اسکی شاخون کے کانٹے علیق کی شاخون کے کانٹون سے سخت ہوتے ہین پھول

Hakeem Shoukat Ali

سفید ہوتا ہے اسے فارسی مین سرگل کہتے ہین پھل زیتون کے پھل کی طرح اور طولانی کچا سبز ہوتا ہے پک کر سُرخ پڑجاتا ہے اسکے اندر روئی کی طرح ایک چیز ہوتی ہے مستعمل یہی پھل ہے مگر اُسکی روئی نکال کر استعمال کرتے ہین کیونکہ اسکے کھانے سے پھیپھڑے کو نقصان پہونچتا ہے اور مری مین چپٹ جاتے اور سخت قبض پیدا کردینے کی وجہ سے آدمی مرجاتا ہے اسلیے سکھا کر روئی نکال کر استعمال کرتے ہین۔

طبیعت۔ پھول سرد وخشک ہے۔

خواص وفوائد۔ اسکا پھل نہایت قابض ہے اور پتے کم قابض ہین اسکا عصارہ دھوپ مین سکھایا ہوا قوی ہوتا ہے اسکے پھلون کو جوش کرکے پلانے سے دست رک جاتے ہین اور پیشاب بھی رک جاتا ہے پھول بھی خشکی اور قبض پیدا کرتے ہین خونی اور صفراوی دستون کو روکتے ہین معدے کو طاقت دیتے ہین اور ضعف معدہ کی وجہ سے دست آتے ہون تو اُنھین بند کرتے ہین تھوک مین خون کے آنے کو روکتے ہین زخمون پر اسکی روئی لگانے سے بھر جاتے ہین۔ **بدل**۔ شوکۂ مصریہ

عناب (ع)

بضم عین مہملہ وفتح نون مشددو والف ساکن و بائے موحدہ موقوف

صفات وشناخت۔ ایک درخت ہے بیری کے درخت کے برابر پتے اسکے بیری کے پتون سے تھوڑے ضخیم اور لمبے ہوتے ہین ایک رخ ان پتون کا روئیدار ہوتا ہے اور درخت کی چھال کا رنگ سرخ ہوتا ہے اور لکڑی بھی سرخ اور نیم رنگ ہوتی ہے اور اُسپر خال ہوتے ہین عناب اُس درخت کا پھل ہے یہ پھل جھڑ بیری کے پھل سے ذرا بڑا ہوتا ہے بہتر وہی ہو جو بڑا اور پکا اور سرخ رنگ گودہ دار شیرین مزہ ہو اور اُسمین ذرا بھی بکساہٹ نہ ہو۔ صاحب جامع نے موٹا اور سرخ ہونے کے ساتھ پرانا ہونے کی بھی قید لگائی ہے۔ نیپال اور رنگپور کی طرف سے جو عناب آتا ہے وہ شیرین زیادہ اور بکسا کم ہوتا ہے بغداد کے اضلاع مین بھی ہوتا ہے یہ بڑا اور عمدہ ہوتا ہے اسمین سے ایک قسم کا عناب ذرا لمبا ہوتا ہے گٹھلی اسکی پتلی ہوتی ہے جرجانی اور خطائی بھی اچھے ہین قوت اسکی دو سال تک باقی رہتی ہے۔

طبیعت۔ تازہ عناب گرمی وسردی مین معتدل ہے اور تھوڑی سی خشکی اور بعض کے نزدیک تھوڑی سی تری رکھتا ہے بوعلی سینا لکھتا ہے کہ پہلے درجے مین سرد ہے اور تری وخشکی مین معتدل ہے اور تھوڑی سی رطوبت سے خالی نہین ہوسکتا۔ اور مسیح دمشقی نے کہا ہے کہ عناب پہلے درجے مین گرم وتر ہے جیسا کہ ملا سدید نے لکھا ہے اور صاحب جوامع کہتا ہے کہ جالینوس عناب مین اعتدال مانتا ہے یوحنا بن ماسویہ گرم وتر کہتا ہے صاحب منہج عناب کو چارون کیفیتون مین معتدل بتاتا ہے شمس الدرر مین لکھا ہے کہ عناب اعتدال سے قریب ہے اور سردی اسکی پہلے درجے مین ہے۔

خواص وفوائد۔ گاڑھے خلطون کو نرم اور معتدل القوام کرتا ہے سینے اور آنتون اور معدے مین ملائمت پیدا کرتا ہے رقیق خلطون کو دستون کی راہ نکالتا ہے سینے اور حلق کی خشونت اور آواز کے بھر بھرانے کو نافع ہے خون کو صاف کرتا ہے عمدہ خون پیدا کرتا ہے کھانسی اور دماغی کو مفید ہے

Hakeem Shoukat Ali

جگر و سینہ اور کمر کے درد کو نافع ہے پیاس بجھاتا ہے سوزش اور خون کی تیزی و گرمی کو تسکین دیتا ہے درد گردہ و مثانہ و امراض مقعد و سوزش مثانہ و معدہ کو مفید ہے منی کو کم کرتا ہے اسکے درخت کے پتون کو پانی مین جوش کرکے اسمین سے ۴ تولہ لیکر کھانڈ سے میٹھا کرکے پانچ دن تک پے در پے پیین تو بدن کی خارشت جاتی رہے اسکے سوکھے پتے پیسکر آکلہ اور قروح خبیثہ پر خواہ منھ مین ہون یا اور عضو مین برکنا نہایت مفید ہے خصوصاً ایسی حالت مین کہ پہلے اُس مقام پر شہد ملکر اوپر سے یہ سفوف برکین اسکے درخت کی چھال خوب پیسکر تنہا یا ہموزن سفیدے کے ساتھ زخمون مین بھرنے سے انکو صاف کرتی ہے اور زخم کو بھرتی ہے اسکے تازہ پتے چابنے سے زبان سُن ہو جاتی ہے اسی واسطے اکثر آدمی مسہلات یا تیز و تلخ دواؤن کے پینے سے قبل انکو چاب لیتے ہین عناب کا گودا عرق نیلوفر مین پیسکر آنکھ پر ضماد کرنے سے گرمی سے آنکھ کے دکھنے کو بہت نفع ہوتا ہے اور التہاب جاتا رہتا ہے اسکے پینے سے آنتون کی سوزش مٹ جاتی ہے خاص کر پکا ہوا اور تازہ اس امر مین بہت نافع ہے۔ گدر عناب قبض پیدا کرتا ہے اور پکا ہوا دست آور ہے اسکی خاصیت یہ ہے کہ خون کی مائیت کو دستون کی راہ نکالدیتا ہے جیسا کہ صاحب جوامع نے جالینوس سے نقل کیا ہے۔ اور خاص کر نم خشک کا جوشاندہ ضرور دست لاتا ہے گٹھلی سمیت عناب کو پیسکر ہر روز ۹ ماشہ کھایا کرین تو آنتون کا زخم جاتا رہے اسکے خالص بچون کو پیسکر انکی پھنکی سے دست بند ہو جاتے ہین اگر چیچک اُچھلے یا صفرا کے غلبے سے چیچک نکلے تو عناب کو عرق کاسنی اور سکنجبین کے ساتھ دینے سے بہت نفع ہوتا ہے صفرا اور خون کی تیزی مٹ جاتی ہے بشرطیکہ کھانسی نہو اگر کھانسی بھی ہو تو پانی یا عرق نیلوفر یا عرق بید سادہ یا عرق کیوڑہ وغیرہ کے ساتھ دین اور اسکے ساتھ خوب کلان کا استعمال بھی خالی از فائدہ نہوگا۔

یہان ایک لطیف مباحثہ ہے اور وہ یہ کہ بوعلی سینا نے لکھا ہے کہ عناب خون گرم کی حدت کو تسکین دیتا ہے اور شاید یہ نفع اُس سے اسلیے ظہور مین آتا ہے کہ وہ خون کو گاڑھا اور جنیدار کر دیتا ہے جس کسی نے عناب کو خون کا صاف کرنے والا اور دھونے والا بتایا ہے یہ صرف اُسکا گمان ہے جسکی طرف مین توجہ نہین کرتا اور عناب سے غذا تھوڑی حاصل ہوتی ہے اور ہضم دیر مین ہوتا ہے عمدہ اس باب مین وہ بات ہے جو جالینوس نے کہی ہے کہ مینے عناب مین حفظ صحت اور ازالۂ مرض کا کوئی اثر نہ پایا لیکن یہ پایا کہ وہ دیر مین ہضم ہوتا ہے اور غذا اُس سے کم حاصل ہوتی ہے حذاق نے شیخ کے قول کی مخالفت مین بہت کچھ خامہ فرسائی کی ہے چنانچہ ملا سدید گازرونی شرح مفردات قانون مین کہتا ہے کہ اگرچہ جالینوس نے عناب کی نسبت یہ بات کہی ہے لیکن اکثر اطباے حاذق نے اُسکے منافع بیان کیے مین چنانچہ مسیح دمشقی کہتا ہے کہ اگر عناب کا خیساندہ یا زلال پیا جاے تو اُس سے عمدہ خون پیدا ہو اور موجودہ خون کی حدت مٹ جاے اور عناب درد سینہ و گردہ و مثانہ کو نفع دیتا ہے اور مختار وہ عناب ہے جو بڑا دانہ ہو اگر کھانا کھانے سے قبل کھایا جاے تو بہتر ہے بعد اسکے سدید گازرونی نے کہا ہے کہ جو کچھ مسیح نے کہا ہے یہ منافع بڑے دانہ عناب سے جو جرجانی اور بغدادی مین صادر ہونا بعید نہین اور جو کچینہ

Hakeem Shoukat Ali

شیخ نے لکھا ہے وہ مطلق عناب کے لیے سمجھنا چاہیے چنانچہ مسیح بھی کہتا ہے کہ بعض قسم کا چھوٹا عناب بھی ہوتا ہے جو اکثر شہروں مین ملتا ہے **یوحنا بن ماسویہ** نے کہا ہے کہ عناب کی خاصیت یہ ہے کہ خون کے جوش کو تسکین دیتا ہے۔ **صاحب منہج** لکھتا ہے کہ عناب لین ہے سینے اور پھیپھڑے اور کھانسی کو نافع ہے معدے کا لذع دفع کرتا ہے خون کو روکتا اور صاف کرتا ہے خون کی تیزی اور جوش مٹاتا ہے ہر قسم کی چیچک کو نافع ہے **صاحب جامع** نے رازی سے نقل کیا ہے کہ عناب حلق اور سینے کے لیے مفید ہے سینے کی خشونت دور کرتا ہے لیکن دیر ہضم ہے اور جالینوس نے عناب کے باب مین سوا اسکے اور کچھ نہیں کہا ہے اور نہ قدما نے عناب کے خون کے جوش کو تسکین دینے کے باب مین کوئی لفظ منھ سے نکالا ہے لیکن تجربہ اس بات پر گواہی دیتا ہے کہ باوجود شیرینی رکھنے کے خون کا جوش بجھاتا ہے خاصکر جبکہ مسور کے ساتھ پکا کر کھایا جائے **قرشی** نے قانون کی چوتھی کتاب کی شرح مین بحث جدری مین لکھا ہے کہ عناب اس مرض مین نہایت مفید ہے اسلیے کہ باوجود تھوڑی سی تلیین شکم اور اعتدال کے ساتھ جوش خون کو بجھاتا ہے کہ وہ اپنی خاصیت کی وجہ سے خون کا تنقیہ کرتا ہے **گیلانی** نے شرح قانون مین لکھا ہے کہ عناب کے کھانے سے اچھا اخلاط پیدا ہوتا ہے صرف ایسے خلط مین تھوڑی سی لزوجت ہوتی ہے مگر ہضم دیر مین ہوتا ہے البتہ کھانا کھانے سے پیشتر کھایا جائے تو بہتر ہے اور وہ بلغم پیدا کرتا ہے گرمی کو تسکین دیتا ہے خاصکر جبکہ اسکے زلال مین سکنجبین بھی ملا لی جائے **مصنف شمس الدرر** کہتا ہے کہ عناب کی غذائیت معدے کے لیے جالینوس کی رائے کے مطابق خراب ہے چنانچہ اسنے کہا ہے کہ مین نے حفظ صحت اور ازالہ مرض کے لیے عناب مین اثر پایا لیکن اسمین یہ نقصان ہے کہ دیر مین ہضم ہوتا ہے اور غذا اُس سے کم حاصل ہوتی ہے اور کیموس خراب بنتا ہے۔ مصنف شمس الدرر کے اس قول مین تو یہ ہے کہ جالینوس عناب مین حفظ صحت اور ازالہ مرض کی تاثیر ہونے کا معترف ہے اور شیخ کے کلام سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ وہ اسکا منکر ہے دیکھو کتنا بڑا فرق ہے ضرور ایک جگہ کاتب کی غلطی ماننا پڑے گی اور سب سے بہتر یہ ہے کہ قانون کی عبارت مین کاتب کی غلطی مانی جائے۔ **مضر**۔ دیر ہضم ہے معدۂ سرد و بلغمی کو نقصان پہونچاتا ہے نفاخ ہے اور خشک عناب باہ کو ضعیف کرتا ہے منی کو گھٹاتا ہے **مصلح** دیر ہضمی اور نقصان معدہ اور نفخ کو مٹانے کے لیے کھانڈ اور مویز اور گلاب اور باہ کے لیے شہد اور میٹھی دوائین۔ **بدل** سپستان۔

مقدار خوراک۔ جوشاندے مین پندرہ عدد تک بعض نے مقدار خوراک بیس دانہ تک اور بعض نے تیس دانہ تک اور بعض نے پچاس دانہ تک لکھی ہے۔

شربت عناب

سینہ اور پھیپھڑہ کو مفید ہے کھانسی کو دفع کرتا ہے معدہ کا لذع مٹاتا ہے خون کے جریان کو بند کرتا ہے خون کو صاف کرتا ہے اسکی حدت کو مٹاتا ہے اسکے جوش کو بجھاتا ہے چیچک مین مفید ہے۔ ماشرا کو مٹاتا ہے اور ماشرا ایک ورم ہے جو خون اور صفرا کے جوش سے پیدا ہوتا ہے چہرے اور پیشانی مین ظاہر ہوتا ہے کبھی سر مین بھی پہونچ جاتا ہے۔

Hakeem Shoukat Ali

عنب الدب (ع)

بکسر عین مہملہ و فتح نون و ضم بائے موحدہ و الف و لام ساکن و ضم دال مہملہ و سکون بائے موحدہ۔

صفات و شناخت۔ ایک پہاڑی روئیدگی ہے نر و مادہ ہوتی ہے (۱) نر کی بلندی قد آدم کے برابر ہوتی ہے شاخیں اسمیں بہت سی اور جھتری کی طرح اور زمین کی طرف جھکی ہوتی ہیں کانٹے اسمیں نہیں ہوتے پتے انار کے پتوں کی طرح اور کسی قدر اُنسے چوڑے ہوتے ہیں اور نرم بھی ہوتے ہیں پھل چھوٹے سے جنگلی بیر کے برابر اور سرخ اور گچھوں میں ہوتا ہے ہر پھل میں چار یا پانچ چھوٹے چھوٹے بیج ہوتے ہیں مزہ میں پھل کے شیرینی اور تھوڑی سی تلخی ہوتی ہے اور کسی قدر زبان پر کھچاوٹ پیدا کرتا ہے اور اسمیں چینپ ہوتا ہے پھول زرد سبزی مائل ہوتا ہے وضع مہندی کے پھول کی سی ہوتی ہے مگر اُس سے بہت چھوٹا ہوتا ہے جڑ کا رنگ سرخی مائل ہوتا ہے بغدادی اسکو پہاڑی زعرور کی قسم سے شمار کرتا ہے (۲) مادہ کے پتے نر سے بڑے ہوتے ہیں اور شمشاد کے پتوں سے مشابہت رکھتے ہیں اور اُنسے کچھ چھوٹے ہوتے ہیں اور اسمیں جھتری کی سی وضع نہیں ہوتی۔ مؤلف کہتا ہے کہ شمشاد کے پتے سرو کے پتوں کی طرح ہوتے ہیں اور مخزن و محیط میں عنب الدب کی پہلی قسم کے پتے انار کے پتوں کی طرح اور کسی قدر اُنسے چوڑے لکھے ہیں اور مادہ کے پتوں کو نر کے پتوں سے بھی بڑے بتا کر شمشاد کے پتوں سے تشبیہ دی ہے۔ اور پھر کہا ہے کہ شمشاد کے پتوں سے تھوڑے چھوٹے ہوتے ہیں تو اس سے معلوم ہوتا ہے کہ شمشاد کے پتے انار کے پتوں سے بہت بڑے اور چوڑے ہونگے اسلیے اسکی یوں تاویل کرنی چاہیے کہ انھوں نے خود شمشاد کے پتوں کو انار اور مورد یعنی آس کے پتوں کی طرح سمجھ رکھا ہے اور یہ انتہا درجے کی مسامحت اور عدم تحقیق و غفلت ہے مادہ کی جڑ کو عود ابری اور عود البندق کہتے ہیں اور اسکے تمام اجزا میں سمیت ہے اور نشہ لاتے ہیں صرف جڑ نشہ نہیں لاتی کرمان اور شیراز میں کثرت سے پیدا ہوتی ہے اسکے افعال و خواص وغیرہ سے بحث نہیں کرتے۔

طبیعت۔ نر پہلے درجے کے آخر میں سرد و خشک ہے۔

خواص و فوائد۔ نر کا پھل کھانے سے تھوک میں خون کا آنا بند ہوتا ہے اسکو سکھا کر اور پیس کر پھانکنے سے پرانے دست مٹ جاتے ہیں اسکی جڑ بہت خشکی پیدا کرتی ہے مادے کو جذب کرتی ہے ورم کو تحلیل کرتی ہے سلوتری لوگ اس جڑ کو چوپایوں کے ورموں پر لگاتے ہیں اور وہ پک کر پھوٹ جاتے ہیں اور پھر اچھے ہو جاتے ہیں۔

عنبر (ع)

بفتح عین مہملہ و سکون نون و فتح بائے موحدہ و سکون رائے مہملہ۔ شاہ بوات)

صفات و شناخت۔ آئین اکبری میں اسکی حقیقت حال کے بیان میں اتنے اقوال لکھے ہیں (۱) بعض کہتے ہیں کہ دریا کے اندر اُگتا ہے اور پانی کے حیوانات کھاتے ہیں اور جب خوب پیٹ بھر جاتا ہے تو اُگل دیتے ہیں (۲) بعض کہتے ہیں کہ مچھلی کھاتی ہے اور مر جاتی ہے اُسکے شکم سے نکالتے ہیں۔

Hakeem Shoukat Ali

(۳) بعض کے نزدیک دریائی گائے کا گوبر ہے اس گائے کا نام سارا ہے (۴) بعض کہتے دریا بتاتے ہین (۵) بعض بیان کرتے ہین کہ رطوبت ہی کہ بعض جزیرون کے پہاڑون مین جو دریا مین واقع ہین تراوش پاتی ہے (۶) بعض کسی دریائی درخت کا گوند جانتے ہین (۷) بعض لکھتے ہین کہ ایک قسم کی مکھی کا موم ہے کہ اُن جزیرون مین جو دریا کے اندر ہوتے ہین بہار کے موسم مین پھولون کو چوس کر اپنے چھتے مین شہد جمع کرتی ہے موسم باد و باران مین شدت باد و باران سے انکے چھتے ٹوٹ کر سیلاب کے ساتھ دریا مین چلے آتے یا خود بخود شہد ٹپک کر دریا مین پڑتا ہے بتدریج شہد گھلکر زائل ہوجاتا ہے اور موم اوپر ترا آتا ہے اور دھوپ کی گرمی اور موج کے تھپیڑون سے گول یا اور شکل کا اور خشک ہوجاتا ہے اور دریا کے کنارے پر بہ آتا ہے چونکہ مکھیان خوشبودار چیزین کھاتی ہین اسلیے اسمین خوشبو پیدا ہوجاتی ہے ابو الفضل کی رائے اور خیال مین یہی قول صحیح ہے اور دلیل واضح اسپر یہ ہے کہ بعض آدمیون نے اسمین کبھی کبھی مکھیان پائی ہین (۸) ابو علی سینا کی رائے یہ ہے کہ قعر دریا مین جو معدنین ہین انمین چشمین جوش مارتے ہین عنبر اُس سے نکلتا ہے موج اسکو ساحل پر لے آتی ہے تازہ نرم و تر ہوتا ہے دھوپ لگ کر خشک پڑ کر مختلف رنگ پر ہوجاتا ہے کمتر سفید۔ زیادہ تر سیاہ درمیان مین پستئی اور زرد (۹) بعض کہتے ہین کہ شبنم ہے کہ دریا کے کنارے سطح بالائی پر جمع ہوکر عرصہ دراز کے بعد جم جاتی ہے۔

جلد اول انسائیکلوپیڈیا کے صفحہ ۶۶۰ مین لکھا ہے کہ عنبر ٹھوس چیز ہے بھوری یا سیاہی مائل اور سنگ مرمر کی طرح جوہردار ہوتی ہی اور ایک خاص سوندھی قسم کی زمین کی سی بو اسمین ہوتی ہے یا تو وہ سمندر کے اوپر تیرتا ہوا یا ساحل پر یا ریت مین ساحل کے نزدیک ملتا ہے۔ بحر اطلانٹک برازیل اور مڈاگاسکر کے ساحل پر افریقہ کے ساحل پر ایسٹ انڈیز چین جاپان جزائر ملاکا کے کنارون پر ملتا ہے لیکن انگلستان مین جو زیادہ آتا ہے وہ جزائر بہاماس سے آتا ہے اور کبھی کبھی ویل مچھلی کی ناف مین سے بھی ڈلے کی مختلف شکلون مین آدھے اونس سے سو پونڈ یا اس سے زیادہ تک نکلتا ہے ایک ٹکڑا جو ملک ڈچ کی ایسٹ انڈیا کمپنی نے شاہ ٹیڈر سے خرید کیا تھا اُسکا وزن ایک سو بیاسی پونڈ تھا ایک امریکن ماہی گیر نے ان بی لو آمین ویل مچھلی کے اندر سے ایک سو تیس پونڈ کا ٹکڑا پایا تھا اور پانسو پونڈ کو بیچا تھا چند اور چیزون کی طرح جنکی اصلیت مین شبہ ہے آغاز سے عنبر بھی ہے بہت لوگون نے اسمین طرح طرح کے اقوال بیان کیے ہین اصلی حال سب سے پہلے ڈاکٹر سویڈیر کی تحریر سے معلوم ہوا جو انھون نے رائل سوسائٹی کو لکھا تھا کہ عنبر مین اکثر اوقات سخت جز سے اور چونچ اسکوئڈ کیڑے کی پائی گئی اور یہی کیڑا ویل مچھلی کی خاص غذا ہے بار بار کے تجربون سے یہ بات ثابت ہوئی کہ اس کیڑے مین عنبر پیدا ہوتا ہے یہ بات نہین ہے کہ ویل مچھلی جو کچھ کھاتی ہے اُس سے عنبر بن جاتا ہے اور یہ بھی تحقیق ہوا کہ جن ویل مچھلیون مین عنبر پایا گیا وہ مری ہوئی ملین یا بیکار اور بیماری کی حالت مین پڑی ہوئی ملین اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ عنبر کو ویل مچھلی کی بیماری سے کوئی علاقہ ہے جسوقت عنبر ویل کے احشا مین سے نکالا جاتا ہے تو گہرا ابھورے رنگ کا اور نرم ہوتا ہے اور خوشبو ناگوار معلوم ہوتی ہے۔ ہوا مین رہنے سے

Hakeem Shoukat Ali

اسمین سختی پیدا ہوتی ہے اور رنگت زرد ہو جاتی ہے اور خاص سوندھی زمین کی سی بو پیدا ہو جاتی ہے اسکا وزن متناسبہ ۰،۷۸۰ سے ۰،۹۲۶ تک ہے ۱۴۵ درجہ فارنہائٹ کی حرارت سے وہ رال کی طرح پگھل جاتا ہے اور دوسو بارہ درجے مین ہوا ہو کے اُڑ جاتا ہے - اب یورپ مین عنبر سوائے خوشبویات کے کسی اور چیز مین مستعمل نہین اور پہلے ادویات مین اسکا بہت استعمال تھا - ڈاکٹر سویڈیر کے قول کی تائید حکیم علوی خان وغیرہ بعض اطبائے نامی کے بیان سے بھی ہوتی ہے وہ لکھتے ہین کہ ہمنے بہت سی مرتبہ عنبر مین ایسے جانور دیکھے ہین کہ جنکے پوست سخت اور سیپ اور کوڑی کی طرح ہوتے تھے رنگ انکا سرخ و جوزی تھا اور ان مین بعض چیز ایسی بھی نظر آئی جو چونچ کی طرح ہوتی تھی -

جو عنبر صاف زردی مائل ہو اسکو **عنبر اشہب** کہتے ہین - اسمین جسکی شکل گول ہوتی ہے وہ **شمامہ** کہلاتا ہے اور جسکے ٹکڑے سفیدی مائل ہون اور انپر سفید و سبز چھوٹے چھوٹے نقطے ہون اسکو **عنبر خشخاشی** بولتے ہین اور ان نقطون کو **بہار عنبر** کہتے ہین عمدہ وہ عنبر ہے جو اشہب اور زیادہ چکنا ہو اور اسمین طبقات یعنی تلے اوپر پرت ہون اور توڑنے کو سفیدی زردی آمیز ظاہر ہو اور جتنا بھورا اور کمزور اور ہلکا ہو وہ عمدہ ہے پھر پستئی پھر زرد اور سیاہ رنگ سب سے بدتر ہے اور پرانا جسمین خوشبو نہایت کم ہو وہ بھی بُرا ہے **مصنوعی** بھی ہوتا ہے کہ چونے اور لادن اور سیاہ عنبر سے بناتے ہین - اور ابوالفضل کہتا ہے کہ سوداگر مندل سلادن اور موم وغیرہ سے عنبر خالص مین میل بھی کرتے ہین مندل ادنے اقسم کا عنبر ہے کہ مری ہوئی مچھلی مین سے نکالتے ہین کم بو اور خراب ہوتا ہے -

اصلی اور جعلی مین فرق یہ ہے کہ جو کڑکنا ہو یعنی چبانے سے کرچین ہو جائین وہ مصنوعی ہے اور اگر زم پڑ جائے اور چپکنے لگے ٹکڑے علحدہ علحدہ نہون بلکہ مجتمع رہے خالص ہے - دوسرا فرق یہ ہے کہ اگر آگ مین ڈالین اور خوشبودار دھوان دے تو خالص ہے ورنہ مصنوعی یا کہ لوہے کی سیخ یا سوئی کو گرم کرکے اسمین گڑو دین اور خوشبو اسمین سے نکلے خالص ہے ورنہ مصنوعی -

طبیعت - گرم دوسرے درجے مین خشک پہلے درجے مین بعض کے نزدیک گرم پہلے درجے مین اور خشک دوسرے درجے لیکن بعض کے نزدیک گرم و خشک دوسرے درجے مین بعض کے نزدیک گرم و خشک پہلے درجے مین -

خواص و فوائد - ارواح کا محافظ ہے قوت حیوانی و نفسانی و طبعی تینون کو طاقت دیتا ہے سرد مزاج والے کی طبیعت کو فرحت بخشتا ہے حرارت غریزی اور حواس خمسہ ظاہری و باطنی کو قوی کرتا ہے بوڑھون کے لیے بہت موافق ہے - شیخ نے کتاب ادویہ قلبیہ مین لکھا ہے کہ عنبر مین تقویت اور تفریح کی بہت بڑی خاصیت ہے اور اس امر کی مدد اسکی زبردست خوشبو کرتی ہے اعضائے رئیسہ مین روح کے تمام جوہر کو قوت بخشتا ہے اور وہ مشک سے زیادہ اعتدال رکھتا ہے گازرونی نے اسکی شرح یون کی ہے کہ اعتدال سے مراد موافقت اور مناسبت ہے یعنی عنبر بمقابلے مشک کے روح کے ساتھ زیادہ موافقت و مناسبت رکھتا ہے کیونکہ مشک مین بہت حدت ہے گیلانی کہتا ہے کہ جو اعلے درجے کے منافع عنبر مین ہین وہ مشک وغیرہ مین نہین کہتے مین

Hakeem Shoukat Ali

کہ ہرتی روزانہ تین دن تک کھانے سے معدے کا درد نیا ہو یا پرانا جاتا رہتا ہے - اسکو گرم روغنون مین
حل کرکے سعوط کرنے سے دماغ کے سرد امراض نفتے ہین اور سدہ کھل جاتا ہے یتیمی کہتا ہے کہ عنبر سے
سیب کی طرح شمامہ تیار کرتے ہین جسکے سونگھنے سے ایسے شخص کو نفع پہونچتا ہے جسکو سر درد نزلے اور فالج
اور لقوہ اور کزاز کا عارضہ ہو ابن رضوان لکھتا ہے کہ اسکے لیپ سے اُس شقیقہ اور دردسر کو نفع پہونچتا ہے
جو اخلاط سردگی وجہ سے ہو یہی فائدہ اسکی دھونی دیتی ہے - مقوی باہ ہے - ذکر پر طلا کرنے سے باہ مین
قوت پیدا ہوتی ہے اور طرفین کو لذت بخشتا ہے بھوک بڑھاتا ہے قوتون کا اعادہ کرتا ہے جو مسہلات
کے زیادہ پینے اور کثرت جماع اور دوسری تکالیف سے گھٹ گئی ہون - سدہ کھولتا ہے - زہرون کا
تریاق ہے - مرکبات اور معجونون مین داخل کرین تو انکے افعال کو قوت دیتا ہے - فالج - لقوہ - رعشہ
اور کزاز اور خدر اور دردسر اور شقیقہ وجنون ونزلات مزمنہ و دردگوش و امراض بینی وسینہ اور پرانی کھانسی
اور دمہ اور پھیپھڑے کے زخم وضعف دل وخفقان وغشی وضعف معدہ ویرقان واستسقا و درد معدہ وطحال
وگردہ و درد مفاصل واعصاب کو شرباً وشموماً وتدہیناً وبخوراً نافع ہے غرض کہ قلبی و دماغی امراض کو
بہت مفید ہے اسکی دھونی ہوا سے دماغی کو صاف کرتی ہے ماء العسل کے ساتھ زیادہ دنون تک
کھانا یا یوسین کی باہ کو طاقت پہونچاتا ہے - چونکہ جگر کو کمزور کرتا ہے تو زیادہ استعمال نہ کرنا چاہیے خصوصاً
جبکہ جگر ضعیف ہو -

وید کہتے ہین کہ عنبر کے استعمال سے دل کی قوت بڑھتی ہے اسکو پان مین رکھکر کھلانے سے بلغم کے
امراض نفتے ہین سونے کے ورق - پیسے ہوئے موتی اور عنبر شہد مین ملاکے چٹانے سے طاقت بڑھتی
ہے - لونگ جایفل اور عنبر کے استعمال سے بادی کے امراض مٹتے ہین ایسے روغنون مین ملانے سے
جو بادی کو دفع کرتے ہون اُنکی بہتا ثیر عنبر سے بڑھ جاتی ہے اسکو گھی کے ساتھ چٹانے سے زہر دفع ہوتا ہے
برہمی اور سنکھا ہولی کے ساتھ اسکو شہد مین ملاکر چاٹنے سے جنون جاتا رہتا ہے اور قوت حافظہ بڑھتی
ہے مشک زعفران اور صاف کیے ہوئے شنگرف کے ساتھ اسکو پان کے رس مین کھرل کرکے گولیان
بنا کے کھلانے سے سنیت اور سینا مٹتا ہے کافور کو سنگھانے سے عنبر کا نشہ اترتا ہے آنتون کے
مرض والون کو اسکا استعمال نہ کرنا چاہیے بڑھاپے مین اسکا استعمال بہت مفید ہے - ابن زہر کہتا ہے
کہ عنبر کو انسان کی کھوپڑی مین ڈالکر کھایا جائے تو فوراً نشہ آجائے اگر عنبر کسی مکان مین رکھا جائے
تو سانپ اُس مکان مین نہ داخل ہو - مضر - روح اور جگر کو ضعیف کرتا ہے (٢) زیادہ سونگھنے سے
سرخ بادہ اور پتی پیدا ہوجاتی ہے اور بدن مین سوزش بھی پیدا ہوجاتی ہے اور خون مین جوش آجاتا
ہے (٣) اعصاب اور گرم مزاج والے کے جگر کو بھی مضر ہے (٤) آنتون کے لیے بھی برا ہے
مصلح - سرد دوائین جیسے خسلوجن اور دھنیا وغیرہ (٢) کافور سونگھیں اور جوش خون کے لیے سکنجبین
اور بہی ترش مصلح ہے (٣) کافور (٤) ببول کا گوند - فائدہ - ویدون کے نزدیک عنبر کا مصلح صنوبر
کی بہیجری ہے - بدل ہموزن مشک اور بعض کے نزدیک چہارم حصہ مشک اور بعض سے

Hakeem Shoukat Ali

نزدیک تہائی حصہ مشک اور چھٹا حصہ زعفران اور بعض کے نزدیک ہم وزن مروزعفران قرابادین اعظم
مین چوب چینی کا ایک نسخہ حکیم علی کا ہے جسمین عنبر کا بدل جدوار کو لکھا ہے -
مقدار خوراک - پونے چار رتی سے ساڑھے سات رتی تک اور ویدون کے نزدیک ایک
رتی سے چار رتی تک -

عنقود (ع)

بفتح عین مہملہ وسکون نون وضم قاف وسکون واو و دال مہملہ موقوف

صفات وشناخت - ایک نبات کا نام ہے جسے یونانی مین امروسیا کہتے ہین یہ ایک چھوٹی سی روئیدگی ہے شاخین اسمین کثرت سے ہوتی ہین اور زمین سے تین بالشت کے قریب بلند ہوتی ہین پتے چھوٹے ہوتے ہین وضع سداب کے پتون کی سی ہوتی ہے پھول اسمین نہین آتے شاخون مین رطوبت بھری ہوتی ہے اسکے بیجون کی شکل اور خوشبو سداب کے بیجون سے ملتی جلتی ہے اور یہ بیج خوشون مین ہوتے ہین جڑ اسکی پتلی اور دو بالشت کے قریب لمبی ہوتی ہے -

طبیعت - سرد وخشک -

خواص وفوائد - قبض پیدا کرتی ہے کمزور اعضا کو طاقت دیتی ہے جس عضو پر اسکا عصارہ لگایا جاتا ہے اُسکی طرف مواد کا آنا رک جاتا ہے اسکے لیپ سے گرم ورم تحلیل ہوجاتے ہین - اور اُنکا التہاب جاتا رہتا ہے اسکے کھانے سے صفرا اور خون کی تیزی بجھ جاتی ہے -

قدر خوراک - ۱۰ ماشہ تک -

عنم (ع)

بفتح عین مہلہ وسکون نون ومیم موقوف کذا فی البرہان ومؤید الفضلا منتہی الارب اور منتخب وغیرہ مین
عین اور نون کے فتحون سے ہے

صفات وشناخت - مہذب الاسما مین لکھا ہے کہ ایک درخت ہے جنگل مین پیدا ہوتا ہے (۲) برہان قاطع اور مؤید الفضلا مین ہے کہ گلنار کا نام ہے اسمین بجز پھول کے پھل نہین آتا یہ ایک قسم کا انار ہے - (۳) منتہی الارب مین لکھا ہے کہ ایک درخت ہے کہ زمین حجاز مین ہوتا ہے پھل اسکا سرخ رنگ ہوتا ہے جسکی تشبیہ مہندی لگی ہوئی اُنگلی سے دی جاتی ہے (۴) حکیم علی گیلانی نے شرح مفردات قانون مین کہا ہے کہ ایک چیز ہے کہ پھول اور اس قسم کے دوسرے درختون پر پیدا ہوجاتی ہے اور درخت کی شاخون مین سے ایک شاخ درخت بادام کی لکڑی کی طرح نکلتی ہے اُسپر کثیف اور بہت سبز پتے لگتے ہین جنکی وضع بادام کے پتون کی سی ہوتی ہے مگر اُنسے چھوٹے ہوتے ہین اسکے پتون کو بنتو مبلہ بفتح بائے موحدہ وسکون نون وضم تائے قرشت وسکون واو وفتح میم و سکون ہا بمعنی بنْدا) کے پتون کے ساتھ کچھ مشابہت ہوتی ہے مگر یہ بہت سبز ہوتے ہین اور مزے مین انکے قبض اُنسے زیادہ ہوتا ہے اور نرم بھی اُنسے زیادہ ہوتے ہین

Hakeem Shoukat Ali

شاخین اسمین بہت سی پیدا ہوجاتی ہین جنکی جھنجیون پر سُرخ رنگ کے پھول لگتے ہین علاوہ نبتومہ کے کہ اُسکے پھول چھوٹے زردی مائل گل زیتون کی طرح ہوتے ہین عنم کے پھول مین سرخی نہایت خوشنما ہوتی ہے اورطولانی ہوتا ہے ابتداے پیدائش مین گلنار کے پھول سے مشابہت رکھتا ہے (۵) انطاکی نے تذکرے مین عنم کو نبتومہ سے ملا دیا ہے چنانچہ نبتومہ مین لکھا ہے کہ ایک روئیدگی ہے جسکی شاخین ہری ہوتی ہین اور پتے زیتون کے پتون کی طرح اور پھل سُرخ ہوتا ہے یہ روئیدگی پاس کے درختون پر لپیٹ جاتی ہے یا درختون ہی پر پیدا ہوتی ہے اسکے پھل کی سرخی کی وجہ سے اسکو عنم کہتے ہین (۶) تحفۃ المومنین مین لکھا ہے کہ عنم اور نبتومہ علیحدہ علیحدہ چیزین ہین دونون ایک نہین عنم کے پتے سبز اور باطراوت اور بہت ہوتے ہین بادام کے پتون سے چھوٹے ہوتے ہین اور پھول سرخ خوشنما ہوتا ہے (۷) حکیم عبدالحمید نے تحفے کے حاشیے مین تحریر کیا ہے کہ اسکی چار قسمین ہین ایک قسم کے پتے لیمون کے پتون کی طرح ہوتے ہین دوسری قسم کے پتے نیم کے پتون کی طرح ہوتے ہین تیسری قسم کے پتے آم کے پتون کی طرح ہوتے ہین چوتھی قسم کے پتے کھیرے کے پتون کی طرح ہوتے ہین چارون قسمین خواص وفوائد مین قریب قریب ہین۔

طبیعت - سرد وخشک۔

خواص وفوائد - اسکے پتے چابنے سے دانتون اور مسوڑون مین قوت آتی ہے انکو جوش دیکر پینے سے معدے مین طاقت آتی ہے دست رُک جاتے ہین خون حیض اور سفید پانی کا رحم سے نکلنا بھی انکے استعمال سے بند ہوجاتا ہے اگر منہ سے خون آتا ہو یا بواسیر کا خون جاری ہو تو وہ بھی موقوف ہوجاتا ہے زخمون پر اسکے پتون کا لیپ یا ذرور خون کو روک دیتا ہے۔

عود بلسان (ع)

چوب بلسان (ف)

صفات وشناخت - بلسان بروزن سرطان ایک درخت ہے مہندی کے درخت کے قدرون مین ہوتا ہے اور ایسا نازک ہوتا ہے کہ سردی اور گرمی کے لگنے اور پانی کے نہ ملنے اور پانی کے زیادہ ملجانے سے تکلیف پاتا ہے اسلیے اُسکی ہر زمانے اور ہر فصل مین تدبیر وحفاظت کی جاتی ہے تاکہ اپنے کمال کو پہونچ جاے اسکے پتون مین سداب کے پتون کی طرح مزہ اور خوشبو ہوتی ہے رنگ ان پتون کا سداب کے پتون سے کھلا ہوا سفید ہوتا ہے اسکی شاخین جلد ٹوٹتی ہین اصلی بلسان تو کم ملتا ہے زیادہ تر اسکی جگہ بشام کی لکڑی کو جسکے پیڑ حجاز مین ہوتے ہین کام مین لاتے ہین اور اُسکو بھی ایک قسم کا بلسان جانتے ہین۔ کہتے ہین کہ پہلے یہ صرف قاہرہ مین قریۂ عین الشمس کے پاس ایک باغ مین پیدا ہوا تھا پھر ملک شام وغیرہ مین بہت ہونے لگا اب تو مصر مین سب عطار بشام ہی کی لکڑی اسکی جگہ فروخت کرتے ہین۔

بیت المقدس کی طرف بہت ملتا ہے بعض یہ کہتے ہین کہ پہلے فلسطین کی طرف ہوتا تھا وہان سے مصر مین لیگئے ہین۔ بعض کہتے ہین کہ مکے کے پہاڑون مین بھی پایا جاتا ہے شاید یہ لوگ بشام کو بلسان سمجھے ہون ملک شام کا بلسان اچھا ہوتا ہے انطاکی نے کتب نصاریٰ سے نقل کیا ہے کہ جب حضرت مریمؑ اور انکے بیٹے مسیحؑ بھاگ کر

Hakeem Shoukat Ali

مطریہ مین آے اور وہان ایک کنوین کے پاس ٹھہر کر کپڑون کو دھوکر پانی پھینکا تو اُس سے یہ درخت پیدا ہوگیا اسلیئے عیسائی اسکی بہت تعظیم کرتے ہین اس درخت کی ڈالیون کے ٹکڑے عود بلسان کہلاتے ہین بہتر وہ ہین کہ تازہ ہون ان مین سے کچھ خوشبو روغن بلسان کی سی آتی ہو پتلے اور چکنے بھاری سُرخ گندمی رنگ اور زرد چھال والے ہون روغن بلسان اسی درخت سے حاصل ہوتا ہے۔

طبیعت- شیخ نے لکھا ہے کہ دوسرے درجے مین گرم وخشک ہے بعض نے تیسرے درجے مین گرم وخشک بتایا ہے۔

خواص وفوائد- یہ لکڑی سدون کو کھولتی ہے قوی کو مضبوط کرتی ہے اکثر زہرون کے لیے تریاق ہے خاصکر افعی کے زہر کو بہت نافع ہے دوران سر اور چکر آنے کو بہت مفید ہے دماغ کی رطوبات کو چھانٹتی ہے اسکی دھونی لینے سے رحم کے امراض کو نفع ہوتا ہے بچہ اور مشیمہ اس دھونی سے نکل جاتے ہین رحم کی رطوبات خشک ہوجاتی ہین اسکو جوش دیکر پینے سے بدہضمی اور کھانسی اور دمے کو فائدہ پہونچتا ہے پھیپھڑے کے درد کو مفید ہے اسمین سے غلیظ فضول کو نکالتی ہے عرق النسا کو فائدہ پہونچاتی ہے اسکی دھونی بار بار لینے سے عورت کا بانجھ پن دفع ہوتا ہے اسکو جوش کرکے پینے سے معدے کا تنقیہ ہوتا ہے اسکی سردی دفع ہوتی ہے آنتون کی مروڑ جاتی رہتی ہے اور اس جوشاندے سے رحم کی رطوبت اور سردی کو بھی نفع پہونچتا ہے اسکو جوش دیکر اُس جوشاندے مین عورت کو بٹھانے سے وہ رطوبات رحم سے چھٹ جاتی ہین جنکی وجہ سے نطفہ قرار نہین پا سکتا اسکے پتون کو اوٹا کر پینے سے نفخ تحلیل ہوجاتا ہے اور ریاح بکھر جاتی ہین اگر حلق مین جونک چپٹ جاتے تو اسکے جوشاندے کے پینے سے چھوٹ جاتی ہے اسکے سبز پتون کو پیسکر نچوڑ کر پینے سے بھی یہ فوائد حاصل ہوتے ہین کان مین درد ہو تو اسکے جوش کیے ہوے پانی کو ڈالنے سے تسکین ہوجاتی ہے اسکے جوشاندے مین پوٹلی بھگو کر درد سر رطوبی کو سینکنے سے فائدہ پہونچتا ہے اسکے پتون کو پیسکر سر پر لیپ کرنے سے بھی سردی وتری کا درد سر جاتا رہتا ہے درخت بلسان کے پتے بچھو کے زہر کو دفع کرتے ہین اسکے پتون کے پانی کو سعوط کرنے سے دماغ سے رطوبت نکلتی ہے- بلسان کے درخت کی تازہ چھال کو پیسکر شہد مین ملا کر چاٹنے سے جگر ومعدہ کو قوت پہونچتی ہے اور معدے کی رطوبت صاف ہوجاتی ہے نفخ تحلیل ہوتا ہے سردی اُسکی دفع ہوتی ہے اسکی جڑ کو جلا کر شہد مین ملا کر مسون پر لیپ کرنے سے جاتے رہتے ہین اسکے پتے اور جڑ کو پیسکر شراب مین ملا کر پھوڑون پر لیپ کرنے سے پیپ اور میل صاف ہوجاتا ہے اسکے لیپ کرنے سے زخم سے ہڈی کی کریچ نکل جاتی ہے اسکی جڑ کو بغیر جلاے پیسکر شہد مین ملا کر لگانے سے بھی مسے مٹ جاتے ہین اسکے پتون کو پانی مین جوش دین پھر صاف کرکے تل کے تیل مین خشک کرلین یہ روغن روغن بلسان کی جگہ کام دے سکتا ہے اسکے پتون کا جوشاندہ جانورون کے اور دوسرے زہرون کو نفع پہونچاتا ہے **مضر** آنتون کو **مصلح** کتیرا **بدل** حب بلسان اور ایرسا اور چیچ گنا سلیخہ۔

قدر خوراک- سفوف سوا دو ماشہ اور جوشاندے مین ایک تولہ دو ماشہ تک۔

Hakeem Shoukat Ali

عود الحیہ (ع)

بضم عین مہملہ وسکون واو وضم دال مہملہ والف ولام ساکن وفتح حائے حطی ویائے تحتانی مشدد مفتوح وسکون ہا

صفات وشناخت - ایک رودیدگی ہے بربر اور سوڈان کے ملکون مین پیدا ہوتی ہے سوسن سے مشابہت رکھتی ہے اسکی جڑ بھی سوسن کی جڑ کی طرح ہوتی ہے اور سخت اور کھردری اور تلخ ہوتی ہے بو اسکی عاقرقرحا کی طرح تیز ہوتی ہے جب اسکو سونگھتے ہین تو بہت تیز بو نکلتی ہے - انجمن آرائے ناصری مین لکھا ہے کہ یہ فاشرا کی جڑ ہے جسکو ہزار جشان اور سیاہ دارو اور کرمۃ البیضا بھی کہتے ہین -

طبیعت - تیسرے درجے مین گرم وخشک ہے -

خواص وفوائد - اسکو بدن پر لگانے سے زخم بیٹھ جاتا ہے حواس کو قوت دیتی ہے ریاح غلیظ کو تحلیل کرتی ہے اگر اسکو ۲ ماشہ کی مقدار مین کھایا جائے تو ہر قسم کے گرم وسرد زہر کا اثر دور ہو جاتا ہے اور یہ اسمین تاثیر ہے کہ اسکو زہر سے پہلے کھا کر پھر زہر کھایا جائے تب بھی زہر سے نقصان واقع نہو بعض یہانتک کہتے ہین کہ اگر یہ ہاتھ مین ہو تو سانپ اور دوسرے کیڑے مکوڑے کاٹنے کی جرأت نہ کرین بلکہ اگر افعی اسکو دیکھ لے تو بے حس وحرکت ہو جائے اگر اسکو چابکر سانپ کے منھ مین ڈالدین تو مر جائے اور یہ کوئی تعجب کی بات نہین ہے بسکھپرہ کتنا زہریلا جانور ہے وہ اندھا ہو لی سے عاجز ہو جاتا ہے اسکو دیکھتے ہی سست پڑ جاتا ہے -

عود الحیہ کو زیتون کے تیل مین جوش کرکے عرق النسا اور دوسرے سردی کے امراض پر ملا جائے تو جلد آرام ہو جائے -

مقدار خوراک - ۲ ماشہ -

عود صلیب (ع)

بفتح صاد مہملہ وکسر لام وسکون یائے تحتانی وبائے موحدہ موقوف

صفات وشناخت - بعض اسی کو فاوانیا بھی کہتے ہین - مولانا نفیس نے مرگی کے علاج مین موجز کی شرح کے اندر لکھا ہے کہ جسنے فاوانیا کو عود صلیب جانا ہے اسنے غلطی کی ہے دونون کی جڑ اور پتون کی مشابہت کی وجہ سے مگر خود دونون مین فرق بیان نہین کیا اور بعض نے دونون مین اس طرح فرق بیان کیا ہے کہ عود صلیب اور فاوانیا مین تو ایک ہی قسم سے مگر درخت نر و مادہ ہوتے ہین نر کی جڑ کو عود صلیب کہتے ہین اور مادہ کی جڑ کو فاوانیا بولتے ہین درخت عود صلیب کی ساق دو بالشت کے قریب لمبی ہوتی ہے اور اسپر بہت سی شاخین ہوتی ہین اور ساق کے سر پر بادام کی طرح غلاف ہوتے ہین کہ ہر ایک غلاف مین انار کے دانون کی طرح لال لال دانے نکلتے ہین اور ہر ایک دانے مین پانچ پانچ چھ چھ چیزین نیلے رنگ کی سیاہی مائل ہوتی ہین - پتے شاہ بلوط یا گاجر کے پتون کی طرح اور چکنے اور کنگوان کنارون کے ہوتے ہین پھول گلاب کے پھول کی طرح اور نیلا ہوتا ہے اور اسکے اندر ویسا ہی زرد رنگ کا زیرہ ہوتا ہے جیسا کہ گلاب کے پھول کے اندر پایا جاتا ہے پتیان ایک پھول مین

Hakeem Shoukat Ali

چار پانچ ہوتی ہیں اور ہر پتی گلاب کے پھول کی پتی سے چوڑی ہوتی ہے۔ اور وہ جڑ انگلی کی برابر موٹی اور
بالشت بھر لمبی اور سفید رنگ ہوتی ہے توڑتے ہیں تو دو خط صلیبی متقاطع اسمیں معلوم ہوتے ہیں جب اسکو
استعمال کریں تو زیادہ گھسنا اور باریک پیسنا چاہیئے قوت اسکی سات برس تک رہتی ہے بہتر وہ ہے جسکو چابیں
تو تھوڑی دیر کے بعد تیزی اور چرپراہٹ اور تھوڑی سی تلخی معلوم ہو اور زبان پر کھچاوٹ پیدا ہو۔

طبیعت ۔ گرم وخشک تیسرے یا دوسرے یا پہلے درجے میں بعض کے نزدیک گرمی زیادہ نہیں بلکہ
اعتدال کے قریب ہے۔

خواص وفوائد ۔ حمیات بلغمی کو دفع کرتا ہے رطوبات کو خشک کرتا ہے معدہ اور آنتوں اور
پٹھوں کو قوی کرتا ہے مفرح ہے وسواس سوداوی کو مٹاتا ہے رگوں کے منہ سے سدہ کھولتا ہے رعشہ
اور لقوہ اور ام الصبیان کو نافع ہے اور معدہ وگردہ ومثانہ کو مفید ہے درد رحم ویرقان ومرگی وکابوس
کو نافع ہے جب بچوں کو پتھری کا عارضہ پیدا ہو تو اسے پلائیں تو پتھری کو توڑ دیتا ہے اور پھر آئندہ یہ مرض
پیدا نہیں ہو سکتا اسکو بچے کے گلے میں لٹکانے سے مرگی اور رونے کو آرام ہوتا ہے زہریلے کیڑے
مکوڑے اس سے بھاگتے ہیں نو ماشہ سونا اور چاندی ملا کر اور اسکا تعویذ بنوا کر اسمیں اسکے بیجوں کے
چار دانے رکھ کر پاس رکھنے سے مرگی بالکل جاتی رہتی ہے کتنی ہی پرانی ہو کہتے ہیں کہ عود صلیب مردوں
کے امراض کے ساتھ خصوصیت رکھتا ہے مرگی کے لیے بیحد نافع ہے کہ اسکو جسطرح بھی استعمال
کریں مثلاً پیویں یا باندھ لیں یا دھونی دیں جاتی رہتی ہے **مضر** معدہ **مصلح** کتیرا **بدل** غاریقون اور زراوند

مقدار خوراک ۔ ۴ ماشہ۔

عورت کا دودھ

(شیر زن (ف) لبن النساء (ع))

صفات ۔ مشہور ہے گدھی کے دودھ سے زیادہ لطیف ہے جوان معتدل المزاج عورت کا جس نے
لڑکی جنی ہو دودھ عمدہ ہوتا ہے عمدہ وہ ہے کہ ناخن پر ڈالنے سے جمع ہو جائے زیادہ چپکتا نہ ہو اور
قوام معتدل ہو رنگ سفید ہو نہ زرد۔

طبیعت ۔ جسکے لڑکی پیدا ہوئی ہو اسکا دودھ سرد و تر ہے اور جسکے لڑکا پیدا ہوا ہو اسکا گرم و تر ہے
وید کہتے ہیں کہ مطلقاً سرد ہے۔

خواص وفوائد ۔ رطوبت پیدا کرتا ہے دماغ اور باہ کو قوت بخشتا ہے مدر بول ہے ناک کے
نتھنوں کی جڑ کا سدہ کھولتا ہے اور قبض دفع کرتا ہے سینے کی خشکی اور خشک کھانسی کو مفید ہے
اسکا سونگھنا بیخوابی اور دماغی خشکی کو دور کرتا ہے اکثر دماغی امراض کو جیسے جنون اور مالیخولیا اور سرسام
وغیرہ کو مفید ہے۔ سل ودق کو دفع کرتا ہے ویدوں کا قول ہے کہ عورت کا دودھ سردی پیدا کرتا ہے
قوت گویائی بڑھاتا ہے بدن کو ملائم کرتا ہے اور قوت پہونچاتا ہے صفرا کو دور کرتا ہے۔ بھوک بڑھاتا
ہے ہلکا ہے سر پر ملنے سے درد اور ہچکی مٹتی ہے اسکو کان میں ڈالنے سے کان کی پیپ بند ہوتی ہے

Hakeem Shoukat Ali

اسمین ٹھیکری یا مٹی ملا کے سنگھانے سے نکسیر بند ہوتی ہے اسمین سرخ صندل اور سیندھا نمک ملا کے گرم کر کے سنگھانے سے ہچکی رکتی ہے شیر خام وسرد تمام حیوانات کا زکام پیدا کرتا ہے اور گران ہے مگر عورت کا کچا دودھ خوب ہے اور اونٹا ہوا برا ہے اگر حاملہ عورت کا دودھ دوہ کر جون پر ڈالین اور وہ مرجاے یا اسکے اندر سے نکل نہ سکے وہین رہ جاے تو اُس عورت کو لڑکی کا حمل ہے اور اگر جون نہ مرے زندہ نکل جاے تو لڑکے کا حمل ہے۔ **بدل**۔ گدھی کا دودھ۔

مقدار خوراک۔ ۴ تولہ سے ۱۲ تولہ تک۔ اگر پستان سے پئین تو بہتر ہے کہ دودھ رکھنے سے لطافت کی وجہ سے جلد خراب ہوجاتا ہے اگر پستان سے پینا ممکن نہو تو ایسا کرین کہ دوہتے ہی گرما گرم پی لین۔

عوسج (ع)

بفتح عین مہملہ وسکون واو وفتح سین مہملہ وسکون جیم۔ سفید خار واشک برزین (ف)

صفات وشناخت۔ برہان کہتا ہے کہ ایک درخت ہے علیق کی قسم سے اسکے پتے پکاتے اور خضاب کے کام مین لاتے ہین بعض کہتے ہین کہ علیق اسکی ایک قسم ہے ان اقوال سے معلوم ہوتا ہے کہ علیق اور عوسج دونون کی نوع قریب قریب ہے اور منافع بھی قریب قریب ہین جیسا کہ گازرونی کی شرح مفردات قانون مین ہے کنز اللغات ترکی مین اسکو ابز بارلیس سمجھنا غلطی ہے بہر صورت ایک خاردار درخت ہے جسکا قد و قامت درخت انار کے قریب ہوتا ہے۔ شاخین لکڑی ہوتی ہین اور انمین کانٹے بھرے ہوتے ہین جو تیز ہوتے ہین ساق پتلی ہوتی ہے پتون کا رنگ سبز اور وضع بادام کے پتون کی سی ہوتی ہے مگر بادام کے پتون سے بہت چھوٹے ہوتے ہین اور انمین چپکتی ہوئی رطوبت ہوتی ہے پھل چنے کی برابر اور طولانی ہوتا ہے رنگ سرخ ہوتا ہے اور درخت پر بہت دنون تک لگا رہتا ہے نہین گرتا یہ درخت ایسی زمینون مین پیدا ہوتا ہے جنمین شورہت ہو ایک قسم کے پتے سیاہ سرخی مائل بھی ہوتے ہین اور پہلی قسم کے پتون سے چوڑے ہوتے ہین ان کالے پتون والے پیڑ مین کانٹے بہت ہوتے ہین اور شاخین بھی اسکی بڑی بڑی چار چار گز لمبی ہوتی ہین پھل اسکا عریض اور باریک ہوتا ہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا غلاف مین ہے ایک قسم اسکی ایسی ہے جسکے پتے سفیدی مائل ہوتے ہین شیخ کہتا ہے کہ اسکے پھل توت کی طرح ہوتے ہین جسکو لوگ کھاتے ہین سرد ملکون مین یہ درخت کثرت سے پیدا ہوتا ہے عوسج جنگلی اور بستانی دونون طرح کا ہوتا ہے جنگلی کا پیڑ بہت بڑا ہوتا ہے سب سے بہتر سبز پتون والا ہے مستعمل اسکے سبز اور نازک پتے ہین۔

طبیعت۔ سرد پہلے درجے مین اور خشک دوسرے درجے کے آخر مین بعض کہتے ہین کہ تیسرے درجے مین خشک ہے اور حق یہ ہے کہ جنگلی تیسرے درجے مین خشک ہوگا۔ گیلانی کے قول سے بھی ایسا ہی مستفاد ہوتا ہے جہان اُسنے بستانی اور بری کی تقسیم کی ہے تو بری کو شدید التجفیف بتایا ہے۔

خواص و فوائد۔ اسکے پتون کو کچلکر ان کا پانی سات آٹھ روز آنکھ مین ڈالنے سے جالا کٹ جاتا ہے

Hakeem Shoukat Ali

بلکہ اُس کے کل اجزا آنکھ کی بیماریوں کو مفید ہیں منھ آنے کو بھی نافع ہے صفراوی خارشت اور داد وغیرہ سوداوی امراض میں اسکا فائدہ چوب چینی سے زیادہ خیال کیا گیا ہے شریف کہتا ہے کہ فارس اور ہند وغیرہ کے اطبا اس دوا کے ساتھ مرض جذام کے ابتدا میں علاج کرتے ہیں اور فائدہ مترتب ہوتا ہے طریق علاج یہ ہے کہ اسکی جڑ کو ریزہ ریزہ کرکے ہر روز بقدر سوا دو تولہ کو ۲۰ تولہ پانی میں جوش دیتے ہیں جب جل کر تیسرا حصہ باقی رہ جاتا ہے تو صاف کرکے پلا دیتے ہیں چار پانچ دست آجاتے ہیں اور انمیں جلا ہوا سودا نکل جاتا ہے اور یہ شرط ہے کہ مریض کو یہ جوشاندہ شروع کرانے سے دو دن قبل سے بکری کا شوربا دیتے ہیں اور پینے کے دوسرے دن حمام کراتے ہیں بغدادی و گیلانی نے لکھا ہے کہ پانی کی جگہ شراب ریحانی میں جوش دیں اور پلانے کے زمانے میں حمام کراتے رہیں القلقل نے اس جوشاندہ کو تر و خشک کھجلی اور پھوڑے پھنسیوں کے لیے بھی مفید لکھا ہے اور چوب چینی سے بہتر جانا ہے اسکی جڑ کو اُس کے پتوں کے ساتھ پیسکر پھوڑوں اور خراب زخموں پر لگانے سے بدگوشت اُڑ جاتا ہے زخم بھر جاتا ہے اسکے پتے نزف الدم کو بھی مفید ہیں بالوں کو جماتے ہیں اسکا پھل قابض ہے دست بند کرتا ہے اور تمام افعال میں پتوں کی طرح ہے - انکی دھونی سے کیڑے مکوڑے بھاگ جاتے ہیں -

اسکی شاخ کو مکان کی چھت یا دروازے پر لٹکانے سے جادو کا اثر زائل ہوتا ہے اور پاس رکھنے سے مرتبہ بڑھتا ہے - یہ اسکی خاصیت ہے - مضر تلی کو اور زیادہ کھانے سے قولنج پیدا ہوتا ہے -

مصلح کتیرا **بدل** سپاری و چھڑیلہ و اقاقیا

مقدار خوراک - ۴۰ ماشہ -

عین الدیک (ع)

بفتح عین مہملہ و سکون یاے تحتانی و ضم نون و الف و لام ساکن و کسر دال مہملہ و سکون یاے تحتانی و کاف تازی موقوف - چشم خروس (ف)

صفات و شناخت - ایک درخت کے بیج ہیں سخت اور گول اور چپٹے ہوتے ہیں - مرغے کی آنکھ کی طرح معلوم ہوتے ہیں عین الدیک نام پانے کی یہی وجہ ہے کیونکہ دیک مرغے کو کہتے ہیں بعض نے یوں تحقیق کیا ہے کہ عین الدیک درخت پتنگ کے پھل کے بیج کا نام ہے اس درخت کو عربی میں بقم کہتے ہیں اور اسکی لکڑی سے کپڑے رنگتے ہیں مگر عام طور پر یہ مشہور ہے کہ وہ گھونگچی کا نام ہے لیکن محیط میں اس سے انکار کیا ہے اور یہ کہا ہے کہ جنھوں نے ایسا سمجھا ہے انکو شبہ واقع ہوا ہے گھونگچی کی ایسی شکل نہیں ہوتی اور گھونگچی میں بھی بیان کیا ہے کہ جن لوگوں نے عین الدیک کا ہندی نام گھونگچی لکھا ہے یہ قول انکا درست نہیں معلوم ہوتا اور دلیل اسپر یہ بیان کی ہے کہ تفریح اور تقویت دل وغیرہ کے جو افعال عین الدیک میں اطبا نے ذکر کیے ہیں وہ گھونگچی میں بالکل نہیں پائے جاتے بلکہ یہ تو سمیات میں سے ہے اور اسکے کھانے سے اکثر قے اور دست اور ضعف اور کرب طاری ہو جاتا ہے اور اسکا استعمال

Hakeem Shoukat Ali

خارج سے کیا جاتا ہو داخل سے جائز نہیں جناب حکیم صاحب کے نزدیک محقق یہ بات ہے کہ عین الدیک بھنگ کا بیج ہے مگر بھنگ بھی ایک ایسی تیز و تند چیز ہے کہ تیسرے درجے تک گرم اور چوتھے درجے تک خشک بتاتے ہیں پس اگر عین الدیک اسکا بیج مانا جاوے تو وہ بھی اسکے قریب قریب ہونا چاہیے بلکہ بھنگ تو ۱۰ ماشہ یونانی طبیبوں نے مہلک لکھا ہے اور بھنگی بھی مزاج انسانی کے مخالف ہے یعنے ایک عورت کو کسی ضرورت سے اسکا سفوف کھلوایا کئی دن تک شدت سے متلی اور قے اور بے چینی رہی انتہا درجے کے مفرح اور مقوی دل شربت پلائے تب تیسرے دن افاقہ ہوا -

طبیعت - گرم تیسرے درجے میں اور خشک دوسرے درجے میں مگر رطوبت فضلیہ اسمیں ہے

خواص و فوائد - یہ بیج تفریح پیدا کرتا ہے اعضا کو قوت دیتا ہے قوے کی حفاظت کرتا ہے بڑھاپا روکتا ہے نہایت مقوی باہ ہے اور منی کو بڑھاتا ہے معجون طوکی اور حافظ الصحت کا جزو اعظم ہے - محیط اعظم میں لکھا ہے کہ رطوبت فضلیہ رکھتا ہے بال اگاتا ہے مقوی دل ہے صفرا و بلغم کے فساد کو دور کرتا ہے چشم کے امراض کو مفید ہے اسکا ضماد پھوڑے پھنسی کو نافع ہے پیٹ کے کیڑے دفع کرتا ہے بعض کہتے ہیں کہ صفرا پیدا کرتا ہے اور ممسک بھی ہے **مضر** گرم مزاج کو اور درد سر پیدا کرتا ہے **مصلح** دھنیا اور تازہ دودھ یا مکھن یا ترنجبین کے خیساندے کے ساتھ استعمال کرنا چاہیے -

مقدار خوراک - ۱ ماشہ سے ۴ ماشہ تک -

عینون (ع)

بکسر عین مہملہ و سکون یائے تحتانی و ضم نون و سکون واو و نون موقوف

صفات و شناخت - غافقی مصنف کتاب الفلاحت کہتا ہے کہ اسکا اطلاق دو چیزوں پر ہوتا ہے (۱) بہت تلخ روئیدگی ہے اسکی شاخیں سخت اور پتلی ہوتی ہیں پتے آس کے پتوں کی طرح ہوتے ہیں اور مضبوط ہوتے ہیں شاخوں کا رنگ نہ کھلا ہوا سرخ ہوتا ہے نہ کھلا ہوا سیاہ دونوں رنگوں کے درمیان میں ہوتا ہے شاخوں میں پھول آتے ہیں جنکا رنگ سرخی سیاہی مائل ہوتا ہے اور دوائی جو تی کی طرح گول ہوتے ہیں یہ قسم پہاڑوں میں پیدا ہوتی ہے (۲) دوسری قسم کے پتے مروے کے پتوں کی طرح خوشبودار اور اسلنے لمبے ہوتے ہیں شاخیں اسکی دو گز کے قریب لمبی اور پتلی اور کھردری اور سفید ہوتی ہیں اور ساق میں سے جڑ کے قریب سے پھوٹتی ہیں شاخوں کی پھنگیوں میں زرد رنگ کے پھول لگتے ہیں اسکے چابنے سے زبان پر کھٹاوٹ معلوم ہوتی ہے یہ قسم بھی پہاڑوں میں پیدا ہوتی ہے اور افعال میں پہلی قسم سے اسلم ہے اطبائے اندلس پہلی قسم کو سنائے بلدی کہتے ہیں افریقہ میں ایک گروہ کا گمان یہ ہے کہ یہ ماہی زہرہ ہے -

طبیعت - تیسرے درجے کے اول میں گرم و خشک ہے -

خواص و فوائد - اندلس کے آدمی اسکو سنائے مکی کی جگہ استعمال کرتے ہیں کیونکہ بلغم و سودا اور صفرا کو دستوں کی راہ نکالتی ہے خاصکر بلغم و سودا کو نکالنے کے لیے بہت کارآمد ہے اسکے جوشاندے کے پینے سے کمر اور جوڑوں اور کولھوں اور رانگن کا درد مٹتا ہے **مضر** [illegible] پیدا کرتی ہے **مصلح** عناب اور انیسوں -

Hakeem Shoukat Ali

مقدار خوراک۔ ۷ ماشہ سے ۱۰ ماشہ تک۔

باب غین نقطہ دار

غار (غ)

(باہشتان (ف))

صفات وشناخت۔ ایک درخت ہے ملک شام کی طرف ہوتا ہے اہل یونان اسکی بہت قدر کرتے ہین اسکی عمر ہزار برس تک ہوتی ہے اسکے پتے آس کے پتون کی طرح اور اُنسے بڑے ہوتے ہین اور بید سادہ کے پتون سے نرم اور لمبے ہوتے ہین اور انمین سفیدی ہوتی ہے مزہ تلخ ہوتا ہے اور خوشبو آتی ہے ان پتون کو انجیرون کے ساتھ رکھتے ہین اس سے دو فائدے نکلتے ہین ایک تو انجیر خوشبو دار ہوجاتے ہین دوسرے انمین کیڑا نہین پڑتا یہ پتے جاڑون مین نہین گرتے اسلیے اسکی رطوبت چرب ہے اور کچھ گرمی و تیزی رکھتی ہے اور کسی قدر تلخ بھی ہے اور اسی وجہ سے اسکا مزاج گرم وخشک ہے اور چابنے سے اسکے زبان کو کچھ کھچاوٹ بھی معلوم ہوتی ہے یہ درخت پہاڑون اور جنگلون مین پیدا ہوتا ہے پہاڑی کے پتے جنگلی کے پتون سے پتلے اور چھوٹے ہوتے ہین اسکی جڑ مین بھی خوشبو ہوتی ہے اسکو عود (اگر) مین ملاکر بیچتے ہین چونکہ اسکے مزے مین تیزی اور چرپراہٹ ہے اس وجہ سے فرق اسمین اور اگر مین کرلیا جاتا ہے۔

طبیعت۔ دوسرے یا تیسرے درجے مین گرم وخشک ہے اسکی چھال مین سب اجزاء سے گرمی کم ہے اسکا پھل پتون سے زیادہ گرم ہے۔

خواص وفوائد۔ اسکے پتے پانی مین جوش دیکر کلی کرنا درد کے لیے مفید ہے اسکے پتون کا جوشاندہ حیض لاتا ہے انکے پینے سے امراض رحم ومثانہ کو نفع ہوتا ہے ان پتون کا نطول اور آبزن امراض گردہ ورحم ومثانہ کو مفید ہے اسکی چھال ۲ ماشہ روزانہ پینے سے پتھری ٹوٹ جاتی ہے اور بسبب کثرت تلخی کے پیٹ کے کیڑے کو مارڈالتی ہے مفاصل کے دردون کو شافی ہے۔ اسکے پتے زہری کیڑے مکوڑون کو بھگاتے ہین اگر اسکی لکڑی اس جگہ رکھدی جاے جہان بچہ سوتا ہو تو نیند مین نہ ڈرے اور اسکے پتے بچھادینے سے یا جوشاندہ اسکا چھڑکنے سے مکھیان بھاگ جاتی ہین **بدل** پتون کا تیزپات۔

مقدار خوراک۔ پتے ۷ ماشہ تک اور ۹ ماشہ مسہل مین۔

غار کا تیل

غار کے پھلون کو کچلکر پانی مین جوش دیتے ہین اور پھر چھوڑ دیتے ہین جب سرد ہوجاتا ہے جو کچھ پانی کے اوپر جم جاتا ہے لے لیتے ہین یا اسکے پتون اور پھلون کا رس پانی مین جوش دیتے ہین جب رس کی قوت پانی مین آجاتی ہے تو اسکو روغن زیتون کے ساتھ اتنا پکاتے ہین کہ وہ پانی جل جاتا ہے اور روغن رہجاتا ہے صاف کرکے نکال لیتے ہین یہ روغن تمام اجزاء سے زیادہ گرم ہے [illegible] کے ساتھ

Hakeem Shoukat Ali

پینے سے جگر کا درد جاتا رہتا ہو اور تنقیہ کرتا ہے مگر متلی لاتا ہے معدے کو ڈھیلا کرتا ہے اس سے قے بھی آجاتی ہے سینے کو نقصان پہونچاتا ہے اسلیے کتیرے کے ساتھ استعمال کرنا چاہیے قانون اور اسکی شرح مین لکھا ہے کہ یہ درد مفاصل کو نافع ہے ریاح کو تحلیل کرتا ہے داء الثعلب اور داد کو نافع ہے بہتر وہ قسم ہے جو تازہ اور تیز ہو اسمین جلا کی قوت ہے اور تحلیل کرنے والی گرمی ہے اس سے مسے اور پھوڑے پھنسی کے نشان جاتے رہتے ہین پھٹون کو ملائم کرتا ہے خارشت کو مٹاتا ہے مفلوج پر ملنے سے نفع پہونچاتا ہے خدر کے مقام پر لگانا بھی نفع بخشتا ہے چربی مین ملا کر کان مین ٹپکانے سے طرش جاتا رہتا ہے سردی کے درد ون کے مقامات پر اسکے ملنے سے بہت فائدہ پہونچتا ہے اور سر پر ملنے سے دماغ گرم رہتا ہے نزلے کو نفع ہوتا ہے دماغ کی سردی جاتی رہتی ہے اسکے سعوط سے شقیقہ اور سر درد مٹ جاتا ہے اسمین مصطگی ملا کر معدے کے منھ پر طلی کریں تو بلغمی قے کو نفع ہو اور معدے مین قوت آئے اسکی مالش درد جگر کو نافع ہے مصطگی کے ساتھ جگر اور تلی پر لیپ کرنے سے انمین قوت آتی ہے اور ہمیشہ لگانے سے اورام غلیظ تحلیل ہو جاتے ہین معدے کو ڈھیلا کرتا ہے اور آنے نقصان پہونچاتا ہے اسلیے اسکے پینے سے قبل انیسون کھالین گرم مزاج والے کو اسکے استعمال سے پرہیز کرنا چاہیے - **بدل** - زفت ترجیبا کہ ابن زہر نے کہا ہے -

غاریقون (ع)

بفتح غین معجمہ وسکون الف وکسر راے مہملہ وسکون یاے تحتانی وضم قاف وسکون واو ونون موقوف

صفات وشناخت - ایک چیز ہے گلی ہوئی جڑ کی طرح بعض پرانے درختون کے اندر جیسے گولر اور انجیر وغیرہ ملتی ہے بعض کہتے ہین کہ درخت بلوط سے ملتی ہے بعض نے قطر یعنی کھنبی جانا ہے جو پرانی پڑ کر اور متعفن ہو کر ایسی ہو جاتی ہے بعض شلجم رومی بتاتے ہین بعض درخت غار کی جڑ جانتے ہین بعض کہتے ہین کہ وہ ایک خاص درخت کی جڑ ہے نر و مادہ ہوتی ہے مادہ نرم ہوتی ہے نر سخت استعمال مین مادہ ہے رنگ اسکے مختلف ہوتے ہین سبز اور زرد اور سرخ اور سیاہ اور سفید - انمین سے مستعمل سفید رنگ ملائم ہلکی اور چکنی ہے یہ اوصاف مادہ ہی مین ہوتے ہین مزے مین اسکی تلخی کے ساتھ کچھ شیرینی بھی ہوتی ہے چاہتے ہین تو اول کچھ شیرینی سی معلوم ہوتی ہے پھر تلخی کھل جاتی ہے بعد اسکے تیزی اور چرپراہٹ دریافت ہوتا ہے بعد اسکے زبان پر کچھ کھچاوٹ محسوس ہوتی ہے - سخت اور سبز خراب ہے اور زرد و سرخ مین کچھ سمیت ہے اور سیاہ بالکل سمی ہے اسکے استعمال کرنے کا یہ طریق ہے کہ باون یا تار ونکی چھلنی مین چھان لین تاکہ اجزاے سمی اوپر رہ جائین اور لطیف اجزا چھن جائین کیونکہ اسمین ایک چیز ناخن کی طرح ہوتی ہے وہ سم قاتل ہے اسلیے بغیر چھانے کھانا جائز نہین چھلنی کے اوپر رکھ کر ملنے سے وہ سمی اجزا اوپر رہ جاینگے لطیف نیچے گر جاینگے اگر کوٹین تو وہ اجزاے سمی بھی کٹ جاینگے - لہ

طبیعت - گرم درجۂ اول اور خشک درجۂ دوم مین بعض کے نزدیک گرم وخشک دوسرے درجے مین ہے بعض کے نزدیک مرکب القوی ہے بعض کے نزدیک تر ہے -

خواص وفوائد - بلغم وسوداو صفرا کو دستون کی راہ نکالتا ہے طبیعت کو لطیف کرتا ہے گاڑھے خلطون کو

Hakeem Shoukat Ali

رقیق کرتا ہے جو مواد اُبھر گیا ہو اُسکو بدن سے چھانٹتا ہے نفخ و ریاح اور ورم کو تحلیل کرتا ہے قولنج کو نفع کرتا ہے ادویہ مسہلہ کا مددگار ہے جگر اور گردے کا سدہ دفع کرتا ہے پیشاب و حیض جاری کرتا ہے اکثر زہرون کا تریاق ہے چار رتی کی برابر سرکے مین گھولکر پینے سے سمی چیزکا زہر اور کیڑے مکوڑے کا زہر اُترجاتا ہی ہلیلہ کابلی اور مصطگی کے ساتھ سینے کے درد اور دمے کو مفید ہے پانی کے ساتھ پینے سے خون کے آنے کو روکتا ہے عود صلیب کے ساتھ مرگی کے واسطے اور ریوند کے ساتھ امراض جگر و معدہ کے واسطے مفید ہے سوئف کے ساتھ سنگ گردہ و مثانہ اور احشا و کمر و گردہ کے لیے مفید ہے شراب کے ساتھ حشرات الارض کے زہرون کے واسطے اور سکنجبین کے ساتھ طحال و یرقان سدی کے واسطے اور اسارون کے ساتھ استسقا کے واسطے اور شہد کے ساتھ قولنج اور ہرایک قسم کی ریاح کے واسطے اور ایلوے کے ساتھ عرق النسا اور مفاصل اور تپ نوبتی اور لرزہ اور امراض اعصاب اور اختناق الرحم و وجع رحم کے واسطے نافع ہے اور جند بیدستر کے ساتھ ہرایک قسم کے قولنج کے واسطے مفید ہے بلغمی بخارون کو مٹاتا ہے کہتے ہین کہ جسکے پاس غاریقون ہو اُسکو بچھو نہین کاٹتا مناسب یہ ہے کہ اسکو تنہا استعمال نہ کرین بلکہ مرکبات مین دین جب اُسکو ادویہ مسہلہ کے ساتھ شامل کرلیتے ہین تو انکے عمل کی پوری امداد کرتا ہے اگر زرد و سرخ و یا سیاہ سے سمیت واقع ہو تو گرم پانی اور تازہ دودھ سے قے کرائین اور جند بیدستر کھلائین کہ وہ اسکا بحال مین مصلح ہے اور وہ تدبیر کرین جو کندش سے زہر ہونے مین کرتے ہین **مضر** گردہ **مصلح** مصطگی **بدل** غاریقون کے ہم وزن نسوت اور نصف وزن ایلوا بعض کہتے ہین کہ اسہال مین اسکے ہم وزن نسوت افتیمون اور خربق سفید کے ساتھ بدل ہو افتیمون ۱۲ رتی اور خربق ۶ رتی ہو اور نصف وزن فرفیون بھی غاریقون کا بدل ہے اور دو چند بسفایج یا افتیمون بھی بدل ہے اور بعض کے نزدیک فرفیون دسوان حصہ غاریقون کے اسکا قائم مقام ہے اور نسوت اسطوخودوس کے ساتھ بھی اسکا بدل واقع ہوتی ہے۔

مقدار خوراک - جوشاندے مین ۴ ماشہ تک اور غیر جوشاندہ مین ۳ ماشہ تک اگرچہ تو تیس گین تک کہتے ہین۔

غاغالس (یونانی)

بفتح ہر دو غین معجمہ و سکون ہر دو الف و ضم لام و سکون سین مہلہ اسکو **غال سنیس** بفتح غین معجمہ و سکون الف و لام موقوف و کسر سین مہلہ و سکون یائے تحتانی و ضم نون و سکون سین مہلہ دوم بھی کہتے ہین۔

صفات و شناخت - ایک روئیدگی ہے اسکے پتے صاف اور نرم ہوتے ہین ہاتھ سے ملنے سے بدبو پیدا ہوتی ہے مزے مین تلخی اور حلن ہوتی ہے پھول چھوٹا اور نیلا ہوتا ہے صاحب تحفۃ المومنین کہتا ہے کہ اسکا پیڑ انجرہ کے پیڑ کی برابر ہوتا ہے پتے صاف ہوتے ہین اور اُنسے بدبو آتی ہے پھول کی شکل چھتری کی سی ہوتی ہے رنگ سفید ہوتا ہے وضع سوے کے پھول کی سی ہوتی ہے پھل نخود کے دانے کے برابر ہوتا ہے اور پک کر سیاہ پڑ جاتا ہے اور اسمین رس بھرا ہوتا ہے جڑ اسکی سفید اور کھوکھلی ہوتی ہے ویرانون اور کھاری کی زمینون مین اسکی پیدائش ہے باغون کے آس پاس بھی اُگ جاتی ہے گرمی مین پھوٹتی ہے۔

Hakeem Shoukat Ali

طبیعت - گرم پہلے درجے مین اور خشک دوسرے درجے مین ہے بعض نے گرم وخشک دوسرے بلکہ تیسرے درجے مین لکھا ہے -

خواص وفوائد - یہ دوا اورام اور سختیون کو تحلیل اور نرم کرتی ہے اگر کان کے نیچے ورم ہوجاے جسے کنور کہتے ہین تو اسکے پتے سرکے مین پیسکر لگانے سے تحلیل ہوجاتا ہے اسکی ساق کو کچا کھانے سے پرانی کھانسی اور ہر قسم کا دمہ مٹتا ہے سینے کا درد بھی جاتا رہتا ہے ان کامون کے لیے اسکا کھانا یہانتک نافع ہے کہ اسکا بدل دوسری چیز نہین ہوسکتی اسکے کھانے سے سدے دور ہوجاتے ہین پتھری ٹوٹ کر نکل جاتی ہے پیشاب اور خون حیض کا خوب ادرار ہوتا ہے ریاح تحلیل ہوجاتی ہے تر وخشک کھجلی کو نافع ہوا نجیر خون ورکنٹھ مالا کو تحلیل کرتی ہے سرطان اور دوسرے پھوڑون اور آکلہ کو بھی اسکا لیپ نفع بخشتا ہے خصیون پر ورم اگر سخت ہوجاے تو اسکو سرکے مین پیسکر دن مین دو تین بار کچھ دنون تک لگانے سے تحلیل ہوجاتا ہے صفراوی امراض کو بالخاصیت نافع ہے اسکی جڑ کو تین تولہ تک لیکر جوش کرکے پینے سے بلغم وسودا رقیق ہوکر دستون مین خوب نکل جاتے ہین -

مقدار خوراک - ۶ ماشہ سے ۱۰ ماشہ تک -

غافث ع

بفتح غین نقطہ دار وسکون الف وکسر فا وسکون ثاے مثلثہ اور **غافث** بروزن آفت بھی آیا ہے فارس مین گل خلہ کہتے ہین اور حشیشۃ الغافث اور شجرۃ البراغیث اور شوکۃ منتنہ بھی اسکے نام ہین اور شجر البراغیث طباق کو بھی کہتے ہین

صفات وشناخت - ایک خاردار روئیدگی ہے جسکے پتے لمبے اور چوڑے اور رونگٹے دار ہوتے ہین بھنگ کے پتون سے مشابہت رکھتے ہین انکے درمیان سے ایک شاخ لمبی اور کھردری پھوٹتی ہے پھول اسکا نیلا اور لمبا گل نیلوفر کی طرح ہوتا ہے اور اسکے سارے اجزا ایلوے سے بھی تلخ ہوتے ہین اسکا پھول اور عصارہ زیادہ مستعمل ہے قوت اسکی تین برس تک رہتی ہے بہتر قسم وہ ہے جو فارس مین شیراز کے پہاڑون مین پیدا ہوتی ہے روئی بھی خراب نہین ہوتی -

طبیعت - شیخ اور صاحب ارشاد کے نزدیک دوسرے درجے مین گرم وخشک ہے اور بعض کہتے ہین کہ گرم پہلے درجے مین اور خشک دوسرے درجہ مین اور بعض کے نزدیک گرم دوسرے درجے مین اور خشک پہلے درجے مین ہے -

خواص وفوائد - اخلاط اور طبیعت کو لطیف کرتی ہے بیکار رطوبت کو بدن سے نکالتی ہے رطوبت کو جذب کرتی ہے جگر اور تلی کا سدہ کھولتی ہے مرکب بخارون کو زائل کرتی ہے لزج خلطون کو چھانٹتی ہے - اخلاط محترقہ دستون کی راہ نکالتی ہے پیشاب وحیض جاری کرتی ہے دودھ اور پسینا بھی جاری کرتی ہے صلابت معدہ واورام جگر وطحال کو تحلیل کرتی ہے استسقا اور ورمون کو دفع کرتی ہے سکولیپ کرنے سے ایسے پھوڑے بھر جاتے ہین جنکا اندمال دشوار ہوا اگر سور کی چربی شریک کرلین تو اسکام کے لیے بے مثل ہوجاے اسکے معجون کو شراب کے ساتھ کھانے سے آنتون کے زخم مٹ جاتے ہین اور کیڑے مکوڑون کا زہر اتر جاتا ہے اسکا عصارہ اس سے

Hakeem Shoukat Ali

ہر طرح سے قوی ہے **مضر** تلی اور خصیون کو **مصلح** انیسون **بدل** ہم وزن اسارون اور نصف وزن افسنتین

مقدار خوراک - جوشاندے مین ۲ تولہ ۱۰ ماشہ تک اور دوسرے طور پر ۴ ماشہ سے ۱۰ ماشہ تک -

غافث کا عصارہ

غافث کے تروتازہ اجزا کو کچل کر صاف رس لیکر دھوپ مین رکھدیتے ہین یہانتک کہ گاڑھا ہوجاتا ہے پھر ٹکیان بنا کر سکھاتے ہین گرم وخشک ہے مزہ اسکا کڑوا ہوتا ہے ملطف اور مقطع ہے تر وخشک کھجلی اور داءالثعلب اور داءالحیہ کو نافع ہے تپ کہنہ کو مفید ہے شاہترے کے پانی اور سکنجبین کے ساتھ درد جگر کو نافع ہے یہ تمام اجزا سے قوی ہے صاحب منہج لکھتا ہے کہ معجونون اور قرصون مین مستعمل ہے **مضر** خصیون کو **مصلح** گلاب کے پھول یا مصطگی

بدل - سرچند غافث اسی قدر سماق کے پتے -

مقدار خوراک - ۲ ماشہ سے ۴ ماشہ تک -

غالیون (یونانی)

بفتح غین نقطہ دار وسکون الف وکسر لام وضم یاے تحتانی وسکون واو ونون بعض یاے تحتانی کی جگہ میم سمجھتے ہین اور یہ غلطی ہے کیونکہ یہ نام غالی سے مشتق ہے جسکے معنی دودھ کے ہین اور لفظ غالیون کے معنی دودھ جمانے والا ہونگے

صفات وشناخت - صاحب جامع کہتا ہے کہ ایک روئیدگی ہے اسکا پیڑ کھڑا ہوا پتے لمبے ہوتے ہین اکثر تالابون کے کنارے جمتی ہے پھول زرد اور باریک اور چھوٹا ہوتا ہے اور کثرت سے آتا ہے اور اُسمین خوشبو اور تھوڑی سی حدت ہوتی ہے -

طبیعت - گرم درجہ اول مین اور خشک درجۂ دوم مین جرہ گرم درجۂ اول کے آخر مین اور تر درجۂ دوم مین -

خواص وفوائد - خون جاری کو روکتی ہے دودھ کو اسطرح جمادیتی ہے جیسے پنیر مایہ سے جم جاتا ہے اسکے پھول کا لیپ آگ کے جلے ہوے کو مفید ہے زخمون سے خون اور پیپ جاری ہون تو اس کے لگانے سے بند ہوجاتے ہین موم روغن یا روغن گل کے ہمراہ درد اعضا اور ماندگی کو نافع ہے اسکی جڑ باہ کو بے حد حرکت دیتی ہے - **مضر** - جگر اور تلی **مصلح** انیسون **بدل** - غافث -

غالیہ

بفتح غین نقطہ دار وسکون الف وکسر لام وفتح یاے تحتانی وسکون ہا

صفات - ایک خوشبودار چیز ہے جسے اسطرح تیار کرتے ہین کہ عنبر اور لوبان کو روغن بان اور خوشبودار عرقون کے ساتھ ترکیب دیتے ہین اور کبھی حسب ضرورت اگر اور سک اور رامک اور لادن وغیرہ بھی ملاتے ہین -

طبیعت - اگرچہ گرم وخشک سمجھا جاتا ہے مگر طبیعت منحصر اجزا کی گرمی وسردی پر ہے -

خواص وفوائد - تمام قوی وارواح واعضا کو طاقت دیتا ہے اسکے لیپ سے اورام تحلیل ہوجاتے

Hakeem Shoukat Ali

ہین اسکے سونگھنے سے سردی کا دردسر جاتا رہتا ہے صرع اور سکتے کو فائدہ ہوتا ہے دماغ کو قوت حاصل ہوتی ہے دل کو تفریح پہونچاتا اور قوت دیتا ہے اگر اسکو ذرا سا شراب مین ملا کر پوین تو نشہ زیادہ ہو۔ روغن بلسان وغیرہ مین حل کرکے کان مین ڈالنے سے اُسکا درد جاتا رہتا ہے صرع اور سکتے کو بھی نافع ہے اسکے پینے سے سردی کا خفقان جاتا رہتا ہے اسکی دھونی سے رحم کے بلغمی امراض جیسے ہین اورام اور اختناق کو آرام ہوتا ہے اسکے حمول سے بھی یہی فائدہ ہوتا ہے اس سے خون حیض کا بھی ادرار ہوتا ہے اور حمل کے رہنے پر اعانت ہوتی ہے اگر رحم ٹیڑھا ہو جاوے تو وہ سیدھا ہو جاتا ہے اسکو عضو تناسل کے سپارے پر لیپ کرکے عورت سے صحبت کرین تو طرفین کو لذت حاصل ہو۔ **مضر** گرم مزاج والون مین اس سے دردسر پیدا ہوتا ہے **مصلح** کافور کا سونگھنا۔ **بدل** لادن۔

غَرَب (ع)

بفتح غین معجمہ و فتح رائے مہملہ وسکون بائے موحدہ

صفات وشناخت۔ ایک درخت ہے بہت بڑا ہوتا ہے بید کی قسم سے ہے اسکے پتے اور چھال سفید ہین اسی لیے سپید درخت و سپیدار و اسفیدار کہلاتا ہے طب کی کتابون مین اسکا فارسی کا نام پده لکھا ہے اسمین پھل اور میوہ نہین آتا جیسا کہ برہان قاطع مین لفظ پده بفتح بائے فارسی و دال مہملہ مین ہے۔ اسکے پتے سرس کے پتون کے برابر ہوتے ہین اسمین سے گوند حاصل کرتے ہین اسطرح کہ کلہیان آنے کے دنون مین اُسپر کسی دھاردار آلے سے زخم کر دیتے ہین اسکے تنے پر ایک قسم کا نمک بھی جمتا ہے جو اور نمکون کی طرح استعمال پاتا ہے طب کے اعمال مین اکثر اسکی چھال اور پتا اور گوند ہے اسکے پتے اور پھول اور عصارہ اور چھال بکسی ہین۔

طبیعت۔ پہلے درجے مین سرد وخشک ہے اور بعض دوسرے بلکہ تیسرے درجے تک سرد وخشک جانتے ہین

خواص وفوائد۔ اسکے اجزا خشکی پیدا کرتے ہین اور چھال دوسرے اجزا سے زیادہ خشکی پیدا کرتی ہے مگر اس خشکی سے تکلیف کسی قسم کی معلوم نہین ہوتی اسکی راکھ سرکے مین ملاکر مسون پر لگانا مفید ہے وہ کٹ جاتے ہین اسی طرح اسکی رطوبت بھی کہ درخت کی چھال پر زخم کر دینے سے حاصل ہوتی ہے مسون کو دور کرتی ہے اسکی جڑ کی چھال بالون کے خضابات مین داخل کی جاتی ہے تاکہ سیاہی خوب آجاوے اسکی راکھ دھلی ہوئی توتیا کی قائم مقام ہے پھوڑون پر اسکی چھال اور گوند کا ضماد نافع ہے اسکے تازہ پتون کو پیسکر زخمی اور کٹے ہوئے اعضا پر لگانا مفید ہے کیسا ہی خراب زخم ہو فائدہ پہونچتا ہے اسکے سوکھے ہوئے پتے پیسکر زخمون پر بُرکنے سے بھر جاتے ہین اسکے پھول اُن مرہمون مین ملاتے ہین جو خشکی پیدا کرنے کے لیے بناتے ہین پُرانے پھوڑون اور آکلے پر اسکے سوکھے ہوئے پھولون کا سفوف بُرکنا مفید ہے یہی فائدہ اسکی راکھ کو برکنے سے حاصل ہوتا ہے۔ اسکے جوشاندے سے سر دھونے سے سر کے گنج کو نفع ہوتا ہے اسکے پتون کا لیپ گرمی کے دردسر کو نافع ہے آنکھ مین دھند ہو تو اسکے گوند اور پھول کو لگانا فائدہ مند ہے اسی طرح اسکے رس کا آنکھ مین ٹپکانا نافع ہے اور اس سے جالا بھی

Hakeem Shoukat Ali

جاتا رہتا ہے اسکے پتون کا یا جڑ کا رس روغن گل اور پوست انار کے ساتھ جوش کرکے کان مین ٹپکانے سے اُسکے درد کو نفع ہوتا ہے اور کان کی پیپ صاف ہوجاتی ہے اسکے پتون کے چابنے سے مسوڑون مین قوت آتی ہے اسکا رس اسی طرح چھال کا جوشاندہ پینے سے تھوک مین خون کا آنا اور دوسرے طور پر خون کا نکلنا بند ہوجاتا ہے اسکے پتے سیاہ مرچ کے ساتھ پیسکر پینے سے مروڑا اور ایلاوس کو نفع ہوتا ہے اور جگر کا سدہ دفع ہوجاتا ہے اور تنہا اسکا پوست پانی کے ساتھ پینا حمل رہنے کو مانع ہے اسکے جوشاندے سے نطول کرنا نقرس اور وجع مفاصل کو مفید ہے **مضر** گردہ **مصلح** ببول کا گوند۔ **بدل** نصف اقاقیا۔

غلقی

بفتح غین نقطہ دار وسکون لام وکسر قاف وسکون یاے تحتانی بعض اسکو غَلْقُا آخر مین الف سے لکھتے ہین

صفات وشناخت۔ اسکی ماہیت مین اختلاف ہے (۱) بعض نے اسکو مخشیقون سمجھا ہے چنانچہ کہتے ہین کہ یہ رویدگی کبر کی طرح ہے جسے ہندوستان مین کوبل سمجھتے ہین اسکی ساق اور پتے گول ہوتے ہین شیراز کے جنگلون مین کثرت سے ہوتی ہے اور اسکے پتون اور ڈالیون مین دودھیا رس کثرت سے ہوتا ہے جو نہایت سمی چیز ہے جو کوئی چھری یا تلوار کو اسمین بجھاتا ہے تو اُسکا زخم نہین بھرتا مجروح فوراً مرجاتا ہے۔

(۲) ایک جماعت کا یہ قول ہے کہ غلقی ایک جڑ کا نام ہو جو مولی کی طرح اور نرم ہوتی ہے اسکے پیڑ کا پھل کبر کے پھل کی طرح ہوتا ہو اور اسمین تین کونے ہوتے ہین پتے ناخن کی طرح اور گول ہوتے ہین پھل کے اندر روئی کی طرح ایک چیز ہوتی ہے بیج امرودون کے بیج کی طرح اور سخت ہوتا ہے۔

فوائد۔ اسکا دودھ تیز مسہل ہے یہانتک کہ آدمی اسکو کھانے سے کبھی کبھی مرجاتے ہین اسکو داد اور مسون پر لگانے سے زائل ہوجاتے ہین۔

باب فا

فاختہ (ف)

بفتح فا وسکون الف وکسر خاے معجمہ وفتح تاے فوقانی وسکون ہا۔ عرفیہ ویمامہ (ع) پانڈک (ھ)

صفات۔ ایک پرندہ ہے خاکی رنگ کا قریب کبوتر کے جثہ کے گلے مین اُسکے ایک طوق سیاہ ہوتا ہو اسکے اور بھی رنگ ہوتے ہین۔

طبیعت۔ گوشت پہلے درجے مین گرم وخشک ہو بعض دوسرے درجے کے آخر مین گرم وخشک بتاتے ہین بعض کے نزدیک تیسرے درجے کے اول مین گرم وخشک ہے۔

خواص وفوائد۔ اسکا گوشت خلط ردی اور فاسد پیدا کرتا ہے ردی الکیموس ہے اسکا گاڑھا شوربا جسمین گوشت خوب گلایا جاے رعشہ اور فالج اور خدر اور اعصاب کے امراض باردہ کو مفید ہے ریاح غلیظ کو تحلیل کرتا ہے سدہ کھولتا ہے دیر مین ہضم ہوتا ہے خون اس سے کم بنتا ہے اور شکم مین قبض پیدا ہوتا ہے اسلیے بہتر یہ ہے کہ ذبح کرکے ایک روز رہنے دین تاکہ نرم ہوجاے بعض کہتے ہین کہ اسکے گوشت کو

Hakeem Shoukat Ali

مسالے کے ساتھ پکانے سے مزیدار ہوجاتا ہے باہ کو قوت دیتا ہے قوت گویائی بڑھاتا ہے صفرا اور امراض صفراوی کو دور کرتا ہے اسکا بھیجا شکر مین ملا کر چاٹنے سے وحشت وغم دفع ہوتے ہین اسکے تازہ خون کے آنکھ مین لگانے سے جالا کٹ جاتا ہے خصوصًا بازو کا خون اسکے خون کو کبوتر کے خون کے ساتھ بار بار برص پر لگانے سے اُسکا رنگ بہت بدل جاتا ہے اسکی بیٹ بہت گرم ہے اسکو سرکے مین حل کرکے چھائین پر لگانے سے جاتی رہتی ہے ورمون اور پھوڑون پر لیپ کرنے سے یا تو تحلیل ہوجاتے ہین یا پک کر پھوٹ جاتے ہین اور مولی کے پانی مین اسکو پیسکر متواتر داد اور سر کے گنج پر لیپ کرنے سے مٹجاتے ہین اسکے پر کی دھونی سے چوچھیا جاتی رہتی ہے اور اسکی بیٹ مین یہ خاصیت ہے کہ اسکو بچے کے گلے مین باندھ دینے سے نیند مین نہین ڈرتا اسکے پتے کو شہد مین ملا کر آنکھ مین لگانے سے جلا پیدا ہوتی ہے نظر تیز ہوجاتی ہے جالا کٹ جاتا ہے اسکے خواص مین سے یہ بات ہے کہ جب اس کی آواز سانپ سنتا ہے تو بھاگ جاتا ہے کمزور دماغ کو اسکی آواز کے سننے سے نفع پہونچتا ہے اسکے پر کی دھونی سے سانپ بھاگ جاتا ہے جس گھر مین یہ ہوتی ہے وہان کے آدمیون پر جادو۔ نظر بد اور جنکا اثر نہین ہوتا۔ وید اسکے گوشت کو ثقیل بتاتے ہین کہتے ہین کہ بائی کا فساد دور کرتا ہے قابض شکم اور بہت سبہی ہے۔ **مضر** گوشت دماغ کو مضر ہے دیر ہضم ہے خاصکر اسکا کباب تو بہت ہی ثقیل ہے اور بے خوابی پیدا کرتا ہے **مصلح**۔ سرکہ۔ کھانڈ اور دھنیا اور بے خوابی کے لیے روغنات۔

فادزہر (معرب)

بفتح فا وسکون الف ودال مہملہ موقوف وفتح زائے معجمہ وسکون ہا وراے مہملہ موقوف۔ بادزہر (ف) حجر السم (ع)

صفات وشناخت۔ ایک پتھری ہے کہ پہاڑی بکرے اور بندر اور بارہ سنگھے اور پہاڑی سیہی وغیرہ جانورون کے دودھ پیدا ہونے کے عضو مین جسے کھیری کہتے ہین اور اسین تھن لگے ہوتے ہین پیدا ہوتی ہے اور ان جانورون کے پتے یا آنت مین بھی ملتی ہے اسکی کوئی شکل مقرر نہین گول اور چوڑی اور چپٹی ہر قسم کی ہوتی ہے اکثر چوڑی کے اندر کسی قدر ریشم (اون) بھی ہوتا ہے کسی کے اندر کوئی لکڑی یا چھوارے کی گٹھلی ہوتی ہے کیونکہ ان چیزون پر پتھری بن جاتی ہے ۵ تولہ وزن تک فادزہر نکلتا ہے جس حیوان مین فادزہر پیدا ہوتا ہے وہ دُبلا ہوجاتا ہے مگر خوش وخرم رہتا ہے اور اپنے گلے سے الگ رہنے لگتا ہے فادزہر کی بہت سی قسمین ہین لیکن مشہور یہ ہے کہ مطلق فادزہر حیوانی سے بکرے کی پتھری جسے حجر التیس کہتے ہین مراد ہوتی ہے یہ فادزہر حیوانی کہلاتا ہے اور فادزہر معدنی بھی ہوتا ہے اسے زہر مہرہ کہتے ہین اور جب مطلق فادزہر بولتے ہین تو یہی مراد ہوتا ہے مگر اب عطارون مین فادزہر معدنی زہر مہرے کے نام سے مشہور ہے اور لفظ فادزہر جب بولتے ہین تو فادزہر حیوانی سمجھا جاتا ہے فادزہر حیوانی کا رنگ اکثر سبز زیتونی سیاہی مائل یا صاف ہوتا ہے اور اسین پیاز کے چھلکون کی طرح پرت ہوتے ہین اور بعض مین اوپر تلے صرف دو پرت ہوتے ہین بیچ مین اون یا لکڑی یا کوئی گٹھلی ہوتی ہے۔ گولکنڈہ

Hakeem Shoukat Ali

اور تلنگانہ واقع ملک دکن مین پہاڑی گاے اور بھینس کی آنت مین اکثر ملتا ہے سبز و زرد رنگ اور ۶۰ تولہ تک وزن مین ہوتا ہے فارس مین ایک مقام ہے جسکو شبانکارہ (شین معجمہ کے فتح سے) کہتے ہین اور بڑا شہر اُسکا داراب گرد کہلاتا ہے یہان فادزہر نہایت عمدہ ہوتا ہے۔ ہندودکن مین جو پیدا ہوتا ہے وہ خراب ہے اگر لوہے کی سلائی گرم کرکے اُسمین گڑودین اور سرا اُسکا زرد ہوجاے اور دھوان بھی زرد اُٹھے تو اصلی ہے۔ اگر سیاہ ہو تو جعلی کہ سندر اور لوبے وغیرہ سے بناتے ہین اسکی عمدگی کا یہ امتحان ہو کہ دودھ کے ساتھ پتھر پر گھسین اگر سرخ رنگ نکلے یا دودھ کو جما دے تو عمدہ ہے اور اگر زرد یا بہت سرخ یا تیرگی مائل نکلے تو بُرا ہے۔

دوسرا طریق یہ ہے کہ راکھ یا چونے کے ساتھ ہتھیلی پر خوب گھسین اگر دونون کا رنگ سبز یا پستئی کردے تو خوب ہے نہین تو بُرا ہے بعض کہتے ہین کہ اصلی فادزہر کے خواص مین سے ہے کہ اگر کالے سانپ کی کاٹی ہوئی جگہ پر لگائین تو چپک کر سب زہر چوس کر چھوٹ پڑے۔

ابن زہر کہتا ہے کہ عمدہ فادزہر وہ ہے جو زرد اور خاکی ہو اور خراسان سے آتا ہے۔

جے بی ٹیورنیر فرانسیسی اپنے سفرنامے مین لکھتا ہے کہ گولکنڈے کی عملداری مین شمالی مشرقی صوبے مین بکریون کے پیٹ مین سے فادزہر نکلتا ہے اور یہ فادزہر والی بکریان ایک درخت کے پتے کھاتی ہین جس کا نام مین بھول گیا اس درخت مین چھوٹی چھوٹی کلیون اور ڈالیون کی نوکون پر جنھین یہ بکریان کھاتی ہین پیٹ کے اندر فادزہر جمع ہوکر کنکر کی صورت بن جاتا ہے ان کلیون اور ڈالیون کی مختلف شکل ہونے کی وجہ سے فادزہر کی بھی طرح طرح کی شکل ہوجاتی ہے گاؤن والے بکری کے پیٹ کو دیکھکر بتا دیتے ہین کہ اسمین کتنے فادزہر ہین اور بکری کو انھین فادزہرون کی تعداد کے بموجب قیمت لگا کر بیچتے ہین اسکا طریقہ یہ ہے کہ پہلے دونون ہاتھ بکری کے پیٹ کے نیچے رکھ کر اُسکے اوجھ کو دونون طرف ہاتھ سے ٹھونکتے ہین کہ جس سے تمام پتھر ادھر اودھر سے بیچ مین آجاتے ہین اور پھر انھین ہاتھ سے معلوم ہوجاتا ہے کہ اسمین کتنے فادزہر ہین جس بکری کے پیٹ مین ایک پتھری تھی اُسکی قیمت سیاح مذکور سے تین روپے اور جنکے پیٹ مین دو دو تین تین چار چار پتھریان تھین اُنکی قیمت سوا چار چار روپے مانگے تھے یہ پتھری پیٹ کے اندر دبانے سے نرم معلوم ہوتی تھی جیسے بکری کی مینگنی ہوتی ہو کیونکہ یہ پتھریان وہین پیدا ہوتی ہین جہان بکری کے پیٹ مین خوراک جمع ہوتی ہے بعض کہتے ہین کہ دل کے قریب ہوتی ہین۔ بعض کا بیان ہے کہ جگر کے پاس ہوتی ہین ٹیورنیر صاحب کو انکی ٹھیک جگہ معلوم نہ ہوئی تاہم انھین پیٹ دبا کر دکھا دی تھین جملہ بکریون کے پیٹ مین ساڑھے سترہ فادزہر تھے ایک آدھا سپیاری کے برابر تھا۔

وہ لکھتا ہے کہ بیچنے والے دغابازی کرتے ہین جس سے لوگون کو دھوکا ہوجاتا ہے یہ دغاباز گوندے فادزہر بہ اسی قسم کی چیزین جیکا [illegible] دیتے ہین [illegible] اسکی [illegible] ار

Hakeem Shoukat Ali

بڑھا دیتے ہیں اور صرف یہی نہیں بلکہ مصنوعی اسطرح بنا دیتے ہیں کہ جیسے قدرتی فادزہر ہوا کرتے ہیں تاڑنے والے اس فریب کو بھی تاڑ لیتے ہیں اس کے دو طریقے ہیں ایک تو یہ کہ فادزہر کو تولتے ہیں اور پھر اسے گرم پانی میں رکھ دیتے ہیں پھر دیکھتے ہیں کہ پانی نے رنگ بدلا یا نہیں اور فادزہر کا وزن گھٹا یا نہیں اگر پانی نہیں بدلا اور وزن نہیں گھٹا تو جانو خالص فادزہر ہے ورنہ نہیں دوسرا طریق یہ ہے کہ ایک لوہے کی سلاخ گرم کرو اور فادزہر میں وہ چبھو اگر لوہا اسمیں گھس جائے اور اسکو جلا دے تو جانو کہ وہ خالص نہیں ہے بناوٹی ہے اگر پانچ چھ فادزہر ایک اونس وزن کے ہونگے تو اس اونس کی قیمت ۱۵ سے ۱۸ فرنیک تک ہوگی لیکن اگر ایک فادزہر ایک اونس کا ہو تو اسکی قیمت تلو فرنیک ہوتی ہے سیاح مذکور نے ایک فادزہر تین اونس کا ڈیڑھ سو (۱۵۰) پونڈ کو خرید کیا تھا۔

طبیعت۔ گرم دوسرے درجے کے آخر میں اور خشک تیسرے درجے کے اول میں۔

خواص وفوائد۔ باہ اور حرارت غریزی اور اعضائے رئیسہ اور قوے اور ارواح کو قوت دیتا ہے ہر قسم کے زہر کو دفع کرتا ہے غم کو دور کرتا ہے خوشی و سرور پیدا کرتا ہے اسکو پیسکر زہریلے جانوروں کی کاٹی ہوئی جگہ پر رکھنے سے زہر کو پی لیتا ہے سینے کو نافع ہے اسکو گھسکر دھنیے کے ہرے پتوں کے پانی کے ساتھ لیپ کرنا ورم گرم کو اور گلاب کے ساتھ طاعون اور ورم سرد کو نفع پہونچاتا ہے اور شراب کے ساتھ جانوران سمی کے زہر دفع کرنے کے لیے لگانا چاہیے لاغروں اور نحیفوں کو بھی مضرت نہیں پہونچاتا۔ ابن زہر کہتا ہے کہ اگر فادزہر کو پانچ رتی کی مقدار میں لے کر سرد پانی میں حل کرکے زہر والے آدمی کو پلاو یا جائے تو اچھا ہوجائے اسکو زہر پر ڈالا جائے تو تر ہوجاتا ہے اسکو زہر والا آدمی اپنے منھ میں رکھے تو فائدہ کرے اور آدھی رتی کی مقدار میں پیسکر سانپ کے منھ میں ڈالا جائے تو اسکا گلا بند ہوجائے **مضر** سوزش پیدا کرتا ہے خون کو جلاتا ہے خونی دست لاتا ہے گرم مزاج والے کو سخت مضر ہے **مصلح** سرد چیزیں **بدل** نہایت عمدہ زہر مہرہ یا زمرد یا زبرجد۔

مقدار خوراک۔ ۲ جو بھر سے ۸ جو بھر بلکہ بعض سرد و تر مزاجوں میں ۱۲ جو بھر بھی دے سکتے ہیں لیکن اس سے زیادہ قاتل ہے۔

فاسفورس

صفات وشناخت۔ یہ ایک غیر مفرد دھات ہے جو ہڈیوں کی راکھ سے نکالتے ہیں۔ استخوان کی خاک مشتمل ہے دو نمکوں پر فاسفیٹ آف کیلسیم اور کاربونیٹ آف کیلسیم اس راکھ کو پانی اور گندھک کے تیزاب کے ہمراہ ملا کر چھاننے سے پانی میں حل ہونے والا فاسفیٹ آف کیلسیم نمک رہ جاتا ہے اسکو کوئلے کے ہمراہ کشید کرنے سے فاسفورس تصعید ہو آتا ہے۔ یہ قبل نیم شفاف بے رنگ موم کی مانند ہوتا ہے

Hakeem Shoukat Ali

ہوا کے مقابل مین اس سے سفید رنگ کے ابخرات نکلتے ہین وزن متناسب ۱٫۷۷ — ملائم ہوتا ہے اور اڑجانے والا ۱۱۰ (۴۳٫۳ ۴) درجون مین پگھلتا ہے اور اس سے ذرا زیادہ درجے کی حرارت سے ہوا کے مقابلے مین جل اٹھتا ہو شعلہ اسکا خوب روشن ہوتا ہی اور اس سے سفید رنگ کا گہرا دھوان نکلتا ہے پانی مین حل نہین ہوتا لیکن ایتھر اور کھولتے ہوے روغن تارپین مین حل ہوجاتا ہے یہ دیاسلائی مین پایا جاتا ہو اندھیرے مکانین دیاسلائی سے لکیر کھینچنے سے جو روشنی ہوتی ہے وہ فاسفورس کے سبب سے ہوتی ہے اسکے تیزاب کا نام فاسفورک ایسڈ ہی اس تیزاب کو ایک خاص ترکیب کے ساتھ جب پانی ملاکر استعمال کرتے ہین تو ڈائی لیوٹڈ فاسفورک ایسڈ کہتے ہین۔

خواص و فوائد۔ سخت خراشدار زہر ہے زیادہ مقدار مین کھانے سے منھ سے لیکر معدے تک شدت کی جلن ہوتی ہے معدے مین نہایت درد اور شدت کی پیاس اور دست آتے ہین قے ہوتی ہے شکم پھول جاتا ہو ضعف کمال۔ اور ٹھنڈا پسینا آکر مریض مرجاتا ہے۔ جو لوگ فاسفورس سے کام کرتے ہین مثلاً دیاسلائی وغیرہ بنانے والے اُنپر اسکا اثر دیکھا گیا ہے کہ دانت بگڑ جاتے ہین جبڑونکی ہڈی سڑجاتی ہے مقدار مناسب مین نہایت احتیاط سے یہ دوا دی جاتی ہے تو نظام اعصابی اور شریانی اور عضلاتی پر تاثیر تحریک کی ہوتی ہے اور انکو تقویت حاصل ہوتی ہے مثلاً خراب قسم کی تپ یعنی ٹائفس (یہ ایک قسم کی تپ دائمی ہے جو چودہ سے اکیس دن تک برابر چڑھی رہتی ہو اور جسمین بیمار نہایت نڈھال ہوجاتا ہے اور افعال جسمانی اور روحانی مین فرق پڑجاتا ہو اسمین اکثر دماغ بھی شامل ہوجاتا ہے) اور ٹائی فائڈ (یہ تپ متعدی ہے اجزاے حیوانی کے سڑجانے سے جو عفونت پیدا ہوتی ہے اسکے سونگھنے سے پیدا ہوتی ہے) مین اور میلن کولیا (ایک قسم کی دیوانگی ہے جسمین بیمار پست ہمت ہوجاتا ہے اور اُسکی طبیعت خودکشی کی طرف مائل رہتی ہے تنہائی کو پسند کرتا ہے زندگی تلخ ہوجاتی ہے حافظہ بگڑ جاتا ہے بےچین رہتا ہے) اور عام ناطاقتی اور قوت باہ کے زائل ہونے مین استعمال کرتے ہین۔

قدر خوراک۔ ایک گرین کے ساٹھوین حصے سے تیسوین حصے تک۔

فاسفیٹ آف آئرن (ش)

فرائی فاسفاس (ل)

صفات و شناخت۔ سلفیٹ آف آئرن فاسفیٹ آف سوڈیم اور پانی کاربونیٹ آف سوڈیم اور کھولتے ہوے آب مقطر سے بناتے ہین نیلے رنگ کا غیر قلمی سفوف ہو پانی مین حل نہین ہوتا نمک کے تیزاب مین حل ہوجاتا ہے۔

خواص و فوائد۔ عمدہ مقوی مرکب ہے خنازیر اور رکٹس (یہ بیماری اطفال شیرخوار اور بچون کو ہوجاتی ہے اور اس مرض مین چونکہ ہڈیون کے اندر اجزاے ارضی کم ہوجاتے ہین اسلیے وہ ہڈیان خم کھاجاتی ہین) کے امراض مین مفید ہے اعصاب کے ضعف مین اور جب طبیعت نہایت مضمحل رہتی ہو اسکے استعمال سے نفع ہوتا ہو

مقدار خوراک۔ ۵ گرین سے دس گرین تک۔

Hakeem Shoukat Ali

فاسفیٹ آف امونیم (ش)

(امونی آئی فاسفاس (ل))

صفات وشناخت۔ اسمین پانی ملا ہوا فاسفورس کا تیزاب اور امونیا کا سولیوشن ہے بڑی قلمین ہوتی ہین شفاف اور بیرنگ پانی مین یہ نمک حل ہوجاتا ہے اور شراب مقطر مین نہین۔

خواص وفوائد۔ امراض بول مین جب سہاگے کا تیزاب بہت نکلتا ہو یا اسکے پتھری بننے کا خوف ہو تو بہت مفید ہے اور اسی وجہ سے نقرس اور وجع مفاصل مین بھی۔

مقدار خوراک۔ ۵ گرین سے ۲۰ گرین تک۔

فاسفیٹ آف کیلسیم (ش)

(کیلسی آئی فاسفاس (ل))

اسکو پرسی پی ٹیڈ فاسفیٹ آف لائم بھی کہتے ہین۔

صفات وشناخت۔ استخوان کی راکھ اور نمک کے تیزاب اور امونیا کے سولیوشن سے تیار کرتے ہین سفید رنگ کا غیر قلمی ہلکا سفوف ہے پانی مین حل نہین ہوتا پانی مین ملے ہوئے شورے کے تیزاب مین بغیر جوش کھانے کے حل ہوجاتا ہے۔

خواص وفوائد۔ مبدل دعوی ہے ہڈی نرم ہوجاے تو اسکو دیتے ہین خنازیر مین بھی اس سے فائدہ ہوتا ہے گلٹیون کے بڑھ جانے مین تحلیل کرنے کے لیے دیتے ہین۔

مقدار خوراک۔ دس گرین سے بیس گرین تک۔

فاشرا (یونانی)

بفتح فا وسکون الف و فتح شین نقطہ دار و راے مہملہ مفتوح و سکون الف بعض کہتے ہین کہ فاشارہ معرب ہو جو سریانی کا لفظ ہے۔ ہزار کشان وہزار فشان وسیاہ دارو وکرم دشتی و ماروارو وتاک صحرائی (ف)

(ہزار جشان وکرمۃ البیضاء (ع))

صفات وشناخت۔ ایک روئیدگی ہے جسکی بیل چلتی ہے جسطرح انگور کی بیل اور خاردار ہوتی ہے آس پاس کے درختون پر پھیل جاتی ہو پتے کھیرے کے پتون کی طرح اور اُنسے چھوٹے اور صاف اور گول ہوتے ہین اور بہت سی شاخین ایک جڑ سے نکلتی ہین پھل اسکے چنے کے دانون کی طرح ہوتے ہین اور پک کر سرخ رنگ ہوجاتے ہین اور ایک ایک خوشے مین دس دس تک آتے ہین جڑ بڑی مولی کی طرح اور رس سے بھری ہوئی اور سفید رنگ اور تلخ مزہ ہوتی ہے جاڑون مین پتے جھڑ جاتے ہین مگر بیل نہین سوکھتی اجزاے درخت کا مزہ تیز اور چرپرا ہوتا ہے زبان کو کھجاوٹ کرتا ہو کوہستان فارس مین کثرت سے ہے عطار اسکی جڑ کو قسط تلخ کی جگہ بیچتے ہین اور زہر دار جانورون کی کاٹی ہوئی جگہ پر لگاتے ہین اسکی جڑ ٹکڑے کرکے سکھا کر فروخت کرتے ہین سب سے زیادہ قوی اسکا پھل ہو اسکے بعد جڑ اسکے بعد پتا اسکے پھول کا رنگ لاجوردی ہوتا ہے اسکے پھلون کا چھلکا موٹا ہوتا ہو چمڑا پکانے کے کام مین لاتے ہین۔

Hakeem Shoukat Ali

طبیعت - پتے اور پھل گرم تیسرے درجے مین اور خشک دوسرے درجے مین یا گرم وخشک تیسرے درجے مین جڑ مین گرمی کم ہے۔

خواص و فوائد - گرمی پیدا کرتا ہے جسنے یہ کہا ہے کہ گرمی اسکی اعتدال کے قریب ہے یہ تحقیق کے خلاف ہو اسلیے کہ جو چیز تیسرے درجے مین گرم وخشک ہے اسکی گرمی اعتدال سے زیادہ ہوگی یہ کہہ سکتے ہین کہ اسکی جڑ کی گرمی اعتدال کے ساتھ مراد ہوگی یہی جالینوس کے قول سے ثابت ہے حشرات الارض کے زہرون کے لیے بڑے تریاق کے ہے۔ مرگی۔ دوران سر۔ فالج۔ استرخا۔ نسیان۔ درد پہلو درد معدہ کھانسی۔ ریاح معدہ و امعا کو مفید ہے روغن زیتون مین جوش کیا ہوا آنکھ کے طبقے مین خون جم جانے کو نافع ہے اسکو حاملہ عورت حمول کرے تو پیٹ کا بچہ مرجاے فضلات اور دودھ جاری کرتا ہے پتھری کو توڑ کر نکال دیتا ہے اسکی ساق کا عصارہ گیہون کے ساتھ پکا کر کھانے سے دودھ اور منی بڑھ جاتے ہین بعض کہتے ہین کہ اسکی کچی کونپلون کو پکا کر ترکاری کے طور پر کھانے سے معدے کو قوت حاصل ہوتی ہے لیسدار فضول نکل جاتے ہین درد دل اور درد معدہ کو بھی نفع ہوتا ہے اور معدے مین گرمی آجاتی ہے دودھ بڑھ جاتا ہے دست آتے ہین شیخ کہتا ہے کہ یہ تلی کی عمدہ دوا ہے اگر اسکی پوے دو ماشہ جڑ سرکہ یا شراب کے ساتھ روزانہ اسیقدر تیس دن تک کھائین تو بڑھی ہوئی تلی گھٹ جائے اسکو اسکو یا سرکے اور انجیر کے ساتھ پیسکر لیپ کرنے سے بھی تلی کا ورم جاتا رہتا ہے ماء العسل کے ساتھ بلغم غلیظ کو کاٹ کر نکال دیتا ہے اسکی جڑ کو سرکے مین پیسکر خارشت اور چھائین اور مسون اور سیاہ داغ کو لگانا نہایت نافع ہے تقشر جلد کے مرض کو مٹاتا ہے عضو شکستہ کو مستحکم کرتا ہے اسکا لیپ ٹوٹی ہوئی ہڈی کی کرچ کو نکال دیتا ہے پھوڑے کا منہ کر دیتا ہے اسکی جڑ کو روغن زرد مین جوش کرکے اسکو زخمون پر لگانا اور بواسیر کے مسون پر تھوڑا سا لیپ کرنا اور سردی کے دردون پر ضماد کرنا سودمند ہے یہ روغن ورم کو بھی تحلیل کر دیتا ہے اسکا آبزن رحم کو صاف کرتا ہے اور بچے کو نکال دیتا ہے اسکے پھل کا ضماد بالون کو دور کر دیتا ہے اسکی جڑ ۳ ماشہ سے ۴ ماشہ تک کتیرا یا ماء العسل کے ساتھ کھانے سے دست اور قے خوب ہوتے ہین۔ حاملہ عورت ۲ ماشہ اسکی جڑ کھاے تو بچہ مرجائے۔ چمڑا پکانے والے چمڑے کے بال صاف کرنے کے لیے اسکو لگاتے ہین **مضر** - جگر کو اور اسکا پھل یا جڑ زیادہ کھانے سے طحال کو نقصان پہونچتا ہے۔ ذہن خراب ہوتا ہے بصارت اور عقل مین نقصان آتا ہے **مصلح** جگر کے لیے ریوند چینی باقی مضرات کے لیے کتیرا کھانا یا قے کرنا اور پھر رب ترش کھانا **بدل** ہم وزن درونج اور دو ثلث یا نصف جوتری۔

قدر خوراک - جڑ ۴ ماشہ تک پتے اور پھل ۷ ماشہ تک۔

فاشرستین (سُریانی)

بفتح فا و سکون الف و کسر شین نقطہ دار و کسر راے مہملہ و سکون سین مہملہ و کسر تاے فوقانی و سکون یاے تحتانی و نون موقوف بعض نے تاے فوقانی کی تشدید سے لکھا ہے جسکے لفظی معنی ساحر [illegible]

Hakeem Shoukat Ali

دفع کرنے والا ہین فاشر دور کرنے والا اور شین کے معنی ساٹھ کے ہین ۔
اور بعض نے راے مہملہ کے فتح اور تاے فوقانی کے ضمہ اور یاے تحتانی دونون کے سکون سے لکھا ہے ۔

صفات وشناخت ۔ فرہنگ رشیدی مین لکھا ہے کہ ایک روئیدگی ہے جسکے پتے لبلاب کے پتون سے چوڑے ہوتے ہین لیکن لبلاب کی طرح اسکی ڈالیان درختون سے لپٹتی نہین ۔ شیرازی مین سیاہ دارو کہتے ہین اور یہ لفظ سریانی ہے لفظی معنی اسکے سو مرضون کو دفع کرنے والے کے ہین کذا فی الاختیارات اور فرہنگ جہانگیری مین فاترسین (با تاے فوقانی وسین مہملہ بروزن یاسمین) اور بعض نے فاشرسین (تاے فوقانی کی جگہ شین نقطہ دار سے) لکھا ہے اور سنبدان کے معنے مین کہ رائی ہے کہا ہے انتہے انجمن آراے ناصری مین ہے کہ برہان کہتا ہے کہ یہ ششش بندان ہے اور اسکی ڈالیان عشق پیچہ کی طرح دوسرے درختون سے لپٹ جاتی ہین اور یہ رشیدی کے خلاف ہے اور رشیدی کا قول راجح ہے ۔ ہفت قلزم اور برہان قاطع مین ششش بندان مین لکھا ہے کہ انگور صحرائی کی بیل ہے کہ عشق پیچے کی طرح دوسرے درختون پر لپٹ جاتی ہے اسکو شیرازی مین سیاہ دارو اور عربی مین کرمۃ الاسود کہتے ہین مخزن الادویہ مین کہا ہے کہ ایک روئیدگی ہے کہ فاشرا اور لبلاب کی طرح دوسرے درختون پر لپٹ جاتی ہے رنگ اسکا فاشرا کے مخالف اسکے پتے لبلاب کے پتون سے چوڑے ہوتے ہین ساق سیاہ ہوتی ہے اور پھل فاشرا کے پھل کی طرح گچھون مین ہوتا ہے کچا سبز ہوتا ہے پک کر سیاہ پڑجاتا ہے اسکی جڑ اوپر سے سیاہ اندر سے سرخ ہوتی ہے گیلانی کہتا ہے کہ اسکے پتے کانٹے دانے کے پتون کی طرح اور اُنسے زیادہ سخت اور چوڑے ہوتے ہین اور ان مین لمبے لمبے تین تین کونے ہوتے ہین ۔ ساق اسکی لمبی اور پتلی ہوتی ہے اور اسمین گانٹھین ہوتی ہین اور تھوڑے سے باریک اور اوندھے کانٹے بھی گلاب کے پیڑ کی طرح لگے ہوتے ہین جو کوئی چیز اسکے قریب ہوتی ہے اسپر اسکی بیل چڑھ جاتی ہے اور اسمین تار ہوتے ہین پھل خوشون مین آتے ہین جب تک کچے ہوتے ہین ہرے رہتے ہین شیخ کہتا ہے کہ یہ فاشرا کی ایک قسم ہے پتے لبلاب کبیر کے پتون کی طرح ہوتے ہین جڑ اوپر سے سیاہ اندر سے زرد ہوتی ہے افعال بھی فاشرا کی طرح لیکن اُس سے کچھ ضعیف ہے ۔

طبیعت ۔ گرم وخشک مگر اعتدال کے ساتھ ۔

خواص وفوائد ۔ فاشرا سے سب خواص وفوائد مین ضعیف ہے مرگی اور فالج کو بہت مفید ہے بیٹ کا تنقیہ کرتا ہے اسکے پتون کا لیپ گدھے خچر اور گاے وغیرہ حیوانات کے زخمون کو بھرتا ہے پٹھا لوٹ جانے کو اُسکا نافع ہے بقدر ۲ رتی طلوع آفتاب کے وقت کھانا ورم طحال کے لیے مفید ہے ۔ بدل فاشرا

فاط

بفتح فا وسکون الف وطاے مہملہ موقوف اور ظاے نقطہ دار کے ساتھ بھی آیا ہے رومی یا عربی لفظ ہے

Hakeem Shoukat Ali

صفات وشناخت - ایک مجہول دوا ہے ترکستان سے لاتے ہین بعض کہتے ہین کہ جدوار خطائی کا نام ہے محمد بن احمد نے طب قدیم مین لکھا ہے کہ ایک پتھر ہے زرد سفیدی یا سبزی مائل مطلب یہ ہے کہ بعض زرد سفیدی مائل ہوتا ہے اور بعض زرد سبزی مائل اور دوسرے رنگ بھی رکھتا ہے جب اسکو ہلدی کے ساتھ پتھر پر پیستے ہین تو بسنتی رنگ نکلتا ہے ملک فارس سے لاتے ہین بہتر تازہ ہے کہتے ہین کہ فازہر ہی ہے بسین ذال معجمہ مفتوح اور خاے معجمہ ساکن ہے اور حق تحقیق یہ ہے کہ یہ زہر مہرہ ہے۔

طبیعت - گرم وخشک ہے۔

خواص وفوائد - ہر قسم کے زہر کو دواسے ہو یا جانور سے دفع کرتا ہے اس کام کے لیے سرد پانی کے ساتھ گھس کر پینا چاہیے بعض نے لکھا ہے کہ شوکران اور دھتورے اور حشرات الارض کا زہر دور کرتا ہے اور سخت دردون کو دور کرتا ہے۔

مقدار خوراک - ۱۲ جو بھر۔

فالبرنس

بفتح فا وسکون الف وکسر لام وکسر راے موحدہ وسکون راے مہملہ وضم نون وسکون سین مہملہ بعض کتابون مین نون نہین ہے یعنی **فالبرس** لکھا ہے اور بعض کتابون مین **فالی بورس** مرقوم ہے

صفات وشناخت - ایک روئیدگی ہے کہ پتلی جڑون سے بہت لمبی لمبی شاخین پھوٹتی ہین ہر ایک شاخ دو نیزے کی برابر لمبی ہوجاتی ہے اور اسمین نل کی سی گانٹھین ہوتی ہین بیج باجرے کے دانے کے برابر اور ذرا لمبا اور سفید ہوتا ہے۔

طبیعت - گرم وخشک ہے۔

خواص وفوائد - اسکے پتے اور بیج اور رس انمین سے جو چیز ہاتھ لگے اُسکو پانی یا شراب کے ساتھ پینے سے مثانے کو نفع ہوتا ہے اسمین گرمی زیادہ نہین ہے۔

فالسہ

بفتح فا وسکون الف ولام موقوف وفتح سین مہملہ وسکون ہا بنگالی مین پھلسا اور دوسری زبانون مین پھالسا کہتے ہین

صفات وشناخت - ایک ہندوستانی درخت کا پھل ہے جسکے پتے گول اور عریض اور کھردرے اور کنگوان کنارون کے اور شہتوت کے پتون کی طرح اور اُنسے گول اور بڑے ہوتے ہین دو سے ۸ انچ لمبے اور اکثر اتنے ہی چوڑے ہوتے ہین اور اسکے پتون کے چارون طرف کنارون پر سرخ لکیرین ہوتی ہین اور پھول زرد سرخی مائل ہوتے ہین اور تین سے پانچ تک پھولون کے گچھے لگتے ہین پھاگن کے اخیر تک اسکے نئے پتے نکل آتے ہین ماگھ پھاگن مین اسکے پھول لگتے ہین اور بیساکھ جیٹھ مین پھل پکتے ہین۔ فالسہ مکو کے دانے سے بڑا جھڑبیری کے چھوٹے بیر کی برابر اور دو قسم کا ہوتا ہے صحرائی وبستانی صحرائی فالسے کے درخت کی ساق اور تنہ نہین ہوتا بلکہ ہر سال گرمی کے موسم مین زمین سے گز بھر

Hakeem Shoukat Ali

یا اس سے کچھ زیادہ لمبی شاخین نکلتی ہین اور پھنگیاں کی برابر موٹی ہوتی ہین اور ڈالیون پر پتے اور پتون کی جڑون مین فالسون کے گچھے ہوتے ہین جو پک کے بہت شیرین ہو جاتے ہین - بستانی دو قسم کا ہوتا ہے ایک قسم کا فالسہ ذرا شاداب و رطوبت دار اور ابتدا مین ترش اور آخر مین چاشنی دار (کھٹ مٹھا) ہوتا ہے اسکو **شربتی فالسہ** کہتے ہین اسکا درخت بھی گز بھر کا بلکہ کچھ اس سے زیادہ بڑا ہوتا ہے اور دوسری قسم کے فالسہ مین رس کم ہوتا ہے پھل ابتدا مین چاشنی دار اور خوب پک کر پورا شیرین ہو جاتا ہے اسکا نام **شکری فالسہ** ہے اسکا درخت پہلی قسم سے بڑا ہوتا ہے اسکی اونچائی پچیس فٹ ہوتی ہے اور اسکے چھوٹے تنے کی گولائی تین چار فٹ کی ہوتی ہے چھال ایک تہائی انچ موٹی گہرے بھورے رنگ کی اور صاف ہوتی ہے اسمین لکڑی دراڑین ہوتی ہین ہر قسم کا فالسہ ابتدا مین سبز اور لمبا ہوتا ہے جب گدراتا ہو تو سرخ ہو جاتا ہے اور پک کر سیاہی مائل پڑ جاتا ہے اسکے اندر بیج بھی ہوتا ہے -

طبیعت - سرد دوسرے درجے مین اور تر پہلے درجے مین بعض کے نزدیک سرد تیسرے درجے مین اور خشک پہلے درجے مین -

خواص و فوائد - دل اور معدہ اور جگر گرم کو قوت دیتا ہے صفراوی دستون اور قے اور ہچکی اور تشنگی کو دفع کرتا ہے تپ کی گرمی اور سینے اور پیشاب کی سوزش کو زائل کرتا ہے اعضا کی جلن رفع کرتا ہے تپ دق کو مفید ہے اسکے رس کا غرغرہ خناق گرم کو نافع ہے اور دوسری ترشیون کی بہ نسبت اسمین مضرت کم ہو خون اور صفرا کی تیزی کو دفع کرتا ہے تیز بخارون مین اسکو دینے سے تسکین ہوتی ہے خفقان اور توحش کو دور کرتا ہے کچا پھل نہ کھانا چاہیے اسکا افشرہ قند اور گلاب کے ساتھ خفقان کو تسکین پہونچاتا ہے دل کو قوت دیتا ہے گرمی مٹاتا ہے اور تپ کو زائل کرتا ہے شربتی فالسے کے افشرے مین گو سردی شکری فالسے سے کم ہے مگر دل اور معدے کو قوت پہونچانے مین اس سے بڑھا ہوا ہے اسکا رب کھانے کے ساتھ کھانا چاہیے اسکے درخت مین لعاب بہت ہوتا ہے جڑ کی چھال حبس بول اور بول الدم اور سوزش کے لیے مفید ہے فالسہ شکری کے پیڑ کی اندرونی چھال جسے گابھا اور اندر چھال کہتے ہین بقدر چار یا پانچ تولہ کے جو کوب کرکے پانی مین بھگو کر صبح کو ملکر اور صاف کرکے قند سفید ملا کر پیتے ہین تو ذیابطس کو گو کتنا ہی پرانا ہو تین چار دن کے پینے سے دور کر دیتا ہے اور اسکی جڑ کی چھال ۴ ماشہ کچلکر شب کو بھگو کے صبح کو اسکا زلال پینا سوزاک اور پیشاب کی سوزش کو دور کرتا ہے - فالسے کا بیج قابض اور مسدد ہے وید کہتے ہین کہ فالسے کھٹے کسیلے ہضم ہونے مین ہلکے گرم میٹھے اور صفرا پیدا کرنے والے ہین اجوائن کی پھنکی دیکر اوپر فالسے کا گرم رس پلانے سے پیٹ کا ریاحی درد مٹتا ہے اسکے پتون کو پکنے والے پھوڑون پر باندھنا چاہیے داد و کھجلی خیر براہٹ مٹانے کے لیے اسکی چھال کا خیسانده پلانا چاہیے اسکی جڑ کی چھال کا جوشانده پلانے سے گٹھیا مٹتی ہے اسکی ۴ ماشہ جڑ کو جو کوب کرکے پاؤ بھر پانی مین رات بھر بھگو کر صبح کو مل چھانکر سات دن تک پلانے سے سوزاک جاتا رہتا ہے اسکی جڑ کو پیسکر ناف نلون اور فرج پر لیپ کرنے سے بچہ اور آنول نکل جاتے ہین کالے رنگ کے میٹھے فالسے کے

Hakeem Shoukat Ali

رب میں عرق گلاب اور دوگنی کھانڈ ملا کے شربت بنا کے پلانے سے بادی کی قے فساد خون اور پیٹ کی کمزوری دفع ہوتی ہے۔ پکے ہوئے فالسے میٹھے۔ سرد خشک۔ نفرت طعام کو مٹانے والے قابض مرغوب اور مقوی ہیں **مضر**۔ فالسہ سرد مزاج کو مضر ہے (۲) سینے اور پھیپھڑے اور حلق کو بھی نقصان پہونچاتا ہے (۳) نفاخ بھی ہے (۴) خشکی اور قبض پیدا کرتا ہے **مصلح** گلقند اور جوارش اور معجون فلاسفہ (۲) قند اور نمک اور آب شہتوت (۳) نمک سلیمانی (۴) مغز تخم کدو۔ روغن بادام اور کھانڈ۔

شربت فالسہ

فالسے لیکر پانی میں ملکر صاف کرلیں پھر دوگنی کھانڈ ملاکر قوام تیار کرلیں یہ شربت انار کے شربت کا قائم مقام ہے گرم مزاج والے کے معدے و جگر کو قوت دیتا ہے خفقان اور اختلاج قلب کو دفع کرتا ہے حرارت اور پیاس کو تسکین دیتا ہے۔ قے کو روکتا ہے معدے پر صفرا کو نہیں گرنے دیتا خمار کو زائل کرتا ہے اگر آخر قوام میں تھوڑا سا گلاب بھی ملالیں تو مزہ عمدہ ہوجاتا ہے تپ صفراوی اور فساد خون کو بہت نفع بخشے اسکو کھانے کے ساتھ بھی کھا سکتے ہیں وید کہتے ہیں کہ اسکا شربت پینے سے گرمی مٹتی ہے۔

فالنجیقن (یونانی)

بفتح فا و سکون الف و کسر لام و سکون نون و کسر جیم و سکون یائے تحتانی و فتح قاف و سکون نون اسکو **فالیحطیس** بھی کہتے ہیں

صفات و شناخت۔ ایک روئیدگی ہے جسکی دو تین شاخیں متفرق یا مجتمع زمین سے نکلتی ہیں پتے باریک ہوتے ہیں پھول سفید اور سوسن کے پھول کی طرح اور اس سے چھوٹا ہوتا ہے اور کنارے تھوڑے سے گتوان ہوتے ہیں بیج سیاہ اور آدھے مسور کے دانے کے برابر اور اس سے چھوٹا ہوتا ہے جڑ چھوٹی اور پتلی ہوتی ہے جسوقت زمین سے ابھرتے ہیں تو زرد ہوتی ہے پھر سفید پڑجاتی ہے پیدائش اسکی مٹی کے ٹیلوں پر ہے۔

فوائد۔ لطافت اور خشکی پیدا کرتی ہے پیٹ کی مروڑ کو دفع کرتی ہے اسکے پتے اور بیج اور پھول زہریلے جانوروں کا زہر دفع کرتے ہیں بچھو اور مکڑے کے زہر کے لیے تو اکسیر کا حکم رکھتے ہیں۔

فالودہ (ف)

بفتح فا و الف ساکن و ضم لام و واؤ معروف و فتح دال مہملہ و سکون ہا اسکو **پالودہ** بائے فارسی کے ساتھ بھی کہتے ہیں **فالوذج** ذال معجمہ اور جیم کے ساتھ اور **فالوذق** قاف کے ساتھ معرب ہیں

صفات۔ اصطلاح قدیم میں نشاستے کے حلوے ہی کا نام تھا کہ روغن بادام یا روغن پستہ کے ساتھ کھایا کرتے تھے اور آجکل چانولوں کی گاڑھی پیچ یعنی لعاب کو جما کر بناتے ہیں اور شربت اور گلاب اور عرق کیوڑہ اور برف وغیرہ کے ساتھ پیتے ہیں بعض فالودہ فروش خوبصورتی کے لیے رنگین بھی کردیتے ہیں بعض ایسا کرتے ہیں کہ گاڑھی پیچ کو جما کر پتلے پتلے ٹکڑے کاٹ لیتے ہیں بعض تاروں کی چھلنی میں سے چانولوں یا موتی کی طرح سرد پانی میں ٹپکا لیتے ہیں اور وہ جم جاتا ہے۔

طبیعت۔ رسم قدیم کے مطابق جو تیار کیا جاتا ہے وہ گرم و خشک ہی مگر چانولوں کا سرد و تر سمجھنا چاہیے۔

Hakeem Shoukat Ali

فوائد۔ کثیر الغذا ہے سینے اور پھیپھڑے کے اکثر امراض کو مفید ہے دستون کو روکتا ہے تخم ریحان یا تخم شربتی کے ساتھ نہایت مقوی معدہ ہے حرارت کی تسکین اور دفع سوزش اور پیاس بجھانے کے لیے عموماً لوگ چاولون کا فالودہ پیتے ہین اس سے التہاب اور خشکی اور حدت زائل ہوجاتی ہے۔

فاوانیا

بفتح فا و سکون الف و فتح واو و سکون الف و کسر نون و فتح یائے تحتانی و سکون الف۔

صفات وشناخت۔ ایک روئیدگی کی جڑ ہے شیخ علیہ الرحمۃ اور اکثر دوسرے اطبا فاوانیا اور عودصلیب کو ایک جانتے ہین بلکہ مفردات قانون مین عودصلیب کو ذکر ہی نہین کیا نہ اُسکی ماہیت بیان کی ہے بلکہ فاوانیا مین اسقدر لکھدیا ہے کہ اسکو عودصلیب بھی بولتے ہین قرشی اور نفیس کرمانی دونون کو غیر غیر جانتے ہین مگر فرق کچھ بیان نہین کرتے بہرصورت عودصلیب کی قسم ہے مگر عودصلیب کا درخت تر ہے اور فاوانیا کا مادہ یہ جڑ بھی عودصلیب کی شکل پر ہوتی ہے مگر اسمین خطوط صلیبی نہین ہوتے اور اسمین سات آٹھ شعبے بھی ہوتے ہین عودصلیب صرف ایک جڑ ہوتی ہے اور فاوانیا کی شکل بلوط کی سی ہوتی ہے اور اسکے پیڑ کے پتون کے کنارے کٹوان ہوتے ہین اور وضع جنگلی کرفس کے پتون کی سی ہوتی ہے۔

طبیعت۔ گرم وخشک دوسرے یا تیسرے درجے مین۔

خواص وفوائد۔ خشکی پیدا کرتا ہے اور قابض ہے ریاح کو تحلیل کرتا ہے بلغم کو چھانٹتا ہے مرگی کو نہایت نافع ہے یہانتک کہ گلے مین لٹکا دینا بھی مفید ہے اسکا جوشاندہ پینا معدے پر مواد نہین گرنے دیتا اور اسکے درخت کے بیج معدے کے درد کو تسکین دیتے ہین۔ قوت بخشتے ہین دودھ یا ادویہ مدرہ کے ساتھ پیشاب کھولتا ہے اسکے ۱۵ عدد بیجون کو ماء العسل یا شراب کے ساتھ پینا اختناق رحم اور کابوس کو نافع ہے بارہ دانے خون جاری کو روک دیتے ہین اسکو مدرات کے ساتھ پینے سے خون حیض بھی جاری ہوتا ہے اگر ایک بادام کی برابر عورت کھائے فضول نفاس سے پاک وصاف ہوجائے کہتے ہین کہ جس طرح عودصلیب مردون کے امراض کے لیے مخصوص ہے اسی طرح فاوانیا عورتون کے امراض خصوصاً انکے امراض رحم سے خصوصیت رکھتا ہے یرقان کو نافع ہے سدہ کھولتا ہے درد معدہ و مثانہ کو مفید ہے اسکا عرق نقرس کو نافع ہے **مضر** معدہ **مصلح** کتیرا **بدل** زراوند مدحرج وغاریقون شیخ نے کہا ہے کہ گریجو افاوانیا کا سا فعل کرتا ہے۔

مقدار خوراک۔ ۴۔ ماشہ تک۔

فتایل الرہبان (ع)

بفتح فا و فتح تائے فوقانی و سکون الف و کسر یائے تحتانی و ضم لام و الف لام تعریف ساکن و ضم رائے مہملہ و سکون ہا و فتح بائے موحدہ و سکون الف و نون مع قوت

صفات وشناخت۔ ایک پودا ہے کہ ایک گز کے قریب اونچا ہے رنگ خفیف سا سفید ہوتا ہے پتے مہندی کے پتون کی طرح اور سنا کے پتون کی سی وضع بھی ہوتی ہے مگر اسکے پتون سے چھوٹے ہوتے ہین

Hakeem Shoukat Ali

رنگ بھنگ میلا یا ایسا سیاہ ہوتا ہے جسپر سفیدی غالب ہوتی - اور کلونجی کے پتون کی طرح بھی ہوتے ہین اور اُبھر روان بھی ہوتا ہے پھول زرد اور گُچھا ہوا ہوتا ہو بیج ترہ تیزک کے بیجون کی طرح ہوتے ہین جڑ مین خوشبو آتی ہے مزے مین اسکے چرپراہٹ اور تلخی ہوتی ہے اسکی پیدائش مصر و اسکندریہ مین دریاؤن کے کنارون پر اور ندیون کے آس پاس اور ریگستان مین بہت ہے وہان اسکو زنجبیلہ کہتے ہین اسکی تازہ جڑ دیگر یا پتون کی بتی بناکر چراغ مین رکھکر تیل ڈالکر جلاتے ہین اگلے وقتون مین عیسائی عابد زیادہ جلایا کرتے تھے اسی لیے قنابل الرہبان کہتے ہین کیونکہ قنابل جمع قنبیلے کی ہے جو ماخوذ ہے فتل سے جسکے معنے بٹنے کے ہین اور بٹی ہوئی بتی کو فتیلہ کہتے اور فلیتہ لفظ غلط ہے جیسا کہ بہار عجم مین ہے اور رہبان راہب کی جمع ہے کہ عیسائیون کے زاہد و عابد کو کہتے ہین جیسا کہ مدار الافاضل - مؤید الفضلا منتخب اللغات اور صراح مین ہے اور ادات الفضلا مین اسکو مفرد بتایا ہے قاموس مین لکھا ہے کہ مفرد و جمع دونون جگہ مستعمل ہے اور مشتق ہے رہب سے جسکے معنی خوف کے ہین پس راہب وہ ہے جو خدا کے عذاب سے ڈرنے والا ہو-

طبیعت - دوسرے درجے کے آخر مین گرم و خشک جڑ اور پھول مین گرمی زیادہ ہے-

خواص و فوائد - اسکی جڑ کو جوش دیکر پینے سے سردی کا زکام اور درد سر جاتا رہتا ہے اور سردی کی کھانسی اور درد سر کو نفع ہوتا ہے سانس کی تنگی جاتی رہتی ہے ریاح غلیظ تحلیل ہو جاتی ہین اسکے پینے پر ضماد سے بھی ان امراض کو نفع پہونچتا ہے اسکے کھانے سے باہ مین قوت آتی ہے اسکے لیپ مناسب دواؤن کے ساتھ جوڑون کا درد اور رانگن کا درد اور ورم جاتا رہتا ہے خصیون کا ورم تحلیل ہو جاتا ہے گوشت اور پٹھے اور عضلے کے صدمے اور چوٹ کو اسکا لیپ مٹاتا ہے اسکی جڑ کے مربے کے کھانے سے منھ مین خوشبو پیدا ہوتی ہے ڈکارین آتی ہین کھانا ہضم ہوتا ہے مواد اور ریاح نکلجاتی ہین معدے اور گردے اور مثانے مین گرمی آجاتی ہے پیشاب زیادہ آتا ہے ادرک کے مربے سے اسکا مربا زیادہ نافع ہے-

فراسیون

بفتح فا و رائے مہملہ و سکون الف و کسر سین مہملہ و ضم یائے تحتانی و سکون داو و نون موقوف مگر فرہنگ سروری مین شین نقطہ دار کے ساتھ شراویدن کے وزن پر لکھا ہے گیلانی نے لکھا ہے کہ یونان مین فراسین کہتے ہین عربی مین علقمہ اور صوف الارض کہتے ہین فرہنگ رشیدی مین صوف البحر لکھنا غلطی وہ اور چیز ہے-

صفات و شناخت - گیلانی کے نزدیک بھارومی گندنا ہے حکیم علوی خان نے اس قول کو رد کیا ہے اور خیال کیا ہے کہ شاید اڑوسہ ہو صاحب جامع کہتا ہے کہ اسکی شاخین سفیدی مائل اور مربع ہوتی ہین جو جڑ ہی سے نکلتی ہین ساق نہین ہوتی اور اُبھر روان ہوتا ہے پتے انگلی کی برابر اور گولائی کے ساتھ اور ابھر بھی روان ہوتا ہے اور چرس (شکن) پڑے ہوتے ہین پھول گول اور نیلا ہوتا ہے مزہ تلخ ہوتا ہے یہ

Hakeem Shoukat Ali

نبات ویرانون مین اُگتی ہے کتاب مرشد مین احمد بن محمد معروف بہ تمیمی کہتا ہے کہ اسمین تھوڑی سی بدبو ہوتی ہے اور پھول کا رنگ فرفیری (نیلا) ہوتا ہے اور گول ہوتا ہے انطاکی نے تذکرے مین لکھا ہے کہ اسکی ساق بھی ہوتی ہے اور شاخون کا رنگ بہت سفید ہوتا ہے اور پتے کھردرے ہوتے ہین پھول زرد یا نیلا اور مزہ کڑوا ہوتا ہے قوت اسکی دس سال تک رہتی ہے بہتر روی ہے جو سرخی مائل ہے اسکو خشیشۃ الکلب بھی کہتے ہین اسلیے کہ جب اسپر سے کتا گذرتا ہے تو پیشاب کر دیتا ہے اسکو کورار بھی کہتے ہین اور کروبا لکھنا تصحیف خوانی ہے کورار فارسی کا لفظ ہے پہاڑی گندنا کے معنے مین ہندوستان مین بھی گیہون کے کھیت مین ایک گھاس فراسیون کی طرح اُگتی ہے وہ **فراسیون ہندی** ہے **پہاڑی** کہتے ہین اور خواص وفوائد فراسیون کے سے رکھتی ہے۔

طبیعت - گرم وخشک دوسرے درجے مین یا گرم تیسرے درجے مین اور خشک دوسرے درجے مین یا گرم دوسرے درجے مین اور خشک تیسرے درجے مین۔

خواص وفوائد - فراسیون تنہا اور شہد کے ساتھ آنکھ مین لگانے سے نظر کو تیز کرتا ہے جالا کاٹتا ہے آنکھ سے یرقان کی زردی دور کرتا ہے آنکھ کی کھجلی اور سلاق اور دمعہ اور غشاوہ اور نوازل کو نافع ہے اگر پتے پھول جائین تو اسکے لگانے سے نفع ہوتا ہے اسکی دھونی سے بھی یرقان کی زردی جاتی رہتی ہے اگر اول انار ترش کے دانون کا رس پھر فراسیون کے سبز اجزا کا رس آنکھ پر ملین تو خارشت موقوف ہوجاے اسکو شراب کے ساتھ کان مین ٹپکانے سے مواد کان کا صاف ہوجاتا ہے اور پرانا درد جاتا رہتا ہے اسکے چبانے سے مسوڑے اور دانت مضبوط ہوتے ہین اگر پونے دو ماشہ فراسیون پیسکر شربت بنفشہ مین ملا کر چاٹین تو تر کھانسی کو نفع ہو سینے سے بلغم اور پیپ اور مواد نکل جاے انجیر کے ساتھ ربو اور ضیق النفس اور بلغمی کھانسی کو نافع ہے اگر اول گیہون کی بھوسی پانی مین جوش دیکر صاف کرکے اسمین ساڑھے سترہ ماشہ فراسیون جوش دین جب حریرے کی طرح ہوجاے تو صاف کرکے پی لین اس سے کیسی ہی سخت کھانسی ہو جاتی رہتی ہے سات روز کے پینے مین نام ونشان مٹ جاتا ہے اسکے پتو نکا ضماد درد پہلو اور ضیق النفس کو نافع ہے اسکو چابکر پانی نگلنا معدے کے امراض کو مفید ہے اسکے پینے سے جگر اور تلی کا سدہ کھل جاتا ہے اسکو پیسکر ناس کی طرح سونگھنے سے یرقان جاتا رہتا ہے اسکو جوش کرکے روغن گل یا روغن زیتون کے ساتھ پینے سے آنتو نکا درد دفع ہوتا ہے ریاح غلیظ اور چپکا ہوا بلغم ہر جگہ سے تحلیل ہوجاتا ہے فراسیون فضول غلیظ بدن سے صاف کرنے کے لیے بہت عمدہ دوا ہے اسکے رس کے ساتھ پینے سے رحم کا تنقیہ کرتا ہے حیض جاری کرتا ہے آنول اور بچے کو نکالتا ہے مثانے پر اسکے لیپ سے ریاحی درد اور پیشاب کی تنگی کو نفع ہوتا ہے اسکے ساتھ مثانے کو سینکنا بھی نافع ناف کے تلے اسکے لیپ سے آنتون کے گرہ ہوجانے اور اسکے درد کو جسے ناف کا ٹلنا کہتے ہین نافع ہے اسکے پتون کا لیپ اورام کو تحلیل کرتا ہے زخمون کو صاف کرتا ہے بدگوشت دور کردیتا ہے خنازیر کو تحلیل کردیتا ہے اور پھوڑ دیتا ہے اسکے لیپ سے کچے زخم پک کر پھوٹ جاتے ہین

Hakeem Shoukat Ali

اور کوئی اذیت نہین ہوتی اور زخم بھر جاتے ہین بکری کے گردے کی چربی کے ساتھ لیپ کرنے سے ہر قسم کا ورم تحلیل ہوجاتا ہے زمین مین ایک گڑھا کھودین ایسا کہ جسمین آدمی سوسکے اسمین ریت بچھاکر آگ جلائین جب گرم ہوجائے تو آگ نکالکر فراسیون کے پتے بچھاکر ایسے مریض کے بدن کو جو سردی اور ریاح سے زمین گیر ہوگیا ہو چکنا کرکے اسپر سلاکر اور فراسیون اوپر سے ڈالدین اور لحاف اُڑھادین گرمی کے زائل ہونے تک اسطرح سویا ہوا رہنے دین بالکل فائدہ ہوجائے گا اسکے عصارے کے پینے سے قاتل دواؤن کی سمیت جاتی رہتی ہے نمک کے ساتھ ہڑکیا کتے کے کاٹے ہوئے مقام پر لگانا مفید ہے سونف اسکی تریاق ہے اور اسکے فعل کو قوت بھی دیتی ہے **مضر** گردے و مثانے کو اتنا نقصان پہونچاتا ہے کہ آخرکار دونون سے پیشاب کی راہ لہو جاری ہوجاتا ہے (۲) پھیپھڑون کو بھی مضر ہے **مصلح** ببول کا گوند اور کتیرا اور شہد اور بالچھڑ (۲) بالچھڑ **بدل** امراض سینہ مین ہنسراج اور تحلیل ریاح کے لیے دو تہائی کندر اور ہم وزن سارون اور تلی کے ورم کے لیے اشق لزوجات کے اسہال اور رفع قبض کے لیے افتیمون اور انیسون۔

مقدار خوراک۔ ۱ ماشہ سے ۳ ماشہ تک اور بعض کے نزدیک ۱۰ ماشہ تک۔

فراش (ہند)

بفتح فا و تشدید راے مہملہ و سکون الف و شین معجمہ موقوف

صفات و شناخت۔ ہندوستان کا مشہور درخت ہے شاخ در شاخ ہوتا ہے جنگلون اور باغون مین دونون جگہ دیکھا گیا ہے پتے اسکے جھاؤ کے سے ہوتے ہین اور جھاؤ کی قسم سے ہے بھی۔ جھاؤ کی دو قسمین ہمارے ہین جنگلی اور بستانی جنگلی قسم کو ہندی مین جھاؤ عربی مین طرفا کہتے ہین اور بستانی کو عربی مین اثل اور ہندوستان مین فراش بولتے ہین ہندی کی کتابون مین **لال جھاؤ** کے نام سے لکھا ہے سنسکرت مین **رکت جھاوکہ** کہتے ہین پہاڑون اور جنگلون مین بھی اسکا درخت ہوتا ہے کزمازج یعنی ننھی مائین یا چھوٹی مائین اسی کا پھل ہے بعض کتب مین لکھا ہے کہ اثل جھاؤ کی بڑی قسم کا نام ہے جھاؤ اس سے چھوٹا ہوتا ہے شاخین اسمین بہت ہوتی ہین جنکے سبز رنگ مین سرخی کی جھلک ہوتی ہے پتے اسکے سبز اور چھوٹے اور کھردرے جھاؤ کے پتون کی طرح ہوتے ہین مزہ اسکا پھیکا ہے جسمین کچھ تلخی بھی ہوتی ہے گیلانی کے نزدیک اسکے مزے مین قبض اور ذرا سی شوریت ہے یونانی اطبا کہتے ہین کہ اسمین پھول نہین آتا مجھے تعجب ہے کہ محیط مین اس بات کا اقرار کے باوجود لکھا ہے کہ اسکے پھول اور پتون کے ضماد سے ہوام کا زہر دفع ہوتا ہے اور بعض اطبا کے اس قول پر بھی تعجب ہے جو کہا ہے کہ اثل درخت اور گھانس کے درمیان مین ہے باوجودیکہ خود ہی اُسکو جھاؤ کے درخت سے بڑا بتایا ہے ہندی کی کتاب مین لکھا ہے کہ لال جھاؤ کے درخت سندھ پنجاب اور روہیلکھنڈ وغیرہ ملکون مین بہت ہوتے ہین اسکے پیڑ بالو ریت مین اور دلدل کی زمین مین اچھے بڑھتے ہین یہ بیج اور قلم دونون سے ہی لگائے جاتے ہین اسکو بہت پانی کی حاجت نہین ہے اسکی اونچائی ساٹھ فٹ تک ہوتی ہے اسکا تنہ کھڑا ہوتا ہے اسکی گولائی اکثر چھ سات فٹ کی اور کبھی کبھی دس بارہ فٹ کی ہوجاتی ہے اور اسکے نیچے کے حصے کا رنگ ہلکا سفید

Hakeem Shoukat Ali

یا کچھ بھورا سفید ہوتا ہے اور اوپر کے حصے کی چھال کا رنگ گہرا کچھ نیلا بھورا یا ہلکا بھورا اور اُسمین کچھ داغ ہوتے ہین اسکی چھوٹی ڈالین چکنی اور کچھ لال بھورے رنگ کی یا کچھ سفید رنگ کی ہوتی ہین اسکے پتے چھوٹے ہوتے ہین اسکے نر و مادہ قسم کے پھول الگ الگ نہین ہوتے ہین بیساکھ سے اساڑھ تک اسمین پھول آتے ہین اور برسات مین پھل پکتے ہین اسکے پتے اور چھوٹی ڈالیون کے سرو کے کچھ حصے جاڑون مین گرجاتے ہین بیساکھ تک نئے پتے اور چھوٹی ڈالیان نکل آتی ہین اسکے ایک قسم کا گوند لگتا ہے اسکے پھول اور پھل رنگت کے کام مین آتے ہین راکھ اسکی سُرخ ہوجاتی ہے شہد کی مکھی اسکے پھولون پر بیٹھکر شہد بناتی ہے تو اچھا نہین ہوتا۔

طبیعت۔ سرد وخشک پہلے درجے مین ہے اور گیلانی نے دوسرے درجے مین سرد وخشک کہا ہے اور بعض نے تیسرے درجے مین سرد وخشک بتایا ہے مگر جن لوگون نے دوسرے درجے مین گرم وخشک جانا ہے یہ انکی غلطی ہے۔

خواص وفوائد۔ اسمین لطافت کے ساتھ تھوڑا سا قبض ہے اور جلا و تفتیح بھی ہے کیونکہ اسمین تلخی ہے اور راکھ مین اسکی قوت غسالیہ ہے محلل بھی ہے طحال کا سدہ کھولتا ہے جگر کو قوت دیتا ہے جذام کو نافع ہے اسکے استعمال سے بال دیر مین سفید ہوتے ہین اسکے لیپ سے مہجون کا استرخا دفع ہوتا ہے ترکھجلی کو مفید ہے اسکے پتون کو سلگا کر چیچک کے دانون اور بواسیر کے مسون پر دھوان پہونچے سے نفع ہوتا ہے۔ مگر یہ عمل کرنا چاہیے اسکے دھوین سے کیڑے مکوڑے بھی بھاگ جاتے ہین سات دن مین بواسیر کے مسے اسکے دھوین سے گرجاتے ہین بدن مین باریک پھنسیان ہوکر انسے پانی رستا ہے تو وہ اسکی دھونی سے خشک ہوجاتی ہین اسکے پتے سکھا کر پیسکر پھوڑون اور زخمون پر بر کانے سے بدگوشت کٹ جاتا ہے اسکے اجزا کی راکھ سے زخم کی جلا ہوتی ہے اسکے اجزا کو مازو اور انار کے چھلکون کے ساتھ پکاکر لگانے سے آتشک کے زخمون اور پھوڑون پر پارے کی گولیون کا سا اثر ہوتا ہے اور اس مرکب کے لگانے سے آنکھ اور بدن کے داغون کو نفع پہونچتا ہے اسکی جڑ اور پتے اور شاخین جوش دیکر نہلانے سے بچون کو خارشت اور پھوڑے پھنسی کا عارضہ نہین ہوتا اسکے پتون وغیرہ کو سلگا کر لقوے کے مریض کو دھونی دینے سے سات بار مین آرام ہوجاتا ہے ضعف بصر کے عارضے مین اسکے پتون کا پانی شیافون وغیرہ کے ذریعہ سے استعمال کیا جاتا ہے اسکے پتون کے جوشاندے سے کلیان کرنے سے ہلتے ہوے دانتون کی جڑین مضبوط ہوجاتی ہین اور منھ کی بدبو بھی مٹتی ہے اسکے اجزا تمام اعضا کے خون جاری کو بالخاصیت روکتے ہین جس طرح چاہین استعمال کرین اسکے جوشاندے اور اسکی راکھ پینے سے معدے مین قوت آتی ہے اور اسکی رطوبات فاسد نکل جاتی ہین علاج الغربا مین لکھا ہے کہ درخت فراش کی چھال اور گڑ جوش دیکر پینا مانع حمل ہے۔ اثل کے اجزا پرانے رطوبی دستون کو بند کرتے ہین اگر اسکا شربت تیار کرین تو اسکے استعمال سے تلی گھٹ جاتی ہے اور آنتون کا درد جاتا رہتا ہے اسکے لیپ سے جگر کا ورم تحلیل ہوتا ہے ضعیف معدے مین طاقت آتی ہے اسکے لیپ سے عضو کی طرف

Hakeem Shoukat Ali

مواد نہیں گرتا اور آیا ہوا مواد لوٹ جاتا ہے قابض شکم اور مدر حیض ہے فرج کو تنگ کرتا ہے اسکی لکڑی کی راکھ کا بخ پر برک کر اسکے ساتھ اُٹھانے سے اوپر چڑھ جاتی ہے اسکا سفوف ۱۰ ماشہ شراب مین ملا کر چاٹنے سے منی مین امساک پیدا ہوتا ہے اور اس امر مین نہایت مفید ہے۔

وید کہتے ہین کہ لال جھاؤ کی چھال کڑوی قابض اور تھوڑی سی مقوی ہے پنجاب اور سندھ مین اسکی چھال پر شہد جیسی جو تھوڑی تھوڑی ایک چیز جم جاتی ہے اسکو گرمی کے موسم مین اکٹھا کرکے دوا کے کام مین لاتے ہین یہ ایک سال سے زیادہ نہین ٹھہر سکتا اور نمناک ہوا کے لگنے سے فوراً بگڑ جاتا ہے اسکی چھال کے سفوف کو تیل اور کیلے کے ساتھ چٹانے سے طاقت بڑھتی ہے اسکا لیپ کرنے سے سر کا جیپیا اور دوسرے مرض دفع ہوتے ہین تالیف شریف مین لکھا ہے کہ اگر فراش کے پوے دو تولہ پتے پانی مین پیسکر شیرہ نکالکر پیا جاوے تو بواسیر کا خون بند ہوجاوے اسکے پتے کڑوے تیل مین جلا کر صاف کرکے گنج پر لگانے سے نفع ہوتا ہے اس سے شربت بھی بناتے ہین جو تلی کو نافع ہے اسطرح کہ اٹھائیس تولہ فراش کے پتے دو دن تک جوگنے پانی مین بھیگے رکھین پھر جوش کرین جب تہائی پانی رہ جاوے تو صاف کرکے آدھ سیر کھانڈ ملا کے قوام کرلین مضر معدہ مصلح ببول کا گوند اور روغن بادام بدل جھاؤ اور سرو کوہی اور جوز السرو۔

قدر خوراک۔ پتون کا سفوف ۳ ماشہ سے ۱۰ ماشہ تک اور جوشاندہ ۴ تولہ تک اور پتون کا نچوڑا ہوا رس ۹ تولہ تک اور شربت دو تولہ۔

فرفیون

بفتح فا و سکون را ے مہملہ و کسر فاے دوم و ضم یاے تحتانی و سکون واو و نون بروزن سنگون کہتے ہین کہ عربی کا لفظ ہے بعض نے ترکی کا سمجھا ہے۔ اکل نفسہ و قاتل نفسہ و حافظ النحل و حافظ الاطفال (ع)

صفات و شناخت۔ ایک درخت کا جسکی ماہیت مین اختلاف ہے جما ہوا دودھ یا گوند ہے (۱) بعض کہتے ہین کہ مازریون کا دودھ ہے (۲) بعض کہتے ہین کہ زقوم یعنی سینڈھ کا دودھ ہے (۳) بعض کہتے ہین کہ ایک درخت ہے قثا کے درخت کی طرح اُسمین دھار دار چھیرے شگاف دیتے ہین رس نکلکر جم جاتا ہے اور یہ اُسکا گوند ہے (۴) غافقی نے اُن لوگون سے روایت کی ہے جنھون نے فرفیون کے پیڑ کو دیکھا ہے اُنکا بیان ہے کہ ممالک بربر مین کوہ بربریہ کے اندر اسکی پیدائش کثرت سے ہے دیگر دوسرے ملکون مین بیجاتے ہین اور یہ پیڑ دو قسم کے ہوتے ہین۔

(الف) پیڑ کا ہو کے پیڑ کی طرح ہوتا ہے ڈالیان انہین کثرت سے ہوتی ہین اور کانٹے بھی ہوتے ہین اور اجزا مین دودھ بھرا ہوتا ہے۔

(ب) پتے سیاہ ہوتے ہین اور شاخین زمین پر بچھی ہوتی ہین کانٹے اسمین پہلی قسم سے زیادہ ہوتے ہین اور تیز بھی بہت ہوتے ہین اور دودھ اسکے اجزا مین زیادہ ہوتا ہے ان دونون قسم کے پودون مین سے دودھ حاصل کرکے جما لیتے ہین اسی کا نام فرفیون ہے۔ پہلی قسم کے پودے کے پتون کا رنگ کتابی

Hakeem Shoukat Ali

سفید معلوم ہوتا ہے۔

بہر صورت بہتر وہ فرفیون ہے جو صاف تازہ خاکی رنگ زردی مائل تند و تیز مزہ ہو جب زبان پر رکھین تو زبان کو کاٹے اور ایک مدت تک سوزش باقی رہے اور جسقدر تند بو اور تیز زیادہ ہو بہتر ہے قوت اسکی چار برس تک رہتی ہے اسکے بعد ضعیف ہو جاتی ہے دس برس مین قوت بالکل زائل ہو جاتی ہے جو فرفیون عمدہ ہوتا ہے وہ جلد پانی اور زیتون کے روغن مین گھل جاتا ہے اور ہلکا اور اسفنجی ہوتا ہے اور پرانا سرخ زردی و سیاہی مائل پڑجاتا ہے اور جلدی نہین گھل سکتا اور تیزی بھی اسمین کم ہوتی ہے اور جسمین انزروت اور ببول کے گوند کا میل ہوتا ہے اسمین اصلی کے سے اوصاف نہین ہوتے اگر فرفیون اور افیون کو ایک برتن مین رکھدین تو ہر ایک دوسرے کو فنا کردے یہانتک کہ دونون مین سے کوئی باقی نہ رہے اگر فرفیون کے ساتھ تخم باقلاے مقشر رکھدین تو کسی وقت مین اسکی قوت باطل نہو سیاہ فرفیون قاتل ہے بعض آدمی ہندوستان مین سینڈھ یعنی تھوہر کا دودھ لیکر جما لیتے ہین اور اسکو فرفیون کی جگہ استعمال کرتے ہین اور بعض اسکا گوند لے کر فرفیون کی جگہ کام مین لاتے ہین۔

طبیعت۔ گرم و خشک چوتھے درجے کے پہلے مرتبے مین بعض کے نزدیک تیسرے درجے کے آخری مرتبے مین۔

خواص و فوائد۔ ملطف اور جالی اور حاد دوا کال ہے لزج بلغم کو دستون کے ذریعہ سے نکالتا ہے پٹھون سے بلغمی فضول کو دفع کرتا ہے مسہل زرداب ہے لقوہ اور فالج اور استرخا اور رعشہ اور خدر اور مرگی اور سکتہ اور کابوس اور استسقا اور قولنج اور تشنج امتلائی و دوار و صداع و جمود و تاپ تلی و سردی گردہ و عرق النسا و درد مفاصل و درد پشت کو جو بلغم کی وجہ سے ہون مفید ہے ہر زہرون کو دفع کرتا ہے خون حیض جاری کرتا ہے ایک رتی فرفیون مشک کے ساتھ حمول کرنے سے فرج کو تنگ کرتا ہے مقوی رحم ہے اسکی بدبو کو دور کرتا ہے کہتے ہین کہ رحم کے منھ کو اس طرح بند کردیتا ہے کہ منی کو قبول کرنے کے قابل نہین رہتا اور پھر کوئی حمل ساقط کرنے والی دوا اپنا اثر نہین کرسکتی اور دو تین رتی کی مقدار مین تنہا فرفیون رحم مین رکھنے سے حمل ساقط ہو جاتا ہے اور خون حیض جاری ہو جاتا ہے اگر سوزش ہو جاے تو روغن گل سے دفع ہو جاتی ہے مسور کے دانے کی برابر کر اس عورت کے دودھ مین جسنے لڑکی جنی ہو گھس کے ناک مین سعوط کرنا بالکل لقوے کو مفید ہے اسکے لیپ سے زخم کا بدگوشت کٹ جاتا ہے اور دیوانے کتے کے کاٹے ہوے مقام پر اور کیڑے مکوڑے کے زہر پر لگانے سے بہت نفع ہوتا ہے افیون کے لیے تریاق کا حکم رکھتا ہے جہان دیوانہ کتا کاٹ کھاے وہان ذرا سا شگاف کرکے اسکو بھر دینے سے زہر اتر جاتا ہے ایک جو کی مقدار مین مرشے کے پتون یا چقندر یا تازہ لہسن کے رس مین ملیکر سعوط کرنے سے فالج کو نفع ہوتا ہے کسی گرم تیل مین گھولکر اعضاے مسترخی اور مفلوج اور خدر کے مقام پر ملنے سے فائدہ ہوتا ہے مگر یہ بھی چاہیے کہ دو دن سے زیادہ مالش نکرین اور ۱۰ ماشہ سے زیادہ کام مین لائین باریک پیسکر مصروع کی ناک مین پھونکنے سے نفع ہوتا ہے گرم پانی مین گھولکر غرغرہ کرانے سے بھی مصروع کو نفع ہوتا ہے، رتی کی مقدار مین مناسب ادویہ

Hakeem Shoukat Ali

کے ساتھ کھانے سے کابوس کا مرض جاتا رہتا ہے شہد مین پیسکر آنکھ مین لگانے سے جلا آتی ہے نزلے کا پانی خشک ہوجاتا ہے مگر آنکھ مین سرخی اور سوزش پیدا ہوجاتی ہے اسکو زعفران اور افیم کے ساتھ پیسکر لگانے سے درد کی ٹیس کو تسکین ہوجاتی ہے بہتر یہ ہے کہ اسکو خارجی علاج مین استعمال کرین کیونکہ کھانے سے آنتون کو زخمی کردیتا ہے اگر ضرورت ہی آپڑے تو بغیر لعابیات اور روغنات کے نہ کھائین اور ۱۰ ماشہ تو ہلاک کردیتا ہے اگر دو تین روز اتنی مقدار مین کھائین تو آنتین اور معدہ زخمی ہوجائے ہچکیان آنے لگین دست جاری ہوجائین پیٹ مین سوزش پیدا ہوجائے اور بجھنی ہو اور باطن مین بیقراری پیدا ہو ایسی حالت مین چھاچھ پلائین چاشنی دار انار کے دانے جو سایہ مین جو کے ستو برف مین سرد کرکے کھلائین سرد پانی مین بٹھائین بار بار گلاب کے گھونٹ پلائین آش جو دین جنمین تھوڑا کافور اور گلاب بھی ہو اور چکنے شوربے پلائین جدوار اور فادزہر حیوانی تازہ چھاچھ کے ساتھ دین اور جگر پر سردی پیدا کرنے والی دواؤن کا ضماد کرین **مضر**۔ آنتون اور گرم مزاج اور خصیون کو **مصلح** رب السوس اور کتیرا اور ببول کا گوند گرم مزاج کے لیے اور خصیون کے لیے روغن گل

بدل۔ شاذنیا اور استسقا مین مازریون اور قولنج وتحلیل ریاح مین جند بیدستر۔

مقدار خوراک۔ ۰ جو سے ۶ رتی تک

فرنجمشک

بفتح فا و راے مہملہ و سکون نون و فتح جیم تازی و کسر میم و سکون شین معجمہ و کاف موقوف معرب ہے پلنگ مشک کا جو فارسی ہے اور افرنجمشک و فلنجمشک و ابرنجمشک یہ سب معربات ہین۔ رام تلسی (ہ)

صفات وشناخت۔ ریحان یا تلسی کی قسم سے ہے مگر اسکے پتے اور درخت تھوڑے تلسی سے بڑے ہوتے ہین خوشبو اسمین بہت ہوتی ہے اور وہ لونگ کی خوشبو سے مشابہت رکھتی ہے اسی واسطے ریحان قرنفلی کہتے ہین ترکیبون مین جہان قرنفل بستانی مذکور ہے یہی مراد ہے۔ مگر کہین قرنفل بستانی سے قنطوریون غلیظ بھی مراد ہوتا ہے اور یہ اصطلاح عوام اہل شیراز کی ہے۔ بعض کہتے ہین کہ چونکہ اسکی خوشبو مشک کی طرح ہوتی ہے اسلیے فرنجمشک کہتے ہین اسکی دو قسمین ہین ایک بستانی اسکو ہندی کہتے ہین دوسری جنگلی اسکو چینی بولتے ہین جنگلی مین گرمی اور خشکی زیادہ ہے بستانی کی شاخین مربع ہوتی ہین اور اُبھر روان ہوتا ہے پتے بادروج کے پتون کی طرح ہوتے ہین رنگ انکا سبزی و زردی کے درمیان مین ہوتا ہے اور پتون پر بھی روان ہوتا ہے اور خوشبو لونگ کی سی ہوتی ہے اسکے عرق مین خوشبو اور مزہ لونگ کے عرق کا سا ہوتا ہے۔ یہ پانی کے بہنے کے راستون مین اور کھاری زمینون مین پیدا ہوتا ہے پھول چھوٹا اور رنگ سیاہ ہوتا ہے صحرائی فرنجمشک کی شاخین گول ہوتی ہین پتے چھوٹے اور باریک ہوتے ہین جنگلی وضع تمام دشتی اور ریحان کوہی کی سی ہوتی ہے اور وہ کھردرے ہوتے ہین اور خوشبو اسکی بستانی سے زیادہ تیز ہوتی ہے پھول کا رنگ نیلا ہوتا ہے اور خوشبو اسکی بہت تیز ہوتی ہے یہ قسم ویرانون اور جنگلون اور کوہستان مین پیدا ہوتی ہے ان بھوت جلتسا ساگر مین لکھا ہے کہ رام تلسی سے بنگال جیٹ گاؤن پوربی نیپال اور دکھن وغیرہ ممالک کے باغون مین بوے جاتے ہین تلسی کی جتنی قسمین ہین ان سب سے زیادہ خوشبو اسکے پتون کو ہاتھ

Hakeem Shoukat Ali

کے ساتھ کھانے سے کابوس کا مرض جاتا رہتا ہے شہد میں پیسکر آنکھ میں لگانے سے جلا آتی ہے نزلے کا پانی خشک ہوجاتا ہے مگر آنکھ میں سرخی اور سوزش پیدا ہوجاتی ہے اسکو زعفران اور افیم کے ساتھ پیسکر لگانے سے درد کی ٹیس کو تسکین ہوجاتی ہے بہتر یہ ہے کہ اسکو خارجی علاج میں استعمال کریں کیونکہ کھانے سے آنتوں کو زخمی کردیتا ہے اگر ضرورت ہی آپڑے تو بغیر لعابیات اور روغنات کے نہ کھائیں اور ۱۰ ماشہ تو ہلاک کردیتا ہے اگر دو یا تین روز اتنی مقدار میں کھائیں تو آنتیں اور معدہ زخمی ہوجائے ہچکیاں آنے لگیں دست جاری ہوجائیں پیٹ میں سوزش پیدا ہوجائے اور بےچینی ہو اور باطن میں بیقراری پیدا ہو ایسی حالت میں چھاچھ پلائیں جاشنی دار انار کے دانے چوسائیں جو کے ستو برف میں سرد کرکے کھلائیں سرد پانی میں بٹھائیں بار بار گلاب کے گھونٹ پلائیں آبجوش دیں جنمیں تھوڑا کافور اور گلاب بھی ہو اور چکنے شوربے پلائیں جدوار اور فادزہر حیوانی تازہ چھاچھ کے ساتھ دیں اور جگر پر سردی پیدا کرنے والی دواؤں کا ضماد کریں **مضر**۔ آنتوں اور گرم مزاج اور خصیوں کو **مصلح** رب السوس اور کتیرا اور ببول کا گوند گرم مزاج کے لیے اور خصیوں کے لیے روغن گل **بدل**۔ شاہ فرسیا اور استسقا میں مازریون اور قولنج و تحلیل ریاح میں جند بید ستر۔

مقدار خوراک۔ ۸ جو سے ۶ رتی تک۔

فرنجمشک

بفتح فا و راے مہملہ و سکون نون و فتح جیم تازی و کسر میم و سکون شین معجمہ و کاف موقوف معرب ہے پلنگ مشک کا جو فارسی ہے اور افرنجمشک و فلنجمشک و ابرنجمشک یہ سب معربات ہیں۔ رام تلسی (ھ)

صفات و شناخت۔ ریحان یا تلسی کی قسم سے ہے مگر اسکے پتے اور درخت تھوڑے تلسی سے بڑے ہوتے ہیں خوشبو اسمیں بہت ہوتی ہے اور وہ لونگ کی خوشبو سے مشابہت رکھتی ہے اسی واسطے ریحان قرنفلی کہتے ہیں ترکیبوں میں جہاں قرنفل بستانی مذکور ہے یہی مراد ہے۔ مگر کہیں قرنفل بستانی سے قنطوریون غلیظ بھی مراد ہوتا ہے اور یہ اصطلاح عوام اہل شیراز کی ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ چونکہ اسکی خوشبو مشک کی طرح ہوتی ہے اسلیئے فرنجمشک کہتے ہیں اسکی دو قسمیں ہیں ایک بستانی اسکو ہندی کہتے ہیں دوسری جنگلی اسکو چینی بولتے ہیں جنگلی میں گرمی اور خشکی زیادہ ہے بستانی کی شاخیں مربع ہوتی ہیں اور اُنپر روان ہوتا ہے پتے بادروج کے پتوں کی طرح ہوتے ہیں رنگ انکا سبزی و زردی کے درمیان میں ہوتا ہے اور پتوں پر بھی روان ہوتا ہے اور خوشبو لونگ کی سی ہوتی ہے اسکے عرق میں خوشبو اور مزہ لونگ کے عرق کا سا ہوتا ہے۔ یہ پانی کے بہنے کے راستوں میں اور کھاری زمینوں میں پیدا ہوتا ہے پھول چھوٹا اور رنگ سیاہ ہوتا ہے صحرائی فرنجمشک کی شاخیں گول ہوتی ہیں پتے چھوٹے اور باریک ہوتے ہیں جنگلی وضع تمام دشتی اور ریحان کوہی کی سی ہوتی ہے اور وہ کھردرے ہوتے ہیں اور خوشبو اسکی بستانی سے زیادہ تیز ہوتی ہے پھول کا رنگ نیلا ہوتا ہے اور خوشبو اسکی بہت تیز ہوتی ہے یہ قسم ویرانوں اور جنگلوں اور کوہستان میں پیدا ہوتی ہے ان ھبوت جکتسا ساگر میں لکھا ہے کہ رام تلسی سے برنگال جیٹھ گاؤں پوربی نیپال اور دکھن وغیرہ ممالک کے باغوں میں بوے جاتے ہیں تلسی کی جتنی قسمیں ہیں ان سب سے زیادہ خوشبو اسکے پتوں کو ہاتھ

Hakeem Shoukat Ali

مین ملنے سے آتی ہے ایسی عمدہ خوشبو کسی تلسی کے پتون مین نہین آتی ہے۔

طبیعت۔ بستانی دوسرے درجے کے آخر مین گرم وخشک ہے جنگلی مین اس سے گرمی زیادہ ہو بستانی مین حدت مروے سے کم ہے بعض کہتے ہین کہ بستانی تیسرے درجے مین گرم وخشک ہے اور جنگلی اسی درجے کے آخر مین گرم وخشک ہے اس سے معلوم ہوا کہ بستانی قسم پہلے درجے کے اول مین گرم وخشک ہوگی۔

خواص وفوائد۔ دماغ کا سدہ کھولتا ہے ناک کے نتھنون کو صاف کرتا ہے دل وجگر ومعدہ کو قوت دیتا ہے ہاضم ہے دردون کو تحلیل کرتا ہے خفقان اور وسواس سوداوی وبلغمی کو نافع ہے اسکے کھانے سے بھوک بڑھجاتی ہے ہیضہ اور مروڑون کے درد کو تسکین دیتا ہے دانتون کو مضبوط کرتا ہے امراض بلغمی کو نفع کی بدبو کو سردی کے درد سر کو نافع ہے ریاح کو خارج کرتا ہے بواسیر اور تاپ تلی کو مفید ہے ڈکار خوب لاتا ہے وید کہتے ہین کہ اسکے پتون کا رس پلانے سے سوزاک دفع ہوتا ہے اسکے اجزا کے جوشاندے کا تریڑا دینے سے فالج اور گٹھیا مٹتی ہے اسکا بھپارا دینے سے بھی یہ دونون فائدے حاصل ہوتے ہین پارے سے پیدا ہوئی گٹھیا زائل کرنے کے لیے اسکے اجزا کے جوشاندے کا تریڑا یا بھپارا دینا چاہیے منی کو گاڑھا کرنے کے لیے اسکے پتون کا جوشاندہ پلانا چاہیے پتون کے جوشاندے سے کلیان کرنے سے پارے کے نقصان سے منھ سے پانی کا گرنا مٹ جاتا ہے۔ اسکے پتون کو میسکر پیشانی اور کنپٹیون پر لیپ کرنے سے درد سر کو تسکین ہوتی ہے۔ **مضر**۔ دماغ کو مضر ہے مرہ سود اپیدا کرتا ہے اور گرم مزاج والے کے درد سر پیدا کرتا ہے **مصلح**۔ بنفشہ صندل گلاب اور سکنجبین **بدل** نمام اور بلی لوٹن اور لونگ۔

مقدار خوراک۔ ۱۰ ماشہ تک

فرنجمشک کے بیج

تخم فرنجمشک وتخم بلنگ مشک (ف)

صفات وشناخت۔ فرنجمشک بستانی کے بیج زیرے کی شکل پر ہوتے ہین اور رنگ سیاہ مائل بسبزی ہوتا ہے اور تکونیا ہوتے ہین اور تخم بالنگو سے چھوٹے ہوتے ہین اور صحرائی کے بیج تخم ریحان کی طرح اور اُنسے لمبے اور تکونیا ہوتے ہین۔

فوائد۔ منی کو خشک کرتے ہین نہایت خشکی پیدا کرتے ہین کھانا ہضم کرتے ہین شہوت جماع بڑھاتے ہین مگر بالون مین لیکھین پیدا کرتے ہین۔ وید کہتے ہین کہ بدن کو فربہ کرنے کے لیے اسکے بیجون کی پھنکی دی جاتی ہے اور اعصاب کا درد بھی اسکے بیجون کی پھنکی سے جاتا رہتا ہے۔

بدل۔ تخم بالنگو۔

مقدار خوراک۔ ۔ ماشہ تک

فرنی (ف)

بکسر فا وسکون رائے مہملہ وکسر نون وسکون یائے تحتانی معروف

صفات۔ ایک غذا ہے کہ چاول کے آٹے اور ...

Hakeem Shoukat Ali

آدے کا پانی مین شیرہ نکالکر دودھ کے ساتھ پکاتے ہین تاکہ خوب پک جائے اور قوام ہوجائے پھر کھانڈ کا شیرہ اُسمین صاف کرکے ڈالتے ہین اور چند جوش دیتے ہین پھر برتنون مین جما لیتے ہین اُتارنے کے وقت بعضے دانۂ الائچی کوٹ کر اور گلاب وغیرہ بھی ملاتے ہین مخترع اسکا حکیم دودرس باہلی کو بتاتے ہین کہ مہلب بن ابی صفرہ کے لیے بنایا تھا جسکا معدہ خراب ہوگیا تھا کوئی غلیظ شے اُسمین نہین ٹھہرتی تھی سودا کے معدے پر گرنے کی وجہ سے قے ہوجاتی تھی اسی لیے اُسکو مہلبیہ کہتے ہین مگر بعض کتب مین لکھا ہے کہ مہلبیہ مین چاول اور دودھ کے ساتھ گھی بھی پڑتا ہے حالانکہ فرنی مین گھی نہین پڑتا۔

طبیعت۔ گرم وتر۔

خواص وفوائد۔ مالیخولیا اور جنون اور سر کے درد کو دور کرتی ہے بدن کو فربہ کرتی ہے عمدہ خون اور منی پیدا کرتی ہے مقوی باہ ہے مادۂ سوداوی کو معدے پر گرنے نہین دیتی سوداوی قے کو مٹاتی ہے وسوسہ دفع کرتی ہے بدن مین تری وتازگی اور رونق بڑھاتی ہے عقل اور ذہن کو قوی کرتی ہے۔

فرنگیولا بارک (ش)

ریمنائی فرنگیولی کارٹکس (ل) انگریزی مین کارٹکس فرنگیولی بھی کہتے ہین

صفات وشناخت۔ ریم نس فرنگیولا درخت کی خشک کی ہوئی چھال ہے کم عمر کے درخت کے تنے اور ایسی شاخون سے جو نہ بہت بڑی ہون اور نہ چھوٹی چھال اُتار کر ایک برس کے بعد استعمال مین لاتے ہین پیلٹے ہوئے چھوٹے ٹکڑے ہوتے ہین موٹائی مین ایک انچ کا چھیوان حصہ یا بعض اوقات کسی قدر زیادہ اوپر کا طبق رنگ مین بھورا خاکی یا سیاہی مائل جسپر آڑے بل مین سفیدی مائل لکیرین۔ طبق کے نیچے کی سطح صاف اور زرد بھورا پن لیے ہوئے توٹی سطح باہر کی جانب اودا پن لیے ہوئے اور اندر ریشہ دار اور زردی مائل کچھ بو نہین ذائقہ خوشگوار اور خفیف تلخ۔

خواص وفوائد۔ عمدہ اور تحقیقی مسہل دوا ہے قبض عادی مین اور بچون کو خصوصاً دیتے ہین بواسیر کے مریضون کو اس سے بہت نفع ہوتا ہے بغیر مروڑ کے تاثیر مسہل کی ہوتی ہے۔

مقدار خوراک۔ اُسکے رُب کی خوراک ۵ گرین سے ۶۰ گرین تک ہے۔

فشاغ (ع)

بضم فا وفتح شین نقطہ دار وسکون الف وغین نقطہ دار موقوف اہل لغت مین اسی نام سے مشہور ہے صراح مین شین کو مخفف بھی لکھا ہے پس گلاب کے وزن پر ہوگا اور اطبا مین **فشغ** فا اور شین کے فتحون اور غین نقطہ دار کے سکون سے متعارف ہے کذا فی المحیط منتخب اللغات مین لکھا ہے کہ فشاغ شین نقطہ دار کی تشدید سے بھی آیا ہے اور برہان قاطع مین عین مہلہ سے لکھا ہے اور محیط مین عین مہلہ کے ساتھ ریحان سلیمان کا نام بتایا ہے

صفات وشناخت۔ ایک روئیدگی ہے فاشرا کی قسم سے پاس پڑوس کے پیڑون پر چڑھ جاتی ہے اور اُسکو چھپا دیتی ہے اسکے اجزا کی وضع لکو [illegible] ہوتی ہے شاخین اسکی [illegible] ہوتی ہین

Hakeem Shoukat Ali

اور فاشرا کی بہ نسبت کانٹے کم ہوتے ہین پتے کھردرے ہوتے ہین اور پھل گچھون مین آتے ہین جو پک کر سُرخ ہو جاتے ہین اسکو چابین تو زبان کو کاٹتی ہے جڑ اسکی سخت اور موٹی ہوتی ہے اسکی پیدائش سخت مقامون اور نیستان مین ہوتی ہے ایک قسم اسکی ایسی بھی ہے جسمین کانٹے نہین ہوتے دانہ اس کا باقلاے مصری کے دانے کی طرح اور اُس سے چھوٹا ہوتا ہے اور بہت سیاہ ہوتا ہے اور آس پاس سفید لکیرین ہوتی ہین صاحب تحفہ نے لکھا ہے کہ بظاہر لوبیاے ہندی ہے اور مولف مخزن الادویہ نے کہا ہے کہ یہی طرح ہندوستان مین ایک چیز ہوتی ہے اُسے سیم کہتے ہین۔

طبیعت - پہلی قسم دوسرے یا تیسرے درجے مین گرم وخشک ہے۔ مولف مخزن کے نزدیک دوسرے درجے مین گرم وخشک ہونا صحیح ہے۔

خواص وفوائد - پھل اور پتے مفرح اور مقوی ہین حرارت غریزی کی حفاظت کرتے ہین زہریلی دواؤن کا ضرر دور کرتے ہین ریاح کو تحلیل کرتے ہین اسکے پتون کو باریک پیسکر شہد مین ملا کر لعوق کے طور پر تھوڑا تھوڑا شیر خوار بچے کو چٹایا کرین تو تمام عمر کسی قسم کا زہر نباتی ہو یا حیوانی اثر نہ کرے اسکے پتون کے ضماد سے ورم کا مواد دوسری جانب پھر جاتا ہے اور مفاصل پر لگانے سے درد کو نفع ہوتا ہے - **مضر** - ۱۲ رتی بھر کے کھانے سے رات کو سوتے مین پریشان خوابین نظر آتی ہین کثرت سے ریاح اور نفخ اور خلط فاسد پیدا ہوجاتا ہے۔

مقدار خوراک - ۴ ماشہ۔

فضیلہ (ع)

صفات وفوائد - ایک روئیدگی ہے۔ شاخین اسمین چھوٹی چھوٹی اور کثرت سے باہم اُلجھی ہوئی ہوتی ہین اور سب ایک جڑ سے نکلتی ہین تنہ نہین ہوتا پتے مروے کے پتون کی طرح ہوتے ہین اور تمام پر سفید نرم روئی کی طرح رُوان ہوتا ہے جسکی وجہ سے فرش مین بھرتے ہین غافقی نے لکھا ہے کہ اسکے زیادہ سفید ہونے کی وجہ سے یہ نام مقرر ہوا ہے اسکو پیسکر تازہ زخمون پر لگانے سے خون بند ہوجاتا ہے اور زخم بھر جاتا ہے۔

فل (ع)

بفتح فا وکسر لام

صفات وشناخت - اسکی ماہیت مین اختلاف ہے (۱) بعض کہتے ہین کہ ہندوستانی اناج کی کلی یا چھلکا یا بیج ہے اور اسکی جگہ تریاق کبیر مین بوجہ نہ باقیت کے خیری زرد داخل کرتے ہین (۲) ہندوستانی خیری ہے (۳) شیخ نے کہا ہے کہ مشہور ہندوستانی دوا ہے توسعہ اسکی لفاح اور یبروج کی طرح ہے (۴) ہندوستانی نیلوفر کی جڑ ہے جسکی قوت یبروج اور لفاح کی طرح ہے گازرونی نے شرح مفردات قانون مین کہا ہے کہ یہی درست ہے اور شیخ کے قول کے موافق ہے کیونکہ ہندوستانی نیلوفر کی جڑ یبروج کی قوت مین ہے۔ صاحب مخزن الادویہ نے کہا ہے کہ صاحب اختیارات بدیعی

Hakeem Shoukat Ali

نے فل کو نیلوفر ہندی جانا ہے اور یہ اُسکا سہو ہے محیط میں مخزن پر یہ اعتراض کیا ہے کہ تعجب یہ ہے کہ خود مخزن
کی فہرست ادویہ میں جو آخر کتاب میں ملحق ہے فل کو فاعیہ (عین مہملہ سے) بتایا ہے جو نیلوفر ہندی کی جڑ ہے
مگر یہ اعتراض نامناسب ہے اسلیئے کہ اختیارات بدیعی میں فل کو نیلوفر ہندی لکھا ہے جسپر اعتراض کیا ہے
اور مخزن کی فہرست میں نیلوفر ہندی کی جڑ بتائی ہے اسمین کونسی تعجب کی بات ہے نیلوفر میں بیروج
کی قوت کا کوئی قائل نہیں نیلوفر ہندی کی جڑ میں بیروج کی قوت ہونے کے قائل ہیں۔ مگر میرے
نزدیک اسکی جڑ بھی بیروج کے حکم میں نہیں ہوسکتی اسلیئے کہ خریف میں لوگ اسکو اکثر پکا کر کھاتے ہیں
مگر کوئی اثر بیروج اور لفاح کا ظاہر نہیں ہوتا۔ (۵) اسحاق بن عمران کہتا ہے کہ فل ہندوستانی دوا ہے
اور وہ ایک پھل ہے پستے کی برابر صاحب جامع اور منہاج کے قول سے اسکی تفصیل یوں معلوم ہوتی
ہے کہ چھلکا اسکا فندق کے چھلکے کی طرح ہوتا ہے جب اس چھلکے کو الگ کر دیتے ہیں تو چلغوزے
کی مینگ کی طرح مینگ نکلتی ہے جسکا مغز تلے سے سفید زردی مائل ہوتا ہے اور اوپر سے سبزی
مائل اسکے پودے کے پتوں میں زاویے بہت سے ہوتے ہیں اور ساق ایک بالشت کے قریب
لمبی ہوتی ہے پھول اسکا زرد رنگ اور خوشبودار ہوتا ہے اور جلدی گرجاتا ہے (۶) بعض کہتے ہیں کہ فل کے
پیڑ کے پتے شمشاد کے پتوں کی طرح ہوتے ہیں اور مینگ کا رنگ سفیدی یا سیاہی مائل ہوتا ہے
اور پھل بڑا ہوتا ہے مینگ میں تخم قرطم کا سا مزہ ہوتا ہے (۷) بعض کہتے ہیں کہ فل ریٹھا ہے
(۸) انطاکی نے لکھا ہے کہ فل یاسمین مضاعف ہے کبھی یہ خود بخود حاصل ہوتا ہے کبھی نیلوفر کی ساتھ
پیوند لگانے سے اسطرح کہ یاسمین مضاعف کی جڑ کو چیر کر نیلوفر اُسمین رکھ دیتے ہیں یا نیلوفر پر اسکی
لگاتے ہیں۔ یہ بات جو انطاکی نے لکھی ہے کہیں ہندوستان میں سننے میں نہیں آئی اسلیئے کہ یاسمین مضاعف
موگرے سے عبارت ہے اور موگرا جو بیلے کے پھول سے بڑا ہے گرمی میں کھلتا ہے اور نیلوفر جسکو کنول
بھی کہتے ہیں برسات میں کھلتا ہے نیلوفر کی ڈنڈیاں اس قابل کب ہیں کہ اُنپر موگرے کی قلم لگ سکے
ایسا کبھی وقوع میں آیا ہی نہیں یہ انطاکی کی دماغی ایجاد ہے (۹) غافقی نے کتاب الفلاحت میں
لکھا ہے کہ فل ایک پھول ہے اور بالکل سفید ہوتا ہے پتیاں اسمین بہت سی ہوتی ہیں جو اسکے دانے
کے آس پاس لگی رہتی ہیں اندر سے رنگ زرد ہوتا ہے سوکھ کر سیاہ پڑجاتا ہے پتیوں کے جھڑ جانے
کے بعد دانہ لمبا اور سرخ رنگ اور براق ظاہر ہوتا ہے اُسوقت میں برشکین کہتے ہیں نہ یہ نیلوفر ہندی ہے
اور نہ ریٹھا ہے (۱۰) حکیم عبدالحمید نے تحفۃ المؤمنین کے حاشیے میں لکھا ہے کہ یاسمین مضاعف کو ہندی
میں رائے بیل کہتے ہیں بیج اسکا انگور کے بیج کی برابر ہوتا ہے نہ فندق کی برابر میں نے ہندوستان میں
فل کی بہت سی تلاش کی تو معلوم ہوا کہ یہ لفظ پھل کا مرکب ہے اور پھل ہندوستان میں اُس میوے کا
نام ہے جو بنگال اور ہندوستان میں گلاب پھل کے نام سے پکارا جاتا ہے کیونکہ اسمین گلاب
کے عرق کی سی خوشبو آتی ہے گٹھلی اسکی ویسی ہی ہوتی ہے جیسی جامع بغدادی کے مؤلف نے لکھی ہے
مخزن الادویہ کا مؤلف کہتا ہے کہ شاید گلاب جامن ہو کیونکہ ماہیت اسکی بہت کچھ اس بیان سے

Hakeem Shoukat Ali

ملتی ہے اور بیج اُسکا دو قسم کا ہوتا ہے بعض سبز پستئی رنگ اور بعض سفید صاحب تذکرۃ الہند کے قول سے معلوم ہوتا ہے کہ گلاب پھل امرود ہیں (جسکا دوسرا نام سفری اور جام پھل ہے) ایک پھل ہے (جیسا کہ گلاب جامن جامن ہین ایک پھل ہے) گلاب پھل مین گٹھلی بڑی ہوتی ہے بعض مین ایک گٹھلی نکلتی ہے اور بعض مین دو چھلکا اسکا موٹا اور میٹھا ہوتا ہے اور اندر مغز نہین نکلتا خوشبو گلاب کی سی آتی ہے (۱۱) حکیم غلام امام اپنی مفردات مین کہتے ہین کہ غالبًا فل عبارت کرہل سے ہے اور وہ ہندوستانی میوہ ہے کہ گرمی مین پیدا ہوتا ہے رنگ سیاہ اور براق ہوتا ہے سطح اوپر سے چکنی ہوتی ہے جامالگوٹے کی طرح لمبا اور ذرا اس سے پتلا ہوتا ہے اندر سفید رنگ نکلتی ہے جسے بھونکر نمک اور سیاہ مرچ کے ساتھ کھاتے ہین مزہ دار ہوتا ہے۔

طبیعت۔ بغدادی نے تیسرے درجے مین گرم وخشک لکھا ہے انطاکی کہتا ہے کہ دوسرے درجے مین گرم ہے اور تری وخشکی مین معتدل یا پہلے درجے مین خشک ہے۔

خواص وفوائد۔ نفخ کو مٹاتا ہے سُدّے کھولتا ہے دماغ کا تنقیہ کرتا ہے اسکے لیپ سے دردسر جاتا رہتا ہے بچے کے استرخا کو مٹاتا ہے اسکے کھانے سے پھوڑکی سستی جاتی رہتی ہے خفقان غشی درد معدہ وجگر واستسقا کو زائل کرتا ہے اسکو کھانے اور سلگا کر دھونی دینے سے بواسیر ریاحی جاتی رہتی ہے رانگن کا اور کولھون کا درد مٹاتا ہے اسکے کھانے سے بال دیر مین سفید ہوتے ہین تاپ تلی کو مفید ہے اسکو پیسکر بدن پر ملنے سے جوین نہین پڑتین اور خوشبو آجاتی ہے **مضر**۔ بچھون کو اور رمشانے کو **مصلح**۔ بارتنگ یا شہد۔

مقدار خوراک ۷۔ ماشہ۔

فلفل السوودان (ع)

بضم سین مہملہ وسکون واو و فتح دال مہملہ وسکون الف ونون

صفات وشناخت۔ ایک پودا ہے اسمین پھل لگتا ہے اخروٹ کی برابر ہوتا ہے مگر اخروٹ کی بہ نسبت لمبا ہوتا ہے دونون طرف کے سرے پتلے ہوتے ہین اس پھل کو جوز الشرک کہتے ہین اسکے دو چھلکے ہوتے ہین سب سے اوپر کا چھلکا نازک ہوتا ہے اور ابتدا مین رنگ اسکا سرخ سیاہی مائل ہوتا ہے سوکھ کر اسمین جھریان پڑجاتے ہین اور رنگ مین تیرگی آجاتی ہے اسکے اندر ایک دوسرا چھلکا ہوتا ہے جو سخت ہوتا ہے اسی چھلکے کے اندر بہت سے دانے ہوتے ہین وضع انکی انگور کے بیجون کی سی ہوتی ہے ان دانون کے رنگ مین سرخی اور تیرگی اور نیلاپن ہوتا ہے مزہ انکا سیاہ مرچ سے بھی تیز ہوتا ہے پیدائش اسکی حبشہ اور بربرا اور سوڈان مین ہے وہان سے مصر مین لاتے ہین اور اہل مصر فلفل السوودان کہتے ہین سیاہ مرچ کی جگہ کھانون مین ڈالتے ہین حکیم عبد الحمید نے تحفۃ المومنین کے حاشیے مین لکھا ہے کہ ہندی مین اسکو کالی مرچ اور لال مرچ کہتے ہین مخزن الادویہ اور محیط اعظم کے مؤلف صاحبان نے اسکی تائید مین اپنی طرف سے مضامین لکھے ہین اور یقین خیال کیا کہ سرخ مرچ کا

Hakeem Shoukat Ali

غلاف ہوتا ہے اسکے اوپر ایک چھلکا ہوتا ہے دو چھلکے کہان ہوتے ہین نہ اسمین کوئی چھلکا سخت ہوتا ہے اور نہ سیاہ ہوتا ہے نہ دانے اسمین انگور کے دانون کی طرح ہوتے ہین اور خود ہی یہ بھی لکھتے ہین کہ کبھی اسکے بیجون سے سرسون کی طرح تیل نکالتے ہین مرچ کے بیجون مین تیل کہان - ان بزرگون کی فہم وفراست نے یہان دھوکا کھایا -

طبیعت - دوسرے درجے کے آخر مین گرم وخشک مگر جبکہ جوز الشرک تیسرے درجے مین گرم وخشک لکھا ہے تو یہ بھی اسی طرح ہونا چاہیئے -

خواص وفوائد - یہ چیز ریاح غلیظ اور بلغم لزج کو تحلیل کرتی ہے سدہ کھولتی ہے شہد کے ساتھ باہ کو حرکت دیتی ہے اسکو بیکر دانتون پر ملنے سے درد جاتا رہتا ہے مضبوط ہوجاتے ہین قولنج اور ایلاوس کو نافع ہے سرد مزاج والے کی سردی کو بدل دیتی ہے اسکے تیل کی مالش سے فالج اور لقوہ اور قولنج اور ورد کمر درد سرین درد زانو اور ڈھیلے اورام کو نفع ہوتا ہے اور تمام اعضا کے درد کو اسکی مالش نافع ہے اسطرح بناتے ہین - سوا دو تولہ یہ دوا لیکر بیالیس تولہ پانی مین جوش دین جب نصف جل جائے صاف کرکے ٢٤ تولہ زیتون کا تیل ملاکر پانی خشک کرلین **مضر** اس سے حلق اور پھیپھڑے کو نقصان ہوپہنچتا ہے درد سر پیدا ہوجاتا ہے **مصلح** حلق کے لیے عناب اور دوسرے نقصانون کے لیے کتیرا **بدل** نصف وزن سیاہ مرچ اور تحریک باہ مین تخم انجرہ -

مقدار خوراک - ٧ ماشہ تک عجب یہ ہے کہ حذاق نے جوز الشرک مین ٤ ماشہ تک مقدار خوراک لکھی ہے اور فلفل السودان مین ٧ ماشہ تک -

فلنجہ (ع)

بفتح فا ولام وسکون نون وفتح جیم تازی وسکون ہا

صفات وشناخت - الفاظ الادویہ مین لکھا ہے کہ افلنجہ کا نام ہے اسکی تحقیق حال مین بڑے اختلاف ہین (١) برہان قاطع مین لکھا ہے کہ وہ ایک بیج ہے رائی کی طرح لیکن بہت سرخ ہوتا ہے بہتر وہ ہے کہ جب اسکو ملین تو سیب کی سی خوشبو دے عطریات مین مستعمل ہے (٢) داؤد انطاکی کے تذکرے مین ہے کہ فلنجہ جوز بوا کے پتے ہین یا ہندوستانی بیج ہین (٣) گیلانی کہتا ہے کہ یہ بیج ہین کہ دو قسم کے ہوتے ہین سرخ وزرد زیادہ تر استعمال اس چیز کا عطریات مین ہے (٤) بعض کہتے ہین کہ یہ فرنجمشک ہے (٥) بعض کباب چینی کی چھوٹی قسم جانتے ہین جیسا کہ مخزن مین ہے اور گیلانی کباب چینی کی بڑی قسم بتاتا ہے اور یہ سب قول غلط ہین - بعض کتب مین لکھا ہے کہ اسکو ہندی مین پیل برنگ یا پل پھرنگ کہتے ہین ہم نے ہندی کے گھنٹون سے پھول پرنگ ایک دوا نقل کی ہے مگر وہ دن کے اور یونانیون کے قول کی مطابقت نہین پائی جاتی بعض بعض ترکیبون مین پھول پھرنگ کا نام دیکھا ہے - بہر صورت یونانی کتابون مین فلنجہ اور افلنجہ کی نسبت لکھا ہے کہ یہ بیج ہے ایک بیڑ کا جو رائی اور تخم ریحان کی طرح ہوتا ہے رنگ تین قسم کا ہوتا ہے سرخ زرد اور سیاہ جو اچھا

Hakeem Shoukat Ali

خراسانی کی طرح پھلیاں ہوتی ہیں انمیں یہ بیج ہوتا ہے درخت اسکا ایک ہاتھ کی برابر ہوتا ہے پتے بادام کے پتوں کی طرح ہوتے ہیں اور پھول سفید ہوتا ہے ہندوستان کے بعض بعض مقامات میں اسکی پیدائش ہے لہبتر وہ ہے کہ جسکو سونگھنے سے سیب کی سی خوشبو آئے اور رنگ سرخ ہو سیاہ و زرد قسم خراب ہے مزہ اسکا تلخ ہوتا ہے عطریات میں استعمال کرتے ہیں معجونوں وغیرہ میں بھی ڈالتے ہیں۔

طبیعت - دوسرے درجہ میں گرم و خشک ہے بعض کے نزدیک گرم پہلے درجہ میں اور خشک دوسرے میں ہے بعض نے کہا ہے کہ تیسرے درجہ میں گرم و خشک ہے بعض خشکی سے گرمی زیادہ بتاتے ہیں۔

خواص و فوائد - قابض ہے سدہ کھولتا ہے مادے میں لطافت پیدا کرتا ہے اور مادہ کو قطع کرتا ہے ریاح کو تحلیل کرتا ہے اعضائے رئیسہ اور معدہ سرد کو قوت دیتا ہے دماغ اور آنتوں اور معدے کا سدہ کھولتا ہے بھوک بڑھاتا ہے معدے میں گرمی پیدا کرتا ہے ڈکار لاتا ہے اسکو جوش دیکر روغن زیتون اور شہد کے ساتھ استعمال کرنے سے پرانے زخموں کا تنقیہ ہو جاتا ہے آنکھ کے پھوڑوں کے لیے اس سے گولیاں بناتے ہیں یرقان سیاہ کو مفید ہے تلی کو دبلا کرتا ہے ابتدا میں استسقا کو نافع ہے بدہضمی دور کرتا ہے اسکو پینے اور فرج میں رکھنے سے خون حیض جاری ہوتا ہے بچہ گر جاتا ہے اسکو پینے سے رکا ہوا پیشاب کھل جاتا ہے بچھو اور رتیلا کے زہروں کو نافع ہے اسکو روغن زیتون وغیرہ میں پیسکر لگانے سے فوراً بچھو کے زہر کو نفع ہوتا ہے - **مضر** درد سر اور کرب اور خناق پیدا کرتا ہے - **مصلح** - روغن زیتون۔

مقدار خوراک - تا سات ماشہ تک۔

فنجیون (یونانی)

بفتح فا و سکون نون و کسر جیم تازی و ضم یائے تحتانی و سکون واؤ و نون اسکو فنجیلون بھی کہتے ہیں اور کھانسی کو مفید ہونے کی وجہ سے سعالی اور حشیشۃ السعال بھی نام ہے۔

صفات و شناخت - ایک روئیدگی ہے جسکے پتے لبلاب کبیر کے پتوں کی طرح ہوتے ہیں اور اس سے بڑے ہوتے ہیں اور سات پتوں سے زیادہ نہیں لگتے اور سب پتے جڑ میں سے پھوٹتے ہیں زمین کے پاس سے ان پتوں کا رنگ سفید ہوتا ہے اور اوپر کی جانب سے بہت سبز اور انمیں بہت سے گوشے ہوتے ہیں بہار کے موسم میں ان پتوں میں سے ساق نکلتی ہے جو ایک بالشت کے قریب لمبی ہوتی ہے پھول زرد لگتا ہے یہ ساق اور پھول دس دن سے زیادہ نہیں رہتے اسی لیے کہنے لگے ہیں کہ اسمیں ساق اور پھول نہیں آتے جڑ اسکی بہت پتلی ہوتی ہے پیدائش اسکی نمناک زمینوں میں ہے مزے میں تیزی اور تلخی ہوتی ہے زبان پر کھیا وٹ پڑ جاتی ہے تازہ مستعمل ہے خشک میں حدت اور تیزی زیادہ ہوتی ہے حکیم علوی خان کا یہ خیال ہے کہ یہ ایک قسم تنباکو کی ہے۔

Hakeem Shoukat Ali

طبیعت - تیسرے درجے مین گرم خشک -

خواص وفوائد - ریاح کو تحلیل کرتی ہے ابتدا مین پھوڑون پر اسکے پتے باندھنے سے تحلیل ہوجاتے ہین اور انتہا مین باندھنے سے پک جاتے ہین ترکھجلی پر لگانے سے نفع ہوتا ہے بینائی کو تیز کرنے والی دواؤن مین اسکو ڈالتے ہین تھوڑی سی اسکی جڑ یا پتے منھ مین رکھنے سے کھانسی دمہ اور سانس کی تنگی کو نفع ہوتا ہے ریاح تحلیل ہوجاتی ہین خشک پتون کے دھوئین کے پینے سے بھی یہی نفع ہوتا ہے رحم مین رکھنے سے حمل ساقط ہوجاتا ہے - مرا ہوا بچہ بھی نکل پڑتا ہے -

فندق

فا اور دال مہملہ کے ضمون نون اور قاف کے سکون سے فارسی کا لفظ بتاتے ہین معرب اسکا بندق ہے لیکن قاف فارسی کی زبان مین آتا نہین

صفات وشناخت - ایک پہاڑی بڑے درخت کا پھل ہے جنگل اور باغ مین بھی کم کم پیدا ہوتا ہے اور جہان سردی زیادہ ہو وہان پیدا ہوتا ہے یہ پھل سہ پہلو اور گولائی لیے ہوے ہوتا ہے تازہ پھل کا مغز سفید اور پُرانے کا زردی مائل ہوجاتا ہے چکنائی اسمین زیادہ ہوتی ہے اور بادام کی گری کی طرح دو پارہ ہوتا ہے اور اُسکے اوپر دو چھلکے ہوتے ہین مغز کے اوپر کا چھلکا تو تیرگی مائل ہوتا ہے اور سب سے اوپر کا چھلکا سخت اور خشبی جوزی رنگ کا ہوتا ہے جب خوب پک جاتا ہے تو اُسے توڑ کر مغز کھاتے ہین مزہ شیرین اور خفیف بکسا ہوتا ہے اسکو بادام کشمیری وبادام سہ گوشہ وبادام کوہی بھی کہتے ہین اسمین اخروٹ سے چکنائی کم ہے کیونکہ اسمین جوہر خاکی زیادہ ہے اسکی لیے دیر مین نفوذ کرتا ہے بہتر وہ ہے جو بہت بھاری اور مضبوط اور بڑا دانہ ہو -

طبیعت - شیخ کے قول سے مستفاد ہوتا ہے کہ تھوڑی سی گرمی وخشکی رکھتا ہے بعض کہتے ہین کہ پہلے درجے کے آخر مین گرم اوراسی درجے کے اول مین خشک ہے تمام اجزاے درخت جیسے شاخ اور پتے پکنے مین زبان پر کھچاوٹ پیدا کرتے ہین اور سب مین خشکی ہے اور فندق کے مغز پر جو چھلکا ہو اور جو چھلکے کے تلے وہ بہت خشک ہو بعض کہتے ہین کہ فندق کی مینگ اعتدال کے ساتھ گرم ہے اور تھوڑی سی خشکی بھی رکھتی ہے بعض کہتے ہین کہ دوسرے درجے مین گرم ہے اور پہلے درجے مین تر ہے اسمین رطوبت فضلیہ ہے مگر اخروٹ کی مینگ سے کم ہے -

خواص وفوائد - مغز فندق سے صفرا پیدا ہوتا ہے اور اسمین اخروٹ کی مینگ سے قبض بڑھا ہوا ہے پیٹ پھلاتا ہے آنتون مین ریاح پیدا کرتا ہے اور بقراط کہتا ہے کہ اسکے کھانے سے بھیجا بڑھتا ہے اور بھیجے مین قوت آتی ہے اسکی وجہ یہ ہے کہ اس سے دماغ کو غذا بہت حاصل ہوتی ہے کیونکہ فندق کا جوہر دماغ کے مناسب ہے مقوی باہ ہے اگر اسکو چھلکے سمیت جلا کر بکری یا سور یا گوہ یا ریچھ کی چربی مین ملاکر بالخورے کے مقام پر پے درپے لگایا کرین تو بال نکل آئین شہد کے ہمراہ کھانسی کو نافع ہے گردے کے دبلے پن کو زائل کرتا ہے سرد نزلے کو پکاتا ہے سوزاک کو نافع ہے اسکو انجیر اور سداب

Hakeem Shoukat Ali

کے ساتھ کھلانے سے سرد زہرون کو نفع ہوتا ہے بچھو کے زہر کو دفع کرتا ہے ۔ یہانتک کہتے ہین کہ اگر فندق کا مکان مین رکھدین یا مکان کے چارون رکنون مین چار فندق رکھدین تو بچھو بھاگ جاے پاس رکھنے سے بھی بچھو نہین کاٹتا ۔ سیاہ مرچ کے ساتھ نزلے کو مفید ہے سینے اور پھیپھڑے کے موافق ہے انیسون کے ساتھ خفقان اور گردے کے دبلے پن کو مٹاتا ہے پھیپھڑے اور سینے سے بلغم چھانٹتا ہے روغن زیتون مین ملاکر شیرخوار بچون کے تالو پر لگانے سے آنکھ کا کنجا پن جاتا رہتا ہے پتلی سیاہ ہوجاتی ہے ۔ اسکو جلاکر آنکھ مین پھکانے سے طرفہ مٹ جاتا ہے اسکا چھلکا جلاکر آنکھ مین لگانے سے بینائی مین جلا آتی ہے سوا دو ماشہ کی مقدار مین ماء العسل کے ساتھ کھانے سے کھانسی گو کتنی ہی پرانی ہوجاتی رہتی ہے شہد یا شکر کے ساتھ بھی کھانسی کو نفع دیتا ہے بلغم اور تھوک آسانی سے نکلنے لگتا ہے معدے کے واسطے مضر ہے ثقل پیدا کرتا ہے کبھی کبھی زیادہ کھانے سے قے آنے لگتی ہے اخروٹ کی بہ نسبت دیر مین ہضم ہوتا ہے مگر اس سے غذا بہ نسبت اخروٹ کے زیادہ حاصل ہوتی ہے بشرطیکہ ہضم ہوجائے اگر اسکا اندر کا چھلکا شامل رکھکر کھایا جاے تو معدے سے تلے دیر مین اترتا ہے کیونکہ وہ بہت قابض ہے اور اسکو چھیل دینے کے بعد جلد معدے سے تلے اُترجاتا ہے اور اُس آنت کو جسکا نام صائم ہے اور جی جیونم بھی کہتے ہین بہت نفع پہونچاتا ہے اسکو قوت دیتا ہے اسکا ضرر دفع کرتا ہے مگر اسکا عیب ہے کہ نفخ و قراقر پیدا کرتا ہے بہتر یہ ہے کہ مقشر کرکے بھونکر کھاوین زیادہ کھانے سے تشنگی کا عارضہ مٹ جاتا ہے **مضر** ۔ اسکو زیادہ کھانے سے معدے مین کرب اور کھچاوٹ اور درد سر پیدا ہوتا ہے اور ریاح پیدا کرتا ہے زیادہ کھانے سے قے آنے لگتی ہے غیر مقشر قابض شکم ہے اور درد سر پیدا کرتا ہے **مصلح** سرد مزاج والے کو شہد یا ماء العسل کے ساتھ کھانا چاہیے اور گرم مزاج والے کو کھانڈ اور سکنجبین اور جلاب سے اصلاح کرنی چاہیے اور قبض دفع کرنے کے لیے مسہلہ جوارش کھائین ۔

بدل ۔ اخروٹ کی مینگ اور چلغوزے کی مینگ ۔

قدر خوراک ۔ ۱۰ ماشہ تا ۵ تولہ ۱ ماشہ

فندق کا تیل

دوسرے درجے مین گرم و خشک ہے اخروٹ کے تیل سے بدن کو غذا کم پہونچاتا ہے فالج اور پٹھون کے درد کو مفید ہے کمر کا درد مٹاتا ہے عرق النسا ۔ استرخا ۔ لقوہ اور مرگی کو نافع ہے سردی سے کھانسی یا حلق و سینہ مین درد ہو تو اُسے دفع کرتا ہے جہان بچھو کاٹ کھائے وہان اسکو ملنا چاہیے **مضر** معدہ **مصلح** میبہ

فنک (ع)

بفتح فا و فتح نون و سکون کاف تازی

صفات و شناخت ۔ ایک کتاب مین لکھا ہے کہ ایک جانور ہے جس کے پوست سے پوستین بناتے ہین اسکا پوستین تمام پوستینون سے عمدہ ہوتا ہے اور تمام مزاجون کے موافق ہے اور معتدل ہے مجازاً اُس پوستین کو بھی فنک کہتے ہین (۲) بعض نے کہا ہے کہ فنک ایک

Hakeem Shoukat Ali

جانور ہے کہ بال بہت رکھتا ہے اسکے چمڑے کے پوستین بناتے ہین (۳) بعض نے کہا ہے کہ یہ جانور سنجاب سے بڑا ہوتا ہے روس اور ترکمان کے ممالک سے لاتے ہین اسکا رنگ سفید اور سرخ اور ابلق ہوتا ہے اسکے پوستین مین دوسرے حیوانات کے پوستینون سے خوشبو زیادہ ہوتی ہے بغدادی نے کہا ہے کہ اسکا گوشت شیون ہوتا ہے (۴) بعض نے کہا ہے کہ روس کے ملک کی لومڑی کا نام فنک ہے (۵) بعض نے بیان کیا ہے کہ یہ نام ہے ایک قسم کی بلی کے پوستین کا (۶) انطاکی نے لکھا ہے کہ ایک پرند کی کھال ہے جسکا رنگ سفید ہوتا ہے اور نہایت نرم ہوتا ہے اس سے پوستین تیار کرتے ہین -

طبیعت - اسکا گوشت گرم وتر بتاتے ہین اسکا پوستین انطاکی کے نزدیک تیسرے درجے مین گرم ہے اور خشکی وتری مین معتدل یا تیسرے درجے مین خشک ہے -

خواص وفوائد - اسکے پہننے سے بدن مین گرمی پیدا ہوتی ہے لطافت آتی ہے اخلاط سرد تحلیل ہوجاتے ہین فالج اور لقوہ اور رعشہ اور خدر اور تپ کے رفع کرنے کو نافع ہے بشرے کو نرم کرتا ہے اسکی دھونی سے حشرات الارض بھاگ جاتے ہین اسکا گوشت خراب ہے اسمین کوئی نفع نہین ہے انطاکی وغیرہ کے قول سے معلوم ہوتا ہے کہ سمور سے زیادہ معتدل اور اُس سے زیادہ سرد اور سنجاب سے زیادہ گرم ہے اسکا پوستین پہننا بسبب معتدل ہونے کے تمام مزاجون کے موافق ہے خاصکر بچون اور بوڑھون کے بہت موافق ہے اسکا گوشت کھانے سے بسبب شیرینی کے متلی پیدا ہوتی ہے

فو۔ یونانی

بضم فا وسکون واو مشدد - چھال گری (ھ) بیخ سنبل (ف)

صفات وشناخت - ایک روئیدگی ہے جسکی ساق اور شاخین صاف ہوتی ہین ساق ایک انگلی کی برابر موٹی اور اندر سے کھوکھلی ہوتی ہے رنگ سُرخ ہوتا ہے لمبائی اسکی ایک گز کے برابر اور اس سے زیادہ بھی ہوتی ہے پھول کا رنگ سفید نیلے پن کی جھلک کے ساتھ اور ابن جناح کے قول کے موافق نیلا سفیدی مائل ہوتا ہے وضع نرگس کے پھول کی سی ہوتی ہے مگر اُس سے بڑا ہوتا ہے خیری کے پھول سے ملتا جلتا ہے اسکی جڑ بیخ اذخر کی طرح ہوتی ہے اور خربق کے سے تار اسمین لگے ہوتے ہین پتے بڑے بڑے اور کرفس کوہی کے پتون کی طرح ہوتے ہین اسکی جڑ سے سنبل رومی کی سی بو آتی ہے اسلئے ناردین بری بھی کہتے ہین مطلق فو سے جڑ مراد ہوتی ہے اور یہی مستعمل ہے اور دو قسم کی ہوتی ہے بڑی اور چھوٹی اس جڑ کا رنگ یاقوتی ہوتا ہے اور توڑنے سے زردی مائل رنگ نکلتا ہے اور بعض کا رنگ اوپر سے سرخ زردی وسیاہی مائل بھی ہوتا ہے بابچھڑ کی سی خوشبو آتی ہے بعض کہتے ہین کہ یہ خود ایک قسم کے سنبل کی جڑ ہے بعض اسمین سوسن بری کی جڑ کا بھیل کر دیتے ہین فرق دونون مین یہ ہے کہ بیخ سوسن مین خوشبو نہین آتی اور وہ سخت ہوتی ہے اور فو مین خوشبو آتی ہے اور نرم ہوتی ہے -

طبیعت - گرم وخشک دوسرے درجے کے آخر مین یا تیسرے درجے کے اول مین -

خواص وفوائد - سُدّے کھولتی ہے ریاح تحلیل کرتی ہے اسمین قوت تریاقی بھی ہے کوکھ کے درد اور [illegible] کو

Hakeem Shoukat Ali

جانور ہے کہ بال بہت رکھتا ہے اسکے چمڑے کے پوستین بناتے ہین (۳) بعض نے کہا ہے کہ یہ جانور سنجاب سے بڑا ہوتا ہے روس اور ترکمان کے ممالک سے لاتے ہین اسکا رنگ سفید اور سرخ اور ابلق ہوتا ہے اسکے پوستین مین دوسرے حیوانات کے پوستینون سے خوشبو زیادہ ہوتی ہے بغدادی نے کہا ہے کہ اسکا گوشت شیرین ہوتا ہے (۴) بعض نے کہا ہے کہ روس کے ملک کی لومڑی کا نام فنک ہے (۵) بعض نے بیان کیا ہے کہ یہ نام ہے ایک قسم کی بلی کے پوستین کا (۶) انطاکی نے لکھا ہے کہ ایک پرندکی کھال ہے جسکا رنگ سفید ہوتا ہے اور نہایت نرم ہوتا ہے اس سے پوستین تیار کرلیتے ہین۔

طبیعت۔ اسکا گوشت گرم وتر بتاتے ہین اسکا پوستین انطاکی کے نزدیک تیسرے درجے مین گرم ہے اور خشکی وتری مین معتدل یا تیسرے درجے مین خشک ہے۔

خواص وفوائد۔ اسکے پہننے سے بدن مین گرمی پیدا ہوتی ہے لطافت آتی ہے اخلاط سرد تحلیل ہوجاتے ہین فالج اور لقوہ اور رعشہ اور خدر اور تپ کے رفع کرنے کو نافع ہے بشرے کو نرم کرتا ہے اسکی دھونی سے حشرات الارض بھاگ جاتے ہین اسکا گوشت خراب ہے اسمین کوئی نفع نہین ہے انطاکی وغیرہ کے قول سے معلوم ہوتا ہے کہ سمور سے زیادہ معتدل اور اس سے زیادہ سرد اور سنجاب سے زیادہ گرم ہے اسکا پوستین پہننا بسبب معتدل ہونے کے تمام مزاجون کے موافق ہے خاصکر بچون اور بوڑھون کے بہت موافق ہے اسکا گوشت کھانے سے بسبب شیرینی کے متلی پیدا ہوتی ہے

فو۔ یونانی

بضم فا وسکون واو مشدد - چھال گڑی (ھ) بیخ سنبل (ف)

صفات وشناخت۔ ایک روئیدگی ہے جسکی ساق اور شاخین صاف ہوتی ہین ساق ایک انگلی کی برابر موٹی اور اندر سے کھوکھلی ہوتی ہے رنگ سُرخ ہوتا ہے لمبائی اسکی ایک گز کے برابر اور اس سے زیادہ بھی ہوتی ہے پھول کا رنگ سفید نیلے پن کی جھلک کے ساتھ اور ابن جناح کے قول کے موافق نیلا سفیدی مائل ہوتا ہے وضع نرگس کے پھول کی سی ہوتی ہے مگر اس سے بڑا ہوتا ہے خیری کے پھول سے ملتا جلتا ہے اسکی جڑ بیخ اذخر کی طرح ہوتی ہے اور خربق کے سے تار اسمین لگے ہوتے ہین پتے بڑے بڑے اور کرفس کوہی کے پتون کی طرح ہوتے ہین اسکی جڑ سے سنبل رومی کی سی بو آتی ہے اسلیئے ناردین بری بھی کہتے ہین مطلق فو سے جڑ مراد ہوتی ہے اور یہی مستعمل ہے اور دو قسم کی ہوتی ہے بڑی اور چھوٹی اس جڑ کا رنگ یاقوتی ہوتا ہے اور توڑنے سے زردی مائل رنگ نکلتا ہے اور بعض کا رنگ اوپر سے سرخ زردی وسیاہی مائل بھی ہوتا ہے بابچھڑ کی سی خوشبو آتی ہے بعض کہتے ہین کہ یہ خود ایک قسم کے سنبل کی جڑ ہے بعض اسمین سوسن بری کی جڑ کا میل کردیتے ہین فرق دونون مین یہ ہے کہ بیخ سوسن بے خوشبو نہین آتی اور وہ سخت ہوتی ہے اور فو مین خوشبو آتی ہے اور نرم ہوتی ہے۔

طبیعت۔ گرم وخشک دوسرے درجے کے آخر مین یا تیسرے درجے کے اول مین۔

خواص وفوائد۔ سُدے کھولتی ہے ریاح تحلیل کرتی ہے اسمین قوت تریاقیہ بھی ہے کوٹھے کے درد اور رانگن کو

Hakeem Shoukat Ali

مفید ہے تاپ تلی کو نافع ہے رگون اور سینے کا تنقیہ کرتی ہو سردی کے دردون کو شافی ہے اسمین قوت اور ادرار بابچھڑ سے زیادہ ہو اسی لیے مثانے کے زخم کو نفع ہوجاتی ہے اسکے کھانے سے پیشاب اور حیض خوب ہوتا ہے اسکے لگانے سے داء الثعلب کو نفع ہوتا ہے **مضر** سر و گردہ **مصلح** سر کے لیے انیسون گردے کے لیے سونف اور شہد اور رب السوس **بدل** کباب چینی - بابچھڑ - فلفل سیاہ اور قرصعنہ -

مقدار خوراک - سفوف ۴ ماشہ جوشاندے مین نو ماشہ -

فوذج (معرب)

بضم فا و سکون واو و فتح ذال نقطہ دار و سکون جیم تازی معرب ہو پودہ کا اور بعض کہتے ہین کہ فودہ بروزن دودہ کا معرب ہے

صفات و منافع - ایک قسم کا سوکھا ہوا خمیر ہے اسطرح تیار کرتے ہین کہ گیہون اور جو کا آٹا گرم پانی مین گوندھ لیتے ہین اور اسمین نمک نہ ڈالتے ہین پھر ٹکیان بنا کر اور ہر ٹکیہ کے درمیان مین سوراخ رکھکر انجیر کے پتون مین لپیٹ کر سایہ دار مقام مین دھر دیتے ہین یہانتک کہ سڑ جاوے بدبو آجاوے پھر کام مین لاتے ہین کبھی ایسا کرتے ہین کہ دونون آٹون مین خوشبودار گرم مصالح کی چیزین اور سرکہ ملا کر زمانہ دراز تک دھوپ مین رکھتے ہین اور پھر کام مین لاتے ہین - یہ فوذج آبکامہ (دلائتی کانجی) وغیرہ کی طرح کے اچار بنانے کے کام مین آتا ہے نہایت محلل ہے ورم پر لگانے سے بکھر جاتا ہے پکنے کے قریب پھوڑا ہو تو اسکے لیپ سے پک کر پھوٹ جاتا ہے سرکے اور روغن گل مین ملا کر بدن پر ملنے سے خارشت دفع ہوتی ہے -

فیروزہ (ف)

بکسر اول و یاے معروف و ضم راے مہملہ و واو مجہول و فتح زاے نقطہ دار و سکون ہا اور حرف اول کے فتحہ سے بھی آیا ہے - فیروزج اسکا معرب ہی

صفات و شناخت - معدنی پتھر ہی سبز زردی مائل جسکے نگینے اکثر بنائے جاتے ہین اسکی کھان کی جگہ ہی نیشاپور اور خجند اور شیادک کرمان اور آذربیجان اور کوہستان شیراز اور ہندوستان مین بھنڈے کے پہاڑون مین ہوتا ہے فیروزہ کئی قسم کا ہوتا ہے (۱) بہتر سب مین وہ ہے جسکا رنگ صاف ہو اور پرانا اور بڑا ہو نوا صاف ہو تو صاف نظر آوے اور ہو اگر مکدر ہو تو وہ بھی مکدر نظر آئے اور یہ خوبی نیشاپوری مین ہے جسکو بواسحاقی کہتے ہین بواسحاق نام ایک کان کا ہے (۲) دوسرا درجہ فتحی کا ہے (۳) تیسرا درجہ ازہری کا ہی (۴) چوتھا درجہ سلیمانی کا ہے (۵) پانچوان درجہ درنوفی کا (۶) چھٹا درجہ آسمانی کا ہے جسکو خاکی بھی کہتے ہین (۷) ساتوان درجہ عبد الحمیدی کا ہے (۸) آٹھوان درجہ اندلسی کا ہے (۹) سب سے بدتر گنجینہ ہے چنانچہ بھنڈے کے پہاڑون مین اسی طرح کا ہوتا ہے اسکی پیدائش کی یہ صورت ہے کہ پانچ حصہ عمدہ گندھک اور ایک حصہ پارہ ملکر سردی سے جم جاتے ہین پھر انپر سات سال تک زحل اور سورج کی نظر پڑکر فیروزہ بن جاتا ہے شیراز اور کرمان کی کانون سے جو فیروزہ نکلتا ہے اسکا رنگ سفیدی مائل ہوتا ہے جسکو شبائی اور شیر بوم کہتے ہین اور نیشاپور وغیرہ کے فیروزے مین نیلاپن ہوتا ہے اسکو نیل بوم

Hakeem Shoukat Ali

بولتے مین اب چونکہ نیشاپور کی کان خراب ہو گئی ہے اسلیے اسکی جگہ کرمان کی کان کا استعمال کرتے ہین یہ نرم اور ہلکا اور رنگ زرد ہوتا ہے جلد خراب ہوجاتا ہو ہرقسم کا فیروزہ چربی اور بوے مشک اور پسینے کے لگنے سے بدرنگ اور خراب ہوجاتا ہے۔

طبیعت۔ سرد پہلے درجے مین اور خشک تیسرے درجے مین۔

خواص وفوائد۔ فرحت اور روح کو قوت بخشتا ہو اسکو آنکھ مین لگانے سے بصارت مین قوت آتی ہو آنکھ کی رطوبت خشک ہوجاتی ہے آنکھ کے ڈھلکے اور رتوندا ور جالے کو مفید ہے آنکھ کی اکثر بیماریون کو نافع ہے دماغ ومعدہ کو قوت دیتا ہو دستون کو بند کرتا ہے آنتون کے زخم کو دور کرتا ہے خفقان کو مفید ہے گردے اور مثانے کی پتھری توڑتا ہو اسکو گلے مین لٹکانا دل کو بالخاصیت قوت دیتا ہو خوف کو رفع کرتا ہے دشمن پر فتحمندی کا باعث ہے مرگی اور تاپ تلی کو نافع ہو ۳۔ماشہ فیروزہ شراب کے ساتھ کھانے سے ہر قسم کے زہر کو نفع ہوتا ہے اور ۹ رتی کھانے سے بچھو کا زہر اترتا ہے۔

وید کہتے ہین کہ فیروزہ کسیلا میٹھا قوت ہاضمہ بڑھانے والا اور ملین ہو پیٹ کے درد ریاحی قولنج آسیب اور ایسے زہر کو جو ہمیشہ بدن مین رہتا ہو اور ایسے زہر کو جو کبھی پیدا ہوجائے اور کبھی زائل ہوجائے اور حیوانات کے زہر کو دفع کرتا ہے۔ **مضر گردہ مصلح کتیرا بدل زمرد**۔

مقدار خوراک۔ ۱ماشہ۔

فیلزہرہ (ف)

بکسر فا وسکون یاے تحتانی ولام موقوف وفتح زاے معجمہ وسکون ہا وفتح راے مہملہ وسکون ہا جیساکہ بہار عجم ہفت قلزم اور برہان قاطع وغیرہ مین لکھا ہے فیلزہرج اسکا معرب ہے لفظی معنی اسکے ایسی چیز کے ہین جو ہاتھی کے لیے زہر ہو اور وجہ تسمیہ یہ ہے کہ ہاتھی اسکے کھانے سے مرجاتا ہے اور صاحب جامع نے یہ وجہ تسمیہ لکھی ہے کہ رسوت کو فیلزہرہ اسلیے کہتے ہین کہ اسکو چمڑے کی تھیلی مین بھرتے ہین جب خشک ہوجاتی ہو تو بڑے حیوان کے پتے کی طرح ہوجاتی ہے اور سب سے بڑا حیوان ہاتھی ہے اسلیے مجازاً فیل زہرہ کہنے لگے زہرہ بروزن بہرہ جھلی کی تھیلی ہے صفرا سے بھری ہوئی کہ حیوانات کے جگر سے چپٹی رہتی ہے عربی مین مرارہ کہتے ہین اور اگر ہاتھی کے زہر کے معنے مین قرار دیا جایگا تو زہرفیل کا قلب ہوگا اور زہرہ مزید علیہ زہر کا ہے۔

صفات وشناخت۔ یہ ایک روئیدگی ہے جسکا عصارہ رسوت کی ہے اور بعض کہتے ہین کہ خود رسوت کا نام ہے رسوت کے کھانے سے ہاتھی مرجاتا ہے بعض کہتے ہین کہ وہ کیکر کی ایک قسم ہے مگر زیادہ اطبا اسی پر ہین کہ کچی رسوت کی روئیدگی کا نام ہے پھل اسکے سیاہ مرچ کی برابر ہوتے ہین۔

طبیعت۔ گرمی وخشکی مین معتدل ہے۔

خواص وفوائد۔ اسکے اجزا کے استعمال سے منھ کے چھالے مٹ جاتے ہین کان مین پھنسی ہو کر پیپ اور خون نکلے تو اسکے ڈالنے سے صحت ہوتی ہو جوش دیکر پینے سے بڑھی ہوئی تلی گھٹ جاتی ہے یرقان کو فائدہ پہونچتا ہے اسکے پتون اور شاخون کا جوشاندہ پینے سے پیشاب اور خون حیض خوب آتا ہے

Hakeem Shoukat Ali

اسکا پھل پونے دو تولہ سے ۳۔تولہ تک کھانے سے فاسد بلغمی دستون مین خوب نکل جاتا ہے اسکے اجزا کو پانی مین جوش دیکر اُس سے بال دھونے سے جڑین مضبوط ہوجاتی ہین - **بدل** ہم وزن رسوت اور نصف وزن سپاری اور صندل

فیل گوش (ف)

ہشت کند (ھ) فیلجوش اور لوف (ع)

صفات وشناخت - ایک روئیدگی ہے جسکے کھانے سے ہاتھی مرجاتا ہے اور سایہ دار نمناک مقام پر ہوتی ہے کئی قسمین ہین (۱) بڑی قسم - اسے لوف الکبیر کہتے ہین پتے بڑے بڑے ہاتھی کے کان کی طرح ہوتے ہین ساق موٹی اور چتلی نیلی اور اُسپر دوسرے رنگ بھی ہوتے ہین - ساق اسکی ابلق سانپ کی طرح ہوتی ہے اسی واسطے لوف الحیہ بولتے ہین اور لوف الکبیر اور لوف السبط اور روف الارقط بھی کہتے ہین پھل خوشون کے طور پر ہوتا ہے اور ابتدا مین سفید پھر زرد ہوجاتا ہے بعض کہتے ہین کہ رسوت اسکا عصارہ ہے اس صورت مین یہ اور فیلزہرہ ایک ہونگے اور بعض کے نزدیک ساگوان یہی ہے (۲) متوسط قسم پتے اسکے پہلی قسم سے چھوٹے اور مختلف رنگون کے ساتھ اور ساق بالشت بھر کی اور نیلی - پھل پہلی قسم کی طرح اسکو لوف الجعد کہتے ہین (۳) دروزن قسم سے اسکا درخت چھوٹا مگر پتے ویسے ہی اور پھل ساق کے کنارے بطور خوشون کے لگتا ہے ابتدا مین سفید دانہ خشخاش کی طرح اور پک کر زرد زعفرانی پڑجاتا ہے اور مزے مین نہایت حدت ہوتی ہے چابنے سے زبان پر سوزش پڑجاتی ہے اسے لوف الصغیر بولتے ہین - بعض کہتے ہین کہ فیل گوش کا نام ہندی مین بال راکس اور بڑراکس اور بڑکش ہے اور یہ درست نہین اسلیے کہ اسمین پھل نہین آتے - فرہنگ انجمن آرائے ناصری مین لکھا ہے کہ پیل گوش سوسن کی قسم سے ہے -

طبیعت - گرم وخشک دوسرے درجے مین تیسری قسم مین گرمی وخشکی بڑھی ہوئی ہے حتی کہ چوتھے درجے تک خیال کرتے ہین -

خواص وفوائد - لطافت پیدا کرتا ہے گاڑھے اور لزج خلطون کو نکالتا ہے سدہ کھولتا ہے جلا پیدا کرتا ہے آنکھون کو جلا دیتا ہے اسکا عصارہ آنکھ کو بہت مفید ہے جالا کاٹتا ہے اسکے خوشے کا رس سر ذکر مین ٹپکانے سے رکا ہوا پیشاب اُتر آتا ہے پتھری توڑتا ہے شہد کے ہمراہ اسکا لیپ محرک باہ ہے تمام افعال مین تیسری قسم قوی ہے بدگوشت کو اور بواسیر کے مسون کو کاٹ دیتی ہے نہایت جلن پیدا کرنے والی اور جلانے والی ہے اسکے پھل اور جڑ کو پیسکر روغن زیتون مین جوش کرکے جذام پر لیپ کرنا اکسیر کا حکم رکھتا ہے -

وید کہتے ہین کہ ہشت کند یعنی لوف گرم و تیز ہے بلغم اور امراض ریحی کو دور کرتا ہے جلد کے نشانون کو اسکا لیپ مٹاتا ہے اسکے پینے اور لگانے سے پھوڑے پھنسی دفع ہوتے ہین **مضر** جگر کو اور خلط غلیظ پیدا کرتا ہے **مصلح** ببول کا گوند **بدل** افسنتین اور بیخ کبر -

Hakeem Shoukat Ali

مقدار خوراک۔ ۲۔۳ ماشہ

فی نل یا فی نائل (ش)

صفات وشناخت۔ یہ ایک سیاہ رنگ کا عرق ہے جو خشک لکڑیون کو کشید کرنے سے حاصل ہوتا ہے کاربولک ایسڈ کی قسم سے ہے مگر فرق یہ ہے کہ پانی مین بخوبی حل ہونے والا ہے علاوہ اسکے اسمین خراش کا کوئی اثر مطلق نہین ہے پانی کے ہمراہ ملانے سے پانی کی رنگت سفید دودھ کے مانند ہوجاتی ہے۔

خواص وفوائد۔ موریون اور پاخانون اور پیشاب گاہون کی بدبو دفع کرنے کے لیے ایک حصہ فنل کو ایک ہزار سے دو ہزار حصہ تک پانی مین ملا کر ان مقامون کے اندر ڈالین بیمارون کے کمرون اور شفاخانون کی ہوا صاف کرنے کے لیے ایک حصہ فنل کو سو حصہ پانی مین ملائین اور رکابیون مین بھر کر مکان کے کونون مین یا مریض کی چارپائی کے نیچے رکھین کپڑون اور مختلف اشیا کی چھوت دفع کرنے کے لیے انکو ایسے سیال سے جو ایک حصہ فی نل کو ۲۵ حصہ پانی مین ملا کر بنایا گیا ہو دھوکر سکھلائین چارپائی اور صندوق اور کرسیون کے دھونے کے لیے ایک حصہ فنل کو دس حصہ پانی مین ملاتے ہین اور دو یا تین مرتبہ ان چیزون کو دھوکر سکھا لیتے ہین خراب یا سڑے ہوئے یا عموماً کسی طرح کے زخمون کے دھونے کے لیے ایک حصہ فنل کو پندرہ سے پچیس حصہ تک پانی مین ملا کر استعمال کرتے ہین۔ یہ فائدہ ہوتا ہے کہ نباتی اور حیوانی اشیا سڑنے نہین پاتین اور اسی فائدے کے لیے ایک ہزار حصے سے دو ہزار حصے تک پانی مین ملا کر بطور غرارہ یا کلی یا غسل استعمال کرتے ہین امراض جلد مین ایک حصہ فی نل کو پچاس حصے سے سو حصے تک پانی مین ملا کر تیار کرتے ہین ½ حصہ فی صدی کا سیال بنا کر مثانے کی سوزش مین پچکاری لگانے سے ۲۴ گھنٹے ہی مین فائدہ ظاہر ہوتا ہے امراض سوزاک وغیرہ مین اسکو کھلانا بھی مفید ہے۔

فیوکس وزی کو لوسس (ش)

صفات وفوائد۔ یہ سمندری گھاس ہے جسکو بلاڈر ریک کہتے ہین پانی کے ذریعہ سے اسکا رب بناتے ہین جسکو چربی کی تحلیل یعنی موٹاپن کے دور کرنے کے لیے کھلاتے ہین جسکی مقدار خوراک ایک ڈرام ہے قبل غذا کے اور خشک رب ۴ گرین کی مقدار مین گولی بنا کر دن مین ۳ یا ۴ مرتبہ دین۔

باب القاف

قاز

بفتح قاف وسکون الف وزاے معجمہ موقوف محیط مین لکھا ہے کہ یہ لفظ عربی کا ہے۔ لیکن سراج اللغات نفائس اللغات مؤید الفضلا اور کنز اللغات ترکی مین ترکی بتایا ہے رشیدی مین لکھا ہے کہ قاز دراصل غاز تھا

صفات وشناخت۔ ایک پکھیرو ہے بطخ کی قسم سے کتب لغات مین یون ہی لکھا ہے اطبا کہتے ہین کہ مرغابی کی قسم سے ہے بطخ سے بڑا ہوتا ہے عربی مین اسکو اوز بھی کہتے ہین اور کنز اللغات

Hakeem Shoukat Ali

ترکی مین اوز کی جگہ وز مذکور ہے۔

طبیعت۔ اسکا گوشت گرم وتر ہے۔

خواص وفوائد۔ اسکا گوشت بطخ کے گوشت سے زیادہ غلیظ ہے اسکے گوشت سے اگرچہ لہو زیادہ پیدا ہوتا ہے مگر وہ ایسا عمدہ نہین جیسا کہ مرغی کے گوشت سے بنتا ہے اسکی چربی ورمون کو تحلیل کرتی ہے سختیون کو نرم کرتی ہو اسکا روغن نہایت محلل ومفتح ہو ریاح اور پیٹ کی قراقر کو دور کرتا ہے استسقا اور درد مفاصل پر اسکی مالش اور اسکا کھانا نافع ہو۔

قاقالیا (یونانی)

بفتح قاف وسکون الف و فتح قاف دوم وسکون الف دوم وکسر لام و فتح یائے تحتانی وسکون الف سوم

صفات وشناخت۔ بعض کا خیال ایسا ہے کہ یہ بقلۃ الاوجاع ہے شاید غیر ہو ایک روئیدگی ہے جسکے پتے سفید اور بڑے ہوتے ہین اور ساق پتون کے درمیان سے کھڑی نکلتی ہے اسکی پھنگی پر پھول پیدا ہوتا ہے جسکی وضع فاشرا کے پھول کی سی ہوتی ہے جب اسکی پتیان جھڑ جاتی ہین تو بیج ظاہر ہوتا ہے۔

طبیعت۔ گرم وتر۔

خواص وفوائد۔ اسکی جڑ ایسی خشکی پیدا کرتی ہے جس سے کوئی تکلیف محسوس نہین ہوتی اسکی جڑ کو شراب مین بھگو کر ملکر چھانکر پینے سے پھیپھڑے اور مری کی خشونت مٹتی ہے۔ کھانسی کو نفع ہوتا ہے اسکو منھ مین چابکر رس نگلنے سے بھی یہی نفع ہوتا ہے اسکے بیجون کو پیسکر موم روغن مین ملا کر بدن پر ملنے سے اینٹھن اور کھچاوٹ پیدا نہین ہوتی۔

قاقلے (ع)

بفتح قاف اول وسکون الف وکسر قاف دوم و فتح لام مشدد والف مقصورہ اور ضم قاف دوم و کسر لام مخفف وسکون یائے تحتانی سے بھی آیا ہے

خواص وفوائد۔ ایک روئیدگی ہے اشنان کی طرح مگر اُس سے بڑی اور زیادہ ہری ہوتی ہے اسمین رس بھی اُس سے زیادہ ہوتا ہے پتے اسکے نرم اور چھوٹے ہوتے ہین اور انمین شوریت اور تلخی اور تھوڑا قبض ہوتا ہے موسم ربیع مین پیدا ہوتی ہے لوگ دودھ اور دہی سے کھاتے ہین اونٹ اسکو رغبت سے کھاتا ہے اور اُسکے مزاج کے موافق ہے ویرانون اور شور زمینون مین ہوتی ہے سامی مین کہا ہے کہ ایک شور گھاس ہو جنگلی اسے فقرا کھاتے ہین مؤلف انجمن کہتا ہے کہ فارس مین اسکا کھانا متداول ہے لغت بنطی مین اسکو قاقلی اور عربی مین قلام کہتے ہین فارسی مین کاکل وشابانک وغیرہ نام ہین بعض کہتے ہین کہ درونج معلوم ہوتی ہے جو راوداں محلہ سے ہے کیونکہ اُس سے بہت مشابہت رکھتی ہو

طبیعت۔ دوسرے درجے مین گرم وخشک ہے بعض کے نزدیک پہلے درجے مین گرم وخشک ہو۔

خواص وفوائد۔ اس سے ڈکارین خوشبو پیدا ہوتی [illegible] ہے

Hakeem Shoukat Ali

چونکہ اسمین نمکینی اور لزوجت ہے اسلیے صفرا کو دستون کی راہ نکالتی ہے اور شکم کا فضلہ خارج کرتی ہے اس کے نچوڑے ہوے پانی کے پینے سے زرد رطوبت دستون کی راہ نکل جاتی ہے اسکے استعمال سے معدے کا ضعف اور ڈھیلا پن اور جگر کا ضعف اور کمر کا درد جاتا رہتا ہے مگر ایسی حالت مین دین کہ تپ نہو اسکے کھانے سے معدے مین ثقل پیدا ہوتا ہے اسمین عیب ہے اسکے رس کو جوش دینے سے قوت زائل ہوجاتی ہے اسلیے مناسب یہ ہے کہ بغیر جوش دیے پی لین بعض ۲۸ تولہ اسکا نچوڑا ہوا پانی اڑھائی تولہ شکر سفید کے ساتھ پیتے مین اور نفع ہوتا ہے اور قوت کے ساتھ فعل کرتا ہے اسکو تروتازہ کھانے سے دودھ اور پیشاب زیادہ اترتا ہے باہ کو قوت پیدا ہوتی ہے منی زیادہ پیدا ہوتی ہے بعض نے لکھا ہے کہ اس سے منی مین گرمی پیدا ہوتی ہے اسمین خشکی آتی ہے اور کم ہوجاتی ہے اور کاہو کافور کی طرح نہایت سردی کرنے والی ہے اسکے بیجون سے زرد رطوبت دستون کی راہ سے خوب نکلتی ہے بعض کہتے ہین کہ اسکا فعل کشوث کی طرح ہے۔

مقدار خوراک۔ جرم دوا کا ساڑھے دس ماشہ تک اور نچوڑا ہوا پانی ساڑھے اٹھارہ تولہ کے قریب لال کھانڈ کے ساتھ استعمال کرین کیونکہ لال کھانڈ اور شاہترہ اسکے فعل کو قوت دیتے ہین۔

قاقم

بفتح قاف وسکون الف وضم قاف دوم وسکون میم مہذب الاسماء سے عربی کا لفظ معلوم ہوتا ہے اور کنز اللغات ترکی مین لکھا ہے کہ قاقوم ترکی کا لفظ ہے اور معلوم ایسا ہوتا ہے کہ واو دوسرے قاف کے بعد زائد ہے کیونکہ ترکی کے الفاظ مین فتح کے بعد الف اور کسرے کے بعد یاے تحتانی اور ضمے کے بعد واو لکھنے کا دستور ہے

صفات وشناخت۔ برہان قاطع مین لکھا ہے کہ ایک پوستین ہے سفید رنگ کہ نہایت گرم ہوتا ہے اور بحر الجواہر مین ذکر کیا ہے کہ قاقم ایک جانور ہے سنجاب کی طرح اور سنجاب سے قیمتی ہوتا ہے سنجاب سے زیادہ سرد اور زیادہ تر ہے سمور سے اسکے پوستین مین گرمی کم ہے اور معتدل بدنون کے موافق ہے بعض نے کہا ہے کہ اسکا پوستین سنجاب کے پوستین سے زیادہ گرم ہے بعض نے لکھا ہے کہ قاقم ایک ایسے حیوان کا چمڑا ہے جو بلی سے چھوٹا اور چوہے سے بڑا ہوتا ہے دم اسکی چھوٹی ہوتی ہے سر و دم سیاہ ہوتے ہین باقی بدن کا رنگ سفید ہوتا ہے رازی نے لکھا ہے کہ اسکا پوستین حرارت مین معتدل ہے۔

فوائد۔ اسکا پوستین پہننے سے بدن مین لطافت آتی ہے اخلاط سرد تحلیل ہوجاتے ہین فالج اور لقوہ اور رعشہ کے مریض کو پہنانے سے نفع ہوتا ہے اسکے پہننے سے نرمی بدن مین آتی ہے اسکی دھونی سے کیڑے کوڑے بھاگ جاتے ہین۔

قتادرع

بفتح قاف وفتح تاے فوقانی وسکون الف و دال مہملہ موقوف بروزن سواد

Hakeem Shoukat Ali

صفات و شناخت - مخزن و محیط مین قوماطارجس مین قتاد کو مغیلان کہا ہے اور قتاد مین دوسرا درخت کہا ہے۔ منتخب مین ہے کہ ایک درخت ہو سخت اور خاردار سکو عربی مین شجرۃ القدس و سواک القباد اور سواک المسیح بھی کہتے ہین اسکے کانٹے بڑے تیز ہوتے ہین اور وہ تلے کی جانب خمیدہ ہوتے ہین مگر ساق پر کانٹے نہین ہوتے اور وہ بانس کیطرح معلوم ہوتی ہو اونٹ اُسکو نہین کھاتا مگر جبکہ خشک سالی مین چارہ ناپید ہوتا ہے تو کھانے لگتا ہے مویشی اسکے چرنے سے فربہ ہوجاتے ہین پھول اسکا زرد رنگ ہوتا ہو اور اسمین لال ٹکڑے ہوتے ہین میوہ اسکا پھول مین سے نکلتا ہو جسکا رنگ چھوارے کی گٹھلی کی طرح ہوتا ہو گیلانی کہتا ہے کہ کتیرا اس درخت کا گوند ہے مگر مین کہتا ہون کہ کتیرا جس درخت سے نکلتا ہو اُسے راجپوتانے مین کرڑوا اور کرا یا اور کرڑوا کہتے ہین اُسکے حالات قتاد سے نہین ملتے مفصل حال اُسکا کتیرے مین بیان ہوگا۔

طبیعت - دوسرے درجے مین گرم و خشک ہے اور صاحب اختیارات نے گرم و تر بتایا ہے اور قانون کے ایک پرانے نسخے مین جو شیخ کے ہاتھ کے لکھے ہوئے نسخے کی نقل ہے سرد و تر مندرج ہے۔

بعض کہتے ہین کہ اس درخت کا مزاج تو سرد ہے مگر جڑ بہت گرم ہے۔

خواص و فوائد - اسکی جڑ کو گھس کر سرکے یا شہد کے ساتھ بہق اور چھائین یا دوسرے داغون پر لگایا جائے تو صاف ہوجائین اسکے پتون کو جوش کرکے کھانڈ ملاکے پینے سے پرانی گرم کھانسی کو بہت نفع ہوتا ہے ضیق النفس اور سل کو بھی نفع پہونچتا ہے مگر نو دس تولہ سے زیادہ نہ ہوین اسکی جڑ مین اتنی چکنائی ہوتی ہے کہ بغیر تیل کے مشعل کی طرح جلتی ہے۔

قراطارعوین (رومی)

بفتح قاف و فتح راے مہملہ و سکون الف و فتح طاے حطی و سکون الف و کسر راے مہملہ و ضم عین نقطہ دار و سکون واو و کسر یاے تحتانی و سکون نون

صفات و شناخت - ایک روئیدگی ہے جسکی شاخون مین گانٹھین کثرت سے ہوتی ہین اور سب شاخین ایک جڑ سے نکلتی ہین پتے اسکے گیہون کے پتون کی طرح ہوتے ہین بیج باجرے کے دانے سے مشابہت رکھتا ہے مزہ اسکا نہایت تیز ہوتا ہے سایہ دار مقامون اور شورزمینون مین اسکی پیدائش ہے کہتے ہین کہ یہ جنگلی گیہون ہے۔

طبیعت - گرم و خشک۔

فوائد - اگر عورت حیض کے دنون سے پاک ہونے کے بعد اور مرد بھی ۱۱ ماشہ اسکے بیج پیسکر تھوڑے سے پانی کے ساتھ کھاکر باہم صحبت کرین تو لڑکے کا حمل عورت کو رہجائے۔

قراطاط (ترکی)

بفتح قاف و راے مہملہ و سکون الف و فتح طاے [illegible] و سکون الف [illegible] آخر موقوف

Hakeem Shoukat Ali

صفات وفوائد - ایک پیڑ کا پھل ہے کالی مرچ کی طرح ہوتا ہے اور مزے مین زرشک کی سی ترشی ہوتی ہے اور افعال وخواص بھی اُسی کے سے ہین شاید زرشک کی ایک قسم ہو جنھون نے اسکوز قال بتایا ہے یہ اُنکی غلطی ہے زقال قرانیا ہے -

قرانیا (یونانی)

بفتح قاف وراے مہملہ وسکون الف وکسر نون وفتح یاے تحتانی وسکون الف اسکو زقال بھی کہتے ہین

صفات وشناخت - غافقی کہتا ہو کہ ایک بہت بڑا درخت ہو کہ نہایت سرد پہاڑون مین پیدا ہوتا ہے پتے آلا دو درخت کے پتون کی طرح ہوتے ہین اور پھل زیتون کے پھل کی برابر ہوتا ہے کچا پھل ہرا ہوتا ہے پک کر سرخ پڑ جاتا ہے پھر سیاہ ہوجاتا ہے اسکے تمام اجزا بکبسے ہین اور اُنکے چابنے سے زبان پر کھچاوٹ پیدا ہوتی ہے بعض کتابون مین لکھا ہے کہ پتے اسکے بجورے لیمو کے پتون کی طرح اور اُنسے چھوٹے ہوتے ہین درخت اسکا زیادہ اونچا نہین ہوتا پھل اسکا بہت مزہ دار ہوتا ہے - انطاکی نے جو کچھ قرن مین بیان کیا ہے وہ یہی ہے اگرچہ اتنی تفصیل نہین دی ہے مگر دونون کے بیان ملانے سے ایک پاے جاتے ہین -

طبیعت - گرمی وسردی مین معتدل ہے -

خواص وفوائد - اسکے کھانے سے پاخانہ رُک جاتا ہے قبض پیدا ہوجاتا ہے زخم اسکے پتون کے لیپ سے بھر جاتے ہین مگر بات ہے کہ سخت بدنون مین بڑے بڑے زخم اور پھوڑے ہون تو انکو اس سے نفع ہوتا ہے نرم بدنون مین چھوٹے چھوٹے زخمون پر موافق نہین آتا کیونکہ اُسمین ہیجان اور جوش پیدا کردیتا ہے اسلیے کہ ضرورت سے زیادہ خشکی پیدا کرتا ہے -

قرۃ العین (ع)

بضم قاف وفتح راے مہملہ مشدد وتاے فوقانی والف ولام ساکن وفتح عین مہملہ وسکون یاے تحتانی ونون - کنگر آبی (ف)

صفات وشناخت - ایک روئیدگی ہے کہ رُکے ہوے پانی مین پیدا ہوتی ہے کبھی کبھی بہتے ہوے پانی مین بھی جمتی ہے پھتیر اسکا پانی سے باہر ہوتا ہے جو پھول کے درمیان سے نکلتا ہے پھول کا رنگ زرد ہوتا ہے ساق اور پتے کرفس (اجمود) کے ساق اور پتون کی طرح ہوتے ہین مگر اسکے پتے کرفس کے پتون سے ذرا کمزور ہوتے ہین بعض کہتے ہین کہ اسکے پتے دبیز اور کسی قدر گول ہوتے ہین اور وضع اُنکی کرفس کی سی ہوتی ہے اسمین چپکنے والی رطوبت نکلتی ہے کسی نے کہا ہے کہ اسکے پتے نمام کے پتون کی طرح ہوتے ہین اور نعناع کے پتون سے ذرا دراز ہوتے ہین اور نہایت سبز سیاہی مائل ہوتے ہین جڑ باریک اور سفید ہوتی ہے اور ساق کھوکھلی اور سفید ہوتی ہے اور پھول اور بیج وغیرہ تمام اجزا مین خوشبو آتی ہے اور مزہ تیز ہوتا ہے چونکہ اسکے مزے اور خوشبو مین کرفس اور جرجیر کی سی کیفیت ہوتی ہے اسلیے اسکو کرفس الماء اور جرجیر الماء بھی کہتے ہین یعنی کرفس مائی اور کرفس آجامی اور کرفس

Hakeem Shoukat Ali

سبزی بھی ہے اسکے پتے اہل شام بہت کھاتے ہین اسکی قوت کرفس بستانی کی سی ہے بعض نے کہا ہے کہ کرفس کی تمام قسمون سے ضعیف ہے۔

طبیعت۔ دوسرے درجے کے آخر مین گرم وخشک ہی۔

خواص وفوائد۔ گرمی پیدا کرتی ہے محلل ہے کسی عضو سے خون آتا ہو تو اُسے روکتی ہے آنتون کے ورم کو نافع ہے اسکو کھانے سے معدے اور آنتونکی ریاح غلیظ تحلیل ہوجاتی ہو سدہ کھولتی ہے معدے مین گرمی پیدا کرتی ہے معدے اور آنتون کے اخلاط ردی کو تحلیل کردیتی ہے کھانا ہضم کرتی ہے خون حیض اور پیشاب جاری کرتی ہے گردے اور مثانے کی پتھری توڑتی ہے رخسار کا رنگ سُرخ کرتی ہے پہلو کا درد مٹاتی ہے یرقان اور ورم طحال اور مروڑ اور آنتون کے زخم کو نافع ہے درد مفاصل دور کرتی ہو پیٹ سے بچہ نکالتی ہے اسکے جوشاندے سے دھارنا یا نہانا تپ کے لرزے کو ساکن کرتا ہے مضر گردہ اور آنتونکو مصلح اول کے لیے کاسنی اور دوم کے لیے عناب **بدل کرفس**

قردمانا (یونانی)

حرف اول کو کسرہ اور فتح اور ضمہ تینون آئے ہین اور اُسکے بعد راے مہملہ ساکن اور دال مہملہ مکسور اور میم مفتوح اور الف ساکن اور نون مفتوح اور دوسرا الف ساکن ہے اسکو **قردمانی** اور **قردامون** بھی لکھا ہے اور یہ سب لفظ یونانی زبان کے ہین بعض کہتے ہین کہ قردمانا معرب ہے قرداموں سے اور قرطامانا بھی کہتے ہین

صفات وشناخت۔ بعض کہتے ہین کہ یہ روئیدگی بابونے کی طرح ہے شاخین اسکی پریشان اور ٹیڑھی ہوتی ہین اور پتے کم آتے ہین رنگ پتون کا زرد سفیدی مائل ہوتا ہے اور یہ پتے بابونے کے پتون سے بڑے ہوتے ہین اور موٹے ہوتے ہین اور پھول ننھا سا اور سفید کسی قدر نیلے پن کے ساتھ اور بیج کرویا کی طرح مگر اُس سے لمبا اور پتلا ہوتا ہو مزہ تلخ اور تیز بو بھی ہوتا ہے (۲) بعض کہتے ہین کہ اس روئیدگی کی شاخین چار چار بالشت کی لمبی ہوتی ہین اور اس سے بڑی بھی رنگ سُرخی اور آسمانی کے درمیان ہوتا ہو اور پھول سفید سفیدے کے پھول کی طرح ہوتا ہو شاخین پھیلی ہوئی اور نہایت پتلی ہوتی ہین اور بیج کا رنگ زیرہ سیاہ کی طرح ہوتا ہے اور اسکے مزے مین تلخی اور چرپرا پن ہوتا ہے۔ یہ افریقہ مین بہت پیدا ہوتا ہے وہان اسکو جنگلی اور پہاڑی کرویا کہتے ہین عربی مین کرویا ے رومیہ بولتے ہین کیونکہ اسکے بیج اور پھول اور پتے کرویا کی طرح ہوتے ہین فرق صرف چھوٹے بڑے کا ہے اسکی جڑ اور پتے کرویا کی جڑ اور پتون سے لمبے ہوتے ہین رنگ بھی زیادہ ہرا ہوتا ہے شاخین زیادہ سخت اور ساق زیادہ لمبی اور کھردری ہوتی ہے بیج بھی کرویا کے بیج سے لمبا اور سخت ہوتا ہے بعض اسکو کالی زیری خیال کرتے ہین مستعمل اسکا بیج ہے جسکو فارسی مین تخم توخرہ کہتے ہین بہتر وہ ہے جو تیز اور دانہ بڑا ہو اور جلد نہ کٹ سکے۔ ہندوستان۔ عرب اور آرمینیہ کے پہاڑون اور بابل کے راستون مین اسکی پیدائیش ہے۔

طبیعت تیسرے درجے مین گرم وخشک ہے اور گرمی خشکی سے قوی۔

Hakeem Shoukat Ali

خواص و فوائد - بشرے کو سرخ کرتا ہے لطافت پیدا کرتا ہے اخلاط لزج کو پگھلاتا ہے اعضاے باطنی کو قوت دیتا ہے - فالج - مرگی - استرخا - عرق النسا اور درد تہی گاہ کو پینے سے نفع ہوتا ہے جن کا سبب بلغم ہو اور عضلات کی کوفت کو درست کرتا ہے سینے کو مواد سے پاک کرتا ہے ہچکی اور پرانی کھانسی اور دعا کو نافع ہے ریاح غلیظ کو تحلیل کرتا ہے قولنج کو دفع کرتا ہے سدہ جگر و طحال کو دور کرتا ہے عقرقرحا کو نافع ہے معدے اور آنتون کے کیڑے مارتا ہے پیشاب زیادہ لاتا ہے پتھری توڑتا ہے درد گردہ کے لیے نافع ہے بچھو وغیرہ ان حیوانات کے زہرون کو دفع کرتا ہے جنکا زہر سرد ہو شراب مین پیکر زہر کے مقام پر لگا دینا چاہیئے اگر سرکے کے ساتھ استعمال کرین رطوبت کی وجہ سے پیشاب رک گیا ہو تو فوراً کھل جاے اسکا حمول اور دھوان عورت کی شرمگاہ مین پہونچانے سے بچہ مرجاتا ہے اسکا لیپ سرکے کے ساتھ تر و خشک کھجلی اور سر کے گنج اور داد اور جھایئن اور برص کو مٹاتا ہے اسکے کھانے سے پیٹ کے ہر قسم کے کیڑے مرجاتے ہین - **مضر** - تلی اور گرم مزاج والے کے جگر کو **مصلح** تلی کے لیے افتیمون و انیسون اور جگر کے لیے صندل **بدل** اسپندیا رائی یا اذخر یا شکلطرا مشیع اور صاحب منہج نے دوگنا کرویا بھی اس کا بدل بتایا ہے -

مقدار خوراک - ۴ سے ۱۰ ماشہ تک -

قرصعنہ (ع)

بفتح قاف و فتح راے مہملہ و سکون صاد مہملہ و فتح عین مہملہ و نون و ہا کذا فی المخزن اور برہان مین قاف اور صاد کے فتحون اور راے مہملہ اور عین مہملہ کے سکون اور نون کے فتح اور ہا کے سکون سے لکھا ہے -

صفات و شناخت - ایک رودیدگی ہے جسکی آٹھ قسمین ہین (۱) ساق گرہ دار ہوتی ہے گرہ پر کانٹے ہوتے ہین پتے اسکے کاہو کے پتون سے چوڑے اور بڑے اور کھردرے اور رسیلے اور زمین سے ملے ہوے ہوتے ہین شاخین بہت ہوتی ہین اور ٹکلے کی طرح باریک ہوتی ہین پھول سفید ہوتے ہین جڑ موٹی اور لمبی اور میٹھی گاجر کی طرح اور تھوڑی سی تیز بھی ہوتی ہے (۲) پتے پہلی قسم کی طرح کھردرے نہین ہوتے ہین نرم کانٹے بہت ہوتے ہین اسکی ساق ایک ہاتھ کی ہوتی ہے جسکی آدھی بلندی سے شاخین پیدا ہوتی ہین پتے اول بہت سبز ہوتے ہین پھر سفید ہو جاتے ہین جڑ اسکی لمبی اور سیدھی ہوتی ہے یہ قسم پہلی قسم سے قوی ہوتی ہے اسمین خوشبو گاجر کی سی ہوتی ہے یہ قسم افریقہ اور عرب مین بہت ہے اہل افریقہ اسکو مکانون کے دروازون پر مکھیون کے بھگانے کے لیے لٹکاتے ہین (۳) پتے گول جڑ لمبی اور زیادہ موٹی نہین جڑ اور ساق اور پھول سفید (۴) پتے زمین سے ملے ہوے چوڑے اور گول اشرفی کی طرح ساق ایک ہی ہوتی ہے جسمین شاخین نہین ہوتین اور ایک ہاتھ کے قریب بلکہ اس سے زیادہ بھی لمبی ہوتی ہے اور ساق مین گرہین ہوتی ہین اور نازک کانٹون سے بھری ہوتی ہے کانٹون کا رنگ کچھ نیلا ہوتا ہے جڑ کا رنگ اوپر سے سیاہ اندر سے سفید شکل فاوانیا کی سی بعض بہمن سفید کی سی شکل بتاتے ہین اور اسمین بہمن کی آمیزش کرتے ہین اور ایک کو دوسری کی جگہ بیچتے ہین مگر بہمن کے پتے اسکے

Hakeem Shoukat Ali

پتون سے بہت چوڑے ہوتے ہین (۵) سفید رنگ اسی لیے قرصعنہ سفید کہتے ہین اسمین پتے بہت اور سفیدی مائل ہوتے ہین کانٹے تیز ہوتے ہین اور ساق کھردری ہوتی ہے (۶) اسکے پتے محدب ہوتے ہین اور ساق صرف ایک ہوتی ہے اسکو قرصعنہ جبلی کہتے ہین (۷) سفید قسم کے قبیل سے ہو اسکے پیڑ دریا کے کنارے پر پیدا ہوتے ہین پتے بہت چوڑے اور نہایت سفید ہوتے ہین جڑ بہت کمزور اور نازک ہوتی ہے مزہ سب قسمون سے زیادہ شیرین ہوتا ہو مگر تھوڑی سی تیزی بھی چابنے سے معلوم ہوتی ہے (۸) ساق کلیجے کی انگلی کی برابر موٹی اور ڈیڑھ بالشت لمبی اور شاخون کا رنگ سفیدی مائل اور انپر سر گول اور ان گول سرون پر چھچھ کانٹے باریک اور مانند سلائی کی طرح جڑ بھی کلیجے کی انگلی کی برابر موٹی اور لمبی مزہ اسکا گاجر کا سا جب مطلق قرصعنہ بولتے ہین تو یہی قسم مراد ہوتی ہے اور یہ بغداد کے علاقے مین بہت ہے اسکو قرصعنہ سدس اور ششکاک کہتے ہین جبتک اسکا پیڑ تر و تازہ اور نازک ہوتا ہو تو پکا کر کھاتے ہین اور بعض آدمی پانی اور نمک مین اچار ڈالتے ہین۔ روی الخلط نہین ہے اسکی جڑ کا مربا شہد مین تیار کیا جاتا ہے۔

ہر قسم کی جڑ خوشبو سے خالی نہین مزہ بھی تمام جڑون مین سے کسی کا تو شیرین تھوڑی سی تیزی اور تلخی کے ساتھ اور کسی کا بالکل شیرین۔ بیت المقدس۔ افریقہ۔ عرب اور فارس مین اسکی پیدایش ہے کتاب رحلہ مین ابوالعباس نباتی کہتا ہے کہ بیت المقدس کے اطراف مین پہاڑی زمینون مین ایک قسم کا سفید قرصعنہ مین نے دیکھا ہے جسکی جڑ بڑی اور پتے کاہو کے پتون سے چھوٹے اور بہت نازک تھے اور بہت سی شاخین ایک جڑ سے پھوٹی تھین اور پتون کے مقامون پر باریک ڈنڈیان نکلنے کی طرح اور گرہ دار تھین گرہون کے آس پاس پتے تھے اور آس پاس نیلے رنگ کے پھول بھی تھے جنکے سر پہلی قسم سے چھوٹے تھے مزہ جڑ کا شیرین تھا جسمین تھوڑی سی تلخی بھی تھی بہرصورت جڑ اسکی مستعمل ہے

طبیعت۔ پہلے درجے مین گرم وخشک ہے۔

خواص وفوائد۔ یہ روکی ہوئی حیض کا خون جاری کرتی ہے مروڑ کو دفع کرتی ہے درد جگر استسقائی کو نافع ہے ساڑھے تین ماشہ اسکی جڑ اور ساڑھے تین ماشہ گاجر کے بیج روزانہ کھانے سے باہ مین قوت آتی ہے خلط اچھا پیدا کرتی ہو معدے سے بلغم رقیق کو دفع کرتی ہے پہلو اور سینے کے درد کو مفید ہے بچھو کے زہر کو نافع ہے اسکی جڑ کو جوش دیکر اور شکر ملا کر پینے سے اورام اور پھنسیان دفع ہوجاتی ہین اخلاط گرم وفاسد بدن سے نکل جاتے ہین اسکی جڑ کا مربا آنتون مین خوشبو پیدا کرتا ہے بدن کی بدبو دفع کرتا ہے باہ کو قوت دیتا ہے اسمین قوت تریاقی ہے اس سے ریاح تحلیل ہوتی ہین اسکو جو کے آٹے اور کاسنی کے پتون کے رس کے ساتھ پانون کی پنڈلیونکی پھنسیون پر جنسے رطوبت جاری ہو لگانے سے بڑا نفع ہوتا ہے ابتداے مرض داء الفیل مین بھی اسکے لگانے سے نفع ہوتا ہے چھٹی قسم کو بیت المقدس کی طرف اسکو درد پہلو اور کمر اور مواد سرد کے لیے مفید جانتے ہین ساتوین قسم کی جڑ نہایت مقوی باہ ہے اور پہلی قسم افعال وخواص۔ من

Hakeem Shoukat Ali

آٹھوین قسم کی طرح ہے۔

مقدار خوراک۔ جز ۴۔ ماشہ۔

قرطاع (ع)

بضم قاف وسکون راے مہملہ وطاے حطی موقوف۔ شبدر اور شبدار اور شودر (ف)

صفات۔ ایک روئیدگی ہی جسکی دو قسمین ہین (۱) ایک قسم کے پتے رطبہ کے پتون سے مشابہت رکھتے ہین اور اُس سے اُسکے پتے زیادہ بڑے اور میٹھے ہوتے ہین (۲) دوسری قسم بڑی ہوتی ہے اور پتے بلوط کے پتون کی برابر ہوتے ہین مصر مین اسکو کھیتون مین بوتے ہین گھوڑون کو فربہی کے لیے کھلاتے ہین اسکے پھل کو رسمین کہتے ہین اور بعض نسخون مین رسیم لکھا ہوا ہے۔

طبیعت۔ گرم وتر۔

فوائد۔ اسکو تازگی کی حالت مین کھانے سے دست آتے ہین اور خشک کے کھانے سے دست رک جاتے ہین کھانڈ یا انجیر یا شہد کے ساتھ اسکا رس یا جوشاندہ پینے سے کھانسی اور سینے کی خشونت مٹتی ہے۔

قرطمان (ع)

بضم قاف وسکون راے مہملہ وضم طاے حطی وفتح میم والف ساکن ونون موقوف

صفات وفوائد۔ کہتے ہین کہ یہ اور ہرطمان (بروزن پہلوان) دونون ایک چیز ہین اور یہ ایک دانہ ہی کہ جَو اور گیہون کے درمیان مین پیدا ہوتا ہے مگر بعض محققین دونون کو جدا جدا جانتے ہین چنانچہ ابو حنیفہ دینوری کہتا ہے کہ ایک بڑا درخت ہی چنار کے درخت کی طرح ہوتا ہے عمان کے ساحل پر پیدا ہوتا ہی لکڑی اسکی سفید ہوتی ہے اور پتے آڑو کے پتون کی طرح ہوتے ہین اس پیڑ مین کانٹے نہین ہوتے اور نہ پھول آتے ہین اسکے پتون اور شاخون مین خوشبو آتی ہے اسکے پتے چابنے سے سوڑھے مضبوط ہو جاتے ہین اور منھ سے رطوبت بہت نکلتی ہے سوکھے پتے ۹ ماشہ کھانے سے دست بند ہو جاتے ہین۔

قرقرا

بفتح قاف اول وسکون راے مہملہ وفتح قاف دوم وفتح راے مہملہ دوم وسکون الف دراصل لفظ کرکرا ہے

صفات وفوائد۔ ایک قسم کا بگلا ہے جو بگلے سے بڑا ہوتا ہے پانون بڑے بڑے اور آنکھین سرخ ہوتی ہین جنکے آس پاس سیاہی ہوتی ہے اور بدن کا رنگ دخانی ہے گوشت گرم وخشک ہی اسکے کھانے سے بدن فربہ ہوتا ہے باہ مین قوت آتی ہے اعصاب مین طاقت آتی ہے اور سبک ہی۔

قرقمان

بکسر قاف وسکون راے مہملہ وکسر قاف دوم وفتح میم وسکون الف ونون موقوف اور دونون قاف کے فتحون سے پہلوان کے وزن پر بھی آیا ہے

صفات۔ ایک چیز ہے قیر کی طرح کہ عرب مین کھجور اور گوگل کے درخت کے اندر سے نکلتی ہے بعض کہتے ہین کہ ایک لکڑی ہی کہ گوگل کے درخت مین سے نکلتی ہے انطاکی کہتا ہے کہ ایک کرم خوردہ

Hakeem Shoukat Ali

چیز ہے کہ بعض پرانے درختوں مین سے ملتی ہے گوگل کے درخت سے خصوصیت نہین رکھتی ۔

طبیعت ۔ دوسرے درجے مین گرم وخشک ہے بعض کہتے ہین کہ بہت سرد وخشک ہے ۔

فوائد ۔ اسکے کھانے سے دست اور خون رک جاتا ہے پیشاب اور دودھ بڑھ جاتا ہے اسکو پیسکر دانتوں پر ملنے سے مسوڑھے مضبوط ہوجاتے ہین اسکا بدن پر لیپ کرنے سے بدن کی کھال نرم ہوجاتی ہے ۔

قرمز

بکسر قاف وسکون راے مہملہ وکسر میم وسکون زاے معجمہ ۔ دود الصباغین ودود القرمز وصبغ ارمنی وقرمز ع
کرم رنگریزان وکرم رنگ ف

محیط مین کہا ہے کہ قرمز لغت رومی یا ترکی ہے اور یہ غلطی ہے بلکہ قرمز کرم کز کا معرب ہے کز کاف کے فتحہ اور زاے ہوز کے سکون سے کم قیمت ریشم ہے جسکا معرب قز ہے اور کرم کیڑے کو کہتے ہین کرم کز کے معنی وہ کیڑا جس سے ریشم کو رنگتے ہین اسکا معرب قرمز ہوا پھر تخفیف کرکے دوسرے قاف کو گرا دیا پس قرمز رہ گیا سراج اللغات مین اسی طرح لکھا ہے ۔

صفات وشناخت ۔ ایک چیز ہے جس سے ریشم کو سرخ رنگتے ہین اور حقیقت مین بقول دیسقوریدوس ننھے ننھے کیڑے ہین کہ درخت بلوط یا درخت جیدار پر پیدا ہوتے ہین مسور کے دانے کی برابر قد رکھتے ہین رنگ سرخ ہوتا ہے اور جسقدر بڑھتے ہین زیادہ سرخ ہوتے جاتے ہین بعض کہتے ہین کہ وہ رطوبت کے دانے ہین کہ پتوں پر مسور کے دانوں کی طرح جم جاتے ہین اور انکے اوپر ایسی برآمدگی ہوتی ہے جیسے کسی حیوان کا سر اور یہ دانے آہستہ آہستہ بڑھکر چنے کے دانے کی برابر ہوجاتے ہین اور ایسے معلوم ہوتے ہین کہ گویا پرند ہین کہ اڑنے کا ارادہ کررہے ہین پھر پردانہ پھٹکر انکے اندر سے ایک کیڑا سرخ رنگ نکلتا ہے اور یہ کیڑا جسقدر پرانا ہوتا ہے رنگ اسکا سرخ زیادہ ہوتا جاتا ہے ان کیڑون کو شراب کے ساتھ کشید کرتے ہین یا پانی شراب مین جوش دیتے ہین اور انسے رنگ نکالتے ہین اس رنگ کو رنگریز اور کاتب نقاشی اور کتابت کے کام مین لاتے ہین اور اس سے ریشم اور اون کو رنگتے ہین ایک حصہ اسکو لیکر دس حصہ ریشم یا اون اسکے ساتھ جوش دیتے ہین خوش رنگ ہوجاتا ہے سن اور روئی پر اس سے رنگ اچھا نہین چڑھتا ۔ کتابوں مین لکھا ہے کہ قرمز دو قسم پر ہوتا ہے خمری اور غیر خمری ۔ خمری وہ ہے جسکو شراب مین کشید کرلیتے ہین یہ دانہ موٹا اور خوش رنگ ہوتا ہے جب اسمین کا ایک دانہ لیکر پانی مین رگڑتے ہین تو جلد پانی کو خوشرنگ کردیتا ہے اور غیر خمری ایسا نہین ہوتا ۔ بہتر وہ قرمز ہے کہ تازہ اور بہت سرخ ہو اور جزیرہ قبرس یا ملک ارمن سے لایا گیا ہو آخر ماہ شہریور تک کہ تھوڑے سے تفاوت سے تنوارے مطابقت رکھتا ہے درخت پر رہتا ہے ۔

طبیعت ۔ دوسرے درجے مین سرد وخشک ہے اور بعض کہتے ہین کہ دوسرے درجے مین گرم وخشک ہے

خواص وفوائد ۔ اگر اسکو پیسکر سات ماشہ روز اسکو سات دن تک شہد کے ساتھ چاٹین تو خون حیض بند ہوجائے اگر عورت اسکو کھا جاے تو حمل نہ رہے اسکو پیسکر برکنے سے بواسیر کے مسے خشک

Hakeem Shoukat Ali

ہو جاتے ہین اسکو شہد کے ساتھ لیپ کرنے سے بڑے بڑے زخم بھر جاتے ہین اعضا کی سُستی کو بھی نافع ہے اگر ریشم کے سرخ ڈورے مین باندھکر تپ کے مریض کے باندھ دین تو تپ چھوٹ جاتی ہے اسکو جوش کرکے اُس پانی سے دھارنے سے کیسا ہی سخت ورم ہو تحلیل ہوجائے گا اسکے جوشاندے سے بال دھونے سے بڑھ جاتے ہین اور اچھے ہوجاتے ہین قبض پیدا کرنے مین زر ورد کا قائم مقام ہے۔

قرنفل شامی

بفتح قاف و فتح رائے مہملہ و سکون نون و ضم فا افریقہ مین قرنفلیہ کے نام سے مشہور ہے

صفات وشناخت۔ ایک روئیدگی ہے ساق اسکی ایک گز کے قریب ہوتی ہے اور اوپر سے کھردری ہوتی ہے اور اسمین بہت سی شاخین ہوتی ہین اسکے پتے عشق پیچے اور بنفشے کے پتون کی طرح ہوتے ہین اور پھول نیلا سفیدی مائل ہوتا ہے اور اسمین لونگ کی سی خوشبو آتی ہے اسی لیے گل قرنفل کہلاتا ہے اسکی جڑ خربق سیاہ کی طرح ہوتی ہے اور خوشبو اسمین دارچینی کی سی ہوتی ہے اکثر تری کے مقامون مین جنگلی تلسی کے ساتھ پیدا ہوتی ہے ممالک شام مین کثرت سے ہوتی ہے اسے زہرہ بفتح زائے معجمہ بھی کہتے ہین۔

طبیعت۔ دوسرے درجے مین گرم وخشک۔

خواص وفوائد۔ اسکو خوشبویات مین ملاتے ہین اسکے پینے سے مرگی کو نفع ہوتا ہے آنکھ پر اسکے لیپ سے دکھی اور رطوبی ورم اتر جاتا ہے ابتدا مین آنکھ کے کوے کے ناصور کو بہت مفید ہے اسکے لگانے سے پستان کا ورم بھی تحلیل ہوتا ہے اور جما ہوا دودھ بکھر جاتا ہے اسکے پھول کے سونگھنے سے زکام جاتا رہتا ہے اسکو جوش دیکر پینے سے سانس کی تنگی دمہ ترکھانسی اور پیشاب کی رکاوٹ جاتی ہے اسکے جوشاندے مین آبزن کرنے سے رکا ہوا خون حیض کھل جاتا ہے اسکی جڑ کو جوش دیکر پینے سے وہ درد موقوف ہو جاتا ہے جو حیض کے رک جانے سے ہوتا ہو اسکے پینے سے حمل ساقط ہوجاتا ہے اسکو شراب کے ساتھ کھانے سے حشرات الارض کا زہر اتر جاتا ہے اسکے لیپ سے اعضا کی بادی مٹتی ہے اسکی جڑ کو ٹکڑا روغن مین جوش دیکر ملنے سے کزاز اور بخار کے دورے کو نفع ہوتا ہے مضر گرم مزاج مصلح بنفشہ

مقدار خوراک۔ ۳۰ ماشہ۔

قریص (ع)

بفتح قاف وکسر رائے مہملہ و سکون یائے تحتانی وصاد مہملہ موقوف۔

صفات۔ ایک قسم کھانے کی ہے (۱) بعض کہتے ہین کہ مچھلی یا حلوان مرغی کے چوزے یا کسی دوسرے لطیف وخفیف گوشت سے طیار کرتے ہین اور سرکہ اور دوسری ترش چیز اور کوئی تر وخشک میوہ اور خوشبو دار مصالح ڈالتے ہین (۲) بعض کہتے ہین کہ ایک قسم کا سالن ہے کہ مچھلی اور پائے اور ہری ترکاری اور گرم مصالح اور سرکہ سے تیار کرتے ہین اور سرد کرکے جما کر کھاتے ہین۔

Hakeem Shoukat Ali

طبیعت ۔ معتدل مائل بسردی وتری ۔

منافع ۔ اس سے صفرا اور خون کی حدت کو تسکین ہوتی ہے گرم مزاج والون کو نافع ہے اور ایسے شخص کو مضر ہے جسکے مزاج مین سردی یا سودا کا غلبہ ہو یا کھانسی یا بادی کا عارضہ ہو

قرّاح

بضم قاف و فتح زاے معجمہ مشدد و سکون الف و حاے حطی موقوف اندلس کا لفظ ہے افریقہ کے لوگ علجان بولتے ہین اور اہل شیراز کلادر کماک کہتے ہین

صفات و شناخت ۔ ایک روئیدگی ہے سونف کی طرح ہوتی ہے اونٹ اُسے چرتے ہین سونف سے اسکے پتے پتلے ہوتے ہین اور شاخین سونف کی شاخون سے چھوٹی ہوتی ہین اور سب شاخین آپسمین اُلجھی ہوئی ہوتی ہین پھول زرد ہوتا ہے بیج باریک انیسون کے دانے کی طرح ہوتا ہے مزہ سونف کا سا ہوتا ہے اور تمام اجزا سے خوشبو آتی ہے قیروان مین کثرت سے ہے مصر مین بھی پائی جاتی ہے شیراز کے علاقے مین بھی پیدا ہوتی ہے بکری اسکے چارے سے فربہ ہو جاتی ہے بعض کہتے ہین کہ یہ ایک قسم سونف کی ہے ۔

طبیعت ۔ تیسرے درجے مین گرم و خشک ہے ۔

فوائد ۔ اُس طرف کے آدمی اسکے بیج کھانے مین استعمال کرتے ہین جس سے خوشبو آجاتی ہے اسکے بیجون کے کھانے سے ریاح تحلیل ہو جاتی ہے ڈکارین آتی ہین انکے کھانے سے سر کا درد جاتا رہتا ہے خون حیض اور پیشاب کا ادرار ہوتا ہے انکے کھانے سے آنتون کا درد مٹ جاتا ہے

قسط (ع)

بضم قاف و سکون سین مہملہ و طاے حطی موقوف فارسی مین کوشتہ اور ہندی مین کوٹھ بواو معروف کہتے ہین یہی محاورہ اہل مارواڑ و اہل گجرات کا ہے مرہٹی مین کوشٹ واو مجہول اور شین موقوف کے ساتھ اور بنگال مین کُڑ کاف مضموم کے ساتھ تلفظ کرتے ہین لفظ قسط بعض کے نزدیک یونانی لفظ قسطس کا معرب ہے اور بعض کے نزدیک کٹ کا جو ہندی کا لفظ ہے جیسا کہ ریاض الادویہ مین ہے

صفات و شناخت ۔ ایک پودے کی جڑ ہے جو زمین پر بچھا ہوا ابھرتا ہے پتا اسکا چوڑا ہوتا ہے ساق اسمین نہین ہوتی اسکی چار قسمین ہین ۔

ایک عربی ۔ یہ بہترین سفید زردی مائل سبک اور خوشبودار ہے اسکو قسط بحری بھی کہتے ہین اسکا استعمال خوشبویات مین بھی ہے ۔

دوسری رومی ۔ اسکا رنگ شمشاد کی لکڑی کی طرح ہوتا ہے بو اسکی تیز ہوتی ہے اسکو سوری بھی کہتے ہین کیونکہ اسکی پیدائش سوریا مین ہے ۔

تیسری شامی ۔ اسکا رنگ سیاہ یا سیاہی مائل ہوتا ہے اور خوشبو بھاری ہوتی ہے شامی مین ہے جسمین ایلوے کی سی بو آئے وہ نہایت خراب ہے شیخ کہتا ہے کہ اسکا نام قرنفلی ہے ۔

Hakeem Shoukat Ali

چوتھی ہندی۔ یہ تلخ اوپر سے سیاہی مائل اور اندر سے زردی مائل ہوتی ہے اور موٹی اور سبک اور کم بو ہوتی ہے یہ اکثر ضمادون مین مستعمل ہوتی ہے طب عربی وفارسی کے مصنفین کا مطلقاً ہندی کوٹھ کو کم بو لکھنا شاید اس وجہ سے ہو کہ ہندوستان سے باہر جاکر بسبب کہنگی کے خوشبو جاتی رہتی ہوگی یا ہندوستان سے ادنے اور خراب قسم کی کوٹھ جاکر ان لوگون کی نظرون سے گذری ہوگی ورنہ ہندی کوٹھ بہت خوشبودار ہوتی ہے چنانچہ ان بھوت چلتسا ساگر مین لکھا ہے کہ کوٹھ کشمیر چناب اور جہلم کے تلون مین پیدا ہوتی ہے پہاڑون اور آس سوج مین اسکی جڑ زمین سے نکالی جاتی ہے اُسمین بہت خوشبو ہوتی ہے جب یہ گٹھے مین باندھکر لادکے روانہ کی جاتی ہے تب اُس حصے کی ہوا خوشبودار کردیتی ہے۔

تذکرۃ الہند سے معلوم ہوتا ہے کہ ہندوستانی کوٹھ کی تین قسمین ہین (۱) شیرین سفید زردی مائل ہلکی اور خوشبودار اسکو کوشٹ کہتے ہین (۲) کڑوی اوپر سے سیاہی مائل اور اندر سے زردی مائل اور موٹی اور ہلکی اور کم خوشبو ہوتی ہے اسکو جنگلو کوشٹ کہتے ہین (۳) سرخی مائل اور وزنی خوشبودار اور بے تلخی اسکا کھانا منع ہے اسلیئے کہ سمی اور قاتل ہے اسکو کم کشٹ کہتے ہین۔

مخزن کے مولف نے دو قسمین عربی اور ہندی لکھکر تیسری قسم یون لکھی ہے کہ اُسکا رنگ سُرخی مائل ہوتا ہے اور سنگین اور وزن مین شمشاد کی لکڑی کے مشابہ ہوتی ہے اور خوشبو رکھتی ہے اور تلخ نہین ہوتی یہ سمی اور قاتل ہے۔ بعض حذاق نے اتنا اختصار کیا ہو کہ صرف دو قسمین لکھی ہین ایک سفید و شیرین اسکو بحری کہتے ہین۔ **دوسری** کڑوی ہندی شیرین مین خوشبو اور گرمی کم ہوتی ہے اور تلخ مین خوشبو اور گرمی زیادہ ہوتی ہے بعض اُستاد کہتے ہین کہ ملک فارس مین بلاد بحری کے پہاڑون اور جنگلون مین کہ گرم سیرات کے نام سے مشہور ہین سفید اور کڑوی قسط کثرت سے ملتی ہے برہان نے قطس کے اندر چار قسمین لکھی ہین (۱) عربی اسے قسط بحری کہتے ہین یہ سفید ہوتی ہے (۲) ہندی یہ سیاہ اور کڑوی ہوتی ہے اور قسط خاص یہی ہے (۳) رومی یہ سفید و شیرین ہوتی ہے (۴) شامی یہ سیاہ ہوتی ہی اور اُسمین ایلوے کی سی بو آتی ہے۔

خلاصہ کلام یہ ہو کہ اطبا کے استعمال مین دو لفظ ہین قسط تلخ و قسط شیرین اور مطلق قسط سے شیرین کہ بحری کہلاتی ہے مراد ہوتی ہے اور اسمین بھی بہتر وہ ہے جو تازہ سفید شیرین موٹی ہو کیڑے نے نہ کھائی ہو اور اس مین خوشبو آتی ہو جب اُسکو چابین تو زبان پر سوزش معلوم ہو چھال اُسکی نرم اور پتلی ہو اسکے بعد قسط ہندی کا رتبہ ہے اس کے بعد شامی کا۔ صاحب الفاظ الادویہ نے نہایت غلطی کی ہے کہ پھل مول کو قسط شیرین لکھا ہے حالانکہ پھل مول ایک دوسری ہندوستانی دوا ہے بھگ میلی اور تیز اور بہت حار اس سے قسط شیرین سے کوئی تعلق نہین۔ اور صاحب قاموس کی یہ غلطی ہے کہ وہ قسط کو عود ہندی [illegible] سمجھا ہے۔ قسط کی قوت دس برس تک باقی رہتی ہے بعض آدمی راسن کا قسط بحری مین میل کردیتے ہین سوق اسطرح ہو سکتا ہے کہ بیخ راسن کی بو تیز نہین ہوتی اور نہ اسکے چابنے سے زبان پر سوزش پڑتی ہے اور وہ اس سے سخت بھی ہوتی ہے۔

Hakeem Shoukat Ali

طبیعت - گرم وخشک تیسرے درجے مین اور شیخ نے تیسرے درجے مین گرم اور دوسرے درجے مین خشک لکھا ہے اور برہان نے چوتھے درجے مین بھی گرم وخشک بتایا ہے در المفاخرہ سے معلوم ہوتا ہے کہ تلخ قسم کی گرمی وخشکی چوتھے درجے کے اول تک پہونچتی ہے -

خواص وفوائد - قسط تلخ ریاح اور ورم کو تحلیل کرتی سردی کے دردون اور نقرس کو مفید ہے بلغمی دردون کو ہر قسم کے تسکین دیتی ہے اسکا ضماد پٹھون کو قوت دیتا ہے گاے یا بکری کے گھی مین جوش دے کر تشنج اور کزاز اور رعشہ اور خدر کے اوپر لیپ کرنا مفید ہے اعصاب کو گرم کرتی ہے اگر پٹھے ڈھیلے ہو جائین تو انکو مضبوط کرتی ہے رانگن کے درد کو اسکا ضماد مفید ہے اعضاے تناسل پر اسکا لگانا مقوی باہ ہے سرکے مین پیسکر یا شہد مین حل کرکے جھائین اور داد اور برش اور نمش پر لگانے سے مٹ جاتے ہین داء الثعلب پر لگانے سے بال جم کرتے ہین اگر ہاتھون مین چھچنہ پیدا ہو جائے تو ایسا کرین کہ آدھ پاؤ قسط لیکر کوٹ کر اور چوڑے موہنہ کی دیگچی مین ڈالکر بقدر حاجت پانی ڈالین اور اسکو آگ پر رکھ کر جوش دین یہانتک کہ اسکی قوت پانی مین آ جائے پھر آگ کو کم کردین یہانتک کہ پانی کی حرارت کم پڑ جائے اور ہاتھ ڈالنے کے قابل ہو جائے تو اسمین ہاتھ ڈالکر دوا کو اندر ہاتھون سے ملتے رہین اور اسی حالت پر گرم رکھین اور ایک پہر تک ایسا کرین پھر ہاتھ باہر نکالکر چار گھڑی تک گھی ہاتھون پر ملین پھر کپڑا لپیٹ کر دو گھڑی تک ہاتھون کو بغلون مین دابے رہین تاکہ گرم رہین اور دو تین دن تک اسکے بعد بھی اگر سردی نہ پہونچائین تو بہتر ہے اور مناسب یہ ہے کہ یہ عمل رات مین کرین اور اسی طرح سو جائین یہ دوا بہت مجرب ہے ایک بار سے زیادہ عمل کی حاجت نہین پڑتی اگر تمام بدن مین چھچنہ ہو تو زیادہ قسط لیکر بڑی دیگ مین جوش دین اور اسمین بیٹھکر وہی عمل کرین اگر ہاتھ پاؤن پھٹ جائین تو قسط کے نیم گرم جوشاندے مین تین گھڑی تک رکھ کر گھی لگا کر کپڑے سے چھپالین امید ہے کہ دوبارہ یہ عمل کرنے کی حاجت نہ پڑے گی اور شراب مین پیسکر سانپ اور بچھو کے کاٹے ہوئے مقام پر لیپ کرنے سے زہر کو ظاہر جلد کی طرف کھینچتی ہے سرخ قسم ان افعال وخواص مین قوی ہے سکا روغن مرکب امراض عصبی اور فالج اور لقوہ اور رعشہ اور تشنج اور استرخاء واختلاج کو مفید ہے اعصاب کی سردی دفع کرتا ہے انکو قوت دیتا ہے امراض بلغمی دماغی کو نہایت نافع ہے - اسکی ترکیب یہ ہے قسط ۸ ماشہ کم تین تولہ عاقرقرحا ۱۲ ماشہ سیاہ مرچ ۱۰ ماشہ سب کو کچلکر شراب کہنہ مین ایک رات بھگو کر صبح کو جوش دین جب نصف رہ جاے روغن زیتون ۱۷ ماشہ داخل کرکے پھر جوش دین جب شراب بالکل جل جاے ملکر صاف کرلین اور فرفیون ۱۰ ماشہ جند بیدستر ۵ ماشہ پیسکر ملاکر کام مین لائین بطور دیگر قسط تلخ ۸ ماشہ کم تین تولہ ایرسا سونٹھ ۷ ماشہ بابچھڑ تیزپات تج پیپل عاقرقرحا ہر ایک ۱۷ ماشہ لونگ ۱۲ ماشہ شب کو ۴۰ تولہ پانی مین تر کرین صبح کو جوش دین جب ۲۸ تولہ رہ جاے صاف کرکے ۴۰ تولہ روغن زیتون یا تل کا تیل ملاکر جوش دین جب صرف روغن رہجاے تو جند بیدستر فرفیون جائفل مصطگی ہر ایک ساڑھے تین ماشہ پیسکر ملاکر کام مین لائین اگر قسط کا تیل کان مین ٹپکائین تو اسکا درد جاتا رہے اور شدت سے کھل جائین - اگر قسط تلخ کو پیسکر

Hakeem Shoukat Ali

سر پر ملا جائے تو سردی کے نزلات کو بہت نفع ہو اور دماغ میں گرمی آجائے اسکی دھونی بھی مفید ہے اسکی دھونی ہوائے متعفن کی وبا کو مٹاتی ہے قسط شیرین دماغ کو قوت بخشتی ہے دل اور اعصاب اور باہ اور جگر کو بھی قوت دیتی ہے ریاح کو تحلیل کرتی ہے دماغی بیماریوں مثلاً فالج لقوہ تشنج اور رعشہ کو مفید ہے پیٹ کے کیڑے مار کر نکالتی ہے مدر حیض و بول ہے سدہ کھولتی ہے خون کو ظاہر جلد کی طرف جذب کرتی ہے درد سر بارد اور بلغمی سرسام کو نافع ہے خلط غلیظ کو قطع کرتی ہے مقوی معدہ ہے سنگ مثانہ کو خارج کرتی ہے - حاملہ عورت کے پیٹ کے بچے کو مار ڈالتی ہے طحال و استسقا کو نافع ہے درر المفاخر میں ہے کہ قسط شیرین حاد حریف مفرح اور ملطف ہے عضو سرد کا مزاج بدل دیتی ہے اسکے لیپ سے اندرون بدن سے مواد اور زہر ظاہر بدن کی طرف کھچ آتا ہے اسکو پیسکر شہد میں ملا کر چھائیں پر لگانے سے صاف ہو جاتی ہے اسکا سفوف ۳ ماشہ کھانے سے خون حیض اور پیشاب کا ادرار ہوتا ہے اور رحم کا درد جاتا رہتا ہے اور تلخ قسم کا سفوف سکنجبین کے ساتھ کھانے سے پرانی چوتھیا موقوف ہو جاتی ہے اسکو جوش کرکے قند ملا کر پینے سے جگر کا سدہ کھل جاتا ہے مثانے اور گردے کی پتھری نکل جاتی ہے معدے کا درد مٹتا ہے ابن زہر کہتا ہے کہ ساڑھے چار ماشہ قسط شراب کے ساتھ کھانے سے پیٹ کے ہر قسم کے کیڑے نکل جاتے ہیں اگر قسط بحری کو پانی میں گھس کر چھائیں پر لگایا جائے تو جاتی رہے اسکے کھانے سے باہ کو قوت آتی ہے اگر روغن قسط کی مالش نیم گرم ذکر پر کی جائے تو باہ کو قوت پیدا ہو اگر بال اکھیڑ کر وہاں اسکا سفوف برکا جائے اور اسطرح سات بار کیا جائے تو پھر بال نہ نکلیں -

وید کہتے ہیں کہ کوٹھ مقوی باہ ہے بدن میں طاقت پیدا کرتی ہے بادی اور بلغم کے فساد سے جو امراض پیدا ہوتے ہیں ان میں اسکا استعمال بہت نافع ہے اسکے سفوف کو شہد میں ملا کے چٹانے سے دے کو بڑا نفع ہوتا ہے اسکو پانی میں گھسکر لیپ کرنے سے گانٹھیں بکھر جاتی ہیں یہ چرپری اور محرک ہے بلغم دمہ کھانسی بخار ضعف ہاضمہ اور جلد بدن کے امراض میں دی جاتی ہے اسکے سفوف سے مرہم بنا کے پھوڑوں پر لگاتے ہیں - ہیضے کی وجہ سے اعضا میں سستی آجائے تو انکو تحریک دینے کے لیے کوٹھ کا جوشاندہ کرکے پلاتے ہیں اور اسکو تیل میں پکا کر اس تیل کی مالش کرتے ہیں اسکے سفوف کو پھوڑوں پر برکتے ہیں اسکے سفوف کو دانتوں پر ملنے سے درد جاتا رہتا ہے گٹھیا کا درد مٹانے کے لیے اسکے تیل کی مالش کرنی چاہیئے زخموں کے کیڑے مارنے کے لیے اسکا سفوف برکنا چاہیئے اسکے سفوف کو پان میں رکھکر چباب چباب کر نگلنے سے کھانسی رفع ہوتی ہے ضعف ہاضمہ دور کرنے کے لیے کوٹھ سونٹھ اور سفید سے نمک کی پھنکی دینی چاہیئے بادی اور بلغم کا بخار مٹانے کے لیے دواؤں میں کوٹھ کو ملاتے ہیں کوٹھ اور رال کا دھنواں پلانے سے ہچکی بند ہوتی ہے کوٹھ اور ارنڈ کی جڑ کو کانجی کے ساتھ پیسکر لیپ کرنے سے بادی سے پیدا ہوا درد سر مٹتا ہے اس سے بنایا ہوا تیل وات رکت کو مٹاتا ہے اسکا بھپارا لینے سے زکام اور پینس کا عارضہ مٹتا ہے اسکے سفوف کو دگنے شہد میں ملا کر چٹانے سے دمہ اور کھانسی

Hakeem Shoukat Ali

دفع ہوتی ہے ۵ تولہ کوٹھ کو جوکوب کرکے سیر بھر پانی میں اونٹا کر آدھ سیر رکھ کر دن میں تین چار بار زمین پلادینے سے کتے کا زہر اتر جاتا ہے مضر تلخ بتائے گو شیرین پھیپھڑے کو مصلح تلخ کے لیے گلقند اور سفید اجوائن خراسانی اور شیرین کے لیے انیسون صاحب تنخ نے اسکا مصلح خطمی کو بھی لکھا ہے بدل نصف وزن عاقرقرحا اور وج ترکی۔

مقدار خوراک ۔ ۳۔ ۰ ماشہ سے ، ماشہ تک۔

قسط کا تیل

روغن قسط سادہ اس طرح تیار کرتے ہیں کہ پندرہ تولہ قسط تلخ کو جوکوب کرکے ایک رات دن شراب میں بھیگا رکھ کر پھر ۳۰ تولہ روغن زیتون کے ساتھ دھیمی آنچ پر اتنا جوش دیں کہ شراب خشک ہوجائے بعد اسکے صاف کرلیں۔

طبیعت ۔ گرم وخشک۔

خواص وفوائد ۔ پٹھوں اور اعضا اور باہ کو طاقت بخشتا ہے نہایت محلل ہے معدے اور جگر کی سردی کو دور کرتا ہے بلغمی اور سوداوی تپ ولرزہ میں دورے سے قبل پلانے سے دورہ موقوف رہتا ہے بالوں پر ملنے سے جڑیں مضبوط ہوتی ہیں اور بڑھتے ہیں اس سے ہوا کا اختلاف دور ہوجاتا ہے سنڈاسوں کی بدبو دور کرتا ہے تر وخشک کھجلی کو جلد زائل کرتا ہے۔

مقدار خوراک ۔ ۲ تولہ آدھا ماشہ تک۔

قسطرون (یونانی)

بفتح قاف وسکون سین مہملہ وفتح طائے حطی وضم رائے مہملہ وسکون واو ونون موقوف۔

صفات وشناخت ۔ دیسقوریدوس کہتا ہے کہ روئیدگی ہے جو ہر سال تازہ اگتی ہے ساق اسکی پتلی اور لمبی ایک گز کے قریب اور اس سے زیادہ بھی ہوتی ہے اور چوکھونٹی ہوتی ہے پتے پتلے اور لمبے ہوتے ہیں جو ڈنڈی کے پاس چوڑے اور بتدریج نوک تک پتلے ہوتے جاتے ہیں وضع انکی بلوط کے پتوں کی سی ہوتی ہے کنارے انکے کٹوان ہوتے ہیں اور خوشبو آتی ہے ساق کے کنارے پر خوشوں کے طور پر بیج جمع ہوتے ہیں جڑ اسکی پتلی اور کنگھی کی طرح ہوتی ہے زیادہ تر استعمال میں اسکے پتے اور جڑ ہے انطاکی نے لکھا ہے کہ پھول اسکا زرد ہوتا ہے اور خوشبو اسمیں صعتر کی سی آتی ہے اہل روم اسکو برطانیقی کہتے ہیں اور برطانیقی مشہور سروالی کا نام ہے بعض کہتے ہیں کہ قسطرون ایک دوائے مجہول الماہیت ہے۔

طبیعت ۔ دوسرے درجے میں گرم وخشک ہے۔

خواص وفوائد ۔ اسکے پتے پانی میں پیسکر پینے سے جنون اور مرگی کو نفع ہوتا ہے اسکے پتے ساڑھے تین ماشہ کی مقدار میں شہد اور سرکے کے ساتھ کھانے سے جگر اور تلی کو نفع پہونچتا ہے اور اسی مقدار میں شراب کے ساتھ کھانے سے یرقان مٹتا ہے خون حیض جاری ہوتا ہے ماء العسل

Hakeem Shoukat Ali

کے ساتھ چودہ ماشہ کھانے سے دست آتے ہین اور ۳ ماشہ کی مقدار مین شہد کے پانی کے ساتھ کھانے سے پیشاب زیادہ آتا ہے پتھری ٹوٹ جاتی ہے اختناق رحم کو نافع ہے ہاضمہ کو طاقت دیتی ہے ہچکی ڈکارین مٹاتی ہے اور معدے کا سارا فساد زائل کرتی ہے اسکو چاب چاب کر اسکا رس نگلنے سے بھی یہ فوائد حاصل ہوتے ہین اسکی تین پھلیان اوٹا کر پینے سے سخت تے اور دست ہوتے ہین پیشاب زیادہ ہوتا ہے اسکے استعمال سے پھیپھڑے کے پھوڑے اور تھوک مین خون آنے کو نفع پہونچتا ہے اگر تپ بھی ہو تو پانی کے ساتھ دین ورنہ شہد کے ساتھ پلائین اگر آنکھ آجائے تو اسکے خیسا ندے کے ساتھ دھونا چاہیے اسکا رس کان مین ٹپکانے سے درد کو نفع ہوتا ہے اسکے تمام اجزا مین قوت تریاقی ہے اسکے پتے کھانے سے کیڑے مکوڑون کا اور دواؤن کا زہر مٹتا ہے۔

قطا (ع)

بفتح قاف وطاے حطی وسکون الف اسکی جمع قطات وقطوات وقطیات ہے چونکہ اسکی آواز مین قطا قطا ظاہر ہوتا ہے اسلیے قطا کہلایا

صفات وشناخت۔ حکیم علوی کہتے ہین کہ اسکو جسنے سنگ اشکنک جانا ہے غلطی کی ہے اختیارات بدیعی مین لکھا ہے کہ اسکو اسفرود کہتے ہین اور سنگ خوار بھی اسکا نام بتایا ہے بعض اسے لوا بتاتے ہین اور تحقیق یہ ہے کہ قطا دو قسم کا جانور ہے (۱) پہاڑی اور کبوتر کی برابر جسپر مختلف رنگون کے خطوط ہوتے ہین زردی غالب ہوتی ہے (۲) جنگلی اور چڑیا کی برابر رنگ زردی مائل اور سر پر ایک تاج ہوتا ہے مین نے دونون بہت دیکھے ہین انکا انین سے کوئی علیحدہ نہین ہے۔

طبیعت۔ دوسرے درجے کے آخر مین گرم اور تیسرے درجے مین خشک ہے بعض کے نزدیک گرم وخشک پہلے درجے مین بوعلی سینا نے لکھا ہے کہ گرمی کم ہے خشکی زیادہ ہے۔

خواص وفوائد۔ اسکا گوشت سدہ کھولتا ہے جسکے مزاج مین رطوبت بڑھی ہوئی ہو اُسکے جگر ومعدہ کو قوت دیتا ہے پٹھون کی سردی دور کرتا ہے استسقا اور قولنج بلغمی کو مفید ہے ریاح کو تحلیل کرتا ہے باہ کو حرکت دیتا ہے سودا پیدا کرتا ہے دیر ہضم ہے اسکا سنگدانہ گردے مین پتھری پیدا کرتا ہے اسکا خون آنکھ مین لگانے سے رتوندا اور جالا مٹ جاتا ہے اسکا گوشت دست بند کرتا ہے جگر وطحال کے سدے کھولتا ہے بہتر یہ ہے کہ اسکی یخنی استعمال کرین تاکہ تشنگی غلبہ نکرے گیلانی نے کہا ہے کہ اسکو کرفس کے ساتھ سدون کے کھولنے اور تقویت معدہ کے لیے کھاتے ہین مرطوب لوگ اسکو کھاتے ہین تو انکی باہ مین بہت قوت آتی ہے اسکی ہڈی جلا کر روغن زیتون مین ملا کر وہان لگانا جہان کے بال اُڑ گئے ہون نافع ہے اسکا خون بالخورے پر لگانے سے بال پیدا ہو جاتے ہین سر کے گنج پر لگانے سے بھی نفع ہوتا ہے اسکی چربی پگھلا کر کان مین لگانے سے کیڑے مرتے ہین پیپ سوکھ جاتی ہے خاصکر جبکہ روغن گل بھی ملا لیا جائے اسکا گوشت آنتون کی سردی اور فالج کو دور کرتا ہے۔

Hakeem Shoukat Ali

ابن زہر کہتا ہے کہ دو تھا بچہ رین ایک نر ایک مادہ انکو حلال کرکے جوش دیکر انکی چربی لیکر جسکے یہ چربی اسکی بے خبری کی حالت مین لگائی جائے گی وہ لگانے والے سے محبت کرنے لگے گا **مضر** - اس کا گوشت دیر مین ہضم ہوتا ہے ردی الغذا ہے سودا پیدا کرتا ہے **مصلح** - ذبح کرنے کے بعد سردی مین دو روز اور گرمی مین ایک روز باسی رکھکر خوب گلاکر پکا ئین سرکہ اور گھی اور گرم مصالح شامل کرین -

قطائف (ع)

بفتح قاف وطاے حطی وسکون الف وکسر یاے تحتانی وسکون فا

صفات وشناخت - صاحب مصطفوی کہتا ہے کہ روغنی روٹی کا نام ہے (۲) گیلانی کہتا ہو کہ ایک قسم کی روٹی ہے اسکے اندر بادام یا اخروٹ کی منگین بھرتے ہین اور گھی مین تلکر کھانڈ کے قوام مین ڈبو دیتے ہین (۳) مخزن کے مولف نے اسکی ترکیب یون لکھی ہو کہ گیہون یا چاول کا میدہ یا دونون کا میدہ ملاکر پتلا گوندھکر ایک ایسے ظرف مین بھرکر جسمین باریک سوراخ ہون گرم گھی کی کڑھائی مین کم وبیش ایک بالشت کے فاصلے سے گھما مین باریک سوت کی طرح تار نکلکر گھی مین گرینگے جب وہ تل جائین تو نکالکر اسپر بادام یا پستہ یا اخروٹ کی بھنی اور پسی ہوئی منگین اور سفید الائچی کے بیجون کا سفوف برک کر قند یا کھانڈ کی چاشنی ڈالکر کھا وین اسکو رشتۂ قطائف اور رشتۂ خطائی کہتے ہین (۴) شیخ نے مفردات قانون مین خبز قطائف کے نام سے لکھا ہے اس سے معلوم ہوا کہ قطائف کا اطلاق روٹی پر بھی ہوتا ہو اور تلی ہوئی سویون یا مٹھے سیودن پر بھی -

خواص وفوائد - شیخ کہتا ہے کہ خبز قطائف گاڑھا خون پیدا کرتی ہے اور قابض شکم ہے گازرونی اسکی شرح مین بیان کرتا ہے کہ اسکے مصلح شہد وشکر ہین - رازی نے دفع مضار اغذیہ مین تحریر کیا ہے کہ جو قطائف اخروٹ کی منگ یا اسکی منگون کے تیل سے بنائی جاتی ہے وہ گرمی اور منھ مین پھنسیان پیدا کرتی ہے مگر جبکہ اخروٹ کی منگون کو بھون لیا جائے گا تو یہ نقصان باقی نرہے گا اور وہ کثیر الغذا ہے اسکے کھانے کے بعد کلی کرلینی چاہیے اور اسکو کھاکر گرم مزاج والے کو سکنجبین ترش کھالینی چاہیے اور بعض ایسی دوا کھالیوے جس سے جگر کا سُدہ کھل جاتا ہو کیونکہ یہ روٹی فطری ہے اس سے سدہ پیدا ہوجاتا ہے اخروٹ کی منگون سے تیار کی ہوئی روٹی بڑے بوڑھون اور سرد مزاج والون کے لیئے بہت موافق ہے اور جو بادام سے تیار کی جاتی ہے وہ جوانون اور گرم مزاج والون کو موافق آتی ہے مصنف شمس الدرنے کہا ہے کہ قطائف فطیری روٹی کی قوت مین ہے پیٹ مین قبض پیدا کرتی ہے خلط غلیظ پیدا کرتی ہے اور جو گھی اور دودھ سے بنائی جاتی ہے اس سے غذا خوب حاصل ہوتی ہے مگر سُدے پیدا کرتی ہے اور معدے پر گرانی لاتی ہے معٰجون کو نقصان پہونچاتی ہے اسکی اصلاح ترش چیزون سے ہوجاتی ہے مخزن الادویہ کے مولف نے دوسرے درجے مین گرم وتر بتایا ہے اور جسمین شہد شریک کیا جائے اسمین رطوبت اعتدال کی طرف مائل بتائی ہے اور کہا ہے کہ زود ہضم ہے

Hakeem Shoukat Ali

اس سے خلط اچھا پیدا ہوتا ہے دبلون اور کمزور قوت والون نے موافق ہے شہد کے ساتھ کھانے سے بدن
فربہ ہوتا ہے۔

قطلب

بضم قاف وسکون طائے حطی وضم لام وسکون باے موحدہ

صفات وشناخت۔ ایک درخت ہے کہ بہی کے درخت کی طرح ہوتا ہے اور پتے اسکے بہی کے پتون سے بہت نازک ہوتے ہین اور اُنسے چھوٹے بھی ہوتے ہین شاخین اسکی بید سادہ کی شاخون کی طرح ہوتی ہین ساق کچھ زیادہ موٹی نہین ہوتی چھال کا رنگ سرخی مائل ہوتا ہے اور اسپر دراریں ہوتی ہین پھول سفید ہوتا ہے اور پھول کی وضع آلو بخارا کی سی ہوتی ہے کچا پھل سبز ہوتا ہے پک کر زعفرانی اور سرخ یاقوتی پڑ جاتا ہے مزہ شیرین ہوتا ہے اور خوشبو آتی ہے اور خفیف سا بکساپن بھی رہتا ہے اسمین گٹھلی نہین ہوتی جو پکنے کے بعد باریک پھول گھاس کی طرح باقی رہ جاتا ہے ابن جلجل نے کہا ہے کہ اسکو قاتل ابیہ اسلیے کہتے ہین کہ اگلے پھل اسکے ابھی پکنے بھی نہین پاتے ہین جو دوسرے نکل آتے ہین اور خریف مین بلوط کے ساتھ پکتے ہین اسکا گوند کم ملتا ہے۔

طبیعت۔ پہلے یا دوسرے درجے مین گرم وخشک ہے۔

خواص وفوائد۔ قاتل زہرون کے لیے تریاق ہے آنکھ پر اسکے لیپ سے نزلے کا پانی بالکل صاف ہوجاتا ہے اسکے پتون کو جوش دیکر صاف کرکے پینے سے ورم اور پھوڑے اور مسّے جاتے رہتے ہین اسکا لیپ بھی مفید ہے اسکے پتون کو پیسکر پھوڑون پر اور آگ سے جلے ہوئے مقام پر لیپ کرنے سے نفع ہوتا ہے گیلانی کہتا ہے کہ اسکے پھل کا پھوک ۹ ماشہ کھانے یا لگانے سے مسّے سست ہوکر گر جاتے ہین اسکے پتون کا رس روغن گل مین ملاکر کنٹھ مالا پر لگانے سے نفع حاصل ہوتا ہے اور صفراوی ورم کو بھی اس سے نفع ہوتا ہے اگر اسکے پتون کے رس سے کلیان کرین تو مسوڑون کا زخم بھر جائے اسکے پتے پیسکر سونگھنے سے مرگی کو نفع ہوتا ہے خفقان اور دمے کو بھی نافع ہے اسکے جوشاندے مین عورت بیٹھے تو استحاضے کا خون رک جائے اسکے پتون کے جوشاندے کو پینے اور پیسکر ضماد کرنے سے افعی کے زہر کو بیحد نفع ہوتا ہے اسکے پتون کے سفوف مین کھانڈ ملاکر ایسی حالت مین کہ ابھی کچھ نہ کھایا ہو ۱۰ ماشہ کی مقدار مین پھانک لیا جائے دست بند ہوجاتے ہین اسکے گوند کو حاملہ کو کھلانے اور دھونی کرانے سے حمل ساقط نہین ہوتا بواسیر کو بھی نافع ہے اسکی دھونی سے جادو کا اثر باطل ہوجاتا ہے۔

قعبل (نبطی)

بفتح قاف وسکون عین مہملہ وفتح باے موحدہ وسکون لام

صفات وشناخت۔ اسکی ماہیت مین اختلاف ہے (۱) بعض کھنبی کی ایک قسم جانتے ہین (۲) دیسقوریدوس کہتا ہے کہ ایک جڑ ہے جو شلجم کی برابر ہوتی ہے رنگ سرخ ہوتا ہے مزہ کڑوا ہوتا ہے چابنے سے زبان کو کاٹتی ہے وضع پیاز دشتی کی سی ہوتی ہے اسکے پتے سوسن کے پتون کی طرح اور اُنسے لمبے ہوتے ہین

Hakeem Shoukat Ali

اور نرگس اور گندنے کے پتون سے بھی مشابہت رکھتے ہین بعض افعال مین پیاز دشتی کی قائم مقام ہے (۳) صاحب منہاج لکھتا ہے کہ اسکی ساق حرشف کی ساق کی طرح، سفید اور موٹی ہوتی ہے سوکھنے کے بعد زردی و سرخی مائل ہوجاتی ہے پتے اور پھول اسمین نہین ہوتے اور مزہ پھیکا ہوتا ہے موسم ربیع مین زمین کو چیر کر نکل آتی ہے - عرب مین قعبتہ الضبع کے نام سے مشہور ہے (۴) بعض دوسرے کہتے ہین کہ مزہ اسکا پھیکا اور چرپرا ہوتا ہے اسکو پکا کر دہی اور دودھ کے ساتھ کھاتے ہین - کبھی اسکا رس نکالکر مٹر کے آٹے مین ملاکر ٹکیان بنا کر رکھ لیتے ہین -

طبیعت - دوسرے درجے مین گرم و تر بعض تیسرے درجے مین گرم و خشک بتاتے ہین -

فوائد - مرض جنون مین اسکے دینے سے نفع ہوتا ہے تاپ تلی کے واسطے نافع ہے مضر معدہ مصلح دہی میٹھا اور دودھ -

مقدار خوراک - ۶ ماشہ تک -

قفر الیہود (معرب)

بفتح قاف و سکون فا و ضم راے مہملہ والف لام ساکن و فتح یاے تحتانی و ضم ہا و سکون واؤ و دال مہملہ موقوف کفر الیہود کا معرب ہے

صفات و شناخت - ایک رطوبت ہے کہ سرزمین صیدا اور انطاکیہ اور قسطنطینیہ اور طبرستان اور بیت المقدس کے پاس کے دریاؤن کے اندر پتھرون مین سے جوش مارکر نکلتی ہے اسکے جوش کا زمانہ سردی کا موسم ہے دریا کی موجین اسکو کنارون پر ڈال دیتی ہین اسکا رنگ نیلا سرخی مائل ہوتا ہے اور براق ہوتی ہے اسمین مٹی کے تیل کی سی بو آتی ہے جسقدر پانی پر تیرتی ہوئی جمع کی جاتی ہے اُسمین مٹی اور کنکریان نہین ہوتین اور جو کنارے سے ملتی ہے اُسمین یہ سب چیزین ہوتی ہین - جبتک پانی مین رہتی ہے یا تازہ ہوتی ہے سیال رہتی ہے - پرانی پڑکر اور جم کر خشک اور کرکری ہو جاتی ہے اور کبھی ایسا بھی کرتے ہین کہ جہان قفر الیہود ہو وہان کے جزیرے کے ساحل کو کھود کر خشکی مین سے نکالتے ہین پہلی قسم صاف ہوتی ہے دوسری قسم صاف نہین ہوتی اسکو موم کی طرح گرم پانی مین آگ پر صاف کرتے ہین اسمین براقی زیادہ نہین ہوتی اور قیر کی سی بو آتی ہے اسپر موسیائی کوہی کا بھی اطلاق کرتے ہین غرض یہ رطوبت دو قسم کی ہوتی ہے ایک آبی دوسری کوہی - جبتک تازہ ہوتی ہے رنگ نیلا سرخی مائل ہوتا ہے اور براق ہوتی ہے خشک ہوکر سیاہ اور ہلکی پڑ جاتی ہے بہتر اور عمدہ جو تریاق فاروق مین مستعمل ہے نیلی براق زود شکن سنگین ہے جسمین مٹی کے تیل کی سی بو آتی ہو کنکر اور خاک اور ریت سے صاف و خالص ہو سیاہ خراب ہے -

طبیعت - تیسرے درجے مین گرم و خشک ہے -

خواص و فوائد - عضو کے ٹوٹ جانے اور زخم کے لیے مفید ہے موسیائی کی قائم مقام ہے گیلانی نے لکھا ہے کہ مین نے مرغے کا پاؤن کچلواکر اُسے قفر الیہود گھی مین ملواکر کھلوائی اور اندھیری کوٹھری

Hakeem Shoukat Ali

مین رکھوا دیا دو دن کے بعد نکلوایا تو خوب دوڑنے لگا ذرا نہین لنگڑاتا تھا ذبح کروا کر دیکھا گیا تو تمام کچلی ہوئی ہڈی مین تفرق ایسود پائی گئی۔ اسکی دھونی زکام اور نزلے کو نافع ہے مگر اتنا نقصان ہے کہ جنکو مرگی کا عارضہ ہو انکے مرض کو اسکے استعمال سے ترقی ہوتی ہے اور آنکھ مین لگانا پروالون کے لیے نافع ہے اس سے بال ابھی کٹ جاتا ہے پینا سینے کے درد اور پرانی کھانسی کو دور کرتا ہے سل کو مفید ہے سینے کی پیپ اور بلغم کا بسہولت نکالتا ہے منجن کے طور پر دانتون پر ملنا منھ کی بدبو کو مٹاتا ہے کیڑا کھائے ہوئے دانت کو مفید ہے دستون کو بند کرتی ہے معدے کے جمے ہوئے خون کو پگھلاتی ہے ریاح کو تحلیل کرتی ہے اور نفخ کو دفع کرتی ہے جگر اور گردے کو قوت بخشتی ہے کدو دانے اور معدے کے کیڑے خارج کرتی ہے بواسیر کو مفید ہے شراب اور شہد میدہ ستر کے ساتھ خون طمث بخوبی جاری کرتی ہے اسکا لیپ نقرس اور درد انگن کو زائل کرتا ہے ورمون کو تحلیل کرتا ہے کنٹھ مالا کو دفع کرتا ہے بالون پر لیپ اسکا سفیدی کو دور کرتا ہے اور زخمون پر اسکا ضماد انکو بھر لاتا ہے برص اور چھیپ کو سوختہ افسنتین اور شراب کے ساتھ کھانے سے زہریلے جانورون کا زہر اتر جاتا ہے اسکے دھوین سے سانپ بچھو مچھر وغیرہ کیڑے بھاگ جاتے ہین **مضر** کھانے سے گرم مزاج والون کو نقصان ہوتا ہے اور درد سر پیدا کرتی ہے **مصلح** سرکہ اور سرد و تر غذا کھانا کا پانی اور کافور اور عرق گلاب **بدل** زرنت زراورقیہ۔

مقدار خوراک۔ ایک ماشہ سے ۳ ماشہ تک۔

قلانش

بفتح قاف ولام وسکون الف وضم نون مشدد وسکون شین نقطہ دار

صفات وشناخت۔ ایک روئیدگی ہے جسکو فرخ الروح کہتے ہین وجہ اسکی یہ ہے اسکو رنگ اور پتون اور شاخون مین فرخ یعنی آڑو سے مشابہت حاصل ہے فرق اسقدر ہے کہ اسکے پتے آڑو کے پتون سے ذرا چھوٹے اور چوڑے ہوتے ہین اور لکڑی مین گانٹھین قریب قریب ہوتی ہین اور تمام ڈالیان زمین پر بچھی ہوتی ہین اسمین چنبیب ہوتا ہے اور مزہ پھیکا ہوتا ہے۔

خواص وفوائد۔ ابن بیطار کہتا ہے اسکا رس پینے سے سینے سے تھوک مین خون کا نکلنا بند ہوجاتا ہے اسکے حمول سے خون کا بہنا رک جاتا ہے اپنے افعال مین اس دوا کی طرح ہے جسے یونانی زبان مین لوسیماخیوس کہتے ہین گویا یہ اسکی ایک قسم ہے ابن بیطار کہتا ہے کہ مین نے اسکو مصر کے سوا اور جگہ نہین دیکھا۔

قلب (ع)

بضم قاف وسکون لام وبائے موحدہ موقوف

صفات وشناخت۔ حکیم علوی خان نے انبے نیوارے کے بیج سمجھا ہے اور کہا ہے کہ جسنے کلھی جاتا ہے اسنے غلطی کی ہے اور دوسرون نے بھی لکھا ہے کہ اسکو فارسی مین سنگ بویہ کہتے ہین (۲) سلیمان بن حسان نے کہا ہے کہ اس روئیدگی کو قلب اسلیے کہتے ہین کہ قلب ایک نام ہے چاندی کا چونکہ اسکے بیج سخت

Hakeem Shoukat Ali

اور سفید ہوتے ہین اسلیے قلب اسکا نام مقرر ہوا ہو اس سے مستفاد ہوتا ہو کہ یہ نبواڑ نہین ہر بلکہ کوئی دوسری چیز ہو اسلیے کہ نبواڑ کے بیج سفید نہین ہوتے بلکہ خفیف سبز و تاریک ہوتے ہین (۳) بعض نے کہاہے کہ ایک ایسی روئیدگی کے بیج ہین جسکے پتے زیتون کے پتون کی طرح اور اُنسے چوڑے اور لمبے اور نرم ہوتے ہین جسقدر پتے زمین کے قریب ہوتے ہین وہ زمین پر پھیلے ہوئے ہوتے ہین اسکی شاخین پتلی اور ٹیڑھی ہوتی ہین اور ایک گز کے قریب یا اُس سے کم وبیش لمبی ہوتی ہین شاخونکی پھنگیون کے پاس ایک چیز ہوتی ہے ساق کیطرح جسکے دو ڈھیے ہوتے ہین اُنپر چھوٹے چھوٹے پتے ہوتے ہین اور پتون کے درمیان مین بیج لگتے ہین جو سفید اور سخت اور گول ہوتے ہین مرچ کے چھوٹے چھوٹے دانون سے مشابہت رکھتے ہین اس بیان سے اتنی باتین نبواڑ کے خلاف مستفاد ہوتی ہین -

(الف) نبواڑ کے پتے زمین پر بچھے ہوے نہین ہوتے کیونکہ اُسکے پیڑ مین ساق ہوتی ہے اس لیے پتے زمین سے بہت اونچے رہتے ہین -

(ب) پتون کے درمیان مین بیج نہین ہوتے بلکہ بہت لمبی لمبی پھلیان آتی ہین -

(ج) بیجون کا رنگ سفید نہین ہوتا خفیف سبز و تاریک ہوتا ہے -

(د) نبواڑ کا بیج گول نہین ہوتا بلکہ طولانی اور چوکھونٹا ہوتا ہے اور آس پاس سے ایسا معلوم ہوتا ہو جیسے دونون سرے کاٹ ڈالے گئے ہین -

(۴) انطاکی کہتا ہے کہ قلب ایک قسم کے بیجون کا نام ہے جو سیاہ اور کھردرے ہوتے ہین اس سے بھی معلوم ہوتا ہو کہ یہ نبواڑ نہین اسلیے کہ نبواڑ کے بیج کھردرے نہین ہوتے بلکہ بہت چکنے ہوتے ہین نہ انکا رنگ سیاہ ہوتا ہے -

بہرصورت اسکی پیدائش اندلس مین کثرت سے ہے دیار بکر مین بھی ہے سخت اور اونچی زمینون مین یہ چیز اُگتی ہے اور جب آفتاب برج اسد مین آتا ہے تو زمین سے پھوٹتی ہے -

طبیعت - گرم وخشک تیسرے درجے مین انطاکی نے دوسرے درجے مین گرم وخشک لکھا ہے

خواص وفوائد - یہ دوا سردی کی پرانی کھانسی اور ہر قسم کے دمے کو نافع ہے رطوبت کے سبب سے ہچکی آتی ہو تو اُسے بند کردیتی ہے دستون کو روکتی ہے سردی سے پیشاب زیادہ آتا ہو تو اسکے استعمال سے یہ عارضہ مٹ جاتا ہے شراب سفید کے ساتھ کھانے سے گردے اور مثانے کی پتھری نکل جاتی ہے - پیشاب اور حیض کے خون کی رکاوٹ مٹ جاتی ہے اسکے لیپ سے بواسیر کو نفع پہونچتا ہے **مضر** - یہ دوا باہ کو بے حد کمزور کرتی ہے اور منی کو خشک کردیتی ہے - **مصلح** چلغوزے کی مینگ -

مقدار خوراک - ۱۰ ماشہ تک -

Hakeem Shoukat Ali

قلسوفودیون (یونانی)

بفتح قاف وسکون لام وضم سین مہملہ وسکون واو وضم فا وسکون واؤ وکسر دال مہملہ وضم یائے تحتانی و سکون واو ونون موقوف

صفات وشناخت - ایک چھوٹی سی بوٹی ہے ایک بالشت کے قریب لمبی ہوتی ہے اسے آگ سلگانے کے کام میں لاتے ہیں پہاڑی زمینوں میں پیدا ہوتی ہے پتے اسکے کالی تلسی کے پتون کی طرح ہوتے ہیں اور پھول تخت کے پایون کی طرح ہوتے ہیں اور متفرق طور پر لگے ہوتے ہیں

طبیعت - تیسرے درجے مین گرم وخشک -

خواص وفوائد - اسمین ایک لطیف جلانے والا جوہر ہے اسکا جوشاندہ پینے سے کیڑے کوڑے کا زہر اتر جاتا ہے پھاوٹ جائے تو اسکے استعمال سے فائدہ ہوتا ہے اسکو چند روز کھانے سے قطرہ قطرہ پیشاب آنے کا عارضہ موقوف ہوجاتا ہے اگر حمل ہو تو اسکے کھاتے رہنے سے گرجاتا ہو اور خون جاری ہوجاتا ہے اسکو متواتر مسون پر لگاتے رہنے سے گر پڑتے ہیں -

قلومایِن (یونانی)

بضم قاف وضم لام وسکون واو وفتح میم وسکون الف وضم یائے تحتانی وسکون نون

صفات وشناخت نظر القط کی دو قسمیں ہیں ایک نہری جسکو شجرہ ابی مالک کہتے ہیں بیان اُسکا طندنا میں ہوچکا دوسری کو ہی وہ یہی قلومائن ہے ساق اسکی مربع ہوتی ہے جو باقلا کی ساق سے مشابہت رکھتی ہے اور پتے بارتنگ کے پتون کی طرح ہوتے ہیں ساق پر غلاف ہوتے جنکے سر پڑھے ہوتے ہیں اور رانگ دوسرے سے ملا ہوتا ہے پھول سوسن کبود کے پھول کی طرح ہوتا ہے جسکی جڑ ایرسا ہے شکل اسکی کنکھجورے کی سی معلوم ہوتی ہے شجرہ ابی مالک سے یہ جنگلی قسم بہتر ہے اسکی جڑ اور دوسرے اجزا سے عصارہ تیار کرتے ہیں -

طبیعت - دوسرے درجے مین سرد وخشک ہے -

خواص وفوائد - قابض ہے اسکے تمام اجزا کا رس پینے سے خون کے آنے کو اور خونی دستوں کو روکتا ہے اس سے استحاضے کا مرض بھی جاتا رہتا ہے اور بواسیر کا خون بھی بند ہوجاتا ہے ابتدا مین زخمون پر اسکے سوکھے پتون کا سفوف برکنے سے بھر جاتا ہے تازہ پتون کے ضماد سے بھی یہی فائدہ حاصل ہوتا ہے **مضر** - اسفل کو **مصلح** ببول کا گوند **بدل** - اقاقیا -

مقدار خوراک - ۴۰ ماشہ

قلومس (یونانی)

بضم قاف وضم لام وسکون واو وضم میم وسکون سین مہملہ - جوز شیران (ف)

صفات وفوائد - ایک درخت ہے ماہی زہرہ کی قسم سے اسکی پانچ قسمیں ہیں (۱) پتے اور دوسرے اجزا سفید ہوتے ہیں اور یہ قسم نرومادہ ہوتی ہے پتے کرم کلے کے پتون کی طرح اور بہت

Hakeem Shoukat Ali

سفید اور کرم کلے کے پتون سے بھی چوڑے ہوتے ہیں اور ساق ایک گز کی برابر اور اس سے لمبی بھی اور شیم کی طرح ایک چیز اس ساق پر ہوتی ہے پھول کے رنگ میں زردی نظر آتی ہے اور بیج چھوٹے چھوٹے دانے ہوتے ہیں جڑ انگلی کی برابر ہوتی ہوتی ہے نر کے پتے مادہ کے پتون سے لمبے اور پتلے ساق بھی پتلی ہوتی ہے اور مادہ کے پیڑ سے نر کا پیڑ سخت ہوتا ہے (۲) پتے پہلی قسم سے چوڑے اور بڑے اور سیاہ (۳) شاخین لمبی اسمین ساق نہین ہوتی پتے بہی کے پتون کی طرح شاخون کے سرون پر گول گول گھنڈیان پھول کا رنگ زرد طلائی - بعض نے کہا ہے کہ تیسری قسم کے پتے کرم کلے کے پتون کی طرح اور اُنسے لمبے ہوتے ہیں نہین چینپ دار رطوبت ہوتی ہو ساق ایک گز سے زیادہ ہوتی ہے اور تھوڑے سے رونگٹے اس ساق پر ہوتے ہین بیج باریک اور سرخ سیاہی مائل اور یہ بیج ایک غلاف کے اندر ہوتے ہین بعض کا قول یہ ہے کہ یہ قسم قنبا کو ہی (۴) پتے انجیر کے پتون کی طرح مگر اُنسے چھوٹے اور اسمین ساق نہین ہوتی پتے زمین سے ملے ہوتے ہین (۵) پتے بڑے بڑے اور دبیز سارے پیڑ مین تین یا چار پتے ایسے ہوتے ہین جنپر رونگٹے ہوتے ہین انمین چینپدار رطوبت ہوتی ہے جسمین تیز بو ہوتی ہے ساق ایک گز سے لمبی اور پھول سفید سرخی مائل ہوتا ہے بیج باریک تیرہ رنگ اور گول ہوتا ہے مزے مین حدت اور تلخی ہوتی ہے بعض اس قسم کو تنبا کو خیال کرتے ہین -

طبیعت - تیسرے درجے مین گرم و خشک ہو -

خواص و فوائد - اعتدال کے ساتھ خشکی اور جلا پیدا کرتی ہے محلل ہے خاصکر جس قسم کا پھول سنہری ہو وہ ایسی ہی ہے - اسمین قوت قابضہ بھی ہو اسکی جڑ ماہی زہرہ کا سا فعل کرتی ہے سب قسمین پیشاب کا ادرار کرتی ہین ساڑھے چار ماشہ سفید و سیاہ جڑ رطوبات کے سیلان کو روکتی ہے شراب کے ساتھ دست بند کرتی ہو اسکا جوشاندہ بلغمی پرانی کھانسی اور ضیق النفس کو مفید ہے اگر عضلے مین تفرق و اتصال آجائے تو اس سے فائدہ ہوتا ہو جسکے پتے سفید ہین وہ پرانے دستون کو بند کرتی ہے تیسری قسم کے پتون کو جوش دیکر اورام بلغمی اور ورم چشم پر باندھنا نافع ہو اور اس قسم کے شہد مین ملا کر لگانا زخمون اور پھوڑون کو مفید ہے اور شہد و شراب کے ساتھ شقاقلوس اور بچھو کے زہر کو نافع ہے نر کے پتے پیسکر آگ سے جلے ہوئے مقام پر نفع ہوتا ہے اور ساڑھے چار ماشہ کو شراب کے ساتھ کھانے سے بچھو کا زہر دفع ہوتا ہے - **مضر جگر مصلح** کتیرا **بدل** اناغورس -

مقدار خوراک - ۔ ماشہ تک -

قلیفلمون (یونانی)

بفتح قاف و کسر لام و سکون یاے تحتانی و فتح فا و سکون لام ثانی و ضم میم و سکون واو و نون موقوف -

صفات - ایک نہایت بدبودار گوند ہے عرب کے ممالک سے لاتے ہین بعض نے کہا ہے کہ جندبیدستر کی ایک قسم ہے بعض کہتے ہین رال کا نام ہے -

فوائد - اسکو پیسکر منجن کرنے سے مسوڑے مضبوط ہو جاتے ہین آنکھون مین لگانے سے بینائی مین تیزی آتی ہے شہد کے پانی کے ساتھ کھانے سے دمے اور مرگی کو نفع ہوتا ہے اسکے کھانے سے بڑھی

Hakeem Shoukat Ali

ہوئی تلی گھٹ جاتی ہے بوئے تین ماشہ کی مقدار مین سکنجبین کے ساتھ کھانے سے اور چند دن تک استعمال مین رکھنے سے بدن دبلا ہوجاتا ہے شہد کے پانی کے ساتھ کھانے سے خون حیض جاری ہوجاتا ہے اسکے لیپ سے پھوڑون کے داغ صاف ہوجاتے ہین۔

قمری (ع)

بضم قاف وسکون میم وکسر راے مہملہ ویاے نسبت قمر کی طرف منسوب ہی اور قمر ملک مصر مین ایک شہر کا نام ہے بعض کہتے ہین کہ اسکندریہ کا نام ہے چونکہ اسکا رنگ وہان کی مٹی کے رنگ کی طرح ہوتا ہے اسلیے قمری کہتے ہین ہندی مین تو تری بولتے ہین اسکا عرف مرغ حق گو بھی ہے وجہ اسکی یہ ہے کہ جاندارون کی بولی کی نقل ہر زبان مین کی جاتی ہے مثلاً لالی کی بولی کو قرآن کی اس آیت کے ساتھ صم بکم عمی فہم لا یرجعون اور چیل کی آواز کو اس آیت کے ساتھ کطی السجل للکتب اور تیتر کی بولی کو اس عبارت کے ساتھ سبحان تیری قدرت تعبیر کرتے ہین اسی طرح قمری کی بولی کو حق سرہ کے ساتھ تعبیر کرتے ہین اور یہ اسماے اصوات کہلاتے ہین نہایت ہنسنے کا مقام ہے کہ غیاث اللغات مین برہان قاطع سے نقل کیا ہے کہ مرغ حق گو ایک پرند ہے کہ راتون کو دونون پانؤن سے درخت سے لٹک کے حق حق کہتا ہے۔

صفات وشناخت۔ ایک پرندہ ہے طوقدار فاختہ کی طرح۔ نہایت سفید رنگ یا زرد رنگ ہوتا ہے آواز اسکی دلکش ہوتی ہے تکیون مین نقرا پاتے ہین پنجرے ہی مین انڈے بچے ہوتے ہین اگرچہ پرندہ ہے مگر ہندوستان مین جنگلی نہین دیکھا گیا جہان دیکھا پالو ہی دیکھا اسکی آواز سے حق سرہ معلوم ہوتا ہے بعض کہتے ہین کہ لفظ یا کریم کامل الحروف اسکی زبان پر جاری ہوتا ہے ابن اثیر نے تاریخ کامل مین لکھا ہے کہ ایک ہندوستان کے راجہ نے سلطان محمود غزنوی کو قمری بھیجی تھی وہ ایسی تھی کہ جب زہردار کھانے کو دیکھتی آنکھین اسکی سرخ ہوکر آنسو جاری ہوجاتے اور وہ آنسو گر کر پتھر کی طرح سخت ہوجاتے تھے جب انکو گھس کر زخم پر رکھتے تو بھر جاتا۔

طبیعت۔ گرم وخشک دوسرے درجے مین۔

خواص وفوائد۔ اسکا گوشت سرد اور بلغمی مزاج والون کو بہت موافق ہے جنکے مزاج مین رطوبت غالب ہو انکو بھی نافع ہے اگر اسکے انڈے بچون کو کھلائین تو جلد بولنے لگین اسکے انڈون سے روغن نکالکر بچون کے بدن پر مالش کرنے سے جلد پانؤن چلنے لگتے ہین بعض کہتے ہین کہ گوشت اور خون اور انڈے اسکے کھانے سے آواز صاف ہوتی ہے اور عشق ووحشت پیدا ہوتی ہے اسکے خواص مین سے یہ ہے جس مکان مین یہ ہوتی ہے اہل خانہ جادو اور نظر لگنے سے محفوظ رہتے ہین

مضر۔ اسکا گوشت خلط فاسد پیدا کرتا ہے اور زیادہ کھانے سے جذام اور وسواس کا ڈر ہوتا ہے **مصلح** روغنیات اور لطیف دوا ہین۔

قنابری (عربی یا نبطی)

بضم قاف ونون مشدد مفتوح وسکون الف وفتح باے موحدہ وراے مہملہ والف مقصورہ بصورت یا

Hakeem Shoukat Ali

(قتابرا) اور نون کی تخفیف اور سکون الف وکسر بائے موحدہ وکسر رائے مہملہ وسکون یائے تحتانی سے بھی آیا ہے خراسانی مین برغشت اور فارسی مین برندو بخند اور شیرازی مین سترہ اور سودہ اور اصفہانی مین موجہ اور عربی مین علول و تماول وتملول فربیق وشجرۃ البہق کہتے ہین

صفات وشناخت - ایک قسم کا ساگ (۱) بغدادی کہتا ہے کہ ایک قسم کا جنگلی ساگ ہو جسکے پتے کاسنی صحرائی کے پتون سے چھوٹے مزے مین تھوڑے چرپرے اور کڑوے ہوتے ہین پھول سفید باریک ہوتا ہے اور بیج بھنگ سیلا اور چھوٹا ہوتا ہے (۲) تحفۃ المومنین مین لکھا ہے کہ اسکے پتے بالک کے پتون کی طرح ہوتے ہین مزے مین اُنکے تھوڑی سی چرپراہٹ اور تلخی ہوتی ہے یہ پتے ایک ایک بالشت کی برابر لمبے ہوتے ہین ساق پتلی ہوتی ہے پھول سفید اور چھوٹا ہوتا ہے بیج غلاف مین ہوتے ہین غلاف کی شکل چنے کے پھل کی سی ہوتی ہے ہر غلاف مین چار چار بیج ہوتے ہین جوار کے دانے سے مشابہت رکھتے ہین (۳) حکیم علوی خان نے لکھا ہے کہ اسکے پتے تھوے کے پتون کی مانند ہوتے ہین اور اینر کچھ روان ہوتا ہے بہتر وہ ہو جسکی شاخون مین تھوڑی سی سرخی ہو - (۴) برہان مین لکھا ہو کہ ایک ساگ ہے بہار کے موسم مین جمتا ہے مزہ تند و تیز ہوتا ہے تر و تازہ کو پکا کر کھاتے ہین سوکھ جانے کے بعد گاؤ نکو دیتے ہین -

طبیعت - گرم وخشک پہلے درجے مین بعض کہتے ہین کہ خشکی دوسرے درجے مین بعض گرمی مین معتدل بتاتے ہین -

خواص وفوائد - گرم وسرد دونون طرح کے مزاج والون کے لیے موافق ہے سینے اور پھیپھڑے کا تنقیہ کرتا ہے جگر اور پھیپھڑے اور تلی کا سدہ کھولتا ہے مدر بول ہے اسکے کھانے سے دودھ بڑھ جاتا ہے خون حیض جاری کرتا ہے قبض دفع کرتا ہے یرقان مٹاتا ہے اسکا لیپ بواسیر کو مفید ہے تحلول کرنے سے رحم کا ورم تحلیل ہوتا ہو چھائین اور سیاہ داغ دور کرتا ہے ہر قسم کے زہر کو مفید ہے اخلاط غلیظہ کو نکالتا ہو اسکے لیپ سے ورم تحلیل ہوتا ہو پستان کا زخم مٹاتا ہو اسکے پتون کے ضماد اور اسکے رس سے بنائے ہوئے تیل کے ملنے سے بہق سپید جاتی رہتی ہو عرب اسکو پہچانتے ہین اور بہق سفید (جھیپ) کا علاج کرتے ہین **مضر** سودا پیدا کرتا ہو خاصکر اسکا اچار **مصلح** پکانا اور گھی یا تیل کے تیل وغیرہ مین بھوننا اور کابلی ہڑ اور کھانڈ **بدل** بیج گزر -

قند سفید

شکر طبرزد و قندات) فانیز سجزی وسکر القوالب (ع)

لفظ سجزی سین مہملہ اور جیم تازی اور زائے مہملہ اور یائے تحتانی کے ساتھ معرب ہے سگزی کا اور سگزی منسوب ہے سگز کی طرف کہ ایک جگہ ہے زابلستان کے متعلقات مین سے سگزی سے مراد سیستانی ہے اسلیے کہ سیستان کو سگستان بھی کہتے ہین اور وہ مخفف ہے سگزستان کا سگز سین مہملہ کے کسرے اور کاف فارسی کے سکون اور زائے نقطہ دار کے وقف سے نام ہے ایک پہاڑ کا جو زابلستان مین کلیج اور مکران کے درمیان واقع ہے اور دریائے سندھ اسکی برابر سے گذرتا ہے اور صراح مین لکھا ہو

Hakeem Shoukat Ali

سجزی بالکسر والفتح نسبتہ اے سجستان الاقلیم المعروف بہ صورت سجستان بھی سگستان کا اور بقولے سگرستان کا معرب ہے اور اب سیستان کہتے ہین جولوگ اسے فانیذ سجری بضم سین مہملہ وسکون جاے حطی کہتے ہین اور سحر کی طرف کہ ایک شہر ہے عمان مین منسوب بتاتے ہین یہ اُنکی غلطی ہے اور نہ سنجری سین کے بعد نون اور جیم اور راے مہملہ سے کہنا چاہیے

صفات - شکر سفید کو پانی مین گھولکر پکا لیں اور یہانتک صاف کرین کہ پھر اسمین میل باقی نرہے جب گاڑھی پڑنے لگے تو صنوبری مخروطی شکل کے قالبون مین جنکی تہلی جانب سوراخ ہو ڈالکر رکھدین - یہانتک کہ خشک ہوجاے اور رطوبت اور میل سوراخ کے رستے سے نکل جاے عرف مین قند سے مراد کھانڈ ہوتی ہے -

فوائد - شکر سے زیادہ غلیظ اور زیادہ گرم ہے کھانسی اور ضیق اور سینے کے درد کے لیے مفید ہے قبض دفع کرتا ہے آنتون کی سردی کو نافع ہے -

قنطوریون صغیر (ع)

بفتح قاف وسکون نون وضم طاے حطی وسکون واو وکسر راے مہملہ وضم یاے تحتانی وسکون واو ونون رومی یا یونانی زبان کا لفظ ہے اور صحیح یہ ہے کہ جنتوریہ کا معرب ہو جو رومی لفظ ہے اور منسوب ہے جنتورس حکیم رومی کی جانب جسنے اول اول اس دوا کو دریافت کیا تھا عربی مین اسکو قنطوریون دقیق بھی کہتے ہین اور فارسی مین لوفاے خرد بولتے ہین

صفات وشناخت - ایک ربیعی روئیدگی ہے کہ ایک بالشت کی برابر یا اس سے کچھ زیادہ بڑی ہوتی ہی اور ساق اور اُسمین شاخین ہوتے ہین - دو قسم کی ہوتی ہے جنگلی وبستانی - جنگلی کا پھول سرخ ہوتا ہے جسمین کچھ نیلے رنگ کی جھلک ہوتی ہے بستانی کا پودا اس سے قوی اور اونچا ہوتا ہے اور اسکے پھول مین مختلف رنگ ہوتے ہین اور صحرائی کی بہ نسبت زیادہ خوشبودار ہوتا ہے اور نیز مین نو مہینے تک رہتا ہی درخت خشک ہونے کے بعد بستانی کی جڑ زمین مین رہتی ہے اور ہر سال ربیع کی فصل مین اُس جڑ مین سے پودا پھوٹتا ہے اور جنگلی کی جڑ بھی سوکھ جاتی ہے اور ہر سال ربیع کی ابتدا مین پودا پھوٹ کر ابتداے گرما مین پھول اور بیج آجاتے ہین دیسقوریدوس کے کلام مین جو آیا ہے کہ آخر ربیع مین پودا اُگتا ہے اس سے بستانی قسم مراد ہوگی کیونکہ جنگلی کی نسبت حکیم علوی خان تصریح کرتے ہین کہ اوائل ربیع مین اُگتی ہے بستانی کے پھولون کو عوام اہل شیراز گل منگ اور گل قرنفلی کہتے ہین - جنگلی اور صحرائی دونون قسم کے پودون کے اجزا مشابہ ہوتے ہین پتے چھوٹے چھوٹے اور انکی صورت سداب کے پتون کی سی اور پھول خیری کے پھول کی طرح مگر اُس سے چھوٹا ہوتا ہے اور پھل گیہون کے دانے کی طرح اجزا کا مزہ نہایت تلخ اور کسی قدر بکسا ہوتا ہے مگر بستانی مین تلخی کم ہوتی ہے شاخون کا رنگ سفید زردی مائل ہوتا ہی اس درخت کے تمام اجزا مستعمل ہین مگر جڑ بے منفعت ہے اور چھوٹی ہوتی ہے قوت اس مین دو برس تک رہتی ہے - اسکا عصارہ بھی نکالکر استعمال کرتے ہین اور پتون کا تازہ پانی نچوڑکر روغن

Hakeem Shoukat Ali

زیتون مین ملاکر جوش دین جب پانی خشک ہوجائے تو آنچ پر سے اُتار لین یہ روغن **قنطوریون** ہے۔ اس سے شربت بھی بناتے ہین کہ اسکے جوشاندے مین کھانڈ ڈالکر قوام کرلیتے ہین پانی کے کنارون پر اور کنکریلی زمینون مین اسکی پیدایش ہے بہتر وہ ہے جو باریک زردی مائل ہو زبان کو کاٹے۔

طبیعت ۔ تیسرے درجے مین گرم وخشک۔

خواص وفوائد۔ بلغم کو اور لزج خلطون کو کاٹ کر نکالتی ہے مادۂ صفراوی وبلغمی کو دستون کے ذریعہ سے نکالتی ہے ورم وصلابت کو تحلیل کرتی ہے پیشاب اور حیض کا ادرار کرتی ہے منقی دماغ ہے مرگی اور سانس کی تنگی سے چلنے کو مفید ہے جگر وطحال کا سدہ کھولتی ہو قولنج بلغمی کو دور کرتی ہے تلی کی سختی کو مٹاتی ہے حشرات الارض کے زہر کو اور بالخصوص بچھو کے زہر کو مٹاتی ہے ماء الاصول کے ساتھ دردِ پشت ومفاصل وعرق النسا کو مفید ہے کبھی اس سے دست پینے مین اتنی افراط سے عمل ہوتا ہے کہ خون کے دست آنے لگتے ہین کیونکہ گرم وتیز زیادہ ہے اسکا عصارہ بالون کی جڑون مین بھرنے سے جوین مرجاتی ہین عصارے کو عورت کے دودھ مین میسکر آنکھ پر لگانے سے پپوٹے کا ورم اُتر جاتا ہے اگر پپوٹا موٹا پڑ جائے تو کاتج کے جوشاندے مین گھولکر لگانے سے صحت ہوتی ہے سونف کے پانی کے ساتھ آنکھ کے تمام امراض کو مفید ہے اگر آنکھ مین کھجلی چلتی ہو تو یہ عصارہ انار ترش کے دانون کے رس مین میسکر اور پلک کو لوٹ کر لگا دین اور تھوڑی دیر پلک کو لوٹا رہنے دین ایک دن مین صحت ہوجائے گی اسکا عصارہ آنکھ کے تمام امراض کے لیے اکسیر ہے اسکو فرج مین محمول کرنے سے حیض کا ادرار ہوتا ہے مرا ہوا بچہ نکل پڑتا ہے **مضر** جگر اور آنتون کو **مصلح** جگر کے لیے کاسنی آنتون کے لیے ببول کا گوند اور کتیرا **بدل** ہم وزن ہنسراج وافسنتین وزراوند مدحرج اور وزن بابونہ یا انسوت یا آب برگ حنا اور تہائی وزن سورنجان۔

مقدار خوراک ۔ تازہ ۳ ماشہ سے ۵ ماشہ تک اور خشک ۱۰ ماشہ تک اور حقنے مین عصارہ ۳۰ ماشہ۔

قنطوریون کبیر (ع)

صفات وشناخت ۔ اسکو لوفاے کبیر بھی کہتے ہین اس پودے کی ساق کاہو کی طرح ہوتی ہے اور تین گز تک بڑھتا ہے اسی لیے اسے قنطوریون کی بڑی قسم سمجھا ہے ایک جڑ سے بہت سی شاخین نکلتی ہین پھول کا رنگ سرخی اور گول اندر اُسکے کچھ روئی کی طرح ہوتا ہے شاخون کے سر پر پھل ہوتے ہین تخم خشخاش کے ڈوڈے کی طرح اندر بیج ہوتے ہین جنگلی شکل کرڑکے دانون کی سی اور مزہ چرپرا ہوتا ہے پتے گاجر کے پتون کی طرح اور سبز رنگ اور دندانہ دار ہوتے ہین جڑ موٹی اور سخت اور سرخ رنگ اور دو گز تک لمبی ہوتی ہے اسکا مزہ تیز اور تند اور تھوڑا سا میٹھا ہوتا ہے قوت اسکی دو برس تک رہتی ہے اسکی جڑ بھی بامنفعت ہے اس جڑ سے رس نکالکر عصارہ تیار کرتے ہین جو خون کی طرح سرخ ہوتا ہے اسکے عصارے کو اکثر حضض کی جگہ استعمال کرتے ہین۔

Hakeem Shoukat Ali

طبیعت۔ گرم وخشک دوسرے یا تیسرے درجے مین۔

خواص وفوائد۔ قنطوریون صغیر سے کم قوت ہے محلل ہے جلا پیدا کرتی ہے اسکی جڑ سے خون حیض جاری ہوتا ہے اگر پیٹ مین بچہ ہو تو نکل پڑتا ہے دماغ اور سینہ کا تنقیہ کرتی ہے ضیق النفس کو مفید ہو خون تھوکنے کو بھی نافع ہے زخمون کو بھرتی ہو کہتے ہین کہ گوشت کی بوٹیان کرکے یہ دوا اسمین ڈالکر پکائین تو وہ سب آپس مین ملجائین یعنی جڑکر گوشت کا ایک پارچہ بن جائے پرانی کھانسی کو دور کرتی ہو پیشاب اور خون حیض کا ادرار کرتی ہے ورم طحال کو مفید ہے اسکے استعمال سے بچہ آسانی کے ساتھ پیدا ہو جاتا ہے رحم کی بیماریون کو فائدہ مند ہے پیٹ کے کیڑون کو مار ڈالتی ہے بھگندر کو اور اعصاب کے زخم کو بھرتی ہے رانگھن کے درد کے لیے مجرب ہو ریاح کو تحلیل کرتی ہے بلغم اور صفرا کو دستون کے ذریعہ سے نکالتی ہے اسکا سفوف ناسور مین بھرکر منھ باندھ دین تو اسکی اصلاح ہو جائے۔ شیخ نے لکھا ہو کہ تپ مین اس سے ۲ ماشہ تک کی مقدار مین فائدہ ہوتا ہو مگر سدید گاذرونی اسپر اعتراض کرتا ہے کہ یہ دوا تیسرے درجے تک گرم ہے پس ایسی دوا تپ مین کب مفید ہوسکتی ہو اگر اسکے پینے سے تپ کو کچھ بھی نفع ہوگا تو بلغمی تپ کو ہوسکتا ہے مگر اسوقت بھی تنہا نہ دینا چاہیے سکنجبین شکری یا سکنجبین بزوری نمبر دکے ساتھ دین ورنہ دماغی امراض پیدا کردے گی **مضر** دماغ **مصلح** شہد وشکر ومصری یا قند وغیرہ **بدل**۔ ربوت اور قنطوریون صغیر۔

مقدار خوراک۔ ۲ ماشہ تک اور بعض نے ۹ ماشہ تک لکھا ہے۔

قوطولیدون (یونانی)

بضم قاف وسکون واو وضم طاے حطی وسکون واو وکسر لام وسکون یاے تحتانی وضم دال مہملہ وسکون واو ونون۔ اسکا نام زلالف الملوک واذان القسیس بھی لکھا ہے

صفات وشناخت۔ محیط مین لکھا ہو گویند کہ نوعی از قداح مریم ست وآن نوعی از حی العالم ست وگفتہ اند نوعی از ابرون ست۔ اس عبارت مین تسامح ہے کیونکہ ابرون یونانی مین حی العالم کا نام ہو اسکو کاسات بھی کہتے ہین کیونکہ اسکے پتے پیالے سے مشابہت رکھتے ہین بہرصورت یہ ایک درخت ہی جسکے پتے گول ہوتے ہین۔ ساق چھوٹی ہوتی ہے بیج زیتون کی طرح ہوتا ہے جو ساق کے اطراف مین ساق کے متصل ہوتا ہے مزے مین اسکے چرپرا پن ہوتا ہے حق یہ ہے کہ اسکی ماہیت مجہول ہی

طبیعت۔ مرکب القوی ہے مگر جز گرم وخشک ہی۔

خواص وفوائد۔ یہ دوا قابض ہو عضو پر لگانے سے مادے کو پھیر دیتی ہے جلا پیدا کرتی ہے ورمونکو تحلیل کرتی ہے اسکے پینے سے معدے کی سوزش دفع ہو جاتی بدن کا تشنج دور کرتی ہے اسکی جڑ جو زیتون کی طرح ہوتی ہے سنگ مثانہ کو مٹاتی ہے پیشاب کھولکر لاتی ہے اسکے پتون کے لیپ سے معدے اور آنتون کی گرمی دفع ہوتی ہے۔ ورم تحلیل ہوتا ہے سردی اور ہوا سے پھٹ جائے تو اسکے لگانے سے نفع ہوتا ہو شراب کے ساتھ زخم پر لگانے سے اسکو جوڑا کرتی ہے۔

Hakeem Shoukat Ali

قہوہ (ع)

بفتح قاف وسکون ہا وفتح واو وسکون ہا - بُن (ف) کافی (ش)

صفات وشناخت - ایک درخت کے گول اور سخت پھل ہوتے ہین جو ارنڈ کے بیجون سے مشابہت رکھتے ہین پوست نازک ہوتا ہے اسمین دو دانے ہوتے ہین جنکی شکل گیہون کے دانے کی سی ہوتی ہے فرق اتنا ہے کہ گیہون کے دانے کا شگاف اتنا چوڑا نہین ہوتا جتنا قہوے کا ہوتا ہے اور اسکا دانہ گیہون کے دانے سے بڑا بھی ہوتا ہے - قہوے کا دانہ ایسا ہوتا ہے جیسے کھجور کی چھوٹی سی گٹھلی اسکے بیچ مین ایک نازک سا پردہ ہوتا ہے جو مزے مین کسی قدر تلخ ہے بہتر وہ ہے کہ تازہ اور سخت وسبز رنگ دانہ ہو اگر پانی مین ڈالین تو بیٹھ جائے - یمن کا قہوہ عمدہ ہوتا ہے حبشی اسکو نہین پہونچتا اور بعض مقامات پر سفید رنگ بھی ہوتا ہے اور دانہ بھی اسکا بڑا ہوتا ہے مگر ہلکا ہوتا ہے - سیاہ دانہ نہایت خراب اور کڑوا ہوتا ہے قہوے کے اوپر کا چھلکا جتنا تازہ ہوتا ہے شیرینی اور بکساہٹ اسمین ہوتی ہے اور جتنا سوکھتا جاتا ہے شیرینی گھٹتے گھٹتے زائل ہوجاتی ہے یمن مین یہ پوست ہی پیا جاتا ہے جسکا مزہ کچھ شیرین اور کچھ بکسا ہوتا ہے - گٹھلیان بھی بکسی ہوتی ہین - بعض آدمی خام پیتے ہین اور بعض کسی قدر بھونکر کہ جوزی رنگ ہوجائے اور بعض کوٹ کر اور بعض مسلم پیتے ہین اسطرح کہ پانی مین پکانے سے جو سرخ رنگ کا عرق نکلتا ہے اسمین دودھ اور شکر ملا کر استعمال کرتے ہین چا کی طرح سے پیتے ہین بعض تو نمکین سے رغبت رکھتے ہین اور بعض شیرین پسند کرتے ہین بہ نسبت چا کے کم مستعمل ہے مگر بہتر یہ ہے کہ دودھ کے ساتھ نہ پیئین اسلیے کہ بدن پر سفید داغ پیدا ہوجانے کا اندیشہ ہے اور ڈاکٹر کہتے ہین کہ گرمی کے موسم مین بھی اسکو پی سکتے ہین کیونکہ گرمی مین تاثیر تحریک کی جلد پر ہوکر پسینا آتا ہے اور گرمی رفع ہوجاتی ہے مگر اسکا استعمال بھی چا کی طرح ایام سرمائی مین مناسب سمجھا گیا ہے - قہوہ سے ایک جوہر بھی نکالتے ہین جسکو ڈاکٹر [illegible] کافی آئن کہتے ہین قہوے کا خیساندہ بنا کے اُس سے مادہ رنگت وغیرہ دور کرکے خشک کرنے سے یہ جوہر حاصل ہوتا ہے اور جب ایک حصہ پانی مین حل کرین اور گرم کرکے اسمین ایک حصہ قہوہ حل کرکے خشک کرلین تو اسے سائٹریٹ آف کافی آئن کہتے ہین -

طبیعت - حکیم عماد الدین محمود شیرازی کے نزدیک سرد وخشک دوسرے درجے مین ہے کیونکہ اُسکے مزے اور خوشبو اور رنگ پر کوئی ایسی کیفیت غالب نہین جس سے اُسکی گرمی پر قیاس دوڑ سکے اور تجربے سے یہ بات معلوم ہوئی ہے کہ اُسکی سردی نقصان کی حد تک نہین پہونچتی اور سردی وخشکی کا برابر ہونا یا ایک کا دوسرے سے کم و زیادہ ہونا تامل پر موقوف ہے - مرزا قاضی نے اپنے رسالے مین لکھا ہے کہ فقیر نے تجربہ سے معلوم کیا ہے کہ پہلے درجے مین سرد اور دوسرے درجے مین خشک ہے حکیم سالک الدین یزدی [illegible] تجربہ کار [illegible]

Hakeem Shoukat Ali

یہ عقیدہ ہے کہ قہوے کی سردی دوسرے درجے کے اول میں ہے اور خشکی تیسرے درجے میں ہے اور دلیل اسپر یہ ہے کہ اسکو زیادہ نوش کرنے سے دماغ اور مزاج میں خشکی پیدا ہوجاتی ہے نیند مٹ جاتی ہے۔ شیخ داؤد انطاکی نے تذکرے میں بیان کیا ہے کہ گرم پہلے درجے میں اور خشک دوسرے درجے میں ہے اور یہ جو مشہور ہے کہ قہوہ سرد ہے یہ بات تحقیق کے خلاف ہے کیونکہ اسکا پوست کڑوا ہے اور ہر کڑوی چیز گرم ہوتی ہے یہ بھی ممکن ہے کہ پوست تو گرم ہو اور مغز معتدل یا سرد پہلے درجے میں اور سردی پر جو چیز دلالت کرتی ہے وہ اسکا کسیلا پن ہے اور یہ بات بھی تجربے میں آچکی ہے کہ اسکے استعمال میں رکھنے سے رطوبات سوکھ جاتی ہیں بلغمی کھانسی اور نزلات کو نفع پہونچتا ہے سدے کھل جاتے ہیں پیشاب کا ادرار ہوتا ہے اور یہ سب باتیں گرمی و خشکی سے پیدا ہوتی ہیں۔ حکیم میر محمد مومن نے تحفۃ المومنین میں بیان کیا ہے کہ قیاس سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گرمی میں معتدل ہے اور خشکی اسپر غالب ہے اور چھلکے میں گرمی و خشکی بڑھی ہوئی ہے۔ مخزن الادویہ کے مؤلف کا خیال ہے کہ مرکب القوے ہے خاصکر تازہ ضرور مرکب القویٰ ہے کیونکہ اسمیں دو جز ہیں ایک جز لطیف ہوائی کہ گرم و تر ہے دوسرا کثیف خاکی جو سرد و خشک ہے پس پہلے جز سے گرمی کے آثار جیسے تفریح پہونچانا لطافت۔ نفخ اور تسکین پیدا کرنا پیشاب زیادہ لانا وغیرہ صدور میں لاتے ہیں اور دوسرے جز سے سردی و خشکی کے آثار جیسے گرمی و خشکی کو تسکین دینا خون کے جوش کو بجھانا صفرا کی تیزی مٹانا دماغ میں خشکی اور بے خوابی پیدا کرنا وغیرہ وغیرہ ظاہر ہوتے ہیں اور جس قدر تازہ زیادہ ہوتا ہے پہلا جز غالب رہتا ہے اور جتنا پُرانا پڑتا جاتا ہے کم ہوتا جاتا ہے اور بھوننے سے بھی کم اور زیادہ بھوننے سے بالکل زائل ہوجاتا ہے۔

خلاصۂ کلام یہ ہے کہ تازہ قہوہ اور خاصکر اُسکا چھلکا گرمی و خشکی کی طرف مائل ہے اور پرانا یا بھنا ہوا سرد و خشک ہوجاتا ہے اور جتنا پُرانا پڑتا ہے یا جتنا زیادہ بھنتا ہے اسمیں سردی و خشکی بڑھتی جاتی ہے۔

خواص و فوائد۔ قہوہ سدہ کھولتا ہے دردوں کو تسکین دیتا ہے خون کے جوش اور صفرا کی تیزی و احتراق کو ساکن کرتا ہے اخلاط کو صاف کرتا ہے گاڑھے خلطوں کو پتلا کرتا ہے یہی وجہ ہے کہ تپ دموی و صفراوی و سوداوی میں خاصکر انکے اوائل میں اور چیچک و خسرا میں بھی آرام پہونچاتا ہے خون کے فساد سے جتی اچھلے تو اُسکو نافع ہے یرقان کو بھی مفید ہے قبض دفع کرتا ہے اور باوجود اسکے دستوں کو روکتا ہے خاصکر نم بریان اور مدر بول بھی ہے رطوبت کو خشک کرتا ہے اور بلغمی کھانسی و نزلات کو دفع کرتا ہے بدن کی ماندگی اور سفر کی تھکاوٹ اور مشقت مٹاتا ہے فرحت اور شگفتگی لاتا ہے معدے کو قوت بخشتا ہے مالیخولیائے احتراقی کو مفید ہے آنکھ کے آشوب کو مٹاتا ہے دماغ پر ابخرے نہیں چڑھنے دیتا بواسیر کو مفید بتاتے ہیں اور یہ بھی کہتے ہیں

Hakeem Shoukat Ali

کہ بواسیر پیدا کرتا ہے اور کوڑھ کو نافع ہے اسکو پیسکر شہد مین ملا کر چاٹنا گرم وتر کھانسی کو نافع ہے معدے کی رطوبت کو جذب کرکے اُسکے ڈھیلے پن کو رفع کرتا ہے اسکے پینے کے بعد زیادہ سونا اور بیاس کو بار نا کم کھانا مگر نہ اسقدر کہ ضعف بڑھ جائے مفید ہے - آدھا پونڈ قہوہ بریان پیسکر کھولتے ہوئے پانی مین ڈالدین اور ٹھنڈا ہونے کے بعد اُس مین سے ایک ایک پیالہ ہر پندرہ منٹ کے بعد اُس شخص کو پلائین جسکی آنت فوطے مین آکر اٹک جائے - مائر صاحب نے ۱۸۵۵ء مین اسکا استعمال کیا چھٹا پیالہ پلاتے ہی آنت اوپر چڑھ گئی اور ڈوریڈن صاحب نے اس ترکیب کو آزمایا تو نوان پیالہ پینے کے بعد اُنکے مریض نے آرام پایا تھا - سوا اسکے اور بھی چند ڈاکٹرون نے آزمایا ہے مجرب پایا ہے اسکے پینے کی کثرت نہ کرنا چاہیئے اسلیے کہ دماغ اور مزاج مین خشکی بڑھ جاتی ہے اور نیند کم آتی ہے - مگر جنکے مزاج مین گرمی بڑھی ہوئی ہو اور نیند نہ آتی ہو تو قہوہ پینے سے اُنکی حرارت کم ہوجاتی ہے اسلیے رطوبت کم تحلیل ہوتی ہے اور نیند آنے لگتی ہے چنانچہ ایک شخص کے مزاج مین گرمی بڑھی ہوئی تھی اسلیے نیند نہ آتی تھی رات کو اس طرح جاگتا تھا جیسے کوئی سرسامی اور مضطرب رہتا تھا دو تین شب قہوے کا استعمال کیا اچھی خاصی نیند آنے لگی اور یہ جو کہتے ہین کہ منی کو خشک کرتا ہے باہ کو کمزور کرتا ہے یہ شاید پرانے اور بہت بھنے ہوئے اور سیاہ مین تاثیر ہوگی خام ایسا نہوگا بلکہ اسکا پوست تو بعض مزاجون مین قوت باہ زیادہ کرتا ہے اور کھانا ہضم کرتا ہے -

اسکا جوہر ہاضمے کے فتور کی وجہ سے خفقان ہو تو دیتے ہین درد سر مین بہت مفید دوا ہے قلب یا جگر کی وجہ سے کسی خاص مقام مین پانی جمع ہوجائے تو ادرار کے فائدے کے لیے دیتے ہین

مضر - دردسر خفقان - نفخ - قولنج اور کابوس پیدا کرتا ہے - بدن کو دبلا اور خشک کرتا ہے پھیپھڑے اور نرخرے مین خشکی وسختی پیدا کرتا ہے بدن کا رنگ زرد کردیتا ہے - جسکے مزاج مین سردی و تری کا غلبہ ہو یا اخلاط فاسد بڑھے ہوئے ہون اُسے بہت مفر ہے **مصلح** دوا المسک - سونگھنا گلاب - روغن پستہ - کھانڈ یا مصری - عنبر اور زعفران وغیرہ -

مقدار خوراک - جوہر کی ایک گرین سے پانچ گرین تک اور سائٹریٹ آف کافی اُن کی دوگون سے دس گرین تک -

قیر (ع)

بکسر قاف وسکون یاے تحتانی و راے مہملہ موقوف بروزن میر اسکو عربی مین قار بھی کہتے ہین -

صفات وشناخت - ایک چیز ہے سیاہ رنگ سرخی مائل زمین مین سے گرم پانی کی طرح جوش مار کر نکلتی ہے بعض نے یون لکھا ہے کہ دریاے فرات کے کنارے پر ایک مقام پر چشمہ ہے اُسمین سے گرم پانی کے ساتھ یہ رطوبت جوش مار کر نکلتی ہے اور آخر کو جم کر سخت ہوجاتی ہے بصرے اور بغداد کی طرف کے آدمی اسکو جا کر کشتیون دیوارون حمامون کے صحن اور حوضون پر ملتے مین جن لوگون نے اسکو گوند یا رال سمجھا ہے یہ انکی غلطی ہے اور ایرانی اسے موم زفت ترکو

Hakeem Shoukat Ali

قیر بتایا ہے یہ اسکی بھی غلطی ہے وہ صنوبر صحرائی کی رطوبت ہے قیر قفرالیہود کے قریب ہے بلکہ اسکی قسم ہے اور زفت بحری کی قسم سے ہے قوت اسکی تیس برس تک رہتی ہے۔

طبیعت۔ تیسرے درجے مین گرم وخشک۔

خواص وفوائد۔ لزج خلطون کا منضج ہے اسکے چابنے سے دماغ اور کلون اور حبڑون سے رطوبت چھنتی ہے نکالنے کے لیے بہت مفید ہے ہاضمے کو قوی کرتا ہے معدے کو گرم کرتا ہے ریاح اور نفخ کو تحلیل کرتا ہے معدے اور جگر اور تلی کو قوت دیتا ہے کھانے پینے کو تغیر نہین ہونے دیتا ہوا سے وبائی کے فساد کو دور کرتا ہے اسکالیب ورمون اور پھوڑون کو تحلیل کرتا ہے اور انکو پکاتا ہے ٹوٹی ہوئی ہڈی اور موچ اور عضو کے اکھڑ جانے کو اور چوٹ کو بہت مفید ہے **مضر** مثانے اور آنت مین زخم ڈالتا ہے۔ **مصلح** روغن **بدل** قفرالیہود۔

مقدار خوراک۔ ۴ ماشہ اور اس مقدار سے زیادہ مہلک ہے۔

قیصوم (ع)

بفتح قاف وسکون یاے تحتانی وضم صاد مہلہ وسکون واو و میم موقوف

صفات وشناخت۔ برنجاسف کی قسم سے ایک گھاس ہے نہ خود برنجاسف گیلانی کہتا ہے کہ قیصوم ایک خوبصورت روئیدگی ہے جسکے پتے چھوٹے اور باریک اور پھٹے ہوئے ہوتے ہین اور شاخون مین خوشے بھرے پڑے ہوتے ہین اور آس پاس گول سنہری رنگ کے پھول لگتے ہین جو اگرچہ خوشبودار ہوتے ہین مگر خوشبو انکی ثقیل اور بساندھی ہوتی ہے جس سے طبیعت پر ناگوار گذرتی ہے مزہ نہایت کڑوا اور کچھ قابض ہوتا ہے جڑ پتلی ہوتی ہے طول اس بوٹی کا ایک اور دو بالشت کے درمیان مین ہوتا ہے طبرستان اور دیلم کے پہاڑون مین کثرت سے ہے یہان کے آدمی اسے لارد اور لیارد کہتے ہین فرق اسمین اور برنجاسف مین یہ ہے کہ قیصوم بڑی ہے اور برنجاسف چھوٹی قسم جیساکہ بابونہ اور اقحوان (بابونہ گالو) مین چھوٹے بڑے کا فرق ہے بعض نے کہا ہے کہ قیصوم کی دو قسمین ہین ایک نر دوسری مادہ نر کی شاخین باریک اور پتے چھوٹے افسنتین کے پتون کی طرح اور پھول کرنگ اور سفیدی مائل ہوتا ہے مادہ کا نہال نر سے بڑا ہوتا ہے رنگ سفیدی مائل ہوتا ہے شاخون مین پتے بھرے ہوتے ہین پتے پھٹے ہوے اور باریک ہوتے ہین اور سداب کے پتون سے کچھ مشابہت رکھتے ہین ساق پر اسکی چپکتی ہوئی رطوبت ہوتی ہے شاخون کے سرون پر اور آس پاس پھول گول زرد اور سنہری رنگ کے لگتے ہین جو نر کے پھولون سے بڑے ہوتے ہین انکی خوشبو ثقیل اور تیز ہوتی ہے مزہ کڑوا ہوتا ہے پھل حب الآس کی طرح آتے ہین گرمی مین پھول لگتے ہین نر کو صغیر اور مادہ کو کبیر کہتے ہین بعض کہتے ہین کہ برنجاسف مادہ ہے اور قیصوم نر ہے قیصوم کی ساق پر شاخین نہین ہوتین اور برنجاسف کی ساق پر شاخین بہت ہوتی ہین اسکی ساق کے سرے پر ایک چھتر سا ہوتا ہے جو اسکا پھول ہے خوشبو اسکی بھاری اور ناگوار ہوتی ہے رنگ زرد اور مزہ تلخ ہوتا ہے۔

Hakeem Shoukat Ali

طبیعت ۔ شیخ کہتا ہے کہ پہلے درجے کے اول مین گرم اور تیسرے درجے مین خشک ہے اور بعض دوسرون نے کہا ہے کہ گرم بھی تیسرے درجے مین ہے ۔

خواص و فوائد ۔ محلل ہے تپ ولرزہ کو دفع کرتی ہے سینے کے درد اور دمے کو مفید ہے جوڑون کی ریاح اور رانگن کے درد کو نافع ہے پیٹ کے کیڑے دفع کرتی ہے اسکا حمول پیٹ کا بچہ گراتا ہے اسکی راکھ خون کو بند کرتی ہے جہان سے خون جاری ہو وہان برک دین اسکے پھول مین قوت ملطفہ افسنتین سے زیادہ ہے جلائی ہوئی قیصوم مین خشکی بڑھ جاتی ہے کیونکہ مائیت فنا ہو جاتی ہے لیکن گرمی تھوڑی سی گھٹ جاتی ہے کیونکہ جلنے کی وجہ سے جزو ناری گھٹ جاتا ہے اسکو جلا کرنے سے داء الثعلب کا عارضہ جاتا رہتا ہے اسکو روغن زیتون یا ارنڈی کے تیل یا مولی کے بیجون کے تیل یا کلونجی کے تیل مین ملا کر لگایا جائے تو داڑھی اور بھوؤن کے بال جلد نکل آئین اگر جَو کے ساتھ پکا کر یا جَو کے آٹے مین ملا کر ایسے ورمون پر لگائین جنکا پکنا مشکل ہو تو جلد پک جائین یا تحلیل ہو جائین پُرانا رانگن کا درد اسکے پینے سے جاتا رہتا ہے اسکو روغن زیتون مین ملا کر لیپ کرنے سے سردی جاتی رہتی ہے اسکے اجزا کو جوش دیکر پینے سے سانس کی تنگی موقوف ہو جاتی ہے اور پیٹ کے کیڑے مر جاتے ہین اور رکا ہوا پیشاب کھل جاتا ہے گردے اور مثانے کی پتھری ٹوٹ کر نکل جاتی ہے لرزہ دفع کرتی ہے اسکو شراب کے ساتھ پینے سے بچھو اور مکڑا اور دوسرے کیڑون کے زہر اتر جاتے ہین اسکو گھر مین رکھنے اور سلگانے سے کیڑے مکوڑے بھاگ جاتے ہین اسمین تفتیح اور قبض اور جذب کی قوت ہے حیض اور پیشاب کا ادرار کرتی ہے اسکے بیجون کا ضماد زیر شکم کرنے سے حیض کا لہو جاری ہو جاتا ہے اسکا ضماد بالخاصیت رحم کا درد دور کرتا ہے ۔ **مضر** ۔ پھیپھڑے کو مضر ہے اور معدے کو بھی تلخی کی وجہ سے نقصان پہونچاتی ہے **مصلح** ۔ پھیپھڑے کے لیے کثیرا و خشخاش و بنفشہ اور معدے کے لیے شہد اور شیخ **بدل** افسنتین اور بابونہ اور زیادہ پودینہ ۔

مقدار خوراک ۔ سات ماشہ تک ۔

قیصوم کا تیل

اسکے پھولون سے اور کبھی پتون سے روغن تیار کرتے ہین جو دوسرے درجے مین گرم و خشک ہے محلل اور ملطف ہے تھکاوٹ اور ماندگی مٹاتا ہے اس سے پیٹ کا بچہ گر جاتا ہے پٹھون کے اکثر سردی کے امراض کو نافع ہے خون حیض جاری کرتا ہے رحم مین گرمی پیدا کرتا ہے اُسکے منھ کو کھولدیتا ہے اسکی مالش سے ورم تحلیل ہوتے ہین اگر تپ مین اسکو ملا جائے تو لرزہ پیدا نہو ۔

باب کاف تازی

کاجل (ھ)

(بفتح جیم تازی و سکون لام ۔ دود چراغ)

صفات و فوائد چراغ کی بتی کا دھوان جمایا جاتا ہے خوب سیاہ ہوتا ہے گرم و خشک پہلے درجے مین

Hakeem Shoukat Ali

آنکھ کا سیل صاف کرتا ہے۔ نزلہ خشک کرتا ہے۔ بینائی کو قوت دیتا ہے گوند کے ہمراہ آگ سے جلے ہوئے کو نفع دیتا ہے۔

کاجو (ھ)

بفتح کاف تازی و سکون الف وضم جیم تازی و واؤ معروف یہ بلفظ مرہٹی اور گجراتی زبان کا ہے مارواڑ کے آدمی کاجو گلی بضم کاف فارسی کہتے ہیں سلہ

صفات و شناخت – ایک درخت ہے جو ہندوستان کے دکھنی حصوں کے جنگلوں میں بویا جاتا ہے اس درخت کی اونچائی تیس سے چالیس فٹ تک کی ہوتی ہے اسکے پتے کٹھل اور کھرنی کے پتوں کی طرح ہوتے ہیں اسکے پیلا یا کچھ سرخی لیے ہوئے گوند لگتا ہے یہ پانی میں پورا نہیں گلتا ہے اول درخت کی شاخ میں سے چار انگل کی تورئی نکلتی ہے پھر اسمیں مخروطی شکل کا پھل لگتا ہے جسکی پیندی چوڑی ہوتی ہے سر پتلا اور بے نوک کا ہوتا ہے پوست اس پھل کا نہایت نازک ہوتا ہے بعض کا رنگ سرخ مائل بسیاہی اور بعض کا زرد مائل بسرخی ہوتا ہے بو اسکی تیز ہوتی ہے اور ہیک آتی ہے مغز بے ریشہ ہوتا ہے جسکا مزہ شیریں اور کچھ ترش اور بکبکا ہوتا ہے اور اس سے منھ اور زبان میں خراش پڑجاتی ہے اس پھل کے نیچے سے دو زمین دو ڈنٹھلوں کی طرح پیدا ہوتی ہیں اُن دونوں کے درمیان میں دو بیج بند ہوتے ہیں جنکی شکل گردوں کی سی ہوتی ہے نہایت نازک چھلکوں کے اندر سفید مینگیں ہوتی ہیں جنکا مزہ شیریں اور لذیذ اور چکنا ہوتا ہے میں نے کھایا ہے بادام سے لذت میں کم نہیں ہوتا اور ذائقہ دار ہوتا ہے مگر خفیف سی ہیک منھ آتی ہے مینگ کو آگ میں بھونکر کھاتے ہیں کاجو پھل اور کاجو گلی اور کاجو کا اطلاق اسی پر ہوتا ہے اور اسی کو کاجو کے پھل کا بیج سمجھنا چاہیے اسکے مغز کو دبانے سے ہلکا پیلا تیل نکلتا ہے وہ ہر ایک بات میں بادام کے تیل کے برابر ہے اسکے ڈھائی سیر مغز میں سے سیر بھر تیل نکلتا ہے اسکے چھلکوں میں سے بھی ایک قسم کا تیل نکلتا ہے اسکا رنگ کالا اور مزہ کڑوا ہوتا ہے اس تیل کے لگانے سے پھپھولا اٹھ جاتا ہے اور لکڑی وغیرہ کو چپڑ دینے سے دیمک نہیں لگتی ہے سو تولہ چھلکوں میں سے ۲۹ تولہ تیل نکلتا ہے۔

طبیعت – گرم و تر۔

خواص و فوائد – اسکا مغز بدن کو فربہ کرتا ہے دل کو قوت دیتا ہے مفرح ہے منی بڑھاتا ہے باہ کو زیادہ کرتا ہے گردے کو قوت دیتا ہے حافظہ اور عقل اور دماغ کو قوی کرتا ہے اگر اسکو نہار کھاکر تھوڑا سا شہد چاٹ لیا کریں تو نسیان دفع ہوجاتا ہے سرد و تر مزاج کے لیے بھلانوے سے کم نہیں۔

ان بھوت جکتا ساگر میں لکھا ہے کہ آتشک (گنٹا) اور بدن پر کے مسے اور پھوڑوں کو جلانے کے لیے چھلکوں کا تیل لگاتے ہیں اسکے تیل کے لگانے سے وہ مقام لال پڑجاتا ہے یا وہاں چھالا ہوجاتا ہے اسکا مغز کھانے سے دانتوں کی جڑوں کا درد مٹتا ہے اسکے پھل کا خالص رس ورم والا درد مٹاتا ہے تیل کے لگانے سے کوڑھ سے پیدا ہوا جلد بدن کا سن پن دفع ہوتا ہے اسکے چھلکوں کو سرکے میں بھگو کر ان کا تیل نکالکر بوائی پر لگانا چاہیے آتشک سے پیدا ہوئے کوڑھ یا لال چٹوں کو

Hakeem Shoukat Ali

مٹانے کے لیے یہ تیل لگایا جاتا ہے۔ اسکی بینگون کا مربا بھی بناتے ہین مضر گرم مزاج والے کے خون مین احتراق پیدا کرتا ہے اور صفرا بھی پیدا کرتا ہے مصلح انار ترش و سکنجبین۔

کار مکا اھ

بفتح کاف و سکون الف و رائے مہملہ موقوف و ضم میم و فتح کاف دوم و سکون الف

صفات۔ مؤلف محیط ایک درخت کی تلخ چھال بتاتے ہین مگر لغات برکاش مین لکھا ہے کہ کارنگ بفتح کاف تازی و سکون الف و رائے مہملہ موقوف و ضم میم و کاف تازی موقوف بغیر الف کے بنگالی اور نیم کا نام ہے اور رکت بنجری بھی اسکا ایک نام لکھا ہے لغات مذکورہ سے معلوم ہوتا ہے کہ رکت نبجرا سے مہملہ کے فتح اور کاف تازی کے سکون اور تائے فوقانی کے وقف اور میم کے فتح اور نون کے سکون اور جیم کے فتح اور رائے مہملہ کے فتح سے نیم کا نام ہے۔

طبیعت۔ گرم و خشک۔

خواص و فوائد۔ اشتہا پیدا کرتی ہے صفرا و خون کے فساد کو دور کرتی ہے منھ کی بے مزگی کو مٹاتی ہے ہاضمہ بڑھاتی ہے۔

کاربولک ایسڈ (ش)

السڈم کاربولیکم (ن) اسکو فنک ایسڈ بھی کہتے ہین۔

صفات و شناخت۔ یہ ایک تیزاب ہو جسکا ہندوستانی نام نہین کالی کو ئلہ کشید کرنے اور دوسری ترکیب عمل مین لانے سے حاصل ہوتا ہے قلمدار ہوتا ہے جو قلمین سفوف کی شکل مین گر علحدہ علحدہ ہوتی ہین یا ڈلیون مین اور ڈلیان اکثر مشتمل ہوتی ہین سوئی کی مانند قلمون پر بو اور ذائقہ خاص طرح کا بلا رنگ یا کسی قدر سرخی یا کسی قدر بھورا پن لیے ہوے ۶۰ (۱۵،۵) کے موسم مین سو حصہ تیزاب مین پانچ سے دس حصہ تک پانی ملانے سے وہ سیال ہو جاتا ہے اور سفوف والا علحدہ علحدہ قلمون کی صورت مین جو تیزاب ہوتا ہے اسکے سو حصے کے حل کرنے کے لیے ۱۲۰۰ حصہ پانی اور سوئی کی مانند قلمون کی ڈلیون کی شکل کے تیزاب کے سو حصون کے واسطے ۱۰۰۰ حصہ درکار ہے آبی سولیوشن بلا رنگ اور صاف یا قریب قریب ایسا ہونا چاہیے جب فی صدی دس حصہ پانی ملا کر کاربولک ایسڈ کو سیال کر لیتے ہین تو اسکو لکوئی فائڈ کاربولک ایسڈ یعنی سیال کیا ہوا کاربولک ایسڈ کہتے ہین۔

خواص و فوائد۔ خاص تیزاب جلانے والا ہے پانی ملا ہونے سے اسمین حیوانی اور نباتی اشیاء رکھنے سے سڑنے نہین پاتین کھلانے سے دافع ریاح ہے اور مسکن بھی ہے قے اور معدے کی خراش کو روکتا ہے اسکے کھلانے سے بڑی تاثیر اس دوائی یہ دیکھی گئی ہے کہ پسینہ خوب آتا ہے اور نبض کی سرعت بہت کم ہو جاتی ہے چند گھنٹے مین فی منٹ ۱۲۰ ضرب سے ۶۰ ضرب ہو جاتی ہے علاوہ اسکے بہت عمدہ مزیل کرم شکم یا بائی ہے اور دافع عفونت اور مانع امراض عفونت ہے رحم کے منھ اور گردن کی پرانی سوزش اور انمین زخم ہو جا[illegible] عمدہ کام کرتا ہے اور کسی جگہ نہ لگے

Hakeem Shoukat Ali

پائے رحم کے سرطان مین بھی اسکو لگانے سے فائدہ بہت ہوتا ہی آتشک کے زخم اور زہریلے جانورون کے کاٹے ہوئے پر بھی جلانے کے فائدے کے لیے لگانا مفید ہے سرطان کے زخم اور سڑے ہوئے اور کثرور زخمون پر اسکا اس طور پر لگانا بہت نفع بخشتا ہے مثلاً کاربولک ایسڈ ڈیڑھ یا دو ڈرام شراب فقط ایک اونس اور پانی دو پائنٹ خلق کے زخم اور ڈفتھیریا کے مرض مین اسکا غرارہ کراتے رہین اور دیون گے جو غرارہ کرنے کی تمیز نہین رکھتے اسفنج سے لگاتے ہین۔ تخمہ کے قبض اور گندگی دہن مین جو قبض کے ساتھ ہو تو اسکو دیتے ہین قے ہونے مین جو ایام حمل مین ہو یا کسی اور وجہ سے مفید ہے جب کسی کا دانت خراب ہوجاتا ہے تو امریکہ کے ڈاکٹر اُس دانت کو نکالکر کھس کر کاربولک ایسڈ مین بھگو کر اُس جگہ پر رکھدیتے ہین تو مسوڑھے کا گوشت بڑھکر بصورت اصلی و مثل ہوجاتا ہے۔ خالص کاربولک ایسڈ اکال زہر ہے سیال کاربولک ایسڈ کی تیس یا چالیس بوندین بھی لگانے سے تشنج ہوتا ہے لب سفید ہوجاتے ہین منھ سے کف نکلتا ہے رال بہتی ہے تنفس مین دقت ہوتی ہے سانس مین خراٹے کی آواز آتی ہے اپنے مقابلے کی چیزون کو دکھا جاتا ہے یعنی عضو کی ساخت کو خراب کردیتا ہے آخر مریض لڑکھڑا کر گر پڑتا ہے اور رعشہ مین مبتلا ہوکر مرجاتا ہے۔

ڈاکٹر جی سی جیمیس نے کنیڈی ٹون اسپتال ہانگ کانگ مین طاعون کا جو علاج کیا اُس رپورٹ سے معلوم ہوا کہ اس مرض مین کاربولک ایسڈ کی بڑی بڑی مقدارین پلائی جاتی ہین ۱۹۰۱ء مین ڈاکٹر ولکنس نے دو سو سے زیادہ بیمارون کو کاربولک ایسڈ کی اسّی اسّی گرین کی مقدار پلائی مگر لوگون کے مرنے مین کمی نہوئی ۱۹۰۳ء مین وہ زیادہ مقدار پلانے پر آمادہ ہوے اور دیکھا کہ اس زہر کے کیا علامتین ظاہر ہوتی ہین اور ایک دن مین چوالیس گرین اس طرح پلائی کہ دو دو گھنٹے کے بعد بارہ گرین پلایا۔ بیان ہے کہ انسپکٹر ناٹ دو ہزار پانسو گرین کاربولک ایسڈ پی گیا اسکے بعد اُسکے جسم سے کرم طاعون دور ہوے۔ ڈاکٹر کو اُمید تھی کہ کاربولک ایسڈ کے زہر کی شہادتین ہم پہونچ جائینگی مگر اسکا بالکل اثر نہین پڑا انھون نے ایک سو تینتالیس مریضون کو دیکھکر نہایت احتیاط سے نتیجہ یہ پیدا کیا کہ کاربولک ایسڈ کی مقدار کثیر دینا طاعون کا عمدہ علاج ہے جسکی ہانگ کانگ مین زیادہ آزمائش ہوئی۔

مقدار خوراک۔ کاربولک ایسڈ کی ایک گرین سے دو تک اور سیال کیے ہوے کی ایک منم سے چار تک۔

کاربونیٹ آف امونیم (ش)

امونی آئی کاربوناس (ل) اسکو سسکوئی کاربونیٹ آف امونیا بھی کہتے ہین

صفات و شناخت۔ اسمین کاربونک ایسڈ اور امونیا ہے اور ایک سیماب طبع اور تند نمک ہے جو کلورائڈ آف امونیم اور کاربونیٹ آف کیلسیم کو ملاکر تصعید کرنے سے حاصل ہوتا ہے نیم شفاف قلمدار ڈلیان ہوتی ہین ٹھنڈے پانی مین حل ہوجاتا ہے اور شراب مین حرارت سے اُڑ جاتا ہے اور

Hakeem Shoukat Ali

تیزابون مین جوش کھاکر حل ہوتا ہے۔

خواص وفوائد ۔ معرق محرک دافع تشنج دافع کیفیت تیزابی اخراج کنندۂ بلغم اور زیادہ مقدار مین قے لانے والی جہان کہین محرک سریع الاثر دوا دینے کی ضرورت ہو وہان اسکے دینے سے بہت فائدہ ہوتا ہے نیوموینا مین اس سے بڑا نفع ہوتا ہے۔ کھانسی مین جب بلغم اچھی طرح سے نہ نکلتا ہو تو اسکا گیہون اور جنگلی پیاز کے ساتھ دین یا جب تشنج ہو تو بیلیا کے ٹنکچر کے ہمراہ دمہ کو بھی مفید ہے شکم مین ترشی اور سینے کی جلن اور نفخ ہونے سے اسکا دینا مناسب ہے قے لانے کے لئے اس دوا کا دینا ایسی صورتون مین مناسب ہے جب پرانی کھانسی مین بلغم سینے پر بہت جمع ہو اور مریض ناتوانی کی وجہ سے نکال نہ سکتا ہو۔ یا جب کسی نے زہر کھایا ہو اور مرض ذیابیطس مین نہایت عمدہ دوا ہے امراض جلد مین دینے سے فائدہ ہوتا ہے۔

مقدار خوراک ۔ ۳ گرین سے ۱۰ گرین تک اور تیس گرین قے لانے کے لیے۔

کاربونیٹ آف بسمتھ (ش)
بسموتھائی کاربوناس (ل)

صفات وشناخت ۔ اسمین کاربونک ایسڈ اور صاف کیا ہوا بسمتھ ہے سفید رنگ کا سفوف ہے پانی مین حل نہین ہوتا مگر شورے کے تیزاب مین جوش کھاکر حل ہو جاتا ہے۔

خواص وفوائد ۔ مسکن معدہ اور مقوی ہے بعض ڈاکٹر اسکو سب نائٹریٹ آف بسمتھ پر ترجیح دیتے ہین ہاضمے کے فتور مین جب کھانے کے بعد معدے مین درد ہوتا ہو نفخ ہو جاتے قے ہوتی متلاتے تو اس سے فائدہ ہوتا ہے علی ہذا القیاس درد معدہ اور معدہ کے زخم مین مفید ہے اسہال مین خصوصاً کمزور بچون کے اسہال مین فائدہ بخشتا ہے بچون کے دانت نکلنے کے وقت قے اور اسہال مین نفع ہوتا ہے۔

مقدار خوراک ۔ ۵ گرین سے ۲۰ تک۔

کاربونیٹ آف پٹاسیم (ش)
پٹاسی آئی کاربوناس (ل)

صفات وشناخت ۔ مختلف اشجار کی راکھ کو پانی مین گھولکر اور چھان کے سیال کو خشک کرنے سے غیر خالص کاربونیٹ آف پٹاسیم حاصل ہوتا ہے جسکو خالص کرنے کے لیے مساوی الوزن مقطر پانی مین حل کرکے فلٹر کرتے ہین اور سیال کو حرارت کے ذریعے سے خشک کر لیتے ہین سفید رنگ کا قلمی سفوف ہے اسمین فی صدی ۱۶ حصہ قلمی پانی ہوتا ہے ذائقہ کھاری اور جلانے والا بڑا گھلنے والا پانی مین جلد حل ہو جاتا ہے مگر شراب مین نہین نمک کے تیزاب کے ہمراہ ملانے سے جوش آتا ہے۔

خواص وفوائد ۔ دافع کیفیت تیزابی اور مدر ہے [illegible]

Hakeem Shoukat Ali

گرین سے تیس گرین تک کاربونیٹ آف پٹاسیم کے ہمراہ ملاکر چار گھنٹے بعد غذا کے پینا بہت مفید ہے پیشاب مین سہاگے کا تیزاب اور اسکے نمکون کی زیادتی ہو تو اسکو دیتے ہین جلد کے امراض مین بہت مفید دوا ہے خصوصًا باہر لگانے کے لیے۔

مقدار خوراک۔ دس گرین سے تیس گرین تک۔

کاربونیٹ آف زنک (ش)

زنسائی کاربوناس (ل)

سلفیٹ آف زنک اور کاربونیٹ آف سوڈیم سے بناتے ہین سفید رنگ کا سفوف ہے بلا بو اور بلا ذائقہ پانی مین حل نہین ہوتا پانی ملے ہوے شورے کے تیزاب مین جوش کھا کر حل ہو جاتا ہے۔

خواص وفوائد۔ اس دوا کا استعمال کھلانے کے لیے نہین ہے۔ صرف باہر لگانے کے لیے بطور ذرور یا مرہم کام مین لاتے ہین باہر لگانے سے عمدہ قابض اور زخم خشک کرنے والی دوا ہے پستانون کے لیے زخم پر لگاتے ہین اور بستر پر پڑے رہنے سے جو زخم ہو جاتے ہین انپر لگانے سے فائدہ ہوتا ہے زخمون اور جلی ہوئی جگہون پر اور ہاتھون اور ہونٹون کے پھٹ جانے مین اور جاڑے کی وجہ سے انگلیون کے سوج کر پھٹ جانے مین اسکا مرہم لگاتے ہین دو ڈرام کاربونیٹ آف زنک دس حصہ مرہم سادہ مین ملا لین جسکا یہ نسخہ ہے۔ موم ایک حصہ صاف کی ہوئی چربی ڈیڑھ حصہ روغن بادام ڈیڑھ اونس آنچ پر پگھلا کر ملین۔

کاربونیٹ آف سوڈا (ش)

سوڈی آئی کاربوناس (ل)

صفات وشناخت۔ سمندری اشجار اور گھاس کو جلا کر انکی راکھ مین سے حاصل کرتے ہین بالفعل کھانے کے نمک سے بہت تیار کیا جاتا ہے اسمین کاربونک ایسڈ اور سجی کا ست ہے شفاف اور بے رنگ برت دار نمک ہے ہوا مین کھلا رہنے سے قلمی پانی نکل جانے سے سفوف کی شکل مین ہو جاتا ہے۔ ذائقہ تیز اور کھاری پانی ملے ہوے نمک کے تیزاب مین جوش کھاتا ہے۔

خواص وفوائد۔ دافع کیفیت تیزابی اور مبدل ہے یہ نمک تیز اور تند ذائقے کی وجہ سے کم استعمال مین آتا ہے بائی کاربونیٹ آف سوڈیم کو زیادہ استعمال مین لاتے ہین بعض اوقات خشک کیا ہوا کاربونیٹ آف سوڈیم ہاضمے کے فتور مین جب تیزابی کیفیت بہت ہو تو کسی دوا کے ہمراہ گولی بنا دیتے ہین بچون کے شکم کے مرضون مین بھی بعض اوقات بریان کاربونیٹ آف سوڈیم کا دینا مفید

مقدار خوراک۔ ۹ گرین سے تیس گرین تک۔

کاربونیٹ آف لیتھیم (ش)

لیتھی آئی کاربوناس (ل)

صفات وشناخت۔ کاربونیٹ آف امونیم کے تیز سولیوشن مین سلفیٹ آف لیتھیم کا سیچوریٹیڈ

Hakeem Shoukat Ali

سولیوشن ملا کر حرارت دینے سے سفید رنگ کا تہ نشین جو کاربونیٹ آف لیتھیم ہے بنجاتا ہے۔ یہ سفید رنگ کا سفوف ہے نہایت چھوٹے چھوٹے قلمدار دانے ایلکلی کی صفت پائی جاتی ہے ۱۵۰ حصہ سرد پانی میں حل ہوجاتا ہے اہل الکحل میں نہیں نمک کے تیزاب میں جوش کھا کر حل ہوجاتا ہے۔

خواص و فوائد۔ دافع کیفیت تیزابی اور مدر ہے سہاگے کے تیزاب یا اسکے نمک پیشاب میں آتے ہوں تو اسکے دور کرنے کے لیے بڑی عمدہ دوا ہے پرانے مرض نقرس میں جو تیزاب سہاگہ اور یوریٹ آف سوڈیم کی بڑی زیادتی ہو تو اسکے لیے بڑی مفید دوا ہے۔

مقدار خوراک۔ ۳ گرین سے ۸ گرین تک۔

کاسٹک

نائٹریٹ آف سلور (ش) ارجنٹائی نائٹراس (ل)

صفات و شناخت۔ یہ ایک چیز ہے کہ چاندی اور شورے کے تیزاب سے تیار کرتے ہیں چونکہ جلانے والی ہے اسلیے کاسٹک کہتے ہیں۔ چوڑی بے رنگ قلمیں یا سفید رنگ کی ڈلیاں ہوتی ہیں آب مقطر اور شراب مقطر میں حل ہونے والا نمک ہے۔

خواص و فوائد۔ باہر لگانے سے جلاتا ہے کھلانے سے مقوی دافع تشنج اور مسکن اور قابض ہے جلانے کے فائدے اس دوا کے بے شمار ہیں مسوں اور چھالوں اور حلق کے زخموں اور رحم کی گردن کے زخم اور گوشت جلانے کے لیے عمدہ دوا ہے خاصکر آتشک کے زخموں کا زہر جلانے کو لگانا اکسیر کی خاصیت رکھتا ہے زہریلے جانوروں کے کاٹنے کے بعد فی الفور لگانا چاہیے۔ سست اور غیر تندرست زخموں پر تحریک کی تاثیر کے لیے لگاتے ہیں فی اونس گلاب میں ایک یا دو گرین آنکھ کی پورانی شدید سوزش میں نہایت مجرب ہے۔ پستان میں جو زخم ہوجاتا ہے اسپر لگانے سے فوراً ہی آرام ہوتا ہے۔ یہ چیز امراض جلدی میں بھی مثل سرخ بادہ اور ہر قسم کے پھوڑے پھنسیوں کے واسطے بہت عمدہ ہے کھلانے سے نہایت عمدہ مقوی ہے خصوصاً مرگی کے لیے مشہور دوا ہے مگر مدت تک استعمال کرنے سے جلد کی رنگت نیلی پڑجاتی ہے جو پھر کبھی نہیں جاتی۔

مقدار خوراک۔ ایک گرین کے چھٹے حصے سے تیسرے حصے تک۔

کاسٹک پوٹیس (ش)

(پوٹاسا کاسٹیکا (ل))

صفات و شناخت۔ سفید رنگ سخت بتیاں یا ڈلیاں ہوتی ہیں بڑی گھلنے والی اور قوی ایلکلی اور سخت اکال۔ اسکے یہ بھی نام ہیں پٹاسی ہیڈریٹ اور پٹاسک ہیڈریٹ اور ہیڈریٹڈ پوٹیشیم اور ہیڈریٹ آف پوٹیشیم اور پٹاسا اور پٹاسا فیوزا۔

خواص و فوائد۔ یہ دوا سخت اکال زہر ہے کہ جسکے کھانے سے شدت کی جلن منہ اور حلق اور معدے میں پڑجاتی ہے سیاہ رنگ کی قے ہوتی ہے جسمیں خون اور معدے کی بلغمی جھلی کے چھیچھڑے ملے ہوئے ہیں

Hakeem Shoukat Ali

تمام جسم پکے پھوڑے کی مانند دکھتا ہے دست جاری ہوجاتے ہین ٹھنڈا پسینا آتا ہے اور ہچکیان لگ جاتی ہین نبض ساقط ہوکر مریض مرجاتا ہے بعض اوقات حنجرے مین زخم ہونے سے مریض دم گھٹ کر فی الفور ہلاک ہوجاتا ہے۔ دوا ا کاسٹک پوٹیش صرف باہر لگانے کے کام آتا ہے اشتشواس سے لگاتے ہین جسکی ترکیب ذیل مفصل لکھی جائے گی سرطان اور نے ذوس وغیرہ کے جلانے کے لیے اور ایسے پھوڑون کے کھولنے کے لیے جو بڑا ہونے ہون اور پیپ بہت عمیق جاکر پڑی ہو استعمال مین لاتے ہین زخم کے منھ اور گردن کے پھوڑے اور زخمی حصے کے دور کرنے کے لیے بھی لگاتے ہین اسکے لگانے مین ایک عیب یہ ہے کہ اسکا اثر بہت جلد پھیل جاتا ہے کیونکہ یہ ایک بڑی گھلنے والی شے ہے مساوی حصہ چونے اور کاسٹک پوٹیش کو ملانے سے ایک ایسی شے بنجاتی ہے جسکی تاثیر ایسی سخت نہین ہوتی اشتشو کی ترکیب یہ ہے کہ جہان کاسٹک پوٹیش لگانا منظور ہو اس جگہ دو یا تین چپکنے والی پٹی پلاسٹر کی لگاتے اور بیچ مین سوراخ رکھتے ہین اور جسقدر جگہ مین اشتشو لگانا مقصود ہو اس سے وہ سوراخ کم ہو اس سوراخ کی جگہ پوٹیش کو ملین جب تک اُس جگہ کی جلد کا رنگ خاکی ہوجائے پھر اُس مقام کو سرکے ملے ہوے پانی سے دھوکر السی کی پلٹس باندھتے ہین اس جگہ کی کھال چار روز سے نو روز تک کے عرصے مین سڑکر علحدہ ہوجاتی ہے اور ایک گہرا زخم پڑ جاتا ہے اس زخم کے اندر مٹر کا دانہ رکھدیتے ہین تاکہ وہ زخم اچھا نہ ہونے پائے اور رطوبت جاری رہے ایسے مقام پر جہان ہڈی ٹوٹی ہوئی ہو نہ لگائین اور نہ کسی بڑی شریان یا عصب پر اشتشو مختلف مقامون مین مختلف شکل کا ہوتا ہے مثلاً رڑھ پر اسکے خمدار ہوجانے مین اشتشو لمبا لگاتے ہین اور جوڑون کے مزمن امراض مین مثلاً کوٹھے یا گھٹنے پر گول۔ اشتشو دو فائدون کے لیے مستعمل ہے اول یہ کہ جسم سے باہر کی جانب پیپ جاری رہنے سے کسی ایک خاص اندرونی عضو مین خون کا اجتماع جاتا رہتا ہے۔ مثلاً کان کی مزمن سوزش اور کہنہ سوزش جگر اور جوڑونکی پرانی سوزش مثلاً کوے کے جوڑ کے پرانے مرض مین۔ دوم جسم کے عام امراض مین مواد جاری رہنے کے لیے اشتشو لگاتے ہین مثلاً مرض سکتہ و مرگی اور رعشہ اور مزمن امراض دماغ و حرام مغز مین۔ جب کسی عضو خاص کے مرض مین اشتشو لگائین تو مناسب ہے کہ عضو مذکور کے نزدیک یا مقابلے مین ایسا کرین اور جسم کے عام مرض مین اشتشو اکثر بازو پر یا ٹانگ کے اندر کی جانب لگاتے ہین۔

کاسٹک سوڈا (ش)
سوڈا کاسٹیکا (ل)

صفات و شناخت۔ سخت ہوتا ہے اور سبزی مائل اسکو سوڈی ہیڈراس اور ہیڈریٹ آف سوڈا اور ہیڈرٹیڈ سوڈا بھی کہتے ہین۔

خواص و فوائد۔ مثل کاسٹک پوٹیش کے اثر کرتا ہے مگر تاثیر اسکی اس قدر سخت نہین ہے اسلیے اسکے استعمال کو بعض ڈاکٹر ترجیح دیتے ہین کاسٹک پوٹیش کی مانند گھلنے والا اور تیز نہین ہو مساوی حصہ

Hakeem Shoukat Ali

کاسٹک سوڈا اور تازہ بجھایا ہوا چونا دونون کو چینی کے کھرل مین قدرے شراب کے ہمراہ ملا کر ٹکڑی بنا کر جلانے کے لیے استعمال مین لاتے ہین۔

کاسرکایل (ھ)

بفتح کاف تازی وسکون الف وکسر سین مہملہ وسکون رائے مہملہ وفتح کاف تازی وسکون الف ویائے تحتانی ولام

صفات وفوائد۔ ایک ہندوستانی پھل ہے تیز وتلخ مزہ گرم وخشک بھوک بڑھاتا ہے ہاضم ہے قبض دفع کرتا ہے پیٹ کے کیڑون کو دور کرتا ہے زیادتی صفرا کی اصلاح کرتا ہے۔

کاسمری (ھ)

بفتح کاف تازی وسکون الف وسین مہملہ موقوف وفتح میم وکسر رائے مہملہ وسکون یائے تحتانی کذا فی المحیط یاد رکھو کہ سنسکرت کا لفظ کاشمری شین نقطہ دار موقوف اور یائے معروف سے ہے محیط مین اسکے اتنے نام اور لکھے ہین کاس مرچا وکارس ہیرا (بکسر ہا ویائے تحتانی ساکن وفتح رائے مہملہ والف ساکن) اور کاسمرواب مین کہتا ہون کہ اسکو ہندی مین گنبھاری اور کھنبھاری اور مارواڑی مین کنبھیر اور پنجابی مین کھمبھاری اور مرہٹی مین شیون بکسر شین نقطہ دار اور گجراتی مین بفتح شین نقطہ دار کہتے ہین سنسکرت مین کنبھاری اور شری پرنی بھی نام ہین

صفات وشناخت۔ محیط مین اسکی صفات وشناخت کے متعلق ایک حرف نہین لکھا ہندی کی کتابون سے معلوم ہوتا ہے کہ اسکے درخت ہمالیہ مین پنجاب سے پورب کی طرف اور ہندوستان مین سب جگہ خشک پہاڑون پر پیدا ہوتے ہین یہ درخت ساٹھ فٹ اونچا ہوتا ہے اور تیس فٹ اونچا بڑھنے کے بعد اسکے شاخین پھوٹتی ہین اسکا تنہ سیدھا اور اسکی گولائی چھ فٹ کی ہوتی ہے اسکی چھال سفید یا کچھ سفید بھورے رنگ کی اور صاف ہوتی ہے اسکی چھوٹی ڈالیان خاکی رنگ کی اور چکنی ہوتی ہین اپر سفید داغ ہوتے ہین ماگھ سے چیت تک اسکے پتے گر جاتے ہین اور چیت بیساکھ مین اسکے نئے پتے نکل آتے ہین اسکے پیلے رنگ کے پھول لگتے ہین جنکے بھورے چھینٹے ہوتے ہین اسکے پھل ایک انچ لمبے ہوتے ہین پکنے پر پیلے رنگ کے ہو جاتے ہین پہاڑی لوگون کے کھانے کے کام مین آتے ہین موسم گرما کے آغاز مین یہ درخت پھولنے لگتا ہے اور چیت بیساکھ مین اسکے پھل لگتے ہین وہ جیٹھ تک پک جاتے ہین۔

طبیعت۔ گرم۔

خواص وفوائد۔ وید کہتے ہین کہ اسکی جڑ کڑوی مقوی پیٹ کا درد مٹانے والی اور براز کو ڈھیلا کرنے والی ہے۔ بخار ضعف ہاضمہ اور تمام بدن کا رطوبی ورم وغیرہ کئی دوسرے مرضون مین کام آتی ہے اسکی جڑ اور ملیٹھی دونون کے سفوف کو کھانڈ اور شہد کے ساتھ چٹانے سے عورتون کا دودھ بڑھ جاتا ہے اسکا پھل کچھ میٹھا کڑوا اور سرد ہے جو بخار اور فساد صفرا مٹانے والی دواؤن مین ملایا جاتا ہے اسکے پتون کا رس پلانے سے سوزاک کی جلن مٹتی ہے اسکے اور اڑوسے کے نرم پتون کا رس پلانے سے بلغم مٹتا ہے اسکی جڑ کا جوشاندہ پلانے سے آنتون کے کیڑے مر جاتے ہین اسکے سوکھے پھل کو پکا کر دودھ کے ساتھ پیس کے پلانے سے پتی زائل ہو جاتی ہے اسکے ملائم پتون کو پیس کر لیپ کرنے سے انگلی کے ناخن کی چوٹ کو نفع حاصل ہوتا ہے اسکے

Hakeem Shoukat Ali

پھلوں کا جوشاندہ پلانے سے صفراوی بخار چھوٹ جاتا ہے۔
محیط میں کہا ہے کہ اسکا پھول قابض ہے طاقت قائم رکھتا ہے حواس اور باہ کو قوت دیتا ہے مدر بول و دافع تپ و درد شکم ہے مگر ثقیل ہے۔

کاسنی (ف)

بفتح کاف تازی و سکون الف و سین مہملہ موقوف و کسر نون و یاے معروف انجمن آرا ے ناصری میں لکھا ہے کہ منسوب ہے کاسان کی طرف جو حوالی سمرقند میں ایک شہر ہے چونکہ وہاں بہت خوب اور بڑی ہوتی ہے اس لیے یہ نسبت کی گئی

صفات و شناخت۔ایک مشہور دوا ہے بوئی جاتی ہے اور خود رُو صحرائی بھی ہوتی ہے پہلی قسم بستانی کہلاتی ہے اور دوسری قسم دشتی اور بری مشہور ہے۔ بستانی کی بھی دو قسمیں ہیں (۱) پتے کاہو کے پتوں کے قریب قریب لمبے اور چوڑے اور رکھردرے اور مزے میں تھوڑے سے کڑوے ہوتے ہیں پھول بڑا اور رنگ اسکا لاجوردی (۲) پتے اور پھول چھوٹے چھوٹے اور رنگ پھول کا وہی اور مزہ بہت تلخ پہلی قسم کو ہندبا ے شامی و باغی و بلخی اور دوسری قسم کو ہندبا البقل کہتے ہیں بہتر وہ ہے جو تر و تازہ اور شیریں بامزہ ہو۔ قوت دوائیہ پتے کے بالائی سطح پر ہے اس لیئے دھونا نہ چاہیئے۔

طبیعت۔ تر و تازہ پتے سرد و تر پہلے درجے میں مگر کبھی ایسا ہوتا ہے کہ وہ ہوا سے مستحیل بھی ہو جاتے ہیں چنانچہ زیادہ گرمی پڑنے لگتی ہے تو انہیں خشونت اور تلخی بڑھ جاتی ہے۔ اور اسوقت میں کسی قدر گرمی پیدا ہو جاتی ہے مگر اس سے کوئی اثر ظاہر نہیں ہوتا کیونکہ سرد اجزا زیادہ ہیں اور جو کاسنی گرم مقام پر پیدا ہوتی ہے وہ بھی تھوڑی گرمی رکھتی ہے اور سرد اجزا اسکے کم پڑ جاتے ہیں اور خشک پتے سرد و خشک ہیں مگر خشکی اسکے پہلے درجے سے زیادہ نہیں بعض دوسرے درجے تک مانتے ہیں۔

خواص و فوائد۔کاسنی کے پتے مسام اور سدہ کھولتے ہیں گرمی کو اور صفرا کی حدت اور پیاس کو تسکین دیتے ہیں اسکے بغیر دھوے ہوے پتے قبض کو دفع کرتے ہیں اور بہت نافع ہیں دھونے سے قابض ہو جاتے ہیں اور نکسیر خون تھوکنے کو مفید ہیں اسکے پھول بھی خون بند کرتے ہیں ۹ ماشہ دے کر سرد پانی کے ساتھ استعمال کرنا چاہیئے کاسنی کے پتے کھانسی والے کے موافق نہیں مگر جس کو محدب جگر کی مشارکت سے کھانسی ہو تو اسکو نفع دیتے ہیں حرارت کی وجہ سے خفقان ہو تو جَو کے آٹے کے ساتھ پیس کر دل پر لیپ کریں معدے میں گرمی پیدا ہو جاے تو ان سے بڑھکر کوئی دوا نہیں سوکھے ہوے پتوں میں چونکہ خشکی اور تھوڑی سی قوت قابضہ بھی ہے اس لیے معدے کو قوت پہونچاتے ہیں اور جگر کو بھی قوت دیتے ہیں مگر گرم مزاج میں کیونکہ سرد مزاج کے موافق نہیں ہیں مگر بعض کی راے یہ ہے کہ دوسرے سرد بقولات کی طرح کاسنی سرد مزاج کو مضرت نہیں پہونچاتی کاسنی کے ہرے پتوں کا پانی تھوڑے سے سرکے اور صندل کے ساتھ پیشانی پر لگانا گرمی کے درد سر کے لیے مفید ہے صندل اور گلاب اور سرکے کے ہمراہ بتی آنکھ جلنے کے لیے نافع ہے اسکے پتوں کے پانی میں تھوڑا سا سفیدہ اور سرکہ ملا کر غرغرہ کرنا ورم حار اور خناق کے ابتدا میں تحلیل کے لیے نہایت کارآمد ہے صفرا کی تیزی کو بخوبی بجھا دیتا ہے جگر کے

Hakeem Shoukat Ali

مزاج کے لیے نہایت موافق بتاتے ہیں سرد ہو یا گرم مگر گرم مزاج کے جگر کو نہایت ہی مفید ہے بلکہ کاسنی کے پتے جگر سرد کو بھی اور دوسرے بقولات باردہ کی طرح مضرت نہیں پہونچاتے کیونکہ انکو ہر جگر کے ساتھ خصوصیت ہو جگر کا سدہ دفع کرتے ہیں اور جتنے زیادہ تلخ ہوں اتنے ہی زیادہ سدہ دور کرنے میں مفید ہیں کیونکہ یہ اپنی قوت کی وجہ سے جگر کی طرف جلدی نفوذ کرتے ہیں اور سدہ بخوبی کھولنے پر قادر ہوتے ہیں استسقا کو کہ گرمی سے ہو دور کرتے ہیں پیشاب کے راستوں اور گردے کا سدہ کھولتے ہیں تفتیح کی قوت ان میں کا ہوتے زیادہ ہے کبھی ایسا کرتے ہیں کہ کاسنی کے بغیر دھوئے ہوئے پتے لے کر اور پانی نکالکر سب کو ایک برتن میں رکھ کر کپڑے سے چھپا کر ہوا میں رکھدیتے ہیں اور صبح کو صاف کرکے پیتے ہیں اس صورت میں سدہ جگر نہایت قوت کے ساتھ کھولتے ہیں صفراوی قے اور ہیضے اور خون کے دستوں کو بند کرتے ہیں اگر تھوڑی سی سونف اور تخم کشوث ساتھ جوش دے لیں تو تفتیح اور قوت اسہال بڑھ جائے تخم کشوث کے ساتھ جوش دیکر اور سکنجبین سادہ یا بزوری ملا کر پینا ہاتھ پاؤں کا تشنج مٹاتا ہے۔ **مضر** کھانسی والے کو جسکی کھانسی کا باعث محدب جگر کا ورم ہو اور کھانسی پیدا بھی کرتے ہیں۔ **مصلح** کھانڈ اور شربت بنفشہ **بدل** شاہترہ۔

کاسنی کے پتوں کا پھاڑا ہوا پانی

آب کاسنی مروق (ف)

صفات وفوائد۔ تازہ پتے کچلکر پانی نکالکر آگ پر رکھکر جھاگ وغیرہ دور کرکے پیتے ہیں یہ پانی سکنجبین کے ساتھ گرم معدے کو طاقت پہونچاتا ہے استسقا کو مفید ہے جگر کا سدہ کھولتا ہے ورم جگر کو تحلیل کرتا ہے رطوبات کی عفونت زائل کرتا ہے اگر اسے سرکے کے ساتھ جو بہت تیز نہ ہو فصد یا جری سنگھیاں لگوانے کے بعد پئیں تو جگر کا سدہ کھولدے اور گردے کے راستوں سے متعفن رطوبات کو دور کردے اور سکنجبین کے ساتھ پرانی تپ کو اور چوتھیا کو اور اُسکو جو سردی سے ہو مفید ہے۔

مقدار خوراک۔ ۴۔۱۰ تولہ تک

کاسنی کے بیج (ھ)

تخم کاسنی (ف)

صفات وفوائد۔ منہاج البیان میں ابن جزلہ کہتا ہے کہ تلخ مزہ ہوتے ہیں بہتر وہ ہیں کہ سیاہی مائل اور موٹے اور سنگین ہوں دوسرے درجے میں سرد خشک ہیں بعض گرمی وسردی میں معتدل اور خشک دوسرے درجے میں بتاتے ہیں اور بعض کہتے ہیں کہ ان میں سردی وگرمی دونوں ہیں مگر گرمی ظاہر ہے اور بعض کا قول ہے کہ آب مروق کاسنی کے قریب قریب انکی طبیعت ہے بہرصورت سدہ کھولتے ہیں۔ مدر بول ہیں دردسر اور خفقان اور استسقا کو نافع ہیں یرقان کے لیے مفید ہیں جگر کی گرمی اور پیاس اور تپ اور گردہ اور طحال کے ضعف کو نافع ہیں منہ سے خون آنا بند کرتے ہیں مواد ساکن کو حرکت دیتے ہیں صفراوی اور مرکب اور سدی تپ کو زائل کرتے ہیں صندل اور بادیان کے ساتھ جوش کرکے پینے سے زہر کا اثر دفع ہوتا ہے اگر شربت بنفشہ کے ساتھ مدت تک پیتے رہیں تو نیند خوب آنے لگے **مضر**۔ معدے میں

Hakeem Shoukat Ali

زیادہ ٹھہرتے ہین (۲) بدمزہ ہونے کی وجہ سے کبھی متلی اور ابکائی پیدا کردیتے ہین (۳) تلی کو مضر ہین (۴) دمہ اور کھانسی اور گردے مین ضعف پیدا کرتے ہین **مصلح** ۔ بابونہ مصلح ہے (۲) خوشبودار دوائین اور سکنجبین (۳) سکنجبین اور انیسون (۴) کتیرا اور ببول کا گوند۔

فائدہ ۔ عموماً ہر مضرت کی کرفس اور اسپند اصلاح کرتے ہین **بدل** تخم کشوث یا تخم خرفہ یا تخم جرجیر۔

مقدار خوراک ۔ ۶ ماشہ سے ۱۰ ماشہ تک بعض کہتے ہین کہ انکا سفوف ۳ ماشہ سے ۴ ماشہ تک اور جوشاندے وخیساندے مین ۱۰ ماشہ سے ۳ تولہ تک شکر کے ہمراہ بلکہ بعض تو انکا شیرہ آب شاہترہ کے ساتھ ۱۰ تولہ تک تجویز کرتے ہین۔

کاسنی کی جڑ (ھ)

بیخ کاسنی (ف) اصل الہندبا (ع)

صفات وفوائد ۔ مشہور ہے گرم پہلے درجے مین اور خشک دوسرے درجے مین ہے سدہ کھولتی ہے خلطون کو لطیف کرتی ہے غذا کے آنے جانے کے راستون کو صاف کرتی ہے مدر بول ومصفی خون ہے شکم کے اندر کے اعضا کا ورم تحلیل کرتی ہے استسقاے زقی کو دفع کرتی ہے مواد کو تحلیل کرتی ہے مرکب بتون اور پرانی بتون کو دور کرتی ہے گٹھیا کے لیے جسکا سبب حرارت ہو بہت فائدہ مند ہے اگر منھ اور ہاتھ اور پیر پر تشنج ہو تو اسکے استعمال سے جاتا رہتا ہے اسکو جوش دیکر اُس پانی مین تھوڑا سرکہ ملاکر یا تنہا سے کلی کرنا دانتون کے کند ہوجانے کے لیے نافع ہے ہرے دھنیے کے پتون کے پانی یا المناس یا شہتوت کے ساتھ غرغرہ کرنا ورم حلق اور خناق کے لیے ابتدا مین مفید ہے جنین کا اخراج کرتی ہے بچھو اور بھڑ اور چھپکلی یا کوئی دوسرا زہریلا کیڑا کاٹ کھائے تو اسکو اسکے پتون کے ساتھ یا تنہا پیسکر لیپ کرنا مفید ہے روغن زیتون کے ساتھ پینے سے بھی اکثر حیوانات کے زہر کو نفع ہوتا ہے ابن زہر بھی کہتا ہے کہ کاسنی کی جڑ کو بچھو کے کاٹے ہوے پر لگایا جاے تو آرام ہوجائے۔

مقدار خوراک ۔ جرم کا سفوف ۳ ماشہ سے ۴ ماشہ تک اور جوشاندہ مین ۱۰ ماشہ سے ۲ تولہ ۴ ماشہ تک۔

کاسنی کا عرق

ماء الہندبا (ع)

خواص وفوائد ۔ سردی پیدا کرتا ہے جگر گرم کا سدہ کھولتا ہے جلا وتنقیہ کرتا ہے معدے کو بھی صاف کرتا ہے اگر اخلاط کسی جگہ بند ہوکر ہیجان پیدا ہوجائے تو یہ انکو تسکین دیتا ہے جگر کی حرارت کو بجھاتا ہے اور جگر گرم کے لیے نہایت مصلح ہے۔ پیشاب مین خون آتا ہو تو اسکے پینے سے بند ہوجاتا ہے بدل نصف وزن عرق کشوث۔

مقدار خوراک ۔ ۵ تولہ سے ۱۲ تولہ تک۔

Hakeem Shoukat Ali

کاسنی صحرائی

طرخشوق و ہندبا البری (ع) (کادوردھ)

صفات - یہ خودرو بلی ہے ایک علیحدہ چیز ہے کاسنی کی طرح ہوتی ہے مگر اسکے پتے کسی قدر چھوٹے ہوتے ہیں اور پھول آسمانی اور چھوٹا کہ جسکے جھڑ جانے کے بعد باریک بیج ظاہر ہوتا ہے اسکے پتوں کا مزہ نہایت تلخ ہوتا ہے انگریزوں نے جو کاسنی کے بیج اپنے ملک سے لاکر ہندوستان میں بوئی ہے اور سردی کے موسم کے شروع میں پیدا ہوتی ہے یہ قسم جنگلی معلوم ہوتی ہے۔

طبیعت - سرد و خشک پہلے درجے میں مگر محققین کی رائے یہ ہے کہ وہ سرد نہیں پہلے درجے میں گرم و خشک ہے اور دلیل اسپر شیخ کا یہ قول ہے کہ اسکا دودھ آنکھ کا جالا دور کرتا ہے اور عصارہ استسقا کو نہایت مفید ہے اور جگر کا سدہ کھولتا ہے اور بچھو وغیرہ کے کاٹے ہوئے مقام پر اسکا ضماد کرتے ہیں یرقان کے لیے نہایت نافع ہے۔

خواص و فوائد - سدہ کھولتی ہے معدے کو قوت دیتی ہے قابض ہے سیلان خون کو روکتی ہے مگر حیض کا خون جاری کرتی ہے اسکے دودھ سے آنکھ کا جالا صاف ہوجاتا ہے اگر فرج یا رحم میں ورم آجائے تو اسکے پانی میں کپڑا بھگو کر رکھنے سے صحت ہوتی ہے اسکے بیج اور پتے اور جڑ تمام افعال و خواص میں کاسنی بستانی سے قوی ہیں البتہ کاسنی بستانی سے تراوت زیادہ پیدا ہوتی ہے اسی لیے ایک کے اجزا دوسرے کے اجزا کی جگہ مستعمل اور بدل ہیں ابن زہر کہتا ہے کہ جنگلی کاسنی کا رس نکالکر شراب کے ساتھ پیا جائے تو افعی کا زہر اتر جائے۔ **مضر** گردہ **مصلح** سکنجبین **بدل** کاسنی بستانی اور منہج التداوی فی صنوف الامراض والشکاوی میں ابن سعد مغربی نے لکھا ہے کہ اسکا بدل ریوند ہے۔

کاشم (ع)

بفتح کاف تازی و سکون الف و کسر شین نقطہ دار و میم ساکن بروزن ہاشم عربی کا لفظ ہے اور بعض نے فارسی کا لفظ بتایا ہے

صفات و شناخت - اسکی ماہیت میں اختلاف ہے۔ (۱) بعض کہتے ہیں کہ انجدان رومی ہے اسکے بیجوں کو فارسی میں کولہ پڑ اور عربی میں زوفرا کہتے ہیں۔ (۲) صاحب منہاج کے نزدیک کاشم رومی انجدان رومی ہے اور وہ سیسالیوس ہے۔ (۳) بعض متاخرین کا زعم یہ ہے کہ کاشم سیسالیوس کی چوتھی قسم ہے (۴) تفلیسی کہتا ہے کہ انجدان تو نہیں اسکی طرح کی دوسری روئیدگی ہے رنگ اسکا زرد ہوتا ہے۔ (۵) ابن بیطار اور بغدادی کہتے ہیں کہ ایک روئیدگی ہے جسکا نہال (پودا) چھوٹا ہوتا ہے ساق پتلی سولی کی ساق کی طرح ہوتی ہے اور پتے اکلیل الملک کے پتوں کی طرح ہوتے ہیں اور ان سے زیادہ نرم اور خوشبودار ہوتے ہیں ساق کے اوپر کے حصے میں جس قدر پتے ہوتے ہیں وہ نیچے کے حصے کے پتوں سے زیادہ چھوٹے اور پھٹے ہوئے ہوتے ہیں اور ساق کے سر پر چھتر ہوتا ہے بیج اسکے سیاہ اور ٹھوس اور تھوڑے لمبے اور سونف کے دانوں سے موٹے اور خوشبودار اور تیز مزہ ہوتے ہیں اور جڑ انجدان کی طرح اور خوشبودار

Hakeem Shoukat Ali

ہوتی ہو۔ مستعمل جڑ اور بیج ہین اور سب اجزا سے زیادہ ان دونون مین خوشبو اور تیزی ہوتی ہے (۶) گیلانی کہتا ہے کہ کاشم کی جڑ کو فارسی مین اشترغاز کہتے ہین بیج اسکے گول ہوتے ہین اور باقی اجزا کلنج کے اجزا کی طرح ہوتے ہین اسکے بیجون کی قوت زیرے کی طرح ہے بہتر وہ ہو جو تازہ ہو مزہ چرپرا ہو خوشبو آتی ہو رنگ زرد ہو اسکی جڑ جتنی زیادہ بڑی ہو بہتر ہے قوت اسکی تین برس تک باقی رہتی ہے۔

طبیعت۔ تیسرے درجے مین گرم وخشک ہے شیخ کے نزدیک اسکی جڑ اور بیج دوسرے مین گرم وخشک ہین۔

خواص وفوائد۔ یہ دوا جگر کا سدہ کھولتی ہے معدے اور مثانے کے جمے ہوئے خون کو تحلیل کردیتی ہے مدر بول ہے آسانی کے ساتھ رحم سے بچے کو نکال دیتی ہے اسکے استعمال سے حمل رہ جاتا ہے ریاح کو تحلیل کرتی ہے گاڑھے خلطون کو پتلا اور معتدل القوام کرتی ہے معدے کو قوت پہونچاتی ہے ہاضم ہے ریاح خوب صادر کرتی ہے قراقر دفع کرتی ہے۔ استسقا۔ سردی کے دردون۔ فالج۔ رعشہ۔ درد پشت اور عرق النسا کو مفید ہے معدے کے کیڑے مارتی ہے اسکے بیج تولہ کی مقدار مین دس دن تک شراب کے ساتھ کھانے سے درد گردہ جاتا رہتا ہے سرد زہری دواؤن اور سرد مزاج والے کیڑون کے زہرون کی تریاق ہے اس سے گوشتون مین لطافت آجاتی ہے خاصکر پانی کے پرندون کے گوشتون کی نہایت اصلاح ہوجاتی ہے

مضر گرم مزاج (۲) درد سر پیدا کرتی ہے جو جلد جاتا رہتا ہے (۳) پھیپھڑہ (۴) مثانہ **مصلح** سرکے مین بھگونا یا سرکے کے ساتھ کھانا (۲) کافور گلاب مین حل کرکے سونگھنا (۳) کتیرا (۴) سونف اور تخم خیارین

بدل جنگلی گاجر کے بیج اور جنگلی اجمود کے بیج اور زیرہ سفید۔

قدر خوراک۔ ۳ ماشہ سے ۷ ماشہ تک۔

کاشونٹ

صفات وفوائد۔ ایک درخت ہے کہ امریکہ مین ہوتا ہے اسکا پھل نارنگی کی برابر ہوتا ہے اس سے ایک خراشدار عرق نکلتا ہے جس سے شراب بھی بنتی ہے اور پھل کھاتے بھی ہین۔ پھل کے سرے پر ایک ٹوپی سی ہوتی ہے گردے کی شکل کی اسکے اوپر کا چھلکا سخت ہوتا ہے۔ چھلکے اور بیج کے درمیان سے ایک روغن نکلتا ہے جو جلانے والا ہے۔ ڈاکٹر اسٹوارٹ نے کلکتے کے جذامیون کے شفاخانے مین کاشونٹ کے روغن کو برص کے داغون پر لگایا تو رفتہ رفتہ انکی رنگت بدل کر جلد حالت اصلی پر آگئی اور ڈاکٹر صاحب نے غذا کی احتیاط اور صفائی بدن کا بہت لحاظ رکھا۔

کاغذ (ف)

قرطاس

صفات۔ تحقیقات سے معلوم ہوتا ہے کہ کاغذ کی ابتدا ۱۰۵ء مین ہوئی یعنی چینی بانس کے کاغذ بناتے تھے اور بعض کا بیان ہے کہ ابتدا مین کاغذ مچھلی پکڑنے کے جال پرانے کپڑے اور سن کی رسیون سے بنایا جاتا تھا لیکن انگریزی لفظ پیپر ایک یونانی لفظ سے نکلا ہے دریائے نیل کی ایک گھاس سے

Hakeem Shoukat Ali

جس کو بردی کہتے ہین جو کاغذ بنایا گیا تھا اس گھاس کو یونانی مین پپیائرس کہتے ہین صحیح پیپی رس ہے بکسر بائے فارسی اول اور یائے مجہول وکسر بائے فارسی دوم و یائے معروف و فتح رائے مہملہ و سکون سین مہملہ فارسی مین دوخ اور لوخ اور ہندی مین پٹیرا کہتے ہین تین اور چار صدی عیسوی تک پیپائرس سے کاغذ تیار ہوتا تھا ہندوستان مین کاغذ کا رواج کب سے ہوا یہ معلوم نہین ہوتا لیکن مسلمانون کے آنے کے بعد اس کاغذ کا کثرت سے استعمال ہونے لگا۔ اول ہی اول گجرات سے ایک دستاویز دستیاب ہوئی تھی ہندوستان مین پہلے بھوج پتر پر لکھا جاتا تھا سنہ ۱۲۱۰ء مین سیالکوٹ مین کاغذ کی صنعت جاری تھی۔ جب طب کی کتابون مین مطلق کاغذ کا لفظ آتا ہے تو وہ کاغذ مراد ہوتا ہے جو مصر مین بیرڑے سے بناتے ہین اور وہ ایک گھاس ہے جس سے بوریے اور چٹائیان تیار کرتے ہین کاغذ سوختہ سے بھی یہی مراد ہوتا ہے ہندوستان مین مطلق کاغذ سے بانس کا کاغذ مراد ہوگا۔

طبیعت۔ سرد درجہ اول مین خشک دوسرے درجے مین یا گرم پہلے درجے مین اور خشک دوسرے درجے مین یا گرم وخشک دوسرے درجے مین کاغذ اون سے بھی زیادہ گرم ہوتا ہے

خواص وفوائد۔ پھیپھڑے کے زخم کو دفع کرتا ہے معدے کی سوزش کو نافع ہے آنتون کی خراش وسوزش کو مفید ہے منھ سے خون آئے تو اس سے بند ہوجاتا ہے دستون کو روکتا ہے جلا ہوا کاغذ مکھن مین ملاکر زخم پر لگانے سے بھر جاتا ہے ناسور کو مفید ہے اسکو جلاکر ناک مین پھونکنے سے نکسیر بند ہوجاتی ہے اسکی دھونی زکام کے واسطے مفید ہے اسکو دانتون پر ملنے سے مسوڑھون کا خون بند ہوجاتا ہے اور مسوڑھے مضبوط ہوجاتے ہین اسکا لیپ سر کے گنج اور سرطان کے لیے مفید ہے اسکو آنکھ مین لگانے سے جالا کٹ جاتا ہے آنکھ کے زخم کو صحت ہوتی ہے ڈھلکا موقوف ہوجاتا ہے اسکو سرکے اور پانی مین ملاکر پینے سے منھ سے خون کا آنا رک جاتا ہے اسکو جلاکر باریک پیسکر زخمون پر برکنے سے صحت ہوتی ہے

بدل۔ جلا ہوا پیڑا۔

کافور (ع)

کپور (ہ) کیمفور (ل) کیمفر (ش) کرپورہ (سنسکرت)

صفات وشناخت۔ ہمارے ملک مین شاذونادر ہی ایسے آدمی ہونگے کہ جو کافور کی ٹھیک ماہیت اور جس طرح سے وہ حاصل ہوتا ہے اسکی صحیح کیفیت جانتے ہون بعض کا خیال ہے کہ یہ کیلے کے پیڑ مین سے جو بہت پرانا ہو برآمد ہوتا ہے دستور الاطبا مین یہانتک لغویت کی ہے کہ کہا ہے کہ جو کافور کیلے کے تنے مین سے نکلتا ہے وہ نہایت سفید اور بڑے بڑے اور چوڑے چوڑے ٹکڑے ہوتے ہین اور پتون مین سے جو نکلتا ہے وہ اس سے کمزور ہوتا ہے اور جو جڑ مین سے نکلتا ہے وہ خراب اور بالوریت کی طرح ہوتا ہے بعض خیال کرتے ہین کہ بعض پودون کو نیل کی چپکیون مین ڈالکر سڑانے سے نکلتا ہے وغیرہ وغیرہ ڈکشن اکبری مین لکھا ہے کہ کافور اڑانے سے صاف اور سفید ہوجاتا ہے ابن بیطار نے کہا ہے کہ سرخ تارنگ ہوتا ہے اڑانے سے سفید ہوجاتا ہے آئین اکبری مین لکھا ہے کہ شاید ایک قسم ایسی بھی ہو وہ کافور

Hakeem Shoukat Ali

جو اصلی کافور ہے اور جسکی تمام جہان مین اسوقت تجارت ہوتی ہے چین اور جاپان کے علاقے مین ایک پودے سے پیدا ہوتا ہے یہ پودا جاپان اور جزیرۂ فارموزہ مین کثرت سے پیدا ہوتا ہے اور اس سے کافور کے حاصل کرنے کے لیے کاشت کی جاتی ہے ایک اور قسم کا بھی کافور ہوتا ہے جسکی اہل چین بوجہ اسکی [illegible] خاصیت کے نہایت قدر کرتے مین یہ کافور اُن درختون مین سے ڈلون کی صورت مین نکلتا ہے جو جزائر بورنیو سماٹرا اور ملایا مین بکثرت پیدا ہوتے مین اور کافوری درخت کہلاتے ہین۔ چین مین کافور کی لکڑی کے صندوق بکثرت بنتے مین وسط ایشیا مثلاً خیوا وغیرہ مین بڑی قدر اور قیمت سے فروخت ہوتے ہین وہان پوستین پہننے کا بہت رواج ہے پوستین مین کیڑا بہت لگتا ہے اور اس کیڑے کا دفعیہ صرف کافور سے ہوتا ہے اس وجہ سے کافور کی لکڑی کے صندوق بہت شوق سے فروخت ہوتے ہین کہتے ہین کہ اہل عرب کو کافور کی خاصیت سے واقفیت تھی مگر وہ اسکی اہل یونان اور اہل اطالیہ سے تجارت نہین کرتے تھے۔ ان دونون اقسام کافور کی اہل ہنود انگریزون کے آنے سے پہلے سے قدر و منزلت کرتے ہین کئی پودے ہین جن سے ایک قسم کا کافور برآمد ہوتا ہے۔ متنا سرم کے علاقے مین ایک خودرو گھاس ہوتی ہے جو چھ سے آٹھ فیٹ تک بلندی مین جاتی ہے اسکے پتون کے ملنے سے تیز کافور کی خوشبو نکلتی ہے ایک قسم کی بھنڈی بھی ہے کہ اُس مین کافور کی سی خوشبو آتی ہے۔ جاپان کے علاقے مین نقلی کافور بھی بنانے لگے ہین ملک چین مین بھی از روے علم کیمیا کافور تیار کیا جاتا ہے مگر کسی ادویات کے صرف مین ہرگز نہین آتا محض خوشبو کے لیے کہین برتا جاتا ہے۔ اصلی کافور کا درخت یورپ (فرنگستان) مین کامیابی کے ساتھ پیدا کیا گیا ہے۔ اسکا درخت مین پچیس فٹ تک بلندی مین ہوجاتا ہے اصلی کافور کا درخت درحقیقت ایک قسم کی جھاڑی ہے جو بلندی مین پچیس فٹ تک جاتی ہے یہ سراسر سبز رہتی ہے اگر اسکے پتون کو ملا جاوے تو کافور ہی کا فور مہک اٹھتا ہے اسکے پتے چوڑے موٹے اور چمکدار سبز ہوتے ہین اور بہت صاف اور روشن رہتے ہین کافوری درخت یا جھاڑی کی لکڑی سفید اور نہایت خوشبودار ہوتی ہے جزیرہ فارموزہ مین بلند بہاڑ ہین اور بہاڑون پر گھنے جنگل ہین انھین جنگلون مین بلند مقامات پر کافور کے درخت ہوتے ہین محققین کی راے ہے کہ دو ہزار برس کے درخت اب بھی وہان بکثرت پاے جاتے ہین کافور درخت کی جڑ مین بکثرت لیکن تنون اور شاخون مین نہایت قلیل مقدار مین ہوتا ہے کافوری درخت کی جڑون اور شاخون کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کر کے کارخانے کو بھیجدیتے ہین اہل کارخانجات جنکا کام کافور سازی ہے اُن ٹکڑون کو بڑے بڑے دیگچون مین ڈالکر بھٹیون پر چڑھا دیتے ہین جب پانی خوب کھولتا ہے تو وہ اپنی بھاپ کے ساتھ کافور کو شامل کر لیتا ہے۔ یہ بھاپ نلیون کے ذریعہ سے اوپر کو چڑھتی ہے بھٹی کے اوپر دھان کی بھوسی کا چھپر چھایا ہوتا ہے وہان پہونچکر یہ بھاپ جم جاتی ہے اور اس بھاپ سے کافوری دانے علیحدہ ہوکر چھپر کے تنکون کے ساتھ جم جاتے ہین اور اُسوقت یہ خالص کافور ہوتا ہے جسکے دانے مقدار مین شکر کے دانون کی برابر ہوتے ہین

Hakeem Shoukat Ali

بوجہ صاف نہونے کے انکا رنگ سیاہی مائل سفید ہوتا ہے ان دانون کو جمع کرکے پھر ایک صاف برتن مین جو خاص ترکیب سے اس کام کے لیے تیار کیا جاتا ہے ڈالا جاتا ہے اور جوش دیا جاتا ہی اور آپ ہی آپ پانی اُبلتا ہی اور اُس سے بھاپ نکلتی ہے تو اسے ایک سوراخ سے تھوڑی دیر تک خارج ہونے دینے کے بعد سوراخ کے منھ کو بند کردیا جاتا ہے اور کافور اس برتن کے نیچے کے حصے مین مصفا ہوکر جمنا شروع ہوجاتا ہے اُسوقت سرد پانی برتن پر گرا کر اُسے ٹھنڈا کیا جاتا ہے اور کافور کے قرص نکال کر جمع کیے جاتے ہین تالیف شریف مین ہے کہ ویدون نے اسکی چار قسمین مقرر کی ہین ایک پوتا سر دوسرا بھیم سینی تیسرا اباس چوتھا اودی بھاسکر اور خواص و فوائد مین سب کو یکسان جانتے ہین معدن الشفا مین ویدون کے قول کے موافق صرف تین قسمین لکھی ہین ایک سفید دوسری سفید زردی مائل تیسری تھوڑی سفید آن بھوت چلتا ساگر مین ذکر کیا ہی کہ کپور کئی قسم کا ہوتا ہے اُن مین خاص تین قسم کا اصل ہے ایک از تھات کپور دوسرا چینیا کپور تیسرا بھیم سینی کپور آرینے اونشد طا مین لکھا ہے کہ کافور ایک درخت کا رس ہے دو قسم کا ہوتا ہے ایک تو وہ کہ یہ رس پکا لیا جاتا ہے دوسرا وہ کہ وہ پکایا نہین جاتا - پکایا ہوا ہلکا اور بہت سستا ہی معمولی کافور جو بازارون مین بکتا ہے یہ وہی پکایا ہوا ہے اور بغیر پکایا ہوا بہت صاف اور بڑھیا ہوتا ہے اس لیے بیش قیمت ہے اسکے ایک پونڈ کی قیمت سو روپیہ کے قریب لگ جاتے ہین اور پکایا ہوا ایک پونڈ آٹھ آنے مین ملتا ہے بغیر پکائے ہوئے کو **براس** اور **بھیم سینی** بھی کہتے ہین کافور بورنیو ٹاپو سے آتا ہے اور ایک درخت مین زیادہ سے زیادہ دس پونڈ تک نکلتا ہے بھیم سینی کا اسکو بھی کہتے ہین جو معمولی کافور مین سے ایک خاص ترکیب سے بنایا جاتا ہے اور وید اس مصنوعی بھیم سینی کو براس مین ملا کر بیچتے ہین اور قیمت زیادہ لیتے ہین ترکیب بھیم سینی کے بنانے کی یہ ہے دوب گھاس سینتل مرچ - الائچی - سونٹھ اور جوا ہر پانچون مساوی الوزن لے کر اور سیر ایک تانبے کے کٹورے مین بچھا دین انکے اوپر کافور کے ٹکڑے پانی مین بھگو کر رکھدین پھر پیتل کا کٹورا اس تانبے کے کٹورے پر اتنا بڑا اوڈھک دین کہ کافور چھپ جائے اور کنارے دونون کے ملجائین ان کنارون کے جوڑ پر چکنی مٹی لگا دین تاکہ کہین سے بھاپ نہ نکلے پھر اسکو ایسے مقام مین جہان ہوا نہ لگے کسی چولھے وغیرہ پر رکھ کر تلے چراغ تین بھی پھر کر اسکی لو کی آنچ تانبے کے کٹورے کے پیندے کو دین اور پیتل کے کٹورے پر ایک کپڑا تر کر کے رکھدین اور جب کپڑا خشک ہونے پر آئے تر کر دین جتنی آنچ تانبے کے کٹورے کو لگے گی کافور اُڑ کر پیتل کے کٹورے کے پیٹ مین جمتا جائے گا اور اس کٹورے کے گرم ہونے سے وہ کپڑا سوکھتا رہے گا جسکو تر کرتے رہین آٹھ دس گھنٹے تک ایسا کرین پھر اُس برتن کو آنچ پر سے اُتار لین اور احتیاط سے کھول کر پیتل کے کٹورے مین سے جما ہوا کافور کھرچ لین -

آئین اکبری مین لکھا ہے کہ بعض کتابون سے معلوم ہوتا ہے کہ جو درخت سے لیتے ہین اُسے بھیم سینی و جودانہ کہتے ہین -

یونانیون نے کافور تین قسم کا لکھا ہے (۱) ریاحی - یہ سفید سرخی مائل مصطگی کے مشابہ ہوتا ہے کہ خود بخود اُس درخت کے اندر سے اُبل کر نکلتا ہے یہ اعلےٰ اور اول درجہ کا ہے جب اسکو گرمی لگتی ہے یا دھوپ مین

Hakeem Shoukat Ali

رکھتے ہین تو نرم ہوجاتا ہے اور بہت جلد پگھلتا ہے اور یہ بہت کم دستیاب ہوتا ہے ہندی مین اسکو **بھیم سینی**
کہتے ہین اور **ریاحی** اسوجہ سے نام مقرر ہوا ہے کہ نہایت لطیف ہونے کے سبب سے ریاح (ہوا) کے ساتھ
اڑتا ہے بعض کہتے ہین کہ ایک بادشاہ کا نام ریاح تھا اول اول اسکو ملا تھا یا اُسکے زمانے مین پایا گیا تھا اسلیے
اُسکے نام سے منسوب ہوا (۲) قیصوری ہے یہ قیصور نامی مقام مین پیدا ہوتا ہے جو سیلون کے متصل ہے اور بہت
سفید اور صاف اور شفاف اور پرت دار ہوتا ہے درخت کے اندر سے نکلتا ہے یہ بھی اعلےٰ اور خالص اور
کمیاب ہے جس سال صاعقہ اور زلزلہ بہت ہوتا ہے زیادہ نکلتا ہے (۳) درخت کافور کے ڈال اور پتے اور
لکڑی وغیرہ ٹکڑے کرکے جوش کرنے سے کافور ملتا ہے یہ تیرہ رنگ ہوتا ہے اور صاف بھی نہین ہوتا
اسکو **کافور موتی** کہتے ہین۔

مصنوعی بھی ہوتا ہے اکثر کیلے کی جڑ اور چونا اور کافور کی لکڑی اور کئی دواؤن سے بناتے ہین آئین اکبری مین
مصنوعی کافور کی ترکیبین لکھی ہین اور اسمین بیان کیا ہو کہ زرنباد مین دوسری چیزین ملاکر کافور بناتے ہین اور اسے
چینی کہتے ہین کافور کو زرنباد سفید کے ساتھ پیسکر گاے یا بھینس کی گھی چھاچھ مین ملاکر رکھدیتے ہین چوتھے روز
تازہ چھاچھ ملاتے ہین اور ہاتھ سے اتنا ملاتے ہین کہ جھاگ اوپر اٹھ آتے ہین اُنکو اُتارکر تھوڑا سا کافور ملاکر ڈبے
مین رکھکر تھوڑے دنون غلے کے ڈھیر مین رکھدیتے ہین کبھی سنگ سفید کو باریک پیسکر ایسا کرتے ہین کہ دس
حصہ پسے ہوے پتھر کے مقابل مین دو حصہ موم کے کر روغن بنفشہ یا روغن گل مین پگھلاکر پتھر کے سفوف کو اُن مین
ملاکر کھرل کرتے ہین اور وہ خشک اور ریزے ریزے ہوجاتا ہے اور نور کی طرح نظر آتا ہے تھوڑا سا کافور
اسمین ملادیتے ہین۔

کئی چیزون کا کافور مین ہمیل بھی کرتے ہین امتحان خالص اور غیر خالص کا یہ ہے کہ پانی یا برف مین لپیٹ کر
جلا مین اگر شمع کی مانند جلے تو خالص ہے ورنہ غیر خالص یا یہ کہ برتن آگ پر رکھین اور کافور اسپر ڈالین اگر پگھل جاے
اور کچھ بھی نہ رہے خالص ہے ورنہ غیر خالص یا یہ کہ گرم روٹی کے ٹکڑے مین رکھین اگر پسیج جاے اور نمی پیدا
ہوجاے خالص ہے ورنہ غیر خالص یا یہ کہ بھون کے اوپر کے حصے مین پیشانی پر ملین اگر سوزش اور سردی
آنکھ مین ظاہر ہو اور آنکھ سے پانی نکلنے لگے تو خالص ہے ورنہ غیر خالص مگر درحقیقت فرق مشکل ہے ہان
سمجھدار آدمی جس نے ان دونون کو مکرر دیکھا ہو فرق کرسکتا ہے۔

کافور چونکہ جلد ہوا مین اُڑجاتا ہے خصوصاً گرمیون مین اسکی حفاظت کا یہ طریق ہے کہ شیشے کی بوتل مین جو کے
چند دانون اور کوئلے یا سیاہ مرچ کے ساتھ بھر کر سر مضبوط کردین کاگ کی ڈاٹ ایسی سخت لگائین کہ ہوا
باہر سے اندر نہ جاسکے بلکہ تھوڑا موم بھی اوپر سے جمادین۔

کافور بہت سے کامون مین آتا ہے مذہبی رسوم کے ادا کرنے مین بکثرت استعمال ہوتا ہے [illegible]
ہین اور پوستینون کی حفاظت کے لیے یہ ضروری چیز ہے دواؤن مین بکثرت استعمال ہوتا ہے اس زمانے مین
بے دھوین کی بارود بنانے مین اسکا استعمال بہت ہونے لگا ہے اسکی ماہیت یہ ہے کاربن دس حصہ
ہیڈروجن ۱۶ حصہ اور آکسیجن۔

Hakeem Shoukat Ali

کافور کو تھوڑے سے چونے کے ہمراہ ملا کر تصعید کرنے سے خالص کافور ملتا ہے کافور دانہ دار ہوتا ہے منھ مین رکھنے سے پہلے تلخ پیچھے ٹھنڈا معلوم ہوتا ہے ۔ لچیلا ہوتا ہے مگر شراب یا ایتھر یا کلوروفارم سے نم کرین تو باسانی سفوف ہوجاتا ہے ۔ دھوین دار روشن شعلے سے جلتا ہے ۔ عام درجے کے موسم مین آہستہ آہستہ اُڑجاتا ہے ایتھر اور کلوروفارم اور شراب اور تیل مین خوب حل ہوتا ہے ۔ شراب مین حل کرکے پانی ڈالنے سے کافور جدا ہوکر تہ نشین ہوتا ہے پانی مین ڈالنے سے تیرتا ہے اور گھومتا ہے ۔ جب کسی دوا مین شریک کرین تو بہتر یہ ہے کہ عقیق کے کھرلے سے نہایت آہستہ پیسین تاکہ اسمین گرمی نہ پیدا ہوجائے ۔

طبیعت ۔ سرد وخشک تیسرے درجے مین ڈاکٹر اسکو گرم کرنے والا جانتے ہین مگر بعض یونانیون کا گمان یہ ہے کہ کافور مین کچھ حرارت بھی ہے اور وہ اسی قدر ہے کہ اسکو دماغ تک چڑھا دیتی ہے اور فقط اُس کے بخارات پہونچاتی ہے ۔ وید گرم اور خشک مانتے ہین ۔ گیلانی نے شرح مفردات قانون مین لکھا ہے کہ جو کافور نہایت خالص اور صاف اور اصلی ہوتا ہے اور ہندو اسکو پان کے بیڑے مین خوشبو کے لیے کھاتے ہین اور اسکو بھیم سینی کہتے ہین اسکے گرم وخشک ہونے مین کوئی شک نہین وہ بہت گرم ہے یہانتک کہ تیسرے درجے سے بھی اسکی گرمی بڑھی ہوئی ہے اور چوتھے درجے تک پہونچ گئی ہے مگر خشکی اسمین گرمی سے کم ہے اور بعض کی یہ رائے ہے کہ جبتک کافور معدے مین رہتا ہے سرد ہے جب جگر کی طرف جاتا ہے تو گرم ہوجاتا ہے ۔

خواص وفوائد ۔ اطبائے یونانی کہتے ہین کہ کافور مفرح ہے دل ودماغ گرم کو قوت دیتا ہے تپ دق اور تپ عفنی کو نافع ہے ذات الجنب اور اسہال اور سل اور پھیپھڑے کے زخم کو دور کرتا ہے صفراوی دستون کو بند کرتا ہے ۔ تشنگی کم کرتا ہے جگر اور گردے اور مثانے کی سوزش کو مفید ہے تھوڑا سا کافور کاہو کے تیل مین حل کرکے ناک مین ٹپکائین تو دماغ کی حرارت کم ہوجائے اور نیند آجائے مین اسکو اکثر چنبیلی کے یا تل کے تیل مین حل کرکے استعمال کراتا ہون اسکے سونگھنے سے گرم مزاج والے کے حواس مین قوت آتی ہے جوہر روح کو بہت قوت دیتا ہے مگر اس کام کے لیے سرد مزاج والے کو عنبر اور مشک کے ساتھ دینا چاہیے اور اسکی خشکی کو بھی روغن بنفشہ یا چنبیلی کے تیل کے ذریعے گھٹا دینا چاہیے اگر دانت کو کیڑا لگ جائے تو اسکو دانت پر لگائین اور اس سے کلی کرائین گرم زہرون کا تریاق ہے اگر عقرب جرارہ کسی کے کاٹ لے تو ۲ ماشہ کھانے سے بالکل صحت ہوجاتی ہے غلط غلیظ کی وجہ سے تپ ہو تو ہر وقت مین مضر ہے ابتدا مین اسوجہ سے کہ مواد کو غلیظ کردیتا ہے اور آخر مین اس سبب سے کہ مواد مین تحجر پیدا کردیتا ہے ۔ پھوڑا پھنسی نہایت زہریلے ہون اور پھیلنے لگین تو اسکے استعمال سے صحت ہوتی ہے ۔ زخم کا درد ساکن کرتا ہے اگر کسی عضو سے خون نہ رک سکے تو اسکو پیسکر بُرکنے سے رُک جاتا ہے اس سے چاندی کے زیور اور برتن محفوظ رہتے ہین اور اصلی چمک دمک قائم رہتی ہے نکسیر کا خون بند کرنے کے لیے نہایت مفید ہے پانی یا گلاب مین پیسکر سعوط کرین یا دھنیے کے ہرے پتون کے پانی مین یا بارتنگ کے پتون کے پانی مین پیسکر پیشانی پر اور سر پر مالش کرین یا ایک دو جو بھر کافور سرکے مین یا ہرے دھنیے کے

Hakeem Shoukat Ali

پتون کے پانی مین یا ریحان یا تلسی یا مروے کے پتون کے پانی مین حل کرکے ناک مین سڑک لین کافور
کی خوشبو سے خراب ہوائین پاک اور صاف ہوتی ہین بہت قسم کے کیڑے اسکی خوشبو سے بھاگتے اور
مرجاتے ہین جس زمانے مین وبائی مرض پھیلتا ہے بہت سے لوگ اسکی ٹکیان اور ڈلیان اپنے سرون
پر اور اپنے ہاتھون اور اپنی جیب مین رکھتے ہین کافور زنجبور ہر ایک دو دو تولہ میسکر تین تولہ گڑ مین ملاکر
ایک پھاہے پر پھیلائین اور اسکے بیچ مین سوراخ رکھین اور یہ پھاہا ناف پر چپکادین تمام ناف دو دو تین
روز مین اُس پھاہے کے سوراخ مین ہوکر نکل جائے گا - کہتے ہین کہ اگر عورت اپنی شرمگاہ مین لگالے
تو مرد اُسپر قادر نہو سکے -

ابن مسوبہ نے کہا ہے کہ میرے ایک دوست نے ۴ ماشہ کافور ایک دن کھایا اُسکی قوت باہ کا زور جاتا رہا دوسرے
دن بھی اُسی قدر کھایا بالکل شہوت جاتی رہی تیسرے دن بھی اسی قدر کھایا معدہ اسکا خراب ہوگیا یہانتک
کہ غذا ہضم نہین ہوتی تھی محیط مین لکھا ہے کہ ہندو کافور کو مقوی باہ بتاتے ہین اسی لیے اکثر حلوون اور دہی
مین داخل کرکے کھاتے ہین مگر مین یہ کہتا ہون کہ ویدون کی کتابون مین مینے اسکی نسبت دیکھا ہے کہ نامردی
پیدا کرتا ہے چنانچہ ان بھوت چکتسا ساگر مین لکھا ہے کہ ۵ سے ۱۰ رتی تک کافور کھانے سے نامردی پیدا
ہوتی ہے ہندو جو اسکو حلوون یا کھیر مین ڈالتے ہین تو محض خوشبو کی وجہ سے ڈالتے ہین یا بھاری کھانون
مین اسکی دھوئی حلوون کو محض کم کھانے اور ہضم مین آنے کی وجہ سے دیتے ہین - اور وید کہتے ہین کہ
کافور سبک ہے آنکھ کو قوت دیتا ہے اعضا کی سوزش دور کرتا ہے منھ کی بے مزگی مٹاتا ہے زائد فربہی کو
گھٹاتا ہے اعضا کے ورم اور فساد زہر کو مفید ہے مسام کھولتا ہے بچھلے کے ست کے زہر کو دور کرتا ہے
اسکا پہلا اثر پسینے والا ابھرتی پیدا کرنے والا ہے اور دوسرا اثر شب کہ وہ خون مین مگر سب اعضا کے زیادہ
سیہادرہ سے بڑھے ہوئے کام کو اپنے قاعدے پر لے آتا ہے یہ درد اور تشنج مٹاتا ہے اسکی زیادہ مقدار ہلاکت
کرنے والے تیز زہر کی طرح ہے - یہ بخار - ورم و دمہ دل کے امراض کو کھانسی دل کے پھول جانے سے
دل کا زیادہ دھڑکنا منی اور پیشاب کے متعلق کے اعضا کے امراض درد کے ساتھ حیض کا خون آنا
عورتون کے عشق کا دولہ دیوانگی کثرت پرمیہ ناسور زخم رحم کی سوزش اور اسمین سے پانی کا نکلنا پیشاب
کی رکاوٹ نہین رہنا عورتون کا آسیب کا مرض گٹھیا بدن کا سڑنا اور چھوٹے جوڑون کا درد وغیرہ
امراض مین بہت نافع ہے - پپوٹون پر اسکا لیپ کرنے سے آنکھ کی سوجن اُترتی ہے ڈھائی رتی
کافور اور آدھی رتی افیون کی گولی سوتے وقت کھانے سے بہت پسینا آجانے کی وجہ سے گٹھیا کا
پرانا درد دفع ہوتا ہے اس گولی پر سونٹھ کا جوشاندہ پلاکے اسکو کچھ زیادہ اُڑھا دینا چاہیے ۲ رتی کافور
اور ۲ رتی ہینگ کی گولی بناکے دمے کے زور کے وقت مین ہر دو نہ سے تیسرے گھنٹے مین دینا چاہیے
اُسوقت اُس مریض کو چھاتی پر تارپین کے تیل کی مالش کرکے سینک کرنا چاہیے اس استعمال سے تکلیف
سے سانس کا آنا موقوف ہوجاتا ہو جسکا دل زور سے دھڑکتا ہے اسکو یہ گولیان کبھی کبھی فائدہ کرتی ہین کافور کو
تیل مین ڈالکر گرم کرکے رات کے وقت سینے پر مالش کرنے سے بچون کی کھانسی ہٹتی ہے ڈھائی تولہ کافور

Hakeem Shoukat Ali

کو ڈھائی پاؤ سرکے مین گلا کر پھر اُسمین ڈھائی پاؤ یا سوا سیر پانی ملاکر دھر رکھین اُسمین کپڑا بھگو کے گُھٹیا اور پٹھون پر لگانے سے درد دفع ہوتا ہے دو رتی کافور اور پاؤ رتی افیم کی گولی بناکے سوتے وقت کھانے سے احتلام ہونا اور پرمیہ مٹتا ہے ان امراض کے لیے اس سے زیادہ مفید دوسری دوا نہین ہے سوزاک مین پیشاب کرتے وقت درد کا ہونا مٹانے کے لیے دو رتی کافور اور آدھی رتی افیم ملاکے دینا چاہیے اور عضو تناسل کی سیون سے پیچھک تک سیون پر کافور کا لیپ کرنا چاہیے۔ جس عورت کی فرج مین سوزش اور کھجلی ہو اُسکو ڈھائی یا تین رتی کافور کی گولی بناکے طاقت کے مطابق دن مین دو تین مرتبہ کھلانا چاہیے اس سے ایک طریقے مین اول جلاب دے کر پیٹ صاف کر لینا چاہیے رحم کے درد کی حالت مین تین یا چار رتی کافور کی گولی دینا چاہیے بخار کے زیادہ زور سے چیچک مین جبکہ مریض گرم دریو اور بڑبڑانے لگے اور دل بے چین ہو اور نیند جاتی رہی ہو تو ۱۰ رتی کافور اور ۱۰ رتی ہینگ کی گولی بناکے ہر تیسرے گھنٹے دینا چاہیے یا پاؤن کے تلوون اور دل پر تارپین کا تیل ملنا چاہیے یا ان دونون جگہ رائی کا پلسٹر لگانا چاہیے جو اس سے درد سر یا کھوپری کے اوپر گرمی بڑھ جاوے تو اس استعمال کو بند کر دینا چاہیے یہ علاج نہایت غور اور احتیاط کو چاہتا ہے کاغذ کی نلی بناکے اُسمین کافور کا دھوان سانس کے ساتھ پینے سے زکام اور نیس کا عارضہ مٹ جاتا ہے مگر یہ علاج کرتے وقت منھ اور سر کو ڈھک لینا چاہیے پٹھون کے درد پر کافور کا لیپ کرنا چاہیے ایک رتی ایلوا اور ڈیڑھ یا دو رتی کافور ملاکے لگانے سے نارو کا درد دفع ہوتا ہے پھریری پیدا کرنے والی اور بلغم نکالنے والی ہے بلغم کی دفع کرنے والی دواؤن کے ساتھ کافور کھلانے سے پرانی کھانسی دفع ہوتی ہے کونین۔ نوشادر کے پھول اور کافور کی گولی دینے سے گجراتی روگ دفع ہوتا ہے دو تولہ کافور کو ڈھائی پاؤ پانی مین ملیس کے اُسمین ہر ایک درخت کے بیجون کو بھگو کر یا ڈبو کر بونے سے وہ بہت جلدی اُگتے ہین جو درخت قلم سے لگائے جاتے ہین اُنکی قلم کو کافور کے پانی مین ڈبو کے زمین مین رکھنے سے بہت جلدی جڑ پھوڑ دیتے ہین گوشت کے بڑے حصون کے درد مین کافور کا تیل ملنا مفید ہے۔ تیز کھانسی مین کھانسی مٹانے والی دوسری دواؤن کے ساتھ کافور کا استعمال کرنا چاہیے دانت کی کھوکھل مین کافور بھر دینے سے دانت کا درد اور دانت کا بگڑنا بند ہو جاتا ہے صفراوی درد سر مین سرکے اور ٹھنڈے پانی کے ساتھ کافور کا لیپ کرنا چاہیے۔ افیم اور کافور کو رائی کے تیل مین ملاکے مالش کرنے سے گوشت کے بڑے بڑے حصون اور رگون کا درد اور درد مفاصل جاتا رہتا ہے کافور اور ایلوے کی گولیان بناکر دینے سے سوزاک مین جلن اور کھجلی اور بار بار عضو تناسل مین تندی کا پیدا ہونا مٹتا ہے ڈھائی رتی کافور پھریری پیدا کرنے والا پسینہ لانے والا ہے اور اعصاب کے متعلق کے درد کو مٹاتا ہے بگڑے ہوئے زخم پر کافور کا لیپ کرنے سے زخم سدھرنے لگ جاتا ہے ہیضے کی ابتدا مین اسکا استعمال کرنے سے قے اور دست رک جاتے ہین ہیضے مین ہر چوتھے گھنٹے پانچ رتی کافور دینے سے فائدہ ہوتا ہے کیلے پر کافور رکھ کے کھلانے سے بچہ آرام سے پیدا ہو جاتا ہے اس کام کے لیے دس رتی کافور کافی ہے ۵ سے ۱۰ رتی تک کافور پھریری اور جوش پیدا کرتا ہے تشنج مٹاتا ہے پسینہ اور نیند لاتا ہے اور نامردی پیدا کرتا ہے دانت کا درد

Hakeem Shoukat Ali

پرانی گٹھیا سوبت سے حیض آنا اضطراب بادی جریان بخار کے پیچھے کی کمزوری کو کھانسی پھیپھڑے کا بڑھ جانا ہیضہ رعشہ عورتون کا آسیب کا عارضہ مرگی زچہ کا بخارون کا دھڑکنا وغیرہ امراض مین کافور کا استعمال نافع ہے کافور کو ہمیشہ کام مین لانے سے بدن مین پھرتی رہتی ہے اس سے کیڑے مرجاتے ہین کافور اور مصری کو پیس کے ہر کلے نے قلاع دہن کو آرام ہوتا ہے کافور اور صندل سفید کو گھس کر سونگھنے سے گرمی کا درد سر دفع ہوتا ہے کافور کو کیڑے کے کھائے ہوئے دانت مین رکھنے سے دانت کا درد موقوف ہوتا ہے کافور کو سرکے مین ملاکے لیپ کرنے سے مکھی اور بھڑ کا زہر اتر جاتا ہے بڑکے دودھ مین کافور کو حل کرکے آنکھ مین لگانے سے پھولا کٹ جاتا ہے کافور کی دھونی دینے سے خون کا جریان رک جاتا ہے ایک حصہ کافور اور ۲ حصہ سفید کتھے کی گولیان بناکر ایک رتی سے چار رتی تک کھلانے سے صفراوی بخار اتر جاتا ہے ایک ماشہ کافور کو ایک تولہ گلاب کے عرق مین گھونٹ کر پلانے سے سنکھیا کا زہر اترتا ہے کافور کو سرکے مین پیس کر لگانے سے بچھو کا زہر اترتا ہے تارپین کے تیل مین کافور کو حل کرکے لگانے سے پٹھے کا تشنج دور ہوتا ہے ایک تولہ کافور کو پانی سے بھری ہوئی بوتل مین ڈالکر ایک ڈاٹ لگاکے ۲ گھنٹے پڑی رکھین پھر اس مین سے ڈھائی تولہ پانی لے کر اسمین سے ۳ ماشہ املی کا گودا اور ۶ ماشہ کھانڈ ملاکے پلانے سے بخار کی گرمی اور لوٹتی ہے۔

حکماء ہندی مین لکھا ہے کہ کافور تلخ اور تیز اور سرد ہے بلغم و صفرا اور خون فاسد کو مٹاتا ہے پیاس اور گرمی کو تسکین دیتا ہے امراض سینہ و چشم و حلق کو نافع ہے جریان منی کو کہ گرمی سے ہوتا ہے اگر کسی نے زہر کھالیا ہو اور تھوڑا سا کافور کھالے تو اثر نہ کرے۔

ڈاکٹرون کا بیان ہے کہ کافور زیادہ مقدار مین نشہ لاتا ہے بہت دنون تک استعمال کرنے سے یا زیادہ کھانے سے ہاتھ پانون مین تشنج پیدا ہوجاتا ہے اور بڑبڑاتا ہے پیچھے بیہوشی مین مرجاتا ہے تپ مین جب مریض کمزوری کی حالت مین بڑبڑاتا ہے اسکے ہاتھ پانون کی انگلیون مین تشنج ہوتا ہے تب کافور افیم کے ہمراہ مفید ہے پسینہ لانے اور باری دفع کرنے کے واسطے اور تشنج اور درد دور کرنے کے لیے مفید ہے۔ چیچک وغیرہ مین جب بدن سرد اور نبض سست ہوجاتی ہے تب کافور استعمال کرتے ہین دیوانگی مین نیند لانے کے واسطے دیتے ہین دفع تشنج کے لیے دمہ مرگی۔ جھنک باے اور مرض تشنج مین جو عورتون کو بعد بچہ جننے کے ہوتا ہے۔ ہیضہ اور گٹھیا مین افیم کے ہمراہ دیتے ہین۔ خوشبو کے لیے کافور کا سفوف اکثر منجن کے ساتھ ملاکر استعمال کرتے ہین۔ کلورل ہیڈریٹ اور کافور دونون ہم وزن لے کر کھرل مین ملائین اسکو کلورل کیمفر اینڈ کلورل کہتے ہین یہ مرکب دانت کے درد مین بہت مفید ہے اور بچھو کے کاٹنے سے جو مریض کو سخت اذیت ہوتی ہے اسکے دفع کرنے کے لیے تو یہ دوا اکسیر کا کام کرتی ہے جس جگہ پر بچھو نے کاٹا ہو وہان ایک ذرا سا شگاف دیکر پانچ دس قطرے اس سیال کے ٹپکا دین درد وغیرہ فوراً رفع ہوجاتا ہے۔ کافور مین ایک حصہ ہیڈروجن کی بجائے برومائن داخل کرنے سے بے رنگ قلمین بنجاتی ہین جو ایتھر اور شراب خالص اور غیر سماب طبع روغنات مین حل ہوجاتی ہین پانی اور گلیسرین مین نہین ہوتیں کافور کی سی ذائقہ کسی قدر تارپین کی مانند یہ مرکب اعصاب کا مسکن ہے اسکا استعمال ہوشیاری تمام کرنا چاہیے جوہر کچلہ کا فادزہر بھی اسکو کہا گیا ہے سوزاک مین بھی مفید ہے

Hakeem Shoukat Ali

مقدار خوراک ۵ گرین سے ۹ تک ہے اسکو موتو روسے ۹ٹڈ کیمفر یا موتو بروماید آف کیمفر یا برومو کیمفر کہتے ہین۔
ان بھوت چلتساسار مین لکھا ہو کہ کافور کا تیل دو قسم کا ہوتا ہو ایک کو تو انگریزی مین کیمفر آئل آف بورنیو یعنی بورنیو کے ملک کے کافور کا تیل کہتے ہین اُسکے نکالنے کا یہ طریقہ ہے کہ جب وہان کے لوگ جان لیتے ہین کہ اس درخت مین تیل بھر گیا ہے تو وہ اُسکے تنے مین چھید کرکے نل لگا دیتے ہین اسکے ذریعہ سے سب تیل نکل جاتا ہے اگر کبھی وقت پر چھید کرکے تیل نہ نکالا جاوے تو وہ تیل اپنے آپ کسی مقام پر چھید کرکے نکل جاتا ہے جو ایسے بھی نہ نکلے تو اُس تیل کے زور سے اسکا درخت پھٹ جاتا ہے دوسرا انگریزی مین کیمفر آئل آف فارموزہ یعنی مقام فارموزہ کے کافور کے تیل کے نام سے مشہور ہے اور یہ اُس سے بالکل علیحدہ قسم کا ہے۔ **مضر**۔ یونانی طبیبون نے اسکے مضرات بھی بہت بتائے ہین چنانچہ سرد مزاج والون کو اور جن کا مزاج ضعیف ہو انھین نقصان پہونچاتا ہے دردسر پیدا کرتا ہے معدے کو کمزور کرتا ہے باہ کو تو اتنا مخالف ہے کہ اسکے زیادہ سونگھنے سے بھی کم ہو جاتی ہے ایسے ہی مضرت باہ مین بڑھا ہوا ہے انھی جب تجدید سے افاقہ پاتا ہے تو اپنے آلہ تناسل مین قوت باہ پاتا ہے اور کافور سے تو بالکل باہ جاتی رہتی ہے اور کافور منی کو جما دیتا ہے گُردے اور مثانے کو سرد کر دیتا ہے اور ان دونون مین سردی پیدا کرتا ہے بھوک بھی گھٹا دیتا ہے بے خوابی پیدا کرتا ہے خاصکر زیادہ سونگھنے سے نیند کم آتی ہے بلکہ دردسر پیدا ہو جاتا ہے اور بالون مین سفیدی اور بڑھاپا جلد آجاتا ہے اولاد کا پیدا ہونا بند ہو جاتا ہے **مصلح** عنبر اور مشک اور جند بیدستر اور گرم و خوشبودار دوائین اور گلقند اور روغن سوسن اور روغن چنبیلی اور تل کا تیل اور روغن بنفشہ اور مصالح کا تیل اور گردہ اور مثانے مین پتھری پیدا ہونے کی اصلاح معجون ورد خوب کرتی ہے اور دردسر پیدا ہونے کو بنفشہ اور نیلوفر اور زعفران اور گلقند روکتے ہین ویدون کے نزدیک کافور کا مصلح دار فلفل اور شہد اور سونٹھ اور سیاہ مرچ اور لسکھیرا ے کی جڑ اور بھنگرے کا شیرہ ہے۔ **بدل** دو چند طباشیر اور ہم وزن صندل سفید و کہربا۔

مقدار خوراک۔ سوا چاول سے چھ رتی تک اور بعض یہ تجویز کرتے ہین کہ سات روز مین ۳۔ ماشہ تک کھا لینا چاہیے اور ۹ ماشہ باہ کی قوت کو گھٹاتا ہے اور معدے کو خراب کرتا ہے۔ حکیم شریف خان کے والد نے ایک تولہ کافور مریض طاعون کو کھلوا دیا اور ہم روزہ مریض کو شفا ہوئی وید کہتے ہین کہ درد اور تشنج مٹانے اور طاقت بڑھانے اور پسینہ لانے کے لیے کافور کی مقدار آدھی رتی سے ۵ رتی تک دین۔

کاک جنگھا

بفتح کاف تازی و سکون الف و کاف تازی دوم موقوف و فتح جیم تازی و سکون نون خفی و فتح کاف فارسی مخلوط بہا و سکون الف یہ لفظ ہندی بنگالی پنجابی اور سنسکرت چارون زبانون مین مشترک ہے تمام ہندی کی اور سنسکرت کی کتابون اور نگھنٹون سے ایسا ہی ثابت ہے اور پنڈتون کے زبانی بیان سے بھی معلوم ہوا کہ کاک دونون کاف تازی سے سنسکرت مین کوے کو کہتے ہین اور جنگھا پنڈلی کے معنے مین ہے محیط مین جس بھی کتاب سے اسکا نام کاگ جنگھا نقل کیا ہے جسمین تیسرا حرف کاف فارسی ہے اور جیم فارسی مضموم نون خفی الا کاف تازی مفتوح اور الف ساکن یہ غلط ہو انھون نے لفظی معنی اس کے کوے کا بچہ کیے ہین کاگ کوے کو کہتے ہین

Hakeem Shoukat Ali

جنگا پنجے کے معنی مین ہے اور اسی مناسبت سے کاگ جنگلا اور کاگ جنگ اور کاگ جنگی بھی نام بتائے اور ردہی جنگال زاغ معنی ٹھہرائے ہین کیونکہ جو وجہ تسمیہ اُنھون نے سمجھی ہے وہ اصل لفظ سے کوئی تعلق نہین رکھتی اصل لفظ اور چیز ہے ان فارسی خوانون نے ایک دوسرے معنی اپنی سمجھ سے قریب ترکیبی معنی ایجاد کرنے کو حروف بدل کر اصلی نام مین تحریف کردی ہے اسکو مارواڑی مین کاگ لہر گجراتی مین انگھیڑی اور کانگ اور مرہٹی مین دھا اسیکی کہتے ہین لکھتے ہین کہ دہی رونیدگی ہے جسے عربی مین رجل الغراب اور رجل العقاب اور رجل العقعق اور رجل الزرزور اور رجل الزاغ اور رجل الطیر اور فارسی مین پائے کلاغ ور کلاغ پا کہتے ہین

صفات و شناخت ۔ ان بھوت جلتا ساگر مین لکھا ہے کہ اسکا بہت چھوٹا پیڑ ہوتا ہے پتے لمبے اور ہرے اور کانٹے رنگ کے ہوتے ہین اسکے کانٹے ڈنگ سے چھوٹے چھوٹے پھول لگتے ہین اسکے پتون پر کھردرا پن اور باریک باریک روئین ہوتے ہین اسکی شاخین گانٹھ دار ہوتی ہین بعض کہتے ہین کہ یہ اور اطریلال ایک ہی گر یبھی کہتے ہین کہ اطریلال کا پھول چھتر دار ہوتا ہے اور رنگ سفید ہوتا ہے اور کاک جنگھا کا پھول کالا ہوتا ہے اب رجل الغراب کا حال سنیئے کہ اسکا بوٹا ڈیڑھ بالشت کی برابر بڑا اور زمین پر پھیلا ہوتا ہے پتے اسکے سبز ہوتے ہین کہ سیاہی کی جھلک معلوم ہوتی ہے وضع رائی کے پتون کی سی ہر پتے مین دو حصے پھٹے ہوتے ہین کہ جیسے تین تین پاس پاس پتے ہوتے ہین جن مین سے بیچ کا لمبا ہوتا اس طرح کوے کے پنجے کی سی شکل معلوم ہوتی ہے شاخین اسکی پھیلی ہوتی ہین چابنے سے تھوڑی سی تیزی معلوم ہوتی ہے اور زبان کو تھوڑا سا سکوڑتی ہے اور شیرینی پائی جاتی ہے جیسے گاجر کا مزہ ہوتا ہے آذربیجان اور بیت المقدس کی طرف لوگ اسکو ابالکر اور گھی مین بگھار کر کھاتے ہین کمر اور زانو وغیرہ کے درد کو بہت نافع ہے جڑ اسکی زمین کے اندر ہوتی ہے اور گول اور گرہ دار ہوتی ہے اوپر سے رنگ اسکا تھوڑا سا زرد ہوتا ہے جب اسکو پیسا جاتا ہے تو سفید سورنجان کا سا رنگ نکل آتا ہے بعض کہتے ہین کہ مسی بکسر میم وسین مہملہ مشدد مکسور و یائے تحتانی ساکن یہی ہے جسکا بوٹا گز بھر تک بڑا ہوتا ہے اور پھول نیلے ہوتے ہین اور پتے شہدلوی کے پتون کی طرح ہوتے ہین اور شہدلوی کے پتے تلسی کے پتون کے مانند ہوتے ہین نہال اسکا گز بھر تک لمبا ہوتا ہے شاخین پتلی اور گرہ دار اور چھ پہلو ہوتی ہین اور پتون پر روان ہوتا ہے اور کھردرے ہوتے ہین اور آخر مین یہ پتے جھڑ جاتے ہین پھول اسکے چھوٹے چھوٹے اور نیلے بنفشہ کے رنگ پر اور گاؤزبان کے پھول سے مشابہ ہوتے ہین مگر اس سے چھوٹے ہوتے ہین اور سرخی مائل بھی ہوتے ہین پھل اسکا غلافی اور چھوٹا سا اور سونف کے دانے کی طرح ہوتا ہے اور اسکے اندر ننھے ننھے دو دانے ہوتے ہین شاخ کی گرہ کو توڑین تو اندر سے باریک کیڑا نکلتا ہے جسکو بلبل کو کھلانے سے مست ہوجاتا ہے اس نہال کو ہرن بڑے شوق سے کھاتا ہے مسی اور کاک جنگھا کی یہ تفصیل مین نے سوائے ان بھوت جلتا ساگر کے دوسری کتابون سے نقل کی ہے ۔

طبیعت ۔ مسی یا کاک جنگھا سرد و تر ہے بعض کے نزدیک گرم و خشک ہے وید بھی کاک جنگھا کو گرم کہتے ہین اور یونانی اطبا کہتے ہین کہ رجل الغراب پہلے درجے کے آخر مین گرم اور دوسرے درجے کے آخر مین خشک ہے

خواص و فوائد ۔ ان بھوت جلتا ساگر مین لکھا ہے کہ کاک جنگھا کڑوی اور کسیلی ہوتی ہے بلغم صفرا پت

Hakeem Shoukat Ali

رکت بت (خون صفراوی) زہر بد ہضمی بہرا پن کھجلی کان کا مرض اور پیٹ کے کیڑے دفع کرتی ہے زخم کو بھرتی ہے اسکی جڑ کو چاولون کے پانی کے ساتھ پیس کے پینے سے عورت کے رحم سے سفید رطوبت کا بہنا رک جاتا ہے اسکی جڑ کے رس مین دودھ کا سفوف اور شہد ملا کے پلانے سے سیلان رحم کو آرام ہوتا ہے اسکی جڑ کو پیشانی پر باندھنے سے نیند آنے لگتی ہے اسکو کوٹ کر اونٹا کر بھپارا لینے سے درد سر دفع ہوتا ہے اور سر کی ریاح تحلیل ہو جاتی ہین -

دوسری کتب مین لکھا ہے کہ یہ دوا تپ ورزہ کو مفید ہے بلغم کو نکالتی ہے پھوڑے پھنسی کو نافع ہے زخمون کو خشک کرتی ہے گہرے زخم کو بھر دیتی ہے چوپایون کے زخم کے لیے مفید ہے کاک جنگھا - فرنگی دھتورہ کنیر دری اور گردوزہ ان چارون کے پتے ہموزن لے کر گھی مین یا تل کے تیل مین جلا لین پھر صاف کر کے موم ہین پگھلا کر مرہم بنا لین تذکرۃ الہند مین لکھا ہے کہ ایک آدمی کو عارضہ خدر اور جذام ہو گیا تھا بدن کا رنگ تانبے کی طرح دکھتا تھا اور بہت تکلیف تھی کاک جنگھا کے پتون کا شیرہ تین تولہ سے شروع کر کے ڈیڑھ پاؤ تک پلایا گیا اور کڑوے تیل یعنی تو برٹی کا روغن بدن پر لگایا گیا شفا حاصل ہو گئی اور کسی قسم کی گرمی سردی اور راور قبض پیدا نہ ہوا اسکی عمر چالیس سال سے زیادہ تھی لبنیات اور حموضات اور بقولات سے پرہیز کرایا گیا حکیم ابو القاسم کہتا ہے کہ اگر کسی کو پارے کا کشتہ نقصان پہونچائے تو اسکو کاک جنگھا کا شیرہ سات آٹھ کالی مرچون کے ساتھ دینا چاہیے ایک سفر مین میرے پاس ایک مرد اور ایک عورت آئی اور بیان کیا کہ ہمنے پارے کا کشتہ کھایا تھا اُسنے بہت نقصان دیا انکا تمام جسم سرخ ہو گیا تھا چہرے پر دونون کے ورم تھا منھ مین اتنے چھالے تھے کہ بات کرنا مشکل تھی انکی حالت سے مجھے بھی اندیشہ ہوا اپنے آدمی سے کاک جنگھا منگا کر انکو دیدیا اور رہنے کی جگہ بتا دی چودہ دن مین بالکل آرام ہو گیا -

یونانی اطبا رجل الغراب مین کہتے ہین کہ اس سے سدہ کھل جاتا ہے ریاح تحلیل ہوتی ہے قولنج اور پیٹ کی مروڑ کو نافع ہے یہ دوا کمر اور مفاصل اور زانو اور پیٹ کا درد مٹاتی سست پرانے دستون کو بند کرنے کے لیے بیحد نافع ہے اسکو بکری کے گوشت مین پکا کر کھانے سے اعضا کی ماندگی اور درد دفع ہوتا ہے دست رک جاتے ہین شیخ الرئیس کہتا ہے کہ اسکی جڑ پرانے دست بند کرتی ہے پیٹ کا درد مٹاتی ہے قولنج کو بھی نافع ہے کہتے ہین کہ دستون کے روکنے کے لیے اتنی موثر ہے کہ ایک شخص کے بیس سال سے دست جاری تھے وہ اس سے بند ہو گئے بعض کہتے ہین کہ ملین شکم بلا نزع ہے اسکا عصارہ اس طرح تیار کرتے ہین کہ ڈالیان اور پتے اور جڑ کچل کر رس نچوڑ کر دھیمی آنچ پر اتنا پکاتے ہین کہ دو حصے جل جاتے ہین پھر چوڑے برتن مین رکھ کر دھوپ مین خشک کر لیتے ہین اور روز قاشق سے چلاتے رہتے ہین جب موم کی طرح جم جاتا ہے تو گولیان بنا کر سوراخ کر کے ڈورے مین پرو لیتے ہین اور دھوپ مین خوب سکھا لیتے ہین اسمین سے پانی مین حل کر کے درد مفاصل پر لگانے سے نفع ہوتا ہے زیادہ تکلیف ہو تو سات ماشہ کو پانی مین ملا کر اور سات ماشہ فاح کی جڑ پیسکر ملا کر لگانے مین بہت فائدہ ہوتا ہے -

مقدار خوراک - تنہا ۴ ماشہ سے ۹ ماشہ تک اور معجونون ۴۰ ماشہ تک اور بعض کے نزدیک تنہا کو نقرس کے لیے ۶ ماشہ سے ۱۰ ماشہ تک کھا سکتے ہین [illegible] سے

Hakeem Shoukat Ali

۴ ماشہ تک چاہیے یونانیون کے رجل الغراب مین یون ہی لکھا ہے -

کاکڑا سینگی

بفتح کاف تازی وسکون الف وسکون کاف دوم وفتح راے ثقیل وسکون الف وکسر سین مہملہ وسکون یاے تحتانی ونون غنہ وکسر کاف فارسی وسکون یاے تحتانی فارسی کی کتابون مین یون ہی لکھا ہے ہندی کی کتابون مین کاف دوم کے فتحہ اور سین مہملہ کے کسرے ست بغیر یاے تحتانی کے اور نون خفی اور کسر کاف فارسی و یاے معروف آخر ت لکھا ہے برج بھاشا گجراتی اور مرہٹی وغیرہ مین سین مہملہ کی جگہ شین نقطہ دار کا لفظ کرتے ہین مارواڑ اور پنجاب مین سین مہملہ بولتے ہین

صفات وشناخت ایک درخت کا پھل ہے تیز مزہ اور کڑوا اور بہت بکسا بکری کے سینگ کے مشابہ اور کھوکھل اور سخت ہوتا ہے اس دوا کے اندر سفید جالا سا ہوتا ہے جسکو دور کرکے استعمال کرنا چاہیے کاکڑا سینگی اصلی اور نقلی کی وجہ سے دو قسم کی ہوتی ہے اصلی کاکڑا سینگی کا درخت سندھ ندی سے کماؤن تک خطہ کے پاس مغربی شمالی اضلاع اور پشاور کی گھاٹی مین ہوتا ہے - چالیس فٹ یا اس سے بھی کچھ زیادہ اونچا ہوتا ہے اسکے تنے کی گولائی آٹھ نو اور کبھی کبھی بارہ چودہ فٹ تک کی ہوجاتی ہے اسکی چھال کا رنگ سفید ہوتا ہے اسکی چھوٹی ڈالیان خاکی یا کچھ لال بھورے رنگ کی ہوتی ہین اسکی چھ سے نو انچ لمبی سینک پر چار یا پانچ جوڑے پتون کے لگتے ہین اسکے نر و مادہ دو قسم کے پھول آتے ہین اور بیساکھ مین یہ پھول لگتے ہین ساون تک اسکے پھل پکتے ہین ماگھ مین اسکے گہرے ہرے پتے گرجاتے ہین اور پھاگن مین نئے پتے نکل آتے ہین کاکڑا سینگی رنگنے کے کام آتی ہے افسوس اس بات کا ہے کہ محیط مین کاکڑا سینگی کے پھل یا پھول ہونے کا شبہ رہا ہے -

طبیعت - گرم درجہ اول مین خشک تیسرے درجے مین یا گرم وخشک دوسرے درجے مین

خواص وفوائد - سردی کی کھانسی اور دمے اور تر کھانسی کو خاصکر بچون کی کھانسی کو نافع ہے بلکہ کاکڑا سینگی کو کوٹ چھانکر کالی مرچ کی برابر گولیان باندھکر منھ مین رکھنے سے ہر قسم کی کھانسی جاتی رہتی ہے ہچکی اور قے کو مفید ہے اور خونی دستون کو بند کرتی ہے تشنگی کو دفع کرتی ہے فساد بلغم کو مٹاتی ہے بھوک خوب لگاتی ہے تپ بلغمی اور تپ دق کو موقوف کرتی ہے اسکا لیپ سرکے کے ساتھ بہق یعنی سیاہ داغ کو نافع ہے - ڈکار اور متلی کو نفع دیتی سوا نیر کو نافع ہے پیٹ کا باؤ گولہ تحلیل کرتی ہے اور منھ سے رطوبت اگر جاری ہو تو اس کے استعمال سے موقوف ہوجاتی ہے اور منھ کی بے مزگی جاتی رہتی ہے آواز بیٹھ جائے تو کھولدیتی ہے معدے کو قوت دیتی ہے اسکی دھونی بواسیر کو جس مین رطوبت وخون جاری ہو بند کرتی ہے ناسور کو نافع ہے شہد کے ساتھ چاٹنے سے فربہ کرتی ہے اگر عورت کی فرج سے رطوبت جاری ہو تو کاکڑا سینگی پیسکر کھانڈ ملاکر پانی یا دودھ کے ساتھ پھنکائین اور اوپر سے گیہون کی روٹی بہت سے گھی کے ساتھ کھلائین گوشت اور بادی سے پرہیز کرائین ہندی کی کتابون لکھا ہے کہ کاکڑا سینگی مقوی اور دافع بلغم ہے یہ کھانسی - دمہ سل - تپ ضعف ہاضمہ اور معدے کی سوزش کو مٹاتی ہے اسکی معمولی خوراک ان

Hakeem Shoukat Ali

امراض کی دواؤن کے ساتھ سوا اسکے کی ہی بچون کے پھیپھڑے کے پرانے مرض مین استعمال کرنا بہت مفید ہے
اسکے استعمال مین رکھنے سے ضعف ہاضمہ کی وجہ سے جو قے ہو وہ دفع ہوتی ہے اسکو اور کاسے پھل کو
پیسکر شہد مین ملاکر چٹانے سے دمہ تھمتا ہے اسکو اور کتانی کو اونٹا کے پلانے سے کھانسی دفع ہوتی ہو
اسکو اور دار فلفل (پیپل) کو پیسکر شہد کے ساتھ چٹانے سے ضعف ہاضمہ زائل ہوتا ہو اسکے سوا اسکے سفوف
کو ملائی کے ساتھ چٹانے سے آنون کے دست بند ہوتے ہین اسکو گھی مین بھونکر پیسکر شکر سفید ملاکر پھنکانے
سے بھی آنون کے دست رکتے ہین اسکے سفوف کو گھی مین ملاکر چٹانے سے بچون کی کھانسی دفع ہوتی ہے اسکے
سفوف کو شہد کے ساتھ ملاکر چٹانے سے بچہ قوی اور تندرست ہوجاتا ہے اسکو ہموزن کالی مرچون کے ساتھ
پیسکر گولیان بناکر منھ مین رکھنے سے کھانسی اور بلغم دفع ہوتے ہین۔

نقلی کاکڑا سینگی

صفات وشناخت - اسکے درخت کشمیر سے سکم اور بھوٹان تک اور کھاسیہ پہاڑ مین ہوتے ہین۔
اسکا درخت تیس فٹ اونچا ہوتا ہے اسکے چھوٹے تنے کی گولائی تین فٹ کی ہوتی ہے اسکے پتے لال
ہوکے آسوج مین گرجاتے ہین اسکی ڈالیون کی انتہا مین چھ سے بارہ انچ لمبی سینکون بر دو سے چار انچ
لمبے پتون کے تین سے چھ تک جوڑے لگتے ہین گرمی کے موسم مین اسکے کچھ ہرے پیلے پھول لگتے ہین ساون
اور بھادون مین پھل پکتے ہین اسمین ایک قسم کا رال کی طرح گوند لگتا ہے۔

خواص وفوائد - اسکے درخت کا دودھیا رس بڑا تیز ہوتا ہے اُسکے لگنے سے چھالا ہوجاتا ہے اسکا پھل
بلغم کی اعلے درجے کی ادویہ مین شمار ہوتا ہے اسکو اصلی کاکڑا سینگی کے بدلے مین دیدیتے ہین جاپان والے
اس کے پھلون کو بنولی (نیم کے پھل) کے ساتھ کوٹ کرا اگر گرم گرم کو سانچے مین دباکر ان مین سے ایک قسم
کا موم نکالتے ہین اُسکو جاپان وکیس کہتے ہین اُسکی موم بتیان بناتے ہین۔

کاکنج

بفتح کاف تازی وسکون الف و فتح کاف تازی دوم و فتح نون وسکون جیم تازی اور کاف دوم کے کسرہ
سے بھی آیا ہو یہ لفظ معرب کاکنہ کا ہے جو فارسی ہے۔ عروسک پس پردہ وعروس در پردہ (اردو) چونکہ
و بن یوتکہ و بیج تن (ھ)

صفات وشناخت - مکو کی قسم سے ہے چونکہ علیحدہ اسنے شہرت پکڑلی ہے اسلیے جدا ذکر کیجاتی ہے
بعض کہتے ہین کہ مکو کی قسم سے تو نہین مگر اسکے پھل مکو کی طرح ہوتے ہین پیڑ اسکا ہاتھ بھر کا ہوتا ہے
شاخین تیلی ہوتی ہین دانہ مکوکے دانے کی برابر اور اس سے ذرا بڑا بھی ہوتا ہے آخر مین سرخ پڑجاتا ہے
ان دانون کو حب کاکنج مین ذکر کرچکا ہون باقی اجزا کا ذکر بیان ہوتا ہے مکوکے پتون سے اسکے پتے چوڑے
ہوتے ہین اور پھول سفید ہوتا ہے۔
تحقیق یہ ہے کہ کاکنج کا پیڑ تین قسم کا ہوتا ہے (۱) بستانی یہ مطلق کاکنج کے نام سے مشہور ہے
(۲) پہاڑی اسکو کاکنج منوم اور عنب الثعلب منوم کہتے [illegible] اسکا

Hakeem Shoukat Ali

نام جوزالمرج بھی بتایا ہے حالانکہ یہ قسم تیسرے درجے مین سرد وخشک ہے اور جوزالمرج کو دوسرے درجے
مین گرم وخشک بتاتے ہین بہرصورت اسکا نہال بڑا ہوتا ہے پتے سیب اور بہی کے پتون کی طرح ہوتے
ہین اور ایز غبار رنما روان ہوتا ہے اسکی ساق مین چینپ ہوتا ہے اسکے پھول کا رنگ خون کی طرح سرخ ہوتا ہے
اسکا پھل زرد غلات مین ہوتا ہے جسکے اصلی چھلکے کا رنگ لال ہوتا ہے (۳) جنگلی جو کہ اسکے کھانے سے نشہ
اور جنون پیدا ہوجاتا ہے اس لیے کاکنج مجنن (بضم میم وفتح جیم تازی وکسر نون مشدد و سکون نون دوم) الام
عنب الثعلب مجنن کہتے ہین اسکے پتے جرجیر کے پتون کی طرح اور اس سے بڑے ہوتے ہین اسمین ساق
نہین ہوتی بلکہ جڑ مین سے دس بارہ شاخین گزگز بھر کے قریب لمبی نکلتی ہین شاخون کے سر زیتون کے
پھل کی طرح اور اس سے بڑے اور چوڑے اور روئیدار ہوتے ہین جنمین سیاہ پھول لگتے ہین پھل اسکے
گچھون مین ہوتے ہین ہر گچھے مین دس بارہ دانے آتے ہین دانے سیاہ اور گول اور نرم ہوتے ہین اسکی جڑ
ایک گز کے قریب لمبی اور کھوکھلی ہوتی ہے رنگ سفید ہوتا ہے ایسی جگہون مین یہ قسم پیدا ہوتی ہے جو گرم ہوا سے
تپ جائین - اب مجھکو یہان یہ بات بھی کھول دینا چاہیے کہ یہ روئیدگی ہے صاحب قاموس نے گوندا ایک
درخت کا بتا کر اہل لغت کو غلطی مین ڈالدیا ہے اسکا قول یہ ہے الکاکنج صمغ شجرة نبتها بجبال هرة من الطف
المصموغ علوفيه برودة كافورية اهـ

طبیعت - بستانی سرد وخشک دوسرے درجے مین اور پہاڑی سرد وخشک تیسرے درجے مین اور
جنگلی قسم سرد وخشک چوتھے درجے مین ہے -

خواص وفوائد - ترتیب وار بستانی اور پہاڑی اور جنگلی کے منافع مذکور ہوتے ہین (۱) کاکنج کا بیان
ویدک کی کتابون مین بھی آیا ہے یہ وہی چیز ہے جسکو سنسکرت مین اکاجا اور ہندی مین پیوٹن دونون یا
فارسی سے کہتے ہین بہرصورت اسکے فوائد کی تفصیل یہ ہے (الف) وید کہتے ہین کہ پیوٹن کے پتے
اورام گرم پر باندھین تو انکو تحلیل کردین اسکی جڑ کو پانی مین گھسکر ناسور مین رکھین یا بتی مین لت
کرکے اندر پہونچائین تو چند روز مین جاتا رہے (ب) یونانیون کا قول ہے کہ اگر کاکنج کے اجزا نچوڑ کر
رس کان مین ٹپکائین تو پھنسی جاتی رہے پیٹ کے کیڑے نکالتی ہے یرقان کو مفید ہے پیشاب
کی نالیون کے زخم کو نافع ہے مدر بول ہے (۲) پہاڑی قسم نیند لانے اور سن کرنے مین افیم کا لگاکھاتی
ہے مگر اس سے ضعیف ہے اسکو ۴ ماشہ کھانے سے نیند آجاتی ہے اگر اس سے زیادہ کھائین تو
عقل مین فتور پیدا ہوجائے اسکے بیج کھانے سے زیادہ پیشاب آکر گردے اور مثانے کا تنقیہ
ہوجاتا ہے پشت مین سردی پیدا ہوتی ہے اور احتلام کا ہونا بند ہوتا ہے مگر انکو بارہ دانون سے
زیادہ نہ کھانا چاہیے کیونکہ اس سے زیادہ مقدار مین کھانے سے آدمی کی عقل بگڑ جاتی ہے اور ڈیڑھ تولہ بیج
کھا لینے سے آدمی مرجاتا ہے اسکی مقدار خوراک ۳ ماشہ ہے (۳) جنگلی قسم زہرون مین داخل ہے
اسکو ۴ ماشہ کھا لینے سے نہایت نشہ ہوتا ہے بلکہ دیوانگی پیدا ہوجاتی ہے اور ڈیڑھ تولہ کھا لینے سے زبان خشک
ہوجاتی ہے رنگ تیرہ ہوجاتا ہے ہچکیان آ[illegible] آتا ہے پاخانے

Hakeem Shoukat Ali

مین بھی خون اور آنون آتی ہے منھ مین ایسا مزہ پیدا ہوجاتا ہے جیسے دودھ بیا ہو آخر کار آدمی مرجاتا ہے جو اسکو کھائے اُسے شہد کا پانی پلائین دودھ اور انیسون اور شہد کے پانی سے قے کرائین سوالف کا استعمال ہرطرح کرائین بادام تلخ اور مرغ کا گوشت کھلائین اسکا تریاق درخت لفاح کی جڑ اور اسکی ہری کونپلین ہین - **مضر** کا بیج سن کرتی ہے اورکثرت ادرار کی وجہ سے گردے کو مضر ہے **مصلح** گلاب کے پھول یا گلقند یا ملتانی مٹی **بدل** - اجوائن خراسانی کی سفید قسم اور رکو اور کھیرے کے بیج اور مغز چلغوزہ **مقدار خوراک** - ۲ ماشہ سے ۱۰ ماشہ تک -

کاکولی (سنسکرت)

بفتح کاف تازی وسکون الف وضم کاف تازی دوم وسکون واؤ مجہول وکسر لام ویائے تحتانی معروف **صفات وشناخت** - ایک ہندوستانی روئیدگی ہے جسکا پھل کچھ ترئی سے مشابہت رکھتا ہے دو قسم کی ہوتی ہے -

ایک قسم کا پھل کچھ گول مائل بدرازی ہوتا ہے فی الجملہ ترئی سے مشابہت رکھتا ہو شیرین اور سیاہ ہوتا ہے **دوسری** قسم ایسی ہے جس سے دودھ نکلتا ہے اور یہ سفید ہے اسکو چھیر کاکولی اور کھیر کاکولی کہتے ہین محیط مین غلطی کی ہے کہ سفید کو علیحدہ لکھا ہے اور کھیر کاکولی کو علیحدہ - البتہ بعض مقامون سے ایک تیسری اول قسم کا پتا چلتا ہے - دودھ والی قسم کا بیان چھیر کاکولی مین بھی دیکھو -

طبیعت - معتدل **منافع** - باد اور تپ کو مٹاتی ہے پیاس کو بجھاتی ہے سل کے مرض کو زائل کرتی ہے زیادہ لاغری کی اصلاح کرتی ہے ستسقائے زقی کو نافع ہے -

کالا بچھوا (ھ)

اسکو بھاشا مین وچھوا گھاس اور گجراتی مین کھاجوتی اور پنجابی وبنگالی و ماروڑی مین بچھی بولتے ہین **صفات وشناخت** - ایک ہندوستانی روئیدگی ہے اسکا پیڑ گز ڈیڑھ گز تک لمبا ہوتا ہے پتے چوڑے چوڑے بڑے پتون کی طرح اور کھردرے اور نوکدار اور کنگرہ ان کنارون کے ہوتے ہین اسمین ہرے پھل لگتے ہین جب وہ پک کر پھٹ جاتے ہین تو وہ چیز ظاہر ہوتی ہے جسے کالا بچھو یا کالا بچھوا کہتے ہین یہ اسکا بیج ہے نہ پھل محیط مین غلطی سے پھل لکھدیا ہے یہ بیج سیاہ اور بھونرے کی برابر ہوتا ہے اور انکے پچھلے حصے مین دو کانٹے لگے ہوتے ہین جنکے سرے تھلے کو مڑے ہوتے ہین اور وہ کانٹے آپس مین ذرا فاصلے سے ہوتے ہین گرد رایہ اور شکل انکی بچھو کے ڈنک کے مشابہ ہوتی ہے - بیج انگوٹے کر کھیلتے ہین اور آپس مین چبھوتے ہین -

طبیعت - گرم وخشک -

خواص وفوائد - قوت باہ کے روغنون مین کام آتا ہے اعصابی امراض مثل فالج وغیرہ کے نسخون مین بھی شریک کرتے ہین برص کے لیے بھی نافع ہے چنانچہ یہ نسخہ حضرت شاہ عبدالعلیم کے مجربات مین سے ہے کالا بچھوا ایک سیر بابچی تین پاؤ [illegible] مین اور

Hakeem Shoukat Ali

اسمین سے چھ ماشہ روز صبح کو تالاب یا بارش کے پانی مین ملا کر کھالین مگر پانی زیادہ نہو صرف اسقدر ہو کہ دوا بھیگ جاے ہر روز اسی طرح کھاتے رہین اگر دست نہ آئے تو ۹ ماشہ کردین یہانتک کہ ایک تولہ تک کھانے لگین اگر تولہ بھر سے بھی دست نہ آئے تو دو چار ماشہ اور بڑھا دین جب دست آنے لگے تو اُسی قدر پر اکتفا کرین اور ۲۰ دن تک کھائین جب دوا کی مدت چالیس روز کو پہونچے گی تو برص کا مقام اور چہرہ وغیرہ سیاہ ہوجائے گا مگر کسی طرح کا اندیشہ نہ کرین گیہون کی روٹی ماش کی دھوئی ہوئی دال سے کھاتے رہین لہسن یا پیاز کا بگھار دیدین تو مضائقہ نہین مگر مرچ سرخ یا سیاہ سے بچتے رہین دال سے جی بھر جائے اور نفرت ہوجائے تو بکری کا گوشت روٹی کھائین نمک ڈالین اور مصالح مین صرف پیاز اور ہلدی ڈالتے رہین اسکے سوا ہر قسم کی ترکاری اور میوے اور غذا سے بچتے رہین اور دوا کے استعمال سے اخیر تک کبھی تیسرے کبھی چوتھے دن تبرید پیتے رہین اور تبرید عصر کے وقت پیا کرین جب دوا کی مدت پوری ہوجائے تو تبرید ہر روز دن مین ایک وقت یا دو وقت پیوین جب تک پوری پوری صحت و تسکین حاصل ہو بہتر یہ ہے کہ جس دن دوا شروع کرین تاریخ لکھ لین تاکہ بھول نہ پڑے - تبرید کا نسخہ یہ ہے تخم کاہو تخم کاسنی تخم خیارین تخم خرفہ اور کشنیز خشک چار چار ماشہ مصری ایک تولہ سب دوا کو پانی مین بھیگو کر شیرہ نکالکر مصری ملا کر پینا چاہیے -

وید کہتے ہین کہ دھوا انگھاس کڑوی چرپری چٹنی گرم اور ملین شکم ہے اسکی جڑ کو جوش دیکر پینے سے بخار کے متعلق کے تمام عوارض دفع ہوتے ہین اسکی جڑ کو نمک کے لگانے سے جلد بدن کی کھجلی دفع ہوتی ہے بدن کی حالت کو درست کرنے اور بدبو کے لیے وچھوے کا استعمال کیا جاتا ہے منی کے متعلق کے پرانے مرضون کو دور کرنے کے لیے اسکا ساڑھے بارہ بارہ تولہ جوشاندہ دن مین دو بار پلانا چاہیے اسکی جڑ کو گھس کے لگانے سے کوڑھ مٹتا ہے اسکے سوکھے پتون کو سونٹھ اور کالے جل کے ساتھ پیسکر بطور ناس کے سونگھنے سے سر کا درد دفع ہوتا ہے اسکی جڑ کو گھسکر لیپ کرنے سے نارو نکل جاتا ہے تلسی کے پتون کے رس مین اسکی جڑ کو پیسکر لیپ کرنے سے کھجلی کے پھوڑون کو نفع ہوتا ہے جب بخار مین ہاتھ پیر ٹھنڈے ہوجاتے ہین تو اسکی جڑ کو مہین پیسکر لیپ کرتے ہین کیونکہ یہ پسینے کو جاری کرتی ہے ہاتھ پیرون کا درد مٹانے کے لیے اس کے جوشاندے کو ملنا چاہیے خون صاف کرنے کے لیے اسکی جڑ کا جوشاندہ پلاتے ہین بخار کا زور کم کرنے کے لیے اسکا ساڑھے بارہ بارہ تولہ خیساندہ یا جوشاندہ دن مین دو بار جیسا موقع ہو پلانا چاہیے اسکے پھل یعنی کالے بیجون کو گنج والے کے سر پر رگڑنا چاہیے اسکی جڑ کو دودھ کے ساتھ اوٹا کے پلانے سے سوکھی کھانسی دفع ہوتی

کالادانہ (ھ)

کرشن بیج (سنسکرت) مرچائی (م) حب النیل (ع) آئی پومیا سرُلیا (ل) -

صفات و شناخت - ایک روئیدگی ہے جو برسات مین پیدا ہوتی ہے اسکی بیل چلتی ہے ہندوستان مین بہت سے مقامون مین بوئی جاتی ہے اور اپنے آپ بھی اُگتی ہے - یہ بیل عشق پیچے کی طرح ہوتی ہے آس پاس کی چیزون پر پھیل جاتی ہے شاخین پتلی اور ہری ہوتی ہین پتے ... بڑے

Hakeem Shoukat Ali

ہوتے ہین اوسم برسات مین نیلا پھول لگتا ہے اسکے بیجون کو کالادانہ کہتے ہین جو غلاف مین ہوتا ہے ہر غلاف مین تین بیج نکلتے ہین یہ بیج رنگت مین سیاہ اور تکونیا اور دو قسم کے ہوتے ہین چھوٹے اور بڑے چھوٹا وزن مین نصف گرہ من کی برابر ہوتا ہے اور بڑا اس سے دوچند بڑے دانے نہین قوت اسہال بہت زیادہ ہے اسلیے چھوٹے بیج دوا؁ استعمال مین لاتے ہین مغز انکا سفید ہوتا ہے سفوف کا رنگ سیاہ مرچون کے سفوف کی مانند ہوتا ہے ذائقہ شیرین اور خراش دار اور منہ مین سفوف لپٹ جاتا ہے بعض نے اپراجتا کو بھی اسکی ایک قسم قرار دیا ہے۔

طبیعت۔ تیسرے درجے مین گرم وخشک یا دوسرے درجے مین گرم وخشک یا پہلے درجے مین گرم وخشک بعض کے نزدیک تیسرے درجے مین سرد وخشک ہے بعض سرد پہلے درجے مین اور خشک تیسرے درجے مین بتاتے ہین۔

خواص وفوائد۔ اسکا لیپ برص اور بہق کے داغ دفع کرتا ہے اسکے کھانے سے جگر اور تلی کا سدہ کھل جاتا ہے بلغم کو دستون کے ذریعہ سے نکالدیتا ہے اگرچہ کتنا ہی غلیظ ہو بدن کو صاف کردیتا ہے سنوت کے ساتھ بدن کا خوب تنقیہ کرتا ہے نقرس اور جوڑون کے درد اور تمام امراض سرد کو نافع ہے پیٹ سے کدودانے اور زخم کے کیڑے نکالتا ہے سقمونیا کے ساتھ صفرا اور اخلاط کو دستون کی راہ نکالتا ہے اور ہلیلہ (ہڑ) کے ساتھ سودا کا مسہل ہے صاحب معالجات بقراطی نے لکھا ہے کہ ١٠ ماشہ کالادانہ سفوف کرکے پونے دو تولہ کھانڈ ملاکر تین دن پھانک لینے سے تر خارش جاتی رہتی ہے نہایت مجرب ہے بعض نے یون لکھا ہے کہ کالادانہ کو جھاڑ کر گھی مین چکنا کرکے ۶ ماشہ یا کم وزیادہ لے کر کھانڈ یا مصری ملاکر گرم پانی کے ساتھ پھنکا دین اور اسی طرح تین دن تک پھنکائین ہر قسم کی خارشت دفع ہوجاتی ہے مجرب ہے بعض کو قے بھی ہوتی ہے ورنہ دست تو ضرور آتے مین جوان آدمی کے لیے تیز مسہل درکار ہو تو ایک ڈرام کالادانہ اور ایک گرین عصارہ ریوند اور دس گرین سونٹھ ملاکر دینے سے چھ سات دست اچھی طرح سے آجاتے ہین پیٹ مین اس سے مروڑ پیدا ہوتی ہے اگر بیسرا ایک رات بادام کے تیل مین تر رکھکر صبح کو کھائین تو مروڑ پیدا نہ ہو۔ اگر اس سے زیادہ دست آجائین اور بند نہ ہون تو ٹھنڈا پانی پلائین اور پھر مقویات اور سرد وقابض چیزین کھلائین بشرطیکہ بدن اندر سے صاف ہوچکا ہو۔

وید کہتے ہین کہ کالادانہ صفرا اور بلغم اور زہر کا فساد دفع کرتا ہے۔ بواسیر اور باد گولے کو مفید ہے شکم اور مقعد کے کیڑے نکالتا ہے سوا ماشہ سے پونے چار ماشہ تک کالادانہ پیسکر پھنکی دینے سے دست آتے ہین اور جلاب کا ادرار ہوتا ہے کالے دانے کے ڈھائی رتی ست مین آدھا یا ایک رتی رس کپور ملاکے دینے سے یا صرف ڈھائی رتی ست دینے سے قے ہوتی ہے جگر کی سستی سے جو قبض ہوجاتا ہے اسکو مٹانے کے لیے کالے دانے کا ست بہت نافع ہے پونے چار ماشہ کالادانہ دستون کے لیے جلاپا کی برابر کام دیتا ہے انتڑیون کی سوجن والے کو کالے دانے کا جلاب نہین دینا چاہیے پونے چار ماشہ کالادانہ اور ڈھائی رتی سونٹھ کے سفوف مین تھوڑی سی کھانڈ ملاکے دینے سے اچھا جلاب ہوجاتا ہے کالادانہ اور املی کا ست ہر ایک ١٠ تولہ اور سونٹھ ڈھائی تولہ ان سب کو کپڑ چھان کرکے انمین سے ساڑھے پانچ ماشہ کی مقدار دینے سے اچھا مسہل ہوجاتا ہے دستون

Hakeem Shoukat Ali

مین خراب بلغم اور صفرا نکل جاتا ہے اسکی مقدار دینے سے ڈھائی سے تین گھنٹہ تک پانچ چھ اچھے دست آجاتے ہین کوئی انکو سینک میںگر بھنگی دیتے ہین۔ **مضر** جگر اور دل کو نقصان پہونچاتا ہے متلی اور مروڑ اور کرب پیدا کرتا ہے **مصلح** گلاب کے پھول اور ہڑ کے چھلکے اور روغن بادام اور ویدیہ کہتے ہین کہ اگر اسکو بھون کر چکنا کرلین تو مروڑ نہ پیدا ہو۔ **بدل**۔ نصف وزن اندراین کے پھل کے پردے جسے تخم حنظل کہتے ہین اور چھٹا حصہ حجر ارمنی۔

مقدار خوراک۔ کامل ۳۰ ماشہ سے سنوت اور سقمونیا کے ساتھ ۱۰ ماشہ یا ۱۲ ماشہ بعض کہتے ہین کہ ۴ ماشہ سے زیادہ کھانے سے آدمی مرجاتا ہے مگر درالمفاخر کا مصنف کہتا ہے کہ پینے ۴۰ ماشہ سے ۹ ماشہ تک دیا کسی کو زیادہ دست آئے کسی کو کم کوئی مرا نہین بلکہ ڈاکٹر تو ۳۰ گرین سے ایک اونس تک دیتے ہین جو ڈھائی تولہ کے قریب ہوتا ہے۔

کالی پہاڑ (دھ)

بفتح کاف تازی وسکون الف وکسر لام ویاے معروف و فتح باے فارسی و فتح ہاے ہوز وسکون الف و راے ثقیل موقوف شاریہ ویدک شاستر اور ابھے نو گھنٹ سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ وہی چیز ہے جسکو مرہٹی مین پہاڑ مول اور گجراتی مین **کالی پاڑھ** اور کرنڈیو اور بنگال مین اکنادی اور ہندی مین پاڑھ بفتح باے فارسی وسکون الف و ثاے ثقیل مخلوط بہا موقوف اور سنسکرت مین پاٹھا کہتے ہین اور سنسکرت مین اور بھی اسکے کئی نام ہین مثلاً امبشٹا بفتح الف وسکون میم و فتح باے موحدہ وسکون شین نقطہ دار و فتح تاے ثقیل وسکون الف اور امبشٹھکا بفتح الف وسکون میم و فتح باے موحدہ وسکون شین نقطہ دار وکسر تاے ثقیل مخلوط بہا و فتح کاف تازی وسکون الف اور پراچینا بفتح باے فارسی و فتح راے مہملہ وسکون الف وکسر جیم فارسی ویاے معروف و فتح نون وسکون الف اور پاپ چیلکا بفتح باے فارسی وسکون وسکون الف و فتح باے فارسی دوم وکسر جیم فارسی ویاے مجہول وکسر لام و فتح کاف تازی وسکون الف ان بھوت جلتا ساگر سے معلوم ہوتا ہے کہ اہل مارواڑ بھی اسکو پاڑھ انھین اعراب کے ساتھ کہتے ہین جو برج بھاشا والون کے تلفظ مین ہین۔ پنجاب مین پاڈ ڈال ثقیل کے ساتھ محاورہ ہے اور محیط مین جو ایک دوا سرشبدی نام سے لکھی ہے وہ یہی کالی پہاڑ اور پاڑھ معلوم ہوتی ہے سرشبدی مین سین مہملہ و راے مہملہ و شین معجمہ تینون مکسور ہین اور باے موحدہ مضموم اور دال مہملہ مشدد مکسور اور یاے تحتانی ساکن ہے کیونکہ محیط مین سرشبدی کے کئی نام سنسکرت کے لکھے ہین مثلاً مالوی بفتح لام اور پاٹھا اور پراچینا اور کچیلکا بضم کاف تازی و فتح جیم فارسی ویاے ساکن وکسر لام اور امبشٹا اور یہ سب نام نگھنٹ پرکاش وغیرہ مین پاڑھ اور پہاڑ مول کے بتائے ہین۔

صفات و شناخت۔ (۱) ان بھوت جلتا ساگر مین پاڑھ کے ضمن مین لکھا ہے کہ اسکا چھوٹا پیڑ ہوتا ہے وہ بیل کی طرح دوسرے درختون پر چڑھ جاتا ہے ساق اسکی چھوٹی ہوتی ہے جسمین سے کئی لمبی شاخین نکلتی ہین یہ شاخین درختون کو لپیٹ جاتی ہین اسکے پھول زرد ہونے کی وجہ سے الگ الگ ہوتے ہین بھاگن سے آسوج تک اسکے پھول لگتے ہین پیدایش اسکی سندھ اور پنجاب سے ... اور ... کے ... بھی

Hakeem Shoukat Ali

(۲) محیط میں سرشبدی کے ضمن میں ذکر کیا ہے کہ یہ ایک بیل ہے گز دو گز اور اس سے کم و زیادہ بھی لمبی ہوتی ہے شاخیں پتلی ہوتی ہیں اور ہر شاخ پر تین تین پتے ہوتے ہیں جو سیم اور جنگلی مونگ کے پتوں کے ساتھ مشابہت رکھتے ہیں مگر اُن سے چھوٹے ہوتے ہیں جڑ میں اسکی گرہیں ہوتی ہیں در و بیخ عقربی یا اساروں کی طرح جڑ کا مزہ تلخ ہوتا ہے باقی اجزا پر کوئی مزہ غالب نہیں ہوتا (۳) شار یروید ک شاستر اور اسکے لو نگھنٹ میں بیان کیا ہے کہ اسکی بیل برسات میں ہوتی ہے پتے کچھ گولائی لیے ہوتے ہیں جنکے کونوں میں سے باریک اور سفید پھول نکلتے ہیں مور کے چندوے کی طرح پھل لال رنگ مکوہ کے دانے کی طرح ہوتا ہے جڑ کی صورت تربل کی طرح ہوتی ہے مزے میں چار ذائقے ہیں چرپرا تیز کڑوا اور کچھ ترش (۴) پیریت سمجھو ناتھ جی رئیس [illegible] ملک مسواڑے مجھ سے بیان کیا کہ بعض کالی پہاڑ کی جڑ شلجم کی وضع کی ہوتی ہے بعض زمین کند کی وضع کی [illegible] گاجر کی وضع کی چنانچہ جو جڑ اُنھوں نے مجھے دکھائی وہ گاجر کی وضع کی تھی اور پر سے جابجا سکڑی ہوئی تھی اور اوپر دانے دانے اُبھرے ہوئے تھے تار اسمیں نہ تھے رنگ اوپر سے خاکی تھا اندر سے سفید ذائقہ بہت کڑوا ہوتا ہے وہ کہتے تھے کہ اسکی جڑ بہی کارآمد ہے سانپ کے کاٹے کا مشہور علاج ہے آخر برسات میں اسکو اکھیڑتے ہیں جب برسات کے شروع ہونے کا زمانہ آتا ہے تو یہ جڑ کیسی ہی سوکھی ہو اور رکھے رکھے پھوٹنے لگتی ہے اُنھوں نے بیان کیا کہ اسکی بیل ہوتی ہے پتے برگ تنبول کی طرح ہوتے ہیں پھل سرخ رنگ لونگ مرچ کی برابر آتے ہیں جنکے منہ ہرے ہوتے ہیں اسی لیے اسکی جڑ کو مرچیا کند کہتے ہیں بکسر میم و سکون رائے مہملہ و کسر جیم فارسی و فتح یائے تحتانی اور سکون الف و فتح کاف تازی و سکون نون و دال مہملہ موقوف کند کے معنی گانٹھ کے ہیں اور مرچیا گندہ بہ کاف فارسی سے ایک دوسری چیز ہے اسمیں گندہ بو کے معنی میں ہے۔

طبیعت - گرم خشک تیسرے درجے کے اول میں۔

خواص و فوائد - ان بھوت چکتسا ساگر میں لکھا ہے کہ اسکا مزہ چرپرا اور کڑوا ہے ہضم میں ہلکی اور تیز ہے مثانے کے درد اور پرانی سوجن کو مٹانے کے لیے اسکا جوشاندہ یا شیرہ دینا چاہیے اسکے پتے سرد ہوتے ہیں اور گانٹھ پر باندھے جاتے ہیں اور دوا میں اکثر اسکی جڑ ہی مستعمل ہے یہ کڑوی ہوتی ہے اسکی جڑ کے سفوف کی پھنکی دینے سے پیٹ کا ریاحی درد بند ہوتا ہے پتھری کے مریض کو اسکی جڑ کا جوشاندہ پلاتے ہیں اسکی جڑ کو گھی کے ساتھ گھسکر چٹانے سے زہر اترتا ہے اسکے پتوں اور جڑ کا شربت بنا کے پلانے سے معدے کا درد اور کمزوری دور ہوتی ہے بگڑے ہوئے زخموں پر اور ہڈیوں کے زخموں پر اسکی جڑ کا لیپ کرتے ہیں اسکی جڑ کے جوشاندے میں شہد ملا کے پلانے سے کھانسی مٹتی ہے اسکی جڑ کے جوشاندے سے پر پیپل کا سفوف چھڑک کر پلانے سے ہاضمے کو قوت پہونچتی ہے اتیس کے سفوف کو اول پھنکا کے اوپر سے اسکا جوشاندہ پلانے سے دست بند ہوتے ہیں گوبل کی جڑ کو اسکی جڑ کے ساتھ اوٹا کے پلانے سے استسقائے زقی دفع ہوتا ہے اسکی جڑ کے استعمال سے اور اربول ہو کر شانے کی سوجن اتر جاتی ہے اسکا استعمال دو طرح پر اکثر ہوتا ہے یا جوشاندہ بنا کے پلاتے ہیں یا شیرہ نکالکر دیتے ہیں جس عورت کی دھرن ٹل جائے انکو اسکے جوشاندے سے استنجا کرنا چاہیے اور اسکا جوشاندہ پینا بھی چاہیے اسکی

Hakeem Shoukat Ali

جڑ کو چاولون کے پانی کے ساتھ پیس کے پلانے سے فتق جاتا رہتا ہے اسکی جڑ کو پیس کے حاملہ عورت کی ناف اور پیڑو وغیرہ پر ضماد کرنے سے بچہ آسانی سے پیدا ہوجاتا ہے۔

دھنونتری مین بیارہ مول کی نسبت لکھا ہے کہ دستون کو بند کرتی ہے صفرا اور بلغم اور پیٹ کی پھوڑا اور تپ کو مفید ہے۔ شارنگدھر ویدک شاستر اور ابھے نوگھنٹ مین ہے کہ کالی بیارہ سبک ہے بادی اور بلغم کے فساد کو دفع کرتی ہے اگر طبیعت منقبض ہو تو اسکے استعمال سے بشاشت اور انبساط آجاتا ہے ٹوٹی ہوئی ہڈی جوڑ دیتی ہے پیٹ کے درد اور تپ اور قے کو نافع ہو جذام کو دفع کرتی ہے خفقان زائل کرتی ہو جلدی امراض اور فساد خون کے لیے مفید ہے داد اور خارشت وغیرہ کو مٹاتی ہے کسی زہر سے اگر بدن مین خرابی آجائے تو اسکے استعمال سے نفع ہوتا ہے بچھو اور سانپ وغیرہ زہریلے جانورون کے لیے بہت مفید ہے۔ دمے کا عارضہ دور کرتی ہے پیٹ کے کیڑے مارتی اور نکالتی ہے باؤگولہ دفع کرتی ہے زہر باد کا عارضہ زائل کرتی ہے سارا درخت مع جڑ کام مین آتا ہو مگر جڑ زیادہ نافع ہے اسکی جڑ خشک یا تر اور کٹی ہوئی یا سالم کہین رکھی ہو گرمی کے موسم مین اُس سے پیڑ پھوٹ نکلتا ہے عام اس سے کہ زمین مین گڑی ہوئی ہو یا کہین علیحدہ رکھی ہوئی ہو۔

پر ہت جی کہتے ہین کہ اس جڑ کے کھانے سے قے اور دست بہت سے آتے ہین بچھو جہان کاٹ کھائے وہان اسکو گھسکر لگا دینے سے فوراً نفع ہوتا ہے اور اُس مقام کو خشک نہ ہونے دین وہی گھسی ہوئی جڑ لگاتے رہین مارگزیدہ کا علاج اس سے اس طرح کرتے ہین کہ اسکو گھسکر کاٹے ہوئے مقام پر لگاتے ہین اور مریض کو ایک تولہ کے قریب اسکا سفوف پانی ملاکر پلاتے بھی ہین قے اور دست خوب ہوتے ہین اور ان مین زہر خارج ہوکر مریض کو آخر کار آرام ہوجاتا ہے بچون کے جب کلیجے پر ورم ہوجاتا ہے تو اسکو گھسکر پلاتے ہین قے اور دست ہوکر آرام ہوجاتا ہے کم سے کم تین دن تک اور زیادہ سے زیادہ سات دن تک پلانا چاہیے اور ایک رتی سے زیادہ نہ پلادین بچے کی ماں ترشی کا پرہیز رکھے۔ صرف پانی مین گھسکر پلادین ورنہ جائے کے جوشاندے مین گھسکر پلادین استسقائے زقی کے مریض کو اس طرح دینا چاہیے کہ آدھے تولہ یہ جڑ اور آٹھ دس کالی مرچین لے کر پانی مین پیسکر پلادین اور تین دن تک ایسا کرین مریض کی کیسی ہی خراب حالت ہوگی قے اور دست ہوکر آرام ہوجائے گا مستسقی کو کھانے مین مونگ کی دال چاول یا مونگ کی کھچڑی دینی چاہیے یہاتنک پر ہت جی کا تجربہ ہے جن مقامون مین یہ لکھا ہے کہ یہ دوا قے اور دست بند کرتی ہے وہ یا تو بطور تسامح کے ہے یا اول ہے یا دوسری دواؤن کے حالات سے گڈ مڈ کردیا ہے۔

کالی زیری (گجراتی و مارواڑی)

بفتح کاف تازی و سکون الف و کسر لام و یائے معروف و کسر زائے معجمہ و یائے دوم معروف و کسر رائے مہملہ و یائے معروف ہندی مین بن جیرہ اور مرہٹی مین کرو جیری کہتے ہین۔ کون بری و کون حبشی رموز مین کون ہندی بھی لکھا ہے

صفات و شناخت بیج ہے سیاہ رنگ زیرہ سیاہ سے دُگنا لمبا اور تخم کاسنی کی برابر ہوتا ہے بہت تلخ اور تیز

Hakeem Shoukat Ali

اور تیز ہو کمال تیزی و سمیت کی وجہ سے اسکو طبیب آدمیون کے علاج مین کم استعمال کرتے ہین چوپایون کے معالجے مین بہت مستعمل ہے اور گھوڑے کے استعمال مین زیادہ دیتے ہین کہ یہ گھوڑے کے حق مین سرد ہو جیسے ریوند چینی اسکے بیجون مین سے تیل نکالا جاتا ہے۔

طبیعت۔ تیسرے درجے کے آخر مین گرم و خشک ہے

خواص و فوائد۔ مواد بلغمی کو خوب پچاتی ہے معدے اور آنتون سے ہر قسم کے کیڑے اور کدو دانے نکالتی ہے سردی کے دردون کو تسکین دیتی ہے اسکا لیپ سردی کے ورم کو تحلیل کرتا ہے اسکی مالش سے خارشت مٹ جاتی ہے۔ ہاضم ہے بھوک بڑھاتی ہے ریاح کو خوب صادر کرتی ہے اگر سہاگے کی کھیل کے ہمراہ ایک ماشہ سے چار ماشہ تک کالی زیری کا سفوف دودھ کے ساتھ پھانکین تو بواسیر کو مفید ہے تجربہ کیا ہوا ہے ۱۰ ماشہ کالی زیری لے کر آدھی کو بھون لین پھر سب کو ملا کر پیسکر اور تین حصہ کرکے روز صبح کے وقت اُسمین سے ایک حصہ پھانک لیا کرین غذا مین سٹھی کے چانول اور دہی دونون وقت رکھین بواسیر بادی اور خونی دونون جاتی رہتی اسکو پیسکر آنکھ مین لگانے سے جلا پیدا ہوتی ہے کالی زیری ۶ ماشہ اور ایک مٹھی نیم کے پتے رات کو مٹی کے برتن مین بھگو دین صبح کو ملکر چھان کر پی لین پرانا بخار جسکی باری مین تعین ہو جاتا ہے اگر اسکو سنبھل کی موسلی کے ساتھ جوش دین تو بالکل تلخی جاتی رہے اور گرمی بھی کم ہو جاوے پکنے مین برتن کھلا رہنا چاہیے اور جوش خوب دین چہارم موسلی کافی ہے موسلی تازہ اور چھوٹے پیڑ کی ہو۔ وید کہتے ہین کہ کالی جیری برص اور جلد بدن کے امراض کو بہت کام آتی ہے پیٹ کے کیڑون کو مارنے والی ہے مگر تنہا اس کام مین کم آتی ہے کوڑھ اور فساد خون کے دوسرے امراض مین برس بھر تک اسکی پھنکی ہمیشہ لینی چاہیے یا کالی زیری اور تلون کو تازہ پانی مین بھگو کر گھونٹ کر چھانکر پلانا چاہیے مگر اسکے پہلے دھوپ یا کسی اور طریقے سے بدن کا پسینہ نکال دینا چاہیے اسمین دودھ چانول کھلانا چاہیے آنتون کے کیڑے اور بلغم نکالنے کے لیے اسکا جوشاندہ پلانا چاہیے بلغمی گانٹھون کو تحلیل کرنے کے لیے اسکا لیپ کرنا چاہیے اسکو کھانے پینے کے کام مین کم لانا چاہیے کیونکہ اس سے کبھی کبھی نقصان بھی ہوجاتا ہے اسکے جوشاندے کے پینے سے بلغم اور نفخ دفع ہوتا ہے سانپ کا زہر اتارنے کے لیے اسکو مزیل سم دواؤن کے ساتھ دیتے ہین اگر تمام بدن مین رطوبت سے ورم آجائے تو اسکی پھنکی دینی چاہیے پیپ والے بڑے پھوڑون پر اسکا لیپ کرتے ہین بخار چھڑانے کے لیے اسکا استعمال کیا جاتا ہے رسائن کے طریقے سے اسکا استعمال کرنے سے عمر بڑھتی ہے۔ بڑھاپا جاتا رہتا ہے اور بالون کا سفید ہونا بند ہو جاتا ہے کسی کسی کو کالی زیری کی پانچ رتی سے دو ماشہ تک سفوف کی مقدار دینے سے پیٹ کے کیڑے مرکے باہر نکل جاتے ہین سوا ماشہ سے ڈیڑھ ماشہ تک پھنکی دینے سے طاقت بڑھتی ہے اسکے کھانے سے معدے کا درد دفع ہوتا ہے اسکو ٹھنڈے پانی کے ساتھ گھونٹ چھان کے پلانے سے پیشاب زیادہ آتا ہے اسکو کاغذی لیموکے رس مین پیس کے لیپ کرنے سے جوئین اور لیکھین مرتی ہین اسکے بیجون مین زہریلے چھوٹ ہٹانے کی طاقت ہے کالی زیری کے پودے کی مکان مین دھونی کرنے سے یا اسکو پانی مین پیس کے مکان مین چھڑک دینے سے کئی قسم کے زہریلے کیڑے بھاگ جاتے ہین اسکو اور کلونجی کو پیس کے

Hakeem Shoukat Ali

لیپ کرنے سے درد سر دفع ہوتا ہے **مضر و مصلح** زیادہ نہ کھانا چاہیے کہ اکال سے معدے اور آنتوں کو نقصان پہونچاتی ہے کرب اور مروڑ پیدا کرتی ہے اگر ایسا اتفاق پڑے تو گائے کا دودھ پلائیں مرغی کا شوربا نہایت چرب کھلائیں تازہ آملوں کا رس یا شیر آملہ نوش کرائیں جب اسکو دیں تو آملوں کے پانی کے ساتھ دیں کہ یہ اسکی اصلاح کرتا ہے اگر تازہ آملے نہ ملیں تو انکے خیساندے کے ساتھ استعمال کریں **بدل** کٹکی۔

مقدار خوراک ۔ وید کہتے ہیں کہ اسکی معمولی مقدار خوراک ۵۔۶ ماشہ کی ہے اسکی ایک مقدار دے کے پھر چار یا پانچ گھنٹے کے بعد دوسری مقدار دے کے ارنڈی کا تیل یا کوئی اور ملین دوا دینی چاہیے۔

کالیسر (مارواڑی)

بفتح کاف و سکون الف و کسر لام و یائے معروف و فتح سین مہملہ و سکون رائے مہملہ اسکو **کلیسر** بھی کہتے ہیں اسکو سنسکرت میں کرشن ساریوا اور شیاما اور کرشن مولی اور برج بھاشا میں کریا ساؤ اور گجراتی میں کالی اُپل سری اور مرہٹی میں کالی کاولی کہتے ہیں

صفات و شناخت ۔ اسکا نہال چھوٹا ہوتا ہے شاخیں اور پتے چھوٹے اور باریک ہوتے ہیں سکھا لیتے ہیں تو بلی بوٹی کے ساتھ مشابہت پیدا ہوجاتی ہے پھل عناب کی طرح مگر اُس سے پتلا اور لمبا ہوتا ہے جب تک تر و تازہ ہوتا ہے خاکی مائل بسبزی رہتا ہے سوکھ کر مائل بزردی ہوجاتا ہے اسکی دو قسمیں ہیں۔ سفید و سیاہ اور دونوں چرب و شیریں و ثقیل ہیں بعض کہتے ہیں کہ سیاہ مادہ ہے اور سفید نر۔ سفید قسم کو انت مول میں لکھ چکا ہوں یہاں سیاہ قسم کا ذکر ہوتا ہے سفید ساریوا انت مول کے نام سے مشہور ہے اور سیاہ ساریوا کالیسر کے نام سے۔ کالیسر پچھم ہمالیہ میں سرمور سے نیپال تک گنگا کے اوپر کے میدانوں سے بنگال آسام اور سلہٹ تک دکھن ہندوستان سیلون مغربی و شمالی اضلاع ہمالیہ اور شملہ وغیرہ کی گرم حصوں میں ہوتی ہے۔

طبیعت ۔ سرد و خشک۔

خواص و فوائد ۔ پیٹ میں قبض پیدا کرتی ہے استسقا کو مفید ہے منی بڑھاتی ہے صفرا و سودا و بلغم کو دفع کرتی ہے تپ کو نافع ہے عورتوں کی فرج کی بیماریوں کو اور اسکے زخم کو کہ زیادہ خون نکلنے کی وجہ سے ہوجاتا ہے دفع کرتی ہے وید کہتے ہیں کہ کالیسر سرد منی زیادہ کرنے والی شیریں چکنی اور ہلکی ہے اسمیں اور انت مول کے افعال و خواص میں کوئی خاص فرق نہیں ہے اسکی جڑ سے خون صاف ہوتا ہے اور طاقت آتی ہے اور عشبے کی جگہ کام میں آتی ہے اسکے دو تین اور ریونکا جوشاندہ پلانے سے بخار چھوٹتا ہے اسکی پانچ تولہ جڑ کو ڈھائی پاؤ پانی میں اوٹا کر اسمیں سے پانچ یا ۶ تولہ جوشاندے سے ہر بیل کا سفوف بُرکا کے دن میں دو بار پلانے سے جلد بدن کے امراض دفع ہوتے ہیں اسکی جڑ کو چوب چینی کے ساتھ اوٹا کر پلانے سے آتشک زائل ہوتا ہے

کالی کُٹ بھی (ھ)

بفتح کاف و سکون الف و کسر لام و یائے تحتانی معروف و فتح کاف دوم و سکون تائے ثقیل و کسر بائے موحدہ مخلوط بہا و یائے معروف اسکو سنسکرت میں کٹ بھی اور پنجاب میں کانٹوں والا سرس کہتے ہیں۔

Hakeem Shoukat Ali

صفات وشناخت - اسکے درخت ہمالیہ مین جمنا سے پورب کی طرف اور بنگال اور برہما اور ممالک متوسط کی جنوبی جانب اور دکن مین ہوتے ہین یہ درخت پچاس فٹ اونچا ہوتا ہے اسکے تنے کی گولائی آٹھ فٹ کی اور اسکی چھال ایک دو انچ موٹی گہری بھوری اور کھردری ہوتی ہے اسکے پھول گرنے کے بعد پھاگن اور چیت مین نئے پتے آنے لگتے ہین اور ایک ایک سینک پر دس بارہ جوڑے پتون کے لگے ہین پتے کچھ لمبے اور سکڑے ہوئے ہوتے ہین وہ جاڑون مین سرخ پڑ جاتے ہین گرمیون مین اسکے سفید اور گلابی یا پیازی بڑے بڑے پھولون کے گچھے چھوٹی چھوٹی ڈالیون کی پھنگیون مین لگتے ہین اسکا پھل ہرے رنگ کا ہوتا ہے اسکا قطر تین انچ کا ہوتا ہے پھول آنے سے تین چار مہینے کے بعد پھل پک جاتا ہے اور کھانے اور دوا کے کام مین آتا ہے اسکے بیجون مین کسی قدر زہر ہے اسکی چھال رنگت کے کام مین آتی ہے اسکے بھورا یا کچھ نیلا پن لیے ہوئے گوند لگتا ہے وہ پانی مین گل جاتا ہے۔

خواص وفوائد - اسکی چھال سے دست بند ہوتے ہین اسکے بھگونے سے بہت سا لعاب نکلتا ہی جو دوائین ایسی ہین کہ انکے بدن پر لگانے سے بدن کی کھال سرخ ہوکر ابھر جاتی ہے انکے ساتھ اسکو ملانے سے ایسا نہین ہوتا سانپ کا زہر اتارنے کے لیے اسکی جڑ کا جوشاندہ پلانا چاہیے جہان سانپ نے کاٹا ہو وہان اسکی جڑ کا لیپ بھی کرنا چاہیے بچہ پیدا ہونے کے بعد طاقت بڑھانے کے لیے اسکے پھولون کا شربت پلانا چاہیے بچہ پیدا ہونے سے جو زخم ہو جاتا ہے وہ اسکے جوشاندے سے ساتھ دھونے سے دفع ہو جاتا ہی تازی چھال کے رس مین شہد ملاکے پلانے سے بلغم اور زکام کو نفع ہوتا ہے اسکا پھل قابض ہے اسکے پھل کو جوش دیکر پلانے سے قوت ہاضمہ بڑھتی ہے۔

کام روپ

بفتح کاف تازی وسکون الف وفتح میم وضم رائے مہملہ وواو معروف وبائے فارسی بنگالی زبان کا لفظ ہے یہی سنسکرت مین کہتے ہین مگر اتنا ہے کہ آخر مین ہا مختفی بھی لگاتے ہین یعنی کام روپہ مرہٹی مین نانا ودوکہ بولتے ہین

صفات وشناخت - یہ ہمالیہ کے پوربی حصے مین کماون سے بنگال تک آسام وکھسی ہندوستان وغیرہ اکثر ملکون مین ہوتا ہے یہ درخت بڑا ہوتا ہے اور اسکے پتے پت جھڑ مین نہین گرتے ہین اسکے چھوٹے چھوٹے ایک ودپھل جابجا لگتے ہین وہ پک جانے پر بیجنی رنگ کے ہوجاتے ہین اور انکے بیچ مین کچھ بیلے دھبے رہتے ہین۔

خواص وفوائد - اسکی جڑ یا جڑ کی چھال یا پتے تیل مین اونٹا کے لگانے سے زخم بھرتے ہین اور چوٹ کا درد دفع ہوتا ہے اسکے تیل کی مالش سے بدن کا درد دفع ہوتا ہے اسکے پتون اور چھال کا پلستر بناکے باندھنے سے درد سر حاد زائل ہوتا ہے اسکے اور تلسی کے پتون کا رس برابر لیکر اسمین آدھا گھی ملاکے پلانے سے نفع اور درد ریاحی شکم دفع ہوتا ہے گرم اینٹ پر اسکے رس کو چھڑک کے بھپارا دینے اور سونگھنے سے نفع اور ریاحی درد شکم زائل ہوتا ہے اسکی چھال کا ایک تولہ رس دودھ مین ملا کے پلانے سے جگر کے

Hakeem Shoukat Ali

امراض دفع ہوتے ہین ۔

کامخ

بفتح کاف وسکون الف وفتح میم وسکون خاے نقطہ دار منتہی الارب مین ہاجر کے وزن پر لکھا ہو اس حساب سے میم مکسور ہے یہ لفظ معرب ہے کامہ کا اور کامہ فارسی ہے ۔

صفات وفوائد ۔ ایک قسم کا سالن ہے کہ پودینہ دودھ گرم مصالے اور فوذج سے تیار کرتے ہین بہتر وہ ہو کہ اعتدال کے ساتھ تیز ہو مسالا زیادہ رکھتا ہو گرم وخشک ہے مگر خشکی آبکامہ (ولایتی کانجی) سے کم پیدا کرتا ہے بھوک بڑھاتا ہے غذا کو معدے سے جلد تلے اُتار دیتا ہے مگر اس سے نقصان بھی زیادہ پیدا ہوتا ہے چنانچہ کیموس اس سے خراب بنتا ہے تشنگی پیدا کرتا ہے معدے کے نامناسب ہے سینے اور تلی کو نقصان پہونچاتا ہے ۔ زیادہ کھانے مین آئے تو اورام فرمن اور تب عفنی پیدا ہوجاے کھانسی پیدا کرتا ہے ۔

کانٹا سلائی (ہند)

کاف مفتوح وسکون الف ونون غنہ وفتح تاے ثقیل وسکون الف وفتح سین مہملہ وفتح لام وسکون الف وکسر ہمزہ ویاے معروف

صفات وشناخت ۔ ایک درخت ہے جو گز بھر تک بلند ہوتا ہے قبرون مین اور کنکریلی زمین مین اُگتا ہے ہندو لوگ گوٹوکر مڑی کہتے ہین اسکی شاخون کے سرون پر کانٹے ہوتے ہین اور پتے سُرخ مرچ کے پتون کی طرح مگر کسیقدر کھردرے ہوتے ہین پھول زرد وطلائی رنگ چنپا کے پھول کی طرح ہوتا ہے مگر اس سے چھوٹا مزہ شیرین ہوتا ہے ۔

طبیعت ۔ سرد وخشک ۔

خواص وفوائد ۔ کھانسی اور تپ کو نافع ہے حیض کو کھولتا ہے پُرانی تپ کو بہت مفید ہے اسکی لکڑی کی مسواک دانتون کو مضبوط کرتی ہے اگر عورت کے اولاد پیدا نہ ہو اور حیض سے پہلے رحم مین درد ہوتا ہو تو اسکے مٹھی بھر پتون کا شیرہ نکالکر چار تولہ دہی مین ملاکر پی لے اور تین دن ایسا کرے اور روٹی بے نمک کے دہی سے کھائے درد جاتا رہے اور حمل رہے ۔

کانجی (امرتی)

بفتح کاف تازی وسکون الف ونون غنہ وکسر جیم تازی ویاے معروف ۔ آبکامہ مترادف مُری (ع)

صفات وشناخت ۔ اسکے بنانے کی ترکیب یہ ہو کہ آگ پر تھوڑا سا زیرہ اور لہسن اور تھوڑا سا سرسون کا یا لائی کا یا تل کا یا السی کا تیل ڈالدین تاکہ دھوان نکلے اُس دھوین پر مٹی کے برتن کا منھ رکھین تاکہ اسکی خوشبو برتن مین آجاے پھر رائی اور نمک اور اجوائن اور زیرہ پیسکر پانی مین حل کرکے اُس برتن مین ڈالدین اور منھ مضبوط باندھکر دھوپ مین رکھدین تاکہ ترش ہوجاے گرمی کے دنون مین جلد تیار ہوجاتا ہے سردی مین دیر سے تیار ہوتا ہے جتنا پُرانا پڑتا ہے مفید ہوتا ہے ولایتی کانجی کو آبکامہ کہتے ہین اسکے بنانے کی ایک عمدہ ترکیب یہ ہے کہ جو کا آٹا اور پودینہ خردہ دونون مین پانی ملاکر دھوپ مین خمیر اٹھائین اور روٹی بناکر تنور مین یا توے پر پکائین پھر ہم وزن مادہ آبکامہ جیسے فوذج (بضم فا وسکون واو وفتح ذال معجمہ وسکون جیم تازی)

Hakeem Shoukat Ali

کہتے ہین اور اسی قدر نمک اور چہارم وزن سونف اور سرد مزاج والے کے لیے تھوڑے سے اجمود کے بیج دارچینی اور رونگ وغیرہ پیسکر اور پانی مین سب کو تر کر کے بیس دن تک دھوپ دین اور کسی چیز سے چلا دیا کرین اور تھوڑا سا پانی بھی ڈال دیا کرین جب سیاہ اور متعفن ہو جائے تو پانی مین گھولین اور چھانکر صاف کر کے بوتل مین بھر کر چند روز دھوپ دین مگر ہر روز ہلاتے رہا کرین بعد اسکے استعمال کرین۔

طبیعت۔ ہندی سرد و تر ہے اور ولائتی تیسرے درجے مین گرم و خشک ہے بعض گرم پہلے درجے مین اور خشک دوسرے درجے مین کہتے ہین۔

خواص وفوائد۔ ہندی کانجی بلغم اور باد اور صفرا اور بدن کی کوفت اور پیٹ کا درد اور نفخ اور قبض دفع کرتی ہے اور ولائتی کانجی کھانا ہضم کرتی ہے قبض رفع کرتی ہو پاخانہ خلاصہ لاتی ہے بھوک بڑھاتی ہے بدہضمی کو دور کرتی ہے چربی کا ضرر دفع کرتی ہو غذائے غلیظ کو لطیف کرتی ہے معدے اور آنتون کی رطوبت کو خشک کرتی ہے معدے کے کیڑے دفع کرتی ہے بواسیر کے فضول کو چھانٹتی ہے اگر اسکے ساتھ نمک مغسول کی چٹنی لیا کرین تو بدن کا موٹاپا تحلیل ہو جائے اس سے غرارہ کرین تو دماغ سے بلغم جذب ہو اور کوون کا ورم تحلیل ہو ذوالقر کے نقصان کو دور کرتی ہے اگر آنکھ مین ٹپکایا کرین تو چیچک کا دانہ اسمین نہ نکلے اور اگر پڑ گیا ہو تو اچھا ہو جائے چونکہ آبکامہ آنتون کو نقصان پہونچاتا ہے اس لیے حقنون مین استعمال نہین کرتے دوا مین حل کرنے سے تشنگی پیدا کرنے کی قوت گھٹ جاتی ہے اسکو زیادہ کھانے سے ورم پیدا ہو جاتے ہین مواد مین عفونت پیدا ہو کر تپ آنے لگتی ہے بالفعل آبکامہ جو عوام مین مشہور ہے وہ یہ ہے کہ فوذنج عجز آبکامے کا مادہ ہو اور جو اور لیمون کے آٹے سے تیار کیا جاتا ہے سرکے مین حل کر کے دھوپ مین رکھدیتے ہین یہانتک کہ اٹھ آتا ہے پھر استعمال کرتے ہین اسکی قوت مسہلہ ضعیف ہے اور قوت مفتحہ غالب ہے اور یہ حقنون مین مستعمل نہین کیونکہ آنتون کو مضر ہے اصفہان کے لوگ اسکو سرکے کی جگہ دودھ مین گھولکر تیار کرتے ہین اسکو گومہ کہتے ہین **مضر** سینہ اور کھانسی اور بواسیر کو اور اُن لوگون کو نقصان پہونچاتا ہے جنکے خارش اور داد اور جذام ہو **مصلح** لعابیات اور چربیان اور شیرینیان اور مکرر حمام مین جانا۔

کانس (ھ)

بفتح کاف تازی وسکون الف ونون غنہ وسین مہملہ موقوف یہی اہل مارواڑ کا لفظ ہے اہل گجرات کانز ودو اڈ مجہول کہتے ہین مرہٹی مین کسی اور کساڈ اور پنجابی مین کاس اور کلُس نام ہے۔

صفات وشناخت۔ ایک قسم کی گھاس ہے اسکی اُنچائی اکثر بارہ فٹ ہوتی ہے لیکن زمین کے اعتبار سے چھوٹی بڑی بھی ہو جاتی ہے بیرنجی اور تر زمین مین ہوتی ہو برسات کے موسم کے آخر مین پھولتی ہو اسکے پتون کی دونون طرف کی دھارین تیز ہوتی ہین پتون کے بیچ مین ایک لمبی ڈنڈی ہوتی ہے اسکے سرے مین اکثر آدھ گز لمبی پھولون کی بال لگتی ہے جسمین ریشم کی طرح اجزا ہوتے ہین اسکی جڑ مین سے شکر نکالی جاتی ہے۔

طبیعت۔ سرد و خشک۔

خواص وفوائد۔ یہ خواہش طعام پیدا کرنے والی طاقت اور منی بڑھانے والی ہضم ہونے مین سخت ملین شکم

Hakeem Shoukat Ali

اور چکنا ہے۔ صفرا گرمی سوزاک سل مثانے کی پتھری فساد خون خون صفراوی اور صفرا کے امراض کو مشاقی ہے اسکی اور گوکھرو کی جڑ اور مصری کو اونٹا کے پلانے سے سوزاک زائل ہوتا ہے دشواری سے پیشاب آتی ہو تو نافع ہے اعضا کی سوزش کو دفع کرتی ہے دق کو بہت مفید ہے۔

کانسی

بفتح کاف تازی وسکون الف ونون غنہ وسین مہملہ مکسور دیائے معروف ہندی مارواڑی اور پنجابی کا یہی تلفظ ہے اہل بنگال وغیرہ کانسا اور گجرات والے کانس اور مرہٹے کانسین کہتے ہیں فارسی میں اسکو سفید روئی اور روئی کہتے ہیں روئی میں اسکی طرف منسوب ہے۔ طالیقون (یونانی) صفر(ع) محیط میں لکھا ہے کہ صفر مس رست کا نام ہے اور مس رست میں کہتے ہیں کہ صفر کا نام ہے اور یہی اسم فارسی طالیقون کا ہے اور یہ نہایت خبط ہے۔

صفات وشناخت۔ ایک جسم ہو معدنی اور مصنوعی کان کانسی اور تانبے کی ایک ہی کان ہوتی ہو فرق اسقدر ہو کہ تانبا دوسرے جسم معدنی کے پگھلنے سے حاصل ہوتا ہے اور کانسی خودبخود بغیر کسی معدنی جسم کے پگھلے بنتی ہے اہل فارس اسکی اسی خود روئی کے سبب سے روئی (بواؤ مجہول مشتق از روئیدن) اور مس رست کہتے ہیں معدنی کانسی نہایت زرد ہوتی ہے آنچ پر بھی سیاہ نہیں ہوسکتی اسی واسطے عرب صفر بولتے ہیں معدنی کانسی نہایت کم یاب ہے اسی لیے اکثر زرد تانبے پر معدنی کانسی کا اشتباہ ہوتا ہو حالانکہ یہ ہر قسم کے تانبے سے وزنی ہے ان ملکون میں جو رائج اور مشہور ہے وہ مصنوعی ہو کہ رانگ اور پیتل یا تانبے اور جست یا تانبے اور رانگ کو ملاکر بناتے ہیں اور فلزات معدنی سے بھی جو سات مشہور و معروف ہیں ملکر بنتی ہے جسکی ترکیب کو اژدھات اور فارسی میں ہفت جوش کہتے ہیں اور وہ سات دھات یہ ہیں۔ سونا۔ چاندی۔ تانبا۔ لوہا رانگ۔ جست۔ اور سیسہ کبھی ایسے بناتے ہیں کہ تانبے کو کئی بار پگھلا کر گائے کے پیشاب میں جس میں افشان سبز جوش کی جاتی ہے بجھاتے ہیں اور اگر اسمیں تھوڑا رانگ بھی ملادیں تو نحاس چینی بولتے ہیں۔

طبیعت۔ تیسرے درجے کے آخر میں گرم وخشک ہے وید بھی گرم وخشک جانتے ہیں۔

خواص وفوائد۔ قے بند کردیتی ہے بعض اعضا کے آماس کو دفع کرتی ہے ذہن کو قوت دیتی ہے قوت شامہ کے باطل ہوجانے کو نافع ہے اسکا موچنا بنا کے بال اکھیڑنے سے پھر نہیں نکلتے اسکا کانٹا مچھلی پکڑنے کا بنا کر پانی میں ڈالنے سے کوئی مچھلی اس سے نہیں چھوٹتی اگر گرم کرکے پانی میں ڈال دیں تو پھر کوئی جانور اس پانی کو نہیں پیتا کانسی سے ایک تختہ آئینے کی برابر بنا کر اندھیرے مکان میں لٹکا کر لقوے کے مریض کا ہمیشہ اسکی طرف دیکھتے رہنا مرض دفع کرتا ہے وید اسکو گران تقویت چشم دافع فساد باد وبلغم وصفرا بتاتے ہیں کہتے ہیں کہ اسکے برتن میں کھانا امراض دفع کرتا ہے کوڑھی لیکھن ملین شکم کسیلی ہاضم بھوک لگانے والی ہے

کاہواف

(بفتح کاف وسکون الف وضم ہا دواو معروف خس (ع)

صفات وشناخت۔ ایک روئیدگی ہے کہ بستانی وصحرائی ہوتی ہے۔ بستانی دو قسم ہے (۱) پتے چوڑے اور سبز آدھ گز تک اونچا اور چکنا اور ریشہ دار اور نازک اور اسکی شاخیں باریک ہوتی ہیں جھکے

Hakeem Shoukat Ali

آس پاس سفید پھول آتے ہین اور بعد اسکے باریک اور سفید بیج لگتے ہین جس زمانے مین بیج آتے ہین تو اسمین
دودھ پیدا ہوجاتا ہے اور پتے تلخ ہوجاتے ہین ہندوستان مین سردی کے موسم مین پیدا ہوتا ہے اور عرب و ایران
وروم مین موسم بہار مین (۲) فرنگستانی ہے اسکی بھی دو قسم ہین ایک قسم کا پتا سبز رنگ اور بہت نازک اور
چرب و شیرین ہوتا ہے اور دوسری قسم کے پتون کے سرے قدرے نیلے ہوتے ہین اور یہ پہلی طرح
نازک اور چکنے اور شیرین نہین ہوتے اور بیج ان دونون قسم کے اکثر سیاہ ہوتے ہین اور پتے ان دونون
قسم کے سکڑے ہوے ہوتے ہین ہوا جتنی سردوتر ہوتی ہے یہ دونون قسمین اُتنی ہی زیادہ نشو ونما پاتی
ہین اور پتے سکڑتے جاتے ہین - جنگلی کاہو چکنا نہین ہوتا اور پتے اسکے بستانی سے زیادہ سبز اور سخت ہوتے ہین
اور تلخی بھی بہت ہوتی ہے بعض مقامون پر اسکے دودھ سے افیم تیار کرتے ہین اسکی قوت بستانی سے زیادہ ہوتی ہے
مگر افیم خشخاش کی افیم کے درجے کو نہین پہونچتی بستانی قسم ماکول و مستعمل ہے اور زمین جتنی عمدہ اور نرم ہوتی ہے
پانی زیادہ ملتا ہے پتے نرم و نازک اور چکنے اور شیرین ہوتے ہین اور بیج سفید نکلتے ہین اگر یہ بات نہین
ہوتی تو نہ پتے چکنے اور نازک اور شیرین ہوتے اور نہ بیج سفید بلکہ سیاہ ظاہر ہوتے ہین -

طبیعت - پتے دوسرے درجے کے اول مین سردوتر ہین جسکے بیج سیاہ ہوتے ہین سردی و تری
اسکی کم ہوتی ہے بہ نسبت اُسکے جس کے بیج سفید ہوتے ہین جنگلی قسم بھی سردوتر ہے مگر رطوبت
اسکی بستانی سے کم ہے -

خواص و فوائد - کاہو کے پتے خلط صالح پیدا کرتے ہین اخلاط کو رقیق کرتے ہین صفرا کی حدت کو
تسکین دیتے ہین اور خون کو صاف کرتے ہین ہواے وبائی کی اصلاح کرتے ہین اس سے جو
خون پیدا ہوتا ہے وہ اچھا ہوتا ہے بہ نسبت اُس خون کے جو دوسرے بقولات سے پیدا ہوتا ہے
مگر روح کو غلیظ کرتے ہین خون کی حرارت اور تیزی کو دور کرتے ہین اسکے پتے بے دھوے ہوے بہ نسبت
دھوے ہوے نفع پیدا کرتے ہین نفع اسکا زیرہ سیاہ ملتا ہے صاحب مخزن کہتا ہے کہ کاہو ملین و مدر
بول ہے خاصکر جسکو دھویا نہو کیونکہ اسمین قوت تفتیح دھوے ہوے سے زیادہ ہے مگر شیخ کا قول ہے کہ
کاہو نہ ملین ہے نہ قابض اسلیے کہ نہ نمکین ہے تاکہ اپنی نمکینی اور شوریت کی وجہ سے دست آور ہوتا اور نہ
کسیلا ہے کہ اس وجہ سے قبض پیدا کرتا نہ جلا پیدا کرتا ہے مگر مدر ضرور ہے ہان دھونا نہ چاہیے کیونکہ اسکی سطح
مین جز وگرم لطیف ہے اگر دھو ڈالین گے تو وہ زائل ہوجائیگا جیسے کاسنی مین یہی جز ادرار پیدا کرتا ہے
اور اسی کی وجہ سے سدے کھلتے ہین اور یرقان دفع ہوتا ہے پس بعض شراح قانون کا یہ اعتراض وارد
نہین ہوسکتا کہ کاہو مفتحات مین سے نہین بلکہ مغلظات مین سے ہے پھر وہ سدہ کیسے کھول سکتا ہے
اگر شراب کے پینے کے درمیان مین برگ کاہو کو چبا جائے تو نشہ کم ہوتا ہے اور شراب سے معدے مین
سوزش نہین پڑتی گرم ورمون کو تحلیل کرتے ہین منہ آنے اور زبان پر ورم ہوجانے کو انکا غرارہ
مفید ہے سر کے ساتھ نیند لاتے ہین بے خوابی دور کرتے ہین جنگلی کاہو بستانی سے تمام افعال مین
قوی ہے شیخ نے لکھا ہے کہ جنگلی کاہو خشخاش سیاہ کی قوت مین ہے اسکے دودھ کو آنکھ مین لگانے سے

Hakeem Shoukat Ali

قرنیہ کی پھنسی کو جلا ہوتی ہے اور غرب کو بھی نفع پہونچتا ہے بستانی کا دودھ اسکے قریب ہے پونے دو ماشہ جنگلی دودھ سرکے مین ملاکر پینے سے خلط مالی دستون کے ذریعہ سے نکل جاتا ہے جب بستانی کا پیڑ خوب بڑھ جاتا ہے تو اسکا دودھ جنگلی کے دودھ کی قوت مین ہوجاتا ہے اسکے پینے سے خون حیض جاری ہوتا ہے اسکے پینے اور لگانے سے بچھو کا زہر اُتر جاتا ہے **مضر** کاہو کے پتے باہ کو نقصان پہونچاتے ہین آنکھ کی روشنی کم کرتے ہین اور اسمین جالا پیدا کرتے ہین اور حواس مین کدورت پیدا کرتے ہین نسیان پیدا کرتے ہین سل کے مریض کو مضر ہین ریاح پیدا کرتے ہین **مصلح** پودینہ اجمود تخم زیرہ اور مربائے ہلیلہ اگر زیادہ کھانے کا اتفاق پڑے تو آنکھ کی حفاظت کے لیے یہ کرین کہ سونف کا پانی آنکھ مین لگالیا کرین اور حب قوقایا کھایا کرین اگر سل کے مریض کے سینے مین اسکے کھانے سے پیپ جم جائے تو ماء العسل سے قے کرے اور زوفا کا جوشاندہ پیے

بدل ۔ کاسنی ۔

مقدار خوراک ۔ پتون کا پانی ۵ تولہ تک

کاہو کے بیج

تخم کاہو (ف) بزر الخس (ع)

صفات ۔ بعض کتابون مین لکھا ہے کہ سرخ سیاہی مائل بیج بہت کثیف وقوی ہے اور سفید مائل بسرخی لطیف وضعیف ہے ۔

طبیعت ۔ دوسرے یا تیسرے درجے مین گرم وخشک ہین کاہو کے بیج جتنے زیادہ سیاہ ہونگے اُتنی سردی انمین کم ہوگی ۔

خواص وفوائد ۔ صفرا اور خون کی تیزی کو تسکین دیتے ہین پیاس بجھاتے ہین دماغ پر ابخرے نہین چڑھنے دیتے معدے کی سوزش کو نافع ہین مدر بول ہین نیند لاتے ہین ورم کے مواد مین نضج پیدا کرتے ہین خشکی لاتے ہین عضو کو سُن کرتے ہین اگر احتلام زیادہ ہو تو انکے استعمال سے بند ہوجاتا ہے شہوت باہ گھٹاتے ہین اور اس باب مین پتون سے بڑھے ہوئے ہین کیونکہ انمین نفخ بہت ہے اسلیے اتنا قوت باہ کم نہین کرتے جتنا بیج کرتے ہین اگر متواتر انکا شیرہ پیا جائے تو قوت باہ مین کمی آجائے نزلہ اور زکام بند کرنے کے لیے مفید ہین تقطیر بول اور سیلان منی کے لیے مجرب ہین انکو پیسکر پیشانی پر لیپ کرنا نیند لاتا ہے اور درد سر کو موقوف کرتا ہے اور مواد کے آنکھ کی طرف گرنے سے روکنے کے لیے مجرب ہے بچھو کے کاٹے پر بھی انکا لیپ نافع ہے **مضر** باہ کو اور نسیان پیدا کرتے ہین **مصلح** مصطگی **بدل** تخم خشخاش اور دم الاخوین ۔

مقدار خوراک ۔ ۶ ماشہ سے تولہ تک ۔

کاہو کا تیل

روغن تخم کاہو (ف) دہن الخس (ع)

صفات ۔ تخم کاہو کا شیرہ دو حصہ تل کا تیل یا روغن بادام ایک حصہ جوش کرین کہ روغن رہ جائے سرد تر ہے

منافع اورام گرم کو ملائم کرتا ہے دماغ پر تراوٹ پیدا کرتا ہے نیند لاتا ہے مالیخولیا اور مرگی کو مفید ہے شراب

Hakeem Shoukat Ali

کی سستی کو مٹاتا ہے اکثر امراض گرم عصبانی کو مفید ہے گرمی کے دردسر اور سرکی خشکی کو نافع ہے **مضر** سرد مزاج والے کو **مصلح** روغن بادام۔ **بدل** روغن مغز تخم کدو۔

کاے پھل (ہند)

بفتح کاف تازی وسکون الف وکسر یاے تحتانی وفتح باے فارسی مخلوط بہاو سکون لام۔ دار شیشعان (ف)

صفات وشناخت - ایک موٹے اور بڑے اور خاردار درخت کی چھال ہے تج کی طرح سرخی مائل اور بعض خالص سُرخ اور اُسمین خوشبوآتی ہے مزے مین تھوڑی تیزی اور کسیلاپن ہوتا ہے بعض نے لکھا ہے کہ یہ چھال تج سے بھی زیادہ موٹی اور رنگ اسکا خون کی طرح ہوتا ہے اگر اوپر کا باریک پوست اُتار ڈالا جاے۔

کاے پھل کے درخت کی ماہیت مین اختلاف ہے بعض کہتے ہین کہ یہ حب البان کا شجر ہے اور بعض کہتے ہین کہ ہندوستانی بانجھ پھلی کی جڑ ہے شیخ کہتا ہے کہ یہ بات ثابت نہین ہوتی اور مسیحی نے کہا ہے کہ وہ ہندوستانی انار کا درخت ہے اور رازی کے قول سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ ناردین کی لکڑی ہے محمد قاسم فرشتہ نے لکھا ہے کہ وہ ایک ہندوستانی درخت کی جڑ ہے جسکا نام بچا ہے پارجات بھی اسکو کہتے ہین اور مرہٹی مین پانگرہ بولتے ہین سنسکرت مین رکت پشپ نام ہے ہندی اور مارواڑی مین بھیرہر کے نام سے مشہور ہے اسمین کانٹے کثرت سے ہوتے ہین اور قد چھوٹا ہوتا ہے یہان تک کہ ڈیڑھ ہاتھ سے زیادہ نہین بڑھتا ساق اسکی قوی ہوتی ہے شاخین پتلی اور سخت ہوتی ہین جنکے سرے کانٹون کی طرح تیز ہوتے ہین پتے بہت باریک اور دور دور لگتے ہین - لکڑی جریری اور پھول زرد اور تیز خوشبودار ہوتا ہے اور جڑ سخت سیاہی مائل ہوتی ہے پھل زرد دانہ اور سخت ہوتا ہے اسکو نل کہتے ہین اسمین اور ہندمین کثرت سے ہے کہتے ہین کہ اگر اسکو قوس قزح کے نکلنے کے وقت کاٹا جاتا ہے تو بہت خوشبو دیتا ہے۔ اور اگر دوسرے وقت مین کاٹتے ہین تو ذرا خوشبو نہین دیتا اور بعض نے یون لکھا ہے کہ اگر قوس قزح یا بجلی اسکو پہونچ جاتی ہے تو عود ہندی سے بھی زیادہ خوشبو دیتا ہے اسی لیے اہل افریقہ اسکو عود البرق کہتے ہین رنگ اسکا سرخ ہوتا ہے اور کم سفید بھی ہوتا ہے اور چکنائی بھی ہوتی ہے اور چکنی قسم بہت کڑوی ہے اور سفید قسم مین بالکل خوشبو نہین اور یہ خراب ہے۔

ان حذاق کے اقوال تھے جنسے یہ تمام کاے پھل کے متعلق دیا ہی مین -

حق تحقیق یہ ہے کہ کاے پھل کے درخت کی اونچائی تیس فٹ کی ہوتی ہے اسکا تنہ موٹا اور کھوکھلا ہوتا ہے چیت بیساکھ مین اسکے نئے پتے نکل آتے ہین انکو ملنے یا توڑنے سے ہلکی خوشبو آتی ہے اسکے پھل چھوٹے اور لمبے ہوتے ہین اُنمین سرخ رنگ کی تھوڑی پینگ نکلتی ہے اسکی چھال مین سے ایک قسم کا رنگ نکالا جاتا ہے آسوج سے مگھر تک اسکے پھول لگتے ہین اور بیساکھ مین پھل پکتے ہین یہ درخت ہندوستان کے اندر ہمالیہ مین راوی سے پورب کی جانب کھاسیہ پہاڑ مین سلہٹ اور دکھن کی جانب سنگھاپور تک ہوتا ہے جب مطلق کاے پھل بولتے ہین تو اس درخت کی چھال مراد

Hakeem Shoukat Ali

ہوتی ہے عمدہ وہ چھال ہے جو موٹی خوشبودار سرخ رنگ ہو مزے مین اُسکے تلخی اور حدت ہو اور یکسی بھی ہو قوت اسکی مدتون رہتی ہے۔

طبیعت۔ مائل بہ گرمی اور دوسرے درجے مین خشک ہو بعض نے پہلے درجے مین گرم اور دوسرے کے آخر مین خشک لکھا ہے بعض نے گرم وخشک دوسرے درجے مین اور بعض نے تیسرے درجے مین اور بعض نے پہلے درجے مین کہا ہے بعض کہتے ہین کہ سرد ہے تھوڑی سی گرمی اور قبض کے ساتھ بعض نے لکھا ہے کہ اسکا پھول دوسرے درجے مین گرم وخشک ہے اور کڑوی بکسی ہے اور اسمین تھوڑی سی سردی بھی ہے بس یہ مرکب القوی بھی ہے چونکہ اسمین چرپراہٹ ہے اور زبان کو قبض بھی کرتا ہے اسلیے چرپراہٹ کی وجہ سے گرمی پیدا کرتا ہے اور قبض یعنی سکوڑنے کی وجہ سے سردی ظاہر کرتا ہے بعض نے کہا ہے کہ صحیح یہ ہے کہ گرمی اسکی اعتدال کے قریب ہو اور خشکی گرمی سے زیادہ ہے۔ وید بھی گرم بتاتے ہین مگر بعض وید سرد جانتے ہین۔

خواص وفوائد۔ اس درخت کے اجزا کے اختلاف احوال کی وجہ سے اسکے افعال وخواص مختلف ہین بس اسکی چھال یعنی کاسے پھل تحلیل وتفتیح مین زیادہ قوی ہے اور پھول قوی النفوذ ہے اور لکڑی مین قبض زیادہ ہے یہ حال مجملاً ہے اب تفصیل سنیے کہ درخت کی چھال یعنی کاسے پھل ورم ورياح کو تحلیل کرتا ہو قابض ہے نزلہ ہنین گرنے دیتا وسواس سوداوی کو نافع ہے سردی کے درد سر کو دور کرتا ہے رطوبات غلیظ کو خشک کرتا ہو پٹھون کو قوت دیتا ہو اسکا فرزجہ حاملہ کے پیٹ سے بچہ گرا دیتا ہے سدہ کھولتا ہے بواسیر کے مسون کو ساقط کرتا ہے اسکو دارچینی کے ساتھ کھانا پُرانی کھانسی کو جو رطوبت سے ہو اور جو بتیا اور بواسیر اور جریان منی کو نفع دیتا ہے اسکا جوشاندہ معدے کا تنقیہ کرتا ہے اسکے جوشاندے سے کلی اور غرارہ کرنا دانتون کی صحت قائم رکھتا ہے منھ کے زخمون کو جو نہایت ناقص اور خراب اور متعفن ہون دور کرتا ہے منھ آنے کو نافع ہے اسکا سفوف مرکے مین ملاکر ایسے دانت پر رکھنا جسمین سخت درد ہو مفید ہے۔ اسکا منجن منھ کی بدبو کے واسطے بہت موثر ہے اگر بواسیر الانف کی وجہ سے بدبو ہو تو اسکو بہت باریک پیسکر اور بتی اس سے آلودہ کرکے ناک مین رکھین بدبو جاتی رہے گی کسی روغن مین ملاکر کان مین ٹپکانے سے درد کو تسکین ہوتی ہے عسر البول کو دفع کرتا ہے اگر معدے کا درد جسکا باعث سردی ہو کسی دوا سے نہ جاتا ہو اور علاج سے مایوس ہو جائین تو اسکو ۲ ماشہ سے ۹ ماشہ تک لیکر پانی مین جوش کرکے اور مصری ملاکر پلائین صحت ہو جائے گی پٹھون کے استرخا کو دفع کرتا ہے اور مثانے کو بھی مضبوط کرتا ہے تمام اعضا سے یا کسی خاص زخم سے خون جاری ہو تو اسکے استعمال سے بند ہو جاتا ہے اعضا کے اندر سے مادہ غریب کو تحلیل کرکے انکو قوت دیتا ہے گیلانی کہتا ہے کہ کاسے پھل (درخت کی چھال) اور پھول اپنی گرمی کی وجہ سے ان فضول اور خراب رطوبات کو جو سڑنے کے قریب ہون تحلیل کرتا ہے اگر اسکو پیسکر ایسے زخمون پر رکھین جو پھیلتے ہون اور خراب ہون ان مین بدبو آتی ہو تو خشک ہو جائین بچے کی پھنسیون پر اسکو پیسکر بُرکنے سے خشک کر دیتا ہے اسکے پھول بھی پٹھون کو

Hakeem Shoukat Ali

مضبوط کرتے ہین اسکے پھول نزلات اور سوداوی وسواس کو مفید ہین انکو کپڑون مین رکھنے سے اُن مین خوشبو آجاتی ہے اور کیڑا نہین لگتا ان کو پیسکر روغن خیری مین ملا کر کان مین ٹپکانے سے کان کے کیڑے مرجاتے ہین اور نکل جاتے ہین۔ انکو جوش دیکر کلی کرنے سے دانتون کا درد دفع ہوتا ہے ان کو پیسکر دانتون پر ملنے سے مسوڑھے مضبوط ہوجاتے ہین انکو دارچینی کے ساتھ جوش کرکے پینے سے پرانی کھانسی اور بخار اور بواسیر دفع ہوتے ہین جریان منی کو نفع ہوتا ہے انکا جوشاندہ قابض شکم ہے مثانے کے درد کو دفع کرتا ہے اور مثانے کو قوت پہونچاتا ہے۔ اسکے پتون کو پیسکر عورت کی شرمگاہ مین رکھنے سے حیض آنے لگتا ہے اور بچہ نکل جاتا ہے اسکی چھال اور پھول دونون پیشاب کا ادرار کرتے ہین اور پیٹ کے بچے کو نکالدیتے ہین عضو تناسل کے زخمون پر کاے پھل کو چھڑکنے سے اُن کا پھیلنا بند ہوجاتا ہے خصیون اور مقعد کے درمیان مین جو پھوڑا ہوجاتا ہے اسپر برکنے سے زخم ہوجاتا ہے بعض کہتے ہین کہ اسکو بالخاصیت نافع ہے۔

ویدکہتے ہین کہ کاے پھل باد و بلغم کا فساد دفع کرتا ہے تپ اور تنگی سے سانس آنے کو مفید ہے جریان اور بواسیر اور کھانسی کو مٹاتا ہے گلے کے امراض کو زائل کرتا ہے اسکو بدن پر ملنے سے پسینے کی کثرت کم ہوجاتی ہے تھوک مین خون آنے کو بند کرتا ہے کاے پھل کو مہین پیس کے سنگھانے سے رکا ہوا زکام جاتا رہتا ہے اگر پسینا کثرت سے آتا ہو تو کاے پھل اور سونٹھ کو چھانکر بدن پر ملنے سے بند ہوجاتا ہے اور اس کام کے واسطے یہ نہایت مفید دوا ہے سر کا بھاری پن دفع کرنے کے لیے کاے پھل اور کالی مرچ کو پیس کے سنگھانا چاہیے اس کو سرکے مین پیسکر لگانے سے مسوڑھے مضبوط ہوجاتے ہین اور دانتون کا درد مٹتا ہے کاے پھل کو تیل مین پکا کے اسکی بوندین کان مین ڈالنے سے کان کا درد زائل ہوتا ہے اسکا جوشاندہ پلانے سے دفع ہوتا ہے کاے پھل اور بیل گری کو جوش دیکر صاف کرکے پلانے سے دست بند ہوتے ہین۔ اسکے جوشاندے مین جوکھار ڈال کے پلانے سے پیشاب کثرت سے آتا ہے اسکو پیسکر بگڑے ہوے زخم پر برکنا چاہیے یا پانی مین کاے پھل کو بھگو کر صاف کرکے ٹھنڈے پانی سے ایسے زخم کو دھونا چاہیے اسکی چھال پھرتی پیدا کرتی ہے اس کے سفوف کو شہد مین ملا کر چٹانے سے بلغم اور کھانسی کو صحت ہوتی ہے اسکو کالے نمک کے ساتھ پیسکر پھکانے سے پیٹ کا درد دفع ہوتا ہے اسکو پانی مین پیسکر گرم کرکے لیپ کرنے سے گانٹھ تحلیل ہوجاتی ہے دار فلفل اور کاے پھل کو پیسکر شہد مین ملا کر چٹانے سے بلغمی بخار دفع ہوتا ہے اسکو باریک پیسکر گھی مین ملا کر لیپ کرنے سے بواسیر کے مسون کا درد دفع ہوتا ہے اسکو پان مین رکھکر چاب چاب کر پیک نگلنے سے گلے کے تمام بلغمی امراض دفع ہوتے ہین اسکو جوش کرکے صاف کرکے اس پانی سے کلیان کرنے سے دانتون کے درد کو تسکین ہوتی ہے اور زبان کا بھاری پن دور ہوتا ہے کاے پھل نمک چھکنی کے پتے اور کٹیلی کے سوکھے پھل ہر ایک چھ چھ حصہ اور بتاشا چار حصہ ان سب کو باریک پیسکر اسمین سے دو ماشہ کھانے سے مرگی جاتی رہتی ہے اسکو بھینس کے دودھ مین پیسکر رات کو عضو تناسل پر لیپ

Hakeem Shoukat Ali

کرکے صبح کو دھو ڈالیں اس طرح کئی دن تک کرنے سے نامردی جاتی رہتی ہے عورت جب حیض سے فارغ ہوجائے تو اسکو باریک پیسکر اُسکی برابر کھانڈ ملاکر رکھ لے اور اسمین سے روزانہ ایک تولہ کھایا کرے اور تین دن تک کھائے ایسا کرنے سے حمل رہ جاتا ہے **مضر**۔ تلی وجگر (۲) اعصاب کو خشک کرتا ہے۔ **مصلح** دوقوہ مصطگی (۲) ببول کا گوند کتیرا **بدل** استرخاء اعصاب کے معالجے مین ہم وزن اسارون اور نصف وزن دروج اور دو تہائی زراوند مدحرج۔

مقدار خوراک۔ ۲-۳ ماشہ سے ۷ ماشہ تک بلکہ بعض نے ۹ ماشہ تک لکھا ہے وید کہتے ہین کہ سفوف ۲-۳ ماشہ تک دین۔

کاے پھل کے پھولونکا تیل

اسکو روغن گل کی طرح تیار کرتے ہین بہت خوشبودار ہوتا ہے دوسرے درجے مین گرم وخشک ہے۔ سخت اورام کو تحلیل کرتا ہے اسکے لگانے سے نقرس اور سردی کے درد مفاصل کو صحت ہوتی ہے سرسام کو دفع کرتا ہے اسکے سعوط سے سر کا درد اور نزلہ دور ہوتا ہے اسکے سعوط سے شقیقہ اور سردی کے درد سر کو نفع ہوتا ہے اور اسکے سعوط سے وہ ریاح تحلیل ہوجاتی ہین جو دماغ کی جھلیوں مین بند ہون اور دماغ کے سُدّے کھل جاتے ہین اسکو ۴ ماشہ کی مقدار مین پینے سے معدہ سرد کے منھ کو قوت پہونچتی ہے گردے اور مثانے مین گرمی آتی ہے قابض دواؤن کے ساتھ اسکو حقنہ کرنے سے رطوبی دست بند ہوتے ہین اسکے لگانے سے فالج اور آدھا سیسی کو نفع ہوتا ہے اسکا لیپ کرنے سے دماغ اور پٹھون کے امراض دفع ہوتے ہین دماغ کا سدہ کھل جاتا ہے اور دماغ کے پردون کو قوت پہونچتی ہے۔ عضو تناسل پر اسکی مالش سے باہ مین قوت آتی ہے اور اسکی مالش سے عضو کی ریاح تحلیل ہوتی ہین اور سخت اورام تحلیل ہوجاتے ہین وید کہتے ہین کہ کاے پھل کے پھولون کا تیل بناکے ان سب امراض مین کام مین لانا چاہیے کہ جنین اسکے درخت کی چھال یعنی کاے پھل کام مین آتا ہے۔

کالی (ھ)

بفتح کاف وسکون الف وکسر ہمزہ وسکون یاے تحتانی معروف۔ چنزابہ وبضم دزنج وجانہ غوک وجل ونرج وجل بکہ (ف) طحلب (ع)

صفات۔ ایک قسم کی سبزی ہے جو بند پانی پر جمتی ہے اور اُسکو خراب کردیتی ہے بہتر وہ ہے کہ میٹھے پانی پر جمے۔

طبیعت۔ دوسرے درجے مین گرم وتر وید سرد وخشک بتاتے ہین۔

خواص وفوائد۔ اگر کسی مقام سے خون جاری ہو تو اسکو تنہا یا جو کے آٹے کے ہمراہ لیپ کرنے سے بند ہوجاتا ہے گرم ورم اور سرخ بادہ کو تحلیل کرتا ہے تب گرم اور نقرس اور پٹھون کے فتق کے واسطے نافع ہے۔ اگر جونک گلے مین چمٹ جائے تو کائی کو روغن زیتون مین جوش کرکے نگل جائین اور گرم پانی ہمیشہ پی کرتے رہین جونک نکل جائے گی اور خشک کائی بچانکنے سے سبز وصفراوی دست بند ہوجاتے ہین جو

Hakeem Shoukat Ali

کائی دریا کے پتھرون پر جمے وہ بہت قابض ہے اگر پیشاب جلن کے ساتھ آتا ہو تو ایک برتن مین رکھ کر اسپر پیشاب کرنا مفید ہے کائی کا سفوف ۲ ماشہ روز کئی دن تک پھانکنے سے عورت بانجھ ہوجاتی ہے۔ وید کہتے ہین کہ کائی شیرین۔ ملین۔ سلونی۔ ہضم ہونے مین ہلکی اور چکنی ہوتی ہے۔ تشنگی تپ خشکی گرمی اور زخم کو مٹاتی ہے کائی کو ایک مٹی کے ٹھیکرے مین بھر کر چولھے پر چڑھا کر اسکی راکھ کرکے اسمین کھانڈ ہموزن ملا کے چار ماشہ ہمیشہ پھانکنے سے منی کا پتلا پن اور جریان دفع ہوتا ہے کائی کو نچوڑ کر اسکا پانی نکالکر عضو تناسل کے سوراخ مین ٹپکانے سے زخم بھر جاتا ہے۔ **مضر** سرد اعضا کو **مصلح** ریحان **بدل** کلفہ۔

کائی نو (ش)

صفات وشناخت۔ کائی نو درخت کے تنے مین شگاف دینے سے جو رطوبت حاصل ہوتی ہے اُسکو بغیر حرارت دینے کے خشک کر لیتے ہین مالابار سے لاتے ہین چھوٹے چھوٹے نوکدار اور چمکدار دانے ہوتے ہین رنگت مین سیاہ سرخی مائل اور کنارے عقیق کی مانند اور بو نہین مگر ذائقہ بہت بکسا چبائین تو تھوک کی رنگت خون کی مانند سرخ ہوجاتی ہے شراب مقطر مین قریب قریب کل حل ہو جاتا ہے۔

خواص و فوائد۔ قوی و سریع الاثر قابض دواے اسہال مین بہت مفید دواے خصوصًا اس صورت مین جب آنتون کی گلٹیون مین مرض لاحق ہو بعض ڈاکٹرون کے نزدیک تاثیر قبض کی اس دواے اسی صورت مین ہوتی ہے جب اسہال ہو۔ سل کے مرض مین پسینہ روکنے کے لیے بہت مفید ہے سیلان خون کے امراض مین جب سوزش نہو تو دینے سے بڑا فائدہ ہوتا ہے مسوڑون کے پھول جانے اور زخمی ہوجانے مین کائی نو کا گوند پانی مین جوش دیکر غرارہ کرائین۔ **بدل** ڈھاک کا گوند جسے چنیا گوند کہتے ہین۔

مقدار خوراک۔ دس گرین سے بیس گرین تک۔

کباب (ع)

بفتح کاف و فتح باے موحدہ وسکون الف و یاے موحدہ دوم موقوف عربی مین شوا بھی کہتے ہین۔

صفات۔ مشہور و معروف ہے سب سے بہتر وہ کباب ہے جو موٹے تازے بکری یا دنبے کے بچے کے گوشت سے تیار کیا جائے اور گوشت کو باریک کوٹا گیا ہو عمدہ مچھلی کے گوشت کے کباب بھی عمدہ ہوتے ہین اور یہ بھی خوبی مین داخل ہے کہ کوئلون کی ایسی آنچ پر جو سب اجزا کو برابر لگتی ہو تیار کیا ہو اور اُسمین نمک و مرچ اور گھی ضرورت کے موافق ڈالا ہو اور وہ کباب بہتر ہے کہ سیخ مین لگایا جائے بہ نسبت اُس کباب کے جو گھی مین تلا جائے پس شامی کباب سے سیخ کا کباب عمدہ ہوگا۔ ہرن بارہ سنگھا اور پرندون کے گوشت کے کباب بھی مزہ دار ہوتے ہین مگر گرم وخشک بہت ہوتے ہین اور وہ کباب نہایت خراب ہے جسکو بوڑھے جانور کے گوشت سے تیار کرین اور اسمین مرچین زیادہ ڈالین یا خراب قسم کی لکڑی کے کوئلون پر (جیسے انجیر بھلانوان ارنڈ سینڈھ اور کیکر کی لکڑی ہے) لگادین یا تیار کرنے مین جل جائے یا سب طرف سے آنچ پوری نہ لگی ہو۔

Hakeem Shoukat Ali

طبیعت ۔گرم وخشک ہی اور بعض گرم وتر کہتے ہین مگر صحیح یہ ہو کہ جیسے گوشت کا بنایا جاے۔ ویسی طبیعت ہوگی۔

خواص و فوائد ۔اسکو پکانے کے وقت بو سونگھنے سے کمزور آدمی کے دل کو طاقت ہوپنچتی ہے۔ اعضاے رئیسہ اور باہ کو اسکے کھانے سے طاقت حاصل ہوتی ہے معدۂ مرطوب کے بہت موافق ہو اور جن لوگون نے فصد کرائی ہو یا پچھنے لگواے ہون انکو مفید ہے دیر ہضم ہے مگر بعد ہضم ہونے کے خون صالح پیدا کرتا ہے کباب پر زیادہ پانی پینا مضر ہے خصوصًا مچھلی کے کباب پر بہت ہی نقصان ہوپنچاتا ہے گویا اسکو زندہ کرنا اور اپنے آپ کو مارنا ہے ۔کبھی ایسا کرتے ہین کہ اول مرغ یا اور پرندکو نیم پخت کرکے پھر اس گوشت کو سیخ پر کباب لگاتے ہین ایسا کباب ریاضت والون کو اور جن کا بدن چست ہو انکو مفید ہے اور کثیر الغذا ہے ایسے کباب کو عربی مین کرد ناج کہتے ہین اور یہ معرب ہے کردناک کا کباب یا گوشت کو پکا کر بہت گرما گرم چھپا کر رکھدین یہانتک کہ سرد ہو جاے اور بخارات باہر نہ نکلین اسکا کھانا بہتر نہین عشی اور خلل اور ہیضہ پیدا کرتا ہے۔ وید کہتے ہین کہ کباب دماغ کو قوت دیتا ہے بدن کو فربہ کرتا ہے اعضا کا درد دور کرتا ہے۔ امراض لاغری اور زہری کو دور کرتا ہے **مضر** ۔گرم مزاج والے مین درد سر پیدا کرتا ہو **مصلح** ۔سکنجبین واطریفل۔

کباب چینی (ت)

کبابۃ (ع) کیوبیاس (ل) کیوبیز (انگ)

صفات وشناخت ۔مسٹر یا مڈیکا مین لکھا ہو کہ ایک بیل ہے جسکے کچے پھلون کو کباب چینی کہتے ہین جزیرۂ جاوا وغیرہ مین اسکی پیدائش ہے ابوحنیفہ نے کتاب النبات مین لکھا ہے کہ کباب چینی کا پیڑ جنگلی آس کے پیڑ کی طرح ہوتا ہے اور پتے ریحان کے پتون سے پتلے ہوتے ہین پھول سفید زردی مائل ہوتا ہو سوکھی اور سخت زمینون مین پیدا ہوتا ہے یہ پھل گول اور چھوٹا حصہ ایک انچ کا قطر مین سیاہ رنگ کا بھور افاکی مائل جھری دار ہوتا ہے اور پیچھے چھوٹا ڈنکا لگا رہتا ہے جھری دار طبق کے نیچے سخت اور بھوری رنگت کا چھلکا ہے جسکے اندر پھل پختہ ہونے سے بیج ہوتا ہے ذائقہ گرم خوشبودار اور کسی قدر تلخ بو تیز اور خاص طرح کی خوشبودار۔ کباب چینی کے جوشاندے مین آیوڈائین کا سولیوشن دینے سے بہت خوبصورت نیلا رنگ ہوتا ہے سیاہ مرچ اور اسمین یہ فرق ہے کہ اسمین ڈنڈی لگی رہتی ہے اور مرچ مین نہین بہتر تازہ خوشبودار تیز مزہ ہے جو چین سے لاتے ہین اور اسکے بعد رومی اور ہندوستانی بری اور کڑوی ہوتی ہے قوت اسکی دو برس تک رہتی ہے مولف جامع کے قول سے معلوم ہوتا ہے کہ اسکا نام حب العروس بھی ہے اور وجہ تسمیہ یہ ہے کہ اسکو ذکر پر لگا کر عورت سے صحبت کرنے سے اسکو اتنا مزہ آتا ہے کہ مرد پر فریفتہ ہوجاتی ہے۔

طبیعت ۔ شیخ لکھتا ہے کہ دوسرے درجے مین گرم وخشک ہے بعض کہتے ہین کہ تیسرے درجے مین گرم وخشک ہے مسیح ابن حکم نے کہا ہے کہ اسمین گرمی اور سردی دونون ہین لیکن گرمی غالب ہے

Hakeem Shoukat Ali

خواص وفوائد۔ روح کو لطیف کرتی ہے سدہ کھولتی ہے مسام بھی کھولتی ہے پرانے درد سر کو دور کرتی ہے
کباب چینی کا سفوف ۴ ماشہ مولی کے پانی کے ساتھ روزانہ ایک ہفتہ تک پھانکنے سے درد سر جاتا رہتا ہے
یرقان کو بھی صحت ہوتی ہے جگر کا سدہ کھولتی ہے مگر جب بدانی پڑ جاتی ہے تو سدہ کھولنے کی قوت ضعیف
ہو جاتی ہے۔ شیخ کہتا ہے کہ نہیں سدہ کھولنے کی قوت ایسی کمزور ہے کہ دارچینی کی جگہ کام نہیں دے سکتی
اسکو منہ میں رکھنے سے آواز صاف ہوتی ہے چابنے سے منہ میں خوشبو پیدا ہوتی ہے منہ کی بدبو دفع کرتی
ہے اور منہ آنے کو نافع ہے معدے اور مسوڑھوں کو قوت دیتی ہے۔ درد حلق کو مفید ہے دستوں کو
روکتی ہے۔ خفقان کو دور کرتی ہے گردے اور طحال اور جگر کی بیماریوں کو نافع ہے پیشاب خوب لاتی
ہے۔ مجاری بول کے زخم کا تنقیہ کرتی ہے۔ سلس البول اور بول فی الفراش کے مرض کو دفع کرتی ہے
یہی اچھلے تو بارہ رتی کباب چینی پیسکر سکنجبین میں ملا کر چاٹیں تو نفع ہوگا پیٹ کے نلوں کو قوت دیتی ہے
ریاح کو تحلیل کرتی ہے اسکو چبا کر ذکر پر لگانا جماع میں لذت دیتا ہے اور عورت کو اتنی لذت حاصل
ہوتی ہے کہ سوا اُس مرد کے کسی کو نہیں چاہتی۔ دوا چینی۔ عاقرقرحا اور کباب چینی ایک ایک ماشہ پیسکر
شہد میں گولیاں بنائیں اور سکھا کر رکھ دیں اور جماع سے ایک گھڑی پہلے ایک گولی منہ میں رکھکر
لعاب ذکر پر لگا کر خشک کرکے جماع کریں عورت کو بہت مزہ حاصل ہوگا اور اس نسخے سے بھی طرفین کو
لذت حاصل ہوتی ہے کباب چینی دو ماشہ سونٹھ دو ماشہ عاقرقرحا دو ماشہ سعد دو ماشہ لوبان ایک ماشہ
کتیرا ایک ماشہ پیسکر لعاب دہن سے قضیب پر ملا کریں۔ سوزاک میں اسکو اس صورت میں استعمال
کرتے ہیں جب علامتیں سوزش کی بالکل دور ہو جاتی ہیں ۳ ماشہ سے ۴ ماشہ تک کباب چینی کو
پیسکر ایک پیالہ بھر تازے دہی میں کہ بہت کھٹا نہو خیر کریں اور اس پیالے کو گاڑھے کپڑے سے مضبوط باندھکر
اگر گرمی کے دن ہوں تو رات کو آسمان کے نیچے رکھیں اور جاڑوں میں جہاں چاہیں رکھ دیں اور صبح کو
ملا کر پی لیں تین دن تک ایسا کرنے سے سوزاک کو بہت نفع ہو اسکی پچکاری سوزاک کے واسطے لاثانی
ہے کباب چینی دو درام شورہ دس گرین ایک ایسی تین مقدار روز مرہ سوزاک کے مریض کو دینے سے
نفع ہوتا ہے۔ کباب چینی تیج اور کلچین برگ تنبول کے رس میں پیسکر گولی بنا کے منہ میں رکھنے سے آواز
صاف ہوتی ہے منہ کے اندر کا ورم مٹانے کے لیے اسکو چوستے رہنا چاہیے اسکے چوسنے سے گلے کا ابھاری پن
مٹتا ہے۔ افیون کے ساتھ اسکی گولیاں بنا کے دینے سے آنتوں کے دست بند ہوتے ہیں۔ غذا ایسی
حالت میں مونگ چاول اور بے کیلے کی کھچڑی دینا چاہیے دودھ کے ساتھ اسکو پھنکانے سے پیشاب بکثرت
سے جاری ہو جاتا ہے اسکو سونٹھ کے ساتھ پھانکنے سے بدن کی سستی دفع ہوتی ہے اسکے لیپ کرنے سے
سوجن اور گانٹھ دفع ہوتی ہے **مضر** مثانے و گردے کو مضر ہے اور درد سر پیدا کرتی ہے **مصلح** مثانے کے لیے
مصطگی درد سر کے لیے صندل اور گلاب گردے کے لیے کاکنج **بدل** دارچینی الائچی و بابچہ و اسارون اور
درد حلق کے لیے عاقرقرحا اور جگر کے واسطے سنبل۔
مقدار خوراک۔ سفوف ۴ ماشہ تک جوشاندے میں ۹ ماشہ تک۔

Hakeem Shoukat Ali

کبابۂ خندان (ف)

فاخرہ و کبابۂ دہن شگافتہ و کبابۂ دہن کشادہ (ف) فارغرہ و فارغ (ع)۔

صفات و شناخت ۔ کباب چینی سے بڑا جوزی رنگ کا دانہ منھ پھٹا ہوا تیز و تیز بو اور خوشبودار ہوتا ہے اسکے جوف مین ایک دانہ چھوٹا اور گول اور سیاہ ہوتا ہے سوڈان اور زیر باد سے آتا ہے کوہ ہمالیہ مین بھی پیدا ہوتا ہے کوہ ہمالیہ سے جو تازہ آتا ہے اسکا رنگ کسی قدر ہرا ہوتا ہے اسکی چٹنی جیسے کھانے کے ساتھ کھاتے ہین جسکا مزہ تیز ترشی مائل اور تھوڑا سا خوشبودار ہوتا ہے پشتو کی زبان مین اسکو گوبر کہتے ہین جسمین دال ثقیل مفتوح نون غنی باے موحدہ مفتوح راے مہملہ ساکن یاے تحتانی مجہول ہے۔

طبیعت ۔ گرم و خشک تیسرے درجے مین بعض نے گرم پہلے درجے مین اور خشک دوسرے درجے مین بتایا ہے۔

خواص و فوائد ۔ امراض باردۂ دماغی و ریاح غلیظ اور جنون کے لیے اسکا پینا مفید ہے دل و دماغ کو قوت دیتا ہے اسکے عصارے یا جوشاندے سے کلی کرنا منھ کی سوزش کو نافع ہے ہاضمے کو طاقت پہونچاتا ہے سدہ کھولتا ہے اخلاط سوداوی و بلغمی کو چھانٹتا ہے سردی سے دست آتے ہون تو اس کے استعمال سے بند ہو جاتے ہین خون صاف کرتا ہے ریاح غلیظ و تند کو تحلیل کرتا ہے **مضر** گرم مزاج مین درد سر پیدا کرتا ہے اور جگر گرم کو بھی مضر ہے **مصلح** درد سر کے لیے کافور نیلوفر گلاب روغن گل اور جگر کے لیے تخم کاہو **بدل** ۔ کباب چینی اور لاچی۔

مقدار خوراک ۔ ۳۔ ماشہ سے ۵ ماشہ تک۔

کبسون

بفتح کاف و سکون باے موحدہ و ضم سین مہملہ و سکون واو و نون اور **کفسون** باے موحدہ کے جگہ فا سے بھی آیا ہے

صفات و شناخت ایک روئیدگی کے پتے اور گول دانے ہین کہ حبشہ کے ملک سے لاتے ہین مزے مین تیزی اور تلخی اور خوشبو تیز ہوتی ہے بعض کہتے ہین کہ کشوث ہے بعض باے برنگ جانتے ہین اور تحقیق یہ ہے کہ ایک روئیدگی ہے جسکے اجزا برنجاسف کی طرح ہوتے ہین اہل حبشہ اسکو بہت استعمال کرتے ہین۔

طبیعت ۔ گرم و خشک پہلے درجے مین مگر تحقیق یہ ہے کہ تیسرے درجے مین گرم و خشک ہے۔

خواص و فوائد ۔ دست لانے اور پیٹ کے کیڑے نکالنے کے لیے اسکا سفوف شہد یا شکر مین ملا کر دودھ کے ساتھ کھلاتے ہین اور کبھی دوسری بھی مخرج کرم شکم دوائین اسکے ساتھ شامل کرتے ہین اسکی جڑ سب اجزا سے زیادہ قوی ہے اسکے استعمال کا بہتر طریق یہ ہے کہ کوٹ کر پانی مین اس کے ساتھ ملا کر صاف کر کے پلا دین اگر زیادہ قوی چاہین تو باے برنگ بھی شامل کر دین اگر اس سے بھی زیادہ

Hakeem Shoukat Ali

قوی چاہیں تو کالے دانے کے سفوف کے ساتھ کھلاویں اگر کیڑے بالکل دور نہو سکیں تو صرف جڑ کو پیسکر پانی کے ساتھ پھانک لیں۔

کبوتر (ف)

حمام (ع)

صفات۔ ایک پرند ہے کہ پالتو اور صحرائی ہوتا ہے۔ پالتو کبوتر چھ قسم کا ہوتا ہے (۱) گولہ (۲) کابلی (۳) نساورہ (۴) لوٹن (۵) لقا۔ (۶) یاہو۔ انمین سے گولہ دو قسم کا ہوتا ہے ایک ٹینی دوسرا اصیل ٹینی پر رنگ نیلا بھورا کھیرا اور نقتیہ ہوتا ہے اور اصیل شیرازی اور کابرہ اور گلی اور جیب ہوتا ہے گولہ ٹینی لڑانے اور اڑانے کے لیے ہوتے ہین اور گولہ اصیل دیکھنے کے واسطے۔ کابلی کے پانچ رنگ ہین۔ ہرا۔ سبزہ۔ سفید۔ سیاہ اور کاسنی یہ رنگ کابلی اصیل کے ہین انھین خاص واسطے بیزہ کرنے اور اڑانے کے پالتے ہین سفید دو طرح کا ہو ایک موتیا دوسرا تارا جسکا حلقۂ چشم سیاہ اور چونچ و ناخن بھی سیاہ ہون وہ تارہ ہے اور اگر سفید ہون تو موتی ہے بیزہ باز وہ کبوتر ہے جو سید عاشل فاختہ کے اُڑ کھیلے۔ نساورہ سفید اور سیاہ اور ہرا اور سبزہ امیر یا اور پلوان ہوتا ہے سر اسکا چھوٹا چونچ چھوٹی قد بڑا دم نہایت پھیلا ہے اور بازو بھی لانبے ہوتے ہین لقا اپنے تئین کھینچتا ہے کہ سر اسکا برابر دم کے جا لگتا ہے۔ یہانتک کہ دانہ پانی کی طرف متوجہ نہین ہوتا چراغ آٹے کا بنا کر اسکے سینے پر رکھدو تو چراغ گرنے نہین پاتا اگر عمدہ ہو تو اسکو ہاتھ سے دانہ پانی کھلاتے ہین نہین تو خود بھی کھا سکتا ہے۔

لوٹن وہ ہے جو اُنگلیون کی تھوڑی سی حرکت سے لوٹنے لگتا ہے اور جبتک نہ اٹھاؤ اور نہ پھونکو لوٹا کرے یہانتک کہ مر جائے۔

یاہو وہ ہو کہ مٹی کا کچا برتن اسکی آواز سے ٹوٹ جائے ایسا یاہو اصیل ہے اسکو اکثر فقیر پالتے ہین امیر بچتے ہین۔

طبیعت۔ صحرائی بہ نسبت پالتو کے زیادہ گرم و خشک ہے پالتو گرم دوسرے درجے کے آخر مین اور خشک پہلے مین ہے۔ اور رطوبت فضلیہ دونون مین ہے مگر پالتو مین رطوبت فضلیہ بہت زیادہ ہے اور ایسے کا گوشت جو اڑنے کے قریب ہو گرم و تر ہے اور رطوبت فضلیہ رکھتا ہے یہانتک کہ شیخ اس کے گوشت مین بسبب رطوبت فضلیہ کے غلط جانتا ہے بعض بچے کا گوشت گرم اعتدال کے ساتھ بتاتے ہین اور بعض کبوتر کے گوشت سے زیادہ گرم و تر مانتے ہین۔ اور بیٹ تیسرے درجے تک گرم و خشک ہے۔

خواص و فوائد۔ اسکا گوشت فالج اور لقوہ اور رعشے اور خدر اور استسقا اور استرخا کے لیے مفید ہے بدن کو فربہ کرتا ہے منی اور خون صالح پیدا کرتا ہے مقوی گردہ و باہ ہے اسکا شوربا سرد مزاج والے کو بہت مفید ہے اسکو بھونکر خشک کھانا بُرا ہے اسکا سنگدانہ تازہ لیکر آلائش دور کرکے کھائین تو سانپ کی سمیت کو نفع ہو بچے اسکے خون کا پیشانی پر لگانا نکسیر کو بند کرتا ہے۔ گرم گرم اسکا خون

Hakeem Shoukat Ali

آنکھ مین لگانا آنکھ کے زخم اور کمنہ اور غشاوہ اور طرفہ اور رتوند کو مفید ہے کبوتر کے انڈے بہت گرم و خشک ہین ۔ بچے انڈے پینے سے سینے کی خشونت دور ہوتی ہے رخسارون کا رنگ نکھرتا ہے بچے کو شہد مین ملا کر کھلانے سے جلد بولنے لگتے ہین جہان کبوتر رہتے ہون وہان چیچک کا مریض رہے تو اس بالخاصیت صحت ہو اور کبوترون کو اپنے گھر مین رکھنا امن و حفاظت کا باعث ہے طاعون اور وحشت اور ہوا کا فساد دور ہوتا ہے بچھو کے کاٹے ہوے مقام پر کبوتر کی گرما گرم بیٹ باندھین تو زہر جذب کرے اور پونے دو ماشہ جنگلی کبوتر کی بیٹ پیسکر شب کو پانی مین تر کرکے عورت صبح کو وہ پانی پی لے تو ایک ہی دن مین صرف تین دن کے اندر بانجھ ہو جاے گی اسی طرح ماشہ بھر بیٹ شکر کے ہمراہ کھانے سے بھی تین دن مین بانجھ ہو جاتی ہے ابن زہر کہتا ہے کہ کبوتر کی بیٹ آٹے مین ملا کر جس حیوان کو کھلائی جاتی ہے مرجاتا ہے اسکی بیٹ جو کے آٹے اور تارکول کے ساتھ مرہم کی طرح حل کرکے اور پارچہ کتان پر لگا کر برص کے مقام پر لگا دین اور تیسرے دن جدا کردین مکرر ایسا کرنے سے صحت ہوتی ہے اور ۱۰ ماشہ کبوتر کی بیٹ ۱۰ ماشہ دارچینی کے ساتھ کھانے سے پتھری ٹوٹ جاتی ہے ۔ اگر ساق کی ہڈی جلا کر عورت فرج کے اندر رکھے تو بکارت کا اعادہ ہو اور یہ بات اسرار مین سے ہے جنگلی کبوتر کی ہڈی جلا کر دو چنے کی مقدار مین برگ تنبول مین رکھ کر کھانے سے دمہ جاتا رہتا ہے کبوتر کا گوشت ہمیشہ کھانے سے برص پیدا ہو جاتا ہے اسی طرح اسکا کباب گرم مسالے کے ساتھ زیادہ دنون تک کھانے سے خون مین احتراق اور جذام پیدا ہوتا ہے اور اس سے ایسا خون پیدا ہوتا ہے جو جلد سڑ سکتا ہے خاصکر پالتو کے گوشت کا یہی حال ہے البتہ سرد مزاج والون کے لیے بہت نافع ہے ایسے بچے کا گوشت جو اڑنے لگے جلد ہضم ہو جاتا ہے کیونکہ رطوبت فضلیہ اسکے اڑنے سے تحلیل ہو جاتی ہے اور ایسے بچے سے جو خلط بنتا ہے وہ اس بچے کے گوشت سے اچھا بنتا ہے جس کے پورے پر و بال نہون کیونکہ ایسے بچے مین رطوبت فضلیہ بہت ہوتی ہے کبوتر کے بچے کا پیٹ چیر کر سانپ یا بچھو کے کاٹے ہوئے مقام پر باندھ دینے سے بہت نفع ہوتا ہے بچے کا گوشت کھانے سے خناق نکل آتا ہے اگر اسطرح پکائین کہ سرد ترکاری یا سرکہ وغیرہ ڈالکر شوربا دار پکا کر کھائین بہتر وہ بچہ ہے کہ اچھی طرح پر نکل کر اڑنے لگے اس سے گاڑھا اور متین خون اور رطوبت پیدا ہوتی ہے جسکے مزاج مین سردی غالب ہو یا امراض سرد کی وجہ سے دبلا ہو گیا ہو اور بدن مین اسکے خون کم ہو اسکو اس کا کھانا نافع ہے مگر اس سے فضول زیادہ پیدا ہوتا ہے اور سڑ جلد جاتا ہے کبوتر کے بچے کو تل کے تیل مین جوش دین مگر نمک اور پانی نہ ڈالین اور اسکو کھالین تو فوراً مثانے اور گردے کی پتھری ٹوٹ کر نکل جائے ۔

وید کہتے ہین کہ کبوتر کا گوشت روشنی بخشتا ہے باد اور بلغم کو دفع کرتا ہے اسکے کھانے سے ہڈی کی مینگ بڑھتی ہے ۔ **مضر** ۔ کبوتر کا گوشت گرم مزاج کو نقصان پہونچاتا ہے ۔ **مصلح** ۔ سرکہ اور دھنیا اور دوسری سرد چیزین

کپاس (ھ)

بفتح کاف تازی و فتح بائے فارسی و سکون الف و سین مہملہ موقوف

صفات و شناخت ۔ روئی کا پیڑ ہے اسکے پھول کو کپاس کا پھول اور بیج کو بنولہ کہتے ہین جنگلی بھی

Hakeem Shoukat Ali

ہوتا ہے کپاس اگرچہ امریکہ مین بھی ہوتا ہے لیکن پرانے براعظم کے سب ملکون مین ہندوستان سے پھیلا سکندر جب ستلج تک آیا تو اسکے ساتھ والون نے کپاس کا پیڑ دیکھ کر بڑا تعجب کیا اور اپنی کتاب مین اسکا نام اون کا پیڑ لکھا اور اسکی یہ شرح کی کہ یونان مین جو اون بھیڑون کی پیٹھ پر جمتا ہے وہ ہندوستان مین پیڑون مین پھلتا ہے بیچارون نے روئی پہلے کبھی نہ دیکھی تھی صرف پوستین اور اونی کپڑے پہنتے تھے۔

طبیعت ۔ گرم وخشک ہے جنگلی بھی گرم وخشک ہے بعض سرد و تر اور بعض تر جانتے ہین پھول گرم و تر ہے

خواص و فوائد ۔ اسکے پتے سینک کر باندھنے سے درد کو تسکین ہوتی ہے اسکے پھول اور پھل (ڈوڈ پھٹ کر روئی نکلتی ہے) جوش کرکے پینے سے ادرار حیض ہوتا ہے اور حمل گر جاتا ہے اسکی لکڑی کی دھونی زکام کو دفع کرتی ہے اسکے پتون کا پانی شربت سیب کے ہمراہ دست بند کرتا ہے قرص وغیرہ پر لگانے سے نافع ہے شرفے کے ساگ کے ہمراہ گٹھیا کو مٹاتا ہے اسکے پتون اور جڑ کے جوشاندے مین بیٹھنا اختناق رحم کو نافع ہے درد کو تسکین دیتا ہے اسکے سب اجزا کا لیپ معدے کو قوت دیتا ہے اور خون کو ظاہر جلد کی طرف جذب کرتا ہے۔

وید کپاس کو شیرین اور گرم اور سبک اور دافع فساد باد لکھتے ہین اور بعض سرد جانتے ہین انکا بیان ہے کہ اسکے پتون کو چائے کی طرح اوٹنا کے پلانے سے دست بند ہوتے ہین دست کی بار بار حاجت کو مٹانے کے لیے اسکے پتون کو اوٹنا کے مقعد کو بھپارا دینا چاہیے اسکی جڑ کا جوشاندہ پلانے سے پیشاب اترنے کے وقت سوزش اور درد کا ہونا مٹتا ہے اسکے پھولون کا شربت بنا کے پلانے سے تفریح پیدا ہوتی ہے اسکے پھولون کا ضماد کرنے سے آگ سے جلے ہوے کی سوزش اور بدن کا دکھنا زائل ہوتا ہے اسکے پتون کا رس پلانے سے آنون کے دست بند ہوتے ہین پتون کو تیل سے چپڑ کے باندھنے سے چھوٹے جوڑون کی سوجن دفع ہوتی ہے اسکے نرم پتون اور جڑ کے جوشاندے مین آبزن کرنے سے عورت کے رحم کا درد دفع ہوتا ہے اسکی جڑ کا جوشاندہ پلانے سے رکاوٹ سے حیض کا آنا موقوف ہوجاتا ہے اسکی جڑ کی دس تولہ چھال کو سوا سیر پانی مین اوٹنا کر ڈھائی پاؤ پانی رکھلیوین پھر اسمین سے پانچ تولہ ہر بیس یا تیس منٹ مین دینا چاہیے یا اسکے گاڑھے پکے ہوئے رس کی مقدار تیس سے ساٹھ بوند تک دینے سے سردی سے بند ہوا حیض پھر جاری ہوجاتا ہے اور سختی سے خون حیض کا آنا مٹ جاتا ہے۔ اسکے پتے دہی مین پیس کے لیپ کرنے سے آنکھ کا درد دفع ہوتا ہے اسکے پھولون کی ایک تولہ راکھ کو پھنکانے سے حیض کا خون عادت سے زیادہ نکلنا موقوف ہوتا ہے اسکی جڑ کو چاولون کے پانی کے ساتھ پیسکر پلانے سے سفید رطوبت کا رحم سے نکلنا موقوف ہوتا ہے اسکے اور باکھرہ کے پتون کے خالص رس مین شہد ملا کر پلانے سے دست بند ہوتے ہین۔ جنگلی کپاس کی جڑ کے سفوف کو چاولون کے آٹے مین ملا کر اسکی روٹی یا پوری بنا کے کھلانے سے خنازیر کا مرض زائل ہوتا ہے اتوار کے دن اسکی اکھیڑی ہوئی جڑ کو چابنے سے بچھو کا زہر اترتا ہے اسکے پتون کو تلون کے تیل مین پکا کے لیپ کرنے سے بادی کا درد دفع ہوتا ہے

Hakeem Shoukat Ali

کپتھیتی (ھ)

بفتح کاف تازی وسکون یاے فارسی وتاے فوقانی مخلوط بہا وفتح باے فارسی دوم وسکون تاے فوقانی دوم وکسر راے مہملہ وسکون یاے معروف

صفات ومنافع - ایک روئیدگی ہے اسکے پتے کیت کے پتون کی طرح ہوتے ہین مزہ اسکا تیز ہوتا ہے پہلے درجے مین گرم وخشک ہے - غلبۂ بلغم وسیلان منی کو مفید ہے -

کپتھارجاک (ھ)

بفتح کاف تازی وکسر باے فارسی وفتح تاے فوقانی مشددہ وہاے مخلوط التلفظ والف ساکن وفتح راے مہملہ وفتح جیم فارسی وسکون کاف تازی

صفات وفوائد - ایک قسم کا سورنجان ہے وید کہتے کہ تیز اور سرد وخشک ہے اعضا مین سوزش اور صفرا پیدا کرتا ہے فساد خون وبلغم کو مٹاتا ہے داد اور کرم شکم اور فساد زہر کو مفید ہے -

کپور کچری (ھ)

صفات وشناخت - ایک جڑ ہے نرکچور سے بڑی اور موٹی اسمین کافور کی سی خوشبو آتی ہے زمین سے اکھیڑ کر جوش دیکر ورق ورق کرکے خشک کرکے رکھتے ہین تاکہ فساد ہوا اور کیڑون کے لگنے سے محفوظ رہے دو قسم کی ہوتی ہے (۱) خرد (۲) کلان - مامون صاحب کی کتابون مین یہ دوا مشتبہ ہوگئی ہے رموز اعظم مین جو انکی پہلی تصنیف ہے اسمین معمولی سے ایک نسخہ قے اور تہوع کے علاج مین لکھا ہے جسکی عبارت یہ ہے - زرنباد کوفتہ بیختہ بقدر نخود در گلاب حب سازند ودو حب بدہند واگر کفایت نکند بعد ساعتے دو سہ حب دیگر دہند اور اکسیر اعظم مین جو رموز کے بعد تالیف کی ہے زرنباد کی جگہ کپور کچری ہے - اور قرابادین اعظم مین جو اکسیر سے بھی بعد کو بنائی ہے یہی کپور کچری درج کیا ہے اور محیط اعظم مین کہ سب سے مابعد کی تالیف ہے لکھا ہے کہ زرنباد کی ایک قسم نرکچور ہے جسکو کپور کچری بھی کہتے ہین - پس کپور کچری کی نسبت انکے اقوال سے اتنی باتین دریافت ہوتی ہین (۱) زرنباد اور زدوہ ایک چیز ہے (۲) زرنباد کی ایک قسم ہے (۳) نرکچور اور کپور کچری ایک ہین - حالانکہ دونون مین بڑا فرق ہے - نرکچور ہلدی کی طرح ہوتا ہے اور کپور کچری کے ٹکڑے ہوتے ہین مزے اور بو مین بھی دونون سے فرق ہے -

نگھنٹ سنگرہ مین لکھا ہے کہ کپور کچری کی بیل ہوتی ہے جسکی یہ جڑ ہے خوشبودار ہوتی ہے اسکے ٹکڑے ٹکڑے کرکے سکھا لیتے ہین مزہ کچھ کڑوا کچھ بکسا اور شیرین ہوتا ہے یہ دوا ہمالیہ پر ہوتی ہے -

طبیعت - یونانی طبیبون کی کتابون مین گرم وخشک دوسرے درجے مین لکھا ہے مگر وید سرد کہتے ہین

خواص وفوائد - دل ودماغ اور معدے کو قوت بخشتی ہے سدہ کھولتی ہے - مفرح ہے - باہ کو قوت دیتی ہے ذکر مین استادگی پیدا کرتی ہے - پیشاب اور حیض جاری کرتی ہے - سردی کی کھانسی کو نافع ہے بچون کی ہچکی کو مفید ہے - ریاح خوب صادر کرتی ہے - معدے کی ریاح کو تحلیل کرتی ہے ہاضم ہے

Hakeem Shoukat Ali

اسکا سفوف اورام پر ملنے سے تحلیل ہوتے ہین دردون کو تسکین دیتی ہے قسم خرد کم ناخوردہ کو باریک پیکر پانی مین
سانکر مٹر کے دانے کے برابر گولیان بناکر ایک دو گولی کھلانے سے قے مفرط رک جاتی ہے ۲ ماشہ
کپور کچری کا سفوف ہم وزن کھانڈ ملاکر سرد پانی کے ساتھ پھانکنے سے دست بند ہوجاتے ہین وید کہتے ہین
کہ کپور کچری قبض پیدا کرتی ہے مادۂ خام اور کھانسی اور فساد خون کو دفع کرتی ہے۔ نگھنٹ سنگرہ مین بیان
کیا ہے کہ کپور کچری کھانسی اور دمہ اور ہچکی اور درد شکم اور بخار اور بادے گولا اور فساد خون اور بادی کو شافی ہے

مقدار خوراک۔ ۴۔۰ ماشہ بلکہ ۶ ماشہ تک رموز اعظم کے اسہال کے مبحث سے ثابت ہے۔

کپی (ھ)

بضم کاف تازی و بائے فارسی مشددہ مکسورہ و یائے معروف اسکو گجراتی مین وچھی کانٹو اور مرہٹی مین کوکلی
اور سنسکرت مین ارت منجری کہتے ہین محیط مین ہرتا منجری لکھا ہے

صفات و شناخت۔ ایک چھوٹا سا پودا ہے کہ اکثر باغون مین اور نرم و تر مقامون پر اور سڑکون کے
کنارون پر اُگتا ہے ایک دو فٹ اونچا ہوتا ہے اسکی ایک ہی شاخ ہوتی ہے پتے نرم اور گول اور
کنگرہ دار ہوتے ہین ایک قسم کے پتے انبا رزہ کے پتون سے بہت ملتے ہوتے ہین اور ایک قسم ایسی ہو کہ پتے اسکے لمبے اور
کنگرہ دار ہوتے ہین پتلی پتلی شاخین ہوتی ہین جنپر باریک خرشہ پیدا ہوتا ہے اور کلی نخی سی سفید رنگ
خشخاش کے دانے کے برابر اور کوئی اس سے چھوٹی بھی لگتی ہے پھر اسمین پتیان پیدا ہوتی ہین اور
یہ پتیان ایسی واقع ہوتی ہین کہ پھول کا ڈول پیالی کا سا ہوجاتا ہے اس پیالی کے اندر ایک غلاف ہوتا ہے
اس غلاف مین بیج آتے ہین جو رائی کے دانے سے بھی چھوٹے ہوتے ہین بو اسکی تیز ہوتی ہے مگر مزے
مین تیزی نہین ہوتی جڑ اس پودے کی سفید اور چار انگل کی مقدار مین لمبی ہوتی ہے ۔ بلی اسکی جڑ بہاتی
ہی پیاری ہے جیسی بالچھڑ یہ پودا اکثر بارش کے موسم مین پیدا ہوتا ہے تیز ہے۔

طبیعت۔ تیسرے درجے مین گرم وخشک ہے۔

خواص و فوائد۔ قبض دفع کرتا ہے کھانسی اور دمہ دور کرتا ہے ۔ استسقا بواسیر اور قے بعد طعام کو
نافع ہے ۔ درد سر اور درد زانو کو دور کرتا ہے ۔ اسکے پتون کا پانی نکالکر سعوط کرنے سے دماغ کا تنقیہ ہوتا ہے
بواسیر الانف کو مفید ہے ۔ مگر دماغ مین سوزش پیدا کردیتا ہے ۔ جب اسکا سعوط کرین تو چاہیے کہ
اوپر عورت کا دودھ سونگھین تاکہ سوزش مٹ جائے ۔ پھوڑے پھنسی پر اسکے پتے باندھنا مفید ہے
ابتدائے سال مین سرپھوکر وغیرہ مصفیات کے ساتھ پینے سے سال بھر تک پھوڑے پھنسی سے
امن رہتا ہے یہ ایک تولہ اور ۳ تولہ ہلدی لیکر کھانے سے اخلاط دستون کی راہ نکلتے ہین استسقا کو فائدہ ہوتا ہے
اسکا ساگ پکاکر کھاتا تھا ہے بلغمی کو نافع ہے پیشانی پر اسکے لیپ سے دردسر کو نفع ہوتا ہے بچون کو دینے سے درد شکم کو
صحت ہوتی ہے اگر عورت کا پیٹ اختناق کی وجہ سے بڑھ جائے تو ۲ ماشہ تک باریک پیسکر نفع ہوتا ہے
بچون کی مقعد مین اسکا شیاف بھی رکھتے ہین ۔ بلی کے درد شکم اور لاغری کو دور کرتا ہے آن بھوت چکتسا سار مین
لکھا ہے کہ اسکے پتے اور لہسن کا جوشاندہ پلانے سے پیٹ کے کیڑے مرتے ہین بچون کے پیٹ کے کیڑے

Hakeem Shoukat Ali

نکالنے کے لیے اسکے سوکھے پتون کا سفوف دیتے ہین بچون کے معدے اور سینے سے جمے ہوے بلغم لیسدار کو بذریعہ قے کے نکالنے کے لیے اسکے پتون اور کچی ڈالیون کے رس مین نیم کے تیل کی کچھ بوندین ملاکے اسکو زبان پر ملتے ہین اسکا جوشاندہ پلانے سے قبض ٹوٹتا ہے پتون کو پیس کے کھانے کا نمک ملاکے ملنے سے کھجلی مٹتی ہے پتون کے خالص رس مین تیل ملاکے مالش کرنے سے گٹھیا مٹتی ہے اسکی جڑ کے جوشاندے سے دست آتے ہین مسہل ہوتا ہے اسکے پتون کے خالص رس کو بچون کو پلانے سے فوراً اور بغیر تکلیف کے قے ہوتی ہے ۔ اسکے استعمال سے نہ تو آنتون مین زیادہ گڑبڑ ہوتی ہے اور نہ بدن کی طاقت گھٹتی ہے مگر دل کے آلات مین سے خراب رطوبت بہنے لگتی ہے آتشک کی ٹانکیون پر اسکے پتون کا ضماد کرنے سے نفع ہوتا ہے اسکے پتون کی ٹکیہ بناکے سانپ کے کاٹے ہوے مقام پر باندھنا چاہیے دیوانگی کے مرض کے شروع مین اسکا استعمال اس طرح کیا جاتا ہے کہ ڈھائی تولہ تازہ خالص رس مین تین رتی سپید حانک یا کھانے کا نمک ملاکے صبح کے وقت دونون نتھنون مین ڈالکر ٹھنڈے پانی کے فوارے سے نہلاوین اس طرح لگاتار تین دن تک کرنے سے ناک ٹپکنے لگیگی اور اس سے سر مین جمے ہوے خراب بلغم وغیرہ نکل کے دیوانگی مٹ جاتی ہے تازے پتون کو پیس کے بڑی گولی بناکے مقعد مین رکھنے سے بچون کا قبض ٹوٹتا ہے کنکھجورے کے کاٹنے سے جو سوزش ہوتی ہے اسکو مٹانے کے لیے اسکے پتون کا رس لگانا چاہیے یا ضماد کرنا چاہیے تازہ پتون کے رس مین چونہ ملاکے گٹھیا پر لیپ کرتے ہین ۔ پتون کے رس کو داد پر لگانا مفید ہے پتون کو نمک کے ساتھ پیس کے پلانے سے نفع ہوتا ہے پیشانی پر بادی و بلغم سے درد ہو تو اسکے رس مین روئی بھگو کر دونون نتھنون مین رکھدیئے سے ناک ٹپک کر سر کا درد مٹ جاتا ہے بچھونے پر لگاتار لیٹے رہنے سے زخم ہو کے انمین جو کیڑے پڑ جاتے ہین انپر اسکے پتون کے سفوف کو بُرکانے سے کیڑے مرجاتے ہین اور انکا گھاؤ بھر جاتا ہے ۔ بچون اور بڑون کے دمے اور کھانسی کے مرض مین یہ تدبیر کرنا چاہیے کہ ساڑھے سات تولہ پتے اور ڈالیون اور پھولون کو ڈھائی پاؤ اسپرٹ مین بند برتن مین سات دن تک بھگو کے دن مین دو تین بار ہلاوین آخر مین چھانکر ڈھائی پاؤ مین باقی کی اسپرٹ اور ملاکے بوتل بھر رکھین اسکی بیس سے تیس ۳۰ تک بوندین شہد مین ملاکے دن مین دو تین بار دینا چاہیے پونے چار ماشہ سے سوا تولہ تک اسکا تازہ رس پلانے سے قے اور دست ہوتے ہین اسکے پتون اور جڑ کو پیس کر لیپ کرنے سے کھجلی اور جلد بدن کے مرض مٹتے ہین ۔

مقدار خوراک ۔ بچون کے لیے خالص رس کی ساڑھے تین ماشہ تک ایک خوراک ہے اور جوانون کے لیے پونے چار ماشہ سے سوا تولہ تک ہے ۔

کُتّا (ھ)

بضم کاف تازی و فتح تاے فوقانی مشددہ و سکون الف اور آخر مین ہاے بھی آیا ہے سگ (ف) کلب (ع) ڈاگ (ش)

Hakeem Shoukat Ali

صفات۔ اسکی قسمین بہت سی ہین اہلی اور جنگلی اور دریائی۔ اہلی کی بھی دو قسمین ہین ایک شکاری بڑے شکاری کو تازی کہتے ہین دوسرے غیر شکاری جسکو لینڈی کہتے ہین یورپ مین کتون کی بہت سی قسمین تیار کی گئی ہین اور وہ طرح طرح کے کام کرتے ہین اور ان مین سے بعض بہت چھوٹے ہوتے ہین۔ کتا اشارہ فہم اور دلیر اور باشعور وباوفا ہوتا ہے۔

فرانس کے مشہور عالم حیوانی گریسوبیٹ نے مان لیا ہے کہ کتے اپنی مسکراہٹ کا اظہار آنکھون سے کرتے ہین اور اسکے خیال مین چہرے کی مسکراہٹ حضرت انسان سے ہی مخصوص نہین ہے کتے کا حس مذاق بہت سی شاہدون سے ثابت ہے۔ جب مطلق کتا بولتے ہین تو اہلی مراد ہوتا ہے۔ اسمین سونگھنے کی قوت تیز ہے اور جبڑون مین بڑی طاقت ہے۔ شمالی امریکہ مین نیوفونڈلینڈ ایک جزیرہ ہے وہان کا کتا بہت اچھی طرح تیر سکتا ہے ڈوبتے آدمیون کو ان کتون نے بچایا ہے۔ جنگلی کتا شکار کرکے کھاتا ہے آدمی سے بھاگتا ہے مینے اسکو دیکھا ہے گیدڑ مین اور اسمین فرق ہے مین یہ نہین کہہ سکتا کہ آیا جنگلی کتے اصلی ذات کے کتے ہین یا کہ چند کتون سے نکلے ہین جو کسی اگلے وقت مین علیحدہ ہوکے جنگلون مین رہتے تھے اور وہان شکار کی بدولت گذران کرکے بڑی نسلون کے بزرگ ہوگئے معلوم ہوتا ہے کہ انکے بچے آسانی سے گھریلو ہوجاتے ہین۔ دریائی کتا دو قسم کا ہوتا ہے نہری اور بحری۔ بحری کتا بلاؤ کتے کے برابر اور بعض اس سے بڑا بھی ہوتا ہے اور پاؤن چھوٹے ہوتے ہین دم نہین ہوتی۔ سگ نہری کو ہندوستان مین اودبلاؤ کہتے ہین بلی کے جثے سے ذرا بڑا ہوتا ہے ہاتھ پاؤن بھی اسکے بڑے ہوتے ہین دم نہین ہوتی اور تحقیق یہ ہے کہ اسکو کتا سمجھنا فضول ہے۔

طبیعت۔ اہلی دوسرے درجے مین گرم وخشک ہے اور جنگلی مین خشکی زیادہ ہوتی ہے اور بحری تیسرے درجے مین گرم وخشک ہے اور نہری کی طبیعت اہلی کی طرح ہے۔

خواص وفوائد۔ سگ دریائی اور جنگلی کے افعال وخواص قریب قریب ویسے ہی ہین جیسے سگ اہلی کے اسکا گوشت پکاکر اور گرم مصالح ڈال کر جنون اور مالیخولیا کے لیے کھلانا نہایت موثر ہے اسکا کلیجہ بھونکر کھلانا باؤلے کتے کے زہر کو دفع کرتا ہے اسکے پتے کو آنکھ مین لگانے سے پڑوال کا عارضہ دفع ہوتا ہے اسکی چربی خنازیر کو تحلیل کرتی ہے۔ کتے کے جس بچے نے ابھی آنکھین نہ کھولی ہون اسکو اپلون مین جلاکر ناسور پر چھڑکین تو مندمل ہوجائے۔ کتے کی ہڈی بواسیر کو دفع کرتی ہے اسکے پشم اس شخص کے گلے مین لٹکانا جو نیند مین بڑبڑاتا ہو مفید ہے اور بچے کے گلے مین لٹکانے سے جلدی باتین کرنے لگتا ہے۔ ہڈی کو پانی مین پیسکر روئی مین لت کرکے بتی بناکر رحم مین رکھنے سے رطوبت صاف ہوجاتی ہے اسکی ہڈی پیسکر شہد کے ساتھ پینا رانگن اور گنٹھیا اور ہرط پھوڑون کو مفید ہے۔ شریفی اوروکائی مین لکھا ہے کہ جب کتا اور کتیا جفتی کرین اور دونون جڑ جائین جسکو کوکرلینڈ ہندوستان مین اور عقد الکلب عربی مین اور تفل شدن سگ فارسی مین کہتے ہین اس

Hakeem Shoukat Ali

حالت مین کتے کی دم جڑ سے کاٹ لین اور چالیس روز تک زمین مین دفن رکھین جب گوشت گل سڑ کر ہڈیان باقی رہ جائین تو انکو ایک ڈورے مین باندھ لین اور جب جماع کے وقت یہ ڈورا کمر سے باندھ لین تو بہت ہی امساک پیدا ہو اور تھکاوٹ پیدا نہو یہ بات بخاصیت اس سے ظہور مین آتی ہے اور اسرار کنٹو مین سے ہے اگر بند کشاد کا مرض ہو تو کتے کے لعاب مین بتی تر کر کے ذکر کے سوراخ مین رکھنے سے نفع ہوتا ہے اسی طرح اسکی زبان کو جلا کر اسکی راکھ سے بتی کو آلودہ کر کے رکھنے سے فائدہ ہوتا ہے۔ دارچینی کو کوٹ کر آٹے مین ملا کر کتے کو کھلانے سے ناچنے لگتا ہے اسکی زبان کی راکھ سوزاک کو مفید ہے اور پیشاب کے راستے کا زخم اچھا کرتی ہے ناسور کے لیے اسکا مرہم مجرب ہے کہ کتے کی ایک عدد زبان کو مٹی کے برتن مین جلا لین پھر کتھا اور سپاری ہر ایک سات ماشہ زرد کوڑی ۴ ماشہ یہ تینون بھی جلا لیے گئے ہون اور جلے ہوئے اس قدر وزن مین لیے جائین اور ان چارون اجزا کو گائے کے پرانے گھی اور موم سفید مین ملا لین۔ کتے کو ایک روز بند کر رکھین اور روٹی کھلائین مگر پانی نہ پلائین۔ ایک روز یہ حالت گذر جائے تو اسکو نمک کا پانی دین تاکہ پیٹ صاف ہو جائے پھر تین دن تک پایون کی ہڈیان کھلاتے رہین اور اسکا گوہ جمع کر لین یہ گوہ خناق اور ذبحہ کے مریض کے لیے نہایت مفید ہے اول ایسا کرین کہ مریض کی فصد کرائین مسہل دلوائین اور مناسب دواؤن سے غرارے کرائین پھر اسکا گوہ اور مازو اور صعتر ہم وزن لے کر تینون کو پیسکر حلق مین پہونچائین اور بعض نسخون مین کتے کا گوہ اور زعفران اور گلاب کے پھول ہم وزن لکھے ہین اور بعض نسخون مین کتے کا گوہ مازو اور انار کے چھلکے اور رائی ہم وزن مسطور ہین سیاہ کتے کے بال مرگی کے مریض کے باندھنے سے صحت ہو جاتی ہے بربادہرمس کی ہیکل مین لکھا ہوا ملا تھا کہ بیر دوج کی لکڑی لے کر کتیا کے دودھ مین پیسکر اس سے کتے کی شکل بنائی جائے پس جسکے پاس یہ شکل ہوگی اسپر کتے نہ بھونکین گے اور جب تک یہ چیز پاس رہے گی اسکو کتون سے خوف نہ رہے گا اگر کتے کو ساڑھے دس ماشہ پارہ کھلا دیا جائے تو دانت گر جائین اور مر جائے۔ دریائی کتے کا پتا سم قاتل ہے جسکا علاج ممکن نہین اسکا تازہ پھیپھڑا نقرس کے لیے مجرب ہے اسکی کھال سے پاؤن کے موزے بنائین اور پہنین تو نقرس کو بہت نفع ہو بدھون کو اور درد کمر کو نافع ہے اسکا نمک سود گوشت کزاز اور زلو کی ریاح کو نافع ہے اسکی چربی کی مالش درد مفاصل اور ہاتھ پاؤن کے رہ جانے کو نافع ہے اسکی کلیجیان بیچ کے نکالنے سے یرقان جاتا رہتا ہے۔

ڈاکٹر کہتے ہین کہ جب کتا دیوانہ ہوتا ہے تو یہ علامتین پائی جاتی ہین کتا بھونک نہین سکتا ہے بلکہ کوکتا ہے اسکے رونگٹے کھڑے ہوتے ہین اپنی آنکھون کو عجب طور پر حرکت دیتا ہے۔ گھاس پھوس یا کاغذ وغیرہ کو ہمیشہ کاٹتا اور نگلتا رہتا ہے اکثر اسکو پانی کا خوف نہین ہوتا بلکہ پانی پینے کی نہایت خواہش ہوتی ہے اگرچہ گلے کے عضلون کا تشنج مانع پانی پینے کا ہو سکتا ہے اگر فالج کے سبب سے نیچے کا جبڑا لٹک جائے تو کتے سے بھونکا نہین جاتا ہے یہ جانور تیسرے اور آٹھوین دن کے اندر مر جاتا ہے مدت اس بیماری کی دو سے تین دن تک ہے اور بعض دفعہ تیس گھنٹہ اور شاذ و نادر یہ مرض دس روز

Hakeem Shoukat Ali

نو دن تک بھی رہتا ہے مدت زہر کے بیکار رہنے کی ۳ یا ۴ ہفتے سے کئی مہینے یا کئی برس تک ہے لیکن علی العموم زہر اس بیماری کا ۲۰ سے ۴۰ دن تک بیکار رہتا ہے - اگر دیوانہ کتا کاٹ لے تو ڈاکٹرون کی رائے ہے کہ اُسی وقت اسکے زخم کو ایک چھری سے خوب کاٹ کر پھینکدین بلکہ ساتھ اسکے تھوڑا سا تندرست گوشت بھی تراش ڈالین تب کسی قدر بلندی سے اُس زخم پر پانی کی دھار چھوڑین تاکہ وہ خوب چلیجائے بعد ازان اسکو چاندی کے تیزاب کے قلم سے خوب طرح جلا ڈالین بعد ازان پلٹس اور مرہم لگا کر اس زخم کو خشک کردین -

یونانیون کے نزدیک اسکا عمدہ علاج یہ ہے کہ زخم کو ۴۰ دن تک مندمل نہ ہونے دین اور زخم پر مرغے کو ذبح کرکے گرم گرم باندھین اور جاذب دوائین لگائین نمک اور ترہ تیزک اور چقندر کا پانی اور آدمی کا پیشاب اور انگور کی لکڑی کی راکھ سرکے مین ملا کر لگائین یہ دوا نہایت جاذب ہے پھر کوئی کال مرہم جیسے مرہم زنگار وغیرہ لگائین ایک ہفتے کے بعد خون مین امتلا معلوم ہو تو فصد کرادین اور سوداکے منضج دیکر اسکا تنقیہ کئی بار کرین اور مار انجن پلائین اور اعضاے رئیسہ کو قوت دینے والی دوائین کھلائین اور تفریح اور ترطیب مین بہت کوشش رکھین اور غذا نہایت چرب دین مرغ یا بطون کا شوربا کھلاتے رہین اور دودھ اور شراب کہنہ پلاتے رہین اور لوہے سے بجھایا ہوا پانی پلانا چاہیے جماع اور ترشی اور ہواے سرد سے بہت بچاتے رہین اور کبھی کبھی کھانے مین لہسن اور پیاز شامل کردین اگر پانی سے ڈرنے لگے تو کسی حیلے سے پانی پلائین ورنہ مرجائیگا - اگر سنڈار یا دیوانے کتے کی کھال کی ڈولچی یا پیالہ بنا کر اسمین پانی پلائین تو مریض اس سے اجتناب نہ کرے اور شراب مین نیم گرم پانی ملا کر پلانا بہت مفید ہے - نیم گرم پانی مین بٹھانا اور پیشاب کرانا بھی نہایت نافع ہے - خرگوش یا بکری کا پنیر مایہ بھی کھلاتے ہین اور سر و ناک پر روغن بنفشہ و روغن کدو کی مالش کرین اور نبات سرخ بقدر ناخن کے لیکر گڑ مین ملا کر نگلوانا فائدہ کرتا ہے -

مسی جو مشہور بوٹی ہے ایک تولہ پانی مین پیسکر پلانا - اسی طرح پھان بید اور کلونجی کھلانا مجرب ہے چونا بغیر بجھا ہوا پونے دو تولہ نوشادر ساڑھے تین تولہ دونون کو باریک پیس لین اور آدھ پاؤ پانی مین گھول دین ایک حصہ پانی دن بھر مین پلائین اور دو حصے جو باقی رہین وہ دوسرے اور تیسرے دن مین ختم کرادین - پیاز کا پانی ۲ تولہ نکالکر دو مین رات دن مین پلادین حکیم شفائی کہتا ہے کہ اس سے بڑھکر کوئی دوا نہین دیکھی گئی - اگر دیوانے کتے کو ذبح کرکے اسکا جگر کاٹی ہوئی جگہ رکھ دین یا بھونکر کھلادین تو بہت نفع کرے - چالیس دن تک زخم مندمل ہونا اچھا نہین اسلیئے مناسب یہ ہے کہ اُس مقام پر نشتر لگوا کر خون بہت سا نکلوادین پھر رائی کا لیپ کرائین یا آک کا دودھ یا پیاز پسوا کر شہد مین ملا کر ضماد کرائین یا لہسن اور جاوشیر سرکے مین پکا کر یا پیاز تیل مین پکا کر یا لہسن اور پیاز اور نمک باندھا کرین اور کچلہ پھیلا اسمین سے ورق روز کھلاتے رہین اور گدھے کا کان یا کان کا میل یا کان کے بال تھوڑے سے گڑ مین ملا کر کھلانا اور گدھے کے کان کا میل زخم پر لگانا مفید ہے اور دریائی

Hakeem Shoukat Ali

ناریل کے ظرف مین پانی پینا بھی مفید ہے اسی طرح جھاؤ کی لکڑی کے پیالے مین بھی پانی پینا فائدہ کرتا ہے اگر یہ نسخہ پانی سے ڈرنے کے پہلے استعمال کرین تو بہت نفع ہو سرطان نہری سوختہ پچھان بید ہر ایک ۱۰ ماشہ کندر ۵ ماشہ پودینہ ۱۰ ماشہ گل مختوم ۵ ماشہ کوٹ چھانکر ۱۰ ماشہ پھنکا یا کرین۔

کتبتہ

بفتح کاف تازی و فتح تاے فوقانی و سکون باے موحدہ و فتح تاے فوقانی و سکون ہا

صفات وشناخت - ایک پودا ہے جسکا طول ایک گز کا ہوتا ہے اور ساق پتلی اور سخت ہوتی ہے تلے کے پتے لمبے السی کے پتون کی طرح اور نرم ہوتے ہین رنگ سبز سیاہی مائل ہوتا ہے اور زمین پر بچھے ہوے ہوتے ہین اور اوپر کی آدھی ساق پر پہنچی تک پھول لگتے ہین جو نیلے سفید اور بعض زرد بھی ہوتے ہین وضع السی کے پھولون کی سی ہوتی ہے مگر نسبتے چھوٹے ہوتے ہین اور بیج شاہترے کے بیجون کی طرح ہوتے ہین اسکے اجزا کا مزہ کڑوا ہوتا ہے اسکی ایک قسم ایسی ہے کہ وہ سخت زمینون مین اُگتی ہے اور باریک شاخین ساق مین سے پھوٹتی ہین اُنمین پتے نہین ہوتے اور اسمین سے دودھ نکلتا ہے۔

طبیعت - پہلے درجے کے آخر مین گرم وخشک ہے۔

منافع - اسکے استعمال سے بلغم خام خارج ہوتا ہے اور اس کام کے لیے دوسری قسم زیادہ قوی ہے - کولھون اور جوڑون کے سردی کے درد کو نفع پہونچاتا ہے اسکو پکا کر پیسکر لگانے سے درد جاتا رہتا ہے دوسری قسم کو پیسکر فرج مین رکھنے سے حمل گرجاتا ہے۔

مقدار خوراک - قسم اول ۲ ماشہ قسم دوم ۵ ماشہ۔

کتھا (ھ)

بفتح کاف تازی و فتح تاے فوقانی مشدد مخلوط بہا و سکون الف۔ کے ٹی کیو (ش) کات (ف)

صفات وشناخت - کھیر کے پیڑ سے حاصل ہوتا ہے فرہنگ مخزن مین جو بنج کے اندر لکھا ہے کہ کتھا درخت پلاس کا عصارہ ہے یہ بے انتہا غلطی ہے کتھے کے درخت کے پتون اور چھوٹی چھوٹی شاخون سے جو رب اور سار بناتے ہین وہی کتھا ہے سنگاپور اور ہندوستان مین بنایا جاتا ہے پتون اور پتلی پتلی شاخون کو پانی مین جوش دیکر نچوڑ کر خشک کرنے سے کتھا حاصل ہوتا ہے بجز دی کہ خودبخود درخت مین سے نکلے - مخزن مین لکھا ہے کہ کاتہ صمغ و بن درخت کھیر ست لیکن یہ غلطی ہے وہ عصارہ کھیر کی لکڑی کا ہے اور ایسا کتھا کہ خودبخود اس درخت مین سے ٹپک کر جم جائے دیکھنے مین نہین آیا مکعب شکل کے ٹکڑے ہوتے ہین یا اُنسے ملا کر ڈلے بنے ہوے جو مکعب ٹکڑے ہوتے ہین انکا طول و عرض ایک انچ کے قریب ہوتا ہے - کتھا تین قسم کا ہوتا ہے - (۱) رنگت بھوری سرخی مائل اور اندر سے نہایت ہلکی زرد دار چینی کے مانند آسانی سے ٹوٹ جاتا ہے ٹوٹی ہوئی سطح کو خوردبین کے

Hakeem Shoukat Ali

شیشے سے دیکھیں تو ہزارون چھوٹی چھوٹی قلمین سوں کے مانند معلوم ہوتی ہین ذائقہ تلخ اور بکسا اور گوند سا اور کچھ شیرین اسکو پان کے ساتھ کھاتے ہین اور دواؤن مین بھی شریک کرتے ہین بیریا کتھا - اور بھگوری کتھا اور پتھر اکتھا اسکو کہتے ہین سفید کتھا اسی سے عبارت ہے (۲) سرخ رنگ اسکو دواؤن مین استعمال نہین کرتے (۳) سیاہ یہ بھی دواؤن مین استعمال نہین کیا جاتا - یہ دونون قسمین سختی سے ٹوٹتی ہین اور تیسری قسم کا مزہ بہت تلخ ہوتا ہے تینون قسم مین بو کچھ نہین - کتھا کھولتے ہوئے پانی مین بالکل حل ہوجاتا ہے -

طبیعت - سرد خشک دوسرے درجے مین -

خواص و فوائد - قابض و رادع و حابس ہے خشکی پیدا کرتا ہے اسکا منجن مسوڑھون کو مضبوط کرتا ہے اگر منھ آجائے تو اسکی خشکی بھر کنے سے نفع ہوتا ہے اسکی کلی بھی مفید ہے دانتون کو قوی کرتا ہے - اسکا ذرور اور طلا زخمہا ے گرم کو خشک کرتا ہے خصوصًا اس زخم کو بہت نافع ہے جو نورے یا سمندر کے پانی سے پڑ جاے اسکو جوش کر کے پینے سے پیٹ کے کیڑے مرجاتے ہین اور دست بند ہوتے ہین جریان منی اور کثرت احتلام کو نافع ہے یرقان کو مفید ہے آنتو نکی خراش اور مروڑ اور آنتون کے زخم کو فائدہ مند ہے تپ گرم کو فائدہ ہو بخشا تا ہے جذام اور فساد خون و سوزاک و سوزش بول و برص اور پھوڑے پھنسی کے لیے شربًا و طلاءً مفید ہے اگر دس تولہ کتھا اور تھوڑا سا کافور ایک مرتبہ کھالیا جائے تو قطع رجولیت ہوجائے -

وید کہتے ہین کہ کتھا بڑا قابض ہے مقعد کی آنت کے ڈھیلا پڑ جانے سے جو دست کی رکاوٹ نہ رہے یا اسکے ساتھ تھوڑا سا بخار بھی ہوجاوے تو اسکی پونے چار ماشہ مقدار شہد کے ساتھ چاٹنے سے نفع ہوتا ہے ڈیڑھ ماشہ کتھا چبانے سے دست اور آنون بند ہوتے ہین چرائتہ کے عرق کے ساتھ اسکی پھنکی لینے سے باری سے آنے والا بخار چھوٹتا ہے اسکو منھ مین رکھنے سے لٹکا ہوا کا سمٹ جاتا ہے یعنی پیچھے اور کو اٹھ جاتا ہے - اسکے لٹک جانے سے جو کھانسی کا ٹھسکا ہوجاتا ہے وہ بھی بند ہوجاتا ہے اسکو تیل مین چیڑ کے منھ مین رکھنے سے آواز کا بھاری پن مٹ جاتا ہے اسکو پلیغ کے پانی مین اونٹا کر گولی بناکر منھ مین رکھنے سے سینے کے آجانے کو آرام ہوجاتا ہے اسکو پانی مین گلاکے پچکاری دینے سے استحاضہ اور سفید رطوبت کا نکلنا بند ہوتا ہے اسکی پچکاری لینے سے نیا اور پرانا سوزاک مٹتا ہے بچہ پیدا ہونے کے بعد عادت سے زیادہ خون بہنے کو روکنے کے لیے اسکی پچکاری دینی چاہیے اسکو پکا کر لیپ کرنے سے سوجن مٹتی ہے اسکا لیپ بنا کے کھجلی آتشک اور آگ سے جلے ہوئے پر لگانے مین برائے اور پیپ بہتے ہوئے پھوڑے پر موم کے ساتھ اسکا لیپ بنا کے لگانا چاہیے اسکے لیپ مین مور تھوتھا ملاکے ناسور پر لگانا چاہیے موم اور افیم کے ساتھ اسکا پلیپ بنا کے لگانے سے کانچ کا نکلنا بند ہوجاتا ہے اسکے لیپ کے لگانے سے لٹکتے ہوئے مسے سمٹ جاتے ہین زخم پر اسکا سفوف برکانے سے خون کا بہنا بند ہوجاتا ہے آتشک کی

Hakeem Shoukat Ali

ٹانگی پر اسکا سفوف بُرکاتے ہین پستان کے سرے کے زخم پر اسکا سفوف بُرکنا نافع ہے آنکھ کے سفید حصے مین جو صفراے ورم ہوجاتا ہے تو اُسکو مٹانے کے لیے کتھے کو پانی مین پیس کے ٹھنڈا لیپ کرنا چاہیے نیلے تھوتھے اور انڈے کی زردی کے ساتھ اسکا لیپ بنا کر لگانے سے پھیلنے والا زخم مٹ جاتا ہے عورتون کے بچہ ہونے کے بعد اُنکے دودھ اور طاقت بڑھانے کے لیے کتھا اور مر (بول) ملا کے دیتے ہین - کتھا زیادہ کھانے سے نامردی پیدا ہوتی ہے - اسکی تھوڑی مقدار سے طاقت بڑھتی ہے جاے فل اور دارچینی کے ساتھ اسکی گولی بنا کے کھلانے سے دست بند ہوتے ہین سینکی ہوئی سپاری اور کتھے کے سفوف کا منجن کرنے سے پھولے ہوے مسوڑھے بیٹھ جاتے ہین مگر کئی دنون تک لگاتار منجن کرتے رہنے سے دانت کالے پڑ جاتے ہین مسوڑھے اور دانتون کو مضبوط کرنے کے لیے کتھا کربجو اور کسیس کا سفوف ملنا چاہیے دو دو رتی کتھے اور ہلدی اور مصری کے سفوف کی پھنکی لینے سے سوکھی کھانسی مٹ جاتی ہے کتھے کو پیس کے بُرکنے سے کان سے پیپ کا بہنا بند ہوجاتا ہے اسکو گھی مین ملا کے لگانے سے گرمی کے پھوڑے پھنسی دفع ہوتے ہین کتھے اور گوندنی کی چھال کو منھ مین رکھنے سے قلاع گرم کو نفع ہوتا ہے - دو تین تولہ کتھے کو پانی مین پیس کے پلانے سے سنکھیا کا زہر اتر جاتا ہے سفید کتھا اور قلمی شورہ برابر لیکر مہین پیسکر بُرکانے سے منھ کے چھالے بند ہوجاتے ہین رتیچلے اور کتھے کو اوٹنا کر کلیان کرنے سے قلاع کو نفع ہوتا ہے کتھا اور پلیگری ہموزن نے رکیکے پھانکنے سے دست بند ہوتے ہین **مضر** اسکی کثرت باہ کو ضعیف کرتی ہے اور مثانے و گردے مین پتھری پیدا کرتی ہے - **مصلح** مشک و عنبر -

مقدار خوراک - ۴ ماشہ تک -

کیترا (ف)

کتیرا (ع) گون (ف) ٹرے گے کنتھ (ش) رڑاگا کا نتھا (ل)

صفات وشناخت - ایک بہت بڑے درخت کا گوند ہے جسکو راجپوتانے کی زبان مین کرڑیا (بفتح کاف تازی و فتح راے ثقیل و یاے تحتانی مشدد مفتوح و سکون الف) اور کرڑو (بفتح کاف تازی و ضم راے ثقیل و واو معروف) اور کرڑایا (بفتح کاف تازی و فتح راے ثقیل و سکون الف) کہتے ہین اسکے متعلق مینے رحمت اللہ خان گرد اور کوہستان میواڑ سے استفسار کیا تو انھون نے ابتداے مئی ۱۹۱۴ء کو یون جواب دیا -

(۱) کیترا گوند کرڑو سے نکلتا ہے -

(۲) کیترا گوند چیت بیساکھ اور جیٹھ یعنی موسم گرما مین نکلتا ہے -

(۳) کرڑو کا پیڑ بہت بڑا ہوتا ہے اور اس پیڑ کا تنہ نیچے تلے کا حصہ جہپر ڈالیان لگی ہین بہت موٹا ہوتا ہے کوئی تعداد موٹائی کی نہین -

(۴) اوپری چھال کا رنگ سفید ہوتا ہے اندر سے رنگ سرخ ہوتا ہے -

Hakeem Shoukat Ali

(۵) اس پیڑ مین کانٹے نہین ہوتے۔

(۶) پتے نکو نما ہوتے ہین اور ایک بالشت کی لمبی پتون کی ڈنڈی ہوتی ہے۔

(۷) پھول کا رنگ سرخ ہوتا ہے اور آم کے بور کی طرح ہوتا ہے انمین خوشبو نہین ہوتی۔

(۸) پھل گول بڑے بیر کی طرح ہوتا ہے اور اسکے اوپر کوریج کی پھلی کی طرح روان بھورے رنگ کا ہوتا ہے اندر سے رنگ سفید ہوتا ہے اور اسمین تین سے لیکر چھ تک بیج نکلتے ہین جنپر سرخ و تاریک اور سخت اور نہایت چکنا چھلکا ہوتا ہے اور ہر بیج گول طولانی اور قد مین گھنگچی کے برابر ہوتا ہے اس بیج کو بھیل لوگ **مینڈو کرڑی** کہتے ہین اور کا چھلکا چھیل کر اندر کی مینگ کھاتے ہین اسمین چکنائی ہوتی ہے مزہ سوندھا ہوتا ہے ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے تربوز کی مینگ کھائی جاے اس مینگ کے مزے مین کنول گٹے کی سی کیفیت بھی ہوتی ہے اور جن لوگون نے کنول گٹہ نہ کھایا ہو وہ تربوز کے بیج کی مینگ کے مزے سے سمجھ لین گے۔ مینگ کا رنگ سفید خفیف زردی مائل ہوتا ہے جیسے بیجون کی مینگ پرانی پڑ کر ہو جاتی ہے چھلکا سختی سے ٹوٹتا ہے منشی رحمت اللہ خان اپنے خط مین لکھتے ہین کہ اسکا چھلکا ملنے سے اتر جاتا ہے اور سرخ رنگ ہوتا ہے اس سے معلوم ہوا کہ میرے پاس جو بیج آئے تھے وہ پرانے تھے جنکا رنگ سرخ سیاہی مائل اور چھلکا سخت تھا مینے بھی انکو کھایا مزہ دار تھے۔

(۹) پھول ماہ کاتک مین آتا ہے اور ماہ اگھن مین پھل آتا ہے جو ماہ جیٹھ اور پھاگن مین پک کر گر جاتا ہے۔

(۱۰) اس درخت کی لکڑی کمزور ہوتی ہے۔

(۱۱) پتون کی کونپلین ماہ اساڑھ مین نکلتی ہین اور ماہ ساون مین پتے پورے بڑے ہو جاتے ہین اور ماہ کاتک مین گر جاتے ہین موٹی موٹی ڈالیون مین جنکا اوپر سے رنگ سفید ہوتا ہے اور سوکھنے پر لال پڑ جاتا ہے بالشت بھر کی بلکہ اس سے بھی کچھ بڑی ایک ایک ڈنڈی پر ایک ایک پتا لگتا ہے جو بالشت سوا بالشت تک چوڑا اسی قدر لمبا ہوتا ہے ہر پتے مین پانچ پانچ پہلو نوکدار ہوتے ہین ڈنڈی کے پاس سے کچھ دور تک پتے کے دو حصے ہوتے ہین۔

حاجی نور محمد نے مجھ سے بیان کیا تھا کہ کردو کا پیڑ پچاس ساٹھ ہاتھ تک لمبا ہو جاتا ہے تنہ زیادہ لمبا نہین بڑھتا اس سے موٹے موٹے ڈالے نکلتے ہین بعض بعض درخت کا تنہ گھوڑے کی کمر سے بھی بہت زیادہ موٹا ہوتا ہے پھل کے مغز پر چوغل ہوتا ہے جب تک خام رہتا ہے تو ہرا ہوتا ہے سوکھنے کے بعد ہلکا صندلی ہو جاتا ہے اور بہت سوکھ کر تڑک جاتا ہے اندر سے بیج نکلتے ہین حاجی نور محمد نے یہ بھی کہا کہ مینے ان بیجون کی مینگون کو مصالح کے ساتھ نکال کر بھگا رکر کھایا تو ذائقہ ارہر کا پایا اسمین بھی ارہر کی دال کی طرح لعاب ہوتا ہے کردو کے درخت کی لکڑی جلانے سے دھوان بہت دیتی ہے اور سالر کی لکڑی کی طرح باہر تک جلتی چلی آتی ہے اس سے آٹا گوندھنے کی کٹھلیان بناتے ہین۔

Hakeem Shoukat Ali

اس بیان کے بعد مین کہتا ہون کہ عربی و فارسی کی کتابون مین جو لکھا ہے کہ کتیرا درخت قتاد کا گوند ہے اور درخت قتاد کا چہرہ یہ ہے کہ اسکے کانٹے بڑے تیز ہوتے ہین اور تنے کی جانب ٹیڑھے ہوتے ہین مگر ساق پر کانٹے نہین ہوتے اور وہ نے کی طرح معلوم ہوتی ہے پھول کا رنگ زرد ہوتا ہے اس درخت کے تنے مین شگافت دینے سے ایک لعابدار رطوبت حاصل کرتے مین جسکو خشک کر لیتے ہین یہ بات کتیرا گوند کے پیڑ سے نہین ملتی ہندوستان مین جو کتیرا ہوتا ہے وہ تو کرو کے پیڑ سے نکلتا ہے جسکا چہرہ اوپر مذکور ہو چکا شاید ولایت مین قتاد کے گوند یا لعاب دار رطوبت پر کتیرے کا اطلاق ہوتا ہو دونون کو ایک سا سمجھ کر ہندوستان والے کرو کے گوند کو کتیرا کہتے ہین اور ولایت والے قتاد کے گوند یا رطوبت کو منشی رحمت اللہ خان نے مجھے کرو کا گوند بھیجا تو وہی کتیرا ہے جسے ہندوستان مین عطار اور پنساری بیچتے ہین۔

بہرصورت کتیرے کے طبق تری شکل مین ٹکڑے ہوتے ہین سفید یا زردی مائل طول اور عرض مین مختلف پتلے ہوتے ہین۔ شکل مین بھی بے قاعدہ یا گولائی لیے ہوئے اور کم بیش خمیدہ اور سطح پر مدور لکیرین ہوتی ہین کسی قدر نیم شفاف بحال الکحل ۲۰ درجہ (۴۰۹) حرارت مین قابل سفوف ہو جاتا ہے بو نہین اور قریب قریب بلا ذائقہ ٹھنڈے پانی مین بہت کم حل ہوتا ہے مگر اسمین پھول جاتا ہے اور اسپر آیوڈائن کا ٹنکچر لگانے سے رنگت اودی یا نیلی ہو جاتی ہے ٹھنڈے پانی مین بھگو رکھنے کے بعد اسمین شراب غلطون ملین تو کوئی تہ نشین نہین بنتا۔ سیاہ رنگ کتیرا برا ہوتا ہے۔

طبیعت ۔ محمد شریف الدین نے مفردات ہندی مین کہا ہو کہ پہلے درجے مین سرد و خشک ہو بعض کہتے ہین کہ سردی و گرمی مین معتدل اور پہلے درجے مین تر ہے بعض کے نزدیک سرد و خشک پہلے درجے مین مگر خشکی اسکی سردی سے کم ہے بعض کے نزدیک گرم و تر پہلے درجے مین بعض کے نزدیک دوسرے درجے مین گرم ہے بعض مرکب القوی جانتے ہین مگر شیخ کے نزدیک سرد مائل بخشکی ہے۔

خواص و فوائد ۔ خون کو گاڑھا کرتا ہے اکثر رگون کے منہ مین چپک کر سدہ ڈالتا ہے صلابات کو ملائم کرتا ہے اور ادویہ حادہ کی تیزی کو دور کرتا ہے اخلاط کی خراش اور تیزی کو تسکین دیتا ہے مناسب ادویہ کے ساتھ پیسکر اسکو آنکھ مین لگانے سے آنکھ کی پیپ اور ریح و رمد کے بھنسی کے لیے مفید ہے گدھی یا بکری کے دودھ کے ساتھ اسکو پینے سے تمام باطنی اعضا سے خون کا بہنا رک جاتا ہے کھانسی اور سینہ اور حلق کی خشونت اور پھیپھڑے کے زخم کو مفید ہے۔ جمال گوٹے کے کھانے سے دست نہ بند ہو سکین تو کتیرا پیسکر دہی مین ملا کر کھاتے ہین۔ کتیرا آنتون کو قوت دیتا ہے شہد مین ملا کر قرص یا حبوب بنا کر منھ مین رکھین اور پانی نگلین امراض سینہ کے واسطے فائدہ مند ہے اسکو مناسب دواؤن کے ساتھ پینا درد گردہ و مثانہ و قرحہ مجاری بول و حرقت بول کو تسکین دیتا ہے اکثر دواؤن کا فربہی اور حدت دفع کرتا ہے انکی اصلاح کرتا ہے سودا اور صفرا اور بلغم لزج کا مسہل بناتے ہین۔ کتیرا اور مغز بادام اور نشاستہ اور شکر سب ہموزن لے کر اور حریرہ تیار کرکے ہمیشہ اسی قدر پینا بدن کو فربہ کرتا ہے اسکے لیپ سے جھائین اور کلف دور ہو جاتے ہین بدن کی کھال ملائم پڑتی ہے اگر ہونٹ پھٹ جائے تو اسکے

Hakeem Shoukat Ali

لگانے سے نفع ہوتا ہے سرکے کے ساتھ بہق اور برص کے یے اور لعابیات کے ساتھ بالون کے بھٹنے کے واسطے طلاً مفید ہے گندھک کے ساتھ ضماد کرنے سے کھجلی اور آکلہ کو صحت ہوتی ہے کتیرا اکثر دواؤن کے بدرقے کے طور پر مستعمل ہے مثلاً گمیچ بنانے مین جو چیزین پانی مین حل نہین ہوسکتین وہ اسکے لعاب مین ملا کر دیتے ہین اسکے ساتھ گھونگوانے بالون کو دھونے سے بڑھ جاتے ہین **مضر**۔ مقعد کو مضر ہے اور سدے پیدا کرتا ہے **مصلح** مقعد کے یے اسپون اور مغز تخم کدو اور سدون کے یے کرفس **بدل** تلیین و تغلیظ کے موقع پر مغز تخم کدو اور ہموزن ببول کا گوند یا بادام کا گوند اور بھائی وزن روغن بادام۔

مقدار۔ سواد و ماشہ سے ۳. ماشہ بلکہ ۶ یا ۱۰ ماشہ تک۔

کیتیلہ

بضم کاف تازی و فتح تا ے فوقانی و سکون یا ے تحتانی و فتح لام و سکون ہا

صفات و شناخت۔ ایک روئیدگی ہے جو ایک بالشت سے ایک گز تک اونچی ہوتی ہے اور ایک جڑ سے بہت سی شاخین نکلتی ہین لکڑی سخت ہوتی ہے پتے آس کے پتون کی طرح اور اُنسے پتلے ہوتے ہین رنگ سفیدی مائل ہوتا ہے اور اُبزرونگٹے ہوتے ہین پیدائش اسکی ملک شام اور بیت المقدس کی طرف ہے۔

طبیعت۔ تیسرے درجے مین گرم و خشک۔

فوائد۔ امراض سرد کو نافع ہے اگر شراب کے مٹکے مین جوش آنے سے پیشتر اسمین سے تھوڑا سا ڈالدین تو خراب نہ ہونے پاے اہل مصر ایسی شراب کو شراب الحشیشہ کہا کرتے ہین۔

کٹائی (ھ)

بفتح کاف تازی و فتح تا ے ثقیل و سکون الف و کسر ہمزہ و یا ے معروف اسکی دو قسم ہین۔ (۱) چھوٹی اسکو کٹیلی اور کٹیری اور بھٹ کٹائی اور بھٹ کٹیا کہتے ہین مارواڑی زبان مین اسکا نام کنٹالی مشہور ہے اور گجرات مین بیٹھی بھورنگنی اور مرہٹی مین رنگنی کہلاتی ہے (۲) بڑی اسکو کٹیلا اور برہنا اور کٹھ بیگن اور بیگن بڑی بولتے ہین گجرات والے اسکو بھی بھورنگنی کے نام سے پکارتے ہین اور اہل مارواڑ اوبھی کنٹالی کہتے ہین مرہٹون مین اسکا نام ڈورلی ہے۔ بادنجان بری اور بادنجان دشتی اور بادنجان صحرائی یہی ہے بعض کے نزدیک بادنجان بری کا اطلاق چھوٹی قسم پر بھی ہوتا ہے اسیطرح کٹھ بیگن کا دونون قسمون کو علحدہ علحدہ لکھتا ہون۔

چھوٹی کٹائی

صفات و شناخت۔ اسکا پیڑ چھوٹا چھتے کی طرح زمین پر بچھا ہوتا ہے پتے چھوٹے چھوٹے ہوتے ہین اور سارے درخت مین کانٹے بھرے ہوتے ہین ڈالیان اسمین کثرت سے آتی ہین پھل سپاری کے برابر ہوتا ہے پھل جبتک کچا ہوتا ہے ہرا سفید اور چتلے رنگ کا ہوتا ہے پک کر

زرد پڑجاتا ہے اور ان میں بیج بھرے ہوتے ہیں یہ نمناک مقامون میں پیدا ہوتا ہے اسکی پیدایش
ہندوستان مین پنجاب سے آسام اور سیلون تک ہے جسمین اسکے تیزی اور تلخی اور شوریت ہوتی ہو
اسکا پھول عموماً زرد یا نجی رنگ کا ہوتا ہے جسمین پیلے رنگ کے ریشے زعفران کی طرح ہوتے ہیں
اور بعض قسم کے پھول سفید بھی ہوتے ہین اور یہ قسم دیکھی گئی ہے۔

طبیعت۔ گرم وخشک دوسرے درجے مین اور بعض تیسرے درجے مین گرم وخشک جانتے ہین۔

خواص وفوائد۔ اسکے استعمال سے بلغم کھانسی دمہ زکام اور سینے کے امراض دفع ہوتے ہین
اسکے پھل مین بھی وہی منافع ہین جو اسکی جڑ مین ہین یہ سوزاک جذام قبض اور مثانے کی پتھری کو دور
کرتی ہے یہ مدر بول ہے اسکے جوشاندے کے پینے سے پیٹ کا درد دفع ہوتا ہے اسکا لیپ کرنے
سے پانؤن کے تلوون کی گرمی اور پھوڑے دفع ہوتے ہین اسکے پھلون سے بیج نکال لین اور ان
بیجون کو اس دودھ مین جس سے گھی نکال لیا ہو اوٹا دین پھر سکھا دین پھر انکو چھاچھ مین بھگو کر رات بھر
رہنے دین دن مین سکھا لیا کرین اس طرح چار پانچ دن تک کرین ان بیجون کو گھی مین تل کر کھانے
سے پیٹ کا درد اور صفرا کے امراض مٹتے ہین اسکے بیجون کو پانی مین پیسکر لیپ کرنے سے ورم تحلیل
ہوتا ہے اسکو جوش کرکے پلانے سے زکام دور ہوتا ہے موسم بدلنے پر ہوا پانی اور زمین اور نباتات کی بدبو
سے جو تپ آنے لگتی ہے انکو دفع کرنے کے لیے شاہترہ گلو اور چھوٹی کٹائی کو جوش کرکے پلانا چاہیے اسکو
رات بھر پانی مین بھگوکر صبح کو چھانکر مصری ملاکر پلانے سے سوزاک کو نفع ہوتا ہے جڑ کے بادی کے
امراض دفع کرنے کے لیے اسکو جوش کرکے پلانا چاہیے اسکی جڑ چھال پتے پھل لے کر انکو جوش کرکے
کلیان کرنے سے کیڑون سے کھائے ہوئے دانتون کا درد دفع ہوتا ہے اسکو پانی مین جوش کرکے
کلیان کرنے سے دانتون کا درد دفع ہوتا ہے اسکا دودھ ناک مین ٹپکانے سے مرگی دفع ہوتی ہے
اسکے پتون کو پیسکر ٹکیہ بناکر آنکھون پر باندھنے سے آنکھون کا درد دفع ہوتا ہے یہی فائدہ اس کے
رس کو آنکھون مین لگانے سے ہوتا ہے اسکو پانی مین پیسکر سر کے تالو پر لگانے سے یا پتون اور
جڑ کا رس نکالکر ناک مین ٹپکانے سے نکسیر بند ہوتی ہے اسکو پیسکر کھانے سے سب قسم کے زہر
اُتر جاتے ہین اسکے پھولون مین جو ننھے ننھے ریشے ہوتے ہین انکو پیسکر شہد مین ملاکر چٹانے سے
بچونکی ہر قسم کی کھانسی دفع ہوتی ہے اسکے پھلون کو پیشانی پر لگانے سے سر کا درد دفع ہوتا ہے
اسکے پھلون کو کوٹ کر برابر تیل ملاکر اسکو جوش کرکے رس سکھالین پھر یہ تیل لگانے سے بادی
سخت سے سخت مرض مٹ جاتے ہین اسکے رس مین شہد ملاکر چٹانے سے سوزاک کو نفع ہوتا ہے
اسکے خالص رس کو چھاچھ مین ملائین اور پھر کپڑے مین چھان لین اور اسکو پلائین تو پیشاب کی رکاوٹ
دور ہو جائے اسکو دار فلفل کے ساتھ پیسکر شہد مین ملاکر چٹانے سے کھانسی دفع ہوتی ہے اسکے
اور گلو کے ۱۵-۱۵ پل رس مین سیر بھر گھی تیار کرکے کھلانے پلانے سے بادی کی کھانسی اور
دمہ بھی دفع ہوتی ہے اسکی جڑ اور بھنگ کے بیج دونون برابر لیکر بچے کے موت مین پیسکر ناک مین ٹپکانے

Hakeem Shoukat Ali

سے مرگی دور ہوتی ہے زکام کو نفع ہوتا ہے اسکی جڑ کو لیموں کے رس میں گھس کر آنکھ میں لگانے سے دھند اور جالا دور ہوتے ہیں اگر آنکھ دکھنے آجائے تو اسکے سرے سے پتوں کو توڑیں اور جو دودھیا رس نکلے وہ لگا لگا دیں تو دو تین بار میں آنکھوں سے پانی نکلکر صحت ہو جائے۔ اسکے جوشاندے میں دار فلفل کا سفوف ملا کے پلانے سے کھانسی دور ہوتی ہے اسکے پھل کے بیج نکالکر اور پیس کر عضو تناسل پر ملکر اوپر سے ارنڈ کے پتے باندھنے سے قوت باہ پیدا ہوتی ہے نامردی دفع ہوتی ہے اسکو پیسکر کھلانے سے سانپ کا زہر اُترتا ہے (یہاں تک ویدوں اور دوسرے تجربہ کاروں کے بیان کا خلاصہ ہے)۔

یونانی اطبا کہتے ہیں کہ اسکا رس ناک میں سعوط کرنا اختناق رحم اور مرگی کی بے ہوشی کے لیے بے حد مفید ہے فوراً ہوش آجاتا ہے اگر اسکی جڑ اور پوست درخت انار اور پوست درخت کندوری پیسکر اُن پستانوں پر لیپ کریں جو لٹک پڑی ہوں تو وہ سخت ہو جاتی ہیں۔ اسکے پھل کا لیپ ریاح اور بلغمی وَرموں کو خوب تحلیل کرتا ہے ریحی اور بلغمی دردوں کو تسکین دیتا ہے اس کے کھانے سے کھانسی اور دمہ دور ہوتا ہے پیٹ کے کیڑے بھی مرجاتے ہیں مگر بدحواسی پیدا ہوتی ہے یہ ہاضم بھی ہے بھوک پیدا کرتی ہے صرف پھل کو خواہ تمام اجزا کو جلا کر شہد کے ساتھ ایک رتی خواہ چار رتی خواہ ایک ماشہ کھانے سے دمہ اور کھانسی جاتے رہتے ہیں اسکے پتے بواسیر کو نافع ہیں اسکی جڑ کا سفوف کھانڈ اور گائے کے دودھ کے ساتھ ممسک قوی ہے اسکے پھل کا لیپ بالوں کو سیاہ کرتا ہے اسکا کھانا بلغم وصفرا کے فساد کی اصلاح کرتا ہے بلغمی تپ اور پسلی کے درد کو نافع ہے اگر سونگھنے کی قوت جاتی رہے تو اس کے لیے یہ دوا بہت نافع ہے۔

ایک بڑے سے گڑھے کے اندر چھوٹا سا گڑھا کر کے اُسمیں کوئی برتن رکھ کر بڑے گڑھے میں اسکا درخت بھر کے اوپر سے گھاس کوڑا ڈال کے سلگا دیں تاکہ رطوبت اس درخت سے ٹپک ٹپک کر اُس برتن میں جمع ہو جائے اسکا پینا سردی کھانسی اور دمے کو نہایت مفید ہے میل صاف کرنے کے باب میں بعض کتیا صابون کی قائم مقام ہے اسکا لیپ بچھو وغیرہ جانوروں کے کاٹنے کو مفید ہے ماندگی دور کرتا ہے اس پھول کا زیرہ دافع نبض ہے۔ مثانے کی پتھری نکالتا ہے۔ **مضر**۔ کرب پیدا کرتی ہے ہمیشہ کھانا اسکا دماغ کو مضر ہے **مصلح** کرب کے لیے سکنجبین۔ **بدل** اونٹ کٹارا۔

بڑی کٹائی

صفات وشناخت۔ اسکا بود چھوٹا اور کھڑا ہوتا ہے ایک گز کے قریب لمبا ہوتا ہے اسمیں شاخیں بھری ہوتی ہیں اسکے پتوں اور شاخوں میں تیز کانٹے ہوتے ہیں اسکا پھل آلوچے کے برابر بڑا ہوتا ہے جبتک کچا ہوتا ہے اُسپر سیاہ وسبز خط ہوتے ہیں پک کر بہت زرد ہو جاتا ہے مزہ اسکا کڑوا ہوتا ہے جنگل اور پہاڑوں کے دامن میں پیدا ہوتا ہے اسکے پتے ہرے ہوتے ہیں صورت اسکی بیگن کے پتوں کی سی ہوتی ہے۔

طبیعت۔ گرم وخشک دوسرے درجے میں بعض گرم وخشک تیسرے درجے میں کہتے ہیں۔

Hakeem Shoukat Ali

خواص وفوائد - وید کہتے ہین کہ بڑی کٹائی زکام اور بلغم کے امراض کو دفع کرتی ہے دمہ اور نامردی
دور کرتی ہے بدہضمی سے بخار آجائے پیٹ پھول جائے پیٹ مین درد ہو پیٹ مین کیڑے پڑ جائین اور دست
آتے ہون تو اس سے نفع ہوتا ہے اسکے پھل کی دھونی دینے سے دانتون کا درد دفع ہوتا ہے حلق کے
مرض اور سوزاک دور کرنے کے لیے اسکا ساڑھے بارہ تولہ جوشاندہ دن مین دو مرتبہ پلانا چاہیے وقت پر
بچہ جلدی پیدا ہونے کے لیے اسکا جوشاندہ پلاتے ہین اسکی ایک تولہ جڑ کو جوش کرکے صاف کرکے پلانے سے
دمے کو فائدہ ہوتا ہے یونانی اطبا کہتے ہین کہ یہ قسم شکم مین قبض پیدا کرتی ہے دل کو قوت دیتی ہے بھوک
بڑھاتی ہے بلغم وباد وخون کے فساد کو نافع ہے پیٹ اور مقعد کے کیڑے مارتی ہے جذام کو مفید ہے
کھانسی اور درد سینہ اور دمہ کو سودمند ہے درد شکم اور ریاح اور قراقر اور باؤگولے کو دور کرتی ہے اسکو جڑ سے
اکھیڑ کر ٹکڑے ٹکڑے کرکے پاؤ بھر پانی مین جوش دین جب تھوڑا سا پانی ایک پیالے کے قریب رہ جائے
ملکر چھانکر پلی جائین ضیق اور کھانسی دور ہو جائے گی اسکے پھل کو کاٹ کر ٹکڑون مین نمک ملا کر کھانے سے
بلغم سینے سے نکلکر پرانی کھانسی جاتی رہتی ہے اسکی دھونی بواسیر کے لیے بے نظیر ہے اسکی جڑ کی چھال
اگر تر ہو تو ساڑھے تین تولہ اور خشک ہو تو آدھ پاؤ لیکر سیر بھر پانی مین جوش دین اور جب پاؤ بھر کے قریب
رہ جائے تو اُسکو صاف کرکے پاؤ بھر یا آدھ سیر گائے کے دودھ مین جوش دین اور جب پانی خشک ہو جائے
تو اُس شخص کو پلائین جو عورت کے ساتھ جماع کرنے سے جاتا رہا ہو اور ترشی وبادی سے پرہیز کرائین
چند دن مین بالکل صحت ہو جائے اسکی جڑ کا شیرہ پینے سے دمے کی جڑ جاتی رہتی ہے اگر جیل (دارفلفل)
اور بیخ کٹائی کو مہیکر بھینس کے دودھ کے ساتھ اُس عورت کو پلائین جسکا حمل گر پڑتا ہو اور بچہ پیٹ
مین نہ ٹھہر سکتا ہو تو یہ عارضہ دفع ہو جائے اسکے پھل کو تراش کر پانی مین جوش دیکر گھی مین بھونکر مسالہ
ڈال کر ادرچی چاہے تو گوشت بھی ڈالکر روٹی سے کھانا کھانسی اور بلغم اور باد و ضیق اور ذات الجنب
اور عسر البول اور پیٹ کے کیڑون اور بطلان قوت شامہ اور بانجھ عورت کے لیے مفید ہے اسکے تمام اجزا
پیٹ کے کیڑون اور بادی کے درد کو دفع کرتے ہین اسکے سیب سے اور پھل یا جڑ یا پتون کے کھانے
سے بھی فوراً بچھو کا زہر اُتر جاتا ہے اور تمام اجزا بالخاصہ قبض کو دفع کرتے ہین انکا ضماد اورام کو تحلیل کرتا ہے
اسکا درخت میلیر یا جوش دیکر پیوین تو آتشک کا عمدہ مسہل ہے **مضر** - گرم مزاج والے کو اور کرب
پیدا کرتی ہے **مصلح** کشنیز وکافور گرم مزاج کے لیے اور کرب کے لیے سکنجبین **بدل** انجیر -

کٹ پتری (ھ)

فتح کاف وسکون تاے ثقیل وفتح باے فارسی وسکون تاے فوقانی وکسر راے مہملہ وسکون یاے تحتانی
صفات ومنافع - ہندوستانی دوا ہے گرم وکسیلی ہے عورتون کی شرمگاہ کے امراض دفع کرتی ہے
پھل اسکا سرد ہے امساک پیدا کرتا ہے صفرا کا فساد دور کرتا ہے باد بڑھاتا ہے -

کٹکی (ھ)

ضم کاف تازی وسکون تاے ثقیل وکسر کاف تازی دوم ویاے معروف

Hakeem Shoukat Ali

صفات و شناخت - اسکے پودے ہمالہ مین کشمیر سے سکم تک پیدا ہوتے ہین اس پودے پر چھوٹے بہت روئین ہوتے ہین اسکی جڑ پتلی اور جوڑدار ہوتی ہے کٹکی اس پودے کی لکڑی ہے پتلی تیرہ سفیدی مائل گرہ دار اور اسمین باریک ریشے ایسے لگے ہوتے ہین جیسے تار ذرہ تلخ ہوتا ہے اور وہ مضغ کے وقت تیز ہوتی ہے اور سبک ہو بعض کہتے ہین کہ کٹکی خربق سیاہ کا نام ہے اور بعضون نے لکھا ہے کہ کٹکی دوائے ہندی ہے اور خربق دوائے ولائتی کٹکی گرہ دار تیرہ رنگ ہوتی ہے اور خربق بے گرہ اور صاف اور سیاہ رنگ شاید ایسا ہو کہ کٹکی خربق ہندی ہو جیسا کہ اجمود کرفس ہندوستانی ہے اور دونون کے بیجون مین فرق ظاہر ہے -

طبیعت - وید سرد وخشک کہتے ہین -

خواص و فوائد - دست آور ہے فساد صفرا اور بلغم کو شافی ہے تپ اور سانس کی تنگی کو نافع ہو معدے اور اعضا کی سوزش کو دور کرتی ہے کرم شکم کو مارتی ہے اسکی زیادہ خوراک دینے سے معمولی مسہل ہوجاتا ہے چنانچہ ساڑھے سات ماشہ کٹکی کو پیسکر اسی قدر شکر سفید ملا کے گرم پانی کے ساتھ پھنکا دینے سے معمولی سا مسہل ہوجاتا ہے کٹکی اور نیم کے درخت کا گابھا یہ دونون جوش کرکے صاف کرکے پلانے سے صفرا کا بخار اور پیاس دفع ہوتی ہے کٹکی کے ڈھائی ماشہ یا تین ماشہ سفوف کی پھنکی دینے سے باری سے آنے والا بخار چھوٹتا ہے اسکے سفوف کی پانچ رتی سے سوا ماشہ تک پھنکی دینے سے طاقت بڑھتی ہے جس جس مرض مین اسکا استعمال لکھا ہے اس اس مرض کی دفع کرنے والی دوسری ایک دو دواؤن کے ساتھ اسکو ملانے سے یہ بخوبی فائدہ بخشتی ہے ۴ سے آٹھ ماشہ تک اسکے سفوف کی پھنکی دینے سے تپ دفع ہوتی ہے کالی مرچون کے ساتھ اسکو کھلانے سے پیٹ کا درد دفع ہوتا ہے سونٹھ کے ساتھ اسکو پھنکانے سے سب قسم کی بدہضمی دفع ہوتی ہے اسکے تیل کی مالش سے اعصاب کا درد دفع ہوتا ہے اسکے سفوف کی سوا اڑھائی ماشہ بھر خوراک باری سے آنے والے بخار مین دینی چاہیئے تولہ تولہ بھر کٹکی کا جوشاندہ دن مین تین چار بار تین چار دن تک لگاتار استسقاے زقی والے کو دینے سے پانی کے پتلے پتلے دست آکر مرض زائل ہوجاتا ہے مگر کبھی کبھی سات دن تک یہ جوشاندہ پلانا پڑتا ہے اسکے چھ ماشہ سفوف مین ہم وزن مصری ملا کے گرم پانی کے ساتھ پھنکی دینے سے بلغمی اور صفراوی بخار چھوٹتا ہے اسکے سفوف مین شکر سفید ملا کے گرم پانی کے ساتھ ایک تولہ بھر کی پھنکی دینے سے یرقان دفع ہوتا ہے اسکے سفوف کو شہد مین ملا کے چٹانے سے ہچکی بند ہوتی ہے اسکو اور ملٹھی کو پیسکر گرم پانی کے ساتھ پھنکانے سے بدہضمی کا بخار اور سرخ بادہ اور دل کے امراض دفع ہوتے ہین اسکے جوشاندے مین پیپل کا سفوف بُرک کے پینے سے دمہ اور کھانسی دفع ہوتے ہین -

کٹ مرٹ

صفات و فوائد - یہ بوٹی جو اکثر باغون مین ہوتی ہے جسکا مزہ ترش ہوتا ہے جسکو تے آتی ہو تھوڑی سی رگڑ کر پانی نکالکر ایک دو دفعہ دینے سے الٹی (قے) فی الفور رک جاتی ہے اگر اسمین تین کالی مرچین ڈالین اسکے پانی مین سکے (یعنی سیسے) کو کھرل کرین تو مرجاتا ہے مکھن مین دینے سے سوزاک جریان رقت منی

Hakeem Shoukat Ali

سرعت انزال تپش دل کے پے مفید ہے۔

کٹول (ھ)

بفتح کاف وضم تائے ثقیل وسکون واو ولام موقوف سودا کا شعر ہے

سوال دفتری کو پھاڑکر کے بنساری ✿ کسی کو آنولے دے باندھکر کسی کو کٹول

صفات وفوائد۔ دو چیز ونکا نام ہے ایک تو اشتان کو کہتے ہین اور دوسرے بانجھ ککوڑے کی جڑ کو جسکا ذکر ککوڑا مین ہوگا یہان پہلی قسم کا بیان مقصود ہے۔علاج الغربا مین لکھا ہے کہ آتشک کے واسطے مجرب ہے کہ کٹول کوٹ چھانکر پہلے روز ایک ماشہ دوسرے روز دو ماشہ اسی طرح ہر روز ایک ماشہ زیادہ کرکے سات روز تک کھائین بعد اسکے ترک کر دین اس عرصے مین ایک بار قے اور اسہال ہوگا اور سوائے ترشی کے اور کچھ اسمین پرہیز نہین کٹول کوٹ چھانکر پانی مین ملا کر مار گزیدہ کو پلائین تے آئے گی سانپ کا زہر دفع ہوگا۔

کٹھ پھوڑا (ھ)

بفتح کاف تازی وسکون تائے ثقیل مخلوط بہا وضم بائے فارسی مخلوط بہا و واو معروف و فتح رائے ثقیل و سکون الف

صفات وفوائد۔ مشہور پرند ہے بڑا خوبصورت ہوتا ہے اسی کا نام پیڑ ٹھدا ہے اسکی چونچ لمبی اور مضبوط ہوتی ہے جس سے درخت مین سوراخ کر دیتا ہے گوشت کی طبیعت گرم وخشک ہے اور خراب ہے خاصکر دبلے آدمی کو کبھی نہ کھانا چاہیے دماغ کو مضر ہے باہ بڑھاتا ہے سودانبات مین بھی دیکھو۔

کٹھل (ھ)

جکی (ف)

بفتح کاف تازی وسکون تائے ثقیل و فتح ہا وسکون لام مرہٹی اور گجراتی مین پھنس کہتے ہین۔

صفات وشناخت۔ اسکے درخت ہندوستان مین بہت سی جگہ بوے جاتے ہین اسکے درخت سہیادری کے جنگلون مین بوئے ہوے اور بن بوئے ہوے دونون ہی قسم کے ملتے ہین اسکا درخت چالیس پچاس فٹ اونچا ہوتا ہے اسکا تنہ چھوٹا ٹھرا اور موٹا ہوتا ہے اسکی چھال بہت موٹی اور اسپر گہری دراڑین ہوتی ہین اسکی نئی ڈالیون کے ٹکڑے روئین ہوتے ہین اسکے پتے اوپر سے چکنے اور نیچے سے کھردرے ہوتے ہین اسکا پھل بڑا کچھ لمبا اور گودے دار ہوتا ہے اسکی لمبائی ایک سے ڈیڑھ فٹ تک اور قطر بچھ سے آٹھ انچ تک ہوتا ہے یہ پھل درخت کے تنے اور شاخون مین سے نکلتا ہے اور جس ڈنڈی کے ذریعہ سے لٹکتا ہوتا ہو اسے کٹھل کا موسلہ کہتے ہین جو پھل جڑ کے نزدیک ہوتا ہے وہ شیرین زیادہ ہوتا ہے اور کہتے ہین کہ زمین کے اندر اسکی جڑ مین سے بھی نکلتا ہے یہ سب سے لذیذ اور شیرین اور شاداب ہوتا ہے بہت بڑا ہوتا ہے یہانتک کہ ایک سیر سے لے کر ایک من ہندوستانی تک دیکھا گیا ہو جسمین سودانے جنکو کویہ کہتے ہین نکلتے ہین کٹھل کا پوست سبز اور پکنے کے بعد زرد یا تیرہ سرخی مائل ہوتا ہے اور اوپر سے ناہموار ہوتا ہے اور پوست پر افزودنی جابجا بطور کانٹون کے ہوتی ہے اور جسپر جتنے کانٹے زیادہ سخت

Hakeem Shoukat Ali

اور لمبے ہوں اندر دانے عمدہ اور بڑے نکلتے ہین اور میٹھے بھی بہت ہوتے ہین ۔ اسکی کئی قسمین ہوتی ہین بعض کے دانے چھوٹے اور نرم ہوتے ہین اور اُن مین بدبو آتی ہے یہ قسم نہایت خراب ہے اور بعض کے دانے متوسط ہوتے ہین اور بعض کے دانے شیرین اور بے ریشہ اور شاداب ہوتے ہین اور جلد ٹوٹ سکتے ہین اور اُنسے خوشبو آتی ہے اسکو کھاجہ کہتے ہین بعض کے دانے بہت لطیف بے ریشہ اور شاداب ہوتے ہین منھ مین ڈالتے ہی گھل جاتے ہین اور اگر کٹھل مین سے نکال کر رکھدین تو تھوڑی سی دیر مین خود بخود گھل جاتے ہین یہ قسم بہت اعلیٰ ہے زود ہضم اور کم نفخ ہوتی ہے اور جسکے دانے نرم اور لزج ہوتے ہین وہ نفاخ اور دیر ہضم ہے پکے ہوئے کٹھل کے گرت کوئے کھائے جاتے ہین دوسرے اجزا جو بطور گودے کے ہوتے ہین نہین کھاتے ہین ہندو کچے پھل کی ترکاری پکا کر کھاتے ہین اسکے بیج بھون کر نمک لگا کر کھائے جاتے ہین گوشت مین بھی ڈالتے ہین کٹھل مین سے دودھ بھی نکلتا ہے جو بہت چپکتا ہے بدن کو لگ جاتا ہے تو جبتک چکنائی نہ لگائی جائے صاف نہین ہوتا اسکے پیڑ مین ایک قسم کا گوند لگتا ہے وہ پانی مین گل جاتا ہے اسکی لکڑی کے برادے کو اوٹانے سے پیلا رنگ نکلتا ہے مگسر سے ماگھ تک اسکے پھلون کا آغاز ہوتا ہے ۔ مبیاکھ سے اساڑھ تک اسکے پھل پکتے ہین ۔

طبیعت ۔ گرم دوسرے درجہ مین خشک پہلے درجے مین بعض کے نزدیک گرم و خشک پہلے درجے مین صحیح یہ ہے کہ گرم و خشک دوسرے درجے مین ہے اور رطوبت فضلیہ بھی ہے ۔ بیج دوسرے درجے مین گرم و خشک ہے ۔

خواص و فوائد مقوی باہ ہے ذکر مین نعوظ پیدا کرتا ہے ممسک منی ہے خون کو خراب اور فاسد کر دیتا ہے گاڑھا سوداوی خون پیدا کرتا ہے نفاخ ہے دیر ہضم ہے نمک کے ساتھ کھاتا یا اوپر سے نمک کھا لینا اور اس کے بیج بھونکر کھانا اور سرد پانی پینا مصلح ہے امراض صفراوی و دِق کو مفید ہے مقوی اعضا ہے اسکے بیج بھی مقوی باہ ہین اور منی پیدا کرتے ہین کچا کٹھل پکا کے کھانے سے بھوک کی افراط کو کم کرتا ہے ۔ اسکے درخت کے نازک پتون کو گھی سے چکنا کر کے انگوٹھے پر باندھین تو کئی بار کے باندھنے سے آرام ہوجاتا ہے سانپ کے کاٹے ہوئے کو کٹھل جہانتک ممکن ہو کھلایا جائے تو زہر اتر جائیگا اگر کٹھل خوب پیٹ بھر کے کھائے اور اوپر سے کیلا کھائے تو جلد ہضم ہوجائے اور اگر کٹھل خوب کھا کر پان متواتر اوپر سے کھائے تو مر جائے اور ثبوت اسکا یہ ہو کہ کٹھل پر پان کی پیک ڈالی جائے تو پھول جائے ۔

بعض مزاجون مین اسکی اصلاح تازہ مکھن کے کھانے سے بھی ہوجاتی ہو اسکا مربا اور حلوا بھی عمدہ ہوتا ہے لیکن ایسے کٹھل کا بنانا چاہیئے جو تھوڑا سا نیم رس اور بے ریشہ ہو اور تھوڑا سا مشک اور زعفران بھی گلاب مین گھسکر ملا دین اسکا موسلہ جلا کر تنہا یا کبوتر کی بیٹ اور چونے کے ساتھ دنبل پر لگانے سے پھوٹ جاتا ہے خلاصۃ العلاج مین لکھا ہے کہ اگر کٹھل کے پھول پانی مین پیسکر صاف کر کے فوراً پی لین تو ہیضے کی قے رک جائے نسخہ سعیدی کا مولف کہتا ہے کہ کٹھل مین پھول نہین ہوتا

Hakeem Shoukat Ali

وید کہتے ہین کہ کٹھل سرد بادی کسیلا ہضم ہونے مین بھاری خواہش طعام پیدا کرنے والا شیرین طاقت اور منی بڑھانے والا دل پسند قابض اور بدن کا روشن کرنے والا ہے اسکے کچے پتون کو بیسن کے جلد بدن کے امراض پر لیپ کرتے ہین اسکی جڑ کے سفوف کی پھنکی دینے سے دست بند ہوتے ہین اسکا کچا پھل قابض اور پکا پھل ملین ہے یہ بدن کو فربہ کرنے والا ہونے پر بھی مشکل سے ہضم ہوتا ہے گانٹھ کو جلدی پکانے کے لیے اوپر اسکے پتون کا لیپ کرتے ہین اسکی جڑ کو اوٹاکے چھان کے ناک مین ٹپکانے سے دردسر دفع ہوتا ہے اسکو پیسکر پانی کے ساتھ پلانے سے قے ہوکر سانپ کا زہر اُتر جاتا ہے اسکے سفوف کو روزانہ ایک ایک ماشہ بڑھا بڑھا کے کھانے سے دست اور قے ہوکر آتشک دفع ہوتی ہے دھنونتری کہتا ہے کہ پکے ہوئے کٹھل کو کھانا باد اور صفرا کو دور کرتا ہے اعضا اور باہ کو قوت دیتا ہے منی پیدا کرتا ہے تشنگی کم کرتا ہے سینے کو صاف کرتا ہے قابض و گران ہے حرارت کو تسکین دیتا ہے بدن کو روشن کرتا ہے طبیعت کو خوش رکھتا ہے پیشاب کا آنا کم کرتا ہے پیٹ کے کیڑے مارتا ہے جو جڑ زمین سے نکلتا ہے وہ بدن کو معتدل کرتا ہے باد اور صفرا کو دور کرتا ہے دل کو قوت دیتا ہے بچی کو صحت دیتا ہے مزاج مین کسی قدر سردی پیدا کرتا ہے بدن کو گھٹاتا ہے مگر دست تو نا رہتی ہے دست صاف لاتا ہے بلغم اور پیٹ کا میل نکال صاف کرتا ہے اور اُس تپ کو دفع کرتا ہے جس کو آئے ہوئے چھ ماہ گذر گئے ہون کٹھل کو نہار نہ کھانا چاہیے خام کٹھل کی ترکاری کھانا خارش کے لیے نافع ہے مگر گران ہوتی ہے صفرا دور کرتی ہے استسقا کو سوزش باہ کو مفید ہے بلغم بڑھاتی ہے کٹھل زیادہ نہ کھانا چاہیے اسکی کثرت سے وہ مرض پیدا ہوجاتا ہے جس سے کھانا کھا لینے کے بعد کچھ دیر سے قے ہوجاتی ہے اور بدن کو لاغر کرتا ہے بیج ویدون نے لکھے اور شیرین لکھے ہین اور کہا ہے کہ باہ کو قوت دیتے ہین منی کو گاڑھا کرتے ہین ممسک ہین گران ہین اور قابض ہین رنگ کو نکھارتے ہین پیشاب کم کرتے ہین بادانگیز ہین۔

کچالو (ھ)

بفتح کاف تازی وجیم فارسی وسکون الف وضم لام وواو معروف

صفات وفوائد۔ گول جڑ ہے گھنیان یعنی اروی کی قسم سے اسمین بھی کسی کسی مین ارویان لگی ہوتی ہین اسکے خواص وفوائد اروی کی طرح ہین مگر بہ نسبت اروی کے یہ زخرے کو زیادہ مضر ہے تنور مین بھونکر یا جوش دیکر اور ترشی ملا کر روٹی سے کھاتے ہین ہندو اسکے پتون کی بھی ترکاری کھاتے ہین۔

کچری (ھ)

بفتح کاف تازی وسکون جیم فارسی وکسر رائے مہملہ و یائے معروف

صفات وشناخت۔ مشہور چیز ہے اسکا پھل خامی مین سبز اور مزہ تلخ اور پکنے کے بعد زرد یا ب رنگ یا سبز خطدار اور مزہ قدرے ترش ہوجاتا ہے فصل خریف مین پیدا ہوتی ہے اسکی بیل چلتی ہے کچری کی دو قسمین ہین ایک چھوٹی اور خامی مین قدرے تلخ مزہ ہوتا ہے دوسری بڑی اور بہت تلخ پکنے کے بعد اسمین تھوڑی ترشی آجاتی ہے بیج اسکا کھیرے کے بیج کی طرح مگر اُس سے چھوٹا ہوتا ہے چھلکا بیج کا سیاہی مائل اور رنگ سفید زردی مائل ۔ ان بھوت چکتسا ساگر مین لکھا ہے کہ تر و تازہ پھل سیندھا اور سوکھا ہوا کچری کہلاتا

Hakeem Shoukat Ali

طبیعت ۔ گرم خشک دوسرے درجے مین ۔

خواص وفوائد ۔ جاذب وقابض ومقوی باہ ہے پوست اسکا دیر ہضم ہے ۔ کھانے کی طرف سے نفرت مٹاتی ہے ہاضم ہے بلغم بادی اور سختی کو دور کرتی ہے اسکو بیج مین سے چیر کر سکھا کر گھی مین بھونکر نمک برگ کر کھاتے ہین مزہ دار ہوتی ہے اور تر و تازہ کو بھی کھاتے ہین ۔ اگر اسکو تھوڑا سا گوشت پکنے مین ڈالدین تو جلدی گل جاتا ہے خوشبو آجاتی ہے اور ہاضم ہوجاتا ہے دال وغیرہ مین اکثر ہضم اور تحلیل ریاح کے واسطے ڈالا کرتے ہین اسکی دھونی بواسیر کو زحد مفید ہے اسکا سفوف گرم پانی کے ساتھ قولنج ریحی کے لیے مجرب ہے بیج بھی ریاح تحلیل کرتا ہے بھوک بڑھاتا ہے مقوی باہ ذاشتا ہے بواسیر وفالج ولقوہ و امراض بلغمی کونافع ہے رطوبات غریبہ کو مفید ہے اور تمام خواص وفوائد پورے پھل کے یکسان ہین بلکہ بیج کچری سے علحدہ نہین کیا جاتا **مضر** ۔ دردسر پیدا کرتی ہے گرم مزاج والے کو نقصان پہونچاتی ہے **مصلح** انجیر کشنیز **بدل** انجیر

مقدار خوراک ۔ ۴ ۔ ماشہ ۔

کچلا (ع)

بضم کاف تازی وسکون جیم فارسی وفتح لام وسکون الف یا ہا ۔ فلس ماہی (ف) اذراقی وقاتل الکلب (ع) نکس وامیکا (ش)

صفات وشناخت ۔ اس درخت کی اونچائی ۴۰ فٹ تک ہوتی ہے اسکے پتے بلاب کے پتون کی طرح ہوتے ہین جسے ہندی مین چاندنی بیل کہتے ہین مگر اُسنے نرم ہوتے ہین کنارے تیز ہوتے ہین بو نہایت ثقیل اور بہت بُری ہوتی ہے اگر ہاتھ سے ملین تو زرد رنگ اور چپکنے والی رطوبت نکلتی ہے پیڑ کی شاخین دراز اور پتلی ہوتی ہین اور اتنی سخت ہوتی ہین کہ مشکل سے کٹ سکتی ہین اسکی پھلی یا قفلا کی پھلی کی طرح ہوتی ہے اور انگلی کے برابر بھی جسکے اندر تخم یعنی بیج ہوتے ہین پھلی کا گودا سفید ہوتا ہے جو کھانے کے کام مین آتا ہے یہ گودا بیجون کے چارون طرف لگا ہوتا ہے ۔ ہر ایک پھلی مین چار بیج رہتے ہین اسی بیج کو کچلا کہتے ہین یہ بیج گول اور چپٹا ہوتا ہے قطر مین قریب ایک انچ کے اور چوتھائی انچ دبیز ناف دار اور ایک جانب سے کسی قدر قب دار ۔ باہر رنگت خاکی اور پوست پر بہت سے ریشم کی مانند چھوٹے چھوٹے سفید اور چمکدار رونگٹے ہوتے ہین اندر کا مغز نیم شفاف لچیلا اور مادہ سینگ کے مانند ذائقہ نہایت تلخ اور بو کچھ نہین چپٹے ہین مین اعلی سینگ کے دو حصے کرنے سے اُسکے بیچ مین ایک چھوٹا سا پردہ نکلتا ہے اسکو جیبھی کہتے ہین ۔ کچلون کا سفوف بمشکل ہوتا ہے اسواسطے انکو اول پانی مین تر کرکے پھر پوست جدا کرکے سوہان سے برادہ کرکے استعمال کرتے ہین اسکے پیڑ ہندوستان کے گرم حصون مین ہوتے ہین یہ بنگال مین بہت کم ہوتا ہے مگر مدراس اور سے لنے سارم مین بہت ہوتا ہے کچلے مین دو جوہر ہین اسٹرکنائن اور بروسائن جو ایک تیزاب کے ہمراہ ملے رہتے ہین ۔ علاوہ ان چیزون کے گوند اور نشاستہ اور موم وغیرہ بھی ہین ۔

طبیعت ۔ بہت گرم وخشک ہے یہانتک کہ تیسرے درجے کے آخر تک گرم وخشک بتاتے ہین ۔

Hakeem Shoukat Ali

خواص وفوائد۔ کم مقدار مین مزاج سرد ردی فاسد کو مزاج گرم جید صالح کی طرف بدل دیتا ہے بدن کو قوت دیتا ہے لقوہ اور استرخا اور گٹھیا اور کمر کے درد اور عرق النسا اور قولنج ریاحی کو نافع ہے اور اعصابی کل امراض کو مفید ہے مدر حیض و بول بھی ہے پتھری توڑ کر بہا دیتا ہے اسکا لیپ چہرے کی سیاہی اور جھائین اور ترہجی اور داد کو نافع ہے۔ جہانتک ہوسکے اسکو مصلحات کے بغیر نہ کھائین۔ کچلے کے استعمال کا یہ طریق بھوک بڑھانے اور امراض بادی کے رفع کرنے کے لیے عمدہ ہے کچلے بھون کر پیس لین اور ایک کچلے مین کا آٹھوان حصہ کھایا کرین اسی طرح ۴۰ روز تک کھائے جائین پھر پانچوان حصہ ۴۰ روز تک کھائین پھر چوتھا حصہ اتنے ہی روز دن کھائین بعدہٗ تیسرا بعدہٗ آدھا پھر تین حصے پھر شام کچلا کھانے لگین مگر حصے کو ۴۰ دن تک کھاتے رہین چنانچہ پورے سال بھر مین ایک کچلے کی عادت پڑجائے گی اگر مرضی ہو تو ہی طرح ایک کچلہ اور بڑھا دین نہین تو ایک ہی کافی ہے ہمیشہ کھاتے رہین پرہیز کچھ نہین اسکی معجون فالج اور رعشہ اور اختلاج کو مفید ہے اسطرح تیار کرتے ہین کہ کچلے کو گائے کے تازہ دودھ مین ایک رات دن بھگوتے ہین دوسرے دن اگلا دودھ پھینک کر تازہ دودھ ڈال دیتے ہین اور اس طرح سات بار دودھ تبدیل کرتے ہین پھر تازہ دودھ دیگچی مین بھر کر کچلے کو ایک پوٹلی مین باندھکر اسمین معلق لٹکا دیتے ہین تاکہ دیگچی کے پیندے سے نہ مل جائے اور یہانتک جوش دیتے ہین کہ دودھ جل جائے پھر پوٹلی کو نکالکر کچلون کو دھوکر اوپر کا چھلکا چاقو سے چھیل دیتے ہین بعد اسکے ریتی سے باریک برادہ کرکے اسمین سے پانچ تولہ لین اور فلفل سفید فلفل سیاہ دارچینی جائےفل جوتری مصطگی عود دلبسان سونٹھ اگر لونگ سعد کوفی آنولہ بالچھڑ دانہ الائچی سفید کلونجی صندل سفید زعفران دار فلفل سونف ہر ایک تین ماشہ ان سب کو باریک پیسکر سہ چند شہد مین معجون بنالین **مقدار خوراک** ۲ ماشہ سے ساڑھے چار ماشہ تک۔

دوسرا طریق یہ ہے کہ کچلے کو اسی طرح مدبر کرکے سوا دو تولہ لین اور باریک پیس لین اور گاؤزبان کے پھول ڈیڑھ تولہ دانہ الائچی سفید زرنجور شقاقل صندل سفید آنولہ ہلیلہ سیاہ ہر ایک نو ماشہ اگر ساڑھے چار ماشہ اسطوخودوس کشنیز اکھوبرہ چلغوزے کی مینگ ہر ایک ایک تولہ ڈیڑھ ماشہ سب کو باریک کرکے تگنے شہد مین معجون بنالین خوراک ۳ ماشہ سے ۹ ماشہ تک۔

اگر کچلے کو کوٹ کر روغن زرد یا چربی اور آٹے مین ملاکر روٹی پکا کر کتے اور بھیڑیے اور بلی اور چیتے کو کھلائین تو وہ مرجائین اگر تین دن پانی مین تر رکھکر اور چھیل کر جو کھینچ کر اور ایک رتی کی مقدار مین پان کے ساتھ کھلائین تو دست اور سنگرہنی جاتی رہے۔ وید کہتے ہین کہ کچلا سرد ہے پر اگرم ہضم ہونے مین ہلکا اور خشک اور ہاضم ہے۔ اسکی لکڑی کا جوشاندہ بناکے پلانے سے طاقت بڑھتی ہے۔ کچلا ضعف ہاضمہ مٹانے والی دواؤن کے ساتھ دینے سے فائدہ ہوتا ہے اعصاب کے امراض مٹانے کے لیے کچلا استعمال کرتے ہین سانپ کا زہر اتارنے کے لیے کچلے کی جڑ کھلائی جاتی ہے درخت کچلہ کی لکڑی کو گھس کر پلانے سے کھانے کی طرف سے بےرغبتی مٹتی ہے کچلے کو جائےفل جوتری وغیرہ کے ساتھ دینے سے پیٹ کا درد ریاحی مٹتا ہے کچلے کے درخت کی ایک گیلی سیدھی لکڑی لے کے اسکے دونون کنارون پر

Hakeem Shoukat Ali

برتن باندھکر اُس لکڑی کے بیچ مین آنچ دینے سے جو دونون کنارون مین ہوکے رس نکلتا ہے اُس رس کی کچھ بوندین کھانے سے ہیضہ مٹتا ہے مربے کی بڑ کے گودے پر اُس رس کی بوندین ڈالکر کھلانے سے بہت سخت دست بند ہوتے ہین تازہ کچلون سے بنائے ہوئے تیل کی مالش سے گٹھیا مٹتی ہے کچلا ایک قسم کا نشہ پیدا کرتا ہے اسکو زیادہ کھانے سے نسین کھنچنے لگتی ہین اسلیے اسکا استعمال کرنے مین بڑی احتیاط رکھنی چاہیے پرانی گٹھیا مٹانے کے لیے اسکو عشبے کے عرق کے ساتھ دینا چاہیے بدن کی کمزوری مٹانے کے لیے اسکی پھنکی دیکے اوپر سے دودھ اور گھی پلانا چاہیے دردِ اعصاب اور گٹھیا پر کچلے اور سونٹھ اور سانبھر کے سینگ کا لیپ کرنا چاہیے چوہے کے کاٹے ہوئے پر کچلے کا لیپ کرنا چاہیے پھچھوندے والے زخمون پر اسکے درخت کے تونکا ضماد کرنا چاہیے جن زخمون مین کیڑے پڑ گئے ہون اون پر اسکے پتون کا ضماد کرنا چاہیے اس سے کیڑون کا پڑنا بند ہو جاتا ہے اور جو زخم مین زیادہ گہرے کیڑے ہوتے ہین وہ اس ضماد سے مرجاتے ہین اسکے درخت کی چھال کو باریک پیسکر مہوے کے رس کے ساتھ گولیان بنا کے ہیضے کے مریض کو دینا چاہیے ان گولیون مین سونٹھ اور جاے پھل وغیرہ بھی ملا سکتے ہین - ۱۵ کچلون کو ۱۵ دن پانی مین بھگوکے ہر تیسرے دن پانی بدل دیوین ایسے ۱۵ دن بعد جب نرم پڑجاوین تب انکا چھلکا دور کرکے سکھا کے اسکی راکھ کریوین اُس راکھ مین برابر کی کالی مرچین ملا کے کالی مرچ کے برابر گولیان بنا کر فالج اور بادی کے امراض و درد کے امراض وغیرہ مین مناسب مقدار دینی چاہیے - کچلے کی دھونی دینے سے خونی بواسیر کا خون اور درد بند ہوجاتا ہے اسکو پیسکے تیل مین جلا کے لگانے سے رگون کا زخم بند ہوتا ہے کچلے اور مہوے کا لیپ کرنے سے سانپ کا زہر اُتر جاتا ہے ایک حصہ کچلہ اور آدھا حصہ پھٹکری کو گھی مین لیپ کرنے سے اکوتہ مٹتا ہے کچلے اور سانپ کی کینچلی کو پیسکر بال اکھیڑ کر انکا لیپ کرنے سے بال دیر سے اُگتے ہین سانپ کے کاٹنے سے جو غافل ہو جاوے تو کچلے کو پانی مین پیس کے مریض کے حلق مین ڈالنے اور تھوڑا سا گردن اور بدن پر ملنے سے ہوش آجاتا ہے صاف کچلے کے سفوف مین کھانڈ ملا کے طاقت کے مطابق تھوڑی سی مقدار دینے سے خونی بواسیر جریان - اور پیٹ کے کیڑے مرتے ہین کچلے کو گھی مین بھونکر اسکے سفوف کی دو رتی کی مقدار دینے سے بلغمی کھانسی مٹتی ہے کچلے کو آدمی کے موت مین اونٹا کر لیپ کرنے سے یا شراب مین اونٹا کر چھیلا اسکی ایک رتی مقدار روز لینے سے کتے کا زہر اُترتا ہے اسکو پانی مین اونٹا کر اُسمین کھانڈ ملا کر کھلانے سے کتے کا زہر اُتر جاتا ہے اسکو اور کالی مرچون کو پانی کے ساتھ گھس کے کنٹھ لیپ کرنے سے بد بیٹھ جاتی ہے اسکو کالی مرچ کے ساتھ پیس کے کھلانے سے سانپ کا زہر اُتر جاتا ہے کچلے کو پانی کے ساتھ پیسکر بال اکھیڑ کر اُس مقام پر لگانے سے وہان پر دیر سے بال اُگتے ہین -

ان بھوت بھکتا ساگر مین ایک دوسری قسم کچلے کی لکھی ہے جسکے پیڑ دکھن وغیرہ ممالک کے پچھم کے حصے مین اور کوکن سے کوچین تک ہوتے ہین اسکی جڑ کو پانی مین بھگوکے پلانے سے گرمی وغیرہ سب قسم کے بخار مٹتے ہین سانپ اور نیولے کی لڑائی مین سانپ جب نیولے کو کاٹ کھاتا ہے تب اسکے زہر کو اتارنے کے لیے نیولا اسکی جڑ کو کھا لیا کرتا ہے اسکی جڑ کا خیساندہ پلانے سے سب قسم کے زہر اُترتے ہین بدن کا

Hakeem Shoukat Ali

ٹھنڈاپن مٹانے کے لیے اسکی جڑ کا جوشاندہ پلانا چاہیے اسکے جوشاندے پر ہینگ بُھرک کر پلانے سے پیٹ کے کیڑے مرجاتے ہین میتھی کے بیجون کی پھنکی دے کے اوپر سے اسکا جوشاندہ پلانے سے قولنج ریاحی مٹتا ہے اسکی جڑ اور سنا کو جوش کرکے پلانے سے بگڑے ہوے اخلاط دستون مین نکلتے ہین اسکی جڑ کے سفوف کی پھنکی دینے سے خراب آب وہوا سے پیدا ہوا بخار چھوٹ جاتا ہے چوتھیا اور تجاری زائل کرنے کے لیے اسکی لکڑی کا جوشاندہ پلانا چاہیے اسمین وہ جوہر بہت ہین جو کچلے مین ہوتے ہین اسلیے اسکو کام مین لانے مین احتیاط رکھنی چاہیے ویدک کی بعض کتابون مین لکھا ہے کہ کچلے کے پھل کا روغن نکالکر وجع مفاصل مین استعمال کرنے سے بہت نفع ظاہر ہوتا ہے - اگر کوئی شخص کثرت احتلام کے مرض مین مبتلا ہوا ور دُبلا اور بے طاقت اور زرد پڑجاے اور کسی طرح آرام نہو تو روز تھوڑا سا کچلا کھائے اور تھوڑا تھوڑا بڑھاتا رہے جب دو تین دانون تک نوبت پہونچ جائے گی تو مرض جاتا رہے گا اور ترکیب ذیل استسقاے لحمی کے لیے نہایت مفید ہو کچلے دو تین روز پانی مین تر رکھکر چھیل کر کوٹین پھر ایک برتن مین رکھکر کچھ پانی اسکے اندر ڈالین تاکہ خشک نہ ہونے پائے اور اسمین سے روز مزاج کی برداشت کے موافق مریض کو کھلادیا کرین غذا جو دل چاہے کھلائین -

ڈاکٹرون کا بیان ہے کہ کچلا اکثر مرض خدر مین استعمال کیا جاتا ہے لیکن جب مریض کے نیچے کا آدھا دھڑ سُن ہوجائے تب کچلا مفید ہے اور جب بدن کا آدھا حصہ داہنے یا بائین سُن ہوجاتا ہے تب کچلا مضر ہے اسلیے کہ یہ مرض اکثر دماغ مین خون کی زیادتی ہونے سے پیدا ہوتا ہے اس لیے اس مرض مین فصد جونک پلاسٹر اور مسہل وغیرہ مفید ہے بعد ان سب تدبیرون کے جب خون کی زیادتی کم ہوجائے تب کچلا استعمال کرتے ہین جب جسم کا کوئی عضو مثلاً ایک ہاتھ اور ایک انگلی یا ایک آنکھ سن ہوجائے تب کچلا مفید ہے جب ان سب مرضون مین مریض کو کچلا برداشت نہین ہوتا ہے تب جو مقام کہ سن ہوگیا ہو اُس مقام مین پلاسٹر سے آبلہ اٹھا کر کچلے کا سفوف لگاتے ہین اور جب اعضا مین تخدیر آکر بعض پیشاب روک نہین سکتا تب کچلا مفید ہے - کچلا زیادہ مقدار مین نشہ آور ہے - بدن کا تمام گوشت سخت ہوکر تشنج ہوتا ہے ہاتھ پاؤن کمزور ہوجاتے ہین روشنی اور آواز برداشت نہین ہوتی مریض چونک پڑتا ہے اور کھڑا ہونے سے تھرتھراتا ہے اور کروٹ لینے سے یا اُسکو چھونے سے یا کوئی چیز کھلانے سے تشنج ہوتا ہے پیچھے بغیر سبب کے سارے بدن مین تشنج ہوتا ہے اور اُسکا قضیب کھڑا رہتا ہے اور عورت ہو تو مست ہوجاتی ہے اور کوئی مقام سن ہوگیا ہے تب پہلے اُس مقام مین تشنج اور پسینا اور چھوٹا چھوٹا دانہ نکلتا ہے ایکبارگی زیادہ کھانے سے مانند جھٹک بادے کے سارے بدن مین تشنج ہوکر دم بند ہوکر مرجاتا ہے نخاع اور اعصاب مین اسکی تاثیر ہوتی ہے اور خون کے ساتھ آمیز ہوکر زہر ہوجاتا ہے اسکی دلیل یہ ہے کہ اگر کوئی جانور کچلے سے مرگیا ہے تو اسکا گوشت دوسرا جانور کھانے سے مرجاتا ہے آدمی کو اگر کچلا کوئی مضرت پہونچائے تو قے کرنا چاہیے اور تازہ دودھ اور بادام کا روغن بار بار پیے اور لعابیات کو روغن بادام ملاکر پینا مناسب ہے اور مرغی کا شوربا نہایت مرغن کھائے مضر ذہن کو پریشان کرتا ہو

Hakeem Shoukat Ali

اور مسکر بھی ہے **مصلح** کھانڈ اور ادویہ خوشبو وید کہتے ہیں کہ کچلے کا مصلح یہ ہے چولائی کی جڑ درخت انکول کے اجزا اور کیوڑے کا پھول اور درخت جامن کی چھال اور ثمر یعنی جامن۔

مقدار خوراک۔ ۱/۲ رتی سے ۱۔ ماشہ تک اور ۴۔ ماشہ سے آدمی مرجاتا ہے یونانی اطبا کا یہی قول ہے وید کہتے ہیں کہ کچلے کی مقدار خوراک آدھا رتی سے ڈھائی رتی تک ہے اور ۱۵ رتی سے آدمی مرجاتا ہے ڈاکٹر کہتے ہیں کہ کچلے کا سفوف تیس گرین کھانے سے زہر کی علامتیں ہوجاتی ہیں۔

کچلے کا ست

وید کہتے ہیں کہ خراب آب وہوا سے جو بخار آنے لگتا ہے اُسکو مٹانے کے لیے کچلے کا ست کھلانا بہت اچھا ہے اعصاب کے متعلق کی کمزوری مٹانے کے لیے کچلے کے ست کو دودھ اور گھی کے ساتھ کھلانا چاہیے اسکو کونین کے ساتھ کھلانے سے باری سے آنے والا بخار چھوٹتا ہے نامردی مٹانے کے لیے اسکو مقوی باہ دواؤں کے ساتھ دینا چاہیے کمزور آدمی کی کھانسی دور کرنے کے لیے کچلے کا ست بہت عمدہ ہے اسکے استعمال سے سوکھی کھانسی مٹتی ہے جب کسی مسہل سے دست نہ آویں تو اسکو کچلے کا ست ایک رتی کا چوبیسواں حصہ ایک ایک گھنٹے کے فاصلے سے تین چار مقداریں دینے سے دست آجاتے ہیں رتی کا ۱/۴ حصہ مقدار خوراک طاقت بڑھاتی ہے اور آدھا رتی ست مہلک ہے۔

کچلے کا جوہر

اسٹرکنائین و اسٹرکنیا (لش) اسٹرکنا نیا (ل)

صفات وشناخت۔ بیرنگ و بلا بو قلمدار ہے پانی میں بہت کم حل ہوتا ہے ایک ہزار حصوں میں سے ایک حصہ بھی نہیں ذائقہ اسکا نہایت تلخ ہے یہ کھولتی ہوئی شراب مقطر میں حل ہوجاتا ہے اور کلوروفارم میں بھی مگر بالکل ایل کحال اور ایتھر میں نہیں جلانے سے کوئی شے باقی نہیں رہتی۔

خواص وفوائد۔ زیادہ مقدار میں سخت زہر ہے تھوڑی مقدار میں محرک اور مقوی ہے مفصل بیان کچلے کے ضمن میں لکھ چکے ہیں تھوڑے عرصے تک دینے سے عضو مفلوج میں ایک طرح کا تشنج پیدا ہوتا ہے اور چیونٹیاں رینگتی ہوئی معلوم ہوتی ہیں جب یہ اثر پیدا ہو تو دو یا تین روز تک دینا اس دوا کا موقوف کردیں بالفعل اسٹرکنیا کا سولیوشن پچکاری کے ذریعہ سے جلد کے نیچے پہونچانا بہت مفید سمجھتے ہیں اقسام فالج میں ایک گرین کے اسی حصے سے ساٹھویں حصے تک ہفتے میں دو بار جلد کے نیچے پچکاری کے ذریعہ سے عمل میں لائیں۔ تین یا چار مرتبہ کے عمل سے جوہر کچلا کا مفید ہونا معلوم ہوگا خفقان کے فالج میں ۱/۳۰ حصہ گرین جوہر کچلہ ہر چار چار گھنٹے کے بعد پچکاری کے ذریعہ سے استعمال کرنے سے اسی روز پیشاب خارج ہوتا ہے کچلہ یا جوہر کچلہ سے اگر زہر ہو تو جوہر تمباکو دیں اس دوا سے بہتر اور کوئی سریع الاثر فادزہر نہیں ہے ایک قطرہ دینے سے معاً فائدہ ہوتا ہے۔ اگر تشنج رفع ہوجائے تو پھر نہ دیں یہ موجود نہ ہو تو آدھی اونس تمباکو آدھے پائینٹ پانی میں جوش دیکر چھان لیں اور ٹھنڈا پانی ملا کر چوتھائی پلائیں بعد ازاں ضرورت ہو تو اور دیں اور جانوروں پر تجربہ کرنے سے کافور جوہر کچلا کا فادزہر ثابت ہوا ہے

Hakeem Shoukat Ali

مقدار خوراک ایک گرین کے تیسوین حصے سے بارھوین حصے تک اور چالیسوان حصہ ایک گرین کا تقویت کے لیے اور ایک گرین کھانے سے زہر کی علامتین ہوجاتی ہین کہ اسکی گذرگاہ مین سوزش وخراش پیدا ہوجاتی ہے تے و دست جاری ہوجاتے ہین اور غشہ و بیہوشی لاحق ہوکر کزاز کی علامت پیدا ہوکر آدمی مرجاتا ہے۔

جوہر کچلہ کے کئی مرکب ہین منجملہ انکے اسٹرکنیائی نے آرسی نی آس ہے کہ سنکھیا اور جوہر کچلہ سے تیار ہوتا ہے اور قلمدار ہے یہ ایک حصہ پندرہ حصہ ٹھنڈے پانی مین حل ہوجاتا ہے نصف گرین فی صدی کا ایک سولوشن اس کا لیکوئڈ ڈیسی لین کے ہمراہ تیار کیا جاتا ہے اور اسکی ۴ منم سے ۱۵ منم تک پچکاری کے ذریعے جلد کے نیچے پہونچنا مرض سل مین بہت بہت مضبوط پایا گیا ہے اسکی مقدار خوراک [illegible] ایک گرین سے [illegible] حصہ تک اور شورے کے تیزاب اور جوہر کچلے سے ایک مرکب بنتا ہے جسکا نام نائٹریٹ آف اسٹرکنیا ہے ایک حصہ ستر حصہ پانی مین حل ہوتا ہے اسکو پچکاری کے ذریعے سے بعض امراض مین جلد کے نیچے پہونچاتے ہین دو حصہ فی کے سولیوشن کے ایک قطرے سے ۴ تک ایک مرتبہ مین پچکاری لگاتے ہین۔

کچلون (ھ)

بفتح کاف تازی وسکون جیم فارسی وضم لام و واو مجہول وسکون نون اسکو کاچ لون بھی کہتے ہین نمک شیشہ و کف آبگینہ (ف) ملح الزجاج و زبد الزجاج (ع)

صفات وشناخت۔ شیشے یعنی کانچ کے نمک کو کہتے ہین سفید سرخی مائل ہوتا ہے یہ اصل مین زبد القوارير ہے جسے مستو تو نیا بھی کہتے ہین اردو وہ چیز ہے کہ شیشے کو جس وقت گلاتے ہین تو جھاگ اٹھکر اوپر آتے ہین انکو اتار لیتے ہین اور وہ بورے کے مشابہ ہوتے ہین اور بعض کہتے ہین کہ نمک دریائی کو کر تصفیہ کرکے گھاس پر بچھا کر تہ بہ تہ پھیلاتے ہین یہانتک کہ جم جاتا ہے یہ کچ لون ہے ہندی مین چوہڑی کا نمک کہتے ہین ان بھوت چلت ساگر مین لکھا ہے کہ کانچ ڈھالتے وقت جو میل نیچے رہجاتا ہے اُسکو **بانگر کھار** بفتح بائے موحدہ وسکون الف ونون غنہ و فتح کاف فارسی وسکون رائے مہملہ کہتے ہین اسکے صاف کرنے کے بعد **سورلی کھار** بضم سین مہملہ و واو معروف ورائے مہملہ مفتوح وتائے فوقانی مکسورہ و یائے معروف بولتے ہین فارسی کی کتابون مین غلطی سے بھنگر کھار لکھتے ہین یہ تیز و شور ہے۔

طبیعت۔ گرم وخشک۔

خواص وفوائد۔ بھوک زیادہ کرتا ہے خون مین گرمی وفساد پیدا کرتا ہے صفرا بڑھاتا ہے ہاضم ہے جلا کرتا ہے اسکو آنکھ مین لگانے سے جالا اور ناخونہ اور پھلی کٹ جاتی ہے دھند جاتی رہتی ہے بلغم اچھا کھتا ہے معدے کی رطوبت کو خشک کرتا ہے پیٹ کے کیڑے مارتا ہے پیٹ کے ریاحی درد کو مٹاتا ہے۔

کچنال (ھ)

بفتح کاف تازی وسکون جیم فارسی و فتح نون وسکون الف ولام موقوف عوام کچنار بولتے ہین رائے مہملہ سے

Hakeem Shoukat Ali

صفات وشناخت۔ ہندوستان کا درخت ہے بڑا ہوتا ہے پھول اسکا تین طرح کا ہوتا ہے سفید اور پیلا اور سرخ ارغوانی مائل بکبودی کچنال کا درخت ۱۵۔۲۰ فٹ اونچا ہوتا ہے تنہ اسکا چھوٹا اور ٹیڑھا ہوتا ہے اسکی گولائی ۴۔۵ فٹ کی ہوتی ہے۔ اسکی شاخین جھکی ہوئی رہتی ہین اسکی چھال ایک انچ موٹی کھردری بھورے یا سفید رنگ کی ہوتی ہے پتے ہرے اور چوڑے ہوتے ہین اور اُنپر رنگین باریک باریک اٹھی ہوئی ہین اور اوپر تلے سے ہر پتا دو شقون مین بٹا ہوتا ہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ دو پتے اول سے جڑ کر آخر مین جدا ہوگئے ہون شاخین اسکی متفرق اور پریشان ہوتی ہین مگر مین یا کچھ پیچھے اسکے پتے گرجاتے ہین پھاگن سے جیٹھ تک نئے پتے آجاتے ہین کلی اسکی ہری اور لمبی ہوتی ہے پھاگن سے جیٹھ تک دو انچ لمبے بڑے اور سفید یا زرد یا لال پھول کھلتے ہین انمین تھوڑی سی خوشبو آتی ہے ہر پھول مین پانچ پانچ پتیان ہوتی ہین جن کا تلے کا حصہ پتلا اور سر کی طرف کا چوڑا ہوتا ہے اور اندر پانچ پانچ باریک تار ہوتے ہین ہر تار کے سر پر ایک چیز باریک دانے کی طرح لگی ہوتی ہے اور تارون کے وسط مین بھی باریک تار ہوتے ہین اور وسط اُنکا ضخیم ہوتا ہے۔ بعد اسکے پھلیان لگتی ہین جن کے بیچ پھول آنے سے دو ماہ کے بعد پک جاتے ہین یہ پھلیان ایک ایک بالشت لمبی اور چوڑی بھی اور تلوار کی صورت پر ہوتی ہین۔ اسکے غنچہ خام کو تنہا اور گوشت کے ساتھ بھی پکا کر روٹی سے کھاتے ہین لذیذ اور خوش مزہ اور خوشبودار ہوتا ہے پھلیون کا مزہ کڑوا ہوتا ہے اسکے پیڑ مین ایک قسم کا گوند بھورے رنگ کا لگتا ہے جو پانی مین پھول جاتا ہے گو بہت کم گلتا ہے اسکی چھال رنگ کے کام مین آتی ہے۔ اسکے بیجون سے ایک قسم کا تیل نکالا جاتا ہے۔ اسکی پھلیون کا اچار ڈالتے ہین۔

طبیعت۔ دوسرے درجے مین سرد وخشک ہے بعض معتدل مائل بسردی کہتے ہین۔

خواص وفوائد۔ فارسی کی کتابون مین لکھا ہے کہ قابض ہے خشکی پیدا کرتا ہے معدے اور آنتون کو قوت دیتا ہے دستون کو بند کرتا ہے پیٹ کو تنگ کردیتا ہے پیٹ کے کیڑے مارتا ہے خون کا فساد دور کرتا ہے۔ کنٹھ مالا کو مفید ہے ہموزن سماق کے ساتھ اسکی چھال جوش کرکے پینا نفث الدم اور خون حیض اور جراحات باطنی اور زخم مقعد کو مفید ہے اسکی چھال سے غرغرہ خصوصًا اقاقیا وگلنار کے ساتھ منھ آنے کو کہ پارے یا فنگرت یا رسکپور یا بھلاوے کے باعث سے ہوا ہو اور گلے اور منھ کی بیماریون کو نافع ہے اسکی چھال کا سفوف جریان کو مفید ہے کلیان پکا کر کھانا گرم گرم کھانسی اور دستون اور بواسیر اور خون حیض کی زیادتی اور بول الدم اور رضا وصفرا کو مفید ہے کچنال سے پیٹ ومقعد کے کیڑے بھی مرجاتے ہین اور کانچ نکلنے کا عارضہ مٹاتا ہے۔

ویدون نے پھولون کے رنگون کے اعتبار سے علیحدہ علیحدہ فوائد لکھتے ہین چنانچہ (۱) خراب آب وہوا اور سڑے ہوئے پھل کے پیدا ہوئے بخار مین جو درد سر ہوتا ہے اسکو مٹانے کے لیے سفید کچنال کے پتون کا جوشاندہ پلانا چاہیے (۲) پیلے کچنال کی چھال کا جوشاندہ پلانے سے آنتون کے کیڑے مرتے ہین اسکی سوکھی پھلیون کے سفوف کی پھنکی دینے سے آنون اور دست بند ہوتے ہین اسکی

Hakeem Shoukat Ali

جڑکی چھال کا جوشاندہ پینے سے جگر کا ورم اترتا ہے اسکی چھال کے جوشاندے اور خیساندے سے
کلیان کرنے سے قلاع دہن کو آرام ہوجاتا ہے اسکا پھل کھانے سے پیشاب پیدا ہوتا ہے اس کے
بیجون کو سرکے مین پیسکر لیپ کرنے سے زخم کے کیڑے مرتے ہین اسکے سوکھے پتون کے سفوف کی پھنکی دیکر اوپر سے سونف کا عرق
پلانے سے آنون کے دست رکتے ہین۔ اسکے چھوٹے پھولون کو اوٹا چھانکر پلانے سے آنون کے دست رکتے ہین ۳ ماشہ کچنال کی
جڑ کا جوشاندہ پلانے سے ضعف ہاضمہ دفع ہوتا ہے ۳ ماشہ اجوائن کے سفوف کی پھنکی دیکر اوپر سے
اسکی جڑ کا جوشاندہ پلانے سے نفخ شکم تحلیل ہوتا ہے اسکے پھولون کا گلقند بناکر یا سوکھے پھولونکو پیسکر
شکر سفید ملاکر کھلانے سے شکم مین لینت پیدا ہوجاتی ہے یا یون سمجھ کہ پاخانہ ڈھیلا ہوجاتا ہے پھوڑے
کو جلدی پکانے کے لیے اسکی جڑ کو چاولونکی دھوون کے ساتھ پیسکر پلٹس بناکر باندھنا چاہیے اسی طرح
اسکی چھال اور پھولونکا بھی پلٹس بناکر باندھنے سے پھوڑا جلد پک جاتا ہے۔ اسکی چھال کا جوشاندہ
پلانے سے آنتون کے کیڑے مرتے ہین اسکی سوکھی کلیون کے سفوف کی پھنکی دینے سے آنون کے
دست بند ہوتے ہین اسکی کلیان سرد اور قابض ہین انکی ترکاری کھلانے سے دست تھمتے ہین اسکی
کلیون کے جوشاندے سے آنتون کے کیڑے مرجاتے ہین۔ مصری اور مکھن مین اسکی کلیونکا
سفوف ملاکے چٹانے سے خونی بواسیر دفع ہوتی ہے اسکی چھال کے یا پھولون کے جوشاندے کو
ٹھنڈا کرکے شہد ملاکے پینے سے خراب خون درست ہوجاتا ہے گنڈمالا مٹانے کے لیے اسکی چھال
کا جوشاندہ پلانا چاہیے اسکی چھال کے جوشاندے مین بابچی کے تیل کی بیس بوندین ڈالکر پینے سے
کوڑھ مٹتا ہے اسکی چھال کے جوشاندے سے پھوڑے پھنسیون کو دھونا چاہیے اسکی لکڑی کے
کوئلون کا منجن کرنے سے دانتون کا درد دور ہوتا ہے اسکی چھال کے جوشاندے پر سونٹھ کا سفوف
برکاکے پلانے سے گنڈمالا دفع ہوتی ہے اسکی چھال کے رس مین زیرے کا سفوف یا کافور ملاکے
پلانے سے گرمی دفع ہوتی ہے اسکی چھال کے سفوف مین سونامکھی کے کشتے کو برک کر پلانے سے
مسورکی چیچک بدن کے اندر گھسی ہوئی باہر نکل آتی ہے اسکے پھولونکا سفوف شہد مین ملاکر چٹانے
سے سرخ بادہ دفع ہوتا ہے چاولون کے دھوون کے ساتھ کچنال کی چھال کو پیسکر سونف برکے
پلانے سے گنڈمالا مٹتی ہے اسکی چھال کو اوٹاکر کلیان کرنے سے مسوڑھون کا درد دفع ہوتا ہے
جامن کے درخت کی اور مولسری کے درخت کی اور اسکی چھالین پانی مین اوٹاکر مقعد کو دھونے سے
خونی بواسیر دور ہوتی ہے **مضر**۔ دیر ہضم ردی الغذا اور نفاخ **مصلح** گلقند اور گوشت اور نمک اور
گرم مسالا۔

کچور (۵۱)

بفتح کاف تازی وضم جیم فارسی وواؤ معروف ورائے مہملہ وقوف

صفات وشناخت۔ ایک گھاس کی جڑ ہے بڑی قسم کو زنجور کہتے ہین چھوٹی قسم کو کچور در کچور کا
بیان حرف نون مین ہوگا اسکو زمین سے کھود کر جوش دیکر خشک کر لیتے ہین چھوٹی گرہ ہوتی ہے سونٹھ

Hakeem Shoukat Ali

کے برابر مزہ اسکا تلخ وتیز ہوتا ہے اور خوشبودار ہوتی ہے جسکا مزہ شیرین ہو یا بو کم آتی ہو وہ کچور اچھا نہین ناقص ہے بعض نے دونون کو ایک بتایا ہے اور کہا ہے کہ کچور کا پنجابی نام نرکچور ہے۔ تحفہ مذکرہ مین لکھا ہے کہ یہ دوا جنگل مین ہوتی ہے اسکے پتے ہلدی کے پتون کی طرح ہوتے ہین اور پتون کے تلے ایک جڑ ہوتی ہے آنبہ ہلدی کی وضع کی جسکو ٹکڑے ٹکڑے کرکے سکھا لیتے ہین مزہ کچھ تیز کچھ کڑوا کچھ کسیلا ہے منھ کو صاف کرتی ہے اور خوشبودار ہے۔

طبیعت۔ بید گرم کہتے ہین یونانی بھی دوسرے درجے مین گرم وخشک مانتے ہین۔

خواص وفوائد۔ وید کہتے ہین کہ سبک ہے پیشاب کا فساد دور کرتا ہے ہاتھون کی ہتھیلیون اور پانون کے تلوون کی جلن دور کرتا ہے منھ کی بے مزگی مٹاتا ہے بلغم اور کھانسی کو دفع کرتا ہے خنازیر کو مفید ہے بھوک پیدا کرتا ہے جذام اور بواسیر اور پھوڑے پھنسی کو نافع ہے سانس کی تنگی اور فساد باد و لہو کو دور کرتا ہے۔ شکم کے کیڑے مار ڈالتا ہے یونانی طبیبون کا بیان ہے کہ سدے کھولتا ہے تفریح پہنچاتا ہے دل و دماغ اور معدے کو قوت دیتا ہے مدر بول وحیض ہے مواد سوداوی کو دور کرتا ہے بچون کی پیچش اور یرقان کو نافع ہے بھوک بڑھاتا ہے اسکے لیپ سے مہاسے دور ہوتے ہین **مضر** دماغ اور پھیپھڑے کو اور درد سر پیدا کرتا ہے۔ **مصلح** کشنیز **بدل** انجیر اور ادرک۔

قدر خوراک ۳ ۰ ماشہ۔

کچھوا (ھ)

بفتح کاف تازی وسکون جیم فارسی مخلوط بہاو فتح واو وسکون الف۔ سنگ پشت و کشف (ف) سلحفاۃ (ع)

صفات وشناخت۔ ایک حیوان ہے مشہور پانی مین ہوتا ہے اور خشکی مین بھی رہتا ہے پانی کی بڑی قسم کو باز کہتے ہین حال ہی مین نیوجرسی کے ساحل پر ایک کچھوا جسکی نسبت یہ دعوے ہے کہ وہ دنیا مین سب سے بڑا کچھوا ہے پکڑا گیا ہے اسکا وزن ۱۰۸۰ پونڈ یعنی سوا تیرہ من ہے کھال کی لمبائی دس فٹ تین انچ اور عرض چھ فٹ سات انچ ہے ایک درجن آدمی باسانی اسکی پشت پر کھڑے ہو سکتے ہین اور اس سے زیادہ آدمی اس کچھوے کے اٹھانے کے لیے درکار ہین اکثر کچھوے سوکھے قریب انڈے دیتے ہین اور انکو پانی کے کنارے ریت سے ڈھانکتے ہین جب وہ سورج کی گرمی سے پک کر پھوٹتے ہین بچے کود کود کر آپسے آپ پانی مین چلے جاتے ہین۔ مان باپ کو انکی کچھ سنبھال نہین کرنی پڑتی۔

طبیعت۔ دریائی کچھوا دوسرے درجے مین گرم اور پہلے درجے مین تر ہو اور جنگلی دوسری گرم وخشک ہے اور انڈا بھی گرم وخشک ہے اور رطوبت فضلیہ ہے۔

خواص وفوائد۔ کچھوے کا گوشت باہ کو قوت دیتا ہے گردہ کو بھی قوی کرتا ہے اسکے گوشت کے کباب خون حیض بند کرتے ہین اور ریاح کو تحلیل کرتے ہین اور نئے گوشت سے بھرلاتے ہین جند بیدستر کے ساتھ

Hakeem Shoukat Ali

مفید ہین اسکے گوشت کالیپ ورمون کو تحلیل کرتا ہے۔ بری کچھوے کا خون پینا صرع اور تشنج کیواسطے مفید ہے اگر جو کے آٹے اور شہد مین ملاکر سیاہ مرچ کے برابر گولیان باندھلین اور صبح وشام ایک ایک گولی نہار کھائے رہین تو مرگی کو نہایت نفع ہو۔ اس مرض کے لیے یہ ترکیب بے نظیر ہو اور اسکا لیپ کرنا ورم مفاصل اور نقرس کو بشرط تکرار عمل دور کرتا ہے جند بیدستر کے ساتھ حقنہ کرنا تشنج کو مفید ہے اُسکے پتے کو سکھاکر شہد کے ساتھ آنکھ مین لگانے سے نزول الماء اور جالا اور ڈھلکا دفع کرتا ہے اور پتے کا لیپ خناق گلو و خناق رحم کو اور خراب زخمون کو مفید ہے اور اسکا مرگی کے مریض کی ناک پر ملنا مفید ہے اسکی ہڈی کی راکھ کانچ نکلنے کو نافع ہے اور اسکی ہڈی کو پیسکر فرزجہ استعمال کرنا سیلان رطوبت رحم کو دور کرتا ہے ایک دوست اسکی بے حد تعریف کرتا تھا کیسا ہی بُرا نا عارضہ ہو اور عورت کو آرام نہوتا تھا اسکی ہڈی کو پیسکر روئی مین رکھکر رکھنے سے صحت ہوجاتی ہے۔ اس ہڈی کی دھونی تین دن بواسیر کے مسون پر کرنے سے بالکل گر پڑتے ہین اور ہڈی کو تیل مین جلاکر اور اُسکے اندر پیسکر پشت دست و پا کے دا د پر لگائین تو کئی روز زرداب خارج ہوکر چھٹ جاتی رہے نہایت مجرب ہے حریرہ بناکر اسکا اندا مرچ سیاہ کے برابر اسمین ملاکر کھلانے سے بچون کی پرانی کھانسی جاتی رہتی ہے اسمین دسوان حصہ سونف کا سفوف ملاکر خصیون کے ورم پر لیپ کرنے سے نفع ہوتا ہے اسکی چربی تشنج اور کزاز کے لیے مفید ہے اسکی ہڈی کچی یا جلاکر اور خوب پیسکر آنکھ مین لگانے سے بینائی جاتی رہتی ہے دریائی کچھوے کی چربی اور جاوشیر اور کندش ہم وزن لے کر پیسکر گدھے کے پیشاب مین گوندھکر سائے مین سکھاکر جس جگہ چوہے جمع ہون وہان جلادین اور خود ناک کان پر کپڑا باندھلین تاکہ دھوان نہ پہونچے جس جانور کو دھوان پہونچیگا بے ہوش ہوکر گر جائیگا اُسکو پکڑو کر جب گرم پانی مین اسکے بال دھوئے جاوینگے ہوش آجائیگا اسکے پتے کے ساتھ کا غذ جدید پر لکھنے سے رات کو حرف ایسے معلوم ہوتے ہین جیسے سونے سے لکھا ہے۔

وید کہتے ہین کہ کچھوے کا گوشت مقوی وہی ہے فساد باد کو دفع کرتا ہے کچھوے کو خناق والے مریض کے پاس اسطرح رکھین کہ اُسکے منھ کی ہوا خناق کو پہونچے بہت جلد آرام ہوجائے گا۔ حکیم شریف خان صاحب سخت خناق مین اسی صورت سے علاج کرتے تھے۔ کچھوے کی ہڈی جلائین اور زخم پر اول تیل لگاکر چکنا کردین پھر وہ ہڈی پیسکر چھڑکین تین روز مین آرام ہوجائے گا۔ سرطان پر چھڑکنا بھی مفید ہے اگر مرد بندھ جائے اسطرح کہ وہ عورتون کے ساتھ مباشرت نہ کرسکے تو اسکی ہڈی مین جو بطور پیالے کے ہوتی ہے پانی بھرکر سر پر ڈالنے سے کھل جاتا ہے۔ مضر گوشت کا کھانا آنتون کو مصلح شہد۔

مقدار خوراک۔ جلے ہوے کی ۳۔ ماشہ انڈا ۱۲ جو بھر خون تین رتی اور پتون جو بھر۔

کدم (۵)

فتح کاف تازی وو ال مہلہ وسکون میم کدنب بھی بولتے ہین۔

Hakeem Shoukat Ali

صفات وشناخت - اسکا درخت بڑا ہوتا ہے اور بہت جلدی سے بڑھتا ہے یعنی پہلے دو تین ساون ہر سال دس دس فٹ بڑھتا ہے اسکی ڈالی ہر ماہ مین ایک انچ بڑھتی ہے دس بارہ برس کے بعد پہلے کی طرح جلدی سے نہین بڑھتا یا تھوڑا تھوڑا بڑھنے لگ جاتا ہے کہین کہین بہت اونچا بڑھ جاتا ہے اسکے پتے بسنت کے موسم مین گر جاتے ہین انکی شکل پان کی طرح ہوتی ہے کریان کی طرح انین پتلی نوک نہین ہوتی اور چھوٹے ہوتے ہین انکے پیچھے کی لکیر کرمی ہوتی ہے اسکے پھول جنگلی بیر سے کچھ بڑے اور باہر سے سفید اندر سے زرد ہوتے (آئین اکبری) اسکے پھل چھوٹی نارنگی کے برابر بڑے اور پیلے رنگ کے ہوتے ہین یہ تین قسم کا ہوتا ہے (۱) کدم (۲) دھاراکدم (۳) بھوی کدم - بڑی قسم کو مہاکدم کہتے ہین بیساکھ سے ساون تک اسکے پھول آتے ہین اسکے درخت بنگال کے شمالی اور پوربی حصے کے جنگل مین بہت ہوتے ہین اور ہندوستان کے شمالی حصے مین اور بمبئی اور پنج محل وغیرہ مقامون مین ہوتے ہین -

طبیعت - سب سرد خشک ہین اور بڑی قسم کو گرم بھی کہتے ہین -

خواص وفوائد - وید کہتے ہین کہ یہ چرپرا اور کڑوا اور میٹھا اور کسیلا اور کھاری اور سرد اور خشک اور ہضم مین بھاری ہے دودھ اور منی اور بدن کی طاقت بڑھاتا ہے - خون کی خرابی سوزاک دست بادی صفرا بلغم زہر اور گرمی مٹاتا ہے اسکی چھال کا جوشاندہ پلانے سے بخار چھوٹتا ہے اسکی چھال مقوی ہے اسکے پتون کے جوشاندے سے کلیان کرنے سے منہ آنا دفع ہوتا ہے اسکی کچی کو پلین کسیلی سرد ہاضمہ بڑھانے والی اور ہضم ہونے مین ہلکی ہین کھانے کی طرف سے بے رغبتی کو دفع کرتی ہین سرخ بادے اور دستون کو نفع پہونچاتی ہین اسکے پھل بھوک پیدا کرنے والے ثقیل اور گرم ہین منی اور بلغم پیدا کرتے ہین کھانے کے کام مین آتے ہین اسکے پکے ہوئے پھل بادی اور صفرا اور بلغم کو مٹاتے ہین پھول اور بیج امراض صفراوی اور فساد خون کو نافع ہین خارشت اور پھوڑے پھنسی کو دور کرتے ہین اور باخاصیت کدم کے اجزا عورتون اور خواجہ سراؤن کی پستان کو دراز کرتے ہین گلے کے امراض کو نافع ہین -

کدو (ف)

بفتح کاف تازی وضم دال مہملہ وسکون واو معروف عربی مین قرع کہتے ہین

صفات وشناخت - ایک بیل کا پھل ہے لمبا آدھ گز اور گز بھر تک اسکو فارسی مین خیار کدو اور کدوے دراز کہتے ہین اور ہندی مین لمبا کدو اور گھیا اور لوکی اور آل اور گرڈیلی کہتے ہین بعض گول اور صراحی دار بھی ہوتا ہے جسکو ستار اور تنبورہ اور بین وغیرہ مین لگاتے ہین باہر سے رنگ سبز اندر سے سفید اور مزہ پھیکا ہوتا ہے طب کی کتابون مین جہان کدوے شیرین یا قرع الحلو کا لفظ مستعمل ہوا ہے وہان یہی مراد ہے ایک قسم اسکی ایسی بھی دیکھی گئی ہے جسکے دو پیٹ ہوتے ہین تلے کا بڑا اور اوپر کا چھوٹا بہتر سب مین سفید نازک تازہ اور شیرین ہوتا ہے جسمین ریشے نہون اور نہ بہت بڑا ہوا ور نہ بہت چھوٹا بلکہ متوسط ہو اور اسکی بیل کو میٹھا پانی لگا ہو جڑ اسکی پتلی اور لمبی اور تھوڑی شیرین اور مسکر ہوتی ہے -

Hakeem Shoukat Ali

طبیعت - دوسرے درجے مین سرد و تر ہے بعض دوسرے درجے کے پہلے مرتبے مین سرد و تر جانتے ہین - بعض کہتے ہین کہ تیسرے درجے مین سرد و تر ہے -

خواص و فوائد - پیاس بجھاتا ہے جگر گرم کی گرمی اور صفراوی کرب کو دور کرتا ہے سردی و تری پیدا کرتا ہے سدے کھولتا ہے پیشاب زیادہ لاتا ہے تلیین شکم ہے یرقان کو دور کرتا ہے خلفہ کہنہ کو نافع ہے گرم و خشک امراض اور گرم بخارون مین بے حد مفید ہے جلا کرتا ہے اسکو پکا کر کھانے سے خون کم بنتا ہے مگر معدے سے جلد تلے اتر جاتا ہے پس اگر ہضم ہونے سے قبل کسی سبب سے فاسد نہو جائے تو اس سے خراب خلط پیدا نہین ہوتا اگر معدے مین خلط ردی سے ملتا ہے تو فاسد ہو جاتا ہے ہضم سے قبل یا بعد کو سبب داخلی یا خارجی سے بگڑ جاتا ہے تو اس سے خراب خلط بنتا ہے گرجبکہ نمک یا رائی سے اسکی اصلاح کرلین تو یہ عیب جاتا رہتا ہے - اور یہ بھی ہے کہ تنہا کدو معدے مین جلد خراب ہو جاتا ہے اور جلد خلط غالب کی طرف مستحیل ہو جاتا ہے اور خلط بھی پیدا کرتا ہے اور وجہ اسکی یہ ہے کہ اسمین لطافت ہے اگر کسی چیز کے ساتھ جو خلط کے مناسب ہو کھایا اور پکایا جائے تو اسکی کیفیت بدل جاتی ہے لیکن جنکو قولنج کے مرض کی عادت ہو انکو کھانا مناسب نہین کیونکہ بسبب ریاح پیدا کرنے اور لزوجت ثقل کے قولنج پیدا کرتا ہے اور سرد مزاج مین پیٹ پھلاتا اور ریاح پیدا کرتا ہے جس چیز کے ساتھ اسکو کھاتے ہین ویسا ہی خلط پیدا کرتا ہے چنانچہ تیز چیز جیسے رائی اور گرم مسالے کے ساتھ کھانے سے خلط تیز پیدا کرتا ہے اور نمکین شئے کے ساتھ کھانے سے خلط شور پیدا ہوتا ہے ترشی اور کسیلی چیز کے ساتھ کھانے سے خلط قابض پیدا ہوتا ہے وغیرہ وغیرہ بسبب قوت ازلاق کے فضول گرم کو دفع کرتا ہے اور ازلاق ہی کی وجہ سے معدے اور آنتون کو ڈھیلا اور سست کرتا ہے اور دیر ہضم ہے گردہ گرم اور صفراوی و دموی بخارون کے لیے اسکا دینا مناسب ہے سرد مزاج والون کو اس کا کھانا مناسب نہین جنکو نیند نہ آتی ہو انکو اسکے کھانے سے نیند آنے لگتی ہے بدن مین تراوٹ پیدا ہوتی ہے صفراوی مزاج والے کو چاہیے کہ انار یا سماق یا کھٹے انگور کے ساتھ کھاوے اسکے کھانے سے بدنکی کھجلیان مٹ جاتی ہین منی بڑھاتا ہے معدے سے اگر جلد نہ اترے تو فاسد ہو کر زہر بن جاتا ہے اور کدو کا استحالہ بہ نسبت صفرا کے بلغم اور سودا کی طرف زیادہ ہے کیونکہ صفرا کے جوہر کے ساتھ اتنی مناسبت نہین رکھتا جتنی بلغم کے جوہر کے ساتھ رکھتا ہے اور جو خلط معدے مین غالب پاتا ہے آپ بھی وہی بن جاتا ہے اسلیے زیادہ ضرر حاصل ہوتا ہے کیونکہ وہ خلط بہت بڑھ جاتا ہے صاحبان سودا و بلغم کو بہت مضر ہے کیونکہ انکی طرف بہت مستحیل ہو جاتا ہے یا جلد مستحیل ہو جاتا ہے اور اورام دماغی اور سرسام کو بھی نافع ہے اور تازہ کے سونگھنے سے دماغ کی حرارت کو تسکین ہوتی ہے کچے کدو کا رس نکال کر لڑکی کی ماں کا دودھ یا روغن گل ملا کر یا تنہا کو کان اور ناک مین ٹپکانے سے اور کپڑا بھگو کر کھوپڑی پر رکھنے سے گرمی کا دردسر اور سرسام اور ہذیان اور جنون اور بے خوابی کو نفع ہوتا ہے اسکا ٹکڑا سر پر رکھنے اور اسکا لیپ کرنے سے بھی یہی فائدہ ہوتا ہے ایسا چھوٹا کدو کہ جسکا پھول

Hakeem Shoukat Ali

ابھی نہ گرا ہوئے کر آٹے مین لپیٹ کر آگ مین بھرتا کرکے اُسکا رس آنکھ مین لگانے سے یرقان کی زردی جاتی رہتی ہے یہی فائدہ اس کے پھول کا رس پہونچاتا ہے اگر گرمی سے آنکھ آجائے تو اُسکو بھی نافع ہے کدو کو املی اور بکانڈے کے ساتھ جوش کرکے ملکر چھانکر پینے سے دماغ کی گرمی اور گرمی کا درد سر اور وسواس اور جنون جاتا رہتا ہے اور تیزی کی وجہ سے آنکھ دکھنے کو آجائے تو اُسے بھی نفع ہوتا ہے کان مین گرمی سے درد ہو تو اسکا رس روغن گل مین ملاکر ٹپکائین حلق مین گرمی سے درد ہو اور ورم ہو تو اسکے رس سے کلیان کرین اسکو بکری کے گوشت یا آنچو یا مونگ کی دھولی دال کے ساتھ کھانے سے گرمی سے سینے کے درد اور گرمی کی کھانسی کو نفع ہوتا ہے اسکے ستوون کے پینے سے دست بند ہوتے ہین پیاس اور صفرا اور خون کی حدت بجھتی ہے شیخ کہتا ہے کہ کدو کا رس اگرچہ ذات الجنب مین ایک وجہ سے نافع ہے لیکن بوجہ مدر ہونے کے مضرت بھی کرتا ہے اسکو سرکے کے ساتھ کھانے سے اسکی غلاظت جاتی رہتی ہے اور معدے سے جلد تلے اتر جاتا ہے اور گوشت کے ساتھ پکا کر کھانے سے جلد اور بخوبی ہضم ہوجاتا ہے مرغی کے چوزے کے ساتھ یا اسکی بیجون کے بینگون کے ساتھ پکا کر کھانے سے غشی دور ہوتی ہے اور اخلاط سمی کی سمیت مٹتی ہے اور گرم بہین چھوتی ہین بچے کدو کو میسر گردے اور جگر اور آنتون پر ضماد کرنے سے اُنکی گرمی دفع ہوتی ہے اسکا سوکھا چھلکا میسر کھانے سے بواسیر کا خون اور آنتون سے خون کا آنا رکتا ہے تپ دق والون کے لیے اس سے بہتر کوئی ترکاری نہین اسکو بھبلا کے پانی نچوڑ کر پینا قلب اور جگر اور معدے کی گرمی اور تپ کو تسکین دینے مین بے مثل ہے۔ اسکا مربا شکر کے قوام کا معتدل ہے اور شہد کے قوام مین کسی قدر گرمی ہوتی ہے یہ مربا بھی سدہ کھولتا ہے اخلاط کو تلطیف کرتا ہے فضلات کو چھانٹتا ہے بدن کو فربہ کرتا ہے خاصکر مغز بادام کے ساتھ باہ اور معدے اور جگر کو قوت دیتا ہے عمدہ خون پیدا کرتا ہے جلد ہضم ہوجاتا ہے بشرطیکہ معدے مین بلغم زیادہ نہو اور دماغ پر انجرے نہین چڑھنے دیتا پیشاب کی جلن کے لیے مفید ہے خشخاش کے ساتھ نیند لاتا ہے مگر شیخ کا قول یہ ہے کہ اسکا مربا ادویہ مین داخل نہین ہوتا اس مین ذرا بھی سردی یا گرمی پیدا کرنے کا اثر نہین ہے بلکہ مزے کے لیے استعمال کرتے ہین۔ رائتہ جو اس سے تیار کرتے ہین اگر اسمین صرف نمک بقدر ذائقہ ڈالین اور دوسری گرم و تیز چیزین نہ ڈالین تو حرارت جگر اور اسہال کبدی کو بہت نفع دے۔

کچا کدو معدے کو نہایت مضر ہے اگر جوان آدمی کھاجائے تو اُسکو بھی کبھی بہت نقصان پہونچاتا ہے اسکی مائیت اور ہیک اور بکساہٹ اور بدمزگی معدے مین ثقل اور سردی اور متلی اور رتے پیدا کردیتی ہے بلکہ کبھی ایسا نقصان واقع ہوتا ہے کہ اسکی تلافی نہین ہوسکتی ایسی صورت مین شہد کے پانی یا سوے کے جوشاندے کے ساتھ قے کرنا چاہیے اور عود ہندی اور نونگ اور زیرہ اور سعد اور پودینہ اور گرم جوارشین کھانا چاہیے اور جہانتک ہوسکے بلا مصلح کے استعمال نہ کرین اور خاصکر کچا تو کبھی نہ کھائین کیونکہ آنتون کو نہایت مضر ہے اور خاصکر اُس آنت کے لیے اسکا نقصان بہت ہے جسکا نام قولون ہے اور ترشی کے ساتھ تو قولون کے لیے بہت ضرر بڑھ جاتا ہے کدو مین روغن ڈالنا اور سیاہ مرچ اور رائی اور لہسن اور زیرہ اور دوسری گرم چیزین ملانا اور نمک داخل کرنا

Hakeem Shoukat Ali

سرد مزاج والون کے لیے بہتر ہے اور گرم مزاج والون اور صفراویون کے لیے انگور خام کا یا انار کے دانون کا رس اور سرکہ ملانا چاہیے۔ بعد کہتے ہین کہ کدو جتنا میٹھا ہضم ہونے مین بھاری منی بڑھانے والا مقوی باہ بادی اور سردہی اسکے گودے سے پیشاب بڑھ جاتا ہی فساد صفرا و بلغم اور کھانسی اور کئی مرضون کو مٹاتا ہے اسکا ضماد کرنے سے صفراوی ورم دفع ہوتا ہی جس آدمی کو ہذیان ہو گیا ہو اُسکے سر کے بالون کو مونڈ کر کدو کا گودا باندھ دینا چاہیے کدو کی بیل کے پتے دست آور ہین ان پتون کو جوش کرکے پینے سے یرقان مٹتا ہی کدو کو جلا کر راکھ آنکھ مین لگانے سے آنکھ کے مرض دور ہوتے ہین صفرا سے سر پر درد ہو تو کدو کا گودا لگانا چاہیے کدو کا رس تیل مین ملا کر اسکی مالش سے کئی مرض دور ہوتے ہین۔ **مضر** سب کدو کے نقصان تو تکو معلوم ہو چکے اب عموی نقصانات سنو کدو سرد مزاج کو مضر ہے بوڑھے کو مضرت پہونچاتا ہی۔ سرد مقام اور سرد موسم مین قولنج و نفخ اور معدے مین ثقل پیدا کرتا ہے بھوک کم کرتا ہی اور اسکے زیادہ کھانے سے مواد بلغمی پیدا ہوتا ہی اور بلغم مین نقصان آکر سودا بھی بنتا ہے۔ بلغمی اور سوداوی لوگ کے لیے مضر ہے اور مثانے کو بھی نقصان پہونچاتا ہے **مصلح** رائی و پودینہ و صعتر و روغن زیتون اور لہسن اور گرم مسالا اور اسکے اوپر شراب پینا اور گرم جوارشین کھانا اور آبکامہ اور فسلول کو بھی کے ساتھ دین اور تحقیق یہ ہے کہ گرم مزاج والون کے لیے صرف نمک اور تھوڑا پودینہ یا کالی مرچ کافی ہے دوسری مصلحات کی ضرورت سرد مزاج مین ہے سرکہ اور آبکامہ (کانجی) غلظت کی اصلاح کرتے ہین نہ سردی کی۔ سردی تو گرم مسالے اور گرم چیزون سے اصلاح پاتی ہے اور بہتر یہ ہے کہ گوشت مین پکائین۔ **بدل** تربوز۔ کیرا بھی اسکا بدل بیان کرتے ہین۔

کدو کا بیج (ھ)

تخم کدو (ف) بزر القرع (ع)

صفات و فوائد۔ جب مطلقاً کدو کا بیج بولا جاتا ہے تو شیرین مراد ہوتا ہے جو دوسرے درجے مین سرد اور پہلے مین تر ہے اسکی مینگ بدن کو فربہ کرتی ہے۔ اخلاط متحرک کو ساکن کرتا ہے پیشاب کا ادرار کرتا ہے۔ سینے کی خشونت کو اور منھ سے خون آنے کو اور گرمی کی کھانسی کو مفید ہے پیاس کو تسکین دیتا ہے پیشاب کی جلن کو اور مثانے کی سوزش کو نافع ہے گرمی کی تپ کو اور بے خوابی کو مٹاتا ہے دل و دماغ کو قوت بخشتا ہی بلغم شور کو معتدل القوام کرتا ہے اور اسمین نضج پیدا کرتا ہے درد سر گرم کو نافع ہی دماغ کی خشکی دور کرتا ہے غشی کو دفع کرتا ہے اور دویہ سمیہ کی سمیت کو زائل کرتا ہے دیکھتے ہین کہ یہ بیج ٹھنڈے ہوتے ہین درد سر دفع کرنے کے لیے کئی طرح سے کھلائے جاتے ہین انکی مینگون کو پیسکر لیپ کرنے سے چھیپ اور مہونون کے میں سے مٹتے ہین۔ **مضر**۔ سرد مزاج اور مثانہ **مصلح** سونف **بدل** تخم خیارین و تخم تربوز۔

مقدار خوراک۔ ۱۰ ماشہ سے ۲ تولہ ۰ ماشہ تک

کدو کا تیل

صفات۔ علاج الامراض مین لکھا ہے کہ کدو کا پوست چھیلکر گودا اور تخم دونون کو کوٹین اور اسکا پانی لے کر چہارم حصہ تل کا تیل ملا کر جوش دین یہانتک کہ روغن رہ جائے یا مغز تخم کدو سے شیرین کا تیل

Hakeem Shoukat Ali

روغن بادام کی طرح کھینچیں یہ لطیف زیادہ ہے کبھی اس طرح بھی روغن تیار کرتے ہیں کہ کدو کا پوست جدا کرکے سب کو کچلکر بکری کے گردے کی چربی کے ساتھ جوش دیتے ہیں اور پھر سرد کرتے ہیں اور چربی کو اوپر سے اتار لیتے ہیں یہ بھی پہلی قسم سے قوی ہے اور سب سرد تر ہیں۔

خواص و فوائد۔ بدن میں ترطیب پیدا کرتا ہے دماغ کی خشکی دور کرتا ہے اسمین تراوٹ پیدا کرتا ہے بدن کی اور ناک کے نتھنوں کی اور کانوں کی خشکی دفع کرتا ہے دماغ کو قوت بخشتا ہے نیند لاتا ہے بے خوابی کو نافع ہے بدن کو فربہ کرتا ہے مالیخولیا اور بچھو کی ڈنک اور کان کے درد اور کان کے گرم ورم اور گرم و خشک کھانسی اور تپ دق اور تشنج یابس کو مفید ہے خواہ کھائیں یا ناک میں سر کیں یا کسی جگہ ٹپکائیں یا مالش کریں ہر طرح استعمال کرنے سے فائدہ بخشتا ہے اکثر صلابات کو نرم کرتا ہے گرم ورم کو تحلیل کرتا ہے اور باہ کو قوت دیتا ہے وید کہتے ہیں کہ کدوے کے بیجوں کا تیل لگانے سے درد سر دفع ہوتا ہے۔

بدل۔ روغن تخم کاہو و روغن بنفشہ و روغن نیلوفر۔

کدوے تلخ (ف)

تونبڑی و تو بنی (ھ) قرع المر (ع)

صفات و شناخت۔ تونبڑی کی صورت صراحی دار ہوتی ہے جوگی اور سپیرے اس سے بین بناتے ہیں مگر یہ یاد رہے کہ ہر ایک تونبڑی تلخ نہیں ہوتی۔ تلخ بھی ہوتی ہے اور میٹھی بھی۔ تلخ تونبڑی کے بیج بھی تلخ ہوتے ہیں اور شیرین کے بیج شیرین کدوے تلخ کی تونبڑی ایک قسم ہے اور محیط میں یوں لکھا ہے کہ وہ کدوے تلخ تونبڑی کی ایک قسم ہے کہ جسکا بیج تلخ نہیں ہوتا۔ ہندوستان میں تونبڑی کو اسی نام سے بولتے ہیں کدوے تلخ کتابی لفظ ہے۔ کدوے تلخ کی صحرائی قسم بہت تلخ ہوتی ہے چنانچہ جامع حکیمی نے لکھا ہے کہ کدو کو بوتے ہیں اور جنگل میں خودرو بھی پایا جاتا ہے اور یہ بہت تلخ ہے۔

طبیعت۔ گرم بلکہ بہت گرم او خشک ہے اور سمی چیز ہے وید بھی گرم بتاتے ہیں مگر بعض وید اسکو جسکے بیج تلخ ہوں سرد مانتے ہیں۔

خواص و فوائد۔ نہایت قے لانے والا ہے اسکے ذریعہ سے قے کرنا مرطوب دمے اور کھانسی کو مفید ہے اسکو دانتوں پر ملنے سے مضبوط ہوتے ہیں خشک کدوے تلخ کو چیریں اسکے سر میں ایک سفید پردہ لکڑی کے جالے کی طرح ہوتا ہو وہ لے کر باریک پیسیں اور یرقان زرد کے مریض کو تھوڑا تھوڑا سنگھائیں ناک سے زرد رنگ کی رطوبت کی ریزش ہو کر صحت ہو جائے گی اور اگر تر و تازہ مل جائے تو ایسا کریں کہ اسکو چیر کر شبنم میں رکھدیں صبح کے وقت اسپر سے شبنم کے قطرے لیکر ناک میں مریض یرقان کی ٹپکائیں آنکھ کی زردی کھونے میں نہایت مجرب ہے اگر بند ۱۱ کا پھل اور کدوے تلخ کا گودا پیسکر سنگھائیں تو بھی بہت نفع ہو اسکا سر کاٹ کر پانی میں تر کریں اور تمام دن دھوپ میں اور تمام رات شبنم میں رکھیں پھر صبح کے وقت اسمیں سے دو قطرے مریض یرقان کی آنکھ میں لگائیں اور دو گھڑی کے بعد پوست ہلیلہ اور مصری کا سفوف

Hakeem Shoukat Ali

ایک کف دست پھنکائیں اور اُسدن دہی کے ساتھ خشکہ کھلائیں تو نفع ہو یہ ترکیب مؤلف تقالی نے اپنی مجرب بیان کی ہے کدوے تلخ کی جڑ گرم و خشک ہے سردی کے ورمون کو تحلیل کرتی ہے اور سردی کے دردون کو دفع کرتی ہے۔

وید کہتے ہین کہ تو نبڑی گران اور تیز ہے۔ بعض سبک جانتے ہین بلغم و صفرا کا فساد دفع کرتی ہے اسکے پانی یا بیج کا پینگ کے ساتھ سعوط کرنا یرقان دفع کرتا ہے جسکے بیج تلخ ہوتے ہین بعض وید اسکو مقوی دل لکھتے ہین اور زہر و صفرا اور کھانسی کا دافع بتاتے ہین اسکا روغن بدن پر ملنے سے اعضا مضبوط ہوتے ہین اگر اسکے بیجون کو ادرک کے پانی مین تر کرکے اور خشک کرکے روغن کھینچین تو اس کام کے لیے زیادہ مفید ہے۔ اس روغن مین پارہ قایم ہوجاتا ہے تلخ بیجون والے کدو کی جڑ سورج گرہن کی حالت مین اکھیڑین یہ جڑ جبتک کمر سے بندھی رہے گی انزال نہوگا کدوے تلخ کی بیل کے تمام اجزا کو خشک کرکے اور کوٹ کر گرم پانی مین حل کرین اور دونون پاؤن اسمین رکھدین اور تھوڑی دیر توقف رکھین یہانتک کہ منھ کا مزہ کڑوا ہوجاے پھر پاؤن نکالکر بہت سے کپڑے اوڑھکر پسینہ لائین تو جذام اور ریانی خارشت کو نفع ہو عجب ہے کدوے تلخ کو اندر سے پورا صاف کیے بغیر اسمین کھانے پینے کی چیز بھری رکھکر کچھ دیر بعد اسکو کھانے پینے سے ہیضے کی طرح قے اور دست ہونے لگتے ہین اگر اسکا پورا علاج نہ کیا جائے تو کھانیوالا آدمی مرجائے اسکے گودے کے رس کی ایک دو بوندین ناک مین ڈالنے سے سر کا خراب پانی بہنے لگتا ہے اور ناک کی بدبو دفع ہوتی ہے اسکو گڑ اور کانجی کے ساتھ پیس کے لیپ کرنے سے بواسیر دفع ہوتی ہے اسمین سات دن تک پانی بھرا رکھکر وہ پانی پینے سے گنڈمالا مٹتی ہے اسکے بیجون کا لیپ کرنے سے فالج مٹتا ہے اسکے پتے اور دودھ کو پیسکر لیپ کرنے سے زخم بھرجاتا ہے۔

گول کدو یا میٹھا کدو

صفات و شناخت ۔ ایک قسم کا کدو ہے بعض کا رنگ اوپر سے زرد اور بعض کا سرخی مائل ہوتا ہے قاشدار ہوتا ہے اور اندر سے گودا زرد یا سرخی مائل نکلتا ہے بعض اتنا بڑا ہوتا ہے کہ گھڑے کے برابر قد و قامت ہوتا ہے اور یہ خربوزون کے ساتھ مین پیدا ہوتا ہے وہ برس روز تک رہ جاتا ہے پختہ کے مزے مین کچھ شیرینی آجاتی ہے اسی لیے ہندوستان مین عوام آدمی میٹھا کدو بولتے ہین۔ سعیدی و محیط مین اسکا فارسی نام کدوے مدور گرد ہو کیا ہے یہ گویا گول کدو کا ترجمہ ہے اسی طرح شلکدو اور کدوے شیرین بھی مصنوعی نام ہین اسکو دکن اور مالوہ اور راجپوتانہ مین کولا بفتح کاف تازی دوا و مجہول کہتے ہین کاسی پھل اور گنگا پھل اور مہا پھل اور کوشمانڈکی اور کرڑی اسی کے نام ہین۔ باوجودیکہ پہلی قسم مین بھی گول پھل آتا ہے جس سے ستار تیار کرتے ہین مگر ہمارے ملک مین کولا ہی گول کدو کے نام سے مشہور ہے اسکو پرتھوی مین لکھنؤ کو ہرڑی اور تا نبر طا بھونیرا لکھتے ہین۔

طبیعت ۔ سرد و تر جیسا کہ نسخۂ سعیدی وغیرہ مین ہے۔

خواص و فوائد ۔ دست خلاصہ لاتا ہے یعنی اس سے پاخانہ ملائم ہوتا ہے ثقیل ہے صفرا دور کرتا ہے

Hakeem Shoukat Ali

بادصفراوی پیدا کرتا ہے بواسیر کا خون بند کرتا ہے - اس سے پیشاب کھلکر ہوتا ہے ہاتھ پاؤن کی سوزش دفع کرتا ہے سلس البول اور جریان کو نافع ہے پیاس بجھاتا ہے بدن کو فربہ کرتا ہے بھوک بڑھاتا ہے پختہ پھل بڑی کی تپ کو نافع ہے اور نیم خام بلغم وصفرا دفع کرتا ہے اور بظاہر زہر کی مثل ہے جو فالیز میں پیدا ہوتا ہے باد اور صفرا اور پھوڑے پھنسی کو دفع کرتا ہے مزہ دار ہوتا ہے طبیعت کو خوش رکھتا ہے بلغم پیدا کرتا ہے بدن کو قوت دیتا ہے اور زہر دور کرتا ہے نسخہ سعیدی مین ہے کہ خواص مین مثل کدوے سفید کے ہے بلکہ رطوبت اس سے کم رکھتا ہے کیونکہ اسمین ارضیت زیادہ ہے اور پیٹھے سے مناسبت رکھتا ہے - کھانے والون کے بار بار کے تجربے سے اسکا بادی ہونا ثابت ہے پیٹھے سے اسکی برابری کرنا یا کدو سفید کی طرح خواص مین ماننا تحقیق کے خلاف ہے **مضر معدہ مصلح** گرم مصالح اور سونٹھ وغیرہ گرم چیزین جو مقوی معدہ ہون اور معمولی طور پر ادرک سے خوب اصلاح ہوتی ہے۔

کڈوا (ھ)

بفتح کاف تازی وضم دال ثقیل وواو معروف

صفات وشناخت - ایک روئیدگی ہے اسکے بوٹے کشمیر راجپوتانہ وغیرہ ملکون مین ہوتے ہین اس مین خوبصورت نیلے پھول لگتے ہین اسکو پنجابی مین نیل کنٹھ اور گل پھول کہتے ہین اسکی جڑ بہت کڑوی ہوتی ہے۔

خواص وفوائد - اسکی جڑ چرائتے کی جگہ کام مین آتی ہے اسکو کالی مرچ کے ساتھ پیسکر پلانے سے بخار چھوٹتا ہے اسکو زیادہ مقدار مین دینے سے ایک دو دست ہوجاتے ہین اسکو اونٹاکر پلانے سے تپ کہنہ چھوٹتی ہے اسکو پیسکر مصری سے شیرین کرکے پلانے سے پیشاب کے متعلق کے امراض دور ہوتے ہین۔

کراث (ع)

بفتح کاف تازی وراے مہملہ مخففہ وسکون الف وثاے مثلثہ موقوف۔

صفات ومنافع - ایک پہاڑی درخت ہے جسکے پتے لمبے اور پتلے ہوتے ہین شاخین نرم ہوتی ہین انمین دودھ بھرا ہوتا ہے پیدایش اسکی حجاز کے شہرون مین ہے قاموس مین لکھا ہے کہ بڑا درخت ہے کہ طائف کے پہاڑون مین پیدا ہوتا ہے - اسکو عشبۃ الصباغ کہتے ہین اسکا دودھ کھانون مین داخل کرکے کھانے سے جذام دفع ہوتا ہے۔

کرائی سارو بین (ش)

کرائی سارو بیٹم (ل)

صفات وشناخت - این ڈی را ارے روبا درخت کے تنے اور شاخون کی لکڑی کے بیچ کے گودے کو خشک کرکے سفوف کرلیتے ہین جسکو ارے روبا پوڈر اور گوا پوڈر بھی کہتے ہین اسمین کم وبیش کرائی سوفینک ایسڈ جو اسی کا تیزاب ہے ملا ہوا پایا جاتا ہے ہلکا سفوف زرد رنگ کا بھورا پن لیے ہوئے مشتمل ہے نہایت چھوٹی چھوٹی قلمون پر بذائقہ کڑوا اور بلا بو پانی مین نہایت کم حل ہوتا ہے لیکن ۱۵۰۰ حصہ گرم شراب مقطر مین

Hakeem Shoukat Ali

قریب قریب بالکل حل ہوجاتا ہے حرارت دینے سے پگھلتا ہے اور اسمین سے زرد بخارات نکلتے ہین۔

خواص وفوائد۔ جب جلد پر چھلکے پیدا ہوکر مثل سبوس گندم جھڑنے لگتے ہین تو اسکے واسطے نہایت عمدہ دوا ہے اسکے مرہم کے استعمال سے بہت جلد فائدہ ہوتا ہو تندرست جلد پر اکثر اس سے سوجن اور جلن پیدا ہوجاتی ہے اسی واسطے یہ احتیاط ضرور ہے کہ صرف مقام ماؤف پر دوا لگے داد اور اک زنی مامین (جسمین بے حساب چھوٹی چھوٹی پھنسیان پیدا ہوتی ہین اور یہ نہایت گنجان ہوتی ہین اور انمین سوزش درد اور شدت کی خارش ہوتی ہے اور جس مقام پر یہ نکلتی ہے جلد وہان کی سرخ ہوتی ہو) اسکے لگانے سے فائدہ ہوتا ہو اسکا مرہم لگائین یا اس مقام کو پانی سے نم کرکے اسپر اسکو لگائین۔ عیب اسمین یہ ہے کہ جلد کی رنگت بہت دنون تک اودی رہتی ہے اور لگانے کے وقت آنکھ مین بھی نہ لگنے پائے امراض جلد مذکورہ بالا مین اسکو کھلاتے بھی ہین۔

مقدار خوراک۔ ایک گرین کے چھٹے حصے سے آدھے گرین تک۔

کربن

(باے موحدہ کے بعد نون ہے)

محیط مین لکھا ہے کہ گرم پہلے درجے مین اور خشک دوسرے درجے مین ہے اسمین جلاے قوی ہے منھ پر اس دوا کو ملنے سے داغ صاف ہوجاتے ہین اور رنگ نکھر جاتا ہے اسکے جوشاندے کے ساتھ غرارے کرنے سے آواز صاف ہوتی ہے اسکے لگانے اور کھانے سے کمر اور تلی اور معدہ اور مفاصل اور زانو کے دردون کو نفع پہونچتا ہے کھانسی کو نافع ہے **مضر** سودا پیدا کرتی ہے **مصلح** مرغی کا پکا ہوا گوشت۔

کرتوت (ھ)

بفتح کاف تازی وسکون راے مہملہ وضم تاے فوقانی وواو معروف وتاے فوقانی آخر موقوف اسے کٹھ توت بھی کہتے ہین جسطرح شہتوت قلمی توت ہے یہ کٹھا یعنی غیر قلمی **توت** ہے۔

صفات وشناخت۔ اسکے پیڑ ہمالیہ مین کشمیر سے سکم تک بنگال آسام برھما اور راجپوتانہ وغیرہ کی کوہستان مین ہوتے ہین اسی پر شہتوت سفید اور شہتوت سیاہ کی قلم لگاتے ہین یہ اصل مین صحرائی قسم ہے جس طرح شہتوت سفید اور شہتوت سیاہ قلمی بستانی قسمین ہین اگرچہ کرتوت کے پیڑ شہرون مین بھی ہوتے ہین مگر سمجھے صحرائی جاتے ہین اسکا درخت بیس پچیس فٹ اونچا ہوتا ہے اسکی کلیون اور تیون پر چھوٹے چھوٹے روئین ہوتے ہین اسکے پھول نر و مادہ کے اعتبار سے الگ الگ لگتے ہین پھل چھوٹے لگتے ہین جب وہ پکتے ہین تب کالے پڑ جاتے ہین اور بعض سفید ہی رہتے ہین پت جھڑ مین اسکے پتے گر جاتے ہین مگر شمالی ہندوستان مین جاڑون مین اسکے پتے گرتے ہین اسکے پتون کے گرنے کا کچھ ایسا حساب ہے کہ ایک ہی جنگل مین کئی درختون کے پتے بالکل گر جاتے ہین اور انھین کے پاس کے درختون پر پتے ویسے کے ویسے ہی بنے رہتے ہین اگھن کے مہینے مین اسکے پتے نکلنے لگتے ہین جو جیٹھ تک نکلا کرتے ہین اسکے ایک قسم کا گوند لگتا ہے بھاگن سے جیٹھ تک اسکے پھول لگتے ہین اور میا کھ جیٹھ یا اساڑھ تک پھل پکتے ہین جو درخت پہاڑون پر زیادہ بہت اونچے ہوتے ہین انکے پھل اور بھی دیر سے پکتے ہین سیاہ پھل کھٹے اور سفید میٹھے ہوتے ہین یہ تحفہ سالی کے

Hakeem Shoukat Ali

سوا کھانے کے کام مین کم آتا ہے۔

خواص وفوائد۔ بخار والے کی پیاس بجھانے کے لیے اسکو کھلانا چاہیے اسکے رس مین شکر ملا کے پلانے سے گرمی دفع ہوتی ہے یہ ملین ہے اسکی چھال کو مہیکر شہد ملا کر چٹانے سے پیٹ کے کیڑے نکل جاتے ہین اسکی چھال کا جوشاندہ پلانے سے دست آتے ہین اسکی جڑ کو اونٹا کے پلانے سے آنتون کے کیڑے نکل جاتے ہین یا مرجاتے ہین اسکی جڑ قابض ہے اسکے جوشاندے سے غرارے کرنے سے لٹکا ہوا کوا سمٹ جاتا ہے قلاع کو مٹانے کے لیے اسکا شربت بنا کے پلانا چاہیے آواز کے متعلق کی رگون کا موٹاپن مٹانے کے لیے اور اُن کی سوجن اُتارنے کے لیے اسکے پتون کے جوشاندے کی کلیان کرانا چاہیے۔

کرکرہن (بربری)

بفتح ہردو کاف تازی وسکون ہردو راے مہملہ وفتح ہاو سکون نون

صفات وفوائد۔ ایک روئیدگی کی باریک جڑ ہے کہ سنبل رومی کی طرح ہوتی ہے رنگ بہت سرخ ہوتا ہے تمام افعال مین عاقرقرحا کی طرح ہے اسی لیے بعض نے اسکو عاقرقرحا سمجھ لیا ہے حالانکہ اس سے غیر ہے بعض کہتے ہین کہ ایک جڑ ہے شاخ ریحانی کے برابر موٹی اور شکل مین بسفائج کی طرح ہوتی ہے اور رنگ بھی بسفائج کا سا ہوتا ہے مگر اسکی سیاہی اُسکی سیاہی سے کم ہوتی ہے بعض کہتے ہین کہ یہ فاوانیا ہے بعض نے کہا ہے کہ ہندوستانی بہتر ہے دوسرے درجے مین گرم وخشک ہے۔ شیخ نے تیسرے درجے مین گرم خشک لکھا ہے فالج اور پٹھون کے امراض کو نافع ہے۔

کرکم (ع)

مہذب الاسما مین دونون کاف کو مضموم لکھا ہے اور برہان نے مرہم کے وزن پر بتایا ہے۔

صفات۔ مشہور نام زعفران کا ہے اسکے علاوہ دوسری چیزون کا بھی نام بتایا ہے جسکی تفصیل شرح گیلانی مین یون ہے (۱) بعض کہتے ہین بڑی گرہون کی ہلدی کا نام ہے (۲) بعض کہتے ہین کہ ایک روئیدگی ہے جسے یمن اور سندھ سے لاتے ہین بہت موٹی اور سخت اور زرد ہوتی ہے (۳) ایک گروہ کہتا ہے کہ زعفران کی جڑ ہے (۴) بعض کہتے ہین کہ ورس کی جڑ ہے یا ورس اسکی ایک قسم ہے اور ورس واو وراے مہملہ کے ساتھ ایک روئیدگی ہے تلون کے بیج کی طرح۔

طبیعت۔ گرم خشک۔

فوائد۔ اسکو پیکر کسی مناسب روغن مین ملا کر تر خارشت پر ملنے سے فائدہ ہوتا ہے اسکے لگانے سے پھوڑون مین خشکی آتی ہے اسکو پیکر آنکھ مین لگانے سے جالا کٹ جاتا ہے اور بینائی تیز ہوتی ہے۔

کرکند (ف)

بفتح کاف تازی وسکون راے مہملہ وفتح کاف تازی دوم وسکون نون ودال مہملہ موقوف

صفات ومنافع۔ ایک پتھر ہے لال یاقوت کی طرح ہوتا ہے بعض کہتے ہین کہ لال کا نام ہے بعض کہتے ہین کہ اُس پتھر کا نام ہے جسے ہندی مین پیکو کہتے ہین بعض کہتے ہین کہ ایک پتھر ہے نیلا جسے عربی مین جمیسہ

Hakeem Shoukat Ali

بوتے ہین خلاصہ یہ ہے کہ اسکے پینے سے تفریح پیدا ہوتی ہے دل مین طاقت آتی ہو خفقان اور وحشت زائل ہوتی ہے۔

کرمدانہ (ف)

بکسر کاف وسکون رائے مہلہ ومیم موقوف و فتح دال مہلہ وسکون الف و فتح نون وسکون ہا عربی مین اسکو حب الدود کہتے ہین کرم بکاف تازی مکسور کے لفظی معنے کیڑا ہین کرم کا ترجمہ دود ہے اور دانے کا حب اور یہ تفسیر بے کم وکاست ہے مگر گیلانی وغیرہ کے قول سے یہ لفظ گرم کاف فارسی مفتوح سے ثابت ہے اس صورت مین لفظی معنی دانہ گرم ہونگے اور حب الدود کے ساتھ اسکی تفسیر صحیح نرہے گی چونکہ یہ دانہ عورت کی شرمگاہ مین گرمی پیدا کرتا ہے اسلیئے گرم دانہ کاف فارسی سے کہلاتا ہے۔

صفات وشناخت۔ اسکی حقیقت مین بڑا اختلاف ہے (۱) اقرابادی لکھتا ہو کہ یہ بیج سیاہ رنگ ہوتے ہین اور دونون سرے باریک اور اوپر سفید پردہ ہوتا ہے (۲) بعض مشنان کے پھل بتاتے ہین مشنان کو دکن مین سینڈوری کہتے ہین (۳) بعض کا بیان ہے کہ مازریون کی ایک قسم ہے جسمین نہایت حرارت وحدت ہے اسکا بیج کرمدانہ ہے۔

طبیعت۔ گرم وخشک تیسرے درجے مین۔

خواص وفوائد۔ مادہ صفراوی وبلغمی کو براہ دست نکالتا ہے پیٹ کے کیڑون کو مار کر خارج کرتا ہے فرج مین حمول کرین تو گرمی پیدا ہوجاے اور فرج مین سے فضلات ردی نکل جائین اور جماع کی خواہش عورت کو پیدا ہوجائے۔ مقدار سے زیادہ کھانے سے خارشت اور ورم پیدا ہوجاتا ہے اگر ایسا واقع ہو تو وہ علاج کرین جو سوت اور فرفیون سے کبھی نقصان پیدا ہونے پر کیا جاتا ہے پٹھون کو قوت دیتا ہے اور ان مین گرمی پیدا کرتا ہے فالج اور لقوہ اور استرخا و خدر کو نافع ہے بچھو کاٹ کھاے تو اسکا لگانا اور کھانا دونون مفید ہین مضر آنتون مین سوزش پیدا کردیتا ہے مصلح ببول کا گوند وکتیرا۔ **بدل** سعد وسیاہ مرچ۔

مقدار خوراک۔ ۱-۲ رتی بھر

کرم کلہ (ھ)

بفتح کاف تازی اول و فتح رائے مہلہ وسکون میم و فتح کاف دوم ولام مشدد مفتوح وسکون ہا۔ کرم کلا (ف) کرنب وبقلۃ الانصار (ع)

صفات وشناخت۔ ترکاری ہے جو کئی قسم کی ہوتی ہے۔ بستانی اور جنگلی انمین سے بھی ہر ایک کی بہت سی قسمین ہوتی ہین۔ بستانی کی جڑ چقندر کی طرح ہوتی ہے رنگ سبز اور پوست کھردرا اور بعض قسم کی جڑ شلغم کی طرح ہوتی ہے اور تھوڑی لمبی اور چھوٹی اور پوست سفید بیج گول اور چھوٹے اور سرخ دیرہ ہوتے ہین اور ایک قسم ایسی ہے جسکی جڑ سے ایک ساق نکلتی ہے اور تھوڑی سی زمین سے اونچی پیدا ہوکر اسمین ایک گرہ سبز رنگ شلغم کی طرح بندھ جاتی ہے پھر اُسپر ایک اور ساق پھوٹ کرتے لگتے ہین اس گرہ کی ترکاری بنتی ہے نہ جڑ کی اور ایک قسم ہے جسکے اوپر کی شاخین بڑی اور اندر کی چھوٹی ہوتی ہین

Hakeem Shoukat Ali

اور جڑ میں دو تین انگل کی نازک ساق نکلکر اُسکے سرے پر وش پندرہ گھنڈیان سفید رنگ کی پیدا ہوتی ہین اُنمین چھوٹی
چھوٹی پتیان لگتی ہین اسکو کرم کلے کا پھول کہتے ہین کھانے پکانے مین شاخین اور گھنڈیان اسکی مستعمل ہین نہ
جڑ۔ جنگلی قسم تلخ ہے جسکو انار کے دانون کے رس کے ساتھ جوش کرنے سے یہ تلخی جاتی رہتی ہے اور اسپر روایت غالب
ہے۔ اسکے بیج فلفل سفید کی طرح ہوتے ہین اور پتے اسکے بستانی سے زیادہ سفید ہوتے ہین مگر چھوٹے اور روئیدار
ہوتے ہین۔ مطلق کرم کلہ بولتے ہین تو وہی قسم مراد ہوتی ہے جو باغون اور باڑیون مین بوئی جاتی ہے۔ اسکو کرنب
نبطی بھی کہتے ہین اور کرنب الماء نیلوفر کا نام ہے کرم کلے کی کوئی علیحدہ قسم نہین دریائی قسم اسکی علیحدہ ہے جسکے پتے بڑے
بڑے ہوتے ہین جڑ لال ہوتی ہے اسمین دودھ ہوتا ہے مزے مین تلخی اور شوریت پائی جاتی ہے۔

طبیعت ۔ مرکب القوی اور گرم پہلے درجے مین اور خشک دوسرے مین اور بعض تیسرے مین خشک جانتے ہین اور
بعض بیزن کو دوسرے درجے مین گرم و خشک جانتے ہین اور جنگلی تیسرے درجے مین گرم و خشک ہے بیج بستانی گرم کلے
کے پہلے درجے مین گرم و خشک ہین۔

خواص و فوائد (۱) بستانی کرم کلہ منضج اور ملین اور مجفف ہے قوت تلیین اُسکے پانی مین ہے اور قوت تجفیف
جرم مین ہے جب اسکو جوش کرکے پہلا پانی پھینکدین تو تلیین جاتی رہے اور قابض ہوجائے یہی سبب ہے
کہ جب اسکو زیادہ گلاکر پکاتے ہین تو قابض ہوجاتا ہے کیونکہ اسکی رطوبت فنا ہوجاتی ہے اور نفاخ ہے اور [illegible]
زبان مین خشکی پیدا کرتا ہے باہ کو قوت دیتا ہے مدر بول و حیض ہے سدہ پیدا کرتا ہے خمار کو دور کرتا ہے اُسکو جوش کرکے
اُس پانی سے دھارنا درد مفاصل کو تسکین دیتا ہے درد سر کو دور کرتا ہے سستی دفع کرتا ہے اس سے خون کم
پیدا ہوتا ہے اگر بکری کے گوشت کے ساتھ پکائین تو بہتر ہے اسکے کھانے سے نیند بڑھ جاتی ہے اسکے بیج کھانے
سے دماغ پر ابخرے نہین چڑھتے اور درد سر کو صحت ہوتی ہے اور بینائی رطوبت یا بخارات یا مستی کے سبب سے
خراب ہوجاوے اور دھند پیدا ہوجاوے تو اس سے یہ مرض جاتا رہتا ہے مگر جبکہ آنکھ مین خشکی غالب ہو تو بہت مضر
ہے اور چشم مرطوب کو نافع ہے مرض رعشہ کو بھی مفید ہے پرانی کھانسی کو دفع کرتا ہے سرکے کے ساتھ ورم طحال کو نافع
ہے آواز بیٹھ جائے تو اسکو کھولتا اور صاف کرتا ہے اسکے پتون کو گلاکر اُنکے پانی سے غرارہ کرین تو خناق کو نفع ہو کر گلے
سے پیٹ کے کیڑے مرجاتے ہین اور اسکی جڑ کی راکھ پتھری کو توڑکر بہادیتی ہے اسکے پھول کو حمول کرنے سے پیٹ کا
بچہ مرجاتا ہے اور خون حیض جاری ہوجاتا ہے اسکے پینے سے سانپ اور بچھو کے زہر کو نفع ہوتا ہے اسکا لیپ اورام
اور پھوڑون اور کنٹھ مالا کو مفید ہے انڈے کی سفیدی کے ساتھ آگ سے جلے ہوئے عضو پر لگانا مفید ہے جلاکر سر کے
گنج پر لگانے سے آرام ہوجاتا ہے اگر بال نہین جمتے کرم کلے کے پتے جوش کرکے کھاکر شراب پیل جائے تو نشہ
نہ آئے اسکے بیجون کو بھی شراب کے ساتھ یا اُسکے قبل کھانے سے نشہ نہین آتا اور خمار بالکل کھو دیتے ہین اگر عورت
جماع کے بعد انکا حمول کرے تو منی کو فاسد کردیتے ہین انکا لیپ جھائین کو دفع کرتا ہے اور یہ حشرات الارض
کے زہرون کے لیے تریاق کا حکم رکھتے ہین کرم کلے کو مرغی کے ساتھ پکاکر کھانے سے بدن کو غذائیت خوب حاصل
ہوتی ہے سینے مین نزلہ جمع ہو تو اُسے نفع دیتا ہے اسکی جڑ کو جلاکر شہد مین ملاکر چاٹنے سے خناق کو نفع ہوجاتا ہے
اور کوے حلق کے ورم سے تنگ جائین تو انکو بھی صحت ہوتی ہے شیخ کہتا ہے کہ اسکی جڑ بہت دیر ہضم ہے

Hakeem Shoukat Ali

مضر۔ بسبب تبخر کے بینائی اور دماغ کو ضعیف کرتا ہو ردی الغذا ہے گاڑھا سوداوی خون پیدا کرتا ہے اسکی کثرت پریشان خوابون کے دیکھنے اور انکا رردی اور خیالات فاسد پیدا ہونیکا موجب ہی معدے کو مضر ہے دیر مین ہضم ہوتا ہے نفاخ ہے خاصکر جو گرمی مین پیدا ہو بیج بھیپھڑے کو نقصان پہونچاتے ہین مصلح گرم مصالح اور نمک اور گھی اور بکری کا گوشت اور پانی مین جوش دیکر اور اس پانی کو پھینک کر اور بھونکر پکانا بیجون کا مصلح شہد ہے۔

بدل۔ گوبھی۔

مقدار خوراک۔ بیج ۳ ۰۰ ماشہ اور بعض ۹ ماشہ تک بتاتے ہین۔

(۲) جنگلی کرمکلا تمام افعال وخواص مین بستانی سے قوی ہے اسمین باوجود تخفیف وتلیین کے نفخ قوی ہی اور بہت جالی ہے محلل اور مسہل ہے اسکو اگر موٹے گوشت کے ساتھ تھوڑا سا پکا کر کھاتے ہین تو دست آتے ہین اور زیادہ پکانے سے قبض پیدا ہو جاتا ہے اسکے پتون کے ضماد سے زخم بھر جاتے ہین اسکے پتون کے رس کو ملنے سے تر و خشک کھجلی جاتی رہتی ہے اسکی جڑ سکھا کر ۱ پیسہ بھر یا بیج پیسہ بھر سات ماشہ کی مقدار مین شراب کے ساتھ پھانکنے سے افعی کا زہر اتر جاتا ہے اسکے بیج نہایت محرک باہ ہین۔

(۳) دریائی کرمکلا مُلین طبیعت اور دست آور ہے اسکی جڑ اور پتے بیج سے زیادہ تنقیہ کرتے ہین اسکے اجزا کو جوش کر کے صاف کر کے پانی پینے سے یا ہلکا سا جوش دیکر کھانے سے دست آجاتے ہین اگر شراب کے ساتھ ملائین تو قبض ہو جاتا ہے بعض کہتے ہین کہ اسکو کھانا نہ چاہیے صرف ضمادات محللہ مین استعمال کرین یہ قسم جنگلی سے بھی قوی بتاتے ہین ۹ ماشہ اسکے بیج کھانے سے پیٹ کے کدو دانے مر جاتے ہین۔

کرنا (ھ)

بفتح کاف تازی و سکون رائے مہملہ و فتح نون و سکون الف اور الف کی جگہ ہا سے بھی آیا ہے نارنج (ع) نارنگ (ف) اسکو کنا نون کی تشدید سے بھی کہتے ہین

صفات وشناخت۔ ایک قسم کا کھٹا میوہ ہے ہندوستان مین بہت سے مقامون مین اسکا پیڑ بویا جاتا ہے صاحب انجمن آرائے ناصری کہتا ہے کہ مازندران اور فارس مین ہوتا ہے خاصکر فارس کے گانوون مین بہت ہوتا ہے اسکو کھاتے ہین اور اسکے رس سے شربت پکاتے ہین مولف مذکور نے اسکی نسبت لکھا ہے ؎

نارنگ زبس آب وزبس رنگ مرا کشت — گوئی کہ منم ہر بدو او قبلۂ زردشت
در دست منش اگر گیری گلگون کند انگشت — اوراق زبرجد بہین بر روئش دبر پشت
پنداری نقاشے بر عمد دو صد مشت — شنگرف ہمے ریختہ برقو وہ زنگار

شرف الدین نے مفردات ہندی مین اسکو نارنگی بتایا ہے یہ غلطی ہے۔ نارنگی سے جدا کا نہ ہونے مین کوئی شبہ نہین کیونکہ مولف انجمن خود نارنگی مین کہتا ہے کہ اسکی یائے معروف نسبت کے لیئے ہے جو نارنگ کی طرف منسوب ہے۔ اور نارنج سے چھوٹی اور اس سے زیادہ شیرین اور اس سے زیادہ خوش مزہ ہوتی ہے اور اسکا چھلکا خوشبو رکھتا ہے۔ کنا شروع مین سبز و ترش تلخی آمیز ہوتا ہے جبتک زرد نہین ہوتا تلخی اسکی نہین جاتی اور پختہ ہو کر سرخی مائل ہو کر کچھ شیرینی پکڑ لیتا ہے اسکے درخت کا پتا کاغذی

Hakeem Shoukat Ali

لیموں کے پتے سے چوڑا اور بجورے کے پتے سے چھوٹا ہوتا ہے اور بیج بھی بجورے کے بیج سے چھوٹے ہوتے ہین اسکا درخت ان ملکون مین زیادہ ہوتا ہے جنمین گرمی بہت پڑتی ہے پھل اسکا گول ہوتا ہے اور اسکے پھول مین چار پنکھڑیان ہوتی ہین عرق بہار اسکے پھولون سے کھینچتے ہین ۔

طبیعت ۔ زرد چھلکا اور پھول گرم درجۂ اول مین اور خشک درجۂ دوم مین ترشی دوسرے درجے کے آخر مین سرد و خشک ہے بعض کہتے ہین سرد درجۂ دوم مین اور خشک درجۂ اول مین اندر کا سفید چھلکا اور بیج سرد پہلے درجے مین اور خشک دوسرے درجے مین ۔ اور کسی نے لکھا ہے کہ کنا لیمو قواے مختلفہ سے مرکب ہے اور صاحب تحفہ وغیرہ نے لکھا ہے کہ زرد چھلکا اور پھول دوسرے درجے مین گرم و خشک ہے ۔

خواص و فوائد ۔ اسکا رس شکر کے ساتھ مفرح ہے صفرا کے غلیان کو دفع کرتا ہے خون کی حدت کو مفید ہے صفرا کو دستون کی راہ نکالتا ہے اور صفرا کا ادرار بھی کرتا ہے شراب کے خمار کو بھی مٹاتا ہے اور امراض گرم صفراوی کو نافع ہے اسکی ترشی مین ایک قسم کی لزوجت ہے جو نزلات سینہ اور کھانسی کے موافق ہے خاصکر جبکہ اسکی کھانیون کے سفید چھلکے کو بیج مین سے چیر کر بیج نکالکر اور تھوڑی سی کھانڈ برک کر آگ پر رکھدین کہ دو تین جوش آجائین پھر چوسین اسکا رس ناشتا کی حالت مین پینے سے خفقان گرم اور صفراوی کھانسی اور گرم معدے کا التہاب دفع ہوتا ہو اسکا شربت شکر کے ساتھ بنا کر کھانے سے بھی یہی فوائد حاصل ہوتے ہین اور گرم مزاج والون کے بہت موافق ہو اسکا نقصان بچون کے لیے دوسری ترشیون سے کم ہے البتہ جو بچہ تندرست نہین اُسے اس سے نقصان پہونچتا ہے اسکے بیجون مین تریاقیت ہو سات ماشہ بیج کھانے سے حشرات الارض کا زہر دفع ہوتا ہے پوست اور پھل اور کلی مقوی معدہ اور قابض ہے اسکے چھلکے کو سکھا کر پانی کے ساتھ کھانا متلی اور قے کو دور کرتا ہو معدے کے کیڑون کو خارج کرتا ہے اسکے پوست اور پتے اور پھول کے سونگھنے سے تفریح پیدا ہوتی ہے کنا اور اسکے پتے طاعون اور وبائے ہوائی کو دفع کرتے ہین اسکے پھول کے سونگھنے سے زکام تحلیل ہوتا ہو اسکی جڑ کے باریک ریشے سرد قاتل زہرون کے لیے نہایت نافع ہین انکو سکھا کر سات ماشہ کی مقدار مین شراب کے ساتھ کھانا چاہیے اسکا ۹ ماشہ چھلکا شراب کے ساتھ کھانے سے بچھو کا زہر اُتر جاتا ہے جن حیوانات کا زہر سرد ہے وہ زہر اس کا روغن ۹ ماشہ پینے اور لگانے سے بھی اُتر جاتا ہے کنے کے چھلکے کو دبانے سے یا بھبکے مین عرق کھینچنے سے اُسمین سے ایک قسم کا تیل نکلتا ہے ۔ یہی تیل فائدہ کرتا ہے کبھی روغن اسطرح تیار کرتے ہین کہ اسکے تازہ پتے چھلکے یا پھول تلون کے تیل مین ڈالکر دھوپ مین رکھدیتے ہین سات دن کے بعد دوسرے نئے بدل دیتے ہین تین ہفتے تک ایسا کرتے ہین پھر استعمال کرتے ہین روغن نارین کے روغن کے برابر فوائد بخشتا ہے بلکہ بعض اُس سے بہتر سمجھتے ہین اسکے پھول اور چھلکے سکھا کر کپڑون مین رکھنے سے بالخاصیت کیڑے لگنے کو روکتے ہین اسکا پیلا چھلکا سرکے مین ڈالکر اچار بنا کر یا اسکا مربا تیار کرکے کھانے سے معدے کو قوت پہونچتی ہے **مضر** ترشی کھانے سے خاصکر نہار جگر ضعیف ہوتا ہے اور سرد معدہ ڈھیلا پڑجاتا ہے ۔ **مصلح** شہد و شکر **بدل** بجورا اور کنا بجورے سے زیادہ لطیف ہے ۔

Hakeem Shoukat Ali

مقدار خوراک۔ بیج ۲ ماشہ۔
وید کہتے ہین کہ کتا گرم ہے بلغم بادی آنون اور پیٹ کے بڑھجانے کو گھٹاتا ہے۔ کنے کے تین حصے خاصکر کام مین
آتے ہین ایک تو چھال کا باہر کا حصہ دوسرا چھال کا تیل تیسرا پکے ہوے پھلون کا رس اسکی چھال پیٹ کے
ریاحی درد اور بادی کو مٹاتی ہے اسکے شربت کو پانی مین ملا کے پینے سے تسکین ہوجاتی ہے زہریلے حشرات کے
کاٹنے سے جو زہر چڑھجاتا ہے اسکو اتارنے کے لیے اسکا رس پلاتے ہین اسکا تازہ رس پلانے سے وہ ضعف ہاضمہ جاتا ہے
جسمین کھانا کھانے کے بعد دست ہوجاتے ہین اسکے رس مین جوکھار اور شہد ملا کے پلانے سے سینے کا درد
اور کولے کے جوڑ کا درد اور بادی کا مرض مٹتا ہے ڈھائی تولہ کاغذی لیمو کے تیزاب مین ۱۶ گنا پانی ملا کر
اسمین کچھ بوندین کنے کے تیل کی ڈال کے اس کی جگہ کام مین لاسکتے ہین کنے کا رس جلدی بگڑ جاتا ہے
اسلیے انکے رس کو فوراً کام مین لے آنا چاہیے اسکو بہت دنون تک بگڑنے نہین دینے کا عمدہ طریقہ یہ ہے
کہ کنے کا رس نچوڑ کر اسکو کچھ دیر تک پڑا رہنے دین جب اسکا جم جانیوالا حصہ الگ ہوجاے تب اسکو
چھان کے بوتل مین گلے تک بھر دیوین اور اسکے اوپر بادام کا یا دوسرا میٹھا تیل ڈالدین یا بوتلون کو ادھ پکے
ہوے پانی مین ۱۶ منٹ تک رکھ کر پھر انکے کاگ لگایا جاوے تو اور بھی عمدہ ہے یا ہلکی آنچ سے اسکا
پانی اڑا کے رس کو گاڑھا کر لیوین یا رس کو ایسی سردی مین رکھین جس سے اسکے پانی کا حصہ جل جاوے
اور صرف عرق رہجاے اسکا نفع پہلے سے بھی بڑھجاتا ہے اسکے پیڑ کی جڑ کی چھال کا جوشاندہ پلانے سے
بخار چھوٹتا ہے اسکے بیجون کی پھنکی دینے سے کیڑے مرتے ہین اسکا رس اور بارود لگانے سے کھجلی مٹتی ہے
کنے کا اچار بنا کے کھلانے سے تلی گھٹتی ہے۔

کرن پات (ھ)

بفتح کاف و فتح رائے مہملہ و سکون نون و فتح بائے فارسی و سکون الف و تائے فوقانی موقوف۔

اظفار الجن (ع)

صفات۔ ایک گھاس ہے بے پتے اور بے پھل کی شکل کٹے ہوے ناخن کے بھوری سیاہی مائل۔
طبیعت۔ گرم و خشک پہلے درجے مین۔
خواص و فوائد۔ یرقان سیاہ کو نافع ہے اور خشک کھانسی کو مفید ہے بے خوابی کو بالخاصہ دفع کرتا ہے اسکا
تیل کھجلی اور انثیین کے ورم کو مفید ہے اور سرکے مین پکا کر اسکا لیپ کرنا ورم کو تحلیل کرتا ہے۔ **مضر**
دماغ **مصلح** عناب **بدل** اندرجو اور سپاری کے پھول۔
مقدار خوراک۔ ۶ ماشہ سے ایک تولہ ڈیڑھ ماشہ تک۔

کرنجوا (ھ)

بفتح کاف و رائے مہملہ و خفائے نون و ضم جیم مشددہ و فتح واو و سکون الف بعض نسخون سے سکون نون
اور فتح جیم تازی ثابت ہے۔ بوندک نٹ (ش) خایۂ ابلیس و خرمائے ابوجہل (ف) اکت مکت (ع)
کٹکنج اور کٹ کرنجا اور ساگر گوٹا (ھ) جیسا کہ ان عجوبت حکمتا ساگرٹن ہی

Hakeem Shoukat Ali

صفات وشناخت - ایک خاردار بیل کے پھل کا نام ہے یہ بیل ہندوستان مین سب جگہ ہوتی ہے مگر بنگال اور برہما مین بہت ہوتی ہے اس بیل مین کچھ مڑے ہوے کانٹے لگتے مین اسکی شاخ کی ایک سینک پر چھوٹے دس تک جوڑے سے پتے لگتے ہین اسکے پیلے پھولون کی بالیان لگتی ہین اسکے دو تین انچ لمبی ایک یا ڈیڑھ انچ چوڑی پھلیان لگتی ہین اُن ہر ایک مین دو تین بیج نکلتے ہین اور پھلیون کے چھلکے پر سخت اور سیدھے اور تیز چھوٹے چھوٹے بہت سے کانٹے ہوتے ہین اسکے بیج گول اور بندوق کی گولی کے برابر اوپر سے خاکی سیلاہٹ لیے ہوے اور چکنے ہوتے ہین اندر سے گری اسکی سفید مزے مین بہت تلخ ہوتی ہے یہی زیادہ دوا کے کام آتی ہے برسات کے موسم مین پھول اور پھلیان لگتی ہین -

طبیعت - پتے سرد وخشک پہلے درجے مین بعض کے نزدیک گرم وخشک پہلے درجے مین پھل کی مینگ گرم پہلے درجے مین خشک دوسرے درجے مین بعض کے نزدیک گرم تیسرے درجے مین خشک پہلے درجے مین اور بعض تیسرے درجے مین سرد وخشک بتاتے ہین مگر یہ قول صحیح نہین دیکھی گرم جاتے ہین -

خواص وفوائد - ورمون کو تحلیل کرتا ہے اور خون جاری ہو تو اس سے رک جاتا ہے اسکے کھانے سے ہواے وبائی کی تاثیر سے محفوظ رہتا ہے آدھ ماشہ اسکی مینگ کالی لونگ کے دانون کے ساتھ پیسکر لگانے سے استسقا کا ورم تحلیل ہوجاتا ہے - پُرانے بخار کو نافع ہے - عورتون کے معالجات مین بہت کار آمد ہے چنانچہ عورت کے دودھ مین کرنجوے کا مغز پیسکر پڑا اُس سے تر کرکے بانجھ عورت حمول کرے تو حمل رہ جائے یا جس عورت کا حمل ساقط ہوجاتا ہے وہ حمول کرے تو اسقاط سے محفوظ رہے اگر لال ڈورے مین پرو کر حاملہ عورت کے باندہ دین تو حمل ساقط نہو اور بکری یا بھیڑ کی کھال مین یا کپڑے مین لپیٹ کر اور اسکو خوشبو کی دھونی دیکر حاملہ عورت کی اُلٹی ران یا پنڈلی یا پیڑو پر باندھ دین تو آسانی سے بچہ پیدا ہوجاے ولادت کے وقت باندھین اور بچہ پیدا ہوتے ہی کھول ڈالین بلکہ درخت ثمردار پر باندھ دینے سے پھل نہین گرتے اور تین دانے بھوبل مین داب دین جب پک جائین تو نکالکر گری اسکی لیکر باریک پیسکر پانی کے ساتھ اُس شخص کو پھنکا دین جسکے خصیون مین پانی اتر آیا ہو سات دن مین پورا پورا فائدہ ظاہر ہوگا اور گری کا سفوف انڈے کے پتے پر چھڑک کر باندھنا بھی اس مرض کو مفید ہے اسکے مغز کا روغن بدن پر ملنے سے خارشت کو صحت ہوتی ہے اور بالخاصہ عورت کی فرج کے امراض کو مفید ہے اُسکا روغن زخمون کو اتنا نافع ہے کہ اگر اُن مین کیڑے پڑ گئے ہون تب بھی لگانے سے صحت ہوتی ہے بلکہ صرف اُسکی مینگ کے سفوف کو کسی روغن مین ملا کر ملنے سے اورام اور پھوڑے پھنسی کو صحت ہوتی ہے اسکی گری روغن گل یا تل کے تیل مین اتنی پکائین کہ جل جائے پھر چھانکر شیشے مین رکھ لین کیسا ہی خراب اور گہرا زخم ہو اُسپر لگانے سے صحت ہو ایک کرنجوے کی مینگ پیسکر گڑ مین ملا کر کھلا دین پیٹ کے کل کیچوے دوسرے دن پھیلی کی پھیلی مرے نکل جائینگے - اسکے پتے فساد بلغم اور سودا اور خون کے لیے مفید ہین اگر بدن پھٹ کر جا بجا سوراخ ہو جائین تو کرنجوے کے پتے گھونٹ کر روز مرہ ایک پیالہ پلائین غذا مین چنے یا گیہون کی روٹی بے نمک بہت سے گھی کے ساتھ دین چالیس دن مین صحت ہو جائیگی صاحب خلاصہ لکھتا ہے کہ مین نے ایک جوان کو دیکھا کہ مدت دراز سے جو کھیا اُسکو آتی تھی اور کوئی دوا نفع

Hakeem Shoukat Ali

نہین کری تھی آخر کار کرنجوے کے پتے ۱۲ کالی مرچون کے ساتھ گھونٹ کر پینے لگا چند روز مین بالکل آرام ہوگیا ایک معزز آدمی کے گھر مین دھوکے سے اسکے تیل مین کڑھی کو بگھار لگا دیا اور اسمین پھلکیان پکا کر اہل خانہ نے کھا لیا بہت تکلیف ہوئی قے آئی اور دل گھبرایا اور چکر آنے لگے کسی کے بتانے سے مونگ کی کھچڑی مین بہت سا گھی ملا کر کھا لیا فوراً صحت ہوگئی۔

ڈاکٹر کہتے ہین کہ کرنجوے کی مینگ مقوی اور دافع بخار نوبتی ہے مساوی حصہ اسکی مینگ اور سیاہ مرچ کو باریک پیسکر بوتل مین بند کرکے رکھین اور پندرہ گرین سے تیس گرین تک کی مقدار مین کھلائین جس مینگ کا سفوف ۵ گرین سے دس گرین تک بخار اور امراض کے بعد کمزوری مین دینے سے تاثیر تقویت کی کی کرتا ہے۔ کہتے ہین کہ اسکی جڑ کی چھال کا سفوف دس گرین کی مقدار مین نوبتی بخار کے دفع کرنے کے لیے زیادہ موثر ہے۔ وید کہتے ہین کہ کرنجوے کی مینگ اور کالی مرچ برابر لے کر پیسکر آٹھ سے پندرہ رتی تک دن مین دو بار دینے سے باری سے آنے والا موسمی بخار چھوٹتا ہے اسکی مینگ گرم و خشک اور بہت کڑوی ہے اسکی مینگ دمے کو دفع کرتی ہے اسکی مینگ کو پیسکر لیپ کرنے سے ورم تحلیل ہوجاتا ہے اسکی مینگ کے کھانے سے کوڑھ دفع ہوتا ہے اسکو چھاچھ مین پینے سے پیٹ کا ریاحی درد دفع ہوتا ہے اسکی مینگ اور سینگ کو بلوے ہوے دودھ مین پیس کے پینے سے بدہضمی دور ہوتی ہے اسکے اور سپاری کے کونپلون کو پھٹکری کے ساتھ پیسکر منجن کرنے سے مسوڑھون کا پھولنا دفع ہوتا ہے اور منھ کے چھالے درست ہوتے ہین اسکے سفوف کے کھانے سے دن مین دو بار آنے والا بخار چھوٹتا ہے اور مریض کی کمزوری مٹتی ہے اسکی مینگ بھوت کے امراض کا اور متعدی بیماریون کا اثر نہین ہونے دیتی اسکی مینگ کے لیپ سے گانٹھ اور خصیونکی سوجن اور بد تحلیل ہوجاتی ہے اسکی مینگ کو ارنڈی کے تیل مین پیسکر لیپ کرنے سے خصیون مین بھرا ہوا پانی سوکھ جاتا ہے۔ اسکے پتون کے استعمال سے خون حیض جاری ہوجاتا ہے اسکے پتون کا رس نکال کر تیل مین خشک کرکے لقوے اور فالج اور بادی کے دوسرے امراض پر ملنے سے نفع ہوتا ہے یہی حال اسکی مینگ کی مالش سے ہوتا ہے پتون کو گھی یا ارنڈی کے تیل مین تل کر ان کا ضماد کرنے سے خصیون کی سوجن اور درد کو آرام ہوتا ہے اسکی نرم شاخین اور پتے جوش کرکے پلانے سے بادی کا آنے والا بخار دفع ہوتا ہے اسکی جڑ کی چھال کا جوشاندہ پلانے سے یہی فائدہ ہوتا ہے چڑھے ہوے بخار کو اتارنے کے لیے ڈھائی ماشہ سے چھ ماشہ تک اسکی مقدار دینی چاہیے پانچ سے پندرہ رتی تک اسکی مینگ کھانے سے طاقت بڑھتی ہے اسکی مینگ کو پیسکر بچھوے کے کاٹے ہوے مقام پر لگانے سے زہر اترتا ہے اسکی راکھ کو زخم پر بُرکتے ہین جگر کے مرض مٹانے کے لیے اسکے نرم پتون کا استعمال کرنا چاہیے اسکی چھال کو پیسکر پانچ رتی پھنکانے سے تپ یا دوسرے امراض کے بعد کی کمزوری دفع ہوتی ہے اسکی مینگ اور برنگ کو پیسکر پھانکنے سے پیٹ کے کیڑے مرجاتے ہین اسکی کونپلون کے تیل کا لیپ کرنے سے بادی کے امراض اور ریاحی بیماریان اور بلغمی عوارض دور ہوتے ہین بدن کی چھوٹی پھنسیون کے چھپے مٹانے کے لیے اسکے تیل کی مالش کرنا چاہیے۔ بدل فاوانیا۔

Hakeem Shoukat Ali

کرنج ۔ (مرہٹی مارواڑی اور بنگالی)

بفتح کاف و فتح راے مہلہ و سکون نون و جیم تازی موقوف ان بھوت چکتساگر مین لکھا ہے کہ کرنج کو کنجا اور کرنجوا بھی کہتے ہین حالانکہ متعارف دوسری چیز ہے

صفات و شناخت ۔ اسکا درخت پچاس ساٹھ فٹ اونچا ہوتا ہے اسکا تنہ چھوٹا اور گولائی مین پانچ سے آٹھ فٹ تک ہوتا ہے اسکی چھال ایک انچ موٹی اور چکنی ہوتی ہے جیٹھ مین اسکے پتے گرجاتے ہین اور کچھ دنون کے بعد نئے آجاتے ہین پتے چمکدار اور ہرے رنگ کے ہوتے ہین اور ایک سینک پر دو تین جوڑے تین سے پانچ انچ تک لمبے پتون کے لگتے ہین اسمین نیلے سفید اور بیجنی رنگ کے پھول آتے ہین اسکی پھلی بہت سخت اور اکثر دو انچ لمبی اور ایک انچ چوڑی ہوتی ہے بیساکھ اور جیٹھ مین اسکے پھول لگتے ہین اور دوسرے برس کے جیٹھ مین پھلیان پکتی ہین اسکے بیجون مین سے لال بھورا گاڑھا بیجون کا پانچوان حصہ تیل نکلتا ہے اسکی راکھ رنگت کے کام مین آتی ہے اسمین ایک قسم کا گوند لگتا ہے یہ بیان ان بھوت چکتساگر کے مطابق ہے نگھنٹ سنگرہ مین لکھا ہے کہ کرنج کو مرہٹی مین گھانیرہ کرنج اور چوتیرہ کرنج کہتے ہین اسکا درخت بڑا ہوتا ہے پتا سفید اور صاف ہوتا ہے پھول اودھل آسمانی ہوتا ہے چھوٹی چھوٹی اور گول پھلیان آتی ہین محیط مین بیان کیا ہے کہ ایک درخت ہے ساقدار ہوتا ہے اسکی شاخین قد آدم تک بلکہ اُس سے بھی کلان ہوتی ہین پتے انگور کے پتون کی طرح ہوتے ہین مگر اُنسے نرم اور چرب زیادہ ہوتے ہین اور رنگ پستئی ہوتا ہے دو قسم کا ہے ایک قسم کا پھول سفید اور دوسری قسم کا زرد ہوتا ہے ۔ دوسری قسم کا نام پتیا کرنج ہے پھول آنے کے بعد پھل مثل بادام کے آتا ہے جسمین مغز نہایت تلخ ہوتا ہے جب سخت گرمی پڑتی ہے تو یہ پھل لگتا ہے لکڑی نہایت روغنی ہوتی ہے یہانتک کہ ہری لکڑی مشعل کی طرح جلتی ہے مزہ تلخ و تیز ہوتا ہے ۔ دستور الاطبا مین لکھا ہے کہ اسکی تین قسمین ہین ایک قسم کو زبان مرہٹی مین سادار کرنج اور دوسری قسم کو ویل کرنج اور تیسری قسم کو بھید کرنج کہتے ہین ۔

طبیعت ۔ گرم دوسرے درجے مین اور خشک تیسرے درجے مین ۔

خواص و فوائد ۔ قوت بینائی کو قوی کرتا ہے بادی امراض کو دفع کرتا ہے خارشت کو مفید ہے تپ کے اقسام کو کھوتا ہے اسکی لکڑی نیم کے پتون کے رس مین گھسکر مجذوم کو دینا مفید ہے اسکے پھول اور پتے فساد بلغم کو نافع ہین امراض جلد بدن کو مٹاتے ہین پیٹ کے کیڑون کو اور زہر کو دفع کرتے ہین ۔ کرنج کے بیج سات ماشہ ہموزن مصری کے ساتھ کھانا دستون سے خون آنے کو بند کرتا ہے سانپ اور بچھو کے زہر کو اسکا پینا اور لیپ کرنا نفع کرتا ہے اسکا تیل پینا پیٹ کے کیڑے نکالتا ہے اور اسکو بالون مین لگانے سے جوئین مرجاتی ہین اُسکو بدن پر ملنے سے خارشت دفع ہوتی ہے سر پر ملنے سے گنج جاتا رہتا ہے اسکی جڑ لے کر دانتون کے تلے دابکر جماع کرنے سے انزال نہین ہوتا اسکی بو سونگھنا اور چنبیلی کی بو کے مخالف ہے اور دوج یعنی بچھو کو خراب کر دیتی ہے نگھنٹ سنگرہ مین لکھا ہے کہ اسکا پتا اور چھال پانی مین پیسکر پینے سے بواسیر جاتی رہتی ہے

Hakeem Shoukat Ali

اسکی لکڑی کی مسواک سے دانت مضبوط ہوتے ہین کرنج کے بیجون کے لیپ کرنے سے جلد بدن کے امراض مٹتے
ہین اسکے بیجون کو دبا کے نکالے ہوے تیل کی مالش کرنے سے جلد بدن کے امراض مٹتے ہین اسکے پتون کو
پیسکر ضماد کرنے سے زخم کے کیڑے مرجاتے ہین اسکی جڑ کا رس بگڑے ہوے زخم پر لگانے سے فائدہ
ہوتا ہے کھجلی اور جلد بدن کے کئی قسم کے دوسرے امراض کو مٹانے کے لیے اسکا تیل بہت مفید ہے آتشک
کے متعلق نکلی کے چھالون پر اسکے تیل مین لیمو کا رس ملا کے لگانے سے بہت فائدہ ہوتا ہے اسکے اور چرکی یعنی
چھتیا کے پتے کالی مرچ اور نمک کو پیسکر دہی کے ساتھ چٹانے سے کوڑھ دفع ہوتا ہے پیٹ کے اندر کے احشا کے
بڑھ جانے پر اسکی ڈالی کے رس اور جڑ اور تیل کا استعمال کرنا چاہیے اسکی جڑ کا رس اور ناریل کا دودھ اور چونے کا
پانی ملا کر پلانے سے سوزاک بند ہوتا ہے اسکے اور چھتیا کے پتون کے رس مین کالی مرچ اور نمک ٹنک کے پلانے
سے ضعف ہاضمہ دست اور نفخ دفع ہوتے ہین اسکے پھولون کا جوشاندہ پلانے سے زیادہ پیشاب آنے کا عارضہ
دفع ہوتا ہے اسکے پھلون کو ڈورے مین پرو کر ہار بنا کر پہنانے سے کتا دھانسی مٹتی ہے اسکے بیجون کو شہد کے
ساتھ چٹانے سے کتا دھانسی دفع ہوتی ہے اسکے نرم پتون کا ضماد خونی بواسیر پر کرنے سے فائدہ ہوتا ہے
اسکی پھلیون کی مینگون کا سفوف چٹانے سے کتا دھانسی دفع ہوتی ہے اسکی جڑ کی چھال کے دودھیا رس
کی پچکاری دینے سے بھگندر جلدی بھر جاتا ہے اسکی جڑ کی چھال کے دودھیا رس مین برابر تلون کا تیل اور کچھ
نیلا تھوتھا ملا کے لگانے سے ہڈیون کے گھاؤ بھر جاتے ہین مرگی مین اسکے پتون کا استعمال بہت مفید ہے
اسکی مینگ کے سفوف مین شکر ملا کے پھنکی لینے سے بواسیر دفع ہوتی ہے مگر اسکے استعمال کے وقت مین چکنی
غذا کھانا چاہیے اسکی مینگ کا سفوف ایک ماشہ تین ماشہ شہد کے ساتھ پہلے دن چٹاوین پھر ہمیشہ ایک
ایک ماشہ سفوف بڑھاتے ہوے گیارہ دن تک بڑھا کے پھر ویسے ہی ایک ماشہ کم کرتے ہوے تین ماشہ
تک آنے سے پتھری مٹتی ہے اسکے کچے پتون کو پیسکر سیندھا نمک ملا کے کھانے سے قے بند ہوتی ہے اس کے
بیجون کی مینگ سینک کر اور کچلکر کئی بار کھلانے سے قے بند ہوتی ہے گرم اور محلل ادویہ کے ساتھ اسکو لیپ
کرنے یا اسکے ساتھ سینک کرنے سے بادی کا درد دفع ہوتا ہے ٹیسو کے پھولون کا رس دے کر اسمین کرنج کے
بیجون کا سفوف بھگو کر خشک کرلین اور اسطرح کئی بار کرین پھر اسکی سلائی بنالین یہ سلائی آنکھ مین پھیرنے
سے پھولا کٹ جاتا ہے اسکے پھول اور گڑ کو پیسکر گرم پانی کے ساتھ ناک مین سوڑکنے سے آدھا سیسی کا
عارضہ دور ہوتا ہے اسکے رس کا لیپ کرنے سے زخم کے کیڑے مرتے ہین اسکے ایک بیج کی مینگ اور ایک
رتی نیلا تھوتھا ان دونون کو پیسکر سرسون کے برابر گولیان بنا کر ہمیشہ ایک گولی دینے سے پسلی کا درد دفع ہوتا ہے
اسکے پتون کے رس کو ہتیلی اور تلوون پر ملنے سے منی کا امساک ہوتا ہے کسوم کے رنگ سے رنگے ہوے
لال کپڑے مین ایک کرنج لال سوت سے باندھ کر حاملہ عورت کی کمر مین بندھا رکھنے سے حمل نہین گرتا اسکے
بیجون کی مینگ دودھ مین بھگو کر پیسکر منھ پر ملنے سے چہرے کی رونق بڑھتی ہے اسکی مینگ کو پانی مین پیسکر ناف مین
ٹپکانے سے بخار چھوٹتا ہے اسکی تین کونپلین اور دو کالی مرچین پانی کے ساتھ پیسکے لگانے سے بلغمی بخار چھوٹتا
ہے اسکا پھل کھانے کے کام مین آتا ہے آن بھوت چکتسا ساگر مین اسی طرح لکھا ہے۔ مضر۔ پھیپھڑے

Hakeem Shoukat Ali

اور آنتون کو اسکے روغن کی کثرت نقصان پہونچاتی ہے۔ **مصلح**۔ کتیرا۔

کرنڈ (ھ)

بضم کاف تازی و فتح رائے مہملہ و سکون نون و دال ثقیل موقوف۔ سنباده و فسان و حجر کاردان) سنبا فرج و حجر المسن (ع) سان (ھ)

صفات و شناخت - پتھر ہے کسی قدر نرم ہوتا ہو گویا کہ ریت جمی ہوئی ہے کئی قسم کا ہوتا ہے (۱) سفید رنگ اسے دودھیا کہتے ہین (۲) سیاہ اسے تیلیا کہتے ہین (۳) سبز اسے سوریا بولتے ہین (۴) خاکی (۵) سرخ (۶) ابلق (۷) زیتونی۔ انمین سے سرخ اور سوریا اور سیاہ و براق عمدہ ہے سنباده اسکی خراب قسم ہے اس پتھر پر چھری اور تلوار اور چاقو وغیرہ تیز کرتے ہین بعض کہتے ہین کہ جتنا سخت زیادہ ہے عمدہ ہے بعض نرم کو عمدہ جانتے ہین نہایت جلا کرتا ہے وہ اجسام احجار کو کھاتا ہے خشک ہون یا تر انکا میل اور زنگ دور کرتا ہے یاقوت اور زمرد وغیرہ کے صاف کرنے مین اس سے بہتر دوسری چیز نہین ہے اسکو پانی مین پیسکر موتیون کو اس سے جلا دیوین تو بہت رونق پیدا ہوجاتی اسمین باوجود جلا کے تنقیہ اور حدت و حرافت ہی کتابون سے دو قسم کا معلوم ہوتا ہے (۱) مصنوعی (۲) کانی۔ اسکی معدن جزائر چین مین ہے ہندوستان مین ہمالہ پہاڑ کی طرف سے بہت آتا ہو میری رائے یہ ہے کہ کرنڈ جو ہند مین مشہور ہے وہ صرف مصنوعی قسم ہے حجر المسن کی تمام قسمون کو تغلیباً اسمین ذکر کردیا ہے۔

طبیعت - تمام قسمین دوسرے درجے مین سرد و خشک ہین بعض مائل بسردی جانتے ہین۔ بعض پہلے درجے مین سرد اور تیسرے درجے مین خشک بتاتے ہین بعض دوسرے درجے مین سرد اور تیسرے درجے مین خشک بتاتے ہین بعض چوتھے درجے مین گرم و خشک مانتے ہین۔ بعض کہتے ہین کہ سوائے سرخ کے باقی تمام قسمین سرد ہین۔

خواص و فوائد - مسوڑھون کو قوت دیتا ہے اور مسوڑھون کی اینٹھن کو دفع کرتا ہے اسکا منجن دانتون کو جلا دیتا ہے اور چمکدار کرتا ہے اور اسکا لیپ ورمون کو تحلیل کرتا ہے سوزش کو تسکین دیتا ہے انڈے کی سفیدی کے ساتھ آگ کے جلے ہوے کو نافع ہے موم کے ہمراہ بواسیر کو مفید ہے اسکو جلا کر اور سفوف کرکے چھڑکنے سے بہتا ہوا خون رک جاتا ہے پرانے زخمون کو خشک کرتا ہے ۳ ماشہ کرنڈ سرکہ کے ساتھ پینا صرع اور ورم طحال کو مفید ہے اسکے لیپ سے چھیپا جاتا رہتا ہے خاکی کو گھسکر ان پھوڑون پھنسیون پر لیپ کرنا جو دفعتہً نکل آتی ہین نہایت مفید ہے سبز اور زیتونی کے ٹکڑے کرکے کوئلون کی آنچ پر جلالین پھر سرکہ اور نطرون کے ساتھ پیسکر لگانے سے داد اور کنٹھ مالا اور تر و خشک کھجلی اور اکلہ کو نفع ہوتا ہے اگر اسپر روغن گل ڈال ڈالکر لوہا رگڑین اور پھر اس روغن کو داء الثعلب پر لگائین تو بال وہان نکل آئین اگر ہرے پتھر پر آنکھ کے شیاف کو رگڑکر لگاوین تو جلا زیادہ کرے خارشت اور جالا اور سلاق کا عارضہ جاتا رہے اسکو پیسکر باکرہ عورت کی پستان پر لیپ کرین تو بڑھنے سے رک جائین یہی فائدہ خصیون پر لگانے سے ہو اگر سر کے بین بیس لین تو زیادہ نفع بخشے سبز قسم کو پیسکر قروطی مین ملا کر لگانے سے کانچ نکلنے کا عارضہ جاتا رہتا ہے تشقق مقعد اور آکلہ اور سرطان اور اورام گرم اعضائے اعصابی کو فائدہ پہونچاتا ہے سرخ پتھر سے جلا آنکھ کا کٹ جاتا ہے اور آگ سے جلے ہوے اور پھوڑے کو نافع ہے خاکی قسم کو

Hakeem Shoukat Ali

تا ہے نور کو گرکرو غبار آنکھ مین لگانے سے پھوڑے کو فائدہ ہوتا ہے۔ **مضر** پھون اور گردون کو نقصان پہونچاتا ہے **مصلح** پھون کے لیے زعفران اور گردون کے لیے کیترا۔

کروان (ع)

منتخب اللغات مین ہے کہ کروان کاف تازی اور راے مہملہ اور واو ان تینون کے فتحون اور الف ونون کے سکون سے چکور کے نر یا مطلقاً چکور کا نام ہے اور صاحب صراح کہتا ہے کہ ایک پرند ہے جسکو چرز کہتے ہین اور کروان بکسر اول اور کراوین جمع ہے بحر الجواہر مین اہی خوارہ لکھا ہے برہان قاطع مین ہے کہ کروان کاف تازی اور راے مہملہ کے فتحون اور راے مہملہ کے سکون سے بھی مروان کے وزن پر ایک پرند کا نام ہے مؤلف مخزن نے واو کی جگہ دال مہملہ سے ایک پرند کا نام بتایا ہے جو چڑیا سے بڑا ہے پاؤن لمبے ہین طبیعت چڑیا کی طرح لکھتا ہے بعض نے لکھا ہے کہ کروان اور کردانک راے مہملہ کے سکون سے ایک پرند ہے جسکی دو قسمین ہین ایک قسم جنگلون مین رہتی ہے دوسری دریاؤن کے کنارون پر مگر دریائی کا قد خشکی والے سے دگنا ہوتا ہے دونون کا رنگ سرخ سفیدی مائل ہوتا ہے بعض نے باعتبار رنگ کے دو قسم پر قرار دیا ہے ایک سرخ سفیدی مائل دوسرا سیاہ سفیدی مائل پاؤن اور گردن انکی لمبی ہوتی ہے گیلانی شرح قانون مین کہتا ہے کہ ایک پرند ہے جسکی گردن لمبی اور پاؤن پتلے ہوتے ہین اور وہ گرم اور نہایت خشک ہے اسکا گوشت کھانے سے قطرہ قطرہ پیشاب آنے کا عارضہ دفع ہوتا ہے مثانے کو قوت پہونچتی ہے مثانے کی پتھری ٹوٹ کر نکل جاتی ہے گرم خشک مزاج والون کو اسکا گوشت نقصان پہونچاتا ہے۔

کرومک ایسڈ (ش)

ایسڈم کرومیکم (ل)

صفات وشناخت۔ بائی کرومیٹ آف پٹاسیم اور گندھک کے تیزاب سے بناتے ہین اسکو اینہیڈرس کرومک ایسڈ یا کرومک این ہیڈرائڈ بھی کہتے ہین قرمزی رنگ کی سوئی کی مانند قلمین ہوتی ہین بڑھی گھلنے والی بلا بو جلد پر لگنے سے اسکو جلا دیتی ہین حرارت دینے سے قلمین پگھلتی ہین اور زیادہ حرارت دین تو جز منتشر ہوجاتے ہین آکسیجن گیس نکلتا ہے اور پیچھے سے سیاہ رنگ سبزی مائل شے رہ جاتی ہے پانی مین حل ہوجاتا ہے جسکی رنگت گہری نارنجی ہوتی ہے اگر گلیسرین الکحل شراب مقطر اور نباتی یا حیوانی شے کے مقابلے مین آئے تو یکایک جل اٹھتا ہے۔

خواص وفوائد۔ جلانے والا ہے اور اسمین نباتی اور حیوانی اشیا رکھنے سے سڑتے نہین پاتین مسّون وغیرہ کے جلانے کے لیے بہت عمدہ اور سریع التاثیر دوا ہے آدھے ڈرام کو آدھے گیلن پانی مین ملاکر زبان کے زخمون کے لیے خصوصاً جو آتشک کی وجہ سے ہون نہایت مفید ہے۔

کروندہ (ھ)

بفتح کاف و فتح راے مہملہ وسکون واو وخفاے نون و فتح دال مہملہ وسکون ہا یا الف

صفات وشناخت۔ ایک ہندوستانی خاردار درخت کا پھل ہے اسکے درخت ہندوستان کے بہت سے حصوں مین ہوتے ہین خاصکر بنگال اور دکھن مین اپنے آپ اُگتے ہین پنجاب اور گجرات

Hakeem Shoukat Ali

مین باڑون کے اوپر لگاتے ہین اسکا تنہ تین چار فٹ لمبا اور گولائی مین دو فٹ ہوتا ہے چھوٹی شاخین کچھ لال بھورے رنگ کی صاف اور کانٹے دار ہوتی ہین اسکی چھال آدھ انچ موٹی بھوری یا سفید پیلے رنگ کے چھینٹے دار ہوتی ہے اسکے وسل سے بیس تک پھولون کے گچھے ڈالیون کی انتہا مین لگتے ہین جنکی صورت یہ ہو کہ کلی سفید ہوتی ہے اور منھ کے پاس سے اوپر سرخ رنگ ہوتا ہے اسکے کھلنے کے بعد پتیون کے بیرونی سرون پر اوپر سے سرخ جھائین رہتی ہو اور اندر لال تار لمبے لمبے ہوتے ہین دور سے رنگ پھول کا سفید ہی نظر آتا ہے اسلیے سفید سمجھتے ہین پتے اسکے لیموکے پتون کے مشابہ ہوتے ہین پوس سے چیت تک اسکے پھول لگتے ہین اساڑھ اور ساون مین کروندے پکتے ہین یہ پھل دو تین قسم کا ہوتا ہے سرخ و سفید و سیاہ - سفید قسم لطیف ہے سفید پھل جبتک خام ہوتا ہے مزہ بکسا اور کھٹا ہوتا ہے جتنا زیادہ پکتا ہے بکساہٹ گھٹ کر ترشی بڑھ جاتی ہے اور قریب نصف کے سرخ ہوجاتا ہے اور خوب پک کر اودا پڑجاتا ہے اور جو خامی مین سبز ہوتا ہے گدرا کر سبز و سرخ اور تیرہ پڑجاتا ہے اور خوب پک کر سیاہ ہوجاتا ہے بستانی درخت کا پھل صحرائی سے بڑا ہوتا ہے -

طبیعت - سرد و تر بعض سرد و خشک اور بعض گرم کہتے ہین ویدون کے نزدیک خام گرم ہے اور پختہ سرد ہے

خواص و فوائد - پکا کروندہ بھوک بڑھاتا ہے حدت صفرا کو دباتا ہے پیاس کو تسکین دیتا ہے دستون کو بند کرتا ہے خاصکر صفراوی دستون کو بہت مفید ہے کچا کروندہ ثقیل و نفاخ ہے پیٹ کو تنگ کردیتا ہے بلغم خام پیدا کرتا ہے اسکا اچار ہاضم ہے بھوک بڑھاتا ہے گرباہ کو کمزور کرتا ہے جنگلی کروندے کے پتے ۶ ماشہ اگر جوان آدمی ہو تو ایک تولہ تک پیسکر دہی کے توڑ کے ساتھ پلائین اور اسی طرح تین دن تک دین مرگی بالکل جاتی رہے - وید کہتے ہین کہ کروندہ خام گران و قابض ہے بلغم بڑھاتا ہے اور پختہ سبک ہے بھوک بڑھاتا ہے باد اور صفرا کو توڑتا ہے - خشک کروندے کو اگر پانی مین بھگو دین تو اسمین خام کی خاصیت پیدا ہوجاتی ہے بعض ویدون کے نزدیک خام و پختہ دونون گران ہین گرمی سے تقطیر بول کا عارضہ ہو تو دور کرتے ہین صفرا کو خارج کرتے ہین خام کھانسی اور بائے اور بلغم پیدا کرتا ہے عقل کو روشن کرتا ہے پختہ پھل مین ضرر کم ہے اس کے جڑون کی جھنکی دینے سے پیٹ کا درد دفع ہوتا ہے اسکا لیپ کرنے سے مکھیان نہین بیٹھتی ہین اسکی چٹنی بنا کے یا ترکاری پکا کے کھانے سے مسوڑھون کے مرض دفع ہوتے ہین اسکے کچے پھل کا رس لگانے سے بدن کی کھال مین کھجاہٹ لگ جاتی ہے اور کبھی چھالے ہوجاتے ہین لگاتار رہنے والے بخار مین اسکے پتون کا جوشاندہ بہت مفید ہے اسکے پتون کے رس مین شہد ملاکے پلانے سے سوکھی کھانسی مٹتی ہے پہلے دن صبح کے وقت اسکے پتون کا ایک تولہ رس پلا دین پیچھے ایک ایک تولہ رس ہمیشہ بڑھاتے ہوے دس تولہ تک بڑھا دیوین اس طرح صبح کے وقت ہمیشہ پلانے سے استسقا دفع ہوتا ہے - یہ پتے صفرا پیدا کرتے ہین اسکے درخت کی چھال مدر بول ہے کروندے کے بیجون کا روغن ملنا ہاتھ پاؤن کے پھٹنے کو مفید ہے - **مضر** - پھیپھڑے اور منی کو اور صاحبان اسہال دموی کو **مصلح** - نمک اور گڑ اور ادرک -

کروندی (ھ)

بفتح کاف تازی وضم راے مہلہ و سکون واو مجہول و نون غنہ و کسر دال مہلہ و یاے معروف یہ لفظ پنجابی اور

Hakeem Shoukat Ali

ہندی دونون مین بولاجاتا ہے۔

صفات - اسکے درخت ہندوستان کے اکثر مقامون مین ہوتے ہین لیکن بمبئی گنجام ہوگلی اور پنجاب کے خشک جنگلون مین بہت ہوتے ہین کانگڑے مین اسکے درخت جب بہت پرانے ہوجاتے ہین تب انکی لکڑی کالی پڑجاتی ہے اور اُسمین خوشبو آنے لگتی ہے اُسکو عود یعنی اگر کے نام سے زیادہ قیمت مین فروخت کرتے ہین اسکے پھل کی پوڑیان بناکر کھاتے ہین۔

خواص وفوائد - اسکی لکڑی کا جوشاندہ پلانے سے صفرا بڑھتا ہے اسکے سفوف کو دودھ کے ساتھ پھنکانے سے طاقت آتی ہے -

کرویا

بضم کاف تازی وضم راے مہملہ وسکون واو وفتح یاے تحتانی اور آخرمین الف ساکن مقصورہ اور ممدودہ دونون طرح آیا ہے معرب ہو سریانی لفظ کراویا یا کراوی کا - زیرہ رومی وشاہ زیرہ - (ف)

صفات وشناخت - ایک روئیدگی کے بیج ہین اسکی دوقسمین ہین جنگلی اور بستانی جنگلی وہ قسم ہے جسے قردمانا کہتے ہین بستانی کا پیڑ ہاتھ بھر کا ہوتا ہے پتے سوئے کے پتون کی طرح ہوتے ہین جنکا رنگ سیاہی مائل ہوتا ہے چھتر بھی سوئے کے چھتر کی طرح ہوتا ہے پھول کا رنگ سفید ہوتا ہے اور بیج زردی مائل اور زیرہ سفید کی طرح مگر اُس سے ذرا بڑا اور ریتیلا اور تیز مزہ ہوتا ہے جڑ اسکی گاجر کی طرح ہوتی ہے جسکو پکاکر کھاتے ہین مطلقاً کروے کے ذکر سے یہی بستانی قسم مراد ہوتی ہے قوت اسکی تین برس تک باقی رہتی ہے۔

طبیعت - دوسرے یا تیسرے درجے مین گرم وخشک ہے۔

خواص وفوائد - بلغم کو چھانٹتا ہے اور ریاح کو تحلیل کرتا ہے مقوی اور قابض ہے اغذیہ غلیظ ونفاخ کی اصلاح کرتا ہے دماغ پر ابخرے نہین چڑھنے دیتا آنکھ مین لگانے سے بینائی قوی ہوتی ہے مگر کثرت مضعف بصر ہے معدے کا نفخ تحلیل کرتا ہے ڈکارین لاتا ہے بھوک بڑھاتا ہے غذا کو معدے مین ترش نہین ہونے دیتا مدر بول ہے معدے کے درد اور پیٹ کے کیڑون کو دور کرتا ہے قے کو روکتا ہے زیرے سے اسکی قوت کم ہے اور زیرے سے غلیظ ہے انیسون کے برابر قوت رکھتا ہے قردمانا سے بھی کمزور ہے خشکی اور لطافت پیدا کرتا ہے سرکے مین بھگو دینے سے اسکی گرمی کم ہوجاتی ہے مگر لطافت پیدا کرنے کی قوت نہین گھٹتی اور اب گرم مزاج والون کو بھی نفع پہونچاتا ہے اور اسکی قوت ہاضمہ بڑھاتا ہے دمہ خفقان سوداوی ہچکی کو نافع ہے پیٹ کی ریاحی مروڑ کرے اور شانے کی ریاح کو مٹاتا ہے بدن کو فربہ کرتا ہو غذا کھانے سے قبل، باشہ کرویا منھ مین رکھین یہانتک کہ گرم ہوجائے پھر چابکر اُسکا رس نگل جائین اس طرح کرنے سے دمے کو بڑا فائدہ پہونچیگا اور بلغم مٹ جائیگا اور وہ پھر جاتا رہیگا جو ضعف معدہ کی وجہ سے واقع ہو اور معدے کا نفخ تحلیل ہوجائیگا اسکا جوشاندہ جرم سے ضعیف ہے حرشف - باقلا - اخروٹ - اور کیلے اور دوسرے ساگ پاتون کی اس سے اصلاح کرتے ہین ساگ مین اسکو شریک کرنے سے نفخ اُنکا جاتا رہتا ہے اور جلد ہضم ہوجاتے ہین مرطوب معدے کا اس سے ضرر بخوبی رفع ہوجاتا ہے بدہضمی کو نافع ہے ابتداے استسقا مین اسکو جوش کرکے سات تولے کے قریب اسکا جوشاندہ لیکر

Hakeem Shoukat Ali

سوا دو تولہ روغن زیتون ملا کر ایک ہفتے تک اسی طرح پیتے رہنے سے بہت نفع ہوتا ہے اسکے پیڑ کی جڑ کی قوت درخت انیسون کے برابر ہے اسکا ہر اور ایلکلر س بحوز کر قولنج ریاحی کے مریض کو پلانے سے نفع ہوتا ہے
مضر۔ پھیپھڑے اور گردے کو **مصلح** شہد و صعتر پھیپھڑے کے لیئے اور کتیرا گردے کے لیے **بدل** انیسون وزیرہ و قرد مانا۔

مقدار خوراک۔ ۱۰ تولہ تک۔

کرہلی (ھ)

بفتح کاف و فتح راے مہملہ و سکون ہا و کسر لام و سکون یاے تحتانی اور لام کی جگہ راے مہملہ سے کرہری بھی آیا ہی
صفات۔ ایک ہندوستانی میوہ ہے گرمی کے موسم میں ہوتا ہے رنگ سیاہ اور براق اور اوپر سے چکنا اور لمبا جمال گوٹے کی طرح گو جمال گوٹے سے ذرا پتلا ہوتا ہے اندر سفید مینگ ہوتی ہے اسکو نمک اور سیاہ مرچ کے ساتھ بھون کر کھاتے ہیں مزہ دار ہوتا ہے حکیم غلام امام نے اپنی مفردات میں فل کو یہی خیال کیا ہے
خواص و فوائد۔ حکیم شریف خان نے لکھا ہو باہ کو قوت دیتا ہے منی کو گاڑھا کرتا ہے پیٹ میں قبض پیدا کرتا ہے اور پیٹ کا درد مٹاتا ہے۔

کریازوٹ (ش)

(کریازوٹ (ل

صفات و شناخت۔ یہ ایک قسم کا روغن ہے جو لکڑیوں کے دھوین میں موجود ہے صنوبر کے درخت کی لکڑیوں کو برتن میں بند کر کے سخت آنچ دینے سے تارکول کشید ہوتا ہے اسکو پھر کشید اور خالص کرنے سے کریازوٹ حاصل ہوتا ہے جو بلا رنگ سیال ہے یا قدرے زردی مائل بو تیز جلی ہوئی چیز کے مانند پانی میں بہت کم حل ہوتا ہے مگر شراب مقطر اور ایتھر اور گلاسیل ایسیٹک ایسڈ میں بخوبی۔
خواص و فوائد۔ مسکن و قابض ہے قے ہونے اور عصبی درد معدہ اور جی متلانے اور ہچکی میں کریازوٹ کے برابر دوا شاذ و نادر ہوگی بہت کم ہے اختناق الرحم کی مریضہ اور حاملہ عورت کو قے ہوتی ہو یا جہاز پر سوار ہوتے قے آئے تو یہ دوا بہت مفید ہے دانت کے درد میں جب اسمیں سوراخ ہو گیا ہو تو ایک ذرا سی روئی کریازوٹ میں تر کرکے بہت ہوشیاری سے سوراخ کے اندر رکھیں تو درد فوراً بند ہو جاتا ہے **فائدہ** قبض کے ایسے استعمال میں جب بلغمی رطوبت بہت آتی ہو مفید ہے معدہ اور آنتوں سے خون آنے میں دیتے ہیں خون کو بھی بند کرتا ہے چنانچہ زخموں اور جونک کے ڈنک سے خون بند کرنے کے لیے باہر لگاتے ہیں زخموں پر جب انسے رطوبت سڑی اور خون ملی ہوئی نکلتی ہو تو اسکو لگانے سے فائدہ ہوتا ہے جب بوا سیر کا زور آئیں تو آدھا منم کریازوٹ کسی شربت یا عرق کے ہمراہ گولی بنا کر غذا کے ساتھ دین شکم کے نفخ کو بھی اس سے فائدہ ہوتا ہے ذیابطیس کے مرض میں بھی بعض اوقات اس سے نفع ہوتا ہے پرانی کھانسی میں جب بلغم بہت اور بدبودار آتا ہو تو اسکے ابخرات کا سونگھنا مفید ہے امراض جلد میں اسکا مرہم فائدہ مند ہے۔

مقدار خوراک۔ ایک منم سے چار منم تک۔

Hakeem Shoukat Ali

کرے یم (ہ)

بفتح کاف تازی وکسر رائے مہملہ وفتح یائے تحتانی وکسر سین مہملہ ویائے مجہول ومیم موقوف اسکو مرہٹی مین گوگوی کہری اور سنسکرت مین کا کانڈی کہتے ہین

صفات وشناخت۔ کرے یم کی بیل پوربی حصے اور کھاسیا پہاڑ اور آسام اور جیت گنگ اور سلون کے پہاڑون مین بہت ہے اسکی پھلیان کچھ گول اور رومین دار ہوتی ہین انمین بڑا چپٹا اکثر گول ایک ایک بیج ہوتا ہے یہ ذرا کسیلی اور تیز ہوتی ہے۔

خواص وفوائد۔ یہ دوا عضو تناسل کے امراض اور جذام کے زخم کو دفع کرتی ہے اور خون صاف کرتی ہے اسکا بیج سوکھی کھانسی مین کام آتا ہے اسکا جوشاندہ پلانے سے دمے کے مرض مین تخفیف ہوتی ہے اسکے بیجون کو جوش دیکر کلیان کرنے سے حلق اور مسوڑھے اور دانتون کے امراض دفع ہوتے ہین انکا لیپ کرنے سے خون کے فساد کو نفع ہوتا ہے۔

کریل (ہ)

بفتح کاف تازی وکسر رائے مہملہ وسکون یائے معروف ولام موقوف اور لام کی جگہ رائے مہملہ بھی ہے

صفات وشناخت۔ ایک خاردار درخت ہے کہ پنجاب ممالک متحدہ دکن اور راجپوتانہ وغیرہ کی ملکون مین ہوتا ہے اسکے کوئی کوئی پیڑ بیس فٹ اونچے بڑھ جاتے ہین اسکا تنہ چھوٹا اور کھڑا ہوتا ہے اسکی گولائی چار پانچ اور کبھی کبھی سات آٹھ فٹ ہوجاتی ہے تنے کی چھال آدھ انچ موٹی گہرے بھورے رنگ کی اور اسمین گہری درارین ہوتی ہین اسکے بہت سی ڈالیان لگتی ہین اسکے پھولون کے گچھے لگتے ہین جو غلافون مین ہوتے ہین وہ غلاف چپٹے ہوتے ہین جنکے ایک جانب نوک سی نکلی ہوئی ہوتی ہے نہایت چھوٹے غلاف کا جو چنے کے دانے سے بھی چھوٹا ہو رنگ سبز ہوتا ہے بڑھکر شنجرفی ہوجاتا ہے اور اسمین سے بہت کر شنجرفی رنگ کا پھول ظاہر ہوتا ہے جسمین پھول کی بڑی پتیان پانچ چھ ہوتی ہین تلے چھوٹی اوپر بڑی محیط مین تین پتیون کا ہونا غلط لکھا ہے پھول کے بیچ مین تار ہوتے ہین جنکے سرون پر ننھے ننھے دانے ہوتے ہین جو بڑھکر پھل ہوجاتے ہین پھاگن چیت کبھی جیٹھ تک اسکے پھل لگتے ہین اور جیٹھ اساڑھ مین پھل پک جاتے ہین اسکی نرم ڈالیون پر بہت چھوٹے چھوٹے پتے لگتے ہین اور جلدی جھڑ جاتے ہین جس سے معلوم ہوتا ہے کہ بے برگ ہے اسی لیے دکن مین ٹینٹی کہلاتا ہے اسکے پھل ابتدا مین ہرے رنگ کے اور گول گول ہوتے ہین جو پھل کچا اور چنے کے دانے کے برابر ہوتا ہے اسمین تلخی بہت ہی کم ہوتی ہے۔ بلکہ کسی قدر پھیکا معلوم ہوتا ہے جب بڑھ جاتا ہے تو تلخی بڑھ جاتی ہے لیکن یہ تلخی ناگوار نہین معلوم ہوتی ان مین جوار کے دانون کی طرح بیج بھرے ہوتے ہین جب یہ پھل بڑھ جاتے ہین تو گول اور ذرا دراز اور مخروطی ہوجاتے ہین بعض صرف گول رہتے ہین کوئی جنگلی بیر کے برابر اور کوئی اس سے بڑا اور کوئی چھوٹا ہوتا ہے خامی مین رنگ سبز ہوتا ہے بڑھکر بعض کا کچھ حصہ اودا ہوجاتا ہے اور بعض ہلکے ہرے سفیدی مائل اور بعض گہرے ہرے ہوتے ہین اور کے چھلکے کے اندر کا رنگ سبز ہوتا ہے اور

Hakeem Shoukat Ali

بیج اور گودا اندر کا زرد ہوتا ہے اور بیج اب موٹے پڑ جاتے ہین بیجون کو اول چابنے سے بہت خفیف سی تلخی اور کسیلا پن معلوم ہو کر تھوڑی دیر بعد منھ مین سوزش پیدا ہوجاتی ہے سوکھ کر پھل بھورے خاکی ہوجاتے ہین پکانے سے سیاہ پڑ جاتے ہین انکو مارواڑی مین ڈھالون کہتے ہین یہ کیر بھی کہلاتے ہین کچے کیرون کی ترکاری پکاتے ہین۔ تیل مین اچار بناتے ہین اور انکو تیل یا گھی مین تل کر نمک مرچ ملا کر کھاتے ہین۔ کہتے ہین کہ کبر یہی ہے۔

اطبائے یونانی نے کہا ہے کہ کبر کاف تازی اور بائے موحدہ کے فتحون سے ایک خاردار درخت ہے اسکی شاخین زمین پر جھکی اور پھیلی ہوتی ہین پتے ذرا چوڑے ہوتے ہین پھول غلاف سبز مین ہوتا ہے اور قد اسکا چھوٹے سے زیتون اور چنے کے دانے کے برابر ہوتا ہے کھلنے کے بعد سفید پڑ جاتا ہے جسمین باریک تار ہوتے ہین اسکے پھل کا جسے خیار کبر کہتے ہین اندر سے گودا سرخ ہوتا ہے اور بیج زرد ہوتے ہین تھوڑی سی رطوبت اور حبیب بھی اُسمین ہوتا ہے مزے مین کل اجزا کے خاصکر جڑ کے تلخی اور تیزی اور تھوڑی شوریت ہوتی ہے جڑ اسکی بیشتر مستعمل اور زیادہ قوی ہے سفید اور بڑی اور لمبی ہوتی ہے چھال اسکی موٹی ہوتی ہے اور سوکھ جانے کے بعد اکثر جدا ہوجاتی ہے اسکی کلیون اور کچے پھلون کا نمک اور پانی مین اچار تیار کرتے ہین سرکے مین بھی ڈالتے ہین کبر کے پھول کا رنگ سفید ہے اور کریل کا پھول شنجرفی ہوتا ہے یہ بات قابل غور ہے شاید کریل سفید پھول والا بھی ہوتا ہو۔

طبیعت۔ یونانی اطبا نے لکھا ہے کہ کبر کی جڑ دوسرے درجے مین گرم و خشک ہے اور جو درخت گرم ملکون مین پیدا ہوتا ہے اسکی جڑ تیسرے درجے تک گرم و خشک ہے اور پھل گرم تیسرے درجے مین اور خشک دوسرے درجے مین ہے بعض گرم و تر بتاتے ہین اور بیج تیسرے درجے مین گرم و خشک ہین اور پتے گرم و خشک پہلے درجے مین اور پھول گرم و خشک دوسرے درجے مین۔

خواص و فوائد۔ کریل بلغم اور باد کا فساد مٹاتا ہے پھوڑے پھنسی کو دفع کرتا ہے اعضا کے ورم کو تحلیل کرتا ہے بواسیر کو نافع ہے پھول اسکا بلغم اور صفرا کو دفع کرتا ہے قلیل الغذا ہے پیٹ کے کیڑے دفع کرتا ہے فالج اور تلی اور ربو کو نافع ہے خلط خام کا استفراغ کرتا ہے دستون کو بند کرتا ہے بعض کہتے ہین کہ ملین ہے مگر اہل تجربہ نے قابض بتایا ہے بلغم کو دفع کرنے مین نہایت قوی الاثر ہے اسکا اچار امراض سرد مثلاً فالج و استرخا کو مفید ہے اسکی ترشی بسبب اصلی گرمی کے اعصاب کو مضرت کم پہونچاتی ہے اسکی جڑ بھی ایسے امراض مین کھانا مفید ہے اسکی جڑ کا اچار سرکے مین بنا کر کھانے سے تلی کا ورم جاتا رہتا ہے بلغم کو کاٹتا ہے عرق النسا اور درد مفاصل اور نقرس اور سل کو نافع ہے۔ اسکے پھولون کی ترکاری پکا کر کھانے سے بھی یہی نفع ظاہر ہوتا ہے اگر کریل کی لکڑی جلا کر کوئلہ کرکے اسمین سے دو ماشہ تھوڑے سے گھی کے ساتھ چاٹین تو کمر کے درد کو دفع کردے اگر اسکی لکڑی کی راکھ اسی یا تل کے تیل مین ملا کر ناسور مین ٹپکائین تو نفع ہو مؤلف مصنف طب فرشتہ نے لکھا ہے کہ اگر کسی کی پسلی ٹوٹ جائے تو کریل کی لکڑی کو اسکی شکل پر تراش کر اسکی جگہ لگا دین تو ہرگز بوسیدہ اور ضائع نہو اسکا پھل فرحت [illegible]

Hakeem Shoukat Ali

بالخاصہ وحشت اور جنون کو دفع کرتا ہے حواس اور ذہن کو قوی کرتا ہے باہ کو قوت دیتا ہے اسکی کونپل اور اُسکے ہم وزن اسپند کوٹ چھانکر ہر روز چھ ماشہ باسی پانی کے ہمراہ عورت کو حیض کے بعد کھلانے سے بانجھ ہو جاتی ہے اور کسی طرح کی دشواری بھی لاحق نہین ہوتی اور اسکی کونپل بغیر پانی کے پیسکر دو تین روز ملنے سے ڈاڑھی اور سر کے بال جم آتے ہین حکیم علی نے شرح قانون مین لکھا ہے کہ استسقاے زقی کسی صورت سے اچھا نہ ہو سکتا ہو اور مرض جڑ پکڑ گیا ہو اور صحت کی اُمید نہ ہو تو درخت کریل کی جڑ سکھا کر اور پیسکر ایک تولہ روز ایک ہفتہ تک کھلائین اور بھنی ہوئی اور قابض و ثقیل چیز نہ کھانے دین کیونکہ یہ دوا مائیت کے نکالنے کو دیجاتی ہے اور جو چیز قابض ہوگی وہ اُسکا عمل نہ چلنے دیگی حکیم علی نے اس دوا کی بڑی تعریف کی ہے اور لکھا ہے کہ اہل سند اس طرح اس مرض کا اکثر علاج کرتے ہین اور کامیاب ہوتے ہین اسکی کچی کونپل اور سبز پتے پیسکر خمیہ بنا کر کلائی پر باندھنے سے چھالا ہوکر بخار چھوٹ جاتا ہے اسکی کونپل کو منہ مین رکھکر چباتے رہنے سے دانت کا درد مٹ جاتا ہے اسکی چھال کے سفوف سے قبض دفع ہوتا ہے اسکی چھال کا لیپ کرنے سے ورم صفراوی دفع ہوتا ہے اسکی جڑ کا بھپارا دینے سے ہاتھ پیرون کے جوڑون کے امراض دور ہوتے ہین اسکی چھال کڑوی ہوتی ہے اور یہ درخت دشت آور ہوتا ہے اسکی لکڑی کو گنگنا لیپ کرنے سے سوجن اترتی ہے اُس کے استعمال سے زہر اُترتا ہے اسکی لکڑی جلاکر ایک ماشہ راکھ کھلانے سے بلغم دفع ہوتا ہے اسکی کچی کونپلون کو بغیر پانی کے پیسکر دو تین دن تک ملنے سے اس مقام پر بال جلدی اُگ آتے ہین اسکی سوکھی کونپلون کے ایک تولہ سفوف مین کالی مرچون کا چھ ماشہ سفوف ملاکے صبح کے وقت پانی کے ساتھ پھنکی لینے سے تلی مٹتی ہے اسکی ایک تولہ جڑ کو تین سیر پانی مین اوٹا کر آدھ سیر رکھکر دن مین دو بار سات آٹھ دن پلانے سے خونی بواسیر مٹتی ہے اسکی لکڑی کو جلاکر راکھ لیکر گھی مین ملاکر چاٹنے سے جوڑون کا درد دور ہوتا ہے اسکے اور ارنڈ کے پتون کو گرم کرکے باندھنے سے ورم اترتا ہے اسکی جڑ کو پیسکر بالون کی جڑ مین ملنے سے بال لمبے بڑھ جاتے ہین۔

یونانی اطبا کہتے ہین کہ جڑ سب اجزا سے قوی ہے اور اسمین قوت تریاقیہ ہے اسی لیے سمی جانورون کا زہر دفع کرتی ہے پتون اور پھل کی قوت برابر ہے اور صحیح یہ ہے کہ پھل قوی ہے مگر خلط ردی پیدا کرتا ہے اور سودا بناتا ہے ساق اور پتے پھول سے ضعیف ہین اور ساق پتون سے قوی ہے پھل مین غذائیت تھوڑی ہے اور تازہ مین خشک سے زیادہ غذائیت ہے جڑ امراض سرد دماغی کو مفید ہے بواسیر اور طحال کے مرض مین بھی دیتے ہین خون حیض جاری کرتی ہے بلغم و سودا اور اخلاط لزج کا تنقیہ کرتی ہے احشا اور باہ کو قوت پہونچاتی ہے پتے قابض ہین انکے لیپ سے داد اور خنازیر کو صحت ہوتی ہے پتون کا پانی پیٹ کے کیڑون کو مارتا اور نکالتا ہے۔ جڑ کی چھال کو سرکے مین پیسکر داد اور چھائین اور بہق پر لگانے سے جاتے رہتے ہین اسکے پتے یا بیخ جوش دیکر کلی کرنے سے دانتون کا درد جاتا رہتا ہے یہی نفع جڑ مین ہے ورم طحال اور سدہ جگر کو دفع کرتے ہین اسکی جڑ سے سکنجبین بھی تیار کرتے ہین یہ طحال سے سودا نکالتی ہے جڑ بطور بدل بھی ہے ۳ ماشہ پھل شراب کے ساتھ ایک مہینہ [illegible] کھانے سے [illegible] تلی کو بہت صحت ہوتی ہے اور

Hakeem Shoukat Ali

خشک کو پیسکر شہد کے ساتھ کھانے سے ادرار بول ہوتا ہے۔ خون کے دست آتے ہیں **مضر** گرم مزاج کے معدے اور مثانے کو اور گردے اور دماغ کو اور کثرت استعمال سے خارشت پیدا ہوتی ہے **مصلح** معدے کے لیے سکنجبین مثانے کے لیے انیسون و اسطوخودوس گردے کے لیے شہد اور گلنجبین اور دماغ کے لیے سردیاں اور خارشت کے لیے کھیرا۔ **بدل** ہموزن بیخ زراوند اور بجورا اور نصف وزن قسط سفید اور تہائی وزن بیل اور ہر ایک جزو درخت کا دوسرے جز کا بدل ہے۔

مقدار خوراک۔ رس دو تولہ چار ماشہ تک جز بطور سفوف کے ۱۰ ماشہ تک اور جوشاندے میں ۱۰ تولہ تک۔

کریلا (ھ)

بفتح کاف تازی وکسر رائے مہملہ ویائے مجہول وفتح لام وسکون الف

صفات وشناخت۔ ایک بیل کا پھل ہے کہ پھول اسکا سرخ ہوتا ہے یہ پھل خامی میں سبز اور بہت تلخ ہوتا ہے پک کر سرخ اور کم تلخ ہو جاتا ہے بلکہ اسکے بیجوں کے گودے میں شیرینی آجاتی ہے کریلا دو قسم کا ہوتا ہے ایک جنگلی دوسرا بستانی یعنی باڑی کا اور ایک قسم کا کریلا باڑی کا سفید بھی ہوتا ہے اور یہ بہت لمبا ہوتا ہے یہاں تک کہ مالوے اور راجپوتانے میں سفید کریلا آٹھ بالشت تک کا دیکھا گیا ہے اور یہ قسم عمدہ ہے چھلکا اسکا باریک ہوتا ہے جو لوگ کریلے کو قثاء الحمار خیال کرتے ہیں انکی غلطی ہے قثاء الحمار کی بو نہایت بری اور تیز ہوتی ہے کریلے میں ایسی بو کب ہوتی ہے اور قثاء الحمار قوی مسہل ہے اندرائن کے پھل سے بھی بڑھا ہوا اور کریلا مقوی معدہ اور قابض ہے اور کریلا تو غذاؤں میں داخل ہے۔ کریلا دو موسم میں ہوتا ہے ایک گرمی میں دوسرا برسات میں گرمی کے ہونے والے کو کریلا اور برسات کے ہونے والے کو کریلی کہتے ہیں کریلے کو اس طرح پکاتے ہیں کہ اوپر سے چھیلکر ورق تراش کر بیج دور کرکے نمک ملکر تین چار بار دھو دیں تاکہ تلخی زائل ہو جائے پھر اسی قدر پیاز کو کاٹ کر روغن میں بھون لیں اور گوشت میں اور بے گوشت کے پکاکر کھاویں بعض اسکو پہلو سے چیر کر بیج نکالکر نمک ملاکر دھوکر قیمہ گوشت بھر کر ڈورے سے باندھکر گھی میں بھونکر پکاکر کھاتے ہیں اسکے پکانے کے بہت سے طریق ہیں لیکن جو پیاز کے ساتھ پکاکر کھاتے ہیں لذت اور تقویت باہ میں قوی ہوتا ہے اور جو بغیر پیاز کے پکایا جاتا ہے تقویت معدہ اور سرعت ہضم میں عمدہ ہے اور کم گرمی پیدا کرتا ہے۔

طبیعت۔ سرد ہے بعض معتدل کہتے ہیں بعض تیسرے درجے میں گرم و خشک جانتے ہیں نسخہ سعیدی وغیرہ میں یوں ہی ہے۔ وید سرد جانتے ہیں مگر بعض بہت گرم کہتے ہیں۔

خواص وفوائد۔ (۱) **باڑی کا کریلا**۔ ریاح اور بلغم کو تحلیل کرتا ہے باہ اور اعصاب کو قوت دیتا ہے منی پیدا کرتا ہے درد مفاصل اور نقرس اور استسقا اور تاپ تلی کو نافع ہے پیٹ کے کیڑے مارتا ہے سنگ گردہ اور مثانے کے لیے اسکے پتوں کے پانی کو اس ترکیب سے پلانا بہت مفید ہے کہ اسکے ہرے پتوں کا رس ۲ تولہ لیکر تولہ ڈیڑھ تولہ دہی کے ساتھ کھلا کر اوپر سے پانچ چھ تولہ چھاچھ پلادیں تین روز تک ایسا کریں بعد اسکے تین روز تک موقوف کرکے چار روز تک روزانہ اسی قدر پلائیں پھر چار روز کے لیے ترک کردیں بعد اسکے پانچ دن تک پلاکر پانچ دن کا فاصلہ دیں یہانتک کہ پلانے اور نہ پلانے کی ایک ہفتے پر

Hakeem Shoukat Ali

نوبت پہونچ جائے مگر ایک ایک دن بڑھاتے رہین غذا مین کھچڑی اور خشکہ رکھین - وید کہتے ہین کہ کریلا بواسیر بادی کو مفید ہے غلبہ صفرا و خون اور یرقان کو نافع ہے بلغم کو دفع کرتا ہے سیلان منی کا عارضہ مٹاتا ہے خشک کریلا فساد بول کو نافع ہے اور قے کو جو بعد کھانا کھانے کے ہوتی ہے بند کرتا ہے - تازہ کریلے کو پانی مین پیسکر پینے سے دوچار دست آکر یرقان کا مرض زائل ہوتا ہے اسکے پتون کا رس پلانے سے آنت کے کیڑے مرتے ہین اسکے رس کا لیپ کرنے سے داد مٹتا ہے کریلے کے رس مین چاک مٹی ملا کے لگانے سے منہ کے چھالے مٹتے ہین اسکے رس کا سر پر لیپ کرنے سے پیپ والی پھنسیان مٹتی ہین آگ سے جلے ہوئے پر لیپ کرنے سے اسکی سوزش دفع ہوتی ہے اسکے پتون کا رس پلانے سے بچے کو دست آتے ہین اسکے اجزا دارچینی پیپل اور چاولون کو جنگلی بادام کے تیل مین ملا کر لگانے سے کھجلی وغیرہ جلد بدن کے امراض دفع ہوتے ہین اسکی جڑ قابض اور گرم ہے اسکی جڑ کو گھس کر بادی کے سون پر لیپ کرتے ہین اسکے پتون کے رس کا لیپ کرنے سے پیر کے تلوون کی جلن دفع ہوتی ہے اور آنکھ کے باہر چارون طرف لگانے سے رتوندھ جاتی رہتی ہے نئے پیدا ہوئے بچے کے منہ مین اسکے پتے کا ٹکڑا رکھنے سے اسکے پینے اور انتڑیون کا مواد اور پیل اور آنون نکل جاتے ہین پتون کو اونٹا کر پلانے سے پرسوتی عورت کا خون صاف ہوجاتا ہے اور دودھ بڑھتا ہے اسکے پتون کے رس مین سونٹھ مرچ اور پیپل کا سفوف برکا کے لیپ کرنے سے خون حیض معتاد کے موافق آنے لگتا ہے اسکے پھل کا لیپ کرنے سے پھوڑون کی کھجلی اور گرمی مٹتی ہے اسکے پتون کے رس کو سر کے سلتھ پلانے سے قے ہوتی ہے اسکے پتون کے رس مین ہڑ گھس کر پلانے سے یرقان دفع ہوتا ہے اسکا پھل ہلکا ملین ہے اسکے کچے پھل کے رس کو گرم کرکے لیپ کرنے سے گٹھیا مٹتی ہے اسکے پھل کے رس مین رائی اور نمک برکا کے بڑھی ہوئی تلی والے کو پلانا چاہیے جسکا جگر بڑھا ہوا ہو اسے اسکے رس مین اندرائن کے پھل کی جڑ کا سفوف ڈال کے پلانا چاہیے اسکے دو تولہ رس مین تھوڑا سا شہد ملا کے پلانے سے ہیضہ دفع ہوتا ہے جاڑے بخار مین ٹھنڈ لگنے کے پہلے اسکے رس مین زیرے کا سفوف ملا کے پلانا چاہیے سوکھے کریلے کو سرکے مین پیسکر گرم کرکے لیپ کرنے سے حلق کا ورم اترتا ہے - **فائدہ** یونانی اطبا کریلے کو قابض اور روئید ملین بتاتے ہین -

(۲) **جنگلی کریلا** - تلخ اور سرد و سبک و ملین اور دافع صفرا و خون و بلغم و سودا ہے بدن کی زردی اور بادی اور یرقان اور خریان کو دور کرتا ہے زہر کو دور کرتا ہے اسکی جڑ بواسیر اور قبض کو مٹاتی ہے اس سے بخار چھوٹتا ہے دونون قسم کے کریلون کا عصارہ بچون کے ڈبے کو نافع ہے اگر پتون اور پھل کا عصارہ خشک کرکے تین تین ماشہ کی گولیان بنائین اور ایسا کرین کہ گائے کا دودھ پی کر اوپر سے ایک گولی نگل لین اور بعد اسکے تھوڑا سا شہد چاٹ لین قوت باہ اور امساک بڑھ جائے یہ تاثیر دونون قسم کے کریلون مین ہے مضر گرم مزاج والون کو مصلح گھی اور سرد چیزین اور سکنجبین اور ویدون کے نزدیک ہر قسم کی شیرینی پر اسکا کھانا اسکے فساد کو دفع کرتا ہے -

Hakeem Shoukat Ali

کرڑھ

بفتح کاف وسکون رائے ثقیل - قرطم ع اخسکدانہ وتخم کافشہ وتخم کاجیرہ - (ف)

صفات وشناخت - کسوم کے بیج کو کرڑ اور قرطم کہتے ہین جو ایک غلاف کین ہوتا ہے اور وہ غلاف اسکا پھل ہے یہ غلاف پھول کے تلے پیدا ہوتا ہے اور ہر غلاف مین سات آٹھ دانے کرڑ کے ہوتے ہین جنگلی اور بستانی دو قسم کا ہوتا ہے جب مطلق کرڑ مذکور ہوتا ہے تو بستانی مراد ہوتا ہے اسکی شکل صنوبری ہوتی ہے اور کسی قدر چوڑا اور مربع ہوتا ہے اوپر کا چھلکا اور اندر کا گودا سفید ہوتا ہے جتنا پرانا پڑتا جاتا ہے پوست سیاہی مائل اور اندر کا گودا زردی مائل ہوجاتا ہی اور آخرکار سیاہ پڑجاتا ہے بہتر وہ دانہ ہے جو سفید اور تازہ اور بھاری اور موٹا ہو-

طبیعت - گرم دوسرے درجے مین اور خشک پہلے درجے کے آخر مین شیخ کہتا ہی کہ گرم پہلے درجے مین اور خشک دوسرے درجے تک ہی-

خواص وفوائد - کرڑ بلغم رقیق کو براہ دست نکالتی ہے سوداوی اخلاط کو خارج کرتی ہے ریاح کو تحلیل کرتی ہے سینے کو موادے صاف کرتی ہے اسکو انجیر کے ساتھ پانی مین پیسکر اور شہد ملاکر پینا سینے سے مواد کو خارج کرتا ہی آواز کو صاف کرتی ہے نعظ کو معتدل القوام کرکے اور بکار کو دور کرتی ہے منی بڑھاتی ہے استسقاد مالیخولیا اور وسواس اور کھجلی اور کوڑھ اور قولنج اور خارشت کو مفید ہے ہر خلط رقیق کو بستہ کرتی ہے اور بستہ کو رقیق کرتی ہے معدے مین جمے ہوے دودھ کو پھاڑ دیتی ہے اور بغیر جمے ہوے دودھ کو معدے مین جماتی ہے - اس لیے اسکو دودھ کے اوپر نہ کھانا چاہیے ابن زہر کہتا ہے کہ اگر کرڑ کو پیسکر دودھ یا سرکہ انگوری یا کھٹے انگور دن کے پانی مین ملایا جائے تو جم جائین اگر کرڑ کو گرم دواؤن کے ساتھ کھایا جائے تو قوت باہ بڑھ جائے اس سے دودھ اور منی بھی بڑھتے ہین اگر بچھو کاٹ کھائے اور کرڑ کو پانی مین رکھا جائے تو اسکا درد ٹھہر جائے - اگر سیاہ مرچ کے ساتھ پیسکر پھانک لیا جائے تو درد بالکل جاتا رہے (انتہی کلامہ) تپ بلغمی مین نضج مادہ کے بعد اسکے شیرے مین املتاس گھولکر پینا مفید ہے - اسکا سفوف منہ پر ملنے سے چہرے کا رنگ صاف ہوتا ہے اگر مغز تخم قرطم اور مغز بادام اور شہد ہموزن پیسکر نہار لیلین تو دست آجائین اور اگر ۲ تولہ مغز تخم قرطم ۱ تولہ مصری کے ساتھ پیسکر نہار کھائین تو دست آکر بلغم اچھی طرح خارج ہو جائے اس سے ماءالجبن بھی تیار کرتے ہین اسطرح کہ اسکو کوٹ کر پوٹلی مین باندھ کر دودھ مین ڈالکر خوب ملتے ہین جب مغز تخم قرطم کا سارا حصہ نکل آتا ہو توکوئی مناسب شربت ملاکر پی لیتے ہین یہ ماءالجبن مالیخولیا اور وسواس اور توحش اور جذام اور خارشت اور اکثر امراض سوداوی کو نہایت نفع پہونچاتا ہے اسمین دودھ چھپن تولہ اور ۹ ماشہ اور کرڑ دو ماشہ کم چھ تولہ ہو غرضکہ ۲۰ تولہ ۴ ماشہ دودھ کے مقابلے مین ایک ماشہ کم تین تولہ کرڑ سے کم نہ لین اور ۴ تولہ سے کم نہ پہلین کبھی ایسا کرتے ہین کہ کرڑ کے شیرے کے ساتھ دودھ جما کر اسکا توڑ کے کر اور تھوڑا سا نمک طعام یا نمک سیاہ یا نمک لاہوری پیسکر ملاکر پی لیتے ہین - وہی فوائد اس سے بھی حاصل ہوتے ہین جو ماءالجبن مذکور سے حاصل ہوے - بین جنگلی قسم کا بیج ساڑھے چار ماشہ کے کر یوتے دو ماشہ سیاہ مرچ کے ساتھ کھانے سے

Hakeem Shoukat Ali

بچھو کے کاٹے ہوئے کو نفع ہوتا ہے۔

وید کہتے ہیں کہ کڑ دست آور اور ملین ہے۔ اسکے مسہل سے بدن میں بلغم اور دوسرا بگڑا ہوا اخلاط نکلتا ہے اسکے کھانے سے خون حیض درستی سے آنے لگتا ہے اسکا لیپ کرنے سے گانٹھیں تحلیل ہوجاتی ہیں۔ ساڑھے سات ماشہ کڑ کو دھاںُ پاؤ پانی میں اونٹا کر پلانے سے دست آتے ہیں انکو پانی میں پیسکر بچہ ہونے کے بعد مقام مخصوص پر باندھنے سے وہاں کا صفراوی ورم اور درد مٹتا ہے بگڑے ہوئے پھوڑے پر کڑ کا ضماد کرنا چاہئے۔ کڑ کو پانی میں پیسکر شیرہ نکالکر اسمیں تھوڑی سی کھانڈ ملاکر گنگنا کرکے پلانے سے پیٹ کا درد مٹتا ہے اسکے ساتھ ببول کی ہموزن چھال جلاکر چمیلی کے تیل میں ملاکر بالوں کی جڑوں میں ملنے سے بال نرم اور لمبے پڑتے ہیں۔ **مضر** معدہ **مصلح** انیسوں اور شیرینی **بدل** حبۃ الخضر۔

مقدار۔ ۷ ، ۱۰ ماشہ سے ۲ تولہ گیارہ ماشہ تک اور اس سے زیادہ جائز نہیں۔

کڑ کا تیل (ہ)

روغن قرطم (ف) دہن حب القرطم (ع)

صفات و فوائد۔ ۴۰ تولہ کڑ میں سے ۹ تولہ تیل نکلتا ہے سفید اور گاڑھا پتلے سفید گھی کی طرح ہوتا ہے پہلے درجہ میں گرم اور دوسرے میں تر ہے اسی کے تیل کی طرح قوت رکھتا ہے مگر اس سے کمزور ہے اور اسکو بعض فوائد میں ارنڈی کے تیل کا قائم مقام بتاتے ہیں مگر اس سے بھی ضعیف ہے اور ام کو تحلیل کرتا ہے ریح کو بہت نافع ہے اگر ۹ ماشہ کڑ کا تیل حمام میں اُسوقت پی لیں کہ پسینہ آرہا ہو تو دمے کو بہت نفع ہو مگر ایسا کرنا چاہئے کہ ہر ہفتے میں ایک بار حمام کے اندر پی لیا کریں ۱۰ ماشہ پینے سے دست آنے لگتے ہیں اور گرم پانی میں ۱۲ ماشہ ملا کر پینے سے پیٹ کے کیڑے نکل جاتے ہیں اور جو پیٹ میں کچھ باقی رہ جاتا ہے تو معدے کی رطوبت اور خلط فضلیہ کو خارج کرتا ہے اس سے دودھ بہت جاتا ہے اور مالیت اسکی جبنیت سے جدا بھی ہوجاتی ہے اس تیل میں پوری کچوری وغیرہ پکاکر کھاتے ہیں خوشبو گھی کی سی نہیں ہوتی خفیف سی کسوم کی خوشبو آتی ہے۔

وید کہتے ہیں کہ اس تیل کی مالش کھٹیا میں مفید ہے اسکی مالش سے بدن کے ہر ایک عضو کا سن پن جاتا رہتا ہے کڑ۔ مونگ پھلی اور تل ان سب کو جمع کرکے تیل نکالتے ہیں وہ بھی دوا کے کام آتا ہے اسکو پھوڑے پھنسی پر لگاتے ہیں۔

کُڑا (ہ)

بضم کاف تازی و فتح رائے ثقیل و سکون الف۔ درخت زبان گنجشک (ف) اندرجو کا پیڑ۔

صفات و شناخت۔ محیط اعظم میں لکھا ہے کہ کڑا اندرجو تلخ (یعنی لسان العصافیر تلخ) کے درخت کی چھال ہے جسکا رنگ سیاہ ہوتا ہے اس بیان میں مسامحت ہے اس لیے کہ کڑا انکو دکڑوے اندرجو کے درخت کو کہتے ہیں۔ یہ درخت بیس تیس فٹ اونچا ہوتا ہے اس کا تنہ چھوٹا سیدھا اور گولائی میں تین چار فٹ کا ہوتا ہے اسکی چھال آدھ انچ موٹی کچھ بھوری یا کچھ کالے رنگ کی ہوتی ہے اسکے پرانے پتے ماگھ میں گرجاتے ہیں اور چیت بیساکھ میں نئے نکل آتے ہیں اسمیں سفید پھول لگتے ہیں اور ایک

Hakeem Shoukat Ali

یا ڈیڑھ فٹ لمبی اور گول پھلیاں آتی ہیں جنمیں بیج ہوتے ہیں انکو اندر جو کہتے ہیں آر یے او شدمین بیان کیا ہے کہ کڑوا وہے اندر جو کے درخت کی چھال دوا کے کام مین لاتے ہیں اور اسکو کڑوا اچھال بولتے ہیں یہ چھال موٹی اور رنگت کی گہری سرخ اور بہت ہلکی اور کڑوی ہوتی ہے مگر اسکو چابنے سے زبان سرخ نہیں پڑتی - کڑوا اچھال کو تیواج ہندی سمجھنا چاہیے تیواج خطائی جو ملک خطا سے لاتے ہیں وہ بھی یہی چیز ہے فرق ہندی اور خطائی ہونے کا ہے- ہندوستانی اندر جو تلخ کے درخت کو کالا کڑا بھی کہتے ہیں اور تیواج خطائی کے نہ ملنے پر اسکی چھال کام مین لاتے ہین-

طبیعت - ویدون کے نزدیک سرد وخشک ہے -

خواص وفوائد - بلغم اور باد کو نافع ہے پھوڑے پھنسی کو مفید ہے تپ کو دور کرتی ہے اسکی سوکھی چھال کو پیسکر مریض استسقاے زقی کے بدن پر ملتے ہین پھلی کو پیسکر سانپ کے کاٹے ہوئے مقام پر لگانے سے سوجن اترتی ہے اور سوزش مٹتی ہے اسکی جڑ کی چھال کا ست ڈیڑھ رتی اور افیم پاؤ رتی پینے سے آنون کے دست بند ہوتے ہین صرف اسکی جڑ کی چھال بھی آنون روک دیتی ہے جڑ کی چھال کا سفوف پانچ رتی سے دس رتی تک دن مین تین بار جوان آدمی کو پانی کے ساتھ دینا چاہیے اسکی جڑ کی چھال کا جوشاندہ ڈھائی سے پانچ تولہ تک دستون کو اور آنون کو بند کرتا ہے تپ کی وجہ سے دست آئے ہلکین تو انکو مٹانے کے لیے اسکا جوشاندہ پلانا چاہیے دست اور آنون کے آغاز مین کڑوا اچھال کا استعمال نہ کرنا چاہیے اسکے جوشاندے سے پرانی گٹھیا مٹتی ہے تازہ کڑوا اچھال کے رس کی دس سے بیس بوندین دینے سے لہو کے دست اور سادہ دست اور پرانے آنون کے دست بند ہو جاتے ہین اسکے پانچ تولہ جوشاندے مین تھوڑی سی افیم ملا کے دو دو یا تین تین گھنٹے کے فاصلے سے پلانے سے آنون کے سخت دست رک جاتے ہین اسکے جوشاندے کے بادی اور خونی بواسیر کے مسے مٹ جاتے ہین اگر اسکو پیسکر ایک تولہ ڈیڑھ تولہ یا جس قدر عمر اور قوت وضعف مرض کے مناسب ہو لیکر دہی مین ملا کر کھلائین تو خون اور بواسیر کے دست بند ہو جائین اور خون حیض کی کثرت کو بھی مفید ہے بواسیر کے لیے تو اکسیر ہے - اسکی چھال کو پیسکر گائے کے دودھ کے ساتھ پلانے سے سوزاک اور پیشاب کی جلن بند ہوتی ہے اسکی چھال کو پیسکر گاے کے دہی کے ساتھ استعمال کرنے سے پیشاب مین شکر کا آنا بند ہوتا ہے مگر اسکے استعمال کے زمانے مین پرہیز رکھنا چاہیے اسکی چھال کا خالص رس پلانے سے دست بند ہوتے ہین اسکا جوشاندہ پلانے سے آنون کے دست بند ہوتے ہین- چار تولہ کڑوا اچھال کو بتیس تولہ پانی مین اوٹنا کے چوتھا حصہ پانی رکھکر چھانکر اسمین اتنا ہی انار کے دانون کا رس ملا کر آگ پر پکا کر گاڑھا کرے اسمین سے چھ ماشہ کی مقدار چھاچھ مین ملا کے پلانے سے خون کے دست بند ہوتے ہین چھال کے جوشاندے مین سونٹھ اور گھی ملا کر پلانے سے خونی دست بند ہوتے ہین اس پیڑ کے بیجون کا رس بھی ان امراض کو نافع ہے اور پھول اسکا کم تلخ ہوتا ہے قوت باہ زیادہ کرتا ہے صفرا کا فساد دور کرتا ہے پیچش کے دست بند کرتا ہے اسکا سفوف ہر روز صبح کو دو ماشے لے کر تین ماشہ پانی یا شہد کے ساتھ تین ہفتہ تک کھانے سے بواسیر بالکل جاتی رہتی ہے - گو کتنا ہی خون آتا ہو مگر چاہیے کہ ترشی اور بادی سے پرہیز کرین اور قبض نہو تو بکری کا گوشت بھی کھائین اور ذکائی مین مندرج ہے کہ تیواج خطائی تین چار ماشہ لے کر پیسکر چھلکے (دہی) مین

Hakeem Shoukat Ali

ملا کر کھانے میں تو خون بواسیر فوراً بند ہو جائے اور جہاں تیواج دستیاب نہ ہو تو درخت کرو کی چھال کہ اسکی قائم مقام ہے بلکہ اس سے بھی زیادہ نافع ہے بدستور استعمال کریں اور یہ دوا بواسیر کے دستوں کو بھی مفید ہے۔ بعض نے لکھا ہے کہ کالا کرڑا ایک دو ماشہ بیسکر پیچش کے لیے دہی کے ساتھ کھلانا مفید ہے۔

کرڑوبجی (ھ)

بفتح کاف تازی وضم رائے ثقیل وسکون واو مجہول ونون غنہ وکسر جیم فارسی وسکون یائے تحتانی اسکو کار کائی بھی کہتے ہیں

صفات وشناخت۔ ایک روئیدگی کا پھل ہے اسکے پیڑ کی بیل چلتی ہے یہ بیل جوار کے کھیت میں ابتدائے برسات میں پیدا ہوتی ہے شاخیں اسکی زمین پر پھیلی ہوتی ہیں پتے چھوٹے چھوٹے اور کنگرہ دار سبز مائل بسیاہی اور نرم ہوتے ہیں پھول زرد اور چھوٹا ہوتا ہے اور پھل انگلی کی پورے کے برابر لمبا اور پتلا ہوتا ہے اور اسپر شکن ہوتے ہیں چھلکا اسکا پتلا ہوتا ہے اور اسمیں کئی خانے ہوتے ہیں جنمیں بیج گول اور قدرے سخت موجود ہوتے ہیں اس درخت کی جڑ شلجم کی طرح گول اور سخت ہوتی ہے اس درخت کے مزے میں تھوڑی سی تلخی ہوتی ہے اور جڑ بہت تلخ وتیز ہوتی ہے اسکے پھل کو گوشت میں یا کسی ساگ کے ہمراہ پکا کر جوار کی روٹی سے کھاتے ہیں زود ہضم اور دوائے غذائی ہے جن لوگوں نے اسے کریلہ جانا ہے یہ انکی غلطی ہے۔

طبیعت۔ گرم وخشک۔

خواص وفوائد۔ بلغم لزج کو دور کرتا ہے آنکھ کی بیماریوں کو مفید ہے ہاضم ہے بھوک بڑھاتا ہے صفرا کو دور کرتا ہے قبض رفع کرتا ہے جڑ اسکی بدرطمث ونفاس ہے حمل گراتی ہے خواہ پلائی جائے یا فرزجہ کے طور پر استعمال کی جائے اسکا لیپ کنٹھ مالا کو تحلیل کرتا ہے۔ نیم کے پتوں کے رس اور کانجی کے ساتھ ہر زہر گرم وسرد کو بالخاصیت دفع کرتا ہے بواسیر اور اسکے قبض کو دور کرتا ہے کہتے ہیں کہ اسکے پودے کے آس پاس سانپ نہیں رہتا اور بعض عورتوں کی فرج سے جو چیز حباب کی طرح نکلتی ہے اسکو بند کرتا ہے۔ **مضر** جنکو تے میں خون آنے کا عارضہ ہو۔ **مصلح**۔ آب برگ خرفہ۔

کرڑھی (ھ)

بفتح کاف تازی وکسر رائے ہندی مخلوط بہا ویائے معروف

صفات وفوائد۔ ہندوستانی سالن ہے کہ تیلے دہی یا مٹھے اور چنے کے بیسن سے تیار کرتے ہیں کبھی بیسن کی جگہ مونگ کی دھوئی ہوئی دال کا آٹا ڈالتے ہیں اور اسکو روٹی یا چاولوں کے خشکے سے کھاتے ہیں گوشت کے شوربے میں ملانے سے بھی مزہ دار معلوم ہوتی ہے قبض پیدا کرتی ہے دستوں کو بند کرنے کے لیے چھوٹے بچے اناروں کو پانی میں گھونٹ کر بھنی ہوئی مونگ کی دال کا آٹا لیکر ان سے کرڑھی بنا کر چاولوں سے کھانا نافع ہے کبھی اسی طرح آم کی کیری سے بھی بنائی جاتی ہے اس لفظ کو محیط میں نسخہ سعیدی سے اسی کی عبارت کے ساتھ نقل کیا ہے۔

Hakeem Shoukat Ali

کزبرۃ الثعالب (ع)

بضم کاف تازی وسکون زاے معجمہ وضم باے موحدہ وفتح راے مہملہ وضم تاے فوقانی وسکون الف ولام و فتح ثاے مثلثہ وفتح لام وسکون باے موحدہ۔

صفات وشناخت۔ غافقی کہتا ہے کہ ایک روئیدگی ہے جسکی شاخین باریک بٹے ہوے سوت کی طرح ہوتی ہین اور زمین پر پریشانی کے ساتھ پھیلی ہوتی ہین رنگ انکا سرخی مائل ہوتا ہے پتے شاخون کے دونون طرف لگے ہوتے ہین جنکے کنارے کنگوان ہوتے ہین رنگ اُنکا سبزی وسیاہی مائل ہوتا ہے ساق اس روئیدگی کی گول اور لکڑی ہوتی ہے جسکے اطراف مین سر ہوتے ہین انگوٹھے کے برابر لمبے صنوبری شکل اُبر سرخ اور باریک پھول آتے ہین اسکی پیدائش پہاڑون مین ہے۔

طبیعت۔ تیسرے درجے مین گرم وخشک ہے سرد وخشک بھی لکھا ہے۔

خواص وفوائد۔ اسکا رس معری کے ساتھ آنکھ مین لگانے سے بینائی بڑھتی ہے جالا کٹ جاتا ہے بکری کی کلیجی کو بھونکر اسکے سوکھے ہوے پتے اُبر چھڑک کر کھانے سے رتوندھی جاتی رہتی ہے اسکے پتون کے ضماد سے کنٹھ مالا تحلیل ہوجاتا ہے اسکے سوا دو تولہ خیساندے کے پینے سے نشے کی سی حالت پیدا ہوجاتی ہے اگر زیادہ پیین تو حلق بند ہوجاے سینے اور حلق مین خشونت پیدا ہوجاے ایسی حالت مین پینے والے کے بدن سے ہرے دھنیے کے پتون کی سی خوشبو آنے لگتی ہے علاج اسکا اس طرح کرنا چاہیے کہ سوئے کے جوشاندے مین روغن زیتون ملا کر قے کرائین اور تل کا تیل آب انگور مین ملا کر نوش کرائین بعد تنقیے کے انڈے کی نیم برشت زردی بہ نمک اور سیاہ مرچ برک کر کھلائین اور مرغی کا شوربا پلائین۔

کزوان (ف)

بفتح کاف تازی وسکون زاے نقطہ دار وفتح واو وسکون الف ونون اسکو عربی مین بقلۃ الترجیہ کہتے ہین اس لیے کہ اس مین اترج یعنی بجورے لیموں کی سی خوشبو آتی ہے اور بقلۃ فلفلیہ بھی بولتے ہین کیونکہ اسکے مزے مین سیاہ مرچ کی سی حدت ہوتی ہے اسکو بادرنجبویہ بھی کہتے ہین اگرچہ درحقیقت بادرنجبویہ ایک علیحدہ چیز ہے وہ بلی لوٹن ہے۔

صفات وشناخت۔ ایک روئیدگی ہے خوشبودار جسکے پتے زمین سے اُگتے ہین ساق نہین ہوتی وضع ان پتون کی جرجیر کے پتون کی سی ہوتی ہے رنگ سبزی مائل ہوتا ہے سرا انکا گول ہوتا ہے تلے کا حصہ تھوڑا سا کنگوان ہوتا ہے۔

طبیعت۔ گرم وخشک۔

خواص وفوائد۔ تفریح پیدا کرتی ہے دل اور فم معدہ کو طاقت بخشتی ہے غم مٹاتی ہے خفقان سرد کو زائل کرتی ہے بچھو کا زہر اُتارتی ہے اور ہر قسم کے سرد زہرون کو نافع ہے بدن مین خوب گرمی پیدا کرتی ہے

مضر۔ گرم مزاج والون کو نقصان پہونچاتی ہے اسکی مصلح سکنجبین اور سرد ربوب وغیرہ۔

Hakeem Shoukat Ali

کساری (ھ)

بکسر کاف وفتح سین مہملہ وسکون الف وکسر راے مہملہ و یاے معروف

صفات وفوائد۔ ایک کیڑا ہے کہ سرخ رنگ سیاہی مائل ہوتا ہو اُسکے پرون کا رنگ بادامی ہوتا ہے ببول اور بیری کے پیڑون پر رہتا ہے اُنکے پتے کھاتا ہے بڑھکر جب آدھی اُنگلی کے برابر قد پکڑ لیتا ہے تو کبوتر کے انڈے کے برابر مکان بناتا ہے جو بہت سخت ہوتا ہے اسے بندا کہتے ہین باے موحدہ کے فتح اور نون کے سکون سے گرم وخشک ہے اس کیڑے کو بندے کے ساتھ لیکر جلا کر شہد مین ملا کر بچے کو چٹاتے ہین تو ام الصبیان اور ڈبہ جاتا رہے اور کساری ایک علیحدہ کیڑا بھی ہے جسکا رنگ سیاہ ہوتا ہے اور بچے کا رنگ سیاہ مائل بہ سرخی ہوتا ہے اور براق ہوتا ہے اور تمام کمر بعرض مین الو کے سے خط ہوتے ہین اور پاؤن چھ ہوتے ہین بدن چپٹا ہوتا ہے اور جھینگر کی سی دو بڑی بڑی مونچھین ہوتی ہین اور سر سے آدھی کمر تک نقطے اور لہر وار خط ہوتے ہین جنکا رنگ سفید ہوتا ہے اور یہ کیڑا دُم کی طرف سے چوڑا ہوتا ہے اور سر کی طرف تدریج پتلا ہوتا ہے طول بڑے سے بڑے کیڑے کا پون انچھ کا ہوتا ہے پر اسکے بازو نہین ہوتے۔

کُسپیر یارک (ش)

کیسپیری کارٹکس (ل)

صفات وشناخت۔ گیلی پی کسپیر یا درخت کی چھال ہے۔ ٹکڑے ہوتے ہین کسی قدر جیسے خمیدہ یا لپٹے ہوے چھ انچ یا کچھ کم طول مین اور چھال بذات خاص عموماً موٹائی مین ایک انچ کے چھٹے حصے سے زیادہ نہین ہوتی ہے اور اسکا اندرونی کنارہ ٹیڑھا اترشا ہوا سا معلوم ہوتا ہے اوپر کی سطح دھبہ دار رنگت مین خاکی زردی مائل اندرونی سطح خوردبین کے شیشے سے دیکھین تو اُسپر بہت سے سفید نقطے اور باریک خطوط دکھائی دیتے ہین اندر کی سطح پر شورے کا تیزاب لگانے سے اسکی رنگت خون کے مانند سرخ نہین ہوجاتی۔

فوائد۔ مقوی ومحرک ہی ہاضمے کے فتور مین ضعیف آدمیون کے لیے عمدہ دوا ہے اگرچہ قابض نہین ہے مگر پرانے اسہال اور پیچش مین آنتون اور معدے کو تقویت پہونچانے کے باعث مفید ہے۔

مقدار خوراک۔ خیساندہ ایک فلوئڈ اونس سے دو فلوئڈ اونس تک۔

کسوٹی (ھ)

بفتح کاف وضم سین مہملہ وواو مجہول وکسر تاے ثقیل و یاے معروف۔ حجر المحک (ع)

صفات۔ ایک پتھر ہے سیاہ اور بھاری ہوتا ہے بعض خاکی بھی ہوتا ہے دجلے مین ملتا ہے خاصکر کے پاس۔ شہر قابوس مین بھی پایا جاتا ہے بہتر وہ ہے کہ جب متواتر منھ کی بھاپ اسکو لگے تو زعفران کا سا مزہ اُس سے ظاہر ہونے لگے اور جب اُسکو بدن پر ملین تو میل صاف کر دے سونے کو اسپر رگڑتے ہین تو اسکا خالص وغیر خالص ہونا معلوم ہوجاتا ہے۔

طبیعت۔ دوسرے درجے مین سرد وخشک ہے۔

خواص وفوائد۔ سانس کی تنگی اور درد گردہ کے لیے اسکا پینا مفید ہے عورت کے دودھ مین گھس کر

Hakeem Shoukat Ali

آنکھ میں لگانے سے جالے اور طبقات چشم کی سختی اور آنکھ کے پھوڑے کو مفید ہے۔

مقدار خوراک - ۶ رتی تک -

کسموقا (نبطی)

بفتح کاف تازی وسکون سین مہلہ وضم میم وسکون واو وفتح قاف وسکون الف اور کسمیوقا بکسر میم وضم یائے تحتانی وسکون واو بھی آیا ہے

صفات وفوائد مسعودی نے کتاب سموم میں لکھا ہے کہ وہ ایک بوٹی ہے جو زمین پر بچھی ہوتی ہے جسکا چھتا بہت چھوٹا انگشت شہادت اور انگوٹھے کے پھیلاو کے برابر ہوتا ہے اسکے پتے مروے کے پتون کی طرح ہوتے ہین اور انمین حبیب ہوتا ہے مزہ ایسے بیر کا سا ہوتا ہے جو ابھی چھوٹا اور کسیلا ہو اس بوٹی کو سکھا رکھتے ہین گرم وخشک ہو بچھو کاٹ کھائے تو اسکو کھلانے سے فوراً آرام ہوجاتا ہے۔

کسول

بضم کاف تازی وسین مہلہ وسکون واو ولام موقوف

صفات ومنافع - ابن تلمیذ کہتا ہے کہ ایک پھل ہے انگلی کے برابر لمبا اور شکل وصورت مین المناس کی پھلی کی طرح روم کے ممالک مین پیدا ہوتا ہے سرد وخشک اور نہایت قابض ہے اسکو ۳ ماشہ کی مقدار مین کھایا جائے تو خون کے دست رک جائین اسکو پیسکر زخمون پر چھڑکنے سے خون کا نکلنا رک جاتا ہے۔

کسومھ (ھ)

بفتح کاف تازی وضم سین مہلہ وواو معروف ومیم موقوف اسکو کسنبھ بضم کاف وضم سین مہلہ وخفائے نون وفتح بائے موحدہ مخلوط بہا بھی کہتے ہین اور یہ لفظ سنسکرت کا ہے اور بجائے نون کے میم لکھتے ہین - گل کاجیرہ وگل کافشہ رت) احریض وعصفر (ع)

صفات وشناخت - مشہور ومعروف پھول ہے اسکے پیڑ دو قسم کے ہوتے ہین ایک کانٹے والے ان پھولون مین سے جو رنگ نکلتا ہے وہ ہلکا ہوتا ہے دوسرے بن کانٹے والے انکے پھولون مین سے جو رنگ نکلتا ہے وہ بہت عمدہ ہوتا ہے کسومھ کی قوت تین برس تک رہتی ہے فصل ربیع مین پیدا ہوتا ہے جنگلی اور بستانی دو طرح کا ہوتا ہے جنگلی کو راے کسنبھ اور کال کسنبھ کہتے ہین جنگلی کی پتیان بستانی سے بڑی ہوتی ہین اور شاخون کی جڑون مین سے اُگتی ہین اور باقی شاخین ننگی ہوتی ہین بستانی کی پتی سرخ ہوتی ہے اور جنگلی کی زرد اور کانٹے جنگلی کے پیڑ مین بھی ہوتے ہین اور شاخین خامی کے وقت مین سبز ہوتی ہین پھر سفید ہوجاتی ہین جنگلی کے بیج بھی کڑکی طرح ہوتے ہین کسوم کا پیڑ دو ہاتھ کا ہوتا ہے مزہ تلخ ہوتا ہے کسوم کے بیج کو قرطم اور کردیہ کہتے ہین جب مطلق کسوم کہتے ہین تو بستانی مراد ہوتا ہے جس کپڑے کو اسکے رنگ مین سرخ کرتے ہین وہ معصفر کہلاتا ہے۔ اس پھول کو گل معصفر یا اسکے بیج کو حب المعصفر وبزرالمعصفر کہنا غلطی ہے کسوم کو رنگنے کے لیے ٹپکاتے ہین تو پہلا پیلا پانی پیئین بکسر بائے فارسی وفتح یائے تحتانی وسکون نون کہلاتا ہے بعد اسکے جب سرخ آب مقطر نکلتا ہے تو اسے شہاب بفتح شین نقطہ دار بولتے ہین اہل شیراز ... اور شہاب کو ...

Hakeem Shoukat Ali

طبیعت ۔ بستانی شیخ کے نزدیک گرم پہلے درجے مین اور خشک دوسرے مین اور بعض کے نزدیک اسکے بالعکس ہے ۔ صاحب منہج نے لکھا ہے کہ دوسرے درجے مین گرم وخشک ہی ۔ اور جنگلی گرم دوسرے درجے مین اور خشک تیسرے مین اور بعض کے نزدیک تیسرے درجے مین گرم وخشک ہے ۔

خواص وفوائد ۔ مادے مین نضج اور اُسکے قوام مین اعتدال پیدا کرتا ہے فضول اور اورام کو تحلیل کرتا ہے اور اسمین قوت قابضہ بھی ہے نیند لاتا ہے جگر کو قوت دیتا ہے مصفی خون ہے جمے ہوے خون کو پگھلا کے رقیق کر دیتا ہے ایک تولہ پانی مین پیسکر اور مصری ملاکر پینے اور دو ایک ہفتہ تک مداومت کرنے سے گردے اور مثانے کے ریگ کو نفع پہونچتا ہے اور قبض دفع ہوتا ہے ۔ شہد کے ہمراہ اسکا لیپ بواسیر اور داد اور کھجلی اور سفید داغ اور چھیپ اور جھائین اور زخمون کے منہ بند ہونے پر بہت مفید ہے دہی کے ساتھ مثانے پر لگانے سے پیشاب رکے ہوے کو کھولتا ہی سرکے کے ساتھ بدن کی کھجلی اور اورام گرم اور سرخ بادہ اور ورم جگر کے لیے نافع ہے ۔ اگر گوشت کے ہمراہ پکنے مین ڈال دین تو جلد گل جائے اور لذیذ ہو جائے اسمین رنگے ہوے کپڑے کی خوشبو باہ زیادہ کرتی ہے اور باہ کو حرکت مین لاتی ہے اور بدن کا رنگ صاف وسرخ کرتی ہے اسکو منہدی کے پتون کے ساتھ بچون کے پاؤن کے تلوون اور ہتھیلیون پر لگانے سے چیچک کے دانے نہین نکلتے ہین اگر قبل سے لگائین تو کبھی دانے نہ نکلین اور نکلنے کے بعد لگائین تو عوارض مین کمی آجائے جنگلی کسوم بلغم دفع کرتا ہے شہوت اور بھوک بڑھاتا ہی دودھ کو جما دیتا ہے اسمین ذراسی حدت بھی ہے اسکے پھول پیسکر آگ سے جلے ہوے عضو پر لگانے سے نفع ہوتا ہے موم روغن مین ملاکر لگانے سے تھکاوٹ دفع کرتا ہے اسکی جڑ پیسکر دودھ کے ساتھ پھانکنے سے باہ مین قوت آتی ہے اسکو اونٹ بہت کھاتا ہے یہ زہرون کا تریاق ہے اس معاملے مین اس کی برابری کوئی چیز نہین کرتی تازہ کو پیسکر کھانے سے سانپ اور بچھو کے زہر کو نفع ہوتا ہے جب بچھو کاٹ کھائے تو اسکا تیا یا بیج یا غلاف جو پھل ہے منہ مین رکھلین زہر کا اثر بھی معلوم نہ ہوگا اور جب تھوک دینگے تو پھر درد ہونے لگے گا ۔ **مضر** ۔ کسوم تبخیر پیدا کرتا ہے درد سر لاتا ہے تلی کو مضر ہے معدے کو نقصان پہونچاتا ہے اور بدن کی کھال کو کھردرا کرتا ہے **مصلح** ۔ سواے بدن کے کھردرا کرنے کے اور نقصانات شہد سے دفع ہوتے ہین اور بدن کی خشونت کے لیے روغن بنفشہ مصلح ہے **بدل** جھائین اور چھیپ کے دور کرنے کے لیے اسکا بدل جو کا آٹا اور سرکہ ہے ۔

مقدار خوراک ۔ ۴ ماشہ محیط مین ایسا ہی لکھا ہے مگر محیط کی جلد دوم فصل ششم سے ایک تولہ تک مقدار خوراک ثابت ہے ۔

وید کہتے ہین کہ سوکھے ہوے کسوم کی ۴ ماشہ پھنکی پھنکنے سے یرقان مٹتا ہے اسکو اونٹا کر پلانے سے پیشاب بڑھتا ہے دبا ہوا نکالا اور چیچک وغیرہ کو دوبارہ باہر نکالنے کے لیے کسوم کو اونٹا کے پلانا چاہیئے تین ماشہ کسوم کو پیسکر دہی کے ساتھ کھانے سے بواسیر مٹتی ہے ۔

کسونڈی (۵)

بفتح کاف تازی وفتح سین مہملہ ونون خفی ودال مہملہ مکسور ویاے معروف مارواڑی زبان مین سین مہملہ مضموم

Hakeem Shoukat Ali

اور واو مجہول سے ہوتے ہین سنسکرت مین کاس مردہ اور کاس مردکہ اور کاس مرز کا کہتے ہین پہلے اور دوسرے لفظ مین دال مہملہ مفتوح ہے اور تیسرے لفظ مین دال مہملہ مکسور ہے۔

صفات وشناخت۔ ایک ہندوستانی درخت ہے جھاڑ دیدار گز بھر سے قد آدم تک بڑا ہوتا ہے پتے سنائے مکی کے مشابہ ہوتے ہین مگر اُس سے بڑے اور بدبودار اور شاخین مائل بکبودی اسکی دو قسمین ہین کسوندا اور کسوندی جسکا پیڑ بڑا اور پتے دراز بادامی شکل ہوتے ہین اسکو تذکیر ہندی (یعنی کسوندا) کہتے ہین اور جسکا پیڑ چھوٹا اور پتے چوڑے ہوتے ہین اسکو تانیث ہندی (یعنی کسوندی) کہتے ہین۔ شکل دونون کی ایک سی ہوتی ہے کسی قدر فرق کے ساتھ پھول زرد اور پھلی لمبی ہلالی شکل لوبیے کی پھلی کی طرح مگر اُس سے چوڑی جسکے اندر میتھی کے دانون کی طرح بیج ہوتے ہین بعض کتابون مین قسم مادہ کی بھی دو قسمین لکھی ہین ایک قسم کا پھول زرد گل دھاوای طرح اور دوسری قسم کا پھول اور ڈالیان سیاہ ہوتے ہین اسکو کالی کسوندی کہتے ہین پتے کسی قدر تلخ و تیز ہوتے ہین۔ بعض کتابون مین کسوندی کا نام کسونجی بھی لکھا ہے بعض دوسری تحریرون مین دیکھا ہے کہ کسوندی اور کسونجی مین فرق ہے۔

طبیعت۔ گرم وخشک بعض گرم وتر جانتے ہین بعض معتدل بتاتے ہین اور بعض پھول کو معتدل اور جڑ کو گرم وتر اور بیج کو گرم وخشک تیسرے درجے کے اول مین اور پتون کو گرم وخشک دوسرے درجے مین کہتے ہین۔

خواص وفوائد۔ اسکے اجزا فساد خون کو نافع ہین حلق کی بیماریون کو مفید ہین مقوی باہ ہین اور قابض ہین بواسیر اور دستون کی کثرت وریاح بلغمی کو نافع ہین۔ اگر کوئی زہریلی چیز کھائی ہو تو کسوندی اُسکے زہر کو دفع کر دیتی ہے خلطون کا فساد دفع کرتی ہے زہرباد کو نافع ہے ورمون کو تحلیل کرتی ہے کسوندی کے پتے وغیرہ ۱۲ کالی مرچون کے ساتھ سونف کے عرق مین پیسکر ایک ہفتہ تک مستسقی کو پلانے سے صحت کامل ہوتی ہے بھوک بڑھ جاتی ہے مگر مجمدات سے پرہیز رکھنا چاہیے لیمون کے رس مین پیسکر اُس کی جڑ کا لیپ داد اور چھائین کو مفید ہے نزلہ کو دور کرتی ہے جو دماغ سے حلق کی جانب گرتا ہو اسکے پینے سے آواز صاف ہو جاتی ہے اور اسکی پھلی تازہ نیم پختہ بھونکر چند روز کھانا ضیق النفس مین عجیب الفعل ہے بچھو کے زہر کی تاثیر باقی رہتی ہو تو چند روز اسکے بیج بقدر تین تین ماشہ کھانے سے بہت نفع ہوتا ہے یہ دوا بچھو کے زہر کے لیے فادزہر ہے اسکے تازہ پتے پانی مین پیسکر ہموزن گیہون کے آٹے مین ملا کر روٹی پکا کر تل کے تیل کے ساتھ کھانے سے شبکوری جاتی رہتی ہے یہی نفع اسکے پتون کا پانی آنکھ مین لگانے سے ہوتا ہے بیج یا پھول پیسکر چند گولیان بنا کر تھوڑی دیر کے بعد قے کرنے سے شیر کے کھائے ہوئے بال اُن گولیون مین لپٹ کر نکل آتے ہین اور مریض کو صحت ہو جاتی ہے اگر وہ بال گولیون مین لپٹ کر نہ نکلین گے تو مریض جانبر نہوگا اسکی جڑ کی چھال بچھو کے کاٹے ہوئے مقام پر لیپ کرنا سمیت کو دفع کرتا ہے کسوندی کے بیج ۳ ماشہ سیاہ مرچ ۱ ماشہ دونون کو پیسکر کھانا سانپ کے زہر کے لیے مفید ہے۔ تخم کسوندی باریک پیسکر آنکھ مین لگانا بھی سانپ کے زہر کو نافع ہے کسوندی کے استعمال سے کھانسی کو بہت نفع ہوتا ہے۔ اسکی جڑ کاغذی لیمو کے رس مین گھسکر

Hakeem Shoukat Ali

داد پر لگانے سے صحت ہوتی ہے آنکھ آجائے تو اسکے پتون کی ٹکیہ اوسپر باندھنا مفید ہے۔ سیاہ کسونڈی کی جڑ لیمو کے
رس مین پیسکر استسقا پر جسکے ساتھ دست بھی ہون لیپ کرنے سے نفع ہوتا ہے مخزن مین لکھا ہے کہ سیاہ
قسم کی جڑ کی کالی مرچ کے دانون کے ساتھ پیسکر مار گزیدہ کو پلانے سے بڑا نفع ہوتا ہے تالیف شریف مین کہا ہے کہ
کسونڈی کی جڑ کی چھال خشک سات ماشہ پیسکر شہد مین گولی بناکر عصر کی نماز کے وقت اسکو کھاکر اوپر سے ایک پیالہ
بھر دودھ پی لے رات کو بھی اسکی ایک گولی منھ مین لیکر عورت سے جماع کرنے لگے بہت امساک پیدا ہوگا تین
چار سال کے بیر کی جڑ منھ مین رکھنے سے آواز صاف ہوجاتی ہے اسکو چار کالی مرچون کے ساتھ پیسکر کنٹھمالا
پر باندھنا نافع ہے جلد صحت ہوتی ہے دو تین پتے کسونڈی کے دو کالی مرچون کے ساتھ پیسکر پینے سے یرقان
دفع ہوجاتا ہے۔ مخزن الادویہ مین ہے کہ اسکی تازہ جڑ کو صندل کے ساتھ پیسکر لگانے سے داد جاتا رہتا ہے
اور بچہ پایون کو کسونڈی کھلانے سے انکی کھانسی جاتی رہتی ہے بدیع النوادر مین لکھا ہے کہ ۱۰ ماشہ کسونڈی کے
پتے ۳ ماشہ سیاہ مرچون کے ساتھ پانی مین پیسکر ایک ہفتہ تک روزانہ اسی قدر پیا کرین اور غذا بے نمک کی
کھاوین تو آتشک جاتی رہے۔ تذکرۃ الہند مین لکھا ہے کہ اسکے نرم پتون کی ترکاری پکاکر کھانا تپ۔ باد بلغم۔
پیٹ کے کیڑے۔ تر و خشک کھانسی دمہ دفع کرتا ہے ہاضمے کو قوت دیتا ہے سبک ہو اور وقت ہضم کے تیز
ہوجاتی ہے پیاس اور بدن کی سوزش کو دور کرتی ہے اسکے تمام اجزا کو اونٹاکر صاف کرکے کلیان کرنے سے
دانت مضبوط ہوجاتے ہین اسکے جوشاندے کے ساتھ غرارے کرنے سے آواز صاف ہوجاتی ہے
استسقا اور تپ بلغمی کو نافع ہے اسکے تازہ پتے گرم حمام مین بچھاکر مستسقی اور مریض درد مفاصل کو اسپر لٹانے
سے نفع ہوتا ہے جسکے تمام بدن مین ریاح بھری ہون اُسکے بھی یہ تدبیر بکار آمد ہے اسکے پتون کو ہلکا سا جوش دیکر
صاف کرکے شہد ملاکر دو رتی حب رسکپور کے ساتھ پلانے سے درد مفاصل کو نفع پہونچتا ہے دوسری مناسب
دواون کے ساتھ کسونڈی کا استعمال کرنا درد مفاصل عرق النسا کولھون کے جوڑون کے درد۔ درد رحم درد سر
خفقان سوداوی کو نافع ہے اسکے پتون کا رس سعوط کرنے سے نتھنون کا سدہ کھل جاتا ہے اسکے پتے پیسکر
سر کے گنج کی پھنسیون پر لگانے سے سوکھ جاتی ہین اسکا رس دودھ مین ملاکر کان مین ٹپکانے سے کان کے
درد کو تسکین ہوتی ہی اسکے پھول پانی مین پیسکر ایک ہفتہ تک نہار پینے سے شبکوری دفع ہوجاتی ہے
اسکے پھولون کو سنگھانے سے مرگی کے مریض کو نفع پہونچتا ہے انکو سکھاکر پیسکر انکی ناس لینے سے بھی
مریض صرع نفع اٹھاتا ہے اسکے لیپ سے رتوند اور بلغم کی وجہ سے آنکھ آنے کو نفع پہونچتا ہے اسکے بیج
بھونکر کھانے سے دست رک جاتے ہین اور بغیر بھنے کھانے سے دست آتے ہین ہر زہر سرد و گرم کو کسونڈی
دفع کرتی ہے سیاہ قسم کی جڑ لیمو کے رس مین پیسکر آنکھ مین لگانے سے آنکھ کی زردی جاتی رہتی ہے۔
اگر مستسقی کو دست بھی آتے ہون تو ڈیڑھ تولہ کسونڈی لیمو کے رس مین پیسکر پلانا چاہیے اور تورکی دال
اور خشکہ بغیر نمک کے کھلانا چاہیے۔ اس سے بہت نفع ہوگا۔

ان بھوت جکتا ساگر مین اسکی دو قسمین کرکے لکھی ہین مگر صورت کا فرق نہین بتایا تفصیل اسکی یہ ہے
(۱) ایک قسم کی جڑ اور پتے اور بیج زہر دور کرتے ہین اور بگڑے ہوئے اخلاط کو نکالنے والے ہین۔

Hakeem Shoukat Ali

اسکے پتون کا جوشاندہ پلانے سے کئے گتا کھانسی دفع ہوتی ہے اسکی جڑ کا خیساندہ یا جوشاندہ پلانے سے کسی طرح
کے زہر اترتے ہین اسکے تمام اجزا دست آور ہین اسکی جڑ کے خیساندے کے پینے سے پیشاب بڑھتا ہو
اسکے پتون کو جوش کرکے یا بھگو کر پینے سے خارشت اور جلد بدن کے دوسرے امراض دفع ہوتے ہین اسکے
پتون کا ضماد بھی ان امراض کو نافع ہے اسکے پتون کو پیسکر تازہ زخم پر لگانے سے فوراً بھر جاتا ہے اسکے بیجون کو
پیسکر داد پر لیپ کرتے ہین اسکے بیجون کو پیسکر کھجلی پر بھی لگاتے ہین اسکے بیجون کو بھونکر پیسکر انکا جوشاندہ بناکے
تنہا یا قہوے کے ساتھ پلانے سے کونین کی طرح عمل کرتا ہے اسکے بیجون کا جوشاندہ پلانے سے پسینہ آتا ہے
اسکے بیجون کو کانجی کے ساتھ پیسکر لیپ کرنے سے داد کوڑھ وغیرہ جلد بدن کے امراض دفع ہوتے ہین شیر کی مونچھون
کے بالون کا جو زہر چڑھ جاتا ہے اسکو اتارنے کے لیے اسکے پتون کا رس تین دن پلانا چاہیے اسکی جڑ کو کاغذی
لیمو کے رس مین گھسکر لگانے سے داد جاتا رہتا ہے اسکی جڑ کو منھ مین چابکے اُلٹے کان مین پھونک دینے
سے بچھو کا زہر اترتا ہے اسکے پتون اور کالی مرچون کو پیسکر لیپ کرنے سے کنٹھ مالا مٹتی ہے اسکے پھل کھلانے سے
یا اسکے بیج پیس کے لیپ کرنے سے بچھو کا زہر اترتا ہے۔ اسکی ساڑھے تین ماشہ جڑ اور پونے دو ماشہ کالی مرچ
کا سفوف کھلانے سے سانپ وغیرہ کا زہر اتر جاتا ہے اسکے دو یا ۳ پتے اور دو یا ۳ کالی مرچون کو پیس کے پلانے
سے یرقان مٹتا ہے اسکی جڑ کی چھال کے سفوف کو شہد مین ملاکر گولیان بناکر طاقت کے مطابق ایک سے ۴ ماشہ تک
کھلاکے اوپر سے دودھ پلانے سے منی گاڑھی پڑتی ہے اور بڑھتی ہے اسکے بیجون کو پانی مین پیسکر آنکھون مین
لگانے سے سانپ کا زہر اترتا ہے اسکے اور مولی کے بیجون کو گندھک کے ساتھ پیس کے لیپ کرنے سے برص
دفع ہوتا ہے اسکے پتون کا جوشاندہ پلانے سے ہچکی دور ہوتی ہو اور اس جوشاندے سے دمہ بھی مٹتا ہے اسکے
پتون کے ۱ ماشہ رس مین کچھ شہد ملاکے آنکھون مین ٹپکانے سے آنکھون کا درد دفع ہوتا ہے اسکی تازہ پھلیون کو
سینک کر کھلانے سے کھانسی دفع ہوتی ہے (۲) دوسری قسم کے پتے چھال اور بیج دست آور ہین اسکے پتون
کے رس مین صندل گھس کے لگانے سے داد مٹتا ہے اسکی جڑ کو گھس کر لیپ کرنے سے داد دور ہوتا ہے اور
تر خارشت کو مٹانے کے لیے اسکے بیجون کو پیس کے لیپ کرنا چاہیے اسکی جڑ کو کالی مرچ کے ساتھ پیس کے
پلانے سے سانپ کا زہر اترتا ہے اسکے بیج پتے اور گندھک کو پیس کے لیپ کرتے سے تر خارشت اور داد
دفع ہوتا ہے کثرت سے پیشاب آتا ہو تو اسکے بیجون کو پیس کے شہد کے ساتھ چٹانا چاہیے اسکے پتون کا رس
لگانے سے داد اور جلد بدن کے امراض دفع ہوتے ہین اسکے پھول پکاکر کھانے کے کام مین آتے ہین سوزاک
کے آغاز مین اسکے پتون کو کالی مرچ کے ساتھ پیس کے پلانا چاہیے آتشک کی ٹانکیون پر اسکے پتون کا رس
لگانے سے نفع ہوتا ہے اسکے پتون کا جوشاندہ پلانے سے پیٹ کے کیڑے مرتے ہین **مضر**۔ گرم مزاج مین
درد سر پیدا کرتی ہے۔ **مصلح** لیمو اور گل نیلوفر۔

کستہ (ھ)

بفتح کاف تازی و فتح سین مہملہ مشدد و سکون ہاے گھساری بھی کہتے ہین۔ جلبان اسود بضم جیم تازی اسکا
نام ہے شیراز مین مشہور ہے ہین کرمان اور اردستان کی طرف کرنیان گرد نام سے پکارتے ہین۔

Hakeem Shoukat Ali

صفات - ایک غلہ ہے چنے کے ساتھ موسم بہار مین پیدا ہوتا ہے اسکی چھوٹی چھوٹی بیلین ہوتی ہین اور وہ کھٹری اور بڑی ہوتی ہین اسکے پتون کی کونپلین بھی نمک مرچ کے ساتھ گانون والے کھاتے ہین پھلیون مین چھوٹے چھوٹے اور کچھ ذرا چپٹے چوڑے اور شلث دانے ہوتے ہین رنگ بھگ پیلا ہوتا ہے ہری پھلیون مین سے دانے نکالکر کچے بھی کھاتے ہین اور ہولون کے ساتھ بھونکر بھی اور سوکھے ہوئے کسی کو دل کر دال بھی بناتے ہین اسکی دال چنے کی دال سے جلد گل جاتی ہے اور چکنی ہوتی ہے بازارون مین چنون مین ملا ہوا بھی کسر بکتا ہے اور تنہا بھی ملتا ہے چنے سے ادنے درجے کا ناج ہے - اسمین کچھ پھیک آتی ہے

طبیعت - سرد پہلے درجے مین اور خشک دوسرے درجے مین - **منافع** اسکو عوام بادی جانتے ہین اور اطبا مسور کی قوت مین مانتے ہین اس سے خلط غلیظ ردی اور خون سوداوی پیدا ہوتا ہے ریاح اور نفخ پیدا کرتا ہے حواس مین کندی لاتا ہے - **مضر** تر و تازہ کو زیادہ کھانے سے سر پر چکر آنے لگتا ہے **مصلح** شہد کی شراب

کسیرو (ھ)

بفتح کاف تازی و کسر سین مہملہ و یائے مجہول و ضم رائے مہملہ و سکون واو معروف

صفات و شناخت - ایک ہندوستانی گھاس کی جڑ ہے جس سے بوریے اور چٹائیان بنتے ہین بعض آدمی اسے گوندا ور پیڑا کی قسم سے جانتے ہین کسیرو کی گھاس تالابون اور جھیلون مین جہان پانی رکا ہوتا ہے جمتی ہے یہ جڑ گول بیضوی ہوتی ہے اسکا رنگ باہر سے سیاہ سرخی مائل اور اندر سے گودا بہت سفید مزہ شیرین تھوڑا پھیکا لذیذ خوشبودار ہوتا ہے اور چھلکے پر اسی کے رنگ کے باریک ریشے بھی ہوتے ہین یہ چھوٹے اور بڑے ہونے کی وجہ سے دو طرح کا ہوتا ہے چھوٹا کسیرو ہلکا اور صورت مین موتھے کی طرح ہوتا ہے اسکو چچور بفتح جیم فارسی اول و ضم جیم فارسی دوم و واو مجہول و رائے ثقیل موقوف کہتے ہین اور بڑے کو راج کسیرو بولتے ہین یہ جائے پھل کے برابر یا کچھ اس سے بڑا ہوتا ہے جاڑون مین زمین مین سے کسیرو نکالے جاتے ہین انکے اوپر کا کالا چھلکا الگ کرکے کچے ہی کھاتے ہین -

طبیعت - سرد و خشک بعض مرکب القوی اور سرد و تر دوسرے درجے مین جانتے ہین اور تھوڑی سی حرارت اور تریاقیت اور قوت قابضہ بھی اسمین ہے -

خواص و فوائد - دل کو قوت بخشتا ہے خفقان کو دور کرتا ہے بہت شدت کا ہیضہ پڑے اور بعد اسکے قے اور دست ہوتے ہون تو نافع ہے مگر ابتدائی حالت مین نہ دینا چاہئے صفراوی اور سوداوی اور خونی دستون کو بھی نفع کرتا ہے اور بند کرتا ہے پیاس کو تسکین دیتا ہے پیٹ کی گرمی اور سوزش کو نافع ہے سوزش اعضا اور رطاعون کو نافع ہے شربا و طلاءً تپ صفراوی و دموی کو بھی نافع بتاتے ہین - فساد خون اور سوزش سینہ و امراض صفراوی کو زائل کرتا ہے قابض ہے منی پیدا کرتا ہے جن زہرون مین گرمی ہے انکا تریاق ہے ہر قسم کے سم کو خواہ وہ کھانے سے ہو یا کسی حیوان کے کاٹنے سے دفع کرتا ہے سوزاک کو مفید ہے -
وید کہتے ہین کہ کسیرو میٹھے ٹھنڈے بدن کو فربہ کرنے والے کچھ کسیلے اور دیر ہضم ہونے مین بھاری ہین رکت پت (خون صفراوی) گرمی - امراض چشم - دست اور بے رغبتی طعام کو مٹانے والے ہین - منی - باد - بلغم اور دودھ

Hakeem Shoukat Ali

بڑھانے والے ہین۔ کیرو کھانے سے زہر اُترتا ہے۔ کیرو اور ملیٹھی کے سفوف کی پوٹلی بنا کے اُس پانی مین جو بارش کا اوپر سے لیا گیا ہو بھگو بھگو کے آنکھ مین پھیرنے سے رکت بھٹشیند ٹوٹتا ہے کیرو کے سفوف کو شہد مین ملا کر چٹانے سے قے بند ہوتی ہے کیرو کھانے سے دستون کا عارضہ موقوف ہوتا ہے دوا کے کھانے پینے سے جو منھ کا مزہ خراب ہوجاتا ہے کیرو کے کھانے سے درست ہوجاتا ہے۔ کیرو کے سفوف کی مصری کے ساتھ پھنکی دینے سے سوکھی کھانسی موقوف ہوتی ہے۔ **مضر** ثقیل اور قابض اور دیر ہضم ہے ریاح اور بلغم اور باد پیدا کرتا ہے
مصلح سعد بدل کنول گٹہ۔

کسیس (ھ)

بفتح کاف وکسر سین مہملہ و یاے معروف و سین مہملہ دوم موقوف۔ زاج (ع) زاک (ف)

صفات وشناخت۔ اطبانے زاج کا ترجمہ کسیس اور شب کا پھٹکری کیا ہے اور انکے فرق کو بخوبی جانتا ہے زاج معدنی اور غیر معدنی دونون طرح کی ہوتی ہے اور کئی رنگ کی ہوتی ہے۔ سفید۔ زرد۔ سرخ اور سبز۔ زاج سبز سیر اسکیس ہے زاج زرد اور زاج الاساکفہ دونون کسیس کے نام ہین زاج الاساکفہ کو زاج کفشگران بھی کہتے ہین اور بیان کرتے ہین کہ یہ زاج سیاہ ہے یہ جب پانی مین پڑتی ہے سیاہ ہوجاتی ہے یہی شتر دندان کہلاتی ہے۔ زاج سرخ کے اندر کا حصہ سیاہ ہوتا ہے اور اسمین سوراخ ہوتے ہین اور بدبو آتی ہے۔ اسمین سے جو صیقلی اور نیلی ہے وہ ضعیف ہے۔ زاج سرخ اور زاج الاساکفہ ان دونون کو زاج سفید کی قسم سے لکھا ہے مگر تعجب ہے کہ زاج سفید کا ترجمہ پھٹکری کرتے ہین حالانکہ پھٹکری کی کوئی ایسی قسم نہین جو پانی مین پڑنے سے سیاہ ہوجائے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ زاج سفید کا ترجمہ پھٹکری نہ کرنا چاہیے بلکہ زاج ترجمہ کسیس کرکے کسیس کی چار قسمین قرار دینا چاہیے سفید۔ زرد۔ سبز۔ سرخ۔ مگر کتب مین بیان مشتبہ ہونے کی وجہ سے زاج سفید کا اطلاق پھٹکری پر ہونے لگا۔ جالینوس کہتا ہے کہ زاج کی تمام قسمین رطوبت مائیہ ہین۔ جو جم جاتی ہین مگر انکی صورت کامل نہین ہوتی ہے۔ جب پانی مین ڈالتے یا پکاتے ہین تو گھل جاتی ہین مگر سرخ قسم نہین گھلتی کیونکہ اسمین جمنے کی شدت کی وجہ سے حجریت آجاتی ہے۔ یہ قسمین افعال وخواص مین قریب قریب ہین مگر لطافت وغلظت مین مختلف ہین سب سے زیادہ غلیظ سرخ ہے اسی لیے یہ پانی مین حل نہین ہوسکتی اور سب سے زیادہ لطیف سفید و سبز ہین اور زرد انمین متوسط ہے اور یہ تمام قسمون سے معتدل ہے بعض کہتے ہین کہ یہ سب سے زیادہ قوی ہے۔ زاج کو جلاتے ہین تو اسکی حدت کم ہوجاتی ہے اور جلانے سے اسکی خشکی بھی گھٹ جاتی ہے یہی وجہ ہے کہ جلی ہوئی زاج بغیر جلی ہوئی سے تمام افعال مین بہتر و اعلیٰ ہے اور یہ اس وجہ سے ہے کہ جلانے سے بہت لطیف ہوجاتی ہے اور یہ عجیب بات ہے کہ اسکی حدت جلانے سے بڑھتی نہین۔ بخلاف اور اکثر ادویہ کے کہ جلانے سے انکی حدت بڑھجاتی ہے اگر زاج جلا کر دھولی جائے تو نہایت عمدہ اور بے لذع ہوجائے تیزی بالکل ٹوٹ جائے جلی ہوئی زاج لطیف ہوجاتی ہے اسکی قوت گھٹ جاتی ہے بخلاف دوسرے نمکون کے کہ وہ جلانے سے قوی ہوجاتے ہین۔ زاج سفید کو قلقدیس اور زرد کو قلقطار اور زاج سبز کو قلقند اور قلقنت

Hakeem Shoukat Ali

کہتے ہین اور سبز کو شیرازی ہین زاج سیاہ بولتے ہین اور سرخ کو سوری کہتے ہین اور سفید کبھی زرد بن جاتی ہے۔ شیخ نے بھی سفید کو قلقدیس لکھا ہے اور اکثر کے نزدیک قلقدیس زاج سرخ ہے چونکہ سرخ بھی سفید کی ایک قسم ہے اس لیے قلقدیس یعنی اس نام کا اطلاق جو زاج سفید کا ہے سرخ پر کرنا مضائقہ نہین ابن زہر کہتا ہے کہ زمانہ دراز کے بعد قلقند اور قلقطار زاج بن جاتے ہین۔ زاج تین طور پر پیدا ہوتی ہے (۱) رطوبت لطیف معدن مین خود بخود ٹپک کر جم جاتی ہے اسکو زاج مقطر کہتے ہین۔ اسکا امتحان یہ ہے کہ اگر فولاد پر ملین تو تانبے کا سا رنگ ہو جائے۔ (۲) جاری پانی سے جو معدن کے قریب غارون مین جمع ہو جاتا ہے پیدا ہوتی ہے کہ اس پانی مین جم جاتی ہے اسکو زاج جامد کہتے ہین (۳) زاج سبز مٹی مین ملی ہوئی ہوتی ہے اس کو پانی مین ملا کر جوش کرکے صاف کرتے ہین جب جم جاتی ہے تو مہرہ نرد کی شکل پر کاٹ کر استعمال کرتے ہین اسکو زاج مطبوخ کہتے ہین۔ مخزن مین لکھا ہے کہ یہ تینون زاج سبز کی قسم سے ہین۔ جوہردار فولاد کو صیقل اور صاف کرنے کے بعد کسیس سے جوہر دیتے ہین۔

طبیعت۔ سفید و زرد تیسرے درجے مین گرم وخشک ہے اور سرخ چوتھے درجے مین گرم وخشک ہے اور سبز کا حال ہیراکسیس مین آتا ہے۔

خواص وفوائد۔ اسکی تمام قسمین نہایت تیز ہین گوشت کو کھاتی ہین ڈھیلے اعضا مین سختی پیدا کرتی ہین قابض ہین زخم پر لگانے سے کھرنڈ آجاتا ہے جلائی ہوئی زاج مین قبض غیر جلائی ہوئی سے زیادہ ہوتا ہے۔ تمام قسمین زخمون کے جاری خون کو روک دیتی ہین رطوبات کو زخم کو خشک کر دیتی ہین لیکن زخم کا مقام سیاہ ہو جاتا ہے اور یہ واجب ہے کہ انکو بڑے زخمون پر زیادہ نہ استعمال کرین اور نہ پٹھون کے زخمون پر لگائین کیونکہ پٹھون مین تشنج پیدا کر دیتی ہین خاصکر جس پٹھے مین گوشت کم ہو اسی طرح جوڑون کے زخمون اور عضلون کے زخمون اور کنپٹیون کے زخمون اور بیوتون کے زخمون پر نہ لگانا چاہیے ہر قسم کی زاج آکلہ اور زکھبی اور سر کے گنج کو مفید ہے اور خارشت پر لگانے سے بہت نفع دیتی ہے۔ ناسور مین اسکی بتی رکھنا مفید ہے اسکو منجن مین ڈالنے سے مسوڑھون کے زخمون کو فائدہ ہوتا ہے اسکو جلا کر سورنجان مین ملا کر ضفدع اللسان پر لگانے سے بہت فائدہ ہوتا ہے اسکی سب قسمون مین سمیت ہے اسلیے کھانے سے بچنا چاہیے کبھی ہلاکت تک نوبت ہو جاتی ہے شیخ نے قانون مین لکھا ہے کہ ہمارے زمانے کے اور ہم سے پہلے زمانے کے طبیبون نے تجربہ کیا ہے کہ ساڑھے تین ماشہ زاج سرخ بلغمی کھانے سے سفید بال گر کر اسکی جگہ سیاہ بال جم جاتے ہین مگر ایسا شخص اسکو برداشت کر سکتا ہے جسکا مزاج نہایت قوی اور بہت مرطوب ہو زاج سرخ و زاج سیاہ ان دواؤن مین داخل کی جاتی ہین جنسے بالون کو سیاہ کیا جاتا ہے کہتے ہین کہ زاج سرخ مین لذع اور اقسام سے کم ہے اس سے قیروطی بنا کے آکلہ دہن پر لگانا مفید ہے زاج سیاہ و سرخ کے ملنے سے ہلتا ہوا دانت جم جاتا ہے زاج سرخ کو پانی مین پینے سے قے آتی ہے اور کھنبی کی سمیت دفع ہو جاتی ہے اور زاج زرد مرہمون مین مستعمل ہے بہتر اسمین وہ ہے جسکا رنگ تانبے کا سا ہو اور جلد ٹوٹ سکے اور زنگارت احسین ہو اور براق ہو اس مین کچھ معتدل ہو

Hakeem Shoukat Ali

اسمین اتنی حدت وحرارت ہی کہ زخم کے بدگوشت کو جلا کر اُسمین کھرنڈ پیدا کردیتی ہی زرد کسیس کے ہموزن اقلیمیا لیکر دونون کو سرکے مین پیسکر مٹی کے برتن مین رکھکر گرمی کے موسم مین لید مین دفن کردیتے ہین چالیس دن دفن رکھکر نکال لیتے ہین اسمین قوت اور تیزی زیادہ آجاتی ہے اسکو یونانی مین قسوریقون کہتے ہین اگر زاج سرخ سے بنائین تو اس طرح بناتے ہین کہ زاج سرخ دو جزمردا سنگ ایک جزے کر تیز سرکے مین پیسکر لوہے کے برتن مین بھرکر اور منھ اُسکا بند کرکے لید مین چالیس روز تک دفن رکھتے ہین - باوجودیکہ اسمین خشکی پیدا کرنے کی قوت زیادہ ہوتی ہے مگر سوزش اس سے کم پیدا ہوتی ہے خارشت تر کے لیے بے حد مفید ہی زاج سفید سے بھی بناتے ہین اس طرح کہ دو جز زاج سفید اور ایک جز اقلیمیا کو سرکے مین پیسکر اسی طرح چالیس دن تک لید مین دفن رکھتے ہین سرکے کی جگہ شراب مین بھی بناتے ہین اس سے آنکھ کا جالا اور پھولا بھی کٹ جاتا ہے اور بدن کا گوشت زائد بھی اُڑجاتا ہے زرد قسم کو دھنیے کے ہرے پتون کے پانی مین ملاکر نملہ اور حمرہ اور پھیلنے والے زخمون پر لگانا مفید ہے اور اسکو کندر کے ہمراہ پیسکر گلاب مین ملاکر آگ پر مرہم کی طرح پکاکر کاغذ پر لگاکر ناصور پر باندھنے سے زائل ہوجاتا ہے اسکو پیسکر روغن زیتون مین ملاکر قلاع سفید پر لگانے سے نفع ہوتا ہے **مضر** اسکے کھانے سے کبھی ایسی سخت کھانسی پیدا ہوجاتی ہے کہ جس سے آخرکار سل کا مرض ہوجاتا ہے کبھی پھیپھڑے مین خشکی آجاتی ہے (۲) کبھی معدے اور آنتون مین زخم ہوجاتا ہی (۳) اسکو زیادہ دنون تک کھانے سے ایسی تپ آنے لگتی ہے جو مدتون پیچھا نہین چھوڑتی اسی طرح اسکے ساتھ زیادہ غسل کرنے سے بھی تپ آنے لگتی ہے **مصلح** عورت کا دودھ (۲) دودھ یا مکھن قند یا کھانڈ کے ساتھ کھائین اور تازہ دودھ اور گھی کے ساتھ تے کرائین اور ایسی چیزین دین جنسے بدن مین تراوٹ آئے **بدل** عموماً نجی ہے اور سرخ زاج کا بدل ڈیڑھ وزن پھٹکری ہے اور زاج زرد کا بدل تین گنی پھٹکری ہے -

مقدار خوراک - ۲ رتی تک کھانا بے خطر ہے -

وید کہتے ہین کہ کسیس کسیلی سرد کھٹی گرم منی زیادہ کرنے والی کھاری اور کڑوی ہوتی ہے پھوڑے پھنسی اور گلے کے دنبل کو مفید ہے آنکھ کی روشنی بڑھاتی ہے بدن کو نورانی کرتی ہے معدے کے کیڑے دور کرتی ہے زہر اور کیڑون کو مٹاتی ہے چمک بڑھاتی ہے آنکھون اور بالون کے لیے نافع ہے خارشت سوزاک پتھری برص باد بلغم زخم کو دھاد سل کو مٹاتی ہے کسیس اور کیت کے گودے کو شہد کے ساتھ چٹانے سے ہچکی بند ہوتی ہے کسیس اور سنیدھا نمک عورت کے دودھ مین پیس کے آنکھ مین لگانے سے شروت یات (مرض الملتحم) زائل ہوتا ہے کسیس اور سیندھے نمک کے سفوف کو شہد مین ملاکے آنکھون مین لگانے سے شراہرش رنگ (آنکھ کے گوھیلے پر کی بیماری) مٹتا ہے -

کسیلا (نبطی)

لغت کاف و کسر سین مہملہ و سکون یاے تحتانی و فتح لام و سکون الف آخر مین الف کی جگہ ہاے بھی آیا ہے -

صفات وشناخت - ایک لکڑی ہے مشابہ مجیٹھ کے چھیدار رنگ سیاہ ہوتا ہے جسمین سرخی کی جھلک بھی پائی جاتی ہے اسکے بیج حب الرشاد کی طرح ہوتے ہین صاحب مخزن کہتا ہے کہ ہمارے زمانے مین کسیلا موجود

Hakeem Shoukat Ali

مصر مین مشہور ہے اُسکی شکل سیاہ تج کی سی ہوتی ہے گر ویسا مزہ نہین ہوتا ابوعلی سینا نے کبیلا کا حال ان الفاظ مین لکھا ہو قشر عیدان حار رطب ہی صدود الادوئے اور محققین کی ایک جماعت نے اُنکے قول کی اتباع کی ہو مگر کسی کو اصل حال معلوم نہین ہوا کہ درحقیقت یہ کیا چیز ہے اور خاص کس ملک کی دوا ہے بعض کبیلا کبیلی کا نام بتلاتے ہین مزہ اسکا بکسا ہوتا ہے۔ اسمین شک نہین کہ اسکی ماہیت مجہول ہے۔

طبیعت - مخزن مین گرم دوسرے درجے مین اور خشک پہلے درجے مین۔ محیط مین ہے کہ بوعلی سینا دوسرے درجے مین گرم وتر بتاتا ہے حالانکہ اسنے گرم وتر پہلے درجے مین کہا ہے۔

خواص وفوائد - لطافت وخشکی پیدا کرتی ہے پیشاب اور حیض کا ادرار کرتی ہے فرحت پہونچاتی ہے باہ ودل و معدہ کو قوت دیتی ہے۔ معدے کے کیڑے مارتی ہے بدن کو انزردت سے زیادہ فربہ کرتی ہے اسکو پیسکر دانتون پر ملنے سے اُنکا درد موقوف ہوجاتا ہے اور جرح جم جاتی ہے گردے اور مثانے کو جلا دیتی ہے رنگ چہرے کا درست کرتی ہے بلغمی اور مرطوب مزاج والون کے لیے مفید ہے۔ رحم اور گردے کے سدے دور کرتی ہے عورتون کی فرج کی رطوبت کو خشک کرتی ہے اور یہ مسہلہ کی حدت توڑتی ہے **مضر** پھیپھڑے اور تلی کو۔ **مصلح** پھیپھڑے کے لیے کتیرا تلی کے لیے اجمود کے بیج۔

مقدار خوراک - ۱۰ ماشہ سے ۱۰ ماشہ تک۔

کشک جو (ف)

بفتح اول وسکون دوم جو کا گھاٹا ھ

صفات - آشجو اور کشک جو مین یہ فرق ہے کہ اگر جو کو جوش دیکر نہ ملین ویسے ہی چھان لین جسمین جو کا جرم داخل نہ رہے تو یہ آشجو ہے اور جو جو کو مل بھی لین تو یہ کشک جو ہے۔

طبیعت - سرد مائل بخشکی

خواص وفوائد - یہ آشجو سے زیادہ غلیظ ہے صفراوی دستون کو نافع ہے گرم مزاج والون اور تپ دق کے مریضون کے لیے نہایت عمدہ غذا ہے قوت کی حفاظت کرتا ہے اور عمدہ خون جلد بنتا ہے دودھ اور پیشاب بڑھاتا ہے سرد مزاج والے کو بیخ کرفس اور تخم کرفس اور سونف کے بغیر اسکا استعمال نہ کرنا چاہیے۔

کشمش (ف)

بکسر کاف وسکون دو شین نقطہ دار اور دونون کے درمیان مین میم مکسور ہے اسکا معرب قشمش ہے۔

صفات - انگور بیدانہ درخت مین پک کر سوکھ جاتا ہے وہ کشمش کہلاتا ہے چار رنگ کی ہوتی ہے سرخ سبز اور سفید عمدہ وہ ہے جسکا دانہ سبز اور بڑا اور تازہ ہو اور سیاہ بُری ہے۔

طبیعت - دوسرے درجے مین گرم اور پہلے درجے مین خشک ہے کہتے ہین کہ سب سے زیادہ گرم سیاہ ہے پھر سرخ پھر سبز پھر سفید شرف الدین نے مفردات ہندی مین پہلے درجے مین گرم وتر کہا ہے۔

خواص وفوائد - دل وجگر کو قوت دیتی ہے مادے کو نکلنے کے قابل کرتی ہے صلابت کو نرم کرتی ہے سدہ کھولتی ہے۔ شیرین کشمش سے پاخانہ کھلکر ہوتا ہے کشمش خاصکر سیاہ زیادہ کھانے سے خون جل جاتا ہے

Hakeem Shoukat Ali

دے کو نفع ہوجاتی ہے باہ کو قوت دیتی ہے بدن کو تیار کرتی ہے باوجودیکہ ملین بھی ہے دماغی اعضا کو قوت بخشتی ہے کشمش سبز کے بہ دانے شب کو گلاب میں تر کرکے رکھدیں اور صبح کو کھاکر اوپرسے گلاب پی لیں خفقان اور ضعف دل کو بہت نفع ہو مویز سے جلد پیٹ سے خارج ہوجاتی ہے کثیر الغذا ہے اسکو پانی میں جوش دیکر صاف کرکے اُس سے آدھی کھانڈ ملاکر شربت کا قوام کرکے کھانے سے کھانسی جاتی رہتی ہے سینے سے مواد نکل جاتا ہے آواز صاف ہوجاتی ہے اسکو زعفران اور انڈے کی زردی اور کسوم کے ساتھ پیسکر پھوڑوں پر ضماد کریں تو پک جائیں اسکو ایلوے کے ساتھ پیسکر سر کے گنج پر لگانے سے نفع ہوتا ہے مویز بیدانہ کی جگہ کام میں آسکتی ہے مضر زیادہ کھانے سے اور لگاتار کھانے سے گرم مزاج والے کے خون میں احتراق آجاتا ہے مصلح۔ تخم خرفہ و سونف و سکنجبین و کاہو و کتیرا بدل۔ مویز

قدر خوراک۔ ۲ تولہ ۱۱ ماشہ تک۔ جیساکہ شرف الدین نے مفردات ہندی میں لکھا ہے اور شرف الدین نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ نفخ پیدا کرتا ہے اور نفخ سے مراد پیٹ کا پھلانا ہے سونف اسکی مصلح ہے۔

کشوث

بضم کاف تازی وضم شین نقطہ دار و سکون واو و ثاے مثلثہ موقوف کاف کے فتح سے بھی آیا ہے عربی کا لفظ ہے بعض کہتے ہیں کہ معرب ہو سکو کشوثا اور اکشوثا بھی کہتے ہیں

صفات وشناخت۔ اسکے بیجوں کا حال تو تاے فوقانی کے باب میں مذکور ہوچکا دوسرے اجزا کا حال یہاں بیان ہوتا ہے بعض حذاق کا یہ کہنا کہ یہ وہی چیز ہے جسے ہندوستان میں اکاس بیل اور امر بیل کہتے ہیں تحقیق کے خلاف ہے یا ایسا ہو کہ کشوث ولائتی امر بیل ہو کیونکہ تخم کشوث اس امر بیل سے حاصل نہیں ہوسکتے۔ ایک نبات ہے جسکی شاخیں سوت کی طرح باریک ہوتی ہیں پتے نہیں ہوتے رنگ زردی و تیرگی مائل ہوتا ہے دوسرے پیڑوں اور جھاڑیوں پر اسکی شاخیں پھیل جاتی ہیں اور تلے اوپر الجھی ہوئی ہیں جڑ اسکی زمین پر نہیں ہوتی تمام اجزا کا مزہ تلخ اور بکسا ہوتا ہے اور جوہر تلخ اسپر غالب ہے قوت اسکی تین سال تک باقی رہتی ہے۔

طبیعت۔ شیخ کہتا ہے کہ پہلے درجے کے پہلے مرتبے میں گرم ہے اور دوسرے درجے کے آخر میں خشک ہے بعض پہلے درجے میں گرم وخشک جانتے ہیں بعض دوسرے درجے میں گرم وخشک بتاتے ہیں بعض گرم پہلے درجے میں اور خشک دوسرے درجے میں لکھتے ہیں بعض گرمی و سردی وخشکی میں معتدل مانتے ہیں باوجودیکہ اسمیں قواے متضادہ موجود ہیں گیلانی کہتا ہے کہ جبکہ اس دوا کا مزہ تلخ و کسیلا ہے تو اسکا خشک ہونا ضرور ہے اور گرمی بھی سردی سے زیادہ ہونا چاہئے کیونکہ تلخی جو سبب ہے گرمی کا کسیلے پن سے بڑھی ہوئی ہے اسکے اجزا کی قوت بیجوں کی طرح ہے بعض کہتے ہیں کہ بیج اور اجزا سے قوی ہیں۔

خواص و فوائد۔ لطافت اور تفتیح پیدا کرتا ہے اخلاط فاسد کو رگوں سے نکالتا ہے معدے کو مضبوط کرتا ہے اور اسکے منھ کو قوت دیتا ہے اور ہر قسم کا مواد اُس سے صاف کردیتا ہے جگر و طحال کو قوت دیتا ہے جگر و طحال اور گردے اور پتے سے سدے نکالتا ہے قبض دفع کرتا ہے ریاح کو تحلیل کرتا ہے خناق اور

Hakeem Shoukat Ali

مرورڈ کو دفع کرتا ہی پرانی چوتھیا کو مٹاتا ہی پسینا اور حیض اور دودھ بڑھاتا ہی رحم کا تنقیہ کرتا ہی سرکے کے ساتھ کھانے سے ہچکی رک جاتی ہی خون کو روکتا ہے خواہ منھ سے آتا ہو یا رحم سے جاری ہو زرد و سیاہ دونون قسم کے یرقان کے واسطے بہت نافع ہی جنگلی کشوث کا رس شراب مین ڈالکر پینے سے کمزور معدہ طاقت پاتا ہی اسکا خیساندہ سکنجبین اور ریوند چینی کے ساتھ پینے سے صفرا دستون کی راہ نکل جاتا ہی اسکا جوشاندہ پینے سے تفتیح خوب ہوتی ہے اور خیساندہ پینے سے دست خوب آتے ہین اگر اسکو حاملہ کھانا شروع کرے تو پیٹ کے بچے اور رحم کا میل کچیل صاف ہوجائے اسکو شراب مین ڈالنے سے نشہ خوب آتا ہے اور جلد آتا ہی اسکے جوشاندے کے ساتھ پاؤن اور اعضا دھونے سے نقرس اور درد مفاصل کو نفع پہونچتا ہے بخار کے واسطے بہت کارآمد ہے اور خاصکر بچون کے بخار دن کو بہت فائدہ بخشتا ہے گرم مزاج والے کے موافق نہین۔

مضر۔ پھیپھڑے کو نقصان پہونچاتا ہے متلی پیدا کرتا ہے **مصلح** پھیپھڑے کے لیے شہد اور کاسنی متلی کے لیے کتیرا **بدل**۔ تہائی افسنتین۔

مقدار خوراک۔ رس ۴ تولہ ۱۰ ماشہ تک اور جوشاندے مین جرم ۴ تولہ ۴۰ ماشہ تک۔

کعک

بفتح کاف وسکون عین مہملہ وکاف دوم موقوف کاک کا معرب ہے جو فارسی کا لفظ ہے۔ خشک۔ نان۔ (ف)

صفات وفوائد۔ میدے کی ایسی سوکھی ہوئی ٹکیہ کو کہتے ہین جسے کوٹ سکین گرم وخشک ہے دست روکتی ہے رطوبات کو خشک کرتی ہے صاحبان قولنج کو مضر ہے بعض قرصون مین شامل کی جاتی ہے بعض کتب مین اسکے معنی روغنی اور میٹھی روٹی کے لکھے ہین۔

کف آدم

صفات وشناخت۔ ایک روئیدگی ہے کہ ایک گز تک بلند ہوتی ہے پتے اسکے گول اور آس کے پتون کے برابر ہوتے ہین جڑ بہمن سرخ کے برابر موٹی ہوتی ہے رنگ مین اوپر سے سیاہی وزردی ہوتی ہو اندر سے سرخ ہوتا ہے اسکے بیج کڑے سے تلخے ہوتے ہین بعض کہتے ہین کہ بہمن سرخ اسی کی جڑ ہے۔

طبیعت۔ پہلے درجے مین گرم وخشک۔

منافع۔ خفقان دور کرتی ہے ریاح کو تحلیل کرتی ہے جگر کو قوت بخشتی ہے اور تمام افعال مین بہمن سرخ کی طرح ہے۔

مقدار خوراک۔ ۴۔ ۱۰ ماشہ۔

کف الضبع (ع)

بفتح کاف وتشدید فاے مضموم وسکون الف ولام و فتح ضاد معجمہ وضم باے موحدہ وعین مہملہ ساکن ضاد معجمہ کی جگہ سین مہملہ سے بھی آیا ہے

صفات وشناخت۔ غافقی کہتا ہے کہ ایک روئیدگی ہے جو چند روز سے زیادہ باقی نہین رہتی اسمین پتے کم اور گول اور پھٹے ہوے آتے ہین اور راجمود کے پتون کے برابر ہوتے ہین اور زمین پر بچھے رہتے ہین شاخین باریک اور روئیدار ہوتی ہین اور وہ بھی زمین پر پھیلی ہوتی ہین رنگ زرد ہوتا ہے

Hakeem Shoukat Ali

اور ایک جڑ سے بہت سی شاخین نکلتی ہین پھول اسمین زرد طلائی اور سفید بھی آتا ہے جڑ اسکی خربق کی جڑ کی طرح اور نہایت تیز ہوتی ہے اسکی پیدائش بالن کے پاس اور ترزمینون مین ہے بعض کہتے ہین کہ یہ کیکج کی ایک قسم ہے بعض نفس کیکج جانتے ہین۔

طبیعت ۔دوسرے درجے مین گرم وخشک ہے۔

منافع ۔لطافت پیدا کرتی ہے مواد کو کاٹتی ہے جلا پیدا کرتی ہے محلل ہے اسکو پیسکر آنکھ مین لگانے سے جالا کٹ جاتا ہے اس کے لیپ سے مسّے کٹ جاتے ہین اگر زخم پر اسکو پیس کر چھڑکین تو بدگوشت کھائے اور زخم کو صاف کردے۔

کف الہرہ (ع)

بفتح با و راے مہلہ مشدد مفتوح وسکون ہاے آخر

صفات وفوائد ۔ ایک بوٹی ہے کہ ایک بالشت کے قریب لمبی ہوتی ہے شاخین چھوٹی چھوٹی ہوتی ہین ہر شاخ کی چوٹی پر تین چار گول اور پھٹے ہوے پتے لگے ہوتے ہین جو زمین سے ملے رہتے ہین پھول اسکا پیلا اور براق ہوتا ہے اور اُس سے خوشبو آتی ہے جڑ اسکی زیتون کے برابر ہوتی ہے اور اسمین بہت سے شعبے ہوتے ہین اول خریف کی بارش مین اُگتی ہے بعض کہتے ہین کہ کف الضبع کی قبیل سے ہے اور اُسکے سے خواص وفوائد رکھتی ہے اسکو پیسکر رحم مین رکھنے سے عورت حاملہ ہونے کے قابل بن جاتی ہے خراب زخمون پر اسکو پیسکر بُرکنے سے نفع ہوتا ہے اسکو پیسکر مسون پر لیپ کرنے سے وہ دور ہو جاتے ہین

کگروندہ (ھ)

کاف تازی اول مفتوح وکاف تازی دوم ساکن وضم راے مہلہ وسکون واو مجہول ونون غنہ وفتح دال مہلہ وسکون ہا کذا فی المحیط۔ مگر عام طور پر راے مہلہ کے فتحہ سے بولتے ہین یہی نسخہ سعیدی و تالیف شریف مین ہے محیط مین ہے کہ یہ لفظ صحیح کاف اول کے ضمے سے ہے وجہ اسکی یہ ہے کہ کوکروندہ کا مخفف ہے کیونکہ کوکر حرف اول کے ضمے سے ہندی مین کتے کو کہتے ہین چونکہ کتا اسکو کھاتا ہے تو قے کرتا ہے اس لیے کوکروندہ کہلاتا ہے اور اسی وجہ سے دوسرا نام اسکا کوکر بچھیدی ہے نسخہ سعیدی اور تالیف شریف مین بھی اگرچہ حرف اول کو مضموم صحیح بتایا ہے مگر وجہ اسکی نہین بیان کی ہے ان بھوت چلتسا ساگر مین لکھا ہے کہ ہندی مین حرف اول کے فتحے اور راے مہلہ کے فتح سے اور پنجابی مین دونون کاف کے ضمون اور راے مہلہ کے بھی ضمے اور واو مجہول سے اور مرہٹی مین بھی دونون کاف تازی کے ضمون سے محاورہ ہے۔

صفات وشناخت ۔ ایک روئیدگی ہے اسکے پتے کاسنی اور تنباکو کے پتون کے مشابہ ہوتے ہین مگر بدبودار ہوتے ہین اور اُنپر باریک رواں ہوتا ہے رنگ سبز وتیرہ ہوتا ہے بکسا بہت ہوتا ہے پھول اسکے زرد و باریک ہوتے ہین اور بعض کا پھول سفید اور تیرہ اور سُرخی مائل ہوتا ہے پھول کھلنے کے بعد روئی کے سے باریک ریشے نکلتے ہین اسکے بیج باریک اور سیاہ ہوتے ہین بعض کمافیطوس اور بعض بلوط الارض بتاتے ہین۔

Hakeem Shoukat Ali

طبیعت۔ گرم وخشک دوسرے درجے مین وید سرد جانتے ہین۔

خواص وفوائد۔ اسکے خواص مین سے یہ ہے کہ جب فولاد کو برادہ کرکے اسکے رس مین ڈالکر دھوپ مین رکھدین تو سب کو سونے کی طرح کر دیتا ہے یونانی اطبا کا قول ہے کہ استسقا کے لیے مفید ہے اورام کو تحلیل کرتا ہے بواسیر کو دفع کرتا ہے بواسیر کے معالجے مین گندنے کی ضرورت ہو اور وہ نہ ملے تو گرونده اسکی جگہ شامل کرنا چاہیے اسکی بتی سے رحم کا مواد صاف ہوجاتا ہے مدر بول ہے اسکے پانی کو پینے سے پیٹ کے کیڑے مرکر نکل جاتے ہین عورات ایسا کرتی ہین کہ جس بچے کی مقعد مین کیڑے ہون اسکا پانی اسکے اندر پہونچا دیتی ہین اور سطح پہنچنے مرجاتے ہین اسکے پتون پر گھی چپڑ کر اور گرم کرکے رسولی پر باندھین اور ہر روز دو بار بدلتے رہین کتنی ہی بڑی ہو ایک ہفتے مین بیٹھ جائے اور نہ پکے اور نہ زخم پڑے۔ اسکے پتے گھی سے چپڑ کر پھوڑے پر باندھنے سے بدون پکانے کے اچھا کرتے ہین اور ۴ ماشہ کالی مرچون کے ساتھ ایک درخت کا مغز پیسکر پینا بواسیر بادی وخونی کو نافع ہے بنگال مین ناک مین ایک مرض پیدا ہوتا ہے علامت اسکی یہ ہے کہ شدت سے تپ آتی ہے سر بھاری گردن اور شانے اور کمر مین درد ہوتا ہے اسکو اہوہ کہتے ہین اس مرض مین لگرونده کے پتون کا پانی ناک مین سعوط کرنے سے صحت ہوتی ہے اسکی جڑ کو پیسکر اور سیاہ مرچ کے برابر گولیان باندھکر اسمین سے تین گولیان کھلانا دستون کو بند کرنے کے لیے مجرب ہے ہیضے کے دستون کو بھی روکتا ہے مگر چاہیے کہ ابتدائے ہیضہ مین نہ دین۔ اسکی جڑ ایک تولہ کے قریب پیسکر دودھ کے ساتھ پورا سنکتے کے کاٹے ہوئے کو پلانا مفید ہے قے کی راہ سب زہر کا اثر دور ہوجاتا ہے۔ حکیم شریف خان لکھتے ہین کہ ایک عزیز بیان کرتا تھا کہ اگر لگرونده کے پتون کا رس لے کر تین قطرے سیدھے کان مین اور تین قطرے الٹے کان مین ٹپکا دین تو جاڑے بخار کا دورہ رک جائے آنکھ دکھنے کو آئے اور کیسا ہی مرض سخت ہو اسکے پتون کا رس آنکھ مین بھر کر تھوڑی دیر کے بعد بہا دین اور یون ہی تکرار کرتے رہین دو تین روز مین بالکل آرام ہوجائے دردپیچ کے واسطے بھی یون علاج کرنا نافع ہے۔

وید کہتے ہین کہ اسکے پتون کے جوشاندے سے آنکھون کو دھونے سے آنکھون کا درد دفع ہوتا ہے اسکے پتون کے خالص رس کو پینے سے بچون کی مقعد کے کیڑے نشٹ جاتے ہین اسکے پتون کا رس پلانے سے بخار چھوٹ جاتا ہے اسکی تازہ جڑ کو منہ مین رکھنے سے پیاس بجھ جاتی ہے لگرونده کو مصری کے ساتھ گھونٹ چھانکر پلانے سے خونی بواسیر دفع ہوتی ہے اسکو کالی مرچ کے ساتھ گھونٹ کر پلانے سے ہیضہ کی پیاس جاتی رہتی ہے۔ اسکی گیلی جڑ کو منہ مین رکھنے سے منہ کی خشکی دفع ہوتی ہے اسکا رس یا اسکے پتے ملنے یا باندھنے سے بواسیر دفع ہوتی ہے اسکے پتون کو بیس کے باندھنے سے پھوڑے مٹتے ہین اسکے پتون کو گھی سے چپڑ کر گانٹھ پر باندھنے سے پھوڑے مٹتے ہین۔ یہ چرپرا کڑوا اور گرم ہوتا ہے بخار خون کا فساد اور پیاس اور گرمی مٹاتا ہے اسکے رس کو آگ پر گاڑھا کرکے اور ۳ ماشہ کالی مرچون کو پیسکر ملاکر جنگلی بیر کے برابر گولیان بنا کر دن مین دو بار دو گولیان دینے سے بواسیر جاتی رہتی ہے

Hakeem Shoukat Ali

ککڑی (ہ)

بفتح کاف اول وسکون کاف دوم وکسر رائے ثقیل وسکون یائے معروف۔ خیارزہ وخیار دراز (ف) قثا (ع)۔

صفات وشناخت۔ ایک بیلدار درخت کا مشہور پھل ہے اسکی بیل بھی کھیرے کی سی ہوتی ہے مگر اسکے پتے کھیرے کے پتوں سے چھوٹے اور چکنے ہوتے ہیں اسکا پھول پیلا ہوتا ہے اسکے پھل گول لمبے کچھ ٹیڑھے ہوئے اور لکیروں والے ہوتے ہیں ککڑی جب چھوٹی ہوتی ہے تب بہت نرم اور روئیں دار ہوتی ہے اور جب یہ پوری بڑھ جاتی ہے تو ڈھائی بالشت لمبی ہوجاتی ہے جب یہ پک جاتی ہے تب اوپر سے چکدار پیلے نارنجی رنگ کی ہوجاتی ہے اسکو تر ککڑی بھی کہتے ہیں بعض کتابوں میں لکھا ہے کہ ترککڑی اسکی ایک خاص قسم ہے اسکا رنگ سفید کسی قدر زردی لیے ہوتا ہے اور ایک ہاتھ تک لمبی ہوتی ہے اور اسپر طول میں ابھری ہوئی دھاریں ہوتی ہیں اور خربوزے کی فالیز میں بوتے ہیں اطباے ایران نے اسکی دو قسمیں اس طرح لکھی ہیں۔

(۱) موٹی اور بڑی ہوتی ہے اسمیں گودا زیادہ ہوتا ہے اور بیج کم ہوتے ہیں اور ابتدائے فصل ربیع میں پیدا ہوتی ہے اسکا نام خیارزہ گاذرونی ہے (۲) پہلی قسم سے چھوٹی ہوتی ہے بیج اسکے نازک ہوتے ہیں مگر زیادہ ہوتے ہیں یہ گرمیوں کے آخر میں پیدا ہوتی ہے اسکو خیارزہ نیشاپوری کہتے ہیں یہ پہلی قسم سے شیرینی اور لطافت میں بڑھی ہوئی ہے۔ بعض قسم ان میں سے اندر سے کڑوی نکلتی ہے دونوں قسمیں خوب پک چکنے کے بعد کھٹی پڑجاتی ہیں خاصکر دوسری قسم کا یہی حال ہے بعض کہتے ہیں کہ عمدہ وہ گاذرونی ہو جو لمبی نازک اور چکنی ہو اور خراب وہ نیشاپوری ہے جسپر کھردری دھاریں ہوں گیلانی کہتا ہے کہ جوہر اسکا کدو کے جوہر کے قریب ہے کیونکہ یہ بھی اجزائے آبی وخاکی سے مرکب ہے لیکن اسمیں آبی جز کدو سے زیادہ ہے اسی لیے کدو سے زیادہ لطیف ہے بلکہ کھیرے سے بھی زیادہ لطیف ہے اور اس سے جلد ہضم ہوجاتی ہے۔

طبیعت۔ دوسرے درجے کے آخر میں سرد وتر ہے ترش زیادہ سرد ہے۔

خواص وفوائد۔ پیاس کو بجھاتی ہے صفرا کی حرارت اور سوزش کو دور کرتی ہے خون کی حدت اور سوزش اور جگر کی گرمی کو تسکین دیتی ہے مدر بول ہے کولھوں کے جوڑ اور کمر کے درد کو دفع کرتی ہے بھوک پیدا کرتی ہے صفراوی دستوں کو بند کرتی ہے جز ومائی اسمیں کدو سے زیادہ ہے اس لیے کدو اور کھیرے سے بہتر ہے ہضم جلد ہوتی ہے مگر خلط غالب کی طرف مستحیل بھی جلد ہوتی ہے ادرار میں خربوزے سے کم ہے مثانے کے لیے بہت موافق ہے مگر گوشت کے ساتھ کھانے سے تپ پیدا ہوجاتی ہے اور جتنی زیادہ پکی ہو فساد جلد آتا ہے معدے کی گرمی کو بہت نفع کرتی ہے جب اسکو کھائیں تو خوب چبانا چاہیے تاکہ جلد ہضم ہو۔ جب معدے میں سڑجاتی ہے تو نہایت خراب بیماریاں پیدا کرتی ہے۔ شیرینی کے ساتھ کھائیں تو اسکا نقصان دفع ہوجاتا ہے مگر جبکہ بگڑجائے تو نہ کھائیں کیونکہ بری ہوجاتی ہے۔ ککڑی پیشاب کے رستوں کو دھوتی ہے خربوزے میں اس سے جلد فساد آتا ہے یہ خربوزے سے دیر میں فساد قبول کرتی ہے اگر گرم بخروں سے غش آجائے تو اس سے افاقہ ہوجاتا ہے اس سے جو خلط پیدا ہوتا ہے وہ جلد سڑجاتا ہے گردے اور مثانے کی پتھری توڑتی ہے اور ریگ دفع کرتی ہے گو تلخ اس امر میں زیادہ قوی ہے کیونکہ ترش [illegible] شیریں سے

Hakeem Shoukat Ali

جلا بڑھکر ہے کہتے ہین کہ لین شکم بھی ہے - ابن زہر کہتا ہے کہ اگر دودھ پیتے بچے کے بچھونے مین ککڑی کو رکھدیا جائے تو بخار اُسکا جذب کرلیگی اور خود نہایت نرم ہوجائیگی اسکے پتے دیوانے کتے کے کاٹے ہوئے اور بلغمی رسولی کے لیے نافع ہین شیخ کہتا ہے کہ اسکے پتے شہد کے ساتھ بلغمی تپی پر ملنے سے نفع ہوتا ہے اور سوکھے ہوئے پتے صفراوی دستون کو نافع ہین - وید کہتے ہین کہ خام ککڑی گران ہے دل کو قوت دیتی ہے قابض بھی ہے پاخانہ کھولکر بھی لاتی ہے بھوک بڑھاتی ہے صفرا کے فساد کو دور کرتی ہے مگر صفرا بڑھاتی بھی ہے تقطیر بول کے مرض کو مفید ہے اور خام کو پکاکر کھانا صفرا دور کرتا ہے سردی پیدا کرتا ہے پیاس بجھاتا ہے مدر بول ہے اس سے گردے اور مثانے کی پتھریان ٹوٹ جاتی ہین پیشاب مین سرخی اور غلظت پیدا ہوجاے تو اس سے دفع ہوتی ہے اسکو ہمیشہ کھانے سے بلغم و صفرا پیدا ہوتے ہین اور خشک ککڑی کی ترکاری اجابت صاف اور کھلی کرلاتی ہے بھوک بڑھاتی ہے بلغم دور کرتی ہے جو اجابت کے ذریعہ سے نکلتا ہے اور ثقل اور باد اور صفرا دور کرتی ہے ککڑی بدن کو فربہ کرتی ہے ہندی کی بعض کتابون مین لکھا ہے کہ ککڑی ٹھنڈی ہے بھوک بڑھاتی ہے بلغم و صفرا اور خون تینون کی خرابی مٹاتی ہے صفراوی قے روکتی ہے سوزش مثانہ ہے پیشاب کا ادرار کرتی ہے ہاضم ہے پکی ہوئی ککڑی صفرا اور وہ حرارت جو ہاضمے کو ترقی دینے والی ہے اُسے بڑھاتی ہے

مضر - نفاخ ہے ریاح و قولنج پیدا کرتی ہے دیر ہضم بھی ہے اور سرد مزاج والے کو بھی نقصان دیتی ہے کیموس اس سے برا پیدا ہوتا ہے اور معدے مین متعفن بھی جلد ہوجاتی ہے مدت تک بغیر مصلحات کے اگر برابر کھاتے رہنے سے تپ آنے لگتی ہے جو مشکل سے چھٹا چھوڑتی ہے مصلح سرد مزاج والے کے لیے نمک و ادجوائن و سیاہ مرچ و مویز و سونف اور گرم مزاج والے کے لیے سکنجبین اور تھوڑی سی سونف بدل کھیرا اور کدوے دراز

ککڑی کا بیج (ھ)

تخم خیارزہ (ف) بزر القثاء (ع)

صفات و شناخت - عمدہ وہ بیج ہے جو سفید اور روزنی ہو اور پکی ہوئی ککڑی مین سے نکالا گیا ہو پُرانا اور خراب اچھا نہین ککڑی کا بیج کھیرے کے بیج سے بہتر ہے چنانچہ شیخ نے قثا مین لکھا ہے بزرہ خیر من بزر الخیار یعنی ککڑی کا بیج کھیرے کے بیج سے بہتر ہے قانون کے شارح گازرونی نے اسپر یہ اعتراض کیا ہے کہ شیخ کو یون کہنا چاہیے تھا کہ قثا کا بیج خیار طویل کے بیج سے بہتر ہے اس لیے کہ قثا اور خیار دونون مترادف لفظ ہین مگر اس کا جواب یہ ہے کہ قثا کا جس طرح اطلاق خیار یعنی کھیرے پر ہوتا ہے اسی طرح ککڑی پر بھی اس کا اطلاق کرتے ہین جیسے خیار کا لفظ ان دونون چیزون کے لیے استعمال پاتا ہے - یہی وجہ ہے کہ دونون کے بیج تخم خیارین کہلاتے ہین پس شیخ کے قول مین صاف طور پر قثا سے مراد ککڑی ہے اور خیار سے کھیرا چنانچہ صاحب منہج نے قثا کا بدل خیار لکھا ہے اور چونکہ شیراز مین کھیرے کو خیار دراز بولتے ہین اور گازرون شیراز سے دو تین ہی منزل کے فاصلے پر ہے اسلیئے شارح گازرونی کے قول مین کھیرے کی جگہ خیار طویل کا لفظ ہے ورنہ عموماً خیار دراز و طویل سے ککڑی ہی مراد ہوتی ہے جسکو عربی مین قثا کہتے ہین اور کھیرے کو قند بولتے ہین اور اگر اس وجہ [illegible] دونون

Hakeem Shoukat Ali

ہوتا ہے تشا سے مراد یہان کھیرا اور خیار طویل سے ککڑی لی جائے تو یہ مطلب شیخ کے اور عموماً جمہور کے مدعا کے مخالف ہوجائے گا۔

طبیعت۔ سرد وتر درجہ اول مین۔

خواص وفوائد۔ مدر ہے کھیرے کے بیجون سے زیادہ قوت ادرار رکھتا ہے خربوزے کے بیجون سے اس باب مین کم ہے سدہ کھولتا ہے جلا کرتا ہے۔ رگون مین سے مواد لزج ولسدار نکالتا ہے تپ گرمی کی حرارت کو پیشاب کے ذریعہ سے دفع کرتا ہے پیشاب کی سوزش مٹاتا ہے اور پیاس کو بجھاتا ہے اسکو پیسکر چہرے پر ملنے سے رنگ صاف ہوتا ہے مگر اسکے استعمال مین اتنا عیب ضرور ہے کہ ٹھہرے ہوئے مواد کو حرکت دینے کی اسمین تھوڑی سی قوت ضرور ہے اسکو کھیرے کے بیجون کے ساتھ ملا کر استعمال کرنے سے احتراق اور التہاب اور غلبۂ مرۂ صفرا کو تسکین ہوتی ہے اور مواد مین جوش پیدا ہوگیا ہو تو اسکو بٹھا دیتا ہے اور پھیپھڑے کے زخم ودرد کو مفید ہے اور اسکا تصفیہ کرتا ہے اور گرم کھانسی کو موقوف کرتا ہے اگر جگر اور معدے مین حرارت بڑھ جائے یا حرارت سے ورم آجائے تو اسکے استعمال سے صحت ہوجاتی ہے اور تلی کا ورم گرم بھی تحلیل کرتا ہے اور باوجود مدر ہونے کے کچھ ملین بھی ہے اور یہ اسکی خصوصیات مین سے ہے کیونکہ مدر چیز ہمیشہ قابض ہوتی ہے اور قابض مدر اسکا چھلکا ریاح اور قولنج پیدا کرتا ہے دیر ہضم ہے اور قے لاتا ہے وید کہتے ہین کہ ککڑی کے بیج ٹھنڈے اور مدر بول اور مقوی ہین جسکے پیشاب کا بننا بند ہوگیا ہو اسکو اسکے ساڑھے سات ماشہ بیجون کو پانی مین پیسکر چھان کے پلانے سے پیشاب زیادہ آنے لگتا ہے پیشاب کی جلن مٹانے کے لیے اسکے بیجون اور جوا کھار کو پانی مین گھول چھانکر پینے سے پیشاب مین شکر کا آنا مٹتا ہے پتھری والے کے لیے بھی ان بیجون کا استعمال بہت اچھا ہے اسکے بیجون کی سینکی ہوئی مینگون کا سفوف بہت مدر ہے ان کو سکھا کے اور پیس کے کھانے سے بدن بہت قوی ہوتا ہے اسکی مینگون مین سے جو تیل نکلتا ہے وہ جلانے اور کھانے کے کام مین آتا ہے۔ **مضر** تلی **مصلح** سکنجبین

بدل کھیرے کا بیج۔

مقدار خوراک۔ ۱۰ ماشہ سے ۲ تولہ تک۔

ککوڑا (ھ)

فتح کاف تازی اول وضم کاف تازی دوم وواو مجہول وراے ثقیل مفتوح وسکون الف اسکو ککرول بفتح کاف اول وسکون کاف دوم وضم راے مہملہ وسکون واو ولام موقوف بھی کہتے ہین

صفات وشناخت۔ ایک روئیدگی کا پھل ہے کریلے کی طرح مگر اس سے چھوٹا ہوتا ہے اور اوپر باریک کانٹے ہوتے ہین دھتورے کے پھل کی طرح خامی مین سبز پکنے کے بعد زرد وسرخ ہوجاتا ہے اسمین بیج بہت ہوتے ہین جو زرد ہوتے ہین اسکی بیل دوسرے درختون پر پھیل جاتی ہے۔ اسکے پتے ککڑی کے پتون کی طرح ہوتے ہین اسکی ترکاری مزے کی ہوتی ہے ایک قسم کا اور بھی ککوڑا ہے جو پھلتا نہین اسکے بانجھ ککوڑا کہتے ہین یہ تلخ ہوتا ہے پہلی قسم کے پھل تراش کر مصالح اور گھی کے ساتھ بھونکر تنہا اور گوشت

Hakeem Shoukat Ali

کے ہمراہ بھی روٹی سے کھاتے ہین مزے دار سالن ہوتا ہے ۔

طبیعت - مائل بہ اعتدال مگر کسی قدر مرطوب ہے ۔

خواص و فوائد - کھانسی کو دفع کرتا ہے اور پھیپھڑے کے درد کو نافع ہے اور پرانی تپ کو مفید ہے بواسیر کو نافع ہے درد گردہ و درد پہلو کو دفع کرتا ہے اسکی جڑ بھی ان امراض کے لیے خوب ہے اگر گائے کے گھی مین تل کردہ روغن ناک مین ٹپکائین تو فوراً درد شقیقہ دفع ہوجائے اور اسکے رس سے ناک کے کیڑے سب مرجاتے ہین اور کان کے درد کے لیے مفید ہے اسکی جڑ ایک تولہ گھس کر پینا سنگ گردہ کو نافع ہے اور سنگ پیدا نہین ہونے دیتی اسکی جڑ کا لیپ بالون کی جڑ مین انکو مضبوط کرتا ہے اور بڑھاتا ہے ککوڑا زہرون کا تریاق ہے اسکا رس کان مین ٹپکانے سے درد جاتا رہتا ہے اسکی جڑ کے لیپ سے بالخورے کا مرض جاتا رہتا ہے بانجھ ککوڑا اباے موحدہ کے باب مین مذکور ہوچکا - مضر - ککوڑا انفاخ اور دیر ہضم ہے ۔

ککیسارہ (ھ)

بکسر کاف اول و کاف دوم مشدد مکسور و سکون یاے تحتانی و فتح سین مہملہ و سکون الف

صفات و فوائد - ایک ہندوستانی روئیدگی ہے اسکا پھول گول گول ہوتا ہے جسکے اندر آٹھ سیاہ ریشے ہوتے ہین گرم تیسرے درجے مین اور خشک ہے پانی کو تحلیل کرتا ہے تپ کو زائل کرتا ہے منی کو خراب کرتا ہے ۔

کلاہل (س)

بضم کاف و فتح لام و سکون الف و فتح ہا و سکون لام آخر

صفات و شناخت - یہ ایک روئیدگی ہے جو ہندوستان مین پنجاب سے سیلون تک اکثر گرم موسم مین کھیت اور باغون مین پیدا ہوتی ہے اسکو مرہٹی مین کلکی اور بنگالی مین کوک سما یا کوک شما کہتے ہین ۔

خواص و فوائد - اسکے پتون کا گاڑھا کیا ہوا رس پلانے سے پرانے آنون کے دست تھمتے ہین - یہ حابس ہے پیٹون کے دوران کو کم کرتا ہے - آتشک مٹانے کے لیے اسکے اجزا کا رس ڈھائی ڈھائی تولہ دن مین دو بار پلانا چاہیے اسکے پتون کے رس مین ہم وزن رال کا تیل ملا کر لگانے سے ہاتھ پیرون کی جلن مٹتی ہے اسکی تھوڑی سی جڑ چابنے سے بخار سے پیدا ہوئی بے حد پیاس دب جاتی ہے اسکی جڑ کا جوشاندہ پلانے سے پرانی آنون اور دست موقوف ہوتے ہین اسکے پھولون کا خمیر یا شربت استعمال کرنے سے دست اور پرانے آنون کے دست موقوف ہوتے ہین یہ کثرت بول اور پیشاب مین شکر آنے کے لیے بہت نافع ہے صفرا بڑھ جانے کے لیے اسکی جڑ کا جوشاندہ پلانا چاہیے - اسکی جڑ کے جوشاندے مین شہد ملا کر پلانے سے کھانسی زائل ہوتی ہے ۔

کلب ناتھ (ھ)

صفات و شناخت - ایک ہندوستانی نبات ہے اسکی بیل دوسرے درخت پر پھیلتی ہے پھول اسکا سیاہ و سفید آدمی کی آنکھ کی طرح اور خوش منظر ہوتا ہے بیج بھی آتا ہے ۔

طبیعت - گرم و خشک ۔

Hakeem Shoukat Ali

خواص و فوائد - کلپ ناتھ کے پتے ۹ ماشہ سیاہ مرچ ۵ عدد پانی میں پیسکر پینے میں تپ ولرزہ دفع ہوجاتا ہے گولے سبز نوشادر کلپ ناتھ کے پتے اور سیاہ مرچ ہم وزن پیسکر پانی میں ساتھ گولیاں چنے کے برابر یا اڑد کے دانے کے برابر باندھکر تپ ولرزہ کی نوبت سے قبل دو گولیاں دینے سے صحت ہوتی ہے -

کلتھی (ھ)

بضم کاف تازی و سکون لام و کسر تاے فوقانی مخلوط بہا دیاے معروف حب القلت (ع) ماش ہندی و سنگ شکن (ف)

صفات و شناخت - ایک غلہ کا دانہ ہے شیریں اور بعض تلخ مسور کے دانے کے برابر مگر گولائی کے ساتھ ہوتا ہے اور فصل خریف میں پیدا ہوتا ہے وید کہتے ہیں کہ اسکا مزہ کسیلا اور شیریں اور ہضم کے وقت تلخ و سبک ہے سو تولہ کلتھی میں سے ۵ تولہ سپیدہ اور اگر دو تولہ تیل نکلتا ہے کلتھی جنگلی بھی ہوتی ہے ہندی کتابوں سے معلوم ہوتا ہے کہ جاکسو جنگلی کلتھی ہے - رنگ کئی طرح کا ہوتا ہے بعض سیاہ کچھ نیلگونی کی جھلک کے ساتھ اور براق اور بعض سفید زردی مائل اور بعض سرخی مائل اور بعض تیرہ مینگ کی دو بھانک ہوتی ہیں رنگ سفید ہوتا ہے -

طبیعت - گرم و خشک دوسرے درجے میں اور رطوبت کی طرف مائل ہے بعض تیسرے درجے میں گرم و خشک بتاتے ہیں بعض گرم تیسرے درجے میں اور خشک دوسرے درجے میں بیان کرتے ہیں بعض تیسرے درجے میں گرم و تر قرار دیتے ہیں بعض لکھتے ہیں کہ تیسرے درجے میں سرد و تر ہے شیخ اور ماسرجویہ کے نزدیک سرد دوسرے درجے میں اور تر پہلے درجے میں وید بھی سرد بتاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اسمیں رطوبت نفاخ ہے -

خواص و فوائد - امراض چشم کو مفید ہے بھوک بڑھاتی ہے مثانے اور گردے کی پتھری توڑتی ہے بھوک خوب لگاتی ہے ہچکی دفع کرتی ہے پیشاب اور خون حیض زیادہ مقدار میں لاتی ہے بلغم دفع کرتی ہے اس سے پاخانہ کھل کر آتا ہے منی کو خشک کرتی ہے تلی کا سدہ کھولتی ہے قولنج کو نافع ہے اسکا لیپ بواسیر کے لیے مجرب ہے رخساروں کا رنگ نکھارتا ہے - وید کہتے ہیں منی بڑھاتی ہے دمے اور ہنیس کے عارضے کو شافی ہے کھانسی اور بواسیر کو نافع ہے بلغم اور باد کو دفع کرتی ہے - پیٹ پھلاتی ہے سنگ گردہ و مثانہ کو توڑتی ہے پسینا روکتی ہے ہچکی بند کرتی ہے آنکھ کے امراض کو مفید ہے جنین کو ساقط کرتی ہے خون حیض و نفاس جاری کرتی ہے اسکی دال صفرا اور سوزش معدہ بڑھاتی ہے آنکھ کا نور ضعیف کرتی ہے بعض ویدوں کا یہ بیان ہے کہ کلتھی کی دال بلغم و صفرا دور کرتی ہے تے بعد طعام کو نافع ہے کلانی شکم اور بواسیر کو مفید ہے کرم شکم دفع کرتی ہے اسکا جوشاندہ پلانے سے فرج سے سفید رطوبت کا جریان رکتا ہے - بچہ ہونے کے بعد جو رحم میں بگڑا ہوا خون اور مواد رہ جاتا ہے اسکو نکالنے کے لیے کلتھی کا جوشاندہ پلاتے ہیں کلتھی کی پھلیوں کو بھگو چھانکر پلانے سے پتھری کا مرض دفع ہو جاتا ہے کلتھی پکا کر کھانے سے بدن کی فربہی کم ہوجاتی ہے بھونی ہوئی کلتھی کا سفوف شہد کے ساتھ چٹانے سے کھانسی مٹتی ہے حیض کا نقصان مٹانے کے لیے کلتھی کا جوشاندہ

Hakeem Shoukat Ali

پلانے مین اسکے جوشاندے مین سرپھونکے کا سفوف دوماشہ اور دو ماشہ سپید بھانگ ملا کر پلانے سے پیشاب مین شکر کا آنا موقوف ہوتا ہے کلتھی کو بھونکر پیسکر ملنے سے پسینا آنا موقوف ہو جاتا ہے۔ تحفۃ المومنین مین لکھا ہے کہ اسکی جڑ کو اصل القلت کہتے ہین اور وہ نہایت مخدر ہے خون کو جلاتی ہے حواس مین تشویش پیدا کرتی ہو اصلاح اسکی اس طرح کرین کہ دودھ مین بھگو دین مقدار خوراک اُسکی ۶ رتی تک ہے یہ قول صحت کے خلاف ہو اصل مین اصل التقت ہو اسکو اصل القلت کر دیا اور اصل تقت شوکران کی جڑ کا نام ہے مضر پھیپھڑہ مصلح شہد

بدل۔ السی۔

مقدار خوراک۔ ۳۔ ماشہ۔

کلچڑی (ھ)

بفتح کاف تازی وسکون لام وکسر جیم فارسی وکسر راے ثقیل ویاے معروف کنجشک سیاہ (ف)

صفات وشناخت۔ ایک چڑیا ہے سیاہ رنگ دُم اُسکی اوپر کو اٹھی ہوئی اور دراز ہوتی ہے اور دُم کے تلے مقعد کے اور کچھ شکم کے پر سرخ ہوتے ہین اور بازوؤن مین بعض پر سفید ہوتے ہین۔ اور نہایت پھرتی سے کودتی پھرتی ہے مخزن کے مولف اور بعض دوسرون نے جو چکاوک اور ممولا خیال کیا ہے درست نہین میان جرات کہتے ہین ؎

ظہور حشر نہو کیونکہ کلچڑی گنجی   حضور بلبل بستان کرے نوا سنجی

طبیعت۔ گرم وخشک۔

منافع۔ اسکے گوشت کو خشک اور نمک سود کرکے کھانا دستون کو بند کرتا ہے اور غیر نمک سود پیشاب کے رک جانے اور گردے اور مثانے کی پتھری توڑنے کے لیے مجرب ہے۔

کلخ (سریانی)

بکسر کاف وسکون لام وخاے معجمہ موقوف آخر مین حاے حطی سے بھی آیا ہو

صفات وفوائد۔ اگرچہ قثا کو اور اسکو ملا کر بات کو الجھا دیا ہے مگر صحت کے قریب وہ بات ہے جو حکیم علی گیلانی نے شرح قانون مین لکھی ہے کہ بغدادی نے کہا ہو کہ ایک روئیدگی ہے جسکے پتے سیب کے پتون کی طرح ہوتے ہین سرد وخشک ہو پیٹ مین قبض پیدا کرتی ہے حلق مین خون کے آنے کو روکتی ہے اور کہین سے خون جاری ہو تو اُسے بند کرتی ہے اور خونی دستون کو دفع کرتی ہے اس سے افعی کا زہر اُتر جاتا ہے اگر کسیر کا خون نہ رک سکے تو اسکے رس کے سعوط سے رک جاتا ہے بیج اسکا نہایت گرم ہے اس سے پسینے کا ادرار ہوتا ہے پیٹ کی مروڑ کو دفع کرتا ہے۔

تنبیہ۔ مولف مخزن نے اس امر پر تعجب کیا ہے کہ بغدادی کے ایک قول سے تو معلوم ہوتا ہے کہ کلخ اندروطالیس ہے جسمین اشنان کی طرح پتے نہین ہوتے اور یہان دوسری بات کہی ہے مین بتاتا ہون کہ اندروطالیس مین کلنخ لکھا ہے اور یہان کلخ بیان کیا ہے۔

Hakeem Shoukat Ali

کالغہ (ھ)

بفتح کاف وسکون لام و فتح غین معجمہ وسکون ہا - بستان افروز و تاج خروس (ف)

صفات وشناخت - ایک درخت ہے جسکے پتے چوڑے چوڑے زنگار رنگ سبز و سرخ ہوتے ہین ساق موٹی ہوتی ہے شاخین سرخ اور پھول بھی سرخ اور خوبصورت مرغ کے کلیس کی طرح بیج باریک اور سیاہ اور براق ہوتے ہین - علاج الغربا مین لکھا ہے سرپارا یعنی تخم تاج خروس جسے ہندی مین کلغا کہتے ہین اور ایک اور جگہ لکھا ہے تاج خروس کہ ایک درخت ہے ہندی مین اُسے مرغ کلیس کہتے ہین کلغے کو عربی مین حماحم کہتے ہین بعض حذاق حماحم مین اور اسمین فرق بتاتے ہین اُنکا قول ہے کہ حماحم کو شام مین حبق نبطی اور عربی مین دسیم دال مہلہ کے کسرے سے اور فارسی مین لالۂ خطائی اور ہندی مین مروا کہتے ہین اور تبریز مین گل عاشقان بولتے ہین - اسکے پتے اور بیج بھی کلغے کی طرح ہوتے ہین مگر کلغے کے پتون سے حماحم کے پتے ذرا بڑے ہوتے ہین - کلغے کی بڑی قسم کو جٹا دھاری اور چھوٹی قسم کو کوکنی کہتے ہین -

طبیعت - پہلے درجے مین سرد و خشک ہے بعض دوسرے درجے مین سرد و خشک بتاتے ہین -

خواص وفوائد - درخت کے اجزا مواد مین نضج پیدا کرتے ہین اور مواد کو تحلیل بھی کرتے ہین دماغ کا سدہ کھولتے ہین زکام و معدہ و جگر کی گرمی کو مفید ہین اسکے بیج جگر کو قوت دیتے ہین اور انکو بھونکر سرد پانی کے ہمراہ پھانکنے سے پرانے دست بند ہوتے ہین اسکے پتون کا لیپ آگ سے جلے ہوے کو مفید ہے اسکے بیج کو ایک رطل دودھ مین بھگو کر رات کو انگنائی مین رکھکر صبح کو پی لین تو تھوڑے سے دنون مین پیشاب کی سوزش اور خون کا آنا جاتا رہے دست روکنے کے باب مین تخم بارتنگ کے قائم مقام ہین -

کلکلا (ھ)

بکسر کاف وسکون لام و کسر کاف دوم و فتح لام دوم وسکون الف - زمج الماء (ع)

صفات وفوائد - ایک پرند ہے چونچ اسکی دراز اور سیاہ دُم چھوٹی رنگ پیٹھ کے پرون کا سبز زنگاری اور بازوون کے پرون کا رنگ سبز جنپر نقطے ہوتے ہین اور شکم کا رنگ جوزی مائل بزردی اور پانؤن سرخ بعض ابلق سفید و سیاہ ہوتا ہے بعض کہتے ہین کہ مصر مین بالکل سفید بھی ہوتا ہے آواز تیز ہوتی ہے - تالاب اور جھیلون پر ہوا مین اُڑتا ہے اور پانی کی طرف تاک رکھتا ہے جب کوئی مچھلی دیکھتا ہے تیزی کے ساتھ پانی مین غوطہ لگاتا ہے اگر ہاتھ آجاتی ہے تو پکڑ کر کھا لیتا ہے مردار پر نہین بیٹھتا اور مچھلی کے سوا نہین کھاتا - صاحب انجمن کہتا ہے کہ مین نے دریاے عمان کے سواحل پر اکثر ایسا دیکھا ہے کہ کبھی دو مچھلیان دو پنجون مین پکڑکر اُڑتا ہے ایک گر جاتی ہے اور کبھی دوسری بھی گر جاتی ہے سعدی کہتا ہے - ع

مرغ ہوا را نصیب ماہی دریا

اسکا گوشت دیر ہضم ہے مصلح اسکی انیسون بتاتے ہین کلکلا کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ ہندوستان کے عوام کا عقیدہ یہ ہے کہ جس گھر پر سے یہ بولتا اُڑتا ہے اُسکے آدمیون مین کل کل یعنی تکرار اور جھگڑا ہوتا ہے اسکی آواز سے بھی کل کل کا لفظ نکلتا ہے -

Hakeem Shoukat Ali

کلمی شاک (ھ)

بفتح کاف وسکون لام وکسر میم ویاے معروف وفتح شین نقطہ دار وسکون الف وکاف آخر موقوف اسکو مرہٹی مین کلنبی شاک اور بنگالی مین کلمی شاک اور پنجابی مین گرم شاک اور سنسکرت مین کلمبی اور شت پروا کہتے ہین

صفات وشناخت - یہ ہندوستان مین سب جگہ پیدا ہوتی ہے لیکن بنگال مین تالابون کے کنارون پر سلسلہ وار ہوتی ہے مدراس اور سیلون مین ساگ پکانے کے لیے خوب بوئی جاتی ہے جن جھیلون اور تالابون مین بارہ مہینے پانی رہتا ہے ان مین یہ بارہ مہینے ہی بنی رہتی ہے اسمین سفید پھول لگتے ہین اسکی ڈالیان کھوکھل ہوتی ہین اور جڑ میٹھی ہوتی ہے -

خواص وفوائد - بوئی ہوئی کی بہ نسبت خودبخود پیدا ہوئی مین زہر کے دفع کرنے کی قوت بہت ہوتی ہے سنکھیا اور افیون کا زہر اتارنے کے لیے اسکا خالص رس پلا کے قے کراتے ہین اسکے سوکھے ہوے عصارے کے سفوف کی پھنکی دینے سے دست آتے ہین اسکے پتون کو پکا کر روٹی سے کھانے سے افیون کا نشہ اترتا ہے اسکے پتے اور ڈالیون کے ٹکڑے سکھا کر رکھ چھوڑتے ہین اور کھٹائی کے ساتھ اُبال کر چاولون سے کھاتے ہین انکو رات کو اُبال رکھ کے صبح کو روٹی کھانے نے پہلے کھا لینے سے عورتون کے اعصاب کے متعلق کے معمولی امراض کی کمزوری دفع ہوتی ہے اور اُنکے دودھ بڑھتا ہے اسکی نرم شاخین - پتے اور جڑ پکا کر روٹی اور چاولون کے ساتھ کھائی جاتی ہین -

کلورائڈ آف زنک (ش)

زنسائی کلورائڈم (ل)

صفات وشناخت - اسمین زنک یعنی جست کے مرکبات اور کلورین ہے اور نمک کا تیزاب بھی ہے سفید رنگ کی غیر شفاف چپٹی ڈلیان یا بتیان ہوتی ہین بڑی گھلنے والی اور جلانے والی پانی اور شراب مقطر اور ایتھر مین یہ نمک حل ہو جاتا ہے -

خواص وفوائد - بڑا جلانے والا ہے جہان لگایا جاے وہ جگہ جلد مردار ہو جاتی ہے پانچ یا چھ گھنٹہ تک شدت سے جلن اور درد ہوتا ہے اکثر ممالک فرنگستان مین اس سے اش شو لگاتے ہین جسکا بیان کاسٹک پوٹیشن مین گذرا - سڑے ہوے زخم کو جلاتے ہین طریقہ استعمال یہ ہے کہ تیس گرین سے ایک سو بیس گرین تک فی اونس آب مقطر مین لگائین -

کلورائڈ آف کیلسیم (ش)

کیلسیائی کلورائڈم (ل)

صفات وفوائد - نمک کے تیزاب اور کاربونیٹ آف کیلسیم سے تیار کرتے ہین سفید رنگ کی ڈلیون مین ہوتا ہے بہت گھلنے والا نمک ہے پانی اور شراب مین بخوبی حل ہو جاتا ہے مبدل ہے خنازیر اور گلٹیون کے بڑھ جانے مین اور امراض جلد مین بہت مفید سمجھتے ہین -

مقدار خوراک - ۲ گرین سے دس تک -

Hakeem Shoukat Ali

کلورافارم (ش)
کلوروفارمم (ل)

صفات وشناخت۔ شفاف بے رنگ سیال ہے کئی چیزون سے تیار کرتے ہین خوشگوار ایتھر کے مانند بو ذائقہ شیرین ایتھر اور ایل کحال کے ہمراہ ہر حجم مین حل ہوجاتا ہے اور ۲۰۰ حصہ پانی مین باعتبار حجم صرف ایک حصہ جسقدر خالص کلورافارم کو حرارت دین تو اُڑ جانے کے بعد کوئی شئے باقی نہین رہتی اور نہ کسی طرح کی بدبو

خواص وفوائد۔ کھلانے سے عمدہ مسکن ہے۔ دمہ اور تشنجی کھانسی اور سرطان اور ایسے امراض مین جنمین درد بہت ہوتا ہو تسکین کے فائدے کے لیے اسے دیتے ہین۔ سخت تے ہوئے اور قولنج اور اختناق الرحم اور کزاز اور تشنج مین مفید ہے باہر لگانے سے درد بند کردیتا ہے۔ چنانچہ مختلف مالش کے روغنات اور مرہمون کے ہمراہ ملا کر عصبی دردون اور عضلات کے ریحی درد اور جلدی امراض جنمین کھجلی اور درد ہو لگاتے ہین اس زمانے مین اسکے سنگھانے کا استعمال بےحس کرنے کے واسطے بہت ہے جب تھوڑا سا سنگھایا جائے تو قدرے نشہ ہوتا ہے۔ سرور معلوم ہوتا ہے اختیار اور حسین فرق پڑتا ہے مگر آدمی بے ہوش نہین ہوتا اسقدر سنگھانا عصبی اور تشنجی امراض مین فائدہ بخشتا ہے۔ اگر اس سے زیادہ سنگھایا جائے تو خواب کی کیفیت طاری ہوتی ہے۔ حواس بالکل جاتے رہتے ہین مگر باوجود بے خبری کے دل خیالات کو بڑی تحریک ہوتی ہے مریض زور کرتا ہے اور واہیات بکتا ہے مگر ہوش مین آنے سے ان امور کی اسکو مطلق خبر نہین ہوتی۔ دردزہ کے وقت اسقدر سنگھانے سے مریض کو درد مطلق نہین ہوتا۔ اس سے زیادہ دیر تک سنگھایا جائے تو تمام عضلات بالکل ڈھیلے پڑجاتے ہین۔ بے ہوشی کے علاوہ خیالات دل کی تحریک بالکل زائل ہوجاتی ہو سانس مین خفیف خراٹے کی آواز آتی ہے۔ آنکھین اوپر کو چڑھ جاتی ہین اس حالت مین عمل جراحی کیا جاتا ہے اور اکھڑے جوڑ بٹھائے جاتے ہین اور آنت فوطے مین اُتر کر پھنس جائے تو چڑھائی جاتی ہے۔ اس درجے کے بعد بھی سنگھائے جائین تو سانس مین نہایت خراٹا ہوجاتا ہے۔ اخیر کو اُسکے رُکنے بلکہ موقوف ہوجانے سے دل کی حرکت جاتی رہتی ہے خون صاف نہین ہوتا دماغ اور حرام مغز کی رگین پُر ہوجاتی ہین اور آدمی ہلاک ہوجاتا ہے۔ مرض کزاز اور نظام عصبی کے شدت سے بھڑک جانے اور اس باعث حلق مین خراش ہوکر نگلنے کے عضلات مین تشنج کے ہونے اور قولنج اور گردے سے پتھری کے اُترنے مین بھی کلورافارم سنگھاتے ہین۔ آدھے فلوئڈ ڈرام سے ایک فلوئڈ ڈرام تک کلورافارم سنگھایا جاتا ہے اور حالت بے ہوشی برقرار رکھنے کے واسطے چند منٹ بعد تھوڑا تھوڑا دیتے جائین۔ اگر بہت سنگھا دیا جائے تو اُسکے اثر کو کم کرنے کے واسطے ایمونیا سنگھاتے ہین بہت سرد پانی سے چہرے پر چھینٹے دیتے ہین اور سانس لواتے ہین۔ ایٹروپین جلد کے نیچے پچکاری کے ذریعہ سے پہونچاتے ہین جسکا ذکر اوپر مفصل ہوچکا ہے۔

کلورافارم کے سنگھانے مین چند طرح کی ہوشیاری ضرور ہے اول وہ خالص ہو۔ اسمین نمک کا تیزاب یا روغنی چیز یا کلورین نہو دوم جن شخصون کو قلب یا دماغ کا مرض ہو اُنکو کبھی نہ سنگھایئن۔ حیدرآباد مین جو کلورافارم کمیشن بیٹھی تھی اُسنے یہ تحقیق کیا ہے کہ کلورافارم کا سانس پر اثر ہوکر رکنے سے آدمی ہلاک ہوجاتا ہی

Hakeem Shoukat Ali

اور ایک مقدار مارفیا کی پچکاری کے ذریعہ سے لگانے یا تھوڑی مقدار ایل کھال کی کلوروفارم سنگھانے سے پیشتر دینے سے کلوروفارم بلاخوف سنگھا سکتے ہین۔ اطبائے فرنگ نے یہ بات دریافت کی ہے کہ کلوروفارم دینے کے وقت کوکین کی پچکاری اُس جگہ کے قریب لگائین جہان جراحی کرنا ہو تو اتنے فائدے ہین اول چونکہ کلوروفارم اور کوکین ضدین ہین تو اور مقدار سے زیادہ ہوجانے کا خوف نہین رہتا ثانیاً کوکین کی پچکاری کے بعد اور زیادہ کلوروفارم سنگھانے کی ضرورت نہین پڑتی معمولی جراحی مین ایک مرتبہ کلوروفارم سے بیہوش کرکے کوکین کی ایک دفعہ پچکاری لگانا کافی ہے البتہ اگر دیرتک جراحی کرنا ہو تو کسی قدر اور زیادہ کلوروفارم کی ضرورت ہوتی ہے۔ ایک ران کے جدا کرنے کے شروع مین دو ڈرام کلوروفارم سنگھایا گیا تھا اور ایک گرین کوکین کی پچکاری لگائی گئی تھی - اخیر مین دو ڈرام کلوروفارم کی صرف اور ضرورت پڑی تھی ثالثاً کلوروفارم کے بعد اکثر مریضون کو قے سے بہت تکلیف ہوتی ہے اس طریقے سے قے بالکل نہین ہوتی اور ہوش بھی بہت جلد آجاتا ہے۔

کلوریٹ آف پٹاسیم (ش)

پٹاسی آئی کلوراس (ل)

صفات وشناخت - نمک کے تیزاب اور کاربونیٹ آف پٹاسیم اور بجھے ہوئے چونے وغیرہ اشیاء سے تیار کرتے ہین بیرنگ طبقون مین ایسے مربع سطح کی قلمین ہوتی ہین جنکے دو زاویے منفرجہ ہوتے ہین اور دو حادہ ٹھنڈا اور نمکین ذائقہ - پانی مین حل ہونے والا نمک ہے۔

خواص وفوائد - مفرح مبدل اور مدر ہے دائمی تپون مین اور اُس تپ مین جو اجزائے حیوانی کے سڑجانے سے عفونت پیدا ہوکر اُسکو سونگھنے سے پیدا ہوتی ہے عمدہ مفرح دوا ہے ایک ڈرام ایک پائینٹ پانی مین گھولکر تھوڑا تھوڑا برابر پلائین - خراب قسم کی تپون مین جب مریض نہایت کمزور پڑجاتا ہے تو جوشاندہ سنکونا کے ساتھ پلانے سے بہت فائدہ ہوتا ہے منھ کے سڑے ہوئے زخم مین نہایت مجرب دوا ہے بچون کو ۵ گرین کی مقدار مین دین اور جوان کو دس گرین سے تیس گرین تک منھ مین زخم اور چھالے ہونے سے یا زبان کے زخم اور چھالون مین بڑی عمدہ اور فائدہ مند دوا ہے - تین برس کے بچے کے لیے تین گرین ذرا سے پانی یا دو شکر مین ۴ گھنٹہ بعد اور ۵ گرین ۸ یا ۹ برس کے بچے کو دین دانت نکلنے کے زمانے مین جو مسوڑھے بہت سوج جائین تو دو گرین کی خوراک مین ایک برس کے بچے کو دینے سے فائدہ ہوگا ڈفتھیریا کے مرض مین جسمین حلق کے اندر سوزش ہوکر ایک پردہ کاذب بلغمی جھلی کا پیدا ہوجاتا ہے نہایت مفید دوا ہے بچہ سمجھدار ہو تو اس سے غرارہ بھی کرائین اور ٹکی کو منھ مین برابر رکھنے دین خراب قسم کے زخمون مین اور جب وہ آتشک کے باعث سے ہوئے ہون تو بیس گرین کلوریٹ آف پٹاسیم کو ڈیڑھ اونس بچھان بید کے خیساندے مین ملاکر دن مین تین مرتبہ پلانے سے جلد آرام ہوتا ہے بچے کی آتشک مین جو اُنکو والدین سے ورثے مین ملی ہو اس دوا سے شفا ہوتی ہے حلق کے زخمون اور گندہ دہنی اور پارے سے منھ آجانے مین اسکا غرارہ کراوین ایک یا دو ڈرام کو بیس اونس پانی اسہال مین جب دستون مین آنون آتی ہو اور

Hakeem Shoukat Ali

پیپ بہت کم ہو یا نہ ہو تو کیترا گوند کے سفوف یا لعاب کے ہمراہ اسکو دین کنٹھ مالا کے مرض مین دس یا بیس گرین کو پانی مین گھولکر دن مین تین یا چار مرتبہ دینے سے تھوڑے عرصے مین گلٹیان بیٹھ جاتی ہین جب کسی عضو اندرونی مین خون تراوش پاکر جمع ہوجائے تو یہ نافع ہے اور جب منھ سے بدبو آتی ہو سوڑھے پھولکر سرخ اور زخمی ہوجائین اور جسم پر اودے یا نیلے دھبے پڑجائین اور ناک سے یا پاخانے کے ہمراہ خون بھی آتا ہو تو اُسوقت مین یہ بہت مفید ہے۔

قدر خوراک۔ دس گرین سے بیس گرین تک۔

کلوری نیٹڈ لائم (ش)

کاکس کلورینٹال) اسکے یہ بھی نام ہین۔ کلورائڈ آف لائم۔ اور بلی چنگ پلوڈر۔

صفات وشناخت۔ اسمین سلیکڈ لائم اور کلورین ہے ہلکے سفید رنگ کا سفوف ہوجسمین خفیف بو کلورین کی آتی ہے پانی مین تمام وکمال حل نہین ہوتا۔ اس مرکب مین رنگون اور سم وبائی کے دور کرنے کی تاثیر پائی جاتی ہے۔

خواص وفوائد۔ اس دوا مین نباتی اور حیوانی اشیار کھنے سے سڑنے نہین پاتین۔ زہر اور کرمی پیدایش جنسے وبائی مرض پیدا ہوتا ہے دفع اور منعدم کرتی ہے عفونت کو اور اُن مرضون کو جو عفونت سے پیدا ہوتے ہین نہین ہونے دیتی محرک اور قابض ہے عمدہ مزیل کرم اور سم وبائی ہونے کی وجہ سے ہسپتالون اور جیلخانون اور تشریح کرنے کے گھرون اور بدرُ روون اور غسل خانون وغیرہ مین اسکا سولیوشن زمین اور دیوارون پر چھڑکتے ہین یا سولیوشن مین کپڑے ترکرکے لٹکاتے ہین آہستہ آہستہ کلورائن نکلتا رہتا ہے منھ آجائے تو منھ کے زخمون مین غرارہ کراتے ہین دو یا چار ڈرام کو بیس اونس پانی مین حل کرکے اور چھان کے اسمین ایک اونس شہد ملاکر رحم اور فرج اور امعاے مستقیم کے ایسے امراض مین جب سڑی ہوی رطوبت نکلتی ہو تو اسکے سولیوشن کی پچکاری دین اور اس مطلب کے لیے ایک دو ڈرام کو ایک پائنٹ پانی مین حل کرکے چھان لین ناک اور کان سے متعفن رطوبت نکلتی ہو تو اس مین بھی اسی سولیوشن کی پچکاری دیتے ہین خارشت کے مرض مین بھی بہت مفید ہے اور یہ یاد رکھنا چاہیے کہ اسکے سولیوشن کو ہمیشہ کاغذ کے ذریعہ سے چھان لیتے ہین جسکو فلٹر کرنا کہتے ہین۔

کلورال فورمے مائڈ (ش)

کلورال ایمائڈل)

صفات وفوائد۔ چھوٹی چھوٹی بیرنگ قلمین ہوتی ہین ایک حصہ نو حصہ پانی مین حل ہوجاتا ہے اور ایک حصہ ۱/۲ الکحل مین ذائقہ کسی قدر تلخ ہوتا ہے یہ دوا نیند لاتی ہے۔ نیند نہ آنے مین اسکا دینا بہت مفید پایا گیا ہے اسکا دل اور ہاضمے کے آلات پر کچھ اثر نہین ہے۔ **مقدار خوراک**۔ ۲۰ گرین سے ۵۰ تک۔

کلونجی (ھ)

بفتح کاف ولام وسکون واو ونون غنہ وکسر جیم تازی دیا ہے معروف۔ شونیز وسیاہ دانہ ازرف وحبت السودا

Hakeem Shoukat Ali

و کمون ہندی (ع)

صفات وشناخت - ایک گھاس ہے سونف کے پیڑ کے مشابہ اُسکی شاخین بالشت کے برابر اور اُس سے بڑی بھی اور پتلی ہوتی ہین پتے صعتر کے پتون کی طرح بلکہ اُنسے بھی پتلے سر اُسکے خشخاش کے پتون کی طرح اور کچھ اُنسے چھوٹے ہوتے ہین پھول زرد سفیدی مائل اور کسی کسی مین نیلے پن کی بھی جھلک ہوتی ہے کلونجی اس گھاس کا بیج ہے جو غلاف مین ہوتا ہے رنگ کلونجی کا سیاہ اور قد تکونا اور بو تیز اور اندر گودا سفید ہوتا ہے قوت اسکی سات برس تک رہتی ہے بہتر وہ ہے جسکا دانہ نیا وزنی موٹا تیز اور چرپرا ہو -

طبیعت - دوسرے درجے مین گرم وخشک ہے قانون مین تیسرے درجے مین گرم وخشک لکھا ہے بعض گرم تیسرے درجے مین اور خشک دوسرے درجے مین بتاتے ہین -

خواص وفوائد - گرمی وخشکی اور جلا پیدا کرتی ہے رطوبت کو خشک کرتی ہے مادے مین نفخ پیدا کرتی ہے اور اُسکو معتدل القوام کرتی ہے اسکو جوش دیکر پینے سے بچہ مردہ اور زندہ پیٹ سے نکل پڑتا ہے پیشاب اور خون حیض اور دودھ کا ادرار کرتی ہے باوجود اسکے نفاس کا خون اور اُسکا درد بند کرتی ہے سرد کھانسی اور درد سینہ اور استسقا اور ریاحی قولنج کو مفید ہے پیٹ کے کیڑون کو خارج کرتی ہے اسکے لیپ سے ورم تحلیل ہوتا ہے گھی کے ساتھ رخسارون کے رنگ کو سرخ اور بشرے کو صاف کرتی ہے اگر رتیلا یا دیوانہ کتا کاٹ کھاوے تو ۴ ماشہ سے ۸ ماشہ بلکہ ۱۰ ماشہ تک پانی کے ساتھ کھلانے سے نفع ہوتا ہے سکنجبین کے ساتھ تپ بلغمی کہنہ اور تپ ربع کے واسطے مفید ہے اگر سات دانے کلونجی کے عورت کے دودھ مین پیسکر یرقان کے مریض کی ناک مین جسکی آنکھین زرد ہوگئی ہون ٹپکائین تو بہت نفع ہوگا پھیپھڑے مین پیپ آتی ہو اور تلی ہو اور تلی مین ورم ہو تو اس سے نفع ہوتا ہے یا سانس لینے مین تکلیف ہو یہانتک کہ مریض بستر پر پہلو نہ پھیر سکے اور جبتک سیدھا نہ بیٹھے یا کھڑا نہ ہو اور گردن سیدھی نہ رکھے سانس نہ لے سکے تو ایسے وقت مین کلونجی سے بہت نفع ہوتا ہے - کلونجی کو جلا کر موم اور تیل ملا کر سر کے گنج پر ملنا مفید ہے اور مدت تک ایسا کرنے سے بال جم آتے ہین صرف سرکہ مین ملا کر مسون پر لگانے سے کٹ جاتے ہین اسکو پیسکر سرکے مین ملا کر پیٹ پر لگانے سے کدو دانے مر جاتے ہین اسکے دھوین سے زہریلے کیڑے مکوڑے بھاگتے ہین سرکہ اور صنوبر کی لکڑی کے ساتھ جوش کرکے اس پانی سے کلی کرنا دانتون کے درد کو نافع ہے کلونجی پیسکر چھاچھ مین جوش دیکر اسکو نارو پر ضماد کرین تو تین دن مین تمام نارو نکل آئے اگرچہ ٹوٹ گیا ہو کلونجی کے پیڑ کے پتے اور ڈالیان اور بیج پیسکر عفونتناک کے زخمون پر لگانے سے صحت ہوتی ہے - کلونجی کو پانی مین پیسکر شہد ملا کر پینے سے گردے اور مثانے کی پتھری نکل جاتی ہے اسکو جلا کر راکھ لگانے اور پینے سے بواسیر کے مسے گر جاتے ہین اسکے خواص مین سے یہ ہے کہ اسکے پیڑ کو پانی مین ڈالنے سے مچھلیان اسکے قریب آنے کے لیے سطح آب پر آجاتی ہین کلونجی کے دانے اون کے کپڑون مین رکھنے سے کیڑا نہین لگتا روغن زیتون کے ساتھ اگر اسکو نہار کھایا کرین تو رنگ سرخ نکل آئے اسکو بھونکر کپڑے مین باندھکر سونگھنے سے سردی کا زکام جاتا رہتا ہے گازرونی اسکو زکام کے لیے بالخاصیت نافع لکھتا ہے پیسکر روغن زیتون مین اسکا سفوف ملا کر ناک مین چار قطرے ٹپکانے سے

Hakeem Shoukat Ali

وہ زکام جسمین چھینکین زیادہ آتی ہون اور ناک سے رطوبت بہتی ہو نفع ہوتا ہے اسکی دھونی لینے سے بھی بہی نفع ہوتا ہے گیلانی کہتا ہے کہ خاصیت اسکی یہ ہے کہ اُن ڈکارون کو بند کرتی ہے جو بلغم و سودا کی وجہ سے ہون اور اسکے کھانے سے کھٹی ڈکارین رُک جاتی ہین اسکو زیادہ عرصے تک کھانے سے عورت کا دودھ بڑھ جاتا ہے اسکے کھانے سے منھ مین خوشبو آنے لگتی ہے اسکو زیادہ مقدار مین کھانے سے خناق نکل آتا ہے اور غشی پیدا ہوجاتی ہے علاج اسکا یہ ہے کہ قے کرائین دودھ وغیرہ پلائین اور وہ تدابیر عمل مین لائین جو گندش خوردہ کے لیے کی جاتی ہین کلونجی کو سرکہ مین بھگو کر خشک کرکے پیسکر ۲ ماشہ اسمین سے روزانہ تین دن تک کھانے سے کتے کے زہر کو نفع ہوتا ہے **مضر**۔ گردہ اور پیشاب کے اعضا کو نقصان پہونچاتی ہے (۲) بھیپھڑہ (۳) دردسر پیدا کرتی ہے (۴) جلا گرم **مصلح**۔ کتیرا اور فنسلوجن یا سرکے مین کلونجی کو بھگو کر کھانا اور کاسنی یا کھرفے کے پانی کے ساتھ۔ (۲) تنہا کاسنی (۳) سرکے مین بھگو کر استعمال کرنا (۴) تخم خیار (کھیرے کے بیج) **بدل** زیتون کا گوند اور تخم رشاد اور سہ چند انیسون اور نصف وزن سوے کے بیج اجوائن خراسانی کے بیجون کو بھی اس کا بدل لکھا ہے۔

مقدار خوراک۔ ۳ ماشہ اس سے زیادہ مضر ہے کہتے ہین کہ ۲ ماشہ تک کھائین زیادہ نہ کھائین بعض نے ۴ ماشہ سے ۹ ماشہ بلکہ ۱۰ ماشہ تک سرد مزاج والے کے لیے اور ۱ ماشہ سے ۳ ماشہ تک گرم مزاج والے کے لیے بتایا ہے اس سے زیادہ سے خناق پیدا ہونے کا خوف ہے۔

وید کہتے ہین کہ کلونجی چرپری اور گرم ہے۔ پیٹ اور معدہ کی بادی کا درد اور بدہضمی اور ضعف ہاضمہ اور بخار اور دست دفع کرتی ہے اسکے استعمال سے عورتون کا دودھ بڑھتا ہے پھوڑون کو پکاتی اور صاف کرتی اور پیشاب بڑھاتی ہے سردی کے نقصانات دفع کرتی ہے اسکے استعمال سے کیڑے مرتے ہین ۵ رتی سے ۲ ماشہ تک کلونجی کے سفوف کی پھنکی لینے سے بدن کی گرمی نبض کی چال اور بدن کے اندر کے سب اعضا کے سدے دفع ہونے ہین ۵ رتی سے سوا ماشہ تک کلونجی کے سفوف کی پھنکی دینے سے سختی اور تکلیف سے خون حیض کا آنا موقوف ہوتا ہے کلونجی حاملہ عورت کو نہ دینی چاہیے مقوی دواؤن مین اسکا بھی شمار ہے یہ دست آور دواؤن کے ساتھ دی جاتی ہے بچون کی مان کا دودھ سدھارنے کے لیے ترکاری یا کڑھی کے ساتھ کلونجی دینی چاہیے کافور اور کلونجی کو پیس کے اونی کپڑے مین رکھنے سے کیڑے نہین لگتے ہین۔ کلونجی ۵ تولہ بابچی ۵ تولہ گوگل ۵ تولہ دار ہلد کی جڑ ۵ تولہ گندھک ۲ تولہ کھوپرے کا تیل دو بوتل ان سب چیزون کو پیس کے تیل مین ڈالکے بوتلون مین بھر کر کاگ لگا کر ۷ دن تک دھوپ مین دھرا رکھین اور دن مین دو تین بار خوب ہلا دیا کرین اس تیل کو ملنے سے کوڑھ وغیرہ جلد بدن کے امراض مٹتے ہین۔ اسکے ۳ ماشہ سفوف کو تین ماشہ مکھن مین ملا کے چٹانے سے ہچکی بند ہوتی ہے اسکا جوشاندہ پلانے سے یرقان مٹتا ہے اسکو پانی مین پیسکر بالون مین ملنے سے بال بڑھنے لگتے ہین اور اُنکا گرنا بند ہوجاتا ہے کلونجی اور ایلوے کی بتی بنا کے مقعد مین رکھنے سے چنچنے مرتے ہین اسکا اور زیرہ سیاہ کا لیپ کرنے سے سردی کا دردسر دفع ہوتا ہے کلونجی کے ایک تولہ سفوف کو شہد کے ساتھ باری کے دن چٹانے سے چوتھیا کا بخار مٹتا ہے اسکو شہد مین ملا کے لگانے سے

Hakeem Shoukat Ali

بندر کا زہر اترتا ہے اسکو گڑ مین ملا کے کھانے سے کم بخار چھوٹتا ہے بھنی ہوئی کلونجی دو ماشہ نوشادر دو ماشہ اور سونٹھ ۲ ماشہ ان کو پیسکر پوٹلی باندھکر سونگھنے سے زکام دفع ہوتا ہے اسکا حلوا بنا کے کھلانے سے کتے کا زہر اترتا ہے اسکے حلوے سے پیٹ کا ریاحی درد۔ پیٹ کے کیڑے۔ پیٹ کا نفخ اور بلغم کے امراض دفع ہوتے ہین اسکے سفوف کی پھنکی دینے سے پیشاب کی رکاوٹ مٹتی ہے اسکو سرکے مین پیسکر رات کے وقت منھ پر لیپ کرکے صبح کو دھوڈالنے سے مہاسے یعنی جوانی کی پھنسیان مٹتی ہین اسی لیپ سے جلد بدن کے سفید چتے زائل ہوتے ہین۔

کلونجی کا تیل

صفات وفوائد۔ اسمین سے دو طرح کا تیل نکلتا ہے ایک کالے رنگ کا خوشبودار اور اڑنے والا ہوتا ہے دوسرا سفید اور اندطیون کے تیل جیسا گاڑھا ہوتا ہے اسکے تیل کے خواص مین سے یہ ہے کہ اسکو روغن زیتون کے ساتھ پینے سے مایوس العلاج شخص مین بھی قوت باہ پیدا ہوجاتی ہے اس تیل کو کمر اور اعضائے تناسل پر لگانے سے بے حد شہوت پیدا ہوتی ہے اسکی مالش سے پٹھون کی سستی اور سردی کا درد جاتا رہتا ہے اور سردی کے دردون کے لیے اسکا پینا بھی نافع ہے گیلانی کہتا ہے کہ اسکی قوت ہولی کے تیل کے برابر ہے اسکے ملنے اور پینے سے فالج خدر رعشہ اور کزاز کو نفع ہوتا ہے اور روح حیوانی کو دور دراز اعضا کی طرف جاری کرتا ہے اعصاب کا سدہ کھولتا ہے اس وجہ سے حرکت کا احساس آتا ہے اعضا مین خشکی پیدا کرتا ہے اسکو کان مین ٹپکانے سے بہرہ پن جاتا ہے اور کان کا ورم تحلیل ہوتا ہے اسکے سعوط سے مرگی کو نفع ہوتا ہے سر پر ملنے سے موخر دماغ کا سدہ کھل جاتا ہے۔ نسیان اور قوت حافظہ کا فساد مٹتا ہے۔

کلہاری (ھ)

بفتح کاف تازی وکسر لام وفتح ہا وسکون الف وکسر راے مہملہ ویاے معروف

صفات وشناخت۔ اسکی پیدایش ہندوستان مین کئی مقامات پر ہے اسکے پتے شبو کے پتون کی طرح ہوتے ہین مگر اتنا فرق ہے کہ کلہاری کے پتے شبو کے پتون سے عریض ہوتے ہین اور نوک بھی ہوتی ہے اسکے پتون مین سے ایک شاخ پتلی سی نکلتی ہے اور ایک گز تک بلند ہوتی ہے اور موسم برسات مین اسکی پھنگی پر سرخ یا سفید اور چھوٹے سرخ اور زرد بڑے بڑے اور خوبصورت پھول لگتے ہین ہر پھول مین چھ پتیان ہوتی ہین اسکا پھل خرمے کی طرح آبدار اور سبز رنگ ہوتا ہے اسکی دو قسمین ہین ایک کی جڑ کی گانٹھ گول ہوتی ہے اسکے پیڑ کو مادہ کہتے ہین اور دوسرے کی جڑ مین لمبے دو ٹکڑے ایسے جڑے ہوے ہوتے ہین کہ جنسے ایک زاویہ بن جاتا ہے اس پیڑ کو نر کہتے ہین۔ اسکی گول جڑ کے اوپر اور لمبی جڑ کے زاویہ پر اس پیڑ کے اگنے کا ایک گول نشان بنا رہتا ہے اور نیچے کی طرف چھوٹی چھوٹی مہین مہین جڑین لگی رہتی ہین اسکا چھلکا پتلا ڈھیلا ہلکا اور بادامی رنگ کا ہوتا ہے اسکے اندر سفید رنگ کی گانٹھ ہوتی ہے اسکا مزہ کچھ کڑوا ہوتا ہے اور اسمین ہلکی چرپری خوشبو آتی ہے بعض کتابون مین یون لکھا ہے کہ جڑ کی یہ حالت ہے کہ بعض ایک بالشت لمبی اور بعض بند انگشت کے برابر اور بعض موٹی جیسے لمبا

Hakeem Shoukat Ali

جنگل یا رتالو اور اُنگلی بلکہ چھنگلیا کے برابر موٹی ہوتی ہے اور اُسپر پوست باریک سرخ رنگ ہوتا ہے اندر سے کیڑے کی طرح سفید نکلتی ہے اور جبتک تر ہے نرم رہتی ہے اور خشک ہوجانے کے بعد سخت ہوجاتی ہے چاہیے کہ اس جڑ کو چونے کے پانی مین جوش دیکر رکھ لین اس جڑ کو جیرا لاگڑا بھی کہتے ہین یہی طب مین مستعمل ہے اس پودے کو سنسکرت مین لانگلی اور مرہٹی وگجراتی مین کل لاوی اور پنجابی مین کلمین بولتے ہین بعض خیال کرتے ہین کہ خانق الکلب یا قاتل الکلب یہی ہے اور خانق الکلب اور قاتل الکلب کی نسبت مشہور یہ ہے کہ کچلے کا نام ہے۔

طبیعت - گرم وخشک تیسرے درجے مین۔

خواص وفوائد - نہایت نشہ پیدا کرتی ہے جس سے ہلاکت تک نوبت پہونچتی ہے حاملہ عورت کا درد بڑھانے کے لیے اسکی جڑ کو پیس کے اسکی ناف اور شرمگاہ کے ہونٹون اور رانون پر لیپ کرتے ہین اگر آنول نہ نکل سکے تو اسکی جڑ کو پیس کے ہتیلیون اور تلون پر لیپ کرنا چاہیے یا اسکی بتی بنا کے رحم مین رکھنا چاہیے فساد بلغم ور یشہا ے معدہ وامعا کو مفید ہے دست آور ہے حمل ساقط کرتی ہے اسکا ضماد خنم کے پھوڑے کو نافع ہے جو بلغم کے بند ہوجانے سے پیدا ہوا گر یہ ذراسی پیسکر ناف اور زہار اور فرج مین ملین تو حمل گرجائے شہد کے ساتھ کنٹھ مالا پر ملین تو تحلیل ہوجائے اور لیمو کے رس مین پیسکر کان مین ٹپکانے سے پیپ صاف ہوجاتی ہے اور کیڑے مرجاتے ہین پارے اور مولی کے پتون کے پانی کے ساتھ پیسکر بنڈلی کے پھوڑے پھنسیون پر جنکو بالوسے مین نیجی اور دکن مین السیف کہتے ہین تین روز مالش کرنے سے خشک کردیتی ہے اسکو درست کرنے کا یہ طریق ہے کہ جب اسکے پھول آجاوین تب نر پودے کی جڑ کو زمین مین سے نکال کے اُسکے پتلے پتلے ورق بنا کر اُنکو چونہ تک چھڑکے ہوے مٹھے مین رات بھر بھگو رکھین اور دن مین اُنکو نکال کر سکھا لیوین اس طرح چار یا پانچ دن تک کرنے سے ان ورقون کے زہر کا زور کم ہوجائے گا بعد اسکے صاف کرکے اور سکھا کر رکھ چھوڑین اگر کسی کے کالا سانپ کاٹ کھائے تو ان ورقون مین سے دو سے چار رتی تک یا جتنی طاقت اور موافقت پائی جائے اتنی مقدار دینے سے زہر اُترجاتا ہے اسکی جڑ کو سرد پانی مین پیس کے کنکھجورے یا بچھو کے کاٹے ہوے مقام پر لگانے سے اُنکا زہر اترجاتا ہے جلد بدن کے کیڑون کے امراض پر اسکے لیپ سے نفع ہوتا ہے اسکی جڑ کو کوٹ کر پانی مین بھگو کر ملکے چھاننے سے جو نشاستہ سا نکلتا ہے اُسکے دینے سے سوزاک دور ہوتا ہے اسکو ڈھائی رتی سے چھ رتی تک کی مقدار مین دن مین تین بار دینے سے طاقت بڑھتی ہے اسکو سونٹھ کے ساتھ پھانکنے سے بھوک بڑھتی ہے اسکو گڑ کے ساتھ کھلانے سے آنتون کے کیڑے مرجاتے ہین اسکو پیسکر رکھنے سے زخم کے کیڑے مرتے ہین اسکے پتون کو پیسکر چھاچھ کے ساتھ دینے سے یرقان جاتا رہتا ہے اسکی جڑ رحم مین رکھنے سے اُسکا درد موقوف ہوتا ہے بچہ ہونے کے وقت اسکی جڑ کے ریشون کو ہاتھ پیرون مین باندھنے سے نہایت سہولت سے بچہ پیدا ہوجاتا ہے اسکی جڑ کو پانی مین پیس کے سنگھانے سے سانپ کا زہر اُترجاتا ہے اسکی جڑ کے اور زنگندوی کے ریشون مین تیل ملاکر آگ پر رسون کو خشک کرلین پھر اس تیل کو سوبط کرنے سے بھیلی ہوئی

Hakeem Shoukat Ali

گنڈ مالا آسانی سے مٹ جاتی ہے اسکی جڑ کو کانجی مین پیسکر حاملہ عورت کے پیرون پر لیپ کرنے سے بچہ فوراً نکل پڑتا ہے۔

مقدار خوراک - ابتدا مین آدھ رتی دینا چاہیے پھر بڑھا کر ایک ایک ماشہ دن مین دو تین بار دے سکتے ہین۔

کلھڑ یات (ھ)

قلمی نسخہ سعیدی مین کاتب نے اسکو نقل لکھا ہے

صفات - نسخہ سعیدی مین لکھا ہے کہ پتے ہین کہ وہ نادون و نیپال سے آتے ہین سیاہ رنگ مائل بسرخی ہوتے ہین تمباکو کے پتون سے مشابہت رکھتے ہین مگر اُنسے چھوٹے ہوتے ہین۔

طبیعت - گرم و خشک -

منافع - اگر گلے مین ورم آجائے تو تھوڑا سا کلھڑ یات سوتے وقت منھ مین رکھکر سو جائے تاکہ لعاب حلق مین اُترتا رہے چند روز کے استعمال سے نفع ہوگا۔

کلیان کاتہ (ھ)

بفتح کاف تازی و سکون لام و فتح یائے تحتانی و سکون الف و نون موقوف و فتح کاف تازی و سکون الف و فتح تائے فوقانی و ہا

صفات و شناخت - ایک درخت ہے گز بھر کا لمبا اسکے کانٹے بہت سخت ہوتے ہین۔ بنگالہ بردوان اور میدنی پور وغیرہ مین بہت ہوتا ہے۔

طبیعت - گرم و خشک ہے۔

خواص و فوائد - اسکی جڑ کی چھال ۲ ماشہ ریوند چینی ۲ ماشہ دونون کو پیسکر طحال کے درد کے واسطے بلانا مفید ہے اسکی پینگ استسقا اور تمام دردون کے لیے نافع ہے اسکے پتے سیدھی طرف سے زخم پر باندھنا مفید ہے اور الٹی طرف سے (پشت کی طرف سے) یہ پتے خراب زخم پر باندھین تو بدگوشت کو کاٹ ڈالتے ہین اور پھوڑے پر باندھین تو پھوٹ جاتا ہے۔ اسکی جڑ کا پوست پیسکر ہتھیلی مین باندھکر ورم مستقا پر باندھنے سے تحلیل ہوجاتا ہے مگر یہ خیال رکھنا چاہیے کہ اگر اُس جگہ درد زیادہ معلوم ہو تو اور جگہ ہٹا کر باندھین اسی طرح تمام ورم پر نوبت بہ نوبت باندھتے رہین اور دگر باندھین۔

کلیجا (ھ)

بفتح کاف و کسر لام و یائے مجہول و فتح جیم و سکون الف مشہور کلیجی کے نام سے بھی ہے جسکے آخر مین یائے معروف ہے (جگر (ف) کبد (ع))

صفات - حیوان کا ایک عضو مرکب ہے اعضائے رئیسہ مین داخل ہے کیموس اور اخلاط کا محل ہے بہتر کلیجا پرندون کا ہے خاصکر مرغی اور بطخ وغیرہ کا کہ جوان اور فربہ ہون اور چوپایون مین سے بکری کے ایک سالہ اور فربہ بچے کا کلیجا ہے۔ پرانے اور بڈھے خاصکر جنگلی جانور کا کلیجہ بہت بڑا ہوتا ہے کلیجے کا گوشت تلی کے گوشت

Hakeem Shoukat Ali

سے بہتر ہوتا ہے۔

طبیعت - گرم و تر ہے۔

خواص و فوائد - اسکی بوٹیون پر نمک اور ببول کے گوند کا سفوف چھڑک کر اور بھون کر کھانا آنتون کے زخم اور دستون کے لیے نافع ہے بشرطیکہ معدے کی قوت ہاضمہ زبردست ہو۔ بکری کی کلیجی بالخاصہ مرگی والے کے مرض کو تحریک کرتی ہے۔ گدھے کی کلیجی کے کباب نہار کھانا مرع کے لیے مفید ہے اسی طرح کبک اور چوہے کی کلیجی مرع کو فائدہ کرتی ہے۔ سور کی کلیجی زہریلے جانورون کے زہر کے لیے نافع ہے بھیڑیے کی کلیجی جگر کا درد مٹاتی ہے کتے کی خاکستر جو کتا بورانا ہو اُسکی کلیجی کے کھانے اور لگانے سے بورانے کتے کے کاٹے ہوے مریض کو بہت نفع ہوتا ہے۔ بکری کی کلیجی مین سیاہ مرچ یا پیپل گودکر آگ پر رکھین جو رطوبت اُس سے ٹپکے آنکھ مین لگائین یہ عمل شبکوری کے لیے نہایت قوی الاثر ہے۔ جنتنے ہیرے کی کنی کھائی ہو چھپکلی کا کلیجہ تاگے مین باندھکر نگلے بعد تھوڑی دیر کے آہستگی سے نکال لین کہ اُسمین چپک کر نکل آتی ہے۔ ہر حیوان کے کلیجے کا بیان اُسکے ضمن مین مذکور ہے۔ **مضر** - غلیظ و دیر ہضم ہے اور جو خون اُس سے بنتا ہے وہ سریع التعفن ہوتا ہے۔ **مصلح** - گرم مزاج مین سرکہ اور دھنیا اور سرد چیزین اور سرد مزاج مین گرم مصالح۔

کلیجن (ھ)

بضم کاف و کسر لام و یاے تحتانی معروف و فتح جیم و سکون نون ہندی کی کتابون مین **کلنیجن** ہے یاے معروف کے بعد نون غنہ کے ساتھ

صفات و شناخت - ایک جڑ ہے سرخ تیرہ رنگ پر گرہ تیز مزہ و تیز بو و لذیذ اندر سے رنگ سفید نکلتا ہی شرف الدین نے مفردات ہندی مین کہا ہے و آنکہ خولنجان را کلیجن گویند و پان ست نہمیدہ اند محض غلط ست مگر آنکہ درمنافع اند کے قریب بدرست۔ تحفے مین لکھا ہے کہ ہند اور روم مین پیدا ہوتی ہے اور پر اسکا نامعلوم ہے محیط مین ہے کہ بعض کہتے ہین کہ دواے ہندی ہے اسکی پیدگی ہین سے بجز جڑ کے دوسری چیز استعمال مین نہین یہ جڑ خوشبودار سرخی مائل تیز مزہ اور لذیذ اور حریری اور بے لذع ہوتی ہے کسی طرح کی کراہت اس مین نہین ہوتی بعض کے نزدیک محقق یہ ہے کہ پان کے پرانے درخت کی جڑ ہے مخزن نسخہ سعیدی اور محیط وغیرہ مین یون ہی تحقیق کیا ہے قوت اسکی سات برس تک رہتی ہے۔ موٹی اور پر گرہ کو قصبی تلی اور سخت کو عقاربی کہتے ہین بڑی کلیجن پہلے جاوا اور سماترا سے آیا کرتی تھی لیکن اب بنگال کے پوربی حصے مین اور دکھنی ہندوستان مین پیدا ہوتی ہے اس جڑ مین سے رنگ نکالا جاتا ہے بہتر سخت و وزنی سرخ رنگ موٹی کم گرہ ہوتی ہے۔

طبیعت - دوسرے درجے کے آخر مین گرم و خشک ہے بضاعت الاطبا مین رحم علی خان نے لکھا ہے کہ تیسرے درجے کے اول مین گرم و خشک ہے۔

خواص و فوائد - محلل و ہاضم ہے منھ مین خوشبو پیدا کرتی ہے معدے اور ہاضمے اور آنتون اور دوسرے باطنی اعضا کو قوت دیتی ہے باہ کو بہت حرکت مین لاتی ہے یہانتک کہ اُسکے منھ مین رکھنے سے نعوظ پیدا ہوتا ہے۔ رحم علی خان کہتے ہین کہ ۸ تولہ گاے کے دودھ مین ۲ ماشہ کلیجن کا سفوف ملاکر پیوین تو باہ کو بہت طاقت حاصل ہو۔ ریاح کو

Hakeem Shoukat Ali

توڑتی ہے اور خوب صاف کرتی ہے آواز کو صاف کرتی ہے ترکھانسی کو نافع ہے پیشاب کو روکتی ہے دردسر بارد و درد کمر و دردگردہ وقولنج کو مفید ہے صرع بلغمی اور عرق النسا کو نافع ہے منھ کی بدبو کو دور کرتی ہے معدے کی رطوبت کو خشک کرتی ہے گردے اور مثانے کی سردی کو نافع ہے اسکو زبان پر رکھنا زبان کی سستی کو دور کرتا ہے اسکو پیسکر پانی یا روغن زیتون یا چنبیلی کے تیل مین ملاکر لیپ کرنا چھائین کو دور کرنے کے واسطے مجرب ہے کلیجن لیموے کے رس یا آب سادہ مین پیسکر ہر روز تین مرتبہ منھ پر لگائین اور دھوئین نہین تیسرے روز چانول پیسکر منھ پر لگائین تاکہ سیاہ کھال اُتر جائے اور مفتاح مین لکھا ہے کہ یہ دوا ۴ روز تک دونون وقت لگاتے رہین تاکہ اندر سے سیاہی کھینچکر نڈ بنا کر دور کردے عرق اسکا بہت نفیس اور محلل ریاح اور سب افعال مین جرم سے لطیف ہے ۔ وید کہتے ہین کہ کلیجن معدے کی اصلاح کرتی ہے قولنج دفع کرتی ہے دردگردہ کو مفید ہے کھانا ہضم کرتی ہے عرق النسا اور مرگی اور دردِ کے دردسر کو نافع ہے پیشاب کو روکتی ہے باہ کو حرکت دیتی ہے آواز کو صاف کرتی ہے پان کی جڑ اور ملیٹھی ہیکے شہد کے ساتھ چبانے سے سینے کے تمام امراض مٹتے ہین گانے والے لوگ اپنی آواز صاف اور درست کرنے کو اس کی جڑ چوسا کرتے ہین ۔

ان بھوت جلتنا ساگر مین بڑی اور چھوٹی کلیجنون کے علٰحدہ علٰحدہ منافع اس طرح لکھے ہین ۔

بڑی کلیجن ۔ بخار مٹانے والی دواؤن کے ساتھ اسکو جوش کرکے پلانے سے نفع ہوتا ہے اسکو راڑھے کے پتون کے ساتھ اوٹنا کے پلانے سے گٹھیا دفع ہوتی ہے اسکو ادرک کے رس اور شہد کے ساتھ چٹانے سے بلغم اور کھانسی دفع ہوتی ہے گرم پانی کے ساتھ اسکو پھنکانے سے زکام دفع ہوتا ہے ۔ اجوائن اور کالے نمک کے ساتھ اسکو پھنکانے سے پیٹ کا ریاحی درد دور ہوتا ہے سونٹھ اور سیندھے نمک کے ساتھ اسکو پھنکانے سے ضعف ہاضمہ دور ہوتا ہے اسکی دھونی سے ہوا درست اور صاف ہوجاتی ہے اسکو منھ مین رکھنے سے منھ کی بدبو اور اپٹنہ مین ملاکے بدن پر ملنے سے بدن کی بدبو دور ہوتی ہے شہد یہ پرمیہ مین اسکا استعمال کیا جاتا ہے نامردی مٹانے والی دواؤن مین یہ ملائی جاتی ہے اسکو پانی کے ساتھ پیس چھان کے پلانے سے پیشاب کی رکاوٹ مٹتی ہے اسکو پوٹلی مین باندھ کے سونگھنے سے چھینکون کا زیادہ آنا بند ہوتا ہے اسکو بدن پر ملنے سے بدن مین رونق آتی ہے اسکے ڈیڑھ تولہ سفوف کی چاشنی کے ساتھ ٹکیان جماکر کھانے سے قوت ہاضمہ بڑھتی ہے ۔

چھوٹی کلیجن ۔ اسکو اوٹنا کر پلانے سے پیشاب کی زیادتی موقوف ہوتی ہے سینکی ہوئی ہینگ کے ساتھ پھنکی دینے سے پیٹ کا درد دفع ہوتا ہے ستاور وغیرہ مغلظات منی کے ساتھ اسکی پھنکی لینے سے قوت باہ بڑھتی ہے ۔ اسکو منھ مین رکھنے سے منھ کی بدبو دفع ہوتی ہے اسکا رس چوس کے نگلنے سے گلے کی کھرکھری دفع ہوتی ہے اسکا تیل بناکے ملنے سے اعصاب کی طاقت بڑھتی ہے ۔ بچے کو اسکا سفوف چٹانے سے صاف اور جلد بولنے لگتا ہے تیل یا پانی مین اسکو پیس کے ضماد کرنے سے بدن کے پیلے داغ دفع ہوتے ہین کئی مقامون مین اسکو سونٹھ کی جگہ کام مین لاتے ہین سرکے کو تیز کرنے کے لیے بناتے وقت یا بنانے کے بعد کلیجن اسمین ڈالتے ہین

مضر دل اور پیٹ اور دماغ کے پردون اور سینے کو نقصان پہونچاتی ہے ۔ دردسر پیدا کرتی ہے پیشاب بند کرتی ہے

مصلح ۔ صندل ۔ بنسلوچن اور ابریشم ۔ پیشاب کے لیے کثیرا **بدل** دارچینی وکباب چینی اور بضاعت الاطبا

Hakeem Shoukat Ali

مین لونگ کو بدل بتایا ہے۔

مقدار خوراک ۔ ۴ ماشہ تک ریاض الادویہ مین یوسفی نے ۳ ماشہ سے ۷ ماشہ تک لکھی ہے۔

کماذریوس (رومی یا یونانی)

بفتح کاف وفتح میم وسکون الف وفتح ذال نقطہ دار وسکون راے مہملہ وضم یاے تحتانی وسکون واو وسین مہملہ وبوقت دال مہملہ کے ساتھ بھی آیا ہے بعض کہتے ہین کہ کماذریوس لفظ یونانی ماذریوس کا معرب ہے

صفات وشناخت ۔ اول یہ بتائے دیتا ہون کہ بعض لوگ اسکو منڈی بتاتے ہین اور یہ درست نہین یہ ایک علیحدہ چیز ہے۔ (۱) دیسقوریدوس کہتا ہے کہ ایک گھاس ہے بالشت بھر کی لمبی نہایت تلخ مزہ اور کچھ چیری جسکے پتے کی شکل اور رنگ بلوط کے پتے کی طرح ہوتے ہین بیج انیسون کے دانون سے چھوٹے ہوتے ہین ان بیجون کا مزہ شیرین ہوتا ہی جڑ کا رنگ مائل بسرخی ہوتا ہی پھولون کا رنگ نیلا اور تیرہ ہوتا ہو ماہ ساون کے قریب پہاڑی زمینون مین پیدا ہوتی ہے۔ مناسب یہ ہے کہ اسکے پک جانے کے بعد اکھیڑین اور احتیاط رکھین کہ پتے اور پھول اور بیج گر نہ جائین (۲) اسحاق بن عمران نے اسکی ماہیت بیان کرنے مین دیسقوریدوس کی مخالفت کی ہے اور کہا ہے کہ ایک روئیدگی ہے کہ ربیع مین پیدا ہوتی ہے اسکے پتے چوڑے اور سبز اور جنگلی ترس کے پتون کی طرح ہوتے ہین اور پیڑ اسکا زمین پر بچھا رہتا ہے اونچا نہین ہوتا جڑ اسکی ایک گانٹھ ہوتی ہے بلوط کے پھل کے برابر پھول سرخ ہوتا ہے مزہ اسکا کڑوا ہوتا ہے جڑ بھی سرخی مائل اور کڑوی ہوتی ہے (۳) ابن ابی خالد افریقی نے کتاب اعتماد مین تصریح کی ہے کہ کماذریوس ایک روئیدگی کی جڑ ہے جو بلوط کی طرح ہوتی ہے۔ مزہ بھی بلوط کا سا ہوتا ہے (۴) جالینوس کہتا ہے کہ اسکی ڈالیان ریحان کی ڈالیون کی طرح اور اُنسے موٹی ہوتی ہین رنگ ہرا ہوتا ہے پتے بلوط کے پتون کی طرح اور چھوٹے چھوٹے ہوتے ہین پھول اور جڑ کڑوی اور سرخ ہوتی ہین (۵) بعض نے کہا ہے کہ شاخین اور پتے اسکے درخت اشق کے سے ہین کذا فی المخزن یہ بات ایسی مجمل ہے کہ اسکو مولف محیط نے قلم انداز کردیا ہے۔ بہتر وہ کماذریوس ہے جو جنگلی ہو اور اسمین پھل اور بیج باقی ہون قوت اسکی ثلث سال تک باقی رہتی ہے۔

طبیعت ۔ جالینوس تیسرے درجے مین گرم وخشک بتاتا ہے اور گرمی خشکی سے قوی کہتا ہے جسکی تفصیل یون ہو سکتی ہے کہ گرمی اسکی تیسرے درجے کے درمیان مین ہوگی اور خشکی تیسرے درجے کے اول مین ہوگی بعض نے دوسرے درجے مین گرم وخشک لکھا ہے اور گرمی کو خشکی سے زیادہ بتایا ہے اور اسکی تفسیر یون کرتے ہین کہ گرمی دوسرے درجے کے آخر مین ہے۔

خواص وفوائد ۔ یہ دوا اعضاے اندرونی کے سُدّے کھولتی ہے محلل ہے لطافت پیدا کرتی ہے بدن مین گرمی بڑھاتی ہے اخلاط غلیظ کو کاٹتی ہے پرانی کھانسی کو شافی ہو سرکے کے ساتھ یرقان سیاہ کو نافع ہے۔ سرکے اور شراب کے ساتھ بڑھی ہوئی تلی کو گھٹاتی ہے سرکے مین پکا کر اسکے لیپ کرنے سے بھی تلی کا ورم تحلیل ہوتا ہے خون حیض اور پیشاب کا ادرار کرتی ہو اسکی گولیان بنا کر شراب مین گھسکر آنکھ مین لگانے سے اسکے ناسور اور زخم کو نفع پہونچتا ہے آنکھ کے کوئے کے ناسور مین اسکو پیسکر بھرنا بھی بہتر ہے اسکے جوشاندے مین شہد گھولکر

Hakeem Shoukat Ali

چند روز تک پینے سے سینے اور پھیپھڑے کا درد اور انکی سردی مٹتی ہے اگر عضلہ کھل جائے تو اسکو پیسکر پینا اور لگانا چاہیے اسکو پیسکر رکھنے اور کھانے سے حمل ساقط ہوجاتا ہے ۴۰ تولہ پانی مین ۴ ماشہ کمادریوس جوش دین جب تہائی رہ جائے تو ۱۰ ماشہ روغن زیتون ملادین اور پی لین اور چند روز ایسا کرین گردے اور مثانے کی پتھری ٹوٹکر نکل جائے گی حشرات الارض کے کاٹے ہوئے مقام پر اس کا لیپ کرنے سے بہت نفع ہوتا ہے اس سے شراب بھی تیار کرتے ہین ترکیب اسکی یہ ہے کہ فی ۴۰ تولہ شراب مین ۲ ماشہ کمادریوس ڈالتے ہین یا انگورون کے فی ۴۰ تولہ رس مین ۹ ماشہ کمادریوس ملاتے ہین اور ایک مدت تک رکھکر صاف کرکے کام مین لاتے ہین یہ جتنی پرانی ہو بہتر ہو اسمین سے ۴۰ تولہ روزانہ پینے سے اتنے فائدے حاصل ہوتے ہین۔ رفع تشنج۔ ازالۂ بدہضمی۔ رفع فساد معدہ۔ رفع یرقان سددی۔ ازالۂ نفخ رحم۔ دفع فساد اخلاط اس شراب کا نفع ابتدائے استسقاء مین بہت اچھا ظاہر ہوتا ہے۔ کمادریوس سے روغن بھی بناتے ہین کہ اسکے تازہ اجزا کا رس یا سوکھے اجزا کا جوشاندہ کسی تیل مین سکھالیتے ہین یا صرف تازہ پھولون سے روغن گل کی طرح تیار کرتے ہین اس تیل کی مالش سے اعضا کی سردی اور ریاح کو نفع ہوتا ہے۔ **مضر** مثانہ۔ گردہ اور آنتین **مصلح** مثانے کے لیے بھی باقی کے کتیرا۔ **بدل** سیسالیوس۔ کمافیطوس۔ غافث کی جڑین۔ اسقولوقندریون۔ تخم حماض بری اور تخم شلغم بری اور چوتھائی وزن تج۔

مقدار خوراک۔ جرم سفوف مین ۱۰ ماشہ تک اور جوشاندے مین ۲ تولہ تک۔

کماشیر (ف)

بضم کاف و فتح میم وسکون الف وکسر شین نقطہ دار وسکون یائے تحتانی وراے مہملہ موقوف کذا فی المخزن اور برہان نے طباشیر کے وزن پر لکھا ہے اسکا معرب قماشیر کہتے ہین

صفات وشناخت۔ اسکی ماہیت مین اتنے اقوال ہین (۱) کما کا گوند ہے اور کما حرف اول کے ضمے سے کشنیج کا نام ہے اور وہ ایک قسم کی کھنبی ہے جسکو عورتین فربہی کے لیے حلوون مین ملاتی ہین۔ (۲) ایک دوسری بدبودار روئیدگی کا گوند ہے (۳) ایک روئیدگی کا گوند ہے جاوشیر کی طرح (۴) ایک ہندوستانی روئیدگی کا گوند ہے جاوشیر کی طرح (۵) پہاڑی کرفس کا گوند ہے جاوشیر کی طرح ہوتا ہے (۶) شبنم ہے تند و تیز کہ جاوشیر کی طرح ہوتی ہے (۷) گیلانی کہتا ہے کہ جاوشیر ہندی ہے (۸) کندی نے کتاب السموم مین لکھا ہے کہ کھنبی کی ایک قسم ہے کندی کی تحقیق سب سے الگ ہے اسلیے کہ سب کا اسکے گوند ہونے پر اتفاق ہے اور کندی کے قول سے گوند کی تردید ہوتی ہے بہرصورت اسکے افعال وخواص جاوشیر کی طرح ہین بلکہ اُس سے بھی قوی ہے بہتر وہ ہے جو زرد و تند و تازہ ہو۔

طبیعت۔ دوسرے اور بعض کے نزدیک تیسرے درجے مین گرم وخشک ہے بعض چوتھے درجے مین گرم بتاتے ہین۔

خواص وفوائد۔ یہ گوند نہایت محلل ہے پیشاب اور خون حیض کا ادرار کرتا ہے اور اسکے استعمال سے حمل گرجاتا ہے ببول کے گوند کے ساتھ اسکا شافہ مقعد مین رکھنے سے دستون کے ذریعہ سے زرداب خوب نکلکر

Hakeem Shoukat Ali

استسقاے لحمی و زقی کو نفع پہونچتا ہے اسکے کھانے اور لگانے سے ہر قسم کا ورم تحلیل ہوتا ہے **مضر** جگر اور پھیپھڑہ
مصلح جگر کے لیے گلاب کے پھول اور صندل پھیپھڑے کے لیے کتیرا - **بدل** جاؤشیر -
مقدار خوراک - ۶ رتی سے ۱ ماشہ تک گیلانی کہتا ہے کہ ۶ رتی سے زیادہ نہ کھانا چاہیے -

کمافیطوس

بضم کاف تازی و فتح میم و الف ساکن و کسر فا و سکون یاے تحتانی و ضم طاے حطی و سکون واو و سین مہملہ موقوف برہان قاطع میں لکھا ہے کہ یونانی زبان کا لفظ ہے اور مفردات ہندی وغیرہ میں خامانیطس لفظ یونانی کا معرب بتایا ہے - کمافیطوس کے لفظی معنے صنوبر الارض ہیں بعض مفرش الارض معنی کرتے ہیں مگر گیلانی اول کو صحیح بتاتا ہے

صفات و شناخت - بعض کہتے ہیں کہ یہ گندہ ہے اور اسرار الطب میں لکھا ہے کہ حرشف کو کہتے ہیں جسکا گوند کنگر زد ہے اور صاحب منہاج کے نزدیک تخم کرفس رومی ہے اور صاحب کامل طرخون رومی یا کاسنی رومی بتاتا ہے گیلانی کہتا ہے کہ اسکی کئی قسمیں ہیں ایک قسم کا درخت ایسا ہے کہ وہ بلند نہیں ہوتا بلکہ پتے اور شاخیں زمین پر پھیلتی ہیں اسکی ساق نہیں ہوتی شاخیں سرخی مائل ہوتی ہیں پتے حی العالم صغیر کے سے ہوتے ہیں مگر اُنسے پتلے ہوتے ہیں اور روان ابز ہوتا ہے اور رطوبت چپکتی ہوئی نکلتی ہے اور پتے موٹے ہوتے ہیں مزے میں تلخی اور بکساہٹ اور تیزی ہوتی ہے اور درخت صنوبر کی سی خوشبو آتی ہے پھول باریک اور زرد و سرخ ہوتا ہے اور زرد کمیاب ہے - بیج کرفس کی طرح مگر اُس سے چھوٹا ہوتا ہوا اور جڑ سفید ہوتی ہے دوسری قسم مادہ کہلاتی ہے اسکی شاخیں دراز اور ایک ہاتھ تک لمبی اور اذخر کی طرح ہوتی ہیں اور اُن میں بہت پتلی پتلی ڈالیاں ہوتی ہیں پتے اور پھول پہلی قسم کی طرح ہوتے ہیں بیجوں کا رنگ سیاہ ہوتا ہے اور خوشبو صنوبر کی سی آتی ہے تیسری قسم کو نر کہتے ہیں اسکی ساق اور شاخیں کھردری اور سفید اور شاخیں باریک اور پتے چھوٹے اور باریک اور سفید ہوتے ہیں جنپر رونگٹے ہوتے ہیں پھول زرد اور چھوٹا ہوتا ہے راتینج کی سی بو آتی ہے یہ دونوں قسمیں خواص و فوائد میں باہم قریب ہیں اور پہلی قسم سے کمزور ہیں بہتر تازہ جنگلی ہے اور بعض کے نزدیک بستانی تیز خوشبو بہتر ہے اور اسی کے پتے اور پھول اور بیج مستعمل ہیں -

طبیعت - گرم دوسرے درجے میں اور خشک تیسرے میں بعض تیسرے درجے میں گرم و خشک جانتے ہیں بعض دوسرے درجے میں گرم و خشک کہتے ہیں بضاعت الاطبا میں ہے کہ گرم دوسرے درجے میں ہے اور خشک دوسرے درجے کے آخر میں -

خواص و فوائد - سدے کھولتا ہے تنقیہ کرتا ہے اعضاے باطنی کی جلا بہ نسبت گرمی پیدا کرنے کے زیادہ کرتا ہے اسمیں قوت مسہلہ ہے پستان پر لیپ کرنے سے اسکا ورم تحلیل ہوتا ہے نملہ پر لگائیں تو وہ پھیلتا نہیں تازہ زخموں پر لگانے سے انکو بھر دیتا ہے عرق النسا کو نافع ہے اعصاب کا تنقیہ کرتا ہے درد ورک و نقرس کو نافع ہے اسکے لیپ سے بھی یہی نفع ہوتا ہے ماء العسل کے ساتھ پینے کے درد کو بھی مفید ہے جگر کا سدہ کھولتا ہے امراض طحال و یرقان سوداوی کو بہت نافع ہے متواتر سات روز تک

Hakeem Shoukat Ali

پینا چاہئے رحم کا سدہ کھولتا ہے پیشاب اور حیض کا ادرار کرتا ہے گردے کے درد کو مفید ہے اسکے حمول کرنے سے بچہ گر جاتا ہے خون حیض جاری کرنے کے لیے شہد کے ساتھ پینا چاہئے بلغم غلیظ کو خوب نکالتا ہے استسقا اور ریاح اور بواسیر کو بھی مفید ہے اسکا جوشاندہ زہر کا اثر دفع کرتا ہے **مضر** - پھیپھڑہ اور جگر گرم **مصلح** اول کے لیے شہد وانیسون دوم کے لیے زعفرور **بدل** ہموزن جعدہ - اور نصف وزن سیسالیوس اور چوتھائی وزن تج بعض ہموزن سیسالیوس اور نصف وزن تج بتاتے ہیں اور ہموزن افسنتین او ر زیرۂ سیاہ اور کماذریوس -

مقدار خوراک - ساڑھے چار ماشہ سے ساڑھے دس ماشہ تک بعض نے ۷ ماشہ لکھا ہے -

کمبھالی (سنسکرت)

بضم کاف وسکون میم وفتح بائے موحدہ مخلوط بہا وسکون الف وکسر لام وسکون یائے تحتانی لام کی جگہ رائے مہملہ سے بھی آیا ہے

صفات وشناخت - ایک درخت ہے گز دو گز کا ہوتا ہے پتھردن اور جنگل مین پیدا ہوتا ہے اسکی شاخین پہلو دار اور گرہ دار ہوتی ہین رنگ سرخ سیاہی مائل ہوتا ہے اسکے پتے چوڑے اور نوکدار ہوتے ہین اور ان پر کنگرے ہوتے ہین پتا ڈنڈی کی طرف کٹا ہوا ہوتا ہے سبو یا ڈول کی سی شکل ہوتی ہے نازک ہوتا ہے اور روکی جانب سبزی زیادہ ہوتی ہے اور پیٹھ کی طرف کم پتا نرم اور بہت کم دبیز ہوتا ہے شاخ مین ایک طرف پتا اور دوسری طرف کلیون کا گچھا پھول مین تھوڑی سی بدبو ہوتی ہے پھل گول ہوتا ہے اور پک کر سیاہ پڑ جاتا ہے کھانے کے کام نہین آتا مزہ شیرین اور پکسا ہوتا ہے چونکہ کشمیر مین پیدا ہوتا ہے اسلیے کاشمیری بھی کہلاتا ہے دو قسمین ہین ایک بڑی اور دوسری چھوٹی -

طبیعت - گرم وتر ہے -

خواص وفوائد - صفرا کی تیزی توڑتا ہے باد کو دور کرتا ہے مگر گران ہے ریح پیدا کرتا ہے دق کو دور کرتا ہے خون کا فساد مٹاتا ہے قبض دفع کرتا ہے تپ اور قولنج کو نافع ہے اسکا پھل بھی گران ہے باہ کو قوت دیتا ہے منی پیدا کرتا ہے تشنگی بجھاتا ہے فاسد خون مین تعدیل پیدا کرتا ہے مدر بول ہے اور رسائن مین داخل ہے اسکا بیج امراض چشم کو نافع ہے -

کمر زہرہ

بفتح کاف وفتح میم وسکون رائے مہملہ وفتح زائے معجمہ وسکون ہا وفتح رائے مہملہ دوم وسکون ہائے آخر

صفات وشناخت - ایک روئیدگی ہے کہ سرد برفستانی پہاڑون مین پیدا ہوتی ہے اسکے پتے آس کے پتون کی طرح اور باہم خوب ملے ہوئے ہوتے ہین شاخین اسمین بہت ہوتی ہین اور یہ شاخین دو بالشت یا کم وزیادہ زمین سے بلند ہوتی ہین اسکے پتے توڑنے سے خوب دودھ نکلتا ہے اسکی شاخون کی پھنگیون پر پھول اور بیج آتے ہین بیجون کی وضع مازریون کے بیجون کی سی ہوتی ہے اور قد مٹر کے دانے کے برابر ہوتا ہے اور جڑ مین بہت سے شعبے ہوتے ہین اس پیڑ مین ریشم کے کیڑون کی طرح کیڑے پیدا

Hakeem Shoukat Ali

ہوجاتے ہیں جنپر سیاہ اور سرخ اور سفید نقاط و نقوش ہوتے ہیں یہ کیڑا سمیت رکھتا ہے۔
خواص وفوائد - یہ دوا درد مفاصل اور فالج و لقوہ کو نافع ہے اسکی جڑ کے پینے سے دانتون کا ریحی درد زائل ہوتا ہے اگر کیڑا کھائے ہوئے دانت پر اسکو چند بار لگایا جائے تو اکھڑ جائے اسکے پتون کے پینے سے قے اور دست آتے ہیں سانپ یا بچھو کاٹ کھائے تو اسکا دودھ گائے کے گھی اور شہد کے ساتھ استعمال کرنے سے نفع ہوتا ہے یہ دوا سانپ اور دوسرے حشرات کے زہر کے لیے تریاق کا حکم رکھتی ہے۔

کمرینڈی (ہ)

بضم کاف تازی و سکون میم و فتح راے مہملہ و یاے تازی مکسور و نون خفی و کسر دال ثقیل و یاے تحتانی مکسور۔
صفات وفوائد - ایک روئیدگی ہے جسکا نہال ایک گز یا کم و زیادہ بلند ہوتا ہے پتے چھوٹے چھوٹے بابچی کے پتون کی طرح ہوتے ہیں رنگ پتون کا سفیدی مائل ہوتا ہے پھول لمبا اور سفید ہوتا ہے بیج باریک اور سفید تخم خشخاش کے دانے کی طرح ہوتا ہے جڑ سفید نسوت کی طرح ہوتی ہے جسپر چریں اور شکن ہوتے ہیں یہ دوا پیشاب کے قطرہ آنا کو شافی ہے۔

کمرک (ہ)

بفتح کاف و سکون میم و فتح راے مہملہ و سکون کاف آخر پچھلے کاف کے بعد ہاے ہندی کے اضافے سے کمرکھ بھی بولتے ہیں

صفات وشناخت - ایک ہندوستانی درخت کا پھل ہے۔ اسکا درخت ۱۵۔۲۰ فٹ تک اونچا ہوتا ہے اسکی ڈالیون پر ایک دوسرے کے سامنے پتون کے جوڑے نہین لگتے پتے اسمین کثرت سے آتے ہین جو نوکدار ہوتے ہین بڑے پتے سنگترے کے پتے سے چوڑے اور کوتاہ اور چکنے اور کم سبز ہوتے ہین اور چھوٹے اور نیچے کی شاخون کے پتے اوپر کے پتون سے چھوٹے ہوتے ہین پتون کا رنگ نیچے سے چند نیا ہوتا ہے اور اوپر سے ہرا ہوتا ہے اور اسمین چھوٹے سفید اور بیجنی پھول لگتے ہین برسات کے موسم مین اسکے پھول لگتے ہین - اور پوس مین پھل پکتے ہین - اسکا پکا ہوا پھل تین انچ لمبا کچھ ہرے اور پیلے رنگ کا ہوتا ہے اور اُسکی چھ پھانکین ہوتی ہین کچا پھل بالکل ہرا ہوتا ہے اور کچے پھل کا مزہ ترش ہوتا ہے بعد پکنے کے کھٹ مٹھا ہوجاتا ہے بنگال مین کمرکھ دو قسم کی ہوتی ہے ایک کھٹی دوسری کھٹ مٹھی ماسون صاحب نے مالوے مین ایسی کمرکھین بھی کھائی ہین جنمین بالکل ترشی نہ تھی - نسخہ سعیدی مین ہے کہ انگریز آگرے مین کسی ملک سے ایسی کمرکھ کے پیڑ لائے ہین جسمین ذرا بھی ترشی نہین۔
طبیعت - دوسرے درجے مین سرد و خشک ہے ترش مین شیرین سے سردی و خشکی زیادہ ہوتی ہے۔
خواص وفوائد - قابض ہے پیاس کی شدت کو بجھاتی ہے صفرا کی تیزی کو دباتی ہے صفراوی قے و دستونکو بند کرتی ہے منھ کا مزہ درست کرتی ہے ملطف و مفرح ہے معدہ اور اعضاے شکمی اور جگر گرم کو قوت دیتی ہے بھوک پیدا کرتی ہے متلی کو روکتی ہے خون کی تیزی کو تسکین دیتی ہے خون و صفرا کو صاف کرتی ہے مستی اور خمار کو توڑتی ہے خفقان و وسواس و لیواسیر کو نافع ہے وبا اور چیچک اور یرقان اور گرم تپ کو فائدہ کرتی ہے

Hakeem Shoukat Ali

اسکا ہمیشہ کھانا بدن مین پھوڑا پھنسی نہین نکلنے دیتا اسکا رس آنکھ کے جالے کو کاٹتا ہے اسکا لیپ جوکے آٹے کے ساتھ سرخ باد کو دفع کرتا ہے اسکا شربت وحشت اور جنون کو نافع ہے اگر کچی کرک کو کوٹ کر رس نچوڑ کر جوش دیوین یہانتک کہ چوتھا حصہ جل جائے پھر اسکو رکھ دین تاکہ درد تہنشین ہوجائے پھر صاف پانی نتھار لین سرکہ اسکا بہتر ہوتا ہے تمام افعال وخواص مین پیاس کی طرح ہے -

وید کہتے ہین کہ اسکا کچا پھل کھٹا اور قابض ہوتا ہے کچے پھل کو کھانے سے بخار اور سینے مین درد ہوجاتا ہے اسکا پکا ہوا پھل کھٹ مٹھا ہوتا ہے اس سے اچار ترکاری مربا وغیرہ کئی کھانے کی چیزین بنائی جاتی ہین کھٹ مٹھا پھل سرد ہوتا ہے اور اسکو صفراوی بخار مین پیاس بجھانے کے لیے دیتے ہین اسکے دونون قسم کے پھل شتاد روگ کو مٹاتے ہین اسکے کچے سوکھے پھل کا سفوف بخار مین دیتے ہین کچا پھل باد و بلغم پیدا کرتا ہے صفرا اور خون کا فساد دفع کرتا ہے پکی ہوئی کرکھ صفرا کو دفع کرتی ہے اور قابض شکم ہے فساد باد و بلغم کو مٹاتی ہے - بعض وید کہتے ہین کہ گرمی پیدا کرتی ہے منی بڑھاتی ہے باد و صفرا دور کرتی ہے بواسیر اور بلغم پیدا کرتی ہے - اسکے پیڑ کے پتون کو کالی مرچ کے ساتھ گھونٹ چھانکر پلانے سے پیٹ کے اندر کی گرمی مٹتی ہے جڑ کا خیسانده یا جوشانده بنا کر پلانے سے بخار چھوٹتا ہے اسکے پتے جڑ اور پھل سرد ہوتے ہین - **مضر** - زبان اسکے کھانے سے پھٹ جاتی ہے اور سرد مزاج والون کو نقصان پہونچاتی ہے **مصلح** - تھوڑا سا نمک اور چونا سپر ملکر کھانا اور تند سرد مزاج کے لیے مصلح گرم جوارشین ہین -

کرکس (ھ)

بفتح کاف وفتح میم وسکون رائے مہملہ وفتح کاف دوم وسکون سین مہملہ

صفات وشناخت - پلاس جسکو ڈھاک اور ٹیسو اور کھانکرا کہتے ہین اسکا گوند ہے چنیا گوند بھی اسکا نام ہے یہی مشہور ہے - تذکرۃ الہند مین لکھا ہے کہ ہندوستانی آس کا گوند ہے یہ گوند سرخ و سفید ہوتا ہے - آریے اور شہد مین لکھا ہے کہ ایک درخت ہے جسے آسن (سین کے بعد نون ہے) اور اسانا اور بیلا (بائے موحدہ اول کے بعد یائے تحتانی معروف اسکے بعد بائے موحدہ ساکن ہے) کہتے ہین اسمین سے چکنا گوند نکلتا ہے جسکو کرکس کہتے ہین - یہان کے پنساری کرکس کے بدلے تیج بل دیتے ہین -

طبیعت - سرد وخشک -

خواص وفوائد - پیشاب کی جلن کو مٹاتا ہے سوزاک اور قرحۂ مثانہ کو مفید ہے رحم سے رطوبت آنے کو بند کرتا ہے جریان منی اور سیلان مذی کو نافع ہے کمر کو طاقت دیتا ہے - بندکشاد اور سرعت انزال کو بہت فائدہ مند ہے -

کمرکشٹ (ھ)

بفتح کاف وسکون میم وضم کاف دوم وسکون شین النقطہ دار وتائے ثقیل موقوف کنب کشٹ بھی بولتے ہین -

صفات وشناخت - ہندوستان مین ایک درخت ہے اسمین گرہین گنے کی طرح ہوتی ہین پھول اسکا زرد وطلائی رنگ ہوتا ہے اسکی ڈالیون اور پتون سے دودھ نکلتا ہے اور یہ دودھ تلخ ہوتا ہے پتے تنفنی کنگھی کے

Hakeem Shoukat Ali

برابر ہوتے ہین۔

منافع۔ تمام امراض جلدی مثل جذام وغیرہ کو نافع ہے۔ برص اور داد کو مٹاتا ہے اور امراض شیطانی کو دور کرتا ہے محیط مین اسکا حال تذکرۃ الہند سے نقل کیا ہے اور کہا ہے کہ قیاس سے معلوم ہوتا ہے کہ قسط کی قسم سے ہے مؤلف کہتا ہے کہ اسکے سنسکرت کے بعض نامون سے معلوم ہوتا ہے کہ مینڈھا سینگی ہے۔

کملا (ھ)

بفتح کاف وسکون میم وفتح لام وسکون الف

صفات وشناخت۔ ایک کیڑا ہے اسکے بدن پر سیاہ رنگ روان بطور بالون کے بہت کثرت سے ہوتا ہے اگر آدمی کے بدن کو کملا لگ جائے تو یہ روان جلد مین گھس جاتا ہے۔ کھجلی کثرت سے ہوتی ہے اور ورم آجاتا ہے اسکی پیدائش کا مادہ عفونت ہے برسات مین پیدا ہوتا ہے بیری کے درخت پر بہت ہوتا ہے اور اُن کیڑون مین سے ہے جو بڑے ہونے پر چھٹپن کی نسبت گھٹ جاتے ہین چنانچہ بقدر دو تہائی کے گھٹ جاتا ہے۔

طبیعت۔ گرم وخشک۔

منافع۔ سمیت رکھتا ہے اسکا مصلح ارنڈی کا تیل ہے اُسکی مالش سے اور پلانے سے نفع ہوتا ہے تذکرۃ الہند کا مؤلف کہتا ہے کہ مین نے اس کیڑے پر بہت سی چیزین ڈالین کسی سے نہ مرا پھر ارنڈی کا تیل ڈالا تو اُس سے لحظہ بھر مین مرگیا اُس دن سے مین نے یہ سمجھ لیا کہ یہی اسکا مصلح ہے اور جسکو مین نے یہ تیل دیا نفع حاصل ہوا۔

کُم تکر سینڈھی (ھ)

بضم کاف تازی وکسر میم مشدد وفتح نون وضم کاف دوم وفتح رائے مہملہ وکسر بائے فارسی وسکون نون وکسر دال ثقیل وسکون یائے تحتانی۔ سنسکرت مین تریا تندھی وکول پھل دیو تنکا بولتے ہین۔

صفات۔ ایک ہندوستانی درخت ہے جسکا پھل املتاس کی طرح دراز ہوتا ہے پھول بھی اسکا لمبا ہوتا ہے پھل اسکا مزہ دار ہوتا ہے۔

منافع۔ سنگ گردہ ومثانہ اور اُنکی ریت کو مفید ہے کلانی شکم اور دیوانگی اور بیہوشی اور ہذیان اور گرمی اور تپ کو نافع ہے باد کو دفع کرتا ہے۔

کمیلا (ھ)

بفتح کاف تازی وکسر میم ویائے تحتانی معروف وفتح لام اور آخر مین الف ساکن اور ہائے ساکن سے بھی آیا ہے مارواڑ اور گجرات مین بائے فارسی سے کپیلہ کہتے ہین۔ کمے لاش (ف) قنبیل (ع)۔

صفات وشناخت۔ باریک دانہ دار سفوف ہے اینٹ کی رنگت کا سرخ بلا ذائقہ اور بلا بو پانی کا اسپر کچھ اثر نہین ہوتا اگر جب ایل کہل کے ہمراہ جوش دین تو ایک بڑا حصہ اسکا حل ہوکر سرخ رنگ کا سلوشن بنتا ہے ایتھر مین بخوبی حل ہوتا ہے پیچھے صرف چند الجھے ہوئے ریشے رہ جاتے ہین اسمین ریت یا مٹی ملی ہوئی

Hakeem Shoukat Ali

نہ جاہیے تمام ہندوستان میں کپیلا رنگنے کے لیے کام میں آتا ہے خصوصًا زرد رنگنے کے لیے ریشم اس سے خوبصورت زرد رنگا جاتا ہے کپیلے کے پیڑ کو الموڑے کے پہاڑی روری روئی کہتے ہیں اس درخت کی پیدایش ہمالیہ میں کشمیر سے پورب کی طرف بنگال اور برہما تک اور سندھ سے دکھن کی طرف سیلون تک ہوتی ہو یہ درخت بیس تیس فٹ اونچا ہوتا ہے اسکے تنے کی گولائی تین چار فٹ کی ہوتی ہے اسکی شاخیں اکثر جڑ سے ہی نکلتی ہیں اسکی چھال چوتھائی انچ موٹی ہوتی ہے پتے اسکے گورکے پتون کی طرح ہیں مگر اُنسے باریک ہوتے ہیں۔ جیسا کہ ماموں صاحب نے زبانی فرمایا تھا اور محیط میں المتاس کے پتون کی طرح اور اُنسے چھوٹا لکھا ہے۔ یہ پتے سب کے سب ایک ساتھ کسی موسم میں نہیں گرتے ہیں ڈنڈی پر الگ الگ لگتے ہیں اسکے سفید اور پیلے پھول لگتے ہیں کاتک اور پوس میں یہ پھول آتے ہیں یہ پھول ننھے ننھے ملوہ کے پھول کے برابر ہوتے ہیں پھل مکوہ کے دانون کی طرح لگتے ہیں جنکے تین تین پرت ہوتے ہیں اور انکے خوشے مکوہ کے خوشون کی طرح ہوتے ہیں ابتدا میں سبز ہوتے ہیں پھر سرخی مائل چمکیلا گہرا رُوان اُنپر پیدا ہوجاتا ہی یہ پھل گرمی میں پکتے ہیں جب وہ پک کر سرخ پڑجاتے ہیں تو پہاڑی لوگ انکو پیڑ پر سے توڑ کر گڑھے میں بھر کر کوٹتے ہیں اور چھلنی میں چھان لیتے ہیں پس سرخ روان کپیلا ہے اور اندر کا دانہ سیاہ رنگ باجرے برنگ ہے۔

نامور اطباے یونانی اسکا اصلی حال معلوم نہ کرسکے اور افسوس یہ ہے کہ جو لوگ ہندوستان میں رہتے تھے وہ بھی ناواقف رہے حکیم شریف خان نے تالیف شریف میں ایک حرف بھی اسکی ماہیت کے متعلق نہیں لکھا۔ حکیم محمد حسین نے تو مخزن الادویہ میں اتنے بے سروپا قول نقل کیے ہیں کہ اُنکے دیکھنے سے تعجب ہوتا ہے مثلاً (۱) رملی چیز ہے سرخ رنگ کہ آسمان سے گرتی ہے (۲) شبنم ہے کہ یمن کے بعض مقاموں میں زمین پر گرتی ہے اور مٹی میں ملکر موجودہ شکل حاصل کرلیتی ہے (۳) ایک قسم کی مٹی ہے کہ خراسان میں پانی کے برسنے کے وقت ظاہر ہوتی ہے (۴) ریتے کے دانے ہیں جو اوپر سے سرخ ہوتے ہیں (۵) ترمس کے بیج ہیں۔

حکیم علوی خان نے کچھ اسکی تحقیقات کی طرف زور دیا مگر اصل حال کا پتا نہ پایا البتہ نسخۂ سعیدی کے مؤلف نے کچھ اسکا پتہ پالیا تھا چنانچہ اُنکے ان الفاظ سے ظاہر ہے شخصے معتبر کہ خود معائنہ درخت نمودہ بود بیان کرد کہ نام آن درخت کہ کپیلا بر اثمار آن بطریق شبنم یا گرد مے نشیند یا اجزاے جرم آن ست روئی است و آن شجر در قد و برگ مثل بیل مے باشد ثمر آن در حجم مثل فالسہ است ماموں صاحب نے اپنا عینی مشاہدہ محیط میں بیان کرکے اسپر خوب روشنی ڈالی ہے اور ابھی محیط کے چھپنے کی نوبت بھی نہ آئی تھی کہ مجھ سے اسکا پورا حال زبانی بیان فرمایا۔ ویدک کی کتابون کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ویدون کو اسکی پوری حقیقت معلوم تھی اور انھون نے اپنی کتب میں اسکا مفصل حال لکھا ہے مگر ایسی تفصیل سے وہ بھی نہ لکھ سکے جیسا کہ ہمارے ماموں علیہ الرحمۃ نے لکھا اور بیان کیا ویدون نے کپیلہ حاصل کرنے کا حال نہ لکھا اور نہ یہ بتایا کہ باجرے برنگ اور ریزہ ایک ہی پیڑ سے حاصل ہوتے ہیں۔

طبیعت ۔ دوسرے یا تیسرے درجے میں گرم وخشک ہے رازی اور مسیح نے سرد وخشک بتایا ہی

Hakeem Shoukat Ali

خواص وفوائد۔ ۲۔ ماشہ سے ۶ ماشہ تک کیلا ادویہ مناسبہ کے ساتھ معدے اور آنتون سے ہر قسم کا مواد نکالتا ہے اور جیب دار رطوبت کو دستون کی راہ خارج کرتا ہے فاسد خلطون کو بھی براہ دست نکالتا ہے عرق معدنی یعنی نارو کو مفید ہے کیلئے کی معجون بالخاصیت نارو کی پیدائش کو بند کرتی ہے۔ بلیلہ کابلی بہیڑہ۔ آملہ۔ نسوت۔ سونٹھ۔ کیلا یہ چھ چیزین برابرین انکو کوٹ چھانکر سہ چند قند یا شکر مین معجون بنا ئین قدر خوراک ۶ ماشہ۔ اطبائے کہا ہے کہ بیس دن مین اس بیماری کے مادے کو اکھاڑتی ہے۔ سرطان کے لیے یہ نسخہ مجرب ہے آدھ سیر تل کا تیل گرم کرین اور آگ پر سے اتار کر سرد کرکے ایک چھٹانک کیلا ڈالکر خوب حل کرکے لگائین۔ اسکے چھڑکنے سے زخم کی رطوبت خشک ہوجاتی ہے۔ روغن گل کے ہمراہ داد اور کھجلی اور خارشت اور پھنسیون کو مفید ہے دھوئے گھی کے ہمراہ اسکا لیپ سر کے گنج کو نافع ہے۔ و یدکہتے ہین تلخ اور مسہل اور گرم اور دافع فساد بلغم وصفرا وخون ہے سنگ مثانہ کو توڑتا ہے کرم شکم کا قاتل ہے بادگولا اور استسقا اور پھوڑے پھنسی کو نافع ہے کیلے کا لیپ کرنے سے جلد بدن کے امراض دفع ہوتے ہین اسکو پلانے سے کوڑھ کو صحت ہوتی ہے اس سے ضعف ہاضمہ تپ بادی کا مرض اور جگر اور پھیپھڑے کا درد دفع ہوتا ہے اسکو ۲ ماشہ سے ایک تولہ تک پیسکر شہد مین ملا کر چٹانے سے کدو دانے مرجاتے ہین اسکی آٹھ ماشہ خوراک سے دست آنے لگتے ہین۔ اور تیسرے یا چوتھے دست مین کیڑے مرکر باہر آجاتے ہین اسکو پانی یا تیل مین پیسکر لگانے سے جلد بدن پر خشک اور سرد ہوا کا اثر نہین ہوتا ہے آٹھ ماشہ کیلا اور ایک ماشہ ہینگ کو دہی کے توڑ مین پیسکر چنے کے برابر گولیان بناکر ایک دو گولی گرم پانی کے ساتھ دینے سے ذات الجنب کو نفع ہوتا ہے اور پیٹ کے کیڑون کا مرض دور ہوتا ہے کیلے کو تیل مین پیس کے اسکو لگانے سے خصیون کی ٹانگیان ختم ہین اسکو ہم وزن گرو دے تیل مین ملا کر کے ہین پھوڑا پھر کے باندھنے سے زخم بھرتا ہے چھ ماشہ کیلے کو گڑ مین ملا کر گولی بناکر دینے سے پیٹ کے کیڑے سب باہر نکل جاتے ہین اسکے سفوف کو شہد کے ساتھ دینا نے سے صفرا اور بادی گولا مٹتے ہین مگر اسکو استعمال کرانے کے پہلے دن تھوڑا گھی پلانا چاہئے اسکے بیجون سے تیل نکالا جاتا ہے اسکے درخت کے سبز پتے سرد و قابض ہین **مضر** نم معدہ اور آنتون کو **مصلح** نم معدہ کے لیے مصطگی اور انیسون آنتون کے لیے کتیرا اور صمغ عربی **بدل**۔ بابے برنگ تربد اور سقمونیا۔

مقدار خوراک۔ ۲۔ ماشہ سے ۶ ماشہ تک۔

کبنھار (۵)

بفتح کاف تازی وخفائے نون وفتح بائے موحدہ مخلوط بہا وسکون الف ورائے مہملہ موقوف اسکو **کبنھاری** اور **کبنھیری** اور کنٹا سیا بھی کہتے ہین۔

صفات وفوائد۔ ایک دوا ہے شیرین مزہ اور گرم بادی پیدا کرتی ہے گران اور ثقیل ہے فساد صفرا وخون و دق شیخوخت کو مفید ہے قبض دور کرتی ہے پیشاب خوب لاتی ہے تپ اور قولنج کو نافع ہے پھل بھی اسکا ثقیل ہے قوت پیدا کرتا ہے سر کے بال بڑھاتا ہے منی پیدا کرتا ہے فساد باد و صفرا و تشنگی کو نافع ہے فساد خون کو مفید ہے مدر بول ہے اور رسائن مین اسکا شمار ہے۔ محیط مین اسی طرح ہے

Hakeem Shoukat Ali

ان بھوت چکتسا ساگر مین لکھا ہے کہ یہ وہ چیز ہے جسے شری برنی اور گنبھاری اور شون کہتے ہین کاسمری مین بھی اسکو دیکھنا چاہیے۔

کنٹائی (ھ)

بفتح کاف تازی وسکون نون وفتح تائے ثقیل وسکون الف وکسر ہمزہ ویائے معروف اسکو گجراتی مین بھیکل بفتح بائے موحدہ وکسر ہا ویائے مجہول وفتح کاف تازی وسکون لام اور پنجابی مین لکھویا بضم کاف تازی وضم کاف دوم وواو مجہول وفتح یائے تحتانی وسکون الف اور مرہٹی مین گل کھونٹی بضم کاف فارسی وسکون لام وضم کاف فارسی دوم مخلوط بہا وواو مجہول ونون غنہ وکسر تائے ثقیل ویائے معروف کہتے ہین

صفات وشناخت۔ معلوم ایسا ہوتا ہے کہ یہ ولما کی خاردار قسم ہے جو داؤ کے کسرے اور سکون لام سے ایک پیڑ ہے اور وجہ اسکی یہ ہے کہ اسکا نام سنسکرت کا وکنکتہ بکسر واو وفتح کاف تازی وسکون نون وفتح کاف دوم وتائے فوقانی مفتوح وسکون ہا لکھا ہے اور محیط مین بتایا ہے کہ یہ ولما کی خاردار قسم کا نام ہے بہرصورت کنٹائی کی ماہیت ان بھوت چکتسا ساگر مین یون لکھی ہے کہ اسکا اکثر چھوٹا جھاڑ ہوتا ہے لیکن جب اسکو کھات اور پانی وغیرہ اچھی طرح سے دیے جاوین تو یہ معمولی اونچائی کا درخت ہوجاتا ہے اسکے چھوٹے تنے کی گولائی چار پانچ فٹ کی ہوتی ہے اسکی شاخین پھیلی ہوئی اور کانٹے دار ہوتی ہین ڈالی کی انتہا مین کانٹے لگتے ہین اسکے تنے کی چھال ہلکے یا دھندلے سفید یا اکثر کالے رنگ کی اور کھردری ہوتی ہے اسکی ڈالیون پر پتے باری باری سے لگتے ہین وہ شکل مین کئی طرح ہوتے ہین اور وہ نیچے سے روئین دار اور اوپر سے چکنے ہوتے ہین اسکے کچھ ہرے پیلے رنگ کے چھوٹے پھول لگتے ہین اسکا آدھا انچ لمبا پھل دھندلے لال یا کالے رنگ کا ہوتا ہے اُسمین آٹھ سے ۱۲ تک بیج دو تہ مین ہوتے ہین یعنی ایک تہ اوپر دوسری تلے ہوتی ہے پوس اور ماگھ مین اسکے پتے گرجاتے ہین اور پھاگن مین نئے پتے نکل آتے ہین لیکن اکثر جیٹھ مین نکلتے ہین چھوٹے پتے پہلے لال رنگ کے ہوتے ہین مگر پیچھے ہلکے ہرے رنگ کے ہوجاتے ہین یہ درخت کاتک سے پھاگن تک پھولتا ہے اسکے پھل بیساکھ جیٹھ مین پکتے ہین۔

خواص وفوائد۔ یہ زیادہ گرم کسیلا اور بھوک بڑھانے والا ہاضم ہضم ہونے مین ہلکا اور دوپاک مین شیرین ہے۔ چیچک کی پھنسیون کو نوین دسوین دن اسکے کانٹون سے پھوڑتے ہین بچہ ہونے کے بعد مرطوب یا سرد ہوا کے لگنے سے گٹھیا کا جو درد ہوجاتا ہے اسکو مٹانے کے لیے اسکے بیج اور ہلدی کو پیسکر سب بدن پر مالش کرنا چاہیے سینہ دفع کرنے کے لیے دوسری دواؤن مین اسکا گوند ملا کے دینا چاہیے۔ باری سے آنے والے بخار کو روکنے کے لیے اسکی اور سرس کی چھال کو پیس کے بدن پر لیپ کرنا چاہیے اسکا پھل بھوک لگانے والا اور ہاضم ہے ترکاری پکانے کے کام مین آتا ہے۔

کنڈ (ہ)

بفتح کاف وسکون نون ودال مہملہ موقوف

صفات وفوائد۔ ایک جڑ ہے کٹھل کے برابر ہوتی ہے کوہستان مالوہ مین پیدا ہوتی ہے اُس ملک کے

Hakeem Shoukat Ali

آدمی اسکے خواص و فوائد چوب چینی سے زیادہ بیان کرتے ہین اور اسکے استعمال کا دستور بھی اُسی کی طرح ہے اسکو بمیکر دو تین ماشہ مصری کے ساتھ نیم گرم پانی کے ذریعہ سے اکیس یا چالیس روز تک پھانکتے ہین سبز ترکاریون اور نمک سے پرہیز رکھتے ہین چوب چینی کی طرح سخت نہین ہے۔

کُندہ (ھ)

بضم کاف تازی وسکون نون و دال مہملہ موقوف مارواڑی مین **کنج** بضم کاف وسکون نون بھی کہتے ہین۔
سنسکرت کا لفظ کُندہ ہے

صفات وشناخت ۔جنگلی رائے بیل کا نام ہے پھول اسکا خوشبودار ہوتا ہے شاید یہ وہی قسم ہے جسے ہمارے ملک مین کُندی کہتے ہین مین نے باغون مین کُندی کے صدہا پیڑ دیکھے ہین بیل دوسرے درخت پر چڑھتی ہے۔چنبیلی کی طرح پھول ہوتا ہے اور ایسے وقت مین اسمین پھول آتا ہے کہ جب دوسرے خوشبودار پھول بیلا۔موتیا۔موگرہ۔اور چنبیلی ناپید ہوجاتے ہین۔ اسکے پھول مین خوشبو تو ہوتی ہے مگر کم ایک ہندی کی کتاب مین لکھا ہے کہ کُند نواڑتی کی قسم سے ہے مشابہ چنبیلی کے اور بے خوشبو۔

طبیعت ۔سرد وخشک حکیم شریف خانصاحب کُند کے پھول کو گرم بتاتے ہین۔

خواص وفوائد ۔اسکا ضماد درد سر حار کو نافع ہے قے کو حرارت صفرا کو کھانسی کو فساد خون کو زہر کے اثر کو مفید ہے تیل اسکے پھولون مین بسا کر روغن تیار کرنے سے نہایت خوشبودار ہوتا ہے دل و دماغ بارد کو قوت دیتا ہے اور بہ نسبت روغن چنبیلی کے گرم بتاتے ہین اگر اس روغن مین سرکہ اور لیمو کا رس ملا کر صاحب خارشت ملے تو نفع ہو۔

کُنڈھ (ھ)

روہیلکھنڈ مین ایک بیل ہے جو پانی پر پھیلتی ہے اور پانی کے اندر اسکی جڑ ہوتی ہے پتا اسکا خرفے کے بڑے پتے کی طرح ہوتا ہے اسکو کُند بضم کاف وسکون نون کہتے ہین اسکا ضماد چوٹ کو نہایت مفید ہے۔

کُندُر

بضم کاف وسکون نون وضم دال مہملہ وسکون رائے مہملہ اس نام کو بعض فارسی کا بعض عربی کا بتاتے ہین مارواڑی مین کُندُرو گوند اور گجرات مین سالیڈا نو گوند اور برج بھاشا مین سلائی کا گوند کہتے ہین۔

صفات وشناخت ۔ ایک خاردار درخت کا گوند ہے جو دو تین گز اونچا ہوتا ہے پتے اُسکے بطم کے پتون کی طرح ہوتے ہین لیکن بطم کے پتون سے ذرا چھوٹے ہوتے ہین بعض کہتے ہین کہ اسکے پتے اور بیج آس کے پتون اور بیجون کی طرح ہوتے ہین مزہ کچھ کڑوا ہوتا ہے شجر اور عمان اور یمن کے شہرون مین اسکی پیدایش ہے۔شیخ الرئیس نے لکھا ہے کہ کُندر یمن سے بعض ہندی ہوتا ہے جسکا رنگ مائل بسبزی ہوتا ہے یہ جتنا زیادہ پُرانا پڑتا ہے سرخ ہوجاتا ہے اور بعض سفید ہوتا ہے مگر قانون کے ایک ایسے پُرانے نسخے مین جو اصل نسخے سے منقول ہے اس بات کی جگہ یہ بات لکھی ہے کہ دیسقوریدوس نے کہا ہے کہ کُندر کبھی شہر کُندر مین جو یونانیون کے نزدیک ایک مشہور ومعروف شہر کا نام ہے پیدا ہوتا ہے کبھی

Hakeem Shoukat Ali

ہندوستان کے ایک جزیرے مین جسکا نام رباط ہے کبھی ہندوستان کے شہرون مین پیدا ہوتا ہے رنگ ہلکا سُرخ ہوتا ہے جسمین بھی زنگ کی جھلک ہوتی ہے پُرانا ہوکر رنگ مین سُرخی آجاتی ہے - یاد رکھو کہ ہندوستان مین جو کندر پیدا ہوتا ہے وہ سالر کا گوند ہے جسکا بیان حرف سین مع الالف مین گذرا ہندوستان مین سالر کا پیڑ گرم و خشک سرزمینون مین ہوتا ہے ستلج ندی سے نیپال تک اور ممالک متوسط ہند اور بلارے راجپوتانہ اور دکن سرکار اور کوکن وغیرہ مین ہوتا ہے - سالر مین سے ایسا گوند نکلتا ہے جسمین سے بوجہ شفاف ہونے کے اِدھر سے اُدھر دیکھ سکتے ہین یہ گوند سنہرا پیلا رنگ اور آدھا گاڑھا ہوتا ہے جو آہستہ آہستہ جم جاتا ہے اسکا مزہ کڑوا ہوتا ہے یہ منہ مین رکھنے اور گرم کرنے سے نرم ہوجاتا ہے اور تیز آنچ پہ گرم کرنے سے چھوٹے چھوٹے اجزا الگ الگ ہوجاتے ہین -

کندر کی قوت بیس برس تک رہتی ہے بہتر تازہ نرم خالص ہے کہ اوپر سے سفید اور زرد ہو اور خالص ہونے کی یہ علامت ہے کہ آگ مین جلد مشتعل ہوجائے بخلاف غیر خالص کے کہ اسکو ببول کے گوند اور صنوبر کے گوند سے بناتے ہین ببول کا گوند مشتعل نہین ہوتا صنوبر کا گوند دھوان دیتا ہے اور بیرزہ اصلی مین مصطگی کی سی خوشبو آتی ہے جو مستدیر الشکل مائل بسرخی ہے اسکو کندر نر اور کندر ذکر اور جو لمبا اور سفید ہے اُسے کندر مادہ و کندر انثی بولتے ہین اور جو تازہ کو گول گول بنالیا جاتا ہے اُسے کندر مدحرج کہتے ہین اور اسکے باریک چھوٹے چھوٹے پوست کو کہ آپس مین رگڑ کھانے سے جدا ہوگیا ہو قشار کندر اور غبار کو دقاق کندر کہتے ہین - کندر کا دھوان اس طرح تیار کرتے ہین کہ کندر کے ٹکڑے سے ایک برتن مین تلے اور پھر اسکے تلے ایک بتی جلاتے ہین اور ایک برتن جو پیالے کی طرح ہو اُسکے اوپر لٹکا دین بس جو دھوان اوپر کے برتن مین جمع ہووے لین یا یہ کہ مٹی کے برتن مین کندر کے ٹکڑے رکھکر بتی سے جلاوین اور اسکے اوپر مٹی کا دوسرا برتن جو گہرا ہو اس طرح ڈھک دین کہ تھوڑی تھوڑی ہوا جاتی رہے تاکہ وہ بجھ نہ جائے یا یہ کہ ایک کاغذ ٹوپی کی شکل کا قند لپیٹ کر اسکے اوپر رکھین جو کچھ اسمین جمع ہووے اُٹھالیوین کہ دھوان اور جوہر کندر کا یہی ہے کندر کو معجونون مین کسی عرق مین گھول کر اور مرہمون مین سرکے مین جھلو کر ڈالنا چاہیے کیونکہ تازہ کندر پس نہین سکتا ہے اگر قشار کندر استعمال مین ہو بہتر وہ قشار ہے کہ موٹا خوشبو دار چربا سفید چکنے والا تازہ اور چکنا ہو - دقاق کندر کندر سے بہتر ہے -

طبیعت - دوسرے درجے کے پہلے مرتبے مین گرم و خشک ہے اور شیخ کے نزدیک پہلے درجے مین خشک ہے اور قشار کندر دوسرے درجے کے اول مین گرم اور تیسرے درجے مین خشک ہے شیخ اور سدید گازرونی نے دوسرے درجے کے آخر مین خشک بتایا ہے اور کندر سے اسکی گرمی کم ہے دقاق کندر کندر سے زیادہ خشک اور زیادہ لطیف ہے کندر کا دھوان بھی گرم و خشک ہے -

خواص و فوائد - روح حیوانی و نفسانی کا تنقیہ کرتا ہے ریاح کو تحلیل کرتا ہے خون حیض کو روکتا ہے کسی عضو سے خون جاری ہو تو اُسے بند کرتا ہے بھول اور حافظے کو قوت دیتا ہے رطوبات دماغی اور بلغم کو خشک کرتا ہے خفقان کو دور کرتا ہے آواز کو صاف کرتا ہے ببول کے گوند کے ساتھ تخمون کی بدبو اور سانس کی تنگی

Hakeem Shoukat Ali

دفع کرتا ہے پرانی کھانسی اور دمہ کو مفید ہے شہد کے ساتھ نسیان کے لیے اور مویزج وصعتر کے ساتھ ثقل زبان
کے لیے مفید ہے اور بعض آدمی یہ کہتے ہین کہ اسکو ہمیشہ نہار پینے سے بلغم کی زیادتی اور بلادت ونسیان کو نفع
ہوتا ہے مگر گرم مزاج والے کو ایسا نہ کرنا چاہیے اسکو نقصان کرے گا چونکہ روح دماغی وقلبی کو قوت دیتا ہے
اس لیے بلادت ونسیان کو نافع ہے اور بعض کی طرح افعال وخواص اُس سے سرزد ہوتے ہین مگر تقویت
قلب مین اسکو نہین پہونچتا چونکہ اسمین تریاقیت بھی ہے اسلیے اسکی دھونی وبا کو نافع ہے تقطیر بول کو نافع ہے
قانون مین لکھا ہے کہ ضعف قوت ماسکہ کی وجہ سے تقطیر بول کا عارضہ ہو تو سعد اور کندر مساوی پیسکر
صبح کو ۴ ماشہ کھایا کرین اگر بلوط اور مر ملادین تو اور بھی زیادہ قوی ہوجائے اسکو آنکھ مین لگانا جلاء بصر کے
واسطے مفید ہے آنکھ کے زخم کو بھرتا ہے۔ اسکو شراب مین گھول کر کان مین ڈالنا کان کے درد کو دفع کرتا ہے
اسکو انڈے کی نیم برشت زردی کے ساتھ تقویت باہ اور تولید منی کے لیے خصوصًا جاے فل اور جاوتری کے
ساتھ کھانا نافع ہے اسکے لیپ سے خراب زخم پھیلتے نہین بطخ کی چربی کے ساتھ داد پر لگانا نافع ہے اگر
سردی سے ہاتھ پاؤن پھٹ جائین تو سور کی چربی مین ملاکر لگائین آگ سے جلے ہونے پر بھی سور کی چربی
کے ساتھ لگانا مفید ہے اسکے چابنے سے بلغمی رطوبت دماغ سے صاف ہوتی ہے دانت اور مسوڑھے مضبوط
ہوتے ہین سینے سے بھی رطوبات کو جذب وخشک کرتا ہے شہد مین ملاکر چاٹنے سے بلغمی کھانسی جاتی رہتی
ہے سرد معدے کے مناسب ہے اسکو رحم مین رکھنے سے رحم سے رطوبت کا سیلان گو کتنا ہی پرانا ہو جاتا
رہتا ہے ریاح کو تحلیل کرتا ہے دماغ کے پردون اور ظاہر اعضاے خون جاری ہو یا تھوک مین خون آتا ہو
تو اسکے استعمال سے بند ہوجاتا ہے اسکو آنکھ مین لگانے سے آنکھ کا زخم اور پھنسی جاتی رہتی ہے جما ہوا خون
اور پیپ تحلیل ہوجاتی ہے جالا اور پھولا کٹ جاتا ہے کھجلی مٹ جاتی ہے دھند کو نفع ہوتا ہے لیمون
کے ساتھ سر پر لگانے سے سر کی بھوسی اور گنج کو نفع ہوتا ہے کان اور ناک کو چوٹ لگ جائے تو اسکو
لگانا چاہیے گل ارمنی کے ساتھ کھانے سے نکسیر کا خون جو دماغ کے پردون سے آتا ہو بند ہوجاتا ہے
خلفہ اور ذرب کو مفید ہے رحم سے اور بواسیر سے خون کے آنے کو روکتا ہے بلغمی تپ کو مٹاتا ہے سرکے یا
شراب کے ساتھ کثرت سے کھانے سے آدمی مرجاتا ہے زہر بلغمی کو نافع ہے اگر بدن مین چیونٹیون کے رینگنے
کی سی حالت معلوم ہو اور یہ خدر کے پیدا ہونے سے پہلے واقع ہوتا ہے تو سرکہ اور زفت کے ساتھ اسکو
پیسکر ضماد کرین۔ ہڈی مین سردی سے درد ہو تو روغن زیتون اور شہد کے ساتھ پیسکر لگاوین اسکا دھواں
ابتداے نزول الماء اور سیلان رطوبات کے لیے مجرب ہے ورم چشم کو نافع ہے اور آنکھ سے رطوبات
کے نکلنے کو روکتا ہے آنکھ کے سرطان اور خراب پھوڑے کو دفع کرتا ہے اس دھوئین کا قائم مقام مصطگی
کا دھوان ہے۔

قشار کندر نہایت قابض ہے اعضاے خون بہنے اور منہ سے خون آنے کو بند کرتا ہے معدے کو قوت دیتا
ہے زخمون کو بھرتا ہے اسکو پیٹ پر لیپ کرنے سے دست بند ہوجاتے ہین معدے کے کیڑے مارتا
ہے تھوک مین خون آتا ہو تو اسکے لیے بے نظیر دوا ہے معدے کے اجزا مین استرخا آجائے تو انھین

Hakeem Shoukat Ali

اصلی حالت پر لے آتا ہے اس امر مین کندر سے بڑھا ہوا ہے اسمین حدت اور تیزی نہین ہے - مگر کندر سے غلیظ زیادہ ہے آنتون کا زخم بھی دور کرتا ہے اسکو بھو بحرا آنکھ مین لگانے سے کھجلی جاتی رہتی ہے اسکو دودھ مین گھول کر آنکھ مین لگانے سے جلا آتی ہے طبقات مین جما ہوا خون تحلیل ہوجاتا ہے دھند جاتی رہتی ہے پھنسی کو نفع ہوتا ہے اسکا لیپ پیٹ پر کرنے سے دست رکتے ہین اور اس سے معدے کے کیڑے مرجاتے ہین دقاق کندر منقع وجالی ہے اور قشار کندر سے سب فعلون مین ضعیف ہے - **مضر** گرم مزاج والے کو نقصان پہونچاتا ہے گرم مزاج مین درد سر پیدا کرتا ہے اسکی کثرت بلغم و خون مین احتراق پیدا کرتی ہے جنون اور جذام پیدا کرتا ہے سیاہ دھبے جلد پر پڑ جاتے ہین پھیپھڑے کو مضر پہونچاتا ہے - **مصلح** چانول - شکر عناب اور سکنجبین اور پھیپھڑے کے لیے لاذن فارسی **بدل** مصطگی -

مقدار خوراک کندر کی ۱/۲ ماشہ سے ۳ ماشہ بلکہ ۴ ماشہ تک ثابت ہے اور قشار کندر کی دو رتی اور ۲ جو بھر -

وید کہتے ہین کہ کندر فساد بلغم کو دفع کرتا ہے پسینا بند کرتا ہے باہ کو اور معدے کو اور دماغ کو اور رشائے کو قوت دیتا ہے - ناریل کے تیل مین اسکو ملاکر زخمون پر لگاتے ہین اسکو گھی مین آتشک کی ٹانکیون پر لگاتے ہین - سانس کی بدبو مٹانے کے لیے اسکو ببول کے گوند کے ساتھ منھ مین رکھنا چاہیے اس کی ۱/۲ ماشہ کی پھنکی کئی دنون تک لگاتار لیتے رہنے سے بڑھا ہوا پیٹ گھٹ جاتا ہے یعنی موٹا آدمی دبلا ہوجاتا ہے گانٹھ کو تحلیل کرنے کے لیے کندر و گوند اور سیندور کو پانی سے پیسکر کپڑے پر لگاکر چپکانا چاہیے لعابی دواؤن کے لعاب مین اسکے تیل کی دس سے بیس تک بوندین ڈال کر پلانے سے سوزاک مٹتا ہے اسکو ترپھلے کے ساتھ اونٹا کے پلانے سے صاف ہوتا ہے بڑی ہڑ کا چھلکا اور کندر ہم وزن پیسکر چھانکر شہد مین ملاکر چاٹنے سے قبض دفع ہوتا ہے اسکو تیل مین اونٹا کر ملنے سے گنٹھیا مٹتی ہے کندر و گوند کو باریک پیسکر آنکھ مین لگانے سے بینائی بڑھتی ہے اور آنکھ کا زخم جما ہوا خون رطوبت کا بہنا یا پھنسی کا گلنا اور آنکھو کی سفیدی مٹتی ہے اسکو پیسکر شہد مین ملاکر آنکھ مین لگانے سے دھند کٹتی ہے اسکی دھونی دینے سے آنکھون کی کھجلی دور ہوتی ہے اسکو بیس کے ناس کی طرح سونگھنے سے نکسیر بند ہوتی ہے اسکو پیسکر دانتون پر ملنے سے درد دفع ہوتا ہے اسکو چراغ مین جلاکر اسکا کاجل پار کر اس کاجل کو آنکھون مین لگانے سے آنکھون سے پانی کا بہنا اور پلکون کا جھڑنا بند ہوجاتا ہے -

کندرشکر (ہ)

بضم کاف تازی و سکون نون و ضم دال مہملہ و سکون راے مہملہ و شین معجمہ و کاف تازی دونون موقوف
کاف سے حذف سے کندرش بھی آیا ہے

صفات و فوائد - محیط مین لکھا ہے کہ کندر کا نام ہے یا کسی غیر چیز کا محیط مین ایک نام اسکا کرجھدا لکھا ہے جسمین کاف اور راے مہملہ اور جیم فارسی مخلوط بہا اور دال مہملہ سب مفتوح ہین آخر مین الف ساکن ہے نگھنٹ پر کاش سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ سیندھ کا نام ہے محیط مین اس دوا کو بلکی دل کی

Hakeem Shoukat Ali

نوش کرنے والی کافور کی سی خوشبو رکھنے والی بہت قوت دینے والی کھانسی اور تپ اور بادی کو دفع کرنے والی بتایا ہے۔

کندری

بضم کاف تازی و سکون نون و ضم دال مہملہ و کسر رائے مہملہ و یائے نسبت

صفات و شناخت - ایک روئیدگی ہے گاجر اور سونف کی طرح مگر اسکے پتے اُنکے پتوں سے چوڑے ہوتے ہیں اور بو اسکی کندر کی سی ہوتی ہے اسلئے یائے نسبت لگا کر کندری کہتے ہیں۔

طبیعت - تیسرے درجے کے اول میں گرم ہے اور تیسرے کے آخر میں خشک ہے بعض کہتے ہیں کہ گرمی خشکی سے بڑھی ہوئی ہے۔

منافع - مدر اور محلل ہے مواد میں نضج پیدا کرتی ہے اور اکثر افعال میں کندر کی طرح ہے۔

کندش (ع)

بضم کاف و سکون نون و ضم دال مہملہ و سکون شین معجمہ اور سین مہملہ کے ساتھ بھی آیا ہے - بیخ گازران دانند

صفات و شناخت - اسحاق بن عمران نے لکھا ہے کہ ایک نبات کی جڑ ہے بڑا اسکا حرشف بستانی کی طرح ہوتا ہے مستعمل صرف یہی جڑ ہے بعض کہتے ہیں کہ اسکے پتوں کا رنگ سبزی و سفیدی مائل ہوتا ہے شام کے ملک میں اونی کپڑے اس سے دھوتے ہیں بو اسکی تیز ہوتی ہے ساون کے قریب پیدا ہوتی ہے صحرائی زمین میں اسکی پیدایش ہے بعض نے لکھا ہے کہ اس جڑ کو ہندی میں اکل بیر (الف اور کاف کے فتحون اور لام کے سکون اور بائے موحدہ کے کسرے اور یائے تحتانی اور رائے مہملہ کے سکون سے) کہتے ہیں کیونکہ دونوں کے خواص اور صورت ملتی ہوئی ہے - حکیم اسدانی اور صاحب الفاظ الادویہ نے اسکا نام چوک بتایا ہے - بعض محققین نے کہا ہے کہ چوک ایک دوسری لکڑی ہے وہ کندش کے ساتھ مشابہت نہیں رکھتی - ان بھوت چلتا سا گرین لکھا ہے کہ چوک زبان ملدواڑی میں سیتیا ناسی کی جڑ کا نام ہے مشہور یہ ہے کہ کندش اور چھکنی ایک چیز ہے اور یہ غلطی ہے اس لیے کہ چھکنی ایک بوٹی ہے بیج والی اور کندش لکڑی ہے اسی لیے کندش کو عود العطاس بھی کہتے ہیں صاحب الفاظ الادویہ کا عود العطاس کو چھکنی سمجھنا غلط فہمی ہے بعض کہتے ہیں کہ کندش اور عود العطاس میں بھی فرق ہے اور ماموں صاحب کے نزدیک وہ سطروثیون ہے ریاض الادویہ میں لکھا ہے کہ اسکو بیخ گازری کہتے ہیں اسلیے کہ دھوبی اس سے کپڑے سفید کرتے ہیں تحفۃ الاطبا میں کہا ہے کہ وہ ایک روئیدگی کی شاخ ہے برہان کہتا ہے کہ شیرازی چوبک اشنان کہتے ہیں اور آذر بو یہی ہے بہر صورت کندش چھوٹی سی گول لکڑی ہوتی ہے اوپر سے سیاہ اور اندر سے زرد یا سفید مائل بزردی ہوتی ہے سمی دواؤں میں سے ہے قوت اسکی بیس سال تک رہتی ہے بہتر تازہ اور تیز بو ہے تمیمی کی رائے یہ ہے کہ دیسقوریدوس نے کندش کو سطروثیون کے نام سے ذکر کیا ہے اور حنین نے اپنی مفردات میں کہا ہے کہ جالینوس نے کندش کو ذکر کیا ہے اور اُسنے اسی سطروثیون کا کندش کے ساتھ ترجمہ کیا ہے حالانکہ کندش دوسری چیز ہے اور سطروثیون اور چیز ہے البتہ چھینکیں دونوں سے آتی ہیں اور ایک

Hakeem Shoukat Ali

دوسری کی جگہ مستعمل ہوسکتی ہے مامون صاحب کا سطرونیون کو عود العطاس سمجھنا بھی قطعی نہین صاحب جامع کی تحقیق یہی ہے کہ کندش کو نہ دیسقوریدوس نے ذکر کیا ہے نہ جالینوس نے سطرونیون کو کندش یا عود العطاس سمجھکر یہ کہنا کہ انھون نے ذکر کیا ہے دوسری بات ہے۔

طبیعت۔ تیسرے درجے کے آخر مین گرم وخشک ہے بعض کہتے ہین کہ گرم تیسرے درجے کے آخر بلکہ چوتھے درجے کے اول مین ہے اور خشک تیسرے درجے کے اول مین ہے بعض کہتے ہین کہ چوتھے درجے کے اول مین گرم ہے اور خشک تیسرے درجے کے آخر مین ہے صاحب قانون کے نزدیک گرم وخشک تیسرے درجے مین چوتھے تک ہے اسکا یون مطلب بیان کرسکتے ہین کہ تیسرے درجے کے آخر مین گرم وخشک ہے۔

خواص وفوائد۔ پیاس لگاتی ہے بلغم کو قطع کرتی ہے مرہ سودا کو خارج کرتی ہے جذام اور پیٹ کے کیڑون وریاح بلغمی ورطوبت دماغ واستسقا ویرقان ودرد مفاصل وعرق النسا وفالج ولقوہ ومرگی وبرص وورم طحال ورتوند کو زائل کرتی ہے ناک کی بدبو دور کرتی ہے آواز کو صاف کرتی ہے بصر کو تیز کرتی ہے اس کو روغن بنفشہ وغیرہ مین جوش کرکے کان مین ٹپکانا میل کو صاف کرتا ہے اسکے روغن کی مالش سے بازو کا درد جاتا رہتا ہے کان مین ٹپکانے سے دوی اور طنین کو نفع ہوتا ہے کان کے کیڑے مرجاتے ہین اس تیل کو ناک مین سڑکنے سے دماغ سے بلغم چھٹ جاتا ہے اور مالش سے ریاح تحلیل ہوتی ہین سفید داغ اور سیاہ داغ اور چھیپ اور چھائین کو نفید ہے جھلی پر مالش کرنے سے بہت نفع ہوتا ہے غرضکہ صعوطا اور قطور اور عطوس اسکا بہت سے امراض باردہ دماغی کو نافع ہے مگر یہ چاہیے کہ بدن کے تنقیے کے بعد اور جب جاڑا پڑنے لگے تو اسوقت استعمال کرین بدن مین امتلا ہو یا گرمی کا موسم ہو یا مزاج گرم ہو یا مقام گرم ہو تو استعمال نہ کرین بچون اور بوڑھون کو جو بہت ضعیف ہون اسکے سونگھنے سے بہت سی چھینکین آتی ہین اور خود بخود نہین رکتین روکنے کی تدبیر یہ ہے کہ روغن بنفشہ کا استنشاق کرین سرکہ اور گلاب برف مین سرد کرکے اسنے ناک کو تر کرین۔ کندش کے ذریعہ سے قے کرانا سانس کی تنگی اور ربو کو نافع ہے بقدر چھ رتی کندش تازے دودھ اور تل کے تیل کے ساتھ پینے سے بڑی قے آتی ہے اور قوی مسہل ہے کندش سے تلی کی صلابت بھی تحلیل ہوجاتی ہے مدر بول وحیض ہے پیٹ سے بچہ گرادیتی ہے شہد مین ملاکر اسکے حمول کرنے سے بھی رحم سے بچہ نکلتا ہے کنول کی جڑ اور جاؤشیر کے ساتھ سودا کا تنقیہ کرتی ہے سنگ گردہ ومثانہ کو خارج کرتی ہے شہد کے ہمراہ لیپ کرنے سے چھائین اور برص کے داغ اور چھیپ اور دوسرے جلد کے داغ جاتے رہتے ہین جوڑون کے درد اور آنت اترنے کو بھی مفید ہے ہم وزن ہرتال اور روغن زیتون کے ساتھ لگانے سے داء الثعلب اور داء الحیہ کے مقام پر بال جم جاتے ہین۔ مؤلف حاوی کبیر اور اطبائے متقدمین کا اعتقاد یہ ہے کہ اگر کندش کو روغن چربی مرغ کے ساتھ جس عضو پر لیپ کرین وہین بال جم آتین۔ یہانتک کہ ہتھیلی پر بھی جم سکتے ہین سرکے اور شہد کے ساتھ لگانا خارشت اور درد کو مفید ہے اسکو جہانتک ہوسکے کھانا نہ چاہیے، ماشہ کندش کھانے سے خناق اور التہاب اور تشنگی اور فتور عقل اور درد شکم عارض ہوکر آدمی مرجاتا ہے دوا اسکی یہ ہے کہ دودھ اور روغن سے

Hakeem Shoukat Ali

قے کرین اور قوی دواؤن سے حقنہ کرین اگر تشنج عارض ہو تو اسکا علاج کرین بعض طبیب یہ کہتے ہین کہ جب عقل مین خلل آجائے اور معدے مین شدت کا درد ہو تو علاج پذیر نہین - **مضر** - پھیپھڑے کو نقصان پہونچاتی ہے اور کرب و غشی پیدا کرتی ہے - **مصلح** کتیرا اور دودھ **بدل** ہموزن مین پھل مع ثلث وزن فلفل سیاہ -
مقدار خوراک - قے کرنے کے لیے ۶ رتی سے ۱۲ رتی تک دودھ کے ساتھ تاپ تلی اور یرقان وغیرہ کے لیے ۱۲ سے ۲۱ جو بھر -

کندوری (ہ)

کاف کے ضمے سے مگر مشہور کاف کے فتحہ سے ہے اور نون مخفی دال مہملہ مضموم واو معروف رائے مہملہ مکسور یائے تحتانی معروف مارواڑی آدمی نون کو ساکن تلفظ کرتے ہین -

صفات و شناخت - ایک بیلدار درخت صحرائی کا پھل ہے ہندوستان کے بہت سے حصون مین ہوتا ہے مشابہ بلول کے مگر اُس سے چھوٹا دو ڈھائی انچ لمبا اور دو قسم کا ہوتا ہے شیرین و تلخ شیرین خامی اور پختگی مین شیرین اور تلخ خامی کی حالت مین تلخ اور پک کر شیرین ہو جاتا ہے اور دونون قسم خامی مین سبز رنگ اور اور سفید خطوط ہوتے ہین اور پک کر بہت سرخ ہو جاتے ہین اسکی بیل دوسرے پیڑون پر چڑھتی ہے برسات مین اُگتی اور پھولتی پھلتی ہے پھلنے کے بعد سوکھ جاتی ہے اسکے پتے گہرے ہرے رنگ کے ہوتے ہین اور ترکاری کے کام مین آتے ہین وضع پان کی سی ہوتی ہے پھول گل چاندنی کی طرح ہوتا ہے اور بیج کاغذی لیموں کے بیج کی طرح ہوتا ہے شیرین کی ترکاری بنائی جاتی ہے اور تلخ قسم کو بلول تلخ صحرائی بھی کہتے ہین -

طبیعت - درخت کے پتے سرد و خشک اور پھل سرد و تر -

خواص و فوائد - صفرا اور خون کا فساد اور اعضا کی سوزش کو دور کرتی ہے اسکا اچار گرم چیزون کے ساتھ قوت جاذبہ کو قوی کرتا ہے ہاضمہ بڑھاتا ہے گردے کے امراض کو مفید ہے کندوری بالخاصیت عقل کو کم کرتی ہے اگر اسکا چھلکا دور کرین تو پیٹ کم پھلاتی ہے بھوک بڑھاتی ہے خون پیدا کرتی ہے دودھ زیادہ کرتی ہے بواسیر اور اسہال معدہ کو مفید ہے بعض وید کہتے ہین کہ کندوری کے پھل ہضم ہونے مین بھاری شیرین سرد اور پھاڑنے والے یعنی مفجر اور رام ہوتے ہین مل (براز) کو خشک کرتے ہین پیٹ مین ریاح اور عورتون کے دودھ بڑھانے مین بے رغبتی طعام صفرا فساد خون دمہ سوجن گرمی اور کھانسی کو مٹاتے ہین اسکے پھول خارشت صفرا اور یرقان کو دفع کرتے ہین اسکے پتون کا ساگ سرد میٹھا ہضم ہونے مین ہلکا قابض کسیلا کڑوا پاک مین چرپرا اور بادی بڑھانے والا ہے بلغم اور صفرا کو مٹاتا ہے اسکی جڑ سرد اور منی بڑھانے والی ہے جریان حلق کی گرمی دوران سر اور قے کو زائل کرتی ہے کثرت بول کے علاج کی رسائن دواؤن کو اسکی جڑ کے خاص رس مین بھگوتے ہین پھر اسی کے رس مین گولیان بنا کر صبح کو ہمیشہ ایک گولی کھلاتے اوپر سے اسکی جڑ کا ایک تولہ رس پلا دیتے ہین جب اسکی جڑ کو کاٹتے ہین تو اسمین سے کچھ چپچپا رس نکلتا ہے وہ سوکھنے پر کچھ لال گوند کی طرح جم جاتا ہے یہ بہت قابض ہے مگر پھل کی طرح کڑوا نہین ہوتا ہے اسکی جڑ کی چھال کے دو ماشہ سفوف کی پھنکی دینے سے اچھی طرح دست لگتے ہین اسکے پتون کو گھی کے ساتھ پیس کے زخمون پر لیپ

Hakeem Shoukat Ali

کرتے ہین آبلون پر اسکے پتون کو باندھتے ہین یا انکا لیپ کرتے ہین - اسکے تخمون کا خاص رس سوزاک والے کو پلاتے ہین - زبان کے اوپر کے زخم مٹانے کے لیے اسکے ہرے پھل کو چوستے ہین - سوید کی بعض کتابون مین لکھا ہے کہ پکا پھل باد اور صفرا مٹاتا ہے قوت دیتا ہے طبیعت کو خوش رکھتا ہے ابخرہ صفراوی کو دفع کرتا ہے آنکھون کی زردی کو دور کرتا ہو تلخ پھل پتہا سے ہی کو نافع ہے بلغم اور صفرا اور کرم شکم کو دور کرتا ہے قے لاتا ہے زیادہ پیاس کو کم کرتا ہے بھوک بڑھاتا ہے اسکی جڑ دست آور ہے اسکے پتے پھوڑے پھنسی اور یرقان اور بلغم کو مفید ہین - روغن زرد مین جلا کر زخمون پر لگانے سے عمدہ گوشت جمتا ہے - **مضر** کندوری کا پھل قابض ونفاخ اور مضعف معدہ ہے اور جڑ کے پینے سے متلی اور قے اور دست شدت سے ہوتے ہین اور اعضا مین جلن ہو جاتی ہے - **مصلح** قبض اور نفخ اور ضرر معدہ کے لیے گرم دوائیان اور جڑ کے مصلح لعاب بہی دانہ اور اسبغول اور بارتنگ ہین -

کنسلائی (ھ)

بفتح کاف وسکون نون وفتح سین مہملہ وفتح لام وسکون الف وکسر ہمزہ ویائے معروف - گوش خر (ف)

صفات وشناخت - ایک کیڑا ہے کنکھجورے سے پتلا اور ذرا چھوٹا اسکے بھی بہت سے پاؤن ہوتے ہین اور اسی کی قسم سے ہے مگر ویسا مکروہ صورت نہین رنگ سرخ ہوتا ہے اور اسکی نسبت یہ مشہور ہے کہ کان مین گھس جاتا ہے -

طبیعت - گرم وخشک تیسرے درجے مین -

منافع - پکڑ کے خشک کی جائے اور ایک بتی مین لپیٹ کے روغن کنجد مین اسکا کاجل پارا جائے یہ کاجل پلکین اکھڑنے کے مرض کو بہت مفید ہے اگر کنسلائی کان مین گھس جائے تو تیل گرم کرکے کان مین ڈالین یا سرکہ اور نمک ڈالین اور جب مر جائے تو موچنے سے اٹھا لین -

کنسنٹریٹڈ فاسفورک ایسڈ (ش)

(ایسیڈم فاسفوری کم کنسنٹریٹم (ل))

صفات وشناخت - فاسفورس اور شورے کے تیزاب اور پانی سے تیار کرتے ہین بے رنگ شہد کے مانند سیال ہے - ذائقہ ترش - اسمین بڑی قوی کیفیت تیزابی پائی جاتی ہے - اس سے ڈائی لیوٹڈ فاسفورک ایسڈ بھی تیار کرتے ہین کہ تین فلوئڈ اونس کو اسقدر آب مقطر مین ملاتے ہین جسمین سیال پورا بیس فلوئڈ اونس ہو جاتا ہے -

خواص وفوائد - دافع کیفیت تیزابی ہے مقوی اور مفرح ہے پیشاب مین جب سفید رنگ کی ریگ جو فاسفیٹ نمکون کی ہوتی ہے آتی ہو تو اسکو کیلسیا یا کواشیا یا پھان بید کے خیساندے کے ساتھ دیتے ہین آلات الہضم کے ضعف مین بھی اسی طور سے دینا مفید ہے خنازیر کے مرض مین اسکے استعمال سے بڑا نفع حاصل ہوتا ہے ذیابیطس کے مرض مین پیاس کی شدت کم کرنے کے لیے عمدہ مفرح ہے -

مقدار خوراک - کنسنٹریٹڈ فاسفورک ایسڈ ۲ منم سے ۵ تک اور ڈائی لیوٹڈ فاسفورک ایسڈ کی دس منم سے تیس تک -

Hakeem Shoukat Ali

کنگر زد (ف)

بفتح کاف تازی وسکون نون وفتح کاف فارسی دوم وسکون رائے مہملہ وفتح زائے فارسی وسکون دال بے نقطہ اسکو کنگری بھی کہتے ہین کنگر حرشف کا نام ہے اور ژد گوند کے معنے مین ہے عربی مین تراب القے بولتے ہین مجھے تعجب ہے برہان سے کہ اُسنے کنگر زد بکسر زائے نقطہ دار لکھا ہے حالانکہ فصل زائے فارسی با دال مہملہ مین ژد بفتح اول وسکون ثانی گوند کا نام لکھا ہے اور فصل زائے نقطہ دار یعنی زائے ہوز با دال مہملہ مین گوند کے معنی مین زد نہین لایا

صفات وشناخت ۔ کنگر کے درخت کی جڑ یا ساق سے رطوبت نکلتی ہے جو اسکا گوند ہے اُسے کہتے ہین یہ درخت حرشف صحرائی ہے اور جن لوگون نے یہ کہا ہے کہ کنگر زد صحرائی سرسون کا گوند ہے یہ انکی غلطی ہے بعض نے کہا ہے کہ یہ عکرب کا گوند ہے جسکی شکل وہیئت حرشف کی سی ہوتی ہے اور تحقیق یہ ہے کہ عکرب حرشف صحرائی ہے۔

طبیعت ۔ گرم دوسرے درجے مین خشک پہلے درجے مین ۔

خواص وفوائد ۔ یہ گوند سکنجبین یا شہد کے ہمراہ آسانی سے مادۂ بلغم وصفرا کو تے کی راہ نکالتا ہے اسکا لیپ اورام کو تحلیل کرتا ہے باہ اور ہاضمہ کو قوت دیتا ہے اُس تپ کو زائل کرتا ہے جسکا سبب بلغم وصفرائے متعفن ہون **مضر** ذاتی **مصلح** گھی **بدل** کاسے پھل اور خاص تے کے لیے مین پھل ۔

مقدار خوراک ۔ ۳۔ ماشہ تا ۲ ماشہ

کنکوا (ھ)

بفتح کاف تازی وسکون نون وفتح کاف تازی دوم وواو مشدد مفتوح وسکون الف

صفات وشناخت ۔ ایک روئیدگی ہے جسکی شاخین گرہ دار گھاس کی طرح آدھ گز تک جڑ سے بلند ہوتی ہے اور گرہون سے ریشے نکلتے ہین باغون اور رتجھون مین پیدا ہوتی ہے اسکے پتے بارتنگ کے پتون سے مشابہ ہوتے ہین مگر اُنسے قدرے چھوٹے ہوتے ہین اور نرم اور ہموار ہوتے ہین اُسپر زودان بھی ہوتا ہے پھول کا رنگ لاجوردی ہوتا ہے اور دو برگی ہوتا ہے اور وہ ایک پردے مین سے جو ٹوپی کی شکل ہوتا ہے نکلتا ہے اس پردے مین بیج ہوتے ہین اور ایک قسم اسکی ایسی ہے جسکے پتے کوے کی چونچ کی طرح ہوتے ہین جنکا رنگ سرخ اور بعضون کا زرد ہوتا ہے پھول بھی سرخ ہوتا ہے دیہاتی آدمی اسکا ساگ پکا کر کھاتے ہین اسکو کوا ساگ بھی کہتے ہین ۔ عربی مین بقلۃ الغراب بولتے ہین وجہ تسمیہ یہ ہے کہ جب کوا بیمار ہوتا ہے تو اسکے کھانے سے شفا پاتا ہے بعض کہتے ہین کہ اسکے پتے کوے کی چونچ کی طرح ہونے سے یہ نام مقرر ہوا ہے۔

طبیعت ۔ مائل بگرمی ۔

خواص وفوائد ۔ بلغم لزج پیدا کرتا ہے صفرا کو دفع کرتا ہے مزاج خوش رکھتا ہے باہ کو قوت دیتا ہے سردی پیدا کرتا ہے امراض چشم کو امراض فساد دل کو مفید ہے اسکے پتے کوٹ کر تھوڑے سے نمک کے ساتھ ورم پر باندھنا اکسیر کا حکم رکھتے ہین اس سے بہتر کوئی دوا نہین ۔

Hakeem Shoukat Ali

کنکول (ھ)

بفتح کاف وسکون نون وضم کاف دوم وواو مجہول ولام موقوف

صفات وشناخت۔ دانے ہیں جنکی شکل مرچ سیاہ کی سی ہوتی ہے مگر اس سے بڑے اور سیاہی میں کم ہوتے ہیں اسی لیے کنکول مرچ اور مرچ کنکول بھی کہتے ہیں اسمین اور سنتیل چینی مین یہ فرق ہے کہ موٹے بکل والی کو کنکول کہتے ہین اور پتلے بکل والی کو سنتیل چینی بولتے ہین اسکے پیڑ مین ایک قسم کا رال کی طرح گوند نکلتا ہے کباب چینی اور یہ ایک نہین ان بھوت چلتا ساگر مین ایک سمجھنا غلطی ہے۔ ابہل اور قرۃ العرع اور تخم سرد کو ہی بعض کے نزدیک یہی ہے اور بعضون کے نزدیک ہو بیر ہے۔

طبیعت۔ گرم وخشک۔

خواص وفوائد۔ بھوک بڑھاتی ہے کھانا ہضم کرتی ہے معدے کو قوت دیتی ہے بلغم اور ریاح کے فساد کو دور کرتی ہے متلی کو روکتی ہے پیشاب اور خون حیض کو جاری کرتی ہے تہاہے بلغی ومرکبہ کو نافع ہے ہندی کی کتاب مین لکھا ہے کہ کنکول طاقت پیدا کرنے والی ہے اسکے سفوف کی پھنکی لینے سے پیٹ کا نفخ دفع ہوتا ہے اسکو چوسنے سے کھانسی کا زور گھٹتا ہے گرم مصالح کا یہ عمدہ جزو ہے مصری کے ساتھ اسکے سفوف کی پھنکی دینے سے پیشاب کی رکاوٹ دور ہوتی ہے۔ **مضر** بدن کو لاغر کرتی ہے **مصلح** ہلیلہ زرد۔

کنکھجورا (ھ)

بفتح کاف وسکون نون وفتح کاف تازی دوم مخلوط بہا وضم جیم تازی وواو معروف وفتح راے مہملہ وسکون الف یا ہا ہزار پا (ف) عربی مین اربع واربعین متقدمین اور ابو سبع وسبعین متاخرین کہتے ہین۔

صفات وشناخت۔ مشہور کیڑا ہے اسکا بدن گرہ دار ہے بعض سرخ اور بعض سیاہ ہوتا ہے طول اسکا ایک انگل سے ایک بالشت تک ہوتا ہے اسکے سر پر دو باریک شاخین ہوتی ہین دم تیلی اور چھوٹی ہوتی ہے زبان رکھتا ہے جس عضو کو چمٹتا ہے اپنے پاؤن گڑو دیتا ہے اور بہت مشکل سے چھوٹتا ہے منہ سے کاٹتا ہے اسکے چوالیس پاؤن ہوتے ہین ۲۲ ایک طرف اور ۲۲ دوسری طرف اور جس طرح اگلے حصہ بدن سے آگے کو چل سکتا ہے اسی طرح پچھلے حصہ بدن سے پیچھے کو چل سکتا ہے بری اور بحری ہوتا ہے۔

طبیعت۔ گرم وخشک۔

خواص وفوائد۔ نہایت حاد اور سم قاتل ہے بعض طبیب کہتے ہین کہ در بالی کنکھجورے کو روغن زیتون مین پکا کر ملنے سے بال اڑ جاتے ہین لیکن اس مقام پر خارشت پیدا ہوجاتی ہے اسکے پاؤن مین سمیت ہو جہان کاٹتا ہے کسی قدر سوزش پیدا ہوجاتی ہے بعد اسکے تسکین ہوجاتی ہے اور جو اقسام اسکے نہایت زہریلے ہین انکے کاٹنے سے شدت سے درد ہوتا ہے سانس مشکل سے لی جاتی ہے خوف طبیعت پر پیدا ہوجاتا ہے دل میٹھی چیز کے کھانے کو چاہتا ہے تریاق اسکا وہی کنکھجورہ ہوکر جسنے کاٹا ہو اسکو کچلکر جہان کاٹا ہو باندھدین اور زراوند طویل پکھان بید پوست بیخ کریل اور مر کا آٹا سب اجزا ہموزن لے کر کوٹ کر شراب یا ماء العسل کے ساتھ کھلادین تریاق اربعہ اور دواء المسک بھی مفید ہے نمک اور سرکے کا لیپ کرین اگر کنکھجورہ بالی مین گر

Hakeem Shoukat Ali

مرجاوے تو اسکو نہ استعمال کرین کہ ورم اور خارشت اور سوزش عضو مین ہوجاتی ہے اسکی تدبیر بھی ملنا اشیاے مذکورہ کا ہے اگر تیل گرم کرکے کنکھجورے پر ڈالین تو مرجائے اور اُسکے اعضا کی گرہین جوڑون سے جدا ہوجائین کنکھجورا ایک مٹی کے برتن مین رکھکر منھ بند کرکے آگ مین رکھکر جلالین اور راکھ کو مصروع کے دماغ مین سعوط کرائین دو کیڑے دماغ سے نکل کر صحت ہوجائے گی یہ ترکیب حکیم نورالاسلام صاحب کی بیاض سے منقول ہے۔ بعض اہل تجربہ نے یون لکھا ہے کہ پرانے ڈھاک کے درخت مین کنکھجورا رہنے لگتا ہے یہ ڈھاک مین رہنے کی وجہ سے سرخ ہوجاتا ہے اگر اسکو زندہ پکڑ کر پتا کو کے سبز پتے مین سکھا لیا جائے اور خوب باریک پیسکر اسکی ناس ایک چانول کی مقدار مین سنگھائی جائے تو سات دن کے استعمال مین مرگی کا لاعلاج مرض نابود ہوجاتا ہے ڈھاک مین رہنے کو بھی اس امر مین ضرور تاثیر ہے کیونکہ وید کہتے ہین کہ ڈھاک کی جڑ کو پانی مین گھسکر مصروع کی ناک مین ٹپکانے سے دورے کے وقت فائدہ ہوتا ہے۔

حکایت۔ ایک شخص کے درد جوڑون کے جوڑون سے پاؤن کی انگلیون تک تھا اور روز بروز بڑھتا جاتا تھا اتفاقاً ایسا واقعہ ہوا کہ تیسرے یا چوتھے روز شب کو سوتے مین اسکو کنکھجورے نے کاٹ لیا تھوڑا سا درد معلوم ہوا صبح کو درد بالکل جاتا رہا صرف کاٹی جگہ مین درد تھا جو گرم روغن کے ملنے سے جاتا رہا۔

کنگنی (ہ)

بفتح کاف تازی وخفاے نون وسکون کاف فارسی وکسر نون ویاے معروف۔ ارزن (ف) دخن۔ (ع)

صفات وشناخت۔ ایک قسم کے غلے کا دانہ ہے باریک اور گول اور فصل خریف مین پیدا ہوتا ہے اور بھوسی ہوتی ہے اندر دانہ زرد رنگ نکلتا ہے بھوسی کا رنگ سفیدی مائل ہوتا ہے اور نہایت نازک ہوتی ہے جلدی دانے سے جدا ہوجاتی ہے سو تولہ کنگنی مین سے ۳، تولہ میدہ اور اکثر مین تولہ تیل نکلتا ہے۔

طبیعت۔ سرد درجۂ اول مین خشک درجۂ دوم مین بعض کے نزدیک دوسرے درجے مین گرم وخشک ہے

خواص وفوائد۔ قلیل الغذا اور حابس شکم اور قابض ہے خشکی پیدا کرتی ہے مگر نہ اتنی جتنی باجرا کرتا ہے بیخواب لاتی ہے صفراوی دستون کو بند کرتی ہے گھی کے ہمراہ سینے کو ملائم کرتی ہے دودھ اور شکر کے ساتھ کھانے سے منی پیدا کرتی ہے گرم کرکے درد کے مقام پر اس سے سینکنا نافع ہے محلل بھی ہے اسکے چانول پکاکر دودھ اور گھی کے ساتھ کھانے سے غذاے صالح حاصل ہوتی ہے۔ وید بھی کہتے ہین کہ قابض ہے خشکی پیدا کرتی ہے پیشاب جاری کرتی ہے اسمین غذائیت کم ہے اگر دودھ مین پکائین تو اسکی خشکی کم ہوجائے اور غذائیت بڑھ جائے بعض وید لکھتے ہین کہ پکی ہوئی کنگنی بادی و تحلیل کرتی ہے بھوک بڑھاتی ہے دھات کو قوت دیتی ہے آواز کو صاف کرتی ہے اسکے ستو صفراوی دست بند کرتے ہین اسکا کھانا استسقا اور سوء القنیہ کو نافع ہے اسلیے اکثر ایسے مریض کو دیتے ہین۔ اسکو تنہا کھانے سے کبھی کبھی دست آنے لگتے ہین ابن بھوت چکتسا ساگر مین ایسا ہی لکھا ہے اسکو جوش دیکر پلانے سے پیشاب کا ادرار ہوتا ہے اسکا لیپ کرنے سے گٹھیا کا درد مٹتا ہے اسکی بھوسی کان مین ڈالنے سے رطوبت کا بہنا بند ہوتا ہے بعض سدہ پیدا کرتی ہے مثانے اور گردے مین پتھری پیدا کرتی ہے محال کو مضر ہے اور دیر مین معدے سے تلے اترتی ہے وید کہتے ہین کہ اسکے ستو بیچھے کو خراب کرتے ہین

Hakeem Shoukat Ali

مصلح دودھ شکر گھی اور شہد اور ستو کے مصلح ببول کا گوند مصطگی اور طباشیر کے لیے بھی مصطگی مصلح ہے - **بدل** چاول مگر کنگنی کا بدل چاول قرار دینا یہ اطباکی راے اور تجربہ صحیح نہین یونان مین ایسا ہوتا ہو تو ہو ہندوستان مین ادنی سے اعلی تک کوئی اسکو تسلیم نہ کرے گا -

کنگھی (ھ)

بفتح کاف تازی وخفاے نون وکسر کاف فارسی مخلوط بہا دیے معروف اسکو لکھیا بھی کہتے ہین مرہٹی مین کنگنی اور مارواڑی مین ڈابی بولتے ہین - درخت شانہ زن (مخزن) (فسط الغول (ع)

صفات وشناخت - ایک روئیدگی ہے جسکی بلندی قد آدم تک بلکہ اس سے بھی زیادہ ہوتی ہو شاخین پراگندہ اور سخت ہوتی ہین اور پتے گول نوکدار کپاس کے پتون سے کچھ مشابہ ہوتے ہین مگر انسے چوڑے اور موٹے ہوتے ہین اور کلی گل سرخ کی کلی سے کسی قدر مشابہ ہوتی ہے مگر اس سے کچھ چھوٹی ہوتی ہے اور کھلکر پانچ پتیان ظاہر ہوتی ہین جنکا رنگ زرد ہوتا ہے اور ان پھولون مین باریک تار ہوتے ہین جنکے سرون مین ننھے ننھے دانے لگے ہوتے ہین اور پھل دندانہ دار کنگھی کے شکل ہوتا ہے بیج سیاہ اور چھوٹے اور چپٹے جنکا سر باریک ہوتا ہے ان بیجون مین سے چیپ بہت نکلتا ہے یہ درخت برسات مین پیدا ہوتا ہے ہندوستان کے زیادہ گرم حصون مین اسکی پیدائش ہے اسکی ایک قسم بہت چھوٹی ہے زمین پر بچھی ہوتی ہے تمام اجزا پہلی قسم کی طرح مگر اس سے چھوٹے ہوتے ہین حکیم شریف خان نے تالیف شریف مین لکھا ہو کہ کنگھی کا پھول نیلا گل گاوزبان کی طرح ہوتا ہے مگر اس سے چھوٹا ہوتا ہے اور سرخ جھائین اسمین معلوم ہوتی ہے یہ قول نسخہ سعیدی مین صحیح بتایا ہے-

طبیعت - بڑی قسم گرم وخشک دوسرے درجے مین اور چھوٹی قسم سرد وتر ہے بعض معتدل مائل بگرمی وتری کہتے ہین بعض دونون قسم کی طبیعت سرد بتاتے ہین-

خواص وفوائد - سینے کی بیماریون اور بواسیر اور دردون کو اور تپ کو مفید ہے پیشاب کھولکر لاتی ہے مثانے اور پیشاب کی راہون کے زخمون کو نافع ہے اسکے بیج مقوی باہ ہین قبض پیدا کرتے ہین اسکے پتے کمر کے درد اور اکثر اعضا کے درد کو مفید ہین اسکے جوشاندے سے کلی دانتون کے درد کو دفع کرتی ہے اسکا پینا ریاح غلیظ کو تحلیل کرتا ہو سدہ کھولتا ہے امراض صفراوی کو نافع ہے کچا پھل اسکا ریاح پیدا کرتا ہے پکا پھل برسام کو دور کرتا ہے سات تولہ کے قریب اسکے پتون کا رس پینا باولے کتے کے کاٹنے کے واسطے مجرب ہے اسکی گولیان بواسیر کو بہت نافع ہین بادی کو دفع کرتی ہین ام عدد کنگھی کے پتے ایک کالی مرچ ان دونون کو پیسکر سات گولیان بنائین ایک گولی صبح پانی کے ساتھ نگلین اگر دو تولہ اسکی بڑی قسم کے پتے پانی مین پیسکر شیرہ نکالکر اکیس دن تک پیئین تو آتشک کو نفع ہو یہ بیان کتب فارسی کے مطابق ہے ہندی کی کتابون مین لکھا ہے کہ کنگھی تیز چرپری میٹھی ٹھنڈی اور مزیل کرم شکم ہو اسکے پتون مین سے چیپدار گاڑھا رس نکلتا ہے وہ دو اون کی تیزی مٹاتا ہے اسکی جڑ کا خیساندہ پلانے سے بخار کی گرمی دفع ہوتی ہے کوڑھ کے مریض کو اسکا خیساندہ پلانا چاہیے اسکے بیج ملین شکم ہین بواسیر کا درد مٹانے کے لیے انکی پھنکی دی جاتی ہے اسکے بیجون کا لعاب چرپراہٹ مٹاتا ہے اسکے بیج اور اڑوسے کو اونٹا کے پلانے سے سوکھی کھانسی مٹتی ہے دست بند کرنے کے لیے اسکی چھال کا جوشاندہ پلانا چاہیے

Hakeem Shoukat Ali

اسکا ہر ایک جز سینے کے امراض مٹاتا ہے بخار کی گرمی مٹانے کے لیے اسکے پتون کا خیساندہ پلانا چاہیے اسکی چھال
اور بیجون کے خیساندے کو پینے سے پیشاب کا ادرار ہوتا ہے اسکی چھال کے جوشاندے سے کلیان کرنے سے
دانتون کا درد اور مسوڑھون کا ڈھیلا پن مٹتا ہے گرم دودھ کو اسکی ٹہنی سے ہلانے سے جم جاتا ہے جم جانے کے بعد اسمین سے
جو تور نکلتا ہے اُسکو پلانے سے بواسیر مٹتی ہے اسکے بیجون کا حلوا بنا کے کھانے سے قوت باہ بڑھتی ہے اسکے
پتون کو پکا کے کھانے سے بواسیر کا لہو بند ہوتا ہے اسکی جڑ کا خیساندہ پلانے سے جلن کے ساتھ بار بار پیشاب
کا آنا موقوف ہوتا ہے اس کے پتون کے خیساندے مین مصری ملا کے پلانے سے پیشاب مین
خون کا آنا رکتا ہے ۱ سے ۔ ماشہ تک اسکے بیجون کو دوسری ملین شکم دواؤن کے ساتھ دینے سے وہ ملین
کا کام کرتے ہین اسکے پتون کا جوشاندہ پلانے سے سوزاک موقوف ہوتا ہے پرانی کھانسی کو مٹانے کے لیے
اسکے پتون کا خیساندہ پلانا چاہیے اسکے پتون کا خیساندہ پلانے سے مثانے کا ورم اُترتا ہے بیجون کی مقعد مین
اسکے بیجون کی دھونی دینے سے سفید چھوٹے اور باریک کیڑے جنکو چنچنے کہتے ہین مرجاتے ہین ۔ کنواری لڑکی
کے ہاتھ سے کتے ہوئے سوت سے اسکی جڑ کو عورت کی کمر مین باندھنے سے حمل کا ساقط ہونا بند ہوجاتا ہے ۔
اسکے ۔ پتون کو پانی کے ساتھ پیسکر اُنکا رس نکالکر کھانڈ ملا کر پلانے سے صفراوی خفقان دفع ہوتا ہے اس کے
۔ ماشہ پتون کا سفوف پھانکنے اور مونگ کی دال کی کھچڑی کھانے سے یرقان زائل ہوتا ہے زخم پر اسکے پتے
باندھنے سے وہ بھر جاتا ہے **مضر** ۔ باد انگیز ۔ مفسد جگر و طحال ہے **مصلح** ۔ کھانڈ ۔ سونف اور مویز **بدل**
اونٹ کٹارا ۔

کنوچے کے بیج (ھ)

(تخم مروارف ، بزرالمرودع)

صفات و شناخت ۔ تالیف شریف مین لکھا ہے کہ کنوچا بفتح کاف و نون و سکون واؤ و فتح جیم فارسی
و سکون الف مرو کا نام ہے گیلان کے نزدیک وہ بیج بہتر ہین جو تازہ اور موٹے ہون اور رنگ انکا سرخی مائل ہو
طبیعت ۔ گرم و خشک بعض محققین گرم و خشک اعتدال کے ساتھ بتاتے ہین بعض کے نزدیک گرم دوسرے
درجے مین اور تر پہلے درجے مین ہین ۔

خواص و فوائد ۔ ابو جریج نے کہا ہے کہ تخم کنوچہ مین باوجودیکہ اسی کے بیجون سے گرمی کم ہے مگر پھوڑون کے
پکانے مین اُسنے قوی ہین اگر انکو بھون لین تو قابض ہوجاتین ورنہ ملین شکم ہین تھوڑا سا بلغم دستون کی راہ
نکالتے ہین اگر بریان کرکے تخم حماض کے ساتھ پھانکین تو دست جنمین خون آتا ہو بند کردین اور آنتون کے پھوڑے
اور زخم کو بہت نفع دین اگر انکو پیسکر شہد مین سانکر سخت سے سخت ورم پر لگائین تو وہ پک جاتے
انکا لعاب چنبیلی کے تیل کے ساتھ نہار پینے سے سوداوی پتی بالکل جاتی رہتی ہے نہایت مجرب ہے تخم کنوچہ
سے آنتون کا امتحان دستون کی حالت مین کیا جاتا ہے اور یہ معلوم کرتے ہین کہ اُنمین ایسا فضلہ ہے یا
نہین جسکا نکلنا واجب ہے امتحان کا طریق یہ ہے کہ تخم کنوچہ کو گرم گرم گلاب مین ملا کر مریض کو پلاتے ہین پس
اگر یہ بیج جلد پیٹ سے نکل جائین اور دوبارہ پلانے کی ضرورت نہ پڑے تو سمجھ لین کہ آنتین فضلے سے خالی

Hakeem Shoukat Ali

ہین اور اگر ایسا نہو تو ثابت ہوگا کہ فضول بھرا ہوا ہے۔ مگر یہ یاد رہے کہ جبکہ مریض کے مزاج مین گرمی اور تشنگی کا غلبہ ہو تو اسبغول یا تخم ریحان سے امتحان کرین اور ایسا نہ ہو کہ تخم کنوچہ یا تخم بارتنگ دین اور یہ بیج بالخاصیت منی کو کم کرتے ہین۔ **مضر** تلی۔ **مصلح** گلنار۔ **بدل**۔ تخم ریحان اور نفخ کے واسطے اسی کے بیج۔

مقدار خوراک۔ تنہا ۹ ماشہ سے ۱۰ ماشہ تک اور دوسری دوا کے ساتھ ۴ ماشہ تک۔

کنول (مارواڑی)

بفتح کاف تازی وخفائے نون وفتح واو وسکون لام۔ پدمان (ھ) نیلوفر سرخ رنگ (ف) قاتل النحل (ع)

صفات وشناخت۔ پانی کا ایک درخت ہے جو تالاب اور جھیل مین ہوتا ہے اسکے پتے گول بڑے بڑے اوپر سے صاف ہوتے ہین اس طرف پانی کی بوندین نہین ٹھہرتی ہین وہ اوپر سے ہرے اور نیچے سے کچھ سفید ہرے رنگ کے ہوتے ہین یہ چوڑے چوڑے پتے تھالی کی طرح پانی کے اوپر تیرتے ہوتے ہین اسکے گلابی اور لال اور نیلے اور سفید پھول لگتے ہین جو گل نیلوفر سے بڑے اور خوشنما ہوتے ہین بعض بعض کا رنگ سفیدی وسرخی سے ملا ہوا بھی ہوتا ہے اسکی ڈنڈی کھردری ہوتی ہے اسکو توڑنے سے اندر سے تار نکلتے ہین ڈنڈی مین کئی سوراخ ہوتے ہین اسکی جڑ کو بھسینڈا کہتے ہین جسکا بیان ہو چکا گرمی کے موسم مین اس کے پھول آتے ہین اور برسات کے آخر مین بیج پکتے ہین پھول کے اندر زرد رنگ کا زیرہ ہوتا ہے جسے کیسر اور پدم کیسر کہتے ہین اور اس کیسر کی دو قسمین ہین نر و مادہ فارسی مین جسے زعفران نیلوفری کہتے ہین وہ بھی پدم کیسر ہے مگر بعض کا بیان یہ ہے کہ کنول زرد پھول والا بھی ہوتا ہے خاص اسی کو سنسکرت مین چارلی بفتح جیم فارسی وسکون الف وفتح رائے مہملہ وکسر تائے ثقیل ویائے معروف اور پدم چارلی کہتے ہین اور اسکو پدم کیسر بھی کہتے ہین اور اسکے نام پدم کم اور پدم مکھ اور پدم گندھیک بھی ہین پدم کی ڈنڈی مرنال وپدم نال کہلاتی ہے کنول کے پھل یا بیج کو کنول گٹہ کہتے ہین جسکا بیان آگے آئے گا وتے گی (دواؤ) ایک پھول ہے اسکی نسبت یہ قیاس کرتے ہین کہ کنول کی قسم سے ہے۔ جہانگیر اپنے تزک مین لکھتا ہے کہ کنول کا پھول دن مین کھلتا ہے رات کو بند ہو جاتا ہے اور نیلوفر دن کو بند ہوتا ہے اور رات کو کھلتا ہے اسے قاتل النحل بھی کہتے ہین اسلیے کہ کبھی شہد کی مکھی اسکے پھول کے اندر گھس جاتی ہے اور اسکی پتیان بند ہو جاتی ہین اور وہ اندر مر جاتی ہین کنول صحرائی کو جو پانی سے خارج ہوتا ہے آگے بیان کرینگے۔

طبیعت۔ پھول سرد وتر ہے اور اسکے اندر کا زرد رنگ زیرہ اور ڈنڈی سرد وخشک ہے دیگی معتدل مانتے ہین۔

خواص وفوائد۔ پھول صفراوی بخارون اور یرقان اور تشنگی کی شدت کو مفید ہے اسکا عرق خواص و فوائد مین عرق نیلوفر کی طرح ہے اور زیرہ حدت صفرا کو تسکین دیتا ہے پیٹ مین قبض پیدا کرتا ہے بواسیر کا خون روکتا ہے کنول کی ڈنڈی دردسر حار کو نما دا نافع ہے مقوی ہے دیر ہضم ہے کنول کیسر کو شہد مین چاٹنے سے گرمی مٹتی ہے اسکے بڑے بڑے پتون کو بچھا کر اُنپر مریض کو سلانے کے بخار سے بڑھی ہوئی گرمی اور جلد بدن کی سوزش دور ہوتی ہے اسکے پتون کا دودھیا کاڑھا رس پلانے سے دست بند ہوتے ہین کنول کی

Hakeem Shoukat Ali

کیسر ملتانی مٹی اور مصری کو پانی کے ساتھ پھنکانے سے عورت کا مرض استحاضہ دفع ہوتا ہے مکھن اور مصری کے ساتھ کنول کی کیسر چبانے سے خونی بواسیر جاتی رہتی ہے کنول کی چھوٹی پتیاں قابض ہین کنول کے پھولون کا شربت پلانے سے چیچک کم نکلتی ہے جن بچون مین پھوڑے پھنسی بہت نکلتے ہین انہین کنول کا شربت پلانے سے بہت نفع ہوتا ہے۔ لو کے بخار مین اس سے بہت نفع ہوتا ہے بنگال والے سرخ کنول کو آنکھ کے امراض مین بہت کام مین لاتے ہین اسکی مادہ کیسر کو کالی مرچ کے ساتھ پیس کے پلانے اور لگانے سے سانپ کا زہر اترتا ہے رگون اور پٹھون کی کمزوری ستانے کے لیے کنول کا استعمال کرنا چاہیے کنول کی گنڈ اور ناگ کیسر کو پیس کے دودھ کے ساتھ پلانے سے دوسرے مہینے مین حمل بہ کر گرجانے سے رک جاتا ہے اسکے پتون کو شکر کے ساتھ کھلانے سے کانچ کا نکلنا بند ہوجاتا ہے پانی مین اسکو ڈال کرہ پانی پلانے سے گرمی مٹتی ہے سفید پھول والے کنول کا سب بدن پر لیپ کرنے سے گرمی اور سوزش کو تسکین ہوتی ہے کنول کے اور بڑ کے پتون کو جلا کر تیل مین ملا کر لگانے سے پھنسی والے پھوڑے دفع ہوتے ہین دیگی کا مزہ تیز ہے درد شکم اور اسہال اور قے دور کرنے کے لیے مجرب ہے اس سے دل وجان کو خوشی حاصل ہوتی ہے۔

کنول گٹہ (ھ)

بفتح کاف تازی وخفائے نون وفتح واؤ وسکون لام وفتح کاف فارسی وتائے ثقیل مشدد مفتوح سنسکرت مین مرد و پھل کہتے ہین

صفات وشناخت۔ کنول کا بیج یا پھل ہے۔ کنول کے پھول کی پتیان جھڑ جانے کے بعد کوزہ ظاہر ہوتا ہے جسکی شکل فوارے کے سرکی سی ہوتی ہے اور نصف گرہ ہوتی ہے اُسکے اندر کئی خانے ہوتے ہین ہر خانے مین دانہ ہوتا ہے گول طولانی بغیر نوک کے جسپر دو غلاف ہوتے ہین ایک سبز اور ذرا موٹا دوسرا سفید اور نازک اور مینگ کی دو پھانکین بادام کی شکل ہوتی ہین یہ مینگ سفید اور کچھ شیرین ہوتی ہے خاصکر وہ مینگ جو ابھی نازک ہو سخت نہ پڑی ہو بہت مزہ دار ہے مینگ کے اندر ایک سبز پردہ زبان سا ہوتا ہے اسکا مزہ تلخ ہوتا ہے۔ سوکھ جانے کے بعد اوپر کا غلاف سیاہ اور سخت پڑجاتا ہے اور سختی سے ٹوٹتا ہے اور مینگ مزہ دار بھی نہین رہتی مینے خود کھایا ہے۔

طبیعت۔ مغز خام سرد وتر اور مغز پختہ سرد وخشک اور زبان سرد وتر۔

خواص وفوائد۔ کنول گٹہ صفرا کی حدت کو توڑتا ہے فساد خون اور سوزش اعضا کو نافع ہے قابض اور دیر ہضم اور گران ہے چہرے کا رنگ نکھارتا ہے جذام کو دفع کرتا ہے بدن کے آبلے مٹاتا ہے باد اور بلغم بڑھاتا ہے بچون کو جو تشنگی کا عارضہ گرمی کے موسم مین ہوجاتا ہے اُسے بہت نافع ہے کنول گٹے کی گری پانی مین بھگو کر وہ پانی پلاتے ہین کنول گٹے کی زبان گھسکر بچون کو دین تو لو کا اثر دفع ہوجائے دست اور تشنگی کو نفع ہو کنول گٹہ مغلظ منی ہے اور منہ آنے کو نافع ہے کنول گٹے کو آگ مین سینک کر چھلکا اُتارلین اُسکی مینگ کے اندر جو ہرا حصہ ہے اُسکو نکال کر اُس سفید مینگ کو پیسکر شہد مین چٹانے سے قے بند ہوتی ہے اسکو پانی مین پیسکر چھان کر بچون کو پلانے سے پیشاب خوب آتا ہے کنول گٹے کی

Hakeem Shoukat Ali

ڈھائی ماشہ بینگ اور کھانڈ ملاکر پیسکر پانی کے ساتھ پھانکنے سے طبیعت خوش رہتی ہے اسکو جوش کرکے پلانے سے پسینا آکر تپ اتر جاتی ہے اسکے جوشاندے مین شکر ملا کر پلانے سے پسینا خوب ہوتا ہے نوبے کے بخار مین اس سے زیادہ نفع ہوتا ہے اسکے بیجون کو پیسکر شہد ملا کے دودھ کے ساتھ ایک مہینے تک استعمال کرنے سے عورت کی پستان سخت ہوجاتی ہین کنول گٹون کو کوٹ کر پانی مین بھگو کر وہ پانی پلانے سے بچون کی صفراوی تشنگی دفع ہوتی ہے۔

جنگلی کنول (ھ)

یہ ہندوستان کے اکثر گرم مقامون مین ہوتا ہے اسکو ہندی مین جر پدم و جورنی و پدماوتی و پدم چاریہ کہتے ہین۔

خواص وفوائد۔ اسکی جڑکی چھال اور کالی مرچ دونون کو ہموزن لے کر پیسکر دو ماشہ سے چھ ماشہ تک دینے سے حیض کا خون معمول کے موافق آنے لگتا ہے اسکی جڑکی چھال مین سے ایک قسم کی گاڑھی اور چیپ دار چیز نکلتی ہے وہ خون حیض کی رکاوٹ کو دور کرتی ہے خون حیض کے جاری ہونے سے ایک ہفتہ پہلے سے اس دوا کو دیتے رہین جبتک خون حیض نہ آنے لگے دیتے رہین جس حالت مین حائضہ کا خون جم جاتا ہے اُس حالت مین اُسکو کھلانے سے بہت نفع ہوتا ہے اسکی پانچ تولہ سوکھی چھال کو ڈھائی پاؤ پانی مین اونٹا کر دن مین تین بار ڈھائی ڈھائی تولہ پلانے سے خون حیض اپنے مناسب وقت پر آنے لگتا ہے اور رحم بھی اپنی مناسب حالت مین ہوجاتا ہے اس سے پیٹ کا درد اور ریاح بھی مٹتی ہے خون حیض آنے کے وقت درد کو روکنے کے لیے اسکو دیتے ہین اور حیض کی خرابی سے جو عورت بانجھ ہوجاتی ہے اُس سے اُس عیب کا دفعیہ ہوتا ہے۔

کنہان

بفتح کاف وسکون نون وفتح ہا و سکون الف و نون آخر بعض **کونہان** لکھتے ہین یہ لفظ یا تو ہندی ہے یا مرکب کوہان فارسی کا

صفات۔ ایک روئیدگی ہے پیڑ اسکا چھوٹا ہوتا ہے اسکے پیڑ کے پتون کا رنگ اور حدت حبۃ الخضرا کے پتون کی سی ہوتی ہے بو دھونین کی سی ہوتی ہے ساق موٹی ہوتی ہے جسمین سے حبۃ الخضرا کی شاخون سے نرم شاخین پھوٹتی ہین۔

طبیعت۔ تیسرے درجے مین گرم وخشک ہے۔

خواص وفوائد۔ اسکو سونگھنے سے دماغ مین گرمی آتی ہے اس کے پینے سے بدن مین بہت گرمی پیدا ہوتی ہے اور معدہ وجگر سرد مین بھی گرمی آتی ہے ہاضمہ بڑھاتی ہے اسمین خاصیت یہ ہے کہ اس سے بچھو بھاگتا ہے اس کے قریب نہین پھٹکتا اگر اسکے پتے بچھو پر ڈالدین تو فوراً مرجائے۔

مقدار خوراک۔ ۳ ماشہ سے ۱۰ ماشہ تک کھاوین زیادہ کھانے سے غذا مین دخانیت پیدا کردیتی ہے خلط کو جلادیتی ہے۔

Hakeem Shoukat Ali

کینڈا بالسم اور کینڈا ٹرپن ٹاین (ش)

(ترپے پن تھائی نا گمے دُنتش (ل))

صفات وشناخت۔ ایک قسم کے چیڑ کا درخت ہے جسکے تنے میں شگاف دینے سے بلسان حاصل ہوتا ہے کینڈا سے لایا جاتا ہے تیل اور رال ملی ہوئی پتلے زرد رنگ کی کچھ سبزی مائل شفاف رطوبت ہے گاڑھی شل پتلے شہد کے خاص طرح کی خوشگوار بو اور ذائقے میں خفیف تلخ اور ہلکا خراشدار کھلا رہنے سے شفاف اور باہستگی چیکنے والی وارنش کی طرح خشک ہوجاتا ہے۔

خواص وفوائد۔ محرک اور مدر تاثیر اسکی تحریک اور قبض کی خصوصاً آلات بول وتناسل کی بلغمی جھلی پر ہوتی ہے جب عورت کے اندام نہانی کے دہانے سے ایک دودھ کے طور پر سفید یا بلغم کے طور پر لیس دار رطوبت آتی ہو تو اسکو دیتے ہیں اور اختناق الرحم میں بھی اس سے نفع ہوتا ہے۔

مقدار خوراک۔ بیس گرین سے تیس گرین تک۔

کنیر (ھ)

(بفتح کاف وکسر نون ویائے تحتانی مجہول ورائے مہملہ موقوف۔ خرزہرہ (ف) دفلی (ع))

صفات وشناخت۔ اسکے درخت آٹھ نو فٹ تک اونچے ہوجاتے ہیں اسکی شاخیں اکثر جڑ سے پھوٹا کرتی ہیں اسکی ڈالیوں کے دونوں طرف نو انچ تک لمبے نوکدار ایک انچ چوڑے اوپر سے صاف اور نیچے سے کھردرے پتے لگتے ہیں اور یہ پتے دبیز ہوتے ہیں اور انپر باریک رگیں نمایاں ہوتی ہیں اسکے سفید یا لال رنگ کے پھولوں کے گچھے لگتے ہیں اسکے چھ سے نو انچ لمبی پھلی لگتی ہے اسکے بارہ مہینے ہی پھول لگا کرتے ہیں اور پھولوں کے اعتبار سے دو قسم کا سمجھا جاتا ہے یہ پھول کھردرے ہوتے ہیں اور انپر بالوں کی طرح ایک چیز جمع ہوتی ہے پھلی اسکی سخت ہوتی ہے اور اسمیں اون کی طرح ایک چیز بھری رہتی ہے جڑ لمبی اور تیلی اور کھاری اور اکثر سفید اور مائل بسرخی بھی ہوتی ہے قوت باہ اور امساک منی کے باب میں سفید پھول والا بہ نسبت سرخ پھول والے کے زیادہ قوی ہے صاحب قانون اور شارح قانون نے دو قسمیں لکھی ہیں جنگلی اور نہری یہ بیان جو کچھ لکھا نہری کا تھا اور میرے نزدیک جنگلی وبستانی کہنا چاہیے جنگلی کے پتے خرنوب کے پتوں کی طرح اور بہت پتلے ہوتے ہیں شاخیں پتلی اور زمین پر بچھی ہوتی ہیں اور یہ پیڑ بہت نہیں بڑھتا پتوں کے پاس کانٹے ہوتے ہیں اور ویرانوں میں اُگتا ہے بستانی میں کانٹے نہیں ہوتے بعض کہتے ہیں کہ بری کا پیڑ نہری سے بڑا ہوتا ہے۔ اب میں اسکی تقسیم ویدوں کے اقوال کے مطابق کرتا ہوں (۱) گلابی اور سفید یا لال رنگ کے پھولوں والا کنیر یہ ہندوستان میں باغوں میں لگایا جاتا ہے (۲) جل کنیر اسکا بیان لفظ اجل میں ہوچکا اسکے پودے ندیوں اور تالابوں کے پاس یا اُنکے اندر ہوتے ہیں (۳) پیلا کنیر یہ ہندوستان کے جنگلوں میں بہت ہوتا ہے اسکے بیجوں میں سے صاف پیلا تیل نکلتا ہے وہ جلنے سے دھواں کم دیتا ہے کھانے میں قے دینے والا ہے سو تولہ بیجوں میں سے ۳۶ تولہ سے ۴۱ تولہ تک تیل نکلتا ہے۔

طبیعت۔ اطبائے یونانی نے لکھا ہے کہ کنیر کی طبیعت تیسرے درجے کے آخر میں گرم وخشک ہے۔

Hakeem Shoukat Ali

خواص فوائد۔ سخت ورمون کو تحلیل کرتا ہے خشکی وجلا پیدا کرتا ہے کرکے پُرانے درد کو دفع کرتا ہے اسکے سوکھے پتون کو پیسکر زخمون پر بُرکنے سے بھر جاتے ہین مگر اسکا کھانا اچھا نہین کیونکہ اسمین سمیت ہی ہر آدمی اور چوپایہ پر اسکے پتون کے کھانے سے سمیت کا اثر ہوجاتا ہے کہتے ہین کہ ۱۰ ماشہ سے زیادہ کھانے سے آدمی مرجاتا ہے آنکھ کی جھپک کو جذام کو پھوڑے کو پیٹ کے کیڑے کو فالج کو لقوے کو دردسر بارد کو نافع ہے اسکا روغن پشت کے درد کہنہ کو دور کرتا ہے کھجلی ایک گھنٹے مین کم کرتا ہے کنیر کے پتے یا پھول پانی مین جوش دین پھر اس پانی سے نصف وزن روغن زیتون ملاکر دھیمی آنچ پر پکائین یہانتک کہ روغن رہ جائے اگر روغن زیتون سے چہارم موم ملالین تو اور بھی مفید ہوجائے ایک دوسرے طور سے اسکا تیل تیار کیا جاتا ہے وہ ترکھجلی کو بہت نفع دیتا ہے پھنسیان ناف کے نیچے سے ایڑی تک فساد خون کی وجہ سے پڑتی ہین اور اُن مین بہت خارشت ہوتی ہے۔ یہانتک کہ طول مدت اور بہت کھجانے کی وجہ سے چمڑا سیاہ اور موٹا ہاتھی کے چمڑے کی طرح پڑ جاتا ہے اور کسی طرح آرام نہین ہوتا تو یہ تیل اُسوقت مین بھی بہت نفع دیتا ہے ترکیب یہ ہے کہ کنیر سفید کے پتے تین سیر لے کر چھوٹے چھوٹے کرکے بڑے برتن مین ڈالکر اور پانی ڈالکر تین پہر جوش دین پھر آنچ سے اُتار کر ایسے برتن مین جسمین ٹھنڈا پانی بھرا ہو سب کو ڈال دین جب پتے تہ نشین ہوکر روغن اوپر تیر آئے اسکو ہاتھ سے لے کر کٹورے کے کنارے مین جمع کرلین جس طرح دہی کا مکھن اُٹھاتے ہین اس طرح تمام روغن لے لین پھر اس روغن مین یہ اجزا ملائین تھوتھا ۲ ماشہ سفیدہ ۶ ماشہ پھٹکری ۳ ماشہ مردا سنگ ۴ ماشہ سیکور ۱۰ ماشہ ایک مین کر ملاکر استعمال کرین اسکے پتے شراب اور انجیر مین جوش کرکے صاف کرکے چودہ ماشہ کے قریب جوشاندہ لے کر اور گائے کا مکھن ملاکر پینے سے حشرات کے زہر سے چھٹکارا ہوجاتا ہے چوپایون مین بھی یہی فائدہ ہوتا ہے گیلانی کے نسخے مین شراب کی جگہ سداب مرقوم ہے اور ۱۰ ماشہ استعمال کرنے کے لیے بتایا ہے شیخ نے لکھا ہے کہ اگرچہ کنیر زہر ہے مگر سداب اور شراب کے ساتھ جوش کرکے پینے سے حشرات کے زہر کا اثر دور ہوجاتا ہے اور حق یہ ہے کہ یہ ترکیب سے بھی خطرے سے خالی نہین تنہا کا جوشاندہ تو پینا ہی نہ چاہیے سداب اور انجیر اور مکھن یا شراب اور انجیر اور مکھن یا صرف شراب اور سداب کے ساتھ بھی بارہ یا چودہ ماشہ سے زیادہ نہ پین آدمی اور چھوٹے چوپایون اور کتون کے لیے کنیر زہر ہے مگر شراب اور سداب سے کچھ اُسکی سمیت کم ہوجاتی ہے اسکے پتون سے چھینکین آتی ہین اسلیے تنقیہ دماغ کے لیے بعض سعوطون مین اسکا رس ملاتے ہین اسکے پھولون کے ملنے سے چہرے کی جلا ہوتی ہے اسکے جوشاندے سے سر کو دھونے سے گنج کو نفع ہوتا ہے یہانتک کہ چوپایون کی کھجلی کو بھی مفید ہے اسکا جوشاندہ مکان مین چھڑکنے سے پسو اور دیمک مرجاتے ہین ٹپکایا ہوا دہی گندھک زرد اور کنیر کے پتے ایک ایک حصہ باریک پیسکر بکری کی چربی مین ملاکر ترکھجلی پر ملنے سے ایک ہفتے مین زائل ہوجاتی ہے اگر پورا پورا تنقیہ کرچکنے کے بعد ۱۲ مرتبہ اسکو برص پر لگایا جائے تو بہت نفع ہو سفید پھولون والے کنیر کی جڑ کو گائے کے دودھ مین جوش دین پھر دہی جماکر مکھن نکال کر تھوڑا تھوڑا سا کھادین تو باہ اور امساک کو بہت فائدہ ہو۔ سفید کنیر کی لکڑی کی مسواک اگر ملتے ہوئے دانتون پر ملی جائے تو کئی بار کے استعمال سے بالکل جڑ مضبوط ہوجائے۔

Hakeem Shoukat Ali

کہتے ہیں کہ ۲۔ ماشہ پتے یا پھول بگا کر یا کچے پیسکر کھانے سے خناق پیدا ہوجاتا ہے کرب اور التہاب اور نفخ شکم ہوتا ہے آنکھیں سرخ ہوکر ابل آتی ہیں اور آخر کار مرجاتا ہے ایسی صورت ہوتو قے کرائیں حقنہ بھی استعمال کریں مرغ کا چکنا شوربا سرد کر کے پلائیں چھاچھ اور اسبغول کا لعاب اور روغن بادام شیریں کیترے کا لعاب برگ کرنوش کرائیں تر و تازہ خربا کھانا اسکے لیئے بے انتہا نافع ہے۔

حکیم نورالاسلام صاحب کی بیاض میں لکھا ہوا ہے کہ اتوار کے دن سرخ پھولوں والے کنیر کے پتے اور پھول اور ڈالیاں لیکر پیسکر پانی میں ملاکر اور روموے کپڑے اُس سے تین بار تر کر کے خشک کرلیں اور بتی بنا کر مٹی کے نئے چراغ میں جلائیں اس روشنی میں جماع کرنے سے انزال نہوگا۔

ابن زہر کے رسالہ عربی میں مرقوم ہے کہ کنیر کو سرکہ تند و تیز میں ڈال کر مٹی کی ہانڈی میں بھر کر ملائم آنچ پر جوش دیں یہاں تک کہ ساری قوت کنیر کی سیال میں آجائے پھر اسکو صاف کر کے کسی قسم کا غلہ اسمیں بھگو کر کلنگ کنجشک کو کھلایا جائے تو وہ حرکت نہ کرسکے گا اگر اسکو پھر نبیذ تمر پلا دی جائے گی تو پہلا اثر جاتا رہے گا اور اڑنے کی قدرت پیدا ہوجائے گی اگر کسی مکان میں گریوں کی کثرت ہو تو اسکی دھونی کرنے سے بھاگ جائینگے - اگر ہری سونف اور مکو اور کا کنج کے رسوں میں پیسکر آنکھ میں لگا دیں تو ابتدائے نزول الماء اور خارشت اور جالا اور پھولی اور پپوٹوں کے موٹا ہوجانے کو نفع ہو سرکہ انگوری میں پیسکر داد پر لگانے سے ایک رات دن میں جاتا رہتا ہے۔

وید کہتے ہیں کہ بستانی کنیر کی جڑ میں بہت زہر ہے اسکی جڑ کا لیپ کرنے سے پھوڑے پھنسی وغیرہ جلد بدن کے امراض دفع ہوتے ہیں اسکا تازہ رس دکھتی ہوئی آنکھ میں ڈالا جاتا ہے اسکے پتوں کو جوش کر کے اُس پانی سے دھارنے سے سوجن اُترتی ہے اسکی جڑ کی چھال کا تیل بنا کے لگانے سے کئی قسم کا داد اور کوڑھ دفع ہوتے ہیں اور اُس تیل کے ملنے سے تر و خشک کھجلی دفع ہوتی ہے اسکی جڑ کے کھانے سے جو زہر چڑھتا ہے اسکی علامات یہ ہیں کہ پٹھوں کی جڑیں اپنا کام چھوڑ دیتی ہیں دل کی حرکت بند ہوجاتی ہے نبض کی حرکت دس پندرہ تک رہ جاتی ہے اور دس تک رہ جانے سے فوراً آدمی مرجاتا ہے اسکے پتوں کا تیل بنا کے لیپ کرنے سے جن کیڑوں سے متعدی مرض لگتا ہے ویسے کوئی بھی حیوان بدن پر نہیں بیٹھتے اسکی چھال کے زہر کا اثر دل پر ہوتا ہے اسکے پتے چھال اور پھول ان سب میں زہر ہے مگر جڑ کی چھال میں سب سے زیادہ زہر ہے یہ زہری چیز رال کی قسم سے ہے اور اُڑنے والی نہیں ہے کنیر کے اُن درختوں میں جو آپ اُگیں یہ زہر زیادہ ملتا ہے بوئے ہوئے پیڑوں میں کم ہوتا ہے اسکی رال جیسی چیز کو پانی میں گلانے سے وہ زہر پانی میں مل جاتا ہے اسکی چھال اور پتوں کے کھینچے ہوئے عرق میں زہر کی تیزی زیادہ ہوتی ہے اسکے پتوں کا دودھیا رس داد پر لگایا جاتا ہے زخم سے مرے ہوئے یا سوکھے ہوئے ننھے کو نکالنے کے لیے اسکی جڑ کام میں لائی جاتی ہے اسکے پتوں کا تیل میں ضماد بنا کے لگانے سے زخم کے کیڑے مرجاتے ہیں اسکی جڑ کی زیادہ خوراک کھانے سے ہاتھ پیروں میں تشنج ہونے لگتا ہے اسکی جڑ زہر ہے نبض کی چال ۳۶ تک اُتر جاتی ہے مگر کمزوری نہیں ہوتی ہے اسکی جڑ کے جوشاندے کو رائی کے تیل میں اونٹا دیں جب وہ خشک ہوجائے تو تیل کو

Hakeem Shoukat Ali

لے کر جلد بدن کے امراض مین مالش کرین اگر خون کی خرابی سے بدن کا چمڑا ہاتھی کے چمڑے کی طرح ہو جائے تو اسکی چھال کا لیپ کرنے سے فائدہ ہوتا ہے سفید کنیر کے پیلے پتون کو سکھا کر باریک پیسکر اسکو جس طرف سر مین درد ہو اُسی طرف کی ناک مین ایک دو چاول بھر سنگھانے سے چھینکین آکر اور ناک ٹپک کر سر کا درد دست جاتا ہے اسکے پتون کو اونٹا کر پیس کر تیل مین ملا کر لیپ کرنے سے جوڑون کا درد دفع ہوتا ہے اسکے سوکھے پتون کے سفوف کو زخم پر بُرکنے سے زخم بھر جاتا ہے اسکے پتون سے بنایا ہوا تیل جرب و حکہ کو نافع ہے اسکے پتون کے جوشاندے سے آتشک کے زخمون کو دھونے سے نفع ہوتا ہے اسکی جڑ ٹھنڈے پانی کے ساتھ پیسکر اس کے مسون کو دھونے سے دور ہو جاتے ہین مضر پھیپھڑے کو اور وید کہتے ہین کہ آنکھ کی قوت کم کرتا ہے۔

مصلح۔ شہد و روغن و بید دن کے نزدیک ہر اسکی مصلح ہے **بدل**۔ مویزج۔ اکلیل الملک۔ بابونہ میتھی یہ سب ہموزن اور تہائی وزن ارنڈ کے پتے اور بعض نے ارنڈ کے پتے نصف وزن لکھے ہین۔

مقدار خوراک۔ ۱ ماشہ۔

وید کہتے ہین کہ پیلے کنیر کے دودھیا رس مین بہت زہر ہوتا ہے اسکی چھال کڑوی دست آور اور تپ اُتارنے والی ہے اسکا عرق کئی طرح کے جاڑے بخار کو اور تپ کے دورے کو روکتا ہے اسکی زیادہ مقدار زہر کا کام دیتی ہو اسکا جوشاندہ باری سے آنے والے بخار کو روکتا ہے اسکے بیجون کی مینگ بہت کڑوی ہوتی ہے اسکے چبانے سے زبان پر کچھ سن پن اور خشکی معلوم ہوتی ہے اسکے بیجون کی مینگ کا تیل قے اور دست لاتا ہے کسی کو اس سے بہت قے اور دست ہوتے ہین اس مینگ مین تیز زہر ہوتا ہے۔

کوّا (ھ)

بفتح کاف و واو مشدد مفتوح و سکون الف

صفات۔ اسکی کئی قسمین ہین (۱) ایک کو عربی مین غداف بضم غین معجمہ و فتح ذال معجمہ کہتے ہین یہ چھوٹا ہوتا ہے اسکی گردن کا رنگ خاکستری ہوتا ہے باقی بدن کا رنگ جسمین چونچ اور پاؤن بھی داخل ہین۔ سیاہ ہوتا ہے یہ مطلقاً کوا کہلاتا ہے (۲) ایک بڑا اور سیاہ کوا ہے اسکو عربی مین غراب اسود اور فارسی مین زاغ اور ہندی مین پہاڑی کوا اور کالا کوا کہتے ہین (۳) ابلق سفید و سیاہ رنگ پر مشتمل ہو اسکو غراب الابقع کہتے ہین (۴) کھیتون مین رہتا ہے اسے فارسی مین کلاغ سیاہ اور عربی مین غراب الزرع کہتے ہین یہ سیاہ اور چھوٹا ہوتا ہے اور کھیت کا کوا کہلاتا ہے (۵) بہت چھوٹا ہوتا ہے اسکی چونچ اور پاؤن سرخ ہوتے ہین اسکو فارسی مین زاغچہ کہتے ہین۔ یہ عجیب بات کوّے مین ہے کہ وہ مجامعت کو چھپاتا ہے۔ یہ بات مطول اور مختصر معانی مین بھی مرقوم ہے ہندوستان مین صرف پہلی اور دوسری قسم کا کوا دیکھنے مین آیا ہے۔

طبیعت۔ غداف کا گوشت گرم و خشک ہے زاغ کا گوشت تیسرے درجے مین گرم و خشک ہے۔ ابلق کوے کا گوشت دوسرے درجے مین گرم و خشک ہے چوتھی اور پانچوین قسم کا گوشت پہلے درجے مین گرم و خشک ہے۔

خواص و فوائد۔ غداف کا گوشت خراب خلط پیدا کرتا ہے سونٹھ کے ساتھ پکا کر کھانے سے چوتڑون کے

Hakeem Shoukat Ali

جوڑون کی ییاس اور زانو کا درد اور شکم کی سرد ریاح دفع ہوتی ہین اسکا پتا اور بیٹ بہت گرم ہین جلا کرتے ہین بدن کے داغ دور کرتے ہین انکے آنکھ مین لگانے سے بینائی طاقت پاتی ہے دوسری قسم کا گوشت بھی غذات کی طرح ہے اور اس سے نہایت خراب خلط پیدا ہوتا ہے مناسب یہ ہے کہ اسکا گوشت نہ کھائین اسکا شوربا بینا ریاح اور قولنج کو فائدہ کرتا ہے ابلق کوے کا گوشت دیر ہضم ہے اور اس سے خلط خراب پیدا ہوتا ہے اسکو بھی نہ کھانا چاہیے کیونکہ اسکے کھانے سے باہ کی قوت جاتی رہتی ہے اسکی آنکھ باندھنا نیند زائل کرتا ہے سیاہ اور چھوٹا کوا جو کھیتون مین اکثر بیٹھتا ہے اور وہ کوا جو بہت چھوٹا ہوتا ہے اور اسکی چونچ اور پاٶن سرخ ہوتے ہین انکا گوشت خون صالح پیدا کرتا ہے منی زیادہ کرتا ہے اور باہ کو قوت دیتا ہے ذکر کی استادگی بڑھاتا ہے۔ ریاض عالمگیری مین لکھا ہے کہ کوے کا گوہ کپڑے مین باندھکر بچے کے گلے مین لٹکائین تو کھانسی کو نفع ہو جو کوا بڑا اور سیاہ رنگ ہے اسکا گوشت بہت ردی الغذا ہے خلط فاسد پیدا کرتا ہے سرکہ اور گرم مصالحہ وغیرہ سے اصلاح کرکے کھائین مگر گرم مزاج والون کے موافق نہین۔ سیاہ کوا ہانڈی مین ڈالا جائے اور اٹھائیس تولہ ساڑھے چار ماشہ گردے کی چربی شامل کی جائے اور مازو اور قلقند یعنی زاج سبز اور بھنگری ہر ایک تولہ تولہ دو ماشہ اور دو رتی اضافہ کی جائین اور ہانڈی کا کپڑمٹی سے منہ بند کرکے گوبر مین سو دن تک بند رکھین پھر نکال لین اور بالون کو خوب دھوکر یہ ان مین لگایا جائے کسی طرح سیاہی زائل نہو سکے گی باقی رہے گی۔

کواشیا رُوڈ (ش)

(کواشی لگنم (ل))

صفات وشناخت۔ کواشیا اکسلسا درخت کی لکڑی ہے اسکے مختلف قد وقامت کے بوٹے ہوتے ہین مگر اکثر موٹائی مین ران کے برابر جسکے اوپر میلی خاکی چھال لگی رہتی ہے لکڑی وزنی مضبوط اور سفید زردی مائل اور ذائقہ مین خوب خالص تلخ بو کچھ نہین اس لکڑی کی چھپٹیان یا چھیلین یا برادہ کرکے رکھتے ہین۔

خواص وفوائد۔ محرک اعضا اور مقوی ہے کسی قدر قاتل کرم کی تاثیر بھی اسمین پائی جاتی ہے ہاضمے کے ضعف اور فتور مین عمدہ دوا ہے بخار نوبتی کے روکنے کے لیے بھی دیتے ہین۔ کیڑون کی ہلاکت کے لیے پلاتے ہین اور اسکی پچکاری بھی استعمال مین لاتے ہین ہاضمے کے نقصان مین جب تیزابی کیفیت ہو تو کھار دواٶن کے ساتھ دیتے ہین فولاد کے مرکبون کے ساتھ عمدہ بدرقہ ہے۔

قدر خوراک۔ ایک فلوئڈ اونس سے دو فلوئڈ اونس تک۔

کوترو برما (ھ)

بضم کاف وسکون واٶ و تائے فوقانی موقوف وضم رائے مہملہ وسکون واٶ دوم وضم بائے موحدہ وسکون رائے مہملہ وفتح میم وسکون الف

صفات وشناخت۔ ایک رویدگی ہے جسکی بیل ہوتی ہے پتے ترئی کے پتون سے مشابہ ہوتے ہین مگر انسے چھوٹے شاخین اور پتے سخت ہوتے ہین پھل اسکا گول ہوتا ہے کچری کی طرح مگر اس سے تھوڑا چھوٹا جسکے اندر بیج بھرے ہوتے ہین دو قسم ہے سیاہ وسفید۔ اول قسم تلخ ہے دوسری قسم تلخ نہین دونون مین بھرے کی

Hakeem Shoukat Ali

خوشبو آتی ہے جرم سفید اور موٹی ہوتی ہے اور اسمین سے بھی کھیرے کی سی خوشبو آتی ہے۔

طبیعت ۔ گرم ہے۔

منافع ۔ قے اور سنگ مثانہ کو دور کرتا ہے باد اور خارشت اور پھوڑے پھنسی کو مفید ہے بدن کو سبک کرتا ہے۔

کوچی نیل (ش)

کوکس (ل)

صفات وشناخت ۔ یہ کیڑے ہین صرف مادہ کو سکھا کر کام مین لاتے ہین طول مین قریب پانچوین حصے ایک انچ کے کسی قدر بیضوی چپٹے یا کسی قدر قب دار اوپر کی جانب اور نیچے کی طرف محدب آڑے بن بین جھریان پڑی ہوئین۔ رنگت اودی سیاہی مائل آسانی سے سفوف کر سکتے ہین سفوف کی رنگت سرخ سیاہی مائل ہوتی ہے۔ مخزن الادویہ ڈاکٹری مین ہے کہ یہ قرمز کیڑا ہے۔

خواص وفوائد ۔ دافع تشنج بیان کرتے ہین مگر یہ اعتبار نہین ہے اسکو صرف خوبصورت سرخ رنگ کرنے کے لیے کام مین لاتے ہین۔

کودو (ھ)

بضم کاف و واو مجہول وضم دال مہملہ و واو مجہول محیط مین یون ہی لکھا ہے عوام کا محاورہ کودون ہے جسکے آخر مین نون غنہ ہے گجرات مین کودرا بضم کاف و واو مجہول وفتح رائے مہملہ وسکون الف کہتے ہین۔ کدری (بضم کاف وفتح دال مہملہ وسکون یائے معروف جسپر ہمزہ ہے) بھی بولتے ہین

صفات وشناخت ۔ ایک قسم کا غلہ ہے ہندوستان کے بہت سے حصون مین برسات کے موسم مین اسکی کھیتی ہوتی ہے گول گول اور باریک دانے ہوتے ہین بھوسی کے اندر سے چاول نکالکر روٹی پکاکر اور بطور برنج کے بھی پکاکر کھاتے ہین بہت کم قیمت ناج ہے کودون کئی طرح کے ہوتے ہین انمین دو اصل ہین ایک سمی (زہریلا) دوسرا غیر سمی سوتہ کودون مین سوا ستر تولہ میدہ اور دو تولہ تیل ہوتا ہے کٹی ہوئی کودون کھیت مین پڑی رہنے کی وجہ سے جو برسات کے پانی سے بھیگ جاتی ہے اسمین زہر زیادہ ہوجاتا ہے جو نہین بھیگتی ہے انمین زہر کم رہتا ہے اس ناج کو بہت سے آدمی خوراک کے لیے کام مین لاتے ہین لیکن یہ ناج تندرستی دینے والا نہین ہے اسکے کھانے سے کسی کسی کو سنبات کا بخار ہو جاتا ہے اور کسی کسی کو قے ہونے لگتی ہے اگر اس ناج کو اچھی طرح صاف نہین کیا جائے تو زہر کی طرح اثر ظاہر کرتا ہے۔ اسکے ساتھ اسی کی طرح ایک دانہ پیدا ہوتا ہے جسے مئے جنا (بفتح میم وسکون یائے تحتانی وکسر جیم تازی و فتح نون وسکون الف) یا ئے جنی (نون کے کسرے اور یائے معروف سے) کہتے ہین وہ آسانی سے پہچان مین نہین آسکتا ہے اسی کا یہ زہریلا اثر ہے کودون کی ذات مین یہ عیب نہین ہے اسکے دونون کے سوائے ہر ایک حصے مین زہر ہے لیکن بھوسی اور چھلکے مین زیادہ ہے اس ناج کو صاف کرنے کا یہ طریق ہے کہ گوبر کو پانی مین گھول کر اسمین کودون کو تین چار گھنٹے یا زیادہ دیر تک بھگو دیوین بھگونے سے جو بھاری اور بے زہر والا ناج ہوگا وہ ڈوب جائے گا اور ہلکا زہریلا ناج تیرتا رہے گا اس طرح سے غیر زہریلے ناج کو نکالکر دھوپ مین سکھا لیوین اس ناج کے جبتک غیر زہریلا ہوجانے کا پورا یقین نہو

Hakeem Shoukat Ali

تب تک اُسی طرح سے کرتے رہنا چاہیے اس طرح بھی پورا زہر نہین نکلتا ہے لیکن یہ ناج پڑا پڑا رہنے سے اپنے آپ بے زہر والا ہوجاتا ہے اسکو کام مین لانے کے لیے مٹی کی چکی مین دلتے ہین پھر اسکو پھٹک کر صاف کرنے سے کام مین لانے کے لایق ہوجاتا ہے کودون کو چھاچھ کے ساتھ کھانے سے غیر زہریلی ہوجاتی ہے۔

طبیعت - سرد و خشک -

خواص ومنافع - مقوی معدہ ہے - معدے کو غلیظ کرتی ہے سخت قابض ہے پیٹ کے کیڑون کو خارج کرتی ہے دستون کو بند کرتی ہے منی کو کم کرتی ہے قلیل الغذا ہے خلط فاسد پیدا کرتی ہے دودھ اور کھانڈ کے ساتھ منی پیدا کرتی ہے اور منی کو گاڑھا کرتی ہے اور تنہا معدے کی رطوبت کو خشک کرتی ہے **مضر** ثقیل اور قوی سدہ آور ہے **مصلح** کھانڈ یا گڑ اور دودھ اور گھی -

یاد رکھو کہ کودون کے زہر سے یہ حالات ہوتے ہین - غفلت - بڑبڑانا اور ہذیان کام کرنے والے تمام پٹھون کا زور سے کانپنا آنکھ کی تپلی کا پھیلنا نبض کا ضعیف ہوجانا بہت پسینا ہونے سے بدن کا ٹھنڈا پڑجانا کھانے کے نگلنے مین تکلیف ہونا تقے کا حلق مین پھنسنا یعنی حلق کا مل جانا وغیرہ اسکے زہر کو اُتارنے کے لیے اُردکے آٹے کا پینا یا کیلے کے پتے کی ڈنڈی کا رس یا امرود (سفری - جام پھل) کا کھٹا رس یا گڑ ملا ہوا پیٹھے کا رس پلانا چاہیے یا ہار سنگھار کے پتے کھلانے اور چبانے چاہیین -

کودرو (ھ)

بضم کاف تازی وواو مجہول وسکون دال مہملہ وضم راے مہملہ وواو دوم مجہول فارسی مین اسکو خودرو کہتے ہین -

صفات وشناخت - محیط اعظم مین لکھا ہے کہ گیہون کے کھیت مین ایک خودرو گھاس جم جاتی ہے یہ اسکے بیج ہین محتاج لوگ اسکی روٹی پکا کر کھاتے ہین اسی قبیل سے جنگلی چاول ہے جسے ہندی مین بسائی کہتے ہین بعض لکھتے ہین کہ اہل ہند اسکو آڑا - و - آڑلو - و - کرد - و - شادمی ردجھا کہتے ہین -

طبیعت - سرد و خشک -

منافع - ان کے کھانے سے سردی پیدا ہوجاتی ہے اور باہ مین ضعف آجاتا ہے اور تپ پیدا ہوجاتی ہے اب مین کتب ہندی سے نقل کرتا ہون کہ کودون کو مرہٹی مین کودرو بضم کاف تازی وسکون واو مجہول ودال مہملہ موقوف وفتح راے مہملہ وسکون واو دوم اور سنسکرت مین اسکو آخر مین ہاے مختفی سے تلفظ کرتے ہین مگر کودو گیہون کے ساتھ پیدا نہین ہوتی یہ خریفی ہے گیہون ربیعی ہے

بوڑی (ھ)

بفتح اول وسکون واو وکسر راے ثقیل ویاے معروف - خرمہرہ وکس گربہ (ف)

صفات وشناخت - مشہور چیز ہے - صاحب مسیدنہ کہتا ہے کہ اسکو اللہ تعالیٰ نے اُس حیوان کے لیے بطور سپر کے پیدا کیا ہے جو اسکے اندر رہتا ہے بعض نے یون لکھا ہو کہ وہ ایک دریائی جانور ہے جب اُسے خشکی مین ڈالتے ہین تو فوراً مرجاتا ہے بہتر وہ ہے جو جوڑی ہو - سفید وسرخ اور پیلے رنگ کی وجہ سے کوڑیان تین قسم کی ہوتی ہین یہ پیٹھ پر پھوڑے دانے دار پیلی کوڑی جو تول مین چھ ماشہ بھر ہو اسکو دوا کے کام مین لانا چاہیے ویدک مین

Hakeem Shoukat Ali

اسی طرح کہا ہے۔

طبیعت۔ گرم وخشک دوسرے درجے مین بعض سرد وخشک بتاتے ہین اور ہر قسم کی سیپ سے اسکی خشکی بڑھی ہوئی ہے ویدبھی سرد مانتے ہین۔

خواص و فوائد۔ زرد کوڑی کو پیسکر مثانے پر لیپ کرنا پیشاب بند ہوجانے کو نافع ہے اور اسکو پانی مین پیسکر پینے سے بھی پیشاب کھل جاتا ہے اور آنکھ مین لگانے سے آنکھ کا جالا جاتا رہتا ہے اور بینائی تیز ہوتی ہے اسکے لیپ سے برص اور بہق اور درد اوکو بھی نفع ہوتا ہے اور اسکے لیپ سے ورم تحلیل ہوتا ہے۔ نوشادر کے ساتھ جلد بدن پر لگانے سے داغ صاف ہوجاتے ہین زرد کوڑی کو جلاکر اور پیسکر بقدر آدھا ماشہ کے کان مین ڈالین اور اوپر سے لیمو کا رس ڈال دین تو جوش مین آتی ہے دو تین دفعہ مین کان کا درد اور ثقل جاتا رہتا ہے۔ وید کہتے ہین کہ کوڑی سرد اور چرپری اور تیز اور نفاخ ہے صفرا اور گرمی کو دور کرتی ہے امراض چشم کو دفع کرتی ہے بدن کے آبلے مٹاتی ہے کان کا بہنا بدہضمی سنگرہنی اور بلغم مین بادی سے خرابی آجانے سے جو امراض پیدا ہوتے ہین انکو دفع کرتی ہے۔ کوڑی کو مٹی کے برتن مین رکھکر گل حکمت کرکے آنچ مین رکھین اور سرد ہونے کے بعد نکال لین تو سفید ہوجائے گی۔ اسکی راکھ کو کان مین ڈالنے سے پیپ کا بہنا بند ہوکے کان کا زخم بھر جاتا ہے اسکو پان مین رکھکے کھلانے سے خشک کھانسی دفع ہوتی ہے پھوڑے مٹانے کے لیے دوا ؤن مین اسکی راکھ ملاکر گھی کے ساتھ لیپ کرنے سے پھوڑے دفع ہوتے ہین اسکو مکھن کے ساتھ چٹانے سے سل کا عارضہ دفع ہوتا ہے فلفل مویہ کے ساتھ چٹانے سے ہاضمہ قوی ہوتا ہے کالی مرچ اور اسکی راکھ کو پیسکر لیموکی پھانک مین بھرکر آگ پر گرم کرکے چوسنے سے پیٹ کا درد تھمتا ہے سونٹھ کے ساتھ اسکو پیسکر سنگرہنی دفع ہوتی ہے اسکی تین ماشہ راکھ سات ماشہ شہد اور نمک ملاکے چٹانے سے بھی سنگرہنی زائل ہوتی ہے لیکن یہ چاہیے کہ اسکے استعمال کے زمانے مین چاول اور دودھ کھاتے رہین پیلی کوڑی پیسکر لیمو کے رس مین بھگو دیوین جب رس سوکھ جائے تب کھرل کرکے دونون وقت منھ پر ملنے سے مہاسے مٹتے ہین اسکی راکھ کو ہاتھ پاؤن پر ملنے سے پسینہ نکلنا بند ہوتا ہے مضر پھیپھڑہ مصلح شہد

بدل۔ سیپ۔

مقدار خوراک۔ ۲ ماشہ۔

کوڑیالا وسکھولی (ھ)

صفات وشناخت۔ ایک روئیدگی ہے خرد مفروش ایام بہار مین اگتی ہے شاخ اور پتے ایسے باریک کہ وقت صبح کے پھول سفید نمودار ہونے سے دیکھی جاتی ہے کیونکہ پھول صبح کے وقت کھلتا ہے اور دھوپ کی گرمی سے مضمحل وکم نمود ہوجاتی ہے۔

طبیعت۔ سرد وتر دوسرے درجے مین۔

خواص و فوائد۔ ضماداً گردے کی حرارت کو نافع ہے شرباً درد سر گرم اور نکسیر اور دستون کی کثرت وطحال و سرخ بادہ کو مفید ہے گرم ورم کو تحلیل کرتا ہے تمام درخت پانی مین ترکرکے نکھرا ہوا چھانکر شکر خام ملاکر پینا یا سفوف کرکے شکر کے ساتھ کھانا صفرا کی حدت کو دفع کرتا ہے اور ہر قسم کے سوزاک کو پرانا ہو یا نیا دفع کرتا ہے۔

Hakeem Shoukat Ali

کوسنبل

بضم کاف تازی و سکون واو و ضم سین مہملہ و سکون نون و ضم بائے موحدہ و سکون لام

صفات و شناخت۔ بغدادی نے اسکو مرتل کے نام سے لکھا ہے اور کہا ہے کہ ایک قسم کا سیب ہو مگر صاحب تحفہ نے کہا ہو کہ سیب نہین ہو دیلم مین اسکے پتے کھانون مین مستعمل ہین پتے اسکے ترنے لیموکے پتون کیطرح ہوتے ہین ساق اسکی دو گز سے زیادہ چھوٹی ہے بیج سیاہ ہوتا ہو آلو بالو کے برابر جڑ اوپر سے سیاہ اندر سے سفید نکلتی ہے اسکو مازندران و دامغان مین گوزن گیاہ بولتے ہین۔

طبیعت۔ دوسرے درجے کے آخر مین گرم و خشک ہے۔

خواص و فوائد۔ اسکی جڑ نشہ پیدا کرتی ہے نیند موقوف کرتی ہے مرض سلس البول کو مثاتی ہو اس سے سوتے مین پیشاب کے نکل جانے کا عارضہ موقوف ہوتا ہو جوڑون کے درد اور سرد و تر امراض کو نافع ہو کہتے ہین کہ اسکی جڑ کی یہ خاصیت ہے کہ اکھیڑنے والا جوبات منھ سے کہتا ہو اور جس حالت مین ہوتا ہو اسکے کھانے اور پینے والے پر بے اختیار وہی حالت طاری ہوتی ہو اور وہی بات کرتا ہو۔

مقدار خوراک۔ پتے کھانون کے ساتھ ۳ تولہ تک اور جڑ ۱ ماشہ تک اسکی کثرت جنون پیدا کرتی ہو اور آدمی مرجاتا ہے

کوسُو (ل)
کسُّو (ش)

صفات و شناخت۔ کوسو اہل حبش کی زبان مین کرم شکم کو کہتے ہین چونکہ یہ دوا خصوصیت سے قاتل دیدان شکم ہے یعنی پیٹ کے کیڑون کو ہلاک کرتی ہو اسلیئے اس نام سے موسوم ہوئی ہو اس درخت کا اصطلاحی نام بریرا این تھل من ٹیکا ہو۔ بریرا اصل مین قسطنطنیہ کا ایک فرانسیسی حکیم تھا جسنے اس دوا کی قاتل شکم تاثیر پر ایک رسالہ لکھا تھا ابی سینیا (حبش) افریقہ مین یہ دوا کدو دانون کے اخراج کے لیے زمانۂ قدیم سے مستعمل ہے لیکن ایک یورپین ڈاکٹر بروس کو ۱۷۷۳ء مین اسکا علم ہوا۔ یہ درخت بریرا این تھل من ٹیکا کے خشک کیے ہوئے پھولون کے گچھے ہین اس درخت کے پتے آڑو کے پتون کیطرح ہوتے ہین ان پر رگین دکھتی ہین نوک کیطرف سے پتلے اوپر کو چوڑے پھول چھوٹے چھوٹے بھورے سرخی مائل اکثر روئگٹے دار اور ڈنٹھل مین لگے ہوتے ہین انمین نر و مادہ پھول الگ الگ ہوتے ہین نر پھول کی رنگت بھوری اور مادہ پھول کی رنگت سرخ ہوتی ہے بیرونی حصہ پھول کا جو سبز ٹوپی کے نام سے مشہور ہے پانچ حصون مین تقسیم ہوتا ہو اور پھول کی پنکھڑیان لمبی یا لمبی اور نوکدار اور رگ دار بو ہرانڈی جائفل کی سی ذائقہ تلخ خراش دار اور ناگوار۔ اسمین کوسوین ایک جوہر فعال یا جزو موثرہ کے علاوہ روغن۔ گوند۔ رال اور ٹینک ایسڈ یہ اجزا پائے جاتے ہین۔

خواص و فوائد۔ کدو دانون کے واسطے عمدہ قاتل کرم دوا ہے اور سریع التاثیر اس سے کرم مذکور جلد ہلاک ہوجاتا ہے زیادہ مقدار مین دینے سے اس سے قئین اور دست آنے لگتے ہین۔

Hakeem Shoukat Ali

ترکیب استعمال یہ ہے کہ کوسو کے سفوف کو نصف پائنٹ گرم پانی مین پندرہ منٹ تک بھگو کر بغیر چھانے نہار منھ مریض کو پلاوین اور اس کے تین چار گھنٹے کے بعد یا دوسرے روز ہلکا مسہل دیدین دوا پینے کے پہلے مریض کو اجابت ہو چکی ہو تو بہتر ہے دوا کھلانے کے بعد جب تک کرم خارج نہو جائین مریض کو کچھ کھانے کو نہ دین اگر دوا پینے کے بعد مریض کا جی متلانے لگے تو اُسے ذرا سا لیمونیڈ (میٹھا پانی) پلاوین -

مقدار خوراک - چوتھائی اونس سے آدھے اونس تک -

کوکلا (ھ)

بضم کاف تازی و واو مجہول و فتح کاف ثانی و فتح لام و سکون الف محیط مین یون ہی لکھا ہو اور نسخہ سعیدی مین دوسرے کاف کو کسرہ ہو اور عوام اسے سکون سے تلفظ کرتے ہین

صفات و فوائد - ایک پرند ہے سبز رنگ پاؤن اور منقار اسکی سرخ ہوتی ہو کبوتر کے برابر ہوتا ہو بہار کے موسم مین مستی پر ہوتا ہے آواز اسکی دلکش ہو -

طبیعت - اسکا گوشت دوسرے درجے مین گرم و خشک ہو - اسکا گوشت قابض شکم اور مقوی چشم اور دافع فساد باد و بلغم ہے اسکے جلائے ہوئے پر زخمون کو بھرلاتے ہین اور خشک کرتے ہین - **مضر** گوشت خلط فاسد پیدا کرتا ہے - **مصلح** - روغن اور ادویۂ لطیف -

کوکم (ھ)

بضم کاف اول و واو مجہول و فتح کاف دوم و سکون میم گجراتی اور مرہٹی کا یہی محاورہ ہو مارواڑی اور سنسکرت مین کوکن کہتے ہین اور عام طور پر اسکے پھل کی ترشی کو کوکمب کے ساتھ تلفظ کرتے ہین

صفات و شناخت - کوکم کے درخت کوکن اور سمندر کنارے کے باغون مین بہت بوئے جاتے ہین اس مین بیجی رنگ کا چھوٹی نارنگی کے برابر پھل لگتا ہے جو جیت بیساکھ مین پک جاتا ہو اسکے پھل کا رس رنگت کے کام مین آتا ہے کوکم کے سو تولہ بیجون مین سے ۳۰ تولہ تیل نکلتا ہو اُسکے نکالنے کے تین طریق ہین -

(۱) پہلے اسکے بیجون کے چھلکے الگ کرکے اسکے مغز کو پتھر کی کھرل مین رگڑ کے پھر اسکو لوہے کی کڑھائی یا مٹی کے تغار مین پانی کے ساتھ آگ پر چڑھا کے اوٹاوین پھر کچھ دیر کے بعد اسکو دوسرے برتن مین نکال کے ٹھنڈھا کرنے سے تیل پانی پر تیر آتا ہے وہ ٹھنڈا ہونے پر جم جاتا ہو تب اسکو نکال لیتے ہین (۲) اسیطرح بیجون کے مغز کو پیکر بڑے برتن مین پانی مین گھولکر رات بھر رکھ چھوڑین اور صبح کو پانی پر جمے ہوئے تیل کو نکال لیوین پھر اُس بچے ہوئے کو دہی کیطرح متھنے سے جو مکھن جیسی چیز اوپر آجاتی ہے اُسکو نکال لیوین (۳) جیسے کولھو مین اور چیزون کا تیل نکالتے ہین ویسے ہی کولھو مین اسکا تیل جاڑون مین نکالنا چاہیے کوکن کا تیل بہت دنون تک رہنے سے سڑ جاتا ہو اسکو منھ مین رکھنے سے مکھن کیطرح گھل جاتا ہے اور زبان پر ٹھنڈ معلوم ہوتی ہو -

Hakeem Shoukat Ali

خواص وفوائد - کوکم کا پھل دوا کے طور پر کھانے کے کام مین آتا ہے اسکا پھل کچھ خشکی پیدا کرتا ہے اسکی بہ نسبت اسکی کھٹائی اچھی ہوتی ہے اسکے پھل کے رس کا شربت بنایا جاتا ہے اسکے استعمال سے صفرا کے نقصان مٹتے ہین کوکن کا تیل بدن کی پرورش کرتا ہے سختی کو نرم کرتا ہے اور چیزون کی چرپراہٹ مٹاتا ہے سل مین پھیپھڑے کے مرض گنڈمالا خنازیر اور آنون کے دست مٹانے کے لیے کام مین آتا ہے پھیپھڑے کے مرض مین یہ کاڈ مچھلی کے تیل کے مانند کام دیتا ہے - بار بار پاخانے کی حاجت ہونے اور پیٹ کا دردیا پیچ درد مٹانے کے لیے ان مرضون کو مٹانے والی دوسری دواؤن کے ساتھ اسکا استعمال کرنا چاہیے بدن کو موٹا اور قوی کرنے کے لیے کاڈ مچھلی کے تیل کے بدلے مین اسکی سوا تولہ سے ۲ تولہ تک مقدار دینی چاہیے دست اور آنون مٹانے کے لیے یہ ۳ سے ۶ ماشہ تک دیا جاتا ہے بدن کی کھال چھل جانے پر اور جاڑون مین ہاتھ پیر ہونٹ وغیرہ پھٹ جانے پر اسکا تیل ملنا چاہیے مرہم بنانے کے کام مین اسکا تیل بہت آتا ہے کوکن کے درخت کی چھال قابض ہے اسکے نرم پتون کو کیلے کے پتے مین لپیٹ کر بھرتا کر کے کیلے کے پتون مین سے نکال کر دودھ مین پیس کے پلانے سے آنون کے دست بند ہوتے ہین - اسکے پھل کے رس کے شربت سے بخار کی پیاس مٹتی ہے اس کے شربت کے پلانے سے دانتون کی جڑون کا درد دفع ہوتا ہے اسکے سوا تولہ تیل کو تھوڑے اونٹائے ہوئے چانولون مین ملا کے کھلانے سے آنون کے دست رکتے ہین اسکی مقدارون مین ایک بار دینا چاہیے اسکا بیجنی رنگ کا پھل کھانے کے کام مین آتا ہے

کوکین (ش)

کوکینا (ل)

صفات وشناخت - یہ وہ چیز ہے جسکے نام سے مہذب دُنیا کانپ جاتی ہے ایسی برباد کن وخانہ خراب کر دینے والی چیز ہے جس نے سیکڑون کیا ہزارون گھرون کو بے چراغ کر دیا اور استعمال کرنے والے لاکھون کی کھا گئے اور اب بھیک پر بسر کرتے پھرتے ہین اسکی اصل وحقیقت یہ ہے کہ ملک پیرو اور بولیویا مین ایک پودا ہوتا ہے جسکو کوکا اور ریکوکا کے نام سے پہچانتے ہین اسکا پتا بیضوی یا نشتر کی شکل کا ایک انچ سے دو انچ تک طول مین یا زیادہ اور موٹا اور ثابت اور کنارے بھی ثابت سطح صاف بیچ کا ڈنٹھل اٹھا ہوا جسکے دونون جانب نیچے سے اوپر تک ایک خط خمیدہ دیکھا جاتا ہے اوپر کی جانب رنگ سبز اور نیچے کی طرف کسی قدر پیلا پن لیے ہوئے بو خفیف چاے کی سی خصوصاً جب پتون کو ملین ذائقہ کسی قدر تلخ اور خوشبودار یہ پتے جنوبی امریکہ مین بھوک اور پیاس بجھانے اور تکان دور کرنے کے لیے مثل پان کے چبائے ہین خدا کی قدرت کہ اتفاق سے ڈاکٹرون کو بھی اسکا پتہ ملگیا پھر کیا تھا ورون من پتے اس پودے کے کارخانون مین آنے لگے بطور چاہ استعمال ہونے لگے جس طرح چاہ کا جوہر ٹی ان اور کافی یعنی قہوے کا جوہر کیفائن نکالا تھا اسکا جوہر بھی نکال ڈالا جسکو کوکین کہتے ہین جوان پتون مین فی صدی چالیس یا پچاس پایا جاتا ہے یہ جوہر پانی مین حل نہین ہوتا ایتھر اور کلوروفارم اور روغنون مین حل ہو جاتا ہے جو کہ آخر مین ہیڈروکلورک ایسڈ یعنی نمک کے تیزاب سے نیوٹرل کر کے قلمین باندھ لیتے ہین اسلیے ہیڈروکلوریٹ آف کوکین کے

Hakeem Shoukat Ali

نام سے اس مرکب کو یاد کرتے ہیں اور دنیا میں بھی جوہر کوکا کا اسکے اور جوہروں کی بہ نسبت زیادہ صرف ہوتا ہے مانند نمکین ہوتی ہیں یا قلمی سفوف کی شکل میں ہوتا ہے یہ پانی اور شراب مطلق اور ایتھر میں حل ہوتا ہے اسکے آبی سولیوشن کا ذائقہ تلخ ہے۔

خواص و فوائد۔ کوکا کے پتے ایک عمدہ محرک دوا ہیں عام ناطاقتی اور بیماریوں کے بعد ضعف دور کرنے کے لیے بہت مفید ہوتے ہیں شراب اور مارفیا کھانے کی عادت دور کرنے کے لیے دیے جاتے ہیں انکا فائدہ تخدیر و تسکین کا بھی ہے ان کا سکو نیڈ اسٹراکٹ آنتوں کے سیلان خون کو بند کردیتا ہے تازہ خشک پتوں کو اور مرکبات پر زیادہ ترجیح دی جاتی ہے۔

(۲) کوکا کا جوہر پانی میں حل کرکے آنکھ میں ڈالنے سے پتلی پھیل جاتی ہے اور آنکھ کے پردے بے حس ہوجاتے ہیں اور بعد بے حس ہوجانے کے آنکھ پر عمل جراحی کیا جاتا ہے دانت کے درد کو بھی نافع ہے یہ مرکب بنا کر لگانے سے درد فوراً رفع ہوجاتا ہے کافور ۵ حصہ کلورل ۵ حصہ اور کوکین ہیڈروکلوریٹ ایک حصہ۔ کان کے درد سوزاک کے درد اور بچھو کے کاٹنے میں مختلف طریقوں سے استعمال کرتے ہیں جس سے نصف منٹ یا منٹ بھر میں آرام ہوجاتا ہے مختلف اقسام کے اعصابی یا اور قسم کے دردوں میں اس سے بہت جلد تسکین ہوجاتی ہے اور ایک بہت بڑا فائدہ اس دوا کا یہ ہے کہ کلوروفارم سنگھا کر بے ہوش کرنے کے وقت اگر اس دوا کی پچکاری کی جائے تو زیادہ کلوروفارم سنگھانے کی ضرورت نہیں رہتی جو کہ بعض اوقات خوفناک ہے دوم اگر اس دوا کو استعمال کرنے کے بعد زیادہ کلوروفارم سنگھا دیا جائے تو بھی کچھ خطرہ نہیں کیونکہ انکی تاثیر میں تضاد ہیں سن کرنے کے لیے فی صدی ایک حصہ سے بیس حصہ تک سولیوشن بنایا جاتا ہے اور آنکھ پر عمل کرنے کے لیے فی صدی چار حصہ کا سولیوشن بناتے ہیں اور نرخرے کے مرض میں جب نگلنے کے وقت کھانسی اور درد شدید ہوتا ہو تو فی صدی ایک یا دو حصے کا سولیوشن آبشار کے ذریعہ سے پہونچاتے ہیں منہ اور حلق اور ناک اور نرخرے کے اندر عمل کرنے کے وقت غشائے بلغمی کو فی صدی دس یا بیس حصے کا سولیوشن پچکاری کے ذریعہ سے لگانے سے درد رفع ہوجاتا ہے اس نہایت مفید اور آرام دہ دوا کو بعض شوقینوں نے زہر بنا دیا اور اسکو تنبولیوں نے پان میں ڈال ڈال کر لوگوں کو کھلانا شروع کیا پان کھاتے ہی زبان بے حس ہوجاتی ہے پان کی پیک نگلتے نہیں بلکہ تھوکتے جاتے ہیں دو چار مرتبہ کے کھانے سے خاصہ نشہ ہوجاتا ہے شراب بھنگ چرس وغیرہ کا نشہ تو گھنٹوں رہتا ہے مگر اسکا پندرہ بیس منٹ میں جاتا رہتا ہے پھر کھانی پڑتی ہے اس طرح ترقی ہوتی جاتی ہے بنگال۔ بہار۔ دلی اور لکھنؤ وغیرہ میں ہزاروں آدمی اسے کھانے لگے اور جسے اطبا بوقت ضرورت ایک رتی کا سولھواں حصہ یا کچھ ہی زیادہ دیتے ہیں اسکی نوبت ناعاقبت اندیش لوگوں نے محض شوق پورا کرنے کے لیے ماشوں تک پہونچا دی ہے بعض تین چار ماشہ بلکہ تولہ بھر تک یومیہ کھانے لگے پھر مضرت کا بھلا کیا ٹھکانا ہے اور اسکا کھانا فیشن میں داخل سمجھا جانے لگا اسکے کھانے والے پان بھی زیادہ کھانے لگتے ہیں حالانکہ یہ ایسا خوفناک زہر ہے کہ اسکا مقابلہ کوئی زہر نہیں کرسکتا بنی نوع انسان کے لیے اس زہر کا اثر اس درجہ مضرت بخش ہے کہ پھر ادویات سے بھی اسکا علاج ناممکن ہوجاتا ہے اور آلات ہضم۔ جگر اور قلب کے کاموں میں اس درجہ بے قاعدگی پیدا ہوجاتی ہے کہ پھر وہ تندرست ہی نہیں ہوسکتے

Hakeem Shoukat Ali

اسکے صدہا کھانے والے امراض کا مجموعہ ہوکر اس جہان فانی سے گذر گئے۔ کوکین کے فاد زہر یہ ہین نائٹریٹ آف ایمائل سونگھنا۔ برومائڈ آف پٹاسیم کا استعمال اور سر پر ٹھنڈے پانی وغیرہ سے سردی پہونچانا۔

کول بالا(ھ)

بضم کاف وسکون واو مجہول وفتح لام وفتح بائے فارسی وسکون الف وفتح لام وسکون الف

صفات وشناخت۔ ایک پیڑ ہے اسکے تنہ نہین ہوتا شاخین بہت سی ہوتی ہین پتون کی وضع برگ تنبول کی سی مگر اُنسے موٹے اور بہت سبز ہوتے ہین پھول آگ کے پھول کی طرح اور پھولون کے گچھے گچھے لگتے ہین اہل ہند اسکے پھول کو بالا پھول کہتے ہین پھل گھنڈی کی طرح ہوتا ہے اور خشک ہوکر پھٹ جاتا ہے اور اس سے دھنی ہوئی روئی کی طرح ایک چیز اڑتی ہے۔

طبیعت۔ پہلے درجے مین گرم وخشک ہے مگر رطوبت فضلیہ رکھتا ہے۔

منافع۔ جریان کو دور کرتا ہے قوت باہ کو بڑھاتا ہے۔ بلغم دفع کرتا ہے۔

کونج (ھ)

بضم کاف تازی و واو معروف ونون غنہ وجیم تازی موقوف جیسا کہ فاربز کی ڈکشنری مین لکھا ہے۔ کلنگ (دف کرکی (ع) بعض اخبارات مین کنج بھی دیکھا گیا ہے

صفات وشناخت۔ ایک پرندہ ہے جنگلی بلند پرواز پانی کے کنارے بھی رہتا ہے دو قسم کا ہوتا ہے سفید اور خاکی۔ سفید کمیاب ہے بہتر وہ ہے جسکو باز نے شکار کیا ہو کیونکہ خوف اور محنت سے اسکا گوشت ملائم پڑ جاتا ہے۔

طبیعت۔ گوشت دوسرے درجے مین گرم وخشک اور گرمی سے خشکی بڑھی ہوئی ہے بعض سرد اور خشک بتاتے ہین۔

خواص وفوائد۔ اسکا گوشت سدہ کھولتا ہے بدن کو قوت دیتا ہے قولنج کو دفع کرتا ہے اسکے بھیجے کا آنکھ مین لگانے سے رتوندکو آرام ہوتا ہے اور بھیجے کا لیپ سفید داغ اور کھجلی پر بھی مفید ہے اور سر کے بال سفید نہین ہونے دیتا اسکی چربی سرکہ اور پیاز صحرائی کے ساتھ کھانا ورم طحال کو مفید ہے کونج کے انڈے مین مسور کے دانے کے برابر سوراخ کرکے تولہ بھر پارہ اُسمین ڈال کر ماش کے آٹے سے اسکا منہ بند کردین اور اسکے اوپر بھی آٹا لگا دین اور آگ مین رکھدین جب پک جائے تو نکال کر اور آٹا چھڑا کر اندر سے پارہ تو نکال لین اور سفیدی وزردی کھالین اور سات روز تک اسی پارے کو برابر ایک انڈے مین بھر کر اور پکا کر دستور کھاتے رہین بعدہٗ نیا پارہ بھر کر بدستور کھائین اور اسی ترکیب سے ایک چلہ بھر استعمال کرین خاصکر جاڑے مین حد درجہ قوت باہ پیدا کرے گا اور زیادہ تر اسکا استعمال سرد مزاج والے کو چاہیئے اور کھانے کے دنون مین ترشی وبادی سے پرہیز چاہئے۔

ابن زہر کہتا ہے کہ تر وتازہ باقلا کو گوشت کر پانی نچوڑ کر عمدہ سرکہ اُسمین ملائین اور مٹی کی ہانڈی مین بھر کر اُسمین باقلا کے دانے اتنے داخل کرین کہ سیال سے چھپ جائین چولھے پر رکھکر اُسکے تلے ملائم آگ جلائین جب

Hakeem Shoukat Ali

سیال خشک ہوجائے سایہ مین خشک کرکے کلانگ کے سامنے ڈالدین جو کھائے گا حرکت نہ کرے گا اس کے اُتار کی ترکیب یہ ہے کہ نبیذ تر اسکے حلق مین ڈالین دوسری ترکیب ابن زہر نے بے حرکت کرنے کی یہ لکھی ہے کہ کنیر کے پتون کا رس لیا جائے اور اسمین تیز سرکہ ملایا جائے اور مٹی کی ہانڈی مین ڈال کر اسمین باقلا کے دانے بھر کر اتنا جوش دیا جائے کہ سب سیال جذب ہوجائے سایہ مین سکھا کر کلانگ کے پاس ڈالا جائے جو کھائے گا حرکت نہ کرسکے گا اگر اوپر سے نبیذ تر پلا دی جائے گی تو صحت ہوجائیگی کنیر کے پتون کے ساتھ لوبیا جوش کرکے کھلانے سے بھی کلانگ اڑنے سے عاجز آتا ہے ۔ جو شخص اسکا بھیجا ہم وزن سونف کے ساتھ جس مقام پر لگائے گا بال نہین اگین گے اسکا پتا اور بھیجا پارے کے ساتھ ملا کر وہ شخص سعوط کرے جو کوئی چیز بھول گیا ہو یاد آجائے گی ۔ **مضر** ۔ گوشت دیر ہضم ہے اور خلط غلیظ پیدا کرتا ہے **مصلح** گوشت کو باسی کرکے پکانا اور سرکہ اور رُب اور گرم مصالح بھی مصلح ہین ۔

کونج (ھ)

بضم کاف وواو مجہول ونون غنہ وجیم فارسی موقوف ۔

صفات وشناخت ۔ ایک بیلدار پیڑ ہے جسکے ساق نہین ہوتی بیل چلتی ہے اور بڑی بھاری ہوتی ہے یونانی طبیب کہتے ہین کہ اسکے پتے گلو کے پتون کی طرح ہوتے ہین ۔ ان بھوت چلتا ساگر مین لکھا ہے کہ اسکے پتے بیل کے درخت کے پتون کی طرح ایک ایک ڈنڈی مین تین لگتے ہین مینے اسکے پتے کثرت سے دیکھے ہین ایک ڈنڈی مین تین تین ہوتے ہین پتا جڑ کے پاس سے چوڑا اور سر کی طرف سے پتلا ہوتا ہے اور رگین اسمین کثرت سے ہوتی ہین دو پتے آمنے سامنے اور ایک بیچ مین ہوتا ہے آمنے سامنے والے پتے اس طور سے ہوتے ہین کہ بیچ کی رگ کے بیرونی جانب کا حصہ چوڑا اور اندر کی جانب پتلا ہوتا ہے اور درمیانی پتے کے دونون جانب کے حصے برابر ہوتے ہین نگھنٹ سنگرہ مین اسکی پھلی کو سیم کی شکل پر اور اس سے موٹا بتایا ہے بعضون نے املی کی پھلی کی طرح لکھا ہے مگر صحیح یہ ہے کہ پھلی گول انگلی کی طرح اور موٹی ہوتی ہر شخص موٹی انگلی کے جیسی نہین ہوتی اور اسمین زیادہ خم نہین ہوتا بعض بالکل سیدھی ہوتی ہے اور بعض سر کے پاس سے ذرا سی ٹیڑھی ہوتی ہے بعض انگلی سے بہت بڑی اور موٹی ہوتی ہے ان پھلیون کے اندر بیج نکلتے ہین جنکو بعض نے باقلا کے دانے کی طرح اور کسی نے بڑا بتایا ہے بعض نے کہا ہے کہ لوبیے کے بیجون کی طرح ہوتے ہین مگر رنگ ویسا نہین ہوتا بعض نے کہا ہے کہ یہ بیج املی کے بیجون کی طرح ہوتے ہین اور سب سے زیادہ لغویت یہ ہے کہ محمد شرف الدین نے مفردات ہندی مین کدو کے بیجون کے ساتھ تشبیہ دی ہے مگر صحیح یہ ہے کہ یہ بیج گردے کی شکل پر ہوتے ہین سیم کے بیجون کی طرح چپٹے اور چکنے اور موٹے ہوتے ہین بیجون کا رنگ سبز ہوتا ہے خشک ہوکر خاکی اور نیلا پڑ جاتا ہے اور بعض کا رنگ سیاہ بھی ہوتا ہے اس وجہ سے کہ اسکی اس قسم کو جسکا رنگ اُن سی ہے سبز بیجون سے پودون کی طرح جلا کر بیج نکالتے ہین کیونکہ ویسے نکالنے سے پھلیون کا رواں بدن کو لگ کر خارشت پیدا ہوجائے پس جو بیج آنچ کھالیتا ہے سیاہ ہوجاتا ہے اس بیل مین پھول سفید رنگ کے سیم کے پھولون کی طرح لگتے ہین ۔ ان بھوت چلتا ساگر اور نگھنٹ سنگرہ وغیرہ مین اسی طرح لکھا ہے ۔

بشار ریک ان ویدک شاستر مین لکھا ہے کہ اسکے پھول کالے اور جامن کے رنگ کے ہوتے ہین اور انکے

Hakeem Shoukat Ali

گچھے ڈھاک کے پھولون کے گچھون کی طرح ہوتے ہین - مین نے منگا کر دیکھا تو پھول کے اوپر کے غلاف کی پتیان سفید تھین باقی اندر کی تمام پتیان جامنی اور جھنی رنگ کی تھین جب پھول مرجھا جاتے ہین تو پنکھڑیان سیاہ پڑجاتی ہین - اور پھول دو انگل کے برابر لمبا تھا اندر نلکی تھی سفید رنگ جسکے منھ پر سفید تار تھے اور اوپر آگے سفید پتی تھی اسمین پھلی نبتی ہے - بہرصورت کونچ کی دو قسمین ہین بستانی اور جنگلی -

بستانی قسم - ملک راجپوتانہ - مالوہ اور گجرات مین ہوتی ہے اسے باڑھیون اور مکانون مین بوتے ہین اسکی بیل خوب پھیل جاتی ہے اور ایک بیل سے اتنی پھلیان اترتی ہین کہ بڑا اسا ڈھیر ابھر جاتا ہے اسے دکھنی چولا یعنی لوبیا اور دکھنی سفید ارد بولتے ہین اور یہ دکھنی چولا وہ نہین جسکا ذکر لوبے کے بیڑ مین کیا گیا ہے جنگلی قسم کی پھلی سے اسکی پھلی بڑی ہوتی ہے اور موٹی بھی ہوتی ہے - بہت بڑی اور موٹی انگلی کے برابر لمبی اور کوئی چھوٹی اور کوئی خمیدہ اور کوئی سیدھی رنگ خوب ہرا ہوتا ہے روان اول اسکا بھورا ہوتا ہے پرانا ہوکر سیاہ پڑجاتا ہے اور پھلی بھی سیاہ پڑجاتی ہے اسکا روان تر و خشک لگنے سے بدن پر کھجلی نہین ہوتی اسمین باقلا کے دانے سے بڑے بڑے دانے نکلتے ہین جو چپٹے ہوتے ہین اور سیم کے موٹے دانے کے برابر قد مین ہوتے ہین کچی پھلیون کو کاٹ کر اور پکی پھلیون کے بیج نکال کر پکا کر روٹی سے کھاتے ہین پیڑ اسکا اگر پانی دیئے جائین تو سیم کے پیڑ کی طرح برسون رہتا ہے اسکے پتے بھی جنگلی قسم سے ذرا بڑے اور دبیز اور زیادہ روئین والے اور گہرے سبز تاریکی مائل ہوتے ہین اسکی پھلی اور بیجون کی ترکاری مزہ دار ہوتی ہے دکھن کے شہرون مین اسکے بیجون کو دل کر دال بناکر پکاتے ہین مزہ دار ہوتی ہے مین نے بھی پکوایا تھا اسکے پھولون کی ڈالیون مین گچھے لگے ہوتے ہین اور لمبے ہوتے ہین پھول کی پتیان اوپر سے جامن کے رنگ کی ہوتی ہین اندر لمبی لمبی پتیان سفید رنگ کی ہوتی ہین پھول کے اندر چھلی سی پھلی لپٹی ہوتی ہے اندر کی سفید پتی کے منھ پر تار ہوتے ہین وہ جو پھلی بڑھتی جاتی ہے سبز پڑتی جاتی ہے - جامنی رنگ والے صرف تین پتے ہوتے ہین دو لانبے اور ایک چھوٹا اور جوڑا مین نے یہ سب حال دیکھ کر لکھا ہے - اسکی پھلی کا روان خارش پیدا نہین کرتا -

جنگلی قسم - ہماری طرف کیونچ کی پھلی کے نام سے مشہور ہے یہ پھلی انگلی کے برابر اور گول اور موٹی ہوتی ہے مثل موٹی انگلی کے چپٹی نہین ہوتی جیسا کہ سیم کی پھلی چپٹی ہوتی ہے اور اسمین زیادہ خم نہین ہوتا بعض بالکل سیدھی ہوتی ہے اور بعض سرے کے پاس سے ذرا سی ٹیڑھی ہو جاتی ہے ان پھلیون پر بندر کے بالون کی طرح روان ہوتا ہے جسکے بدن کو لگنے سے کھجلی اور جلن پیدا ہو جاتی ہے اسلیے اسکو ہاتھ نہین لگاتے خاص اسپر کیونچ کی پھلی کا اطلاق ہوتا ہے قد اس پھلی کا بستانی کی پھلی سے چھوٹا ہوتا ہے ان پھلیون کو ہولون کی طرح بھون کر بیج نکالتے ہین شوقین آدمی ان پھلیون کو بھی جمع کراکے بیج نکلوا کے تغلیظ اور امساک کے نسخون مین ڈالتے ہین اور بستانی قسم کے بیج بھی رقت منی اور ضعف باہ کے نسخون مین ڈالے جاتے ہین اور زعفران کے علاجون مین مستعمل ہین بلکہ زیادہ تر یہی استعمال مین ہین کیونکہ یہ قسم غیر سمی ہے اور حق یہ ہے کہ سوائے قسم کے بیجون مین بھی سمیت نہین بلکہ اسکی پھلی کا روان سمی ہے لیکن جبتک معمولی پھلی بھی کچی ہوتی ہے اسوقت روان اسکا خارشت پیدا نہین کرتا پھلی وغیرہ اسکی بھی کچی پھلیان توڑ کر ترکاری کرتے کر نمک مربہ

Hakeem Shoukat Ali

ملا کر روٹی سے کھاتے ہین بعض بگھارتے بھی ہین جب یہ پھلیان پک کر خشک ہوجاتی ہین اسوقت انکا روان بدن پر
لگ کر سوزش اور کھجلی پیدا کرتا ہے ان بھوت چکتسا سار مین بھی لکھا ہے کہ اسکی کچی پھلیون کی ترکاری بنا کر روٹی سے
کھاتے ہین اگرچہ بستانی بیل کی پھلی صحرائی بیل کی پھلی سے بڑی ہوتی ہے مگر بعض ہندی کی کتابون سے صحرائی
کی بھی دو قسمین معلوم ہوتی ہین ایک قسم بڑی ایک چھوٹی لیکن دونون قسمون مین کوئی فرق بیان نہین کیا ہے اور
سنسکرت کے نامون سے بھی صحرائی قسم کی جن پھلیون پر بندر کے بالون کی طرح روان ہوتا ہے جن کے بدن کو لگنے
سے کھجلی اور جلن پیدا ہوجاتی ہے چھوٹا اور بڑا ہونے کا پتا چلتا ہے مثلاً سنسکرت مین بڑی قسم کا ایک نام مہاکپتا
ہے اسمین میم اور ہا مفتوح الف ساکن کاف فارسی مضموم بائے فارسی ساکن تائے فوقانی مفتوح والف
ساکن ہے معنی اس لفظ کے بہت کھجلی پیدا کرنے والے کے ہین دوسرا نام کپی رومبھلا ہی جسمین کاف تازی مفتوح
بائے فارسی مکسور یائے معروف رائے مہملہ مضموم واؤ مجہول اور میم موقوف ہے یعنی انسا پھل جسپر بندر کے بالون
کی طرح روان ہوتا ہے تیسرا نام رشیہ پروکتا بفتح رائے مہملہ وسکون شین نقطہ دار وفتح یائے تحتانی وفتح بائے
فارسی وضم رائے مہملہ دوم وواو مجہول وکاف تازی موقوف وفتح تائے فوقانی وسکون الف ہے اور چھوٹی
قسم کے یہ نام ہین گنڈرا بفتح کاف تازی وسکون نون وضم دال ثقیل وفتح رائے مہملہ وسکون الف اس لفظ
کے معنی کھجلی پیدا کرنے والے کے ہین اور مرکٹی بفتح میم وسکون رائے مہملہ وفتح کاف تازی وکسر تائے ثقیل ویائے معروف
اور آتم گپتا بمد الف وسکون تائے فوقانی وفتح میم وضم کاف فارسی وسکون بائے فارسی وفتح تائے فوقانی
دوم وسکون الف آخر بھاؤنگر کے راجہ صاحب نے نہایت تحقیق سے ہندوستانی دواؤن کے بیان مین ایک
مفردات لکھی ہے اس کا نام نگھنٹ سنگرہ ہے اور گجراتی زبان مین ہے اسمین لکھا ہے کہ کونچ کی بیلین گجرات
مین قدرتی طور پر کھیتون کی باڑھون پر پیدا ہوتی ہین اسکی پھلی کے روئین سے بدن پر کھجلی اور جلن پیدا
ہوجاتی ہے اسلیئے اسکو ہاتھ نہین لگاتے اسکی پھلی کی پھلیان قوت باہ اور رقت منی کے نسخون مین ڈالتے
ہین ڈاکٹر ووٹ کہتا ہے کہ امریکہ افریقہ اور ہندوستان کے گرم ملک مین اسکی بیل خودبخود اُگتی ہے اور
ہندوستان مین سب جگہ دیکھنے مین آتی ہے اسکی دو قسمین اور بہی جنمین سے ایک کا نام انگریزی مین وولیج
بضم واو اول وسکون واو دوم مجہول وکسر لام ویائے معروف وجیم فارسی موقوف ہے اور دوسری کا نام ٹیکینٹا
بفتح میم وضم یائے تحتانی وفتح کاف تازی وضم یائے تحتانی وفتح نون وسکون الف ہے یہ دونون قسمین بوئی
جاتی ہین اور بالکل ہرحالت مین پہلی قسم کے مطابق ہوتی ہین سورت کے ملک مین ان کو لوگ بوتے
تھے ان کو بھی کونچ کہتے ہین شارنگ دھر ان ویدک شاستر مین بھی یون ہی لکھا ہے کہ کونچ کی جس پھلی کے
روئین سے بدن مین کھجلی چلتی ہے اسی کے بیجون کو کونچ کہتے ہین اور دوا کے کام مین آتے ہین یہی ابھیر
ایک نامی وید نے ان بھوت چکتسا ساگر مین لکھا ہے تالیف شریف مین حکیم شریف خان نے بھی لکھا ہی
کہ کونچ ایک روئیدگی ہے اگر اسکے پھل کا روان بدن کو لگ جائے تو بہت خارشت پیدا کرتا ہے بیج
اُسکے لوبیے کے بیجون کی طرح اور اس سے بڑے اور براق اور سیاہی مائل اور سخت ہوتے ہین منی کو بڑھاتے ہین
اور گاڑھا کرتے ہین اور امساک پیدا کرتے ہین۔ رو ہیلکھنڈ کے آدمی اسکو کیچ پھل بکاف تازی کے کسرے اور بائے

Hakeem Shoukat Ali

مجہول اور نون غنہ اور جیم فارسی موقوف سے بولتے ہین اور دوسرے ملکون کے آدمی کونج کی پھلی کاف تازی مضموم اور واؤ مجہول اور نون غنہ اور جیم فارسی موقوف سے زبان پر لاتے ہین مفردات امامی مین لکھا ہے کہ صاحب خواص الاشیا کہتا ہے کہ صاحب تحفہ نے عدم تحقیق کی وجہ سے تخم کونج کو باقلاے مصری جانا ہے حالانکہ باقلاے مصری ترمس کا نام ہے۔

پر ہت شمبھو ناتھ جی بیان کرتے ہین کہ بھیل جو گھاس کاٹتے ہین وہ ایک گھاس اپنے سر پر رکھ لیتے ہین پھر کونج کی پھلی کے رؤین کا اثر نہین ہوتا بلکہ وہ کہتے ہین کہ مہارانا صاحب بہادر کے ساتھ ہم شیر کے شکار مین ہونے ہین تو ہانکے والے بھیل اپنی پگڑیون مین یہ گھاس طرے کی طرح ٹوم لیتے ہین مجھے بھی انھون نے دکھائی ہے میواڑ کے آدمی اسے بجا نگنا بفتح باے موحدہ مخلوط بہا و نون غنہ و سکون کاف فارسی و فتح تاے ثقیل و سکون الف اور بجا نگٹیو بکسر تاے ثقیل و ضم یاے تحتانی و سکون واؤ مجہول کہتے ہین اسکی بلندی سات آٹھ فٹ تک پہونچ جاتی ہے تیلی تیلی سینکیین ہوتی ہین انمین پتے اور پھول آتے ہین بھوون کی وضع گیہون کے غلات کی سی ہوتی ہے بھوون کی بالیان آتی ہین وہ کھل کر بیج باریک نیبو کی طرح نکلتے ہین کھلے ہوے پھول ملائم ہوتے ہین اور باریک خفیف سارواں ریشم کی طرح معلوم ہوتا ہے بند پھول مین باریک باریک تار معلوم ہوتے ہین پتیان لمبی لمبی ہوتی ہین اس گھاس کو گھوڑا وغیرہ چوپائے کھاتے ہین اس امر کی تصدیق بھیلون نے بھی کی ہے۔

طبیعت - پتے اور دوسرے اجزا دوسرے درجے مین گرم وخشک ہین اور پھلی کا روان تیسرے درجے مین گرم وخشک ہے اور نہایت تیز دوا ہے - بیج گرمی و سردی مین معتدل اور خشک ہین بعض نے معتدل مائل بسردی لکھا ہے اور یہ کچھ غلط نہین لکھا ہے کیونکہ جو لوگ انکو استعمال کرتے ہین وہ گرمی کی شکایت نہین کرتے - نگھنٹ سنگرہ مین بھی لکھا ہے کہ کونج کے بیج میٹھے اور ٹھنڈے اور بھاری ہوتے ہین - ماموں صاحب کے قول سے معلوم ہوتا ہے کہ بستانی قسم کا مزاج مائل بسردی ہے۔

خواص وفوائد - الفنسٹن صاحب نے ہندوستان کی تاریخ مین لکھا ہے کہ اہل یورپ نے کیڑون کا علاج کینچ کی پھلی سے کرنا ویدون سے سیکھا ہے کینچ کی پھلی کا روان پونے دو ماشہ سے لیکر ساڑھے چار ماشہ تک انکی کے خمیا ندے یا کانجی مین ملا کر اُس شخص کو دین جسکے پیٹ مین کیڑے ہون خواہ کیچوا ہو یا چرا تو سب مر کر نکل جاتے ہین اور اُس دن غذا اندونی جاہیے اگر صبر نہ کرے تو تور کی دال یا ارہر کی دال کا جوش دیا ہوا پانی پلا دین اس کے بیج باد اور کمر کو قوت دیتے ہین تیلی منی کو گاڑھا کرتے ہین ممسک ہین اگر کچی پھلی کے بیج نکال کر سائے مین خشک کر کے باریک پیسکر ساڑھے دس ماشہ کی مقدار مین گاے کے دودھ مین جوش دیکر کھائین تو منی گاڑھی پڑ جاے اگر گرمی کی وجہ سے ریاح کا غلبہ ہو تو اسکے بیج اُسکو تحلیل کرتے ہین اور دمہ کو جو صفرا کی وجہ سے ہو دور کرتے ہین اسکے بیجون کی پینگ مین اُردے زیادہ فوائد ہین مزاج کو خوش رکھتی ہے گویا کہ پر قدرت بخشتی ہے تپ صفراوی کو نافع ہے اسمین تریاقیت ہے کھانسی اور بواسیر کو نافع ہے اُس خون کی اصلاح کرتی ہے جسمین صفرا ملا ہوا ہو پرانے پھوڑے کو دور کرتی ہے قابض ہے سات ماشہ تخم کونج کے اور برگا پھلکا دور کرکے آدھ پاؤ تل کے

Hakeem Shoukat Ali

تیل مین جلائین پھر صاف کرکے یہ روغن ناسور مین ٹپکائین تو فائدہ دے کہتے ہین کہ تخم کونچ کا سر تراش کر بچھو کے
کاٹے ہوئے مقام پر رکھین تو چپک جاتا ہے اور زہر چوس کر خود بخود جدا ہوجاتا ہے اور کسی قدر پھول جاتا ہے
ان بھوت چکتسا ساگر مین لکھا ہے کہ کونچ کے بیج گوکھرو اور مصری کے سفوف کو گنگنے دودھ کے ساتھ پھانکنے سے
طاقت بڑھتی ہے اسکے بیجون کی کھیر بناکر کھلانے سے بادی کے امراض دفع ہوتے ہین فالج کو آرام ہوتا ہے اسکے
بیجون کے ساتھ دوسری مغلظ منی دواؤن کو ملا کے استعمال کرنے سے جریان منی کا عارضہ جاتا رہتا ہے اس کے
بیجون کو گھس کر لیپ کرنے سے بچھو کا زہر اُترتا ہے نگھنٹ سنگرہ مین بھی ایسا ہی لکھا ہے انکا حلوا بنا کر کھانے
سے منی بڑھتی ہے اور بدن قوی ہوتا ہے دو ڈھائی ماشہ روزانہ اسکے بیج کھاتے رہنے سے عورت کے مقام مخصوص
سے سفید پانی کا نکلنا بند ہوتا ہے اسکے بیجون کی پھنکی لینے سے پیشاب کی رکاوٹ مٹتی ہے اسکے کچے بیجون کو
سائے مین سکھا کر انکے دس ماشہ سفوف کو پاؤ بھر دودھ مین اوٹا کے پینے سے شروُت پرمیہ دفع ہوتا ہے
اسکے بیجون کے سفوف کو شہد اور گھی مین ملا کر چٹانے سے دمہ زائل ہوتا ہے کونچ کے بیج اور تال مکھانے
کے سفوف مین برابر مصری ملا کے پھانک کر تازہ دوہا دودھ پینے سے منی بڑھتی ہے اسکے ایک تولہ بیجون کو سیکر
تین چھٹانک پانی کے ساتھ صبح کے وقت سات دن تک کھانے سے آتشک دفع ہوتی ہے۔
نگھنٹ سنگرہ مین لکھا ہے کہ جس طرح اُڑد کے کھانے سے بادی دور ہوتی ہے اسی طرح کونچ کے بیجون کے کھانے
سے بادی دور ہوتی ہے۔ سشرت اور بھاوپرکاش اور شارنگ دھر وغیرہ مین لکھا ہے کہ کونچ کے بیج نہایت
مقوی باہ ہین اور اس کام کے واسطے انکی بہت تعریف کی جاتی ہے۔ ڈاکٹر بوسی ورت کہتے ہین کہ جسطرح جاڑون
مین اُڑد کے لڈو کھانے سے طاقت آتی ہے اسی طرح کونچ کے بیجون کے لڈو کھانے سے طاقت آتی ہے
ڈاکٹر ڈیمک کہتا ہے کہ کوکن کے ملک کے جس آدمی کی منی پتلی پڑجاتی ہے وہ اُسے گاڑھا کرنے کے لیے کونچ
کے بیج دوسری مغلظ دواؤن کے ساتھ کھاتا ہے۔ اسکی بیل کی جڑ بھی بہت مفید ہو اور اسمین تریاقیت ہو۔ مفردات
اہلی مین جو آیا ہو کہ اسکی جڑ تیز اور سمی ہو یہ تجربے کے خلاف اور بے اصل بات ہو یہ تو بیان تک مفید ہے کہ ڈاکٹر اَینسلی
کہتا ہے کہ اسکی جڑ کو کوٹ کر تھوڑا سا جوش دیکر پانی لے کر شہد ملا کر پلانے سے سخت ہیضہ دور ہوتا ہے ڈاکٹر
کیمپ بیل کہتا ہے کہ چھوٹے ناگپور مین بخار اور بے ہوشی مین اسکی جڑ کو دوا کے طور سے دیتے ہین اور اسکو پیسکر
ضماد بنا کر استسقاء نرق والے کے پیٹ پر لگاتے ہین اور ایک ٹکڑا کاٹ کر ہاتھ پر باندھ دیتے ہین ان بھوت چکتسا
ساگر مین لکھا ہے کہ اسکی دو ماشہ جڑ کو منہ مین رکھنے سے منی کا امساک ہوتا ہو اسکی جڑ طاقت بڑھاتی ہے اسکو پیسکر رگون اور
پٹھون کے امراض مین دینے سے بڑا نفع ہوتا ہے اسکی بیل اور پتون کا رس میٹھا اور کچھ کڑوا ہوتا ہے یہ بادی صفرا اور
بلغم کو مٹاتا ہے اور خون کو صاف کرتا ہے آلہ تناسل کا ڈھیلاپن مٹانے کے لیے اُسکو اس بیل کی جڑ کے جوشاندے
سے دھونا چاہیے۔
اگر کونچ کی پھلی کا روان بدن کو لگ کر خارشت اور درد پیدا ہو تو اس مقام کو چکنائی نہ لگائین کیونکہ اسکے لگنے سے
تکلیف بڑھ جاتی ہے گائے کا گوبر پانی مین ملا کر یا کانجی مین گھول کر یا املی کو پانی یا کانجی مین بھگو کر اُسنے اُس جگہ
کو دھونے سے تکلیف مٹتی ہے۔

Hakeem Shoukat Ali

مامون صاحب چونکہ اسکی دو قسمون کے قائل ہوگئے ہین ایک تیز و گرم دوسری سرد کے تو اس لیے وہ کہتے ہین کہ حب الکلے شاید پھلی قسم کے بیج ہین حکیم عبدالحمید نے بھی تحفۃ المومنین کے حاشیے مین کہا ہے کہ حب الکلے کو ہندی مین کوریخ کہتے ہین مگر مجھکو اس مین کلام ہے اس لیے کہ حب الکلے کے پتون کی نسبت لکھا ہے کہ زرد اور ننھے ہوتے ہین کوریخ کے پتے ایسے نہین وہ بڑے اور سبز ہوتے ہین اور حب الکلے مین پھول ننھے اور زرد آتے ہین کوریخ کے پھول زرد نہین ہوتے اور حب الکلے کے بیج مخدر اور مسکر ہین اور کنیچ کے بیج ایسے نہین اور حب الکلے کے بیج قائل ہین انکو ساڑھے تین ماشہ کھانے سے کرب و غشی پیدا ہوجاتی ہے حتی کہ سات ماشہ کھانے سے آدمی مرجاتا ہو اور کوریخ کے بیج پیٹ بھر کھانے سے بھی آدمی نہین مرتا - **بدل تخم انگلی** -

راجپوتانے کی طرف مین نے ایک درخت دیکھا ہے جو بیل نہین چلاتا بلکہ تنہ قد آدم سے کچھ بڑا اور متوسط آم کے درخت کے برابر موٹا ہوتا ہے اُسین موٹے موٹے ڈالے ہوتے ہین اسین پھلی آتی ہے جسکا رنگ خامی مین اوپر سے سبز ہوتا ہے پک کر سیاہ پڑجاتی ہے پھلی کا چھلکا سخت ہوتا ہے اور پکنے کے بعد چمڑے کی طرح سخت ہوجاتا ہے اس پھلی کے اوپر روان نہین ہوتا بلکہ خامی مین چکنی ہوتی ہے سوکھ کر کھردری ہوجاتی ہے موٹی پرول اور کندوری کی طرح اور اُسنے طولانی ہوتی ہے خام پھلی کو چیر کر دیکھو تو بہت سے بیج انار کے دانون کی طرح بھرے ہوتے ہین چھلکے اوپر سفید مخملی روان ہوتا ہے اور وہ نہایت ملائم روان ہوتا ہے اگر اس روئین کو بدن پر ملا جائے تو خارش پیدا نہ کرے چابنے سے بیجون کا مزہ پھیکا خفیف کسیلا معلوم ہوتا ہے یہ دانے اندر سے کھوکھلے ہوتے ہین اور جبتک خام رہتے ہین منھ بند رہتا ہے جب پھلی پک کر پھٹ جاتی ہے تو وہ دانے بھی کھل جاتے ہین اور ان سب کھلے ہوئے دانون کی شکل ایسی معلوم ہوتی ہے جیسے بھڑ دن کا چھتا ان دانون کے اوپر کا روان اسوقت میلا پڑجاتا ہے جیسے بندر کے بال اسکو بدن پر ملنے سے خارشت پیدا ہوتی ہے اس درخت کے پتے سبز ہوتے ہین اُنپر رگین اُبھری ہوتی ہین پتنگ یعنی کنکوے کی طرح چوڑے ہوتے ہین اور بیچ مین پنجے کی طرح پھٹے ہوتے ہین ہر پھٹی ہوئی شق نوکدار اور تلے پیچھے چوڑی ہوتی ہے اور اُسین بھی تلے کی طرف شقون کی طرح اجزا ہوتے ہین - اسکو یہان کے آدمی **کرنجی کی پھلی** کہتے ہین جسمین کاف تازی مکسور اور رائے مہملہ ساکن میم مفتوح اور جیم فارسی ساکن ہے -

کونلہ (ھ)

بفتح کاف و سکون واو و خفائے نون و فتح لام و سکون ہا جیساکہ نسخہ سعیدی مین ہے محیط مین تالیف شریف کی اتباع سے کاف مفتوح کے بعد نون ظاہر لکھا ہے اور یہ تلفظ کے خلاف ہے اور عجب یہ ہے کہ تالیف شریف مین واو کو مجہول بتایا ہے حالانکہ وہ واو مجہول کہلاتی ہے جو حرف مضموم کے بعد ہو اور کھینچ کر نہ پڑھی جائے -

صفات و شناخت - ایک درخت کا پھل ہے نارنگی کی قسم سے مگر اُس سے بڑا ہوتا ہے اسکے درخت کے تمام اجزا نارنگی کے درخت کی طرح ہوتے ہین مگر نارنگی کے درخت سے اسکا درخت تھوڑا اچھوٹا ہوتا ہے اسکے پھول مین خوشبو کم ہوتی ہے اسکے پتے نازک اور کم سبز ہوتے ہین کچا پھل سبز اور ترش ہوتا ہے پک کر نارنگی کی طرح اور کھٹ مٹھا ہوجاتا ہے بعض مین زیادہ شیرینی ہوتی ہے اور شاداب اور خوشبو اور خوش مزہ ہوتا ہے بعض کا چھلکا نازک اور چکنا اور بعض کا موٹا مگر نارنگی کے چھلکے کی طرح سخت نہین ہوتا اسین پھانکین بھی نارنگی

Hakeem Shoukat Ali

کے چھلکے سے کم ہوتی ہے اور خوشبو آتی ہے جسکا چھلکا نازک ہوتا ہے موٹے چھلکے والے سے عمدہ ہوتا ہے سلہٹ کا کونلا اچھا ہوتا ہے ویسا شیرین کہین نہین پایا جاتا اور وہان اسکے جنگل کے جنگل کھڑے ہین ایک روپے کے ہزار ہزار بکتے ہین۔

طبیعت۔ دوسرے درجے مین سرد و تر۔

خواص و فوائد۔ سنگترے سے اسکے خواص و فوائد ذرا ضعیف ہین اسلئے کہ اس سے زیادہ ترش ہے گرنارنگی سے ترشی کم رکھتا ہے خون و صفرا کی حدت توڑتا ہے۔ پیاس بجھاتا ہے معدہ و جگر کی سوزش کو نافع ہے دل کو فرحت دیتا ہے خفقان کو دور کرتا ہے مدربول ہے اسکا چھلکا مقوی معدہ ہے اسکا لیپ چھائین کو دور کرتا ہو سلم کونلہ ایک جگہ رکھدین تاگل کر سوکھ جائے پھر پانی مین پیسکر چنے کے برابر گولیان باندھین جبکہ ہیضے مین سخت تے ہو اور شدت سے دست آئین تو پانچ سے دس تک کھلانا بہت ہی مفید ہے بلکہ زہر مہرہ خطائی سے کم نہین۔ **مضر**۔ کھانسی والے آدمی کو اور آلات تنفس کو **مصلح** نمک اور کھانڈ۔

کونین

صفات۔ فارسی مین اسکو گُنہ گُنہ کہتے ہین چنانچہ شاہ ایران کے سفرنامے مین یہ لفظ آیا ہے ترکی مین قنا قنا بولتے ہین جیسا کہ کنز اللغات ترکی مین ہے۔ اصل لفظ کوئی نائن ہے۔ یہ سفید جوہر سنکونا کی چھال کا جوہر ہے اس درخت کی موٹائی کا قطر چھ انچ سے زیادہ نہین ہوتا البتہ بلندی پچاس سے ساٹھ فٹ تک ہوتی ہے۔ پتے تقریباً چھ چھ انچ لمبے آم کے پتے کی مثل نوکدار اور چکنے جڑین دور تک پھیلی ہوتی ہین۔ اول یہ درخت جنوبی امریکہ کے پہاڑی حصے مین ہوتا تھا لیکن بباعث بڑا تاثیر ہونے کے اسکی چھال کی قدر و قیمت بہت بڑھگئی اور درخت بہت زیادہ کاٹے جانے لگے تو اندیشہ ہوا کہ یہ مفید درخت چند دن مین بالکل نابود ہوجائے گا اس واسطے اسکے لگانے کی یہ کوشش کی گئی کہ یہ دوسرے ممالک مین بویا جائے چنانچہ ۱۸۵۴ء مین جاوا اور ۱۸۶۰ء مین آسام اور ہمالیہ کے دامن مین لاکر یہ درخت لگائے گئے اور آجکل ان ممالک مین کثرت سے انکی پیدائش ہوتی ہے جوہر کوئی نائن (کونین) کے بہت سے مرکب ایجاد کیے گئے۔ چنانچہ جوہر کوئی نائن کو اگر سلفیورک ایسڈ یعنی گندھک کے تیزاب سے نیوٹرل کر کے قلمین باندھین تو اُسے سلفیٹ آف کوئی نائن کہتے ہین اور جو بجائے گندھک کے تیزاب کے ہیڈرو کلورک ایسڈ یعنی نمک کے تیزاب مین نیوٹرل کرین تو اُسے ہیڈرو کلوریٹ آف کوئی نائن بولتے ہین سلفیٹ آف کوئی نائن جو عرف مین کونین سلفیٹ[۱] کہلاتی ہے موسمی بخار مین عام طور سے استعمال کی جاتی ہے ایک حصہ کونین آٹھ سو حصہ پانی مین حل ہوجاتی ہے انگریزی دواخانون مین یہ عام دستور ہے کہ گندھک کے تیزاب مین حل کی جاتی ہے اصلی گندھک کے تیزاب مین پانی ملاکر اسکو ہلکا کر لیتے ہین اور اس پانی ملے ہوئے تیزاب کی دو بوند آدھی رتی کونین کو حل کرنے کے واسطے کافی مقدار خیال کی جاتی ہے۔

خواص و فوائد۔ ایک دو گرین فی خوراک استعمال کی جائے تو مقوی معدہ مفرح اور محرک اشتہا ہے اور پرانے امراض و ضعف کی حالت مین اگر ایک دو گرین کی خوراک مین استعمال کرائی جائے تو اس سے

Hakeem Shoukat Ali

[۱] عام طور پر کونین کا اطلاق اسی پر ہوتا ہے ۱۲

عام صحت اور طاقت جلد ترقی پکڑتی ہے اور معدہ و ہاضمہ کو تقویت ملتی ہے دوران خون و قوت تغذیہ قوی ہو جاتی ہے لیکن جبکہ یہ تپون مین زیادہ مقدار مین استعمال کی جاتی ہے تو معدے کو خراب اور دوران خون کو پست کر دیتی ہے۔ حالت تپ مین حرارت جسمی کو کم کرتی ہے لیکن حالت صحت مین اسکا اثر حرارت پر بہت خفیف ہوتا ہے۔ تپ موسمی۔ تپ دائمی۔ تپ دق۔ ذات الریہ مین بلاشبہ کونین دافع حرارت ہے پیچش اور ورم طحال مین کونین مفید ثابت ہو چکی ہے۔ دنیا مین ابتک جسقدر ادویات کا تجربہ ہو چکا ہے انمین کسی دوا کی بابت یہ نہین کہا جا سکتا ہے کہ وہ فلان مرض کا حتمی علاج ہے۔ مگر کونین ایک ایسا اور بیش قیمت جوہر انسان کو معلوم ہو گیا ہے کہ جاڑے بخار موسمی کو تریاق کا حکم رکھتا ہے اگر جگر اور آنتین صاف ہون تو موسمی بخار کو شرطیہ ایک دو خوراک مین روک دیتی ہے اگر قبض ہو تو کوئی ہلکا سا مسہل دیکر کونین کا استعمال کیا جائے ہمارے ملک کے بچے اور عورتین تو اسکی کڑواہٹ کی عام شکایت کرتے ہین مگر نازک طبع مرد بھی اسکے کڑوے ہونے سے گھبراتے ہین۔ یونانی حکیمون نے اسکی گرمی اور خشکی کا ذکر کرکے لوگون کو اور بھی بیدل کر دیا ہے اب اگرچہ **لوکونین** نے کڑوے ہونے کی شکایت تو کم کر دی ہے مگر **لوکونین** گران بہت ہے اور فائدہ کم کرتی ہے اس وجہ سے مین نہایت آسان اور سستی ترکیب لکھتا ہون تا کہ کڑوی کونین تلخ معلوم نہو اور اسکی خشکی اور گرمی بھی کم ہو جائے۔ پانچ گرین کونین مین دو بوند گلیسرین کی ملا کر گولی بنالو اور حلق کے اندر رکھ کر نگل جاو۔ پانچ گرین کونین مین چار گرین عمدہ کتھا ملا کر اسمین اسقدر پانی ملاو کہ دو گولیان بن جائین یہ گولیان کڑوی بھی نہین ہونگی اور دوران سر اور خشکی بھی نہین کرینگی۔ کونین کی گولیون پر اگر چاندی کا ورق لگا دیا جائے تو بھی انکے نگلنے مین کڑواہٹ معلوم نہین ہوتی اور دیکھنے مین نہایت عمدہ معلوم ہوتی ہین اور یہ ورق اسکے اثر کو محفوظ رکھتا ہے اور خراب نہین ہونے دیتا ہے سب سے عمدہ اور آسان ترکیب کونین کھانے کی یہ ہے کہ ایک پان جسمین کتھا چونا سپاری سب کچھ ہو مگر تنباکو نہو بجائے تنباکو کے کونین پان مین ڈال کر پان کھا لیا جائے تو کونین بالکل کڑوی معلوم نہین ہوتی ہے ایک پان مین پانچ گرین کونین کڑوی معلوم نہین ہوگی یہ ایک ایسا سہل طریقہ ہے کہ بچے اور عورتین نہایت خوشی سے کونین کو استعمال کر سکتے ہین اگر کوئی شخص موسمی بخار سے بچنا چاہے تو تین مہینے تک ہفتے مین دو دو مرتبہ پانچ پانچ گرین کونین کھایا کرے۔ ۱۵ جولائی سے ۱۵ اکتوبر تک کونین کا استعمال کرنا موسمی بخار سے بچاتا ہے قوت باہ کے متلاشیون کے لیے بھی یہ عمدہ دوا ہے سرعت انزال کی شکایت والے بھی اسکو اپنا مددگار پاوینگے سچ تو یہ ہے کہ یہ ایک اعلے درجے کی دوا ہے جسکی تلخی مٹھاس سے بھی بہتر ہے تمام دواون سے موخر دوا جو ملیریا کے لیے تیر بہدف ثابت ہوئی ہے کونین ہے ملیریا زدہ علاقون مین اسکا وقتاً فوقتاً استعمال بخار سے محفوظ رکھتا ہے جرمن ڈاکٹر کاخ مشورہ دیتے ہین کہ ڈیڑھ گرام یا بیس گرین سے زائد کونین ہر مہینے کی آٹھ سے لے کر گیارہ تاریخ تک کسی دن استعمال کرنی چاہیے اسقدر زائد وقفہ کی یہ وجہ ظاہر کی جاتی ہے کہ ملیریا کے کیڑے اگر جسم مین ہون تو انکو نشوونما کا موقعہ مل سکتا ہے اور کونین کھانے سے انکی تمام نسل غارت ہو جاتی ہے ڈاکٹر سیلی چار گرین اور ڈاکٹر پلیین نصف گرام روزانہ اور ڈاکٹر زمین ایک گرام چوتھے روز استعمال کرنے کی ہدایت کرتے ہین اٹلی مین ریلوے اور دیگر سرکاری دفاتر مین نصف گرام

Hakeem Shoukat Ali

روزانہ کونین کھانے کا معمول ہے جیلخانجات پنجاب مین ۱۹۰۸ء مین استعمال کونین کے تجربے مین کامیابی حاصل ہوچکی ہے۔ جہان دس گرین کونین ہر قیدی کو جیل مین داخل ہونے پر اور پندرہ گرین ہفتہ وار دی جاتی تھی کرنل بریڈ کا خیال ہے کہ اگر ستمبر سے نومبر تک اس طرح کونین استعمال کی جائے تو سال کے بقیہ حصے کے لیے پھر کسی احتیاط کی ضرورت نہوگی۔ مگر ایک محقق ڈاکٹر کہتا ہے کہ کونین کا استعمال گو ملیریا کے اجرام کو قدرے قلیل کر دور کر دیتا ہے مگر اسمین اتنی قدرت اور تاثیر نہین ہے کہ اسکے زہر کے اثر کو تمام رگ و ریشہ سے کلیۃً تلف کر کے خون کے ذرات مین قوت پیدا کرے اسکے کم تاثیری فائدے نے اس افسوسناک موازنہ پر پہونچایا کہ ہر تین انسانون کی اوسط مین جو ہندوستان مین مرتے ہین انمین سے دو یا تو محض بخار ہی کی وجہ سے مرجاتے ہین یا بخار کے سبب سے دوسرے مرض لاحق ہوکر انکی جانین تلف ہوتی رہتی ہین۔ خون مین ننھے ننھے ناقابل نظر ذرات ہین جو جسم کے ہر قسم کے انتظام مین بیماری کا دو بدو مقابلہ کرتے رہتے ہین انکو فیگوسائٹس کہتے ہین۔ سلہ

کونین کو بہت بڑی مقدار مین یا تھوڑی مقدار مین کچھ عرصے تک استعمال کرنے سے ایسی علامتین پیدا ہوجاتی ہین جنکو سنکو نزم یا کونی نزم کہتے ہین۔ یعنی درد۔ ثقل سماعت۔ سر گھومنا۔ کانون مین آواز آنی۔ آنکھون کے سامنے چنگاریان نکلنی اور جی متلانا۔ ایسڈ ہائیڈرو برومک ڈائلوٹ کے ہمراہ ایک گرین سے پانچ گرین تک یا زیادہ دینے سے یہ علامتین بہت کم پیدا ہوتی ہین انمین سے جب کوئی علامت یا کئی علامتین نمودار ہوتی ہون تو کونین کا دینا موقوف کرین کونین کا استعمال خالی معدے اور رکندھک کے تیزاب کے ہمراہ حل کر کے زیادہ تر مفید ہے دموی مزاج والون کو خصوصاً جنمین خون کا رجوع سر کی طرف زیادہ ہو بہت ہوشیاری اور احتیاط سے یہ دوا دینی چاہیے۔ امراض دماغ اور آنتون کی سوزش مین اسکا دینا منع ہے۔

ہیڈروکلوریٹ آف کوئی نائن کے خواص و فوائد بھی مثل سلفیٹ آف کوئی نائن کے ہین بنگال مین ایک ناخواندہ محض جاٹ کے مویشی کو کھر کی بیماری تھی جسے اسنے ۲ رتی کونین سے چندہی روز مین اچھا کر دیا کہتے ہین کہ یہ مویشی کی بیماری کے لیے ایک یقینی علاج ثابت ہوا ہے۔

مقدار خوراک۔ سلفیٹ آف کوئی نائن ایک گرین سے دس گرین تک۔ ایک یا دو گرین صرف تقویت کے لیے اور پانچ سے ۲۰ گرین تک باری روکنے کے لیے اور ہیڈروکلوریٹ آف کوئی نائن کی مقدار خوراک ایک گرین سے دس گرین تک **مضر** خشکی بہت پیدا کرتی ہے اور قلب کو صدمہ پہونچاتی ہے **مصلح** اسکے ساتھ جتنا دودھ پیا جائے گا خشکی کم معلوم ہوگی۔ **بدل** یہی کہ ایک روئیدگی ہے اور اسے فارسی کے باب مین مذکور ہے۔ سنائی اور جل نیم بھی اسکا بدل ہے۔

کوٗوٗ (ہ)

بفتح کاف تازی و ضمہ ہمزہ جو واؤ کی شکل پر اور اسکے سر پر ہے و سکون واو ثانی پس پہلے واؤ کو نہ پڑھنا چاہیے بلکہ اسکی جگہ ہمزہ کو بولنا چاہیے

صفات و فوائد۔ ایک درخت ہے کشمیر مین بہت ہوتا ہے ناسور اور جریان منی کو دفع کرتا ہے فساد

Hakeem Shoukat Ali

زہراور کرم شکم اور فساد بلغم وجذام کو نافع ہے اسکا پھل بلغم بڑھاتا ہے اسکا گوند مقوی باہ ہے باد کا فساد دفع کرتا ہے گرگران ہے۔

کویلا (ھ)

بضم کاف تازی وسکون واو مجہول وکسر یاے تحتانی وفتح لام وسکون الف یاہا۔ انگشت (ف) فحم (ع)

صفات - اسکی دو قسمین ہین (۱) حیوانی یا استخوانی کوئلہ - ہڈیون کو ہوا سے بچا کر تیز آنچ دینے سے استخوانی کوئلہ حاصل ہوتا ہے جو مشتمل ہے کاربن اور فاسفیٹ آف کیلسیم اور کاربونیٹ آف کیلسیم پر اور جب حیوانی کوئلے سے نمک دور کر دیے جاتے ہین تو یہ خالص استخوانی کوئلہ کہلاتا ہے یہ فی صدی دس حصہ حاصل ہوتا ہے اور اب یہ سیاہ رنگ کا سفوف ہوتا ہے بلا بو اور قریب قریب بلا ذائقہ -
(۲) لکڑی کا کوئلہ جو لکڑی کو جلانے سے حاصل ہوتا ہے یہ ڈلے ہوتے ہین سیاہ رنگ کے بآسانی ٹوٹ جانے والے اور اسفنجی بلا ذائقہ و بلا بو لکڑی کی اصلی ہیئت اور بناوٹ ظاہری کوئلہ ہوجانے کے بعد بھی قائم رہتی ہے اور وہ سرد و گرم اپنی لکڑی کے اعتبار سے ہوتا ہے - کوئلے کو ہوا کے مقابلے مین جلائین تو فی صدی دو حصے سے زیادہ راکھ پیچھے باقی نہین رہجاتی -

خواص وفوائد - حیوانی کوئلہ رنگون کے دور کرنے کے واسطے مستعمل ہے دواءً اسکا استعمال بہت کم ہے بعض جوہر مثلاً مارفیا یعنی جوہر افیون اور اسٹرکنیا یعنی جوہر کچلہ اور اکونائٹین (بچھناک کی جڑ سے تیار کرتے ہین) کے لیے فادزہر بھی بتاتے ہین - علاوہ اسکے جن امراض مین لکڑی کا کوئلہ دیا جاتا ہے - انھین مین اسکو بھی دے سکتے ہین - اور لکڑی کے کوئلے کے استعمال سے معدے کے امراض مین بہت تخفیف ہوجاتی ہے مثلاً تیزابی کیفیت کے دور کرنے اور نفخ مین ہوائین جذب کرنے کے لیے کھلاتے ہین سڑے ہوے زخمون پر پلٹس مین ملا کر لگاتے ہین بدبودار ہوائی اجسام کے جذب کرنے کے لیے اسکو ہسپتالون اور غسلخانون اور مریض کے مکان مین رکھتے ہین یہ قول ڈاکٹرون کا ہے یونانیون نے صرف اس قدر لکھا ہے کہ اسکو زخم مین بھرنے سے لحم جما تا ہے دانتون کی جلا اور مسوڑھون کی تقویت اور منھ کی بدبو دفع کرنے کے لیے چہارم حصہ نمک کے ساتھ پیسکر بطور منجن کے استعمال کرتے ہین بعض لوگون کو دیکھا ہے کہ اگر سالن مین نمک تیز ہوجائے تو دو چار خشک کوئلے صاف کرکے پکتے ہوے شوربے مین ڈال دیتے ہین تاکہ نمک چوس لین وید کہتے ہین کہ لکڑی کا کوئلہ زہر یلی چھوت اور بدبو کو مٹاتا ہے ہوا وغیرہ صاف کرتا ہے اور بدبو پیدا ہونے کو روکتا ہے یہ ضعف اشتہا - دست - خون کے دست - اور رک رک کر آنے والے بخار کو مٹاتا ہے اسکو پیسکر لیپ کرنے سے بچھو کا زہر اترتا ہے - بگڑے ہوے زخم اور سوجن پر اسکا پلٹس باندھنا چاہیے پانی کو صاف کرنے کے لیے کوئلون کو کام مین لاتے ہین - سپاری کا کوئلہ دانتون کے منجن مین کام مین آتا ہے کوئلے کو مہین پیسکر شربت یا گڑ کے ساتھ دینے سے بدبو والے دست بند ہوتے ہین - کوئلے کو مہین پیسکر تیل مین ملا کر گھاؤ پر لگاتے ہین کوئلے کو مہین پیسکر گھاؤ پر برکنے سے خون کا بہنا بند ہوجاتا ہے - خون صاف کرنے کے لیے کوئلے کا استعمال کرنا چاہیے -

Hakeem Shoukat Ali

کویل (ھ)

بضم کاف و واو مجہول و فتح یائے تحتانی و سکون لام

صفات وشناخت - ایک مشہور سیاہ پرند ہو آنکھ اسکی سرخ ہوتی ہو زیادہ ہوتا ہے اور جبکہ آم مین مور آتا ہے مست ہوتی ہے اور بہت بولتی ہے آواز مین عاشقانہ کشش ہے تمام پھولون سے خوش ہوتی ہے مگر دھنیے کے پھول سے متنفر ہے کوئل اور کوے مین بڑی دشمنی ہے -

طبیعت - گوشت دوسرے درجے مین گرم وخشک ہے وید سرد کہتے ہین -

خواص وفوائد - اسکا گوشت آنکھ کو قوت دیتا ہے اور دوسرے اعضا کو بھی قوت بخشتا ہے رنگ کو نکھارتا ہے سفید بالون کو سیاہ کرتا ہے بلغم دفع کرتا ہے سوداویت پیدا کرتا ہے - وید کہتے ہین کہ اسکا گوشت خراب ہے اور ہضم کے وقت شیرین ہوجاتا ہے بادکو دفع کرتا ہے بول وبراز کا اخراج کرتا ہے منی زیادہ کرتا ہے بعض وید بکسا اور خشک اور شیرین جانتے ہین اور یہ کہتے ہین کہ باد پیدا کرتا ہے پیشاب روکتا ہے قبض پیدا کرتا ہے آنکھ کو قوت دیتا ہے بدن کا رنگ روشن کرتا ہے بلغم وصفرا کو دفع کرتا ہے -

کویری (ھ)

بضم کاف و سکون واو و یائے تحتانی و کسر رائے مہملہ و سکون یا

صفات وشناخت - ایک پھلی ہے کہ جسپر چکنا سیاہ روان ہوتا ہے اور اندر خانے ہوتے ہین اور ہر خانے مین بیج باقلا کے دانے کی طرح ہوتا ہے درخت کی بیل چلتی ہے چھتون پر اُگ کر پھیل جاتی ہے اور زمین پر بھی پیدا ہوکر آس پاس کے درختون پر چڑھ جاتی ہے اسکے پتے اور پھول اور پھل کھڑ سنبل سے کسی قدر مشابہ ہوتے ہین مگر کھڑ سنبل کی پھلی سے اسکی پھلی کسی قدر نازک اور چھوٹی اور پتلی ہوتی ہے مزہ شیرین ہے یہ پھلی گوشت مین پکانے سے مزہ دار معلوم ہوتی ہے -

طبیعت - سرد وتر -

خواص وفوائد - گران ہے مگر طبیعت کو گوارا ہے آواز صاف کرتی ہے بات چیت پر زبان کو تیز کرتی ہے مقوی باہ ہے بدن کو فربہ کرتی ہے قابض ہے دست بند کرتی ہے نفاخ ہے صفرا پیدا کرتی ہے **مضر** دماغ کو - **مصلح** گرم مصالح

کھاری وکھاری لون (ھ)

(ملح الدباغین وملح المزارع) نمک نفطی ونمک تلخ (ف)

صفات وشناخت - یہ ایک قسم کا نمک ہے جس سے چمڑا پکایا جاتا ہے رنگ اسکا بادامی تیرہ ہوتا ہے اور نہایت تلخ اور کھاری اور بدبودار ہوتا ہے یہ جتنے نام ہمنے فارسی عربی کے لکھے ہین قیاس یہ چاہتا ہے کہ یہ کھاری کے نام ہین اگرچہ نمک تلخ اور ملح المر کی ہندی بیدالون یا پادلون بتاتے ہین اور بعض کہتے ہین کہ نمک نفطی یہی ہے اور حکیم غلام امام نے اپنی مفردات مین نمک نفطی کی ہندی پونگالون لکھی ہے اور بعضون نے سونچر لون سمجھا ہے اور تحفے کے حاشیے مین حکیم عبدالحمید نے کہا ہے کہ ملح

Hakeem Shoukat Ali

کویل (ھ)

بضم کاف و واو مجہول و فتح یائے تحتانی و سکون لام

صفات و شناخت۔ ایک مشہور سیاہ پرند ہے آنکھ اسکی سرخ ہوتی ہے زمادہ ہوتا ہے اور جبکہ آم مین مور آتا ہے مست ہوتی ہے اور بہت بولتی ہے آواز مین عاشقانہ کشش ہے تمام پھولوں سے خوش ہوتی ہے مگر دھنیے کے پھول سے متنفر ہے کوئل اور کوے مین بڑی دشمنی ہے۔

طبیعت۔ گوشت دوسرے درجے مین گرم و خشک ہے وید سرد کہتے ہین۔

خواص و فوائد۔ اسکا گوشت آنکھ کو قوت دیتا ہے اور دوسرے اعضا کو بھی قوت بخشتا ہے رنگ کو نکھارتا ہے سفید بالون کو سیاہ کرتا ہے بلغم دفع کرتا ہے سوداویت پیدا کرتا ہے۔ وید کہتے ہین کہ اسکا گوشت خراب ہے اور ہضم کے وقت شیرین ہوجاتا ہے بادکو دفع کرتا ہے بول و براز کا اخراج کرتا ہے منی زیادہ کرتا ہے بعض وید بکسا اور خشک اور شیرین جانتے ہین اور یہ کہتے ہین کہ باد پیدا کرتا ہے پیشاب روکتا ہے قبض پیدا کرتا ہے آنکھ کو قوت دیتا ہے بدن کا رنگ روشن کرتا ہے بلغم و صفرا کو دفع کرتا ہے۔

کویری (ھ)

بضم کاف و سکون واو و یائے تحتانی و کسر رائے مہملہ و سکون یا

صفات و شناخت۔ ایک پھلی ہے کہ جسپر چکنا سیاہ رواں ہوتا ہے اور اندر خانے ہوتے ہین اور ہر خانے مین بیج باقلا کے دانے کی طرح ہوتا ہے درخت کی بیل چلتی ہے چھتون پر آگ کر پھیل جاتی ہے اور زمین پر بھی پیدا ہوکر آس پاس کے درختون پر چڑھ جاتی ہے اسکے پتے اور پھول اور پھل کھڑ سنبل سے کسی قدر مشابہ ہوتے ہین مگر کھڑ سنبل کی پھلی سے اسکی پھلی کسی قدر نازک اور چھوٹی اور پتلی ہوتی ہے مزہ شیرین ہے یہ پھلی گوشت مین پکانے سے مزہ دار معلوم ہوتی ہے۔

طبیعت۔ سرد و تر۔

خواص و فوائد۔ گران ہے مگر طبیعت کو گوارا ہے آواز صاف کرتی ہے بات چیت پر زبان کو تیز کرتی ہے مقوی باہ ہے بدن کو فربہ کرتی ہے قابض ہے دست بند کرتی ہے نفاخ ہے صفرا پیدا کرتی ہے مضر دماغ کو۔ **مصلح** گرم مصالح۔

کھاری و کھاری لون (ھ)

(ملح الدباغین و ملح الزارع) نمک نفطی و نمک تلخ (ف)

صفات و شناخت۔ یہ ایک قسم کا نمک ہے جس سے چمڑا پکایا جاتا ہے رنگ اسکا بادامی تیرہ ہوتا ہے اور نہایت تلخ اور کھاری اور بدبو دار ہوتا ہے یہ جتنے نام ہمنے فارسی عربی کے لکھے ہین قیاس یہ چاہتا ہے کہ یہ کھاری کے نام ہین اگرچہ نمک تلخ اور ملح المر کی ہندی بیدالون یا پادلون بتاتے ہین اور بعض کہتے ہین کہ نمک نفطی یہی ہے اور حکیم غلام امام نے اپنی مفردات مین نمک نفطی کی ہندی پونگالون لکھی ہے اور بعضون نے سونچر لون سمجھا ہے اور تحفے کے حاشیے مین حکیم عبدالحمید نے کہا ہے کہ ملح

Hakeem Shoukat Ali

نفطی بھی کھار ہے۔ شبد ارتھ چنتامنی مین کھاری کا نام و ڈلون بتایا ہے۔

طبیعت ۔ تیسرے درجے مین گرم وخشک۔

خواص وفوائد ۔ ورم اور ریاح کو تحلیل کرتا ہے مسام کو کھولتا ہے اُسکی قے لانے کی قوت تمام نمکون سے زیادہ ہے نہایت جلا کرتا ہے دست آور ہے گرمی پیدا کرتا ہے اگر صاحب استسقا کو نہانے کی ضرورت ہو تو چاہیے کہ کھاری نمک پیسکر پانی مین ملا کر چندروز دو پانی دھوپ مین رکھکر گرم کرکے اُس سے نہانا مین مفید ہے۔

مقدار خوراک ۔ ۲۔۰ ماشہ تک۔

کھانڈ (ھ)

بفتح کاف مخلوط بہا و سکون الف و نون غنہ و دال ثقیل ہوقوف ۔ سکر (ع) ۔ شوگر (ش) اسکو شکر تری و شکر سفید بورہ وچینی بھی کہتے ہین

صفات ۔ اگرچہ کھجور۔ ناریل۔ جوار۔ چقندر اور دوسرے پودون سے بھی کھانڈ بناتے ہین مگر اسکا سب سے بڑا سرچشمہ گنا ہے بالخصوص ہمارے ملک مین تو ہر قسم کی شیرینی کا یہی مورث اعلےٰ ہے گنے کے رس کو تھوڑا چونا یا سجی ملاکے جوش دیتے ہین اور جھاگ صاف کرتے جاتے ہین جب دیکھتے ہین کہ خوب گاڑھا اور لعابدار جیسا کہ تار بندھتا ہے ہوگیا تو مٹی کے برتن مین بھرکر علٰحدہ چندروز رکھ دیتے ہین کہ دانہ بندھے اسکو راب کہتے ہین پھر راب کو کپڑے مین باندھکر گران وزن چیز سے دباتے ہین جو سیال قوام ٹپکتا ہے اسکو شیرہ کہتے ہین جو دانہ دار کپڑے مین رہجاتی ہے اسکی کھا بھی ڈالتے ہین وہان راب کا بقیہ شیرہ نچڑ کر الگ ہوجاتا ہے اور دانہ دار کھانڈ باقی رہ جاتی ہے جسکو کچی کھانڈ کہتے ہین ۔ پھر حلوائی اسکو پکا کر صاف کرتے ہین اور بورا بناتے ہین اور بعض نے یون لکھا ہے کہ جب راب کا شیرہ ٹپک جاتا ہے تو اسکو کڑھاؤ مین ڈالکر آگ پر رکھکر گھوٹتے ہین جب تک رنگ اسکا سرخ رہتا ہے اسکو **شکر سرخ** اور سکرہ کہتے ہین جب اور گھوٹنے سے مائل بزردی ہوجاتا ہے تب اسکو **شکر خام** اور پیڑہ کہتے ہین جب اسمین تھوڑا پانی ڈالکر پھر آگ پر رکھکر دودھ اور پانی چھڑک چھڑک کر اسکا میل اتارتے ہین اور پانی جلا کر گھونٹ کر خشک کرتے ہین تو دانہ دار اور سفید ہوجاتی ہے اسکو **بورہ** اور **چینی** اور **شکر سفید** کہتے ہین کھانڈ جتنی سفید اور شفاف زیادہ ہو وہ بہتر ہے سرخ خراب ہے جتنی پرانی پڑتی ہے کثیف زیادہ ہوجاتی ہے اور خشکی بڑھتی جاتی ہے جتنی زیادہ صاف کی جائے اتنی ہی گرمی اور شیرینی کم ہوکر اعتدال کے قریب آجاتی ہے۔

انجمن آرائے ناصری مین لکھا ہے کہ گنے کا رس اگر پکا کر بغیر صاف کیے جمالین تو اسکو قند سیاہ کہتے ہین اور طبیب اسکو شکر سرخ بولتے ہین اور شکر کی تین قسمین ہین ایک سیاہ رنگ دوسری سرخ رنگ تیسری سفید جب شکر سفید کو جوش دین اور صاف کرکے جمالین تو اسکو **نبات سفید** کہتے ہین اور جب دوبارہ صاف کرکے برتن مین ڈالکر جمالین اسکو **شکر سلیمانی** کہتے ہین اور اگر تیسری مرتبہ پھر صاف کرکے صنوبری قالبون مین ڈھالین اسکو **فانیذ** کہتے ہین **قند** بھی ہے اور اگر تیسری بار کے پکانے مین بہت آنچ دی گئی ہو اُس کو ابلوج کہتے ہین جسکو فارسی مین **قند مکرر** بولتے ہین اور اگر پھر آنچ دی جائے اسکو **نبات نجری** کہتے ہین

Hakeem Shoukat Ali

اس لفظ مین جیم اور زائے معجمہ ہے سگزی کا معرب ہے اور منسوب ہے سیستان کی طرف اور جو لوگ سُحری بین گ تیسے اور حائے حطی کے سکون اور رائے مہملہ سے استعمال کرتے ہین سُحر کی طرف منسوب کرکے جو عمان مین ایک شہر ہے یہ انکی غلطی ہے اور اگر شکر سفید کو تیسری بار پکانے مین دسوان حصہ اسکا دودھ ڈالکر جوش دیا جائے یہانتک کہ جم جائے اُسکو تبرزد کہتے ہین مگر اکثر ایسا ہے کہ قند مکرر کا اسی پر اطلاق ہوتا ہے - صاف کی ہوئی کھانڈ کو انگریزی مین رفائنڈ شوگر بولتے ہین - پانی مین جلد اور بخوبی حل ہوجاتی ہے - کھانڈ کی ماہیت یہ ہے کاربن ۱۲ حصہ ہیڈروجن ۲۲ حصہ آکسیجن ۱۱ حصہ -

طبیعت - شکر سُرخ شہد کے قریب قریب ہے مگر یہ شہد کی طرح تشنگی کثرت سے پیدا نہین کرتی اور جتنی رنگ مین سرخی کم ہوتی ہے اتنی ہی گرمی بھی کم ہوتی ہے اور جتنی زیادہ سفید ہوگی گرمی اُسمین کم ہوگی طبیعت مین کھانڈ کی بڑا اختلاف ہے بعض کے نزدیک گرم و تر درجہ اول مین ہے اور بعض کہتے ہین کہ تازہ کا یہ مزاج ہے اور پرانی اس سے گرم زیادہ ہے اور اسمین خشکی پہلے درجے مین ہے بعض تازہ کو اعتدال کے قریب جانتے ہین - اور بعض نے لکھا ہے کہ سفید قسم گرم درجہ دوسرے مین اور خشک درجہ اول مین اور سرخ قسم اس سے زیادہ گرم و خشک ہے - وید اسکو سرد مانتے ہین -

خواص و فوائد - اسمین باوجود غذائیت کے دوائیت بھی ہے بدن کے اندر دور تک جلد نفوذ کرجاتی ہے ارواح اور قوے کو طاقت دیتی ہے خون صالح پیدا کرتی ہے پٹھون اور ہڈیون کو مضبوط کرتی ہے بڑھاپا جلد نہین آنے دیتی تمام منافع مین شہد کے برابر ہے بلکہ اس سے لطیف اور معتدل ہے چونکہ شہد دواؤن کی قوت معجونون وغیرہ مین بخوبی قائم رکھتا ہے اسلیے اسکی ضرورت پڑتی ہے ورنہ کھانڈ کے سامنے اُسکی کوئی ضرورت نہ تھی کھانڈ اس سے ہر حالت مین عمدہ ہے یہی وجہ ہے کہ متقدمین کے نسخون مین شہد زیادہ آیا ہے جب کھانڈ کے فوائد خوب محقق ہوگئے تو متاخرین نے اسکا استعمال بڑھاکر شہد کو کم کردیا سوا معجونون وغیرہ کے شہد کو کم کام مین لاتے ہین مگر معجونون مین بھی وہین زیادہ شہد کا استعمال ہے جہان مدت تک رکھنا منظور ہو - شہد جگر اور معدے کو نقصان پہونچاتا ہے اور کھانڈ قوت دیتی ہے مگر جس معدے مین صفرا ہو تو اس سے بھی نقصان پیدا ہوتا ہے - کھانڈ جلا پیدا کرتی ہے اگر مکھن کے ساتھ کھائین تو جلا بڑھ جائے اور کثرت کے ساتھ کھائین تو احتراق خون مین آجائے وجہ اسکی یہ ہے کہ اسمین قوت جلا زیادہ ہے - کھانڈ باہ کو قوت دیتی ہے اسکی دھونی سے زکام دفع ہوتا ہے اور دماغ کا سدہ کھل جاتا ہے بھوک پیدا کرتی ہے پھوڑے پھنسی اور زخم کا تنقیہ کرتی ہے اگر کوئی شخص آگ سے جل جائے تو فوراً کھانڈ گھول کر مقام سوختہ کو دھووے تو مطلق سوزش نہین ہوتی اور نہ چھالا پڑتا ہے اگر جماع کی کثرت سے مرض خفقان اور رعشہ پیدا ہوجاے تو کھانڈ اُس وقت مین نفع دیتی ہے اور مجروح یا مقطوع عضو پر چھڑکنے سے لہو بند ہوجاتا ہے - آب گرم اور روغن بادام کے ساتھ قولنج کے درد کو تسکین دیتی ہے گائے کے تازہ گھی کے ساتھ ناف کے درد اور آنتون کے سدے اور پیشاب کی تنگی کو مفید ہے اگر اسکو کئی دن پے درپے کھائین تو سینے کی خشونت دفع ہوجائے اور نرخرے کی تنگی کو آرام ہو اور کھانسی جاتی رہے - گرم پانی کے ساتھ آواز بیٹھ جانے کو مفید ہے - شکر بھی اگرچہ

Hakeem Shoukat Ali

نفطی بھی کھار ہے۔ شبد ارتھ چنتامنی مین کھاری کا نام وڈلون بتایا ہے۔

طبیعت ۔ تیسرے درجے مین گرم وخشک۔

خواص وفوائد ۔ ورم اور ریاح کو تحلیل کرتا ہے مسام کو کھولتا ہے اُسکی قے لانے کی قوت تمام نمکون سے زیادہ ہے نہایت جلا کرتا ہے دست آور ہے گرمی پیدا کرتا ہے اگر صاحب استسقا کو نہانے کی ضرورت ہو تو چاہیے کہ کھاری نمک ۱ سیر پانی مین ملا کر چند روز وہ پانی دھوپ مین رکھکر گرم کرکے اُس سے نہانا مین مفید ہے۔

مقدار خوراک ۔ ۲۔۳ ماشہ تک۔

کھانڈ (ھ)

بفتح کاف مخلوط بہا وسکون الف ونون غنہ ودال ثقیل موقوف ۔ سکر (ع)۔ شوگر (ش) اسکو شکر تری وشکر سفید وبورہ وچینی بھی کہتے ہین

صفات ۔ اگرچہ کھجور۔ ناریل۔ جوار۔ چقندر اور دوسرے پودون سے بھی کھانڈ بناتے ہین مگر اسکا سب سے بڑا سرچشمہ گنا ہے بالخصوص ہمارے ملک مین تو ہر قسم کی شیرینی کا یہی مورث اعلے ہے گنے کے رس کو تھوڑا چونا یا سجی ملاکے جوش دیتے ہین اور جھاگ صاف کرتے جاتے ہین جب دیکھتے ہین کہ خوب گاڑھا اور لعاب دار ہو گیا کہ تار بندھتا ہے ہوگیا تو مٹی کے برتن مین بھر کر علیحدہ چند روز رکھ دیتے ہین کہ دانہ بندھے اسکو راب کہتے ہین پھر راب کو کپڑے مین باندھکر گران وزن چیز سے دباتے ہین جو سیال قوام ٹپکتا ہے اسکو شیرہ کہتے ہین جو دانہ دار کپڑے مین رہ جاتی ہے اسکی کھانچی ڈالتے ہین وہان راب کا بقیہ شیرہ نچڑ کر الگ ہوجاتا ہے اور دانہ دار کھانڈ باقی رہ جاتی ہے جسکو کچی کھانڈ کہتے ہین۔ پھر حلوائی اسکو پکا کر صاف کرتے ہین اور بورا بناتے ہین اور بعض نے یون لکھا ہے کہ جب راب کا شیرہ ٹپک جاتا ہے تو اسکو کڑھاؤ مین ڈالکر آگ پر رکھکر گھوٹتے ہین جب تک رنگ اسکا سرخ رہتا ہے اسکو **شکر سرخ** اور سکرہ کہتے ہین جب اور گھوٹنے سے مائل بزردی ہوجاتا ہے تب اسکو **شکر خام** اور بیرہ کہتے ہین جب اسمین تھوڑا پانی ڈالکر پھر آگ پر رکھکر دودھ اور پانی چھڑک چھڑک کر اُسکا میل اُتارتے ہین اور پانی جلاکر گھونٹ کر خشک کرتے ہین تو دانہ دار اور سفید ہوجاتی ہے اسکو **بورہ** اور **چینی** اور **شکر سفید** کہتے ہین کھانڈ جتنی سفید اور شفاف زیادہ ہو وہ بہتر ہے سرخ خراب ہے جتنی پرانی پڑتی ہے لطیف زیادہ ہوجاتی ہے اور خشکی بڑھتی جاتی ہے جتنی زیادہ صاف کی جائے اتنی ہی گرمی اور شیرینی کم ہوکر اعتدال کے قریب آجاتی ہے۔

انجمن آرائے ناصری مین لکھا ہے کہ گنے کا رس اگر پکا کر بغیر صاف کیے جمالین تو اسکو قند سیاہ کہتے ہین اور طبیب اسکو شکر سرخ بولتے ہین اور شکر کی تین قسمین ہین ایک سیاہ رنگ دوسری سرخ رنگ تیسری سفید جب شکر سفید کو جوش دین اور صاف کرکے جمالین تو اسکو **نبات سفید** کہتے ہین اور جب دوبارہ صاف کرکے برتن مین ڈالکر جمالین اسکو **شکر سلیمانی** کہتے ہین اور اگر تیسری مرتبہ پھر صاف کرکے صنوبری قالبون مین ڈھالین اسکو **فانیذ** کہتے ہین قند یہی ہے اور اگر تیسری بار کے پکانے مین بہت آنچ دی گئی ہو اُس کو البوج کہتے ہین جسکو فارسی مین **قند مکرر** بولتے ہین اور اگر پھر آنچ دی جائے اسکو **نبات بجری** کہتے ہین

Hakeem Shoukat Ali

نفطی بھی کھار ہے۔ شبد ارتھ چنتامنی مین کھاری کا نام وڈلون بتایا ہے۔

طبیعت - تیسرے درجے مین گرم وخشک۔

خواص وفوائد - ورم اور ریاح کو تحلیل کرتا ہے مسام کو کھولتا ہے اُسکی قے لانے کی قوت تمام نمکون سے زیادہ ہے نہایت جلا کرتا ہے دست آور ہے گرمی پیدا کرتا ہے اگر صاحب استسقا کو نہانے کی ضرورت ہو تو چاہیے کہ کھاری نمک پیسکر پانی مین ملا کر چندروز دھوپ مین رکھکر گرم کرکے اُس سے نہائین مفید ہے۔

مقدار خوراک - ۳ ماشہ تک۔

کھانڈ (ھ)

بفتح کاف مخلوط بہا وسکون الف ونون غنہ ودال ثقیل موقوف - سکر (ع) - شوگر (ش) اسکو شکر تری وشکر سفید وبورہ وچینی بھی کہتے ہین

صفات - اگرچہ کھجور - ناریل - جوار - چقندر اور دوسرے پودون سے بھی کھانڈ بناتے ہین مگر اسکا سب سے بڑا سرچشمہ گنا ہے بالخصوص ہمارے ملک مین تو ہر قسم کی شیرینی کا وہی مورث اعلےٰ ہے گنے کے رس کو تھوڑا چونا یا سجی ملا کے جوش دیتے ہین اور جھاگ صاف کرتے جاتے ہین جب دیکھتے ہین کہ خوب گاڑھا اور لعاب دار جسیا کہ تار بندھتا ہے ہوگیا تو مٹی کے برتن مین بھرکر علیٰحدہ چندروز رکھ دیتے ہین کہ دانہ بندھے اسکو راب کہتے ہین پھر راب کو کپڑے مین باندھکر گران وزن چیز سے دباتے ہین جو سیال قوام ٹپکتا ہے اسکو شیرہ کہتے ہین جو دانہ دار کپڑے مین رہجاتی ہے اسکی کھانجی ڈالتے ہین وہان راب کا بقیہ شیرہ بجز دکر الگ ہوجاتا ہے اور دانہ دار کھانڈ باقی رہ جاتی ہے جسکو کچی کھانڈ کہتے ہین - پھر حلوائی اسکو پکا کر صاف کرتے ہین اور بورا بناتے ہین اور بعض نے یون لکھا ہے کہ جب راب تمام شیرہ ٹپک جاتا ہے تو اسکو کڑھاؤ مین ڈالکر آگ پر رکھکر گھوٹتے ہین جب تک رنگ اسکا سرخ رہتا ہے اسکو **شکر سرخ** اور سکرہ کہتے ہین جب اور گھوٹنے سے مائل بزردی ہوجاتا ہے تب اسکو **شکر خام** اور بیزہ کہتے ہین جب اسمین تھوڑا پانی ڈالکر پھر آگ پر رکھکر دودھ اور پانی چھڑک چھڑک کر اُسکا میل اُتارتے ہین اور پانی جلا کر گھونٹ کر خشک کرتے ہین تو دانہ دار اور سفید ہوجاتی ہے اسکو **بورہ** اور **چینی** اور **شکر سفید** کہتے ہین کھانڈ جتنی سفید اور شفاف زیادہ ہو وہ بہتر ہے سرخ خراب ہے جتنی پرانی پڑتی ہے لطیف زیادہ ہوجاتی ہے اور خشکی بڑھتی جاتی ہے جتنی زیادہ صاف کی جائے اُتنی ہی گرمی اور شیرینی کم ہوکر اعتدال کے قریب آجاتی ہے۔

انجمن آرائے ناصری مین لکھا ہے کہ گنے کا رس اگر پکا کر بغیر صاف کیے جمالین تو اسکو قند سیاہ کہتے ہین اور طبیب اسکو شکر سرخ بولتے ہین اور شکر کی تین قسمین ہین ایک سیاہ رنگ دوسری سرخ رنگ تیسری سفید جب شکر سفید کو جوش دین اور صاف کرکے جمالین تو اسکو **نبات سفید** کہتے ہین اور جب دوبارہ صاف کرکے برتن مین ڈالکر جمالین اسکو **شکر سلیمانی** کہتے ہین اور اگر تیسری مرتبہ پھر صاف کرکے صنوبری قالبون مین ڈھالین اسکو **فانیذ** کہتے ہین قند بھی ہے اور اگر تیسری بار کے پکانے مین بہت آنچ دی گئی ہو اُس کو ابلوج کہتے ہین جسکو فارسی مین **قند مکرر** بولتے ہین اور اگر پھر آنچ دی جائے اُسکو **نبات نبجری** کہتے ہین

Hakeem Shoukat Ali

لفظی بھی کھار ہے۔ شبد ارتھ چنتامنی مین کھاری کا نام وڈلون بتایا ہے۔

طبیعت ۔ تیسرے درجے مین گرم وخشک۔

خواص وفوائد ۔ ورم اور ریاح کو تحلیل کرتا ہے مسام کو کھولتا ہے اُسکی قے لانے کی قوت تمام نمکون سے زیادہ ہے نہایت جلاکرتا ہے دست آور ہے گرمی پیدا کرتا ہے اگر صاحب استسقا کو نہانے کی ضرورت ہو تو چاہیے کہ کھاری نمک پیسکر پانی مین ملاکر چند روز وہ پانی دھوپ مین رکھکر گرم کرکے اُس سے نہانا مفید ہے۔

مقدار خوراک ۔ ۲۔۳ ماشہ تک۔

کھانڈ (ھ)

بفتح کاف مخلوط بہا وسکون الف ونون غنہ ودال ثقیل موقوف ۔ سکر (ع) ۔ شوگر (ش) اسکو شکر تری وشکر سفید وبورہ وچینی بھی کہتے ہین

صفات ۔ اگرچہ کھجور ۔ ناریل ۔ جوار ۔ چقندر اور دوسرے پودون سے بھی کھانڈ بناتے ہین مگر اسکا سب سے بڑا سرچشمہ گنا ہے بالخصوص ہمارے ملک مین تو ہر قسم کی شیرینی کا یہی مورث اعلیٰ ہے گنے کے رس کو تھوڑا چونا یا سجی ملاکے جوش دیتے ہین اور جھاگ صاف کرتے جاتے ہین جب دیکھتے ہین کہ خوب گاڑھا اور لعاب دار جیسا کہ تار بندھتا ہے ہوگیا تو مٹی کے برتن مین بھرکر علیحدہ چند روز رکھ دیتے ہین کہ دانہ بندھے اسکو راب کہتے ہین پھر راب کو کپڑے مین باندھکر گران وزن چیز سے دباتے ہین جو سیال قوام ٹپکتا ہے اسکو شیرہ کہتے ہین جو دانہ دار کپڑے مین رہجاتی ہے اسکی کھانچی ڈالتے ہین وہان راب کا بقیہ شیرہ نچڑکر الگ ہوجاتا ہے اور دانہ دار کھانڈ باقی رہ جاتی ہے جسکو کچی کھانڈ کہتے ہین ۔ پھر حلوائی اسکو پکاکر صاف کرتے ہین اور بورا بناتے ہین اور بعض نے یون لکھا ہے کہ جب راب کا شیرہ ٹپک جاتا ہے تو اسکو کڑھاؤ مین ڈالکر آگ پر رکھکر گھوٹتے ہین جب تک رنگ اسکا سرخ رہتا ہے اسکو **شکر سرخ** اور سکرہ کہتے ہین جب اور گھوٹنے سے مائل بزردی ہوجاتا ہے تب اسکو **شکر خام** اور پیرہ کہتے ہین جب اسمین تھوڑا پانی ڈالکر پھر آگ پر رکھکر دودھ اور پانی چھڑک چھڑک کر اُسکا میل اتارتے ہین اور پانی جلاکر گھونٹ کر خشک کرتے ہین تو دانہ دار اور سفید ہوجاتی ہے اسکو **بورہ** اور **چینی** اور **شکر سفید** کہتے ہین کھانڈ جتنی سفید اور شفاف زیادہ ہو وہ بہتر ہے سرخ خراب ہے جتنی پرانی پڑتی ہے لطیف زیادہ ہوجاتی ہے اور خشکی بڑھتی جاتی ہے جتنی زیادہ صاف کی جائے اتنی ہی گرمی اور شیرینی کم ہوکر اعتدال کے قریب آجاتی ہے۔

انجمن آرائے ناصری مین لکھا ہے کہ گنے کا رس اگر پکاکر بغیر صاف کیے جمالین تو اسکو قند سیاہ کہتے ہین اور طبیب اسکو شکر سرخ بولتے ہین اور شکر کی تین قسمین ہین ایک سیاہ رنگ دوسری سرخ رنگ تیسری سفید جب شکر سفید کو جوش دین اور صاف کرکے جمالین تو اسکو **نبات سفید** کہتے ہین اور جب دوبارہ صاف کرکے برتن مین ڈالکر جمالین اسکو **شکر سلیمانی** کہتے ہین اور اگر تیسری مرتبہ پھر صاف کرکے صنوبری قالبون مین ڈھالین اسکو **فانیذ** کہتے ہین **قند** بھی یہی ہے اور اگر تیسری بار کے پکانے مین بہت آنچ دی گئی ہو اُس کو ابلوج کہتے ہین جسکو فارسی مین **قند مکرر** بولتے ہین اور اگر پھر آنچ دی جائے اسکو **نبات بجری** کہتے ہین

Hakeem Shoukat Ali

اس لفظ مین جیم اور زائے معجمہ ہے سگزی کا معرب ہی اور منسوب ہے سیستان کی طرف اور جو لوگ سحری بین کے فتحے اور حائے حطی کے سکون اور رائے مہملہ سے استعمال کرتے ہین سحر کی طرف منسوب کرکے جو عمان مین ایک شہر ہے یہ انکی غلطی ہے اور اگر شکر سفید کو تیسری بار پکانے مین دسوان حصہ اسکا دودھ ڈالکر جوش دیا جائے یہانتک کہ جم جائے اسکو تبرزد کہتے ہین مگر اکثر ایسا ہے کہ قند مکرر کا اسی پر اطلاق ہوتا ہے۔ صاف کی ہوئی کھانڈ کو انگریزی مین رفائنڈ شوگر بولتے ہین۔ پانی مین جلد اور بخوبی حل ہو جاتی ہے۔ کھانڈ کی ماہیت یہ ہے کاربن ۱۲ حصہ ہیڈروجن ۲۲ حصہ آکسیجن ۱۱ حصہ۔

طبیعت۔ شکر سرخ شہد کے قریب قریب ہے مگر یہ شہد کی طرح تشنگی کثرت سے پیدا نہین کرتی اور جتنی رنگ مین سرخی کم ہوتی ہے اتنی ہی گرمی بھی کم ہوتی ہے اور جتنی زیادہ سفید ہوگی گرمی اسمین کم ہوگی طبیعت مین کھانڈ کی بڑا اختلاف ہے بعض کے نزدیک گرم وتر درجہ اول مین ہے اور بعض کہتے ہین کہ تازہ کا یہ مزاج ہے اور پرانی اس سے گرم زیادہ ہے اور اسمین خشکی پہلے درجے مین ہے بعض تازہ کو اعتدال کے قریب جانتے ہین۔ اور بعض نے لکھا ہے کہ سفید قسم گرم درجہ دوسرے مین اور خشک درجہ اول مین اور سرخ قسم اس سے زیادہ گرم وخشک ہے۔ وید اسکو سرد مانتے ہین۔

خواص وفوائد۔ اسمین باوجود غذائیت کے دوائیت بھی ہے بدن کے اندر دور تک جلد نفوذ کر جاتی ہے ارواح اور قوے کو طاقت دیتی ہے خون صالح پیدا کرتی ہے پٹھون اور ہڈیون کو مضبوط کرتی ہے بڑھاپا جلد نہین آنے دیتی تمام منافع مین شہد کے برابر ہے بلکہ اس سے لطیف اور معتدل ہے چونکہ شہد دوا کی قوت معجونون وغیرہ مین بخوبی قائم رکھتا ہے اسلیے اسکی ضرورت پڑتی ہے ورنہ کھانڈ کے سامنے اسکی کوئی ضرورت نہ تھی کھانڈ اس سے ہر حالت مین عمدہ ہے یہی وجہ ہے کہ متقدمین کے نسخون مین شہد زیادہ آیا ہے جب کھانڈ کے فوائد خوب محقق ہو گئے تو متاخرین نے اسکا استعمال بڑھا کر شہد کو کم کر دیا سوا معجونون وغیرہ کے شہد کو کم کام مین لاتے ہین مگر معجونون مین بھی وہین زیادہ شہد کا استعمال ہے جہان مدت تک رکھنا منظور ہو۔ شہد جگر اور معدے کو نقصان پہونچاتا ہے اور کھانڈ قوت دیتی ہے مگر جس معدے مین صفرا ہو تو اس سے بھی نقصان پیدا ہوتا ہے۔ کھانڈ جلا پیدا کرتی ہے اگر مکھن کے ساتھ کھائین تو جلا بڑھ جائے اور کثرت کے ساتھ کھائین تو احتراق خون مین آجائے وجہ اسکی یہ ہے کہ اسمین قوت جلا زیادہ ہے۔ کھانڈ باہ کو قوت دیتی ہے اسکی دھونی سے زکام دفع ہوتا ہے اور دماغ کا سدہ کھل جاتا ہے بھوک پیدا کرتی ہے پھوڑے پھنسی اور زخم کا تنقیہ کرتی ہے اگر کوئی شخص آگ سے جل جائے تو فوراً کھانڈ گھول کر مقام سوختہ کو دھو دے تو مطلق سوزش نہین ہوتی اور نہ چھالا پڑتا ہے اگر جماع کی کثرت سے مرض خفقان اور رعشہ پیدا ہو جائے تو کھانڈ اس وقت مین نفع دیتی ہے اور مجروح یا مقطوع عضو پر چھڑکنے سے لہو بند ہو جاتا ہے۔ آب گرم اور روغن بادام کے ساتھ قولنج کے درد کو تسکین دیتی ہے گائے کے گھی کے ساتھ ناف کے درد اور آنتون کے سدے اور پیشاب کی تنگی کو مفید ہے اگر اسکو کئی دن پے درپے کھائین تو سینے کی خشونت دفع ہو جائے اور نرخرے کی تنگی کو آرام ہو اور کھانسی جاتی رہے۔ گرم پانی کے ساتھ آواز بڑھ جانے کو مفید ہے۔ شکر بھی اگرچہ

Hakeem Shoukat Ali

پیاس پیدا کرتی ہے مگر نہ شہد کی طرح اور خاصکر پرانی کھانڈ سے پیاس زیادہ پیدا نہیں ہوتی ہے۔ کھانڈ معدے کے واسطے بہت مفید ہے مگر اسمین صفرا پیدا کرتی ہے اور ہمیشہ کھانے نے خاصکر شکر سُرخ کے کھانے سے خون وردی پیدا ہوتا ہے۔ شکر مین دست آوری کی قوت بھی ہے اور یہ ملینات مین داخل ہے مگر شکر سُرخ مین سفید سے تلئین کی قوت بڑھی ہوئی ہے۔ لیکن کبھی نفخ پیدا کرتی ہے اور کبھی نفخ دور کرتی ہے آنتون اور شکم کی ریاح کو تحلیل کرتی ہے پُرانی شکر معدے کے چپکے ہوے بلغم کو چھیل ڈالتی ہے کھانڈ جگر کو قوت خوب دیتی ہے اور تغذیہ اس سے خوب حاصل ہوتا ہے سفید شکر گرم مزاج والون کے مناسب ہے اور سرخ سرد مزاج والون کے لیے اور اُن کے لیے جنمین اخلاط غلیظ بھرے پڑے ہون اگر گرم مزاج والے کو اسکی ضرورت واقع ہو تو سرد چیزون اور ترش میون کے ساتھ استعمال کرے بلکہ بعض محققین تو یہ کہتے ہین کہ کھانڈ ہر مزاج کے موافق ہے گرم ہو یا سرد کیونکہ وہ اعتدال کے قریب ہے اگر مزاج مین گرمی معلوم ہو تو ترش یا مے خوش یعنی چاشنی دار بہل کھائین تازہ شکر معدے کی ریاح کو دور کرتی ہے اور پرانے معدے کا بلغم دور کرتی ہے مگر پیاس پیدا کرتی ہے اور خون وردی اس سے پیدا ہوتا ہو جسکو خون جگر کہتے ہین۔ جنکو دست اور زحیر کا عارضہ ہو انھین کھانڈ زیادہ نہ کھانا چاہیے اگر ضرورت آپڑے تو قابض یا ترش چیزون کے ساتھ یا ستو کے ساتھ کھائین۔

وید کہتے ہین کہ کھانڈ بھوک پیدا کرتی ہے اعضا کو قوت دیتی ہے گران ہے ملین ہے باد کا فساد دفع کرتی ہے پیاس بجھاتی ہے سوزش شکم اور ہول دل کو مٹاتی ہے سر کا گھومنا موقوف کرتی ہے قے بند کرتی ہے سُدے دفع کرتی ہے اعضا شکنی اور امراض چشم کو دور کرتی ہے صفرا نکالتی ہے سوداوی مزاج والے کو موافق ہے۔ جریان اور خون صفراوی اور بے ہوشی کو نافع ہے۔ دیر ہضم ہے سرخ قسم بلغم پیدا کرتی ہے ملین ہے منی زیادہ کرتی ہے باد اور صفرا کا فساد مٹاتی ہے خون فاسد کی اصلاح کرتی ہے سفید تمام فوائد مین سُرخ سے قوی ہے اور اُس سے دیر ہضم بھی زیادہ ہے اور یہ بلغم بھی اُس سے زیادہ بڑھاتی ہے۔

جوار کی کھانڈ۔ کچھ گرم کرودی بہت چپکنے والی چرب شیرین بھوک بڑھانے والی اور ملین ہے گرمی وات صفرا اور فساد خون کو مٹاتی ہے۔

شہد کی کھانڈ۔ ہضم ہونے مین بھاری سرد و خشک کسیلی قاطع بلغم پاک مین میٹھی اور منی بڑھانے والی ہوتی ہے قے گرمی صفرا دست رکت پت پیاس اور بلغم کو مٹاتی ہے۔

پھول کی کھانڈ۔ مزے دار دل کے موافق سرد بھاری صفر اور خون کے فساد کو مٹانے والی ہے۔

مضر۔ جنکو دست آتے ہون یا پیچش کا عارضہ ہو اور سل کے مریض کو مضر ہے کسی قدر تشنگی بھی پیدا کرتی ہو اور معدے مین بھی صفرا بڑھاتی ہے اور خون صفراوی پیدا کرتی ہے خاصکر بھوکے پیٹ پر کھانے سے اور مرطوب مزاج مین دردسر پیدا کرتی ہے جبکہ بلغم اور رطوبت کا غلبہ ہو اور بلغم پیدا کرتی ہے خاصکر ایسی حالت مین کہ روغن یا ترشی کے ساتھ کھائین اور پرانی کھانڈ اخلاط مین فساد پیدا کرتی ہے خون کو جلاتی ہے مصلح ربوب ترش یا قابض اور بہی اور بنسلوچن اور چاشنی دار انار اور بادام اور تازہ دودھ اور خشخاش اور انار ترش و شیرین اور کاہو جو جسکے مناسب ہو اُس سے اُسکی اصلاح کرین **بدل**۔ باہ اور تلئین اور ترطیب کے لیے ترنجبین

Hakeem Shoukat Ali

یا تازہ دودھ اور دوسری جگہ سیاہ آلو سے بخارا کا زلال۔ اور مویز اور قوت نیج کو تسکین کے لیے شہد۔
مقدار خوراک۔ ۳ تولہ سے ۹ تولہ تک۔

کھٹمل (ھ)

بفتح کاف تازی مخلوط بہا و سکون تا ے ثقیل و فتح میم و سکون لام۔ شب گز و سرخس و ساس (ف)
ضنج و نسافس (ع)

صفات و فوائد۔ چھوٹا سا سرخ و سیاہی مائل بدبودار کیڑا ہے تیسرے درجے مین گرم و خشک ہے اگر حلق مین جونک چمٹ گئی ہو تو اسکو ملکر سنگھانے سے چھٹ جاتی ہے اسکو جوش دیکر غرارہ کرنا بھی اس کام کے لیے مفید ہے اگر پیشاب رُک جائے تو اسکو میرا قضیب کے سوراخ مین ڈالنے سے کھل جاتا ہے اسکا سنگھانا اور اسکی دھونی اختناق رحم کے واسطے مفید ہے اسکا لیپ بالخورے کے واسطے مفید ہے کھٹمل کو کپڑے پر ملکر اور اُسکو جلاکر مرگی والے کی ناک مین دھونی دینا نافع ہے۔ سانپ جسکو کاٹ کھائے ایک کھٹمل اُسکو نگلا دینا مفید ہے اسکا طلا عمدہ بنتا ہے۔ **مضر۔** کھانے سے قے اور غشی لاتا ہے **مصلح** روغن اور قے کرنا۔

کھچڑی (ھ)

بکسر کاف تازی مخلوط بہا و سکون جیم فارسی و کسر رائے ثقیل و یائے معروف

صفات۔ مشہور غذا ہے چانول اور دال سے پکاتے ہین اور جو یخنی مین پکاتے ہین اسکو شُلہ کھچڑی کہتے ہین یہ لفظ شین کے پیش اور لام کے فتحہ سے ہے اور شولہ واؤ مجہول کے ساتھ بولنا غلطی ہے اور شُلّہ لام کی تشدید سے تو بہت ہی مکروہ ہے اس لیے کہ یہ لفظ ان اعراب کے ساتھ حیض کے کپڑے کے معنے مین آتا ہے مگر اطبائے لکھنؤ جو ذی علم تھے انکی زبان سے مین نے شُلّہ لام کی تشدید ہی سے سُنا ہر صورت کھچڑی کا مزاج ان اجزا کے مزاج پر موقوف ہے جنسے تیار کی جائے۔

منافع۔ خوشبودار کھچڑی شیرین اور گران ہے قوت دیتی ہے بدن کو تیار کرتی ہے باد اور تشنگی اور صفرا کم کرتی ہے بلغم پیدا کرتی ہے مونگ کی کھچڑی سریع الہضم ہے اور نفاخ بھی کم ہے جب مونگ کی کھچڑی کے چھلکے دھو لیے جائین تو وہ ضعف معدہ والے کے لیے خوب نہین اگر بیٹھے کو گرمی مین تشنگی کا عارضہ ہو جائے تو مونگ کی کھچڑی نرم بین کیونکہ پیاس نہ رہے گی۔ تور اور ارہر کی کھچڑی دیر ہضم و بے نفخ ہے ان دونون کے سوا دوسری دالون کی کھچڑیان نفخ اور گرانی بہت رکھتی ہین اور ہر قسم کی کھچڑی تبخیر پیدا کرتی ہے اگر کچے مین تھوڑی ادرک کتر کے ڈالدین تو ارد کی کھچڑی کی بہت کچھ اصلاح ہو جائے بھونی ہوئی کھچڑی ثقیل ہوتی ہے اسطرح پکاتے ہین کہ پیاز کو کتر کر گھی مین سرخ کر کے یخنی یا پانی کے ساتھ پکاتے ہین اور گرم مصالح پتے ہین مسلم ڈال دیتے ہین جسطرح اہل ولایت مزورات مریض کو دیتے ہین اُسی طرح ہندوستان کے آدمی مونگ کی کھچڑی بیمار کو کھلاتے ہین ہین یہ مزورات کی قائم مقام ہے۔

کھجور (ھ)

بفتح کاف مخلوط بہا و ضم جیم تازی و واو معروف و رائے مہملہ موقوف مفردات ہندی ہین ہے کہ

Hakeem Shoukat Ali

اسم ہندی نوعی درخت خرماست

صفات وشناخت - اسکے درخت بنگال بہار کارومنڈل کے کنارے گجرات روہیلکھنڈ اور میسور وغیرہ بہت سے ملکون مین ہوتے ہین اسکے درخت کی اونچائی چالیس پچاس فٹ تک ہوتی ہے اسکے ۲ سے ۲ فٹ تک لمبی ڈالیان لگتی ہین اسکا پھل ہرا اور ایک انچ لمبا ہوتا ہے وہ پک جانے پر کچھ لال پیلے رنگ کا ہوجاتا ہے اُسکے گودے کا مزہ کچھ میٹھا اور بکسا ہوتا ہے اسکے جیٹ بیساکھ مین پھول لگتے ہین اور بھادون اسوج مین پھل پکتے ہین اسکے پیڑ مین ایک قسم کا گوند لگتا ہے ہر ایک ملک کی کھجور باعتبار آب وہوا کے مختلف ہوتی ہے - ایک انگریز اپنے سفرنامے مین لکھتا ہے کہ چند عرب ایک کھجور کے پیڑ سے رس نکال رہے تھے ہم ٹھہر گئے اور تھوڑا سا ہمنے بھی خرید کیا یہ کھجور کے درخت کا قدرتی مدھ ہوتا ہے اور ٹپکتے وقت بہت روح افزا شراب کے مانند ہوتا ہے مگر اسمین بہت جلد اور اکثر اوقات ایک رات ہی کے اندر جوش آجاتا ہے اور اس حالت مین یہ نشہ آور ہوجاتا ہے بنگال اور مدراس مین بھی اسکو گود کر رس نکالا جاتا ہے اگر درخت کو زیادہ گودا جائے تو خشک ہوجاتا ہے تازہ رس مین کسی طرح کی بو نہین ہوتی بلکہ ذائقہ بھی عمدہ ہوتا ہے مگر دو ایک دن کے بعد بو آنے لگتی ہے اور نشہ پیدا ہوجاتا ہے رس نکالکر مٹی کے گھڑون مین رکھتے ہین اور پھر چمڑے کی مشک مین بھر کرلے جاتے ہین اس رس کا گڑ اور شکر عمدہ بنتی ہے موسم سرما مین اسے نکالا جاتا ہے ان بھوت چلتسا ساگر مین غلطی سے اسکا نام تاڑی لکھدیا ہے -

طبیعت - گرم دوسرے درجے مین اور خشک پہلے درجے مین یا تر پہلے درجے مین وید سرد وتر اور بعض وید معتدل مائل بگرمی کہتے ہین پھول دوسرے درجے مین سرد وخشک ہے -

خواص وفوائد - ریاح اور اورام کو تحلیل کرتی ہے ہاضم ومقوی باہ ہے معدے اور جگر کو قوت دیتی ہے سرد مزاج والون کے لیے خوب موافق ہے اور بدن کو فربہ کرتی ہے اور خون پیدا کرتی ہے چاہیے کہ اسکے کھانے کے بعد پانی سے کلی کرڈالین یا گلاب اور سرکہ سے یا سماق کو پانی مین بھگو کر اُس پانی سے غرارہ کرین کیونکہ مسوڑھون اور دانتون مین درد پیدا کردیتی ہے -

کھجور کی گٹھلی مرکب القوی ہے زیادہ گرمی اور تھوڑی سی سردی اُسمین ہے دستون کو بند کرتی ہے جلاکر اُس مقام پر اسکا سفوف بُرکنے سے جہان سے خون جاری ہو رُک جاتا ہے زخم کو صاف کردیتی ہے اسکو دانتون پر ملنے سے جلا آتی ہے خراب زخمون پر اسکا سفوف اسی واسطے بُرکتے ہین - کھجور کا پھول معدے کو قوت دیتا ہے قبض پیدا کرتا ہے دست بند کرتا ہے حرارت کو تسکین دیتا ہے خون تھوکنے اور خون آنے کو مفید ہے - وید کہتے ہین کہ کھجور دافع سردی ہے پیاس بجھاتی ہے باد اور صفرا اور خشکی دہن کو جو فاقے سے پیدا ہو مفید ہے بھوک بڑھاتی ہے کھجور کا گودا اور چرچٹے کی جڑ کو برگ تنبول مین رکھکر کھانے سے جاڑا بخار چھوٹتا ہے اسکے پیڑ کا اندر کا حصہ پرانے سوزاک کو مٹاتا ہے اسکی جڑ سے مسواک کرنے سے یا اُسکی راکھ سے منجن کرنے سے دانتون کا درد دور ہوتا ہے جڑ کے جوشاندے سے کلیان کرنے سے بھی یہی فائدہ حاصل ہوتا ہے مضر کھجور جگر اور تلی مین سدہ اور سر مین درد وسودا پیدا کرتی ہے خون کو جلاتی ہے مصلح آب انار وسکنجبین اور روغن اور خشخاش

Hakeem Shoukat Ali

اور بادام کی مینگ ویدون کے نزدیک اسکا مصلح سیاہ مرچ ہے۔ بدل کشمش۔

کھجور کا گابھا

دل خرما و مغز خرما و پنیر خرما و پیہ خرما (ف) قلب النخل و شحم النخل و لب النخل و جمار (ع)

صفات و شناخت۔ ایک چیز ہے سفید رنگ شیرین دودھ یا بادام کے مغز کا سا مزہ ہوتا ہے کھجور کے درخت کے سر مین پھول لگنے کی جگہ پیدا ہوتی ہے اگر اسکو کاٹ ڈالین تو درخت مین پھل کا آنا بند ہو جائے اسکو شہد یا کھانڈ کے ساتھ کھاتے ہین بہتر وہ ہے جسکا رنگ سفید ہو مزہ شیرین ہو اور تازہ ہو

طبیعت۔ سرد پہلے درجے کے آخر مین اور خشک پہلے درجے کے درمیان مین شیخ نے سرد دوسرے درجے مین اور خشک پہلے درجے مین بتایا ہے۔

خواص و فوائد۔ اسکے کھانے سے قبض پیدا ہوتا ہے معدے اور آنتون کو قوت پہونچتی ہے سادہ دست اور خون کے دست رک جاتے ہین تھوک مین خون کے آنے اور سینے کے درد کے لیے نافع ہے اسکے کھانے سے حلق اور سینے کی خشونت جاتی رہتی ہے آواز عمدہ اور صاف ہو جاتی ہے کھانسی زائل ہوتی ہے صفرا کے غلبے اور خون کے جوش کو نافع ہے اسکے کھانے سے ارواح کی حفاظت ہوتی ہے خاصکر روح طبیعی اسکے کھانے سے کبھی تحلیل نہین ہوتی اور بدن کی حرارت غریبہ جذب ہو جاتی ہے صفراوی قے اور خمار دفع ہوتے ہین گردے کا دبلا پن اسکے کھانے سے مٹ جاتا ہے اگر بھڑ کاٹ کھائے تو اسکے لگانے سے نفع ہوتا ہے۔ **مضر** اسکے کھانے سے پھیپھڑے کو نقصان پہونچتا ہے۔ ریاح پیدا ہوتی ہین اور خلط خامی بھی پیدا ہوتا ہے معدے سے دیر مین تلے اترتا ہے۔ **مصلح** شہد سکنجبین چھوارہ اور ادرک کا مربا **بدل** حماض۔

کہربا (ف)

بفتح کاف و سکون ہا و ضم رائے مہملہ و فتح بائے موحدہ و سکون الف۔ صمغ البحر و قرن البحر و مصباح الروم (ع) عنبر سوسینم (ل) ریاض الادویہ مین اسکی ہندی کیور لکھی ہے

صفات و شناخت۔ انسائیکلوپیڈیا مین لکھا ہے کہ کہربا ایک سخت منجمد ارجزہے جس مین عکس پڑتا ہے اور اسمین نہ مزا ہے نہ بو ہے پروفیسر فلپ کہتے ہین کہ پروشیا کے پاس کان مین ایک لکڑی نکلتی ہے اسمین کہربا ہوتا ہے شیخ بوعلی سینا وغیرہ نے لکھا ہے کہ ایک درخت کا گوند ہے یہ درخت بڑا ہوتا ہے اور حور (حائے حطی اور رائے مہملہ یا زائے معجمہ سے) کہلاتا ہے اسکی لکڑی آگ پر رکھین تو اس سے ایک روغن مثل روغن بلسان کے ٹپکتا ہے صاحب جامع نے کہا ہے کہ جن لوگون نے جالینوس اور دیسقوریدوس کی کتابون کو یونانی زبان سے عربی مین ترجمہ کیا تھا انھون نے کہربا کو حور کا گوند سمجھنے مین غلطی کی ہے کیونکہ جالینوس نے حور مین کہا ہے کہ اسکا پھول بہت قوی اور تیسرے درجے مین گرم ہے اسی طرح اسکا گوند بھی نہایت گرم ہے اور یہ پھول سے بھی زیادہ قوت و گرمی رکھتا ہے اور دیسقوریدوس نے بیان کیا ہے کہ حور رومی کے گوند کو ہاتھ سے ملنے سے خوشبو نکلتی ہے ان دونون قولون سے صاف ثابت ہے کہ کہربا حور کا

Hakeem Shoukat Ali

گوند نہین کیونکہ کہربا مین وہ اوصاف کہان جو وزے کے گوند کی نسبت بیان کیے نہ کہربا مین ایسی قوت ہے نہ اتنی گرمی ہے نہ خوشبو رکھتا ہے بعد اسکے غافقی سے نقل کیا ہے کہ کہربا دو قسم پر ہے ایک قسم وہ ہے جو ملک روم اور دیار مشرق سے آتی ہے دوسری قسم وہ ہے جو اندلس کے اُن غربی شہرون سے جو دریا کے کنارون پر واقع ہین ملتی ہے ایک درخت ہے کہ اُسے ودم کہتے ہین اسکی جڑ کے پاس سے یہ چیز ملتی ہے اس بیان کے بعد صاحب جامع نے اپنی ذاتی تحقیق اس طرح بیان کی ہے کہ ودم کا پیڑ جب زمین سے پھوٹتا ہے تو اسکے پتون سے ایک قسم کی رطوبت ٹپکتی ہے جو جمنے سے قبل شہد کی طرح ہوتی ہے بعد جمنے کے ایسی صورت پکڑ لیتی ہے کبھی اسمین مکھیان اور گھاس کی پتیان اور کنکریان پائی جاتی ہین کہ یہ چیزین ٹپکنے کی جگہ مل جاتی ہین اس سے معلوم ہوا کہ کہربا گوند نہین رس ہے مین اب صاحب جامع کے قول کی تغلیط مین یہ بات پیش کرتا ہون کہ ودم دال مہملہ کے ضمے اور واو کے سکون اور میم کے وقف سے گوگل کے پیڑ کا نام ہے جسکو برہان نے غلطی سے ہجوم کے وزن پر لکھدیا ہے اور گوگل کے پیڑ ہندوستان مین بہت ہین اودے پور ملک میواڑ کے پہاڑی بھیل اسکی لکڑیان لاتے ہین اور وہ جلاتے ہین تو گوگل کی سی بو نکلتی ہے مگر انکے پتون مین سے کہربا کا بطور رطوبت کے ٹپکنا بے سروپا قصہ ہے ۔ کہربا کی ماہیت یہ ہے کہ کاربن ۷۸٫۹۴ ہیڈروجن ۱۰٫۵۳ آکسیجن ۱۰٫۵۳ دو قسم کا ہے رومی اور بعلی رومی بہتر ہے ۔ بہتر وہ کہربا ہو کہ سخت اور شفاف اور براق طلائی رنگ ہو دیر مین پگھل سکے ۔ اگر ہاتھ سے ملین اور گرم ہو جائے تو لیمو کے رس کی سی خوشبو آئے اور گھاس کے تنکے اور ریشم اور روئی کو اُٹھائے ۔ حکماے متقدمین کے اقوال سے ظاہر ہوتا ہے کہ کہربا اور سندروس دونون ایک جنس مین سے ہین مگر سندروس تھوڑی گرمی سے کہ ہاتھ مین ملنے سے پیدا ہوتی ہے گھاس کو اُٹھاتا ہے اور کہربا بہت ملنے کا محتاج ہے ۔ سندروس نرم ہوتا ہے اور کہربا سخت ہوتا ہے اور سندروس مین لیمو کے رس کی سی خوشبو نہین آتی اور کہربا مین ایسی خوشبو آتی ہے اور سندروس کے رنگ مین سرخی غالب ہوتی ہے اور کہربا کے رنگ مین زردی اور سندروس کو جلانے سے ہینگ کی سی بدبو آتی ہے اور کہربا کے جلانے سے مصطگی کی سی بو نکلتی ہے ۔ ریاض الادویہ مین یوسفی کہتا ہے کہ کہربا مین تلخی نہین ہوتی اور گرم کیے ہوے کو پکڑ لیتا ہے برخلاف سندروس کے کہربا کی پیدائش مین اور بھی کئی قول ہین بعض کہتے ہین کہ مغرب کے جزیرون مین سے ایک چشمے کا پانی ہے کہ جم کر ایسا ہو جاتا ہے اور بعض نے کہا ہے کہ ایک قسم کا مہرہ ہے کہ دریاے مغرب سے نکلتا ہے اور یہ سب اقوال بے اصل ہین ۔

طبیعت ۔ شیخ نے لکھا ہے کہ اسمین تھوڑی سی گرمی ہے اور دوسرے درجے مین خشک ہے بعض کہتے ہین کہ حرارت و برودت مین معتدل اور خشک دوسرے درجے مین ہے اور بعض کے نزدیک پہلے درجے مین سرد ہے بعض کے نزدیک دوسرے درجے مین سرد و خشک ہے ۔

خواص و فوائد ۔ فرحت بخشتا ہے دل کو قوت دیتا ہے خون کو جو اعضاے بیرونی و اندرونی سے جاری ہو روک دیتا ہے خواہ منہ سے خون آتا ہو یا دستون کی راہ سے آئے یا بواسیر کا خون جاری ہو یا

Hakeem Shoukat Ali

پیشاب مین خون آتا ہے کہربا ان سب کے لیے مفید ہے اور نکسیر کو بھی بند کرتا ہے - امراض چشم کو مفید ہے خفقان اور قے اور خونی دست اور بواسیر اور تپش اور اسہال معدی اور پیشاب کی جلن اور پیشاب کے رُک جانے اور خلفۂ صفراوی کو بالخاصہ نافع ہے اسکو باریک پیسکر زخمون پر برکنے سے بھر جاتے ہین اور معدے اور جگر اور پیشاب کی نالیون کو قوت دیتا ہے ضعف گردہ ومثانہ و یرقان کو نافع ہے آگ سے جلے ہوے پر اسکا سفوف پانی مین ملا کر لیپ کرنا نافع ہے اسکو پاس رکھنے سے حاملہ کا حمل نہین گرتا اسکے قرص کا نسخہ نہایت مفید ثابت ہوا ہے ان مرضون مین جنمین خون آتا ہو مثلاً خون تھوکتے ہون یا قے مین خون آتا ہو یا خونی بواسیر ہو اور حیض کثرت سے جاری ہو غرضکہ خون بند کرنے کے لیے معمولی نسخہ ہے صفت اسکی یہ ہے - کہربا - ببول کا گوند - نشاستہ - کتیرا - مغز تخم خیارین مغز تخم کدو ہر ایک ۱۰ ماشہ گلنار اقاقیا ہر ایک ۵ ماشہ کوٹ چھانکر اسپغول کے لعاب مین ٹکیان بنالین مقدار خوراک ۵ ماشہ سے ۷ ماشہ تک کہربا معدے اور آنتون کو قوت دینے مین بہت ہی موثر ہے ایلوے کے ساتھ بواسیر کے مسون پر لیپ کرنے سے گر جاتے ہین اسکو پانی مین پیسکر آگ یا پانی سے جلے ہوے پر لیپ کرنا نافع ہے اعضا مین چوٹ لگ جائے تو اسکو ۲ ماشہ کی مقدار مین گلاب کے ساتھ کھانے اور لگانے سے نفع ہوتا ہے اسکو حب الآس کے ساتھ پیسکر لگانے سے کمزور آدمی کا پسینا رک جاتا ہے اسکو لٹکانے سے اتنے فائدے ہوتے ہین - حاملہ کا حمل نہ گرنا - یرقان دفع ہونا - خون نکسیر بند ہونا - دل اور معدے کو قوت پہونچنا - طاعون اور خوف کا دفع ہونا - اور پیٹ پر لٹکانے سے تخمے کو نفع ہوتا ہے

مضر - سر اور آواز کو نقصان پہونچاتا ہے اور اسکی کثرت دردسر پیدا کرتی ہے **مصلح** سر اور درد سر کے لیے بنفشہ اور آواز کے لیے لعاب ہیدانہ **بدل** - سندروس اور دگنی گل ارمنی اور دو تہائی سلیخہ اور نصف وزن اسپغول بریان اور ہموزن یا دُگنا بنسلوچن اور تفریح کے لیے مروارید اور طاعون کے واسطے مونگا -

مقدار خوراک - ۲ ماشہ -

کھرسنبل (ھ)

بفتح کاف تازی مخلوط بہا وسکون را وضم سین مہملہ وسکون نون وضم باے موحدہ وسکون لام اس لفظ مین راے مہملہ وراے ہندی دونون آئے ہین ہندو اسکو جیا بفتح جیم فارسی وفتح میم مشدد وسکون الف بھی کہتے ہین

صفات وشناخت - ایک روئیدگی ہے جسکی بیل بہت دور تک درختون پر پھیلتی ہے اور بہت سی شاخین ہوتی ہین اور ہر ایک پتلی شاخ پر پتیان ہین پتے گول درازی مائل اور سبز ہوتے ہین پتلی شاخونکا رنگ تھوڑا سا سیاہ مائل بسرخی ہوتا ہے اور پھول کا رنگ عباسی مائل بسیاہی اور پھلی موٹی اور عریض اور ایک بالشت تک لمبی ہوتی ہے اور اُسکے اندر بیج ایسے ہوتے ہین جیسے کونچ کے بیج دو قسم کی ہوتی ہے جنگلی اور بستانی اور دونون قسمون مین کسی کے بیج سرخ اور کسی کے سفید ہوتے ہین اور

Hakeem Shoukat Ali

پھول سفید نیم کا سا بھی ہوتا ہے مزہ قدرے شیرین ہوتا ہے پھلی کو بیج سمیت جوش دیکر پھر مقشر کرکے بیج کھاتے ہین مزے مین باقلاے بیجون سے عمدہ ہوتے ہین - جو سینڈھ کے درخت پر پھیلتی ہے وہ بُری ہے ہندو اکثر اسکی پھلیان پکاکر کھاتے ہین - وید اسکا مزہ تلخ اور بکسا اور شیرین بتاتے ہین -

طبیعت - سرد وخشک - بعض کے نزدیک گرم وخشک -

خواص وفوائد - گران ہے قوت گویائی بڑھاتی ہے - بینائی کو قوی کرتی ہے بدن کو قوت دیتی ہے باد اور صفرا کو دور کرتی ہے سینے کو مفید ہے تشنگی پیدا کرتی ہے اور تپ لاتی ہے پھوڑے پھنسی اور اعضاے بول کی سوزش کو مفید ہے - کھردسنبل کے پتون کا کچھ تولہ یا کم وزیادہ رس لے کر اور تین تھجی لہسن کی اور تین کالی مرچین پیسکر ملاکر تین دن تک پینا اور پرہیز اٹھاے نمک کا کھانا گنٹھیا بالا کے یے مجرب ہے -

کھرنی (ھ)

بکسر کاف تازی مخلوط بہاو سکون راے مہملہ وکسر نون ویاے تحتانی معروف

صفات وشناخت - ایک ہندوستانی درخت کا پھل ہے اسکا درخت پچاس ساٹھ فٹ اونچا ہوتا ہے اسکا تنہ سیدھا ہوتا ہے چھال کچھ بھوری یا کچھ کالے رنگ کی اور کھردری ہوتی ہے اسکے پھیلتی ہوئی بہت سی شاخین لگتی ہین گول نوکدار اور صاف پتے لگتے ہین وہ بہت جھڑ مین نہین گرتے ہین اسکے کچھ سفید پھولون کے گچھے لگتے ہین اسکا پکا ہوا پھل پیلے رنگ کا ہوتا ہے اسمین ایک بیج نکلتا ہے اسکا ڈول نیم کی نبولی جیسا ہوتا ہے مگر نبولی سے کچھ لمبا اور موٹا ہوتا ہے کچا پھل سبز ہوتا ہے بعض جگہ کا پھل گول اور آلو بخارا کے برابر ہوتا ہے یہ قسم بہت کمیاب ہے گجرات کی کھرنی بنگالے کی کھرنی سے بہتر ہوتی ہے اور صیب بہت نکلتا ہے کھانے کے وقت ہونٹ اور ہاتھ چپک جاتے ہین - ان بہوت چلتا سا رس ہے اسکے پھل کا کھٹا ہونا بھی پایا جاتا ہے چھال اسکے درخت کی جریان اور رقت منی کے نسخون مین بہت مستعمل ہے کاتک سے پوس تک اسکے درخت مین پھول لگتے ہین جیٹھ سے اساڑھ تک پھل پکتے ہین اسکے درخت مین ایک قسم کا گوند لگتا ہے اسکے بیجون مین سے تیل نکالا جاتا ہے جسکو دھوکے بعض لوگ گھی کی جگہ بیچ دیتے ہین -

طبیعت - بقول صاحب مخزن الادویہ گرم پہلے درجے مین اور تر دوسرے درجے مین ہے مفردات امامی مین دوسرے درجے مین گرم اور پہلے درجے مین خشک لکھا ہے اور یہی صحیح ہے کیونکہ اسکے کھانے سے گرمی وخشکی معلوم ہوتی ہے - اور وید سرد وتر کہتے ہین بعض گرم بتاتے ہین -

خواص وفوائد - تکملہ ہندی مین ہے کہ منی پیدا کرتی ہے بدن کو فربہ کرتی ہے سوزاک دفع کرتی ہے اسکا بیج عورت کے دودھ مین پیسکر آنکھ مین لگانے سے جالا کٹ جاتا ہے بدیع النوادر مین لکھا ہے کہ منی پیدا کرتی ہے بدن کو فربہ کرتی ہے سوزاک کو مفید ہے سینے کے موافق ہے بیج اسکا بہت گرم وحاد ہے اگر اسکے بیج پیسکر سر پر ملین تو جوئین مرجائین لیکن آنکھین دُکھنے کو آجاتی ہین اگر اسکے بیج کی مینگ عورت کے دودھ مین پیسکر آنکھ مین لگائین تو جالا کٹ جاے کھرنی گرم وخشک ہے ریح بلغمی اور لقوہ ورعشہ کو مفید ہے انتہی کلامہ - دوسری کتب مین لکھا ہے کہ کھرنی مفرح ہے اکثر اعضا کو قوت دیتی ہے سر کی گرانی دفع کرتی ہے صفرا اور سودا

Hakeem Shoukat Ali

اور بلغم کے ابھار کو تسکین دیتی ہے قے کو روکتی ہے بھوک خوب پیدا کرتی ہے منی زیادہ کرتی ہے مقوی باہ ہے اور منی کو گاڑھا کرتی ہے دیر ہضم ہے سوزاک کو مفید ہے تشنگی و غشی و برسام و فساد خون و بیہوشی کو زائل کرتی ہے کھانسی کو نافع ہے پیشاب کی نالیوں کو بھی فائدہ ہو جاتی ہے اسکے بیجوں کو پیسکر آنکھوں میں لگانے سے اکثر بیماریاں مٹتی ہیں انکو پیسکر عورت کے دودھ کے ساتھ آنکھ میں لگانا جرب اور جالے کو مفید ہے کھرنی کے درخت کی چھال منی کو گاڑھا کرتی ہے اور دیر ہضم ہے اسکی گٹھلی کی مینگ کڑوی اور دست آور ہے اسکا روغن لگانے سے عضو تناسل موٹا ہوجاتا ہے صفت یہ ہے چھوٹی کٹائی کا پھل اور چھال اور قسط اور بھلانوین کی مینگ تینوں برابر کر چوگنا دودھ اور تل کا تیل اور چوگنا کھرنی کا تیل ملاکر ملائم آنچ پر پکا کر کام میں لاوین - وید کہتے ہیں کہ کھرنی شیرین و چرب و گران ہے اعضا کو قوت دیتی ہے اخلاط کے فساد کو مٹاتی ہے پینے کے امراض اور پیشاب کی گرمی کو نافع ہے قوت بیانیہ زیادہ کرتی ہے منی بڑھاتی ہے اسکے دودھیا رس میں الماس کے چون اور بیناگ کے بیجوں کو پیسکے پھوڑوں پر لگاتے ہیں اسکے درخت کے اوپر جو بندے کا پیڑ پیدا ہوجاتا ہے اُسکے پتوں کو گرم کرکے رس نکال کر اسمیں بیل کا سفوف ڈال کے پلانے سے تشنج مٹتا ہے اسکے بیجوں کو پیس کے دکھتی ہوئی آنکھ پر لیپ کرتے ہیں کھرنی کو کھانے سے طاقت بڑھتی ہے بخار چھڑانے کے لیے کھرنی کھلانی چاہیے تلی وغیرہ اعضا کی رطوبت کے نکلنے کے بگاڑ کو درست کرنے کے لیے کھرنی کھاتے رہنا چاہیے یہ کیڑے مارتی ہے اسکی جڑ اور چھال قابض ہے بچوں کے دست بند کرنے کے لیے چھال کو پانی میں پیسکر شہد ملا کر پلانا چاہیے اسکے بیجوں کو تل کے تیل میں پکا کر اسمیں اسکی چھال کو پیسکر مالش کرنے سے ہاتھ پیروں کا ٹھنڈا پن مٹتا ہے جو ایک قسم کے جلندر سے ہوتا ہے آنکھ اور کان کے ورم صفراوی کو مٹانے کے لیے اسکا دودھیا رس لگانا چاہیے اسکے پیڑ کے پتوں آنبہ ہلدی اور سونٹھ کا ضماد کرنے سے گانٹھ تحلیل ہوجاتی ہے اسکی جڑ کو پانی میں پیسکر شہد ملاکر پلانے سے بچوں کے دست رک جاتے ہیں اسکا کھٹا پھل کھانے سے بھوک بڑھتی ہے - **مضر** - اسکی کثرت قولنج پیدا کرتی ہے **مصلح** - گلقند بعض نے اسکا مصلح دہی لکھا ہے -

کھرولی (ھ)

بفتح کاف تازی مخلوط بہا و ضم راے مہملہ و واو مجہول و کسر لام و یاے تحتانی ساکن اسکا نام **کھیر اول** اور **کھلوری** بھی ہے

صفات و فوائد - مرکب گولیوں کا نام ہے کہ کتھے وغیرہ سے سیاہ مرچ کے دانوں کی برابر یا اُنسے بڑی بنا کر اور اوپر چاندی کے ورق چڑھا کر فروخت کرتے ہیں - خوشبودار ہوتی ہیں اسکے کھانے سے منھ میں خوشبو آتی ہے تفریح پیدا ہوتی ہے معدے کو قوت ہوتی ہے ترکیب بنانے کی یہ ہے کہ اول کتھے کو خوب پانی میں گھولکر رکھدیتے ہیں تاکہ صاف اجزا تلے بیٹھ جائیں پھر تنہا یا گاے کے دودھ کے ساتھ جوش دیتے ہیں اور تھوڑا تھوڑا مشک و عنبر و گلاب ملاکر گولیاں بنا لیتے ہیں جے پور میں گلاب کی جگہ کیوڑے کا عرق ملاتے ہیں بعض اسمیں جائفل اور صندل اور الائچی اور لونگ اور خس بھی ملاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ انکے کھانے سے دُبلا پن مٹتا ہے باد اور پھوڑے پھنسی کو دفع کرتی ہیں بھوک بڑھاتی ہیں -

Hakeem Shoukat Ali

کھرہٹی (پنجابی)

بفتح کاف تازی مخلوط بہاو فتح رائے مہملہ وسکون ہاو کسرتائے ثقیل ویائے معروف برج بھاشا مین کھرینٹی - رائے مہملہ کے فتح اور نون غنہ سے اور مارواڑی مین رائے مہملہ کے زیر اور یائے مجہول اور نون غنہ سے اور گجراتی مین بغیر نون غنہ کے کھریٹی بولتے ہین

صفات وشناخت - ایک ہندوستانی دوا ہے اسکا پیڑ ایک ہاتھ کا دراز اور اس سے کم و زیادہ بھی ہوتا ہے اسکی دو قسمین ہین ایک قسم کا پیڑ بڑا ہوتا ہے اسکو کھرہٹا کہتے ہین پتے اسکے کھرہٹی سے بڑے ہوتے ہین دوسری قسم کھرہٹی ہے کھرہٹی کے منافع کھرہٹا سے قوی ہین مزہ شیرین ہے پیدایش اسکی ہندوستان کے اکثر گرم صوبون مین ہے -

طبیعت - سرد وتر ہے بعض کے نزدیک گرم وخشک ہے -

خواص وفوائد - امراض بلغمی کو مفید ہے قبض پیدا کرتی ہے سرخ بادہ اور فساد باد کو نافع ہے امراض چشم کو مفید ہے چہرے کا رنگ نکھارتی ہے اسکی جڑ چھ ماشہ اور دو چار کالی مرچین پیسکر پیشنے کے مریض کو دینا نہایت مفید ہے -

ہندی کی کتاب مین یون لکھا ہے کہ کڑوی آخر مین میٹھی چرپری اور گرم ہے منی کو گاڑھا کرتی ہے اسکی جڑ کا جوشاندہ پلانے سے پسینا آتا ہے پیٹ کا درد مٹاتی ہے اور بدن کی طاقت بڑھاتی ہے اسکی جڑ کے جوشاندے مین پیپل کا سفوف برک کے پینے سے ضعف اشتہا وہاضمہ مٹتا ہے مرض دفع ہونے کے بعد جو کمزوری رہ جاتی ہے اسکو دور کرنے کے لیے اسکی جڑ کی چھال کے سفوف مین برابر مصری ملاکر پھنکی دے کے اوپر سے دودھ پلانا چاہیے اسکو بھگو کر پلانے سے پسینا آتا ہے سونٹھ کے ساتھ اسکو جوشاندہ کرکے پلانے سے بخار اُترتا ہے اسکی جڑ کے جوشاندے مین جالفل گھس کے پلانے سے دست رُکتے ہین - اسکے پتون کو کالی مرچ کے ساتھ گھونٹ چھان کے پلانے سے گرمی کے ورمون کے ساتھ پلانے سے پیشاب کے متعلق کے امراض دفع ہوتے ہین - اسکی جڑ کی چھال لونگ جوتری اور مصری کو پیس کے دودھ مین چھان کے پلانے سے اعصاب کا درد دور ہوتا ہے اسکی جڑ کو کبوتر کی بیٹ کے ساتھ پیس کے لیپ کرنے سے پھنسیاں پھوٹ جاتی ہین اسکے پتون پر تل کا تیل چپڑ کر آگ پر گرم کرکے باندھنے سے پھوڑے سہولت سے پک جاتے ہین - اسکے اور ببول کے پتون کو پیس کر ٹکیہ بناکے دُکھتی ہوئی آنکھ پر باندھنا چاہیے اسکے پتون کا جوشاندہ پلانے سے زیادہ پیشاب آکر تھیا دفع ہوتی ہے اسکے پتون کو بھگو مل چھانکر مصری ملاکر پلانے سے سوزاک دفع ہوتا ہے اسکی جڑ گلے مین باندھنے سے بخار چھوٹ جاتا ہے اسکے بیجون کا حلوا بناکے کھانے سے قوت باہ بڑھتی ہے اسکے بیجون کے سفوف مین مصری ملاکے دودھ کے ساتھ پھانکنے سے سوزاک زائل ہوتا ہے اسکے بیجون کا جوشاندہ پینے سے پیٹ کا درد دفع ہوتا ہے - مربے کی بڑ کھلاکے اوپر سے اسکے بیجون کا جوشاندہ پلانے سے دست کی بار بار حاجت کا ہونا موقوف ہوتا ہے اسکی جڑ کا خیساندہ پلانے سے گرمی تسکین پاتی ہے اسکے خیساندے کے ساتھ اتیس کی پھنکی دینے سے دست رکتے ہین اسکی جڑ کو سونٹھ کے ساتھ پلانے سے

Hakeem Shoukat Ali

باری سے آنے والا بخار چھوٹتا ہے اسکی جڑ کے جوشاندے پر سینکی ہوئی ہینگ اور سیندھا نمک برک کر پلانے سے بادی کا مرض دور ہوتا ہے اسکی جڑ کی چھال کے سفوف کی پھنکی دے کے اوپر سے شکر ملا ہوا دودھ پینے سے پیشاب کی جلن موقوف ہوتی ہے اسکی جڑ کی چھال کے سفوف مین برابر مصری ملا کر ایک تولہ کی پھنکی دے کے اوپر دودھ پلانے سے عورت کی شرمگاہ سے سفید رطوبت کا نکلنا موقوف ہوتا ہے اسکے جوشاندے مین برابر دودھ ملا کر پلانے سے بادی ختم ہوا اسکی پانچ ماشہ جڑ پانی کے ساتھ پیس کے پلانے سے سیفنہ دفع ہوتا ہے اسکے سفوف کو شہد یا شکر کے ساتھ کھانے سے آواز کی خرابی مٹتی ہے اسکے رس یا جوشاندے کو ارنڈی کے تیل مین سکھا کر اس تیل کو دودھ مین ڈال کر پلانے سے بادی۔ ریاحی قولنج اور خصیون کا بڑھنا موقوف ہوتا ہے اسکو آٹھ حصہ پانی مین پکا دین جب نصف رہ جائے تو اُسکے پینے سے بادی کا مرض موقوف ہوجاتا ہے اسکا جوشاندہ یا خیساندہ ایک حصہ دودھ چار حصہ انکو تیل مین ملا کر جوش دین جب صرف تیل رہ جائے تو پھر ایسا ہی کرین یہانتک کہ دس مرتبہ عمل ہوجائے اس تیل کی مالش وغیرہ سے وات رکت اور رکت پت مٹتا ہے پشپ نکشتر کے دن اسکی جڑ کو ہاتھ مین باندھنے سے چوتھے دن آنے والا بخار چھوٹتا ہے۔

کھریا (۵)

بفتح کاف تازی مخلوط بہا وکسر رائے مہملہ وفتح یائے تحتانی وسکون الف اسکو کھری رائے مہملہ کے کسرے اور یائے تحتانی کے سکون سے اور رائے مہملہ کی جگہ رائے ثقیل سے بھی بولتے ہین عوام مین کھریا مٹی کے نام سے مشہور ہے۔ قیمولیا (ع)

صفات وشناخت۔ ایک قسم کی سفید مٹی ہے اسکے پرت ہوتے ہین اور کسی قدر سوندھی خوشبو آتی ہے مزہ شیرین تھوڑی سی تلخی کے ساتھ ہوتا ہے چکنی ہوتی ہے پانی مین گھلکر پھول جاتی ہے۔ بعض کہتے ہین کہ اسکی تین قسمین ہین (۱) سفید براق اور خوشبودار اس سے کافور کی سی خوشبو آتی ہے (۲) اسکی قدر نیلی اور چکنی اور چرب ہوتی ہے دیر مین ٹوٹتی ہے اور پانی مین جلد نہین گھل سکتی یہ اندلس اور ارمن کے شہرون سے آتی ہے اور یہ دونون قسمین بہتر ہین (۳) سیاہ ہوتی ہے یہ بھی اندلس مین ملتی ہے اور یہ اُن پہلی دونون قسمون سے خراب ہے اختیارات بدیعی کے مؤلف نے لکھا ہے کہ یزد کے کوہستان مین بھی پیدا ہوتی ہے عورتین اپنے چہرے کی جلا کے لیے لگاتی ہین ہندوستان مین بچے تختیون پر لگا کر اُنپر خط کی مشق کرتے ہین۔

طبیعت۔ سرد وخشک ہے بعض کہتے ہین کہ اسمین دو قوتین ہین ایک سرد وقابض دوسری گرم ومحلل

خواص وفوائد۔ اسکے ساتھ بالون کو دھونے سے میل صاف ہوجاتا ہے۔ پرانے زخمون اور پھوڑون کو بھرلاتی ہے گرمی کی وجہ سے ورم آجائے تو اسکا لیپ کرتے ہین اکثر مرہمون مین شریک کی جاتی ہے معدے کی رطوبت کو خشک کرتی ہے صفراوی دستون کو بند کرتی ہے خون تھوکنے کو مفید ہے مقعد کی سوزش کو تسکین دیتی ہے آنتون کا زخم دفع کرتی ہے آنکھ آجائے تو اسکا لیپ مفید ہے گردہ کے تلے ورم آجائے تو سرکے مین ملا کر لیپ کرین آگ سے عضو جل جائے تو اسکے لیپ سے آبلہ نہین پڑتا بچون کے گنج کو خشک کرتی ہے شرنگی مین لکھا ہے کہ سر مین بفا ہوجائے تو کھریا مٹی گائے کے پتے مین سانکر سر پر لگا دین اور دو گھڑی تک لگا رہنے دین پھر دھو ڈالین یہ

Hakeem Shoukat Ali

مین بیان کیا ہے کماۃ مین لکھا ہی کہ دوسرے درجے کے آخر مین سرد وتر ہے اس سے معلوم ہوا کہ ردی قسم یعنی فطر کا وہ مزاج ہے اور عمدہ قسم کا یہ مزاج ہے گیلانی نے شرح قانون مین فطر کی طبیعت کی طبیعت کے متعلق لکھا ہے کہ اسکی طبیعت لامحالہ سرد ہے اور ایسے جزسے خالی ہے جسکی وجہ سے گرمی ہوتی ہے اور یہ بات اسکے مزے سے کہ پانی کی طرح پھیکا ہے ظاہر ہوتی ہے اور سردی اسکی پانی کی وجہ سے ہے اسی لیے وہ نہایت سرد امراض پیدا کرتی ہے اور تری اسکی زیادہ نہین کیونکہ جس طرح اسکے جوہر مین مائیت بہت ہے اسی طرح ارضیت بھی بڑھی ہوئی ہے ان وجوہ سے جتنی اسمین سردی ہوگی اتنی تری نہ ہوگی۔

خواص وفوائد۔ اسکا رس خاصکر وہ جو بھوننے مین ٹپکے لگانے سے آنکھ کا جالا کٹ جاتا ہے سرمے کو اسکے رس مین گھونٹ کر لگانا بینائی اور روح باصرہ اور پلکون کو قوت دیتا ہے نزلے کو دفع کرتا ہے جرب پلک اور جرب چشم کو نافع ہے کھنبی کو سکھا کر پیس کر کھانے سے ہر قسم کے دست رک جانے مین سرکہ اور رشیم ہی کے ساتھ لگانا بچون کی ناف پھول جائے کو نافع ہے نقرس پر بھی اسکا الیپ مفید ہے کہتے ہین کہ اسکے خواص مین سے یہ بات ہے کہ جس کسی نے کھنبی کھائی ہو اور کوئی زہریلا کیڑا کاٹ کھائے تو جبتک اسکے معدے مین کھنبی موجود رہے گی اسوقت تک کوئی دوا فائدہ نہ کرے گی کھنبی خون بلغمی اور بلغم پیدا کرتی ہے اگر زخمون پر لگائین تو انکو خشک کردیتی ہے۔ بعض کتابون مین لکھا ہے کہ نمکین قسم سے جسے پہلے درجے مین سرد وخشک یا سرد وتر بتاتے ہین جو خون پیدا ہوتا ہے وہ دوسری اقسام کی طرح خراب نہین ہوتا تیتا بعض ہے زیادہ نہ کھانا چاہیے اگر زیادہ کھائین تو اوپر سے شراب پی لین سفید نمبر قسم نفاخ ہے دیر مین ہضم ہوتی غلیظ ہے زیادہ کھانے سے قولنج پیدا ہوتا ہے اصلاح اسکی بھی وہی ہے جو دوسری قسم کی ہے کھنبی کو سکھا کر پانی مین پیس کر مقدم سر پر لگانے سے بال اترجانے کا مرض دفع ہوتا ہے جسے صلع کہتے ہین سوکھی ہوئی کماۃ کو نہ کھانا چاہیے اگر ضرورت پڑے تو مٹی پانی مین گھول کر تین دن اسمین بھیگا رکھین پھر صاف کرکے کام مین لائین اور نظر مین اطبانے یون لکھا ہے کہ اسکے خشک کھانے مین ضرر کم ہے۔

وہ قسم جو کشنج کہلاتی ہے حرارت کو مٹاتی ہے اس سے خلط گاڑھا بنتا ہے اور بہت کم بنتا ہے عورتین فربہی کے لیے حلوون مین ملاتی ہین کھنبی کو مرغی کے انڈے یا مرغی کے گوشت کے ساتھ کھانا اور سرد پانی اوپر سے پینا برا ہے۔ اسکو ہمیشہ کھانا نسل انسانی کو قطع کرتا ہے قسم سمی کے کھانے سے غشی اور سرد پسینا اور معدے مین گرانی اور قولنج اور خناق وغیرہ پیدا ہوجاتے ہین اسکا معالجہ یہ ہے کہ مولی اور پودینہ اور سکنجبین اور کانجی اور بورہ ارمنی اور نمک یا مرغی کے بیٹے کا گوہ سکنجبین یا سرکے کے ساتھ اور انجیر کی لکڑی کی راکھ تھوڑے سے نمک اور سرکے کے ساتھ اور شہد وغیرہ کھائین اور تیز حقنے استعمال کرین اور معدے پر ملطفات اور مقطعات کا ضماد کرین جو کھنبی شراب کے مٹکے کے نیچے پیدا ہو اسکا پوست زہر قاتل ہے اسکے اندر کا حصہ خشک کیا ہوا ذرا سا بھی کھانے سے بے ہوشی پیدا ہوجاتی ہے بنگالے مین اسکی ماکول قسم بھی سمیت سے خالی نہین ہوتی۔ ویدکہتے ہین کہ بھوچھتر ثقیل ہے قبض دفع کرتی ہے قوت دیتی ہے اخلاط ثلثہ کو بڑھاتی ہے اگر خشک کرکے بالون پر ملین تو بال خوب بڑھین مضر زیادہ کھانے [illegible] گرانی پیدا

Hakeem Shoukat Ali

کرتی ہے پیشاب روکتی ہے خون کو جلاتی ہے جھیپ پیدا کرتی ہے سانس مین تنگی آجاتی ہے دماغ اور معدے کو نقصان پہنچاتا ہے دیر ہضم ہے ایسا خلط غلیظ خراب جو جلد سڑ جاتا ہے پیدا کرتی ہے اسکو زیادہ کھانے سے ہیضہ پیدا ہوجاتا ہے۔ کشنیز سے نشہ پیدا ہوتا ہے دیر مین ہضم ہوتی ہے معدے پر گرانی پیدا کرتی ہے **مصلح** صعتر۔ سویا۔ نمک۔ پودینہ اور ہلدی اور گرم مسالا ڈالکر پکانا اسی طرح اسکے مصلح کانجی۔ سرکہ۔ رائی۔ تل کا یا زیتون کا تیل ہین اور اسکے کھانے کے بعد سکنجبین چاٹنا یا نبیذ پینا ادرک کا مربا کھانا اسی طرح جوارش کمونی اور معجون فلاسفہ وغیرہ کشنیز کی اصلاح اس طرح کرین کہ روغن زیتون یا کانجی یا نمک یا گرم مصالح یا صعتر کے ساتھ کھا دین۔

شیخ نے کہا ہے کہ کھمبی کی اصلاح اُبالنے اور تر و خشک ناشپاتی اسکے ساتھ شامل کرنے سے ہوجاتی ہے شارح گیلانی کہتا ہے کہ ناشپاتی کا مصلح ہونا شاید بالخاصیت ہوگا بہتر تدبیر اسکی اصلاح کی یہ ہے کہ رائی اور کانجی کے ساتھ کھا دین **بدل** آنکھ کی تقویت اور جلا کے لیے آس کے پتون کا رس۔

کھوپرہ (۵)

بفتح کاف تازی مخلوط بہا و سکون واؤ مجہول و بائے فارسی موقوف و فتح رائے مہملہ و سکون ہا۔ جوز ہندی (ع)

صفات ۔ ناریل کا مغز ہے ناریل کا درخت جزیرہ لنکا مین کثرت سے ہوتا ہے اسکی شکل تاڑ سے مشابہ ہے گرمی مین اسمین کلیان آتی ہین پھول کھلتے ہین بھادون سے کاتک تک پھل پکتے ہین جو گولے کی طرح ہوتے ہین وہ گولا ایک سخت خول لکڑی کا ہے جسکے اوپر ریشہ دار غلاف چڑھا رہتا ہے اسکے اندر سفید پانی دودھ سا بھرا ہوتا ہے جب اس پانی کو نکالکر رکھدین تو جوش مار کر منشی و مسکر ہوجائے صاحب محیط نے کہتا ہے کہ یہ پانی نکالنے کے بعد دو پہر تک شیرین رہتا ہے پھر شراب ہوجاتا ہے پھر ترش پڑ جاتا ہے اگر یہ پانی ناریل مین سے نہ نکالا جائے تو رفتہ رفتہ گاڑھا ہوکر جم جاتا ہے وہی کھوپرہ کہلاتا ہے کھوپرے کا روغن نکالتے ہین اسکے دودھیا پانی سے سرکہ اور تاڑی بھی تیار کرتے ہین ملیبار کے ناریل زیادہ مشہور ہین کھوپرے کا مکھن وغیرہ اکثر اشیا بنتی ہین مکھن اسکا نہایت مقوی ہوتا ہے اور آسانی سے ہضم ہوجاتا ہے اسمین بیماری کے جراثیم داخل نہین ہوسکتے۔ ستر برس کے بعد ناریل کا درخت بڈھا ہوجاتا ہے بڑھاپے کی علامت یہ ہے کہ پھر اسمین پھل نہین آتا اسمین ایک قسم کا گوند لگتا ہے۔ ناریل کی ڈاڑھی اور پتون کی ڈنڈیون مین سے ایک قسم کا رنگ نکالا جاتا ہے بہتر وہ کھوپرہ ہے جو تازہ اور بہت سفید اور خوشبودار اور شیرین اور چکنا اور کم ریشہ ہو بہتر وہ پانی ہے کہ شیرین اور لذیذ ہو کھاری پن نہ رکھتا ہو۔

طبیعت ۔ شیخ کہتا ہے کہ دوسرے درجے کے اول مین گرم ہے بعض نے دوسرے درجے کے درمیان مین گرم بتایا ہے اور خشک پہلے درجے مین ہے بعض کہتے ہین کہ تازہ کھوپرہ پہلے درجے مین تر ہے اور سوکھا ہوا کھوپرہ پہلے درجے مین خشک ہے بعض نے لکھا ہے کہ سوکھا ہوا کھوپرہ دوسرے درجے کے آخر مین گرم ہے اور دوسرے درجے کے اول مین خشک ہے اور وہ کھوپرا کہ پرانا پڑکر پھپھوندی لگ جائے تیسرے درجے مین گرم اور دوسرے درجے کے آخر مین خشک ہے اور دودھیا پانی پہلے درجے مین گرم و تر ہے۔ تمام اجزا مین رطوبت فضلیہ ہے۔

Hakeem Shoukat Ali

مین بیان کیا ہے کماۃ مین لکھا ہی کہ دوسرے درجے کے آخر مین سرد وتر ہے اس سے معلوم ہوا کہ ردی قسم یعنی فطر کا وہ مزاج ہے اور عمدہ قسم کا یہ مزاج ہے گیلانی نے شرح قانون مین فطر کی طبیعت کی طبیعت کے متعلق لکھا ہے کہ اسکی طبیعت لامحالہ سرد ہے اور ایسے جزسے خالی ہے جسکی وجہ سے گرمی ہوتی ہے اور یہ بات اسکے مزے سے کہ پانی کی طرح پھیکا ہے ظاہر ہوتی ہے اور سردی اُسکی پانی کی وجہ سے ہے اسی لیے وہ نہایت سرد امراض پیدا کرتی ہے اور تری اُسکی زیادہ نہین کیونکہ جس طرح اسکے جوہر مین مائیت بہت ہے اسی طرح ارضیت بھی بڑھتی ہوئی ہے ان وجوہ سے جتنی اسمین سردی ہوگی اتنی تری نہ ہوگی -

خواص وفوائد - اسکا رس خاصکر وہ جو بھوننے مین ٹپکے لگانے سے آنکھ کا جالا کٹ جاتا ہے سرے کو اسکے رس مین گھونٹ کر لگانا بینائی اور روح باصرہ اور پلکون کو قوت دیتا ہے نزلے کو دفع کرتا ہے جرب پلک اور جرب چشم کو نافع ہے کھنبی کو سکھا کر پیس کر کھانے سے ہر قسم کے دست رُک جانے مین سرکہ اور ریشم لہی کے ساتھ لگانا بچون کی ناف پھول جانے کو نافع ہے مٹی پر بھی اسکا لیپ مفید ہے کہتے ہین کہ اسکے خواص مین سے یہ بات ہے کہ جس کسی نے کھنبی کھائی ہو اور کوئی زہریلا کیڑا کاٹ کھائے تو جبتک اسکے معدے مین کھنبی موجود رہے گی اُسوقت تک کوئی دوا فائدہ نہ کرے گی کھنبی خون بلغمی اور بلغم پیدا کرتی ہے اگر زخمون پر لگائین تو اُنکو خشک کر دیتی ہے - بعض کتابون مین لکھا ہے کہ نمکین قسم سے جسے پہلے درجے مین سرد وخشک یا سرد وتر بتاتے ہین جو خون پیدا ہوتا ہے وہ دوسری اقسام کی طرح خراب نہین ہوتا نیتا بعض سے زیادہ نہ کھانا چاہیے اگر زیادہ کھائین تو اوپر سے شراب پی لین سیترین قسم نفاخ ہے دیر مین ہضم ہوتی غلیظ ہے زیادہ کھانے سے قولنج پیدا ہوتا ہے اصلاح اسکی بھی وہی ہے جو دوسری قسم کی ہے کھنبی کو سکھا کر پانی مین پیسکر مقدم سر پر لگانے سے بال اُتر جانے کا مرض دفع ہوتا ہے جسے صلع کہتے ہین سوکھی ہوئی کماۃ کو نہ کھانا چاہیے اگر ضرورت پڑے تو مٹی پانی مین گھولکر تین دن اُسمین بھیگا رکھین پھر صاف کر کے کام مین لائین اور فطر مین اطبا نے یون لکھا ہے کہ اسکے خشک کھانے مین ضرر کم ہے -

وہ قسم جو کشنج کہلاتی ہے حرارت کو مٹاتی ہے اس سے خلط گاڑھا بنتا ہے اور بہت کم بنتا ہے عورتین فربہی کے لیے حلوون مین ملاتی ہین کھنبی کو مرغی کے انڈے یا مرغی کے گوشت کے ساتھ کھانا اور سرد پانی اوپر سے پینا برا ہے - اسکو ہمیشہ کھانا نسل انسانی کو قطع کرتا ہے قسم سمی کے کھانے سے غشی اور سرد پسینا اور معدے مین گرانی اور قولنج اور خناق وغیرہ پیدا ہوجاتے ہین اسکا معالجہ یہ ہے کہ مولی اور پودینہ اور سکنجبین اور کانجی اور بورہ ارمنی اور نمک یا مرغی کے بیٹ کا گوہ سکنجبین یا سرکے کے ساتھ اور انجیر کی لکڑی کی راکھ تھوڑے سے نمک اور سرکے کے ساتھ اور شہد وغیرہ کھائین اور تیز حقنے استعمال کرین اور معدے پر ملطفات اور مقطعات کا ضماد کرین جو کھنبی شراب کے منکے کے نیچے پیدا ہوا اسکا پوست زہر قاتل ہے اسکے اندر کا حصہ خشک کیا ہوا ذرا سا بھی کھانے سے بیہوشی پیدا ہوجاتی ہے بنگالے مین اسکی ماکول قسم بھی سمیت سے خالی نہین ہوتی - وید کہتے ہین کہ بھوچھتر ثقیل ہے قبض دفع کرتی ہے قوت دیتی ہے اخلاط ثلثہ کو بڑھاتی ہے اگر خشک کر کے بالون پر ملین تو بال خوب بڑھین مضر زیادہ کھانے ... گرانی پیدا

Hakeem Shoukat Ali

کرتی ہے پیشاب روکتی ہے کوکھون کو پھلاتی ہے چھیپ پیدا کرتی ہے سانس مین تنگی آجاتی ہے دماغ اور معدے کو نقصان پہنچاتا ہے دیر ہضم ہے ایسا خلط غلیظ خراب جو جلد سڑ جاتا ہے پیدا کرتی ہے اسکو زیادہ کھانے سے ہیضہ پیدا ہوجاتا ہے۔ کشنیز سے نشہ پیدا ہوتا ہے دیر مین ہضم ہوتی ہے معدے پر گرانی پیدا کرتی ہے **مصلح** صعتر۔ سویا۔ نمک۔ پودینہ اور گھی اور گرم مسالا ڈالکر پکانا اسی طرح اسکے مصلح کانجی۔ سرکہ۔ رائی۔ تل کا یا زیتون کا تیل ہین اور اسکے کھانے کے بعد سکنجبین چاٹنا یا نبیذ پینا ادرک کا مربا کھانا اسی طرح جوارش کموئی اور معجون فلاسفہ وغیرہ کشنیز کی اصلاح اس طرح کرین کہ روغن زیتون یا کانجی یا نمک یا گرم مصالح یا صعتر کے ساتھ کھادین۔

شیخ نے کہا ہے کہ کھمبی کی اصلاح اُبالنے اور تر وخشک ناشپاتی اسکے ساتھ شامل کرنے سے ہوجاتی ہے شارح گیلانی کہتا ہے کہ ناشپاتی کا مصلح ہونا شاید بالخاصیت ہوگا بہتر تدبیر اسکی اصلاح کی یہ ہے کہ رائی اور کانجی کے ساتھ کھادین **بدل** آنکھ کی تقویت اور جلا کے لیے آس کے پتون کا رس۔

کھوپرہ (ھ)

بضم کاف تازی مخلوط بہا و سکون واو مجہول و بائے فارسی موقوف و فتح رائے مہملہ و سکون ہا۔ جوز ہندی (ع)

صفات۔ ناریل کا مغز ہے ناریل کا درخت جزیرہ لنکا مین کثرت سے ہوتا ہے اسکی شکل تاڑ سے مشابہ ہے گرمی مین اسمین کلیان آتی ہین پھول کھلتے ہین بھادون سے کاتک تک پھل پکتے ہین جو گولے کی طرح ہوتے ہین وہ گولا ایک سخت خول لکڑی کا ہے جسکے اوپر ریشہ دار غلاف چڑھا رہتا ہے اُسکے اندر سفید پانی دودھ سا بھرا ہوتا ہے جب اس پانی کو نکالکر رکھدین تو جوش مارکر منشی و مسکر ہوجاے صاحب صیدنہ کہتا ہے کہ یہ پانی نکالنے کے بعد دو پہر تک شیرین رہتا ہے پھر شراب ہوجاتا ہے پھر ترش پڑجاتا ہے اگر یہ پانی ناریل مین سے نہ نکالا جائے تو رفتہ رفتہ گاڑھا ہوکر جم جاتا ہے وہی کھوپرہ کہلاتا ہے کھوپرے کا روغن نکالتے ہین اُسکے دودھیا پانی سے سرکہ اور تاڑی بھی تیار کرتے ہین ملیبار کے ناریل زیادہ مشہور ہین کھوپرے کا مکھن وغیرہ اکثر اشیا بنتی ہین مکھن اسکا نہایت مقوی ہوتا ہے اور آسانی سے ہضم ہوجاتا ہے اسمین بیماری کے جراثیم داخل نہین ہوسکتے۔ ستر برس کے بعد ناریل کا درخت بڈھا ہوجاتا ہے بڑھاپے کی علامت یہ ہے کہ پھر اسمین پھل نہین آتا اسمین ایک قسم کا گوند لگتا ہے۔ ناریل کی ڈاڑھی اور پتون کی ڈنڈیون مین سے ایک قسم کا رنگ نکالا جاتا ہے بہتر وہ کھوپرہ ہے جو تازہ اور بہت سفید اور خوشبودار اور شیرین اور چکنا اور کم ریشہ ہو بہتر وہ پانی ہے کہ شیرین اور لذیذ ہو کھاری پن نہ رکھتا ہو۔

طبیعت۔ شیخ کہتا ہے کہ دوسرے درجے کے اول مین گرم ہے بعض نے دوسرے درجے کے درمیان مین گرم بتایا ہے اور خشک پہلے درجے مین ہے بعض کہتے ہین کہ تازہ کھوپرہ پہلے درجے مین تر ہے اور سوکھا ہوا کھوپرہ پہلے درجے مین خشک ہے بعض نے لکھا ہے کہ سوکھا ہوا کھوپرہ دوسرے درجے کے آخر مین گرم ہے اور دوسرے درجے کے اول مین خشک ہے اور وہ کھوپرا کہ پُرانا ہوکر پھپھوندی لگ جائے تیسرے درجے مین گرم اور دوسرے درجے کے آخر مین خشک ہے اور دودھیا پانی پہلے درجے مین گرم وتر ہے۔ تمام اجزا مین رطوبت فضلیہ ہے۔

Hakeem Shoukat Ali

خواص وفوائد- باہ کو قوت دیتا ہے منی کو گاڑھا کرتا ہے عمدہ خون پیدا کرتا ہے سینے مین خشونت پیدا کرتا ہے
کثیر الغذا ہے بدن کو فربہ کرتا ہے جگر اور گردے کو قوت دیتا ہے اور حرارت غریزی کو قوی کرتا ہے فالج اور
اور اعضا کے اینٹھنے کو مٹاتا ہے مالیخولیا اور بواسیر کو مفید ہے مصری کے ہمراہ روز ایک تولہ کھانا بینائی کو قوت دیتا
ہے آشوب چشم کو مفید ہے جب چیچک نکلنے کا شبہ ہو تو ایسا کرین کہ اگر بچہ شیر خوار ہو تو اُسکی مان کو بقدر چار فلوس
روز ایک ہفتے تک کھلاتے رہین اور اگر بچہ دو برس کا ہو تو خود اُسکو دو فلوس کی مقدار مین کھلا ئین اور اگر تین برس
کا ہو تو بقدر تین فلوس کھلائین وعلے ہذا القیاس اور اسکو بھی ایک ہفتے تک کھلاتے رہین چیچک نہین نکلے گی اور اگر
نکلے گی تو بہت کم کھوپرہ یا اسکا تیل ملنے سے گنج کی کھجلی کی خارشت جاتی رہتی ہے کھوپرہ باوجودیکہ معدے مین
ثقل پیدا کرتا ہے مگر ردی اغذا نہین نہ معدے کو مضر ہے اگر کھوپرے کے اوپر تولہ ڈیڑھ تولہ کچے چاول دھوکر
پھانک لین تو فوراً ہضم ہو جاتا ہے اور جہان کھوپرہ رکھا ہو چاول وہان چھوڑ دئیے جائین تو گھن کے سے سب خراب ہو جاتا ہی
اسی طرح چاول کھانے کے بعد کھوپرہ کھانے سے ہضم ہو جاتے ہین کھوپرے کے اوپر کا پوست جوزی رنگ
ہضم نہین ہوتا اسلیے چھیلکر کھانا چاہیے اور کھوپرے کے اوپر پانی نہ پینا چاہیے تھوڑی دیر کے بعد پیوین اور اسکو
کھاکر اسی وقت غذا ابھی نہ کھانا چاہیے دیر کے بعد کھائین اگر جلدی کھالی جائے گی تو وہ طعام کے ساتھ غیر
منہضم خارج ہو جائے گا کیونکہ دیر مین ہضم ہوتا ہے اسی لیے ثقیل ہے - بُرا کھوپرہ متلی اور کرب اور غشی
پیدا کرتا ہے اسکا علاج یون کرین کہ تھوڑا رُب خوا کہ ترش کھلائین کھوپرہ گرم مزاج مین اصلاح کا محتاج
ہے سرد مزاج اور بڈھے مین اصلاح کی ضرورت نہین ایک عدد ناریل کے اوپر کے ریشے لے کر جلائین پھر
اُس راکھ مین برابر کی کھانڈ ملاکر تین پڑیان باندھلین اور اسمین سے روز ایک پڑیہ پھانک لین ایک سال تک
بواسیر کا خون بند رہے گا نریٹی کو جلاکر ایک ہانڈی مین رکھکر ڈھکنا ڈھاکر کے بند کردین اسکا تیل نکل آئے گا اسکو
روئی مین بھگوکر درد والی ڈاڑھ کے تلے رکھنے سے بے حد نفع ہوتا ہے خس اور ناریل کے اوپر کے ریشے اور سعد
کوفی ہر ایک ۱۰ تولہ پوست بادام پودینہ ہر ایک تین تولہ الائچی سفید نو ماشہ تین چار سیر پانی مین جوش دین جب
نصف رہے تو ہیضے کے مریض کو تھوڑا تھوڑا پلانے سے نفع ہوتا ہے ناریل کا دودھ تھوڑا سا نشہ اور
تفریح پیدا کرتا ہے۔
وید کہتے ہین کہ کھوپرہ ہضم ہونے مین بھاری چکنا سرد غذا اور طاقت بخشنے والا رس اور وپاک مین شیرین مرغوب
اور مُسکر ہے - کچا کھوپرہ ٹھنڈا ہوتا ہے کھوپرہ صفرا کو دفع کرتا ہے طبیعت کو خوش رکھتا ہے مثانے کی رگیں
صاف کرتا ہے اعضا کو قوت دیتا ہے مبہی ہے فساد خون اور سوزش اعضا کو نافع ہے گران و دیر ہضم ہے
بلغم کو دفع کرتا ہے صفرا کو جو بلغم و بادسے مرکب ہو اور گولہ و یرقان کو مفید ہے قوت گویائی بڑھاتا ہے زبان
کا مزہ درست کرتا ہے بھوک پیدا کرتا ہے استسقا کے مرض کو مفید ہے قبض پیدا کرتا ہے اسکا پانی جو
مثل دودھ کے ہوتا ہے سرد و سبک ہے دل کو قوت پہونچاتا ہے بھوک اور منی پیدا کرتا ہے ایک دو دن
رکھا رہنے سے اُسمین نشے کی کیفیت آجاتی ہے شراب سے زیادہ مفرح و مقوی ہو جاتا ہے اور نیم پختہ
پانی اسکا باد و صفرا دفع کرتا ہے اور کچا پانی بلغم دفع کرتا ہے

Hakeem Shoukat Ali

دودھیا پانی کو بخار مین پلانے سے بخار کی تیزی سے گھبراہٹ پیدا ہوئی دفع ہوجاتی ہے پیشاب کے متعلق نقصانات کو مٹانے کے لیے اس پانی کا استعمال عمدہ ہے اسکے استعمال سے خون صاف ہوجاتا ہے اگر اسکو کثرت کے ساتھ کھاتے رہنے سے خصیون مین پانی بھر کر ورم آجاتا ہے ہیضہ اور پیاس مٹانے کے لیے ناریل کا دودھیا پانی پلانا چاہیے ہیضے کی قے دوسری دواؤن سے بند نہو سکے تو ناریل کا یہ پانی پلانے سے ضرور بند ہوجاتی ہے۔

کچا کھوپرہ ٹھنڈا ہے بدن کو فربہ کرتا ہے پیشاب زیادہ پیدا کرتا ہے پکا کھوپرا ہضم ہونے مین بھاری ہوتا ہے پکے کھوپرے کو مہین کوٹ کر تھوڑے سے پانی مین پیسکر دبا کے نچوڑنے سے ایک دودھ جیسی چیز نکلتی ہے اسکا مزہ دودھ سے بہت ملتا ہوا ہوتا ہے یہ چیز دودھ کی جگہ کام مین آسکتی ہے اس دودھ کو آدھ پاؤ سے پاؤ بھر تک دن مین دو تین بار پلانے سے بدن کی کمزوری اور خراب حالت مٹتی ہے۔ بلغمی سل کے آغاز مین اس دودھ کا پلانا بہت نافع ہے اسکو زیادہ مقدار مین پینے سے تلیین شکم کا کام کرتا ہے اور کبھی کبھی زیادہ دست لگا دیتا ہے اسلیے اسکو اونڈے کے تیل اور دوسری اجابت لانے والی مسہل دواؤن کی جگہ کام مین لاتے ہین پکے کھوپرے مین سے نکالے ہوے دودھ مین تیل ڈالکر اوٹا کر ایک قسم کا تیل بناتے ہین اسکو آگ سے جلے ہوئے پر اور سر کے گنج پر لگاتے ہین کھانسی والے کو کھوپرے کا دودھ بنا کے پلانا اور کھوپرہ کھلانا چاہیے پھیپھڑے کے مرض مین یہ دونون چیزین نافع ہین آٹے مین دبا کے نکالے ہوے تیل سے کھوپرے کا پانی کے ساتھ نکالا ہوا دودھ اچھا ہے اور اس دودھ کے استعمال سے بلغمی سل والے سو مریضون مین سے کم سے کم ۶۶ مریض اچھے ہوجاتے ہین اور ان کا بدن موٹا پڑجاتا ہے کھوپرے کی راکھ المیت کو مٹاتی ہے اور قوت باہ بڑھاتی ہے چوٹ کا درد مٹانے اور چوٹ کی گانٹھ کا ورم اتارنے کے لیے ایسا کرنا چاہیے کہ پرانے کھوپرے کو مہین کوٹ کر اور چوتھا حصہ پسی ہوئی ہلدی ملا کر گرم کرکے پوٹلی باندھ کے سینک کرنا اور اسکو باندھ دینا چاہیے۔ بچہ ہونے کے بعد رحم مین درد ہوتا ہو تو عورت کو کھوپرہ کھلانا چاہیے ناریل کے پیڑ کی نرم جڑ اور سونٹھ کو اونٹا چھان کے نمک برگ کے پلانے سے بخار چھوٹ جاتا ہے ناریل کی شاخون کے نیچے کے حصے مین باہر کی طرف روئی کی طرح ایک نرم ہلکی بھورے رنگ کی چیز چپکی رہتی ہے اسکو ناریل کی روئی کہتے ہین اسکو خون بند کرنے کے لیے زخم چوٹ اور جونک کے ڈنک پر لگاتے ہین اسکی جڑ مدر ہوتی ہے اسکی جڑ کے جوشاندے سے کلیان کرنے سے گلے کا درد مٹتا ہے اسکے پتون کی راکھ اور اسکا کھار دواؤن کے کام مین آتا ہے ناریل کی ڈاڑھی اونٹا کے کھانا کھانے سے پہلے پلانے سے کدو دانے نکل جاتے ہین ناریل کے پیڑ کا پھول قابض ہے اسکے پھولون کے گلقند مین خس اور سفید صندل کا برادہ اور کچھ پانی ملا کے پلانے سے صفراوی بخار مین بہت فائدہ ہوتا ہے قے تھمتی ہے ٹھنڈائی پڑجاتی ہے دست اور آفون اور قلاع دہن مٹاتا ہے ناریل کی ڈاڑھی کی راکھ کو پانی مین گھولکر نتھرے ہوے پانی کو پلانے سے ہچکی کا آنا بند ہوجاتا ہے۔

کبھی ناریل کے درخت مین دھاردار اوزار سے سوراخ کر کے تاڑی اور سیندھی کی طرح رس لیا جاتا ہے جسکو ناریلی کہتے ہین یہ بہت مسکر اور شیرین اور لذیذ ہوتا ہے گرمی پیدا کرتا ہے ملین ہے درد گردہ

Hakeem Shoukat Ali

مگر کو نفع دیتا ہے جو اخلاط سردے پیدا ہوتے ہیں اور پھیپھڑے کی جلا کرتا ہے بعض ہندی کی کتابون مین لکھا ہے کہ یہ رس بہت تسکین بخشتا ہے ملین شکم ہے حاملہ عورت کو ہر ہفتے مین دو تین بار لگاتار دیتے رہنے سے حمل مین بچے کا رنگ پلٹ جاتا ہے یعنی گورے رنگ والے ماں باپ کے بچون کا رنگ گندمی ہو جاتا ہے اور گندمی رنگ والون کے بچے کا رنگ گورا اور گورے رنگ والون کے بچے کا رنگ یورپین لوگون کا سا ہو جاتا ہے **مضر** - کھوپرہ سدہ پیدا کرتا ہو دیر ہضم ہے معدے پر ثقیل ہے سینے مین خشونت اور آواز مین فساد پیدا کرتا ہے **مصلح** - کھانڈ - مصری - ترنجبین اور ترش میوے وید ون کے نزدیک اسکے اور اسکے عرق یعنی اُس پانی کے جو دودھ کی طرح ہوتا ہے مصلح نمک اور چانول ہین - **بدل** - اخروٹ کا مغز - پستہ - چلغوزہ اور رُگنے تل اور ہوزن سونٹھ -

قدر خوراک - کھوپرہ ایک تولہ ۱ ماشہ اور دودھ سا پانی ۱۰ تولہ یہ مقدار انکے لیے ہے جنکو اسکی عادت نہو اور جو عادی ہین وہ زیادہ کھائین تو مضائقہ نہین -

کھوپرے کا تیل

صفات - اس طرح نکالا جاتا ہے کہ کھوپرے کو کوٹ کر پانی مین اونٹاتے ہین اور تیل کو اوپر سے اُتار لیتے ہین یا کھوپرے کو مہین پیسکر کسی آلے مین دبا کر تیل نکالتے ہین لیکن یہ تیل مونگ پھلی کے تیل اور تل کے تیل سے فوائد مین کم ہوتا ہے بجے کھوپرے مین سے نکالا ہوا تیل نہ کھانا چاہیے سو تولہ کھوپرے مین سے تیس سے پچاس تولہ تک تیل نکلتا ہے - یہ تیل سفید اور میٹھا ہوتا ہے اس تیل مین اچھی خوشبو آتی ہے یہ تھوڑے دنون کے بعد بگڑ جاتا ہے مگر صاف کرنے سے جلدی نہین بگڑتا -

طبیعت - گرم و تر بعض رسائل مین اسی طرح لکھا ہے مگر خشک معلوم ہوتا ہے -

خواص و فوائد - ملین ہے قبض دفع کرتا ہے بہم کو قوت دیتا ہے اکثر اعضا کو قوت بخشتا ہے گردے کی قوت اور چربی پیدا کرنے کے لیے بہت مفید ہے مثانے کا درد دور کرتا ہے مثانے کی ریاح تحلیل کرتا ہے پیٹ کے ہر قسم کے کیڑے نکالتا ہے کمر اور جوڑ اور کوکھ کا درد اور دمہ اور ریاح افرسا اور بواسیر دور کرتا ہے باہ کو حرکت دیتا ہے خواہ اس سے تدہین کی جائے یا پیا جائے تازہ تیل پینے کے لیے اور پرانا مالش کے لیے مناسب ہے آگ سے جلے ہوئے مقام پر لگانے کے واسطے بہت ہی مفید ہے دماغی امراض مین نافع ہے گیلانی لکھتا ہے کہ معدے کی سوزش دفع کرتا ہے خاصکر پرانا - بدن کو فربہ کرتا ہے بالون کو بڑھاتا ہے اور سیاہی بھی چمکاتا ہے اسکو سر مین ڈالنے سے اعضاے دماغی کی صحت قائم رہتی ہے درد سر کو نافع ہے اور بالخاصہ بدن کو ملائم کرتا ہے ۲ ماشہ روغن مشمش اور ۴ ماشہ کھوپرے کا تیل پیتے رہنے سے درد کمر اور زانو اور گردہ اور بواسیر کو فائدہ بہت ہوتا ہے تازہ روغن سرد مزاج والے کے لیے گاے بھینس اور بکری کے روغنون (گھی) سے بہتر ہے کیونکہ معدے مین لذع پیدا نہین کرتا اور نہ اُسکو ڈھیلا کرتا ہے اور اس سے کیموس عمدہ بنتا ہے اسکی مالش استسقاے رطوبی کو نافع ہے وید کہتے ہین کہ تازہ کھوپرے مین سے نکالا ہوا تیل کاڈ مچھلی کے تیل کی جگہ کام مین آ سکتا ہے اسکو بدن پر ملنے سے جلدی سوکھ جاتا ہے اس تیل مین املی کے بیجون کا تیل ملا کے گٹھیا پر ملنے سے سوجن اتر جاتی ہے اس تیل کے لگانے سے بال بڑھتے ہین یا جیسے بال گرتے ہون انکو چاہیے کہ یہ تیل لگایا کرے بخار کے چھوٹنے کے بعد یا بدن کو کمزور کرنے والے کسی دوسرے مرض کے بعد

Hakeem Shoukat Ali

بال گرتے ہون تو یہ تیل ملنا چاہیے جسکا پیٹ بڑھ جائے اُسکو یہ تیل پلانا چاہیے اسکے پلانے سے پیٹ کے کیڑے مرجاتے ہین جسکو دست آتے ہون اسکو بھوکا رکھکر اس تیل کو گرم کرکے کچھ شکر ملاکے پلانا چاہیے بلا سبب اسکو عرصہ دراز تک کھاتے رہنے سے قوت ہاضمہ بگڑ جاتی ہے اور دست آنے لگتے ہین ایک تولہ تازہ تیل مین ایک ماشہ سفید ہانگ ملاکے سونگھا کرنے سے دردِ سر مٹ جاتا ہے زہری سانپون کے کاٹے ہوئے آدمی کو کھوپرے کے تیل کا استعمال کرنا چاہیے تازے کھوپرے مین سے نکالے ہوئے تیل کی مقدار بیس سے تیس بوند تک دن مین تین بار دینا چاہیے پیچھے اسکو آہستہ آہستہ بڑھا کر چار ماشہ تک بڑھا دینا چاہیے ناریل کے ٹکڑون کو ہانڈی مین بھرکر پاتال یتر مین جو تیل نکالتے ہین اُسکو ناریل کا چوا کہتے ہین اسکو لگانے سے جلد بدن کے امراض اور خارشت مٹ جاتی ہے ۔

کھیجڑی

بفتح کاف تازی مخلوط بہا و یاے مجہول جیم تازی مفتوح و کسرہ راے ثقیل و یاے معروف یہ مارواڑی لفظ ہے گجراتی مین پہلے یاے تحتانی کو بھی معروف بولتے ہین تلفظ مین جیم تازی موقوف پائی جاتی ہے مرہٹی مین شمی کہتے ہین محیط مین جمی کے نام سے لکھا ہے جسمین حرف اول جیم تازی ہے اور جو کچھ لکھا ہے تذکرۃ الہند سے نقل کیا ہے ہندی مین چھونکرا اور چھیکر کہتے ہین تالیف شریف مین شمی مین اسکو ذکر کیا ہے

صفات و شناخت ۔ ایکے درخت پنجاب سندھ راجپوتانہ گجرات بندیلکھنڈ اور دکھن وغیرہ ہندوستان کے کئی حصون مین ہوتے ہین گھنٹ سنگرہ مین لکھا ہے کہ اسکو ہندوستان مین سفید کیکر کہتے ہین بڑا درخت ہوتا ہے یا چھوٹا ہوتا ہے پھلی لگتی ہے پھلی کو سانگر اور سانگری بولتے ہین اسکی دو قسمین ہین ایک کو شمی یا سمی کہتے ہین اسکی پھلیون کو پہاڑی آدمی پکاکر روٹی سے کھاتے ہین اور ایک قسم اسکی اور بھی ہے جسکا درخت بہت چھوٹا ہوتا ہے اسکو بھو مین کھیجڑی کہتے ہین دوسری کتب سے اسکی صرف دو قسمین معلوم ہوتی ہین چھوٹی بڑی جسکی تفصیل یہ ہے۔ (۱) بڑی قسم کا درخت تیس چالیس فٹ اونچا اور سندھ مین ۶۰ فٹ اونچا ہوتا ہے اسکے چھوٹے کھڑے تنے کی گولائی ۱۲ ور کہین دس بارہ فٹ کی ہوتی ہے اسکی جھولی جھولی شاخین لٹکتی رہتی ہین اسکی چھال پون انچ موٹی دھندلے سفید یا ہلکے کچھ بھورے سفید رنگ کی اور کھردری ہوتی ہے کچھ عرصے تک اسکے سب پتے گرجاتے ہین پھاگن مین اسکے نئے پتے نکل آتے ہین اس درخت مین جابجا کانٹے لگے رہتے ہین اسکی ایک سینک پر سات سے دس جوڑے پتون کے لگتے ہین انکی شکل املی کے پتون کی طرح ہوتی ہے مگر انسے چھوٹے ہوتے ہین اور دانے دانے ان پتون پر پیدا ہوتے ہین جنکا قد چنے کے دانے سے لے کر مائین کے دانے تک ہو جاتا ہے جنھین ڈھنڈولا (یا اور دوا معروف ہے) کہتے ہین انھین بعض نامعقول مائین کی جگہ کام مین لاتے ہین۔ اسکے پیلے رنگ کے چھوٹے پھول لگتے ہین اسکے ۵ سے ۱۰ انچ لمبی گول پھلیون کے جھمکے لگتے ہین پھلی کا مزہ شیرین ہوتا ہے جو پکنے یا خشک ہونے کے بعد پکا کر روٹی سے کھاتے ہین اس پھلی کو مارواڑی زبان مین سانگری کہتے ہین اور اسکی پکی ہوئی پھلی کو اسی زبان مین کھوکھا بواو مجہول بولتے ہین قحط سالی کے زمانے مین اسکی چھال کے آٹے کی روٹی پکا کر کھاتے ہین اسکی جڑ زمین مین ۶۴ فٹ گہری چلی جاتی ہے اسکی لمبائی ۹۰ فٹ تک ہوتی ہے لیکن ہر ایک درخت کی جڑ کی لمبائی اتنی نہین ہوتی۔ گجرات مین اس کے

Hakeem Shoukat Ali

ماگھ کے مہینے مین سندھ مین پھاگن چیت مین اور پنجاب مین چیت بیساکھ مین پھول لگتے ہین بیساکھ سے
ساون تک اسکی پھلی پکتی ہے ہندو دسہرے کے دن اسکے پوجنے کے لیے بڑے تکلف سے جاتے ہین
(۲) چھوٹی قسم کا درخت زمین پر بچھا ہوتا ہے بہت تھوڑا اُٹھتا ہے باقی تمام اجزا اسکے پہلی قسم کی طرح ہوتے ہین
اسکو بھوئین جمی یا بھوئین کھیجڑی کہتے ہین مرہٹی کا نام اسکا لگھو شمی ہے۔

طبیعت - ان بھوت چلتسا ساگر مین سرد لکھا ہے تالیف شریف مین بھی سرد بتایا ہے تذکرۃ الہند مین پہلے درجے مین سرد و خشک بیان کیا ہے نگھنٹ سنگرہ مین کھیجڑی کی نسبت لکھا ہے کہ گرم ہے مگر شمی سرد ہے

خواص و فوائد - نگھنٹ سنگرہ مین لکھا ہے کہ پہلی قسم کی پھلیون کی ترکاری زیادہ کھانے سے سر کے بال خراب ہوتے ہین اور ثقیل ہے روکھی ہے ناخنون کو نقصان پہونچاتی ہے شمی ہلکی ہے بلغم کھانسی اور دمہ اور کوڑھ اور بواسیر اور پیٹ کے کیڑے اور دست اور برص دفع کرتی ہے بھوئین کھیجڑی کا بھی نفع اسی طرح کا ہے نسخہ سعیدی مین لکھا ہے کہ شمی سبک و ملین ہے سانس کی تنگی اور جذام دفع کرتی ہے بواسیر کو مناقی ہے بلغم کا فساد دور کرتی ہے پھل اسکا خشک ہے عقل کو بڑھاتا ہے صفرا کو ابھارتا ہے بال اُگاتا ہے یہ بیان تالیف شریف سے نقل کیا ہے اس بیان مین پھلی کا عقل کو بڑھانا بالکل بے اصل ہے ملک جہان تک دیکھا شمی دیتے ہی زیادہ پھلیان پکا کر کھاتے ہین اور کوئی معقول آدمی انھین قلیے مین کیون ڈالنے لگا تذکرۃ الہند کے مولف کی یہ شمی یا زرکا جو جلا ہے تذکرۃ الہند مین یہ بھی لکھا ہے کہ پیشاب کی سوزش اور قروح مثانہ کو مفید ہے اسکے پتون کا رس بالون کی جڑھون کو قوی کرتا ہے اور جلدی بڑھاتا ہے اسکے بیج دست بند کرتے ہین رحم کی رطوبت کو خشک کرتے ہین اس درخت کے پتون کا شیرہ تولہ ڈیڑھ تولہ لین اور اس سے چہارم حصہ زیرہ سفید اور سب کے ہم وزن مصری ملا کر یا دو پہر پانی مین صبح و شام پینا پرانے اور نئے سوزاک و جریان کو مفید ہے اور پرہیز کی ضرورت نہین - ان بھوت چلتسا ساگر مین لکھا ہے کہ کھیجڑی کڑوی چرپری سرد و خشک کسیلی بھوک بڑھانے والی اور ہضم ہونے مین ہلکی ہے بلغم کھانسی دوران سر دمہ بواسیر کوڑھ دست اور رکت پت کو مناقی ہے اسکی پھلیان ہضم ہونے مین بھاری خشک اور کسیلی ہوتی ہین انکو نہار و نٹا کر یا دوسری دست روکنے والی دواؤن کے ساتھ اونٹا کر پلانے سے دست بند ہوجاتے ہین کھیجڑی کے درخت پر بڑے چھید والے لکڑی کے ڈنڈے لگتے ہین وہ قابض ہوتے ہین اسکی چھال کو گھس کر اور گرم کرکے لیپ کرنے سے گٹھیا مٹتی ہے سانگری اور چاولون کو پکا کے کھلانے سے دست موقوف ہوتے ہین اسکی راکھ عقل اور بال اور ناخنون کا ستیاناس کرتی ہے تالیف شریف مین غلطی سے اسکی پھلی کو خرد افزا لکھدیا ہے۔ **مضر** تلی **مصلح** سکنجبین - مصری اور تخم ترنج -

کھیر (ھ)

بکسر کاف تازی مخلوط بہا و یاے معروف و راے مہملہ موقوف - شیر برنج (ف) سنسکرت مین پرماہ اور پرمانم بولتے ہین

صفات - مشہور غذا ہے اسمین اور فرنی مین یہ فرق ہے کہ اگر چاول پیسکر دودھ مین پکا کر گاڑھا کرین تو وہ فرنی ہے اور اگر بغیر پیسے چاولون کو دودھ مین پکائین وہ کھیر ہے انمین سے کسی مین ہندوستان مین بھی نہین ڈالتے

Hakeem Shoukat Ali

منافع ۔ قوت دیتی ہے آواز صاف کرتی ہے آواز کے اعضا کو تندرست رکھتی ہے باہ کو قوت دیتی ہے منی بڑھاتی ہے صفرا کو دور کرتی ہے مفرح دل ہے بدن کی سستی دور کرتی ہے بدن کو سبک کرتی ہے مگر بلغم اور عورتوں میں مرض استحاضہ پیدا کرتی ہے ۔

کھیر (ھ)

بفتح کاف تازی مخلوط بہا و سکون یائے تحتانی و رائے مہملہ موقوف

صفات وشناخت ۔ کتھے کے درخت کو کہتے ہیں یہ درخت ممالک متوسطہ اور مغربی شمالی ہندوستان گونڈہ اودھ ایر گوداوری چھوٹا ناگپور بمبئی احاطہ احمد آباد بھڑوچ پانچ محل سورت بڑودہ مدراس احاطہ میسور اور راجپوتانہ کے جنگلوں میں ہوتے ہیں اسکی اونچائی تیس چالیس فٹ کی ہوتی ہے اسکا تنہ چھوٹا اور بہت سیدھا نہیں ہوتا ہے گولائی اسکی ۴ سے ۶ فٹ اور اونچائی دس فٹ تک ہوتی ہے اسکی بڑی شاخیں پھیلی ہوئی اور پھر انپر باریک ڈالیاں بہت ملوان اور کانٹے دار ہوتی ہیں اسکی چھال آدھا یا پون انچ موٹی اور کچھ سفید بھورے رنگ کی ہوتی ہے پرانے درخت کی چھال اکثر کالی ہوجاتی ہے اسکی پھول ڈالیاں جیسی رنگ کی اور صاف ہوتی ہیں اسکی پھلیاں دو تین انچ لمبی آدھ یا پون انچ چوڑی پتلی بھوری اور چمکدار ہوتی ہیں جنمیں تین سے دس تک بیج تخم لیموں کی طرح نکلتے ہیں پھلی اسکی املی کے برعکس کی طرح ٹیڑھی ہوتی ہے اور خوشے کی طرح ایک ایک جگہ بہت سی پھلیاں لٹکتی ہوتی ہیں لکڑی اسکی چھال کے پاس سے سفیدی مائل اور اندر سے سرخ اور جوہر دار اور نہایت سخت ہوتی ہے ۔ پتے املی اور ببول کے پتوں کی طرح باریک شاخوں پر لگے ہوتے ہیں ماگھ پھاگن میں اسکے پرانے پتے گرجاتے ہیں اور پھاگن چیت میں نئے پتے نکل آتے ہیں پھول اسکے زرد رنگ اور خوشبودار ہوتے ہیں جو بیساکھ سے اساڑھ تک لگتے ہیں بسنت کے موسم میں پھلیاں لگتی ہیں وہ بہت دنوں تک درخت ہی پر لگی رہتی ہیں اسکے ایک قسم کا لال پھیپھیلا اور براق گوند لگتا ہے وہ مزے میں میٹھا پانی میں گلنے والا اور بہت چیپدار ہوتا ہے اسکو ببول کے گوند میں ملا کر بیچ دیتے ہیں اسکے منافع بھی اس سے ملتے ہوئے ہی ہیں مشہور ہے کہ اسکو مرد استعمال کرتے ہیں اور دھاوڑی گوند کو عورتیں کام میں لاتی ہیں ۔

طبیعت ۔ سرد وخشک بعض لکڑی اور پھول کو گرم وخشک بتاتے ہیں ۔

خواص وفوائد ۔ اسکی لکڑی کا برادہ پیٹ کے کیڑوں کو مارتا ہے جریان منی کا عارضہ مٹاتا ہے رحم اور آماس اعضا کو بھی نافع ہے بلغم کا فساد اور بدن کی زردی دور کرتا ہے دانتوں کو قوت دیتا ہے خاصکر اسکی مسواک اس باب میں نہایت مفید ہے دستوں کو بند کرنے میں نہایت موثر ہے اسکا گوند شیریں اور مبہی اور مقوی اعضا ہے پیشاب کی زیادتی اور دستوں کو نافع ہے اسکی لکڑی سلس البول کو بے حد فائدہ بخشتی ہے اسکے پھولوں کا عرق کہ گلاب کی طرح کھینچتے ہیں دل کو قوت دیتا ہے مصفی خون ہے خفقان کو نافع ہے اسکے پھولوں میں سنات بارتل بسیار روغن کھینچتے ہیں وہ دوسرے درجے میں گرم وخشک ہے بو تیز ہوتی ہے ریاح کو تحلیل کرتا ہے ۔ درد مفاصل استرخا عرق نزلات آدھا سیسی کے درد اور لقوے کو مفید ہے اگر بیر کی مالش درد کو شافی ہے ۔ باہ کو اسکا طلا قوت دیتا ہے لغوظ زیادہ کرتا ہے ان بھوت چلتا ساگر میں لکھا ہے کہ کھیر کے جوشاندے سے نہانے سے اور اسکا بھپارا لینے سے جلد بدن کے

Hakeem Shoukat Ali

مرض کو بہت نفع پہونچتا ہے - کھیر اور سپاری اور بادام تینوں کے کوئلے پیسکر دانتوں پر ملنے سے مضبوط ہوتے ہیں کھیرے کے جوشاندے کے پینے سے بھی جلد بدن کے امراض دفع ہوتے ہیں - کھیر کی چھال - آنولہ اور بابچی کو جوش کرکے پلانے سے سفید داغ برص کے مٹتے ہیں - بچہ ہونے کے کئی ہفتہ پہلے سے کھیر کے جوشاندے سے پستانوں کے سرے دھوتے رہنے سے بچہ ہونے کے بعد انپر زخم نہیں پڑتا کھیر اور نبج سار کے جوشاندے کو پینے سے پھوڑے پھنسی مٹتے ہیں - کھیر اور سپستان کے جوشاندے سے مقعد کو دھونے سے اسکا زخم دور ہوتا ہے - دھنونتری نگھنٹ میں کھیر کی دو قسمیں سرخ و سفید کرکے ہر ایک کے علیحدہ علیحدہ افعال و خواص لکھے ہیں چنانچہ (۱) سرخ کھیر تلخ و سرد ہے صفرا و بلغم و خون کے فساد کو مٹاتا ہے اور صاف کرتا ہے کوڑھ نفع شکم سوکھی کھجلی اور کھانسی کو نافع ہے پیٹ کے کیڑے دفع کرتا ہے بلغم اور منی کو جذب و خشک کرتا ہے زیادہ فربہی کو دفع کرتا ہے منھ کا مزہ سدھارتا ہے حلق کی بیماری کو مٹاتا ہے (۲) سفید کھیر کڑوا اور سرد ہے صفرا و بلغم کو دفع کرتا ہے خون کے فساد اور سوکھی کھجلی اور جذام کو مٹاتا ہے ناسور اور بیماری حلق اور پیچش کو مفید ہے خشک و شیریں ہے دانتوں کو مضبوط کرتا ہے پیٹ کے کیڑے دفع کرتا ہے سوزاک کو مٹاتا ہے -

دونوں قسمیں خون کو سکھاتی اور طاقت کو گھٹاتی ہیں -

کھیرا (ھ)

بکسر کاف تازی مخلوط بہا و یائے معروف و رائے مہملہ مفتوح و سکون الف قتدارع خیار اور خیار بادرنگ اور خیار بالنگ اور خیار اکول (ف)

صفات و شناخت - مشہور پھل ہے اسکے پیڑ کی بیل چلتی ہے وہ یا تو زمین پر پھیل جاتی ہے یا آس پاس کے درختوں پر چڑھ جاتی ہے پتے چوڑے اور کونوں کناروں کے ہوتے ہیں اور ککڑی کے پتوں سے بڑے ہوتے ہیں اور اسپر رواں ہوتا ہے نرم و نورستہ شاخوں پر بھی رواں ہوتا ہے کئی قسم کا ہوتا ہے ایک قسم کا لمبا اور گول اور بیج چھوٹے ہوتے اسمیں سے ایک قسم کڑوی بھی ہے اور ایک قسم کا کھیرا بنگالے کی طرف ہوتا ہے گول ذرا لمبا بیج اسمیں زیادہ ہوتے ہیں پک کر سخت ہو جاتا ہے اور بیج بڑے ہوتے ہیں اسے لوٹن کھیرا کہتے ہیں ممالک متحدہ میں سہارنپور وغیرہ کی طرف ایک کھیرا پیدا ہوتا ہے جو انگلی کے برابر ہوتا ہے اور پتلا ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے کندوری مزے کا ہوتا ہے - اور ایک قسم کا کھیرا مالوے اور راجپوتانے کے بعض مقاموں میں ہوتا ہے ہاتھ بھر تک لمبا اور بہت موٹا دیکھا گیا ہے پکا ہوا اندر سے زرد یا نیلا اور بہت ملائم و شیریں ہوتا ہے اسے **بالم کھیرا** اور **بالم ککڑی** اور **مرت ککڑی** اور کاکڑی بولتے ہیں اسکے عمدہ ہونے کی پہچان یہ ہے کہ اوپر دودھ چھوٹے کالے کانٹے ہوں سفید کانٹوں کا اچھا نہیں ہوتا اور ناخن اسکے پوست میں گڑو دیں تو اندر سے رطوبت چپکتی ہوئی نکلے اندر سے جسکا رنگ پیلا یا نیلا ہو وہ عمدہ ہے سفید رنگ کا پھیکا ہوتا ہے اور جو کھانے میں کرکرا آواز دے وہ بھی خراب ہے ملائم ہو آواز نہ دے اور یہ بھی اسکی تعریف ہے کہ سرا اسکا موٹا ہو اور ستھے کی جانب پتلی ہو جسمیں ناخن گڑو دیں اور چپکتی ہوئی رطوبت نہ نکلے یا اندر سے سفید معلوم ہو وہ پھیکا ہے بعض کے مزے میں ذرا سی ترشی ہوتی ہے اور ایسا خوب پک جانے پر ہوتا ہے عمدہ بالم کھیرا بہت لطیف قسم ہے اسکو مارواڑ کے راجے مہاراجے شہنشاہ ہندوستان کی خدمت میں بطور تحفے کے پیش کیا کرتے تھے اسکے سوا قسم کا

Hakeem Shoukat Ali

کھیرا ککڑی سے غلیظ ہے بالم کھیرا کہ وہ ابھی نکلتا ہے اور برسات کے آخر میں تیار ہوتا ہے یونانی طبیبوں نے کہا ہے کہ وہ کھیرا بہتر ہے جو نرم اور چھوٹا ہو بڑا اور سخت برا ہے اور جسکو کیڑا لگ جائے تو وہ بہت برا ہے یونانیوں نے بالم کھیرا نہ دیکھا ہوگا ورنہ وہ ایسا نہ لکھتے ابن زہر کہتا ہے کہ اسکو بونے سے قبل دودھ اور شہد میں بھگو دینا چاہیے تو پھل میٹھا ہو۔

طبیعت ۔ سرد و تر دوسرے درجے میں اور بعض تیسرے درجے میں سرد و تر جانتے ہیں اور بعض دوسرے درجے میں گرم و تر لکھتے ہیں اور بعض کہتے ہیں کہ جو پیڑ پر خوب پک جائے وہ گرم ہے اور کچے کو عموماً سرد مانتے ہیں اور شرف الدین نے مفردات ہندی میں مطلقاً کھیرے کو دوسرے درجے کے آخر میں سرد و تر لکھا ہے محیط میں کھیرے کے اندر سرد و خشک لکھا ہے تلخ و شیرین میں کوئی تفریق نہیں کی ہے۔ میری رائے یہ ہے کہ بالم کھیرا گرم و تر ہے اور کڑوی قسم گرم و خشک اور باقی قسمیں سرد و تر۔

خواص و فوائد ۔ گیلانی شارح قانون کی رائے اس بات پر ہے کہ وہ ککڑی سے ثقیل ہے اور اسمیں تھوڑا قبض بھی ہے مگر صاحب منہاج ککڑی سے لطیف اور اس سے زیادہ سرد بتاتا ہے اور خان مؤلف کتاب الفلاحت نے کہا ہے کہ اس کا پانی ککڑی کے پانی سے لطیف ہے لیکن گودا ککڑی کے گودے سے دیر ہضم ہے اور شیخ کا قول یہ ہے کہ کھیرا ککڑی سے بہت دیر ہضم ہے۔ کھیرا دل وجگر کی گرمی دور کرتا ہے صفرا اور خون کی حدت اور آنتوں کی سوزش کو تسکین دیتا ہے پیاس بجھاتا ہے جگر کا سدہ کھولتا ہے پیشاب زیادہ لاتا ہے سعال و سرسام و ہذیان و درد سر گرم کو مفید ہے دماغ گرم کو نفع پہونچاتا ہے دماغی گرم بیماریوں اور پنجابی اور ریگری کے بخاروں کو اسکا سونگھنا اور لیپ کرنا اور کھانا تینوں نافع ہیں اگر گرم مادے کی وجہ سے دست آکر نقاہت پیدا ہوگئی ہو تو اسکے کھانے سے ناطاقتی جاتی رہتی ہے محققین کا اسپر اتفاق ہے کہ کھیرے کو بغیر چھیلے اور نمک کے ساتھ کھانا اس سے بہتر ہے کہ چھیل کر کھایا جائے کیونکہ بے چھیلا معدے میں زیادہ نہیں ٹھہرتا اور چھیلا ہوا زیادہ ٹھہرتا ہے جس سے اسمیں فساد آجاتا ہے اور ریاح بھی پیدا ہوتی ہے اور دودھ کے ساتھ نہ کھانا چاہیے اور سرد مزاج والے کے لیے تو یہ بہت ہی برا ہے اسلیے کہ قولنج پیدا ہو جاتا ہے اور کھانا کھانے کے بعد اور غذا کے ساتھ اسکو نہ کھانا چاہیے اور خاصکر غلیظ غذا کے ساتھ اور اسکے اوپر کھانا بہت ہی مضرت رساں ہے چرب شوربوں اور شیرین چیزوں کے ساتھ کھانا بہتر ہے گرمی سے درد سر ہو تو اسے تراش کر سونگھنا نافع ہے کھیرے کا پانی سترہ تولے کر اور مصری ۳ تولہ ملا کر پینے سے معدے اور آنتوں سے مرہ صفرا اور وہ تمام اخلاط جو صفرا اور سودا میں احتراق آنے سے بنے ہوں دستوں کے ذریعہ سے نکل جاتے ہیں یرقان کو نفع ہوتا ہے پیشاب اور حیض کا ادرار ہوتا ہے مگر زرد کھیرے کے پانی میں قوت اسہال کچے اور سبز سے بڑھی ہوئی ہے۔ زرد کھیرا حرارت اور صفرا کا التہاب دفع کرنے اور ادرار بول وغیرہ کی تاثیر میں سبز اور کچے سے زیادہ ہے مگر بنسبت اسکے معدے میں فساد جلد قبول کرلیتا ہے اگر کئی نوکمیں کھیرے کے پانی میں بھگو دیں یا کھیرے کے گودے میں گڑو دیں اور ایک دن رات اسطرح رہنے دیں بعد اسکے صاف پانی لے کر یا گودے کو نچوڑ کر تھوڑا سا ماء العسل (شہد کا پانی) ملا کر پی لیں تو مواد گرم اور ریاح غلیظ تحلیل ہو جائے سدے دور ہو جائیں اور خفقان تو ایک دن میں دفع ہو جائے

Hakeem Shoukat Ali

کھیرے کو جلبھلا کر پانی نچوڑ کر تپ صفراوی و دموی کے مریض کو پلانا مفید ہے اس سے کسی قدر دست بھی آجاتے ہین
مگر جب شدت کا قبض ہو تو نہ پلانا چاہیے کیونکہ اسمین قوت اسہال قوی نہین ہے کہ ایسی حالت مین بھی دست لائے
پس ایسی صورت مین کبھی معدے مین ٹھہر کر کرب اور بے چینی پیدا کر دیتا ہے اور کبھی پیٹ پھلا دیتا ہے اور کبھی
قے لاتا ہے۔ بالم کھیرا سریع الہضم ہے گرم بخارون کو بہت نافع ہے تمام منافع مین دوسری اقسام سے اعلیٰ ہے
اس کا حلوا مزہ دار ہوتا ہے۔ بول کا ادرار کرتا ہے گرم مرضون مین مفید پڑتا ہے اسطرح تیار کرتے ہین کہ
بالم کھیرے کا گودا نکالکر پکا کر گھی مین بھونکر چوتھائی وزن یا نصف وزن بلکہ ہموزن کھانڈ کے قوام مین ملالین اگر
مغزیات اور زعفران اور سپیدہ بھی داخل کرین تو مضائقہ نہین کھیرے کی بیل کی جڑ کو پانی مین جوش دین پھر چھان
کر کے اُس سے کلیان کرین تو دانتون کا درد جاتا رہے اگر اسکی جڑ کو کچل کر رس نچوڑ کر سات تولہ کی مقدار مین پی لین تو
خوب قے آئے اسکے پتون کا رس ایک حصہ تاپ تلی کے مریض کا پیشاب دو حصہ باہم ملا کر تاپ تلی کے مریض
کو پلانے سے مرض جاتا رہتا ہے بعض اہل تجربہ سرد مزاج مین تھوڑا سا ادرک کا رس بھی اضافہ کر دیتے ہین
زرد کھیرے کو چھلکر رس نچوڑ کر تل کے یا زیتون کے تیل مین ملا کر اتنا جوش دین کہ صرف تیل رہ جائے یہ تمام
افعال مین روغن کدو کی طرح اور کچھ اس سے ضعیف ہے۔ ویدون کے نزدیک کھیرا افساد صفرا کو دور کرتا ہے
دشواری سے پیشاب آتا ہو تو دفع کرتا ہے ملین بھی بتاتے ہین مثانے کی پتھری توڑتا ہے مضر سرد مزاج
کو نقصان پہونچاتا ہے اور معدے کے پچھون وغیرہ کو مضر ہے یہ بہ نسبت ککڑی کے غذا کو زیادہ خام کر دیتا ہے
خلط خام۔ نفخ۔ قراقر۔ اور درد کمر پیدا کرتا ہے اگر معدے مین سڑ جائے تو خلط سمی پیدا کرتا ہے رگون مین خام
چلا جاتا ہے اور اسوجہ سے تپ ورزہ پیدا کر دیتا ہے جو بہت دنون تک پیچھا نہین چھوڑتا اسکو زیادہ کھانے
سے بلغم پیدا ہوتا ہے کبھی متعفن ہو کر تپ پیدا کرتا ہے تازے سے کبھی تشنگی پیدا ہو جاتی ہے کیونکہ صفرا کی طرف
مستحیل ہو جاتا ہے۔ کبھی یہ قے اور متلی پیدا کر دیتا ہے اسکا نقصان اکثر ان لوگون مین زیادہ ہے جنھین قولنج
کے دورے کی عادت ہو یا بدن مین ریاح زیادہ ہون **مصلح** گرم مزاج مین سکنجبین اور اگر معدے مین حرارت
بڑھی ہوئی ہو تو یہ خود بخود اصلاح کر دیتی ہے۔ گرم مزاج کے لیے بہتر یہ ہے کہ کھیرے کے بعد ناشپاتی یا گلقند
کھائے۔ اور سرد مزاج والے کے لیے کندر۔ مویز۔ اجوائن۔ شہد اور گرم معجونین مصلح ہین اور زیادہ اصلاح تو
اسکی یون کی جاتی ہے کہ نمک اور کالی مرچ کے ساتھ کھاتے ہین۔

کھیرے کا بیج (ھ)

تخم خیار (ف) بزر القثد (ع)

صفات و منافع۔ مشہور ہے تیسرے درجے مین سرد و تر ہے بعض نے لکھا ہے کہ ککڑی کے بیج سے
زیادہ سرد اور اس سے عمدہ ہے کھیرے کے بیج کھیرے کے گودے سے عمدہ اور لطیف ہین مدر بول ہین صفرا سے
محترق کو پیشاب کی راہ سے نکالتے ہین پیشاب کی جلن اور سوزاک کو مٹاتے ہین ورم گرم جگر کو نافع ہین تلی کا
ورم گرم بھی تحلیل کرتے ہین گرمی کے بخارون کو مفید ہین گرمی کی کھانسی اور پھیپھڑے کے امراض گرم اور
پھیپھڑے کے زخم کو مٹاتے ہین معدے کی حرارت کو بجھاتے ہین اگر عفونت انہین جلد آتی ہے اور پھر

Hakeem Shoukat Ali

ہوے مواد کو حرکت مین لاتے اور اکھاڑتے ہین **بدل** - ککڑی کے بیج -

مقدار خوراک - ۱۰ تولہ تک -

کھیرکھیپ (ھ)

بکسر کاف تازی مخلوط بہا و سکون یاے تحتانی و راے مہلہ موقوف و کسر کاف تازی دوم مخلوط بہا و سکون یاے تحتانی دوم و باے فارسی موقوف

صفات و شناخت - ایک بیلدار درخت ہے ایک جڑ سے بہت سی شاخین تھوہڑ یعنی سینڈھ کیطرح نکلتی ہین سیدھی شاخین ہوتی ہین جنمین تھوڑے تھوڑے فاصلے پر گرہین ہوتی ہین اور رنگ اسکا سبز قدرے سفیدی کے ساتھ ہوتا ہے اور ہر گرہ مین چھوٹا سا سفید پھول لگتا ہے پتے اور پھل اسمین نہین آتے تمام اجزا مین دودھ تلخ مزہ قدرے حدت دار بھرا ہوتا ہے یہ درخت پہاڑون مین ہوتا ہے -

طبیعت - دوسرے درجے مین گرم و خشک -

خواص و فوائد - اسکو کچلکر پانی نچوڑ کر چار تولہ سے پاؤبھر تک گھٹیا اور استسقا کے مریض کو جس کے ساتھ ورم طحال بھی ہو سات دن تک یا اس سے زیادہ مدت تک پلانے سے مرض بالکل جاتا رہتا ہے بشرطیکہ نمک اور ترشی اور روغن سے بخوبی پرہیز کرایا جائے اور اگر ان چیزون کا استعمال ہوجاتا ہے تو ضرر بھی بے انتہا اٹھانا پڑتا ہے -

کھیس (ھ)

بکسر کاف تازی مخلوط بہا و یاے معروف و سین مہلہ موقوف - اول شیر دفارسی - لبا (ع) پیوسی (ھ)

صفات - گاڑھا دودھ ہے کہ حیوان کے جننے کے بعد تین چار روز تک دوہا جاتا ہے سوا دو تولہ کھیس اٹھائیس تولہ دودھ مین ڈالین تو وہ گاڑھا ہوجائے -

طبیعت - سرد و تر -

منافع - بدن کو فربہ کرتی ہے گرم مزاج والون کی باہ کو حرکت دیتی ہے غلیظ اور دیر ہضم ہے اس سے خراب خلط پیدا ہوتا ہے دیر مین معدے سے تلے اترتی ہے اور گاڑھا خلط پیدا کرتی ہے اس کے کھانے سے سخت اور قوی سدے پیدا ہوجاتے ہین پیٹ پھلاتی ہے ہچکی اور قولنج پیدا کرتی ہے اس سے پتھری پیدا ہوجاتی ہے دخانی ڈکارین آنے لگتی ہین اور پیٹ مین قراقر ہونے لگتا ہے معدے اور جگر مین سردی آجاتی ہے پٹھون کو نقصان پہونچتا ہے لیکن پنیر تازہ سے غلظ مین کم ہے اگر شہد یا کسی دوسری شیرینی کے ساتھ کھایا جائے تو اصلاح ہوجائے گیلانی کہتا ہے کہ شیرینی اسکے ساتھ خراب ہے کیونکہ زیادہ سدہ پیدا ہونے کا سبب ہوگی البتہ بدن اس سے فربہ ہوجائیگا اور جالینوس کا قول ہے کہ جبتک اسکے ساتھ شہد شامل نکرین دیر مین ہضم ہوگی اور غلیظ خلط پیدا کرے گی معدے سے تلے دیر مین اترے گی اور آنتون مین نفوذ دیر مین کرے گی شہد ملا لینے سے اصلاح ہوجاتی ہے اور بدن کو غذا خوب پہونچتی ہے رازی نے لکھا ہے کہ کھیس مرطوب مزاج والون کے لیے بہت خراب ہے ان مین قولنج اور پتھری پیدا کردیتی ہے

Hakeem Shoukat Ali

اور انکے معدے مین دیکھی اس سے ہونے لگتا ہے خیر تازہ سے زیادہ بھوک کو نقصان پہونچاتی ہے مگر اس قدر ہو کہ اُس سے ہضم جلد ہوجاتی ہے اور سُدے اُس سے کم ٹوٹتی ہے شہد ملاکر کھیس کو کھانے سے اسکے نقصان گھٹ جاتے ہین وید لکھتے ہین کہ یہ بہت گرمی پیدا کرتی ہے قوت باہ بڑھاتی ہو سُدے اور پتھری اور ہچکی پیدا کرتی ہے مصلح اسکی شیرینیان ہین بعض ویدون نے لکھا ہے کہ خوشبو ہے۔ پیشاب کا ادرار کرتی ہے قوت کو گھٹاتی ہے باد پیدا کرتی ہے۔

کھیل (ھ)

بایاے معروف

صفات ۔ سٹھی کو چھلکون سمیت تھوڑا سا جوش دیکر اور خشک کرکے بھاڑ مین بھونتے سے چھلکے الگ ہوجاتے ہین اور دانے پھولکر کھیلین بنجاتی ہین اسکو **کھیل دھان** بھی کہتے ہین۔

منافع ۔ یہ سبک اور لطیف ہے مریض اور تندرست دونون کو موافق ہے جریان کو بہت مفید ہو خشک کھاتے ہین اور کبھی کھانڈ کے شربت مین عرق بہار یا عرق بیدمشک یا گلاب یا عرق کیوڑہ کے ساتھ مگر قابض ہے دست بند کرتی ہے اسکی پیچ بہت ہلکی ہے سنگرہنی اور سوزش دور کرتی ہے پیاس اور بھوک کم کرتی ہے۔

کھیلا کھیلی (ھ)

بضم کاف اور مشہور کاف کے فتح سے ہے و کسر ہا و یاے تحتانی مجہول و فتح لام و سکون الف دوسرے لفظ مین یہی اعراب ہین صرف آخر مین الف کی جگہ یاے تحتانی ساکن ہے۔

صفات وشناخت ۔ تج کا نام بتاتے ہین جسکو عربی مین سلیخہ بروزن سلیقہ بولتے ہین مگر حکیم شریف خان کہتے ہین کہ وہ ایک پہاڑی درخت کی چھال ہے سخت اور موٹی خاکی اور سرخ و تیرہ رنگ ہوتی ہو کھیلا اور کھیلی مین یہ فرق ہے کہ کھیلا موٹی چھال ہے اور کھیلی پتلی اور یہ دونون چیزین سلیخہ اور قرفہ سے جداگانہ اور انکے درمیان مین ہین۔

فوائد ۔ مقوی گردہ و کمر ہین عورت کی شرمگاہ سے پانی کے جانے کو روکتی ہین۔ اکثر عورتین ہنڈیون مین ڈالکر کھاتی ہین۔

کیت (ھ)

بفتح کاف تازی و سکون یاے تحتانی و تاے فوقانی موقوف اور کَیتھ اور کَنگُھ اور اور گُونت اور کوٹھ بڑی اور کیتھ اور کویٹ اور کٹھیل بھی اسکے نام ہین

صفات وشناخت ۔ ایک ہندوستانی درخت کا پھل ہے یہ درخت معمولی اونچائی کا ہوتا ہے اسکے تنے کی گولائی دو سے چار فٹ تک ہوتی ہے اسکے کانٹے سیدھے اور بڑے مضبوط ہوتے ہین اسکے پھول ہلکے لال رنگ کے ہوتے ہین۔ اسکے گول بڑا پھل لگتا ہے اسکا قطر ڈھائی انچ کا ہوتا ہے چھوٹے سے بیل کے برابر ہوتا ہے اور اسی کی طرح گول ہوتا ہے اسکا چھلکا سخت اور کھردرا اور بھورے رنگ کا ہوتا ہے اسکے پکنے پر اسمین میٹھی خوشبو آنے لگتی ہے چھلکا گودا بہت کھٹا ہوتا ہے اسمین جابجا بیج ہوتے ہین اسکے پھل پکنے کے بعد بھی عرصہ دراز تک

Hakeem Shoukat Ali

درخت ہی پر لگے رہتے ہین خام پھل کا گودا ترش اور کسیلا ہوتا ہے پک کرے خوش اور چاشنی دار ہوجاتا ہے اور خوشبو آتی ہے اسکے بیج بھی بیل کے بیج کی طرح اور اس سے قدرے چھوٹے ہوتے ہین اسکے پتے چرچرے ہوتے ہین اور انمین سونف کی سی خوشبو آتی ہے اس درخت مین ایک قسم کا بغیر خوشبو والا سفید رنگ گوند لگتا ہے وہ ایسا شفاف ہوتا ہے کہ آر پار نظر آتا ہے اسمین بہت چیپ ہوتا ہے اور پانی مین گل جاتا ہے ماگھ سے بیساکھ تک اسمین پھول لگتے ہین آسوج تک اسکے پھل پکتے ہین۔

طبیعت۔ پکا ہوا پھل دوسرے درجے مین سرد و خشک ہے اور کچا تیسرے درجے مین گرم و خشک ہے۔

خواص و فوائد۔ اسکا گودا مفرح ہے۔ کچا پھل قابض ہے سرسام کو دور کرتا ہے پکا پھل ہچکی اور پیاس اور ریاح صفراوی اور جریان اور زہر کے اثر کو زائل کرتا ہے مقوی ہے گرم مزاج والے کے دل اور معدے اور جگر کو قوت بخشتا ہے اور پتون کو دفع کرتا ہے سنگرہنی کو مفید ہے رتیلا کے زہر کو دور کرتا ہے کرناٹک کے ملک مین اس کیڑے کی کثرت ہے جب بدن کو کاٹتا ہے فوراً سوج کر پھٹنے لگتا ہے اسلیے وہان کے لوگ اسکو جمع رکھتے ہین جسوقت وہ کاٹتا ہے اُسی وقت اسکو کھلاتے اور لگاتے ہین اور زہر سے نجات پاتے ہین اگر گودا نہ ملے تو چھال کا پیسا لگا دین اسکے پتون کو جوش کرکے اس سے غرغرہ کرنے سے گلے کا درد مٹ جاتا ہے اسکے پتون کو کچلکر اُسکے پانی مین زعفران اور افیم حل کرکے آنکھ کے آشوب کے واسطے لگانا نہایت نفع بخش ہے ہرے پتے پیسکر ایسے زخم پر لگائین جسمین کیڑے ہون تو وہ مرجائین۔

وید کہتے ہین کہ کیت معدے کے میل کچیل کو گلے تک صاف کرتا ہے اور بڑھاپا دفع کرتا ہے قوت جوانی پیدا کرتا ہے زبان کے پھٹنے کو نافع ہے زہر کی وجہ سے بدن کی کھال کی خشکی اور اسکے پھٹنے کو مفید ہے سنگرہنی منھ کی بے مزگی اور تپ اور بلغم لزج کو دور کرتا ہے پرانے درد شکم صفراوی کو مٹاتا ہے اسہال کہنہ کو بند کرتا ہے پیٹ سے خون آتا ہو تو اُسے روکتا ہے کچا کیت قابض ہے تینون خلطون کو دفع کرتا ہے استسقا اور غلبہ باد و صفرا کو نافع ہے حلق کو صاف کرتا ہے دیرہضم ہے پیاس کو بجھاتا ہے بعض کہتے ہین کہ بلغم و باد پیدا کرتا ہے اسکی چٹنی اور اچار قبض دفع کرتے ہین کھانسی اور دمے کو نافع ہین حرارت کو تسکین دیتے ہین اسکے پکے پھل کے گودے کا ٹکڑا منھ مین رکھنے سے شیتا دروگ دفع ہوتا ہے اس کے گودے اور بیل کے گودے کا شربت بناکے پلانے سے بچون کے پیٹ کا درد دفع ہوتا ہے یہ شربت بھوک بڑھاتا ہے اور زہر اُتارتا ہے اسکو اوٹاکر کلیان کرنے سے گلے اور مسوڑھون کے مرض دفع ہوتے ہین اسکے لیپ کرنے سے سانپ کا زہر اُترتا ہے زہریلے جانور کے کاٹنے سے جو سوزش ہوتی ہے اسکو دفع کرنے کے لیے اسکا لیپ کرنا چاہیے اگر اسکا گودا نہ ملے تو اسکے چھلکے کا لیپ کرنا چاہیے اسکے کچے پھل کا گودا نکالکر اور سکھاکر پیسکر اُسکو پھنکانے سے دست اور آنون بند ہوتے ہین اسکا پھل ٹھنڈا خشک دل کو خوش رکھنے والا اور دل کی طاقت بڑھانے والا ہے اسکا گودا منھ مین رکھنے سے منھ سے رطوبت کا گرنا بند ہوجاتا ہے اسکے پتون کا جوشاندہ پلانے سے یا انکا سفوف شہد کے ساتھ چٹانے سے بچون کی بدہضمی اور دست مٹتے ہین اسکی چھال سے صفرا کا فساد دور ہوتا ہے اسکے گوند مین ببول کے گوند کی طرح خواص و فوائد ہین اسکے گوند کو پانی مین گھلا کے پلانے سے پاخانے کی بار بار خواہش کا ہونا

Hakeem Shoukat Ali

متا ہے دوسری دواؤن مین اسکو ملانے سے اُنکی چرپراہٹ کم ہوجاتی ہے اسکے بیجون کے تیل سے کھجلی اور جلد بدن کے دوسرے امراض دفع ہوتے ہین کوڑھ اور داد پر بھی اس تیل کو لگاتے ہین اسکے گودے کو پیسکر تیل مین اوٹاکر اُس تیل کو لگانے سے بھی کوڑھ اور داد دور ہوتے ہین اسکے گودے کو بہت کھانے سے گٹھیا اور سینے کے مرض پیدا ہوجاتے ہین اسکے بیجون کو بھون کر کھانے سے پرانے دست بند ہوتے ہین اسکے خالص رس مین شہد ملاکر اُسمین دارفلفل کا سفوف برک کے پلانے سے تے ہچکی اور دمہ دفع ہوتا ہے اسکے اور بانس کے پتون کو پانی مین پیسکر چھانکر پلانے سے عورت کی فرج سے سفید پانی کا نکلنا موقوف ہوتا ہے اسکے رس کو کنکنا کرکے کان مین ڈالنے سے کان کا درد دفع ہوتا ہے اسکے بیجون مین سے تیل نکالا جاتا ہے اسکے پتون کو لونغانے سے اُنین سے بھی تیل نکلتا ہے۔

کیت تیری (ھ)

بفتح کاف وسکون یاے تحتانی وتاے فوقانی موقوف وفتح باے فارسی وسکون تاے فوقانی دوم وکسر راے مہملہ وسکون یاے تحتانی

صفات وفوائد۔ ایک ہندوستانی روئیدگی ہے جسکا پتا کیت کے پتے سے ملتا جلتا ہے گرم وتیز بتاتے ہین اثر زہر اور غلبۂ بلغم کو دفع کرتی ہے سیلان منی کو مفید ہے۔

کیتکی (ھ)

بکسر کاف تازی ویاے تحتانی مجہول وتاے فوقانی موقوف وکسر کاف فارسی ویاے دوم معروف محیط مین اسی طرح ہے صحیح لفظ سنسکرت کا کیتکی بکسر کاف تازی ویاے مجہول وفتح تاے فوقانی وکسر کاف تازی دوم و یاے آخر معروف ہے دہلی والے بھی یون ہی بولتے ہین۔

صفات وشناخت۔ اسکا درخت کیوڑے کے درخت کی طرح ہوتا ہے مگر اُس سے چھوٹا اور پھول بھی کیوڑے کے پھول سے چھوٹا ہوتا ہے اور رنگ سفید زردی مائل ہوتا ہے اور خوشبو اسمین زیادہ ہوتی ہے اور درخت خاردار ہوتا ہے ایک اور قسم کی کیتکی ہے جسے سرن کیتکی کہتے ہین اسکا پھول صنوبری شکل ہوتا ہے پتے اُسمین بارہ بلکہ اس سے بھی زیادہ ہوتے ہین خوشبو اسکی بھینی ہوتی ہے اور درخت چھ سات سال پھول دیتا ہے اور ایک قسم کا نام بانس کیتکی ہے اسکا درخت کیتکی کی طرح ہوتا ہے لیکن پھول مین خوشبو نہین ہوتی اور جو پھول زمین پر گرتا ہے اس سے درخت اُگ جاتا ہے اس سے مونگے کا کشتہ خوب بنتا ہے جیسا کہ تالیف شریف وغیرہ مین ہے۔ آئین اکبری مین لکھا ہے کہ کیتکی کا درخت چھ سات سال کی عمر مین پھول لاتا ہے گرمی مین کھلتی ہے۔ سنسکرت کی کتابون مین کیتکی کی باعتبار پھول کے دو قسمین کی ہین سفید پھول والی کو کیوڑہ کہتے ہین اسکے پھول اور درخت دونون بڑے ہین اور برسات مین پھول آتا ہے اور زرد پھول والی قسم کو کیتکی کہتے ہین اسکا پھول اور پیڑ دونون چھوٹے ہوتے ہین سنسکرت مین اسکا ایک نام سورن کیتکی بضم سین مہملہ وفتح واؤ وسکون راے مہملہ وفتح نون وکسر کاف تازی ویاے مجہول وفتح تاے فوقانی و کسر کاف تازی دوم ویاے معروف ہے شب وارتھ چنتامنی مین اس لفظ کی یون تشریح کی ہے وہ کیتکی

Hakeem Shoukat Ali

جسکا پھول پیلا اور چھوٹا ہوتا ہے اور زیادہ خوشبو دیتا ہے مرہٹی مین کیتکی کو سون کیوڑہ کہتے ہین سون پیلے کے معنے مین ہے ایک مرہٹہ شخص سے یون ہی تحقیق کو پہونچا ہے۔ اور شویت کیوڑہ خود کیوڑے کو بولتے ہین۔ کیتکی کے پیڑ بیسیون برس سے مین دیکھ رہا ہون کہ انمین پھول آتے رہتے ہین اسکا پھول کیوڑے کے پھول سے خوشبودار بھی زیادہ ہے اور لطیف بھی زیادہ ہے۔

طبیعت۔ گرم وخشک دوسرے درجے مین بعض معتدل جانتے ہین ویدون کے نزدیک سرد ہے۔

خواص وفوائد۔ فرحت پہونچاتی ہے دل اور دماغ اور کل حواس اور تمام اعضا کو قوت دیتی ہے خفقان اور دل کی گرمی اور معدے کی گرمی اور غشی کو نافع ہے سرور بخشتی ہے خون صاف کرتی ہے کسل اور انحطاط کو دفع کرتی ہے اور روکتی ہے اسکا شربت چیچک نکلنے سے قبل وہی فائدہ دیتا ہے جو کیوڑے کا شربت فائدہ پہونچاتا ہے صفرا کو نافع ہے گرزلہ پیدا کرتا ہے پسینے کو خوشبودار کرتا ہے اسکا پھول سونگھنے سے دل ودماغ کو قوت وتفریح حاصل ہوتی ہے اسکا عطر کیوڑے کے عطر سے لطیف ہوتا ہے اسکے پھولون کا عرق کیوڑے کے عرق کی طرح کھینچا جاتا ہے اسی کے مطابق مزاج اور خواص وفوائد رکھتا ہے۔ ویدون کے نزدیک شیرین وتیز وتلخ وسبک ہے بلغم وباد کا فساد دفع کرتی ہے مقوی ہے بینائی کو قوت پہونچاتی ہے۔ **بدل۔** صندل سرخ اور پتنگ کی لکڑی۔

قدر خوراک۔ ۶ ماشہ سے ایک تولہ تک۔

کیچوہ (ھ)

بکسر کاف تازی ویاے مجہول وجیم فارسی موقوف وفتح واو وسکون ہا اسکو نون غنہ کے ساتھ کینچوا بھی کہتے ہین۔

شحم الارض وخراطین وامعاء الارض (ع) زغازو کرم زمین وکرم گل خوردہ (ف)

صفات وشناخت۔ یہ ایک مشہور پیٹ کے بل چلنے والا کیڑا ہے لمبا بقدر ایک بالشت کے اور کم بھی ہوتا ہے برسات کے زمانے مین کثرت سے زمین پر رینگتا نظر آتا ہے باغون مین اور ان مقامات پر جہان کوڑا ڈالا جاتا ہے اور نمناک زمین پر بہت ہوتے ہین جس جگہ انکی بستی ہوتی ہے وہ دیکھتے ہی پہچان لی جاتی ہے کہ یہ شہر کیچوون کا آباد ہے کیونکہ ہر کیچوے کے سوراخ پر مٹی کی ننھی ننھی گولیون کا نہایت خوشنما اور پیچیدہ چھوٹا سا ڈھیر ہوتا ہے جو اسکی بیٹ سے بن جاتا ہے یہی اسکا مکان اور دشمنون سے محفوظ رہنے کا قلعہ ہے جو بارش کی وجہ سے بالکل مسمار ہوجاتا ہے اور بے پناہ غریب کیڑے بے گھر بے در ہوکر ادھر ادھر بھاگنے لگتے ہین وہ کیڑے جنکے پاس نہ پیر ہین نہ پر ہین نہ پنجے ہین اور نہ دانت یہانتک کہ سخت چمڑا بھی انکے اوپر نہین ہے قدرت نے ایک پتلی سی گوشت کی کھوکھلی رسی مین جان ڈالدی ہے جو چلتی ہے اور کھاتی ہے اور دیگر حشرات الارض کے سارے کام سوائے کسی کو نقصان پہونچانے کے کرتی رہتی ہے جب بارش سے انکے مکان برباد وتباہ ہوجاتے ہین تو تمام کرم خور پرندون کے لیے ایک نہایت لذیذ خوراک کا دسترخوان بچھ جاتا ہے اور بچون کے ایک مفت کا شغل ہاتھ آجاتا ہے ان بیچارون کو پکڑ کر مچھلی پکڑنے کا چارہ بنا لیتے ہین مچھلی اسکو بہت شوق سے کھاتی ہے اور کانٹے مین پھنس جاتی ہے اگرچہ یہ بیچارہ جانور ہم کو کچھ تکلیف نہین دے سکتا مگر ایسے بے ضرر کیڑے سے بھی انسان صرف اپنی بے احتیاطی

Hakeem Shoukat Ali

کی بدولت صدہا موت کے شکار ہوجاتے ہین برسات کے موسم مین بہت سے کنوؤن مین بارش کا پانی بوجہ کنوؤن پر منڈیر نہ ہونے کے کنوؤن کے اندر چلا جاتا ہے جسکے ساتھ کیچوؤن کے انڈے بھی کنوؤن مین چلے جاتے ہین جب وہ پانی پیا جاتا ہے تو آدمی کے پیٹ مین کیچوے پڑ جاتے ہین اس سے انسان زرد اور کمزور ہوجاتا ہے اور اگر کافی علاج نہ کیا جائے تو جلد ہی موت کا شکار ہوجاتا ہے جو لوگ تالابون کا پانی استعمال کرتے ہین وہ زیادہ اس بیماری مین مبتلا ہوجاتے ہین ایام حمل مین عورتون کو خواہش مٹی کھانے کی بہت بڑھ جاتی ہے اور وہ چکنی مٹی جو تالابون سے لائی جاتی ہے اسمین خراطین کے انڈے چھپے ہوے ہوتے ہین انکو عورتین کھالیتی ہین اور اس مرض مین مبتلا ہوجاتی ہین جس سے انکا خداداد حسن تباہ و برباد ہوجاتا ہے جس وقت کیچوا بیٹھ کر رہا ہو اگر دیکھا جائے تو روشن معلوم ہوتی ہے مگر تھوڑی دیر بعد وہ روشنی گم ہوجاتی ہے اسکا سبب یہ ہے کہ کیچوون اور اسکی مٹی مین فاسفورس ملا ہوا ہوتا ہے جو ہوا کے لگنے سے روشن ہوجاتا ہے اور تھوڑی دیر بعد ہوا مین مل جاتا ہے۔

کیچوا آدمی کے پیٹ سے پاخانے کی راہ بھی نکلتا ہے اسکو عربی مین حیۃ البطن اور دودالطویل اور فارسی مین کرم شکم اور ہندی مین گینڈوا کہتے ہین۔ اور وہ کیچوا جوتے مین نکلتا ہے امساک منی اور قوت باہ کے اکثر نسخون مین داخل کیا جاتا ہے۔ کیچوون کا جوہر حاصل کرتے ہین اسے **جسد خراطین** اور **مس خراطین** کہتے ہین بہت سے کیچوے جمع کرکے جلاتے ہین اور راکھ کو جمع کرکے دھوتے ہین اور اسکے اندر دانے ہوتے ہین انکو لے کر لیتے ہین رنگ ذرا سرخ ہوتا ہے اور لوہے کی شکل ہوتے ہین۔ بعض نے یون ترکیب لکھی ہے کہ تازہ کیچوے کھلے تانبے کی دیگچی مین بھر کر لیمو کا پانی ڈالین اور سرپوش سے بند کرکے دھیمی آنچ تلے کرین تمام جسد اڑ کر سرپوش مین اور دیگچی کے کنارون پر جمع ہوجائیگا اور یون بھی کرتے ہین کہ سعد اور سہاگہ آٹھ آٹھ حصہ شہد اور کیچوے چوبیس چوبیس حصہ سب کو گھی مین بھون کر ٹکیان بناکر اور مٹی کے برتن مین بند کرکے بھٹی مین جلالین سفید کنگنی کے سے دانے نکلین گے یہ دانے ۲ رتی کی مقدار مین افیم اور بچھناگ کا تریاق ہین انکو منہ مین رکھ لین تو جائے فل کی تیزی اور نیم کی تلخی معلوم نہ ہو اسوقت سمجھنا چاہئے کہ اصلی چیز ہے ایک عزیز کہتا ہے کہ مین اپنا ذاتی تجربہ جو جسد خراطین کی بابت رکھتا ہون وہ یہ ہے کہ خراطین مین جو دھات ہے اسکو مینے بذریعہ عمل کیمیائی علیحدہ کرکے دیکھا تو وہ فاسفیٹ آف آئرن یعنی لوہا اور فاسفورس ملا ہوا ہے مس یعنی تانبا نہین ہے اور کیمیاگر حقیقی نے اسکو اسطرح مرکب کیا ہے کہ انسانی مرکب فاسفیٹ آف آئرن اسکا ذرا بھی مقابلہ نہین کرسکتا۔

طبیعت۔ گرم و تر پہلے درجے مین مگر بعض گرم و خشک دوسرے مین اور بعض گرم و خشک تیسرے درجے مین کہتے ہین۔

خواص و فوائد۔ مدر بول ہے ۱۰ ماشہ کو پانی مین پیس کر پینا پیشاب جاری کرتا ہے گوشت کی یخنی کے ہمراہ باہ کو نہایت قوت دیتا ہے تل کے تیل مین جوش کرکے خناق پر لیپ کرنے سے صحت ہوتی ہے پرانی کھانسی کو بھی مفید ہے اسکو جوش دیکر مرغابی کی چربی کے ہمراہ کان مین ٹپکانا کان کے درد کو تسکین دیتا ہے

Hakeem Shoukat Ali

ضماد اسکا کوون کے ورم کو مفید ہے اور نزلات کو دفع کرتا ہے قضیب کو موٹا کرنے کے لیے اسکو طلاکے نسخون مین ملاتے ہین داخلی اور خارجی طور پر انکا استعمال رجولیت کے لیے مفید ہے اور ہم یہ کہے بغیر نہین رہ سکتے کہ سانڈہ ریگ ماہی بیر بہوٹی ہڑتال کیز وغیرہ وغیرہ تمام جزون سے خراطین اس مرض کے لیے بہت اعلی دوا ہے ۔

ترکیب ذیل سے مجلوق کو کئی دن مین بہت نفع ہوتا ہے کیچوے ۳ رتی اور مین سل دو رتی دونون کو لوہے کے برتن مین ڈال کر تل کے تیل کے ساتھ لوہے کے دستے سے رگڑین جب مرہم کے مثل ہوجائے تو مجلوق کے ذکر پر حشفہ چھوڑ کر رات کو ملین اور کپڑا لپیٹ دین صبح کو گرم پانی سے دھوڈالین ۔

اور یہ ترکیب آلہ تناسل کے موٹا اور لمبا کرنے کے لیے حکیم جعفر کے معمولات سے ہے کہ تین تولہ کیچوے چھوٹی کٹائی کے پتون کے رس مین اور اگر یہ نہ ملے تو بھیڑ کے دودھ مین پیسکر ایک کپڑے پر لگا کر آلہ تناسل پر لپیٹ دین اور آٹھ پہر تک لپٹا رہنے دین اسکے بعد گرم پانی سے دھوڈالین اور اسی طرح تین چار بار کرین تین چار جو کے برابر بڑھ جائیگا - اگر خشک کیچوے پیسکر سکنجبین یا شراب کے ساتھ مریض یرقان کو کھلائین تو فی الحال صحت ہوجائے روغن بادام مین حل کیا ہوا کیچوا بالخاصہ آنت اترنے کو مفید ہے جس موسم مین کیچوے ڈھلین تو چیل کے پتے کہ ایک پودا ہے کیڑا لوچو دا اور اسکو چیل کا ساگ کہتے ہین ایک گڑھا کھود کر اسمین بھردین اور اسپر مٹی ڈال کر پانی ڈالین کیچوے پیدا ہوجاتے ہین پانچ سیر کیچوے پانی مین ڈال کر تھوڑا تھوڑا نمک ان پر چھڑکین کہ مٹی سے صاف ہوجائین بس وہ کیچوے صاف پانی کے ساتھ لوہے کے برتن مین ڈال کر اور پانچ سیر نمک اور ملا کر ملائم آگ پر جوش دین اور چمچے سے کیچوون کو تہ وبالا کرتے رہین یہانتک کہ سب پانی انکا خشک ہوجائے اور کیچوے بھی سب تمام و کمال نمک ہوجائین بس اس نمک مین سے سالن مین ڈال کر کھانے سے نعوظ یعنی تندی شہوت کی ازحد ہوتی ہے - پارہ گھونگچی - سفید سنکھیا - کالی زیری ہڑتال مالکنگنی - پوست بیخ کیز سفید - چونا بغیر بجھایا ہوا یہ سب دوائین کوٹ لین پھر انہین تے کا نکلا ہوا کیچوہ رکھ کر گھوڑے کی لید مین دفن کردین اور دو ہفتے تک رہنے دین پھر نکالکر دودھ مین پیسکر گولیان باندھلین یہ جلق کے لیے نہایت مفید ہے اور کجی کو دور کرتا ہے - جو کیچوا آدمی کے پیٹ سے پاخانے کی راہ سے نکلتا ہے اُسکو خشک کرکے پیسکر آنکھ مین لگانے سے جالا کٹ جاتا ہے بچے کا سر ہل جائے اور اُسے کسی طرح صحت نہ ہوسکے تو کیچوون کی مٹی کئی دن لگائین اگرچہ سوزش ہوگی مگر کئی دن لگانے سے صحت ہوجائے گی۔ **مضر** - دماغ کے پٹھون کو اور معدے کو **مصلح** - گائے کا گھی یا روغن بادام

بدل - جونک -

مقدار خوراک - ۲ ماشہ سے ۱۰ ماشہ تک -

کیرن

صفات ومنافع - یہ جوہر طریقہ وصال العناصر سے تیار کرنے مین اور تیز کاربولک ایسڈ سے یہ سفوف ہے خفیف زردی مائل ذائقہ ناگوار تلخ - پانی مین حل ہوجاتا ہے نقیض الحرہے بخارون مین

Hakeem Shoukat Ali

۵ گرین کی مقدار مین گھنٹہ گھنٹہ کے بعد دیتے ہین۔ ذائقہ خراب ہونے کی وجہ سے گولی بنا کر دین۔

کیڑا (ھ)

(۱) پیڑون کے ہرے پتون اور سبزہ زار مین ایک کیڑا ملتا ہے جھینگرے کی طرح اور اُس سے چھوٹا اور نہایت ہرا سرد وخشک ہے تازہ کو کھانے سے مسموم مشروب کو نفع ہوتا ہے اور اسکو بجلکر حشرات الارض کے کاٹے ہوئے مقام پر لگانا مفید ہے روغن زیتون مین پکا کر گنجے کے سر پر اور بالخورے پر لگانے سے بال جم جاتے ہین اسکو عربی مین دود البقل اور فارسی مین کرم سبزہ کہتے ہین۔

(۲) ایک کیڑا گوبر اور گھورے مین ملتا ہے زرد رنگ چھوٹا سا گرم وتر ہے اسکو پرانے روغن زیتون مین جوش کرکے پیسکر لگانے سے سر کے بال جو جھڑ جاتے ہین وہ دوبارہ نکل آتے ہین اور دوسرے مقام کے بالخورے کو بھی نفع ہوتا ہے بواسیر کے مسون پر اسکا لیپ فائدہ مند ہے اسکو عربی مین دود الزبل بولتے ہین۔

کیڑا ماری

میم مفتوح وسکون الف وراے مہملہ مکسور ویاے معروف ہندی اور گجراتی کا یہی محاورہ ہے مرہٹی مین گندھالی کہتے ہین اور اہل مارواڑ کیڑا مار بغیر یاے تحتانی کے بولتے ہین محیط مین جو تذکرۃ الہند سے نقل کیا ہے صرف گندھان بغیر یاے معروف کے بیان کیا ہے۔

صفات وشناخت۔ ایک بوٹی ہے کہ سیاہ مٹی مین اُگتی ہے اور ایک بالشت سے دو بالشت تک اونچی بڑھتی ہے اسکے پتے اردی کے پتون کی طرح مگر اُنسے چھوٹے ہوتے ہین اور پھول زرد مائل بسرداری اور تاشمدار ہوتا ہے مزہ بہت تلخ وتیز ہوتا ہے گنگا اور جمنا کے کنارون پر اور دکھن وغیرہ بہت سی سرزمینون مین ہوتی ہے۔

طبیعت۔ گرم وخشک تیسرے درجے مین۔

خواص وفوائد۔ تذکرۃ الہند مین لکھا ہے کہ شکم کی سختی اور تپ ولرزہ بلغمی کے لیے مفید ہے رطوبات لزج کو فضل سے نکالتی ہے پیٹ کے کیڑون کو مارتی ہے یہانتک کہ پیٹ پر لیپ کرنے سے بھی کیڑے مرجاتے ہین بلغمی کا خلطون کو پگھلاتی ہے پھوڑون اور زخمون اور انکے کیڑون کے لیے بھی مفید ہے اسکے پتون کا عصارہ روئی مین لتھاڑ کے ناک مین رکھنے سے گوشت زائد جسکو ناکڑا کہتے ہین کٹ جاتا ہے۔ ان بھوت جکتسا ساگر مین بیان کیا ہے کہ یہ رس مین کڑوی گرم مقوی اشتہا حرارت بڑھانے والی اور کیڑون کی تباہ کرنے والی ہے اسکے پتون کو پھنگی کی مانند پر باندھنے سے اُسکا قبض دفع ہوتا ہے اسکے پتون کے جوشاندے مین ارنڈی کا تیل ڈال کے پلانے سے پیٹ کی مروڑ اور ریاحی درد دفع ہوتا ہے اُسکے پتون کے رس کو زخم مین نچوڑنے سے کیڑے مرجاتے ہین اسکا جوشاندہ پلانے سے باری سے آنے والا بخار چھوٹ جاتا ہے اسکے پتے سندرپھل کے بیج مالکنگنی اور کالی مرچ ان سب کو پیس کے سب بدن پر لیپ کرنے سے خراب ہوا سے پیدا ہوا بخار دفع ہوتا ہے اسکی جڑ کے سفوف کی دو ماشہ کی پھنکی دینے سے معدے کا منھ سکڑجاتا ہے اسکے پتون کو پیسکر ضماد بنا کے باندھنے سے پھوڑے کے کیڑے مرتے ہین اسکے سوا تولہ اجزا کو ۵ یا ۲ تولہ ادھ کٹے ہوئے پانی مین ڈال کے دو تین گھنٹہ

Hakeem Shoukat Ali

بڑا رکھ کے پھر اُسکو ل چھان کے اڑھائی سے ۵ تولہ تک کی مقدار دینے سے بارش سے آنے والا بخار موقوف ہوجاتا ہے اسکے اڑھائی تازہ پتون کو تھوڑے سے پانی مین پیسکر ۲۴ گھنٹون مین ایک بار پلانے سے مروڑ کے ساتھ پاخانے کا آنا بند ہوجاتا ہے کیڑون کی وجہ سے بچون کی آنتون مین جو نقصانات ہوجاتے ہین انکو ہٹانے کے لیے اسکے پتون کا رس پلانا چاہیئے۔ دست لانے کے لیے اسکے پتون کا جوشاندہ پلانا چاہیئے مضر آنتون کو مصلح۔ کتیرا۔

کیکو اشہ

بفتح کاف تازی وسکون یاے تحتانی وکاف تازی دوم موقوف وفتح واو وسکون الف وفتح شین معجمہ وسکون ہا کیکواش بغیر ہاے آخر کے بھی آیا ہے یہ لفظ فارسی زبان کا ہے اور حشیشۃ البراغیث کا نام ہے گر صاحب تحفۃ المومنین نے لکھا ہے کہ زبان طبری مین دوقس کی ایک قسم کا نام ہے بعض نے کہا ہے کہ ایک جداگانہ روئیدگی ہے اُسکو بچھا دینے سے پسو بھاگ جاتے ہین اسکو پیسکر سفوف بستر پر برگ دینے سے بھی پسو دور ہوجاتے ہین۔

کیکر یلا بارک (ش)

کیکر یلی کارٹکس (ل)

صفات وشناخت۔ کروٹن الیوٹر یا درخت کی خشک کی ہوئی چھال کیکر یلا ہے لپٹے ہوئے ٹکڑے ہوتے ہین ایک انچ سے تین انچ تک طول مین یا زیادہ اور چھوٹے حصے سے نصف انچ تک عرض مین ایک انچ قطر مین رنگت مانند بھوری اوپر کی جانب سفید چاندی کے رنگ کے دھبے پھپھوندی کے ہوتے ہین توڑنے سے سطح راللدار معلوم ہوتی ہے ذائقہ گرم تلخ اور جلانے سے خوشبو نکلتی ہے۔

خواص وفوائد۔ محرک اور مقوی ہے نقیہ آدمیون کو ضعف معدہ اور ہاضمہ کا ضعف دور کرنے اور طاقت لانے کے لیے دیتے ہین۔

کیلا (ھ)

بکسر کاف تازی وسکون یاے مجہول وفتح لام وسکون الف۔ موز وطلع (ع)

صفات وشناخت۔ مشہور درخت کی پھلی ہے اسکا درخت ہندوستان مین سب جگہ ہوتا ہے اکثر ملک عرب کے ساحلون پر اور یمن اور عمان اور بصرہ مین پائے جاتے ہین اور ایران کے بندرگاہون مین بھی کم کم ہوتے ہین کہتے ہین کہ انکی شیرینی اور لطافت ہندی سے زیادہ ہے ہندوستان کے کیلے پہاڑی اور کوکنی جنگلی اور بستانی چھوٹے اور بڑے ہرے پوست کے اور لال پوست وغیرہ کے سبب سے کئی قسم کے ہوتے ہین ہر ایک قسم ایک خاص نام کے ساتھ مشہور ہے اور خاص خاص ملکون کے ساتھ خصوصیت رکھتی ہے اسکا درخت آٹھ فٹ سے اٹھارہ فٹ تک اونچا ہوجاتا ہے پتے دو ڈھائی گز لمبے اور ایک یا دو فٹ چوڑے ہوتے ہین تنہ تھم کی طرح ہوتا ہے اُسکے بیچ مین ایک سفید ڈنڈا ہوتا ہے جسکو ہندی مین کنجیال کہتے ہین اُسکو تراش کر مچھلی کے ہمراہ یا تنہا پکاکر کھاتے ہین خاصکر بنگالے مین بہت کھایا جاتا ہے

Hakeem Shoukat Ali

تنے پر بکل کے کئی پرت لگے ہوتے ہین سب سے اوپر کے بکل کا رنگ ہرا اور چمکدار ہوتا ہے اسکے پتے مین پتے نکلتے جاتے ہین سوائے پتون کے کوئی شاخ اسکے نہین ہوتی صرف پتون ہی سے لپٹا ہوا ہوتا ہے اسکے بیچ مین ڈنڈی نکلتی ہے اُسکے کنول کی کلی کی طرح نوکدار لال رنگ کا بڑا پھول لگتا ہے اُسکی ہر ایک پنکھڑی کے نیچے بہت سی پھلیان لگی رہتی ہین وہی وقت پاکر کیلے ہوجاتے ہین جو کیلے کا درخت ایک بار ثمر دے دیتا ہو وہ دوبارہ ثمر نہین دیتا اسلیے پھل لے لینے کے بعد اُسکو کاٹ ڈالتے ہین بنگالے مین کیلے کی ایک فصل مقرر نہین تمام سال برابر پھلتا رہتا ہے البتہ برسات کے موسم مین زیادہ پھلتا ہے - ہنیگا ملک کا کیلا سب کیلون سے اول اور بہتر اور نہایت خوشبودار ہے اور خوش مزہ سلہٹ مین ہوتا ہے دوسرا ڈھاکے کا کیلا جو اطراف مین چڑا ابوخی کے پہاڑ پر ہوتا ہے دوسری جگہون کے کیلون سے یہ بھی بمرتبہ خوش مزہ ہے بگرا لوبان وصفری وچینیہ وہان بھوگ وچمپا کیلے اس دیار مین اچھے ہوتے ہین تاہم یہ کیلے پہلی قسم کے کیلے کو نہین پہونچ سکتے بنگال کا سب سے بڑھیا کیلا مرتبانی کہلاتا ہے اسمین بیج بالکل نہین ہوتا اور دوسری عمدہ قسمون مین بہت باریک بیج ہوتے ہین اور رام کیلا اور کٹھیلی کیلا کہ جسے غربا اور عوام کھاتے ہین اور پورب کے دیار مین ایک کیلا ہوتا ہے کہ اسے بیجالا کیلا کہتے ہین کہ اسمین بیج بہت ہوتے ہین یہ سب کیلے اس دیار مین خاص وعام کے کھانے مین آتے ہین - سوا اسکے ایک اور قسم کا کیلا بھی ہے کہ اُسے کچ کیلا کہتے ہین اصل مین کچ کیلا کچھ کیلا ہے کیونکہ اُسے کچھ ہی پکاکر کھاتے ہین کچھ کیلا دوسری قسم کے کیلون سے بہت بڑا ہوتا ہے اسکا طول ایک بالشت تک ہوتا ہے شکل اسکی مثلث ہوتی ہے بے مزہ چپکتا ہوا اور بکبسا ہوتا ہے بنگالے کا اتھیہ کیلا بھی بُرا ہے بمبئی کی طرف کا کوکنی کیلا بہت مزہ دار ہوتا ہے یہ خستہ ہوتا ہے اسکے مغز کو خشک کرکے بھی فروخت کرتے ہین - چھوٹے کیلے کو جسکی پھلی ایک انگلی کے برابر موٹی اور لمبی ہوتی ہے سون کیلا اور راے کیلا کہتے ہین اور بہت بڑے کیلے کا نام بجنسیہ ہے یہ طول مین پاؤ گز تک اور موٹا انگلی سے زیادہ ہوتا ہے ایک قسم کا کیلا نیپال کی طرف ہے اُسے ارنی کہتے ہین کیلے کے پتے اور چھال کو جلاکر نمک نکالتے ہین اسکی راکھ مین اتنی شورت ہے کہ بنگالے مین دھوبی اسکو صابون کی جگہ کام مین لاتے ہین -

طبیعت - گرم وتر پہلے درجے مین ہے بعض کہتے ہین کہ مائل باعتدال ہے اور بعض نے کہا ہے کہ حرارت وبرودت مین معتدل اور تر دوسرے درجے مین ہے کچا سرد ہے بعض کہتے ہین کہ جڑ اسکی گرم وخشک ہے -

خواص وفوائد - کثیر الغذا ہے اور دیر ہضم ہے ہضم کے بعد گاڑھا اور بلغمی خون پیدا کرتا ہے بدن کو فربہ کرتا ہے فرحت لاتا ہے سینے مین ملائمت پیدا کرتا ہے گرم مزاج والون کی باہ کو حرکت دیتا ہے قوت جلا بھی رکھتا ہے گردون کی لاغری کو دفع کرتا ہے خشک کھانسی اور حلق کی خشونت وسوزش کو مفید ہے دست بند کرتا ہے مگر شیخ کے نزدیک ملین ہے اسکی کثرت سے معدے پر بڑی گرانی پیدا ہوتی ہے اور ویدون کی رائے یہ ہے کہ اسمین گرانی نہین ہے اہل تجربہ کا بیان ہے کہ اگر کیلے کے کھانے سے معدے مین گرانی اور ثقل پیدا ہوجائے تو کالا دانہ چھوٹی قسم کا ۳ ماشہ پیسکر اوپر سے سرد پانی کے ساتھ کھالین فوراً نفع ہوجائیگا

Hakeem Shoukat Ali

بہتر یہ ہے کہ گرم مزاج والا آدمی اُسکو کھا کر تھوڑی سی سکنجبین بزوری چاٹ لے اور سرد مزاج والا شہد چاٹ لے۔ مثانہ کی جلن دور کرتا ہے پیشاب زیادہ لاتا ہے اور بالخاصیت کتے کے بیے زہر ہے سرکہ اور دھوے کے رس کے ساتھ لیپ کرنا کھجلی اور سر کے گنج کو نافع ہے خربزے کے بیجون کے ساتھ پانی مین پیسکر چھائین پر لگانے سے دور ہوجاتی ہے اسکو ملنے سے رخسارون کا رنگ بھی نکھرتا ہے اسکے درخت کے پتون کو گرمی کے ورم پر باندھنے سے نفع ہوتا ہے اسکے درخت کی جڑ پیٹ کے کیڑے مارتی ہے دار الکلب کو نافع ہے کیلے کی پھلی کا غبار اگر عورت حمول کرے تو حمل رہ جائے زاد غریب مین لکھا ہے کہ کیلے کے پیڑ کے تنے کو ذرا سا چیر کر اُس سے ملا کے رات کو ایک برتن رکھدین تاکہ ٹپک کر پانی اس برتن مین جمع ہوجائے دن کو ٹوے کر حسب حاجت ایسے شخص کو پلا دین جسکا پیشاب جلتا ہو آرام ہوجائیگا۔ جب کوئی جانور زہر سے قریب المرگ ہوجائے تو اُسکو کیلے کے درخت کا پانی تین تین چھٹانک آدھ آدھ گھنٹے مین پلانا چاہیے فوراً آرام ہوجائے گا کیلا نہار کھانا اچھا نہین اور سرد مزاج اور سرد جگہ مین مضر ہے گرم مزاج اور گرم شہر مین موافق اور نافع ہے۔

ویدون نے بیان کیا ہے کہ کچی پھلی سرد و خشک اور تھوڑی کھٹی اور تلخ ہے اور پکی ہوئی گرم و تر۔ اور بعض کے نزدیک سرد و شیرین اور چرب اور تھوڑی کھٹی ہے اور اسکے تنے کا گابھا کسیلا اور سرد اور پانی اسکا تھوڑا تلخ اور سرد ہے اور جڑ بھی اسکی سرد ہے کچی پھلی کی ترکاری جریان منی اور سیلان منی اور کثرت احتلام کو نافع ہے خون کے دست بند کرتی ہے پختہ پھلی گران اور مقوی ہے بدن کو فربہ کرتی ہے پیاس بجھاتی ہے کھانسی اور دمے کو نافع ہے فساد صفرا اور خون اور باد اور سوزش سینہ کو مٹاتی ہے پکی پھلی کے کھانے سے زیادہ پیشاب آنا موقوف ہوتا ہے مگر یونانیون کے نزدیک مدر ہے عورت کی شرمگاہ سے جو سفید رطوبت نکلتی ہو اسکے لیے پکی پھلی کھلانا چاہیے جسکو زیادہ پیشاب لگتا ہو اُسکو وید اسکا گھی بھی بنا کے کھلاتے ہین چھالون کی سوزش اور آگ سے جلے ہوے کی سوزش مٹانے کے لیے بچے کیلے کے پتے کھلانا چاہیے جس مرض مین گیلی پٹی باندھی جاتی ہے اُسے گیلی بنی رہنے کے لیے اُسپر کیلے کے پتے باندھ دینا چاہیے دکھتی ہوئی آنکھ پر یا آنکھ کے دوسرے امراض مین آنکھ کے اوپر سایہ رہنے کے لیے کیلے کے پتے باندھنے چاہیین۔ ہیضے مین تشنگی دفع کرنے کے لیے کیلے کے تنے کا رس پلانا چاہیے یا اُس سے کلیان کرانا چاہیے اور اس رس کی کلیون سے مسوڑھون کے امراض جاتے ہین بدن کو مضبوط کرنے کے لیے کیلے کی پھلی بہت اچھا پھل ہے آگ سے جل جائے تو اُسپر کیلے کی پھلی کا ضماد کرنا چاہیے کیلے کو اُبال کر آتشک کے زخمون پر باندھنا چاہیے کیلے کے درخت کی جڑ کو جوش کرکے پلانے سے آنتون کے کیڑے مر جاتے ہین صفراوی مزاج کو کیلے کی پھلی بہت مناسب ہے کیلے کی پکی پھلی کھانے سے معدے اور جگر اور پھیپھڑے اور پیشاب کی گرمی مٹ جاتی ہے کیلے کی پھلی چھوٹی اور پکی کھلانے سے پرانے دست اور آنون بند ہوتے ہین بری قسم کی سوکھی پھلی کھلانے سے سوزش کے امراض دفع ہوتے ہین کیلے کا کھار بنانے کا دستور یہ ہے کہ کیلے کے درخت کو جلا کر اسکی راکھ کو چوگنے پانی مین گھول کے آٹھ پہر تک دھر رکھین بعد اسکے اُسکو خوب ملکر گاڑھے کپڑے مین چھانکر صاف پانی نکال لین پھر اُس پانی کو مٹی کے یا قلعی چڑھے ہوے برتن مین بھر کر آگ پر چڑھا کر اونٹا دین جب سب پانی جل کر ایک چیز چونے کی طرح رہ جائے

Hakeem Shoukat Ali

تب اسکو اُتار کر سکھا کر کسی بوتل مین بھر کر رکھ لین یہ اُمّ بیت کو سُناتا ہے اور نمک کی جگہ کام مین آتا ہے ہری پھلیان چھیلکر جوش دین اور دہی ملکر شکر یا نمک مرچ ڈالکر کھلانے سے دست اور آنون بند ہوتے ہین پرانی املی کا گودہ تھوڑے سے پانی مین ملکے اسکا شیرہ نکالکر اسمین پکی پھلی کا مغز اور بڑا ناگر یا مصری ملاکے آنون آنے کے شروع مین پلانا چاہیے ہرے پکے کیلے کو دودھ مین سکھا کر اور پیس کے اسکے آٹے کی روٹی بنا کے ضعف ہاضمہ والے کو کھلانے سے اسکے نفع نہین ہوتا اور نہ کھٹی ڈکارین آتی ہین کیلے کی پھلی کے آٹے کی روٹی کو نمک کے ساتھ دینے سے بچے کے آنون اور دست بند ہوتے ہین اسکی نرم جڑون کے رس مین دم الاخوین پیس کے پلانے سے پیٹ کا درد مٹتا ہے کیلے کا کھار اور کھانڈ پانی مین ملاکر پلانے سے دل کی گرمی دفع ہوتی ہے کیلے کی کچی پھلی کھلانے سے خون کی قے اور پیشاب کا کثرت سے آنا دفع ہوتا ہے اسکی پھلی مین نمک ملا کے کھلانے سے آنون بند ہوتی ہے اسکی جڑ کو پیس کے پلانے سے صفرا کی خرابی دور ہوتی ہے جس مرض مین خون کی سرخی جاتی رہے یعنی صفرا مین اسکی جڑ کو پیس کے پلانا چاہیے کیلے کی جڑ کا رس سرخ بادہ اور خون کی حرارت کو دفع کرتا ہے جس بچے کو مقدار سے زیادہ افیم دیدی ہو اُسکو کیلے کی چھال اور پتون کا رس پلانا چاہیے اسکے چھال کے ڈھائی تولہ رس مین ڈھائی تولہ گھی ملا کے پلانے سے خوب دست آتے ہین جلایا ہوا سہاگہ اور قلمی شورہ اسکی جڑ کے رس مین حل کر کے پلانے سے پیشاب کی رکاوٹ مٹتی ہے اسکے پھولون کے رس مین دہی ملا کے کھلانے سے آنون اور استحاضہ دفع ہوتے ہین کیلے کی کچی پھلی کو سکھا کر پیس کر چون کو پھنکانے سے اسکے دست بند ہوتے ہین کیلے کی پھلیان سکھا کر پیسکر اسمین کھانڈ ملاکر پھنکی دے کے اسکے اوپر سے دودھ کی لسی پلانے سے سوزاک دفع ہوتا ہے سنکھیا کے زہر کو اتارنے کے لیے اسکی جڑ کا رس پلانا چاہیے اسکی جڑ کے رس مین گھی اور شکر ملا کے پلانے سے سوزاک دفع ہوتا ہے جب پرانے دست بند ہو جاوین اور اسکے بعد بدہضمی باقی رہے تو اسکے لیے کیلے کی کچی پھلی کی ترکاری بنا کے کھلانے رہین اسکے پیڑ کا رس سنگھانے سے نکسیر بند ہوتی ہے اسکی جڑ کو آدمی کے موت مین پیس کے کچھ گرم کر کے کپڑے پر لگا کے بد پر باندھنے سے وہ تحلیل ہو جاتی ہے اسکے پکے پھل کی ۴ ۲ تولہ پینگ گھی کے ساتھ ہمیشہ ۴۱ دن تک کھانے سے پرخوری کا مرض دفع ہوتا ہے اسکے پھل کو گھی مین تل کر کالی مرچ کے ساتھ کھانے سے بلغم کا فساد مٹتا ہے اسکی جڑ کے رس مین موزون شہد ملا کے پلانے سے قے بند ہوتی ہے اسکا رس پلانے سے شراب کا زور کم ہو جاتا ہے اسکے پکے پھل اور آملون کے رس مین شہد اور کھانڈ ملا کے استعمال کرنے سے سوم روگ مٹتا ہے اسکے کھار اور ہلدی کے لیپ سے برص کے داغ دور ہوتے ہین اسکے پتون کی راکھ مین تھوڑا نمک ملا کے پھنکی دینے سے کھانسی اور بلغم کو نفع ہوتا ہے اسکے تنے کا رس پلانے سے پیشاب کی نالیون کی سوزش دفع ہوتی ہے اسکے پیلے پتون کو کڑوے تیل مین جلاکر اسمین مردار سنگ ملاکر لگانے سے برص کے داغ مٹتے ہین مضر ریاح اور بلغم پیدا کرتا ہے سدے ڈالتا ہے نفاخ ہے اسکو کثرت سے کھانا معدے کو ضعیف کرتا ہے قولنج اور پیچش پیدا کرتا ہے آنتہ ضعیف ہو جاتا ہے خاصکر سرد مزاج کے اعضا مین اور خصیے کے اندر پانی اُتر آتا ہے خاصکر جبکہ اسکے اوپر پانی پیا جائے وید کہتے ہین کہ پیشاب مین زردی اور شکم مین سوزش پیدا کرتا ہے مصلح نمک و شہد و سونٹھ اور وید آب گرم اور مرچ سیاہ بھی مصلح بتاتے ہین جیسے معدے

Hakeem Shoukat Ali

مین رطوبت ہو تو اُسکے لیے یہ بات بہتر ہے کہ جوارش مصطگی آب لیمو یا آب زرشک ترش کے ساتھ کھاوے اور سکنجبین بزوری سے سدہ بھی نہین پڑتا اور نمک اسکے ساتھ کھانے سے بھی بڑی اصلاح ہوجاتی ہے اور ضعف معدہ کے واسطے مصطگی سے بھی اصلاح ہوسکتی ہے **بدل** مکھن اور شہد اور شکر قند۔

کیلمبا روٹ (ش)

(کیلمبے ریڈکس (ل))

صفات وشناخت - کیلمبا کا بیلدار درخت جسکو جے ٹمورائی زا کیلمبا اور کوکیولس پالمے ٹس کہتے ہین شرقی حصہ افریقہ کے جنگلون مین پیدایش اسکی ہے جڑ کے آڑے ٹکڑے تراش کر خشک کرکے رکھ چھوڑتے ہین جو چپٹے اور بے قاعدہ طور پر مدور یا بیضوی ہوتے ہین قطر مین قریب دو انچ کے اور ایک انچ کے آٹھوین حصے سے آدھے انچ تک یا زیادہ دبیز کنارون کا حصہ موٹا اور رنگت مین زرد بھورا پن لیے ہوے اور جھری دار بیچ کا حصہ رنگت مین زرد سبزی مائل بو خفیف اور ٹسی ہوئی سی اور ذائقہ تلخ سفوف بآسانی ہوجاتا ہے جز و موثرہ جسکو کیلمبین کہتے ہین اور کیلمبک ایسڈ اور نشاستہ وغیرہ۔

خواص وفوائد - ہلکا مقوی اور مقوی معدہ ہے اسکے استعمال سے معدے کا خراش جاتا رہتا ہے اور اسمین نہ تاثیر نحریک کی ہے نہ قبض کی اسکے کھانے سے بھوک لگتی ہے اور اکثر جب معدہ اور مقویات کو قبول نہین کرتا تو یہ موافق آتا ہے ان صورتون مین اسکا استعمال مفید ہے جب ناطاقتی ہو بھوک کم ہو ہاضمہ درست نہو جی متلاتا ہو اور بیزاری کیفیت اور نفخ رد کرنے کے لیے بھی عمدہ دوا ہے مثلاً حمل کے زمانے مین تے ہوتی ہو یا گردے سے پتھری کے گذرنے کے وقت یا کوئی مقی دوا کے استعمال کے بعد تے بند نہوتی ہو تو دیتے ہین بچون کے لیے جب دانتون کی وجہ سے دست آتے ہون مفید ہے۔

مقدار خوراک - پانچ گرین سے بیس گرین تک۔

کیلیبے بار بین (ش)

(فائی زوسٹگ مے ٹش بمن (ل))

صفات وشناخت - مغربی حصہ افریقہ مین کیلبے باربین کی بڑی بھاری بیل ہوتی ہے جسکے بیجون کو دوا راً استعمال مین لاتے ہین جو قریب ایک انچ سے سوا انچ تک طول مین اور پون انچ عرض مین اور نصف انچ کے قریب یا زیادہ دبیز اور کا چھلکا بہت مضبوط اور سخت اور چمکدار ہوتا ہے اور لچیلا نہین رنگت مین سیاہ سرخی مائل بیچ شکل مین کسی قدر گردے کے مطابق - دو چپٹی سطح ہوتی ہین اور قب دار کنارے پر ایک لکیر ہے جسکی انتہا مین ایک جانب سوراخ ہے چھلکے کے اندر دو قاش کا مغز ہوتا ہے جو سخت اور سفید بآسانی سفوف ہونے والا ہے ذائقہ مین شل اور مغزیات کے خراب مین اسکی تاثیر بخوبی آجاتی ہے اور پانی مین کم

خواص وفوائد - اس دوا کو بارہ گرین کھانے کے بعد اول سر مین چکر معلوم ہوتے ہین جو زیادہ ہوتے جاتے ہین نہایت ضعف اور کمزوری لاحق ہوتی ہے دل کی حرکت نہایت کم اور سست ہوجاتی ہے حرام مغز پر قوی تاثیر تسکین کی ہوتی ہے چنانچہ زیادہ مقدار مین کھانے سے قلب اور سانس لینے کے اعضا کی حرکت بالکل

Hakeem Shoukat Ali

بند ہو جانے سے آدمی ہلاک ہو جاتا ہے چنانچہ اسی اثر کی وجہ سے اسکو مرض کوریا یعنی رعشہ اور سینٹ وٹس یعنی لرزاز مین دیتے ہین ہیضے کے مرض مین مفید سمجھا گیا ہے۔ ایک بڑا فائدہ اسکا جسکے لیے اس زمانے مین مستعمل ہے یہ ہے کہ آنکھ مین لگانے سے پتلی سکڑ جاتی ہے مثلاً بلاڈونا یا اُسکے جوہر ایٹروپین کے لگانے کے بعد جب پتلی کا سکوڑنا منظور ہو یا کورنیا مین زخم ہونے سے آئرس باہر نکل آیا ہو یا باہر نکل آنے کا خوف ہو یا کورانڈیا رنی کی شدید سوزش مین یہ منظور ہو کہ پتلی سکڑ جانے کی وجہ سے روشنی اندر نہ جا سکے تو اسکے جوہر کو آنکھ مین ڈالنے کے کام مین لاتے ہین جسکو فائی سا سٹگ مائن اور ایسرین کہتے ہین اس جوہر کی قلمین بیرنگ ہوتی ہین یا کسی قدر اودی پانی مین بہت کم حل ہوتا ہے مگر ایل کحال یا پانی ملے ہوئے تیزابون مین بخوبی۔ پتلی سکوڑنے کے لیے ہم حل جوہر کے سولیوشن کا قطرہ آنکھ مین ڈالتے ہین دو گرین کو ایک فلوئڈ اونس پانی مین حل کر لیتے ہین اور اسکے طبق بھی جلاٹین مین تھوڑا گلیسرائن ملا کر بناتے ہین وزن مین ہر ایک طبق ۱/۵۰۰ حصہ ایک گرین کا ہوتا ہے اور اسکے اندر فائی سا سٹگ مائن ۱/۱۰۰۰ حصہ ایک گرین کا رکھتے ہین۔ جو کام اسکے سولیوشن کا قطرہ آنکھ مین ڈالنے سے حاصل ہوتا ہے وہی مطلب طبق کو آنکھ کے پلک کے اندر رکھ دینے سے نکلتا ہے کزاز اور اسی قسم کے امراض حرام مغز مین ایک گرین کے ۱/۶۰ حصہ سے ۱/۲۰ حصہ تک جلد کے نیچے بذریعہ پچکاری پہونچاتے ہین۔

مقدار خوراک۔ کیلی بار بین کی ایک گرین سے چار تک ہے۔

کیمخت

بکسر اول و سکون یائے تحتانی و ضم میم بروزن مے بخت مشہور یائے معروف سے ہے فارسی کا لفظ ہے بعض عربی بتاتے ہین

صفات۔ فرہنگ اندراج مین لکھا ہے کہ کیمخت ایک قسم کا چمڑا ہے کہ گھوڑے اور گدھے کی کھال سے دباغت دیتے ہین ترکی زبان مین اسکو سغری اور ساغری کہتے ہین رنگ اسکا سبز ہوتا ہے برہان نے لکھا ہے کہ بعض کے نزدیک کیمخت اُن دانون کا نام ہے جو اُس چمڑے مین ہوتے ہین رشیدی کے فرہنگ مین ہے کہ بعض کاف فارسی سے گیو آموخت کا مخفف مانتے ہین اسلیے کہ گیو نے گورخر کے چمڑے سے تیار کیا اور دوسرے لوگون کو سکھایا تھا چراغ ہدایت مین بھی لکھا ہے کہ سامانی کاف فارسی سے لایا ہو اصل اسکی گیو آموخت ہے کیونکہ جسوقت گیو ترکستان کے جنگل مین پنہان تھا وہان گورخر سے بنایا تھا اُس سے دوسرون نے سیکھا۔

منافع۔ نانا صاحب کی بیاض مین مرقوم ہے کہ نئی کیمخت جلا کر ۲۴ پہر تک لیمو کے رس مین کھرل کرین اور چنے کے دانے کے برابر گولیان بناکر آتشک کے مریض کو اُسمین سے ایک صبح کو اور ایک شام کو کھلائین اگر اول مسہل حب شنگرف کا استعمال کرکے یہ گولیان کھلائی جائین تو برسون کی آتشک جاتی رہے۔

کینکڑا (ہ)

بکسر کاف تازی و یائے تحتانی مجہول و نون غنہ و کاف تازی دوم موقوف و فتح رائے ثقیل و سکون الف اور بغیر نون غنہ کے بھی بولتے ہین اسکو کینگچہ بکسر کاف فارسی و سکون یائے تحتانی مجہول و نون غنہ و کاف فارسی دوم موقوف و فتح جیم فارسی و سکون ہا بھی کہتے ہین عربی مین سرطان اور فارسی مین خرچنگ اور پنج پایہ اور

Hakeem Shoukat Ali

بیچ یا یک بولتے ہین اعقرب الماء اور ابو البحر بھی ہے۔

صفات و شناخت ۔ ایک پانی کا حیوان ہے بہت تیز چلتا ہے بڑی لکڑی کی طرح معلوم ہوتا ہے بعض اس سے بھی قد مین بڑا چھوٹے بچے کے برابر رنگ بھگ میلا اور سرخ اور سیاہ بھی ہوتا ہے اور مینے دیکھا ہے اور دو قسم کا ہوتا ہے

(۱) **نہری** ۔ اسکے دو جبڑے اور چنگل اور ناخن اور دانت ہوتے ہین پشت سخت ہوتی ہے سر دم اسکے نظر نہین آتے آنکھین شانون پر ہوتی ہین اور منھ سینے مین ہوتا ہے اور دونون جبڑے دونون طرف سے پھٹے ہوتے ہین آٹھ پاؤن رکھتا ہے غیاث اللغات مین لکھا ہے کہ دونون طرف چلتا ہے یعنی سر کی طرف بھی اور دُم کی طرف بھی محیط اور شمس الدین بیان کیا ہے کہ ایک ہی طرف چلتا ہے اسکا عمر ۱۰ سال مین چھ بار دور ہوتا ہے اپنے رہنے کے مقام کے دو دروازے رکھتا ہے ایک پانی کی طرف دوسرا کنارے کی طرف جب اُسکے بدن کی کھال اترتی ہے تو پانی کی طرف کا دروازہ بند کر دیتا ہے تاکہ پانی کے دوسرے جانورون سے حفاظت رہے اور خشکی کی طرف کا دروازہ کھلا رکھتا ہے تاکہ اُسکو ہوا لگتی رہے جب اُسکے چمڑے کی رطوبت سوکھ جاتی ہے اور کھال مضبوط ہو جاتی ہے تو اب پانی کی طرف کا دروازہ کھول لیتا ہے اور اپنی خوراک کی تلاش کرنے لگتا ہے اور یہ اُسکے خواص مین ہے کہ جب وہ اپنے سوراخ مین جو زمین پر ہوتا ہے چت لیٹتا ہے تو اُس ملک اور زمین اور مقام کے آدمی آفات آسمانی سے امن مین رہتے ہین جیسا کہ شمس الدین نے محیط مین جو لکھا ہے واز خواص آن ست کہ آن مستلقی بر پشت در سوراخ آن کہ بر زمین بود یافتہ مے شود تا مسکن او از آفات سماوی در امان باشد یہ درست نہین معلوم ہوتا کیونکہ یہ کیسے معلوم ہوا کہ وہ اس نیت سے چت لیٹتا ہے بہتر قسم اسکی مادہ ہے اور مادہ کی شناخت یہ ہے کہ اُسکی پشت مین سوئی گڑونے سے سفید رطوبت نکلتی ہے اور نر مین نہین نکلتی ہے۔

(۲) **بحری** ۔ یہ سرطان نہری کے برابر اور کچھ اس سے چھوٹا ہوتا ہے اسکی کئی قسمین ہین اُن سب مین سے وہ قسم مستعمل ہے جسکے اعضا مین پتھر کی طرح سختی ہے پس شیخ نے جو کہا ہے کہ جب سرطان بحری بولتے ہین تو اُس سے ہر سرطان مراد نہین ہوتا بلکہ خاص وہ سرطان مقصود ہوتا ہے جسکے اعضا مین حجریت ہو گیلانی کہتا ہے کہ یہ سرطان کی قبیل سے نہین سمجھا جاتا کیونکہ اس سے ماہیت اور مکان مین غیر ہے اسکی شکل اگرچہ نہری کی سی ہوتی ہے مگر جسم لطیف ہوتا ہے ہندوستان اور چین وغیرہ کے سمندرون کے کنارون پر بہت ملتا ہے کہتے ہین کہ چینی کا یہ حال ہے کہ اُسکو جب سمندر سے نکالتے ہین تو فوراً اُسکے اعضا مین حجریت آکر مر جاتا ہے اس قسم کو دیسقوریدوس اور جالینوس نے بیان نہین کیا ہے حنین نے جو مفردات جالینوس سے سرطان بحری کا حال نقل کیا ہے وہ یہ نہین ہے وہ ایک قسم کی مچھلی ہے جسکو یونانی مین سیسیا بکسر سین مہملہ و سکون یائے تحتانی و فتح سین مہملہ دوم و فتح بائے موحدہ و سکون الف اور عربی مین لسان البحر کہتے ہین اور افریقہ کے بعض ساحلون پر قنا بطرقاف مفتوح اور نون مشدد سے بولتے ہین اسکی پشت پر ایک سیپ کی طرح سخت ہڈی ہوتی ہے اور معدہ اسکا سیاہ ہوتا ہے اسمین سے سیاہ رطوبت نکلتی ہے جس سے لکھتے ہین اسکی ہڈی کو جلا کر طب مین استعمال کرتے ہین ہر صورت بہتر وہ کیکڑا ہے جو نہرون اور شیرین جاری پانیون مین پیدا ہو اور مادہ اسمین بہت عمدہ ہے ایک بات یہ لکھنے کے قابل رہ گئی ہے کہ ہر کیکڑے کے سامنے دوا آکر مٹے بچھو کی طرح ہوتے اُسنے اگر انگلی کو

Hakeem Shoukat Ali

دبائے تو کٹ جائے اور ذرا سے صدمے سے مرجاتا ہے سخت جان نہیں ہوتا اسکی مادہ کے بچے سو سو کے قریب بلکہ اس سے بھی زیادہ ہوتے ہیں وہ پیٹ چاک کرکے اندر کی احشا کھا کر نکل آتے ہیں یہ بیان تجربہ کار کہاروں کا ہے۔

طبیعت ۔ نہری سرد و تر دوسرے درجے کے آخر میں بعض کے نزدیک پہلے درجے میں گرم و تر ہے اور بحری پہلے درجے میں سرد و خشک ہے اور بعض دوسرے درجے میں سرد و خشک بتاتے ہیں نیچی نے کتاب مرشد میں لکھا ہے کہ بحری تیسرے درجے میں سرد و خشک ہے مگر ہندو بھوئی (کہار) جو اسکو ہمیشہ کھاتے اور برتتے رہتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ اس سے بہت گرمی کے افعال صادر ہوتے ہیں۔

خواص و فوائد ۔ نہری کے خواص میں سے یہ بات ہے کہ جب اسکے پاؤں کاٹ کر پھل والے درخت پر لٹکا دیں تو اسکے پھل تمام گر پڑیں اور جب سالم کو پیڑ پر لٹکا دیں تو پھل زیادہ آویں اسکے اندر قوت جاذبہ اور محللہ ہے اسکو جلا کر راکھ کو گرم پانی میں حل کرکے لگانے سے چھائیں اور برش اور بہق کو نفع ہوتا ہے اسکو تیل میں اتنا پکائیں کہ سب طاقت اسکی تیل میں آجائے اور پھر وہ تیل بالوں کو لگائیں تو دراز ہو جائیں جسکا بدن زرد ہو جائے اسکے کینکڑے کی آنکھ باندھ دیں تو زردی جاتی رہے یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ اگر زردی سیدھی آنکھ میں ہوگی تو سیدھی آنکھ کے باندھنے سے جائے گی اور اگر بائیں میں ہوگی تو بائیں کے باندھنے سے جائے گی اور اگر دونوں میں ہوگی تو دونوں کے باندھنے سے جائے گی اسکا گوشت کثیر الغذا اور دیر ہضم ہے اور جب ہضم اچھی طرح ہو جاتا ہے تو اس سے خون خوب بنتا ہے باہ کو قوت دیتا ہے اسکے خون کے کھانے سے خون کی حدت گھٹ جاتی ہے پھیپھڑے کے زخم اور سل کو بہت نافع ہے اسکا شوربا مسلول اور مدقوق کو نافع ہے گرمی و خشکی کی کھانسی اور اعضا کی خشکی کو مٹاتا ہے زیادہ گرمی سے بدن دبلا ہو جائے اور بدن میں زیادہ گرمی ہو تو اسکا کھانا نافع ہو اسکی راکھ بھی یہی نفع بخشتی ہے اگر گدھی کے یا عورت کے دودھ کے ساتھ کھائیں تو تھوک میں خون یا پیپ کا آنا رک جائے جنکو سل کا عارضہ ہوا انہیں اسکا شوربا بنا کر پلائیں اور جلا کر راکھ شربت خشخاش کے ساتھ چٹائیں اسکے پکانے کی یہ تدبیر ہے (۱) کینکڑے بکر ہاتھ پاؤں کاٹ کر اور پیٹ سے آلائش وغیرہ نکال کر نمک اور انگور کی لکڑی کی راکھ سے خوب دھو کر پکائیں اور مریض کو گوشت کھلا دیں اور شوربا پلا دیں (۲) کینکڑے کو صاف کرکے جو مقشر کے ہمراہ پانی میں ابال کر اور صاف کرکے سل و دق کے مریض کو پلا دیں (۳) کینکڑوں کو لے کر ہاتھ پاؤں کاٹ کر پیٹ سے آلائش صاف کرکے چوب انگور کی راکھ یا بلوط کی لکڑی کی راکھ اور پانی سے خوب دھو کر ہاون دستے میں خوب کوٹ کر آشجو کے ساتھ خوب پکا کر اور گلا کر صاف کرکے پلا دیں (۴) کبھی اسکا گوشت مونگ کے ساتھ پکاتے ہیں۔ (۵) کبھی جو کے حریرے کے ساتھ پکاتے ہیں۔

پس اگر اسکا گوشت مریض کو کھلا کر شوربا پلا دیں تو بڑا نفع بخشے کبھی جلا کر تیرہ چودہ ماشہ راکھ کو ۴۰ ماشہ گل مختوم کے ساتھ کھلاتے ہیں ابن تلمیذ کہتا ہے کہ کینکڑے کی راکھ گل مختوم اور ببول کے گوند اور کتیرا اور رب السوس کے ساتھ مرض سل کے لیے بہت نافع ہے اگر تپ بھی ہو تو گدھی کے دودھ کے ساتھ نہ دیں ورنہ گدھی کے دودھ کے ساتھ دینا نافع ہو اگر اسکی راکھ جو کے حریرے کے ساتھ کھلا دیں تو وہ کھانسی جاتی رہے جسکا باعث سینے

Hakeem Shoukat Ali

اور تل اور پھیپھڑے کی خشکی ہو اس سے سینے اور پھیپھڑے کی خشکی اور خشونت جاتی رہتی ہے گرم مزاج والے مین
باہ کو بھی قوت دیتا ہے اگر سردی سے ہاتھ پاؤن پھٹ جائین تو اسکی راکھ شہد مین ملا کر لگانا چاہیے اگر بواسیر کے
مسون مین اسکی راکھ بھردی جائے تو نفع دے اسکی آنکھ تپ کے مریض کے باندھ دینے سے بالخاصہ نفع ہوتا ہے
اسکے کھانے اور لگانے سے سانپ اور بچھو کا زہر اُتر جاتا ہے اگر اسکو پیسکر بکری کے دودھ یا شراب کے ساتھ کھائین
تو ہر قسم کے سانپ کا زہر اُتر جائے اسکا گوشت جنگلی تلسی کے پتون کے ساتھ پیسکر بچھو پر ڈالدین تو مرجائے گدھی
کے دودھ کے ساتھ رتیلا اور بچھو وغیرہ جانوران سمی کے کاٹنے کے لیے نافع ہے اگر کندر ایک حصہ پچھان بید
پانچ حصہ اور کنکیڑے کی راکھ دس حصہ تینون کو پیسکر حسب ضرورت شہد مین ملائین تو اسکے کھانے اور لگانے
سے بچھو اور رتیلا کا زہر اتر جائے۔ دیوانے کتے کے کاٹنے کے لیے کئی طرح اسکو استعمال کرتے ہین (۱) اسکی
راکھ سرکہ یا شہد کے ساتھ زخم پر لگا دین (۲) ۱۳۱۰ ماشہ اسکی راکھ پونے سات ماشہ پچھان بید ان دونون کو
شراب کے ساتھ کھلا دین اور اس طرح تین دن تک کھلا دین (۳) اگر اسکی راکھ تازہ ہو تو ہر روز ۲۲۰ ماشہ
ے کر پانی کے ساتھ پھانک لیا کرین اگر پرانی ہو تو ۲ تولہ اور سات ماشہ کی مقدار مین کھایا کرین اور زخم پر مرہم سکا
روغن زیتون اور سرکہ اور جاؤشیر کے ساتھ تیار کر کے لگا دین سرکہ اور روغن زیتون تو برابر ہون اور جاؤشیر سبکا
آٹھوان حصہ (۴) کنکیڑے کی راکھ ایک حصہ کندر ایک حصہ پچھان بید آدھا حصہ سب کو پیسکر ساڑھے
تیرہ ماشہ سفوف روزانہ تین دن تک سگ گزیدہ کو سرد پانی کے ساتھ پھنکا دین۔
سرطان کی آنکھ کو روغن زیتون مین اتنا اوٹایا جائے کہ تیل خشک ہو جائے پھر اسکو پیسکر پھوڑے پر لگانے
سے نفع ہوگا۔ سرطان کی آنکھین رمد پر باندھنے سے درد مٹتا ہے اسکو پیسکر اور پانی مین ملا کر غرغرہ کرنے
سے خناق اور کوون کا درد جاتا رہتا ہے۔ اگر بچھو وغیرہ زہریلا کیڑا کاٹ کھائے تو تازہ کنکیڑا پکڑ کر اور کچل کر
اس مقام پر لگا دین زہر کو جذب کرے گا اور پیکان وخار پر اسکو لیپ کرنے سے وہ بھی نکل آتے ہین اس کا
لیپ اورام گرم کو تحلیل کرتا ہے اسکی راکھ سل اور دق اور بے حد لاغری کو دفع کرتی ہے پتھری کو توڑتی ہے عورت
کی پستان مین سرطان کا مرض پیدا ہو تو اسکا لیپ فائدہ پہونچاتا ہے اور شہد کے ساتھ لیپ کرنا بہق کو نافع ہے
پھانک۔ بیان سرطان نہری کا خطاب سرطان بحری کا حال سنو۔ ابن زہر کہتا ہے کہ بارہ سنگھے کو جب سانپ
کاٹ لیتا ہے تو وہ سرطان بحری کو کھا لیتا ہے اور صحت ہو جاتی ہے اسمین جلا اور قبض ہے اسکو جلانے
سے خشکی اور جلا اور لطافت بڑھ جاتی ہے جلے ہوئے کو نمش اور برص اور بہق پر لگانے سے نفع ہوتا ہے اگر کر
اور دھول کے بیج بھی شامل کرین تو بہت نفع دے اسکے لگانے سے چھائین جاتی رہتی ہے اور اسکا سفوف
پھوڑون پر چھڑکنے سے خشک ہو جاتے ہین اگر اسکی راکھ کو حمام مین بدن پر ملین تو کھجلی جاتی رہے اسکی راکھ کے
چھڑکنے سے زخم کا خون جاری رک جاتا ہے اسکو تنہا آنکھ مین لگانے سے ڈھلکے کا عارضہ جاتا رہتا ہے اور
سرکہ یا نمک کے ساتھ لگانے سے جالا اور پھلی کٹ جاتے ہین اسکے لگانے سے آنکھ کے تمام اجزا کو طاقت
پہونچتی ہے آنکھ کا تنقیہ ہو کر نگاہ تیز ہو جاتی ہے آنکھ کی دواؤن مین اسکو ڈالتے ہین خاصکر جلے ہوئے کا
ڈالنا بہت عمدہ ہے تمام افعال وخواص اسکے سرطان نہری کے سے ہین۔

Hakeem Shoukat Ali

وید کہتے ہیں کہ کنیکرہ سے کا گوشت سردی اور قوت پیدا کرتا ہے ساتوں دھات کو قوت دیتا ہے قوت باہ پیدا کرتا ہے حیض کا خون روکتا ہے بادکو ستاتا ہے اور ہلکا ہے اور دونوں رخساروں کا تشنج دفع کرتا ہے۔ ہندو گمہاروں کا بیان ہے کہ جب پالکی اٹھا کر منزل میں چلتے ہیں اور پھر شب کو کنیکرہ کھا لیتے ہیں تو تھکاوٹ اتر جاتی ہے سردی سے ذات الجنب اور ذات الصدر میں جسکو گجراتی بھی کہتے ہیں ایک کنیکرہ پانی میں اُبالکر اور چھان کر کے پی لیتے ہیں اور پھر رضائی اوڑھکر سو رہتے ہیں تاکہ ہوا نہ لگے درد جاتا رہتا ہے مگر اتنی گرمی کرتا ہے کہ پیشاب زرد اترتا ہو ہندو گمہار اسکو آگ پر سینک کر خوب باریک پیسکر نمک مرچ اور زیرہ ڈالکر چٹنی بنا کر کھاتے ہیں مضر مثانہ مصلح گل قبری وگل مختوم بدل محیط اعظم میں لکھا ہے کہ سرطان نہری کا بدل بچھوٹی تازہ مچھلی ہے کہ سل کا مریض ایسی مچھلی کو جو یا مونگ میں پکا کر کھائے تو نفع کرے اور بعض نے سرطان خشک کا بدل سیپ لکھی ہو اور مخزن اعظم میں کہا ہے کہ جلے ہوئے سرطان کا بدل کتب میں نظر سے نہیں گذرا۔ پس جہاں جلا ہوا کنیکرہ نہ ملے تو بکری کا بھیجہ جلا کر اسکی جگہ استعمال کریں۔ سرطان بحری کا بدل کوڑی اور سرطان نہری اور چینی کا ٹکڑا ہے۔

مقدار خوراک ۔ ۱/۲ ماشہ تک اور جلا ہوا ۱ ماشہ تک دونوں قسم کی یہی مقدار خوراک ہے بلکہ راکھ بوقت ضرورت زیادہ دینا بھی جائز ہے۔

کیوڑہ (۱۵۱ھ)

بکسر کاف تازی و یائے تحتانی مجہول و فتح واو و فتح رائے ثقیل و سکون ہا۔ کاذی و کد۔ (ع)

صفات و شناخت ۔ درخت اسکا بوٹے کی طرح اور خاردار اور پراگندہ اور غیر موزوں ہوتا ہے ساق اور شاخوں پر گرہ ہوتی ہے پتے بہت لمبے اور کم چوڑے اور سرکی طرف سے نوکدار اور تنے کی طرف سے چوڑے کھجور کے پتوں سے لمبے اور چوڑے اور نرم اور گنے کے پتوں کی طرح ہوتے ہیں رنگ ہرا ہوتا ہے اور کنارے پر انکے باریک کانٹے ہوتے ہیں بعض مقاموں میں ان پتوں سے کھجور کے پتوں کی طرح چٹائیاں بنتے ہیں اس پیڑ کی ساق ریشہ دار اعلیٰ رنگ ہوتی ہے چار برس کا درخت پھول دیتا ہے اور بیسویں برس تک اس پیڑ میں پھول آتے ہیں پھول خوشبودار ہوتا ہے یہاں تک کہ سوکھ جانے کے بعد بھی پھول میں خوشبو آتی ہے رنگ پھول کا سفید مائل بزردی ہوتا ہے اور حق یہ ہے کہ رنگ بھگ میلا سفید ہوتا ہے اور وضع اسکی مکا کے بھٹے کی سی ہوتی ہے اور اس بھٹے میں پتے تہ بہ تہ ہوتے ہیں اور ہر پتا لمبا اور سہ پہلو اور پتلی نوک والا ہوتا ہے جڑ کی طرف سے چوڑا ہوتا ہے بتدریج نوک تک پتلا پڑ جاتا ہے اوپر کے پتوں کی بہ نسبت اندر کے چھوٹے پتے اور بھی زیادہ خوشبودار ہوتے ہیں بھٹے کے سب سے اوپر کے پتے ہرے اور بہت لمبے ہوتے ہیں انکے اندر کے پتے سفید نکلتے ہیں مرہٹے اس کو سفید کیوڑہ اور کیتکی کو جسکا پھول پیلا ہوتا ہے پیلا کیوڑہ بولتے ہیں انکی زبان میں اول کے لیے شویت کیوڑہ اور دوم کے لیے سون کیوڑہ الفاظ ہیں۔ اور کنارے انکے بھی آری کی طرح خاردار بیچ میں خوشہ ہوتا ہے نہایت نرم اسمیں زیرہ سے باریک باریک دانے ہوتے ہیں اور اسکے پھول میں دوسرے زیادہ خوشبو آتی ہے نزدیک سے کم ان پھولوں سے عرق بھی کھینچا جاتا ہے اور عطر بھی تیار کیا جاتا ہے چونکہ اسمیں چنداں چکنائی نہیں ہوتی اسلیے عطر صندل کے ساتھ ملاتے ہیں یہ پھول [illegible] رہتے ہیں

Hakeem Shoukat Ali

اور لکڑی اسکی عمارت کے کسی کام مین نہین آسکتی اُسمین یہ قابلیت ہی نہین اندر سے بے رنگ ہوتی ہے
یعنی نہ سرخ ہوتی ہے نہ سیاہ سوکھنے کے بعد بہت ہلکی اور کمزور ہوجاتی ہے ولایت کے متقدمین اطباے اسلام نے
کاذی کی ماہیت مین وہ قول بیان کیے ہین کہ جنکا کیوڑے کے درخت کے حلیے کے ساتھ مطابقت پانا مشکل
ہے مینے کیوڑے کے بہت سے پیڑ دیکھے مین جو کچھ اُسکا حال تھا اُوپر لکھ چکا اب کچھ ان حذاق کے اقوال لکھتا ہون
(۱) ابو حنیفہ دینوری نے لکھا ہے کہ کاذی کے پیڑ بلاد عرب اور عمان کے نواح مین بہت ہین اور وہ وہ چیز ہے جس سے
روغن کو خوشبودار کرتے ہین اور مجھ سے ایک ایسے شخص نے بیان کیا ہے جس نے ایک پیڑ کو بچشم خود دیکھا ہے
کہ وہ کھجور کی قسم کا پیڑ ہے اور اسمین طلع (کھجور کے شگوفے کو کہتے ہین جو بالی ہے سرودم کی طرح ہوتا ہے اتاہم
اس طلع کو کھلنے سے قبل کاٹ لیتے ہین وجہ اسکی یہ ہے کہ کھلنے کے بعد خوشبو اُسکی بالکل جاتی رہتی ہے اس
طلع کو روغن مین ڈال کر رکھ دیتے ہین اسکی تمام خوشبو روغن جذب کر لیتا ہے راقم الحروف کہتا ہے کہ کیوڑے کے بھٹے کے
کھلنے سے اُسکی خوشبو باطل نہین ہوتی کتنا ہی رکھا رہے خوشبو دیتا ہے (۲) صاحب جوامع ادویہ مفردہ و مرکبہ نے لکھا ہے
کہ کاذی ایک درخت ہے کہ سرزمین ہند و سند اور کران مین پیدا ہوتا ہے اور اخروٹ کے درخت تک اونچا ہوجاتا
ہے پتے اسکے زرد آلو کے پتون کی طرح ہوتے ہین جنکا سر گول ہوتا ہے اندر سے لکڑی کا رنگ صاف سرخ نکلتا ہے
اور کبھی بہت سیاہ نکلتا ہے اس لکڑی کو کیڑا کبھی نہین لگتا ہند و سند مین اس سے تخت اور دروازے کی چوکھٹین
بنواتے ہین پس کوئی کیڑا ان چیزون کے پاس نہین پھٹکتا اور پھلی اسکی خرنوب کی پھلی کی طرح ہوتی ہے
ہر پھلی مین چار دانے خرنوب کے دانون کی طرح نکلتے ہین اہل ہند ذکر کرتے ہین کہ ان پھلیون اور دانون سے
شربت تیار کیا جاتا ہے اس درخت کو ہندی زبان مین شم کہتے ہین اس شربت مین بہت سے عصارے
اور دوا مین پڑتی ہین کبھی صرف پھلیون اور دانون کو پانی مین جوش دیکے صاف کرکے شکر ملا کر قوام کر لیتے ہین اور
یہ شربت سادہ ہے اور پہلا شربت مرکب ہے راقم الحروف کہتا ہے کہ یہ بیان کیوڑے کے حلیے کے مطابق نہین
اسلیے کہ اخروٹ کا درخت ایک سو فٹ سے ایک سو بیس فٹ تک اونچا ہوتا ہے اور کیوڑے کا پیڑ تو بہت چھوٹا
ہوتا ہے اور کیوڑے کا پتا بھی گنے کے پتے کی طرح ہوتا ہے اور لکڑی اُسکی اندر سے نہ سرخ ہوتی ہے نہ سیاہ
اور نہ وہ اس قابل ہے کہ اس سے تخت یا چوکھٹ بن سکے اور نہ اُسمین پھلی آتی ہے شاید شیشم کے پیڑ کے ساتھ اسکو
مشتبہ کر دیا ہے کیونکہ جو حالات اُنھون نے لکھے ہین وہ شیشم کے حلیے سے مطابقت رکھتے ہین (۳) کتاب اعتماد مین
لکھا ہے کہ کدر عناب ہندی کا درخت ہے اہل عراق اسکو کاذی اور کیرج کہتے ہین راقم الحروف کہتا ہے کہ یہ
بیان بھی لغو ہے (۴) سدید کازرونی مفردات قانون کی شرح مین کہتا ہے کہ ان ماہرین نے اس کاذی مین
جس سے عمان کے اطراف مین روغن تیار کرتے ہین اور اُس کاذی مین جسکو کدر کہتے ہین اور اس سے
شربت جیجک اور امراض دموی کے لیے تیار کرتے ہین فرق نہین کیا ہے حالانکہ جس کاذی سے روغن
تیار کرتے ہین ایک قسم کا کھجور کا درخت ہے جسمین طلع نکلتا ہے اور جس کاذی سے کدر کا شربت تیار
کرتے ہین وہ عناب اور اخروٹ کے پیڑون کے برابر ہوتا ہے اور جس سے روغن تیار کرتے ہین وہ
گرم و خشک ہے کیونکہ اُسکی گرمی پر اُسکی خوشبو کی حدت اور تیزی دلالت کرتی ہے اور جس سے شربت تیار

Hakeem Shoukat Ali

کرتے ہین وہ نہایت سرد وخشک ہو پس لفظ کاذی ایسی دو داؤن مین مشترک ہے جنکی حقیقت اور طبیعت اور ماہیت مختلف ہو کسی کتاب مین ان دونون مین فرق ظاہر نہین کیا سوائے ابن ہبل بغدادی کے کہ اُس نے کتاب مختار مین صاف لفظون مین کہدیا ہے کہ جس کاذی سے خوشبو دار روغن تیار کرتے ہین وہ دوسری چیز ہی اور جس سے چیچک اور امراض خونی کے لیے شربت تیار کرتے ہین وہ اور چیز ہے۔ (۵) گیلانی نے لکھا ہے کہ کاذی کا پھل اناناس کے پھل کی طرح شکل مین ہوتا ہے اوپر سے صاف چکنا ہوتا ہے اندر سے لکڑی ہوتی ہے اسلیے کھانے کے کام مین نہین آتا اور یہ زیادہ تر اضلاع اڑیسہ اور سواحل دکھن مین کاذی کے پیڑون مین پیدا ہوتا ہے راقم کہتا ہے کہ مین نے جہان تک کیوڑے کے پیڑ دیکھے کہین پھل کا ایسی حالت کے ساتھ نام ونشان نہ پایا اُسنے یہ بات کہان سے لکھدی (۶) صاحب اختیارات بدیعی کہتا ہے کہ شیراز کے گرم علاقون مین کدر کے پیڑ بہت ہین اسکے پھول کو کیدی کہتے ہین اُسکی خوشبو ایسی پائدار ہوتی ہے کہ اگر کپڑے کو اُس سے معطر کردین تو پھٹتے پھٹ جائے مگر خوشبو نہ جائے مولف مخزن کہتا ہے کہ شاید اسکو شبہ ہوگیا ہوگا۔ (۷) بعض اطبا کہتے ہین کہ اسکی لکڑی صندل سُرخ کی طرح ہے اور یہ بھی غلطی ہے

طبیعت۔ دوسرے درجے کے آخر مین گرم وخشک ہے بعض کہتے ہین کہ گرمی وخشکی مین معتدل ہو مین کہتا ہون کہ کیوڑہ جو مشہور معروف ہے اور خون کی حدت مٹانے کو اور ہر قسم کی چیچک کے مضار دفع کرنے کے لیے دیا جاتا ہے اور تپ وغیرہ کو نفع پہونچاتا ہے وہ ضرور سرد اور نہایت سرد ہے اور وید بھی سرد بتاتے ہین۔ بہت سی کتب کی تتبع کے بعد اہل تجربہ کی یہی رائے معلوم ہوتی ہے۔

خواص وفوائد۔ کیوڑے کا پھول مفرح ہے دل ودماغ وحواس واعضا کو قوت دیتا ہے خفقان وفساد خون وحرارت قلب وجگر کو نافع ہے پھول کے اندر جو غبار ہوتا ہے اسکو چینی کے برتن یا کاغذ پر جھاڑین اور جو کچھ غبار سا جھڑے عورت کی فرج مین رکھین تو تنگی اور خوشبو پیدا ہوگی اور اُسکو بچھون کے کان مین ڈالنے سے درد کو تسکین ہوتی ہے اگر زخم پر بُرکین تو بھر جائے اور رطوبت خشک ہوجائے اسکی لکڑی کو جلا کر راکھ زخمون پر بُرکنے سے بھر جاتے ہین جرب وورم کو تحلیل کرتی ہے اور خون کو صاف کرتی ہے حواس کو قوت بخشتی ہے درد شدید کو تسکین دیتی ہے فساد خون اور جذام کو نافع ہے کیوڑے کا شربت پینا چیچک کی تکلیف کو کم کرتا ہے اگر ایام چیچک مین قبل از خروج چند روز پلائین تو کم نکلے پھولون کے اوپر کے پتون کو جوش کرکے اس جوشاندے کا انگور کے ساتھ قوام کرلیتے ہین اسمین خوشبو آتی ہے اور کبھی لکڑی وغیرہ سے بھی بنایا جاتا ہے چنانچہ گیلانی وغیرہ کہتے ہین کہ کھلی سکا شربت مفرد بناتے ہین کہ جڑ اور پتے کی تازہ لکڑی کو یا خشک لکڑی کو کچل کر دس سیر پانی مین جوش دیتے ہین جب اُسکی قوت پانی مین نکل آتی ہے تو کھانڈ ملا کر قوام کرلیتے ہین جب مطلق کیوڑے کا شربت بولتے ہین تو یہی مراد ہوتا ہے لیکن اطبا کے درمیان مین جو شربت معمول ہے اُسمین بہت سی دوائین پڑتی ہین جسکا نسخہ شیخ نے قانون مین بحث جدری مین بیان کیا ہے اسکے پھول کا روغن دردون کو تسکین دیتا ہے اور دماغ کو قوت پہونچاتا ہے کہتے ہین کہ منفعت مین روغن گل کی طرح ہے اور اسکی جگہ کام مین آسکتا ہے طریق اسکے بنانے کا یہ ہے پھول کو کھلنے کے قبل تل کے تیل مین ڈال کر چالیس دن تک دھوپ مین رکھین اگر

Hakeem Shoukat Ali

اس عرصے مین پھول دو تین مرتبہ بدل دین تو عمدہ ہوجائے اسے روغن کاذی کہتے ہین - ہندوستان مین جو تیل خوشبو کے لیے تیار کرتے ہین تو اُسکی یہ صورت ہی کہ چھلے ہوے اور دھلے ہوے تلون کو اسکے پھول کے پتون مین بساتے ہین جب خوب خوشبودار ہوجاتے ہین تو پیلکر تیل نکال لیتے ہین - یہ تیل نہایت خوشبودار ہوتا ہے -
وید کہتے ہین کہ شیرین اور تلخ اور تیز اور سبک ہے اسکا پھول باد اور بلغم لزج کو بالکل نکال ڈالتا ہے بینائی کو قوی کرتا ہے اور بدن کو بھی قوت بخشتا ہے کیوڑے کے اندر کے باریک دانے اور کافور اور سہاگہ اور مرغی کے اُس انڈے کا چھلکا جس سے بچہ نکلا ہو یہ سب چیزین پیسکر ذکر پر طلا کرکے عورت کے ساتھ صحبت کرنے سے اُسکو لذت بہت حاصل ہوتی ہے یہانتک کہ مرد پر عاشق ہوجاتی ہے اسکا پھول عورت کا دودھ گھٹاتا ہے بار بار پیشاب کے آنے اور قطرہ قطرہ پیشاب کے آنے کو نافع ہے اسکے پھولون کا عطر مفرح ہے اسکے پھولون کا تیل تشنج کو نافع ہے اس کے تیل کی مالش سے بدن کا درد اور گٹھیا دور ہوتی ہے اسکی جڑ کا تیل بھی دواؤن کے کام مین آتا ہے -

کیوڑے کا عرق

صفات - کیوڑے کے پھولون سے عرق کھینچا جاتا ہے عرق بیدمشک کی سی خوشبو آتی ہے تازہ کسی قدر تند اور تیز اور حدت دار ہوتا ہے خاصکر عرق مکرر ایسا ہی ہوتا ہے پرانا ہوجانے سے تیزی جاتی رہتی ہے اسپر کبھی فقط کیوڑے کا اطلاق ہوتا ہے -

طبیعت - بعض گرم وخشک اور بعض سرد وخشک اور بعض سرد وتر بتاتے ہین -

خواص وفوائد - فرحت پہونچاتا ہے دل ودماغ کو اور کل حواس اور تمام اعضا کو قوت دیتا ہے خفقان اور دل کی گرمی اور معدے کی گرمی اور غشی کو نافع ہے - سرور بخشتا ہے خون کو صاف کرتا ہے کسل کو دفع کرتا ہے اسکے استعمال سے انگڑائیون کا آنا بند ہوجاتا ہے ماشرا اور چیچک اور خارشت اور پھنسیون کو نافع ہو گر نزلہ پیدا کرتا ہے اور اسکے پینے سے پسینے مین خوشبو آتی ہے اسکے پینے سے چیچک کی تکلیف کم ہوجاتی ہے بلکہ چیچک کی فصل مین چیچک نکلنے سے قبل بچے کو چند روز پلانے سے کم نکلتی ہے **مضر** نزلہ **مصلح** عناب

بدل - عرق گیتکی

مقدار خوراک - ۶ تولہ تک

باب کاف فارسی

گاجر (ھ)

بفتح کاف فارسی وسکون الف وفتح جیم تازی وسکون راے مہملہ - گزر وزردک (ف) جزر (ع)

صفات وشناخت - ایک نباتاتی روئیدگی کی گاؤدم جڑ ہے - اسکی تین قسمین ہین (۱) پتے سونف کے پتون سے چھوٹے اور پھول بھی سونف کے پھول سے چھوٹا ہوتا ہے اسمین دھنیے اور سوئے کی طرح چھتر لگتے ہین ساق ایک بالشت کے قریب بلند ہوتی ہے پھول کا رنگ سفید ہوتا ہے اور اس

Hakeem Shoukat Ali

خوشبو آتی ہے (۲) پتے دھنیے کے پتون کی طرح ہوتے ہین اور غلاف مین بیج بھرے ہوتے ہین جنکی صورت زیرے کے دانے کی سی ہوتی ہے پھول وغیرہ پہلی قسم کی طرح (۳) پتے شاہترے کے پتون کی طرح اور کچھ اُنسے جوڑے ہوتے ہین اور مزے مین کسی قدر تلخی ہوتی ہے ساق پریشان ہوتی ہے اور اُسپر چھتر ہوتے ہین سونے کے چھتر کی طرح پھول کا رنگ سفید ہوتا ہے جسکے اندر ایک چیز ہوتی ہے روئی کی طرح نیلے رنگ کی اسکی جڑ ایک اُنگلی کے برابر سے لیکر بالشت بھر تک لمبی ہوتی ہے بہتر وہ گاجر ہے جو سرخ و شیرین اور شاداب و کم ریشہ موجود ہو رماڑواڑ کی طرف ایک ہاتھ تک لمبی گاجر ہوتی ہے۔

طبیعت ۔ گرم و تر پہلے یا دوسرے درجے مین یا گرم دوسرے درجے مین اور تر پہلے درجے مین اسمین رطوبت فضلیہ ہے وید گرمی و سردی مین معتدل جانتے ہین بضاعت الاطبا مین ہے کہ اسکی جڑ پہلے درجے مین گرم و تر ہے۔

خواص و فوائد ۔ لطافت پیدا کرتی ہے جگر کا سدہ کھولتی ہے معدے کو قوت دیتی ہے اس سے پاخانہ کھلکر ہوتا ہے باہ کو قوت دیتی ہے ذکر کی استادگی بڑھاتی ہے منی کو گاڑھا کرتی ہے بلغم نکالتی ہے کھانسی اور درد سینہ کو مفید ہے اس سے پیشاب کھلکر ہوتا ہے گردے اور مثانے کی پتھری ٹوٹ کر بہ جاتی ہے استسقا کو نافع ہے معدے اور جگر کو مفید ہے بدن کو تیار کرتی ہے اسکے ستو گرمی مین پینے سے خشکی نہین معلوم ہوتی پیاس دبی رہتی ہے اسکا پانی خفقان گرم کو بہت مفید ہے اس ترکیب سے گاجر کو کھانا خفقان اور تقویت دل کے لیے بہت نافع ہے۔ گاجر کو بھونلین جب نرم پڑجائے تو اوپر کا پوست اور اندر کی گٹھلی دور کرکے رات کو آسمان کے تلے رکھدین اور صبح کو تھوڑا سا عرق گلاب اور قند ملاکر کھالین۔ گاجر کو پیکر پانی کے ساتھ جوش دیکر کپڑے پر بچھا کر ایسے زخم پر لگاتے ہین جس سے کہ بدبو نکلتی ہے گاجر کا مربا سریع الہضم ہے استسقاء کے مریض کو فائدہ پہونچاتا ہے اگر شہد مین تیار کیا جائے تو باہ کو نہایت قوت دے اور ہاضم ہوجائے بہتر وقت اس مربے کے استعمال کا ربیع و خریف ہے اسکا حلوا بھی لذیذ ہوتا ہے اسکے پتون کا ضماد آکلہ کے واسطے بہت نافع ہے اس سے غذائیت بدن کو اُس قدر حاصل نہین ہوسکتی جتنی شلغم سے ہوتی ہے گاجر سریع الہضم ہے مگر شیخ کہتا ہے کہ دیر ہضم ہے اور مربا اسکا زود ہضم ہے اسکو کچا اور خام کر زیادہ کھانے سے پیٹ پھول جاتا ہے اگر پیٹ نہ پھلاتی تو استسقا کی دواؤن مین شامل کی جاتی گرم مزاج والون کے لیے بغیر اصلاح کے مناسب نہین البتہ سرد مزاج والون کو نفع پہونچاتی ہے سرد مزاج والے کے اگر معدے مین رطوبت ہو تو اسکو گرم مسالے کے ساتھ پکاکر کھانے سے رطوبت کو نفع پہونچتا ہے اور رطوبت زائل ہوکر معدہ قوت پاتا ہے بڈھون کے لیے بھی نافع ہے بکری کے گوشت کے ساتھ پکاکر کھانے سے عمدہ خلط پیدا کرتی ہے جس معدے مین بلغم لزج یا رطوبت کی وجہ سے ضعف ہوا ہے قوت بخشتی ہے جگر اور معدے اور تلی کا سدہ کھولتی ہے اگر سرکہ اور نمک یا کانجی اور نمک کے ساتھ پکاکر کھاوین تو رقیق کے ساتھ دست لاوے اور گردے مین گرمی پیدا کرے سینے اور پھیپھڑے کو مضر نہین گاجر کا اچار سرکے مین پڑا ہوا معدہ اور جگر سرد کو قوت دیتا ہے تلی کا ورم تحلیل کرتا ہے گاجر کو کوٹ کر اسکا رس نکالکر جوش کھائی

Hakeem Shoukat Ali

وزن شہد کے ساتھ جوش کرکے مٹکے مین بھر دین یہانتک کہ جوش کھا کر مسکر ہوجاوے اسکے پینے سے نشہ خوب آتا ہے اور خمار دیر مین تحلیل ہوتا ہے اور یہ شراب دیر مین ہضم ہوتی ہے سر درد پیدا کرتی ہے مگر اسکے پینے سے چہرے پر سرخی آجاتی ہے۔

وید کہتے ہین کہ گاجر بھوک پیدا کرتی ہے تو بعض شکم بواسیر اور سنگرہنی اور فساد باد و بلغم کو مٹاتی ہے قوت پیدا کرتی ہے یعنی گاجر کے کھانے سے آنتون کے کیڑے مرتے ہین بگڑے ہوے زخمون پر گاجر کا لیپ کرتے ہین گاجر کھانے سے بدن فربہ ہوتا ہے گاجر کا حلوا کھلانے سے بھی بدن موٹا ہوتا ہے گاجر کے ضماد مین نمک ڈال کے لگانے سے وہ صفراوی ورم اترتا ہے جسمین پھنسیان ہوجاتی ہین کچی گاجر کو پیس کے لیپ کرنے سے آگ وغیرہ سے جلے ہوے کی سوزش مٹتی ہے گاجر کا اچار کھلانے سے تلی کم ہوجاتی ہے گاجر کے پتون کو بھی نکال کر گرم کرکے انکا رس نکالکر دو تین بوند مین کان اور ناک مین ٹپکانے سے چھینکین آکر آدھا سیسی کا درد دفع ہوتا ہے گاجر کے چھلکے کو مہین پیسکر آنکھ مین لگانے سے کنجا روگ مٹتا ہے۔ **مضر** نفاخ و دیر ہضم ہے **مصلح** گرم دوائین جیسے رائی اور زیرہ اور گڑ اور سرکہ بھی مصلح ہے۔

مقدار خوراک۔ جرم گاجر ۳ ماشہ کم ۳ تولہ تک بعض کہتے ہین کہ ساٹھ تولہ تک اور مربا اور حلوا ۱۰ تولہ تک اور نبیذ یعنی شراب پونے انتیس تولہ تک۔

گاجر کے بیج (ھ)

تخم گزر (ف) بزر الجزر (ع)

صفات۔ سونف سے زیادہ تر مشابہت رکھتے ہین۔

طبیعت۔ گرم تیسرے درجے مین خشک پہلے درجے مین محیط مین گرم و خشک تیسرے درجے مین لکھا ہو گر یہ تجربے کے خلاف معلوم ہوتا ہے۔

خواص و فوائد۔ باہ کو قوت دیتے ہین پیشاب جاری کرتے ہین رحم کو فضول مواد سے پاک کرتے ہین درد سینہ و پشت کو نافع ہین پیٹ کا بچہ گرا دیتے ہین خون حیض جاری کرتے ہین استسقا کو دور کرتے ہین انکو جلا کر استسقا اور پیشاب کے رک جانے اور پیٹ پھولنے کے لیے دیتے ہین اور زخمون کو بھی نفع پہونچاتے ہین گردے اور مثانے کی پتھری توڑتے ہین ساڑھے تین ماشہ گاجر کے بیج پونے دو ماشہ شکر سفید کے ساتھ کھانے سے ساقین کا درد دفع ہوتا ہے باہ کو قوت دینے مین بیج گاجر سے زیادہ کار آمد ہین ایک حصہ گاجر کے بیج ایک حصہ شلغم کے بیج دونون کو مولی کھوکل کرکے اسمین بھر دین اور منھ اسکا بند کرکے بھوبھل مین پکالین پھر نکالکر کھاوین تو اس سے گردے اور مثانے کی پتھری نکل جائے رکا ہوا پیشاب کھل جائے قدمون اور ہیلو کا تشنج دور کرتے ہین۔ وید کہتے ہین کہ گاجر کے بیج عورتون کو طاقت دیتے ہین بچے کے ہونے کے وقت کی زیادہ تکلیف مٹانے کے لیے انکو جون کے ساتھ جوش کرکے پلانا چاہیے یہ بیج جگر سے محرک اور درد ریاحی مٹانے والے ہین ادھمان (بادی کا مرض) استسقا سے زقی اور کیڑون کے امراض مین کام آتے ہین اسکے بیجون کی دھونی دینے سے بھی بچہ اسانی سے پیدا ہوجاتا ہے **مضر** معدہ اور حلق اور پھیپھڑون کو نقصان پہونچاتے ہین **مصلح** انیسون **بدل** دو قو دو انیسون

Hakeem Shoukat Ali

وید کہتے ہین کہ اسکی جگہ جنگلی گاجر کام مین آسکتی ہے۔
مقدار خوراک۔ ۱ ماشہ تک یوسفی کہتا ہے کہ ۴ ماشہ سے ۹ ماشہ تک۔

جنگلی گاجر

خرس گیاہ معدران وگزر دشتی (ف) الجزر البری (ع)۔

صفات وشناخت۔ اسکے پیڑ کو ریچھ بہت پسند کرتا ہے اسلیے خرس گیاہ کہتے ہین پیڑ اسکا گاجر کے پیڑ کی طرح ہوتا ہے پتے سونف کے پتون سے مشابہ مگر اُنسے چھوٹے ہوتے ہین اور پھول زرد اور تیز مزہ اور خوشبودار اور جڑ انگلی کے برابر پانی کے پاس اسکا پیڑ ہوتا ہے اور بیج خاردار غلاف مین ہوتے ہین بعض نے اسے شقاقل خیال کیا ہے یہ غلطی ہے۔

طبیعت۔ گرم دوسرے درجے کے اول مین بعض کہتے ہین کہ گرم تیسرے درجے مین اور خشک پہلے درجے کے آخر مین ہے

خواص وفوائد۔ اسمین حدت اور سوزش بھی ہے اور سب افعال مین بستانی گاجر سے قوی ہے باہ کو قوت دیتی ہے اور مدر بول ہے اور اس باب مین نہایت قوی ہے اسکا فرزجہ پیٹ سے بچہ گرا دیتا ہے خون حیض جاری کرتا ہے اسکے پینے سے کمر اور پسینے کا درد جاتا رہتا ہے استسقا اور پیشاب بند ہوجانے کو نافع ہے پیٹ کے نفخ کو تحلیل کرتی ہے زہریلے جانورون کے زہرون کو دفع کرتی ہے یہانتک کہ اگر اسکو کھائین اور پھر کوئی زہریلا جانور کاٹے تو اسکا زہر اثر نہین کرتا اسکے پتون اور جڑ کو پکا کر جس عضو مین سردی سے خون جم گیا ہو اسپر لیپ کرنا مفید ہے اسکی جڑ کا حمول رحم کو صاف کرتا ہے اور حمل رہنے مین موثر ہے اسکو گھر مین رکھنے سے زہریلے جانور بھاگ جاتے ہین **مضر۔** معدہ اور حلق اور پھیپھڑون کو **مصلح** انیسون اور سرکہ اور رائی **بدل۔** تخم سداب یا کلونجی۔

گانجہ (ھ)

بفتح کاف فارسی وسکون الف ونون غنہ وفتح جیم تازی وسکون ہا اور ہا کی جگہ الف ساکن بھی آیا ہے۔

صفات وشناخت۔ محیط وغیرہ مین ہے کہ ایک روئیدگی ہے سبز و تیز و تیز بو بھنگ کے مشابہ درخت کے پتون کو مع چھوٹی چھوٹی ڈالیون کے دبا کر خشک کر لیتے ہین اور چلم مین رکھکر پیتے ہین گر ٹریا مڈیکا متعلقہ میڈیکل کالج آف بنگال مولفہ شب چندر کرمکار مین یہ لکھا ہے کہ بھنگ کے درخت کو بعد پھول ہونے کے خشک کرنے سے گانجہ بنتا ہے آر پے اوشدین ذکر کیا ہے کہ گانجہ بھنگ کے درخت مادہ کی پھول والی ڈالیان ہین جنکو توڑ کر سکھا لیتے ہین انکے پتون کو بھنگ کہتے ہین پھول اور دانون کو گانجہ بولتے ہین بھنگ مین دانہ بہت کم ہوتا ہے اور گانجے مین پتے کم ہوتے ہین بھنگ کی بہ نسبت گانجہ زیادہ زوردار ہوتا ہے تحقیق یہ ہے کہ بھنگ کا پتا لمبا اور نوکدار ہوتا ہے اور آس پاس کٹا ہوا ہوتا ہے آری کے دانتون کی طرح اور ہر تیلی ڈنڈی مین اکثر پانچ پتیان ہوتی ہین گانجے کے پتے قریب قریب بھنگ کے پتون کی طرح ہوتے ہین فرق اسقدر ہے کہ ڈنڈی کی جڑ سے جسمین پتے ہوتے ہین ایک شاخ نکلتی ہے جسمین چھوٹے چھوٹے پتے اور ان مین دانون کا گچھا ہوتا ہے ان مین ننھے ننھے سفید پھول بھی ہوتے ہین اسکی شکل طرے کی سی ہوتی ہے اسی کو گانجے کی کلی کہتے ہین

Hakeem Shoukat Ali

اسی کو خشک کر لیتے ہین اور بھگو کر نچوڑ کر چلم مین رکھکر پیتے ہین دونون کے بیج علٰحدہ ہوتے ہین بھنگ کے بیجون سے گانجا پیدا نہین ہوسکتا۔

طبیعت۔ مرکب ہے گرمی و سردی سے اور خشکی غالب ہو اور بعض گرم بتاتے ہین۔

خواص وفوائد۔ نشہ پیدا کرتا ہے۔ تمام اعضا کو خصوصًا دماغی اعضا کو سست اور بےحس کرتا ہے خشکی بے حد لاتا ہے سست و بے حس کرنے مین افیم سے بڑھکر ہے اسی طرح اسکے شگوفہ خشک کا چلم سے دھوان کھینچنا جلد نشہ پیدا کرتا ہے پھیپھڑے کا فضلۂ رطوبی سکھاتا ہے گانجے کو ارنڈے کے تیل مین گھول کو ذرا بھیر کپڑے پر لگا کر آلۂ تناسل پر باندھین تھوڑا خراش کرتا ہے لیکن مقوی باہ ہے اور مجلوق کو نفع کرتا ہے گانجے کی روح کھانسی کی شدت روکنے کے لیے نہایت عمدہ ہے کزاز کی بیماری مین اور زیادہ خوراک مین سگ دیوانہ کے زہر مین گانجے کو مفید پایا گیا ہے اسکے استعمال سے نیند لگتی ہے اور درد دفع ہوجاتے ہین دمے کی بیماری اور درد عصبی مین بہت فائدہ دیتی ہے اسکے کھانے سے عضلات ڈھیلے ہوجاتے ہین وید کہتے ہین کہ گانجا کا تار پیتے رہنے سے اکثر آدمی خبطی ہوجاتا ہے گانجہ پینے والے آدمی اکثر پھیپھڑے کے مرض اور استسقا اور سب بدن مین ورم ملی وغیرہ کے امراض مین مبتلا ہوکے مرجاتے ہین اسکے پتون کو مہین پیس کے سونگھنے سے دماغ کی رطوبت صاف ہوجاتی ہے اسکے پتون کا خالص رس لیپ کرنے سے سر کی بھوسی یعنی بفا دفع ہوتی ہے اور جہان کیڑے ہون وہان لگانے سے وہ مرجاتے ہین اچھے گانجے کے ست کی ایک رتی کی مقدار خوراک دینے سے مثانے مین پت کی پتھری کا درد ہونا بند ہوجاتا ہے اسکے پتون کا رس گرم کرکے کان مین ڈالنے سے گرمی اور سردی کا درد سر دفع ہوتا ہے **مضر** دل اور پھیپھڑہ اور دماغ کو نقصان پہونچاتا ہے غشی لاتا ہے **مصلح** گاے کا دودھ اور ترشی۔

مقدار خوراک۔ روح ۵ بوند سے لےکر ۲۰ بوند تک۔

گانکڑی (ھ)

اس نبات کا درخت گز بھر تک لمبا ہوتا ہے اور شاخ پتلی جھینگلیا کے قریب کئی شاخین زمین سے نکلتی ہین نئے درخت کی شاخین دیا سلائی کے برابر پتلی اور پرانے کی چھنگلیا کے قریب ہوتی ہین پھل گول ہوتا ہے رنگ سرخ ہوتا ہے ہر پھل مین تین بیج نکلتے ہین وضع انکی امرود یعنی سفری کے بیجون کی سی ہوتی ہے پھل مقدار مین مکا کے دانے کے برابر ہوتا ہے مزہ اسکا میٹھا اور چکنا ہوتا ہے پتے کرتوت کے پتون کی طرح ہوتے ہین اسکی جڑ مین لعاب ہوتا ہے چابنے سے لعاب نکلتا ہے۔

منافع۔ جڑ کا لعاب منی کو جماتا اور گاڑھا کرتا ہے مقوی باہ ہے۔

گاؤزبان (ف)

بفتح کاف فارسی وسکون الف وواو موقوف وفتح زاے نقطہ دار و فتح باے موحدہ وسکون الف ونون لسان الثور (ع)

صفات وشناخت۔ ایک روئیدگی ہے کہ ربیع کے موسم مین پیدا ہوتی ہے گز بھر کے قریب لمبی بلکہ اُس سے بھی بڑی بڑی ڈالیان زمین پر بچھی ہوتی ہین۔ پتے اسکے کھردرے اور اُبھرے ہوے اجزا گاؤ کی زبان کی شکل ہوتے ہین اور پتون پر سفید نقطے بھی ہوتے ہین اسکی شاخین باریک اور سخت مع کے

Hakeem Shoukat Ali

پاؤن کی طرح ہوتی ہین تازی گاؤزبان سبز مائل بزردی ہوتی ہے اور پرانی سیاہی مائل ہوجاتی ہو جسقدر پرانی ہو سیاہی بڑھجاتی ہے گیلان مین بہت اچھی ہوتی ہے ہندوستان مین عظیم آباد کی طرف بھی ہوتی ہے گو پتے اسکے نازک ہوتے ہین بہتر گاؤزبان تازہ موٹے پتون والی کھردری اور سبز مائل بزردی ہے جسپر کانٹے کی جڑ کی طرح نقطے ہون اور روان بڑا اور موٹا ہو اور سوکھنے کے بعد اسپر چھریان نہ پڑجائین قوت اسکی سات برس تک رہتی ہے مخزن کے مؤلف نے سنکھاہولی گاؤزبان کا ہندی نام لکھا ہے یہ اسکی غلطی ہے حقیقت مین سنکھاہولی ایک گھاس ہے دوب کی طرح جسے اکثر چوپائے چرتے ہین۔

طبیعت۔ تازہ گرم و تر پہلے درجے مین گر خشک کی رطوبت کم ہوکر خشکی کی طرف مائل ہوجاتی ہے بعض گرمی و تری مین معتدل جانتے ہین بعض دوسرے درجے مین سرد اور پہلے درجے مین تر کہتے ہین بعض کے نزدیک سرد و تر دوسرے درجے مین ہے۔

خواص وفوائد۔ فرحت بخشتی ہے اسمین چونکہ سودائے رقیق نکالنے کی تھوڑی سی قوت ہے یہ قوت تفریح کی مدد کرتی ہے ارواح و حرارت غریزی کو قوت پہونچاتی ہے اعضائے رئیسہ کو بھی قوی کرتی ہے ملین طبع ہے یعنی پاخانہ کھلکر ہوتا ہے صفرائے خالص اور اُن خلطون کو جو جل گئے ہون پاخانے کے ذریعہ سے نکالتی ہے سینے کی خشونت اور کھانسی اور دمے کو اور امراض سوداوی کو نافع ہے سرسام اور برسام اور مالیخولیا اور جنون و تپ و درد گلو و درد سینہ کو مفید ہے پھیپھڑے کے درد کو دور کرتی ہے خفقان اور وحشت اور یرقان اور وسواس اور فزع اور غم و ہم اور گردے و مثانے کی پتھریون کو بہت فائدہ مند ہے قصبہ ریہ کی خشونت کو دور کرتی ہے رخسارون کا رنگ نکھارتی ہے اسکو جلاکر منھ مین پُر کرنے سے بچون کا منوان جاتا رہتا ہے منھ کی سوزش دور ہوتی ہے اگر اسکے تازہ پتون کے رس مین سیب اور مویز کا خیسانده یا جوشانده ملاکر شراب تیار کرین تو ۹ ماشہ اسمین سے اتنی تفریح پیدا کرے کہ ۲۸ تولہ ۴ ماشہ شراب سے اُسکی کیفیت کم ہو اور طرفہ یہ ہے کہ عقل مین بھی فتور نہ آئے گاؤزبان کا عرق امراض سوداوی اور وسواس اور خفقان سوداوی کو مفید ہے اور تمام فعلون مین اپنے جرم سے کمزور ہے بعض کہتے ہین کہ عرق اسکے جرم سے قوی ہے **مضر**۔ طحال (۲) معدہ **مصلح** صندل سفید اور رُب کا مربا (۲) سماق **بدل** ہموزن گلاب کے پھول یا ریباس یا بلی لوٹن اور کاسنی۔ اور نصف وزن جلا ہوا ریشم یا پانچ اور چوتھائی وزن اسارون یا پوست ترنج اور بعض نے پوست ترنج دو تہائی لکھا ہے اور بعض نے ۳ ماشہ بتایا ہے۔

قدر خوراک۔ جرم گاؤزبان بطور سفوف کے ۷ ماشہ سے ۱۰ ماشہ تک اور خیسانده و جوشانده مین ۷ ماشہ سے ۳ تولہ تک اور ہرے پتون کا رس ۹ تولہ تک اور عرق بھی ۹ تولہ تک۔

گاؤزبان کے پھول

گل گاؤزبان (ف)

صفات۔ سیاہ اور لاجوردی رنگ گل انار سے چھوٹا اور لمبا ہوتا ہے گاؤزبان کے سارے اجزا مین سے یہی لطیف زیادہ ہے پہلے درجے مین گرم و تر ہے۔

خواص وفوائد۔ مفرح ہین ارواح اور حرارت غریزی اور اعضائے رئیسہ اور حواس کو قوت دیتے ہین

Hakeem Shoukat Ali

صفرائے خالص اور جلے ہوئے اخلاط کو پاخانے کے راستے سے نکالتے ہیں یرقان کو نافع ہیں خفقان اور پیاس کو دفع کرتے ہیں گل گاؤزبان ۶ ماشہ گل ارمنی ۳ ماشہ اور کھانڈ ۶ ماشہ کھانے سے خفقان اور سینے کی خشونت اور کھانسی کو نفع ہوتا ہے اور حرارت غریزی ابھر جاتی ہے اور رخساروں کے رنگ میں صفائی آتی ہے **مضر** محال۔ **مصلح** صندل سفید۔ **بدل** گاؤزبان کے پتے اور ابریشم وغیرہ۔

مقدار خوراک ۔ ۴ ماشہ سے ۱ تولہ تک ۔ یہ سفوف میں ہے جوشاندے اور خیساندے میں ۳ تولہ تک۔

گاوزبان کے بیج

تخم گاؤزبان (ف)

صفات ۔ چھوٹے چھوٹے بیج گول اور ذرا لمبے خاکی رنگ اور کھردرے اور تخم قرطم کی طرح مگر اس سے کچھ پتلے ہوتے ہیں بھگونے سے کسی قدر لعاب بھی ان سے نکلتا ہے۔

طبیعت ۔ گرم و تر پہلے درجے میں۔

خواص و فوائد ۔ مفرح ہیں ارواح اور حرارت غریزی اور اعضائے رئیسہ و حواس کو قوت پہونچاتے ہیں امراض سوداوی کو مفید ہیں اپنے افعال میں مثل برگ گاؤزبان و گل گاؤزبان کے ہیں بلکہ گل گاوزبان سے بھی قوی الاثر ہیں **مضر** طحال **مصلح** کشنیز و صندل سفید **بدل** گل گاؤزبان و ریشم۔

قدر خوراک ۔ ایک ماشہ سے ۳ ماشہ تک۔

گاوزبان شیرین

صفات و شناخت ۔ ایک روئیدگی ہے جسکے پتے زمین پر بچھے رہتے ہیں اور کھردرے ہیں انہیں گاوزبان متعارف کی طرح ہوتا ہے درمیان سے پتوں کے ایک شاخ گز بھر کے قریب لمبی نکلتی ہے جسکے سر پر پھول سرخی رنگ کا ہوتا ہے بعض آدمی اسے گاؤزبان خیال کرتے ہیں اور حقیقت میں یہ گاوزبان نہیں یہ آذان الثور ہے جسکے پھول کو کھا لیتے ہیں کیونکہ سرخی ہوتا ہے اسمیں اور گاؤزبان میں یہ فرق ہے کہ اسکا پتا چوڑا اور گول اور پتلا ہوتا ہے جب سوکھ جاتا ہے تو کبھی اوٹ آجاتی ہے اور بہت پتلا پڑ جاتا ہے اور گاؤزبان کے پتوں کا یہ حال نہیں اور آذان الثور کے پتوں میں کھیرے کے پتوں کی سی خوشبو آتی ہے انکو کچا بھی کھاتے ہیں اور پکا کر بھی کھائے جاتے ہیں لعاب اسکے تازہ پتوں میں جتنا ہوتا ہے وہ گاؤزبان متعارف کے پتوں میں نہیں ہوتا ۔ افریقہ میں اسکا نام ابوشنا ہے اسکو مرن لسان کے نام سے بھی لکھتے ہیں ۔ سدید گازرونی نے شرح قانون میں لکھا ہے کہ ہمارے زمانے میں اسکو گاوزبان کی جگہ استعمال کرتے ہیں آذربیجان میں اسکو گاؤزبان شیرین کہتے ہیں اس سے قبل گاوزبان کی جگہ خس الحمار کے پتے استعمال کرتے تھے اور وہ مردہ اسکے پتوں کو گاؤزبان شیریں اس لیے کہتے ہیں کہ خس الحمار کے پتوں سے احتراز ہے جو اسکے رواج سے پیشتر مستعمل تھے ۔ صاحب تحفہ کہتا ہے کہ جس قسم کو اصفہان اور بعض دوسرے شہروں میں گاؤزبان جانتے ہیں وہ مرباجوز ہے جسکا پھول لاجوردی اور چھوٹا اور گول ہوتا ہے بوعلی سینا نے بھی کہا ہے کہ اس زمانے میں جو گاؤزبان عراق عجم میں بسبب مشابہت اصلی گاؤزبان کے استعمال کی جاتی ہے وہ اکثر مرو کی قسم سے ہوتی ہے اور گاؤزبان نہیں اصلی گاؤزبان میں قوت خاصیت اور طبیعت کا اعتدال کے قریب ہونا جمع ہے اور اسمیں یہ بات نہیں۔

Hakeem Shoukat Ali

طبیعت - سردی وتری کی طرف مائل ہے بعض دوسرے درجے مین سرد و تر جانتے ہین -

خواص وفوائد - خفقان اور حرارت معدہ کو مفید ہے منھ آنے کو اور منھ کے دوسرے امراض کو نافع ہے مگر اسمین تفریح کچھ بھی نہین اپنی لزوجیت کی وجہ سے خشک کھانسی کو بھی نافع ہے البتہ اسکا سیاہ پھول اپنی خوشبو کی وجہ سے دل کو تسکین بخشتا ہے اور تفریح بھی رکھتا ہے ان پھولون سے شکر سفید کے ساتھ گلقند بناتے ہین اور گل شکر گاوزبانی کہتے ہین یہ امراض سینہ کو مفید ہے قلب اور روح کو قوت دیتا ہے امراض سوداوی کو مفید ہے اسکے پتون کو جوش کرکے کلیان کرنے سے آدمی اور چوپایون کے منھ کے وہ سرخ وسخت دانے جو انار کے دانون کی طرح بڑھ جاتے ہین مٹ جاتے ہین ہر قسم کی پھنسی اور ہر قسم کے منھ آنے کو نفع ہوتا ہے تمام موبخہ کے گرمی کے امراض زائل ہوجاتے ہین اور معدے کی گرمی بھی اسکے پتون کا خیساندہ پینے سے موقوف ہوجاتی ہے -

گاے (

بفتح کاف فارسی وسکون الف ویاے تحتانی موقوف محیط مین یاے تحتانی کو غلطی سے مجہول لکھ دیا ہے -

گاو (ف) بقر (ع)

صفات - مشہور چوپایہ ہے اسکے گوشت مین اونٹ کے گوشت سے گرمی وخشکی کم ہے اور بکری کے گوشت سے خشکی بڑھی ہوئی ہے بہتر گوشت برس روز کے بچے فربہ اور تندرست کا ہے بعض اسکے گوشت کو چار برس کی بچھڑی کے گوشت پر ترجیح دیتے ہین بڈھی اور دُبلی اور بیمار گاے کا گوشت بُرا ہے گاے کے رنگون مین زرد رنگ بہتر ہے -

طبیعت - گوشت گرم وخشک ہے اور گوبر گرم دوسرے درجے مین اور خشک پہلے درجے مین بعض برعکس اسکے کہتے ہین داؤد انطاکی نے تذکرے مین لکھا ہے کہ گوبر گرم دوسرے درجے مین اور خشک تیسرے مین ہے اور موت گرم وخشک ہے اور سینگ پہلے درجے مین سرد اور تیسرے درجے مین خشک ہے اور پتا چوتھے درجے کے اول مین گرم وخشک ہے -

خواص وفوائد - گاے کا گوشت دیر ہضم وغلیظ ہے خون غلیظ سوداوی پیدا کرتا ہے اور اس وجہ سے بدن مین سوداوی مرض پیدا ہوتے ہین جیسے سرطان - جذام - ورم طحال - داء الفیل - دوالی - بہق - جرب - داء سرکا گنج - اسکو ہمیشہ کھانا گٹھیا اور رانگن کے مریض کے لیے بُرا ہے - شراب اسکو خوب ہضم کرتی ہے بس جو شخص شراب نہ پیتا ہو اسکو گاے کا گوشت نہ کھانا چاہیے اور جو کھائے تو اسکو چاہیے کہ سودا کا تنقیہ مسہلات سے کرتا رہے اسکا گوشت کھانے کا بہتر وقت ربیع کی فصل ہے اسکے گوشت کو جوش کرکے پانی چربی سے صاف کرکے کان مین ڈالنے سے کیڑے مرجاتے ہین اور یہ پانی آگ کے جلے ہوے پر لگانے سے آبلہ نہین پڑتا اسکا بھیجا باہ کو قوت دیتا ہے اگر سرکے مین حل کرکے طلوع آفتاب سے قبل برص پر ملین تو نفع ہو اسکے سر کا گوشت بھی مقوی باہ ہے جسکا معدہ ضعیف ہو یا مزاج سرد ہو اور وہ اسکا گوشت کھانے کا ارادہ کرے تو چاہیے کہ خوب گلا کر پکائے اور گرم مصالح ڈالے اور رائی اور تیز پات اور شہد اور کوئی شیرینی سوا چھوارے کے اسکے بعد کھائے اور اسکے کھانے کے بعد پانی جلد نہ پیے بلکہ جب خشکی بڑھ جائے تب پانی پیے اور اسکے ساتھ سرکہ کھانا اچھا نہین کیونکہ سودا زیادہ پیدا ہوتا ہے اور فتق کے مریض کے واسطے مفید ہے

Hakeem Shoukat Ali

اور اُن لوگون کو بھی زیادہ فائدہ پہونچاتا ہے جو زیادہ محنت و مشقت کرتے ہین بدن کو فربہ و قوی کرتا ہے مگر خون مین عفونت پیدا کرتا ہے اسکی چربی تمام افعال مین سور کی چربی سے بہتر ہے اس چربی کو کسی برتن مین لگا کر رکھدیا جائے تو اُسمین پسو جمع ہوجائین گائے کا گوشت لیجا یا پکا کر اور اسی کے خون مین ڈبو کر ایک شیشے مین بھر کر اور سر مضبوط بند کرکے چالیس دن تک رکھا رہنے دین یہانتک کہ کیڑے پڑجائین پھر اُن کیڑون کو چھانٹ کر دوسرے شیشے مین رکھین جب ایک دوسرے کو کھا کر ایک کیڑا باقی رہ جائے وہ کیڑا زہر قاتل ہے یہ ماشہ کھانے سے اُسی وقت مار ڈالتا ہے اور جوائن خراسانی کے ساتھ پیسکر ناک مین پھونک دین تو بیہوش کردے۔ مریض ضیق کو گائے کا پتا پلا کر غذا گائے کے کباب دیوین تو اُسی دن مرض ضیق جاتا رہے بدن کے سیاہ داغون پر اسکا پتا لگانے سے دور ہوجاتے ہین اور اسکا پتا شہد مین ملا کر آنکھ مین لگانے سے دھند جاتی رہتی ہے اسکے پتے کو گندنے کے پانی کے ساتھ بواسیر کے مسون پر لگانا مفید ہے ۶ رتی کی مقدار مین گائے کا پتا کیڑے اور شہد کے ساتھ کہ یہ دونون اُسکے مصلح ہین سموم کے دفعیہ کے لیے بھی پلاتے ہین اسکے پیشاب کے لگانے سے چھائین جاتی رہتی ہے بہتر گوبر سرخ و زرد گائے کا ہے۔ گائے کے گوبر کا پانی ناک مین ٹپکانے سے ٹیس جاتی رہتی ہے اگر مسون پر گائے کا گوبر لگایا جائے تو جاتے رہین اگر گائے کے گوبر مین گندھک کا سفوف ملا کر کتان کے کپڑے پر لگا کر تمام بدن پر لپیٹ دیا جائے تو زرد پانی کھینچ لے اگر حاملہ عورت کو وضع حمل کے وقت گوبر کی دھونی دی جائے تو بچہ آسانی سے پیدا ہوجائے اگر مرگیا ہو تو مرا ہوا نکل جائے اور مشیمہ بھی خارج ہوجائے۔

یہی مطلب ہے اس بات کا بھی کہ اُپلے کی دھونی عسر ولادت کو نافع ہے مکان مین گوبر سلگانے سے حشرات الارض بھاگ جاتے ہین گنٹھیا اور رانگن کے درد اور سر کے گنج اور داء الثعلب کو اسکا لیپ نفع دیتا ہے سرکے کے ساتھ کچھ ملا اور مسون اور پھوڑے کاٹنے کو مفید ہے اور بہ محللہ کے ساتھ ورم استسقا کو تحلیل کرتا ہے اور تخم باقلا کے ساتھ پستان کے ورم کو تحلیل کرتا ہے حاملہ عورت کی ناف کے نیچے لیپ کرنے سے جنین مردہ نکل جاتا ہے اگر دیر تک لیپ رہنے دین تو زندہ بچہ بھی گرجاتا ہے۔ بیرونی ضماد اسکا قولنج کو دفع کرتا ہے اسکے پتے کے خواص مین سے یہ ہے کہ درخت کے تنے پر ملدینے سے کیڑے پھل مین نہین پڑتے اگر گائے یا بیل کی ہڈی جلا کر سرکے مین ملا کر خارشت پر لگائی جائے تو نفع ہو مضر گائے کے گوشت کے نقصانات اوپر چکا ہون اور اسکے بچے کا گوشت تلی کو مضر ہے مصلح گوشت کو دارچینی سیاہ مرچ اور سونٹھ ڈال کر پکائین اور خوب گلائین اگر خربوزے یا اندرائن خربوزے کا چھلکا یا جنگلی انجیر یا انجیری پکنے مین ڈالدین تو خوب گل جائے اور معدے سے جلدی اُتر جائے اور بچے کے گوشت کی اصلاح یہ ہے کہ ریاضت اور حمام کرین گائے کا گوبر کھانسی پیدا کرتا ہے بکری کا دودھ مصلح ہے۔ قدر خوراک۔ گوبر کی قدر خوراک تو ماشہ ہے داؤد انطاکی کے تذکرے مین ایسا ہی لکھا ہے۔

وید کہتے ہین کہ گائے کا گوشت خشک کھانسی اور ریشیس کا عارضہ اور امراض زہری کو دور کرتا ہے بھوک پیدا کرتا ہے بواسیر اور پیاس اُس سے کھڑی ہوتی ہے۔

گائے کا دودھ

(سنسکرت، گاؤ دگدھ) (عربی، لبن البقر)

Hakeem Shoukat Ali

صفات ۔ مشہور ہے اسمین تینون جز یعنی دہنیت اور جبنیت اور مائیت بہ نسبت اور دودھون کے متساوی ہین اگرچہ بالذات دہنیت اسمین غالب ہے اور بہ نسبت اور دودھون کے کسی قدر غلیظ بھی ہے سوا بھینس کے دودھ کے کہ اسمین دہنیت اور غلظت بڑھی ہوئی ہے ۔ جوان اور موٹی تازی گائے کا دودھ عمدہ ہوتا ہے ۔

طبیعت ۔ گرمی و سردی و تری معتدل ہے اور رطوبت فضلیہ اسمین ہے ۔

خواص وفوائد ۔ کثیر الغذا ہے جلد ہضم ہوتا ہے منی پیدا کرتا ہو دل و دماغ کو قوت پہونچاتا ہے اس سے پاخانہ کھلکر ہوتا ہے بدن کو فربہ کرتا ہے سدہ کھولتا ہے ذکی اشتہا کی پیدا کرتا ہے غم و وسواس و نسیان و مالنخولیا دور کرتا ہے خفقان کو نافع ہے سل اور دق اور پھیپھڑے کے زخم کو مفید ہے بشرطیکہ تپ فلطی اسکے ساتھ نہو رخسارون کا رنگ نکھارتا ہے ناک کے امراض کو نافع ہے اگر تازہ دودھ گرم گرم پئین تو دل کو قوت دے اور بھیجے مین تراوٹ پیدا کرے آنکھ مین ٹپکانے اور لگانے سے اکثر امراض کو نفع ہوتا ہے اسکی کھیر اور فرنی سے قبض ٹوٹ جاتا ہے اور باہ کو قوت پہونچتی ہے اگر رانگ کے سفیدے کو اس مین گھسکر گرم ورام اور نقرس پر لیپ کرین تو نفع ہو ۔ وید کہتے ہین کہ گائے کا دودھ سرد شیرین اور گران اور چکنا ہے اسکے پینے سے بڑھاپا دیر مین آتا ہے بدن کو موٹا کرتا ہے اگر بچے والی عورت پیا کرے تو دودھ بڑھ جائے رنگ نکھارتا ہے طاقت پہونچاتا ہے صفرا و باد کو دفع کرتا ہے بھوک کھولتا ہے پیٹ کا فضلہ صاف کرتا ہے اسمین کاغذی لیمو کا رس نچوڑکے فوراً پی جائے اس طرح تین دن تک پینے سے بواسیر کے مسون سے خون کا نکلنا بند ہوجائے گا گائے کے دودھ مین سونٹھ ملا کے پلانے سے یرقان مٹتا ہے ۔ اگر کھانے کے بعد قے ہوجایا کرتی ہو تو گائے کے دودھ سے یہ مرض دفع ہوجاتا ہے استحاضہ اور بلغم اور دمہ اور کھانسی اور بے چینی اور کرم شکم اور سوزش شکم اور پیاس اور سینے کی بیماریان اور تپ کہنہ اور دوران سر کو مفید ہے سنگرہنی اور بواسیر اور فرج کی بیماریون اور علت استقا و حمل کو دور کرتا ہے جوانی اور قوت عقل اور عمر قائم رکھتا ہے ۔ زخمون کو اچھا کرتا ہے کمزورون کو فائدہ مند ہے سفید گائے کا دودھ باد کو دور کرتا ہے مگر بلغم پیدا کرتا ہے اور گران ہے اور سیاہ گائے کا دودھ بہت خوب ہے صفرا کو دفع کرتا ہے اور سرخ گائے کا دودھ بلغم کو دور کرتا ہے آواز کو صاف کرتا ہے خون بڑھاتا ہے اور جس گائے کا رنگ کئی قسم سے مرکب ہے اسکا دودھ مقوی باہ ہے فربہی پیدا کرتا ہے اور جو گائے اول ہی اول بیائی ہو اسکا دودھ باد کو دفع کرتا ہے اور جوان گائے کا دودھ صفرا کو دور کرتا ہے اور بوڑھی گائے کا دودھ صفرائے کہنہ کو دور کرتا ہے جس گائے کو کربے یا کڑبی (جوار کے پیڑ) کھلائی جاتی ہو اسکا دودھ ثقیل ہوتا ہے مگر فراخ بر خوشی لاتا ہے بنیس اور دوسرے امراض پیدا کرتا ہے ۔ جو کھلی کھاتی ہے اسکا دودھ بلغم و منی پیدا کرتا ہے قوت بخشتا ہے جو سوکھی گھاس کھاتی ہے اسکا دودھ تردوش کو مٹاتا ہے اور جو ہری گھاس کھاتی ہے تو اسکا دودھ تردوش مین سے ایک کو زائل کرتا ہے تردوش سے مراد باد و بلغم و صفرا کا فساد ہے ۔ بعضے کہتے ہین کہ پہلے بیانت کی گائے کا دودھ صفرا مٹاتا ہے اور دوسرے بیانت کی گائے کا دودھ باد کو دور کرتا ہے اور تیسرے بیانت کی گائے کا دودھ بلغم اور باد کو دفع کرتا ہے اور چوتھے بیانت کی گائے کا دودھ تردوش دفع کرتا ہے اور پانچوین بیانت کی گائے کا دودھ بوڑھون کے موافق ہے منی بڑھاتا ہے

Hakeem Shoukat Ali

بادشاتا ہے۔

یاد رکھو کہ جب گائے کا دودھ معدے مین جم جاتا ہے تو جھرجھری اور لرزہ اور ٹھنڈا پسینا پیدا ہوتا ہو عقل مین فتور آجاتا ہے خناق ہوجاتا ہے اسکا علاج یہ ہے کہ سکنجبین اور اجمود اور گرم پانی اور سرکے اور پودینے اور شہد کے پانی اور رہانون وغیرہ کے ساتھ قے کرائین اور ۳ ماشہ تک پنیر اس کام کے لیے نہایت مجرب ہے اسکے کھالینے سے سارا نقصان دفع ہوجاتا ہے۔ **مضر**۔ دیر ہضم ہے اور کثرت سے دودھ کھانے سے گردے اور مثانے مین پتھری پیدا ہوجاتی ہے جوین پڑجاتی ہین اور برص کا عارضہ ہوجاتا ہے اور معدے مین جو خلط غالب ہو وہی بنجاتا ہے **مصلح**۔ شہد اور شکر اور انکو ملا کر کھانے سے معدے مین جمتا بھی نہین **بدل** ویدون کے نزدیک بکری کا دودھ۔

مقدار خوراک۔ ۴ اتولہ ۷ ماشہ سے ۲۰ تولہ ۴۰ ماشہ تک۔

گبرولا (ھ)

بضم کاف فارسی وسکون باے موحدہ وفتح راے مہملہ وسکون واو وفتح لام وسکون الف کذا فی نفائس اللغات نسخہ سعیدی وغیرہ مین **گبریلا** واو کی جگہ یاے تحتانی ساکن سے بھی آیا ہے اسکو فارسی مین خبزدوک بروزن پرستوک اور خبزدو بروزن غرض گو کہتے ہین اور برہان قاطع مین اسکا ایک نام خردک بضم خاے نقطہ دار وفتح راے مہملہ بھی لکھا ہے

صفات وشناخت۔ نفائس اللغات سے معلوم ہوتا ہے کہ جعل بضم اول وفتح عین مہملہ وسکون لام اور گبرولا ایک جانور ہے اور یہی خنفسا ہے تالیف شریف مین بھی جعل اور گبریلا ایک چیز کا نام بتایا ہے اور برہان قاطع مین بھی خبزدوک مین جعل اور خنفسا ایک جانور کا نام لکھا ہے نسخہ سعیدی سے بھی جعل اور خنفسا اور گبریلا ایک چیز کے نام ثابت ہین یہی مخزن کا بیان ہے گر فرہنگ رشیدی مین جعل او خنفسا مین فرق کیا ہے اور کہا ہے کہ خنفسا ایک جانور ہے سیاہ بدبودار اور رطوبت ناک مکانون مین فرشون کے تلے رہتا ہے اور جعل اسکی بہ نسبت گول ہوتا ہے اور اُڑ سکتا ہے محمد شرف الدین نے مفردات ہندی مین کہا ہے کہ جعل خنفسا کی بڑی قسم کا نام ہے خنفسا کو ہندی مین گبریلا کہتے ہین یہی محیط مین مرقوم ہے گر عجب یہ ہے کہ محیط مین جعل مین تو خنفسا کو بڑی قسم بتایا ہے اور خنفسا مین خنفسا کو جعل سے چھوٹا لکھا ہے۔ مین دونون قسمون کو علحدہ علحدہ بتاتا ہون۔

(۱) چھوٹی قسم ایک کیڑا ہے جو نہایت سیاہ ہوتا ہے پیٹ مین اسکے سرخی ہوتی ہے اسکے نر کے دو سینگ بھی ہوتے ہین اکثر گائے بھینسون کے بندھنے کی جگہ اور گوبر کے مقام پر ملتا ہے غالب یہ ہے کہ گوبر ہی مین سے پیدا ہوتا ہے ہمیشہ نجاست جمع کرتا رہتا ہے پھولون وغیرہ خوشبودار چیزون مین مرجاتا ہے جب گوبر مین ڈالدیے ہین تو پھر زندہ ہوجاتا ہے اگرچہ اسکے دو بازو ہوتے ہین مگر اُسنے اُڑ نہین سکتا چھ پاؤن رکھتا ہے اور پشت کوہان کی طرح اونچی ہوتی ہے اُلٹے پاؤن بھی چلتا ہے۔

(۲) بڑی قسم ایک کیڑا ہے جسکا رنگ سیاہ ہوتا ہے پاؤن باریک اور لمبے ہوتے ہین گھورون اور گوبر کی جگہ مین زمین کی بدبو سے پیدا ہوتا ہے اسلیے اسمین بھی بدبو آتی ہے پرانی دیوارون کی جڑون مین اور گھورون پر ملتا ہے کہتے ہین کہ اسمین اور بچھو مین دوستی ہے اسی لیے اہل مدینہ اسکو جاریہ عقرب کہتے ہین اور یہ

Hakeem Shoukat Ali

جنگل مین ہوتا ہے وہ بڑا ہوتا ہے اور جو شہرون مین ہوتا ہے چھوٹا ہوتا ہے بعض کے پر ہوتے ہین بعض کے نہین

طبیعت - گرم وخشک دوسرے درجے مین -

خواص وفوائد چھوٹی قسم - کا کیڑا جو تنور مین ہوتا ہے اسکو پیکر آنکھ مین لگانے سے درد جاتا رہتا ہے اسکے سر کے پیچھے کی کھال جدا کوین اور جو رطوبت اندر سے نکلے اُسے سیپ مین لے کر اُسمین ساڑھے تیرہ ماشہ ایک تیلی سی تپی مین لگا کر سوراخ ذکر مین رکھدین اور باقی کو پیڑو اور خصیون پر مل دین فوراً رکا ہوا پیشاب کھل جائے گا -

بڑی قسم - کے پیٹ کی رطوبت آنکھ مین لگانے سے بینائی تیز ہو جاتی ہے اور جالا کاٹ دیتی ہے اسکی دم کاٹ کر سلائی اسمین گردوین اور جو رطوبت سلائی کو لگے اُسکو آنکھ مین پھیرین اس سے رتوند جاتی رہتی ہے اور اگر کسی روغن مین جوش کرکے صاف کرین اور اسکو کان مین ڈالین تو درد جاتا رہے اسکا خیساندہ پینا معدے اور جگر اور آنتون کے خلطون کو دستون کی راہ نکالتا ہے استسقا کے لیے بہت مجرب ہے اگر روغن زیتون مین پکائین اور صاف کرکے بواسیر کے مسون پر ملین تو کٹ جائین کنٹھ مالا پر بھی اسکا لگانا مجرب ہے - اکو نتہ بر کہ پنڈلی کی ایک خاص قسم کی پھنسیون کا نام ہے اسکو لگانے سے نفع ہوتا ہے نلی مین بند کرکے حاملہ عورت کی ران پر باندھنے سے جلدی بچہ پیدا ہو جاتا ہے بچھو کے کاٹے ہوے پر اسکا مل دینا مفید ہے یہ بچھو کے زہر کا تریاق ہے اسکے رہنے کی جگہ کرفس ڈالدین تو بھاگ جاتا ہے اور خیار کی لکڑی اور اسکے پھول کی دھونی سے بھی بھاگ جاتا ہے بلکہ خیار کا جو شاندہ اسپر ڈالدین تو مر جائے گلاب کے پھول کی خوشبو سے ادھ موا ہو جاتا ہے بلکہ مر بھی جاتا ہے اگر گوبر مین دابدین تو طاقت آجاتی ہے -

گٹا پرچا (ش)

صفات وشناخت - یہ ایک درخت کا خشک کیا ہوا رس ہے چھوڑا اور نرم ٹکڑے ہوتے ہین رنگت مین بھورا سرخی مائل کلورافارم مین قریب قریب کل حل ہو جاتا ہے اور کم وبیش گدلا سولیوشن حاصل ہوتا ہے اور تاربین مین تمام وکمال حل ہو جاتا ہے -

خواص وفوائد - اسکی نہایت باریک چادرین بناتے ہین اور اُسکے بڑے بڑے تھان ہوتے ہین اور زخمون پر لگانے کے لیے جہان یہ منظور ہو کہ سولیوشن خشک نہ ہو جائے بہت مستعمل ہے علاوہ اسکے موٹا گٹا پرچا ٹوٹی ہوئی استخوان ملے رہنے کے لیے استعمال مین آتا ہے خصوصاً نیچے کے جبڑے کی ہڈی ٹوٹ جانے مین گٹا پرچا کو جسطرح چاہین موڑ کر لگا سکتے ہین -

گئورن (ھ)

بکسر کاف فارسی وضم تائے ثقیل وواو مجہول وفتح رائے مہملہ وسکون نون یہی مارواڑی اور گجراتی مین گو ریتے مرہٹی مین باگھائی نام ہے

صفات وشناخت - یہ ایک ہندوستانی روئیدگی ہے اسکی بڑی بھاری بیل ہوتی ہے اسکے مڑے ہوے کانٹے لگتے ہین اسکے سفید بڑے پھول لگتے ہین جو بعد کو گلابی رنگ کے ہو جاتے ہین اسکے پھل کا قطر

Hakeem Shoukat Ali

انچ یا ڈیڑھ انچ کا ہوتا ہے پھل پک جانے پر لال رنگ کا ہوجاتا ہے یہ بیل اکثر گاؤن کے پاس کی کھاری زمین مین یا پہاڑی زمین مین ہوتی ہے اسکے پھلون کا اچار بناتے ہین۔

خواص وفوائد ۔ یہ بیل کسیلی کڑوی سرد اور صفرا کی مٹانے والی ہے اسکے پھل کڑوے اور گرم ہین ہیضہ وات بلغم اور تردوش کو دور کرتے ہین گرمی سوزش اور کھجلی مٹانے کے لیے اسکے پتون کا لیپ کرتے ہین اس کے پتون کے ضماد سے ورم تحلیل ہوجاتا ہے بواسیر کے مسون کا پھلاؤ یا سوجن مٹانے کے لیے اسکے پتون کا ضماد کرتے ہین ہیضے مین اسکی چھال کا سفوف سرکے مین گھول کر پلانا چاہیے اسکے پتون کا جوشاندہ پلانے سے آتشک دفع ہوتی ہے۔

گُٹی (ھ)

کاف فارسی کو ضمہ اور تاے ثقیل کو تشدید و کسرہ ہے

صفات وفوائد ۔ اسکے پتے بڑکے پتون کی طرح ہوتے ہین اور دو قسمین ہین سفید اور غیر سفید مزہ دونون کا تیز و شیرین ہے اسکے کھانے سے تپ صفراوی اور بلغم و باد دفع ہوتے ہین۔

گجائی (ھ)

بکسر کاف فارسی و فتح جیم تازی و سکون الف و کسر ہمزہ و یاے معروف

صفات وشناخت ۔ ایک کیڑا ہے کہ برسات مین پیدا ہوتا ہے نمناک جگہون مین جمع ہوتا ہے اسکے پاؤن باریک بہت سے ہوتے ہین رنگ اسکا سرخ مائل بہ تیرگی ہے جسپر باریک بال اور خطوط داڑھی کی طرح ہوتے ہین جب اسکے بدن کو کوئی چیز لگاتے ہین تو حلقے کی طرح ہوجاتا ہے۔

طبیعت ۔ گرم وخشک تیسرے درجے مین پس سروالی یاے تحتانی سے قبل نون سے اور جز ہے اور گجائی اور ہے کیونکہ وہ سرد و تر دوسرے درجے مین ہے اور باتون کا بھی فرق ہے مثلاً رنگ کا اور گجائی سلائی کی طرح لمبی اور سروالی باقلا کے دانے کی طرح ہے۔

خواص وفوائد ۔ اسکی دھونی عضو تناسل اور خصیون کو دینے سے باہ بالکل جاتی رہتی ہے سرزبہ گھوڑون کو اسکی دھونی دیتے ہین انکی قوت باہ جاتی رہتی ہے جنگل مین ایک بڑی گجائی ہوتی ہے جسکی درازی ایک بالشت سے کم و بیش ہوتی ہے اسکو اگر خشک کرکے گھوڑون نے خصیون کے تلے دھونی دین تو آختہ ہوجاتا ہے نسخۂ سعیدی مین لکھا ہے کہ در تجربۂ مؤلف نرسیدہ و جاے ایشان معلوم نیست۔

گج پیپل (ھ)

بفتح کاف فارسی و سکون جیم تازی و کسر باے فارسی و یاے معروف و سکون باے فارسی دوم و سکون لام لام کی جگہ یاے معروف سے گج پیپلی بھی کہتے ہین مالوے مین اسکو لنیڈی پیپل بولتے ہین۔

صفات وشناخت ۔ درخت چاب کا پھل ہے جیسا کہ الفاظ الادویہ اور تالیف شریف اور مفردات ہندی وغیرہ مین لکھا ہے فارسی کی کتابون مین چاب کا درخت بتایا ہے زیادہ تفصیل نہین کی ان بھوت چکتسا ساگر مین یون لکھا ہے کہ گج پیپل ہندوستان کے بہت سے حصون مین اور خاصکر

Hakeem Shoukat Ali

دکھن کی طرف ہوتی ہے اسکی بیل درختون پر چڑھتی ہے اسکی جڑ موٹی ہوتی ہے بہرصورت گج پیپل فلفل دراز کی طرح ہو
گر اُس سے بہت بڑی ہوتی ہے یا اسکے درخت کو ہاتھی بہت پسند کرتا ہے یا اکثر ہاتھیون کے معالجے مین صرف کرتے ہین
یا فلفل دراز سے گج پیپل بڑی ہوتی ہے اسلیے گج پیپل کہتے ہین گج لغت ہندی مین ہاتھی کو بولتے ہین گج
پیپل کا مزہ تلخ ہوتا ہے۔

طبیعت۔ گرم وخشک۔

خواص وفوائد۔ بھوک پیدا کرتی ہے دست بند کرتی ہے جذام کو مفید ہے سانس کی تنگی کے عوارض کرم شکم اور
باد اور بلغم کو مفید ہے مقوی باہ ہے اسکے درخت کے اجزا اعدے وغیرہ کو قوت دیتے ہین مسک مین مقوی باہ
ہین حمیات مزمنہ کو مفید ہے درد شکم اور درد بواسیر کو نافع ہے ان بھوت چکتسا ساگر مین لکھا ہے کہ گج پیپل گرم چرپری کڑوی
خشک تیز کسیلی قابض حرارت ہاضمہ بڑھانے والی جوش پیدا کرنے والی کیڑے مارنے والی اور پسینا لانے والی
ہے بلغم بادی دست دمہ پیٹ کے کیڑے گلے کا مرض کھانسی اور بخار کو مٹاتی ہے پاخانہ صاف کرتی ہے۔
پستان کان کی کھال اور عضو تناسل کو بڑھاتی ہے اسکے سفوف کی پھنکی دینے سے پیٹ کا بادی کا درد دفع
ہوتا ہے اسکے سفوف کو پان مین رکھکے کھانے سے دمہ زائل ہوتا ہے اسکے چورن کو ادرک کے رس اور شہد کے
ساتھ چٹانے سے بلغم کے امراض جاتے ہین آم کی گٹھلی کے ساتھ اسکو گھس کر گرم کرکے کھانے سے دست بند ہوجاتے
ہین اسکو گھس کر لیپ کرنے سے گٹھیا مٹتی ہے اسکے رس مین کالی مرچ ملاکے پلانے سے معمولی زہر کے سانپ کا
زہر اتر جاتا ہے اسکے رس مین کولا ملاکے سانپ کے زہر پر لیپ کرنا چاہیے۔

گدھ

بکسر اول وسکون دال مہملہ اسکو گج بھی کہتے ہین دال مہملہ کی جگہ جیم تازی سے کرگس (ف) نسر (ع)

صفات۔ ایک بڑا پرندہ ہے رنگ اسکا سیاہ سرخی مائل ہوتا ہے پاؤن لمبے ہوتے ہین۔ چونچ لمبی نہین ہوتی
محیط وغیرہ مین غلطی سے چونچ کو بھی لمبی لکھدیا ہے اڑنے مین بہت اونچا ہوجاتا ہے کوئی پرند اسکے برابر
اتنا اونچا نہین اڑ سکتا اسکی تیز پروازی کے متعلق مخزن کی تقلید سے محیط مین لکھا ہے کہ مشرق سے مغرب تک
ایک دن مین اڑکر واپس آجاتا ہے بعض کہتے ہین کہ ایک روز مین چھ ہزار میل سے زیادہ اڑتا ہے اور
دلیل اسپر یہ بیان کرتے ہین کہ اسکی غیبت مین اسکے بچے کو گھونسلے مین پیلا رنگ دیتے ہین اور جب یہ آکر
دیکھتا ہے تو اس گمان سے کہ اسکو یرقان ہوگیا ہے ایک دن مین یرقان کی پتھری کو سراندیپ سے
لاکر اپنے گھونسلے مین رکھدیتا ہے سراندیپ کے آنے جانے مین چھ ہزار میل سے زیادہ کا فاصلہ ہے اور
پتھری سوا سراندیپ کے دوسری جگہ نہین مل سکتی۔ ان فاضل عقلمندون کی سمجھ مین نہ آیا کہ ریل اور ہوائی جہاز
تو اتنی تیز مسافت قطع نہین کرسکتے بیچارہ سست گدھ اتنا تیز کیسے اڑ سکتا ہے اور اگر ریل اور ہوائی جہاز سے
تیز اڑنا اسکا مان بھی لیا جائے تاہم جاندار گھنٹہ دو گھنٹہ اڑکر تھک کر گر پڑے گا کہتے ہین کہ اسکے مزاج مین
اتنی گرمی ہے کہ سوتے مین ایک آنکھ کھلی رکھتا ہے اور ہزار سال تک عمر پاتا ہے مادہ اسکی سال بھر مین ایک
انڈے سے زیادہ نہین دیتی اسکے سونگھنے اور دیکھنے کی قوتین بہت قوی ہین مردار خوار جانور ہے خود شکار

Hakeem Shoukat Ali

نہیں کرتا۔

طبیعت ۔ تیسرے درجے میں گرم وخشک ہے۔

خواص وفوائد ۔ اسکے گوشت میں گرمی وخشکی بہت ہے اور خشکی گرمی سے بڑھی ہوئی ہے یہ گوشت ریاح غلیظ اور قولنج اور تلی آنتوں کے سدے کو دفع کرتا ہے اور ہر مقام کا سدہ دور کرتا ہے پتھری کو توڑ کر نکال دیتا ہے بلغم مٹاتا ہے اسکا پتا آنکھ میں لگانے سے موتیا بند کو فائدہ ہوتا ہے اسکی چربی پگھلا کر کان میں ڈالتے رہنے سے پرانا بہرہ پن زائل ہوتا ہے اسکے گوشت سے کیموس خراب بنتا ہے اسکے کھانے سے تشنج اور ایلاؤس دفع ہوتے ہیں اسکے انڈے کا طلا ذکر کو قوی کرتا ہے اسکی بیٹ لگانے سے چھائیں صاف ہوتی ہے اور ورم گلو یعنی غریا گھینگا تحلیل ہوجاتا ہے اسکے پر کی راکھ تیل کے ہمراہ کھجلی اور زخموں کو مفید ہے **مضر** اسکا گوشت غذائے بد ودی ہے **مصلح** دارچینی وسرکہ

گَڈ (ھ)

بفتح کاف فارسی وسکون دال مہملہ

صفات وشناخت ۔ ایک ہندوستانی درخت ہے دو تین گز کا ہوتا ہے اکثر ایک شاخہ ہوتا ہے چھوٹی چھوٹی شاخیں اسمیں کم ہوتی ہے اسکا پتا بانس کے پتے کی طرح اور اس سے نرم ہوتا ہے اور ان پتوں کی نوکوں پر بالوں کی طرح ایک سبز چھڑ بیٹی ہوتی ہیں جڑ اسکی سفید دراز شکرقند کی طرح اور مزہ اسکا تیز وتند و مائل بہ تلخی اور پھول سرخ رنگ چھوٹا سا ہوتا ہے خوشنما معلوم ہوتا ہے۔

خواص وفوائد ۔ اسکی جڑ چار ماشہ مار گزیدہ کو چبوائیں تو زہر دفع ہوجائے اگر سانپ کا زہر اتنا اثر کر گیا ہو کہ دوا کی تیزی محسوس نہو تو چار ماشہ سے زیادہ کھلائیں جب دوا کی تیزی اور بدمزگی معلوم ہو تو سمجھ لینا چاہیے کہ اب سانپ کے زہر کا اثر جاتا رہا اس وقت اسکا استعمال موقوف کریں اگر صرف زہر کے شبہ پر یہ دوا کھلائی جائے تو اس کے ضرر کے رفع کرنے کے لیے آدھ پاؤ چھاچھ پلا دیں اگر مریض کو دوا چابنے کی قوت نہو تو گولیاں بنا کر گھی میں چکنا کرکے نگلائیں اور اگر نگل نہ سکے تو پیسکر پلائیں اسکے کھانے سے قے ہوکر زہر دفع ہوجاتا ہے۔

گدھا (ھ)

بفتح کاف فارسی وفتح دال مہملہ مخلوط بہا وسکون الف ۔ خر (ف) الاغ (ف) حمار اہلی (ع)

صفات ۔ مشہور چوپایہ ہے اسکا گوشت دوسرے درجے کے اول میں گرم اور تیسرے درجے کے اول میں خشک ہے بعض دوسرے درجے میں گرم وخشک بتاتے ہیں اور رطوبت فضلیہ بھی رکھتا ہے۔

خواص وفوائد ۔ اسکا گوشت غلیظ اور دیر ہضم ہے جالینوس نے کتاب الاغذیہ میں لکھا ہے کہ اسکا گوشت نہایت خراب ہے اور دیر میں ہضم ہوتا ہے جو خون اس سے بنتا ہے وہ بہت خراب ہوتا ہے معدے کے لیے نہایت برا ہے جو لوگ اسے کھاتے ہیں انکی طبیعتیں گدھے کے قریب ہوجاتی ہیں گیلانی کہتا ہے کہ جو لوگ زیادہ محنتی ہیں یا جنکے بدن میں ڈھیلا پن ہے گدھے کا گوشت انکو نقصان کم پہونچاتا ہے اور وحشی کے اور دوسرے چوپایوں کے گوشتوں سے غلیظ اور بہت خراب ہے سودا اور امراض سوداوی پیدا

پیدا

Hakeem Shoukat Ali

کرتا ہے جو اسکو کھاتا رہتا ہو اُسے چاہیے کہ ہمیشہ بدن سے سودا کا تنقیہ کرتا رہے اور روغنی چیزین اور لعابی چیزین
استعمال مین رکھے جو کوئی اسکو کھانے کے بعد اپنے بدن مین ثقل اور کھجی اوٹ پاوے اور اسکے معدے سے جلد
تلے نہ اترے اُسکو چاہیے کہ دست آور شیافات اور جوارشات استعمال کرکے بدن مین سے اُسکو نکالے اسکے گوشت
کو نمک دارچینی اور سونٹھ کے ساتھ پکاکر کھانے سے اور شوربا پی لینے سے گٹھیا کو بے حد فائدہ ہوتا ہے یہی فائدہ اسکی چربی
کو کھانے سے ہوتا ہے۔ اسکے کلیجے کو بھونکر نہار کھانے سے مرگی اور تپ چوتھیا کو نفع ہوتا ہے اسکی چربی کا لیپ
زخمون کے نشانات دفع کرتا ہے آنتون کا زخم بھرنے کے واسطے بھی یہ چربی مفید ہے اسکے سم کو جلاکر ہر روز
ساڑھے چار ماشہ کھانے سے کزاز اور مرگی کا مرض جاتا رہتا ہے اسکی لید پیشانی پر لگانے سے خون نکسیر بند ہو جاتا
ہے اور تازی لید کا پانی کان مین ٹپکانا مرگی کو فائدہ پہونچاتا ہے اور یرقان کے مرض کو نافع ہے مثانے اور
گردے کی پتھری کو توڑتی ہے اور خشک کرکے کپڑے مین باندھکر فرج مین رکھنے سے بچہ اور مشیمہ (آنول)
نکل پڑتے ہین اسکا پیشاب درد گردہ کے لیے پینا نافع ہے اسکے سم کی دھونی عسر ولادت کو دفع کرتی ہے
اسکے سم کو جلاکر روغن زیتون مین ملاکر لگانا کنٹھ مالا اور درد مفاصل اور ناسور کے لیے مفید ہے کوئی بچہ زیادہ
روتا ہو تو اسکے کان کا میل ۳۰ رتی کھلانے سے تسکین ہوتی ہے ابن زہر کہتا ہے کہ اسکے کان کا میل شراب وغیرہ
مین ملاکر پینے سے مرض النوم پیدا ہوتا ہے اور عقل جاتی رہتی ہے اسکے قضیب کو کوری مٹی کی کلھیا مین رکھکر
آگ مین رکھین کہ جلنے کے قریب ہو جائے پھر پیسکر روغن زیتون مین ملاکر چھان کر لیپ کو مین تو بال
جم آتے ہین۔ گدھے کا قضیب تازہ گرم دواؤن کے ساتھ پکاکر کھانے سے آلہ تناسل بڑھ جاتا ہے۔ گدھے
کی پیشانی کی کھال ایک بالشت لیکر مصروع کے باندھ دی جائے اور ایک سال بندھا رکھین تو
مرض جاتا رہے اسکی تازہ لید نچوڑ کر وہ پانی سرکے مین ملاکر استعمال کرین تو جہان سے لہو جاری ہو بند ہو جائے
اسکے سیدھے پیر کا سم لیکر چھلا بناکر پہننے سے صرع کا مرض دفع ہوتا ہے اسکی کھال بچے کے باندھ دینے سے
امن مین رہتا ہے۔ گدھے کے بولنے سے کتا تکلیف پاتا ہے یہان تک کہ کبھی رنج کی کثرت سے چلانے
لگتا ہے یہ قول ابن زہر کا تحقیق کے خلاف معلوم ہوتا ہے۔ کتے کی عادت ہے کہ مندر مین سنکھ اور باجہ بجنے سے
بھی چلانے لگتا ہے۔

لارین سیڈ نامی ایک میم نے ایک انگریزی رسالے مین لکھا تھا کہ مختلف جانورون پر گانے سے اثر پیدا
ہوتا ہے چنانچہ میرے والد کا گھوڑا اپنی جگہ سے چلکر کھڑکی کے پاس آجاتا تھا اور جب تک گانا بجانا بند
نہین ہوتا تھا تب تک وہان سے نہ جاتا تھا اسی طرح جب مین گانا سکھاتی تھی تو ایک کا لا کتا برابر کے
مکان مین اطمینان سے بیٹھا رہتا تھا لیکن جب مین پیانو بجاتی تھی تو وہ میرے کوچے مین آکر چلانے لگتا
تھا اور اگر اسکو بیٹھنے دیا جاتا تب وہ پیانو کے پاس کھڑا رہتا تھا میرے پاس ایک خرگوش تھا جو گانے کا
بڑا شائق تھا جسوقت گانا بجانا شروع ہوتا وہ ادھر ادھر چکر کاٹتا رہتا اور اندر آنے کی اجازت ملنے پر وہ
کرسی پر بیٹھکر گانا سننے لگتا تھا اور اسکو لطف اٹھتا معلوم ہوتا تھا۔ مسلم

وید کہتے ہین کہ گدھے کا گوشت مزے مین شیرین ہے ہضم کے وقت تلخ دستاور ہے اعضا کو قوت

Hakeem Shoukat Ali

دیتا ہے صفرا و بلغم کو بڑھاتا ہے حواس کو مکدر کرتا ہے اُسکے کان کا خون ام الصبیان کو مفید ہے۔

گدھی کا دودھ

شیر خرات ۔ لبن الا تان (ع)

صفات۔ اسمین مائیت زیادہ ہی جبنیت اور دہنیت کم بہتر دودھ جوان فربہ صحیح المزاج کا ہے کہ نئی بیاہی ہوئی ہو اگر بچہ اسکا مادہ ہو تو بہتر ہے۔

طبیعت۔ اسمین تمام دودھون سے سردی و تری زیادہ ہے دوسرے درجے تک سرد اور تیسرے مین تر ہے دید گرم و خشک بتاتے ہین۔

خواص و فوائد۔ تری و سردی پیدا کرتا ہے مفرح اور جالی ہے سدہ ہٹاتا ہے مسام کھولتا ہے گرم و خشک مزاج والے کو موافق ہے بشرطیکہ معدہ صفرا سے خالی ہو خلط غالب کی طرف بہت کم مستحیل ہوتا ہے ذکر پہ مالش کرنے سے شہوت جماع بڑھ جاتا ہے۔ گیلانی نے لکھا ہے جنکو درد سر اور طنین اور دوار کا عارضہ ہوا نکے لیے موافق ہے حالانکہ اطبا طنین دوار اور درد سر کے مریض کیلیے مضر لکھتے ہین پس گیلانی کے قول مین گرم مزاج والون کے درد سر اور طنین و دوار کو مفید ہونا مقصود ہے اور دوسرے قول مین طنین و دوار و درد سر دکو نقصان پہونچانا مراد ہے گرمی کے بخارون کو اور گرمی کی کھانسی کو نافع ہے منھ سے خون آنے کو اور سانس چلنے کو اور خفقان کو مٹاتا ہے استسقا اور لاغری کو دفع کرتا ہے سٹھی کے چانول جسقدر کہ چاہین سیاہ گدھی کے دودھ مین تر کرین بعد دو گھڑی کے اسی دودھ مین پیسکر چنے کے برابر گولیان بنائین صبح اور شام تین گولیان دق کے مریض کو کھلائین۔ گدھی کا دودھ سل اور دق اور پھیپھڑے کے زخم کو بہت مفید ہے اور اس قسم کے مریضون کو پلایا جاتا ہے تاکہ بدن کی خشکی دور ہوکر تراوٹ آجائے اور اسوقت پلانا چاہیے کہ گدھی کو یہ دیے ہوے کچا راہ گذر جائین اور اسکو باز تنگ۔ اونے کے پتے (بیدسادہ) سیب سناشیاتی سپستان۔ کاہو۔ خرفہ۔ پالک کا ساگ۔ جو کا دانا۔ کھیرا اور ککڑی کھلاتے رہین اگر مقصود پھیپھڑے کے زخم کا تنقیہ ہو تو حاشا۔ کاسنی صحرائی۔ سونف کے پتے اور جو کی بھوسی کھلائین چینی کا پیالہ یا چاندی کا پیالہ لے کر اور پانی سے دھوکر گرم پانی کے برتن مین دودھ دوہنے کے وقت رکھدین اور گدھی کو بیمار کے پاس لاکر اس پیالے مین دودھ دوہکر پہلے دن چار تولہ اور ساڑھے چار ماشہ گرما گرم پلادین اور دوسرے دن پونے نو تولہ پلائین اسی طرح سات دن تک روزانہ چار تولہ اور ساڑھے چار ماشہ بڑھاتے رہین یہانتک کہ تیس تولہ ساڑھے سات ماشہ پر نوبت پہونچ جائے پھر سات دن تک ۳۰ تولہ ۰ ۔ ماشہ روزانہ پلائین بعد اسکے ۴ تولہ ۴ ۔ ماشہ روزانہ کم کرین اور دودھ پلانے سے ایک گھڑی کے بعد ہر روز نبض کو ملاحظہ کیا کرین اگر قوی و عظیم ہو تو سمجھ لین کہ دودھ اچھی طرح ہضم ہوگیا ہے اگر صغیر و ضعیف پائین تو دودھ کے دینے مین توقف کرین اور جس دن دودھ دین مچھلی اور ترشی سے بچائین اگر دودھ کے پینے کے دنون مین تپ آجائے تو دودھ نہ دین اگر دودھ کے سبب سے معدے مین عفونت پیدا ہو جائے تو ایسی لطیف چیزین دین جنسے پاخانہ کھلکر آتا رہے جیسے شربت آلو۔ اور شربت بنفشہ اور میوون کا پانی اور احتیاطا یہ مین ہے کہ دودھ کو تفریق کے ساتھ دین اور دودھ مین تھوڑا نمک بھی شہد یا شکر کے ساتھ ملادیا کرین تاکہ دودھ معدے مین نہ جمنے پائے اگر پاخانہ صاف اور کھلکر ہوتا ہے تو نمک موقوف کردین اور شکر کو بہت کم کردین اگر دست آنے لگین

Hakeem Shoukat Ali

تو اُسکے ساتھ طباشیر دین اگر کھانسی زیادہ ہو تو کتیرا ملا کر دین اگر معدہ ضعیف ہو تو زیرہ اور کردیا وغیرہ شامل کرین۔

وید کہتے ہین کہ گدھی کا دودھ قوت دیتا ہے ورم کو اور باد کو اور سوزش کو دور کرتا ہے ترش و شیرین و سبک ہے پیشاب کی نالی مین جلن یا کھجلی ہو تو گدھی کا دودھ پلانے سے نفع ہوتا ہے گدھی کے سیر بھر دودھ مین ایک ماشہ ہینگ ملا کے پلانے سے پیشاب کی رکاوٹ مٹتی ہے۔ **مضر**۔ سرد اور بلغمی مزاج والون کو موافق نہین اور مرطوب مزاج والون کو بھی مضر ہے جنکو سردی کی وجہ سے طنین یعنی کانون مین بھنبھناہٹ اور دوار یعنی سر پر چکر آنے کا عارضہ ہو یا سردی کے سبب سے درد سر ہو اسکو بھی نقصان پہونچاتا ہے اور اسکو پی کر سوجانا تو نہایت مضر ہے آنکھکی روشنی کم ہو جاتی ہے اور جالا پیدا ہو جاتا ہے (۲) مسوڑھون اور ہونٹون کو ڈھیلا کرتا ہے (۳) اسکے پینے سے کبھی متلی اور اُبکائی پیدا ہو جاتی ہے اور دھوین کی سی ڈکارین آنے لگتی ہین **مصلح** دوم کے لیے اصلاح اس طرح کرین کہ پیتے ہی سرکے اور گلاب سے کلی کر ڈالین سوم کے لیے گلقند مصلح ہے **بدل**۔ بھیڑ اور بکری اور عورت کے دودھ۔

مقدار خوراک۔ ۴ تولہ اور ۱۰ ماشہ سے ۴ تولہ اور ۲ ماشہ تک ان چیزون کے ہمراہ کھانڈ۔ کتیرا۔ تخم کدو کا روغن ببول کا گوند اور رب السوس وغیرہ وغیرہ۔

گڈپال (ھ)

بفتح کاف فارسی و سکون دال ہندی و فتح باے فارسی و سکون الف و لام موقوف

صفات و فوائد۔ ایک جنگلی بوٹی ہے باہ کو قوت دیتی ہے ترکیب ذیل سرد مزاج والون کی باہ کے لیے بے حد مفید ہے انجیر ۳۰ دانے ادرک ۲۷ تولہ لونگ ۳۰ عدد دارچینی ایک تولہ مصری ۴ تولہ شہد آدھ سیر گڈپال پاؤ بھر اس سے معجون بنا کے موافق مزاج کے روز کھائین۔

گرجا (ھ)

بضم کاف فارسی و سکون راے مہملہ و فتح جیم تازی و سکون الف

صفات و منافع۔ ایک ہندوستانی دوا ہے سرخ رنگ تلخ و تیز مزہ تکھنٹ برکاش کے بعض سنسکرت کے نامون سے معلوم ہوتا ہے کہ اسکی سرخ و سفید اور چھوٹی بڑی قسمین ہین گرم و خشک دوسرے درجے مین ہے بدن کو سبک کرتی ہے بدہضمی کو دور کرتی ہے ہاضمہ زیادہ کرتی ہے۔

گرجن ھ

بضم کاف فارسی و سکون راے مہملہ و فتح جیم تازی و سکون نون کذا فی المحیط ان بھوت جکتیا سا گرست ہندی مارواڑی گجراتی مرہٹی بنگالی کا محاورہ کاف فارسی کے فتح سے معلوم ہوتا ہے

صفات و شناخت۔ یہ درخت پوربی بنگال۔ چٹ گانون۔ برہما۔ آسام اور سنگاپور وغیرہ کی ملکون مین ہوتا ہے ہندوستان مین یہ سب سے اونچا درخت ہے اسکی اونچائی اکثر ڈھائی سو فٹ تک ہوتی ہے اسکے تنے کی گولائی ۱۵ سے ۲۵ فٹ تک ہوتی ہے اس درخت کے پتے بت جھڑ مین نہین گرتے ہین اسمین پھل آتے ہین

Hakeem Shoukat Ali

طبیعت ۔ گرم وخشک تیسرے درجے تک۔

خواص وفوائد ۔ اسکے پتے سرکے مین جوش کرکے اس جوشاندے سے کلی کرنا دانتون کے درد کو مفید ہے اسکے پھل کو کھانا مرطوب کھانسی ۔ امراض جگر ۔ عسرالبول ۔ اور اخراج مشیمہ کے لیے مفید ہے پیشاب کا ادرار کرتا ہے ۔ اگر سیاہ مرچ کے ساتھ کھائین تو قبض شکم پیدا ہوجائے اسکی چھال کا جوشاندہ پیٹ کے بچے اور مشیمہ یعنی آنول کو نکال دیتا ہے اگر پانی خرگوش کاٹ لے تو اسکے بیج ۱۰ ماشہ شراب کے ساتھ کھائین اسکے پتون اور شاخون کا جوشاندہ پھوڑے پھنسی اور اعضا کی سستی اور ضعف معدہ وضعف جگر وریاح غلیظ کو نافع ہے اسکو پانی مین جوش کرکے اس سے سر دھونے سے جوئین مرجاتی ہین اور بالون کا گرنا موقوف ہوجاتا ہے اسکا پھل تقطیر البول کو نافع ہے اسکے اجزا کے ضماد سے اورام اور خناق تحلیل ہوتے ہین اسکے جوشاندے سے حقنہ کرین تو پیٹ کے کیڑے مرجاتے ہین **مضر** پھل معدے کو نقصان پہونچاتا ہے درد سر پیدا کرتا ہے اور بدن کو دُبلا کرتا ہے **مصلح** ۔ بارتنگ کا عصارہ اور ترش میوے اور دھنیا ۔

گرجن کا تیل (ہ)

گرجن آئل اور اوڈ آئل یعنی روغن چوب (ش) اودیم گرجنی (ل)

صفات وشناخت ۔ یہ رال ملی ہوئی روغنی رطوبت ہے جو گرجن کے درخت مین سے جسے تیلیا گرجن بھی کہتے ہین نکلتی ہے ۔ درخت گرجن کے تنے مین جو موٹا ہوتا ہے زمین کے قریب سوراخ کرتے ہین اور آگ جلاتے ہین کہ لکڑی کسی قدر جھلس جائے حرارت پاکر یہ روغن رال ملا ہوا نکلتا ہے جو گاڑھا مثل شہد کے یا پتلا مثل تیل کے ہوتا ہے گاڑھے تیل کا رنگ بیلا پن لیے ہوے بھورا اور پتلے تیل کا رنگ تھوڑا بھورا یا سرخی مائل بھورا یا چند بیتی ہوتا ہو دالقہ مثل روغن بلسان کے انمین پتلا کچھ سرخی مائل بھورے رنگ کا تیل سب سے اچھا ہوتا ہے اسکے کشید کرنے سے ایک خالص اور اڑنے والا تیل حاصل ہوتا ہے جو قریب قریب شفاف اور بے رنگ ہے یا خفیف زرد سرخی مائل

خواص وفوائد ۔ مثل روغن بلسان کے عمل کرتا ہے سنہ ۱۸۵۳ء مین تجربے سے ایک بہت بڑا فائدہ اس تیل کا یہ دریافت ہوا کہ استعمال اسکا دونون قسم کے جذام مین مفید ہے یعنی جسم سُن پڑجائے اور ہاتھ پاؤن مین زخم ہوجائین یا اس قسم کے جذام مین کہ علاوہ زخمون کے جلد موٹی پڑجاتی ہے اور بدن پر گرہین نمودار ہوتی ہین اکثر اوقات یہ سب علامتین ایک ہی مریض مین پائی جاتی ہین گرجن کے تیل کو اس مرض مین ملتے اور کھلاتے ہین چند عرصے کے استعمال سے زخم اچھے ہوجاتے ہین سُن پن جاتا رہتا ہے اور گرہین جذب ہوجاتی ہین اور مریض توانا اور تندرست معلوم ہوتا ہے ترکیب استعمال یہ ہے کہ مریض کو اول خوب صاف کرین صابون یا خشک مٹی اور پانی سے ملکر غسل دین اور برابر مساوی حصہ گرجن کا تیل اور چونے کے پانی کو خوب ملاوین اس طور پر ملانا چاہیے کہ وہ آپس مین بخوبی حل ہوجائے پانی علیحدہ بالکل معلوم نہو اسمین سے چار ڈرام تا آب کر صبح اور اسی قدر شام کو پلائین اور مالش کے لیے چونے کا پانی تین حصہ اور گرجن کا تیل ایک حصہ کو خوب مخلوط کرین اسمین سے بقدر ضرورت دو گھنٹے تک صبح اور اسی عرصے تک شام کو تمام جسم مین بخوبی مالش کرین اور زخمون پر بھی اسی کو لگائین گرجن کا تیل ورمون کو تحلیل کرتا ہے داد کے لیے بھی مفید ہے ۔

ان بھوت جیکتسا ساگر مین لکھا ہے کہ نئے اور پرانے سوزاک مین گرجن کے تیل کی دس سے تیس تک

Hakeem Shoukat Ali

بوندین دودھ جانورون کی کھیر یا فرنی مین بغیر کھانڈ کے یا کسی دوسری معتدل چیز مین ڈال کے دن مین دو تین بار دینا مفید ہے کئی قسم کے جذام مین اسکا استعمال اس طریقے سے کرنا چاہیے کہ صبح کے وقت اٹھکر بدن پر جہان جہان کوڑھ کے نشان ہون انکو سوکھی مٹی سے خوب رگڑنا چاہیے پیچھے ۸ بجے اسکے تیل کا دودھیا پانی بنا کے اُسکو ملا کر سب بدن پر دو گھنٹے تک اسکے تیل کی مالش کرنا چاہیے پھر کھانا کھا کر دوپہر کے بعد ۳ بجے اُسی دودھیا پانی کو ملا کے اُسی طرح دو گھنٹہ تک اسکے تیل کو سب بدن پر ملنا چاہیے اگر اسکے پینے سے زیادہ دست لگ جائین تو اسکی مقدار کم کردینی چاہیے اسکے لگانے کے اور بھی کئی قاعدے ہین مگر سب سے عمدہ یہی قاعدہ ہے یہ مالش جلد کو صاف کرنے کے لیے صابون اور بھوسی سے اچھی ہے اس علاج مین اگر دودھیا پانی بنا کے نہین بھی ملایا جائے تب بھی مریض اچھا ہوجاتا ہے یہ تنہا کام نہ دیوے تو اسکے پوتے چار ماشہ تیل مین چال موگرے کے تیل کی پانچ سے دس بوند تک ملا کے دینا چاہیے۔ اسکے تیل کا دودھیا پانی بنانے کا یہ قاعدہ ہے کہ ببول کے گوند کو پانی مین گلا کر اسمین اس تیل کو ملا کے خوب ہلانے سے پانی کی طرح ہوجاتا ہے یا اسکے تیل مین برابر چونے کا پانی ملا کے ہلانے سے دودھیا پانی بن جاتا ہے یہ لیپ کرنے کے کام مین آتا ہے یا سو اسو تولہ دودھیا پانی دن مین دو تین بار پلانا چاہیے ایک تولہ گرجن کے تیل مین تین تولہ چونے کا پانی ملا کے جلد بدن کے پرانے امراض بیماور کوڑھ پر لگانا چاہیے اس تیل مین رس کپور اور گندھک ملا کے مالش کرنے سے داد مٹتا ہے اس تیل کے لگانے سے پھوڑے پھنسی مٹتے ہین جلد بدن کے سب امراض مین اس تیل کا استعمال کیا جاتا ہے گرجن لال چھوٹے سفید چھلکون کے پرت کے پرت جم جاتے ہین یا جو سفید چھتے ہوتے ہین انپر اس تیل کے ملنے سے بہت نفع ہوتا ہے۔ صرف اسی تیل کے ملنے سے یہ دونون مٹ بھی جاتے ہین اس تیل کے لگانے سے کھجلی دفع ہوجاتی ہے جذام کے آغاز مین اس تیل کو پلانے اور لگانے سے اسکا بڑھنا رک جاتا ہے اور بڑھی ہوئی حالت مین بھی لگانے اور پلانے سے اسکو بہت نفع ہوتا ہے۔

مقدار خوراک۔ ڈاکٹرون کے قول کے مطابق آدھے فلوئڈ ڈرام سے ایک تک اور راڑنے والے تیل کی دس قطرون سے بیس تک۔

گردبی (ھ)

بفتح کاف فارسی وسکون راے مہملہ وضم دال مہملہ وکسر باے موحدہ وسکون یاے تحتانی

صفات وشناخت۔ ایک ہندوستانی بوٹی ہے زمین پر بچھی ہوتی ہے جھیل اور تالاب کے کنارے پر اُگتی ہے اُسکے پتے جل نیم ودر کمن کے پتون کی طرح ہوتے ہین لیکن دبیز کم ہوتے ہین مزے مین صرف قدرے شوریت معلوم ہوتی ہے ہر پتے کے انتلے گرہ ہوتی ہے پھول سفید اور گول ہوتا ہے بیج باریک ہوتے ہین محتاج لوگ اسکا ساگ پیاز کے ساتھ پکا کر کھاتے ہین۔

خواص وفوائد۔ اسکے پتے اگر پیسکر تپ ولرزہ کے بیمار کے ہاتھون پر کہنیون تک اور پانون پر زانوؤن تک لیپ کرین تو دورہ موقوف ہوجاے مگر چاہیے کہ ہاتھون کی ہتھیلیون اور پانوؤن کے تلوون پر بھی لیپ کرین اگر آنکھ کا ڈھیلا باہر کی طرف بہت اُبھر آے تو اُسپر باندھنے سے صحت ہوتی ہے۔

Hakeem Shoukat Ali

گردہ (ف)

بضم کاف فارسی وسکون راے مہملہ وفتح دال مہملہ وسکون ہا۔ کلیہ (ع)

صفات۔ مشہور ومعروف عضو ہے اسکے ذریعہ سے مائیت جگر سے مثانے مین ہوکر پیشاب بنکر نکلتی ہے کھانے کے واسطے جوان فربہ بکری کا بہتر ہے کہ اُسی وقت ذبح کیا ہو ہر حیوان کے دو گردے ہوتے ہین ایک داہنی طرف دوسرا بائین طرف مائل بہ پشت۔

طبیعت۔ سرد وخشک اور شیخ کے نزدیک گرمی وسردی مین معتدل ہے اور خشکی کی طرف مائل ہے بعض نے پہلے درجے مین گرم وخشک بتایا ہے۔

خواص وفوائد۔ اسکا کھانا گردے اور کمر کو قوت دیتا ہے۔ اسکی چربی سخت اورام کو تحلیل کرتی ہے چونکہ حیوان کے سب عضووں مین سے یہی زیادہ بُرا ہوتا ہے اسلیے طبیعت اسکے ہضم کرنے کی طرف زیادہ متوجہ نہین ہوتی **مضر** معدے سے تلے دیر مین اترتا ہے دیر ہضم اور ردی الغذا ہے۔ **مصلح** گردے کی چربی یا تلون کے تیل یا روغن زیتون مین پکانا اور سیاہ مرچ اور دارچینی اور سرکہ۔

گرگٹ (ھ)

بکسر کاف فارسی وسکون راے مہملہ وفتح کاف فارسی دوم وسکون تاے ثقیل۔ آفتاب پرست (ف) حرُ باء (ع)

صفات۔ چھپکلی سے بڑا ایک جانور ہے دم دراز ہوتی ہے گردن کے بال کھڑے ہوتے ہین ہمیشہ آفتاب کی طرف نظر رکھتا ہے گرمی کے دنون مین اسکا سر سرخ ہوجاتا ہے اور دم کھڑی رہتی ہے سورج کے مقابل مین مختلف رنگون کے ساتھ نظر آتا ہے اسکو سانپ بہت کھاتا ہے اور یہ خود مکھی بچھو اور کنکھجورے کا شکار کرتا ہے۔

طبیعت۔ گرم وخشک چوتھے درجے مین۔

خواص وفوائد۔ پلکون کے بال اُکھیڑ کر اسکا لہو وہان لگادینے سے پھر نہین اُگتے اسکا پتا آنکھ کا جالا اور پھلی کاٹتا ہے اسکی چربی آگ پر پگھلائین اور جو کچھ رطوبت اور خون جمع ہو سر کے گنج پر لگانے سے ایک بار مین آرام ہوجاتا ہے اسکا گوشت پانی مین تیز بالکر اور وہ پانی حمام کے پانی مین ڈال کر نہانے سے بدن تمہی دن تک سبز رہتا ہے۔ اسکا گوشت سم قاتل ہے کھانے سے قے اور درد دل پیدا ہوجاتا ہے اسکا معالجہ اسی طرح کرین جس طرح ذراریح (تیلنی مکھی) کے کھائے ہوئے کا کرتے ہین اسکا انڈا بھی سم قاتل ہے جو کوئی انڈا کھائے تو بازکی بیٹ شراب انگوری مین ملاکر پلائین اور قے کرائین گائے کا گھی بدن پر ملین۔ انجیر خشک مکھن اور بچھان بید کے ساتھ کھلائین اور یہ کسی کو کاٹتا نہین مگر کاٹ لیتا ہے تو کاٹا ہوا جانور مرجاتا ہے۔ وجع مفاصل کے لیے یہ نسخہ بہت مفید ہے۔ دھتورے کا پھل ۴ عدد۔ سوختہ ۲ ماشہ۔ گرگٹ ۲ عدد ان سب کو آدھ پاؤ رائی کے تیل مین جوش دیکر تیل صاف کرکے مالش کرین۔ گرگٹ کو پکڑ کر اسکے گلے مین ڈورا مضبوط باندھکر چاقو سے گلے سے منہ اور سر تک چیرین اور جو زرد رطوبت اور خون نکلے اسکے ایکبار

Hakeem Shoukat Ali

مشک اور آنولہ سار گندھک اُسمین بیسکر اُسی وقت پان پر لگاکر آلہ تناسل پر اس طرح باندھ دین کہ حشفہ اور سیون بچے رہین باہ کو نہایت قوت حاصل ہوگی۔

گرم مسالا

سیاہ مرچ زیرہ لونگ دارچینی دانہ الائچی اور تیزپات سے عبارت ہے بعض دارچینی اور تیزپات کو حذف کردیتے ہین

کھانون مین اسکے ملانے کی پانچ وجہ ہوتی ہین (۱) کھانا پھیکا او رسیٹھا ہو تو اسکے ڈالنے سے مزہ درست ہوجاتا ہے اور طبیعت قبول کرلیتی ہے (۲) کھانے مین بسانڈھ آتی ہو اور بدبو دار ہو تو اُسمین ڈالنے سے خوشبو پیدا ہوجاتی ہے اور طبیعت قبول کرلیتی ہے (۳) کھانے کی طبیعت مین سردی ہو تو گرم مسالے سے دور ہوکر اصلاح ہوجاتی ہے (۴) طعام غلیظ ہو اور جلد ہضم نہو سکے تو گرم مسالے کے ڈالنے سے اسمین لطافت آجاتی ہے او رجلد ہضم ہوجاتا ہے (۵) معدے مین بلغم لزج جمع ہو تو اسکے استعمال سے بلغم کی لزوجت اور غلظت کم ہوجاتی ہے اور غذا فاسد نہین ہوسکتی۔ اور اسمین لطافت آجاتی ہے۔ معدے کے راستے کھل جاتے ہین اُسمین جلا ہوجاتی ہے اس لیے گرم مسالے کا استعمال ایسے شخص کو جسکا مزاج بلغمی ہو اور بلغم خام غلیظ بدن مین جمع ہو بہتر ہے۔

یہ پانچوین غرض علاج سے مشابہت رکھتی ہے کیونکہ جو شخص ایسا ہو کہ اسکو صرف ملطف غذا ئین موافق ہون تو وہ بہ نسبت صحیح مزاج والے کے مریض ہے پس اس لیے اسکے واسطے گرم مسالا پہلی چار غرضون کی بہ نسبت زیادہ داخل کرنا چاہیے۔ مگر یہ یاد رہے کہ گرم مسالا زیادہ مقدار کے ساتھ استعمال نہ کرنا چاہیے کیونکہ اُن اعضا مین لذع پیدا کرتا ہے جنکا تعلق غذا سے ہوتا ہے کیونکہ اُس مین حدت اور تیزی لاتا ہے پس بہتر یہ ہے کہ اتنا گرم مسالا غذا مین ڈالین جس سے وہ پانچون غرضین پوری ہوجائین۔

گرنگ کا پل (ھ)

بفتح کاف فارسی و فتح راے مہملہ و سکون نون و کاف فارسی دوم موقوف و فتح کاف تازی و سکون الف و فتح یاے تحتانی و لام ساکن

صفات و فوائد۔ ایک بڑے درخت کا پھل ہے اسکے پتے بڑے ہوتے ہین اور اُنپر کنگرے اور نوکین ہوتی ہین دو انگل کے برابر چوڑے اور نرم ہوتے ہین ایک طرف سبزی غالب ہوتی ہے اور دوسری جانب سفیدی مائل ہوتے ہین اور روان بھی ہوتا ہے گرمی کی شروع فصل مین پھول آکر پھل آتا ہے جو آملہ اور بڑے کچھ مشابہت رکھتا ہے مزہ بکسا اور کچھ مٹھاس بھی ہے کہ چابنے سے اول کسیلا پن معلوم ہوتا ہے اور پھر شیرینی اور خفیف سی ترشی معلوم ہوتی ہے خام کا اچار ڈالتے ہین۔ اسکی طبیعت بڑ اور آنولے کی طرح ہے اور خواص و فوائد بھی دونون کے قریب ہین۔

گری پھل (ھ)

بکسر کاف فارسی و کسر راے مہملہ و یاے تحتانی ساکن و فتح باے فارسی مخلوط بہا و سکون لام

صفات و فوائد۔ ایک پھل ہے ترش اور بکسا اس سے دست کھل کر ہوتا ہے باد اور تپ اور زہر کو دور کرتا ہے۔

Hakeem Shoukat Ali

گرین آیوڈائیڈ آف مرکیوری (ش)

(ہیڈرارجرائی آیوڈائڈم وریا ئڈال)

صفات وشناخت - اسکوسب آیوڈائیڈ اور پروٹو آیوڈائیڈ آف مرکیوری بھی کہتے ہین ایک اونس پارہ اور آیوڈائن ۸۰،۲۷ گرین اور شراب مقطر کو ایک چینی کے کھرل مین ڈال کر ملا دیتے ہین میلے سبز رنگ کا سفوف ہے پانی مین حل نہین ہوتا اور روشنی مین سیاہ پڑجاتا ہے -

خواص وفوائد - بڑا عمدہ مبدل ہے آتشک اور اُسکے نتائج مین مفید ہے معدے کے اُس مرض مین کہ جب قے ہوتی ہو اور مادہ قے مین کیڑے پائے جاتے ہین بہت مفید ہے پرانے امراض جلد مین بہت مستعمل ہے -

مقدار خوراک - ایک گرین سے تین گرین تک -

گرین ہیلیے بور (ش)

خربق سبز امریکی

صفات وشناخت - گرین ہیلی بور جسکو لاطین مین ویرٹرم وریڈی کہتے ہین ملک امریکہ مین ہوتا ہو اسکی جڑ مع ریشون کے دوا مین کام آتی ہے آڑے یا سیدھے بل مین پڑا تی ہوئی ریشون سمیت یا بغیر ریشون کے ثابت ہونے سے طول مین ایک انچ سے دو تک یا زیادہ اور قطر مین پون انچ یا زیادہ سیدھی ہوتی ہے کسی قدر مخروطی اور رنگت مین بھوری سیاہ باہر سے اور اندر سے سفیدی لیے ہوے اوپر کے انجام مین پتون کا بقیہ مدور لگا رہتا ہے اور چارون طرف مرجھائے ہوے ریشے سفید رنگ کے زردی مائل لگے رہتے ہین کئی انچ لنبے - یا خیب بعض اوقات ٹوٹ کر گلے رہتے ہین تو جڑ پر انکے نشان رہجاتے ہین بو کچھ نہین لیکن سفوف کرنے کے وقت چھینکین آتی ہین اور ذائقہ اس کا تلخ اور نہایت خراشدار ہے -

خواص وفوائد - ہوا آمقدار مناسب مین قوی الاثر مسکن دوا ہے جس سے قوت اور سرعت نبض بہت جلد گھٹ جاتی ہے اور ماسوا اسکے جی متلاتا ہے نہایت ضعف طاری ہوتا ہے اور عضلات پر اختیار کی قوت جاتی رہتی ہے اسکی تاثیر کی وجہ سے جو اسکو تا بیٹ یعنی بچھناک کے مشابہ ہے - حاد سوزش کے امراض مین بعض اوقات اسکا استعمال کرتے ہین چنانچہ نیومونیا یعنی سوزش پھیپھڑہ کے شروع مین آٹھ قطرے اسکے ٹنکچر کے دین اور تین تین گھنٹے کے بعد ایک ایک قطرہ بڑھاتے جائین جبتک نبض کی سرعت حسب دلخواہ کم ہوجائے یا جی متلانے لگے - اُسکو ذات الجنب اور حاد برنکائی ٹس اور قلب کے اندر کی جھلی کی سوزش مین دیتے ہین - وجع مفاصل حاد مین بھی اس سے بہت نفع ہوتا ہے - سخت قبض مین بھی کہتے ہین کہ تین قطرے کی خوراک مین چار یا پانچ مرتبہ دن مین کھانا فائدہ مند ہے

گڑ (ھ)

بضم کاف فارسی وسکون راے ثقیل - قند سیاہ و قند احمر و قند خام اسی کے نام ہین

صفات - مشہور چیز ہے کہ گنے کا رس نکالکر جما لیتے ہین - انجمن آراے ناصری مین علم لغت فائینڈ کے اندر لکھا ہے کہ گنے کا رس پکانے کے بعد بے تصفیہ رہے تو اُسے قند سیاہ کہتے ہین اور طبیب اسے شکر سرخ بولتے ہین شکر کی

Hakeem Shoukat Ali

تین قسمین ہین سیاہ رنگ سفید رنگ سُرخ رنگ - اطباے ماہر کو معلوم رہے کہ ہندوستان مین شکر سُرخ کا اطلاق گڑ پر نہین ہوتا اور نہ بیان کے طبیبون کی یہ اصطلاح ہے اسلیے انھین انجمن کی تقلید نہ کرنا چاہیے - نفائس اللغات مین بیان کیا ہے کہ گڑ گنے کا رس ہے جسکا قوام کرکے جما لیتے ہین عربی مین قند اور قندہ بولتے ہین - ویدفرے مین شیرین و تیز و سبک جانتے ہین جتنا سفید و صاف ہو بہتر ہے

طبیعت - گرم دوسرے درجے مین اور تر پہلے درجے مین بعض گرم و خشک کہتے ہین شیخ عبدالرحیم نے تکملہ ہندی مین گرم و تیز و معتدل بتایا ہے یہی قاسمی مین مذکور ہے -

خواص و فوائد - قبض دفع کرتا ہے بھوک بڑھاتا ہے ہاضم ہے صفرا پیدا کرتا ہے اسلیے زیادہ کھانے سے پیٹ مین کیڑے پیدا ہو جاتے ہین فساد باد کو دفع کرتا ہے اعضا کو قوت دیتا ہے اور خون حیض جاری کرتا ہے خیر التجارب مین لکھا ہے کہ اگر جماع کرنے کے بعد دو درم یعنی ۳ - تولہ گڑ کھائین تو ضعف نہو وے مگر علاج الغربا مین چار درم نقل کیا ہے جسکا فی درم ۳ ماشہ کے حساب سے ایک تولہ ہوتا ہے اور فی درم ۳ ۱/۲ ماشہ کے حساب سے ۱۴ ماشہ - ویدون کے نزدیک شہد کا قائم مقام ہے شہوت جماع زیادہ کرتا ہے بلغم دفع کرتا ہے اور بعض کہتے ہین کہ بلغم بڑھاتا ہے اور منی بھی زیادہ کرتا ہے اگر ۲ ماشہ گڑ کھائین اور رحم کی سردی کو بھی مفید ہے اور کھانسی اور دمہ اور دھانس کو نافع ہے درد سینہ کو مفید ہے اسکو جلا کر اور کھار نکال کر نمک کے ہمراہ کھانسی کو نافع ہے - بیب جس سے باندھ چار پائیان بنتے کے پیہ ٹہتے ہین چھٹانک بھر لیکر پاؤ بھر پانی مین جوش دین جب نصف باقی رہے تو سہ سالہ قند سیاہ چھٹانک بھر ملا کر پی لین اور اسی طرح کئی دن تک پینے سے حمل ساقط ہو جاتا ہے اگر آگ کے پیڑ کا ایک ٹکڑا چھیلکر اسکے ایک سرے مین ڈورا باندھکر رحم کے اندر رکھین یا آک کے دودھ سے کپڑا تر کرکے رحم کے اندر اس عرصہ تک رکھین تو زیادہ مفید ہو - قند سیاہ آگ پر رکھکر بتی کے مریض کو دھونی دین اور اوپر سے کپڑا لپیٹ دین تاکہ خوب پسینا آجائے پھر پسینا خشک ہونے کے بعد کپڑا الگ کرین - تو مرض جاتا رہے - بابے برنگ اور گڑ تین تین درام لیکر تین گولیان بنائین اور تینون ایک ہی دن مین عرق مدنی یعنی نہروی کے مریض کو کھلائین اور غذا ہلکی دین تو نفع حاصل ہو کسی کی اگر آواز بیٹھ جائے تو چاول گڑ مین پکا کر شب کو شکم سیر کھا کر تھوڑی دیر کے بعد دو چار چمچون کی مقدار مین گرم پانی پی کر سو جائے دو تین دن ایسا کرنے سے کھل جائے گی باد و صفرا کے کم کرنے مین سب قسیم نیون سے کمتر ہے لیکن قبض دفع کرنے مین سب سے بہتر ہے کیونکہ اسمین غوریت ہے ایک برس کے بعد گڑ پرانا کہلاتا ہے -

پُرانا گڑ - تمام صفات مین نئے سے قوی ہوتا ہو گوشت اور چربی اور صفرا اور ہڈی اور منی کو قوت دیتا ہے اور زیادہ دست آور بھی نہین ہے سُبک ہے بعض نے یون لکھا ہے کہ پُرانا گڑ جتنا میٹھا ہضم ہونے مین ہلکا اور مریض کو بہت مفید ہے محنت صفرا و بلغم و باد کا نقصان بیماری دل پیشاب اور پاخانے کے امراض کھجلی جریان بے رغبتی طعام غصہ اشتعال اور التہاب مٹاتا ہے ایک برس کا پُرانا بہتر ہے جیسا کہ نسخہ سعیدی مین لکھا ہے کہ قند کہنہ یک سال گذشتہ بہر ست و سال چہارم بکار نیاید چرا کہ قوتش ضعیف گردد و حکماے ہند قند سیاہ سہ سالہ را در ترکیب کنند و در تراکیب معجون وغیرہ بجاے عسل اندازند و این امر خالی از دشواری

Hakeem Shoukat Ali

نسبت ان بہوت چلکتا ساگر مین کہا ہے کہ پرانا گڑ تین برس تک کام مین آسکتا ہے بعد اسکے بے تاثیر ہوجاتا ہو۔
نیا گڑ ۔ میٹھا ۔ کھاری ۔ ہضم ہونے مین بھاری گرم باہ زیادہ کرنے والا اور چرب ہے ۔ منی ۔ مینگ گوشت ۔
حرارت ۔ رکت پت ۔ فساد صفرا ۔ کیڑے اور پیٹ کی توند کو بڑھاتا ہے ۔ کھانسی ۔ دمہ ۔ بلغم ۔ بواسیر ۔ یرقان ۔
سل ۔ جریان ۔ قولنج ۔ سوء القنیہ ۔ بے رغبتی طعام اور راج روگ کو مٹاتا ہے بعض کہتے ہین کہ نیا گڑ کچھ کو درست
کرتا ہے بھوک بڑھاتا ہے اور پرانا گڑ امراض کے لیے بہتر ہے ۔
خراب گڑ ۔ باد پیدا کرتا ہے مفاصل مین درد اور پیاس پیدا کرتا ہے اور ہڈی کی مینگ کم کرتا ہو مضر گرم مزاج
والون کو مصلح ترشی و نسلوچن بدل شیرہ اور شہد ۔

گڑمار (ھ)

بضم کاف فارسی و سکون راے ہندی و فتح میم و سکون الف و راے مہملہ موقوف ۔ اسکو پُرڑ پترا اور پُڑ پترم
ابھی کہتے ہین

صفات وشناخت ۔ ایک روئیدگی ہے ہندوستان مین پہاڑ کے دامن مین ہوتی ہے اسکی شاخین
کثرت سے ہوتی ہین اسکا پتا بند انگشت سے لیکر دو بند انگشت تک ہوتا ہے اور چوڑا اگر لمبا کچھ زیادہ ہوتا ہے
بعض بادامی شکل کا ہوتا ہے مطلقاً کسی قدر بیل کے پتے سے مشابہت رکھتا ہے مزے مین تھوڑی تلخی ہوتی ہ
اسکی لکڑی پتون سے قوی ہوتی ہے اسکی قوت کئی سال تک رہتی ہے ۔
طبیعت ۔ گرم وخشک دوسرے درجے مین ۔
خواص وفوائد اسکے ۔ خارشت اور داد اور جذام اور کھانسی کو نافع ہے اسکے رس کا سعوط ہینس کو مفید ہے یہ بات
اسکے خواص مین سے ہو کہ جب اسکے پتے کو چابین پھر شکر اور مصری یا گڑ یا کوئی اور شیرینی منھ مین لین تو ہرگز مٹھاس
کا مزہ معلوم نہو کہتے ہین کہ اسکے تھوڑے سے پتے اُس برتن مین ڈالدین جسمین گڑ پکاتے ہین تو تمام گڑ کا مزہ
پھیکا پڑ جائے شیرینی ذرا باقی نہ رہے اسی لیے گڑمار نام رکھا ہے اگر کسی بد مزہ مسہل یا بدبو دار چیز کے قبل اسکو
چاب لین اور پھر وہ بد مزہ چیز پیوین تو ذرا بد مزگی اُسکی معلوم نہو میرے پاس جناب ٹھاکر جگنناتھ سنگھ جی صاحب
حاکم کوہستان میواڑ نے گڑمار کی لکڑی بھجوائی تھی جب تھوڑا چابکر میٹھی چیز منھ مین لیتے تھے تو اُسکی شیرینی بالکل
نہین کھلتی تھی اور بہت چابکر لینے سے مٹ جاتی تھی ۔ گڑمار کو کالی زیرون کے ساتھ پیسکر ہیضے کے مریض کو پلانے سے
نفع ہوتا ہے اسکی لکڑی کو کوٹ کر سفوف کرکے ایک چوڑے منھ کی بوتل مین بھرکے اور کسی قسم کی شراب ڈالدین
اور دو ہفتہ رہنے دین بعد اسکے بوتل کو اُلٹا کرکے نتھار کر وہ خیساندہ چھانکر حفاظت سے رکھ لین اسمین سے
بقدر اسکے کہ چار ماشہ سفوف کا خیساندہ ایک خوراک مین آجاے مارگزیدہ اور افیون خوردہ اور ہیضے کے مریض کو
پلا دین اور مناسب فاصلے کے بعد اسی طرح دیتے رہین مرض جاتا رہتا ہے طاعون زدہ کو یہ بوٹی کھلانے
سے سوزش زائل ہوجاتی ہے یہ دونون باتین مولوی قرخی صاحب کے مکرر تجربے مین آچکی ہین گڑمار کو اگر
افیم پر ڈال دو تو بالکل بے کار ہو جائے اور اس سے اُس جانور کا زہر بھی جسے کھیرا یا بسکھپرا کہتے ہین دفع
ہوجاتا ہے مصلح اگر کسی طرح کی تکلیف دے تو مصلح اسکا قند ہے ۔

Hakeem Shoukat Ali

گڑہل (ہند)

بضم کاف فارسی و سکون رائے ثقیل و فتح ہا و سکون لام یہی مارواڑی و پنجابی کا محاورہ ہے گجراتی مین جاسس بضم سین مہملہ اول اور مرہٹی مین جاس ونداور جاسُندی (بنون خفی) بولتے ہین اہل دکھن جاسی و جسوندی و جاسون کہتے ہین - عربی مین اسکا نام انغر ہے الف کے فتح اور مد اور سکون نون اور غین معجمہ کے کسرے اور رائے مہملہ کے فتح سے

صفات و شناخت - ایک درخت ہو جو انار کے درخت کے برابر ہوتا ہے اور خوب جھائے دار ہوتا ہے پتے شہتوت کے پتون کی طرح اور پھول انار کے پھول کی طرح مگر اُس سے بڑا اور بھاری ہوتا ہے پتیان پھول کی انار کی پتیون سے چوڑی اور موٹی ہین پھل اس درخت مین نہین آتا پھول بعض قسم کے بالکل سُرخ ہوتے ہین اور بعض قسم کے سفید ہوتے ہین جسکا پھول سرخ ہوتا ہو اسکی جڑ بھی سرخ ہوتی ہے اور جسکا پھول سفید ہوتا ہے اسکی جڑ بھی سفید ہوتی ہے ہمنے بعض گڑہل کے پیڑ ایسے بھی دیکھے ہین جنکا پھول دوگیا ہوتا ہے اور ہندی کی کتابون مین لکھا ہے کہ پیلے پھولون والا بھی ہوتا ہے - بعض قسم کا پھول کاسنی رنگ کا بھی دیکھا گیا ہے اور نگھنٹ پرکاش مین لال سفید سندوری بھگوان اور زرد پانچ قسم کا رنگ لکھا ہے کسی پیڑ کا پھول اکہرا ہوتا ہے کسی کا دوہرا ہندوستان مین اسکی قلمین لگائی جاتی ہین اسکے لال پھولون مین سے لال رنگ نکالا جاتا ہے - سرخ پھول استعمال مین ہے جڑ سوکھ جاتی ہے تو اُس سے شراب کی سی بو آتی ہے -

طبیعت - معتدل ہے مگر قسم سفید سردی کی طرف مائل ہے بعض کہتے ہین کہ سب قسمین سرد ہین جنمین تھوڑی سی لطیف حرارت بھی ہوتی ہے اور جڑ گرم پہلے درجے مین اور تر ہے اور پتے گرم و خشک ہین -

خواص و فوائد - قلب کو فرحت دیتا ہے نفس کو خوش رکھتا ہے گرمی و سردی کے خفقان کو مفید ہے - بالخاصہ بخارات دماغ پر چڑھنے کو مانع ہے مراق کی بیماری کو نافع ہے وحشت اور جنون کو دور کرتا ہے اعضائے رئیسہ کو قوت دیتا ہے خاصکر باہ اور قلب کو تو بہت ہی قوت پہونچاتا ہے اسکے گلقند اور شربت کے استعمال سے فساد خون اور دل کی گرمی دور ہوتی ہے اسکا عرق بھی مصفی خون ہے اسکے پتے اور جڑ بھی وحشت اور جنون کو مفید ہین ذہن اور حواس اور باہ کو قوت دیتے ہین گڑہل کے پتے خشک کرکے اور کوٹ کر قند یا کھانڈ ملاکر چالیس روز تک ۶ ماشہ روز کھانے سے قوت باہ کو فائدہ پہونچتا ہے گڑہل کے پتے پونے دو تولہ کوٹ کر شب کو پانی مین ترکرین صبح کو لعاب نکالکر مصری ملاکر پینا سوزاک کے لیے مفید ہے - گڑہل کا پھول مریض سوزاک کو پہلے دن ایک عدد بتاشے کے ساتھ کھلا دین اور اسی طرح چار دن تک ایک ایک عدد بڑھاتے اور کھلاتے جائین پانچوین دن سے ایک ایک کم کرتے جائین یہانتک کہ ایک عدد رہ جائے تو سوزاک جاتا رہے گا - اسکا شربت جو شربت انغر کہلاتا ہے ترکیب ذیل سے بنایا جاتا ہے دل و دماغ کو قوت دیتا ہے چہرے کے رنگ کو مالیخولیائے مراقی کو نافع ہے صفرائے سوختہ کو بھی مفید ہے گڑہل کے پھول سنّو عدد دیکر اُنکی سبزی دور کرکے چینی کے پیالے مین بیس عدد کاغذی لیمو کے رس مین ترکرین صبح کے وقت ڈیڑھ پاؤ گلاب ڈالین اور ایک شب و روز یونہی رہنے دین بعد اسکے مصری ایک سیر عرق گاؤزبان آدھ سیر

Hakeem Shoukat Ali

عرق کیوڑہ آدھ پاؤ ملائیں اور الائچی سفید کے دانے اور دھنیا ہر ایک ۹ ماشہ کچلکر اور ولائتی انار کا پانی میٹھے سنگترے کا
پانی ہر ایک پاؤ بھر اگر انار نہ ملسکے تو اسکی جگہ شربت انار لیویں اور ان سب کو بھی ملاکر ایک رات دن بھیگا رہنے
دیں پھر تھوڑا سا ملکر صاف کرکے قوام کریں اور آخر قوام میں مشک دو رتی عنبر تین ماشہ زعفران آدھا ماشہ گلاب
میں پیسکر قوام میں ملاکر حل کریں اور دو تولہ سے چار تولہ تک کسی عرق مناسب کے ساتھ استعمال کیا کریں۔ اور
ترکیب ذیل کا نام شراب الصالحین ہے خفقان گرم اور سرد کو دفع کرتی ہے رحم کو نافع ہے توحش اور جنون کو
دور کرتی ہے چہرے کا رنگ سرخ کرتی ہے قوت اور بھوک بڑھاتی ہے گڑہل کے پھول سو عدد سبزی دور کرکے
کاغذی لیموں کے پاؤ بھر رس میں ترکرکے شب کو آسمان کے نیچے رکھیں صبح کو سیر بھر مصری کا دو سیر پانی میں شربت
تیار کرکے گڑہل کے پھولوں کے ساتھ کانچ یا چینی کے برتن میں بھرکر اور اسکا سر مضبوط باندھکر ایک ظرف پُر آب
میں رکھکر ایک محفوظ جگہ رکھدیں جس برتن میں دوائیں ہوں وہ تنگ دہن ہو اور نصف یا ایک تہائی خالی
رہے تین چار روز کے بعد جھاگ اُتار کر صاف کرکے رکھ لیں اور ساڑھے تین تولہ سے ۱۰ تولہ تک پیتے رہیں
اگر کاغذی لیموں کا رس زیادہ ملائیں تو بے خوش ہو جائے گا اور خمار کا اثر دور کرنے میں مؤثر ہوگا اگر نشہ اور
تخدیر بھی منظور ہو تو لفاح کی جڑ تین چار ماشہ پھولوں کے ساتھ شیشے میں ڈالدیں اگر گرم مزاجوں میں جاکو
قوت دینا منظور ہو تو مصری کے پانی کی جگہ گلاب اور بید مشک کے عرق میں شربت تیار کریں۔ گڑہل میں
تسخیر اور حب کی تاثیر عجیب ہے یہانتک کہ اگر وحشی حیوانات کو اس درخت کا کوئی جز کھلادیں تو انکو محبت
اور انس پیدا ہو جائے گی۔ وید کہتے ہیں کہ اسکے پھول سرد میٹھے چکنے موٹا کرنے والے قابض بال اور حمل
بڑھانے والے اور جریان کو مٹانے والے ہیں سُستی پیدا کرتے ہیں اور بنیس اور رکت پت اور کوڑھ
اور پھوڑے پھنسیوں کو نافع ہیں انکے جوشاندے سے دواؤں کی گرمی سے جلن ہو پیشاب کا درد اور جلن سے
اترنا انکے استعمال سے بند ہو جاتا ہے تازے پھولوں کی پتیوں کا رس اور زیتون کا تیل برابر لے کے اوٹا دیں
جب سب رس جل جاوے تب تیل کو آگ پر سے اُتار کر چھانکر رکھ چھوڑیں اسکے لگانے سے بال اچھے بڑھتے
ہیں اسکے پتے جریان اور درد مٹانے والے اور ملین شکم ہیں اسکے پھولوں کو گھی میں تل کر کھانڈ کے ساتھ کھلانے
سے استحاضہ گھٹتا ہے اسکے لال پھولوں کا شربت بخار کی گرمی کو مٹاتا ہے اسکے بیجوں کو پانی میں پیسکر اور چھانکر
پینے سے سوزاک دفع ہوتا ہے انکے پھولوں کو سایہ میں سکھاکر پیسکر کھانڈ ملاکر تین ماشہ کی پھنکی چالیس دن
تک لگاتار لینے سے طاقت بڑھتی ہے۔ اسکے پھولوں کو پیسکر ناف پر اور اُسکے آس پاس لیپ کرنے
سے بچہ آسانی سے پیدا ہو جاتا ہے آتشک کی ٹانکیوں کو اسکے پتوں کے جوشاندے سے دھونا چاہیئے۔
بدل :۔ کیوڑہ اور گاجر۔

گزنگبین (ف)

بفتح کاف فارسی وفتح زاے معجمہ وسکون نون وفتح کاف فارسی وکسر باے موحدہ ویاے تحتانی معروف
ونون عنہ مخفف ہے گز انگبین کا گز جھاؤ کا پیڑ اور انگبین شہد ہے
صفات وشناخت۔ شبنم ہے کہ جھاؤ اور بلوط اور دوسرے درختوں پر گرکر ترنجبین کی طرح جم جاتی ہے

Hakeem Shoukat Ali

بید سادہ یعنی اولے کے درخت پر جمے وہ عمدہ ہے بہتر وہ ہے جو صاف اور شفاف ہو دانہ بڑا ہو تے اور کوڑا اُسمین نہ ہو۔

طبیعت - گرم درجہ اول مین اور معتدل خشکی و تری مین یا گرم و تر پہلے درجے مین۔

خواص و فوائد - جلا کرتی ہے دست آور ہے دماغ کا تنقیہ کرتی ہے دماغ سے ریاح غلیظہ کو دفع کرتی ہے نزلات کو شافی ہے سانس لینے کے اعضا اور غذا کے اعضا کے لیے نافع ہے سینے کو ملائم کرتی ہے آواز کو صاف کرتی ہے سینے کی خشونت دفع کرتی ہے دمے اور کھانسی کو مفید ہے مرطوب مزاج کو نافع ہے۔

مقدار خوراک - ۲ تولہ سے ۳ تولہ بلکہ ۶ تولہ تک۔

گشت برگشت (ف)

بفتح کاف فارسی و سکون شین معجمہ و تاے فوقانی موقوف و فتح باے موحدہ و سکون راے مہملہ و فتح کاف فارسی دوم و سکون شین معجمہ و تاے فوقانی موقوف عربی اسکی التوا علی الالتوا ہے - ابوالحسن علی بن رضوان نے کتاب یاقوت الطبیب مین کہا ہے کہ لفظی معنی اسکے پھیرنا اور پھیرنے کے ہین اور صاحب جامع کہتا ہے کہ کاف فارسی کی جگہ دونون کاف تازی کے کسرون سے کھیت اور کھیت کے معنے مین بھی آیا ہے کہتے ہین کہ جسے ہندی مین مروڑ پھلی کہتے ہین وہ یہی چیز ہے اور حکیم علوی خان کا زعم یہ ہے کہ ہندی اسکی مروڑ سینگھ ہے مروڑ پھلی تو یہ نہین جسکی وجہ مروڑ پھلی مین بتا دونگا اور ہندی کی بعض کتابون سے معلوم ہوتا ہے کہ مروڑ پھلی کا مرہٹی نام مروڑ سینگ ہے چنانچہ شبدامرت ساگر المشہور بہ عماد اللغات مین صفحہ ۱۹۰ مین اسکی تصریح ہے گشت برگاش سے مروڑ سینگ رُدھ کا نام معلوم ہوتا ہے اور وہی مروڑ پھلی ہے

صفات و شناخت - ایک روئیدگی ہے جسکی باریک شاخین ڈورون کی طرح باہم ایک دوسرے پر لپٹی ہوتی ہین اکثر پانچ پانچ شاخین لپٹتی ہین جو سوکھنے کے بعد بٹی ہوئی رسی کی طرح ہوجاتی ہین رنگ ان کا سیاہی و زردی مائل ہوتا ہے ایک پھول لگتا ہے جو حب النیل کے پھول کی طرح اور سفید ہوتا ہے بعض کے رنگ مین کچھ سرخی بھی جھلکتی ہے بہتر ہندی ہے بعض اسکو بادرسگان جسکا ذکر بداشقان مین ہوچکا جانتے ہین اور حق یہ ہے کہ بادرسگان تو نہین مگر اسکی سی قوت رکھتی ہے۔

طبیعت - گرم و خشک دوسرے درجے مین ہے پہلے درجے مین گرم اور پہلے درجے کے آخر مین خشک بھی لکھا ہے۔

خواص و فوائد - محلل ہے سُدّے کھولتی ہے لطافت پیدا کرتی ہے بلغم غلیظ کو دستون کی راہ نکالتی ہے اسکے تازہ اجزا کا دودھ لگانے سے سرد ورم تحلیل ہوجاتا ہے اس دودھ کے لگانے سے داد اور کھجلی بھی مٹ جاتی ہے اگر چھوٹے مین بچہ بہت روتا اور بے قرار رہے تو اسمین سے تھوڑے اُسکے سر کے تلے رکھدینے سے چپ ہوجاتا اور قرار پکڑ لیتا ہے - **مضر** قاطع باہ ہے۔ **مصلح** دودھ اور مغز چلغوزہ **بدل** - ایلوا۔

قدر خوراک - ۳ ماشہ۔

Hakeem Shoukat Ali

گل ارمنی (ف)

بکسر کاف فارسی ولام مضاف و فتح الف و سکون رائے مہملہ و فتح میم وکسر نون ویائے نسبت

صفات وشناخت۔ ایک مٹی ہے اسکا رنگ سرخ و تیرہ جگر کا سا ہوتا ہے اور نرم اور کچھ چرب ہوتی ہے اور اسمین تھوڑا سا چیپ بھی ہوتا ہے جس سے زبان کو چپکتی ہے اس سے خوشبو آتی ہے ایروان اور ارمینیہ سے لاتے ہین بہتر وہ ہے جو صاف خالص سنہرے رنگ کی ہو اور زبان کو چپکے۔

طبیعت۔ سرد درجہ اول مین خشک دوسرے درجے مین بعض دوسرے درجے مین سرد و خشک کہتے ہین مگر شیخ نے جو کہا ہے کہ خون کو بند کرتی ہے کیونکہ نہایت خشکی پیدا کرتی ہے شارح گازرونی نے اس قول سے یہ نتیجہ نکالا ہے کہ دوسرے درجے کے آخر مین اور تیسرے درجے تک خشک ہے۔

خواص وفوائد۔ قابض ہے دمے اور سل اور کھانسی کو مفید ہے دل کو قوت دیتی ہے سینے اور پیٹ اور رحم اور آنتون اور معدے اور پیشاب کے راستے سے خون جاری ہو تو روک دیتی ہے اور ان اعضائے زخمون اور پھوڑون کو نفع ہو جاتی ہے منھ کے آجانے کو نافع ہے سینے کی طرف کیسے ہی زور سے نزلہ جاری ہوئے بند کرتی ہے اگر طاعون کا عارضہ ہو جائے اور ساتھ اسکے تپ ہو تو مریض کو سرکہ اور گلاب کے ساتھ پیسکر کھلاتے ہین اور تپ کی حالت مین پانی اور سرکے مین پیسکر دین اور گلٹی پر اسکا لیپ بھی کرنا چاہیے وبائی بخار مین بڑی نافع چیز ہے اسکے استعمال سے اعضا مین عفونت کا بڑھنا رک جاتا ہے اسی لیے زخمون مین استعمال کرتے ہین پھیپھڑے کے زخم کو خشک کرتی ہے

مضر طحال مصلح مصطگی وگلاب **بدل** گِل مختوم اور ملتانی مٹی۔

مقدار خوراک۔ ۱ ماشہ سے ۲ ماشہ تک۔

گل اقریطیس

بکسر الف و سکون قاف وکسر رائے مہملہ و سکون یائے تحتانی وکسر طائے مہملہ و سکون سین مہملہ

صفات وشناخت۔ ایک مٹی ہے بھگ میلی اور کھردری انگلی سے ٹوٹ جاتی ہے کہتے ہین کہ قوت مین چکنی کے مثل ہے مگر اُس سے بہت کمزور ہے بلکہ ہر قسم کی مٹی سے کمزور ہے۔

طبیعت۔ گرم وخشک۔

خواص وفوائد۔ جلا پیدا کرتی ہے مگر کسی قسم کا لذع پیدا نہین کرتی آنکھ کے زخمون کو نافع ہے اسکو حاملہ کے باندھ دینے سے حمل ساقط نہین ہوتا بعض کہتے ہین کہ اسکے باندھ دینے سے بچہ آسانی سے پیدا ہو جاتا ہے نقاش رنگ کے قائم رہنے کے لیے اسکو اپنے کام مین لاتے ہین۔

گل اندلسی

بضم الف و سکون نون و ضم دال مہملہ و ضم لام وکسر سین مہملہ مشدد و یائے نسبت۔

صفات ومنافع۔ ایک قسم کی مٹی ہے سیاہ و کثیف جسکو نہایت قاتل زہر بتاتے ہین اسی لیے کھانے کے کام مین نہین لاتے اور پرے لیپون مین استعمال کرتے ہین اسکے لگانے سے ورم تحلیل ہو جاتا ہے۔

Hakeem Shoukat Ali

گل جلود

بضم جیم ولام وسکون واو ودال مہملہ

صفات وفوائد- ایک قسم کی مٹی ہے سرخ سیاہی مائل چکنی کہ کھالون کو اس سے پکاتے ہین جو سرخ مائل بزردی ہو جاتے ہین مگر یہ رنگ قائم نہین رہتا گرم وخشک ہے بہت قابض ہے اور تحلیل بھی کرتی ہے ورم پر لگانے سے بکھر جاتا ہے بارتنگ کے پتون کے آب مرزنگ کے ساتھ کھانے سے دست رک جاتے ہین گردوا نا اسکا جا نہین ردی ہے۔

گل خراسانی

بضم خاے نقطہ دار وفتح راے مہملہ وسکون الف وکسر نون ویاے معروف اسکو گل نیشاپوری اور گل اصفہانی بھی کہتے ہین عربی مین یہ نام ہین طین الاکل- طین الماکول وطین خراسانی وطین مستقل

صفات وشناخت- سفید اور چکنی اور سخت اور خوشبودار مٹی ہے مزہ اسکا اچھا ہوتا ہے مگر تھوڑی سی شورت محسوس ہوتی ہے جو لوگ مٹی کھانے کے عادی ہوتے ہین وہ اسکو کھایا کرتے ہین اسمین زیادہ مضرت بھی نہین ہے بغداد مین بچے اس سے تختیون پر لکھا کرتے ہین علاج الامراض مین مرقوم ہے کہ گل نیشاپوری کی طرح ہندوستان مین ملتانی مٹی ہے۔

طبیعت- سرد وخشک بعض اسکی شوریت کی وجہ سے تھوڑا گرم جانتے ہین۔

خواص وفوائد- قے کو تسکین دیتی ہے معدے کو قوت پہونچاتی ہے نوازل کو نافع ہے مسام کو بند کرتی ہے اور گرمی دانون کو اسکا لیپ مفید ہے ورم کو تحلیل کرتی ہے اسکے کھانے سے نیند مین منھ سے رال کا بہنا موقوف ہوجاتا ہے جوع کلبی کو دفع کرتی ہے سخت پیٹے کو مفید ہے گیلانی لکھتا ہے کہ نفع اسکا سخت پیٹے مین تجربے مین آچکا ہے اسکو اس طرح دینا چاہیے کہ اسکو تھوڑا سا بھون لین یہانتک کہ رنگ کل جھاہو جاوے پھر ساڑھے چار تولہ لیکر تین مرتبہ مین اسطرح کھلادین کہ اول دفعہ کھٹ مٹھے سیب کے پانی کے ساتھ دوبارہ سیدے کے جوشاندے کے ساتھ تیسری بار سرد پانی کے ساتھ یہ طبیب کو حسب موقع اختیار ہے کہ دوسری مناسب چیزون کے ساتھ دے اور موقع کے مناسب کمی بیشی مقدار مین بھی کر سکتا ہے جن لوگون کا معدہ ضعیف ہے اور کھانا کھا چکنے کے بعد انکو قے اور متلی ہونے لگتی ہے انکو ساڑھے تیرہ ماشہ کی مقدار مین بھونکر کھانا کھانے کے بعد کھلادیا کرین بڑا نفع ہوگا بشرطیکہ یہ معلوم ہو جاے کہ مریض کے جگر کے مجاری تنگ تو نہین ہین- مضر مقدار سے زیادہ کھانے سے سدہ اور گردے اور مثانے مین پتھری پیدا کرتی ہے اور جنکو ضعف جگر کا عارضہ ہو یا استسقا اور جگر مین سدے پڑجایا کرتے ہون یا سنگ گردہ ومثانہ کا عارضہ ہو انھین بہت مضر ہے اور مزاج کو فاسد کرتی ہے مصلح انیسون وتخم کرفس۔

مقدار خوراک- ۴ ماشہ سے ایک تولہ ۱۰ ماشہ تک-

گل داغستانی

بفتح دال مہملہ وسکون الف وکسر غین نقطہ دار وسکون سین مہملہ وفتح تاے فوقانی وسکون الف وکسر نون ویاے نسبت

Hakeem Shoukat Ali

صفات وشناخت۔ ایک مٹی ہے کہ گلمیان بناکر داغستان اور شروان اور آذربیجان کی طرف سے لاتے ہین کئی رنگ کی ہوتی ہو بہتر کاہی رنگ کی ہے اسکے بعد بنی کبھی اسکو دھوکر گلمیان بنا لیتے ہین اسوقت سفید اور چکنی اور نرم اور ہلکی اور چپکنے والی اور جلد گھل جانے والی اور صاف ہو جاتی ہے۔

طبیعت۔ سرد وخشک دوسرے درجے مین۔

خواص وفوائد۔ فرحت اور قوت پہونچاتی ہے خفقان اور غشی کو نافع ہے اخلاط کی سمیت اور تپ بالی کو جو اخلاط مین فساد آنے سے پیدا ہوئی ہو دور کرتی ہے خون بہنے کو بند کرتی ہے اسکی خوشبو پانی مین ڈالنے سے تیز ہوجاتی ہے اور سب افعال مین گل مختوم سے قوی ہے چونکہ اسمین مضرت کم ہے اسلیے عورتین بہت کھاتی ہین۔ **مضر۔** سدہ پیدا کرتی ہے اور رنگ رخسارہ کو خراب کرتی ہے **مصلح** پانی سے دھونا اور بھوننا۔

گل دقوقی

بفتح دال مہملہ وضم قاف وسکون واو وکسر قاف ثانی ویائے نسبت

صفات وشناخت۔ حلب کے قریب ایک مقام ہے جو دقوق کہلاتا ہے وہان کی مٹی ہے رنگ نیلا ہوتا ہے بعض کا رنگ سفید بھی ہوتا ہے ہلکی اور اوپر سے صاف ہوتی ہے ریت اور کنکریان اسمین نہین ہوتین پانی مین جلد گھل جاتی ہے۔

طبیعت۔ سرد وخشک مگر تھوڑی سی گرمی سے خالی نہین ہوتی۔

خواص وفوائد خشکی اور قبض پیدا کرتی ہو دست بند کرتی ہے معدے کی رطوبات کو خشک کرتی ہے اورام مرکب اور گرم کو تحلیل کرتی ہے اسکے ساتھ بدن اور بالون کو ملکر دھونے سے میل صاف کردیتی ہے اکثر عورتین گل خراسانی کی جگہ اسے کھاتی ہین۔ **مضر** سدے ڈالتی ہے رنگ کو خراب کرتی ہے اور بوجہ اپنی تھوڑی سی حرارت کے خون کو بگاڑتی ہے

مصلح۔ بھوننا اور دھونا اور انیسون کا کھانا

گل رومی

بضم رائے مہملہ وسکون واو وکسر میم ویائے نسبت

صفات وشناخت۔ ایک مٹی ہے جسکا رنگ گلابی ہوتا ہے ہاتھ سے ملنے سے ہاتھ پر سرخی آجاتی ہو اسکو توڑنے سے زرد رگین اندر سے نمودار ہوتی ہین زبان پر رکھنے سے خوب چپکتی ہے اسمین سے بعض قسم سفید بھی ہوتی ہے اور اس سے خوشبو آتی ہے کہتے ہین کہ یہ گل قبرسی کی سفید قسم ہے۔

طبیعت۔ سرد وخشک۔

خواص وفوائد۔ خشکی اور قبض پیدا کرتی ہے کاسنی کے پانی مین اسکو رگڑکر آنکھ کے پپوٹے پر لگانے سے ورم تحلیل ہوجاتا ہے اور آیندہ ورم پیدا نہین ہوتا اور خون کا آنا آنکھ سے رک جاتا ہے بلکہ ہر قسم کے ورم کو اسکا لیپ نفع بخش ہے اگر چوٹ سے عضو کو صدمہ پہونچ جائے تو اسکا لگانا مفید ہو آنتون کے زخم اور پیچش کے لیے اس سے حقنہ کرنا چاہیے اگر زہری دوا کھانے کے بعد ۳۔ ماشہ گل رومی سرد پانی کے ساتھ کھائی جائے تو فائدہ ہو **بدل** گل مختوم یا گل ارمنی۔ **مقدار خوراک** ۱۔ ماشہ تک۔

Hakeem Shoukat Ali

گل زرد

صفات وشناخت ۔ ایک قسم کی مٹی ہے کہ قسطنطینیہ کے بعض پہاڑون کے درون مین سے لاتے ہین وہان کے راہب اسپر مورت کا نقش کردیتے ہین اسی لیے عربی مین طین الختم کہتے ہین بعض نے کہا ہے کہ ہندی مین اسکا نام پیوڑی بکسر بائے فارسی و یائے تحتانی مجہول و واو موقوف دکسر رائے ثقیل وسکون یائے تحتانی ہے اور یہ صحیح نہین پیوڑی ایک اور چیز ہے زرد ہلکی جسے نقاش کام مین لاتے ہین ۔

طبیعت ۔ سرد وخشک ۔

خواص وفوائد ۔ قابض وحابس ہے اگر تھوک مین خون آتا ہو یا کسی اندرونی عضو سے دوسری طرح خون جاری ہو یا اسہال کبدی کا عارضہ ہو یا منھ سے پیپ آتی ہو تو اسکو پلانے سے نفع ہوتا ہے اسکو پیسکر برکنے سے ظاہر عضو کا خون رک جاتا ہے اور پھوڑا ابھر جاتا ہے اسکے لگانے سے ورم گرم کو نفع ہوتا ہے ۔

گل ساباغی

سین مہملہ اور میم مفتوح اور دونون الف ساکن ہین غین نقطہ دار مکسور ہے یائے تحتانی آخر ساکن ہے

صفات ۔ ناموس مین لکھا ہے کہ پتھر کی طرح ہے دو قسم کی ہوتی ہے سفید اور راکھ کی طرح ورق اس کے تلے پتلے ہوتے ہین سفید قسم چمکدار ہوتی ہے اور جلد ٹوٹ جاتی ہے اور پانی مین جلد گھل سکتی ہے اسکو حمام مین نطرون اور اشنان کی جگہ کام مین لاتے ہین ۔

منافع ۔ سردی وخشکی پیدا کرتی ہے قابض ہے اسکے لگانے سے بدن اور چہرہ صاف ہوجاتا ہے دودھ مین حل کرکے لگانے سے آنکھ کی پھنسی اور جالا دفع ہوتا ہے معدہ کا درد دور کرتی ہے ۔

گل سبز

صفات وشناخت ۔ ایک قسم کی مٹی ہے سبز رنگ اسکو پانی مین بھگونے سے چپکنے لگتی ہے شیراز کے ایک علاقے مین ملتی ہے اسکے بعض بعض ٹکڑون کا رنگ زرد و سرخ و سفید ہوتا ہے بہتر زرد رنگ اور خالص ہے ۔

طبیعت ۔ سرد وخشک ۔

خواص وفوائد ۔ ایران کی عورتین اسکو بھون کر کھاتی ہین اور کہتی ہین کہ خفقان کو نفع پہونچاتی ہے اسکو بھگو کر سر و بدن پر ملکر دھونے سے گرمی کو تسکین ہوتی ہے بدن کی کھال اور بال نرم پڑجاتے ہین جوئین مٹ جاتی ہین اگر کپڑے پر تیل یا گھی کا داغ پڑجائے تو اسکو پیسکر برکنے سے جذب کرلیتی ہے ۔

گل سفید

صفات وشناخت ۔ ایک قسم کی مٹی ہے سفید رنگ بھیگنے کے بعد چپکنے لگتی ہے نرم اور تھوڑی سی چرب ہوتی ہے ۔ کوفہ اور حجاز کی بعض سرزمینون سے ملتی ہے ۔ ہندوستان مین بھی اسی طرح کی ایک چکنی مٹی ہوتی ہے ۔ گل شاموے کو بھی گل سفید کہتے ہین جس کا بیان آگے آتا ہے ۔

طبیعت ۔ سرد وخشک ۔

Hakeem Shoukat Ali

خواص وفوائد۔ اسکو بھگو کر سر اور بال دھونے سے میل صاف ہوجاتا ہے گرمی کے دردون اور پھوڑون پر اسکو لگانے اور ملنے سے پُرانے پھوڑے اور زخم بھر جاتے ہین اور ورم گرم تحلیل ہوجاتا ہے اور اسکی سیلن بند ہوجاتی ہے تمام افعال وخواص مین گل خراسانی کی طرح ہے۔

گل شاموس

بفتح شین معجمہ وسکون الف وضم میم وسکون واو وسین مہملہ موقوف اسکو گل شامیس بھی کہتے ہین فارسی مین اسکا نام گل سفید ہے

صفات وشناخت۔ بیت المقدس کے جزائر مین سے شاموس نام کا ایک جزیرہ ہے یہ مٹی وہان ہوتی ہے بعض آدمیون نے اسکو ابرک خیال کیا ہے اور وجہ دھوکے کی یہ ہے کہ ابرک کو کوکب الارض کہتے ہین اور گل شاموس کو کوکب شاموس بولتے ہین پس کوکب کے لفظ سے انھون نے دونون کو ایک خیال کرلیا ہے۔ اسکی تین قسمین لکھتے ہین۔ (۱) سفید ریت دار کچھ چمک دار نا صاف (۲) بھگ بیلی اور ریت دار جلدی ٹوٹ جانے والی پانی مین بھی جلد گھل جاتی ہے یہ وہی ہے جسے ہندی مین کھریا کہتے ہین پس کھریا تھوڑا لیا مین بھی شمار پاتی ہے اور گل شاموس مین بھی (۳) بہت سفید نرم اور ہلکی ہوتی ہے اسکو زبان پر رکھنے سے چپک جاتی ہے اور پانی مین جلد گھل جاتی ہے اور آسانی سے ٹوٹ سکتی ہے یہی سب قسمون مین بہتر ہے انطاکی کہتا ہے کہ دوسری قسم سب سے بہتر ہے قبرس اور صقالیہ سے لاتے ہین اسکو دھوتے بھی ہین اسوقت مین زیادہ لطافت اور سردی آجاتی ہے اور شیخ نے کہا ہے کہ دھونے کی ضرورت نہین۔

طبیعت۔ دوسرے درجے مین سرد وخشک ہے۔

خواص وفوائد۔ شیخ نے لکھا ہے کہ سردی کم ہوجاتی ہے اور تسکین زیادہ کرتی ہے گیلانی کہتا ہے کہ دونون باتین اعتدال کے ساتھ اس سے حاصل ہوتی ہین خون کے بند کرنے مین گل مختوم کی طرح ہے خشکی بغیر تکلیف کے پیدا کرتی ہے اسکو کھانے اور لگانے سے پسینا بند ہوجاتا ہے ابتدا مین ورم گرم پر لگانے سے بہ نسبت دوسری مٹیون کے اس سے نفع زیادہ ظاہر ہوتا ہے آگ سے جلے ہوے زخم پر لگانے سے گل مختوم کی طرح نفع نہین بخشتی سرکے کے ساتھ خراب اور متعفن زخمون پر لگانے سے انکو نفع بخشتی ہے تازہ زخم پر اسکو لگانے سے بھر جاتا ہے مگر اس کام کے لیے گل مختوم اس سے قوی ہے کھانسی اور تھوک مین خون کے آنے کو مٹاتی ہے رحم سے خون کے جریان کو روکتی ہے خون کے دستون کو بند کرتی ہے۔ دھلی ہوئی گل شاموس اور گلنار کا سفوف ساڑھے چار چار ماشہ روزانہ کھانے سے خون استحاضہ رک جاتا ہے ۰ماشہ گل شاموس پانی اور تھوڑے سے سرکے کے ساتھ کھانے سے آنتون کے زخم کو فوراً نفع حاصل ہوتا ہے پانچ ماشہ گل شاموس کا سفوف پانی ملی ہوئی شراب کے ساتھ کھانے سے ڈھیلے اعضا مثلاً پستان اور بیخ ران اور بناگوش اور زیر بغل کا ورم گرم جاتا رہتا ہے اگر آنتون کے زخم مین عفونت نہ آئی ہو تو بارتنگ کے پتون کے پانی کے ساتھ اسکا حقنہ بڑا کارآمد ہے مگر پہلے شہد کے پانی اور نمک سے حقنہ کرلینا چاہیے اسکو پانی اور روغن گل کے ساتھ پستان کے ورم گرم پر لگانے سے فائدہ ہوتا ہے اسی طرح ابتدا مین نقرس کے مرض کو اسکا لگانا نافع ہے اور حشرات الارض

Hakeem Shoukat Ali

کے زہر کے پیے شراب کے ساتھ کھلانا سود مند ہے۔

گل صوفی حمید

بضم صاد مہملہ وسکون واؤ وکسر فا ویائے تحتانی معروف وفتح حائے حطی وکسر میم وسکون یائے تحتانی و دال مہملہ موقوف

صفات ومنافع ۔ شیروان میں صوفی حمید کا مقبرہ ہے وہان کی مٹی ہے رنگ سفید ہوتا ہے اس سے خوشبو آتی ہے اسمین قوت تریاقیہ ہے حشرات الارض کے کاٹے ہوئے کو اسکا کھلانا اور لگانا نافع ہے حتی کہ سانپ کے زہر پر بھی اثر کرتی ہے اور تمام افعال مین گل قبری کی طرح ہے۔

گل فارسی

صفات وشناخت ۔ ایک مٹی ہے سفید زردی مائل خوشبودار بعض اسکو گل حر اصفہانی بعض گل نیشاپوری بعض گل خراسانی جانتے ہین گل شیرازی اور گل سرشو جو تم کتابون مین پاتے ہو تو اس سے یہی مراد ہے بعض کہتے ہین کہ یہ ملتانی مٹی ہے۔

طبیعت ۔ سرد وخشک۔

منافع ۔ ۹ ماشہ اسکے کھانے سے پھیپھڑے کا درد جاتا رہتا ہے بعض کہتے ہین کہ پھیپھڑے کو مضر ہے

مضر مثانہ و پھیپھڑہ **مصلح** ۔ کتیرا۔

مقدار خوراک ۔ ۹ ماشہ

گل قبرسی

بفتح قاف وفتح بائے موحدہ وسکون رائے مہملہ وکسر سین مہملہ و یائے نسبت

صفات وشناخت ۔ ایک قسم کی مٹی ہے سرخ رنگ بھیگ کر چپکنے لگتی ہے اس سے خوشبو آتی ہے اگر زبان پر رکھین تو چپکنے لگے اگر توڑین تو اندر سے زرد رنگ کی رگین نظر آتی ہین ہاتھ پر ملنے سے ہاتھ پر رنگ آجاتا ہے۔

طبیعت ۔ سرد وخشک۔

خواص وفوائد ۔ اسمین قوت قبض اعتدال کے ساتھ ہے پھیپھڑے کا زخم بھرتی ہے تھوک مین خون آنے کو اور استحاضہ کو مفید ہے ذوسنطاریائے کبدی ومعائی کو مشافی ہے بچش کو مفید ہے اسکا پینا اور حقنہ دونون کارآمد ہین ۳ ماشہ گل قبرسی کو سرد پانی کے ساتھ کھانے سے یا پانی مین جوش دیکر پینے سے پیٹ کی گرمی مٹتی ہے اور زہری دواؤن کا زہر دفع ہوتا ہے اسکے لیپ سے ورم تحلیل ہوتا ہے بدن مین چوٹ لگ جائے تو اس مقام پر بھی اسکا لیپ نافع ہے **بدل** گل مختوم۔

مقدار خوراک ۔ ۷، ۱۰ ماشہ۔

گل کرمی

بفتح کاف تازی وسکون رائے مہملہ وکسر میم و یائے نسبت کرم درخت انگور کو کہتے ہین اور یہ اسکی طرف منسوب ہے شرح قانون مولفہ گیلانی مین اسکا یونانی نام سالیطس لکھا ہے جسکے معنی کرم ہین بعض نے اسے افرقیلس بتایا ہے

Hakeem Shoukat Ali

قرمان دوا کے معنی مین ہے۔

صفات وشناخت - صاحب جامع کہتا ہے کہ ایک قسم کی مٹی ہے کہ شہر سلوقیہ سے ملک سوریا کی طرف لاتے ہین۔ ابتدائے فصل بہار مین کہ درخت انگور کی نشوونما کے دن مین اگر اُسپر یہ مٹی مل دی جائے تو کیڑے کی حفاظت رہے خراب نہو اسی لیے گل کرمی کہتے ہین کیونکہ کرم بفتح اول درخت انگور کے معنے مین ہے جالینوس کچھ اور ہی کہتا ہے وہ کہتا ہے کہ اگر درخت انگور کی نشوونما کے زمانے مین اسکو کیڑا لگ جائے تو اسکو مل دینے سے مرجاتا ہے دونون بیانون مین گو کچھ فرق ہے مگر مطلب قریب قریب ایک سا ہے رنگ اسکا سیاہ ہوتا ہے کوئلے کی طرح معلوم ہوتی ہے اور بدبوائی ہے جالینوس کہتا ہے کہ جوہر اسکا پتھر کے قریب ہے اسمین سے جسکا رنگ بھنگ میلا ہو اور راکھ کی طرح ہو وہ خراب ہے اسمین کچھ سمیت بھی ہے یہ دوا کے قریب ہے۔

طبیعت - سرد وخشک۔

خواص وفوائد - خشکی پیدا کرتی ہے جس سے کسی طرح ناگواری خاطر نہین معلوم ہوتی تھوڑی سی محلل بھی ہے قبض پیدا کرتی ہے طاقت دیتی ہے دیسقوریدوس اسے طلین بتاتا ہے سفید قسم کو ان دواؤن مین جو پلکون کے بال نکالنے کے لیے بنائی جاتی ہین داخل کرتے ہین سیاہ قسم گرم اور غلیظ ورمون کو شافی ہے عمرہ کے آخری وقت مین اسکا لیپ کارآمد ہے جھائین اور کھجلی کو دفع کرتی ہے بلکہ خارشت کی بہتر ادویہ مین سے ہے اسکے لگانے سے پرانے اور نئے پھوڑے اور زخم بھر جاتے ہین ساٹھ ماشہ کی مقدار مین کھانے سے خون کے آنے کو روک دیتی ہے۔

گل مختوم

بضم میم وسکون خائے نقطہ دار وضم تائے فوقانی وسکون واو ومیم موقوف

صفات وشناخت - ایک قسم کی مٹی ہے کہ دریائے مغرب مین ایک جزیرہ ہے جسے لیمون کہتے ہین اسمین سے لائی جاتی ہے وہان ایک مقام ہے جسکا نام بحیرہ ہے اُسکے پاس ایک ٹیلہ ہے سرخ رنگ اسمین کی یہ مٹی ہے اس مقام پر ایک ہیکل یعنی عبادت خانہ ہے جو ارطامیس یا ارطاطیس یا ارطاس عابد کی طرف منسوب ہے جسمین ہمیشہ عورت اپنی خدمت کرتی ہے وہان کے رہنے والون کی یہ عادت ہے کہ وہ سوائے قربانی کے اور کبھی بکری ذبح نہین کرتے اور خاص اُسی ٹیلے پر جاکر حلال کرتے ہین اسلیے وہ مٹی سُرخ ہوگئی ہے اُسکے تلے کی مٹی بدستور زرد ہے وہ عورت ایسا کرتی ہے کہ نہایت خشوع اور خضوع اور اکرام واجلال اور نیت شفا کے ساتھ اُس ٹیلے پر جاکر اُس مٹی کو عبادت خانے مین لاکر خوب دھوکر ٹکیان بناکر وہ مہر جسپر ارطامیس کی صورت منقوش ہوتی ہے لگاکر سائے مین سکھاکر بادشاہان روم ویونان کے پاس بھیجتی ہے اسی لیے اسکو **گل کاہنی** کہتے ہین کیونکہ کاہنہ عورت کے سوا کوئی نہین لیتا۔ بعض نے کہا ہے کہ اسکو **خاتم الملوک** بھی کہتے ہین کیونکہ ارطاطس نامی یونان کے ایک بادشاہ کی صورت اُسپر منقوش ہوتی ہے اور اوپر مین لکھ چکا ہون کہ وہ ایک عابد کی تصویر ہے اور اسکو مختوم اسلیے کہتے ہین کہ اتنی نرم اور لطیف ہے کہ جلد مہر کو قبول کرلیتی ہے اور اسمین فوراً نقش ہوجاتا ہے اور **مغرہ کاہنہ** بھی نام ہے کیونکہ مغرہ بمیم مفتوح اور غین نقطہ دار ساکن ورائے مہملہ مفتوح وہائے ساکن

Hakeem Shoukat Ali

گیرو کا نام ہے اور بعض نے یون لکھا ہے کہ یونان مین لاکر اسکو پانی مین گھولکر رکھ چھوڑتے ہین جب مٹی تلے بیٹھ جاتی ہے تو پانی اوپر کا نتھار لیتے ہین جس سے بکری کا لہو بھی دھل جاتا ہے پھر جو کچھ چکنی مٹی رہتی ہے اسکی ٹکیان یا گولیان بناکر انپر مُہرین لگاکر جا بجا روانہ کرتے ہین کبھی اُسمین دوسری چیزین ملا دیتے ہین جنکی شناخت نہین ہو سکتی اس ٹیلے کے سوا دوسرے ٹیلون کی مٹی مین یہ تاثیر نہین ہے اس ٹیلے مین کوئی پیڑ اور پتھر نہین ہے اس مٹی کو **معفرہ ملینہ** اور **خواتیم ملینہ** بھی کہتے ہین کیونکہ جزیرہ ملیون سے لائی جاتی ہے اور **خواتیم بحیرہ** بھی اس لیے بولتے ہین کہ موضع بحیرہ کے ٹیلے سے لی جاتی ہے اور بعض نسخون مین ملیون کی جگہ ملنوس واقع ہے اور ملینہ کی جگہ ملنسیہ اور **ملنسہ** آیا ہو مگر برہان مین لکھا ہو کہ اس جزیرے کا نام **ملیوس** بروزن افسوس ہے تیسرا حرف یائے تحتانی اور آخر مین سین مہملہ ہے کہتے ہین کہ یہ جزیرہ اب موجود نہین سمندر مین غرق ہو گیا ہے اسلیے گل مختوم اصلی نہین ملتی اسکی جگہ گل ارمنی یا کوئی دوسری مٹی اُسی طرح بناکر بیچتے ہین مگر گیلانی اکبر اعظم شہنشاہ ہندوستان کا حکیم لکھتا ہے کہ یہ بات غلط ہو مجھے بار ہا گل مختوم اسی علامات کے ساتھ ملی ہے اور جن جن امراض مین اُسکو مفید لکھا ہو اُن ان امراض مین استعمال کیا تو مفید پایا تریاق فاروق مین بھی چند بار ملاکر نسخہ تیار کیا مخزن الادویہ کا مولف بھی کہتا ہو کہ وہ جزیرہ دریائی مین نہین ڈوبا ہے عمدہ وہ گل مختوم ہے کہ اندر اور باہر سے ایک رنگ ہو اور ہونٹ یا زبان پر رکھین تو چپک جائے اور اگر میسر تازے زخم پر برگ دین تو اُسی وقت خون بند کر دے جو ایسی نہو تو وہ اچھی نہین ۔

طبیعت ۔ دوسرے درجے مین سرد وخشک ہے بعض کہتے ہین کہ خشکی سردی سے زیادہ ہے مگر درجہ اول سے کوئی زیادہ نہین ۔

خواص و فوائد ۔ اسمین قوت تریاقیہ ہے قبض اور فرحت پیدا کرتی ہے دل اور معدے کو قوت دیتی ہو تمام زہرون کو زائل کرتی ہے مواد کو عضو پر گرنے سے روکتی ہے کیونکہ رگون اور راستون کا منھ بند کرتی ہے بو علی سینا نے ادویہ قلبیہ مین لکھا ہے کہ گل مختوم گرمی و سردی مین انسان کے مزاج کے مطابق ہے مگر خشکی اسکی بڑھی ہوئی ہے تاہم رطوبت بھی خشکی کے ساتھ ہے اسکو اگر زہر کھانے سے قبل یا بعد کو کھایا جائے تو اپنی تریاقیت کی وجہ سے طبیعت کو زہر کے دفع کرنے اور باطل کرنے کی قوت بخشتی ہے اسکی خاصیت یہ ہے کہ روح کو روشن کرتی ہو اسمین اعتدال لازمی ہے اور اسکی لزوجت اور قبض اس امر مین اسکی اعانت کرتے ہین روح کی متانت بڑھاتی ہو پس تفریح کے ساتھ تقویت جمع ہو جاتی ہو قانون مین لکھا ہو کہ روفس کہتا ہے کہ کوئی دوا خون روکنے کے واسطے گل مختوم سے بڑھکر نہین ہے یہانتک کہ بعض وقت اعضا اسکی قوت کی برداشت نہین کر سکتے گل مختوم ورم گرم کی ابتدا مین نافع ہے کیسا ہی خراب زخم ہو اُسے بھر دیتی ہے اگر ورم پر لگایا جائے تو قرحہ نہ پڑے اور اگر قرحہ پر لگایا جائے تو اچھا ہو جائے اسکے لگانے کے بعد اعضا مین سڑن بھی پیدا نہین ہوتی اور زائکی طرف مواد گرتا ہے اسکے لگانے سے موچ اور چوٹ اور ہڈی کے ٹوٹ جانے کو نفع ہوتا ہے دانتون پر ملنے سے سوڑھون سے خون کا نکلنا رک جاتا ہے کوئی زہریلا کیڑا کاٹ کھائے تو اسے شراب کے ساتھ کھاتے ہین اور سرکے کے ساتھ لگاتے ہین اگر اسکو کھا لینے کے بعد زہر واقع ہو تو اثر نہو گیلانی کہتا ہے کہ اگر گلاب کے ساتھ استعمال کرین تو دل کو بے حد قوت دے

Hakeem Shoukat Ali

اور تفریح پیدا کرے اور روح مین بے صد تانت لائے مسیح کہتا ہے کہ اسکو وبا کے زمانے مین استعمال مین رکھنے سے بڑا نفع ہوتا ہے طاعون کو بہت مفید ہے اسکو پیسکر تازہ اور پرانے زخمون پر چھڑکنے سے نفع ہوتا ہے اور فوراً خون بند ہوجاتا ہے۔ صاحب اختیارات بدیعی لکھتا ہے کہ ایک سال کا بچہ دیگ بر دیگ کہ زہر قاتل ہے ۹ ماشہ کی مقدار مین کھا گیا مین نے یہ کیا کہ تھوڑی سی گل مختوم اُسکی مان کے دودھ مین گھولکر پلادی تے کا آنا شروع ہوا اور دیگ بر دیگ اس طرح نکلنے لگی دوبارہ اسی طرح گل مختوم دی پھر تے کی اور ایک بار دست آیا اور بالکل آرام ہوگیا۔ یہ بھی عجیب بات ہے کہ تمام مٹیان قبض شکم پیدا کرتی ہین مگر یہ دست لاتی ہے اور بعض کہتے ہین کہ صرف زہر کو دستون کے ذریعہ سے نکال دیتی ہے ورنہ تمام مٹیون کے ساتھ قبض و حبس پیدا کرنے مین شریک ہو اسہال ذوسنطاریا کو نافع ہے حلق اور پھیپھڑے اور آنتون کا زخم بھرتی ہے **مضر** پھیپھڑا اور تلی **مصلح** اول کے لئے کتیرا اور شہد اور دوم کے لیے کتیرا اور گلاب **بدل** گل داغستانی صاحب تحفہ کہتا ہے کہ افعال مذکورہ مین گل داغستانی اُس سے قوی ہے اور بعض نے بدل لیپ کے میقون برگ لکھا ہے گیلانی کہتا ہے کہ قبض کے موقع پر گل ارمنی اور گل رومی اور گل کندی کہ روم کے علاقے سے لاتے ہین اسکی جگہ استعمال کر سکتے ہین مگر تریاق فاروق مین نہین کر سکتے البتہ زہر مرد تریاق مین اسکی جگہ کام آسکتا ہے۔

مقدار خوراک۔ ۴ ماشہ اور ۳ ماشہ سے ۱۰ ماشہ تک بھی کہا ہے۔

گل مصری

صفات و شناخت۔ ایک قسم کی مٹی ہے جو مصر سے لاتے ہین چکنی اور نہایت سفید ہوتی ہے اور اُسپر خطوط ہوتے ہین مزے مین تیزی ہوتی ہے بہتر وہ ہے جو بھگ میلی اور نرم ہو جب تانبے پر ملین تو سفوف کا رنگ زنگار کا سا ہوجائے کبھی اسکو سفیدے کی طرح دھوتے ہین اور ٹکیان بنا کر خشک کر لیتے ہین اور دھلی ہوئی زیادہ نرم ہوتی ہے کبھی چنے کے برابر گولیان باندھکر برتن مین رکھکر منہ اُس کا بند کر کے آگ مین رکھ دیتے ہین جلکر سیاہ راکھ ہوجاتی ہے۔

طبیعت۔ گرم پہلے درجے مین خشک دوسرے درجے مین۔

خواص و فوائد۔ جلا اور خشکی اور قبض پیدا کرتی ہے چپکنے والی چیز ہے خون کے دستون کو روکتی ہے استسقا کو نافع ہے طحال کے ورم کو دفع کرتی ہے پرانے اور ڈھیلے ورمون کو مفید ہے اسکا لیپ سرکے مین یا تنہا پرانی بواسیر کو نافع ہے۔

گل مصطکی

اسکے کئی نام اور بھی لکھے ہین مثلاً گل جیوش اور گل کیوس اور گل حیا حروف مین بڑا اختلاف ہے

صفات و شناخت۔ یہ مٹی اُس جزیرہ سے ملتی ہے جہان مصطکی پیدا ہوتی ہے پتلے اور ریت دار ٹکڑے مختلف شکل کے ہوتے ہین بہتر وہ ہے جسکا رنگ سفید بھگ میلا ہو اور نرم اور بھاری ہو اور پانی مین جلد گھل جائے۔

طبیعت۔ دوسرے درجے مین گرم و خشک۔

Hakeem Shoukat Ali

خواص وفوائد - یہ بات اسمین نرالی ہے کہ اسمین قوت تفتیح ہے ورنہ کوئی مٹی مفتح نہین جلا پیدا کرتی ہے خون کو اندر سے بدن کے باہر کی طرف کھینچ لیتی ہے منھ پر ملنے سے چہرے کا رنگ نکھر جاتا ہے اگر آگ سے جلکر بدن مین زخم ہوجائے تو اُسکو نافع ہے زخم کا گوشت پیدا کرتی ہے شیخ نے اسے غسال بھی لکھا ہے -

تنبیہ - یہانتک **گِل** بکسر اول کا بیان تھا جس کے معنی **مٹی** کے ہین اب یہان سے **گُل** بضم اول کا بیان شروع ہوتا ہے جس کے معنی **پھول** کے ہین -

گُل تسبیح

صفات وشناخت - ایک پھول ہے جسکے بیجون سے تسبیح بناتے ہین اسکا پیڑ آدھ گز سے لے کر قد آدم تک اونچا ہوجاتا ہے اسکے پتے سخت اور دبیز اور چوڑے اور دراز ہوتے ہین کسی قدر کیلے کے پتون سے مشابہت رکھتے ہین مگر اُنسے چھوٹے ہوتے ہین جنکے درمیان سے شاخ نکلکر اُسپر پھول آتا ہے کسی کا پھول یک رنگ سرخ ہوتا ہے کسی کا سفید کسی کا زرد اور کسی کا رنگ ان رنگون سے مرکب ہوتا ہے اور یہ پھول بارہ مہینے ہی آتے رہتے ہین پھول کی پتیان سوکھ جانے کے بعد ارنڈی کی طرح تھیلی نکلکر اسمین بیج پیدا ہوتے ہین ان بیجون کا رنگ خامی مین سفید ہوتا ہے پککر سیاہ اور چمکدار اور سخت اور مٹر کے دانے کی طرح پڑ جاتے ہین جس درخت پر قلم لگاتے ہین اسکا پھول خوب کھلتا ہے اور بیج گول درازی مائل ہوتا ہے اور جو بے قلم ہوتا ہے اسکا بیج بالکل گول ہوتا ہے ایک تھیلی مین ایک سے لے کر چار تک بیج دیکھے گئے ہین محیط اعظم مین اسکا نام عقیق البہار لکھا ہے اور ایک کتاب مین عقیق البرنام بتایا ہے مشہور عقیق البحر ہے اہل پنجاب کیک بروزن ریک کہتے ہین ہندی کا نام سبھاجے ہے مرہٹی مین دیوکیلی کہتے ہین سنسکرت کا نام سروجیا ہے ہندی کا نام جیا بھب بھی بتاتے ہین

طبیعت - گرم وخشک -

خواص وفوائد - نکسیر کا خون بند کرتا ہے مسوڑھون کا خون روکتا ہے خون تھوکنے کو اس کا پینا مفید ہے جریان منی اور سیلان رحم کو نافع ہے قابض ہے اسکا ضماد اورام کا رادع کرتا ہے اس کے جوشاندے سے استنجا کرانے سے کانچ کا نکلنا بند ہوجاتا ہے سر کے بالون کو سیاہ کرتا ہے اور قوت دیتا اور جماتا ہے ان بھوت جگتسا ساگر مین لکھا ہے کہ بخار مین پسینا لانے کے لیے اسکی جڑ کا جوشاندہ پلاتے ہین اسکی جڑ کو پیسکر ٹھنڈائی کی طرح پلانے سے پیشاب زیادہ آتا ہے اور اس طرح پیشاب زیادہ آنے سے استسقاے زقی مٹ جاتا ہے اسکی جڑ جریری اور محرک ہے زہریلی گھانس کے کھانے سے جب چوپایونکا پیٹ پھول جاتا ہے تو انکو اسکی جڑ کے ٹکڑے اور کالی مرچین چانولون کی دھوون کے پانی کے ساتھ اونٹاکے پلاتے ہین دل کا ضعف مٹانے کے لیے اسکے بیجون کو استعمال کرتے ہین اسکے بیجون کا لیپ کرنے سے زخم بھر جاتا ہے اسکی جڑ کو کاٹ کر پانی مین بھگو دیتے ہین بعد اسکے اُسکو مل چھانکر کچھ دیر تک رکھ چھوڑتے ہین جب پانی نتھر کر گاد نیچے بیٹھ جاتی ہے تب اس پانی کو نکال دیتے ہین اور گاد کو سکھا پیسکر روٹی بنا کے ضعف ہاضمہ والے اور کمزور آدمی کو کھلاتے ہین کیونکہ اس سے اُسکو کھٹی ڈکارین نہین آتین اور جلدی ہضم ہوجاتی ہے اسکی جڑ مین میدہ ہوتا ہے اسلیے اُسکو پکا کر کھاتے ہین -

Hakeem Shoukat Ali

گلِ جعفری

ہوم المجوس (ع)

صفات وشناخت - خوشبودار پھول ہو زرد و تیرہ ہوتا ہے اور پتیاں کم ہوتی ہیں یہاںتک کہ بعض میں صرف پانچ پتیاں ہی بڑی ہوتی ہیں اور اندر انکے باریک باریک پتیاں ہوتی ہیں ساق اور شاخیں تلی اور سبز کبودی مائل ہوتی ہیں بعض لوگ گیندے کی قسم سے بتاتے ہیں حکیم عبدالحمید نے تحفے کے حاشیے میں لکھا ہے کہ بعض پھول پنج برگی ہوتا ہے اور بعض مضاعف یعنی ہزارہ ہوتا ہے۔

طبیعت - گرم وخشک دوسرے یا تیسرے درجے میں بعض سرد وخشک جانتے ہیں۔

خواص وفوائد - گرمی وخشکی پیدا کرتا ہے ورموں اور ریاح کو تحلیل کرتا ہے ہاضم ہے قبض پیدا کرتا ہے پیشاب جاری کرتا ہے مثانے اور گردے کی پتھری کو توڑتا ہے جلا کرتا ہے سدہ کھولتا ہے زخموں کا خون اسکا سفوف بُرکنے سے بند ہوجاتا ہے اسکا روغن گنٹھیا کو نافع ہے روغن گل کی طرح تیار کرتے ہیں **مضر** - دردسر پیدا کرتا ہے منی کم کرتا ہے **مصلح** - کاسنی اور بلی لوٹن۔

مقدار خوراک - ۴ ماشہ بلکہ بعض دو تولہ تک کہتے ہیں۔

گلِ چاندنی

بضم کاف فارسی وسکون لام وفتح جیم فارسی والف ساکن ونون غنہ وسکون دال مہملہ وکسر نون دوم ویائے معروف

صفات وشناخت - ایک بیلدار درخت کا پھول ہے جسے بعض لبلاب کلان جانتے ہیں اسکا پیڑ باغوں میں بہت ہوتا ہے موسم ربیع میں کھلتا ہے ہمارے خالی نہیں یہ پیڑ گڑھل کے درخت کے برابر ہوتا ہے پتے اسکے نرم اور سیم کے پتوں کی طرح ہوتے ہیں کلیاں اسکی سینگ کی طرح معلوم ہوتی ہیں اور سفید و نرم ملائم ہوتی ہیں جنکے سروں پر چانول کی طرح دانے ہوتے ہیں پھول قد میں گلاب کے پھول کے برابر ہوتا ہے بلکہ اُس سے چھوٹا چاندنی رات میں خوب پھولتا ہے اسمیں نیلوفر کے پھول کی سی خوشبو آتی ہے اسکے بیج شلتی شکل کے یا کوڑی کی طرح کے ہوتے ہیں کہتے ہیں کہ کالے دانے کا پیڑ اور چاندنی کا پیڑ دونوں ایک نوع سے ہیں صنفی فرق ہے کالا دانہ چھوٹی قسم ہے اور قوت اسہال رکھتا ہے اور چاندنی کا بیج بڑی قسم ہے گل چاندنی کا گلقند بھی گلاب کے پھولوں کے گلقند کی طرح بناتے ہیں۔

طبیعت - تمام اجزائے درخت مرکب القوی ہیں بعض کے نزدیک دوسرے اجزا سرد وخشک ہیں اور پھول معتدل ہے نسخہ سعیدی میں لکھا ہے کہ وہ دوسرے درجے میں سرد ہے اور دلالت اسپر یہ کرتا ہے کہ رنگ اسکا سفید ہے اور بو میں مثل بوئے نیلوفر کے تری ہے اور تر ہے خشک نہیں اور دلیل اس امر پر یہ ہے کہ اسکی ڈالیاں لچکی ہوتی ہیں اور پھول جلد سوکھ جاتا ہے اور اسمیں لزوجت بھی ہے پس سرد وخشک کاتب کی غلطی سے لکھا گیا ہے جو اسی طرح منقول ہوتا چلا آتا ہے اگر سرد و تر نہوتا تو امراض گرم وخشک کو کیونکر نفع پہونچاتا اور صفرا اور گرمی وخشکی سادہ سے جو امراض پیدا ہوتے ہیں انھیں کیونکر نفع بخشتا۔

خواص وفوائد - چاندنی کا پھول دل کو قوت بخشتا ہے فرحت پیدا کرتا ہے خفقان کو نافع ہے وسواس کو

Hakeem Shoukat Ali

دفع کرتا ہے خلاصۃ العلاج مین لکھا ہے کہ اگر گل چاندنی تین عدد روزانہ بتاسون کے ساتھ کھائین اور دو ہفتہ تک مداومت رکھین تو ضعف دل اور خفقان گرم کو بہت نفع پہونچے اور علوی خان نے دونون کی مقدار خوراک سات سات عدد لکھی ہے درد سر زکام بخار نزلہ پیاس پیشاب کی جلن ذیابیطس ضعف باہ وضعف معدہ کو دفع کرتا ہے اسکی جڑ کو چھیل کر سات تولہ لیکر بکری کے پاؤبھر گوشت کے ساتھ بطور قلیہ پکا کر کھانے سے گرم مزاج والے کی باہ کو نفع پہونچتا ہے۔ گل چاندنی کا گلقند بھی خفقان وسواس اور اختلاج قلب اور اکثر صفراوی مرضون کو مفید ہے

مضر۔ سرد مزاج والون کو **مصلح** بتاسہ یا کھانڈ یا مصری **بدل** گل سیوتی اور نسخہ سعیدی مین اسکا بدل ارد شک اور ترکی کا پھول اور شکر تندکا پھول اور تلین کا پھول لکھا ہے۔

مقدار خوراک۔ عدد تک اور نسخہ سعیدی مین لکھا ہے کہ تازہ پھول دو تولہ تک ایک تولہ مصری کے ساتھ پیسکر پیوین۔

گُل چرڑی

بضم کاف فارسی وسکون لام وکسر جیم فارسی وکسر رائے ثقیل و یائے معروف اسکو **گل چرڑیا** بھی کہتے ہین۔

صفات وشناخت۔ ایک قسم کا پھول ہے سرخ وسفید رنگ بگلے یا ہنس کی شکل کا بو نہین ہوتی نہ اسکے درخت مین پھل آتا ہے پیڑ قد آدم کے برابر ہوتا ہے جڑ کے پاس سے بہت سی شاخین نکلتی ہین اور جھاؤ دار ہو جاتا ہے پتون کا ڈول تمی کے پتون کی طرح یا مرچ سرخ کے پتون کا سا ہوتا ہو بعض پتے اسکے بڑے اور بعض چھوٹے ہوتے ہین۔

طبیعت۔ گرم وخشک۔

منافع۔ اسکی جڑ کا عصارہ مرگی کے لیے مفید ہے بشرطیکہ روغن اور نمک اور گوشت سے پرہیز رہے۔

گل خوش نظارف

(ع)

صفات ومنافع۔ ایک خوشبودار پھول ہو دوسرے درجے مین سرد خشک ہو قبض پیدا کرتا ہو دست بند کرتا ہو خون کو روکتا ہو تازہ زخمون پر اسی لیے لگاتے ہین اسکا رس کان مین ٹپکانے سے کان کی پھنسی اور کیڑے اور درد جاتا رہتا ہے۔

گلُ داوُدی

بفتح دال مہملہ وسکون الف وضم ہمزہ وسکون واو معروف وکسر دال مہملہ و یائے معروف

صفات وشناخت۔ ایک پھول ہے سیوتی کے پھول کی طرح اسکا درخت گز بھر تک بلند اور پتے کپاس کے پتون کی طرح ہوتے ہین یہ پھول تین طرح کا ہوتا ہے زرد وسفید یک رنگ اور سفید مائل بکبودی مگر زرد افراط سے ہوتا ہے باقی دونون قسمین کمیاب ہین اس پھول مین برنجاسف کی سی خوشبو آتی ہے۔

طبیعت۔ گرم دوسرے درجے مین اور خشک پہلے درجے مین۔

خواص وفوائد۔ ورم کو اور معدے کے خون بستہ کو تحلیل کرتا ہے گردے اور مثانے کی پتھری کو نکالتا ہے اسکے گل خشک ایک ماشہ سے لیکر چھ ماشہ تک پیسکر ہم وزن شکر سفید کے ساتھ کھانا سنگ گردہ ومثانہ کو توڑتا ہے یا ۳۔ تولہ

Hakeem Shoukat Ali

کی مقدار مین جوش کرکے صاف کرکے پلادین - ایک تجربہ کار کا بیان ہے کہ داؤدی کے پھول پوٹلی مین باندھکر چانولون کو دم دینے کے وقت وہ پوٹلی اُن مین داب دین اور جب خوب دم ہوجائین تو پوٹلی کو نکالکر پھینکدین یہ چانول پتھری کے مریض کو کھانے سے نقصان نہین پہونچتا ہے اسکا جوشاندہ بھی پتھری کو مفید ہے حیض جاری کرتا ہے گردے اور مثانے اور رحم کی ریاح تحلیل کرتا ہو ریاحی قولنج اور سوزاک کو نافع ہے فساد خون کو مفید ہے اسکا لیپ بلغمی ورمون کو تحلیل کرتا ہے جلے ہوے زخم پر لگانے سے اسکی سوزش کو رفع کرتا ہے - خفقان سرد کو مفید ہے حواس کو قوت دیتا ہے بخارات دور کرتا ہے عرق اسکا مقوی و مفرح دل ہے برگ داؤدی کا شیرہ شکر کے ساتھ پینے سے خون بواسیر بند ہوتا ہے اگر اسکے پھول پانی مین جوش کرکے عورت کو آبزن کرائین تو رحم کی صلابت دفع ہوجائے اگر عورت اسکی دھونی لے تو خون حیض جاری ہوجائے اگر ہرے پتون کو پیس کر اور رس نکالکر خصیون اور چوتڑون کے درمیان کے مقام پر ملا کرین تو شہوت جماع بڑھجائے ان پھولون کا لیپ بواسیر اور داء الفیل (فیل پا) پر نافع ہے - زرد گل داؤدی کا لیپ سرطان متقرح کے لیے مفید ہے ایک تولہ گل زرد داؤدی اور ۳۰ ماشہ سونف اور ۱۰ ماشہ زیرہ سفید کوٹ کر پانی مین اسقدر پکائین کہ مثل مرہم کے ہوجاے پھر اسکو اورام بلغمی پر زیادتی کے ایام مین لگائین تو تحلیل ہوجائے مجرب و بے نظیر ہے ان پھولونکا روغن امراض سرد کو نفع کرتا ہے روغن بابونہ کی طرح بناتے ہین **مضر** - گل داؤدی ہمیشہ اور کثرت سے سونگھنا معدے اور تلی کو مضر ہے اور گرم مزاج مین دردسر پیدا کرتا ہے - نسخہ سعیدی مین لکھا ہو کہ مرض سبات پیدا کرتا ہے **مصلح** - انیسون اور بعض کے نزدیک دھنیا اور قند مصلح ہے اور مصطگی بھی اصلاح کرتی ہے -

مقدار خوراک - ۱۰ ماشہ تک بعض کہتے ہین کہ سفوف ۴ ماشہ سے ایک تولہ ڈیڑھ ماشہ تک اور جوشاندہ مین ایک تولہ ۱۰ ماشہ تک -

گل رعنا (۱)

بفتح راے مہملہ و سکون عین مہملہ و فتح نون و سکون الف گل رعنا زیبا بھی کہتے ہین

شیراز کے آدمی گل تحمہ بولتے ہین عربی مین ورد الحماق اور ورد الغبرا اور ورد الحمار اور ورد القحاب نام ہین -

صفات و شناخت - لطائف اللغات کشف اللغات مؤید الفضلا خیابان شرح گلستان اور شرح قصائد خاقانی سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک پھول ہے اندر سے سرخ اور باہر سے زرد ہوتا ہے طب کی کتابون مین لکھا ہو کہ اسکا پیڑ جنگلی گلاب کے پیڑ کی طرح ہوتا ہے پھول ہزارہ نہین ہوتا اندر سے زیادہ سرخ اور باہر سے زرد و زعفرانی رنگ ہوتا ہے خوشبو نہین آتی مگر کسی کسی پھول مین اسکی جز مستعمل ہے -

طبیعت - گرم وخشک اور جڑ زیادہ گرم ہے -

فوائد - اسکا لیپ نہایت محلل ہے ورم کو دور کرتا ہے مگر کھانے کے استعمال مین نہ لانا چاہیے -

گل طرہ

بضم کاف فارسی و سکون لام و ضم طاے حطی و راے مہملہ مشدد مفتوح و سکون الف یہ محاورہ ہندی اور مارواڑی کا ہو گرہئے الف کی جگہ واو مجہول کے گل طرو بولتے ہین مینے طوے سے لکھدیا ہے ورنہ ان بھوت چلتا ساگر مین تاے فوقانی سے ہے سنسکرت مین کرشن چوڑا کے نام سے مشہور ہے جسمین واو معروف ہے

Hakeem Shoukat Ali

صفات وشناخت - اسکے پیڑ ہندوستان مین ہر ایک باغ مین لگائے جاتے ہین اس پیڑ مین بارہ مہینے ہی پھول لگتے ہین یہ پیڑ لال اور پیلے پھولون کی وجہ سے دو قسم کا ہوتا ہے اسکا پیڑ بڑا ہوتا ہے اس کے کہین کہین کانٹے لگتے ہین اسکی ایک سینک پر پانچ دس جوڑے پتون کے لگتے ہین اسکے لمبی پتلی اور چپٹی پھلیان لگتی ہین -

خواص وفوائد - یہ سرد چکنا کڑوا اور کسیلا ہوتا ہے اسکے پتون کو پیس کر لگانے سے گانٹھ اور ناسور مٹتا ہے یہ سوزش کو دور کرتا ہے اسکے پتے بیج اور پھول دوا کے کام مین آتے ہین -

گل مہندی

بضم کاف فارسی وسکون لام وکسر میم وسکون ہاو خفاے نون وکسر دال مہملہ ویاے معروف

صفات وشناخت - مشہور پھول ہے کہ سرخ اور گلابی اور نیلا اور سفید وغیرہ رنگارنگ کا ہوتا ہے درخت اسکا خوش منظر اور پھولون سے بھرا ہوا ہوتا ہے اکثر گرمی کے موسم کے آخر مین اور برسات کی ابتدا مین باغون مین بوتے ہین کہتے ہین کہ جنگل مین خودرو بھی ہوتا ہے پیڑ اسکا ہاتھ ڈیڑھ ہاتھ تک کا بڑا ہوتا ہے بیج اسکے گول اور سیاہ رنگ الائچی سرخ کے دانے کی طرح اور ایک چھوٹی سی تھیلی کے اندر کئی کئی دانے ہوتے ہین -

طبیعت - پھول گرم وتر اور بعض کے نزدیک گرم وخشک دوسرے درجے مین ہے وید بہت سرد جانتے ہین تذکرۃ الہند کا مؤلف لکھتا ہے کہ گل مہندی کے پتے سرد دوسرے درجے مین اور خشک پہلے درجے مین ہین اور پھول معتدل ہے اور پھل اور بیج دوسرے درجے مین گرم وخشک ہین -

خواص وفوائد - اسکے پھول قلیے وغیرہ مین پکا کر کھانے سے باہ کو قوت حاصل ہوتی ہے پتون اور ساق کا نچوڑا ہوا ابالی سوزش اعضا کو نافع ہے جو گرم پانی کی وجہ سے یا آگ کے قرب کے سبب سے پیدا ہوئی ہو بیج اسکے مع پوست کے سکھا کر پیکر مقعد پر چھڑکنے سے کانچ نکلنے کا عارضہ جاتا رہتا ہے پھول معدے اور بدن کو قوت دیتا ہے تفریح پیدا کرتا ہے ریاح بواسیری کو تحلیل کرتا ہے پیاس بجھاتا ہے اسکے بیجون سے کلانی شکم دفع ہوتی ہے -

گلاب کا پھول

ورد احمر (ع) گل سرخ (ف) گل سرخ کی جگہ میر گلاب کا پھول لکھنا ایسا ہی ہے جیسا کہ اساتذہ کا گل گلاب اور برگ گلاب باندھنا - **طغرا** -

زخوے جمال نبی چون گل گلاب شدہ است ۔۔۔ شقائق از حسد بخت گل کباب شدہ است

قزلباش خان اُمید

چو بلبل ست زمستی ہمیشہ فریادم ۔۔۔ بود گلابی من چون گل گلاب مرا

خسرو

بفرمود تا جامہ داران نباز ۔۔۔ فرا گند مہمان کشادند باز
گرامی یکے حلۂ شاہوار ۔۔۔ کہ زیب بود ونبود روے نثار
پس از شستن شخص خورشید تاب ۔۔۔ کشیدند بر روے چو برگ گلاب

Hakeem Shoukat Ali

صفات وشناخت ۔ مشہور درخت کا پھول ہے خوشبودار اور سرخ رنگ اور سرخ کم رنگ اور زرد و صندلی اور سفید اور مضاعف یعنی صدبرگ اگرچہ صدبرگ گیندے کا نام ہے مگر اہل فارس ایسے ہر ایک پھول پر بھی اس لفظ کا اطلاق کردیتے ہین جسمین پتیان بہت ہون ہندوستان مین ایسا پھول ہزارہ کہلاتا ہے (مستفاد از بہار عجم) اور بعض درخت کا پھول غیر مضاعف ہوتا ہے یعنی اسمین پتیان بہت تھوڑی ہوتی ہین سداگلاب کے پھول مین پتیان بہت کم ہوتی ہین اور بارہ ماسی ہوتا ہے مزے مین گل سرخ کے تلخی اور تیزی اور قبض اور تھوڑی سی شیرینی ہے اور جب سوکھ جاتا ہے تو تلخی کم ہوجاتی ہے اسلیے تازہ دست آور ہے اور خشک دست آور نہین اسکے پیڑ کو پھول کے موسم سے قبل تراش دیتے ہین چیت مین اور بعض دوسرے مہینون مین بھی پھولتا ہے بستانی اور جنگلی دونون طرح کا ہوتا ہے صحرائی کے پیڑ مین بستانی سے کانٹے زیادہ ہوتے ہین اور اسکے پھول مین پتیان صرف چار ہوتی ہین خوشبو نہین ہوتی ۔ مطلق ورد سے بستانی مراد ہے بتفرقہ رنگ وبو وجسامت پھولون کے ایک باغ مین اٹھارہ قسم تک دیکھا گیا ہے مگر اس مقام پر مراد وہ قسم ہے جو ابتدا ے ربیع اور آخر سرما مین پھولتا ہے نہایت خوشبودار اور گلابی رنگ ہوتا ہے یہی فصلی کہلاتا ہے بارہ ماسی پھول عمدہ نہین ہمارے زمانے مین اکبرآبادی تمام ہندوستان مین بہتر ہے اسکے بعد پشاوری اسکے بعد کشمیری ہے اور سفید قسم کمتر ہے بھگونے سے خوشبو اور ذائقہ پانی مین آجاتا ہے ۔ گل سرخ مین ایک عطر ہے جسکی وجہ سے اسمین عمدہ خوشبو ہے ۔

طبیعت ۔ معتدل ہے یا سرد پہلے درجے مین اور خشک دوسرے درجے کے آخر مین اور بعض تیسرے درجے مین خشک بتاتے ہین بعض گرم وتر کہتے ہین بعض مرکب القوی بتاتے ہین اسلیے کہ جوہر آبی اور جوہر خاکی اسمین موجود ہو پس قوت گرم اسکی لطیف ہے اور قوت سرد غلیظ ہے اور گرمی اسمین غالب ہے اور ان تمام کیفیتون کے ساتھ عمل کرتا ہے چنانچہ سرد اور گرم دونون قسم کے امراض کو فائدہ پہونچاتا ہے مگر خوشبو اسکی نزلے کو تحریک کرتی ہے ۔ گل سرخ کے جوہر مین امتزاج کم ہونے کی وجہ سے سرد جوہر دوسرے درجے مین اور گرم جوہر پہلے درجے مین مانتے ہین اور اسکا جوہر رطب ملین ہے اور جوہر خشک کثیف کرنے والا ہے اس پھول مین یونتو عموماً کچھ نہ کچھ قوت قابضہ بعض نے مانی ہے مگر خشک کی قوت قبض زیادہ ہوتی ہے اور قرشی کا قول ہے کہ خشک پھول مین بہ نسبت تر کے سردی کی طرف میلان ہے ۔

خواص وفوائد ۔ اسمین یہ خاصیت ہے کہ تروتازہ پھول بالعصر دست آور ہے اور خشک پھول قابض ہو قوٹی اور ارواح کو قوت بخشتا ہے فرحت اور لطافت پہونچاتا ہے گرمی کے درد سر اور تپ اور خفقان اور غشی کو مفید ہے ضماد اسکا ورم کو تحلیل کرتا ہے اسکے سونگھنے سے دل ودماغ کو قوت حاصل ہوتی ہے مگر ضعیف الاعضا مین اسکی خوشبو نزلہ وزکام پیدا کرتی ہے گل سرخ مین لطافت ہے جسکی وجہ سے بدن کے اندر اسکا قبض اور سردی نفوذ کرجاتی ہے اسلیے زکام پیدا کردیتا ہے اور کبھی بعض آدمیون مین ماشرا پیدا کردیتا ہے خشک پھول پسینہ روکتے ہین بدن پر اسکے ملنے سے خوشبو آتی ہے تازہ پھولون کو ملنے سے مسے کٹ جاتے ہین انکو جوش دیکر پیسکر ضماد کرنے سے اورام گرم تحلیل ہوجاتے ہین اور مراق کے اورام کو بھی نفع ہوتا ہے انکے لگانے سے اور خشک پھولون کا سفوف زخمون پر چھڑکنے سے بھرجاتے ہین اگر سوکھے پھول باریک پیسکر چیچک کے

Hakeem Shoukat Ali

مریض کے بستر پر بچھا دین تو دانون کے زخم خشک ہو جائین انکے لیپ سے بغل اور کنج ران کی بدبو جاتی رہتی ہے
گلاب کے پھول کو سونگھنے سے گرم مزاج والے کو چھینک آتی ہے اور زکام بھی ہو جاتا ہے وجہ اسکی یہ ہے کہ اسمین ایک تو
قبض ہے دوسرے گرمی بھی رکھتا ہے جسکا سبب تلخی اور حرارت ہے اگرچہ گرمی کم ہے گرم اجزا کی وجہ سے دماغ
کی رطوبات بہنے لگتی ہین اور چونکہ گرمی کم ہے اسلیے وہ تحلیل نہین ہو سکتین پھر قبض کی وجہ سے ناک کی طرف رطوبات
کے نکلنے کے رستے بند ہو جاتے ہین اس وجہ سے ریاح پیدا ہو کر چھینک آتی ہے اور اسی وجہ سے گرم مزاج مین زکام
بھی پیدا ہو جاتا ہے کیونکہ گرم مزاج والے کے سر کی گرمی گلاب کے پھول کی گرمی کی مدد رطوبت کے ناک کی طرف جاری
کرنے مین کرتی ہے اور راستون کی تنگی پھول کے اجزاے قابضہ کو مدد پہونچاتی ہے پس جن لوگون کے دماغ مین یہ
دونون باتین جمع ہونگی ایک گرمی دوسرے راستونکا تنگ ہونا ایسے لوگون کو گلاب کے پھول سونگھنے سے ضرور
چھینکین آتی ہین اور زکام عارض ہو جاتا ہے جس کسی کو اسکے سونگھنے کا شوق ہو اور زکام اور چھینکون سے
بچنا چاہے اسکو چاہیے کہ کافور اور گل بنفشہ بھی سونگھ لیا کرے کیونکہ یہ دونون اسکی اصلاح کر دیتے ہین باوجود
ان باتون کے گلاب کا پھول دماغ کو طاقت دیتا ہے اسکا التہاب رفع کرتا ہے تازہ پھولون کو پیسکر ضماد
کرنے سے درد سر جاتا رہتا ہے اسکی پتیون کا رس نکالکر ناک کان مین ٹپکانے سے بھی گرمی کے درد رفع ہوتے
ہین اس رس کو آنکھ مین ٹپکانے سے گرمی سے آنکھ آنے کو نفع ہوتا ہے آنکھ پر ان پھولون کے ضماد سے
گرمی کا درد دفع ہوتا ہے اور مواد کا آنا آنکھ کی طرف بند ہو جاتا ہے تازہ یا خشک پھولون کو جوش دیکر لگانے
سے بھی فائدہ ہوتا ہے ان پھولون کو جوش دیکر کلیان کرنے سے منھ کی پھنسیان مٹتی ہین اور خشک پھولونکو
پیسکر منھ مین چھڑکنا بھی پھنسیون کو نافع ہے اسکے جوشاندے سے کلیان کرنے سے مسوڑھے اور دانت مضبوط
ہوتے ہین اور شہد ملاکر غرغرہ کرنے سے حلق کا درد مٹتا ہے آواز صاف ہوتی ہے اسکا شربت شہد مین
تیار کرکے چاٹنے سے حلق کی خشونت موقوف ہوتی ہے گلاب کے پھول پیسکر شربت بنفشہ یا شربت زوفا کے ساتھ چاٹنے
سے دمے کو نفع ہوتا ہے اسکی پتیون یا اسکی ڈنڈیون یا اسکے پیڑ کی شاخون کا رس پینے سے منھ سے خون کا آنا رک جاتا
ہے گلاب کے پھول کا استعمال ہر طرح سے دل اور پھیپھڑہ اور معدہ اور جگر اور گردہ اور آنتون اور رحم اور مقعد کو
قوت دیتا ہے معدے اور جگر کے سدے دور کرتا ہے معدے کی رطوبات کو خشک کرتا ہے معدے پر اسکو
پیسکر لگانے سے اسکا التہاب جاتا رہتا ہے اسکے ہر طرح استعمال سے معدے کا ڈھیلا پن مٹتا ہے کھانا کھا چکنے
کے بعد اسکا شربت اسکے روغن مین ملاکر پی لینے سے کھانا ہضم ہو جاتا ہے مگر تپ کے مریض کو نہ پینا چاہیے
سرکے کے ساتھ جوش کرکے معدہ پر ضماد کرنے سے درد اور قروح کو نفع ہوتا ہے اسکے تنہا جوشاندے سے یا اسمین
شہد ملاکر حقنہ کرنے سے احشا اور آنتون کے قروح کو نفع پہونچتا ہے گلاب کا پھول معاے مستقیم کو بہت نافع ہے
گرمی کے دستون کو روکتا ہے خاصکر بن کھلی کلی اس کام کے لیے بہت مجرب ہے اسکو پیسکر رحم مین رکھنے سے یا
اسکے جوشاندے مین آبزن کرنے سے سیلان رحم کو نفع پہونچتا ہے گرمی کا رحم کا درد مٹ جاتا ہے رحم کی
بدبو زائل ہو کر اسمین خوشبو پیدا ہو جاتی ہے اور فرج مین تنگی آجاتی ہے مسور اور آس کے ساتھ جوش
کرکے مقعد پر باندھنے سے اسکا درد جاتا رہتا ہے اسکے جوشاندہ سے استنجا کرتے رہنے سے کانچ کا نکلنا

Hakeem Shoukat Ali

موقوف ہوجاتا ہی درد مقعد جاتا رہتا ہے گلاب کے تازہ پھولون کو سونگھنے اور کھانے اور اُنکو بچھونے پر بچھاکر اُسپر سونے سے باہ کو بہت نقصان پہونچتا ہے اسکے تدارک کی یہ صورت ہی کہ حب الزلم کھایا کرین اسکا شربت اور گلقند اکثر گرم مزاجون کو مفید ہے اسکا شربت مکرتپ چوتھیا کو دفع کرتا ہی اگر گلاب کے پھول مین گرہ ہوے کو ڈالدین تو مرجائے یہ اُسکا قاتل ہے گلاب کے پیڑ کی جڑ کی لکڑی سانپ کے کاٹے ہوے مقام پر گھسکر لگانے سے نفع ہوتا ہے تازہ پھولون کی پتیان ۳ تولہ کی مقدار مین کھانے سے دس دست آجاتے ہین جنمین صفرا و بلغم نکلتا ہے اور سوکھے ہوے پھولون سے دست نہین آتے بعض کہتے ہین کہ سوکھے ہوے پھول دوسری دست آور دوا اون کے ساتھ مین شریک کرنے سے دست خوب آتے ہین اگر ۲ تولہ شربت ورد مکرر سرد پانی مین گھولکر پیا جائے تو مرہ صفرا اور دوسرا جلا ہوا مواد دستون مین نکل جاتا ہے یہ چاہیے کہ ہر دست کے بعد سرد پانی پی لین کیونکہ جتنا سرد پانی اسکے اوپر پیا جاتا ہے اُتنے ہی دست آتے ہین اور جسقدر پانی زیادہ ٹھنڈا ہوتا ہے دست خوب آتے ہین اسی لیے برف کا پانی اسکے اوپر پینا جائز ہے دلسیقوریدوس سے منقول ہے کہ شربت ورد کو خشک پھولون سے بناتے ہین نہ تازہ سے ۔ حکیم علوی خان نے بخت افروز بانو بیگم بنت شاہزادہ بیدار بخت کے واسطے نسخہ ذیل ترتیب دیا تھا کیونکہ اسکو دواے مدرہ کے کھانے سے بہت نفرت تھی اور اکثر صفرا اور سوداے مسہل کی محتاج رہتی تھی اور ملینات اُسکے مزاج مین پورا عمل نہین کرتے تھے اس شربت سے اسکو بہت نفع پہونچا یہ شربت مرہ صفرا اور مرہ سودا کا اور جو بلغم صفراے رقیق سے مخلوط ہو اُسکا تنقیہ کرتا ہے سناے مکی پونے نو تولہ لے کر تین پاؤ پانی مین جوش دین جب دو حصہ جلکر تیسرا حصہ باقی رہے تو صاف کرکے تین پاؤ شربت ورد مکرر داخل کرکے قوام کرین اور ساڑھے چار تولہ ۱۰ ماشہ سرد پانی مین گھولکر پیوین ہر دفعہ اسکے بعد پانی پینے مین ایک دست آتا ہے ۔

وید کہتے ہین کہ گلاب کا پھول سرد قابض ہضم ہونے مین ہلکا کرم داجر بڑا اخم اور ملین ہے کھلے ہوے پھول کی پتیون کی بہ نسبت گلاب کی کلی زیادہ حابس ہے اسکی کلیان سرد خشک مقوی اور قابض ہین اور یہ بات قابل غور ہے کہ وید اسکو مقوی باہ مانتے ہین اور یونانی مضعف باہ جانتے ہین اخلاط ثلثہ کا فساد دور کرتا ہے دلکو قوت دیتا ہی چہرے کا رنگ نکھارتا ہے اسکی پنکھڑیون کا لیپ قابض ہے گلاب کے پھول کی ٹونڈی گرم خشک اور قابض ہے گلاب کے پھولون کا شربت پلانے سے گرمی کی بیہوشی مٹتی ہے اسکے درخت کے پتے چبانے سے قلاع دہن مٹتا ہی **مضر** ۔ تشنگی پیدا کرتا ہے اور کھانسی عارض کرتا ہے **مصلح** انیسون اور شہد **بدل** ۔ ہم وزن بنفشہ اور چوتھائی مرزنجوش ۔

مقدار خوراک ۔ تازہ پھول ایک ماشہ کم ۳ تولہ تک اور خشک پھول ۷ ماشہ سے ۱۴ ماشہ تک اور پھول کی پنکھڑیون کا رس ۲ تولہ ۴ ماشہ تک ۔

گلاب کا پھل

جب گلاب کے پھول کی پتیان جھڑ جاتی ہین تو پھل ظاہر ہوتا ہے صحرائی کا پھل زیتون کے پھل کی طرح ہوتا ہی اور پککر اسکا رنگ سرخ ہوجاتا ہے مزہ تھوڑا سا میٹھا اور کسیلا ہوتا ہے اندر روان اور سفید دانے لمبے لمبے ہوتے ہین اسکے پھول مین بالکل خوشبو نہین ہوتی اور صرف چار پتیان ہوتی ہین اسکو دلیک بروزن

Hakeem Shoukat Ali

شریک کہتے ہین بستانی کا پھل عناب کی طرح ہوتا ہے ہمنے بھی اسکو دیکھا ہے تفتیح کا مولف اسی کو زرورد بتاتا ہے اور مشہور یہ ہے کہ زرورد باریک زرد رنگ کے دانے ہوتے ہین کہ پھول کے اندر سے نکلتے ہین۔

طبیعت ۔ دونون کے پھل دوسرے درجے مین سرد وخشک ہین۔

خواص وفوائد ۔ جنگلی گلاب کا پھل قابض اور رادع ہے اسکے کھانے سے دل وجگر اور معدے کو قوت حاصل ہوتی ہے صفراوی دست بند ہوتے ہین اسکو پیسکر دانتون پر ملنے سے مسوڑھے مضبوط ہوتے ہین اسکے جوشاندے سے کلی اور غرغرہ کرنے سے خناق کو نفع ہوتا ہے بستانی گلاب کے پھل کو پیسکر بُرکنے سے خون رُک جاتا ہے جس عضو پر اسکا لیپ کیا جاتا ہے اُسپر مواد نہین گرتا اور قوت آجاتی ہے حلق کے لیے نہایت مناسب ہے اس سے بھی سوڑھون مین قوت آتی ہے اور منھ مین چھڑکنے سے یا جوشاندے کی کلیان منھ مین بھرنے سے قلاع کو نفع پہونچتا ہے اعضا کو قوت دیتا ہو اور مضبوط کرتا ہو زعفران اور رسوت اور ایلوے کے ساتھ پانی مین پیسکر آنکھ پر لگانے سے درد دفع ہوتا ہے درد پیچ کو مٹاتا ہو اسکو پیسکر زخمون پر چھڑکنے سے خشکی پیدا ہوتی ہو اسکے لیپ سے گرمی کا درد سر فوراً جاتا رہتا ہو اسکے کھانے سے معدے مین قوت اور خشونت آتی ہے آنتون کو بھی قوت دیتا ہے گرمی کے اور صفرا کے دستون کو بند کرتا ہے **مضر** صحرائی کھانسی پیدا کرتا ہے اور بستانی پھیپھڑے کو **مصلح** صحرائی کا گلقند اور بستانی کا کتیرا **بدل** صحرائی کا بدل بستانی کا پھل ہے۔

قدر خوراک ۔ صحرائی سے ایک ماشہ کم تین تولہ تک اور بستانی سے ۲۰ ماشہ تک۔

گلاب کا عرق

یُنَن بیزر(ھ) ایکوا روزی (ل) روزواٹر (ش) ماالورد (ع) عوام گلاب جل بھی کہتے ہین۔

صفات ۔ مشہور چیز ہے۔ بہتر وہ ہے کہ تلخ اور تیز مزہ ہو مرکب القویٰ مائل بہ سردی ہے اور اسمین تین قوتین ہین (۱) حرارت لطیف (۲) رطوبت (۳) تھوڑی سی قوت قابضہ۔ بعض کے نزدیک اُسکے مزاج مین سردی و خشکی غالب ہو بعض سرد پہلے مین اور خشکی وتری مین معتدل اور بعض سرد دوسرے مین بتاتے ہین اور تحقیق یہ ہے کہ سردی کی طرف مائل ہو مگر تھوڑی سی گرمی سے بھی خالی نہین اور رطوبت کی طرف مائل ہے اور جتنا کہ رکھا جائیگا زیادہ تیز اور قوی ہوگا اور ہر طرح کے عرق گلاب مین پھولون کی سی ارضیت نہین ہے۔

منافع ۔ فرحت پیدا کرتا ہو دماغ اور دل اور فم معدہ کو قوت پہونچاتا ہے گرمی کے خفقان کو مفید ہے سینے کی خشونت اور درد معدہ وامعاو طحال وجگر اور پیٹ کی مروڑ اور سینفے کو مفید ہے غشی اور درد سر گرم کو دور کرتا ہے شراب کے ساتھ بہت ہی مفرح ہو اگر حاملہ کو خفقان یا متلی پیدا ہو تو گلاب گرم کرکے گھونٹ گھونٹ پلانے سے بہت نفع ہوتا ہے جماع اور حیض کے بعد اسکے پینے سے عورت بانجھ ہوجاتی ہے اگر ۲۸ تولہ ساڑھے چار ماشہ پی لے تو ایک سال کے لیے بانجھ ہوجائے اور جو اس سے دگنا پی لے تو دو سال کے لیے بانجھ ہوجائے اور تگنا پینے سے تین سال کو بانجھ ہوجاتی ہے وعلیٰ ہذا القیاس یہ بات اسرار مکتومہ مین سے ہے گرمی سے آنکھ دُکھنے کو آئے تو اسمین بھائے ترکرکے آنکھ پر رکھنے سے صحت ہوتی ہے اسکا نخلخہ دل ودماغ اور حواس باطنی کو قوت دیتا ہے خوشی پیدا کرتا ہو خمار وغشی اور بے ہوشی وخفقان دور کرتا ہے گیلانی کہتا ہے کہ اسمین یہ خاصیت ہو اسو جہسے نزلہ کو روکتا ہے

Hakeem Shoukat Ali

کلی اسکے ساتھ کرنے سے مسوڑے مضبوط ہوتے ہیں خون تھوکنے کا مرض جاتا ہے سوا دو تولہ گلاب کا عرق پینے سے قبض رفع ہوتا ہے پاخانہ کھل کر آتا ہے جس گلاب کے عرق میں کئی بار پھول ڈال ڈال کر کھینچا اور مکرر کیا ہو اسکو ۴ تولہ ۱۰ ماشہ پینے سے اسہال کا عمل ہوتا ہے وید کہتے ہیں کہ تھوڑی سی سردی پیدا کرتا ہے خون اور صفرا اور دھوپ کی گرمی مٹاتا ہے وہ پیاس بجھاتا ہے جو دھوپ کی گرمی سے پیدا ہوگئی ہو گرمی کے موسم میں دستوں کو دور کرنے کے لیے گندھک کے تیزاب کو عرق گلاب سے ہلکا کر کے پلانا چاہیے سرکہ ایک حصہ عرق گلاب ایک حصہ خالص پانی دس حصہ تینوں کو ملا کے اسمیں کپڑا بھگو کر بدن پر رکھنے سے بخار کی گھبراہٹ کم ہو جاتی ہے ایک حصہ عرق گلاب میں دو حصہ پانی ملا کر پینے سے فوائد ذیل حاصل ہوتے ہیں (۱) ناک چھنکنے لگتی ہے۔ (۲) پیاس کم ہو جاتی ہے۔ (۳) بخار میں سر کی گرمی ہلکی ہو جاتی ہے (۴) کلیاں کرنے سے قلاع دہن کو آرام ہوتا ہے (۵) اسمیں روئی کا پھویا بھگو کر آنکھ پر رکھنے سے صفراوی رمد کو نفع ہوتا ہے۔

گلاب کا عرق دل کے اور سر کے امراض اور بواسیر اور باد کے امراض کو مٹاتا ہے آنکھوں پر اسکے چھینٹے دینے سے گرمی کی بیہوشی زائل ہوتی ہے۔ **مضر** دردسر پیدا کرتا ہے (۲) باخاصیت صاحبان نزلہ کو مضر ہے نزلہ پیدا کرتا ہے باہ کو ضعیف کرتا ہے بالوں میں سفیدی پیدا ہونے کا باعث ہو بعض کہتے ہیں کہ سینے میں خشونت بھی پیدا کرتا ہے

مصلح عرق نیلوفر (۲) مصری اور کھانڈ۔

مقدار خوراک۔ ۲۔۶ تولہ تک۔

گلاب پھل (ھ)

صفات و شناخت۔ ایک میوہ ہے بنگالہ اور دکن میں ہوتا ہے اسمیں گلاب کی سی خوشبو آتی ہے مخزن الادویہ کے مؤلف نے اسکو گلاب جامن خیال کیا ہے حکیم عبدالحمید نے تحفۃ المؤمنین کے حاشیہ میں فل میں بیان کیا ہے کہ فل کو ہندوستان میں گلاب پھل کہتے ہیں کیونکہ اسکے پھل میں گلاب کی سی خوشبو آتی ہے اسکا بیج پستے کے برابر ہوتا ہے اور چھلکا اسکا فندق کے چھلکے کی طرح ہوتا ہے جب چھلکا جدا کر لیتے ہیں تو چلغوزے کی سی مینگ نکلتی ہے جسکا رنگ اوپر سے سفید سبزی مائل اور اندر سے سفید زردی مائل ہوتا ہے۔ تذکرۃ الہندیہ میں لکھا ہے کہ گلاب پھل جام پھل یعنی امرود کی قسم سے ہے جسکو سفری بھی کہتے ہیں اسمیں بیج بڑا ہوتا ہے بعض پھل میں ایک اور بعض میں دو بیج ہوتے ہیں۔ پوست دبیز اور شیریں ہوتا ہے اندر گودا نہیں ہوتا خوشبو اسمیں گلاب کی سی آتی ہے اسکو **گلاب جام** بھی کہتے ہیں۔

طبیعت۔ سرد و تر یا مائل بہ گرمی۔

خواص و فوائد۔ قلب اور معدے کو قوت پہونچاتا ہے روح حیوانی اور نفسانی کی مسرت بڑھاتا ہے تفریح پیدا کرتا ہے۔

گلاب جامن (ھ)

صفات و شناخت۔ ایک درخت کا پھل ہے جامن کے مثل ہوتا ہے بنگالے میں پیدا ہوتا ہے اسمیں گلاب کی سی خوشبو آتی ہے ایسا مزہ آتا ہے جیسے گلاب میں بھگویا ہو شیریں ہے اسکا درخت جامن کے

Hakeem Shoukat Ali

درخت سے کچھ چھوٹا ہوتا ہے اور بیج اُسمین دو تین ہوتے ہین۔ بعض ایسے لوگون نے مجھ سے بیان کیا ہو جنھون نے اسکو کھایا ہے کہ گلاب جامن دو طرح کی ہوتی ہے ایک چپٹی چھوٹے سے بیر کے برابر رنگ اسکا سبز ہوتا ہے اور سرخ سیب کی سی اسپر چتیان ہوتی ہین دوسری گول اور طولانی ہوتی ہے وضع ٹوکیہ آڑو کی سی کہ ایک طرف گول ہوتی ہے دوسری جانب سے نوکدار رنگ اسکا زرد ہوتا ہے اور سبز چتیان ہوتی ہین گول کا مزہ شیرین ہوتا ہو اور لانبی مین خفیف سی ترشی ہوتی ہے اندر گودا سفید اور گٹھلی گول ہوتی ہے۔ رامپور مین بھی گول قسم پائی گئی

طبیعت۔ سرد وخشک دوسرے درجے مین بعض معتدل مائل بسردی بتاتے ہین۔

خواص وفوائد۔ دل ودماغ اور جگر کو فرحت پہونچاتی ہے اور ان اعضا کو قوت بھی دیتی ہے گاڑھا خون پیدا کرتی ہے صفرا کے ہیجان کو تسکین دیتی ہے معدے کو قوت پہونچاتی ہے اکثر افعال اسکے سیب کے قریب قریب ہین بیج اسکے بکے اور قابض اور رادع ہین۔ مضر نفاخ ہے مصلح نمک۔

گلا جدّواہ

بضم کاف فارسی و فتح لام مشدد و سکون الف و کسر جیم تازی و ضم دال ثقیل مشدد و سکون واو و لفظی معنی اسکے گلہ بانون کی بو کے ہین چونکہ اسمین اُنکے بدن کی سی بدبو آتی ہے اسلیے یہ نام پایا ہے شولین و ناگنین و مجھا مجھی بھی اس کے نام ہین ایک نام لچھمی بفتح لام و سکون جیم فارسی مخلوط بہا و کسر میم و یائے معروف بھی ہے جسکے معنی بابرکت و دولت افزا ہین

صفات وشناخت۔ ایک بیل ہے جسکی بہت سی شاخین ہوتی ہین آس پاس کے درختون پر پھیلتی ہے اسکا پتا گلو کے پتے کی طرح مگر اس سے ذرا موٹا اور سخت ہوتا ہے اور پھول سفید مائل بزردی اور خوشے مین ہوتا ہے وضع خوشے کی آک کے خوشے کی سی ہوتی ہے مگر اس سے چھوٹا ہوتا ہے پھل اسکا دوشاخہ ہوتا ہے جب پھٹتا ہے تو اس سے روئی کے مثل ایک چیز اڑتی ہے اسکا بیج مسور کے دانے کے برابر گول اور پتلا ہے جب اسکی شاخ توڑتے ہین تو زرد سفیدی مائل رطوبت نکلتی ہے ایک قسم ایسی ہے جسکا پھل السی کی گھنڈی کی طرح مگر اس سے چھوٹا ہوتا ہے ہر ایک گھنڈی مین تین یا چار بیج ہوتے ہین جو کالے دانے کے بیجون سے مشابہت رکھتے ہین مگر سیاہی رنگ مین اُنسے کم ہوتے ہین۔ پھول دونون قسم کا سفید ہوتا ہے وضع عباسی کے پھول کی سی ہوتی ہے جسے گلا باش بھی کہتے ہین مگر اس سے چھوٹا ہوتا ہے پتے بھی عباسی کے پتون کی طرح ہوتے ہین مگر اُنسے پتلے اور نرم اور چھوٹے چھوٹے ہوتے ہین جڑ اسکی موٹی اور لمبی ہوتی ہے اور برسون زمین مین رہتی ہو۔

طبیعت۔ گرم وخشک دوسرے درجے مین۔

خواص وفوائد۔ محلل و جاذب ہے پیٹ کے درد آنکھ کی بیماری اور مالیخولیا کے لیے دیتے ہین بعض مفاصل سے ہاتھ پاؤن سوکھ جائین تو اسکے استعمال سے نفع ہوتا ہے تپ اور سرسام کو دفع کرتی ہے اسکی جڑ اکثر بچون کے معالجے مین کام آتی ہے انکے درد شکم اور یرقان اور امراض چشم کے لیے دیجاتی ہے حالانکہ انکی طبیعت کے مقابلے مین بہت تیز وقوی ہے ہتیلی پر اگر آبلہ پڑجائے تو اسکے لگانے سے پک کر پیپ نکلکر صحت ہوجاتی ہے اسکا دودھ ناک مین ٹپکانے سے بہت چھینکین آتی ہین۔

Hakeem Shoukat Ali

گلاچین (ھ)

کاف فارسی مضموم لام مفتوح الف ساکن جیم فارسی مکسور یائے تحتانی معروف اور نون موقوف اس کو اچین بھی کہتے ہین

صفات وشناخت ۔ درخت اسکا تیلا شاخ درشاخ اور ناموزون اور نرم ہوتا ہے رنگ چھال کا بھورا خاکی مائل پتے لمبے مثل آم کے پتون کے مگر آم کے پتون سے بڑے اور دبیز اور انسے کم چوڑے اور ہرے ان پتون کو توڑنے سے سفید دودھ چپکتا ہوا کثرت سے نکلتا ہے اور دوسری ڈنڈیون مین سے بھی اسی طرح بکثرت دودھ برآمد ہوتا ہے اسکا تمام درخت خزان کرتا ہے اول پھول آتے ہین اور پھر پتے پیدا ہوتے ہین موسم بہار مین اسکے پتے گرکر پھول آتے ہین سرخ رنگ اور نرم چھنگلیا کے برابر موٹی ڈیڑھ دو انگل کی مقدار مین ڈنڈی نکلکر پھر اسمین چار پانچ ڈنڈیان سبز اور کچھ اندر سے سرخ نکلتی ہین جو ایک یا ڈیڑھ انگل کی طویل ہوتی ہین پھر انمین پتلی پتلی ملائم ڈنڈیان آتی ہین جو سرخ ہوتی ہین انکے سرون پر کلیان آتی ہین جنکی پتیان موٹی ہوتی ہین اول رنگ سبز ہوتا ہے بڑھکر سفیدی آنے لگتی ہے پھر جب پھول کھلنے لگتا ہے تو اوپر سے خوب سفید ہوجاتا ہے پنکھڑیان دبیز گل شبو کی پنکھڑیون کی طرح ہوتی ہین اور جب تک پھول کم کھلتا ہے اندر سے رنگ خوشنما زرد اور اوپر سے سفید ہوتا ہے اور اوپر سے کچھ سرخ جھائیان بھی ہوتی ہین ۔ اور بعض مین نہین جب پھول خوب کھل جاتا ہے تو اندر کی زردی پتیون کی جڑ سے آدھی دور تک رہ جاتی ہے اور جس طرح پنکھڑی پھول کے باہر سے سفید ہوتی ہے اندر بھی آدھی دور سے منھ تک سفید ہوتی ہے پانچ پنکھڑیان ہوتی ہین اور ہر پنکھڑی جڑ کی طرف سے پتلی اور اوپر سے چوڑی ہوتی ہے چنانچہ پھول کی وضع گل نیلوفر کی سی معلوم ہوتی ہے خوشبو اسمین بہت کم ہوتی ہے یہانتک کہ ناک سے لگاکر سونگھا جاوے تو خفیف میٹھی میٹھی خوشبو معلوم ہوتی ہے اور ہر ایک تلے کی ڈنڈی مین بہت سے پھولون کا گچھا ہوتا ہے چونکہ یہ پھول چمپا کے پھول سے مشابہت رکھتا ہے اسلئے بقول بعض اسکے درخت کو چھوٹا چمپا جیم تازی مخلوط بہائے مخفی اور واو معروف سے بھی کہتے ہین اسلئے کہ اسکے پھول اور قوتکی وضع چمپا کے پھول اور زیتون کی سی ہوتی ہے **چینیا چمپا** جیم فارسی کے کسرے اور یائے معروف اور نون موقوف اور یائے تحتانی مفتوح اور الف ساکن سے بنگالی بولتے ہین باغون مین بوتے ہین دوسرے مقامون پر بھی ہوتا ہے کہتے ہین کہ سقمونیا اسکا جما ہوا دودھ ہے اس قول کی وجہ یہ معلوم ہوتی ہے کہ اس کے اجزا بھی سخت دست آور ہین ۔

طبیعت ۔ گرم دوسرے درجے مین اور خشک پہلے درجے مین ۔

خواص وفوائد ۔ ایک تولہ پوست درخت یا جڑ کا جوشاندہ مسہل قوی ہے اگر اسکے پینے سے زیادہ دست آئین اور گرمی معلوم ہو تو چھاچھ پلانا چاہیے ایک صاحب بیان کرتے ہین کہ مینے کسی ضرورت سے ایک بار اسکی آدھ پاؤ کے قریب چھال گھونٹ چھانکر اور اسمین بارہ تیرہ کالی مرچون کا سفوف ملا کر پی لی تو بے انتہا دست آئے سنا کو بھی مات کر دیا بعد اسکے آدھ سیر کے قریب مکھن کھایا اسوقت تسکین ہوئی ضماد اس کا محلل اور منضج اورام ہے اسکے پھول بقدر نو ماشہ پانی مین پیسکر پینا یا سفوف بنا کر کھانا آتشک کو مفید ہے

Hakeem Shoukat Ali

آدھی چھٹانک اسکی چھال کو گھونٹ چھانکر پینے سے بھی بے انتہا دست آتے ہین مضر۔گرم مزاج کو مصلح۔
چھاچھ اور مکھن۔

گلقند (ت)

ورد مربے (ع)

صفات۔گلاب کے پھولون کی تازہ پنکھڑیان لین اور چینی کے برتن مین ہاتھ سے ملین اور دگنی شکر سفید یا مصری پیسکر ڈالین اور ہاتھ سے خوب ملین اور اُس برتن کو دھوپ مین رکھدین اور ڈھکدین اور صبح وشام اُسکو ہلاتے رہین تیس چالیس دن تک ایسا کرین کبھی شکر کا قوام کرکے چولھے سے اُتار کر پھولون کو ملکر گرم گرم قوام مین ملا دیتے ہین اور دھوپ مین رکھ دیتے ہین اور ہر روز ہلاتے رہتے ہین کبھی پتیون کو پیسکر پانی اور شکر کے ساتھ پکاتے ہین قوام ہوکر گاڑھا پڑجائے تو اُتار لیتے ہین مگر اول عمدہ اور قوی ہے اگر تازہ پھول نہ ملین تو سوکھی پتیان گلاب کے عرق مین بھگوکر بدستور تیار کرلین اسکی قوت دوسال تک باقی رہتی ہے۔وید کہتے ہین کہ دو حصہ کھانڈ مین ایک حصہ گلاب کے پھولون کی پنکھڑیان ملکر چالیس دن تک دھوپ مین رکھنے سے گلقند اچھا بن جاتا ہے جسمین شکر اور گلاب کے پھول دونون ہموزن ہون وہ فارسی مین **گلقند** کہلاتا ہے اور جسمین شکر سفید زیادہ ہو اُسے **گل شکر** بولتے ہین بعض کتب مین لکھا ہو کہ گلاب کے پھولون کو خواہ کھانڈ مین پالین یا شہد مین دونون صورتون مین جلنجبین کہتے تھے مگر تمیز کے لیے کھانڈ مین بنے ہوے کا نام **جلنجبین شکری** مقرر ہوگیا اور شہد مین بنے ہوے کا **جلنجبین عسلی** فارسی مین شہد کے بنے ہوے کو **گلقند عسلی** کہنے لگے اور کھانڈ مین بنے ہوے کو مطلقاً **گلقند** بلا قید بولنے لگے اور فارسی قدیم مین گل شکری کہتے تھے یہان کھانڈ کے گلقند کا حال سنو۔

طبیعت۔گرم دوسرے درجے مین اور تر پہلے مین تازہ گلقند سے پرانے مین گرمی بڑھتی جاتی ہے کیونکہ جتنا پرانا پڑتا ہے پھول کے اجزاے سرد نا تحلیل ہوتے جاتے ہین اور اجزاے گرم ظاہر ہونے لگتے ہین۔

خواص وفوائد۔دماغ اور معدے کو قوت بخشتا ہے رطوبت غریبہ کو خشک کرتا ہے دماغ پر بخارات چڑھنے نہین دیتا ہو خاصکر اگر بعد غذا کے استعمال کیا جائے گرم مزاج والے کے موافق ہے اور حق یہ ہے کہ شکری بھی گرم مزاج والے کو بھی موافق نہین پڑتا گرمی بڑھا دیتا ہے۔تشنگی پیدا کرتا ہے اسلیے گرم مزاج والے کو شکری سے بھی بچنا چاہیے اور خاصکر جبکہ کمزور ہو شیخ الرئیس قانون مین کہتا ہے کہ مین نے سل کے مرض مین گلقند تازہ کو بہت مفید پایا۔ایسا گلقند ہو جو اُسی سال مین تیار ہوا ہو اسکے کھانے کا طریق اس مرض مین یہ ہے کہ جتنا چاہین کھائین یہانتک کہ اگر روٹی بھی اسکے ساتھ کھائین تو بہتر ہے شیخ کہتا ہے کہ مین نے ایک عورت کو دیکھا جسکو سل کی مدت سے بیماری تھی اسکا علاج گل شکر کے ساتھ کیا اچھی ہوگئی اور فربہ ہوگئی اور مین یہ نہین کہہ سکتا کہ اُسکو کتنا گل شکر مین نے کھلوادیا ڈرتا ہون کہ میرے بیان کو غلط سمجھین گے اگر گلقند کو پانی مین جوش دین اور ملکر صاف کرکے پیئن تو شربت ورد کا کام دے۔تفتیح مواد اور تلطیف و تحلیل کے لیے مفید ہے ہاضمہ کو قوی کرتا ہے آنتون کو قوت دیتا ہو بلغمی اور سوداوی اور عفونت کے بخارون کو

Hakeem Shoukat Ali

نافع ہے آنتوں سے بلغم نکالتا ہے ملین طبع ہے قبض دور ہوتا ہے مگر شفاء الاسقام کے مؤلف نے تپ دق کے بیان میں ایک ایسی بات کہی ہے کہ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ شکری گلقند قابض ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ جگر کے موافق نہیں مگر یہ بات تجربے اور قیاس کے خلاف ہے **مضر**۔ گردے کو اور گرم مزاج میں پیاس پیدا کرتا ہے **مصلح** تخم خشخاش۔ **مقدار خوراک**۔ جرم گلقند ۱ تولہ تک اور جوشاندے میں ۵ تولہ تک بلکہ ہمارے زمانے میں تو جرم گلقند جوان آدمی کو پوری مقدار مسہل میں ۴ تولہ سے کم نہیں دیتے۔

گلقند عسلی

گانگبین (ف) جلنجبین (ع)

صفات۔ اس طرح تیار کرتے ہیں کہ شہد کو اول جوش دیتے ہیں اور جھاگ اُسکے دور کرتے ہیں اور آگ سے اُتار کر ایسی حالت میں کہ گرم ہو گلاب کے پھولوں کی تازہ پتیاں نچلکر شہد کے ہموزن ملاتے ہیں اور دھوپ میں رکھ دیتے ہیں اور ہر روز چند بار ہلاتے ہیں تاکہ اچھی طرح مل جائے اسکی قوت چار سال تک باقی رہتی ہے کبھی ایسا کرتے ہیں کہ گلاب کے پھول پیسکر شہد کے ساتھ جوش دیتے ہیں یہانتک کہ قوام ہو جاتا ہے اول بہتر اور قوی ہے اگر تازہ پھول نہ ملیں تو خشک پتیوں کو گلاب میں بھگو کر ملکر بدستور مرتب کریں۔

طبیعت۔ گرم و خشک دوسرے درجے میں ہے بعض پہلے درجے میں گرم و خشک کہتے ہیں گیلانی نے کہا ہے کہ پہلے درجے میں گرم ہے اور خشکی و تری میں معتدل ہے مگر باوجود اسکے شہد سے گرم زیادہ مانتے ہیں کیونکہ جب شہد میں اسکو پالتے ہیں تو پھولوں کے اجزاے سرد اکی تحلیل ہو جاتے ہیں پس لامحالہ جزو گرم ظاہر ہو جاتا ہے اور پرانے کی بہ نسبت نئے میں گرمی کم ہے۔

خواص و فوائد۔ سرد مزاج کے موافق ہے مادے میں نضج اور لطافت پیدا کرتا ہے اور اُسکو تحلیل کرتا ہے اعضا کو قوت دیتا ہے دماغ اور معدے کو قوت بخشتا ہے رطوبات غریبہ کو خشک کرتا ہے دماغ کی طرف ابخرے نہیں چڑھنے دیتا خاصکر جبکہ کھانا کھانے کے بعد کھایا جائے جب رطوبات کی وجہ سے معدے اور جگر میں ضعف آجائے تو اسے خوب چبا کر کھانا چاہیے استسقا جو ضعف جگر کی وجہ سے ہو اور خاصکر حاملہ عورتوں کو اس سے بھی مفید ہے بوڑھے آدمی اور سرد مزاج والے کے لیے بہت نافع ہے خاصکر جس کے مزاج میں رطوبت غالب ہو فالج اور درد مفاصل اور نقرس کو نافع ہے پتھری توڑتا ہے پیشاب تنگی سے آتا ہو تو اُسے کھولدیتا ہے چار حصہ گلقند عسلی اور ایک حصہ معجون کمونی اسکے کھانے سے ریاح غلیظ تحلیل ہو جاتی ہیں درد کمر اور قولنج کو نفع ہوتا ہے جاڑوں میں ہمیشہ کھانے سے صحت قائم رہتی ہے سنوت اور اجود کے ساتھ استعمال کرنے سے لقوہ اور فالج اور استرخاے دہان و زبان کو نفع ہوتا ہے درد مفاصل کی ابتدا میں بھی اس سے نفع ہوتا ہے کھانا اس سے اچھی طرح ہضم ہوتا ہے جسکے بدن میں حرارت ہو اُسے نہ کھانا چاہیے خاصکر جبکہ ضعیف بھی ہو اسلیے کہ گرمی اور تشنگی پیدا کر دیتا ہے وید کہتے ہیں کہ گلقند عسلی کے کھانے سے قوت باہ اور پیٹ کی طاقت بڑھتی ہے **مضر** جگر و گردہ۔ **مصلح** خشخاش۔ مگر جگر کو اسکا مضر ہونا تجربہ اور قیاس کے خلاف ہے **مقدار**۔ جرم ۱ تولہ تک کھلانا چاہیے اور جوشاندہ میں ۵ تولہ تک اس طرح کہ چھ گنا پانی کے ساتھ جوش کریں جب نصف رہے تو ملکر صاف کرکے پی لیں۔

Hakeem Shoukat Ali

گلنار (ف)

بضم کاف فارسی وسکون لام وفتح نون وسکون الف وراے مہملہ موقوف اسکا معرب جلنار ہے

صفات وشناخت - ایک درخت کا پھول ہے جو انار کے درخت کے مشابہ ہوتا ہے پھل اسمین نہین آتا بہت کم کسی مین پھل آتا ہے جو کھٹ مٹھا ہوتا ہے جس باغ یا مکان کے درخت مین پھل آجاتا ہو اسے منحوس جانتے ہین اور سمجھتے ہین کہ اب یہ جگہ جلد ویران ہوجائیگی یہ پھول ہزارہ ہوتا ہے اور رنگ بعض کا سرخ بعض کا سفید اور بعض کا سیاہ ہوتا ہے جنگلی و بستانی ہوتا ہے بستانی قوت مین جنگلی سے کم ہے اور مطلق گلنار سے جنگلی قسم کا پھول مراد ہوتا ہے بہتر سب مین فارسی ہے یا مصری ہے

طبیعت - سرد درجہ اول کے آخر مین اور خشک دوسرے درجے مین بعض دوسرے درجے کے اول مین سرد و خشک کہتے ہین بعض تیسرے درجے مین سرد و خشک بتاتے ہین یہی حال اسکے گوند کا ہے مگر گوند کی خشکی سردی سے بڑھی ہوئی ہے

خواص وفوائد - قابض ہے دستون کو بند کرتا ہے اور ہر ایک اعضا سے خون کے جاری ہونے کو روکتا ہے مواد کو بہاتا ہے اور بدن کے مواد مین خشکی پیدا کرتا ہے اعضا کو قوت دیتا ہے صفراوی دموی دستون کو بند کرتا ہے اسکی جنگلی منھ آنے کو اور منھ سے خون نکلنے کو مفید ہے اور پینے سے بھی نفع دیتا ہے اگر جوش کرکے سرکے کے ساتھ کلیان کرین تو منھ کی بدبو دفع کرے اسکا ضماد زخمون کو بھرتا ہے اور بغل کی بدبو کو دفع کرتا ہے اسکا عصارہ سرکے کے ساتھ جمرہ کو نافع ہے زخمون اور پرانے پھوڑون کو بھرتا ہے ۶ ماشہ اسکے کھانے سے خارشت جاتی رہتی ہے یہ سوڑھون کے زخم کو اور انسے خون آنے کو مفید ہے اسکو جوش دیکر کلیان کرنے سے دانتون کا ہلنا بند ہوجاتا ہے گلنار آنتون کے زخم اور پیچش کو نافع ہے تھوک مین خون کے آنے کو روکتا ہے خونی اور صفراوی اور رطوبی دستون کو مٹاتا ہے معدے پر مواد نہین گرنے دیتا اسکے جوشاندے سے آبزن کرنے سے کانچ کے نکلنے کا عارضہ جاتا رہتا ہے اسکے آبزن سے سیلان اور خون رحم کا عارضہ مٹ جاتا ہے اس کا عصارہ اس طرح تیار کرتے ہین کہ تازہ پھولون کو کوٹ کر رس نچوڑ کر خشک کرکے رکھ لیتے ہین یا سوکھے پھولون کو پانی مین اتنا اوٹاتے ہین کہ تمام قوت پانی مین آجاتی ہے پھر ملکر صاف کرکے اوٹاتے ہین یہانتک کہ گاڑھا ہوجاتا ہے یہ عصارہ پھول کے جرم سے ہر کام مین لطیف اور قوی ہے عصارہ لحیۃ التیس اور تخم انار کے سے فوائد بخشتا ہے یہ امر گلنار کے خواص مین سے ہے کہ جو بدھ کے دن سورج کے نکلنے کے وقت ایک کلی اسکی منھ سے پیڑ مین سے توڑ کر نگل لے سال بھر تک آنکھ دکھنے نہ آئے **مضر** درد سر پیدا کرتا ہے اور سدہ ڈالتا ہے **مصلح** کتیرا **بدل** زیرہ انار و جفت بلوط -

مقدار خوراک - ۲ ماشہ تک -

گلو (ھ)

بکسر کاف فارسی وضم لام وواو مجہول ویاے تحتانی موقوف

صفات وشناخت - ایک درخت ہے اسکی بیل دوسرے درختون پر چڑھتی ہے اور بہت لمبی ہوتی ہے مزہ اسکا کڑوا ہوتا ہے نیم پر کی گلو افعال و خواص مین دوسرے درختون پر چڑھی ہوئی سے قوی ہوتی ہے دست بھی اسکا کانے مین پڑتی ہے مین پھول اور پھل بھی آتا ہے - اسکے چھوٹے چھوٹے پیلے پھول لگتے ہین چھوٹے اور لال رنگ کے ایک ایک دو دو تین تین پھل اُگنے لگتے ہین جب گلو پرانی ہوجاتی ہے تب اسکی ڈنڈی پر ایک پتلا سا سفید رنگ کا جرس دار

Hakeem Shoukat Ali

پتلے کاغذ کی طرح چھلکا اُسپر جابجا الگ الگ دکھائی دینے لگتا ہو - اُسکے اندر ہرے رنگ کی ٹونڈی ہوتی ہے روز اعظم مین لکھا ہو کہ جو گلو نیم کے درخت پر چڑھتی ہے وہ برانے اور مرکب بخارون کو بہت نافع ہے اور یہ تپ لھونے مین اتنی سریع النفع ہے کہ تپ دق کو بھی فائدہ ہو جاتی ہے -

طبیعت - گرم خشک پہلے درجے مین یا گرم و تر پہلے درجے مین حکیم شریف خان نے مرکب القویٰ لکھا ہو -

خواص و فوائد - ہر قسم کی تپ دور کرتی ہے پُرانی صفراوی اور خلی تپون کو مفید ہے دل و جگر اور معدے کی سوزش کو دفع کرتی ہے کھانسی اور یرقان اور قے اور غشی کو نافع ہے بلغم کو چھانٹتی ہے باہ اور بھوک کو زیادہ کرتی ہے منی پیدا کرتی ہے اور اسکو گاڑھا کرتی ہے ریاح باردہ اور سودا کو خارج کرتی ہے صفرا کی تیزی کو تسکین دیتی ہے صفرا کی حدت کے لیے مصری کے ساتھ اور غلبۂ بلغم کے لیے شہد کے ساتھ مفید ہے اسکا عرق تپ اور کھانسی اور خون کے جوش کو نافع ہے معولی مین لکھا ہے کہ گلو کو کچلکر شب کو پانی مین تر کرین صبح کو عرق کھینچ لین یہ عرق سادہ ہے اور کبھی موافق ضرورت کے اصل السوس اور تقویت دل کے لیے گاؤزبان گل سرخ نیلوفر اور شاہترہ اضافہ کرکے عرق کھینچتے ہین یہ عرق گلو مرکب ہے جبکہ ذیابیطس کا عارضہ جم جائے تو پیشاب پر مکھیان جمع ہونے لگتی ہین اور چیونٹیان چمٹنے پڑتی ہین ایسی حالت مین گلو کا سفوف کرکے اور ہم وزن کھانڈ ملاکر نہار دو کف دست ہر روز کھانے سے بہت نفع ہوتا ہے اس باب مین بے مثل ہے -

ویدا سکو تلخ اور کسیا اور شیرین اور ہضم کے وقت تیز و شیرین کہتے ہین قابض شکم اور مقوی اعضا بتاتے ہین اور کہتے ہین کہ بھوک بڑھاتی ہے یرقان اور جذام کو شافی ہے صفرا اور باد اور خون کو نافع ہے سوزاک اور جریان کو مفید ہے روح حیوانی کو قوت دیتی ہے آنکھ مین جونا پڑ جائے تو گلو کا پانی اور ست ڈالنا چاہیے - بخار تلی - گھٹیا پیشاب کے امراض اور ضعف ہاضمہ کو شافی ہے اسکی جڑ کا جوشاندہ تیز قے لانے والا ہے سانپ کا زہر اُتارنے کے لیے اسکی جڑ کا جوشاندہ پلاتے ہین کوڑھ مین اسکا خالص رس پلاتے ہین اسکے خالص رس مین شہد ملاکے پلانے سے طاقت بڑھتی ہے اسکا جوشاندہ یا خیساندہ پلانے سے پُرانی گھٹیا مٹتی ہے عشبے کے ساتھ اسکا جوشاندہ پلانے سے آتشک سے پیدا ہوے سب بدن کے پھوڑے مٹتے ہین اس سے پیشاب زیادہ آنے لگتا ہے - دودھ کے ساتھ اسکے سفوف کی پھنکی دینے سے گٹھیا اور پیشاب کی کھٹائی مٹتی ہے اسکے اور سونٹھ کے سفوف کی پھنکی دودھ کے ساتھ لینے سے ضعف ہاضمہ جاتا ہے اسکے خالص رس مین پکھان بید کا سفوف اور شہد ملاکے چٹانے سے سوزاک مٹتا ہے اسکے چھوٹے ٹکڑون کا ہار بنا کے پہنانے سے یرقان دفع ہوتا ہے اسکے جوشاندے یا خیساندے سے عورت کی فرج سے سفید رطوبت کا جانا بند ہوتا ہے برہمی کے ساتھ اسکا جوشاندہ بنا کے پلانے سے خفقان اور جنون دفع ہوتا ہے الائچی بنسلوچن اور گلو کو شہد کے ساتھ چٹانے سے سل کا عارضہ جاتا رہتا ہے اسکی جڑ کا جوشاندہ پلانے سے باری سے آنے والا بخار چھوٹ جاتا ہے ستاور کے ساتھ اسکو اوٹا کر پلانے سے فرج سے سفید رطوبت کا نکلنا موقوف ہو جاتا ہے گلو کو پانی مین گھسکر گنگنا کرکے کان مین ڈالنے سے اُسکا میل نکلجاتا ہے گلو کے خیساندے مین شکر ملاکر صبح کو پلانے سے صفراوی بخار دفع ہوتا ہے گلو کے جوشاندے پر دارفلفل کا سفوف چھڑک کر پلانے سے بلغمی بخار چھوٹتا ہے

Hakeem Shoukat Ali

اسکے خالص رس مین مِیل کا سفوف اور شہد ملاکر پلانے سے کھانسی اور تلی اور بے رغبتی طعام دفع ہوتی ہے اسکے جوشاندے کو ٹھنڈا کرکے اسمین شہد ملاکر پلانے سے قے رُکتی ہے اسکے پتون کو پیسکر چھاچ مین چھان کر پلانے سے یرقان دور ہوتا ہے اسکے رس یا جوشاندے سے درست کیا ہوا بھینس کا گھی جو گئے دودھ مین ملاکے پینے سے یرقان زرد دفع ہوتا ہے یا ایسا کرین کہ اسکے خالص رس مین گھی یا دودھ ملاکر پلادین سل کے مرض مین قے کی تسکین کے لیے اسکے خالص رس مین شہد ملا کے پلانا چاہیے اسکے اور سونٹھ کے سفوف کو سنگھانے سے ہچکی بند ہوتی ہے اسکے خیساندے مین شہد ملاکے پلانے سے اخلاط ثلثہ کے فساد کی قے مٹتی ہے دل کا بادی کا درد مٹانے کے لیے گلو اور کالی مرچ کو گرم پانی کے ساتھ پیسکر صبح کو پلانا چاہیے گلوے اور ارنڈی کے بیجون کو پیسکر دہی مین ملاکر پیرون کے تلوون پر لگانے سے انکی گرمی و سوزش دفع ہوتی ہے اس کے جوشاندے مین ارنڈی کا تیل ملاکے پلانے سے وات رکت مٹتا ہے اسکے جوشاندے مین گوگل ملاکے پلانے سے بھی وات رکت کو نفع ہوتا ہے اسکے جوشاندے سے گھی درست کرکے پلانے اور ملنے سے بھی وات رکت کو نفع ہوتا ہے ۳ یا ۵ جواہر کے سفوف کی گڑ مین گولی بناکر اسکو کھلاکر اوپر سے گلو کا جوشاندہ پلانے سے بہت بڑھا ہوا وات رکت مٹتا ہے گلو اور شیطرج ہندی (چیتا) کا جوشاندہ پلانے سے سرینہ پرمیہ مٹتا ہے اسکے اور ستاور کے خالص رس مین گڑ کی چاشنی بناکے چٹانے سے وات جور چھوٹ جاتا ہے اس کے خالص رس مین شہد ملاکے پینے سے یرقان مٹتا ہے گھی کے ساتھ گلوے کا استعمال رکھنے سے بادی کو نفع ہوتا ہے گڑ کے ساتھ کھانے سے قبض دور ہوتا ہے مصری کے ساتھ استعمال کرنے سے صفرا کے نقصان دفع ہوتے ہین شہد کے ساتھ استعمال کرنے سے بلغم دفع ہوتا ہے سونٹھ کے ساتھ استعمال کرنے سے آم وات مٹتا ہے گاے کے موت کے ساتھ استعمال کرنے سے فیل پا کا مرض دور ہوتا ہے اسکا خیساندہ پلانے سے پُرانا بخار چھوٹتا ہے۔

مقدار خوراک ۔ ۴ ماشہ سے ۹ ماشہ تک۔ ویدچھ ماشہ کہتے ہین۔

گلہری (ھ)

بکسر کاف فارسی و فتح لام و سکون ہا و کسر راے مہملہ و یاے معروف۔ اس لفظ کو یحییٰ کاشی نے اپنے شعر مین باندھا ہے

ہرچہ افتد بدست آن طرار   برود ستش خورد گلہری وار

موشک پران (ف) فارۃ النخل (ع)

صفات۔ مشہور جانور ہے ملائم بال اور دُم دراز ہوتی ہے اسکی جلد پر تین خط سیاہ اور تین سفید ہوتے ہین اسکی دُم سے مصور قلم بناتے ہین وہ اپنی خوراک کو دونون ہاتھون مین دباکر پکڑ لیتی ہے اور اپنے چوترون پر بیٹھ کر کھاتی ہے۔

طبیعت۔ محیط مین لکھا ہے کہ اسکا مزاج دوسرے درجے مین گرم ہے بعض کتابون مین یون لکھا ہے کہ اسکا گوشت گرم و خشک ہے۔

منافع۔ اسکا خون لگانے سے بدن کے داغ صاف ہوتے ہین آنکھ مین لگانے سے بینائی تیز ہوتی ہے اسکے گوشت کے کھانے سے مرگی کا عارضہ جاتا رہتا ہے۔

Hakeem Shoukat Ali

گلیسرائین (ش)

گلیسریم (ل)

صفات و شناخت۔ یہ گویا روغنات اور چربیون کا جوہر ہے جسے اسکو چونے کے ذریعہ سے علیحدہ کرلیتے ہین بیرنگ روغنی سیال ہے بلابو اور ذائقہ شیرین پانی اور شراب مین حل ہوجاتا ہے۔

خواص و فوائد۔ مرض سل مین اسکو پرورش کنندہ اور مقوی سمجھکر روغن ماہی کی بجائے استعمال مین لاتے ہین اور امراض جلد مین مفید ہے اکثر دوائین بیرونی استعمال کے لیے اسمین حل کرلیتے ہین کان کے دکھنے مین لاڈنم (شراب مین حل شدہ افیون) اسمین حل کرکے ڈالنے سے فائدہ ہوتا ہے ایک یا دو ڈرام کی خوراک مین خونی بواسیر کے مرض کے لیے مفید ہے قبض مین حقنے کے طور اس کا استعمال بہت نافع ہے آدھے ڈرام سے دو ڈرام تک خواہ خالص یا تھوڑے سے پانی مین ملاکر اسکا حقنہ کرنے سے قبض فوراً رفع ہوجاتا ہے روئی کی بتی بناکر اور اسکو گلیسرائن مین بھگو کر مقعد مین رکھنے سے بھی قبض دور ہوجاتا ہے۔

گنّا (ھ)

بفتح کاف فارسی و نون مشددہ مفتوح و سکون الف یا ہا اسکو ہندی مین اوکھ۔ ایکھ سانٹھا اور گانڈا بھی کہتے ہین

نیشکر (ف) قصب السکر (ع)

صفات۔ گنّا ابتدا مین ایک جنگلی گھاس تھا جسکو پرورش کرتے کرتے انسانی صنعت نے ایسا نرم رسیلا بنا دیا ہے اسکے رنگ پانچ ہوتے ہین سفید۔ کبرا۔ کالا۔ کچھ کالا۔ لال اور ہرا۔ اکثر سفید رنگ کا گنا ترو تازہ نرم اور رسیلا ہوتا ہے سرخ و سیاہ رنگ کا ذرا سخت۔ یہ آٹھ سے بارہ فٹ تک لمبا ہوتا ہے یہ بات تو غلط ہو کہ گنے کا تخم نہین ہوتا بیشک اسمین پھول آتا ہے اور بیج لگتا ہے مگر وہ پھوٹنے پھلنے سے پہلے ہی کھود لیا جاتا ہے۔ سکندر کے ساتھ یونانیون نے اس ملک کی چاشنی کھاکر بڑا تعجب کیا اور کتابون مین لکھا کہ ہندوستان کے آدمی بھی مکھیون کی طرح پیڑون کے رس سے شہد بناتے ہین۔ نیشکر کے رس مین پانچ اجزا کیمیاوی ہین۔ (۱) گوند (۲) نمک (۳) ترشی (۴) پانی (۵) کھانڈ۔ اگر ہم گنے کے رس کے وزن صنفی (گریویٹی) کو دریافت کرین جس طرح یورپ کے کیمسٹون نے جانچا ہو تو آسان طریقہ یہ ہے کہ کسی شیشی مین پہلے پانی بھر کر وزن کرین اور نشان دیکر پھر گنے کا رس اُس نشان تک بھر کر وزن کرین جسقدر وزن مین رس کا پانی سے زیادہ ہوگا ہی قدر اُس رس مین شکر ہوگی۔

طبیعت۔ گرم و تر دوسرے درجے مین بعض کے نزدیک اسمین گرمی اعتدال کے ساتھ ہے۔

خواص و فوائد۔ خون مین لطافت پیدا کرتا ہے اور سدہ کھولتا ہے سینے اور پھیپھڑے کی خشونت کو دفع کرتا ہے کھانسی کو دور کرتا ہے رطوبت مین جلا پیدا کرتا ہے بدن کو فربہ کرتا ہے ہاضم ہے پیشاب بڑھاتا ہے مثانے کو صاف کرتا ہے اس سے پاخانہ کھلکر ہوتا ہے باہ کو حرکت دیتا ہے۔ معدے کی جلن کو نافع ہے خون کو صاف کرتا ہے اسکو زیادہ کھانا خصوصاً بعد طعام کے نفاخ اور مولد ریاح اور مفسد معدہ ہے گنے کے رس کو جوش دینے سے اسکا نفخ دور ہوجاتا ہے اسکے رس کو زیادہ پینا بھوک کم کرتا ہے دست لاتا ہے اسکو چھیل کر نہ کرنا

Hakeem Shoukat Ali

تنقیہ بلغم کا کرتا ہے اسمین چاول پکے ہوئے یعنی رساول بدن کو فربہ کرتی طبیعت کو فرحت دیتی ہے اور اگر اس مین جو کے ہرے پتّے کا پانی ملا کر پیوین تو بے شمار دست آوین گنے کے رس مین جلا اور تنقیہ شہد سے کم نہین بلکہ تلیین شکم کے باب مین شہد سے بڑھا ہوا ہے اور سودا کا غلبہ معدے سے کم کرتا ہے اسکی ترشی کو گھٹاتا ہے اور اُس سے ملکر راہ نے نکلنے پر آمادہ کرتا ہے گنے کے اوپر شکر پائی جاتی ہے مثل گوند کے وہ دست آور ہے۔

وید کہتے ہین کہ گنا دیر ہضم اور گران اور چکنا اور سرد ہے۔ بادی بلغم طاقت پیشاب اور روشنی بڑھاتا ہے اور پیٹ مین کیڑے پیدا کرتا ہے اور بطن اور صفرا و خون کے فساد کو مٹاتا ہے اعضا کو قوت دیتا ہے باہ اور گویائی مین قوت پیدا کرتا ہے ریح کو تحلیل کرتا ہے بلغم بڑھاتا ہے بھوک کم کرتا ہے گنا شب کو طعام کے بعد چوسنا چاہیے اور جنکو پرمیہ کا عارضہ ہو یا ہاضمہ ضعیف اور پیٹ اپھرا ہو اور سنگرہنی کا عارضہ ہو اور بدن مین بلغم کی زیادتی اور پیٹ مین کیڑے ہون اور منہ مین بدبو آتی ہو اور کھانا کھانے کے بعد قے ہو جاتی ہو اور بھگندر کا مرض ہو ایسے آدمیون کو گنا مضر ہے بعض کتابون مین لکھا ہے کہ سفید گنا گران ہے اور اس سے گرم خلط پیدا ہوتا ہے اور سیاہ گنا معتدل ہے اور سرخ سرد اس سے خلط بھی سرد پیدا ہوتا ہے گنے کو نہار چوسنے سے صفرا دور ہوتا ہے غذا کے درمیان مین چوسنا ثقل پیدا کرتا ہے۔ پونڈا نہایت لطیف ہے اس کا رس ذائقہ زیادہ کرتا ہے منی زیادہ کرتا ہے بھوک بڑھاتا ہے صفرا اور حرارت کو دور کرتا ہے مدر بول اور مفرح دل ہے گنا دانتون سے چوسنا بہتر ہے اسلیے کہ مسوڑھے قوی ہوتے ہین سینے کو نفع پہونچتا ہے منی کا جوہر بڑھتا ہے بدن قوی ہوتا ہے صفرا دور ہوتا ہے۔ بھنے گنے کا رس سوکھی کھانسی کو مٹاتا ہے بادی اور صفرا کے فسادات مٹانے کے لیے جوان گنے کا رس پینا چاہیے خون کی قے بند کرنے کے لیے اسکا رس مفید ہے اسکو چوسنے سے سوکھی کھانسی تر ہو جاتی ہے گنے کا باسی رس پلانے سے پیشاب کا ادرار ہوتا ہے کھانا کھانے کے بعد گنے کو کھانے سے کھانا اچھی طرح ہضم ہو جاتا ہے اور بعض کہتے ہین کہ نفخ پیدا ہوجاتا ہے گنے کے رس کو اونٹا کے ٹھنڈا کرکے پلانے سے بادی کا قبض مٹتا ہے گنے کے رس مین انار کا رس ملا کے پلانے سے خون کے دست رک جاتے ہین اسکا رس پلانے سے کڑوے پانی کی قے بند ہوتی ہے صفراوی قے مٹانے کے لیے خالص اسکا رس یا رس مین شہد ملا کے پلانا چاہیے اسکے اور آنولے کے رس مین شہد ملا کے پلانے سے سوزاک مٹتا ہے اسکے رس کو سنگھانے سے نکسیر بند ہو جاتی ہے اسکے رس کے ساتھ ہڑون کا سفوف پھانکتے رہنے سے گلگنڈ کی گانٹھین تحلیل ہو جاتی ہین اسکی جڑ پیس کر کانجی کے ساتھ پینے سے عورت کا دودھ بڑھتا ہے اگر گلا بیٹھ جائے تو اسکو بھوبھل مین سینک کے چوسنے سے نفع ہوتا ہے مضر نفاخ ہے زیادہ کھانے سے بھوک کم ہوتی ہے معدہ خراب ہوتا ہے مرطوبین کے اور بوڑھون کے پھیپھڑے کو مضر ہے مصلح انیسون معدے اور پھیپھڑے کے لیے مصطگی وادکیر نفخ کے لیے وید کہتے ہین کہ اسکے مصلح ادرک اور سانبھر ہین بعض نے اسکی اصلاح کی صورت یہ لکھی ہے کہ گنے یا بھوبھل مین بھونکر کھائین یا چھیل کر گرم پانی سے دھو ڈالین اگر گنا چوس کر نمک دانتون پر مل لین تو فساد کی اصلاح ہو جائے۔

Hakeem Shoukat Ali

گُن ہُنگُورُو (ھ)

بضم کاف فارسی وسکون نون وکسر تاے فوقانی وفتح میم وضم کاف فارسی وسکون و اؤ وضم راے معلہ وسکون واو آخر

صفات ۔ ایک روئیدگی ہے جسکے پتے عریض اور زرد ہین اور مزے مین ذرا تلخی اور تیزی ہے ۔

طبیعت ۔ گرم وخشک دوسرے درجے مین ۔

منافع ۔ دست آور ہے بدن کو قوی کرتی ہے باد اور کف کو دور کرتی ہے منی زیادہ کرتی ہے سنگ گردہ ومثانہ کو توڑتی ہے تے کے مرض کو نافع ہے ۔

گَن بھارنگی (ھ)

بفتح کاف فارسی وسکون نون وضم تاے ثقیل وفتح باے فارسی مخلوط بہا وسکون الف وفتح راے معلہ وسکون نون وکسر کاف فارسی دوم ویاے تحتانی ساکن

صفات ۔ ایک ہندوستانی دوا ہے اُسکے پتون پر خال وخط اس طرح ہوتے ہین جیسے چیل کے پرون پر ہوتے ہین اور رنگ اسکا سرخ وسفید ہوتا ہے اسکی لکڑی کا مزہ ملیٹھی کا سا ہوتا ہے اسکی بیل کریلے کی سی ہوتی ہے

طبیعت ۔ گرم وخشک ۔

فوائد ۔ کھانسی اور بلغم کی زیادتی کو مفید ہے درد شکم کو نافع ہے درد شکم اور قے کی وجہ سے پتی اُچھل آئے تو اسکے لیے فائدہ رسان ہے ہیضہ کا عارضہ دور کرتی ہے باد کی دافع ہے ۔

گَندنا (ف)

بفتح کاف فارسی وسکون نون وفتح دال معلہ وفتح نون وسکون الف ۔ کُرّاث (ع)

صفات وشناخت ۔ اسکے پتے پیاز کی طرح ہوتے ہین تیز اور بدبودار ہوتا ہے سال بھر اسکا درخت رہتا ہے جبکہ پورا بڑھ جاتا ہے تو اسمین سے ایک شاخ نکلتی ہے اس شاخ کے سرے پر بیج اور پھول لگتے ہین اسکے بیج اور پھول پیاز کے سے ہوتے ہین کراث البقل اور کراث المائدہ اسی کے نام ہین یہ قسم پکی اور کچی دونون طرح کھائی جاتی ہے اور جو گندنا موسم بہار کے اول اور جاڑون کے آخر مین جمتا ہے اُسکی گٹھی پیاز کی طرح ہوتی ہے اور کراث شامی اسی کو کہتے ہین اسکی بھی دو قسمین ہین ایک کی گانٹھ کا سر چھوٹا اور گردن پتلی ہوتی ہو ۔ دوسری قسم کا سر بڑا اور گردن چھوٹی ہوتی ہو یہ پچھلی قسم کراث شامی کی پہلی قسم سے عمدہ اور خوشبودار اور مزہ دار ہے کراث البقل کثیر الاستعمال ہے مطلق کراث یا گندنا کہتے ہین تو یہی قسم مراد ہوتی ہے اور دونون قسمین بستانی ہین ۔ قانون اور اسکی بعض شرحون مین گندنے کی دو قسمین شامی اور نبطی یعنی بغدادی کے نام سے کی ہین اور کہا ہو کہ گندنا ے شامی کھانون مین مستعمل ہے یہی کراث المائدہ ہے اور نبطی دواؤن مین داخل ہے شامی مین سے جسکی گردن بڑی اور سر چھوٹا ہے وہ پہاڑی قسم ہے اسے فراسیون کہتے ہین اور جسکی گردن چھوٹی اور سر بڑا ہے وہ جنگلی قسم ہے اسمین خوشبو زیادہ ہے بعض کہتے ہین کہ فراسیون یہ پچھلی قسم ہے گیلانی نے لکھا ہے کہ گندنا پہاڑی بھی ہوتا ہے جو تین قسم ہے اسمین سے سفید کو فراسیون کہتے ہین اور دوسری قسم کو بلبطی اور تیسری قسم کو اسطافیس بولتے ہین

Hakeem Shoukat Ali

طبیعت۔ نبطی گندنا گرم تیسرے درجے میں اور خشک دوسرے درجے میں اور صاحب منہج دوسرے درجے میں گرم وخشک بتاتا ہے اور شامی بھی دوسرے درجے میں گرم وخشک ہے۔

خواص وفوائد۔ سدہ کھولتا ہے ورم اور ریاح کو تحلیل کرتا ہے مقوی باہ ہے بخارات ردی پیدا کرتا ہے باضمہ قوی کرتا ہے کمر کو قوت دیتا ہے پاخانہ کھول کر لاتا ہے پیشاب اور حیض جاری کرتا ہے پیٹ کے کیڑے مارتا ہے بواسیر کو مفید ہے گندنے کے پانی میں تلوار اور چھری وغیرہ کو بجھانے سے اسکی آبداری اور تیزی نہیں جاتی شامی گندنا پیاز سے زیادہ نفاخ اور دیر ہضم ہے اور اُس سے زیادہ تبخیر اور پیٹ میں حدت پیدا کرتا ہے اور اُس سے زیادہ مسوڑھوں کو خراب کرتا ہے آنکھوں میں دھند پیدا کرتا ہے حواس میں کدورت لاتا ہے اور نبطی کے کھانے سے آنکھ میں جالا آجاتا ہے اور جسکی آنکھ دکھتی ہو اُسے بہت مضر ہے اور شامی سے آنکھ میں درد پیدا ہوجاتا ہے۔ گندنے کو کھانے سے پھیپھڑے کا تنقیہ ہوتا ہے جگر کے سدے دور ہوتے ہیں اسکو کھانا کھانے کے بعد کھانے سے معدے کے اندر ترشی نہیں آتی اور نہ کھٹی ڈکاریں آتی ہیں شامی قسم کو سماق کے ساتھ مسوں پر لگانے سے مٹ جاتے ہیں اور شرا کو بھی یہ لیپ نفع کرتا ہے خراب پھوڑوں پر نمک کے ساتھ لگانا نافع ہے اسکو پیسکر آگ سے جلے ہوئے پر لگانے سے نفع ہوتا ہے اسکو کندر اور سرکے کے ساتھ پیسکر ناک میں ٹپکانے سے نکسیر کا لہو بند ہوجاتا ہے اور گندنا اور کندر کو دودھ یا روغن گل میں پیسکر اور سرکہ ملا کر کان میں ٹپکانے سے درد اور دوی کو نفع ہوتا ہے اسکا رس شہد میں ملا کر چاٹنے سے سینے کے سرد وتر امراض کو نفع پہونچتا ہے آشچو کے ساتھ اسکا رس پینے سے اُس دمے کو جو مادہ غلیظ سے پیدا ہو فائدہ پہونچتا ہے اور فضلہ سینے سے منہ کی راہ نکلتا ہے ورم میں نضج پیدا کرتا ہے سرکے میں پکا کر چاٹنے سے آواز کا بیٹھ جانا موقوف ہوتا ہے اسکے رس کو شہد میں ملا کر چاٹنے سے سینے کا درد موقوف ہوتا ہے اور پھیپھڑے کا تنقیہ بھی ہوجاتا ہے گندنے کی ہر قسم نفاخ اور دیر ہضم ہے اس طرح پکا کر کھانا چاہیے کہ دو بار پانی میں اُبالکر وہ پانی پھینک دیں پھر نچوڑ کر غذا کے ساتھ کھاویں ایسی صورت میں پیٹ کم پھلائیگا اور مزہ دار بھی ہوجائیگا اور تکلیف بھی نہ دیگا باوجودیکہ گردہ اور مثانہ کے زخموں کو مضر ہے مگر سردی کے امراض گردہ ومثانہ کے علاجوں میں شریک ہوتا ہے بواسیر کو بہت نافع ہے رحم کا منہ بند ہوجاوے تو اسکے جوشاندہ سے آبزن کرائیں قولنج کو دفع کرتا ہے اس سے قولنج سے حقنہ کرتے ہیں اور خاصکر شامی قسم اس کام کے لیے بے حد نافع ہے اسکا خشک عصارہ خون کا مسہل ہے بعض کہتے ہیں کہ اسکا رس پونے سولہ ماشہ پینے سے خون بواسیر کا رک جاتا ہے باہ کو قوت دیتا ہے اور نبطی قسم قوت باہ کے حق میں اتنی مفید ہے کہ نامرد شخص کو مرد بنا دیتی ہے بعض کہتے ہیں کہ شامی نہایت مقوی باہ ہے سرکے میں اسکا اچار تیار کرکے کھانے سے تلی اور جگر کے سدے کھل جاتے ہیں قولنج کو نفع ہوتا ہے شامی قسم کے پتے پیسکر رحم میں رکھنے سے رطوبات خشک ہوجاتی ہیں اور بچہ نہیں پھیل سکتا۔ گندنے کو پیسکر شہد میں ملا کر سانپ اور بچھو وغیرہ کے کاٹے ہوئے مقام پر لگانے سے نفع ہوتا ہے شہد کے پانی (ماءالعسل) کے ساتھ گندنے کو کھانا بھی زہروں کو نافع ہے اگر جھڑ اور گندنا پیسکر چارپائی کو لگا دیں تو پسو قریب نہ آئیں بلکہ اجمود کے ساتھ اوٹا کر صاف کرکے پانی چھڑک دینے سے پسو مرجاتے ہیں گندنے کے پتے کو روغن بلسان سے آلودہ کرکے آگ یا چراغ کی لو پر رکھیں اگر

Hakeem Shoukat Ali

بھوک اُٹھے اور روشن ہو جائے تو اصلی وخالص ہے ورنہ مغشوش ہے **مضر** گرم مزاج کو نقصان پہونچاتا ہے اور اسکے کھانے سے پریشان خواب دکھائی دیتے ہین اور ہمیشہ کھانے سے نظر خراب ہوتی ہے اور دانتون کو نقصان پہونچاتا ہے **مصلح** گرم مزاج اور پریشان خوابون کے لیے دھنیا اور کاسنی کے تازہ پتے اور بینائی کے لیے سونف اور دانتون کے لیے روغن و سرکہ **بدل** پیاز گرم مرض بواسیر مین لکر ونده گندنے کی جگہ خوب کام دیتا ہے۔

گندنے کے بیج

صفات و فوائد ۔ مشہور ہین دوسرے درجے مین گرم وخشک ہین ریاح اور ورم کو تحلیل کرتے ہین امراض بلغمی کو مفید ہین بھوک پیدا کرتے ہین گردے اور باہ اور مثانے کو قوت دیتے ہین۔ ہیچش کو نافع ہین سدہ اور مسام کھولتے ہین پتھری کو توڑتے ہین سردی کی بیماریون کو نافع ہین اگر منھ سے یا آنتون سے یا پیشاب کی راہ خون آتا ہو تو اُسے روکتے ہین۔ ایک مٹھی گندنے کے بیج کھٹے سرکے مین ڈال دینے سے اسکی ترشی جاتی رہتی ہے شامی گندنے کے بیج بہت قوی ہین انکو بھونکر کھانے سے دست بند ہو جاتے ہین بلغمی پیچش کو نفع ہوتا ہے اور بواسیر کے لیے مفید ہین اور یہ قوت باہ کے واسطے نبطی کے بیجون سے زیادہ کار آمد ہین شراب کے ساتھ انکو کھانے سے باہ مین بہت قوت آتی ہے انکی دھونی سے بواسیر کو نفع ہوتا ہے کھانڈ کے ساتھ ہر روز نبطی کے بیج کھانے سے بواسیر جاتی رہتی ہے ان کو پیسکر لگانے اور ملنے سے چھائین اور دوسرے داغ جاتے رہتے ہین سردی سے درد ہو تو انکا ضماد کرنا چاہیے سرکے کے ساتھ عرق النسا اور بلغمی دردون کو مٹاتے ہین۔ **مضر** پھیپھڑا وداد گردہ اور مثانہ **مصلح** شہد۔

مقدار خوراک ۔ ۷ ماشہ تک اور بعض نے ۱۰ ماشہ تک لکھی ہے۔

گندنائے صحرائی یا گندنائے دشتی (ف)

صفات و شناخت ۔ لہسن کے مشابہ ہے اور بہت تیز و تلخ ہوتا ہے اسی لیے کراث الثوم بھی کہلاتا ہے

طبیعت ۔ گرم وخشک تیسرے درجے مین یا گرم چوتھے درجے مین خشک تیسرے درجے مین۔

خواص و فوائد ۔ بلغم کو دفع کرتا اور مٹاتا ہے سدہ ہٹاتا ہے ریاح کو صادر اور تحلیل کرتا ہے پیشاب اور خون حیض بڑی کثرت سے جاری کرتا ہے اسکو رحم مین حمول کرنے سے پیٹ کا بچہ نکل پڑتا ہے اسکا عصارہ پینے سے سودا دستون کی راہ نکل جاتا ہے اسکے بیج سوا اکیس جو بھر کئی دن تک ہر روز کھانے سے بواسیر بالکل جاتی رہتی ہے اور زہریلے جانورون کے کاٹنے کے واسطے نہایت مفید ہے اسکے لگانے سے برص کے داغ اور مسے مٹ جاتے ہین مگر اسکے لگانے سے بدن پر زخم پڑ جاتا ہے معدہ کے لیے برا ہے۔

گندہ بیروزہ (ھ)

بکسر باے موحدہ و یاے مجہول و ضم راے مہملہ و واو مجہول و فتح زاے معجمہ و سکون الف ہندی کی کتابون مین یون ہی ہے فارسی کی کتابون مین باے موحدہ کے بعد ہاے ساکن ہے اور آخر مین بھی ہا ہے مفردات ہندی مین بھی بیروزہ یاے تحتانی سے لکھا ہے۔ بارزد (ف) قنہ (ع) اگال بے نم (ش)

صفات و شناخت ۔ ایک ایسے درخت کا دودھ ہے جو سرو کے قدون مین ہوتا ہے اسکے تنے کو

Hakeem Shoukat Ali

جا بجا سے چھیل دیتے ہیں اُس میں سے یہ دودھ ٹپک کر جم جاتا ہے اول اول سفید اور تھوڑا سا رقیق ہوتا ہے بتدریج جم جاتا ہے اور رنگ اسکا اب زرد ہونے لگتا ہے پھر زرد بھنگ سیلا پڑ جاتا ہے آخر کار سرخ اور تھوڑا خشک اور سخت کندر کی طرح بن جاتا ہے آگ پر پگھلتا ہے تازہ زیادہ زرد اور رقیق ہوتا ہے پُرانا ہو کر تیرہ اور غلیظ پڑ جاتا ہے مخزن کا مؤلف کہتا ہے کہ گندہ بیروزہ میں جو لکڑیوں کے ٹکڑے دیکھے گئے وہ سرو اور دیودار یعنی چیڑ کے سے معلوم ہوئے بعض نے صاف کہدیا ہے کہ یہ چیڑ کا دودھ ہے ان بوتلچیتسا سا گرمیں ہے کہ چیڑ کے درخت سے حاصل ہوتا ہے حصۂ اول جام جہان نما میں لکھا ہے کہ چیڑ کا گوند ہے۔ بعض یونانی اطبا اُسی قسم کے اور درخت کا گوند بتاتے ہیں اس پیڑ کے پتے چنار کے پتوں کی طرح ہوتے ہیں بعض کہتے ہیں کہ ایک اور قسم کے شامی درخت کا گوند ہے اور وہ جنگلی اور باغی ہوتا ہے۔ مفردات ہندی میں ہے کہ قنہ نبات سوکی کا گوند ہے بعض کہتے ہیں کہ گندہ بیروزہ اور یہ ایک چیز ہے مگر اس بات کا ثبوت ثقات سے نہ ہوا۔ ہندوستان اور ترکستان میں اسکی پیدائش ہے اشک کی صورت بیڈول دانوں میں ہوتا ہے یا دانوں سے ملکر ڈلیاں بنی ہوئی ہوتی ہیں دانہ مٹر کے برابر ہوتا ہے یا زیادہ رنگت میں زرد سبزی مائل یا نارنجی بھورا زردی مائل نیم شفاف سرد موسم میں سخت اور گرم میں ملائم خاص طرح کی بو جو ناگوار نہیں معلوم ہوتی ذائقہ تلخ اور ناگوار اور کسی قدر السن کا سا۔ آگ پر رکھنے سے پگھلتا ہے قوت اسکی دس برس تک رہتی ہے دو تین طرح کا ہوتا ہے (۱) بہت ہلکا سفید اور خشک (۲) کثیف زرد سخت اور وزنی (۳) زرد نرم صاف اور بہت تیز بو والا۔ پچھلی قسم سب سے بہتر ہے بعض کہتے ہیں کہ وہ عمدہ ہے جو صاف تازہ تند بے آمیزش ہو اسمیں راتینج اشق اور باقلا کا آٹا بھی ملاتے ہیں۔

طبیعت۔ گرم تیسرے درجے میں خشک دوسرے درجے میں شیخ اسکے بالعکس بتاتا ہے بعض دوسرے درجے میں گرم و خشک کہتے ہیں بعض نے خشکی گرمی سے کم بتائی ہے یعنی دوسرے درجے کے آخر میں گرم اور اسی درجے کے اول میں خشک بیان کیا ہے بعض کہتے ہیں کہ تیسرے درجے کے اول میں گرم ہے اور دوسرے درجے کے درمیان میں خشک ہے پرانا جتنا ہو گا خشکی بڑھ جائے گی۔

خواص و فوائد۔ اورام اور صلابات اور مواد سخت کو نرم و تحلیل کرتا ہے رطوبت کو جذب کرتا ہے پُرانی کھانسی اور دمہ اور اختناق الرحم اور مرگی اور بواسیر اور امراض اعصابی و بلغمی و ضعف معدہ و جگر و طحال کو نافع ہے مدر حیض ہے جنین کو ساقط کرتا ہے آنول کو نکالتا ہے بچہ آسانی سے رحم سے باہر کر دیتا ہے گردے اور جگر کا سدہ کھولتا ہے پتھری کو توڑ کر بہا دیتا ہے سموم کو جذب کرتا ہے تسہیل ولادت کے لیے بہت مفید ہے بو علی سینا نے کہا ہے کہ میرے مجربات میں سے ہے کہ خشک گندہ بیروزہ، ماشہ پانی کے ساتھ کھالیں بواسیر دور ہو جائے گی اور اگر تین دن تک پے درپے کھائیں تو پھر عود نہ کرے روغن گل میں حل کر کے کان میں ٹپکانا درد سر بلغمی اور کان کے درد کے واسطے نافع ہے لیپ اسکا کزاز اور تھکاوٹ اور درد پہلو و درد کمر کو مفید ہے کنٹھ مالا اور پھوڑوں کو تحلیل کرتا ہے چھائیں کو مٹاتا ہے مرہموں میں ملانے سے بدگوشت کو صاف کر دیتا ہے عمدہ اور صحیح گوشت جماتا ہے گندہ بیروزہ کو گلاب میں ملا کر آگ پر رکھیں یہانتک کہ گاڑھا پڑ جائے اور کپڑے پر لگا کر ایک گردے سے دوسرے گردے تک چپکا دیں اور اوپر سے پرانی روئی گرم کر کے باندھ دیں اور یہانتک رہنے دیں کہ

Hakeem Shoukat Ali

خود بخود جدا ہو جائے درد کے دور کرنے مین مجرب ہے کرم خوردہ دانت پر رکھنے سے درد کو تسکین ہوتی ہے عضلے کے کٹ جانے کو نافع ہے زہرون کا تریاق ہے انکا مقابلہ کرتا ہے مگر سکنجبین سے اس امر مین کم ہے۔ مفردات ہندی مین ہے کہ کندر کے سے خواص رکھتا ہے مگر کندر کی بہ نسبت قوت تجفیف اسمین زیادہ ہے شیخ کہتا ہے کہ صحیح گوشت مین فساد پیدا کر دیتا ہے۔ اسکے پینے کا ارادہ ہو تو اول روغن بادام تلخ یا سداب کے پانی مین حل کرین گندہ بیروزے کو تین بار صاف کرنے کے بعد ہم وزن بھنے ہوئے اور چھلے ہوئے چنون کے ساتھ پیس لین اور چھوٹے جنگلی بیر کے برابر اور چنے سے بڑی بڑی گولیان باندھلین سوزاک کے مریض کو اسمین سے ایک گولی اس طرح کھلائین کہ دو یا ڈھائی تولہ گوکھرو پانی مین بھگو کر اور ملکر اُسکے خیساندے کے ساتھ کھلادین سات دن مین صحت ہو جائے گی اسکا ست سوزاک اور پیشاب کے راستون کے زخم کو نافع ہے ابن زہر کہتا ہے کہ اگر مکان مین گندہ بیروزہ کی دھونی کی جائے تو حشرات بھاگ جائین ڈاکٹر لوگ گلٹیون اور رسولیون اور پھولے ہوئے جوڑون پر اسکا پلاسٹر لگاتے ہین بشرطیکہ سوزش کی علامت نہو۔

وید کہتے ہین کہ چیڑ کے درخت مین سے گندہ بیروزہ نکالا جاتا ہے سوا چھ سیر لکڑی کے ٹکڑون مین سے سیر بھر بیروزہ نکلتا ہے پیشاب کے متعلق کے تمام امراض اور پُرانی کھانسی اور نزف الدم اور بخار وغیرہ مین گندہ بیروزہ کام مین آتا ہے تلی اور جاڑے کے بخار مین ۴ سے ۸ ماشہ تک گندہ بیروزہ دیتے ہین گندہ بیروزہ کسی گانٹھ یا دوسری گلٹی کی سوجن پر لگانے سے اسکو پکنے نہین دیتا اور تحلیل کر دیتا ہے اسکو کھایا جائے تو منی اور پیشاب کے اعضا کی جھلیون پر اپنا اثر کرتا ہے اسلیے سوزاک کا یہ عمدہ علاج ہے ۳ ماشہ سے ۱۱ ماشہ تک گندہ بیروزہ کو کسی لعابی چیز مین ملا کر لعوق بنا کر دن مین چار بار دینا چاہیے چونکہ یہ گاڑھا ہوتا ہے اسلیے اسکو آہستہ آہستہ کسی چپیدار چیز مین ملانا چاہیے گندہ بیروزہ پھوڑے کے لیے خاص کار آمد ہے پکے ہوئے اور پیپ دار پھوڑے اور گانٹھ کے اوپر اسکا لیپ بہت مفید ہے گندہ بیروزہ کی دھونی کئی بار دینے سے خون حیض جاری ہو جاتا ہے **مضر** دماغ کو اور گرم مزاج والے کو اور گرمی کے موسم اور گرم شہر مین (۲) تلی کو نقصان پہونچاتا ہے جیسا کہ مفردات ہندی مین ہے **مصلح** روغن بنفشہ و کافور (۲) اشق **بدل**۔ نصف وزن سکنجبین اور چوتھائی وزن اشق اور جاؤشیر۔

مقدار خوراک۔ سوا دو ماشہ سے ۳ ماشہ تک اور زہرون کے لیے ۴ ماشہ اور بو علی سینا کے قول سے ۷ ماشہ تک کھانا جائز معلوم ہوتا ہے۔

گندہ بیروزے کا تیل

روغن بارزد (ف) دہن القنہ (ع)

صفات وفوائد۔ گندہ بیروزہ اور اُسکے ہم وزن آم کی لکڑی کی راکھ ملا کر قرع انبیق مین کھینچتے ہین وید کہتے ہین کہ سات چھٹانک گندہ بیروزہ مین سے چھٹانک بھر تیل نکلتا ہے گرم وخشک ہے فرزجہ اس کا ورم رحم اور اختناق رحم کو مفید ہے اگر حیض رُک گیا ہو تو جاری ہو جاتا ہے اسکی مالش سے سردی کے دردون کو صحت ہوتی ہے ریاح کو تحلیل کرتا ہے اسکی مالش پٹھون کو قوت پہونچاتی ہے شرح رباعیات یوسفی مین روغن گندہ بیروزہ اور تارپین کو ایک سمجھا ہے اور حصہ اول جام جہان نما مین لکھا ہے کہ چیڑ کا گوند بیروزہ اور تیل

Hakeem Shoukat Ali

تاربین کہلاتا ہے وید کہتے ہین کہ روغن گندہ بہروزہ پُرانا سوزاک دفع کرتا ہے پھوڑے پھنسی سرخ بادہ اور گٹھیا اور کھجلی اور کوڑھ اور ریح کو نافع ہے۔

گندھک (ھ)

بفتح کاف فارسی وسکون نون نہ خفاے نون وفتح دال مہملہ مخلوط وسکون کاف تازی۔ گوگرد (ف) کبریت (ع)

فائدہ ۔ ویدک کی کتابون مین گندھک کو تذکیر کے ساتھ لکھا ہے۔ زبانوں پر تانیث کے ساتھ بھی جاری ہے

صفات وشناخت ۔ مشہور معدنی چیز ہے اسکی پیدائش اس طرح ہے کہ مٹی کے خشک بخارات اور لطیف بخارات باہم ملکر دھوپ کی گرمی سے پک کر انمین چکنائی گرمی لطافت اور ہلکاپن حاصل ہوجاتا ہے اوران تمام باتون کے بعد گندھک کی صورت بن جاتی ہے اور یہی وجہ ہے کہ آگ سے جلد بھڑک اٹھتا ہے اور یہ دو قسم کا ہوتی ایک آنولہ سار اور دوسرا سنیان مگر ہندوستان مین اکثر دو قسم کا ملتا ہے ایک آملہ سار جو کچھ ہرا سا لیے ہوئے پیلے رنگ کا چمکدار ہوتا ہے دوسرا مٹھیا جسکی ڈھلی ہوئی گول ٹکیان ہوتی ہین اصلی گندھک مین بو اور مزہ نہین ہوتا ہے یہ شراب اور پانی مین حل نہین ہوتا ہے گھی اور تیل مین پگھل جاتا ہے اور صاف گندھک کو جلانے سے پیچھے کچھ نہین رہتا ہے گندھک کے رنگ پانچ طرح کے ہوتے ہین (۱) سرخ (۲) زرد (۳) سبزی وسفیدی مائل (۴) کچھ نیلے پن کے ساتھ (۵) سیاہ۔ عمدہ وہ ہے جو نہایت سرخ صاف اور بھاری ہو بعض کہتے ہین کہ زرد بدبودار اور صاف عمدہ ہے وید اسکی پانچ قسمین اسطرح بتاتے ہین (۱) سفید (۲) آملے کے رنگ کی طرح یہ آنولہ سار کہلاتا ہے (۳) سبز طوطے کے پر کی طرح یہ عمدہ ہے (۴) نہایت سرخ یہ اگر رانگ پر ڈالین تو چاندی کرے اور تانبے پر ملین تو سونا بنادے (۵) سیاہ۔ اور گندھک تصعید کرنے سے خالص ہوجاتا ہے۔ گیلانی کہتا ہے کہ مین نے سرخ عمدہ معدنی گندھک دیکھا ہے حکیم علوی خان بھی کہتے ہین کہ مینے عمان کے ایک جزیرے کے کھان مین سے اس قسم کو نکلتے دیکھا ہے مگر ارسطو نے جس سرخ قسم کی گندھک کا ذکر کیا ہے وہ کبھی دیکھنے مین نہین آیا۔ مولف کہتا ہے کہ اس قسم کے نسبت بہت سے بے سروپا قصے مشہور ہین۔ ڈاکٹر کہتے ہین کہ تین شکلون مین گندھک ملتا ہے۔ **اول** تو سفوف کی شکل مین اڑایا ہوا اسکو لاطینی مین سلفر سبلاٹیم اور انگریزی مین سبلائمڈ سلفر کہتے ہین اور خالص کرنے کے لیے تصعید کرتے ہین یہ سفوف خفیف دردراہٹ لیے ہوئے خوبصورت زرد سبزی مائل رنگ بلا ذائقہ اور جب تک حرارت نہ دین تو بلا بو ہے نیلے رنگ کے شعلے سے جلتا ہے اور سلفیورس ایسڈ پیدا ہوتا ہے حرارت کے باعث سے بخارات مین بالکل تبدیل ہوجاتا ہے۔ **دوم** بتیون کی شکل مین جسکو رول سلفر کہتے ہین جو دو یا تین انچ طول اور ایک انچ قطر مین ہوتا ہے۔ **سوم** ڈلیون کی قلمدار صورت مین جسکو آنولہ سار گندھک کہتے ہین پانی اور شراب مین حل نہین ہوتا گرم تاربین اور تیل اور کاربن ڈائی سلفائڈ مین حل ہوجاتا ہے کبھی تصعید کیے ہوئے گندھک کو بجھے ہوئے چونے اور نمک کے تیزاب اور پانی کے ذریعے سے تہ نشین کرتے ہین ایسے گندھک کو انگریزی مین پرے سی پی ٹے ٹڈ سلفر اور ملک سلفیورس یا ملک آف سلفر کہتے ہین اور غسل تصعید کیے ہوئے گندھک کے اسکو جلدی امراض مین لگانے کے لیے زیادہ کام مین لاتے ہین گندھک کا تیل بھی نکالتے ہین۔ اس طرح کہ گندھک کو انڈے کی زردی مین حل کرکے بذریعہ آتشی شیشی کے تیل

Hakeem Shoukat Ali

نکال لین یعنی گولیان بناکر آتشی شیشی مین ڈالکر کولون پر آنچ رکھکر تیل نکال لین۔
ایضاً آنولہ سار گندھک تولہ بھر بیضہ مرغ تین عدد انڈون کو خالی کرکے سفیدی پھینکدین اور زردی علیحدہ کرلین اور گندھک کو زردی مین پیسکر ایک ذات کرین بعدہ ایک خالی انڈا لے کر اسکے نیچے کی طرف سوراخ کرین اور گندھک زردی مین ملا ہوا اسین ڈالین اور انڈے کے منھ پر خالی انڈے کا چھلکا لگاکر ملتانی مٹی سے کپڑ دلی کرین مگر اس طور پر کہ سوراخ بند نہ ہو ایک اور خالی انڈا لے کر گرم مٹی کرکے نیچے اسکے لٹکا دین اور دونون کو لوہے کے ایک موٹے تار سے معلق کردین اور سرپوش مین سوراخ کرین تار کو سرپوش سے معلق کرین اور ایک دیگچی لے کر سرپوش اسپر رکھکر منھ خام کرین اس طرح کہ ہوا نہ پہونچے اسکے نیچے ایک پہر کامل ہلکی آنچ دین نیچے کے انڈے مین تیل نکل آئیگا گندھک کی قوت تیس سال تک باقی رہتی ہے۔

طبیعت۔ گرم وخشک تیسرے درجے مین شیخ کے نزدیک چوتھے درجے تک گرم وخشک ہے۔

خواص وفوائد۔ ڈاکٹر کہتے ہین کہ گندھک ملائم مسہل ہے بواسیر کے مریضون اور حاملہ عورتون اور بچون کے لیے عمدہ ملین دوا ہے اور کم مقدار مین کئی بار دینے سے جلد کی شرائین کے لیے محرک ہے اسی لیے جلد کی بیماریون مین دیا جاتا ہے خارشت کی پھنسی کے اندر جو کیڑا ہوتا ہے اور جس کے باعث سے یہ بیماری ہوتی ہے اسکے لیے سم قاتل ہے۔

یونانی اطبا لکھتے ہین کہ گندھک روح اور خلطون کو لطیف کرتا ہے ورم کو تحلیل کرتا ہے رطوبت کو جذب کرتا ہے خشکی وگرمی پیدا کرتا ہے جلا کرنے والا ہے کھجلی اور اکثر امراض جلدی کو کھانے اور لگانے سے مفید ہے جذام اور امراض طحال اور امراض بلغمی اور درد معدہ کو نافع ہے مقوی باہ ہے یرقان کو دور کرتا ہے خون حیض جاری کرتا ہے اسکی دھونی زکام ونزلہ کو مفید ہے درد سر اس سے دور ہوتا ہے اسکو پیسکر بطور ناس کے سونگھنے سے مرگی اور سکتہ اور آدھا سیسی کو صحت ہوتی ہے پیٹ سے بچہ گرا دیتا ہے ضماداً نقرس وداء تشنگ وخارشت کو زائل کرتا ہے گندھک کو نصف وزن گوند یا دہی کے ساتھ لگانے سے سر کا گنج اور پھوڑے پھنسیان اور ترکھجلی دفع ہوتی ہے عاقر قرحا اور شہد اور سرکے کے ساتھ لگانے سے جذام اور جوشش سوداوی کے لیے عجیب الاثر ہے۔ سرکے کے ساتھ جھائین اور حبیب کو نافع ہے اسکا روغن ہر قسم کے درد کو مفید ہے خارشت اور آکلہ اور سر کے گنج کو نافع ہے بھوک پیدا کرتا ہے ریاح کو تحلیل کرتا ہے کمر اور معدے کو قوت پہونچاتا ہے تمام بلغمی امراض کو مفید ہے لقوہ اور فالج اور تشنج اور درد معدہ کو فائدہ پہونچاتا ہے اسین روئی ترکرکے اپنے دانت پر رکھین جسمین درد ہو تو تسکین ہوتی ہے مگر احتیاط رکھین کہ اور دانت پر اسکا اثر نہ پہونچنے پاے اور یہ روغن دانت کو آہستہ آہستہ بوسیدہ کرتا ہے گر عرصہ دراز کے بعد لیکن تسکین درد کے لیے سیف قاطع ہے اور گلے اور مسوڑھون کا ورم بھی تحلیل ہوجاتا ہے اگر روئی اسین ترکرکے بچھوکے زخم پر رکھین تو زہر کو کھینچ لیتا ہے اگر اسمین سے ایک ایک قطرہ روز پانی مین ملاکر پئین تو طحال کا ورم جاتا رہے اور بھوک بڑھجاے (یہانتک گندھک کے روغن کا بیان ہے) لونگ یا دارچینی یا جائفل گندھک کے عرق مین ترکرین اور خشک کرکے پیسکر کھانے سے قوت باہ اور ہاضمہ قوی ہوتا ہے۔ حکیم عوض علی نے لکھا ہے کہ مین نے ایک امیر کو دیکھا کہ کچھ دنون کے بعد اسکے معدے

Hakeem Shoukat Ali

مین درد پیدا ہوکر پشت اور شانے تک پہونچ جاتا تھا اور نمک ملنے سے آرام ہوتا تھا اور اُسی وقت یرقان کی علامتین ظاہر ہوجاتین بدن کا رنگ اور آنکھین اور چہرہ زرد ہوجاتے اور کبھی خفیف ساتپ و لرزہ بھی پیدا ہوجاتا بہت سی تدبیرون کے ساتھ علاج کیا مگر نفع نہ ہوا آخرکار گندھک کا سفوف کھلانا شروع کیا اور ایلوا زعفران گلاب کے پھول اگر اور افسنتین کو گلاب کے عرق مین پیسکر معدے پر ضماد کرایا چند روز مین صحت ہوگئی جالینوس سے منقول ہے کہ ایک آدمی کو یرقان سیاہ کا مرض ہوگیا اور پانچ سال تک رہا کسی نے اُسکو گندھک بادام تلخ کے ساتھ کھانے کے لیے کہا بیمار نے ایسا ہی کیا صحت ہوگئی اگر مقعد نکل آئے تو گندھک کی دھونی دین کہ اُسی وقت صحت ہوتی ہے ۔ گندھک باریک پیسکر گائے کے اس قدر گھی مین کہ وہ سب ڈھک جائے پگھلالین اور ایک برتن مین گائے کا دودھ بھر کے اوپر سے کپڑا باندھکر اُس کپڑے پر اُس پگھلے ہوئے گندھک کو ڈالین چھن چھن کر دودھ مین ملکر جم جائے گا اور زعفرانی رنگ کا صاف وشفاف ہوجائے گا اسمین سے ۲ رتی کی مقدار مین پیسکر گائے کے سوا دو تولہ دودھ کے ساتھ روزانہ بیس روز تک نہار پھانکنے سے چھیپ اور کھجلی اور پھوڑے زائل ہوجاتے ہین اور دو مہینے تک استعمال کرنے سے طبیعت مین تعدیل اور صحت کی حفاظت حاصل ہوتی ہے اور برس روز تک استعمال کرنے سے بڑھاپے کے آثار جاتے رہتے ہین یہی گندھک چھ رتی اور ڈیڑھ رتی دونون کو باریک پیسکر بیگن کے بیجون کے تیل مین چکنا کرکے پھانکنا اور اوپر سے چار گھڑی کے بعد چکنی اور لطیف غذا کھانا اور چھ مہینے تک اسی طرح استعمال کرتے رہنا کوڑھ اور فالج اور تشنج اور سل اور پرانی کھانسی اور بواسیر کے لیے نہایت مجرب ہے اور سفید بال سیاہ ہوجاتے ہین یہانتک کہ پھر کبھی سفیدی نہین آتی اور حواس مین قوت آجاتی ہے مگر استعمال سے پہلے تنقیہ کر لینا ضرور ہے اور استعمال کے دنون مین ترشی اور زیادہ گرم چیز اور دودھ اور شیرینی اور جماع اور زیادہ مشقت سے پرہیز کرین ۵ ماشہ گندھک آنولہ سار پیسکر چھنکا کر گھی خوب استعمال کرنے اور تین دن تک اسی طرح کھانے سے نارو بالکل گل جاتا ہے دن نکلتے ہی اسکو پھانک کر شام تک کوئی چیز نہ کھائے اور نہ کچھ پیوے ۔

وید کہتے ہین کہ گندھک ہضم کے وقت تلخ مزہ پیدا کرتا ہے قبض دفع کرتا ہے جذام کو نفع پہونچاتا ہے تاپ تلی کو نافع ہے فساد باد و بلغم وصفرا کو دور کرتا ہے اسکا عرق دانتون کو نقصان پہونچاتا ہے ۔ بغیر صاف کیا ہوا گندھک استعمال کرنے سے کوڑھ دوران سر گرمی اور صفرا کے امراض پیدا ہوتے ہین طاقت منی خوشی اور آرام برباد ہوجاتے ہین اسلیے غیر صاف شدہ گندھک کو کام مین نہ لانا چاہیے ۔

صاف گندھک بہت گرم حرارت ہاضمہ اور منی کو بڑھانے والا ہے کھانسی دمہ سل بڑھاپا یرقان کوڑھ آنکھ کے امراض داد کھجلی زہر اور پیٹ کے کیڑون کا مرض مٹاتا ہے دو ماشہ تک صاف گندھک کو بنا نمک کے آٹے کی بڑی گولی مین رکھکر پکا کر کھلانے سے تر وخشک کھجلی مٹتی ہے گندھک کے چار رتی پھول کھلانے سے قبض دفع ہوتا ہے گندھک کو سرسون کے تیل مین پیسکر ملنے سے پھوڑے پھنسی دفع ہوتے ہین اسکی تھوڑی سی مقدار دینے سے پسینا آتا ہے گندھک کو پیسکر گھی مین ملا کے لگانے سے زخم صاف ہوکے بھر جاتا ہے گندھک کو بسکھپرے کے رس مین کھرل کرکے ایک چاول کی مقدار مین ہمیشہ پندرہ دن تک کھانے سے

Hakeem Shoukat Ali

بھوک اور طاقت بڑھتی ہے گندھک پیسکر لگانے سے بچھو کا زہر اُترتا ہے گندھک اور لہسن کے جلانے سے بھڑ اُڑ جاتی ہے گندھک کو کاغذی لیموں کے رس مین ملاکے پلانے سے ہیضہ دفع ہوتا ہے چار ماشہ گندھک کو ۹ ماشہ گڑ کے ساتھ کھلاکر اوپر دودھ پلانے سے بیس طرح کے پرمیہ اور ٹپکا سٹ جاتے ہین گندھک اور جوکھار کو پانی یا کڑوے تیل مین پیس کے لیپ کرنے سے برص کے داغ مٹتے ہین گندھک کے کھانے سے اور اسکو کڑوے تیل مین پیس کے لیپ کرنے سے تر و خشک کھجلی مٹتی ہے چار ماشہ گندھک کو کڑوے تیل مین ملاکے پلانے اور لیپ کرنے سے دودھ پینے والے کی تر و خشک کھجلی بالکل مٹ جاتی ہو اسکو گائے کے موت مین پیسکر لیپ کرنے سے کوڑھ مٹتا ہو گندھک کو سرکے مین پیس کے اسمین روئی کی بتی آلودہ کرکے کیڑے کھائے ہوئے دانت مین رکھنے سے درد دفع ہوتا ہے ایک حصہ گندھک اور دو حصہ مصری کو شہد مین ملاکر دو ماشہ کی مقدار مین پان مین رکھ کر کھانے سے دمے کو نفع ہوتا ہے اسکو پیسکر بھڑ کے ڈنک پر لگانے سے زہر اتر جاتا ہے گندھک کو آک کے دودھ مین دو دن تک کھرل کرکے ٹکیان بناکر سایے مین سکھا کر کسی برتن مین پانی بھر کر اسمین وہ ٹکیان ڈالکر چار پہر تک دھیمی آنچ سے اوٹا دین جب تیل پانی پر تیر آئے تب اسکو انگلی سے اتار کے رکھ چھوڑین اس تیل کے لگانے سے داد اور تر کھجلی وغیرہ جلد بدن کے امراض مٹتے ہین **مضر** معدہ اور دماغ (۲) **مصلح** کتیرا اور دودھ (۲) ترلوز **بدل** ہڑتال اور خارشت کے لیے تارکول۔

مقدار خوراک - ۱۲ رتی سے ۴ ماشہ تک۔

گندھک کا تیزاب

سلفیورک ایسڈ (ش) ایسیڈم سلفیوریکم (ل)

صفات و شناخت - اسمین ہیڈروجن دو حصہ گندھک اور آکسیجن ایک حصہ ہے - بیرنگ سیال ہے بظاہر تیل کے مانند نہایت ترش ذائقہ اور اکال - پانی کے ہمراہ ملانے سے بڑی حرارت پیدا ہوتی ہے اس سے جن دواؤن کے جوہر تیار کیے جاتے ہین وہ سلفیٹ کہلاتے ہین اور اسی دوا کی طرف وہ سلفیٹ منسوب ہوتا ہو مثلاً سلفیٹ آف کونین سلفیٹ آف زنک وغیرہ ایک ترکیب سے پانی ملا ہوا گندھک کا تیزاب ڈائی لیوٹڈ سلفیورک ایسڈ کہلاتا ہے اور ارومیٹک سلفیورک ایسڈ بھی تیار کرتے ہین۔

خواص و فوائد - گندھک کا تیزاب جلانے والا ہے اور زہریلے جانورون کے کاٹنے سے زخم پر لگاتے ہین مسون کے دور کرنے کے لیے سرطان پر دو حصہ گندھک کا تیزاب اور ایک حصہ زعفران یا کوئلہ ملاکر لگانے سے جلانے کا فائدہ ہوتا ہے - ڈائی لیوٹڈ سلفیورک ایسڈ قابض و مقوی ہے کھار کی کیفیت کو دفع کرتا ہے ضعف معدہ مین تلخ مقویات کے خیساندون کے ہمراہ پلاتے ہین سل وغیرہ مین پسینا روکنے کے لیے عمدہ دوا ہے استحاضہ اور اسہال اور خون تھوکنے اور خون کی قے ہونے یا آنتون سے خون آنے مین مفید ہو پیشاب مین جب فاسفیٹ نمکون کی زیادتی ہو تو اسکو پلاتے ہین قولنج اسربی مین اس سے فائدہ ہوتا ہو - یاد رکھو کہ گندھک کا تیزاب بڑا سخت ہے اسکو خالص نہین برتتے اس لیے اسکے پانی ملے ہوئے سیال کو جو ایک حصے مین بارہ حصہ پانی ملانے سے تیار ہوتا ہے بطور سردی کے پتون مین اور بطور ترشی کے بدہضمی مین پلایا کرتے ہین غرض کہ اسکے بڑے بڑے

Hakeem Shoukat Ali

فائدے - مرض تلی کی بیماری کو جڑ سے کھو دیتا ہے **مضر** اس تیزاب کے استعمال سے دانتوں کو ضرر ہو پہنچتا ہے **مصلح** قبل پینے سے اسکے ذرا سا مکھن دانتوں کی جڑ دن سے مل لیا کریں یا بعد پینے کے ایلکلی یعنی کھارے سولیوشن مثلاً لائم واٹر یعنی چونا ملے ہوئے پانی سے کلی کریں۔

مقدار خوراک - پانی کے ملے ہوئے تیزاب کی ۵ بوند سے ۳۰ بوند تک اور ایرومیٹک سلفیورک ایسڈ کی تعداد خوراک بھی اسی قدر ہے۔

گندھیل (ھ)

بفتح کاف فارسی وخفائے نون وکسر دال مہملہ مخلوط بہا وسکون یائے تحتانی ولام موقوف

صفات وشناخت - کہتے ہیں کہ یہ ہندوستانی اذخر ہے اور حق یہ ہے کہ گندھیل کا پیڑ سرکنڈے کی طرح اور اس سے چھوٹا گز بھر تک لمبا اور گز سے بڑا بھی ہوتا ہے اسکی جڑ اور پھولوں میں سے البتہ اذخر کی سی خوشبو نکلتی ہے تحفہ سعیدی کے مولف نے یہ فرق بتایا ہے کیونکہ اسنے دوآبے کے ملک میں کہ عبارت گنگا اور جمنا کے درمیانی ملک سے ہے مشاہدے کی تصریح کردی ہے اور محیط میں بھی اس تصریح وتحقیق کو بغیر حوالے کے نقل کرلیا ہے تالیف شریف میں بھی اس طرح فرق نہیں ہوسکا چنانچہ گندھیل میں لکھا ہے بعربی اذخر گویند واکثر اذخر را مرچیا گند گویند ونزد راقم نہیں صحیح ست زیراکہ چیرہ اذخر و مرچیا گندہ قریب ست وگندھیل کہ مشہور ست گیاہ ست بقدر عہ وزیادہ ازاں وگلشن خوشبو گر آنکہ گفتہ شود مرچیا گندہ وگندھیل ہر دو یک اند لیکن گندھیل را اذخر گویند واللہ اعلم بالصواب - گندھیل کا مزہ کسیا ہے ہضم کے وقت کڑوی ہے اور گرم ہے۔

منافع - گلے کا مرض شافی ہے دل کی بیماری کو نافع ہے صفرا اور خون اور بلغم کا فساد شافی ہے سانس کی تنگی کو دور کرتی ہے تپ کو مفید ہے۔

گنڈلیاں (ھ)

بفتح کاف فارسی وسکون نون وفتح دال ہندی وکسر لام وفتح یائے تحتانی مشددہ وسکون الف اور الف کی جگہ میم سے بھی آیا ہے یعنی گنڈلیم

صفات ومنافع - ایک دوا ہے تلخ مزہ اسکی جڑ سے دودھ نکلتا ہے مزہ اسکا تیز وشیریں ہے تپ اور کلانی شکم کو مفید ہے اسکے پتوں کا شیرہ کان کے درد کو نافع ہے بواسیر کو دفع کرتا ہے۔

گنڈیرہ (ھ)

بفتح کاف فارسی وخفائے نون وکسر دال ثقیل ویائے معروف ودال ہندی موقوف

صفات وشناخت - لمبے اور کیڑے کے پتوں کی طرح اسکے پتے ہوتے ہیں بہتے پانی کے کنارے پر اور ندی کے اندر اسکے پیڑ ہوتے ہیں قد اس پیڑ کا ڈیڑھ دو گز تک کا ہوتا ہے اور درخت سیدھا ہوتا ہے اور تنے سے اوپر تک پتے ہوتے ہیں میں نے اسکا بیان اجل میں بھی کیا ہے چونکہ میرے وطن والے گنڈیرے کے نام سے جانتے ہیں اور انھوں نے مجھ سے اسکے منافع بیان کیے ہیں اسلیے انکے سمجھنے کو یہاں بھی لکھا۔

فوائد - جو ورم اور پھوڑا جوڑ پر نکلتا ہے اور اینٹ کی طرح سخت ہوتا ہے اور آسکو گم بیرا بفتح کاف فارسی و

Hakeem Shoukat Ali

سکون میم وکسر باے موحدہ ویاے معروف وراے مہملہ موقوف) کہتے ہین اُسپر اسکا ضماد نہایت نافع ہے اسکو پانچ چار کالی مرچون کے ساتھ پیسکر لگائین مگر اُس حالت مین کہ ابھی پیپ نہ پڑی ہو۔ اس لیپ سے بالکل بیٹھ جاتا ہو۔

کنگیرن

(مارواڑی وپنجابی)

بفتح کاف فارسی وخفاے نون وکسر کاف فارسی دوم ویاے تحتانی مجہول و فتح راے مہملہ وسکون نون اسکو ہندی مین گل شکری بفتح کاف فارسی وسکون لام وفتح شین نقطہ دار و فتح کاف تازی وکسر راے مہملہ ویاے معروف کہتے ہین گجراتی مین گنگیٹی بفتح کاف فارسی اول وخفاے نون وکسر کاف فارسی دوم ویاے مجہول وکسر تاے ثقیل و یاے آخر معروف بولتے ہین مرہٹی اور سنسکرت مین ناگ بلا نام ہے کرناٹکی مین جبلاک بکسر جیم تازی وکسر باے موحدہ و کسر لام پکارتے ہین اور تلنگی مین جلاکے بکسر ہر دو جیم تازی وکسر لام وکاف تازی ویاے مجہول نام رکھتے ہین محیط مین غلطی سے جبلکی لکھدیا ہے اسکو گنگیرو واو معروف سے بھی کہتے ہین اور ایک نام سنسکرت کا گاگیری یاے اول مجہول اور راے مہملہ مضموم اور کاف تازی مکسور اور یاے آخر معروف سے بھی ہے مگر زیادہ مشہور نام کنگیرن ہے

صفات وشناخت۔ محیط اعظم مین گنگیرک کو علیحدہ لکھا ہے اور گنگیرن کو جداگانہ بیان کیا ہے وید دونون نگھنٹون کی بہت سی چھان بین کے بعد مجھ سے بیان کیا کہ دونون لفظ ایک ہی درخت کے نام ہین محیط مین گنگیرک مین نونون کو خفی لکھا ہے اور گنگیرن مین پہلے نون کو ساکن (یعنی ساکن بسکون جلی) بتایا ہے یہ غلطی ہے دونون لفظون مین خفی ہے محیط مین اس لفظ مین اتنا خبط کیا ہے کہ ایک جگہ گگیرک پہلے کاف فارسی کے بعد بغیر نون کے لکھا ہے اور دوسری جگہ گنگیرک نام سے یعنی پہلے کاف فارسی کے بعد نون سے لکھا ہے تیسری جگہ گنگیرن کے نام سے درج کیا ہے چوتھی جگہ ناگ بلا کے نام سے تحریر کیا ہے اور ہر جگہ ایک سے افعال وخواص کچھ کچھ فرق کے ساتھ بتائے ہین مگر یہ نہین بتایا کہ یہ سارے نام ایک چیز کے ہین صرف ایک جگہ کچھ تھوڑا سا چہرہ بھی لکھدیا ہے بہرصورت اسکے پیڑ اکثر ہندوستان کے گرم حصون مین ممالک مغربی وشمالی سے ملک سیلون تک ہوتے ہین یہ پیڑ ایک گز تک اونچا ہوتا ہے شاخین پتلی اور لمبی ہوتی ہین پتے نل کے پتون کی طرح ہوتے ہین پھول سفید ہوتا ہے پھل چھوٹا ہوتا ہے اور پھل کا خوشہ یعنی گچھا ہوتا ہے مزے مین ترشی اور شیرینی اور کسیلاہٹ اور چرپراپن ہے بعض کہتے ہین کہ کچا پھل ترش ہے اور پکا شیرین ہے۔

طبیعت۔ محیط مین گگیرن مین بیان کیا ہے گرم پہلے درجے مین اور خشک دوسرے درجے مین اور گنگیرن مین سرد وتر کہا ہے بعض وید سرد کہتے ہین بعض گرم۔

خواص وفوائد۔ محیط مین جو سب جگہ لکھا ہے اسکا ماحصل یہ ہے کہ دست لاتا ہے فساد باد اور صفرا اور خون کو دفع کرتا ہے اور بالخاصہ رکت پت کو دفع کرتا ہے مقوی اور مسہل ہے اور رسائن مین شمار کیا جاتا ہے کھجلی اور برص کو دور کرتا ہے زخمون کو مٹاتا ہے پھل اسکا کہ شیرین اور سرد وگران ہے اور بالخاصیت شکم کو قبض کرتا ہے رکت پت کو دفع کرتا ہے اسکی ایک قسم ترش ہے اسکا مزہ شیرین ہے سبک اور قابض شکم اور دافع فساد باد وصفرا ہے اور کچی دونون قسمین ترش مزہ اور گرم اور صفرا بڑھانے والی ہین ان بھوت چلتا سا گر مین

Hakeem Shoukat Ali

لکھا ہے کہ دیر ہضم ہے اسکے پتے دوا اونکی جریراہٹ کو مٹاتے ہیں اور بخار کو تسکین دیتے ہیں اسکے پتوں کو کالی مرچ کے ساتھ پیس کے پلانے سے نیا اور پرانا سوزاک دفع ہوتا ہے اگر پیشاب میں جلن ہو تو اسکی جڑ کو گرم پانی میں بھگو کر ملکر پلا دیں اسکی جڑ کا جوشاندہ پلانے سے پسینا آتا ہے اسکی جڑ کی چھال کے سفوف میں ہموزن مصری ملا کے ایک تولہ بھر پھانک کر اوپر سے دودھ پینے سے بدن کی کمزوری دفع ہوتی ہے اسکے پتوں کو پانی میں بھگو کر پانی چھانکے پلانے سے جریان منی کو فائدہ ہوتا ہے اسکی جڑ کا جوشاندہ پلانے سے بخار چھوٹتا ہے اسکی جڑ کو پانی میں پیسکر پستان پر لیپ کرنے سے سخت ہوجاتی ہیں اسکی جڑ کو دودھ میں جوش کرکے پینے سے دمہ اور کھانسی دفع ہوتے ہیں جڑ کے سفوف کی دودھ کے ساتھ پھنکی دینے سے بھی دمہ اور کھانسی کو فائدہ پہونچتا ہے۔

گوار کی پھلی (ھ)

بفتح کاف فارسی و فتح واو و سکون الف و رائے مہملہ موقوف اور گوانر نون غنہ سے بھی کہتے ہیں سنسکرت کا نام گوارانی بواو مجہول ہے ہندوستان میں **بھٹا کی پھلی** کہتے ہیں

صفات و شناخت۔ ایک پودے کی پھلیاں ہیں یہ برسات کے آغاز میں ہندوستان کے بہت سے حصوں میں بویا جاتا ہے اس کا پودا دو طرح کا ہوتا ہے ایک دو تین فٹ اونچا بڑھکر پھیل جاتا ہے اور دوسرا سیدھا جو پانچ چھ فٹ اونچا بڑھ جاتا ہے شاخیں پتلی ہوتی ہیں اسکے پتوں کے دو ضلع تلسی کے پتوں کے مشابہ ہوتے ہیں۔ بعض پتے بڑے بھی ہوتے ہیں مزہ مونگ کی پھلی کی طرح ہوتا ہے پھول نیم کے پھول کی مثل مگر زعفرانی رنگ کی طرف مائل ہوتا ہے ان پھلیوں میں موٹھ کی طرح دانے ہوتے ہیں دو تین انچ لمبی ہوتی ہیں چھوٹی پھلیوں کو بستانی اور بڑی اور سخت رگوں والی کو جنگلی جانتے ہیں دونوں کو پکا کر کھاتے ہیں جنگلی سخت اور خراب ہوتی ہیں تخم مائل بہ شیرینی ہوتا ہے۔ اسکی کھیتی زیادہ بونے کی وجہ یہ ہے کہ یہ چوپایوں کے کھانے کے کام میں آتی ہے۔

طبیعت۔ معتدل مائل بہ برودت۔

خواص و فوائد۔ نفاخ اور قابض ہے بدن کو فربہ کرتی ہے باد کو قوت دیتی ہے باد اور منی پیدا کرتی ہے خون میں جوش پیدا کرتی ہے صاحب تپ اور درد کو مضر ہے بلغم بڑھاتی ہے مصلح اسکا ہرا دھنیا لکھا ہے وید کہتے ہیں صفراوی دستوں کو مٹانے کے لیے اسکا جوشاندہ پلانا چاہیے تل اور گوار کی پھلی کو کوٹ کر پکا کر چوٹ یا موچ کی سوجن پر باندھنا چاہیے یہ سرد خشک میٹھی ہضم ہونے میں بھاری بلغم پیدا کرنے والی صفرا مٹانے والی حرارت کو بڑھانے والی ہے اسکے پتے صفرا مٹاتے ہیں پتوں کے رس کو آنکھوں میں لگانے سے رتوند دفع ہوتی ہے اسکے پتوں کو پکا کر کھانے سے بھی رتوندھی ہٹتی ہے یہ پھلیاں پکاکر کمزور اور بادی کے مرض والے کو نہ کھانا چاہیے اس سے پیٹ میں اپھارا اور ریاحی درد ہوجاتا ہے اسکی نرم کچی پھلیوں کو توڑ کر سکھا کر رکھ چھوڑتے ہیں اور حسب حاجت ہیں تیل یا گھی میں تلکر نمک مرچ چھڑک کر کھاتے ہیں۔

گوبھی (ھ)

بضم کاف فارسی و واو مجہول و کسر بائے موحدہ مخلوط بہا و یائے معروف سنسکرت میں گوجھوا اور گھر تھری اور گجراتی میں بھو پاتھری او مرہٹی میں پاتھری کہتے ہیں قنبیط و کرم شامی و کرم نبطی (ع)، کلم رومی و کلم گرداف

Hakeem Shoukat Ali

صفات - مشہور ترکاری ہے سردی کے موسم مین پیدا ہوتی ہے کہتے ہین کہ ہندوستان مین انگریز لائے ہین نسخہ سعیدی مین لکھا ہے کہ اسکی تین قسمین ہین مخزن الادویہ مین کہا ہے کہ ایک قسم کے پتے چقندر کی طرح اور اُس سے چوڑے اور موٹے ہوتے ہین رنگ سبز ان پتون کا کچھ خاکی اور سرئی ہوتا ہے مزے مین تھوڑی سی تلخی اور شیرینی ملی ہوتی ہے درمیان مین پتون کے ایک ڈنڈی سی نکلکر اُسپر پھول آتا ہے بنگالے مین ہر سال جاڑون مین یورپ سے بیج لاتے ہین اسکو بوتے ہین پھول اسکا عمدہ اور لطیف اور سفید اور گٹھا ہوا اور نازک اور مزہ دار ہوتا ہے جتنی ہوا مین سردی زیادہ ہوگی اتنا ہی پھول عمدہ ہوگا تربیت سے اور بھی عمدہ اور سفید ہو جاتا ہے بعض آدمی ایسا کرتے ہین کہ چھوٹے پیڑ کے پتے آپس مین لپیٹ دیتے ہین جب پھول بڑھنے لگتا ہے تو اوپر ہانڈی اس طرح ڈھک دیتے ہین کہ پھول ہانڈی کے اندر سما جاتا ہے اور اس طرح دھوپ اور اوس سے اسکی حفاظت رہتی ہے اور اسکی تلے کی ساق کو آدھی سے زیادہ مٹی سے چھپا دیتے ہین اور پانی دیتے رہتے ہین پھول خوب بڑھ جاتا ہے بہتر وہ پھول ہے جو سفید یا زرد اور نازک اور گٹھا ہوا اور تازہ ہو گوبھی کی دوسری قسم اور بھی ہے کہ جس کے سب اجزا اسی طرح ہوتے ہین صرف اتنا فرق ہے کہ سب سے اوپر کے پتے بہت بڑے اور چوڑے ہوتے ہین رنگ انکا تیرہ ہوتا ہے اور ساق اور اسکے پتون کا رنگ نیلا سرخی مائل اور پھول کے اوپر جو پتے لگے ہوتے ہین انکا رنگ سرخ تیرہ نیلے پن کے ساتھ ہوتا ہے اسمین سے وہی قسم بہتر ہے جو تازہ خوش رنگ اور نازک اور گٹھا ہوا پھول ہو نسخہ سعیدی مین لکھا ہے کہ جو گوبھی کی قسم سرطان مین پیدا ہوتی ہے اُسکے پتے مولی کے اُن پتون کی طرح ہوتے ہین جو نئے پیدا ہوے ہون -

طبیعت - مرکب القوی ہے جسمین رطوبت مائیہ غلیظہ اور حرارت مفتحہ لطیفہ اور مادہ ارضیہ باردہ کثیفہ ہے بعض کہتے ہین کہ گرم پہلے درجے مین اور خشک دوسرے درجے مین ہے بعض سرد و خشک بتاتے ہین -

خواص و فوائد - تفتیح اور تحلیل کی قوت رکھتی ہے باہ کو قوت دیتی ہے پیٹ پھلاتی ہے پیشاب زیادہ لاتی ہے خراب اور سوداوی خون پیدا کرتی ہے دماغ کو کمزور کرتی ہے تبخیر پیدا کرتی ہے ردی الغذا ہے سدے پیدا کرتی ہے اگر بخوبی ہضم ہو تو پیٹ اور پسلیون کے درمیان مین اس سے نفخ بہت پیدا ہو جاتا ہے اور درد ہونے لگتا ہے گریہ درد ریحی درد کی طرح پھرتا نہین رہتا اسمین یہ خاصیت ہے کہ اگر شراب پینے سے قبل اسکو کھایا جائے تو نشہ نہین ہوتا یا کم ہوتا ہے اور پینے کے بعد اسکو کھایا جائے تو خمار مٹ جاتا ہے اسکا جوش کیا ہوا پانی پینے سے مستی نہین آتی بوجہ تبخیر کے اس سے بینائی کمزور ہوتی ہے امراض سوداوی کھڑے ہوتے ہین اور خیالات اور افکار مین فساد آجاتا ہے پریشان اور مشوش خوابین نظر آتی ہین اسکے پھول کے تلے جو چھوٹی ڈنڈیان لگی ہوتی ہین اور اسکی ساق کا گودا یہ دونون کھانے سے پیٹ پھول جاتا ہے کبھی ہچکیان پیدا ہو جاتی ہین مگر اسلئے منی بڑھ جاتی ہے قوت باہ پیدا ہوتی ہے خاصکر ایسی حالت مین کہ گھی مین خوب بھونکر یا روغن زیتون مین بھونکر کھائین گرم کھانے سے زیادہ گوبھی سودا پیدا کرتی ہے نسخہ سعیدی وغیرہ مین لکھا ہے کہ گوبھی ریاح پیدا کرتی ہے قابض ہے اعضا کو قوت پہونچاتی ہے صفرا اور خون کے فساد کو مٹاتی ہے جریان کو کہ سوزاک کے بعد پیدا ہو جائے نافع ہے کھانسی اور پھوڑے پھنسی کو مفید ہے اگر تے مین خون آتا ہو تو اسکے پتون کو پانی مین

Hakeem Shoukat Ali

پیسکر پینے سے صحت ہوتی ہے اسکے پتون کے جوشاندے سے دھار ناگٹھیا کو نافع ہے اسکے پتے پکاکر کھانے سے تین دن مین خونی بواسیر تھمتی ہے اور خون بند ہوجاتا ہے اسکے پتے پیسکر کورے مٹی کے برتن پر ٹکیہ گرم کرکے دکھتی آنکھ پر رکھنے سے آرام ہوجاتا ہے ان بہوت چلتا ساگر مین لکھا ہے کہ گوبھی کی جڑ کا جوشاندہ پلانے سے عسر البول کو نفع ہوتا ہے گوبھی کے پتون کو کوٹ کر چاولون کے ساتھ اونٹا کے چھان کے پلانے سے معدہ کا ورم اور درد زائل ہوتا ہے اسکی جڑ کا جوشاندہ پلانے سے بخار چھوٹ جاتا ہے اس کے پتون کو اونٹا چھان کر ٹھنڈا کرکے مصری ملاکے پلانے سے سوزاک جاتا رہتا ہے اس کے پتون کو پیسکر ٹکیہ بناکر آنکھون پر باندھنے سے درد دفع ہوتا ہے اسکو پانی کے ساتھ پیسکر ۲ ماشہ نمک کھلانے پلانے سے بلغم کے ساتھ خون کا آنا اور خون کی قے بند ہوجاتی ہے گوبھی کی چٹنی بناکے کھانے سے آواز کی خرابی مٹتی ہے اس کے پتون اور ڈالیون کو پانی مین اونٹا چھان کے اس جوشاندے مین شہد کی چاشنی بناکے چٹانے سے بھی آواز کی خرابی کو نفع ہوتا ہے اسکو پکاکر روٹی سے کھانے سے بواسیر دفع ہوتی ہو اسکی جڑ گلے مین باندھنے سے بخار چھوٹتا ہے مضر قابض و نفاخ ہے مصلح پانی مین اُبالکر وہ پانی پھینک کر اور گھی بلا ایسا کرکے گوشت اور گھی کے ساتھ خوب گلاکر پکانا اور خوب بھوننا اور گرم مصالا ڈالنا۔ میری عادت ہے کہ پکتے مین تھوڑی ادرک کتر کر اور اسکی عدم موجودگی مین سونٹھ پسوا کر ڈلوا دیتا ہون بالکل نفخ اور قبض جاتا رہتا ہے اور سوندھی خوشبو آنے لگتی ہے **بدل** کرم کلہ۔

گوبھی کے بیج۔ دوسرے درجے مین گرم و خشک ہین انکو شراب کے ساتھ یا اس سے پہلے کھالینے سے نشہ اور خمار پیدا نہین ہوتا۔ عورت مرد سے صحبت کرانے کے بعد انکو حمول کرے تو منی خراب ہوجائے۔

جنگلی گوبھی

کرنب بری و کلم دشتی

صفات۔ اسکے پتے مولی کے پتون کی طرح ہوتے ہین گوبھی کے پتون سے رنگ انکا زیادہ سفید ہوتا ہے اور ابھروان خوب ہوتا ہے مزہ تلخ ہوتا ہے دوائیت اثر غالب ہے غذائیت کم ہے اتار کے دانون کے پانی کے ساتھ جوش کرلینے سے تلخی مٹ جاتی ہے بیج اسکے سفید مرچون کی طرح ہوتے ہین۔

طبیعت۔ تیسرے درجے مین گرم و خشک۔

خواص و فوائد۔ مادے کو پکاتی ہے خشکی اور تلیین پیدا کرتی ہے نہایت جالی اور محلل اور مسہل ہے اگر دو تین بار اُبالکر پانی پھینک دین تو پیٹ مین قبض پیدا کردے اسکے پتون کے لیپ سے زخم بھر جاتے ہین اس کے پتون کے رس کو لگانے سے تر و خشک کھجلی مٹ جاتی ہے اسکے بیج نہایت محرک باہ ہین اس کے بیج یا سوکھی ہوئی جڑ سات ماشہ پیسکر شراب کے ساتھ پلانے سے سانپ کا زہر اتر جاتا ہے۔

وید کہتے ہین کہ سرد و خشک ہو قبض پیدا کرتی ہے قوت دیتی ہے صفرا اور خون کا فساد دفع کرتی ہے جریان اور کھانسی اور پھوڑے پھنسی کو نافع ہے باد انگیز ہے اگر اسکو پانی مین پیسکر ایسے عضو پر لیپ کرین جہان آدمی نے کاٹا ہو فائدہ دے اگر [illegible] تو اسکے پتے پکاکر تین روز کھائین بواسیر بند کردے اسکا شیرہ دینا [illegible] بہوت چلتا ساگر مین لکھا ہے کہ جنگلی گوبھی کا ساگ کھانے سے بواسیر کا خون رک جاتا ہو اس کے پتون کو مقعد پر ملنے سے

Hakeem Shoukat Ali

بواسیر کی جلن ختم ہو اسکے پتون کو شہد مین پیسکر لگانے سے آدمی کے کاٹے ہوے کا زہر اُتر جاتا ہے۔

گوپی چندن (ھ)

بضم کاف فارسی وسکون واو مجہول وکسر باے فارسی و یاے معروف و فتح جیم فارسی وسکون نون و فتح دال مہملہ وسکون نون آخر پنجابی مین سور ٹامٹی واو مجہول سے کہتے ہین۔

صفات وفوائد ۔ ایک قسم کی مٹی ہے سرد ہے سوزش اور گرمی شاق ہے زخم زہر ہاتھ پاؤن سوجکر درسید ہوئے فساد خون صفرا و بلغم اور استحاضہ اور فرج سے سفید رطوبت نکلنے کو دفع کرتی ہے۔ اسکا پیٹ پر لیپ کرنے سے گرتا ہوا حمل رک جاتا ہے اسکو پانی مین گھولکر چھانکر کھانڈ ملا کر پینے سے خون استحاضہ اور فرج سے رطوبت آنا موقوف ہوتا ہے پھوڑے پھنسی پر اسکا لیپ کرتے ہین۔

گوڑیالا (ھ)

بضم کاف فارسی وسکون واو فتح راے ہندی و فتح باے فارسی وسکون الف و فتح لام وسکون الف

صفات وشناخت ۔ ایک روئیدگی ہے جسکی بیل ہوتی ہو شاخین اسکی بہت اور سیاہ رنگ ہوتی ہین اور ہر شاخ کے سر پر چار پانچ سبز پتے مہندی کے پتون کی طرح ہوتے ہین اگر خامی مین اُنکو توڑین تو کسی قدر دودھ نکلتا ہے گر یہ دودھ تیز نہین ہوتا جڑ اسکی تھوڑی سی خوشبودار ہوتی ہے بعض وید اس کو کالیسر کی قسم سے جانتے ہین۔

طبیعت ۔ سرد وخشک بعض گرم وخشک درجۂ اول مین بتاتے ہین۔

خواص وفوائد ۔ باد اور صفرا کی گرمی دور کرتا ہو شکم سے خون جانے کو روکتا ہے بھوک پیدا کرتا ہے بدن کو ہلکا رکھتا ہے اجابت خلاصہ لاتا ہو اسکی جڑ تپ اور استسقا اور اسہال کے لیے نافع ہے۔

گورخر (ف)

بضم کاف فارسی و واو مجہول راے مہملہ موقوف و فتحہ خاے معجمہ وسکون راے مہملہ۔ حمار الوحش وشجاج وفرا (ع)

صفات وشناخت ۔ یہ گدھا انسان کی خدمت مین کبھی نہین آیا معلوم نہین ہوتا کہ وہ اہلی گدھے کی نسل سے ہو یا علحدہ یہ جنگلی گدھا ہو گور جنگل اور صحرا کے معنے مین ہے پس گورخر کے معنی خر صحرائی ہونگے اس کا قد گھوڑے اور گدھے کے قد کے درمیان ہے اور وہ اسقدر وحشی ہے کہ کوئی آدمی اسکو بس مین نہین لا سکتا اس کے اعضا ہرن کے موافق ہلکے اور خوش ڈول ہین اور بہت زور آور بھی ہے ایک فاضل مصنف لکھتا ہو کہ وہ اپنا سر اٹھاکر اور جھٹکے پیر کاٹتا ہوا بجلی کی تیزی سا دوڑتا ہے وہ شکاریون سے بآسانی بچ نکلتا ہے کیونکہ بڑے تیز رو گھوڑے بھی اُسکا پیچھا نہین کر سکتے وہ بہت وحشی اور نہایت زور آور اور آگ کے شعلے کی مانند سرکش اور ہر وقت چوکنا رہتا ہے جنگلی گھوڑون کی مانند یہ جانور غول باندھکر رہتے ہین اور ہر غول کا ایک پیشوا یا سردار ہوتا ہے جس کے نقش قدم پر سب چلتے ہین وہ ہر ایک خطرے کا خیال ہمیشہ کرتے ہین اور اپنے سردار کی رہنمائی سے پھر کر جو بات خوف کے باعث ہو اُسکی طرف جرداری سے بڑھکر تیز نگاہ سے اسکو دریافت کرتے ہین اور جب اپنے پیشوا سے اشارہ پاتے ہین تو فوراً پرندون کی طرح اُڑ جاتے ہین بمبئے جے پور کے حیوانات کے عجائب خانے مین خوبصورت گورخر دیکھے ہین اُنکا خاکی رنگ اور گردن

Hakeem Shoukat Ali

دم تک ریڑھ پر ایک کالی لکیر ہوتی گورخر کا گوشت پارسی لوگ بہت لذیذ جانتے ہیں اور بادشاہی ضیافتوں میں تحفے کے طور پر شامل کیا کرتے تھے۔

طبیعت۔ اس کا گوشت گدھے کے گوشت سے زیادہ گرم خشک ہے بعض تیسرے درجے میں گرم خشک بتاتے ہیں۔

خواص وفوائد۔ سریع الہضم اور کثیر الغذا ہے مگر سوداویت اسمیں ہے جاڑوں میں اسکو کھانا مناسب ہے اور بعض ردی الکیموس دیر ہضم اور مولد سودا بتاتے ہیں۔ اس کے سم کی انگوٹھی یا چھلا بنا کر بائیں ہاتھ کی چھنگلیا میں پہننا مرگی کے لیے مجرب ہے مگر ہر مہینے کے بعد ان چیزوں کی تجدید کرتے رہیں اس کے بھیجے کو سکھا کر تیترے اور شہد کے ساتھ کھانا کھانسی اور دمے اور امراض گردہ ومثانہ وپشت وباہ کے لیے مفید ہے داء الثعلب یعنی بالخورہ اور دوالی یعنی پنڈلی کی رگوں کے پھولنے اور درد کرنے اور چھائیں کو مٹاتا ہے اس کا بھیجا کھانے سے سوتے میں پیشاب نکل جانے کا عارضہ جاتا رہتا ہے اسکی چربی روغن قسط کے ساتھ ملنا ریحی درد گردہ وکمر کو نافع ہے اس کا قضیب نہایت مقوی باہ ہے اس کے گوشت کا شوربا پینا درد مفاصل کو دفع کرتا ہے ریاح غلیظہ کو تحلیل کرتا ہے گورخر مادہ کا دودھ مقوی باہ ملطف اور جالی ہے پیشاب لاتا ہے اپنے افعال میں قریب گھوڑی کے دودھ کے ہے مگر اس سے گرم زائد ہے **مضر** گوشت سوداویت پیدا کرتا ہے۔ **مصلح** نمک اور سویا اور دارچینی اور سونٹھ کے ساتھ گلا کر پکانا۔

گورکھ املی (ھ)

بضم کاف فارسی وسکون واو مجہول وفتح رائے مہملہ وسکون کاف تازی مخلوط بہا وکسر الف وسکون میم وکسر لام ویائے معروف محیط میں کاف کو بغیر ہائے خفی کے اور الف کو مفتوح لکھا ہے اور یہ کتب ہندی کے خلاف ہے مالوے میں خراسانی املی کہتے ہیں

صفات وشناخت ۔ یہ درخت ہندوستان میں کہیں کہیں ہوتے ہیں بعض کہتے ہیں کہ سینبھل کا نام ہے بعض کہتے ہیں کہ شاید اسکی قسم سے ہو اور تحقیق یہ ہے کہ علیحدہ چیز ہے یہ درخت بڑا اور بڑی عمر والا ہوتا ہے اسکی اونچائی ساٹھ سے ستر فٹ تک ہوتی ہے اس کے تنے کی گولائی ۲۰ سے ۲۵ پچیس فٹ تک ہوتی ہے اور کہیں کہیں اسکے تنے کا قطر تیس فٹ تک ہوتا ہے جیسا کہ بیل اور ڈھاک اور برنا کے تین تین پتے لگتے ہیں ایسے ہی اسکے پانچ پانچ یا سات سات پتے لگے ہیں جو بھلاوین کے پتوں سے مشابہ ہوتے ہیں مگر اُنسے ذرا چھوٹے ہوتے ہیں گرمی میں اسکے پتے گرجاتے ہیں اور برسات میں نئے آجاتے ہیں اس کا چھوٹا پھل کاغذی لیموں کے برابر اور بڑا پھل ایک فٹ لمبا اور کدو سے دراز کی طرح ہوتا ہے لیکن زمین اور آب وہوا کی وجہ سے پھل کی صورت بہت بدل جاتی ہے اسکے اندر مغز سفید اور سبک اور ترش اور کسی قدر شیریں نکلتا ہے اور اسمیں بھورے بیج نکلتے ہیں جو کدوے دراز کے بیجوں کی طرح ہوتے ہیں اور پھل کا چھلکا کیت کی طرح سخت اور صاف مخمل کی شکل ہوتا ہے جیساکہ اور جیٹھ میں اس کے پھول آجاتے ہیں اسمیں ایک قسم کا سفید گوند لگتا ہے اُسمیں کسی قسم کا مزہ اور بو نہیں ہوتی اس کی جڑ میں سے لال رنگ نکالا جاتا ہے۔

طبیعت ۔ پھل کا مغز سرد وتر دوسرے درجے میں اور پتے سرد وخشک ہیں۔

Hakeem Shoukat Ali

خواص وفوائد مغز پھل کا لطیف ہے صفرا کو دستوں کی راہ سے نکالتا ہے قے اور متلی روکتا ہے پیاس بجھاتا ہے اگر قے کی کثرت سے معدے مین استرخا آجائے تو یہ فائدہ کرتا ہے اور معدے مین قبض پیدا کرتا ہے اس کے پتے تِلی منی کو جماتے ہین۔ ہندی کے نگھنٹون مین لکھا ہے کہ اسکے پھل کا مغز جیبدا ٹھنڈا کچھ کھٹا اور مزہ دار ہوتا ہے اسکو بخار کی گرمی کم کرنے کے لیے کھلاتے ہین اس کا آدھی رتی سے دس رتی تک مغز سنٹھے کے ساتھ کھلانے سے دست اور آنون بند ہوتے ہین اسکے پتے اور چھال مین بھی جنیپ ہوتا ہے اسکی ڈھائی تولہ چھال کو ۵ اچھٹانک پانی مین اڈشا کر دس چھٹانک رکھ کر چھانکر دن بھر مین سب پلا دینے سے پسینا آکر بخار اتر جاتا ہے اس کے جوشاندے پر پیپل کا سفوف چھڑکنے کے پلانے سے قوت ہاضمہ بڑھتی ہے اسکی چھال کے سفوف کی پھنکی دینے سے باری سے آنے والا بخار زائل ہوجاتا ہے جلد بدن کے امراض پر اسکے مغز کا لیپ کرنا چاہیے اسکی چھال کا جوشاندہ پلانے سے صفراوی درد سر دفع ہوتا ہے اسکی چھال کے جوشاندے مین جوکھار ڈال کے پینے سے پیشاب کی رکاوٹ موقوف ہوتی ہے اور پیشاب کثرت سے آتا ہے اسکی لکڑی زہریلی چھوت کو مٹاتی ہے اسکے پھل کے بیجون مین بخار کے دفع کرنے کی قوت ہے اسکے سوکھے پتون کو مہین پیس کر بدن پر ملنے سے زیادہ پسینا آنا بند ہوجاتا ہے اسکی چھال اور پتون کی چٹنی بناتے ہین اسکے سوکھے پتون کو میسر پھنکانے سے بھوک بڑھتی ہے گجرات مین اس کے پتون کو کھانے کے ساتھ کھاتے ہین ان سے ٹھنڈک رہتی ہے اس کے پھلون کا شربت ٹھنڈا اور گرمی مٹانے والا ہے۔

گورٹھا (ھ)

بضم کاف فارسی وسکون واو وکسر رائے مہلہ وسکون یائے تحتانی وفتح تائے ثقیل مخلوط بہا وسکون الف

صفات ومنافع ۔ ایک روئیدگی ہے جب اسکو گائے یا بیل دیکھتا ہے تو چلانے لگتا ہے اگر مرد عورت سے صحبت کرنے کے وقت اسکو منھ مین رکھلے تو بہت امساک مُنی ہے۔

گوشت (ف)

بضم کاف فارسی و واو مجہول و شین معجمہ و تائے قرشت موقوف۔ لحم (ع) ماس (ھ)

صفات وغیرہ ۔ تمام غذاؤن مین گوشت نہایت عمدہ چیز ہے اور یہ جلد خون بنتا ہے مگر گوشتون مین بھی فرق ہے جیسا جانور ہے ویسا ہی گوشت۔

بہتر گوشت ۔ اُس حیوان کا ہے جو جوان ہو بیمار نہو موٹا تازہ اور چوپایون مین سے بکری اور بھیڑ کے اُس بچے کا گوشت عمدہ ہے جسکی عمر چھ مہینے سے کم اور ایک سال سے زیادہ نہ ہو اُسکے بعد گائے اور بھینس کے ایک برس کی عمر کے بچے کا گوشت عمدہ ہو اور اونٹ مین جوان کا گوشت اچھا ہوتا ہے بچے کا خراب ہوتا ہی گرو لاتی بھیڑ کا گوشت جسکو دنبہ کہتے ہین تمام گوشتون سے اعلی وافضل ہے دُنبے کے گوشت مین حرارت کچھ ایسی زیادہ نہین ہی جوان بکری اور گائے کے بچے اور حلوان کا گوشت بہت جلد ہضم ہوتا ہے اور اس سے بدن کو بہت ہی لطیف غذا حاصل ہوتی ہے۔ بکری کے بچے کا گوشت بھیڑ کے بچے سے بہتر ہے کیونکہ اس سے فضلہ کم بنتا ہے۔ جو بچہ دودھ پیتا ہو اور اسکی ماں کا دودھ بھی عمدہ ہو اس کا گوشت اچھا ہے اُس بچے کے گوشت سے جسکی ماں کا

Hakeem Shoukat Ali

دو دھ خراب ہو۔ پرندون مین سے لوے کا گوشت سب سے بہتر بتایا ہے مگر شکاری آدمی چھے (بفتح جیم فارسی وکسر ہاے مجہول ایک پرند کا نام ہے) کا گوشت اچھا کہتے ہین۔ مرغی کا گوشت لوے کے گوشت سے بھی لطیف ہے گر اسمین شک نہین کہ چکور اور تیہو اور تیتر کے گوشتون سے زیادہ مرغی کے گوشت مین تغذیہ نہین ہے بعض کی راے یہ ہو کہ جنگلی پرندون مین سے تیہو کا گوشت بہت عمدہ ہے اُس کے بعد تیتر کا اُسکے بعد چکور کا اُسکے بعد لوے کا بعض نے یون لکھا ہے کہ جنگلی پرندون مین سب سے بہتر گوشت کبک دری کا ہے پھر شنحور کا جسکی ماہیت مین اختلاف ہے اور صاحب مصطفوی کے نزدیک غالبًا سارو ہے جسکا بیان میٖا مین آتا ہے۔ پھر بٹیر کا پھر چکور اور تیتر اور تیہو اور شفنین (یہ بگلے سے غیر ہے) اور کبوتر کے بچے اور ورشان اور فاختہ کا گوشت ہے۔ یہ تمام گوشت جید الغذا ہین اصلاح کے محتاج نہین۔ مگر اتنا ہے کہ غیر صحیح مزاج والا ہمیشہ نہ کھاے اور خاصکر ایسے آدمی کو جو بہت محنت کرتا ہو یہ گوشت ہمیشہ غذا مین نہ رکھنا چاہئیں یہ گوشت اُس آدمی کے لیے عمدہ ہین جسکا ہاضمہ بہت قوی ہو۔ ضعیف اور مریض کو تو انکا چکھنا بھی مناسب نہین۔ بیمار کے واسطے بکری کے حلوان یا مرغی کے چوزے سے بہتر کوئی گوشت نہین اور جو لوگ زیادہ محنت کرتے ہون اور جنکا مزاج قوی اور گرم ہو وہ گوشت قوی اور غلیظ کھائین جیسے اونٹ گھوڑے بارہ سنگھے نیل گاے بھیے اور بھینس کا گوشت جنگلی چوپایون مین سے جو نیا بیاہا ہوا ہو اُسکا گوشت بہتر ہے پرانے بیاہو ے سے مگر پالتو مین اسکے خلاف ہے۔ جانور جس دن حلال کیا جاے اس کا گوشت اُسی دن نہایت قوی اور عمدہ اور مقوی ہوتا ہے اور باسی جبپر رات گذر جاے برا ہے اور جنگل مین چرنے والے اور کھلے پھرنے والے کا پالتو اور بندھے رہنے والے سے گوشت اچھا ہوتا ہے۔ جنگلی چوپایون مین سے ہرن کا اور پالتوون مین سے بکری کا گوشت بہتر ہوتا ہے۔ مگر بعض اطبا دُنبے کا گوشت بکری سے بہتر جانتے ہین۔

ویدون نے گوشت کی بڑی تین تقسیمین کی ہین (۱) اُن جانورون کا گوشت جو پانی کم پیتے ہین انکا گوشت سبک ہو اور اس مین رطوبت کم ہے جیسے ہرن گورخر خرگوش۔ لوا تیتر جنگلی چڑیا جسکو گبری کہتے ہین۔ طاوس جنگلی مرغی فاختہ اور ہریل وغیرہ (۲) وہ جانور جو پانی بہت پیتے ہین اور پانی کے کنارے یا پانی مین رہتے ہین ان کا گوشت ثقیل اور بے رطوبت ہے جیسے بارہ سنگھا بھینس نیل گاے مرغابی سرخاب بگلا اور مچھلی وغیرہ (۳) پانی متوسط طور پر پیتے ہین ان کا گوشت گرانی اور سبکی اور تری وخشکی مین متوسط ہے۔ جیسے گاے گھوڑا اونٹ خانگی چڑیا پالتو مرغی مرغا۔ تیہو اور کلنگ (کونج) وغیرہ۔ مگر بکری پہلی اور تیسری قسم مین برزخ ہے اور بھیڑ دوسری اور تیسری قسم مین برزخ ہے انسان کے بدن کے لیے بکری کا گوشت سے زیادہ کوئی گوشت مناسب وموافق نہین اور یہ نہایت لطیف ہے اسی لیے اس سے عمر بھر سیری اور نفرت نہین ہوتی۔ پرندون مین نر کا گوشت بہتر ہے دوڑنے والے جانورون کی متفرق قسمون مین سے اُس قسم کا گوشت باقی تمام اقسام سے بہتر ہوتا ہے جسکا قد چھوٹا ہو چنانچہ ہاتھی اور بھینس اور بارہ سنگھے اور گینڈے مین سے بارہ سنگھے کا گوشت بہتر ہے اونٹ بکری بھینس اور دنبے مین سے بکری کا گوشت لذیذ اور بہتر ہے اور ایک ہی قسم کے حیوانون مین سے اُس کا گوشت عمدہ ہوتا ہے جسکا قد چھوٹا ہو چنانچہ دو ... مین سے اس کا گوشت لذیذ اور عمدہ

Hakeem Shoukat Ali

ہوگا جسکا قد چھوٹا ہے اور عموماً اہل دونون قسمون سے تیسری قسم کا گوشت عمدہ ہے اور اُس جانور کا گوشت بھی عمدہ ہو جسکے پانون مین شگاف نہو۔

گوشت کی طبیعت - تمام گوشت گرم ہین مگر مچھلی کا گوشت سرد ہے۔ تمام جنگلی جانورون کا گوشت اہلی جانورون سے زیادہ خشک ہے اور خاصکر جنگلی پرندون کا گوشت ہر قسم کے گوشت سے خشکی مین بڑھا ہوا ہے۔ گاے کا گوشت بکری کے گوشت سے بہت خشک ہے اور بکری کا بھیڑ کے گوشت سے زیادہ خشک ہے اور اسکی بہ نسبت ہضم بھی دیر مین ہوتا ہے۔ دریائی پرندون کے گوشت مین رطوبت بڑھی ہوئی ہے۔ خصی جانور کے گوشت مین غیر خصی سے حرارت کم ہوتی ہے خصی بکرا اور بھیڑ (مینڈھا) زوماده سے بہتر اور معتدل ہے کیونکہ ان مین حرارت اصلی جفتی نہکھانے کی وجہ سے بدستور باقی رہتی ہے۔ ان کا گوشت جلد ہضم ہوجاتا ہے بچہ جتنا زیادہ چھوٹا ہوتا ہے گوشت پر رطوبت غالب ہوتی ہے۔ سوکھا ہوا گوشت عموماً گرم و خشک ہے۔ وید کہتے ہین کہ جو جانور کم پانی پیتے ہین اُن کا گوشت سرد ہے اور جو بہت پانی پیتے ہین یا پانی مین یا اُس کے پاس رہتے ہین انکا گوشت گرم ہے جو اوسط درجے پر پانی پیتے ہین انکا گوشت کم گرم ہے اور جو جانور درختون کے پھل کھاتے ہین اُن کا گوشت خشک تر ہے۔

گوشت کا مزہ - وید کہتے ہین کہ جن حیوانون کے پانون شگافتہ نہوں اُنکے گوشت کے مزے مین تھوڑی شوریت ہے اور جو جانور بہت پانی پیتے ہین ان کا گوشت چرب و شیرین ہے اور جو متوسط مقدار مین پانی پیتے ہین انکا گوشت بھی شیرین ہے۔

گوشت کھانے کے لیے عمدہ موسم - گوشت کھانے کے لیے بہتر زمانہ فصل بہار اور ابتداے موسم گرما ہے۔

منافع - جنگلی جانور کا گوشت بلغمی مزاج والے اور مستسقی اور مفلوج کے لیے نہایت مناسب ہے۔ گوشت جتنا چکنا زیادہ ہوتا ہے اتنا ہی ملین شکم ہوتا ہے بھونا ہوا گوشت کھانے سے سخت و خشک گوشت پیدا ہوتا ہے اور قابض ہے یہی حال کباب کا ہے بھونا ہوا گوشت پیٹ سے دیر مین خارج ہوتا ہے۔ اور خاصکر جو گوشت دُبلا بھی ہو اور بھونا ہوا ہو وہ زیادہ قبض پیدا کرتا ہے یخنی تیار کرکے کھانے سے نرم اور ڈھیلا گوشت پیدا ہوتا ہے جنگلی پرندونکا گوشت قابض ہے بھونا ہوا ہو یا شوربے کا اور اس صورت مین بہت قابض ہوجاتا ہے کہ اُبالکر اور شوربا علیحدہ کرکے پھر اُسکو کھائین اور شوربا ملین ہے اور جتنا موٹے تازے جانور کا شوربا ہوگا اتنا ہی زیادہ ملین شکم ہوگا۔ غرضکہ گوشت کی بوٹی قابض ہے اور شوربا ملین ہے اور شوربا ہضم بھی جلد ہوجاتا ہے۔ بعض اوقات مین اطبا گوشت کو بھنواکر یا پکواکر اُسکو تقویت دماغ کے لیے سنگھواتے ہین۔

وید کہتے ہین کہ جو حیوانات پانی کم پیتے ہین اُن کا گوشت قابض ہے۔ پیشاب روکتا ہے سرسام پیدا کرتا ہو صفرا بڑھاتا ہے اور جو بہت پانی پیتے ہین ان کا گوشت گران ہے بلغم و صفرا پیدا کرتا ہے۔ قوت دیتا ہے باد کو دفع کرتا ہے اور ان حیوانات کا گوشت جو پانی متوسط مقدار مین پیتے ہین منی اور خوشی پیدا کرتا ہے اور کسی قدر چرب ہے اور قوت پہونچاتا ہے بہت کم باد اور بلغم اور صفرا دور کرتا ہے اور اُن جانورون کا گوشت جو خود گوشت کھاتے ہین مٹاپا لاتا ہے اور باہ کی قوت بڑھاتا ہے اور اُن جانورون کا گوشت جو مچھلی کھاتے ہین

Hakeem Shoukat Ali

صفرا زیادہ کرتا ہے۔

دیر ہضم اور زود ہضم گوشت اور خاص خاص عضو کا گوشت ۔ اگلے پیروں اور سینے کا گوشت ران وپشت وغیرہ پچھلے اعضا کے گوشت سے بہتر ہوتا ہے اور سیدھی طرف کے اعضا کا الٹی طرف کے اعضا سے۔ وید کہتے ہیں کہ ہر عضو کے گوشت سے جوتڑ اور ران کا گوشت سبک اور زود ہضم ہے۔ کمر کا گوشت کسی قدر گران اور دیر ہضم ہے اور شانے کا کمر سے بھی ثقیل ہے اور پیٹھ کا گوشت شانے کے گوشت سے بھی ثقیل ہے اور سینے کا پیٹھ کے گوشت سے ثقیل ہے اور سینے سے زیادہ گردن کا گوشت ثقیل ہے اور گردن سے زیادہ سر کا گوشت ثقیل ہو اور جوڑوں کے تلے کی طرف جتنا جائیں اتنا ہی زیادہ ثقیل ہوگا۔ گوشت سے زیادہ چربی اور چربی سے زیادہ ہڈی اور ہڈی سے زیادہ مینگ اور مینگ سے زیادہ منی ثقیل اور دیر ہضم ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ ران کا گوشت ثقیل و دیر ہضم ہے اور ران سے زیادہ گردن کا اور گردن سے زیادہ سینے کا اور سینے سے زیادہ سر کا گوشت اور سر سے زیادہ گردہ اور گردے سے زیادہ کلیجی اور کلیجی سے زیادہ آنت دیر ہضم اور ثقیل ہے۔ بدن کے درمیان کے حصے کا گوشت ہر جانور کا دیر ہضم ہے اور مراد اس سے وہ گوشت ہے جو ران کو چھوڑ کر اس کے اوپر سے شانے تک ہے۔ نر جانور کا گوشت اوپر کی طرف کا اور مادہ کا گوشت نیچے کی طرف کا دیر ہضم ہے۔ پرندوں کی ران اور گردن کا گوشت دیر ہضم ہے پرندوں میں بدن کے درمیانی حصے کا گوشت سبکی و گرانی میں متوسط ہے اور سر سے کمر تک جتنا گوشت ہے وہ سوا سینے کے مردوں کے مزاج کے موافق ہے اور پیٹھ کا گوشت کمر سے پاؤں تک عورتوں کے لیے مناسب ہے حاملہ ہوں یا غیر حاملہ۔ سر و بازو اور کمر کا گوشت قیمہ کر کے مصالح اور روغن کے ساتھ پکا کر کھانے سے مردوں کی باہ کو قوت پہونچتی ہے خون اور منی بڑھتی ہے۔ حیوانات کے بیضے اور عضو تناسل کے کھانے سے مردوں کی بھوک بڑھتی ہے بدن میں طاقت آتی ہے باہ کو قوت پہونچتی ہے منی زیادہ ہوتی ہے اور ان دونوں چیزوں سے عورتوں کی بھوک گھٹ جاتی ہے صفرا بڑھ جاتا ہے۔

گوشت کے ساتھ یہ چیزیں نہ کھائیں ۔ گوشت کے ساتھ انڈا اور دودھ نہ کھائیں کیونکہ مضرت کرتا ہے اور اس کے بعد پانی بھی نہ پئیں کیونکہ ہضم میں فتور پڑتا ہے۔

بغیر نمک کے سکھایا ہوا گوشت ۔ برا ہے کیونکہ اس سے خلط ردی بنتا ہے خون کم پیدا ہوتا ہے فربہ اور جوان نر کا چکنا گوشت سکھایا ہوا عمدہ ہے بعض نے کہا کہ ایسے جوان نر کا سکھایا ہوا گوشت عمدہ ہے جو نہ زیادہ موٹا ہو نہ دبلا اور سکھانے کے بعد اس میں حدت و تلخی نہ آگئی ہو بعض کہتے ہیں کہ بکری بھیڑ اور مچھلی کا سوکھایا ہوا گوشت عمدہ ہے اور سور کا سکھایا ہوا گوشت بھی بہتر ہے اگر نمک لگا کر سکھائیں تو اتنا نمک لگانا چاہیے کہ تیزی و تلخی نہ آجائے سکھایا ہوا گوشت تازہ گوشت سے زیادہ گرم و خشک ہوتا ہے۔ ایسے لوگوں کو خشک گوشت کا کھانا مفید ہے جن کے بدن کا گوشت نرم ہو یا استسقا کا عارضہ ہو یا سرد و بلغمی امراض میں مبتلا ہوں اگر ایسے لوگ جنگلی حیوان کا سکھایا ہوا گوشت کھائیں گے تو پیاس کم لگے گی اگر پیاس غلبہ کرے تو اس کا تدارک کر دینا چاہیے جو یہ چاہتا ہے کہ میرے بدن میں خشکی آجائے اور طاقت بڑھ جائے تو اس کو چاہیے کہ سوکھا ہوا گوشت کھائے جہاں تک مل سکے تازہ گوشت [illegible] کیونکہ

Hakeem Shoukat Ali

دیر مین ہضم ہوتا ہے بدن کو خشک کرتا ہے اور خشکی کو بڑھاتا ہے بدن کی کھال کی رطوبت سکھاتا ہے اخلاط مین فساد پیدا کرتا ہے نیند بہت کم کر دیتا ہے اور جن لوگون کو قولنج ثقلی کا دورہ پڑتا رہتا ہو اس کے کھانے سے اُن مین قولنج پیدا ہوجاتا ہے تر و خشک کھجلی اور بدن مین پھنسیان پیدا کرتا ہے اگر اسکو بھونکر کھایا جائے تو زیادہ خشکی اور فساد کھودا کرے سرد مزاج والا اسکو گرم مسالے اور دارچینی کے ساتھ کھاوے اور گرم مزاج والا سرکے مین بھگو کر اور زیادہ دھنیا ملا کر کھاوے اگر اسکے کھانے کے بعد پیاس اور بےچینی پیدا ہوجائے تو سرد پانی مین سکنجبین گھولکر پی لین اگر حلق مین خشکی اور پیاس بغیر کرب کے پیدا ہوجائے تو کھانڈ کا شربت یا چکنا شوربا پیوین اسکے ساتھ جتنا گھی اور دودھ زیادہ کھایا جائے اتنی اصلاح ہوجائے گی اگر صادق بھوک کی حالت مین نہ کھایا جائے گا تو بہت پیاس پیدا کردے گا اگر یہ اندیشہ پیدا ہو کہ معدے سے دیر مین تلے اترے گا تو کوئی ملین یا مسہل دوا کھائی جائے۔

نمک لگا کر سکھایا ہوا گوشت ۔ نہایت گرم ہے اور بہت خشکی پیدا کرتا ہے اس کو شوربے دار پکا کر کھانے سے اتنا نقصان نہین پہونچتا جتنا بھونکر خشک کھانے سے پہونچتا ہے اس مین سے وہ بہتر ہے جو موٹا اور چکنا ہو کشتی گیرون اور بلغمی اور مرطوب مزاج والون کو بہت موافق ہے اس سے عمدہ خون بہت کم بنتا ہے جو شخص یہ چاہتا ہے کہ میرے بدن مین خشکی بڑھ جائے اُسے ایسا گوشت کھانا مناسب ہے اگر سرکے مین بھگو کر اور گرم مسالا ملا کر کھایا جائے تو پیشاب زیادہ لائے قولنج کے عادی کے لیے نامناسب ہے اسکو ہمیشہ کھاتے رہنے سے کھجلی اور دوسرے سوداوی مرض پیدا ہوجاتے ہین ۔ شکار کیے ہوئے جانور کا گوشت نمک لگا کر سکھایا ہوا سب سے زیادہ خراب ہے اس کے کھانے سے سینے اور پھیپھڑے مین خشونت پیدا ہوجاتی ہے نمک لگا کر سکھائے ہوئے گوشت کی اصلاح دودھ اور گھی بھی کرتے ہین اور اس طرح بھی اصلاح ہوجاتی ہے کہ اول بہت دیر تک پانی مین بھگو کر وہ پانی پھینک کر پالک یا خرفہ یا کدوے دراز کے ساتھ پکائین اور گھی یا تازہ چربی یا مکھن یا تل کا تیل یا روغن بادام اچھی طرح ڈالین جن کے مزاج مین رطوبت کا غلبہ ہو اُسے سادہ پکا کر کھانا مضائقہ نہین اُنکے لیے کسی اصلاح کی ضرورت نہین مگر مریض استسقا کو بغیر سرکے مین بھگوئے نہ دینا چاہیے تاکہ گرمی و پیاس نہ پیدا کرے۔

خراب گوشت ۔ خشک کیا ہوا گوشت تو خراب ہے ہی ہر تازہ غلیظ گوشت بھی جیسے گائے اور بھینس کا ہے معدے کو مضرت پہونچاتا ہے سودا پیدا کرتا ہے اور سوداوی امراض حادث کرتا ہے جیسے جنون وسواس دوالی فیل پا کوڑھ خارشت داد اور سرطان بلکہ گائے بھینس اونٹ بارہ سنگھے اور بوڑھے اور بڑے پرند کا گوشت جو بھیا پیدا کرتا ہے ۔ یہی حال بیل بھینسے اور اونٹ کے گوشت کا ہے ۔ جو حیوان مر گیا ہو یا کسی درندے نے پھاڑا ہو یا زہریلے جانور نے اُسے کاٹا ہو یا زخمی کیا ہو یا ڈوب گیا ہو یا اُس کا گلا گھونٹ کر مارا گیا ہو اس کا گوشت بھی بُرا ہے امراض پیدا کرتا ہے جلد متعفن ہوجاتا ہے خراب خون پیدا کرتا ہے اور جو جانور پانی کے ہین اور اُنکی گردنین بڑی ہین اُن کا گوشت بھی اچھا نہین ۔ دبلے جانور کا گوشت بدن کو دبلا کرتا ہے قبض پیدا کرتا ہے ۔ معدے کو ڈھیلا کرتا ہے درندون کا گوشت بھی بُرا ہے طبیعت مین بداخلاقی اور وحشت پیدا کرتا ہے بعض آدمیون نے لکھا ہے کہ درندون کا گوشت معدے کی سردی اور رطوبت اور ضعف رفع کرنے کے لیے عمدہ ہے۔

Hakeem Shoukat Ali

مضرات ۔ گوشت رات میں کھانے سے بدہضمی پیدا ہونے کا اندیشہ ہے اور دن میں دو بار بھی نہ کھانا چاہیے کہ طبیعت پر بوجھ پڑتا ہے۔ اور ہمیشہ کھانے سے سنگدلی پیدا ہوتی ہے اخلاق خراب ہوتے ہیں مزاج میں تیزی اور ذہن میں کمزوری آتی ہے گو دیر دیر میں کھانا بھی بدن کو دبلا اور قویٰ کو ضعیف اور ارواح کو ناقص کرتا ہے۔
ویدک کہتے ہیں کہ جب نئی تپ آنا شروع ہو تو ایسے وقت میں گوشت کھانا مضر ہے اور جس کا پیٹ بڑا ہو یا قوت ہاضمہ ضعیف ہو یا دست آتے ہوں تو اسے بھی نقصان کرتا ہے اور جس کا بدن بہت فربہ ہو یا بدن میں بادی بھری ہو یا ہمیشہ مریض رہتا ہو یا دن بھر کھاتا رہتا ہو یا کھانسی اور دمے کا عارضہ ہو یا ساگ بھاجی اور میوے اور فواکہات کھایا کرتا ہو تو ایسے آدمی کو بھی مضر ہے۔

مصلحات ۔ ویدک کہتے ہیں کہ گوشت کے مصلح کانجی کچری جوکھار اور سہاگہ ہیں یونانیوں کے نزدیک سرد و تر گوشت کی اصلاح نمک پیاز کالی مرچ سونٹھ زیرہ دارچینی لونگ اور پودینہ وغیرہ کرتے ہیں اور گرم و خشک گوشت کی اصلاح سرکہ ۔ انگور ترش کے رس اور دہی سے ہوتی ہے ۔ کڑوی ۔ کھیرا ۔ تری کدو ۔ شیریں (لمبا گھیا) اور پالک کا ساگ بھی گرمی و خشکی دفع کرنے کے لیے ڈالتے ہیں ۔ جو گوشت گرم و تر ہیں انکی اصلاح دھنیے اور سماق سے ہوتی ہے ۔ دبلا گوشت پکائیں تو اسکی اصلاح قابض فواکہات سے کر لیا کریں تاکہ معدے کو ڈھیلا نہ کر دے اور غلیظ گوشتوں کی اس طرح اصلاح کریں کہ انکو خوب گلائیں اور گرم مصالح اچھی طرح ڈالیں اور جس جانور کا گوشت سخت و ثقیل ہو اسکی اصلاح کا عام طریقہ یہ ہے کہ ذبح کرنے کے بعد ایک بھاری پتھر اسی جانور کے بوجھ کے برابر اسکے پاؤں میں باندھکر اوپر لٹکا دیں اور زیادہ دیر تک لٹکا رہنے دیں مگر جن لوگوں نے یہ کہا ہے کہ کئی دن تک اس طرح لٹکا رہنے دیں یہ بات تجربے کے خلاف ہے جاڑوں میں بھی اس صورت سے گوشت بگڑ جائیگا اور گرمیوں کا تو ذکر ہی کیا ہے تحقیق یہ ہے کہ جو گوشت سرخ اور سخت ہو اسکو جاڑوں میں دو روز باسی رکھیں اور گرمی میں ایک رات باسی رکھکر خوب گلا کر پکائیں خربوزے کا چھلکا انجیر اور کچری پکتے میں ڈالنے سے ہر گوشت گل جاتا ہے۔

گوگل (ھ)

بضم کاف فارسی و واؤ معروف وضم کاف فارسی دوم و سکون لام کذا فی المحیط ہندی کے گفتگوؤں میں دوسرا کاف فارسی مفتوح ہے یہی ہندی اور مارواڑی اور گجرات کا لہجہ ہے مرہٹی اور بنگالی اور پنجابی میں دوسرا کاف فارسی مضموم تلفظ کرتے ہیں مگر ان زبانوں میں پہلے کاف فارسی مضموم کے بعد واو نہیں بولتے بلکہ ایک اور کاف فارسی ساکن بولتے ہیں یعنی گگ گل زبانوں پر لاتے ہیں

صفات و شناخت ۔ یونانی اطبا نے لکھا ہے کہ گوگل ایک درخت کا گوند ہے جما ہوا اور بدبودار ہوتا ہے ۔ کہتے ہیں کہ اس کے درخت کا نام دوم دال مہملہ کے فتحہ اور واؤ کے سکون اور میم کے وقف سے ہے اسکے پھل کو مقل مکی کہتے ہیں اور گوند کو **مقل الیہود** بولتے ہیں اور فارسی میں گوند کا نام **بوئے جہودان** ہے اس لیے کہ یہودی لوگ اسکو زیادہ سلگاتے ہیں مگر متقدمین کا کلام اس بات پر دلالت نہیں کرتا کہ گوگل درخت دوم کا گوند ہے اس درخت کی شکل چھوارے کے درخت کی طرح ہے پھل اس کا گول اور اخروٹ کی طرح ہوتا ہے اور جب پک جاتا ہے تو اسے کھاتے ہیں اندر سے گٹھلی نکلتی ہے ۔ میں نے [illegible] کوہستانی

Hakeem Shoukat Ali

سیواڑ کو گوگل کی تحقیق کے متعلق ایک خط لکھا تو انکا جواب یہ آیا۔ (۱) گوگل کا پیڑ ڈیڑھ دو فٹ موٹا ہوتا ہے لمبائی قد آدم سے کسی قدر بلند ہوتی ہے (۲) پھول ماہ اساڑھ میں آتا ہے اور ماہ ساون میں گرجاتا ہے پھول کا رنگ زرد ہوتا ہے اور موگرے کے پھول کی طرح ہوتا ہے (۳) پتے ماہ اساڑھ میں پانی برسنے پر نکلتے ہیں اور ماہ چیت میں گرجاتے ہیں (۴) گوگل کی لکڑی سوکھتی نہیں چاہے سال بھر تک رہے۔ (۵) پھل کے واسطے پھیل لوگ کہتے ہیں کسی کام میں نہیں آتا۔ (۶) گوگل کے پیڑ کے تنے پر کانٹے نہیں ہوتے ڈالیوں پر کانٹے ہوتے ہیں۔ منشی صاحب نے مجھے جو ڈالی دیکھنے کو بھیجی اس میں پھل اور پتے لگ رہے تھے پتا پودینے کے بڑے پتے کے برابر بجا سر کی طرف سے گول اور چوڑا تلے سے پتلا کنارے کٹوان آری کے دندانوں کی طرح وضع اسپاہوٹے کے پتے کی سی تھی اور جوان کے برابر چھوٹے پتے بھی اسی وضع کے ساتھ تھے ڈالی کے اوپر سے پتلی چھال کاغذ کی طرح اترتی تھی اور اندر سے ہری نظر آتی تھی اس کی لکڑی میں اور کھجور کی لکڑی میں اتنا ہی فرق ہے جتنا ان تنے درجے کی مغائر چیزوں میں ہوتا ہے ڈالیاں اسکی پتلی اور موٹی ہر قسم کی اور بے ڈول میں پھل چھوٹے سے کھرنی کے پھل کے برابر ہوتا ہے اور اسی کی سی وضع ہوتی ہے اور نوک کانٹے کی طرح ہوتی ہے میرے پاس جو پھل آئے وہ تر و تازہ تھے رنگ ایک ہلکا سا سفیدی یا سبزی مائل تھا جو حصہ خشک ہوگیا تھا وہ سرخ تھا نوک کچھ تیز بھی چابنے سے مزہ اول کچھ چرپرا اور کسیلا معلوم ہوا پھر بہت تلخی معلوم ہوئی اور ناگوار گذرا صرف اوپر ذرا دبیز پوست تھا اور باقی تمام گول لمبی اور نوکدار گٹھلی تھی گٹھلی کے اندر سے ہری مینگ نکلی گٹھلی بھی نہایت بدمزہ تھی۔ ان بھوت چلتا ساگر میں لکھا ہے کہ ہندوستان میں سندھ کاٹھیاواڑ راجپوتانہ اور خاندیس وغیرہ میں جو گوگل کے پیڑ ہیں وہ ۴-۶ فٹ یا اس سے کچھ زیادہ اونچے ہوتے ہیں اسکا تنہ اور ڈالیاں دونوں مڑے ہوئے اور کانٹوں دار ہوتے ہیں اسکی پتلی چھال پکنے پر لکڑی سے الگ ہوجاتی ہے اسکے اندر کی چھال چمکدار ہرے رنگ کی ہوتی ہے اسکا پھل پکنے پر لال ہوجاتا ہے۔ میرے ہاں جلانے کا ایندھن بھرا ہوا تھا اس میں گوگل کے درخت کی بہت سی لکڑی پائی گئیں۔ اطباے یونانی کہتے ہیں کہ گوگل کئی قسم کا ہوتا ہے جو مائل بسرخی و تلخی ہے اسے **مقل ازرق** کہتے ہیں اور جو مائل بزردی ہے اسے **مقل الیہود** کہتے ہیں اور جو مائل بہ تیرگی و کثافت و سیاہی و نرمی ہے اسے **صقالبی** کہتے ہیں اور جس کا رنگ بھینس کا سا ہے اسے **مقل عربی** کہتے ہیں۔ عمدہ وہ ہے جو خالص اور براق اور مجوف اور زرد اور مائل بہ تلخی ہو پانی میں جلد گھل جائے لکڑی اور ریت اور مٹی سے صاف ہو قوت اسکی تین برس تک رہتی ہے۔ ویدوں کے نزدیک اسکی دو قسمیں ہیں ایک قسم کو **بھینسا گوگل** بفتح بائے تازی مخلوط بہاء سکون یائے تحتانی و نون غنہ و فتح سین مہملہ و سکون الف کہتے ہیں جیسا کہ ان بھوت چلتا ساگر میں ہے یہ اندر سے سیاہ براق ہوتا ہے اور دوسری قسم کو **ہیرا بھینسا** اور بعض نے صرف گوگل بولتے ہیں۔ وید ان دونوں قسموں کو شیریں جانتے ہیں۔ یونانی طبیبوں نے اطریفل مقل ملین اور حب مقل ملین میں گوگل کو گندنے کے پانی میں حل کرکے استعمال کرنے کو لکھا ہے اور حب مقل ممسک میں سرو کے پتوں کے پانی یا آب آہن تاب میں گھولنے کو کہا ہے۔ مجھے جہاں گندنا نہ ملا وہاں لگرونده کے پانی میں حل کرکے صاف کرکے استعمال کرایا لگرونده ویدوں کے ہاں بواسیر خونی اور بادی کے معالجات میں داخل ہے اور گندنے کے پانی سے زیادہ نفع دیتا ہے وید اطریفل دجون مقل کو گوگل پاک کہتے ہیں اور گوگل کو گندنے

Hakeem Shoukat Ali

کے پانی مین حل نہین کرتے بلکہ اس طرح صاف کرکے کام مین لاتے ہین ایک حصہ گوگل کو دو حصہ گاے کا گھی گرم کرکے اُس مین ڈالتے ہین تاکہ پگھل جائے پھر حل کرکے رکھ دیتے ہین جب گھی جم جاتا ہے اور گوگل تلے بیٹھ جاتا ہے اُس کو نکالکر گوگل پاک مین ملاتے ہین بس اگر گندنے یا گوندے کا پانی نہ ملے تو اس طریق سے صاف کرکے اطریفل مین داخل کرین اور ایسی حالت مین اطریفل کی دواؤن کو چکنا کرنے کی حاجت نہین رہتی -

گوگل جتنا زیادہ پُرانا ہوجاتا ہے اُسکی تلخی بڑھ جاتی ہے اور تیرہ رنگ اور سخت اور جھریرا پڑجاتا ہے اسمین مرکی بھی ملا دیتے ہین فرق یہ ہے کہ مقل (گوگل) چپکتا ہے اور مر چپکتی نہین اور مقل شفاف ہوتا ہے اور مر ایسی نہین ہوتی -

طبیعت - گرم تیسرے درجے کے پہلے مرتبے مین اور خشک دوسرے درجے مین بعض کہتے ہین کہ دوسرے درجے مین گرم و خشک ہے بعض کہتے ہین کہ پہلے درجے کے آخر مین گرم ہے اور خشک دوسرے درجے مین ہے رازی نے دوسرے درجے مین گرم و تر لکھا ہے اور یہ غلطی ہے -

خواص و فوائد - محلل ہے یہانتک کہ اگر عضو مین خون جم کر مرجائے تو اُسے بھی بکھیر دیتا ہے اورام سخت کو نرم کرتا ہے اور انکو بگاڑ دیتا ہے مگر جب بہت پرانا پڑجاتا ہے تو تلیین کی قوت جاتی رہتی ہے اور خشکی آجاتی ہے ریاح کو خارج کرتا ہے صقلی مین تلیین کی قوت بہت زیادہ ہے اور عربی مین اتنی نہین ہان تازہ عربی بھی خوب ملین اورام ہر قسم کے سخت و سرد ورم کو تحلیل کردیتا ہے مقل یہود کے لگانے سے کنٹھ مالا تحلیل ہوجاتی ہے اسکو سرکے مین حل کرکے سر کے گنج پر لگانے سے جاتا رہتا ہے اور اس لیپ سے عضلے کے صدمے اور تشنج اور پٹھون کی سختی کو نفع پہونچتا ہے مرطوب آنکھ کا درد دفع کرتا ہے پھیپھڑے کے ورم اور درد کو نافع ہے پرانی کھانسی کو دفع کرتا ہے پہلو کے درد کو مٹاتا ہے نرخرے اور حلق کے ورم کو دور کرتا ہے اسکے کھانے اور حمول کرنے اور دھونی دینے سے بواسیر کو نفع پہونچتا ہے اُسکا خون رک جاتا ہے گُردے اور مثانے کی پتھری کو نکال دیتا ہے اسکو ادویہ مسہلہ مین شامل کرنے سے آنتون مین خراش اور زخم اُن دواؤن سے واقع نہین ہوتا اور انکی تیزی کم ہوجاتی ہے اسکے کھانے سے خون حیض اور پیشاب کا ادرار ہوتا ہے - اگر سدے کی وجہ سے خون حیض رک گیا ہو تو اس سے کھل جاتا ہے عسر ولادت کو نافع ہے مقعد اور خصیون کا ورم تحلیل کرتا ہے سُدے کھولتا ہے اس کے کھانے اور لگانے سے حشرات کا زہر اترتا ہے اگر مردون اور لاشون کی عفونت سے ہوا خراب ہوجائے تو اسکی دھونی سے صاف ہوجاتی ہے تھوڑے سے زنگار یا سیندور کے ساتھ اسکو لگانے سے بواسیر کے مسے اور دوسرے مسے کٹ جاتے ہین اس کے کھانے اور لگانے سے اعضا کا اندرونی اور بیرونی ورم تحلیل ہوجاتا ہے معدے کو طاقت دیتا ہے کزاز کو اور رطوبت کی کھانسی کو مٹاتا ہے معدے سے لیسدار خلط کو نکالتا ہے دمے اور ضعف جگر کو نافع ہے ریاح بواسیر کو مٹاتا ہے - عرق النسا درد کمر اور درد نقرس کو نافع ہے دودھ اس سے بڑھتا ہے تلی کا ورم اور پیٹ کے کیڑے دفع کرتا ہے ۳ ماشہ گوگل دودھ کے ساتھ کھانے سے باہ مین قوت آتی ہے بغدادی نے لکھا ہے کہ اگر اس سے دست لانا مقصود ہو تو اسکو کوٹ کر گرم پانی اوپر سے ڈالدین تاکہ گھل جائے پھر پلا دین بلغم دستون مین نکل جائے گا رودہ دار کے تھوک مین حل کرکے داد پر لگانے سے جاتا رہتا ہے اسکو سرکے مین اتنا حل کرین کہ

Hakeem Shoukat Ali

مثل مرہم کے ہوجائے پھر اسکو فتق پر یا خصیون مین پانی یا آنت کے اُترنے پر لگانے سے نفع ہوگا اور رحمون کے ان امراض مین بے نظیر دوا ہے اگر رحم کا منھ مل جائے تو اسکے حمول کرنے یا دھونی دینے سے کھل جاتا ہے اور رحم سے رطوبت کا نکلنا رک جاتا ہے کیونکہ گوگل اسکو سکھا دیتا ہے اور استفاخ رحم کو بھی فائدہ پہونچاتا ہے اسکے دھوین سے کیڑے مکوڑے اور مچھر بھاگتے ہین - ابن زہر کہتا ہے کہ گوگل مین جو پانی ہوتا ہے اُس سے پارے کی گولی بندھ جاتی ہے - اہل تجربہ کہتے ہین کہ اگر درخت گوگل کی لکڑی مین دھاردار چیز ماری جائے تو پیلا رس نکلتا ہے اسکو آتشک کے چٹون پر لگانے سے نفع ہوجاتا ہے -

وید کہتے ہین کہ گوگل دست آور ہے بھوک بڑھاتا ہے ہاضم ہے باہ کو قوت دیتا ہے بدن کو فربہ کرتا ہے ٹوٹی ہوئی ہڈی کو جوڑتا ہے گانٹھون کو تحلیل کرتا ہے فساد باد و بلغم و خون و پھوڑے پھنسی کو نافع ہے کنٹھ مالا جذام اور سرخ بادہ کو مٹاتا ہے بہت سا پسینا آنے کو روکتا ہے اعضا کے ورم اور رج شیلی اور کرم شکم کو دفع کرتا ہے - اسکو گرم کرکے کپڑے پر لگا کر بڑے پھوڑے کے اوپر لگا دینے سے گانٹھ بیٹھ جاتی ہے گوگل کی دھونی سے ہوا صاف ہوجاتی ہے اسکو پانی مین گلا کے جو گولیان بنائی جاتی ہین اُنکی بہ نسبت ہتوڑے سے کوٹ کے بنائی ہوئی گولیون مین نفع زیادہ ہے کڑوی سورنجان کالی مرچ اور گوگل کی ساڑھے پانچ ماشہ کی گولیان بنا کے کھلانے سے گٹھیا مٹتی ہے سونٹھ کے جوشاندے کے ساتھ گولیان دی جائین تو ضعف ہاضمہ دفع ہوتا ہے ہینگ ان گولیون مین لپیٹ کر کھلانے سے نفخ تحلیل ہوتا ہے - یہ ملین شکم ہے خون کو صاف کرتا ہے چرپراہٹ اور پیٹ کے درد کو دفع کرتا ہے خاصکر کے کوڑھ گٹھیا آتشک کے متعلق کے امراض اعصاب کے مرض کنٹھ مالا پیشاب کے متعلق کے امراض اور جلد بدن کے امراض مین بہت نافع ہے بگڑے ہوئے پھوڑے کے لیے جو مرہم بنایا جاتا ہے اُس مین گوگل ملایا جاتا ہے اسکے مرہم سے پھوڑے صاف ہوجاتے ہین اور دیر کو بھرنے والے پھوڑے جلدی بھر جاتے ہین - گندھک کتھا سہاگہ اور گوگل ملا کے جو مرہم بنایا جاتا ہے اُس سے کئی قسم کے زخم اچھے ہوجاتے ہین گوگل اڑوسا اور گڑ کو اوٹا کے پلانے سے خشک کھانسی مٹتی ہے بواسیر شانے کے لیے گوگل کو لگانا چاہیے اعصاب کے متعلق کی گٹھیا کوڑھ بواسیر آنون کے دست پرانا سوزاک - رگ کا زخم عورتون کا آسیب کا مرض سوء القنیہ ضعف ہاضمہ اور پھیپھڑے کے متعلق کے پرانے امراض مین ان خاص امراض کو دفع کرنے والی دواؤن کے ساتھ مین گوگل کھانے اور لگانے کے کام مین لایا جاتا ہے یوگراج گوگل وغیرہ بہت قسم کے گوگل کی گولیان بنا کے ۱۲ ماشہ کی مقدار رسنا کے جوشاندے کے ساتھ دینے سے کئی طرح کے مرض مٹتے ہین گوگل اور رسوت کو پانی کے ساتھ پیلا کر اسمین پارا ملا کر لگانے سے زخم بھرتے ہین پانچ تولہ گوگل اور ۲ تولہ راسنا اکی گھی کے ساتھ گولیان بنا کے کھانے سے گردھری کہ ایک بادی کا مرض ہے اور رانون کے جوڑون مین ہوتا ہے مٹتا ہے گوگل کو گاے کے پیشاب کے ساتھ پلانے سے دور ریاحی اور قولنج مٹتا ہے گوگل کو انڈی کے تیل کے ساتھ پلانے سے بڑھے ہوئے فوطے گھٹ جاتے ہین ورم مثانے کے لیے اسکو گاے کے پیشاب کے ساتھ پلانا چاہیے ایک حصہ گوگل اور دو حصہ گڑ کی گولیان بنا کے چھ ماشہ سے ایک تولہ تک گاے کے گھی کے ساتھ کھانے سے جوڑ اور پٹھے وغیرہ کا بادی درد دور ہوتا ہے - خون حیض کی رکاوٹ مٹانے یا اسکے درست طور پر ہونے کے لیے بھنبیا گوگل کا استعمال بہت نافع ہے

Hakeem Shoukat Ali

بچہ ہونے کے بعد بھینسا گوگل آدھی رتی سے ۳ رتی تک لگاتار پانچ سات یا گیارہ دن تک دینے سے رحم کا تمام خراب فضول نکل جاتا ہے پرُانے پھوڑے پر بھینسا گوگل کا لیپ نافع ہے بھینسا گوگل کے دھوین سے ہوا صاف ہوتی ہے بھینسا گوگل اور موم کی گائے کے پیشاب مین بتی بناکے ناسور مین رکھنے سے وہ آسانی سے زائل ہوجاتا ہے - اسکے پیڑ کی ایک تولہ زخم کو نیلون کو پانی مین میلکر پینے سے دست رک جاتے ہین - **مضر** پھیپھڑہ اور جگر اور تلی کو - وید کہتے ہین کہ پرانا گوگل بدن کو دبلا کرتا ہے - **مصلح** پھیپھڑے کے لیے کتیرا اور جگر کے لیے زعفران اور معدے کے لیے کہربا ویدون کے نزدیک ترپھلا دبلا کرنے کا مصلح ہے - **بدل** دو تہائی مرکی بعض کے نزدیک نصف وزن مرکی اور نصف وزن میعہ یا کندر اور چوتھائی وزن ایلوا اور ہموزن بلم کا گوند -

مقدار خوراک - ۲ - ۰ ماشہ بعض کے نزدیک ۹ ماشہ تک -

گوکھرو (ھ)

بضم کاف فارسی و واو مجہول و فتح کاف تازی مخلوط بہا و ضم راے مہملہ و واو آخر معروف - خار خسک (ن) حسک (ع)

صفات وشناخت - ایک نبات کا پھل ہے کہ خاردار ہوتا ہے اسکا درخت برسات مین پیدا ہوتا ہے - یونانی اطبا نے اسکی تقسیم بری اور بستانی کے اعتبار سے کی ہے **جنگلی گوکھرو** ویرانون اور جنگل مین پیدا ہوتا ہے - اسکا پیڑ زمین پر پھیل جاتا ہے پتے چنون کے پتون کی طرح ہوتے ہین مگر ان سے بڑے شاخین گول اور خاردار ہوتی ہین اور زمین پر بچھی رہتی ہین پتے کے پاس کانٹے لگتے ہین اسکے پتے پر جو شبنم جمتی ہے اُس کا اور پتے کے سطح کا مزہ ترش ہوتا ہے مگر چابنے سے بے مزہ اور کچھ پھیکا سا معلوم ہوتا ہے اسکا پھل جو گوکھرو کہلاتا ہے گول تکونیا ہوتا ہے جس کے آس پاس کانٹے لگتے ہین اندر اسکے مغز نکلتا ہے چنے سے چھوٹا جس کا رنگ سفید ہوتا ہے -

بستانی گوکھرو کا حال یہ ہے کہ اسکا پیڑ تری کے مقامون مین اور نہرون کے قریب اُگتا ہے پھول اسکا زرد اور چھوٹا ہوتا ہے پتے کے پاس کانٹے ہوتے ہین شاخین لمبی اور زمین سے اٹھی ہوئی مین بنا جوڑا ہوتا ہے ساق اوپر کی طرف سے موٹی اور نیچے کی طرف سے پتلی ہوتی ہے اسپر باریک اجزا بالون کی طرح پتلے اور خوشے کی طرح مجتمع لگے ہوتے ہین پھل اسکا پہلی قسم کی طرح اور سخت ہوتا ہے جس کے آس پاس چھوٹے چھوٹے کانٹے ہوتے ہین اور اندر اسکے ننھے ننھے دانے ہوتے ہین - مزے مین گوکھرو کے تھوڑی عفونت ہوتی ہے اسکے پھلون مین مثل اور پھلون کے پوست اور مغز اور تخم نہین صرف ایک ہی جسم ہے جسمین چنے کی طرح بطور مغز کے ایک سفید رنگ چیز ہوتی ہے اور اسکو خشک دانہ کہتے ہین قحط کے دنون مین مساکین اسکی روٹیان پکا کر کھاتے ہین اور پتون کا ساگ بھی پکا کر کھاتے ہین -

فائدہ جلیلہ - ملک ہندوستان مین گوکھرو کی دو قسمین مشہور ہین بڑی اور چھوٹی جب مطلق گوکھرو کا لفظ بولتے ہین تو بڑی قسم مراد ہوتی ہے اب مین ہندوستانی شہرت کے مطابق بیان کرتا ہون - **بڑا گوکھرو** ہندوستان کے دکھن مین سمندر کے کنارے سیلون گجرات کاٹھیاواڑ اور راجپوتانہ وغیرہ بہت سے ملکون کے ریتیلے حصون مین ہوتا ہے اس کا پودا چھوٹا ہوتا ہے اور ایک ہاتھ کے قریب لمبا ہوتا ہے اسکی ڈالیان اور پتے پانی مین ڈالکر ملین تو بہت سا لعاب نکلتا ہے اسکی جڑ پتلی سفید و زرد رنگ کی ہوتی ہے اسکے پتے کچھ گول اور دندانہ دار ہوتے ہین

Hakeem Shoukat Ali

اسکے جو کھونٹے اکثر ایک انچ لمبے پھل لگتے ہین اُنکے چارون کونون پر ایک ایک کانٹا ہوتا ہے اور اُنکے نیچے کا حصہ چارون طرف سے سمٹا ہوا ایک کونے مین آملتا ہے اسکے کچے پھل کا رنگ ہرا پکنے پر پیلا اور سوکھ جانے پر بٹیا رنگ کا ہوجاتا ہے اسکا چھلکا سوکھ کے تکون کا جال سا دکھنے لگتا ہے۔ اس کے کانٹے کم نوکدار ہوتے ہین اسکو **خارخسک کلان** کہتے ہین عوام اسکو ولایتی گوکھرو بولتے ہین اور کہتے ہین کہ یہ سرد بہت ہوتا ہے اس لیے سرد مزاج والون کو احتیاط کے ساتھ دیتے ہین اسکو ہندی مین ہست چنگھار بھی کہتے ہین کیونکہ ہاتھی کے پاؤن مین لگتا ہے تو وہ چلّانے لگتا ہے۔ **چھوٹا گوکھرو** اسکو مارواڑی زبان مین گوکھرو کانٹی گجراتی مین شیھو گوکھرو کہتے ہین اسکے پیڑ بہار مغربی شمالی ملک مدراس اودھ اور راجپوتانہ وغیرہ بہت سے ملکون مین ہوتے ہین اسکے پیڑ زمین پر پھیلتے ہین انمین چنے کی طرح پتے اور چھوٹے پیلے پھول لگتے ہین اسکے چھوٹے چھوٹے دو دو پھل جڑے ہوئے لگتے ہین انکو گوکھرو کانٹی یا گانٹی کہتے ہین ایک ایک پھل مین تین تین کانٹے لگتے ہین جو بہت نوکدار ہوتے ہین اسکو **خارخسک خرد** کہتے ہین اور دکھنی گوکھرو بھی بولتے ہین۔ مین نے گوکھرو کے پیڑ دو قسم کے دیکھے ہین۔ (۱) پیڑ کے چھتے چھوٹے چھوٹے ایک بالشت کے دور مین زمین پر پھیلے ہوئے یا چار چھ انگل زمین سے اُٹھے ہوئے اور پتے تھے اور چنے کے پتون کی طرح پھول بھی تھا اور زرد اور چنے کی دال کے برابر یا کچھ اس سے چوڑا پھل نوالی سے ذرا کم چوڑا جس مین پانچ حصے سنگھاڑون کی طرح جڑے ہوتے ہین اُنکے دونون کونون پر دو دو کانٹے سنگھاڑے کے کانٹون کی طرح ہوتے ہین ڈالیان چھوٹی چھوٹی اور پتلی پتلی اور تلے سے اوپر تک ایک سی گول اور رنگ اوپر سے خفیف سرخی مائل ڈالیون پر کانٹے تو نہین ہوتے مگر خفیف سا روان ہوتا ہے (۲) پتے اگلی قسم سے بڑے بڑے املی کے پتون کی طرح اور اُنسے بھی بڑے ڈالیان لکڑی یا زمین پر پڑی دو ہاتھ یا اس سے بھی کچھ زیادہ لمبی پھول چھوٹا اور پیلا اور پھل پہلی قسم کے پھل سے بڑا اور موٹا اور وضع ویسی ہی یعنی ہر پھل پانچ پانچ سنگھاڑا نما اجزاء سے مرکب تھا یعنی ایک ایک پھل مین سنگھاڑون کی طرح پانچ پانچ ٹکڑے یا جز لگے ہوئے تھے جنکے ہر ایک کونے پر تیز کانٹا تھا اور تلے دو دو چھوٹے کانٹے تھے ڈالیون کا حصہ جڑ کی طرف سے پتلا اور سر کی طرف سے موٹا تھا ڈالیون پر یا پتون کے پاس سوا پھلون کے کانٹے نہین ہوتے تو ڈالیون پر سفید اور کچھ سخت اور نہایت باریک روان ہوتا ہے ساق نہین ہوتی جڑ کے پاس سے ڈالیان نکلتی ہین اور ڈالیون مین ڈالیان ہوتی ہین یونانی اطبا نے جو بستانی گوکھرو مین کہا ہے کہ ساق پر باریک اجزا بالون کی طرح پتلے اور خوشے کی طرح مجتمع لگے ہوئے ہین یہ بات ہندوستانی گوکھرو کے پیڑون مین ابھی تک نہین دیکھنے مین آئی

طبیعت ۔ مرکب القویٰ ہے دو جوہر رکھتا ہے جنمین سے ایک تر ہے کہ وہ تھوڑا ہے دوسرا خشک کہ وہ بہت ہے تھوڑی سی لطیف گرمی بھی اس مین ہے باوجودیکہ اسکے مزاج پر سردی غالب ہے جنگلی قسم مین خشکی زیادہ ہے اور بستانی مین تری زیادہ ہے تر و تازہ مین رطوبت فضلیہ بہت ہے قانون مین ہے کہ جنگلی قسم مین ارضیت زیادہ ہے اور بستانی مین مائیت بڑھی ہوئی ہے بعض نے کہا کہ گوکھرو مین دو جوہر ہین ایک ترکہ سردی اسکی بہت نہین ہے دوسرا خشک کہ سردی اسکی کم نہین ہے دیسقوریدوس سرد و خشک بتاتا ہے اور بعض گرم پہلے درجے کے پہلے مرتبے مین اور خشک پہلے درجے مین کہتے ہین بعض کہتے ہین کہ خشک

Hakeem Shoukat Ali

پہلے درجے کے آخر میں ہے گرم وتر بتاتے ہیں بعض گرمی وسردی میں معتدل مانتے ہیں بستانی سبز وتازہ بہتر ہوتا ہے۔

خواص وفوائد۔ منضج اور ملین اور جالی ہے جریان اور حرارت جگر اور سوزاک اور پیشاب کی سوزش اور مثانے کے درد کو نافع ہے مدر بول وحیض ہے گردے اور مثانے کی پتھری توڑ کر بہا دیتا ہے ریاح کو ساد کرتا ہو درد کمر واستسقاء اور ریاحی قولنج کو نافع ہے ورم کو تحلیل کرتا ہے منی کو زیادہ کرتا ہے مقوی باہ ہے اسکے جوشاندے کا پانی چھڑکنا پسو دور کرنے میں نہایت موثر ہے اگر تازہ گوکھرو ون کے رس میں کپڑا بھگویا جائے اور پھر کسی قسم کی خوشبو سے خوشبودار کیا جائے اور اسکو فرش پر بچھا دیا جائے تو پسو پاس نہ پھٹکیں اگر ہرے گوکھرو کے پتوں یا پھلوں کے پانی میں چنے کی بال بھگو کر اور خشک کرکے کھاویں تو نہایت قوت باہ دیں۔ گوکھرو کو جوش کرکے ضماد کرنے سے ورم تحلیل ہوتا ہے گوکھرو کو تین بار دودھ میں جوش کرکے اور تینوں مرتبہ سکھا کر سفوف بنا کر کھانا نہایت مقوی باہ ہے اسکا ساگ ردی الکیموس ہے اور خون کو صاف کرتا ہے تازہ پتوں کا پانی سوزاک اور پیشاب کی سوزش کو نافع ہے بڑی قسم کا تازہ گوکھرو دو تولہ کے قریب مع شاخوں اور پتوں کے لے کر آدھ پاؤ یا تین چھٹانک پانی میں ڈالکر بیس دفعہ ہلائیں جب خوب لعاب نکل آئے تھوڑی سی مصری یا کھانڈ ملاکر پی لیں اگر خشک گوکھرو باریک پیسکر ہم وزن مصری ملاکر پانچ چھ ماشہ کی مقدار پانی یا دودھ کے ساتھ پیا کریں سرعت انزال جریان منی احتلام عسر البول کو نہایت فائدہ دیگا پیشاب کرنے کے بعد دیر تک قطرے آتے رہیں تو اس سے فائدہ ہوتا ہے معدے کی اصلاح کرتا ہے۔ معدے سے فضلہ نکالتا ہے خشک گوکھرو کو کوٹیں اور چھانیں پھر ہرے گوکھرو کے پانی میں تر کرکے تین رات دن دھوپ میں رکھیں اور پھر روز تازہ پانی ہرے گوکھرو کا ڈالتے رہیں یہانتک کہ ہرے گوکھرو کا پانی خشک گوکھرو سے تگنا سوکھ جائے پس اسمیں سے ساڑھے دس ماشہ لے کر تین تولہ مصری اور تھوڑے سے دودھ کے ساتھ پھانکا کریں اور سرد مزاج والوں کے واسطے تھوڑی سی سونٹھ کوٹ چھانکر اضافہ کریں باہ کو نہایت قوت دیگا۔ اسکے لگانے سے گرم اورام پیدا نہیں ہوتے اگر پیسکر شہد میں ملاکر لیپ کریں تو متعفن زخموں کو پھیلنے سے روکدے اسکے جوشاندے سے دھار دینا یا رس کا لگانا زخموں کو مواد کے قبول کرنے سے روکتا ہے اسکا رس آنکھ میں لگانے سے امراض چشم کو نفع پہونچتا ہے تازہ نبات کو کچلکر آنکھ پر باندھنے سے رمد کو نفع ہوتا ہے اسکو جوش کرکے کلیاں کرنے سے مسوڑھوں کے بدبودار زخم مٹ جاتے ہیں منہ کو نفع ہوتا ہے اور غرارے سے حلق کا ورم جاتا رہتا ہے اور عضلوں کا درد موقوف ہوجاتا ہے اس سے معدے کی اصلاح ہوجاتی ہے اور معدے سے فضلہ نکل جاتا ہے اسکے پتوں کا رس نکالکر سکھا کر رکھ لیتے ہیں اگر عصارہ نہ ملے تو بیج کام میں لائیں اسکا عصارہ اور بیج قولنج کو نافع ہیں شارح گازرونی کہتا ہے کہ اس سے قولنج کو نفع پہونچنا اور پیشاب کا کھل جانا بالخاصہ وقوع میں آتا ہے، ۵ ماشہ جنگلی گوکھرو کے پھل یا اس کا رس پینے سے افعی اور کرڈا اور بچھو اور دوسرے حشرات کا زہر اتر جاتا ہے اور ۹ ماشہ استعمال کرنے سے زہری دواؤں کا زہر زائل ہوجاتا ہے۔ وید کہتے ہیں کہ گوکھرو آواز صاف کرتا ہے کھانسی کو اور سینے کی خشونت کو مفید ہے سانس کی تنگی زائل کرتا ہے صفرا اور باد کو مفید ہے بھوک بڑھاتا ہے درد شکم مٹاتا ہے سوزاک اور سیلان منی کو نافع ہے اسکا ساگ

Hakeem Shoukat Ali

سینے کو نافع ہے باد نکالتا ہے تقطیر بول اور حبس بول کو نافع ہے سنگ گردہ و مثانہ کو مفید ہے امراض صفراوی و بلغمی کو نافع ہے معدے کو صاف کرتا ہے سوزش دور کرتا ہے۔

بڑے گوکھرو کے پتون سے نکالا ہوا لعاب پلانے سے پیشاب کی نالی اور مثانے وغیرہ کی زیادہ گرمی اور جلن مٹتی ہے اسکے دینے سے پیشاب بہت جلدی آتا ہے اسکے پھل اور پتون کے لعاب کو پلانے سے پیشاب کی رکاوٹ اور سوزاک مٹتا ہے اسکے استعمال سے اندریون کی کمزوری سوپنپ پرمیہ اور سرعت انزال مٹتا ہے۔ اس گوکھرو کے سفوف مین لونگ الائچی کھانڈ اور گھی ملا کے دودھ کے ساتھ دینے سے بدن موٹا ہو جاتا ہے یہ رحم کے امراض کو مٹاتا ہے اسکے پتون کو پیس کر پلانے سے بڑھی ہوئی تلی کم ہو جاتی ہے اسکے پتون کو پانی مین بھگو کر ان کا لعاب نکال کے پینے سے گردون کی معتاد سے زیادہ گرمی کم ہوتی ہو یا شان بھید اور گوکھرو کا جوشاندہ یا خیساندہ پلانے سے پتھری مٹتی ہے اسکے پتون کا خالص رس لگانے سے منوان دفع ہوتا ہے اسکے لعاب کے ساتھ تیز دواؤن کو پلانے سے انکی چرپراہٹ کم ہو جاتی ہے اسکے پھلون کا جوشاندہ پلانے سے خون حیض درستی سے آنے لگتا ہے بچہ ہونے کے بعد جو خراب رطوبت رحم مین رہ گئی ہو تو اسکو نکالنے کے لیے اسکا جوشاندہ پلانا چاہیے اسکی جڑ کا جوشاندہ پلانے سے صفراوی مرض دفع ہوتے ہین گوکھرو اور سونٹھ کا جوشاندہ ہمیشہ صبح کو پلانے سے آمواتا اور کٹیشول مٹتی ہے اسکے جوشاندے مین جوکھار ملا کے پلانے سے پرانا سوزاک دفع ہوتا ہے اس کے اجزا اور لکڑی کے چورن کو بیسکر کانجی مین ملا کر نون پر لگانے سے صاف ہوتے ہین بھیڑ کے دودھ مین شہد ملا کر اسکے ساتھ اس کے سفوف کو پھنکانے سے پتھری دور ہوتی ہے اس کے اجزا کے جوشاندے مین شہد اور مصری ملا کے پلانے سے سوزاک اور گرم وایو دفع ہوتی ہے یہاں تک بڑے گوکھرو کا بیان ہے۔

چھوٹا گوکھرو۔ اسکے سفوف کی پھنکی دینے سے عورتون کا بانجھ پن مٹتا ہے اسکے اجزا کو دو گھنٹے تک پانی مین بھگو کے نچھا کر پلانے سے سوزاک جاتا رہتا ہے گوکھرو اور مصری کے چھ چھ ماشہ سفوف کو سرد پانی کے ساتھ پھنکانے سے پیشاب زیادہ آتا ہے پانچ تولہ گوکھرو ۱۰ ماشہ دھنیا دونون کو جوکوب کر کے ڈھائی پاو پانی مین اوٹا کر آدھا رکھ کر چھان کر دن بھر مین تھوڑا تھوڑا پلانے سے پیشاب زیادہ آتا ہے اسکے پھل اور پتون کا ۲ سے ۱۰ تولہ تک جوشاندہ دن مین تین چار بار پلانے سے مثانے کی پرانی سوجن اترتی ہے اس کے پھل اور پتون کا خالص رس آدھ سے پانچ تولہ تک دن مین دو تین بار پلانے سے پیشاب کے راستے کی سوزش مٹتی ہے ان دونون کے جوشاندہ مین صندل کے تیل کی دس بوندین ڈال کے دن مین تین بار پلانے سے پرانا سوزاک مٹتا ہے چھوٹے گوکھرو کے چھ ماشہ سفوف کی مصری کے ساتھ پھنکی دینے سے سورت پرمیہ مٹتا ہے چھوٹے گوکھرو کو ستاور کے ساتھ اوٹا کے پلانے سے قوت باہ بڑھتی ہے چھوٹے گوکھرو کا سفوف شہد مین ملا کے چٹا کر اوپر سے بکری کا دودھ پلانے سے پتھری مٹتی ہے اس کا شربت پلانے سے بدن مین صفرا کی تسکین ہوتی ہے اسکے ۵ ارق سفوف مین کالی مرچ اور مصری ملا کے دینے سے سوزاک دور ہوتا ہے اسکے استعمال سے کمزوری دور ہوتی ہے **مضر** بالخاصہ بچون کو مضر ہے تشنج پیدا کرتا ہے سر اور تلی اور گردے کو بھی مضر ہے **مصلح** روغن بادام یا گائے کا گھی یا گلقند اور گردے کے لیے گلاب کے پھول وغیرہ گوکھرو کا مصلح شہد بتاتے ہین **بدل** کانچ۔

Hakeem Shoukat Ali

مقدار خوراک - ۶ ماشہ سے ۱۰ ماشہ تک اور بعض کے نزدیک ۱ تولہ سے ۲ تولہ تک

گولر (۵)

بضم کاف فارسی وسکون واو و فتح لام وسکون راے مہملہ ہندی محیط اور نسخۂ سعیدی مین یون ہی ہے اور عوام کی زبانی یون ہی سنتے ہین مگر تالیف شریف مین لے مہملہ کے ساتھ ہے اور بہی ویدون نے مارواڑی ہندی اور پنجابی کا محاورہ بتایا ہو - انجیر آدم ات، جمیز (ع)

صفات وشناخت - ایک درخت کا پھل ہے انجیر کے برابر ہوتا ہے اس درخت کی اونچائی چالیس سے سو فٹ تک ہوتی ہے اسکے تنے کی گولائی پانچ سے چودہ فٹ تک ہوتی ہے اسکی چھال بھورنی اور صاف ہوتی ہے پوس سے چیت تک اس کے نئے پتے نکل جاتے ہین پھول اسمین نہین آتا پھل اسکا روئین دار ہوتا ہے جبتک خام ہوتا ہے سبز اور سفید اور پھیکا اور ذرا لمبا ہوتا ہے اسی کو گولر بولتے ہین چیت سے اساڑھ تک پکتا ہے اور پک کر سرخ یا نارنجی رنگ کا اور شیرین پڑ جاتا ہو اب اسکو لیوس بفتح لام وضم باے فارسی و واو معروف وسین مہملہ موقوف کہتے ہین چونکہ بعض بعض پھل مین خوب پک جانے کے بعد بھنگے پیدا ہوجاتے ہین اسلیے قرنیشہ بھی کہلاتا ہے اسکے پیڑ مین لاکھ لگتی ہے اسکی چھال مین سے کالا رنگ نکالا جاتا ہے -

طبیعت - گرم دوسرے درجے مین اور تر پہلے درجے مین تالیف شریف مین لکھا ہے کہ بعض اسکو سرد خشک کہتے ہین بعض گرم بتاتے ہین مگر میرے نزدیک سرد و تر ہے وید گرم و تر بتاتے ہین اور اس درخت کا دودھ گرم و تر ہے -

خواص وفوائد - اس درخت کا پھل نفاخ اور ردی الغذا ہے وسواس اور سوکھی کھانسی اور سینے کے درد اور طحال اور گردے کے درد کو مفید ہے خون تھوکنے کو نافع ہے آنکھو آنے اور دوسرے آنکھ کے امراض کو پختہ پھل مع جنگلی کے کھانا بالخاصہ فائدہ مند ہو اگر سال مین متعدد بار کھالیا جائے تو اس سال مین کبھی آنکھین نہ دکھین حکیم شریف خان کے والد ایسے مریضون کو جنکو دست اور بواسیر کا خون آتا تھا اسکی ترکاری پکوا کر دلاتے کھلواتے اور فائدہ حاصل ہوتا صفرا کو تسکین دیتا ہے - اس درخت کے پتے اور پھل اور شاخین جوش کرکے شکر ڈالکر لعوق بنا کے کھانا دمہ کھانسی اور دمے اور پرانی کھانسی اور آواز کے بیٹھ جانے کو مفید ہے - اس درخت کے پتے ۴ ماشہ پانی مین پیسکر پینا دست بند کرتے ہین ہم وزن کھانڈ کے ساتھ کھانسی کے لیے آزمودہ ہے دودھ اس درخت کا سخت سے سخت ورم کو تحلیل کرتا ہے - اخلاط غلیظ کو دستون کی راہ نکالتا ہے اسکی راکھ آتشک کے چھتون کو مفید ہے قروح ساعیہ اور آکلہ کے واسطے مجرب ہے اسکے درخت کی چھال پیسکر پینے سے زہر کا اثر دور ہوتا ہے گولر کا شربت گرم نزلے کو دفع کرتا ہے کھانسی اور دمے کو جو گرم نزلے سے ہون بے حد مفید ہے قادر علی بنارسی کے مجربات سے منقول ہے بچے کو لر سوا سیر سپستان پالک کے بیج - اصل السوس مقشر ہر ایک ایک چھٹانک عناب پاؤ بھر سب کو کچلکر رات بھر پانی مین تر رکھین صبح کو جوش دیکر ملکر صاف کرکے تین پاؤ کھانڈ ڈالکر قوام کرلین اور روز صبح کو دو تولہ پانی مین گھولکر پی لیا کرین - ترشی اور بادی اور تیل اور دہی اور دودھ سے پرہیز رکھین گولر کے درخت کی کونپلین پونے دو تولہ کی مقدار مین پانی مین گھونٹ کر پینے سے تین دن مین دستون کو فائدہ ہوتا ہے جو آدمی افیم اور تیل ملا کر کھا جائے

Hakeem Shoukat Ali

تو فوراً گولر کے پتے پیسکر پلائین گندر گولر کو جوش دے کر پینے سے تھوک مین خون کا آنا اور بواسیر کا خون نکلنا رک جاتا ہے
اس کے پتون کا رس لگانے سے پھوڑے یا تو تحلیل ہو جاتے ہین یا پک جاتے ہین جیسا موقع ہوتا ہے
ویسا عمل ہوتا ہے اس رس مین کُندر کا سفوف ملا کر پینے سے سر کے پھوڑون کو نفع ہوتا ہے زہریلے جانورون کے
کاٹے ہوئے کا زہر اتر جاتا ہے نسخہ سعیدی مین لکھا ہے کہ اسکا دودھ گرم اور حدت دار ہے لیکن انجیر کے دودھ سے
بہت ضعیف ہے اس کے استعمال سے سخت ورم نرم ہو کر تحلیل ہو جاتے ہین اسکے پینے سے غلیظ خلط دستون
مین نکل جاتا ہے زخمون پر لگانے سے اسکو بھر دیتا ہے اور یہ مواد کو جذب کرنے والا ہے تازہ زخم اس کے لگانے
سے مل جاتا ہے ۔ صاحب طب فرشتہ کہتا ہے کہ گولر غلبۂ خون دبے ہوشی اور حرارت کو دفع کرتا ہے بھوک بڑھاتا ہے
بدن کو فربہ کرتا ہے حاملہ عورتون کو نہایت مفید ہے ایسی حالت مین کھانا کہ ابھی غذا نکھالی ہو مناسب نہین ۔
وید کہتے ہین کہ پختہ گولر گران ہے بلغم لزج اور کرم شکم پیدا کرتا ہے پیاس بجھاتا ہے فساد بول کے امراض کو نافع ہے
صفرا کو امراض رحم و فرج کو کلانی شکم کو اور دستون کو مٹاتا ہے گولر کا رس بکسا اور شیرین اور سرد ہے سوزش
اور بریسیہ کو دفع کرتا ہے دست اور تشنگی کو دور کرتا ہے خام پھل بکسا اور گران ہے صفرا اور بلغم دور کرتا ہے باد اور
درد شکم پیدا کرتا ہے وید یہ بھی کہتے ہین کہ پکا پھل مع اندر کے بھنگون کے کھا لینا آنکھ دکھنے کو نافع ہے ایک سال
تک آنکھ نہین دکھتی درخت کی چھال جوش دیکر اور پیسکر ذکر اور خصیہ اور رحم پر لیپ کرنے سے ورم تحلیل ہوتا ہے
بعض ہندی کی کتابون مین لکھا ہے کہ گولر کے درخت کی چھال خشکی پیدا کرنے والی ہے چھال کے جوشاندے
سے چوٹ کو دھارنا چاہیے بلی اور شیر کے کاٹے ہوئے زخم کو اس کے جوشاندے سے دھوتے ہین دستون کے
ساتھ خون آوے تو اس کے درخت کی جڑ کو پیسکر پھنکانا چاہیے اسکی جڑ مین چھید کر دینے سے ایک قسم کا مد نکلتا ہے
اسکو طاقت بڑھانے کے لیے بہت دنون تک لگاتار پیتے ہین درخت کے پتون کو پیسکر شہد کے ساتھ چٹانے
سے صفرا کے امراض دفع ہو جاتے ہین اسکے پتون پر جو پھپھولون کی طرح ایک چیز اٹھ جاتی ہے اسکو بے گردودھ
مین بھگو کر شہد کے ساتھ چٹانے سے چیچک کے دانون مین جو گڑھے پڑنے لگتے ہین وہ موقوف ہو جاتے ہین
بھر جاتے ہین اسکے درخت کی دودھ کو پانی مین ملا کے پلانے سے خونی دست اور خونی بواسیر کو نفع ہوتا ہے
کثرت سے پیشاب آتا ہے یا پیشاب کے متعلق دوسرے امراض ہوتے ہین تو انکے دور کرنے کے لیے جو پارہ
وغیرہ دھاتون کے کشتے بنائے جاتے ہین تو ان مین گولر کے پکے پھلون کا جنھین لیوس کہتے ہین رس ڈالا
جاتا ہے اسکے تنے مین سے جو رس نکالا جاتا ہے وہ پیشاب کے امراض مین دیا جاتا ہے کان مین درد اور ورم
ہو یا صفرا کی وجہ سے کنپٹیون پر ورم ہو جائے تو اسکے درخت کے مد یعنی رطوبت کا لیپ کرنا چاہیے اسکے درخت کا
چار تولہ مد پلانے سے سوزاک دفع ہوتا ہے زخم پر اسکے مد کا لیپ کرنا چاہیے اسکو جوش کرکے اور ملکر صاف کرکے اس سے
کلیان کرنے سے مسوڑھے اور دانت مضبوط ہو جاتے ہین اسکی چھال کو سرد یا گرم پانی مین بھگو کر ملکر صاف کرکے
پلانے سے استحاضہ کا خون بند ہو جاتا ہے اسکے درخت کی جڑ کا مد پلانے سے پیشاب کی زیادتی مین کمی ہو جاتی ہے
اسکے پھل قابض اور حابس ہین اسکے پھلون سے پیٹ کا درد اور ریاح کا چڑھنا مٹتا ہے بیل گری کے شربت
کے ساتھ گولرون کے سفوف کی پھنکی دینے سے استحاضہ بند ہوتا ہے کنول گٹے اور اسکے پھلون کے سفوف کو دودھ

Hakeem Shoukat Ali

کے ساتھ دینے سے خون کی قے بند ہوتی ہے اسکے سوکھے یا ہرے پھلون کو پانی مین پیس کے مصری کیساتھ پلانے سے
خونی قے اور خونی دستون اور خونی بواسیر کو اور رحم سے زیادہ خون کے جانے کو نفع ہوتا ہے اسکے تنے کی چھال کو پیسکر
تالو پر لگانے سے نکسیر بند ہوتی ہے اسکا ایک ماشہ بھر دودھ پلانے سے دست رکتے ہین اسکے درخت کی جڑ کو
کوٹ کر اور شکر پلانے سے دو چار ماہ کا حمل گرنے سے رک جاتا ہے اسکے درخت کے دودھ مین پھویا بھگو کرکے ناسور
بھگندر اور زخم پر ہمیشہ تازہ بتازہ باندھنے سے بھرجاتے ہین پیشاب کے امراض مین اسکا دودھ دو بتاشون مین
بھر کے کھلانا چاہیے اسکے درخت کی چھال کو لیپ کرنے سے وہ ورم تحلیل ہوجاتا ہے جو بھلانوین کے دھوین سے
پیدا ہوا ہو اسکی جڑ کی چھال کے خیساندے مین مصری ملا کے پلانے سے صفراوی بخارجبین زیادہ تشنگی ہو چھوٹ
جاتا ہے لیوسون کو گڑ یا شہد کے ساتھ کھانے سے نکسیر بند ہوتی ہے لیوسون کے رس مین مصری ملا کے پلانے سے
صفرا کی پیاس دفع ہوتی ہے اس کے گوند اور کھانڈ کی بھیگی پانی کے ساتھ لینے سے صفراوی بخار کی تیزی دفع
ہوتی ہے اسکے درخت کا رس پلانے سے عورتون کی شرمگاہ سے سفید پانی کا آنا بند ہوتا ہے اسکے دودھ مین
باجی بھگو کر پیس کے لیپ کرنے سے سب قسم کے زخم بھر جاتے ہین اسکی اندر چھال (گابھا) کو عورت کے دودھ
مین پیس کے پلانے سے بچے کا زیادہ خوری کا مرض زائل ہوتا ہے اسکی چھال کو ہموزن تخم لالہ کے ساتھ کوٹ چھانکر
پانی کے ساتھ چالیس دن تک پھنکانے سے برص کا عارضہ مٹ جاتا ہے گولر کے درخت کے رس مین شہد ملا کے
پلانے سے سرخ بادہ دفع ہوتا ہے **مضر** معدہ کو نقصان پہونچاتا ہے نفخ پیدا کرتا ہے اور اسکے زیادہ کھانے سے
تپ آنے لگتی ہے **مصلح** انیسون و سکنجبین

گولوچن (ھ)

بضم کاف فارسی و واؤ مجہول وضم لام و واؤ مجہول و فتح جیم فارسی و سکون نون یہی محاورہ مارواڑی اور پنجابی کا ہے
گجراتی اور کرناٹکی اور مرہٹی مین لام کی جگہ رائے حطیہ کا تلفظ کرتے اور بنگالی مین آخر مین ایک الف ساکن بھی لگاتے
ہین یعنی گوروچنا کہتے ہین یہی سنسکرت کا لفظ ہے اس کا نام گاے روچن اور رگاوروچن بھی فارسی کی کتابون
مین لکھا ہے فارسی مین گاو دارو اور مہرۂ زہرہ اور گاؤ زہرہ نام ہین عربی مین حجر البقر اور حجر الوزہرج اور حجر الوروہن کہتے ہین
صفات و شناخت - ان بہوت چلتا ساگر مین لکھا ہے کہ گاے کے پتے کو گولوچن کہتے ہین اسکی گول انڈے جائفل
کی برابر بڑی ہوتی ہے پیاز کے چھلکون کی طرح اسکے پرت بر پرت جمے ہوے ہوتے ہین اسکے ٹکڑے پلاس پیے
ہوے نارنجی رنگ کے ہوتے ہین انتہیٰ کلامہ یہ انتہا درجے کی غلطی ہے کہ گولوچن کو گاے کا پتا سمجھا ہے بلکہ وہ
ایک پتھری ہے جو گاے کے پتے مین سے نکلتی ہے انڈے کی زردی کے برابر بعض گول اور بعض چپٹی اور لمبی
اور بعض تکونیا ہوتی ہے جب اسکو نکالتے ہین تو انڈے کی ابلی ہوئی زردی کی طرح نرم ہوتی ہے اسوقت بھی
شکل بنا جاتے ہین کر لیتے ہین پھر سرد ہوکر جم کر بن بنے ہوے چونے کی طرح سخت ہوجاتی ہے رنگ تیرہ ہوتا ہے
اور بعض پر زرد اور بعض پر سیاہ نقطے ہوجاتے ہین بعض کا تمام رنگ بہت زرد ہوتا ہے وزن مین ۴ ماشہ سے
۲ تولہ تک ہوتی ہے جرم اسکا زیادہ سخت نہین ہوتا بلکہ ہلکی اور لکڑ ورہوتی ہے عمدہ وہ ہے جو بوڑھے بیل کے
پتے مین سے نکلے اور بڑی اور بھاری اور تازہ ہو اور گاے کے گردے مین بھی پتھری ہوتی ہے مگر اس سے

Hakeem Shoukat Ali

ہلکی اور بڑی اور افعال وخواص مین ضعیف اور گاے کے شیردان مین بھی پتھری ہوتی ہے جو مولف مخزن کے قول کے مطابق فادزہر مین داخل ہے۔

طبیعت - گرم وخشک دوسرے درجے کے آخر مین انطاکی کے نزدیک گرم پہلے درجے مین اور خشک دوسرے درجے مین گیلانی گرم وخشک تیسرے درجے مین بتاتا ہے۔ مفردات امامی مین چوتھے درجے مین گرم وخشک لکھا ہے وید سرد جانتے ہین۔

خواص وفوائد - گوروچن ورم اور ریاح کو تحلیل کرتا ہے۔ فربہی پیدا کرتا ہے۔ پیشاب اور حیض جاری کرتا ہے گردے اور مثانے کی پتھری توڑتا ہے۔ اس کا لیپ چہرے کی جھائین اور سیاہ داغ کو مفید ہے اسکو پیسکر برکنے سے خون بند ہوتا ہے زخم بھر جاتا ہے رطوبت اور بلغم تحلیل کرتا ہے ایک جو کی مقدار مین دینے سے بچون کی سردی کے امراض کو بہت نافع ہے ذُبحہ کا عارضہ مٹاتا ہے یرقان کو نفع پہونچاتا ہے بواسیر کو دور کرتا ہے ہرے چقندر کے پتون کے رس مین پیسکر لگانے سے جرہ اور نملہ ساعیہ کو زائل کرتا ہے برص کے مقام پر کے بال اکھیڑ کے اسکو شراب مین پیسکر لگانے سے سیاہ بال نکلتے ہین بالخورے کے مقام پر بھی اس طرح لگانے سے بال آجاتے ہین اسکو آنکھ مین لگانے سے جالا کٹ جاتا ہے بینائی تیز ہوجاتی ہے مسوڑے برابر کے چقندر کے رس کے ساتھ پیسکر سعوط کرنے سے آنکھ مین نزلہ کا پانی آنا رک جاتا ہے۔ وید کہتے ہین کہ کڑوا اور پھیکے کسیلا ہے پاگل پن کو دفع کرتا ہے جنین کی محافظت کرتا ہے پیٹ کے کیڑے بے رغبتی طعام شیطانی تپ آسیب کا عارضہ کوڑھ فساد خون اور امراض چشم کو مٹاتا ہے منی کو بڑھاتا ہے اور زخم کے خون کو روکتا ہے سم اور سمیات کو دفع کرتا ہے دست خلاصہ لاتا ہے اور جس کے پاس ہووہ معزز ومنصور رہتا ہے باد اور بلغم کو مٹاتا ہے اُس تپ کو کہ بلغم کی وجہ سے ہو دفع کرتا ہے عمر کو بڑھاتا ہے اسکی دھونی سے بھوت پریت بھاگتے ہین بدن کا رنگ نکھارتا ہے بدن کو رونق دیتا ہے مرگی دور کرتا ہے یونانی طبیبون کا یہ امر تجربہ کیا ہوا ہے کہ ہر روز چار جو بھر گوروچن جلاب کے ساتھ حمام کرنے کے بعد کھانا اور بعد اسکے مرغ کا شوربا یا ماءاللحم پینا فربہ کرنے اور بدن مین چربی بڑھانے کے لیے مفید ہے اگر اتنا انتظام نہ ہوسکے تو صرف مغز بادام یا کھوپرے یا چلغوزے یا پستے کے ساتھ کھاوے۔ اگر چقندر کے ہرے پتون کے رس مین پیسکر سعوط کرائین تو بچون کا مرگی کا عارضہ جاتا رہے اگر پورے نو ماشہ گوروچن کے تین حصے کرکے تین دن مین ایک ایک حصہ روز گلاب مین گھسکر مریض مصروع کو پلائین تو پھر عمر بھر مرض عود نہ کرے ۴۰ ماشہ کھا لینے سے ایک دن مین آدمی مرجاتا ہے ایسی حالت مین وہ تدبیر کرنی چاہیے جو گرم زہر کے موقع پر کی جاتی ہے حکیم ابوالفضل بصری نے ذکر کیا ہے کہ اسکو بغداد مین سونے کی برابر خریدتے ہین اور عورتین فربہی کے لیے استعمال کرتی ہین اور نہایت فربہ ہوجاتی ہین بچون کے معدے مین بلغم غلیظ لزج جمع ہوکر مرگی آنے لگتی ہے رنگ تیرہ ہوجاتا ہے ہاتھ پاؤن مارتے ہین غش آجاتا ہے انھین دینے سے بھی نفع ہوتا ہے **مضر** - گرم مزاج والون کو نقصان پہونچاتا ہے درد سر پیدا کرتا ہے **مصلح** - کتیرا۔

مقدار خوراک - ساڑھے آٹھ جو بھر تک بعض کہتے ہین کہ دو جو بھر سے ۶ رتی تک گر محیط مین ورسین مین لکھا ہے کہ مقدار سہ ربع درم یعنی ۱۲ رتی دینا مرگی کے لیے بہت مفید ہے۔

Hakeem Shoukat Ali

گوما (ھ)

بضم کاف فارسی واو معروف اور واو مجہول سے بھی آیا ہے و فتح میم و سکون الف بعض نسخون مین آخر مین نون غنہ بھی لکھا ہے پنجابی مین گاف مضموم کے بعد واو نہین لاتے اسکو درگل بفتح دال مہملہ و سکون رائے ثقیل و فتح کاف فارسی و سکون لام بھی کہتے ہین مارواڑی مین منڈا پاتی اور مرہٹی مین کمبھا نام ہے

صفات و شناخت ۔ اسکا پودا ویران مقامون مین پایا جاتا ہے ایک ہاتھ کا اور اس سے بڑا بھی ہوتا ہی برسات مین پیدا ہوتا ہے بہت سے پھول رکھتا ہے پھول سبز ہوتا ہے خشک ہوکر مائل بہ سفیدی ہوجاتا ہے اور باریک باریک سوراخ اسمین پیدا ہوجاتے ہین ڈول اسکا گول اور پشت کی طرف سے کسی قدر کبڑا ہوتا ہے مزہ اس درخت کا شیرین اور تیز ہے۔

طبیعت ۔ گرم و خشک۔

خواص و فوائد ۔ مین بے فساد ریاح و بلغم کو دفع کرتی ہے یرقان کو مفید ہے اعضا کی سوجن کو نافع ہی پیٹ کے کیڑے مار کر نکالدیتی ہے بواسیر کو نافع ہے جوشاندہ اسکا دو ایک لونگ کے ساتھ پینا تپ بلغمی کو دفع کرتا ہے اسکے اجزا کو پیسکر پینا جملہ اقسام سموم نباتی و حیوانی کے لیے مجرب ہے خصوصاً اگر کسی شخص کو سانپ نے کاٹا ہو اسکے حلق مین چند قطرے اسکے شیرہ کے اتر جائین تو فوراً نفع ہوتا ہے اگر حلق مین نہ اترین ناک مین ڈالین بہت مفید ہے اسکا ساگ پکا کے کھانا بھوک خوب کھولتا ہے اور اسکے بیج پیس کر لیپ کرنا قوی مسک ہی گوما کا پھل ایک عدد لے کر آدھ پاو پانی مین پیسکر دو تولہ کھانڈ یا مصری ملا کر مریض تپ ورزہ کو پلانے سے فائدہ ہوتا ہے اس کا درخت جڑ سے اکھیڑ کر پھل کا رس آنکھ مین لگانے سے یرقان زرد جاتا رہتا ہے ۔ ہندی کی کتابون مین لکھا ہے گوما ہضم مین بھاری شیرین خشک گرم چرپری سلونی کڑوی وات اور صفرا بڑھانے والی اور دست آور ہے ۔ بلغم آنون ورم یرقان دمہ بے رغبتی طعام ضعف ہاضمہ بادی اور پیٹ کے کیڑون کو مٹاتی ہے اسکے پتے میٹھے کڑوے خشک ہضم ہونے مین بھاری صفرا پیدا کرنے والے اور مسہل ہین یرقان ورم پرمیہ اور بخار کو دفع کرتے ہین اسکے پتون کو کپڑ مٹی کرکے بھوبھل مین پکا کر نمک ملا کر کھلانے سے بخار چھوٹ جاتا ہے اس کے پتون کا تازہ رس پلانے سے درد سر اور سردی کا اثر مٹ جاتا ہے اسکے پتون کے رس مین کالی مرچ ملا کے پلانے سے وشم جور چھوٹ جاتا ہے پتون کا رس آنکھ مین لگانے سے چوتھے دن آنے والا بخار رفع ہوتا ہے اس کے رس کے آنکھون مین لگانے سے یرقان دفع ہوتا ہے۔

گومید (ھ)

بضم کاف فارسی و سکون واو مجہول و کسر میم و سکون یائے تحتانی مجہول و دال مہملہ موقوف اسکو گومید منی اور راہو رتن بھی کہتے ہین

صفات و فوائد ۔ ایک قسم کا جوہر ہے ترش اور گرم اور ہلکا اور ہاضم ہے بھوک بڑھاتا ہے ریاحی امراض کو دفع کرتا ہے اسکی خاصیت چندر کانت کی طرح ہے ضعف دل اور خفقان کو زائل کرتا ہے عقل بڑھاتا ہے بادی بلغم صفرا اور جلد بدن کے امراض اور آنکھ کے امراض اور کھانسی دور کرتا ہے۔

Hakeem Shoukat Ali

گوما (ھ)

بضم کاف فارسی واو معروف اور واو مجہول سے بھی آیا ہے و فتح میم و سکون الف بعض نسخون مین آخر مین نون غنہ بھی لکھا ہے پنجابی مین گاف مضموم کے بعد واو نہین لاتے اسکو درگل بفتح دال مہملہ و سکون راے ثقیل و فتح کاف فارسی و سکون لام بھی کہتے ہین مارواڑی مین منڈا پاتی اور مرہٹی مین گمبھا نام ہے

صفات و شناخت۔ اسکا پودا ویران مقامون مین پایا جاتا ہے ایک ہاتھ کا اور اس سے بڑا بھی ہوتا ہی برسات مین پیدا ہوتا ہے بہت سے پھول رکھتا ہے پھول سبز ہوتا ہے خشک ہوکر مائل بہ سفیدی ہوجاتا ہے اور باریک باریک سوراخ اسمین پیدا ہوجاتے ہین ڈول اسکا گول اور پشت کی طرف سے کسی قدر کھڑا ہوتا ہے مزہ اس درخت کا شیرین اور تیز ہے۔

طبیعت۔ گرم و خشک۔

خواص و فوائد۔ مین بے فساد ریاح و بلغم کو دفع کرتی ہے یرقان کو مفید ہے اعضا کی سوجن کو نافع ہے پیٹ کے کیڑے مار کر نکال دیتی ہے بواسیر کو نافع ہے جوشاندہ اسکا دو ایک لونگ کے ساتھ پینا تپ بلغمی کو دفع کرتا ہے اسکے اجزا کو پیسکر پینا جملہ اقسام سموم نباتی و حیوانی کے لیے مجرب ہے خصوصا اگر کسی شخص کو سانپ نے کاٹا ہو اسکے حلق مین چند قطرے اسکے شیرے کے اتر جائین تو فوراً نفع ہوتا ہے اگر حلق مین نہ اترین ناک مین ڈالین بہت مفید ہے اسکا ساگ پکا کے کھانا بھوک خوب کھولتا ہے اور اسکے بیج بیس کر بیپ کرتا قوی ممسک ہی گوما کا پھل ایک عدد لے کر آدھ پاؤ پانی مین پیسکر دو تولہ کھانڈ یا مصری ملا کر مریض تپ و لرزہ کو پلانے سے فائدہ ہوتا ہے اس کا درخت جڑ سے اکھیڑ کر کچل کر رس آنکھ مین لگانے سے یرقان زرد جاتا رہتا ہے۔ ہندی کی کتابون مین لکھا ہے گوما ہضم مین بھاری شیرین خشک گرم چرپری سلونی کڑوی وات اور صفرا بڑھانے والی اور دست آور ہے۔ بلغم آنون ورم یرقان دمہ بے رغبتی طعام ضعف ہاضمہ بادی اور پیٹ کے کیڑون کو مٹاتی ہے اسکے پتے میٹھے کڑوے خشک ہضم ہونے مین بھاری صفرا پیدا کرنے والے اور مسہل ہین یرقان ورم پرمیہ اور بخار کو دفع کرتے ہین اسکے پتون کو کپڑمٹی کرکے بھوبھل مین پکاکر نمک ملا کر کھلانے سے بخار چھوٹ جاتا ہے اس کے پتون کا تازہ رس پلانے سے درد سر اور سردی کا اثر مٹ جاتا ہے اسکے پتون کے رس مین کالی مرچ ملا کے پلانے سے وشم جور چھوٹ جاتا ہے پتون کا رس آنکھ مین لگانے سے چوتھے دن آنے والا بخار دفع ہوتا ہے اس کے رس کے آنکھون مین لگانے سے یرقان دفع ہوتا ہے۔

گومید (ھ)

بضم کاف فارسی و سکون واو مجہول بکسر میم و سکون یاے تحتانی مجہول و دال مہملہ موقوف اسکو گومید منی اور راہو رتن بھی کہتے ہین

صفات و فوائد۔ ایک قسم کا جوہر ہے ترش اور گرم اور ہلکا اور راحضم ہے بھوک بڑھاتا ہے ریاحی امراض کو دفع کرتا ہے اسکی خاصیت چندر کانت کی طرح ہے ضعف دل اور خفقان کو زائل کرتا ہے عقل بڑھاتا ہے باہ سے بلغم صفرا اور جلد بدن کے امراض اور آنکھ کے امراض اور کھانسی دور کرتا ہے۔

Hakeem Shoukat Ali

گوند (ھ)

بضم کاف فارسی وواو مجہول ونون غنہ ودال مہملہ موقوف اسکو فارسی مین سامان بروزن دامان کہتے ہین۔

صفات وشناخت۔ ایک گھانس ہے کہ پانی مین پیدا ہوتی ہے ٹیری مین اور اسمین یہ فرق ہے کہ ٹیری کی پتی چوڑی ہوتی ہے اور اسکی تیلی نرم بھی ہوتی ہے اس سے چٹائیان بنتے ہین مضبوط چٹائی گوندکی ہوتی ہے اس کے دام بھی زیادہ لگتے ہین۔ ٹیری عوام کا محاورہ ہے۔ کتب فن مین ٹیپیرا لکھتے ہین۔

طبیعت۔ دوسرے درجے مین سرد وخشک ہے۔

خواص وفوائد۔ اسکو جلاکر زخم پر ترکنے سے لہو رک جاتا ہے کہتے ہین کہ اسکی چٹائی پر بیٹھنے سے بواسیر زائل ہوتی ہے اور یہ کہنے کی بات ہے کہ اُسپر بیٹھنے سے فرح ونشاط پیدا ہوتا ہے کیڑے کوڑے اسپر چلنے کی طاقت نہین رکھتے۔

گوندنی (ھ)

بضم کاف فارسی وواو مجہول ونون غنہ ودال مہملہ موقوف ونون مکسور ویاے معروف اور **گوندی** دال مہملہ کے کسرے اور یاے معروف سے بھی کہتے ہین اور کہین واو معروف سے بھی تلفظ کرتے ہین

صفات وشناخت۔ ایک ہندوستانی درخت کا پھل ہے اسکا درخت تیس۳۰ چالیس۴۰ فٹ اونچا ہوتا ہے اسکا تنہ چھوٹا ہوتا ہے اور اسکی گولائی ۳ - ۵ فٹ تک کی ہوتی ہے اسکی شاخین پھیلی ہوئین اور انکی انتہا کا حصہ اکثر جھکا ہوا رہتا ہے اسکے تنے کی چھال موٹی ہلکے یا گہرے بھورے رنگ کی ہوتی ہے یہ بہت نہین تڑکتی ہے اسکے پتے کھُردرے ہوتے ہین اسکے چھوٹے چھوٹے سفید پھولون کے اور چھوٹے چھوٹے ہرے پھلون کے گچھے لگتے ہین جب پھل پک جاتے ہین تب ہلکے سیندوریا زرد رنگ کے ہوجاتے ہین پوست انکا پتلا ہوتا ہے شکل مدور مخروطی ہوتی ہے مکوہ کے دانے کے برابر بلکہ اس سے ذرا بڑے بھی ہوتے ہین انکے اندر بیج اور سپید لعاب شیرین ہوتا ہے ہر ایک پھل مین ایک بیج نکلتا ہے ماگھ پھاگن مین اسکے نئے پتے آتے ہین چیت سے جیٹھ تک اسکے پھول لگتے ہین برسات مین پھل پکتے ہین اسکے بیر جمین ایک قسم کا گوند لگتا ہے۔ وید اسکو تیز اور پکسا اور شیرین بتلاتے ہین۔

طبیعت۔ پختہ پھل گرم وتر درجہ اول مین اور خام سرد وتر اور پتے بھی سرد ہین۔

خواص وفوائد۔ پھل اسکا قبض رفع کرتا ہے سینے کو صاف کرتا ہے پیٹ کے کیڑون کو نکالتا اور مارتا ہے آواز کو صاف کرتا ہے منی کو گاڑھا کرتا ہے قوت باہ بڑھاتا ہے کھانسی کو دور کرتا ہے مادے مین نضج پیدا کرتا ہے اور اُسے معتدل القوام بناتا ہے گوندنی کا لعاب لیکر ہموزن شکر سفید کے ساتھ قوام کرکے تھوڑا ببول کا گوند ملاکین یہ نسخہ کھانسی کے لیے بے نظیر ہے۔ گوندنی کا مع بیج کے سفوف ہموزن شکر ملاکر کھانا مقوی کرو مغلظ منی و مہیج باہ ہے۔ گوندنی کے نرم پتے ایک تولہ مورپنکھے ایک تولہ گیروا ایک ماشہ پانی مین پیسکر پینا خون بواسیر کو بند کرتا ہے اسکے پتے اور اسکی جڑ اور اسکی چھال چابنے سے منھ کے اندر کے آبلے اور دانے جاتے رہتے ہین اور منھ آنے کو مفید ہے اور ان اجزا کو جوش کرکے کلی کرنے سے دانتون کا درد دور ہوتا ہے اس کے پتون کی راکھ زخم کو مفید ہے بہت سی کچی گوندنیان کوٹ کر کھانڈ اور گھی ملاکر بڑیان بناکر کھانے سے عورتون کے ناف نکلنے اور رحم کے بیجا ہونے کا عارضہ موقوف ہوجاتا ہے یہ ایک مجرب کار عورت کا بتایا ہوا نسخہ ہے ویدون کے نزدیک گوندی گران ہے بلغم زرج اور پیٹ مین کیڑے پیدا کرتی ہے

Hakeem Shoukat Ali

گرم زہر دفع کرتی ہے پھوڑون کو نافع ہے بالون کو نقصان پہونچاتی ہے بعض کتابون مین لکھا ہے کہ پیٹ کے کیڑے دفع کرتی ہے بادی پیدا کرتی ہے اسکی چھال کا جوشاندہ پلانے سے دست بند ہوتے ہین منوان مٹانے کے لیے اسکی چھال سے کلیان کرتے ہین اسکے پیڑ کے پتون کو کالی مرچ کے ساتھ گھوٹ چھانکر پینے سے منی گاڑھی پڑتی ہے اسکی تین برس کی جڑ زمین کے نیچے سے نکالکر اسکا ٹکڑا منہ مین رکھنے سے صفرا کی خرابی سے پڑا ہوا گلا کھل جاتا ہے گوندنی کے رس مین مصری ملاکے پینے سے یا اسکے پتون کے سفوف کی کھانڈ کے ساتھ پھنکی لینے سے منی گاڑھی پڑتی ہے مگر زیادہ کھانے سے بادی بڑھ جاتی ہے سوکھی گوندنی کے سفوف سے کھانڈ صاف کرتے ہین ۔ **مضر** ۔ زیادہ کھانا اور نہار کھانا تشنگی اور نفخ پیدا کرتا ہے **مصلح** **قند** **بدل** سپستان ۔

گوہ (ھ)

بضم کاف فارسی وواو مجہول وہاے موقوف ۔ سوسمار (ف) ضب (ع)

صفات وشناخت ۔ مشہور صحرائی جانور ہے ورل مین اور اسمین فرق ہے گو شکل اور خواص مین کچھ مشابہت ہے بعض کتب سے یہ بھی اشارہ پایا جاتا ہے کہ گوہ سے ضب غیر ہے مگر مشہور یہی ہے کہ دونون ایک ہین ۔

طبیعت ۔ تیسرے درجے مین گرم وخشک ہے ۔

خواص وفوائد ۔ اسکا گوشت مقوی باہ ہے اسکے شوربے کا پینا ریاح غلیظ اور قولنج کو دفع کرتا ہے اسکے گوشت کو جوش دیکر اسمین آبزن کرنے سے بھی ریاح تحلیل ہوتی ہین اسکا گوہ پیسکر آنکھ مین لگانے سے جالا کٹ جاتا ہے نزول آب کا مرض جاتا رہتا ہے ۔ اسکا لیپ چھائین اور سیاہ داغ کو رفع کرتا ہے اگر مرض قوی ہو سرکے کے ساتھ اور اگر کمزور ہو تو پانی کے ساتھ استعمال کرین اسکی کھال کو جلاکر اسکو مالش کرنے سے عضو بےحس ہو جاتا ہے یہانتک کہ کاٹ ڈالین تو تکلیف نہین معلوم ہوتی اسکی چربی مقوی باہ ہے نعوظ پیدا کرتی ہے وید کہتے ہین کہ اسکا گوشت مقوی وبہی ہے بھوک بڑھاتا ہے بعض وید کہتے ہین کہ اسکا پکا ہوا گوشت شیرین اور تیز ہے بدن کے گوشت کو مضبوط کرتا ہے مزاج کو روشن کرتا ہے منی بڑھاتا ہے امراض سینہ کو دور کرتا ہے زچہ عورت کے لیے بہت موافق ہے بوڑھے کو جوان کرتا ہے کمر کو مضبوط کرتا ہے درد گردہ وکمر کو مفید ہے ۔ **مضر** گرم مزاج کو **مصلح** سرکے کے ساتھ پکانا ۔

گوے کم افلیسی نیل

گیاکو

صفات وشناخت ۔ یہ ایک بلند اور بےخزان درخت ہے جسکی اندرونی لکڑی اور رال کام مین آتی ہے سینٹ دومنگو اور جمیکا سے جو ملک امریکا مین واقع ہے لاتے ہین اندر کی لکڑی کا برادہ کر لیتے ہین اور رال خود بخود ٹپکتی ہے یا شگاف دینے سے درخت مین سوراخ کرکے حرارت پہونچانے سے ۔ لکڑی کی رنگت گہری بھوری سبزی مائل ہے چبانے سے ذائقہ خوشبودار اور خراشدار جب ملین یا خصوصاً حرارت دین تو خفیف خوشبو معلوم ہوتی ہے شورے کا تیزاب لگانے سے تھوڑے عرصے کے لیے رنگت سبز نیلاہٹ لیے ہو جاتی ہے اور رال گولائی لیے ہوے یا کسی قدر بیضوی اشک کے مانند دانے ہوتے ہین مگر اکثر بڑے ڈلے جنکے ساتھ لکڑی اور چھال وغیرہ کے ٹکڑے لگے رہتے ہین رنگت بھوری یا بھوری سبزی مائل ڈلے آسانی سے ٹوٹ جاتے ہین

Hakeem Shoukat Ali

اور ٹوٹی ہوئی سطح مثل شیشے کے چمکدار اور صاف ہوتی ہے باریک طبق شفاف اور رنگت میں بھورا سبز ہوتا ہے بو کسی قدر روغن بلسان کی سی چبانے سے حلق میں دیر تک خراش معلوم ہوتا ہے شراب مقطر میں حل کر کے اسکا ایک قطرہ تازہ آلوکی تراشی ہوئی سطح پر لگائیں تو خوب نیلا رنگ ہوگا۔

طبیعت ۔ گرم دوسرے درجے کے اول تک اور خشک تیسرے میں۔

خواص و فوائد ۔ مخزن الادویہ میں لکھا ہے کہ گیاکو ملطف اور محلل اور جالی ہے جلے ہوئے اخلاط کی اصلاح کرتا ہے نہایت خشکی پیدا کرتا ہے اکثر امراض بلغمی و سوداوی اور دموی کو نفع دیتا ہے فالج استرخا درد مفاصل عرق النسا نقرس اور جذام کو نافع ہے آتشک کی تمام قسموں کو اور خراب پھوڑے پھنسیوں کو مٹاتا ہے بلکہ انکے واسطے چوب چینی اور عشبہ سے بھی زیادہ کارآمد ہے اسی لیئے ڈاکٹر چوب چینی اور عشبے کو بغیر گیاکو کے استعمال نہیں کرتے مٹریا میڈیکا میں لکھا ہے معرق اور خوشبودار معرق اور مبدل ہے جب عرق لانے کی تائید منظور ہو جائے تو اس سے اور ادرار کی تاثیر ہوتی ہے امراض جن میں یہ دوا نہایت مفید ہے یہ ہیں پرانی گٹھیا خواہ آتشک کے باعث سے ہو یا کسی اور وجہ سے نقرس اور امراض جلد جو آتشک کا نتیجہ ہو یا کسی اور سبب سے حبس حیض اور وجع مفاصل اور نقرس میں نہایت مفید ہونے کی وجہ سے اسکو لگنم وائٹی یعنی چوب حیات کہتے ہیں مگر استعمال اسکا پرانے امراض میں جب مریض ضعیف اور کمزور ہو مناسب اور مفید ہے امراض حاد میں دینا مضر ہے۔

مقدار خوراک ۔ رال کی دس گرین سے تیس گرین تک اور رال کے مکسچر کی مقدار خوراک آدھے فلوئڈ اونس سے دو تک اسمین ایک فلوئڈ اونس میں گیارہ گرین رال ہوتی ہے اور ٹنکچر کی مقدار خوراک آدھے فلوئڈ ڈرام سے ایک تک ایک فلوئڈ اونس میں ۸۰ گرین ہے۔

گھر بھولی (ھ)

بفتح کاف فارسی مخلوط بہا و سکون رائے مہملہ و ضم بائے موحدہ مخلوط بہا و سکون واؤ و کسر لام و سکون یائے تحتانی اس کے لفظی معنی مکان کا فراموش کرنا ہیں وجہ تسمیہ اسکی یہ ہے کہ اسکے کھانے کے بعد آدمی کو اپنے مکان کی سدھ بدھ نہیں رہتی

صفات و شناخت ۔ (۱) بعض کہتے ہیں کہ دھتورے کے بیجوں کا پھل ہے جسمیں سے خامی ہیں بیج نکالکر پانی میں گیرو گھولکر اور سے چیڑ کر سکھا لیتے ہیں (۲) بعض کے نزدیک دھتورے کے بیج ہیں کہ پکنے کے بعد حاصل کرتے ہیں (۳) تحقیق یہ ہے کہ بھنگ کے پتے لیکر پانی میں گھلا ہوا گیرو اوپر سے لگا کر خشک کر لیتے ہیں

طبیعت ۔ بعض کہتے ہیں کہ سرد و خشک ہے بعض چوتھے درجے میں گرم و خشک بتاتے ہیں۔

خواص و فوائد ۔ مخدر و مسکر ہے اس کے لیپ سے بہق اور برص اور جذام کو نفع ہوتا ہے اسکو زیادہ مقدار میں کھانے سے خناق نکل کر گلا بند ہو کر آدمی مرجاتا ہے اسکے کھانے سے عجیب حالات طاری ہوتے ہیں کبھی آدمی ہنستا ہے کبھی روتا ہے اور بہکی باتیں کرتا ہے بدن کے کپڑے اتار کر پھینک دیتا ہے ادھر ادھر دوڑا دوڑا پھرتا ہو کتے کی طرح چلاتا ہو اسکی اصلاح کی صورت یہ ہے کہ قے کرائیں دودھ پلائیں۔

Hakeem Shoukat Ali

گھڑبکڑا (ھ)

بفتح کاف فارسی مخلوط بہا وسکون رائے ثقیل و فتح میم وسکون کاف تازی و فتح رائے ثقیل وسکون الف

صفات وشناخت۔ ایک روئیدگی ہے جسکے بیج سرخ رنگ اور رائی کے دانے کے برابر ہوتے ہین پھلی مین یہ دانے ہوتے ہین ان بیجون کو بھی گھڑبکڑا کہتے ہین بعض اطبائے دکن لکھتے ہین کہ وہ سیاہ رنگ شکن دار ایک جڑ ہے جو سخت اور بھاری ہوتی ہے اندر سے رنگ خاکی ہوتا ہے مزہ کسی قدر تلخ ہوتا ہے درخت اسکا بیلدار ہوتا ہے پتے پان کی طرح ہوتے ہین اور پھول سیاہ رنگ اور پھلی کلتھی کی پھلی کی طرح ہوتی ہے دوسری قسم اسکی اور ہے جسے دودیا گھڑبکڑا کہتے ہین یہ سفید وبراق ہے پتے سیم کے پتون کی طرح اور پھول سرخ مرچ کے پھول کی طرح ہوتا ہے اور پھل برگد (بڑ) کے پھل کی شکل ہوتا ہے کچے پھل کو کھاتے ہین ککڑی کا سا مزہ ہوتا ہے پک کر شیرین و لذیذ ہوجاتا ہے جڑ مولی کی طرح سفید اور اس سے چھوٹی اور شفاف ہوتی ہے پوست پتلا کوڑی کے پوست کی طرح اسپر ہوتا ہے اکثر جڑ ہی کو خشک وتر استعمال کرتے ہین۔

طبیعت۔ سرد وخشک اور رطوبت فضلیہ بھی اسمین ہے بعض گرم وتر پہلے درجے مین لکھتے ہین۔

خواص وفوائد۔ یہ چیز مبہی ہے گردے اور کمر کو قوت دیتی ہے منی کو غلیظ کرتی ہے ہندی کے اکثر سفوفون اور معجونون کے نسخون مین اسکا استعمال ہے جو مقوی باہ اور مغلظ منی ہین۔

گھُن (ھ)

بضم کاف فارسی مخلوط بہا وسکون نون سوس (بواو معروف) و اُبنتہ کذا فی کنز اللغات ع)

صفات وشناخت۔ ایک باریک سا کیڑا ہے عنابی رنگ جو گیہون اور لکڑی مین لگ جاتا ہے لکڑی کے گھن کو عربی مین سوس الخشب کہتے ہین اور بہتر وہ ہے جو بلوط کی لکڑی مین لگے اور گیہون کے گھن کو سوس الحنطہ بولتے ہین مطلق سے مراد لکڑی کا گھن ہے اسکے پر ہوتے ہین جنسے اڑ سکتا ہے۔

منافع۔ اسکو بموزن انیسون کے ساتھ کپڑے مین باندھکر اور جلا کر زخم پر رکھین تو خون بند ہوجاتا ہے درد جاتا رہے قروح نملیہ پر چھڑکنے سے بڑھنا رک جاتا ہے گیلانی شرح قانون مین کہتا ہے کہ چوب بلوط کے گھن کو پیسکر زخم پر چھڑکنے سے خون بند ہوجاتا ہے۔

گھن بھوڑا (ھ)

بفتح کاف فارسی مخلوط بہا وسکون نون وضم بائے فارسی مخلوط بہا و واو مجہول و رائے ثقیل موقوف اسکو گھن بیل اور بلی پونسا بھی کہتے ہین

صفات وشناخت۔ ایک روئیدگی ہے جسمین ساق نہین ہوتی اسکی بیل انگور کی طرح ہوتی ہے شاخین لمبی اور زمین پر پھیلی ہوتی ہین ڈنڈی پر تین پتے اور ہر پتے مین پانچ کنگرے شق کیے ہوے ہوتے ہین اور پھول ایسا سفید جیسے سرخ مرچ کا اور رائی کے برابر اور پھل اخروٹ کے برابر اور تکونیا ہوتا ہے اور اندر سے خالی اور اسمین تین پردے علیحدہ علیحدہ ہوتے ہین ہر پردے مین ایک گول دانہ کالی مرچ کے برابر سیاہ رنگ اور سر پر اسکے سفیدی ہوتی ہے نرم زمین مین یہ درخت ہوتا ہے۔

Hakeem Shoukat Ali

طبیعت۔ گرم وخشک۔

خواص وفوائد۔ یہ دوا نہایت لطافت پیدا کرتی ہے اسکا بیج سنگ گردہ ومثانہ کے لیے نافع ہے دیوانگی کو دفع کرتا ہے کمر کو مفید ہے مدر بول ہے رحم کا منہ بند ہوجائے تو اُسے کھول دیتا ہے باہ کو قوت دیتا ہے منی کو غلیظ کرتا ہے سیلان منی ومذی وودی کو روکتا ہے اسی قسم کے سفوفات میں مستعمل ہے اسکے پتے اکثر جراحات کے علاج میں مستعمل ہیں گولی کے زخم پر باندھے جاتے ہیں اگر بدن میں گولی رہ گئی ہو تو اُسے کھینچ لیتے ہیں اسکی اصلاح چاولوں کی دھوون سے ہوتی ہے۔

کھنگچی (ھ)

بضم کاف فارسی مخلوط بہاء وسکون نون وکاف فارسی دوم موقوف وکسر جیم فارسی ویائے تحتانی معروف مارواڑی میں جرجی اور کہیں جرچی اور کہیں چونچی اور کہیں گنگ اور کہیں کنج اور سنسکرت میں کنجا بولتے ہیں حب اور سرخ اسی سے عبارت ہے۔

صفات وشناخت۔ ایک بیلدار درخت کے بیج ہیں یہ بیل آس پاس کے درختوں پر پھیل جاتی ہے پتے املی کے پتوں کی طرح اور اُنسے ذرا بڑے ہوتے ہیں مزہ ان پتوں کا میٹھا ہوتا ہے اس بیل میں پھلیاں لگتی ہیں جو باقلے کی پھلی کی طرح ہوتی ہیں پکنے کے بعد پھٹ جاتی ہیں ان پھلیوں میں سے بیضوی شکل کے اور براق بیج نکلتے ہیں جو کھنگچی کہلاتے ہیں کلی اسکی خوشنما اور خوشہ دار ہوتی ہے کھلنے سے چار پتیاں ہوتی ہیں ایک پتی جوڑی ایک طرف اور تین پتیاں جوڑی دوسری طرف (۱) جس بیل کے گلابی پھول لگتے ہیں اُسکی پھلی میں سے تین سے پانچ تک کالی آنکھ والے لال بیج نکلتے ہیں (۲) جس کے کالے پھول لگتے ہیں اُسکی پھلی میں سے نو سے بارہ تک سفید آنکھ والے کالے بیج نکلتے ہیں (۳) جس کے سفید پھول لگتے ہیں اُسکی پھلی میں سے چار سے آٹھ تک سفید بیج نکلتے ہیں پھولوں کے رنگ کی وجہ سے کھنگچی دس سے بھی زیادہ ذاتوں کی ہوتی ہے مگر ہندوستان میں سب قسم کی نہیں ملتی ہے۔ بعض قسم نصف سفید یا سرخ اور نصف سیاہ بھی ہوتی ہے جو یک رنگ سُرخ اور گول اور چوڑی مرغ کی آنکھ کی طرح ہوتی ہے اسکو ہندی میں گروند اور اچھا پھل کہتے ہیں اسی قسم کو عین الدیک بتاتے ہیں بعض کہتے ہیں کہ عین الدیک بینگ کا بیج ہے اور بعض متاخرین اسے کھنگچی خیال کرتے ہیں نسخہ سعیدی میں لکھا ہے کہ بینگ کا درخت ہوتا ہے اور کھنگچی کی بیل چلتی ہے جو دوسرے درخت پر پھیلتی ہے پھر یہ دونوں کیسے ایک ہوسکتے ہیں اور محیط اعظم میں بیان کیا ہے کہ دونوں علیحدہ علیحدہ ہیں کیونکہ عین الدیک میں جو افعال از قسم تفریح وتقویت دل وغیرہ بیان کیے ہیں یہ کھنگچی میں ذرا نہیں پائے جاتے بلکہ یہ تو سمی چیز ہے قے اور اسہال لاتی ہے ضعف وکرب طاری کرتی ہے کھنگچی برسات میں پھولتی پھلتی ہے اسکے پھول پھل پتے ڈالی اور جڑ میں سے پتے سب سے زیادہ میٹھے ہوتے ہیں ان کو پان میں رکھ کر کھاتے ہیں ان میں سے بہت سا ست نکالا جاسکتا ہے یا بیل میں سے ایک قسم کا کھار بھی نکلتا ہے کئی آدمی اسکی جڑ کو ملیٹھی بتلاتے ہیں مگر ملیٹھی دوسری چیز ہے اسکی جڑ نہیں ہے۔ بصرے کی طرف جو لوگ ملیٹھی کی جھاڑی دیکھ کر آئے ہیں وہ اُسکے کھنگچی کی جڑ ہونے پر ہنستے ہیں

طبیعت۔ تمام قسمیں تیسرے درجے میں سرد وخشک ہیں۔

خواص وفوائد۔ کھنگچی کی ہر قسم تند وتیز ہے زخم پیدا کرتی ہے جو اسکی گری کو پیسکر شہد میں ملا کر بتی اُسمیں تر کرکے زخم میں رکھیں تو بدگوشت کو کھاجاتی ہے بچوں کے کان میں جو سختی اور فساد پیدا ہوجاتا ہے جسے ہنگوڑہ کہتے ہیں کیونکہ عوام کا خیال یہ ہے کہ ہینگ کی بو سے یا کھانے سے پیدا ہوجاتا ہے اس مرض کے لیے اسکی بتی بہت مفید ہے سفید کھنگچی کا

Hakeem Shoukat Ali

مغز پیسکر تل کے تیل مین ملاکر منہ پر سوتے وقت مل لین اور صبح کو دھو یا کرین چھائیان اور مہاسے جاتے رہین گے اور سرخ گھنگچی کا مغز بھی سفید ہے اس طرح لگائین کہ شب کو پانی مین تر کرکے صبح کو مقشر کرکے دال کو تیز سرکے مین بھگو کر اور پیسکر تین روز تک لگائین اور آٹھ پہر کے بعد گائے کا گھی مل لیا کرین اسکی بتی ذکر کے سوراخ مین رکھنے سے مرض بند کشاد دور کرتی ہے یہ کرین کہ پیسکر شہد مین ملاکر کاغذ کی بتی پر لگا کر سوراخ مین رکھدین اور جلدی نکال لین تاکہ سوراخ بالکل بند ہوجائے اکثر قوت باہ کے طلاؤن مین داخل ہے اگر عورت پاکی کے بعد گھنگچی سفید ایک عدد نگل لے تو ایک سال حاملہ نہو اور دو نگل لے تو دو سال حمل نہ رہے۔ ۴ ماشہ سرخ گھنگچی کوٹ کر عورت کو کھلاوین اور تین دن تک ایسا کرین تو تمام عمر حاملہ نہ ہو گھنگچی کا پوست جدا کرکے کڑوے تیل مین جلائین پھر صاف کرکے کان مین ٹپکائین تو درد جاتا رہے۔ مفتاح مین لکھا ہے کہ گھنگچی سفید لگری کاغذی لیمو کے رس مین پیسکر رکھ چھوڑین اور صبح کو تھوڑا سا آنکھ مین لگا دیا کرین زوال آنکھ کو بہت نفع ہو۔

وید کہتے ہین کہ گھنگچی تلخ و گرم و دیر ہضم ہے قے لاتی ہے ممسک منی ہے اور منی کو بڑھاتی ہے اسکے پتے نفخ شکم دور کرتے ہین سفید گھنگچی کو اس عورت کے دودھ مین جسنے لڑکی جنی ہو پیسکر آنکھ مین پھلی پر لگانا مفید ہے گو کتنی ہی پرانی ہو کٹ جاتی ہے اگر اس دوا سے آنکھ مین درد پیدا ہوجائے تو مکھن لگائین اسکے روغن کی مالش بواسیر کو نافع ہے کف دست دریا پر ملکر ذرا آگ پر سینکنے سے امساک منی پیدا ہوتا ہے اگر ادویہ محللہ کے ساتھ ملاکر استعمال کرین تو بہت فائدہ دے۔ اسکی جڑ اور پھلون کے دو حصہ جوشاندے مین ایک حصہ تیل ڈالکر آگ پر رکھین جب جوشاندہ جل جائے اور خالص تیل رہ جائے تب اسکو اتار رکھین اس تیل کی مالش سے داد ون گنڈمالا مٹتی ہے اسکی جڑ کو بکری کے پیشاب مین گھسکر آنکھ مین لگانے سے آنکھ کی دھند مٹتی ہے سفید گھنگچی کی تیس رتی جڑ کو پیسکر اسکا رس نکالکر مصری کے ساتھ پلانے سے سوزاک جاتا رہتا ہے اسکو رات بھر پانی مین بھگو کر صبح کو مل کر پینے سے عورت کی فرج سے سفید رطوبت کا نکلنا بند ہوتا ہے اسکی جڑ کو سونٹھ کے ساتھ ڈھائی سے ۴ رتی تک دینے سے کھانسی یا کتا کھانسی رفع ہوتی ہے اس کے پتون کو رائی کے تیل سے چپڑ کر گھٹیا پر باندھ دینے سے سوجن اتر آتی ہے تازے پتون کو پیسکر رس نکالکر تیل مین ملا کے مالش کرنے سے درد رفع ہوتا ہے گھنگچی کو پارہ گندھک بتول بھنگ کے پتے اور منولون کے ساتھ پیسکر لگانے سے پھوڑے پھنسی مٹتے ہین یہ دست آور ہے مگر زیادہ مقدار دینے سے زہر کا کام دیتی ہے اور پیٹھ کے سے نشان پیدا کرتی ہے خاصکر گھنگچی کے چھلکے کے لال حصے مین زہر ہوتا ہے آدھ رتی سے ڈیڑھ رتی تک گھنگچی کے سفوف کو دودھ مین اونٹا کر دانہ الائچی سفید کا سفوف چھڑک کر پینے سے اعصاب کی طاقت بڑھتی ہے مگر زیادہ مقدار دینے سے قے لاتی ہے سفید گھنگچی یا اسکی جڑ کی دوسری دواؤن کے ساتھ چٹنی بنا کے کھلانے سے قوت باہ بڑھتی ہے گھنگچی کو گھسکر پھوڑون کی پھنسیون یا آنکھ کے درد پر لگانے سے کچھ سوجن پیدا ہو کر دونون مٹ جاتے ہین ہلکی سوجن پر گھنگچی کو گھسکر لگانے سے بہت فائدہ ہوتا ہے اس کے سفوف کو سونگھنے سے سرکا تیز درد مٹتا ہے پیٹ مین کھانے کی بہ نسبت خون مین ملنے سے زہر کا کام زیادہ دیتی ہے اس جگہ پھوڑا ہو کر سوجن ہوجاتی ہے اسکے زہر کو دور کرنے کے لیئے سرکہ دو حصہ کھانڈ ۴ حصہ اور چونے کا پانی ایک حصہ ملا کر ۲ ماشہ کی مقدار دینی چاہیئے گھنگچی کے چھلکے اتار کر مینگ کو مہین پیسکر آنکھ کے پھوڑے یا پپوٹون کی پھنسیون پر لگانے سے فائدہ ہوتا ہے اسکی جڑ کو پانی مین گھسکر سعوط کرانے سے آدھا سیسی کا درد رفع ہوتا ہے گھنگچی اور اسکی جڑ گو تا دلیہ

Hakeem Shoukat Ali

کے دودھ کے ساتھ دینے سے بواسیر دفع ہوتی ہے سفید گھنگچی کو مغلی انڈے کے رس مین گھس کر آنکھ مین لگانے سے چیچک سے پیدا ہوا آنکھ کا پھولا کٹ جاتا ہے یہ اُبال کر کھانے سے ہاضمہ بڑھاتی ہے مگر زیادہ کھانے سے سر کا تیز درد پیدا کرتی ہے بنا اُبالے ہوئے اسکو کھانے سے قے اور دست بہت ہوتے ہین اس مین اتنا زہر ہے کہ اگر آدھی گھنگچی پیسکر جوان بلی کی ران مین پچکاری یا اور کسی طرح سے ڈالدیا جائے تو ۲۴ گھنٹے مین ہلاک کر دیتی ہے۔ گھنگچی کے پتون کے رس کو دودھ کے ساتھ پینے سے پرمیہ مٹتا ہے سفید گھنگچی کی جڑ اور سفید گڑہل کی جڑ کو گھس کر پینے سے اور عضو تناسل کے ٹانکی پر لگانے سے آتشک دفع ہوتی ہے سفید گھنگچی کی جڑ کو پیسکر کھانے سے کھانسی مٹتی ہے۔

شبد ارتھ چنتامنی مین لفظ گنجا کے اندر صرف دو قسم کی گھنگچی لکھی ہے ایک سرخ دوسری سفید اور کہا ہے کہ بادو صفرا اور تپ کو دور کرتی ہے چہرے کی سوزش کو مٹاتی ہے سانس چڑھنے کو نافع ہے پیاس بجھاتی ہے نشے کے استعمال سے کوئی مرض حادث ہوجائے تو اُسے مفید ہے آنکھ کے مرض کو دفع کرتی ہے خارشت اور پھوڑے پھنسی کو دور کرتی ہے بدن کے کیڑے دفع کرتی ہے مرض جذام کو نافع ہے۔

مؤلف نے اکثر شکاریون سے سنا ہے کہ شیر جب کسی جانور کا گوشت کچھ کھا لیتا ہے اور چھوڑ دیتے ہوئے گوشت پر گھنگچیان پیسکر لگا دیتے ہین اور اُسے کھاتا ہے تو مر جاتا ہے۔ **مضر** گھنگچی قے اور دست لاتی ہے ضعف و کرب طاری کرتی ہے **مصلح** گھی اور دودھ اور وید آکاس بیل کا شیرہ بھی اسکا مصلح بتاتے ہین۔

مقدار خوراک۔ رموز اعظم مین بانجھ کرنے کے بیان مین جو ایک نسخہ لکھا ہے اُس سے مقدار خوراک اسکے سفوف کی چار ماشہ تک معلوم ہوتی ہے مگر حق یہ ہے کہ اسکو خارجی معالجات مین خرچ کرین کھلانا مناسب نہین۔

گھنگیر (ھ)

دوسرا نام اس کا گنگیری بھی لکھا ہے

صفات۔ ایک درخت ہے خاردار میوہ دار سیاہ رنگ جو خابور کے کوہی حصے مین بہت ہوتا ہے۔

طبیعت۔ سرد و خشک۔

منافع۔ اسکے بیج پرانے دستون کو بند کرتے ہین یرقان کو فائدہ دیتے ہین اسکی آدھ پاؤ جڑ کو جوش دین جب آدھا پانی باقی رہے تو پی لین فی الفور جی اچھلنا دور ہوجائے **مضر** مولد قولنج۔ **مصلح** روغن۔

قدر خوراک۔ ۵ تولہ تک۔

گھوڑا (ھ)

بضم کاف فارسی مخلوط بہا و واو مجہول و فتح رائے ثقیل و سکون الف۔ اسپ (ف) فرس (ع)، ہارس (ش)

صفات۔ گھوڑے کے مختلف رنگ ہوتے اور اکثر وہ اپنے رنگ کے نام سے بولا جاتا ہے جیسے کمیت سرنگ۔ سمند۔ سبزہ۔ شرخہ۔ نقرہ۔ ابلق اور مشکی کبھی گھوڑا اپنے کیفیت کے نام سے مشہور ہوتا ہے مثلاً ترکی۔ عربی۔ عراقی۔ بہاڑی اور کاٹھیاواڑ۔

گھوڑے کے اول ہی بیان مین یہ مشکل سوال پیش آتا ہے کہ پالتو گھوڑے کی کیا اصل ہے اور کس زمانے اور کس قوم کے انسان نے پہلے فرمانبردار کیا ہے فی الحقیقت اسکی اصل کسی کو معلوم نہین ہے جو علما کہ نظام حیوانات سے آگاہ ہین

Hakeem Shoukat Ali

یون سمجھتے ہین کہ جنگلی گھوڑون کے غول جو تاتار کے میدانون مین پھرتے ہین وہ کسی گھریلو گھوڑے کی نسل مین ہین اور گھوڑون کے غول جو جنوبی امریکہ کے میدانون مین پھرا کرتے ہین اُن گھوڑون سے جنھین اہل اسپین نے ۱۵۳۵ء مین وہان پہونچایا نکلے ہین اکثر علما کی یہ راے ہے کہ مصری لوگ سب سے پہلے اس حیوان کو تابع مین لائے ہین اور اُنکا یہ خیال اس باعث سے ہوا کہ اُسکا پہلا ذکر جو عہد عتیق مین ہے وہ ملک مصر سے تعلق رکھتا ہے جو گھوڑے بالفعل ایٹالیہ جدید مین پھیلے مین وہ شمالی افریقہ کے گھوڑون سے ملکر دونسلے ہوگئے خصوصًا وہ گھوڑے جو ہلکے ہین اور زین سواری اور گھوڑدوڑ کے واسطے ٹھہرائے گئے ہین یہ گھوڑے اکثر میانہ قد یعنی چار فٹ آٹھ انچ سے کم ہین اور اُن کے ہموار اعضا خوش ڈول اور شکیل صورت اور بستہ اور گٹھیلا بدن ہے اور تیز رفتار ہین جس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ ذات کے اچھے ہین شمالی افریقہ کے گھوڑے عربی گھوڑون سے اور اسپین والے گھوڑون سے سیلدار نکلے فارستان کے گھوڑے عربی گھوڑون سے مشابہت رکھتے ہین مگر بہ نسبت اُن کے قدآور ہین وہان کے شمالی اطراف یعنی مازندران وغیرہ کے وسیع میدانون مین ایک قسم کے لانبے گھوڑے چرا کرتے ہین اور فارسی سوار اُن کے بڑے شائق ہین ہندوستان کے بہتر گھوڑے عربی یا ترکی سے نکلتے ہین درحقیقت ہر ایک ملک مین جو برہم پتر کے پورب اور خط جدی سے دکن کی جانب واقع ہین کسی قسم کے گھوڑے ٹٹو یا تانگن سے بہتر نہین معلوم نہین کہ عرب کے خاص قسم کے گھوڑے کہان سے آئے شاید مصر کے گھوڑون کی نسل سے جنھے حضرت سلیمان نے اپنا اصطبل بھرا یا تھا نکلے ہون ان دونون ملک شام مین تین ذات کے گھوڑے ہین - اول خاص عربی ذات کے - دوسرے ترکی - تیسرے گردی جو انھین دونون قسم مذکور سے نکلا ہے - ترکی گھوڑے عربی گھوڑون سے قدآور ہین اور جبکہ ساز و سامان سے آراستہ ہون اپنے سبقت لیجاتے ہین عربی گھوڑے ترکی کی بہ نسبت سبک اور کم قدآور ہین مگر اُنکے اعضا بہت خوشنما اور ترکی کی بہ نسبت زیادہ مضبوط اور تیزگام عرب سوارون کے واسطے گھوڑیون کو اور ترک گھوڑون کو زیادہ پسند کرتے ہین عربی گھوڑے چار فٹ آٹھ انچ سے زیادہ قدآور کم ہوتے ہین - دنیا مین ۲۲ انچ کا گھوڑا ابھی موجود تھا جسکا وزن قریب ۴۲ پونڈ کے تھا یہ گھوڑا جنوبی امریکہ کے کنارے ایک جزیرے مین پیدا ہوا تھا اور لوگ اُسے نادر الوقت سمجھ کے نہایت عزیز رکھتے تھے یہ گھوڑا ہمیشہ پہاڑی چوٹی پر اپنے دوسرے ہم جنسون کے ساتھ رہا کرتا تھا ایک آدمی نے اُسے چوری سے پکڑ کر ایک سرکس کے منیجر کے ہاتھ فروخت کر ڈالا۔

طبیعت - گرم و خشک دوسرے درجے کے آخر مین کہتے ہین کہ ماکول اللحم پالتو جانورون مین اس سے زیادہ کوئی گرم نہین ہے۔

خواص و فوائد - گھوڑے کا گوشت کھانے سے شجاعت اور سنگدلی پیدا ہوتی ہے وہ تمام گوشتون سے زیادہ غلیظ ہے اس سے سوداوی خون بنتا ہے لیکن جس کے مزاج مین ریاح سرد کا غلبہ ہو اُسکو مفید ہے اور جلد ہضم ہوکر معدے سے تلے اُتر جاتا ہے - بعض کہتے ہین کہ اسکا گوشت مسامات کو ڈھیلا کرتا ہے اور محنت کرنے والے آدمیون کے موافق ہے اسکے کباب دودھ کے ساتھ کھانے سے سرد مزاج والے آدمی کی باہ کو قوت حاصل ہوتی ہے مگر خلط فاسد پیدا ہوتا ہے اگر گھوڑے کے پرکوٹ کرکے مین ملا کر کھلادین تو دردمند رہے اسکا پرگڑ مین لپیٹ کر کھانے سے قسر ق مدی یعنی نہروجاتا رہتا ہے - پھیپھڑے کا چمڑا بالون سمیت جلا کر

Hakeem Shoukat Ali

لگانے سے پھنسیاں دفع ہوتی ہیں اسکی تازہ لید کا پانی نچوڑ کر سعوط کرنے سے نکسیر کا ہو بند ہوتا ہے اسکا تازہ خون زہر ہے اسکو کھانے سے دست آنے لگتے ہیں گھوڑے کو حلال کرتے ہی تازہ خون گرما گرم ساڑھے سات تولہ اگر پی لیا جائے تو حلق میں سخت ورم آجائے روح کے منفذ بند ہو جائیں نرخرے اور کوون پر ورم آجائے اور سخت متلی اور بے چینی پیدا ہو جائے زبان اور حلق سرخ ہو جائے پھیپھڑے جائیں کزاز عارض ہو جائے اور غش آکر پینے والا مر جاتے۔ اس کا علاج یوں کریں کہ ایسی چیزیں جو خون کو پگھلاتی ہوں کھلائیں اور سرد چیزیں حلق میں ٹپکائیں ایسا نخلخہ سنگھائیں جس سے دل و دماغ قوت پائیں جو کا آٹا شہد کے پانی کے ساتھ پیٹ پر لگائیں مگر قے کرانے سے بچیں تاکہ مری اس خون کے نکلنے سے جو معدے میں جم گیا ہے تکلیف نہ پائے صحت کی علامت یہ ہے کہ پاخانے کی راہ ایک چیز شنگرف یا زعفران کے رنگ کی نکلنے لگے اس کے گرما گرم خون کے لگانے سے بہق کا رنگ بدل جاتا ہے اسکے دانت بچے کے باندھ دینے سے بچے کے دانت بغیر تکلیف کے نکل آتے ہیں یہ بات طب کی کتابوں میں مذکور ہے کہ اسکی داڑھیں پنڈلیوں پر باندھ کر چلنے سے تھکاوٹ معلوم نہیں ہوتی اگر اسکا پسینہ بچے کے پیٹر و پر لگا دیں تو پھر بال نہ نکلیں اور ناک میں سعوط کرنے سے نکسیر بند ہو جاتی ہے اور کان میں ڈالنے سے درد جاتا رہتا ہے کسی چوپائے کا پاؤں گھوڑے کی دم سے باندھ دینے سے لنگڑانے لگتا ہے جہاں چوہے بہت ہوں گھوڑے کا سُم دفن کر دیں بھاگ جائیں گے گھوڑے کا خون پھوڑے وغیرہ کو مفید ہے اسکا گوشت جلا کر کھانے سے مرطوب مزاجوں کے دست بند کرتا ہے۔ گھوڑے کا بھیجا سور کی چربی بلی کا لہو ہم وزن لے کر انکو ملا کر کھانے سے شہوت جاتی رہتی ہے اگر عورت کھائے گی تو کوئی اُس سے صحبت کرنے پر قادر نہ ہوگا حل اسکا یہ ہے کہ چڑیا کا بھیجا اخروٹ کی مینگ کا تیل اور مشک کافور ہم وزن لے کر ملا کر کھلا دیں اس سے اثر اسکا باطل ہو جائے گا یہ ابن زہر نے لکھا ہے گھوڑے کے بال لے کر مکان کے دروازے پر پھیلا دیے جائیں تو مچھر اُس مکان میں نہ گھسیں اگر گھوڑے کو شہوت نہ ہو تو بارہ سنگھے کی دم جلا کر پیس کر شراب میں ملا کر ذکر اور خصیوں پر لگائی جائے فوراً شہوت ہو جائے گی یہ علاج آدمیوں کو بھی مفید ہے گھوڑے کو زرنیخ احمر (مین سل) کھلائیں تو مر جائے اسکی کھال بیس جو کے برابر زیرے کے پانی میں پینے سے خون کا آنا تھوک میں رک جاتا ہے مستفاد از رسالہ عربی ابن زہر حکیم شریف خان کہتے ہیں کہ بعض ہندوستانیوں کو اس کے گوشت کے کھانے سے احتراق خون اور صفدرع اللسان کا عارضہ پیدا ہو گیا۔

وید کہتے ہیں کہ گھوڑے کا گوشت شیریں مزہ اور ہضم کے وقت تلخ و سبک ہے اسکا گوشت بھوک بڑھاتا ہے صفرا و بلغم زیادہ کرتا ہے بادکا فساد دفع کرتا ہے مبہی ہے اعضا اور چشم کو قوت دیتا ہے **مضر** گوشت گرم مزاج والوں کو نقصان پہونچاتا ہے **مصلح** اُبال لینا اور خوب گلانا اور دہی اور انار ترش کے دانوں کا یا انگور کے دانوں کا رس۔

گھوڑی کا دودھ (ھ)

شیر مادیان (ف) لبن الرماک (ع)

صفات و فوائد۔ اسمیں جبنیت کم ہے گرم و تر ہے جلا کرتا ہے سدہ کھولتا ہے۔ مفرح ہے بھوک اور باہ زیادہ کرتا ہے مدر حیض و بول ہے مثانے کے زخم اور پیشاب کی نالیوں کے زخم کو مفید ہے رحم کے زخم کو نافع ہے اس سے کپڑے کو تر کر کے فرج کے اندر رکھنے سے حمل رہتا ہے اسکے پینے سے چیچک نہیں نکلتی ایسا کریں کہ چیچک کے موسم میں

بچے کو پلادین اُس سال نہ نکلے گی اور اگر نکلے گی تو سودانون سے زیادہ نہ نکلین گے اسکا ماشہ بھر مایہ کھانے سے پرانے دست اور آنتون کے زخم مٹ جاتے ہین۔ گھوڑی کا دودھ عورت پی کر مرد سے صحبت کرائے تو حمل رہ جائے حکیم شریف خان نے تالیف شریف مین لکھا ہے اسکے دودھ کے کھانے سے بعض اشخاص کو مین نے دیکھا کہ انکی باہ اور معدہ اور مزاج کو فائدہ ہوگیا لیکن یہ جو کتب مین مرقوم ہے کہ نشہ لاتا ہے اس امر کو انھون نے بیان نہ کیا۔ وید کہتے ہین کہ گھوڑی کا دودھ صفرا اور باد کو دور کرتا ہے آنکھون کی روشنی بڑھاتا ہے باہ کو قوت دیتا ہے **مضر** نفاخ ہے پیٹ مین قراقر پیدا کرتا ہے **مصلح** سونف اور شہد **بدل**۔ اونٹنی کا دودھ۔

مقدار خوراک۔ ۵ ما

دریائی گھوڑا
(فرس الماء ودرع)

صفات وشناخت۔ اسکی موٹائی ہاتھی کے قریب ہے بدن بالکل بدوضع اور کوتاہ سر بڑا منھ چوڑا اور ناک پھولی ہوئی اور اُبھری ہوئی اور موٹے بالون سے بھری اُسکے اعضا موٹے اور کان لمبے اور اُسکا پیٹ زمین سے چھونے کے قریب چمڑا موٹا اور بالون سے خالی اور سخت ہے دُم کوتاہ آنکھ چھوٹی اور ہر ایک پیر کی چار چار انگلیان ہین جو آپس مین برابر ہین اور چھوٹے سُم پر ختم ہوتی ہین اوپر اور نیچے کے جبڑون مین دونون طرف چھ داڑھین ہین آگے کی تین نکیلی اور پیچھے کی بھی تینون نوکدار ہین لیکن چبانے کی رگڑ سے گول ہوجاتی ہین ہر ایک جبڑے مین چار دانت ہین اوپر والے کم لمبے اور نکیلے اور پھیتر کی طرف خمدار ہین اور نیچے والے لمبے گول گول نوکدار اور آگے کی طرف جھکے ہوئے اون مین کے بیچ والے اورون سے بہت موٹے اور لمبے ہین اور اوپر نیچے دونون طرف چار کچلیان موٹی بھاری اور ہاتھی دانت کی رنگت رکھنے والی بڑی بڑی ہین اوپر والی لمبے جوڑے خانون سے نکل کر برابر سرے تک خمدار رہتی ہین اور نیچے والی بھی اوپر چڑھکر رہتی ہین اس لیے اوپر اور نیچے والون کے سرے آپس مین رگڑ کھاتے ہین پسلیون کے اوپر چربی کی موٹی تہ جمی ہے جسے جنوبی افریقہ کے باشندے بہت لذیذ جانتے ہین اور نمک لگا کے رکھتے ہین جنھون نے یہ کہا ہو کہ اسکے پانون گائے کے سُم کی طرح شگافتہ ہوتے ہین اور صورت مشہور گھوڑے کی طرح اور وہ نہنگ وغیرہ دریائی جانورون کو کھاتا ہے۔ یہ تحقیق کے خلاف ہے انھون نے شاید اسکو نہین دیکھا اسکی صورت اور گھوڑے کی صورت سے کوئی مشابہت نہین البتہ آواز اسکی گھوڑے کی سی ہوتی ہے ورنہ باعتبار صورت کے دریائی گینڈا لکھنے کے قابل ہے چنانچہ یہی ناصر الدین شاہ قاچار نے اپنے سفرنامے مین لکھا ہے۔

یہ نہایت موٹا اور بھاری جانور ہے اور صرف افریقہ مین ملتا ہے جو اُسکے درمیانی اطراف کی ندیون مین رہتا ہے دن کے وقت گدلی دلدلون اور نلکی جھاڑیون مین چھپ کر رات کو کھانے کی تلاش مین نکلتا ہے فی الحقیقت اسکی محنت کا وقت رات ہی معلوم دیتا ہے کیونکہ اس وقت اناج کے کھیتون مین گھسکر کچھ کھا جاتا ہے کچھ پامال کر جاتا ہے دریائی گھوڑا ندی سے دور تک کم تر جاتا ہے اس لیے کہ جس دم خطرے کی صورت ہوتی ہے دریا مین پناہ لیکر تھاہ تک غوطہ مارتا ہے لیکن وہ پانی مین دیر تک نہین رہ سکتا پانی کے سطح پر دم لینے کے واسطے

نکلتا ہے اور اُسکے بڑے سر کا اوپری حصہ پانی کے سطح پر تھوڑی دیر تک نظر آتا ہے اور پھر فوراً غائب ہوجاتا ہے ایسا کہ شکاری اسکی طرف نشانہ باندھنے کی تھوڑی ہی فرصت پاتے ہین اور سیدھی گولی سے مارنے کا کمتر اتفاق ہوتا ہے کیونکہ اکثر ترچھی لگکر اُچٹ جاتی ہے یہ بھاری اور غصہ ور حیوان غول باندھکر ویران جنگلون مین جہان تھوڑے آدمی بستے اور گولی چلانے سے کم واقف ہین کثرت سے رہتے ہین مقام سنار مین دریائی گھوڑے بہت ہین اور وہان کے لوگ بعض اوقات اُنکے شکار کے لیے گڑھے کھودتے اور اُنپر پیال بچھاتے ہین کبھی کوئی رات کے وقت اُسمین گر پڑتا ہے تو صبح کے وقت بہت سے آدمی جمع ہوکر اُسے مار ڈالتے ہین اُن کے چمڑے سے لچکیلے کوڑے بنتے ہین برک ہرڈ صاحب لکھتے ہین کہ ڈنگولا مین دریائی گھوڑے کثرت سے پائے جاتے ہین وہ بارہا دریائے نیل مین مقام سکوت تک جاتے ہین زمانۂ سابق مین جب بندوق جاری نہین ہوئی تھی دریائی گھوڑے مصر کے دریائے نیل اور اُسکے دہانون مین گھڑیال کے موافق بڑی کثرت سے ملتے تھے اکثر اوقات وہ بہت آہستہ چلتا ہے لیکن تھوڑی دور تک جلد دوڑ سکتا ہے خصوصاً ندی مین آرام سے رہتا ہے کیونکہ اُسمین پیرتا اور غوطے مارتا اور عقاد پر بڑی آسانی سے چلا جاتا ہے اگر ایسے مقام مین کوئی اُسپر حملہ آور ہوتا ہے تو وہ بڑی تیزی سے سامنا کرتا ہی اور اپنے دشمن پر چڑھکر چیخین مارتا ہے تاکہ اُسکے ساتھی بھی آواز سنتے ہی مدد کے واسطے چلے آوین۔

خواص و فوائد ۔اسکا چمڑا جلاکر زخمون پر چھڑکنے سے خشک ہوجاتے ہین اسکی پسلی جلاکر مٹر کے آٹے کے ساتھ ملاکر سرطان پر ضماد کرنے سے تین دن مین آرام ہوجاتا ہے اسکا پتا تین دن تک سائے مین رکھکر شہد کے ساتھ ملاکر آنکھ مین لگانے سے موتیابند کو آرام ہوتا ہے اہل حبشہ کا دستور ہے کہ جب خراب غذاؤن کے کھانے اور خراب پانیون کے پینے سے اُنکے معدے مین درد ہوتا ہے اور نہایت شدت ہوتی ہے تو اسکا دانت پیسکر پیتے ہین اور شفا پاتے ہین اسکی راکھ قیروطی یا بکری کی چربی مین ملاکر عضو پر لگانے سے بال جم جاتے ہین۔

گھونس (ہ)

بضم کاف فارسی مخلوط بہا و واو معروف و نون غنہ و سین مہملہ موقوف ۔خروش (ف)

صفات و شناخت ۔ایک حیوان ہے چوہے سے بہت بڑا رنگ خاکستری سیاہی مائل ہوتا ہے بدن پر بال کھڑے ہوئے ہین دم دراز اور موٹی ہوتی ہے دانت اور ناخن تیز ہوتے ہین جنسے سخت سے سخت زمین اور دیوارون کی جڑین کھود ڈالتی ہے۔

طبیعت ۔تیسرے درجے مین گرم و خشک۔

خواص و فوائد ۔اسکا خون لگانا بدن کے داغ اور مسے دفع کرتا ہے اسکی بیٹ جلاکر شہد کے ساتھ لگانا بالخورے کے لیے نافع ہے اسکا سر جلاکر آنکھ مین لگانا ابتدائے نزول الماء کو نافع ہے وید کہتے ہین کہ اسکا گوشت شیرین ہے پتیس کے عارضے اور بواسیر کو مجرب ہے اسکی پنجلیان چوتھیا کے مریض کے گلے مین باندھنا نافع ہے ایک تجربہ کار کا بیان ہے کہ اسکے دل کے سات ٹکڑے کرکے ہر اتوار کے دن مرگی کے مریض کو کھلانا مفید ہو گھونس کا چمڑا لے کر کسی برتن مین جلاکر دھوان بواسیر کے مسون کو پہونچائین تحلیل ہوجائینگے مگر مناسب یہ ہے کہ دھونی کے وقت چادر گلے سے اوڑھ لین تاکہ دھوان سر کو نہ لگے۔

Hakeem Shoukat Ali

گھونگہ (ھ)

بضم کاف فارسی مخلوط بہا و سکون واو مجہول و نون غنہ و فتح کاف فارسی دوم و سکون ہا اور ہا کی جگہ الف سے بھی آیا ہے
گوش ماہی (ف) ودع (ع)

صفات و فوائد - دریائی کیڑے کا خول ہے برسات مین دستیاب ہوتا ہے اس کیڑے کے گوشت کو جلا کر بعض درد معدہ دقولنج کو دینا نہایت مفید ہے گھونگے کی ہڈی نہایت خشکی پیدا کرتی ہو جلد کو صاف کرتی ہے امراض جلدی کو نافع ہے جلائی ہوئی طحال کے لیے مفید ہے پیشاب کے راستے کے زخم کو نافع ہے بہتے ہوئے خون کو بند کرتی ہے سر کے مین چپکر پیشانی پر لگانے یا سعوط کرنے سے نکسیر کا خون رک جاتا ہے گھونگے مین جو پانی بھرا ہوا ملتا ہے اُسکو چیچک کے ظہور کے وقت آنکھ مین ڈالتے سے آبلہ نہین نکلتا ہے اگر آبلہ نکلنے کے بعد ڈالین تو مٹ جائے اور آنکھ کی گرمی اور جلن اور سوزش جاتی رہے نہرون وغیرہ مین جو گھونگے ملتے ہین تو جو پانی اُن مین بھرا ہو وہ نکال لین ایسے گھونگے کو حلزون نہری کہتے ہین - **مضر** پھیپھڑہ **مصلح** شہد

بدل - کوڑی -
مقدار خوراک - ۱ ماشہ -

گھی (ھ)

بکسر کاف فارسی مخلوط بہا و یائے معروف - گھرت بھی ہندی کا لفظ ہے - توپ (مرہٹی) روغن زرد و روغن ستور (ف) اسمن (ع)
اگلے زمانے مین گھیو کہا کرتے تھے یہ بہت پرانی بولی ہے

صفات - مشہور چیز ہے آٹھ قسم کا ہوتا ہے ہر قسم کے گھی سے گائے کا گھی بہتر و لطیف ہے ویدون کے نزدیک ہر قسم کے حیوان کا گھی اُسکے مزاج کے اختلاف کے موافق مختلف ہے اور ہر مزہ اُسمین موجود ہے تمام مزون سے میٹھا مزہ بہتر ہے بعض وید اسکا مزہ صرف شیرین بتاتے ہین بکری اور بھینس کا گھی ہر قسم کے گھی سے غلیظ ہے اُسکے صاف کرنے کی سہل ترکیب یہ ہے کہ اسکو آگ پر رکھکر اچھا گرم کرکے اوپر سے اُتار کے کچھ دیر تک پڑا رکھین جب اسمین چھاچھ اور پانی تلے بیٹھ جائے تو کپڑے سے چھانکر کام مین لائین تازہ گھی کھانے کے کام مین آتا ہے اور پرانا دوا کے کام مین آتا ہے دس برس کا گھی پرانا کہا جاتا ہے اُسمین بہت تیز چرپری خوشبو ہو جاتی ہے اور اُسکا رنگ لاکھ کی طرح اور مزہ کڑوا ہو جاتا ہے گھی جتنا پرانا ہووے اتنا ہی اسکا فعل بڑھ جاتا ہے اگر گھی خراب ہو جائے تو اُسکی اصلاح یون کرین کہ چھاچھ یا دہی ملا کر جوش دین جب یہ جل جائین اُتار لین اگر گھی کو نہ جلنے دین یا گھی کو آگ پر رکھکر جوش دین اور تھوڑا تھوڑا گیہون کا آٹا چھڑکتے رہین جب آٹا جل جائے تو اُتار کر صاف کر لین اگر گھی نہ جلنے دین نمک گھی مین ڈالنے سے جلدی خراب نہین ہوتا سو سے ہزار بار تک ٹھنڈے پانی سے دھویا ہوا گھی کئی مرضون کو نافع ہے دھویا ہوا گھی صابون کے جھاگ کی طرح نرم ہو جاتا ہے کہ سے کم دھونے کی تعداد ۲۱ بار ہے دھویا ہوا گھی تلخ ہو جاتا ہے اور سمیت سے خالی نہین اسکو نہ کھانا چاہیے -

طبیعت - گرم و تر پہلے درجے مین بعض کے نزدیک پہلے درجے مین اور تر دوسرے درجے مین جتنا پرانا پڑتا ہے اُسکی گرمی بڑھتی ہے اور تری گھٹتی جاتی ہے یہانتک کہ دو برس کا گرم و خشک پہلے درجے مین ہے قوت جلا اور تحلیل بھی پرانے مین زیادہ ہے چونکہ گائے کے گھی مین چکنائی بکری کے گھی سے زیادہ ہے اس لیے اُس سے حرارت مین بڑھا ہوا ہے -

Hakeem Shoukat Ali

خواص و فوائد - یونانی اطبا کہتے ہین کہ گھی سے پاخانہ کھل کر ہوتا ہے قبض دفع کرتا ہے مادے کو معتدل القوام کرتا ہے بدن کو فربہ کرتا ہے اعضا کو قوت دیتا ہے سدہ کھولتا ہے سینے اور آواز کی خشونت دور کرتا ہے حلق کی خشکی کو دفع کرتا ہے خشک کھانسی کو مفید ہے فرحت پہونچاتا ہے دماغ کو قوت دیتا ہے بچون کے مسوڑھون پر ملنے سے اُنکے دانت جلد اور آسانی نکل آتے ہین اکثر گرم و خشک زہرون کا تریاق ہے تنہا گھی کھانے سے صفرا کو تسکین ہوتی اور نمک کے ہمراہ امراض ریحی مین مفید ہے سونٹھ اور مرچ سیاہ اور فلفل دراز کے ساتھ امراض بلغمی مین نفع دیتا ہے - اگر معدہ ضعیف ہو بھوک کم ہو تو سونٹھ اور جوکھار کے ساتھ کھانے سے معدے کو تقویت دیتا ہے بھوک کھولتا ہے اگر رات مین گھی منھ پر ملکر سور ہین اور سات دن تک شب کو ایسا ہی کرین تو منھ کے سیاہ داغ جاتے رہین - ۲ تولہ گھی اور ایک تولہ ڈیڑھ ماشہ کھانڈ ملا کر چاٹنے سے بند پیشاب کھل جاتا ہے کھنکھجورہ یا بچھو کاٹ لے تو اس مقام پر گرم گھی لگانے سے صحت ہوتی ہے -

وید کہتے ہین کہ گھی ٹھنڈا اور ٹھنڈک پیدا کرنے والا اور گران ہے بھوک بڑھاتا ہے معدے کا درد مٹاتا ہے گرا ہے ڈھیلا کرتا ہے زہر بادی کے فساد کو دفع کرتا ہے صفرا کو نافع ہے تھوڑا سا پسینا جاری کرتا ہے بدن کا رنگ روشن کرتا ہے عقل و فہم زیادہ کرتا ہے نفخ شکم کو دفع کرتا ہے تپ اور دیوانگی اور پھوڑے پھنسی کو دور کرتا ہے چوٹ کو مفید ہے بچون اور بوڑھون کے سینے کو قوت دیتا ہے قوت گویائی کو ترقی دیتا ہے بینائی اور شنوائی کو بھی قوت پہونچاتا ہے ہاتھ پاؤن کا پھٹنا بند کرتا ہے بدن کی کھال کو نرم کرتا ہے مقوی باہ ہے خوش وقتی بخشتا ہے اسکی کثرت گرمی کے موسم مین بُری ہے خاصکر اُس آدمی کو جسکو شکمی بیماری ہو اور گھی عمدہ منضج ہے پس جو مسہل لینے کا ارادہ کرے اول اُسکو یہ چاہیے کہ تین رات قبل مسہل سے مقدار مناسب مین کالی مرچون کے ساتھ گھی کھائے - بدن کی طاقت بڑھاتا ہے پیٹ سے میدے کے ٹھنڈے کو بڑھاتا ہے آنکھ کے مرض اور بادی کے مرض اور درد کے ساتھ پاخانہ آنے کو نافع ہے بخار مین بلغم گھٹنے سے ۱۲ رات کے بعد گھی کا استعمال کرنا چاہیے - گھی پر جو تیلی سی پپڑی جم جاتی ہے خواص و فوائد مین گھی کے برابر ہے مگر فرق اسقدر ہے کہ گھی سے ذرا تند و ملکی اور ملین ہے - جو گھی کچے دودھ سے تیار کرتے ہین وہ سرد و قابض ہے صفرا اور خون کا فساد دفع کرتا ہے سوزش اعضا کو مفید ہے سر کی گرانی اور تشنگی مٹاتا ہے -

دھویا ہوا گھی - ٹھنڈا اور تسکین دینے والا اور ٹھنڈک پیدا کرنے والا ہے پھٹون کے درد کسی عضو کے شل اور سن ہو جانے اعصابی درد سر دمہ گٹھیا جوڑون کی سختی بدن اور ہاتھ پاؤن کی سوزش اور آنکھ کے امراض وغیرہ بہت سے مرضون مین کام آتا ہے بخار کی بہت بڑھی ہوئی گرمی گھٹانے کے لیے دھویا ہوا گھی بدن پر ملنا چاہیے رکت پت مٹانے کے لیے سو بار دھوئے ہوئے گھی کو سر پر ملنا چاہیے سو بار دھوئے ہوئے گھی کو بار بار ملنے سے ہاتھ پاؤن کے سوجھ کر درد ہونے کا مرض مٹتا ہے گھی کو ۲ بار دھو کر ملنے سے بھڑ اور بچھی کا زہر اُترتا ہے -

گائے کا گھی - ہر گھی سے بہتر ہے زہر دفع کرتا ہے باصرہ اور سامعہ کو صحیح اور سالم رکھتا ہے خوش مزاجی پیدا کرتا ہے بدن کو قوی کرتا ہے منی بڑھاتا ہے بلغم و صفرا و سودا اور درد سینہ اور کرب اعضا کو دور کرتا ہے اخلاط فاسدہ کا نضج کرتا ہے بھوک بڑھاتا ہے گائے کا گھی اور دودھ ملا کر پلانے سے افیم وغیرہ کا زہر اُترتا ہے گائے کا گھی اور شہد گائے کے گوبر کے رس مین ملا کر پلانے سے رکت پت کو نفع ہوتا ہے گرم گھی پلانے سے ہچکی بند ہو جاتی ہے کھانا کھانے کے بعد گھی مین کالی مرچ ملا کر چٹانے سے آواز کی خرابی مٹتی ہے گائے کا گھی سونگھنے سے آدھا سیسی کا درد دفع ہوتا ہے -

Hakeem Shoukat Ali

بھینس کا گھی۔ بھی افعال مین گاے کے گھی کی طرح ہے مگر معدے کو ڈھیلا کرتا ہو تو اسے بدن کے مناسب ہے اگر کھانڈ کے ساتھ نہار کھائین تو صفرا کے غلبے کو تسکین دے باد کو دفع کرے گو درد دور کرتا ہے قوت گویائی بخشتا ہے بھوک کم کرتا ہے۔

بکری کا گھی۔ پرہیز کے لیے خوب ہو سبک اور گرم ہے کھانسی اور دمہ اور تپ دق کو نافع ہے اونچا سُننے کے مرض کو کھوتا ہے پیٹ کے درد کو اور جو دردے سے ہو اُسے نافع ہے بھوک پیدا کرتا ہے ہاضم ہے صفرا کو نافع ہے۔ دستون کو بند کرتا ہے۔

بھیڑ کا گھی۔ صفرا کو مفید ہے بلغم اور باد کے امراض پیدا کرتا ہے سارے قسم کے گھیون مین برُا ہے امراض رحم اور عشقہ کو نافع ہے۔

گھوڑی کا گھی۔ دیر ہضم ہے ریاح پیدا کرتا ہے۔

سب جانورون کا ملا جلا گھی قوت سامعہ کو قوی کرتا ہے بدن کو جلا دیتا ہے بھوک اور باہ بڑھاتا ہے اعضا کو قوی کرتا ہے آنکھون کے لیے بہتر ہے بچون اور بوڑھون کو مناسب ہے نازک مزاج بناتا ہے ضعف دور کرتا ہے کیڑے مارتا ہے باد اور صفرا اور اقسام دیوانگی اور خفقان کو نافع ہے اور تازہ گھی تمام امراض کو دفع کرتا ہے بچون کا قد جلد بڑھاتا ہے کیونکہ قوت نامیہ کو مدد دیتا ہے روشنی بخشتا ہے پرانا گھی ہضم کے وقت تیز ہے اخلاط ثلاثہ مین فساد پیدا کرتا ہے آنکھ اور کان مین درد پیدا کرتا ہے جذام اور مرگی اور رحم مین درد اور سانس مین تنگی اور قوت شامہ مین نقصان اور بواسیر پیدا کرتا ہے اسمین ہینگ ملا کر سنگھانے سے چوتھیا کو فائدہ ہوتا ہے اسمین ہینگ کے ساتھ سیندھا نمک بھی ملا کے سنگھانے سے ہر قسم کا بخار چھوٹ جاتا ہے۔ بعض وید کہتے ہین کہ پُرانا گھی مرگی اور دوران سر اور کان اور آنکھ اور سر اور فرج کی پھنسیون اور پُرانے زخمون اور آلۂ تناسل کے ناسور کو نافع ہے۔ **مضر**۔ کثرت کے ساتھ اور ہمیشہ کھانے سے بعض بدنون مین امراض بلغمی وصفراوی پیدا ہوتے ہین اور امراض باطنی ورطوبی کو مضر ہے گرم مزاج مین صفرا پیدا کرتا ہے تپ کے مریض کو مضر ہے کیونکہ خلط غالب کی طرف جلد مستحیل ہوجاتا ہے کمزور اور سرد معدے کو ڈھیلا کرتا ہے **مصلح** گرم مزاج کے لیے ترشی اور اشیاے قابض اور سرد مزاج کے لیے گرم جوارشین اور سونف اور تمام مقویات معدہ **بدل** مکھن۔

مقدار خوراک۔ ادویہ مین ۵ تولہ تک۔

گھیپا (ھ)

لفظ کاف فارسی مخلوط بہا و سکون یاے تحتانی و باے فارسی موقوف جیسا کہ تالیف شریف مین ہو اور حکیم ابو القاسم نے حرف اول کے کسرے سے لکھا ہے

صفات وشناخت۔ حکیم شریف خان نے تالیف شریف مین لکھا ہے کہ فرے خوش ہندی ست یا رستنی حکیم ابو القاسم نے اپنا چشم دید حال یون لکھا ہے کہ وہ ایک روئیدگی ہے ریگستان مین کثرت سے ملتی ہے اس کے پتے کسی قدر تل کے پتون سے مشابہ ہوتے ہین اس کے پیڑ کا طول قد آدم تک ہوتا ہے۔

خواص وفوائد۔ اسکے سبز پتے پانی مین پیسکر اور ریکا کر جہان کانٹا چبھ کر رہ گیا ہو باندھنا نہایت مفید ہے فوراً کانٹا نکل جاتا ہے اور درد کو تسکین ہوتی ہے اور دو تولہ اسکے پتے گیارہ بارہ کالی مرچون کے ساتھ گھونٹ کر روزانہ پلانے سے

Hakeem Shoukat Ali

سے درد مفاصل کو بہت نفع ہوتا ہے چالیس دن کے استعمال سے مرض مذکور کی جڑ اوکھڑ جاتی ہے حکیم ابوالقاسم کہتا ہے کہ میرے ایک نارنول کے رہنے والے دوست کا بیٹا دو سال سے گٹھیا کے عارضے مین مبتلا تھا یہانتک کہ اُٹھ بیٹھ نہین سکتا تھا۔ اس دوا کے استعمال سے ایک چلہ مین بہت سا فائدہ اُسے حاصل ہوگیا مجھے یہ نسخہ ایک تجربہ کار درویش نے بتایا تھا پھر اسکا ہی نفع ہونا بہار مین ایک ویدکی زبانی سننے مین آیا۔

گھیگوار (ھ)

بکسر کاف فارسی مخلوط بہا و سکون یاے تحتانی و فتح کاف و فتح واو و سکون الف و راے مہملہ موقوف محیط مین یونہی لکھا ہے مگر ہندی کے نگھنٹون مین کاف فارسی اول مکسور کے بعد یاے معروف ہے اور دوسرا کاف فارسی مضموم ہے یہی تالیف شریف اور نسخہ سعیدی مین ہے اہل مارواڑ گوار یا ٹھا یا گنوار یا ٹھا اور اہل گجرات کوار کاف تازی مضموم سے بولتے ہین سنسکرت کا لفظ گھرت کماری ہے محیط مین لکھا ہے کماری کا بضم کاف تازی و فتح میم و سکون الف و کسر راے مہملہ و سکون تحتانی و فتح کاف دوم والف اسم مشترک ست میان گھیگوار ریحان ایک غلطی محیط کی ہے کہ راے مہملہ کے بعد یاے تحتانی لکھی ہے صحیح کمار کا بغیر یا کے ہے دوسری غلطی کاتب کی ہے کہ اسنے سواے گھیگوار کے اور نام نہ لکھے حالانکہ یہ لفظ مشترک ہے بڑی الائچی موگرا بڑی جامن بانجھ ککوڑا اور گھیگوار وغیرہ مین جیسا کہ نگھنٹ پرکاش مین ہے اور صرف کماری بھی کہتے ہین

صفات و شناخت - ایک پیڑ ہے جو کئی فٹ کا ہوتا ہے اسکی اُنچائی اکثر ڈھائی فٹ کی ہوتی ہے اسمین فقط پتے ہوتے ہین شاخ نہین ہوتی اسکے سفید رنگ کی ایک جڑ ہوتی ہے اسکے تنہ نہین ہوتا ہے اسکے پتے بہت موٹے ہوتے ہین اور اندر کی طرف سے دبے ہوئے اور باہر کی طرف سے اُٹھے ہوئے صاف ہرے رنگ کے ہوتے ہین جڑ کی طرف سے چوڑے اور سرے پتلے ہوتے ہین انکے دونون کنارون پر کچھ مڑے ہوئے چھوٹے کانٹے ہوتے ہین اندر گودا لعابی ہوتا ہے جب یہ پتے پورے بڑھ چکتے ہین اور درخت پُرانا پڑ جاتا ہے تو پتون کے بیچ مین جڑ مین سے ایک شاخ گز بھر کی لمبی پیدا ہوتی جسمین رطوبت تیز اور تلخ اور بدبو دار بھری ہوتی ہے جو دھوپ کی گرمی اور ہوا سے خراب نہین ہوتی مدت تک اپنی حالت پر باقی رہتی ہے اور یہ اسکے غلیظ ہونے کی دلیل ہے کیونکہ جلدی تحلیل اور فاسد نہین ہوسکتی۔ دھونے سے اسکی تلخی کم ہوجاتی ہے اسکو مارواڑی مین گنوار پاٹھے کی بھجی کہتے ہین اسکے شاخ کے سر پر ایک پھل چھوٹی سی ہڑ کی طرح سبز رنگ لگتا ہے آخر مین اسکا رنگ سرخ ہوجاتا ہے نر کے پھل کی دونون طرفین باریک ہوتی ہین اور مادہ کا پھل متساوی الاجزا ہوتا ہے جو شلغم کی طرح ہوتی ہے اس روئیدگی کی قدر ذرا بھی نہین ہے بلکہ اسکو مکانون مین رکھنا منحوس جانتے ہین کیونکہ لوگ اسکے فوائد عجیبہ سے ناواقف ہین۔

طبیعت - گرم و خشک دوسرے درجے مین بعض کے نزدیک تیسرے درجے مین گرم و خشک ہو بعض تیسرے درجے مین گرم و تر جانتے ہین وید سرد بتاتے ہین انکے نزدیک بغیر دھویا ہوا تلخ و مسہل ہوتا ہے اور دھوکر تلخی دور کردینے کے بعد سرد و تر اور ملین بن جاتا ہے۔

خواص و فوائد - صفراوی مادے کو دستون کی راہ نکالتا ہے اکثر بلغمی امراض کو نافع ہے طحال کے ورم اور پیٹ کے درد کو مفید ہے کھانا خوب ہضم کرتا ہے بھوک بڑھاتا ہے مقوی باہ ہے زیرہ سفید اور گھیگوار کے لعاب کا لیپ

Hakeem Shoukat Ali

آشوبہ ہلدی کے ہمراہ ورم کو تحلیل کرتا ہے اور آنکھ کی چوٹ اور سرخی کو پھٹکری کے ہمراہ نافع ہے اسکا حلوا بادی کے امراض
کو دور کرتا ہے گھیکوار کے پتے کو چیر کر اور اُس پر افیم اور ہلدی پسی ہوئی چھڑک کر گرم کرکے ورم پر باندھین تو تحلیل کر دے۔
منسلوجین کے ساتھ تپ کہنہ اور ست گلو کے ساتھ ذیابیطس کو مفید ہے گوشت مین ڈالکر یا تنہا پکا کر نارو کو دور کرتا ہے
اگر گھیکوار کے پٹھے کو چیر کر صرف ہلدی کا سفوف چھڑک کر اور گرم کرکے اُس شخص کے پاؤن کے تلودن سے جسکی آنکھ دکھتی ہو
بندھوا دیا جائے تو بہت ہی نفع دے مگر جدھر کی آنکھ دکھتی ہو اودھر ہی باندھنا چاہیے اسی طرح پاؤن کے انگوٹھے پر
باندھنا بھی آنکھ دکھنے کو نافع ہے گھیگوار کا لعاب دس سیر اور اجوائن پاؤ بھر لے کر گھیکوار کے لعاب کی ایک تہ مٹی کی
بڑی سی ہانڈی مین بچھائین اُس پر تھوڑی سی اجوائن بچھائین پھر لعاب کی تہ بچھائین اور اسی طرح گھیکوار ہانڈی مین
رکھدین اور اجوائن اُس سے چھپا دین اوپر سے ہانڈی کا منہ سرپوش سے چھپا کر آٹے سے گل حکمت کرکے
آٹھ پہر تک اُسکے تلے آنچ دین پھر سرد کرکے کھول کر اجوائن صاف کرکے نکال لین اور خشک کرکے اسمین سے
ضیق النفس کے مریض کو ایک ماشہ کھلاتے رہین تمام اخلاط غلیظ منہ اور دستون کی راہ نکل جائینگے اس کا حلوا
وجع مفاصل کہنہ کے لیے بہت مفید ہے اس طرح تیار کرین کہ ایک سیر گھیگوار تین سیر گائے کے دودھ مین جوش دین
جب تمام دودھ خشک ہو جائے تو پاؤ بھر گیہون کا آٹا یا چنون کی دال کا بیسن پاؤ بھر گھی مین بھون کر اور وہ گھیگوار
کا گودا ملا کر دو سیر کھانڈ پانی مین گھول کر ملا کر بدستور حلوا بنالین اور پھر لونگ اور اجوائن اور دانہ الائچی کلان پیسکر
چھڑک دین اور اسمین سے دو تولہ کھاتے رہین۔

ان بھوت جلکتسا ساگر مین لکھا ہے کہ گنوار پاٹھے کے پتے کا تازہ لعاب بھوک بڑھانے والا اور ٹھنڈا ہے اسکے
لعاب کو گرم کرکے لیپ کرنے سے آنکھ کا درد دفع ہوتا ہے گنوار پاٹھے کے لعاب پر ہلدی کا سفوف چھڑک کر گرم کرکے
باندھنے سے آنکھ کا درد موقوف ہوتا ہے گنوار پاٹھے کے لعاب پر سہاگہ کا سفوف برک کر کھلانے سے تلی کا ورم
تحلیل ہوتا ہے گنوار پاٹھے کے لعاب کو پکا کے باندھنے سے پھوڑا جلدی پک جاتا ہے گنوار پاٹھے کا لعاب چھ ماشہ گائے کا
گھی چھ ماشہ ان مین ہڑ کا سفوف اور سیندھا نمک ملا کے کھلانے سے گولے کا درد دفع ہوتا ہے اسکے مغز پر پلاس کا کھار
چھڑک کر کھلانے سے عورتون کا حیض صاف ہونے لگتا ہے اسکی جڑ کو اوٹا بچھا کر اُسپر سینکی ہوئی ہینگ چھڑک کے کھلانے
سے پیٹ کا ریاحی درد دفع ہوتا ہے اسکے گودے کے رس کی بوندین سوتے وقت کان مین ٹپکانے سے آنکھون کا درد
دفع ہوتا ہے اسکے ایک ماشہ مغز مین تین رتی افیم ملا کے اُسکو پوٹلی مین باندھکر پانی مین بھگو کر آنکھون پر پھیرنے سے
اور ایک دو بوندین اندر ڈال لینے سے آنکھون کا درد دفع ہوتا ہے اس کے رس کو گرم کرکے دوسرے کان مین ڈالنے
سے کان کا درد دفع ہوتا ہے گنوار پاٹھے کے رس مین ۶ ماشہ ایلوا اور ایک تولہ ببول کا گوند گیلا پیسکر پیٹ پر لیپ
کرنے سے بچے کا ڈبہ مٹتا ہے اسکی ایک تولہ جڑ کو پیسکر کچھ گرم پانی کے ساتھ ملا کر تے کرانے سے وشم جور چھوٹتا ہے اس کے
رس مین گھی ملا کر سنگھانے سے یرقان دفع ہوتا ہے اس کے پتے کے ایک طرف کا چھلکا دور کرکے اُسپر سیندھے نمک کا سفوف
چھڑک کے کتے کے کاٹے ہوئے مقام پر تین دن تک باندھنے سے کتے کا زہر اتر جاتا ہے اسکی جلی یعنی شاخ کو پکا کر کھانے
سے قبض دفع ہوتا ہے اسکی شاخ بہت بھوک بڑھاتی ہے اسکا اچار بنانے کا یہ قاعدہ ہے کہ گنوار پاٹھے کے پتے کے
دونون طرف کے کانٹے کچھ چھلکے سمیت دور کرکے پھر اُسکے دو تین انگل کے ٹکڑے کاٹ کر پانچ سیر کے لیکر ان مین

Hakeem Shoukat Ali

پسا ہوا آدھ سیر نمک ڈالکر خوب ہلاکر منہ بند کرکے تین دن دھوپ مین دھردیوین اور دن مین دو تین بار اُچھالا دیدیا کرین پیچھے قسمین ۱۰ تولہ ہلدی ۱۰ تولہ دھنیا ۱۰ تولہ سفید زیرہ ۵ تولہ لال مرچ ۷ تولہ سینکی ہوئی ہینگ ۳۰ تولہ اجوائن ۱۰ تولہ سونٹھ ۷ تولہ کالی مرچ ۷ تولہ پیپل ۵ تولہ لونگ ۵ تولہ دارچینی ۵ تولہ سہاگہ ۵ تولہ عاقرقرحا ۱۰ تولہ سیاہ زیرہ ۵ تولہ بڑی الائچی کے بیج ۳۰ تولہ جواہڑ ۳۰ تولہ سونف اور ۳۰ تولہ رائی انمین سے جواہڑون کو ثابت ہی رکھین اور سب کو باریک کوٹکر اُس مین ملادیوین مریض کی طاقت دیکھکر ۶ ماشہ سے تین تولہ تک اسکی مقدار دیوین اس سے پیٹ کی بادی اور بلغم کے تمام امراض مٹتے ہین یہ اچار سوکھ جاوے تو اُسکی بھنکی دیوین یا ترکاری اور دال مین ملاکر کھلاوین یہ نفیس ہی کے کام مین نہین آتا ہے بھوک بڑھانے کے قاعدہ پر ہر ایک آدمی کے کام آتا ہے -

لال گھیکوار (ھ)

رکت گھرت کماری سنسکرت

صفات - اسکے چھوٹے پیڑ بنگال مغربی شمالی ہندوستان اور اور بھی کئی جگھون پر ہوتے ہین اسکے نارنجی اور کچھ کچھ لال پھول لگتے ہین اسکے پتون کی جڑ نجی رنگ کی ہوتی ہے -

خواص وفوائد - اس کے گودے کا حلوا بنا کر کھانے سے بواسیر کا مرض مٹتا ہے اس کے رس سے بنائے ہوئے ایلوے کو گرم پانی مین گلاکر برگ تنبول پر لگاکر اُسکو بچے کے پیٹ پر چپکا دینے سے بچے کا قبض مٹ جاتا ہے اسکو اسپرٹ مین گلاکر لگانے سے بال کالے پڑجاتے ہین بال اُگانے کے لیے بھی یہ لیپ مفید ہے - گلاب کے عرق مین گلاکے لگانے سے آنکھ کی کئی قسم کے درد مٹتے ہین - اس کو نسوت کے ساتھ دینے سے قبض مٹتا ہے بچون کی آنتون کے کیڑے مارنے کے لیے یہ بہت عمدہ دوا ہے اس کے گودے جیسے ست کا لیپ کرنے سے ورم تحلیل ہوجاتا ہے - معدہ اور ریاساریقا مین نقصان ہونے کی وجہ سے جو سر مین امراض ہوتے ہین انکو مٹانے کے لیے یا طبیعت اُداس رہتی ہو تو اسکا حلوا کھلانا مفید ہے اسمین گلقند اور رومی مصطگی ملانے سے مروڑ نہین ہوتی ہے رات کو سوتے وقت اسکی گولی دینے سے صبح کو صاف پاخانہ آجانے سے بواسیر کا درد مٹ جاتا ہے تازے مغز مین ہلدی ملاکر گرم کرکے لیپ کرنے سے چوٹ کی سوجن اور درد دفع ہوتا ہے اسکے لعاب کو پھٹکری کے پانی مین پھیلکر گرم کرکے لیپ کرنے سے آنکھون سے پانی اور کیچڑ کا بہنا بند ہوجاتا ہے اسکے گاڑھے کیے ہوے رس مین ہینگ ملاکے گرم کرکے بچون کے پیٹ پر لیپ کرنے سے درد شکم ریاحی اور پھیپھڑے کے مرض مٹتے ہین اسکے آدھا رتی رس مین آدھا رتی سہاگہ ملاکر ماں کے دودھ کے ساتھ دینے سے بھی یہ دونون شکائتین دفع ہوتی ہین پیٹ پر اسکے لعاب کا لیپ کرنے سے قبض اور نفخ دور ہوتا ہے اسکے پتلے رس مین ہلدی ملاکے گرم کرکے لیپ کرنے سے تلی کا ورم تحلیل ہوتا ہے اسکو کھلانے سے بھی تلی کے ورم کو نفع ہوتا ہے اسکے مغز کو اجوائن اور نمک کے ساتھ کھلانے سے پیٹ کا ریاحی درد اور ضعف ہاضمہ زائل ہوتا ہے اسکے گاڑھے کیے ہوے رس مین کھانڈ ملاکے کھلانے سے ورم تحلیل ہوتا ہے اسکے پتون کے تازہ رس کو دودھ اور پانی کے ساتھ پینے سے سوزاک اور رحم کا صفراوی ورم جاتا رہتا ہے اس کے استعمال سے دوا کی جلن پر اہٹ اور بدن کی سستی دفع ہوتی ہے اسکے استعمال سے ہلکا سا جلاب ہوجاتا ہے اس کے تازہ گودے مین کھانڈ ملاکر دینے سے سوزاک اور سوزش مٹتی ہے اور پیشاب زیادہ آنے لگتا ہے اسکا نرم مغز کھانے سے گٹھیا جاتی رہتی ہے اسکا دو ڈھائی انگل کا لعاب، وار کہ کھائے کر پھیل کر اُسپر آدھی رتی ہینگ اور آدھی رتی کسیس کا

Hakeem Shoukat Ali

سفوف چھڑک کر کھلانے سے تاپ تلی اور قبض دفع ہوتا ہے اسکے مغز دار ٹکڑے کا ایک طرف کا چھلکا دور کرکے اُس پر رسوت اور ہلدی کا سفوف چھڑک کے گرم کرکے باندھنے سے بد تحلیل ہو جاتی ہے اسکا ایک جانب کا چھلکا دور کرکے آگ پر گرم کرین اور اُسپر تھوڑی افیم اور ہلدی چھڑک دین جب یہ بھی گرم ہو جائین تو ان کا رس نچوڑ کر پلانے سے چوتھیا کا بخار زائل ہو جاتا ہے۔

چھوٹا گھیگوار (ھ)

تگھو گھرت کماری (ل)

صفات - یہ چھوٹا گنوار یا ٹھا احاطہ مدراس کے دکھنی کنارے پر بہت ہوتا ہے اس کے پیلے پھول لگتے ہین جڑ مین اسکے پتون کی چوڑائی لال پھولون والے گھیگوارسے آدھی ہوتی ہے اسکے پتے اکثر لون ہاتھ سے ایک ہاتھ تک لمبے ہوتے ہین۔

خواص وفوائد - اسکے پتے کے گودے کو ٹھنڈے پانی مین اچھی طرح دھوکر اسپر مصری کا سفوف چھڑک کے کھانے سے بدن کی گرمی اور خون کا جوش کم ہو جاتا ہے ایسے صاف کیے ہوے مغز پر تھوڑی سی پھلائی ہوئی پھٹکری کا سفوف چھڑک کے باندھنے سے آنکھ کا درد مٹتا ہے اسکے گاڑھے کیے ہوے رس کی ایلوے کی برابر مقدار دینے سے سخت دست آنے لگتے ہین اسکے گیلے اور سوکھے رس مین برابر فوائد ہین بدن کے ورم پر اسکے تازہ رس کا لیپ کرنا نافع ہے اسکے ۱۰ تولہ تازہ پتون کے گودے کو پیسکر سوا گیارہ ماشہ نمک ملاکر پانی مین اتنا گرم کرین کہ اوسنے لگ جائے تب چھانکر اسمین ۲۰ تولہ مصری ملاکر ٹھنڈا کرکے صبح کو پلانے سے خوب دست آجاتے ہین اور اس سے تلی کم ہو جاتی ہے اسکی جڑ کا جوشاندہ پلانے سے بخار چھوٹتا ہے

گیدڑ (ھ)

بجسر کاف فارسی ویاے معروف وفتح دال مہملہ وسکون راے مہملہ سیال (ھ) شغال (ف) ابن آوی (ع)

صفات - مشہور جنگلی جانور ہے کتے کی برابر ناخن بڑے بڑے ہوتے ہین - ویرانون کی زمینون مین گڑھا کرکے رہتا ہے رات کو نکلکر جب ایک آواز دیتا ہے تو سب بولنے لگتے ہین مرے ہوے جانور کو یا اپنے سے چھوٹے جانور کو کھاتا ہے کبھی کتے کی طرح دیوانہ ہو جاتا ہے آدمیون کو کاٹ لیتا ہے اس کے کاٹے ہوے کو کم صحت ہوتی ہے۔

طبیعت - اسکا گوشت گرم وخشک ہے۔

منافع - اسکا گوشت اعضا کو قوت دیتا ہے امراض بلغمی ریحی کو دفع کرتا ہے مالیخولیا اور جنون کو مفید ہے مرگی کہ اوا خر ماہ مین عارض ہو اُسے مٹاتا ہے یہی حال اسکے جگر کا ہے اسکا جگر ۱۳ ماشہ کھانے سے مرگی جاتی رہتی ہے اسکا دودھ اور پتا آنکھ مین لگانے سے جالا کٹ جاتا ہے اسکا گوہ جھائین پر لگانے سے مٹ جاتی ہے اسکے خواص مین سے یہ ہے کہ اسکی سیدھی آنکھ پاس رکھنے سے نظر نہین لگتی اسکی زبان مکان مین رکھنے سے اہل مکان مین خصومت پیدا ہو جاتی ہے دیوانہ کتا کاٹ کھائے اور مریض پانی سے ڈرنے لگے ایسے وقت مین اسکی کھال فائدہ دیتی ہے اسکی کھال کمر پر باندھنے سے بواسیر کو نفع ہوتا ہے اسکی ہڈی لورہ ارمنی کے ساتھ ملاکر

Hakeem Shoukat Ali

برص کے داغون پر لگانے سے رنگ بدل جاتا ہے پونے دو ماشہ اسکا پتا تاپ تلی کے مریض کو پلانے سے نفع ہوتا ہے علاج الغربا اور تکملہ ہندی مین کہا ہے کہ گیدڑ کے پتے مین چند کالی مرچین بھرکر باورچی خانے مین لٹکا دین جب خشک ہو جائین اُسمین سے دو مرچین پانی مین پیسکر مصروع کے دونون نتھنون مین دو تین قطرے دورے کے دن ٹپکا دین مرگی بالکل جاتی رہے گی۔ وید کہتے ہین کہ اسکا گوشت سنگرہنی کو نافع ہے۔

گیرو (۵)

بکسر کاف فارسی و یائے مجہول و ضم رائے مہملہ و واو معروف اہل پنجاب گیری آخر مین یائے معروف سے بولے ہین مُغرہ (۱)

صفات۔ دو قسم پر ہے (۱) سرخ تیرہ اور خالص اسے سون گیرو اور سونا گیرو کہتے ہین (۲) کم رنگ سرخ اور غیر صاف اسے مطلقاً گیرو بولتے ہین عمدہ وہ ہے جو صاف ہو اور پانی مین ڈالنے سے پھول جائے بضاعت الاطبا مین لکھا ہے کہ بہتر بغدادی اور سرخ سیاہی مائل خون کے رنگ پر ہے۔ صاحب نفائس اللغات نے یہ غلطی کی ہے جو کہا ہے کہ گیرو کو فارسی مین گل ارمنی کہتے ہین البتہ بعض ملکون مین تسامح کے طور پر گیرو کو گل ارمنی بولتے ہین۔

طبیعت۔ دوسرے درجے مین سرد و خشک بعض نے سرد پہلے مین خشک دوسرے مین کہا ہے۔

خواص و فوائد۔ قابض ہے خشکی پیدا کرتا ہے مواد مین نضج پیدا کرتا ہے آنکھ کے درد اور ورم اور درد جگر کے لیے مفید ہے پیٹ کے کیڑون کو مارتا ہے اگر کسی عضو سے خون جاری ہو تو یہ بند کر دیتا ہے خون حیض روکتا ہے انڈے کی زردی اور بارتنگ کے پانی کے ساتھ آنتون کی خراش اور آنتون کے زخم اور بواسیر اور قرحہ رحم کو مفید ہے دودھ مین گھولکر کان مین ٹپکانے سے بہرے پن کو نفع ہوتا ہے پینا اسکا شکر کے ساتھ بدن کو فربہ کرتا ہے اسکا لیپ روغن کے تیل کے ساتھ بدن کی کھال کو نرم اور براق کرتا ہے گرمی کو تسکین دیتا ہے اکثر اعضا کی گرمی کو دفع کرتا ہے اسکا لیپ ورم کو تحلیل کرتا ہے لیپ اسکا سرکے کے ساتھ سرخ بادے کو مفید ہے اور بدن پر پھنسیان نکل آئین یا اطور یان ہو جائین تو اسے بھی مٹاتا ہے۔ آگ سے جلے ہوئے کو بھی نافع ہے عورت کے جریان منی کو اسکا پانی پلانا بہت مجرب ہے تھوڑا سا گیرو لے کر کوئلے کی آگ پر سرخ کرین اور ۵ یا ۶ تولہ یا زیادہ گلاب مین سرد کرکے اُس شخص کو پلائین جسے تپ اور متلی کی کثرت ہو اگر گلاب نملے تو پانی مین سرد کرین فوراً نفع ہوگا اگر گیرو پونے دو تولہ اور چینی پونے دو تولہ دونون کو ڈیڑھ پاؤ پانی مین شب کو رکھین اور صبح کو گھونٹ کر پی لین اور پیاس کے وقت گائے کے دودھ کی لسی پیتے رہین تو تین دن مین سوزاک کو آرام ہو جائے گیرو سکنجبین سادہ کے ساتھ چاٹنے سے بتی کو نفع ہوتا ہے۔

وید کہتے ہین کہ گیرو چکنا میٹھا کسیلا ٹھنڈا ہے آنکھون کو نافع ہے۔ گرمی۔ صفرا۔ بلغم۔ ہچکی۔ فساد خون۔ زہر۔ قے۔ پھوڑا پھنسی کو مٹانے والا اور رکت پت کو دفع کرنے والا ہے آگ سے جلے ہوئے کے زخم کو اور دوسرے زخمون کو درست کرتا ہے بدن کی طاقت اور رونق بڑھاتا ہے۔ بواسیر کو اور اعضا کی حرارت کو دفع کرتا ہے ابتدائے ورم مین اسکا لیپ نافع ہے قابض ہے استحاضہ کو نافع ہے سونا گیرو کے سفوف کو شہد مین ملا کر چٹانے سے بچے کی ہچکی بند ہوتی ہے سونا گیرو اور سنگ جراحت برابر لے کر سفوف کرکے ۶ ماشہ کی پھنکی ٹھنڈے پانی کے ساتھ دینے سے بے وقت خون حیض آنا اور وقت پر عادت اور مقدار سے زیادہ خون کا آنا بند ہوتا ہے۔ مضر تلی اور

Hakeem Shoukat Ali

آنتون کو نقصان پہونچتا ہے سدہ پیدا کرتا ہے اور وید کہتے ہین کہ صعر اپیدا کرتا ہے **مصلح** شہد اور دوسری شیرینیان اور وید اسکا مصلح سال بری بتاتے ہین **بدل** شادنج اور ہم وزن گل ارمنی اور چہارم کتیرا۔
مقدار خوراک - ۲ ماشہ بلکہ نو ماشہ تک۔

گینتی (بنگالی)

بفتح کاف فارسی وسکون یاے تحتانی ونون غنہ وکسر تاے فوقانی وسکون یاے تحتانی آخر

صفات وشناخت - ایک روئیدگی ہے جسکی بیل زمین پر بچھی ہوتی ہے یا دوسرے پاس کی چیز ولن پر چڑھ جاتی ہے پتے انار کے پتون کی طرح اور اُنسے چھوٹے ہوتے ہین اسکا پھول کاسنی کے پھول کے رنگ پر اور اُس سے چھوٹا ہوتا ہے پتون کے سرے بھی کاسنی کے پھول کے رنگ کے ہوتے ہین۔

طبیعت - گرم وخشک۔

منافع - اگر سانپ کاٹے تو اسکے سوکھے پتے پیسکر سنگھانے سے نفع ہوتا ہے۔

گیندہ (ھ)

بکسر کاف فارسی وسکون یاے تحتانی مجہول ونون غنہ وفتح دال مہملہ وسکون ہا

صفات - مشہور درخت ہے کہ برسات مین جمتا ہے اسکی کئی قسمین ہین (۱) پھول کی پتیان بڑی بڑی اور رنگ زرد وتیرہ اور پتیان کم یہانتک کہ بڑی پتیان پانچ عدد تک ہوتی ہین اور اندر اُنکے چھوٹی چھوٹی پتیان لگتی ہین اسکی ساق اور شاخین پتلی اور سبز اور پتے پن کے ساتھ ہوتی ہین اسکو جعفری اور وہ برگہ کہتے ہین (۲) پھول بڑا ہوتا ہو جسمین بہت پتیان ہوتی ہین جنکا رنگ زرد وطلائی ہوتا ہے اسکو صد برگ اور ہزارہ کہتے ہین (۳) پھول سے تیزے زرد اور چھوٹے چھوٹے اور لپٹے ہوے ہوتے ہین اسکا نام حبشی ہے (۴) پھول کے پتے ذرا بڑے اور لپٹے ہوے تخم نا یعنی نفیری کی شکل پر اسی لیے اسے مگرنائی کہتے ہین (۵) پھول کے پتے سرخ رنگ اور تلے کی طرف مڑے ہوے اندر پتے چھوٹے اور زرد اور بہت خوشنما اسکو مخملی بولتے ہین بعض آدمی اسکے پھول کو بسنتی بھی کر دیتے ہین اس طرح کہ پھول لگنے کے موسم مین کہ جاڑون کا موسم شروع ہوجاتا ہے جڑ کے متصل ساق کو چیر کر اسمین تھوڑا سا نیل بھر دیتے ہین اور اوپر سے کپڑا تر کرکے لپیٹ دیتے ہین پھول کی پتی کی جڑ مین سیاہ اور باریک اور دراز ایک چیز ہوتی ہے یہی اسکا بیج ہے۔

طبیعت - گرم پہلے درجے مین اور خشک دوسرے یا تیسرے درجے مین اور بعض وید اسکا مزاج گرم بتلاتے ہین اور بعض وید معتدل مائل بگرمی وتری اور بعض وید پھول کو سرد کہتے ہین۔

خواص وفوائد - اسکے پتون کا رس کان مین ڈالنا اُسکے درد کو موقوف کرتا ہے پستان کے ورم کو تحلیل کرتا ہے مدر بول ہے داد پر اسکے پتون کا رس متواتر لگانے سے جاتا رہتا ہے مین نے بارہا تجربہ کیا ہے اسکے پتون کے جوشاندے کی کلی دانتون کا درد دفع کرتی ہے ایک تولہ اسکے پتے دو ماشہ کالی مرچ کے ہمراہ پیسکر پینا بواسیر کو نافع ہے اسکے پھول کی بونڈی کا سفوف شکر اور خالص دہی کے ہمراہ ایک تولہ دے اور کھانسی کے لیے مجرب ہے مگر بادی سے احتراز چاہیے۔ وید کہتے ہین کہ گیندا مفرح اور مقوی اور ہاضم اور مدر ہے اور اسکے پتون کا عرق کھینچکر پینا بواسیر کو

Hakeem Shoukat Ali

نافع ہے۔ گینڈے کے پتے پاؤ بھر کیلے کی جڑ کے دو سیر پانی مین رات کو بھگو کر صبح کو عرق کھینچین اور پونے دو تولہ صبح کو اور اسی قدر شام کو پیا کرین خون بواسیر فوراً بند ہو جائے اور سرخ بادہ جاتا رہے گینڈے کے پیڑے کے پتے ایک تولہ پیسکر شیرہ انکا لے کر مصری ملا کر پینا بند پیشاب کو کھولتا ہے گینڈے کے پتے ہاتھ پاؤن پر ملنا انکے پھٹنے اور سیاہی اور سختی کے لیے مفید ہے نسخہ سعیدی مین ہے کہ پہلی قسم یعنی وہ برگ کے بیج ساڑھے دس ماشہ خشک کر کے کوٹ کر کھلانا شہوت کو مٹاتا ہے مرد ہو یا عورت۔ صاحب شمس الدر نے لکھا ہے کہ گینڈا منی کو خشک بھی کرتا ہے اور ممسک بھی ہے۔

گینڈا (۵)

بکسر کاف فارسی و سکون یائے تحتانی مجہول و نون غنہ و فتح دال ثقیل و سکون الف۔ کرگدن (ف) کرکدن و حبر لیش و مرمیس (ع) کنز اللغات ترکی مین ہو کہ عرب اسکو وحید القرن بھی کہتے ہین

صفات و شناخت۔ گینڈے کی پانچ قسمین ہین وہ ہندوستان خواہ افریقہ جاوا اور سماٹرا مین رہتا ہے شمالی مین قریب ہاتھی کے برابر اور نہایت زور آور ہے اسکی نوعی صفتین یہ ہین کاٹنے والے دانت یا تو مطلق نہین یا دونون جبڑون مین چار چار۔ کچلیان کبھی نہین رکھتے اوپر اور نیچے دونون طرف سات داڑھین اوپری جبڑون کی داڑھون کے چھونٹے سرے ہین جنپر کئی ابھری ہوئی لکیرین نظر آتی ہین اور نیچے والی داڑھون کے ناہموار سرے ہین ہر ایک پاؤن مین تین تین انگلیان جسم کا چمڑا بے بال موٹا اور ٹھوس ہے جسپر سوائے گولی کے تیر تلوار اور کوئی بھی ہتیار کچھ کام نہین کرتا ڈھال اچھی اسکے چمڑے کی بنتی ہے ناک کی ہڈیان بہت مضبوط ہین جنپر ایک یا دو دو بڑے سینگ جو صرف چمڑے سے واسطہ رکھتے ہین اور بہت سے لگے ہوئے بالون سے بستہ اور منجمد ہین سنبھلے رہتے ہین پاؤن ہاتھی کے سے ہوتے ہین بڑی ندیون کے کنارے دلدلون اور سبز اور سیراب میدانون مین رہا کرتا ہے اور گھانسون اور جھاڑیون کی رسیلی کونپلون کو چرا کرتا ہے ہندوستان مین ایک شاخہ اور افریقہ مین دو شاخہ گینڈا ہوتا ہے پانچون قسم کے گینڈون کے طور اور دستور ایک سان ہین اور انکا ایک ہی بیان مفصلہ ذیل کافی و وافی ہے گینڈا بہت موٹا اور زور آور ہے اور دریائی گھوڑے کے موافق بدزیب ہے کہ انکی شکل بڑے سور کے مشابہ ہے اور اوزود ستور و عادت و مزاج اور زیادہ خوری مین بھی اسکے مانند ہے اسکے اعضا کم لنبے اور موٹے ہین کان منجھولے اور کھڑے اور آنکھین بہت چھوٹی ہین اور گہرے خانے مین ہونے سے دھنسے ہوئی ہین کا حال کم نظر آتا ہے لیکن بڑی تیزی سے سنتا اور بولیتا ہے یہ جبتک چھیڑا نہ جائے بدنہین غریب ہے لیکن جب جوش مین آتا ہے ہولناک مخالف ٹھہرتا ہے کہ یکایک بڑے زور سے حملہ آور ہوتا ہے اور غصے کے مارے خطرے سے بے پروا رہتا ہے جب شکاری کسی گینڈے کے نزدیک آتا ہے تب بعض اوقات بڑے غصے مین آکر اپنے تعاقب کرنے والے کا پیچھا کرتا ہے اور اگر اس آدمی کو دیکھ پاتا ہے تو اسکا بھاگ نکلنا مشکل کی بات ہوتی ہے اسکا چمڑا بہت موٹا اور ٹھوس ہے خصوصاً ہندوستانی کا کہ وہ گلی بلد ہے اور کندھون کے اوپر اسکے ناہموار تہین لگی ہین افریقہ کے گینڈے کا چمڑا اچکنا اور ہندوستانی کی نسبت کم موٹا ہوتا ہے کانون کے کنارے اور دم کے آخر مین موٹے کھڑے بال لگے ہین گو کہ اسکا چمڑا ایسا ٹھوس ہے لیکن ڈانس وغیرہ کیڑے مکوڑون کے ڈنک سے اسکو بہت تکلیف ہوتی ہے چنانچہ اس تکلیف سے بچنے کے لیے وہ بہت شوق سے کیچڑ مین لوٹتا ہے اور پانی مین بھی پڑا رہنا پسند کرتا ہے اور پانی مین آسانی اور زور سے پیرتا ہے افریقہ مین گینڈے چکنے چمڑے ہونے کے سوا دو سینگ رکھتے ہین اور دو قسم پر ہین

انہین ایک قسم کا گینڈا جنوبی افریقہ کے میدان مین برجل صاحب کو پہلے نظر آیا وہ بہت ہی بڑا تھا اور ایک گینڈا جو گولی سے مارا گیا اُسکا سر ایسا بھاری تھا جب گردن سے الگ ہوا تب چار آدمی زمین پر سے اٹھا نہ سکے اور اُسکو گاڑی پر لادنے کے لیے آٹھ آدمی درکار تھے دوسری قسم کا افریقہ کا گینڈا جو مدت سے مشہور رہا اُسکا ایک خمدار سینگ مرغ کے خار کی مانند ہے اور اُسکے پیچھے ایک اور کم لمبا موٹا سینگ ہے اسکا لمبا سینگ تین فٹ تک اور پیچھے کا موٹا سینگ آٹھ تسو کا ہوتا ہے جب کبھی ہاتھیون کا غول ایک بارگی اس مہیب جانور کے پاس آجاتا ہے تو فوراً اُن رٹے ہیبت سے ہٹ جاتا ہے گینڈا اگرچہ ڈیل ڈول مین ہاتھی سے چھوٹا ہے مگر جب اُسکے پیٹ مین اپنی کھانگ مارتا ہے تو پھر ہاتھی چیت ہی گر پڑتا ہے اور گینڈے کا کچھ نہین کرسکتا اور یہ جو بعض اہل لغت نے لکھا ہے کہ گینڈا ہاتھیون کا شکار کرکے کھاتا ہے اور اسکا بچہ خاردار ہوتا ہے اور پانچ برس کے بعد پیدا ہوتا ہے یہ سب خرافات ہے۔ تفصیل اس خرافات کی برہان قاطع کی اس تحریر سے روشن ہوجائے گی کہ بچہ اسکا ماں کے پیٹ مین پانچ سال تک رہتا ہے ایک سال کے بعد سے ماں کے پیٹ سے سر نکال کر چرنے لگتا ہے اور چار سال تک اسی طرح بسر کرتا ہے پھر پیٹ مین سے نکل کر بھاگ جاتا ہے حکمت اسمین یہ ہے کہ اسکی ماں کی زبان بہت سخت ہے اسپر کانٹے سے اجزا مین اور بچہ نہایت نازک ہوتا ہے ماں کے چاٹنے کی تاب نہین لاتا اسکی کھال ٹکڑے ہوجاتی ہے بعض کہتے ہین کہ گینڈا ایک پرند ہے کہ دس سال کے ہاتھی کا شکار کرتا ہے اور دوسرون نے کہا ہے کہ ایک بڑا جانور ہے ہاتھیون کا شکار کرتا ہے اسکی پشت پر بڑے بڑے کانٹے ستونون کی طرح ہوتے ہین جس فیل کو مارتا ہے پشت پر ڈالکر اُس کانٹے مین پرو لیتا ہے اور اپنے بچون کے کھانے کے لیے لاتا ہے کبھی پشت کے ہاتھی کو بھول جاتا ہے تو وہ سڑکر کیڑے پڑجاتے ہین جب کیڑے ہاتھی کو کھا چکتے ہین تو اُسکے بدن کو کھانے لگتے ہین انکے زخم اور صدمے سے مرجاتا ہے انتہی کلامہ گینڈے کا گوشت حلال ہے اور دلیل اسپر یہ ہے کہ وہ جگالی کرنے والے جانورون مین سے ہے مولانا شرف الدین صاحب ولایتی نواب احمد علی خان کے عہد مین رامپور کے عدالت دیوانی کے مفتی تھے اور علوم متداولہ مین متبحر تھے میرے والد مرحوم کے تلمذ تھا فقہیات مین اپنا عدیل ونظیر نہین رکھتے تھے انھون نے اسکے گوشت کی حلت کا فتوے دیا ہے۔

طبیعت۔ گرم وخشک ہو۔

خواص وفوائد۔ اسکا گوشت اعضا مین سستی پیدا کرتا ہے یہانتک کہ ہلاکت کا باعث ہوتا ہے اُسکے سینگ اور سم کی دھونی بواسیر اور دشواری ولادت اور ہوام کے کاٹنے کو مفید ہے اسکی کھال کا تیل نکلا ہوا ہمراہ تلون کے تیل کے پھوڑون اور زخمون کو بھر لاتا ہے اسکے سینگ کے خواص مین سے یہ ہے کہ اسکا چھلا بناکر انگلی مین پہن لین تو قولنج مٹ جائے اگر اسکو حاملہ پہن لے تو حمل گرجائے اور بواسیر کے مریض کو پہنایا جائے تو فائدہ ہوتا ہے اسکے سینگ کے پیالے مین پانی بھر کر پینے سے بھی بواسیر کو نفع ہوتا ہے اسکے سینگ کو پیسکر کھانے سے مرگی جاتی رہتی ہے اگر عورت اسکے سینگ کا برادہ رحم مین رکھے تو حمل گرجائے۔ وید کہتے ہین کہ اسکا گوشت باد کا فساد دفع کرتا ہے بول و براز بند کرتا ہے گینڈے کے سینگ کے پیالون کو زہر کی شناخت کرنے کے لیے کام مین لاتے ہین اسکے سینگ کی دھونی سے بواسیر مٹتی ہے۔ بچہ ہونے کے وقت مین جس عورت کے دروزہ رک جائے تو اسکی فرج مین اسکے سینگ کی دھونی دینے سے پھر درد شروع ہوجاتا ہے اور بچہ ہونے مین دکھ نہین ہوتا۔ گینڈے کے سینگ، دانت، پنجے گوشت چمڑا

Hakeem Shoukat Ali

خون اور موت سب دوا کے کام مین آتے ہین اس کے سینگ کے جتنے استعمال ہین اُن سب مین کالے نوکدار سینگ کام مین لائے جاہیئن کیونکہ کالے نوکدار سینگ سب سے اچھے ہوتے ہین -

گیہون ھ

بکسر کاف فارسی و یاے تحتانی مجہول وضم ہاو واو معروف و نون غنہ مارواڑ مین گھون اور بنگال مین گم اور پنجابی مین
کنک کہتے ہین فارسی مین گندم عربی مین حنطہ نام ہے

صفات - مشہور غلہ ہے فصل ربیع مین پیدا ہوتا ہو بہتر وہ ہو جو تازہ موٹا سفید زردی مائل ہو بعد اسکے خاص سفید ہے اور سیاہ برا ہوتا ہے ردی الغذا ہے شیخ نے لکھا ہے وہ گیہون اچھا ہے جو سختی و نرمی مین متوسط ہو اور بڑا اور موٹا اور تازہ اور چکنا اور رنگ سرخی و سفیدی کے درمیان ہو اور درخت پر کامل ہوگیا ہو بڑے اور موٹے گیہون مین غذائیت عمدہ ہے -

طبیعت - گرم پہلے درجے مین اور خشکی و تری مین معتدل ہے اور کچا یعنی تازہ خشک نشدہ تر دوسرے درجے مین ہے بعض کہتے ہین کہ اسکی گرمی انسان کے مزاج کی گرمی کی برابر ہے اگر اسکو منھ مین چبا کر اوپر سے بدن پر ضماد کرین تو دوسرے درجے کی گرمی ظاہر کریگا بقراط کہتا ہے کہ جو آٹا تازہ پسا ہوا ہو وہ زیادہ گرم ہوتا ہے اسلیے کہ اسمین اس حرارت ناری کا بقیہ موجود رہتا ہے جو پتھرون کی رگڑ سے آجاتی ہے -

خواص و فوائد - عمدہ غذاؤن مین سے ہے اسکی روٹی صحیح و سالم کے لیے سب غذاؤن سے بہتر ہے کثیر الغذا ہے اچھا خون پیدا کرتا ہے بدن کو فربہ کرتا ہے باہ کو قوت دیتا ہے کھانڈ اور مغز بادام کے ساتھ پینا سینے کے درد کو نفع دیتا ہے اسکے آٹے کی خمیری روٹی نفاخ ہے ملین طبع ہے گیہون چبا کر گلٹیون پر لگانے سے مواد پک جاتا ہے یا تحلیل ہوجاتا ہے اسکے آٹے کی لپٹس نیم کے پتون کے پانی مین پکائی ہوئی پھوڑون اور ریہ کو مفید ہے بھنا ہوا گیہون دیر ہضم و نفاخ ہے کچے گیہون بھون کر کھا کر اوپر سے پانی پینا تو ریح ریحی پیدا کرتا ہے پانی مین ابال کر گھنگنیان کھانے سے دیر ہضم ہوتی ہین اور پیٹ پھلاتی ہین لیکن ہضم ہوجانے کے بعد انسے خون خوب بنتا ہے گیہون کا آٹا چہرے پر لگانے سے صاف ہوجاتا ہے کچے گیہون کو پکا کر کھانے سے کدو دانے اور معدے مین کیڑے پیدا ہوجاتے ہین -
انسان معتدل المزاج کے لیے گیہون بہت موافق ہے اسکا آٹا مکھن مین ملا کر لیپ کرنے سے حلق کے اندر کا ورم تحلیل ہوجاتا ہے تازہ گھی اور دودھ کے ساتھ گیہون کا آٹا پکا کر کھانے سے حلق کی خشونت مٹتی ہے اگر حشرات الارض مین سے کوئی کیڑا مکوڑا کاٹ کھاے تو سرخ گیہون کا آٹا شراب یا سرکے کے ساتھ لگانے سے نفع ہوتا ہے اگر کسی کے دیوانہ کتا کاٹ لے تو اُس مقام پر گیہو کا آٹا رکھ دین نفع کریگا - اگر اوپر سے ارنڈ کے پتے باندھ دین تو بہت ہی نفع ہو اگر کتے کے کاٹے ہوے مقام پر گیہون کا گندھا ہوا آٹا باندھ دین اور کئی گھڑی تک رہنے دین پھر کھولکر کسی کتے کے آگے ڈالین اگر وہ اُسکو نکھائے تو سمجھ لینا چاہیے کہ کاٹنے والا کتا دیوانہ تھا - گیہون جلا کر اُسکے برابر گڑ ملا کر خوب پیسکر اور تھوڑا تھوڑا گھی مین ملا کے ڈیڑھ تولہ تک روزانہ تین روز تک کھانے سے چوٹ اور درد بالکل زائل ہوجاتا ہے یہانتک کہ چوپایے کی چوٹ کو بھی نافع ہے اور اس دوائی کو مومیائی ہندی کہتے ہین - گیہون کا روغن داد اور چھائین اور برص کے داغ اور سر کے گنج کو مفید ہو ورمون کو ملائم اور تحلیل کرتا ہے جلن اور گرمی کو دور کرتا ہے

Hakeem Shoukat Ali

سخت اور گرم ورمون کو نافع ہے طریق اسکا کئی قسم پر ہے۔ ایک یہ کہ سفید یا سرخ گیہون صاف کرکے آدھی چھٹانک کم آدھ سیر کے ایک شیشی مین بھرین اور کپڑمٹی کرین اور شیشی کے منہ مین تھوڑے سے کھجور کے ریشے رکھین اور ایک برتن مین سوراخ کرین اور شیشی کو اوندھا اُس چھید مین رکھین اس طرح کہ شیشی کی گردن سوراخ مین مضبوط رہے اور تھوڑی سی باہر نکلی رہے اور ایک برتن اُسکے نیچے رکھین اور اپلون کی آگ اُس برتن مین شیشی کے گرد رکھین روغن بخوبی ٹپکے گا۔ دوسرا طریق یہ ہے کہ صاف کیے ہوے سفید گیہون کسی صاف اور چکنے برتن مین رکھین اور لوہے یا پتھر کا ایک بھاری پاٹ جو بہت گرم ہو اُن گیہوون پر رکھ کر دبا دین روغن جو باہر نکل آئے لے لین۔ تیسرا طریق یہ ہے کہ گیہون کو کوٹ کر قرع انبیق مین بھر کر تلے ملائم آنچ لگائین کہ روغن ٹپکے۔

وید کہتے ہین کہ گیہون چرب و دیر ہضم ہے تفریح پیدا کرتا ہے ٹوٹی ہوئی ہڈی کو جوڑتا ہے دافع قبض ہے مقوی بدن ہے باد و بلغم کو دفع کرتا ہے منی پیدا کرتا ہے۔ بعض وید کہتے ہین کہ گیہون معتدل مائل بسردی ہے مزہ شیرین ہے سبک اور خوشبودار ہے قوت گویائی بڑھاتا ہے۔ طبیعت مین ہوشیاری پیدا کرتا ہے پشت کو قوت دیتا ہے پت و سرپ پر آٹے کا لیپ کرتے ہین آگ سے جل جائے تو اسکا لیپ کرنا چاہیے۔ جلد بدن کی سوزش کئی طرح کی کھجلی جیسی پھوڑے پھنسیون پر آٹے کا ٹھنڈا اور گرم لیپ کرنا چاہیے گیہون کے آٹے مین سے میدہ نکالکر اُس کو ورم پر خشک لگانے سے ورم کے اندر جو کھشا مواد ہوتا ہے اُسکو جذب کرلیتا ہے اور چمڑے کو چھلنے نہین دیتا ہے سوا تولہ گیہون اور دو ماشہ سیندھا نمک دونون کو پاؤ بھر پانی مین اوٹا کر تیسرا حصہ رکھ کر چھان کے سات دن تک پلانے سے کھانسی مٹتی ہے گیہون اور سن کے بیجون کو سیر گھی مین بھون کر اس مین گڑ ملا کر لڈو باندھ کے کھانے سے نارو نکل جاتا ہے گیہون اور چنون کو اوٹا کر اون کا پانی پلانے سے جگر گردہ و مثانے کی پتھری گل جاتی ہے **مضر**۔ خام تازہ معدے مین کیڑے پیدا کرتا ہے (۲) خام حاملہ عورت کو بھی مضر ہے (۳) بھاڑ وغیرہ مین پکے گیہون کو کھوڑ کر کھانے سے نفخ پیدا ہوتا ہے دیر مین ہضم ہوتے ہین ریاح پیدا ہوتی ہے **مصلح** پرانا سرکہ اور آبکامہ (۳) شیرینی۔

تنبیہ۔ وید کہتے ہین کہ اگر کچھ گیہون سے ضرر ہو پہنچے تو پیاز سے اصلاح کرین۔

جنگلی گیہون (ھ)

گندم وحشی (ف) دوسرا (ع)

صفات وشناخت۔ ایک گھانس ہے یہ گیہون کے درخت کے مشابہ ہے اور اُسی کے کھیت مین پیدا ہوتی ہے اس کا پیڑ گیہون کے پیڑ سے لمبا اور سخت ہوتا ہے دانہ اس کا باریک اور بالیان چھدری ہوتی ہین بعض کا پوست سیاہ اور بعض کا سرخ ہوتا ہے۔

طبیعت۔ گرم پہلے درجے مین خشک دوسرے درجے مین بعض سرد بتاتے ہین۔

خواص وفوائد۔ یہ دانہ مادے مین نضج پیدا کرتا ہے اور اُسکا قوام معتدل کرتا ہے دست آور ہے ریاح اور ورم کو تحلیل کرتا ہے خشکی پیدا کرتا ہے صلابات کو ملائم کرتا ہے معدے کے کیڑے مارتا ہے چاکسو اور معری کے ساتھ پیسکر آنکھ مین لگانے سے گرانی اور رو ہے کٹ جاتے ہین اسکا لیپ خشک کھجلی کو اور سخت ورمون کو ابتدا مین اور بالخورے کو مفید ہے گیہون کے آٹے مین اس کا سفوف ملا کر غب پر لگانا فائدہ کرتا ہے اگر آٹے سے منہ نہ کیا ہو تو ان دانون کو جلا کر

Hakeem Shoukat Ali

منادکرنے سے مضر ہوجاتا ہے **مضر** خفیون کو **مصلح** - کتیرا -

مقدار خوراک - ۲ ماشہ تک -

باب اللام

لاجورد (ف)

بفتح لام وسکون الف وجیم تازی موقوف وفتح واؤ وسکون رائے مہملہ ودال مہملہ موقوف اصل مین لاج آورد تھا جس کے معنی نقش لانے والے کے ہین اس لیے کہ زبان فارسی مین لاج نقش کے معنے مین ہے کذا فی المحیط کاش اسکی تائید کتب لغت بھی کرتی ہون - معرب اس کا لازورد زائے معجمہ سے ہے سنسکرت مین راج ورت کہتے ہین -

صفات وشناخت - مشہور پتھر ہے کہ کاشغر سے آتا ہے اس کا مادہ یہ دو چیزین ہین غیر جید تھوڑا سا پارہ اور بہت کی عمدہ گندھک خشکی نے ان پر غالب ہوکر لاجورد بنا دیا ورنہ مادہ اس کا سونے کے مادے کے قریب ہے مگر سونا نہ ہوا اور خشکی کے غلبے سے لاجورد بن گیا - بہتر وہ ہے کہ سخت اور صاف اور نیلا اور براق ہو اور اس پر طلائی نقطے ہون اور اسکی نیلاہٹ مین سرخی وسبزی کی جھلک ہو اور اسکی رگون مین خاک نہو جس مین یہ اوصاف نہ ہون وہ بناوٹی سمجھنا چاہیے - مصنوعی اس طرح تیار کرتے ہین کہ زرد ہرتال اور اسکے چہارم وزن پھٹکری اور بابوریت نے کر سب کو ایسے سرکے مین جسمین نک گھول کر تانبے کو گرم کرکے بجھا دیا گیا ہو جس سے سرکہ سبز ہوجاتا ہے خوب گھوٹ کر خشک کر لیتے ہین اور کبھی سنگ مرمر سے تیار کرتے ہین اس طرح کہ پانی مین پھٹکری گھول کر سنگ مرمر کو گرم کرکے اُس مین بجھا دیتے ہین پھر اسی قسم کے سرکے مین سنگ مرمر کو بجھاتے ہین پھر گوبر مین لپیٹ کر ایک رات دن دھیمی آنچ مین پھونکتے ہین پھر ٹھنڈا کرکے اصلی لاجورد کے بجاے بیچتے ہین اسمین اصلی کی سی سختی اور صفائی اور جوہر نہین ہوتے جب اصلی کو پیستے ہین تو اسکے رنگ مین فرق نہین پیدا ہوتا مصنوعی مین پیسنے کے بعد رنگ مین فرق پڑجاتا ہے اور رنگ کم ہوجاتا ہے اور مصنوعی ہلکا اور نرم بھی ہوتا ہے - جو سونے کی کان سے نکلتا ہے وہ عمدہ ہے تانبے کی کان کا عمدہ نہین قوت اسہال غیر مغسول مین مغسول سے زیادہ ہے اس لیے اسہال مین غیر مغسول مستعمل ہے -

طبیعت - غیر مغسول گرم دوسرے درجے مین اور خشک تیسرے درجے مین یا گرم پہلے درجے مین اور خشک دوسرے درجے مین بعض نے سرد خشک دوسرے درجے مین بتایا ہے اور مغسول کو سرد پہلے درجے مین اور خشک دوسرے مین لکھا ہے -

خواص وفوائد - اس مین قوت جلانے اور زخم ڈالنے کی ہے لذع اور عفونت بھی پیدا کرتا ہے حدت اور تھوڑی سی قوت قبض بھی رکھتا ہے جلا پیدا کرتا ہے اخلاط کو کدورت سے صاف کرتا ہے مادۂ سوداوی کو دستون کی راہ نکالتا ہے اور خون مین جو غلیظ اخلاط مل جاتے ہین ان سے خون کو صاف کرتا ہے اور بالخاصیت سودا کو دل کے اطراف سے دور کرتا ہے امراض سوداوی اور وحشت وغم وفکر اور خفقان اور وسواس اور ابخرۂ غلیظ کو مٹاتا ہے سہر اور فالج و نافع ہے مفرح ہے دل کو قوت بخشتا ہے سب افعال مین حجر ارمنی کے قریب ہے مگر اُس سے ضعیف ہے اسکو بیلکر ناس کے طور پر سونگھنے سے نکسیر بند ہوجاتی ہے اسکو آنکھ مین لگانے سے آنکھ کے امراض کو بہت نفع ہوتا ہے

Hakeem Shoukat Ali

پلکون کے بال گرتے ہون تو اس کے لگانے سے گرنا موقوف ہوجاتا ہے پلکون کے بالون کو بہت ہی قوت دیتا ہے اور آنکھ زیادہ کردیتا ہو اور اس کام کے لیے اتنا نافع ہے کہ کہتے ہین کہ یہ اسکی خاصیت کی وجہ سے ہے بعض نے اسکی وجہ یہ بتائی ہو کہ چونکہ وہ خراب خلطون کو نکالدیتا ہے اس لیے برے بالون کا پیدا ہونا بندکرکے اچھے پیدا کرتا ہے یہ وجہ ہے اسکے پلکون کے بالون کو بہتر بنانے کی بعض نے کہا ہے کہ اسکو جلاکر اور دھوکر آنکھون مین لگانے سے پلکون کے بال عمدہ اور زیادہ ہوجاتے ہین آنکھ کے لیے بھی بہت ہی نافع ہے اسکی سلائی بنی ہوئی مناسب دواؤن کے ساتھ آنکھ مین پھیرنا بالخاصہ آنکھ کے امراض کو مفید ہے پورے دو ماشہ لاجورد اور ۳۰ ماشہ روغن زیتون کا فرزجہ بچہ ساقط نہین ہونے دیتا باوجودیکہ لاجورد حیض کے خون اور پیشاب کا ادرار کرتا ہے پھوڑے پھنسی حتے کہ آکلہ اور خارشت تر پر اسکو چھیڑکنا نافع ہے دمہ و درد گردہ و مثانہ و صلابت رحم کو نافع ہے اسکو سرکے کے ساتھ لگانے سے مسے گرجاتے ہین بہق اور برص کو نفع ہوتا ہے بالون کو گھونگھروالا بناتا ہے سترہ جو کی مقدار مین اسکو شربت ورد اور گنگنے پانی کے ساتھ کھانے سے چوتھے دن آنے والا بخار چھوٹ جاتا ہے۔

ابن زہر کہتا ہے کہ مدبر کرنے کے بعد لاجورد لوہے کو اس طرح کھینچتا ہے جیسے مقناطیس **مضر** فم معدہ کو اور جھینی دستلی پیدا کرتا ہے خاص کر غیر مغسول **مصلح** فم معدہ کے لیے حماما یا مصطگی اور باقی کے لیے شہد و کتیرا **بدل** حجر ارمنی۔

مقدار خوراک - ۲ ماشہ سے ۴ ماشہ تک۔

وید کہتے ہین کہ لاجورد چرب اور نرم اور سرد ہے صفرا کو مٹاتا ہے جسمین نیلا حصہ زیادہ اور سفید چمکیلا حصہ کم ہووے اور تول مین بھاری ہووے وہ اچھا ہوتا ہے صاف کیا ہوا لاجورد چرپرا کڑوا سرد قابض اور دل کو خوش رکھنے والا ہے صفرا تپ پرمیہ اور ہچکی کو زائل کرتا ہے پھوڑے پھنسیون پر اسکا لیپ کرتے ہین۔

لادن (ع)

بفتح لام و سکون الف و فتح دال مہملہ و سکون نون ذال معجمہ سے بھی آیا ہے رشیدی کی فرہنگ سے معلوم ہوتا ہو کہ دال مہملہ سے فارسی اور ذال معجمہ سے معرب ہے

صفات وشناخت - اسکی ماہیت مین بڑا اختلاف ہے (۱) بعض کہتے ہین کہ وہ گاڑھی اور چپکنے والی رطوبت ہے کہ پہاڑی درخت کی ساق اور پتون سے حاصل ہوتی ہے وہ درخت انار کے درخت کے برابر ہوتا ہے و تنہ اسکی دبق کے درخت کی سی ہوتی ہے پتے اسکے چوڑے چوڑے ایک دوسرے کے پاس پاس ہوتے ہین اور بہت چپٹے یعنی غیر دبیز اور سخت ہوتے ہین پھول کا رنگ سرخی مائل ہوتا ہے اور پھل زیتون کے پھل کی طرح ہوتا ہے جسمین سیاہ باریک بیج نکلتا ہے (۲) مخزن الادویہ مین لکھا ہے کہ ایک انگریزی مصور کی کتاب مین اسکی تصویر دیکھی گئی تو معلوم ہوا کہ اسکا درخت بڑا ہے شاخین اسکی پتلی اور لمبی ہین پتے شاخ کے کنارون پر دو دو لگے ہوتے ہین جو چپٹے اور لمبے انار کے پتون کی طرح گران سے بڑے ہوتے ہین شاخون مین پھل اور پھول دونون تھے پھول مین پانچ پتیان تھین اور کچھ چھوٹا تھا (۳) بعض نے کہا ہے کہ لادن گاڑھی اور لیسدار شبنم ہے کہ ربیع کے موسم مین ایک ایسے درخت پر جو بیری کے درخت کی طرح ہوتا ہے گرکر جم جاتی ہے لوگ اسے جمع کرکے ٹکیان بنا لیتے ہین (۴) فرہنگ رشیدی مین ہے کہ ایک خوشبودار چیز ہے ایک گھاس زمین سے اگتی ہے اسکو خوشبودار رطوبت لگی ہوتی ہے بکری اس گھاس کو بہت کھاتی ہے اسکی ڈاڑھی اور منھ کے بالون کو لگ جاتی ہے لوگ چھڑا لیتے ہین جو ڈاڑھی کو لگتی ہے وہ بہتر ہے (۵) قاموس مین لکھا ہے کہ یہ

Hakeem Shoukat Ali

ریگستانی حصون مین ایک گھاس پیدا ہوتی ہے اُسپر ایک خوشبودار میز گی ہوتی ہے بکری اُس گھاس کو بڑے شوق سے چرتی ہے اُسکی ڈاڑھی اور دوسرے اعضا کے بالون کو لگ جاتی ہے یہی چیز لادن ہے (۶) قانون مین شیخ نے لادن کی یون حقیقت بتائی ہے کہ جزیرہ قبرس مین ایک روئیدگی ہوتی ہے جسے قسوس قاف اور دوسین مہملہ سے اور قیسوس قاف کے بعد یاے تحتانی سے کہتے ہین اور یہ بڑے لبلاب کی ایک قسم ہے اس روئیدگی پر شبنم گرتی ہے تو اسکے پتون کی رطوبت کے ساتھ ملازم ہو جاتی ہے بکریون اور بھیڑون کے بالون اور سمون کو چرتے مین چپک جاتی ہے اسکو لوگ پھر دا لیتے ہین یہی لادن ہے بہتر وہ ہوتی ہے جو بالون کو لگتی ہے اور جو سمون کو لگتی ہے وہ خراب ہوتی ہے کیونکہ اول مین مٹی اور ریت نہین ہوتا اور دوسری قسم مین ہوتا ہے وہان کے آدمی اسکو پانی مین جوش کرکے صاف کرکے ٹکیان بناکر کام مین لاتے ہین۔ (۷) بعض نے تمام باتون پر نظر کرکے یون بحث کو صاف کیا ہے کہ لادن کی دو قسمین ہین۔

(الف) درخت کی ساق اور پتون سے جو رطوبت حاصل کی جاتی ہے وہ خالص اور نہایت عمدہ اور خوشبودار ہے اسکو لادن **عنبری** کہتے ہین۔

(ب) جو بکری اور بھیڑون کے بالون سے کہ اُس روئیدگی کو چرتے وقت لگ جاتی ہے چھڑاتے ہین وہ خراب ہے خاصکر جوان کے سمون سے لی جاتی ہے وہ تو بہت ہی خراب ہے اس پچھلی قسم مین ریت اور مٹی ملی ہوتی ہے بہتر وہ ہے جو جزیرہ قبرس سے لائی جائے اور خوشبودار۔ مجرب۔ سیاہ مائل بسرخی۔ عنبری۔ وزنی اور خالص ہو اور ہاتھون پر ملنے سے نرم ہو جائے۔ شیخ زردی مائل کو اچھا بتاتا ہے اور یہ بھی اسکی خوبی مین داخل ہے کہ اگر گرم تیل مین ڈالین تو پگھل کر کچھ ثفل باقی نرہے سیاہ قسم خراب ہے۔

طبیعت۔ پہلے درجے کے آخر مین گرم ہے اور دوسرے درجے مین خشک ہے بعض نے گرم دوسرے درجے مین اور خشک پہلے مین لکھا ہے بعض نے تیسرے درجے مین خشک بتایا ہے قانون مین ہے والذی یکون فی ابلاد الجنوبیۃ اسخن جدا قال الخوزی انہ بارد قابض ولیس کذلک۔

خواص و فوائد۔ یہ دوا نہایت ملطف ہے تھوڑا سا اسمین قبض بھی ہے غلیظ و لزج مادے مین نضج پیدا کرتی ہے اور اُسے معتدل القوام بناتی ہے اور تحلیل بھی کرتی ہے اسمین جذب اور گرمی پیدا کرنے کی قوت ہے رگون کا منھ کھولتی ہے ورم اور ریاح کو بکھیر دیتی ہے بالون کے حق مین بہت نافع ہے انھین بڑھانے اور گنجان کرنے اور گرنے سے روکتی ہے اور بالون کے نقصان کو مٹاتی ہے گر با وجود اسکے بالخورے کو مفید واقع نہین ہوتی ارواح کو قوت دیتی ہے دردون کو روکتی ہے ایسے زخمون کو بھر دیتی ہے جو کسی طرح نہ بھر سکتے ہون اسکو روغن گل مین ملاکر آگ سے جلے ہوے پر لگانے سے نفع ہوتا ہے اسکو روغن گل مین حل کرکے پیشانی پر لگانے سے نزلات رُک جاتے ہین تخیر بند ہو جاتی ہے اور دردِ سر بانی مٹ جاتا ہے اسکو سونگھنے سے بھی زکام جاتا رہتا ہے روغن گل مین ملاکر کان مین ڈالنے سے درد کو تسکین ہوتی ہے بحران کو نزلات کی وجہ سے کھانسی ہو تو اسکو لگانا چاہیے اسکو پینے سے نزلات کی کھانسی دفع ہوتی ہے معدے کا ڈھیلا پن مٹتا ہے متلی زائل ہوتی ہے معدے کے ڈھیلے پن کی وجہ سے منھ سے رال کا گرنا بند ہو جاتا ہے ریح کے غلبے سے ہچکیان آتی ہون تو وہ رک جاتی ہین جگر اور رحم اور معدے کے ورم کو مٹاتی ہے پرانی شراب کے ساتھ پینے سے پیٹ مین قبض و حبس پیدا ہو جاتا ہے دودھ اور خون حیض اور پیشاب کا ادرار کرتی ہے اس سے

Hakeem Shoukat Ali

بچہ جلد پیدا ہو جاتا ہے اسکو معدے پر لیپ کرنا بھی متلی ہچکی اور معدے کے استرخا کو نافع ہے معدے اور جگر اور رحم کو قوت پہونچانی ہے اگر رحم مین کسی تدبیر سے اسکا دھوان پہونچایا جائے تو بچہ اور آنول نکل جائے اسکا فرج مین رکھنا اختناق رحم کو نافع ہے اگر سور کی یا گائے کی چربی کے ساتھ مقعد پر لگائین تو ورم اور درد کو نفع دے اسکی دھونی سے حشرات الارض بھاگ جاتے ہین یہ اسکی عجیب خاصیت ہے کہ اگر عورت پیشاب کرنے کے بعد شرمگاہ کو اسکی دھونی دے اور اسی وقت اسکو پھر پیشاب کی حاجت ہو جائے تو سمجھ لینا چاہیے کہ وہ قابل حمل رہنے کے ہے ورنہ نہیں - اسکا روغن بھی اس طرح بناتے ہین کہ ۲ تولہ لادن کو ۲۸ تولہ تلون کے یا زیتون کے تیل مین گھوٹکر آگ پر پکاتے ہین جب چھٹا حصہ تیل کا جھیج جاتا ہے تو آگ پر سے اتار لیتے ہین یہ تیل اعضا کی سردی دور کرتا ہے زکام رطوبی کو مٹاتا ہے معدے کو طاقت دیتا ہے بالون کو سیاہ کرتا ہے اور انکو قوت پہونچاتا ہے **مضر** تلے کے دھڑکو اور کرب پیدا کرتا ہے (۲) گرم مزاج والے کے سر کو **مصلح** - سنبل رومی (۲) صندل اور گلاب **بدل** - میعۂ سائلہ - (سلارس)

مقدار خوراک - ۱/۲ ماشہ سے ۳ ماشہ تک -

لارچ بارک (ش)

لاری کس کارٹکس (ل)

صفات وشناخت - لارچ کے درخت کی چھال ہے چھال کے اوپر کا چھلکا اُتار کر اندرونی طبق استعمال مین لاتے ہین ٹکڑے ہوتے ہین یا بعض اوقات لپٹے ہوئے طول اور عرض اور دبازت مین مختلف قریب قریب بلا ذائقہ اور بلا بو بیرونی سطح چھال کی سیاہی مائل یا گلابی اور کھردری اور اندر کی جانب صاف اور رنگت سفید زردی مائل یا اودی سرخ توڑنے سے رنگت اندر سے گہری قرمزی معلوم ہوتی ہے ذائقہ کسیلا -

خواص وفوائد - محرک اور قابض ہے پُرانی کھانسی مین جب بلغم کا اخراج بہت کثرت سے ہوتا ہے تو اس کے ٹنکچر سے نفع ہوتا ہے اُس بخار مین جسکو ٹائفس فیور کہتے ہین جو چودہ سے اکیس دن تک برابر چڑھا رہتا ہے اور جسمین بیمار نہایت نڈھال ہو جاتا ہے افعال جسمی اور روحانی مین فرق پڑ جاتا ہے - اسمین اکثر دماغ بھی شامل ہو جاتا ہے اور اکثر اوقات مرض کے ابتدا مین جسم پر ایک قسم کے دانے نمودار ہو جاتے ہین جب نکسیر چلتی ہو یا آنتون سے خون آتا ہو تو اسکے بند کرنے کے لیے عمدہ دوا ہے اور پر پورا کے امراض مین (جسمین اکثر ایسا ہوتا ہے کہ کسی اندرونی عضو مین خون تراوش پا کر جمع ہو جاتا ہے) جب خون جاری ہو تو دس سے پندرہ منم تک ہر ایک گھنٹے بعد یا جیسی ضرورت ہو اسکا ٹنکچر دین - ٹنکچر کی صورت مین اس دوا کا استعمال ہے جسکی تعداد خوراک تیس منم تک ہے -

لاعرین

بفتح لام و سکون الف و فتح عین مہملہ و کسر راے مہملہ و سکون یاے تحتانی و نون

صفات ومنافع - ایک گھاس ہے خرگوش کے پاؤن کی طرح ہوتی ہے اس لیے اس کو ارنبی بھی کہتے ہین اور عربی مین رجل الارنب بولتے ہین ویرانون مین اُگتی ہے سرد و خشک ہے شراب کے ساتھ پینے سے پیٹ مین قبض پیدا کرتی ہے اگر تپ ہو تو اُسوقت پانی کے ساتھ دینا چاہیے اگر کنج ران مین گرمی کی وجہ سے ورم ہو تو اس کے لیپ سے بڑا نفع ہوتا ہے -

Hakeem Shoukat Ali

بچہ جلد پیدا ہوجاتا ہے اسکو معدے پر لیپ کرنا بھی متلی ہچکی اور معدے کے استرخا کو نافع ہے معدے اور جگر اور رحم کو قوت پہونچاتی ہے اگر رحم مین کسی تدبیر سے اسکا دھوان پہونچایا جائے تو بچہ اور آنول نکل جائے اسکا فرج مین رکھنا اختناق رحم کو نافع ہے اگر سور کی یا گائے کی چربی کے ساتھ مقعد پر لگائین تو ورم اور درد کو نفع دے اسکی دھونی سے حشرات الارض بھاگ جاتے ہین یہ اسکی عجیب خاصیت ہے کہ اگر عورت پیشاب کرنے کے بعد شرمگاہ کو اسکی دھونی دے اور اُسی وقت اسکو پھر پیشاب کی حاجت ہوجائے تو سمجھ لینا چاہیئے کہ وہ قابل حمل رہنے کے ہے ورنہ نہین۔ اسکا روغن بھی اس طرح بناتے ہین کہ ۲ تولہ لادن کو ۴۸ تولہ تلون کے یا زیتون کے تیل مین گھول کر آگ پر پکاتے ہین جب چھٹا حصہ تیل کا جلجا تا ہے تو آگ پر سے اُتار لیتے ہین یہ تیل اعضا کی سردی دور کرتا ہے زکام رطوبی کو مٹاتا ہے معدے کو طاقت دیتا ہے بالون کو سیاہ کرتا ہے اور انکو قوت پہونچاتا ہے **مضر** تلے کے دھڑکوں اور کرب پیدا کرتا ہے (۲) گرم مزاج والے کے سر کو **مصلح** سنبل رومی (۲) صندل اور گلاب **بدل** میعہ سائلہ۔ (سلارس)

مقدار خوراک - ۱/۲ ماشہ سے ۲ ماشہ تک۔

لارچ بارک (ش)

لاری کس کار بکس (ل)

صفات وشناخت - لارچ کے درخت کی چھال ہے چھال کے اوپر کا چھلکا اُتار کر اندرونی طبق استعمال مین لاتے ہین ٹکرے ہوتے ہین یا بعض اوقات لپٹے ہوئے طول اور عرض اور دبازت مین مختلف قریب قریب بلا ذائقہ اور بلا بو بیرونی سطح چھال کی سیاہی مائل یا گلابی اور کھردری اور اندر کی جانب صاف اور رنگت سفید زردی مائل یا اودی سرخ توڑنے سے رنگت اندر سے گہری قرمزی معلوم ہوتی ہے ذائقہ کسیلا۔

خواص وفوائد - محرک اور قابض ہے پُرانی کھانسی مین جب بلغم کا اخراج بہت کثرت سے ہوتا ہے تو اس کے ٹنکچر سے نفع ہوتا ہے اُس بخار مین جسکو ٹائفس فیور کہتے ہین جو چودہ سے اکیس دن تک برابر چڑھا رہتا ہے اور جسمین بیمار نہایت نڈھال ہوجاتا ہے افعال جسمی اور روحانی مین فرق پڑجاتا ہے۔ اسمین اکثر دماغ بھی شامل ہوجاتا ہے اور اکثر اوقات مرض کے ابتدا مین جسم پر ایک قسم کے دانے نمودار ہوجاتے ہین جب نکسیر چلتی ہو یا آنتون سے خون آتا ہو تو اسکے بند کرنے کے لیے عمدہ دوا ہے اور پرپیورا کے امراض مین (جسمین اکثر ایسا ہوتا ہے کہ کسی اندرونی عضو مین خون تراوش پاکر جمع ہوجاتا ہے) جب خون جاری ہو تو دس سے پندرہ منم تک ہر ایک گھنٹے بعد یا جیسی ضرورت ہو اسکا ٹنکچر دین۔ ٹنکچر کی صورت مین اس دوا کا استعمال ہے جسکی تعداد خوراک تیس منم تک ہے۔

لاعرین

بفتح لام وسکون الف وفتح عین مہملہ وکسر رائے مہملہ وسکون یائے تحتانی و نون

صفات ومنافع - ایک گھاس ہے خرگوش کے پاؤن کی طرح ہوتی ہے اس لیے اس کو ارنبی بھی کہتے ہین اور عربی مین رجل الارنب بولتے ہین ویرانون مین اُگتی ہے سرد وخشک ہے شراب کے ساتھ پینے سے پیٹ مین قبض پیدا کرتی ہے مگر تپ ہو تو اُسوقت پانی کے ساتھ دینا چاہیے اگر کنج ران مین گرمی کی وجہ سے ورم ہو تو اس کے لیپ سے بڑا نفع ہوتا ہے۔

Hakeem Shoukat Ali

لاغیہ (ع)

بکسر غین نقطہ دار و فتح یائے تحتانی تنکابن مین اسکو سینہ تخ کہتے ہین برہان قاطع مین لاغنیہ بروزن آدینہ بھی لکھا ہے اور
نون کی جگہ تائے مثلثہ سے لاغیثہ بھی ذکر کیا ہے

صفات وشناخت - برہان قاطع مین کہا ہے کہ ایک روئیدگی ہے اسکا پھول سوسے کے پھول کی طرح ہوتا ہو مہال کی کبھی اس کے پھول کو بھی چوستی ہے اسکی لکڑی یا پتے کے توڑنے سے بہت سا دودھ نکلتا ہے بعض کتابون مین لکھا ہے کہ اس کا پتا گول اور رنگ اسکا زرد ہوتا ہے اور پھول زرد سرخی مائل ہوتا ہو اور دو قسم کے پھولون سے مشابہت رکھتا ہے ایک نرگس کے پھول سے دوسرے سوسنے کے پھول سے بیج اس کے خشخاش کے دانون کی طرح ہوتے ہین یہ پودا چھوٹا ہوتا ہے اور پہاڑون مین پیدا ہوتا ہے دودھ مین اسکے سمیت ہوتی ہے - لاغیہ کا اطلاق دودھ پر ہوتا ہے اس کا پودا پہاڑون مین پیدا ہوتا ہے -

طبیعت - گرم وخشک تیسرے درجے مین بلکہ چوتھے درجے تک -

خواص وفوائد - یہ دودھ نہایت دست آور ہے اور قے بہت لاتا ہے استسقاے زقی کے لیے جسمین پانی بھر جاتا ہے مفید ہے زرد صفرا اور رچلے ہوے خلطون کو نکالتا ہے اپنے افعال مین سقمونیا کے قریب ہے جس تالاب مین مچھلیان ہون اُسمین ڈالدین تو مچھلیان مرکے اوپر تیر آتی ہین اسکے پودے کے پتے بھی کھانے سے استسقاے زقی کو نفع ہوتا ہے اور زرد پانی نکل جاتا ہے اور قے اور دست بہت آتے ہین مگر دودھ پتون سے قوی ہے بعض کہتے ہین کہ پتے قوی ہین دودھ سے لیکن دودھ متفق ہے بیج بھی دست اور قے لاتے ہین بلکہ اس کے پھولونکا شہد بھی دست آور ہے اس شہد مین کسی قدر تلخی ہوتی ہے اسکے ضماد سے جلد پر زخم ہوجاتا ہے اس دودھ کے لگانے سے چھیپ داد اور چھائین مٹ جاتے ہین - **مضر** جگر اور آنتین **مصلح** کتیرا اور ببول کا گوند **بدل** فرفیون اور سقمونیا اور آک کا اور سینڈھ کا دودھ -

مقدار خوراک - ۶ رتی اور کتیرا جو کے آٹے کے ساتھ ۹ رتی تک اور پتے جوشاندے مین ۳، ۱ ماشہ تک ۴، ۱ ماشہ دودھ قاتل ہے -

لاکھ (ھ)

بفتح لام و سکون الف و سکون کاف تازی مخلوط بہا - لک (ع)

صفات وشناخت - اطبائے یونانی کو اسکے متعلق بالکل اصلی حال معلوم نہوا جو کچھ اُنھون نے لکھا ہو وہ تمام بے سروپا باتین ہین جنکی تفصیل یہ ہے (۱) قولس نے کہا ہے کہ وہ ایک روئیدگی کا گوند ہے (۲) بعض نے کہربا جانا ہے (۳) بعض مترجمین نے کہا ہے کہ لاکھ وہ چیز ہے جسے دیسقوریدوس نے قیقمن بتایا ہے حالانکہ قیقمین رال کا نام ہے (۴) صاحب جوامع ادویہ مفردہ و مرکبہ محمد بن احمد سے نقل کرتا ہے کہ لاکھ آسمان سے ہندوستان کے اندر انگور کے پیڑون پر گرتی ہے اور گوند کی طرح جمع ہوجاتی ہے (۵) کسی نے کہا ہے کہ وہ شبنم ہے کہ ہر اُس درخت کی شاخون پر گرتی ہے جو اُسکے گرنے کی استعداد رکھتے ہون (۶) تحقیق یہ ہے کہ ہندوستان کے اکثر اضلاع مین چالیس پینتالیس درختون کے لاکھ لگتی ہے خصوصاً آسام برہما اور ممالک متوسط مین اسکی پیدائش زیادہ ہو

Hakeem Shoukat Ali

ممالک متوسطہ کثرت پیداوار مین سب پر فوقیت رکھتا ہے قریب ۲۵ ہزار ٹن کے نکاسی ہوتی ہے (ایک ٹن، ۲۸ من) بمبئی کے علاقے مین کم ہوتی ہے البتہ سندھ حیدرآباد سے پانچ چھ کوس کے فاصلے تک ببول کے درختون مین پائی جاتی ہے کبھی آم کے درخت پر بھی ہوتی ہے اکثر بیری - پیپل - بڑ اور پاکھر مین زائد ہوتی ہے - بیری کے درخت کی عمدہ ہوتی ہے - ایک چھوٹی قسم کے کیڑے جنگلی زندگی درخت کی پتیون پر ہے اُنسے پیدا ہوتی ہے جس وقت یہ کیڑے پتیون کا رس زیادہ چوس لیتے ہین تو انمین ایک قسم کی سُستی پیدا ہوجاتی ہے اور وہ شاخون پر جا بجا بیٹھ جاتے ہین اور انکے جسم سے ایک رال کی طرح کا مادہ پیدا ہوتا ہے اور اُسکے آس پاس ایک گھرٹیا بنجاتی ہے مادین کیڑون کی گھرٹیا گول اور نر کی بیضاوی ہوتی ہے ڈھائی مہینے تک یہ کیڑے اس گھرٹیا مین رہتے ہین انکے نر گھرٹیا چھوڑ کر نکل جاتے ہین مگر مادہ اُسی طرح گھرٹیا کے اندر رہتی ہے اور اپنے جسم کے مادے سے گھرٹیا کو اور موٹا کرتی رہتی ہے اور گھرٹیا مین سے تین سوراخ کرکے نلیان باہر کو سانس لینے کے واسطے بنا لیتی ہے اور انڈے دیتی ہے اپنے بچون کی غذا کے لیے وہ اس کے اندر پڑے پڑے درخت کا اور رس چوستی ہے یہان تک کہ بدن اسکا خوب پھول جاتا ہے اور وہ مرجاتی ہے کچھ وقت کے بعد انڈون مین سے بچے نکلتے ہین اور وہ اپنی مان کے جسم سے غذا حاصل کرتے ہین اور پھر گھرٹیا توڑ کے نکل جاتے ہین شاخون کو کہ جنپر گھرٹیان ہوتی ہین توڑ کر گھرٹیان علحدہ کرکے پانی مین بھگو دیتے ہین پانی سرخ ہوجاتا ہے پھر اُسکو اوتار کر نتھار لیتے ہین اور تہ نشین کو خشک کر لیتے ہین پھر اُسکو آگ پر گرم کرتے ہین تو وہ خود گھل جاتی ہے - اور ایک قسم کی تھیلیون مین ڈالکر نکالتے ہین اسی لاکھ کا نام چپڑا ہے لاکھ کا جوش کیا ہوا پانی جما لیتے ہین تو اُسے گلال بولتے ہین اور اگر اُس پانی مین روئی بھگو کر سکھا لیتے ہین تو اسے مہاور اور انتا بفتح الف وسکون لام وفتح تاے ثقیل کہتے ہین معالجات مین سرخ شفاف تازہ خام غیر مطبوخ مستعمل ہے قوت اسکی دس برس تک باقی رہتی ہے -

طبیعت - گرم دوسرے درجے مین اور خشک تیسرے درجے مین بعض گرم پہلے درجے مین اور خشک دوسرے درجے مین کہتے ہین - اسحاق بن عمران کے قول سے معلوم ہوتا ہے کہ دوسرے درجے مین گرمی وخشکی رکھتی ہے اور مغسول پہلے درجے مین گرم وخشک ہے -

خواص وفوائد - مغسول لاکھ بہت لطیف ہے اور غیر مغسول نہایت قوی اور جالی اور محلل اور منقی اخلاط وحابس ہے باتخاصیت بدن کو دُبلا کرتی ہے ۱۔ ماشہ لاکھ سرکے کے ساتھ تین چار روز اسی طرح کھاتے رہین تو بدن بہت دبلا ہوجائے اگر روز ۲ رتی سرکہ یا پانی کے ساتھ تیس چالیس دن تک کھایا جائے تو بالکل دُبلا کردے یہانتک اس کام مین موثر ہے کہ کپڑے کو اس کی دھونی دیکر پہننے سے بھی بدن دُبلا ہوجاتا ہے یہ اسکے خواص مین سے ہے کہ اگر عورت ۳ ماشہ لاکھ پیسکر پھانک لے تو دس برس تک حمل نہ رہے - اخلاط کو ساف کرتی ہے جگر اور تلی کا سدہ کھولتی ہے فالج اور کھانسی اور دمعالش اور استسقاے لحمی وزقی اور یرقان کو مفید ہے ضعف گردہ کو نافع ہے جگر کو قوت بخشتی ہے ریاح کو تحلیل کرتی ہے باہ کو قوت دیتی ہے ممسک ہے فساد خون اور امراض بلغمی وورد کمر کو دفع کرتی ہے سرعت انزال کے لیے بہت کارآمد ورم معدہ وجگر کو تحلیل کرتی ہے قرحہ اور جذام اور پیٹ کے کیڑون کو شافی ہے منی کو گاڑھا کرتی ہے - مرگی کو نافع ہے خفقان سرد کو مثانے ... رطوبت ... خشکی ... کرتی ہے اور اُسے

Hakeem Shoukat Ali

قوت دیتی ہے یرقان سدی کو دور کرتی ہے بہتر یہ ہے کہ جگر کے علاج مین مغسول استعمال کرین غیر مغسول استعمال نہ کرین اس کے پینے سے خون حیض جاری ہوجاتا ہے جگر کی رطوبت سکھانے مین بے نظیر ہے ۲ رتی سے بارہ رتی تک لاکھ آٹھ تولہ بکری کے تازہ دودھ کے ساتھ پھانکنے سے تھوک مین خون کا آنا رک جاتا ہے اسکو میکر شراب مین ملا کر لگانے سے بینائی مین طاقت آتی ہے **مضر** سر **مصلح** مصطگی **بدل** سدہ کھولنے کے لیے دو تہائی ریوند چینی اور نصف وزن اسارون اور چہارم سنبلوچین دبلا کرنے کے لیے سندروس۔

مقدار خوراک۔ ۴۔ ماشہ تک اور بعض نے ۱۲ ماشہ تک تجویز کیا ہے۔

وید کہتے ہین کہ لاکھ سرد چکنی کسیلی ہضم ہونے مین ہلکی اور کڑوی ہوتی ہے رنگ کو نکھارتی ہے مبہی ہے فساد بلغم و خون صفرا کو دفع کرتی ہے پھوڑے پھنسی کو نافع ہے چوٹ کو مفید ہے ممسک منی ہے کرم شکم اور جذام کو دور کرتی ہے طاقت بڑھاتی ہے بلغم وات رکت ہچکی کھانسی بخار زخم بدن مین سوجن آگر درد ہونے زہر فساد خون و شم جو رسل لواسیر الانف اور ناک کے دوسرے امراض سوزش اور کف پت کو مٹاتی ہے اور ٹوٹی ہوئی ہڈی کو جوڑتی ہے جگر اور استسقائے زقی اور پھوڑے وغیرہ مین اسکو استعمال کرتے ہین نارو کی سوجن مٹانے کے لیے لاکھ اور دیسی صابون کو ملا کر لگانا چاہیے لاکھ اور کھانڈ کی پھنکی دینے سے بلغم کے ساتھ خون کا آنا اور حیض مین واجبی سے زیادہ خون کا نکلنا بند ہوجاتا ہے لاکھ کے سفوف کو شہد اور دودھ مین ملا کے پلانے سے خون صفراوی مٹتا ہے گھی شہد اور دودھ کے ساتھ اسکا سفوف پھانکنے سے سل مین پیدا ہوئی قے رک جاتی ہے دودھ کے ساتھ اسکو سعوط کرنے سے ہچکی موقوف ہوتی ہے بکری کے دودھ کے ساتھ اسکو پھانکنے سے رکت پت مٹتا ہے اسکا پانی بنا کر اسمین شہد ملا کر پینے سے خون کی قے رک جاتی ہے۔

لاک کند (ھ)

بفتح لام و سکون الف و کاف تازی اول موقوف و بفتح کاف دوم و سکون نون و دال مہملہ موقوف۔

صفات۔ ایک بیل ہے بڑے بڑے درختون پر چڑھ کر اُن کو چھپا لیتی ہے اسکے پتے پان کی طرح اور پھول سفید ہوتے ہین۔

طبیعت۔ جڑ گرم و خشک تیسرے درجے مین۔

فوائد۔ اسکو کچل کر گڑ کے ہمراہ عرق گلنچین اور روز چار تولہ پیا کرین تو چار روز کے عرصے مین وجع مفاصل کو پورا پورا نفع ہوجائے۔

لاگ وُوڈ (ش)

ہی مٹاکسی لائی کمُم (ل)

صفات و شناخت۔ یہ درخت بٹنگ کی قسم سے ہے جسے عربی مین بقم کہتے ہین اس درخت کے اندر کی لکڑی کے ٹکڑے کام آتے ہین جنکو کیمپی چی کہتے ہین اور جمیکا سے لاتے ہین۔ لکڑی کے بوٹے بھاری اور سخت ہوتے ہین اور سرخ رنگت اودی سرخ سیاہی مائل بو خفیف خوشگوار اور ذائقہ شیرین اور کسیلا چبانے سے تھوک کی رنگت گہری اودی ہوجاتی ہے۔ کیمپی چی ملک میکسیکو (امریکہ) مین ایک شہر ہے جہان پر اسکے درخت بکثرت پیدا ہوتے ہین

Hakeem Shoukat Ali

خواص وفوائد - اس لکڑی مین ٹے نک ایسڈ (یعنی تیزاب مازو) کی طرح ایک شے ہے اسی وجہ سے نہایت عمدہ قابض ہے اسہال اور کہنہ پیچش مین لاگ ووڈ کے جوشاندے یا اسکے رُب کو دس گرین سے تیس گرین تک دینے سے فائدہ ہوتا ہے البتہ جبتک علامتین سوزش کی رہین تو نہ دین جب عورت کے اندام نہانی سے ہانے سے ایک دودھ کے طور پر سفید یا بلغم کی طرح لیسدار رطوبت آتی ہے تو اسکے جوشاندے کو پلاتے ہین اور اسی کی پچکاری دیتے ہین -

لال (ھ)

سرخ (ف)

صفات وفوائد - ایک پرندہ ہے چڑیا سے چھوٹا سرخ رنگ خوبصورت خوش آواز اسکی مادہ کو حتی بکسر جیم فارسی وتاے فوقانی مشدد مکسور و یاے معروف کہتے ہین - مادہ یک رنگ ہوتی ہو جیسے اسکی لال ہوتی ہے جاڑے کے موسم مین اسکے پر گرتے ہین جب مست ہوتا ہے تو اسے لڑاتے ہین مادہ پر لڑتا ہے جس کے لال گل ہوتی یا بالکل لال رنگ ہو وہ جوان ہے اور جسپر سرخی مین سیاہی غنود ہو وہ پرانا ہے اور جس حتی کا پیٹ بھورا ہو وہ جوان ہو اور جسکا پیٹ حنائی ہو وہ پرانی ہے - بہار عجم مین لکھا ہے کہ سرخ ایک پرندہ ہے جس کے پر سرخ ہوتے ہین اور اُنپر سفید وسیاہ نقطے ہوتے ہین آواز اسکی بہت اچھی ہے اسکی لڑائی بڑی دلچسپ ہوتی - مگر یاد رہے کہ سرخ کا اطلاق لال پر فارسی دانان ہند کے تصرفات مین سے ہے اور اصل مین ہندوستان مین اسکو سے نکیا اور تنہا نکیا بفتح میم وسکون نون و فتح یاے تحتانی وسکون الف اسکی مادہ کو کہتے ہین مگر ہندوستان مین لال کے ساتھ شہرت پذیر ہے - اسکا گوشت گرم وخشک ہے اور سبک اور سریع الانحدار ہے شور با اس کا امراض جگر وگردہ کے واسطے مفید ہے اسکا تھوڑا سا خون بچے کو چٹانا ام الصبیان کو نافع ہے اسکو بھونکر دے کے مریض کو کھلانے سے بہت نفع ہوتا ہے -

لالا

بفتح لام اول وسکون الف و فتح لام دوم وسکون الف

صفات ومنافع - ایک روئیدگی ہے مکے کی طرف سے لاتے ہین گرم وخشک ہے قابض ہے گرمی پیدا کرتی ہے اس کے پینے سے خون رک جاتا ہے اسکی ڈالیون اور پتون اور پھل کی دھونی سے بواسیر اور درد مقعد کو نفع پہونچتا ہے **مضر** - مثانہ **مصلح** - حب الآس -

لالہ (ف)

شقائق (ع) رڈ پاپی پٹلز (ش) ری ڈوس پٹے لا (ل)

صفات وشناخت - ایک درخت ہے جس کے پتے اور درخت بالکل درخت افیون کے مشابہ ہوتے ہین مگر افیون کے درخت سے یہ درخت چھوٹا ہوتا ہے اور بیج بھی باریک اور سیاہ ہوتے ہین پھول خوشنما ہوتا ہے بعض مین پانچ پتیان ہوتی ہین اور بعض بھاری ہوتا ہے جسمین پتیان زائد ہوتی ہین اسکو ہزارہ بولتے ہین پھول کے وسط مین پتیون پر سیاہ داغ ہوتے ہین پتیون کا رنگ سرخ وزرد و نیلگون وسیاہ وغیرہ ہوتا ہے سرخ زیادہ

Hakeem Shoukat Ali

ہوتا ہے گل لالہ کی بہت سی قسمین ہین لالہ کوہی و لالہ صحرائی و لالہ نعمانی و لالہ شقائق و لالہ دل سوخت و لالہ دلسوز و لالہ خودرو و لالہ سفید و لالہ زرد و لالہ عباسی و لالہ مقراضی و لالہ دختری و لالہ سرنگون ۔ ظہیرالدین محمد بابر بادشاہ نے واقعات بابری مین لکھا ہے کہ پچاس قسم کے قریب لالہ کابل کے بعض ضلعون مین دیکھا گیا ہے اسکا پیڑ ہر سال نیا پیدا ہوتا ہے ڈوڈا اسکا خشخاش کے ڈوڈے کی طرح ہوتا ہے مگر اُس سے بہت چھوٹا جسمین بیج بھرے ہوتے ہین مزہ بیجون کے تیزی اور قبض ہوتا ہے اسکی دو قسمین ہین جنگلی اور بستانی جنگلی قسم بستانی قسم سے بڑی ہوتی ہے ۔

طبیعت ۔ دوسرے درجے مین گرم و خشک ہے بعض دوسرے درجے مین گرم و تر بتاتے ہین گیلانی شرح قانون مین لکھتا ہے کہ اس پیڑ کے تمام اجزا گرم و حاد ہین اور جبتک تر رہتا ہے اسمین رطوبت کی طرف مائل ہوتا ہو سوکھ جانے کے بعد خشک ہوجاتا ہے مطلب یہ ہے کہ تر و تازہ گرم و تر ہے اور سوکھا ہوا گرم و خشک ہے جنگلی مین گرمی و خشکی بستانی سے بڑھی ہوئی ہے وہ تیسرے درجے کے پہلے مرتبے مین گرم و خشک ہے ۔

خواص و فوائد ۔ اسمین جلا اور تحلیل اور غسل اور جذب اور تقطیع اور انضاج و تلطیف کی قوتین موجود ہین اخروٹ کے سبز چھلکے کے ساتھ اسکے پھول کو لگانے سے بال کالے پڑ جاتے ہین اسکے پتون اور ڈالیون کو جوش کرکے اس کے پانی سے بال دھونے سے پُر رونق ہوجاتے ہین ۔ شریف کہتا ہے کہ ۴۰ تولہ لالے کے پھول اور اخروٹ کے ہرے چھلکے ۲۰ تولہ بوتل مین بھر کر گدھے کی لید مین دو ہفتے تک دفن رکھین پھر نکالکر بالون پر لگائین تو خوب سیاہ ہوجائین اسکو لگاتے رہنے سے برص کے داغ مٹ جاتے ہین اسکے بیج بھی ۳ ماشہ روز سرد پانی کے ساتھ عرصہ دراز تک کھاوین تو برص اور بہق سفید کو نفع ہو اسکے لگانے سے نمش کے داغ بھی مٹ جاتے ہین لالے کے پھول اخروٹ کے چھلکے کے ساتھ پیسکر داد پر لگانے سے بالکل زائل ہوجاتا ہے اس کے اجزا کو پکا کر ورمون پر لیپ کرنے سے بکھر جاتے ہین اگر پکنے کے قابل ہون تو پیپ پڑجاتی ہے اسکے خشک پھول پیسکر برکنے سے پھوڑے بھر جاتے ہین انکے مواد کا تنقیہ ہوجاتا ہے جس مرض مین بدن کی کھال چھلکون کے طور پر اترتی ہے اُسپر اسکے ضماد سے بہت نفع ہوتا ہے اس کے سفوف کے برکنے سے خون جاری رک جاتا ہے تر کھجلی جاتی رہتی ہے اگر خشک کھجلی ہو تو پانی مین پیسکر ضماد کرین اسکے پھولون اور جڑ کو کوٹ کر رس نچوڑ کر سعوط کرنے سے درد سر جاتا رہتا ہے اور سر و دماغ سے مواد خارج ہوجاتا ہے اسکی تازہ جڑ کو تنہا یا مصطگی کے ساتھ چابنے سے بہت سا بلغم منھ سے خارج ہوجاتا ہے ۳ ماشہ اسکے ڈوڈے کو شراب کے ساتھ کھانے سے جنون پیدا ہوجاتا ہے اسکا رس آنکھون مین لگانے سے دھند کو نفع ہوتا ہے اگر بچے کی آنکھ مین پھنسی کا نشان رہ جائے تو اسمین اسکا رس لگا دین جاتا رہے گا اس کا رس لگاتے رہنے سے آنکھ کی پتلی سیاہ ہوجاتی ہے اور نزلے کے پانی کا آنا موقوف ہوجاتا ہے اسکا رس کان مین ڈالنے سے بہرے پن کو بھی نفع ہوتا ہے اسکا رس سعوط کرنے یا خشک اجزا کو سونگھنے سے نکسیر کا خون بند ہوجاتا ہے اسکی شاخین اور پتے صعتر کے ساتھ پکا کر پینے سے پیٹ کا تنقیہ ہوتا ہو ہر طرح کا درد مٹ جاتا ہے اسکے پتے اور شاخین جو کے ہرے پتے کے ساتھ پکا کر پانی پینے سے پیشاب کھل کر آتا ہو اگر عورت لالے کے پتے یا پھول پیسکر اون الشم کو تر کرکے فرج مین رکھے تو خون حیض رکا ہوا کھل جائے

لہ عوام یہی لفظ بولتے ہین [illegible] افیم کے بیان مین [illegible] لکھا ہے

Hakeem Shoukat Ali

اسکی بونڈی (ڈوڈے) مین سے جو افیم بطور خشخاش کی افیم کے نکالی جاتی ہے وہ نہایت ہی نشہ لانے والی اور بہت ہی سخی کرنے والی ہوتی ہے ۔ اسی طرح اسکا دانہ اور پوست بھی خشخاش کے دانے اور پوست سے ان دونون باتون مین بڑھا ہوا ہے ۔

ابتدائے جیچک مین تصفیہ و تلطیف مادہ اور تفتیح مسام اور دانون کے ظاہر ہوجانے کے لیے جوش کرکے پلائے جاتے ہین خشک کیا ہوا پھول اسکا شکمی اعضا کے درد کو مفید ہے اسکا سفوف دودھ کے ہمراہ پینا پیشاب اور حیض اور دودھ جاری کرتا ہے مقوی باہ ہے مسک منی ہے کسی قدر تخدیر اور اعضا مین سستی پیدا کرتا ہے اور خفیف سا نشہ بھی لاتا ہے ابن زہر کہتا ہے کہ شقائق النعمان کو کوٹ کر پانی نچوڑ کر روغن زیتون مین جوش دین جب پانی جل جائے تو روغن لیکر سر کے بالون کو لگانے سے سیاہ ہوجاتے ہین اگر تر و تازہ شقائق کو کوٹ کر اسکا رس نچوڑ لین اور کچے اخروٹ کو کوٹ کر اُسکا رس بھی نچوڑ لین اور یہ دونون ہم وزن ہون اور ایک کے وزن کے برابر زیتون کا روغن ملا لین اور ان کو بالون پر لگائین تو عمدہ سیاہی آجائے ۔ **مضر** معدے کو نقصان پہونچاتا ہے جنون اور دماغ مین خشکی پیدا کرتا ہے **مصلح** معدے کے لیے حب الآس اور پوست ترنج باقی کے لیے دودھ اور عناب اور سپستان ۔

بدل ۔ **شنج** ۔

مقدار خوراک ۔ ½ ماشہ اور دوسرے اجزا ۳ ماشہ سے ۹ ماشہ تک ۔

لامی

بفتح لام و سکون الف و کسر میم و سکون یائے تحتانی

صفات و شناخت ۔ ایک درخت کا گوند ہے جو ہندوستان سے ملک عراق مین جاتا تھا اور اُس ملک مین مشہور و معروف ہے خدا جانے کس درخت کا گوند ہے اسمین خوشبو ایسی آتی ہے جیسے مرکی اور مصطگی کو ملا دینے سے پیدا ہوتی ہے رنگ سفیدی و زردی کے درمیان ہے ۔

طبیعت ۔ دوسرے درجے کے آخر مین گرم و خشک ہے ۔

خواص و فوائد ۔ گرمی و لطافت پیدا کرتا ہے سدے کھولتا ہے بلغم کو مٹاتا ہے سردی اور بلغم سے جو امراض پیدا ہون انھین زائل کرتا ہے پٹھون کی کمزوری اور اعضا کی چوٹ کو نافع ہے ماندگی اور تھکاوٹ کو نافع ہے بچون کو کھلانے اور انکے اعضا پر لگانے سے جلد چلنے لگتے ہین اور اعضا مین انکے طاقت بھی آجاتی ہے اسکو بدن پر ملنے سے بدبو دفع ہوتی ہے اسکے لگانے سے بڑے بڑے زخم بھر جاتے ہین اسکو ورم پر لیپ کرنے سے تحلیل ہوجاتا ہے اسکی دھونی لینے سے پسینہ آجاتا ہے ۔ بہرصورت بوڑھے آدمیون اور سرد مزاج والون اور پٹھون کے امراض کو بڑی نافع چیز ہے ۔ **مضر** ۔ گرم مزاج مین درد سر پیدا کرتا ہے **مصلح** ۔ دھنیا ۔

مقدار خوراک ۔ ½ ماشہ ۔

لانک (ھ)

بفتح لام و سکون الف و نون غنہ و کاف تازی موقوف

صفات ۔ دانے ہین غذا کی قسم سے سرخ رنگ مزہ پھیکا سا ہوتا ہے ۔

Hakeem Shoukat Ali

طبیعت - گرم وخشک یا سرد وخشک -
منافع - صفرا اور سودا بڑھاتے ہین بعض کے نزدیک صفرا گھٹاتے اور دفع کرتے ہین اور باد زیادہ کرتے ہین - پشت کو قوت دیتے ہین پیشاب کی جلن کو نافع ہین بلغم لزج اور تپ کو بھی مفید ہین -

لائی (ھ)

بفتح لام و سکون الف وکسر ہمزہ و یاے معروف ہمزہ کی جگہ یاے بھی لکھا ہے مگر ہماری طرف ہمزہ ہی سے مشہور ہے
صفات وشناخت - اس کے بیجون سے ہندوستان مین تیل نکالتے ہین اور کڑوا تیل کہلاتا ہے سرسون سے ادنیٰ درجہ رکھتا ہے حکیم شریف خان تالیف شریف مین کہتے ہین کہ لائی السی ہے حالانکہ دونون مین بڑا فرق ہے اسی کا تیل میٹھا تیل کہلاتا ہے اتنا تیز بھی نہین ہوتا لائی مین بہت حدت ہوتی ہے دونون کے درخت مین بالکل فرق ہے سرسون کی طرح لائی کا ساگ بھی پکاتے ہین السی کا نہین پکاتے لائی کا دانہ نمی کی حالت مین سُرخ ہوتا ہے اور خشک ہونے کے بعد سیاہ پڑ جاتا ہے اور گول ہوتا ہے السی کا بیج چپٹا اور لمبا اور ایک جانب سے چوڑا اور دوسری جانب سے پتلا ہوتا ہے رنگ عنابی ہوتا ہے پتے اور ساق اُسکے باریک ہوتے ہین اور پھول لاجوردی ہوتا ہے لائی کا پھول زرد اور پتے چوڑے اور ساق اور ڈالیان موٹی ہین لائی کا بیج پھلی مین پیدا ہوتا ہے السی کا بیج گھنڈی مین لائی جاڑے مین جلتی ہے اور السی گرمی مین اب معلوم ہوا کہ نسخہ سعیدی مین تالیف شریف کا قول رد کیا ہے مگر یہ کہنا تسامح سے خالی نہین کہ لائی رائی کی قسم سے ہے بلکہ دونون علٰحدہ نوعین ہین محیط مین یہ اعتراض نسخہ سعیدی سے نقل کرکے خود یہ نہین لکھا کہ لائی رائی کی قسم سے نہین ہے اور یہ کہنا بھی درست نہین کہ اسکو ہندی مین لٹا کہتے ہین جو سرسون کی قسم سے ہے اسلیے کہ سرسون اور لائی مین نوعی فرق ہے -
طبیعت - چوتھے درجے مین گرم وخشک لکھی ہے مگر یہ درست نہین معلوم ہوتا اس لیے کہ عموماً لوگ جانتے ہین کہ رائی مین حدت زیادہ ہے پھر وہ تو تیسرے درجے مین ہے جو چوتھے درجے تک گرم وخشک ہے تو لائی اس سے کم ہونا چاہیے -
خواص وفوائد - اسکا لیپ گنٹھمالا کو تحلیل کرتا ہے کھجلی کو نافع ہے مگر تیل اسکا نزلہ پیدا کرتا ہے سینے پر جلن ڈالتا ہے
بدل - سرسون -

لبسان

برہان قاطع سے معلوم ہوتا ہے کہ فارسی کا لفظ ہے کیونکہ اُسنے اسکے معنی لب کی مثل کیے ہین لب ہونٹ کو کہتے ہین اور سان تشبیہ کا حرف ہے
صفات وشناخت - بعض اطبا کہتے ہین کہ جنگلی رائی ہے اور تحقیق یہ ہے کہ جنگلی رائی تو نہین مگر ایک اور روئیدگی ہے جو جنگلی رائی کے سے اوصاف رکھتی ہے لیکن اسکی طرح گرم نہین ہے اسکو بلخی زبان مین اخسینہ بروزن کمینہ کہتے ہین اور دہی سے کھاتے ہین -
منافع - اسکا جوشاندہ معدے کو مفید ہے اسکو جوش دیکر بچے کو اُسمین بٹھانے سے جلد چلنے لگتا ہے اعصاب کے ضعف اور سردی کو نافع ہے اس کے بیجون کو کھانے سے پرانی کھانسی مٹ جاتی ہے شراب کے ساتھ کھانے سے پتھری ٹوٹ جاتی ہے اسکے بیج پیسکر دودھ مین ملاکر لگانے سے چھائین جاتی رہتی ہے -

Hakeem Shoukat Ali

لبلاب (ع)

بفتح لام وسکون بائے موحدہ وفتح لام دوم وسکون الف و بائے موحدہ موقوف اور پہلے لام پر کسرہ بھی آیا ہے

صفات وشناخت - ایک روئیدگی ہے دو قسم کی ہوتی ہے چھوٹی قسم کو عشق بیجہ کہتے ہیں اور بڑی قسم ہندی میں چاندنی بیل کہلاتی ہے اور یہی لبلاب کے نام سے پکاری جاتی ہے اسکا یہاں بیان کرتا ہوں اسکی دو قسمیں ہیں سفید وسیاہ سفید کا بیج اور پھول سفید ہوتے ہیں حبل المساکین کا اطلاق اسی پر ہوتا ہے اور سیاہ کا پھول نیلا اور بیج سیاہ ہوتے ہیں اہل افریقہ واندلس اسکو تحمیہ وسراویل الطوال کہتے ہیں پتے دونوں کے لوبیے کے پتوں کی طرح ہوتے ہیں اسکے پتوں اور شاخوں میں دودھ ہوتا ہے اسکی اُس قسم کو جسمیں پھل نہیں آتا قس بضم قاف وسکون سین مہملہ کہتے ہیں اور یہ بھی لکھا ہے کہ لبلاب قس کی ایک قسم ہے اور قسوس بروزن خروس بھی یونانی میں لبلاب کا نام ہے اور ایک نام اسکا یونانی میں قیسوس بروزن بے سوز بھی ہے مشہور ومتعارف یہی ہے بوعلی سینا نے قانون میں قیسوس کے اندر لکھا ہے اصنافہ ثلثۃ اسود وابیض واحمر وجمیعہ حریف قابض واحد اصنافہ یکون منہ شیئے یسمی اللادن والقیسوس فی الاصل اللادن اوغیرہ فانہا تتقارب بالاحوال یعنی قیسوس کی تین قسمیں ہیں سیاہ وسفید وسرخ سب چرپری اور قابض ہیں ایک قسم اسمیں سے لادن ہے اور قیسوس اصل میں لادن ہے یا کوئی دوسری چیز ہے بہرصورت دونوں افعال وخواص ایک سے ہیں ابن جمیع نے حواشی عراقیہ میں لکھا ہے کہ قیسوس لبلاب کبیر ہے جسکو حبل المساکین بھی کہتے ہیں سفید قسم کا پھول سفید ہوتا ہے اور سیاہ قسم کا پھول سیاہ ہوتا ہے اور سیاہ میں باوجود سیاہی کے کچھ زردی بھی ہوتی ہے سرخ قسم کو دیسقوریدوس نے علانیہ ذکر نہیں کیا ہے رازی کی تحقیقات سے شیخ نے نقل کیا ہے شاید ایسا ہو کہ دیسقوریدوس نے جو کہا ہے کہ تیسری قسم میں اسکی پھل نہیں آتا اور پتے اُسکے سرخی مائل ہوتے ہیں رازی نے اس قسم کا سرخ نام رکھ لیا ہو اور شیخ کا یہ کہنا کہ قیسوس دراصل لادن ہے یا دوسری چیز درست نہیں یوں کہنا چاہئے تھا کہ قیسوس دراصل لادن کا پیڑ ہے یا کوئی دوسری چیز ہے اُسنے مجازی طور پر حال کی جگہ محل کا ذکر کیا ہے کیونکہ قیسوس پیڑ ہے اور لادن رطوبت ہے پس رطوبت حال ہے اور پیڑ محل ہے اور باوجود اسکے شیخ کو قیسوس کے لادن ہونے یا نہونے میں شک ہے حالانکہ تحقیقی طور پر قیسوس ایک دوسری چیز ہے طرفہ یہ ہے کہ شیخ خود بھی لادن میں کہہ چکا ہے ہو رطوبۃ یتعلق بشعر المعزے الراعیۃ وبحادہا اذا رعت نباتا یعرف بقیسوس یقع علیہا طل ویرتکم علیہا نداوۃ ویحا لطہ ذلک الطل رشح عن ورق ذلک النبات فاذا انوذح بہا شعر المعزے وتعلقت اخذ عنہا شیخ کے کلام کا مع شیئے زائد مطلب یہ ہے کہ لادن ایک رطوبت ہے کہ جزیرہ قبرس میں قیسوس یعنی لبلاب کے پیڑ پر شبنم گرتی ہے پھر اس کے پتوں کا رس اس شبنم سے مل جاتا ہے جب بھیڑیں اور بکریاں اس پیڑ کو چرتی ہیں تو انکے بالوں کو یہ رطوبت لگ جاتی ہے بہرصورت شیخ کے کلام میں سہو مانا جائے یا تحریف مانی جائے یا بسبب اختلاف نسخوں کے تغیر مانا جائے کچھ بھی کہا جائے قیسوس عشق بیچے کی قسم سے ہے جالینوس اور دوسرے تمام محققین نے قیسوس کو لبلاب کبیر بتایا ہے لادن کو یونانی قسیسون قاف اور سین مہملہ اور یائے تحتانی اور سین مہملہ دوم اور واؤ اور نون سے اور قیس قاف اور یائے تحتانی وسین مہملہ سے کہتے ہیں شاید اسمیں سے کسی لفظ کو قیسوس سے مشتبہ کر دیا ہو۔

طبیعت - مرکب القوی اور جالینوس اور خوزی کے قول کے مطابق دوسرے درجے میں سرد وخشک ہے

Hakeem Shoukat Ali

یوحنا بن ماسویہ نے درجۂ اول کے درمیان مین گرم اور درجۂ اول کے اول مین خشک کہا ہے بعض نے سرد و تر جانا ہے بعض نے لکھا ہے کہ سیاہ قسم سرد و خشک ہے شیخ نے کہا ہے کہ معتدل ہے تھوڑی سی گرمی و خشکی کے ساتھ اور قیسوس مین بھی مائل بگرمی کہا ہے باوجودیکہ شیخ نے لادن کو دوسرے درجے کے آخر مین گرم بتایا ہے سو اسمین مضایقہ نہین اسلیئے کہ وہ رطوبت ہے اور یہ دوسری چیز ہے پس دونون کے مزاج ایک ہونا مضایقہ نہین ہے اور بعض حذاق کی یہ تاویل بیجا ہے کہ شیخ کا لادن مین مائل بگرمی کہنا اس نظر سے ہے کہ دیسقوریدوس نے لحیۃ التیس کو بھی قیسوس کی ایک قسم شمار کیا ہے اسی لیے شیخ نے کہا ہے کہ بھی بعض اسکی قسمون سے سرد ہوتی ہے حق تحقیق یہ ہے کہ بلاب مائل بگرمی ہے۔

خواص و فوائد۔ محلل مفتح ملین اور مسہل ہے اسکو جوش دینے سے تفتیح کی قوت بڑھ جاتی ہے اور دست آوری کی قوت گھٹ جاتی ہے کیونکہ رطوبت اسکی تحلیل ہو جاتی ہے اور لزوجت جو پھسلانے کے ساتھ دست لاتی ہے وہ باقی نہین رہتی اسکے دودھ کے لگانے سے بال گرجاتے ہین اسکے پتون سے سر کو ملکر دھونے سے جوئین مرجاتی ہین اس کے رس سے بال سیاہ ہو جاتے ہین اسکے تازہ پتون کے لگانے سے بڑے بڑے زخم اصلاح پاجاتے ہین اور آگ سے جلے ہوئے پر اسکے لیپ سے نفع ہوتا ہے اسکا جوشاندہ اورام کو تحلیل کرتا ہے دردون اور ماندگی کو مٹاتا ہے اسکے پتون کا رس جوڑون کے اورام گرم پر لگانے سے بڑا نفع ہوتا ہے اس کے پتون کو دودھ سمیت لیپ کرنے سے پھوڑون کے منھ ہو جاتے ہین اسکے پتون کا رس کان مین ٹپکانے سے درد کو نفع ہوتا ہے اور کان کی بھریا جاتی رہتی ہے اور ناک مین سعوط کرنے سے دردسر مٹ جاتا ہے اسکے رس مین بتی آلودہ کرکے کان مین رکھنے سے بھی پیپ صاف ہو جاتی ہے اسکا جوشاندہ سرکے کے ساتھ کان مین ٹپکانے سے بھی گرمی کے ورم اور درد کو نفع ہوتا ہے سفید قسم کے تازہ پتون کا رس پینے سے دردسر اور امراض سینہ وغیرہ کو بہت نفع ہوتا ہے جگر کا سدہ کھل جاتا ہے خلط گرم سے قولنج ہو تو اسکو بھی نفع ہوتا ہے صفراے سوختہ اور زرداب اور رطوبات محترقہ کو دستون کی راہ نکالتا ہے اسکے استعمال کا بہتر طریقہ یہ ہے کہ اس کا چودہ تولہ رس لے کر اسمین ۳ تولہ کے قریب املتاس کے فلوس کا مغز اور پانچ تولہ کھانڈ اور ۱ تولہ روغن بادام ملاکر پلادین اگر ایک ماشہ سقمونیا ملادین تو زیادہ قوی ہو جاتا ہے ساڑھے دس ماشہ اسکے پھول آنتون کے زخمون کو دفع کرتے ہین اسکے تازہ پتون کا لیپ سرکے کے ساتھ تلی کے ورم کو تحلیل کرتا ہے سیاہ قسم کے لیپ سے خراب قسم کے پھوڑے بھر جاتے ہین بالون پر اسکے لگانے سے سیاہ ہو جاتے ہین جس قسم مین پھل نہین آتا اسکے رس کو سعوط کرنے سے نتھنون کی بدبو دفع ہوتی ہے اسکی ساق اور پتون کا رس پینے سے خون حیض کا ادرار ہوتا ہے اسکو رحم مین رکھنے سے حاملہ کے پیٹ سے بچہ گرجاتا ہے اور خون جاری ہو جاتا ہے اسکی جڑ کا رس سرکے کے ساتھ پینے سے اور اسکی جڑ کو شراب کے ساتھ لیپ کرنے سے بھی رتیلا یعنی کرٹ کا زہر اتر جاتا ہے اس کا رس بالون پر لگانے سے بال گرجاتے ہین اور بالون کی جوئین مرجاتی ہین اسمین حرارت اور حدت زیادہ ہے اسکے اجزا کا دھوان فرج مین پاکی کے بعد ہو جانے سے عورت بانجھ ہو جاتی ہے اسکی شاخون اور پتون کو پیسکر شہد مین ملاکر حمول کرنے سے خون حیض کھل جاتا ہے اسکے ضماد سے زخم کی بدبو جاتی رہتی ہے بعض کہتے ہین کہ سیاہ قسم امراض ذیل کو نافع ہے درد سینہ کھانسی ورم طحال قولنج پرانا بخار جو تھیا۔

Hakeem Shoukat Ali

اسکا، تولہ رس، ماشہ گیرو کے ساتھ ہر مقام سے خون کے آنے کو بند کرتا ہے اسکے تازہ پتون کے لیپ سے زخم بھر جاتے ہین اور خشک پتون کو پیس کر پھوڑون پر بر کنے سے خشک ہوجاتے ہین بوعلی سینا لکھتا ہے کہ بلاب کی ایک قسم اتنی ردی الکیفیت ہے کہ اُسکے کھانے سے خون کے دست آنے لگتے ہین اس لیے اُس سے بچنا چاہیے برہان قاطع مین ہے کہ قیسوس کے گوندسے جوین مرجاتی ہین اسکو عورت کی شرمگاہ مین حمول کرنے سے خون حیض جاری ہوجاتا ہے اور عورت بانجھ ہوجاتی ہے **مضر**۔ اس سے معدہ اور سر اور مثانہ اور پھیپھڑون کو نقصان پہونچتا ہے اور سیاہ قسم کو زیادہ کھانے سے ذہن مین پریشانی آتی ہے قوت گھٹتی ہے **مصلح** معدے کے لیے املی اور باقی کے لیے مصری اور روغن زیتون۔ **بدل** خطمی اور کاسنی کے پتے اور شاہترہ۔

مقدار خوراک۔ اسکے پتون کا رس ۲ تولہ سے پونے نو تولہ تک مصری کے ساتھ اور بغیر جوش دیے جیساکہ صاحب منہج وغیرہ نے لکھا ہے۔

لبلی (ھ)

بفتح لام اول وسکون بائے موحدہ وکسر لام دوم وسکون یائے تحتانی بائے موحدہ کی جگہ واؤ سے بھی آیا ہے یعنی لولی

صفات وشناخت۔ ایک ہندوستانی درخت ہے جسکے پتے اور شاخین کثرت سے ہوتی ہین اور اسکے پتے پنوارڑ کے پتون سے مشابہ ہوتے ہین اور حرب بھی ہوتے ہین اور پھل مالکنگنی کی طرح ہوتا ہے اسکی جڑ مین خوشبو آتی ہے اور رنگ اسکا زردی مائل ہوتا ہے اور چھال اسکی نرم اور ملائم ہوتی ہے۔

منافع۔ اسکا پھل اور بیج کا مغز سبب ہے خون بواسیر اور غلبہ بادو صفرا کو نافع ہے۔

لبنہا (ھ)

بفتح لام وکسر بائے موحدہ ونون ساکن بسکون خفی وفتح ہاورائے مہملہ وسکون الف

صفات ومنافع۔ ماہیت اسکی مجہول ہے۔ وید کہتے ہین کہ گرم ہے زہر کا فساد دور کرتی ہے پھوڑے پھنسی اور سرخ بادہ کو نافع ہے کوڑھ مٹاتی ہے اسکے استعمال سے سر کے بالون کی جڑون مین طاقت آجاتی ہے مقوی باہ ہے۔ تپ دق کو دور کرتی ہے فساد بادو بلغم وصفرا وخون کو مفید ہے۔

لبن السودان (ع)

بفتح لام وبائے موحدہ وسکون نون وسکون الف ولام وضم سین مہملہ وسکون واو وفتح دال مہملہ وسکون الف ونون

صفات۔ بغدادی وغیرہ نے لکھا ہے کہ ایک چیز ہے جو گوند کی طرح ہوتی ہے رنگ سیاہی وزردی مائل ہوتا ہے ملک افریقہ سے لاتے ہین یہ فرفیون نہین ہے ایسا سمجھنا غلطی ہے۔

طبیعت۔ چوتھے درجے تک گرم وخشک ہے۔

منافع۔ اتنا تیز ہے کہ اسکے سونگھنے سے کثرت سے چھینکین آتی ہین اور نکسیر کا خون جاری ہوجاتا ہے اس کے لگانے سے کیسا ہی سخت ورم ہو جلد تحلیل ہوجاتا ہے اسکو کھانے سے آدمی مرجاتا ہے اسکو اگر کوئی کھائے تو اُس طرح علاج کرین جس طرح فرفیون اور سیاہ جندبیدستر کے کھانے کے بعد کیا جاتا ہے۔

Hakeem Shoukat Ali

لپ ٹین ڈرن (ش)

صفات وفوائد - ایک درخت کی جڑ کا جوہر ہے گہرے بھورے رنگ کا سبزی مائل سفوف ہے رال دار اس سے جگر مین تحریک سی کی تاثیر ہوتی ہے - بدہضمی اور قبض مین مفید ہے -

مقدار خوراک - دو گرین سے چار گرین تک -

لٹکن (ھ)

بفتح لام وسکون تاے ثقیل وفتح کاف تازی وسکون نون

صفات وشناخت - ایک روئیدگی ہے جس کے پتے رتن جوت کے پتون کی طرح ہوتے ہین لیکن اسکا پتا رتن جوت کے پتے سے بڑا اور چوڑا ہوتا ہے اور کنارے سرخ ہوتے ہین اور انہین سے بعض پر سرخ نقطے بھی ہوتے ہین اسکی اکثر شاخین سرخ ہوتی ہین بعض سرخ سیاہی مائل ہوتی ہین ان شاخون کے سرون پر چھوٹے چھوٹے طرون کی طرح پھول لگتے ہین چونکہ لٹکن ہندی مین لٹکنے یعنی ہر طرے کو کہتے ہین جو بیاہ مین دولہ اور دلہن کے ہاتھون مین باندھا جاتا ہے اسلیے اسکو لٹکن کہنے لگے کیونکہ اسکے پھول کا طرہ بھی لٹکنے کی طرح ہوتا ہے ان مین بیج بھرے ہوتے ہین جو لنگنی کے دانون کے برابر ہوتے ہین اور رنگ سیاہ ہوتا ہے اس روئیدگی سے چنبیلی کے پھول کی سی خوشبو آتی ہے - اسکے نرم پتون کو پکاکر روٹی سے کھاتے ہین - سند ریا مین ہم لکھ چکے ہین کہ لٹکن پنجابی زبان مین اسکا نام ہے کتابون مین ایسا مجمل لکھا ہے کہ تطابق ممکن نہین -

فوائد - بچھو کے زہر کے لیے بہت مفید ہے -

لٹکو (ھ)

بفتح لام وسکون تاے ثقیل وضم کاف تازی وسکون واو اسکو **لکھوٹ** بھی کہتے ہین

صفات وشناخت - بنگالے مین ایک درخت ہوتا ہے آلو بخارا اور پنیالہ کے درخت کے برابر اور اناردانہ اور پتے بھی آلو بخارا اور پنیالہ کی طرح اسکے پھل خوشے (گچھے) مین ہوتے ہین ہر ایک خوشے مین سات سے لے کر دس عدد تک ہوتے ہین جنکا رنگ سفید ہوتا ہے انکا مزہ خامی مین ترش ہوتا ہے اور پک کر چاشنی دار یعنی کھٹ مٹھے پڑجاتے ہین اور ہر پھل کے اندر شریفے اور کٹھل کے دانون کی طرح تین چار دانے ہوتے ہین دانون کے اندر بیج نیلے رنگ کے نرم اور لعابدار نکلتے ہین -

طبیعت - سرد وتر -

نافع - اسکا پھل صفرا اور خون کی تیزی کو مٹاتا ہے اکثر صفراوی اور خونی بیماریون کو مفید ہے -

لٹوپری (ھ)

بضم لام وتاے ہندی مضموم وواو مجہول وباے فارسی موقوف وراے مہملہ مکسور ویاے معروف باے فارسی مائلہ بکاف تازی سے **لٹوکری** بھی آیا ہے **جل بیل** اور **سورج چھال** بھی اسکے نام ہین - موشک و کرنس وحشی (ت) کیکج وکف السبع وشوالضفادع وکف الضبع (ع) -

صفات وشناخت - ایک پیڑ ہے جنگلی کرفس کی قسم سے اسکی چار قسمین ہین (١) پتے دھنیے کے

Hakeem Shoukat Ali

اور شاخدار ہوتی ہے رنگت گہری سیاہی مائل بھوری بالائے سطح پر کالے سے نشان ہوتے ہین انکے ساتھ باریک باریک سفید رین دار ریشے لگے ہوتے ہین ۔

پتون کی طرح ہوتے ہین مگر اُنسے کچھ چوڑے اور رنگ سفیدی مائل ہوتا ہے اور اُنمین جنبیدار رطوبت بھری ہوتی ہے ساق تپلی ہوتی ہے پھول زرد اور نیلا دو طرح کا ہوتا ہے جڑ سفید ہوتی ہے اسکا مزہ کڑوا ہوتا ہے پیڑ کی اونچائی گز دو گز تک کی ہوتی ہے یہ قسم بہتے پانی کے پاس پیدا ہوتی ہے۔ (۲) پہلی قسم کی طرح فرق یہ ہے کہ اسکا پیڑ پہلی قسم سے چھوٹا ہوتا ہے پتے لمبے اور بیٹھے ہوئے ہوتے ہین مزے مین بہت تیزی ہوتی ہے جڑ لمبی ہوتی ہے (۳) پیڑ بہت چھوٹا اور پھول کا رنگ زرد سنہری ہوتا ہے اور بو نہایت خراب ہوتی ہے (۴) پیڑ بہت چھوٹا اور پھول کا رنگ سفید ہوتا ہے۔ اسکی پیدائش فارس مین بہت ہے اور ہندوستان مین بھی موجود ہے ہندوستان مین جو لٹوپری کے پیڑ ملتے ہین انکی صورت یہ ہے آدھ گز تک لمبا بلکہ اس سے کم و بیش ہوتا ہے اسکے پتے دھنئے کے پتون کی طرح ہوتے ہین مزہ چرپرا ہوتا ہے اور بو تیز ہوتی ہے۔ نوشادر کی طرح جس کے سونگھنے سے ناک اور آنکھ سے پانی جاری ہوجاتا ہے اور پھول اسکا زرد اور باونے کے پھول کی طرح ہوتا ہے گرمی کے موسم مین تالاب اور ندی کے کنارے پر یہ درخت پیدا ہوتا ہے اگر اسکا پانی بدن کو لگے تو خارشت اور پھنسیان پیدا ہوجاتی ہین اور بدن پر اسکے ملنے سے چھالا پڑجاتا ہے اسکو مارواڑی مین آگیو اور پراکرت مین آگیا اور کوکنی زبان مین کھاج کوتی اور مرہٹی مین کلگی اور ہندی مین کرندو کرش کہتے ہین۔ بعض اخبارات مین نظر سے گذرا ہے کہ لٹوپری کو بعض آبادی مین سیتا کانڈ اور بنارس مین دیوکانڈ کہتے ہین فصل بہار مین زیادہ پیدا ہوتی ہے مزہ چرپرا مرچ کی طرح ہوتا ہے زبان کو کاٹتی ہے گنگا کے کنارے بہت ہوتی ہے۔

طبیعت۔ گرم و خشک دوسرے یا تیسرے یا چوتھے درجے مین۔

خواص و فوائد۔ لٹوپری نہایت تیز دوا ہے لگانے سے بدن پر زخم پڑجاتا ہے جلا کرتی ہے اور جلاتی ہے سوزش ڈالتی ہے اس کے لگانے سے بدن کی کھال اُتر جاتی ہے اسکی جڑ کو سکھاکر سونگھنے سے کندش سے زیادہ چھینکین آتی ہین اسکے لگانے سے ترکھجلی ناخنون کی سفیدی مٹنے اور گدود جاتے رہتے ہین سرکہ کے ساتھ داء الثعلب اور داء الحیہ اور برص پر لگانے سے بہت نفع ہوتا ہے اس کے جوشاندے سے گنجے کے سر کو دھونے سے نفع ہوتا ہے دانتون مین درد اور ٹیس ہو تو اسکو باہر سے لگا دینے سے بہت نفع ہوتا ہے اسکو پیسکر منجن کرنے سے ہلتا ہوا دانت ٹوٹ جاتا ہے بعض کہتے ہین کہ کیڑا کھائے ہوئے والے آدمی کے گلے مین اسکو باندھ دینے سے درد مٹ جاتا ہے مگر یہ چاہیئے کہ اسکو باندھکر سووین نہین کیونکہ دانت گرجائیگا اسکو رحم مین رکھنے سے حمل گرجاتا ہے اور خون حیض جاری ہوجاتا ہے ریاح تحلیل کرتی ہے ہندو اسکا اچار تیار کرتے ہین اسطرح کہ اسکی شاخین تراش کر جوش دیکر نمک ملاکر دھوپ مین رکھدیتے ہین دو تین روز مین ترشی آجاتی ہے امراض ریحی اور بلغمی کو یہ اچار نفع دیتا ہے کیونکہ گرم ہے اسکے پتے پیسکر ٹکیہ بناکر آدھ گھنٹے تک بندھا رکھنے سے کھولنے کے بعد وہان کسی کے بارہ گھنٹے مین چھالا ہوجاتا ہے اور کسی کے چودہ گھنٹے مین اور کسی کے ہوتا بھی نہین مگر اُس جگہ سوزش بہت ہوجاتی ہے پیپ پڑی گانٹھ پر اس کے پتون کا ضماد اسکو خوب پکاکر پھوڑ دیتا ہے اسکی جڑ کے خالص رس کو ورم پر لگانے سے فائدہ ہوتا ہے اگر اس دوا کا داد پر لیپ کرین تو اُس سے بہت سا پانی نکلے پھر خشک ہوجائے اور اگر اسکو پیسکر مادہ خنذیر پر جسکو سن ہری کہتے ہین ضماد کرین تو وہان آبلہ اٹھ آئے اور تمام پانی نکل جائے پھر سفید سے کا

Hakeem Shoukat Ali

مرہم لگائین آرام ہوجائے گا اسکا ضماد مجلوق کو نافع ہے کہ آبلہ اُٹھ کر پانی نکل جاتا ہے چونکہ اسکا لیپ بدن پر زیادہ ٹھہرنے سے زخم ڈالدیتا ہے اس لیے روغن کے ساتھ لیپ کیا کرین یا دودھ اور نشاستہ ملا لیا کرین - اگر کسی زخم کا گوشت سڑجائے تو اسکی جڑ لگانے سے وہ بُرا گوشت صاف ہوجاتا ہے نوناشہ جڑ کے کھا لینے سے اور بعض لوگون سے معلوم ہوتا ہے کہ مطلقاً اجزاے درخت کے کھا لینے سے آدمی مرجاتا ہے جب اسکو ہم وزن آٹے مین گوندھکر بدن پر لگائین تو داغ کے قائم مقام ہوجائے اگر خالص لگائین تو زخم ڈالدے مگر بعض دیون کے زخم نہین بھی پڑتا اسکی جڑ کے کھانے سے وہ حال ہوتا ہے جو بھلانوہ کھانے سے ہوتا ہے کہ ورم اور بے چینی اور بدن مین خارشت وغیرہ پیدا ہوتی ہے پس اگر ایسا اتفاق واقع ہوجائے تو اُس طرح معالجہ کرین جیسا کہ بھلانوہ کھانے پر کیا جاتا ہے اس لیے بہتر یہ ہے کہ اسکی جڑ کو باہر سے استعمال کرین کھانے کے کام مین نہ لائین جالینوس کی یہ ہدایت ہے کہ طبیب اسکے کھلانے سے محترز رہے کیونکہ خاصیت اسکی جلانے کی ہے اور دل کی حرارت کوشادیتی ہے اور قاتل زہر ہے گیلانی بیان کرتا ہے کہ میرا ایک دوست کہتا تھا کہ اگر کوئی سمی جانور کاٹ کھائے تو تازہ کیبلچ کو لیموے کے رس مین پیسکر آنکھون مین لگائین اور جوش دیکر تھوڑا سا پلا بھی دین کہ حلق سے گاڑھی گاڑھی ایک چیز نکلکر افاقہ ہوتا ہے اگر مسموم غافل ہو اور اسکو چینے کا ہوش نہو مگر ابھی زندگی باقی ہو تو اسکے بدن مین نشتر چبھوکر دیکھین کہ اگر خون ہو تو ایسا کرین کہ پیشانی اور کنپٹیون اور پنڈلی اور بازو اور کلائیون پر پچھنے لگا کر یہ دوا پیسکر مل دین تھوڑی دیر مین افاقہ ہوجائے مگر جبکہ نشتر چبھونے سے خون نہ نکلے تو اس دوا سے کوئی نفع نہوگا اُس کو مردہ سمجھنا چاہیے -

یہ دوا مرض طاعون کے لیے تجربے سے مفید ثابت ہوئی ہے پس جس مقام پر طاعون شروع ہوگیا ہو وہان تندرست آدمی کو اسکے چار پتے توڑ کر کھا لینا حافظ بیماری ہے اگر بخار آگیا ہو تو یہ تدبیر کرنی چاہیے کہ چار پانچ پتیان پیسکر کلائی پر ہلکا لیپ کردین اور اُسپر کپڑا لپیٹ دین اور بوتل مین گرم پانی بھرکر دو گھنٹہ تک سینکین تین بار دو دو گھنٹہ یہ عمل کرین چھ گھنٹہ مین بخار اُتر جایگا اور کلائی مین لیپ کی جگہ آبلے پڑجائین گے جنکو دو روز بعد توڑ کر مکھن مل دینا چاہیے اگر تین دفعہ کے لیپ سے بخار نہ اُترے تو چوتھی بار لیپ کرین اگر پھر بھی بخار نہ اُترے تو چار پتے پیسکر تھوڑے پانی مین ملا کر پلا دینا بھی بہتر ہوگا بخار اُترنے کے بعد کھانا جلد دیدینا مناسب نہین اور سرد بادی چیز ہرگز نہ دیجائے بلکہ جب خوب بھوک لگے تو گائے کا دودھ گرما گرم پلانا چاہیے یا دودھ مین ساگودانہ پکا ہوا یا مونگ کی دال یا بکری کا شوربا چپاتی کھلانا چاہیے - **مضر** - بدن پر لگانے سے زخم ڈالتی ہے - **مصلح** - روغن گل اور دودھ اور نشاستہ - **بدل** - انجرہ -

لٹورا (ھ)

فتح لام و ضم تاے ثقیل و واو مجہول و فتح راے مہملہ و سکون الف کذا فی النفائس

یاد رکھو کہ بعض لوگون نے لسوڑا کے ساتھ اسکا اشتباہ کردیا ہے وجہ اسکی یہ ہے کہ سودا الی کو بھی فرز لکھدیا ہے [illegible] اگر لسوڑا ہے مہذب الاسما مین جو سرو کرگس کو بتایا ہے غلطی ہے صراح مین اسکو ورکاف بھی لکھا ہے تحفۃ السعادت مین ہے کہ ورکاف اور ورکاک بفتح راے مہملہ ایک شکاری پرندہ ہے جسے شیر کنجشک کہتے ہین

Hakeem Shoukat Ali

ہندی مین لابٹ نام ہے اور میرا خیال ایسا ہے کہ لابٹ لکھنے مین غلطی ہو گئی ہے کیونکہ لٹورا ہے نہ لابٹ نفائس اللغات مین بھی صرف ہندی لٹورا بتائی ہے تاج الاسامی مین ہے کہ اسکو فارسی مین سبزگرا (باکاف فارسی) اور ورکاک اور ترشتک کہتے ہین عربی مین سوام بولتے ہین کنیت ابوکثیر ہے۔

صفات وشناخت - ایک پرند ہی خاکی رنگ سر اسکا ابلق اور چونچ لمبی ہوتی ہی چڑیا سے بڑا ہوتا ہے اور ایک قسم اسکی اور بھی بڑی ہوتی ہے اسکا قد فاختہ کے برابر ہوتا ہے اسکو دو دیالٹورا کہتے ہین پنجہ اور انگلیان بڑی ہوتی ہین سوا شاخ درخت کے دیکھا نہین جاتا کسی کے ہاتھ نہین آتا بہت شریر اور بھاگنے والا جانور ہے مختلف بولیان بول سکتا ہے چڑیون کا شکار کرتا ہے جس چھوٹے پرند کا شکار کرنا چاہتا ہے اُسکی سی آواز نکالتا ہے جب وہ اپنا ہم جنس سمجھکر پاس آجاتے ہین تو انمین سے ایک کو جھپٹ کر پکڑ لیتا ہے اونچے اونچے درختون اور قلعون اور دیوارون پر رہتا ہے۔

طبیعت - اسکا گوشت گرم وخشک ہے۔

منافع - اسکا شوربا بدن کے درد اور جوڑون کے درد اور عرق النسا کو مفید ہے اسکی چربی کا ملنا بھی یہی نفع دیتا ہے اسکا گوشت گرم مزاج کو مضر ہے۔

لٹوس (ش)

صفات وشناخت - لیکٹو کا درد ساچھوٹا سا درخت ہے جب پھول نکلتے ہین تو درخت مین ایک سفید دودھ رس کی مانند پیدا ہوتا ہے یہ رس شگاف دینے سے نکلتا ہے جسکو لٹوس او پیم یعنی لٹوس کی افیون کہتے ہین۔

خواص وفوائد - مقلت اُور ہے مگر افیون کی نسبت سے بہت کم اور تحریک کی تاثیر کچھ نہین ہوتی سل اور کھانسی کے مرض مین تسکین کے فائدے کے لیے اپیکا کیوانا کے ہمراہ دیتے ہین۔

مقدار خوراک - ۵ گرین سے ۱۰ گرین تک۔

لحیۃ التیس (ع)

بفتح لام وسکون حاے حطی و فتح یاے تحتانی وضم تاے فوقانی والف لام و فتح تاے فوقانی وسکون یاے تحتانی وسین مہملہ موقوف - اسلیخ وشنگ والالہ شنگ (ف)

صفات وشناخت - اسکی حقیقت مین اختلاف ہے ابو حنیفہ دینوری و مالقی اور بغدادی اور انطاکی کہتے ہین کہ ایک روئیدگی ہو جسکے اجزا مرغولہ دار یعنی باہم پیچیدہ ہوتے ہین اور زمین پر بچھی ہوتی ہے اونچی نہین اُٹھتی پتے گندنے کے پتون کی طرح ہوتے ہین حکیم مومن نے امین الدولہ سے نقل کیا ہے کہ لحیۃ التیس کے درخت مین پتے ہوتے ہی نہین صرف شاخین ہوتی ہین رنگ اسکا سرخی وسیاہی مائل ہوتا ہے پیڑ بقدر ایک بالشت کے لمبا اور زیادہ تر زمین کے اندر چھپا رہتا ہے چار انگل کی مقدار مین اوپر نکلا ہوتا ہے اور شورہ زار زمینون مین اُگتا ہے اور بعض لحیۃ التیس کی جڑ کو طراثیث کی قسم سے جانتے ہین اور اسی مناسبت کی وجہ سے عصارہ لحیۃ التیس کو عصارہ طراثیث اعتبار کیا ہے اور بعض کہتے ہین کہ اسکی جڑ کے پاس ایک قسم کی طراثیث بھی پیدا ہوتی ہے سدید گازرونی نے شرح مفردات قانون مین لکھا ہے کہ آذربیجان مین اسکو شنگ (کاف فارسی سے) کہتے ہین اور اسکی ترکاری پکا کر کھاتے ہین - مخزن الادویہ مین بیان کیا ہے کہ شیراز اور اصفہان مین ایک روئیدگی پیدا ہوتی ہے

Hakeem Shoukat Ali

اسکی شاخین پتلی ہوتی ہین اور پتے ننھے اور لمبے آتے ہین سارا پیڑ اپنی ہیئت اور صورت مین بکرے کی داڑھی کی طرح ہوتا ہے اور الالہ شنگ اسکو کہتے ہین اور یہ درخت نر و مادہ ہوتا ہے تر و تازہ کو ترید کے لیے کاسنی اور کاہو کی طرح کھاتے ہین شاید یہی لحیۃ التیس ہو کیونکہ لحیہ ڈاڑھی کو اور تیس بکرے کو کہتے ہین ایک فرنگی کی بنائی ہوئی اسکی تصویر دیکھنے سے معلوم ہوا کہ اسکا پودا ایک ڈنڈی پر کھڑا ہے جسپر باریک اور لمبے پتے گندنے کے پتون کی طرح لگے ہین پھول گول اور چوڑا اور سفید ہے پنکھڑیان اسکی کسی قدر لمبی تھین اور آگے سرون کے پاس دو حصے تھے کلی کی وضع کسی قدر گلاب کے پھول کی کلی کی طرح تھی۔

مولف مفردات امامی نے اسکو فی الحقیقت بکرے کی داڑھی سمجھ لیا ہے اور ہندوستان مین وہ لوگ جو تحقیق سے خالی ہین لحیۃ التیس کو بکری کی داڑھی خیال کرتے ہین۔ لحیۃ التیس کو اور مولفین نے بھی دو قسم لکھا ہے نر و مادہ اور فرق دونون مین یون کی ہے کہ نر کا درخت چھوٹا اور شاخین زیادہ اور سخت اور پھول چھوٹے اور پتے گول اور سخت اور اپر رواں اور پھول گلنار کی طرح اور مادہ کے پتے گندنے کے پتون کی طرح اور نیچے کا حصہ چوڑا اور اوپر کا پتلا اور پھول سفید انطاکی لاذقی مین لکھا ہے کہ لحیۃ التیس کو ہندوستان مین سرس کہتے ہین اور یہ نہایت غلطی ہے۔

طبیعت۔ سرد پہلے درجے کے آخر مین اور خشک تیسرے درجے تک بعض کے نزدیک سرد پہلے درجے مین خشک دوسرے درجے مین شیخ کے نزدیک اسمین سردی کے ساتھ تھوڑی گرمی ہے اسی گرمی نے اسکی سردی کو کم کرکے پہلے درجے تک پہونچا دیا ہو گر خشکی بڑھی ہوئی ہے اور عصارہ بھی خشک ہے جنکے نزدیک اسکی جڑ طراثیث مین داخل ہو وہ جڑ کو گرمی و سردی مین معتدل اور دوسرے درجے مین خشک بتاتے ہین۔

خواص وفوائد۔ قابض ہے اور جڑ مین قوت قبض زیادہ ہے اسکے عصارے مین زرورد کی طرح قوت قبض ہو صفراوی اور دموی دستون کو تمام درخت کے اجزا بند کرتے ہین کسی عضو سے خون جاری ہو تو اُسے روکتے ہین اور خون حیض و بواسیر کو بند کرتے ہین اسکے پھول خشک کرکے بیکار زخمون پر برکنے سے بھر جاتے ہین بدبو جاتی رہتی ہے اس کے تمام اجزا آشجو کے ساتھ پینے سے پھیپھڑے کے زخم کو صحت ہوتی ہے آنتون کے زخم کے لیے بے نظیر دوا ہو اسکا عصارہ خون تھوکنے اور کسی عضو سے خون جاری ہونے کو بہت مفید ہے اور معدے کو نہایت قوت دیتا ہو نکسیر کا خون بند کرتا ہے اور نوازل کے امراض کے لیے بہت مفید ہے اور تمام افعال مین اقاقیا سے قوی ہے ضعیف معدہ اور جگر پر لیپ کرنے سے قوت آتی ہے اسکی جڑ کھانے سے ہر قسم کا زہر دفع ہوتا ہے۔ **مضر** تلی اور گردہ کو نقصان پہونچاتا ہے **مصلح** سونف تلی کے لیے اور عناب گردے کے لیے **بدل**۔ رسوت اقاقیا گلنار زرورد اور طراثیث۔

مقدار خوراک۔ عصارہ ۱۰ ماشہ تک اور پتے اور پھول ۱۴ ماشہ تک۔

لختئی

بفتح لام و سکون خاے نقطہ دار و فتح تاے فوقانی و سکون ہمزہ و یاے تحتانی معروف محیط مین ہمزہ کو کسرہ لکھا ہے مگر ہمنے اپنے ہان کے لوگون کو ہمزہ کے سکون سے بولتے سنا ہو

صفات۔ پشتو کی زبان مین ایک بوٹی کا نام ہے جو افغانستان کے پہاڑون مین ہوتی ہے اب یہ کسی کی نظر سے نہین گذری کیونکہ جب افغانستان کے آدمی روہیلکھنڈ مین نو وارد جمع ہوے تھے تو انہین سے بعض اسے وہانسے

Hakeem Shoukat Ali

استعمال کرتے آئے تھے اب اُن میں سے کسی کی شاذ و نادر ایسی اولاد باقی ہے جو اپنے اسلاف کی نسبت اس کے کھانیکا یا تاثیر کا کچھ حال بتاتی ہے کہ صفات و شناخت نہیں بتا سکتی۔

خواص و فوائد۔ خون کی جوشش اور سرخ مادہ وغیرہ کے لیے بے حد مفید ہے اور اسکا ایک عجیب خاصہ یہ ہے کہ جب کوئی اپنی عمر میں اسکو ایک بار کھائے اُس شخص کی آواز سننے سے زخمی بے قرار ہو جاتا ہے زخم میں سوزش پیدا ہو جاتی ہے اور ورم اگر پھوٹ جاتا ہو اور ورم جاتا ہے اسلیے ایسے شخص کی آواز سے زخمی کو محفوظ رکھتے ہیں اور اگر اتفاقاً زخمی ایسے شخص کی آواز سُن لے اور زخم میں سوزش پیدا ہو جائے تو اسکا تدارک یہ ہے کہ تختی کے کھانے والے کا تھوک زخمی کے گھاؤ پر لگانے سے اسی وقت آرام ہو جاتا ہے بلکہ جسکی آنکھ دکھتی ہو اور پھوڑا پھنسی ہو اسکو بھی ایسے شخص کی آواز سے بچایا جاتا ہے اور جس نے کہ تختی کھائی ہو اور وہ زخمی ہو کر کسی ایسے شخص کی آواز سن لے جس نے تختی کھائی ہے تو اُس کے زخم کو کوئی ضرر نہیں پہونچتا۔ اور جو کوئی اُس شخص کے ساتھ جس نے تختی کھائی ہو ایک برتن میں کھائے تو اسمیں بھی یہی اثر پیدا ہو جاتا ہے اسکا تجربہ اور مشاہدہ رام پور میں ہو چکا ہے اب ایسے لوگ تو دیکھنے میں نہیں آئے کہ خود جنھوں نے تختی کھائی تھی۔ مگر اُنکی اولاد میں بعض بعض ایسے اب بھی باقی ہیں کہ جنھوں نے اپنے اُن بزرگوں کے ساتھ کھانا کھایا تھا جو تختی کھائے ہوئے تھے پس جن گھروں میں ایسے آدمی کا آنا جانا ہے اُس گھر میں اگر کسی کے کوئی زخم وغیرہ ہو تو اسکا تھوک لے کر لگادیا جاتا ہے یہ بات خوارق عادات سے ہے۔

لخنیس (یونانی)

بفتح لام و سکون خاے نقطہ دار و کسر نون و سکون یاے تحتانی و سین مہملہ موقوف۔

صفات و شناخت۔ ایک قسم کی روئیدگی ہے جسکا پھول نیلا ہوتا ہے اُسکو اکلیل یعنی تاج میں رکھتے ہیں اسلیے اکلیلیہ بھی کہتے ہیں وضع اس پھول کی خیری کے پھول کی سی ہوتی ہے اسی لیے ابو ریحان پہاڑی خیری جانتا ہے اور بعض جنگلی خیری بتاتے ہیں حق یہ ہے کہ پھول اسکا خیری کے پھول کی طرح ہوتا ہے مگر وہ دوسری چیز ہے اور دو قسمیں رکھتی ہو پہاڑی اور جنگلی بیخ ایک گز کا ہوتا ہو پھول نیلا ہوتا ہے صورت دونوں کی ایک سی ہوتی ہے البتہ فرق اسقدر ہے کہ پہاڑی قسم صحرائی قسم سے قوی اور سخت اور کھردری اور کچھ اُس سے چھوٹی ہے اسکا بیج سیاہ اور کڑوا اور مسور کے دانے کے برابر ہوتا ہے بعض اسکو سراج القطرب سمجھتے ہیں۔

طبیعت۔ تیسرے درجے میں گرم و خشک ہے۔

خواص و فوائد۔ دونوں قسموں کے ۲ ماشہ بیج کھانے سے بہت دست آتے ہیں ۳ ماشہ کے کھانے سے بچھو کا زہر اُتر جاتا ہے بلکہ بچھو کے حق میں ہمانتک مضر ہے کہ اسکا پھول اُسکے منھ کو لگا دینے سے مرجاتا ہے۔ نہایت ملطف اور حاد ہے اس سے بلغم دستوں کے ذریعے سے نکل جاتا ہے لقوہ اور فالج اور استرخا اور رعشہ اور خدرا ور مرگی اور سکتہ اور کابوس اور استسقا اور قولنج اور تشنج اور تاپ تلی و عرق النسا و درد مفاصل و درد پشت کو جو بلغم کی وجہ سے ہوں مفید ہے

لذاق الذہب (ع)

صفات و منافع۔ کہتے ہیں کہ ایک چیز ہے جو تانبے کی کھان میں سے نکلتی ہے زنگار غیر مصنوعی کی طرح ہوتی ہے

Hakeem Shoukat Ali

گرم و تیز ہے جلا کرتی ہے اسمین تنقیہ قبض کے ساتھ گرمی اور تھوڑی سی عفونت پیدا کرتی ہے نہایت محلل ہے اور باوجود اس کے لذع کم پیدا کرتی ہے اور خشکی بہت لاتی ہے اسکو جلانے سے اسمین لطافت بڑھ جاتی ہے کیسا ہی بگڑا ہوا زخم ہو اُسکی اصلاح کرتی ہے اور بدگوشت کٹ کر بھر جاتا ہے -

لسان الابل (ع)

بکسر لام و فتح سین مہملہ و سکون الف و نون مضموم و الف و لام بعد انکے الف اور باے موحدہ دونون مکسور لام آخر ساکن

صفات و شناخت - ایک روئیدگی ہے شجر اور گھاس کے درمیان مین شاخین اسمین کثرت سے ہوتی ہین اور پراگندہ ہوتی ہین رنگ اُنکا سفیدی مائل اور وضع مربع ہوتی ہے اور پتے سیب کے پتون کی طرح ہوتے ہین مگر اُنسے دراز ہوتے ہین اور چوڑائی مین کم ہوتے ہین اور ذرا اُنسے کھردرے بھی ہوتے ہین اور اون پر چرس اور سلوٹ ہوتے ہین اور بر زم اور سفید روان ہوتا ہے اور ثقیل خوشبو آتی ہے اور پھل زرد رنگ اور کسی قدر چوڑا اسکی پیدایش سخت زمینون مین ہے -

طبیعت - دوسرے درجے مین سرد و خشک ہے گیلانی تیسرے درجے مین گرم و خشک بتاتا ہے -

خواص و فوائد - یہ دوا تفتیح وجلا کرتی ہے اسکے اجزا کے جوشاندے سے کلی کرنا اور اس کے پتون کو چبانا زبان کی لکنت کو نافع ہے تھوک مین خون آنے کو بھی مفید ہے کھانسی کو دفع کرتی ہے اسکے پینے سے پیشاب اور خون حیض جاری ہوتے ہین مویز اور عناب کے ساتھ دینے سے سدہ کھولتی ہے پیشاب کا ادرار کرتی ہے شکم کے اندر کے التہاب کو دفع کرتی ہے پیٹ کے بچے کو نکالتی ہے - اسکو پیس کر چھڑکنے سے پھوڑے پھنسی بھر جاتے ہین اور خشک ہو جاتے ہین اسکے پینے سے بھی قروح ظاہری اور باطنی کو آرام ہوتا ہے اسکے پتون کو جوش دیکر استنجا کرنے سے فرج اور مقعد اور ذکر کی خارشت دفع ہو جاتی ہے اس کے جوش دیے ہوئے پانی مین سیندھی ملا کر لگانے سے اور حنا کے ساتھ اسکے پتون کو پیس کر لگانے سے بال سیاہ ہو جاتے ہین انگورون کے ساتھ اسکی شراب کھینچتے ہین اور وہ تھوک مین خون آنے کو نفع دیتی ہے کھانسی اور عضلون کی سستی کو دور کرتی ہے گردے اور مثانے کے زخم کو نافع ہے حیض کا خون جاری کرتی ہے ۴۰ تولہ تک اسکو پی سکتے ہین - **مضر** - گردہ - **مصلح** - ببول کا گوند -

مقدار خوراک - جرم ساڑھے دس ماشہ تک - پانی سوا دو تولہ تک -

لسان السبع (ع)

بفتح سین مہملہ و ضم باے موحدہ و سکون عین مہملہ -

صفات و شناخت - ایک روئیدگی ہے دو گز کے قریب دراز ہوتی ہے شاخین پراگندہ ہوتی ہین پتے لمبے ہوتے ہین جنکے کنارے تیز اور آری کے دندانون کی طرح کٹے ہوئے ہوتے ہین اور اون مین شکن اور سلوٹ ہوتی ہے اور سخت بھی ہوتے ہین رنگ اُنکا سبز زردی و سفیدی مائل ہوتا ہے شاخون کے سرون پر گول گول گھنڈیان ہوتی ہین پھول نیلا ہوتا ہے جڑ سیاہ اور مربع ہوتی ہے کنکریلی زمین مین اور ربیع کے موسم مین پیدا ہوتی ہے -

طبیعت - گرم و خشک تیسرے درجے مین -

خواص و فوائد - اسکو جوش کرکے پینے سے گردے اور مثانے کی پتھری ٹوٹ کر نکل جاتی ہے اسکی جڑ کو رحم مین

Hakeem Shoukat Ali

رکھنے سے حیض کا خون جاری ہوجاتا ہے پیٹ کا بچہ نکل جاتا ہے۔

لسان الکلب (ع)

بفتح کاف و سکون لام و باے موحدہ موقوف

صفات وشناخت۔ بعض کہتے ہین کہ یہ بارتنگ ہے اور بعض نے حماض جاتا ہے اور بعض نے کہا ہے کہ ایک جداگانہ روئیدگی ہے جسکی ساق دو گز سے زیادہ لمبی اور اُسمین بہت سی شاخین ہوتی ہین اور گانٹھین بہت سی ہوتی ہین یہ شاخین پتلی ہوتی ہین اور پتے بارتنگ کے پتون کی طرح اور اُنسے ذرا بڑے ہوتے ہین اور اُن مین گرہ ہاے تلہی بہت نرم اور چکنے ہوتے ہین کنارے تیز ہوتے ہین پھول کا رنگ نیلا ہوتا ہے بیج باریک اور جڑ سفید ہوتی ہے اور اُسمین شعبے اور ریشے پتلی سی رسی کی طرح باہم اُلجھے ہوے ہوتے ہین گرمی کے موسم کے شروع مین پانی کے کنارے پیدا ہوتی ہے۔

طبیعت۔ گرم پہلے درجے مین اور خشک دوسرے درجے مین۔

منافع۔ اسکو جوش کرکے ۲۰ تولہ صاف پانی مین تھوڑا سا شہد ملا کر پینے سے تلی کا ورم تحلیل ہوجاتا ہے اس کے لیپ سے زخم کو صحت ہوتی ہے عمدہ گوشت پیدا ہوجاتا ہے۔

لسّی (ہ)

بفتح لام و کسر شین معجمہ مشدد و یاے معروف

صفات۔ نصف دودھ اور نصف پانی ملا لیتے ہین تو اسے لسّی کہتے ہین بلکہ اکثر تو یہ دیکھا گیا ہے کہ پانی کی مقدار بہت زیادہ ہوتی ہے گاے کے دودھ سے تیار کرتے ہین اور کبھی بکری کا دودھ بھی حسب ضرورت استعمال کرتے ہین۔ وید کہتے ہین کہ لسی تھوڑی سی گرم ہے۔

خواص وفوائد۔ پیشاب خوب کھولکر لاتی ہے سوزاک کو نہایت نافع ہے پیشاب کی جلن دفع کرتی ہے۔ وید کہتے ہین کہ پاخانہ کھولکر لاتی ہے بھوک کچھ کم کرتی ہے بدن کے موافق ہے اندری جھارکا اور اسکا گویا جوڑ ہے چنانچہ دو ایک ترکیبین یہان لکھی جاتی ہین۔ شورہ قلمی۔ ریوند چینی شات شات ماشہ جوا کھار چھ ماشہ زیرہ سفید ساڑھے تین ماشہ کھانڈ سب کے برابر اسمین سات ماشہ گاے کی لسّی کے ساتھ کھایا کرین۔

ایضاً۔ اندرجو شیرین۔ جوا کھار۔ زیرہ سفید۔ شورہ قلمی۔ گوکھرو کے پتے اور ریوند چینی ہر ایک ایک تولہ دبنسلوچن چھ ماشہ کوٹ کر اسمین سے ۷ ماشہ گاے کی لسّی کے ساتھ کھائین۔

ایضاً۔ شورہ قلمی۔ زیرہ سفید۔ کباب چینی۔ اور تخم الائچی سفید ایک ایک تولہ اس کے تین حصے کرکے تین دن تک گاے کی لسی کے ساتھ کھائین۔

یہ تمام ترکیبین پیشاب کے راستے کا زخم صاف کرتی ہین۔ پیپ اور پتھری کا مادہ نکالتی ہین۔ سوزاک کو نفع دیتی ہین کتنا ہی پرانا ہوجاتا رہتا ہے۔ جن عورتون کو ایام حیض مین درد کا عارضہ ہو اُنکو دینے سے نفع ہوتا ہے لسّی بدن کی گرمی دور کرتی ہے۔ اندری جھار کو اندری جلاب بھی کہتے ہین اس سے پیشاب بہت کثرت سے آتا ہو۔

Hakeem Shoukat Ali

لعاب ابابیل

صفات وفوائد - سیر حامدی مین لکھا ہے کہ لعاب ابابیل جزیرہ انڈمان بورنیو ہانگ کانگ اور دوسرے بعض متعلقات چین مین حاصل ہوتا ہے ابابیل کے منھ سے جبکہ وہ مست ہوتی ہے رال ٹپکتی ہے اُسے کف ابابیل بھی کہتے ہین اس جانور کی سکونت ہانگ کانگ وغیرہ کے پہاڑ کے دردن مین ہے اور لاکھون ابابیلین یکجا بستی ہین ابابیل کے منھ سے لعاب گر کر انھین دردن مین چٹانون پر گوندکی مثل تار تار ہوکر جم جاتا ہے دوسری صورت یہ ہے کہ بچے نکالنے کے وقت جوگھونسلا بناتی ہے وہ بھی اسی لعاب اور پرون سے مرکب ہوتا ہے جنکو بجلو کر بہت محنت سے پر اور لعاب جدا کیا جاتا ہے وہ پچھے جو پتھرون پر پڑے ہوے ملتے ہین بعینہ ایسے جالیدار ہوتے ہین جیسے بیج کے واسطے رکھی ہوئی خشک تری جالدار ہوتی ہے جو لعاب گھونسلے سے جدا کرتے ہین وہ پتھرون سے جالدار لچھے اٹھاے ہوے سے کم قیمت ہے اسکے علاوہ اور پرندون کا لعاب بھی ہوتا ہے چنانچہ ایک قسم کم رنگ گلابی نہایت کم قیمت ہوتا ہے اور اُسکو چینی لوگ گوشت کے ساتھ پکاکر کھاتے ہین گریہ کف ابابیل کا نہین ہے کسی اور پرندکا ہے جو قد مین ابابیل سے بڑا ہوتا ہے کف ابابیل کو رتیون کی مقدار سے گاے کے دودھ مین ڈالکر ظرف کو کھولتے ہوے پانی مین رکھ دیتے ہین جب وہ پانی کی حرارت سے پگھلکر دودھ مین حل ہوجاتا ہے تب قدرے شکر سفید ملاکر پیتے ہین اور مشہور ہے کہ یہ دوا ضعف دماغ اور ضعف باہ وغیرہ کو بہت مفید ہے - اس کا انگریزی نام سالن برون ہے اور چینی زبان مین تائی پچھوئی کہتے ہین -

لعبت بربری

بضم لام وسکون عین مہملہ وفتح باے موحدہ وکسر تاے فوقانی وفتح باے موحدہ وسکون راے مہملہ وفتح باے موحدہ وکسر راے مہملہ ویاے نسبت اسکو عکنہ بھی کہتے ہین عین کے فتحہ اور کاف تازی کے سکون اور نون کے فتحہ اور سکون ہا سے

صفات وشناخت - ایک جڑ ہے جو سورنجان کی طرح ہوتی ہے مگر اتنی موٹی نہین ہوتی وضع اُسکی سریستان کی سی ہوتی ہے مزہ تلخ وتیز ہوتا ہے مصر مین تریاقی کے نام سے مشہور ہے ممالک افریقہ سے لاتے ہین بعض اسمین سورنجان ملاکر بیچ دیتے ہین بعض نے لعبت بربری سورنجان کو سمجھا ہے اور بعض نے مستعجلہ کو بتایا ہے اور یہ اشتباہ ہے -

طبیعت - دوسرے درجے مین گرم وخشک -

خواص وفوائد - بلغم لزج کو دستون کی راہ نکالتی ہے درد مفاصل اور امراض بلغمی کو نافع ہے باہ کو قوت دیتی ہے ریاح کو تحلیل کرتی ہے حرارت غریزی کو قوت دیتی ہے ریاح معدہ وریاح بواسیر کو تحلیل کرتی ہے حیض اور بواسیر کا خون جاری کرتی ہے سانپ اور دوسرے زہردار جانورون کے زہر کو دفع کرتی ہے ہمیشہ اسکے استعمال مین رکھنے سے چہرہ کا رنگ سرخ ہوجاتا ہے عورتین لعبت بربری کو فربہی کے نسخون مین داخل کرتی ہین اور اسکے فوائد بغیر نقصان کے بیان کرتی ہین - **مضر** اسکو زیادہ کھانے سے درد سر پیدا ہوتا ہے اور گرم امراض عارض ہوتے ہین چہرے اور سر اور جوڑون مین ایسی سرخی پیدا ہوجاتی ہے جسکا زائل ہونا مشکل

Hakeem Shoukat Ali

ہوتا ہے **مصلح** دھنیا بدل نصف وزن سیاہ مرچ اور قوت باہ کے لیے ہموزن اخروٹ کی مینگ اور تودری زرد۔

مقدار خوراک۔ سات ماشہ اسکو اس طرح کھانا چاہیے کہ جو کے ستوؤن کے ساتھ خوب جوش دین تاکہ گرمی دفع ہوجائے۔

غلطی سے اگر اسکو بچے وغیرہ کھا لیتے ہین تو قے اور دست آنے لگتے ہین یہانتک کہ آنکھین سرخ ہوکر مستون کی سی حالت واقع ہوجاتی ہو اور اگر عورت ہوتی ہے تو اختناق رحم پیدا ہوجاتا ہے اور مریض مرجاتا ہے تدبیر اسکی یہ ہے کہ گھی اور شہد کے ساتھ قے کرائین بعد اسکے انیسون کھلائین۔

لعل

بفتح اول وسکون عین مہملہ ولام آخر موقوف سراج اللغات مین لکھا ہے کہ لعل معرب ہو لال کا جو ہندی وفارسی مین مشترک ہے یا عین سے لکھنا تصرف فارسیان عربی دان کا ہے

صفات وشناخت۔ مؤلفان منافع الاحجار ولب الصناعت نے لکھا ہے کہ تین سو سال سے زیادہ عرصہ گذرا کہ ایک سال بدخشان مین سخت زلزلہ آیا اور اسکا پہاڑ گر گیا اور اسمین لعل نکلا میر صدر الدین نے جواہر نامہ مین لکھا ہے کہ لعل کی کان بدخشان مین ہے درست نہین اس لیے کہ کان اسکی چھپی ہوئی تھی عباسیون کی خلافت کے اوائل مین زمین مین ایک بڑا زلزلہ آیا اور سکنان کا پہاڑ پھٹ گیا اور لعل کی کان ظاہر ہوئی لعل بدخشان مین پیدا نہین ہوتا بلکہ دوسرے ملکون کی کانون سے لاکر بدخشان مین فروخت کرتے ہین۔ بدخشان چونکہ اسکی منڈی ہوگئی اس لیے اسکی طرف منسوب کرتا ہے یہ کئی قسم کا ہوتا ہے رمانی پیازی تمری لحمی عنابی بقمی اولسیی دوشابی بیکانی عقربی قطبی۔ بہرصورت اسکا رنگ یاقوت کے رنگ سے کم سرخ ہوتا ہے اور یاقوت سے نرم بھی ہوتا ہے لعل دکن مین بھی پیدا ہوتا ہے مگر بدخشانی بہتر ہے اسمین سرخی وسختی دکھنی سے زیادہ ہوتی ہے یہ بھی یاقوت کی ایک قسم ہے۔

طبیعت۔ گرمی وسردی مین معتدل ہے مگر کسی قدر گرمی کی طرف مائل ہے اور خشک دوسرے درجے مین۔

خواص وفوائد۔ روح کو فرحت دیتا ہے دل ودماغ اور قوائے نفسانی وطبعی کو اور اعصاب اور نظر کو قوت دیتا ہے یاقوت سے زیادہ قوی الاثر ہے کسی عضو سے خون جاری ہو تو بند کرتا ہے بواسیر کا خون بھی روکتا ہے کل سوداوی امراض مین مفید ہے اکثر سمیات کا تریاق ہے مرگی اور خفقان کو نافع ہے حرارت غریزی کی محافظت کرتا ہے۔

مقدار خوراک۔ ۱/۲ جو بھر سے ۲ رتی تک بعض ۶ رتی تک تجویز کرتے ہین۔

لفاح (ع)

بضم لام وفتح فا والف ساکن وحائے حطی موقوف کذا فی المخزن والمحیط وصراح اور منتخب مین فا کو تشدید سے لکھا ہے۔ مفردات ہندی مین بھی فا مشدد ہے فارسی مین کٹا بیرک کہتے ہین جسکا معرب شابیرج ہے

صفات وشناخت۔ ایک پیڑ کا پھل ہے یہ پیڑ نر و مادہ ہوتا ہے۔ مادہ کی پہچان یہ ہے کہ اسکے پتے

Hakeem Shoukat Ali

کاہو کے پتون کی طرح ہوتے ہین مگر اُنسے ذرا چھوٹے ہوتے ہین اور زمین پر بچھے ہوتے ہین اور پتون کا رنگ سفیدی مائل ہوتا ہے اور بو اُنکی بہت ہی ناگوار ہوتی ہے پھول کا رنگ سفید ہوتا ہے اور پھل زیتون کے پھل سے بڑا اور بعض نے اُسکی تعبیر زرد آلو یا چھوٹی سی ناشپاتی کے ساتھ بیان کی ہے اور اس سے رس مثل اشک کے ٹپکتا ہے اور رنگ زرد یا سُرخی مائل اور مزہ نہایت کسیلا ہوتا ہے جب پک جاتا ہے تو خوشبو آنے لگتی ہے اور کسی قدر شیرینی پیدا ہوجاتی ہے اسکو تفاح الجن کہتے ہین اس پھل کے اندر بیج ایسے ہوتے ہین جیسے سیب و ناشپاتی کے بیج اور اسکی جڑ مین دو تین گرہین آپس مین ملی ہوئی ہوتی ہین چھلکے اوپر کا پوست سیاہ اور اندر سے سفید ہوتا ہے اور اس جڑ کا ڈول انسان کے سر کا سا ہوتا ہے مگر اسمین باریک باریک تار بالون کی طرح نہین ہوتے اسی لیے اسکو یبروح الصنم نہین کہتے یبروح الصنم بجائے حطی) تفاح کی اُس خاص جڑ کو بولتے ہین جسمین یہ بال نما تار لگے ہوتے ہین یہ درخت نمناک جنگلون مین پیدا ہوتا ہے اور زمین کے پتے چلنے اور وضع اُنکی چقندر کے پتون کی سی ہوتی ہے اور پھل کھیرے کے ڈول کا ہوتا ہے اور جڑ مادہ کی جڑ سے ملتی ہوتی ہے اس درخت کی ایک قسم اور بھی ہے جو سایہ دار جنگلون اور مقبرون مین پیدا ہوتا ہے اسکے پتے سفید قسم کے پتون کی طرح ہوتے ہین مگر اسکے پتون سے ذرا چھوٹے چھوٹے اور جڑ نرم اور سفید اور ایک بالشت سے بھی بڑی اور انگوٹھے کی برابر موٹی ہوتی ہے اور اسمین اور جڑین بھی سفید رنگ اور قریب ایک ایک بالشت کے لمبی لگی ہوتی ہین مگر پھول اور پھل نہین آتا - متعارف یہی ہے کہ یبروح الصنم درخت تفاح کی جڑ کا نام ہے اور بعض نے ایک اور درخت کی جڑ بتائی ہے توفیق اور تطبیق ان دونون قولون مین یہ ہے کہ یبروح الصنم خاص قسم کے درخت تفاح کی جڑ ہے جو جنگلی تفاح ہے جیسا کہ تقویم مین مذکور ہے اور اسکو یبروح الصنم بری اور تفاح بری کہتے ہین - اور جسکی جڑ پر یبروح الصنم کا اطلاق نہین ہوتا وہ تفاح بستانی ہے اور جس درخت مین پھل نہین آتا اسپر تفاح کا اطلاق نہین ہوتا یبروح الصنم کا درخت کہتے ہین - کیونکہ تفاح پھل کا نام ہے سو وہ اسمین نہین آتا اسکی جڑ ہوتی ہے اسی وجہ سے یبروح الصنم مین شمار ہوتا ہے غرضکہ درخت تفاح کی بہت سی قسمین ہین - پس جسکی جڑ مین بال نما تار لگے ہون اُس جڑ کو یبروح الصنم کہتے ہین اور جسکی جڑ مین تار نہو اسکو یبروح الصنم نہین - اقسرائی کی غلطی ہے کہ اُسنے تفاح کو یبروح الصنم کا پتا بتایا ہے - یوسفی کہتا ہے کہ بہتر وہ پھل ہے جو بڑا اور پکا اور تیز بو اور زرد ہو - قوت اسکی چار سال تک باقی رہتی ہے -

طبیعت - درخت کے اجزا سوا پھل کے سرد و خشک تیسرے درجے مین مگر کسی قدر حرارت سے خالی نہین اور پھل یعنی تفاح دوسرے درجے مین سرد و تر ہے اور بعض تیسرے درجے مین بتاتے ہین جیسا کہ مفردات ہندی مین ہے

خواص و فوائد - سُن کرتا ہے دردون کو تسکین اسکا اشک کا رس عصارے سے کمزور ہے اگر کسی کے عضو کاٹنے کا ارادہ ہو تو ۴ رتی اور ۴ جو بھر اور دوسرے قول کے مطابق ۱۲ رتی اور تین جو بھر یا اُسے دگنا تفاح شراب مین حل کرکے پلادین غفلت آجائے گی اسکا دودھ لگانے سے سیاہ داغ اور چھائین مٹ جاتی ہے اور اُس مقام پر کوئی سوزش اور تیزی نہین معلوم ہوتی ۲ ماشہ اسکے بیج کھانے سے چہرے پر بے انتہا سرخی آجاتی ہے اسکے بیج تین عدد تھوڑی سی سونف اور شکر کے ساتھ کھانے سے نشہ تفریح کے ساتھ آتا ہے اور کوئی تکلیف نہین ہوتی غرضکہ تمام درخت کے اجزا سُن - نشہ اور خشکی پیدا کرتے ہین گرم مواد کو تسکین دیتے ہین جوش خون و صفرا کو دھیما کرتے ہین قابض ہین نیند زیادہ لاتے ہین بدن

Hakeem Shoukat Ali

فرو کرتے ہین یہانتک کہ اُنکے سونگھنے سے نیند آتی ہے لیپ سے گرمی کا درد سر جاتا رہتا ہے انکے جوشاندے کے ساتھ غرغرہ کرنے سے دانتون کا درد مٹتا ہے خفقان گرم مین نیند نہ آتی ہو تو چھ رتی اور ڈیڑھ چھبر پانی مین بھیکر پلانے سے بہت کچھ بے چینی جاتی رہتی ہے اور نیند آجاتی ہے اسی مقدار مین خونی دستون اور پیشاب کی جلن کو نافع ہے بلغم اور مرہ سودا کو قے کی راہ نکالتا ہے پتے اسکے مدر بول ہین گندھک کے ساتھ اسکے بیجون کو رحم مین رکھنے سے خون حیض کا آنا بند ہوجاتا ہے اسکے بیج اور ہری کونپلین زہریلی لوکے لیے تریاق ہین اگر ۱۰ ماشہ اسکو کھالین تو عقل مین فتور اور غفلت اور سستی پیدا ہوکر مرجائین اگر ایسا اتفاق پڑے تو روغن اور شہد کے ساتھ قے کرائین اور قے کے بعد رائی اور انیسون اور شہد کھلائین بعض تجربہ ہوا ہے لفاح تر و تازہ کو توڑ کر کھالیتے ہین تو اس سے نشے کی سی کیفیت پیدا ہوجاتی ہے مگر ایک سے زیادہ کھالینے سے غفلت اور خناق پیدا ہوجاتا ہے ایسی حالت واقع ہو تو شہد اور گاے کے گھی سے معالجہ کرین **مضر**۔ اسکو زیادہ سونگھنے سے سکتہ پیدا ہوجاتا ہے خاصکر اُس درخت کے پھل سے جسکے پتے سفیدی مائل ہون **مصلح** علکبر کا سونگھنا اور علکبر بفتح عین مہلہ و سکون کاف تازی و فتح باے موحدہ و سکون راے مہلہ ایک چیز ہے کہ شہد کے چھتے مین ملتی ہے فارسی مین بروم کہلاتی ہے موم مین اسکا ذکر ہے **بدل**۔ نصف وزن دھتورہ اور ہم وزن اجوائن خراسانی اور تگنے تخم خشخاش اور ہم وزن مین پھل اور بیری اور پیل کے ساگ کی جڑ۔

قدر خوراک۔ ۱/۲ جو بھر سے ۱/۲ ماشہ تک۔

لگ لگ (ف)

بفتح ہر دو لام و سکون ہر دو کاف اگرچہ تازی یا فارسی کی تصریح نہین مگر مشہور کاف فارسی کے ساتھ ہے عربی مین اس کو لق لق کہتے ہین

صفات و شناخت - ایک پرند ہے قوی الجثہ موسم ربیع کے شروع مین آتا ہے جہان وبا پھیلتی ہے اُس جگہ چلا جاتا ہے سانپ اس کے بچون سے بہت دشمنی رکھتا ہے اس لیے کانٹون کا گھونسلا بناتا ہے اسکا گوشت بسا ندھا اور بدبودار ہوتا ہے۔ بولتا زیادہ ہے مولوی نے اسی وجہ سے کہا ہے ؎

بس کن اے لگ لگ بیہودہ زگفتار حق　　　تا نخنھا ہمہ از جان مطہر گوئید

طبیعت - تیسرے درجے کے آخر مین گرم و خشک ہے۔

خواص و فوائد۔ اسکا گوشت فالج اور لقوہ اور خدر کو مفید ہے ریاح غلیظ کو تحلیل کرتا ہے اگر کسی عضو مین سردی قائم ہوگئی ہو اسکو دفع کرتا ہے ضعف باہ کو مفید ہے اسکے انڈے اثر مین گوشت سے قوی ہین اس کے خون کو لگانے سے سیاہ داغ مٹ جاتے ہین اسکی بیٹ چھائین اور جلد کے نشانون کو مٹاتی ہے۔ **مضر** گرم مزاج **مصلح**۔ گھی تل کا تیل روغن زیتون روغن بادام اجمود اور دھنیا۔

لنج

لام کے بعد نون ہے اور اسکے بعد جیم تازی

صفات و شناخت - مخزن الادویہ مین اسکو النج مین ذکر کیا ہے جسمین الف مفتوح لام ساکن اور نون مفتوح اور جیم تازی ساکن ہے اور اسکو لنج مین بھی لکھا ہے جسمین لام اور باے موحدہ مفتوح اور خاے معجمہ

Hakeem Shoukat Ali

[illegible]

ساکن ہے اگرچہ مخزن مین جو کچھ انیغ مین اور جو کچھ لنیغ مین بیان کیا ہے وہ علیحدہ علیحدہ باتین ہین مگر محیط کا بیان دونو کے ایک ہونے کے باب مین بہت صاف ہے کیونکہ محیط مین لنیغ بفتح لام و باو سکون خاے نقطہ دار مین بھی یہ بیان کیا ہے کہ مصر مین ایک بڑے درخت کا نام ہے جو فارس مین سمیت رکھتا تھا اور مصر مین آنے کے بعد سمیت جاتی رہی یہی بیان انیغ مین لکھا ہے یہان دو باتین کھولنے کے قابل ہین (۱) اس لفظ مین یہ اختلاف ہے کہ یہ اصل مین لام کے ساتھ ہے یا الف کے۔ گیلانی نے شرح قانون مین اس لفظ کو دو لام کے ساتھ لکھا ہے جنہین سے ایک تعریف کا ہے دوسرا اصل لفظ کا اسکی عبارت مع عبارت قانون کے یہ ہے اللبخ اسم یونانی معناہ اہلی لماہیة یقال انہ السدر اقول حتے لا یکون ہذا ہو الانیغ او یکون من حقہ ان یذکر فی باب اللام وہو من کبار الشجر قد نقل الے مصر فتغیر ہناک طبعہ یہانتک عبارت قانون کی ہے۔ اب آگے شرح کی عبارت جلی ہے وقد ذکر ان اللبخ کان بفارس شدید المضرة حتے کان یعد ہناک من السموم فلما غرس منہ بمصر فتغیر طبعہ حتے کان یدخل اوراقہ وثمرہ فی الاغذیة یعنی لبخ یونانی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی اہلی کے ہین۔ کہتے ہین کہ یہ بیری کا نام ہے مین کہتا ہون کہ اس لفظ مین دو احتمال ہین ایک یہ کہ انیغ ہوگا اس صورت مین الف کے باب مین ذکر کرنا مناسب ہے دوسرا یہ کہ لبخ ہوگا تو اس صورت مین لام کے باب مین ذکر کرنا چاہیے۔ اور یہ نہین کہہ سکتے کہ اللبخ مین ایک احتمال یہ ہے کہ الف لام اصلی ہے یعنی دو لام کے ساتھ ہے۔ دوسرا یہ کہ الف لام وصلی ہے اس صورت مین نفس کلمہ سے ایک لام ہوگا لیکن اسکے واسطے کوئی ثبوت اور شہادت نہین ملی۔ بہرصورت وہ بڑے درختون مین سے ہے جسکو اور ممالک سے لاکر مصر مین بویا گیا اور اس سرزمین کی آب و ہوا کی وجہ سے اسکی طبیعت بدل گئی کہتے ہین کہ ملک فارس مین یہ درخت نہایت مضرت رسان تھا یہانتک کہ اسکو زہرون مین شمار کرتے تھے جب اسکو فارس سے لیجا کر مصر مین بویا گیا تو اسکی طبیعت بدل گئی یہانتک کہ اسکے پتے اور پھل غذاؤن مین داخل کیے جانے لگے۔ اس لفظ کو انطاکی نے اپنے تذکرے مین آنیغ الف ممدودہ کے ساتھ ضبط کیا ہے اور اُنے اور صاحب مخزن نے کہا ہے کہ انیغ یونانی زبان کا نام ہے جس کے معنی اہلی ہین اور وہ ایک پودے کی لکڑی یا جڑ ہے جسکا رنگ سفید ہوتا ہے اور اسپر سیاہ نقطے ہوتے ہین مزہ تلخ ہوتا ہے اور گاجر سے مشابہت رکھتی ہے ساق اسکی موٹی اور ایک بالشت کی لمبی ہوتی ہے اور پھول سفید ہوتا ہے گاجر کے پھول کی طرح بیج سفید اور لمبا ہوتا ہے جسکا طول چاول سے کم ہوتا ہے اور اسپر نقطے ہوتے ہین و منع مجوے کے بیج کی سی ہوتی ہے اسکی شاخون پر گھنڈیان اخروٹ کی طرح لگی ہوتی ہین بہتر وہ ہے جو ہندوستانی ہو۔ وزیر حکیم ابو العلا ابن زہر نے اپنے رسالہ عربی مین لکھا ہے کہ لبخ ایک بڑا درخت ہے اسکی دو قسمین ہین ایک قسم ملک فارس اور مصر مین ہے وہ کھانے کے کام مین نہین آتی جو جاندار اُسکو کھا لیتا ہے مر جاتا ہے دوسری قسم ہین اور سند اور صعید مین پیدا ہوتی ہے پھر یہ بھی کہا ہے کہ ایک قسم کی گٹھلی مضرت پہونچاتی ہے اور دوسری کی مضرت نہین پہونچاتی بہرصورت اس لفظ مین بہت سی تصحیف ہوگئی ہے۔ ابن زہر کی اتباع سے مین نے یہان اسکو بیان کیا ہے۔ اس درخت پر ایک قسم کا رتیلا یعنی کرہ پایا جاتا ہے خاصکر اُن درختون پر جو مقام صعید مین اُگتے ہین یہ نہایت زہریلا ہوتا ہے۔ گازرونی نے شرح قانون مین لکھا ہے کہ وہ گولر ہے گازرونی کو میری طرف سے جواب یہ ہے کہ گولر مین کبھی پھول نہین آتا اور نہ اُسکا بیج لمبا ہوتا ہے اگرچہ گولر ہے

Hakeem Shoukat Ali

تو اسمین پھولون کا آنا اور بیج کا لمبا ہونا قول باطل ہے اور نہ یہ بھی ہے اور نہ اسکے دوسرے اجزا سوا ہے پھلون یعنی گوارون کے غذا مین کھائے جاتے ہین۔

طبیعت - گرم وخشک دوسرے درجے مین۔

خواص وفوائد - اس درخت کے اجزا کھانے اور لگانے سے خون جاری رک جاتا ہے وجہ اسکی یہ ہے کہ اسمین قبض ہے اور تپ اُچھلنے کے لیے مجرب ہے اس طرح دین کہ پہلے دن پونے دو ماشہ لیکر سات تولہ کے قریب سکنجبین سادہ کے ساتھ دین دوسرے دن سوا دو ماشہ اسی قدر سکنجبین کے ساتھ دین اور تیسرے دن ساڑھے تین ماشہ اسی قدر سکنجبین کے ساتھ دین اور شہد کی شراب کے ساتھ پلانے سے مشیمہ نکالدیتی ہے اور رطوبت کی زیادتی سے قطرہ قطرہ پیشاب آوے تو ساڑھے تین ماشہ کی مقدار مین اسکی جڑ کھلادین اسکو بالون پر لگانے سے انکی جڑین مضبوط ہوجاتی ہین شراب کے ساتھ لگانے سے ورم تحلیل ہوجاتا ہے اس اور لادن کے ساتھ ٹوٹی ہوئی ہڈی پر باندھنے سے جڑ جاتی ہے جوڑ کے اکھڑ جانے اور چوٹ کو بھی نفع پہونچتا ہے اسکی دھونی سے حشرات الارض بھاگ جاتے ہین اسکا پھل قابض اور مقوی معدہ ہے خون روکتا ہے دستون کو بند کرتا ہے دردسر پیدا کرتا ہے اس کے پھل کی گٹھلی کی مینگ کھانے سے آدمی بہرا ہوجاتا ہے دانتون کا درد دفع کرتا ہے غرضکہ جو کچھ لیخ بابا ہے وہ دخاے عجمہ مین لکھا ہے وہ گیلانی نے لیخ بالون وجہم تازی مین بیان کیا ہے۔ ابن زہر نے کہا ہے کہ جو کوئی اسکا پھل اپنے پاس رکھتا ہے اس سے بہائم محبت کرنے لگتے ہین جو کوئی اسکو کھاتا ہے اسکی عقل تیز ہوجاتی ہے اور قوت حافظہ بڑھ جاتی ہے جو بات سنتا ہے وہ یاد رہتی ہے اور یہ بھی کہا ہے کہ ایک کی گٹھلی مضرت پہونچاتی ہے اور دوسرے کی نہین پہونچاتی جو کوئی پہچانتا ہے وہ غیر مضر کو اپنے پاس رکھتا ہے اسکے حق مین آدمیو نکی زبانین بند ہوجاتی ہین یعنی کوئی اسکا برائی سے ذکر نہین کرتا۔ لوگ دانون کا باہم تجربہ کرتے ہین بس جو وہ ان کی خواہش کے موافق ہوتا ہے وہ حاصل ہوجاتا ہے اور لوگ چار چار دانے پاس رکھتے ہین اس طمع سے کہ کوئی ان مین سے ایسی تاثیر اور حال والا نکل آئے جو کوئی ان گٹھلیون کا تیل نکالکر اپنے منھ پر مل لیتا ہے وہ لوگون کی نظرون مین مقبول اور باوقر معلوم ہوتا ہے اس تیل کو بواسیر پر لگانے سے زائل ہوجاتی ہے یہ دانے دو قسم کے ہوتے ہین نر و مادہ جس جو شخص نر دانون کو پاس رکھتا ہے اسکو مرد دوست رکھتے ہین اور جو کوئی مادہ دانون کو پاس رکھتا ہے اس سے عورتین الفت رکھتی ہین یہان تک ابن زہر کا قول ہے۔

لنگ دندا (ھ)

بکسر لام و سکون نون و کاف فارسی موقوف و ضم دال مہملہ و سکون نون دوم و فتح دال ثقیل و سکون الف

صفات وشناخت - ایک ہندوستانی روئیدگی ہے اسکی بیل چلتی ہے اسکے پتے کسی قدر نیم کے پتون جیسے ہوتے پتون سے مشابہت رکھتے ہین اور نوکدار ہوتے ہین اور پھل بھٹ کٹیا کے پھل سے ملتا جلتا ہے اور اسمین دو تین پھل آلہ تناسل کی شکل پر ہوتے ہین یہ پھل خامی مین سبز ہوتا ہے اور اسپر سفید خطوط ہوتے ہین اور پک کر سرخ ہوجاتا ہے اور خطوط سفید اسی طرح رہتے ہین۔

منافع - اسکے پتے شہد مین چبانا اور انکے جوشاندے وغیرہ سے غرارہ کرنا منھ آنے کو حلق کے ورم کو خناق کو

Hakeem Shoukat Ali

دانتون کے درد کو مفید ہے ۔

لوا (ھ)

بفتح لام و واو و سکون الف اسے لاونکا و لاو کا بھی کہتے ہین

صفات و شناخت ۔ ایک پرندہ ہے بٹیر کے برابر اسپر نقش ہوتے ہین اس کے دونون پاؤن مین تیتر کی طرح کانٹے ہوتے ہین ۔ ویدون نے اسکی چار قسمین بتائی ہین پانسل ۔ کورک ۔ پونڈرک اور دربھ جنھون نے یہ کہا ہے کہ وہ سلوے ہے یہ اُنکی ناواقفی کا نتیجہ ہے کیونکہ سلوے دریائی جانور بتاتے ہین اور لوے کو دریا سے کوئی تعلق نہین اور نہ وہ بادل کی گرج سے ڈرتا ہے اور یہ دونون باتین سلوے مین ثابت کرتے ہین ۔

صیدگاہ شوکتی مین لکھا ہے کہ لوے کے رنگ نو ہین (۱) سرخ (۲) بھورا (۳) کالا اسپر داغ پیلے ہوتے ہین ۔ (۴) کلنیک (۵) بدرنگ (۶) جوار یا کہ اُس پر داغ جوار کے دانون کی طرح ہوتے ہین بھورا مائل بسرخی اسکو تھمر ابھی کہتے ہین (۸) کالا رنگ اسپر سفید داغ ہوتے ہین (۹) کرتخ ۔

بدرنگ اور کالا رنگ داغ دار لڑنے کے نہین ہوتے انکو ذبح کرکے کھاتے ہین اور کرتخ صرف شکار کھیلنے کے لیے نہایت موزون ہوتا ہے ۔

طبیعت ۔ حکیم شریف خان کہتے ہین کہ گرمی و سردی مین معتدل ہے وید کہتے ہین کہ پانسل کا گوشت گرم ہے باقی تینون قسمون کا سرد ہے ۔

خواص و فوائد ۔ اسکا گوشت معدہ و دماغ اور جگر کو قوت دیتا ہے ۔ بھوک خوب لگاتا ہے ۔ دُبلے لوگون کے لیے غذائے موافق ہے سدہ کھولتا ہے ریاح غلیظہ کو تحلیل کرتا ہے فالج کو مفید ہے ۔ آنتون اور پٹھون کی سردی کو دفع کرتا ہے باہ کو حرکت دیتا ہے ۔ حکیم شریف خان کہتے ہین کہ گوشت اسکا سبک ہے بٹیر اور تیتر کے گوشت سے لطیف تر صاحب مجربات اکبری نے بیان کیا ہے کہ ایک ساٹھ برس کا بوڑھا آدمی تھا اُسکو بڑی سخت تشنج تھی اور ہاتھ پاؤن پر سوجن پیدا ہوگئی تھی کتنی ہی دوا کرتے تھے آرام نہین ہوتا تھا دو تین مہینے اسی طرح گذرے جب تک پوست خشخاش دیتے تخفیف رہتی پھر تشنج پیدا ہوجاتی آخر کار اُسکو غلہ کھانے سے روکا گیا اور لوے کے کبابون پر نمک لاکر یخنی کرنے کے بعد تیار کرائے جاتے تھے پہلے دن ایک لوا دیا گیا اور بتدریج سات لوون تک نوبت پہونچ گئی اور اجوائن جسقدر تین انگلیون کی چٹکی مین آئی وہ کبابون کے ہمراہ کھلاتے تھے اور کبھی کبھی فالسہ شیرین کا پانی دیتے تھے بالکل صحت ہوگئی ۔

وید کہتے ہین کہ پانسل کا گوشت بلغم پیدا کرتا ہے فساد باد اور زہر کو دفع کرتا ہے اور مجموعی طور پر چارون قسم کا گوشت فساد بلغم کو دفع کرتا ہے عموماً لوے کا گوشت اُس آدمی کے لیے بہت مفید ہے کہ جسکا رنگ بیماری سے کبھی زرد کبھی سیاہ کبھی سفید ہوجاتا ہو اور ایک دن مین کئی رنگ بدلتا ہو ۔ اسکا گوشت بدن کا رنگ درست کرتا ہے ۔ اختلاج بدن اور اعضا کے ڈھیلے پن کو مفید ہے بامنہ و خوش مزہ ہے بدن مین چیونٹیان سی رینگتی ہون تو یہ عارضہ دور کرتا ہے دل کے لیے بہتر ہے ۔ **مضر** ۔ درد سر پیدا کرتا ہے صفراوی مزاجون کو مضر ہے ۔ بعض کہتے ہین کہ تشنگی اور خارشت اور پھنسیان پیدا کرتا ہے ۔ وید کہتے ہین کہ ذرا تند و تیز ہے **مصلح** درد سر اور

Hakeem Shoukat Ali

صفراوی مزاج اور تشنگی اور خارشت وغیرہ کے لیے روغن یا ترشی۔ وید اسکا مصلح روغن اور لہسن بتاتے ہین۔

لوبان (ھ)

بضم لام و واو مجہول و فتح باے موحدہ و سکون الف و نون موقوف لبان بغیر واو کے بھی لغت ہے حسن لبہ (ف) خصی لبان (ع) مرہٹی مین اسکو اود کہتے ہین واو معروف سے

صفات وشناخت۔ درخت بیاک کی خوشبودار رال ہے درخت مذکور کی چھال مین شگاف دینے سے ایک سیال حاصل ہوتا ہے جسکو ہوا مین خشک کرلیتے ہین ولایت شام اور سموترہ کے جزیرہ سے لایا جاتا ہے انگریزی محققین کی یہی تحقیق ہے اطباے یونانی نے اسکے درخت کا نام ضرو بکسر ضاد معجمہ و سکون راے مہملہ و واو موقوف اور لکھا ہے۔ تمیمی کے قول سے معلوم ہوتا ہے کہ جس درخت کی رطوبت یا دودھ سلارس ہے اسکا گوند لوبان ہے۔ لوبان کے ڈلے ہوتے ہین مشتمل اشک کی شکل کے دانون پر رنگت بھوری یا صرف ڈلے ہی ہوتے ہین اور انکے اندر سفید رنگ کے دانے جیسے دھبہ دار معلوم ہوتے ہین اور اسی وجہ سے کوڑیا لوبان بولتے ہین بعض ڈلون مین یہ سفید دانے نہین بھی ہوتے خوشبودار چیز ہے۔ ذائقہ کچھ نہین۔ حرارت دینے سے ست لوبان کے ابخرات نکلتے ہین شراب مقطر مین حل ہوجاتا ہے۔ بہتر سفید مائل بسرخی و سیاہی ہے جسمین کوڑی کے سے رنگ کے سفید ٹکڑے ہون اور آگ مین ڈالین تو خوشبو آئے۔ مصطگی۔ کندر اور ببول کے گوند سے بھی بناتے ہین فرق یہ ہے کہ اصلی مین خوشبو آتی ہے اور مصنوعی و جعلی مین نہین آتی سو تولہ لوبان مین سے ۴ سے ۸ تولہ تک لوبان کے پھول نکلتے ہین۔

طبیعت۔ گرم دوسرے درجے مین اور خشک پہلے درجے مین۔

خواص وفوائد۔ نہایت جلا اور جذب کرنے والا اور محلل ہے۔ محرک و دافع بلغم اور مفرح ہے معدہ اور دل اور باہ کو قوت دیتا ہے خواہ کھایا جائے یا لگایا جائے بھوک کھولتا ہے ریاح کو تحلیل کرتا ہے پیٹ سے آنون اور بلغم چھانتا ہے پیٹ کو گنگ کرتا ہے۔ سردی کی کھانسی کو مفید ہے اس کے چابنے سے منہ اور دانتون کا درد دور ہوتا ہے اسکی کلی اور منجن دانتون کے درد کو مفید ہے اسکا لیپ نزلات کو روکتا ہے کسی مناسب روغن کے ساتھ اسکا کان مین ٹپکانا کان کے درد کو نافع ہے اسکی دھونی نکر اور جوڑون کے درد کو نافع ہے نزلے کو دور کرتی ہے آلات تناسل کو قوت دیتی ہے۔ کیڑے مکوڑون کو بھگاتی ہے۔

لوبان کا جوہر اس طرح نکل سکتا کہ اسکو بھو بکر کے کسی ہانڈی وغیرہ ظرف گلی مین رکھین منہ اس برتن کا گل حکمت سے بند کرین اسکے پہلو مین ایک سوراخ کرین اس سوراخ مین ایک نلی رکھکر تلے آگ روشن کرین نلی کے تلے چینی کا برتن رکھدین اسمین ہوکر سیال ٹپکیگا خارشت کے اوپر ملنا اسکا بہت مفید ہے پھر گرم پانی سے دھوڈالا کرین اور یہ جوہر پٹھون کو قوت دیتا ہے اور درد کو دفع کرتا ہے۔ اسکی بتی قوت باہ کے لیے مفید ہے محاق کو نافع ہے۔ اس طرح استعمال کرین کہ گرم کرکے تھوڑا سا قضیب پر ملکر اوپر سے بنگلے کا پان گرم کرکے باندھ دین دو تین روز مین فائدہ ہوگا اور اسے اس عضو پر باندھنا جس مین خدر کا عارضہ ہو نافع ہے۔

وید کہتے ہین کہ لوبان بھوک بڑھاتا ہے پسینے مین خوشبو پیدا کرتا ہے باہ کو قوت دیتا ہے۔ دمہ اور سل مین لوبان بہت

Hakeem Shoukat Ali

نافع ہے اسکی دھونی لینے سے دمہ اور سل زائل ہوتی ہے ۲۰ رتی سے ۲ ماشہ تک کھانے سے باہ میں قوت آتی ہے اسکا لیپ محرک باہ ہے خراب ہوا کا اثر نہیں ہونے دیتا ہے اسکی دھونی سے ہوا صاف ہو جاتی ہے اسکے کھانے سے شانے کی سوجن اُترتی ہے اسکی دھونی سے غشی ہٹتی ہے اسکی معجون بناکے کھانے سے پیٹ کی طاقت اور قوت ہاضمہ بڑھتی ہے لوبان کو پیس کے مالش کرنے اور تپانے سے بادی کا درد رفع ہوتا ہے۔ **مضر** - گرم مزاج میں دردِ سر پیدا کرتا ہے **مصلح** - روغن بنفشہ خشخاش و کاہو کا شیرہ

بدل - کندر اور مصطگی۔

مقدار خوراک - ۲ ماشہ سے ۵ ماشہ تک۔

لوبان کا درخت

صفات و شناخت - یہ درخت کوہستان حجاز میں اور ہندوستان وغیرہ میں ہوتا ہے وضع اسکی درخت بلوط کی سی ہوتی ہے اور بڑا ہوتا ہے اور اسکے پتوں کے کنارے سرخی مائل ہوتے ہیں اور پتے نرم ہوتے ہیں اور پھل اسکا خوشے میں بطم کی طرح ہوتا ہے مگر اسکا دانہ بطم کے دانے سے بڑا ہوتا ہے اسکے کانٹے اور پتے پختہ ہوکر سرخ ہو جاتے ہیں بعض کہتے ہیں کہ اسکا درخت بڑا املی کے درخت کے برابر ہوتا ہے اور تنہ موٹا ہوتا ہے اور پتے بھی املی کے پتوں کی طرح ہوتے ہیں لکڑی ہلکی ہوتی ہے اور جلد ٹوٹ جاتی ہے پھل اسکا گول اور کیت کے برابر ہوتا ہے اور رنگ سرخ ہوتا ہے ہندی کی کتابوں میں لکھا ہے کہ اسکا درخت ملایا اور آرچی پیلاگو میں ہوتا ہے۔

طبیعت - شاخ اور پتے اور پھل گرم و خشک ہیں اور گرمی خشکی سے زیادہ ہے بعض گرم تیسرے درجے میں اور خشک پہلے درجے میں کہتے ہیں اور شیخ نے گرم دوسرے درجے میں اور تر پہلے درجے میں لکھا ہے۔

خواص و فوائد - بدن کے اندر سے جذب کرنے کی قوت زیادہ رکھتا ہے اگر کسی مقام سے خون بہتا ہو اور نہ رکے تو اسکی لکڑی کو پیس کر وہاں رکھیں اسکے اجزا میں قوت جلا اور تحلیل ہے اسکے پینے سے سردی کی کھانسی جاتی رہتی ہے اگر منہ سے رطوبت جاری ہو تو اسکے پینے سے بند ہو جاتی ہے دست بند کرتا ہے اگر رحم سے رطوبت جاری ہو تو اسکے فرزجے سے رک جاتی ہے اسکے پتے اور شاخ اور پھل جوش دیکر صاف کرکے شکر ملاکر شربت تیار کریں تو یہ شربت حلق کی خشونت اور سردی کی کھانسی اور سردی سے منہ آنے کو نافع ہے اسکے پتوں کے جوشاندے سے کلی کرنا دانتوں کے درد کو دور کرتا ہے اور انھیں مضبوط کرتا ہے اس کے پتوں کو روغن میں پکا کر صاف کرکے کان میں ٹپکانے سے سردی کے درد کو نفع ہوتا ہے اسکے تازہ پتوں کے جوشاندے اور عصارے سے سختی جو آتی ہے معدے سے بلغم کو چھانٹتا ہے اور کسی قسم کی دقت نہیں ہوتی اس کے پتوں کے جوشاندے کے پینے سے کمر کا درد جاتا رہتا ہے ایک مٹھی پتے اس کے جلا کر راکھ کو لے کر پانی میں خوب جوش دیں پھر صاف کرکے اس شخص کو پلائیں جس کے جوڑوں اور کولھوں میں درد ہو تو فوراً زائل ہو جاتا ہے اسکے دانوں کا تیل خوشبودار ہے خشکی پیدا کرتا ہے بلغم اور ریاح کو تحلیل کرتا ہے معدے کو قوت دیتا ہے حیوانات کی خارشت کو نافع ہے اس روغن کا بدل حب البطم کا روغن ہے اسکی لکڑی جلا کر زخموں پر چھڑکنے سے خون بند کرتی ہے اس کے تازہ پھل کو کوٹ کر نچوڑ کر آگ پر پکا کر گاڑھا کر لیتے ہیں یہ رب الغرو کہلاتا ہے اسی طرح اس کے تازہ پتوں کے رس سے بھی تیار کرتے ہیں یہ رب منہ کی رطوبت کو بند کرتا ہے اور منہ کے زخم کو دور کرتا ہے خون جاری کو روکتا ہے منہ میں رکھنے سے منہ کے درد کو مفید ہے۔

Hakeem Shoukat Ali

لوبیا (ہ)

بضم لام و واو مجہول و کسر باے موحدہ و یاے تحتانی مفتوح و الف ساکن یہ وہی چیز ہے جسے مارواڑی مین چنولا اور گجراتی مین چولا اور چول کہتے ہین - کرثا (ثوات) فریقا و لوبا (ع)

صفات و شناخت - ایک قسم کا مشہور غلہ ہے فصل خریف مین پیدا ہوتا ہے پھلیون مین دانے ہوتے ہین پھلی لمبی اور پتلی ہوتی ہے بعض قسم کا رنگ سفید ہوتا ہے جس کے سر پر سیاہ نقطہ ہوتا ہے اور بعض قسم کا رنگ سرخ اور بعض قسم کا رنگ سیاہ - کئی بار جوش دیکر پانی بدلنے سے سرخ بھی سفید ہو سکتا ہے چھوٹے اور بڑے ہونے کے اعتبار سے بھی دو قسم کا ہوتا ہے سفید رنگ کے بڑے چھوٹے کو دوار چھوٹے کہتے ہین قوت اسکی دو برس تک باقی رہتی ہے - سو تولہ لوبیے مین سے ۳۰۔۶ میدہ سوا تولہ تیل اور ۱۲۔۱ تولہ پانی نکلتا ہے -

طبیعت - سرخ گرم پہلے درجے مین اور تر دوسرے درجے مین مگر سفید قسم گرمی و سردی مین معتدل ہے یا گرم پہلے درجے مین ہے اور تری و خشکی مین معتدل ہے - گیلانی نے کہا ہے کہ سرخ قسم گرم زیادہ ہے اور سفید کی بہ نسبت جلد ہضم ہوتی ہے اور نفاخ بھی کم ہے ابن ماسویہ نے سب کو سرد خشک بتایا ہے شیخ الرئیس نے لکھا ہے کہ جو ہر لوبیے کا خشک ہو اور اس مین رطوبت فضلیہ ہے اور گرمی کی طرف مائل ہے شارح سدیدہ کا میلان اُسکے مرکب القوی ہونے کی طرف ہے -

خواص و فوائد - جلا کرتا ہے ورم کو تحلیل کرتا ہے مدر حیض و بول ہے سینے اور پھیپھڑے مین ملائمت پیدا کرتا ہے منی اور دودھ پیدا کرتا ہے مقوی باہ ہے بدن کو فربہ کرتا ہے خون نفاس کا ادرار کرتا ہے خاصکر سرخ قسم رحم سے مردہ اور زندہ بچہ نکالتا ہے درد گردہ کو مفید ہے خلط غلیظ پیدا کرتا ہے مشیمہ یعنی آنول کو خارج کرتا ہے رحم کی رطوبات صاف کرتا ہے اسکو کثرت کے ساتھ کھانے سے بُرے خواب دکھلائی دیتے ہین -

وید کہتے ہین کہ لوبیا ٹھنڈا خشک ہضم ہونے مین بھاری میٹھا کسیلا بدن کو بھر دینے والا بادی پیدا کرنے والا بھوک بڑھانیوالا دودھ زیادہ کرنے والا ملین خشکی صاف کرنے والا پاخانہ بڑھانے والا اور منی و مید یعنی توند اور بلغم کو سکھانے والا رکت پت اور آنتون کو شانت کرنے والا ہے - بعض کہتے ہین کہ لوبیے کی دال گرانی پیدا کرتی اور بھوک گھٹاتی ہے - **مضر** - بالخاصہ متلی پیدا کرتا ہے اس کے کھانے سے جی متلاتا ہے (۲) نفاخ و دیر ہضم ہے (۳) اسکی پھلی پکا کر کھانا نقصان پہونچاتا ہے (۴) ویدون کے نزدیک گرانی پیدا کرنے والا اور بھوک گھٹانے والا ہے **مصلح** سکنجبین آبکامہ رائی اور سداب (۲) سونٹھ رائی زیرہ نمک کالی مرچ سرکہ صعتر روغن زیتون (۳) خوب گلانا گوشت کے ساتھ پکانا ہاضم چیزون کے ساتھ کھانا اور نرم و نازک پھلیان کام مین لانا چاہیے (۴) سونٹھ گرم پانی اور شہد وید ون کے نزدیک مصلح ہین - **بدل** - باقلا اور صاحب منہاج نے اسکا بدل سیاہ چنا لکھا ہے -

فائدہ جلیلہ - لوبیا باقلا چنا اور ارد ان مین اختلاف ہے کہ ان مین نفاخ اور خراب زیادہ کون ہے سو لوبیا باقلا سے بہتر اور نفخ مین کمتر ہے اور چنے سے زیادہ نفاخ اور خراب ہے اور ارد سے جلد ہضم ہو کر پیٹ سے خارج ہوتا ہے بشرطیکہ کوئی مانع موجود نہو - اور غذائیت مین بھی ارد سے کم نہین ہے اور یہ جو کہتے ہین کہ لوبیا پیٹ کم پھلاتا ہے اسمین نظر ہے اس لیے کہ رطوبت فضلیہ اسمین زیادہ ہے گرمی بھی رکھتا ہے اور ظاہر ہے کہ یہ دونون چیزین جمع ہو کر زیادتی نفخ کا باعث ضرور ہوتی ہین اسی لیے شیخ نے فرمایا ہے کہ ارد سے زیادہ نفاخ ہے لیکن باقلا

Hakeem Shoukat Ali

زیادہ نفاخ نہیں۔

لوبی لیا (ش)

صفات وشناخت۔ لوبی لیا انفلاٹا ایک چھوٹا سا پیڑ ہے ایک فٹ یا دو فٹ طول مین جب پھول کھلے ہوے ہون تو کل پیڑ کو خشک کر لیتے ہین جنوبی حصہ امریکہ سے اسکو لاتے ہین جہان یہ خودرو بہت پیدا ہوتا ہے آدھے پونڈ سے دو پونڈ تک کی چپٹی اور لمبی گڈیان بناکر لاتے ہین طول مین مختلف ہوتی ہین رنگت سبز زردی مائل اور پتے روئیں دار ادب بے قاعدہ طور پر دندانہ دار اور بیضوی اور بلا ڈنٹھل یا ڈنٹھل کے ذریعے سے شاخون پر لگے رہتے ہین اور چند پھول اور پھل بھی ہوتی قدر خراش دار اور ذائقہ اول ہلکا مگر ان بعد نہایت جلن اور خراش پیدا کرنے والا۔

خواص وفوائد۔ بڑی مقدار مین اسکے کھانے سے گذرگاہ مین سوزش اور خراش ہوکرتے اور دست جاری ہوجاتے ہین اور نشہ اور بیہوشی لاحق ہوکر آدمی مرجاتا ہے تاثیر اسکی تنباکو کے مانند ہوتی ہے خصوصاً اُن شخصون پر جو عادی تنباکو کے استعمال کے نہین ہین مقدار مناسب مین یہ ایک بہت مفید دافع اثر تحریک اور مسکن اور اخراج کنندہ بلغم دوا ہے اور ہوائی نالیون کے تشنج کو اور اُن بیماریون مین جو تشنجی ہین اور باری سے حملہ کرتی ہین زیادہ تر مفید ہے مثلاً دمہ اور کوکر کھانسی اور پرانی کھانسی مین اس سے بہت فائدہ ہوتا ہے۔

قدرخوراک۔ ایک گرین سے دو گرین تک۔

لودھ (ہ)

بضم لام و واو مجہول و دال مہملہ مخلوط بہا موقوف پنجابی زبان مین لودھر کہتے ہین

صفات وشناخت۔ ایک درخت کی چھال ہے یہ درخت بنگال اور آسام وغیرہ کئی ملکون کے جنگل اور چھوٹے پہاڑون مین کاسیا پہاڑ سکم نیپال اور مچھی گھاٹ مین ہوتے ہین اس درخت کی اونچائی بیس فٹ ہوتی ہے اسکی چھال کھردری اور بہت بھید والی اور سفید رنگ کی ہوتی ہے۔ اسکے پتے ۳ سے ۶ انچ لمبے انڈے کی وضع کے اور کنگورے دار ہوتے ہین اسکے خوشبودار پیلے پھول لگتے ہین اسکے اکثر آدھ انچ لمبا گول پھل لگتا ہے اسکی سخت گٹھلی مین ایک سے تین تک خانے اور اُن مین ایک یا دو بیج ہوتے ہین اسکے پھول پک کر بیجنی رنگ کے ہوجاتے ہین۔ اسکی چھال اور پتون مین سے رنگ نکالا جاتا ہے آسوج سے مگر تک اسکے پھول لگتے ہین اور جیسا کہ مین پھل لگتے ہین یاد رکھو کہ اسکی دو قسمین ہین ایک قسم گجراتی یہ اندر اور باہر سے سرخ مائل بسفیدی ہوتی ہے اسی کو پنجابی لودھ کہتے ہین یہ عمدہ ہے اور دواؤن مین مستعمل ہے اسکا بیان باب فارسی مین ہوچکا ہے دوسری قسم پہاڑی ہے جو باہر سے مائل بسبزی اور اندر سے سرخ ہوتی ہے رنگنے کے کام آتی ہے اسکا بیان بیان ہوتا ہے۔

طبیعت۔ سرد و خشک ہے بعض نے گرم و خشک دوسرے درجے مین لکھا ہے۔

خواص وفوائد۔ وید کہتے ہین کہ لودھ قابض ہضم ہونے مین ہلکی سرد اور کسیلی ہے یہ آنکھون کی شکایات اور امراض چشم اور پھوڑے کے کام مین آتی ہے اسکے جوشاندے سے کلیان کرنے سے مسوڑھون کا ڈھیلا پن مٹتا ہے اور انسے خون کا نکلنا بند ہوجاتا ہے دن مین دو تین بار چار یا پانچ دن تک سوا سوا ماشہ لودھ کی مصری کے ساتھ پھنکی دینے

Hakeem Shoukat Ali

سے رحم کی کمزوری اور ڈھیلے پن سے پیدا ہوا استحاضہ موقوف ہوتا ہے جھلیون کے ڈھیلے پن کو مٹانے کے لیے لودھ بہت مفید ہے اسکے سفوف کو گھی کے ساتھ گرم کرکے اُسکا سینک کرنے سے آنکھ کے امراض دفع ہوتے ہین۔ آٹھوین مہینے حمل گرنے کے نقصان کو مٹانے کے لیے لودھ اور پیپل کے سفوف کو شہد مین چٹانا یا دودھ کے ساتھ پھنکی دینی چاہیئے اسکا جوشاندہ پستان پر ڈالنے اور لگانے یا اسکا لیپ کرنے سے درد دفع ہوتا ہے لودھ زیرہ اور بھونی ہوئی پھٹکری کو پیسکر گھیگوار کے گودے مین ملاکر کپڑے مین پوٹلی باندھکر اُسکو پانی مین بھگو بھگو کے آنکھون پر پھیرنے سے آنکھون کا درد موقوف ہوتا ہے اس کے سفوف کو کان مین بُرکانے سے اسکا بہنا موقوف ہوجاتا ہے۔

لودھ پُھپ (ہ)

بضم لام و واو مجہول و فتح دال مہملہ مخلوط بہا و ضم بائے فارسی مخلوط بہا و سکون بائے فارسی دوم

منافع۔ شیرین اور سرد و سبک ہے اعضا کو قوت دیتی ہے قبض پیدا کرتی ہے صفرا کا فساد دفع کرتی ہے پیشاب زیادہ پیدا کرتی ہے تھوڑا سا بلغم بڑھاتی ہے اور باد پیدا کرتی ہے مستفاد از تالیف شریف۔

لوسیماخیوس (یونانی)

بضم لام و سکون واو و کسر سین مہملہ و سکون یائے تحتانی و فتح میم و سکون الف و کسر خائے نقطہ دار و ضم یائے تحتانی دوم و سکون واو و سین مہملہ آخر موقوف۔ اسکے کئی نام اور ہین قضب الذہب و خولیہ و نخوخ الماء و عود الریح ہندی اسکی جور اور راج ناکو لکھتے ہین

صفات وشناخت۔ یہ ایک قسم سراج القطرب کی ہے اسکا پیڑ ایک گز کا ہوتا ہے ساق اسمین نہین ہوتی شاخین اسکی پتلی اور گرہ دار ہوتی ہین اور ہر گرہ پر پتے لگے ہوتے ہین جنگلی و نوع اوسے یعنی بید کے پتون کی سی ہوتی ہے اس کے مزے مین تھوڑا سا قبض ہوتا ہے اس کے پھول کا رنگ سنہری ہوتا ہے جہان پانی رکا ہوا ہو یا نیستان کی جھاڑی ہو وہان یہ چیز پیدا ہوتی ہے اسکے پتے اور عصارہ استعمال مین ہین۔

طبیعت۔ دوسرے درجے کے آخر مین سرد و خشک انطاکی دوسرے درجے مین گرم و خشک بتاتا ہے۔

خواص وفوائد۔ اس سے نکسیر کا خون رُک جاتا ہے اسکے تازہ پتون کے لیپ سے یا سکھا کر پیسکر چھڑکنے سے ہر جگہ کا خون رُک جاتا ہے اسکے پتون سے عرق مین خون کا آنا رک جاتا ہے اس کے پتون کو رحم مین رکھنے سے خون حیض بند ہو جاتا ہے اسکے لیپ سے ورم تحلیل ہو جاتے ہین اسکے ساتھ حقنہ کرنے سے آنتون کا زخم مٹ جاتا ہے اسکو مہندی مین ملاکر بالون پر لگانے سے بڑھتے ہین اسکی دھونی سے کیڑے مکوڑے بھاگ جاتے ہین اسکے جوہا مرجاتا ہے۔ **مضر** پھیپھڑہ **مصلح**۔ عناب۔

مقدار خوراک۔ رس ۱ ماشہ اور پتے ۴ ماشہ۔

لوکاٹ

بضم لام و واو مجہول و فتح کاف تازی و سکون الف و تائے ثقیل موقوف

صفات وشناخت۔ ایک درخت کے پھل کا نام ہے جسکا درخت ہندوستان مین انگریز لائے ہین یہ درخت قلمی آم کے درخت کے برابر ہوتا ہے اور پتے مہوے کے پتون کی طرح اور ذرا لمبے اور نوکدار او پھول اور

Hakeem Shoukat Ali

پھل خوشہ دار ہوتے ہین اسکا خام پھل سبز ہوتا ہے اور پک کر زرد رنگ ہوجاتا ہے مقدار مین کبوتر کے انڈے کے برابر ہوتا ہے مزہ کچے پھل کا کھٹا اور پکے ہوے کا چاشنی دار ہوتا ہے اسے کھٹا لوکاٹ کہتے ہین قلمی لوکاٹ مرغی کے انڈے کے برابر تک ہوتا ہے اور اسکا مزہ شیرین ہوتا ہے اندر چار پانچ بیج ہوتے ہین سیاہی مائل شریفے اور کھرنی کے بیجون کی طرح گر اُنسے ذرا بڑے ہوتے ہین۔

طبیعت۔ نسخہ سعیدی مین لکھا ہے کہ اسکا مزاج بظاہر سرد وخشک معلوم ہوتا ہے یہی محیط مین نقل کرلیا ہے بعض سرد وتر بتاتے ہین۔

خواص وفوائد۔ فساد صفرا کو دفع کرتا ہے خون کی حدت مٹاتا ہو فرحت پیدا کرتا ہو گرم معدے کو قوت دیتا ہو صفراوی متلی کو دور کرتا ہے امراض گرم کو مفید ہے پیاس بجھاتا ہے حمیات گرم کے لیے مفید ہے۔

لومڑی (ھ)

بضم لام و واو مجہول وسکون میم وکسر رائے ثقیل و یائے معروف۔ اسے لوکڑی بھی کہتے ہین۔ روباہ (ف)
ثعلب (ع)

صفات۔ مشہور جانور ہے عمدہ وہ ہے جو سفید ہو پھر سیاہ لومڑی سیان پت اور مکاری مین مشہور ہے۔

طبیعت۔ اسکا گوشت خرگوش کے گوشت کی طرح ہے بعض کہتے ہین کہ گرمی و سردی مین معتدل ہے بعض گرم وخشک بتاتے ہین اسکا پوستین گرمی مین سمور کے برابر ہے صاحب جامع اسے تمام حیوانون کے پوستینون سے زیادہ گرم بتاتا ہے۔

خواص وفوائد۔ اسکا گوشت سرد وتر مزاج والون کو اور بوڑھون کو کھانا مفید ہے باہ کو حرکت دیتا ہے مریض استسقا کو نافع ہے لقوے اور جذام کے مریض کو بھی نفع دیتا ہے بہت سی سردی مین بھی فائدہ مند ہے اسکی چربی کسی روغن مین پگھلا کر گنٹھیا پر ملنا مفید ہے اور یہ روغن کان مین ڈالنے سے درد کو تسکین ہوتی ہے ہمیشہ ایسا کرنے سے بہرہ پن جاتا رہتا ہے اسکی چربی سفر مین ہاتھ پاؤن پر ملنے سے سردی سے ضرر نہین ہوتا گازرونی لکھتا ہے کہ اگر سخت سردی مین بچون کو سردی لگ جائے اور سردی سے اُنکے ہاتھ پیرون پر تشنج آجائے ایسی حالت مین لومڑی کی چربی پگھلا کر کئی بار کے ملنے سے بڑا فائدہ ہوتا ہے اسکی چربی کی مالش بھی قوت گرمی اور جذب کی وجہ سے مادے کو اتنا تحلیل نہین کرسکتی جتنا وہان اور کھینچ لیتی ہے اس لیے مناسب یہ ہے کہ اسکی مالش سے قبل بدن کا تنقیہ کرلین۔ اسکو زندہ پکڑ کے اور ہاتھ پاؤن باندھ کے پانی مین ڈال کے خوب پکائین کہ بالکل گل کے ریشہ ریشہ ہوجائے اُس پانی سے دھارنا نقرس اور گنٹھیا کو مفید ہے اور اس جوشاندے مین بیٹھنے سے جوڑون کی سختی جاتی رہتی ہے اگر اسمین زیتون کا تیل بھی ملالین تو زیادہ موثر ہو کبھی ایسا کرتے ہین کہ زندہ لومڑی کو بہت سے روغن زیتون مین اتنا پکاتے ہین کہ سیاہ ہوجاتی ہے اس روغن کو ملنے سے ہاتھ پاؤن کا درد دفع ہوتا ہے تھکاوٹ مٹتی ہے اگر بچون کے اعضا پر ملا جائے تو جلد چلنے لگین اور شیخ کی رائے یہ ہے کہ اسکے جوشاندے سے آبزن کرنے اور دھارنے سے قبل مسہلات سے بدن کا تنقیہ کرلین تاکہ قوت جذب کی وجہ سے لومڑی کے گوشت کا جوشاندہ دوسرا مادہ اس عضو کی طرف نہ کھینچ لے جب مادہ بالکل

Hakeem Shoukat Ali

نکل جائے گا تو اب ان اعضا کی طرف منجذب ہوگا اور اگر ہوگا بھی تو بہت تھوڑا ہوگا بلکہ اسکے ساتھ آبزن کرنے اور دھارنے کے بعد قوی محلل کا ضماد کرین تاکہ جو کچھ باقی رہا ہو وہ بالکل تحلیل ہو جائے اسکا پتا اشق اور کرفس کا پانی ہموزن ہم وزن ملاکر مرض کوزہ کے شروع مین بیمار کو سعوط کرانے سے بہت فائدہ ہوتا ہے نقرس پر اسکا پتا لگانے سے بڑا نفع ہوتا ہے اسکے خصیے سیاہ مرچ اور شراب کے ساتھ کھانے سے اُس تشنج کو نفع ہوتا ہے جو پیچھے کی طرف ہو اس کے خصیے کھانے سے مرگی کو بھی نفع ہوتا ہے اس کے پھیپھڑے کو سکھا کر مرغی کے انڈے کے چھلکے کے ساتھ جلاکر یا بخور پر لگانے سے بال نکل آتے ہین جس شخص کی چند یا کے بال گر جائین اُسکے اسکا لہو لگا یا کرین نکل آئین گے اسکا پھیپھڑہ سکھا کر پیکر ۴ ماشہ پھانکا کرنے سے کھانسی اور دمہ جاتا رہتا ہے اسکی کھال جلا کر آگ سے جلے ہوے مقام پر اور ناصور پر یا کسی زخم پر برکنا مفید ہے۔ لومڑی کی کچلیان لٹکانا نیند مین دانت چابنے کو مفید ہے اس سے تلی کا ورم اور ام الصبیان کا عارضہ بھی مٹ جاتا ہے۔ ابن زہر نے لکھا ہے کہ لومڑی کا گوہ سکھا کر کھلانے سے ربو کو فائدہ ہوتا ہے لومڑی کا پتا مجنون سونگھے تو صحت ہو جائے اس کا پتا سونے پر لگانے سے تانبے کا سا رنگ ہو جاتا ہے جس کی تلی مین درد ہو اس کا جگر ۴ ماشہ شراب مین ملاکر پلا دے اسی وقت صحت ہو جائے گی جہان خونی برف گرتا ہو اسکی چربی ہاتھ پاؤن پر لگانے سے نقصان نہین پہونچتا اور اعضا نہین گرتے اسکے خصیے سکھا کر پیکر ساڑھے تین ماشہ کھا لینے سے قوت باہ بڑھتی ہے اسکی چربی پر بسو جمع ہو جاتے ہین اسکا گوہ روغن گل مین حل کر کے جماع کے وقت سر ذکر پر لگا لینے سے شہوت کو بڑا جوش ہوتا ہے۔ **مضر** گرم مزاج والے کو۔ **مصلح** سکنجبین اور چاشنی دار انار اور دودھ۔

مقدار خوراک۔ گوشت ۳ ماشہ سے ۴ ماشہ تک۔

لونگ (ہ)

بفتح لام و سکون واو و نون غنہ و کاف فارسی موقوف۔ کلو ز (سنسکرت) کیری اوفیلم (ل) میخک (ف) قرنفل (ع)

صفات و شناخت۔ لونگ کے درخت پہلے ملاکا کے ٹاپو مین پیدا ہوتے تھے اب ہندوستان کے دکن کے حصے مین بوے جانے لگے ہین یہ درخت بیری کے درخت سے کچھ مشابہت رکھتا ہے شاخین اسکی پتلی اور لمبی چھیلی کی شاخون کی طرح ہوتی ہین اندر اوپر کو بلند ہوکر پھر زمین کی طرف جھک جاتی ہین اس کے پتے انار کے پتون کی طرح اور اُنسے بڑے ہوتے ہین یہ درخت ڈیڑھ قد آدم تک بلند ہوتا ہے لونگ اسکی کلی ہے یعنی بغیر کھلا ہوا پھول ہے آدھ انچ سے ذرا زیادہ طول مین رنگت مین سیاہ سرخی مائل جسامت مین موٹی اور وزنی اور اوپر کی جانب چار دانت سے ہوتے ہین اور انکے بیچ مین گول سر جسکو لونگ کا پھول اور ٹوپی کہتے ہین تیز خوشبو ذائقہ تیز و تلخ چابنے سے بالکل باریک ہو جاتی ہے۔ ابن بطوطہ نے اپنے سفرنامے مین لکھا ہے کہ ہمارے ملک مین جس چیز کو گوار الفرنفل کہا کرتے ہین وہ درخت لونگ کی کلی ہے جو درخت پر سے گر پڑتی ہے اور نارنج یعنی کرنے یموں کی کلی کے مشابہ ہوتی ہے اور لونگ کے درخت کا پھل جائفل ہے اور جو کلی مین ٹھہر جاتی ہے اور کھل جاتی ہے جوتری ہے یہ ایک جزیرے مین مین نے اپنی آنکھون سے دیکھا ہوا انتہا کلام

Hakeem Shoukat Ali

لونگ کے درخت کے ہر ایک حصے مین سے تیل نکلتا ہے جیسے مین لونگ کا عرق نکالنے سے اُسکے ساتھ انکا خوشبودار تیل نکل جاتا ہے اُسکا کچھ پیلا رنگ ہوتا ہے اُسمین لونگون کا سا مزہ اور ویسی ہی بہت تیز خوشبو ہوتی ہے سو تولہ لونگون مین سے سولہ سے بیس تولہ تک تیل نکلتا ہے لونگ نر و مادہ ہوتی ہے نر بہ نسبت مادہ کے بڑا اور رغلی کم رنگ اور کم مزہ اور کم بو ہوتا ہے اور عمدہ مادہ تازہ ہے۔

طبیعت ۔ شیخ کہتا ہے کہ تیسرے درجے مین گرم و خشک ہے بعض نے دوسرے درجے کے آخر مین گرم و خشک بتایا ہے وید بھی گرم و خشک بتاتے ہین۔

خواص و فوائد ۔ مفرح اور ہاضم ہے بھوک پیدا کرتی ہے درد معدہ اور ریاح بلغمی اور سانس کی تنگی اور سردی کی کھانسی اور سردی کے خفقان و وحشت و خوف و وسواس کو مفید ہے دانتون کے درد کو دفع کرتی ہے ارواح کو قوت دیتی ہے دل اور دماغ اور ذہن اور فکر اور جگر کو قوت ہو جاتی ہے مقوی باہ ہے مسوڑھون کو مضبوط کرتی ہے سردی کے درد سر کو دور کرتی ہے فالج لقوہ اور سکتہ کو مفید ہے اسکے استعمال سے وہ نزلات دور ہوتے ہین جو پے درپے واقع ہوتے رہتے ہین ۔ کل امراض دماغی کو نافع ہے دماغ کا سدہ کھولتی ہے ۱ ماشہ لونگ کو پیسکر تازہ دودھ کے ساتھ عرصے تک پینے سے باہ کو نہایت حرکت ہوتی ہے لونگ کو چبا کر تھوک کے نارنے پر جماع کے وقت لگانے سے طرفین کو لذت حاصل ہوتی ہے اسکو آنکھ مین لگانے سے قوت آتی ہو بینائی کو تیز کرتی ہے آنکھ کے سبل اور ناسور کو مفید ہے جالا دور کرتی ہے ۔ جنکے مزاج مین سودا غالب ہو اُنھین اسکا کھانا پینا سونگھنا ضماد کرنا ہر ایک عمل مفید ہے ۔ اسکے چابنے سے دانتون کا سردی کا درد دفع ہوتا ہے اور منھ کی بدبو دور ہو کر خوشبو پیدا ہو جاتی ہے گیلانی کہتا ہے کہ اگر اسکے ساتھ گلاب کے پھول ملا لین تو نہایت تفریح اور خوشبو پیدا کرے نہایت قوی مفرح ہے سرد معدے کو بیحد قوت دیتی ہے باضمہ اور آنتون کو قوت بخشتی ہے قے اور متلی اور ہچکی اور ڈکار اس سے مٹ جاتی ہین غلیظ اور خراب غذاؤن کے کھانے سے جو ریاح غلیظ پیدا ہو جاتی ہین وہ اس سے ٹھہری نہین رہتی ہین معدے مین اس سے گرمی آجاتی ہے روح حیوانی اور حرارت غریزی اور شہوت جماع اور رحم اور جگر و گردہ سرد اور تلی کو قوت دیتی ہے اور انمین گرمی پیدا کرتی ہے سردی سے قطرہ قطرہ پیشاب آتا ہو تو اس سے یہ عارضہ جاتا رہتا ہے حیض سے پاکی کے بعد ۳ ماشہ عورت کھایا کرے تو حمل رہ جائے اور رحم مین گرمی آجائے اور اگر روزانہ ایک لونگ نگل لیا کرے تو حمل نہ رہے اور ورم سرد کو تحلیل کرتی ہے عورتون اور سرد مزاج والون کو بہت مفید ہے۔

لونگ کا عرق سب افعال مین قائم مقام شراب کے ہے اسکی روح نہایت خوشبودار اور باذائقہ ہوتی ہے اسکو قے روکنے کے واسطے دیا کرتے ہین اور قضیب پر مالش کرنے سے طلا کا کام دیتی ہے اسکی خوراک دو بوند سے پانچ بوند تک ہے لونگ کا جوہر یعنی روغن اُسی طرح نکالا جاتا ہے جس طرح لوبان کا نکالتے ہین لیکن لونگون کے ساتھ چند دانے مغز بادام کے بھی کچلکر ملا دین چار تولہ مین سے بقدر چھ ماشہ روغن نکل آتا ہے بشرطیکہ بڑی احتیاط سے نکالا جائے۔

ایضاً ۔ لونگون کو کچلکر کسی برتن مین بھر کے اُس کے منھ پر کانسی کی تھالی ڈھک دین پھر اس تھالی مین پانی بھر دین اور جوڑ پر آرد کا آٹا لگا کر مضبوط کر دین اور چولھے پر رکھکر پہر بھر تک تلے دھیمی آنچ کرتے ہین بس جو کچھ تھالی کے تلے جوہر کی طرح کی چیز جم جائے وہ لے کر کام مین لائین نہایت اسہی ہے قضیب کی سستی کو مالش اور کھانے سے مٹاتا ہے۔

Hakeem Shoukat Ali

وید کہتے ہین کہ لونگ کا مزہ تلخ اور چرپرا اور کسیلا ہے۔ حرارت کو بڑھانے والی اور ہاضم بھوک بڑھانے والی رس اور دپاک مین شیرین ہلکی تیز گرم اور زہم ہونے مین ہلکی ہے بلغم و باد کو دفع کرتی ہے طبیعت کو خوش رکھتی ہے منھ کی بدمزگی دور کرتی ہے سردی کے سبب سے جو شکم مین سوزش ہوا سے ستاتی ہے تے اور دست بند کرتی ہے سوارتی لونگ اور سوارتی جلابا کی گولی بنا کے دینے سے قبض مٹتا ہے لونگ کو پیسکر مصری کی چاشنی مین ملا کر چٹانے سے حاملہ عورت کی خالی ابکائی دفع ہوتی ہے لونگون کو ٹھنڈے پانی مین پلانے سے پیاس بجھتی ہے لونگ اور چرائتہ دونون کو ہموزن لے کر ٹھنڈے پانی مین پیس کے پلانے سے بخار چھوٹ جاتا ہے اور بخار کے بعد کی کمزوری مٹتی ہے اسمین دارچینی کا سفوف برگ کے پینے سے قوت ہاضمہ بڑھتی ہے اور معمولی کمزوری دور ہوتی ہے۔ لونگ کا تیل گٹھیا کے درد پر لگایا جاتا ہے یہ تیل پیشانی پر لگانے سے دردسر دور ہوتا ہے اسکو دانت پر ملنے سے دانت کا درد دور ہوتا ہے انکو منھ مین رکھنے سے منھ اور سانس کی بدبو دفع ہوتی ہے۔ لونگ آک کی چوپھول اور کالے لون کی گولی بنا کر سکھا کے منھ مین چوسنے سے دمہ اور خرخرے کے امراض مٹتے ہین لونگ دارچینی اور مصری کی پھنکی دینے سے قوت ہاضمہ بڑھتی ہے لونگون کو منھ مین رکھنے سے بہت چکنا بلغم چھوٹنے لگتا ہے ان سے بدن کی سستی مٹتی ہے تانبے کے برتن مین لونگ کو پیس کے شہد ملا کے آنکھ مین لگانے سے آنکھ کے سفید حصے کے مرض مٹتے ہین انکو ٹھنڈے پانی مین گھونٹ چھانکر کھانڈ ڈال کے پلانے سے باطن کی گرمی مٹتی ہے انکو چراغ کی لو پر سینک کر یا جلا کر کھانے سے گلے کی سوزش مٹتی ہے انکو بھونکر یا انکی راکھ شہد مین ملا کر چٹانے سے کتا کھانسی دفع ہوتی ہے بہت سی لونگین ایک دفع کھانے سے زبان کی قوت ذائقہ زائل ہوجاتی ہے دو لونگ اور ۲ رتی افیم کو پانی کے ساتھ پیسکر پیشانی پر لیپ کرنے سے نزلے کا درد دفع ہوتا ہے لونگ اور ہلدی کا لیپ کرنے سے گہانجی مٹتی ہے لونگ اور جڑ کے جوشاندے پر سفید ہانگ برکا کے کھانے سے بدہضمی دور ہوتی ہے اور دست آتا ہے انکو پانی کے ساتھ پیسکر گنگنا کرکے پلانے سے پیاس اور جی متلانا موقوف ہوتا ہے انکو پیسکر تالو پر لیپ کرنے سے زکام دور ہوتا ہے لونگ اور ہلدی کو پیسکر لگانے سے ناسور مٹتا ہے۔

مضر ۔ گرم مزاج والے کے گردے اور آنتون کو **مصلح** گردے کے لیے سپاری اور آنتون کے لیے ببول کا گوند۔

بدل ۔ دارچینی۔ کلیجن جوتری اور جائفل۔

مقدار خوراک ۔ ایک ماشہ سے ۲ ماشہ تک۔

لونگ مشک اور لونگ شیپ (ھ)

صفات وشناخت ۔ بعض کہتے ہین کہ لونگ کے پھول کا نام ہے بعض کہتے ہین جدا چیز ہے اسکا درخت دوگز بلند ہوتا ہے اور جھاڑ ابہت کرتا ہے پھول بہت سفید آتا ہے اور بہت خوشبودار ہوتا ہے اسکو گل لونگ بھی کہتے ہین اس لیے کہ اسمین مشک اور لونگ کی سی خوشبو آتی ہے گرم ہے۔

منافع ۔ بال بڑھاتا ہے صفرا اور سردی اور باد صفراوی کو دور کرتا ہے۔ دل و دماغ کو قوت دیتا ہے۔

لونیا (ھ)

بضم لام وسکون واو مجہول وکسر نون وفتح یاے تحتانی وسکون الف

صفات وشناخت ۔ ایک ساگ ہے خرفے کی قسم سے مگر اسکا درخت زمین پر بچھا ہوتا ہے نمناک زمینون

Hakeem Shoukat Ali

مین پیدا ہوتا ہے اسمین شاخین پتلی اور گرہ دار ہوتی ہین جنکا رنگ سُرخ ہوتا ہے پتے دبیز اور پانی سے بھرے ہوتے ہین پھول زرد اور چھوٹا جسمین چار پتیان ہوتی ہین پہر دن چڑھے کھلتا ہے پھر مرجھا جاتا ہے اسکے بیج تخم خرفہ سے باریک اور سیاہ رنگ ہوتے ہین مزہ ترشی مائل ہوتا ہے مگر بعض شہرون مین بہت ترش پیدا ہوتا ہے اور اسکا درخت ہمیشہ رہتا ہے گرمی مین بہت ترشی آجاتی ہے ۔ وید کہتے ہین کہ لونیا کی ایک قسم گندر ہے اور دونون کا مزہ شور ہے بلغم کے وقت شہرون اور ایک قسم اسکی بھن جنیک ہے جسے گرم جانتے ہین۔

خواص و فوائد ۔ قابض اور دیر ہضم ہے بلغم بڑھاتا ہے صفرا اور خون کے جوش کو تسکین دیتا ہے پیاس اور گرمی کو بھی تسکین دیتا ہے جگر و معدہ کی گرمی کو دفع کرتا ہے گرمی کے بخار کو نافع ہے اسکے پتے کالی مرچون کے ہمراہ پیسکر پینا اکسیر کو اور پیشاب مین خون آنے کو مفید ہے ویدون کے نزدیک لونیا گران اور طبین اور نفاخ ہے باد اور صفرا اور بلغم بڑھاتا ہے بھن جنیک ۔ سانس کی تنگی اور کھانسی اور فساد بلغم کو مٹاتا ہے باد بڑھاتا ہے چھٹانک بھر لونیا اور لونیا گیارہ کالی مرچین دونون کو پیسکر آتشک کے مریض کو پلائین سات آٹھ دن تک اس طرح پلانے سے آتشک جاتی رہتی ہے شیتا ورد گ اور جگر کے مرض مین اسکو پکا کر روٹی سے کھلانا چاہیے **مضر** ۔ نفاخ ہے طحال کو مضر ہے معدے کو خراب کرتا ہے ریاح پیدا کرتا ہے **مصلح** پودینہ **بدل** خرفہ۔

لوہا (ھ)

بضم لام و سکون واو مجہول و فتح ہا و سکون الف بغیر الف کے ہاے موقوف سے بھی بولتے ہین ۔ فیرم (ل) آئرن (ش) آہن (ف) حدید (ع)

صفات و شناخت ۔ معدنی دھات ہے مقناطیس کے ساتھ ملاکر گلانے سے خالص لوہا ملتا ہے دو قسم کا ہوتا ہے نر و مادہ نر سخت ہوتا ہے اُسکو فولاد کہتے ہین مادہ نرم اسے کھیڑی بولتے ہین۔

وید کہتے ہین کہ ہندوستان مین لوہا کئی قسم کا ہوتا ہے اسمین عمدہ مقناطیس کا لوہا ہوتا ہے اُس سے نیچے فولاد دوا کے استعمال مین اکثر فولاد کام آتا ہے ۔ لوہا وزن مین اپنے ہم حجم پانی سے صرف آٹھ گنا وزنی ہے لیکن سختی اور مضبوطی مین تمام دھاتون پر فائق ہے اُس سے گلانے کو سونے سے بھی زیادہ حرارت درکار ہوتی ہے اُسکو بار بار آنچ دیکر فولاد بناتے ہین بو علی سینا کے قول سے معلوم ہوتا ہے کہ فولاد مصنوعی کے سوا فولاد طبعی بھی ہوتا ہے کہ کان مین سے نکلتا ہے اگر بکری کا سینگ جلا کر اور سنگ مرمر یہ دونون ہموزن لوہے پر ملکر آگ مین سرخ کرین تو بہت نرم ہو جائے اگر رانگ یا سونا مکھی یا سنکھیا یا ہرتال کے ساتھ گلائین تو پھر رانگ کی طرح جلد گلنے لگے اسی طرح تانبے کے ساتھ پگھلائین پھر شورہ ڈالکر اسمین سے تانبے کو جلا دین تو لوہا ایسا ہو جاتا ہے کہ ذرا سی آنچ مین گل جاتا ہے بعض کتابون مین اسکے بنانے کی ترکیب یہ لکھی ہے کہ معمولی لوہے کو مخصوص بھٹی مین بہت سی آگ مین ایک ہفتہ تک گرم کرین اور اندراین کا پھل ایلوا اور جو کچھ نہایت تلخ ہو جانورون کے پتے مین ملاکر اُسپر ڈالکر آتا پائین کہ اُسکے جسم مین یہ چیزین داخل ہو جائین کہتے ہین کہ اگر لوہے کو گرم کرکے ایک بار تل کے تیل مین بجھائین اور دوبارہ گرم کرکے سرکہ یا پانی مین بجھائین تو ہر قسم کے لوہے کو مقناطیس کی طرح کھینچ لے ۔ لوہا اگرچہ نہایت مضبوط شے ہے لیکن تری و نمی زنگ کی جانی دشمن ہے ایسا زنگ لگاتی ہے کہ اسکو مٹی بنا دیتی ہے ۔ اگر روغن زیتون اور سفیدہ لگا دیا جائے تو زنگ نہ لگے اگر ایک جز سونا اور دو جز کانسی

Hakeem Shoukat Ali

تین جز تانبا اور ایک جز لوہا ملائین تو اسکا نام ترلوہ ہے اور اگر فولاد اور چاندی بھی ملائین تو پنج لوہ کہتے ہین اور ان دونون ترکیبون پر وررت لوہ بفتح واؤ و سکون رائے مہملہ و فتح تائے فوقانی کا اطلاق کرتے ہین لوہے کا رنگ سفید قدرے نیلا اور بھیتر چھوٹا چھوٹا دانہ اور چلادار ہوتا ہے ذائقہ کسیلا اور ہاتھ مین ملنے سے لوہے کی ایک طرح کی بو نکلتی ہے کوٹنے سے اسکا باریک تار بنتا ہے مقناطیس سے اسکو کشش ہوتی ہے یعنی مقناطیس کے نزدیک ہوجانے سے کھنچتا ہے اور زیادہ آنچ پانے سے گل جاتا ہے اور تیزاب وغیرہ مین حل ہوتا ہے لوہا اوکسیجن اور گندھک کے ہمراہ ملا ہوا قدرتی بہت ملتا ہے ۔ اسکی کانین کثرت سے ہین ڈاکٹر مرکبات فولاد بنانے کے لیے لوہے کے تار کام مین لاتے ہین جنکو آنچ سے سرخ کرکے ٹھنڈا کر لیتے ہین یا خالص لوہے کی کیلین جنپر زنگ نہو کام مین لاتے ہین لوہے کے برتن اگر ٹوٹ جائین تو انکی درستی آسانی سے ہوسکتی ہے ترکیب یہ ہے کہ ایک حصہ سہاگہ اور چار حصہ گندھک لینا چاہیے اول گندھک کو لوہے کے برتن مین الگ آگ پر چڑھا دینا چاہیے اور جسوقت وہ پگھلنے لگے تو اسمین پسا ہوا سہاگہ بھی ڈالدینا چاہیے اور جسوقت دونون چیزین خلط ملط ہوجائین تو ایک چکنے پتھر پر انڈھا دینا چاہیے اور ٹھنڈا ہونے کے بعد ہاون دستے مین ڈالکر باریک کوٹ لینا چاہیے جب ضرورت ہو تو ٹین والے جس طرح ٹوٹے ہوئے ٹین کو جوڑتے ہین اسی طرح لوہے کے برتن یا کڑاہی مین سوراخ ہوجائے تو اسکی مرمت اس سے ہوسکتی ہے۔

طبیعت ۔ گرم و خشک دوسرے درجے مین وید سرد بتاتے ہین۔

خواص و فوائد ۔ یونانی طبیب کہتے ہین کہ مقوی باہ و معدہ ہے خشکی پیدا کرتا ہے بواسیر ریاحی کو نافع ہے مسک منی ہے اسکا خضاب بالون کو خوب سیاہ کرتا ہے گرم کیے ہوئے لوہے کا پانی بجھا ہوا نہایت مقوی باہ ہے اور قابض ہے اور یہ پانی آنتون کے زخم اور پرانے دستون اور بواسیر اور سیلان اور تاپ تلی اور قوت معدہ اور سلس البول اور درد معدہ اور دیوانے کتے کے کاٹنے کے لیے نافع ہے اسکا عرق اعضا کو مضبوط کرتا ہے صفرا کی حدت اور خون کے جوش کو دفع کرتا ہے لوہے کا برادہ زہریلے ہوئے کھائے یا شراب مین ڈالدین تو تمام زہر جذب کرے یہانتک کہ اسکے کھانے والے کو کچھ ضرر نہ پہنچے اور اسکے برادے کے خواص مین سے یہ ہے کہ جب کسی شخص کے باندھ دین تو خواب مین بولنے اور دانت پیسنے کی عادت جاتی رہے اس سرکے کو جسمین لوہا جوش کیا ہو کان مین ٹپکانا میل کو صاف کرتا ہے لوہے کا برادہ دو دن بھیں کر ہلیلہ کا عصارہ لیکر اس برادے مین ڈالین اسقدر کہ چار انگل اسکے اوپر کھڑا ہوجائے اور دھوپ مین چالیس دن رکھین بغیر آگ کے اس ترکیب سے نرم اور پیسنے کے قابل ہوجائیگا اسکو پیسکر ریشمی کپڑے مین چھانکر برگ تنبول کو کوٹ کر اسکے رس مین گولیان باندھین جنکی مقدار مٹر کے دانے کے برابر ہو اسمین سے ایک ایک گولی کھلانا ریاح غلیظ کو تحلیل کرتا ہے قولنج ریحی کو دفع کرتا ہے باوجود اپنے تمام منافع کے لوہا قاتل بھی ہے خاصکر فولاد کا برادہ ۱۰ ماشہ کھا لیا جائے تو ثقل اور درد شکم اور منھ مین خشکی اور سوزش اور سر مین درد پیدا ہوتا ہے جب ایسا واقعہ پیش آئے تو اس طرح معالجہ کرین کہ اول ۳ ماشہ مقناطیس پیسکر پھنکا دین پھر تازہ دودھ بعض دست آور دوا اُن کے ساتھ پلائین بلکہ تیز حقنہ استعمال کرنے مین بھی مضائقہ نہین اور بعد اس کے گائے کا گھی اور مکھن چٹائین یہانتک کہ اعراض کم ہوجائین اب روغن بنفشہ یا روغن گل اور سرکے سے کپڑا ترکرکے سر پر رکھین یا یہ چیز سر پر ملین اور غذا مین مرغی کا شوربا بہت سا گھی پڑا ہوا دین ۔ ڈاکٹر کہتے ہین کہ لوہا

Hakeem Shoukat Ali

نہایت مقوی ہے اسواسطے اُسکے مرکبات استعمال کرتے ہین بعض تالابون کے پانی مین لوہا موجود ہے اس لیے وہ پانی پینے سے یا غسل کرنے سے طاقت آتی ہے کل مرکب لوہے کے مقوی خون اور خون سُرخ کرنے والے ہین انکا کھلانا اس حالت مین مفید ہوتا ہے جب مریض کے خون سے سرخی کم ہوجائے اور اسکا رنگ زرد ہوجائے فولاد کے مرکبات کے استعمال کے وقت ترشی سے بالکل پرہیز کرنا چاہیے دموی مزاج والون کو سوزش مین لوہے کا دینا مناسب ہے یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ لوہے کے مرکبات کے استعمال سے پاخانہ سیاہ اور بدبودار ہوجاتا ہے جسکا کچھ مضائقہ نہین۔ وید کہتے ہین کہ صاف کیے ہوے لوہے کے کھانے سے پیٹ کے کیڑے مرکر نکل جاتے ہین یرقان دفع ہوتا ہے بادی اور جریان منی کو فائدہ پہونچتا ہے صفرا اور خون کا فساد دور ہوتا ہے بدن کے بیحد فربہ ہونے کی اصلاح ہوتی ہے بڑا پیٹ گھٹ جاتا ہے سنگرہنی دور ہوتی ہے بلغم اور ورم مٹتا ہے منی خراب ہوجائے تو درست ہوجاتی ہے قولنج جاتا رہتا ہے بڑھی ہوئی تلی گھٹ جاتی ہے زہر اور آم وات کو فائدہ پہونچتا ہے کوڑھ جاتا رہتا ہے بالون کی سفیدی بدن کی کھال مین جھریان پڑنا بند ہوتا ہے وات رکت کو فائدہ پہونچتا ہے سوءالقنیہ کو دفع کرتا ہے سل کو مٹاتا ہے طاقت اور قوت باہ اور نگاہ کو بڑھاتا ہے ہڈی کی تپ مٹاتا ہے اور بغیر صاف کیے ہوے لوہے کے استعمال سے نامردی کوڑھ درد سینہ ریاحی درد سنگ مثانہ اُبکائیان وغیرہ بہت سے مرض پیدا ہوتے ہین ایک قسم کا نشہ ہوجاتا ہے بدن کمزور اور دل کے مرض پیدا ہوجاتے ہین۔ اور ورت لوہ کرم شکم کو دور کرتا ہے یرقان کو نافع ہے جریان اور شدت گرمی اور پھوڑے پھنسی اور ہڈی کی تپ کو مفید ہے۔ لوہے کی انگوٹھی بنا کر پہننے سے پتھری دفع ہوتی ہے۔ **مضر**۔ برادہ درد سر اور درد شکم پیدا کرتا ہے اور کبھی اُسکے کھانے سے بدن مین خشکی پیدا ہوتی ہے **مصلح**۔ تازہ دودھ اور مکھن اور مرطب چیزین۔ وید کہتے ہین کہ اسکا مصلح پوست درخت نیم کا شیرہ ہے۔

مقدار خوراک ۱ — ۳ ماشہ۔

لوہے کا کُشتہ

اگرچہ دیباچے مین اسکے صاف کرنے اور کشتہ کرنے کی ترکیبین لکھ چکا ہون مگر یہان بھی مجرب کچھ ترکیبین لکھتا ہون اوّل۔ لوہے کو اسطرح صاف کرین کہ ۱۶ تولہ ترپھلے کو آٹھ گنے پانی مین اوٹا کر چوتھائی رہ جانے پر اسکو چھانکر ۲۵ تولہ فولاد کے پتلے پتلے پتر دن کو آگ مین لال کرکے اُس مین ۷ بار بجھانا چاہیے۔ پھر اس صاف کیے ہوے لوہے کا برادہ کرکے ۴ حصہ یہ اور صاف پارہ ایک حصہ اور صاف گندھک دو حصہ لے کر ان سب مین سے پہلے پارے اور گندھک کی کجلی کرکے اُسمین برادہ لوہے کا ملاکر گھیکوار کے رس سے دو پہر تک کھرل کرکے تانبے کی پیالی مین بھر کر اُسپر ارنڈ کے پتے باندھکر دھوپ مین رکھدیوین جب وہ اچھی طرح گرم ہوجائے اسکو اناج کے ڈھیر مین تین دن تک گاڑ دیوین چوتھے دن نکالکر کام مین لاوین اس ترکیب سے بہت عمدہ لوہے کا کشتہ طیار ہوجاتا ہے اسکو سوما رت لوہ بھسم کہتے ہین (۲) لوہے کے برادے کو، بارانار کے پتون کے رس مین کھرل کرکے دھوپ مین سکھا دیا کرین پھر اسکو گجپٹ کی آنچ دے کے بالکل سرد ہوجانے پر نکالکر پھر اسی کے رس مین اُسی طرح سے آنچ دیوین جبتک سُرمہ جیسا مہین نہ ہوجائے تب تک انار کے پتون کے رس مین بھگوکر سکھاکر کھرل کیا کرین اس طریق سے بہت سی دواؤن کے رس مین بھگوکر سکھاکر آنچ دینے سے لوہے کی خاک مین

Hakeem Shoukat Ali

کئی امراض کے زائل کرنے کی طاقت ہوجاتی ہے۔

خواص وفوائد۔ لوہے کا کشتہ حرارت غریزی کو بڑھاتا ہے استسقا کو نافع ہے تپ کہنہ کو جو عفونت سے ہوتا ہے سنگرہنی کو درد مفاصل کو ہر قسم کی بواسیر کو قے کو دمے کو قطرہ قطرہ پیشاب آنے کو سوزاک کو خفقان کو درد سر کو اور یرقان کو مفید ہے اور بالخاصہ صفرا اور فساد خون کو دفع کرتا ہے گو مزاج اسکا خشک مائل بہ گرمی ہے فتق کو معدے کے اخلاط لزجہ کو زائل کرتا ہے منی بڑھاتا ہے نعوظ کو قوت دیتا ہے جو ایک ماہ متصل کھائے اُسکے بال جلدی سفید نہین ہوتے گھی اور لہسن کے ساتھ اسکو کھانے سے بادی مٹتی ہے سونٹھ سیاہ مرچ پیپل اور شہد کے ساتھ مین چاٹنے سے دمہ مٹتا ہے کالی مرچ کے ساتھ پان مین رکھکر کھانے سے ٹھنڈ کا لگنا بند ہوجاتا ہے ترپھلے اور مصری کے ساتھ چاٹنے سے جریان منی کو فائدہ ہوتا ہے ادرک کے رس اور شہد کے ساتھ چاٹنے سے کھانسی مٹتی ہے گھی کے ساتھ چاٹنے سے بادی دفع ہوتی ہے شہد کے ساتھ چاٹنے سے صفرا دفع ہوتا ہے ادرک کے ساتھ چاٹنے سے صفرا اور بلغم دفع ہوتا ہے نرگنڈی کے رس کے ساتھ چاٹنے سے شیت اور دات دفع ہوتی ہے سونٹھ کے ساتھ کھانے سے بادی زائل ہوتی ہے مصری کے ساتھ کھانے سے صفرا دفع ہوتا ہے تج تیزج الائچی اور پیپل کے ساتھ کھانے سے کف دفع ہوتا ہے پارے اور گندھک کی کجلی پیپل اور شہد کے ساتھ چاٹنے سے بلغم کا زور دفع ہوجاتا ہے مصری اور چارترجات یعنی تمال پتر دال چینی الائچی اور ناگ کیسر کے ساتھ کھانے سے رکت پت دفع ہوکے گتے کی جڑ کے سفوف کے ساتھ بھنکا کر اور سے دودھ پلانے سے طاقت بڑھتی ہے گنے کے رس کے ساتھ کھانے سے سوء القنیہ اور استسقا زائل ہوتا ہے ہلدی پیپل اور شہد کے ساتھ چاٹنے سے بیس طرح کے پرمیہ دفع ہوتے ہین سلاجیت کے ساتھ کھانے سے سوزاک دور ہوتا ہے اڑوسہ پیپل مویز منقے اور شہد کے ساتھ کھانے سے کھانسی جاتی رہتی ہے ضعف ہاضمہ دور کرنے کے لیے پان مین رکھکر کھانا چاہیے شہد اور گھی کے ساتھ چاٹنے سے سوء القنیہ اور یرقان زائل ہوتے ہین اسکو ناگرموتھے کے سفوف کے ساتھ ملاکر کھانے سے یرقان زرد دور ہوتا ہے کھنے کے ساتھ اسکو سونگھنے سے نکسیر کا خون بند ہوتا ہے اسکو سات رات تک گائے کے موت مین بھگو کر سکھا کر دودھ کے ساتھ کھانے سے استسقاے لحمی اور سوء القنیہ دفع ہوتا ہے اسکو شہد کے ساتھ چاٹنے سے سوزاک جاتا رہتا ہے تھوڑی دواؤن سے یا رسون مین تھوڑا بھگو کر سکھانے سے یا گندھک اور پارے کے بغیر خاک کرنے سے جو ہا کچا رہ جاتا ہے اُسکے استعمال کرنے سے زندگی کا ناس ہوجاتا ہے۔ اس کے استعمال سے جو نقصان ہوتے ہین اُنکو مٹانے کے لیے اگستہ کے رس مین بابے برنگ کو پیس کے چٹانا اور اُسی رس کا لیپ بدن پر کرکے بہت دیر تک دھوپ مین بٹھا رکھنا چاہیے لوہے کی خاک کھانے والے کو پیٹھا۔ گول کدو (جسے کولا بھی کہتے ہین) اٹلون کا تیل اڑد رائی شراب کھٹائی مچھلی ہلدی کریلے وغیرہ چیزین نہ کھانا چاہیے اور ورزش نہین کرنی چاہیے۔

اطباے یونانی لوہے کے کشتے کو دینا پسند نہین کرتے کیونکہ اگر کم آدمی نفع اُٹھاتے ہین تو بہت سے نقصان مین مبتلا ہوجاتے ہین۔

لوہے کا میل

چرک آہن وریم آہن (ف) خبث الحدید (ع)۔ مرہٹی مین لوہ کیٹ اور کہین کاٹی اور کہین منڈور کہتے ہین۔

Hakeem Shoukat Ali

صفات - وید کہتے ہین کہ دو قسم کا ہوتا ہے ایک جو بھٹی سے نکلتا ہے دوسرا جو لوہے سے جدا ہوتا ہے یہ جس قسم کے لوہے مین سے نکلتا ہے اُسمین ویسے ہی فوائد ہوتے ہین یونانی اطبا کہتے ہین کہ وہ کیٹ اچھا ہوتا ہے جو فولاد کا ہو اور صاف ہوکر درا نہو اور ٹکڑے چھوٹے نہون - وید کہتے ہین کہ جو بھاری چکنا ٹھوس توڑنے پر سرمے کی طرح اور جسمین بہت گڑھے نہون وہ عمدہ خبث الحدید گنا جاتا ہے کم سے کم سو برس کا پرانا خبث الحدید دواؤن کے کام مین لانا چاہیے لوہے سے نکالے بعد جو اسی برس تک زمین مین پڑا رہا ہو وہ متوسط گنا جاتا ہے اور ساٹھ برس کا ادنے سمجھا جاتا ہے اور ساٹھ سے کم برسون کا زہر کی طرح مانا جاتا ہے یونانیون کے یہان مدبر مغسول مستعمل ہے یعنی بیس کر سرکے مین بھگو کر خشک کر کے دھویا ہوا جسقدر زیادہ دہویا جاے اسیقدر زیادہ بہتر ہے امراض چشم و گوش مین بدون سرکے کے چاہیے مگر کھانا بغیر شستہ کے جائز نہین -

طبیعت - گرم دوسرے درجے مین اور خشک تیسرے درجے مین -

خواص و فوائد - نہایت خشکی پیدا کرتا ہے باہ اور معدے اور دل اور دماغ کو قوت دیتا ہے منھ سے خون آنے کو روکتا ہے بواسیر اور طحال کو نافع ہے آواز کو صاف کرتا ہے سلس البول کو نافع ہے آنت اور مثانے کے زخم کو مفید ہے اگر اسکو باریک مثل غبار کے پیسکر اور جوزن جلی ہوئی مسور پیسکر چہرے پر لگائین اور حمام مین جائین اور گرم پانی منھ پر ڈالکر ہاتھ سے ملین رنگ سیاہ ہو جائیگا اور ایسی سیاہی ہوگی جیسی دھوپ کی تیزی سے ہوتی ہے اس باب مین خبث الحدید کو کوئی چیز نہین پہونچتی پلک موٹا پڑجائے اور خشونت آجائے تو اسکا لگانا نافع ہے اسکو کان مین ٹپکانے سے میل صاف ہوجاتا ہے شہد کے ساتھ آواز کو صاف کرتا ہے مرغی کے انڈے کی زردی کے ساتھ بقدر چھ رتی کے کھانا سرد مزاج والون اور اُن لوگون کی باہ کے لیے جو علاج سے مایوس ہوچکے ہون نافع ہے - مامون صاحب اکسیر اعظم مین لکھتے ہین کہ لوہے کا میل اور اسکی معجونین کھانا چہرے کا رنگ سرخ کرنے اور زردی دور کرنے کے واسطے نہایت مجرب ہے شراب کہنہ کے ساتھ بواسیر کا خون بند کرتا ہے اگر رحم سے خون جاری ہو تو اون کے کپڑے مین رکھکر فرزجہ کرنا مفید ہے عورت کی پستان مین دودھ جم جائے تو اسکے لیپ سے تحلیل ہو جاتا ہے لوہے کا پرانا میل بارہ تولہ لیکر آگ مین سرخ کرکے تازہ گائے کے پیشاب مین بجھائین اور تین بار یہ عمل کرین پھر تین بار سرخ کرکے دہی کے توڑ مین بجھائین اور پیسکر اسی مین ڈالکر اسی قسم کے گائے کے دس سیر موت مین جوش دین یہانتک کہ سب خشک ہو جائے تو بطور رکھار کے سفوف ہو جائیگا یہ استسقا کے لیے از حد مفید ہوگا ۱ ماشہ سے شروع کرین اور بتدریج حسب مزاج بڑھاتے جائین جو شخص نیند مین خراٹے لیتا ہو اسکے لیے ایسا کرین کہ لوہے کا میل ایک پوٹلی مین باندھکر باندھ دین جبتک بند رہے خراٹے نہ لیگا شراب شیرین مین لوہے کا میل پیسکر مسون پر لگایا جائے تو جاتے رہین گے **مضر** - پھیپھڑہ **مصلح** کتیرا اور شہد **بدل** لونا بعض نے مدبر کا بدل اطریفل صغیر لکھا ہے -

مقدار خوراک - ۱۲ رتی تک اور مقدار سے زیادہ کھانے سے کبھی وہ عوارض پیدا ہو جاتے ہین جو برادہ آہن سے پیدا ہوتے ہین اور معالجہ بھی اُسی کے مطابق کیا جاتا ہے -

وید کہتے ہین کہ خبث الحدید شیرین و تیز و گرم و ترش و کسیلا ہے بلغم اور بادی کو دفع کرتا ہے کلائی شکم کو نافع ہے یرقان و قولنج ہے درد شکم کو دفع کرتا ہے منھ کی اور مزاج کی بدمزگی کو دور کرتا ہے قولنج اور درد کو مفید ہے

Hakeem Shoukat Ali

لوہے کے میل کی راکھ

ان بہوت جگت سا ساگر مین لکھا ہے کہ اسکے صاف کرنے اور بھسم کرنے کا یہ طریقہ ہے کہ سو یا سو سے زیادہ برسون کا خبث الحدید لیکر اسکو بہیڑے کی لکڑی کے کوئلون مین لال کرکے گاے کے موت مین بجھادین اس طرح سات بار بجھانے کے بعد اُس سے دُگنے ترپھلے کی آٹھ گنے پانی مین اوٹنا کر جو چوتھائی رہ جائے پر اسکو چھانکر اُس جوشاندے مین لوہے کے میل کو کھرل کرکے ٹکیہ بنا کر سکھا کر مٹی کے دو سکورون مین رکھکر گل حکمت کرکے گج پٹ کی آنچ مین پھونکدینا چاہیے پھر خوب سرد ہونے کے بعد اُسکو نکال کے دیکھنا چاہیے اگر وہ ٹکیہ سخت ہو تو پھر اُسی رس مین کھرل کرکے اُسی قاعدے سے آنچ دینا چاہیے جب تک وہ ٹکیہ چٹکی سے پسنے کے قابل نہ ہوجائے تب تک اسی طرح آنچ دیتے رہنا چاہیے۔

دیگر۔ لوہے کے میل کو مہین پیسکر لوہے کی کڑاہی مین ڈالکر آٹھ گنے گاے کے موت مین بھگو دین جب وہ موت سوکھ جائے تب اُسکو مہین پیسکر پھر اُسی طرح گاے کے موت مین بھگو دین اس طرح سات بار کرنے کے بعد اُسکی ٹکیہ بناکر گج پٹ کی آنچ مین جلاویوین یہ جب تک چٹکی سے گھسنے کے لائق نہو جائے تب تک اُسی قاعدے سے آنچ دیتے رہنا چاہیے۔

خواص وفوائد۔ دوسرے قاعدے سے بنائے ہوے کشتے کو گڑ کے ساتھ دینے سے سوء القنیہ اور استسقا بھی دفع ہوتا ہے بھی اور شہد کے ساتھ اسکو کھانے سے ضعف ہاضمہ اور شکم کا ورم دفع ہوتا ہے۔ پہلے قاعدے سے بنائے ہوے کشتے کو شہد کے ساتھ چٹانے سے یرقان سوء القنیہ اور استسقا بھی دفع ہوتا ہے گیروے ظرف مین بھینس کے پیشاب مین ایک ماہ تک خبث الحدید کو بھیگا رکھکر گج پٹ مین اُسکی راکھ بنا کر شہد کے ساتھ کھلانے سے گل گند مٹتا ہے۔

لوہے کا زنگ

زنگ آہن (ف) صدا الحدید۔ زعفران الحدید۔ زنجار الحدید (ع)

صفات۔ اسکے حاصل کرنے کا یہ طریق ہے کہ لوہے کے پترے لیکر تر زمین مین ایک گڑھا کرکے اُنکو کھڑا کر دین اس طرح کہ ایک دوسرے سے لگا رہے اور تھوڑا سا باہم فصل بھی ہو اور گاڑھے کپڑے کو سرکے سے تر کرکے اُس سے ان کو چھپا دین اور ہر تیسرے دن تازہ سرکے سے بھیگا ہوا کپڑا بدلتے رہین اور اس عرصے مین جو کچھ زرد اجزا اُن پترون پر بنتے رہین اُنکو چھڑاتے رہین یہی لوہے کا زنگ ہے بعض ایسا کرتے ہین کہ لوہے کا برادہ کرکے کسی چیز پر پھیلا دیتے ہین اور اسکو بھگو دیتے ہین اور نمناک زمین مین رکھ دیتے ہین یہانتک کہ وہ برادہ زرد ہوجاتا ہے پھر اسکو کوٹتے ہین اور جو زرد اجزا چھوٹتے ہین اُنکو لے لیتے ہین اسی طرح کرتے کرتے سب زنگ بن جاتا ہے کہتے ہین کہ عمدہ قسم کا زنگ جو طب مین مستعمل ہے وہ یہ ہے کہ لوہے کے برادے کو چند مرتبہ نمک اور پانی سے دھوتے ہین جس سے سیاہی اُسکی دور ہوجاتی ہے پھر خالص پانی سے دھوتے ہین پھر چوتھائی حصہ نوشادر کے ساتھ خوب پیسکر سب کو مٹی کے برتن مین بچھا کر زمین مین دفن کر دیتے ہین اور دس روز تک رہنے دیتے ہین تمام زعفران ہوجاتا ہے اگر وہ چورن کو کپڑے مین باندھکر نمناک جگہ مین خاصکر پانی کے برتنون کے نیچے ایک ہفتہ تک رہنے دین تو زعفران الحدید ہوجاے گا کیمیا گر اس طریق سے بناتے ہین کہ لوہے کا برادہ لیکر ایسے قرع مین رکھین جسپر مٹی لگا دی گئی ہو اور اُسکی برابر لونگ کے تیزاب فاروقی تھوڑا تھوڑا اُسپر ڈالین جب اس سے دھوان نکلے تو تھوڑا سا آدمی کا پیشاب اُسپر ٹپکاوین تاکہ جوش اُسکا موقوف ہوجائے

Hakeem Shoukat Ali

پھرا بیق کو اُس پر رکھکر دھیمی آنچ پر پکائیں اور جب سب ٹپک جائے آگ کو تیز کر دین تاکہ مکلس زعفرانی رنگ ہو وے بعد اسکے آگ سے اُتار لین اور شیشے سے نکالکر ٹھنڈا کر لین - زعفران الحدید کا رنگ زرد مائل بسرخی ہوتا ہے اور پینے کے قابل ہوجاتا ہے - مزہ کسیلا ہوتا ہے اور لوہے کے میل سے قوی ہے -

طبیعت - تازہ سرد وخشک ہے اور پرانا دوسرے درجے مین گرم وخشک ہے -

خواص وفوائد - یہ سموم مین سے ہے آنکھ کی خارشت کو نافع ہے آنکھ کا جالا کاٹتا ہے ڈھلکا روکتا ہے سرکہ اور شہد کے ساتھ لگانے سے ورمون کو تحلیل کرتا ہے اسکو منجنون مین ڈالنے سے دانتون کی جڑون سے خون کا نکلنا بند ہوجاتا ہے اسکے منجن سے دانتون کا ہلنا جو رطوبت کی وجہ سے ہو موقوف ہوجاتا ہو اسکے لیپ سے داء الحیہ داء الثعلب پلک کی خشونت ناخنہ بواسیر کے مسون اور نقرس کو نفع ہوتا ہو سرکے مین ملاکر لگانے سے حمرہ اور پھنسیون کو مٹاتا ہے اگر عورت رحم مین رکھے تو خون کا نکلنا رک جائے اگر عورت اسمین سے چار جو بھر ایسے وقت مین صبح کو کھائے کہ ابھی کچھ نہ کھایا ہو تو پھر کبھی حمل نہ رہے اسکے کھانے سے منھ مین خشکی اور التہاب اور سر مین سخت درد پیدا ہوجاتا ہو حلق مین لذع پیٹ مین مروڑ اور متلی ہوجاتی ہے آنتین کٹنے لگتی ہین ایسی حالت مین تازہ دودھ پلائین مسہل قوی دین یا حقنہ کرین پھر گائے کا مکھن یا گھی پلادین تاکہ اعراض ساکن ہوجاوین پھر روغن بنفشہ یا روغن گل یا سرکے مین کپڑا تر کرکے سر پر رکھین بعد اسکے نہایت چکنا شوربا پلائین -

لوہ چون (ھ)

تفال آہن (ف) التوبال الحدید (ع)

صفات - لوہار جب لوہے کو بھٹی مین گرم کرکے کوٹتے ہین اور اسمین سے جو ریزے میل کے جدا ہوتے ہین اُسے لوہ چون کہتے ہین -

طبیعت - گرم وخشک چوتھے درجے مین -

خواص وفوائد - زرداب کا مسہل ہے مگر زنگ آہن سے کم قوت ہے خون کے دستون کو بند کرتا ہو محیط اعظم مین آہن کے اندر لکھا ہے کہ در توبال آہن قوت اسہال زرداب ست ضعیف تر از انچہ در توبال مس ست اور توبال حدید مین لکھا ہے کہ قابض اسہال خون ست ضعیف معدے کو قوی کرتا ہے ضعف باہ کو نافع ہے بواسیر کو مناسب دواؤن کے ہمراہ مفید ہے اسکا خضاب عمدہ ہوتا ہے اور سی مین بھی ڈالتے ہین اسکے کھانے سے وہی حال ہوجاتا ہو جو لوہے کا زنگ کھانے سے ہوتا ہے علاج دونون کا ایک ہے -

لہسن (ھ)

بفتح لام وسکون ہا وفتح سین مہملہ وسکون نون - اسکو لشن بھی کہتے ہین کہین سین مہملہ کی تشدید سے کہین بغیر تشدید کے مفتوح ہے - سیر (ف) الثوم (ع)

صفات - مشہور چیز ہے بعض مین کئی پوتھیان ہوتی ہین اور بعض مین صرف ایک ہی پوتھی بطور پیاز کی گانٹھ کے ہوتی ہے اسے ایک پوتھیا کہتے ہین اسکا اچار مزہ دار ہوتا ہے لہسن کی ایک ایسی قسم بھی ہے جو گندنا اور لہسن سے ترکیب پائی ہے اسے سیر کراثی بولتے ہین -

Hakeem Shoukat Ali

طبیعت - گرم وخشک تیسرے درجے مین بلکہ چوتھے درجے تک رطوبت فضلیہ بھی رکھتا ہے اور گرمی اس کی حرارت غریزی کی طرح تباتے ہین -

خواص و فوائد - لہسن مین کسی قدر تریاقیت بھی ضرور ہے اور قوت جلابت ہے معدے کی رطوبت کو خشک کرتا ہے پیشاب اور حیض اور پسینا جاری کرتا ہے آواز کو صاف کرتا ہے حلق کو صاف کرتا ہے ملین اور محلل ہے زخم ڈالتا ہے گیلانی کہتا ہے کہ چونکہ نہایت گرم وخشک ہے اس وجہ سے بدن پر لگانے سے جلد بدن کو جلاتا اور زخم ڈالتا ہے مگر کھانے کے بعد ایسا نہین کر سکتا کیونکہ لہسن کی ترکیب مین جوہر گرم بہت لطیف اور جوہر خاکی داخل ہے اور یہ دونون پکنے کے بعد جدا جدا ہو جاتے ہین کیونکہ یہ دونون مضبوطی کے ساتھ نہین ملے ہوے ہین اگر ایسا نہوتا تو پکا ہوا لہسن کچے لہسن سے گرمی وحدت مین کبھی کم نہ ہوتا اور چونکہ وہ موٹی جڑ ہے اس لیے ضرور ہے کہ رطوبت فضلیہ زائدہ رکھتا ہو یہی سبب ہے کہ وہ تبخیر پیدا کرتا ہے اور ظاہر جلد بدن کی طرف جلدی نفوذ کر جاتا ہے اعضا کی طرف بخوبی مستحیل بھی نہین ہونے پاتا اسی لیے اسکے کھانے سے جوین اور جم جوئین مر جاتی ہین قوت تحلیل مین دوسری چیز دن سے بڑھا ہوا ہے اور باوجود محلل ہونے کے پیاس پیدا نہین کرتا اور اگر کرتا بھی ہے تو گرم مزاج مین کرتا ہے اور بلغمی مزاج مین پیاس کو دباتا ہے کیونکہ مادے کو تحلیل اور خشک کر دیتا ہے وہ سرد ملک والون کے لیے نہایت مفید ہے اگر یہ لوگ نہ کھائین تو سخت نقصان اٹھائین سردی مین اسکو کھانے سے بڑا نفع ہوتا ہے اس طرح کہ بدن اور اخلاط مین گرمی پیدا کرتا ہے اور اخلاط غلیظ کو کاٹ دیتا ہے اور خون کو تیلا کرتا ہے اسکو زیادہ کھانے سے خون کو جلا کر سیاہ کر دیتا ہے و غلیظ غذاؤن مین لطافت پیدا کرتا ہے - دھانس اور دمہ اور ریح کی بیماری کو نافع ہے فالج اور لقوہ اور رعشہ اور مرگی کو مفید ہے مقوی اور ہاضم ہے صحت کو قائم رکھتا ہے امراض بلغمی اور کھانسی اور ربا سے گولہ اور تپ بلغمی اور بواسیر اور جذام کو زائل کرتا ہے درد مفاصل کو مفید ہے جلد مین زخم ڈالتا ہے اسکو جلا کر اور میبیز سرکے یا شہد مین ملا کر بہق اور برص اور بالخورے پر لگانا نافع ہے سرکے کے ساتھ لگانے سے داد اور گنج کو بھی دور کرتا ہے سردی سے کان مین درد ہو تو اسکو کان کے سوراخ مین رکھنا نافع ہے اسکی معجون باہ کو قوت دیتی ہے اور پتھری کو توڑ کر بہا دیتی ہو فالج اور لقوہ اور مرگی اور رعشہ کے لیے بھی نافع ہے لہسن کو چھیلکر تولہ پانی نچوڑ لین اور تولہ گھی اور تولہ گڑ اور تھوڑا سا آٹا لیکر حریرہ تیار کر لین اول وہ پانی پی کر اوپر سے یہ حریرہ پی لین ایک دن مین صلابت طحال یعنی تاپ تلی کو آرام ہو جائیگا اگر ضرورت باقی ہو تو تین دن تک یہ دوا دین اور لہسن کا پانی کم و بیش کرنا طبیب کی رائے پر ہے مگر یہ دوا گرم مزاج اور نازک طبع کے لیے مناسب نہین اگر لہسن کو روغن زرد مین بھونکر اور میبیز شہد مین ملا کر چاٹین تو ضیق النفس کو بہت فائدہ پہونچے اگر فالج کے لیے چالیس دن تک ہر روز لہسن کی سلم پھی اس طرح نگلین کہ پہلے دن ایک پھی دوسرے دن دو پھیان تیسرے دن تین پھیان - غرض اسی طرح چالیس دن تک روز ایک پھی بڑھا کر نگلتے رہین اور پھر اسی طرح ایک ایک پھی کم کرین اگر اللہ نے چاہا تو اسکے درمیان ہی مین فالج کی جڑ اکھڑ جائے گی اور دوسری دوا کی حاجت نرہے گی قانون اور اسکی شرح مین لکھا ہے کہ اگر لہسن کے جوشاندے کے ساتھ حقنہ کیا جائے تو عرق النسا کو بہت نفع پہونچے کیونکہ خون اور صفرا کے دست آنے لگین اگر سرکے یا شہد مین میبیز کر نقرس کے مقام پر لگائین تو بھی نفع دے اسکی مالش سے جوین اور جم جوین مر جاتی ہین - لہسن کھا کر چرچرے بیج اور باقلا کے بیج

Hakeem Shoukat Ali

جاے جائین تو بو جاتی رہے اگر ایسے ورم کو جسمین رطوبت غلیظ جمع ہو بکھیرنا مقصود ہو تو لہسن کو پیسکر سرکے مین ملاکر لگائین اور اگر پکانا مقصود ہو تو دودھ مین پکاکر خوب گلاکر صاف کرکے وہ پانی لگادین اگر اسکو پیسکر اور اسکی تیزی مٹانے کے لیے کوئی چربی ملاکر سست اور ڈھیلے پھوڑون پر لگائین تو انکا ورم بکھر جائے اسکو گرم کرکے دانت کے تلے دابنے سے دانت کا درد جاتا رہتا ہے جو سردی سے ہو دانت پر اسکے ملنے سے بھی ایسے درد کو نفع ہوتا ہے اگر کیڑا کھائے ہوے دانت پر لگائین تو انکی اصلاح ہو جائے اسکو سرکے مین بھگو کر اس سے غرارہ کرنا جونک نکالنے کے لیے کہ حلق مین رہگئی مفید ہے اسکو زیادہ مقدار مین کھاکر پانی نہ پینے سے بھی حلق کی جونک چھوٹ جاتی ہے اسکے استعمال سے بڑھا ہوا پیٹ گھٹ جاتا ہے اس سے علاوہ بلغمی مزاج کے فائدے کے اور بھوک بڑھنے اور ریاح بکھر جانے کے سودا بھی جلدی سے نکل جاتا ہے لہسن سرد مزاج والون اور بڈھون کے لیے بڑی کارآمد چیز ہے اسکو پکانے سے اسکی تیزی مٹ جاتی ہے انجیر اور اخروٹ کے ساتھ کھانے سے اسکے فعل کو بہت قوت حاصل ہوتی ہے چونکہ اعتدال سے بہت خارج ہو گیا ہے اسلیے غذاؤن مین سے نکلکر دواؤن مین داخل ہو گیا ہے۔ اس سے غذائیت بہت کم حاصل ہوتی ہے البتہ اسکے پکا لینے سے غذائیت بڑھ جاتی ہے کیونکہ اب اسکی حدت بہت گھٹ جاتی ہے بلکہ پورا ایک جانے کے بعد کچھ بھی حدت اسمین نہین رہتی قولنج ریحی اور بلغمی اور آنتون کے درد کو بالکل مٹادیتا ہے مگر ایسے وقت مین استعمال کرین کہ ان امراض کے ساتھ مین تپ نہو اس سے دست بھی آجاتے مین اسکے پیٹ کے کیڑے نکل جاتے ہین بلکہ ہمیشہ کھاتے رہنے سے پیٹ مین کیڑے پڑتے ہی نہین اسکے پتون کے جوشاندے مین بیٹھانے سے پیشاب اور حیض کا ادرار ہوتا ہے اگر انول رحم مین رہگئی ہو تو وہ نکل جاتی ہے اسکو رحم مین رکھنے اور اسکی دھونی لینے سے بھی یہی فوائد حاصل ہوتے ہین اگرچہ مقوی باہ سمجھا جاتا ہے مگر شیخ کے نزدیک بھی زیادتی خشکی اور تحلیل کی وجہ سے باہ کو ضرر پہونچاتا ہو ہان اگر جوش کرکے کھاوین تو اسکی حدت کم ہو کر اتنی زیادہ خشکی پیدا نکرے اور اب اس سے منی کا مادہ پیدا ہووے اور نفوذ بڑھ جائے کیونکہ ایسی حالت مین اتنی طاقت نہین رکھتا کہ بلغم کو تحلیل کرسکے بلکہ اسکو ریاح بنا دیتا ہے پس یہ ریاح چارون طرف پھیلنے سے باہ حرکت مین آجاتی ہے جن بدنون مین رطوبت کا غلبہ ہو اُن مین ضرور لہسن سے منی بڑھتی ہے اسکا جوشاندہ منی خوب پیدا کرتا ہے اور باہ کو حرکت دیتا ہے اسکو بکری کے دودھ مین پکاکر اور گھی مین بھونکر شہد مین ملاکر کھانے سے باہ کو بہت قوت پہونچتی ہے ادرار کے لیے تازہ لہسن خشک سے بہتر ہے بوڑھے آدمیون کو قطرہ قطرہ پیشاب آتا ہو تو اسکے کھانے سے جاتا رہتا ہے اس سے پرانا بخار بھی چھوٹ جاتا ہے کیڑے مکوڑے اور سانپ بچھو کے زہر کو دور کرتا ہے بیوے کے کاٹے ہوے مقام پر ارنڈ کے پتون اور زیرے کے ساتھ لگانے سے بڑا نفع ہوتا ہے دیوانے کتے کے کاٹے ہوے کو بھی اس سے نفع پہونچتا ہے یہانتک کہتے ہین کہ انجیر سداب اور اخروٹ کی مینگ کے ساتھ فاد زہر سے بھی بڑھکر ہے۔

وید کہتے ہین کہ لہسن تیز و تند و گرم و سبک ہے مزہ دیتا ہے طبیعت کو خوش رکھتا ہے آتش ہضم کو قوی کرتا ہے ٹوٹی ہوئی ہڈی کے جوڑنے مین مومیائی کا قائم مقام ہے بال پیدا کرتا ہے اور باؤن کو بڑھاتا ہے عقل بڑھاتا ہے بلین اور مینی ہے صفرا اور خون کو بڑھاتا ہے فساد بلغم و باد کو نافع ہے دمہ اور کھانسی کو مٹاتا ہے باؤگولہ اور تپ سرد

Hakeem Shoukat Ali

اور ورم اعضا اور بواسیر اور جریان اور جذام کو مفید ہے شکم اور مقعد اور رحم کے کیڑون کو مارتا ہے بھوک پیدا کرتا ہے بھرے پن اور قے بعد طعام کو نافع ہے جھائین اور چھیپ کو اور جمے ہوے خون کو زائل کرتا ہے یک پوتھیہ تقویت معدہ اور لطافت کے باب مین جلی قسم سے بہتر ہے - ویدک کی بعض کتابون مین لکھا ہے کہ لہسن چرپرا گرم منی زیادہ کرنے والا مقوی بھوک بڑھانے والا ہاضم لیکن شکم رس اور رو پاک مین چرپرا گرم شیرین ہضم ہونے مین ہلکا چپکتا ہوا اور بادی کا مٹانے والا ہے - اس کے بیجون مین سے صاف سفید اور آبدار دکھائی دینے والا تیل نکلتا ہے لہسن کو بھی دبا کر تیل نکالتے ہین اس تیل کی مالش سے بدن مین جوش اور گرمی پیدا ہوتی ہے جاڑا بخار مین جاڑا دور کرنے کے لیے اسکے تیل کو پلاتے ہین اسکو بدن پر ملنے سے چہرہ لال ہو جاتا ہے اس کے استعمال سے بار بار آنے والا بخار دفع ہوتا ہے لہسن کا مربا کھلانے سے گٹھیا مٹتی ہے اسکے رس کا کان کے باہر لیپ کرنے سے بہرا پن اور کان کا درد دور ہوتا ہے مثانے کی کمزوری سے پیشاب رک جائے تو اسکے ضماد سے نفع ہوتا ہے اسکو کوٹ کر چھلکے مین ڈال کر اسکا تیل نکالتے ہین اسکو صاف کرنے سے اسمین کوئی رنگ نہین رہتا ہے اور جتنے افعال و خواص لہسن مین ہین وہ سب اسمین ہوتے ہین زیادہ لہسن کھانے والے کے پسینے اور پاخانے پیشاب مین سے لہسن کی سی بو آنے لگتی ہے اسکو سرکے مین بھگو کر کھانے سے دکھتے ہوئے گلے کی ڈھیلی پڑی ہوئی رگین تن جاتی ہین دمے کے مریض کو لہسن بہت نافع ہے اسکی چٹنی بنا کے کھانے سے ریاحی درد اور نفخ مٹتا ہے بادی والے کو جاڑے مین اسکے کھانے سے درد اور گٹھیا سے بچاؤ رہتا ہے چھالا اٹھانے کے لیے اسکا ضماد دیر تک رکھتے ہین اس سے کھانسی ضرور مٹ جاتی ہے - رائی کے تیل مین اسکو تلکر اسکے لگانے سے کھجلی دور ہوتی ہے جس پھوڑے مین کیڑے پڑ جاتے ہین اسپر یہ تیل لگایا جاتا ہے چوٹ پر اسکا رس اور نون لگاتے ہین یا لہسن کی پوتھی کو نون کے ساتھ پیسکر ضماد کرتے ہین لہسن کے پاس سانپ نہین آتا ہے بچے کے سینے پر اسکا تیل ملنے سے کھانسی مٹتی ہے اسکی ایک دو پوتھی سوا تولہ تل کے تیل مین تل کر اسکا رس نکال کر کان مین ڈالنے سے بہرا پن مٹتا ہے بڑھے ہوئے بالکے ہوئے کاگ پر اسکا رس لگاتے ہین کالی کھانسی والے بچے کو اسکی چھلی ہوئی پوتھیون کا ہار بنا کر پہناتے ہین - دمے والے کو گرم پانی کے ساتھ اسکا رس پلاتے ہین پھوڑے یا رائی کے تیل مین اسکی پوتھیون کو تل کر جلد بدن کے کیڑون کے امراض پر لگاتے ہین اسکا رس لگانے سے جوئین اور لیکھین مر جاتی ہین اسکو دھوکر پیسکر کنپٹی پر لگانے سے آدھا سیسی کا درد مٹتا ہے اسکے تیل کی مالش سے گٹھیا اور بدن کا سن پن دور ہوتا ہے اسکی دھونی سے [illegible] بھاگ جاتی ہے اسکا حلوا بنا کے کھانے سے لقوہ دور ہوتا ہے بچھو کاٹ کھائے تو وہان نمک اور لہسن پیسکر لگادین زیادہ مقدار مین لہسن کو کھلانے سے دیوانے کتے کا اور سانپ کا زہر اتر جاتا ہے - جونک کے ڈنک پک جائین تو اسکو پیسکر لگادین کتا کاٹ کھائے تو اس مقام پر لہسن کو سرکے مین پیسکر لگادین سوکھا لہسن اور اجوائن کو پیسکر لگانے سے بچھو کا زہر اتر جاتا ہے لہسن کے ایک تولہ رس مین ایک تولہ گاے کا گھی ملاکے پلانے سے آم وات مٹتی ہے اسکو پیسکر لیپ کرنے سے وردھی مٹتی ہے اور وردھی بکسر واو اول و فتح دال مہملہ و سکون رائے مہملہ و کسر دال مہملہ مخلوط بہا و یائے معروف یہ ہے کہ آتشک سے پیشاب دوسری جگہ سے نکلتا ہے اور گوشت بڑھ جاتا ہے -

ڈاکٹرون کے نزدیک لہسن کے ضماد سے جلد پر لہر دراپن اور سرخی آجاتی ہے کھانے سے بلغم دفع ہوتا ہے پیشاب کھلکر آتا ہے تپ کے دورے مین ایک ایک پوتھی لہسن کی صبح و شام دیتے ہین اور بتدریج ایک ایک بڑھا کر پانچ پانچ تک

Hakeem Shoukat Ali

نوبت پہونچا دیتے ہین ضعف مثانہ کی وجہ سے پیشاب رک جائے تو اسکا پلستر مثانے پر باندھتے ہین **مضر**۔ گرم مزاج والے کو اور نقرس کو اور آنکھ مین دانے اور کدورت اور بوجھ پیدا کرتا ہے کیونکہ اس سے تبخیر بہت ہوتی ہے اسکو کثرت کے ساتھ کھانے سے تیز صفرا پیدا ہوتا ہے خاصکر گرم مزاج مین یا جو محنت زیادہ کرتے ہون اُن مین صفرا پیدا ہوتا ہے اور بواسیر اور ہیضہ اور اسہال اور آنتون کے زخم اور خنازیر کے مریضون اور حاملہ عورتون اور دودھ پلانے والی عورتون کے لیے بہت ردی ہے گرم مزاج مین پیاس اور معدہ کی خشکی اور دردسر پیدا کرتا ہے خون کو جلاتا ہے **مصلح** کتیرا دھنیا گھی ترشی سرکہ چاشنی دار انار گوشت سکنجبین نمک وغیرہ اسکا مصلح تل کا تیل بتاتے ہین۔

جنگلی لہسن

صفات و شناخت۔ اسکو یونانی زبان مین اسقوردیون سین مہملہ کے ساتھ کہتے ہین ابن بیطار نے شین معجمہ سے شقوردیون اور شقورلیون لکھا ہے اور یہ کہا ہے کہ ایک روئیدگی ہے لہسن کی قبیل سے حافظ الاجساد اور حافظ الموتے کے نام سے مشہور ہے اور یہ ثوم الحیہ نہین ہے اور جنہنے ایسا سمجھا ہے اُسکو اسکی تحقیق نہین ہوئی مگر یہ نہین بتایا کہ ثوم الحیہ کیا چیز ہے بہرصورت چونکہ اسمین کچھ لہسن کی سی بو ہوتی ہے اور مزے مین حدت اور حرافت ہوتی ہے اسلیے جنگلی لہسن سمجھتے ہین۔ اسکی دو قسمین ہین (۱) بستانی قسم سے اور وہ وہ ہے جسکو علی العموم کھاتے ہین چھوٹا ہوتا ہے پتے اور ساق اسکی لمبی ہوتی ہے اور آس پاس سفید یا زرد پھول گل بابونہ کی طرح لگتے ہین (۲) پھول نیلا ہوتا ہے اور پھول کے آس پاس پتے ستارون کے گچھون کی طرح لگے ہوتے ہین اسکی ساق پر پتلے نیلے اور لمبے لمبے پتے آتے ہین اور اپر روان ہوتا ہے بعض نے اس طرح تقسیم کی ہے (۱) زیادہ پوتھیان نہین ہوتین صرف ایک پوتھی ہوتی ہے جسکا چھلکا جدا نہین ہو سکتا مزہ اسکا کڑوا ہوتا ہے چابنے سے زبان پر کھچاوٹ معلوم ہوتی ہے اور سوزش پیدا ہوتی ہے اس کے پتے معمولی لہسن کے پتون سے چھوٹے اور پتلے ہوتے ہین رنگ خاکی ہوتا ہے اسکو سقوردیون جبلی و مصری و کراث بری کہتے ہین پھول اسکا سرخی مائل ہوتا ہے ساق اسکی لمبی ہوتی ہے یہ قسم پہاڑون اور جنگلون مین پیدا ہوتی ہے (۲) معمولی لہسن کی طرح اور صرف ایک پوتھی ہوتی ہے جسکا مزہ معمولی لہسن سے تیز ہوتا ہے اور بو بھی قوی ہوتی ہے اور پتا معمولی لہسن سے قوی ہوتا ہے اسے شامی بولتے ہین صاحب تحفہ نے کہا ہے کہ اس دوسری قسم مین دو دانے ہوتے ہین اور ساق بڑی ہوتی ہے پھول سفید ہوتا ہے بعض کہتے ہین کہ پہلی قسم کا پھول سرخ سیاہی مائل ہوتا ہے بعض کہتے ہین کہ پہاڑی قسم کو فارسی مین سیر دشتی اور شیرازی مین موسیر کہتے ہین انجمن آرائے ناصری مین لکھا ہے کہ موسیر پہاڑی لہسن کو کہتے ہین اسکا اچار بناتے ہین جو سرکے مین تیار کیا جاتا ہے غذا کے ساتھ کھاتے ہین مو پہاڑ کے معنے مین ہے چنانچہ تارک دنیا آدمی کو موبد اسی لیے کہتے ہین اور اس کا نام کلا سیر بھی ہے کلا پشتہ اور کوہ کو بولتے ہین یہان سے معلوم ہوا کہ موسیر لفظ عربی نہین بعض کہتے ہین کہ موسیر کے پتے چوڑے نرگس کے پتون کی طرح اور پھول نیلا ہوتا ہے ایک جڑ مین ایک گانٹھ پیاز کی گرہ کے برابر نکلتی ہے یہ گانٹھ معمولی لہسن کے دانے سے بہت بڑی ہوتی ہے اور بو فی الجملہ اسی کی طرح ہوتی ہے اس کے خواص مین سے یہ بات ہے کہ اگر اسکے پتے مردے کے بدن پر لپیٹ کر رکھ دیا جائے تو عرصہ دراز تک لاش خراب نہو اسی لیے حافظ الموتے اور حافظ الاجساد کہتے ہین۔

Hakeem Shoukat Ali

طبیعت - تیسرے درجے کے آخری مرتبے مین گرم وخشک ہے بعض چوتھے درجے تک گرم وخشک بتاتے ہین بعض کہتے ہین کہ گرم دوسرے درجے مین اور خشک تیسرے درجے مین۔

خواص و فوائد - ریاح اور ورم کو تحلیل کرتا ہے جلا پیدا کرتا ہے ورم طحال کو نافع ہے استسقا کو بھی مفید ہے پیشاب اور حیض کا خون خوب لاتا ہے بدن پر لگانے سے چمڑے پر زخم ہوجاتا ہے اسکا رس پینے سے بادی اور ریاحی اور بلغمی درد جاتے رہتے ہین اسکے رس مین شیرینی ملا کر کھانسی کے لیے لعوق بناتے ہین اسکا جوشاندہ پینے سے عضلون اور پٹھون کو نفع پہونچتا ہے اگر سردی اور بلغم کی وجہ سے گٹھیا کا عارضہ ہوجائے وہ اس کے استعمال سے جاتا رہتا ہے برص اور بہق اور جرب کو نافع ہے اس کام کے لیے اس طرح استعمال کرنا چاہیے کہ اسکو جلا کر سوف کے عرق یا سونف کے جرم کے ساتھ پیسکر شہد مین ملا کر حمام کے اندر جا کر تین دن تک لگایا کرین اس سے زخمون کا بدگوشت بھی کٹ جاتا ہے اس کے لیپ سے کنج ران کا ورم تحلیل ہوجاتا ہے اسکو شہد کے ساتھ چاٹنے سے فالج کو صحت ہوتی ہے اس کے سنگھانے سے بچون کی مرگی جاتی رہتی ہے اگر ۴ ماشے کو شہد کے پانی کے ساتھ کھائین تو آنتون اور معدے کے زخمون کو نفع ہو اسکو سرکے یا پانی مین پیسکر نقرس پر لگانے سے نفع ہوتا ہے اسمین قوت فادزہری تریاقی ہے اس لیے شراب کے ساتھ کھلانے سے زہر دار جانور کے کاٹے ہوئے کو نفع دیتا ہے تمام افعال مین بستانی لہسن سے بہتر بتلاتے ہین سرکے مین اچار ڈالکر کھلانے سے دمہ اور ورم طحال کے امراض اور استسقا کو نفع دیتا ہے سرکے مین اچار ڈالے بغیر کم مستعمل ہے اسکا بیج سرد مزاج والے کی باہ کو نہایت قوت دیتا ہے نیلا پھول سات ماشہ تک کھانا خناق کو نافع ہے اسکا پھول انٹے ہاتھ مین لے کر بدکے ورم پر باندھنے سے ٹیس فوراً بند ہوجاتی ہے اسکو پیس کر خراب زخمون پر لگانے سے بھر جاتے ہین اور بدگوشت کٹ جاتا ہے اور پیسکر شہد مین ملا کر کراے پھوڑون پر لگانے سے مٹ جاتے ہین اسکو رحم مین رکھنے سے خون حیض کی رکاوٹ کھل جاتی۔ **مضر** گرم مزاج والون اور آنتون کو **مصلح** دھنیا اور انار ترش۔ **بدل** - ہموزن کولی کا ندا یعنی پیاز دشتی اور ڈیوڑھا معمولی لہسن یا صعتر۔

مقدار خوراک - ۳ ماشہ سے ۵ ماشہ تک۔

لہسنیہ (ھ)

بفتح لام وسکون ہا و فتح سین مہملہ وسکون نون و فتح یائے تحتانی وسکون ہا - عین الہر (ع)

صفات و شناخت - محیط اعظم مین ہے کہ طب یونانی مین اسکا کوئی نفع ذکر نہین کیا - ویدون نے اس کے افعال و خواص لہسنیہ مین لکھے ہین لیکن مین کہتا ہون کہ جزع (بفتح جیم تازی وسکون زائے نقطہ دار و عین حطلہ موقوف) مین اطبائے یونانی نے لکھا ہے اور چونکہ یہ اسکی ایک قسم ہے اس لیے اسکے افعال و خواص بھی مذکور ہو جزع کی ایک قسم لہسنیہ دوسری سنگ سلیمانی ہے اور سوا انکے اور بھی قسمین ہین بہرصورت لہسنیہ ایک پتھر ہے جواہر کی قسم سے شفاف براق معدن یاقوت مین ملتا ہے نہ معدن عقیق مین جیساکہ مشہور ہے چونکہ لہسن کی پتھی کی طرح ہوتا ہے اس لیے لہسنیہ کہلاتا ہے عمدہ وہ ہے جو سخت ہو اور جسمین اڑھائی خط دھاگے کی طرح ہون اسے ہندو بہت مبارک جانتے ہین۔

طبیعت - گرم وخشک تیسرے درجے مین وید بھی گرم بتاتے ہین۔

Hakeem Shoukat Ali

خواص وفوائد - قولنج دفع کرتا ہے نہایت خشکی پیدا کرتا ہے اور جالی بھی ہے یرقان کو مفید ہے اسکو پیسکر آنکھوں میں لگانے سے نزول کی بیماری دفع ہوتی ہے -

ان بھوت چلتسا ساگر میں لکھا ہے کہ یہ گرم اور کھٹا ہوتا ہے صفراوی خون اور صفراوی درد اور قولنج پیٹ کے امراض اور بلغم اور بادی کو مٹاتا ہے عقل عمر طاقت اور آتش ہاضمہ کو بڑھاتا ہے اور رسائن ہے -

لہولوقوغاقیس

بکسر لام وضم ہا و سکون واو وضم لام دوم و سکون واو دوم وضم قاف و سکون واو سوم و فتح غین نقطہ دار و فتح راے مہملہ و سکون الف و کسر قاف دوم و سکون یاے تحتانی و سین مہملہ موقوف

صفات وشناخت - ایک پیڑ ہے کہ مصر میں ہوتا ہے دھوبی اسکو کپڑے دھونے کے کام میں لاتے ہیں پانی میں جلد نرم ہوجاتا ہے -

طبیعت - سرد وخشک -

خواص وفوائد - خشکی بغیر اذیت کے پیدا کرتا ہے دماغ سے رطوبات کے سیلان کو روکتا ہے اس کے پینے سے خون کا تھوک میں آنا رک جاتا ہے اور دست بھی بند ہوجاتے ہیں مثانے کے درد کو مٹاتا ہے اس کے لیپ سے تازہ اور نئے زخم بھر جاتے ہیں کذا فی مخزن الادویہ - امون صاحب کے نزدیک سنگ تبطی ہے کیونکہ دونوں کے خواص وفوائد ایک سے ہیں اب میں کہتا ہوں کہ اس لفظ میں بہت سی تصحیف وتحریف واقع ہوئی ہے اور سچ یہی معلوم ہوتا ہے کہ یہ سنگ قبطی ہے حجر کی جگہ شجر سمجھ لیا ہے اس کام میں مخزن کے مؤلف نے زیادہ حصہ لیا ہے چنانچہ ایک جگہ **حجر قبطی** کے نام سے لکھا ہے دوسری جگہ **حجر لوقوا غرافس** (بضم لام و سکون واو و فتح قاف و واو و سکون الف و فتح غین معجمہ و راے مہملہ و سکون الف وضم فا و سکون سین مہملہ) کے نام سے بیان کیا ہے تیسری جگہ **لعولوقوعاقیس** کے نام سے تحریر کیا ہے گیلانی کے نسخے میں **لوقفرولیس** کے نام سے بھی مذکور ہے اور اُسنے کہا ہے کہ مصر کے ملک کا پتھر ہے جسکو دھوبی کپڑوں کی سفیدی کے لیے استعمال کرتے ہیں اتنا ملائم ہے کہ پانی میں جلد گھل جاتا ہے خشکی لذع کے بغیر پیدا کرتا ہے قابض ہے مادے کو عضو کی طرف آنے سے روکتا ہے پھوڑوں اور اعضا سے نرم کے زخموں کے لیے مفید ہے موم اور راتینج کے ساتھ اُن پھوڑوں کو جن میں مواد بھرا ہو نفع پہونچاتا ہے غرب اور آنکھ کی بھنسی کو مٹاتا ہے تھوک میں خون کے آنے کو نافع ہے پرانے دستوں کو بند کرتا ہے اسکے حمول سے مرض استحاضہ جاتا رہتا ہے - اور برہان نے اپنی کتاب میں **لوقردلیس** (بضم لام و سکون واو و فتح قاف و سکون راے مہملہ و کسر دال مہملہ و سکون یاے تحتانی و وقف سین) لکھکر کہا ہے کہ یونانی زبان میں حجر قبطی کا نام ہے اور وہ مصر کے ملک کا پتھر ہے نہایت نرم ہوتا ہے پانی میں جلد حل ہوجاتا ہے کہتے ہیں کہ مصر کے دھوبی کتان کو اس سے دھوتے ہیں پھوڑوں اور زخموں کو نافع ہے دوسروں نے اس لفظ میں دال مہملہ کی جگہ واو لکھی ہے -

لیثانولس

بکسر لام و سکون یاے تحتانی و فتح ثاے مثلثہ و سکون الف وضم نون و سکون واو وضم لام دوم و سکون سین مہملہ

Hakeem Shoukat Ali

گازرونی نے ثاے مثلثہ کی جگہ نون سے لکھا ہے اور اس صورت مین مشتق ہے لیناسے جس کے معنی کندر کے ہین چونکہ اسکی جڑ کی بو کندر کی طرح ہے اس لیے یہ نام پایا۔

صفات وشناخت ۔ مالیقی نے کہا ہے کہ ایک روئیدگی ہے جسکی بہت سی قسمین ہین سب کو کندریات کہتے ہین کیونکہ اسکی جڑون کا مزہ کندر کی طرح ہے پتے اسکے چوڑے ہوتے ہین مزہ انکا سونف کا سا ہوتا ہے مگر اسمین کسی قدر تیزی بھی ہوتی ہے اندلس مین اسکی قسمون کے مختلف نام ہین ایک قسم مین پھول آتا ہے اور ساق ہوتی ہے ایک قسم دریا کے کنارے پر پیدا ہوتی ہے اسکا پھل سونف کے دانے کی طرح ہوتا ہے اور پھول سفید ہوتا ہے سب قسمین خواص وفوائد مین قریب قریب ہین۔

طبیعت ۔ گرم وخشک۔

خواص وفوائد ۔ محلل وملین ہے جلا پیدا کرتی ہے اسکی جڑ کا رس آنکھ مین لگانے سے دھند جسکا سبب رطوبت غلیظ ہو موقوف ہوجاتی ہے اسکی جس قسم کا نام روفس نے سافیون بتایا ہے وہ یرقان منافی ہے سرکہ یا شراب کے ساتھ پیٹ کے مروڑ کو دور کرتی ہے مدر حیض وبول ہے اس کے پھولون کو سیاہ مرچ اور شراب کے ساتھ پینے سے سینے کے درد اور یرقان دفع ہوتا ہے اس کے لگانے سے بواسیر کا خون بند ہوجاتا ہے اور درد کو تسکین ہوتی ہے اور سون کا ورم بیٹھ جاتا ہے اسکو سرکے کے ساتھ بہق پر لگانے سے صاف ہوجاتی ہے اسکے لیپ سے سخت اور خراب اور بلغمی ورم پک جاتے ہین اسکے ضماد سے انجیریون مین پیپ پڑ جاتی ہے اسکی سوکھی ہوئی جڑ کو شہد مین ملاکر لیپ کرنے سے زخمون کا خون رک جاتا ہے اور پھوڑے خشک ہوجاتے ہین اسکو روغن زیتون کے ساتھ کھانے سے پسینا کثرت سے آتا ہے اور سرکے کے ساتھ کھانے سے کیڑے مکوڑون کا زہر اتر جاتا ہے۔

لیف البحر (ع)

بکسر لام وسکون یاے تحتانی وضم فا والف ولام ساکن وفتح باے موحدہ وسکون حاے حطی وراے مہملہ موقوف

صفات وشناخت ۔ ایک چیز ہے جس کے درخت کے پتے گندنے کے پتون کی طرح ہوتے ہین اور جڑ باریک ریشے ہوتے ہین جو باہم لپٹے ہوے ہوتے ہین اور لپٹے ہونے کی وجہ سے چھوٹی سی گیند کی طرح ہوجاتی ہے ضخامت اسکی اخروٹ سے لیکر نارنگی کے برابر تک ہوتی ہے اور اتنی خشونت ہوتی ہے کہ جس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ گویا اون کی گیند بنائی ہے رنگ سیاہ ہوتا ہے دریاے مغرب یعنی افریقہ مین یہ چیز نکلتی ہے دریا کی موج ساحل پر ڈال دیتی ہے۔

طبیعت ۔ دوسرے درجے مین گرم وخشک ہے گرخشکی بہت بڑھی ہوئی ہے۔

خواص وفوائد ۔ یہ چیز جلا کرتی ہے اسکو جلا کر کام مین لانے سے زیادہ نفع حاصل ہوتا ہے جلا کر دھو کر آنکھ کے ناخنے اور جالے پر لگاتے ہین اور غیر مغسول کو دانتون پر جلا کے لیے ملتے ہین مسوڑھون کو بھی طاقت دیتی ہے اسکو سکھا کر پیسکر خراب قسم کے زخمون پر بُرکنے سے نفع ہوتا ہے۔

لیفنیر (ع)

بکسر لام وسکون یاے تحتانی وکسر فا وسکون یاے تحتانی ودوم وہاے موقوف

Hakeem Shoukat Ali

صفات ومنافع - ایک گھانس ہے کہ ملک غور اور مصر کے علاقے مین بہت ہوتی ہے رنگ اس کا سرخ ہوتا ہے اور کانٹے بھی ہوتے ہین پھل اسکا بندال کے پھل کی طرح اور اسی کی برابر اور خاردار ہوتا ہے بندال سے زیادہ گرم وخشک ہے اسکی دو قسمین ہین ایک نہایت دست آور ہے اس سے پیٹ کے کیچوے نکل جاتے ہین دوسری قسم نہایت زہریلی ہے اس کے کھانے سے آدمی مرجاتا ہے پہلی قسم کو بندال کی جگہ کام مین لاتے ہین۔ مقدار خوراک ۔۔ ، رتی اور ۲، ماشہ سے زیادہ کھانے سے ہلاکت ظہور مین آتی ہے۔

لیمو (ف)

بکسر لام وسکون یاے معروف وضم میم وسکون واو معروف اسکو ہندی مین نیمبو کہتے ہین یاے تحتانی معروف اور نون وضم اور واو معروف ہے۔ لیمن (ش) لمونس (ل)

صفات وشناخت - مشہور پھل ہے کہ شیرین اور ترش اور چاشنی دار ہوتا ہے۔ بہتر سب مین وہ ہے جسکا رس رقیق اور چھلکا باریک ہو اور مطلق لیموسے جو قسم مراد ہوتی ہے اور اسے عرف مین **کاغذی لیمو** یا **لیموے کاغذی** کہتے ہین میٹھا لیمو جسے شربتی لیمو کہتے ہین فوائد مین لکھنے سے کہ ہے گرچھون کو مضر نہین ہے اسی طرح بجورسے یا کرنے کے ساتھ جو پیوند لگاتے ہین اسکا پھل بھی ترش سے افعال مین ضعیف ہے بنا بر کاغذی لیمو کے حالات بیان کیے جاتے ہین کاغذی لیمو دو قسم کا ہوتا ہے ایک بڑا اور دوسرا چھوٹا کبھی یون تقسیم کرتے ہین کہ اسکا چھلکا پتلا یا موٹا ہوتا ہے جسکا پتلا چھلکا ہوتا ہو اسکو کاغذی نیمبو کہتے ہین اور جسکا چھلکا موٹا ہوتا ہے اسکو گوڑ یا نیمبو کہتے ہین بضم کاف فارسی وواو معروف وفتح دال مہملہ وفتح دال ثقیل و یاے تحتانی مشدد مفتوح وسکون الف۔

کچا لیمو سبز ہوتا ہے پک کر زرد ہو جاتا ہے بہتر وہ ہے جو بڑا اور موٹا اور خوب رس والا ہو چھلکا اسکا نازک ہو اسکے اجزا مین سے عمدہ چیز اسکا رس ہے اسکا چھلکا کرنے کے چھلکے سے کمزور ہے اس کے پیڑ کے پتے کرنے کے پتون سے چھوٹے ہوتے ہین درخت اسکا بجورے کے درخت سے چھوٹا ہوتا ہے اسکی کیسر خیدنیان رنگ کی ہوتی ہے اور رس اسکا بہت کھٹا ہوتا ہے گھر کے کسی سرد مقام اور ٹھنڈے پانی سے اسکی حفاظت کرنے سے وہ بہت دن تک رہ سکتا ہے کاغذی لیمو کو کاٹنے سے پیشتر اگر آگ پر سینک لیا جائے تو سہ چند رس بڑھ جاتا ہے ڈاکٹری مین بیرونی حصہ تازہ پھل کے چھلکے کا دوا کے کام آتا ہے اور تازہ چھلکے سے دبا کر کشید کرکے تیل بھی نکالتے ہین لیمو کے رس کو انگریزی مین لیمن جوس کہتے ہین اسمین ایک فلوڈ اونس مین ۳۶ اور ۴۰ گرین کے سائٹرک ایسڈ یعنی تیزاب ہوتا ہے اور جساب اوسط وزن مناسبہ ۱۰۳۹ ہوتا ہے یہ رس مرکب ہے سائٹرک ایسڈ اور مالک کے تیزاب اور گوند اور نمکیات اور پانی وغیرہ سے ہوا کے مقابلہ مین آنے سے اسکے اجزا متفرق ہو جاتے ہین لیکن بوتلون مین لبالب بھرکر اور خوب بند کرکے ٹھنڈک کی جگہ مین مدت تک رکھ سکتے ہین اسکے اوپر کوئی غیر سیاب طبیع تیل یعنی روغن بادام تھوڑا ڈال کر رکھنے سے یہ رس نہین بگڑتا یا دسوان حصہ شراب مقطر ملا کر رکھین۔

طبیعت - اسمین تین چیزین ہین چھلکا ترشی بیج (۱) ابن جمیع نے حواشی عراقیہ مین لکھا ہے گرم دوسرے درجے کے اول مین اور خشک دوسرے درجے کے آخر مین (۲) خالص رس تیسرے درجے مین سرد وخشک ہے اگر

Hakeem Shoukat Ali

چھلکے سمیت نچوڑا جائے تو سرد وخشک دوسرے درجہ میں ہوگا گیلانی نے اس چھلکے رس کو سرد وخشک پہلے درجہ میں بتایا ہے اور سردی خشکی سے زیادہ ہے (۳) بیج گرم دوسرے درجہ میں اور خشک پہلے درجہ کے آخر میں (۴) پتے گرم وخشک پہلے درجہ میں (۵) پھول گرم اور تیز ہے (۶) جس کاغذی لیمو کا قلم بجورے لیمو کے پیڑ پر لگایا ہو وہ بہ نسبت بجورے کے اعتدال کے قریب ہے۔

خواص وفوائد۔ (۱) لیمو کا چھلکا معدے کو قوت دیتا ہے قابض ہے گردے کا سدہ کھولتا ہے بھوک بڑھاتا ہے ہاضمہ قوی کرتا ہے خوشبو پیدا کرتا ہے ڈکاریں لاتا ہے دل کو طاقت بخشتا ہے اخلاط ردی کی اصلاح کرتا ہے اس میں تریاقیت ہے جس سے زہروں کا مقابلہ کرتا ہے اور یہ تمام فوائد ایسی حالت میں حاصل ہوتے ہیں کہ اسکو بطور دوا کے کھایا جائے اگر غذا کے طور پر کھایا جائیگا تو دیر میں ہضم ہوگا غذائیت اس سے کم حاصل ہوگی اسکے کھانے کے بعد عرصہ تک ڈکاروں میں خوشبو آتی ہے (۲) کاغذی لیمو کے رس کے ہمراہ جاکسو جست کے برتن میں ڈالکر حل کرکے آشوب چشم کے واسطے استعمال کرنا مفید ہے اخلاط غلیظ کو کاٹتا ہے ان میں لطافت اور جلا پیدا کرتا ہے بہق سیاہ اور داد اور چھائیوں پر لگانے سے انکو مٹاتا ہے معدے کا التہاب زائل کرتا ہے خون کی تیزی کو تسکین دیتا ہے خون کی غلظت کو دور کرتا ہے خون کی گرمی یا عفونت سے بخار آنے لگے تو اُسے چھڑاتا ہے فساد خون کے پھوڑے پھنسیوں کو نافع ہے قئی اچھلے تو اس سے نفع ہوتا ہے صفرا کی حدت وتیزی کو بجھاتا ہے معدے اور جگر کے پاس سے صفرا کو صاف کردیتا ہے پس صفرا کے غلبے سے غشی اور غم وکرب پیدا ہو جائے تو اسکے استعمال سے جاتا رہتا ہے صفراوی قے کو روکتا ہے بھوک پیدا کرتا ہے صفراوی تبخیر کی وجہ سے سر پر چکر آنے لگیں تو انھیں موقوف کرتا ہے سودا کی وجہ سے خفقان عارض ہو تو اسکے استعمال سے جاتا رہتا ہے مواد کی عفونت سے بخار آنے لگے تو اس سے رُک جاتا ہے معدے اور جگر گرم کو طاقت دیتا ہے متلی کو مٹاتا ہے گرمی کے درد سر کو نافع ہے رگوں وغیرہ سے مواد کو نکالتا ہے معدے میں بلغم کے رک جانے سے قے آنے لگے تو اُسے مٹاتا ہے اگر شراب پینے کے بعد اسے پی لیا جائے تو خمار پیدا نہ ہو ہر قسم کے زہر کو دفع کرتا ہے اگر اول قے کے ذریعہ سے معدے سے زہر کو نکالکر اسے پیا جائے تو بہت نفع ہو عقرب جرارہ اور سانپ وغیرہ کے زہروں کو بہت مفید ہے اس کام کے لیے ۲ تولہ سے ۵ تولہ تک پینا چاہیے کاغذی لیمو کے رس سے کسی قسم کا نقصان نہیں بجز اسکے کہ جن کے پٹھے کمزور ہوں اور سردی کا غلبہ مزاج پر ہو اُسے نامناسب ہے ناک اور جگر کا سدہ کھولتا ہے اس سے جلتی غذائیں ہضم ہو جاتی ہیں ڈکار لاتا ہے منہ میں خوشبو پیدا کرتا ہے اکثر افعال میں سرکے کی جگہ کام دے سکتا ہے دل کو طاقت پہونچاتا ہے صفراوی قے بند کرتا ہے اور صفراوی پیاس کو بجھاتا ہے۔ امراض صفراوی کے لیے کاغذی لیمو کے رس سے بہتر کوئی دوا نہیں اسمیں جراثیم ہیضہ کے دفع کرنے کی بھی طاقت ہے ۵ منٹ میں وہ دفع ہو جاتے ہیں قاطع بلغم لزج ہے نافع اورام حلق ہے فساد ہوائے وبائی کو دفع کرتا ہے۔ (۳) اسکے بیج کھانے سے تفریح پیدا ہوتی ہے انکے چبانے سے دانتوں کی جو کھٹی کہ ترشی کھانے سے عارض ہو دور ہو جاتی ہے یہ بیج قابض ہیں دستوں کو بند کرتے ہیں قے کو روکتے ہیں خاصکر بھونے ہوئے اور بدہضمی کو نافع ہیں سمیات کے لیے تریاقیت رکھتے ہیں (۴) جسنے پارے کا کچا کشتہ کھالیا ہو اسکو اکیس روز تک کاغذی لیمو کے پیڑ کے پتے گھوٹ کر پلانے سے تمام پارہ بدن سے نکل جاتا ہے انکو لونگ اور دارچینی کے ساتھ پیسکر سر پر لگانے سے درد سر جاتا رہتا ہے (۵) جس کاغذی لیمو کا قلم بجورے کے پیڑ پر لگایا گیا ہو وہ بجورے سے جلد ہضم ہو جاتا ہے

Hakeem Shoukat Ali

اور جتنے فوائد بجورے سے حاصل ہوتے ہین اُتنے ہی اس سے بھی حاصل ہوتے ہین (۷) مسلم ہمراہ نمک وکالی مرچ کے
پیسا ہوا پیٹ کو مفید ہے اسکا سونگھنا نزلے کو روکتا ہے اور نزلہ پیدا بھی نہین ہونے دیتا اور دماغ مین گرمی پیدا کرتا ہے درد سر کو
مٹاتا ہے سوداوی بخارون سے سر مین چکر آتے ہون تو سونگھنے سے جاتے رہتے ہین - لیموے دو حصے کرین اور بیج اسمین سے
نکالکر شورہ قلمی دونون ٹکڑون مین بھر کر کسی چیز سے خوب ٹھونس دین پھر انھین آگ پر رکھکر گرم کرین جب جوش آجائے تو
سرد کرکے ناف پر اور اُسکے آس پاس لیپ کرین بند پیشاب فوراً کھل جائے گا اور دال اور بجو سوتی پارچے مین پانی لے کر لیمو کا
نکرداؤ دینے سے وہ سفید براق ہوجاتا ہے غسل کرنے سے پیشتر لیمو بطور صابون کے جسم پر لگایا جائے تو خوبصورتی مین اضافہ
ہوتا ہے بدن ملائم ہوجاتا ہے گلے مین کچھ بھاری ہوجانے سے شہد اور لیمو کا رس ایک ساتھ پینے سے تمام تکلیف رفع ہوجاتی
ہے میز کے پارچے پر سیاہی گرجائے تو لیمو کے رس اور قدرے نمک سے دور ہوسکتی ہے نیز ایک سیر پانی مین چند لیمو
کاٹکر ملانے کے بعد اسمین آدھ سیر پٹاس ملاکر اسکو بخوبی ملا دو اور بوتل مین بھر کر رکھ چھوڑو جسوقت کسی ریشمی اور سوتی کپڑے
پر داغ لگ جائے تب اس سے دھو ڈالو داغ جاتے رہین گے -

انگریزی اطبا کہتے ہین لیمو کا چھلکا اور اُسکے مرکب خوشبو کے لیے کارآمد ہین کسی قدر مقوی اور مقوی معدہ اور محرک بھی ہے لیمو کا
تیل محرک اور دافع ریاح ہے اور پختہ پھل کا رس مفرح اور مسکن ہے بخارون اور سوزش امراض مین حرارت اور پیاس کم
کرنے کے لیے مفید ہے دو لیمو تراش کردہ دو اونس مصری کے ساتھ ایک پائنٹ کھولتے ہوئے پانی مین ڈالکر ٹھنڈا ہونے کے
بعد تھوڑا تھوڑا پلا دین اور تازہ لیمو کے رس کی پچکاری خون تخیر کو فوراً بند کردیتی ہے یہانتک کہ دوسری پچکاری کی چندان
ضرورت نہین رہتی رعاف بند کرنے مین شاید اس سے بڑھکر کوئی اور دوا نہوگی سریع الاثر اور اسرار خفیہ مین سے وجع مفاصل
مین بعض اوقات بڑی مقدار مثلاً ایک یا دو فلوئڈ اونس چار چار یا چھ چھ گھنٹے کے بعد پلانے سے فائدہ ہوتا ہو علی ہذالقیاس
پیچش اور اسہال مین بھی خصوصاً جب اسکروی کے مرض کی وجہ سے ہو دیتے ہین - اسکروی ایک مزمن بیماری ہے
جسمین ابتدا کے اندر مریض کمزور اور سست ہمت ہوجاتا ہے منھ سے بدبو آتی ہے مسوڑھے پھول کر اور آخر کو زخمی ہوجاتے
ہین جسم پر ارغوانی رنگ کے دھبے پڑجاتے ہین اور ناک سے یا پاخانے کے ہمراہ خون بھی آسکتا ہے زمانہ حمل مین قے روکنے
کے لیے مفید ہے ہونٹ اور مقعد کی سخت کھجلی مین گرم پانی سے دھوکر لیمو کا رس لگانے سے اول اس مقام مین جلن پیدا
ہوتی ہے مگر بعد ازان آرام ہوجاتا ہے مرض اسکروی کا شافی و دافع ہے جب سے اسکا استعمال جہازیون کو کرایا گیا ہے
وہ مہلک مرض بالکل جاتا رہا ہے ایسے زہر کی تاثیر دور کرنے کے لیے جس سے نشہ و بیہوشی لاحق ہوکر آدمی مرجاتا ہو
بطور نافع زہر کے مستعمل ہے -

وید کہتے ہین کہ نینبو کھٹا تیز بھوک بڑھانے والا حرارت کو بڑھانے والا ہاضم اور آتش ہضم کو زیادہ کرنے والا ہے -
کچا لیمو بلغم پیدا کرتا ہے اور پکا پھل ہیجان صفرا کو دور کرتا ہے بھوک بڑھاتا ہے ہاضمے کو قوی کرتا ہے بدہضمی کو دور
کرتا ہے بلغم زیح کو چھانٹتا ہے باد اور بے مزگی دہن اور قے اور درد اور سوزش شکم اور پیاس کو دفع کرتا ہے
پیٹ کے کیڑے مارتا ہے دست بند کرتا ہے تھوڑا سا اضطراب پیدا کرتا ہے ہاضمے مین نقصان لاتا ہے - بدبو
سے پیدا ہوئے امراض کو روکنے کے لیے لیمو کا سونگھنا بہت نافع ہے سر پر اسکے رس کا لیپ کرنے سے بال
ٹوٹنا ہو اسکی ترشی کو دھوپ مین سکھا کے اُسکو مریض کے تکیے کے نیچے رکھنے سے تسکین پیدا ہو جاتی ہے - عورتون کے

Hakeem Shoukat Ali

آسیب کے عارضے مین اضطراب دل کے مٹانے کے لیے لیموکا سوا تولہ رس پلانا چاہیے مچھر اور ڈانس وغیرہ جانورون کے کاٹنے سے جو درد ڈنک اور سوزش ہوجاتی ہو انکے دور کرنے کے لیے تازہ لیموکا رس پلانا چاہیے لیموکا رس پلانے سے صفراوی قے اور پیاس تھمتی ہے لیمو کی دو پھانکین کرکے ایک ایک پھانک کو گرم توے پر رکھ تیار کنپٹیون پر ایک گھڑی تک سینک کرنے سے گرمی کا درد سر دفع ہوتا ہے لیموکے دو ٹکڑے کرکے ایک ٹکڑے مین پسی ہوئی کالی مرچین اور سیندھا نمک بھرین اور دوسرے ٹکڑے مین پسی ہوئی مصری بھر دین پھر دونون کو گرم کرکے چوسنے سے بھادون اور آسوج مین آنے والا بخار جس مین صفرا کی قے ہوتی ہے چھوٹ جاتا ہے لیموکے رس کو لوہے کے کھرل مین لوہے کے دستے سے گھوٹتے گھوٹتے جب کالا پڑجاوے تب آنکھون کے اندر یا آس پاس پتلا لیپ کرنے سے آنکھون کا درد مٹتا ہے اس کے رس مین آنولون کو پیسکر بالون مین ملنے سے انکا گرنا بند ہوجاتا ہے اور لمبے ہوجاتے ہین روز مرہ داد کو کھرچ کر اوپر اسکا رس لگانے سے داد مٹ جاتا ہے اسکا رس گرمی کے ضعف ہاضمہ کو مٹاتا ہے اسکا رس آنکھون مین لگانے سے یرقان دفع ہوتا ہے۔ اس کے رس مین ہرے کانچ کی چوڑی کو مہین پیسکر آنکھون مین لگانے سے پھلی اور جالا کٹجاتا ہے اسکا رس بچھو کے ڈنک پر ٹپکانے سے اسکا زہر اترتا ہے اسکے رس مین کھانڈ ملاکے سر پر لگاکے دو پہر کے بعد دھوڈالنے سے سر کی بھوسی دفع ہوتی ہے اسکا اور پیاز کا پونے دو تولے رس ملاکے ۱۴ دن تک پلانے سے تلی کا ورم تحلیل ہوتا ہے مگر ان دنون مین دال چانول وغیرہ پرہیزی غذا کھانا چاہیے۔ اسکے بیجون کی ۹ ماشہ مینگین اور ۸ ماشہ سیندھا نمک انکو پیسکر پھانکنے سے بچھو کا زہر اتر جاتا ہے مضر۔ لیموکا رس پٹھون اور سینے اور باہ کو نقصان پہونچاتا ہے اسکو نہار زیادہ کھانے سے پیچش پیدا ہوتی ہے آنتین کمزور ہوجاتی ہین کھانسی کے بیمار کو بہت مضر ہے معدے کو کمزور اور ریاحی مروڑ پیدا کرتا ہے اور بیج پٹھے کو مضر ہین اور روید کہتے ہین کہ کچا پھل بلغم پیدا کرتا ہے اور بدہضمی کا باعث ہو مصلح رس کا نقلیح عناب و شہد وشکر ہے پیچش کے لیے لعابات اور شکریت اصلاح کرون اور بیجون کا مصلح سونف اور کچے لیموکے رس کا مصلح وید چھوارہ بتاتے ہین بدل کرنا اور بجورا اور بیجون کی جگہ نارنگ کے بیج استعمال کرسکتے ہین۔

مقدار خوراک۔ رس آدھے فلو نڈ اونس سے دو تک اور بیج ۳۔ ماشہ سے ۸ ماشہ تک انکو چھیل کر کام مین لاتے ہین۔

لیموے کاغذی کا اچار

اس کے کئی طرح کے اچار بنائے جاتے ہین اس کے کھانے سے ڈکار مین خوشبو پیدا ہوتی ہے اور بدن مین خوشبو آنے لگتی ہے معدے کو طاقت دیتا ہے اسکی رطوبت خشک کرتا ہے قوت ہاضمہ بڑھاتا ہے غلیظ غذاؤن کو ہضم کردیتا ہے اور انکی دخانیت کو مٹاتا ہے دل وجگر کو طاقت دیتا ہے گردے کے سُدّے کھولتا ہے پیشاب کا ادرار کرتا ہے فالج واسترخا وغیرہ اکثر امراض سرد کو دفع کرتا ہے کیڑے کوڑون کا زہر دفع کرتا ہے۔

لیموے کاغذی کا شربت

تازہ پکے ہوئے لیموکے رس کو شہد یا کھانڈ کے ساتھ قوام کرکے تیار کرتے ہین بہتر وہ ہے جسمین بخوبی ترشی ہو اور بنے ہوئے کو سال بھر سے زیادہ کا عرصہ نہ گذرا ہو اور قوام اسکا نہ زیادہ گاڑھا ہو نہ بہت پتلا ہو ایسا بھی کرتے ہین

Hakeem Shoukat Ali

کہ شکر سفید کو چینی کے پیالے میں بھر کر اسمین کاغذی لیمو نچوڑ دیتے ہین اور اتنا رس ملاتے ہین کہ کھانڈ خوب بھیگ جائے اور ایک رات وہان رہنے دیتے ہین پھر صاف کر کے اور اسقدر کاغذی لیموؤن کا رس ملاتے ہین کہ خوب ترشی آجائے اور چاشنی تیار کر لیتے ہین۔

طبیعت شکر سے بنایا ہوا پہلے درجے مین سرد اور تری و خشکی مین معتدل ہے اور شہد سے بنایا ہوا تھوڑی سی خشکی رکھتا ہے انطاکی نے کھانڈ سے بنائے ہوئے کو دوسرے درجے مین سرد اور پہلے مین تر بتایا ہے۔

خواص و فوائد۔ اس سے بہتر صفراوی مزاج کے لیے کوئی دوسری چیز نہین تپ محرقہ اور صفراوی بخار کو مفید ہے فلاح کو مٹاتا ہے زبان کی بستگی دور کرتا ہے آواز اور سینہ صاف کرتا ہے گرم کھانسی اور گرم خفقان کو دفع کرتا ہے صفرا کو بجھاتا ہے خون کے جوش کو بجھاتا ہے تپ صفراوی و تپ مرکب کو اتار دیتا ہے جلے ہوئے اور گاڑھے اور لزج خلطون کو کاٹتا ہے سوداوی خلطون کے اجزے دبا تا ہے اگر دستون کی دوا کے کھانے سے قبل پکو جاٹ لیوین تو بدن کو دواے مسہل کے قبول کرنے کے واسطے آمادہ کردے اور جو دواے مسہل کے عمل کر چکنے کے بعد چاٹین تو جو کچھ وہ دوا باقی رہی ہوگی اُسے نکال دیگا۔ جو کوئی اسکو ہمیشہ کھاتا رہتا ہو اُسکی صحت قائم رہتی ہے بچون کے تمام امراض کو نافع ہے۔ ان بخارون کو جنکا دورہ پڑتا رہتا ہو دور کرتا ہے سموم کے دفع کرنے کے لیے تریاق کا حکم رکھتا ہے خاصکر وہ شربت جسمین نعنع بھی ملایا گیا ہو۔

دید لکھتے ہین کہ کاغذی لیمو کا شربت پلانے سے صفراوی بخار چھوٹتا ہے اسمین دُگنا پانی اور لونگ اور سیاہ مرچ ڈال کر پلانے سے کھانے کی طرف رغبت پیدا ہوتی ہے خون کی گرمی کو دباتا ہے اس کے تین چھٹانک رس کا سیر بھر کھانڈ مین شربت بنا کے باولی نے دفع کرنے کے لیے پلانا چاہیے اسکی سکنجبین پلانے سے صفراوی قے اور گرمی دور ہوتی ہے۔

لیمو کا تیزاب

سائٹرک ایسڈ (ش) ایسیڈم سائٹریکم (ل)

صفات و شناخت۔ قلمدار تیزاب ہے جو کاغذی لیمو کے رس مین سے نکالا جاتا ہے بیرنگ اور خوبصورت ہوتا ہے شراب مین کم حل ہوتا ہے اور خالص ایتھر مین بالکل نہین۔ یون جیسے وزن کی رو سے ٹھنڈے پانی اور نصف کھولتے ہوئے پانی مین بخوبی حل ہوجاتا ہے جب ایک اونس پانی مین ۳۰ گرین تیزاب حل کرین تو وہ طاقت اور کیفیت تیزابی مین لیمو کے رس کی طرح ہے۔

خواص و فوائد۔ بخارون مین ٹھنڈک اور فرحت پیدا کرنے اور پیاس اور جی متلانا موقوف کرنے کے لیے پانی کے ہمراہ جرعہ جرعہ پلاتے ہین اسکروی یا پرپورا کے مرض مین بھی مفید ہے مگر ان فوائد کے لیے تازہ لیمو کے رس کو زیادہ ترجیح ہے اسکروی کا حال لیمو کے بیان مین دیکھو اور مرض پرپورا یہ ہے کہ کسی عضو اندرونی مین خون تراوش پاکر جمع ہوجاتا ہے۔ بیس گرین تیزاب نصف فلوئڈ اونس پانی مین حل کرین تو نصف فلوئڈ اونس تازہ لیمو کے رس کے مساوی ہے۔ مفصلۂ ذیل سائٹریٹ نمک دواءً کام مین آتے ہین۔ سائٹریٹ آف امونیم اور سولیوشن آف سائٹریٹ آف بسمتھ اینڈ امونیم اور سائٹریٹ آف آئرن اینڈ امونیم اور سائٹریٹ آف میگنیزیا

Hakeem Shoukat Ali

اینڈ کوئی نائن اور سائٹریٹ آف لیتھیم اور سائٹریٹ پٹاسیم اور ایفروسنٹ سائٹرو ٹارٹریٹ آف سوڈیم۔
مقدار خوراک ۔ تیزاب کی دس گرین سے تیس گرین تک۔

لے ونڈر (ش)

(لئے وین ڈیولا ویرا دل)

صفات وشناخت ۔ ایک چھوٹا سا پیڑ ہے جس کے خوبصورت نیلے رنگ کے چھوٹے چھوٹے پھول بہت ہوتے ہیں جنسے روغن کشید کرتے ہیں۔ اس کا تنا باریک مربع اور کبھی ایک گز تک بلند ہوتا ہے
خواص وفوائد ۔ محرک اور مقوی معدہ ہے درد سر اور مرض بائے گولا اور تبیدگی دل میں اسکا مرکب ٹنکچر عمدہ دوا ہے اسکے روغن اور اسپرٹ کو خوشبو کے لیے بہت استعمال میں لاتے ہیں۔ ریاح کو تحلیل کرتا ہے آنتیج کو توڑتا ہے قولنج اور مراق کو نافع ہے۔

باب المیم

ماء الجبن (ع)

بفتح میم وسکون الف وضم ہمزہ والف ولام ساکن وضم جیم تازی وکسر بائے موحدہ ونون ساکن اسکو ماء الشیر بھی کہتے ہیں۔ (آب پنیر (ف))

صفات ۔ دودھ کا پانی ہے جسمیں حدت اور دست آوری اور جلا اور دھونے کی کیفیت آگئی سرخ یا زرد رنگ اور نیلی آنکھوں والی بکری کے دودھ سے تیار کیا ہوا عمدہ ہوتا ہے مفصل حال اسکا کتاب کے دیباچے میں بتا چکا ہوں یہاں منافع ذکر کرتا ہوں۔
خواص وفوائد ۔ حرارت جگر کو تسکین دیتا ہے احتراق کو مٹاتا ہے اسکے لگانے سے چھائیں اور کھجلی کو نفع ہوتا ہے پینے سے مالیخولیا اور مرگی جاتی رہتی ہے۔ اگر بعض مناسب دواؤں کے ساتھ آنکھ کے ورم پر لگائیں تو تحلیل کردے گرم مزاج والے کے لیے جسکو استسقا کے واقع ہونے کا خوف ہو مفید ہے صفرا کی حدت کو مٹاتا ہے خراب اور جلے ہوے خلطوں کو نکالتا ہے جتنا زیادہ دودھ پتلا ہوگا اتنا ہی اسکا پانی زیادہ دست لائے گا اگر گاڑھا ہوگا تو اسکا پانی تراوٹ زیادہ پیدا کریگا شیرخشت کے ساتھ اسکو پینے سے دستوں کی راہ جلا ہوا صفرا نکلتا ہے اور افتیمون کے ساتھ پینے سے جلا ہوا سودا خارج ہوتا ہے اور بلغم نکالنے والی دواؤں کے ساتھ پینے سے بلغم کو نکالتا ہے اور زرداب نکالنے والی دواؤں کے ساتھ استعمال کرنے سے زرداب کو نکالتا ہے گرم خشک مزاج والوں کو فربہ کرتا ہے ہڑ کے ساتھ پینے سے کھجلی کو مٹاتا ہے یرقان کو نافع ہے اس سے حقنہ کرنے اور پینے سے آنتوں سے بدبودار فضلہ نکل جاتا ہے اور کسی طرح سوزش پیدا نہیں کرتا۔ بلکہ سوزش کو تسکین پہونچاتا ہے اور جن پھوڑوں میں پیپ بھری ہو انھیں دھوتا ہے اگر اس سے یہ مقصود ہو کہ دست لادے تو جبنیت سے جدا کرنے کے بعد آگ پر اوٹنا بھی لیں تاکہ جو کچھ جبنیت باقی ہو وہ بھی جدا ہو جائے ماء الجبن کا یہ خاصہ ہے کہ اول اول میں دست لاتا ہے جب اسکو ہمیشہ پیتے رہتے ہیں تو طبیعت عادی ہو کر غذا اُس سے حاصل کرنے لگتی ہے اور اب دست نہیں آتے البتہ بدن میں تراوٹ پیدا ہوتی ہے خاصکر ایسے شخص میں جسکا خون خراب ہے اور

Hakeem Shoukat Ali

اسکی پہچان یہ ہے کہ کھانا خوب کھاتا ہے اور وہ ہضم ہوجاتا ہے مگر موٹا نہین ہوسکتا دُبلا رہتا ہے۔

مقدار خوراک - اسکا حال دیباچے مین لکھا ہے ابن تلمیذ وغیرہ کہتے ہین کہ ۱۲ تولہ ۹ ماشہ سے ۲۰ تولہ ساڑھے دس ماشہ تک اور دیسقوریدوس کہتا ہے کہ کبھی اسکو وتنا فوتا پیتے ہین اور ہر بار مین میں تولہ دس ماشہ تک پیتے ہین یہانتک کہ پچاسی تولہ تک نوبت پہونچ جاتی ہے۔

ماءاللحم (ع)

آب گوشت

صفات - اسکی ساخت کا حال کتاب کے دیباچے مین مذکور ہوچکا ہے۔

خواص وفوائد - یہ ایک لطیف چیز ہے جس سے روح قوت پاتی ہے اور خون بڑھتا ہے دل کو قوت دیتا ہے ضعف مٹاتا ہے اگر عورتون سے صحبت کرتے کرتے طاقت طاق ہوجائے تو اسکے پینے سے پیدا ہوجاتی ہے اسی طرح ہر طرح کے استفراغ سے جو طاقت زائل ہوجائے تو اُسے قائم کرتا ہے اور اس امر مین کوئی دوسری چیز اسکی نظیر نہین۔

مابیرا (ھ)

بفتح میم وسکون الف وکسر بائے موحدہ وسکون یائے تحتانی وفتح رائے مہملہ وسکون الف - اسکا ایک نام ترلا ابر ابھی ہے

صفات وشناخت - ایک ہندوستانی بوٹی ہے قد آدم تک بلند ہوتا ہے اسمین شاخین بہت سی ہوتی ہین جب اسکی شاخ بڑھکر بوجھ نہین سنبھال سکتی اور زمین پر گرجاتی ہے تو اُسمین سے جڑین پھوٹ آتی ہین پتے لمبے اور کنگورہ دار تلسی کے پتون کی طرح اور اُنسے بڑے ہوتے ہین پتون اور شاخون پر سفید اور ملائم روان ہوتا ہے شاخون کے سرون پر طرے ہوتے ہین جنمین نیلے رنگ کے چھوٹے چھوٹے پھول لگتے ہین بیج ننھے ننھے کسی قدر تکونیا لگتے ہین اسکے تمام اجزا مین سنبھالو کی سی بو آتی ہے جو کسی قدر طبیعت کو ناگوار گذرتی ہے - اسکی ایک قسم بلیہ ہے جسکی بیل پھیلتی ہے۔

طبیعت - گرم وخشک۔

خواص وفوائد - اس کے پتون کا رس سات تولہ کے قریب نکالکر سونٹھ اور پیپل اور پیپلامول اور سیاہ مرچ کے ساتھ پیوین غذا مین گھی کے ساتھ بے نمک کی روٹی یا بے نمک کا خشکہ گھی کے ساتھ رکھین اور صبح وشام دونون وقت یہ دوا پیتے رہین دو تین روز مین نہایت ایک ہفتے مین گٹھیا کا مرض کتنا ہی سخت ہو اور ہاتھ پاؤن کو جنبش نہ ہوسکے جاتا رہے گا۔

ماٹ (ھ)

بفتح میم وسکون الف وتائے ثقیل موقوف تلنگی زبان مین کوئی کورہ نام ہے۔

صفات وشناخت - ایک ہندوستانی روئیدگی ہے اسکی دو قسمین ہین بستانی وصحرائی بستانی کا پیڑ نہ تو زیادہ اکڑا ہوتا ہے اور نہ زمین پر بچھا ہوا دونون صورتون کے درمیان مین ہوتا ہے اور اسکی بعض قسم کی شاخین سرخ اور بعض کی مائل بسفیدی ہوتی ہین اور اسکے پتے نازک اور چکنے اور نرم ہوتے ہین رگین اُنپر بہت ہوتی ہین کسی قدر چولائی اور چندن بتھوے کے پتون سے مشابہ ہوتے ہین اور اس مین خوشہ آتا ہے جس کے اندر سیاہ اور باریک بیج تخم خرفہ کے مشابہ ہوتے ہین - اس کے پتے پکاکر کھاتے ہین صحرائی کا پیڑ آدھ ہاتھ تک لمبا دیکھا گیا ہے اور بعض قسم اسکی خاردار

Hakeem Shoukat Ali

ہوتی ہے جسے کانٹی ماٹ کہتے ہین۔

طبیعت ۔ گرم و خشک اور جڑ گرم و تر۔

خواص و فوائد ۔ سبک ہے حبس بول اور تپ صفراوی اور بلغمی کو دور کرتا ہے بادا ور بواسیر اور امراض چشم پیدا کرتا ہے قابض اور دیر ہضم ہے ۔ اسکی جڑ کی چھال کی خشک ٹکیہ بنا کر دودھ مین پکا کر شہد ملا کر اُس عورت کو کھلائین جسکا دودھ خشک ہوگیا ہو تو دودھ پیدا ہو جائے اگر اس جڑ کی چھال دور کرکے اندر کی چیز نکالکر پیکر یہ سفوت سو تولہ کر سو تولہ دودھ اور سو تولہ شہد کے ساتھ پکائین تاکہ قوام پیدا ہو جائے پھر ایک برتن مین رکھ چھوڑین اور صبح و شام اُس عورت کو جسکا دودھ خشک ہوگیا ہو اس طرح چٹائین کہ اول تل کا تیل بدن پر مالش کرکے گرم پانی سے بدن کو دھو کر فی الفور اس دوا کو چاٹ لے اور بدن کو گرم رکھے اگر دو ہفتہ یہ عمل کرین تو دودھ بہت بڑھ جائے اور اگر کانٹی ماٹ کو جو جنگلی قسم ہے اُبالکر پھوڑے یا رسولی پر رکھ کر کاغذ اُسکے اوپر چپکا کر باندھ دین اور سر و بالی اوپر سے بکائین اور ایک گھڑی تک ٹپکاتے رہین تو اس عرصے مین جلد اندر سرایت کرکے گوشت کھائے گی اور زخم کر دے گی۔

ماچ پتری (ھ)

بفتح میم و سکون الف و جیم فارسی موقوف و فتح باے فارسی و سکون تاے فوقانی و کسر راے مہملہ و سکون یاے تحتانی

صفات و شناخت ۔ ایک بوٹی ہے نازک بہت سی باریک شاخین ہوتی ہین اور گز تک اسکا درخت بلند ہوتا ہے اور پتے داؤدی کے پتون کی طرح ہوتے ہین مگر اُنسے بڑے اور کم دبیز ہوتے ہین بو بھی داؤدی کی سی ہوتی ہے پتا ایک طرف سے سبز ہوتا ہے دوسری طرف سے تھوڑی سی سفیدی ہوتی ہے جب پُرانا ہوتا ہے تو زرد پڑ جاتا ہے شاخون کے سرون پر کلیان باریک پیدا ہوتی ہین اور خوشہ دار ہوتی ہین کاکل کی طرح معلوم ہوتی ہین کسی کا رنگ سرخ ہوتا ہے کسی کا سبز اس کے درخت اکثر باغون مین بوتے ہین مزہ تیز و تلخ ہوتا ہے اور خوشبو آتی ہے اس سے عطر تیار کرتے ہین۔ مؤلف تذکرۃ الہند کا خیال ایسا ہے کہ یہ نام یا مرزنجوش ہے یا انکی اقسام مین سے ہے۔

طبیعت ۔ گرم و خشک دوسرے درجے مین۔

خواص و فوائد ۔ یہ بوٹی بھوک پیدا کرتی ہے معدے و جگر کو قوت دیتی ہے ریاح تحلیل کرتی ہے بدن کو فربہ کرتی ہے منی زیادہ کرتی ہے بیٹیس کے مرض اور تپ کو زائل کرتی ہے نتھنون کا سدہ دور کرتی ہے بواسیر الانف کو دور کرتی ہے برص اور بہق کو مفید ہے دستون کو بند کرتی ہے ہیضے مین نافع ہے رحم کو قوت دیتی ہے ۔ اس کے کھانے سے عورت قابل حمل رہنے کے ہو جاتی ہے۔

مادھوی (ھ)

بفتح میم و سکون الف و فتح دال مہملہ مخلوط بہا و کسر واو و یاے معروف پنجابی اور سنسکرت مین بھی یہی نام ہے گجرات اور بنگال مین مادھوی لتا بولتے ہین

صفات و شناخت ۔ تالیف شریف مین لکھا ہے گل ہندی ست اور محیط مین اتنا اور اضافہ کیا ہے کہ از کتب ہندیہ چنان متحقق شدہ کہ اسم بوتیا موگرہ است یعنی آنکہ در ماہ بیساکھ بہار می کند یہ قول انکا خلاف تحقیق ہے نہ موتیا ہے نہ موگرہ کتب ہندیہ مین تو یون لکھا ہے کہ اسکی بیل ہندوستان کے اکثر گرم حصون مین ہوتی ہے

Hakeem Shoukat Ali

اور اکثر سال کے درخت پر چڑھتی ہے اسکے چار چھ انچ لمبے اور انڈے کی طرح چکنے پتے لگتے ہیں اس کے پودن پر لمبے سفید اور پیلے رنگ کے خوبصورت پھول لگتے ہیں بیساکھ میں اسکے پھل لگتے ہیں۔

طبیعت ۔ سرد۔

خواص و فوائد ۔ سبک ہے اخلاط ثلثہ کا فساد دفع کرتی ہے اسکے پتوں کو پیس کے لیپ کرنے سے جلد بدن کے امراض مٹتے ہیں اسکا رس پلانے سے پیٹ کے کیڑے مرتے ہیں کھجلی مٹانے کے لیے اس کے رس کا لیپ کرنا چاہیے اس کے تمام اجزا کا جوشاندہ تیل میں سکھا کر اسکی مالش کرنے سے کھجلی مٹتی ہے اس کے پتوں کو جوش کرکے پلانے سے دمہ دفع ہوتا ہے۔

ماڑ (ھ)

بفتح میم و سکون الف و رائے ثقیل موقوف گجرات میں بھی یہی نام ہے سنسکرت میں مارٹم اور مرہٹی میں بھیرے ماڑ بولتے ہیں

صفات و شناخت ۔ اس کے درخت پچھمی گھاٹ پر مہا بلیشور تک برہما بنگال اور اڑیسہ اور سلم میں بہت ہوتے ہیں یہ درخت تاڑی کی طرح سیدھا ہوتا ہے اور اس سے ضخیم ہوتا ہے اور نہایت بلندی پر اسمیں پتے ہوتے ہیں جو سپاری کے پتوں کی طرح ہوتے ہیں اس درخت سے رس تاڑی اور سیندھی کی طرح نکالتے ہیں اسکو **ماڑی** کہتے ہیں یہ سفید اور گاڑھا ہوتا ہے۔ اس سے شراب بھی بنائی جاتی ہے۔

طبیعت ۔ درخت کے اجزا سرد ہیں اور رس گرم و خشک یا گرم و تر بتاتے ہیں۔

خواص و فوائد ۔ بہت بڑا اشتہائے طعام پیدا کرنے والا اکسیلا ہے پیاس اور محنت کو مٹاتا ہے۔ صفرا گرمی بادی اور بلغم کو پیدا کرتا ہے اس کے تازے رس یعنی ماڑی کا صبح کو ایک گلاس پینے سے قبض دفع ہوتا ہے یہ رس نشہ نہایت پیدا کرتا ہے قطرہ قطرہ پیشاب آنے اور سردی مثانہ کے لیے نافع ہے مگر جوان آدمی کو چاہیے کہ انگور ترشی کے ساتھ استعمال کرے تاکہ اصلاح ہو جائے بوڑھوں کے واسطے اصلاح کی حاجت نہیں اسکے پھل کو پیس کے لیپ کرنے سے آدھا سیسی مٹتی ہے۔

مارفیا یا مارفائن

صفات و شناخت ۔ افیون کا جوہر ہے بہت چھوٹی سفید رنگ کی قلمیں ہوتی ہیں ریشم کی مانند آبدار ہوا سے انمیں کچھ تبدیلی واقع نہیں ہوتی یہ سفوف شراب میں حل ہو جاتا ہے اور ۱۰۰ حصہ پانی میں بھی حرارت سے اسکے اجزا بالکل مستغرق ہو جاتے ہیں اور نیچے کچھ باقی نہیں رہتا۔

خواص و فوائد ۔ نیند لاتا ہے اور تسکین دیتا ہے انواع قسم کی دردناک بیماریوں میں مارفیا نیند لانے اور درد کم کرنے کے لیے دیتے ہیں مارفیا کے استعمال سے وہ برے اثر جو افیم سے پیدا ہوتے ہیں نہیں ہوتے اگر ہوتے ہیں تو بہت کم یعنی جی متلانا درد سر سقوط اشتہا خشکی حلق قبض ۔ بالفعل مارفیا جلد کے نیچے بذریعہ چھوٹی پچکاری کے پہونچانا نہایت مفید ہے مثلاً عصبی دردوں کے لیے الابس نافع اور سریع التاثیر تدبیر ہے۔ چہرے کے عصبی درد اور شقیقہ اور عرق النسا اور درد پشت میں مارفیا کی پچکاری کے برابر دوسری اچھی تدبیر نہیں ہے ۔ ایک دفعہ کے عمل سے فائدہ ہو تو

Hakeem Shoukat Ali

تین یا چار بالکی مرتبہ کوٹن مارفائن اور کوڈی آئن سے اپومارفائن تیار کرتے ہین جو چھوٹی سوئی کی مانند چمکدار سفید رنگ خاکی مائل قلمین ہوتی ہین بلا بو اور نہایت عمدہ اور سریع الاثر قی دوا ہے جلد کے نیچے بذریعہ پچکاری پہونچانے سے پانچ سے لے کر پندرہ منٹ مین خوب قے آتی ہے شراب پی ہو یا افیم کھائی ہو یا معدہ مین کوئی چیز اٹک گئی ہو تو اس سے قے کراتے ہین ۱/۱۲ ایک گرین سے ۱/۴ حصہ تک کھلاتے ہین یا بہتر ترکیب یہ ہے کہ ۱/۴ حصہ ایک گرین سے ۱/۲ حصہ ایک گرین تک جلد کے نیچے پچکاری سے پہونچاتے ہین۔ مخرج بلغم بھی ہے ۱/۲۴ حصہ ایک گرین سے ۱/۱۲ حصہ تک کھلانے مین دینے سے فائدہ ہوتا ہے پورا نام اسکا ہیڈرو کلوریٹ اپومارفائن ہے۔ مارفائن اور امونیا کے سولیوشن وغیرہ سے ایک اور جوہر تیار کرتے ہین جسے ایسی ٹیٹ آف مارفائن کہتے ہین۔ سفوف ہے سفید رنگ کا شراب اور پانی مین حل ہو جاتا ہے۔ مارفائن کے افعال و خواص مین ایک گرین کے آٹھوین حصے سے آدھے گرین تک کھلایا جاتا ہے اور مارفائن کا سلفیٹ بھی تیار ہوتا ہے جسکی بیرنگ سوئی کی مانند قلمین ہوتی ہین۔ ۲۴ حصہ پانی مین حل ہو جاتا ہے۔ آٹھوین حصے ایک گرین سے آدھے گرین تک کھلایا جاتا ہے۔

مقدار خوراک۔ مارفیا آٹھوین حصے ایک گرین سے آدھے گرین تک۔

مارگیاہ (ف)

بفتح میم و سکون الف و رائے مہلہ موقوف و کسر کاف فارسی و فتح یائے تحتانی و سکون الف و ہا موقوف

صفات و شناخت۔ ڈیڑھ گز کا پیڑ ہے اسکے پتے بید کے درخت کے پتون کی طرح ہوتے ہین اور پھول زرد اور قبہ سانپ کے پھن کی طرح اور آذربائجان علاقہ ایران مین پیدا ہوتا ہے بعض کے نزدیک ناگدون اور بلیون اور مارگیاہ ایک چیز ہو اور صاحب تحفۃ المومنین اسکو جلیون خیال کرتا ہے اور کہتا ہے کہ آذربائجان کے آدمی اسکو بھلکر شوربے مین پکا کر کھاتے ہین۔

خواص و فوائد۔ آذربائجان کے آدمی کہتے ہین کہ جو اسکو کھا لیتا ہے اسپر سانپ وغیرہ زہریلے جانور کا زہر اثر نہین کرتا ہے بشرطیکہ اس کے کھانے کے بعد ایک ہفتہ تک فطیری روٹی کے سوا کوئی چیز نہ کھائین اور جماع وغیرہ سے احتیاط رکھین۔

مارکیوا (ف)

بفتح میم و سکون الف و رائے مہلہ موقوف و فتح کاف تازی و سکون یائے تحتانی و فتح واؤ و سکون الف

صفات و شناخت۔ ایک درخت ہے کہ چار پانچ گز کا بلند ہوتا ہے اور ڈالیان نہایت سخت ہوتی ہین پھول سرخ رنگ اور وضع گل خطمی یا خیری کی سی اور پھل مثل فندق کے جسمین دانہ سیاہ و نرم ہوتا ہے پھل کا رنگ بھی سیاہی مائل ہوتا ہے اسکا دانہ سیاہ مرچ کی طرح تیز اور چرپرا ہوتا ہے یہانتک کہ اگر کسی قسم کا اناج اس کے ساتھ اوٹایا جائے تو اسکا مزہ بھی سیاہ مرچ کی طرح تیز ہو جائے بعض نے اسکو مارکیوا میم کی جگہ نون سے بتایا ہے گیلانی کہتا ہے کہ اسے خشخاش سرخ کہتے ہین بعض کہتے ہین کہ یہ فلفل الماء کی ایک قسم ہے۔

طبیعت۔ گرم و خشک دوسرے درجے مین ہے۔

خواص و فوائد۔ ریاح کو تحلیل کرتا ہے بواسیر کو نافع ہے اسکی چھال کا لیپ بشرے کو سرخ کرتا ہے ورم کو

تحلیل کرتا ہے اسکی راکھ چھائین وغیرہ کو دور کرتی ہے اس کے پتون کے ضماد سے اورام سرد وسخت اور سرطانی ورم تحلیل ہوجاتے ہین اسکو پیس کر رحم مین رکھنے سے خون حیض کھل جاتا ہے اسکے پتون کو پانی مین پیسکر بالون پر ضماد کرنے سے بال اُتر جاتے ہین اسکے پھل کے دانون کو پیسکر کھانے سے ریاح تحلیل ہوتی ہین اور بلغم نکلتا ہے گیلانی نے جو لکھا ہے کہ اس کے پھل اور پتون اور شاخون کو جلاکر راکھ ہرتال مین ملاکر پانی مین ترکرکے بالون پر لگائین تو بال اُترجائین یہ ترکیب ہرتال کی وجہ سے موثر معلوم ہوتی ہے کیونکہ چونے کے ساتھ ہرتال کے لگانے سے بھی بال گرجاتے ہین پس اس راکھ کو بطور چونے کے ہرتال کا مددگار سمجھنا چاہیے اس پیڑ کے اجزا کی دھونی سے بوا سیر کے مسے سوکھکر جلد گرجاتے ہین۔

مازریون

بفتح میم وسکون الف وفتح زاے نقطہ دار وسکون راے مہملہ وضم یاے تحتانی وسکون واو ونون موقوف

صفات وشناخت۔ ایک جڑ ہو جسکا قد سماق کے درخت کے برابر ہوتا ہے اس کے اجزا مین نہایت تیز دودھ ہوتا ہے۔ کئی قسم کا ہوتا ہے (۱) چھوٹی قسم جس کے پتے چھوٹے زردرنگ اور زیتون کے پتون سے قدرے چھوٹے اور آس کے پتون کے برے اور دبیز ہوتے ہین اسکو فارسی مین ہفت برگ اور شیرازی مین مشت رد کہتے ہین (۲) بڑی قسم یعنی اسکے پتے بڑے اور سفید ہوتے ہین اور دبیز نہین ہوتے زیتون کے پتون سے مشابہت رکھتے ہین اسکو اشخیص کہتے ہین اور ذاتی وید اس بھی بولتے ہین (۳) سیاہ پتے یہ قسم نہایت بری اور غیر مستعمل ہے اسکو کمالیون اور رخامالیون اور رخا مالاون کہتے ہین۔ بعض کہتے ہین کہ جس چیز کو ہندوستان مین بھیلی کہتے ہین وہ یہی ہے۔ بعض نے یون لکھا ہے کہ مازریون ایک روئیدگی ہو جسکی شاخین ایک بالشت کے قریب بڑی اور پتے زیتون کے پتون کی طرح اور اُنسے پتلے ہوتے ہین چابنے سے زبان پر سوزش ڈالتے ہین بعض نے کہاہے کہ اس کے پتے کیز کے پتون کی طرح اور اُنسے چھوٹے ہوتے ہین اور بیجون کی وضع سونف کے بیجون کی سی پتون مین چنبیپ ہوتا ہے جو ہاتھ کو چپکتا ہے مزے مین اتنی چرپراہٹ ہوتی ہے کہ حلق کو پکڑ لیتی ہے سیاہ قسم شبرم سے بھی قوی ہے سفید قسم قابل استعمال ہے مگر یہ بھی مضرت اور نقصان سے خالی نہین اور شبرم کے قریب قریب قوت رکھتی ہے اس لیے بغیر تدبیر و اصلاح کے اسکو بھی کام مین نہ لائین۔

طبیعت۔ گرم وخشک تیسرے درجے کے آخر مین اور شیخ الرئیس وغیرہ نے چوتھے درجے مین گرم وخشک لکھا ہے دودھ چوتھے درجے مین گرم وخشک ہے۔

خواص وفوائد۔ جلا کرتا ہے مواد کو نکالتا ہے صفرا اور بلغم وسودا کا مسہل ہے اس کے پتون کے لگانے سے بہق اور برص اور خارش اور داد کو نفع ہوتا ہے شہد مین ملاکر ایسے پھوڑون پر جن مین مواد بھرا ہوا ہو لگانے سے صاف ہوکر خشک ہوجاتے ہین زربھی پر اسکے لگانے سے خشکی آجاتی ہے اسکو لگانے سے گنج دور ہوجاتا ہے دانتون مین درد ہو تو اسکی ہر ایک قسم کو جوش دیکر کلیان کرین اگر ایسا لوبین کو تھوڑے سے موم اور سیاہ مرچ کے ساتھ درد ناک اور کیڑے لگے ہوئے دانت پر رکھدین تو درد کو تسکین ہوجائے اسکے کھانے سے دست خوب آتے ہین اور صفرا و بلغم رطوبت ہوکر نکل جاتے ہین اور پیٹ کے کیڑے بھی نکل پڑتے ہین استسقاے لحمی اور زقی کو بھی فائدہ بخشتا ہے یرقان اور

Hakeem Shoukat Ali

ضعف جگر کو دفع کرتا ہے اگر اسکے پتون کو پھول نکلنے کے موسم مین لیکر اور سرکے مین بھگو کر خشک کرکے استعمال کرین تو حدت جاتی رہے - اسکے پتے ۶ رتی کی مقدار مین ۴ تولہ پانی مین جوش دین جب تہائی باقی رہے تو صاف کرکے پی لین تمام کدو دانے اور کینچوے پیٹ سے نکل جائینگے انکے پینے سے خون حیض ونفاس بھی کھلکر ہونے لگتا ہے پیشاب کی رکاوٹ دفع ہوتی ہے چاہیے کہ اسہال سودا وبلغم کے لیے فنوت افیتمون گلاب کے پھول زرد ہڑ رب السوس زیرہ اور نمک لاہوری کے ساتھ استعمال کرین اور اسہال صفراوی کے لیے اسارون عصارۂ غافث افسنتین بالچھڑ اور مصطگی وغیرہ کے ساتھ غرضکہ جس قسم کا مواد نکالنا منظور ہو ویسی ہی دوائین اور مصلحات اسکے ساتھ شریک کرین اگر ایسا کرین کہ ۴ ماشہ مازریون اور ۲ ماشہ افسنتین ان دونون کو پیسکر شہد مین ملاکر شافہ ست کرکے مقعد مین رکھین تو اس سے بھی دست آجائین گیلانی نے کہا ہے کہ مازریون عموماً تمام بدن اور خصوصاً جگر کی رطوبت کو فنا کردیتا ہے آنتون مین ہیجش پیدا کردیتا ہے اسلیے سوا ایسے شخص کے جس کے بدن مین رطوبت کا غلبہ ہو اور قوے مین اعتدال ہو کوئی استعمال نہ کرے بوڑھے بچے - اور جوان کو کبھی نہ کھانا چاہیے البتہ نہایت بوڑھے کو دینے مین باک نہین تپ مین بھی اسکا استعمال مناسب نہین - طبری کہتا ہے کہ اسکے جرم سے روغن کم مضرت ہے اور وہ اس طرح تیار ہوتا ہے کہ سوا دو تولہ مازریون کو پچاسی تولہ پانی مین جوش دین جب تہائی پانی رہ جائے ملکر صاف کرکے سوا دو تولہ روغن بادام ڈالکر اتنا پکائین کہ پانی بالکل جل جائے اسمین سے ۶ ماشہ سے ۱۰ ماشہ تک قوی آدمی کو دینے سے سہولت کے ساتھ دست آجاتے ہین مازریون کے پیڑ کا دودھ سم قاتل ہے بے صدقے لاتا ہے جسکی اصلاح بہت مشکل ہے جو شخص ۲ ماشہ مازریون سیاہ کھالے تو قے اور دست اور بے چینی اور غشی ہو کر مرجاتا ہے اسکا علاج اسطرح کرین کہ گائے کے دودھ کے ساتھ قے کرائین سرد و تر شربت پلائین جنمین گلاب کا عرق اور کیوڑے کا عرق بھی ملا لیا جائے اور بدن پر سرد پانی ڈالین اور ہلکے شوربے پلائین اور گل مختوم دین - **مضر** - گرم مزاج والے اور بچون کو اور جگر کو نقصان پہونچاتا ہے قے اور کرب پیدا کرتا ہے **مصلح** - ملوہ اور سونف کا عرق اور املتاس اور ایسا کرین کہ دو رات دن سرکے مین تر رکھکے اور صاف کرکے روغن بادام کے ساتھ استعمال کرین - **بدل** - ہموزن شبرم اور تگنا ایرسا اور دگنا گوگل -

مقدار خوراک - اجزاے درخت سوا دودھ کے اصلاح وتدبیر کے بعد ۱۲ رتی بھر سے ۳ ماشہ تک شیخ نے لکھا ہے کہ اسکی اصلاح کے بعد چھ درخمی تک استعمال کرنا چاہیے جس کے دو تولہ اور ڈھائی ماشہ ہوے کیونکہ شیخ کے نزدیک ایک درخمی ۴ ماشہ بھر ہے شارح گازرونی کہتا ہے کہ یہ مقدار بہت زیادہ ہے غالب یہ ہے کہ درخمی کا لفظ کاتب کی غلطی سے لکھ گیا ہوگا دراصل شیخ نے چھ حبات لکھا ہوگا بعض نے لکھا ہے کہ ۶ رتی بھر سے ۱.۵ ماشہ تک کھانا چاہیے -

مازو (ف)

بفتح میم وسکون الف وضم زاے نقطہ دار وواو معروف - عفص (ع) ماجو پھل (ھ) گجراتی مین مازیان اور مرہٹی مین مایے پھل کہتے ہین سنسکرت مین مجھجلم نام ہے

صفات وشناخت - مین پہلے عربی اور فارسی کتب کی تحقیقات لکھتا ہون پھر تحقیقی بات بتاؤنگا -

(۱) بعض کہتے ہین کہ بلوط کے درخت کا پھل ہے اور یہ غلط ہے (۲) ایک ایسے درخت کا پھل ہے جو درخت بلوط

Hakeem Shoukat Ali

سے نہایت مشابہت رکھتا ہے اسلئے کہ یہ بلوط سرد ملکون سے مخصوص ہے اور مازو ہندوستان مین بھی کہ گرم ہے پیدا ہوتا ہے اسی کو صحیح مانا گیا ہے (۳) بعض ناواقف شمشاد کے پھل کو ماز سمجھتے ہین (۴) حق تحقیق یہ ہے کہ مازو کے درخت ہندوستان مین نہین ہوتے محقق ویدون نے اپنی کتب مین یہی لکھا ہے یونان ایشیاے کوچک اور سیریا وغیرہ ملکون سے ہندوستان مین آتے ہین - ڈاکٹر مون نے اپنی کتابون مین لکھا ہے کہ اسکے درخت کو لاطین مین کوئرکس انفیکٹوریا کہتے ہین اسکی شاخون مین ایک کیڑا جس کا نام سائینیپس گالی ٹنکٹوری ہے تنہ پہ سوراخ کرکے اپنا انڈا رکھتا ہے اس سوراخ مین سے رطوبت نکلکر ایک گولی کی شکل مین جم جاتی ہے جسکو مازو کہتے ہین جو سخت اور وزنی اور گول ہوتی ہے اور قد مین مختلف یعنی قطر اسکا آدھے انچ سے پون انچ تک یا زیادہ سطح پر چھوٹے چھوٹے صاف ابھار ہوتے ہین انکے مابین کی سطح بھی صاف ہوتی ہے اوپر سے رنگت نیلگون سبز اور اندر سے زردی مائل یا سفید بھورا پن لیے ہوے اور بیچ مین اندر ایک چھوٹا سا غار ہوتا ہے بلا بو اور ذائقہ بہت کسیلا - دو طرح کے ماجو پھل بازار مین ملتے ہین ایک وزنی اوپر سے نیلگون اور بیچ مین سوراخ نہین ہوتا اور یہی عمدہ اور زیادہ موثر بھی ہے دوم سفید اور ہلکے سوراخدار ہوتے ہین انمین سے کیڑا پیدا ہونے کے بعد سوراخ کرکے نکل جاتا ہے اسکی ماہیت مین فی صدی ۳۵ حصہ ٹانک ایسڈ اور ۵ حصہ گیلک ایسڈ اور گوند اور مادہ کھجلی اور نمکیات وغیرہ ہین - ٹانک ایسڈ اور گیلک ایسڈ مازو کے جوہر اور تیزاب ہین یہ مازو مین سے ایک خاص ترکیب کے ساتھ حاصل کیے جاتے ہین اور دونون بنے ہوے اسپتالون مین ملتے ہین ٹانک ایسڈ تو ہلکے زرد رنگ کی ڈلیون مین ہوتا ہے یا چمکدار ریتون مین - ذائقہ خوب کسیلا اسمین کیفیت تیزابی پائی جاتی ہے پانی اور شراب مین بخوبی حل ہوجاتا ہے خالص ایتھر مین نہایت کم اور گیلک ایسڈ کی قلمین سوئی کی مانند اور مثل ریشم کے ملائم ہوتی ہین رنگت قریب قریب سفید مگر اکثر بہت ہلکا زرد ہوتا ہے سو حصے ٹھنڈے اور صرف تین حصے کھولتے ہوے پانی مین حل ہوتا ہے شراب مقطر مین بھی حل ہوجاتا ہے مازو سے انگریزی سیاہی بھی تیار ہوتی ہے اور مازو کی قوت تین برس تک رہتی ہے -

طبیعت - سرد پہلے درجے کے آخر مین اور خشک دوسرے درجے کے آخر مین بعض سرد دوسرے درجے مین اور خشک تیسرے درجے مین جانتے ہین -

خواص وفوائد - قابض ہے کیسے ہی پرانے دست ہون انکو بند کرتا ہے اسکا خیسانده نکسیر کو روکتا ہے نفوخ بھی نکسیر کو روکتا ہے امراض چشم کو نافع ہے اسکا سرمہ دمعہ اور سیلان اور جرب چشم کو مفید ہے اگر کان سے خون جاری ہو تو خرفے کے پتون کے رس کے ساتھ کان مین ٹپکانے سے رک جاتا ہے اسکو دانتون اور اسکی جڑون پر ملنے اور اسکے جوشاندے کے ساتھ خصوصاً جس مین سرکہ بھی شریک ہو کلیان کرنے سے دانتون اور مسوڑھون مین قوت آتی ہے منھ آنے کو نافع ہے - اگر دانت کو کیڑا کھا کر سوراخ کردے تو اس مین مازو بھرنے سے نفع ہوتا ہے مازو کا سفوف پانی کے ساتھ پھانکنے سے آنتون کے زخم اور پرانے دستون اور سیلان حیض کو صحت ہوتی ہے - رحم کی رطوبت کو خشک کرتا ہے فرج کو تنگ کرتا ہے - ابتدائی زمانے مین سرکے کے ساتھ داد اور سرخ بادے پر لگانا بہت مفید ہے بالخورے اور جھائین اور چھیپ اور سیاہ داغون کو بھی اسکا لیپ سرکے کے ساتھ فائدہ پہونچاتا ہے مازو کو پیس کر زخم کے بد گوشت پر بُرکنے سے صاف ہوجاتا ہے -

Hakeem Shoukat Ali

اگر جلاکر اسکو لگایا جائے تو ورم کو جلد تحلیل کردے بالون کو اسکے جوشاندے کے پانی سے دھونا سیاہ کرتا ہے اور گھونگھروالے بھی بنا دیتا ہے پسلی اور گردے کے درد کو اسکا لیپ مفید ہے اگر بغیر سوراخ کیا ہوا مازو عورت کے رحم مین رکھ کر ایک رات رہنے دیا جائے اور پھر نکالا جائے اگر اسمین کیڑا ملے تو عورت حاملہ ہے ورنہ نہین اسکے لیپ سے پسینا بند ہوجاتا ہے اور اسکی بدبو مٹ جاتی ہے اسکے لیپ سے پھیلنے والے زخم رک جاتے ہین آکلہ کو بھی نفع ہوتا ہے ابن ہیثم نے لکھا ہے کہ اگر کوئی آدمی مازو کو اپنے زانو پر باندھے تو پھوڑے پھنسیان نہ نکلین ٹوٹی ہوئی ہڈی پر اسکا لیپ نافع ہے اس سے منہ آنے کو نفع ہوتا ہے مسوڑھون کی بدبودار رطوبت چھٹ جاتی ہے اسکو جوش کرکے لیپ کرنے سے مقعد کا باہر نکل آنا موقوف ہوجاتا ہے اور اگر بچے کی ناف پھول جائے تو وہ بھی بیٹھ جاتی ہے اگر رحم لٹک جائے تو اسکو جوش کرکے اسمین بٹھانا چاہیے اور رحم سے رطوبت کا نکلنا بھی بند ہوجاتا ہے اور کانچ نکلنے کی عادت بھی موقوف ہوجاتی ہے اسکے جوشاندے سے استنجا کرنا بھی یہی فائدہ پہونچاتا ہے ۔ اسکو آگ پر رکھ کر بھون لین یا مٹی کے ٹھیکرے مین رکھ کر آگ پر اس ٹھیکرے کو رکھ کر اس طرح بھون لین اور پھر شراب مین یا نمک پڑے ہوے سرکے مین بھون لین اس صورت مین قبض اور خشکی اور لطافت بڑھ جاتی ہے کیونکہ حرارت کی وجہ سے یہ باتین حاصل ہوجاتی ہین ایسا مازو زخمون کے خشک کرنے اور خون روکنے کے لیے غیر سوختہ سے عمدہ ہے ۔ **مضر** سینہ و حلق کو **مصلح** ۔ کتیرا ببول کا گوند اور نیم برشت انڈے کی زردی کے ساتھ **بدل** ۔ زرد ہڑ کا چھلکا ۔ جفت بلوط ۔ چھوٹی اور بڑی مائین اور پوست انار ۔

مقدار خوراک ۔ ۴ ۔ ماشہ ۔

وید کہتے ہین کہ ماجوپھل بہت قابض چرپرا گرم سرد خشک کسیلا ہلکا ہاضم اور دوپاک مین کڑوا ہے یہ نباتات کے کھارون کے زہرون کو روکنے کے لیے یا اتارنے کے لیے بہت اچھا ہے خون کو روکنے کے لیے ماجوپھل یا ماجوپھل اور افیم کا مرہم بہت اچھا ہے مسوڑھون کو مضبوط کرنے کے لیے ماجوپھل کا منجن بہت اچھا ہے طاقت بڑھانے کے لیے دواؤن مین ماجوپھل ملایا جاتا ہے باری سے آنے والے بخار کو روکنے کو ماجوپھل کا استعمال کیا جاتا ہے دست اور آنون بند کرتا ہے ماجوپھل کے سفوف کو تھوڑے سے پانی مین بھگو کے سر پستان کے زخم پر لگاتے ہین اسکا مرہم بادی کی بواسیر پر لگایا جاتا ہے سفید رطوبت کے رحم سے جانے اور سوزاک مین ماجوپھل کا استعمال بہت نافع ہے ماجوپھل اور انار کے چھلکے کو پیس کے بُرکنے سے کانچ کا نکلنا بند ہوجاتا ہے اسکو سرکے مین گھس کے انگلی کے پورے کو لگا کر اس سے بچے کے لٹکے ہوے کاگ کو اٹھاتے ہین اسکو کوٹ کر سرکے مین اونٹا چھانکر کان مین ٹپکانے سے کان کا بہنا بند ہوجاتا ہے ماجوپھل پیس کے ناک مین پھونکنے سے نکسیر بند ہوجاتی ہے ایک کچا اور ایک جلا ہوا ماجوپھل اور ایک کچی اور ایک جلی ہوئی سپاری پیس کر دانتون پر ملنے سے دانت اور مسوڑھے مضبوط ہوجاتے ہین ماجوپھل اور سپاری کو اونٹا کے کلیان کرنے سے خون کا نکلنا مسوڑھون سے بند ہوجاتا ہے ماجوپھل اور اسگند کو پانی کے ساتھ پیس کر گرم کرکے لیپ کرنے سے خصیون کا بڑھنا مٹتا ہے ماجوپھل کو جلاکر راکھ زخم مین بھرنے سے خون کا نکلنا بند ہوتا ہے ۔

ڈاکٹر کہتے ہین کہ ٹانک ایسڈ قابض ہے سیلان خون کے امراض مین عمدہ دوا ہے جب پھیپھڑہ یا گردہ یا معدہ یا رحم سے خون آتا ہو اور علامتین سوزش و التہاب کی نہون تو تین سے چھ گرین تک دن مین تین یا چار مرتبہ دینے سے نفع ہوتا ہے استحاضہ مین تین گرین کی مقدار مین تین تین گھنٹہ کے بعد دین مسوڑھون یا بواسیر کے مسون سے خون نکلتا ہو تو ٹانک ایسڈ کا

Hakeem Shoukat Ali

باریک سفوف برکنے سے فائدہ ہوتا ہے۔ بچہ مین بطور ناس کے سنگھاتے ہین۔ اس قسم کی پرانی کھانسی مین جب بلغم کثرت سے نکلتا ہو تو دو یا تین گرین کی مقدار مین دو دو گھنٹہ بعد کسی مسکن یا مسہل دوا کے ہمراہ دیتے ہین حلق کے امراض مین اسکے گلیسر این کا لگانا نہایت نفع بخشتا ہے چنانچہ حلق کے دکھنے یا اسمین زخم ہوجانے سے لگاتے ہین۔ پرانے اسہال مین افیون کے ہمراہ دیتے ہین کانچ نکلنے مین اسکی پچکاری مفید ہے۔ پرانے سوزاک مین دو گرین فی اونس پانی مین حل کرکے کئی مرتبہ مین پچکاری کے ذریعہ سے استعمال مین لاتے ہین۔ پارے کی وجہ سے یا کسی اور وجہ سے مسوڑھے پھول گئے ہون تو ٹانک ایسڈ مسوڑھون سے ملین عورت کی پستان پھٹ جانے سے ٥ گرین ٹانک ایسڈ کو ایک اونس پانی مین گھولکر لگانا مفید ہے ایسے جلد کے امراض مین جب رطوبت بہت نکلتی ہو تو اسکا سولیوشن چار یا پانچ گرین فی اونس پانی مین یا دس گرین ایک اونس دھوئے ہوئے گھی یا کسی اور چیز کے ہمراہ ملاکر لگانا فائدہ مند ہے اور گیلک ایسڈ عمدہ قابض دوا ہے سیلان خون کے امراض مین جب علامتین سوزش کی نہون تو اسکا دینا نہایت مفید ہے معدے مین زخم ہونے یا کسی اور وجہ سے خون آتا ہو تو دس گرین گیلک ایسڈ اور دس منم پانی ملا ہوا گندھک کا تیزاب ایک اونس پانی مین گھولکر بار بار دین۔ بیرونی استعمال کے لیے ٹانک ایسڈ کو ترجیح دیتے ہین جب پھیپھڑے سے کھانسی کے ہمراہ خون آتا ہو یا جب عورتون کا حیض بند نہین ہوتا ہے تب بھی اسکا استعمال کرتے ہین یا جب پیشاب کے ہمراہ خون آتا ہے تب اسکے کھلانے سے وہ بند ہوجاتا ہے۔ اس کے عرق کی پچکاری مرض سوزاک کے پرانے درجے مین بہت مفید ہے اور خاصکر ایک بیماری جس کو عورتون کا پردمیہ کہتے ہین یعنی جب عورتون کے اندام نہانی مین سے بہت مقدار مین سفید رنگ کی بدبودار رطوبت ہر وقت جاری رہتی ہے اسکے بند کرنے کے واسطے آزمودہ اور مجرب ہے۔ عرق اس طرح بنتا ہے کہ ٢ ڈرام گیلک ایسڈ کو ایک بوتل پانی مین ملاکر اس عرق مین کپڑا ترکرکے اندام نہانی مین رکھنا چاہیے گیلک ایسڈ کو اسہال اور پیچش مین افیون کے ہمراہ ملاکر دینا مفید ہے بچون کے پرانے اسہال مین اس سے بڑا فائدہ ہوتا ہے۔

مقدار خوراک۔ ٹانک ایسڈ اور گیلک ایسڈ دو گرین سے دس گرین تک۔

ماسفودون

بفتح میم وسکون الف و فتح سین مہملہ وضم فا وسکون واؤ وضم دال مہملہ وسکون واؤ و نون موقوف گیلانی کی شرح مین ہے ویقال لہ ماسفدون

صفات ومنافع۔ ایک دوا ہے کہ ہندوستان مین پیدا ہوتی ہے وہان سے لاتے ہین شاخین اور پتے ریحان کی طرح ہوتے ہین گر پتے ریحان کے پتون سے چوڑے آس کے پتون کے برابر اور گول اور بہت نازک خوشبو اسمین بابچھڑ کی سی ہوتی ہے پھول چنبیلی کے پھول کی طرح اور پتلا ہوتا ہے گرم وخشک ہے اس کے پتے روغنون مین خوشبودار کرنے کے لیے ملاتے ہین افعال وخواص اس کے بابچھڑ کی طرح ہین۔ عربی کی کتابون مین یونہی مذکور ہے بہت غور کیا یہ معلوم ہوا کہ کیا چیز ہے یہان اس نام سے کوئی اسکو نہین جانتا۔ اور اس نام کی وضع ہندی نہین معلوم ہوتی ہے نسخہ سعیدی مین ہندی بتایا ہے اور نہ حرف فا ہندی مین آتا ہے۔

Hakeem Shoukat Ali

مالتی

بفتح میم وسکون الف وفتح لام وکسر تاے فوقانی ویاے معروف سنسکرت ہندی مارواڑی گجراتی مرہٹی اور پنجابی کا یہی محاورہ ہی بنگال مین گندھ مالتی کہتے ہین

صفات وشناخت - تالیف شریف مین صرف اتنا لکھا ہے دواے ہندی ست گل ہے گرم وخشک اسی کو نسخہ سعیدی - محیط اعظم اور ناموس مین نقل کیا ہے اس پر ایک لفظ کا اضافہ نہین کیا نگھنٹ سنگرہ مین لکھا ہے کہ ایک درخت ہی جسکی بیل ہوتی ہی انگور کی بیل کی طرح پھول گچھون مین ہوتے ہین رنگ نیلا ہوتا ہے تمام اجزا کا مزہ کڑوا اور پھیکا ہوتا ہے اسکی پیدایش بنگال کے نیچے کے حصے دکن - جزیرہ نما اور بہت سے پہاڑی حصون مین ہوتی ہی

طبیعت - گرم وخشک ہے اور وید بھی گرم بتاتے ہین -

خواص وفوائد - تالیف شریف مین ذکر کیا ہے کہ بواسیر مرگی اور سنگرہنی کو مفید ہے نگھنٹ سنگرہ مین ہے کہ بلغم وصفرا کی اصلاح کرتی ہے خون کو صاف کرتی ہے جلد کے امراض کو دفع کرتی ہی ان بھوت جلتسا ساگر مین لکھا ہے کہ دست لاتی ہے اور قوت پیدا کرتی ہے بلغم صفرا فساد خون کو نافع ہی لوگ دوش پیٹ کے کیڑے کوڑھ زخم - ورم کان کا بہنا اور علاج دہن کو شافی ہی اسکے پتے بلغم اور صفرا کو مٹاتے ہین اسکے پھول آنکھون کو نافع ہین خون صاف کرنے کے لیے اسکا استعمال کرنا چاہیے یہ صفرا کا نقصان اور فساد زائل کرتی ہی اسکے پھولون کو سکھا کر پیسکر شکر سفید ملا کر پھنکانے سے خون حیض کا مقدار سے زیادہ نکلنا بند ہو جاتا ہے -

مالکنگنی (ھ)

بفتح میم وسکون الف ولام موقوف وفتح کاف تازی وسکون نون وکاف فارسی موقوف وکسر نون ویاے تحتانی معروف - طیلان وطیلا قیون (ع)

صفات وشناخت - ان بھوت جلتسا ساگر مین لکھا ہے کہ اسکی بیل ہوتی ہے یعنی دوسرے درخت پر چڑھتا ہے اسکے کانٹے نہین ہوتے پیدایش اسکی جہلم سے آسام تک پوربی بنگال بہار دکھن ہندوستان برہما اور سیلون مین ہوتی ہی اسکے ڈوڈے مین تین خانے ہوتے ہین ان مین تین سے چھ تک بیج نکلتے ہین اور اس ڈوڈے کا رنگ لال ہوتا ہے - تذکرۃ الہند مین بیان کیا ہے کہ یہ بیج لمبے اور تھوڑے چوڑے ہوتے ہین چھلکا اوپر سے سرخ ہوتا ہے اندر سے زنگ زرد سفیدی مائل نکلتا ہے اس کے پیڑ مین ساق نہین ہوتی بیل ہوتی ہی اور موٹا ہوتا ہے شاخین بہت ہوتی ہین جنگل وغیرہ مین پیدا ہوتا ہی پتے شہتوت کے پتون کی طرح ہوتے ہین مگر انکے کنگرے شہتوت کے کنگرون سے باریک ہوتے ہین اور یہ گول بھی زیادہ ہوتے ہین میوہ اس کا گوندنی کی طرح اور خوشون مین ہوتا ہے ہر ایک پھل مین تین تین شقین ہوتی ہین اور یہ خوشے زمین کی طرف اوندھے لٹکتے ہین ان شقون مین دو یا تین بیج ہوتے ہین یہی بیج مالکنگنی کہلاتے ہین گرمی کی آخری فصل مین پھل اور بیج آتے ہین مخزن الادویہ مین لکھا ہے کہ اس روئیدگی مین ایک یا دو ساقین پیدا ہوتی ہین بلندی ایک قد آدم تک ہوتی ہے وضع پیڑ کی کنگنی کے پیڑ کی سی ہوتی ہے مگر ساق کنگنی کی ساق سے بہت موٹی ہوتی ہے پتے بھی کنگنی کے پتون سے بڑے طول وعرض مین زیادہ ہوتے ہین اسکا خوشہ بھی کنگنی کے خوشہ سے بڑا ہوتا ہی دانہ کنگنی کے دانے کے برابر مگر اس سے ذرا بڑا اور تلونیا ہوتا ہے اور بعض بعض

Hakeem Shoukat Ali

تھوڑا سا چوڑا ہوتا ہے اسکا اوپر کا چھلکا تھوڑا کھردرا ہوتا ہے اور کئی کئی دانے ایک ایک غلاف مین ہوتے ہین اور یہ غلاف خوشون مین ہوتے ہین مزے مین مالکنگنی کے دانون کے تیزی ہوتی ہے۔ حکیم شریف خان نے تالیف شریف مین یون لکھا ہے کہ مالکنگنی کے پیڑ کے پھل ملوکے پھل کی طرح ہوتے ہین مگر مالکنگنی کے پھلون کے پہلو ملوکے پھلون کے پہلودن سے تھوڑے چھوٹے ہوتے ہین اور یہ چھلکا ہرا ہوتا ہے اندر سے اس کا رنگ تھوڑا سا سرخ نکلتا ہے درمیان مین اس پھل کے دانے ہوتے ہین باریک اور لمبے جنکا رنگ سرخی مائل ہوتا ہے۔ ویدون نے اسکی دو قسمین بتائی ہین چھوٹی اور بڑی دونون کے بیج مستعمل ہین چھوٹی قسم کے بیجون کو نیتر مین دبا کے تیل نکالتے ہین وہ تیل پیلے رنگ کا اور تیز بری خوشبو والا ہوتا ہے۔

طبیعت - تیسرے درجہ مین گرم وخشک ہے بعض نے تیسرے درجے مین گرم اور دوسرے درجے مین خشک لکھا ہے اسمین رطوبت فضلیہ بھی ہے۔

خواص وفوائد - دماغ اور حافظہ اور ذہن اور عقل اور باہ اور معدے کو قوت دیتی ہے امراض سرد خصوصاً گنٹھیا کو مفید ہے۔ فساد ریاح وبلغم کو دفع کرتی ہے سرسون کے تیل مین پیسکر بدن پر لگانے سے درد کو زائل کرتی ہے نقرس رانگھن کولھون اور زانوؤن کے درد کو شافی ہے پٹھون اور دماغ کے سرد وتر امراض جیسے فالج ولقوہ کو دفع کرتی ہے کھانسی اور دمے کو دور کرتی ہے معدے اور ہاضمے کو قوت دیتی ہے بھوک بڑھاتی ہے جگر اور باہ کو طاقت بخشتی ہے اس کے سعوط سے نیز غش کا مرض جاتا رہتا ہے برص اور تمام امراض بلغمی زائل کرتی ہے طبیبون نے کہا ہے کہ ایک حصہ مالکنگنی دس حصہ دودھ مین بھگو دین یہانتک کہ دودھ سارا اُسمین خشک ہوجائے اسمین سے ہر روز سات دانے لیکر نگل لین اس کے کھانے سے وہ شخص کہ عنین ہو یا قوت باہ اُسکی ضعیف ہوگئی ہو حالت اصلی پر آجاتا ہے کبھی اس طرح کھاتے ہین کہ پہلے دن ایک دانہ کھاتے ہین دوسرے دن دو دانے کھاتے ہین تیسرے دن تین دانے اسی طرح چالیس دن تک ایک ایک دانہ زیادہ کرتے رہتے ہین یہانتک کہ چالیسوین دن چالیس دانون پر نوبت پہونچ جاتی ہے بعد اس کے چالیس روز تک ایک ایک دانہ گھٹاتے ہین یہانتک کہ ایک دانے پر نوبت پہونچ جاتی ہے کبھی اس طرح استعمال کرتے ہین کہ ایک دانے سے شروع کرکے ایک ایک دانہ آٹھ دن تک روزانہ بڑھاتے ہین چنانچہ آٹھوین دن آٹھ دانون تک نوبت پہونچ جاتی ہے بعد اسکے روز آٹھ دانے کھاتے رہتے ہین اور اس کے کھانے کے دنون مین ترشی دہی مٹھائی کا تیل لہسن مصالح سونٹھ لیمو نارنگی وغیرہ ترشا وہ اور رائی نہین کھاتے اور نہ زیادہ محنت کرتے ہین اور نہ عورت سے جماع کرتے ہین اس طرح کھانے سے قوت بصیرت بڑھتی ہے صحت قائم رہتی ہے بدن مین طاقت آتی ہے اگر شیر یا گینڈے کے پیشاب مین کئی دن بھگوئین اور تین دن تک فاحشہ زانیہ عورت کو کھلائین شہوت اسکی بالکل جاتی رہتی ہے پھر کبھی جماع کی خواہش نہین ہوتی اور نہ کوئی شخص اُسپر قادر ہوسکتا ہے۔ گائے کے خالص گھی مین سلم دانے بھونکر ہر روز اسمین سے ایک ہتھیلی بھر کے پھانک لیا کرین باہ مین بے قیاس قوت پیدا ہو اگر گائے کے دودھ مین اور بقول بعض خاص سیاہ گائے کے دودھ مین مالکنگنی کو جوش دے کر چھان کرکے اس دودھ کا دہی جما کر اور گھی نکالکر مخزن کی روایت کے موافق سوا دو تولہ اور چھ رتی اور تالیف شریف کی روایت کے موافق دو تولہ اور ۳ رتی بھر سے دو تولہ اور ۳ ماشہ

Hakeem Shoukat Ali

روزانہ اس مین سے کھیر کے ہمراہ کھانے سے بال سیاہ ہوجاتے ہین اور پھر کبھی سفید نہین پیدا ہوتے اگر منگل کی رات
کو گاے کے گھی مین بھون رکھین پھر اکتالیس دن کھائین اور اشیاے مذکورہ سے پرہیز رکھین تو بالکل نامرد بھی مرد
ہوجاتا ہے مالکنگنی کا روغن خالص بہت کم نکلتا ہے اگر بینڈوک کی چربی کے ہمراہ روغن کھینچ کر قضیب پر مالش
کرین تو بہت قوت باہ حاصل ہو اور منی کا امساک پیدا ہوجائے اگر چالیس دن تک عورت کے موت مین تر
رکھکر روغن کھینچین اور برص کے داغون پر اسکو اکیس روز تک لگایا کرین تو وہان کا رنگ اصلی بدن کے
رنگ کے برابر ہوجائے جس مرد کی شہوت بندہ جائے اسکو چاہیے کہ دس سیر گاے کے دودھ مین ایک سیر
مالکنگنی کو جوش دے جب سب دودھ خشک ہوجائے تو اسمین سے ہر روز سات دانے گاے کے گھی کے
ساتھ کھائے اور اکیس دن تک کھاتا رہے اس عرصے مین جماع نہ کرے کھل جائے گا تالیف شریف مین لکھا
ہے کہ ماہ صفر کے آخری چہار شنبے کو اسکا تیل کھینچا جائے اور پھر اسے مجذوم کھائے اور بدن کو لگائے بھی اور
اکیس دن تک جماع سے پرہیز رکھے تو صحت حاصل ہوجاتی ہو مجرب ہے۔ مالکنگنی کا تیل عرق النسا،
ذات الجنب درد کمر اور اکثر امراض دماغی اور فالج اور لقوہ کو مفید ہے اگر اسکو اس طرح کھانا شروع کرین کہ
پہلے دن بہت تھوڑا سا یہانتک کہ ایک حبہ یا اس سے بھی کم مقدار مین برگ تنبول یعنی پان کے ساتھ کھاوین
دوسرے دن کسی قدر اُس سے زیادہ تیسرے دن اس سے بھی زیادہ کھاوین اور یہانتک بڑھاوین کہ
موافق آجائے ضرر نہ پہونچائے تو باہ اور بھوک کو بے حد فائدہ دے یہ تیل ہتھیلیون اور تلوؤن پر ملنے سے
بینائی مین قوت پیدا ہوتی ہے جس عضو کو بادی پکڑ لے یا تشنج پیدا ہوجائے اسپر مل کر سینک کرین اور متواتر
ایسا کرتے رہین آرام ہوجائے گا اس کے کھانے سے بادی جوڑون کا بندھ جانا سینے کا درد وغیرہ جاتے رہتے ہین صفرا
زیادہ کرتا ہو عقل و فہم و حافظہ بڑھاتا ہے نسخۂ سعیدی مین لکھا ہے کہ چونکہ نہایت گرم و تیز ہے اکثر مالکنگنی سے ضرر
پہونچتا ہے چنانچہ سنا گیا کہ چند آدمیون نے کھایا اور نقصان پایا اور بعض مر بھی گئے پس اوسنے یہ ہے کم کو
کھانے سے بچین۔

اس کا روغن نکالنے کے کئی طریق ہین (۱) ہانڈی مین نصف تک پانی بھر کے آگ پر رکھین اور باریک
کپڑا اُس کے منھ پر باندھکر مالکنگنی کو میلے کپڑے پر رکھدین اور سرپوش سے ڈھک دین گھڑی بھر کے بعد اُس
سفوف کو اُس کپڑے کے ساتھ نچوڑین کچھ روغن نکلے گا دو تین بار اس طرح گرم کرنے اور نچوڑنے سے قدرے
روغن حاصل ہوجاتا ہے (۲) مالکنگنی کو کوٹ کر تانبے کے پتیلی مین بھر کر منھ اس کا سیدین اور تانبے کے برتن مین
رکھکر تلے اس برتن کے کوئلون کی آنچ کردین اور پتیلی کے اوپر بھاری سا پتھر رکھدین جو روغن جاری ہووے آسے
لے لین۔ مضر جوان آدمی اور گرم مزاج والے کو اور موسم گرم اور مقام گرم مین۔ مصلح سرد چیزین۔ بدل کالے تل۔ اور شند
وید کہتے ہین کہ چھوٹی مالکنگنی کے بیجون کو پانی مین ودنا کر تیل نکالتے ہین اس تیل کی ۱۰ سے ۵ ۱۵ تک بوندین
دن مین دو بار دینے سے بدن مین پھرتی اور ہوشیاری پیدا ہوتی ہے اور کچھ گھنٹون کے بعد تحویلی پسینہ ہوجاتا ہے
مگر کمزوری نہین ہوتی ہے اعصاب کے متعلق اور کسی عضو بدن کے سن پن اور بے حسی کے نئے امراض مین
اس کا تیل بہت مفید ہے۔ مالکنگنی لوبان لونگ جاے پھل اور جوتری ان سب کو ملا کر عرق کھینچتے ہین اس کے

Hakeem Shoukat Ali

ساتھ ان سب کا تیل نکل جاتا ہے اس کے بیجون کی بھنکی دینے سے گٹھیا اور بادی کے دوسرے مرض جاتے رہتے ہین اسکا کھینچا ہوا تیل بھیپھڑے کے امراض مین مفید ہے اس کے لینے کا وہی قاعدہ ہے کہ دس سے ۱۵ بوند تک دن مین دو بار کھانا چاہیئے مالکنگنی کے بیج گرم وخشک طاقت بڑھانے والے اور محرک ہین گٹھیا چھوٹے جوڑون کی سوجن بادی جذام اور سردی سے پیدا ہوئے دوسرے امراض مین مالکنگنی کو کھانے اور لگانے سے فائدہ ہوتا ہے اسکے کھانے کا یہ قاعدہ ہے کہ پہلے دن ایک بیج کھانا پھر ہمیشہ ایک ایک بیج بڑھاتے جانا اس طرح ۱۵ دن مین ۱۵ بیج تک بڑھانا جب سے اس کے بیج کھانا شروع کرین اُس وقت سے اس کے تیل کا یا کسی مناسب دوسری دوا کے لگانے کا التزام رکھین مالکنگنی کے پتے بھی دواؤن کے استعمال مین کام آتے ہین اس کے تیل کو دودھ کی لسی مین ڈال کے پلانے سے پیشاب خوب آتا ہے اسکا تیل لگانے سے ناصور اور لمبے گھاؤ دفع ہونے ہین معدے کے بگاڑ مین بھی یہ تیل کام مین آتا ہے دوسری کئی دواؤن کو ہفتون اور مہینون تک استعمال کرنے سے جو مرض نہین مٹتے ہین وہ اس تیل کے استعمال کرنے سے فوراً درست ہونے لگتے ہین اس کے استعمال کا پہلا عمدہ فائدہ تو یہ ہے کہ پیشاب زیادہ آکر استسقائے زقی کے متعلق خراب رطوبت کم ہونے لگتی ہے اس کے استعمال کرنے والے مریض کو بہت ہلکی اور بہت تھوڑی چیزین کھانے کو دیتے ہین یعنی دودھ اور روٹی کے سوا کچھ نہین دیتے ہین اس کے تیل کی دس سے تیس بوند تک دینے سے پیشاب زیادہ آتا ہے اور پانچ سے ۱۵ بوند تک دینے سے پسینہ آتا ہے اور اعصاب مین جوش پیدا ہوجاتا ہے اعصابی امراض کو دفع کرنے کے لیے مالکنگنی کو دودھ مین اوٹا کر پلاتے ہین مالکنگنی کے بیجون کو کھیر مین ملا کے کھلانے سے ضعف باہ دفع ہوتا ہے مگر اُن دنون مین دودھ اور گھی زیادہ کھانا چاہیئے سوء القنیہ اور استسقائے زقی وغیرہ امراض مین اس کے تیل کا استعمال بہت مفید ہے اسکے اور سنڈوک پرنی یعنی برہم ڈنڈی کے پتون کے رس مین باجھو کو پیس کے لگانے سے پیشانی کا ورم صفراوی مٹتا ہے دو ماشہ مالکنگنی اور دو ماشہ الائچی دونون کو نگل جانے سے بلغمی دمہ دور ہوتا ہے اس کے بیجون کو لیپ کرنے سے خونی بواسیر بند ہوجاتا ہے اس کے تیل کو دودھ کے ساتھ کھلانے سے پیٹ کے مرض رفع ہوتے ہین اسکو ۱۲ دن تک گائے کے پیشاب مین بھگو کر اُسکا تیل نکال کے لگانے سے برص کے داغ مٹ جاتے ہین اس کے تیل کو پاؤن کے تلوون پر لیپ کرنے سے آنکھون کی بینائی بڑھتی ہے جوڑون کا بادی کا درد دفع کرنے کے لیے اور بھوک بڑھانے کے لیے مالکنگنی کا استعمال اس طرح کرنا چاہیئے کہ پہلے دن ایک دانہ اور دوسرے دن دو دانے اسی طرح ہمیشہ ایک ایک دانہ بڑھاتا جائے جب زیادہ گرمی معلوم ہونے لگے اُسی دن سے ایک ایک دانہ کم کرنے لگے اس کے تیل کی ایک ایک بوند ہمیشہ ایک مہینے تک روزانہ کھانے سے عقل بڑھتی ہے اس کے استعمال کے وقت چاول اور گائے کا گھی غذا مین رکھین ۔

بڑی قسم کی مالکنگنی کی جڑ قے لاتی ہے بیج شکم ہے پیٹ کی مروڑ مٹاتی ہے اور لگانے سے کھال سرخ ہوجاتی ہے یہ پسینہ لاتی ہے محرک اور طاقت بڑھاتی ہے اسکو تنہا یا دوسری دواؤن مین ملا کر گٹھیا اور اعصابی امراض پر لگاتے ہین بواسیر وغیرہ کو نفع ہوجاتی ہے اسکی جڑ کا پانچ چھ تولہ جوشاندہ دن مین دو بار پلانے سے پیٹ کا

Hakeem Shoukat Ali

براز ملائم پڑجاتا ہے یہ چیپ دار ہوتی ہو اسکے مزے سے کچھ جی متلاتا ہے اسکے بیجون کے استعمال سے بخار مین کمزوری
نہین ہوتی ہے اسکے بیجون کے کھانے سے پیسنہ ہوکر گٹھیا کا درد کم ہوجاتا ہے اسکے بھونے اور پیسے ہوے بیتون کا سفوف
پھانکنے سے حیض مین منشا کے موافق خون آنے لگتا ہے - اس کے پتے اور بیج اور بیخ اور بنجے سارکی جڑ کی چھال ان
سب کو دودھ مین پیسکر ۴ - ۴ ماشہ کی مقدار تین دن تک دینے سے عورتون کے حیض مین منشا کے موافق خون نکلنے لگتا
ہے بھیپھڑے کے متعلق کے امراض مین اس کے پتون کا استعمال نافع ہے اسکے پتون کو پیسکر ارنڈی کے تیل کے ساتھ
پینے سے گٹھیا اور کمر کا درد موقوف ہوتا ہے اس کے پتون اور گڑ کو تیل مین پکا کے دکھتی ہوئی آنکھ پر لیپ کرتے ہین اس کے
پانچون اجزا کو تیل مین اونٹا چھان کر اُس تیل کو بدن پر ملنے سے صفرا کا درد دفع ہوتا ہے اکڑے ہوے ہاتھ پیرون کے
اور گٹھیا کے اوپر اسکے پانچون اجزا کو پانی مین پیسکر لیپ کرنا چاہئیے اس کے بونٹے کو دودھ مین بھگو کے لیپ کرنے سے
سوجن اور سختی کا تھین تحلیل ہوجاتی ہین اسکے پانچون اجزا کا رس سوا تولہ ہمیشہ پینے سے خون حیض منشا کے موافق ہونے
لگتا ہے اس کے رس مین مصری ملاکے پلانے سے سوزاک کی جلن دفع ہوتی ہے اس کے پتے اور کونپلین پکا کے
روٹی سے کھاتے ہین -

مالیا

بفتح میم وسکون الف وکسر لام وفتح یاے تحتانی وسکون الف اسکو مالیالوس بھی کہتے ہین -

صفات ومنافع بعض کہتے ہین کہ یہ مران ہے اور بولس نے کہا ہے کہ ایک درخت ہے کہ شام کے ملک
مین ہوتا ہے اس کے پتون کے استعمال سے افعی کا زہر اُتر جاتا ہے اور اسکی چھال کو جلا کر لگانے سے برص کا مرض
زائل ہوتا ہے اسکی لکڑی کا بُرادہ کھانے سے آدمی مرجاتا ہے حکیم عبدالحمید نے اسکو تحفۃ المومنین کے حواشی مین
آکول بتایا ہے مگر یہ غلطی ہے اس لیے کہ نہ آکول کی لکڑی قاتل ہے نہ اُسکے پتے بادام کے پتون کی طرح ہین -

مامیثا (بنطی)

بفتح میم وسکون الف وکسر میم دوم وسکون یاے تحتانی وفتح ثاے مثلثہ وسکون الف

صفات وشناخت - ایک قسم کا جنگلی چھوٹا سا پیڑ ہے جسکی دو قسمین ہین ایک قسم کا پھول سرخ ہوتا ہے یہ زعولان
کے نام سے مشہور ہے فارسی مامیثاے سرخ اور ہندی زبان مین بنتا پوستہ کہتے ہین اس قسم کا پیڑ جنگلی خشخاش کے
پیڑ کی طرح ہوتا ہے پھول کی پتیون کے سرے خشخاش کے پھول کی پتیون کی طرح ہوتے ہین فرق اسقدر ہے کہ سرے
انکے چوڑے ہوتے ہین اور یہ پتیان ذرا لمبی بھی ہوتی ہین اس درخت کی جڑ گول ہوتی ہے اور بیج سفیدی مائل ہوتا ہی
اس قسم کو استعمال مین نہین لاتے دوسری قسم کا پھول زرد ہوتا ہے بو تیز مزہ تلخ ہوتا ہے کہتے ہین کہ اسکا پیڑ زمین پر
بچھا رہتا ہے پتون مین رطوبت بھری ہوتی ہے خشخاش کے مشابہ اسکے اجزا بھی ہوتے ہین یہ قسم استعمال مین ہے اور
مطلق مامیثا سے یہی مراد ہے - صاحب جوامع نے اسکے پیڑ کو زمین پر پھیلا ہوا بتلایا ہے بہتر قسم وہ ہے جو بیج مین کا ایک
مقام ہے ولایت شام مین پیدا ہوتا ہے ملک فارس مین بھی پیدا ہوتا ہے اسکا عصارہ اور شیاف جرم سے بہتر ہے
اسکا بیان شین کے باب مین دیکھو -

طبیعت - سرد وخشک دوسرے درجے مین بعض گرم وخشک پہلے درجے مین بتاتے ہین -

Hakeem Shoukat Ali

خواص وفوائد۔ پہلی قسم حاد ہے جلا کرتی ہے نہایت محلل ہے اسکے پتے آنکھ کے ورم کو اور اُسکے درد کو نفع دیتے ہیں آنکھ میں دو قسم کی پھنسیاں ہوتی ہیں ایک کا نام ارغاسن ہے اور دوسری کا نام ناقلیا اغواس کا لگانا نافع ہے اگر اسکے ارتھائی پتے اکیس کالی مرچوں کے ساتھ منھ آنے والے کو تین دن متواتر پلائیں تو بہت نفع ہو دوسری قسم کا مایتا محلل ہے آنکھ کے زخم کو صاف کرتا ہے منھ آنے اور رال بہنے کو مفید ہے آنکھ کے دکھنے اور آنکھ کے درد کو نافع ہے عصارہ مایتا کو گرم ورموں پر لگانے سے نفع ہوتا ہے آنکھ کے معالجات میں بہت مستعمل ہے اس کے لگانے سے بینائی کو طاقت ہوتی ہے منھ آئے کو گلاب کے ساتھ بہت نافع ہے آگ سے جلے ہوئے مقام پر اور سرخ بادے پر لگانا مفید ہے۔ ران اور بغل کی خراش کو دفع کرتا ہے اسکے بیجوں کا لیپ حمرہ اور نقرس پر مفید ہے قلعوں کو اور ان ورموں کو جو پھیلتے ہیں نافع ہے سرکے کے ساتھ کنپٹیوں پر لگانے سے دردسر صفراوی مٹ جاتا ہے ۹۔ ماشہ کھانا اسہال صفراوی اور خفقان کو مفید ہے **مضر** تلی **مصلح** بادام شیرین۔ **بدل**۔ سماق اور بعض کے نزدیک حی العالم۔

مقدار خوراک۔ بیجوں کی ۹ ماشہ تک۔

مانڈ (ھ)

بفتح میم وسکون الف ونون غنہ ودال ثقیل موقوف

صفات ومنافع۔ اصطلاح میں ویدک کی اُس آب جوش کا نام ہے جس میں کوئی اناج جوش دیا جائے چانوں کے جوش دیے ہوئے پانی کو پیچ کہتے ہیں جسکا بیان ہو چکا۔ وید کہتے ہیں کہ مانڈ سرد وقابض ہے بھوک پیدا کرتا ہے باد اور بلغم اور صفرا کی اصلاح وتعدیل کرتا ہے اعضا کو نرم کرتا ہے تپ صفراوی وبلغمی کو مٹاتا ہے ماندگی اور تھکاوٹ کو دور کرتا ہے اگر ایسا کریں کہ چانول۔ مونگ تور اور کنگنی ان چاروں کو جوش کرکے حاصل کریں تو یہ امراض شکم کو دور کرتا ہے ناخنوں اور آنکھوں کی زردی کو کہ بیماری کی وجہ سے ہو مٹاتا ہے بھوک بڑھاتا ہے خون فاسد کی اصلاح کرتا ہے اگر چانول کنگنی مونگ چنوں اور جووں کو ملا کر یکجا کر تیار کریں تو باد اور سینے کی بیماری کو نفع دے بھوک بڑھاوے پاخانہ لاوے بدن میں گرمی پیدا کرے پسینہ لاوے کانوں سے اور خیاشیم کو دفع کرے سر کی بھوسی کو زائل کرے بدن میں سبکی پیدا کرے تمام اعضا کو قوت بخشے پیاس اور تپ دور کرے باد اور صفرا اور بلغم کا فساد دفع کرے۔ جنگلی چانول۔ کنگنی اور سنوان ملا کر بنانے سے بہتری غذا حاصل ہوتی ہے اس سے بھوک لگتی ہے پاخانہ لاتا ہے پیٹ کی سوزش زائل ہوتی ہے پیاس کو تسکین حاصل ہوتی ہے اگر بدن امراض سے دُبلا ہو جائے تو وہ اسکے کھانے سے موٹا ہو جاتا ہے بدن کی بیماریاں جاتی رہتی ہیں۔

مان کند (ھ)

بفتح میم وسکون الف ونون موقوف وفتح کاف تازی وسکون نون ودال مہملہ موقوف کذا فی المحیط ہندی کی کتابوں میں نون پہلا مفتوح ثابت ہے

صفات وشناخت۔ اسکا مجملاً حال بعض نسخوں میں تالیف شریف کی اتباع سے محیط وغیرہ میں لکھا ہے میں یہاں مستقلاً کتب ہندیہ کی اتباع سے بیان کرتا ہوں مرہٹی میں بھی یہی نام ہے اہل مارواڑ مان بات کہتے ہیں اور بنگالے کے آدمی مان کچو نام رکھتے ہیں یہ بنگال میں ہوتا ہے لیکن ہندوستان میں سب باغوں میں لگایا جاتا ہے اس کے درخت نرم زمین میں یا ایسی زمین میں جہاں راکھ پڑتی ہو بہت اچھے بڑھتے ہیں۔

Hakeem Shoukat Ali

طبیعت ۔ سرد۔

خواص وفوائد ۔ مان کند جیر پر اپنا اور ریاک بین ہلکا ہے اگر بدن مین رطوبت کی زیادتی سے ورم آجائے تو یہ کام آتا ہو اس کے پتون کی سوکھی ڈنڈیون کو پیس کر اسکا آٹا نکالکر اسکو چانولون کے آٹے کے ساتھ آنا اونٹا دین کہ اُسکا سب پانی جل جاوے تب اُسکو ورم کے مریض کو کھانے کے لیے دیوین اور اسکے سوا اسکو اور کچھ کھانے کو نہ دین اس کے جڑ کی گانٹھ ہلکی اور ملین شکم ہے اس کے کھانے سے پیشاب زیادہ آتا ہے اس کے کھانے سے قبض کی عادت دفع ہوجاتی ہو بواسیر والے کے لیے اسکا استعمال بہت نافع ہے اسکے کند کو جلاکر پیس کر شہد کے ساتھ لگانے سے بچون کے منھ کے سفید چھالے مٹتے ہین اسکے پتون کی ڈنڈیان جو تین فٹ لمبی ہوتی ہین اور کچھ مہینون کے لیے بغیر خراب ہوے پڑی رہتی ہین انکو بنگالی لوگ اس طریقے سے کھانے کے کام مین بہت لاتے ہین کہ اسکے کند اور پتون کی ڈنڈیون کے ٹکڑے چھلکے کو دور کرکے انکے گودے کو پانی مین اوٹا کے اُس پانی کو نکال دیتے ہین نہین تو گلے اور تالو مین کانٹے ہوجاتے ہین کمزور آدمی کے لیے اسکی پرانی سوکھی ڈنڈیون کے آٹے کا کھانا بہت مفید ہے اسکا آٹا اراروٹ اور سابو دانے کا بہت عمدہ بدل ہے یہ آٹا ہضم ہونے مین چاولون سے ہلکا ہے جس ورم کے مریض کو کھانے کے لیے اناج حجر اگر خالص دودھ ہی دیتے رہنے سے دودھ ہی ہضم ہوتا ہے اور اناج کا ہضم ہونا بند ہوجاتا ہے اسکو اس کند کے آٹے کا لپٹا کھانے کی مشق کرانے سے پیچھے اناج ہضم ہونے لگتا ہے ضعف ہاضمہ والے کے لیے کند اور ڈنڈیون کے آٹے کا لپٹا بناکر کھلانا بہت مفید ہے کیونکہ یہ زود ہضم گوشت بڑھانے والا اور رسدار ہوتا ہے مان کند کا سفوف ایک حصہ چانول دو حصہ اپنے دودھ مین کھیر پکاکر کھلانے سے بادی کا ورم اُترتا ہے اسکے کند کے جوشاندے سے درست کیا ہو انکی کھانے سے تینون خلطون کے فساد کی وجہ سے جو ورم ہووہ جاتا رہتا ہے۔

مانگشا ہجیدی (ھ)

بفتح میم وسکون الف ونون غنہ وکاف فارسی موقوف وفتح شین نقطہ دار وسکون الف وکسر بائے موحدہ مخلوط بہا و سکون یائے تحتانی مجہول وکسر دال مہلہ وسکون یائے تحتانی آخر

صفات ومنافع ۔ ایک چیز ہے نمک معدنی کی قسم سے پھٹکری کی طرح ہوتی ہے رنگ زرد اور چمکدار ہوتی ہو اسکو اگر میلے گوشت کے یا رہے پر برکین تو پانی ہوجائے پھوڑون کے بد گوشت کو کاٹتی ہے۔

مانوس

ابن زہر کے عربی رسالے مین ہے کہ ایک پتھر ہے سفید جھگ میلا اسپر اکثر سیاہ نقطے ہوتے ہین جو شخص اُس پتھر کو پاس رکھتا ہے اُسکا دل کبھی غمگین نہین ہوتا اور نہ اُسکے سر پر کبھی درد ہوتا ہے ۔ مؤلف کہتا ہے کہ شاید حجر نبی ہے۔

ماہودانہ (ف)

بفتح میم وسکون الف وضم ہا وسکون واو وفتح دال مہلہ وسکون الف وفتح نون وسکون ہا اسکے لفظی معنے قائم بالذات ہین مطلب یہ ہو کہ دست آوری مین تنہا بغیر دوسری دوائی مدد کے کارگر ہوتا ہے

صفات وشناخت ۔ طب کی کتابون مین لکھا ہے کہ ایک دانہ ہے کہ اہل ماورا النہر اس کے درخت کو شباب کہتے ہین اور اس دانے کو اہل مشرق حب الملوک بولتے ہین [illegible]

Hakeem Shoukat Ali

اور حب السلاطین تو خاص جمال گوٹے ہی کا نام ہے - ایک روئیدگی ہے اسمین دودھ ہوتا ہے قد گز بھر کے قریب لمبا اور انگلی کے برابر موٹا ہے جو ساق پر نکلتے ہین وہ لمبے لمبے اور بادام کے پتون کی طرح ہوتے ہین اور بہت چکنے ہوتے ہین شاخون کے پتے انسے چھوٹے ہوتے ہین اور کچھ گولائی رکھتے ہین پھول زرد ہوتا ہے اور پھلون کی تھیلیان شاخون مین لٹکتی ہین وضع انکی مخروطی کہ بعض کریل کے پھل کی طرح ہوتی ہے ہر تھیلی مین تین تین دانے ہوتے ہین جو علحدہ علحدہ پردون مین لپٹے ہوتے ہین اور یہ بھورے سرخی مائل مرچ سے بڑے بڑے ہوتے ہین اندر کے مغز کا رنگ سفید ہوتا ہے مزہ شیرین ہوتا ہے انھین دانون کو ماہودانہ کہتے ہین قوت انکی دو برس تک رہتی ہے بعض کہتے ہین کہ اس چیز کی پیدائش عراق و ہند مین ہے بعض نے اسکے دانون کو ماش کے دانون کی طرح اور انسے بڑا بتایا ہے اور کہا ہے کہ اسکی پھلی لوبیہ کی پھلی کی طرح ہوتی ہے - ابوجریج نے کہا ہے کہ اسکی دو قسمین ہین پتے اسکے انگلی کے برابر لمبے اور کٹوان کنارون والے ہوتے ہین اگر دور سے پتے کی طرف دیکھا جائے تو چھوٹی سی مچھلی کی طرح معلوم ہو اسکا پھل کپاس کے چھوٹے سے ڈوڈے کی طرح ہوتا ہے پھل مین تین کالے دانے نکلتے ہین جو ماہودانہ کہلاتے ہین جالینوس نے لکھا ہے کہ یہ ان چیزون مین سے ہے کہ جنکا دودھ قوت رکھتا ہے اسکے بیجون مین قوت اسہال کی خاصیت ہے گیلانی نے کہا ہے کہ اسکو ہمارے زمانے مین وندچینی بدال بھلہ کہتے ہین بعض اسے مازریون کا بیج جانتے ہین۔

طبیعت - شیخ کہتا ہے کہ تیسرے درجے مین گرم و خشک ہے بعض نے لکھا ہے کہ اس روئیدگی کا دودھ تیسرے درجے مین گرم و خشک ہے بیج اور پتے دوسرے درجے کے آخر مین گرم و خشک ہین۔

خواص و فوائد - مسہل ہے مادۂ بلغمی کو دستون کی راہ نکالتا ہے ورم و ریاح کو تحلیل کرتا ہے قولنج کو نافع ہے گٹھیا کو مفید ہے گاڑھے بلغم کو چھانٹتا ہے سوداے خالص کو بھی نکالتا ہے نقرس اور عرق النسا کو دفع کرتا ہے استسقا کے لیے بھی نافع ہے بہت متلی اور ابکائیان لاتا ہے گرم معدے کے بالکل ناموافق ہے اگر ایسا کرین کہ بوڑھے مرغ کے گوشت کے ساتھ اس کے پتے پکا کر شوربا پیوین تو دست آکر قولنج اور گٹھیا وغیرہ کو نفع ہوتا ہے پیشاب زیادہ آتا ہے اگر اسکے چھ یا سات دانے لے کر کھا لیے جائین اور اوپر سے ٹھنڈا پانی پی لیا جائے تو دست آکر بہت سا مواد نکل جائے اگر یہ چاہین کہ اس سے دست زیادہ آئین تو بہت باریک چابکر یا پیسکر کھائین اور یہ چاہین کہ کم دست آوین تو یونہی ثابت نگل جائین اور انکے اوپر سرد پانی پینے سے انکے فعل کو مدد پہونچتی ہے اور دست زیادہ آتے ہین بعض ایسا کرتے ہین کہ اسکے بڑے پتے دوسری مناسب دواؤن کے ساتھ پکا کر کھاتے ہین اور وہ بھی دست آجاتے ہین اسکا دودھ بھی دست آور ہے مضر پھیپھڑہ اور معدہ اور مقعد اور آنتین مصلح پھیپھڑہ اور معدے کے لیے انیسون آنتون اور مقعد کے لیے کتیرا نسخ مین انیسون کو آنتون اور مقعد کے لیے بھی مصلح بتایا ہے بدل شبرم اور نصف وزن جمالگوٹہ اور ہم وزن اندریان اور ڈیوڑھا کالا دانہ۔

مقدار خوراک - پتے ۶ ماشہ تک اور بیج ۳ دانے سے آٹھ تک بعض نے لکھا ہے کہ بضرورت اگر بڑے دانے ہون تو ۱۵ تک اور چھوٹے بیس تک کھانا جائز ہے۔

ماہی زہرہ (ف)

(ماہی زہرج معرب)

صفات و شناخت - اسکی ماہیت مین اختلاف ہے صاحب جامع نے لکھا ہے کہ مین نے اسکی تلاش مشرق

Hakeem Shoukat Ali

ومغرب مین کی لیکن پتا نہ چلا لیکن مین نے یہ دیکھا کہ اہل شام ومشرق اسکی جگہ بوصیر کی جڑ کو استعمال کرتے تھے گازرونی نے بھی شرح مفردات قانون مین لکھا ہے کہ بوصیر کی جڑ کی چھال ماہی زہرہ کا بدل ہے اور گٹھیا کے علاج مین مستعمل ہے بعض ماہی زہرہ کو ان رویدگیون مین سے شمار کرتے ہین جو زہر یلی ہین بعض کہتے ہین کہ قلومس کی ایک قسم ہے اکثر یہ کہتے ہین کہ ایک رویدگی ہے جو شبرم کی طرح ہوتی ہے اور اسمین زہری دودھ ہوتا ہے قد اسکا ایک ہاتھ سے کچھ زیادہ ہوتا ہے پتے زمین پر بچھے رہتے ہین پھول زرد اور نہایت خوبصورت ہوتا ہے اور بیچ مین اس پھول کے کچھ سرخی ہوتی ہے اور ساق کے آخر مین چارون طرف یہ پھول لگے ہوتے مین سرو کی ہیئت پر جڑ ایک ہوتی ہے جسمین بہت سے شعبے ہوتے ہین یہ چیز دیلم طبرستان کے پہاڑون مین کثرت سے ہے اسکی ساق کی چھال زردی مائل ہوتی ہے اور اسمین تھوڑی سی تیزی ہوتی ہے جو کہ اگر کی جڑ کی چھال کی تیزی سے مشابہت رکھتی ہے استعمال مین یہی جڑ کی چھال ہے نہ تمام اجزا مامون صاحب ہنگوٹ کو خود ماہی زہر یا اسکی قسم سے سمجھتے ہین مگر یہ غلطی ہے اسلیے کہ ہنگوٹ کا درخت تیس فٹ اونچا ہوتا ہے اور اسمین سفید یا کچھ بھرے پھول لگتے ہین اور وہ چھوٹے اور گچھون مین ہوتے ہین۔ لہ

طبیعت ۔ تیسرے درجے مین گرم وخشک۔

خواص وفوائد ۔ یہ دوا ہر قسم کے خلطون کو دستون کے ذریعہ سے خوب نکالتی ہے ریاح کو تحلیل کرتی ہے گٹھیا اور نقرس اور عرق النسا اور درد پشت اور گردون کے درد کو مفید ہے کیونکہ رگون اور جوڑون مین سے اخلاط غلیظ کو نکالتی ہے جس شخص کا مزاج سرد وتر ہے اور رطوبات فتور ہے اُسکے لیے نہایت نافع ہے اگر اسکو کچلکر ایسے پانی مین جہان مچھلیان ہون ڈالدین تو بے ہوش ہوکر اوپر تیر آتی ہین اور مرجاتی ہین اسی لیے مرگ ماہی اور ماہی زہر دیعنی زہر ماہی کہتے ہین **مضر** آنتون کو **مصلح** ۔ کتیرا نشاستہ ۔ انیسون اور روغن بادام **بدل** ۔ بوزیدان ۔ ایرسا اور ہنگوٹ کے پیڑ کی چھال اور بھنگرہ۔

مقدار خوراک ۔ سفوف ٤ ماشہ تک اور جوشاندہ مین ١٠ ماشہ تک۔

مائین بڑی (لاھ)

بفتح میم وسکون الف وسر بہرہ وسکون یائے تحتانی معروف ونون غنہ کزمازدوانہ (ثمرۃ الطرفا وجوز الطرفا وحب الطرفا (ع)

صفات وشناخت ۔ جھاؤ کا پھل ہے چھوٹی مائین سے بڑا اور پھولا ہوا اور تکونہ اور بیڈول اور مازو کی طرح خوشبودار ہوتا ہے۔

طبیعت ۔ سرد وخشک دوسرے درجے مین یا سرد پہلے درجے مین ہے مگر تھوڑی سی حرارت اور جلا سے خالی نہین مگر حرارت اسکی کوئی اثر نہین کرتی اور شیخ کے نزدیک اسکی گرمی معتدل چیز کی طرح ہے یعنی پہلے درجے کے مرتبہ اول مین گرم ہے اور خشکی پہلے درجے کے آخری مرتبے مین ہے ۔ یا اس سے کچھ زیادہ ہے۔

خواص وفوائد ۔ اسمین قبض بہت زیادہ ہے اسکو مازو کی جگہ کام مین لاتے ہین امراض چشم مین رسوت کا سا کام دیسکتی ہے اگر اسکو باریک پیسکر ناک مین سونگھین تو نکسیر کا خون بند ہوجائے اسکو کھانے سے پھیپھڑے کا زخم بھر جاتا ہے اور تھوک مین خون کا آنا رک جاتا ہے مسوڑھون کو قوت دیتی ہے ۔ سوادمین نفع پیدا کرتی ہے ۔ رحم سے خون اور رطوبت کے نکلنے کو روکتی ہے اس سے آبزن کرانے سے مقعد اور بواسیر اور رحم کا خون رک جاتا ہے اور رحم کے لٹک آنے کو بھی نافع ہے

Hakeem Shoukat Ali

عورتین اسکو سیلان رحم کے لیے حمول کرتی ہین سرکے کے ساتھ لیپ کرنے سے طحال کا ورم تحلیل کرتی ہے دستون کو بند کرتی ہے اسکا غرغرہ حلق اور سینے کی بیماریون کو نافع ہے اسکو جلا کر فرنگ اور دھوپے گھی کے ساتھ سرکے گنج اور داؤن کو بہت مفید ہے اور سب افعال مین چھوٹی مائین کی طرح ہے۔ وید کہتے ہین کہ بڑی مائین ترش اور یکبسی اور سرد وسبک ہے فساد صفرا و خون و بلغم کو دفع کرتی ہے گلے کے امراض کو نافع ہے دست بند کرتی ہے۔ قابض ہو بگڑے ہوے اور چھیجے والے پھوڑون پر اور آتشک کی قسم کی گانٹھون پر اسکے گاڑھے کیے ہوے جوشاندے کا لیپ کرنا چاہیے اسکا جوشاندہ پلانے سے دست اور آنون بند ہوتے ہین مضر امعا مصلح شہد بدل چھوٹی مائین۔

مقدار خوراک۔ ۲ ماشہ۔

مائین چھوٹی اور ننی مائین (ھ)

کزمازک وکزمازوات) ثمرۃ الاثل وعذبہ وکزمازج وجزمازج وجزما زقدع)

صفات وشناخت۔ جھاؤ کی قسم سے ایک درخت ہے جسکو لال جھاؤ اور فراش اور عربی مین اثل کہتے ہین یہ اسکا پھل ہے جھاؤ کے پھل سے چھوٹا ہوتا ہے اور وضع غیر مثلث اور گول چنے کے برابر اور بعض اس سے بڑا رنگ بھورا زردی مائل اسکے اندر دانے ہوتے ہین بہتر وہ پھل ہے جو چھوٹے چھوٹے اور آپس مین ملے ہوے ہوتے ہین اسکو چڑا رنگنے والے رنگ کے کام مین لاتے ہین۔

طبیعت۔ سرد وخشک پہلے درجے مین۔

خواص وفوائد۔ قابض ہے اور قبض اسکا مازو کی طرح ہے اور باوجود اسکے اسمین جلا و تفتیح بھی ہو رطوبت کو چھانتی ہے شکر کے ہمراہ پھانکنے اور کھانسی کو مفید ہے ضعف جگر اور ضعف اعضاے شکمی کو اور صفراوی و رطوبی دستون کو نافع ہے اور خون تھوکنے اور خون کے جاری ہونے کو مفید ہے خون حیض بند کرتی ہے باوجود یکہ اسکے درخت کے اجزا مدر حیض ہین اسکا لیپ سرکے کے ہمراہ تلی کے ورم کو دور کرتا ہے اسکا منجن مسوڑھون اور دانتون کو قوت دیتا ہے اور مضبوط کرتا ہے اس سے کلی کرنے سے دانتون کا درد دفع ہوتا ہے اور مسوڑھے مضبوط پڑجاتے ہین اور منھ کے چھالون کو بھی نفع ہوتا ہے اس کو پیس کر بُرکنے سے بدگوشت دور ہو جاتا ہے منھ پر اسکو ملنے سے رخسارون کا رنگ صاف ہوتا ہے اسکو پیس کر عورت کی شرمگاہ مین رکھانے سے رحم کی رطوبت خشک ہوتی ہے سینے کی طرف نزلے کے گرنے کو نافع ہے یرقان زرد کو مناقی ہے بدن مین تازگی پیدا کرتی ہے دبلے بدن کو فربہ کرتی ہے۔ اس کے پینے سے معدے مین قوت آتی ہے بدن کی فاسد رطوبات چھنٹ جاتی ہین اسکو گرم پانی مین بھگو کر تین دن تک یا سات دن تک سل کے مریض کو پلائین بعد اسکے کوئی قرص جو سردی اور تراوٹ پیدا کرتی ہو کھلا دیا کرین اور گاے کی چھاچھ مین تھوڑا کتیرا ملا کر اور اسمین میدے کی روٹی چور کر کھلایا کرین تو مریض کا بدن فربہ ہو جائے اور رنگ نکھر جائے اسکو پانی یا گلاب مین بھگو کر صاف کرکے آنکھ مین ٹپکانے سے مواد آنکھ کی طرف رجوع نہین کر سکتا پلکون مین قوت آتی ہے نظر تیز ہوتی ہے اگر اسکو گرم پانی مین ایک رات دن بھگو کر شکر یا شہد کے ساتھ پی لین معدہ پاک اور اسکی رطوبت سوکھ جائے گی اور فضول غلیظ مدبجہ دار معدے سے نکل جائے گا سرکے مین اگر بھگو یا جائے تو زیادہ قوت کے ساتھ یہ فعل کرے اور تلی کی سختی کو بہت نفع دے اس کا شربت بنا کر پینا بھی تلی کے ورم کو نافع ہے اسکے جوشاندہ کو پلانے سے بچون کا معدہ قے کے ذریعہ سے صاف ہو جاتا ہے

Hakeem Shoukat Ali

اسکو بھو نکر گڑ کے ساتھ کھائیں یا ساڑھے سترہ ماشہ چھوٹی مائیں ساڑھے دس ماشہ گلنار مین ملا کر دو تین دفعہ مین کھالیں تو پرانے رطوبی اور صفراوی دست بند ہوجائیں بلکہ خون بھی رک جائے اسکو پانی مین جوش دیکر اُس سے سر کو دھونے سے جوئیں مٹ جاتی ہیں اسکے پانی سے دھونے سے تر خارشت بھی دفع ہوجاتی ہے اگر اسکے پانی سے منھ دھویا جائے تو رخساروں کا رنگ نکھر جائے اس کے لیپ سے ڈھیلے پٹھے مضبوط ہوجاتے ہیں اور فضول اور مواد ان اعضا کی طرف نہیں گر سکتا - وید کہتے ہیں کہ اسکے وہی خواص ہیں جو بڑی کے ہیں **مضر** - سر **مصلح** دوقو بدل - مازو - گلنار جوز السرو - بڑی مائیں یہ تمام ہموزن اور انار کے اندر کا گود انصف وزن -

مقدار خوراک - ۷ ماشہ تا ۱۲ ماشہ -

مُتو بلگ (ھ)

بضم میم وسکون تائے فوقانی وفتح واو وضم بائے فارسی وضم لام وسکون کاف فارسی اور **متو بلگم** بھی آیا ہے -

صفات وشناخت - ایک درخت ہے جو زمین پر کھڑا ہوتا ہے اسمین بہت سی پتلی شاخیں ہوتی ہیں اُسکے پتے پودینے کے پتوں سے قدرے مشابہ ہوتے ہیں مگر اُنسے زیادہ بڑے اور رنگ سبز ہوتا ہے اور یہ پتے نوکدار ہوتے ہیں اور اُن پر کنگرے بھی ہوتے ہیں اور اُن میں چپکتا ہوا لعاب ہوتا ہے اور پھول میں پانچ پنکھڑیاں ہوتی ہیں اور زرد وھندلی رنگ ہوتا ہے اور پھول کے درمیان میں باریک وزرد رنگ ریشے ہوتے ہیں اور پھل چنے کے دانے کی طرح ہوتا ہے جسپر پتے لپٹے ہوتے ہیں خشک ہونے کے بعد مثل دانہ الائچی کے دانے کی طرح پھل سے نکلتا ہے اور ہر دانے کے سر پر دو خار باریک ہوتے ہیں اگر پتے کو ملکر سونگھیں تو اُمپا (کیری) کی سی خوشبو آتی ہے اور فوراً درد سر پیدا ہوجاتا ہے - جڑ اسکی دراز اور سفید ہوتی ہے ریشے اسمین بہت سے لگے ہوتے ہیں اسکی دو قسمیں ہیں خرد وکلاں بعض اسکو وہ بوٹی خیال کرتے ہیں جو جو پیچ کے نام سے مشہور ہے - کیونکہ چہرہ دونوں کا بہت مطابق ہے -

طبیعت - سرد تر ہے اور سردی چھوٹی قسم مین بڑی سے زیادہ ہے -

فوائد - یہ دوا قوت پیدا کرتی ہے گرمی کو تسکین دیتی ہے صفرا کی حدت کو توڑتی ہے بادکو شانی ہے خون کی حرارت کو دفع کرتی ہے چہرہ کا رنگ صاف کرتی ہے عرق اور تپ اور رتے الدم کو نافع ہے -

مٹر (ھ)

بفتح میم وفتح تائے ثقیل وسکون رائے مہملہ - اسکو مرہٹی مین وا ٹانین اور گجراتی مین مٹانا اور ہندی مین مٹلا اور سنسکرت مین کلائے کہتے ہیں جیسا کہ نگھنٹ پرکاش اور دوسری کتب ہندیہ مین ہے گا در انہ (دت) کرسنہ (ع)

صفات وشناخت - مٹر ہندوستان مین بہت سے حصوں مین بویا جاتا ہے غلے کی قسم سے ہے پھلی کے اندر ہوتا ہے اور ہندوستانی کا دانہ تو چنے سے کچھ چھوٹا اور انگریزی مٹر کا دانہ چنے سے بڑا ہوتا ہے اسکی ہری نرم و نازک پھلیوں کو پکا کر روٹی سے کھاتے ہیں بڑی اور پکی پھلیوں کو آگ مین بھون کر اور دانے نکال کر کھاتے ہیں اور ہری پکی پھلیوں کے دانے نکالکر مصالح کے ساتھ پکا کر بھی روٹی سے کھاتے ہیں اور خشک دانوں کی دال بنا کر بھی پکاتے ہیں اور بطور سالن کے روٹی وغیرہ سے کھاتے ہیں پس مخزن و محیط مین جو لکھا ہے کہ مٹر بطریق غذا کے

Hakeem Shoukat Ali

انسان کی خوراک مین داخل نہین اکثر کبوترون مرغون بکریون اور گایون وغیرہ کو کھلاتے ہین یہ بیان صحت سے خالی ہے
ویدک کی کتابون مین بیانک نظر سے گذرا ہے کہ کچے مٹر کی دال کے علاوہ اسکے آٹے کی روٹیان بھی بناتے ہین دوسری پھلیون
کی بہ نسبت اسکی پھلیون کو کم پسند کرتے ہین کیونکہ اس سے اکثر پیٹ پھول جاتا ہے یا بھی طرح نہین بکالی جاوین یا انکا
چھلکا خوب نہین اتارا جائے تو تندرستی بگڑ جاتی ہے پرگنیا کے ضلع مین اکثر کچی پھلیان کھاتے ہین جس سے اُنکو دست
اور آنون آنے لگتے ہین اسکا رنگ تیرہ سرخی مائل یا زردی مائل یا سفیدی تا مائل ہوتا ہے بہتر وہ ہے جو دانہ چکنا سخت
زردی مائل جو بعض سفیدی مائل عمدہ جانتے ہین اسمین بہ نسبت سرخی مائل کے حدت بھی کم ہے پانی مین دو دفعہ اُبالکر
پانی پھینک پھینک دینے سے حدت جاتی رہتی ہے اسکی تین قسمین ہین ایک کو سنہ مٹر دوسری کو تیلا تیسری قسم کو رالھ
کہتے ہین رالھ کے دانے چھوٹے ہوتے ہین۔ سو تولہ مٹر مین ۵۵ تولہ آٹا اور سوا تولہ تیل ہوتا ہے۔

طبیعت۔ گرم پہلے درجے مین دوسرے درجے تک اور خشک دوسرے درجے مین بعض دوسرے درجے مین
گرم اور تیسرے درجے مین خشک جانتے ہین گیلانی کہتا ہے کہ اسمین خشکی اور ارضیت بہت ہے بعض کہتے ہین کہ دوسرے
درجے کے آخر مین خشک ہے۔

خواص و فوائد۔ سدہ کھولتا ہے جلا پیدا کرتا ہے گاڑھے بلغم کو نکالتا ہے سینے اور پھیپھڑے کو پاک کرتا ہے۔
شہد کے ساتھ تر کھانسی کو مفید ہے اسکا لیپ پستان کے ورم کو تحلیل کرتا ہے اسکا منجن زراوند مدحرج ایرسا کندر اور
دم الاخوین کے ساتھ دانتون کی جڑونکا گوشت جماتا ہے تل کے تیل کے ساتھ پیٹ کی قروح اور خارش کو نافع ہے
سرکے کے ساتھ جرب گردہ اور یرقان اور تاپ تلی کو نافع ہے شہد کے ساتھ لیپ کرنا کھجلی اور سر کے گنج اور آتشک
اور ہڈی کے ٹوٹ جانے کو سود مند ہے کنیر کے رس اور خربوزے کے بیجون کے ساتھ برص کے داغ کو دور کرتا ہے۔
زفت کے ساتھ زخم کو پھیلنے نہین دیتا اسکے جوشاندے کے پانی کے ساتھ منہ دھونے سے بشرہ سرخ ہوتا ہے اور داغ
مٹ جاتے ہین جاڑون مین جو بدن ہوا سے پھٹ جاتا ہے اسکے جوشاندے سے اُسکو دھارنا مفید ہے انگور بان بھی اس کے
جوشاندے سے رفع ہوجاتی ہین سرکہ اور افسنتین کے ساتھ پیسکر باولے کتے اور بچھو اور سانپ اور دیوانے کتے اور
روزہ دار آدمی کے کاٹے ہوئے مقام پر لیپ کرنا مفید ہے جو لوگ اسکی روٹی پکا کر کھاتے ہین وہ خشکی کے امراض مین مبتلا
ہوجاتے ہین اسکو پیسکر لیپ کرنے سے کلف اور برش اور نمش کے داغ دور ہوجاتے ہین بشرے کے صاف اور
سرخ کرنے مین دوسری تمام چیزون سے بڑھکر ہے شیخ نے کہا ہے کہ اسکے ستو کھانے سے آدمی دُبلا ہوجاتا ہے اور
جو زیادہ دُبلا ہو تو فربہ ہوجاتا ہے گیلانی نے پچھلی بات کی وجہ یہ لکھی ہے کہ اگر بدن دُبلا خون کے پتلا اور لطیف ہونے کی
وجہ سے ہوتا ہے تو مٹر کے کھانے سے گاڑھا اور متین خون پیدا ہوتا ہے اور اس لیے دُبلا آدمی فربہ ہوجاتا ہے دُبلے
آدمی کو اس طرح کھانا چاہیے کہ اسکو بھونکر پیس کر شہد مین ملاکر ہر روز پونے تین تولہ ۴ رتی چاٹا کرے اسکو پیس کر
شہد یا دوسری مناسب دواؤن کے ساتھ لگانے سے کانٹا اور تیر کی بھال نکل آتی ہے اسکے لگانے سے گہرے
پھوڑے اور پھیلنے والے گھاؤ اصلاح پر آجاتے ہین پستان پر ورم اگر سختی آجائے تو تحلیل ہوجاتا ہے اسکے
چھلکے اتار کر پیس کر کھانے سے سرد مزاج والون کی باہ مین قوت آتی ہے اس سے دست بھی آتے ہین۔
وید کہتے ہین کہ مٹر گرم و گران ہے اور ملین ہے۔ صفرا اور خون زیادہ کرتا ہے اس سے پیشاب اور دودھ زیادہ

Hakeem Shoukat Ali

پیدا ہوتا ہے پیٹ مین سوزش پیدا کرتا ہے اعضا کا ورم کم کرتا ہے بینائی اور منی کو گھٹاتا ہے سنہ مٹر کا حال تو سین مہملہ کے باب مین مذکور ہوچکا اور بٹلا اور راملکہ کا حال یہ ہے کہ یہ دونون ہضم کے وقت شیرین اور سبک اور سرد ہین قبض پیدا کرتے ہین فساد بلغم وصفرا کو دفع کرتے ہین بعض کتابون مین لکھا ہے کہ مٹر کے کھیت مین سونے سے ہاتھ پیر اور بدن سن ہوجاتا ہے ۔ یا بدن اکڑ جاتا مٹر کے کھانے سے بادی صفرا اور آنون بڑھتی ہے یہ کسیلا میٹھا سرد خواہش طعام بڑھانے والا بدن موٹا کرنے والا اور سوزش اور بلغم اور فساد خون کو دفع کرنے والا ہے اسکے جوشاندے سے پھولی ہوئی انگلیون کو دھونا چاہیے

مضر ۔ خون جاری کرتا ہے اسہال دموی اور خلط فاسد پیدا کرتا ہے ۔ **مصلح** گل ارمنی اور گلاب کے پھولون کا عرق ۔

مقدار خوراک ۔ ۵ ماشہ سے ۱۰ ماشہ تک جو لوگ اسکو کھاتے رہتے ہین وہ اسقدر مقدار خوراک سے بڑے متعجب ہونگے مگر یہ دوا کے اعتبار سے ہے نہ غذا کے ۔

مٹر کابلی

خلر (ع)

صفات وشناخت ۔ مخزن الادویہ اور تحفہ مین ہے کہ دانہ ہے غلے کی قسم سے مٹر کی طرح ہوتا ہے باقلا کی سی سفید پھلیون مین پیدا ہوتا ہے کئی قسم کا ہوتا ہے بعض قسم کا دانہ سفید بعض کا خاکی بعض کا بھورا بعض کا زردی مائل اور قد بعض کا چھوٹے سے چنے کے برابر بعض کا اس سے بھی کم اور بعض دانہ چپٹا اور بعض کا گول مزہ میٹھا اور بعض قسم کا مزہ کڑوا بھی ہوتا ہے پیڑ بالشت یا ایک گز کا اور اس سے کم بھی ہوتا ہے پھول کا رنگ زردی وسفیدی کے درمیان ہوتا ہے ۔ گیلانی نے لکھا ہے کہ اسکی شاخین زمین پر بچھی ہوتی ہین اور وہ مربع اور لمبی ہوتی ہین گانٹھون کے پاس لمبے اور ٹیڑھے پتے لگے ہوتے ہین پھول سرخی مائل اور لمبا ہوتا ہے دانہ سفیدی مائل اور میٹھا ہوتا ہے کچا بھی کھاتے ہین اور پکا کر بھی ابن سحون نے اسکا رنگ سرخ وسبز بتایا ہو بعض کہتے ہین کہ مونگ کی طرح دانے ہوتے ہین بعض نے جنگلی اور بستانی کے اعتبار سے تقسیم کی ہے اس کے چھلکے مین بھونڈا بکساپن ہے ۔

طبیعت ۔ تیسرے درجے مین سرد اور دوسرے درجے کے آخر مین خشک بعض کہتے ہین کہ دوسرے درجے مین سرد ہو تمیمی نے پہلے درجے مین سرد اور تری وخشکی مین معتدل بتایا ہے ۔

خواص وفوائد ۔ دافع قبض ہے خون بڑھاتا ہے اکثر اعضا کے ورم کو دفع کرتا ہے بلغم کا فساد دور کرتا ہے سدہ کھولتا ہو جلا کرتا ہے سینے اور پھیپھڑے کو صاف کرتا ہے مدر حیض وبول ہے ریاح پیدا کرتا ہے بعض نے لکھا ہے کہ یہ مسور سے زیادہ دیر ہضم ہے اور اس سے خشکی زیادہ پیدا کرتا ہے اگر اسکو آبکامہ اور روغن بادام کے ساتھ کھاوین تو بہتر ہے یہ خون کی حرارت کو بجھاتا ہے اسکو جوش دے کر شہد ملا کر پینے سے کھانسی اور سینے کا درد جاتا رہتا ہے معدے اور آنتون سے غلیظ فضلات کو نکالتا ہے اس کے کھانے سے دودھ زیادہ پیدا ہوتا ہے اسکے لیپ سے اعضا مین قوت آتی ہے مچھائین کو اسکا لیپ نافع ہے موچ اور چوٹ پر اسکو پکا کر باندھنا چاہیے اسکو پکا کر کھانے سے غذائیت اچھی حاصل ہوتی ہے اسکی کڑوی قسم کو نہ کھانا چاہیے کیونکہ وہ معدے کو نقصان پہونچاتی ہے غذائیت کم حاصل ہوتی ہے خون سرد اور خلط سوداوی پیدا ہوتا ہے بچون کو بھی نقصان پہونچاتی ہے جنگلی قسم خراب اور غلیظ خلط اور خون سوداوی پیدا کرتا ہو اور نہایت غلیظ ہو دودھ بڑھاتی ہے اگر جنگلی قسم گائے یا بھینس کو کھلایا کرین تو دودھ بڑھ جائے مٹر کے کھلانے سے چوپائے تیار ہوجاتے ہین اگر اسکے چھلکے اتار کر حائض کے پیٹون کے

Hakeem Shoukat Ali

ساتھ جوش دے کر اس جوشاندے میں میٹھے انار کے دانوں یا سماق یا انگور ترش کا پانی ملا کر پیویں تو دست رک جائیں جہاں اسکو ساگاتے ہیں وہاں پھونسیاں جمع ہوجاتی ہیں **مضر** ریاح اور نفخ پیدا کرتا ہے حواس میں کدورت لاتا ہے ہمیشہ کھانے سے پٹھوں کو نقصان پہونچتا ہے کبھی اسکو زیادہ کھانے والا آدمی اونچا سننے لگتا ہے زبان اور پٹھے اینٹھ جاتے ہیں **مصلح** ہاضم اور بہت چکنی اور بہت میٹھی چیزیں اور پٹھوں اور گردن اور کمر پر گرم اور مقوی روغنوں کی مالش اور اوّل نیم گرم میٹھے پانی سے نہا کر پھر سرد پانی سے نہانا۔

مٹی (ھ)

فتح میم و تائے ثقیل مشدد مکسور و یائے معروف ۔ گل (ف) طین (ع)

صفات ۔ مٹی کی بہت سی قسمیں ہیں بہتر سب میں خالص مٹی ہے جسمیں ریت اور کھار اور گندھک اور کنکریاں اور کوڑہ کرکٹ نہ ہو اور شیریں پانی کی ہو اسی لیے اسے عربی میں طین حر بفتح حائے حطی و رائے مہملہ مشدد اور فارسی میں خاک رست کہتے ہیں بعض نے طین حر یا خاک رست ایک خاص قسم کی مٹی کا نام لکھا ہے بہتر وہ مٹی ہے کہ شیریں لطیف اور جاری پانی کے بھر جانے سے کہتے ہیں کہ دریائے مصر کی مٹی تمام قسم کی مٹیوں سے بہتر ہے۔

طبیعت ۔ مطلقاً سرد و خشک ہے مگر کھاری پانی کی جیسے سمندر وغیرہ کی مٹی ہے وہ گرم ہے۔

خواص و فوائد ۔ ہر قسم کی مٹی قابض خشکی جلا اور سدہ پیدا کرتی ہے دستوں کو روکتی ہے ورموں کو تحلیل کرتی ہے التہاب و گرمی کو دفع کرتی ہے اس کے کھانے سے سل کو اور منھ اور آنتوں سے خون کے آنے کو نفع ہوتا ہے سانپ بچھو اور دوسرے کیڑے مکوڑوں کے کاٹے کو نفع پہونچاتی ہے دیوانے کتے کے کاٹے ہوئے کو بھی نفع بخشتی ہے سرکہ اور روغن گل کے ساتھ ورم گرم پر لگانے سے تحلیل کردیتی ہے جب صاف مٹی کو شیریں پانی میں بھگو کر سکھا کر گدلے اور کھاری پانی میں گھول کر رکھدیں تا کہ تہ نشین ہوجائے تو پانی خالص اور شیریں ہوجائے اور اُسکے فساد کی اصلاح ہوجائے گی اگر اسکو کھاری پانی میں ملا کر بھبکے میں عرق کھینچیں تو شیریں پانی کھنچ آئے گا جس مٹی کو مدت تک دھوپ لگی ہو اُس کا لیپ ڈھیلے اعضا کو نفع پہونچاتا ہے ایسی مٹی کا لیپ تلی کا ورم بھی تحلیل کرتا ہے اور سات دن تک استسقائے لحمی کے مریض کے بدن پر ملکر دھوپ میں بٹھانے سے نفع حاصل ہوتا ہے جاڑوں کے زمانے میں چشمے کے پانی کے تلے جو مٹی بیٹھ کر جم جاتی ہے اس کے لگانے سے پھوڑے وغیرہ کی خراش جاتی رہتی ہے ایسی مٹی سے سر دھونے سے سردی پیدا ہوتی ہے گرمی دفع ہوتی ہے چکنی صاف مٹی سے سر دھونے سے میل صاف ہوتا ہے بالوں کی جڑ قوت پکڑتی ہے اور بال بڑھتے خوب ہیں اسکے لگانے سے ڈھیلا گوشت سخت ہوجاتا ہے بدن کا کھردرا پن اور خارشت مٹ جاتی ہے بہق صاف ہوجاتی ہے سرکے کے ساتھ پھوڑے کاٹے ہوئے مقام پر لگانے سے نفع ہوتا ہے ۔ جو مٹی آگ سے خوب پکی ہو وہ بہت خشکی پیدا کرتی ہے اور نہایت رادع ہوتی ہے تھوڑی سی قوت تحلیل بھی رکھتی ہے تنور کی مٹی نمک اور سرکے کے ساتھ بچوں کے سر کے گنج پر لگانے سے نفع ہوتا ہے جس مٹی کا تعلق مدت تک نمک کے ساتھ رہا ہو وہ بہت خشکی پیدا کرتی ہے اور نہایت محلل ہے سرد اورام کو تحلیل کردیتی ہے اور جو پکنے کے قابل ہوں اُنھیں پکا کر پھوڑ دیتی ہے اونٹ یا گائے کے موت کے ساتھ مستسقی کے بدن پر لگانے سے نفع ہوتا ہے ایسی مٹی جہاں پھول جھڑتے رہتے ہیں لگانے سے گرمی کا ورم تحلیل ہوجاتا ہے گلاب کا عرق اسپر چھڑک کر سونگھنے سے خفقان رفع ہوتا ہے دل و دماغ کو قوت پہونچتی ہے غشی اور التہاب دفع ہوتا ہے۔

Hakeem Shoukat Ali

ہر قسم کی مٹی کھا کر انیسون اوپر سے کھا لینے سے اصلاح ہو جاتی ہے کیونکہ انیسون ہر مٹی کا ضرر دفع کرتا ہے اور مٹی کھا کر اوپر سے شیرینی کھانا بہت مضر ہے۔

مٹی کا تیل (ھ)

کیروسین آئل (ش) نفطارع (ع) گھاس لیٹ تیل (مارواڑی)

صفات۔ اس تیل کو مہذب قومیں تواریخ کی ابتدا کے زمانے سے جانتی ہیں۔ ہیرودوتس (بکسر ہا وسکون یاے معروف وضم راے مہملہ وواو مجہول وضم دال ثقیل وواو مجہول و فتح تاے ثقیل وسکون سین مہملہ) نے زُنے کِن تھس (بفتح زاے نقطہ دار و یاے تحتانی ساکن وکسر کاف تازی وسکون نون و فتح تاے فوقانی مخلوط بہا وسکون سین مہملہ) یا زانتے (بفتح زاے نقطہ دار وسکون الف ونون موقوف وکسر تاے فوقانی و یاے مجہول) کے چشمے کا حال بیان کیا ہے اور ہیند (بکسر ہا و یاے تحتانی معروف ودال مہملہ موقوف) کے چشمے عرب اور ایرانیوں میں مشہور رہے ہیں۔ پلی نی نے ایک ری جنیٹم (بکسر الف و یاے مجہول وکاف تازی موقوف وراے مہملہ مکسور و یاے معروف وکسر جیم تازی وسکون نون و فتح تاے ثقیل وسکون میم) کے تیل کا ذکر کیا ہے جو کہ چراغوں میں جلایا جاتا تھا اور سسلی کا تیل کہلاتا تھا چین میں قدیم زمانے سے لوگ اس تیل کو جانتے ہیں اور بحر کاسپین کے کنارے باکو میں مٹی کے تیل کی کثرت اور آگ کے مندر اون مسافروں نے جو کہ ہندوستان میں یورپ سے خشکی کی راہ آئے مارکوپولو (بہ سہ واو مجہول) کے زمانے سے قریبی زمانے تک ذکر کیے ہیں۔

گیلانی وغیرہ لکھتے ہیں کہ وہ تیز بو روغنی رطوبت ہے کہ نمناک زمین سے نکلتی ہے اور یہ جو کہتے ہیں کہ اسکی دو قسمیں ہیں سفید وسیاہ یہ درست نہیں سب ایک قسم کا سیاہ تیل ہوتا ہے جسکو آگ پر تصعید کر لینے سے سفید ہو جاتا ہے اور غیر تصعید کیا ہوا سیاہ رہتا ہے شارح گازرونی نے لکھا ہے کہ شیروان کے علاقے میں (یہاں کا رہنے والا خاقانی شاعر ہے) ایک گاؤں ہے نام اسکا باکو ہے وہاں بہت پیدا ہوتا ہے مقطر کرنے سے سفید نکل آتا ہے۔ ایک قسم کے رنگ میں نیلگونی بھی ہوتی ہے اور زردی مائل بھی پایا جاتا ہے مصر کے علاقے میں دریا کے کنارے سے ایک قسم کا تیل نکلتا ہے جسے زیت الجبل کہتے ہیں۔

طبیعت۔ شیخ کہتا ہے کہ چوتھے درجے تک گرم وخشک ہے بعض نے لکھا ہے کہ سفید کی گرمی وخشکی بڑھی ہوئی ہے اور وہ چوتھے درجے میں گرم وخشک ہے بعض نے سفید کو دوسرے درجے میں گرم خشک بتایا ہے اور سیاہ کو اس سے بھی کم گرم وخشک لکھا ہے۔

خواص وفوائد۔ یہ تیل مسام اور سدہ کھولتا ہے مقوی باہ ہے ریاح کو خوب تحلیل کرتا ہے پیٹ کے کیڑے مار کر نکال دیتا ہے اسمیں کپڑا بھگو کر عورت کی شرمگاہ میں رکھنے سے خون حیض جاری ہو جاتا ہے سرد بہار [illegible] کو مفید ہے [illegible] کان میں ٹپکانے سے درد اور بہرہ پن جاتا رہتا ہے اس تیل میں کپڑا تر کر کے زخم کو صاف کرنے تو تاثیر [illegible] کی کرتا ہے عفونت دفع ہو جاتی ہے بدگوشت نہیں پیدا ہونے پاتا اگرچہ زخم پر لگانے سے کچھ چرچراہٹ ہوتی ہے مگر نقصان نہیں پیدا ہوتا آدھاسیسی کے لیے نافع ہے اسکا دھواں لینا اور پینا مرگی کے لیے نافع ہے مگر یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ جو شخص مرگی کے مرض میں مبتلا ہو اسکو اسکے سونگھنے یا دھواں لینے یا پینے یا مالش کرنے سے دورہ پڑ جاتا ہے پس جو چیز ایسی ہو وہ کب مرگی کو نافع ہو سکتی ہے معلوم ہو کہ پہلے قول سے یہ مراد ہے کہ اسکے پینے یا دھواں سونگھنے میں یہ اثر ہے

Hakeem Shoukat Ali

کہ اس سے مرگی پیدا نہیں ہوتی اور اگر کسی کو پہلے سے مرگی کا مرض ہو تو اسے نقصان پہونچتا ہے اگر سر کے مین ملا کر پوین تو معدے مین جمے ہوئے خون کو تحلیل کردے زخم پر لگانے سے ورم نہیں آنے پاتا امراض سرد کے لیے اسکا لگانا اور پینا تریاق کا حکم رکھتا ہے فالج لقوہ رعشہ کزاز خدر استرخا گٹھیا اور دوسرے امراض مین اسکا استعمال بے حد نافع ہے اسکو آنکھ مین لگانے سے جالا کٹ جاتا ہے اور موتیا بند کو نفع ہوتا ہے اگر پلکون کے بال گرجائین تو اسمین سرمہ پیس کر آنکھ مین لگائین جم جاتے ہین تیلے تیل کو کان مین ٹپکانے سے سردی کا درد دریاح اور بہرے پن کو نفع ہوتا ہے اس کے دھوین کو سونگھنے سے نزلہ زکام تھمتے ہین ۲ ماشہ کو پانی مین ڈالکر پینے سے بلغمی پرانی کھانسی اور دمے کو فائدہ پہونچتا ہے اسکے پینے سے پیٹ کی ریاحی مروڑ رفع ہوتی ہے اس سے بتی ترکر کے مقعد مین رکھنے سے کیڑے مرجاتے ہین اسکے پینے اور لگانے سے جوڑون اور نقرس کا درد دور ہوجاتا ہے اس سے پیشاب بھی زیادہ آتا ہے رحم کی ریاح تحلیل کرتا ہے اسکی سردی مٹاتا ہے بواسیر کو نافع ہے پتھری توڑتا ہے مرے ہوئے بچے کو رحم سے نکال دیتا ہے اسکی دھونی اختناق الرحم کو نفع پہونچاتی ہے اسکے پینے اور لگانے سے زہریلے کیڑے مکوڑے کا زہر اتر جاتا ہے۔ طاعون کے مرض مین نہایت مفید ہے چنانچہ ایک بار اودھ اخبار مین نظر سے گذرا تھا کہ طاعون کا ایک بہت چھوٹا کیڑا ہوتا ہے جو بغیر خردبین کے نظر نہیں آسکتا اور بہت جلد ترقی کرتا ہے اسکا تجربہ اس طرح ہوسکتا ہے کہ ایک شیشی مین جانورون کا جوشاندہ (ریچ) ڈالا جائے اور طاعونی شخص کی چھاتی مین سے ایک قطرہ آلائش اسمین ڈال دی جائے اور بند کرکے کنارے رکھدیا جائے بعد چند گھنٹو کے وہ شیشہ کیڑون سے بھر جائے گا اور اسمین سوائے کیڑون کے کچھ نظر نہ آئے گا مٹی کا تیل طاعونی شخص کو تین تین گھنٹے کے فاصلے سے چار چار تولہ دینا چاہیئے یہ علاج تیر بہدف ہے اور بہت آسان ہے بعض دیہاتی لوگون نے تو بلاوزن کئی شیشے پی ڈالے جس سے نفع ہی نفع ہوا جو لوگ بمبئی کے کارخانون مین کام کرتے ہین جہان افراط سے مٹی کا تیل رکھا اور اٹھایا جاتا ہے اور اس وجہ سے ان لوگون کے بدن تیل سے تر رہتے ہین انپر طاعون نمایان طور سے اثر پذیر نہیں ہوتا مرض طاعون کو چوہون کی طرح پسو بھی ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جاتے ہین چونکہ پسو مٹی کے تیل کی بو سے قریب نہیں آسکتے اس لیے جن لوگون کی نسبت طاعون مین مبتلا ہونے کا خطرہ پایا جائے انکے بدن پر مٹی کا تیل لگاتے رہین جو جلد کو کسی قسم کا نقصان نہیں پہونچاتا ہے یہ بات بھی قرین قیاس ہے کہ جن زمینون پر پسو زیادہ جمع ہوا کرتے ہین وہان مٹی کا تیل چھڑک دیا جائے یہ ناخواندہ مہمان بھاگ جایا کرین گے۔

دیکھتے ہین کہ اسکے تیل کی مالش سے بالی کا درد منع ہوتا ہے کافور اور گندھک برابر لے کر اسکو مٹی کے تیل مین ملا کے لگانے سے داد مٹتا ہے اسکا بچھو یا بھڑ کے زخم پر لگانے سے اسکے کیڑے مرجاتے ہین اسکا دھوان سانس کے ساتھ پیٹ مین جانے سے پھیپھڑے کو بگاڑتا ہے اسکی تیز روشنی آنکھون کی روشنی کو مضر ہے۔ **مضر** - جگر (۲) پھیپھڑہ (۳) دردسر پیدا کرتا ہے اور گرم مزاج والے کو **مصلح** اسپغول کا لعاب (۲) کتیرا (۳) خشخاش اور سرکہ **بدل** ہم وزن سلارس - زفت تر - تارکول - جاوشیر اور تہائی حب صنوبر۔

مقدار خوراک - یونانی طبیب اسکے کھانے کو اتنا خطرناک جانتے ہین کہ ۱ ماشہ تجویز کرتے ہین اور بعض نے سفید قسم کو ۲ ماشہ اور سیاہ کو ۴ ماشہ کھانے کے لیے اجازت دی ہے پچھلی قسم کو صاحب منہج نے ۱ ماشہ تک

Hakeem Shoukat Ali

کھلانا لکھا ہے۔

مثلث (ع)

بضم میم و فتح ثائے مثلثہ و لام مشدد مفتوح و سکون ثائے مثلثہ دوم۔ سیکی (ف)۔

صفات ۔ اطبا کے بڑے گروہ کا مذہب یہ ہے کہ انگوروں کو نچوڑ کر انکا رس نکال کر اتنا جوش دین کہ دو تہائی جلکر ایک تہائی باقی رہ جائے بوعلی سینا اور آملی نے کہا ہے کہ مثلث یہ ہو کہ تین حصہ انگوروں کا رس لین اور اس مین ایک حصہ پانی ملائین اور انکو اتنا جوش دین کہ ایک تہائی جل جائے۔

منافع ۔ شراب کے قریب قریب مزاج اور فوائد رکھتا ہے۔ اس سے عمدہ اور متین خون پیدا ہوتا ہے قوت ہاضمہ کو مدد دیتا ہے سینے اور پسلی کے درد کو موافق ہے چیچک کو فائدہ پہونچاتا ہے سرد مزاج والون کی باہ کو قوت دیتا ہے اس کے پینے سے منی بڑھتی ہے۔ **مضر** ۔ گرم مزاج والون کو نقصان دیتا ہے۔ **مصلح** ۔ زیادہ پانی ملاکر پینا۔

مجالو (ھ)

بکسر میم و فتح جیم عربی و سکون الف و ضم لام و سکون واؤ۔

صفات ومنافع ۔ پہاڑی ایک میوہ ہے اور لال الائچی کی طرح اسکا پوست ہوتا ہے اندر سے بینگ سفید مغز بادام کی طرح اور گول نکلتی ہے مزہ سوکھے ہوئے سنگھاڑے کا سا ہوتا ہے اسمین کسی قسم کی چکنائی نہین ہوتی اکثر ہندو اور دوسرے پہاڑی آدمی اسے کھایا کرتے ہین اگر اسکو گیہوون کے ہمراہ بھاڑ مین بھنوا لیا جائے تو خوش مزہ ہوجاتا ہے مزاج اسکا سرد و خشک معلوم ہوتا ہے قابض ہے دست روکتا ہے اور امساک منی بھی کرے گا۔

مجیٹھ (ھ)

بفتح میم و کسر جیم تازی و سکون یائے معروف و تائے ثقیل مخلوط بہا موقوف گجرات اور مارواڑ مین یون ہی تلفظ کرتے ہین پنجاب والے ایک نون خفی بھی میم کے بعد بولتے ہین مرہٹے منجیشٹھ اور بنگالی منجیشٹا کہتے ہین روناس (ف) فوۃ اور فوۃ الصبغ اور فوۃ الصباغین (ع)

صفات وشناخت ۔ ایک جڑ ہے سرخ سیاہی مائل جس کے مزے مین تلخی اور قبض اور یکساپن ہے اور تلخی پھیکے پن سے کم ہے مگر قرشی یہ اعتراض کرتا ہے کہ کیسی چیز کیسے اتنی مفتح اور جالی ہوسکتی ہے کہ اسکے لگانے سے بہق جاتی ہے اور کیسے جلد تنقیہ کرسکتی ہے اور کیسے رانگن اور فالج کو مٹا سکتی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ عفوصت کا لفظ بوعلی سینا کے قانون مین کاتب کی غلطی سے لکھ گیا ہے۔ یا یہ کہ یہ افعال صورت نوعیہ کی اتباع سے ظہور مین آتے ہین چنانچہ شیخ نے خود کہدیا ہے کہ یہ اسکی خاصیت ہے اب یکسا ہونا مضائقہ نہین اور تلخی کو تو یہ افعال لازم ہین اور تلخی کی تصریح جالینوس نے اپنی کتاب مین فرمادی ہے گیلانی کہتا ہے کہ اسمین ذرا بھی شیرینی نہین۔ ویدون نے لکھا ہے کہ مجیٹھ میٹھی چرپری کسیلی بھاری گرم روکھی اور ہلکی ہے ہندوستان کے پہاڑی ضلعون مین سب جگہ پیدا ہوتی ہے اسکو جوش دیکر رنگ مین ڈالتے ہین تازہ اور رنگین اور سرخ عمدہ ہوتی ہے اسکی دو قسمین ہین جنگلی اور بستانی اسکا پیڑ چھوٹا اور کھردرا ہوتا ہے اور اسمین صرف ایک ہی شاخ ہوتی ہے پتے گول ہوتے ہین پھل بھی گول ہوتے ہین اور خوب پک کر سیاہ پڑجاتے ہین اور پتون کے درمیان مین لگتے ہین انمین بیج بھی ہوتے ہین۔

Hakeem Shoukat Ali

طبیعت - دوسرے درجے مین گرم وخشک اور بعض سرد بتاتے ہین وید گرم کہتے ہین-

خواص وفوائد - سدّہ کھولتی ہے گاڑھے پیشاب کا ادرار کرتی ہے معدے کو قوت دیتی ہے سردی کے امراض اور عصبانی امراض اور فالج ولقوہ ویرقان کو مفید ہے جگر وطحال کو صاف کرتی ہے اعتدال کے ساتھ جلا کرتی ہے یہی وجہ ہے کہ اسکو سرکے مین پیسکر بہق سیاہ یا سفید اور داد پر لگانے سے زائل ہوجاتے ہین سر پر درد ہو تو اسکے لگانے سے صحت ہوتی ہے خونی دستون کو بند کرتی ہے اسکے پینے سے باؤلے کتے کے کاٹے ہوئے کو نفع ہوتا ہے اس کے استعمال سے خون حیض جاری ہوجاتا ہے بعض آدمی اسکو شہد کے پانی کے ساتھ رانگن اور کولھون کے درد اور مرض استرخا مین استعمال کراتے ہین اور نفع ظاہر ہوتا ہے بدن پر اسکے لیپ سے داغ اور نشان دور ہوجاتے ہین ۳۰ ماشہ مجیٹھ، ماشہ ریوند چینی اسکو پیسکر ایک پیالہ نبیذ کے ساتھ پھانکنے سے چوٹ کے صدمے کو نفع پہونچتا ہے - اسکا پھل سکنجبین کے ساتھ کھانے سے بڑھی ہوئی تلی گھٹ جاتی ہے جگر وتلی کے سُدّے کھل جاتے ہین بعض اطباے حاذق کا بیان ہے کہ مجیٹھ کا جگر یا تلی کے سُدّے دور کرنا بالخاصیت ہے عورت اگر اسکو رحم مین رکھے تو حمل گر جائے اور خون جاری ہوجائے بلکہ اسکو عرصے تک کھانے سے مرد کے پیشاب مین بھی خون آنے لگتا ہے جس کے فوطون پر ورم آجائے اُسکے گلے مین مجیٹھ کو باندھ دینے سے جلد نفع ہوجاتا ہے اتنی مدد ہے کہ پیشاب کے راستے سے پتھری بھی ہوکر نکل جاتی ہے اعضا سُن ہوجائین تو اسکو شہد کے ساتھ کھانا چاہیے اعضا کی سُستی کو دور کرتی ہے یرقان کو مٹاتی ہے معدے کو طاقت دیتی ہے اور بچہ والی عورت کا دودھ بڑھاتی ہے اسکے لگانے سے سر کا گنج جاتا رہتا ہے اگر دھوپ کی گرمی سے چہرہ سیاہ ہوجائے تو اسکو پیسکر شہد مین ملاکر لگانے سے حالت اصلی پر آجائے اسکی شاخ پتے اور پھل الگ الگ یا ملاکر کھانے سے حشرات الارض کا زہر اُتر جاتا ہے اسکو پیس کر ایسے شخص کے کھانے مین ملاکر جسکو دیوانے کتے نے کاٹا ہو کھلا دیا جائے تو فائدہ ہوتا ہے اس کے تمام ٹکڑو اگر گھر مین لٹکا دینے سے اہل خانہ مین سے کسی کے نظر نہین لگتی اگر قرمزی رنگ کے کپڑے مین باندھکر جانورون کے گلے مین لٹکا دیا جائے تو اُن مین کوئی مرض پیدا نہو جانورون کے زخمون پر لگانے سے صاف ہوکر خشک ہوجاتے ہین -

وید کہتے ہین کہ مجیٹھ آواز کو صاف کرتی ہے رنگ نکھارتی ہے فساد زہر وبلغم وخون کو دفع کرتی ہے اعضا کا ورم تحلیل کرتی ہے پسلیون مین ریاح بھر کر چبھتی ہون تو اسکو مفید ہے عورتون کی فرج کے درد کو نافع ہے اسہال خونی اور خون بواسیر کو بند کرتی ہے ہاضمے کو قوت دیتی ہے امراض چشم کو نافع ہے اس کے درخت کے سبز پتون کا مزہ شیرین اور تیز ہوتا ہے بھوک پیدا کرتے ہین فساد صفرا کو دفع کرتے ہین پیٹ کی تلی اور دوسرے اندرونی اعضا کا سدہ دفع کرتی ہے عسر البول اور حبس حیض کو مفید ہے اسکا پھل سینے کے جکڑ جانے کو نافع ہے مجیٹھ کو پیس کے شہد مین ملا کے لگانے سے جلد بدن کے چھیپے اور دوسری قسم کے داغ دفع ہوجاتے ہین مجیٹھ کے اجزا کے استعمال سے زہر اُترتا ہے مجیٹھ کو گلے مین باندھنے یا گھر کی چھت مین لٹکانے سے نظر نہین لگتی ہے یہ قابض ہے اسکے لیپ کرنے سے صفراوی ورم مٹتا ہے مجیٹھ اور ہلدی کو جانورون کی کانجی مین پیس کے لیپ کرنے سے ہڈی کے ٹوٹ جانے سے جو وہان ورم ہوجاتا ہے وہ جاتا رہتا ہے اور سوزش بھی زائل ہوتی ہے بچہ ہونے کے بعد جو رحم مین خراب خون اور رطوبت رہ جاتی ہے اُس کو نکالنے کے لیے مجیٹھ کا جوشاندہ پلانا چاہیے مجیٹھ کو سر پر باندھنے سے دردسر دور ہوتا ہے اسکو پیسکر دانتون پر ملنے سے درد جاتا رہتا ہے اس کے ایک تولہ سفوف کو پھنکانے سے خون حیض کی رکاوٹ دور ہوجاتی ہے مجیٹھ اور ہوسے کو

Hakeem Shoukat Ali

کھٹائی کے ساتھ پیس کر لگانے سے ٹوٹی ہوئی ہڈی جڑ جاتی ہے **مضر** سر اور پھیپھڑے کو نقصان پہونچاتی ہے درد سر پیدا کرتی ہے مثانے کو بھی مضر ہے خونی پیشاب جاری کرتی ہے **مصلح** - سر اور پھیپھڑے اور درد سر کے لیے انیسون باقی کے لیے کتیرا اور تخم بارتنگ **بدل** - تنقیہ جگر و طحال اور ادرار حیض کے لیے دیوزمی تخ اور تمالی مویز سیاہ بعض نے ہموزن کباب چینی لکھی ہے بعض نے برص اور بہق مین چیتا بدل بتایا ہے -

مقدار خوراک - سفوف ۴ ماشہ تک اور جوشاندے مین ایک تولہ ڈیڑھ ماشہ تک گیلانی نے اسکو جوشاندے مین ۹ ماشہ ہمراہ انیسون کے دینا بتایا ہے بعض نے ۰ ماشہ سے ۱۲ ماشہ تک تجویز کیا ہے -

مجکند (ھ)

بضم میم و سکون جیم فارسی و فتح کاف تازی و سکون نون و دال مہملہ موقوف کذا فی المحیط مگر ہندی کی کتابوں سے کاف کو ضم ثابت ہے بنگالی گجراتی مرہٹی ہندی اور مارواڑی کا یہی محاورہ ہے یہی مفردات ہندی مین ہے -

صفات و شناخت - ایک چھوٹا سا پیڑ ہے جو ہندوستان کے شمالی پہاڑوں اور کرناٹک مین بہت ہوتا ہے مزہ اسکا تیز اور تلخ ہے - مفردات ہندی مین ہے کہ ایک پھول ہے جو چھوٹا اور زردی مائل ہوتا ہے -

طبیعت - گرم و خشک وید بھی گرم بتاتے ہین مفردات ہندی مین سرد و خشک لکھا ہے -

منافع - بلغم کھانسی بخار خارش پیاس اور استسقا کو دفع کرتا ہے اسکے لگانے سے سردی کا درد سر جاتا رہتا ہے دو تولہ اس کے پھول پیس کر دو تولہ کھانڈ اور دو تولہ گھی کے ساتھ حلوا بنا کر کھانے سے بواسیر کا خون رک جاتا ہے بعض نے اس نسخے مین تین چار ماشہ مجکند کے پھول اور ایک ایک تولہ گھی کھانڈ لکھا ہے -

مفردات ہندی مین ہے کہ قوت دیتا ہے صفراوی خفقان کو دفع کرتا ہے اسکا بدن پر لیپ کرنے سے ہوا سے وبائی کا نقصان اور ضرر ہٹتا ہے - وید کہتے ہین کہ آواز بیٹھ جائے یا بلغم کا غلبہ ہو یا کھانسی آتی ہو تو اسکو کھانا نافع ہے جلد بدن کے امراض ورم درد سر تردوش یعنی اخلاط ثلثہ کا فساد خون صفراوی زخم اور خارشت کو مٹاتا ہے اسکے پھولوں کو جانوروں کی کانجی کے ساتھ پیس کے لیپ کرنے سے آدھا سیسی دفع ہوتی ہے اسکے خالص پھولوں کا لیپ درد سر کو دفع کرتا ہے اسکے پھولوں کو پانی مین بھگو کر ملنے سے پانی گاڑھا ہو جاتا ہے اس کے پھول ہی ادویہ مین مستعمل ہین -

مچوقان

بفتح میم و ضم جیم فارسی و سکون واو و فتح قاف و سکون الف و نون موقوف

صفات و شناخت - مخزن الادویہ مین لکھا ہے کہ نئی دوا ہے جسے انگریز امریکہ کے مچوقان نامی مقام سے لائے ہین اور وہ ایک جڑ ہے اس کے پیڑ مین بہت سی جڑین ہوتی ہین شاخین زمین پر پھیلی ہوتی ہین پتے گول ہوتے ہین جنمین بہت سی رگین ہوتی ہین پھل اسکے دھنیے کے دانے کی طرح ہوتے ہین اور کوکی طرح کچھ آتے ہین ماہ ساون تک پک جاتے ہین یہ جڑ موٹی اور سفید فاشرا کی جڑ کی طرح ہوتی ہے بعض نے اسے دراصل فاشرا کی جڑ سمجھ لیا ہے حالانکہ اسمین فاشرا کی سی تیزی اور گرمی اور چرپراہٹ کہاں ہے -

طبیعت - دوسرے درجے مین گرم و خشک -

Hakeem Shoukat Ali

خواص وفوائد۔ ریوند صینی کی طرح اسمین قوت مسہلہ وقابضہ دونون ہین اسی لیے بعض اسکو ریوند صینی کی ایک قسم خیال کرتے ہین اور یہ درست نہین اس لیے کہ اسمین کوئی ایسی کیفیت نہین جس سے طبیعت کراہت کرتی ہے نہ مزہ خراب ہے نہ بو ثقیل ہے اور یہ سب باتین ریوند مین موجود ہین نزلون کو شافی ہے جوڑون اور گردے اور قولنج کے درد کو دور کرتی ہے اس سے بلغم اور خراب رطوبت نکل جاتی ہے اس سے رب بھی بطور ہڑ کے رب کے بناتے ہین اگر خود اس جڑ کو یا اسکے رب کو ۱۲ جو بھر کی مقدار مین کسی مناسب چیز کے ساتھ کھایا جائے تو پانچ چھ دست بغیر تکلیف کے آجاتے ہین یہ دوا نضیج بھی مواد مین پیدا کرتی ہے اس لیے بغیر منضج کے بھی اسکا استعمال جائز ہے اور یہ اس مین عجیب خاصیت ہے کہ برخلاف دوسری مسہل دواؤن کے اس سے قے اور متلی بھی رکتی ہے۔ اور دوسری عجیب خاصیت یہ ہو کہ باوجودیکہ اسکی قوت مسہلہ لطیف ہے مگر اسکو کھا لینے کے بعد آدھ گھڑی تک سو رہین تو اس کے عمل کو قوت حاصل ہوتی ہے برخلاف دوسری ایسی دواؤن کے کہ سونے سے یا تو انکا عمل ضعیف ہوجاتا ہے یا باطل ہوجاتا ہے خلاصہ کلام یہ ہے کہ یہ نہایت عمدہ اور شاہانہ مسہل ہے نہ اسکے بچے کو دینے سے خطرہ نہ عورت کو دینے مین خوف نہ حاملہ اور نازک مزاج یا کمزور کو کھلانے مین ڈر۔ اسکو آتشک تر وخشک کھجلی کمر اور جوڑون کے درد اور پرانے بخارون مین دینے سے بڑا نفع ہوتا ہے کیونکہ اپنی پوری قوت کے ساتھ باریک سے باریک راستون مین سے بھی سُدہ ہٹا دیتی ہے رحم کے امراض مین مناسب ادویہ کے ساتھ نفع ہوجاتی ہے اسکو کئی طرح سے کھاتے ہین کبھی مربا بناتے ہین کبھی معجون تیار کرتے ہین کبھی پیسکر کھانڈ یا کسی مناسب مرض شربت یا جوشاندے کے ساتھ پھانکتے ہین۔

مقدار خوراک۔ بچون کو ½ ماشہ اور بڑون کو ۳ ماشہ تک اور رب ۱۲ رتی۔

مچّھتنکی (ھ)

بضم میم وفتح جیم فارسی مشدد مخلوط التلفظ بہا وضم تاے فوقانی وسکون نون وکسر کاف تازی وسکون یاے تحتانی۔

صفات وشناخت۔ ایک جنگلی درخت ہے ہندوستان مین پیدا ہوتا ہے قد آدم تک بڑھتا ہے اسکی شاخین اور پتے تیندو کی طرح ہوتے ہین جسکا دوسرا نام گیہو ہے مگر اُس سے ذرا چھوٹے اور نرم اور پھول اور پھل بھی تیندو کی مثل ہین مگر اس سے بڑے اسی لیے بعض اسکو تیندو کی قسم سے جانتے ہین۔

فوائد۔ اسکے درخت کی چھال استسقا کو نافع ہے۔

مچھر (ھ)

بفتح میم وفتح جیم فارسی مشدد مخلوط بہا وسکون راے مہملہ۔ پشہ (ف) بق وناموس وبعوض (ع)۔

صفات۔ مشہور ہے اس کے منھ کے آگے جو ایک پتلی سونڈ سی ہوتی ہے وہ حقیقت مین ایک نلوا ہے اس نلوے مین تین اوزار ہین ایک تو سوئی جسکو مچھر مسام مین داخل کرتا ہے ایک آری مسام کو چوڑا کرنے کی ضرورت ہو تو اس سے کام لے اور ایک سینگی کہ جسکی راہ سے خون چوستا ہے اور اس شکل خاص مین مچھر کی مدت حیات صرف تین دن کی ہے۔

Hakeem Shoukat Ali

طبیعت۔ دوسرے درجے مین گرم وخشک۔

خواص وفوائد ہندی کے ساتھ زندہ نگلنا عسرالبول کو دفع کرتا ہے اُسکے کاٹنے سے خارشت ہوتی ہے ایسے مقام پر روغن اور لیمو کا رس ملا کر مالش کرین سات عدد مچھرون کو باقلا کے دانے مین رکھ کر قبل دورے کے نگلنا چوتھیا کے لیے مجرب ہے۔

ملیریا بخار مچھرون کے کاٹنے سے پیدا ہوتا ہے یہ بخار کے مبتلا شخص کو کاٹ کر بخار کا مادہ لے لیتا ہے اور پھر تندرست آدمیون کو کاٹ کر بخار کا اثر پیدا کرتا ہے بعض کہتے ہین کہ مچھر کی زبان کے نیچے اُسکے انڈون کی ایک بڑی مقدار لگی رہتی ہے یہ نہایت ننھے ننھے ہوتے ہین جب مچھر کاٹتا ہے تو اُسکے انڈون کی بڑی تعداد آدمی کے خون مین گر پڑتی ہے اور یہ انڈے چند گھنٹون کے بعد ہی ایک خطرناک مخلوق بن جاتے ہین اور رہا بجا چھتا سا بنکر اپنا زہر اسین رسانا شروع کرتے ہین اور تھوڑے عرصے کے بعد وہ بھی انڈے دے دے کر چل بستے ہین اور پھر ان مین سے ایک زہریلا اثر رہنے لگتا ہے یہی زہر انسان کے بدن مین سرایت کر کے تیز حرارت اور رکم قوتی اور دیگر عوارض پیدا کر لیتا ہے اور رفتہ رفتہ تمام خون فاسد ہو کر بیچارے انسان کو مہلک مریض بنا دیتا ہے۔

ایک زہر ہے جس کا نام ڈاکٹرون نے ملیریا رکھا ہے۔ ملیریا زہر کی نسبت اطبا کے دلون مین دو طرح کے خیالات پیدا ہوئے ہین یعنی کوئی تو کہتا ہے کہ نباتات کے سڑ جانے سے یہ زہر پیدا ہوتا ہے اور کوئی یہ کہتے ہیں ایک خاص قسم کی تخم ہے جو جھیلون سے پیدا ہوتی ہے۔ اور بعضون نے عقل کے تکے لگا کر یہ بات نکالی ہے کہ باعث ملیریا کا ایک قسم کی کائی ہے جو نہایت باریک ہے اور بہت جلد پیدا ہوتی ہے۔ لیکن اس بات مین کچھ شک نہین کہ نباتات کے سڑ جانے سے ملیریا زہر پیدا ہوتا ہے اور اُسکی وجہ سے انسان تپ ولرزہ اور تپ نوبتی مین مبتلا ہوتے ہین لکھا ہے کہ اگر گھوڑے کی دم کے بال لے کر کوٹھری کے دروازے پر لٹکا دین تو مچھر وہان کم آئین اور بھسی اور گوگل اور گندھک اور بارہ سنگھے کے سینگ کی دھونی سے مچھر بھاگتے ہین۔ میرے پاس گھوڑے کے بالون کی چونری ہے مچھر اُسکی پروا بھی نہین کرتے

مچھلی (ھ)

بفتح میم وسکون جیم فارسی مخلوط بہا وکسر لام ویاے معروف۔ عوام مچھی جیم فارسی مخلوط بہا کی تشدید سے بھی کہتے ہین۔ عربی مین سمک فارسی مین ماہی کہتے ہین

صفات وشناخت۔ مچھلی پانی مین رہتی ہے خدا نے اسکا جسم پتلا اور چپٹا بنایا ہے اس لیے کہ تیرنے مین آسانی ہو اپنے پرون کے سہارے پانی کو چیرتی پھاڑتی ایک جگہ سے دوسری جگہ چلی جاتی ہے جس طرح آدمی پھیپھڑے سے سانس لیتا ہے مچھلی اپنے گلپھڑون سے دم لیتی ہے پانی مین ہوا بھی شامل ہے وہی اسکے منہ کے اندر جاتی ہے گلپھڑون کی راہ سے باہر آتی ہے اگر پانی مین ہوا نہ رہے تو خالص پانی مین مچھلی نہین جی سکتی مچھلی نر و مادہ کی جفتی سے انڈے سے پیدا ہوتی ہے اور ایک مچھلی کئی لاکھ انڈے دیتی ہے اور وہ اور جانورون کی طرح آپ نہین سیتی بلکہ آفتاب کی حرارت سے بچے پیدا ہوتے ہین بعض قسم کی مچھلی بغیر جفتی نر و مادہ کے خود بخود کیچڑ اور ریت مین پیدا ہو جاتی ہے اسکے کان نہین ہوتے تو بھی پانی کے لگاؤ سے یہ آواز معلوم کر لیتی ہین کیونکہ سکھلانے سے گھنٹی بجاتی ہین پانی پر لٹکتا ہو جاتی ہین تھوڑے بہت پر مچھلیون کے رہتے ہین چڑیا جس طرح اپنے پرون سے ہوا پر اُڑتی ہے مچھلی اُسی طرح اپنے پرون سے پانی پر تیرنے مین سہارا پاتی ہے اور جیسے چڑیا اپنی دم سے ہوا پر مڑتی ہے ویسے ہی مچھلی اپنی دم سے پانی پر ناؤ کے پتوار کا کام لیتی ہے

Hakeem Shoukat Ali

سیلون مین ایک جھیل مین گانے والی مچھلیان موجود ہین انکی آواز ایسی خوش لحن ہوتی ہے کہ کسی باجے کی آواز اُسکا مقابلہ نہین کرسکتی ابھی تک سائینس دانون نے انکا کوئی نام نہین رکھا اور جھیلون مین بھی ایسی مچھلیان ہوتی ہونگی مگر وہ خاموش رہتی ہین مچھلیون کی بہت سی قسمین ہین انکی تعداد سوا خدا کے کوئی نہین جانتا حکیم ناصر خسرو نے اپنے سفرنامے مین لکھا ہے کہ ایک دوست بیان کرتا تھا کہ ایک اونٹ جہاز مین مرگیا اُسکو دریا مین ڈال دیا ایک مچھلی فی الفور نگل گئی ایسا کہ ایک پیر اونٹ کا تھوڑا اُسکے منہ سے باہر تھا دوسری مچھلی آئی اور اس مچھلی کو جس نے اونٹ نگلا تھا نگل گئی کہ کچھ نشان اُس مچھلی کا ظاہر نہ تھا اُس مچھلی کو قرش کہتے تھے۔

منشی عبدالعزیز صاحب منیجر پیسہ اخبار جو یورپ کی سیر کو گئے تھے لکھتے ہین کہ بمبئی سے دو دن چل کر اُڑنے والی مچھلیان ملنی شروع ہوتی ہین یہ مچھلیان جہاز کے اردگرد خوب پرواز کرتی ہین اور بعض سو دو سو بلکہ چار پانچ سو گز تک بھی اُڑ کر جہاز سے کہین آگے نکل جاتی ہین انکا قد عموماً چھ نات انچ ہوتا ہے اور رنگ انکے پر سفید اور سیاہ اور بعض بعض کے سرخی مائل بھی ہوتے ہین عموماً انکے پر بھی جسم کے برابر ہی لمبے ہوتے ہین اُڑتے وقت اس قدر تیز جاتی ہین کہ دیکھنے والا حیران رہ جاتا ہے بحری پرندون کا ایک جھنڈ جہاز کے آگے آگے کلول کرتا ہوا اُڑتا چلا جاتا ہے یہ پرند کبھی کبھی پانی کے اس قدر قریب ہو کر اُڑتے ہین کہ گویا پانی کے اوپر چل رہے ہین اتنے مین پردار مچھلیون کا جھنڈ اُڑا جھٹ پٹ ان پرندون کا نوالہ ہوگیا انتہیٰ کلامہ ایک قسم کی مچھلی ہوتی ہے جسکا بالائی دھڑ (حصۂ جسم) انسان کے مشابہ ہوتا ہے اور زیرین بالکل مچھلی کا سا ہوتا ہے اسکو مرمیڈ اور مرمین کہتے ہین اس مچھلی کا چہرہ انسان اور سیل کے چہرے کے بین بین ہے تصویرون مین اسکو ایک نہایت حسین عورت کی شکل مین دکھایا جاتا ہے حتیٰ کہ چھاتیان تک بھی نمایان دکھائی جاتی ہین اور سر پر دراز گیسو ہوتے ہین گو یہ تصویر بعض پرانے اور بوڑھے جہاز رانون کے قصون اور روایتون کے مطابق بنانے کی کوشش کی جاتی ہے لاہور مین ایک پارسی اس قسم کا جوڑا لایا تھا اور رنیلا گنبد کے سامنے اُسنے ایک چھوٹے سے خیمے مین نمائش کیا تھا ان دونون جانورون مین مرد و عورت کے ستر بھی نمایان تھے جو سمجھدار لوگون کے خیال مین فرضی تھے دریائے روم مین ایک قسم کی مچھلی ہوتی ہے اگر اُسکے ہزار ٹکڑے کرڈالین جب بھی پھڑکتے ہین اسلیے پکانے کے وقت اُسکے سرپوش پر پتھر رکھدیتے ہین تاکہ کوئی ٹکڑا اچھل کر نکل نہ جائے اسکو ثلث کہتے ہین ہندوستان مین مہاشیر اور روہو کا گوشت عمدہ ہے اور بنگالے مین ایک مچھلی ہوتی ہے اُسے ہلسہ کہتے ہین نہایت چرب ہوتی ہے گوشت نازک ہوتا ہے اگرچہ اسمین بو بہت ہوتی ہے مگر مزہ دار ہوتی ہے اسی طرح ہندوستان مین سنول کیرل کوسنی لاچی گینڈ تونہ پھڑ کا ٹیگرا اُرنی سنگھی لنوا بجڑیا بھاٹ مچھی موہ مچھی وغیرہ بہت کی قسمین ہین امریکا مین ایک مچھلی پانچ فٹ کے قریب لمبی ہوتی ہے جو کسی آدمی یا جانور کے بدن سے چھو جائے تو اُسکی حالت بجلی پڑنے کی سی ہو جاتی ہے رور مچھلی کے پر بہت چھوٹے ہوتے ہین اس لیے جلد نہین چل سکتی ہے مگر اُسکے سر مین ایسی طاقت ہے کہ وہ سمندر مین اپنے سر کے بل کسی بڑی مچھلی یا جہاز کے پیندے سے چپک کر اُسکے ساتھ آرام سے دوڑتی چلی جاتی ہے اور اپنا پیٹ بھرتی ہے فلیپائن کے قریب سمندر مین ایک قسم کی مچھلی پائی جاتی ہے جسکو خشک کرکے لوگ موم بتی کا کام لیتے ہین دیا سلائی اُسکے سر پر لگا دی جاتی ہے جس سے موم بتی کے مانند روشنی نکلنے لگتی ہے اور خوبی یہ ہے کہ ہوا کی شدت سے بھی گل نہین ہوتی۔ بعض مچھلی کی شکل کل کی سی ہوتی ہے عرض مین سوا دو گز اور طول سر سے دُم تک ساڑھے چار گز ہوتا ہے والرس نامی مچھلی جو امریکہ مین ملتی ہے ہاتھی سے بہت مشابہ ہوتی ہے جسم بعینہ بغیر پاؤن کے ہاتھی کا

Hakeem Shoukat Ali

دھرہے البتہ چہرہ شیر کے ہمشکل ہوتا ہے اور ہاتھی کی طرح دو دانت پنچے کی طرف کو سیدھے جھکے ہوئے آٹھ دس گرہ سے چار گرہ کے قریب موٹے ہوتے ہیں۔ باسی مچھلی بری ہے کیونکہ مچھلی کا گوشت لطیف و نازک ہے جلد بگڑ جاتا ہے نہایت خراب وہ مچھلی ہے جو چھوٹے چھوٹے گڑھوں اور متعفن پانی میں رہتی ہے اور بہت بڑی اور بہت چھوٹی اور بہت سے کانٹوں والی مچھلی بھی بری ہوتی ہے عمدہ وہ مچھلی ہے جو شیرین پانی میں رہتی ہو خاصکر جس زمین میں سنگ اور سنگریزے ہوں اسی لیے اس کو رضراضی کہتے ہیں اور کم کانٹوں والی اور مسمین یوں زیادہ ہو اور جسکی پشت پر سیاہ نقطے یا سیاہ خطوط سبزی مائل ہوں اور شکم سفید ہو اور رستے بہت سیاہ اور چھوٹے چھوٹے ہوں عمدہ ہے جو مچھلی پانی میں ہمیشہ پھرتی رہے اور اچھی گھاس کھاتی ہو عمدہ ہے اور سب سے بڑھکر رہو ہے مچھلی کا کانٹا اس ترکیب سے گل جاتا ہے کہ مچھلی کے قتلے ایک سیر دہی ایک سیر پیاز پاؤ بھر اور لہسن ہلدی مرچ گرم مسالا بقدر حالت ادرک ایک چھٹانک سمندر جھاگ دو تولہ نمک دو تولہ گھی پاؤ بھر پیاز ادرک مسالے کو بطور معمول پیسکر دہی میں ملائیں پھر اُس مچھلی کے قتلے ڈال کر چمچے سے خوب ہلائیں اور سمندر جھاگ کے اتنے اتنے بڑے ٹکڑے جو کھانے کے وقت نکال لیے جائیں اُس میں ڈالدیں تب نصف دیگچی میں تو یہ سب اشیا ہونگی باقی سب کو پانی سے بھر کر سرپوش سے ڈھک کر اُسکا منھ آٹے سے بند کر کے ہلکی آنچ پر دو پہر تک پکائیں پھر گھی سے بگھار دے کر کھائیں کانٹا گل جائے گا۔ اگر مچھلی میں پانی کی جگہ دہی ڈالیں اور پھٹکری کا تھوڑا سفوف ملا کے گھی مسالا ڈال کر کر اانگار تین پہر تک آنچ دیویں کانٹا گل جائے گا۔ اس کے کھانے کا بہتر طریق یہ ہو کہ جب مچھلی کھانا چاہیں تو تازہ شکار کی ہوئی کھائیں باسی مچھلی خراب ہے اس لیے کہ اس کا گوشت نازک ہے رکھنے سے بگڑ جاتا ہے اور اُسکو ذبح نہ کریں اور اُسکو پھڑکنے دیں تاکہ خود بخود مر جائے اور شوربے دار پکا کر کھائیں پھر وہ افضل ہے جو توے پر بھونی جائے اور گھی یا تیل میں تل کر اور گرم مسالا چھڑک کر اُس آدمی کے لیے بہتر ہی جس کا معدہ قوی ہو اور جب اُسکو تلیں یا بھونیں تو اُسکے برتن پر سرپوش نہ ڈھکیں بھنی ہوئی غذائیت میں زیادہ ہو مگر ہضم دیر سے ہوتی ہے اور شوربے دار پکائی ہوئی غذائیت میں کم ہے مگر ہضم جلد ہوتی ہے اور ہر تازہ مچھلی کو گرم کھانا چاہیے پانی اور نمک میں رکھ کر کے پھر سکھا لیتے ہیں اور کبھی صرف نمک میں رکھ کر کے سکھائی جاتی ہے اور کبھی ایسا کرتے ہیں کہ اول نمک میں رکھتے ہیں پھر سرکے میں دھنیے کے پانی کے ساتھ ڈال دیتے ہیں بعد اسکے سکھا لیتے ہیں بہتر وہ ہے کہ نمک میں اول رکھ کے پھر سرکے اور گرم مسالے میں رکھی گئی ہو اور اُسکے نمک میں رکھنے کا زمانہ قریب ہو۔

طبیعت۔ تازہ مچھلی سرد پہلے اور تر دوسرے درجے میں ہے مگر بعض مچھلی گرم و خشک بھی ہے چنانچہ بام مچھلی گرم اور تر ہے اور جس مچھلی کو نمک لگا کر سکھا لیتے ہیں وہ گرم ہوتی ہے سنول اور رہو بھی گرم ہیں بو علی سینا نے لکھا ہی کہ ہر ایک مچھلی سرد و تر ہے اور یہ جو کہتے ہیں کہ فلاں گرم ہے اس سے مراد یہ ہوتی ہے کہ اقسام مچھلی میں سے اس کے مزاج میں سردی کم ہے گرمی و سردی مچھلی میں آپس کے تناسب سے ہے نہ یہ کہ کوئی مچھلی فی الحقیقت گرم ہوتی ہے جس طرح اور چیزوں پر گرمی کا اطلاق سردی کے مقابلے میں کیا جاتا ہے یہاں وہ بات نہیں ہے سمندر کی اور کھاری پانی کی مچھلی سے تالاب اور نہر کی مچھلی میں سردی بڑھی ہوئی ہوتی ہے۔ بعض کی رائے یہ ہے کہ سمندر کی مچھلی اور کھاری پانی کی مچھلی دوسرے درجے میں گرم اور پہلے میں تر ہے اور بعض اسمیں رطوبت اعتدال کے ساتھ

Hakeem Shoukat Ali

مانتے ہین بعض گرمی اور رطوبت دونون مین معتدل جانتے ہین اور سمندر مین بھی ہر ایک قسم کی مچھلی کی طبیعت متفاوت ہے گرمی یا خشکی مچھلی مین پانی کی شوریت پیدا کردیتی ہے اگر کوئی مچھلی بغیر اس وجہ کے گرم و خشک پائی جاوے تو وہ شاذ ونادر سمجھنا چاہیے - وید مچھلی کو گرم و تر بتاتے ہین -

خواص وفوائد- بدن کو فربہ کرتی ہے گرم مزاج مین باہ کو قوت دیتی ہے منی اور دودھ اور گردے کی چربی پیدا کرتی ہے - ماوے کی طرف بعض دریاؤن مین ایک مچھلی ہے اسکو گنید کاف فارسی کے کسرے اور یائے مجہول اور نون غنہ اور دال مہملہ موقوف سے کہتے ہین اسکی وضع سانپ کی طرح گول ہوتی ہے اور موٹی ران کے برابر بلکہ متوسط گاؤتکیے کے برابر بھی موٹی دیکھی گئی ہے منھ مچھلی کا سا ہوتا ہے اور پر ہوتے ہین اور بدن گول ہوتا ہے نہ چپٹا بدن پر سفنے نہین ہوتے چار پانچ ہاتھ تک بھی لمبی ہوتی ہے اور اتنی طاقت رکھتی ہے کہ سر یا دُم کے بل کھڑی ہوجاتی ہے - بہت کم دستیاب ہوتی ہے پُرانے اور گہرے پانی مین ملتی ہے یہ اتنی مقوی باہ ہے کہ اسپر جو لعاب دار چکنی رطوبت ہوتی ہے اسکو چنے کے بیسن مین سان کر چھوٹے بیر کے برابر گولیان بناکر آٹھ دس دن کھانے سے بہت فائدہ ہوتا ہے اس مین بہت ساگھی ڈال کر پکاتے ہین اور وہ گھی اُتار کر رکھ لیتے ہین اسکو کھانے سے بھی باہ کو بے حد نفع پہونچتا ہے - جب کھانا کھانے کو بیٹھتے ہین تو دو تین تولہ کی مقدار مین کسی غذا کے لقمے مین ملاکر اول کھاکر بعد اُسکے کھانا کھا لیتے ہین - میرے جن دوستون نے اسکو کھایا ہے قوت باہ کے متعلق بڑی تعریف کی اس کے سامنے سقنقور کی بھی کوئی حقیقت نہین گوشت بھی اسکا مقوی باہ ہے - مچھلی سل اور تپ دق اور خشک کھانسی اور ضعف گردہ اور جگر گرم اور تپش و یرقان کو نافع ہے آواز کو صاف کرتی ہے اسکا شوربا پینا سمی ادویہ اور سمی جانورون کے زہرون کو دفع کرتا ہے اور بالخاصہ مچھلی پیاس پیدا کرتی ہے سرکہ اسکی تشنگی کو دور کرتا ہے اور مچھلی کے کھانے کے بعد تھوڑی سونٹھ کھالینا بالخاصہ پیاس کو دفع کرتا ہے اور مچھلی کے بعد بہت پانی پینا نہایت مضر ہے گویا مچھلی کو زندہ کرنا اور اپنے آپکو مارنا ہے البتہ مچھلی پر شراب پینا مفید ہے مگر شرط یہ ہے کہ مچھلی معدے سے اُتر جائے تو شراب پئین اور اس سے قبل نہ پینا چاہیے کیونکہ اجزاے غیر منہضم رگون اور جلد مین چلے جائین گے اور اس وجہ سے سدہ پڑ جائے گا اور سوداوی امراض جیسے داد اور خارش وغیرہ پیدا ہوجائین گے پس جو یہ کہتے ہین کہ کم معدہ سے اُتارنے کے لیے شراب مفید ہے اسکا مطلب یہ ہے کہ شراب پینے سے مچھلی معدے کے منھ مین سے اتر کر اس کے پیچ مین چلی جاتی ہے مگر حق یہ ہے کہ اس صورت مین بھی اُس فساد کا اندیشہ ہے مچھلی کو دودھ اور انڈے اور گوشت کے ساتھ کھانا برا ہے اور جنگلی جانور کے گوشت کے ساتھ جمع کرنا تو بہت ہی مضر ہے جس مچھلی کو شکار کیے ہوئے چند روز گذر گئے ہون وہ آنتون اور معدے مین سدہ اور خلط خام پیدا کرتی ہے اکثر مچھلیان بلغمی ہین معدہ اور جگر انکو تمام وکمال خون بنانے اور پورا ہضم کرنے سے عاجز ہوتے ہین خاصکر اگر انکو ہمیشہ کھایا جاوے تو یہ خرابیان بخوبی واقع ہوتی ہین تازہ مچھلی کے کباب آگ پر سکے ہوے بہتر ہین کیونکہ معدے پر گران نہین ہوتے اور وہ مچھلی دیر سے ہضم ہوتی ہے جسکو گھی یا تیل مین بھونا یا تلا جائے اور اس سے پیاس زیادہ لگتی ہے جسے دیوانہ کتے نے کاٹا ہو اگر وہ مچھلی کھاوے تو فائدہ ہو اگر بغیر روغن کے مچھلی کھائی جائے تو جلد ہضم ہوجاتی ہے کیونکہ روغن کے ہمراہ اسکا غلظ بڑھ جاتا ہے اس لیے دیر مین ہضم ہوتی ہے گرم و خشک مزاجون اور جوانون

Hakeem Shoukat Ali

کے لیے اور خشک فصلون مین میٹھے پانی کی مچھلی بہتر ہے کہتے ہین کہ اس سے جو خون پیدا ہوتا ہے وہ اُس خون سے رقیق و لطیف ہوتا ہے جو مویشی کے گوشت سے پیدا ہوتا ہے جس مچھلی مین چھوٹے چھوٹے کانٹے بھرے ہوے ہون وہ قلیل الغذا اور ردی ہے بعض کہتے ہین کہ تازہ قلیل الغذا ہے بلغم بائی بڑھاتی ہے پیٹھے ڈھیلے کرتی ہے مگر گرم مزاج والے کے معدے کے لیے بہت موافق ہے کیونکہ خلط غلیظ کو معدے سے نکالتی ہے اور فم معدہ کی جلا کرتی ہو مچھلی کو جب بھونین تو اُسوقت اپنا سر اُسکے دھوئین سے بچائین کیونکہ دھوان اُسکا سمی ہے آنکھون مین دھند پیدا کرتا ہے اور جس مچھلی کو آٹے سے لت کرکے روغن مین بھونین وہ نہایت ردی ہے بہت پیاس پیدا کرتی ہے اور معدے کے تلے بہت دیر سے اُترتی ہے کیونکہ آٹے سے اُسکا غلظ بڑھ جاتا ہے اور جو مچھلی بغیر نمک لگائے ایک رات دن رکھی رہے اور یا بھوننے کے بعد ایک رات یا زیادہ اُسپر گذر جائے اور نمناک جگہ مین رکھی ہے اُسکا کھانا اچھا نہین کیونکہ اُسمین فساد اور سمیت پیدا ہوجاتی ہے کبھی اُس سے خناق اور قولنج اور کبھی اُس سے ہیضہ عارض ہوتا ہے سُدّہ پڑ جاتا ہے معدے مین درد ہونے لگتا ہے سرد پسینہ آنا شروع ہوتا ہے اور کبھی غشی بھی آجاتا ہے بدن کے رونگٹے کھڑے ہوجاتے ہین اسکا علاج یہ ہے کہ قے کرائین اور مقطع چیزین جیسے مولی - پودینہ - بورہ ارمنی - نمک سکنجبین سادہ یا عنصلی تنہا یا سرکے کے ساتھ یا انجیر کی لکڑی کی راکھ تھوڑے سرکے اور نمک کے ساتھ اور صعتر کا جوشاندہ اور بہت سا شہد یا جوارش کمونی شراب یا سداب کے جوشاندے کے ساتھ کھلائین اور معدے پر لطف دواؤنکا ضماد کرین اور تیز حقنون کا استعمال کرین مچھلی کو زیادہ مقدار مین تنہا کھائے پھر اُسکے بعد نیمگرم پانی اور شہد اور سکنجبین یا مولی کے جوشاندے سے قے کرنے سے غلیظ فضول اور اخلاط فاسد نکل جاتے ہین درد مفاصل اور عرق النسا اور بہق سیاہ و سفید کو نفع ہوتا ہے قے کرنے کے لیے تازہ مچھلی بہتر ہے اگر اسکو کھانے کے بعد قے نہو دے تو دوسرا مسہل دین تاکہ شکم سے خارج ہوجائے کیونکہ اس کے ٹھہرنے سے کبھی بلغم لزج و زجاجی پیدا ہوکر سخت قولنج اور سکتہ اور فالج اور لقوے کا سبب بن جاتا ہے اور حق یہ ہے کہ زیادہ مقدار مین ہمیشہ مچھلی کا کھانا بہتر نہین خاصکر سرد مزاج والے اور مرطوب اور موٹے آدمی کو کیونکہ ایسے لوگون مین خوفناک امراض پیدا کرتی ہے مگر اُس شخص مین مرض پیدا نہین کرتی جسکو اسکے کھانے کی عادت ہو جیسے سمندر کے کنارون اور جزیرون کے رہنے والے - مچھلی کا شوربا پینے سے آنتون کے زخمون کو آرام ہوتا ہے خراب مچھلی اور بہت دنون کی رکھی ہوئی مچھلی سدہ اور خلط غلیظ فاسد سوداوی پیدا کرتی ہے اسکی اصلاح اس طرح کرین کہ سکنجبین اور سرکہ کھائین اور قے کرین اور بدن کا تنقیہ کرین جس کسی کو اس کے کھانے سے شلی عارض ہو اُسکو رب بہ چاٹنا چاہیے اور زیرہ سیاہ بھی مفید ہے اسکو جلا کر ہڈی کا لیپ کرنے سے برص کے داغ مٹ جاتے ہین زندہ مچھلی کو چیر کر گرما گرم باندھنے سے سینے کا مواد کانٹا وغیرہ جلد کی طرف کھینچتی ہے تازہ مچھلی آگ پر رکھین اسکی رطوبت ٹپکے تو لے کر جمع کرلین اسمین سے تین دن تک روز صبح کے وقت کان مین ٹپکائین کیسا ہی سخت درد ہو جاتا رہتا ہے - اخبار لندن ٹیمس رقمطراز ہے کہ مسٹر جوناتھن ہچنس ایف - آر - ایس جو ایک مدت سے مرض جذام کے پیدا ہونے کے اسباب اور اُسکے معالجات کی تحقیقات مین مشغول ہین انھون نے تحقیقات سے عام نتیجہ یہ نکالا کہ جذام کے متعلق ہندوستان مین ایسے واقعات ہرگز دریافت نہین ہوے

Hakeem Shoukat Ali

جو اس قیاس کے خلاف ہوں یا اسکو باطل کرتے ہوں کہ خراب مچھلی کھانے سے جذام پیدا ہوتا ہے اور بعض واقعات
سے جنکی تردید نہیں ہوسکتی اس قیاس کی تائید بھی ہوتی ہے وید کہتے ہیں کہ مچھلی مقوی باہ ہے اعضا کو قوت دیتی ہے
بلغم و صفرا پیدا کرتی ہے فساد باد کو کھوتی ہے ساتوں دھات کو نافع ہے بعض وید کہتے ہیں کہ ہر قسم کی مچھلی بلغم دور
کرتی ہے اور مزاج کو خوش رکھتی ہے مدر بول ہے ایک قسم کی مچھلی ہے جسے گرگٹ کہتے ہیں زہر کو دور کرتی ہے اور
فربہ دار ہوتی ہے اور حریب و شیرین ہے اور بدن کو قوت دیتی ہے اور باد و بلغم اور پریمہ کو پیدا کرتی ہے اور آنکھ کے
امراض کھوٹے کرتی ہے قوت باہ کو ترقی دیتی ہے بڑے بڑے کنوؤں اور بڑے بڑے نالوں کی مچھلی صاف ہوتی ہے
پیشاب جاری کرتی ہے مزاج کو خوش رکھتی ہے ہاضمہ کم کرتی ہے استحاضہ پیدا کرتی ہے قے بعد طعام کو نافع ہے
بعض وید کہتے ہیں کہ کنوین کی مچھلی قوت باہ پیدا کرتی ہے بلغم زیادہ کرتی ہے امراض شکم اور جذام پیدا کرتی ہے اور
نفاخ ہے اور تالاب کی مچھلی سرد و گران و حریب ہے بدن کو موٹا کرتا ہے پیشاب کو روکتی ہے بعض ویدوں سے
تالاب کی مچھلی کو بھی اور مقوی اعضا اور مدر بول لکھا ہے اور چھوٹے چھوٹے کنوؤں کی مچھلی تیز و گرم بتاتے ہیں
اور کہتے ہیں کہ یہ مچھلی زہر اور بلغم اور باد کو دور کرتی ہے گو صفرا اور پریمہ اور جلدی بیماریاں پیدا کرتی ہے اور جو مچھلی
پہاڑ سے پانی کے ساتھ نکلے آئے یا چشمے سے نکلے امراض چشم کو نافع ہے خواہ وہ چشمہ رواں ہو یا غیر رواں اور
ایسی مچھلی مقوی ہے اور گہرے پانی کی مچھلی تالاب کی مچھلی کی طرح ہے اور کم گہرے پانی کی مچھلی شیرین مزہ اور
تر اور مقوی اعضا اور دافع فساد باد ہو اور دریائے شور کی مچھلی گران اور شیرین اور گرم ہے اور صفرا زیادہ کرتی ہے
باد کم کرتی ہے مزاج پر خوشی لاتی ہے رنگ نکھارتی ہے بلغم پیدا کرتی ہے اور صاف پانی کی مچھلی کھانے سے
سیاہ بال سفید ہوتے ہیں اور نالوں کی مچھلی کھانے سے سفید بال سیاہ ہوتے ہیں اور نبول مچھلی جو نبوے کی طرح
ہوتی ہے اسکے کھانے سے بھی سفید بال سیاہ ہوتے ہیں اور سرخ مچھلی سینے کی دشواری کو جو کھانے پینے کے
وقت معلوم ہوتی ہے دور کرتی ہے اور بدن کو موٹا کرتی ہے اور شیرین ہے اور بلغم پیدا کرتی ہے اور چھوٹی مچھلی گران
ہے بلغم پیدا کرتی ہے اور شیرین مزہ ہے اور نہایت چھوٹی مچھلی مقوی ہے بھوک پیدا کرتی ہے فساد باد اور
کھانسی کو دور کرتی ہے تازہ مچھلی روز صبح کو کھانا اور گھی اور دودھ شب کے وقت کھانا اور عصر کے وقت دھوپ میں
بیٹھنا اور جوان عورت سے جماع کرنا اور جنگلی حیوان کا گوشت کھانا قوت بڑھاتا ہے اور خشک مچھلی کھانا
اور بوڑھی عورت سے جماع کرنا اور صبح کو دھوپ میں بیٹھنا اور دہی اُن حیوانات کا کھانا جنھوں نے نیا بچہ
جنا ہو اور دن میں جماع کرنا قوت کو کم کرتا ہے اور بڑھاپا جلد لاتا ہے۔

مضرات و مصلحات ۔ یونانی طبیب کہتے ہیں کہ مچھلی ہمیشہ کھانے سے بوجہ رطوبت و لزجت کے برص
پیدا ہوجاتا ہے امراض سوداوی بھی اس سے پیدا ہوتے ہیں خاصکر داء الفیل کا عارضہ حادث ہوتا ہے جن کا
مزاج سرد و تر ہے اور دماغ اور پٹھوں میں رطوبت کا غلبہ ہے اور معدہ بلغمی ہے اُنکو تازہ مچھلی زیادہ مضر ہے
کیونکہ انکے پٹھوں اور دماغ میں اخلاط خام پیدا کرتی ہے اور اسکو ہمیشہ کھانے سے ایسے لوگوں میں اعصابی اور
دماغی ایسے امراض پیدا ہوتے ہیں جنکا جانا مشکل ہوتا ہے پس ایسے آدمیوں کو چاہیے کہ اسکو گائے کے گھی اور
تل کے تیل یا روغن بادام میں بھون کر کھائیں اور اسکے بعد سیاہ مرچ اور صعتر یا اورک کا مربے یا گلقند شکری کھنڈ

Hakeem Shoukat Ali

یا گلقند عسلی یا آب کامہ یا کوئی جوارش یا پرانی شراب استعمال کرین اور جہانتک ممکن ہو پیاس کو روکین مچھلی بالخاصیت تشنگی پیدا کرتی ہے سرکہ اور کانجی سے تشنگی رفع ہوتی ہے اسکا مصلح فالودہ بھی ہے بعض حذاق کہتے ہین کہ شہد بھی مچھلی کا مصلح ہے مگر حق یہ ہے کہ شہد سے خود بھی تشنگی بڑھتی ہے پس سرکہ اُسکا اچھا مصلح ہے اور جل چیل بھی اس کے گوشت کا ہاضم ہے اور عبد الحمید نے اسکا مصلح سرخ مرچ بھی لکھی ہے مگر سرخ مرچ یا کالی مرچ نیا پودینہ یا شہد یا گلقند عسلی یا ادرک کا مربہ یا کوئی گرم جوارش وغیرہ وغیرہ سرد مزاج والے کے مناسب ہین گرم مزاج والے کو اسکے ساتھ اور بعد اسکے سرکہ یا آبکامہ یعنی کانجی اور سکنجبین ترش کھانا مناسب ہے اور تپ صفراوی کے مریض کو مچھلی مضر ہے اسکے لیے مصلح سرکہ اور دوسری ترش چیزین ہین معدے اور طحال کو نقصان ہوتا ہی ہو بہت سے روغن مین بھوننے سے اصلاح ہوجاتی ہے فم معدہ سے دیر مین سے اُترتی ہے مصلح اُسکا یہ ہے کہ کلونجی کو پیسکر شہد مین ملاکر جاٹین گرم مسالے سے بھی معدے سے جلد تلے اُتر جاتی ہے جس آدمی کو مچھلی کے کھانے کے بعد متلی ہوجائے اسکو چاہیے کہ رب بہ چاٹ لے اگر سیاہ زیرے کو پانی مین بھگوکر مچھلی کھانے کے بعد وہ پانی پیا جائے تو متلی نہو بیمار مچھلیون کے کھانے سے جذام پیدا ہوتا ہے۔

سوکھی ہوئی مچھلی اور نمک لگا کے سوکھائی ہوئی مچھلی۔

اطبا کی اصطلاح مین نمک لگا کے سکھائی ہوئی مچھلی کو مقور اور ماہی شور کہتے ہین اور قدید نمک سود بھی اسی سے عبارت ہے اسکے لیے یونانی نام سمارلیس ہے فارسی مین اسکو ماہی خوردک بولتے ہین اور یہ وہ مچھلی ہے کہ پانی اور نمک مین بھگوکر سکھا لیتے ہین یا فقط نمک لگا کر خشک کر لیتے ہین کبھی نمک سے نمکین کرنے کے بعد سرکہ مین ڈالتے ہین بہتر وہ ہے کہ سرکے اور گرم مسالے مین بھگونے کے بعد سکھائی جائے اور یہ اُس نمک لگائی ہوئی سے بہتر ہے جسکو بغیر گرم مسالے کے نمک سود کیا ہو اور انمین افضل وہ ہے کہ اُسکے نمک لگانے کو زیادہ عرصہ نہ گذرا ہو اور بہت عمدہ یہ ہے کہ اُسکو نمک مین پالنے کے بعد سرکہ اور گرم مسالے مین پرورش کیا ہو

طبیعت۔ گرم و خشک ہے کیونکہ نمک کی وجہ سے اسمین گرمی و خشکی آجاتی ہے اور جسقدر پُرانی پڑتی جاتی ہے اسمین گرمی و خشکی بڑھتی جاتی ہے مگر جس کو سرکے مین پرورش کیا گیا ہو وہ سرد و خشک ہے۔

خواص و فوائد۔ نمک لگا کر سکھائی ہوئی مچھلی تمام اقسام مین بدتر ہے اور نہایت کثیف ہے بلغم غلیظ کو تحلیل کرتی ہے معدے کے اُن اجزا کو جو جال کی طرح اُکبھرے اُبھرے ہوئے ہوتے ہین قوت دیتی ہے امراض سوداوی پیدا کرتی ہے نیند گھٹاتی ہے بدن کی کھال خشک ہو ہو کر اُترنے لگتی ہے اور اُسکو ہمیشہ کھانے سے شبکوری اور ادق ہوتی ہے اسکی اصلاح کی صورت یہ ہے کہ سرکہ اور سکنجبین اور آبکامہ کھائین نے کرین دست آور دواؤن کے ذریعہ سے بدن کو صاف کرین سرکے مین بھگوئی ہوئی ماہی شور خشکی پیدا کرتی ہے دیر ہضم ہے قوت ماسکہ کو ترقی دیتی ہے معدے پر صفرا نہین گرنے دیتی حکہ اور جرب اور سوداوی پھوڑے پھنسیان پیدا کرتی ہے بعض کہتے ہین کہ نمک لگا کر سکھائی ہوئی مچھلی جلد ہضم ہوتی ہے جنکے مزاج پر بلغم اور رطوبت کا غلبہ ہو اُنکے لیے عمدہ ہے بشرطیکہ تھوڑا تھوڑا کھائین یہانتک کہ اُسکی عادت پڑجائے اور وہ خلط غلیظ کو معدے سے نکالتی ہے

اور فم معدہ کی جلا کرتی ہے کبھی نمک لگا کر سوکھائی ہوئی اور بغیر نمک لگائے ہوئے سوکھائی ہوئی مچھلی بلغم کو قے کی راہ نکالتی ہے اور بھوک بڑھاتی ہے کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ زیادہ عرصے تک ان کا استعمال ہونے سے مزاج مین فساد پیدا کرتی ہین اور استسقاے مائی کے پیدا ہونے کا موجب واقع ہوتی ہین کیونکہ پیشاب کی اُن نالیون مین جو جگر سے مثانے کی طرف ہین سدہ ڈالتی ہین اس لیے پانی پیاجاتا ہے کبھی نفخ بھی پیدا کرتی ہین خاصکر ایسے آدمی مین جسکو اس کے کھانے کی عادت نہ ہو اور جبکہ ایسا آدمی جس کو ان کے کھانے کی عادت نہو زیادہ کھائے تو اسکو عوارض مذکورہ ضرور پیدا ہوجاتے ہین ان کو گھی مین بھون کر کانجی کے ساتھ مریضون کو کھلانا نافع ہے خشک کی ہوئی مچھلی خشک کیے ہوے گوشت کے حکم مین ہے پس جس طرح وہ ردی ہے یہ بھی ردی ہے کیونکہ خشک کرنے کے بعد عمدہ جوہر اور رطوبت نکل جاتی ہے اور ثقل غلیظ باقی رہ جاتا ہے اور وہ اُن اشیا کے حکم مین ہے جو عفونت پیدا کرتی ہین نمک لگا کر سکھائی ہوئی سے اکثر بدن مین خشکی بڑھ جاتی ہے اور جنکا مزاج گرم ہو اُنکو اکثر ضرر کرتی ہے اور اُنمین پھوڑے پھنسیان اور بہق سیاہ اور برص پیدا کردیتی ہے - بواسیر کے مریض کو مضر ہے اس کے ہمیشہ کھانے سے ضرور یہ امراض پیدا ہوجاتے ہین اسمین نفع سے ضرر زیادہ ہے خون کو جلاتی ہے تشنگی پیدا کرتی ہے کیونکہ نمک کی وجہ سے اس مین حرارت آجاتی ہے اور رطوبت خشک ہوجاتی ہے اس لیے مدت کے بعد بلغم زجاجی شور پیدا ہونے لگتا ہے پھر بدن کی کھال خشک ہوکر اُترنے لگتی ہے اور خارش خشک اور خارش تر جس مین زخم پڑجاتے ہین اور درد عارض ہوتے ہین اسکی اصلاح کے وہی طریق ہین جو پہلے اوپر بیان کیے روغن مین بھون لینے سے بھی اصلاح ہوجاتی ہے کبھی ایسا کرتے ہین کہ اُسکے کھانے کے بعد شہد یا مصری کھالیتے ہین اصل یہ ہے کہ سوکھی ہوئی مچھلی سے خواہ نمک لگا کر سوکھائین یا بغیر نمک کے احتراز کرین مگر یہ کہ بطور دوا کے تھوڑا سا استعمال کرلین تو مضائقہ نہین جس پانی مین ماہی شور کو جوش دیا جائے وہ خوب تنقیہ کرتا ہے اور خشکی پیدا کرنے کے لیے حقنون مین کام آتا ہے قبض دفع کرتا ہے پیٹ مین جو پاخانہ بند ہوگیا ہو اُسے نکال دیتا ہے قولنج کو نافع ہے اور تمام افعال مین آبکامہ کی طرح ہے بعض مزاجون مین تازہ مچھلی موافق آتی ہے اور بعض مین نمک سود یہانتک کہ بہ نسبت تازہ کے اس سے پیاس کم لگتی ہے اور اسکو سرکے کے ساتھ کھانے سے امراض سوداوی اور برص وغیرہ بھی پیدا نہین ہوتے ایسی مچھلی کے بعد کوئی گرم جوارش نہ کھائین کیونکہ گرمی و التہاب بڑھادیگی صرف شہد اور مصری پر اقتصار کرین اور گرم مزاج والا آدمی جب ایسی مچھلی کو کھائے تو سرکہ اور سکنجبین بھی ضرور کھائے کبھی نمک لگا کر سکھائی ہوئی مچھلی سے بے خوابی اور یرقان پیدا ہوجاتے ہین اسکی اصلاح فالودہ کرتا ہے اس سے تشنگی بالخاصیت پیدا ہوتی ہے جسکو سرکہ اور آبکامہ رفع کرتے ہین اس کے سر کو پیس کر مقعد پر لگانے سے ورم اور شقاق کو فائدہ ہوتا ہے اور جس جگہ بدن مین پیکان رہ جائے اس کے گوشت سے نکل جاتی ہے اس کے پانی کو متعفن پھوڑون پر لگانے سے فائدہ ہوتا ہے اگر اسکا گوشت اُس جگہ لگائین جہان بچھو یا بورانے کتے نے کاٹا ہو تو بہت نفع ہوتا ہے اسی طرح انکا شوربا بھی ہر قسم کے جانور کے زہر کو دفع کرتا ہے اور اُن زہرون کو بھی نافع ہے جو کھائے جاتے ہین -

---

نمک سود مچھلی سے ٹپکا ہوا پانی

اسکو ماء التون تاے فوقانی مفتوح اور ماء النون نون مفتوح سے کہتے ہیں گرم و خشک ہے۔

منافع۔ بلغم کو کاٹتا ہے بہت قابض ہے آنتوں میں خراب پھوڑا ہو جائے تو اسکے لیے فادزہر ہے خود میں خراب اور بدبودار زخم ہو جائے تو اسکے ساتھ کلیاں کرنے سے نفع ہوتا ہے اسکے ساتھ حقنہ کرنے سے کولھوں اور رانگن کے درد کو نفع ہوتا ہے آنتوں کے زخم کا تنقیہ ہو کر بھر جاتا ہے یہ پانی سمندر کے کھاری پانی کی طرح ہے اور اکثر منافع کا بھی کے سے رکھتا ہے۔

مچھلی کا تیل

کاڈ لور آئل (ش) اور لیثم موہی (ل) روغن ماہی (ف)

صفات و شناخت۔ روغن ماہی بہت قسم کا ہوتا ہے بہتر وہ ہے جو کاڈ قسم مچھلی کے تازہ جگر میں سے بذریعہ حرارت جو ۸۰ درجہ (۸۲/۲) سے زیادہ نہ ہو نکالتے ہیں ہلکے زرد رنگ کا سیال ہے خفیف بو مچھلی کی سی ذائقہ روغنی اور مچھلی کا سا۔

خواص و فوائد۔ پرورش کرتا ہے اور غذائیت بخشتا ہے مقوی اور مبدل مزاج ہے سل کے مرض میں اسکا بڑا استعمال ہے اور ایسے اور امراض میں جب مریض نہایت ضعیف اور لاغر ہو گیا ہو تو اسکے استعمال سے موٹا ہو جاتا ہے اور خون سُرخ ہو جاتا ہے علاوہ سل کے مرض خنازیر اور امراض استخوان اور مفاصل اور چشم میں جو خنازیر کی وجہ سے ہوئے ہوں دینے سے نفع بخشتا ہے ایک عورت کے خنازیر کا ایسا زور ہو گیا کہ دیکھنے سے دل پر سخت اثر ہوتا تھا مگر ابھی پیپ نہیں پڑی اور گلٹیاں پھوٹی نہ تھیں میں نے اُسکو پانی کے ہمراہ پلوایا اُسنے ۱۵ قطرے سے شروع کر کے ۳۰ تک نوبت پہونچا دی بالکل گلٹیاں تحلیل ہو گئیں بھوک بڑھ گئی بدن میں قوت آ گئی دو شیشیاں ختم کیں۔ پرانے درد مفاصل اور سخت اور کہنہ امراض جلد میں بھی اسکا استعمال کرتے ہیں۔ کاڈ لور آئل سے بذریعہ شراب خالص کے ایک چیز نکالی جاتی ہے اور اسمیں بھی وہ سب اجزا ہیں جو کاڈ لور آئل میں پائے جاتے ہیں ایک حصہ اسکا روغن ماہی کے بیس حصے کے برابر ہے اسکو مورد ہول کہتے ہیں۔

مقدار خوراک۔ روغن ماہی ۴ ماشہ سے ۲ تولہ ۸ ماشہ تک بعد غذا۔

مچھے بھی (سنسکرت)

بفتح میم و کسر جیم فارسی مخلوط بہا و سکون یائے تحتانی مجہول و کسر جیم فارسی دوم مخلوط بہا و سکون یائے تحتانی۔

صفات و شناخت۔ ایک روئیدگی ہے پانی کے کنارے پیدا ہوتی ہے بعض زمین پر بھی ہوتی ہے بعض کا بوٹا کھڑا ہوتا ہے اور گانٹھیں اُس میں ہوتی ہیں ہر گرہ میں سفید رنگ مائل بہ گلابی چھوٹا سا خوشنا پھولوں کا شاخوں سے چپٹا ہوا ہوتا ہے اُسمیں بیج ہوتے ہیں اسکے پتے انار کے پتوں کی طرح ہوتے ہیں مگر یہ ذرا چھوٹے ہوتے ہیں اور ملکر سونگھنے سے میتھی کے پتوں کی سی خوشبو آتی ہے دیہاتی آدمی اسکا ساگ پکا کر کھاتے ہیں مزہ پھیکا اور تلخ ہوتا ہے مجھے ایک حکیم نے مچھے بھی کے بیج بتائے تھے اُنکا حلیہ یہ ہے۔ پتے مسور کی دال کے برابر یا کچھ اُس سے ذرا چوڑے ہوتے ہیں لمبائی زیادہ ہوتی ہے اور چوڑائی کم زمین کی اینٹوں کے شگافوں اور نالیوں میں ہوتی ہے جڑ تیلی سی پانچ چار انگل کی

Hakeem Shoukat Ali

ہوتی ہے اور سوت کے تار کی طرح پتلی ہوتی ہے اسمین نہایت باریک ریشے ہوتے ہین اسکی بیل کی شاخین ڈیڑھ بالشت تک لمبی ہوتی ہین رنگ سرخی مائل ہوتا ہے اور موتی ڈیل کے ڈورے اور باریک بیجک کے ڈورے کے برابر ہوتے ہین پتے سبز ہوتے ہین جڑ دھوری ہوتی ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ مجھے جھی اور شیل ایک نہین اور یہ بات دونون کے صفات پر غور کرنے سے سمجھ مین آتی ہے۔

طبیعت۔ مشہور یہ ہے کہ اسکا مزاج گرم و خشک ہے بعض معتدل بتاتے ہین۔ ویدون کی کتابون مین سرد لکھا ہے اور تلخ اور کسیلا اور سبک اور مزہ دار بتایا ہے۔

خواص و فوائد۔ پیٹ مین قبض پیدا کرتی ہے۔ کوڑھ کو مفید ہے امراض جلد اور آتشک اور اُسکے پھوڑون اور تر و خشک کھجلی کو نافع ہے پیٹ کے کیڑے مارتی ہے سوزاک کو نافع ہے اسکو ہمیشہ کھانا بادکو بالکل دفع کرتا ہے چہرے کا رنگ اس کے کھانے سے نکھرتا ہے منی بڑھاتی ہے نگاہ کو قوت دیتی ہے تقطیر بول اور دستون کو بند کرتی ہے۔ مجھے جھی اور بھنگرہ اور بسکھپرہ ان تینون کے تازہ پتون کا پانی ہموزن لے کر تتی اُس مین بھگو کر اور خشک کرکے روغن گل یا تل کے تیل مین جلا کر جل مٹی کے کورے برتن مین جمع کرکے اور اس کا جل مین تھوڑا گوند ملا کر شیاف بنائین تو آنکھ کے دکھنے اور اسکی کھجلی اور درد بیج اور دوسرے امراض چشم کو نفع دے۔ مجھے جھی سے خون اور صفرا کا فساد مٹتا ہے اس کے کھانے سے منھ کا مزہ درست ہوتا ہے بدن مین سوزی جم جائے تو اس کے استعمال سے دور ہو جاتی ہے جریان منی کو نافع ہے اسکو ہمیشہ کھانے سے بادی کی جڑ نکل جاتی ہے منی بڑھ جاتی ہے امراض چشم ذرا باقی نہین رہتے نگاہ مین قوت آتی ہے اس کے پیڑ کو کچلکر رس نکال کر روغن زرد مین ملا کر آگ پر خشک کرلین اس روغن کو اُن پھنسیون پر جن سے زرد پانی جاتا ہو لگائین تو جلد سوکھ جائین۔

مُخلصہ (ع)

بضم میم و فتح خاے نقطہ دار و لام مشدد مکسور و صاد مہملہ مفتوح و سکون ہا چونکہ اس سے زہرون کو نفع ہوتا ہے اس لیے مخلصہ یعنی زہرون سے خلاصی دینے والا کہتے ہین۔ برہان نے لکھا ہے کہ ایک شخص اول بہار مین تین روز تک ایک ایک مثقال اسکو کھایا تھا اس سال مین چند مرتبہ اسکو زہر دیا گیا کچھ اثر نہوا تلاش کیا تو معلوم ہوا کہ یہ دوا کھائی تھی اس سبب سے مخلصہ نام رکھدیا

صفات و شناخت۔ ایک روئیدگی ہے جسکی چھ قسمین ہین (١) ساق نہین ہوتی شاخین سبز اور چکنی ہوتی ہین اور سب جڑ سے نکلتی ہین پتے انجرہ کے پتون کی طرح ہوتے ہین مگر اُنسے نرم ہوتے ہین اول سے آخر تک بچھے ہوتے ہین اور جتنی شاخین بڑھتی جاتی ہین پتے چھوٹے ہوتے جاتے ہین یہانتک کہ اسی کے پتون کی طرح ہوجاتے ہین پھول اس کا نیلا اور سینگھی کی طرح ہوتا ہے یہ قسم موسم ربیع کے وسط مین پیدا ہوکر گرمی کے وسط مین پھول لاتی ہے (٢) یہ قسم پہلی قسم کی طرح ہوتی ہے فرق اس قدر ہے کہ اس کا پھول سرخی اور ریتلے بن کے بین بین ہوتا ہے۔ (٣) یہ قسم ریت کے مقامون مین اُگتی ہے اسکے پتے ہُدہُد کے سر کی طرح ہوتے ہین اسکا پھول سفید ہوتا ہے ساتھ اسکے کچھ زردی اور سیاہی بھی ہوتی ہے اس قسم کو اسکندریہ مین راس الہدہد کہتے ہین۔ (٤) یہ قسم ساق رکھتی ہے اور موسم ربیع مین پیدا ہوتی ہے اسکی ساق پتلی اور گول ہوتی ہے اور دو بالشت سے تین بالشت تک اونچی ہوتی ہے اسمین شاخین اور پتے نہین آتے اسکا پھول بھوکی شکل پر ہوتا ہے۔ رنگ اُسکا نیلا ہوتا ہے (٥) اس قسم کی ساق

Hakeem Shoukat Ali

مربع ہوتی ہے پتے گول اور بلی لوٹن کے پتون کی طرح اُن مین بوکسی قسم کی نہین ہوتی مزہ کڑوا ہوتا ہے یہ قسم ملک طرابلس اور ملک شام مین کثرت سے ہوتی ہے پہاڑون اور سخت زمینون مین اُگتی ہے (۲) اس قسم کی شاخین سخت اور خاکی اور بدشکل اور ٹیڑھی ہوتی ہین پتے اس مین کم آتے ہین اور پتے اسکے بابونے کے پتون کی طرح ہوتے ہین اور شاخون کے سرون پر گھنڈیان بابونے کی گھنڈیون کی طرح ہوتی ہین مگر فرق اتنا ہے کہ ان گھنڈیون مین باریک اور تھے پتے نہین لگتے ہین ان پر نیلا روان ہوتا ہے یہ قسم شام مین بہت ہے وہان اسکو رہاوا اور حران کے نام سے بولتے ہین۔

صاحب اختیارات نے اسکی تین قسمین بیان کی ہین جن مین سے ایک کو شیرازی مین کاردیک اور فارسی مین بلبل شامی کہتے ہین اور دوسری قسم کو کشنیز کوہی اور تیسری کو تریاق کوہی بولتے ہین کیونکہ تریاقیت اسکی سب سے بڑھی ہوئی ہے بیج ان تینون قسمون کے باہم مشابہ ہین لیکن پودون مین کچھ فرق ہے کاردیک کا پودا کھردرا اور بیج کڑوا ہوتا ہے اور پھول نیلا یہ پہاڑون اور پتھرون کے مقامون مین پیدا ہوتی ہے اور کشنیز کوہی کا پودا چکنا اور بڑا اور بیج بھی بڑا اور مزہ اسکا بھی کڑوا ہے یہ قسم سبزہ زارون اور دامن کوہ مین پیدا ہوتی ہے پھول اسکا سرخی مائل ہوتا ہے تریاق کوہی ریت مین اُگتی ہے پودا اس کا چھوٹا اور پھول سفیدی و زردی و سیاہی مائل ہوتا ہے اندلس مین مخلصہ کو محاجم کہتے ہین قوت اسکی بیس سال تک باقی رہتی ہے و شبع سب پھولون کی سینکھی کی سی ہوتی ہے۔

طبیعت۔ تیسرے درجے کے اول مین گرم خشک ہے۔

خواص وفوائد۔ اسکے پینے سے نہایت سخت قولنج دفع ہوجاتا ہے۔ معدے سے اخلاط لزج نکل جاتے ہین معدے اور جگر اور تلی اور پٹھون کو قوت پہونچتی ہے جوڑون کے درد کو نفع ہوتا ہو کمر کا اور جوڑون کا درد دفع ہوتا ہے اگر کسی قسم کا زہر کھا لیا جائے یا کوئی زہریلا جانور کاٹ لے تو ساڑھے تین ماشہ سے سات ماشہ تک کھا لینے سے اسکے نفع ہوتا ہو یہانتک کہتے ہین کہ اگر کوئی اسکو کھا کر سانپ یا بچھو کو پکڑ لے اور وہ کاٹ کھائین تو زہر کا اثر نہو اور سال بھر تک اس دوا کی تاثیر باقی رہتی ہے جب سورج برج حمل مین ہو تو اسکے بیج ساڑھے چار ماشہ روزانہ تین دن تک کھا لینے سے سال بھر تک کسی قسم کا زہر نقصان نہین پہونچا سکتا اس سے عرق بھی کھینچتے ہین اور وہ عرق محلل وملطف ہے دل وجگر اور دماغ کو قوت دیتا ہے سرد مزاج والون کے بہت موافق ہے قولنج کو دفع کرتا ہے بعض کہتے ہین کہ اس عرق کو تریاق کبیر مین داخل کرنا شراب کا قائم مقام ہے۔

قدر خوراک۔ جرم کی ۴ ماشہ تک اور بضرورت ۷ ماشہ بھی دیتے ہین۔

مدمالتی (ھ)

فتح میم وسکون دال مہلہ و فتح میم دوم وسکون الف ولام موقوف وکسر تاے فوقانی وسکون یاے تحتانی

صفات وشناخت۔ ایک بیلدار درخت ہے ہندوستان مین ہوتا ہے اسکی بیل بڑی اور موٹی اور لمبی ہوتی ہے بڑے بڑے درختون پر پھیلتی ہے پتے اسکے گولرو کے پتون کی طرح ہوتے ہین اور پھول گول ہوتا ہے کھلتا ہے تو اوندھا ہوجاتا ہے تین پتیان ملی ہوئی ہوتی ہین اور ایک پتی تینون کے آگے ہوتی ہے اور اندر باریک ریشے ہوتے ہین یہ پھول کسی قدر کلغی سے مشابہت رکھتا ہے اور بہت خوشبودار اور صندلی رنگ ہوتا ہے پھر اسمین بیج آتے ہین تو چنے کے دانے سے ذرا بڑے ہوتے ہین اور انپر چھلکا ہوتا ہے اور تین پتے تین گوشون کی طرح رکھتا ہے جسکی شکل تپتری کی

Hakeem Shoukat Ali

شکل سے جو برسات میں اُڑتی پھرتی ہے کسی قدر مشابہت پیدا کرلیتی ہے مزہ تلخ وبکسا ہے۔

طبیعت ۔ پھول کا مزاج معتدل مائل بگرمی بتاتے ہیں۔

خواص وفوائد ۔ پھول کا سونگھنا اور اُسکا عرق پینا دل کو فرحت دیتا ہے حواس کو قوت دیتا ہے اسکا گلقند خفقان کے لیے نافع ہے۔

مدن مست (ھ)

بفتح میم و دال مہملہ مفتوح وسکون نون و فتح میم دوم و سکون سین مہملہ و تائے فوقانی موقوف۔

صفات وشناخت ۔ ایک ہندوستانی روئیدگی کی جڑ ہے اسپر چینیں اور شکن ہوتے ہیں سخت ہوتی ہے اور جلد ٹوٹتی ہے اور ٹوٹنے کے بعد سطح براق نکلتی ہے چابنے سے کیترے کی طرح معلوم ہوتی ہے اُسکے مزے میں تھوڑی لزوجت اور تلخی بھی معلوم ہوتی ہے بعض اسکو بداری کند بھی کہتے ہیں بعض نے یہ بیان کیا ہے کہ اسکا درخت بیلدار ہوتا ہے اور پتا برگ تنبول کی طرح ہوتا ہے اور پھول سفید ہوتا ہے پھل شل چنے کے دانے کے ہوتا ہے مستعمل جڑ ہے۔

طبیعت ۔ گرم ہے اور اسمیں رطوبت فضلیہ بھی ہے۔

خواص وفوائد ۔ یہ جڑ جگر کو قوت دیتی ہے مقوی باہ ہے منی کو گاڑھا کرتی ہے سنگ گردہ و مثانہ کو توڑ کر بہا دیتی ہے۔

مَدّی (ھ)

بفتح میم و کسر دال مہملہ مشدد وسکون یائے تحتانی

صفات وشناخت ۔ ایک ہندوستانی درخت کا نام ہے جو بہت بڑا ہوتا ہے اور کھیر یا شیشم کی قسم سے بتاتے ہیں مزہ کسیلا ہے اسکی تین قسمیں ہیں ایک قسم ریگستان میں اور دریائی کے کنارے پیدا ہوتی ہے اور پتے اسکے بگلے کی چونچ کی طرح ہوتے ہیں اور پھول پر گرہ گرہ ہوتی ہیں مزہ شیریں ہوتا ہے اس قسم کو ارجن بھی کہتے ہیں دوسری قسم سرخ ہے پتے اسکے جیسے گھوڑے کے کان کی طرح ہوتے ہیں اور اُن پتوں کے کناروں پر دم سے نوک تک اُبھار اور زوائد ہوتے ہیں جو دم کی طرف بڑے اور نوک کی طرف چھوٹے ہوتے ہیں ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ایک سبو کے اوپر دوسرا سبو رکھا ہوا ہے اسکا گوند بھی سرخ ہوتا ہے اور شیرہ بھی سرخ گھوڑوں کے امراض کے لیے اکثر کھلاتے ہیں تیسری قسم کے پتے بکری کے کان کی طرح ہوتے ہیں اسکو تلامدی بھی کہتے ہیں یہ قسم سیاہ ہے۔

طبیعت ۔ سرد وخشک۔

خواص وفوائد ۔ تپ اور زیادہ پسینہ آنے اور سوزش بدن اور اسہال صفراوی کے لیے مفید ہے دوسری قسم مرض دم کو مٹاتی ہے۔ تیسری قسم کا ضماد تمام بدن کی سفیدی کو دور کرتا ہے۔

مُدّے نل (ھ)

بضم میم و کسر دال مہملہ و یائے تحتانی مجہول و فتح نون وسکون لام اسکو مدے نیلم بھی کہتے ہیں۔

صفات وشناخت ۔ ایک درخت ہے ہندوستانی جو زمین پر پھیلا ہوتا ہے اور شاخیں اُسکی پہلودار اور گرہ دار ہوتی ہیں اور رنگ سرخی مائل ہوتا ہے ہر گرہ پر پتے خرفے کے پتوں کی طرح اور کسی قدر اُنسے چھوٹے ہوتے ہیں اور ہر گرہ کے نزدیک باریک ۔ ریشے سفید رنگ ہوتے ہیں جڑ لمبی اور ظاہر میں تیرہ اور اندر سے سفید ہوتی ہے

Hakeem Shoukat Ali

طبیعت - گرم وخشک دوسرے درجے مین -

خواص وفوائد - بلغم تحلیل کرتا ہے کھانسی اور دمے کو نافع ہے تپ بلغمی اور یرقان اور استسقا کو مفید ہے اسکی جڑکی راکھ درد شکم کو نافع ہے بھوک بڑھاتی ہے بدن کو موٹا کرتی ہے -

مُر (ع)

بضم میم وتشدید راے مہلہ مگر روزمرہ کے محاورے مین راے مہلہ کے سکون سے میم کے فتحہ سے بھی آیا ہے اسکو ہندی پنجابی اور مارواڑی مین بیجابول کہتے ہین مرہٹی مین بول اور گجراتی مین ہیرابول اور بنگالی مین گندھ رس کہتے ہین -

صفات وشناخت - اسمین اطبا کو شک ہے کہ یہ گوند ہے یا دودھ ذاکر کہتے ہین کہ یہ ایک خاردار جھاڑی ہے کہ ممالک مغرب اور روم اور جزیرہ اور ہند مین پیدا ہوتی ہے جسکے تنے مین سے یہ گوند اور رال ملی ہوئی رطوبت نکلکر جم جاتی ہے یا حاصل کی جاتی ہے یونانی اطبا کہتے ہین کہ یہ پیڑ بہت بڑا اور خوشنما ہوتا ہے وضع ببول کے درخت کی سی ہوتی ہے اور نرم بھی ہوتا ہے بانس کی طرح کا تخمین رکھتا ہے مگر اسکی پوریئین اندر سے ٹھوس ہوتی ہین اس سے نیزہ تیار کرتے ہین اس لیئے نیزہ درخت کہتے ہین تمام اجزا اسکے تلخ ہوتے ہین اس رطوبت کے لینے کی کئی قسمین ہین - (١) پیڑ کے تنے مین کوئی اوزار وغیرہ مارکر نیچے بوریا یاکوئی برتن رکھتے ہین اُسمین رطوبت جمع ہوکر جم جاتی ہے یہ عمدہ ہے اور صاف اسی کو کہتے ہین (٢) خود بخود درخت کے تنے مین رطوبت نکلکر مانند گوند کے جم جاتی ہے یہ خوبی مین پہلی قسم سے کم ہے اور زرد رنگ ہوتی ہے اسکو مر البطا رح کہتے ہین (٣) درخت کی چھال کو کوٹ کر اور نچوڑ کر عصارہ جمالیتے ہین یا پانی مین جوش دیکر وہ پانی صاف کرکے جمالیتے ہین یہ دونون قسمون سے بری ہین رنگ اسکا سیاہ ہوتا ہے مرحبشی اور میعہ سائلہ اسی قسم کو کہتے ہین اور یہ اُن لوگون کی راے کے مطابق ہے کہ جو کہتے ہین کہ میعہ سائلہ درخت مر سے حاصل کیاجاتا ہے اور تحقیق یہ ہے کہ میعہ سائلہ اور مر دونون کے درخت جدا جدا ہین مر کی شناخت یہ ہے کہ اسکے بیڈول دانے اشک کی مانند یا مختلف قدکی ڈلیان دانون سے ملکر بنتی ہین - خشک ہوتی ہین اور اُنپر گرد وپیش بہت باریک سفیدی لگا رہتا ہے - ڈلیان بآسانی ٹوٹ جانے والی اور باہر رنگت مین زرد سرخی مائل یا بھورا سرخی مائل رنگ توڑنے سے سطح کھردری اور خوش رنگ بھوری اور روغنی معلوم ہوتی ہے - عمدہ وہ ہے جو صاف اور کوڑے کچرے سے خالص اور ہلکی اور زود شکن اور خوشبودار اور بہت کڑوی ہے جسکا ظاہر سفیدی اور سرخی مائل اور باطن چمکدار اور دھونے کے بعد سفید اور تراشے ہوے ناخن کی طرح نکلے - اسمین ببول کے گوند وغیرہ کی ملاوٹ بھی کردیتے ہین خالص مر کی نہایت عمدہ ہے - اسکا دخان بھی مثل دخان کندر کے تیار کرتے ہین جو مر سے لطیف ہوتا ہے مر شراب مین حل ہوتی ہے -

طبیعت - گرم تیسرے درجے مین اور خشک دوسرے درجے مین شیخ الرئیس نے دوسرے درجے مین گرم وخشک لکھا ہے جالینوس کے قول سے تیسرے درجے مین گرم وخشک ہونا مستفاد ہوتا ہے -

خواص وفوائد جلا کرتی ہے مادے کو خشک کرتی ہے ریاح کو تحلیل کرتی ہے سردی کے ورم کو اور بلغمی ورم کو تحلیل کرتی ہے رطوبت کو خشک کرتی ہے اگر اسکو پیسکر ناس کی طرح سونگھا جائے تو دماغ کو صاف کردے نزلات کو دفع کرتی ہے زخمون کو خشک کرتی ہے اور زخمون کو بھرتی بھی ہے بہانے دستون کو بند کرتی ہے درد گردہ وشانہ کو مفید ہے اخلاط مین عفونت نہین پیدا ہونے دیتی اور اُنکی حفاظت کرتی ہے اسی واسطے حکماے سلف مردون کے بدن پر واسطے

Hakeem Shoukat Ali

حفظ تعفن کے ادویہ مناسب کے ساتھ ملتے تھے ذرور اس کا سر کے زخمون کو خشک کرتا ہے اسکا ضماد کندر کے ساتھ ہر قسم کے زخمون کے واسطے مجرب ہے اسکو پیسکر آنکھ مین لگانے سے جالا کٹ جاتا ہے نگاہ مین تیزی پیدا ہوتی ہے پلکون کی خشونت دفع ہوتی ہے آنکھ کا میل صاف ہوجاتا ہے اور آنکھ مین زخم ہو تو بھر جاتا ہے مرقدر ۶ رتی کے سیاہ مرچ کے ساتھ دو گھڑی پیشتر تپ ولرزہ کے کھلانے سے دورہ بند ہوجاتا ہے مدر بول ہے دست آور بھی ہے آنتون مین پھسلن پیدا کرتی ہے تلخی کی وجہ سے پیٹ کے کیڑے نکالتی ہے درد مفاصل اور کھانسی اور تحشیش بلغمی وریحی کو نافع ہے سرد زہرون کو مفید ہے اپنی تلخی کی وجہ سے حاملہ کے بچے کو مار کر نکالدیتی ہے شراب کے ساتھ اسکو رحم مین رکھنے سے بچہ فوراً نکل پڑتا ہے پرانی کھانسی اور دمے کو دفع کرتی ہے پھیپھڑے مین خشونت پیدا نہین کرتی رازی کہتا ہے کہ یہ حلق کے واسطے نافع ہے قابض دواؤن کے ساتھ ملا دیا جائے تو قبض اندرون بدن مین پہونچا دیتی ہے اسکے سونگھنے سے نیند آتی ہے اسکو پیسکر سر کے گنج پر برکنے سے خشکی پیدا ہوتی ہے گیلانی نے لکھا ہے کہ درد سر کا سبب نہ معلوم ہو تو اسکو سرکے کے ساتھ پیسکر سر پر مل دین جاتا رہے گا گنٹھیون کا درد بھی مٹ جائے گا مروے کے پتون کے رس مین پیسکر ناک کے نتھنون مین لگانے سے پرانا نزلہ رک جاتا ہے جالینوس کہتا ہے کہ اسکو جندبیدستر یا بیشا اور افیم کے ساتھ پیسکر کان مین ٹپکانے سے یا بتی مین لت کرکے کان مین رکھنے سے پھنسی کی پیپ وغیرہ صاف ہوکر خشکی کم جاتی ہے۔ اسکو جوش دیکر کلیان کرنے سے دانت مضبوط ہوتے ہین اور کیڑا نہین کھاتا اسکو پیس کر دانتون پر ملنے سے منھ کی بدبو مٹ جاتی ہے اسکو کھانے سے سینے اور پسلی کا درد زائل ہوتا ہے معدے کے ڈھیلے پن کو مثانی ہے اسکا نفخ اور زرد رطوبت دفع کرتی ہے اس سے خون حیض کھل جاتا ہے اور باوجود اسکے پونے دو ماشے مرکو نیم برشت انڈے کے ساتھ کھانے سے زیادہ خون کا رحم سے نکلنا رک جاتا ہے اور اسکو حمول کرنے سے فرج کی بدبو جاتی رہتی ہے رحم کا ورم اور درد مثانی ہے نعناع کے رس کے ساتھ پچکاری لگانے سے بھی رحم کی بدبو دفع ہوتی ہے سرکہ اور چقندر کے رس کے ساتھ حلق اور تلی کے لیے نافع ہے گنٹھیا والا کے لیے عمدہ دوا ہے اس کے لیپ سے بدبو دار زخم اصلاح پر آتے ہین اگر ہڈی سے گوشت علیحدہ ہوجائے تو اسکے لیپ سے پیدا ہوجاتا ہے سرکے مین پیسکر داد پر لگانے سے زائل ہوتا ہے اور روغن گل مین ملا کر لگانے سے تر و خشک کھجلی جاتی رہتی ہے مولی کے رس کے ساتھ لگانے سے بہق اور چھائین جاتی رہتی ہے اور بدن کی کھال کے تلے خون جم جائے تو وہ بھی اس لیپ سے تحلیل ہوجاتا ہے اگرج اور پیاز دشتی اور شہد کے ساتھ مسون پر لگائین تو کٹ جائین شراب اور پھٹکری کے ساتھ لگانے سے بغل اور کنج ران کی بدبو مٹتی ہے بجورے کے رس کے ساتھ گنج اور خارشت پر لگانے سے آرام ہوتا ہے اسکا کھانا اور لگانا درد مفاصل رانگن اور نقرس کو مفید ہے شراب کے ساتھ کھانے سے اُن کیڑون کا زہر دور ہوتا ہے جنکا مزاج سرد ہے اسکے دخان کے بھی یہی افعال و خواص ہین لطافت مین اور خشکی پیدا کرنے مین بڑھا ہوا ہے اور باوجود بہت زیادہ خشکی پیدا کرنے کے کسی قسم کی تکلیف نہین دیتا مرکی کے درخت کے پتے معدے کو قوت دیتے ہین ریاح تحلیل کرتے ہین فضلات کا ادرار کرتے ہین سانپ اور دوسرے کیڑون کا زہر اتارتے ہین اسکا پھل تخمہ مٹاتا ہے اگر آگ سے جل جائے تو اسکو پیسکر برکنے سے نفع ہوتا ہے اسکا چھلکا جلا کر پانی مین ملا کر لیپ کرنے سے تر کھجلی مٹتی ہے اسکے پیڑ کے پتون کے رس کے سعوط سے نکسیر بند ہوتی ہے اسکے پتون یا پھلون کو رحم مین رکھنے سے خون حیض رکجاتا ہے

Hakeem Shoukat Ali

اسکی لکڑی کا برادہ ۲ ماشہ کھانے سے آدمی مرجاتا ہے اور یہی حال مران کی لکڑی کا بھی ہے اور یہ بات پنے اس لیے لکھی کہ بعض کے نزدیک مرودرخت مران کا گوند ہے۔

وید کہتے ہین کہ گرم ہے زہر کے امراض کے لیے نافع ہے آنکھ مین جالا پڑ جائے تو اسکے استعمال سے دور ہو جاتا ہے بعض وید اسکو سرد بتاتے ہین اور کہتے ہین کہ عقل واشتہا بڑھاتی ہے کھانا ہضم کرتی ہے عورت کے رحم کو صاف کرتی ہے خون کا فساد اور تپ اور جذام دفع کرتی ہے۔ بعض کتابون مین یون لکھا ہے کہ ہاضم آتش باضمہ کو بڑھانے والی میٹھی چرپری اور کڑوی ہے پرانے بگڑے ہوے اور دیر مین بھرنے والے پھوڑون کو اسکے جوشاندہ سے دھونا چاہیے مسوڑے اور مسوڑھون کے چھالون کو مٹانے کے لیے اسکو منھ مین رکھنا چاہیے اس سے کلیان کرنے سے گلے کے چھالے اور درد دفع ہوتا ہے اس سے سوکھی کھانسی تر ہو جاتی ہے بوڑھے آدمی کو درد مٹانے کے لیے اسکا استعمال رکھنا چاہیے آنتون کے کیڑے مارنے کے لیے اسکو ارنڈی کے تیل مین دینا چاہیے اسکا لیپ کرنے سے ٹھنڈی گانٹھین تحلیل ہو جاتی ہین اسکو عورت کے یا گدھی کے دودھ مین گلا کے آنکھ مین ڈالنے سے درد اور کیچڑ کا آنا بند ہوتا ہے۔ مرگی ہٹانے والی دواؤن مین اسکو ملانے سے انکی طاقت بڑھ جاتی ہے شورے کے ہلکے تیزاب مین اسکو ملا کے لگانے سے پرانے بگڑے ہوے زخم اچھے ہوتے ہین زخرے کی بگڑی ہوئی رطوبت کے نکاس کو روکنے کے لیے اسکی پھنکی دینی چاہیے اسکو گڑ مین ملا کر دینے سے عورتون کا دودھ بڑھتا ہے اسکا لیپ کرنے سے فوطون کی سوجن اترتی ہے یہ گرم و خشک ہے اسکو گلقند کے ساتھ دینے سے ایک دو بار ڈھیلا پاخانہ آجاتا ہے سونٹھ کے ساتھ پھنکانے سے بے رغبتی طعام دفع ہوتی ہے اسکو مٹی کے برتن مین پانی کے ساتھ گھس کے حریرے کی طرح کرکے پلانے سے پیٹ کا نفخ دور ہوتا ہے چرائتہ کے عرق کے ساتھ اسکی پھنکی دینے سے بخار چھوٹتا ہے اسکو اور ہلدی کو گھی اور شہد مین ملا کر چٹانے سے یرقان زرد دور ہوتا ہے تلون کے جوشاندہ کے ساتھ اسکی پھنکی دینے سے عورتون کا رکتا ہوا خون حیض آتا موقوف ہوتا ہے۔ الائچی کے بیج بنسلوچن اور مُر کو پیسکر شہد مین ملا کر چٹانے سے بدن کی کمزوری جاتی رہتی ہے ہم ماشہ بیجابول کو رات بھر پانی مین بھگو کر اسکے نتھرے ہوے پانی مین تھوڑی سی مصری ملا کر صبح کو پلانے سے سوزاک جاتا رہتا ہے اسکو مرکے مین پیسکر ملنے سے کھجلی جاتی رہتی ہے بیجابول اور لونگ برابر لیکر باریک پیسکر کپڑے مین باندھ کے زخم کے منھ تک پہونچانے سے رحم سیدھا ہو جاتا ہے۔

ڈاکٹر کہتے ہین کہ مسوڑھون کے پھولنے اور اسفنجی ہو جانے اور حلق مین زخم ہونے اور منھ آنے مین اسکے ٹنکچر کا غرارہ بہت مفید ہے دو فلوئڈ ڈرام سے چار فلوئڈ ڈرام تک چار فلوئڈ اونس پانی مین یا شکوناکے جوشاندہ مین ملا کر بطور کلی یا غرارہ کام مین لائین۔ **مضر** - گرم مزاجون کو مضر ہے اور اسکے سونگھنے سے درد سر پیدا ہوتا ہے خاصکر ایسے آدمیون کو جو دردسر کے عادی ہون سر گھومنے لگتا ہے آنکھون کے تلے اندھیرا آجاتا ہوش اڑانے کو بھی مضر ہے

مصلح - گرم مزاج اور درد سر وغیرہ کے لیے کافور کا سونگھنا اور مورد کا سونگھنا بھی دردسر کو دفع کرتا ہوش اڑانے کے لیے شہد

بدل - بادام تلخ کا گوند - چرائتہ - قسط تلخ مومیائی - جندبیدستر اور سیاہ مرچ -

مقدار خوراک - ایک باقلا سے ۱/۲ ماشہ تک تحفۃ المؤمنین اور محیط وغیرہ مین یون ہی لکھا ہے اور یہ تسامح سے خالی نہین کیونکہ اگرچہ باقلا کے وزن مین اختلاف ہے اور [illegible]

Hakeem Shoukat Ali

تو ۱۰ ماشہ ہی مراد ہوتا ہے گر یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ قرابادین کبیر مین لکھا ہے کہ مطلق باقلا سے بعض کے نزدیک دو ساموں اور ۲۰ قیراط بھی مقصود ہوتا ہے اور دو ساموں آدھا درم یا چھ قیراط کے ہوتے ہین بس اسکی کم سے کم مقدار خوراک ۱۶ رتی کے برابر ہوگی -

مرا

بضم میم و فتح راے مہملہ و سکون الف

صفات ومنافع - نسخہ سعیدی مین لکھا ہے کہ بتا ہے کہ لاہور کی طرف سے آتا ہے مہندی کے پتے کی طرح ہوتا ہے سرد و سبک ہے جن و پری کا آسیب دفع کرتا ہے جذام کو مٹاتا ہے باد و صفرا اور خون کے فساد کو نافع ہے پیٹ کے کیڑے دور کرتا ہے -

مرار

بضم میم و فتح راے مہملہ مشدد و سکون الف و راے مہملہ موقوف برہان مین مزار کے وزن پر لکھا ہے مہذب الاسماء وغیرہ مین میم مضموم ہے

صفات وشناخت - ایک خاردار بیڑ ہے کہ موسم بہار کے آخر مین اور ربیع کے اول مین پیدا ہوتا ہے مصر مین اسکو مرار کے نام سے پکارتے ہین اور وہان کے طبیب شکاعی کی جگہ کام مین لاتے ہین کیونکہ یہ شکاعی کے قریب افعال وخواص رکھتا ہے دیار بکر کے آدمی اسے ازرد دو یہ کہتے ہین گیلانی اسکو شکاعی اور باد آورد کی ایک قسم بتاتا ہے اسکے پتے چقندر کے پتون کی طرح ہوتے ہین رنگ اتنا زیادہ سبز ہوتا ہے کہ سیاہی کی جھلک معلوم ہوتی ہے اور یہ پتے زمین سے ملے رہتے ہین گرمی کے موسم مین زمین سے اُگتا ہے پھول زرد ہوتا ہے اور موسم خشکی کے آخر مین کانٹے اسمین پیدا ہوجاتے ہین اور شکاعی کی طرح معلوم ہوتا ہے اسمین کرنکے طرح بیج آتے ہین اسکے پتون اور بیجون اور چھال کا مزہ بہت تلخ ہوتا ہے آدمی اسکی ساق کی چھال جدا کرکے کھاتے ہین اور گوشت کے ساتھ سالن بھی پکاتے ہین اس ساق مین تلخی کم ہوتی ہے یہ روئیدگی کھیتون اور نمناک مقامون مین پیدا ہوتی ہے قوت اسکی چار سال تک باقی رہتی ہے اسکے چرنے سے اونٹ بہت فربہ ہوجاتا ہے اونٹ کے موٹا کرنے کے لیے اس سے بہتر کوئی چیز نہین اسی لیے اسے شوک الجمال کہتے ہین اونٹ کٹارے کا بھی شوک الجمال نام ہے -

طبیعت - گرمی و سردی مین معتدل ہے اور تیسرے درجے مین خشک ہے -

خواص وفوائد - یہ دوا لطافت اور تفتیح پیدا کرتی ہے اسکے لیپ سے آنکھ کا درد دور ہوتا ہے اس کے پتے یا اُن کا رس ۲ تولہ متواتر پیتے رہنے سے پھیپھڑے کے امراض دفع ہوتے ہین پسلی کا درد گو کتنا ہی پرانا ہو دور ہوتا ہے جگر کا ضعف جاتا رہتا ہے جگر کے سدے دور ہوتے ہین پیشاب زیادہ آنے لگتا ہے تر خشک کھجلی مٹتی ہے خون کی گرمی تسکین پاتی ہے پرانی تپ زائل ہوتی ہے کانچ کو باریک پیسکر اسمین اسکا سفوف ملا کر کھانے سے مثانے کی پتھری ٹوٹ کر نکل جاتی ہے - پیشاب کا تنگی سے آنا موقوف ہوتا ہے اسکے تین بیج شراب کے ساتھ پینے سے زہرون کو نفع ہوتا ہے **مضر** - اس سے درد سر پیدا ہوتا ہے **مصلح** - کتیرا -

مقدار خوراک - جرم ۱۰ ماشہ تک رس ۲ تولہ تک -

Hakeem Shoukat Ali

مران (ع)

بضم میم و فتح راے مہملہ مشددہ و سکون الف و نون۔

صفات و شناخت - ایک خاردار درخت ہے کہ عرب کے پہاڑوں اور سرزمین میں پیدا ہوتا ہے اسکے تمام اجزا تلخ ہوتے ہیں اور لکڑی سخت ہوتی ہے۔ اسکا پھل چابنے سے زبان کو سکوڑتا ہے اور بکبسا ہے و صمغ اس درخت کی ببول کے پیڑکی سی ہوتی ہے (۲) بعض کہتے ہیں کہ بیجابول (مر) اسی درخت سے حاصل ہوتا ہے صحاح الادویہ میں جو لکھا ہے کہ ایک پتلا سا درخت ہے جسکی لکڑی سے نیزہ اور تیر بناتے ہیں یہ بھی اسی پر دلالت کرتا ہے (۳) بعض نے بیان کیا ہے کہ یہ وہ درخت ہے جو الیا کہلاتا ہے اور حق یہ ہے کہ دونوں کے افعال قریب قریب ہیں ذاتیں ایک نہیں (۴) بعض کہتے ہیں کہ یہ وہی درخت ہے جسے قرانیا بفتح قاف و فتح راے مہملہ و سکون الف و کسر نون و فتح یاے تحتانی و سکون الف کہتے ہیں مگر صحیح یہ ہے کہ قرانیا اور چیز ہے کیونکہ (الف) مران کے پتے شہتوت کے پتوں کی طرح ہوتے ہیں اور قرانیا کے پتے بجورے میوے کے پتوں کی طرح اور اُنسے چھوٹے ہوتے ہیں۔ اور درخت اسکا زیادہ نہیں بڑھتا۔ (ب) قرانیا کا پھل لذیذ ہوتا ہے اور مران کا پھل اگرچہ صورت میں اُسی کی طرح ہے مگر بہت بکسا ہوتا ہے۔

طبیعت - گرم و خشک۔

خواص و فوائد - اسکے پتے یا اُنکا عصارہ ۳۔ ماشہ سے سات ماشہ تک شراب یا دودھ کے ساتھ کھانے سے افعی کا زہر اتر جاتا ہے۔

مریافلن (یونانی)

بضم میم و سکون راے مہملہ و فتح باے موحدہ و سکون الف و فتح فا و ضم لام و سکون نون

صفات و شناخت - بعض کہتے ہیں کہ یہ وہی چیز ہے جسکو حزنبل بضم و فتح حاے حطی او ضم زاے معجمہ و سکون نون و فتح باے موحدہ و سکون لام کے نام سے پکارتے ہیں بعض کہتے ہیں کہ اسکی دو قسمیں ہیں ایک حزنبل جسکو حاے حطی کے باب میں ذکر کیا ہے دوسری قسم جمانہ بضم حاے حطی و سکون راے مہملہ و فتح میم و سکون الف و فتح نون و سکون ہا کہلاتی ہے دیسقوریدوس نے اسکے متعلق یہ لکھا ہے کہ ایک روئیدگی ہے ساق اسکی چھوٹی اور تھوڑی سی کھوکھلی ہوتی ہے سوا اس ایک ڈالی کے کوئی دوسری آس پاس شاخ نہیں ہوتی پتے چکنے اور سونف کے پتوں کی طرح اس ساق کے آس پاس لگے ہوتے ہیں رنگ مختلف ہوتا ہے زمین سے ملی ہوتی ہے اندر ایک جڑ ہوتی ہے نیستان میں پیدا ہوتی ہے۔

منافع - اگر پھوڑا نکلنا شروع ہو تو اسکو تر و خشک پیسکر لگانے سے دب جاتا ہے چوٹ لگ جانے پر اسکو پیسکر نمک اور پانی کے ساتھ پیتے ہیں اپنی خشکی کی وجہ سے زخم کو خشک کر دیتی ہے۔

مرجادبیل (ھ)

بفتح میم و سکون راے مہملہ و فتح جیم تازی و سکون الف و کسر باے موحدہ و یاے مجہول و لام موقوف سنسکرت میں مریادوٗی واو کے فتح اور لام کی تشدید سے اور مرہٹی میں مریادبل کہتے ہیں۔

Hakeem Shoukat Ali

صفات وشناخت - اسکی بیل بچھم کے کنارے سمندر کے پاس ہوتی ہے اسکی بڑی بیل ہوتی ہے اسکے پتے کچنال کے پتون کی طرح دُو دُو جڑے ہوئے ہوتے ہین اسکے لال رنگ کے پھول لگتے ہین -

خواص وفوائد - یہ سرد قابض ملین منضج ہونے مین ثقیل اور استہامین گرم ہوتی ہے بادی پیدا کرتی ہے - ہیضہ آنون درد ریاحی شکم کا دافع شافی ہے اسکے پتے گٹھیا پر باندھے جاتے ہین پیٹ کا مغص مٹانے کے لیے اسکے پتون پر ارنڈی کا تیل چپڑ کے گرم کرکے باندھنا چاہیئے استسقاے زقی کے مریض کا ادرار بول کرنے کے لیے اس کے پتون کا عرق پلانا چاہیئے اور انکو پیس کے گرم کرکے اسکے پیٹ پر ضماد کرنا چاہیئے اسکا استعمال سے عورت کے حمل رہجاتا ہے -

مرچ سیاہ

فلفل سیاہ وفلفل گرد اور گول مرچ اور کالی مرچ بھی اسی کو کہتے ہین - بلاک پیپر انگ (پالی پرنائی گرم دل)

صفات وشناخت - سیاہ مرچ کا درخت دو قسم کا ہوتا ہے (۱) بیل ہوتی ہے جسکے پتے پان کی طرح مگر اس سے چھوٹے اور صنوبری شکل تیز مزہ اور کسی قدر تلخی اور بکسایند بھی اور ان مین بہ نسبت پان کے ملاست کم ہوتی ہے - گچھون مین پھل لگتے ہین ہر گچھے مین دس بیس دانے ہوتے ہین یہی دانے سیاہ مرچ کہلاتے ہین جو خامی مین سبز اور پک کر کبودا اور خشک ہوکر سیاہ ہوجاتے (۲) دوسری قسم کا درخت دو تین ہاتھ کا لمبا ہوتا ہے پتے مکوہ کے پتون کی طرح مگر اُنسے ذرا لمبے اور چوڑائی مین کم زرے مین صرت اور تھوڑی تلخی ہوتی ہے اس قسم کے پھل بھی گچھون مین اور پہلی قسم کے دانون کی طرح ہوتے ہین یونانی اطبانے یون ہی لکھا ہے ان بھوت چلتا سا گرین مرقوم ہے کہ سیاہ مرچ کے دانون کو پورا پکنے سے پہلے ہی توڑ کے سکھا دیتے ہین یہ پورے پک جانے سے انکی چرپراہٹ کم ہوجاتی ہے جب انکا رنگ ہرے سے لال ہونے لگے تب جان لینا چاہیئے کہ اب یہ توڑنے کے لائق ہوگئے ہین تب انکو توڑکے سورج کی دھوپ مین یا خفیف سی آنچ پر سکھا لیتے ہین جالینوس سے شیخ نے ایک عجیب بات نقل کی ہو کہ پہلا پھل جو روئیدگی سے پیدا ہوتا ہے وہ دار فلفل (پیپل) ہے پھر وہ لمبے پھل کی جگہ گول ہونے لگتے ہین اور سیاہ مرچ کے دانے پیپل کی جگہ آنے لگتے ہین اسی لیے پیپل مین سیاہ مرچ سے خشکی کم ہے کیونکہ اسمین رطوبت فضلیہ ہے اور اسی لیے اُسے کیڑا لگ جاتا ہے اور تیز جلانے سے تھوڑی دیر کے بعد سوزش معلوم ہوتی ہے ابن جمیع نے کہا ہے کہ یہ وہم ہے کہ دیسقوریدوس کی اتباع سے پیدا ہوا ہے اور حق یہی ہے کہ دونون کے پیڑ جُدا جدا ہین خزانۃ الادویہ کے مؤلف نے پیپل کا پیڑ دیکھا ہے اُسمین بیلین آئین سیاہ مرچ کے دانے کبھی نہ آئے -

بہر صورت دونون قسم کی سیاہ مرچ کا دانہ چھوٹا گول جُھری پڑا ہوا ہوتا ہے پانچوان حصہ ایک انچ کا قطر مین اور سیاہ اندر سے خاکی زردی مائل خوشبودار ذائقہ چرپرا اور خفیف تلخ اسکی دو قسمین جنگلی اور بستانی بتاتے ہین جنگلی قسم بستانی سے قوی ہے بہتر وہ ہے جسکی بو تیز اور مزہ بھی تیز ہو اسکے پوست مین بہ نسبت مغز کے تیزی کم ہوتی ہے مگر پوست مغز سے گرم زیادہ ہے - ہندی کی کتاب مین سیاہ مرچ کی پیدایش کا حال یون ہے کہ ہندوستان مین سرکار کے جنگلون مین اسکی بیلین اپنے آپ اُگتی ہین اور دکھن کے گرم اور تر حصون مین کالی مرچ کی بیلین بوئی جاتی ہین -

طبیعت - تیسرے درجے کے آخری مرتبے مین گرم وخشک ہو اور جسکا پوست چھیل ڈالین تو وہ تیسرے درجے کے

Hakeem Shoukat Ali

پہلے مرتبے مین گرم ہے ہوگی گر شیخ نے کالی مرچ کو چوتھے درجے تک گرم وخشک لکھا ہے جس سے مراد یہ ہے کہ تیسرے درجے کے آخری مرتبے مین گرم وخشک ہے مگر جمہور نے شیخ کے قول کے یہ معنی لگائے ہین کہ چوتھے درجے مین گرم وخشک ہے۔ اسپر بعض اہل تحقیق نے یہ اعتراض کیا ہے کہ جو چیز چوتھے درجے مین گرم وخشک ہو وہ اپنی گرمی وخشکی کی قوت وغیرہ سے ہلاک کر دیتی ہے بس حق یہ معلوم ہوتا ہے کہ چوتھے درجے کے پہلے مرتبے سے اسکی گرمی وخشکی متجاوز نہوگی عمدہ اور کافی جواب یہ ہے کہ باوجود اسقدر تیزی اور گرمی کے قوت تریاقیہ بھی اسمین ہے۔

خواص و فوائد — ورم اور ریاح کو تحلیل کرتی ہے رطوبت کو جذب کرتی ہے گرمی پیدا کرتی ہے خلط بلغمی کو چھانٹتی ہے حافظے کو قوی کرتی ہے پٹھون اور معدہ اور جگر اور ہاضمے کو قوت دیتی ہے - غذا اون کو لطیف کرتی ہے بھوک پیدا کرتی ہے دمہ کھانسی پرسیہ اور درد سینہ کو مفید ہے - شہد کے ساتھ خناق بلغمی کو نافع ہے اسکے حمول سے بچہ نکل پڑتا ہے خون حیض جاری ہوجاتا ہے پیشاب کا بھی ادرار کرتی ہے اگر جماع یا کیڑون سے ہونے سے پاکی کے بعد عورت حمول کرے تو ن رہے سرکے کے ساتھ پیسکر طحال پر لیپ کرنے سے ورم تحلیل ہوتا ہے اسکو آنکھ مین لگانے سے دھند کو صحت ہوتی ہے بال اور ناخنہ کٹ جاتا ہے - زفت کے ساتھ ضماد کرنا خنازیر کو تحلیل کرتا ہے داحس کو دفع کرتا ہے برص اور کوڑھ کو نافع ہے اگر کچلکر اور جوش دیکر اس شخص کو پلائین جس کے سانپ یا بچھوے کاٹا ہو یا کسنے افیم کھالی ہو تو زہر دور ہوجائے مگر پئین اور قے کرین جبتک کہ اثر زہر کا باقی رہے اور سردی کی کل دماغی بیماریون کو مفید ہے جالینوس کہتا ہے کہ مرچون کو پیس لین اور روغن مین ملاکر لیپ کرین کوئی دوا تقوے مین اس سے بڑھکر نہین - پانچ مرچین اور تولہ بھر ساون سوکھی پیسکر گولیان باندھکر تین دن تک اُس آدمی کو کھلائین جسے باولے کتے نے کاٹا ہو اور اُن اشیا سے جو مولد سودا ہین پرہیز رکھائین تو آرام ہوجائے اسی طرح پانچ مرچین اور چھہ ماشہ ستیاناسی کے بیج دونون کو پیسکر تین دن تک باولے کتے کے کاٹے ہوئے آدمی کو کھلانے سے فائدہ ہوتا ہے مگر یہ چاہیے کہ ککڑی اور تیل سال بھر تک نہ کھائین - نہین تو مرض عود کر آئے گا - کالی مرچ پٹھون کے امراض کے لیے فادزہر ہے اگر اسکو سرکے مین جوش دیکر کلی کرین تو دانتون کا درد جاتا رہے اسکو گلاب کے عرق مین پکاکر لیپ کرنے سے نزلہ سرد اور دانتون کا درد جاتا رہتا ہے اسکو پوست خشخاش کے ساتھ جوش دیکر کلیان کرنے سے بھی دانتون کا درد مٹتا ہے دانتون کو کیڑا لگ جائے تو اسکو پیسکر ملنا چاہیے سردی و تری سے کھانسی اور دمہ اور سینے مین درد ہو تو شہد ملاکر چاٹنا چاہیے اس سے پھیپھڑے سے بلغم نکلجاتا ہے اور سینے سے لزج رطوبات خارج ہوتی ہین گیلانی کہتا ہے کہ تندرست آدمیون کے کھانے مین اسکو ملانے سے بھوک بڑھتی ہے ہاضمہ درست ہوتا ہے پانی اور شہد کے ساتھ کھانے سے معدے کی ریاح تحلیل ہوجاتی ہین اس سے معدے اور جگر مین گرمی آجاتی ہے اور رکھتی ڈکارون کا آنا موقوف ہوتا ہے کھانے مین ملانے سے غذا کی غلظت جاتی رہتی ہے سرد مزاج والے کے خلط اور خون مین رقت پیدا ہوتی ہے - اسکو ہمیشہ کھاتے رہنے سے قولنج ریحی اور بلغمی کا مرض مستاصل ہوتا ہے یہ بات اسمین عجیب ہے کہ اس سے اجابت بھی کھلکر ہوتی ہے اور پیشاب بھی کھلکر آتا ہے بعض نے یون کہا ہے کہ تھوڑی سی مرچین کھانے سے دست آتے ہین اور زیادہ کھانے سے قبض ہوجاتا ہے اور

Hakeem Shoukat Ali

پیشاب زیادہ آتا ہے کہتے ہیں کہ اپنی قوت کی شدت اور تیزی کی قوت اور تحلیل کی ... منی کو خشک
اور رفنا کرتی ہے برخلاف میل کے بعض نے کہا ہے کہ دودھ اور کھانڈ کے ساتھ ... قوت دیتی ہے
اسکو پیس کر کسی روغن میں ملا کر سردی کی بتون میں ملنے سے تپ کا لرزہ بند ہوتا ہے کہتے ہیں ... اور ادرک
کے رس کے ساتھ پھانک کو پیس لیں تو اسکی سمیت جاتی رہے اگر کسی کے سانپ کاٹ کھا ... وہ اسکو چابے
اور اسکو اسکی تیزی معلوم ہو تو سمجھ لینا چاہیے کہ زہر نے زیادہ اثر نہیں کیا ہے اور اگر کچھ بھی تیزی معلوم نہ ہو تو سمجھ لینا
چاہیے کہ زہر نے پورا اثر کیا ہے اور یہ واقعی امتحان ہے اس بات کے لیے کہ مریض پر زہر نے اثر کیا ہے
اور اچھا ہو جائیگا یا نہیں -

ڈاکٹر کہتے ہیں کہ معار مستقیم (رکٹم = اینس) اور آلات بول کی بلغمی جھلی پر تاثیر تحریک اور تقویت کی کرکے
باہر کے استعمال سے جلد سرخ کرتی ہے اور باری کا بخار روکنے کے لیے مفید ہے خصوصاً اسکا جوہر جسے
پائی پرن کہتے ہیں زبان کے فالج اور امراض دہن میں اسکا سفوف ملتے ہیں جبکہ علامتیں سوزش حادہ
ہوں تو اسکو نہ دیں -

وید کہتے ہیں کہ فساد بلغم اور سانس کی تنگی اور پیٹ کی چبھن اور کرم شکم کو دفع کرتی ہے ہاضم و محلل ہو صفرا
پیدا کرتی ہے بعض وید کہتے ہیں کہ وہ باد و صفرا کو اکھیڑتی ہے اور ہضم کے وقت تیز و تند ہے اور ایک قسم کی
سیاہ مرچ اور ہے جو ذرا بڑی ہوتی ہے اسے ہندی میں پول مریا کہتے ہیں یہ بھی بلغم اور باد اور کرم شکم اور شکم کے
درد کو دور کرتی ہے ہاضم ہے اور طبیعت کو خوش رکھتی ہے - ہندی کی ایک کتاب میں لکھا ہے کہ کالی مرچ
چرپری تیز حرارت کو بڑھانے والی صفرا پیدا کرنے والی گرم و خشک اور پیٹ کا درد مٹانے والی ہے - و تخم
جو رگ کہ ایک قسم کا بخار ہے اور ضعف ہاضمہ دفع کرتی ہے سر میں کسی جگہ کے بال اُڑ جاتے ہیں تو اُس جگہ
کالی مرچ کا لیپ کرتے ہیں کالی مرچ کا لیپ کرنے سے گانٹھیں تحلیل ہو جاتی ہیں پیٹ کے اندر کے اعضا کی رطوبت
کے بہنے کی رکاوٹ مٹانے کے لیے کالی مرچ کا سفوف پھنکاتے ہیں زہر اُتارنے کے لیے کالی مرچ کے
سفوف کو گھی میں ملا کے چٹانا چاہیے اعصاب کی کمزوری دفع کرنے کے لیے کالی مرچ استعمال کرتے ہیں
ہاتھ پیر یا کسی اور عضو کا سُن پن مٹانے کے لیے کالی مرچ کا استعمال کرتے ہیں کالی مرچ کے جوشاندے سے
کلیاں کرنے یا اسکے سفوف کو دانتوں پر ملنے سے دانتوں کا درد دفع ہوتا ہے کالی مرچ اور تخم خیارین پانی
کے ساتھ پیس چھانکر پلانے سے زیادہ پیشاب آتا ہے زہریلے جانور کے کاٹنے سے جو آدمی بیہوش ہو گیا ہو
اُسکو ہوش میں لانے کے لیے کالی مرچ کے سفوف کی ناس دینا یا اسکے سفوف کو اُسکے منھ میں بُرکانا چاہیے
سینے میں بدن کا ڈھیلا پن مٹانے کے لیے کالی مرچ کے سفوف کی پھنکی دینی چاہیے - بخار کے بعد کی
کمزوری سر کا چکر بھوک کا کند ہونا اور معدے کا درد مٹانے کے لیے کالی مرچ بہت اچھی ہے خراب ہوا سے
بخار پیدا ہو جائے تو اسکی باری کو روکنے کے لیے اور پاؤں کے رہ جانے اور گٹھیا کے دفع کرنے
کے لیے اسکا استعمال بہت نافع ہے گلے کے مرض میں گلگلی رگوں کا ڈھیلا پن بواسیر اور جلد بدن کے کئی مرض
دفع کرنے کے لیے کالی مرچ کا لیپ کرنا چاہیے بلغم سے سر کے بھاری پن کو مٹانے کے لیے کالی مرچ

Hakeem Shoukat Ali

پیسکر سنگھانا چاہیے۔ ہیضے مین کالی مرچ کا جوشاندہ پلانا چاہیے ڈھائی رتی سے سوا ماشہ تک کالی مرچ کا سفوف پیٹ
کا ریاحی درد اور باری سے آنے والا بخار روکتا ہو معمولی کمزوری کو مٹانے کے لیے اور کانچ نکلنے کو بند کرنے کے لیے
کالی مرچ کا استعمال بہت اچھا ہو جب ہیضے مین قے اور دست وغیرہ سب بند ہوجاوین اور پیٹ پھول جاوے اُسوقت
کالی مرچ آٹھ ماشہ بارہ سے بھی زیادہ جوش کرکے پلانا چاہیے کالی مرچ کا لیپ کرنے سے ورم بکھر جاتا ہو دانتون کے
منجن مین کالی مرچ بھی ملائی جاتی ہو اسکو بہین کے گھی کے ساتھ ملنے سے بادی کے اور ریاحی مرض زائل ہوتے ہین جوڑوں
بعضیون پر کالی مرچ کا لیپ کرنا چاہیے اہل پت مٹانے کے لیے کالی مرچ کا استعمال بہت عمدہ ہو ضعف ہاضمہ
مین نفخ شکم کو مٹانے کے لیے ہینگ کالی مرچ اور کافور کی گولیان بنا کے کھلانا چاہیے اسکو گھی مین گھس کے
ناک مین ٹپکانے سے آدھا سیسی کا درد جاتا رہتا ہو کالی مرچ کو گھوڑے کی رال مین گھس کر آنکھ مین لگانے سے زیادہ
نیند کا آنا بند ہوتا ہو ان کو تھوک مین گھس کے آنکھون مین لگانے سے آنکھون کا درد موقوف ہوتا ہو۔ ۲۱۔ کالی مرچ
اور ۲۱ نیم کے پتون کو مہین کپڑے مین پوٹلی باندھ کر آدھ سیر پانی مین اوٹاوین جب چھ تولہ رہ جاوے صبح و شام
پلانے سے بخار چھوٹتا ہو اسکے سفوف کو گڑ اور دہی کے ساتھ کھلانے سے پنیس کا مرض جاتا رہتا ہو مگر اسکے کھانے
کے زمانہ مین گھی اور گیہون کی روٹی کا پرہیزی کھانا دیوین اور رات کو سوتے وقت ٹھنڈا پانی پلادین کالی مرچین
تھوڑے پانی سے نگلنے سے زکام مٹتا ہو ۲ کالی مرچین اور سرس کے پتے گھونٹ چھان کے پینے سے پیٹ کا درد
ریاحی دور ہوتا ہو اسکے سفوف کو شہد اور کھانڈ کے ساتھ چٹانے سے دمہ کھانسی اور بلغم دفع ہوتا ہو دہی کے توڑ
مین کالی مرچ کو گھس کے آنکھ مین لگانے سے رتوندہ دور ہوتی ہو بھنگرے کے رس یا جانورون کے پانی کے ساتھ انکو
پیس کے لیپ کرنے سے آدھا سیسی کا درد جاتا رہتا ہو۔ **مضر** گرم مزاجون مین درد سر پیدا کرتی ہو پھیپھڑے اور حلق مین خشونت
پیدا کرتی ہو جسکے جگر و گردہ مین گرمی ہو اسے مضر ہو اور جسکے بدن مین خون زیادہ نہ ہو اسے بھی نقصان پہونچاتی ہو
اور جسکے پیٹ مین زخم ہو یا پیشاب کے رستے مین تکلیف ہو اسے بھی مضر ہو منی کو خشک کرتی ہو گرمی کی فصل مین
اور گرم مزاج مین اور گرم امراض مین اس سے نقصان پہونچتا ہو گردے کو بھی مضر ہو **مصلح** گرم مزاج والے اور گرمی
کے لیے سرد روغن اور سرکہ اور بوب خواکہ سرد اور سرد میوے اور برف اور سرد پانی اور سرد مزاج اور گردے کے لیے
شہد۔ **بدل** سونٹھ پیپل اور ڈیوڑھی سفید مرچ۔ **مقدار خوراک** ۴۔ ماشہ سے ۹ ماشہ تک۔

مرچ سفید

اسکو فلفل سفید اور فلفل ابیض بھی کہتے ہین

صفات و شناخت یہ سفید رنگ گول شکل سیاہ مرچ کے ہوتی ہو مخزن الادویہ مین لکھا ہو کہ شاید یہ بھی سیاہ ہی
ہوکر بہت کھولنے اور باندھنے کے رگڑنے سے پوست سیاہ جدا ہوکر سفید نکل آتی ہو یا خام ہوکر ابھی اسکا پوست
سیاہ نہین ہونے پایا اس صورت مین دونون کا درخت ایک ہی ہوگا مگر یہ تمام قول بے اصل ہین بلکہ اس سفید
قسم کا درخت جدا ہو لیکن دونون قسم کے درخت کچھ ملتے جلتے ہین اور یہ سیاہ قسم سے کمیاب ہو چھلکا اسکا
سیاہ کے چھلکے سے چکنا اور نازک ہو اور اس سے اُسپر جھریں کم ہوتی ہین اور اس سے تیز بھی کم ہو اور نہ ویسی
قوی ہو بلکہ اس سے ضعیف ہو اور سیاہ زیادہ قابض بھی ہو مخزن کے اتباع سے سعیدی اور محیط مین یہ سالا

Hakeem Shoukat Ali

بیان لکھا ہے ان بھوت چلتا ساگر میں کہا ہے کہ کالی مرچون کو پانی کے ساتھ پتھر پر رگڑنے سے انکا چھلکا اتر کے سفید نکل آتی ہیں تب انکو سفید مرچ کہتے ہیں سفید مرچ کوئی دوسری چیز نہیں -

طبیعت - اس میں گرمی سیاہ قسم سے کم ہے بلکہ سیاہ میں خشکی بھی اس سے بڑھی ہوئی ہے بعض نے لکھا ہے کہ سفید کی خشکی سیاہ قسم سے زیادہ ہے یعنی گرم تیسرے درجے میں اور خشک چوتھے درجے میں ہے مگر جمہور کی رائے یہی ہے کہ سفید مرچ تیسرے درجے کے پہلے مرتبے میں گرم و خشک ہے ابن تلمیذ نے حواشی میں لکھا ہے کہ سیاہ مرچ تیزی اور گرمی میں سفید مرچ سے قوی ہے سفید مرچ سیاہ سے قوت میں ضعیف ہے اسلیے کہ حد کمال کو نہیں پہونچی ہے -

خواص و فوائد - نگاہ کو جلا دیتی ہے ہاضم ہے بھوک بڑھاتی ہے مدر بول و حیض ہے قبض دفع کرتی ہے مسہل سودا و بلغم ہے لیکن گرمی سیاہ سے کم ہے تلی کے ورم کو تحلیل کرتی ہے مقوی معدہ و جگر ہے سموم زہرون کا تریاق ہے ریاح کو تحلیل کرتی بلغم کا تنقیہ کرتی ہے حافظہ و معدہ و اعصاب کو قوت دیتی ہے شیخ کہتا ہے کہ سفید مرچ آنکھ کے لگانے کی دواؤن میں ڈالی جاتی ہے اور بینائی کو جلا دیتی ہے اور وہ معدے کے لیے مناسب ہے اور اسکو قوت پہونچانے کے لیے زیادہ مفید ہے کیونکہ ایک تو وہ سیاہ مرچ کی طرح معدے میں لذع پیدا نہیں کرتی دوسرے اسکا فعل دار فلفل (پیپل) کی طرح ہے اور چونکہ اس میں تریاقیت ہے اسلیے تریاق کے نسخون میں پڑتی ہے اور زہرون کو نفع دیتی ہے بہرصورت وہ معدے اور تلی اور زہرون کے لیے سیاہ سے بہتر ہے **مضر** منی کو خشک کرتی ہے جگر و گردہ کو مضر ہے **مصلح** شہد **بدل** سونٹھ اور کم مقدار میں سیاہ مرچ **مقدار خوراک** ۲ ماشے سے ۵ ماشے تک

مرچ سرخ

لال مرچ بھی کہتے ہیں بنگالی زبان میں لنکا مرچ اور گجراتی میں مرچی اور مرہٹی میں مرچی بولتے ہیں کیپسی سائی فرکش (ل) کیپسی کم فروٹ (ش) - حکیم عبدالحمید نے تحفے کے حاشیے میں لکھا ہے کہ فلفل السودان در کاج مرچ بھی ہے

صفات و شناخت - لال مرچ ہندوستان میں سب جگہ بوئی جاتی ہے یہ گولائی لمبائی اور رنگ کے اعتبار سے سات قسم کی ہوتی ہے پہاڑ پر پیدا ہوئی مرچ بہت تیز اور چرپری ہوتی ہے - اسکا چھوٹا سا پیڑ ہوتا ہے اسکے پختہ پھل کو سکھا لیتے ہیں بیسگی اگا ودم یا خمیدہ وگاودم اور چھلدار مگر کسی قدر جھریدار رنگ خام کا سبز اور پختہ کا زرد یا سرخ اور ذائقہ نہایت گرم اور چرپرا بو خاص طرح کی تیز اور ایک قسم اسکی گول ہوتی ہے جسے فلفل خراسانی اور خراسانی مرچ کہتے ہیں اور ایک قسم لونگ کی برابر ہوتی ہے اسے لونگ مرچ بولتے ہیں بعض کہتے ہیں کہ چھوٹی قسم مرچ کی نر ہے اور بڑی قسم مادہ بڑی اور پھولی ہوئی قسم میں تیزی کم ہوتی ہے -
سنہ ۱۱ ہجری میں مولوی غلام علی آزاد نے خزانہ عامرہ نام ایک تذکرہ شعرا کا لکھا ہے اس میں مرقوم ہے کہ ہندوستان میں اس مرچ کا رواج نہ تھا جب سے دکن کی طرف سے مرہٹون کی آمد و رفت ہندوستان میں ہوئی انھیں دس بیس برسون میں بعض آدمی اسے استعمال کرنے لگے ہیں اس سے پہلے اسکا رواج ہندوستان میں نہ تھا مرچ کے بیس تولہ بیجون میں سے دو تین تولہ تیل نکل سکتا ہے -

طبیعت - گرم و خشک تیسرے درجے میں بلکہ چوتھے کے پہلے مرتبے تک اسکی گرمی پہونچی ہوئی ہے اور تحقیق یہ ہے کہ جتنی زیادہ تیز ہوگی اتنی ہی گرمی زیادہ ہوگی مگر فلفل السودان کی گرمی و خشکی دوسرے درجے میں لکھتے ہیں -

خواص و فوائد گوشت اور ترکاری کی اصلاح کرتی ہے کھانے کو مزہ دار بنا دیتی ہے معدے اور دماغ کی رطوبات کو دفع کرتی ہے ہاضم طعام ہے مرطوب اور بلغمی مزاج کے لیے اکسیر کا حکم رکھتی ہے بلغمی بیحد مٹاپے کو کم کرتی ہے مگر زیادہ نہ کھانا چاہیے

حابس ہی خشکی پیدا کرتی ہی سدہ اور مسام کھولتی ہی ورم کو تحلیل کرتی ہی جلد کو سرخ کر دیتی ہی تھمون کی اینٹھن اور بلغمی درد کو دافع ہی جگر میں حرارت پیدا کرتی ہی منی کو رقیق کرتی ہی یہانتک کہ کثرت استعمال سے سرعت انزال کا مرض ہو جاتا ہی ہی قوت باہ کم ہو جاتی ہی نبض تیز اور جسم گرم ہو جاتا ہی معدے میں سوزش پیدا ہو جاتی ہی دماغ کو ضعیف کرتی ہی خناق آب و ہوا کا تریاق ہی خشک مرچ کو مع تخم پیکر سرطان پر باندھیں تو مردار گوشت کٹ کر اچھا گوشت پیدا ہو جاتے مگر بیحد تکلیف ہو ہاضمے کے فتور میں جب معدے میں بہت ضعف ہو گیا ہو تو کم مقدار میں دینے سے فائدہ ہوتا ہی کم مقدار میں ہاضم ہی اور بڑی مقدار میں نہایت خراش دار زہر ہی دست خشک اسکا دافع سلس البول ہی لال مرچ کے استعمال سے قے اور دست دونوں بند ہوتے ہیں اسی سبب سے ہیضے میں دیا کرتے ہیں اور اس سے اکثر فائدہ بھی ہوتا ہی اسکا ٹنکچر بھی ڈاکٹر تیار کرتے ہیں اسی کو ادویات میں برتتے ہیں ۔ اسہال اور پیچش میں بھی دیا جاتا ہی اسکی خوراک دس بوند سے ۳۰ بوند تک ہی حلق میں کوا بڑھ جانے میں اسکی کلی بھی کراتے ہیں مرچ کا بیج موم میں پیٹ کر ہیضے کے مریض کو دینے سے بہت نفع ہوتا ہی وید کہتے ہیں کہ لال مرچ کھانے سے بگڑی ہوئی ہوا اور پانی کا اثر کم ہوتا ہی یہ مرچ تحریک پیدا کرتی ہی اسکی گڑ میں گولی بنا کے دینے سے پیٹ کا بادی درد مٹتا ہی کھانڈ اور بادام کے گودے کے ساتھ گولی بنا کے کھانے سے گویے اور لکچر دینے والے کے آواز کی خرابی مٹتی ہی اسکے جوشاندے اور خیساندے سے کلیان کرنے سے گلے کے بگڑے ہوئے زخم چاہے وہ ہیں ہوئے ہوں چاہے دوسرے عضو کے تعلق سے پیدا ہوئے ہوں دفع ہو جاتے ہیں اسکی اور کونین کی گولی بنا کے دینے سے باری سے آنے والا بخار چھوٹ جاتا ہی چھوٹے جوڑون کی سوزش کو یہ گولی مٹا دیتی ہی معدے کی کمزوری مٹانے والی چقندی کرودی مقوی اور محرک چیزین ہیں ان میں لال مرچ ملا دینے سے انکی طاقت بڑھ جاتی ہی لال مرچ ہینگ اور بیج کی گولیان بنا کے ہیضے میں دیتے ہیں ۔ سوزاک والے کو لال مرچ سے بچنا چاہیے ۔ سانپ کے کاٹے ہوئے کی بیہوشی مٹانے کے لیے لال مرچ کو مہین پیس کے اسکے منہ میں بُرکانا چاہیے ہیضے میں افیم اور سینکی ہوئی ہینگ کی گولی دے کے اوپر لال مرچ کا جوشاندہ پلانا چاہیے ۔ بیج نکالی ہوئی مرچ یعنی مرچ کے چھلکے سے کوئی نقصان نہیں ہوتا اسکے بیج بہت گرمی کرتے ہیں مرچ کو پیس کے بچھو کے کاٹے ہوئے مقام پر لیپ کرنے میں تین پاؤ اوٹتے ہوئے پانی میں سوا تولے لال مرچ ڈال کر ٹھنڈا کرکے چھان کے کلیان کرانے سے نہایت سخت تلاع وہن موقوف ہوتا ہی کوا یا تالو کی چھت لٹک جاوے تو لال مرچ کو کچھ دیر تک منہ میں رکھ کے منہ کی رطوبت تھوک دینی چاہیے خون کے دست روکنے کے لیے اسکے بیجون کے تیل کی دس بوندین دو ماشہ کھانڈ میں ملا کے کھلا دینا چاہیے گرمیون میں جو بدن پر پھنسیان ہو جاتی ہیں انپر یہ تیل لگانا چاہیے صفرا سے جسکی بھوک بند ہو گئی ہو اسکو طاقت کے موافق اسکے تیل کی پانچ سے بیس بوند تک کھانڈ میں ڈال کے پھنکانا چاہیے بچھو کے ڈنک پر جو ٹھنڈی ہوا یا ٹھنڈا پانی اچھا لگتا ہو تو اسپر اس تیل کے لگانے سے تسکین ہوتی ہی ۔ اسپغول کی ۶ ماشہ بھوسی پر اسکے تیل کی پانچ سے دس بوندین ڈال کے پھنکی دینے سے صفرا کا سوزاک دفع کرتا ہی ۔ بخار مٹانے والی دواؤن میں لال مرچ ملا کے دینے سے پانی جلا اور باری کا بخار چھوٹ جاتا ہی اسکو آک کے دودھ میں پیس کے گولیان بنا کے دینے سے استسقاء زقی موقوف ہوتا ہی سینک کے دھوئی ہوئی بھنگ اور لال مرچ برابر لیکر مہین پیس کے دگنے گڑ میں گولیان بنا کر ایک ایک ماشہ بھر گولیان تین تین گھنٹے کے فاصلے سے جاڑا بخار

Hakeem Shoukat Ali

آنے کے پہلے تین بار دینے سے بخار چھوٹتا ہے اسکو تل کے تیل میں جلاکر چھان کر اس تیل کو ملنے سے چھوٹے جوڑوں کی سوجن اترتی ہے ڈھائی تولہ لال مرچ اور ڈھائی تولہ نمک ان دونوں کو پیسکر ادھ کچے ہوئے سوا پاؤ پانی ڈالدیوین جب گاڑھا ہوجاوے تب اس میں سوا پاؤ سرکہ ملاکے چھان لیوین اس میں سے سوا تولہ ہر چوتھے گھنٹے پلانے سے جوان آدمی کے گلے کے درد سے پیدا ہوا بخار اتر جاتا ہے اسکو بچون اور کمزوروں کو کم مقدار میں دینا چاہیے موٹی مرچ کو رائی کے ساتھ پیسکر اسکا لیپ بناکر لگانے سے رائی کا فائدہ بہت بڑھ جاتا ہے **مضرات** تحقیق یہ ہے کہ لال مرچ انسان کی خوراک نہیں دیکھنے میں جتنی خوبصورت نظر آتی ہے اتنی ہی زہر بھری ہے ڈاکٹر کیلاک ایم۔ڈی کہتے ہیں کہ خدا نے اسمیں ڈسنے اور جلانے کا ذائقہ اسلیے ڈال رکھا ہے کہ ہم لوگوں کو تنبیہ ہو کہ یہ خوراک ہونے کے قابل نہیں ہے اور جو ہم اسکو کھاینگے تو نقصان ہوپہنچے گا۔ یہ ڈاکٹر کہتے ہیں کہ ایک ماشہ لال مرچ کا تیل ایک ماشہ سنکھیا سے مہلک ہے لال مرچ کھانے سے پہلے معدے کو معمول سے زیادہ متحرک یعنی چالاک کرتی ہے جس سے معدہ اپنی طاقت سے بڑھکر کام کرتا ہے اور ہضم کرنیوالا رس زیادہ مقدار میں پیدا ہوتا ہے اور معمول سے زیادہ خوراک ہضم ہوسکتی ہے اس خلاف قدرت چالاکی کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ہضم کرنیوالے آلے قبل از وقت شکست و بیکار ہوجاتے ہیں ناتوان آلات کو چلانے کے لیے دن بدن مرچ بڑھانی پڑتی ہے آخر کار ایسی خوفناک بدہضمی آگھیرتی ہے کہ بڑے بڑے حکیموں کی حکمت بھی پریشان ہوجاتی ہے اس حالت میں مرچ کا استعمال بالکل ترک کردینا چاہیے خود بخود آرام ہوجائے گا۔ مرچ صرف معدے ہی کو نہیں بگاڑتی بلکہ جذب ہوکر جگر میں جاتی ہے اور بیشمار خرابیاں پیدا کرتی ہے لال مرچ کا آنکھ پر بھی برا خراب اثر ہوتا ہے پہلے پہل صبح کو بیدار ہوتے ہی پلکین قدرے بھاری لگتی ہیں پھر کچھ دیر بعد آنکھیں کھولنے میں کچھ دقت سی معلوم دیتی ہے اگر اس حالت میں بھی اسکا استعمال جاری رہے تو گاہ گاہے آنکھوں سے ایک قسم کا مواد نکلنا شروع ہوجاتا ہے جو کہ پلکوں کو چپکا دیتا ہے لوگ اسکو کیچڑ سمجھتے ہیں حقیقت میں یہ چھوٹوں کے زخموں سے مواد نکلتا ہے اگر اب بھی اسکا استعمال نہ چھوٹا تو وہ آنکھ بدصورت ہوکر سکڑ جائیگی نظر دن بدن کمزور ہوتی جائیگی آخر کار مریض ایک دن اندھا ہوجائے گا اگر اسوقت بھی مرچ کا استعمال ترک کردیا جائے تو آنکھ کا نام رہ سکتا ہے نہیں تو آنکھیں گلنی شروع ہوجائینگی اور مرچ کھانے والے کو اول اول پاخانہ ذرا درد سے آتا ہے پھر دن بدن یہ درد بڑھنے لگتا ہے اور قبض بھی ہوجاتا ہے یہاں تک کہ آدھ آدھ گھنٹے تک بھی پاخانہ نہیں ہوتا پھر کچھ عرصہ بعد جب پاخانہ آچکتا ہے تو پیٹ میں پیچش سی رہتی ہے۔ یہ اس خوفناک مرض کا آغاز ہے جسکو لوگ بواسیر کہتے ہیں اسکا سبب یہ ہے کہ مرچ سے انتڑیوں میں ورم ہوجاتا ہے اور پاخانے کے ساتھ کبھی کبھی ایک دو خون کی بوندیں گرتی ہیں۔ علاوہ اسکے مرچ حدت کی وجہ سے خون جلاتی ہے صفرا پیدا کرتی ہے صفرا کو حرکت دیتی ہے اور گرم و خشک مزاج کو بہت مضر ہے **مصلح** اسکا گھی دودھ ترشی اور سردپانی ہے اور سرکے میں اچار بناکر کھانے سے بھی اصلاح ہوجاتی ہے۔

مرچیا گند ہ (ہ)

بکسر میم وسکون راے مہملہ وکسر جیم فارسی وفتح یائے تحتانی وسکون الف وفتح کاف فارسی وسکون نون ودال مہملہ موقوف مستفاد از نسخۂ سعیدی محیط میں آخر میں ہاے خفی بھی ہے اور یہی درست ہے سعیدی میں اذخر کا نام بتایا ہے محیط میں نقل کیا ہے بہرصورت میں اس کے اصلی حالات بتاتا ہوں

صفات وشناخت۔ ایک قسم کی خوشبودار اور معطر گھاس ہے جو صرف کوہستان سوالک ہی کی حد میں نہیں ہوتی بلکہ

ضلع کمیری کے جنگلون مین بھی پائی جاتی ہو اس گھاس کا ذائقہ مثل سونٹھ کے ہو اور اکثر لوگ اس گھاس سے دال بگھارتے ہین۔ اگر گملون مین یہ گھاس جماکر کوٹھون پر رکھی جائے تو ہوا مین اسکی بھینی بھینی لپٹ نہایت خوشگوار ہوتی ہو بعض لوگ جنکو ہلاس (ناس) سونگھنے کی عادت ہو وہ اس گھاس کو تمباکو مین ملاتے مین اسکی خوشبو نہایت مفرح دماغ ہو ابھی تک اس گھاس کا تیل نہین نکالا گیا تھا لیکن اب ایک اخبار کے نامہ نگار کی تحریر سے معلوم ہوا کہ اسکا تیل بھی تیار ہو سکتا ہو۔

خواص و فوائد۔ مرچیا گند مصدع درد سر اور دانتون کے درد کے لیے استعمال کی جاتی ہو اور مسوڑون کا ورم فوراً جاتا رہتا ہی وید کہتے ہین کہ مرچیا گند مصدع شیرین ہی ہریسہ کو دفع کرتی ہو اسکا عصارہ آنکھون مین ٹپکانے سے ناخنہ دفع ہوتا ہو خارشت کو نافع ہو صفرا بڑھاتی ہو۔

مرداسنگ (ف)

بضم میم وسکون راے مہملہ وفتح دال مہملہ وسکون الف وفتح سین مہملہ وسکون نون وکاف فارسی ہو توفت کتب مین اسطرح لکھا ہو مجمل مین میم کو مفتوح لکھنا غلطی ہے اسکو مرداسنگ اور مردہ سنگ بھی کہتے ہین مرداسنج معرب ہو۔ میرزا عبدالغنی قبول کا شعر ہو ؎ جیفۂ دنیا ندارد پیش مار تکے کہ لعل ؛ میشود مردار سنگ از دست استغناے ما

صفات و شناخت۔ جوامع ادویہ مین لکھا ہو کہ مرداسنگ معدنی ہوتا ہو اور بنایا بھی جاتا ہو بنے ہوے کو مرتک بفتح یا بکسر میم وسکون راے مہملہ وفتح تاے فوقانی وسکون کاف تاری کہتے ہین رانگ اور چاندی اور سونے کو جلاکر بناتے ہین سونے سے بنائے ہوے کا رنگ سرخ اور چاندی کا نیلا اور سیسے کا سرخی و زردی مائل ہوتا ہو مخزن مین اسکے بنانے کی ترکیب اسطرح لکھی ہو کہ سیسے کو پگھلاوین اور سپیدہ ہو یا جلا ہوا سیسہ اسپر ڈالتے جاوین جب دونون ملجاوین تو ایک برتن مین رکھکر اسپر تیز سرکہ ڈالین جو کچھ خوب جلگیا اور ملگیا ہو اسکو جدا کرکے جو کے پانی مین جوش دین یہانتک کہ جو پھٹ کر گھل جاوین پھر جو مین سے نکال لین اگر یہ چاہین کہ یہ صاف ہوجائے تو اسکے ہموزن نمک پیسین اور دونون کو ملاکر پانی مین بھگودین اور روز ہلاتے رہین اور روز ایک مرتبہ پانی بدلدیا کرین جب چار مرتبہ پانی بدل جائے اور خوب صاف ہوجائے اور کچے اجزا اسمین نہ رہین تو دھوکر استعمال کرین اسکو سفید اسطرح کرتے ہین کہ سفید پشم دادن مین لپیٹ کر پانی مین رکھین اور اسمین باقلا ڈالین اور جوش دین جب باقلا کے دانے گھل جاوین اور ادن سیاہ ہوجائے تو دوبارہ نئے ادن مین باندھ کر نئے پانی مین نئے باقلا کے ساتھ جوش دین یہانتک یہ عمل کرین کہ سفید ہوجائے اور اسطرح بھی سفید ہوجاتا ہو کہ مرداسنگ کو ہموزن نمک کے ساتھ ایک برتن مین رکھین اور اسپر پانی ڈالین اور دھوپ مین رکھدین جب نمک پانی ہوجائے اس پانی کو پھینک کر نئے پانی مین نمک کے ساتھ ڈالین اور پانی ڈالنے کے وقت خوب ہلادین اور چھوڑدین تہ نشین ہوجائیگا پانی کو پھر پھینکدین اسطرح کرنے سے مرداسنگ سفید ہوجاتا ہو اور شورت اسمین نہ رہنا چاہیے بعض کہتے ہین کہ خاص سفید قسم پر مرتک کا اطلاق ہوتا ہو۔ عمدہ وہ ہی جو صاف اور زرد رنگ اور براق اور بھاری ہو۔ **طبیعت** غیر مغسول سرد و خشک تیسرے درجے مین مگر کسی قدر حرارت بھی خفیف سی اسمین سمجھی جاتی ہو اور صحیح یہ بتاتے ہین کہ گرمی کی طرف مائل ہو اور دوسرے یا تیسرے درجے مین خشک ہو اور مغسول پہلے درجے مین سرد ہو اور تیسرے درجے مین خشک ہو۔

خواص و فوائد۔ سمیت کی وجہ سے کھلایا کم جاتا ہو جلا کرتا ہو اور زخم کو صاف کرتا ہو بد گوشت کو کھا جاتا ہو عمدہ گوشت

Hakeem Shoukat Ali

جاتا ہی ورم کو تحلیل کرتا ہی خشکی پیدا کرتا ہی قابض ہی دستون کو بند کرتا ہی اور جو دست قرحہ یا خراش امعا کی وجہ سے ہون انکو نافع ہی اسکا لیپ اکثر دواؤن کی تیزی کو تسکین دیتا خشک و تر کھجلی کو اور دیگر بثورات کو نافع ہی اکثر امراض جلدی دواؤن مین مستعمل ہی جو خون کہ جلد کے نیچے جم جاتا ہی اُسکو تحلیل کرتا ہی سرکی بفسیون اور گنج کے لیے یہ نسخہ اچھا ہی مرداسنگ خشک مہندی کیلا اور دودھیا ہوا کھی - اگر گرم پانی یا آگ سے جل جائے اُسوقت مین بھی یہ نسخہ نفع کرتا ہی اسکی خاصیت سے یہ بات ہی کہ اگر سرکے مین ڈالین تو اُسکو میٹھا کر دے یہ مرہم مین ڈالا جاتا ہی تو تیز دواؤن جیسے زنگار وغیرہ کی حدت کم کر دیتا ہی اور اُنکی قوت تحلیل کرنے اور گوشت کھا لینے کی توڑ دیتا ہی اسکے لگانے سے بدن اور بغل کی بدبو جاتی رہتی خوشبو پیدا ہو جاتی ہی اور پسینہ بھی خوشبودار ہو جاتا ہی روغن گل کے ساتھ لگانا چاہیے بدن کی کھال پر خراش آجائے یا چھل جائے تب بھی اُسکے لگانے سے فائدہ ہوتا ہی اسکے لیپ سے چھائین سیاہ داغ اور چھیپ اور تر و خشک کھجلی کے داغ مٹ جاتے ہین مگر اس کام کے لیے سفید استعمال کرین بغیر سفید کیا ہوا چونے کے ساتھ لگانے سے بدن اور بالون کو سیاہ کرتا ہی اسکے لگانے سے مرا ہوا خون بھی تحلیل ہو جاتا ہی اگرچہ جالینوس نے زخم پر گوشت پیدا کرنے اور زخم کا تنقیہ کرنے اور اُسکو بھرنے سے مردار سنگ کے انکار کیا ہی مگر متاخرین کے تجربہ مین اس سے یہ فوائد ثابت ہو چکے ہین اور حق یہ ہی کہ یہ فوائد بالذات اس سے ظہور مین نہین آتے بلکہ اُن جالب کی دواؤن کی معاونت سے بالعرض اُس سے یہ منافع صدور مین آتے ہین آگ سے یا گرم پانی سے جلجائے تو مرداسنگ سے نفع پیدا ہوتا ہی اسکو پیسکر سرکے اور روغن گل مین ملاکر لگانے سے جوین مرجاتی ہین اگر انگلیون کی گھائیون مین زخم پڑ جائین تو اُسکو پیسکر بغیر سفید کیا ہوا اور دھویا ہوا آنکھون کے لگانے کے نسخون مین شامل کرنے سے سلاق اور ناخنہ اور جرب اور قرحہ چشم کو نفع ہوتا ہی اسکو روغن گل مین ملاکر بغل کے تلے اور دل کے آس پاس لگانے سے قلب کیطرف مواد کا آنا رک جاتا ہی شیخ کہتا ہی کہ اسکے کھانے سے پیشاب رک جاتا ہی اور طلب اور اولاد کی عورتین بچون کو دستون اور آنتون کے زخم مین کھلاتی ہین حکیم مومن نے لکھا ہی کہ دارالمرز کے شہرون مین اسکو پیٹ کے کیڑون کے دفعیہ کے لیے دودھ کے ساتھ کھلاتے ہین اور جبتک کیڑے نکل نہ جائین کھلانے والے کو حرکت مین رکھتے ہین کیڑون کے دفعیہ کے لیے یہ چیز بیعدیل ہی - ابن تلمیذ نے کیڑون کے دفعیہ کے لیے سفید کیا ہوا مرداسنگ پونے دو ماشہ جلاب کے ساتھ کھانے کو لکھا ہی - نارو نکلنے کو ہو اور پھالا اور بتی ظہور کرے تو مرداسنگ ایک ماشہ پیسکر چار پانچ تولہ گھی مین ملاکر مونگ کی کھچڑی کے ساتھ کھالین اُسی روز یہ بیماری برطرف ہو جاتی ہی دوسرے تیسرے دن پاخانہ سیاہ ہوتا ہی مین نے اسکو بہت سے لوگون کو کھلایا کہین تو ایسا ہوا کہ کچھ دنون کو عرق مدنی دب گیا پھر زور کر گیا پھر کھلایا کئی بار اسیطرح کھلانے سے مرض سے پیچھا چھٹا کہین ایک بار کے کھانے مین مستاصل ہو گیا کہین اُس سال بالکل دب گیا دوسرے سال پھر اُسنے زور دیا اور اُسکو کھلایا گیا تو جاتا رہا - ۲ ماشہ مرداسنگ قاتل ہی کہ پیشاب رک جاتا ہی پیٹ پھول جاتا ہی تو پیچ اور سخت مروڑ پیدا ہو جاتی ہی زبان کھنچنے لگتی ہی ضیق النفس عارض ہوتا ہی زبان سفید پڑ جاتی ہی - کبھی آنتین کٹ جاتی ہین اگر کوئی مقدار سے زیادہ کھائے تو اُسکی دوا یہ ہی کہ قے کرائین ۱۰ ماشہ مرمکی گرم پانی کے ساتھ کھلائین بکری اور مرغ کے گوشت کا شوربا پلائین چکنے گوشتون کی یخنی اور سرکہ اور شراب پلائین اسکی پٹی کو ڈاکٹر امپلاسٹرم پلمبائی کہتے ہین جو دردون مین سوزش ہوتی ہی تب اس پٹی کو واسطے دبانے درد اور سوزش کے لگایا کرتے ہین مضر آنتون کو مصلح دودھ جیسا کہ کتاب

Hakeem Shoukat Ali

منضج فی التداوی من صنوف الامراض والشکاوی مین ابی سعد مغربی نے لکھا ہے - وید کہتے ہین کہ چانول کا پیڑ اور پتے اسکے مصلح ہین بدل سپند در مقدار خوراک ایک ماشہ تک -

مرزنجوش (معرب)

بفتح میم وسکون راے مہملہ وفتح زاے معجمہ وسکون نون وضم جیم تازی وسکون واو معروف وشین معجمہ اسکو فارسی مین مرزنگوش کہتے ہین اسی سے معرب ہی جیسا کہ برہان قاطع مین ہے اور مرزہ گوش کا معرب بتانے مین یہ تکلف ہے کہ مرزہ بروزن پردہ کی ہا کو گرا کر نون کا اضافہ کرنا پڑے گا معنی مرزن اور مرزہ دونون کے چوہے کے ہین

صفات وشناخت - مخزن الادویہ مین اسکا ہندی نام دونا مروا لکھا ہے اور یہ اشتباہ دہے کی لغویت ہے اسلیے کہ دونا اور چیز ہے اسکا پتا سوے کیطرح ہوتا ہے اور مروا اور چیز ہے اسکا پتا تلسی کے پتے کی طرح ہوتا ہے ہان مرزنجوش مروے کی ایک قسم ہے منتخب اللغات کشف اللغات فرہنگ رشیدی اور رسالۂ معربات مین لکھا ہے کہ مرزنجوش معرب ہے مرزنگوش کا جو در اصل مرزہ گوش تھا اسلیے کہ مرزہ چوہے کو کہتے ہین اور گوش کان کے معنی مین ہے کیونکہ اسکے پتے چوہے کے کان کے ساتھ شباہت رکھتے ہین اسی لیے بعض دوسرے اسے آذان الفار خیال کرتے ہین مگر یہ انکی غلطی ہے اسلیے کہ اسکا پتا چوہے کے کان سے کچھ مشابہت نہین رکھتا اسکا پتا طولانی اور چپٹا اور کم عریض ہوتا ہے سُداب کے پتے سے ملتا جلتا ہے خوشبو دار روئیدگی ہے باغون مین اسے بوتے ہین اسکا پیڑ دو زمین گز تک بڑھ جاتا ہے اور شاخین اسکی پھیلی ہوئی ہوتی ہین پھول سفید سرخی مائل ہوتا ہے بیج تخم ریحان کیطرح اور نہایت شفاف ہوتے ہین - **طبیعت** - گرم دوسرے درجے مین خشک دوسرے درجے کے اول مین تیسرے درجے مین بھی گرم وخشک لکھا ہے قانون مین یون ہی مذکور ہے -

خواص وفوائد - تفتیح جذب لطافت اور جلا پیدا کرتا ہے ورم کو تحلیل کرتا ہے سدہ کھولتا ہے رطوبت کو جذب کرتا ہے اسکا جوشاندہ پینا صداع بلغمی اور سوداوی وریحی اور مالیخولیاے مراقی کے لیے مفید ہے شانے اور گردے کی پتھری توڑتا ہے دماغی رطوبت کو چھانٹتا ہے اسکے سونگھنے سے زکام بند ہو جاتا ہے اس کے پتے شقیقۂ گرم کے مرض مین عورت کے دودھ مین پیسکر اور کپڑے سے چھان کر سعوط کرنے سے فی الفور درد بند ہو جاتا ہے اگر بند نہ ہو تو اسی جانب کے کان مین ٹپکائین شراب کی مستی اور خمار کو توڑتا ہے اسکے سعوط سے صرع اور لقوے کو نفع ہوتا ہے بیٹھنے کے درد اور ریاحی قولنج اور جگر وطحال کے سدے دور کرتا ہے استسقا کو مفید ہے اگر بہت نیند آتی ہو تو اسکے سونگھنے سے کم ہو جاتی ہے اسکو تیل مین جوش دیکر اسکی مالش سے اعصابی امراض اور کزاز اور رعشہ اور شقیقہ اور فالج اور لقوہ وغیرہ کو نفع ہوتا ہے اسکا رس آنکھ مین لگانا ابتداے نزول الماء اور ضعف بصر کے لیے مفید ہے اگر منھ سے رال اور رطوبت جاری ہو تو اسکے پتے نمک کے ساتھ چبائین اسکا جوشاندہ سینے کا درد اور دمہ اور خفقان مٹاتا ہے اعضاے اندرونی مین گرمی پیدا کرتا ہے پچھنے جس جگہ لگوائے ہون وہان اسکے پتے ملنے سے نشان زخم کا جاتا رہتا ہے اسکے ذرجے سے خون حیض جاری ہوتا ہے اسکا روغن بنانے کی یہ ترکیب ہے کہ پتون کو کچل کر رس نچوڑ لین اور ہم وزن روغن زیتون یا تل کے تیل مین ملا کر جوش دین جب رس سوکھ جائے روغن کام مین لاتے ہین - گیلانی کہتا ہے کہ مرزنجوش کا ضماد آنکھون کے اورام پر نافع ہے اسکے تازہ پتے اور جو تازہ نہ ہون تو سوکھے ہوے ریحی اور بلغمی تہیج پر لگانے سے تحلیل ہو جاتا ہے ۱۷ ماشہ اسکو کھانے سے بلغمی قے دفع ہوتی ہے اسکو گیرو کے ساتھ لگانے سے کمر اور کنج ران کا درد دفع ہوتا ہے اسکو جوش کرکے اُس پانی کا تنزیہ اسپر بید دینے اور دھارنے

Hakeem Shoukat Ali

سے سردی کا درد اور غلیظ ریاح اور سوداوی دلیغمی شقیقہ جاتا رہتا ہے مگر اسکو ہمیشہ سونگھنا اور اسکے بخارات گرم گرم دماغ میں پہونچانا دھارنے سے اولی ہے بلکہ اسکو سونگھنے سے نشہ جلد آجاتا ہے - مضر گردہ و مثانہ و دماغ مصلح گردے اور مثانے کے لیے تخم خرفہ اور کاسنی دماغ کے لیے نیلوفر بدل نام اسنتین جنبلی کے پتے اور نصف وزن سیاہ مرچ مقدار خوراک سفوف ۹ ماشہ تک اور جوشاندے میں ۲ تولہ ۷ ماشہ تک -

مرسطس (جنبلی)

میم اور رائے مہملہ اور سین مہملہ تینوں مفتوح ہیں اور طائے حطی مضموم اور پچھلا سین بے نقطہ ساکن

صفات وشناخت - ایک درخت ہے قد آدم تک بلند ہوتا ہے پتے اسکے بال کی طرح باریک اور باہم لپٹے ہوئے ہوتے ہیں اور اسمیں چکنی ہوتی اور شہد کیطرح گاڑھی رطوبت ہوتی ہے یہ رطوبت پتوں میں بہ نسبت شاخوں کے زیادہ ہوتی ہے - **طبیعت** تیسرے درجے میں گرم و خشک ہے -

خواص و فوائد - سانپ اور افعی اور دوسرے زہریلے جانوروں کے کاٹے ہوئے کو مفید ہے تر کھجلی کو مٹاتا ہے اسکو سکھا کر پیسکر دانتوں پر ملنے سے مسوڑے مضبوط ہوتے ہیں اور ان سے خون کا نکلنا رک جاتا ہے اگر اسکو پیسکر زخموں پر بُرکیں تو خشک ہوجائیں اسکو وضع حمل کے وقت باندھ دینے سے بچہ آسانی سے پیدا ہوجاتا ہے اسکا ہم وزن رس پینے سے پینے والا دو دن میں مرجاتا ہے اسکے پتے کو زمین میں گاڑ دینے سے یہ درخت پیدا ہوجاتا ہے اسکی شاخ کو کاٹ کر زمین کے اندر دفن کر دیں تو فطر کی وہ قسم جو کھائی جاتی ہے پیدا ہوجاتی ہے -

مرسوس

ابن زہر کے رسالہ عربی میں مذکور ہے کہ ایک پتھر ہے کہ ہندوستان میں ہوتا ہے سبز رنگ جس وقت اسکو پانی میں رگڑیں تو سفید دودھ کے رنگ کا پانی ہوجاتا ہے جو شخص آنکھ میں لگاتا ہے نظر قوی ہوجاتی ہے اور اسکے پینے سے جذام دفع ہوتا ہے -

مرغا اور مرغی

بضم میم و سکون رائے مہملہ و غین نقطہ دار نر مرغا کہلاتا ہے مادہ مرغی

صفات - مشہور پرند ہے مادہ کو ہندی میں کُکڑی اور فارسی میں ماکیان اور عربی میں دجاجہ اور نر کو ہندی میں کُکڑا اور فارسی میں خروس اور عربی میں دیک کہتے ہیں - خان آرزو نے اپنی لغت کی کتاب میں لکھا ہے کہ مرغ اُڑنے والے جانور کو کہتے ہیں جسکا کسی قدر ریشہ بھی ہو مگر پردار کیڑوں کو نہیں کہتے باوجودیکہ وہ اُڑتے ہیں پس پروانہ یا پردار چیونٹی یا دیمک یا بعضیری یا ملخ یا مچھر یا مکھی یا بھونرے کو مرغ نہ کہینگے اور مرغ کے لیے پر ہونا ضرور نہیں چنانچہ چمگادڑ کے پر نہیں ہیں اپنے بازوؤں کے چمڑے سے اُڑتی ہے مگر مرغ عیسیٰ کہلاتی ہے - اور متاخرین ایران کی اصطلاح میں مرغ ماکیان کے معنی میں مستعمل ہے چنانچہ اہل عراق مادہ و نر کو مرغ و خروس بولتے ہیں - شفیع اثر کا شعر ہے ؎ تو ان شناخت فرلباش روز شکر غیر ✽ میان مرغ و خروس ست امتیاز بتاج ✽ اور ہندوستان میں ماکیان اور خروس دونوں کو مرغ کہتے ہیں بلکہ تنہا خروس کو بھی مرغ کہتے ہیں اور اکثر ماکیان کے لیے لفظ مرغی اور خروس کے لیے لفظ مرغا استعمال کرتے ہیں اور یہ اس ملک کی خاص اصطلاح ہے - اسکی دو قسمیں ہیں جنگلی اور خانگی یعنی پالتو - بچے کو چوزہ کہتے ہیں - مرغ خانگی کی چار قسمیں ہیں - بیتی - گھاگس - کڑناک اور اصیل یعنی وہ ہے کہ خاص و عام چوزہ و بچیہ

Hakeem Shoukat Ali

کے لیے پالتے ہیں۔ اور گھاگس اُسے کہتے ہیں کہ ایک طرف سے اصیل اور ایک طرف سے چینی ہووے اور کڑکناتھ
وہ مرغ ہے کہ گوشت اور پوست اور استخوان و زبان و چشم و خون سب سیاہ رکھتا ہو اِسکو مرغ حبشی اور کڑکناتھ (بفتح
کاف تازی و فتح رائے ثقیل و سکون کاف تازی دوم و فتح نون و سکون الف و تائے فوقانی مخلوط بہا موقوف)
کہتے ہیں اصیل وہ مرغ ہے کہ خاص لڑائی کے لیے مقرر کیا گیا ہے علامت اصیل کی یہ ہے کہ چونچ سفید اور ساقین سفید اور آنکھ
سفید جسمیں لال ڈورے ہوں اور اگر تھوڑی سی زردی ہو تو کچھ مضائقہ نہیں ہے اور سر کا تاج اوسط اور قوی ہو گردن کے
سنلے چھوٹے آہنی سیخ کی طرح ہوں گے دم کا پر برابر دم کے چھوٹے اور کلہ بانہ وغیرہ گوشت کے ہوں اُن کو ستی ہوئی کہتے ہیں
اور بانگ مثل مینی کے طویل نہ کھینچے۔ مرغی اپنے انڈے دن پر اکیس دن تک بیٹھتی ہے اور اکثر یہ ہے کہ ایک مرغی اپنی عمر میں
۰۰ ۵ سے زیادہ انڈے نہیں دیتی۔ **طبیعت**۔ جوان مرغی کا گوشت پہلے درجے کے آخر میں گرم ہے اور رطوبت اعتدال کے ساتھ
رکھتا ہے۔ نر کے گوشت میں گرمی مرغی کے گوشت سے کم ہے اور خشکی اسمیں بڑھی ہوئی ہے اور بچوں میں یہ تفریق ہے کہ مادہ بچے میں
تری بڑھی ہوئی ہے اور رطوبت فضلیہ غالب ہے اور نر بچے کا گوشت گرمی اور سردی میں معتدل ہے اور رطوبت کی طرف
مائل ہے۔ اور جس نے یہ کہا ہے کہ نر چوزے کا گوشت سرد ہے یہ بات تجربے اور قیاس کے خلاف
ہے اسلیے کہ تمام پرندوں کے گوشت سوائے مچھلی کے گرم ہیں اور ہونا بھی یہی چاہیے جن لوگوں نے سرد کہا ہے انکو شبہہ
پیدا ہونے کی وجہ یہ ہے کہ انھوں نے دیکھا اور سنا کہ اطبا نر چوزے کا گوشت صفراوی بخاروں اور امراض گرم میں
دیتے ہیں اور مادہ چوزے کا نہیں دیتے تو یہ بے سوچے سمجھے سمجھ لیا کہ چونکہ معالجے کا طریق ضد کے ساتھ ہے پس نر
چوزے کے مزاج کے سرد ہونے کی وجہ سے دیتے ہونگے اور مادہ چوزے کی گرمی کی وجہ سے نہ دیتے ہونگے حالانکہ
ایسا نہیں ہے بلکہ سبب اسکا یہ ہے کہ نر چوزے کے مزاج کی گرمی اسمیں چربی پیدا نہیں ہونے دیتی تاکہ وہ صفرا کیطرف
مستحیل ہوکر مرض کے بڑھنے کا سبب واقع ہو بخلاف مادہ چوزے کے کہ اسمیں یہ بات ہے۔ جنگلی مرغا اور مرغی کا
گوشت اہلی سے گرم و خشک زیادہ ہے۔

خواص و فوائد۔ گوشت اسکا خوب گلا ہوا کثیر الغذا ہے اور لطیف ہے خون صالح پیدا کرتا ہے منی اور عقل کو زیادہ
کرتا ہے بخلاف اُس گوشت کے کہ جسکو خوب نہ گلایا جائے اور سودا کو خارج کرتا ہے بدن کو تیار کرتا ہے مقوی قلب و دماغ
ہے رنگ کو رونق دار کرتا ہے آواز کو صاف کرتا ہے ملین ہے فالج اور لقوہ وغیرہ کو نافع ہے چوزے کا شوربا دُبلے آدمیوں
اور مریضوں اور صفراوی تپ والوں کے لیے مفید ہے فضول کو خارج کرتا ہے اس سے پاخانہ کھلکر ہوتا ہے مشہور ہے کہ چوزے
کا گوشت دست آور ہے اور جوان مرغ کا گوشت قابض ہے اگر بڈھے مرغ کو خوب سا دوڑا کر اور تھکا کر ذبح کرکے اسکے
پیٹ میں سے آلایش نکال کر نمک اور بسفائج اور سویا بھرکر بہت سا پانی ڈال کر خوب گلا کر پانی اتنا رکھیں کہ ضرورت
کے موافق رہ جائے۔ رات کو یوں ہی رہنے دیں اور صبح کو باسی شوربا پئیں تو گاڑھا کیموس دستوں کے ذریعے سے
نکل جائے اور پرانا دردی بخار بند ہو جائے رعشہ اور دمہ اور گٹھیا اور قولنج کے لیے بھی نافع ہے مرغ کا شوربا خشک
کھانسی کو دفع کرتا ہے ایک ہفتہ تک اسکا گوشت خوب سا گھی ڈال کر گیہوں کی روٹی کے ساتھ کھانا زردی رخسار کو جسکا
سبب معلوم نہو نافع ہے۔ اسکے کبابوں سے شے کھانے کی خواہش جاتی رہتی ہے یہ کباب مرطوب معدے کے لیے
بھی موافق ہیں اسکا شوربا ذکر پر طلا کرکے جماع کرنے سے خوب لذت حاصل ہوتی ہے اسکی چربی سخت ورم اور سوداوی

Hakeem Shoukat Ali

سوداد کو تحلیل کرتی ہے۔ سیاہ مرغ کی ہڈی اور انگور کی لکڑی جلا کر دونوں کے کوئلے ہموزن لیکر اور موم میں ملا کر عورت کی
فرج میں حمول کرنے سے بکارت اعادہ کرآتی ہے اور یہ بات اطباء کے اسرار میں سے ہے مرغ کے پیٹ کو چاک کرکے اور
آلائش صاف کرکے سانپ کے کاٹے ہوئے مقام پر باندھنے سے زہر کو جذب کرلیتا ہے اور اسیطرح مریض لیسر غش
اور سرسام کے سر پر رکھنا بھی نافع ہے۔ ابن زہر کہتا ہے کہ بہت سیاہ مرغے کا پتا شہد میں ملا کر رانگ کے برتن میں رکھ کر آنکھ
کے باہر لگانے سے درد دفع ہوتا ہے اس کا پتا اور خون آنکھ پر لگانے سے نفع ہوتا ہے اسکے ایسے سنگدانے کی کھال جسمیں
سے پتھری نکلی ہو سکھا کر مبیکر شراب کے ساتھ کھانے سے شہوت جماع بڑھتی ہے اسکے پنجے اور داڑھی اور زبان باندہ
پر باندھنے سے دشمن مغلوب ہوجاتا ہے اور اسکی بدزبانی بند ہوجاتی ہے اسکے سنگدانے میں سے سفید پتھری ملتی ہے جسے
نے خصیے عورت لیکر حیض کی حالت میں پاکی سے قبل تین دن نمک کھائے پھر اپنے شوہر سے صحبت کرائے تو حمل رہجائے
جو شخص مرغے کے خصیے کاغذ میں رکھکر اپنے اُلٹے بازو پر باندھے تو اُسکو بڑی شہوت۔ دھولدُ لنے کے بعد بچہ جائے
سفید مرغے کو دیکھکر شیر ڈرتا ہے وہ سفید مرغا جسکا تاج شاخ در شاخ ہو اور بوڑھا ہو اُسکا پتا ہے کہ مرگی کے مریض
کو سعوط کرنا چاہیے کیسی ہی پرانی ہوگی جاتی رہیگی مرغے کی چربی ہم ماشہ کھانے سے باہ کو قوت حاصل ہوتی ہے
مرغی کے پیٹ میں ایک چیز ہوتی ہے جسمیں چھوٹے چھوٹے انڈے لگے رہتے اُسے تخم دان کہتے ہیں جب مرغی بوڑھی
ہوجاتی ہے اور انڈے دینے سے بند ہوجاتی ہے تو کبھی یہ چیز اسکے پیٹ میں سے نکل پڑتی ہے یہ چیز پنیر مایہ کی طرح
دودھ کو جمادیتی ہے دودھ کو گرم کرکے اُس میں سے ذرا سا ڈالدیں - وید کہتے ہیں کہ نر خانگی گرم ہے اور جنگلی مرغ
میں خشکی زیادہ ہے خانگی نر کا گوشت کھانسی کو دور کرتا ہے باد دفع کرتا ہے بدن میں رونق پیدا کرتا ہے منی بڑھاتا ہے بلغم
لزج دور کرتا ہے بہت سا پسینہ آنے کو روکتا ہے اور خانگی مادہ کا گوشت پیٹ میں کیڑے پیدا کرتا ہے پسینہ جاری کرتا
ہے۔ جنگلی مرغ کا گوشت باہ زیادہ کرتا ہے بلغم بڑھاتا ہے۔ **مضر** دودھ اور پنیر اور دہی اور تمام دودھ کی چیزوں کے
ساتھ کھانے سے قولنج پیدا ہوتا ہے اور ہمیشہ کھانے سے نقرس اور بواسیر کا عارضہ پیدا ہوتا ہے اور گوشت نر کا
بانحاصیت باہ کو ضعیف کرتا ہے۔ وید کہتے ہیں کہ مادہ کا گوشت پیٹ میں کیڑے پیدا کرتا ہے۔ **مصلح** گرم مسالا
اور شراب اور گرم مزاج کے لیے سکنجبین اور وید اسکا مصلح بسلوچن یا گلویا دہی بتاتے ہیں۔

مرغابی

بضم میم وسکون را ے مہملہ وفتح غین معجمہ والف ساکن وکسر باے موحدہ و یاے معروف چنانچہ نفائس اللغات اور
نسخہ سعیدی میں یوں ہی لکھا ہے اور یہ باعتبار محاورہ اردو کے ہے

صفات۔ پانی کا مشہور پرند ہے نفائس اللغات میں لکھا ہے کہ مرغابی عموماً پانی کے پرند کو کہتے ہیں اور عربی میں
طیر الماء وطیور الماء وغیرہ بولتے ہیں اور ایک خاص پرند کا نام ہے جو جثہ میں بط کی برابر ہوتا ہے بط اُڑ نہیں سکتی اور یہ
اُڑ سکتا ہے۔

طبیعت۔ گوشت گرم و تر دوسرے درجے میں ویدوں کے نزدیک گرم وخشک ہے۔

خواص وفوائد۔ اسکا گوشت غذاے غلیظ ہے ہضم دیر میں ہوتا ہے مگر ہضم ہوجانے کے بعد بدن کو فربہ کرتا ہے باہ
کو حرکت دیتا ہے جگر کی سردی کے لیے عمدہ چیز ہے اور سرد امراض کو فائدہ بخشتا ہے چونکہ اسمیں بساندھ زیادہ ہوتی ہے

Hakeem Shoukat Ali

اسلیے مناسب یہ ہی کہ ذبح کرنے کے بعد دو تین گھڑی تک زمین مین دفن کردین تاکہ بساندھ کم ہوجائے پھر اکھیڑکر پر دور کرکے شکم چاک کرکے آلائش صاف کرکے پکادین مرغی سے اسمین غذائیت کم ہی گلاکر پکاکر کھانے سے گردے کی چربی زیادہ ہوتی ہی اور پتھری گردے اور مثانے کی نکلجاتی ہی اور خفقان کو دفع کرتا ہی سرد مزاج والون مین گرمی پیدا کرتا ہی اور گرم مزاج مین اسکے کھانے سے جلد تپ پیدا ہوجاتی ہی اسکا سنگدانہ لذیذ ہی اور بہت دیر مین ہضم ہوتا ہی اور غلیظ بھی ہی مگر جب ہضم ہوجاتا ہی تو اس سے خون خوب پیدا ہوتا ہی اسکی کلیجی تمام پرندون کی کلیجی سے عمدہ ہی اور یہ جلد گلجاتی ہی اسکے بازو جلد ہضم ہوجاتے ہین اور اُنسے بدن کو غذائیت خوب حاصل ہوتی ہی اور یہ سب مین اسلیے کہ حرکت مین زیادہ رہتے ہین اور دوسرے پرندون کے بازوون کی بہ نسبت اُنسے غذائیت بھی اچھی حاصل ہوتی ہی اسکی چربی کزاز اور گدود اور تشنج امتلائی کو مفید ہی اور سرد ورمون اور مقعد کی صلابت کو تحلیل کرتی ہی اور مقعد کے پھٹ جانے کو نافع ہی اور جلد کے نشانون کو دور کرتی ہی تمام پرندون کی چربیدن سے عمدہ ہی سرد ورمونکو تحلیل کرتی ہی داء الثعلب داء الحیہ پر لگانے سے مٹ جاتے ہین اسکو پگھلاکر نیم گرم کان مین ٹپکانے سے کان کے درد اور ٹیس کو تسکین ہوتی ہی پانی کان مین چلا جاتا ہو تو اسکی اذیت رفع کرتی ہی باقلا کے آٹے کے ساتھ اسکو پستان پر لگانے سے بالخاصیت ورم کو نفع پہونچتا ہی اسکے انڈے کی نیم برشت زردی کھانے سے عقل بڑھتی ہی حافظہ قوی ہوتا ہی نسیان جاتا رہتا ہی خشک کھانسی مٹتی ہی اسکو روغن زیتون کے ساتھ رحم مین رکھنے سے احتباس حیض کو نفع پہونچتا ہی اسکا خون پانی کے ساتھ پینے سے مثانے کا درد مٹتا ہی اور پتھری ٹوٹ کر نکل جاتی ہی اسکے انڈے کا چھلکا پیسکر کھانے سے خون کے دست رکتے ہین اسکا بھیجا ورم مقعد کو مفید ہی اسکی بیٹ خشک کھانسی کو روکتی ہی۔ دید کہتے ہین کہ اسکا گوشت بدن کو جلا دیتا ہی بھوک بڑھاتا ہی منی زیادہ کرتا ہی باد پیدا کرتا ہی گرانی بلغم دور کرتا ہی **مضر** گوشت نفاخ و دیر ہضم ہی **مصلح** آب انار کانجی اور گرم مسالا۔

مرگ چڑا (ھ)

بکسر میم و فتح راے مہملہ و سکون کاف فارسی و کسر جیم فارسی و فتح راے ثقیل و سکون الف

صفات و فوائد۔ ایک پرندہ ہی پانی کے کنارے ہوتا ہی اور کلچڑی سے مشابہت رکھتا ہی اسواسطے مرگ چڑا کہتے ہین ادویہ باہیہ مین استعمال ہوتا ہی صرع اطفال کے واسطے مفید ہی۔

مرگ نینی (ھ)

بکسر میم و سکون راے مہملہ و کاف فارسی موقوف و فتح نون و سکون یاے تحتانی و کسر نون دوم و سکون یاے تحتانی دوم

صفات و منافع۔ نسخہ سعیدی مین ہی کہ ایک قسم کی مچھلی ہی اسکے ہاتھ پانون چھپکلی کی طرح ہوتے ہین ایک بالشت سے دو بالشت تک بڑی ہوتی ہی نر کو مرگا نینی اور مادہ کو مرگی نینی کہتے ہین اسکے نر کے گلے مین ایک ہڈی مہر کی طرح ہوتی ہی جسے صیاد کاٹ کر دریا مین ڈالدیتا ہی اس ہڈی کو پانی کے ساتھ گھس کر مرگی کے مریض کو سات دن تک دینے سے بڑا فائدہ ہوتا ہی اسکے گوشت کے کھانے سے باہ کو قوت پہونچتی ہی۔

مرلوماتنگی (ھ)

بضم میم و سکون راے مہملہ و ضم لام و سکون واو و فتح میم و الف ساکن و فتح تاے فوقانی و نون خفی و کسر کاف

Hakeem Shoukat Ali

فارسی وسکون یائے تحتانی

صفات وشناخت - ایک ہندوستانی روئیدگی ہے اسکی بیل بغیر ساق کے ہوتی ہے یہ بیل بہت پتلی بال کیطرح ہوتی ہے سایہ کی جگہ پیدا ہوتی ہے اسکے پتے تین تین شقوق مین پھٹے ہوتے ہین اور ایسے معلوم ہوتے ہین جیسے مرغی کا پر رنگ سبز ہوتا ہے اور سوکھنے کے بعد رنگ سیاہ پڑجاتا ہے پھول اسکا چھوٹا اور سفید ہوتا ہے پھل کی صورت پتنے کی پینگ کی سی اور ویسے ہی سبز ہوتا ہے مگر پتنے سے پتلا اور چھوٹا ہوتا ہے پک کر سرخ ہوجاتا ہے پھر سیاہ پڑجاتا ہے اسمین دو بیج کھیرے کے بیج کی طرح نکلتے ہین جو اُس سے چھوٹے اور موٹے ہوتے ہین ایک بیج کا منہ دوسرے بیج کی دم کی طرف ہوتا ہے

خواص - ہندو کہتے ہین کہ اگر دو والی اتوار کو واقع ہو تو اُسکو لے کر جس کسی کو کھلایا جائیگا یا اُسکے ملا جائیگا وہ تابع ہوجائے گا آدمی ہو یا جانور -

مَرْو (فارسی یا نبطی)

بفتح میم وسکون رائے مہملہ وواو موقوف

صفات وشناخت - ایک روئیدگی ہے کہ جنگلی بھی ہوتی ہے اور بستانی غافقی نے نقل کیا ہے کہ مرو کی سات قسمین ہین (١) مراحوز (٢) مراطوس (٣) مرو ماہان (٤) مرو دشک (٥) مردم دیان (٦) مرو ہرم (٧) مرو کلا ہین - اور بعض پانچ قسمین بتاتے ہین (١) مرانو (٢) مراحوز (٣) مراطوس (٤) مراہوس یا مرو ماہوس (٥) میش بہار شیخ نے چار قسمین نقل کی ہین (١) مراحوز (٢) اشموسا (٣) مرو سفید (٤) مراہوس - معلوم کرو کہ میش بہار ہمیشہ بہار کا مخفف ہے چنانچہ حواشی خراقیہ مین لکھا ہے کہ میش بہار کی اصل ہمیشہ بہار ہے اور یہ لفظ فارسی ہے جسکے معنی دائم بہار ہین اور یہ حی العالم کا نام ہے - گازرونی نے بھی کہا ہے کہ میش بہار کی اصل ہمیشہ بہار ہے اور وہ دوسرے درجے مین سرد ہے پس وہ مرو کی قسم سے کیسے ہوسکتا ہے جو گرم وخشک ہے - جواب اسکا یہ ہے کہ مرو اسم جنس ہے اسکا اطلاق کئی چیزون پر ہوتا ہے اسی واسطے کبھی حی العالم اور انجوان اور گاؤزبان پر اسکا اطلاق کردیتے ہین چنانچہ تحفۃ المومنین مین لکھا ہے کہ اصفہان وغیرہ مین جسے گاؤزبان جانتے ہین وہ مراحوز ہے مگر گاؤزبان مین تفریح پیدا کرنے کی قوت ہے اور اسمین نہین اور حی العالم کو سرخ مرو بھی بولتے ہین - گیلانی کے نزدیک مطلق مرو سے مراہوس مراد ہوتا ہے اور وہی مرو سفید ہے اور جب مطلق تخم مرو بولتے ہین تو اُسی کے بیج مراد ہوتے ہین جو گول ہوتے ہین اور دوسری قسم کے بیج لمبے اسی کے بیجون کی طرح ہوتے ہین - اب ہم بیان وہ قسمین لکھتے ہین جنکا ذکر کتب متداولہ مین آیا ہے -

مراحوز - بفتح میم وسکون الف وضم حائے حطی وسکون واو وزائے معجمہ موقوف اور آخر مین رائے مہملہ سے بھی آیا ہے اسکو فارسی مین مرو خوش کہتے ہین حذاق نے بیان کیا ہے کہ یہ تمام اقسام سے عمدہ ہے بعض کہتے ہین کہ یہ کوہی مرو ہے مگر اکثر کا اسپر اتفاق ہے کہ یہ سب اقسام سے زیادہ نافع ہے اسکا بوٹا زمین سے ایک بالشت اور اُس سے کچھ زیادہ اونچا ہوتا ہے ساق اسکی سخت ہوتی ہے شاخین اسکی لمبی ہوتی ہین پتے ساق سے ملے ہوئے لگے رہتے ہین جو نیچے کیطرف کو جھکے رہتے ہین کچھ گول اور لمبے ہوتے ہین رنگ نیلا تیرگی مائل ہوتا ہے اور خوشبو آتی ہے مزہ کڑوا اور کچھ خراب ہوتا ہے انکے چابنے سے زبان کچھ سُن ہوجاتی ہے اسکے بیج اسی کی سے گھنڈیون مین آتے ہین ساون کے قریب لگتے ہین پھول کے رنگ مین کچھ تیرگی اور زردی ہوتی ہے اور شیخ کے قول سے معلوم ہوتا ہے کہ خاکی سبزی مائل ہوتا ہے اور خوشبو

Hakeem Shoukat Ali

آتی ہے تیسرے درجے مین گرم وخشک ہے اور بعض کے نزدیک دوسرے درجے مین گرم ہے۔

مرمازاد۔ بفتح میم دوم وسکون الف وفتح زاے معجمہ وسکون الف ودال مہملہ موقوف فارسی مین مرد آزاد کہتے مین اسکی ساق ایک عدد ہوتی ہے اور بلندی ایک بالشت کی ہوتی ہے اس ساق پر اتنا نرم روان ہوتا ہے کہ یہ معلوم ہوتا ہے کہ دھنی ہوئی روئی لپیٹ دی ہے پھول نیلا سرخی مائل اور چھوٹا ہوتا ہے اور تمام ساق پر ننھے ننھے پتے بھی پھولوں کے ساتھ ملے جلے لگے ہوتے ہین۔ بو پھولون کی مرکی کی طرح تیز اور تھوڑی خوشبودار ہوتی ہے۔ گرم وخشک ہے سطرابیس نے کہا ہے کہ اسمین خشکی کم ہے گرمی خشکی سے زیادہ ہے۔

مرماھوس۔ بفتح میم دوم وسکون الف وضم ہا وسکون واو وسین مہملہ موقوف فارسی مین اسکو مرد سفید اور مرد تلخ کہتے ہین اسکی شکل مرماحوز کی سی ہوتی ہے اور پتے لبلاب کے پتون کی طرح اور اُنسے چھوٹے ہوتے ہین پھول سفیدی مائل ہوتا ہے تمام اقسام مین صرف اسی کا پھول گول ہوتا ہے ورنہ سب کا لمبا ہوتا ہے گرم وخشک ہے بعض معتدل بتلاتے ہین اسکے پھولون ذہبین الدولہ نے سرد و تر لکھا ہے۔

مرماطوس۔ بضم طاے حطی وسکون واو وسین مہملہ موقوف۔ فارسی مین اسکو درنگ کہتے ہین یہ مرد صحرائی ہے اور درحقیقت مرماھوس کی ایک قسم ہے اسکے پتون کی وضع خبازی کے پتون کی سی ہوتی ہے مگر اُن سے چھوٹے ہوتے ہین اور کنارے کٹوان ہوتے ہین۔

مرو۔ جب مطلقا مرو مذکور ہوتا ہے تو وہ قسم مراد ہوتی ہے جسے فارسی مین مرو شک اور عربی مین ریحان الشیوخ اور ہندی مین کنوچا کہتے ہین اسکی دو قسمین ہین ایک کا رنگ سفید ہوتا ہے دوسرے کا سیاہ دونون قسم کے پتے فراسیون کے پتون سے مشابہت رکھتے ہین مگر فراسیون کے پتون سے مرو کے پتے ذرا زیادہ لمبے اور زیادہ چوڑے ہوتے ہین اور اُنپر روان بھی بہت ہوتا ہے اور پتے کے اندر رنگ باہر کے رنگ کے خلاف ہوتا ہے شاخین مربع ہوتی ہین پھل سفید زردی مائل ہوتا ہے اور اسکے مزے مین قبض ہے اور یہ دوسرے درجے مین گرم وخشک ہے۔

خواص وفوائد۔ تمام قسمین ریاح کو کھیرتی ہین لطافت پیدا کرتی ہین نفخ کو تحلیل کرتی ہین بلغم و مثانے مین جو بلغم کا سدہ ہو کھولتی ہین اسکی تمام قسمین گرمی کے دردسر کو مفید ہین لیکن آن مین سے خوشبودار قسم سے دردسر پیدا ہو جاتا ہے خاصکر جب کہ شراب پیکر سونگھا جاے لیبے بیج مستسقی کو دینے سے نفع ہوتا ہے۔

(۱) دمشقی کہتا ہے کہ مرماحوز مرزنجوش سے زیادہ گرم اور قوی ہے شراب مین جوش دے کر پینے سے جلد اور بہت نشہ پیدا ہوتا ہے اسکے سونگھنے سے دماغ کا سدہ کھل جاتا ہے اور اسکے سونگھنے سے دردسر بھی پیدا ہو جاتا ہے لیکن اسکو سونگھنے اور اسکے جوشاندے سے دھارنے سے یا دھونی لینے سے دماغ کے تمام سرد بخارات تحلیل ہو جاتے ہین اور دردسر بھی جاتا رہتا ہے سوداوی خفقان کو اسکا پینا نافع ہے۔ اسکے پینے سے سرد معدے اور آنتون اور جگر ضعیف مین طاقت آتی ہے قے اور متلی بند ہوتی ہے ہاضمہ قوی ہوتا ہے معدے کی رطوبت خشک ہوتی ہے اسکے پینے سے حاملہ عورت کے رحم کا درد اور دوسرے درد جاتے رہتے ہین اس سے آبزن کرنا بھی رحم کی بیماریون کو نافع ہے اور اس امر مین نہایت مفید دوا ہے ابو جریج کہتا ہے کہ اسکے بیج السی کے بیجون سے گرمی کم رکھتے ہین لیکن پھوڑون کے پکانے مین اُس سے بڑھے ہوے ہین انکو بھونکر کھانے سے دست بند ہوتے ہین اور بغیر بھونے ہوے کھانے سے

Hakeem Shoukat Ali

دست آتے ہیں۔ **مضر**۔ دردسر پیدا کرتا ہے چھینکیں لاتا ہے **مصلح** بنفشہ اور آش اور سرد مزاج والی خوشبودار نباتات **بدل**۔ بلی لوٹن۔ مرزنجوش۔ شاہ سفرم اور فرنجمشک اور نکشہ کے لیے ہم وزن چھریلہ اور ۶ رتی زعفران اور بیجون کا بدل تخم ریحان۔ **مقدار خوراک**۔ رس سوا دو تولہ تک اور دوسرے اجزاء ماشہ تک۔

(۲) مرماناو بلغمی دردسر کو بہت نافع ہے اسکے رس کو روغن بنفشہ میں ملا کر سعوط کرنے سے گرمی کا دردسر جاتا رہتا ہے دماغ کا سدہ کھل جاتا ہے معدے اور جگر اور اعضائے باطنی کو طاقت دیتا ہے ریاح کو تحلیل کرتا ہے جگر اور رحم کے سرد امراض کو مٹاتا ہے خون حیض کھول کر لاتا ہے۔

(۳) مرماحوس اور مرماطوس تفریح اور خشکی پیدا کرتے ہیں اور تمام افعال میں مرماحوز کی طرح ہیں۔

(۴) مرو (کنوجا) کا رس عورت کے دودھ میں ملا کر کان میں ٹپکانے سے درد جاتا رہتا ہے ام الصبیان کو نافع ہے اسکے پتون کا رس خفقان کو دور کرتا ہے معدے اور آنتوں کا درد دفع کرتا ہے اور ان میں سے بلغم نکال ڈالتا ہے معدے اور جگر کے ورم کو تحلیل کرتا ہے انکے رطوبات کو خشک کرتا ہے پسینا اور پیشاب خوب لاتا ہے ریاح شکم کو تحلیل کرتا ہے مستسقی کو اسکے پتے پلانے سے نفع ہوتا ہے مائیت بذریعہ پسینے اور پیشاب کے نکلجاتی ہے اسکی خاصیت یہ ہے کہ اسکے استعمال سے خوشی پیدا ہوتی ہے اعضائے باطنی اپنے افعال پر آمادہ ہوتے ہیں اور روح کے واسطے بہت ہی مفید چیز ہے۔

(۵) ایک قسم ہے اُسے مرودرمہ کہتے ہیں اسکا رس نکال کر بچون کو سعوط کرانے سے نیند آجاتی ہے۔

(۶) ایک قسم کو مرو دارو بولتے ہیں یہ گرم ہے نشہ لاتی ہے اسبغند کی طرح ہے۔

مرو (۵)

بفتح میم وسکون رائے مہملہ وفتح واو وسکون الف

صفات وشناخت۔ آزیر اُوشند میں لکھا ہے کہ مرو آلسی کی قسم سے ہے پتا اسکا نہایت خوشبودار ہوتا ہے اسکا مزہ تلخ و تیز ہوتا ہے اسکے پیڑ ہندوستان کے اکثر باغوں میں بوئے جاتے ہیں اسکی خوشبو بہت قوی ہوتی ہے محیط میں ہے کہ اُس شخص نے غلطی کی ہے جسنے اسکو اذان الفار یا مرزنجوش جانا ہے اور بعض کتابوں میں لکھا ہے کہ مرو باعتبار پھول کے دو قسم کا ہوتا ہے سیاہ یا سفید مائل بسرخی و تیرگی مرزنجوش یہی دوسری قسم ہے کثرت سے سرخ تیرگی و سیاہی مائل ملتا ہے جیسے بعض نیم پختہ (گدر) جامن کا رنگ ہوتا ہے بیج سیاہ اور ننھے ننھے نکلتے ہیں ان بیجوں میں سے ایک قسم کا تیل نکالا جاتا ہے وہ خوشبو کے کام میں آتا ہے۔

طبیعت۔ گرم وخشک دوسرے درجے میں اور بعض معتدل جانتے ہیں۔

خواص وفوائد۔ سبک اور محلل ہے سدے کھولتا ہے دل وجگر کو قوت دیتا ہے بھوک پیدا کرتا ہے حیوانات کا زہر دفع کرتا ہے جذام کو نافع ہے باد و بلغم کا فساد مٹاتا ہے پیٹ کے کیڑے دور کرتا ہے زخموں کو نافع ہے بعض نشاتا ہے نفخ اور درد شکم کو زائل کرتا ہے اگر اسکو سرکے میں پیسکر سر پر لیپ کریں تو فرانیطس کو فائدہ پہونچائے اسکے لیپ سے بھلاویں کا اثر مٹتا ہے صفرا پیدا کرتا ہے اگر پانی میں اتنا جوش دیں کہ آٹھواں حصہ رہجائے اور چند بار اُس سے ناک کو دھودیں اور سعوط کریں تو سوداوی دردسر جاتا رہے اسکو فرج میں رکھنے سے خشکی اور تنگی آتی ہے ان بھوت چلتسا سائر میں لکھا ہے کہ مرو اچرپرا گرم اور پاک میں چرپرا ہضم ہونے میں ہلکا اشتہائے طعام پیدا کرنے والا کڑوا خشک اور حرارت بڑھانے والا ہے بچھو وغیرہ

Hakeem Shoukat Ali

کا زہر بلغم بادی کیڑے کو یڑہ فساد خون بخار بے رغبتی طعام دمہ ورم درد سینہ برازینی پاخانے کی کانہوٹ کا نفخ شکم کی مروڑ آتشک ہاضمہ کی کمی کھجلی اور پھلادین کے ورم کو مٹاتا ہے اسکے بیج قابض ہین انکی پھنکی لینے سے شکم کا درد ریاحی دفع ہوتا ہے اسکے پنچانگ کی دھونی محرک ہے آؤکے دست درد ریاحی شکم زائل کرنیکے لیے اسکے بیجون کے جوشاندے کا بھپارہ دینا چاہیے اسکے پتون کو پیسکر فوطون پر باندھنے سے انکا ورم دفع ہوتا ہے اسکے رس کے لیپ کرنے سے بادی کا درد موقوف ہوتا ہے۔

مروڑ پھلی

بفتح میم وضم رائے مہملہ وواو مجہول ورائے ثقیل موقوف پنجابی مین یون ہی مستعمل ہے اور ہندی مین دوسری بھی رائے مہملہ ہے اور مارواڑی والے **مروڑا پھلی** بولتے ہین

صفات وشناخت۔ ایک پیڑ کی پھلی ہے جو پیچ کری ہٹی ہوئی ہوتی ہے جیسے رسّی بٹی ہوتی ہے طول اسکا ڈیڑہ دو انچ کا ہوتا ہے ان پھلیون کے گچھے لگتے ہین اسکا نہال چھوٹا ہوتا ہے اور قد آدم تک بڑہ جاتا ہے پتے اسکے شاہتوت کے سے ہوتے ہین چیت مین اسکے نئے پتے نکل آتے ہین چیت سے برسات کے آخر تک اسکے پھول لگے رہتے ہین جنکا رنگ سرخ ہوتا ہے اور وضع ببول کے پھول کی سی ہوتی ہے جاڑون مین اسکی پھلیان پک جاتی ہین وسط ہند اور دکھن اور جمو تک کے سوکھے جنگل اور بنگال میواڑ اور اودھ کے جنگلون مین مروڑ پھلی ہوتی ہے اور سوالک کے پہاڑ کی گھاٹی پر اسکے پودے آپ اُگتے ہین راجپوتانے مین اسکے پیڑ بہت ہوتے ہین بعض کہتے ہین کہ اسکا پیڑ زمین پر بچھا ہوتا ہے پتلی پتلی شاخین اور گٹھنی ہوتی ہین اور گز بھر کے قریب اور بعض اس سے بھی لمبی ہوتی ہین پتے بچھو کی دم کی طرح ہوتے ہین اور پتون کی دم مین پھل خوشے کی طرح چند عدد جمع ہوتے ہین جنگلون اور پتھریلی زمینون مین یہ درخت پیدا ہوتا ہے خشک پھل مستعمل ہے بعض کہتے ہین کہ گشت برگشت بھی ہے اور یہ درست نہین معلوم ہوتا اسلیے کہ گشت برگشت کی حقیقت یہ ہے کہ باریک شاخین ڈورون کی طرح پانچ پانچ عدد باہم ایک دوسرے کے ساتھ لپٹی ہوتی ہین اور مروڑ پھلی کا بیشتر ہوتا ہے پھل یعنی دھمے کے پیڑ کے قد مین جس مین پھلیان بٹی ہوئی رسی کیطرح لگی ہوتی ہین شاخین لپٹی ہوئی نہین ہوتین جہانتک مین نے اور میرے ملنے والون نے دیکھا ہے اسیطرح پایا ہے۔

طبیعت۔ گرم وخشک۔

خواص وفوائد۔ بلغم اور صفرا اور زہر کا فساد دفع کرتی ہے پیٹ کا درد بھی مٹاتی ہے اگر پیٹ بڑہ گیا ہو تو اسکے استعمال سے گھٹ جاتا ہے پیٹ کے کیڑے نکلجاتے ہین اسکو سرکے مین پیسکر داد پر لیپ کرین تو جاتا رہے سردی اور سودی کیوجہ سے دست ہون تو اسکے استعمال سے بند ہوجاتے ہین آنتون کے مرض مین کام آتی ہے اسکے سفوف کو ارنڈی کے تیل کے ساتھ کان مین ڈالنے سے کان کا بہنا بند ہوجاتا ہے نئے پیدا ہوے بچے کی کمر مین باندھ دینے سے آنتون کے امراض مٹتے ہین اسکو جوش کرکے پلانے سے بچون کے پیٹ کا ریاحی درد دفع ہوتا ہے بائے بڑنگ کے ساتھ اسکے سفوف کی پھنکی دینے سے نفخ اور درد مٹتا ہے انیس یا اندرجو مین سے ایک یا دونون کے ساتھ دینے سے دست بند ہوتے ہین چراینے کے ساتھ اسکو جوش کرکے پلانے سے تپ چھوٹتی ہے اسکی جڑ اور چھال مین بھی یہی نفع ہے جو اسکے پھل مین ہے اسکو پانی کے ساتھ پیسکر سانپ کے کاٹے ہوے مقام پر لگانا چاہیے ۔ ڈیڑہ تولہ مروڑ پھلی

Hakeem Shoukat Ali

کو پانی مین بھگو کر چھان کے پلانے سے بلغم اور خون کے دست بند ہو جاتے ہین اسکی بونے چار سے سات ماشہ تک مقدار دن مین دو تین بار دینی چاہیے۔

مرہٹی (ھ)

بفتح میم وفتح راے مہملہ وسکون ہا وکسر تاے ثقیل وسکون یاے تحتانی اسکو مرٹی بھی کہتے ہین

صفات وشناخت۔ ایک ہندوستانی نبات ہو جو پہاڑون مین پیدا ہوتی ہو اور باغون مین بھی کہین کہین ہوتی ہو اسکے پتے تلسی کے پتون کی طرح مگر اُن سے ذرا چوڑے اور چھوٹے اور کنگرہ دار ہوتے ہین اور پھول گل تکمے کیطرح ہوتا ہو اور رنگ زرد سفیدی مائل ہوتا ہو بعد اسکے بیج آتے ہین مزہ اسکا عاقرقرحا کی طرح ہوتا ہو محیط مین اسیطرح لکھا ہو اب مین ایک بات بیان کرتا ہون وہ یہ ہو کہ ایک روئیدگی ہو جسے داڑھ کی دُودُری کہتے ہین داڑھ کے اعراب ظاہر ہین اور دُودُری مین پہلے دال ثقیل مضموم ہو واو مجہول دوسری دال ثقیل مکسور ہو اور یاے تحتانی معروف ہو اسکا جھاڑ زمین سے ڈیڑھ دو بالشت یا اس سے زیادہ اونچا ہوتا ہو ڈالیان گنجان ہوتی ہین پتے چولائی کے پتون کیطرح پھول اسکا ابتدا مین گھنڈی کی شکل پر ہوتا ہے رنگ آس پاس زرد اور منہ پر لاکھی اوپر کی بناوٹ گول خشخاش کے دانون کے برابر ذرون سے ہوتی ہے جتنا بڑھتا اور پکتا جاتا ہے زردی گھٹتی جاتی ہے اور آخر مین لاکھی رنگ بالکل جاتا رہتا ہے اور مخروطی ہو جاتا ہے گھنڈی کو توڑنے سے اندر سے سیاہ نہایت باریک تخم ریحان سے بھی چھوٹے چھوٹے اور کچھ لمبے بیج نکلتے ہین اسکا مزہ عاقرقرحا کیطرح بلکہ تنکچر کرارزت سے بھی زیادہ چرپرا اور تیز ہوتا ہو دُودُری کو چابنے سے منھ مین بیحد تیزی معلوم ہوتی ہو رطوبت جاری ہو جاتی ہو درد والی داڑھ کے تلے دابنے سے بیحد رطوبت اور رال ٹپکتی ہو اسکی تیزی کا صدمہ بہت محسوس ہوتا ہو پتون کے چابنے سے بھی تیزی اور چھن چھناہٹ معلوم ہوتی ہو مگر نہ اسقدر جتنی گھنڈی سے اگر ذرا بھی ہونٹ کے کسی حصہ کو چبا ہوا حصہ لگ جاے تو بہت کھچاوٹ اور چھن چھناہٹ اور تیزی دیر تک رہتی ہو داڑھ کے درد کی مشہور عام دوا ہو ہیواڑ مین اسکے استعمال کا اتفاق ہوا ہو۔ جنھون نے اسکا پھول لکھا ہے وہ اسکی دُودُری ہو۔

طبیعت۔ دوسرے درجے مین گرم وخشک۔

خواص وفوائد۔ جلا اور تنقیہ کرتی ہو رطوبات لزج کو کاٹتی ہو سدے کھولتی ہو بدن کو دبلا کرتی ہو فالج اور لقوہ اور استرخا اور توزیج اور استسقا کے لیے نافع ہو قلاع بلغمی کو مرگی کو سکتے کو درد مفاصل کو مفید ہو اسکی جڑ کے لیپ سے خصیہ اور قضیب کا ورم جاتا رہتا ہو اگر روا س سفید کے پھول اور سیاہ مرچ اور اسکی جڑ تینون پیسکر لیپ کرین تب بھی ورم خصیہ وقضیب دفع ہوتا ہو اسکا پھول چاب کر اور تھوڑا سا تھوک ملا کر قضیب پر طلا کر کے جماع کرین تو بڑی لذت حاصل ہو اسکے پھول کو چابنے سے رال اور رطوبت منھ سے بہنے لگتی ہو اور دانتون کے درد کو نفع ہوتا ہو۔ **مضر** کثرت اسکی جگر کو نقصان پہونچاتی ہو اور شہوت کم کرتی ہو۔ **مصلح** روغن پستہ و روغن بادام **قدر خوراک** ۲-۰ ماشہ۔

مُرہری (ھ)

ان بطوطہ جلکتا سا ترین لکھا ہو کہ بضم میم وسکون راے مہلہ وفتح ہا وکسر راے مہلہ دوم ویاے معروف اسکو

سنسکرت مین گوگرنی بضم کاف فارسی وسکون واو مجہول وفتح کاف تازی وسکون رائے مہملہ وکسر نون ویائے معروف اور تیجنی بکسر تائے فوقانی ویائے مجہول وفتح جیم تازی وکسر نون ویائے معروف کہتے ہین ہندی مین اسکا نام چو نہار ہی جیم فارسی مضموم واو معروف رائے مہملہ موقوف اور نون مفتوح اور ہائے مفتوح اور الف ساکن اور رائے مہملہ موقوف سے پنجابی زبان مین رائے مہملہ کو مفتوح تلفظ کرتے ہین اسکو مورہا بواو معروف و مورنا بواو مجہول سنسکرت مین کہتے ہین محیط مین اسکو جاگا اور شاگا سمجھ لیا ہی۔

صفات وشناخت - اس کی بیل ہندوستان کے پوربی کنارے جنگل کے اوپر کے حصے سے مدراس تک کاردمنڈل کے کنارے اور دنڈی گل کے ضلع وغیرہ مین بہت ہوتی ہی نگھنٹ سنگرہ مین بیان کیا ہی کہ مورہا کی چھوٹی سی بیل ہوتی ہی جو زمین پر پھیلتی ہی اسکا پھل میٹھا ہوتا ہی بیل دوا کے کام آتی ہی مزہ کڑوا ہوتا ہی اور تھوڑا سا کسیلا بھی اسکی جڑ مین کند یعنی گانٹھ ہوتی ہی جسکا مزہ کچھ تیز ہوتا ہی اور خوشبودار ہوتی ہی۔

طبیعت - گرم۔

خواص وفوائد - ان بھوت چلتسا ساگر اور نگھنٹ سنگرہ مین ہی کہ مرہری کسیلی کڑوی مزہ دار بھاری دیاک مین کڑوی اور ملین شکم ہی صفرا و بلغم وباد کا فساد خون کی خرابی کوڑھ پیٹ کی توند بلغم بخار حلق کی خشکی منھ کی بے مزگی سر کا چکر ہچکی پیاس قبض جریان تپ سینے کا درد شافی ہی اسکے جڑ کی گانٹھ پیٹ کے کیڑے اور زہر کا اثر دفع کرتی ہی سل کے مرض مین اسکے جڑ کا حلوا بناکے کھلانا چاہیے پرانی کھانسی مین اسکی جڑ کا چار ماشہ سفوف شہد مین ملاکے چٹانا چاہیے اسکی نرم کونپلون کا رس پلانے سے بچے کے گلے کا بلغم نکل جاتا ہی اس کی جڑ اور پتون کا رس پلانے سے سانپ کا زہر اتر جاتا ہی۔

مرمیطیس

بفتح میم وسکون رائے مہملہ وکسر ہا وسکون یائے تحتانی وضم طائے حطی وسکون سین مہملہ

صفات ومنافع - ایک سیاہ پتھر ہی جسپر خطوط ہوتے ہین اور ہلکا ہوتا ہی بعض کا رنگ لاجوردی ہوتا ہی اس کو گھستے ہین تو شراب کی سی بو نکلتی ہی افریقہ کے ملک سے لاتے ہین اسکو تین جو بھر پینے سے دل کا درد جاتا رہتا ہی اسکے لیپ سے نملہ کو بڑا فائدہ ہوتا ہی۔

مرتع

رازی نے حاوی مین کہا ہی کہ وہ ایک قسم کا دانہ ہی ہندوستان مین ہوتا ہی دوا کی وضع پر ہوتا ہی اور بعض کتابون مین لکھا ہی کہ رائی ہی مگر رازی اسکا مزاج دوسرے درجے مین گرم وخشک بتاتا ہی اور رائی چوتھے درجے تک گرم وخشک ہی حیض جاری کرتا ہے جگر وشانے کا سدہ کھولتا ہی۔

مرمار الراعی (ع)

بکسر میم اول وسکون زائے معجمہ وفتح میم دوم وسکون الف وضم رائے مہملہ دوم والف ولام تعریف ساکن و فتح رائے مہملہ وسکون الف وکسر عین مہملہ وسکون یائے تحتانی

صفات وشناخت - ایک بوٹی ہی اسکے پتے بادرنگ کے پتون کی طرح ہوتے ہین مگر اُنسے باریک اور زمین

Hakeem Shoukat Ali

کیطرف میڑھے ساق بھی نیلی اور رکھو کھلی اور بے گرہ ہوتی ہے اور ایک گز کے قریب دراز ہوتی ہے اور اسمین چپکنے والی رطوبت ہوتی ہے اسکا سر عمودی شکل کا اور کھلا ہوا ہوتا ہے جسپر ایک ننھا سا پھول ہوتا ہے جسکا رنگ سفیدی و زردی کے درمیان ہوتا ہے اور خوشبو آتی ہے اسکے بیج گلاب کے زیرے کی طرح ہوتے ہین جڑ کا رنگ سیاہ اور وضع خربق سیاہ کی سی اور اسمین بہت خوشبو ہوتی ہے اور مزے مین تیزی اور تھوڑی سی رطوبت بھی ہوتی ہے جو ہاتھ کو چپکتی ہے جب اس روئیدگی کو ہوا لگتی ہے تو آواز پیدا ہوتی ہے

طبیعت۔ گرم پہلے درجے مین اور خشک دوسرے درجے مین بعض گرم و تر کہتے ہین۔

خواص و فوائد۔ اسکے جوشاندے کے پینے سے گردے اور مثانے کی پتھریان ٹوٹ کر نکل جاتی ہین خون حیض جاری کرتی ہے سرد و گرم دونون قسم کے اورام کو تحلیل کرتی ہے اسکی جڑ ہیچ کو مفید ہے آنتون کے زخم کو درست کرتی ہے قبض شکم پیدا کرتی ہے زہر دن کو نافع ہے ہچکی اور مرور کو بند کرتی ہے۔ عضلے کے تفرق و انفصال اور رحم کے امراض کو نافع ہے اسکی جڑ کو جوش دیکر پینے سے جگر کا سدہ نکل جاتا ہے گردے اور مثانے کی پتھری ٹوٹ جاتی ہے اور رحمین کا مواد خارج ہو جاتا ہے رحم کے درد کو فائدہ ہوتا ہے اسکے پتون کو جوش دے کر اس پانی سے بال دھونے سے بال بڑھتے ہین اور ورم بلغمی پر لگانے سے تحلیل ہوتا ہے اگر کسی نے دریائی خرگوش یا مینڈک کاٹ لے یا کسی نے افیم کھائی ہو تو اسکی جڑ ساڑھے ماشہ جوش دیکر پینے سے نفع ہوتا ہے۔ **مضر** طحال **مصلح** بادآورد **بدل** اشنان **قدر خوراک** نو ماشہ تک اگر جوشاندہ بنانا منظور ہو تو ساڑھے سترہ ماشہ کو اٹھائیس تولہ پانی مین جوش دین اور جب آدھا پانی باقی رہے اسوقت پی لیں اگر دفع قبض منظور ہو تو شکر وغیرہ سے شیرین کر لین اور جو قبض مطلوب ہو تو بغیر میٹھا کیے پئین اسکو کچل کر بھگو کر پانی پینا منظور ہو تو سوا دو تولہ تک پینا چاہیے۔

مزی ری آن بارک (ش)

مزری ای آئی کار مکس (ل)

صفات و شناخت۔ دافنی مزی ریم درخت کی چھال ہے مختلف طول کے ٹکڑے ہوتے ہین کم و بیش پہلے ہوے مضبوط اور مڑ جانے والے یعنی لچکیلے رنگت اوپر سے بھوری سرخی مائل اندر کی جانب سفید بناوٹ ریشہ دار اور بو خفیف جی متلانے والی ذائقہ گرم اور خراشدار ہے۔

خواص و فوائد۔ مبدل اور معرق ہے پہلے اسکو آتشک کے تہیجون اور جلد کے امراض کہنہ اور خنازیر مین استعمال کرتے تھے ایک سو چالیس گرین مزی ریم کی چھال اور نصف اونس اصل السوس کچل کر چالیس اونس پانی مین یہانتک جوش دین کہ بیس اونس رہ جائے اسکو چھان کر اسمین سے دو فلوئڈ اونس سے چار تک پلائین اسکی تازہ چھال یا اگر خشک ہو تو سرکے مین کچھ عرصے تک بھگو کر بدن پر باندھنے سے آبلہ اٹھ آتا ہے اسکا رب بھی سوزش کا مقابلہ کرنے کے لیے لگایا جاتا ہے۔

مستعجلہ (ع)

بضم میم وسکون سین مہملہ و فتح تاے فوقانی وسکون عین مہملہ و فتح جیم و لام وسکون ہا

صفات و شناخت۔ گازرونی نے شرح مفردات قانون مین لکھا ہے کہ یہ روئیدگی ملک مصر مین بہت مشہور

Hakeem Shoukat Ali

ہو بظاہر اسکندریہ میں پیدا ہوتی ہو اور وہان سے سارے شام کے شہرون مین بیجاتے ہین اسکے پتے جنگلی کاسنی کے پتون کی طرح ہوتے ہین اطباے مصر وشام اسکی جڑ کو بزیدان کی جگہ استعمال کرتے ہین سنبجلا سی سے عبارت ہو اور وہ جڑین باہم لپٹی ہوئی ہوتی ہین اور سخت ہوتی ہین شکل مربع ہوتی ہو کہ جب انکو توڑتے ہین توانکی لکڑی مربع متساوی الاضلاع نظر آتی ہو بہتر وہ ہو جو شیرین اور سخت اور خوش جوہر ہو عورتین اسے فربہی کے لیے استعمال کرتی ہین اور بہت تعریف کرتی ہین کبھی حریرے کے ساتھ کبھی فالودے کے ساتھ کبھی دودھ کے ساتھ کھاتی ہین اور فربہی اور خوبصورتی پیدا ہوتی ہو۔

طبیعت ۔گرم وخشک دوسرے درجے کے آخر مین اسمین رطوبت فضلیہ بھی ہو۔

خواص وفوائد۔ صندل کے ساتھ اعصاب اور باہ کو قوت دیتی ہو اخلاط کا فساد دور کرتی ہو باہ کو بہت حرکت دیتی ہو ذکر کو مضبوط کرتی ہو زہر کے کھانے سے قبل اسکو کھا لینے سے زہر کا اثر نہین ہوتا **مضر** حلق **مصلح** شہد **بدل** خیر **مقدار خوراک**۔۔۔ ماشہ تک۔

مسور (۵)

بفتح میم وضم سین مہملہ وواو معروف ورائے مہملہ موقوف ۔ عدس (ع) نشک مرچ لک (ف)

صفات۔مشہور غلہ ہو۔ دو قسم کا ہو (۱) جنگلی اسکا مزہ تلخ ہوتا ہو اور دانا گول اور چھوٹا ہوتا ہو یہ ادویہ مین داخل ہو اسکا شمار غذا مین نہین (۲) بویا جاتا ہو اسکا دانا بڑا اور چپٹا اور گول ہوتا ہو اسکی بھی دو قسمین ہوتی ہین (الف) دانہ بڑا اور بہت چوڑا ہوتا ہو رنگ اوپر سے خاکی سا ہوتا ہو اسکو **ملکا مسور** کہتے ہین میم کے فتحہ لام کے سکون کاف کے فتحہ الف کے سکون سے یہ خوش ذائقہ ہوتی ہو مگر گلتی دیر مین ہو اور نفخ بھی اس سے زیادہ پیدا ہوتا ہو بعض اہل تکلف شاید میرے **ملکہ مسور** لکھنے پر خوش ہونے مگر کیا کرون محاورے سے مجبور ہون (ب) دانہ ذرا چھوٹا ہوتا ہو اور گولائی بھی کچھ کم ہو یہ بلفظ مسور کے نام سے مشہور ہو اسمین خشکی زیادہ ہوتی ہو بہتر وہ ہو جو اوپر سے سفید ہو اور جلد گلجائے اور پکانے مین پانی کو سیاہ کرے اور اسکو جب پکائین تو ایک حصہ مین پانی سات حصہ ڈالین اسکی دال دلکر چھلکے دور کرکے اور ثابت دونون طرح پکانے مین آتی ہو چھوٹے چھوٹے دال دانے ہوتے ہین جنکو ہندوستان مین شوخداش اور بنگالے مین اکری کہتے ہین یہ گلتے نہین اس لیے بین کر نکالکر پھینک دیتے ہین سو تولہ مسور مین ساڑھے اٹھادن تولہ میدہ سوا تولہ تیل اور پونے بارہ تولہ پانی ہوتا ہو۔

طبیعت۔ سرد وخشک دوسرے درجے مین جالینوس کے نزدیک گرمی وخشکی مین معتدل ہو یا تھوڑی سی گرمی وخشکی ہو بعض نے کہا ہو کہ گرمی سردی مین اعتدال کے قریب ہو اور دوسرے درجے مین خشک ہو اور تحقیق یہ ہو کہ چھلکا گرم پہلے درجے مین ہو اور خشک دوسرے درجے مین اور دال سرد پہلے مین ہو اور خشک دوسرے مین دیہ سرد وخشک بتاتے ہین

خواص وفوائد۔ اگر مسور کو دلکر چھلکے دور کرکے دال پکاکر کھائین تو قبض پیدا ہو جائے اور چھلکون سمیت اگر ابالکر پہلا پانی پھینک دین اور پھر کھائین تب بھی قبض پیدا کردے اور وہ پانی جو پھینکدیا جائے اسکے پینے سے دست آنے لگین اور اگر ایسا کرین کہ چھلکون سمیت پکاکر پانی اسی مین خشک کردین تو اسکے کھانے سے بہت زیادہ قبض پیدا ہو جائے اور یہ صورت دال سے بھی زیادہ قابض ہو۔ بعض کہتے ہین کہ مسور کا چھلکا سخت قابض ہو حالانکہ اسکے چھلکو کا

آب مطبوخ ملین شکم ہی جلا کرتا ہی اور دال قابض ہی بعض کی راے یہ ہی کہ چھلکون کے ساتھ ملین شکم ہی اور دال قابض ہی اس بیان سے یہ بات نکلی کہ چھلکا قابض نہین بلکہ ملین ہی دال البتہ قابض اور نفاخ اور دیر ہضم ہی سوداوی خون پیدا کرتی ہی جوش خون کو تسکین دیتی ہی خون کو گاڑھا کرتی ہی اور جلا کرتی ہی سدہ کھولتی ہی لقوہ اور فالج اور رعشہ کو نافع ہی نزلات کو دفع کرتی ہی ورم گرم کو تحلیل کرتی ہی منھ آنے اور خناق اور امراض سینہ اور کھانسی کو مفید ہی خون حیض جاری کرتی ہی ضماد اسکا اکلیل الملک یا روغن گل کے ساتھ آنکھ کے ورم گرم کو نافع ہی خربوزے کے بیجون کے ساتھ چہرے پر مالش کرنے سے داغ صاف ہو جاتے ہین اور رخسارون کی زردی جاتی رہتی ہی اسکو جوش کرکے غرغرہ کرنا منھ آنے اور خناق اور گلے کے درد کو خصوصاً شہتوت کے پتون کے ساتھ مفید ہی ضماد اسکا انڈے کی سفیدی کے ساتھ نملہ اور جمرہ اور پانون کی بوائی کے لیے نافع ہی۔ **مضر** کثرت کے ساتھ کھانے سے پریشان اور مشوش خوابین دکھلائی دینے مین مرض کابوس اور سرطان پیدا ہوتا ہی اور تمام سوداوی امراض جیسے داد کھجلی جذام وغیرہ کھڑے ہو جاتے ہین خون مین احتراق آجاتا ہی خاصکر میٹھی چیزون کے ساتھ کھانا نہایت مضر ہی کہ استسقا اور قولنج اور بواسیر اور عسر البول پیدا کرتی ہی حیض اور پیشاب کو بند کرتی ہی بدن مین خشکی پیدا کرتی قوت باہ گھٹاتی ہی آنکھون مین دھند پیدا کرتی ہی مالیخولیا پیدا ہوتا ہی مالیخولیا کے مریض اور امراض سوداوی والے کو تو کبھی اسکو چکھنا بھی نہ چاہیے بالکل ترک کردینا چاہیے (۲) اعضا مین سے پھیپھڑے سر اور معدہ کو خصوصیت کے ساتھ نقصان پہونچاتی ہی۔ **مصلح** سونف۔ صعتر اور خوب گلا کر تل کے تیل یا گاے کے گھی کے ساتھ پکانا یا روغن بادام یا سرکہ شامل کرنا یا فربہ بکری کا گوشت ملانا سوداوی مزاج یا مالیخولیا کے مریض کو بھی انھین چیزون سے اصلاح کرکے دینا چاہیے جس شخص کو اسکے ہمیشہ کھانے کا اتفاق پڑے تو اسکو چاہیے کہ افتیمون کا جوشاندہ بھی پیتا رہے اور ہلیلہ سیاہ اور بسفایج کے ذریعہ سے سودا کا اخراج کرتا رہے۔ (۲) بکری کے گوشت یا گاے کے گھی یا روغن بادام کے ساتھ پکانے سے پھیپھڑہ اور سر اور معدے کو نقصان نہین پہونچتا بہتر طریق اسکی اصلاح کا یہ ہی کہ مسلم مسور کو اگر کھانے کا اتفاق ہو تو چقندر کے پتون کے ساتھ پکائین اور دال کھانا چاہین تو بکری کے گوشت کے شامل پکائین اور جس برتن مین پکائین اسکا منھ کھلا رکھین اور تل کا تیل اسکا فادزہر ہی سرکہ بھی اسکے مفاسد کی اصلاح کرتا ہی اور اسکو کھا چکنے کے بعد بھی زیادہ مقدار مین کھانا یا انار کے دانون کا رس چوسنا بھی نافع ہی چونکہ آب چقندر مسور کے مضاد ہی اسلیے کہ جس طرح مسور سے گاڑھا اور خراب خون پیدا ہوتا ہی اسیطرح آش جو سے پتلا اور عمدہ خون بنتا ہی اسلیے جو مقشر اور مسور کو ملا کر اور خوب گلا کر کھانے سے بدن کو عمدہ غذا حاصل ہوتی ہی اور خوب گلانے کا یہ فائدہ ہی کہ پیٹ نہین پھولتا اور یہ مناسب ہی کہ جو کی مقدار مسور کی مقدار سے کم رکھین تاکہ دونون کے ملنے سے اعتدال حاصل ہو جاے یا قریب اعتدال کے ہو جائین مسور اور چقندر کو ملا کر پکا کر کھانے سے بھی بدن کو عمدہ غذا حاصل ہوتی ہی کیونکہ ان دونون کے حالات بھی باہم متضاد ہین پس دونون کے ملنے سے اعتدال آجاتا ہی چقندر کے ساتھ اسطرح پکائین کہ اسکی ساق اور پتے شامل کرین اور صعتر وپودینہ ڈالین مسور کو نمک لگا کر سکھائی ہوئی مچھلی کے ساتھ پکانا بہت خراب ہی بدل باقلا چھلکے کے ساتھ بارد۔ **فائدہ**۔ مسور کی دال کو سرکے مین بطور پلٹے کے پکا کر کھاتے ہین اسکو عدسی اور طفشیل بروزن تکبیر کہتے ہین

Hakeem Shoukat Ali

برہان نے انجیل کے وزن پر لکھا ہے اُس سے خون کم پیدا ہوتا ہے گرم معدے کو اس سے قوت پہونچتی ہے صفرا اور خون کی تیزی مٹتی ہے صفرا اور بلغم کے ملنے سے جو تپ آتی ہو اُسے روکتا ہے حیض کا خون بند کرتا ہے زیادہ پیشاب کے آنے کو نافع ہے مگر اس سے سوداوی مزاج والے کو نقصان پہونچتا ہے باہ اور پھیپھون کو بھی مضر ہے شیرینی سے اسکی اصلاح ہوجاتی ہے - وید کہتے ہیں کہ مسور میٹھی سرد قابض خشک ہلکی کسیلی اور بامزہ ہے بلغم - اور صفرا اور خون کا فساد دفع کرتی ہے بدن کے رنگ پر رونق کرتی ہے ہضم کے وقت شیرین ہوتی ہے بادپیدا کرتی ہے بگڑے ہوئے اور بہت عرصے مین اچھے ہونیوالے زخمون کو صاف کرنے کے لیے مسور کا لیپ کرنا چاہیے - آنتون کا مرض مٹانے کے لیے مسور کا استعمال کرنا چاہیے - چیچک نکلنے کے بعد جو پھوڑے ہوا کرتے ہیں اُنکے اوپر مسور کی پھلی کا لیپ کرنا چاہیے یا اسکی پلٹس بناکے باندھنا چاہیے یہ گرم ہے اور اسکو لگاتار کئی دنون تک کھانے سے گرمی کی وجہ سے بدن پر پھوڑے پھنسی ہونے لگتی ہیں مسور کی راکھ کو دانتون پر ملنے سے دانت صاف رہتے ہیں اسکے نیون کو اوٹاکے غرارہ کرنے سے حلق کی سوجن مٹتی ہے مسور کو جلاکے بھینس کے دودھ مین ملاکر ہمیشہ دونون وقت لگانے سے نہایت سخت گھاؤ بھرجاتا ہے مسور اور انار کی چھال اوٹاکر پیس کے لگانے سے گرمی سے پیدا ہوئی خصیون کی سوجن دفع ہوتی ہے اسکے جوشاندے سے نکلتے ہوئے پھوڑے کو دھونے سے اُنکی سوجن اُترتی ہے اسکی بھوسی کی دھونی دینے سے بخار کے امراض دفع ہوتے ہیں اسکے جوشاندے مین بیلگری کو بھگو کے کھانے سے سنگرہنی دفع ہوتی ہے - مسور اور بیلگری کو پانی مین جوش دین پھر صاف کرکے اُس پانی کو گھی مین سکھاکر کھانے سے بھی سنگرہنی دور ہوتی ہے - اسکی دال کو گنگنے پانی سے پیس کے لیپ کرنے سے بیرون کی سوزش مٹتی ہے اسکو دودھ سے پیس کے اور گھی ڈال کے منھ پر ملنے سے منھ کی رونق بڑھتی ہے مسور کی راکھ اور سفید کتھا دونون برابر لے کر پیس کے چھڑکنے سے منھ کے چھالے دفع ہوتے ہیں مسور اور انار کی چھال کو پیس کے لگانے سے رگون کے زخم دور ہوتے ہیں مسور کو مہوے کے رس کے ساتھ پیس کے لیپ کرنے سے یا ملنے سے منھ کی جھائین دفع ہوتی ہے مسور اور خربوزے کے بیجون کی مینگین دونون برابر لے کر اسکو پیس کر اوبٹنا کرنے سے بدن کا رنگ لال اور چمکدار ہوجاتا ہے گھی کے ساتھ مسور کا لیپ کرنے سے وسَرپ روگ دفع ہوتا ہے مسور کا ایک دانہ اور نیم کے دو پتون کو میش کی سنکرانتی کے دن کھانے سے ایک سال تک زہر کا خوف نہیں رہتا پُرانے اور نئے قبض کو مٹانے کے لیے مسور کا استعمال کرنا چاہیے -

مسور کی دوسری قسمین

(۱) **جنگلی مسور** - یہ مزروع مسور سے نہایت مشابہت رکھتی ہے رنگ اسکا سفیدی مائل ہوتا ہے دانہ اسکا چھوٹا اور مزہ کڑوا ہوتا ہے اسکو نبقہ اور نبوتخلا بھی کہتے ہیں یہ دواؤن مین داخل ہے اسکا شمار غذاؤن مین نہیں اسکے کھانے سے دست آتے ہیں پیشاب اور خون حیض کا ادرار ہوتا ہے بہت خراب ہے اسے کھاتے نہیں ہیں ابن جزلہ کہتا ہے کہ یہ قوت مین مسور کی طرح ہے اور اس سے ہضم ہونے مین گران ہے معتدل مائل بہ خشکی ہے اور مزروع مسور کی طرح قابض ہے گیلانی کہتا ہے کہ جب اسکو روٹی کے ذراسے ٹکڑے کے ساتھ چباکر بچے کے منھ مین ڈالدین تو منوین کو نفع ہوتا ہے اسکا جوشاندہ پینے سے دست آتے ہیں اور سرکے مین پکاکر کھانے سے قبض پیدا ہوتا ہے اس سے دستون مین خون آنے لگتا ہے اور کبھی پیشاب مین بھی خون آنے لگتا ہے بدل دگنی مسور اور نصف وزن اندرا ین کے چھلے ہوئے بیج

Hakeem Shoukat Ali

بعض نے پودینہ نہری کو بدل کہا ہی۔

(۲) نخلی مسور ۔ ایک روئیدگی ہی کہ اُسکی شاخین اور پتے مسور کی طرح ہوتے ہین مگر اسقدر فرق ہی کہ اسکے پتے ذرا لمبے اور چوڑے ہوتے ہین شاخون کے سرون مین سیاہ اور لمبی پھلیان آتی ہین اُن مین بیج ہوتے ہین اسکی جڑ مین تلخی ہی اسکو کھانے مین سرد و خشک ہی یہ دیر مین ہضم ہوتی ہی اس سے غذا بہت سرد اور گاڑھی حاصل ہوتی ہی سرد مزاج والون اور بڈھون کو مضر ہی۔

مشط الراعی (ع)

بفتح میم و سکون شین نقطہ دار و ضم طاے حطی و الف و لام و فتح راے مہملہ و سکون الف و کسر عین نقطہ دار و یاے معروف۔ اس کو خس الکلب اور جرافعہ بھی کہتے ہین افریقہ مین شوک الداجین کے نام سے مشہور ہی شیرازی مین طوسک کہتے ہین

صفات و شناخت ۔ ایک خاردار روئیدگی ہی اسکی ساق لمبی ہوتی ہی جسپر کانٹے ہوتے ہین ساق کے آس پاس ہر گرہ پر دو دو پتے لمبے اور خاردار اور کاہو کے پتون کی طرح لگے ہوتے ہین ان پتون پر رو نگٹے ہوتے ہین اور انکے دونون طرف آبلون کی طرح ابھری ہوتی ہی ان آبلون پر بھی کانٹے ہوتے ہین ہر پتے کی جڑ کی طرف جو ساق سے متصل ہوتی ہی گڑھا ہوتا ہی اس گڑھے مین بارش کا پانی جمع ہوجاتا ہی اسی لیے اسکو عربی مین عطشان کہتے ہین اور یونانی مین بھی اسیطرح کا ایک نام ہی اور وہ دنیساقوس ہی جس مین دال مہملہ مکسور یاے تحتانی ساکن اور نون مکسور اور سین مہملہ مفتوح اور الف ساکن اور قاف مضموم اور واو ساکن اور سین مہملہ موقوف ہی اس لفظ کے معنی ہمیشہ پیاسا رہنے والا ہین اس نام مین لطافت یہ ہی کہ گویا یہ روئیدگی پیاس کی کثرت کی وجہ سے پانی کو جمع کرتی ہی اسکا پھل خاردار اور سیہی کے کانٹے کے سر کی طرح ہوتا ہی سوکھ جانے کے بعد سفید پڑجاتا ہی اسکو چیرین تو اندر سے سفید شفاف کیڑے نکلتے ہین اس دوا کی قوت مدتون باقی رہتی ہے۔

طبیعت ۔ دوسرے درجے مین گرم و خشک۔

خواص و فوائد ۔ یہ دوا خشکی و جلا پیدا کرتی ہی قوت تریاقی رکھتی ہی اگر اسکو کھولتے ہوے پانی مین بھگو کر مل کر چھان کر پوین اور تین دن ایسا کرین تو تلی کا ورم جاتا رہے سدے رفع ہوجائین جاڑا بخار موقوف ہوجاے جس عضو کا کاٹنا مقصود ہو اسکو جوش کرکے اُس عضو پر لگاوین بالکل بے حس ہوجاے گا کاٹنے اور جلانے کا درد معلوم نہ ہوگا اسکو پکاکر کھانے سے پھیپھڑے کو قوت حاصل ہوتی ہی خناق تحلیل ہوجاتا ہی پیٹ کے کیڑے نکل جاتے ہین اسکی جڑ کو پکاکر ناصور پر لگانے سے جاتا رہتا ہی پیشاب کا ادرار ہوتا ہی اسکے پھل کے کیڑے کو چمڑے مین لپیٹ کر چوتھیا کے مریض کی گردن یا بازو پر باندھ دینے سے چوتھیا کا دورہ چھوٹ جاتا ہی اگر پیس کر پلادین تو بھی جاڑا نہ چڑھے اگر ان کو پکاکر زہریلے کیڑے کے کاٹے ہوے مقام پر لگادین تو زہر اُتر جاے برہان قاطع مین لکھا ہی کہ اگر اسکی کلی یا پھول پیسکر بکری کے دودھ مین ڈالدین تو فوراً ایسا جم جاے کہ بالکل مائیت باقی نہ رہے اِسکے لگانے سے بھی بدن بے حس ہوجاتا ہی۔ **مضر** گردہ **مصلح** ببول کا گوند **مقدار خوراک** ۱۰ ماشہ تک۔

Hakeem Shoukat Ali

مشک (ف)

میم کے ضمے اور کسرے دونون سے صحیح ہی اسلیے کہ اہل فارس میم کے کسرے سے اور اہل ماورا النہر میم کے ضمے سے استعمال کرتے ہین اور مسک میم کے کسرے اور سین مہملے سے معرب ہی جیسا کہ فرہنگ رشیدی اور بہار عجم مین لکھا ہی مارواڑی ہندی گجراتی مرہٹی پنجابی تلنگی دراوڑی اور کرناٹکی زبانون مین کستوری کہتے ہین صرف اسقدر ہی کہ پچھلی تینون زبانون مین آخر مین صرف رائے مکسور کا تلفظ کرتے ہین بنگال مین مرگ نابھ نام ہی

صفات وشناخت - ابن زہر کہتا ہی کہ قبطیون کا عقیدہ تھا کہ وہ گرگا گوہ ہی انتہے کلامہ ایک جانور ہی جس کو ہرن مشکی اور کستوریا ہرن اور کستوریا مرگ کہتے ہین چین اور تاتار اور ہمالیہ کے پہاڑون پر ہوتا ہی ہرن سے کچھ چھوٹا ہوتا ہی سینگ سامر کی طرح ہر لمبے سینگ مین ایک چھوٹی سی شاخ ہوتی ہی دم نہین ہوتی صرف ایک تنو لمبے تھوڑے سے بال دم کی طرح ہوتے ہین دو سفید دانت بجائے کچلیون کے لمبے لمبے اور ہلالی شکل کے جو ٹھوڑی کے تلے تک پہونچ جاتے ہین پاؤن اسکے ہرن کی طرح اور دور سے کھڑا ہوا ہرن کی طرح معلوم ہوتا ہی بالون کا رنگ سیاہی مائل دھوین کا سا ہی مین نے کھڑے ہوئے مشکی ہرن کو دیکھا تو اُسکے گلے پیرو کی نلی کے بیچ مین جوڑ معلوم نہین ہوا کھر سے کچھ اوپر او بازو سے کچھ تلے جوڑ معلوم ہوتا تھا نافہ بیضاوی شکل کا ہر جیسے بندے کی طرح خصیون کی جگہ لٹک رہا تھا پچھلے پاؤن مین جوڑ تھا واکثر کہتے ہین مشک ایک جھلی دار تھیلی مین ہوتا ہی جو زیر جلد ناف و اعضائے تناسل کے درمیان پائی جاتی ہی چونکہ یہ ناف کے قریب ہوتی ہی اسلیے اسکو نافہ کہتے ہین جاڑون مین جب اونچے پہاڑون پر برف پڑ جاتی ہی تب نیچے اتر آتا ہی انہین دنون مین اسکا شکار ہوتا ہی اسکے حشفے کے غلاف کے اندر ایک چھوٹا سا جھلی دار کیسہ ہوتا ہی جسکو نافہ کہتے ہین اسی کے اندر مشک ہوتا ہی جب اُسے مار کر پیٹ سے نافہ نکالتے ہین تو مشک نہین ہوا او گوشت کی طرح تر اور دہناک ہوتا ہی دھوپ مین رکھکر سکھا لیتے ہین مشک نری مین پایا جاتا ہی اور یہ نر جتنا زیادہ عمر کا ہوتا ہی اُسیقدر زیادہ ہوتا جاتا ہی اور یہ جانور برفستان مین رہتا ہی نہایت گرم مزاج ہوتا ہی جہان گرمی ہوتی ہی وہان نہین جی سکتا - برف کے تلے جو باریک گھاس جمتی ہی اُسے چرتا ہی اور اسکے گوشت مین بھی مشک کی سی تیزی مست بو آتی ہی کہ کھایا نہین جاتا - یہ حال مجھ سے نیپال کے ایک سردار نے جنھے اکثر شکار کیے تھے بیان کیا تھا - جہانگیر نے اپنے تزک مین لکھا ہی کہ مین نے آہوے مشکین کا گوشت پکوایا بہت بدمزہ تھا کسی جنگلی چوپائے جانور کا گوشت ایسا بدمزہ نہین پایا نافہ تازہ نکلا ہوا خوشبودار نہ تھا چند روز رکھکر اور سوکھ کر خوشبو دینے لگا مادہ کے نافہ نہین ہوتا انتہے -

مشک بے ڈول دانے ہوتے ہین سیاہ رنگ کے سرخی مائل کسی قدر دہنیت دار تیز اور جلد پھیلنے والے خاص طرح کی خوشبو اور ذائقہ تلخ اور خوشبودار - مشک کا کیسہ جسکو نافہ کہتے ہین گول ہوتا ہی یا ذرا بیضاوی قریب دو انچ کے قطر بیچ مین نافے کے ایک غار ہوتا ہی جسکے گرد بطور دائرے کے خاکی رنگ کے سخت بال لگے رہتے ہین - جارج پنجم قیصر ہندوستان کی خدمت مین دسمبر ۱۹۱۱ء مین مہاراجہ نیپال کی طرف سے جو تحائف پیش ہوئے اُن مین چھ چھ تولے کے نافہ مشک بھی تھے - اکثر اس تھیلی مین سے مشک نکال کر خون کو خشک کرکے اور اُسکے موافق چھوٹے چھوٹے دانے بناکر اُس تھیلی مین بھر کر بیچتے ہین جو مشک کھانے مین بہت تلخ اور تیز اور رنگ اُسکا زرد اور خوشبو سیب کی سی ہو اور ملک خطا یا تبت یا کوٹ کانگڑا یا نیپال مین پیدا ہوا اصلی و خالص سمجھنا چاہیے اور جو بہت سیاہ اور بھاری ہو اور کسیلے یا دوسرے مزے پر ہو اور کم بو یا بدبودار ہو اُسے بناوٹی سمجھنا چاہیے - اصلی کی یہ پہچان ہی کہ

Hakeem Shoukat Ali

اگر نافے میں ہو تو ڈورا سوئی میں پرو کر اول نافے میں ڈالیں پھر اُس ڈورے کو لسن کی تھی میں نکال کر سونگھیں اگر لسن کی بو آئے تو بناوٹی سمجھیں ورنہ اصلی ہو اور اگر نافے میں نہیں ہو تو اسطرح امتحان کرتے ہیں کہ تھوک یا پانی کے ساتھ ہتیلی پر ملتے ہیں اگر گھل جائے خالص ہو جو تہی نجائے تو بناوٹی ہو دوسرا طریق امتحان کا یہ ہو کہ برتن کو آگ پر رکھ کر مشک اُسپر ڈالتے ہیں اُسمیں سے خوشبو نکلے تو خالص ہو اگر مشک کے عوض میں جلے ہوئے چمڑے وغیرہ کی سی بدبو نکلے تو بناوٹی ہو اور یوں بھی امتحان کرتے ہیں کہ کسی لوہے کی تیلی اور تیز چیز کا سر لہسن میں گڑو کر نافے میں گڑوتے ہیں اور سونگھتے ہیں اگر بدبو اسمیں آئے تو بناوٹی ہو ورنہ خالص ہو۔ ارسطو نے یہ شناخت بتائی ہو کہ مشک کو پیسکر اور تول کر نمناک برتن میں ایک ساعت رکھکر پھر تولیں اگر وزن بڑھ جائے تو اصلی ہو ورنہ بناوٹی۔

کہتے ہیں کہ سب سے بہتر مشک تبت کا ہو اُسکے بعد چین کے ملک کا بعض کہتے ہیں کہ سب سے بہتر ملک خطا کا ہوتا ہو بعد اسکے تبت کا بعد اسکے کوٹ کانگڑے کا بعد اسکے نیپال کا پھر اسکے بعد دوسرے ملکوں کا بعض نے اسکی دو قسمیں کی ہیں ترکی اور ہندی ان میں سے ہر ایک کی مختلف قسمیں ہیں ترکی ہندی سے بہتر ہو اور ترکی میں سے خطائی تاتاری سے بہتر ہو اسلیے کہ تاتاری میں تھوڑی سی بساندہ ہوتی ہو اسکے بعد ترکی مشک کی دوسری قسموں کا نمبر ہو اور ہندی میں سب سے بہتر نیپالی ہو پھر رنگپوری پھر دوسری جگہوں کا۔ نوٹ اسکی جتنک نافے میں ہو تین برس تک رہتی ہو اور نافے سے باہر نکلے ہوئے کی ایک سال تک رہتی ہو۔

طبیعت۔ ماسرجویہ کہتا ہو کہ گرم دوسرے درجہ میں اور خشک تیسرے درجے میں۔ اور بعض اسکے بالعکس کہتے ہیں شیخ کہتا ہو کہ دوسرے درجے میں گرم و خشک ہو اور خشکی گرمی سے کچھ بڑھی ہوئی ہو جسکا یہ مطلب ہوا کہ خشکی دوسرے درجے کے آخر میں ہو گیلانی نے لکھا ہو کہ جتنا پرانا پڑتا ہو گرمی گھٹتی اور خشکی بڑھتی ہو۔

خواص و فوائد۔ لطافت پیدا کرتا ہو بالخاصہ فرحت لاتا ہو دل و دماغ اور تمام اعضائے رئیسہ کو قوت دیتا ہو باہ کو حرکت دیتا ہو حرارت غریزی کو بڑھاتا ہو حواس ظاہری و باطنی کو پاک و صاف کرتا ہو سرعت انزال کو دفع کرتا ہو مگر گیلانی کے نزدیک سرعت انزال کو بڑھاتا ہو اور بچھناک کے اقسام اور دوسرے حیوانی اور نباتاتی زہروں کے لیے تریاق ہو یہانتک کہ دواءالمسک کو تریاق پر اس کام کے لیے بعض ترجیح دیتے ہیں فالج اور لقوہ اور رعشہ اور نسیان اور خفقان اور جنون اور توحش اور مرگی کو نافع ہو سدہ کھولتا ہو گاڑھے خلطوں کو پتلا کرتا ہو ریاح کو تحلیل کرتا ہو اسکا سونگھنا نزلے کو رد کرتا ہو سردی کے دردسر کو مفید ہو اسکو آنکھ میں لگانے سے دھند اور جالا اور دمعہ جاتا رہتا ہو آنکھ کی رطوبت کو خشک کر دیتا ہو دواؤں کی قوت کو آنکھ کے طبقات میں پہونچاتا ہو اسکو فرج میں رکھنے سے حمل رہ جاتا ہو لعاب دہن کے ساتھ قضیب پر طلا کریں اور بعد خشک ہونے کے جماع کریں تو طرفین کو لذت حاصل ہو مشک ایک ماشہ چڑیا کی ہڈی کی مینگ ایک تولہ اگر چڑیا کی ہڈی کی مینگ نہ ہو تو اسی قدر خرگوش کی ہڈی کی مینگ لیں ان دونوں کو چار ماشہ روغن بنفشہ کے ساتھ حل کرکے عورت کی فرج میں حمول کریں تو حمل رہ جائے اس کے ذریعہ سے قوت دواؤں کی بدن کے دور دور کے مقامات تک پہونچ جاتی ہو اسکے کھانے کے علاوہ سونگھنے سے بھی سرد مزاج والے کے دماغ کو نفع پہونچتا ہو بڑھے آدمیوں کو اور سرد مزاج والوں کو اور سردی کے موسم میں اسکو استعمال میں رکھنا چاہیے جنکی طبیعت پر ہمیشہ غم مستولی رہے یا بزدلی رکھتے ہوں انکو اسکا استعمال رکھنا چاہیے

Hakeem Shoukat Ali

دستون کو بند کرتا ہو بعض کہتے ہین کہ مسہل کو تقویت دل کے ذریعہ سے کمزور کرتا ہو بعض کہتے ہین کہ اسکا مسہل مین شریک کرنا تنقیے مین کمال کا موجب ہو اسکو رات کو سوتے مین تکیے کے تلے رکھنے سے نیند مین پیشاب کا نا موقوف ہو جاتا ہو وید کہتے ہین کہ مشک تلخ چرپرا اسلوا گرم مقیم ہونے مین بھاری منی بڑھانے والا بہت تفریح پیدا کرنے والا اور قوت باہ کا زیادہ کرنے والا ہو کھانسی اور دمہ اور فساد بلغم اور ورم اعضا اور بدبوے دہن اور بطلان حس شامہ کو مفید ہو کھانے کے بعد قے ہو جاتی ہو تو اُسے بند کرتا ہو کلانی شکم اور یرقان اور خارشت کو دفع کرتا ہو بدن اسکے استعمال سے بہت سبک ہو جاتا ہو - بھوک اور منی بڑھاتا ہو تپ لرزہ کو دور کرتا ہو بینائی کو قوت دیتا ہو جھائین کو دور کرتا ہو سدہ کھولتا ہو زیادہ شاپے کو چھانٹتا ہو جریان اور سوزاک کو مفید ہو یہ تپ دق پرانی کھانسی کمزوری اور نامردی کو مفید ہو تشنج اور بدن کی کھجاوٹ مٹانے کے لیے پان مین رکھکر مشک کھانا چاہیے موتی جرے پانی جرے اور کمزوری کے متعلق کے تمام امراض مٹانے کے لیے مشک کا استعمال کرنا چاہیے دمے والے کو ادرک کے رس مین مشک دینا چاہیے مکھن کے ساتھ مشک دینے سے کتا کھانسی دفع ہوتی ہو اسکو مالکنگنی کے تیل مین چٹانے سے مرگی دور ہوتی ہو - کستوریا ہرن کا گوشت شیرین اور سبک اور نفاخ جانتے ہین بھوک بڑھاتا ہو اور کستوریا ہرن کی مادہ کا گوشت سرد ہو کھانسی اور فساد خون کو دفع کرتا ہو - **مضر** اطباے یونانی کا قول ہو کہ گرم مزاج کے موافق نہین اکثر دردسر اور نکسیر پیدا کر دیتا ہو خاصکر گرم ملک اور گرم موسم مین تو کسی طرح گرم مزاج کو نہین اسکو کثرت کے ساتھ کھانے سے چہرے کا رنگ زرد ہو جاتا ہو اور عجیب یہ ہو کہ وید کہتے ہین کہ ہمیشہ کھانا چاہیے کیونکہ مردون کے لیے بہت موافق ہو - ہمیشہ کھانے مین ملانے سے منھ مین بدبو پیدا کرتا ہو یہانتک کہ جوشاندے مین ملانے سے بھی منھ مین بدبو پیدا ہو جاتی ہو اور ذہن بلید ہو جاتا ہو اور اسکے سونگھنے سے گرم مزاج والے کے دماغ کو ضرر پہونچتا ہو اور دانتون کو مضر ہو اور اسکی بو کھانسی پیدا کرتی ہو - **مصلح** کافور و گلاب بعض کہتے ہین کہ اسکی حرارت کی تعدیل کافور سے کرنا چاہیے اور خشکی کی تعدیل تر روغنون سے کرین جیسے روغن بنفشہ اور روغن گل وغیرہ اور منھ کی بدبو کے لیے یہ کرین کہ اسکے بعد کرفس چاب لین اور دانتون کے لیے بسفائج اور گلاب مصلح مین **بدل** وگنا عنبر اور ڈیوڑھا سادج ہندی اور اعصابی امراض مین گنا جندبیدستر اور بعض نے مشک کا مطلقاً بدل مرزنجوش لکھا ہو **مقدار خوراک** ½ جو بھر سے ۱ ماشہ تک -

مشکدانہ

بضم میم وسکون شین معجمہ و کاف تازی موقوف و فتح دال مہملہ وسکون الف و فتح نون وسکون ہا مارواڑی اور ہندی کا بھی محاورہ ہو مرہٹی اور پنجابی مین سین مہملہ سے بولتے ہین بنگالی اور گجراتی مین لتا کستوری تاے فوقانی کے ضمے کے ساتھ کہتے ہین اور مشہور لتا کستوری وا و معروف سے ہو

صفات و شناخت - برہان قاطع مین لکھا ہو کہ ایک دانہ ہو خوشبودار جسمین سوراخ کرکے ڈورے مین پرو کر مالا بناتے ہین رشیدی مین جو مشک یعنی سعد کے معنی مین لکھا ہو یہ غلطی کی ہو اور برہان نے یہ بڑی غلطی کی ہو کہ لکھا ہو مشک نافہ بسکون کاف فارسی ایک گھاس ہو کہ دانہ اور بیج اسکا مشک کی طرح خوشبودار ہوتا ہو یہ بیان بالکل لغو ہو کاف فارسی سے یہ لفظ ہو ہی نہین دوسرے مشک دانہ کے اندر سے جو مغز چلکنا اور ...

Hakeem Shoukat Ali

نکلتا ہی اُسمین خوشبو نہین ہوتی اور سب سے بڑھکر غلطی تالیف شریف نے پھیلائی ہی کہ کہا ہی کہ تا کستوری بفتح لام و تاے ہندی ایک قسم کا مشک ہی کہ درخت سے نکلتا ہی اول تو تاے ہندی نہین تاے فوقانی ہی دوسرے مشک نہین ایک قسم کے دانے ہین - بہرصورت مخزن مین لکھا ہی کہ ایک ہندوستانی روئیدگی کے بیج ہین مسور کے دانے کی برابر اور اُنسے زیادہ موٹے رنگ ان کا بھنگ میلا تیرگی مائل ہوتا ہی کسی قدر مچھلی کے کان سے مشابہت رکھتے ہین اور انپر باریک لکیرین ہوتی ہین انکے اندر مینگ کچھ چلغی اور پھیکی ہوتی ہی اور نہ کسی قسم کی بو اسپر غالب ہوتی ہی بنگالے مین یہ چیز بہت ہوتی ہی ان بہوت چلکتا ساگر مین کہا ہی کہ لتا کستوری کے بیج خوشبودار چرپرے اور گردے کی شکل کے ہوتے ہین انکو چٹکی سے ملنے سے انمین سے تیز خوشبو نکلتی ہی اسکے سو تولہ بیجون مین سے ساڑھے چھ تولہ خوشبودار رال کیطرح ایک چیز نکلتی ہی -

طبیعت - سرد و خشک -

خواص و فوائد - یہ چیز منھ کی بیماریون اور زبان کی بے مزگی کو دور کرتی ہی معدے کی گرانی اور ریاح کو شافی ہی اسکے پیڑ کے پتے اور شاخین سوزاک اور جریان اور رقت منی کے لیے مفید ہین یہ بیان مخزن کے موافق ہی ہندی کے نگھنٹوں مین ہی کہ مشک دانہ کا پیڑ میٹھا منی زیادہ کرنے والا سرد کڑوا تیز اور ہضم ہونے مین ہلکا ہی اسکے بیج سرد خشک مقوی اور پیٹ کا درد مٹانے والے ہین اسکی جڑ اور پتون کا لعاب نکالکے سوزاک کے مریض کو پلانا چاہیے اسکے بیج مفرح اور تشنج مٹانے والے ہین پٹھون کی کمزوری عورتون کے آسیب کے عارضے نمود رے سے ضعف باضم وغیرہ مین کھلائے جاتے ہین اسکے تازہ پتون کا رس پلانے سے بخار جھوٹتا ہی اسکے پتون کے رس مین شہد ملا کے پلانے سے سوکھی کھانسی دفع ہوتی ہی کھانسی مٹانے کے لیے اس پیڑ کے پنچانگ کو بیسکر سینے پر ضماد کرنا چاہیے دوادُن کا چرپرا پن مٹانے کے لیے اسکے بیجون کا لعاب اچھا ہی بخار کی گرمی مٹانے کے لیے اسکی جڑ کا لعاب پلانا چاہیے اسکے پیڑ کے تمام اجزا کو سلگا کر دھوان اُسکا حلق مین پہونچانے سے آواز کی خرابی کو نفع ہوتا ہی اسکے بیجون کو چوسنے سے گلے کا سوکھنا موقوف ہوجاتا ہی کھانڈ کو صاف کرنے کے لیے اسکے پتے کام مین آتے ہین -

مشکطرامشیع (نبطی)

بکسر میم وسکون شین نقطہ دار وکسر کاف تازی وفتح طاے حطی وفتح راے مہملہ وسکون الف وفتح میم وکسر شین معجمہ وسکون یاے تحتانی وعین مہملہ موقوف - رنگ (ف) بقلۃ الغزال (ع)

صفات وشناخت - اسکی ماہیت مین کچھ اختلاف ہی (۱) صاحب جامع کہتا ہی کہ جنگلی پودینہ ہی اور بعض نے پہاڑی پودینہ بتایا ہی اور یہ پودینے کی تمام قسمون سے بہت قوی ہی پتے اسمین زیادہ آتے ہین اور پودینے کے پتون سے بڑے ہوتے ہین اور انمین گولائی اور کھردرا پن ہوتا ہی اسکے پتے سوسنبر کے پتون سے جو ایک قسم نام کی ہی کچھ مشابہت رکھتے ہین ساق اسکی سوسنبر کی ساق سے بڑی ہوتی ہی رنگ سرخ ہوتا ہی پھول نہین آتے پتون مین سوسنبر کی سی خوشبو ہوتی ہی سوکھنے کے بعد ریحان خشک کیطرح ہوجاتے ہین ساق مین اسکے خوشبو نہین ہوتی اگر اس روئیدگی کو بکری چرے تو دودھ کی جگہ تھنون سے خون نکلے وجہ اسکی یہ ہی کہ دودھ اسکے اثر سے بدستور خون ہوجاتا ہی (۲) گیلانی نے بعض واقف کارون سے نقل کیا ہی کہ مشکطرامشیع ایک قسم پودینے کی ہی اس کی ساق

Hakeem Shoukat Ali

پودینے کی ساق کیطرح ہوتی ہے پتے پتلے اور جعدۃ الخضر کے پتون کیطرح ہوتے ہین اور باہر کی جانب بیڑھے ہوتے ہین
نہین کچھ کھوڑا سا کھردرا پن ہوتا ہے اسکے ساق بین سے بہت سی ٹہنیان پھوٹتی ہین پھول کا رنگ زردی مائل ہوتا ہے
بیج اسکے سوئے کے بیجون سے ملتے ہوئے ہین اسکی جڑ ایک گز تک لمبی اور اُنگلی کے برابر موٹی اور سفید ہوتی ہے
مزہ میٹھا ہوتا ہے اسکی تازہ ساق بھی کھائی جاتی ہے اسکے پتے اور شاخین اور ساق تینون استعمال مین ہین ملک شام
و عراق مین ایک قسم ہوتا ہے یقون کی ہے جب اسکے تازہ پتون کو کوٹ کر نچوڑتے ہین تو سرخ رنگ نکلتا ہے یہان کے آدمی
اسکو شکاعی شیع خیال کرتے ہین اور اسلیے یہ مشہور کر رکھا ہے کہ جب بکری شکاعی شیع کو کھاتی ہے تو دودھ کی جگہ اسکے
تھنون سے خون نکلتا ہے (۲) شیخ نے قانون مین لکھا ہے کہ شکاعی شیع شاخین مین شاہ سفرم خشک کی طرح انکو
چابنے سے اول اول زیادہ مزہ اور بو معلوم نہین ہوتی کچھ دیر کے بعد تلخی اور تیزی معلوم ہوتی ہے اسکو بکری چرے تو
تھنون سے دودھ کی جگہ خون نکلے یہ رو ئیدگی پودینے کا کام دیتی ہے بلکہ اُس سے بھی زیادہ قوی ہے اسکی دو قسمین
ہین (**الف**) صادق یعنی اصلی (**ب**) کاذب یعنی غیر اصلی یہ پچھلی قسم اگرچہ پہلی قسم سے مشابہت رکھتی ہے مگر افعال
و خواص مین اُس سے ضعیف ہے (۳) اسحاق بن سلیمان کہتا ہے کہ اس روئیدگی مین پھول اور بیج نہین آتے
مزے مین اسکے بہت تیزی ہے دوسری قسم یعنی غیر اصلی اگرچہ باعتبار بو کے پہلی قسم کی طرح ہے مگر اسکی شاخین پہلی قسم
سے بڑی ہوتی ہین جنکے چارون طرف پھول بستانی نام کے پھولون کی طرح لگتے ہین قوت اسکی پہلی قسم سے کمزور ہے

طبیعت - قانون مین گرم و خشک تیسرے درجے تک لکھا ہے بعض کہتے ہین کہ تیسرے درجے کے آخر مین گرم
ہے اور اسی درجے کے درمیان مین خشک ہے -

خواص و فوائد - غلیظ رطوبات کو سینے اور پھیپھڑے اور رحم سے نکالتا ہے اشتہا کو قوی کرتا ہے غش اور کرب
کو بہت نافع ہے پیشاب اور خون حیض و نفاس خوب جاری کرتا ہے حمل ساقط کرتا ہے پتھری کو خارج کرتا ہے اتنا مدر ہے
کہ کبھی پیشاب مین خون آنے لگتا ہے اس سے بال سیاہ ہو جاتے ہین اسکو کھا کر دودھ پینے سے داء الفیل کے
مرض کو نفع ہوتا ہے اسکے لگانے سے زخم بھر جاتے ہین انکا خون رک جاتا ہے اگر بدن مین کانٹا ٹوٹ کر رہجائے تو
اسکے ضماد سے اوپر آجاتا ہے تازہ پتون کا رس کان مین ٹپکانے سے کیڑے مرجاتے ہین اگر بھوک گھٹ جائے تو
ساڑھے تین ماشہ شکاعی شیع اور ساڑھے دس ماشہ خربوزے کے بیج اور ۳ تولہ گائے کا مکھن اور چھ تولہ شہد
ان سب کو ملا کر کھالین اور تین دن تک اسیطرح کھادین بھوک خوب بڑھ جائیگی - قولنج کا سدہ کھولتا ہے
۲ رتی شکاعی شیع اسی قدر سقمونیا اور ۲۰ ماشہ کتیرا کے گرمیون کو پیسکر تین تولہ خمیرہ بنفشہ مین ملاکر گرم پانی مین
گھولکر پئین تو قولنج رفع ہو جائے اسکا شربت کرب اور غشی کو دور کرتا ہے حیض کو جاری اور شہد کے ہمراہ پینا قوت
معدے کو قوت دیتا ہے اسکو روغن بلسان کے ہمراہ عورت کی فرج مین رکھنے سے درد رحم کو تسکین ہوتی ہے اسکی
دھونی سے کیڑے مکوڑے اور مکھیان بھاگ جاتی ہین **مضر** مقعد کو نقصان پہونچاتا ہے کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ شدت
قوت اور ادرار کی وجہ سے پیشاب کی راہ خون جاری کر دیتا ہے **مصلح** مقعد کے لیے سرکہ اور باقی کے لیے
بلوط کا سفوف **بدل** پودینہ اور جنگلی **سوسن** کی جڑ اور فرودانا **مقدار خوراک** سفوف ۲ ماشہ تک
اور جوشاندے مین نو ماشہ تک -

Hakeem Shoukat Ali

مشنڈی (ھ)

بضم میم و فتح شین نقطہ دار و سکون نون و کسر دال ثقیل و سکون یاے تحتانی عوام اس کو مشنی کے لفظ سے یاد کرتے ہین

صفات و منافع - ایک ہندوستانی رویدگی ہر کہ سیاہ رنگ ہوئی ہو مزہ تیز و شیرین رکھتی ہر بلغم و باد اور تپہاے سمی کو نافع ہر صفرا زیادہ کرتی ہر -

مصری

بکسر میم و سکون صاد مہملہ و کسر راے مہملہ و یاے معروف - شکر سلیمانی و نبات (ف)

صفات و شناخت - نبات کو مصری کہنا یہ خاص اہل ہند کی اصطلاح ہر اور اب مصر سے نبات آنے یا بہین کی ہو دونون کو مصری کہتے ہین - شکر سفید کو پانی مین گھول کر جوش کرتے ہین اور کف شیر یا انڈے کی سفیدی انسپر چھڑکتے جاتے ہین اور صاف کر کے جما لیتے ہین اسمین سفید کھانڈ کی ہر قسم سے تلئین کی قوت زیادہ ہر مگر سرخ کھانڈ سے ملین کم ہر -

طبیعت - معتدل یا قریب باعتدال -

خواص و فوائد - اس سے پاخانہ کھلکر ہوتا ہر جلا بھی کرتی ہر اور قوت جلا کالپی کی مصری مین بہت زیادہ ہر یہ ترکیب پھلی اور جالے اور ناخنہ اور دھند کے لیے نہایت موثر ہر مصری ساڑھے دس ماشہ مرچ سفید دانہ الائچی سفید سنگ بصری مغز تخم سرس پھٹکری کانچ یعنی شیشہ ہر ایک پونے دو تولہ زرد کوڑی آٹھ عدد سب کو سرمے کیطرح پیسکر آنکھ مین لگائین اگر مصری منھ مین رکھین اور اسکا پانی نگلین تو آواز کی خشونت جاتی رہے صاف ہو کر ملائمت آجاے اور کھانسی جاتی رہے مگر گرم مزاج کے لیے مناسب ہر اور گرم پانی کے ساتھ بھی اسکو ان فوائد کے لیے پھانکتے ہین - دمہ اور درد سینہ اور خشونت امعا اور خفقان اور تپ محرقہ کو نافع ہر - ارواح کو قوت دیتی ہر اسکی سلائی بنا کے آنکھ مین پھیرنے سے جالا اور ناخنہ کٹ جاتے ہین یہ سرمہ جالا دور کرتا ہر اور موتیا بند کو مٹاتا ہر مصری دو جز نمک لاہوری ایک جز باہم پیسکر سرمہ سا کر کے آنکھ مین لگائین ایک ہفتہ تک موتیا بند جاتا رہے گا مصری اُس عورت کے دودھ مین کہ بیٹا رکھتی ہو پیسکر لگانا بچون کی پھلی کو نافع ہر - ریٹھا ایک عدد مصری ۴ ماشہ انزروت مدبر ایک تولہ ڈیڑھ ماشہ پیسکر آنکھ مین لگانے سے پھلی کٹ جاتی ہر کہتے ہین کہ مصری ملین حلق ہیٹھی اور سرد ہر طاقت اور منی اور باہ کو بڑھاتی ہر ہضم مین ہلکی ہر پیاس سل خون صفراوی کھانے کی طرف سے بے رغبتی بلغم صفراویت اور خشکی کو شافی ہر چہرے پر رونق پیدا کرتی ہر آنکھ ناک کان ہاتھ پانون وغیرہ کو کامل کرتی ہر زخم کو بھرتی ہر نسیان کو شافی ہر -

مصطگی

بفتح میم و سکون صاد مہملہ و فتح طاے حطی و کسر کاف تازی و یاے معروف اور میم کے ضمے اور صاد مہملہ کے سکون اور کاف تازی مشدد کے فتحہ اور الف مقصورہ سے بھی آیا ہر عموماً ناواقف لوگ کاف تازی کی جگہ کاف فارسی سے سمجھتے ہین اور یہ نہین خیال کرتے کہ کاف فارسی اور صاد مہملہ دونون ایک لفظ مین کیسے جمع ہو سکتے ہین ابخاری ۲۰

Hakeem Shoukat Ali

نے کہا ہے کہ مصطکا (الف ممدودہ سے فعلاء کے وزن پر) لفظ یونانی مصطخا کا یا لفظ رومی مصطخے کا معرب ہے اسکو عربی مین علک رومی بھی کہتے ہین اور فارسی مین کندر رومی نام ہے انگریزی مین میسٹک بولتے ہین۔

صفات وشناخت ۔ ملک شام اور روم اور ارمینیہ وغیرہ مین ایک درخت ہوتا ہے درخت صنوبر کے برابر جسکی لکڑی اور پتے لطیف اور نازک بیلو کی طرح ہوتے ہین اور اسکے پھل کے مزے مین تلخی ہوتی ہے اس درخت مین شگاف دینے سے یا خود بخود دبک کر یہ گوند اور رال ملی ہوئی چیز حاصل ہوتی ہے اسکی دو قسمین ہین (۱) رومی کہ سفید نرم اور خوشبودار اور صاف شفاف ہوتی ہے مزے مین تھوڑی سی شیرینی بھی رکھتی ہے چابنے سے دانتون کو بہت چپکتی ہے تازہ اتنی نرم ہوتی ہے کہ پس نہین سکتی اسکو نبطی بھی کہتے ہین یہ قسم خود بخود پیڑ سے ٹپکتی ہے (۲) نبطی یہ سیاہی مائل ہوتی ہے اور مزے مین ذراسی تلخی رکھتی ہے نہ ویسی صاف وشفاف ہوتی ہے یہ پیسنے کے قابل ہے کہتے ہین کہ یہ شگاف دینے سے حاصل ہوتی ہے کبھی ایسا بھی کرتے ہین کہ پیڑ کی نازک شاخون اور پتون کو پانی مین جوش دیکر صاف کرکے اس پانی کو جما لیتے ہین یہ قسم ترکستان کے قریب اسکے علاقہ مین سرزمین صانن مین پانچوین اقلیم سے پائی جاتی ہے یہ قسم خراب ہے ۔ گیلانی نے اس درخت کی نسبت لکھا ہے کہ صنوبر کے درخت کی طرح ہوتا ہے اور حبۃ الخضراء کی قسم سے ہے اور قبرس کے جزیرے مین پیدا ہوتا ہے یہان کے آدمی اسے صنوبر کا پیڑ کہتے ہین اس درخت مین لوہے کے اوزار سے شگاف دیتے ہین اندر سے رطوبت نکلکر جم جاتی ہے یہی مصطگی ہے طبیبون نے اسکی دو قسمین لکھی ہین (۱) سفید (۲) سیاہ حالانکہ ہمارے ملک مین جو مصطگی آتی ہے وہ نہ سفید ہوتی ہے نہ سیاہ بلکہ چھوٹے گولائی لیے ہوئے یا بے قاعدہ زرد رنگ کے دانے ہوتے ہین باسانی ٹوٹ جانے والے مگر چابنے سے نرم اور ملائم ہو جاتے ہین بو ہلکی اور خوشگوار اور ذائقہ ہلکا اور رال کا سا ۔ یہ دانے تیل مین بالکل حل ہو جاتے ہین شاید کہ یہ زرد قسم اصل مین سفید ہو پرانی پڑ جانے کے بعد زرد ہو جاتی ہو یا زرد وسفید کو ایک ہی قسم شمار کیا ہو ۔ بہرصورت یہ تین طریق سے پیدا ہوتی ہے ایک تو خود بخود اور گوندون کی طرح درخت سے ترادش پاتی ہے دوسرے درخت مین شگاف دینے سے حاصل ہوتی ہے تیسرے اس درخت کی شاخین اور پتے تر وتازہ جوش دیتے ہین اور صاف کرکے جما لیتے ہین پہلی قسم عمدہ ہے اور اسکی عمدگی کی شناخت یہ ہے کہ خوشبودار صاف شفاف کسی قدر شیرین ہو اور چابنے کے وقت دانتون کو چپکے اور جو سیاہ اور بدبودار اور تلخ ہو اور سب صفتون مین پہلی قسم کے مخالف ہو بری ہے قوت اسکی بیس برس تک باقی رہتی ہے ۔ اندنون ایک مصطگی جاری ہوئی ہے کہ نہایت چمکدار شفاف زرد رنگ کے دانے ہوتے ہین بعض اہل شعور کہتے ہین کہ یہ چند رس سے بنائی ہوئی ہے ۔

طبیعت ۔ گرم وخشک دوسرے درجے کے آخر مین بعض نے تیسرے درجے مین خشک لکھا ہے ۔ محیط مین بیان کیا ہے و آنچہ صاحب مخزن از شیخ الرئیس نقل کردہ کہ آن معتدل ست در سردی وگرمی این قول در مفردات قانون بنظر نیامدہ ۔ مین کہتا ہون کہ صاحب مخزن نے یون لکھا ہے کہ شیخ الرئیس گفتہ کہ این قدر گرمی وخشکی کہ دران ست در درخت آن نیست وآن لطیف ومعتدل ست در گرمی وسردی پس مخزن کے موءلف نے تو یہ کہا ہے کہ جسقدر گرمی وسردی مصطگی کی ذات مین ہے وہ اسکے درخت کے پتون اور چھال اور لکڑی اور پھل مین نہین ہے اجزاے درخت کو گرمی وسردی مین معتدل بتایا ہے نہ کہ خود مصطگی کو بہرصورت میرے پاس جو قانون کے نسخے ہین ان مین سے قلمی مین یون ہے البطم

Hakeem Shoukat Ali

حار یابس فی الثانیۃ وھو اقل تسخیناً وتجفیفاً من الکندر ولیس فی شجرۃ تبرید وتسخین شد۔ بدفیہ تسخین اکثر مما فی شجرۃ انتھی قانون مطبوعہ مطبع نامی مین تبرید و تسخین کے درمیان بجائے او کے واو ہی ظاہر بہتر او ہی۔

خواص و فوائد۔ لطافت پیدا کرتی ہی ورم اور ریاح کو تحلیل کرتی ہی جالی اور قابض ہی قوی اور اعضاے رئیسہ اور معدے اور آنتون اور گردے اور مثانے کو قوی کرتی ہی دماغ کی رطوبت اور بلغم کو خشک کرتی ہی اور انکو دفع کرتی اور منافی ہی باہ کو حرکت دیتی ہی منھ سے خون آنے کو بند کرتی ہی پیٹ کے درد اور ورم کو مفید ہی اعصاب کے کل امراض کو نافع ہی ہچکی اور متلی کو نفع دیتی ہی کھانا ہضم کرتی ہی سردی کے درد سر اور نزلے کو دور کرتی ہی اگر تل کے تیل مین جوش کرکے کان مین ٹپکائین تو سدہ اور درد دور ہو جائے بہرے پن کو نفع دے اسکے چابنے سے دانت اور مسوڑے مضبوط ہوتے ہین دانتون کا درد دور ہوتا ہی اسکو دانتون پر ملنے سے بھی فائدہ ہوتا ہی دانت مضبوط ہوتے ہین اور منھ مین خوشبو پیدا ہوتی ہی اسکے کھانے اور لگانے سے بشرے کی جلا ہوتی ہی رخسار سرخ ہو جاتے ہین اسکے کھانے اور لگانے سے ٹوٹی ہوئی اور اکھڑی ہوئی ہڈی جڑ جاتی اور جوڑ پر بیٹھ جاتی ہی موچ آجائے تو اسکے لگانے سے نفع ہوتا ہی ہر قسم کی چوٹ کو فائدہ دیتی ہی اسکو پانی مین جوش کرکے نطول کرنے سے اعضا کا ڈھیلا پن زائل ہوتا ہی اور عضلون کی برودت مٹتی ہی چوٹ کا صدمہ زائل ہوتا ہی اسکو اورام پر باندھنے سے تحلیل ہو جاتے ہین اسکو لگانے سے زخم بھر جاتے ہین اسکے چابنے سے بلغم سر سے گلے کی طرف اترتا ہی شہد کے ساتھ کھانے سے وسواس کو نفع ہوتا ہی اپنے نفس سے آپ باتین کرنے کا مرض کہ مالیخولیا کا مقدمہ ہی مٹتا ہی نوازل کو نفع ہوتا ہی پھیپھڑہ صاف ہوتا ہی ذہن اور حافظے اور فہم کو طاقت پہونچتی ہی وجہ اسکی یہ ہی کہ ہڑون کے ساتھ سودا کو خارج کرتی ہی اور غاریقون کے ساتھ بلغم کو نکالتی ایلوے کے ساتھ صفرا کو خارج کرتی ہی اور کہربا کے ساتھ خون کو روکتی ہی اسکا لیپ کزاز رعشہ ٹیس تھکاوٹ اور بخار کے لرزے کو نافع ہی اسکو آگ پر رکھین جب دھوان اٹھے تو روئی کے کپڑے کو گلاب کے عرق مین بھگو کر اس دھوئین مین بسا کر دکھتی ہوئی آنکھ پر رکھین نفع ہو درد جاتا رہے مصطگی کو روغن زیتون مین حل کرکے پھٹے ہوے ہونٹھون پر لگائین نفع ہو مصطگی معدے کے لیے بہت مناسب ہی دودکار لاتی ہی معدے کا بلغم منافی ہی معدے اور جگر کے ورم کو تحلیل کرتی ہی۔ غافقی نے لکھا ہی کہ مصطگی سرد پانی مین پیسکر کھانے سے معدے کی رطوبت کو نچوڑ کر نکالدیتی ہی اور گرم پانی کے ساتھ کھانے سے ایسا نہین کرتی اگر سرد پانی کے ساتھ پیسکر گلقند بھی ملالین تو اچھی طرح نرمی کے ساتھ اجابتین ہون بعض نے لکھا ہی کہ ۳ ماشہ مصطگی کو گرم پانی کے ساتھ ہمیشہ کھاتے رہنے سے تلیین شکم کا پورا فائدہ حاصل ہوتا ہی معدے اور آنتون کو قوت پہونچتی ہی اسکو ہمیشہ کھانے سے قبض شکم پیدا ہوتا ہی اگر ۳ ماشہ مصطگی کو ۷ ماشہ کھانڈ کے ساتھ کھادین تو پاخانہ نرم آنے لگے قبض مٹ جاے معدے کو قوت حاصل ہو ریاح دفع ہون اخلاط بلغمی غلیظ مٹ جائین پاخانہ کھلکر آجاے خواہ رات مین کھائین یا دن مین یا صبح کو یا شام کو یا کھانا کھانے کے بعد یا پہلے۔ ریاح کو توڑتی ہی۔ بدہضمی قراقر بھی ہچکی آنتون کا ورم اور مروڑ منافی ہی ۳ ماشہ مصطگی ۲۰ تولہ پانی کے ساتھ مٹی کے برتن مین رکھکر جوش دین جب دو تہائی سوکھ جاے تو پیتے رہین جب یہ ختم ہو چکے پھر تیار کرلین اس سے استسقاے زقی اور متلی اور ہچکی کو بڑا نفع ہوتا ہی۔

Hakeem Shoukat Ali

(اجزاے درخت مصطگی) اسکے پھل سے روغن تیار کرتے ہین وہ نہایت قابض اور لطیف ہی اسکے پینے اور لگانے سے رحم کے امراض کو نفع پہونچتا ہی اسیلیئے سفید رطوبت کا نکلنا بند ہوجاتا ہی اور اسکا تلے کو آجانا مت جاتا ہی کانچ کے نکلنے کو بھی نافع ہی اسکو گردے اور معدے اور شانے پر ملنے سے ریاح تحلیل ہوتے ہین ہیضہ اور ہچکی اور بدہضمی کو نفع دیتا ہی اسکو کان مین ٹپکانے سے اسکی ریاح تحلیل ہوتی ہین درد کو تسکین ہوتی ہی اسکے پیڑ کی لکڑی سے مسواک کرنے سے دانت مضبوط ہوتے ہین اور مسوڑے کا ڈھیلا پن جاتا ہی اسکی جڑ اور چھال کو جوش دیکر پینے سے دست رکتے ہین پیچش اور لہو کے آنے کو بھی نفع ہوتا ہی اسکے بیون سے بھی یہی نفع ہوتا ہی سردی سے کانچ نکلتی ہو تو اسکے بیون کے لیپ سے اسکا نکلنا بند ہوجاتا ہی اسکے درخت کا روغن پیشاب کا ادرار کرتا ہی درخت کے اجزا کو جوش دیکر پینے سے قرحہ اور پیچش وغیرہ کو نفع ہوتا ہی اگر ایسا کرین کہ اسکے درخت کے اجزا پانی مین اوٹائین پھر صاف کرکے دوسرے نئے اجزا اس پانی مین اوٹائین یہانتک کرین کہ پانی گاڑھا ہوجاے اسکو پینے سے خون کا آنا رکتا ہی دانتون کا زخم مٹتا ہی دست بند ہوتے ہین ناف کا پھول جانا زائل ہوتا ہی جسم کا لٹک جانا جاتا رہتا ہی۔

وید کہتے ہین کہ مصطگی قابض بلغم کو شانے والی اور فربہ کرنیوالی ہی استحاضہ اور جریان اور دانتون کے امراض کو شافی ہی دانتون کی مضبوطی اور بوے دہن کو خوشبودار کرنے کو اسکو منہ مین رکھتے ہین اس سے پیشاب زیادہ آتا ہی اسکو کھانڈ کی چاشنی مین ملاکر اسطرح کہ ایک ماشہ مصطگی ڈیڑھ تولہ چاشنی مین ملی ہو دن مین دو بار چاٹنے سے منہ سے رال کا گرنا بند ہوتا ہی۔ **مضر** شانہ (۲) اسکی کثرت پھیپھڑے کو بھی نقصان پہونچاتی ہی۔ **مصلح** گلاب کے پھول اور ایک رات دن سرکۂ انگوری مین بھگوکر خشک کرکے کتیرے کے ساتھ کھانا (۲) قند اور ببول کا گوند اور اخروٹ کی مینگ اور دھنیا **بدل** ہم وزن اور بقولی نصف وزن کندر اور دیوڑھا بطم کا گوند اور تقویت معدہ وجگر کے لیے ہموزن اذخر مقدار **خوراک** بضاعت الاطبا مین ۳۔ ماشہ سے ۷۔ ماشہ تک لکھی ہی اور دوسرون نے ۴۔ ماشہ تک بتائی ہی۔

مصوص (ع)

بفتح میم وضم صاد مہملہ وسکون واو وصاد مہملہ آخر موقوف

صفات وشناخت۔ اطبا کی اصطلاح مین حقیقۃً سیخ کباب چاشنی دار کا نام ہی پھر مجازاً چاشنی دار قلیون اور شوربون پر اسکا اطلاق ہونے لگا کہ مرغی کے چوزے یا بڑی مرغی یا حلوان کے گوشت مین خرفے یا کاسنی یا پالک یا ہرے دھنیے یا کدو کے پتے وغیرہ وغیرہ مطابق ضرورت کے ملاکر پکاتے ہین اور حسب ضرورت گرم مسالا اور خوشبودار دوائین بھی داخل کرتے ہین اور ترشی کے لیے زرشک یا سماق یا انار ترش یا دوسرے ترش چیز کا پانی ملاتے ہین اور شیرینی کے لیے کھانڈ ڈالتے ہین اگر چاشنی دار کرنا منظور نہ ہو تو سادہ ہی رکھتے ہین اور طبیعت اسکی اجزا کے مطابق ہوتی ہی۔

خواص وفوائد۔ صالح الغذا اور سریع الہضم ہی جنکے مزاج اور معدے اور جگر مین گرمی ہی یا صفرا کا غلبہ ہی انکین مفید ہی امراض گرم وصفراوی مین اسکا استعمال اولی ہی گرمی اور صفرا سے دست آتے ہون تو اسکے کھانے سے بند ہوجاتے ہین تیز اور گرمی کے بخارون مین نفع حاصل ہوتا ہی۔

Hakeem Shoukat Ali

مغاث (ع)

بضم میم و فتح غین نقطہ دار و سکون الف و ثائے مثلثہ موقوف

صفات وشناخت - بعض کہتے ہین کہ جنگلی انار کی جڑ ہی (۲) بعض بوزیدان کی قسم سے خیال کرتے ہین (۳) بعضے مستعجلہ بتاتے ہین (۴) بعض کہتے ہین کہ اُس درخت کی جڑ ہی جسکے پھل کو حب القلقل کہتے ہین اور جسکی تحقیق مین اختلاف ہی (۵) بعض کہتے ہین کہ ایک قسم کی سورنجان ہی (۶) مفردات قانون کی شرح مین گیلانی نے کہا ہی کہ مغاث ایک پیڑ کی جڑ ہی یہ درخت انار کے درخت کی طرح ہوتا ہی یمن مین پیدا ہوتا ہی اسکا پھل بستانی انار کے پھل کی طرح ہوتا ہی اندر گول گول دانے ہوتے ہین (۷) اسحاق بن عمران نے کہا ہی ایک درخت کوہستان بیت المقدس وشام وخراسان مین پیدا ہوتا ہی اُسکا پھل اس بستانی انار کے پھل کیطرح ہوتا ہی یہ اُسکی جڑ ہی موٹی اور اندر وباہر سے سفید ہوتی ہی (۸) ابو حنیفہ کہتا ہی کہ مغاث قلقل کی جڑ ہی (۹) جمہور اطبا کے قول سے مستفاد ہوتا ہی کہ مغاث ایک جڑ ہی لمبی اور موٹی پوست اُسکا سیاہ مائل بہ سرخی اور گودا مائل بہ سفیدی وزردی ہوتا ہی بہتر وہ مغاث ہی جو خوشبودار تلخ مزہ مائل بہ شیرینی ہو قوت اِسکی سات سال تک باقی رہتی ہی (۱۰) کہتے ہین کہ دو قسم کی ہوتی ہی - ہندی - بغدادی - ہندی کو بیدہ لکڑی بولتے ہین بغدادی کے پیڑ کے پتے کھردرے اور چوڑے اور مولی کے پتون کی طرح ہوتے ہین اور پھول سفید اور بیج حب السمنہ کیطرح ہوتا ہی اسے قلقل کہتے ہین اسلیے بعض نے شبہہ کیا ہی کہ جنگلی انار کی جڑ ہی جسکے پھل کو حب القلقل کہتے ہین (۱۱) انطاکی نے کہا ہی کہ ایک قسم اسکی عبادان اور علاقۂ شام سے آتی ہی اور وہ مصر مین مستعمل ہی اور ضعیف العمل ہی -

طبیعت - گرم دوسرے درجے مین خشک پہلے درجے مین شیخ نے قانون مین یون لکھا ہی کہ گرم دوسرے درجے تک اور تر دوسرے درجے مین -

خواص وفوائد - یہ دوا ورم اور ریاح کو تحلیل کرتی ہی قابض ہی مجھون کو قوت دیتی ہی اینٹھے ہوے عضا کو سیدھا کرتی ہی مقوی باہ ہی بدن کو فربہ کرتی ہی سر کی بیماریون کو نافع ہی اعضا کی سستی کو دفع کرتی ہی امراض بلغمی اور درد کمر اور درد مفاصل وعرق النسا ونقرس کو طلاءً مفید ہی ۴ تولہ مغاث مسلم آدھ سیر دودھ مین جوش دین جب شل کھوئے کے ہوجاے تو مغاث کو دودھ مین سے نکال کر اُسکو خشک کرکے سفوف بنائین اور ۴ رتی سے ایک ماشہ تک سرد مزاج والے کو کھانا واسطے تقویت باہ کے بے نظیر ہی مغاث ترکو اور درد ون کو مفید ہی ہڈی ٹوٹ جاے عضو اکڑ جاے اور چوٹ لگجاے تو شرباً وضماداً نافع ہی اسکے درخت کے بیج قوت باہ کے معاملے مین بہت بڑھکر ہین مضر مثانہ اور گیلانی کہتا ہی کہ اس سے آواز مین خشونت آجاتی ہی مصلح شہد آواز کی خشونت کے مصلح کو ذکر نہین کیا ہی بدل سورنجان اور عاقر قرحا تعجب ہی کہ یہان بیدہ لکڑی کو ذکر نہین کیا صاحب منہج نے نصف وزن زراوند بھی بدل لکھا ہی اور ضمادات مین کلنجی اسکا بدل ہی **مقدار خوراک** ۳ ماشہ اور ۷ ماشہ بھی لکھا ہی -

مغلائی اندٌ

اسکو مالوہ گجرات اور مارواڑ مین رتن جوت کہتے ہین حالانکہ رتن جوت دوسری چیز ہی - اہل پنجاب مغلائی اند کہتے ہین

Hakeem Shoukat Ali

گج کرنا اور گھرنیڈہ بھی کہلاتا ہی بن ارنڈ بھی اسکو کہتے ہین میواڑ کے آدمی چندر جوت بولتے ہین ہندی کی کتابون مین بگلاے اُنڈ کاف فارسی سے لکھا ہی مین نے غین نقطہ دار سے وارد کیا ہی

صفات وشناخت - ایک قسم کا ارنڈ ہی پتے انجیر کیطرح چوڑے ہوتے ہین ان پتون پر نوکین ہوتی ہین کم سے کم ایک نوک ہوتی ہی اور زیادہ سے زیادہ پانچ تک رنگ سبز مائل بسیاہی ہوتا ہی پتون کی ڈنڈی بھی ہوتی ہی اُنپر رگین بہت ہوتی ہین جب ہری ڈنڈی توڑین تو سفید اور چیپ دار رطوبت نکلتی ہی اسکے پیلے پھول لگتے ہین اور اسکا پھل جو سوکھ کر ہری سی سُرخ الایچی کیطرح ہوجاتا ہی اُسمین چار چار خانے ہوتے ہین ہر خانے مین ایک ایک بیج لمبا اور انڈی کیطرح اور اُس سے ذرا نوکا ہوتا ہی جسکا چھلکا سوکھ کر سیاہ پڑجاتا ہی اندر مغز سفید ہوتا ہی مخزن الادویہ مین جو لکھا ہی کہ اسکے اور ارنڈ کے پیڑ مین یہ فرق ہی کہ اسکی شاخین درخت کے نیچے سے جمتی ہین یہ فرق کما حقہ نہین اسلیے کہ اسکے بھی تنہ ہوتا ہی اور پیڑ اسکا خوب جھاڑ کرتا ہی بہت سا تنہ خالی دیکر ڈالیان نکلتی ہین ان دونون مین کھلا ہوا اور علانیہ فرق پتون اور دوسرے تمام اجزا مین ہی سنسکرت بن جو اسکو گج کرنا کہا ہی تو یہ تشبیہ کچھ جھوٹ نہین پتے اسکے ہاتھی کے کان سے اپنی وضع مین مشابہت رکھتے ہین گو اُتنے بڑے نہین ہوتے بڑا فرق اسمین اور ارنڈ مین یہ ہی کہ ارنڈ کا پھل خاردار ہوتا ہی اور گھرنیڈا کا بے خار ارنڈ کا پھول سفید ہوتا ہی اور بھگرنیڈا کا زرد دارمی پر دمہ لگا کر ارنڈ کے پتے باندھتے ہین اسکے نہین باندھتے بن ارنڈ کا رس سوکھ جانے کے بعد رال کی طرح بن جاتا ہی اسکا رس رنگ کے کام مین آتا ہی اسکے سو تولہ بیجون مین سے تیس سے ساڑھے تیس تولہ تیل نکلتا ہی اسکی پیدایش ہندوستان مین بہت سی جگہ ہی مگر کارومنڈل کے کنارے اور ٹراونکور مین بہت بویا جاتا ہی۔

طبیعت - تیسرے درجے مین گرم وخشک۔

خواص وفوائد - اسکے پتون کا لیپ ریاح کو دفع کرتا ہی ہڈی کا درد مٹاتا ہی اسکے بیجون کا روغن بھی اس کام مین آتا ہی ان بیجون کی مینگ مخدر ہی اور بہت قولانی ہی اس درخت کا دودھ زخمون کا گوشت بھرتا ہی اور تازہ زخم کا خون بہت جلد بند کرتا ہی اسکے بیج ارنڈ کے بیجون سے زیادہ دست آور ہین مگر انکی دست آوری کی قوت جمالگوٹے سے کم ہی ان مین یہ خرابی ہی کہ کبھی انسے زیادہ دست آجاتے ہین اور کبھی بہت کم آتے ہین اسکے تیل کی بھی یہی تاثیر ہی خاصکر اسکے انگور مین جو ہری قی آور اور بہت دست آور تاثیر ہی اگر وہ انگور بالکل اسکے بیجون مین سے نکالدیے جائین تو اسکے چار پانچ بیج بھی معمولی طور سے سہولت کے ساتھ دست لے آتے ہین اسکے سات بیج زہر کا کام دیتے ہین انسے گرمی سوزش پیٹ مین درد ہونا اور اُسکا پھول جانا اور متلی قے سخت دست ہاتھ پیرون مین سوزش سینے مین جلن اور غفلت وغیرہ کیفیتین پیدا ہوتی ہین یہ تمام شکایتین لیمو کے رس سے رفع ہوجاتی ہین اور محیط مین ہی کہ اسکی سمیت اور نشہ اور قی کی اصلاح دودھ اور روغن کرتے ہین اور زود قی کرانا چاہیے اسکا تیل خارشت اور جلد بدن کے امراض اور پرانی گنٹھیا پر ملنے کے کام مین آتا ہی اسکے تیل کو بگڑے ہوے گھاؤ اور چاندی پر لگانے سے صاف ہوجاتے ہین اسکے پتون کے جوشاندے سے عورت کی پستان کو دھارنے سے دودھ کی آمد بڑھ جاتی ہی اسکے پتون پر ارنڈی کا تیل چپڑ کر آگ پر گرم کرکے پھوڑے پر باندھنے سے پھوڑا جلد پک جاتا ہی بگڑے ہوے گھاؤ اور چاندی پر اسکے گاڑھے رس کا لیپ کرنے سے بہت فائدہ ہوتا ہی اور آتشک

Hakeem Shoukat Ali

اور پر کھڑ نڈ جم کر خون کا بہنا رک جاتا ہے، اور زخم کا بھرنا شروع ہو جاتا ہے اسکی جڑ کی چھال کا لیپ کرنے سے گٹھیا دفع ہوتی ہے اسکی ہری شاخون کی مسواک کرنے سے دانت مضبوط ہو جاتے ہین اسکی جڑ کی چھال کو بھنگ اور تھن نکالے ہوے دودھ کے ساتھ پیس کے پلانے سے ضعف ہاضمہ مٹتا ہے اور دست بند ہوتے ہین - اِسکے پتون کو گرم کرکے ناسور پر باندھنے سے کئی دن مین باہر نکل آتا ہے -

مغنیسا

بفتح میم وسکون غین معجمہ وکسر نون وسکون یاے تحتانی وفتح سین مہملہ وسکون الف

صفات وشناخت - ایک قسم کا پتھر ہے جو سونا مکھی کے قریب قریب ہوتا ہے فارسی مین رنگ کا سہ نام ہے کیونکہ کاسہ گر برتنون کو اس سے رنگتے ہین شیشہ گر بھی اسی کام مین لاتے ہین کہ شیشے کے پتھر کو گلاکر اور کوٹ کر آمیز مغنیسا کو بر کر دیتے ہین تو صاف ہو جاتا ہے اور رنگ قبول کرنے کے قابل بن جاتا ہے لوہے کے ساتھ بھی یہی فعل کرتا ہے اسی لیے یہ مشہور ہے کہ شیشے کا عمل بغیر مغنیسا کے پورا نہین ہو سکتا یہ کئی قسم کا ہوتا ہے (۱) سیاہ اسے حدیدی کہتے ہین (۲) سفید اسے فضی کہتے ہین (۳) زرد اسے ذہبی کہتے ہین (۴) سرخ اسے نحاسی دیتے ہین (۵) مائل بہ سیاہی (۶) اوپر سے زرد اندر سے سرخ - اِسکی اکثر قسمون سے سیسہ کہ مشہور دھات ہے رانگ کیطرح حاصل ہوتا ہے رازی نے اسکی صرف دو قسمین لکھی ہین ایک قسم مادہ ہے جو نرم ہوتی ہے دوسری قسم نر ہے یہ سخت ہوتی ہے رنگ سیاہی مائل ہوتا ہے گیلانی کہتا ہے کہ وہ ایک قسم کا پتھر ہے نرم اور کئی رنگ کا ہوتا ہے اکثر سیاہ رنگ مائل بسرخی ہوتا ہے جسپر سفید نقطے ہوتے ہین اور چمکدار ہوتا ہے -

طبیعت - گرم دوسرے درجے مین اور خشک تیسرے درجے مین -

خواص وفوائد - خشکی بہت پیدا کرتا ہے کچھ تحلیل بھی کرتا ہے مگر قبض اور خشکی پیدا کرنے مین بہت بڑھا ہوا ہے جلا کرتا ہے آنکھ کی دواؤن مین مستعمل ہے اسکے کھانے سے معدے مین طاقت آتی ہے رطوبات ردی نکل جاتی ہین سنگ گردہ کو دفع کرتا ہے پیشاب رک کر آتا ہو تو اُسے بھی نافع ہے سرکے اور شہد مین ملاکر لگانے سے چھائین جاتی رہتی ہے چرک اور ردغن کے زائل کرنے مین عجیب الفعل ہے اسکا سفوف زخمون پر برکدینے سے انکو بھر دیتا ہے تمام افعال مین مرقشیشا کے موافق ہے مگر اُس سے بڑھکر ہے - **مضر** - دل **مصلح** شہد **بدل** سونا مکھی مقدار خوراک پونے دو ماشہ ہمراہ شہد کے

مقل مکی

بضم میم وسکون قاف ولام موقوف

صفات وشناخت - گیلانی نے شرح قانون مین کہا ہے کہ مقل کا اطلاق دو چیزون پر ہوتا ہے (۱) مقل الیہود پر اور یہ گوگل کے نام سے مشہور ہے اور درخت دوم کا گوند ہے جسمین دال مہملہ مفتوح اور واو اور میم ساکن ہین (۲) دوم کے پھل پر اطلاق ہوتا ہے اور اسکو خاص مقل مکی کے نام سے یاد کرتے ہین کیونکہ یہ بیشتر اکثر مکہ اور اسکے اطراف مین ہوتا ہے - مقل الدوم بھی یہی ہے اِس پھل مین لکسا پن اور شیرینی اور خشونت ہے تر پھل کو ترش اور خشک کو وقل واو اور قاف کے ساتھ کہتے ہین یہ پھل کھایا جاتا ہے درخت اسکا کھجور کے درخت کی طرح ہوتا ہے پھل بڑے اخروٹ کیطرح ہوتا ہے اسکے اندر بیج ہوتا ہے ابن داؤد نے کہا ہے کہ یہ پھل کلے کے درختون مین پک کر مزہ دار ہو جاتا ہے اندلس مین بہت

Hakeem Shoukat Ali

خراب ہوتا ہی یہ بہت کھردرا اور بکسا ہوتا ہی اور رس آہن بہت کم نکلتا ہی اسلو لوگ نہین کھاتے مین نے ہندوستانی گوگل کے درخت کے پھل اور اسکے مزے کے حالات گوگل مین لکھدیے ہین اسکو دیکھ لینا چاہیے اُس مقام سے دوم کا اور گوگل کے پیڑ کا فرق کھل جائے گا۔

طبیعت۔ پہلے درجے کے آخر مین سرد و خشک ہی۔

خواص و فوائد۔ اسکا چھلکا قابض ہی معدے کو قوت دیتا ہی دست اور خون روکتا ہی اسکا جوشاندہ پینے سے قطرہ قطرہ پیشاب کا آنا اور تھوک مین خون کا آنا رک جاتا ہی اس درخت کے اجزا کا جوشاندہ پینے سے پرانے پھوڑے پھنسی دفع ہوتے ہین بلغم چھٹ جاتا ہی اسکے ریشے جلا کر لگانے سے تر و خشک کھجلی مٹ جاتی ہی جوین مرجاتے ہین۔ شیخ کا گمان یہ ہی کہ مقل کی بھی مدر ہی اور شک نہین ہی کہ وہ قابض ہی پتھری کو توڑتا ہی۔ **مقدار خوراک**۔ ۲ ماشہ سے ۷ ماشہ تک۔

مقناطیس

بکسر میم و سکون قاف و فتح نون و سکون الف و کسر طائے حطی و یائے تحتانی معروف و سین حطی موقوف ہندی مین چمک بضم جیم فارسی و تشدید میم مفتوح و سکون کاف فارسی کہتے ہین فارسی مین سنگ آہن ربا نام ہی جیسا کہ غیاث اللغات۔ مدار الافاضل۔ موید الفضلا اور کشف اللغات مین مذکور ہی بحر الجواہر میم کے فتح اور قاف کی جگہ غین نقطہ دار سے بھی آیا ہی اور رسالہ معربات مین کہا ہی کہ یہ لفظ معرب ہی مگناطیس کا جو یونانی زبان کا لفظ ہی اور برہان مین خود مقناطیس کو یونانی بتایا ہی

صفات و شناخت۔ مقناطیس کو یہان والے ایک طرح کا پتھر بتلاتے ہین مگر جاننے والے اسے ایک طرح کا کچا لوہا جانتے ہین وید بھی کانت لوہ اور لوہ کانت اور لوہ چنبک اور کانت لوہ جانتے اور کرشن لوہ اور اگر سنگ لوہا کہتے ہین اس سے معلوم ہوا کہ اُنکے نزدیک بھی لوہا ہی زمین کے اندر سے نکلتا ہی اور لوہے سے کھچی بنتا ہی مقناطیس کی قوت کشش کا قدرتی راز تیرھوین صدی عیسوی مین انسان پر منکشف ہوا ہی اُسمین دو باتین عجیب ہین ایک تو یہ کہ وہ قوت کہربائی اور قوت برقی کی وجہ سے لوہے کو کھینچتا ہی اور دوسرے یہ کہ اُس کی مچھلی یا سوئی بناکر کسی کانٹے پر آڑی رکھدی جائے تو مقناطیسی خاصیت سے جسکا سبب کوئی نہین جان سکتا اُسکا لمبان سدا شمال و جنوب کو رہتا ہی لیکن اگر کل سے بجلی نکال کر اُس بجلی سے بھرے کسی تار کو اُس مچھلی یا سوئی کے پاس بیجاوگے تو اُسکے لمبان کو مشرق و مغرب کی طرف پاؤگے جب وہ تار اُسکے پاس سے ہٹے گا اُسکا لمبان پھر شمال و جنوب کو ہوجائے گا پہلی بات تو درزی اور لوہار کے کام کی ہی سوئی کھونے پر درزی جب مقناطیس زمین پر پھیرتا ہی اگر وہان گری ہوتی ہی تو اُسمین چپک آتی ہی لوہار اسیطرح لوہ چون کو دھول گرد اور کوڑے سے جدا کرلیتے ہین اور فرنگستان مین اکثر نقاب کی طرح مقناطیس کی ایک جالی سی کام کے وقت منھ پر ڈالے رہتے ہین جس مین لوہار تینے اور صاف کرنے مین اُسکے ذرّے اُڑکر ناک منھ کے اندر نہ چلے جاوین اور اس ڈھب سے پھیپھڑے کی اُن بری بیماریون سے جو لوہا ناک منھ کے اندر چلے جانے سے پیدا ہوا کرتی مین بچے رہتے ہین دوسری بات کے معلوم ہونے سے کمپاس یعنی قطب نما اور ٹیلیگراف یعنی تار برخبر

Hakeem Shoukat Ali

بھیجنے کا سلسلہ جاری ہے کیونکہ دو قطب نما کی سوئیان رکھکر اور انکے بیچ مین ایک تار رکھکر جب اُس تار کو کل کی بجلی سے بھرتے ہین وہ سوئیان مشرق و مغرب کی جانب اور جب خالی کرتے ہین شمال و جنوب کی طرف رہا کرتی ہین اور یہ مقرر ایسا کیا ہی کہ اتنی دفع اسطرف کو سوئیون کے ہٹنے سے یہ حرف ماننا چاہیے جیسے ایک دفعہ شمال کی اور ایک دفعہ جنوب کیطرف ہٹنے سے الف اور دو دفعہ شمال اور دو دفعہ مغرب کی طرف ہٹنے سے بائے موحدہ پس اب اِس تار کے وسیلے سے جو خبرین بھیجنا چاہو بہت آسانی سے دنیا کے ایک کنارے سے دوسرے کنارے تک آن کی آن مین پہونچ سکتی ہین بہتر وہ ہی جو سیاہ مائل بسرخی ہو شیخ نے اسی طرح لکھا ہی اور دیسقوریدوس سے نقل کرتے ہین کہ بہتر وہ ہی کہ لاجوردی رنگ اور صاف ہو لوہے کو اپنی طرف کھینچ لے اور لوہے کو جذب کرنے کے بعد آگ سے خوب چپک جائے نہایت بُرا وہ ہی جو سیاہ ہو کہ قوت جاذبہ اس مین کم ہوتی ہی لہسن کے ملنے اور عرق (پسینہ) کے لگنے اور رطوبت کے پہونچنے سے بھی اِسکی قوت جاتی رہتی ہی بیل کے گرم خون مین ڈالنے سے اسکی قوت عود کر آتی ہی اسیطرح اگر بکری کے خون مین ڈالا جائے اور ہر روز تبدیل کیا جائے اور تازہ خون بدلا جائے تو اِسکی قوت لوٹ آتی ہی کہتے ہین کہ ایک رات سرکے مین بھگونے سے بھی اسکی قوت کا اعادہ ہوتا ہی مجھ سے ایک آدمی نے بیان کیا تھا کہ تل کے گرم تیل مین ڈالنے سے بھی قوی ہو جاتا ہی مگر یہ بیان اسکا کہ لہسن کے پانی مین ڈالنے سے اِسکی قوت قوی ہو جاتی ہی۔ اطبا کے بیان کے خلاف ہی کیونکہ وہ لہسن کو اسکا ضعیف کرنے والا بتاتے ہین مدت تک لوہے کے ساتھ رہنے سے بھی اِسکی قوت جاذبہ کمزور ہو جاتی ہی۔

انتہائے عمان اور حوالی بحر ہند مین پیدا ہوتا ہی اور نواح گوالیار کے کوہستان مین بھی نکلتا ہی۔

طبیعت ۔ گرم پہلے درجے مین اور خشک تیسرے درجے مین شیخ نے سرد و خشک لکھا ہی۔

خواص و فوائد ۔ جلا پیدا کرتا ہی اِسکا پینا فالج اور لقوہ اور گنٹھیا اور رانگن اور نقرس کو مفید ہی جگر اور تلی کو قوت دیتا ہی گردے اور مثانے کی پتھری کو توڑتا ہی اگر بچے کی ولادت مین دقت ہو تو ریشمی کپڑے مین رکھکر بائین ران مین باندھنے کے ساتھ سہولت سے بچہ پیدا ہو جاتا ہی۔ شہد کے پانی کے ساتھ گاڑھے خلطون کو خارج کرتا ہی قابض دواؤن کے ساتھ دستون کو بند کرتا ہی ابن زہر کہتا ہی کہ مقناطیس کو ٹوٹی ہوئی ہڈی پر باندھنے سے جڑ جاتی ہی اسکو جلا لینے سے پارہ بند ہو جاتا ہی اگر سیلان رحم کا عارضہ ہو تو یہ کرین کہ مقناطیس کو باریک پیسکر تھوڑا تھوڑا آگ پر ڈالین اور نلے کے ذریعہ سے دھوان رحم تک پہونچائین جلد آرام ہو جائے گا گو کتنا ہی پرانا عارضہ ہو اگر خون کسی زخم کا نہ بند ہو سکے تو اسکے باریک سفوف کو اس جگہ پر رکین اسکی خشکی زخم کو صاف کرکے بھر لاتی ہی اگر زہردار لوہے کا زخم ہو پہنچے تو اسکو باریک پیسکر رکین مضرت جاتی رہیگی مجرب ہی بلکہ اس کام کے لیے عجیب الاثر ہی اگر اسکو جلا کر دھو لیا جائے تو تمام افعال مین شادنہ کی طرح کام دیتا ہی اور یہ بات صحیح نہین کہ اگر اسکو جلا لیا تو شادنہ ہو جاتا ہی اگرچہ ظاہر کلام قانون سے یہی مستفاد ہوتا ہی مگر گیلانی وغیرہ نے شرح قانون مین بتادیا ہی کہ مراد شیخ کی یہ ہی کہ جلا ہوا مقناطیس شادنہ کی قوت مین ہو جاتا ہی یعنی شادنہ کے مثل کام دیتا ہی۔ وید کہتے ہین کہ جگت پتھو خلط کو ہیجان مین لاتا ہی سانپ وغیرہ کے زہر کو دفع کرتا ہی مگر سمیت رکھتا ہی اسلیے زیادہ استعمال نکرین مضر جگر و پھیپھڑہ مصلح رب السوس بدل کف دریا تسہیل ولادت کے موقع پر مقدار خوراک ۱ رتی بھر

Hakeem Shoukat Ali

تک اور بعض کے نزدیک ۳ ماشہ تک -

مکا (۵۵)

بفتح میم و کاف تازی مشدد مفتوح و سکون الف مرہٹے کاف غیر مشدد سے بھی بولتے ہین - اہل مارواڑ کی کاف مشدد و مکسور سے بھی کہتے ہین پنجاب مین مکی میم اور کاف مفتوح اور ہمزہ کے کسرے سے تلفظ کرتے ہین اور گجراتی مین مکائی کاف کی تخفیف سے نام ہر - ذرہ مکہ (ف) حنطہ رومیہ و شعیر رومی خندروس (ع)

صفات و شناخت - ایک قسم کا غلہ ہر زرد و سرخ و سفید ہوتا ہر اسکو بڑی جوار بھی کہتے ہین - جوار کی طرح اسکے بھی افعال و خواص ہین اور اس سے کسی قدر ثقیل ہر اسکے خوشے کو بھٹا اور بکیا اور گلی کو چھوچھ کہتے ہین بھٹے کے بالون کو داڑھی بولتے ہین اسکی کچی سو تولہ چھو چھو کو نبتر مین دبانے سے ۱۳ سے ۱۵ تولہ تک تیل نکلتا ہر یہ تیل کچھ دنون رہنے سے صاف ہو جاتا ہر اور اسمین خوشبو اچھی ہوتی ہر نہ یہ جلدی بگڑتا ہر اور نہ یہ سوکھتا ہر اس تیل کے معمولی منافع زیتون کے تیل سے ملتے ہین - یہ قول ویدون کا ہر مکا کے ہرے پیڑون سے کھانڈ نکالی جاتی ہر مگر اسکے دانے نہین پڑتے ہین -

طبیعت - پہلے درجے مین سرد اور مائل بحرارت اور دوسرے درجے مین خشک ہر بعض کے نزدیک گرمی و سردی مین معتدل ہر - وید بھی سرد و خشک بتاتے ہین -

خواص و فوائد - وید کہتے ہین کہ یہ بادی قابض بھوک بڑھانے والی اور فربہ کرنے والی اور شیرین ہر فساد باد و بلغم و صفرا کو دفع کرتی ہر دیر ہضم ہر باہ کو قوت دیتی ہر اور زیادہ کھالی جائے تو پیٹ مین درد پیدا کرتی ہر منی بڑھاتی ہر بواسیر پیدا کرتی ہر بدن کو قوی کرتی ہر بلغم و صفرا پیدا کرتی ہر بعض وید کہتے ہین کہ ہمیشہ مکا کھانے سے بلغم پیدا ہوتا ہر اور صفرا دور ہوتا ہر اُس قی کو جو کھانا کھانے کے بعد ہوا کرتی ہر بند کرتی ہر سل کی بیماری مین مکا کی روٹی پرہیزی چیز ہر اسکے کھانے سے آنکھون کی کمزوری مٹتی ہر کمزور آدمی اور بچون کے لیے مکی کی روٹی کھانا نافع ہر اسکے آٹے کا پتلا بنا کے مریض کو پلانا چاہیے یہ پتلا بڑا بھوک بڑھانے والا ہوتا ہر کچے بھٹے سینک کے کھانے سے کسی کسی کو بہت دست آنے لگتے ہین مکی کا تیل بدن کو فربہ کرتا ہر اچھی مکا کھانے سے بدن فربہ ہو جاتا ہر مگر جسکے موافق نہین آتی ہر اسکو لگاتار کھلانے سے اُسکو دست پیدا ہو جانے کا خوف ہر اسکے پرل یا کھیلین مریض کو کبھی نہ کھلانا چاہیے - گلی کا کوئلہ کرکے اور پیسکر بقدر کف دست پھانکنا خون حیض و بواسیر کے بند کرنے کے لیے مجرب ہر اگر مکا کی گلی چھ ماشہ کے قریب پیسکر سفید دانے کو دین فی الفور فائدہ ہو - اس گلی کی راکھ مین نمک ملا کے پھنکی دینے سے کتا کھانسی اور زکام کی کھانسی جاتی رہتی ہر اسکے پانچ پانچ رتی کے مقدار دن مین دو تین بار دینی چاہیے اسکی داڑھی کا جوشاندہ یا خیساندہ پلانے سے مثانے کے امراض اور پیشاب کے راستے کی جلن مٹ جاتی ہر اور پیشاب زیادہ آنے لگتا ہر - یونانی حکیم کہتے ہین کہ مکا بلغم اور خون بستہ کو تحلیل کرتی ہر قابض ہر دستون کو بند کرتی ہر سل کو نافع ہر اسکا آٹا سرکے مین پکا کر لیپ کرنا خارشت اور ہاتھ پانون اور ناخنون کے پھٹنے کو مفید ہر اسکے جوشاندے کا حقنہ آنت کے زخم کو دور کرتا ہر اسمین غذائیت گیہون سے کم ہر - مضر ثقیل اور نفاخ اور قابض ہر مصلح اشیاے ہاضم اور ویدون نے دار چینی بتایا ہر - بدل جوار -

Hakeem Shoukat Ali

مکڑی (ھ)

بفتح میم و سکون کاف تازی و کسر رائے ثقیل و یائے معروف - کارتنہ (ف) عنکبوت (ع)

صفات و شناخت - ایک کیڑا ہے چھوٹا سا پاؤں اسکے بہت باریک اور لمبے ہوتے ہیں اور اسکی بہت سی قسمیں ہیں مگر مطلق مکڑی سے وہی مراد ہوتی ہے جو خالی جگہوں اور گھروں کے کونوں میں اپنے منھ کے لعاب سے بہت باریک تار نکالکے گھر بنا رکھتی ہے اور اپنے لعاب دہن سے مثل کاغذ سفید کے دیوار یا لکڑی پر گھر بناکر اسمیں انڈے بچے دیتی ہے اسکو مکڑی کا جالا کہتے ہیں جنگلات جات میں نہایت قوی الجثہ مکڑیاں پائی جاتی ہیں مکڑی کے آٹھ آنکھیں ہوتی ہیں انمیں سے دو سر پر دو انکے پیچھے دو آنکھوں کی معمولی جگہ اور دو اُنسے ذرا اوپر رہتی ہیں -

طبیعت - سب قسمیں سرد و خشک ہیں بعض گرم جانتے ہیں -

خواص و فوائد - مکڑی کے کاٹنے سے عوارض ردیہ ظاہر ہوتے ہیں ہاتھ پاؤں ٹھنڈے اور رونگٹے کھڑے ہوجاتے ہیں آلہ تناسل کو خیزش ہوتی ہے اور پیٹ پھول جاتا ہے - ایک قسم کی سیاہ مکڑی ہے کہ اسکے کاٹنے سے تپ ہوجاتی ہے - ایک اور قسم کی مکڑی ہے جو مکھی کا شکار کرتی ہے اسکے کاٹنے سے صرف خارشت ہوتی ہے - اگر مکڑی کاٹ کھائے تو تریاق فاروق کھلائیں اور کلونجی شراب کے ساتھ پلائیں - رسوت اور روغن گل لگائیں - انجو ریا مندوہ یا دار بلد پانی میں پیسکر لگائیں اور صندل سرخ سرکے میں پیسکر طلا کریں - ایک قسم کی مکڑی ہے جسکے پاؤں چھوٹے چھوٹے اور رنگ سیاہ ہوتا ہے اسکے کاٹنے سے تپ مطبقہ آنے لگتی ہے کھجلی پیدا ہوجاتی ہے وہ جگہ کالی پڑجاتی ہے اسکا زہر گرم ہے برخلاف تمام دوسری مکڑیوں کے تدبیر اسکے کاٹے ہوئے کی یہ ہے کہ چند دفعہ فصد کریں خراب گوشت کو کاٹے ہوئے مقام سے تراش دیں اور زخم کا علاج کریں - کودنے والی مکڑی جسکے ہاتھ پیر بڑے بڑے ہوں اسکے کاٹنے سے معدے میں درد اور قے پیدا ہوجاتی ہے پیشاب و پاخانہ دشواری سے آتا ہے یہ قاتل ہے - اگر مکڑی کے مل جانے سے پھنسیاں پیدا ہوجائیں تو آم ترش مرداسنگ اور پوست درخت نیم گلاب کے عرق میں پیسکر لگائیں - اور میرے تجربہ میں یہ بات آچکی ہے کہ کھوپرہ اور چرونجی برابر برابر لے کر پانی میں باریک پیسکر پھنسیوں پر لیپ کردیں - مکڑی موسمی پیشین گوئی کرنے میں سب سے بڑھکر ہے اگر برآمدے کے کونے میں کوئی مکڑی کا گھر ہو تو اسے چند روز غور سے دیکھتے رہو اگر تم مکڑی کو اس تانے کے بیچ میں چپ چاپ بیٹھا دیکھو تو جان لو کہ عنقریب بارش ہونے والی ہے اگر وہ چست و چالاک ہو اور ترشح کے وقت بھی ادھر اُدھر پھرتی ہے تو جان لو کہ بارش زیادہ دیر تک نہیں ہوگی اور دھوپ نکل آئیگی وہ مکڑی جسکا جالا دوا میں برتا جاتا ہے یہ ہے کہ غیر آباد گھروں کے گوشوں میں اپنا جالا بناتی ہے یہ جالا نہایت باریک سفید جھلی کی طرح ہوتا ہے کھینچنے سے پھیل جاتا ہے اور جلد نہیں ٹوٹتا اس مکڑی کا رنگ بھی سفید یا خاکی ہوتا ہے ٹانگیں نہایت لمبی اور شمار میں چھ ہوتی ہیں مکڑی کا جالا گرم و خشک ہے زخم پر چپکا دینے سے خون کو بند کرتا ہے اور پھوڑے پر چپکا دینے سے اسکو خشک کرتا ہے - مکڑی کا جالا روغن زیتون میں حل کرکے کان میں ٹپکانے سے درد کو تسکین ہوتی ہے - پیشانی یا کنپٹی پر چپکانے سے یا بکری کے چمڑے میں لپیٹ کر گردن میں خواہ بازو پر باندھنے سے حمائے نائبہ یعنی تجاری اور چوتھیہ کو بالخاصہ دفع کرتا ہے ایک یا آدھا جالا گڑ میں لپیٹ کر تپ والے کو بغیر اطلاع کے کھلا دیں مگر لرزہ کے بعد دیں تپ بلغمی اور چوتھیہ بالکل جاتی رہے گی تین دن تک کھلانا چاہیے چونکہ نہایت گرم ہے اس لیے

Hakeem Shoukat Ali

صفراوی تپ والے کو نہ دینا چاہیے۔ صاحب اخبار پراکٹشنر دو رسالون کے حوالے سے لکھتا ہے کہ یہ پرانا علاج اب پھر مشہور ہوتا جاتا ہے۔ ان رسالجات مین اس مضمون پر ایک آرٹکل بھی چھپا ہے ایک مین ۹۳ دوسرے مین ۲۶ مریضون کے حالات چھپے ہین۔ ۲۶ مین سے ۲۲ تو جالے کے سفوف سے صحت یاب ہوے اور دو اس ٹنکچر اور سفوف سے جو اس جالے سے بنایا گیا تھا سفوف اسطرح تیار کیا جاتا ہے کہ جالے کو باحتیاط اتار کر جھاڑین کہ گرد وغبار سے پاک ہوجائے تب دھوکر دھوپ مین خشک کر کے سفوف بنائین اسطرح سے جو سفوف تیار ہوتا ہے وہ سیاہ خاکستری رنگ کا ہوتا ہے اس مین مزہ اور بو کچھ نہین ہوتی۔ پانی مین حل نہین ہوتا لیکن الکحل (اسپرٹ سے بڑھکر تیز یعنی شراب مطلق جسکو روح الخمر بھی کہتے ہین) مین تھوڑا حل ہوجاتا ہے۔ ۱۱۹ مریضون کے حالات سے جنکا ذکر چھپا ہے ڈاکٹر اکوا صاحب مندرجۂ ذیل نتائج نکالتے ہین (۱) کمڑی کے جالے مین میلیریل (وہ تپ ہے جو میلیریا ہوا سے پیدا ہوتی ہے) تپون کے دور کرنے کی طاقت ہے (۲) جوان آدمیون کو دو گرین اور بچون کو ایک گرین دینے سے اکثر دوسری نوبت نہین ہوتی (۳) کونین کی نسبت اسکا اثر کسی قدر دھیما ہوتا ہے اسلیے مناسب نہین کہ شدید قسم کے بخارون مین بھی اسے تجربۃً برتا جائے (۴) بے ذائقہ ہونے کے سبب اسکے استعمال کرنے مین خصوصاً بچون مین بہت سہولت ہوتی ہے (۵) اسکے استعمال سے تپ بہت کم عود کرتی ہے۔

مکڑ (ھ)

بفتح میم وکاف مشدد مفتوح وسکون رائے ثقیل۔ اسکو مکڑا بھی کہتے ہین۔ م۔ رتیلا گھیرا نوع من العناکب کذا فی بحر الجواہر (ع) انجورک۔ اور دلمہ اور دیلمک (ف)

صفات وشناخت۔ ایک کیڑا ہے حشرات الارض مین سے جو کہ بہت مضر ہوتا ہے اسے بد مکڑ کہتے ہین رتیلا مکڑی کی طرح ہوتا ہے رنگ زرد اور پیٹ بڑا ہوتا ہے اور ہاتھ پانون بڑے ہوتے ہین اسکے منھ کے پاس گردن مین دو کانٹے سوئی کی طرح ہوتے ہین انسے کاٹتا ہے اور کبھی منھ سے کاٹتا ہے کمڑی کے مشابہ ہوتا ہے اور بدن پر روان ہوتا ہے بعض اسکو کمڑی کے قسم سے جانتے ہین اور بعض غیر کہتے ہین اور تحقیق یہ ہے کہ کمڑی کی قسم سے ہے اسکے بدن پر سفید اور سیاہ نقطے ہوتے ہین چڑیا کے قد مین بھی ہوتا ہے جس کی آواز بھی چڑیا کی سی ہوتی ہے۔

طبیعت۔ سرد وخشک۔

خواص وفوائد۔ سم قاتل ہے ایک عدد رتیلا کھانے سے فی الحال آدمی مرجاتا ہے اور اسکے کاٹنے سے بھی مرجاتا ہے اسکے کاٹنے سے اس جگہ سخت درد پیدا ہوتا ہے ورم آجاتا ہے دل مین صدمہ اور درد ہوتا ہے معدے مین بھی تکلیف پیدا ہوتی ہے جوڑ دکھتے ہین کبھی کاٹی ہوئی جگہ سبز ہوجاتی ہے اور کاٹے ہوے مقام پر کھجلی بھی ہوتی ہے کبھی بدن کانپتا ہے اور سردی پیدا ہوجاتی ہے شدت سے سر پر درد ہوتا ہے سرد پسینہ آنے لگتا ہے بدن کا رنگ زرد ہوجاتا ہے بدن مین بھاری پن اور کھجاوٹ پیدا ہوجاتی ہے ہونٹھ پھڑکتے ہین متلی اور ہچکی اور قلق ہوتا ہے غنودگی اور غفلت ہونے لگتی ہے کہتے ہین اسکے کاٹنے کی جگہ ڈنک اتنا گہرا نہین ہوتا جیسا کہ بچھو کے کاٹنے سے ہوتا ہے اگر رتیلا بدن پر کاٹے تو اسکو کچلکر اس جگہ باندھ دین زہر چوس لیگا اسکے خواص مین سے ہے کہ اگر تپ دوری والے کے بازو پر زندہ باندھ دین تو دورہ رک جائے رتیلا کی بہت سی قسمین ہین انکے اعراض بھی خاص خاص جدا جدا ہین۔ جس کی تفصیل یہ ہے۔

Hakeem Shoukat Ali

(۱) بعض کا رنگ سرخ اور بدن گول ہوتا ہی اسکے کاٹنے سے سخت درد پیدا ہوتا ہی ہاتھ پیر سرد ہو جاتے ہیں بدن کے رونگٹے کھڑے ہوتے ہیں اور کانپنے لگتا ہی رانون میں بوجھ معلوم ہوتا ہی اور کھجلی پیدا ہو جاتی ہی (۲) بعض کا پیٹ گول اور رنگ سفید منھ چھوٹا ہوتا ہی اسکے کاٹنے سے تھوڑا سا درد اور کھجلی اور پیٹ مین مروڑ اور دست عارض ہوتے ہین (۳) بعض کا رنگ زرد ہوتا ہی بدن پر رونگٹے ہوتے ہین اسکے کاٹنے سے سخت دست آتے ہین بدن خوب کانپنے لگتا ہی پیٹ اور آنتین پھول جاتی ہین ٹھنڈا پسینا آنے لگتا ہی اور اکثر مریض جلد مرجاتا ہی (۴) بعض کا رنگ انگوری اور سیاہی مائل ہوتا ہی جسکو یہ کاٹتا ہی اسکے شدت سے درد پیدا ہوتا ہی تمام بدن مین سردی جاتی ہی بدن کانپتا ہی رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہین سرد پسینا آنے لگتا ہی تمام اعضا سُن ہو جاتے ہین زبان سے بات نہین نکل سکتی بلکہ کبھی بالکل آواز بند ہو جاتی ہی کبھی منھ سے رال جاری ہو جاتی ہی پیٹ پر ورم آجاتا ہی معدہ کھنچنے لگتا ہی ریح مقعد سے کثرت سے نکلنے لگتی ہی منھ اور پاخانے کی راہ کبھی ایسی رطوبت نکلنے لگتی ہی جیسے ام عنکبوت یعنی مکڑی کا آنا ہوتا ہی شہوت کثرت سے ہوتی ہی منی نکلنے لگتی ہی پیشاب گدلا اور سختی سے نکلتا ہی ایسا آدمی اگر گرم پانی مین بیٹھ جاتا ہی تو تمام اعراض مٹ جاتے ہین جب اُس پانی سے نکلتا ہی تو بدستور وہ اعراض لوٹ آتے ہین (۵) بعض کی وضع چیونٹی کی سی ہوتی ہی اور بازو چیونٹی کے سے اور سرخ ہوتے ہین گردن سیاہ ہوتی ہی سر سفید ہوتا ہی پشت پر مختلف رنگ کے نقطے ہوتے ہین اسکے کاٹنے سے زیادہ تکلیف نہین ہوتی جلن کھجلی اور بدن مین لرزہ پیدا ہو جاتا ہی (۶) بعض کی وضع زیتون سرخ کی سی ہوتی ہی اسکے کاٹنے سے تھوڑی سی سوزش اور شدید کھجلی اور متلی اور گردن مین کھچاوٹ پیدا ہو جاتی ہی اور غنودگی چھا جاتی ہی زانو کمزور ہو جاتے ہین (۷) بعض کا قد ٹڈ یا جوار کے دانے کے برابر ہوتا ہی پیٹ لال پانون سفید ہوتے ہین اور رواں بدن پر بہت ہوتا ہی اسکے کاٹنے سے انگوری کڑی کے سے اعراض پیدا ہوتے ہین (۸) بعض بالکل سیاہ ہوتا ہی یہ نہایت خراب اور بدتر ہی اسکے کاٹنے سے سخت درد پیدا ہوتا ہی بدن مین سردی اور لرزہ طاری ہوتا ہی اور وہ حال ہوتا ہی جو سرخ قسم کے کاٹنے سے ہو جاتا ہی (۹) بعض کی پشت پر جگہ جا خطوط ہوتے ہین اسے کوکبیہ کہتے ہین اسکے کاٹنے سے بدن سُست اور سُن ہو جاتا ہی سر مین بوجھ اور شدت کا درد پیدا ہو جاتا ہی ہاتھ پانون سرد ہو جاتے ہین بدن پر رونگٹے کھڑے ہوتے ہین اور وہ کانپنے لگتا ہی (۱۰) بعض تِس مکھی کی طرح ہوتا ہی جو چراغ کے پاس پاس اُڑتی ہی یہ سیاہ سے بھی خراب ہی اسکے کاٹنے سے سخت درد سر اور غنودگی عارض ہوتی ہی اور جلد آدمی مرجاتا ہی۔

علاج۔ رتیلا کے کاٹے ہوے کا کلی طور پر یہ ہی کہ کاٹی ہوئی جگہ پر بھری سینگیان لگوائین اور زہر کے جذب کرنیوالی دوائین اُس مقام پر رکھین پھر انجیر کی لکڑی کی راکھ اور نمک برابر برابر پرانی شراب مین ملا کر پلائین تریاق فاروق کھلائین کلونجی شراب معمولی کے ساتھ پھنکائین رسوت کو روغن گل مین حل کرکے لیپ کرین ماؤف عضو کو گرم پانی مین رکھین صاحب خلاصہ کہتا ہی کہ بہتر علاج اسکا یہ ہی کہ دودھ پلائین اور قے کرائین۔

رُمو (۵)

بفتح میم وضم کاف تازی و واو مجہول محیط مین آخر مین ہاے مجہول بھی لکھی ہی اور ویدک کی کتابون مین یا تونین یاے تحتانی ہی مارواڑ کے آدمی چرپوٹن جیم فارسی کے کسرے سے کہتے ہین میواڑ مین چرپوٹی بولتے ہین پنجاب مین کنیچ منیچ

Hakeem Shoukat Ali

بھی نام ہے گجراتی مین بیلڑی اور بنگالی مین کاک ماچی نام ہو (رباہ تربک و انگور شغالان دف) عنب الثعلب (ع)

صفات و شناخت - اسکے پودے چھوٹے چھوٹے ہوتے ہین برسات مین جمتے ہین اسکی کئی قسمین ہین۔ بستانی - جنگلی اور پہاڑی - پھر انمین سے بھی ہر ایک نر و مادہ ہوتا ہو - نر بستانی کو کاکنج کہتے ہین مطلقاً کو سے مادہ بستانی مراد ہوتی ہو جسکا پھل پک کر زرد و سرخی و شیرینی مائل ہو جاتا ہو اور بیج چھوٹے چھوٹے سفید رنگ ہوتے ہین اور بعض کا پھل سیاہ بھی ہوتا ہو مگر یہ قسم سمیت سے خالی نہین - اسلیے پینے کھانے کی دواؤن مین استعمال نہین ہوتی - اور جنگلی کی ایک قسم مادہ ہو جسے عنب الثعلب مجنن (بضم میم و فتح جیم تازی و کسر نون مشدد مکسور و سکون نون ثانی یعنی جنون آور) کہتے ہین بالکل سمی ہو ہ۔ ماشہ نشہ لے آتی ہو اور ڈیڑھ تولہ قاتل ہو بعض ایسی قسم ہو کہ وہ بلاور زمینون کے عضو کو سن کر دیتی ہو اسے عنب الثعلب مخدر (بضم میم و فتح خائے نقطہ دار و کسر دال مہملہ مشدد و سکون رائے مہملہ) کہتے ہین اور پہاڑی قسم نیند زیادہ لاتی ہو اسے عنب الثعلب منوم (بضم میم و فتح نون و کسر واو مشدد و سکون میم) بولتے ہین ان تینون قسمون کا شمار کاکنج مین ہو چنانچہ کاکنج کے ذکر مین یہ بات کھولدی گئی ہو یہان بستانی مکوئی قسم مادہ کا بیان مقصود ہو جسکو عام طور پر لوگ جانتے ہین۔

طبیعت - دوسرے درجے مین سرد و خشک ہو شیخ نے سرد پہلے درجے مین اور خشک دوسرے درجے مین لکھا ہو بعض کہتے ہین کہ گرم و خشک دوسرے درجے مین ہو بعض کہتے ہین کہ سرد و تر پہلے درجے مین ہو بعض دوسرے درجے مین سرد و تر بتاتے ہین گرمی کا قول تجربے کے خلاف ہو۔

خواص و فوائد - کو قوت قابضہ اور رادعہ اور محللہ تینون رکھتی ہو اسکے پتون کا لیپ ورمون کو تحلیل کرتا ہو اسکے رس سے غرغرہ کرنا خناق اور ورم حلق و اثون اور گلے کے درد کو مفید ہو - پتون کو پیسکر سر پر لیپ کرنے سے درد سر اور دماغ کے حجابون کا ورم دفع ہوتا ہو اسکا شیرہ بھی یہی فوائد رکھتا ہو اسکا نچوڑ اور نطول نزلون کو نافع ہو اسکے تر و خشک پھل مادی مین نضج پیدا کرتے ہین اور اسکو معتدل القوام بناتے ہین مواد کو نکلنے پر آمادہ کرتے ہین لطافت پیدا کرتے ہین اور قابض ہین حرارت و پیاس کو تسکین دیتے ہین اور ورم دبالج کو تحلیل کرتے مین گرمی کے ورمون کو نافع ہین پیشاب لاتے ہین ہیچش و استسقا و زیادتی خون حیض و رطوبات رحم کو مفید ہین اسکے پتون کو روغن گل مین ملاکر آگ سے جلے ہوے پر لگانے سے زخم اور آبلے کو نفع ہوتا ہو ان پتون کو جو کے آٹے کے ساتھ سرطان متقرح پر بار بار لگانے سے جاتا رہتا ہو سفیدے اور مرداسنگ کے ساتھ حمرہ اور نملہ کو نافع ہو گیلانی نے کہا ہو کہ مکو مین اورام باطنی کے تحلیل کرنے کی خاصیت ہو روغن گل مین ملاکر لگانے سے بچون کے دماغ کا ورم جاتا رہتا ہو - صرف سفیدے کے ساتھ چیچک کے زخمون کو نافع ہو اسکی ہ ماشہ مقدار شراب کے ساتھ کھانے سے نیند آجاتی ہو اسکے پتون کا رس آنکھ کے کوئے کے ناصور کو نافع ہو اسیطرح اسکے پتون کو روئی کے ساتھ لگانا نافع ہو اسکو آنکھ مین لگانے سے بینائی قوی ہوتی ہو آنکھ کے امراض کے شیافون کو پانی کی جگہ اسکے رس مین گھسنا مفید ہو اور یہ انڈے کی سفیدی کا عمدہ بدل ہو اسکے اجزا کا رس آنکھ مین ڈالنے سے اسکے زخم کو نفع پہونچتا ہو اسکے پتون کا رس چند مرتبہ نیم گرم ناک اور کان مین ڈالنے سے گرمی کا کان کا درد جاتا رہتا ہو مکو کے پتون کے رس سے حقنہ کرنے سے جنون اور تپی آنکھلنے کو نفع پہونچتا ہو اور آنتون کا تنقیہ ہو جاتا ہو کیونکہ اسمین سوائے

Hakeem Shoukat Ali

قبض پیدا کرنے کے دست لانے کی بھی قوت ہی اسکے پتون کو پیسکر رحم مین رکھنے سے لہو اور رطوبت کا نکلنا بند ہوتا ہی اور اسکی سردی کی وجہ سے اسکا حمول احتلام کو بھی نفع دیتا ہی زن حاملہ کا اسکے پینے سے حمل گر جاتا ہی جالینوس کہتا ہی کہ اسکے پتے پیسکر سرکے مین ملا کر کھانے سے بحیثیت مُنقّی ہی اسکے بیج روزانہ ۴ ماشہ پھانکنے سے یرقان دفع ہوتا ہی پیشاب کا ادرار کرتے ہین مثانے کے زخم کو صاف کرتے ہین اگر گردے مین گرم ورم اور پھوڑا اور پیپ اور زخم پیدا ہو تو اسکے لیے نہایت مفید ہین اگر عورت روزانہ سات دانے نگل لیا کرے تو بانجھ ہو جاے مکوہ کے پتون کا پانی بن پکایا ہوا بہت قی لاتا ہی - وید کہتے ہین کہ مکو کے پھل طاقت اور پیشاب بڑھانے والے سرد اور چرب ہین خون کو خوب صاف کرتے ہین اور سینے کے مرض کو مٹاتے ہین اسکے اجزا کا جوشاندہ پلانے سے بخار چھوٹتا ہی اسکے جوشاندے مین پیپل کا سفوف برکا کے پلانے سے ضعف باضمہ مٹتا ہی اسکے جوشاندے سے آنکھون کو دھونے سے نظر تیز ہوتی ہی اور پھوڑے کو دھونے سے پھوڑے دفع ہوتے ہین باولے کتے کے کاٹے ہوئے کو اسکا جوشاندہ پلانے سے اور اسی سے اسکے زخم کو دھونے سے زخم بھر جاتا ہی اور زہر اُتر جاتا ہی اسکا جوشاندہ پلانے سے بدن مین گھسی ہوئی چیچک پھر باہر آجاتی ہی اسکے جڑ کے جوشاندے مین تھوڑا سا گڑ ملا کے پلانے سے نیند آجاتی ہی اسکے پتے پھل اور ڈالیون کا شیرہ نکال کے پلانے سے استسقاے زقی اور سینے کے امراض دفع ہوتے ہین اسکے رس کا لیپ کرنے سے استسقاے زقی مٹتا ہی اسکے پتون کو چابنے سے منھ اور زبان کے چھالے دفع ہوتے ہین - استسقاے زقی والے کو اسکے پتون کو پکا کر دہی سے کھلانا چاہیے اسکے پتون کا ساگ کھانا فی الفور بھوک پیدا کرتا ہی اسکا شیرہ ملین بلغم اور مدر بول ہی اسکے پتون کے جوشاندے مین شورے اور نوشادر کے تیزاب کی چار چار بوندین ڈالکے پلانے سے بہت دنون کا ورم جگر تحلیل ہوتا ہی اسکے جوشاندے مین ہلدی کا سفوف ڈال کے پلانے سے یرقان دفع ہوتا ہی تمام بدن کے ورم پر اسکے پھلون کو پیسکر گرم کرکے لیپ کرنا چاہیے اسکے پتون کے رس مین گھی یا تیل ملا کے دانتون کی جگہ پر ملنے سے دانت بغیر تکلیف کے نکل آتا ہی اسکی جڑ کو سوت سے باندھکر سر پر باندھنے سے موقوف ہوئی نیند آنے لگتی ہی اسکی جڑ کان مین باندھنے سے رات کو چڑھنے والا بخار دفع ہوتا ہی اسکے رس مین سہاگہ ملا کے پلانے سے قی رکتی ہی جسکی آنکھون سے ہمیشہ رطوبت جاری ہو اُسکی آنکھون کو بند کرکے اسکے پھل کو گھی سے چکنا کرکے اُنکی دھونی دینے سے کیڑے باہر نکل آتے ہین - مضر مثانہ مصلح قند

بدل کاکنج مقدار خوراک سفوف ۲ تا ۴ ماشہ تک - اور جوشاندے مین ۳ تولہ تک -

مکو کے پتون کا پھاڑا ہوا پانی

ان بھوت چلتا سا گر لکھتا ہی کہ مکو کے ہرے پتون کو کچل کر رس نچوڑ کر اسکو مٹی کے برتن مین اتنا گرم کرین کہ اُسکا رنگ بدلکر ہرے سے گلابی ہوجاے تب چھان کے ٹھنڈا کرکے پلانا چاہیے -

منافع - یونانی اطبا کہتے ہین کہ اسکے پتون کا پھاڑا ہوا پانی ورمون کو تحلیل کرتا ہی اندرونی ہون یا بیرونی جگر گرم اور معدے اور گرمی کے دردسر کو نافع ہی صفراوی اور تلخ خلطون کو دستون کی راہ نکالتا ہی استسقا اور یرقان اور گرمی کے ورم مقعد کو مفید ہی اسکے اندر قوت قبض و اسہال دونون ہین پیاس اور گرمی کو بہت تسکین دیتا ہی وید کہتے ہین کہ مکو کے پتون کا پھاڑا ہوا پانی پندرہ سولہ تولہ روزانہ لگاتار پلانے سے بہت دنون سے بڑھا ہوا جگر کم ہو جاتا ہی اسکی تھوڑی سی

Hakeem Shoukat Ali

مقدار دینے سے بدن کے بہت دنون کے لال چٹے مٹ جاتے ہین اسمین مصری ملا کے پلانے سے سوزاک کی بدبودار پیپ اور آلایش بند ہوجاتی ہو۔ مقدار خوراک ۱ تولتک اور بعضون نے اسکو ۵ سے ۲۰ تولتک لکھا ہو۔

مکھانا (ھ)

بفتح میم وفتح کاف تازی مخلوط بہاء وسکون الف وفتح نون وسکون الف اور آخرمین ہاے بھی لکھتے ہین اور نون کی جگہ راے مہملہ سے بھی تلفظ کرتے ہین اسکو لاوہ بھی کہتے ہین

صفات وشناخت۔ محیط اعظم مین لکھا ہو کہ ایک ہندوستانی روئیدگی کا بیج ہو کہ تالابون مین بہت پیدا ہوتی ہو اسکے پھول اور پتے نیلوفر کے پھول اور پتون کی طرح ہوتے ہین پانی کم ہوجانے کے بعد اسکی جڑکو جو متوسط سے چقندر کی برابر نکلتی ہو اور پوست اسکا سیاہ اور کھردرا ہوتا ہو توڑنے سے سیاہ اور گول دانے جنکا مغز سفید اور تھوڑا سا میٹھا اور چیپدار اور کچھ بدمزہ بھی ہوتا ہو مثل ریٹھے کے نکلتے ہین جو علحدہ علحدہ خانون مین ہوتے ہین انکو خامی اور نرمی کی حالت مین کھاتے ہین پک جانے کے بعد بھوننے پر یہ شکل ہوجاتی ہو جو مکھانے کی تم دیکھتے ہو بعض کا قول یہ ہو کہ تخم کنول گٹہ بھوننے سے مکھانے کی شکل پر ہوجاتے ہین تحقیق مقالات احسانی مین لکھا ہو کہ صحیح یہ ہو کہ تالاب مین یا آب رواں کے کنارون پر جو پانی گڑھون مین رہجاتا ہو اسمین ایک گھاس سنگھاڑے کی طرح از خود جمتی ہو اور وہ مثل انگور مدور کے بکثرت پھلتی ہو اُن پھلون کو سڑانے سے پوست رقیق دور ہوجاتا ہو گول اور سیاہ بیج نکلتے ہین انکو ترکرکے ریت مین بھونکر کوٹ کر پوست سیاہ دور کرکے دوبارہ بھونکر مکھانا بناتے ہین یہ بتاسے کے برابر اور اُسی کی طرح پھولا ہوا ہوتا ہو اور تال مکھانا اسکو نہ سمجھنا چاہیے کیونکہ وہ ننھا سا بیج ہو۔

طبیعت۔ گرم وتر وبعد سرد بتاتے ہین۔

خواص وفوائد۔ تازہ مکھانا بدن اور اعضاے بدن کو قوت دیتا ہو منی زیادہ کرتا ہو اور پیدا کرتا ہو خون کا جوش ساکن کرتا ہو خشک اور بریان قابض ہو دستو کو بند کرتا ہو رقت منی کو دفع کرتا ہو مقوی باہ ہو گرم مزاج والون کو مضر ہو بعد کہتے ہین کہ مکھانا ثقیل ہو معدے کو قوت دیتا ہو منی پیدا کرتا ہو اور منی کو گاڑھا کرتا ہو غلبۂ باد اور خون کو دفع کرتا ہو ہندوستان کی عورتین بچہ پیدا ہونے کے بعد بہت استعمال کرتی ہین۔

مکھن (ھ)

بفتح میم وفتح کاف تازی مشدد مخلوط بہاء وسکون نون۔ مَسْکَہْ (ف) زُبد (ع)

صفات۔ مشہور چیز ہو عمدہ وہ ہو جو تازہ اور خوشبودار ہو سب مین لطیف گاے کا مکھن ہو اور بھینس کا مکھن سب سے زیادہ غلیظ اور چکنا ہو۔

طبیعت۔ گرم پہلے درجے مین اور تر اُسکے آخر مین۔ بعض کہتے ہین کہ گرم دوسرے درجے مین اور تر اعتدال کے ساتھ ہو بعض کہتے ہین کہ گرم اعتدال کے ساتھ ہو اور دوسرے درجے مین تر ہو بعض کہتے ہین کہ گرم پہلے درجے مین اور تر دوسرے درجے مین بو علی سینا نے گرم وتر پہلے درجے مین لکھا ہو مگر رطوبت کچھ زیادہ ہو بعض کہتے ہین کہ اسکی طبیعت گھی کیطرح ہو بعد سرد جانتے ہین۔

خواص وفوائد۔ قبض دفع کرتا ہو مادے مین نضج پیدا کرتا ہو اور اسکو معتدل القوام بناتا ہو بدن کو فربہ کرتا ہو سدے

مولف نے دیکھا ہے کہ کنول گٹے کے بیج بھون لیتے ہین تو اسکی ہیئت کھل کر مکھانا سی ہوجاتی ہے چنانچہ بعض مکھانون مین کالے ٹکڑے چھلکون کے سخت اوپر کے حصے کے لگے ہوتے ہین اگر دونون علحدہ چیزین ہین تو نہایت قریب ہین ۱۲

Hakeem Shoukat Ali

ہشا تا ہی آواز کو صاف کرتا ہی پھیپھڑے کے اطراف اور حلق کی خشونت اور خشک کھانسی اور اعضاے ظاہری و باطنی کے اورام کو مفید ہی فضلات کو براہ پیشاب نکالتا ہی شہد کے ہمراہ ذات الجنب اور ذات الریہ کو مفید ہی اسکو بدن پر ملنے سے کھال نرم ہوتی ہی شکر و خشخاش کے ساتھ کھانا بہت ہی اشتہا پیدا کرتا ہی اسکو بدن پر ملنے سے بالخاصہ تغذیہ حاصل ہو جاتا ہی معدے مین داخل ہونے کی بھی احتیاج نہین ضعف دماغ کو دور کرتا ہی اس سے پاخانہ کھلکر ہوتا ہی اسکو پڑو پر ملنے سے تھوریان بھی زائل ہوتی ہین اسطرح لگانا چاہیے کہ اول بدن کو سرد پانی سے دھووین پھر گھین مل کر نرم اور موٹے کپڑے پہن لین تاکہ پسینہ آجاے پھوڑون پر لگانے سے پیپ اور مواد صاف ہوتا ہی اور گوشت بھر جاتا ہی - تین تولہ یا اس سے کم و زیادہ گھین روزانہ ایسی حالت مین کھاوین کہ ابھی کچھ نہ کھایا ہو تو تمام قوتین اور تمام حواس قوی ہو جاتی ہین اکثر اسطرح کھانے سے ایک ماہ کے بعد فوائد ظاہر ہوتے ہین یہ راے اطباے ہند کی ہی اگر اسکو چراغ مین بھر کر کاجل پاڑ کر آنکھ مین لگایا کرین تو رطوبت خشک ہو جاے اور آنکھ کا زخم بھر جاے اسکو شہد مین ملا کر دودھ پیتے ہوے بچے کے مسوڑون پر ملین تو دانت آسانی سے نکل آئین - ڈھیلا کرنے والا اور قوت تحلیل رکھنے والا ہی مگر اتنا محلل نہین کہ سخت بدنون مین تحلیل کا فعل کرسکے بلکہ سختی و نرمی مین متوسط بدنون مین تحلیل کا کام دیتا ہی اور جو بدن کہ ملائم ہین ان مین آسانی سے مادے کو تحلیل کر دیتا ہی اسلیے بچون اور عورتون کے پھوڑون اور ورمون کو نفع پہونچاتا ہی اگر اعضا مین مواد گرنے سے درد پیدا ہو جاے تو اسکی دھونی سے صحت ہوتی ہی اور یہ دھونی خشکی و قبض پیدا کرتی ہی اسکو زور سے داد پر ملنے سے جاتا رہتا ہی اور سر کا وہ گنج بھی جو خشک ہو اسکو زور کے ساتھ اسپر رگڑنے سے مٹ جاتا ہی - اسکو گلاب کے ساتھ تین بار دھو کر کپڑے پر لگا کر آنکھ پر رکھنے سے ایسا ورم گرم جسکے ساتھ شدت سے درد ہو کم ہو جاتا ہی جنگاسون کے اور کان کی گدیہ کے پاس کے ورم گرم پر اسکے لگانے سے پک جاتے ہین - ناک مین پھنسیان ہو جائین تو اسکے ملنے سے نفع ہوتا ہی اسکو مغز بادام اور کھانڈ کے ساتھ کھانے سے سوکھی کھانسی مٹتی ہی اور تھوک آسانی سے نکلنے لگتا ہی اسکو کھانڈ کے ساتھ کھانے سے پاخانہ بھی آسانی سے آتا ہی کیونکہ کھانڈ مین جلا اور تلئین ہی اور اسکے چاٹنے سے تھوک مین خون کا آنا رک جاتا ہی اسکو ہمیشہ استعمال مین رکھنے سے سل کا عارضہ اور پھیپھڑے کا زخم جاتا رہتا ہی انڈے کی زردی مین ملا کر کھانے سے اخلاط کی سوزش دفع ہوتی ہی معمولی مقدار مین کھانے سے تلئین شکم کا فائدہ دیتا ہی اور زیادہ مقدار مین کھانے سے دست لاتا ہی اگر قابض دواؤن کے ساتھ کھایا جاوے تو پیچش اور دست کہ تیز اخلاط سے پیدا ہون مٹتے ہین شربت ورد کے ساتھ کھانے سے دواے مسہل کی سختی اور زیادتی کو گھٹاتا ہی اسکے ساتھ حقنہ کرنے سے ورم گرم کو صحت ہوتی ہی ۵ تولہ ۱۰ ماشہ گھین دو تولہ ۱۰ ماشہ کھانڈ کے ساتھ کھانے سے پیشاب کی تنگی موقوف ہوتی ہی اسکو انڈے کی زردی کے ساتھ یا تنہا آگ سے جلے ہوے مقام پر لگانے سے نفع ہوتا ہی اسکے کھانے اور لگانے سے ہر قسم کا زہر اترتا ہی کنکھجورے اور افعی کا زہر بالتخصیص زائل کرتا ہی مضر فم معدہ کو ضعیف اور ڈھیلا کرتا ہی بھوک گھٹاتا ہی کبھی متلی بھی پیدا کر دیتا ہی اور معدے کے منھ پر ٹھہرا رہتا ہی مصلح شکر سفید - شہد - نمک اور قابض چیزین اور ترش اور تیز چیزین بدل گاے کا وہ دودھ جسکو اتنا جوش دیا جاے کہ پانچوان حصہ جل جاے اور تازے کا بدل اور دوا مین روغن زیتون یا چربی یا گاے کا گھی دھلا ہوا - قدر خوراک ۸ تولہ ۹ ماشہ تک -

Hakeem Shoukat Ali

وید کہتے ہیں کہ مکھن کو مصری کے ساتھ کھانے سے حلق کی خشونت دور ہوتی ہے اسکو بدن پر ملنے سے طاقت بڑھتی ہے اسمین ناگ کیسر کا سفوف یا کھانڈ ملا کے یا مل میکر اُنکے ساتھ چاٹنے سے بواسیر کا خون رک جاتا ہے۔ اسمین شہد اور کھانڈ ملا کے چاٹنے سے یا دودھ اور گھی اور شہد ملا کے پلانے سے سل کو آرام ہوتا ہے مکھن کو مصری کے ساتھ چٹانے سے جائے فل کا نشہ اُترتا ہے سر کے تمام بدن پر مکھن کا لیپ کرنے سے اُنکی گرمی اور سوزش دور ہوتی ہے۔

گائے کا مکھن ۔ منی بڑھاتا ہے باد اور بلغم اور صفرا دور کرتا ہے دست بند کرتا ہے پرہیز کے لیے خوب ہے مزاج کو نازک اور خوش بناتا ہے آنکھ کے امراض دور کرتا ہے روشنی بخشتا ہے بچون کے لیے بہت مفید ہے اسکے ساتھ شہد اور کھانڈ ملا کے کھانے سے خون کے دست رکتے ہیں۔

بھینس کا مکھن ۔ سردی اور بلغم ریح اور باد پیدا کرتا ہے بھوک گھٹاتا ہے صفرا اور پیاس اور خفقان کو نافع ہے طبیعت پر ہوشیاری لاتا ہے اور منی پیدا کرتا ہے۔

بکری کا مکھن ۔ کھانسی اور پیشاب کے امراض اور درد شکم کو جو تپ کے وقت عارض ہو اور بواسیر کو اور خارشت کو اور تپ کو اور یرقان کو دفع کرتا ہے اسکو سر پر ملنے سے گرمی کا درد سر موقوف ہوتا ہے۔

بھیڑ کا مکھن ۔ باد دفع کرتا ہے قوت گویائی بخشتا ہے خوشی اور قوت پیدا کرتا ہے قوت جماع اور ہاضمہ کو مفید ہے۔

مکھی (ھ)

بفتح میم و کسر کاف مشدد مخلوط بہا و سکون یائے معروف۔ مگس (ف) ذباب (ع)

صفات ۔ کتے اونٹ گائے وغیرہ کے ابدان سے پیدا ہوتی ہے اسطرح کہ اُنکے بدنوں سے کیڑے پیدا ہو کر بتدریج مکھی بن جاتے ہیں اور ایک ہفتے کے اندر پر نکل آتے ہیں اور انسان کے فضلے سے بھی مکھی بنتی ہے اسکی شکلیں اُن حیوانات کے مختلف ہونے کی وجہ سے مختلف ہوتی ہیں جنسے وہ پیدا ہوتی ہے مطلق مکھی سے وہ مراد ہے جو انسان کے فضلے سے بنے اور وہ دو قسم ہے خرد و بزرگ بڑی کو خر مگس کہتے ہیں باد جنوب چلتی ہے تو اسکی کثرت ہو جاتی ہے۔ باد شمالی چلتی ہے تو کم ہو جاتی ہے نر و مادہ انہیں جفتی بہت کرتے ہیں اکثر ایسا ہوتا ہے کہ نر اس کا مادہ پر سوار ہوتا ہے اور مادہ اُڑتی ہے اور ایسا دوسرے حیوانات میں نہیں ہوتا۔ سب میں بہتر سیاہ ہے بعد اُسکے نیلی اور سب سے بری زرد ہے مشرقی افریقہ میں جھیل وکٹوریا نیانزا کے کنارون کے قریب اور اندرونی جزائر میں تین قسم کی مکھیان پائی گئیں جب یہ مکھیان انسان کو کاٹتی ہیں تو سونے کی بیماری پیدا کر دیتی ہیں۔ اسکے تجربات اسطرح کیے گئے ہیں کہ اسی قسم کی مکھیان پکڑ کر کتون اور بندرون کے چپکائی گئیں جلکے اثر سے چنگے بھلے کتون اور بندرون کو بھی بیماری ہو گئی۔ مکھی کے دو ہی آنکھیں دکھلائی دیتی ہیں لیکن خردبین کے شیشے سے ایک ایک آنکھ کے اندر جالی کیطرح چار چار ہزار سے اوپر آنکھون کے نشان گنے جا سکتے ہیں اس حساب سے مکھی کے آٹھ ہزار آنکھیں ہوتی ہیں۔

طبیعت ۔ گرم و تر پہلے درجے میں اور اسکی راکھ سرد و خشک ہے۔

خواص و فوائد ۔ زودی ہے آنکھ کے ورم کو تحلیل کرتی ہے اسکو شراب کے ساتھ پینا عسر ولادت کے لیے مجرب ہے مکھی کا سر دور کر کے بھڑ کے کاٹنے کی جگہ زور سے ملیں درد کو تسکین ہو جائے اور زہر کو جذب کرے مرغی کے انڈے کی زردی میں خوب حل کر کے آنکھ پر لگانے سے درد کو تسکین ہوتی ہے اور آنکھ کا گوشت زائد کہ ابھی سخت نہ ہوا ہو دور

Hakeem Shoukat Ali

ہو جاتا ہی اسکو مدت تک ملنے سے داء الثعلب کا عارضہ جاتا رہتا ہی - سو مکھیون کو تل کے تیل مین ڈال کر دھوپ مین چالیس روز تک پرورش کرین اور تازہ کر بدلین یہ روغن بالون کے جمانے مین مجرب ہی اور سیاہ رکھتا ہی ذکائی مین لکھا ہی کہ مکھی کا گوہ اور سیاہ مرچ پیسکر بالخورے پر لگانا مفید ہی جس بچے کو نیند زیادہ کسل اور ثقل اور ماندگی کے ساتھ آتی ہو جسے بیماری کہتے ہین تو اسے پہلے روز ایک مکھی پر دور کرکے اجواین کے ساتھ ملکر کھلاوین اور دوسرے روز دو مکھیان ایک ماشہ اجواین کے ساتھ اور تیسرے روز تین مکھیان اور چوتھے روز چار اسی طرح سات دن تک ایک ایک مکھی بڑھاتے رہین پھر ہر روز ایک ایک کم کرتے جائین چودھوین دن تک بالکل مرض کا مادہ اکھڑ جاتا ہی - اگر گیارہ روز متواتر گڑ مین لپیٹ کے مریض یرقان کو بے اسکی اطلاع کے کھلائین تو دفع ہو جاے اور اسکا گوہ کہ رسی دجیرہ پر جما ہوتا ہی پانی مین حل کرکے کان مین ڈالنا کان کے درد کے لیے مجرب ہی ایک مکھی لیکر اور گڑ مین لپیٹ کر پندرہ بار درود پڑھکر اسکو دم کرکے کھلانے سے نارو جاتا رہتا ہی - جب مکھی کو برص کے مقام پر ضماد کرین اور دھوپ مین بیٹھ جائین اور بار بار ایسا کرین جلد بدن اتر اتر کر نکلنے لگے گی اور آخر طلال کا سا عمل کریگی - صاحب جامع نے لکھا ہی کہ عوام کا گروہ اور عورتین بیان کرتی تھین کہ یہ امر ہمارے تجربے مین آیا ہی کہ مکھیون کا گوہ جو رسی پر انکے بیٹھنے سے جمع ہو جاتا ہی برص کے مریض کو کھلائین اور ناموافق چیزون سے پرہیز رکھائین اور دھوپ مین بٹھادین اور برص کے مقام کو کھلوادین تاکہ چھالا پڑ جاے مرض جاتا رہے اور اطریلال کا سا عمل کرے - اگر بہت سی مکھیان جمع کرکے سرکے مین ملاکر پنڈلی کے پھوڑون پر لگائین تو زائل ہو جائین اگر بڑی مکھی کو پکڑکر سر اسکا کاٹ کر پلک کے پروال اکھیڑ کر اس مقام پر مل دین اور مدت تک ایسا کرین تو پھر پروال نہ نکلین سیاہ ہڑتال گاے کے دودھ مین پیسکر رکھدی جاے تو مکھی اسکے پاس نہ آئے اور جو آئے تو مر جاے - مکان مین کندش یا سلیخہ یا کاغذ کا دھوان کیا جاے تو مکھیان بھاگ جائین تازہ کندر اور زرد ہڑتال ہم وزن لے کر پیسکر پیاز دشتی کے پانی مین گوندھکر تیل سے چکنا کرکے مکھی بنا کر کھانے کے پاس رکھدے تو کوئی مکھی قریب نہ آئے پیاز دشتی کی بو سے مکھی مرجاتی ہی کافور کی خوشبو اور روغن زیتون سے بھی بھاگ جاتی ہی کدو کدو کے پتون کی دھونی اور انکے جوشاندے کے چھڑکنے سے بھی بھاگ جاتی ہی اگر مکھی مرجاے اور اسپر لوہے کا میل ڈالا جاے تو جی جاے ہری مکھی لے کر سر اسکا جدا کر دیا جاے اور سر مٹی کپڑے یا ہرے کپڑے مین لپیٹ کر باتی بنا کر رکھکر سبز چراغ مین تل کے تیل کے ساتھ روشن کیا جاے تو جو مکان مین ہوگا بغیر سر کا نظر آئیگا ابن زہر نے ایسا ہی لکھا ہی -

مگر (ھ)

بفتح میم و فتح کاف فارسی و سکون راے مہملہ اور مگر مچھ - نہنگ (ف) تمساح (ع)

صفات و شناخت - دریائی جانور ہی - بہت قوی اور شہزور ہوتا ہی دریا مین شیر اور ہاتھی کو کھینچ لیجاتا ہی اور ماری اسکی ہی چابنے کے وقت اوپر کا جبڑا ہلاتا ہی بخلاف اور جانورون کے اسکو ناکا بھی کہتے ہین گھڑیال بھی اسی قسم کا جانور ہی فرق اسقدر ہی کہ وہ کھجور کے تنے کی طرح لمبا ہوتا ہی اور اسکے سر پر ایک افزونی ہوتی ہی جیسے ڈبیا رکھی ہو اور مگر چھپکلی یا گوہ کی وضع کا جانور ہی مگر اور گھڑیال ہندوستان اور مصر وغیرہ گرم ملکون کی ندیون مین تیس تیس فٹ تک لمبے ہوتے ہین یہ سو کے قریب انڈے دیتے ہین مگر اکثر سانپ کھا جاتے ہین اس سے بہت بڑھنے نہین پاتے محیط اعظم

Hakeem Shoukat Ali

مین لکھا ہی کہ مگر کے دبر نہین ہوتی جس سے گو نکلے جب ہگنے کی ضرورت ہوتی ہی تو اپنا منھ کھولدیتا ہی پس ایک پرند جسکو قطقاط کہتے ہین آتا ہی اور اُسکے منھ مین گھس جاتا ہی اور جو کچھ اُسکے پیٹ مین فضلہ ہوتا ہی کھالیتا ہی اور مگر مین یہ قوت منھ بند کرنے کی قدرت نہین ہوتی کیونکہ اس پرند کے سر پر ایک سخت چیز کانٹے کی طرح ہوتی ہی جو مگر کے حلق مین چبھتی ہی جب سب فضلہ کھالیتا ہی تو نکل کر اُڑ جاتا ہی یہ قصہ بالکل غلط ہی اور دیور کے تالاب مین سے ایک مگر پکڑا گیا اور پنجرے کے اندر خشکی مین کئی دن تک بند رہا مین نے دیکھا کہ اُسکو مچھلیان کھلاتے تھے اور اُسکے مقعد تھی جسکے ذریعہ سے ہگتا تھا اور بہت سے مگر مین نے شکار کیے ہوے دیکھے ہین اور گھڑیال بھی مین نے رامپور مین دیکھا تھا - نواب رامپور کے ایک رشتہ دار شکار کرکے لائے تھے اسکے بھی مقعد تھی ابو العلا ابن زہر نے ایک اور بھی عجیب بات کہی ہی کہ اُسکے گوہ مین مشک کی سی خوشبو آتی ہی مگر یہ نہایت غلط ہی اور دیور کے پنجرے مین اسکے گوہ کی بڑی بدبو آتی تھی قریب کھڑا ہونا مشکل تھا جالی کہتے ہین ۔ سب خوان گرم سے حق کے ہین سیر دیائی مین مگر بھار مین شیر دریائی کتا اور نیولا اسکے دونون دشمن ہین سوتے ہوے کا موقع پاکر پیٹ پھاڑ ڈالتے ہین ساٹھ برس تک یہ جانور زندہ رہتا ہی اور ساٹھ بار مادہ سے نرجفتی کرتا ہی - جاڑون کے چار مہینے تک دریا کے اندر غائب رہتا ہی پھر ایک دم سے ظاہر ہوتا ہی اُسکے منھ مین تمام دانت اسی ہوتے ہین چالیس نیچے اور چالیس اوپر بعض کہتے ہین کہ نوے دانت ہوتے ہین پچاس اوپر اور چالیس نیچے کذا فی المحیط مین نے شکار کیے ہوے پورے مگر کے دانت گنے تو اوپر اڑتیس تھے اور نیچے تیس کل اڑسٹھ تھے چھوٹے بڑے سب اسیقدر تھے -

طبیعت - گرم دوسرے درجے مین خشک تیسرے درجے مین -

خواص وفوائد - اسکا گوشت باہ کو قوت دیتا ہی اور باہ کو حرکت مین لاتا ہی غلیظ ردی الکیموس ہی اسکے گوشت کا شوربا کھانے سے کمزور آدمی کو دست آنے لگتے ہین - بعض کہتے ہین کہ اسکے گوشت کا شوربا دبلے پتلے لوگون کو فربہ کرتا ہی قولنج کو نافع ہی اسکی کلیجی کو سلگاکر اسکا دھوان دینا جنون کو مٹاتا ہی اور اسکے کھانے اور سونگھنے سے مرگی کو نفع پہونچتا ہی - اگر اسکی چربی کو اُس جگہ ملین جہان اُسنے کاٹا ہو تو درد کو تسکین ہو اسکی چربی روغن گل مین پگھلاکر لگانے سے آدھا سیسی کا درد جاتا رہتا ہی اور اسکو کان مین ٹپکانے سے کان کے درد اور بہرے پن کو نفع پہونچتا ہی اسکی چربی کی مالش درد گردہ و درد کمر کو فائدہ کرتی ہی کہتے ہین کہ اسکی چربی گھی مین ملاکر بتی ڈالکر چراغ روشن کرکے جس پانی کے کنارے رکھدینگے مینڈکین بولنا بند کردینگی جب گل کر دینگے پھر بولنے لگینگی اسکی چربی مینڈھے کے سینگھون پر ملدین تو جو مینڈھا اُس سے ٹریگا بھاگ نکلے گا یہی حال دوسرے جانورون اور آدمی کا ہوگا اسکا چمڑا جس شہر کے دروازے پر لٹکا دینگے اُسمین اولے نہین پڑینگے بعض کہتے ہین کہ یون کرنا چاہیے کہ اول تمام شہر کے آس پاس پھرائین پھر اُسکے شہر پناہ کے دروازے کی چوکھٹ پر لٹکا دین - اسکے خون مین ہیرہ اور آملہ مفرداً یا مجموعاً پیسکر بتی سفید پر لگانے سے اُسکا رنگ بدل کر اصلی بدن کے رنگ سے مل جاتا ہی جھینگے کی آنکھ نکالکر مجذوم کے باندھنے سے مرض ارک جاتا ہی اسکی سیدھی آنکھ سیدھی طرف اور الٹی آنکھ الٹی طرف باندھنے سے سقط کی آنکھ کا درد مٹتا ہی اسکے گوہ یا پتے کو آنکھ مین لگانے سے جالا کٹ جاتا ہی نگاہ تیز ہوتی ہی اسکے دانت یا خاص سیدھی طرف کی پسلیان یا کمر کی ہڈی سیدھے ہاتھ کے ڈنڈ پر باندھکر عورت سے صحبت کرین تو باہ کو قوت ہو اور

Hakeem Shoukat Ali

امساک پیدا ہو اسکی چربی روغن زیتون مین پگھلا کر ناف کے نیچے اور عضو تناسل اور خصیون پر مالش کرین اور ۱۰ ماشہ چربی سداب کے پانی کے ساتھ کھالین تو نہایت امساک منی پیدا ہو اسکی چربی پگھلا کر چوتھیا کے مریض کے بدن پر ملنے سے دورہ موقوف ہوجاتا ہی اسکی چربی کی مالش سے کیڑے مکوڑے کا زہر مٹتا ہی۔ مگر کے دانت سگ دیوانہ کے کاٹے ہوے کو کھلانا نہایت مفید ہی اس مرض مین اسکی عجیب خاصیت ہی اگرچہ دیوانگی تک نوبت پہونچ گئی ہو آدمی اور پانی سے نفرت کرنے لگا ہو پانی سے ڈرتا ہو بہت سے آدمیون نے اس سے صحت پائی ہی مگر کا دانت تھوڑا سا پانی مین گھس کر پلائین اور ایسا کرین کہ جس دن کتے نے کاٹا ہو اُسی دن سے حساب لگا کر طاق دنون مین پلاتے رہین مثلاً تیسوین اور ساتوین اور اکیسوین اور ستائیسوین دن اور مہینون مین تیسرے مہینے اور ساتوین مہینے اور تیرھوین مہینے اور سالون مین پہلے سال تیسرے سال ساتوین سال کیونکہ ایسے ہی دنون مین اسکی سمیت کا ظہور اہل تجربہ نے پایا ہی اسلیے اسطرح دین۔ وید کہتے ہین کہ اسکا گوشت چرب ہی اور بدن کو فربہ کرتا ہی۔ مقوی ہی گران ہی بادی کو مٹاتا ہی منی پیدا کرتا ہی بلغم بڑھاتا ہی۔

ملاگیر (ھ)

بفتح میم و فتح لام و سکون الف و کسر کاف فارسی و سکون یائے تحتانی معروف و رائے مہملہ موقوف بروزن
تباشیر صندل زرد (ف) صندل اصفر (ع)

صفات و شناخت ۔ ایک لکڑی ہی صندل کی قسم سے اسکو پیسکر سرخی ملا کر کپڑا اسمین رنگتے ہین خوشبودار ہوجاتا ہی آئین اکبری مین لکھا ہی کہ عود (اگر) کیطرح درخت ہی لیکن لکڑی اسکی نہ ویسی بھاری اور نہ ویسی جوہردار ہی اسکا سفوف سفید سرخی مائل ہوتا ہی۔

طبیعت ۔ سرد تیسرے درجے مین خشک دوسرے درجے مین۔

خواص و فوائد ۔ خونی دستون اور بخار اور خفقان کو دفع کرتا ہی اسکا لیپ اپنے فعل مین صندل سفید سے قوی اور سرخ کی برابر ہی ورم کو تحلیل کرتا ہی مواد کو پکاتا ہی سوزش اور گرمی کو تسکین دیتا ہی اسمین تمام فوائد مثل صندل سرخ کے ہین مضر لگانے سے خارشت پیدا کرتا ہی **مصلح** روغن گل و سرکہ بدل صندل سرخ مقدار خوراک ۱ ماشہ تک۔

ملائی (ھ)

اہل لکھنؤ اسکی جگہ بالائی کا لفظ بولتے ہین جو نواب سعادت علی خان بن نواب شجاع الدولہ والی اودھ کا رکھا ہوا ہی کیونکہ اسمین معنوی مناسبت ہی مگر میرے نزدیک اسما مین بزور مناسبت ڈھونڈھنا تکلف سے خالی نہین اس صورت مین ٹوپی کو سرپوش کہنا چاہیے کیونکہ یہان پاپوش کے ساتھ مقابلہ بھی واقع ہی۔ سرشیر (ف) طائر (ع) تھر (ھ)

صفات ۔ دودھ کی دہنیت ہی جو جوش کے وقت دودھ پر جھلی کیطرح موٹی موٹی پڑجاتی ہی اسکو اتار لیتے ہین۔

طبیعت ۔ مرکب القویٰ اور بعض کے نزدیک سرد و تر ہی۔

خواص و فوائد ۔ ثقیل ہی بھوک گھٹاتی ہی بدن کو قوت دیتی ہی اور بدن کو فربہ کرتی ہی شکر سفید کے ہمراہ باہ کو قوت بخشتی ہی منی پیدا کرتی ہی مادہ سوداوی کو نرم کرتی ہی اور اُسکے قوام مین اعتدال پیدا کرتی ہی پھیپھڑون کی خشکی دفع کرتی ہی۔ وید کہتے ہین کہ اعضا کو مضبوط کرتی ہی صفراوی دستون کو بند کرتی ہی صفرا اور باد کو دفع کرتی ہی مضر دیر ہضم

Hakeem Shoukat Ali

مصلح کھانڈ اور پودینہ بدل گھمن۔

ملتانی مٹی (ھ)

صفات۔ مٹی ہر سخت اور پرت دار رنگ اسکا زردی و سفیدی و سرخی کے بین بین ہر بعض نے لکھا ہر کہ تین قسم ہر سفید اور مائل بہ سبزی اور مائل بہ سرخی پچھلی قسم عمدہ ہر۔

طبیعت۔ سرد خشک اور بعض گرم وخشک بتاتے ہین۔

خواص وفوائد۔ جلا کرتی ہر اسکا لیپ ورم کو تحلیل کرتا ہر اس سے بال دھوئین تو خوب صاف ہوتے ہین ملتانی مٹی کو پانی مین پیسکر سر اور پیشانی اور گردن پر لیپ کرین اور خشک ہو جاے تو اور لگائین کئی بار کرنے سے نکسیر بند ہو جاتی ہر۔

ملخ دریائی (ف)

ملخ مین میم اور لام دونون مفتوح اور خاے معجمہ ساکن ہر عربی مین جراد البحر کہتے ہین

صفات وشناخت یہ حیوان کسی قدر جڑیا کے ساتھ مشابہت رکھتا ہر اسکے پر بھی ہوتے ہین جنکی وجہ سے تھوڑی دور تک اڑکر پانی مین واپس آجاتا ہر اسکے سوا دوسرا حلیہ بھی اسکا لکھا ہر اور وہ دراصل ماہی روبیان کا ہر جو غلطی سے یہان درج ہو گیا ہر میرا خیال یہ ہر کہ اڑنے والی مچھلیون کو ملخ دریائی تصور کر لیا ہر یا یہ کہ جو لوگ طبابی اصطلاحون کو نہین جانتے تھے انھون نے پردار مچھلی اسکا نام لکھدیا چنانچہ منشی عبد العزیز صاحب مینیجر پیسہ اخبار جو یورپ کی سیر کو گئے تھے لکھتے ہین کہ بمبئی سے دو دن چلکر اڑنے والی مچھلیان ملنی شروع ہوتی ہین یہ مچھلیان جہاز کے ارد گرد خوب پرواز کرتی ہین اور بعض سو دو سو بلکہ چار پانسو گز تک بھی اڑکر جہاز سے کہین آگے نکل جاتی ہین انکا قد عموماً چھ سات انچ ہوتا ہر اور انکے پر سفید اور سیاہ اور بعض بعض کے سرخی مائل بھی ہوتے ہین عموماً انکے پر بھی جسم کے برابر ہی لمبے ہوتے ہین وغیرہ وغیرہ۔

طبیعت۔ یہ تیزی سے زیادہ گرم وخشک ہر اور تیزی دوسرے درجے مین گرم وخشک ہر تو یہ اور زیادہ ہوگی۔

خواص وفوائد۔ اسکے کھانے سے باہ مین قوت آتی ہر اخلاط غلیظ مین جلا پیدا کرتی ہر اور اخلاط کو خشک کرتی ہر بلغمی کے امراض کو نافع ہر اسکو بغیر پرون کے کوٹ کر مسون اور جھائیون اور خارشت پر لگانے سے فائدہ ہوتا ہر اسکو جلا کر سرکہ انگوری مین ملا کر لگانے سے زیادہ نفع ہوتا ہر اگر وزن مین ۵ عدد تل کر یا پکا کر کھایا کرین تو کوڑھ کی زیادتی رک جاے اسکو جلا کر راکھ اسکی کھانے سے گردے اور مثانے کی پتھری ٹوٹ کر نکلجاتی ہر۔

ملگو (ھ)

بضم میم و فتح لام وضم کاف فارسی وسکون واو

صفات وشناخت۔ ایک ہندوستانی روئیدگی ہر جسکے ساق نہین ہوتی ایک ہاتھ تک اونچی ہوتی ہر اور بعض اس سے کم و زیادہ بھی۔ شاخین بہت ہوتی ہین پتے موتیا کے پتون کیطرح ہوتے ہین مگر انسے کسی قدر بڑے ہوتے ہین اور پھول سفید رنگ خوشبودار ہوتا ہر پھل شریفے کی طرح ہوتا ہر مگر اس سے بہت چھوٹا ہوتا ہر کچا پھل مائل بہ سفیدی ہوتا ہر اور پک کر سرخ ہو جاتا ہر خام کا اچار بھی ڈالتے ہین ثمر کا رنگ سرخ ہوتا ہر گرم ہر۔

Hakeem Shoukat Ali

منافع - اسکا پھل زچہ عورتون کی تپ کو زائل کرتا ہو اسیطرح جڑ اور چھال زچہ عورتون کو مفید ہو پھوڑے پھنسی کو دفع کرتی ہو۔

ملّے (ھ)

بفتح میم وکسر لام مشدد و یاے تحتانی مجہول اسکو ملگے بفتح میم وسکون لام وکسر کاف فارسی وسکون یاے تحتانی بھی کہتے ہین

صفات وشناخت - ایک ہندوستانی رویئدگی ہو کہ تنباکو اور جوار کے کھیتون مین خودرو پیدا ہوتی ہو اور دونون قسم کے پیڑون کو خراب کردیتی ہو اور انکی جڑون مین اسکے پیڑ بھی اُگتے ہین اسکا پیڑ ایک بالشت تک بڑھتا ہو پتے رتن جوت کیطرح ہوتے ہین اور بہت نرم ریشم کیطرح ہوتے ہین اور اسمین جو کی طرح بالیان آتی ہین مگر جو کی بالیون سے اسکی بالیان چھوٹی اور بے دانہ ہوتی ہین۔

طبیعت - چوتھے درجے مین گرم وخشک۔

منافع - ادویہ سمیہ سے ہو دے کے لیے فلفل سیاہ اور دار فلفل (پیپل) کے ساتھ کھلائی جاتی ہو اور اوپر سے آدھ سیر گھی پلایا جاتا ہو۔

ملہٹی (ھ)

بضم میم وفتح لام وسکون ہا وکسر تاے ثقیل و یاے تحتانی معروف مگر اہل پنجاب تاے ثقیل کے بعد ایک ہا خفی بھی لکھتے ہین یعنی تاے ثقیل مخلوط بہا کا تلفظ کرتے ہین مارواڑ والے میم کو مفتوح بولتے ہین اور ملتھی بضم میم وفتح لام وکسر تاے ثقیل مشدد مخلوط بہا و یاے تحتانی معروف بھی بعض مقامون مین بولتے ہین گجرات والے جیٹھی مد بکسر جیم تازی و یاے مجہول وکسر تاے ثقیل مخلوط بہا و یاے معروف وفتح میم وسکون دال مہملہ مخلوط کہتے ہین مرہٹے جیشٹھی مدھ نام رکھتے ہین۔ اصل السوس (ع) بیخ مہک (ف) گلیسی رائے زی ریڈکس (ل) لکرس روٹ (ش)

صفات وشناخت - ایک رویئدگی کی جڑ ہو بہت لمبی اور سیدھی زمین کے اندر ہوتی ہو تازہ جڑ مختلف طول کے لمبے ٹکڑون مین ہوتی ہو جنکا جسم گولائی لیے ہوتا ہو اوپر سے صاف اور رنگت مین زردی مائل بھوری یا سرخی لیے ہوے اندر سے زرد اور ریشہ دار لچکیلی مگر ذرا آسانی سے کٹ جانے والی بیرون حصہ موٹا اور اندر ونی لکڑی کے مانند بو خاص طرح کی کسی قدر جی متلانے والی ذائقہ شیرین مگر خاص طرح کا تیز جڑ خشک ہونے سے چھلی یا غیر چھلی ہوتی ہو بغیر چھلی ہونے سے رنگت کسی قدر زیادہ گہری ہوجاتی ہو اور سیدھے بل مین جھریان پڑی ہوتی ہین اور ذائقہ علاوہ شیرین ہونے کے کسی قدر خفیف خراشدار اور تلخی مائل بھی ہوتا ہو چھلی ہوئی جڑ کی رنگت زرد اور اسمین کچھ خراش نہین ہوتا اس جڑ کا پوست چھیل کر استعمال کرتے ہین کیونکہ اسمین تیزی اور خشکی زیادہ ہو اور بعض آدمی کہتے ہین کہ اسکا پوست متلی اور قے پیدا کرتا ہو اسلیے چھیل دیتے ہین ایک قسم اسکی بالکل تلخ بھی ہو اسمین سمیت ہو اسلیے غیر مستعمل ہو بہتر وہ ہو جو شیرین اور کم ریشہ ہو قوت اسکی دس برس تک رہتی ہو۔

طبیعت - شیخ نے معتدل لکھا ہو اور کہا ہو کہ اگر اسمین کوئی کیفیت ماننا چاہین تو وہ گرمی وتری ہو کرمانی نے

Hakeem Shoukat Ali

چاروں کیفیات مین معتدل بتایا ہی اور کرمانی کے قول سے اسکا مرکب القوی ہونا بھی ثابت ہوتا ہی بعض کی راے
یہ ہی کہ اُسمین کچھ گرمی ضرور ہی اور خشکی و تری مین معتدل ہی اور حق یہ ہی کہ خشکی سے خالی نہین ہی بعض کہتے ہین کہ
پہلے درجے مین گرم و تر ہی بعض پہلے درجے مین گرم و خشک بتاتے ہین اور بعض نے سرد و خشک بتایا ہی وید بھی گرم
مانتے ہین اور قول صحیح یہ ہی کہ گرم دوسرے درجے مین اور خشک پہلے مین ہی اور اسمین کسی قدر رطوبت غریبہ بھی ہی بہ نسبت
جرم کے جوشاندہ اسکا بہتر و معتدل ہی۔

خواص و فوائد۔ گاڑھے خلطون کو رقیق اور معتدل القوام کرتی ہی اخلاط مرکب مین نضج پیدا کرتی ہی پیاس کو
بجھاتی ہی معدے کی سوزش کو دور کرتی ہی سینے اور حلق مین لینت پیدا کرتی ہی جسکی وجہ سے تھوک اور بلغم آسانی
سے نکلتا ہی پھیپھڑون کو قوت دیتی ہی رطوبتون کو دستون کے ذریعہ سے نکالتی ہی ریاح کو تحلیل کرتی ہی ۔۔ بول و حیض
ہی سینے کی بیماریون اور کھانسی اور سانس رکنے اور ہانپنے کو مفید ہی سینے اور حلق کی خشونت کو مٹا دیتی ہی معدے
اور سینے اور حلق اور پیشاب کی سوزش کو دور کرتی ہی امراض طحال و بواسیر و تپ کہنہ کو مفید ہی آنکھ مین لگانے سے
نگاہ کو قوت پہونچتی ہی آنکھ کی زردی کو دور کرتی ہی آنکھ کے جالے کو کاٹتی ہی امراض دماغی و اعصابی و اختلاج کو مفید
ہی آواز کو صاف کرتی ہی اگرچہ ہر قسم کی کھانسی کو مفید ہی مگر ایسی کھانسی مین اسکا عمل ضعیف ہی جو اخلاط غلیظہ جامد
سے پیدا ہووے کو بھی زائل کرتی ہی۔ سینے اور پھیپھڑے اور جگر اور تلی اور گردے اور مثانے سے مادے کو نکالتی ہی پیٹ
کی مروڑ کو دفع کرتی ہی بدن کی نالیون کو صاف کرتی ہی جگر کی دواؤن کے ساتھ ملا کر دینے سے بڑا نفع ہوتا ہی اکثر پرانے
امراض کو نافع ہی بچہ جننے مین آسانی کرتی ہی سوادو ماشہ اصل السوس اور سوا دو ماشہ سونف اور تھوڑی سی شکر سفید بھی
کھانے سے رخسارون کا رنگ صاف ہوتا ہی ریاح تحلیل ہوجانے مین نفع جاتا رہتا ہی پرانی تپون کو نفع ہوتا ہی
درد سر اور شقیقہ اور درد معدہ کو فائدہ پہونچتا ہی گرم پانی اور شہد کے ساتھ کھانے سے دست آتے ہی اسکے جوشاندے
سے قے کرین تو رطوبات نکل جاتی ہین مسہلات اور جگر کی دواؤن مین اسکو ملائین تو طبیعت پر انکا بوجھ نہین پڑتا
بلکہ فوراً انکا دفع ہوجاتا ہی تازہ اصل السوس کے استعمال سے پسینے اور بغل کی بدبو جاتی رہتی ہی موم یا شہد مین ملا کر
لگانے سے داحس اور داء الثعلب کو نفع ہوتا ہی۔ وید کہتے ہین کہ میٹھی ہضم ہونے مین بھاری منی اور بھوک بڑھاتی ہی
اور سرد اور میٹھی ہوتی ہی دواؤن کی چرپراہٹ مٹاتی ہی اعضا کو قوت دیتی ہی پیاس بجھاتی ہی متلی اور قے اور فساد صفرا
اور گرمی کو مفید ہی ورم صفراوی بلغم گلے کا بھاری پن کنا کھانسی اور تشنگی وغیرہ امراض کو مٹاتی ہی لال صندل کے
ساتھ اسکو گھس کے لگانے سے سوزش مٹتی ہی۔ یہ گرم و خشک اور پھوڑے کو پکانے والی اور پیشاب زیادہ لانیوالی
اور بلین ہی بگڑے ہوے اخلاط کو سدھارتی ہی دمہ کھانسی اور حیض آنے کی تکلیف کو دور کرتی ہی بادی کے درد کو دور
کرنے کے لیے اسکا جوشاندہ پلانا چاہیے آنکھون کی روشنی بڑھانے کے لیے اسکے جوشاندے سے آنکھون کو دھونا
چاہیے اسکا جوشاندہ پلانے سے سانس لینے کا راستہ صاف ہوجاتا ہی منہ کے چھالے مٹانے کے لیے مٹھی کو منہ مین
رکھنا چاہیے اسکو پانی سے پیسکر اسمین روئی کا پھویا بھگو کے آنکھون پر باندھنے سے آنکھون کی سرخی دور ہوتی ہی اسکے
سفوف کو شہد مین ملا کر چٹانے سے ہچکی بند ہوتی ہی اس کو سنگھانے سے پیاس بجھتی ہی۔ **مضر** گردہ اور تلی
مصلح عناب۔ بعض کہتے ہین کہ گردے کے لیے کتیرا۔ اور تلی کے لیے گلاب کے پھول **بدل** نصف وزن رب السوس

Hakeem Shoukat Ali

یا انجیر مقدار خوراک ۷، ماشہ سے ۱۰، ماشہ تک۔

ملھٹی کا پیڑ (ھ)

سوس (ع) ، مہک (ت) خیبر بن بان (ترکی)

صفات وشناخت ۔ ایک روئیدگی ہے اکثر شہروں میں ہوتی ہے زمین پر پھیل جاتی ہے اور اسپر جھٹ جاتی ہے دس ہاتھ کا اسکا جھاڑ اونچا ہو جاتا ہے اور جس جگہ یہ پیدا ہوتا ہے وہاں سے مشکل سے دور ہوتا ہے پتے اسکے پیلو کے پتوں کی طرح ہوتے ہیں اسکی لکڑی کی شاخ ایک انگلی کے برابر سے لیکر ایک مٹھی کے برابر بلکہ اس سے بھی زیادہ ہوتی ہے اسکا پھول اکثر زرد ہوتا ہے اور بعض نے سرخی اور لیلے پن کے درمیان میں رنگ رکھتا ہے اسکی جڑ اکثر مستعمل ہے بعض کہتے ہیں کہ ملھٹی کی لکڑی بیساروں ہے اسکی لکڑی کی آنچ بہت تیز ہوتی ہے ایران میں شیشہ گر بیٹھے کی بھٹی میں اسی کی لکڑی جلاتے ہیں۔ محمد بن احمد کہتا ہے کہ اسکا بیج سب اجزا سے قوی ہے۔ بصرے کی طرف اسکی جھاڑی کثرت سے ہے

طبیعت ۔ لکڑی تمام اجزا سے گرم وخشک زیادہ ہے۔

منافع ۔ اس میں جلا اور تحلیل کی قوت ہے اور قابض بھی ہے ان بھوت جلتا سا گر میں لکھا ہے کہ بدن میں جلی ہوئی جگہ پر اسکے پتوں کا ضماد کرنا چاہیے ۔ انکا ضماد کرنے سے بغل وغیرہ کی بدبو مٹتی ہے۔

ملیح (ھ)

بفتح میم وکسر لام ویائے معروف وحائے حطی موقوف

صفات وشناخت ۔ شیخ وغیرہ لکھتے ہیں کہ ایک روئیدگی ہے جو بیج کی طرح ہوتی ہے پتے اسکے زیتون کے پتوں کی طرح اور ان سے بھی زیادہ چوڑے ہوتے ہیں ان پتوں کو کھاتے ہیں انہیں کچھ نمکینی ہوتی ہے وجہ تسمیہ بھی یہی ہے کیونکہ ملیح ملح سے مشتق ہے اسکے چابنے سے کچھ زبان کھنچتی ہے اور رطوبت خام اسمیں ہے جسکی وجہ سے پیٹ پھلاتی ہے ۔ اگر ۳، ماشہ اسکی جڑ شہد کے پانی کے ساتھ کھا دیں تو دودھ اور پیشاب بڑھ جاے مروڑ کو پیٹ کی شافی ہے اگر جھاڑ ٹوٹ جاے تو اسکا لیپ کرنا چاہیے۔

ملیدہ (ھ)

بفتح میم وکسر لام ویائے معروف وفتح دال مہملہ وسکون ہا فارسی میں چنگال اور چنگال خست اور عربی میں حیس کہتے ہیں

صفات وفوائد ۔ ایک غذا ہے کہ گرم روٹی اور شکر اور گھی کو مل لیتے ہیں اس سے بدن کو غذا خوب حاصل ہوتی ہے بدن فربہ ہوتا ہے **مضر** غلیظ اور دیر ہضم ہے سدہ پیدا کرتا ہے **مصلح** سرکہ و شہد

ملیم (ھ)

بضم میم وکسر لام وسکون یائے تحتانی معروف ومیم آخر موقوف

صفات ۔ ایک ہندوستانی روئیدگی کی جڑ ہے بھوری سیاہی مائل تلخ وتیز کھاتے نہیں ہیں کیونکہ کچھ سمیت رکھتی ہے بعض کے نزدیک یہی سرخس ہے۔

طبیعت ۔ گرم وخشک تیسرے درجے میں۔

Hakeem Shoukat Ali

خواص و فوائد - اگر اسکو پیسکر زخم پر لگائین تو تمام کیڑے مرجائین اسکے درخت کے پتون کے رس سے بھی کیڑے مرجاتے ہین - شرح اسباب کے حاشئے مین لکھا ہو کہ ناک کے بانسے مین کیڑے پیدا ہونے سے دردسر ہو تو اسکے ڈالنے سے نفع ہوتا ہو اور کیڑے مرکر نکل جاتے ہین - حکیم شریف خان لکھتے ہین کہ ایک شخص کے سر مین کیڑون کی وجہ سے درد تھا اسکو پیسکر اُسنے سونگھ لیا سب کیڑے مرکر نکل گئے اگر اسکو پیسکر سر مین لگائین تو تمام جوئین مرجائین جس زخم یا پھوڑے مین کیڑے پڑجائین اسکو لگانا چاہیے اور پیٹ کے بھی کیڑے مارکر خارج کرتی ہو - مضر پھیپھڑہ مصلح نمک -

ممولا (ھ)

بفتح میم اول و ضم میم دوم و واو مجہول و فتح لام و سکون الف اور الف کی جگہ ہا سے بھی آیا ہو - مسیچہ و سریچہ و دم جنبانک و مرغک شغا و مرغ فاطمہ و دختر صوفی (ف) صفراغون و صعوہ و ابو الملیح (ع)

صفات و شناخت - ایک پرند ہو چھوٹا چڑیا کے قد ون مین کمر پر رنگ خاکی بلکہ فاختئی ہوتا ہو پوٹے پر سیاہی کا داغ ہوتا ہو باقی تلے کا تمام رنگ سفید ہوتا ہو اوپر سے دم سیاہ ہوتی ہو تلے سے سفید اور اوپر سے اُڑنے والے پرون کے سرے بھی سیاہ ہوتے ہین جنپر سفید لکیرین ہوتی ہین سر پر بھی خاکی رنگ ہوتا ہو باقی مُنھ پر سفیدی چونچ اسکی پتلی اور دم اونچی ہوتی ہو اور ہلاتا زیادہ رہتا ہو - ممولے کی عمر جتنی زیادہ بڑھتی جاتی ہو گلے کے تلے سیاہی پھیلتی جاتی ہو یہانتک کہ تمام گردن کو گھیر کر سر پر پہونچ جاتی ہو لیکن مقدم سر سفید رہتا ہو اور پشت کا رنگ گہرا خاکی یعنی فاختئی ہو جاتا ہو یا یہ نر و مادہ کا فرق ہو - مخزن الادویہ مین جو نغر (نون اور غین نقطہ دار اور را سے مہملہ سے صرد کے وزن پر) کے اندر لکھا ہو کہ ایک پرند ہو سیاہ رنگ دم اسکی کوتاہ ہوتی ہو اور ہمیشہ ہلتی رہتی ہو اور بہت بولتا ہو ہندی مین اسکو ممولا کہتے ہین انتہی یہ غلطی ہو اسلیے کہ ممولا نہ بالکل سیاہ ہو نہ زیادہ بولتا ہو صرف ایکٹ دا آواز اُڑتے وقت نکالتا ہو اور دم بھی متوسط درجے کی ہوتی ہو -

طبیعت - گرم و خشک دوسرے درجے مین -

خواص و فوائد - اسکے گوشت مین کچھ تلخی ہوتی ہو بھون کر شہد کے ہمراہ کھانے سے گردے اور مثانے کی پتھری ٹوٹ کر نکل جاتی ہو مدر بول بھی خوب ہو دشواری سے پیشاب آتا ہو تو اسکے گوشت سے نفع ہوتا ہو اس کے گوشت مین پتھری توڑنے کی خاصیت ہو -

ممیرا

بضم میم اول و کسر میم دوم و یاے تحتانی معروف و فتح راے مہملہ و سکون الف اصل مین لفظ مامیران ہو

صفات و شناخت - ایک پیڑ کی جڑ ہو ہلدی کی قسم سے اور ہلدی سے اسمین حدت زیادہ ہوتی ہو اور یہ ہلدی کی چھوٹی قسم ہو اسلیے ہندی مین ننا ہلدی کہتے ہین ویسقوریدوس نے بھی کہا ہو کہ ممیرے کو چھوٹا کلجید ونیون کہتے ہین کلجید ونیون ہلدی کا نام ہو اسکا پیڑ پانی کے پاس اُگتا ہو اور اسمین ساق نہین ہوتی زمین مین سے ڈالیان نکلتی ہین جو اونچی ہو جاتی ہین اور پتلی پتلی ہوتی ہین اسکے پتے ببلاب کبیر کے پتون کی طرح ہوتے ہین اور کچھ گولائی اُن مین ہوتی ہو رنگ سفید ہوتا ہو جس مین زردی کی بھی جھلک ہوتی ہو اور دبیز نہین ہوتی بلکہ پتلے ہوتے ہین

Hakeem Shoukat Ali

اور اُن مین چنبیدار رس ہوتا ہی اور جڑین بہت سی ایک جگہ سے نکلتی ہین جو ہلدی سے چھوٹی اور پتلی ہوتی ہین اور اُن مین گانٹھین ہوتی ہین اور ان گانٹھون مین باریک باریک ریشے بال کی طرح لگے ہوتے ہین - مولوی فرخی صاحب کہتے ہین کہ اسکا درخت ہاتھ بھر کا اور بعض اس سے اونچا بھی ہوتا ہی پرسیاوشان کے سے پتے ہوتے ہین کنارے پتون کے کٹوان ہوتے ہین فرق اسمین اور پرسیاوشان مین یہ ہی کہ اول الذکر کی ڈالیان سبز ہوتی ہین اور پرسیاوشان کی سُرخ ممیرے کے پھول چھوٹے چھوٹے سفید رنگ کے ہوتے ہین - سرد و تر اور سایہ دار جگہون مین پیدا ہوتا ہی نینی تال مین بہت ہی زمین جتنی زیادہ نرم ہوتی ہی اُتنی ہی اسکی جڑ زیادہ موٹی ہوتی ہی - پتھرون کی درزون مین جڑ پتلی ہوتی ہی پہاڑی لوگ اسکو اکھیڑ کر دھو کر لیمو کے رس مین بھگو دیتے ہین پھر دھو کر رکھ لیتے ہین - کنور دیوی لال جی مہتہ - بی - اے - رئیس اودیپور نے مجھے نینی تال سے اسکے پودے منگا دیے تھے اسکی ڈالیان جراتنے کی پتلی ڈالی کے برابر موٹی اور کوئی کوئی اُس سے بھی زیادہ پتلی سوت کیطرح تھی رنگ اوپر سے سوکھی ہوئی ڈالیون کا جراتنے کا سا تھا چھال ہری ڈالی کی دبیز تھی اور وہ خول کیطرح اُتر جاتی ہی اندر سے باریک اور زرد اور مضبوط تار نکلتا ہی - پتا شترنج کے پتے کے برابر چوڑا اور دبیز تھا اور یہ پتے باریک اور مضبوط اور بال نما تارون مین لگے ہوے تھے - ممیرا گرمی کے موسم مین نہین ہوتا بارش کے موسم مین اُگتا ہی اور اکتوبر مین پھول آتے ہین نینی تال کے لوگون سے سنا جاتا ہی کہ خاص ممیرا کشمیر مین پیدا ہوتا ہی جیسا کہ پنڈت ہیرالال اکونٹنٹ الہ آباد بینک نینی تال نے اپنے خط مین لکھا ہی - ہندو چین و خراسان اور اندلس مین پیدا ہوتی ہی ہندی کا رنگ زرد و سیاہی مائل ہوتا ہی اور چینی کا بالکل زرد اور خراسانی ممیرا تیرہ رنگ سبزی مائل ہوتا ہی بیخ اسکا تل کے مشابہ ہوتا ہی بیس برس تک اسکی قوت رہتی ہی بہتر زرد رنگ چمکدار اور سخت اور گرہ دار اور تازہ اور چینی ہی بعض لکھتے ہین کہ چینی سے اندلس کا بہتر ہوتا ہی اور ہندوستانی مین بھی قوت ہوتی ہی اور اسکو **ممیری** (ریانبث) کہتے ہین -

طبیعت - تیسرے درجے کے آخر مین گرم و خشک ہی شیخ نے دوسرے درجے کے آخر مین گرم و خشک بتایا ہی اور اسمین شبہہ نہین کہ یہ ہلدی سے بہت تیز اور بہت گرم ہی اور جبکہ وہ دوسرے درجے مین گرم و خشک ہی تو اس کو تیسرے درجے مین گرم و خشک ماننا چاہیے جالینوس کی راے یہی ہی -

خواص و فوائد - جلا کرتا ہی ورم و ریاح کو تحلیل کرتا ہی سدہ کھولتا ہی پیشاب لاتا ہی دماغ کو صاف کرتا ہی لگانے سے جلد مین خراش پیدا کر دیتا ہی یرقان کو مفید ہی امراض چشم کو نافع ہی اسکو آنکھ مین لگانے سے تاریکی اور دھندکو صحت ہوتی ہی ناخنہ اور جالا بھی کٹ جاتا ہی نگاہ کو قوت پہونچتی ہی اگر اسکا لیپ جلد بدن پر کرین تو اسکو جلادے جن ناخنون مین برص کا عارضہ ہو نیز اسکے درخت کے اجزا کا رس لگانے یا جڑ کو پیسکر سرکے مین ملا کر لگانے سے وہ ناخن اکھڑ جاتے ہین اور سفیدی جاتی رہتی ہی سرکے کے ہمراہ لگانے سے جھائین اور چہرے کے سیاہ داغ بھی مٹ جاتے ہین - اسکے رس کو سعوط کرنے سے دماغ کا تنقیہ خوب ہوتا ہی اور نتھنون کے ذریعہ سے دماغ کے فضلات جاری ہو جاتے ہین کبھی ایسا کرتے ہین کہ گرمی کے موسم کے آغاز مین اسکے پیڑ کے تمام اجزا کو کچلکر رس نچوڑ کر سائے مین یہانتک رکھتے ہین کہ گاڑھا ہو جاتا ہی پھر ٹکیان بناکر تانبے پر رگڑ کر آنکھ مین لگاتے ہین کبھی ایسا کرتے ہین کہ اس رس کو شہد مین ملا کر تانبے کے برتن مین رکھ کر آگ پر رکھ دیتے ہین جب پکنے لگتا ہی تو آنکھ مین

Hakeem Shoukat Ali

لگاتے ہین اس سے نگاہ تیز ہوتی ہو آنکھ کا جالا کٹ جاتا ہو غلیظ رطوبات آنکھ سے زائل ہوجاتے ہین کاڑھی رطوبات دماغ سے کھنچ آتے ہین اور سبب اسکا یہ ہو کہ اس مین قوت جلا بہت ہو ممیرے کو چابنے یا اسکے پیڑ کے جوشاندے سے کلیان کرنے سے دانتون کا درد مٹ جاتا ہو ممیرا بالخاصہ یرقان کو زائل کرتا ہو اسکے جوشاندے کے حقنہ کرنے سے آنتون کی مروڑ مٹتی ہو اور ریاح غلیظ تحلیل ہوتے ہین اسکے کھانے سے بھی فائدہ حاصل ہوتا ہو اور پیشاب زیادہ آتا ہو اسکے لگانے سے انقلاب رحم اور بواسیر کو بہت فائدہ پہونچتا ہو مضر گردہ مصلح شہد بدل ہم وزن ہلدی اور آرغیس (پوست بیخ زرشک) اور نصف وزن مرکی مقدار خوراک پونے دو ماشہ تک۔

منبوت (ھ)

بفتح میم وسکون نون وضم بائے موحدہ وواو مجہول وتائے فوقانی موقوف

صفات ومنافع۔ ایک چوپایہ ہو کہ اسکے چمڑے سے ڈھال بناتے ہین اسکا گوشت سبک اور مزہ دار اور مقوی ہو بلغم کو دفع کرتا ہو تفریح طبع پیدا کرتا ہو۔

مِنْ تھول (ش)

صفات وشناخت۔ ایک ثقیل قلمدار شی ہو جو مختلف سیماب طبع روغنات جیسے پیپرمنٹ اور اسی قسم کے روغنات سے حاصل کرتے ہین سوئی کے مانند بے رنگ قلمین ہوتی ہین کسی قدر روغن سے نم یا قلمدار ڈلیون کی صورت مین پگھلنے کا درجہ ۱۱۰ (۳۰۳۴) سے زیادہ نہ ہونا چاہیے بو اور ذائقہ پیپرمنٹ کا سا زبان پر گرمی معلوم ہوتی ہو اور سانس لینے سے ٹھنڈک پانی مین بہت کم حل ہوتا ہو رکٹی فائڈ اسپرٹ مین بخوبی۔

خواص وفوائد۔ نہایت عمدہ مسکن ہو جلد پر ملنے سے اسکی حس کو کھوتا ہو اسی لیے اعصاب کے درد کے لیے نہایت سریع الاثر دوا ہو دانت کے درد کو معاً تخفیف ہوجاتی ہو ایک بہت عمدہ نسخہ یہ ہو من تھول ایک ڈرام شراب مطلق ایک اونس اور روغن دارچینی اور روغن لونگ بیس بیس منم سب کو ملا کر عصبی درد پر مالش کرنے سے جلد فائدہ ہوتا ہو کھلانے سے دافع ریاح اور دافع تشنج ہو مگر اسکے واسطے روغن پیپرمنٹ زیادہ مفید ہو مقدار خوراک آدھے گرین سے دو تک۔

مندرا (ھ)

بفتح میم وسکون نون وفتح دال مہملہ وفتح رائے مہملہ وسکون الف

صفات وفوائد۔ ایک چھوٹا سا نہال ہو دو قسم کا ہوتا ہو دونون قسمین تلخ وتیز وگرم ہین انکے کھانے سے دست آتے ہین بلغم دفع ہوتا ہو چربی کی وجہ سے پیٹ بڑھ جائے تو اُسے چھوٹا کرتا ہو خارش کے زخمون کو مٹاتا ہو ورم کو تحلیل کرتا ہو۔

منڈوا (ھ)

بفتح میم وسکون نون ودال ثقیل موقوف وفتح واو وسکون الف۔ اسکو مچھنا بھی کہتے ہین

صفات وشناخت۔ ایک غلے کا دانہ ہو سرخ رنگ ہوتا ہو کنگنی کے دانے کے برابر ہوتا ہو جب بھوسی دور کردیتے ہین تو مغز سفید نکلتا ہو فصل خریف مین پیدا ہوتا ہو گانون کے غریب آدمی کھاتے ہین۔

Hakeem Shoukat Ali

طبیعت - سرد وخشک -

خواص و فوائد - غلیظ ہی اسکے کھانے سے سدہ پیدا ہوتا ہی قلیل الغذا ہی دیر ہضم ہی اسکے سینک سے ورم تحلیل ہوتا ہی اگر مکڑی بدن پر مل جاے اور پھیل جاے تو اسکو پیسکر لگانے سے اُسکے زہر کا اثر دور ہوتا ہی صفراوی دیوانگی کو نافع ہی بدن کو فربہ کرتا ہی اور قوت بھی بخشتا ہی باد اور بلغم کو بڑھاتا ہی منڈوے کا آٹا کچنال کے پتون کے پانی مین گوندھین اور بے نمک ملائے روٹی پکائین اور بہت سے گھی کے ساتھ مستسقی کو کھلائین پانی کی جگہ کچنال کا جوشاندہ یا اسکا عرق پلائین بلکہ کھانا بھی اسی عرق مین پکائین و غسل و وضو و آبدست بھی اسی عرق کچنال سے کرائین چودہ روز کے عرصے مین مرض بالکل دفع ہو جاے گا مضر ہاضمہ کم کرتا ہی مصلح کھانڈ اور گھی -

منڈی (سنسکرت)

بضم میم و سکون نون و کسر دال ہندی و یاے معروف مارواڑی برج بھاشا گجراتی اور پنجابی مین گورکھمنڈی کہتے ہین

صفات و شناخت - ایک ہندوستانی چھتہ دار گھاس ہی اسکی شاخین زمین پر پھیلی ہوتی ہین جنگلون مین پانی کے پاس اور کھیتون مین اُگتی ہی اسکی دو قسمین ہین (۱) چھوٹی یہی منڈی کے نام سے مشہور ہی پتے اس کے پودینے کے پتون کی طرح ہوتے ہین مگر اُسسے دبیز ہوتے ہین اور انپر روان ہوتا ہی شاخین پتلی ہوتی ہین پھول کا رنگ سرخ کبودی مائل ہوتا ہی اور گول انگرکھے کی گھنڈی کی طرح ہوتا ہی اسی لیے گھنڈی بھی کہلاتا ہی اسمین خوشبو آتی ہی جو کسی قدر گلاب کے پھول کی خوشبو سے مشابہت رکھتی ہی مزے مین تھوڑی سی تلخی ہوتی ہی (۲) بڑی اسکے پتے چھوٹے اور گول اور کنگرہ دار اور دبیز ہوتے ہین پھول بڑا ہوتا ہی گیہون کے پھول سے مشابہت رکھتا ہی اسکے تمام اجزا مین خوشبو آتی ہی جو کچے آم (امیا) یا مروے اور دونے کی طرح ہوتی ہی اسکو مہامنڈی کہتے ہین یہ قسم تعدیل اخلاط کے لیے بہت نافع ہی باقی افعال و خواص اسکے چھوٹی قسم کی طرح ہین بعض کہتے ہین کہ افعال مین بھوم کدم کی طرح ہی محیط مین جو مہامنڈی کے پھول کی نسبت لکھا ہی گل آن بزرگتر از قسم اول و مشابہ بگل کدم بیان تالیف شریف کی عبارت کے نقل کرنے مین غلطی واقع ہو گئی ہی صحیح یون ہی گلش درنرسگی بگل گندم مانند و در افعال مطابق بھوم کدم ہست بھوم کدم بباے موحدہ مخلوط بہاے مضمومہ و واو معروف و میم کے کسرے اور کاف کے فتحہ اور دال مہملہ کے بھی فتحہ اور میم آخر کے سکون سے جیساکہ ان بہوت چلتسا ساگر مین لکھا ہی ایک قسم کدم کی ہی محیط مین یہ بھی غلطی ہی کہ میم کو ساکن لکھا ہی بہرصورت منڈی کی چھوٹی قسم عمدہ ہی - اکثر اسکا پھول مستعمل ہی -

طبیعت - ایک گروہ کا عقیدہ یہ ہی کہ دونون قسمین گرم و تر ہین بعض نے معتدل الحرارت اور تر لکھا ہی بعض کے نزدیک گرم پہلے درجے مین اور خشک دوسرے درجے مین بعض پہلے درجے مین سرد و خشک جانتے ہین صاحب مخزن نے چھوٹی قسم کو دوسرے درجے مین گرم و تر بتایا ہی -

خواص و فوائد - اسمین قوت قابضہ ہی اعضاے رئیسہ اور معدہ اور قوی اور ارواح کو قوت دیتی ہی خفقان و توحش و یرقان و زردی بشرہ و امراض صفراوی و سوداوی و رحم و سوزش بول کو نافع ہی ورمون اور گلٹیون اور

Hakeem Shoukat Ali

مین کئی جھوٹی گما بجنیان پلکو نہین نکلکر اور پلکر پیپ دکھائی دیکر مادہ دفع ہو جاتا ہے ۱۲

گنٹھ مالا اور تر و خشک کھجلی اور داد اور کوڑھ اور اکثر سوداوی امراض کو مفید ہی منڈی کا پیڑ سائے مین خشک کر کے پیسکر گھی اور کھانڈ سے حلوا بناکر چند روز موافق برداشت مزاج کے کھانا قوی کی حفاظت کرتا ہی بالون کو گرنے اور سفید نہین ہونے دیتا سفوف بناکر بھی اسی واسطے کھاتے ہین اگر چالیس دن تک کھائین تو بال سفید نہین ہوتے اور جو ایک گھنڈی مسلم نگل جائین تو اس سال آنکھ آنے کی بیماری سے محفوظ رہین ایک منڈی ایک سال اور دو منڈیان دو سال تک اور اسیطرح عمل کرتے ہین اگر آنکھ آجاے تو چند روز تک تین عدد مسلم نگلنا نفع دیتا ہی۔ مفردات امامی مین ہی کہ اگر منڈیان ساڑھے تین تولہ کی مقدار مین شب کو پانی مین تر کر کے صبح کو ملکر پی لین اور مہینہ بھر تک متواتر پیتے رہین تو گنٹھ مالا کا مادہ بالکل زائل ہو جاے اور اگر مریض بچہ ہو تو پونے دو ماشہ یا کم دین۔ تحفۂ ہندی مین مذکور ہی کہ منڈی صفرا و بلغم کو دفع کرتی ہی۔ بدہضمی سے دست آتے ہون تو انھین روکتی ہی کھانسی کو بند کرتی ہی جریان کو مٹاتی ہی قے کو دفع کرتی ہی اور نہایت مشتہی ہی تالیف شریف مین لکھا ہی کہ اس سے عقل بڑھتی ہی اسکے استعمال سے پیٹ کے کیڑے دفع ہوتے ہین پھوڑے پھنسیان مٹ جاتی ہین عورتون کی فرج کے درد کو دفع کرتی ہی بدن کی زردی زائل کرتی ہی سوزاک کو نفع دیتی ہی منڈی کے بیج پیسکر برابر کھانڈ ملاکر ایک کف دست روزانہ عرصۂ دراز تک کھانے سے بہت طاقت پیدا ہوتی ہی اور عمر طبیعی کو آدمی پہونچ جاتا ہی ایک شخص بیان کرتا تھا کہ مین بوڑھا اور ضعیف ہوگیا تھا ایک سال تک متواتر اسکو کھایا نوجوانی کی قوت حاصل ہوگئی اور اب اسوقت ڈھائی سو سال کی میری عمر ہی ہندوستان کے تجربہ کار بیان کرتے ہین کہ اس دوا مین آب حیات ہی جبتک کہ اسمین پھل نہ آیا ہو اگر اسکو جمع کر کے پیسکر شہد اور گھی ملاکر کھا دین تو چالیس دن مین جوانون کی سی قوت حاصل ہو جاے اور یہ دوا اطبا کے بھید ون مین سے ہی منڈی کے پھول بھی چالیس روز تک کھانے سے یہی فائدہ حاصل ہوتا ہی اگر اسکی جڑ کو ایک سال تک متواتر کھایا جاوے تو بہت سے فائدے حاصل ہون۔ اگر اسکے بیج اور جڑ پیسکر اس سفوف کو گاے کے دودھ اور کھانڈ کے ساتھ تین روز متواتر کھائین تو باہ کی قوت بے حد بڑھجاے بعض لوگ منڈی کو اسطرح کھایا کرتے ہین کہ ساون بھادون کے مہینون مین گاے کے گھی کے ساتھ اور جیٹھ و بیساکھ مین شہد کے ساتھ اور جیٹھ و اساڑھ مین کھانڈ کے ساتھ اور ماگھ و پھاگن مین کانجی کے ساتھ اور کتو اور کاتک مین گاے کے دودھ کے ساتھ اور اگن و پوس مین چھاچھ کے ساتھ اسطرح کھانے سے قوت امساک منی بڑھجاتی ہی۔ مخزن الادویہ مین لکھا ہی کہ اگر اسکا پیڑ پھول نکلنے سے پہلے اکھیڑ کر بھنگرے کے ساتھ پیسکر گھی اور شہد مین ملاکر چالیس روز تک کھائین تو بال سفید نہ ہون اگر اسکی جڑ متواتر ایک سال تک کھائین تب بھی بال سفید نہون اور دوسرے بہت سے فوائد حاصل ہون۔ بعض اہل تجربہ کا بیان ہی کہ منڈی کے تمام پیڑ کو اکھیڑ کر سکھا کر بواسیر کے مسون کو دھونی دین تو سوکھ جائین اسکے تیون کا ضماد ناردپر کرنے سے دور ہو جاتا ہی۔ مجھ سے بعض آدمیون نے بیان کیا ہی کہ جسطرح گانجے کو بھگو کر ملکر ٹکیہ بناکر پیتے ہین اسیطرح منڈی کو پیوین تو اسیطرح نشہ لاے اور اگر ایسا کرین کہ ٹکیہ کو چمٹے مین پکڑ کر دونون طرف سے آگ پر سینک کر چلم مین رکھ کر پیوین تو بہت زیادہ نشہ ہو

منڈی کا عرق - گلاب کے عرق کی طرح کھینچتے ہین یہ عرق امراض چشم خفقان اور وسواس سوداوی و صفراوی اور تحلیل مواد بلغمی اور تقویت قوی دماغ اور ترو خشک کھجلی ... کے لیے مفید ہی ... کو اول

Hakeem Shoukat Ali

ڈیڑھ تولہ یا اس سے کم زیادہ سے پینا شروع کرین اور روزانہ ۹ ماشہ بڑھاتے رہین جہانتک مزاج کے موافق آئے دہانتک بڑھادین اور جب مرض مین کمی ظاہر ہونے لگے تو تدریج گھٹانا شروع کرین اور پینے کے زمانے مین ترش چیزین اور دودھ کی چیزین اور ساگ پات اور غلیظ کھانے اور نہایت سرد و گرم پانی کا استعمال چھوڑ دین اور کھانا بہت پیٹ بھرکر نہ کھاوین حرکات نفسانی و بدنی سے بچین اور حمام بھی نہ کرین اور نہ عورت سے صحبت کرین بلکہ لطیف کھانا کھائین اور نیم گرم پانی استعمال کرین اگر مزاج قوی ہو تو پونے چار تولہ سے پینا شروع کرین اور تدریج بڑھاتے رہین - حکیم شریف خان کے چچا منڈی کا عرق خفقان اور تقویت دل و مراق کے لیے دیا کرتے تھے - کبھی تنہا منڈیون کا عرق کھچواتے کبھی انکے ساتھ اسقدر گاؤزبان بھی کبھی اس عرق کے ساتھ دوسری مقوی قلب دوائین اور معجونین بھی کھلواتے -

منڈی کا شربت - اسطرح بناتے ہین کہ پاو بھر منڈی کے پھول ڈیڑھ سیر پانی مین تر کرنے کے بعد جوش دیتے ہین جب ایک تہائی رہجاتا ہے تو چھان کر مین یا دکھانڈ ملاکر قوام کر لیتے ہین اسکو چار تولہ تک کھانے سے دماغ کی رطوبت منتفی ہوتی ہے بھوک بڑھ جاتی ہے دماغ کیطرف بخارات نہین چڑھتے دماغ کو قوت حاصل ہوتی ہے -

منڈی کا تیل - تیار کرنے کی ترکیب یہ ہے کہ منڈی کے درخت کو تھوڑے پانی مین بھگو کر پھر پیسکر شیرہ نکالین اور اسمین چوتھائی حصہ تل کا تیل ڈالکر جوش دین یہانتک کہ پانی جلکر خالص روغن باقی رہجائے اسمین سے ۲ ماشہ روز نہار چالیس روز تک کھانا باہ کو نہایت قوت دیتا ہے -

منڈی کا چوہ - تقویت باہ اور سرد مرضون کے لیے مفید ہے ترکیب اسکی یہ ہے کہ منڈیون کو اتنے پانی مین بھگوئین کہ ان مین نمی آجائے پھر کسی خوشبودار روغن کے ساتھ انکو ہاتھ سے اتنا ملین کہ خوب چکنی ہوجائین پھر انکو کسی ہانڈی وغیرہ ظرف گلی مین رکھین منھ اس برتن کا گل حکمت سے بند کرین اسکے پہلو مین ایک سوراخ مین ایک نلی رکھکر تلے آگ روشن کرین نلی کے نیچے چینی کا برتن رکھدین اسی مین ہوکر سیال ٹپکنے لگا اسمین سے روز آدھا ماشہ کی مقدار مین پان کے ساتھ کھایا کرین -

ویدون کی کتب کا اقتباس - منڈی کڑوی و پاک مین چرپری گرم منی بڑھانے والی میٹھی منہضم ہونے مین ہلکی تلی بھاڑنے والی طاقت اور عقل بڑھانے والی ہے پیٹ کے کیڑے نکالنے کے لیے اسکے بیجون کے سفوف کی پھنکی دینی چاہیے اسکی جڑ کو اونٹا کے پلانے سے پیٹ کا درد دفع ہوتا ہے اسکے پھولون کے استعمال سے خون صاف ہوجاتا ہے اسکے پھولون کے سفوف کو شہد کے ساتھ چٹانے سے طاقت بڑھتی ہے اسکے پیڑ کی چھال کے سفوف کو چھاچھ کے ساتھ پلانے سے بواسیر دفع ہوتی ہے اسکی جڑ کے شیرے کو پانی مین گھول کر اسمین تل کا تیل ملا کے اونٹا دین جب سب پانی خشک ہوجائے تب تیل کو چھان کر رکھ چھوڑین اس تیل کی عضو تناسل پر مالش کرکے برگ تنبول باندھنے سے اور اسکی ۱۰ سے ۳۰ بوند تک پان پر لگا کے دن مین دو تین بار کھانے سے نامردی جاتی رہتی ہے - اسکی جڑ کو سائے مین سکھا کر کوٹ چھان کر اسمین ہم وزن کھانڈ ملاکر ۶ ماشہ ہمیشہ کھلانے سے یا گائے کے دودھ کے ساتھ پھنکانے سے آنکھ کے مرض دفع ہوتے ہین اسکی ایک تولہ جڑ کو پیسکر چھاچھ کے ساتھ پلانے سے باسے گولہ شتاب اسکی جڑ کو ... ۳ سے ... کے لیپ کرنے سے

Hakeem Shoukat Ali

گنڈمالا دفع ہوتی ہے اسکا ۲ تولہ رس پینے سے بھی گنڈمالا دفع ہوتی ہے اسکے اور کنگی کے سفوف کو شہد اور گھی کے ساتھ چٹانے سے وات رکت کو نفع ہوتا ہے۔ تازہ منڈیون کے رس کو گھی مین ملاکر پکاوین جب وہ رس خشک ہوجاوے تو اُسکے کھلانے سے جذام وغیرہ دفع ہوتے ہین۔ ایک حصہ منڈی آدھا حصہ سمندرسوکھ انکو کوٹ کر ایک ماشہ سے ۹ ماشہ تک کھانے سے مرض جاتا رہتا ہے اسکے سفوف کی آٹھ ماشہ پھنکی روزانہ دینے سے سُنڈہ وات مٹتی ہے۔ بکری کے دودھ کے ساتھ منڈی کا سفوف پھانکنے سے پیٹ کی بادی دفع ہوتی ہے اسکو اور لونگ کو پیسکر پھانکنے سے کنپ باے کو نفع ہوتا ہے۔ اسکا سفوف دہی مین ملاکر چاٹنے سے بواسیر کو آرام ہوتا ہے اور بکری کے دودھ مین ملاکر چاٹنے سے مرت وتسا روگ جاتا رہتا ہے۔ نیم کے رس کے ساتھ کھانے سے نامردی کو نفع ہوتا ہے کھانڈ کے ساتھ کھانے سے منی گاڑھی پڑتی ہے باسی پانی کے ساتھ کھانے سے بھگندر اور رکت پت اور دمہ اور تجاری زائل ہوتے ہین۔ اسکے سفوف کو گھی کے ساتھ چاٹنے سے طاقت بڑھتی ہے۔ گاے کے مٹھے کے ساتھ اسکو کھانے سے ہمیشہ آنے والا بخار چھوٹتا ہے۔ کھانڈ یا ارنڈی کے تیل کے ساتھ کھانے سے استسقاے زقی کو نفع ہوتا ہے۔ ثعلب مصری یا سونٹھ کے ساتھ کھانے سے بدن فربہ ہوتا ہے کالی مرچ کے ساتھ کھانے سے بخار جاتا رہتا ہے کالی بکری کے دودھ کے ساتھ کھانے سے تجاری دفع ہوتی ہے گاے کے دودھ کے ساتھ کھانے سے خفقان دفع ہوتا ہے اور سمجھ بڑھتی ہے اور بریہ کو بھی آرام ہوپہنچتا ہے اسکو جاے پھل کے ساتھ پیسکر کھانے سے عورت کے حمل رہتا ہے۔ اگر مرد اسطرح کھاے تو نامردی جاتی رہے کافور کے ساتھ اسکو کھانے سے بواسیر کو نفع ہوتا ہے۔ السی کے ساتھ کھانے سے کھیں روگ کو نفع ہوتا ہے۔ گیہو کاغذی کے رس کے ساتھ استعمال کرنے سے مرگی کو نفع ہوتا ہے۔ گاے کے موت کے ساتھ کھانے سے پیٹ کا درد دفع ہوتا ہے۔ گھی کے ساتھ کھانے سے دست رُک جاتے ہین۔ جب کہ آنکھیں نہ دکھتی ہون تب ۲۰ منڈیان ایک دن مین نگلنے سے ایک سال تک آنکھیں نہین دکھتیں اور ۴۰ نگلنے سے دوسال تک نہین دکھتیں۔

من سل (۵)

بفتح میم وسکون نون وفتح سین مہملہ وسکون لام مفردات ہندی اور محیط مین اسیطرح ہے مگر تالیف شریف اور نسخہ سعیدی مین سین مکسور ہے۔ ہندی کی کتابون سے معلوم ہوتا ہے کہ من شل میم کے فتحہ اور شین نقطہ دار کے کسرے سے پنجاب کا محاورہ ہے اور مرہٹی مین من شیل میم مفتوح اور شین نقطہ دار اور یاے معروف سے کہتے ہین مارواڑی مین مین سل میم مفتوح کے بعد یاے ساکن اور سین مہملہ مفتوح سے بولتے ہین اور ہندی کے محاورہ مین مین شل میم مفتوح کے بعد یاے ساکن اور شین معجمہ مکسور سے ہے

صفات وشناخت۔ مشہور یہ ہے کہ لال ہڑتال ہے مگر تحقیق یہ ہے کہ دونون مین فرق ہے شاہ جہان آباد مین دونون چیزین ملتی ہین اور معدنیات کی قسم سے ہے۔ گمنٹ سنگرہ مین مذکور ہے کہ من سل کا رنگ سرخ ہے کہین کہین زردی بھی ہوتی ہے اندر سے سیاہ سنگریزے نکلتے ہین زمین مین سے نکلتی ہے اسکے اندر سنکھیا اور گندھک کے برابر حصے ہوتے ہین۔ ان بھوت ساپکشا ساگر مین کہا ہے کہ تین قسم کی ہے (۱) شیاماگی (شین معجمہ کے فتحہ اور نون غنہ سے) (۲) کردیرکا (بفتح کاف تازی وفتح ساے مہملہ و یاے معروف وفتح راے مہملہ دوم) (۳) دوکھنڈ (بفتح دال مہملہ وکسر واو وفتح کاف تازی مخلوط بہا) ان مین کردیرکا سب سے عمدہ ہے

Hakeem Shoukat Ali

طبیعت ۔گرم وخشک۔

خواص وفوائد ۔تیز وتلخ وگران ہی دمہ کھانسی بخار اور تپ دق کو دفع کرتی ہی ملین شکم ہی زہرون کو دور کرتی ہی بلغم اور خون کے فساد کو نافع ہی پانینے کا عارضہ مٹاتی ہی بدن کا رنگ نکھارتی ہی زیادہ شا یا گھٹاتی ہی ورم کو تحلیل کرتی ہی اسکا لیپ تر وخشک کھجلی کو مفید ہی روغن گل مین حل کر کے لیپ کرنا مقعد کی پھنسیون اور بواسیر اور ناک کے زخم کے لیے نافع ہی چوک اور من سل کو برابر لے کر پیسکر مونگ کے دانے کے برابر گولیان بناکر نہار دو گولیان نگلنے سے بواسیر کو بہت نفع ہوتا ہی ۔ ان بہوت چکتسا ساگر مین لکھا ہی کہ صاف مین سل ہضم ہونے مین بھاری ہین گرم ہی پھاڑنے والی چرپری کڑوی اور چکنی ہوتی ہی زہر دمہ کھانسی اور فساد خون کو دفع کرتی ہی اور بدن کے رنگ کو درست کرتی ہی اسکو پانی کے ساتھ پیسکر لیپ کرنے سے داد اور کھجلی دفع ہوتی ہی اسکو سرسون کے تیل مین ملا کے لگانے سے جوین مرتی ہین اسکو گھوڑے کی رال مین گھس کے آنکھ مین لگانے سے غشی دور ہوتی ہی ایک تولہ مین سل کو مہین پیسکر گائے کے گھی مین ڈال کے اونٹا دین جب اسکا دھوان نکلنا بند ہو جاوے تب ایک برتن مین پانی بھر کے اسمین ڈال دیوین پانی کے اوپر تیرتے ہوے گھی کو اتار کر بدن کی کھال کے امراض مین کام مین لانا چاہیے غیر صاف کی ہوئی مین سل کے استعمال سے ضعف ہاضمہ کمزوری کیڑے قبض پیشاب مین شکر کا آنا پتھری اور سوزاک ہو جاتا ہی۔

منسم (شامی)

بفتح اول وسکون نون وکسر سین بے نقطہ اور حرف اول کے ضمے اور شین نقطہ دار سے بھی آیا ہی یونانی مین نمجیلس کہتے ہین

صفات وشناخت ۔ ایک روئیدگی ہی کہ اسکے پھل کو حب المنسم کہتے ہین اور خوشبویات مین کام مین لاتے ہین اسکی دو قسمین ہین جنگلی اور بستانی ۔بستانی کے پتے گندنے کے پتون سے چوڑے ہوتے ہین اور تلے کیطرف کو ٹیڑھے ہوتے ہین رنگ سرخ مثل رنگ خون کے ہوتا ہی زیادہ تر پتے اسکے جڑ مین سے نکلتے ہین ساق پر کم نکلتے ہین ساق دو بالشت کے قریب لمبی ہوتی ہی اور اسکے سر پر سیاہ پھول ٹوپی کی طرح لگتا ہی اس پھول مین ایک صورت ہوتی ہی اسطرح جیسے کوئی جمائی لیتا ہو ۔ سر کی طرف اس پھول کے ایک تکونیا پتا ہوتا ہی جڑ اسکی گاجر کی طرح ہوتی ہی یہ قسم خشن اور نمناک جگہون مین پیدا ہوتی ہی ۔جنگلی قسم کے پتے چھوٹے اور ذرا لمبے اور کنگوان کنارون کے ہوتے ہین جیسے اسقوبوقندریون کے پتے ہوتے ہین ۔گیلانی کہتا ہی ویشبہ ان یکون ہو الحربہ ۔ ہر صورت حربہ کا حال حائے حطی مین مذکور ہو چکا ہی۔

طبیعت ۔ گرم وخشک ہی اور خشکی گرمی سے زیادہ ہی۔

خواص وفوائد ۔بستانی کی جڑ پینے سے رکا ہوا پیشاب کھل جاتا ہی اور زیادہ مقدار مین آتا ہی اور جنگلی قسم کو سکھا کر شراب یا سرکے کے ساتھ کھانے سے تلی کا ورم تحلیل ہوتا ہی اسکے تازہ پتے زخمون پر لگانے سے تنقیہ ہو جاتا ہی اور بھر جاتے ہین۔

Hakeem Shoukat Ali

منگستان

بضم میم وسکون نون وکسر کاف فارسی وسکون سین مہملہ وتاے فوقانی مفتوح وسکون الف ونون آخر موقوف

صفات ومنافع - ایک خاص قسم کا میوہ ہے زیرباد اور تحت الریح کے شہروں میں پیدا ہوتا ہے اور دوسری جگہ نہیں ہوتا چھوٹے سے سیب کے برابر ہوتا ہے رنگ نیلا سیاہی مائل ہوتا ہے چھلکا موٹا اور نرم اور بھربھرا ہوتا ہے نارنگی اور سنگترے کے چھلکوں کی طرح ہاتھ سے جدا ہو جاتا ہے شاید انھیں کے اقسام سے ہو بیچے پھل سے مربا تیار کرتے ہیں اندر اسکے چند دانے ہوتے ہیں ہر ایک دانے میں بیج ہوتا ہے مزہ بہت شیرین ہوتا ہے اس میوے میں پھانکیں ہوتی ہیں مگر وہ پھانکیں نارنگی کی پھانکوں کی طرح نہیں ہوتیں بلکہ انگور کے دانوں کی طرح ہوتی ہیں اور یہ پھانکیں نہایت لطیف اور بے جرم ہوتی ہیں اس میوے پر سردی اور تری غالب ہے اُس طرف کے آدمی اسکے چھلکے کو چاولوں کے پانی کے ساتھ دستوں کے بیمار کو دیتے ہیں اور نفع ہوتا ہے مستفاد از نسخہ سعیدی -

منگنا (ھ)

بفتح میم وخفاے نون وکسر کاف وفتح نون دوم وسکون الف

صفات ومنافع - ایک درخت ہے جسکا پھول سرخ ہوتا ہے مزہ پھیکا وتیز ہے گرم وخشک ہے اسکا پھول ناک کی بدبو اور پینس کے عارضے کے لیے مفید ہے پیشاب کے فساد اور کلائی شکم کو شفا ہے میرا خیال یہ ہے کہ یہ گل دوپہریا ہے -

منمنا (ھ)

بضم میم اول وسکون نون وضم میم دوم وفتح نون وسکون الف

صفات وشناخت - بیج ہے چھوٹا اور گول رائی اور سرسوں کے دانے کی برابر رنگ سیاہ ہوتا ہے گیہوں کے کھیتوں میں پیدا ہوتا ہے اور گیہوں کے ساتھ رہتا ہے -

فوائد - محلل وملین ہے اسکو پیسکر سرکے میں ملاکر دھوپ میں پانچ گھڑی رکھکر ورم پر لگائیں کیسا ہی سخت ہو تحلیل ہو جاتا ہے اور درد دور ہوتا ہے **مضر** ردی الغذا ہے کھانے سے نفخ اور قولنج ریحی پیدا کرتا ہے **مصلح** سرکہ اور شیرینی -

موتی (ھ)

بضم میم وسکون واو مجہول وکسر تاے فوقانی ویاے معروف مروارید دُر (ف) لولو (ع)

صفات وشناخت - وہ صدف جسکے اندر موتی نکلتا ہے خاص خاص پانی کے مقاموں میں ہوتی ہے جس سال بارش زیادہ ہوتی ہے یہ سیپ بھی افراط سے پیدا ہوتی ہے اسکے نکالنے کے دو موسم مقرر ہیں ایک جیٹھ بیساکھ دوسرا بھادون کنوار پانی کے اندر چٹانیں ہیں جنمیں یہ سیپ چمٹی رہتی ہے اسکو چھڑانے اور سمیٹنے کے لیے غوطہ خور چمڑے کا دستانہ پہن لیتے ہیں یا کوئی اوزار لیجاتے ہیں جسکے وسیلے سے سیپ کو پتھر سے چھوڑاکر زنبیل میں بھرتے جاتے ہیں اکثر بیس گز عمیق پانی میں پہنچکر سیپ کا شکار کرتے ہیں اور بہت سے سیپ جانور سیکڑوں بلکہ ہزاروں نکال لاتے ہیں اور گڑھے کھود کر مٹی میں داب دیتے ہیں جب تھوڑی دیر بعد وہ سب مر جاتے ہیں تب ایک ایک کو اُس گڑھے سے نکال کر چیرنا شروع کرتے ہیں بہت خالی جاتی ہیں کم میں موتی نکل آتا ہے موتی صرف صدف کے بیچے یا انڈے جاسے جو کچھ ہوں لیکن ابھی تک ان کی حقیقت دریافت نہیں ہوئی - اگریکلچرل لیجر نمبر اول بابت سنہ

Hakeem Shoukat Ali

متعلقہ حیوانات مین یہ حالات بیان کیے گئے ہین - معلوم ہوتا ہو کہ صدف مروارید کو چٹانون کے بدلے بالو اور کیچڑ زیادہ پسند ہو اس مین نقل و حرکت کی بڑی قوت ہوتی ہو اور دریا کے کنارون اور ٹاپوون سے اکثر نقل کرتی رہتی ہو چھوٹی سیپیون کے انڈے اس سیپ کے اندر پیے جاتے ہین جو ایسے انڈے دیتی ہو لیکن جہان انڈون کے بچے ہوئے پھر وہ نکال کر پھینک دیے جاتے ہین اور وہ آپ ہی اپنی پرورش کرتے ہین برعکس اسکے بعضی سیپیون مین یہ عادت بھی دیکھی گئی ہو کہ وہ ایک دو بچون کی خبرگیری رکھتے ہین اور گو یہ بات ہنسی کے قابل معلوم ہوتی ہو تاہم لوگون کا خیال پایا جاتا ہو کہ یہ چھوٹے بچے ذرا ذرا سے کیڑون وغیرہ کو تلاش کرکے ایسی غیر محفوظ حالت مین کھایا کرتے ہین - سیپیان گرم پانی مین چھوڑی جاتی ہین تو خود ہی منھ کھولدیتی ہین اسکے بعد انکی ہڈی سے گوشت الگ کرلیا جاتا ہو اور سڑ جاتا ہو اور سڑا ہوا گوشت بھی باریک چھلنی مین اس غرض سے چھان لیا جاتا ہو کہ سب چھوٹے موتی بھی ضائع نہ ہونے پاوین موتی بڑا مثل چڑیا اور کبوتر کے انڈے کے بھی ہوتا ہو مگر کم اور نادر اور ایک تولہ ڈیڑھ ماشہ تک بھی دیکھا گیا ہو - سراج اللغات مین لکھا ہو کہ اگر سیپ مین ایک ہی موتی ہو اسکو در یتیم کہتے ہین - بہتر وہ موتی ہو جو سفید شفاف آبدار براق مدور ہو اور بعد اسکے وہ موتی ہو جو صراحی دار ہو اور ساتھ اسکے سفید شفاف آبدار اور براق ہو سیاہ یا مائل بہ سیاہی یا زردی اور بہت چھوٹا اور لمبا اور زرد خراب ہو اور سوراخ کیا ہوا موتی طب مین مستعمل نہین اور یہ جو مشہور ہو کہ موتی بارش نیسان کا پانی ہو کہ برسنے کے وقت سیپیان باہر آتی ہین اور اپنا منھ کھول کر پانی کے قطرے کو اپنے اندر لے لیتی ہین اسکی کچھ اصل نہین ہو - سیلون کے سمندر مین اب موتی بالکل دستیاب نہین ہوتے صرف ایران کے سمندر مین پائے جاتے ہین - ہندوون کا ایسا تجربہ ہو کہ موتی سوا سیپ کے ہاتھی سانپ سنکھ مچھلی سور بادل بانس اور بانو قسم بانس مین بھی پیدا ہوتا ہو -

طبیعت - اسحاق بن عمران نے کہا ہو کہ سردی و گرمی اور خشکی و تری مین معتدل ہو بعض پہلے درجے مین سرد و خشک جانتے ہین بعض سرد و خشک دوسرے درجے کے آخر مین لکھتے ہین -

خواص و فوائد - مبہی ہو فرحت و لطافت پیدا کرتا ہو بدن کو تیار کرتا ہو اعضائے رئیسہ اور قوی و ارواح کو قوت دیتا ہو اگر خون تھوک مین آتا ہو یا کسی عضو سے خون جاری ہو تو اسکو پیسکر کھانے سے بند ہو جاتا ہو وسواس اور جنون اور منھ کی بدبو اور بخر اور خفقان و خوف و حزن و فزع سوداوی و ضعف معدہ گرم و کبد و گردہ کو نفع کرتا ہو دل و جگر و معدہ و گردہ کی بیماریون کو مفید ہو - سدہ کھولتا ہو پتھری کو خارج کرتا ہو یرقان کو دور کرتا ہو پیشاب کی جلن کو نافع ہو صفراوی دستون اور خونی دستون کو بند کرتا ہو بواسیر اور خون حیض کو روکتا ہو اسکے خواص مین سے یہ ہو کہ اسکو پاس رکھنے سے غم و رنج اور ضعف قلب مٹتا ہو - ابن زہر کہتا ہو کہ مسلم موتی کو منھ مین رکھنا دل کو طاقت دیتا ہو منھ کی بدبو رفع کرتا ہو اور جذام کو بھی نفع پہونچاتا ہو اسکو آنکھ مین لگانے سے آشوب چشم اور تاریکی چشم اور جالا اور ناخونہ دور ہوتا ہو اور آنکھ سے پانی آنے کا عارضہ اور دوسرے امراض بھی جاتے رہتے ہین اسکو دانتون پر ملنے سے مسوڑے قوی پڑتے ہین اور دانت صاف ہوتے ہین اسکو فرج مین رکھنے سے حمل نہین رہتا مروارید محلول کو لگانے سے چھائین اور کلف اور جذام کے نشان مٹ جاتے ہین اگر مروارید کو پیسکر ایسے مقام پر بُرکین جہان سے خون جاری ہو تو بند ہو جائے اور اسکے برکنے سے زخم بھر جاتے ہین اگر کوئی

Hakeem Shoukat Ali

زہریلا جانور کاٹ کھائے یا کسی قسم کا زہر کھانے میں آجائے تو اسکے پینے اور لگانے سے فائدہ ہوتا ہے اور اسکو کسی طرح بے حل کیے استعمال نہ کرنا چاہیئے بعض نے اسکے کھانے کا یہ طریق لکھا ہے کہ ۱۰ تولہ موتی بکر سماق کے کھرل میں گلاب یا عرق بیدمشک کے ساتھ بارہ دن تک رگڑیں یہانتک کہ زبان پر رکھیں تو اسکا جرم محسوس نہو پھر نکال لیں پھر اس میں سے ۲ ماشہ صبح نہار کھا کر ڈیڑھ گھڑی کے بعد کھانا کھائیں اور ۲ ماشہ شب کے کھانے سے ایک گھڑی پیشتر کھاویں اسطرح چالیس دن تک کھالینے سے بدن میں طاقت ہاضمے میں قوت اور باہ میں شدت پیدا ہوتی ہے۔ ارسطو سے منقول ہے کہ حل کیے ہوئے موتی برص وغیرہ کے داغوں پر لگانے سے تین بار میں مٹ جاتے ہیں بلکہ ایسا بھی اتفاق ہوتا ہے کہ ایک ہی بار میں مٹ جاتے ہیں اور بغیر حل کیے ہوئے کوڑھ کو نفع بخشتے ہیں بعض کہتے ہیں کہ حل کیے ہوئے موتیوں کے ایکبار کے لگانے میں کھجلی کا عارضہ جاتا رہتا ہے۔ موتی چکنائی اور بدبو اور دھوئیں اور پسینے اور گندھک سے بدرنگ اور خراب ہو جاتا ہے۔ چانولوں کو اُبال کر اسکے نیم گرم پانی میں جسکو پیچ کہتے ہیں دھونے سے موتی صاف ہوجاتا ہے مگر بہت گرم نہ ہو کیونکہ بہت گرم پانی سے بگڑ جاتا ہے اور چانول کا آٹا ملنے سے موتی صاف ہو جاتا ہے اور یہ بات اسرار میں سے ہے۔ مروارید کبوتر یا مرغ کو نگلا کر تھوڑی دیر کے بعد ذبح کر کے پیٹ سے نکال لینا بھی صاف کر دیتا ہے میں تو خربوزے میں تھوڑی دیر کے لیے رکھوا دیتا ہوں صاف ہو جاتا ہے۔ وید کہتے ہیں کہ موتی سرد ہے مزہ اسکا شیریں ہے بدن موٹا کرتا ہے منی بڑھاتا ہے آنکھ کے امراض زہر بلغم صفرا سل کھانسی دمہ ضعف ہاضمہ سوزش اور کمزوری کو مٹاتا ہے۔ طاقت منی اور عمر کو بڑھاتا ہے اور بدن کو فربہ کرتا ہے اہل ہند میں انکا استعمال کیا جاتا ہے انکو پیس کے آنکھوں میں لگانے سے روشنی اور نگاہ بڑھتی ہے جب یہ سیپ میں حمل کے طور پر رہتا ہے تب اسکا لیپ کرنے سے کوڑھ مٹتا ہے موتیوں کو پیس کے بچھلے کے ساتھ کھانے سے مرض رعشہ رفع ہوتا ہے انکو سونے کے ورق کے ساتھ چبانے سے دل کا زیادہ ہلنا یعنی خفقان موقوف ہوتا ہے انگوست گاؤ کے ساتھ چبانے سے صفرا کا فساد دور ہوتا ہے ان کو دم الاخوین کے ساتھ چبانے سے یا الائچی کے عرق کے ساتھ دینے سے رکتستاد زائل ہوتا ہے۔

موتیا (ھ)

بضم میم و واو مجہول وکسر تائے فوقانی و فتح یائے تحتانی و سکون الف

صفات و شناخت۔ ایک پھول ہے سفید قسم اور موگرے کی قسم سے ہے اور اس سے صورت اور خوشبو اور نزاکت و لطافت میں بہتر ہے گول بڑے سے موتی کی طرح ہوتا ہے اسکے پیڑ میں دو تین انچ لمبے پتے ڈنڈی کے آمنے سامنے لگتے ہیں وہ بیضوی اور کچھ لمبے ہوتے ہیں جیٹ بیساکھ میں اسکے خوشبودار سفید پھول لگتے ہیں اسکے پھولوں سے تیل بناتے ہیں جسمیں بہت خوشبو ہوتی ہے۔

خواص و فوائد۔ اسکا سونگھنا دل و دماغ کو قوت دیتا ہے فرحت پیدا کرتا ہے اسکا عطر تمام عطروں سے بہتر ہوتا ہے اور اسکے پھولوں کا عرق گلاب کے پھولوں کے عرق اور عرق بہار سے بہتر ہوتا ہے موتیا کا گلقند بھی بہت سے فوائد رکھتا ہے اگر درخت موتیا کے نرم پتے ایک تہائی اور ارنڈ کے پتے تہائی پیسکر گائے کے بچے دودھ میں گھول کر پلائیں اور بعد اسکے خشکہ بے نمک گائے کے دودھ کے ساتھ کھلائیں دو تین ہفتے تک ایسا کرنے سے استسقاے لحمی بالکل جاتا رہتا ہے اسکے ساتھ خواہ دست بھی ہوں یا نہ ہوں اور یہ طریق نہایت سریع الاثر

Hakeem Shoukat Ali

وعجیب وغریب ہی اور یہ چاہیے کہ دودھ کو جوش دیکر ملائی دور کرکے کپڑے سے چھان لین اور ہر بار نئے کپڑے سے چھانتے رہین یہانتک کہ چکنائی بالکل نکل جاوے اور دودھ مارا بھین کی طرح ہو جاوے - اسکا عرق اگر اس ترکیب سے تیار کیا جاوے تو بہت افضل ہو جاوے کہ اول صندل کا عرق کھینچین پھر اس عرق کو بھپکے کے ساتھ دیگچے مین ڈالین اور موتیا کے پھولون کی پنکھڑیان داخل کرکے منہ بند کرکے اور نیچے نکالکر اور تمام کام تیار کرنے ایک رات یون ہی رہنے دین صبح کو دیگچی آنچ کرکے عرق کھینچین پھر گلے ہوئے پھول نکال کر نئے پھول ڈالین اور کھنچا ہوا عرق بھی ملادین اور دوبارہ اسیطرح عرق کھینچین یہانتک کہ دس بارہ مرتبہ نئے پھول بدل جائین جتنا زیادہ پھول ڈالینگے اور نئے نئے بدلینگے عرق اتنا ہی اعلی درجے کا ہوگا - وید کہتے ہین کہ موتیا کے پھولون کو پیس کے ٹکیہ بناکے دن مین ایک دوبار عورتون کی پستان پر باندھنے سے دودھ کی زیادتی ہوجاتی ہو کسی کسی کے ایک دن اور کسی کسی کے تین دن تک باندھنے پڑتے ہین اسکے پتے سوکھے پتون کو پانی مین پیس کے ضماد کرنے سے پرانا اور دیر مین اچھا ہونے والا زخم بھر جاتا ہو - خود رو موتیا کی جڑ کو جوش دیکر صاف کرکے پلانے سے عورتون کا تکلیف سے خون حیض آنا موقوف ہوتا ہو - اسکے پھولونکا شربت پلانے سے صفراوی خفقان موقوف ہوتا ہو اسکے جوشاندے سے آنکھون کو دھونے سے یا اسکے رس کی بوندین آنکھ مین ڈالنے سے نگاہ کی کمزوری مٹتی ہو اسکے جوشاندے سے کلیان کرنے سے منھ کے آنے کو نفع ہوتا ہو -

موٹھ (ھ)

بفتح میم وسکون واو مجہول وثاے مثلثہ مخلوط بہا موقوف اسکو راج ماش بھی کہتے ہین

صفات وشناخت - ایک قسم کا مشہور غلہ ہو فصل خریف مین پیدا ہوتا ہو اسکی بیلین چلتی ہین پتے اس کے ارد کے پتون سے چھوٹے ہوتے ہین جڑ سفید ہوتی ہو اسکی دو قسمین ہین ایک قسم کھیتون مین بوئی جاتی ہو دوسری قسم کا جنگلی موٹھ ہوتا ہو جسے بانگر موٹھ کہتے ہین -

طبیعت - سرد وخشک ہو بعض گرم وخشک اور بعض معتدل کہتے ہین -

خواص وفوائد - بویا ہوا موٹھ جلد ہضم ہوتا ہو اور قابض ہو بعض ملین بتاتے ہین نفخ وقراقر اور ریاح کثیر پیدا کرتا ہو خون کو صاف کرتا ہو قلیل الغذا ہو بلغم دفع کرتا ہو طبیعت کے کسل کو مٹاتا ہو لیکن پیٹ مین کیڑے پیدا کرتا ہو اگر تھوڑی سی ہینگ اسکے آٹے مین ملاکر نارو پر باندھین تو فائدہ دے - باہ کو بڑھاتا ہو منی زیادہ کرتا ہو حواس و ذہن کو قوت دیتا ہو بھوک گھٹاتا ہو اگر پانی مین جوش دیکر وہ پانی پھینکدین اور دوسرے پانی مین پکاکر اور زیادہ مقدار مین گھی ملاکر کھائین تو عمدہ غذا ہو یہ پاخانہ خلاصہ لاتے پیشاب جاری کرتا ہو موٹھ آنکھون کے لیے مفید ہو وید کہتے ہین کہ موٹھ کسیلے میٹھے بھوک بڑھانے والے ہضم ہونے مین ہلکے قابض اور سرد ہوتے ہین خون صفراوی بخار گرمی تپ بلغم فساد خون بواسیر اور بادی گولا کو مٹاتے ہین اور بادی کو پیدا کرتے ہین ضعف ہاضمہ مین انکی دال مناسب سالن ہو یہ بخار مین بھی پرہیزی غذا کے طور پر دیے جاتے ہین انکی دال بناکے کھانے سے آدھ مان ہونا موقوف ہو جاتا ہو (۲) یونانی طبیبون کی کتابون مین مذکور ہو کہ جنگلی موٹھ کی جڑ نشہ لاتی ہو مثل اجواین خراسانی کے ہو قریب بہ سم ہو سرعت انزال کو مفید ہو حلق مین خشکی اور خناق پیدا کرتی ہو مصلح اسکا گاے کا دودھ اور روغن

Hakeem Shoukat Ali

بادام ہے اکثر ممسک اور مقوی باہ معجونون مین استعمال ہوتی ہے۔ دودھ مین جوش دیکر خشک کرکے سفوف کرکے ایک ہفتہ تک گلاب مین تر رکھکر کام مین لاتے ہین۔ یوسفی نے لکھا ہے کہ جہان مسکرات مین اصل القلب کا لفظ دیکھو وہان موتھہ کی جڑ کام مین لاؤ کیونکہ وہ مسکر ہے اور اسکو اصل القلت کہتے ہین اور قلت موتھہ کا نام ہے انتہی کلامہ۔ حق یہ ہے کہ یہ لفظ نفت ہے پس اصل النفت کہنا چاہیے نفت شوکرانکی جڑ کا نام ہے۔ ان بہوت جلکسا ساگر مین بیان کیا ہے کہ مزروع موتھہ کی جڑ نشہ لاتی ہے اور زہریلی ہے۔

موچرس (ھ)

بضم میم وسکون واو مجہول وجیم فارسی موقوف ورا ے مہملہ مفتوح وسین مہملہ ساکن ہندی کی کتابون مین جیم فارسی مفتوح ہے

صفات وشناخت۔ مشہور یہ ہے کہ سپاری کا پھول ہے اور محیط اعظم مین لفظ بارجات کے اندر لکھا ہے کہ موچرس بارجات کا گوند ہے اور تحقیق سے معلوم ہوا کہ بارجات طوطے کا پیڑ ہے جسکا دوسرا نام دکھنی چولا ہے تو اس کے غلط ہونے مین کلام نہین کہ موچرس بارجات کا گوند ہے بدیع النوادر مین ہے کہ موچرس مین سے ایک قسم گوند ہے اور ایک قسم پھول ہے۔ مولف قرابادین قادری و دارا شکوہی نے سینبھل کا گوند بتایا ہے طب الغربا اور تذکرۃ الہند سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے یہی دید کہتے ہین چنانچہ ان بہوت جلکسا ساگر مین اسکی تصریح ہے اور کہا ہے کہ کئی آدمی اسکی جگہ سپاری کا پھول کام مین لاتے ہین دونون کے علٰحدہ علٰحدہ ہونے کی یہ بھی ایک دلیل ہے کہ عورتون کو نبیسا کھلانے مین اسکی تبیس ودوائن مین سپاری کا پھول اور سینبھل کا گوند دونون علٰحدہ علٰحدہ داخل ہین عوام دکن اسکو بورگ بنکا کہتے ہین بورگ بضم باے موحدہ وسکون واو ورا ے مہملہ موقوف وضم کاف فارسی سینبھل کا نام ہے اور بنکا بفتح باے موحدہ وخفاے نون وفتح کاف تازی وسکون الف گوند کو کہتے ہین آر بے اوشد مین لکھا ہے کہ موچرس سینبھل کے درخت کا گوند ہے جس چھال کو کیڑے کھا جاتے ہین اسمین سے نکلتا ہے چھی چھال مین گھاؤ لگانے سے نہین نبتا کبھی سمجھے کے گوند کو اسمین ملاکر بیچتے ہین۔

طبیعت۔ مفردات امی مین لکھا ہے سرد دوسرے درجے مین خشک تیسرے درجے مین بعض گرم بتاتے ہین۔

خواص وفوائد۔ پیٹ کو تنگ اور قبض کرتا ہے ممسک منی ہے اور منی پیدا بھی کرتا ہے دستون کو اور خون حیض کو بند کرتا ہے سودہ خام کو چھانٹتا ہے فساد خون وصفرا وسوزش اعضا کو دفع کرتا ہے منہ مین آبلے پڑ جائین اور منہہ آجاے تو نافع ہے پیچش اور امراض صفراوی وحدت خون وجریان منی کو نافع ہے اسکو کپڑے مین لپیٹ کر فرج مین رکھنے سے رحم کی رطوبت خشک ہوجاتی ہے اسکا منجن مین شریک کرنا ہلے ہوے دانتون کو مستحکم اور قوی کرتا ہے اسکے لیپ سے سوزش دفع ہوتی ہے اور اسکے کھانے سے بلغمی کھانسی کو صحت ہوتی ہے اگر پارے کے استعمال سے منہ آجاے تو اسکو پانی مین اونٹاکر کلی کرلے سے نفع ہوتا ہے جو لوگ گرم جانتے ہین وہ کہتے ہین کہ صفرا بڑھاتا ہے فساد باد کو دفع کرتا ہے بچون کا سوتے مین پیشاب نکلجانے کو مفید ہے ان بہوت جلکسا ساگر مین لکھا ہے کہ قابض سرد وشیرین رسائن جلکا ہضم ہونے مین بھاری زندگی بڑھانے والا عقل طاقت اور منی کو بڑھانے والا ہے سوماشہ سے دو ماشہ تک موچرس مین برابر کھانڈ ملاکر پھنکی دینے سے بچون کے دست

Hakeem Shoukat Ali

بند ہوتے ہین - رسوت کو پانی مین گھول کر چھان کر اُسپر موچرس کا سفوف برک کر پلانے سے خون استحاضہ
رُک جاتا ہی بدن کا رنگ صاف کرتا ہی بلغم بڑھاتا ہی وات - فساد خون - فساد صفرا - سوزش
آنو اور خونی دستون کو مٹاتا ہی - سادہ دستون کو بھی بند کرتا ہی ایک ماہ تک اِسکو کھانے سے پارے کے نقصانات
موقوف ہوتے ہین موچرس اور سمندر جھاگ کو کھرل کر کے لیپ کرنے سے بدن کی بدبو دور ہوتی ہی -

مور (ھ)

بضم میم و واو مجہول و راے مہملہ موقوف - طاؤس (ع)

صفات - ایک مشہور و معروف پرند ہی بہت خوبصورت ہوتا ہی نر کی دم بہت بڑی ہوتی ہی جب دُم کو اٹھاتا
ہی تو ایک چھتری بن جاتا ہی نر مادہ سے بڑا اور خوش شکل ہوتا ہی اسکی مادہ سال مین ایکبار انڈے دیتی ہی یہ جو مجید مین
ایک قول نقل کیا ہی کہ یہ جانور جفتی نہین کرتا بلکہ جب نر ناچتا ہی تو خوشی کے مارے اُسکی آنکھون سے آنسوون کے
قطرات ٹپکتے ہین مادہ مستی کے زمانہ مین اُنکو چُگ جاتی ہی اور انڈے دیتی ہی یہ تمام قصہ واہی ہی اور یہ بھی غلط
ہی کہ زہر کے ملے ہوے کھانے کو دیکھنے سے مور ناچنے لگتا ہی اور چلاتا ہی اور اُس کھانے کے زہر کی قوت اِسکے
دیکھنے سے ٹوٹ جاتی ہی - بعض اِسکی دو قسمین بتاتے ہین خرد و کلان خرد قسم زمین مین رہتی ہی درختون پر پرواز
نہین کرسکتی اِسکو بھوئین مور بھی کہتے ہین بہتر جوان ہی - ہمنے سفید مور بھی دیکھا ہے -

طبیعت - دوسرے درجے کے آخر مین گرم و خشک ہی -

خواص و فوائد - اِسکا گوشت سخت و غلیظ و دیر ہضم ہی خلط غلیظ پیدا کرتا ہی اِسکا شوربا پینے سے ذات الجنب
کو صحت ہوتی ہی اِسکی چربی اور گوشت کھانے سے باہ مین قوت آتی ہی اِسکی چربی کمر اور ذکر اور مقعد پر ملنے
سے باہ مین حرکت پیدا ہوتی ہی اِسکی بیٹ کے لیپ سے چھائین اور مسہ اور جلد کا داغ دور ہو جاتا ہی اِسکی
ہڈی جلاکر برص کے داغون اور چھائین پر لگانے سے نفع ہوتا ہی اِسکا پتہ بارہ رتی کی مقدار مین ایکسلا یا
سکنجبین اور گرم پانی کے ساتھ پینا دستون کے بند کرنے اور ذوسنطاریاے کہنہ کے لیے مفید ہی اور یہ پتہ
سرکے مین ملاکر لگانا بڑے کوڑے کے کاٹنے اور جلد کے نشان دور کرنے کے لیے نافع ہی نقش پر طاؤس
حقے مین بطور تمباکو کے پینا یا باریک کتر کے تھوڑے سے گڑ مین گولیان بناکر کھانا نارو کی بیماری کو بالکل زائل
کر دیتا ہی اور پھر کبھی عود نہین کرتی ابتداے شعور مین میری کہنی مین نارو نکل آیا بہت تکلیف ہوئی کیونکہ
نکلوانے مین ٹوٹ گیا تھا ایک جوگی نے جو والد مرحوم سے تعارف رکھتا تھا اردو فارسی اور قرآن کے ترجمے
سے آشنا تھا مجھے مور کے پر دن کے چندوے گڑ کے ساتھ کھانے کو کہا اُسوقت سے پھر کبھی نارو نہ نکلا تین
تین چندوے کتر کر گڑ مین گولی بناکر تین چار دن کھائے - مور کے انڈے مین کچھ بیج لال مرچ کے رکھے اور
اُسکا منھ سیب کے ایک ٹکڑے اور موم سے خوب بند کرے پھر پرانے درخت نیم کی جڑ مین انڈے کے رکھنے
کے لائق ایک سوراخ کر کے اِسکو رکھکر بند کر دے چھ مہینے کے بعد اِسکو نکالے تو صاف اور اچھی مرچ جمی ہوئی
ملیگی جب کسی کو سانپ کاٹے تو اس مرچ کو پانی مین گھس کر مقام زخم پر اور اُسطرف کی آنکھ کے پاس لگانے
سے فوراً سانپ کا زہر دور ہو جاتا ہی - وید کہتے ہین کہ مور کا گوشت گرم ہی قوت باہ پیدا کرتا ہی اعضا کو

قوی کرتا ہی کان کے مرض کو دفع کرتا ہی بدن کی سردی اور خشکی دور کرتا ہی بھوک بڑھاتا ہی عقل زیادہ کرتا ہی سرکے بال آنکھوں کی روشنی اور بدن کا رنگ عمدہ کرتا ہی گلے کی آواز صاف کرتا ہی اسکا گوشت دو فصلوں مین کھانا بہتر ہی ایک فصل بہار دوسرے جاڑے کا موسم گرمی و برسات مین مضر ہی کان کی قوت زیادہ کرتا ہی جوانی کو ترقی دیتا ہی۔ بعضوں مین مور کا گوشت بدن کو فربہ کرتا ہی سبک ہی باد دفع کرتا ہی مقوی باہ ہی ذرا صفرا کو بڑھاتا ہی مزید ار ہوتا ہی۔ مضر گرم مزاج مصلح گرم مسالا۔ مجھے اسمین کلام ہی کہ جبکہ گوشت اسکا بہت گرم ہی اور اسوجہ سے گرم مزاج والے آدمی کو نقصان پہونچاتا ہی تو گرم مسالے سے تو اور گرمی بڑھ جائیگی بلکہ سرکے ساتھ پکاکر کھانے سے گرمی کی اصلاح ہو سکتی ہی گرم مسالے سے تو اُسکا ثقل ضائع ہو جائے گا۔ کئی بار کھانے کا اتفاق ہوا بہت دیر مین گلا اور بساند اسمین بہت ہوتی ہی اصلاح اسکی بہت سے گھی ڈالنے سے بھی ہو جاتی ہی بہر صورت جنکے بدن قوی ہین معدہ طاقت ور ہی محنت کرتے ہین انھین کو کھانا چاہیے اور اسکو ہمیشہ کھانے سے برص کا مرض کھڑا ہو جاتا ہی۔

مورنکھی (۵۵)

بضم میم دوا و مجہول و راے مہملہ موقوف و فتح باے فارسی و خفاے نون و کسر کاف تازی مخلوط بہا و یاے معروف سنسکرت مین اسکو میور شکھا بفتح میم و ضم باے تحتانی دوا و معروف و فتح راے مہملہ و کسر شین نقطہ دار و فتح کاف تازی مخلوط بہا و سکون الف کہتے ہین جسکے معنی مور کی چوٹی کے ہین اور راے مہملہ اور شین نقطہ دار کے درمیان مین ایک واو مکسور یعنی میورو شکھا بھی بولتے ہین کوکنی زبان مین منیار شکھا نام ہی ہندوستان اور مارواڑ اور گجرات مین مور شکھا نام ہو شکھا کا کل کے معنی مین ہی

صفات و شناخت۔ ایک بوٹی ہی کہ ٹھہرے ہوے پانی کے کنارے اور ہموار زمین مین اور ترجگہون پر اور اکثر پختہ دیواروں کی جڑون مین اور پختہ قبرون کی اینٹوں کے درمیان مین اور ایسی پختہ دیوارون کے سوراخون مین سے جنپر چونے کی قلعی نہ ہو اور پانی سے ہری ہوگئی ہون اُگتی ہی اسکی شاخین جڑ مین سے نکلتی ہین اور ایک جگہ جمع ہونے سے ایسی معلوم ہوتی ہین جیسے مور کی چوٹی جسے تاج سے بھی تعبیر کرتے ہین یہ دیدگی ایک بالشت سے کم ہوتی ہی اور بہت خوبصورت اور سبز و نازک ہوتی ہی سوکھ کر سخت ہو جاتی ہی یہ گھانس کی جڑون کی طرح پھیلتی ہی اسکے ریشے ہوتے ہین تازہ سبز اور سوکھ کر رنگ سوکھے ہوے کھجور کے پتے کا سا ہو جاتا ہی اگر اسکو ایک جگہ سے اوکھیڑین اور خشک ہونے کے بعد دوسری جگہ لگا کر پانی دیوین تو سبز ہو جاتی ہی جڑین نئے سوکھی ہوئی کو چابا تو خفیف سی کڑوی اور بدمزہ معلوم ہوئی حکیم بہاء الدین خان رام پوری جو اجمیر مین بڑی عزت کے ساتھ مطب کرتے ہین کہتے ہین کہ اسکا پھول تیتری کیطرح ہوتا ہی اسلیے تیتری گھاس بھی کہتے ہین۔

طبیعت۔ سرد و خشک۔

خواص و فوائد۔ سبک ہی فساد صفرا و بلغم کو دفع کرتی ہی دست بند کرتی ہی پیچش کا عارضہ مٹاتی ہی بچون کی کھانسی کو اور اُنکے سرسام کو دفع کرتی ہی اسکا تمام پیڑ سکھا کر گھی مین ملا کر عورتون کو کھلانے سے حاملہ ہو جاتی ہین بچون کے آسیب کے عارضے کے لیے پیسکر پلاتے اور دھونی دیتے ہین اگر بچے کو سفید قے اور سفید پاخانہ

له مورنکھیا بوٹی [illegible]

Hakeem Shoukat Ali

آتا ہو تو اسکو پیسکر سیب کے ذریعہ سے پلادین - ہندی کی ایک کتاب مین لکھا ہو کہ یہ ہلکی کسیلی اور سرد اور رس اور وپاک مین کٹھی ہوتی ہو- اسکے پھول قابض ہین انکا جوشاندہ پلانے سے دست بند ہوتے ہین انکا شربت تیار کرکے پلانے سے حیض مین مقدار سے زیادہ خون کا نکلنا موقوف ہوتا ہو اسکے بیج چرپراہٹ شامل ہوتے ہین اسکے بیجون کو گھونٹ جہان کے پینے سے پیشاب کرنے کے وقت کا درد موقوف ہوتا ہو اسکو پیس کر شہد مین ملاکر چٹانے سے کھانسی مٹتی ہو- سونف کے عرق کے ساتھ اسکے سفوف کو پھانکنے سے آنو کے دست بند ہوتے ہین اسکی جڑ کو چانولون کے دھوون کے ساتھ پینے اور آن دنون مین صرف دودھ پیتے رہنے سے پتھری گل جاتی ہو-

موساکنی (ھ)

بضم میم و واو معروف و فتح سین مہملہ و سکون الف و فتح کاف تازی و کسر نون و یاے معروف

صفات وشناخت - ایک بوٹی ہو چونکہ چوہے کے کان سے مشابہت رکھتی ہو اسلیے عربی مین آذان الفار کہتے ہین کیونکہ آذان جمع اُذن کی ہو جو کان کے معنی مین ہو اور فار چوہے کو کہتے ہین اور موسا ہندی مین چوہے کے معنی مین ہو اور کن مخفف ہو کان کا اور یاے تحتانی نسبت کے لیے ہو- اسکو ہندی مین چوہاکنی بھی کہتے ہین اور اوندرکنی بھی نام ہو اسلیے کہ چوہے کو اوندر بھی بولتے ہین اور دکن مین بیلکا جوی کہتے ہین جس مین حرف اول یاے تحتانی ہو اسکے معنی بھی یہی ہین یہ گرم ملکون مین اور ہندوستان مین ممالک متحدہ بہار راجپوتانہ اور دکھن وغیرہ مین ملتی ہو- یوسف بغدادی نے کتاب مالا یسع مین لکھا ہو کہ اسکی دو قسمین ہین بستانی اور جنگلی تفصیل اسکی یہ ہو (۱) بستانی سایے مین اور درختون کے درمیان اور مکانون کی دیوارون کے پاس اور پانی کے کنارے پر اگتی ہو زمین پر بچھی ہوتی ہو اسکے ساق نہین ہوتی نہ پھول آتے ہین شاخین تکونیا ہوتی ہین انکو ملنے سے کھیرے کی سی خوشبو آتی ہو (۲) جنگلی قسم تین وضع کی ہوتی ہو (الف) شاخین پتلی اور زمین سے بلند اور کثرت سے ہوتی ہین رنگ سرخ ہوتا ہو اندر سے کھوکلی ہوتی ہین پتے نازک اور بستانی کے پتون سے لمبے ہوتے ہین پتون کی اُٹھی ہوئی ہوتی ہو انکا رنگ سیاہی مائل ہوتا ہو دو دو پتے شاخون پر برابر لگے ہوتے ہین بڑی شاخون مین بہت سی چھوٹی چھوٹی شاخین ہوتی ہین جنپر لاجوردی رنگ کے پھول آتے ہین - صاحب تحفہ نے بعض قسم کا پھول زرد بھی بتایا ہو- انطاکی کے قول مین بھی ایک قسم زرد پھول والی پائی جاتی ہو جسکے درخت کے پتے نازک اور محدب ہوتے ہین (ب) شاخین زمین پر بچھی ہوتی ہین پتے کسی قدر گول اور وضع بستانی کے پتون کی طرح اور اُنسے چھوٹے جنمین تھوڑا سا چرپراپن ہوتا ہو پھول اتنا چھوٹا اور شاخون سے اسقدر ملا ہوا کہ اچھی طرح نظر نہین آتا یہ قسم ریت مین پیدا ہوتی ہو انطاکی نے جو تذکرے مین لکھا ہو کہ ایک قسم حبشی بھی ہو جس کا پھول شاخون کو چھپا ہوا لگتا ہو وہ یہی قسم معلوم ہوتی ہو (ج) پتے کسی قدر گول اور اُنپر سفید روان ہوتا ہو ایسا معلوم ہوتا ہو کہ غبار جما ہوا ہو اس مین نہایت باریک کانٹے بھی ہوتے ہین جنپر سفید روان ہوتا ہو اس قسم مین سفید دودھ ہوتا ہو جو نہایت تیز اور اکال ہوتا ہو اسکا درخت زمین پر بچھا ہوتا ہو یہ قسم پانی سے دور اور ایسے مقام پر جہان خشکی زیادہ ہو پیدا ہوتی ہو انطاکی کے قول سے معلوم ہوتا ہو کہ یہ قسم مصر مین بہت ملتی

ہو اسکے پتے بدن کے نازک عضو پر جیسے رخسار ہین لگائین تو وہ جگہ سرخ ہوجاتی ہو اس قسم مین سمیت ہو اور تمام اقسام سے بری ہو اطبا نے جو لکھا ہو کہ بہتر یہ ہو کہ موساکنی کو کھانا نہ چاہیے تو اس قول سے مراد انکی یہی قسم ہوگی اور اگر مطلق مراد ہو تو گرم اقسام کے ہمیشہ استعمال کرنے سے منع کیا ہوگا تاکہ اپنی تیزی کی وجہ سے ایذا نہ پہونچائین ویدون نے اسکی صرف دو قسمین لکھی ہین ایک قسم کا درخت کھڑا ہوتا ہو زمین سے گرہ دو گرہ اونچا اور دونون طرف دو پتے چوہے کے کان کیطرح ہوتے ہین۔ دوسری قسم زمین پر بچھی ہوئی ہوتی ہو اسکی بیل بھی چلتی ہو شاخون مین اسکے گانٹھین ہوتی ہین اور ہر گانٹھ مین ریشہ ہوتا ہو جیسے جڑ زمین مین چلتی ہو شاخین سرخ سیاہی مائل ہوتی ہین اور تھوڑی تھوڑی کھلی اور پتے گولائی لیے ہوئے دودھی کے پتون کی طرح ہوتے ہین اور انکی مقدار یکسان نہین ہوتی کوئی انگوٹھے کے ناخن کے برابر اور کوئی اس سے چھوٹا اور کوئی بڑا بھی ہوتا ہو پھول کا رنگ نیلا اور پھل جوار کے دانے کی طرح ہوتا ہو مگر اس سے قدرے بڑا ہوتا ہو جسکے اندر دو بیج ہوتے ہین پہلی قسم کمیاب ہو اکثر ماہ ساون مین پیدا ہوتی ہین۔

مخزن الادویہ مین لکھا ہو کہ بنگالے مین دونون قسمین پائی جاتی ہین انکے درختون مین ڈالیان بکثرت ہوتی ہین جو زمین پر بچھی ہوئی ہوتی ہین ان کی گانٹھون پر پتے ہوتے ہین اور پتون کی جڑون مین ملے ہوئے پھول لگے ہوتے ہین جنکا رنگ لاجوردی ہوتا ہو ان ڈالیون کے نچوڑنے سے لعابی رطوبت نکلتی ہو جس مین چیپ ہوتا ہو انمین سے ایک قسم دیوار کی جڑون اور نمناک مقامون مین پیدا ہوتی ہو پتے اسکے چوڑے اور بڑے ہوتے ہین اسکی نرم اور تازہ کونپلون کو پکا کر روٹی سے کھاتے ہین اور دوسری قسم پانی کے کنارون پر ہوتی ہو اسکے پتے پہلی قسم سے باریک اور دراز ہوتے ہین اور اسکو کھاتے نہین دونون قسم کے پتے کسی قدر چوہے کے کان سے مشابہت رکھتے ہین اطبائے یونانی نے کہا ہو کہ بہتر وہ ہو جس کا پھول لاجوردی ہو کیونکہ اس کے پھول تین طرح کے ہوتے ہین زرد نیلے اور لاجوردی۔ ابن تلمیذ نے مغنی مین لکھا ہو کہ موساکنی کی تفسیر مرزنجوش سے غیر صحیح اور دوسرے کتب سے بھی ایسا ہی ثبوت کو پہونچتا ہو اسلیے کہ مرزنجوش کی صفات و کیفیات موساکنی سے جداگانہ ہین وہ خوشبودار ریاحین مین سے ہو پھول اُسکا سفید سرخی مائل ہوتا ہو بیج تخم ریحان کیطرح ہوتا ہو اگرچہ مرزنجوش کے لفظی معنی یہ چاہتے ہین کہ یہ اور موساکنی ایک چیز ہو کیونکہ یہ لفظ معرب ہو مرزنگوش کا جسکے معنی چوہے کے کان کے ہین کیونکہ مرزن میم اور زاے نقطہ دار کے فتحون اور رائے مہملہ اور نون کے سکون سے چوہے کے معنی مین ہو اور گوش کان کو کہتے ہین اور جو لوگ مرزہ گوش بروزن پردہ پوش کا معرب کہتے ہین انکے قول مین یہ تکلف ہو کہ مرزہ بمعنی چوہے کے ہو اگر نون کا اضافہ کرنا پڑے۔

طبیعت۔ بغدادی نے لکھا ہو کہ بستانی قسم سرد و تر ہو بعض نے اسکی تری کو تیسرے درجے مین شمار کیا ہو اور صحرائی کی پہلی قسم گرمی و سردی مین معتدل ہو اور دوسرے درجے مین خشک ہو اور صحرائی کی دوسری قسم دوسرے درجے مین گرم و خشک ہو بعض نے تیسرے درجے مین گرم و خشک بتایا ہو اور صحرائی تیسری قسم جو سی ہو تیسرے درجے مین گرم و خشک ہو اور اسمین کچھ کلام نہین البتہ صحرائی کی دوسری قسم کی گرمی و خشکی مین کلام ہو۔ جالینوس نے موساکنی کو پہلے درجے مین سرد و تر کہا ہو اس سے شاید وہی بستانی قسم مراد ہوگی جسکو بغدادی نے بیان کیا ہو مگر جالینوس اور بغدادی کے قولون مین یہ تفاوت واقع ہوتا ہو کہ جالینوس کے

Hakeem Shoukat Ali

قول سے معلوم ہوتا ہی کہ اسمین قبض نہین ہی اور بغدادی تھوڑا سا قبض بھی بتاتا ہی۔ مخزن الادویہ کے مولف نے جو دو قسمین بیان کی ہین وہ بھی سرد ہین اس سے معلوم ہوا کہ یہ دونون قسمین بستانی ہین پس بستانی کو دو قسم سمجھنا چاہیے مگر بغدادی بستانی قسم مین پھول نہین بتاتا اور مخزن مین لاجوردی پھول ہونے کی تصریح ہی اس سے معلوم ہوا کہ یہ جنگلی کی پہلی قسم مین داخل ہین۔ دیسقوریدوس نے موساکنی کو ادویۂ گرم مین شمار کیا ہی اور دوسرے درجے مین گرم وخشک بتایا ہی بعض کہتے ہین کہ تیسرے درجے مین گرم وخشک ہی اور قوت قابضہ بھی رکھتی ہی جلد پر لگانے سے سرخ کردیتی ہی لیکن یہ بہتر ہوگا کہ یہ صحرائی قسمون کی نسبت قرار دیا جاے بستانی کو ایسا نہ سمجھا جاے ویدون کے نزدیک بھی دونون قسمین گرم وتلخ ہین لیکن انھون نے جو افعال خواص اسکے بتائے ہین وہ اس بات پر دلالت کرتے ہین کہ سرد ہین نہ گرم۔

خواص وفوائد۔ بغدادی کہتا ہی کہ بستانی قسم کے دودھ مین تھوڑی سی قوت تحلیل ہی اسکے سعوط سے دردسر گرم کو نفع ہوتا ہی اسکے پتے جو کے آٹے کے ساتھ لگانے سے ہر قسم کا ورم گرم دفع ہوتا ہی خاصکر اسطرح آنکھ پر لیپ کرنے سے اسکا ورم گرم تحلیل ہوجاتا ہی اسکے رس کو کان مین ٹپکانے سے ورم گرم کو نفع پہونچتا ہی اور گرمی کے درد کو تسکین ہوتی ہی اسکے پینے سے التہاب اور تشنگی کو فائدہ پہونچتا ہی معدے کے کیڑے نکل جاتے ہین اگر ایک تولہ ڈیڑھ ماشہ کو جوش دیکر صاف کرکے پودینے کے ساتھ پی لین اور پیچھے سے نمک لگاکر سکھائی ہوئی مچھلی کھائین تو معدے کے تمام کیڑے نکل جائین جنگلی موساکنی کی پہلی قسم صرع اور لقوہ کو مفید ہی دماغ کے تمام سرد امراض اور تمام سرد دردون کو دفع کرتی ہی معدے کو قوت پہونچاتی ہی محلل اور مفتح ہی پیشاب کا ادرار کرتی ہی شہد کے پانی کے ساتھ اس سے غرارہ کرین تو دماغ کی تمام رطوبات جذب ہوجائین اسکا غرارہ دانتون کے اس مرض کو بھی نافع ہی جو ضرس کہلاتا ہی جو کے آٹے کے ساتھ آنکھ کے ورم گرم کو مفید ہی اور آنکھ کے ناصور کے لیے بھی مفید ہی نرگاسے مین جو قسمین پائی جاتی ہین وہ بھی ناصور چشم کو شافی ہین خضر شفاء الاسقام مین کہتا ہی کہ جنگلی کی پہلی قسم کا شراب کے ساتھ مارگزیدہ کو پلانا نافع ہی اور اسکے لیپ سے زخم نہین پھیلتے یہ مثانے کو مضر ہی مصلح اسکا مرزنجوش اور بعض کے نزدیک تخم خرفہ ہی اسکو ۹ ماشہ تک استعمال کرنا چاہیے اور جنگلی کی دوسری قسم اورام سرد کو مفید ہی زہر کو دفع کرتی ہی بدن مین کانٹا رہجاے تو اسکے لیپ سے نکل جاتا ہی اسکے تازہ پتون اور ڈالیون کے رس کو کمر اور عضو تناسل اور کنج ران اور پیڑو اور کمر پر لگانے سے باہ مین نہایت قوت پیدا ہوتی ہی اسکے خشک اجزا کے مطبوخ مین بھی یہی اثر ہی مگر ضعیف ہی جو قسم بنگالے مین پیدا ہوتی ہی اسکی گانٹھون کو ادرک کے ساتھ کھانے سے بھی باہ کو بیحد نفع ہوتا ہی اسکے لیپ سے بدن مین رہا ہوا کانٹا نکل جاتا ہی سمیت دفع کرتی ہی صحرائی کی تیسری قسم کے پینے سے شدت سے قے آتی ہی اور دست بھی آتے ہین اور زیادہ مقدار مین کھانے سے آدمی مرجاتا ہی اسکا دودھ بدن پر لگنے سے زخم پڑجاتا ہی حتی کہ نازک جلد پر اسکا پتا لگانے سے سرخ ہوجاتی ہی اس قسم کے بیج اگر ساڑھے چار ماشہ روزانہ ایک ہفتے تک کھائے جائین تو مرگی کو فائدہ ہو۔ اس قسم سے معدے کی رطوبت خشک ہوجاتی ہی گرمی پیدا ہوجاتی ہی دست آنے لگتے ہین کیڑے مرجاتے ہین کیونکہ اس مین حدت ہی اسکے بیج مارگزیدہ کو نافع ہین۔ ویدون کے مذہب کے مطابق موساکنی کے کھانے سے اولاد بہت

Hakeem Shoukat Ali

بہت پیدا ہوتی ہے زہر دفع ہوتا ہے بچھو کے زہر کو مفید ہے پیشاب کھول کر لاتی ہے صفرا و بلغم کو نافع ہے مزاج کی گرمی دور کرتی ہے بھوک بڑھاتی ہے جذام اور بھگندر کی قسمون کو نافع ہے اسکو پکاکر کھاتے ہین ترکاری اسکی مزہ دار ہوتی ہے قدرے سردی پیدا کرتی ہے ہاضمہ بڑھاتی ہے ہضم کے وقت تیز اور مزہ دار ہے پیٹ کے کیڑون کو مارتی ہے اس سے معلوم ہوا کہ موسا کنی وید ون کے نزدیک سرد ہے نہ گرم - وید یہ بھی کہتے ہین کہ اسکو جو ہے کے کاٹے ہوے مقام پر لگانا چاہیے اسکا رس کان مین ڈالنے سے کان کا زخم مٹ جاتا ہے اسکو کالی مرچ کے ساتھ گھونٹ چھانکر پلانے سے پیشاب کا ادرار ہوتا ہے تلی اور دوسرے اندرونی اعضا کے فضلات کے بننے کی رکاوٹ مٹانے کے لیے اسکے تمام اجزاے درخت کا جوشاندہ پلانا چاہیے اس جوشاندے سے دمہ اور کھانسی اور پیٹ کے مرض مٹتے ہین اسکا رس پلانے سے بچون کے پیٹ کے کیڑے مرجاتے ہین اسکے پتون کو پیس کے آٹے مین ملاکے پوری پکاکر کھلاکر اوپر سے کانجی پلانے سے کیڑے مرجاتے ہین -

موسلی سفید

بضم میم وسکون واو مجہول وسین مہملہ موقوف وکسر لام ویاے معروف ہندی کی کتابون مین سین پر فتح لکھا ہے سنسکرت مین شین نقطہ دار سے لکھتے ہین ہمارے اطبانے اسکا املا صاد سے کیون مقرر کیا ہے -

صفات وشناخت - ایک رو ئیدگی کی جڑ ہے جن لوگون نے اسکے پیڑ دیکھے ہین وہ مجھ سے بیان کرتے تھے کہ پتا[1] اسکا سن کے پتے کی طرح ہوتا ہے جڑ مین سے نکلتا ہے ساق نہین ہوتی آدھے ہاتھ تک اونچا ہوتا ہے اندر سے ٹھوس ہوتا ہے ان لوگون نے پتون کو پکاکر کھایا بھی تھا ابال کر گھی مین مصالح کو بھون کر انھین ملاکر اور ذرا سا کھٹائی ڈال کر تیار کرتے ہین سالن مزہ دار ہوتا ہے پتون کے بیچ مین سے شاخ نکلتی ہے جسکے سر پر سفید پھولون کا گچھا ہوتا ہے ان مین خوشبو نہین ہوتی بھادون مین پھول آتے ہین وضع چمیلی کے پھولون کی سی ہوتی ہے پھول اور پتے سب گل اور سڑ جاتے ہین تو موسلی نکالتے ہین جیسا کہ ایک شخص نے بیان کیا تھا - میرے پاس کوہستان میوار سے اسکی جڑون کا ایک خوشہ آیا تھا بہت سی تازہ جڑین اسمین لگی ہوئی تھین ہر جڑ کو توڑنے سے بیچ مین ایک سفید ڈورا طول مین نکلتا تھا سب باہم طول مین برابر کھڑی تھین منہ کی طرف سے جڑی ہوئی تھین انکے جوڑ کے مقامون پر سفید بالون کی طرح تارون کی علٰحدہ علٰحدہ چھوٹی چھوٹی جوڑیان لگی ہوئی تھین ہر موسلی کا رنگ اندر سے سفید نکلتا تھا مزہ پھیکا تھا چابنے سے چیپ بہت نکلتا تھا یہ سب جڑین چھوٹی بڑی اور نرم تھین بعض گل کر شی سی ہوگئی تھین - بعض کہتے ہین اسکا پیڑ اور پھول ساون مین ملتا ہے اسکی جڑ کا چھلکا اتار کر بیچتے ہین اور اسوجہ سے سفید نکل آتی ہے پھول سفید جوئی کے پھول کی طرح اور پیڑ مین ایک ہی ہوتا ہے پتے اسکے جوئی کے پھول سے چوڑے ہوتے ہین اور رنگ مین کسی قدر اودے پن کی جھلک ہوتی ہے - ان بھوت چلتا ساگر مین کہا ہے کہ اسکے بوئے ہوے پیڑ کے بارہ مہینے ہی پھول لگتے رہتے ہین تالیف شریف وغیرہ مین بیان کیا ہے کہ سفید موسلی دو قسم پر ہے ایک بہت سفید اور تیلی جیبر شکن ہوتی ہین اور یہ سخت اور براق ہوتی ہے کسی قدر ماہی رو بیان سے مشابہت رکھتی ہے اسکو دکھنی موسلی کہتے ہین دوسری قسم کم سفید اور پہلی قسم سے موٹی مگر سیاہ موسلی سے پتلی - محیط مین ہے کہ اسکے پیڑ مین ساق نہین ہوتی اور پتے انگور کے پتون سے ذرا سی مشابہت رکھتے ہین بعض کہتے ہین کہ سفید موسلی

[1] صحیح یہ ہے کہ موسلی سفید کا پتا پیاز کے پتے کی طرح لمبا ہوتا [illegible] کا پتا دوہرا

سیاہ سے قوی ہی اور بعض بالعکس بتاتے ہین - انگور کے پتون سے مشابہت کا قول غلط ہے -

طبیعت - گرم پہلے درجے مین خشک دوسرے مین وید سرد بتاتے ہین اسمین رطوبت فضلیہ ہی -

خواص و فوائد - منی پیدا کرتی ہی باہ کو قوت دیتی ہی دمہ اور بواسیر اور درد مفاصل اور ہر قسم کے جریان اور ریاح کو زائل کرتی ہی صفرا کو دفع کرتی ہی بدن کو قوت پہونچاتی ہی اور اُسکو فربہ کرتی ہی منی کو زیادہ اور گاڑھا کرتی ہی یرقان اور بلغمی بیٹھنے کو مفید ہی - وید کی کتابون مین لکھا ہی کہ سفید موسلی رس اور دپاک مین میٹھی منی بڑھانیوالی طاقت دینے والی - کڑوی سرد تیج (چکنے والی) بھاری فربہ کرنیوالی آتش ہاضمہ اور طاقت بڑھانے والی ہی اسکی معجون بناکے دن مین دو بار چار چار ماشہ چاٹنے سے طاقت بڑھتی ہی اسکے سفوف مین برابر مصری ملاکے آٹھ ماشہ پھنکی دن مین ایک بار دے کے اوپر دودھ پلانے سے باہ بڑھتی ہی دو برس کے پُرانے پیڑ کی جڑون کو نکال کر پانی سے دھوکر اُنکے مہین ریشون کو توڑ کر لکڑی کے چاقو سے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کرکے سائے مین سکھا کر کام مین لانا چاہیے اسکے ایک تولہ سفوف مین برابر مصری ملاکر اُسمین صندل کے تیل کی بیس بوندین ڈال کے بچے دودھ کے ساتھ اُسکی دو مرتبہ مین پھنکی لینے سے سوزاک مٹتا ہی اسکے رس مین ہموزن تیل ڈال کر اونٹادین جب رس سوکھ کر خالص تیل رہجائے تب اُسکو ٹھنڈا کرکے کان مین ڈالنے سے کان کا مرض مٹتا ہی جسکو کرن روگ کہتے ہین اسکو برابر کے دودھ مین اونٹا کے سب دودھ خشک کردین پھر سکھا کر پیس کر سفوف مین ہموزن کھانڈ ملا کر دو تولہ پھانککر اوپر گائے کا دودھ پینے سے بدن موٹا ہوتا ہی کانجی کے ساتھ اسکے سفوف کی پھنکی دینے سے تجاری زائل ہوتی ہی اسکے سفوف کو چھاچھ یا چاولون کی دھوون کے ساتھ کھایا کرنے سے سنگرہنی جاتی رہتی ہی - نئی موسلی کو پیسکر بھینس کے مکھن مین ملاکر اُسکو اناج کی کوٹھی وغیرہ مین سات دن تک گڑا رکھکر کرن روگ والے کے کام مین لانا چاہیے یہ خون کو صاف کرتی ہی پیشاب زیادہ لاتی ہی باہ بڑھاتی ہی بواسیر کمزوری بدن نامردی دمہ کھانسی یرقان دست قولنج ریاحی سوزاک اور چرپراہٹ کو مٹاتی ہی بدل موسلی سیاہ قدر خوراک ۷ ماشہ -

موسلی سیاہ

صفات و شناخت - جڑ ہی سیاہ رنگ اور ٹھوس اور ایک تہائی بالشت کے برابر لمبی موٹی ہی اوپر سے ہموار اور سیاہ اندر سے خاکی چابنے سے چیپ اور لعاب نکلتا ہی ملوے کی سی بو پیدا ہوتی ہی مگر کڑوی نہین ہی اسکا پیڑ ایسا ہوتا ہی جیسے تاڑ اور کھجور کے پیڑون کی شکل زمین سے پھوٹنے کے وقت ہوتی ہی ایسے ہی اسکے پتے ہوتے ہین جیسے ابتداے پیدائش مین ان دونون کے پتے ہوتے ہین پھول اسکا زرد سنہری اور چھوٹا اور لونگ کی طرح ہوتا اور لمبا انگلی کے پورے کے برابر ہوتا ہی - میرے ایک دوست جنھون نے اسکو کوہستان سیوا مین کثرت سے اُکھڑوایا ہی کہتے ہین کہ اسمین تیا بالشت سوا بالشت کے قریب لمبا اور ایسا ہوتا ہی جیسے ابتداے پیدائش مین کھجور کا پتا پھول اُنھون نے نہین دیکھا ہی جڑ اسکی انگوٹھے کے برابر سے لیکر بالشت تک لمبی اور ایک انچ تک موٹی اور ایک ہی عدد ہوتی ہی پیدائش اسکی ہمالیہ مین جمنا سے کاشیہ پہاڑ تک من سریم اور کیپ کمورن کے دکھن تک ہوتی ہی - ان بہوت چکنا سا کر مین کسی نے ناواقفی سے یا مذاق سے اسکو بھی

Hakeem Shoukat Ali

موسلی ابیض لکھوا دیا ہو اور یہ عربی کے خانے مین ہو بیچارہ وید کیا جانے کہ ابیض سفید کے معنی مین ہو یا سیاہ کے۔

طبیعت - دوسرے درجے مین گرم وخشک۔

خواص وفوائد - منی پیدا کرتی ہو بدن کو قوی اور فربہ کرتی ہو بار بار پیشاب آنے کو اور گنٹھیا کو مفید ہو درد اور باہنے کو نافع ہو جریان منی کا عارضہ مٹاتی ہو منی کو گاڑھا کرتی ہو غرض اسمین بھی فوائد مثل سفید کے ہین - وید کہتے ہین کہ یہ ممسک گرم اور خشک ہو دردسر جگر بخار یرقان اور بہرہ پن مٹاتی ہو یہ زہر کو دفع کرتی ہو اس کے استعمال سے سانپ کا زہر اُتر جاتا ہو اِسکے سفوف مین مصری ملاکے پھانکنے سے باہ مین طاقت آتی ہو تلسی کے رس کے ساتھ اسکو پھانکنے سے یا اسمین ملاکے جُٹانے سے گردے کا درد دفع ہوتا ہو عورتون سے زیادہ صحبت کرتے رہنے سے جسکی منی نکل جاتی ہو اُسکو روکنے کے لیے اسکے سفوف کو رانگ کے کُشتے کے ساتھ دینا چاہیے اِسکے جڑ کی چھال کو سایے مین سکھا کر پان مین رکھ کے کھانے سے دمہ جاتا رہتا ہو اسکا حلوا بناکے کھانے سے نامردی دفع ہوتی ہو جاے پھل کے ساتھ پیسکر پھانکنے سے زیادہ پیشاب کا آنا موقوف ہوتا ہو دارچینی کے ساتھ کھانے سے پیٹ کا درد ریاحی زائل ہوتا ہو دیوانے کتے کے زہر کو اُتارنے کے لیے اسکو بیل کے ساتھ دینا چاہیے اور اِسکو بیل کے ساتھ پیس کے کتے کے کاٹے ہوے مقام پر لگانا بھی چاہیے۔

موکل (۵۵)

بضم میم وسکون واو وفتح کاف تازی وسکون لام ایک ہندوستانی دوا ہو شکم مین قبض پیدا کرتی ہو گران ہو اعضا کو قوت دیتی ہو صفرا اور باد کو دفع کرتی ہو بہت مقوی باہ ہو اور بھوک بڑھاتی ہو مستفاد از تالیف شریف۔

موکھا (۵۶)

بضم میم وواو مجہول وفتح کاف تازی مخلوط بہا وسکون الف

صفات وشناخت - موکھا کے پیڑ کمایون کے پہاڑ پر اور ممالک متوسطہ اور دکھن اور راجپوتانہ وغیرہ مین ہوتے ہین تالیف شریف مین اِسکو موکھن کے نام سے لکھا ہو محیط مین دو جگہ قائم کیا ہو ایک جگہ موکھا کے نام سے اور یہ تذکرۃ الہند سے نقل کیا ہو دوسرے موکھن کے نام سے اور یہ تالیف شریف یا نسخہ سعیدی سے لیا ہو سنسکرت کی مختلف کتابون سے اسکے اتنے نام معلوم ہوتے ہین مُشکک اور مُوکُنگ اور گھنٹا اور شکھرا اور گنُدر پاٹُل اور گویُشٹرہ یا گویَندہ اور جھاٹل اور گھنٹا پاٹلی اور موشنگ اور موشک اور جٹالہ - اسکا درخت تیس چالیس فٹ اونچا ہوتا ہو اسکا تنہ کھڑا سیدھا اور گلائی مین چار پانچ فٹ کا ہوتا ہو اسکی بہت سی ڈالیان ہوتی ہین اِسکی چھال خاکی رنگ کی ہوتی ہو بہت مہینون تک اسکے ایک بھی پتا نہین رہتا ہو جیٹ بیساکھ مین اسکے نئے پتے نکلتے ہین اور ایک سینک پر تین چار جوڑے پتون کے لگتے ہین اسکی چھوٹی ڈالیان بھورے رنگ کی ہوتی ہین رات کے وقت مین اسکے پھولون کی خوشبو زیادہ آتی ہو اسکی ڈوڈی (یعنی گول پھل) دو انچ لمبی اور اوپر سے کھردری ہوتی ہو اُسپر اُٹھے ہوے کچھ سفید داغ ہوتے ہین اور وہ ڈالی مین لٹکتی رہتی ہو ماگھ سے جیٹ تک اِسکے پھول لگتے ہین یہ بیان گھنٹون سے حاصل کیا ہو ورنہ فارسی کی کتابون مین موکھا کے اندر صرف اسقدر لکھا ہو - دو نوع بباشد سفید وسیاہ وہر دو تلخ وتند وترش اور موکھن مین اسقدر لکھا ہو

Hakeem Shoukat Ali

اسم درخت ہندی ست نگھنٹ پرکاش مین کہا ہو کہ یہ درخت ڈھاک کیطرح ہوتا ہو۔

طبیعت ۔ گرم ہو۔

خواص وفوائد ۔ فارسی کی کتابون مین لکھا ہو بھوک پیدا کرتا ہو ملین شکم ہو تلی کا درد دفع کرتا ہو قولنج اور معدے کے درد کو مفید ہو یہ بیان موکھا مین ہو اور موکھن مین ہو کہ قابض شکم ہو فساد بلغم و باد کو دفع کرتا ہو معدے کے کیڑون اور درد کو مفید ہو ۔ وجع مفاصل اور ہڈیون کے درد کو مٹاتا ہو اسکا گوند مقوی باہ ہو بدن کو فربہ کرتا ہو صفرا اور باد کے فساد کو دفع کرتا ہو ۔ موکھا مین ملین شکم بتانا نگھنٹون کے خلاف کیونکہ وہان قابض صریح ہو اور وید اسکی نسبت لکھتے ہین چرپرا کھٹا بھوک بڑھانے والا ہاضم قابض گرم سلونا اور کڑوا ہوتا ہو اور تلی کے ورم قولنج پیٹ کے مرض زہر بلغم باد کلانی شکم منی کے نقصان کرن روگ فساد صفرا کھجلی اور کیڑون کو مٹاتا ہو اسکے پھول اخلاط ثلثہ کا فساد اور کوڑھ دفع کرتے ہین اسکے پھل آتش ہاضمہ کو بڑھانے والے اور بھاڑی خیواے اور مقوی ہاضمہ اور بھوک بڑھانے والے ہین قولنج جریان بواسیر یرقان منی کا فساد اور امراض شکم دفع کرتے ہین اسکا گوند منی کو خوب بڑھاتا ہو یہ گوند سل صفرا اور بادی کو نافع ہو ۔

موگرہ (۵)

بضم میم و واو مجہول و کاف فارسی موقوف وفتح رائے مہملہ وسکون ہا ۔ یاسمین مضاعف (ع)

صفات وشناخت ۔ ایک درخت کا پھول ہو جو دو ہاتھ کا لمبا ہوتا ہو بلکہ اس سے بھی بڑھ جاتا ہو اور پتے کسی قدر لیمون کے پتون سے مشابہت رکھتے ہین اور ایک قسم کا موگرے کا پیڑ بیلدار بھی ہوتا ہو پھول موگرے کا سفید ہوتا ہو بعض چھوٹا بعض بڑا بعض مین بہت سی پتیان ہوتی ہین جسکے پھول مین بہت سی پتیان ہوتی ہین اسکا درخت چھوٹا ہوتا ہو اسے **بھٹ موگرہ** کہتے ہین موتیا اور بیلا یا رائے بیل اسی کی دو قسمین ہین ۔ ایک قسم اسکی ایسی بھی ہو جسکا پھول بہت چھوٹا ہوتا ہو اور خوشبو اسکی تیز ہوتی ہو شروع موسم بہار سے وسط گرمی تک اس مین پھول آتے ہین موگرہ اور مدن بان دونون جدا جدا ہین اگرچہ جنس ایک ہو چنانچہ میر حسن کے قول سے اسکی تائید ہوتی ہو ۔ چنبیلی کہین اور کہین موتیا ✤ کہین رائے بیل اور کہین موگرا ✤ کھڑی شاخ شبو کی ہر جا نشان پھیلا بان کی اور ہر آن بان ✤ اگر ایسا کرین کہ پھول آنے کے زمانے کے قریب چند روز تک پانی دینا بند رکھین پھر پتے دور کرکے اسکی ڈالیون کو گھانس کی آگ سے جھلس دین اور جڑ کو کھود کر باریک ریشے اسکے کاٹ کر اسمین سیاہ اور زردمٹی بھر دین اور پھر پانی دینا شروع کرین تو پھول کثرت سے اور بہت پیدا ہون اسکی شاخون کو برسات مین زمین پر رکھکر مٹی سے چھپا دیتے ہین جب جڑ لگ جاتی ہو تو کاٹ کر دوسری جگہ بو دیتے ہین پیڑ ہو جاتا ہو ۔

موگرے کا پھول گول گھنڈی سا چھوٹے پھول کی برابر ہوتا ہوتا ہے اور مدن بان کا پھول لمبا ہوتا ہے اور بیلے کے پھول سے موٹا اور لمبا پتیون والا ہوتا ہے ۱۲

طبیعت ۔ گرم و تر ہو اور سرد اور معتدل بھی کہا ہو ۔

خواص وفوائد ۔ موگرے کے پھول کا سونگھنا تفریح پیدا کرتا ہو ارواح و قوی کو قوت پہونچاتا ہو منھ اور آنکھ کی بیماریان دفع کرتا ہو باد اور صفرا کو دور کرتا ہو اسکے سونگھنے سے پیاس بجھ جاتی ہو بیخوابی دفع ہوتی ہو شراب مین ڈالکر معطر کرین تو نشہ بہت جلد لائے اسکا پنکھا بناکر جھلنا اور زیور بناکر پہننا سانپ کے زہر کا اثر نہین

Hakeem Shoukat Ali

ہونے دیتا اور آنکھ کا مرض دفع ہوتا ہے۔ کہتے ہین کہ اسکا ہار گلے مین پہننا منی زیادہ کرتا ہے ہر روز اسکا پھلپل بدن پر ملنا اور اسکا ہار پہننا بڑھاپا نہین آنے دیتا اور باد دفع ہوتی ہے بدن قوی ہوتا ہے اسکا عطر درد سر کو نافع ہے اسکا عطر آلۂ تناسل پر لگانے سے بہت نعوظ پیدا ہوتا ہے اسکے پتے بادی پر باندھنا مفید ہے۔

مولسری (۵۵)

بضم سین مہملہ و واو مجہول و لام موقوف و کسر سین مہملہ و کسر راے مہملہ و یاے معروف کذا فی المحیط نسخۂ سعیدی مین سین مہملہ مفتوح اور میم مضموم ہے مفردات ہندی مین میم مفتوح ہے ہندی کی کتابون مین مارواڑی ہندی اور پنجاب کا محاورہ میم کے فتحہ اور سین کے فتحہ سے لکھا ہے گر اہل مارواڑ مورسلی کہتے ہین بولسری ضم باے موحدہ اور واو مجہول سے گجرات کی زبان ہے

صفات وشناخت۔ ایک ہندوستانی بڑا سا درخت ہے کہ ۴۰۔ ۵۰ فٹ اونچا ہوتا ہے اسکا تنہ چھوٹا ہوتا ہے اسکے بارہ مہینے ہی پتے لگے رہتے ہین اسکے پورے بڑھے ہوے پتے چکنے ہوتے ہین گرمی مین اسکے نہایت خوشبودار چھوٹے چھوٹے بہت سے پھول لگتے ہین رنگ ان پھولون کا صندلی ہوتا ہے انکے خشک ہونے سے خوشبو زیادہ آنے لگتی ہے ان پھولون کے گرجانے پر پھل لگتے ہین جو اکثر ایک انچ لمبے اور اوپر سے صاف ہوتے ہین پکنے پر پیلے رنگ کے ہوجاتے ہین اور کچے سبز ہوتے ہین قد انکا چھوٹے سے بیر کی برابر اور وضع مخروطی ہوتی ہے یعنی ڈنڈی کیطرف گول اور چوڑے ہوتے ہین اور سر کی طرف تدریج پتلے ان مین کچھ میٹھا اور لیسا مغز ہوتا ہے اور اس مغز کے اندر ایک بیج نکلتا ہے جسکے اندر مینگ کڑوی اور بدبودار اور چکنی ہوتی ہے کہتے ہین کہ اسکی دو قسمین ہین نر و مادہ نر مین پھل نہین آتے مادہ مین آتے ہین۔ اس پیڑ مین ایک قسم کا گوند لگتا ہے پھل زیادہ تر مستعمل ہے۔

طبیعت۔ پھول گرم وخشک ہے بعض سرد وخشک کہتے ہین گر قول اول صحیح ہے اور پھل سرد وخشک ہے۔

خواص وفوائد۔ اس درخت کا پھل امساک پیدا کرتا ہے قابض ہے خاصکر کچا پھل ان افعال مین بڑھکر ہے کچے اور گدر پھل کو چابنے سے دانتون کے درد کو تسکین ہوتی ہے دانت اور مسوڑے مضبوط ہوجاتے ہین اسکو کھانے سے قبض پیدا ہوتا ہے پیٹ پھول جاتا ہے منی کا امساک ہوتا ہے کچا پھل سکھاکر منی کے امساک کی دواؤن مین ملاتے ہین یہ منی کے جریان کو بند کرتا ہے پکے ہوے پھل کھانے سے دل مین طاقت آتی ہے مولسری کے پھل معدے کی طاقت سے بھی خالی نہین پکا ہوا پھل امراض بلغمی وصفراوی اور فساد خون کو بھی مفید ہے

بیج بھی سیلان ورقت منی کو دفع کرتے ہین قابض ہین پیٹ کو پھلاتے ہین انکو پیس کر دانتون پر ملنے سے درد دفع ہوتا ہے۔ **چھال** طاقت دیتی ہے خون جاری کو روکتی ہے رحم سے سفید رطوبت نکلتی ہو تو اسے بند کرتی ہے رطوبات کو خشک کرتی ہے صفرا و بلغم کا فساد شافی ہے پسینا بند کرتی ہے اسکو جوش دیکر صاف کرکے کلیان کرنے سے منھ آنے کو نفع ہوتا ہے اور منھ کی پھنسیان دفع ہوتی ہین مسوڑے اور دانت مضبوط ہوتے ہین دانتون کا درد جاتا رہتا ہے اسکو جوش دے کر پینے سے اعضا کا درد اور مرض اوجاع زائل ہوتا ہے اسکو بھگوکر مل کر چھانکر پینے سے پیشاب کی سوزش اور پیشاب کے راستے کا زخم اور آتشک دفع ہوتی ہے پتے خون کے سیلان کو

Hakeem Shoukat Ali

بند کرتے ہین اگر رحم سے سفید رطوبت جاری ہو تو انکے استعمال سے بند ہوتی اور خشک ہوجاتی ہو صفرا و بلغم کا فساد مٹاتے ہین پسینا روکتے ہین - جڑ - کو جوش کرکے اس سے کلیان کرنے سے منھ آنے کو نفع ہوتا ہو دانت اور مسوڑے مضبوط ہوتے ہین اسکو بھگو کر پینے سے پیشاب مین جلن کا ہونا اور پیشاب کے راستے کا زخم مٹتا ہو مرض اپوہ اور درد اعضا کو بھی نافع ہو - اسکی چھال منی کو روکتی ہو اور گاڑھا بھی کرتی ہو کمر کو قوت دیتی ہو - لکڑی کی مسواک سے دانتون کی جڑون مین قوت آتی ہو - پھول بسبب خوشبو اور قبض کے دل کو قوت دیتا ہو تفریح پہونچاتا ہو روح کو لطیف اور روشن کرتا ہو - زیادہ پسینا آنے کا مرض مٹاتا ہو کچھ نشہ بھی لاتا ہو اسکو سکھا کر پیسکر بطور ناس کے سونگھنے یا تازہ پھولون کا رس نکال کر سعوط کرنے سے مرض اپوہ اور امراض دماغی جاتے رہتے ہین اور ناک سے بہت سی رطوبت ٹپکتی ہو یہی فائدہ ایسی حالت مین بھی حاصل ہوتا ہو کہ چلم مین تمباکو کی طرح بھر کر دھوان پیوین - دانتون مین درد ہو تو انکو سکھا کر پیسکر منجن استعمال کرین یہ منجن مسوڑون کو قوی کرتا ہو - مولسری کے پھول سہاگہ اور گلاب کے ہمراہ پیسکر داد پر لگانا مفید ہو اسکے پھول بچھونے پر ڈالنے سے سانپ اور کنکھجورہ نہین آتے اسی لیے بعض آدمی خشک پھولون کو تکیون مین بھرواتے ہین اور کہتے ہین کہ جہان وہ ہوتا ہو وہان کنکھجورہ نہین آتا - کنکھجورہ کاٹ کھائے تو وہان یہ پھول ملنے سے فوراً نفع ہوتا ہو یہ اسکا تریاق ہین - مولسری کے پھولون کا **عرق** دردسر کو مفید ہو اسکے پینے اور سعوط کرنے سے دل و دماغ کو قوت حاصل ہوتی ہو حواس اور ارواح بھی قوت پاتے ہین اور بہجد مفرح ہو خفقان کو مٹاتا ہو اور بہت سے سرد امراض کو نفع پہونچاتا ہو ان پھولون کا **عطر** کہ صندل کے ساتھ تیار کرتے ہین بہت خوشبو رکھتا ہو قوت پہونچاتا ہو - وید کہتے ہین کہ مولسری سرد میٹھی کسیلی دافع زہر اور مقوی دل ہو اسکا کچا پھول ممسک ہو اسکو منھ مین چباتے رہنے سے دانت مضبوط ہوجاتے ہین اسکی چھال بھی ممسک ہوتی ہو اسکی چھال کے جوشاندے سے کلیان کرنے سے مسوڑے اور دانت مضبوط ہوجاتا ہو اسکی چھال کا خیساندہ پلانے سے مثانے اور پیشاب کے راستے کا زخم مٹتا ہو اور مواد کا نکلنا بند ہوجاتا ہو چھال کا جوشاندہ پلانے سے بخار چھوٹ جاتا ہو اسکے پھل اور پھولون کا دوسری قابض دواؤن کے ساتھ جوشاندہ بنا کے اس سے جاندی اور زخمون کو دھونا چاہیے پھولون کے سفوف کو سونگھنے سے ناک مین سے بہت سی خراب رطوبت بہکے دردسر مٹ جاتا ہو عورتون کے حمل رہنے کے لیے اسکی چھال کا استعمال بہت کیا جاتا ہو - بنگلے مین اسکے پھولون کا عرق نکالتے ہین وہ بہت خوشبودار اور مفرح ہوتا ہو اسکے بیجون کو پیسکر بتی بنا کے مقعد مین رکھنے سے قبض مٹتا ہو بچون کا قبض مٹانے کے لیے اسکے بیجون کی مینگ کی بتی بنا کے رکھنی چاہیے جو ضرورت ہو تو اس بتی مین پرانا گھی ملا دینا چاہیے اسکی بتی مقعد مین رکھنے کے ۱۵ منٹ کے بعد گوہ کی سخت گانٹھین اور سدے دست کے ساتھ نکل جاتے ہین اسکے پکے ہوے پھل کا مغز کچھ میٹھا اور قابض ہو اسلیے پرانے آنو کے دست مٹانے کے لیے کام مین آتا ہو اسکے پھل کا لیپ کرنے سے دردسر مٹتا ہو اسکی لکڑی کے کوئلون کا منجن کرنے سے دانت صاف اور مضبوط رہتے ہین اسکے پھل کی گٹھلی منھ مین رکھنے سے دانت مضبوط ہوجاتے ہین اسکی چھال کے سفوف مین برابر کھانڈ ملا کے کھلانے سے رحم کی رطوبت کا بہنا بند ہوجاتا ہو اسکے پھول میٹھے سرد کسیلے چکنے قابض

Hakeem Shoukat Ali

اور بادی پیدا کرنے والے ہین۔ اسکے پھلون کا مربا بنایا جاتا ہے اسکے بیجون کو کل مین دبا کے تیل نکالتے ہین اُس تیل مین کھانے کی چیزین بنائی جاتی ہین اسکے پھولون سے اُڑنے والا تیل نکلتا ہے۔

مول (ھ)

بضم میم و واو معروف و لام موقوف

صفات و فوائد۔ ہندی زبان مین ہر ایک جڑ کو کہتے ہین اور ایک خاص درخت کی جڑ بھی اسی نام سے مشہور ہے جو بجنور ملک روہیلکھنڈ مین کثرت سے ہوتی ہے سانپ کے زہر کو دفع کرتی ہے تپ منی کو مٹاتی ہے مقوی باہ ہے۔

مولی (ھ)

بضم میم و واو معروف و کسر لام و یاے معروف بنگالی اور گجراتی مین مولا بولتے ہین مرہٹے مُلا کہتے ہین عرب (فجل) اور ان بعوت جلکتا سا گرین غلطی سے فجل لکھا ہوا ہے (ع)

صفات و شناخت۔ دو قسم کی ہوتی ہے بستانی و جنگلی بستانی مولی جاڑون مین پیدا ہوتی ہے مگر پہاڑون مین بارہ مہینے ہی رہتی ہے پانی اور زمین کی وجہ سے مولی کی شکل اور مزہ بدل جاتا ہے اور یہ کئی قسم کی ہوتی ہے ایک قسم سفید اور لمبی اور نازک ہوتی ہے اسمین سے بعض بہت موٹی اور بڑی ہوتی ہے اسکا طول ایک ہاتھ تک اور قطر ایک بالشت تک ہوتا ہے بعض نازک اور شاداب اور بعض خشک اور اندر سے اسفنجی ہوتی ہے ملک بنگالہ مین بعض مقامون پر بیس سیر تک مولی پیدا ہوتی ہے جسکا طول دو ہاتھ تک بلکہ اس سے بھی زیادہ ہوتا ہے اور قطر دو بالشت کے قریب ہوتا ہے اور شاداب اور شیرین ہوتی ہے اسکو فیل مولی بولتے ہین کیونکہ اسکی لمبائی اور سفیدی ہاتھی دانت کی طرح ہوتی ہے اور اسکو شلغم کی طرح گوشت یا مچھلی کے ساتھ پکا کر جاڑون سے کھاتے ہین دوسری جگہون مین ڈیڑھ بالشت تک لمبی مولی ہوتی ہے ایک قسم گول شلغم کی طرح بھی ہوتی ہے جسکا چھلکا سیاہ اور تھوڑا سا کھردرا ہوتا ہے یہ قسم لمبی اور سفید سے زیادہ خشک ہے اور نہ ویسی شاداب ہے۔ مگر سفید سے تیز زیادہ ہے خاصکر اسکا چھلکا بہت تیز ہوتا ہے یہ قسم اکثر جاڑون مین ہوتی ہے اور ہوا کی سردی و خشکی کی وجہ سے زمین مین پھٹ جاتی ہے ایک قسم اسکی گول اور سفید ہے اسکے بیج انگریز یورپ سے لائے ہین یہ بھی قریب گول اور سیاہ کے ہے اور جاڑون مین پیدا ہوتی ہے بہتر سب سے وہ ہے جو شاداب اور نازک اور تیز اور لمبی ہو ریشے اُس مین کم ہون پتے سب قسمون کے شلغم اور رائی کے پتون کی طرح مگر اُنسے کچھ کھردرے اور مزے مین تیز ہوتے ہین۔ کبھی ایسا بھی کرتے ہین کہ مولی مین شلغم کے بیج بھر کر بو دیتے ہین اور کبھی مولی کے بیج شلغم مین بھر کر بوتے ہین اس قسم کو شامی کہتے ہین جنگلی مولی ناشپاتی کیطرح ہوتی ہے اوپر کا رنگ سیاہ و اندر سے سفید ہوتی ہے اور بستانی سے زیادہ تیز ہوتی ہے اور قوت مین رائی کے قریب ہوتی ہے۔ مولی کے اچھے بیجون کو چوبیس گھنٹے پانی مین تر رکھین پھر ایک تھیلی مین ڈال کر دن بھر دھوپ مین رہنے دین اسی دن بیجون مین پتے اور کونپلین نکل آوینگی پھر اُنکو ملائم زمین مین جہان کھاد ہو بو دین اور چند مرتبہ نیم گرم پانی سے اُسے تر کرین جلد مولی کا پیڑ بڑھکر کھانے کے قابل ہو جاے گا۔

طبیعت۔ گرم و تر پہلے درجے مین بعض کہتے ہین کہ جڑ گرم پہلے درجے مین ہے اور تر دوسرے درجے مین ہے اور مولی کی جڑ کے پوست مین پتون سے گرمی بڑھی ہوئی ہے اور پتون مین گرمی جڑ کے گودے سے زیادہ ہے جائیوس

Hakeem Shoukat Ali

نے مولی کی نسبت لکھا ہی کہ گرمی اور خشکی دوسرے درجے مین پیدا کرنیوالی ہی شامی مولی مرکب القوی شلغم سے زیادہ گرم ہی اور جنگلی زیادہ گرم ہی۔

خواص و فوائد۔ اگر غذا کھانے کے قبل کھائی جاے تو اُسکو ہضم نہ ہونے دے اور کھٹی ڈکار لائے اور غذا کھانے کے بعد کھائی جاتی ہی تو اُسکو جلد ہضم کرتی ہی خاصکر جبکہ غذا پر کھانے سے اُسکو جلد ہضم کر دیتے ہین اور شیخ کا قول یہ ہی کہ کھانا کھانے کے بعد مولی کھائی جاتی ہی تو کھانا قعر معدہ مین دیر سے اُترتا ہی فم معدہ پر رکا رہتا ہی یہی وجہ ہی کہ اس سے قی سہولت کے ساتھ ہو جاتی ہی خاصکر اسکا چھلکا سکنجبین کے ساتھ نہایت مقئی ہی مطبوخ مین خام کی بہ نسبت تغذیہ زیادہ ہی اور پھر اُسکی غذائیت کم اور بلغمی ہی اور اِسکی جڑ مین ایک جوہر لطیف جلد سڑ جانے والا ہی پکانے سے اِسکی ارضیت کم ہو جاتی ہی اور اکثر جزو گرم تحلیل ہو جاتا ہی اسلیے غیر خام سے بہتر ہی بعض بدنون مین غذا کو تو ہضم کر دیتی ہی مگر خود ہضم نہین ہو سکتی اور خاصکر یہ بات اُسکے پتون مین زیادہ ہی اور جن بدنون مین رطوبت زیادہ ہو تو اُن مین ہضم کو خراب کر دیتی ہی اسلیے مرطوب مزاج کا معدہ اس سے بگڑ جاتا ہی کیونکہ اسمین کا لطیف جز جلد سڑ جاتا ہی۔ نزلہ کی وجہ سے خناق عارض ہو تو مولی مفید ہی قطر کھٹبی کی قسم ہی مولی ریاح پیدا کرتی ہی ڈکار لاتی ہی پیشاب اِس سے کھل کر ہوتا ہی۔ سبھی ہی بلغم خارج کرتی ہی استسقاد یرقان کو مفید ہی مولی کا پانی نکال کر روغن گل کے ساتھ جوش کرین جب پانی سوکھ جاے اور صرف روغن باقی رہے اس روغن کو کان مین ٹپکانے سے درد کو تسکین ہوتی ہی اسکے پانی کو سکنجبین کے ساتھ جوش کر کے غرغرہ کرنا خناق کو نافع ہی باوجودیکہ حلق کو مضر بھی ہی رخسارون کے رنگ کو اچھا کرتی ہی اسکے کھانے سے جوئین بہت پیدا ہوتی ہین کیونکہ اسکے جز ولطیف کا حصہ سڑ جاتا ہی باوجود پیشاب زیادہ لانے کے تھوڑی سی تلئین سے خالی نہین سرد مزاج والے کو مولی نہ کھانا چاہیے کیونکہ اُسکے سر اور دانتون اور تالو اور آنکھ کو نقصان دیتی ہی اسکی جڑ یا پتون کا پانی آنکھون مین لگانے سے آنکھون مین جلا آتی ہی اور نزلے کے پانی کا آنا رک جاتا ہی آنکھ کے کوئے کے تلے داغ پڑ جاے تو اسکے رس کو لگانے سے جاتا رہتا ہی اسکے پتون کا پانی قوت باصرہ کو تیز کرتا ہی مولی کے لیپ سے تلی گھٹ جاتی ہی اسکا لیپ پسلیون کو بھی مفید ہی اگر مولی کا رس نکال کرے تو دو مین کھانڈ ملا کر مستسقی کو پلا دین تو رطوبت خارج ہو جاے مولی سے کیموس ردی بنتا ہی اسکے ساتھ جب قی کی ضرورت ہو تو جوش کر کے سکنجبین ملا کر پلا دین قی آکر معدہ صاف ہو جاے گا اسکے ساتھ قی کرنا سینے اور تلی اور پسلی کے لیے موافق ہی اگر خربق کے باریک ریزے کر کے مولی مین بھر کر گیلی مٹی لپیٹ کر آگ مین پکالین اور پھر خربق کو دور کر کے مولی کو کھا دین تو بہت زور سے قی آوے مولی کو جوش دے کر پینے سے خون حیض کی رکاوٹ مٹ جاتی ہی اسکی شاخون سے پتے دور کر کے رس نکال کر کے تولہ نہار پینے سے شانے اور گردے کی پتھری نکلجاتی ہی اور یہ اسکی خاصیت کی وجہ سے ہی اگر مولی کا سر کے مین اچار ڈالکر کھائین تو تلی گھٹ جاے اور مولی سے کچھ بھی ضرر نہ پہونچے مگر کھانسی والے کو یہ اچار نہ کھانا چاہیے مولی مین سوراخ کرین اور شلغم کے بیج اسمین بھرین سر اُس کا اُس ٹکڑے سے بند کر کے گندھے ہوے آٹے مین لپیٹ کر بھوبل مین پکائین اور شہد کے ساتھ کھائین سنگ مثانہ کے نکالنے مین مجرب ہی۔ مولی جو نہ زیادہ بڑی ہو نہ بہت چھوٹی نہ زیادہ تیز ایک عدد

Hakeem Shoukat Ali

ے کر دو تولہ مصری کے ساتھ اسقدر روزانہ کھائین تو پھر بواسیر خونی عود نہ کرے جس نے مولی کھائی ہو اور اُسے
بچھو کاٹے تو تکلیف نہین ہوتی اسکا پانی بچھو پر ڈالین تو مر جاے - مولی بقدر حاجت لے کر چھوٹے چھوٹے
ٹکڑے کرکے ہموزن اُسکے جھاگ اوتارا ہوا شہد لے کر اور مولی کے ٹکڑے اُس شہد مین ملاکر چینی یا مٹی یا پتھر کے
ایک برتن مین بھر دین اور وہ برتن اتنا بڑا ہو کہ نصف خالی رہے بعد اِسکے منھ کسی سرپوش سے بند کرین
اور جہان جوڑ کھلا رہے آٹا اسطرح لگادین کہ اندر سے بھاپ نہ نکل سکے اور اس برتن کو ایک ایسے تنور مین
رکھدین کہ جو نہ بہت گرم ہو نہ بہت سرد اور تنور کا منھ کسی برتن سے چھپا دین تمام رات بند رکھکر صبح کو وہ برتن
تنور سے نکالین اور سرپوش اُتار کر جو کچھ اُسمین ہو خوب ملین اور دمہ تنگے مریض کو روز بقدر تین تولہ کے کھلاتے
رہین - مولی کا چھلکا کھانے سے چھائین جاتی رہتی ہے اسکا رس نکال کر پینے سے یرقان جاتا رہتا ہے اور سدے
نکل جاتے ہین اسکے رس سے ہاتھ تر کرکے سانپ یا بچھو پکڑین تو وہ کاٹین نہین اِسکے پتے اور کندش ہموزن
پیس کر حمام مین جاکر بہق سیاہ پر گرم پانی اور سرکے کے ساتھ مل کر نہاڈالین تو نفع ہو - اگر مولی کا رس روغن گل
مین ملاکر نیم گرم کان مین ٹپکائین تو ثقل سمع اور طنین کو نفع ہو صاحب یرقان کو اِسکے پتون کا رس سعوط کرانے
سے بڑا نفع ہوتا ہے اِسکے رس کو خالص پانی مین ملاکر پینے سے تلی کا درد دور ہوتا ہے ۳ ماشہ مولی کھانے سے ہر قسم
کے زہریلے کیڑے کا زہر اُتر جاتا ہے ستودن کے ساتھ کھانے سے منی بڑھتی ہے اس کے پتون کی دھونی سے
حشرات الارض بھاگ جاتے ہین عورت اسکے پتون پر کھڑی ہو تو اسکو آدمی کی شہوت بجھ جاے شامی مولی
معمولی مولی سے ضعیف ہے اور شلغم سے خراب ہے پیشاب کا ادرار کرتی ہے رطوبات کو تحلیل کرتی ہے جنگلی مولی بھی
مدر بول و محلل ہے اگرچہ شلغم سے زیادہ گرم ہے مگر افعال مین بستانی مولی سے کمزور ہے - وید کہتے ہین کہ کچی مولی بھوک
بڑھانے والی گرم ہاضم اور ہضم ہونے مین ہلکی ہے پیشاب اور آتشک کے امراض مثانے کے لیے مولی کھائی
جاتی ہے مولی کے تازے پتون مین وہی منافع ہین جو اِسکے بیجون مین ہین مولی محرک اور پیشاب زیادہ لانیوالی
ہے پیشاب مین شکر آنے اور پیٹ کے ریاحی درد کو شافی ہے مولی کا رس پیشاب کی سوزش اور سختی سے پیشاب
ہونے کو مٹاتا ہے اسکا رس پلانے سے مثانے مین جو پتھری ہوتی ہے وہ بھی گلنے لگ جاتی ہے گردون مین جو
پیشاب کا ہونا رک جاتا ہے اُسکو دوبارہ پیدا کرنیکے لیے مولی کا رس پلانا چاہیے بھوک اور ہاضمہ بڑھانے کے لیے
مولی کو کھانا کھانے سے پہلے کھانا چاہیے بواسیر کا خون بند کرنے کے لیے مولی کھلانا چاہیے معدے کا ریاحی
درد مٹانے کے لیے مولی کے خالص رس مین نمک مرچ ملاکر پلانا چاہیے سوکھی مولی کو اونٹا کے پلانے سے ورم
اور ہچکی مٹتی ہے اسکے پتون کو سائے مین سکھاکر میسر ہموزن کھانڈ ملاکر چالیس دن تک لگاتار پھانکنے سے
بواسیر دفع ہوتی ہے اسکے پتے گرم کرکے دیوانے کتے کے کاٹے ہوے مقام پر باندھتے ہین مولی کے پتون کے
تین تولہ رس کو ایک تولہ تیل مین آگ پر خشک کرکے کان مین ڈالنے سے کان کا درد مٹتا ہے اسکے ٹکڑے پر
نون لگاکر ڈنک پر رکھنے سے بچھو کا زہر اُتر جاتا ہے اِسکے پتون کا رس پلانے سے استسقاے زقی کو نفع ہوتا
ہے سرکے مین ڈالا ہوا اسکا اچار کھانے سے یرقان زائل ہوتا ہے اِسکے پتون کے چار تولہ رس کے ساتھ [illegible]
اجمود کی پھنکی دینے سے پتھری گل جاتی ہے جو زیادہ مولی کھایا کرتے ہین اُن مین بچھو کے زہر کا اثر کم ہوتا ہے

Hakeem Shoukat Ali

ویدک کی بعض کتابوں مین مولی کی دو قسمین بڑی چھوٹی بیان کرکے انکے فوائد اسطرح لکھے ہین۔ بڑی مولی نزلہ پیدا کرتی ہی باد کو دفع کرتی ہی بلغم اور بدہضمی کو شافی ہی لاغری پیدا کرتی ہی۔ چھوٹی قسم سنگ گردہ و مثانہ کو دفع کرتی ہی بلغم اور نزلے کو شافی ہی صفرا بڑھاتی ہی اگر مولی نمک اور مرچ سیاہ کے ساتھ کھائین تو آواز کو صاف کرے دانتون کے لیے بہتر ہی امراض دہن کو مفید ہی بدہضمی زائل کرتی ہی کرم شکم دفع کرتی ہی فساد قوت شامہ کے لیے نافع ہی۔ **مضر** معدہ اور حلق کو نقصان پہونچاتی ہی جوبن پیدا کرتی ہی ریاح پیدا کرتی ہی ڈکار کو حرکت مین لاتی ہی بلغم پیدا کرتی ہی اسکے کھانے سے سر اور دانتون اور آنکھ اور سرد مزاج کو ضرر پہونچتا ہی سر مین بخارات چڑھاتی ہی اسکے زیادہ کھانے سے پیٹ مین مروڑ اور اخلاط مین بدبو پیدا ہوتی ہی جنگلی اور شامی کے زیادہ کھانے سے جی متلانے لگتا ہی **مصلح** نمک اور شہد اور زیرہ و سادہ یا سرکے مین بھگویا ہوا۔ جنگلی اور شامی مولی کے لیے صرف نمک مصلح ہی۔ **مقدار خوراک** وید کہتے ہین کہ اسکے رس کو پونے چار تولہ سے ساڑھے سات تولہ تک دیوین اور یونانیون نے جرم کی مقدار خوراک پانچ تولہ دس ماشہ تک بتائی ہی۔

مولی کا بیج

تخم ترب (ف) بزر الفجل (ع)

صفات - مشہور چیز ہی بنر و مرچ ہین جو موٹے موٹے اور سرخ سیاہی مائل ہون۔

طبیعت - گرم تیسرے درجے مین خشک دوسرے درجے مین۔

خواص و فوائد - لطافت پیدا کرتا ہی ریاح اور ورم کو تحلیل کرتا ہی مقوی باہ ہی قے لاتا ہی سردی کے درد جگر اور ورم طحال کو مفید ہی اسکو پیسکر شہد کے ساتھ لگانے سے چہرے کی سیاہی اور چھائین اور نشان جاتے رہتے ہین کندش کے ساتھ پیسکر سرکے مین ملاکر حمام مین بیٹھکر نمش اور بہق پر ایک گھڑی تک ملکر اسکو گرم پانی سے دھونے سے نفع ہوتا ہی منہ کا رنگ صاف ہوتا ہی اسکو پیسکر سرکے بالون پر ملنے سے خوب آگتے ہین مدر بول و حیض و شیر ہی درد مفاصل کو مفید ہی سب افعال مین اپنی جڑ سے قوی ہی۔ وید کہتے ہین کہ مولی کے بیجون کی پھنکی دینے سے خون حیض بہت نکلتا ہی اور خون حیض کی رکاوٹ مٹ جاتی ہی یہ بیج دواؤن کی چرپراہٹ کو کم کرنے ہین مولی اگرچہ مغنی نہین ہی تب بھی اسکے بیجون کی مقدار بار بار دینے سے قے ہونے لگ جاتی ہی سوکھے بیجون کو کوٹ کر پھانکنے سے خنک موقوف ہوجاتی ہی اور سوتنے کے وقت تکلیف اور رکاوٹ سے پیشاب کا ہونا جاتا رہتا ہی مولی کے بیجون کو چرچٹے کے کھار کے پانی مین پیس کے لیپ کرنے سے برص دفع ہوجاتا ہی انکو پیس کر گرم پانی کے ساتھ کھانے سے آواز کھل جاتی ہی۔ انکو تیل مین ادھا کر عضو تناسل پر ملنے سے اسکا ڈھیلا پن موقوف ہوتا ہی بکری کے دودھ کے ساتھ پیسکر لیپ کرنے سے گنٹھمالا اچھی رہتی ہی۔ لیمو کے رس مین پیسکر گولیان بنا کے لگانے سے داد جاتا رہتا ہی۔ **مضر** - گرم مزاج والے اور گردے اور جگر کو نقصان پہونچاتا ہی **مصلح** کتیرا و شکر سفید و سپستان۔ **بدل** اسبند اور ہالون **مقدار خوراک** ۳ ماشہ سے ۷ ماشہ تک۔

مولی کا تیل

کچلے ہوئے بیجون کو لے کر اور تیون کا تھوڑا سا پانی بھی شامل کرکے المضاعف تل کے تیل یا روغن زیتون

Hakeem Shoukat Ali

مین ملاکر دھیمی آنچ پر جوش دین کہ پانی سوکھ جاے یہ تیل بہت گرمی پیدا کرتا ہو اکثر امراض مین روغن زیتون کہنہ اور روغن بلسان کا کام دے جاتا ہو اور ارنڈی کے تیل سے زیادہ لطیف اور زیادہ گرم ہو قوت کے ساتھ تحلیل کرتا ہو مگر ارنڈی کا تیل اس سے زیادہ محلل ہو فالج اور لقوے کے مرض مین پینا مفید ہو اور ان مرضون کے لیے مالش مجرب ہو چہرے پر خشونت ہو تو اس سے جاتی رہتی ہو اور برص اور چھیب بھی مٹ جاتی ہو کوئی زہردار جانور کاٹ کھاے تو اسکی مالش سے درد موقوف ہو جاتا ہو کان مین ٹپکانے سے درد اور ریاح کو مفید ہو اسکا پینا اور لگانا بچھو کا فادزہر ہو - ابن زہر کہتا ہو کہ اگر ہاتھ کو مولی کا تیل لگاکر حشرات الارض کو پکڑا جاے تو ضرر نہ پہونچے - مولی کے بیجون مین سے تیل کو لوگ بیر کرکے بھی نکالتے ہین اسکی بو اچھی نہین ہوتی ہو یہ تیل سفید رنگ کا اور پانی سے بھاری ہوتا ہو یہ جلانے اور کھانے کی چیزون کے بنانے کے کام مین آتا ہو - بدل ارنڈی کا تیل **مقدار خوراک** ۷ ماشہ -

مولی کا کھار

صفات - مولی کے نمک کو کہتے ہین کبھی خاص مولی سے بنایا جاتا ہو کبھی اسکے پتون سے کہ مولی کو خشک کرکے جلاکر کپڑے مین کسوم کیطرح کئی بار ٹپکا لیتے ہین اور پھر اس پانی کو پکاتے ہین نمک جم جاتا ہو سوا پاو مولی کی راکھ سے ۱۴ تولہ کھار نکلتا ہو اور ایک سیر اور آدھ پاو پتون کی راکھ سے بیس تولہ کھار حاصل ہوتا ہو -

منافع - حبس بول کو دفع کرتا ہو ہاضم ہو -

موم

بضم میم و واو مجہول و میم دوم موقوف متعارف یہ ہو کہ یہ لفظ عربی ہو مگر فرہنگ انجمن آرا ے ناصری مین لکھا ہو کہ فارسی ہو ہندوستان کے بہت سے مقامون مین **مین** بھی کہتے ہین مارواڑی مین میم پر فتح اور یاے تحتانی ساکن تلفظ کرتے ہین گجراتی مین یاے تحتانی کو معروف بولتے ہین مرہٹی مین مجہول - شمع (ع) سیرا (ل) وکس (ا)

صفات وشناخت - جب شہد کی مکھیان گھر بنانے کا ارادہ کرتی ہین تو چھتے کی چھت سے ایک دوسرے کو پکڑکر لٹک جاتی ہین اور اسطرح کئی گھنٹہ تک چپ چاپ لٹکتی رہتی ہین یہانتک کہ موم انکے بدن پر اس طرح جمتا جاتا ہو جسطرح دودہ پر ملائی پڑتی جاتی ہو یہ موم انکی جلد مین سے نکلتا ہو ان مکھیون کی جلد ایسی حلقہ دار ہوتی ہو جیسے مچھلی کی جلد پر فلس ہوتے ہین ان حلقون کے جوڑ مین سے موم گالون کی صورت نکلتا ہو جب مکھیون کو معلوم ہو جاتا ہو تو موم کے گالون کو منہ سے جمع کرتی ہین اور اسکو خوب گوندھتی ہین اور پھر کسی معین جگہ مین لیجاتی ہین یہ جگہ اکثر چھتے کے اندرونی سطح مین جو غالباً محراب دار ہوتی ہو معین کیجاتی ہو اور اس جگہ موم کو لبس دیتی ہین اسطرح بہت سا موم جمع کرلیتی ہین جب موم زیادہ ہو جاتا ہو تو اس مین منہ سے گڑھے کرکے حاجت کے موافق گھر بناتی ہین شہد نکالنے کے بعد چھتے کو پانی کے ساتھ پگھلانے سے اسکا تمام میل نیچے بیٹھ جاتا ہو اور موم جدا ہوکر اوپر تیرتا ہو پھر اس پانی کے برتن کو آگ پر سے اتارکر رکھ دیوین جب وہ ٹھنڈا ہو جاوے تب موم کو پانی پر سے اتار لیوین اور جبتک وہ صاف نہین ہو جاے اسیطرح کرتے رہین اگر اس اونٹتے ہوے پانی مین تھوڑا سا شورے کا تیزاب ڈالدیا جاے تو موم فوراً ہی صاف ہو جاتا ہو یہ موم پیلا ہوتا ہو بازار کے موم مین چربی

Hakeem Shoukat Ali

آٹا اور رال وغیرہ ملا ہوا ہوتا ہے اگر چربی ملی ہو تو ہاتھ میں ملنے سے اور اُسکی بو سے معلوم ہوتا ہے اور شراب میں ڈالنے سے اگر رال ملی ہوئی ہے تو وہ حل ہو جاتی ہے موم سخت اور ثقیل شے ہے زردی مائل اور خوشبودار شہد کے مانند چھونے سے روغنی نہیں معلوم ہوتا روغن تارپین میں بالکل حل ہو جاتا ہے اور رکٹی فائڈ اسپرٹ میں فی صدی ۳ حصہ سے زیادہ حل نہیں ہوتا وزن تناسبہ مابین ۹۵۰ و ۹۷۰ پگھلنے کا درجہ ۱۴۶ (۶۳۲۳) موم کے سفید کرنے کا یہ طریقہ ہے کہ زرد موم کو کئی بار پانی میں پگھلاکر خوب جلاتے رہیں اور ہوا اور روشنی میں رکھیں تاکہ اُسکا رنگ دور ہو جائے یا پہلے موم کی پتیاں بناکر یا پتلی پتلی ٹکیں بناکر سورج کی دھوپ میں رکھدینے سے اُسکے اوپر کا حصہ سفید ہو جاتا ہے پھر اُسکو گلاکر موٹی موٹی ٹکیں بناکے دھوپ میں رکھدینے سے اُسکے اوپر کا حصہ پھر سفید ہو جاتا ہے اسطرح بار بار کرنے سے وہ سب موم سفید ہو جاتا ہے کبھی گرم پانی میں نمک اور نطرون بھی ملا دیتے ہیں اور اسطرح سفید ہونے میں زیادہ مدت لگتی ہے اور یہ بہتر ہے کہ جب اسکو دھوپ میں رکھیں تو چند دفعہ سرد پانی چھڑک دیا کریں اور راتوں کو چاندنی میں رکھا رہنے دیں اسکے سفید کرنے کی اور بھی صورتیں ہیں ایسے موم کو کافوری کہتے ہیں۔ موم کی قوت تیس برس تک رہتی ہے۔ شیخ نے جو سیاہ قسم کا ذکر کیا ہے وہ موم نہیں دوسری چیز ہے اور تسلیط اور وسخ الکوائر کے نام سے مشہور ہے اور وہ ایک چیز سیاہ رنگ ہے کہ شہد کی مکھی اپنے گھروں پر ملتی ہے۔

طبیعت۔ چاروں کیفیات میں معتدل ہے بعض کے نزدیک گرم دوسرے درجے کے مرتبۂ اول میں اور رطوبت میں معتدل ہے بعض پہلے درجے میں تر کہتے ہیں بعض کے نزدیک گرم و تر درجۂ اول میں ہے۔

خواص و فوائد۔ موم ورم اور ریاح کو تحلیل کرتا ہے مادے میں نضج اور اسکے قوام میں اعتدال پیدا کرتا ہے چھونکو ملائم کرتا ہے درد دل کو تسکین دیتا ہے۔ چوٹ کے صدمے کو دفع کرتا ہے اگر اسکو ملا جائے اور زخموں کے موافق ہے مرہموں کی دواؤں کی اصلاح کرتا ہے اور انکی قوت کا حافظ بھی ہے موم مرہم کا ضروری جز سمجھا گیا ہے اور وجہ اسکی یہ ہے کہ زخموں کی دوائیں خشکی پیدا کرتی ہیں کیونکہ پھوڑے پھنسیاں رطوبت زائدہ سے پیدا ہوتے ہیں اسلیے خشکی پیدا کرنے والی ادویہ کی ضرورت واقع ہوتی ہے اور خشک دوا پھوڑے کے اجزا میں آسانی سے نہیں پہونچ سکتی پس موم کے ساتھ ملنے سے موم اپنے ساتھ پہونچا دیتا ہے اور اپنی رطوبت اور نرمی کی وجہ سے اُنکی تکلیف کو بھی مٹا دیتا ہے۔ درد سینہ اور کھانسی اور سل اور جمے ہوئے دودھ کو پگھلانے اور گلے اور کووں کے درد کے لیے نہایت مفید ہے آواز کو صاف کرتا ہے اسکی دھونی سے تپ کے مریض کو پسینہ آتا ہے اور اسکی دھونی سے ہوا سے وبائی کی عفونت دور ہوتی ہے تل کے تیل میں حل کرکے کھانا اندرونی زخم اور قروح اور پرانے دستوں کے لیے مفید ہے اسکے لگانے سے زہر جذب ہوتا ہے اور یہ اسکی خاصیت کی وجہ سے ہے اسکو روغن بنفشہ وغیرہ میں حل کرکے سینے پر ملنا سینے کی خشونت کو دور کرتا ہے اور اسیطرح تمام بدن پر ملنے سے خشونت دور ہو کر نرمی آجاتی ہے اور ورم کو پکاتا ہے تر و خشک کھجلی اور زخموں کا منہ کشادہ کرنے اور اُنکی تکلیف دفع کرنے اور اُنکا زہر جذب کرنے کے لیے بالخاصہ مفید ہے اگر عورت کی پستان میں دودھ جم گیا ہو تو اسکی ٹکیہ بناکر باندھنے سے پگھل جاتا ہے اگر چند روز متواتر چنے کی برابر اسکی گولی کھایا کریں تو شہوت جماع کو بہت ترقی ہو اور جھربیری کے بیر کی برابر موم سے کردہ گولیاں باندھیں اور چاندی کے ورق میں لپیٹ کر ایک صبح ایک شام کھائیں خون بواسیر آتی دن بند ہو جائے اگر موم کے ورق بناکر عورت

Hakeem Shoukat Ali

کی پستان پر باندھ دین تو دودھ نہ جم سکے اور ایسا کرین کہ جمے ہوے موم کو چانول کے دانون کی طرح کترکر دس دانے بعض مناسب چیزون کے ساتھ کھا دین تو پستان کا جما ہوا دودھ تحلیل ہو جاے اور اسطرح کھانے سے پیچش اور اندرونی پھوڑے اور پرانے دست بھی مٹ جاتے ہین اور زہر دفع ہو جاتا ہی اسکے کھانے سے باہ مین قوت آتی ہی پیشاب کا ادرار ہوتا ہی اور یہ اسمین خاصیت ہی جیساکہ گازرونی نے شرح قانون مین کہا ہی موم کو عود ہندی اگر مین ملاکر آگ پر رکھین تو وہ جلد نہ جل سکے اور دیر تک خوشبو قائم رہے موم مین قوت منضجہ اور محللہ زیادہ نہین حالانکہ شہد بہت محلل ہی چونکہ یہ بھی شہد کے ساتھ رہتا ہی اسوجہ سے یہ کچھ قوت محللہ اس سے حاصل کرلیتا ہی بعض اہل تجربہ کا بیان ہی کہ تپ اور دستون کے بعد جب تشنج واقع ہو تو موم خام کو سلگاکر دھونی دینے سے بہت فائدہ ہوتا ہی ایک حصہ موم ایک حصہ بالچھڑ ان دونون کو سلگاکر گٹھیا یا تپ دبائی لال بخار کے مریض کو سر سے چادر اڑھاکر دھونی دیوین تو دوتین دفع مین مرض کی جڑ کٹ جاے اسکی مالش سے سخت پڑے ہوے ورم اور پٹھے نرم ہو جاتے ہین اگر موم کو روغن گل یا دوسرے تیل مین ملاکر دھوپ مین تین ہفتے تک رکھین بعد اسکے کان کے پیچھے کے یا جنگاسون کے ورم پر لگائین تو اسکو تحلیل کردے اور مواد کو اسکی طرف گرنے سے روکدے موم کو ریزہ ریزہ کرکے ہلدی کے سفوف مین ملاکر پوٹلی مین باندھکر تل کے گرم تیل مین بھگو بھگو کر اورام پر لگانے سے بکھر جاتے ہین دردون کو تسکین ہوتی ہی ریاح تحلیل ہو جاتے ہین اسکو سلگاکر دھوان سونگھنے سے چھینک آتی ہی اسکو زبان کے تلے رکھنے سے زبان کا ثقل دفع ہوتا ہی اسکو کھانے سے سینے اور حلق کے اندر کی خشونت مٹتی ہی اگر اسکو تلون کے تیل کے ساتھ کھایا جاے تو سوکھی کھانسی اور حلق اور کودن اور سینے کا درد زائل ہو جاے آواز صاف ہو جاے اسکے کھانے سے پھیپھڑے کا زخم صاف ہوتا ہی کہتے ہین کہ ایک تولہ سے لے کر ۱۰ تولہ تک موم کھالیا جاے تو بارہ دن تک بھوک کی برداشت ہو سکے اسکو جوڑون پر باندھنے سے نرم ہو جاتے ہین اسکو ہموزن روغن گل یا روغن زیتون مین پگھلاکر حقنہ کرنے سے پیچش اور آنتون کا زخم جاتا رہتا ہی موم کی گولی بناکر بندوق مین بھرکر لوہے کے توے مین ماری جاے تو پھوٹ جاے گا یہ دوستون کے تجربے مین آچکا ہی - وید کہتے ہین کہ موم چرب نرم گرم دا چپکتا ہوا میٹھا اور زخم کو مٹانے والا ہی زخم یا نرم کھال پر تیز چیز کے لگانے سے جو سوزش ہو جاتی ہی وہ موم کے لگانے سے یا اس چیز مین موم کو ملانے سے نہین ہوتی ہی دست اور آنو دفع کرنے کے لیے جو دوائین استعمال کیجاتی ہین انہین موم کو ملانے سے انکی طاقت بڑھ جاتی ہی اعصاب اور گٹھیا کے متعلق کے امراض مین موم کا تیل ملنے سے نفع ہوتا ہی موم ہلکا جلاب ہی ایک ماشہ موم مین دو ماشہ نمک ملاکر بتی بناکر گھی لگاکر مقعد مین رکھنے سے دست آجاتا ہی اور ریاحی درد مٹتا ہی - خارشت - پھوڑے پھنسی - چوٹ کے صدمے - ٹوٹی ہوئی ہڈی - فساد باد اور جذام کو نافع ہی - مضر معدہ کو نقصان پہونچاتا ہی بھوک کم کرتا ہی مسام بند کرتا ہی مصلح بھوک اور معدے کے لیے زیرہ اور کھانڈ سپید مسام کے لیے روئی اور زخمون مین اسکی اصلاح زنگار کرتا ہی بدل زفت اور روغن زیتون اور روغن گل اور مردا سنگ اور باقلا کا سفوف مقدار خوراک ۱ ماشہ اور بعض ۱۰ ماشہ تک تجویز کرتے ہین - وید پانچ سے دس رتی تک لکھتے ہین -

Hakeem Shoukat Ali

موم سیاہ

چرک خانۂ زنبور عسل جیسا کہ محیط میں لکھا ہے (ف) وسخ الکوائر اور وسخ کوارالنحل اور موم الاسود (ع)

صفات و شناخت - اسکو تسامحاً موم کہدیا ہے ورنہ یہ ایک علٰحدہ چیز ہے موم نہیں بعض کہتے ہیں کہ یہ عکبر یعنی بر موم ہے یہ بھی درست نہیں اسلیے کہ بر موم پھولوں کا زیرہ ہے کہ شہد کی مکھیاں اسکو جمع کرکے اور یہ گوندہ کر خود بھی کھاتی ہیں اور بچوں کو بھی کھلاتی ہیں اور شہد کو جاڑوں میں کھانے کے لیے ذخیرہ رکھتی ہیں اور موم سیاہ زفت کی طرح ایک چیز ہے کہ وہ شہد کی مکھی کے میل کے بخارات سے تیار ہوتا ہے اول مکھی اسکو بناتی ہے پھر اسپر موم اور شہد رکھتی ہے اسمیں کچھ شہد کا فضول بھی شامل ہو جاتا ہے بعض کہتے ہیں کہ یہ ایک سیاہ رنگ چیز ہے جسکو مکھی اپنے گھروں پر حفاظت کے لیے ملتی ہے اور تسلیط کے نام سے بھی مشہور ہے بہتر اسمیں سے وہ ہے جو سرخ رنگ اور خوشبو دار تھوڑا سا نرم اور سلارس کی طرح ہو-

طبیعت - دوسرے درجے کے آخر بلکہ تیسرے درجے کے اول میں گرم و خشک-

خواص و فوائد - لطیف و ملین ہے تحلیل کرتا ہے اعتدال کے ساتھ جلا پیدا کرتا ہے چونکہ جوہر اسکا لطیف ہے اسلیے بہت جاذب ہے اسکے لگانے سے درد جاتا رہتا ہے کانٹا بدن میں رہجائے تو اسکے لگانے سے اوپر آجاتا ہے چوٹ اور موچ اور ہڈی کے ٹوٹے ہوئے مقام پر لگانے سے مومیائی کا کام دیتا ہے بعض اسپر مومیائی نحلی کا اطلاق کرتے ہیں اسکی دھونی سے پرانی کھانسی جاتی رہتی ہے شیخ کہتا ہے کہ اسکی بو اتنی قوی ہے کہ سونگھنے سے چھینک آجاتی ہے-

مومیائی

بضم میم و سکون واو مجہول و کسر میم دوم و فتح یائے تحتانی و سکون الف و کسر ہمزہ و یائے معروف اور بعض ہمزہ کی جگہ بھی یائے تحتانی مکسور بتاتے ہیں چنانچہ بہار عجم میں لکھا ہے کہ مومیا لغت یونانی ہے اہل فارس مومیایی دو یائے تحتانی کے ساتھ استعمال کرتے ہیں

صفات و شناخت - فرہنگ جہانگیری میں لکھا ہے کہ اس غار کے پاس جہاں سے مومیائی نکلتی ہے ایک گانوں ہے اسکو آئین کہتے ہیں اسلیے اس رطوبت کو بھی موم آئین کہنے لگے کثرت استعمال سے مومیائی ہوگیا انجمن آرائے ناصری میں بیان کیا ہے کہ مومیائی کو موم آئین کہنے کی یہ وجہ ہے کہ یہ رطوبت کان سے نکالتے ہیں تو اسوقت موم کیطرح نرم ہوتی ہے کیونکہ آئین طرز اور عادت اور رسم اور دستور کے معنی میں بھی آیا ہے - مدار الافاضل اور کشف اللغات سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ ملک فارس میں بائی ایک موضع کا نام ہے اسکے قریب ایک پہاڑ میں تالاب ہے سال میں ایکبار وہ تالاب جوش مارتا ہے اس تالاب کے کنارے پر چکنائی موم کی طرح جم جاتی ہے جسکو اس گانوں کی طرف منسوب کرکے مومیائی کہتے ہیں - بہر صورت اسکی کئی قسمیں ہیں ایک کانی یا معدنی دوسرے مومیائی حجری تیسرے مومیائی حیوانی چوتھے مومیائی شجری پانچویں مومیائی ترکیبی سوائے کانی اور حجری کے دوسری سب قسمیں نقلی اور عملی ہیں وہ دونوں اصلی ہیں-

اول مومیائی کانی - ایک چیز ہے قیر کی طرح کہ پہاڑوں کی درزوں اور شگافوں میں سے نکلتی ہے محمد بن زکریا

Hakeem Shoukat Ali

طبیب نے اپنے رسالۂ مومیائی مین اسکی ابتدا یون بیان کی ہو کہ فریدون شہنشاہ ایران کے زمانے مین اساور دیہ عجم کی ایک قوم ہو جس نے مصر مین سکونت اختیار کی) کے بعض آدمی شکار کے لیے نکلے قریۂ داہان کے نواح مین شکار دیکھتے پھرتے تھے کہ سامنے سے ایک بارہ سنگھا انکو دکھائی دیا انھون نے اسکے تیر مارا وہ بارہ سنگھا تیر کھاکر غائب ہوگیا مگر ان لوگون کو یہ یقین کامل تھا کہ انکا تیر کارگر لگا ہو اس بارہ سنگھے کو دن بھر تلاش کیا پتہ نہ لگا ایک ہفتے کے بعد انھون نے اسے ایک پہاڑ کی کھوہ مین دیکھا کہ وہ کسی چیز کو چاٹ رہا ہو اور تیر اسکے پیٹ مین ٹوٹ رہا ہو اور تیر کی تکلیف اسکو کچھ نہین معلوم ہوتی انھون نے پھر تیر اسکے مارا اور ذبح کرکے جہان تیر لگا تھا اس مقام کو چیر کر دیکھا تو معلوم ہوا کہ ایک سیاہ چیز اسکے زخم کے پاس موجود ہو جسنے اسکے سارے زخم کو بھر دیا ہو ان لوگون نے یہ خبر فریدون تک پہونچائی فریدون یہ نئی بات سنکر نہایت متعجب ہوا اور اپنے یہان کے حکما اور اطبا کو بلا کر انکے سامنے سارا قصہ بیان کیا اور کہا کہ تم اسکو استعمال کرو اور اسکے منافع سے مجھ کو وقتاً فوقتاً اطلاع دیتے رہو جب اطبا اور حکما نے مومیائی کو زخمون اور ٹوٹی ہوئی ہڈیون وغیرہ پر مختلف اوقات مین استعمال کیا تو اسکو نہایت بیش بہا چیز پاکر فریدون سے کہا کہ خدا تعالی کی تجھ پر بڑی مہربانی ہو کہ ایسی عمدہ چیز کا ظہور تیرے وقت مین ہوا شاہان سلف پر تو اس چیز کی وجہ سے فخر کر سکتا ہو - محمد بن ذکریا لکھتا ہو کہ ملوک عجم مومیائی پر اسیطرح فخر کیا کرتے تھے جسطرح شاہان روم گل مختوم پر اور سلاطین چین ریوند چینی پر - اصل مومیائی سے واقعی بہت سے منافع ظاہر ہوتے ہین مگر آجکل کیا پہلے بھی نہایت دشواری اور دقت سے اصل مومیائی ہاتھ لگتی تھی کیونکہ اصلی اور عمدہ مومیائی سواے دو چار جگہ کے اور کہین ابتک معلوم نہین ہوئی - سب سے اعلی و عمدہ مومیائی دارابی ہو یہ ایک پہاڑ کے شگاف مین سے نکلتی ہو جو داراب مین واقع ہو اسکے بعد اصطہانات اور کوہ کیلویہ کی مومیائی عموماً قابل تعریف سمجھی جاتی ہو - انجمن آرای ناصری مین لکھا ہو کہ مومیائی کی عمدہ معدن ملک فارس مین بہبہان (بکسر باے موحدہ و سکون ہا و فتح باے موحدہ ثانی) کے علاقے مین ہو یہ شہر ملک عرب کی طرف دریاے خیرآباد کے پاس واقع ہو یہان کوہستان کا سلسلہ ہو جسے کوہ کیلویہ کہتے ہین اور ان پہاڑون مین بہبہان کے پاس ایک درہ ہو جو تنگ نگاؤ کے نام سے مشہور ہو انہین پتھرون کے سوراخون مین سے نیر کی طرح یہ رطوبت ٹپکتی ہو اور جو کچھ ہاتھ لگتی ہو ملکون مین تحفے کے طور پر لیجاتے ہین - محمد بن احمد نے کہا ہو کہ مومیائی کی کان افریقہ مین بھی ظاہر ہوئی ہو جو فارس کی مومیائی سے کم نہین ہو سواے افریقہ اور فارس کے اور جگہ بھی اسکی کانین ہین ہندوستان کے بعض پہاڑون مین سے بھی ایک چیز نکلتی ہو جو مومیائی کی طرح ہو مگر صاف نہین ہوتی اور افعال اسکے ضعیف ہین اسکو سلاجیت کہتے ہین بہتر وہ مومیائی ہو جو صاف براق اور نرم ہو بو اسمین نہ ہو تھوڑی تھوڑی نفط کی سی بو آتی ہو -

دوم مومیائی حجری - الفاظ الادویہ مین لکھا ہو کہ یہ قسم بذریعہ عمل کے خاص پتھر کی ذات مین سے نکلتی ہو اور تصدیق اسکی اس سے ہوتی ہو کہ جغرافیہ پنجاب مین لکھا ہو کہ کوہاٹ کے ضلع مین ایک قسم کا موی پتھر ہوتا ہو اسکے رگ و ریشہ مین سیاہ رنگ کا موی چکیلا مادہ ہوتا ہو اس جگہ کے لوگ اس پتھر کو پانی مین ڈالکر اس موی مادے کو نکال لیتے ہین پھر دودھ کے ساتھ صاف کرکے پکا لیتے ہین اسکو اس جگہ کے لوگ مومیائی

Hakeem Shoukat Ali

کہتے ہیں اہل ہند کے نزدیک مومیائی وہ سیاہ اور سیال چیز ہے جو ایک کالے اور گھوکلے پتھر میں سے اُسوقت نکلتی ہے جبکہ اسکو آگ پر رکھتے ہیں یا جوش دیتے ہیں اور اُس کالے پتھر کو اہل ہند حجارۂ اسود کہتے ہیں۔

سوم مومیائی حیوانی - اسکو مومیائی عملی بھی کہتے ہیں - جو آدمی کی بنتی ہے چنانچہ غیاث اللغات میں لکھا ہے کہ آدمی کا ایک بچہ جسکا رنگ اور بال سرخ ہوں لے کر عمدہ عمدہ چیزیں کھلا کر پرورش کرتے تھے جب وہ تیس برس کی عمر کو پہونچتا تھا تو ایک بڑے سے برتن میں شہد بھر کر اُس آدمی کو اُس میں کھڑا کر کے برتن کا مُنھ بند کر کے رکھدیا جاتا تھا اور تاریخ و سنہ اُسپر لکھ دیتے تھے جب ایک سو بیس برس گذر جاتے تھے تو اُس برتن کو کھولتے تھے اور جو کچھ اندر ہوتا تھا وہ مومیائی تھی ایسی مومیائی کو مومیائی آدم و مومیائی انسان و مومیائی مردم کہتے تھے الفاظ الادویہ میں لکھا ہے کہ اگلے زمانے میں جب بادشاہ مرتے تھے تو مجرب مومیائی کو ایلوے اور شہد کے ساتھ اُنکے تمام بدن پر ملدیتے تھے پھر ایک بڑے سے مٹکے میں شہد بھر کر مردے کو اُسمیں بٹھا دیتے تھے اور زمین میں گاڑ کر منھ چھپا دیتے تھے جب پانسو یا زیادہ برسیں گذر جاتی تھیں تو وہ تمام لاش مومیائی بن جاتی تھی پس مٹکے کو کھودتے تھے اسلیے اسکو حشری کہتے تھے اور اہل یورپ آدمیوں سے اسطرح تیار کرتے ہیں کہ مرنے کے بعد تارکول اور قیر اور ایلوا شہد کے بڑے سے برتن میں ڈال کر اُسمیں مردے کو رکھدیتے ہیں سو برس کے بعد وہ تمام مومیائی ہو جاتا ہے مگر یہ قول محض امیر حمزہ کی داستان اور بوستان خیال کے بیان سے زیادہ وقعت نہیں رکھتا - مصر میں جو لاشیں ملتی ہیں وہ ممی کے نام سے پکاری جاتی ہیں اس لفظ میں پہلا میم مفتوح ہے دوسرا مکسور اور یاے تحتانی معروف - حکیم میر محمد مومن نے تحفۃ المومنین میں تحریر کیا ہے کہ اگلے زمانے میں ملک مصر و مغرب میں دستور تھا کہ مردوں کا بدن تعفن سے محفوظ رہنے کی غرض سے مر کی شہد مومیائی کافی اور قفر الیہود وغیرہ ملکر دفن کرتے تھے جو اکثر قبرستان دریا سے کٹ گئے تھے اور پانی کی موجوں اور لہروں نے مردوں کے بدن کو خشکی پر ڈالدیا تو جاہل لوگ اُنکے ابدان سے وہ چیز چھیل کر بجاے مومیائی کے خرچ کرنے لگے ہم یہاں ایک حیرت انگیز قصہ بیان کرتے ہیں جو حکیم محمد حسین نے اپنی کتاب مخزن الادویہ میں لکھا ہے وہ کہتا ہے کہ میرا ایک دوست طبیب ملک فرنگ اور مصر وغیرہ کا سفر کر کے بنگالے میں آکر مجھ سے ملا وہ بیان کرتا تھا کہ چار پانسو برس پہلے بعض سلاطین اور حکماے مصر کا یہ دستور تھا کہ اپنے مردے کو جراحوں اور طبیبوں کے سپرد کر دیا کرتے تھے جبپر وہ لوگ ایسی دوائیاں اور تیل ملتے تھے کہ مردے کا بدن محفوظ رہتا تھا اور بعد ایک مدت کے اُس مردے کو ایک لکڑی کے قالب میں رکھکر تہ خانوں اور محفوظ مکانوں میں بہ احتیاط حفاظت سے رکھتے تھے اور اُس قالب پر اُسکا اور اُسکی قوم و قبیلہ کا نام لکھدیا کرتے تھے اب دو تین سو برس سے یہ بات اُنکے یہاں متروک ہے اُس مردے کا اگر کوئی ساجز کسی طبیب یا جراح کے ہاتھ لگ جاتا تھا وہ بلاتکلف اسکو مومیائی کی جگہ استعمال کرتا تھا چنانچہ اس ہندوستانی مسافر طبیب کو مصر میں ایک طبیب سے ملنے کا اتفاق ہوا جسکے پاس ایسے مردے کے بدن کا ایک حصہ تھا مصری طبیب نے اپنے مہمان مسافر کو بطور تحفے کے اُس میں سے ایک حصہ دیا جو وہ اپنے ساتھ ہندوستان میں لایا اور یہاں کے طبیبوں کو دکھایا اُسمیں رگیں پٹھے گوشت اور بعض پتلی ہڈیاں سب گھل ملکر ایک سیاہ براق چیب دار جسم رہگیا تھا جس میں سے بو

Hakeem Shoukat Ali

آتی تھی مگر اُس جسم مین موٹی ہڈیان باقی رہ گئی تھین - اہل ہند کے اس مقولے کی کہ آدمی کی مومیائی بنتی ہو یہ قصہ کچھ تصدیق کرتا ہو ایسی مومیائی کو مومیائی قبوری کہتے ہین - صاحب جامع بغدادی اسی مومیائی کی نسبت نہایت غصہ سے لکھتا ہو کہ مصر مین آجکل جو چیز مومیائی کے نام سے مشہور ہو اور جہان اطبا بھی اُسے مومیائی کی جگہ استعمال کرتے ہین وہ دراصل مردے کی ہڈیان اور اُسکا بدن ہوتا ہو وہ لکھتا ہو کہ خدا ایسی مومیائی لانے والون کو غارت کرے اور خدا حاکمان مصر سے بھی سمجھے جو دانستہ ایسی چیزون کا اپنے شہر مین رواج دیتے ہین اور بیچنے والون کو ممانعت نہیں کرتے - خلاصۃ التجارب سے معلوم ہوتا ہو کہ کتنے کے بچے سے بھی مومیائی بناتے ہین یہ مومیائی کلبی ہو مگر اُسکے بنانے کی ترکیب نہین لکھی - نسخہ سعیدی مین اپنے قیاس سے اسطرح لکھا ہو کہ شاید بعض حافظ اور مقوی تریاقی دوائین ادویہ مذکورہ وغیرہ کے قبیل سے کتنے کے ایسے بچے کے بدن پر جو تازہ پیدا ہوا ہو ملکر زمانہ دراز تک کسی مٹکے مین بھر کر زمین مین دفن کر دیتے ہون یا ایسا کرتے ہون کہ گرم و خشک شہرون مین کتے کے بچے کو بدون مٹکے مین بھرے کپڑے مین لپیٹ کر ریت مین دفن کر دیتے ہون تاکہ دھوپ کی گرمی سے خوب سڑ کر صورت وحدانی ترکیبی اور مزاج ثانوی وصناعی حاصل کر لیتا ہو بعد اسکے نکال کر کام مین لاتے ہون یا کوئی دوسرا طریق ہو یہ باتین محیط مین اسی کتاب سے اسی کی عبارت کے ساتھ نقل کی ہین

چہارم مومیائی شجری نے محیط اعظم مین لکھا ہو کہ یہ ایک درخت کا عصارہ ہو اسطرح تیار کرتے ہین کہ اُس درخت کی لکڑیان جوش دیتے ہین پھر صاف کرکے اُسکو گاڑھا سوت کی طرح کر لیتے ہین چنانچہ میر سید علی ملک تیراہ سے یہ مومیائی لائے تھے اور تھوڑی سی جناب ماموں صاحب کو بھی دی تھی یہ بھی نفع مین مومیائی معدنی کے قریب قریب تھی -

پنجم قسم - مومیائی نقلی ومصنوعی کی یہ ہو کہ بعض چیزون سے ترکیب دیتے ہین چنانچہ ستھیا بھان ناگ کے صفحہ ۱۲۵ پر ایک نوٹ مندرج ہو اسمین لکھا ہو کہ مومیائی رال بھلانوان آدمی کے سر کے بال مشک اور عنبر کو تیل مین جوش دینے سے بنتی ہو شاردھرک انے ویدک شاستر مولفہ تربھون داس موتی چند شاہ ایل ایم اسسٹنٹ سرجن چیف میڈیکل افسر جوناگڈھ کے صفحہ ۲۲۶ - مین مذکور ہو کہ رگھناتھ جی وید کہتے ہین کہ بھلانوے کے تیل مین چندرس کو گرم کرکے جمانے سے مومیائی بنتی ہو اور بعض اسکو نباتات مین سے مانتے ہین - آجکل جو مومیائی ملتی ہو وہ بالکل مصنوعی ہوتی ہو کہین کہین اگر اصلی مومیائی مل بھی جاتی ہو تو اُسپر بھی مصنوعی کا گمان غالب ہوتا ہو اسلیے اصلی اور نقلی مومیائی مین فرق جاننا ضروری ہو ارسطو کہتا ہو کہ عمدہ مومیائی کی پہچان یہ ہو کہ بکری کو ذبح کرکے اُسی وقت اُسکا جگر نکالین اور بانس یا لکڑی کی چھری سے اُسے چیر کر مومیائی اُس مین لگادین وہ جگہ بھر آئیگی زخم باقی نہ رہے گا - دوسری پہچان اصلی اور نقلی ہونے کی اُسنے یہ لکھی ہو کہ کسی مرغ کا پانون اسطرح توڑین کہ زیادہ شکستگی اُسمین نہ ہو اور ۲ رتی کے قریب مومیائی روغن گل مین گھول کر اُس کے حلق مین ڈالدین اور تھوڑی سی اُسکے پانون پر ملدین سات آٹھ گھنٹے مین اور حد ایک رات دن کے عرصے مین اسکا پانون بالکل درست ہو جائے گا علاوہ اسکے اصیل اور عمدہ مومیائی کو جب ہاتھ مین لیتے ہین تو وہ موم کی طرح نرم ہو جاتی ہو اور غیر اصلی سخت ہوتی ہو جلد اور تھوڑی گرمی سے نرم نہین ہوتی اصلی مومیائی کی قوت

Hakeem Shoukat Ali

چالیس برس تک رہتی ہے - اب ایک ضروری بات بیان سن لینا چاہیے کہ عام طور پر مشہور ہے اور کتب طب
مین مذکور ہے کہ مومیائی کے استعمال سے زخم فوراً اچھا ہو جاتا ہے مگر جہانگیر اپنے تزک مین لکھتا ہے کہ مومیائی
کے اثر کے متعلق حکیمون سے بہت سی باتین سنی تھین جب تجربہ کیا ویسا اثر ظاہر نہ ہوا یہ نہین کہ سکتے
کہ اطبا نے اسکے اثر کے متعلق مبالغہ بیحد کیا ہے یا پرانا ہونے کی وجہ سے اثر اسکا جاتا رہا ہے بہر صورت اطبا نے
جیسا کہا ہے مین نے ایک مرغ کا پانون تڑوا دیا اور معمول سے زیادہ اُسے مومیائی دی اور تھوڑی سی ہڈی کی
ٹوٹی ہوئی جگہ پر لگوا دی اور تین دن تک اُسکی حفاظت کی مگر کچھ اثر ظاہر نہوا حالانکہ اطبا کہتے ہین کہ صبح سے
شام تک مین آرام ہو جاتا ہے -

طبیعت - جعفر بن علی کہتا ہے گرم دوسرے درجے کے آخر مین اور خشک پہلے مین بعض کہتے ہین کہ گرم تیسرے
درجے کے پہلے مرتبے مین اور خشک دوسرے درجے مین - بعض کے نزدیک اِسکی خشکی گرمی سے بڑھی ہوئی ہے
ابو جریج اعتدال کے قریب بتاتا ہے اور طبری حار لطیف کہتا ہے -

خواص و فوائد - لطیف ہے جلد نفوذ کرتی ہے بالخاصیت ارواح کو قوت پہونچاتی اور اُنکی حفاظت کرتی ہے دلکو
طاقت اور فرحت پہونچاتی ہے مواد سرد کو تحلیل کرتی ہے اورام بلغمی کو شافی ہے اعضائے ظاہری اور باطنی کو قوی
کرتی ہے رطوبات کو خشک کرتی ہے سدے کھولتی ہے تمام امراض سرد کو نافع ہے - جوڑ اُکھڑ جائے یا ہڈی ٹوٹ جائے
یا چوٹ لگ جائے یا اور کوئی صدمہ عضو کو پہونچ جائے تو اسکے کھانے اور لگانے سے نفع ہوتا ہے ایک سادہ سی
ترکیب اسکے کھانے کی یہ بھی ہے کہ دو رتی مومیائی کو دو انڈون مین رکھکر کھایا جائے فالج اور لقوہ کو دفع کرتی ہے
چوٹ کے لیے اگر روزانہ ۱۰ ماشہ کی مقدار مین کھلا دین تو نفع حاصل ہو اگر اعضا پا چھے کچل جاوین یا کٹ جاوین
تب بھی اسکے کھانے سے نفع ہوتا ہے چوٹ کے لیے کندر اور گیرو کے ساتھ کھانا بھی مفید ہے ابو جریج کہتا ہے کہ ٹوٹی
ہوئی ہڈی کے درد کو تسکین دینے کے لیے بے نظیر خاصیت رکھتی ہے چار جو کی مقدار مین سکنجبین کے ساتھ خناق کے
مریض کو کھلا دین درد حلق کے لیے شربت شہتوت یا سورے کے جوشاندے کے ساتھ دیوین اگر کھانسی ہو تو دو رتی
عناب اور سپستان کے خیساندے اور آشیو کے ساتھ تین روز تک برابر دیوین خفقان اور ضعف معدہ اور بلغمی
متلی کے لیے ۴ رتی مومیائی زیرہ اور اجواین اور کردیا کے خیساندے کے ساتھ کھلا دین اس سے پیٹ کا درد
اور نفخ اور ریح بلغمی معدہ وامعا دفع ہوتے ہین اور فم معدہ کی رطوبات خشک ہو جاتی ہین سینے اور معدے
اور جگر مین چوٹ لگ جائے تو چار رتی مومیائی ۱۲ رتی گل ارمنی اور ۶ رتی زعفران ان تینون کو پیسکر گوکھرو کے
خیساندے کے ہمراہ کھلا دین ہچکی اور لقوہ کے لیے ایک رتی مومیائی اجمود اور زیرے کے جوشاندے کے ساتھ
کھانا نافع ہے اور اجمود کے جوشاندے کے ساتھ بڑھی ہوئی تلی بھی گھٹ جاتی ہے اور کانچ کا نکلنا مٹ جاتا ہے
صعتر کے جوشاندے کے ساتھ رعشہ کو دفع کرتی ہے تلی کے درد کے واسطے ۴ رتی مومیائی گو مارا اسکے ساتھ پینا
چاہیے - مثانہ اور عضو تناسل مین درد ہو تو ۴ رتی مومیائی گائے کے دودھ کے ساتھ کھلا دین اگر ذرا سی مومیائی گیہون
کے آٹے یا روغن زیتون مین عضو تناسل کے سوراخ مین رکھین تو پیشاب کے روکنے مین تکلیف کا ہونا اور
بے صبری دفع ہو جائے اور قطرہ قطرہ پیشاب کا آنا بھی موقوف ہو جائے - اگر بچھو کاٹ کھائے تو چار رتی

Hakeem Shoukat Ali

کی مقدار مین شراب کے ساتھ کھائین اور اسیقدر مومیائی گاے کے گھی کے ساتھ پیسکر اُس جگہ ملین ۴ رتی مومیائی
کو ہرے دھنیے کے پتون کے رس کے ساتھ کھانا بھی نافع ہو یا کوئی دوسرا زہریلا جانور کاٹ کھاے یا کوئی زہریلی
چیز کھانے مین آجاے تو مومیائی سے اُسکو بھی نفع پہونچتا ہو ریاح کو تحلیل کرتی ہو ایک شخص کو تھوک مین خون
آتا تھا اور کسی دواسے بند نہ ہوتا تھا اُسنے تین رتی مومیائی نبیذ کے ساتھ کھائی بند ہوگیا اگر صعتر کے جوشاندے
کے ساتھ پی لین تو سبات کا عارضہ جاتا رہے - مومیائی کافور جند بید ستر اور مشک ایک ایک رتی کسی گرم روغن
مین گھول کر سعوط کرنے سے سردی کا پرانا درد سر جاتا ہو اور ریاح تحلیل ہوجاتے ہین اور دماغ کی سردی
جاتی رہتی ہو - سور کی چربی کے ساتھ کان مین ٹپکانے سے بہرہ پن مٹتا ہو - مروے کے پتون کے رس کے
ساتھ سعوط کرنے سے نکسیر کا خون بند ہوتا ہو اور کان کے امراض کو نافع ہو اسکو زبان پر ملنے سے ہکلاپن
موقوف ہوتا ہو گدھی کے دودھ کے ساتھ کھانے سے تھوک مین خون آنے کو اور نکسیر کو بند کرتا ہو خناق کے
لیے ملٹھی کے ساتھ تین دن تک کھلانا مفید ہو - نقاح اذخر کے جوشاندے کے ساتھ رکا ہوا پیشاب کھولتی
ہو گاے کے گھی کے ساتھ دو رتی کی مقدار مین کھانے سے بادی بواسیر اور معدے کا درد مٹتا ہو - دو رتی
مومیائی ساذج ہندی کے جوشاندے کے ساتھ کھانے سے اختناق رحم کا عارضہ دفع ہوتا ہو - کھوپرے
کے تیل وغیرہ کے ساتھ عضو تناسل اور خصیون اور اُنکے آس پاس ملنے سے قوت باہ بڑھتی ہو اگر اسکو رتی
دو رتی کی مقدار مین انڈے کی نیمبرشت زردی مین لپیٹ کر کھایا جاے تب بھی باہ مین قوت آجاے
محمد بن زکریا رازی نے کتاب الباہ مین ذکر کیا ہو کہ جس کسی کی منی خرچ ہوگئی ہو اور وہ یہ چاہے کہ جلدی سے
حالت اصلی پر آجاے تو آخر جماع مین انزال کے قریب دو جو بھر مومیائی تولہ بھر شہد مین گھول کر چاٹ لے
اگر مزاج مین گرمی ہو تو کسی سرد شربت مین حل کرکے چاٹ لے - اسکو شراب کے ساتھ کھانے سے پرانے
زخم اور ناصور بھر جاتے ہین کسی کے تیر لگا ہو تو اسکی مالش وہان کرنے سے نفع ہوتا ہو مناسب دواؤن کے
ساتھ ۳ رتی مومیائی کھانے سے پرانا بلغمی اور سوداوی بخار دفع ہوتا ہو - اگر ۳ رتی مومیائی کسی مصفی دوا کے
ساتھ کھایا کرین تو سات دن مین مرض برص اور جذام اور فیل پا کو بشرطیکہ ابھی جمے نہ ہون بڑا نفع ہوتا ہو
یہ بیان مومیائی معدنی کا ہو -

مومیائی انسانی - یعنی ممی شاید اوپر کی مالش سے کچھ نفع دیتی ہو لیکن اسکا کھانا تو علاوہ حرام ہونے
کے مضرت سے خالی نہین نگاہ خراب ہوتی ہو اخلاط مین فساد آجاتا ہو - **مضر** - صاحب منہج کے قول کے
مطابق معدنی مومیائی تلی کو نقصان پہونچاتی ہو - صاحب تحفہ کہتا ہو کہ گرم مزاج والے کو مضر ہو **مصلح** ارالاصول (۲) سکنجبین
بدل قفر الیہود بعض نے لکھا ہو کہ چوٹ اور ہڈی کے ٹوٹ جانے اور پٹھے کے کچل جانے کے مقام پر خطیمتا
اسکا بدل ہو - **مقدار خوراک** شکستگی اعضا مین ½ ماشہ دوسرے امراض مین ½ جو بھر سے ۲ رتی تک
جیسا کہ مفردات ہندی مین ہو -

مومنج (ھ)

بضم میم و سکون واو معروف و نون غنہ و جیم تازی موقوف

Hakeem Shoukat Ali

صفات وشناخت - سرکنڈا جسکو سینٹا بھی کہتے ہیں اِسکے جھنڈ مشہور ہیں اسکے پوست سے مونج کی رسیان اور باندھ بٹتے ہیں عمدہ ہوتے ہیں -

طبیعت - سرد وخشک بعض گرمی وسردی مین معتدل ہے -

خواص وفوائد - اسکے جوشاندے کا غرغرہ منھ اور مسوڑے اور کوے کے ورم و درد کو مفید ہے اسکے جوشاندے کے پینے سے بھوک کھلتی ہے بواسیر بادی وخونی اور درد گردہ ومثانہ اور درد قضیب کو مفید ہے اسکی دھونی بواسیر کو نافع ہے اور حقے مین مثل تمباکو کے پینا ہچکی کو دفع کرتا ہے اگر ایسا کرین کہ اسکے دھوین کے پینے سے قبل تھوڑی سی سوکھی تمباکو چلم مین بھر کر پی لین بعد اسکے مونج کا دھوان پیوین تو زیادہ فائدہ ہو اگر یکبار مین مرض زائل نہو تو کئی بار کرین - مدر بول وحیض ہے فساد خون کو نافع ہے امراض چشم کو مفید ہے اگر چار پائی کے مونج کے پرانے بان جلا کر ہموزن شکر ملا کر بقدر کف دست کھاوین تو تین دن مین اشخاص کا خون رگ جاے -

مونفسر (ھ)

بضم میم وسکون واو ونون غنہ وفتح سین مہملہ وسکون رائے مہملہ

صفات ومنافع - ایک دوا ہے کہ گرم وشیرین اور تلخ وگران ہے بھوک بڑھاتی ہے بواسیر کو مثاتی ہے باد کا فساد دفع کرتی ہے منی پیدا کرتی ہے حکیم شریف خان لکھتے ہین کہ شاید شقاقل ہو -

مونگ (ھ)

بضم میم وسکون واو معروف ونون غنہ وکاف فارسی موقوف فارسی مین خوماش اور عربی مین ماش کہتے ہین اور منج بھی بولتے مین جو مخفف ہے منج کا اور منج معرب ہے منگ کا اور منگ مفرس ہے مونگ لفظ ہندی کا محیط مین یون ہی لکھا ہے اگر ایسا ہو تو کیا مضائقہ کہ لفظ ہندی سے معرب ہاین کیونکہ تعریب کا کوئی قاعدہ منضبط نہین ہے اسے ماش سبز بھی بولتے مین - ہندوستان مین ماش سے اردمراد ہوتا ہے -

صفات - مشہور غلہ ہے سبز یا سبز تیرہ یا زرد یا سیاہ ہوتا ہے عمدہ سبز تیرہ ہے پھر سیاہ پھر سبز پھر زرد ہے زرد مونگ دیر مین گلتا ہے خاصکر چھوٹے دانے والا ماوے، مین سیاہ کو سبز سے بہتر جانتے ہین مشہور یہ ہے کہ جتنا ہرا ہو عمدہ ہے - دال سب کی سفید ہوتی ہے لیکن سفید اور سرخ جو دو قسم کے اور لکھے ہین وہ بنگالے مین ہوتے ہونگے ادھر نہین ملتے سو تولہ مونگون مین سے سوا چودہ تولہ میدہ اور ڈھائی تولہ تیل نکلتا ہے اسکے پیڑ مین سے بہت سی شاخین نکلتی ہین اور پتے تین تین آتے ہین پھول سفید ہوتا ہے دانہ پھلی مین آتا ہے -

طبیعت - سرد پہلے درجے مین اور خشکی کی طرف مائل ہے بعض کہتے ہین کہ سرد وخشک پہلے درجے مین ہے اور دھلی ہوئی دال سردی اور خشکی وتری مین معتدل ہے اور جس دال مین چھلکے ہون اُس مین خشکی ہے کیونکہ اسکا چھلکا کسی قدر بکسا ہوتا ہے بعض چھلکے کو مرکب القوی مائل بہ گرمی بتاتے ہین -

خواص وفوائد - بیمارون کے لیے غذا سے مناسب ہے کثیر الغذا ہے خلط صالح پیدا کرتا ہے صالح الکیموس ہے مگر اتنی برائی ہے کہ قعر معدے مین دیر سے اُترتا ہے اور کسی قدر نفاخ بھی ہے مگر نہ اتنا جیسے اَرد وغیرہ مجھون کو قوت دیتا ہے خون وصفرا کی تیزی کو تسکین دیتا ہے دال مقشر ملین ہے اور غیر مقشر دیریان قابض ہے نمار جاب کر

Hakeem Shoukat Ali

ناسور پر لگانے سے صحت ہوتی ہے سرکے کے ساتھ اسکا لیپ جھائین کو صاف کرتا ہے درد سینہ اور چوٹ کو نافع ہے
اسکے چھلکے مین خشکی اور قوت تحلیل اور جلا زیادہ ہے گرمی کے موسم اور گرم شہرون مین اور گرم مزاج والون
کے لیے اور گرم تپون مین مفید ہے کیونکہ صفرا و خون کی حدت و سوزش کو ساکن کرتا ہے اعضاے عصبانی کو قوت
دیتا ہے اور نگاہ کو بھی قوی کرتا ہے گرمی کے دردسر اور نزلہ اور کودن کے ورم اور کھانسی اور گردے کو نافع ہے گرم
بخارون مین کاہو اور خرفہ وغیرہ کے ساگ کے ساتھ دینا چاہیے باوجود سردی مزاج کے سودا کو نہین ابھارتا
اور قبض و تلیین دونون کے کام مین آتا ہے مگر جب کہ یہ چاہین کہ پاخانہ کھلکر آئے تو چھلکے مت اتار کر روغن بادام
شیرین یا گھی کے ساتھ پکائین اور اگر قبض مطلوب ہو تو چھلکون سمیت بھون کر پکائین یا پانی مین جوش دیکر
وہ پانی پھینک دین اور دوسرا پانی ڈالکر پکائین ضعیف المعدہ کو مونگ نہ دینا چاہیے کیونکہ مضر معدہ ہے اکثر
دیکھا گیا ہے کہ جب ضعیف المعدہ آدمی کو مونگ کی کھچڑی یا مونگ کی دال کے ساتھ روٹی دی گئی تو اور غذا تو
ہضم ہو گئی مگر مونگ کے دانے سالم نکلے - وید کہتے ہین کہ مونگ شیرین کسیلا بلغم اور صفرا کا فساد دفع کرنے والا
سرد ہلکا خشک اور حرارت کو بڑھانے والا ہے قبض پیدا کرتا ہے تھوڑا سا باد پیدا کرتا ہے بینائی کو قوت دیتا ہے باہ
اور معدے کو ضعیف کرتا ہے - یرقان اور کھانسی کو مفید ہے بلغم اور مرض دمہ کو مٹاتا ہے تپ اور سوزش شکم اور
پیاس کو دور کرتا ہے - مالیخولیا اور توحش کو نافع ہے خوشی پیدا کرتا ہے اسکا جوش کیا ہوا پانی ہلکا ہے صفراوی
اور بلغمی تپ کو مفید ہے فساد خون کے لیے نافع ہے اسکا لیپ منھ پر رنگ نکھارتا ہے کمزورون کم مختون بیمارون
اور اُن لوگون کے لیے جنکی حرارت غریزی کم ہو مفید ہے - ہری مونگ مریض کے لیے پرہیزی چیز ہے اور صحت
بڑھانے والے ہین انکی دال ٹھنڈی ہلکی اور قابض ہے انکو پیسکر اُبٹن بدن پر کرنے سے کھال چکنی اور نرم
ہو جاتی ہے مونگون کو منھ مین چاب کے لگانے سے ناسور مٹتا ہے مونگ اور سنٹھی کے چاولون کو پیس کے
گرم کرکے پستانون پر لیپ کرنے سے دودھ کا جماو تحلیل ہو جاتا ہے - مونگون کو جلاکر پیسکر ملنے سے بہت
سے پسینے کا آنا بند ہو جاتا ہے سکے ہوے مونگ اور چاولون کی کھیلون کا جوشاندہ بناکر اسمین شہد اور
کھانڈ ڈال کے پینے سے دست مٹتے ہین یہ جوشاندہ قے اور گرمی اور بخار کو مٹاتا ہے - مونگون کو پیسکر گھی کے
ساتھ لیپ کرنے سے دسرپ روگ مٹتا ہے انکا اور چنون کا پانی پلانے سے زیادہ کھانے کا مرض
دفع ہوتا ہے - **مضر** - بڈھون اور سرد مزاجون - اور جنکے معدے مین ریاح اور نفخ اور فاسد خلط اور رطوبت
غالب ہو خاصکر دلے ہوے اور چھلکے اتارے ہوے زیادہ مضر ہین اور دانتون اور باہ کو نقصان پہونچاتے
ہین - **مصلح** سرد مزاجون کے لیے گرم مصالح و مصطگی و جوارش کمونی اور رائی - اور گرم مزاجون کے لیے ترشی
اور روغن بادام و گھی اور گڑھ کے شیرے کے ساتھ پکانا - مونگ کے کھیت مین اسکے پیڑون پر ایک کیڑا
پیدا ہو جاتا ہے اُسکے پر ہوتے ہین لمبا انگلی کے پورے کی برابر ہوتا ہے رنگ سیاہ ہوتا ہے جسپر آڑی ترچھی
لکیرین اور نقطے زرد سرخی مائل ہوتے ہین اس کیڑے کو تر ہو یا خشک گھی مین پیسکر جس عضو پر لگایا جائے
چھالا پڑ جائے گا اسی لیے داد اور برص کے داغ پر لگاتے ہین تاکہ اول سے زرد رطوبت اور دوسرے
سے سفید رطوبت نکل جائے بعض لوگ یون استعمال کرتے ہین کہ ایک تولہ گھی اور چھ ماشہ موم کو آگ پر

Hakeem Shoukat Ali

گھلاکر اور سرد کر کے دو کپڑے پیسکر ملا کر پھاہے پر لگا کر چپکا دیتے ہین دو چار پہر مین چھالا پیدا ہوجاتا ہی اور سوزش اور درد کم ہوتا ہی اگر اس پھاہے کو تین روز تک لگا رہنے دین تو چھالا خوب بڑھ جاے پھر چھوڑ اگر قینچی سے آبلے کی کھال کتر کر گھی اور موم سے مرہم سادہ تیار کر کے لگانے سے آرام ہوجاتا ہی اگر اسکا اثر زیادہ منظور ہو تو آبلے کے مقام پر سوئی چبھو کر پھر اُسی پھاہے کو چپکا دین اور ارنڈی کے تیل مین روئی بھگو کر رکھدین اسطرح مادہ خوب کھنچ آتا ہی اس امر مین یہ تدبیر نہایت عجیب و غریب ہی چھالے کی رطوبت نکلجانے کے بعد انگور نکلتے ہی باندھنا بھی مفید ہی دکھن کے آدمی اس کپڑے کو کتلا جڑ کہتے ہین۔

جنگلی مونگ

ایک روئیدگی ہی جسکی جڑ سے باریک شاخین نکلتی ہین پتے سبز اور چھوٹے ہوتے ہین اور ہر ایک پتے مین تین تین شقین ہوتی ہین ہر شق مین نوک ہوتی ہی درمیانی شق کی نوک دوسری نوکون سے کچھ ذرا بڑی ہوتی ہی اور اسطرح کچھوے کے پانون کے ساتھ مشابہت پیدا کرلیتی ہی اسلیے اسے پلی پسر (بکسر باے فارسی ولام مشدد و یاے تحتانی و کسر باے فارسی دوم و فتح سین مہملہ و سکون راے مہملہ) یعنی مونگ گربہ کہتے ہین جیسا کہ محیط مین ہی پھول اسکا چھوٹا اور خوشہ دار ہوتا ہی اور پھلی پتلی ہوتی ہی جس مین دانے مونگ کے دانے کی طرح بھرے ہوتے ہین یہ دانے مونگ کے دانون سے چھوٹے ہوتے ہین۔ نگھنٹ سنگرہ مین لکھا ہی کہ اسکو گجراتی مین اڑاد مونگ کہتے ہین اور ہندوستان مین بن مونگ بولتے ہین اسکی بیل ہوتی ہی دانہ مونگ کے دانے کی طرح ہوتا ہی کھانے مین مزہ پھیکا ہوتا ہی اور اس مین چکنا پن نہین ہوتا۔ مرہٹی مین جسکا نام ران مونگ ہی وہ یہی چیز ہی اسکو سنسکرت مین مُدگپرنی کہتے ہین مُدگ بضم میم و دال مہملہ ساکن اور کاف فارسی مفتوح مونگ کا نام ہی اور پرن بفتح باے فارسی و سکون راے مہملہ و فتح نون پتے کا نام ہی اور یا نسبت کے لیے ہی۔ امرکوش مین اسکے اور بھی سنسکرت کے نام لکھے ہین جیسے کاگ مُدگ بفتح کاف تازی اول و سکون الف و فتح کاف تازی دوم اور سہا بفتح سین مہملہ و فتح ہا و سکون الف ان بھوت چلتسا ساگر مین لکھا ہی کہ یہ ہندوستان مین سب جگہ بوئی جاتی ہین اور بن بوئے بھی پیدا ہوتے ہین انکو نیچ ذاتون کے آدمی پکا کر کھاتے ہین۔ خدا جانے محیط مین یہ کیون لکھدیا ہی کہ اسکو غلے مین استعمال نہین کرتے۔

طبیعت۔ سرد و خشک۔

خواص و فوائد۔ کھانسی کو دفع کرتا ہی خون کا فساد اور صفرا کی حرارت دور کرتا ہی تپ کو نافع ہی منی کو بڑھاتا ہی نگاہ کو قوت دیتا ہی۔ آنکھ کی بیماری کو دور کرتا ہی مقوی ہی چوٹ سے ورم آجاے تو اسکے باندھنے سے تحلیل ہوجاتا ہی سنگرہنی اور دستون کے مرض کو مٹاتا ہی۔ پیٹ کی جلن کو تسکین دیتا ہی جذام کو نافع ہی پیٹ کے کیڑے مار کر نکال دیتا ہی بلغم اور بواسیر کو دفع کرتا ہی بعض کہتے ہین کہ باد پیدا کرتا ہی صفرا کو مٹاتا ہی بعض کتابون مین لکھا ہی کہ یہ کڑوا اور مزہ دار ہی سل خون صفراوی اور اخلاط ثلثہ کا فساد دور کرتا ہی خون کو روکتا ہی دشم بخار کے لیے اسکا جوشاندہ پلاتے ہین کھانڈ کے ساتھ اسکو پھانکنے سے دل کا دھڑکنا کم ہوجاتا ہی اسکے پتون کو پیسکر پھانکنے سے طاقت بڑھتی ہی اسکے پتون کو پیس کے ٹکیہ بنا کے باندھنے سے آنکھون کی کمزوری دفع ہوتی ہی

Hakeem Shoukat Ali

یہ صحت بڑھانے کے لیے بہت عمدہ چیز ہے۔ بدل سیجنہ کی جڑ۔

مونگا (۵۵)

بضم میم و داو معروف و نون غنہ و فتح کاف فارسی و سکون الف آخر مین ہاے بھی لکھتے ہین۔ گجراتی مین پروالا اور مرہٹی مین پروال اور سنسکرت مین پربالہ کہتے ہین اور کیا نام مرجان بفتح اول لکھا ہے حالانکہ صراح اور قاموس اور تفسیر بحر مواج مین موتی کے معنی مین بتایا ہے عربی کی کسی کتاب لغات مین مونگے کے معنی مین نظر سے نہین گذرا فارسی کی لغات معتبر جیسے فرہنگ جہانگیری اور رشیدی وغیرہ مین بھی نہین پایا گیا البتہ برہان مین لکھا ہے کہ مرجان عربی مین چھوٹے موتی کے معنی مین ہے اور جوہر سرخ رنگ (مونگا) کے معنی مین بھی عربی ہے مدار الافاضل مین دونون معنی مین وارد کیا ہے منتخب اللغات مین لکھا ہے کہ مرجان چھوٹے موتی کا نام ہے اور بسد (مونگے کی جڑ) کے معنی مین بھی آیا ہے اور بظاہر اس معنی مین فارسی کا لفظ ہے اسلیے کہ عربی کی کتب لغات مین اس معنی مین نہین ملا انتہی مگر اسکا کیا کیا جائے کہ تمام مین یہ متعارف ہے کہ مرجان مونگے کے معنی مین عربی کا لفظ ہے اور تیساح معلوم ہوتا ہے

صفات و شناخت ۔ اطبا کو اسکی ماہیت کا پورا علم نہین ہوا اسی واسطے وہ لکھتے ہین کہ ایک جوہر جسم ہے کہ جو دریاے بین مین پانی کے اندر زمین سے اگتا ہے ایک گز تک یا کچھ اس سے زیادہ لمبا ہوتا ہے اسمین شاخین ہوتی ہین مگر پھل اور پتے نہین آتے اسکی پیدایش کا مادہ یہ ہے کہ دریائی زمین اور پتھرون مین جو انجرات بند ہوتے ہین اور وہ خوب بھر جاتے ہین تو سورج کی گرمی اور کواکب کی تاثیر سے یک کر اندر سے نکلکر زمین کے اجزاے لطیف اور پانی سے ملتے ہین اور پیڑون کی سی شاخین اُن مین پیدا ہوجاتی ہین پھر آن مین سے بخارات کے اجزا دور ہو کر پتھر کی طرح جم جاتے ہین اور یہ جو غیاث اللغات مین لکھا ہے کہ پانی سے باہر نکلنے کے بعد پتھر ہوجاتا ہے یہ درست نہین اندرہی اسمین حجریت آجاتی ہے گیلانی نے شرح مفردات قانون مین لکھا ہے یقال ہو اول المتولدات النباتیۃ و آخر المتولدات الحجریۃ ۔ یعنی مونگا پیدا ہونیوالی روئیدگیون مین سب سے پہلی چیز ہے اور پیدا ہونیوالے پتھرون مین سب سے پچھلی چیز ہے (۲) صحیح حال جو یورپ مین محققون نے لکھا ہے وہ یہ ہے کہ سمندر مین چھوٹے چھوٹے کیڑے ہوتے ہین یہ کیڑے پانی مین بامن رہتے ہین اور انکے بازو بیشمار ہوتے ہین اور ہمیشہ اپنی محنت مین مشغول رہتے ہین اور چونکہ اکثر آدمی اُنکے بازوون کو پیر تصور کرتے ہین اسلیے اُنکو کثیر الارجل کہتے ہین انکا جسم نرم اور چھوٹا ہوتا ہے اور خوشہ انگور کی طرح اکثر کیڑون کا گچھا سا ہوتا ہے صرف انکے بازو علٰحدہ علٰحدہ ہوتے ہین اور جسم باہم ملا ہوا رہتا ہے یہ گچھا گوشت کا سا قطعہ معلوم ہوتا ہے جب یہ جانور کام نہین کرتے تو اپنے بازوون کو سمیٹ کر چھوٹی چھوٹی کوٹھریون مین گھس جاتے ہین یہ جانور مختلف چیزین کھاتے ہین اور جو پانی انکے قریب ہوتا ہے اسمین سے یہ چیزین انکو ملجاتی ہین مچھلی کی طرح خوراک کی تلاش مین تیرتے نہین پھرتے بلکہ ہر ایک اپنی جگہ مین قائم رہتا ہے اگرچہ وہ اِدھر اُدھر نہین جاسکتے مگر بازوون کی حرکت سے خوراک حاصل کرتے ہین اسطرح کہ اُنکے بازو ہمیشہ حرکت کرتے رہتے ہین اور اس حرکت سے پانی مین حرکت پیدا ہوتی ہے اور جو اجزا پانی مین تیرتے رہتے ہین بسبب اس حرکت کے انکے بازوون کے پاس آجاتے ہین اور جہان اجزا قریب آئے اپنے بازوون سے اُن کو پکڑ لیتے ہین اور آن مین سے جو اجزا کھانے کے لائق

Hakeem Shoukat Ali

ہوتے ہیں اُنکو کھا جاتے ہیں اور اُنکے منہضم ہونے سے گوشت کا مادہ پیدا ہوتا ہی جیسے کیڑون کا جسم اور دہ قطعہ گوشت جس میں یہ کیڑے چسپان ہوتے ہیں بڑھتا ہی جو چیز اجزاے مادہ میں سے یہ کیڑے کھاتے ہیں فرت مٹی ہوتی ہی جو پانی میں مخلوط رہتی ہی جب پانی سے اجزاے مادی علیحدہ کیے جاتے ہیں تو ان اجزاکے ساتھ اُس گوشت کا مادہ مخلوط نکلتا ہی جو کثیر الارجل کے عمل سے بنتا ہی اسی سبب سے یعنی بوجہ اختلاط اور اجزا کے وہ خاص مادہ جس سے یہ کیڑے بنتے ہیں زیادہ کثیف اور سخت ہوتا ہی یہانتک کہ کنکر کی طرح سخت اور مضبوط ہوکر مونگا بن جاتا ہی۔ گوشت جو کثیر الارجل کے عمل سے نیا بنتا ہی دیر تک نرم رہتا ہی اور پرانا گوشت سخت ہوکر مونگا بن جاتا ہی جب کثیر الارجل مرجاتے ہیں اور نیا گوشت جو نرم ہوتا ہی سٹرکر دور ہو جاتا ہی تو سخت کنکر جو اُس گوشت کے اندر ہوتا ہی یعنی مونگا نکل آتا ہی اور یہ ایک مادہ منجمد ہوتا ہی جسکے اجزا باہم متصل ہوتے ہیں اور اسپر چھوٹے چھوٹے گھرون کے نشان رہ جاتے ہیں جو حقیقت میں اُن کوٹھریوں کے نشان ہیں جنمیں کثیر الارجل رہتے تھے یہ کیڑے جو بیشمار ہیں سمندر کے پانی میں سے لاکھوں من مادہ منجمد علیحدہ کرتے ہیں جس سے مونگے کے پہاڑ بنتے ہیں مونگے کی صورت مختلف ہوتی ہی کہیں تو درختوں کی شاخ اور تنے کی صورت کا ہوتا ہی اور کہیں پتھرون کی صورت تہ بہ تہ رکھے ہوے ہوتے ہیں اور کہیں متخلخل قطعات مختلف وضع اور بناوٹ کے ہوتے ہیں جنکی ہیئت مختلفہ سے ٹیڑھی بے قاعدہ صورتیں بنتی ہیں۔ غرض اسطرح یہ سنگین عمارت پانی کے اندر بنتی ہیں اور سمندر کی سطح تک پہونچتی ہیں چونکہ کثیر الارجل پانی سے باہر نہیں جی سکتے اسواسطے کہ ہوا میں انکا دم رک جاتا ہی اسلیے یہ عمارت سمندر کی سطح تک بناتے ہیں زیادہ اونچی نہیں کرسکتے مگر مونگے کی شاخیں جو پانی کی سطح سے اوپر نکل آتی ہیں تھوڑی سی مدت کے بعد اُنپر سیپ اور ریت وغیرہ جمع ہوکر جزیرے بنجاتے ہیں اور نباتات جمنے لگتے ہیں کثیر الارجل بہت عمیق پانی میں نہیں رہتے اسلیے کہ اُنکے کام کے لیے کچھ روشنی چاہیے ایک سوبیس فٹ سے زیادہ پانی کے نیچے زندہ نہیں رہ سکتے اور جہان مونگے کی دیوار کی بنیاد اس سے بھی نیچی ہی تو اُسکا سبب یہ ہی کہ جب ان جانورون نے ان دیوارون کو بنایا تھا اُسوقت اُنکی بنیاد اتنی گہری نہ تھی سمندر کی تہ اب زیادہ ہوگئی ہی غرضکہ کثیر الارجل بیس یا تیس فٹ کی گہرائی پر پانی میں اپنا کام شروع کرتے ہیں اور نیچے سے اوپر کی طرف دیوار کی طرح سیدھی عمارت بناتے ہیں اسلیے اکثر جزیرون کے ساحل مونگے کی دیوارون سے محفوظ ہیں۔ ساحل اور مونگے کی دیوار میں کچھ فاصلہ ہوتا ہی ایک بہت بڑی دیوار جزیرہ آسٹریلیا کے شمال شرقی ساحل کے آگے ہی اس دیوار کی لمبائی بارہ سو میل ہی اور عرض کہیں زیادہ کہیں کم ایک میل سے ایک میل کے آٹھوین حصے تک ہی اور اسکا فاصلہ بھی خشکی سے مختلف ہی یعنی تیس میل سے ساٹھ میل تک اسکو زمین سے دوری ہی اور اس فاصلے میں شفاف پانی بھرا ہی اس دیوار سے جب بحر اعظم کی موجیں ٹکراتی ہیں تو گرج کی سی آواز نکلتی ہی۔ جزیرہ اوٹھیٹی سوساٹٹی جزیرون میں جو جنوبی ممالک امریکہ اور یورپ کے درمیان میں ہیں سب سے بڑا ہی اور بحر پیسفک میں واقع ہی اُسکے گرد بھی مونگے کی دیوار ہی اس دیوار کا فاصلہ ساحل سے ایک میل سے تین میل تک ہی اور ان کے درمیان میں پانی ساکن ہی۔ مونگے کے جزائر اکثر مدورسے ہیں اور سمندر کی سطح سے کچھ اونچے ہیں۔ مونگے کی دیواریں جو اکثر جزیرون کے گرداگرد

Hakeem Shoukat Ali

ہین سب طرح کا خوشنما رنگ رکھتے ہین یعنی سرخ زرد بھوری سبز اودی نیلی اور سفید ہوتی ہین - اور شفاف پانی مین یہ رنگ اچھی طرح نظر آتے ہین اس مونگے کا حلقہ جو پانی سے باہر نکلا ہوا ہی چند فٹ سے ایک میل تک چوڑا ہی اور تاڑ کے درخت اُسپر بکثرت پیدا ہوتے ہین ان حلقون کا قطر دو میل سے نوے میل تک ہی بحر پسفک مین جو جزائر ہین وہ اکثر مونگے کے ہین بحر پسفک کے ایک حصہ مین جو ساتٹی جزیرون سے مشرق کی طرف ہی مونگے کے ایسے جزیرون کے علٰحدہ علٰحدہ اسّی حلقے ہین اور اسی مین خط استوا کے جنوب کی طرف اس قسم کے جزیرون کے ساتھ حلقے ہین غرض بحر پسفک کا ایک عریض منطقہ ہی جسکی لمبائی ساڑھے چار ہزار میل ہی یہ منطقہ ملک پیرو سے جاپان تک چلا گیا ہی اور اسکے جزائر سب مونگے کے ہین اور ان جزیرون مین سے کوئی جزیرہ نہین ہی جسکی سطح سمندر کی سطح سے بارہ سو فٹ سے زیادہ اونچی ہو ایک ایسا ہی منطقہ بحر ہند مین اور ایک ملک چین مین ہی اطبائے لکھا ہی کہ بہتر وہ مونگا ہی جو سرخ رنگ براق اور بے سوراخ اور کم گرہ ہو بعد اسکے سفید باوصاف مذکورہ ہی اور سیاہ بُرا ہی نیلی شاخ کو شاخ مرجان یعنی مونگے کی شاخ کہتے ہین -

طبیعت - سرد وخشک دوسرے درجے مین یا سرد پہلے درجے مین اور خشک دوسرے درجے مین اور سیاہ سرد وخشک تیسرے درجے مین -

خواص وفوائد - مقوی وقابض ہی - اسکا معدے پر لٹکانا معدے کے مرضون کو مفید ہی - معدے کو قوت دیتا ہی شہد کے ہمراہ فالج اور لقوہ اور رعشہ کو مفید ہی جگر وطحال کو صاف کرتا ہی مدر بول ہی اور خون کے دستون کو بند کرتا ہی جس شخص کو مرگی آتی ہی اُسکو اپنے پاس مونگے کا رکھنا مفید ہی اور نگاہ کو قوت دیتا ہی اگر حاملہ عورت اپنے پاس رکھے تو حمل محفوظ رہے اسکو حل کرکے پلانا اور بچون کے گلے مین لٹکانا مفید مین جو نکئے اور دُور کرنے کو بالخاصہ مفید ہی اگر منہ آجاے تو اُسکو پیسکر چھڑکنے سے بہت ہی نفع ہوتا ہی یا ایسا کرین کہ گلاب کے عرق کے ساتھ منہ مین ملین - میرے باربار تجربے مین یہ بات آئی ہی کہ جب کسی کے قلاع دہن کا عارضہ ہوا مونگے کی شاخون کو باریک کوٹکر گلاب کے عرق مین ملوا کر باربار لگوایا تو جلد آرام ہوگیا - ابن زہر کہتا ہی کہ دل مین خون جم جاے تو مونگا تحلیل کردیتا ہی - حاملہ کے حمل کی حفاظت کرتا ہی اور بچے کو پیٹ کے گرنے سے بچاتا ہی جس بچے کے اسے باندھ دین وہ تکالیف مین مبتلا نہین ہوتا - **مضر** مثانہ اور سر **مصلح** کتیرا دانیسون **بدل** دم الاخوین دکھریا - **مقدار خوراک** ۴ ماشہ تک - وید کہتے ہین کہ مونگا میٹھا کھٹا مقوی ہاضمہ بھوک بڑھانے والا حرارت کو ترقی دینے والا اور ہاک مین ہلکا ہی اور بدن کو موٹا کرتا ہی سل یرقان دمہ کھانسی بخار بیشی کی تونڈ خون صفراوی زہر اور آنکھ کے امراض کو مٹاتا ہی منی اور روشنی کو بڑھاتا ہی پیشاب کے متعلق کے امراض کو مٹانے کے لیے اسکا استعمال کیا جاتا ہی بدن کو فربہ کرنیکے لیے ملائی کے ساتھ اسکو کھانا چاہیے اسکو مکھن اور مصری کے ساتھ کھانے سے سل کا عارضہ جاتا رہتا ہی - موت کی رکاوٹ مٹانے کے لیے ایک رتی مونگا پانی مین گھس کے پلانا چاہیے - دودھ اور مصری کے ساتھ صفرا کا زور مٹاتا ہی مونگے کے سفوف کو دانتون پر ملنے سے دانت صاف اور مضبوط رہتے ہین اسکو پیسکر ترپھلے اور شہد کے ساتھ کھانے سے سوزاک دفع ہوتا ہی - چاولون کے دھوون کے ساتھ کھانے سے استسقا مجھے کا خون رکتا ہی اور اس سے بلغمی سوزاک بھی دفع ہوتا ہی مونگے اور مصری کو باریک پیسکر آنکھ مین لگانے سے بینائی قوت پاتی ہی اسکو مہین پیس کے چھڑکنے سے زخم

Hakeem Shoukat Ali

سے خون کا نکلنا رکتا ہے۔

مونگے کا کشتہ۔ وید کہتے ہیں کہ تین ماشہ مونگے کا کشتہ گھسے ہوئے لال صندل پر چھڑک کے چٹانے سے بواسیر کا خون رُک جاتا ہے چھ ماشہ کالے تلون کے ساتھ مونگے کا کشتہ کھانے سے کثرت بول کو فائدہ ہوتا ہے اسکو شہد اور پیپل کے ساتھ چٹانے سے پرانا بخار چھوٹتا ہے پکے ہوئے کیلے کے ساتھ کھانے سے دمہ دفع ہوتا ہے۔ پان میں رکھ کے کھانے سے کھانسی زائل ہوتی ہے۔ گھی اور مصری کے ساتھ چاٹنے سے منی گاڑھی پڑتی ہے۔ ادرک کے رس میں مصری اور مونگے کا کشتہ ملا کے آنکھ میں لگانے سے رتوندا زائل ہوتی ہے۔

مونگے کی جڑ (ہ)

بیخ مرجان (ف) بسد وناشف (ع)

صفات وشناخت۔ ایک خانہ دار اور سخت دریائی جرم ہے مشہور تو یہ ہے کہ وہ مونگے کی جڑ ہے مگر مولف مخزن وغیرہ انکار کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اسکی کچھ اصل نہیں بلکہ وہ سمندر کا ایک پتھر ہے سرخ بہت سوراخدار بھڑون کے چھتے کی طرح ہوتا ہے لیکن اسکے سوراخ چھتے کے سوراخون سے زیادہ چلے ہوتے ہیں دریاے عمان ویمن وفارس ومالدیپ وغیرہ مین پانی کے اندر پیدا ہوتا ہے مولف جامع نے ارسطو سے نقل کیا ہے کہ بسد اور مرجان ایک ہی قسم کے پتھر ہیں ابن سمجون نے کہا ہے کہ وہ دریائی روئیدگی ہے دریا کے اندر نرم ہوتی ہے باہر نکلنے کے بعد سخت پڑجاتی ہے اور حق تحقیق یہ ہے کہ یہ بھی مونگے کا ایک جز ہے کہ کیڑون کے عمل سے تیار ہوتا ہے اسکے کئی رنگ ہوتے ہیں۔ سرخ۔ سفید۔ سیاہ وغیرہ سفید سرخ سے نرم ہے اور سیاہ بہت سخت ہے اور یہ قسم خراب ہے اسکو بیجادہ اور بیجادق کہتے ہیں بہتر وہ ہے جو نہایت سرخ اور سخت اور شفاف اور بے رگ ہو اور دواءالمسک میں یہی مستعمل ہے اسلیے کہ خوب باریک پس سکتی ہے اور تہ نشین نہیں ہوتی بخلاف مونگے کے اور اسکو جلاکر اور دھوکر استعمال کرنا بہتر ہے۔

طبیعت۔ پہلے درجے مین سرد اور دوسرے درجے مین بلکہ تیسرے تک خشک ہے بعض کے نزدیک سرد وخشک دوسرے درجے مین ہے۔

خواص وفوائد۔ قابض ہے خشکی پیدا کرتی ہے دل کو فرحت دیتی ہے اور بالخاصہ دل کی مقوی ہے وسواس اور جنون اور مرگی اور خفقان اور مالیخولیا اور ضعف معدہ وفساد اشتہا وسنگ مثانہ وگردہ وطحال وبواسیر کو نافع ہے اگر اسہال کبدی کا عارضہ ہو تو اسکے استعمال سے جاتا رہتا ہے۔ اسہال دموی اور آنتون کے زخم کو نافع ہے۔ عسرالبول کو دفع کرتی ہے۔ سوا دو ماشہ مونگے کی جڑ نصف وزن ببول کے گوند کے ساتھ انڈے کی سفیدی مین ملاکر سرد پانی کے ساتھ پینا خون تھوکنے اور کسی عضو اندرونی سے خون آنے کو مفید ہے اسکو جلاکر اور پیسکر زخم پر چھڑکنے سے بدگوشت صاف ہوجاتا ہے اور زخمون کے نشان کو صاف کرتی ہے اسکو جلاکر اور پیسکر دانتون پر ملنے سے مضبوط ہوتے ہیں اور دانتون کی زردی دور ہوتی ہے اسکو دھوکر اور جلاکر آنکھ میں لگانا پھولے کو دور کرتا ہے نگاہ کو قوت دیتا ہے دھندلا اور جرب اور سلاق وغیرہ کو صحت دیتا ہے جالا اور پھلی کاٹتا ہے روغن بلسان کے ساتھ کان مین ٹپکانا اونچا سننے کو نافع ہے۔ جلاکر اور کتھا ملاکر منھ مین پھرکنا منھ آنے کو نافع ہے اگر جلا ہوا

Hakeem Shoukat Ali

بغیر جلا ہوا خون دل مین جم جاے تو اُسکو بکھیر دیتی ہی ۳ ماشہ مونگے کی جڑ ۲ ماشہ شربت انجبار کے ساتھ کھا دین تو آنتون کا زخم بھر جاے اگر اسکو ۳ ماشہ پیسکر سکنجبین کے ساتھ کھا دین تو تلی کا ورم اور سدہ جاتا رہے اس کام کے لیے جلا کر پانی کے ساتھ پینا بھی نافع ہی اسکو جلا کر کے استعمال کرنے سے جذام مٹتا ہی کہتے ہین کہ سیاہ قسم کو جلا کر دھو کر پونے دو ماشہ اس مین سے کھا دین تو بالخاصہ دل کو تفریح اور قوت بخشے - مرگی والے کی گردن اور نقرس والے کے پانون مین باندھنا بہت نافع ہی - **مضر** گردہ اور حلق کو اور ابکائی لاتی ہی اور اعصاب کو نقصان پہونچاتی ہی - **مصلح** گردہ اور حلق کے لیے کتیرا ابکائی کے لیے دارچینی - اعصاب کے لیے ببول کا گوند - **بدل** حبس خون کے واسطے کہربا اور دم الاخوین - **مقدار خوراک** - ۴ ماشہ تک - وید کہتے ہین کہ مونگے کی جڑ کو پانی مین پیسکر پانون پر لگا کر تھوڑی دیر کے بعد دھو ڈالنے سے وہ نرم بنے رہتے ہین

مونگ پھلی (مرہٹی)

صفات - نگھنٹ سنگرہ مین لکھا ہی کہ اسکو گجراتی مین مانڈوی اور مرہٹی مین مونگ پھلی اور ہندوستانی مین بھوی شنگ کہتے ہین کھیتون مین بوتے ہین اسکے پتے اور پھول نیوار کی طرح ہوتے ہین اور جسطرح نیوار کے پتے سورج کے غروب کے وقت آپس مین جڑ جاتے ہین اور نکاس کے وقت کھل جاتے ہین یہی حال اسکے پتون کا ہوتا ہی اور اسکی پھلی زمین کے اندر ہوتی ہی کھانے مین شیرین اور ذرا چیپ ہوتی ہی اسکا تیل بھی نکالتے ہین یہ تیل فرانس مین عام طور پر زیتون کے تیل سے اچھا سمجھا جاتا ہی وہان کھانے کے کام مین بھی آتا ہی کیونکہ مکھن اور گھی کے مقابلے مین یہ ارزان پڑتا ہی افریقہ اور ہندوستان کی مونگ پھلی سے جو تیل نکلتا ہی وہ صابون بنانے کے کام مین بھی لایا جاتا ہی اور کچھ لوگ اسکو جلانے کے کام مین بھی استعمال کرتے ہین مشین کے کل پرزون مین بھی اسکا تیل دیا جاتا ہی مونگ پھلی کا تیل نکلنے پر جو کھلی رہجاتی ہی وہ جانورون کے کام مین لائی جاتی ہی - مونگ پھلی اب قریب قریب تمام ملک مین پیدا ہوتی ہی گو پیشتر ہندوستان مین پیدا نہ ہوتی تھی اور یہان اہل پرتگال اسکو لائے تھے اسکو بھون کر یا بغیر بھونے ہوے چھلکا اُتار کر کھاتے ہین -

منافع نگھنٹ سنگرہ مین لکھا ہی کہ اسکو بہت کھانے سے بادی پیدا کرتی ہی اور جنکو کھانے کے بعد اسکا تجربہ ہوا ہی وہ کہتے ہین کہ گرمی بہت پیدا کرتی ہی زیادہ کھانے سے آنکھین آجاتی ہین منھ مین چھالے پڑجاتے ہین ایک لڑکے نے اسکو مدت تک غضب کھایا دن بدن کمزور ہونے لگا معلوم ہوا کہ مونگ پھلی نے منی پتلی کر دی اور جریان پیدا کر دیا ہی زیادہ کھانے سے سر چکرانے بھی آنے لگتا ہی اسکا روغن کسیقدر طبی ہوتا ہی اور یورپ امریقہ اور سٹریلیا کی نو آبادیون مین روغن زیتون کی جگہ مرہمون اور اُشنون اور پلسترون کے بنانے مین کام آتا ہے

مویز (ف)

بفتح میم وکسر واو وسکون یاے تحتانی معروف و زاے معجم موقوف - زبیب (ع) رز زرنش (یونانی) دل

صفات و شناخت - انگور ہی جو پک کر درخت پر خشک ہو جاتا ہی اور اقسام انگور کے اعتبار سے وہ کئی قسم کا ہوتا ہی بہتر وہ ہی جو بڑا اور موٹا اور شیرین اور کم بیج والا ہو اور بہت خشک نہ ہوا ہو بُرا وہ ہی جو بالکل سوکھ گیا ہو گودا کم ہو اور چھوٹا ہو بیج بھی زیادہ ہون اسکی چھوٹی قسم کو جو بے تخم ہوتی ہی کشمش کہتے ہین -

طبیعت - گودا گرم پہلے درجے کے پہلے مرتبے مین اور تر اسی درجے کے آخری مرتبے مین - بعض کے نزدیک

Hakeem Shoukat Ali

گرم دوسرے مین اور تر پہلے مین بعض دوسرے مین خشک کہتے ہین - صحیح یہ ہی کہ گرمی وتری مین معتدل ہی مویز کی طبیعت اسطرح سے بھی مختلف ہوتی ہی کہ جیسے انگور سے بنتا ہی اُسی کے مطابق مزاج ہوتا ہی پس جسمین زیادہ گودا ہو اور شیرین بھی اچھی طرح ہو اسمین گرمی زیادہ ہوگی اُس سے جسمین شیرینی کم ہوگی یا کچھ ترشی رکھتا ہوگا اور سرخ قسم مین سرخ وسیاہ دونون سے گرمی کم ہی بلکہ سب قسمون مین سے یہی اعتدال کے قریب ہی اور سرخ مین سیاہ سے گرمی کم ہی اور جس مین گودا کم ہی اور گٹھلی بڑی ہی وہ خشکی کی طرف مائل ہی اور جسکے کھانے سے زبان پر قبض پیدا ہوتا ہی وہ پہلے درجے مین سرد ہی اور دوسرے درجے مین خشک ہی بعض نے کہا ہی کہ سفید قسم مین گرمی کم ہی اور قبض زیادہ ہی اور سیاہ قسم سے شیرین قسم مین گرمی زیادہ ہی اور بیج سرد ہین پہلے درجے مین اور خشک ہین دوسرے درجے مین بعض کے نزدیک سرد وخشک پہلے درجے مین -

خواص وفوائد - صفرا کی حدت وحرارت کو بجھاتا ہی بلغم دفع کرتا ہی اور اُسکے زور کو ساکن کرتا ہی غلیظ خلط مین نضج پیدا کرتا ہی معتدل القوام کرتا ہی قبض دفع کرتا ہی ریاح کو تحلیل کرتا ہی ادویہ مسہلہ کی اعانت کرتا ہی معدے اور آنتون مین جلا کرتا ہی قصبہ ریہ کے موافق ہی مقوی جگر ہی سرد مزاجون کی باہ کو قوت دیتا ہی بدن کو فربہ کرتا ہی بلغمی کھانسی اور امراض گردہ ومثانہ کے لیے مفید ہی آنتون کے زخم کو نافع ہی گل گاوزبان اور سبز چھوارے کے ساتھ خفقان دفع کرنے مین مجرب ہی سرکے کے ساتھ یرقان کے واسطے مفید ہی گٹھلی نکال کر اور اندر اسکے ایک مرچ سیاہ رکھکر ہمیشہ کھانا سردی گردہ اور قطرہ قطرہ پیشاب آنے اور سنگ گردہ ومثانہ کے لیے بے نظیر ہی - بھون کر گرم گرم کھانا کھانسی کو مفید ہی تغذیے مین انجیر کی طرح ہی مگر جلا مین اسکے برابر نہین بہتر یہ ہی کہ بیج نکال کر کھائین اور یہ معدے کے لیے انجیر سے زیادہ موافق ہی اور خرمے کی طرح سدہ بھی نہین پیدا کرتا اور انگور تازہ سے زیادہ غذائیت اسمین ہی مگر خرمے سے کم ہی - لوبان کے ساتھ اسکو کھانے سے نسیان دفع ہوتا ہی - جو کوئی روز صبح کو اُٹھکر سوا دو تولہ مویز کھالیا کرے تو ہر قسم کے بلغمی مرض سے امن مین رہے کہتے ہین کہ اگر انڈے کی زردی نیم برشت اور پکایا ہوا باجرا اور مویز کا گودا ان سب کو شہد مین ملا کر کھایا کرین تو مُنھ سے بلغم جاری ہو جاے یہی فائدہ سیاہ مرچ کے ساتھ کھانے سے حاصل ہوتا ہی سینے اور پھیپھڑے کے مریضون اور معتدل مزاج والون کو اس سے اچھی غذا حاصل ہوتی ہی ان لوگون کے سینے سے رطوبت بھی نکالدیتا ہی مویز کا گودا انگور تر سے زیادہ نافع اور غذا بخش ہی پتلا اور سوکھا اور جو زبان پر قبض پیدا کرتا ہو ایسا مویز برا ہی اُسکو نہ کھانا چاہیے لیکن یہ قبض پیدا کرنے اور معدے کو قوت دینے مین بڑھے ہوے ہین سرکے مین اسکا اچار ڈال لین پھر ایسا کرین کہ اول چند دانے کھا کر اوپر سے اسمین سے تھوڑا سا سرکہ پی لین تو بڑھی ہوئی تلی گھٹ جاے - مویز کے بیج نکال کر کھانے سے پاخانہ کھول کر لاتے ہین مگر انجیر سے اس امر مین کم ہین بیج نکلے ہوون کو تھوڑے سے نمک کے ساتھ پھوڑون پر لگادین تو نفع ہو اسکو باقلا اور زیرے کے سفوف کے ساتھ پیسکر خصیون کے ورم پر لگانے سے نفع ہوتا ہی اور جاوشیر کے ساتھ نقرس پر لگانے سے فائدہ دیتا ہی اسکے لگانے سے ورم اور پھوڑے پک جاتے ہین چربی مین ملاکر ورم پر لگانے سے تحلیل ہو جاتا ہی اور جو قابل پکنے کے ہوتا ہی تو پک کر پھوٹ جاتا ہی اگر ہلتے ہوے ناخن پر لگایا جاے تو اکھڑ جاے شراب مین پیسکر لگانے سے چھیپان مٹ جاتی ہین اور چیچک کے

Hakeem Shoukat Ali

دانوں کے جوش کو تسکین دیتی ہی خراب زخموں اور بعفیون اور غانغرایا اور سرطانوں اور جوڑوں کی عفونات کو اسکا لیپ مفید ہی۔ اسکی ایک قسم کا نام سائل بتاتے ہیں وہ ان منافع میں زیادہ موثر ہی۔ مویز کا بیج قابض ہی دستوں کو بند کرتا ہی مرطوب آنت و معدے کو قوت دیتا ہی۔ وید کہتے ہیں کہ مویز بہت ہاضم ہی خون کو صاف کرنے اور بڑھانے والا ہی مویز اور مہر کے سفوف اور شکر کی پھنکی ٹھنڈے پانی کے ساتھ پھنکنے سے دل کے صفراوی امراض کو نفع ہوتا ہی مویز اور مصری کو پیسکر دہی کے توڑ کے ساتھ پینے سے سوزاک کو نفع ہوتا ہی مویز کو آنولوں کے ساتھ جوش کرکے پیسکر شہد میں ملا کر چٹانے سے تپ کی غفلت دور ہوتی ہی مضر انتون اور گرم مزاج والوں اور گردے کو اور مروڑ پیدا کرتا ہی اور جس میں گو دائم ہو وہ خون کو جلاتا ہی مصلح سرد مزاج کے لیے تو اصلاح کی کوئی ضرورت نہیں کبھی اسکے مزاج میں تھوڑا سا نفخ پیدا کرتا ہی گرم مزاج والے کے لیے سکنجبین اور ترش میوون کا رس اور تخم خشخاش اور آنت کے لیے کتیرا اور گردے کے لیے عناب و سکنجبین اور احتراق خون کے لیے املتاس اور تخم خرفہ بدل کشمش مقدار خوراک۔ پونے تولہ تک۔

مویزج[1]

یہ لفظ معرب ہی مویزک کا جو فارسی زبان کا لفظ ہی کنیزک کے وزن پر عربی میں زبیب الجبل و زبیب البری بھی کہتے ہیں

صفات و شناخت۔ اسکا پیڑ انگور کے پیڑ کی طرح ہوتا ہی مگر اُس سے چھوٹا اور کمزور ہوتا ہی اسکی جڑ اور پتے جنگلی انگور کی طرح ہوتے ہیں شاخیں اسکی سیدھی اور کھردری ہوتی ہیں جب تک تر و تازہ رہتی ہیں رنگ سرخی و سیاہی مائل ہوتا ہی خشک ہونے کے بعد سفید ہو جاتی ہیں پھول کا رنگ سفیدی مائل ہوتا ہی پھل غلاف میں ہوتا ہی جسکی شکل چنے کی غلاف کی سی ہوتی ہی ہر پھل میں دو تین دانے ہوتے ہیں جو ذرا سے چپٹے ہوتے ہیں اور بالکل گول نہیں ہوتے اور چھلکا جھریدار ہوتا ہے بعض کا رنگ سفید ہوتا ہی بعض کا سیاہ و سرخی مائل ہوتا ہی اندر سے مغز سفید نکلتا ہی چابنے سے مزہ نہایت تند و تیز معلوم ہوتا ہی بہتر وہ ہی جو سیاہ ہو یہی دانہ مستعمل ہی بعض کہتے ہیں کہ دو طور پر ہوتا ہی ایک تکونیا ہوتا ہی اُسکو مویزج شامی کہتے ہیں دوسرا لمبا ہوتا ہی اس کو مویزج مغربی بولتے ہیں اور حب الراس بھی نام ہی۔

طبیعت۔ تیسرے درجے کے آخر میں گرم و خشک ہی بعض کہتے ہیں کہ تیسرے درجے میں گرم و خشک ہی۔

خواص و فوائد۔ نہایت جلا کرتا ہی مقطع اور ملطف اور اکال اور بہت محلل ہی جلانے والا ہی زخم ڈالدیتا ہی حل سلیط کرتا ہی اسکو کھانا اچھا نہیں کیونکہ مثانے میں زخم ڈالدیتا ہی البتہ معتدل مقدار میں مصلحات کے ساتھ کھایا جاے تو مثانے کو صاف کردے اسکو سرکے یا شہد کے ساتھ لیپ کرنے سے کھال کے اترنے اور بلغمی بالخورے کو نفع ہوتا ہی مرہم میں اسکے ملانے سے بد گوشت کٹ جاتا ہی اور سڑا ہوا گوشت جل جاتا ہی اسکا تنہا یا ہڑتال کے ساتھ لیپ کرنے سے خشک کھجلی کو نفع ہوتا ہی اسکے لگانے سے جوئیں نہیں پڑتیں اسکے جوشاندے سے غرغرہ کرنا دماغ سے رطوبت کو جذب کرتا ہی مصطگی اور کندر کے ساتھ دانتوں کے درد کو جنکا مادہ بلغم ہو مفید ہی اس سے آواز بھی صاف ہو جاتی ہی اور بات صفائی اور آسانی سے منہ سے نکلنے لگتی ہی زبان نرم ہو جاتی ہی مسوڑوں سے بھی رطوبت جذب کرتا ہی نطرون کے ساتھ پیسکر دردناک دانت کے سوراخ میں بھر دینے سے درد مٹتا ہی

[1] اسکا لاطینی نام سٹے فی سگریا در حقیقت اس کا یونانی نام ہے جو مرکب ... ہی

Hakeem Shoukat Ali

اور کیڑا مر جاتا ہی اگر پیسکر شہد میں ملا کر منہ میں لگا دیں تو کتنا ہی خراب مادے سے منہ آیا ہو آرام ہو جاے اسکا ایک دانہ روئی میں لپیٹ کر کوٹ کر گرم کر کے دانت پر رکھنے سے فوراً آرام ہو جاتا ہی سرکے کے ساتھ جوش کر کے کلی کرنا بھی دانتوں کے درد کو مفید ہی پندرہ دانے پیسکر شہد میں ملا کر چاٹیں تو لیسدار بلغم قے کے ذریعہ سے نکل جاے اسکے کھانے کے بعد چلتے پھرتے رہیں اور شہد کا گنگنا پانی بار بار پیویں اگر بیٹھ جائیں یا سو جائیں تو خناق نکل آئے اور حلق میں جلن پڑ جاے مناسب دواؤں کے ساتھ کھانے سے تاپ تلی کو آرام ہوتا ہی اور معدے کے کیڑے مر کر نکل جاتے ہیں ۴ ماشہ مویز کو ۱۰ ماشہ کلونجی کے ساتھ پیسکر سرکے میں ملا کر ہر روز ایکبار اسمیں سے ستو ملا کرنے سے یرقان جاتا رہتا ہی سداب کے ساتھ جوش کر کے گرم اور بند یون پر ترشیرا دینا درد کو دفع کرتا ہی۔ **مضر** شانہ و تلی۔ **مصلح** کتیرا اور ببول کا گوند اور دوسرے لعابیات **بدل** دو گنا عاقرقرحا **مقدار خوراک** ۳ ماشہ تک۔ مگر بہتر یہ ہی کہ اسکو کھلایا نہ جاے اسلیے کہ سمی چیز ہی اور ۴۰ ماشہ سے زیادہ قاتل ہی۔ خناق پیدا ہو جاتا ہی حلق اور معدہ اور آنتوں میں زخم پڑ جاتا ہی اگر ایسی صورت واقع ہو تو تدبیر اسکی یہ ہی کہ دودھ پلائیں اور قے کرائیں اور حقنہ حادہ جسمیں اندراین کا پھل ہو استعمال کریں اگر تشنج پیدا ہو جاے تو سرد قیروطی اور اسبغول کا لعاب ملیں اور شیریں پانی کو تھوڑا گرم کر کے اس میں بٹھائیں اور گھی اور زیرہ اور انیسون اور جندبیدستر اور چکنی غذا اور تازہ دودھ اور شہد کھلانا چاہیے اور اسپنجو کے ساتھ حقنہ کریں جسمیں السی کا تیل اور روغن گل ملایا ہو گاے کا دودھ اور یخنی پلائیں مکھن چٹائیں فالودہ کھلائیں۔

مہا

بفتح میم و ہا و سکون الف

صفات و شناخت۔ نفائس اللغات میں لکھا ہی کہ سرا گاے کا نام ہی جسکی دم سے چنور اور مگس ران بناتے ہیں اور دوسری کتب لغات عربی میں اسکے معنی گاو دشتی لکھے ہیں نفائس میں گاو دشتی بھی سرا گاے کا نام بتایا ہی اور حقیقت میں مہا ایک اور چیز ہی سرا گاے نہیں اور نہ گاے سے مشابہت رکھتا ہی کوہ ہمالہ کے دامن میں یہ جانور بہت ہی اسکی مادہ کو بچے ہوتے ہیں ۔ کا رنگ سرنگ یا بادامی ہوتا ہی سینگ نہیں ہوتے نر کے نہ مادہ کے پانوں اور سم اسکے گھوڑے کی طرح ہوتے ہیں گردن اور دم بھی گھوڑے کی سی ہوتی ہی منہ گھوڑے کے منہ سے چھوٹا اور لمبا ہوتا ہی کمر بھی گھوڑے کی سی ہوتی ہی بال اور چوٹی کے بال ہوتے ہیں گھاس کھاتا ہی اور کسانوں کے کھیتوں میں بھی گھس کر کھا لیتا ہی قد ادھ ٹٹو کی برابر اونچا ہوتا ہی۔

طبیعت۔ تیسرے درجے میں گرم و خشک ہی۔

خواص و فوائد۔ اسکا گوشت جید الغذا ہی سرد مزاج والوں اور بڈھوں کے اعضا کو قوت دیتا ہی جنکے مزاج میں سردی و تری کا غلبہ ہی انکو بہت نافع ہی اسکی چربی کی مالش سے فالج کزاز نقرس اور درد مفاصل کو نفع پہونچتا ہی اسکے سینگ کو پیسکر عورت کے رحم میں رکھنے سے بانجھ ہو جاتی ہی اسکے بالوں کی دھونی سے کیڑے مکوڑے بھاگ جاتے ہیں اگر کسی شخص کو کوڑوں سے پٹوا دیں یا چوٹ اور صدمہ پہونچے اور مہے کی کھال اتار کر گرما گرم اسپر لپیٹ دیں تو درد زائل ہو جاے اور ورم نہ آئے۔ **مضر۔** اسکا گوشت زیادہ اور لگاتار کھانے سے سوداوی

Hakeem Shoukat Ali

گاڑھا خلط اور جذام پیدا ہوجاتا ہے خون مین گرمی بڑھکر جل جاتا ہے۔ **مصلح** گلاکر پکانا معطف چیزین ملانا اور سب سے بہتر مصلح سرکہ اور کاہی ہین اگر اسکے کھانے کا زیادہ اتفاق پڑے تو گاہے گاہے سودا کا تنقیہ کرتے رہین۔

مُہا (نبطی)

بضم میم و فتح ہا و سکون الف اسکو مہی بھی کہتے ہین

صفات وشناخت۔ ایک قسم کا پتھر ہے اسکی دو قسمین ہین (۱) سفید اور سخت اور شفاف ہوتا ہے۔ چقماق کی سی وضع رکھتا ہے اس سے بھی آگ ظاہر ہوتی ہے نواح روم اور صعید مصر سے لاتے ہین اور مغنیسا کی کان مین سے نکلتا ہے اگر بکری کے خون گرم مین پیسین تو حل ہوجاتا ہے۔ (۲) غیر شفاف اور پہلی قسم سے بہت سخت اور نمک لاہوری کی طرح ہوتا ہے۔ اسکو پیسکر برتن تیار کرتے ہین اور یہ سلوان سے جدا چیز ہے۔

طبیعت۔ دوسرے درجے مین سرد وخشک۔

خواص وفوائد۔ جلا اور تحلیل کرتا ہے اگر اسکو موتی اور مصری کے ساتھ پیسکر آنکھ کے جالے پر لگائین تو بے اذیت کے کٹ جائے اگر صرف پانی مین پیسکر آنکھ مین لگائین تب بھی جالا اور پھلی کٹ جائے اگر سنگ مہا اور نمک اور نوشادر اور زعفران اور مر ایک ایک رتی لے کر پیسکر سرکے اور شہد مین ملاکر زبان پر ملین تو ثقل جاتا رہے اور ہکلاپن موقوف ہوجائے اسکے کھانے سے پتھری ٹوٹ کر نکل جاتی ہے پیشاب کھل کر آجاتا ہے عورت کی پستان پر اسکو لگانے سے جما ہوا دودھ تحلیل ہوجاتا ہے اور آمد آسکی بڑھ جاتی ہے اسکے خواص مین سے اتنی باتین ہین پاس رکھنے سے رعشہ اور لرزہ مٹتا ہے (۲) بچہ آسانی سے پیدا ہوتا ہے (۳) بچے کا نیند مین ڈرنا اور چونکپڑنا زائل ہوتا ہے (۴) نیند مین پریشان خوابین نظر نہین آتین۔

مہانیب (ھ)

بفتح میم و فتح ہا و سکون الف و کسر نون و یائے تحتانی معروف و بائے موحدہ موقوف اسکے لفظی معنی بڑی نیم کے ہین کیونکہ مہا بڑے کے معنی مین ہے

صفات وشناخت۔ حکیم شریف خان تالیف شریف مین کہتے ہین کہ بکاین کا نام ہے اور تذکرۃ الہند مین بیان کیا ہے وہ ایک درخت علیحدہ ہے بہت بڑا ہوتا ہے تنہ بھی اسکا بہت بڑا اور موٹا ہوتا ہے شاخین بہت سی ہوتی ہین اور لکڑی آسکی بہت ہلکی ہوتی ہے پتے آسکے نیم کے پتون کی طرح ہوتے ہین لیکن آنسے ذرا بڑے ہوتے ہین جنکی ایک جانب سبز اور دوسری جانب سفیدی مائل ہوتی ہے پھول چھوٹا اور سفید رنگ ہوتا ہے نیم کے یا آم کے پھول سے کچھ مشابہت رکھتا ہے اس مین دو بند انگشت کے قریب لمبی پھلی آتی ہے جو بیچ مین چوڑی ہوتی ہے دونون سرے باریک ہوتے ہین اور دبیز نہین ہوتے یعنی پتلے ہوتے ہین اسمین ایک بیج چپٹا ہوا ہوتا ہے اس بیج کی گری سفید زردی مائل ہوتی ہے مزہ تلخ ہوتا ہے اور اسمین سونٹھ کے سفوف کی سی بو آتی ہے سوائے پھلی کے اور تمام اجزا درخت کے نیم کی طرح تلخ ہوتے ہین اسوجہ سے اسکو نیم کی قسم سے جانتے ہین۔ **تحفۃ** پرکاش مین مہانمب بکسر ہائے موحدہ و سکون میم و فتح بائے موحدہ کے معنی بکائن اور میٹھا نیم کے لکھے ہین۔

طبیعت۔ مرکب القوی بعض گرم کہتے ہین۔

Hakeem Shoukat Ali

خواص و فوائد ۔ دست روکتا ہے فساد بلغم اور صفرا اور خون کو مفید ہے پیٹ کے کیڑے مارتا ہے قے اور متلی کو دفع کرتا ہے جذام اور تپ کے لیے نہایت عمدہ دوا ہے بدن میں چستی پیدا کرتا ہے چوتھیا کے لیے اور پرانے بخاروں کے لیے بیحد مفید ہے تمام بدن کی ریاح کو تحلیل کرتا ہے۔

مہاور (ھ)

بفتح میم و فتح ہا و سکون الف و فتح واو و سکون رائے مہملہ

صفات ۔ لاکھ کا رنگ ہے کہ اسمیں اون بھگو کر سکھا لیتے ہیں بعض کہتے ہیں کہ لاکھ سے ٹکیاں بناتے ہیں مشہور ہندوستانی چیز ہے لاکھ میں ذکر ہو چکا ہے۔

طبیعت ۔ بہت سرد ہے بعض کہتے ہیں کہ بہت گرم و خشک ہے۔

خواص و فوائد ۔ اس کو روغن گل میں حل کر کے کان میں ٹپکانے سے اُس کا درد جاتا رہتا ہے اور اگر اسکو رات کے رکھے ہوئے باسی پانی میں ڈالکر آگ پر رکھیں جب گرم ہو جائے تو اسمیں سے دو تین قطرے کان میں ٹپکائیں تو درد جاتا رہے بعض کتابوں میں لکھا ہے جھائیاں اور تل دور کرتا ہے خون اور صفرا کی تیزی بلغم سادہ اور بلغم صفراوی اور ہچکی کو مفید ہے۔ شیطانی بخاروں کو دور کرتا ہے۔

مہد (ھ)

بفتح میم و سکون ہا و دال مہملہ موقوف کشمیری زبان کا لفظ ہے

صفات و شناخت ۔ ایک گھاس ہے جو کشمیر کے پہاڑوں میں پیدا ہوتی ہے اسمیں شاخیں بہت سی ہوتی ہیں اور رنگ انکا میلا ہوتا ہے پتے باریک اور دراز ہوتے ہیں اسکا پھول ہمیشہ سورج کیطرف منہ رکھتا ہے اور جڑ جدوار کے برابر اور سفید رنگ ہوتی ہے۔

خواص و فوائد ۔ اگر ذرا سی جڑ پیسکر زخم پر لگائیں تو بڑی سوزش اور خارشت پیدا ہوتی ہے اور وہ مقام سرخ ہو جاتا ہے اگر علاج نہ کیا جائے تو زخمی ہلاک ہو جائے اور اگر اسوقت زخم کو اچھی طرح دھو کر گھی سے چکنا کریں اور تریاقات ملیں تو منفعت جاتی رہے اسکا ضرر دفع کرنے کے لیے پچھنے اور جونکیں لگانا چاہیے اور پھر تریاق ملنا چاہیے ببول کے پتے اسپر لگانا بھی نہایت مفید ہے۔

مہمودہ (ھ)

بفتح میم و سکون ہا و ضم میم دوم و سکون واو و فتح دال مہملہ و سکون ہا

صفات و شناخت ۔ ایک روئیدگی ہے کہ درمیان گھاس اور درخت کے ہوتی ہے یعنی گھاس سے بڑی ہوتی ہے اور بڑے درخت سے چھوٹی شاخیں بہت سی ہوتی ہیں اور پتے مہندی کے پتوں کی طرح ہوتے ہیں اور پھول دھنیے کے پھول کے مثل ہوتا ہے پھل گول اور ذرا چپٹا ہوتا ہے جسمیں دونوں طرف گڑھے ہوتے ہیں اور تمام شاخ پر سلسلہ وار لگے ہوتے ہیں جیسے موتی پروئے گئے ہوں اندر بیج رائی کے دانے کی طرح ہوتا ہے اس پھل کا مزہ شیریں تھوڑی سی تلخی کے ساتھ ہوتا ہے اسکی دو قسمیں ہیں ایک قسم کے تمام اجزا سفید ہوتے ہیں اور دوسری قسم کے تمام اجزا سیاہ ہوتے ہیں۔

Hakeem Shoukat Ali

طبیعت - گرمی و خشکی مین معتدل ہی پھل مائل بہ تری -
خواص و فوائد - سوزاک اور جریان کو نافع ہی اسکو پینا اور حمول کرنا رحم سے رطوبت جانے کو بند کرتا ہی اسکا ضماد ورمون کو بالخاصہ تحلیل کرتا ہی اور مواد وہان سے ہٹاتا ہی -

مہندی (ھ)

بکسر میم و سکون ہا و خفاے نون و کسر دال مہملہ و یاے تحتانی معروف حنا (ع) حنا (ف)

صفات - ایک پیڑ ہی جسکا تنہ ایک گز کے قریب لمبا اور اس سے زیادہ بھی ہوتا ہی ہندوستان مین اسکا درخت چھ سات فٹ اونچا ہوتا ہی شاخین سرخ رنگ ہوتی ہین مگر چھوٹی ٹہنیان گول نہین ہوتین اسمین خزان نہین ہوتی پھول اسکا سفیدی مائل ہوتا ہی اور وید کہتے ہین کہ اسکے کچھ ہرے پیلے رنگ کے بہت خوشبودار پھولون کے گچھے لگتے ہین آئین اکبری مین ابو الفضل نے لکھا ہی کہ اسکے پھولون کا رنگ سرخ و زرد و سفید ہوتا ہی صحیح یہ ہی کہ پہلے نہایت چھوٹی چھوٹی ہری گھنڈیان نکلتی ہین جنکے آس پاس ننھی ننھی سرخ پتیان لگی ہوتی ہین کھل کر سفید زردی مائل پھول ہو جاتا ہی اور سرخ اجزا باقی نہین رہتے یہ مین نے خود دیکھ کر لکھا ہی - سال مین دو بار پھول آتے ہین ایک برسات مین دوسرے جاڑون مین بارہ مہینے ہی پھول لگے رہنے کا قول ان ہوت جلتا سا ہی کا غلط ہی بلکہ یون کہنا چاہیے تھا کہ بارہ مہینے ہی پتے لگے رہتے ہین پھل اسکا سیاہ مرچ کے برابر ہوتا ہی پوست اسکا نازک ہوتا ہی اور گچھون مین آتا ہی جسکے اندر ننھے ننھے دانے ہوتے ہین اسکو بوتے بھی ہین اور قلم بھی لگاتے ہین فاغیہ بولتے ہین تو اسکا پھول مراد ہوتا ہی اور مطلق مہندی سے پتے مراد ہوتے ہین جو رنگت کے کام مین آتے ہین -

طبیعت - سرد و خشک پہلے درجے مین اور بعض کہتے ہین کہ دوسرے درجے مین سرد و خشک ہی شیخ کہتا ہی کہ سرد پہلے درجے مین اور خشک دوسرے درجے مین بعض کہتے ہین کہ اعتدال کے ساتھ گرم ہی بعض کہتے ہین گرمی و سردی مین معتدل ہی خاصکر پھول اسکا ایسا ہی ہی بغدادی کہتا ہی کہ باوجود اعتدال کے خفیف سی سردی سے خالی نہین اور دوسرے درجے مین خشک ہی بعض نے پہلے درجے مین گرم بھی کہا ہی اور صحیح یہ ہی کہ مہندی مرکب القوی ہی دو جوہر سے ایک آبی سرد ہی اور دوسرا آتشی گرم ہی مگر سرد جوہر اسپر غالب ہی دلیل یہ ہی کہ جب باہر سے جسم پر لگاتے ہین تو سردی جلد معلوم ہو جاتی ہی اور جب کھاتے ہین تو سرد جز اسکا تحلیل ہو جاتا ہی کیونکہ آبی ہی اور جزو آتشی باقی رہ جاتا ہی اسی لیے اورام باطنی کو اچھی طرح تحلیل کرتی ہی انہین دونون جزون کے اختلاف کی وجہ سے اسکی طبیعت مین اختلاف واقع ہو گیا ہی -

خواص و فوائد - محلل اور قابض ہی خشکی پیدا کرتی ہی مگر کسی قسم کی اذیت نہین پہونچاتی ریاح کو کھینچتی ہی رگون کے منہ کھولدیتی ہی اگر اسکو پانون پر لگایا جاے تو رنگ پیشاب کا سرخ ہو جاے اور جو بچے کے پانون پر لگایا جاے تو اسکا پیشاب رنگین سیاہی مائل اترے ابن زہر کہتا ہی کہ اگر ناخن خراب ہو کر ٹیڑھا ہو جاے تو مہندی کے پتے کھمن مین متواتر لگانے سے آرام ہو جاتا ہی اگر ایسا کرین کہ انھائیس تولہ اسکے پتے اتنے پانی مین بھگو دین کہ وہ چھپ جائین اور پھر ملکر [illegible] کھاتے

Hakeem Shoukat Ali

ملاکر پیا کریں تو ابتداے جذام میں نہایت فائدہ پہونچے اور غذا میں بکری کا گوشت رکھیں یہانتک بیان کرتے ہیں کہ مجذوم اسکو ایک ماہ تک پیے اگر صحت نہ ہو تو قابل علاج نہیں۔ اگر اسکو روغن زیتون اور تارکول میں ملاکر ایسے شخص کے سر پر لگادیں جسکے بال نہ ہوں تو نکل آتے ہیں۔ ہاتھ پھٹتے ہوں تو اسکے لگانے سے یہ مرض جاتا رہتا ہے اگر روغن زیتون یا روغن گل میں ملاکر لگاتے رہیں تو سر کی پھنسیاں خشک ہو جائیں جس بچے کے چیچک نکلنا شروع ہو تو مہندی کو پیسکر نیم گرم پانی میں ملاکر تلووں پر لگادیں آنکھ میں دانہ نہیں نکلے گا۔ آگ سے جلے ہوے پر اسکو پیسکر چھڑکنے سے نفع ہوتا ہے اسکا جوشاندہ بھی اسپر ڈالنے سے سوزش مٹ جاتی ہے جمرہ کو بھی مفید ہے۔ جس زخم سے زرد رطوبت جاری ہو تو اسکے لگانے سے درد جاتا رہتا ہے اور خشکی آجاتی ہے کہتے ہیں کہ مہندی کے پتے زخموں کے بھرنے میں دم الاخوین کا سا کام دیتے ہیں بکری کی چربی میں ملاکر لگانے سے ناخن کے کونے کا زخم بھر جاتا ہے سرکے میں ملاکر پیشانی پر لیپ کرنے سے دردسر جاتا رہتا ہے۔ پانی میں پیسکر پیشانی پر لگانے سے مواد کا آنکھوں کی طرف اترنا رک جاتا ہے اگر اس میں دھنیے کے ہرے پتوں کا پانی ملادیں تو زیادہ نفع بخشے۔ پانی میں جوش کرکے صاف کرکے یا پانی میں بھگو کر صاف کرکے کلیان کرنے سے منہ کی گرمی اور پھنسیان اور دانے جاتے رہتے ہیں اور اسطرح استعمال سے بچوں کے منہ سے رال کا بہنا بھی بند ہو جاتا ہے خناق کے مرہموں میں اسکو ملاتے ہیں اگر سوا دو ماشہ مہندی کے پتے جوش کرکے صاف کرکے کھانڈ اور عرق گلاب ملاکر پی لیں تو گرمی کا معدے کا درد جاتا رہے اور ریحی قولنج بھی تحلیل ہو جاے سوا دو ماشہ اس کا جرم اور جوشاندہ پونے تین تولہ پینے سے بالخاصیت یرقان اور ناپ تلی اور گردے اور مثانے کی پتھری اور پیشاب کی تنگی کو نفع ہوتا ہے حمل بھی گر جاتا ہے دس دن تک پینے سے سوزاک مٹ جاتا ہے اور کثرت سے پیشاب آتا ہے اور رکا ہوا خون حیض جاری ہو جاتا ہے اسکے جوشاندے میں آبزن کرنے سے رحم کے امراض کو نفع ہوتا ہے۔

مہندی کا پھول معتدل اور لطیف ہے اسکے سونگھنے سے گرمی کا دردسر جاتا رہتا ہے اور سرکے میں پیسکر لگانے سے بھی دردسر جاتا رہتا ہے اور ۳ ماشہ اسکے پھول پونے سات تولہ شہد کے پانی کے ساتھ کھانے سے ہر قسم کا دردسر جاتا رہتا ہے اور نزلات کی رطوبات خشک ہو جاتی ہیں فالج اور امراض دماغی اور عصبانی اور درد اعصاب کو مفید ہیں خناق کو مٹاتے ہیں پھوڑوں کو بھرتے ہیں اور اورام بلغمی کو مٹاتے ہیں ان کاموں کے لیے ان کو جوش کرکے پینا یا لگانا چاہیے۔ شیخ کہتا ہے کہ تمدد اور فالج کے لیے جو مرہم بنائے جاتے ہیں ان میں ان کو ملاتے ہیں موم اور روغن گل کے ساتھ پسلی کے درد اور اعضا کی تنگی کو مٹاتے ہیں تلی کی دواؤں میں بھی شامل کیے جاتے ہیں گرمی سے درد یا ورم ہو تو اسکو بہت نفع پہونچاتے ہیں اور انکا مادہ خشک کر دیتے ہیں ان کے یہ خواص میں سے ہے کہ انکو اونی کپڑوں میں رکھنے سے انکو کیڑا نہیں لگتا۔

مہندی کے پھولوں کا تیل۔ اسطرح تیار کرتے ہیں کہ تیل میں کر پھولوں کو ڈال کر دھوپ میں رکھکر روغن گل کی طرح صاف کر لیتے ہیں یہ گرم ہے مادہ کو تحلیل کرتا ہے بالوں میں لگانے سے اسکی جڑوں کو قوت دیتا ہے اس سے رخسار کا رنگ نکھر جاتا ہے ملنے سے تھکاوٹ کو مٹاتا ہے اسکی مالش سے پٹھے نرم ہو جاتے ہیں اور پٹھوں کے سوداوی امراض کو نفع پہونچاتا ہے اگر خوشبودار ات میں ملاویں تو گرم دواؤں کی اصلاح کردے

Hakeem Shoukat Ali

اسکی مالش سے جوتڑون کے جوڑون کا ورم جاتا رہتا ہی۔

مہندی کے بیون کا تیل۔ اگر آدھی چھٹانک کم آدھ سیر مہندی کے بیج پونے دو سیر پانی مین جوش دین کہ آدھا رہ جاے اور صاف کرکے آدھی چھٹانک کم آدھ سیر تل کے تیل مین ملاکر جوش دین کہ پانی جل جاے اور روغن باقی رہجاے یہ روغن مالش کرنے سے اکثر ان امراض کو نفع دیتا ہی جہان مہندی کے بیج مفید پڑتے ہین یہ تیل قوت دیتا ہی ورمون کو تحلیل کرتا ہی ہر قسم کے درد کو اور اعصاب کی کھچاوٹ کو دفع کرتا ہی اسکی مالش سے جوڑون مین نرمی آتی ہی۔

مہندی کے بیج۔ ۴ ماشہ ہمراہ کتیرے کے کھانے سے گرم دماغ کو فائدہ پہونچتا ہی اسکی گرمی و سردی و تری کے اعراض دفع ہوتے ہین قوت دماغ کے لیے بے حد نافع ہین انکے کھانے سے حمل گرجاتا ہی خون حیض جاری ہوجاتا ہی۔ **مضر** مہندی کے بیج باریک پیسکر کھانے سے حلق اور پھیپھڑے کو نقصان پہونچتا ہی کبھی کبھی خناق نکل کر آدمی مرجاتا ہی گو مقدار مناسب کھاے۔ **مصلح** کتیرا اور اسبغول کا لعاب یا رب السوس **بدل** مہندی کے بیون کا بدل آس کے پتے ہین اور اُسکے پھولون کے، روغن کا بدل مرزنجوش کا روغن۔ **مقدار خوراک**۔ بیون کی ۴ ماشہ اطباے لکھنؤ جوشاندون اور خیساندون مین تصفیہ خون کے لیے اتنا ہی لکھتے تھے بعض کہتے ہین کہ ۴ ماشہ بیج کھانا چاہیے اس سے زیادہ قاتل ہین اور تیل کی مقدار خوراک قولنج کے لیے ۷ ماشہ اور بیجون کی خوراک دماغ کے لیے نو ماشہ تک۔ وید کہتے ہین کہ کمزور آدمی کو مہندی کے پھول سنگھاتے ہین اور پیشانی پر انکا لیپ بھی کرتے ہین۔ اسکے بیون کو پیسکر پھوڑے پر لیپ کرتے ہین اسکے جوشاندے سے کلیان کرنے سے منھ کے چھالے دور ہوتے ہین ورم صفراوی اور آگ سے جلے ہوے پر مہندی کے جوشاندے مین کپڑا بھگوکر رکھنا چاہیے۔ سر کا درد مٹانے کے لیے مہندی کو تیل مین پیس کے لگانا چاہیے ناخن اور بالون پر مہندی لگانے سے وہ اچھے بڑھتے ہین مہندی کے سبب مین زخم بھرنے کی طاقت بہت اچھی ہی یرقان اور تلی کی سوجن والے کو اسکی چھال کے سفوف کی پھنکی دینی چاہیے اسکی چھال کا خیساندہ پلانے سے پتھری زائل ہوتی ہی کوڑھ اور دوا دانے والے جلد بدن کے مرض مین اسکی چھال کا جوشاندہ پلانا چاہیے سر کے امراض مین مہندی کے بیجون کو پیسکر شہد کے ساتھ چٹانا چاہیے اسکے پھولونکا جوشاندہ پینے سے سر کا درد مٹتا ہی اسکے پھولون کا گرم ضماد چوٹ پر کرنا چاہیے اسکے پھولون کو تکیے مین بھرکے مریض کے سر تلے رکھنے سے اُسکو نیند آجاتی ہی اسکے پھولون اور بیون اور نرم ڈالیون کا رس نکال کر دو ماشہ کی مقدار مین کوڑھ اور بدن کی حالت بگڑے ہوے آدمی کو دن مین دو بار دینا چاہیے بیون کے خالص رس مین تھوڑا پانی ملاکے جریان والے کو پلانا چاہیے سردی اور گرمی کے روز مین اسکے بیون کا رس دودھ مین ملاکے پلانا چاہیے پیرون کی جلن مین مہندی کے بیون کا لیپ کرنا چاہیے جو دوسری دوا ہین پیرون کی سوزش مٹاسکین تو اسکا لیپ تو ضرور ہی کچھ نہ کچھ فائدہ پہونچاتا ہی اس لیپ مین سرکہ ضرور ملالینا چاہیے یا کاغذی لیمون کا رس شریک کرین گنٹھیا کے تیز دورے کو دور کرنے کے لیے مہندی کے تازہ بیون کو مہین پیس کے رات کو سونے کے وقت اُس مقام پر گاڑھا گاڑھا لیپ کرنا چاہیے جبتک گنٹھیا دفع نہو تب تک لگاتار لیپ کرتے رہین

Hakeem Shoukat Ali

اسکے پتے ثمر کا چھلکا اور کتھا پانی مین چار پہر تک بھگو کر سوزاک والے کے پچکاری لگانا چاہیے اسکے تازہ پتون کو پیسکر لیپ کرنے سے سوجن اور درد دفع ہوتا ہی نئے بھرے ہوے زخم کے چمڑے کو مضبوط کرنے کو اسکے تازہ پتون کی ٹکیہ باندھنا چاہیے سوزاک والے کو اسکے جوشاندے سے کلیان کرانا چاہیے سب قسم کے پھوڑے پھنسیون کو اسکے جوشاندے سے دھونے سے بڑا فائدہ ہوتا ہی اسکے بیجون کی پھنکی دینے سے بے چینی مٹتی ہی گیلے یا سوکھے پتون کو پانی مین پیسکر بدن پر لگانے سے اُسکی جھجھاہٹ دفع ہوتی ہی اسکے ہرے پتون کو نیم کوب کرکے رات بھر پانی مین بھگو کر صبح کو نترا ہوا پانی لے کر پلانے سے یرقان زائل ہوتا ہی اسکے پتون کو منھ مین رکھنے اور چبانے سے بادی کا قلاع دہن جاتا رہتا ہی- اسکے پھولون کو پیسکر سر پر لگانے سے صفراوی درد سر دور ہوتا ہی اسکے اور ارنڈ کے پتون کو پیسکر گھٹنون پر لیپ کرنے سے اُنکا درد دفع ہوتا ہی اسکے پتون کو صابون کے پانی مین پیس کر سفید بالون پر لگانے سے کالے ہوجاتے ہین اور ان کو صابون کے ساتھ پیس کے لگانے سے گھٹنون کے جوڑون کا درد دور ہوتا ہی پھٹے ہوے ہاتھ پیرون پر مہندی لگانا چاہیے آگ سے زیادہ نہ جلا ہو یا یون سمجھو کہ چھالا نہ پڑا ہو تو وہان اسکا لیپ کرنا چاہیے اسکے پتون کے تیل کی مالش کرنے سے جوڑون کا درد دفع ہوتا ہی اسکے پتون کا پیشانی پر لیپ کرنے سے آدھاسیسی کو آرام ہوتا ہی- اسکے بیج خشکی پیدا کرنے والے اور قابض ہین اسکے پھولون مین سے عطر کھینچا جاتا ہی اور اس کے بیجون مین سے تیل نکالا جاتا ہی-

مہوا (ھ)

بفتح میم وسکون ہا و فتح واو وسکون الف جیسا کہ فارسی کی کتابون مین لکھا ہی ہندی کی کتابون مین ہا مضموم ہی
فارسی مین گل چکان نام ہی

صفات وشناخت - ایک بڑے درخت کا پھول ہی جسکی لکڑی عمارت کے خرچ مین آتی ہی یہ درخت کانگڑا کماؤن اودھ چھٹیا ناگ پور سے پچھمی گھاٹ تک اور احاطۂ بمبئی کے بہت سے حصون مین اور خاصکر گجرات مین اور راجپوتانہ مین بھی بہت ہوتا ہی اور پتھریلی زمین مین اچھا بڑھتا ہی اس درخت کی اونچائی ۴۰ سے ۵۰ فٹ تک ہوتی ہی اسکا تنہ چھوٹا اور گلائی مین چھ سات فٹ کا ہوتا ہی اسمین بہت سی پھیلی ہوئی شاخین ہوتی ہین پتے اسکے بڑے اور لمبوترے اور تیندو اور بڑہل کے پتون کی طرح ہوتے ہین اسکی چھال ایک دو انچ موٹی سفید بھگ میلی یا کچھ کالے رنگ کی ہوتی ہی اسمین بہت سے سل اور دراڑین ہوتی ہین اسکی اندرونی چھال یعنی گابھے مین سے دودھ نکلتا ہی جسکا رنگ لال ہوتا ہی ماگھ سے چیت تک اسکے پرانے پتے گرجاتے ہین اور اسکے بعد ہی نئے پتے نکل آتے ہین اسکی ڈالیون کے سرون مین بہت سے پھول ایک جگہ لگتے ہین انکا رنگ ابتدا مین سفید ہوتا ہی پکنے کے بعد زرد ہوجاتا ہی مزہ اسکا شیرین تو ہوتا ہی مگر نہایت بہک آتی ہی سوکھنے کے بعد بڑے مویز کی طرح معلوم ہوتا ہی یہ پھل ایک موٹی سی ہی کیونکہ دونون کی صورت مین بڑا فرق ہی مہوا دو قسم کا ہوتا ہی ایک بڑا ایک چھوٹا بڑے مین تلخی ہوتی ہی اور چھوٹا شیرین ہوتا ہی چھوٹا مہوا پھل کھاتے ہین اور بڑا شراب کھینچنے کے کام آتا ہی چھوٹا مہوا عمدہ ہوتا ہی شراب اسکی بھی بنتی ہی مہوے کے

Hakeem Shoukat Ali

پھل کا نام گلوندا بکسر کاف فارسی و فتح لام و سکون واو و خفائے نون و فتح دال مہملہ و سکون الف ہے۔ اور ڈول مان بضم دال ثقیل و واو مجہول و لام موقوف و فتح میم و سکون الف و نون غنہ اور ڈول پھل بھی کہتے ہین اور لام کی جگہ را بھی بولتے ہین یہ پھل گول اور ایک انچ سے دو انچ تک لمبا اور نوکدار ہوتا ہے اور اسمین ونبالہ موجود ہوتا ہے ابتدا مین سبز ہوتا ہے پک جانے کے بعد سرخی لیے ہوئے پیلا یا نارنجی رنگ کا ہوجاتا ہے اسکے اندر ایک سے چار تک بیج ہوتے ہین مزہ ان بیجون کے مغز کا تلخ اور کسیلا ہوتا ہے اور انکے مغز سے تیل نکالا جاتا ہے جو مثل گھی کے ہوتا ہے اس سے گلے مین خراش معلوم ہوتی ہے یہ تیل جتنا پرانا پڑتا ہے تلخ ہوتا جاتا ہے تازے مین تلخی نہین ہوتی اور گھی کی طرح ہوتا ہے تیل نکالنے کے دو قاعدے ہین ایک تو یہ کہ بیجون کا مغز نکال کے اسکو دبا کے تیل نکالتے ہین وہ ٹھنڈا تیل کہلاتا ہے دوسرے ممالک متوسط مین اس مغز کو پیس کر اور تاکر کپڑے کی دو تین تہ کی تھیلی مین بھر کر داب کے تیل نکالتے ہین یہ تیل جلانے اور صابون بنانے کے کام مین آتا ہے اور کبھی کبھی اسکو گھی مین ملا دیتے ہین۔ مہوے کا پھول اور پھل اور روغن سب بدبودار ہوتے ہین اسکے پھول کی شراب بدبودار ہوتی ہے اور نہایت درد سر اور دوران سر اور خمار پیدا کرتی ہے۔

طبیعت۔ گرم و خشک دوسرے درجے مین اور پھول گرم تیسرے درجے کے پہلے مرتبے مین ویدون کے نزدیک پھول سرد ہے اور بعض وید بہت گرم جانتے ہین۔

خواص و فوائد۔ یونانی طبیب کہتے ہین کہ مہوا امراض بلغمی کو دور کرتا ہے دودھ اور منی پیدا کرتا ہے مقوی ہے اسکا پھل منی پیدا کرتا ہے ریاح صفراوی کو دور کرتا ہے فساد صفرا کو دفع کرتا ہے پیاس بجھاتا ہے فساد خون و دمہ اور سینے کی سوزش کو نافع ہے اسکے بیج سردی کے درد کو دفع کرتے ہین نصف تخم مہوا اور دُمعائی کالی مرچین باریک پیسکر توت کے ساتھ ناک مین سونگھین تو مرگی کو بہت نفع ہو اگر بیج پانی مین پیسکر شافہ بنا کر فرج مین رکھین تو حمل ساقط ہوجائے اور اسکے درخت کی چھال پھوڑے کو بھرتی ہے اسکے پھل کے بیج کی بینگ پانی مین پیسکر اور شافہ بنا کر مقعد مین رکھین تو قبض رفع ہوجائے اور اس شافے سے درد قولنج کو فورا صحت ہوتی ہے ڈولمان کا تیل فساد صفرا و بلغم کو دفع کرتا ہے اعضا کی سوزش کو نافع ہے فربہی پیدا کرتا ہے جلد کی خشکی دفع کرتا ہے دماغ کے اکثر امراض کو مفید ہے مگر حلق مین خشونت اور سوزش اور سر مین چکر پیدا کرتا ہے اگر جانور کے زخم پر ذرا سا تیل لگا دین تو پھر کثرت سے کیڑے پڑ جائین۔ وید کہتے ہین کہ اسکا درخت بلغم و باد کو دفع کرتا ہے زخمون کو بھرتا ہے پھول گرم ہے باہ کو قوت دیتا ہے دودھ اور منی پیدا کرتا ہے بلغم زیادہ کرتا ہے فساد خون و صفرا و باد و تپ دق کو نافع ہے۔ بعض وید کہتے ہین کہ پھول اسکا بہت گرم ہے پیٹ کے کیڑے مارتا ہے صفراوی دست بند کرتا ہے پھل اسکا قابض شکم اور مدر بول ہے باد و صفرا کو دفع کرتا ہے مہوے کے پھول کا ضماد کچلے کے ساتھ سانپ کے کاٹے پر عجیب و غریب ہے۔ بعض ہندی کی کتابون مین لکھا ہے کہ مہوا کسیلا کڑوا میٹھا سرد فربہ کرنے والا اور منی بڑھانے والا ہے اس کے پھولون کا جوشاندہ پلانے سے بلغم دور ہوتا ہے اسکا تیل لگانے اور ملنے سے سر کا اعصاب کے متعلق کا درد اور جلد بدن کے امراض مٹتے ہین اسکے تیل کی کھلی قے پیدا کرتی ہے اسکی کھلی کا لیپ کرنے سے پھوڑے صاف ہوجاتے ہین اسکے پیڑ کے پتون کا جوشاندہ پلانے سے بہت سے مرض دفع ہوتے ہین انکو بھی [illegible]

Hakeem Shoukat Ali

درد مٹتا ہی اسکے ہرے پھل اور نرم چھال کا دودھ درد کے کام آتا ہی۔ اسکی چھال کا جوشاندہ قابض اور مقوی ہی اسکی چھال کو پیسکر گرم کرکے لیپ کرنے سے گٹھیا کا درد دفع ہوتا ہی اسکی چھال کو پیسکر ملنے سے تر کھجلی دفع ہوتی ہی اسکی کھلی کے دھوین سے چوہے اور کیڑے مرتے ہین آنتون کے کیڑون کے سبب سے بچون کے بازوون مین جو بہت کھجلی ہوتی ہی اسکو دور کرنے کے لیے یہ تیل لگایا جاتا ہی سب بدن کی کمزوری سے پیدا ہوئی نامردی کو دور کرنے کے لیے اسکے ڈھائی تولہ پھولون کو پاؤ بھر دودھ مین اوٹاکر پلانا چاہیے اسکے سوکھے پھولون کو اوٹا کے بھپارا دینے سے خصیون کا ورم دور ہوتا ہی اسکے پھولون کو کھاتے رہنے سے بدن کے پسینے مین ایک خاص طرح کی بدبو پیدا ہوجاتی ہی گائے بھینس کو مہوے یا مہوے کا سوختہ کھلانے سے اُنکے دودھ مین مہوے کا مزہ پیدا ہوجاتا ہی اسکے پھولون کو زیادہ کھانے سے سخت قی ہونے لگ جاتی ہی۔ اسکے پھل کھانے کے کام مین آتے ہین اسکے پھولون سے کھانڈ بھی بنائی جاتی ہی اور اُنکی مٹھائی بھی بناکے کھاتے ہین اسکی کھلی اور بیج کھانے کے کام مین آتے ہین یہ محرک گرم اور فربہ کرنے والے ہین اسکے ست کو آنکھ مین لگانے سے سنکھ روگ مٹتا ہی کولھو سے نکالے ہوئے اسکے بیجون کے تیل کی مالش کرنے سے بادی کا درد اور سردی کے مرض مٹتے ہین اسکے پھولون سے بنائے ہوئے تیل کی مالش کرنے سے سردی اور گرمی کا درد سر دفع ہوتا ہی اسکے بیجون اور نرم ڈالیون کو کوٹ کر ٹکیہ بناکر خصیون پر باندھنے سے اُنکا ورم دفع ہوتا ہی اسکے بیجون پر تیل چپڑکر گرم کرکے باندھنے سے پھوڑا دور ہوتا ہی اسکے بیجون کی مینگ کی بتی بناکر مقعد مین رکھنے سے بادی کا درد دفع ہوتا ہی ایک بیج کی آدھی مینگ اور ڈھائی کالی مرچین پیس کے سونگھنے سے مرگی مین ہوش آجاتا ہی۔ مضر مہوا یعنی پھول دردسر اور سر مین چکر پیدا کرتا ہی۔ مصلح دھنیا اور ویدا اسکا مصلح گھی اور شکر اور چھاچھ لکھتے ہین تیل کی کھلی کی اصلاح بھی چھاچھ سے ہوتی ہی۔

جل مہوا (ھ)

صفات۔ اس مہوے کے پیڑ ہندوستان مین دکھنی جانب سیلون تک اور کنارا مین ہوتے ہین اسکے ایک قسم کا گوند لگتا ہی اسکے بیجون سے تیل نکالا جاتا ہی وہ آدھا جما ہوا اور پیلے رنگ کا ہوتا ہی یہ تیل جلانے اور صابون بنانے کے کام مین آتا ہی اور جلدی بگڑ جاتا ہی۔

منافع۔ شیرین منی کا بڑھانے والا سرد اور مقوی ہی اسکے بیجون کی کھلی بال دھونے کے کام مین آتی ہی اسکا تیل جلد بدن کے امراض کے کام مین آتا ہی اسکے پھول ہلکے لین ہین اسکے پتے چھال چھال کا رس اور نرم پھل کا دودھ مین استعمال کیا جاتا ہی یہ قابض ہی اور بدن کی سختی اور گانٹھون کو نرم کرتا ہی اس مین بھی پہلی قسم کے مہوے کی طرح خواص و فوائد ہین۔

مہوکا (ھ)

بفتح میم وضم ہا و سکون واو مجہول و فتح کاف تازی و سکون الف۔ عقعق بفتح ہر دو عین مہملہ اور کشاک اور کشرک

(ع) عسکہ و کالنجہ (ف)

صفات و شناخت۔ ایک پرند ہی کوے سے کچھ چھوٹا رنگ اسکا سُرخ مائل بزردی ہوتا ہی دم دراز ہوتی ہی اور خوبصورت معلوم ہوتا ہی۔ مختصر وقایہ کی شرح مین ملا [illegible]

Hakeem Shoukat Ali

وفیہ سواد و بیاض اور قاموس مین عقعق کی نسبت یون لکھا ہو کہ وہ ابلق ہوتا ہو کوے کی قسم سے ہو آواز اسکی عین قاف ہو گو یہ اطباء کے خلاف ہو تالیف شریف مین بھی یہ کہا مین لکھا ہو کہ مرغی ست کہ اورا عکہ و عقعق خوانند

طبیعت - پہلے درجے مین گرم و خشک -

خواص و فوائد - اسکا گوشت کھانا مناسب نہین کیونکہ اس سے خراب کیموس پیدا ہوتا ہو مگر باوجود اسکے حافظے مین قوت آتی ہو مجربات اکبری مین لکھا ہو کہ اسکا گوشت پکا کر کھانا تاپ تلی کو دفع کرتا ہو اسکے گوشت کے کھانے سے باہ مین قوت پیدا ہوتی ہو اسکے سر کا بھیجا بچون کا ذہن قوی کرتا ہو اسکا پتا آنکھ مین لگانے سے بینائی مین قوت آتی ہو اسکی بیٹ جھائین اور سیاہ داغ دور کرتی ہو عجائب المخلوقات مین لکھا ہو کہ اسکا بھیجا غالیہ مین ملا کر نقوے اور فالج کے مریض کی ناک مین پھونکنے سے چھینکین آکر فائدہ ہوتا ہو اگر کانٹا یا پیکان گوشت مین رہ جاے تو اس کا خون لگانے سے نکل آتے ہین - اس کا بھیجا شکر کے ساتھ بچے کو کھلانے سے ذکی و ذہین ہو جاتا ہو -

میا کم مسوکڈہ (تلنگی)

میم مکسور اور الف ساکن کے درمیان یاے تحتانی اس طرح لپٹی ہوئی ہو جیسے ہندی کے لفظ استفہام کیا مین اور کاف تازی مفتوح اور باے فارسی مضموم اور راے ہندی ساکن اور سین مہلہ مضموم اور واو ساکن اور کاف تازی دوم مفتوح اور دال ہندی مشدد مفتوح اور ہا ساکن ہو

صفات و شناخت - تلنگی زبان مین ایک دوا کا نام ہو کہ پہاڑون مین پیدا ہوتی ہو اور پتھرون مین لپٹی ہوتی ہو جہان پہاڑون کے سیلاب کی جگہ ہو وہان اکثر اگتی ہو اور پانی کی ہوا سے سرسبز رہتی ہو اسکی چھال سرخ سیاہی مائل ہوتی ہو اور دونٹ کے باون کی طرح اسپرتار ہوتے ہین جیسے پتھر کو پکڑتی ہو اور یہی اسکی جڑ سمجھنا چاہیے اور جڑ نہین ہوتی پتے اور پھل بھی نہین آتے اندر سے اسکا گودا سفید ہوتا ہو خامی مین کچی املی کے گودے کی طرح نکلتا ہو اور تھوڑے سے ریشے بھی ہوتے ہین خشک ہونے کے بعد اسمین تیز اور درست بو نکلتی ہو

طبیعت - معتدل -

خواص و فوائد - قبض دفع کرتی ہو مدر بول ہو بھوک بڑھاتی ہو ہاضم ہو اسکو پوٹلی مین باندھ کر گاے کے دودھ مین جوش دین یہانتک کہ تمام دودھ خشک ہو جاے پھر کوٹ چھان کر ۲ ماشہ اس مین سے ہم وزن شکر سفید کے ساتھ کھائین باہ کو نہایت قوت پہونچاے اس کے افعال کے معین دودھ کھانڈ اور کدو ڈنگ جاے پھل اور جو تری ہین -

میا کمپن (تلنگی)

میم مکسور اور الف ساکن کے درمیان یاے تحتانی جیسی اور لپٹی ہوئی ہو اور کاف تازی مفتوح اور میم دوم مکسور اور یاے تحتانی دوم اور نون ساکن ہین

صفات و شناخت - ایک روئیدگی ہو جسکے ساق نہین ہوتی اسکے پتے موتیا کے پتون کی طرح ہوتے ہین جنکی ایک جانب سبز ہوتی ہو اور دوسری جانب سفیدی مائل روان ہوتا ہو بکری اسکو نہین چرتی ملک تلنگانہ مین

Hakeem Shoukat Ali

بہت ملتی ہی۔

طبیعت۔ گرم وخشک۔

خواص وفوائد۔ اسکے پتے منھ مین رکھنے سے دانتون کے درد کو نفع ہوتا ہی اگر سات پان لے کر کتھا چونا لگاکر انمین اسکے ڈھائی پتے رکھکر کھالین اور اوپر سے شام تک سینندھی پیتے رہین تو خوب پیشاب آئے اور پاخانہ بھی ملائم ہو شام کو گوشت کے شوربے کے ساتھ گیہون کی روٹی کھالین تین دن ایسا کرنے سے سوزاک جاتا رہے گا اور باہ کو قوت پہونچیگی اسکی جڑ سے شدت کے ساتھ قے ہوتی ہی۔

میتھی کا ساگ (ھ)

بکسر میم وسکون یاے تحتانی مجہول وکسر تاے فوقانی مخلوط بہا و یاے معروف

صفات۔ ایک ساگ مشہور اور کثیر الاستعمال ہی کہ سبز اور قدرے تلخ اور خوشبودار ہوتا ہی بعض کا خیال یہ ہی کہ ہنگو تری بہی ہی۔

طبیعت۔ گرم وخشک دوسرے درجے مین یا گرم پہلے درجے کے آخر مین یا دوسرے درجے مین اور خشک پہلے درجے کے اول مین۔ وید بھی گرم وخشک بتاتے ہین مگر رطوبت فضلیہ سے خالی نہین۔

خواص وفوائد۔ مادے مین نضج اور اسکے قوام مین اعتدال پیدا کرتا ہی پاخانے کو خوشبودار کرتا ہی مگر پیشاب اور پسینے کو بدبودار بناتا ہی۔ اور یہ اسکا عجیب خاصہ ہی۔ ریاح اور ورم کو تحلیل کرتا ہی مدربول ہی سردی کی بیماریون اور کمر کے درد اور ورم طحال کو نافع ہی۔ درد رحم اور سردی مثانہ کو مفید ہی اسکا لیپ سر کے ہمراہ اورام ظاہری و باطنی کو تحلیل کرتا ہی معدے کی رطوبت جذب کرتا ہی مقوی باہ ہی بادی بواسیر کو بہت نافع ہی سانس کی تنگی اور کھانسی اور درد جگر و مثانہ کو مفید ہی مدر حیض ہی تقطیر بول کے مرض کو دور کرتا ہی خون بڑھاتا ہی گردہ خون کم ہوتا ہی اگر غذا کے پہلے اسے کھائین تو تلیین پیدا کرے اور پاخانہ کھول کر لائے خاصکر شہد اور رائی اور کانجی (آبکامہ) کے ساتھ اور اگر روٹی کے ساتھ کھاتے ہین تو تلیین کم ہوجاتی ہی بلکہ قبض پیدا کردیتا ہی۔ وید کہتے ہین کہ میتھی کا ساگ چرپرا رس مین کڑوا بھوک اور حرارت کو بڑھانے والا مرغوب بادی کو مٹانے والا اور ہضم ہونے مین ہلکا ہی ضعف ہضم پیٹ کا ریاحی درد مٹاتا ہی قوت باہ اور طاقت بڑھاتا ہی منی کو کم کرتا ہی۔ اسکو چیکر لگانے سے ورم اترتا ہی بدن کو گرم کرتا ہی قوت دیتا ہی درد سینہ اور بلغم و باد کو مفید ہی اگر لقمہ طعام سینے مین چبھن پیدا کرے تو یہ دفع کرتا ہی مفرح دل ہی حابس شکم ہی پیٹ کے کیڑے مارتا ہی آگ سے جلے ہوے کی سوزش مٹانے کے لیے میتھی کے ساگ کا لیپ کرنا چاہیے اسکے لیپ سے بالون کا گرنا بند ہوجاتا ہی اسکا ٹھنڈا لیپ کرنے سے سوزش مٹتی ہی اسکو گھوٹ چھان کر پینے سے اندرونی سوزش دفع ہوتی ہی میتھی کے ساگ کے رس مین سینڈھا نمک ملاکے پلانے سے ایک دو دست آکر صفرا کے عوارض مٹ جاتے ہین اسکو گھی مین تل کے کھلانے سے آنو کے دست زائل ہوجاتے ہین انکا لیپ کرنے سے چوٹ کی سوجن اتر جاتی ہی۔ مضر گرم مزاج کو نقصان پہونچاتا ہی اسکو زیادہ اور لگاتار کھانے سے دردسر پیدا ہوجاتا ہی کبھی متلی بھی پیدا ہوجاتی ہی خاصکر ایسی حالت مین جب کہ نہار کھائین اور زیادہ کھانے سے خصیون کو بھی نقصان پہونچتا ہی اور پیشاب مین بدبو آنے لگتی ہی مصلح گرم مزاج کے لیے کاسنی

Hakeem Shoukat Ali

کے بیج اور پالک کا ساگ اور خرفے کا ساگ اور گاجر درد سر اور متلی کے لیے سرکہ اور کانجی اور ان دونون نقصانون کی اصلاح سکنجبین ترش اور انیسون اور چاشنی دار انار بھی کرتے ہین اور خصیے کے ضرر کی بھی ان تینون چیزون سے اصلاح ہوتی ہی روغن بادام تلخ بھی خصیون کے لیے مصلح ہی اور پیشاب کی بدبو شرب ریحانی کھوتی ہی اور بہتر یہ ہی کہ گوشت کے ہمراہ پکائین کہ یہ اسکا عمدہ مصلح ہی۔

میتھی کے بیج (ھ)

صفات و فوائد مشہور ہین مطلق حلبہ سے یہی مراد ہوتے ہین انکو میتھی دانہ کہتے ہین زرد غیر مدور تھوڑے سے چپٹے اور غیر مستوی ہوتے ہین - دوسرے اور بقولے تیسرے درجے مین گرم و خشک ہین - لعاب ان کا پہلے درجے مین تر ہی - ان مین سے پیلا رنگ نکالا جاتا ہی سو تولہ میتھی دانہ مین سے ۲ تولہ گاڑھا تیل نکلتا ہی - ریاح اور ورم کو تحلیل کرتے ہین پیشاب اور خون حیض جاری کرتے ہین طبیعت مین تلیین پیدا کرتے ہین ریاح کو دفع کرتے ہین سرد بیماریون کو مثل مرگی و لقوہ و فالج و گنٹھیا کے مفید ہین انکا لیپ ورم کو تحلیل کرتا ہی کان کے درد کو نافع ہی لیپ انکا رخسارون کے رنگ کو صاف کرتا ہی - میتھی کے بیج پیسنے اور پیشاب مین بدبو پیدا کر دیتے ہین انکا جوشاندہ قولنج کو نافع ہی کتاب خلاصہ مین لکھا ہی کہ سردی سے تقطیر بول کا عارضہ ہو تو میتھی کے بیج پانی مین جوش کر خشک کرکے پیسکر شہد مین بطور معجون کے ملا کر رات کو ۲ ماشہ کھایا کرین - میتھی کے بیج کچل کر گائے کے گھی مین ملا کر لیپ کرین اور رات بھر بند ھا رہنے دین تمام نارو جمع ہوکر نکل جائے گا ابن زہر کے رسالۂ عربی مین لکھا ہی کہ اسکو پیسکر عورت کی پستان پر لیپ کرنے سے دودھ مارا جاتا ہی وید کہتے ہین کہ میتھی کے بیج گرم و خشک ہین کھانسی اور متلی اور فساد بلغم کو دفع کرتے ہین بچہ ہونے کے پیچھے زچہ کے دست زائل کرنے کے لیے میتھی کے بیجون کو گھی سے چپڑ کے سینک کے پھنکی دیتے ہین گڑ مین انکا حلوا بنا کے کھلانے سے گنٹھیا کو نفع پہونچتا ہی پھوڑے کو پکاتے ہین لین طبع اور مدر بول ہین حیض کے زمانے مین خون کم نکلنے کو نفع پہونچاتے ہین پرانا استسقاء تپ کھانسی تاب تلی اور جگر کے زیادہ بڑھ جانے کو نافع ہین ان کو سینک کر اور جوش دے کر پلانے سے آنو کے دست رک جاتے ہین میتھی دانے کا بھپارا دینے سے بادی کا درد دفع ہوتا ہی انکو گڑ کے ساتھ اونٹا کے پلانے سے پیٹ کا ریاحی درد اور پھوڑا دفع ہوتا ہی میتھی دانے کا لپٹا بنا کے چبانے سے عورت کا دودھ بڑھ جاتا ہی اس پتے کے چاٹنے سے طاقت بھی آتی ہی - انکو دودھ مین اونٹا کے پینے سے بواسیر کا خون رک جاتا ہی انکو آٹے مین ملا کر ملنے سے بدن کا رنگ سدھرتا ہی انکا جوشاندہ پینے سے بواسیر کو آرام ہوتا ہی انکے اور جو کے آٹے کو سرکے مین ملا کر گالون پر پتلا پتلا لیپ کرنے سے سوجن اتر جاتی ہی - انکو بالون کے ساتھ بیس کے لیپ کرنے سے بدبو جاتی ہی انکے جوشاندے مین شہد ملا کے پلانے سے سینے کے پرانے مرض نکلتے ہین - ان کے ساتھ مچھلی کو بگھارنے سے مزہ دار ہو جاتی ہی - **مضر** گرم مزاج والون کو اور خصیون کو **مصلح** سرد چیزین اور سکنجبین ترش اور انیسون **بدل** السی کے بیج اور اکلیل الملک **مقدار خوراک** ۲ ماشہ تک اور خفقے مین ۲ - تولہ تک -

میتھی کے بیجون کا تیل - گرم و تیز ہی محلل و ملطف ہی صلابات کو ملائم کرتا ہی پھوڑے کو پکاتا ہی بہتر وہ تیل ہی

Hakeem Shoukat Ali

کہ یاسمین منتھی کی سی خوشبو آئے اور اسکے مزے مین شیرینی تلخی کے ساتھ ہو اسکے لگانے سے سر کی بھوسی دور ہوتی ہو گنج کو بھی نفع پہونچاتا ہو اگر سردی سے ہاتھ اور منھ پھٹ جائین تو اسکو موم مین ملاکر لگادین جھائین دفع کرتا ہو۔ بواسیر کے مسون پر لگانے سے ملائم کرتا ہو پیچش اور دستون کو نافع ہو زنگ مین فساد آجاے تو اسکے لگانے سے جاتا رہتا ہو۔

جنگلی میتھی

اسکا مزہ خراب ہوتا ہو بیول پیلا ہوتا ہو ندیون کے کنارے دریا سے کٹوان ہوتے ہین مرلا بھی ہو اسی کو میتھا اور بن میتھی اور ران میتھی کہتے ہین بعض کہتے ہین جنگلی میتھی علٰحدہ جنگل مین پیدا ہوتی ہو اور مرلا میتھی ہی کے ساتھ پیدا ہوتا ہو۔ اسکی پیدایش بمبئی بنگال ممالک متحدہ آلہ آباد و اودھ و راجپوتانہ اور پنجاب وغیرہ بہت ملکون مین ہوتی ہو۔

منافع آنتون کے امراض مین اکثر بچون کے دستون مین اسکا لیٹا بنا کے پلاتے ہین ان بھوت جلتسا ساگر مین یون ہی لکھا ہو۔

میٹے ٹے کو لیوز (ش)
ہٹی کی فولیا (ل)

صفات وشناخت۔ مے ٹے کو کا درخت امریکا کے ملک پیرو ضلع مین ہوتا ہو اسکا پتا دو انچ سے ۱۰ انچ تک طول مین نوکدار اور نیچے کے کنارے غیر مساوی اور سطح رگون کی وجہ سے جالدار ہوتی ہو اور نیچے کی سطح پر رونگٹے ذائقہ خوشبودار اور خفیف تلخ بو خفیف خوشبودار اور خوشگوار۔

خواص وفوائد۔ قابض ہو اسکا لیب خون بند کرنے مین بڑی قوی الاثر دوا ہو قبض کے فائدے کے لیے سفوف کی شکل مین کھلا سکتے ہین یا اسکا ٹنکچر اسطرح بنا کر مے ٹے کو چار اونس اور پروف اسپرٹ ایک پائنٹ ہو یا اسکا خیساندہ کہ باہر خون بند کرنے کے لیے زیادہ مستعمل اور موثر ہو بعض طبیبون کا قول ہو کہ پتے کی جالدار بناوٹ کی وجہ سے یہ حابس خون ہو اور خون کو عملی طور پر مے ٹے کو کا پتا بند کر دیتا ہو اسکے نیچے کی سطح کو خون بند کرنے کے لیے لگانا زیادہ موثر سمجھتے ہین معدہ اور پیشاب کی راہ سے اور پھیپھڑے سے خون آنے مین اس دوا کو کھلاتے ہین دو اونس کی مقدار مین خیساندہ دو دو گھنٹے بعد دین نکسیر کی زیادتی مین بھی اس دوا سے فائدہ ہوتا ہو۔ استحاضہ یا کسی اور وجہ سے رحم سے خون جاری ہونے مین یہ دوا دی جاتی ہو جونک کے ڈنک سے یا دانت اکھاڑنے کے بعد مسوڑے سے یا زخم سے خون جاری ہو تو پتے کے نیچے کی سطح لگانے سے فوراً خون بند ہو جاتا ہو جب عورت کے اندام نہانی سے ایک دودھ کے طور پر سفید یا بلغم کے طور پر لیسدار رطوبت آتی ہو یا کسی کو پرانا سوزاک کا عارضہ ہو تو اسکے خیساندہ کی پچکاری دین۔ **مقدار خوراک** بیس گرین تک۔

میدہ (ہ)

بکسر میم و یاے مجہول و دال مہملہ موقوف

صفات وشناخت۔ ہندوستانی دوا ہو دو قسم کی ہوتی ہو بڑی اور چھوٹی بڑی قسم کو مہا میدہ کہتے ہین چھوٹی قسم

Hakeem Shoukat Ali

کے پتے سفید ہوتے ہین اور اُنپر نقطے اور نقوش ہوتے ہین اور یہ بہت نرم ہوتی ہی بڑی قسم کا درخت سرخ ہوتا ہی اور اسکے پتون پر بھی نقطے ہوتے ہین یہ دونون درخت اب کم پائے جاتے ہین بلکہ صحیح یہ ہی کہ یہ اب شناخت نہین ہو سکتے مزہ دونون کا شیرین ہی۔

طبیعت ۔ سرد۔

خواص وفوائد ۔ ثقیل ہی حواس کو قوت دیتی ہی بدن کو مضبوط اور قوے کو توانا کرتی ہی منی اور دودھ بڑھاتی ہی شہوت زیادہ کرتی ہی پیاس بجھاتی ہی صفرا اور باد کا غلبہ دور کرتی ہی بخار اور صفراوی کھانسی کو نافع ہی بلغم اور بلغمی کھانسی پیدا کرتی ہی۔

میدہ لکڑی (ھ)

بفتح میم وسکون یاے تحتانی وفتح دال مہملہ وسکون ہا وفتح لام وسکون کاف تازی وکسر راے مہملہ ویاے معروف

کلز (سریانی)

صفات وشناخت ۔ ایک ہندوستانی درخت کی چھال ہی انطاکی نے کہا ہی کہ اسکا درخت بہت بڑا ہوتا ہی اسکے پتے چھوٹے اور سیب کے پتون کے قریب ہوتے ہین اور پھل کسی قدر سپستان سے مشابہت رکھتا ہی اور اسمین چپکنے والا لعاب ہوتا ہی رنگ سیاہ اور مزہ دار ہوتا ہی۔ برہان نے کلز بکسر کاف وسکون لام وزاے معجمہ موقوف مین کہا ہی کہ جنگلی انار کی جڑ ہی اور یہ اسکی غلطی ہی۔ شاید یہ مغاث ہندی ہی کیونکہ اسکے افعال وخواص مغاث کے قریب قریب ہین۔

طبیعت ۔ گرم وتر۔

خواص وفوائد ۔ ہڈی کے ٹوٹنے اور جوڑ سے علیحدہ ہوجانے اور موچ کے لیے مفید ہی ان فوائد کے لیے اسکا لیپ کرنا اور کھانا دونون نافع ہین۔

میسن (ع)

بفتح میم وسکون یاے تحتانی وفتح سین مہملہ وسکون نون اور میسو بھی آیا ہی

صفات وشناخت ۔ محمد بن احمد نے کہا ہی کہ میسن ایک بڑے درخت کا پھل ہی یہ درخت ملک شام مین ہوتا ہی پتے اسکے اجود کے پتون کی طرح ہوتے ہین اور اُن مین بہت سے زوائد ہوتے ہین یہ پھل چھوٹے سے چھوٹے بیری کے بیر کی برابر اور کالی مرچ سے بڑا ہوتا ہی مزہ اس پھل کا میٹھا اور اچھا ہوتا ہی رنگ پھل کا اوپر سے سیاہ اور گودا اندر سے سفید نکلتا ہی اس مین تیز خوشبو ہوتی ہی دفع بعض کے نزدیک نکو بنا ہوتی ہی بعض نے گول بتائی ہی گیلانی کہتا ہی کہ دیار بکر مین ایک قسم اس کی انجوان کی طرح ہوتی ہی شاید انجوان کی قسم ہی اسکی لکڑی کا رنگ سرخی وسیاہی مائل ہوتا ہی اور سخت اور خوشبودار ہوتی ہی اور اسکی دو قسمین ہین جنگلی اور باغی۔

طبیعت ۔ باغی قسم معتدل ہی اور جنگلی قسم دوسرے درجے مین گرم وخشک ہی۔

خواص وفوائد ۔ اسکا پھل پیٹ مین قبض پیدا کرتا ہی معدے کو قوت دیتا ہی رطوبات کا تنقیہ کرتا ہی اعضا مین تری پیدا کرتا ہی اسکے جوشاندے سے بالون کو دھونے سے اُنکی جڑین مضبوط ہوجاتی ہین اور گرنے سے رک جاتے

Hakeem Shoukat Ali

ہین اسکی جڑ کو پکا کر لیپ کرنے سے ورم نرم ہو جاتے ہین ملک شام مین اسکے پھل کا دود مو کھانسی کے لیے استعمال کرتے ہین اور دانے بھی کھانسی کے لیے کام مین لاتے ہین اسکی لکڑی کے برادے کے جوشاندے سے حقنہ کرنے سے آنتون کے پھوڑے اور پیچش جاتی رہتی ہی اگر عورت کے اندام نہانی سے عرصے سے رطوبت جاری ہو تو اسکے جوشاندے کی پچکاری لگانے سے نفع ہوتا ہی بلکہ خون جاری کو بھی اسکی پچکاری روک دیتی ہی اسکی شاخون اور جڑ کو پیسکر سخت اورام پر لیپ کرین تو وہ تحلیل ہو جائین ۔ جالینوس نے یمن مین لکھا ہی کہ یہ دوا جگر کو بانی صحت نفع پہونچاتی ہی ۔ **مضر** دماغ اور سر ۔ **مصلح** زردہٴ بیضہ ۔ **مقدار خوراک** ۲ ماشہ ۔

میسنون (یونانی)

بفتح میم وسکون یاے تحتانی وفتح سین مہملہ وضم نون وسکون واو ونون ۔ کرم ایوب (ف)

صفات وشناخت ۔ ایک سخت جسم ہی نیلا اور لمبا چھوہارے کی گٹھلی کے برابر بلکہ اس سے بڑا بھی رنگ جھاگ میلا ہوتا ہی تھوڑا سا نرم ہوتا ہی بعض کہتے ہین کہ یہ ایک قسم کا سمندر جھاگ ہی پتھر نہین جیسا کہ سمندر جھاگ مین مذکور ہو چکا ۔

طبیعت ۔ گرم وخشک ۔

خواص وفوائد ۔ اسکا پینا استسقا اور تلی کے لیے مفید ہی پتھری توڑ کر نکال دیتا ہی گردے کا درد مٹاتا ہی حیض کا خون کھول دیتا ہی اسکو باریک پیسکر پھوڑون پر چھڑکنے سے رطوبات خشک ہو کر بھر جاتے ہین سر کی پھڑیون کو بھی سکھاتا ہی باقی تمام افعال مین سمندر جھاگ کی طرح ہی ۔

میعہ یابسہ

بکسر میم ویاے ساکن وفتح عین مہملہ

صفات ۔ اسکی دو قسمین ہین سائلہ اور یابسہ سائلہ کا بیان سلارس مین ہو چکا یابسہ کا بیان یہان ہوتا ہی ۔ میعہ کے درخت کے اجزا کو کوٹ کر نچوڑ کے سیال اور صاف کو میعہ سائلہ اور پھوک کو میعہ یابسہ کہتے ہین اور بعض کہتے ہین کہ اجزاے درخت کو ملکر رس نچوڑتے ہین جبتک یہ رس پتلا رہتا ہی میعہ سائلہ ہی اور جب خشک ہو جاتا ہی میعہ یابسہ کہلاتا ہی اور بعض کہتے ہین کہ اجزاے درخت کو پانی مین جوش دیکر ملکر صاف کرکے یہانتک پکاتے ہین کہ وہ جم جاتے ہین اور یہ میعہ یابسہ کہلاتا ہی یہ سیاہ اور بھاری ہوتا ہی ۔

طبیعت ۔ میعہ سائلہ سے زیادہ گرم وخشک ہی ۔

خواص وفوائد ۔ قابض ہی دستون کو روکتا ہی اسکی دھونی دماغی رطوبت کو ناک کی طرف کھینچتی ہی لقوے کو دور کرتی ہی اسکی دھونی سے ہواے وبائی صاف ہوتی ہی اسکا استعمال خون بواسیر اور حیض کو نافع ہی پیٹ سے بچہ گرتا ہی اگر رحم کا منھ ملجاے تو کھولتا ہی رحم کی صلابت کو دور کرتا ہی تمام افعال وخواص مین سلارس (میعہ سائلہ) کی طرح ہی ۔ **مضر** دردسر پیدا کرتا ہی پھیپھڑے کو نقصان پہونچاتا ہی ۔ **مصلح** دردسر کے لیے سونف اور پھیپھڑے کے لیے مصطگی ۔ **بدل** جاوشیر **قدر خوراک** ۲ ماشہ تک ۔

مے فختج

بفتح میم وسکون یاے تحتانی وضم فا وسکون خاے نقطہ دار وفتح تاے فوقانی وسکون جیم تازی معرب ہی مے پختہ کا

Hakeem Shoukat Ali

گیلانی نے قانون کی شرح مین مے مختج فا کی جگہ باے موحدہ سے لکھا ہو

صفات - انگورون کا رس ہو کہ جسکو جوش کرتے ہین اور دو تہائی سے زیادہ نہین جلاتے بس گاڑھا ہو جاتا ہو اور مزے مین کچھ ترشی ہوتی ہو - گیلان مین اسکو دوشاب ترش کہتے ہین کبھی اسمین الائچی کے بیج جاے فل اور ونگ وغیرہ بھی ملاتے ہین ابن جزلہ نے منہاج مین اسکے بنانے کا یہ طریقہ لکھا ہو کہ انگورون کے رس کو یہانتک پکاوین کہ دو تہائی جلکر ایک تہائی رہ جاے پھر اسکے دو حصے کے مقابلے مین ایک حصہ شہد یا کھانڈ ملاکر اتنا پکاوین کہ قوام تیار ہو جاے - مولانا نفیس نے لکھا ہو کہ مثلث کا نام ہو اور یہ بھی انھون نے کہا ہو کہ انگورون کا رس ہو کہ جسکو جوش دے کر تین حصے جلا کر ایک حصہ باقی رکھ لیتے ہین -

طبیعت - گرم دوسرے درجے مین اور خشک پہلے درجے مین -

خواص و فوائد - سینے اور پھیپھڑے کے موافق ہو ہر قسم کی چھینک مین نفع دیتا ہو پاخانہ اس سے کھلکر ہوتا ہو باہ کو قوت دیتا ہو شیخ کہتا ہو کہ اس سے تھوک نکلنے لگتا ہو اس لیے اس شربت خشخاش مین جو دیا قوذا کے نام سے مشہور ہو ملاتے ہین تاکہ تھوک نکلنے لگے اور درد گردہ و مثانہ کو نافع ہو شمس الدرر کے مولف نے لکھا ہو کہ بعض کہتے ہین کہ وہ مثلث ہو اور جو کھانسی کی دواؤن مین شامل کیا جاتا ہو اسے اسطرح بناتے ہین کہ پکے ہوے انگورونکو خوشے مین سے جدا کرکے رات بھر بھنے دیتے ہین تاکہ صاف رس نکل آئے پھر تہھر کی یا مٹی کی ہانڈی مین اتنا پکاتے ہین کہ تہائی باقی رہجاتا ہو یہ ایک قسم کی شراب شیرین ہو مگر اس مین نشہ نہین ہوتا بعض آدمی اسے استعمال کرتے ہین کبھی بجاے انگورون کے مویز سے بھی بناتے ہین اور دونون سادہ بھی تیار کیے جاتے ہین اور مناسب دوائین بھی ملائی جاتی ہین - یہ سینے کی خشونت کو مٹاتا ہو مثانے کو نافع ہو قطرہ قطرہ پیشاب آنے اور بار بار پیشاب آنے کو نافع ہو یاد رکھو کہ صاحب مخزن نے جو اسکو ترشی مائل لکھا ہو جیساکہ اوپر لکھا جا چکا ہو ایسا مے مختج سینے اور پھیپھڑے اور کھانسی وغیرہ کے لیے موافق نہ ہوگا - **مضر** پیٹ پھلاتا ہو اور زیادہ کھانے سے گرم مزاج والون مین گاڑھا صفرا پیدا ہوتا ہو **مصلح** تولید صفرا کے لیے سرد و ترش میوے **بدل** انگور کا دوشاب -

میل (ف)

بفتح میم و سکون یاے تحتانی و لام موقوف - وسخ (ع) ، چرک (ف)

صفات - جب مطلق میل بولتے ہین تو آدمی کے بدن کا میل مراد ہوتا ہو میل وہ فضلات ہین جو آدمی کے بدن مین سے مسامات کے ذریعہ سے باہر کی طرف کھنچ آتے ہین جس بدن مین فضول تر اور لطیف زیادہ ہون میل بھی اُن مین زیادہ ہوتا ہو بہتر وہ میل ہو جو سبز رنگ اور خوشبودار ہو -

طبیعت - گرم و خشک ہو اور کم سے کم پہلے درجے مین گرم و خشک ہوتا ہو اور بدن کی خصوصیت کی وجہ سے زیادہ گرم و خشک بھی ہوتا ہو اور غذا اور اعضا اور سرزمین کو بھی اس امر مین مداخلت ہو -

خواص و فوائد - آدمی کے کان کا میل ہر قسم کے بدن کے میل سے قوی التاثیر ہو اور پہلوانون کا میل حمام کے میل کی طرح ہو اسکے جمع ہونے کی دو صورتین ہین یا تو بدن کو تیل ملنے اور گرد و غبار لگنے سے پیدا ہوتا ہو یا جس مکان مین کسرت کرتے ہین اُنکی دیوارون پر اُنکے پسینے کے ابخرات سے جمع ہو جاتا ہو ہر شے کا میل اُسکے تابع ہو کیونکہ

Hakeem Shoukat Ali

اُسکا فضلہ ہر غرض کہ گرمی پیدا کرتا ہی بہت جاذب ہی تحلیل کرتا ہی اعتدال کے ساتھ نفیخ پیدا کرتا ہی ہر جاندار کا میل پیکان اور خار بدن کے اندر سے جلد بدن کی طرف جذب کر لیتا ہی اگر اُنگلی مین چھلوڑی نکل آئے اور وہ ابھی پکی نہ ہو تو اسکے لگانے سے نفع ہوتا ہی اور دوسرے تمام آن ورمون کو جو ناخن کے پاس ہون مفید ہی ہونٹ پھٹ جائے تو اسکے لگانے سے شروع مین نفع پہونچتا ہی پھوڑون اور زخمون کا ورم دفع کرتا ہی اور اُنکو بھرتا ہی اس سے انھی کا زہر زائل ہوتا ہی بیاننک بیان کان کے میل کا تھا۔ پہلوانون کا میل اعتدال کے ساتھ منفیخ اور محلل اور جالی ہی اسکے سبب سے پستان کا ورم بکھرتا ہی اور اُسکی سوزش تسکین پاتی ہی اور پستان کیطرف مواد نہین گرنے دیتا معمولی آدمیون کے بدن کا میل اگر موم روغن کے ساتھ لگادین تو ورم نرم ہو جائین اور پک کر پھوٹ جائین خراب زخمون پر لگائین یا سکھا کر پیسکر اُنپر برک دین تو اُنکو صاف کر دے جو میل کشتی کرنے اور بدن پر گرد کے جمنے سے بنتا ہی اُسکو دھرن کی گانٹھ پر لگانے سے بڑا نفع ہوتا ہی پہلوانون کے بدنون کا میل عرق النسا پر لگانا مفید ہی اگر انگلیون مین سختی آجائے تو اُسکا لگانا فائدہ پہونچاتا ہی ہڈی کے ٹوٹ جانے اور اکھڑ جانے اور چوٹ لگنے مین مومیائی کا کام دیتا ہی اسکی دھونی سے پرانی کھانسی جاتی رہتی ہی بدن کا میل اور حمام کے اندر کا جما ہوا میل مقعد کے زخم اور بواسیر کے زخم کو نافع ہی اگر بچھون کے زخمون پر لگائین تو بھر جائین اسکو کھانے سے بیہوشی آتی ہی استسقا پیدا ہو جاتا ہی بلکہ آدمی مرجاتا ہی۔

مِیل فَرن دش

(نی لکس ماس دل)

صفات و شناخت۔ ایس پی ڈیم نی لکس ماس ایک چھوٹا سا پیڑ ہی جو مشتمل ہی جڑون اور تیون پر خاص جڑ کی گرہ طول مین پون انچ سے ایک انچ تک ہوتی ہی البتہ تیون کے ڈنٹھل لگے رہنے سے بظاہر دو انچ یا زیادہ طول مین معلوم ہوتی ہی جو ڈنٹھل کہ خمدار بھورے سیاہ رنگ کے ہوتے ہین گرہ مثل ایک گچھے کے اور جالدار ہوتی ہی یعنی مشتمل ہی چھوٹے چھوٹے ٹکڑون پر جو آپس مین مثل گچھے یا جھنڈ کے اس طور پر گتھے اور لگے رہتے ہین کہ سطح جالدار مثل پشت ماہی کے معلوم ہوتی ہی رنگت باہر سے بھوری اور اندر سے سفید زردی مائل یا بھورا پن لیے ہوئے بو ہلکی مگر ناگوار ذائقہ اول شیرینی لیے ہوئے اور کسیلا بعد ازان تلخ اور جی متلانے والا۔

خواص و فوائد۔ نہایت عمدہ اور سریع التاثیر قاتل کرم ہی اور اکثر اسکے کھانے سے کوئی علامات ناگوار پیدا نہین ہوتین اسکے استعمال سے دو یا تین گھنٹے بعد روغن بیدانجیر یا کسی اور دوا کا مسہل دینا چاہیے۔

مینگلی (ہ)

بفتح میم و سکون یائے تحتانی و میم ثانی موقوف و کسر لام و یائے آخر ساکن

صفات و شناخت۔ ایک ہندوستانی گھاس ہی ربیع کی فصل مین گیہون کے کھیت کے اندر پیدا ہوتی ہی پتے میتھی کے پتون سے ذرا بڑے اور پھول نیلے ہوتے ہین۔

خواص و فوائد۔ غرغرہ اسکے جوشاندے کا خناق کے لیے نافع ہی اور اس کو پیس کر پھوڑے پھنسی پر باندھنا مفید ہی۔

Hakeem Shoukat Ali

مَینْا (ھ)

بفتح میم وسکون یاے تحتانی وفتح نون وسکون الف اس ہندی کے لفظ کو شاہد گیلانی نے فارسی مین باندھا ہے بیت
شعلہ در سایہٴ زلفت گل شبو گردد * بلطمے پیش تو مینا ے سخنگو گردد

صفات وشناخت - مشہور پرند ہو سیاہ رنگ اور پلکون کے آس پاس کا رنگ زرد ہوتا ہو بہت تیز اُڑتا ہو اُڑنے وقت پرون سے آواز نکلتی ہو اس کے پانون چھوٹے ہوتے ہین جب اس کے پانون کاٹ دیتے ہین تو اُڑ نہین سکتا جیسا کہ آدمی کے ہاتھ کاٹ دیتے ہین یا باندھ دیتے ہین تو بھاگ نہین سکتا تعلیم سے باتین کرنے لگتا ہو اور آدمی سے اکثر محبت کرنے لگتا ہو - دیسی مینا کو گل گنجیا کہتے ہین (کاف فارسی اول کے ضمے اور لام کے سکون اور کاف فارسی دوم کے ضمے اور جیم فارسی کے سکون اور یاے تحتانی کے فتحہ اور الف کے سکون سے) یہ بھی تعلیم پالیتی ہو اور اسکے بھی پلکون کے آس پاس زردی ہوتی ہو مگر ڈھڈو (بفتح دال ثقیل مخلوط بہا وتشدید دال ثقیل دوم مضموم وواو مجہول) جو اسکی قسم سے ہو آدمی سے اُنس کم پکڑتی ہو اور نہ تعلیم پاسکتی ہو اسکی پلکون کے آس پاس رنگ سرخ ہوتا ہو اسی کو گل گل (بفتح ہر دو کاف فارسی وسکون ہر دو لام) بولتے ہین امیر اللغات سے مستفاد ہوتا ہو کہ ابلقا بھی مینا کی قسم مین داخل ہو اور وہ ایک طائر خوش آواز ہو جسکو پالتے ہین پر سیاہ اور پوٹا سفید ہوتا ہو یہی وجہ ہو کہ اسکو ابلقا (بفتح الف وسکون باے موحدہ وفتح لام وفتح قاف وسکون الف) کہتے ہین جسامت مین توے کے برابر ہوتا ہو - سودا کا شعر ہو ؎ کیا کبوتر کیا بٹیری کیا بٹیرے * قمری اور تیتر توے اور ابلقے *

طبیعت - گوشت مینا کا گرم وخشک ہو بعض کہتے ہین کہ تری وخشکی مین معتدل ہو اور یہ راے ویدون کی معلوم ہوتی ہو -

خواص وفوائد - گوشت اسکا قوت باہ کو ترقی دیتا ہو بھوک بڑھاتا ہو بینائی کو قوت دیتا ہو پلی ہوئی مینا کے گوشت کا کھانا بہتر ہو خون فاسد نہین پیدا کرتا ہو دماغ کو قوت دیتا ہو سرد مزاج والے مین اعتدال پیدا کرتا ہو سنگ گردہ ومثانہ کو توڑتا ہو اسکو جلاکر کوٹنے کی خشکی بڑے زخمون پر چھڑکنا نافع ہو - بیٹ اسکی داد اور چھائین کو دور کرتی ہو وید کہتے ہین کہ اسکا گوشت عقل کو بڑھاتا ہو بھوک زیادہ کرتا ہو اعضا کو قوی کرتا ہو قابض شکم ہو چوٹ کو نفع پہونچاتا ہو بلغم اور کھانسی اور دق کو دور کرتا ہو - اور گلگلیا اور ڈھڈو کا گوشت بادی اور گران اور حابس بول ہو مضر دماغ کو اور گرم وخشک مزاج والے کو مصلح روغن یا چقندر کے پانی کے ساتھ پکانا اور سرکہ اور چاشنی دار اناردانہ -

مَینْ پھل (ھ)

بفتح میم وسکون یاے تحتانی ونون موقوف وفتح پاے فارسی مخلوط بہا وسکون لام اور اودری مین مینڈل یاے معروف ونون اور دال ثقیل مفتوح سے بھی کہتے ہین سنسکرت مین مدنہ نام ہو عربی مین جوز القے بولتے ہین -

صفات وشناخت - ایک ہندوستانی درخت کا پھل ہو یہ بیشتر ہندوستان مین اکثر جگہ ہوتا ہو اسکے درخت دس بارہ فٹ اونچے ہوتے ہین اسکے سیدھے تنے کی گولائی دو سے چار فٹ کی ہوتی ہو اسکی بہت سی پتلی پتلی شاخین لگتی ہین چھال آدھ انچ موٹی کچھ بھوری سفید رنگ کی کھردری سفید چھینٹے دار اور سل پڑی ہوئی ہوتی ہو کبھی کبھی پوری سفید

Hakeem Shoukat Ali

ہو جاتی ہی ملک کے اختلاف سے اسکی صورت اور شکل بہت بدل جاتی ہی اسکے ایک انچ یا ڈیڑھ انچ لمبے سخت کانٹے لگتے ہین اسکے پتے نوکدار اور دونون طرف سے کھردرے ہوتے ہین اُنپر سخت رونگٹین ہوتے ہین کچھ ہرے پیلے یا اکثر سفید رنگ کے اور خوشبودار علیحدہ علیحدہ یا دو تین پھول ایک ایک جگہ لگتے ہین اسکا ایک یا ڈیڑھ انچ لمبا پھل گول اور انجیر صحرائی سے بڑا چھوٹے کاغذی لیمو کے برابر اور اوپر سے صاف ہوتا ہی اور پکنے پر پیلا پڑجاتا ہی اسکے پھل کے گودے کے بیچ مین دو خانے ہوتے ہین اُن مین بیج رہتے ہین جو بہیدانے کے مشابہ ہوتے ہین اسکا پوست مستعمل ہی بہتر تازہ و کرم ناخوردہ ہی مزہ تلخ و کبسا ہوتا ہی۔

طبیعت۔گرم وخشک دوسرے درجے مین اور بعض کے نزدیک تیسرے درجے مین۔

خواص و فوائد۔ بلغم کو دفع کرتا ہی اور قے لاتا ہی دست آور ہی دماغی بیماریون کو مفید ہی اعصابی بیماریون کو نافع ہی کھانسی لقوہ فالج دمہ اور ہانپنا دفع کرتا ہی کوڑھ اور پھوڑے پھنسی کو مفید ہی ریاح کو تحلیل کرتا ہی پیٹ کا نفخ دور کرتا ہی اسکا فرزجہ فرج مین رکھنا اسکو تنگ کرتا ہی اگر مین پھل کا مغز کوٹ چھان کر روز ایک ماشہ کھایا کرین تو مرض ضیق جاتا رہے ایک مین پھل رات کو پانی مین بھگو دین اور صبح کو جوش کرکے صاف کرکے یرقان کے مریض کو پلائین تو قے اور دست ہو کر صحت ہو جائے گی۔ وید کہتے ہین کہ مین پھل چرپرا گرم کڑوا مقیٔ محلل مسہل مدر پھاڑنے والا ہلکا شیرین سرد کسیلا اور گرم ہی منی پیدا کرتا ہی بخار مین جو بیہوشی ہوتی ہی اسکو مٹانے کے لیے مین پھل کے پیڑ کی چھال کی پھنکی دینی چاہیے اور اسکا لیپ بھی کرنا چاہیے اسکو گوبر مین ملا کے لیپ کرنے سے چوٹ کا درد دفع ہوتا ہی اسکو شہد مین ملاکر چٹانے سے آنو اور دست رکتے ہین اسکے پھل کی چھال قے نہین لاتی صرف تھوڑی اُبکائی پیدا کرتی ہی دو یا تین مین پھل کے مغز اور بیجون کو تھوڑے سے پانی مین دس پندرہ منٹ پیس کر آٹھ یا دس تولہ پانی مین چھان کے پلا دینا چاہیے پلانے کے بعد اگر دس منٹ مین ابکائی اور قے ہونے لگتی ہی گرم پانی پلانے سے قے کی حاجت بڑھتی ہی اس سے بغیر تکلیف کے قے ہوتی ہی اسکے مغز کی تھوڑی سی مقدار دینے سے ابکائی ہوتی ہی سوکھی کھانسی مین بلغم پیدا کرنیکے لیے اسکا تھوڑا سا مغز دینا چاہیے جاڑے بخار کا دورہ گھٹ جانے کے بعد اسکے تھوڑے سے مغز کی پھنکی دینے سے پسینا ہو کے بخار اُتر جاتا ہی اسکے مغز مین کچھ افیم ملا کے کھلانے سے دست اور آنو موقوف ہو جاتے ہین۔ استعمال کے لیے اسکا سفوف بنانے کا یہ قاعدہ ہی کہ مین پھل کے چھلکے کو دور کرکے مغز اور بیجون کو تھوڑا سا پیس کے موٹے کپڑے مین یا معمولی چھلنی سے چھان لینا چاہیے جس سے اسکے بیجون کے چھلکے الگ نکل جاوین پھر اُس چورے کو بہت مہین پیس کے مہین کپڑے سے چھان کر کاگ دار بوتل مین بھر دینا چاہیے قے کرانے کے لیے اُس سفوف کی ۲۰ رتی سے ۳۰ رتی تک کی مقدار دینی چاہیے آنو کے دست مٹانے کے لیے ۱۰ رتی سے ۱۵ رتی تک دینی چاہیے اور اُبکائی بلغم اور پسینا پیدا کرنے کے لیے ۲ سے ۵ رتی تک دینی چاہیے کیڑے مارنے کے لیے اور رحم مین سے چھچھڑے ریشہ نکالنے کے لیے اسکے مغز کا استعمال کیا جاتا ہی بچون کے دانت آنے کے وقت مین یکایک کوئی مرض یا بخار ہو جاتا ہی اسکو مٹانے کے لیے اسکے موٹے سفوف کو زبان اور تالو پر لگا دینا چاہیے۔ گٹھیا کی سوجن پر اسکا لیپ کرنے سے ورم تحلیل ہو جاتا ہی پیپ دار پھوڑے پر مین پھل اور دیوچھنی کا لیپ کرنے سے جلدی پک کے پھوٹ جاتے ہین جلد بدن کے امراض مین اسکا لیپ بہت نافع ہی جانورون کی دھوون مین اسکو پیس کے ناف پر لیپ کرنے سے پیٹ کا ریاحی درد جاتا رہتا ہی مین پھل

Hakeem Shoukat Ali

ے چوتھائی ٹکڑے کو ایک بڑی الائچی کے دانوں کے ساتھ پان میں رکھ کے باری کے دن کھلانے سے تجاری زائل
ہو جاتی ہے اسکو گائے کے دودھ کے ساتھ سعوط کرنے سے آدھا سیسی مٹتی ہے اسکو کنگی کے ساتھ یا کانجی کے ساتھ پیس کر
ات پر لیپ کرنے سے رباحی درد مٹتا ہے۔ **مضر** جگر **مصلح** گوند رب السوس و لیمو بدل بوزہ ارمنی اور رائی اور
ریق سفید **مقدار خوراک** ۲۔ ماشہ سے ، ماشہ تک۔

مینڈک (ج)

بکسر میم و سکون یاے تحتانی مجہول و نون غنہ و فتح دال ثقیل و سکون کاف تازی غوک (ف) ضفدع (ع)
صفات۔ مشہور جانور ہے کہ تر زمینوں اور پانی میں رہتا ہے نہری اور بحری اور جنگلی ہوتا ہے مطلق سے نہری مراد ہوتا
ہے اور جنگلی میں ہمیت ہے مینڈک کی پیشانی میں بھوؤں کے پاس دو ابھری ہوئی چیزیں پستان کی طرح ہوتی ہیں
ان کو نچوڑ کر نکال لیتے ہیں اُسے مستی غوک کہتے ہیں۔ امساک اور باہ کے نسخوں میں اکثر مستعمل ہے اس مستی
کے حاصل کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ پان یا کیلے کا پتا اسکے سر پر لپیٹ کر خوب نچوڑیں اور رطوبت کو پتے پر سے چھوٹا کر
اُسی وقت کام میں لے آئیں زیادہ دیر رہنے سے ایسی سخت ہو جاتی ہے کہ کاٹنے سے بھی نہیں کٹ سکتی مینڈک
کے جملہ اقسام کا دستور ہے کہ جب مادہ انڈے دیتی ہے تو وہ اُن انڈوں کی حفاظت نہیں کر سکتی اسلیئے نر وہ انڈے
اپنے پاس رکھا کرتا ہے۔
طبیعت۔ سرد درجہ تیسرے میں خشک پہلے درجہ میں جنگلی حرارت قوی سے خالی نہیں۔
خواص و فوائد۔ نہری دافع زہر ہے مضفضہ نہری کے جوشاندے کا دانتوں کے درد کو مفید ہے اسکو چیر کر باندھنے
سے کانٹا اور تیر نکل آتا ہے اور اسکے ضماد سے سیلان خون بند ہو جاتا ہے زخم بھر جاتا ہے خصوصاً اسکے گوشت کو
جلا کر لگانے سے زخم جلد بھر جاتا ہے اسکے بھیجے کو جلا کر لگانے سے سیلان خون کو نفع ہوتا ہے اور اسکا نفوخ نکسیر
کو بند کرتا ہے جس شخص نے بیر لگایا ہو مینڈک کی ران میں ڈورا باندھ کر اسکو لگا دیں بیر اُس سے جھٹ کر
نکل آئے گا کہتے ہیں کہ دریائی اور بستانی مینڈک کی چربی کو دانت پر لگایا جائے تو اکھڑ جائے یہاں تک کہ چوپائے
کے دانت بھی گر جاتے ہیں اسکا شوربا اور دام پرورد انا مفید ہے اسکے ہاتھ پاؤں اور آلائش دور کر کے بکری کے گردے
کی چربی کے ساتھ خوب پکا کر گرم گرم بواسیر پر لگانا مفید ہے مینڈک کی بڑی ہڈی سے ہانڈی کا جوش بجھ جاتا ہے خاصکر
جب کہ جنگلی ہو اگر اسکو بھیڑ یا بکری پر باندھ دیا جائے تو کبھی نہ بیٹھے۔ اسکا خون چینوٹی کے انڈوں اور تھوڑے
سے نوشادر کے ساتھ بالوں پر لگانے سے دور ہو جاتے ہیں اگر بار بار لگا دیں تو پھر بالوں کا نکلنا موقوف ہو جاوے
اسکو روغن زیتون اور نمک کے ساتھ پکا کر کھانا جذام اور کیڑوں کے زہر کے لیئے تریاق کا حکم رکھتا ہے ایک قسم کا
مینڈک ہے جو درختوں کی جڑوں میں رہتا ہے بہت چھوٹا ہوتا ہے اگر اسکو ہموزن حب القطن (بنولون) کے ساتھ
جلا کر آنکھ میں لگائیں تو ناخونے کے پانی کو روک دے جو مینڈک نیستان میں رہتا ہے اور سبز یا زرد یا سیاہ ہوتا ہے اُس کا
گوشت کھایا جاے یا دریائی سرخ مینڈک کا گوشت کھایا جاے تو منی جاری ہو جاتی ہے پھر بدن سیاہ ہو جاتا
ہے ورم بھی آجاتا ہے اور قے شروع ہو کر اور آنتوں میں ورم اکثر مرجاتا ہے کبھی زرد و سیاہ مینڈک کے کھانے سے بھو
ہو جاتی ہے کھٹی ڈکاریں آنے لگتی ہیں قے اور اُبکائی پیدا ہو جاتی ہے بدن کا رنگ خراب ہو جاتا ہے دل میں درد
خواتم

Hakeem Shoukat Ali

پیٹ اور پنڈلیوں میں ورم پیدا ہو جاتا ہے پس اسکا اسطرح علاج کریں اول قے کرائیں یہانتک کہ خوب تنقیہ ہو جائے حمام کرائیں۔ سکنجبین دین اور دار چینی ملاکر شوربا پلائیں اور شراب بھی مفید ہے دوا ءالکرکم وغیرہ کھلائیں اور جو ان عوارض سے صحت پالیتا ہے ایسا بہت کم ہوتا ہے کہ اُسے استسقا عارض نہ ہو جائے یا دانت نہ گر جائیں۔

مینڈھا (ھ)

بکسر میم وسکون یائے مجہول ونون غنہ وفتح دال ثقیل مخلوط بہاو سکون الف

صفات و فوائد۔ بھیڑ کا نر ہے اور مادہ کے گوشت سے نر کا گوشت عمدہ ہوتا ہے اسکا پتا آنکھ میں لگانے سے نزول الماء کو نفع کرتا ہے اسکا گوشت خوب گلاکر ہمیشہ شوربا پینا بدن کو فربہ کرتا ہے خفقان کو دور کرتا ہے وبا اور طاعون کے موسم میں اسکا گوشت زیادہ نہ کھانا چاہیے کیونکہ خون زیادہ پیدا کرتا ہے گوشت اسکا بہ نسبت بکری کے گوشت کے نفاخ ہے گرم مسالا مصلح ہے۔

مینڈھا سنگی (ھ)

بکسر سین مہملہ ویائے تحتانی مجہول ونون غنہ وفتح دال ثقیل مخلوط بہاو سکون الف وکسر سین مہملہ وخفائے نون وکسر کاف فارسی ویائے تحتانی معروف فارسی کی کتابوں میں یوں ہی لکھا ہے ہندی کی کتابوں میں لفظ مینڈھا میں نون غنہ نہیں۔ مارواڑ میں یائے معروف کے بعد نون غنہ بولتے ہیں اور برج بھاشا میں بجائے سین مہملہ کے سین معجمہ کا تلفظ ہے اسکو اترن بھی کہتے ہیں کوئی دوسری چیز نہیں ان بھوت چلتسا ساگر میں دونوکو علحدہ علحدہ سمجھا ہے

صفات و شناخت۔ ایک ہندوستانی بیل ہے جو دور تک پھیلتی ہے درختوں اور دیواروں پر چڑھتی ہے۔ ڈالیاں اسمیں بہت سی ہوتی ہیں پتے گلو کے پتوں کی طرح اور اُنسے ذرا سخت ہوتے ہیں اور رنگ اُنکا تیرگی مائل ہوتا ہے اور پھول سفید ہوتا ہے اور بعض نے جو زرد لکھا ہے تو شاید وجہ یہ ہو کہ رنگ اُسکا سفیدی اور زردی کے بین بین ہو اور پھل دو دو ایک ایک جگہ لگتے ہیں شکل اُنکی آک کے پھلوں کی سی ہوتی ہے اُنکے اوپر کانٹے ہوتے ہیں اندر اُنکے روئی بھری ہوتی ہے جب پھٹتے ہیں تو روئی سفید رنگ اون کی طرح ان میں سے اُڑتی ہے اور بیج آک کے بیجوں کی طرح ہوتے ہیں اور ہر ایک جڑ سے اُسکے دودھ نکلتا ہے یہ بھی دودھی کی ایک قسم ہے اسی لیے بھینسا دودھی اور مینڈھا دودھی کہتے ہیں اس بیل میں کانٹے ہوتے ہیں مُڑے ہوئے بطور مینڈھے کے سینگ کے مگر سخت نہیں ہوتے۔

طبیعت۔ گرم و خشک تیسرے درجے میں۔

خواص و فوائد۔ اسکے پتوں کو پکاکر کھانا اور پیسکر پینا پیٹ کے کیڑے دفع کرتا ہے حتی کہ گھوڑے کو دینے سے اُسکے کیڑے مرجاتے ہیں ہاضم ہے بھوک پیدا کرتا ہے اسکو داد پر لگانے سے مٹ جاتا ہے لیکن اول خراش ڈالدیتا ہے اسکی روئی بواسیر کے مسے پر باندھنا نافع ہے اور پھل سے تازہ روئی نکال کے زخم پر باندھیں تو فوراً لہو بند ہو جائے اور گوشت تازہ جلد پیدا ہو جائے اسکا دودھ بدن پر لگانے سے مواد کو اندر سے جلد کیطرف کھینچ لیتا ہے مگر زخم ڈالدیتا ہے۔ وید کہتے ہیں کہ تیز و تلخ ہے امراض بلغمی کے پھوڑوں کو آنکھ کے درد کو اور کھانسی کو نافع ہے بلغم و صفرا کو چھانٹتی ہے سودا پیدا کرتی ہے سانپ کے کاٹے ہوئے آدمی کو اسکی جڑ کا جوشاندہ پلاتے ہیں

Hakeem Shoukat Ali

اسکی جڑ کو گھس کر سانپ کے کاٹے ہوے عضو پر لگاتے ہین اسکے پتون کو چاب کے چوسنے سے زبان ایسی ہوجاتی ہو کہ اُسکو مٹھاس کا حس نہین رہتا ہو اور جبتک اسکے پتون کا زبان پر پورا اثر نہ ہو تب تک زبان پر نون کا سا مزہ بنا رہتا ہو اس سے زبان کو کسی چیز کے کڑوے پن کا بھی حس نہین ہوتا ہو جو کونین وغیرہ کڑوی چیز کھلائی جاوے تو اسکا مزہ مٹی کی طرح آتا ہو یا اس سے زبان کو کسی مزے کا حس نہین رہتا ہو اسکے خالص رس کی دس بوند سے لے کر ایک ماشہ تک بچون کو دینے سے اُن کو قے ہو کے پیٹ کے امراض کو نفع ہوتا ہو بچون کی کھانسی اور ڈبے کو اسکا خالص رس پانچ رتی نفع کرتا ہو بچون کو اسکے پتون کا جوشاندہ پلانے سے اُنکے پیٹ کے کیڑون کا مادہ مٹتا ہو اسکے پتون کے خالص رس مین چونا ملا کے لگانے سے ہاتھ پیرون کی گٹھیا کی سوجن زائل ہوتی ہو سرطان پر اسکے پتون کا ضماد کرنے سے اُسکا زخم جلدی بھرتا ہو اسکا اور کالی تلسی کے پتون کا رس نکال کے پلانے سے بچون کو بغیر تکلیف کے قے ہو جاتی ہو اسکے پتون کے ساتھ اجواین کو پیس کر گرم کر کے گولی بنا کے کھانے سے کھانسی مٹتی ہو

باب النون

نارجیل دریائی

بفتح نون وسکون الف وکسر راے مہملہ وکسر جیم تازی وسکون یاے تحتانی مرہٹی اور مارواڑی مین زہری ناریل کہتے ہین

صفات وشناخت ۔ مخزن الادویہ مین لکھا ہو کہ ایک دریائی درخت کا پھل ہو اسکا درخت ناریل کے درخت کی طرح ہوتا ہو خط استوا کے قریب ایک جزیرے مین ملتا ہو قریب ڈیڑھ سو برس کے ہوے کہ اسکی منفعت پر اطلاع پائی ہو اسکا پھل لمبا اور دو دو جڑوان ہوتے ہین اور ہندوستانی ناریل کی طرح جس مین سے کھوپرہ نکلتا ہو اسکے بھی تین پوست ہوتے ہین دوسرا پوست اس کھوپرے والے ناریل کے پوست سے بھی سخت ہوتا ہو اور صاف ہوتا ہو اور تیسرا پوست جو مغز سے ملا ہوا ہوتا ہو تھوڑا سا موٹا ہوتا ہو اور مغز بھی موٹا اور سخت اور کم ریشہ ہوتا ہو بعض دو انگل کی برابر اور بعض اس سے بھی زیادہ موٹا ہوتا ہو اس مغز مین کھوپرے سے چکنائی کم ہوتی ہو تازگی و تری کی حالت مین تھوڑا سا چکنا اور بہت سفید اور کھوپرے سے بھی مزہ دار ہوتا ہو اور خشک ہو کر سخت پڑ جاتا ہو اور جتنا پرانا ہوتا جاتا ہو رنگ مین زردی اور سرخی اور تیرگی آتی جاتی ہو اور مزہ تلخ ہوجاتا ہو خالص کم ملتا ہو ان بھوت جکتسا ساگر مین لکھا ہو کہ اسکے پیڑ میڈیگیسکر کے شمال ومشرق کے درمیان سیشلی جزیرون کے مجموعے کے دو تین پہاڑی ٹاپوون مین ہوتے ہین یہ درخت بڑا ہوتا ہو اسکے سر بارہ سے بیس تک بڑے پتے ہوتے ہین اسکے بیس سے ۵ ۲ سیر تک بہت بڑا پھل لگتا ہو جو بہت برسون مین پکتا ہو ۔

طبیعت ۔ مرکب القوی ہو بعض کے نزدیک گرم وتر پہلے یا دوسرے درجے مین بعض گرم وخشک بتاتے ہین بعض معتدل جانتے ہین اور جتنا زیادہ پرانا پڑتا جاتا ہو اُتنی ہی گرمی وخشکی بڑھتی جاتی ہو ۔

خواص وفوائد ۔ اس مین قوت تریاقیہ ہو بدن کی تو [illegible]

Hakeem Shoukat Ali

مین گھس کر دیتا بہت نافع ہی حرارت غریزی کو قوت اور سکون اور راحت دیتا ہی اکثر زہرون کا تریاق ہی اور فاسد خلطون کے لیے نافع ہی پیاس کو بالکل بجھا دیتا ہی ہوائے وبائی کے ضرر کو مٹاتا ہی اگر کسی نے زہر کھایا ہو تو نارجیل دریائی اسکو دینے سے اُسیوقت تک قے لاتا ہی جبتک بدن مین زہر باقی ہی اخلاط فاسدہ سمیہ کو دفع کرتا ہی جب بالکل زہر خارج ہو جاتا ہی تو پھر قے نہین لاتا اور جبتک قے آتی رہے دیے جائین جب قے بند ہو جائے نہ دین اسلیے کہ اُسکے خواص سے ہی کہ جب بدن مین اخلاط فاسد نہین پاتا تو قے کی تحریک نہین کرتا کسی نے افیم یا بچھناک کھائے ہون تو تازہ دودھ کے ساتھ نارجیل دریائی دینا نفع کرتا ہی اور اگر تپ بلغمی کے مریض کو دورہ شروع ہونے سے پہلے ایک یا دو رتی پیسکر کھلا دین اور قے کرا دین تو عوارض مین بہت سی تخفیف حاصل ہوتی ہی اگر بچھو بھڑ مکڑی اور سانپ وغیرہ کوئی زہریلا کیڑا انکو زا کاٹ لے اُس مقام پر اسکو پیسکر ملین تو فائدہ ہو عرق بیدمشک کے ساتھ دل کو قوت دیتا ہی آب انار کے ساتھ جگر کو قوت بخشتا ہی اور سماق کے ساتھ صفراوی دستون کو روکتا ہی اور جواہر مہرے کے نسخہ مین داخل ہی۔ دماغی سرد امراض کو بہت مفید ہی اور مضرت زہر کے دفع کرنے مین تریاق کبیر سے کم نہین تحفۃ المومنین مین حکیم مومن نے لکھا ہی کہ اگر دریائی ناریل کو ہفتے مین ایکمرتبہ یا دو مرتبہ رتی بھر سے دو رتی تک سنگ سماق کے کھرل مین گلاب کے ساتھ رگڑکر کھایا کرین تو بدن کے اکثر امراض جیسے چوتھیا اور دوسرے امراض سرد جیسے فالج۔ لقوہ۔ رعشہ اور درد مفاصل وغیرہ سے نجات رہے پانی کے اختلاف کا ضرر باقی نہین رکھتا اخلاط ردی فاسد وسمی کو بدن کے اندر کے حصے سے کھینچ لیتا ہی اور قے کے ذریعہ سے بالکل نکال کر پھینک دیتا ہی یہ اسکے خواص مین سے ہی کہ اگر بدن مین اخلاط فاسد نہون تو بالکل قے نہ لائے زہر کے بدن مین باقی نہ رہنے کی یہی شناخت ہی کہ قے رک جائے مقدار خوراک دو رتی بعض کے نزدیک ۲ جو بھر۔ مخزن الادویہ مین ۲ جو بھر سے ۸ آٹھ جو بھر تک لکھا ہی۔ حکیم غلام امام نے لکھا ہی کہ مین نے دو ماشہ تک ایک دن مین بدفعات دیا غرض کہ اطباے حاذق کی تحقیقات اور تجربون سے ثابت ہی کہ اسکے زیادہ دینے سے کوئی نقصان نہین ہوتا بعض آدمیون کو ۳ ماشہ تک دیا گیا اور انکو کوئی نقصان نہ معلوم ہوا اور جیسے فائدے اسکے بیان کیے جاتے ہین وہ بھی حاصل نہ ہوے شاید برانے مین یہ فائدے ہون جسقدر تجربے مین آیا یہ ہی کہ تازہ دریائی ناریل زیادہ مقدار مین کھانے سے گرم وخشک مزاج والے مین گرمی بڑھ گئی اور تھوڑی سی باہ مین قوت آگئی بس کتب مین جسقدر اسکے منافع لکھے ہین یہ مبالغے سے خالی نہین صاحب مصطفوی لکھتا ہی کہ کتب مین جو کچھ منافع اسکے بیان ہوے ہین اُنکا تجربہ دریائی ناریل مین نہین ہوتا بلکہ اسکو ۳ ماشہ اور اس سے زیادہ بھی کھایا گیا نہ کچھ نقصان دیا نہ اہل بلغم کو فائدہ بخشا شاید یہ جو کچھ منافع لکھے ہین یہ سمندر پھل کے ہون کہ ایک چھوٹا سا پھل ہی نہ دریائی ناریل کے۔ اب متاخرین دیدون کی زبان سے دریائی ناریل کے خواص و فوائد سنیے۔ زہر کو مٹاتا ہی قوت دیتا ہی اسکے مغز کو عورت کے دودھ مین گھس کے دن مین دو بار دینے سے موتی جرا چھوٹ جاتا ہی اسکی مینگ کا لیپ کرنے سے سوڑون کے مرض دفع ہوتے ہین اسکو بچھے کی درخت کی جڑ کے ساتھ ملا کے پلانے سے بچون کا ریاحی درد دفع ہوتا ہی اسکو پانی مین پیسکر پلانے سے ہیضے کے دست اور قے بند ہو جاتے ہین اسکے کچے پھل کا پانی پینے یا کچے ناریل کی مینگ کھانے سے صفرا کے امراض

Hakeem Shoukat Ali

وعوارض مٹتے ہین کھانا کھانے کے بعد اسکا کچی مغز کھانے سے کھٹی ڈکارین آنا بند ہوجاتی ہین اسکا پکا ہوا پھل ملین شکم ہو یہ پھل جب تک کچا رہتا ہو اسکے اندر کا چنپیدار گودا کھانے کے کام مین آتا ہو اسکے درخت کے تہائی اوپر کا حصہ کھانے کے کام مین آتا ہو آتشک کی ڈانگیون پر اسکا لیپ کرتے ہین اسکی ایک ماشہ مینگ پیس کے پلانے سے ہر قسم کا زہر اُتر جاتا ہو۔

ناردین (یونانی)

بفتح نون وسکون الف وکسر راے مہملہ وکسر دال مہملہ وسکون یاے تحتانی ونون بروزن آستین

صفات وشناخت ۔ اسکو ناردین اقلیطی اور سنبل رومی بھی کہتے ہین جسطرح پر سیاوشان اور اسارون کو سنبل بری بولتے ہین کیونکہ سنبلہ یعنی خوشہ دار ہین اور مطلقا سنبل سے عرف مین سنبل الطیب یعنی بالچھڑ مراد ہوتا ہو اور ناردین بری کا اطلاق اسارون اور فو دبضم فا وسکون واو مشدد) یعنی چھالکری پر ہوتا ہو ناردین کو بالچھڑ سے کوئی مشابہت نہین ناردین ایک گھاس کی خوشبودار جڑ ہوتی ہو رنگ اسکا زرد مٹیالا اور ہلدی کے مانند ہوتا ہو اور شکل اسارون کی طرح اور بہت سے باریک تار اسپر لگے ہوتے ہین اور یہ تار اسارون کے تارون سے باریک ہوتے ہین بہتر وہ ہو جو موٹی اور تازہ اور خوشبودار اور زرد ہو مائل بہ سفیدی خراب ہو۔

طبیعت ۔ گرم دوسرے درجے مین خشک تیسرے درجے مین۔

خواص وفوائد ۔ اسکا پینا فالج اور لقوہ اور یرقان کو مفید ہو مواد معدے پر نہین گرنے دیتا ہو پیشاب اور حیض کا خون اس سے بڑھ جاتا اور زیادہ آتا ہو محلل ورم ہو اسکو پیس کر آنکھ مین لگانے سے پلکون کے بال جم آتے ہین جو گر گئے ہون اس سے آبزن کرنا درد جگر و درد گردہ اور اکثر رحم کی بیماریون کے لیے مفید ہو اسکو گرم مرہمون مین شامل کرتے ہین مضر سپیپھڑا مصلح کتیرا وشہد۔ بدل بالچھڑ مقدار خوراک ۲۔ ماشہ۔

نار قیصر

بفتح نون وسکون الف وکسر راے مہملہ وفتح قاف وسکون یاے تحتانی وفتح صاد مہملہ وسکون راے مہملہ

صفات وشناخت ۔ صاحب مخزن کے نزدیک ناگ کیسر کی بڑی قسم کا نام ہو جسکی پیدائش گجرات مین ہو گیلانی نے کہا کہ ناگ کیسر ہندی کا معرب ہو اور وہ نار مشک ہو صاحب منہاج کہتا ہو کہ اس چیز کا حال ابھی تحقیق کو نہین پہونچا کہ کیا ہو اور یہ چیز معدہ سرد کے لیے بیحد نافع ہو اسکی حقیقت دریافت نہین ہوئی شاید بغیر اس نام کے مستعمل ہو اور اُسکو ہم نہین جانتے۔ انطاکی کہتا ہو کہ نار قیصر کا درخت سرخ مائل بہ زردی ہوتا ہو اور پھول بھی زردی مائل ہوتا ہو اور اسمین خوشبو ہوتی ہو روم کے ملک سے لاتے ہین ساق اسکی پتلی ہوتی ہو مصر مین اس کو ساق الحمام کہتے ہین اور بعض نے شقائق النعمان سمجھا ہو سواے گیلانی کے اور لوگون نے بھی اسکو اور نار مشک کو ایک چیز بتایا ہو مگر محققین دونون کو جدا جدا جانتے ہین۔

طبیعت ۔ گرم وخشک دوسرے درجے مین۔

خواص وفوائد ۔ معدہ سرد کو قوت دیتا ہو اور مفرح ہو ریاح کو تحلیل کرتا ہو سدے کھولتا ہو مدر بول وحیض ہو اسکے لیپ سے ورم تحلیل ہوجاتا ہو پیٹ کی مروڑ کو شا[illegible] ہوتا ہے

Hakeem Shoukat Ali

مقدار خوراک - ۴ ، ماشہ -

نارمشک (ف)

بفتح نون وسکون الف وکسر راے مہملہ وضم میم وسکون شین نقطہ دار وکاف تازی موقوف

صفات وشناخت - بعض کہتے ہین کہ ناگ کیسر اور یہ ایک چیز ہی - گیلانی نے اسکو اور نار قیصر کو ایک سمجھا ہی اور نار قیصر ناگ کیسر کا نام بتایا ہی مگر یہ غلطی ہی اسلیے کہ ناگ کیسر کا پھول سانپ کے سر کی طرح اور زرد وسیاہ اور بہت خوشبودار ہوتا ہی اور متقدمین کی تراکیب مین جیسے سنوف ارسطاطالیس دونون داخل ہین اور جن لوگون نے صرف نارمشک کا ذکر کیا ہی اور دوسرے جز کو گرا دیا ہی اُنکی نسخۂ مذکور سے غفلت ہی اسکی صفات مین بڑا اختلاف ہی (۱) رازی کہتا ہی کہ وہ ایک درخت کا پھول ہی جسکو نارفاسیس کہتے ہین (۲) بوعلی سینا نے لکھا ہی کہ وہ پھول اور پھول کی ٹوپی اور چھلکا ہی جو تری کیطرح مگر جوتری سے سرخی مین کم ہی سردی مائل اور خوشبودار اور تھوڑا سا کسیلا ہوتا ہی (۳) مولف جامع نے اسحاق بن عمران سے نقل کیا ہی کہ وہ چھوٹے سے انار کی طرح ہوتا ہی ایسا معلوم ہوتا ہی جیسے انار کا پھول رنگ مین اسکے سفیدی وسرخی وزردی ہوتی ہی مزے مین کسیلا پن ہوتا ہی اور خوشبو آتی ہی اور خراسان سے لاتے ہین اتنا بیان اسحاق کے قول مین اسحاق کی طرف سے اور اضافہ مناسب ہی کہ یہ چیز ہندوستان مین بہت ہی اور اہل ہند اسکو ناگ کیسر کے نام سے پکارتے ہین اور اسکو شربت شکری مین جس کو شراب کی جگہ پینے مین ملاتے ہین اور بغیر اسکے اُسکی ترکیب مکمل نہین ہوسکتی - (۴) بعض اساتذہ ہندوستانی انار کی کلی بتاتے ہین - (۵) تمیمی کہتا ہی کہ دیسقوریدوس نے اس سے غفلت کی ہی اسکی پیدایش ہند اور خراسان کے پہاڑون مین ہی اسکا پیڑ انار کے چھوٹے سے پیڑ کی طرح ہوتا ہی اور اسمین بھی پھل چھوٹے چھوٹے انار کی طرح آتے ہین فرق یہ ہی کہ اسکا پھول اور کلی ملائم ہوتی ہی پھول اور پوست مستعمل ہی جسکو چابنے سے زبان پر کھچاوٹ معلوم ہوتی ہی اور اُن مین خوشبو آتی ہی (۶) ابن سمجون کا قول ہی کہ وہ چھوٹا انار ہی رنگ مائل بہ سفیدی وزردی وسرخی ہوتا ہی مزہ کسیلا ہوتا ہی اندر گٹھلی نکلتی ہی اور خوشبو آتی ہی - (۷) بعض جنگلی انار بیان کرتے ہین خوشبو اسکی تیز ہوتی ہی - (۸) بعض کے نزدیک خود انار نہین بلکہ ایک علٰحدہ درخت کا پھول ہی سرخ زردی مائل چنے کے دانے سے بڑا اور شکل چھوٹے انار کی کلی کی طرح کہ ابھی کھلی نہ ہو اسکا پیڑ بھی انار کے پیڑ کی طرح ہوتا ہی (۹) بعض نے کہا ہی کہ ہندوستانی انار کی ٹوپی ہی اور مراد اس سے وہ چیز ہی جسے عربی مین قمع کہتے ہین اور یہ چھوارے بیگن انگور اور انار وغیرہ پر لگی ہوتی ہی اور اسکے ذریعہ سے یہ چیزین شاخون سے لٹکتی رہتی ہین - بہرصورت نارمشک کچھ بھی ہو بہتر وہ ہی کہ خوشبودار ہو رنگ سفیدی وزردی مائل ہو مزہ کسیلا ہو -

طبیعت - شیخ کہتا ہی کہ دوسرے درجے مین گرم وخشک ہی اور رازی کہتا ہی کہ تیسرے درجے مین گرم وخشک ہی اور بعض یہ بھی کہتے ہین کہ گرم پہلے درجے مین اور خشک دوسرے درجے کے آخر مین ہی -

خواص وفوائد - محلل وملطف ہی دماغ پر ابخرے نہین چڑھنے دیتا دل وجگر ومعدہ وآنتون کو قوت دیتا ہی اور زنہین گرمی پیدا کرتا ہی مالیخولیا اور وسواس کو دفع کرتا ہی خون اور دستون کو بند کرتا ہی پسینے کو روکتا ہی جسم کو خشک کرتا ہی باہ کو طاقت دیتا ہی زیادہ نہ کھانا چاہیے کیونکہ اسمین ہمیت ہی اور اواح اور قوے کو کمزور نہین ہونے دیتا

Hakeem Shoukat Ali

پانی میں پیسکر یعنی ورموں پر لگانے سے تحلیل ہوجاتے ہیں زیادہ بیسنہ آتا ہو تو روکدیتا ہے مضر مثانے اور پتے اور جگر کو نقصان پہونچاتا ہے گاؤں کو زرد کرتا ہے مصلح مثانے اور گاؤں کی زردی کے لیے روغن بادام اور پتے کے لیے کاسنی اور جگر کے لیے بسلوچن بدل نصف وزن پوست اندرونی پستہ اور چھٹا حصہ یا پچھر اور ہموزن زیرہ سیاہ اور تہائی وزن قسط شیرین بعض نصف وزن قسط شیرین لکھتے ہیں اور نصف یا چہارم وزن سونٹھ۔ مقدار خوراک ۳ ماشہ بعض ۷ ماشہ سے ۹ ماشہ تک تجویز کرتے ہیں۔

نارنگی (ھو)

بفتح نون وسکون الف وفتح رائے مہملہ وسکون نون وکسر کاف فارسی ویائے معروف۔ انجمن آرائے ناصری میں لکھا ہے کہ نارنگی میں یائے نسبت ہے اور یہ نارنگ کیطرف منسوب ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ لفظ ہندی نہیں فارسی ہے۔ یہاں سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ نارنج جو معرب ہے نارنگ کا اور نارنگی ایک چیز نہیں اگر ایسا ہوتا تو نارنگی میں نسبت نفس شی کی طرف ہوتی اور یہ لغو ہے پس نسخہ سعیدی کے مؤلف کا نارنج کو کرنا لکھنے پر اعتراض کرنا اور خود نارنج کو نارنگی بتانا غلطی ہے

صفات وشناخت۔ ایک ہندوستانی درخت کا مشہور پھل ہے اسکا اصلی وطن ہندوستان ہی ہے یہاں سے ایران کو گئی اور ایران سے یورپ کو یہ پھل سنگترے اور کونلے سے چھوٹا اور دونوں سے ترش ہوتا ہے جو لوگ اسکو نارنج جانتے ہیں اُنکی غلطی ہے نارنج کرنا لیمو ہے جو بہت ترش اور نارنگی سے بڑا اور زرد ہوتا ہے اور نارنگی کا رنگ سرخ ہوتا ہے نارنگی کونلے اور سنگترے کی بہ نسبت زیادہ محرک نزلہ ہے کرنے لیمو کے درخت پر کونلے کا قلم لگانے سے کونلہ یا نارنگی پیدا ہوتی ہے جو پھل بڑا اور کم ترش ہو اور چھلکا اسکا ڈھیلا ہو اُسے کونلہ کہتے ہیں اور جو پھل چھوٹا اور زیادہ ترش ہو اور پوست موٹا ہو نارنگی ہے درخت بڑا ہوتا ہے تو اکثر کونلہ پیدا ہوتا ہے اور جو چھوٹا ہوتا ہے تو اکثر نارنگی آتی ہے کونلے کے درخت کے پتے کم دبیز اور لمبے ہوتے ہیں اور سبزی اُن میں زیادہ ہوتی ہے اور نارنگی کے پتوں میں کونلے کے پتوں سے بھی دبازت کم ہوتی ہے اور سنگترے کے پتے دونوں کے پتوں سے چوڑے ہوتے ہیں اور اُنکا رنگ کسی قدر ہلکا ہوتا ہے اور درخت تینوں کے قریب قریب ہوتے ہیں مگر سنگترے کا درخت کونلے کے پیڑ سے کسی قدر بڑا ہوتا ہے اور کونلے کا پیڑ نارنگی کے پیڑ سے بڑا ہوتا ہے۔ شریامیڈیکا میں لکھا ہے کہ نارنگی کا درخت دو قسم کا ہوتا ہے شیرین اور تلخ۔ تلخ نارنگی کا چھلکا جب پھل پختہ ہوجائے تو اُتار کر کام میں لاتے ہیں اور جنوبی حصۂ فرنگستان میں تلخ نارنگی کے پیڑ ہوتے ہیں۔

طبیعت۔ سرد وتر دوسرے درجے میں یا سرد وتر تیسرے درجے میں۔

خواص وفوائد۔ صفرا اور خون کی تیزی اور پیاس کو تسکین دیتی ہے فرحت پیدا کرتی ہے گرم معدے کو قوت دیتی ہے قے اور متلی اور اُبکائی کو دفع کرتی ہے چکنے کھانوں اور حلووں کی اصلاح کرتی ہے دستوں کو بند کرتی ہے محرک نزلہ ہے رموز اعظم میں لکھا ہے کہ ثابت نارنگی کو رکھ چھوڑیں جب گل سڑ کر خشک ہوجائے تو باریک پیس کر چنوں کی برابر گولیاں باندھیں یہ گولیاں ہیضے کے مریض کو بہت مفید ہونگی اسوقت دیں جب کہ معدے کا تنقیہ قے اور دستوں سے بخوبی ہولے۔ وید کہتے ہیں کہ نارنگی گرم خشک کھٹی مضم ہونے میں بھاری طبیعت طبع میٹھی دل پسند

Hakeem Shoukat Ali

بھوک بڑھانے والی حرارت زیادہ کرنے والی اور ہاضم ہو۔ نارنگی کی پھانک کا چھلکا پیٹ کا ریاحی درد مٹاتا ہو اور طاقت بڑھاتا ہو۔ یہ معمولی ضعف ہاضمہ اور سب بدن کی کمزوری کو اسی کام کی دوسری دواؤن کی مدد سے دفع کرتا ہو نارنگی کے چھلکے کا خیساندہ جوشاندہ اور شیرہ اور شربت کام مین آتا ہو نارنگی کے پھولون کا کھنچا ہوا ۲-۲ یا پانچ تولہ عرق پلانے سے تشنج مٹتا ہو اعصاب کی اینٹھن اور عورتون کے آسیب کا مرض دفع کرنیکے لیے نارنگی کے پھولون کا کھنچا ہوا عرق پلانا چاہیے پینے کی چیزون کو مزہ دار کرنے کے لیے نارنگی کے پھولون کا شربت کام مین آتا ہو نارنگی کا چھلکا اور پھول گرم وخشک ہوتے ہین نارنگی کی ترشی سرد اور خشک ہوتی ہو سردی کی وجہ سے جو بخار ہوا ہو اور جس مین کھانسی اور بلغم ہو اسکو دفع کرنے کے لیے تھوڑی تھوڑی نارنگی کھلانی چاہیے (اطبائے یونانی اور انکے ماننے والے اور دہلی اور لکھنؤ کے اطراف کے آدمی ایک راجپوتانے کے وید کے اس قول کو کیا سمجھین گے اور تجربہ بھی اس بات کو کتنا خلاف بتائے گا) نارنگی کی پھانک کا گودا نکالکر اسپر کھانڈ چھڑک کر اسکو سینک کر کھلانے سے بخار اور کھانسی وغیرہ امراض مٹتے ہین اسکا عرق پلانے سے صفرا کے اعراض مٹتے ہین اسکا شربت پلانے سے صفراوی دست بند ہوتے ہین نارنگی کی کھٹائی نقصان نہین پہنچاتی ہو اسکے چھلکے کا سفوف چبانے سے قے موتی ہو اسکے چھلکے کے جوشاندے مین ہینگ چھڑک کے پلانے سے پیٹ کے کیڑے مرتے ہین بدن پر ایک قسم کا داد ہو جاتا ہو جسکے اندر کا حصہ سفید ہوتا ہو اور اوپر کھرنڈ رہتا ہو اسپر نارنگی کا پلستر باندھنے سے جاتا رہتا ہو نارنگی زہر کو اور بدبو سے جو نقصان ہو دین انکو مٹاتی ہو نارنگی کا کھینچا ہوا عرق پینے سے تفریح بڑھتی ہو اور دل خوش رہتا ہو چرائتے کے عرق مین نارنگی کا شربت ملا کے پینے سے خون صاف ہوتا ہو۔ بخار مین پیاس مٹانے کے لیے نارنگی کا تھوڑا سا شربت پانی مین ملا کے پلانا چاہیے نارنگی کی پھانک پر سونٹھ کا سفوف چھڑک کر کھلانے سے بھوک بڑھتی ہو نارنگی کے چھلکے کا جوشاندہ پلانے سے ہیضہ کا عارضہ دفع ہوتا ہو گرمی کے موسم مین لیمو کے شربت کی بہ نسبت نارنگی کا شربت پینا اچھا ہو کیونکہ کوئی نقصان نہین ہوتا ہو اور لیمو کے شربت سے نقصان پہونچانے والے ہیضہ ہونے کا خوف ہو نارنگی کے درخت کی چھال کا جوشاندہ پلانے سے پیٹ کا بادی کا درد مٹتا ہو اسکے جوشاندے پر سونٹھ اور کالا نمک چھڑک کے پلانے سے ضعف اشتہائے طعام اور ضعف ہاضمہ جاتا رہتا ہو اور پیٹ کا پھولنا موقوف ہوتا ہو نارنگی کی ترشی کو سینک کر بگڑے ہوئے پھوڑے پر باندھتے ہین نارنگی کے تازے چھلکے کو منہ پر ملنے سے جھائیان جاتی رہتی ہین اسکے چھلکے کو پیس کے پانی کے ساتھ ملنے سے ایک قسم کی پھنسیان مٹتی ہین۔

نارو کی بوٹی (ھ)

بفتح نون وسکون الف وضم رائے مہملہ وسکون واو معروف وکسر کاف تازی وسکون یائے معروف وضم بائے موحدہ و واو معروف وکسر تائے ثقیل وسکون یائے معروف

صفات وشناخت۔ ایک بوٹی ہو کہ زمین سے چار انگل اٹھتی ہو اسمین بہت سی شاخین باریک مثل تار کے نکلتی ہین ایسا معلوم ہوتا ہو کہ تارون کا گلدستہ ہو اور ان شاخون کے دونون جانب باریک مثل بال کے تار ہوتے ہین اسکے پھول مین پانچ پنکھڑیان ہوتی ہین جنکا رنگ گلابی ہوتا ہو اور چھوٹا سا پھول ہوتا ہو اور بعد اسکے

Hakeem Shoukat Ali

گھنڈی نہ ملتی ہو جو دھنیے کے دانے سے بھی چھوٹی ہوتی ہو اور شکل دھنیے کے دانے کی سی ہوتی ہو اس دانے کے اندر باریک بیج ہوتے ہین چونکہ مرض نارو کے لیے یہ دوا مفید ہو اسلیے نارو کی بوٹی کہلاتی ہو۔

منافع۔ اسکے سارے درخت کو پیسکر عرق منی یعنی نارو پر ضماد کرین تو بہت جلد گل جائے۔

ناڑی (ہ)

بفتح نون وسکون الف وکسر راے مہملہ ویاے معروف فارسی کی کتابون مین یون ہی لکھا ہو اور بولتے راے ثقیل سے ہین سنسکرت مین بھی ناڑی اور ناڑیکا اور ناڑیکہ اور ناڑی شاک (تمام الفاظ راے ثقیل سے) بولتے ہین۔ ہندوستان مین سینبھڑ اور پٹ وا بھاجی یا پٹ آساگ کے نام سے مشہور ہو پنجابی مین بٹ شاک اور مرہٹی مین ناڑی شاک اور بنگالی مین نالی تاشاک اور گجراتی مین نالانی بھاجی کہتے ہین صاحب تذکرۃ الہند کہتا ہو کہ اسکو تنڈی بضم تاے فوقانی وسکون نون وکسر دال ثقیل وسکون یاے تحتانی کہتے ہین۔ ایکنام اسکا توٹ کورہ بھی ہو۔

صفات وشناخت۔ ایک ہندوستانی روئیدگی ہو پانی مین پیدا ہوتی ہو اسکی دو قسمیں ہین (۱) وہ ہو جسکی بیل پانی پر پھیلتی ہو جو پانی کی تہ مین ہوتی ہو شاخین کھوکھلی ہوتی ہین پتا لمبا ہوتا ہو طول وعرض کلمے کی انگلی کے برابر اور کم وبیش بھی پتا جڑ کے پاس سے دونون طرف تھوڑا جھکا ہوا ہوتا ہو پھول بڑا اور سرخ سیاہی مائل ہوتا ہو اسکے پتون کی بھاجی اور ساگ پکاکر کھاتے ہین (۲) دوسری قسم مین ساق ہوتی ہو یعنی درخت کھڑا ہوتا ہو اور پانی کے کنارے پر اور تھوڑے تھوڑے پانی مین پیدا ہوتا ہو یہ قسم بھی اندر سے کھوکھلی ہوتی ہو اور پانی بھرا ہوتا ہو اور پتا لمبا ہوتا ہو اہل دکن اسکو پول توٹی کورہ کہتے ہین شاید یہ دوسری قسم وہ ہو جسے گنڈیرا اور جل کنبر اور اجل کہتے ہین۔

طبیعت۔ دونون قسمیں سرد وتر ہین۔

خواص وفوائد۔ پہلی قسم ثقیل ہو امراض صفراوی کو نافع ہو اسکے پتون کو پکاکر پھوڑے پر باندھنے سے پک جاتا ہو پکانے اسطرح ہین کہ ایک ہانڈی مین پانی بھر کر منہ پر کپڑا باندھکر کپڑے کے اوپر پتے رکھدیتے ہین اور اوپر سے سرپوش ڈھک کر مضبوط کردیتے ہین اور نیچے آگ جلاتے ہین۔ یہ پانی گرم ہوکر بخارات اٹھتے ہین انکی گرمی سے پتے پک کر نرم ہوجاتے ہین غریب آدمی ان پتون کو مونگ کی دال کے ساتھ پکاکر کھاتے ہین بدن کی گرمی کو نافع ہو خون کا فساد دفع کرتی ہو لہو کو صاف کرتی ہو پیٹ مین قبض پیدا کرتی ہو جیسا کہ گنجینۂ شفا مین مذکور ہو۔ ان بھوت چلکتسا ساگر مین کہا ہو کہ اسکو سوکھی یا گیلی کو جلاکر اُس راکھ کو شہد کے ساتھ چٹانے سے تلی وغیرہ اندرونی اعضا کا سدہ دور ہوکر رطوبات نکلنے لگتے ہین اسکے پتون کا خیساندہ یا شیرہ پلانے سے بخار کی گرمی مٹتی ہو اسکے پتون کا خیساندہ پلانے سے طاقت بڑھتی ہو آنو کے سخت دست بند ہونے کے بعد بھوک لگانے اور طاقت بڑھانے کے لیے بغیر نقصان کے مفید ہو اسکے تین رتی سفوف مین تین رتی ہلدی ملاکے پھنکی دینے سے آنو کے سخت دست رک جاتے ہین انتہی مجربہ علیا والدہ ماجدہ مرحومہ فرماتی تھین کہ ناڑی کے پتے کئی تولہ پیس کر اُس شخص کو پلانے سے بڑا فائدہ ہوتا ہو جس نے سنکھیا کھائی ہو کئی بار پلانا چاہیے۔ دوسری قسم گران اور مزہ دار ہو اور ردی الکیموس وقلیل الغذا ہو صفراوی ورم دیرہاج کو تحلیل کرتی ہو بادی پیدا کرتی ہو سُدے

Hakeem Shoukat Ali

کو خراب و ضعیف کرتی ہی ہضم دیر مین ہوتی ہی درد معدہ و قولنج پیدا کرتی ہی نفاخ ہی ہر قسم کے گرم زہر کے بے تریاق ہی خصوصاً جو کے کے پتون کے ہمراہ گھونٹ کر پلانے سے سنکھیا کا زہر بالکل دفع ہو جاتا ہی پیٹ مین کیڑے اور بدن مین خارشت اور دوسرے امراض پیدا کرتی ہی باوجودیکہ یہ بھی کہتے ہین کہ دونون قسم کے چنے اور شاخین کھانے سے خون صاف ہوتا ہی۔

ناشپاتی (۵۵)

بفتح نون و سکون الف و شین معجمہ موقوف و فتح بائے فارسی و سکون الف و کسر تائے فوقانی و یائے معروف مشہور ایسا ہی ہی مگر ہندی کی کتابون مین شین معجمہ کی جگہ سین مہملہ مفتوح ہی امرود (ف) کمثری (ع)

صفات و شناخت۔ مشہور پھل ہی اسکی کئی قسمین ہین جنگلی پہاڑی بستانی اور ہر ایک اُن مین سے شیرین اور ترش اور عفص اور قابض وغیرہ ہوتی ہی سرد سرزمینون مین گرم سرزمینون سے بہتر ہوتی ہی جتنی سردی زیادہ پڑیگی زیادہ عمدہ اور لطیف ہوگی۔

بستانی۔ کی کئی قسمین ہین جیسے شاہ امرود اسکو خراسانی کہتے ہین اور نطری اور سجستانی وغیرہ ہر ایک انمین سے جس سرزمین مین ہوتی ہی خاص نام کے ساتھ شہرت رکھتی ہی بعض شہرون مین دوسرے مقامات سے بہت عمدہ ہوتی ہی مگر بہتر سب سے سرد ملکون کی ہی اعلیٰ درجے کی ناشپاتی ملک چین مین پیدا ہوتی ہی اور یہ شکری کے نام سے مشہور ہی۔ شیخ کے ایک قول سے شارح یہ سمجھا کہ جینی ناشپاتی وہی ہی جو تبریز مین بہ امرود کہلاتی ہی اس مین کچھ عفوصت ہی اور گویا کہ وہ ناشپاتی اور بہ مرکب ہی اور جینی کے نام سے ترش قسم کو بھی یاد کرتے ہین۔ پشاور کی طرف سے جو ناشپاتی آتی ہی وہ بھی عمدہ ہوتی ہی۔ شیخ الرئیس کہتا ہی کہ ہمارے شہرون مین ایک قسم کی ناشپاتی ہوتی ہی جسکو شاہ امرود کہتے ہین یہ بڑی اور خوب گول اور باریک چھلکے والی اور خوبصورت ہوتی ہی ایسا معلوم ہوتا ہی کہ گویا شکر کا پانی جما ہوا ہی اسمین خوشبو بہت ہوتی ہی اگر درخت سے خود بخود گرتی ہی تو کچل جاتی ہی اسمین کسی قسم کی مضرت نہین ہی ایسی ناشپاتی دامغان اور بلخ کی طرف بہت ہوتی ہی اور جسکا چھلکا موٹا اور سر ذرا اُٹھا ہوا اور باقی تمام اوصاف مین شاہ امرود کی طرح ہی اسے جینی کہتے ہین یہ آذربیجان اور ہمدان مین خوب ہوتی ہی ان دونون قسمون سے ایک ذرا چھوٹی قسم اور ہی یہ کچھ لمبی ہوتی ہی لطافت اور خوبی مین دونون سے کم ہوتی ہی اسکو نطری کہتے ہین یہ اکثر شہرون مین پیدا ہوتی ہی اسکو شیراز مین عباسی بولتے ہین اسلیے کہ شاہ عباس کے حکم سے ہمدان سے اصفہان اور دوسرے شہرون مین پھیلائی گئی تھی ایک قسم ہی کہ سب سے چھوٹی اور سب سے زیادہ لمبی ہوتی ہی اور صراحی کی سی شکل رکھتی ہی اس مین بھی خوشبو ہوتی ہی اور سب قسمون سے پہلے فصل کے شروع مین پیدا ہو جاتی ہی اسکے گودے مین دانے دانے ہوتے ہین پوست کا رنگ زرد سرخی مائل ہوتا ہی اسکو شیراز مین گلابی اور بغداد مین خون کہتے ہین یہ قسم بچون اور بیمارون کے لیے بہتر ہی اسلیے کہ اس مین بہ نسبت دوسری قسمون کے شیرینی اعتدال کے ساتھ ہی سب سے بہتر شاہ امرود ہی اور ہر قسم مین وہ عمدہ ہی جو پک جائے شیرین ہو اور اس مین رس خوب ہو مزہ اچھا ہو خوشبو آتی ہو بڑی ہو چھلکا باریک ہو جس مین یہ اوصاف نہ ہون وہ خراب ہی ناشپاتی کے بیجون مین لعاب نہین ہوتا اس کے پیڑ مین بھاگن اور چیت مین پھول لگتے ہین اور برسات مین پھل لگتے ہین۔

Hakeem Shoukat Ali

طبیعت - پکے ہوئے اور شیرین اور شاداب شاہ امرود کا مزاج معتدل مائل بہ گرمی ہے اور دوسرے درجے مین تر ہے - جسپنی کی طبیعت بھی اسی کے قریب ہے دوسری قسمین گرمی مین معتدل ہین اور پہلے درجے مین تر ہین اور بعض خشکی کی طرف مائل ہین - گیلانی نے شرح قانون مین لکھا ہے کہ ناشپاتی جتنی زیادہ میٹھی ہوتی ہے اعتدال کے قریب اور گرمی کیطرف زیادہ مائل اور خشکی مین کم ہوتی ہے اور جتنی کچی اور ترش زیادہ ہو سرد خشک زیادہ ہوتی ہے سدید گازرونی نے شرح مفردات قانون مین بیان کیا ہے کہ ہم نے آذربیجان کے شہرون مین بہت سی قسم کی ناشپاتیان دیکھی ہین جنمین سے بعض کے نام یہ ہین تلخی - ظہیری - خلقی - بیغانبری - بہامرود - عباسی خواجہ ستی وغیرہ اور یہ سب قسمین سرد ہین لیکن فرق اسقدر ہے کہ بعض قسم بوجہ شیرینی کے کم سرد ہے اور بعض قسم بہ سبب کچے پن کے زیادہ سرد ہے اور انمین سے بعض مائل بہ تری اور بعض مائل بہ خشکی ہے - درخت کے باقی تمام اجزا سرد اور خشک اور قابض ہین بیج گرم و خشک ہے گوند گرم و تر ہے -

خواص و فوائد - میٹھی ناشپاتی اکثر امور مین سیب سے بہتر ہے بہ نسبت سیب کے خلط اس سے زیادہ اور عمدہ بنتا ہے مگر سیب سے دیر ہضم اور قابض ہے نزلہ بند کرنے کے لیے ضمادات مین داخل کی جاتی ہے اسمین تھوڑی سی جلا بھی ہے اور نہایت عمدہ کیموس بنتا ہے دماغ مین تراوٹ پیدا کرتی ہے نزلون کو دفع کرتی ہے مفرح و مقوی قلب و معدہ و ہاضم ہے خفقان کو شافی ہے پیاس کو بجھاتی ہے شانے کی سوزش کو تسکین دیتی ہے خون مین اعتدال پیدا کرتی ہے اس سے پاخانہ کھلکر ہوتا ہے اسکے بعد کسی قدر قبض بھی پیدا کر دیتی ہے اور بعض دست بالعصر لاتی ہے اور خشک ناشپاتی خصوصیت سے قابض شکم ہے اور سخت ناشپاتی سردی و خشکی اور [illegible] پیدا کرتی ہے دماغ پر ابخرے چڑھنے سے روکتی ہے خاص کر اس حالت مین جبکہ اسکو غذا کے بعد کھائین اسکو خلو معدہ مین نہ کھانا چاہیے اور معدے سے غذا اترنے اتر جانے کے بعد کھائین اور نہ اسکو کھا کر پانی خاصکر سرد پانی پینا چاہیے اور نہ غلیظ کھانون اور گوشت کے ساتھ جمع کرنا چاہیے البتہ جنگلی پرندون کے لطیف شوربون کے ساتھ جمع کرنا برا نہین شکری ناشپاتی خصوصیت کے ساتھ معدے کو قوت دیتی ہے اور پیاس اور غلبہ صفرا کو تسکین دیتی ہے جسپنی ناشپاتی حلق کے لیے مناسب ہے پھیپھڑہ کا درد مٹاتی ہے مگر معدے پر بھاری ہے - کسی ناشپاتی قے کو روکتی ہے تمام پھلون سے ناشپاتی مین غذائیت زیادہ ہے کبھی اسکو کچل کر نچوڑ کر رس کو پکا کر رب تیار کرتے ہین یہ رب دستونکو روکتا ہے معدے کو قوت اور دباغت دیتا ہے صفراوی دستون اور قے کے لیے نافع ہے متلی کو دفع کرتا ہے یہی فوائد اس کے شربت مین ہین خاصکر اس ناشپاتی کا شربت جو ابھی پوری نہ پکی ہو معدہ کو بہت قوت دیتا ہے اور اسکا فساد دفع کرتا ہے اسکا مربا بھی بناتے ہین خراسانی اور شاہ امرود سے پاخانہ کھل کر ہوتا ہے اسکا لیپ اعضا پر مادہ گرنے نہین دیتا اسکا پھول دل کو تفریح دیتا ہے قوت بخشتا ہے آنکھ کے ورم کو تحلیل کرتا ہے خون تھوکنے کو روکتا ہے زخمون پر لگانے سے بھر آتے ہین اسکا بیج پھیپھڑے کے درد کو دفع کرتا ہے متلی پیدا کرتا ہے معدے کے کیڑے مارکر نکالدیتا ہے اسکے درخت کا گوند محلل ہے مادے کو پکاتا ہے پھیپھڑے کے درد اور زخم کو مفید ہے جسکو سانپ کاٹ کھائے اسے پتے مسکر پلانے سے نفع ہوتا ہے - اسکے پتون اور لکڑی کی راکھ قائم مقام توتیا کے ہے زخمون کو خشک کرتی ہے وید کہتے ہین کہ ناشپاتی کا پھل میٹھا کچھ کھٹا ہضم ہونے مین بھاری ہے بادی اور کھانے کی بے خواہشی و بے رغبتی

Hakeem Shoukat Ali

کو مٹاتا ہی منی کو بڑھاتا ہی اِسکے شربت مین بیلگری یا انیس ملا کے چٹانے سے خون کے دست رُکتے ہین خون کی قے بند ہونیکے لیے بیری منبگ جھرک کے چٹانا چاہیے ناشپاتی کے رس مین شکر ڈال کے پلانے سے صفراوی دردِ سر کو تسکین ہوتی ہی۔ اِسکے مربے مین ناگکیسر ملا کے کھانے سے بواسیر کا خون بند ہوتا ہی ناشپاتی کے رس مین میل کا سفوف جھرک کے کھانے سے وہ بدہضمی زائل ہوتی ہی جو صفرا کی وجہ سے ہو اُس مین سیندھا لون کالی مرچ اور زیرہ بریان کا سفوف جھرک کے چاٹنے سے کھانے کی طرف سے بے رغبتی جاتی رہتی ہی۔ **مضر** سرد مزاج اور ضعیف المعدہ اور بوڑھے اور مفلوج کو اور کثرت کے ساتھ کھانے سے نفخ پیدا کرتی ہی اور اِس مین خاصیت ہی کہ قولنج پیدا کر دیتی ہی خاصکر جو کچی ہو اور جس مین مائیت اور رسیلا پن زیادہ ہو وہ بوجہ ملین شکم ہونے کے قولنج کم پیدا کرتی ہی اور گردے کو نقصان پہونچاتی ہی۔ ویدون کے نزدیک اِسکو زیادہ کھانا معدے کو مضر ہی بیج گردے کو مضر ہین گوند تلی کو نقصان پہونچاتا ہی۔ **مصلح** ادرک کا مربا اور سونف اور جوارش کمونی گردے کے لیے عناب اور اسپغول اور ویدون کے نزدیک اِسکا مصلح اگر ہی گوند کی مصلح گل ارمنی ہی بدل بہی **مقدار خوراک** بیج چودہ ماشہ تک اور گوند ۹ ماشہ تک۔

کھٹی ناشپاتی

صفات و فوائد۔ اِسکو چینی بھی کہتے ہین بہتر وہ ہی جو پکی ہوئی ہو اور رس اُسمین خوب ہو سرد پہلے درجے مین اور خشک دوسرے درجے مین ہی اور کچی کیسی سرد دوسرے درجے مین ہی۔ یہ معدے اور جگر کو قوت دیتی ہی بھوک پیدا کرتی ہی متلی کو روکتی ہی خون اور صفرا کی حدت کو دفع کرتی ہی دماغ کی طرف ابخرے نہین چڑھنے دیتی پیاس اور قے اور دستون کو مفید ہی اچھا خلط پیدا کرتی ہی خواہ تر و تازہ کھائین یا خشک کھائین اگر کھانا کھا کر پھر اِسے کھایا جائے تو دماغ پر ابخرے نہ چڑھنے دے۔ **مضر**۔ بوڑھے اور مفلوج کو اور سرد مزاج والے کو اور قولنج پیدا کرتی ہی اور اپنی خاصیت کی وجہ سے پٹھون کو نقصان پہونچاتی ہی خاصکر ایسی حالت مین کہ اِسکو شراب پر کھایا جائے اور اِسکو کھانے کے بعد حمام کرنا تو نہایت غضب ہی اور اِسکو زیادہ کھانے سے فرور پٹھون کو نقصان پہونچتا ہی۔ **مصلح** شہد اور جوارش کمونی اور جوارش کندری وغیرہ بہتر یہ ہی کہ گرم پانی کی بھاپ پر پکا لین یا کپر مٹی کرکے آگ مین بھُبل بھلا لین یا شہد و شکر مین مربا تیار کر لین۔

جنگلی ناشپاتی

صفات و فوائد۔ اِسکا درخت چھوٹا اور پھل بھی چھوٹا اور بے آب اور پھیکا اور دانہ دار ہوتا ہی سرد دوسرے درجے مین اور خشک تیسرے درجے مین ہی۔ قبض پیدا کرتی ہی۔ سدہ ڈالتی ہی اِسکو سکھا کر اور سفوف کرکے پھانکنے سے دست بند ہو جاتے ہین اور زخمون پر چھڑکنے سے صحت ہوتی ہی نیا گوشت نکل آتا ہی اور تمام اجزا اِسکے زخمون کو بھرتے ہین اور یہ کھمبی کی ہمی قسم کا فادزہر ہی کہ کھمبی کو اِسکے ساتھ جوش دینے سے اُسکا فرر مٹ جاتا ہی اور جسکو کھمبی وغیرہ کھانے سے خناق نکل آئے اُسکو اِسکے درخت کی لکڑی کی راکھ دینے سے صحت ہو جاتی ہی **مضر** پٹھون کو اور قولنج پیدا کرتی ہی۔ **مصلح** شہد اور گرم اور خوشبودار دوائین۔

Hakeem Shoukat Ali

پہاڑی ناشپاتی

صفات و فوائد۔ یہ بھی جنگلی قسم کی طرح ہو مگر اُس سے زیادہ سرد اور زیادہ خشک اور زیادہ قابض ہو ایک قسم پہاڑی کی ایسی ہو کہ وہ خاص کوہ کیلویہ مین پیدا ہوتی ہو اسکا پھل بہت چھوٹا اور پھیکا اور کھردرا اور سخت ہوتا ہو پک کر تھوڑا سا شیرین پڑجاتا ہو اور اس مین دانے دانے کثرت سے ہوتے ہین اور اندر اُسکے بیج بھی کثیر ہوتے ہین اسکو مٹی مین دفن کردیتے ہین جب اسکے بیج مضمحل ہوجاتے ہین تو نکال کر دھوکر بیج جدا کرکے اور انکو پھونکر چھیل کر کھاتے ہین اور لبوب اور دوسرے مرکبات مین بھی ملاتے ہین دانج ابروج یہی ہو۔ رنگپور کے پہاڑون کی طرف سے بھی ایک پھل آتا ہو جو پہاڑی ناشپاتی کی طرح ہوتا ہو کاغذی لیمو کے برابر قد اور گول ہوتا ہو اسکو پھوٹ بیر کہتے ہین۔

ناگ پھنی (پنجابی)

بفتح نون و سکون الف و کاف فارسی موقوف و فتح ہائے فارسی مخلوط بہاو کسر نون و یائے معروف۔ اور محیط مین ناگ پھن بغیر یائے آخر کے لکھا ہو مگر یہ خدا جانے کہان کا محاورہ ہو اہل اردو ناگ پھنی تھوہر اور برج بھاشا کی ہندی مین ناگ پھنی تھوہر اور گجراتی مین ہتلا تھوہر کہتے ہین جس مین ہائے اول کو فتح اور تائے فوقانی کو سکون ہو۔ ناگ کہتے ہین سانپ کو اسکے پتے بھی سانپ کے پھن کی طرح ہوتے ہین اسلیے ناگ پھنی اور ناگ پھنا کہلاتا ہو اسکو چپل سینڈھ بھی کہتے ہین

صفات و شناخت۔ سینڈھ کی قسم سے ہو اسکی اونچائی دس پندرہ فٹ کی ہوتی ہو اسکے پتے جنکو پنجہ کہتے ہین چھ سے نو انچ لمبے ہوتے ہین اور وہ سانپ کے پھن کی طرح ہوتے ہین جنمین لعاب بھرا ہوا ہوتا ہو اور اُن پر رودان اور کانٹے بھی ہوتے ہین پھل بہت بڑی بیر کی طرح ہوتا ہو جو کچا سبز اور پک کر اندر اور باہر سے قرمزی رنگ ہوجاتا ہو اور پکے ہوئے پھل شیرین ہوتے ہین مگر اسی قسم کے درخت باغون مین دیکھے گئے جن مین کانٹے کم تھے اور پھل کا مزہ ترش تھا اور بعض قسم مین بالکل کانٹے نہین ہوتے مگر اسکی شاخون اور پتون پر کانٹون کی جڑ کے نشان ہوتے ہین اسکا باریک اور سخت رودان بدن مین گھس کر کھٹکتا ہو پھل مین سیاہ بیج ہوتے ہین پھلونکو احتیاط سے کہ بدن کو نہ لگین چھیل کر گودا کھانا چاہیے اس قسم مین ڈنڈا نہین ہوتا اسکے لال افشان کے پیلے پھول لگتے ہین جو خاص دن مین کھلتے ہین رات کو نہین کھلتے راجپوتانے کے بعض مقامون مین ناگ پھنی ایک اور قسم کا پیڑ مشہور ہو جسکی لمبی لمبی شاخین بانس کے نرم کلون کی طرح اور گرہین بھی ہوتی ہین اور رنگ بہت گہرا سبز ہوتا ہو اور پتے پان کی طرح یا عباسی کے پتون کا سا ڈول ہوتا ہو یہ قسم بھی نہایت سخی نباتات مین سے ہو اسلیے زیادہ پانی کی ضرورت نہ گرمی مین مرجھائے اور گرمی ہی مین پھول آتے ہین۔

طبیعت۔ شیرین گرم و خشک اور ترش سرد و خشک۔

خواص و فوائد۔ جب ترش قسم کے پنجون یعنی پتون کو کانٹون اور چھلکے سے صاف کرکے ٹکڑے ٹکڑے کرکے پانی مین تر کرکے رات کو اوس مین رکھدین اور صبح کو ملکر تھوڑی سی مصری سے شیرین کرکے پی لین تو احتراق خون کو بہت نفع دے ترش ناگ پھنی کے پنجے کے کانٹے دونون طرف سے دور کرکے ایک طرف سے پوست

Hakeem Shoukat Ali

چھیل کر ہلدی کا سفوف اسپر چھڑک کر گنگنا بواسیر کے مسون پر باندھ دین اور تین روز بعد چار گھڑین صرف پاخانے کے وقت کھول کر استنجا کر لیا کرین اور پھر گرم کر کے باندھ لیا کرین جلن اور ورم اور خون کا نکلنا سب بند ہوجائے وید کہتے ہین کہ شیرین ناگ پھنی کے تھوہر کو کوٹ کر ضماد بنا کے باندھنے سے سوزش اور ورم صفراوی دفع ہوتا ہے کو کر کھانسی والے کو اسکا پھل سینک کر کھانا چاہیے اسکے پھل کا شربت دن مین تین چار بار پونے چار چار ماشہ پلانے سے پتے مین سے صفرا کا نکاس بڑھتا ہے اسکے دودھ کی دس بوندین کھانڈ مین ملا کر دینے سے خوب دست آتے ہین اسکا پکا پھل کھانے سے پیشاب کا رنگ لال ہوجاتا ہے اسکے پھل کے پونے چار ماشہ شربت مین صندل کے تیل کی پندرہ بوندین ڈال کے پلانے سے سوزاک مٹتا ہے پھوڑے کو جلدی پکانے کے لیے اسکے پتے کو گرم کرکے اسپر باندھنا چاہیے اسکے پتے کا گودا آنکھ پر باندھنے سے آنکھ کا دکھنا مٹتا ہے نارو پر اسکے پتے کا لغدہ باندھنے سے نفع ہوتا ہے ناگ پھنی مفاصل کے درد اور فالج اور استرخا کے لیے بہت نافع ہے اگر اسکے پھل کو پکا کر روٹی سے کھائین اور باقی اجزا کو تل کے تیل مین تل کر اور صاف کر کے اعضائے مسترخی پر مالش کرین تو تین ہفتے مین بالکل صحت ہوجائے یہ ترکیب راقم کے نانا صاحب کی مجربات سے ہے اسکے بیجون کا روغن تل کے تیل کی طرح نکالا جاتا ہے یہ روغن نہایت مقوی باہ ہے اور بہت ہی نعوظ پیدا کرتا ہے اور ڈھیلے عضو تناسل کو سخت کر دیتا ہے۔

ناگ دمنی

بفتح نون و سکون الف و کاف فارسی موقوف و فتح دال مہملہ و سکون میم و کسر نون و یائے معروف

صفات و شناخت۔ تالیف شریف مین ہے کہ ایک لکڑی ہے سانپ کی طرح اسلیے ناگ دمنی کہلاتی ہے جڑین اور حلقے سانپ کی طرح رکھتی ہے صورت اسکی بعینہ سانپ کی طرح ہوتی ہے سیاح لوگ پہاڑ سے لاتے ہین صاحب مدن منود نے لکھا ہے کہ ناگدمنی سنسکرت مین ناگدون کا نام ہے محیط مین بھی لکھا ہے کہ ایک لکڑی ہے سیاہ رنگ پیچ اور حلقے اس مین ہوتے ہین سانپ سے بہت مشابہت رکھتی ہے اکثر ہندو فقیر اپنے پاس رکھتے ہین اور محیط مین اسری مین بیان کیا ہے کہ ایک ہندوستانی دوا ہے اسکی تین قسمین ہین سفید سرخ اور سیاہ جڑین اسکی سانپ کی طرح ہوتی ہین اسلیے سنسکرت مین ناگ دمنی کہتے ہین گھمنٹ سنگرہ مین بیان کیا ہے کہ ناگ دُمن گجراتی مین اور ناگ دمنی مرہٹی مین کہتے ہین اور ہندی مین چھی ریشہ بولتے ہین اسکا صحیح حال نہین معلوم ہوتا بعض فریہ بوٹی خیال کرتے ہین اور بعض سدرشن جانتے ہین اسکا نام اور خواص اور فوائد دیکھنے مین آتے ہین مگر پہچان نہین سکتے ان بھوت چلتسا ساگر مین تحریر کیا ہے کہ مرہٹی مین ناگ دَوَن اور گجراتی مین ناگ دمنی ہندی مین پنڈار بولتے ہین سنسکرت مین وِش منڈل نام ہے اس چیز کو پنجابی مین بھی ناگ دمنی کے نام سے پکارتے ہین

طبیعت۔ گرم و خشک۔

خواص و فوائد۔ بدن کو فربہ کرتی ہے اور قوت پہونچاتی ہے فساد بلغم و صفرا کو دفع کرتی ہے پرانے سوزاک کو مفید ہے قابض ہے بعض اسکو سانپ کے زہر کا تریاق جانتے ہین بھوک بڑھاتی ہے دست صاف لاتی ہے زچہ کی بیماری کو مفید ہے جریان کو کھانسی کو درد شکم کو تپ کو پیٹ کے نفخ کو دفع کرتی ہے۔

Hakeem Shoukat Ali

ناگدون

بفتح نون وسکون الف وکاف فارسی موقوف وفتح دال مہملہ وسکون واو ونون بعض کہتے ہین کہ یہ لفظ فارسی کا ہے اور بعض ہندی کا بتاتے ہین

صفات وشناخت۔ اکثر اطباے یونانی کا عقیدہ یہ ہے کہ ہندی مین طیون کا نام ہے جسے فارسی مین مارچوبہ اور عربی مین خشب الحیہ کہتے ہین بعض کہتے ہین کہ مار گیاہ کا نام ہے اور صاحب مصطفوی کہتا ہے کہ عود الحیہ ہے اور ان بھوت جلفسا ساگر کا مؤلف کہتا ہے کہ ناگدون کو ماڑواری مین کالی ننگد کہتے ہین اور گجراتی مین ناگ دمنی بولتے ہین اور بنگالی مین ناگ دنا اور مرہٹی مین ناگ دون اور سنسکرت مین ناگ دمنی اور ناگ پترا اور ناگ پشپی وغیرہ نام ہین۔ مولف تذکرۃ الہند بیان کرتا ہے کہ بلاب کی قسم سے ہے اور بہر بیڑون پر پھیلتا ہے اخروٹ کے پتون کی طرح پتے ہوتے ہین مگر انسے ذرا چھوٹے اور ہرے ہین کرنے بیو کے پتون کی طرح ہوتے ہین جڑ زردی مائل ہوتی ہے پتے تھوڑے کڑوے ہوتے ہین اور جڑ بہت کڑوی ہوتی ہے۔

طبیعت۔ پتے گرم وخشک دوسرے درجے مین جڑ گرم وخشک تیسرے درجے مین۔

خواص وفوائد۔ اسکے پتون کا پانی ہر قسم کے زہر کو دفع کرتا ہے اگر گھر مین بو یا جاے تو سانپ نہین آسکتا جڑ ایک ماشہ پانچ کالی مرچون کے ساتھ پیسکر بیٹھے کے مریض کو پلانا بہت مفید ہے گو کیسا ہی سخت ہیضہ ہو سطرح کیسا ہی سخت زہر کھا لیا ہو یا کسی زہردار جانور نے کاٹا ہو اسکو پلانے سے نفع ہوتا ہے اگر غشی پر نوبت پہونچ گئی ہو تو ایک دانہ سفید گھونگچی کا بھی ملا دین مادہ سرد کی پتون اور فالج اور لقوے اور رعشہ کے لیے مفید ہے کثرت سے پسینا آتا ہو تو اُسے بند کرتی ہے غشی کو دفع کرتی ہے حرارت غریزی کو اُبھارتی ہے پھوڑے پھنسی کو نافع ہے گرمی کے زہر کو دور کرتی ہے سرد مزاج والون کے لیے بہت مفید ہے۔ ہندی کی کتابون مین لکھا ہے کہ ناگدون کڑوی گرم اور چرپری ہے کمزوری کی وجہ سے پیدا ہوے امراض کے تشنج یا اینٹھن مٹانے کے لیے اسکے پتے اور کونپلون کا جوشاندہ پلاتے ہین۔ پھوڑون پر بھی اسکے جوشاندے کا بپھارا دیتے ہین چھوڑ چھوڑ کے آنے والے بخار کو دفع کرنے کے لیے اسکا جوشاندہ پلاتے ہین اسکے جوشاندے سے ضعف ہاضمہ جاتا رہتا ہے اس کے جوشاندے پر ہینگ کا سفوف چھڑک کے پلانے سے آنتون کے کیڑے مرتے ہین دار چینی کے ساتھ اسکو جوش کرکے اور صاف کرکے پلانے سے پیٹ کا درد دفع ہوتا ہے اسکا جوشاندہ پلانے سے بچون کی کھانسی جاتی رہتی ہے اسکے پتون کا رس بچون کے بدن پر ملنے سے اُنکی کنپ دہیو دفع ہوتی ہے خون صاف کرنے کے لیے اسکے جوشاندے مین شہد ملا کے پلانا چاہیے۔ ستاور کے ساتھ اسکو جوش کرکے پلانے سے طاقت آتی ہے جگر کے امراض مٹانے کے لیے اسکے پتون کے رس کا لیپ کرنا چاہیے اور اُنکے ہی جوشاندے کا بپھارا دینا چاہیے

ناگرموتھا (۵۵)

بفتح نون وسکون الف وفتح کاف فارسی وسکون راے مہملہ وضم میم وواو مجہول وفتح تاے فوقانی مخلوط بہا وسکون الف الف کی جگہ فارسی کی کتابون مین ہاے بھی لکھتے ہین ماڑواری اور پنجابی کا ہی تلفظ ہے مرہٹے ناگرموتھ اور اہل گجرات ناگرموتھی آخر مین یاے تحتانی مفتوح سے کہتے ہین اور سنسکرت مین ناگرمستا نام ہے

Hakeem Shoukat Ali

سعد ہندی اور مشک ہندی یہی ہے

صفات وشناخت - مونتھا ایک ہندوستانی روئیدگی کی جڑ ہے جو سعد کوفی کی طرح ہوتی ہے مگر افعال وخواص مین ضعیف ہوتی ہے اسکو مُستا بھی کہتے ہین اِسکی دو قسمین ہین خرد و کلان چھوٹی قسم کو بھادر مونتھا و بھدر مونتھا و بھدر مستا کہتے ہین اور بڑی قسم کو ناگر مونتھا بولتے ہین بلکہ تیسری قسم اور بھی بتاتے ہین تینون قسمین قریب قریب ہین - فارسی کی کتابون مین اسیطرح لکھا ہے - ہندی کی کتابون سے معلوم ہوتا ہے کہ تین قسمین اسطرح ہین (۱) مونتھا جسکو سنسکرت مین مستک کہتے ہین (۲) بھدر مونتھا سنسکرت مین اسکو بھدر مستکم کہتے ہین - (۳) ناگر مونتھا اسکو سنسکرت مین ناگر مستا بولتے ہین یہ بنگال اور اودھ وغیرہ کی تر زمینون مین ہوتا ہے اور پنجاب مین بہت ہی کم پیدا ہوتا ہے مونتھے کی بہ نسبت اسکی پیدائش بہت کم ہے جڑ سیاہ اور خوشبودار ہوتی ہے قد مین بیر کی گٹھلی کے برابر ہوتی ہے ناگر مونتھا بھی دو قسم کا ہوتا ہے ایک بھاری اور بہت خوشبو والا دوسرا ہلکا اور کم خوشبو والا - مزہ اسکا تیز و تلخ و کسا ہوتا ہے -

طبیعت - سرد وخشک یہ قول ویدون کا ہے یونانیون کے قواعد کے موافق گرم وخشک ہونا چاہیے -

خواص وفوائد - بلغم اور کھانسی کو مفید ہے اُس بخار کو جو بلغم وصفرا سے پیدا ہوا ہو نافع ہے دستون کو اور تشنگی کو بند کرتا ہے منھ کی بے مزگی کھوتا ہے فساد خون وبلغم وصفرا کو دفع کرتا ہے قابض شکم ہے پیٹ کے کیڑے مارتا ہے ہاضم ہے - ہندی کی کتابون مین لکھا ہے دست تپ صفراوی گرمی پیاس بے رغبتی طعام اور دل اور معدے کے امراض کو مٹاتا ہے یہ بال دھونے کے کام مین آتا ہے اسکے استعمال سے پسینا آتا ہے اور پیشاب بھی بڑھ جاتا ہے اسکے پلانے سے دست بند ہوتے ہین سوزاک والے کو اسکا جوشاندہ پلاتے ہین اِسکو غشے کے ساتھ جوش کرکے پلانے سے تشنگ جاتی رہتی ہے بخار مین پسینا لانے کے لیے اسکا جوشاندہ پلاتے ہین اسکو پلانے اور لگانے سے بچھو کا زہر اترتا ہے ناگر مونتھا منھ مین رکھنے سے گلے یا پیٹ مین سے جونک باہر نکل جاتی ہے اسکو کھانے سے تپ رک جاتی ہے ایک حصہ دودھ اور تین حصہ پانی مین ناگر مونتھا اوٹاوین یہانتک کہ پانی سوکھ کر صرف دودھ رہجاوے اُسکو چھانکر ٹھنڈا کرکے پلانے سے آنو اور پیٹ کی مروڑ زائل کرتا ہے اِسکا شیرہ پلانے سے پیاس اور جی متلانا مٹتا ہے اِسکی شمالی جانب کی جڑ کو اچھے دن مین اُکھیڑ کر اس کو پیس کے بچے والی ایک رنگ کی گاے کے دودھ کے ساتھ پلانے سے مرگی کا آنا بند ہوجاتا ہے اس کے جوشاندے سے دھونے سے منھ کا زنگ سدھرتا ہے -

ناگ سرگدھ (ہندی)

بفتح نون وسکون الف وکاف فارسی موقوف وفتح سین مہملہ وسکون راے مہملہ وفتح کاف فارسی و دال ہندی مخلوط بہا مشدد اور ناگ سرم گدھ بھی کہتے ہین اور ایک نام استنگل گندا بھی ہے -

صفات وشناخت - ایک روئیدگی ہے کہ زمین پر بچھی ہوتی ہے اور جھاڑ اسکا ہاتھ بھر کے قریب بلکہ اس سے زیادہ ہوتا ہے پتے کندوری کے پتون کی طرح ہوتے ہین

طبیعت - گرم وخشک ہے -

Hakeem Shoukat Ali

خواص و فوائد - اسکی جڑ مین تریاقیت ہو سانپ کے زہر کے لیے مشہور دوا ہو جذام اور آتشک اور خناق کو مفید ہو کھانسی دفع کرتی ہو منی بڑھاتی ہو باہ کو قوت دیتی ہو درد جمیع مفاصل کے مادے کو تحلیل ڈالتی ہو چار کو تین ماشہ لے کر گاے کے گھی کے ساتھ کھلائین غذا مین ارہر کی دال اور خشکہ رکھین اور گھی کھانے کو زیادہ دین کھانے مین نمک نہ ڈالین دو ماشہ جڑ پان مین رکھ کر سوتے وقت دمے کے مریض کو کھلا تین دن مین تپ مرض کا ازالہ کرتا ہو اگر بچھو نے ڈنک کاٹ کھائے تو ایک ماشہ روزانہ بارہ روز تک کھلائین بالکل زہر دفع ہو جائے اور مسلم درخت کو سکھا کر سفوف کر کے جوتری اور جائے پھل ملا کر گاے کے گھی مین حلوا بنا کر تین روز تک کھائین غذا مین سادہ خشکہ یا ارہر کی دال کے ساتھ رکھین تو سردی کے امراض کو نفع ہو گر نمک سے پرہیز رہے۔

ناگ کیسر (ہ)

بفتح نون و سکون الف و کاف فارسی موقوف و کاف تازی دوم مکسور و یاے مجہول و فتح سین مہملہ و راے مہملہ ساکن اور محیط وغیرہ مین جو دوسرا بھی کاف فارسی لکھا ہو یہ غلطی ہو ہندی گجراتی مرہٹی پنجابی اور سنسکرت نہین سے کسی کا ایسا تلفظ نہین البتہ سین مہملہ کی جگہ شین معجمہ سے تو آیا ہے

صفات و شناخت - حکیم غلام امام اور حکیم غلام مصطفٰے اور اسحاق کے نزدیک نارمشک کا نام ہو اور حکیم موسن نار قیصر بتاتا ہو مخزن الادویہ مین لکھا ہو کہ اسکا درخت بہت بڑا اخروٹ کے درخت کے قد کا مین ہوتا ہو اور پتے جوڑے ہوتے ہین ناشپاتی کے پتون کی طرح اور پھول بڑا خوشبودار ہوتا ہو پورنیہ اور رنگ پور اور دوسرے بنگالے کے مقامات مین اسکے درخت کثرت سے ہین اسکے پھولون سے عطر بنایا جاتا ہو خاصکر پھولون کے اندر کی زردی کا عطر نہایت تیز ہوتا ہو جس صندوقچے مین اسکا عطر ہو اس مین سے دوسرے عطرون کی خوشبو جاتی رہتی ہو اور اسی کی خوشبو آنے لگتی ہو - آئین اکبری مین لکھا ہو کہ اس کے پھول کا رنگ سفید زردی ملا ہوا ہوتا ہو موسم بہار مین کھلتا ہو - بدیع النوادر مین لکھا ہو کہ دکھنی ناگ کیسر سرخی مائل اور نہایت خوشبودار ہوتا ہو اسکا مزہ بسباسہ کا سا ہوتا ہو اور کسی قدر عفوصت رکھتا ہو نارمشک کا قائم مقام ہو حکیم شریف خان تالیف شریف مین کہتے ہین کہ ناگ کیسر کباب چینی سے چھوٹے دانے ہین انہین باریک اور لمبی ڈنڈیان لگی ہوتی ہین رنگ سرخ ہوتا ہو ان بھوت چکتسا ساگر مین بیان کیا ہو کہ ناگ کیسر کے درخت پوربی بنگال پوربی ہمالیہ آسام برھما دکھن سیلون وغیرہ ہندوستان کے کئی حصون مین بوئے جاتے ہین اسکے نرم پھل کے نیچے چربی خوشبو والی رال کی طرح ایک چیز لگتی ہو اور اسکی چھال یا جڑ مین چھید کرنے سے بھی وہی چیز نکلتی ہو اسکے پھولون کی کلیان رنگت کے کام مین آتی ہین چیت بیساکھ مین اسکے پھول لگتے ہین اساڑھ اور ساون مین کچھ لال اور سل پڑے ہوئے پھل لگتے ہین تذکرۃ الہند مین تحریر کیا ہو کہ ناگ کیسر کا درخت بڑا ہوتا ہو شاخین متفرق ہوتی ہین اسکی لکڑی سفید اور ہلکی اور زود شکن ہو پھل اسکا کالی مرچ کے برابر ہوتا ہو اور رنگ سرخ مزہ تلخ اور بکسا اور اسکے پتے سانپ کے سر کی طرح ہوتے ہین اور پھول بھی سانپ کے سر کی طرح اور زرد و سیاہ اور بہت خوشبودار ہوتا ہو جس کی خوشبو سے سانپ مست ہو جاتا ہو۔

Hakeem Shoukat Ali

طبیعت - گرم و خشک تیسرے درجے کے آخر تک اور عطر کی گرمی و خشکی چوتھے درجے تک ہو۔
خواص و فوائد - ہڈی کا زہر دفع کرتی ہو خارش کھوتی ہو ملین طبع ہو بلغم لزج اور بادی کو مفید ہو جیسا کہ تذکرۂ ہند
مین مرقوم ہو۔ صاحب مخزن کہتا ہو کہ ناگ کیسر کا پھول صفرا اور بلغم کو۔ زہر کی تکلیف کو۔ ریاح کو۔ ہر قسم کی
بواسیر کو۔ پیٹ کے کیڑون اور قے کو دفع کرتی ہو منھ کے رنگ کو صاف کرتی ہو زخمون کو بھی صاف کرتی ہو
زخمون کے مواد کو چھانٹتی ہو اور اُنکی اصلاح کرتی ہو بواسیر کے خون کو بند کرتی ہو اِسکے استعمال سے بواسیر
کی جڑ اکھڑ جاتی ہو مسے گر جاتے ہین ترکیب کھانے کی یہ ہو کہ اِسکے پھول مین جو زردی ہوتی ہو اُسکو لے کر
۱۳۰ ماشہ شب کو پانی مین بھگو دین صبح کو صاف کرکے تھوڑی سی شکر سفید ملا کر پی لین حکیم میر عبد المجید نے
تحفۃ المومنین کے حاشیے مین لکھا ہو کہ اِسطرح پینے سے چالیس دن مین مسے دور ہو جاتے ہین اور بواسیر کا
نام و نشان باقی نہین رہتا اِسکے عطر کی مالش سے عضو تناسل پر باہ مین قوت آتی ہو اور استادگی پیدا ہوتی ہو
ایک رتی کے مقدار مین روزانہ اسکا عطر پان مین لگا کر کھانا بھی باہ کو بہت قوت پہونچاتا ہو مگر گرم بہت ہو اسلیے
کھانا خطرے سے خالی نہین پس بہتر یہ ہو کہ جسکے مزاج مین گرمی غالب ہو وہ نہ کھائے اِسکے بیجون کی مینگ
تھوڑے سے پانی سے نم کرکے پوٹلی مین باندھ کر رات کو خشک کھجلی پر خوب ملین تاکہ کچھ چکنائی اُس مین سے
نکل کر کھجلی پر لگ جائے اگر چکنائی کم ہو جائے پھر اِسطرح نم کرکے ملنا چاہیے اور دن کو گرم پانی سے دھو ڈالین
چند روز مین بالکل جاتی رہے گی تر کھجلی کو بھی نافع ہو اگر ایسا کرین کہ مغز بادام کی طرح روغن نکال کر اور تھوڑا سا
گیلہ پیسکر ملا کر لگا دین تو چند روز مین بالکل زائل ہو جائے۔ تالیف شریف مین ہو کہ ہلکی ہو مادہ خام کو ہاضمے مین
لاتی ہو پسینے کی بدبو دفع کرتی ہو جذام اور جوش خون اور فساد بلغم و صفرا و زہر کو مٹاتی ہو۔ ان بھوت چلتسا ساگر مین
لکھا ہو کہ ناگ کیسر تھوڑی گرم ہلکی کڑوی خشک اور دافع بلغم ہو اور اِسکے سوکھے پھول قابض ہین معدے کا درد
پیاس معدے کی سوزش اور زیادہ پسینا آنا وغیرہ امراض دفع کرنے کے لیے اِسکو کام مین لاتے ہین خونی بواسیر
کا خون بند کرنے کے لیے کھانڈ ناگ کیسر کے سفوف مین ملا کر اور مکھن مین دونون لت کرکے لگانا چاہیے اس
لیپ کو پیرون کے تلودن پر لگانے سے پیرون کی سوزش دفع ہوتی ہو اسکو چبانے سے بھی بواسیر کا خون رک
جاتا ہو جسکے بہت بلغم گرتا ہو اُسکو ناگ کیسر کا سفوف پھنکانا چاہیے ناگ کیسر اور اُسکے تنون کو پیسکر سانپ کے
کاٹے ہوے مقام پر لیپ کرنے سے زہر اُتر جاتا ہو ناگ کیسر کے درخت کی چھال تھوڑی سی قابض ہو اِسکے درخت
کی چھال کو سونٹھ کے ساتھ کھانے سے پسینا آتا ہو اِسکے بیجون کے مغز کے تیل کی مالش کرنے سے گٹھیا زائل
ہوتی ہو اِسکے تیل کو زخم پر لگانے سے زخم بھر جاتے ہین۔ تر و خشک کھجلی مٹانے کے لیے اِسکا تیل ملنا چاہیے
جن زخمون سے بدبودار پیپ نکلتی ہو اور بگڑ گئے ہون تو اُنپر اسکا تیل لگانا چاہیے بدن کو دبلا کرنے والے مرض
چھوٹنے کے بعد کی کمزوری مٹانے کے لیے اِسکے پیڑ کی چھال اور جڑ کا استعمال کرنا چاہیے ناگ کیسر کے سفوف
کو چھاچھ کے ساتھ پینے اور چھاچھ اور خشک کھانا کھانے سے سفید رطوبت کا عورت کی شرمگاہ سے نکلنا بند
ہوتا ہو تیسرے مہینے مین حمل گرنے کا خوف ہووے تو اِسکے سفوف مین مصری ملا کر دودھ کے ساتھ پھنکا دین
مضر مٹانے کو اور گرم مزاج والے کو اور خصوصاً جگر گرم کو مصلح تخم کاسنی و عنبلوجن بدل بالچھڑ اور کھوپرہ

Hakeem Shoukat Ali

مقدار خوراک - ۴ ماشہ اور عطر ایک بوند تک ہے۔ عرب۔

ناگن (ھ)

بفتح نون وسکون الف وکسر کاف فارسی وسکون نون دوم

صفات وشناخت - ایک روئیدگی ہے کہ ملک مدراس کے باغوں میں اکثر بوئی جاتی ہے قد آدم تک بلند ہوتی ہے اور اسکی جڑ زمین پر آدہ گز تک نمایاں ہوتی ہے گویا یہ اسکا تنہ ہے اس جڑ کو تلنگی زبان میں بنجر گڈہ کہتے ہیں وجہ تسمیہ اسکی یہ بیان کرتے ہیں کہ بنجر نام ایک قسم کے سانپ کا ہے جسکے کاٹنے سے بدن سے خون جاری ہوجاتا ہے اور یہ جڑ اسکے زہر کے لیے مفید ہے اسلیے بنجر گڈہ کہلاتی ہے پتے اسمیں بہت ہوتے ہیں اور ایک ایک پتا گز گز بھر تک بلکہ اس سے زیادہ لمبا ہوتا ہے اور عرض دو تسو کی برابر ہوتا ہے اور بتدریج پتے کے سر تک عرض کم ہوتے ہوتے نوک ہوتی ہے رنگ سبز مائل بزردی ہوتا ہے ناگن اسلیے اسکو کہتے ہیں کہ پتا سانپنی کی طرح معلوم ہوتا ہے پتوں کے درمیان میں شاخ گول اور موٹی نکلتی ہے اسکے سرے پر پھول سفید رنگ اور خوشبودار پیدا ہوتے ہیں جنکی ڈنڈی بڑی ہوتی ہے اور ہر پھول میں چھ پنکھڑیاں ہوتی ہیں اور ہر پنکھڑی نازک اور پتلی اور ایک انگل کی برابر لمبی ہوتی ہے اور چوڑی آدھے انگل کی برابر اور زمین کی طرف خمیدہ ہوتی ہے اور اسکے ریشے ہوتے ہیں درمیانی ریشہ نصف سفید اور نصف مائل بہ سفیدی وسیاہی ہوتا ہے اور ہر ریشے کے اوپر سیاہ ریشہ دو سرا ہوتا ہے

طبیعت - گرم وخشک۔

خواص وفوائد - اسکے پتے ورموں اور دردوں کی جگہ باندھنے سے مادہ اور ورم تحلیل ہوجاتا ہے اسکے پتوں کو کوٹ کر پانی کان میں ٹپکانے سے درد کو تسکین ہوتی ہے پھول اسکا مفرح ہے حواس کو قوت دیتا ہے ان پھولوں کا روغن مثل روغن گل کے تیار کرتے ہیں اس جگہ لگانے سے جہاں کے بال اُتر گئے ہوں بالکل نکل آتے ہیں اور ذکر پر اسکا طلا نہایت قوت کے ساتھ نعوظ پیدا کرتا ہے۔

ناگور (ھ)

بفتح نون وسکون الف وضم کاف فارسی وسکون واو وراے مہلہ موقوف

صفات وشناخت - ایک بڑا درخت ہے شاخیں بہت ہوتی ہیں - اور پتے چوڑے لمبے اور نوکدار ہوتے ہیں کسی قدر تنباکو کے پتوں کے مشابہ ہوتے ہیں روان آن پر بہت ہوتا ہے پھول خوشہ دار اور پھل گول ہوتا ہے

طبیعت - گرم وخشک۔

خواص وفوائد - دردسر ودرد دیگر اعضاے بدن کے درد کے لیے سودمند ہے پھوڑے پھنسی کو دفع کرتا ہے پیٹ کے کیڑے مارتا ہے جوانوں کو نافع ہے اگر یادہ کھائیں اور وہ بدن کے اندر رہکر فساد ظاہر کرے تو اسکے پتے سے وہ فساد دفع ہوجاتا ہے بدل کو۔

نالی (ھ)

بفتح نون وسکون الف وکسر لام ویاے معروف - نسخہ سعیدی میں لکھا ہے کہ لام کی جگہ راے مہملہ سے بھی آیا ہے بعض نے جدا جدا لکھا ہے

Hakeem Shoukat Ali

صفات وشناخت - ایک روئیدگی ہو جو زمین پر پھیلی ہوئی ہو پتے اُسکے املی کے پتون کی طرح ہوتے ہین گنجھنٹ سنگرہ مین لکھا ہو کہ نالی کی شاخ موٹھے کی طرح کھوکھلی ہوتی ہو اس مین کچھ خوشبو بھی ہوتی ہو کپڑے بُننے کی نلیان اُس سے بناتے ہین اسکے بعد تحریر کیا ہو کہ اسکے صحیح حالات معلوم نہین ہو سکے صرف اتنا معلوم ہوا ہو کہ کچھ کڑوی اور تیز اور میٹھی ہو -

طبیعت - تذکرۃ الہند اور تالیف شریف مین گرم لکھا ہو اور گنجھنٹ سنگرہ مین سرد بتایا ہو -

خواص وفوائد - جو لوگ کہتے مین گرم ہو انکے نزدیک ریاح سرد کو تحلیل کرتی ہو دست آور ہو صفرا کو دور کرتی ہو اسکے جوشاندے کے ساتھ کلّی کرنے سے دانتون کا درد دور ہوتا ہو اور دانت مضبوط ہوتے ہین پتھری کو توڑتی ہو اور جس نے سرد لکھا ہو اُسنے کہا ہو کہ بکی ہو پاخانہ صاف لاتی ہو آنکھ اور پیشاب کے مرضون کو خون کے فساد کو درد شکم اور بواسیر کو دفع کرتی ہو مضر بادی اور ریاح پیدا کرتی ہو -

ناہی (ھ)

بروزن ماہی یہ سنسکرت کا لفظ ہو گجراتی مین کڑوی نئی اور مرہٹی مین کڑوی نائی کہتے ہین

صفات وشناخت - اسکی بیلین پنجاب سندھ گجرات اور دکھن جزیرہ نما مین بیل گاؤن تک ہوتی ہین یہ دو قسم کی ہوتی ہو ایک میٹھی اور دوسری کڑوی اسکے جڑ کی موٹائی اور لمبائی سب جگہ سے ایک سی نہین ہوتی ہو یہ بانجھ کریلے کی جڑ سے بہت ملتی ہو اور شلغم سے بہت بڑی ہوتی ہو آسپر اوپر سے کچھ پاس پاس بیچ ہوے سفید کچھ اُبھے ہوے گول چکر ہوتے ہین یہ مزے مین کڑوی چیپدار اور کھٹی ہوتی ہو جب اسکو کاٹتے ہین تب اسمین سے گاڑھا رس نکلتا ہو وہ فوراً گوند کی طرح سخت ہو جاتا ہو اسکے پتے پان کی طرح ہوتے ہین کڑوی قسم کے پھل جھربیری کے بیر سے کچھ بڑے اور میٹھے کے پھل کاغذی لیمو کی طرح ہوتے ہین اُنکا رنگ زرد کچھ سیاہی لیے ہوتا ہو جڑ مین سے ایک قسم کی گانٹھ نکلتی ہو اُسکا بھی رنگ پھلون کی طرح ہوتا ہو اسکے پھولون کی بال سی لگتی ہو اسکا پھل بادل کی گرج کی آواز سے پھٹتا اور تب ہی آگتا ہو اسکے پھل کو گرج پھل کہتے ہین -

طبیعت - گرم -

خواص وفوائد - کڑوی کسیلی دست آور قولنج والی ہو اس سے گلی کو درست کرکے آتشک کے مریض کو کھلانے سے نفع ہوتا ہو اسکے چار ماشہ سفوف کی پھنکی دن مین ایکبار دینی چاہیے آتشک کی پچھلی حالت مین اسکی چار ماشہ کی پھنکی دن مین ایکبار آٹھ دس دن تک دینے سے پاخانے کے ایک یا دو نرم دست ہوکے آتشک کی چاندی مٹ جاتی ہو زیرہ پیاز اور ناہی کی جڑ کی گانٹھ کو ارنڈی کے تیل مین پکاکے لیپ کرنے سے پرانی گٹھیا کو شفا ہو اسکی جڑ کے سفوف کو پھانکنے اور اسکو گھس کے سانپ کے کاٹے ہوے مقام پر لگانے سے زہر اتر جاتا ہو بائے بڑ رنگ کے ساتھ اسکو گھونٹ کر پھانکنے سے پیٹ کے کیڑے مرتے ہین کڑوی ناہی کی جڑ کی گانٹھ مقی مسہل اور محلل ورم ہو میٹھی ناہی کے پھلون کی ترکاری پکاتے ہین کڑوی ناہی کی جڑ کی گانٹھ کو پیسکر لگانے اور پینے سے ورم اترتا ہو -

نائے (ھ)

بفتح نون وسکون الف وبائے تحتانی موقوف یائے تحتانی کی جگہ ہمزہ سے بھی لکھتے ہین

صفات وشناخت - ایک روئیدگی ہو جو ہندوستان مین مشہور ہو تین قسم کی ہوتی ہو کلان خورد اور متوسط

Hakeem Shoukat Ali

کلان قسم بہت تلخ مزہ ہی بعض کہتے ہین کہ ہندی زبان مین اسکا نام ریچکی بکسر راے مہملہ وسکون یاے تحتانی و کسر کاف تازی وسکون یاے تحتانی ہی برسات مین اسکا درخت پہاڑون اور باغون اور ویرانون مین پیدا ہوتا ہی ایک بالشت سے زیادہ نہین بڑھتا شاخین پتلی اور گرہ دار ہوتی ہین اور گرہون کے آس پاس پتے لگتے ہین جو سر انگشت کی برابر دراز ہوتے ہین اور چوڑے املی کے دو پتون کے برابر اور انکے درمیان مین پھول باریک اور سفید آتا ہی اور پھل جو کے دانے کی برابر ہوتا ہی جس مین تخم خشخاش کی برابر بیج ہوتے ہین اور اسکی ایک قسم کو دیوانہ نائی کہتے ہین - پہلی قسم سے اسکا پتا نازک اور چھوٹا ہوتا ہی پھول زرد اور بیج دھنیے کے دانے کی طرح اور درخت بالشت کے برابر ہوتا ہی مزہ تلخ بکسے پن کے ساتھ ہی - ریچکی کا مفصل حال کتابون مین نظر سے نہین گذرا مگر بعض یہ بھی کہتے ہین کہ پھول اسکا سرخ ہوتا ہی اور یہ بات اسطرح سمجھی ہی کہ اسکا ایک سنسکرت کا نام رکت پورک ہی جسکے دو معنی ہوتے ہین ایک یہ کہ خون بدن مین بڑھاتی ہی دوسرے یہ کہ سرخ پھول رکھتی ہی اگر سرخ پھول ہوتے ہون تو نائے نہین کیونکہ اسکے پھول سفید ہوتے ہین - مولف کہتا ہی کہ مجھے بہت بوٹی دکھائے گئے ہین جنکا نام ناو بروزن جاو اور نائین بروزن جائین بتاتے ہین چہرہ انکا یہ ہی بڑا سوا بالشت اور ڈیڑھ بالشت تک لمبا ہوتا ہی اور چھوٹا بھی ہوتا ہی ایک جڑ سے ایک اور ایک سے زیادہ یعنی دو تین شاخین بھی نکلتی ہین اور وہ سب علیحدہ علیحدہ قائم ہوتی ہین جڑ سے پھنگی تک ہر شاخ کے آس پاس آمنے سامنے گانٹھون پر دو دو پتے بھرے ہوتے ہین ہر پتا ایک انگلی کے برابر لمبا اور اس سے چھوٹا بھی ہوتا ہی وضع کنیر کے پتے کی سی ہوتی ہی مگر اس سے کم چوڑا ہوتا ہی انگلی کی چوڑائی سے بھی کم چوڑائی ہوتی ہی اور گانٹھون پر سفید چھوٹے چھوٹے پھول لگتے ہین مزہ اسکا نیم سے کم کڑوا نہین ہوتا یہ نائی کی بڑی قسم ہوگی -

طبیعت - گرم و خشک تیسرے درجے مین -

خواص و فوائد - ہول دل کے لیے نافع ہی بادو بلغم کو دفع کرتی ہی بھوک زیادہ کرتی ہی ہاضم ہی اسکے پتون کا شیرہ زیرہ اور سیاہ مرچ اور لہسن کی ایک پوتھی کے ساتھ مدر حیض و بول ہی اور بلغمی بخار کو تنہا نافع ہی ہندو اسکے پتون کو اُبال کر اور اچار بناکر کھاتے ہین درد مفاصل اور فالج کے لیے مفید ہی اسکے پتون کا زلال بچے کی پیاس کو بجھاتا ہی کلانی شکم کے لیے نافع ہی کرم شکم کو مارتا ہی - یہ ایک گھریلو علاج ہی کہ ناد کے پتے گھونٹ کر پینے سے بخار جاتا رہتا ہی - اگر ایک تولہ پتے اکیس کالی مرچون کے ساتھ گھونٹ گھونٹ کر تین دن تک پیوین تو نارو بالکل دفع ہو جاے - ریچکی مین لکھا ہی کہ تپ بلغمی اور کلانی شکم کو نافع ہی بادو بلغم اور پیشاب کے فساد کو دور کرتی ہی پیٹ اور پھوڑون کے کیڑے دفع کرتی ہی مصلح اسکی کالی مرچ ہی -

نائٹر و گلیسرین (ش)
نائٹرو گلیسرین (دل)

صفات و شناخت - یہ خطرناک بھک سے اُڑ جانے والی شی ہی شورے کے تیزاب اور خالص گلیسرین سے تیار کرنے مین بلارنگ روغنی سیال ہی بلا بو ذائقہ تیز اور شیرین - پانی مین بہت کم حل ہوتا ہی جو ہیون اور روغنات اور شراب مطلق اور ایتھر مین بخوبی اور جب اسفنجی سلیکا کے ساتھ جو بالو کی قسم ہی ملادین تو وہ خوفناک شی بنتی ہی

Hakeem Shoukat Ali

جسے ڈائنامیٹ کہتے ہیں۔

خواص و فوائد۔ مسکن اور دافع درد ہے ان جائنا ٹوریس (یعنی سینے میں ایک شدت کا درد ہونا اور بیمار کا فکر مند ہو جانا اور موت کا اندیشہ ہونا) اور پٹھوں کے تشنج اور درد ان سر اور مرگی میں اس دوا کو دیتے ہیں جہاں کہیں شرائین کا تشنج دور کرنا منظور ہو اسکے دینے سے فائدہ ہوتا ہے جہاز پر چڑھنے سے قے ہوتی ہو تو اسکے روکنے کے لیے بھی عمدہ دوا ہے بہتر ترکیب اسکے دینے کی ٹکیوں کی شکل میں ہے یا کئی فائدہ ہے شراب میں فی صدی ایک حصہ کے حساب سے سولیوشن بنا کر رکھتے ہیں جسکی ایک منم خوراک ہے ایک منم میں ایک گرین کا ۱/۱۰۰ حصہ ہے اسکو شکر پر ڈال کر یا کسی شراب میں ملا کر پلائیں۔

نائٹریٹ آف ایمل (ش)

ایمل نائٹریس (ل)

ایمار، لک ایل کحال کو جو شراب کی قسم سے ہے تانبے کے برادے اور شورے کے تیزاب کے ہمراہ کشید کرنے سے یہ مرکب حاصل ہوتا ہے ایتھر کی مانند سیال ہوتا ہے رنگت میں زردی مائل اس میں خاص طرح کی بو ہے جو ناگوار نہیں معلوم ہوتی ہے پانی میں حل نہیں ہوتا لیکن شراب مقطر کے ساتھ ہر مقدار میں حل ہو جاتا ہے۔

خواص و فوائد۔ یہ صرف سنگھانے کے کام آتا ہے اسکے سنگھانے سے دل کی حرکت بہت جلد جلد ہونے لگتی ہے چہرہ سرخ ہو جاتا ہے اور شرائین خوب چلتی ہوئی معلوم ہوتی ہیں اور رگ چوڑائی میں پھیل جاتی ہیں اس تاثیر کیوجہ سے حالت غشی سے ہوش میں لانے کے لیے سنگھاتے ہیں مثلاً ڈوبے ہوئے مریض کو یا کلورافارم سنگھانے سے جب زہر کی تاثیر ہو کر دل کی حرکت ٹھہر جانے پر اور آس درد ناک مرض قلب میں جسکو ڈاکٹر ان جائنا کہتے ہیں سنگھانے سے شرائین کا تشنج دور ہو جانے کی وجہ سے بڑا فائدہ ہوتا ہے علی ہذا القیاس معدے اور چہرے کے عصبی درد میں بھی سنگھانے سے نفع ہوا ہے تشنجی دمے کے حملے کے وقت اسکو سنگھاتے ہیں عضلاتی پردہ ہوائی نالیوں کے تشنج کو رفع کرنے کی وجہ سے اس مرض میں اسوقت بڑا آرام ملتا ہے۔ دو منم سے پانچ منم تک رومال پر ڈال کر سنگھائیں اس دوا کو نہایت ہوشیاری سے سنگھانا چاہیے کیونکہ سخت زہر ہے نہایت کم مقدار میں اول استعمال کریں۔

نائٹریٹ آف امونیم (ش)

امونی آئی نائٹراس (ل)، نائٹرس اوکسائڈ گیسز

صفات و شناخت۔ اسمین امونیا اور شورے کا تیزاب ہے سفید رنگ کی قلمدار ڈلیوں میں ہوتا ہے گھل جانے والا نمک ہے۔ ذائقے میں تلخ اور خراشدار صرف نائٹرس اوکسائڈ گیسز کے تیار کرنے میں کام آتا ہے جو بیرنگ لطیف جسم ہوتا ہے اور مساوی حصہ حجم کی رو سے پانی میں حل ہو جاتا ہے۔

خواص و فوائد۔ اسکو لافنگ گیس کہتے ہیں کیونکہ اسکے سونگھنے سے سرور حاصل ہونے کے بعد انسان بیخود ہو کر ہنسنے لگتا ہے مگر یہ تاثیر خالص گیس میں نہیں دیکھی گئی جب بالکل خالص ہو اور ہوا سے بچا کر سنگھائیں تو نہایت بے حس کرنیوالی شے ہے اتنی ہوشیاری ضرور ہے کہ سنگھانے کے وقت معدہ خالی ہو۔ اس سے ذکا ہونا یا جی کا

Hakeem Shoukat Ali

مثلاً ناظہور مین نہین آتا دندان ساز فی زمانہ دانت نکالنے کے وقت اسکا بہت استعمال کرتے ہین۔

نائٹریٹ آف لڈ (ش)

(پلمبائی نائٹراس (ل)

صفات وشناخت - اسمین شورے کا تیزاب اور سیسہ ہی بے رنگ ہشت پہلو قلمین ہوتی ہین قریب قریب غیر شفاف ہوا کا قلمون پر کچھ اثر نہین ہوتا ذائقہ کسیلا اور شیرین پانی اور شراب مین یہ نمک حل ہوجاتا ہی۔

خواص وفوائد - مزیل کرم وسم وبائی وقابض ہی قبض کے فائدے کے لیے باہر لگانے کے واسطے اسکا استعمال زیادہ ہی چنانچہ عورتون کی پستان مین خط پڑجانے سے اس نسخے سے بہتر کوئی دوا نہین نائٹریٹ آف لڈ دس گرین اور گلیسرین ایک اونس اول لگانے سے جلن ہوتی ہی تھوڑی دیر کے بعد جاتی رہتی ہی مگر یہ لحاظ رہے کہ بچے کو دودھ پلانے کے وقت چھاتیون کو خوب دھولین ورنہ بچے پر زہر کی تاثیر ہوگی عفونت دفع کرنے کے لیے اس نمک کا سولیوشن فی فلوئڈ اونس آب مقطر مین ۶۰ گرین حل کرکے استعمال مین لاتے ہین - **مقدار خوراک** ایک گرین کے چوتھائی حصے سے ایک گرین تک۔

نبولی (ھ)

(بکسر نون وضم باے موحدہ وواو مجہول وکسر لام ویاے معروف - ثمر نیم (ف)

صفات وشناخت - نیم کا پھل ہی یون تو ہندوستان مین نیم کی نبولی اپنے فوائد کے باعث خاص طور پر مشہور ہی لیکن نبولی کا تیل بھی تیار ہوسکتا ہی اور اسکی کھل کھاد کے کام آسکتی ہی اول یہ پھل ہرے ہوتے ہین پکنے پر پیلے پڑجاتے ہین اور جبتک کچے ہوتے ہین انکا مغز گردار رہتا ہی پکنے کے بعد میٹھا پڑجاتا ہی پھل مین ایک خانہ ہوتا ہی اور اس خانے مین ایک بیج نکلتا ہی نبولیون مین سے کڑوا چرپرا گہرا پیلا نہین اڑنے والا اور بہت برے مزے کا تیل نکلتا ہی تیل نکالنے کے لیے نبولی مین سے مینگ کو نکال کر اسکو چھین کوٹ کے پانی مین اوٹانے سے تیل اوپر تیر آتا ہی یا ان مینگون کو گھانی مین ڈالکے پیرنے سے تیل نکل آتا ہی۔

طبیعت - گرم وتر ہی حکیم میر محمد افضل نے اپنے مجربات مین بھی یون ہی لکھا ہی۔

خواص وفوائد - کچا پھل تلخ ہی اور ہضم کے وقت تیز اور سبک ہی جریان منی کو مفید ہی بواسیر اور صفرا اور کرم شکم کو زائل کرتا ہی پکا پھل تلخ اور شیرین اور چرب اور گران اور لیسدار ہی بلغم کو دور کرتا ہی اسکی گری گرم ہی صفرا کو مناتی ہی نبولی کے استعمال سے کرم شکم کو نفع ہوتا ہی قابض ہی اگر کالی مرچ کے ساتھ پیسکر آنکھ مین لگائین تو دردسر کو فائدہ ہو مار گزیدہ کا جب زہر دفع ہونے کے بعد دردسر باقی رہے تو مغز تخم نیم پلانے سے فائدہ ہوتا ہی بعض کہتے ہین کہ نبولی کی گری قابض ہی پرانے دستون کو بند کرتی ہی اسکو پیسکر سر پر لگانے سے صحت ہوتی ہی کچا پھل مسہل ہی بواسیر اور کرم شکم کو مفید ہی نبولی کی گری پہلے دن ایک عدد گھی مین چکنی کرکے نگلین اور ہر روز ایک ایک اضافہ کرکے چالیس پر پہونچادین پھر ایک ایک روز کم کرتے جائین یہانتک کہ ایک پر نوبت پہونچ جائے بواسیر کے لیے یہ ترکیب مجرب ہی - وید کہتے ہین کہ اسکے بیجون کی مینگون کو جل بھنگری کے رس مین سات یا اکیس بار بھگو بھگو کر اور سکھا سکھا کر انکا تیل نکال کر اسکو

Hakeem Shoukat Ali

ہمیشہ سعوط کرنے سے اور اُن دنوں میں دودھ چاولوں کی کھیر کھانے سے کنٹھ مالا اور انجیرنی کے مرض مٹتے ہیں گرتے ہوئے زخموں پر ببول کا سادہ تیل لگانے سے اُنکا ڈھیلا پن دفع ہو کر وہ جاتے رہتے ہیں اس تیل کو لگانے سے جوئیں اور لیکھیں مرجاتی ہیں تپ والے کے بدن پر اس تیل کی مالش کرنی چاہیے۔ بچوں کے ایسے پھوڑے کہ جو نیچے سے ہرے رہتے ہیں اور اوپر کھرنڈ آجاتا ہے انپر اس تیل کو لگانا چاہیے اس تیل کی ۳۰ بوند سے پونے چار ماشہ تک کی مقدار پی کے اوپر پان چابنے سے وہ مٹتا ہے جس بخار میں اینٹھن ہو یا پیر سرد ہوگئے ہوں تو اُس حالت میں اس تیل کی مالش بہت نافع ہے بیٹھے میں بھی ان دونوں عوارض کو دفع کرنے کے لیے اس تیل کا ملنا بہت نافع ہے اس تیل کو پان میں لگاکے کھلانے سے یا راسنا وغیرہ کے جوشاندے میں اسکی بیس بوندیں ڈالکے پلانے سے اینٹھن اور کئی طرح کے ریاحی عوارض مٹتے ہیں گہری چیچک نکل جانے پر اسکے تیل کو سب بدن پر مل دینے سے بہت نفع ہوتا ہے اس کام میں اسکا نفع تلوں کے تیل سے یا کھوپرے کے تیل سے یا کاربولک ایسڈ سے بھی بہت بڑھا ہوا ہے جلد بدن کے اوپر کی چھوٹے یا نظر نہ آنے والے کیڑے مارنے یا انکو دور کرنے کے لیے نیم کے تیل کی مالش کرنی چاہیے اس تیل کی مالش سے کھجلی جاتی رہتی ہے گنٹھیا کی سوجن تحلیل کرنے کے لیے نیم کا تیل ملنا چاہیے کھوپڑی پر رگڑ لگ جانے سے جو زخم ہوجاتا ہے اُسپر ببول کا تیل لگانا چاہیے مجذوم کے بدن پر اسکے تیل کی مالش کرنے سے بہت نفع ہوتا ہے اس تیل کو لگانے سے سوزش دفع ہوتی ہے اس تیل میں شہد ملاکے اسمیں بتی بھگو کے کان میں رکھنے سے اُسکی پیپ بند ہوتی ہے اس تیل کو ہمیشہ ایک مہینے تک روز ایک ماشہ سعوط کرنے سے اور اُن دنوں میں صرف گائے کا دودھ پینے سے کنٹھ مالا اور انجیرنی کے مرض زائل ہوتے ہیں۔

نبیذ (ع) بروزن لذیذ

صفات وشناخت۔ ایک سیال چیز ہے جسے مویز چھوارے شہد گنے کے رس کھانڈ مصری انار شیریں کے رس انجیر ناشپاتی گیہوں چاول جو مکہ باجرا جوار اور گیہوں کی روٹی سے بناتے ہیں تیار کرنے کی ترکیب یہ ہے کہ متقدمین کے نزدیک میووں کو دو گنے پانی میں ایک رات دن بھگا رکھنے کے بعد اتنا جوش دیتے ہیں کہ تیسرا حصہ جل جاتا ہے اور متاخرین کے نزدیک پانچ گنے پانی میں ایک رات دن بھگوکر اتنا جوش دیتے ہیں کہ آدھا جل جاتا ہے پھر کسی برتن میں رکھکر اور منہ ڈھنک کر پانچ چھ مہینے تک رکھ چھوڑتے ہیں یہانتک کہ نشہ لانے لگتا ہے اگر غلے سے تیار کرتے ہیں تو اتنا جوش دیتے ہیں کہ گل کر پانی میں مل جاتا ہے اور گنا شہد یا کھانڈ وغیرہ کوئی شیریں چیز ملاکر ایک ہفتہ تک رکھکر کام میں لے آتے ہیں اور جو خالص شہد یا کھانڈ یا دوشاب یا گنے کے رس سے بناویں تو چاہیے کہ اُن میں سے ایک حصہ میں تین حصہ پانی ملاکر جوش دیں کہ سب مجموعے میں سے ایک تہائی جلجائے کبھی کبھی کچھ مفرح اور مقوی دوائیں جیسے جائے پھل لونگ دارچینی زعفران اگر مصطکی بالچھڑ مرچ سیاہ اور سعد وغیرہ بھی جوش دیتے وقت پوٹلی میں باندھکر ڈالدیتے ہیں اور اندازہ انکے ڈالنے کا یہ ہے کہ دو سو اسی تولہ کے مقابلے میں ڈیڑھ تولہ کے قریب اُن میں سے کوئی دوا ڈالی جائے جس نبیذ میں کوئی ایسی دوا ڈالی جاتی ہے وہ گرمی اور درد سر پیدا کرتی ہے مگر معدے کو قوت دیتی ہے اور خشکی زیادہ پیدا کرتی ہے خاصکر جس میں سعد یا بالچھڑ یا اگر

Hakeem Shoukat Ali

یا مصطگی جو قرفہ جوتری ونگ بیل الائچی مشک اور زعفران اگرچہ درد سر پیدا کرتے ہین مگر خوشی اور تفریح خوب بڑھاتے ہین نبیذ اور شراب غیر ہین۔ فارسی مین اسکو بوزہ کہتے ہین معرب اسکا بوزج ہے بعض کہتے ہین کہ بوزہ یہ ہے کہ جو کا آٹا گوندھ کر زمین مین چالیس روز تک دفن رکھین یہانتک کہ سڑ جاوے پھر اُس مین پانی ڈالین تاکہ پھول جاوے پھر خوشبودار دوائین ڈالدین بعض کہتے ہین کہ بوزہ فقاع کا نام ہے اور فقاع فاکے ضمے اور قاف کی تشدید سے اور آخر مین عین مہملہ موقوف سے خاص ایک طرح کی نبیذ ہے جو اپنے کمال کو نہین پہونچتی ہے مزے مین اسکے چار باتین ہوتی ہین شیرینی ترشی تلخی اور تیزی مگر اسکی ساخت جو لکھی ہے اس مین وہی چیزین داخل ہین جو نبیذ مین ہین۔

طبیعت - تمام قسمین گرم ہین مگر بعض مین گرمی زیادہ ہے اور بعض مین کم ہے بعض کہتے ہین کہ نئی نبیذ پہلے درجے مین گرم و تر ہے اور پرانی دوسرے درجے مین گرم و تر ہے۔

خواص و فوائد - اگر بقدر معتدل مین پی جاوے تو صحت کی حفاظت خوب کرتی ہے حرارت غریزی کو برانگیختہ کرتی ہے سرور اور شجاعت اور قوت پیدا کرتی ہے اخلاط صفراوی مین اعتدال پیدا کرتی ہے اور ادرار کے ذریعہ سے انکو نکالتی ہے اور مرہ سودا مین گرمی اور تری پیدا کرتی ہے قبض دفع کرتی ہے اگر زیادہ تھکاوٹ سے بدن مین نقصان آجاوے تو نفع پہونچاتی ہے دبلے آدمی کے بدن کو فربہ کرتی ہے بھوک بڑھاتی ہے ہاضمے کو قوت دیتی ہے اعضا کیطرف غذا پہونچاتی ہے نفخ اور ریاح کو تحلیل کرتی ہے بشرطیکہ اسقدر مقدار مین پیوین کہ نشہ نلاوے زیادہ پینے سے ذہن مین فساد آتا ہے عقل خراب ہوتی ہے قوے خراب ہوجاتے ہین حرارت غریزی دب جاتی ہے فالج سبات صرع رعشہ تشنج پیدا ہوجاتا ہے خون مین گرمی آجاتی ہے دماغ کمزور ہوجاتا ہے حواس مین کدورت آجاتی ہے سوداوی مزاجون کو نقصان پہونچتا ہے جسکے پٹھے ضعیف ہون یا پٹھون مین مرض ہو تو اسکے لیے ہر قسم کی نبیذ ناموافق ہے کیونکہ بالخاصیت دماغ اور پٹھون کو مضر ہے کیونکہ سن اور ڈھیلا کرتی ہے اُس شخص کو بھی مضر ہے جسکے جلد درد سر پیدا ہوجاتا ہے یا اسکے دماغ مین کوئی دوسرا مرض ہو جس معدے مین خشکی غالب ہو اُس مین رطوبت پیدا کرتی ہے اور جس مین تری غالب ہو اسمین نفخ و ریاح پیدا کرتی ہے سر مین بوجھ پیدا کرتی ہے تشنگی غالب کرتی ہے پٹھون مین اختلاج پیدا کرتی ہے کیونکہ تکلیف پہونچانے والی حرارت بھر جاتی ہے اگرچہ درد سر پیدا کرتی ہے اور دماغ کے پردون اور اعصاب کو مضرت پہونچاتی ہے مگر خوشی اور تفریح خوب بڑھا دیتی ہے۔ رازی کہتا ہے کہ جسکے بدن مین امتلا ہو اُسکو جلد بخار مین مبتلا کردیتی ہے اور جلد خون مین بدبو پیدا کردیتی ہے اور چونکہ بخارات دماغ کی طرف بڑھاتی ہے اسلیے درد پیدا کرتی ہے لیکن ریاح اور نفخ اور قراقر کو تحلیل کرتی ہے پیشاب اور پسینے مین خوشبو پیدا کرتی ہے اور منھ مین بدبو پیدا نہین کرتی جیساکہ شراب پیدا کرتی ہے۔

مویز کی نبیذ - یہ دوسرے درجے مین گرم ہے اور پہلے درجے مین تر ہے اسکی قوت شراب کی قوت کے قریب ہے مگر اس مین گرمی شراب سے کم ہے اور خشکی شراب سے زیادہ ہے صفرا پیدا کرتی ہے سرد مزاج والون کو مفید ہے معدے مین بوجھ اس سے پیدا نہین ہوتا دست لاتی ہے مگر جسکو ایسے مویزون سے تیار کرین جنمین سے گٹھلیان نکالی گئی ہون وہ قبض پیدا کردیتی ہے معدے کو بہت قوت دیتی ہے اس سے خون زیادہ پیدا ہوتا ہے اور جس قدر خون پیدا ہوتا ہے وہ اُس خون سے قوی اور گاڑھا ہوتا ہے جو شراب سے پیدا ہوتا ہے مگر اس مین اتنی خرابی ہے

Hakeem Shoukat Ali

کہ اسکا پیدا ہوا خون سودا کی طرف جلد مستحیل ہوجاتا ہے اسلیے جو شخص سوداوی امراض مین مبتلا ہو جیسے سرطان مالیخولیا درم طحال اور توحش وغیرہ کا عارضہ رکھتا ہو انکو اسکے استعمال سے بچنا چاہیے اگر اسمین شہد شامل ہو تو گرمی بڑھ جاتی ہے اور پیشاب زیادہ لاتی ہے اور بدن کے دور دور کے اعضا اور دماغ کی طرف جلد نفوذ کرتی ہے جو شخص اسکو پینے کا عادی ہو اسکو چاہیے کہ سودا اور اخلاط غلیظ کا تنقیہ کرتا رہے فصد کھلواتا رہے پٹھون کے ضعف اور امراض سرد کو نافع ہے ریاح کو تحلیل کرتی ہے گردے اور مثانے مین گرمی پیدا کرتی ہے مثانے اور گردے کو صاف کرتی ہے انکی پتھری نکالتی ہے باہ کو قوت دیتی ہے سدے کھولتی ہے کھانا ہضم کرتی ہے سینے اور پھیپھڑے کا تنقیہ کرتی ہے اگر جوش کرنے کے وقت حماما اس مین بڑھا دیا جائے تو وجع البقر کو شفا دے اور ہاضمے کو قوت پہونچائے۔ مضر دماغ کو فاسد اور اخلاط کو غلیظ کرتی ہے سر مین شدت سے درد پیدا کرتی ہے جگر کو مضر ہے خون کو جلاتی ہے سوداوی امراض اور استسقا پیدا کرتی ہے دیر ہضم ہے۔ مصلح خوشبودار چیزین اور مدر چیزین اور سودا کا تنقیہ کرنا۔

شہد کی نبیذ۔ یہ تیسرے درجے مین گرم اور دوسرے مین خشک ہے اور شراب سے بہت زیادہ گرم ہے اور خشکی بھی اس سے بڑھی ہوئی ہے گاڑھے خلطون کو تحلیل کرتی ہے رطوبات کو خشک کرتی ہے سرد مزاج والون اور بڈھون کی صحت کی حفاظت کرتی ہے حواس کو قوت دیتی ہے سردی اور ضعف اعصاب کے امراض جیسے فالج لقوہ رعشہ اور استرخا کو نافع ہے سرد موسم مین اور سرد ملک مین اسکا استعمال کرنا مناسب ہے۔ مضر گرم مزاج والون اور دبلے آدمیون کو نقصان پہونچاتی ہے صفرا جلد بنجاتی ہے نہار کھانے سے صفرا پیدا کرتی ہے شراب سے زیادہ خمار لاتی ہے اور درد سر پیدا کرتی ہے اور جنکے جگر مین گرمی ہو یا جنکے بدن مین خون کم ہو انھین بھی ناموافق ہے۔ مصلح کھٹ مٹھا انار اور بہی۔

گنے کے رس کی نبیذ۔ گرم و خشک ہے۔ مویز کی نبیذ سے زیادہ رقیق اور لطیف ہے صفراوی مزاج کے مناسب ہے سینے اور پھیپھڑے اور سانس کی نالیون کے موافق ہے بدن کو فربہ کرتی ہے اور بدن مین گرمی پیدا کرتی ہے گردے اور مثانے کو نافع ہے پیشاب کی سوزش اور تنگی کو مٹاتی ہے قولنج پیدا نہین ہونے دیتی اور شہد کی نبیذ کے مقابلے مین معتدل ہے معتدل مزاجون اور گرم مزاجون کے لیے موافق ہے کیونکہ گرمی اس مین کم ہے۔ مضر کھجلی پیدا کرتی ہے اخلاط صفراوی اور گرانی اور بخاری مین احتراق پیدا کرتی ہے۔ مصلح۔ سرد و تر چیزین۔

کھانڈ کی نبیذ۔ گردے اور مثانے کو مفید ہے پیشاب کی سوزش کو دور کرتی ہے اور مدر ہے مضر درد سر پیدا کرتی ہے مصلح بہی و انار۔

قند کی نبیذ۔ سینے اور پھیپھڑے کو مفید ہے گردے اور مثانے کی ریح کو دفع کرتی ہے سوداوی مزاج اور دبلے آدمی کو موافق ہے اخلاط خام کی وجہ سے کمر مین درد ہو تو اسے مٹاتی ہے مضر کھجلی پیدا کرتی ہے مصلح سرد و تر چیزین۔

سیب۔ بہی۔ ناشپاتی۔ شہتوت اور انار وغیرہ کے رسون کی نبیذ۔ یہ جو گیہون اور چاول وغیرہ کی نبیذون سے بہتر ہین جلدی نشہ لاتی ہین خراب جلد ہو جاتی ہین لطیف ہین نشہ انکا زیادہ عرصے تک قائم نہین رہتا تفریح زیادہ پیدا کرتی ہین جنکے جگر و دماغ مین ضعف ہے انھین موافق ہین۔ مضر نفخ و قراقر پیدا

Hakeem Shoukat Ali

کرتی ہیں **مصلح** - خوشبودار اور گرم دوائین -

تر و خشک چھوارے کی نبیذ - گرم و تر ہے - بلغمی مزاج اور بوڑھے کو موافق ہے خون زیادہ پیدا کرتی ہے بدن کو تیار کرتی ہے قوی معدے کے موافق ہے تمام نبیذون سے غلیظ ہے اسکی پرانی نبیذ کم غلیظ ہوتی ہے مگر گرمی زیادہ کرتی ہے دست آور ہے مریضان قولنج کے موافق ہے معدے پر ہلکی ہے **مضر** ثقیل ہے جذام خنازیر اور سرطان وغیرہ سوداوی مرض پیدا کرتی ہے سُدّے ڈالتی ہے خراب اور سوداوی خون پیدا کرتی ہے دماغ حواس معدہ اور پھُون کو نقصان پہونچاتی ہے نفخ اور ریاح اور قراقر پیدا کرتی ہے جلد درد سر خاصکر گرم مزاج مین پیدا کرتی ہے **مصلح** میٹھا اور کھٹ مٹھا انار درد سر کے لیے بہی کا چوسنا مفید ہے -

گدر چھوارے اور کچے چھوارے کی نبیذ - پہلے درجے مین گرم اور دوسرے مین خشک ہے تر و خشک چھوارے اور مویز کی نبیذ سے بہتر ہے اور خوشبودار ہے اور کسی قسم کی نبیذ اسکو نہین پہونچتی فم معدہ کو طاقت بخشتی ہے قے اور دست روکتی ہے پیشاب کا ادرار کرتی ہے معدے کے منھ سے جلد تلے اُتر جاتی ہے خمار اس کا سخت ہوتا ہے نشہ دیر تک رہتا ہے -

سیلان اور دبس کی نبیذ - سیلان چھوارے کے عصارے کا نام ہے کہ بغیر جوش کے دھوپ مین سکھا لیتے ہین اور اگر جوش کرکے گاڑھا کر لیا جائے تو دبس ہے یہ نبیذ گرم و تر ہے چھوارے کی نبیذ سے اسکی گرمی کم ہے مگر اُسکی بہ نسبت دیر مین معدے سے تلے اُترتی ہے نفخ و ریاح بہت پیدا کرتی ہے معدے اور آنتون کو مضر ہے سینے اور پھیپھڑے کو نافع ہے احشا مین سدے پیدا کرتی ہے خاصکر جب کہ نئی ہو دست لاتی ہے جب ہضم ہو جاتی ہے تو اس سے خون زیادہ بنتا ہے -

انجیر کی نبیذ - بدن کو گرم اور فربہ کرتی ہے - سینہ پھیپھڑہ گردہ اور مثانہ کے موافق ہے پیشاب اور پسینے کے ذریعہ سے بدن کے فضول نکالتی ہے ریاح اور قولنج کو مٹاتی اسکو ہمیشہ پینے سے اتنے فضول جلد بدن کی طرف آ جاتے ہین کہ جوین اور کھجلی پیدا ہو جاتی ہے اسکی اصلاح گرم مزاج مین سرد و تر چیزون سے کرنی چاہیئے -

چاول کی نبیذ - تمام نبیذون سے اسمین گرمی کم ہے قابض ہے پیشاب کا ادرار کرتی ہے اسکا نشہ زیادہ ہوتا ہے بھوک پیدا کرتی ہے مگر قوت باہ کو گھٹاتی ہے ہان اگر اس مین بناتے وقت شہد بھی ملا دیا جائے تو مرطوب مزاج والون مین قوت باہ بڑھا دے - **مضر** جنکی طبیعت مین خشکی غالب ہو انہین نقصان پہونچاتی ہے (۲) باہ اور ہاضمہ کم کرتی ہے (۳) درد سر اور آنکھ مین جالا اور ناخنہ پیدا کرتی ہے اور گردہ والون کو مضر ہے **مصلح** مچھلی (۲) شہد اور گرم دوائین (۳) تازہ مچھلی -

گیہون کی نبیذ - مدر ہے دست لاتی ہے تھوڑا سا نشہ اور تفریح پیدا کرتی ہے بعض کہتے ہین کہ بہت نشہ لاتی ہے بھوک بڑھاتی ہے بعض کہتے ہین کہ بھوک نہین بڑھاتی چہرے کا رنگ سرخ کرتی ہے شہد کے ساتھ محرک باہ ہے بعض کہتے ہین کہ نفاخ ہے اور خراب ہے معدے پر ثقل پیدا کرتی ہے اسکی اصلاح شہد اور گرم دوائین کرتی ہین - کبھی میدے کی روٹی پکا کر انگور کے بیچ ملا کر بناتے ہین یہ گرم مزاج والون کے لیے موافق ہے اور جو کی نبیذ سے بہتر ہے -

جو کی نبیذ - نفاخ ہے کچھ بھی تفریح پیدا نہین کرتی باہ اور ہاضمہ کو خراب کرتی ہے معدے پر ثقل پیدا کرتی ہے نشہ بہت

Hakeem Shoukat Ali

تھوڑا لاتی ہی بعض کہتے ہین کہ تھوڑی سی مفرح بھی ہی قبض دفع کرتی ہی مدر بھی ہی بدن مین تراوٹ پیدا کرتی ہی کھانسی اور امراض گرم کو نافع ہی گردے اور مثانے اور دماغ کے پردون کو مضر ہی کیموس ردی پیدا کرتی ہی۔

کنگنی کی نبید۔ نہایت نشہ لاتی ہی بھوک اور ہضم کو خراب کرتی ہی معدے کو قوت دیتی ہی معدے سے رطوبت نکالتی ہی قبض پیدا کرتی ہی باہ کو کمزور کرتی ہی خراب اور ثقیل ہی اسکی اصلاح شہد کرتا ہی۔

جوار کی نبید۔ کبھی جوار کی روٹی کے ساتھ پودینے کے پتے اور اجمود ملاکر بناتے ہین اور یہ جید الکیموس کثیر الغذا ہی گرم مزاجون کے موافق ہی معدے اور آنتون کو طاقت دیتی ہی اسمین نفخ کم ہی۔

نباسہ

نون کے بعد باے موحدہ ہی

صفات وخواص۔ ابن زہر اپنے رسالۂ عربی مین کہتا ہی کہ ایک درخت ہی اسکے پتّے عشق پیچہ کے پتون کی طرح ہوتے ہین رنگ بھی اسی طرح ہوتا ہی رویت ہلال کے وقت مین زمین سے بغیر تیون کے پھوٹتا ہی جتنا چاند بڑھتا جاتا ہی اور زیادہ روشن ہوتا جاتا ہی پتّے اُس مین پیدا ہوتے جاتے ہین پندرہ دن تک پھوٹتے رہتے ہین چاند کے زوال کے ساتھ دن بدن گھٹتا جاتا ہی آخر کار کچھ باقی نہین رہتا یہ روئیدگی اگر سکھا کر چاندی پر اسکو لگاکر پگھلایا جائے تو سونا ہوجائے اگر اس پگھلی ہوئی چاندی مین سے کچھ دوسری چاندی مین ڈالدیا جائے تو وہ بھی سونا بن جائے اسکی جڑ کو پیسکر جس جسم پر لگایا جاے تو اُسکو سونے یا چاندی کے رنگ پر دے اگر یاقوت زرد کو اس سے رنگا جائے تو سرخ ہوجائے جب کوئی رنگنے کا ارادہ کرے تو اسکے پودے کو املی یا حماض یا جو کے پانی مین بھگودے پھر یاقوت کو لگاے یہ رنگ کبھی نہ جائے گا۔

نحام (ع)

بضم نون وفتح حاے حطی وسکون الف ومیم موقوف

صفات وشناخت۔ پانی کا ایک پرندہ ہی قاز سے چھوٹا ہوتا ہی اور مُرغابیا بطخ سے بڑا ہوتا ہی رنگ ابلق ہوتا ہی جس مین سفیدی اور سیاہی اور سرخی ہوتی ہی اور کچھ زردی کی بھی جھلک ہوتی ہی بہت فربہ ہوتا ہی اکثر پانی کے کنارے اور ویرانون مین پایا جاتا ہی ابن ماسویہ وغیرہ بعض حذاق کا بیان ہی کہ اس کا گوشت تمام پرندون کے گوشت سے عمدہ ہی۔

طبیعت۔ گرم وتر۔

خواص وفوائد۔ اسکے گوشت سے بدن فربہ اور قوی ہوتا ہی جسم کی اصلاح ہوتی ہی منی بڑھ جاتی ہی اسمین چربی غالب ہی بعض کہتے ہین کہ اسکے گوشت مین بدبو بہت ہوتی ہی خون متین پیدا کرتا ہی بشرطیکہ ہضم ہوجائے آنکھ کو قوت دیتا ہی اور مقوی باہ بھی ہی۔ **مضر** گرم مزاج والون کو نقصان دیتا ہی دیر ہضم ہی پسینے اور پیشاب اور پاخانے مین بدبو پیدا کرتا ہی۔ **مصلح** سرکہ کے ساتھ پکانا یا کشک جو کے ساتھ کھانا اسکو کھاکر اوپر سے مصری کھانے سے بھی اصلاح ہوجاتی ہی بدمعون اور سرد مزاج والون کے لیے اصلاح کی ضرورت نہین انھین بغیر مصلح کے بھی نافع ہی۔

Hakeem Shoukat Ali

نَد (ع)

بفتح نون وسکون دال مہملہ گشتہ (ف) جیسا کہ منتخب اللغات اور اختیارات بدیعی وغیرہ میں ہے

صفات وشناخت ۔ ایک مرکب دوا ہے خوشبویات کی قسم سے جسکو بخاشعہ نے خلفاے عباسیہ کے لیے ایجاد کیا تھا اجزا اُسکے یہ ہیں اگر ۔ صندل سفید ۔ لوبان ۔ بجورے لیمو کا چھلکا یا تیے ان سب کی برابر با بجے دکنی مصری سب کو پیسکر عرق گلاب یا مرزنجوش کے پتون کے رس مین ٹکیان یا تبیان تیار کرلین اسکو مجالس مین سُلگایا کرتے تھے کبھی ایسا کرتے تھے کہ اگر چالیس حصہ عنبر چار حصہ مشک ایک حصہ مصری سو حصہ لے کر اُنکو عرق گلاب مین پیسکر تیار کرتے تھے بعض نے مصطگی بھی اضافہ کی ہے اور بجاے عرق گلاب کے ببول کے گوند کے لعاب مین گوندھ کر ٹکیان یا تبیان بناتے ہین کنز اللغات ترکی مین اسکے اجزا یہ لکھے ہین ۔ عود ۔ قاقلہ اُزدو آغاجی ۔

طبیعت ۔ گرم وخشک ۔

خواص وفوائد ۔ یہ دوا دل ودماغ اور معدہ وجگر وباہ کو قوت دیتی ہے اسکے سونگھنے سے دل مین فرحت اور ارواح مین انتعاش پیدا ہوتا ہے ہواے وبائی کی سمیت کو دور کرتی ہے وباے طاعون کی اصلاح کرتی ہے زکام کو شافی ہے اسکو سلگاتے بھی ہین اور کھاتے بھی ہین ۔

نِربسی (ھ)

بکسر نون وسکون راے مہملہ وکسر باے موحدہ وکسر سین مہملہ ویاے تحتانی معروف

صفات وشناخت ۔ ایک ہندوستانی دوا ہے جسکو جدوار خیال کرتے ہین حالانکہ دونون مین بڑا فرق ہے نربسی مین وہ منافع کب ہین جو جدوار مین ہین اور اُسکے زیادہ کھانے سے سمیت پیدا ہوتی ہے اور جدوار تریاقی چیز ہے ویدون نے اسکی تین قسمین لکھی ہین سفید ۔ سرخ اور سیاہ کہتے ہین کہ سفید کے توڑنے سے مکڑی کے تار کی طرح ایک چیز ظاہر ہوتی ہے اور ان تمام قسمون کو بچھناگ کے قبیل سے جانتے ہین بعض کہتے ہین کہ دو رو ئیدگیان باہم متصل ہوتی ہین جنمین سے ایک کو نر اور دوسرے کو بسی کہتے ہین پہلی قسم کا مزہ شیرین ہے اور اس مین تریاقیت ہے اور دوسری کا مزہ تلخ ہے اور اسمین سمیت ہے بہرصورت نربسی ایک گرہ ہے کھردری اور لمبی طول مین تین انگل کی اور ایک اُنگلی یا ڈیڑھ انگلی کے برابر عرض مین ہوتی ہے اسکا ایک سرا تپلا اور دوسرا موٹا ہوتا ہے بعض کی یہ راے ہے کہ سفید قسم ناقص ہے اور سیاہ بہتر اور تیز وسرد ہے ۔

خواص وفوائد ۔ فساد باد وبلغم وصفرا کو مفید ہے خون کی بیماریون کو دفع کرتی ہے ہر قسم کے زہر کو دور کرتی ہے زخم پر گوشت پیدا کرتی ہے پھوڑے پھنسی کو نافع ہے جس بچے کو مرگی آتی ہو اُسکو تھوڑی سی نربسی اسکی ماں کے دودھ مین گھس کر سعوط کرانے سے نفع ہوتا ہے گردے کا درد دور کرتی ہے اور گردے کو طاقت دیتی ہے تپ اور اسہال بلغمی کو نافع ہے کھانسی اور قے کو دور کرتی ہے ۔

نِرتقیس

بفتح نون وسکون راے مہملہ وکسر تاے فوقانی وسکون یاے تحتانی وضم قاف وسکون سین مہملہ

Hakeem Shoukat Ali

صفات وشناخت - بولس نے لکھا ہی کہ ایک روئیدگی ہی اندرائن کے پھل کی طرح اسکے اندر مغز اور بیج ہوتے ہین مزہ پھیکا ہوتا ہی -

طبیعت - گرم وخشک ہی اور خشکی گرمی سے بہت زیادہ ہی -

خواص وفوائد - اسکے رس کے سعوط کرنے سے ناک کی بدبو مٹتی ہی اسکا گرم آناک مین رکھنے سے نکسیر کا موجب ہوتا ہی اسکو روغن زیتون مین پیسکر لگانے سے پسینہ کثرت سے آتا ہی شراب کے ساتھ کھانے سے بچھو کا زہر اُتر جاتا ہی اور شراب کے ساتھ لگانے سے افعی کے زہر کو فائدہ ہوتا ہی اگر سینے مین خون جمع ہو جائے تو اسکے تازہ مغز کو کھانے سے تھوک کے ذریعہ سے نکل جاتا ہی اور اس کے تازہ مغز کے کھانے سے پُرانے دست بند ہو جاتے ہین -

نرکچور (۵)

بفتح نون وسکون راے مہملہ وفتح کاف تازی وضم جیم فارسی وسکون واو معروف ورائے مہملہ موقوف

صفات وشناخت - ایک جڑ ہی جس مین تیز خوشبو ہوتی ہی رنگ اوپر سے بھگ میلا ہوتا ہی اندر سے زردی مائل نکلتی ہی مزے مین خفیف سی تلخی ہوتی ہی اور سونٹھ کی سی تیزی رکھتی ہی جس مین شیرینی ہوتی ہی اور خوشبو کم ہوتی ہی وہ ضعیف ہی اسکے پتے ایک ہاتھ کے قریب لمبے اور ایک مٹھی کے قریب چوڑے ہوتے ہین ہلدی کے پتون سے شابہت رکھتے ہین ادرک کے پتون سے لمبے اور چوڑے ہوتے ہین پتون کے درمیان مین سے ایک ڈنڈی نکلتی ہی جسکے سر پر زرد اور لمبے اور گلدستے کی طرح پھول آتے ہین بعض کہتے ہین کہ سفید وسرخ پھول بھی ہوتے ہین جب یہ جڑ پک جاتی ہی تو پتے سوکھ جاتے ہین اُس زمانے مین اس جڑ کو اکھیڑ لیتے ہین اور جوش کرکے سُکھا لیتے ہین وضع اسکی ہلدی کی گرہ کی سی ہوتی ہی یونانی اطبا کی کتابون مین زرنباد کے نام سے شہرت پذیر ہی بعض کہتے ہین کہ جو چیز کچور کے نام مشہور ہی وہی نرکچور ہی کوئی دوسری چیز نہین قوت اسکی تین برس تک رہتی ہی -

طبیعت - گرم وخشک تیسرے درجے تک اور ابن ماسویہ نے دوسرے درجے کے آخر مین گرم وخشک لکھا ہی بعض نے کہا ہی کہ تیسرے درجے کے اول مین گرم وخشک ہی اسمین رطوبت فضلیہ سونٹھ سے کم ہی -

خواص وفوائد - ریاح کو تحلیل کرتا ہی سدے کھولتا ہی دماغ اور دل کو قوت بخشتا ہی مفرح ہی منافع مین درونج کے ساتھ شریک ہی روح حیوانی اور طبعی کے موافق ہی وحشت کو مٹاتا ہی امراض سوداوی کو زائل کرتا ہی اسمین کھینچنے کی اتنی قوت ہی کہ اگر جسم مین کانٹا یا پیکان رہ جائے اور اسکو وہان لگا دیا جائے تو نکل آتے ہین اسکے لیپ سے جھائین جاتی رہتی ہی اگر دیر تک اسکو بدن پر رہنے دین تو زخم پڑ جائے اگر سات ماشہ اسکو پیسکر شہد مین ملاکر چند بار لیپ کرین تو بچون کی کھجلی کا عارضہ جاتا رہے اسکے پینے سے بدن فربہ ہوتا ہی اسکو پیسکر اور روغن بنفشہ مین ملاکر سعوط کرنے سے سردی وتری کا درد سر جاتا رہتا ہی تازہ نرکچور کو پیسکر پیروں کے تلودن پر لگانے سے بالخاصہ درد سر اور آدھاسیسی اور جوڑون کا درد مٹ جاتا ہی - سردی سے ورم آجائے تو اسکے لیپ سے تحلیل ہو جاتا ہی سونگھنے نرکچور کے سفوف کو ملنے سے بھی یہی نفع ہوتا ہی اور سردی کا درد سر مٹ جاتا ہی اسکو پیسکر شہد مین ملاکر چاٹنے سے وہ مرگی جو رطوبت کے غلبے سے ہو باقی نہین رہتی اور اس

Hakeem Shoukat Ali

چاٹنے سے فساد فکر۔ فالج۔ لقوہ اور دوسرے سوداوی امراض کو بھی نفع ہوتا ہی منھ مین اسکو رکھنے سے تری
کا دانتون کا دبید جاتا رہتا ہی اسکو چابنے سے منھ کی بدبو مٹ کر خوشبو آجاتی ہی اسکے چابنے سے لہسن اور پیاز و
شراب کی بو جاتی رہتی ہی اسکو منھ مین چاب کر تھوڑا تھوڑا سا چوستے رہین تو وہ کھانسی جسکا باعث سردی وتری
ہو باقی نہ رہے اس سے خفقان بھی جاتا رہتا ہی۔ شیخ نے ادویہ قلبیہ مین لکھا ہی کہ نرکچور بالخاصہ دل کو تفریح اور
قوت پہونچاتا ہی اور اس کام کے لیے اِسکی لطافت اور قبض بڑے مددگار ہین چونکہ جوہر روح کے ساتھ اسکو بہت
مناسبت ہی اسلیے تریاقون اور بڑی بڑی معجونون مین ملاتے ہین۔ روح جگری کو لطیف کرنے کی اسمین بڑی [illegible]
ہی قے روکتا ہی معدے اور جگر کو طاقت دیتا ہی بچون کی پیچش مٹاتا ہی ۳۔ ماشہ کی مقدار مین کھانے سے سودا کو دستون
مین نکالتا ہی کبھی دستون کو بند بھی کرتا ہی اگر عورت اسکو کھائے یا رحم مین حمول کرے تو رحم کا ورم اور درد جاتا
رہے اور رحم کی ریاح دور ہو جائے اِسکے سفوف کو شہد مین ملا کر مرد کھائے اور ذکر پر لگائے تو باہ بڑھ جائے
اسکے خواص مین سے یہ ہی کہ اسکی بڑی سی گانٹھ مین سوراخ کرکے ڈورا پرو کر نامرد کی کمر پر باندھ دین تو باہ مین قوت
آجائے سرکے مین پیسکر مفاصل پر لگانے سے درد جاتا رہتا ہی اسکے سفوف کو شہد مین ملا کر کھانے سے [illegible]
اور فالج کو نفع ہوتا ہی جوڑون کا درد مٹتا ہی اگر نیل یا برص کو لگایا جائے تو مرض بڑھنے سے رک جائے کیڑے
مکوڑے کے کاٹے ہوئے مقام پر جدوار کا سا فائدہ دیتا ہی اسکی دھونی سے کیڑے مکوڑے اور جونتیان بھاگ
جاتی ہین اور تازہ دینے لگانے سے چھائین مٹ جاتی ہی نرکچور کوٹ کر چھان کر گلاب مین گوندھ کر مونگ کے
دانون کی برابر گولیان باندھ لین ان مین سے دو گولی متلی اور قے والے کو دینے سے فوراً بند ہو جاتے ہین۔
اگر دو گولیان کفایت نہ کرین تو پھر دو ایک گولیان اور دین ہر روز پونے دو ماشہ نرکچور اور ساڑھے دس ماشہ
بی یوشن کے ہرے پتون کا رس پینے سے تفریح پیدا ہوتی ہی پیٹ کے نفخ اور سختی اور بواسیر کے نفخ کے لیے
اسطرح دیتے ہین کہ کوٹ چھان کر گولیان چنون کی برابر باندھ کر رکھ لین اور آنولے کوٹ چھان کر صبح کو ایک
کف دست آنولے کا سفوف پھانک لین اور تین چار گھڑی کے بعد دو گولیان کھالین پھر اسی قدر [illegible]
دو گولیان اور کھالین یہانتک کہ تمام دن مین ۱۶ یا ۲۰ گولیان کھالی جائین اور تھوڑے دنون تک اسپر مداومت
کرین پورا نفع ہوگا مضر اسکا زیادہ کھانا دل کو مضر ہی درد سر پیدا کرتا ہی (۲) گرم گردے کو نقصان دیتا ہی مصلح
بنفشہ اور شہد یا پودینہ یا بالچھڑ یا مصری (۲) صندل سفید بدل تفتیح کے موقع پر بوزیدان اور درونج۔ اور تفریح کے
لیے دگنا درونج اور بجورے لیمون کے بیج بعض نے جڑک (صبیا) اور راسن کو بدل بتایا ہی بعض نے نصف وزن
بالچھڑ کو بدل لکھا ہی۔ ریاح اور زہرون کے دفعیہ کے لیے ڈیوڑھا درونج اور آدھے درونج کے بیج مقدار خوراک
۳۔ ماشہ بعض نے ۹ ماشہ تک لکھا ہی۔

وید کہتے ہین۔ کہ نرکچور کڑوا چرپرا گرم ہلکا بھوک بڑھانے والا حرارت کو زیادہ کرنے والا۔ خوشبودار اور مفرح ہی
پیٹ کا بادی کا درد دفع کرتا ہی اور اس سے پیٹ کا ریاحی درد مٹتا ہی چوٹ اور موچ پر اسکا لیپ کیا جاتا ہی منھ
کی چپ چپاہٹ مٹانے کے لیے اسکو چوستے ہین بچہ ہونے کے بعد عورتون کی کمزوری مٹانے کے لیے جو چیز
دیتے ہین اُس مین یہ بھی ملایا جاتا ہی۔ سردی یا زکام مٹانے کے لیے نرکچور [illegible] اور دارچینی کے جوشاندے مین شہد

Hakeem Shoukat Ali

ملا کے پلانے ہین بدن کا بادی کا درد مٹانے کے لیے اسکا لیپ کرتے ہین اسکا جوشاندہ پلانے سے پیٹ کی بادی دفع ہوتی ہی اسکو پھٹکری کے ساتھ پانی مین پیس کے چوٹ اور چوٹ سے نیل پڑ جانے پر لیپ کرتے ہین کھانسی اور بلغم کو دور کرنے کے لیے اسکے چھوٹے چھوٹے ٹکڑون کو منھ مین رکھ کے چوسنا چاہیے سوکھی کھانسی دور کرنیکے لیے اسکے پونے چار ماشہ سفوف کی پھنکی دینی چاہیے گلے کا بلغم مٹانے کے لیے گویے اسکو چوسا کرتے ہین کالی مرچ سونٹھی اور مصری کے ساتھ اسکو جوش کر کے پلانے سے بلغم اور سانس کی نالی کے مرض دفع ہوتے ہین بیضے مین اس کا جوشاندہ پلاتے ہین اسکا گنگنا لیپ لگا کر اوپر سے پان باندھنے سے خصیون کا سردی کا ورم بیٹھ جاتا ہی اسکو دانت مین رکھنے سے دانت مرض سے محفوظ رہتے ہین اسکو پیسکر لگانے سے مہاسے مٹتے ہین۔

نرگس (ف)

بفتح نون وسکون رائے مہملہ وکسر کاف فارسی وسکون سین مہملہ معرب اسکا نرجس ہی

صفات وشناخت۔ ایک درخت کا پھول ہی جسکے پتے اور ساق اور جڑ اور بیج بالکل پیاز سے شباہت رکھتے ہین یہ پھول نہایت خوشبودار ہوتا ہی پتیان اسکی سفید۔ نیلی اور زرد ہوتی ہین موسم بہار مین کھلتا ہی دو قسم کا ہوتا ہی (١) بطور پیالے کے جس مین صرف چھ پتیان ہوتی ہین اسے نرگس نر کہتے ہین (٢) مضاعف یعنی صد برگ اسے نرگس مادہ بولتے ہین بیج سیاہ ہوتے ہین اور نر کو بری اور مادہ کو بستانی بھی کہتے ہین اسکی جڑ کو پیاز نرگس بولتے ہین بہتر دوسری قسم ہی۔

طبیعت۔ پہلے درجے مین گرم ہی اور خشکی وتری مین معتدل ہی بعض کہتے ہین کہ گرمی وخشکی مین معتدل ہی بعض کہتے ہین کہ دوسرے درجے مین گرم وخشک ہی اور اسکی پیاز مین گرمی وخشکی بڑھی ہوئی ہے بیج اسکے بہت گرم وخشک ہین یہانتک کہ تیسرے درجے تک پہونچ گئے ہین بعض کہتے ہین کہ اسکی جڑ تیسرے درجے مین گرم وخشک ہی اور بیج دوسرے درجے مین گرم وخشک ہین بعض کہتے ہین کہ بیج پہلے درجے مین تر ہین اسکی جڑ مین رطوبت فضلیہ بھی ہی اور یہ رطوبت فضلیہ مقوی باہ ہی بیج بھی رطوبت فضلیہ رکھتے ہین۔

خواص وفوائد۔ جلا کرتا ہی رطوبت کو بدن کے اندر سے جذب کرتا ہی گل نرگس کو سونگھنا سردی کے زکام اور نزلے کو نافع ہی دماغ کا سدہ کھولتا ہی کیونکہ اس مین قوت تحلیل بہت زیادہ ہی درد سر جو بلغم اور مرہ سودا سے ہو اُسکو مٹاتا ہی بعض اطبا کی رائے یہ ہی کہ اگر اسکو ہمیشہ سونگھا کرین تو جاڑون مین بھی زکام ونزلہ پیدا نہو گل نرگس کا ضماد ورم کو تحلیل کرتا ہی سر کے درد اور گنج اور خارشت کو نافع ہی آنکھ مین لگانے سے ناخنہ جاتا رہتا ہی اسکی جڑ نہایت جاذب اور جلا پیدا کرنے والی ہی اسی وجہ سے خار وپیکان کو بدن سے جذب کر لیتی ہی اور جھائین کو صاف کر دیتی ہی اسکو سرکے کے ساتھ لیپ کرنے سے بالخورے کا مرض جاتا رہتا ہی بہق اور جھائین کے داغ مٹ جاتے ہین اس جڑ کو گائے کے دودھ مین آٹھ پہر تک تر رکھین یا پکائین اور پھر پیسکر آلہ تناسل پر لگائین تو ذکر اور باہ مین بہت قوت پیدا ہو اور اس سے عضو تناسل موٹا بھی پڑ جاتا ہی اس جڑ کو ٣ ماشہ کی مقدار مین لے کر پیسین اور ماء العسل کے ساتھ حاملہ عورت کو پلائین تو مردہ بچہ رحم مین سے نکل پڑے اور پیٹ کے کیڑے بھی مار کر نکال دیتی ہی اس کے ضماد سے ورم تحلیل ہوتا ہی پیاز نرگس کو باریک پیسکر زخمون پر رکھنے سے خون بند ہو جاتا ہی قولنج مین حمول

Hakeem Shoukat Ali

کرنے سے جسم کی خراب رطوبت بالکل صاف ہوجاتی ہی ورم جگر پر لگانے سے سرخی اور درد کو دور کرتی ہی زخمون کو خشک کرتی ہی اور انگو ملانے کے لیے نہایت موثر ہی بیانتک کہ کٹے ہوے و تر پر لگانے سے جڑ جاتے ہین شہد مین ملیکر آگ سے جلے ہوے پر لگانا نافع ہی کہین اگر زخم ہوا پیچھے مین زخم آجاے تو اسکے لگانے سے بہت نفع پیدا ہوتا ہی بھوڑون پر لگانے سے انکے پیپ کو صاف کرتی ہی اسکے سبب سے پٹھون کا ورم اور انکی گانٹھین دور ہوجاتی ہین اور جوڑون کا درد مٹتا ہی اسکے سبب سے آنکھ کے پٹھون کا تشنج بھی زائل ہوتا ہی۔ شہد کے ساتھ اسکے سبب سے شکستگی اعضا اور درد نقرس کو نفع پہونچتا ہی اسکو پیس کر آنکھ مین لگانے سے سبل اور ناخنہ دور ہوتا ہی پیہ تولانے والی دواؤن سے ہی تولانے کے لیے اسی طرح سے استعمال کرتے ہین (۱) کچی دو مین جڑین تنہا یا طعام مین کھاتے ہین (۲) جوش کرکے چھانکر ۴ تولہ یا زیادہ پانی مین ۴ تولہ شہد ملاکر پیتے ہین (۳) ایک رات دن دودھ مین تر رکھکر اور خشک کرکے کھاتے ہین۔ آسانی سے قے ہوجاتی ہی اور مروڑ نہین ہوتی۔ مثانے کے امراض کو مفید ہی اسکے پھولون سے اسطرح روغن تیار کرتے ہین کہ تیل مین ڈال کر چالیس دن تک دھوپ مین رکھتے ہین اور اس درمیان مین کئی بار تازہ پھول بدل دیتے ہین اس مین فوائد چنبیلی کے تیل کی طرح ہین مگر اس سے کمزور ہی جڑ سے بھی تیل تیار کرتے ہین اور یہ پھولون کے تیل سے قوی ہوتا ہی بہرصورت یہ دونون تیل پٹھون کو نفع دیتے ہین غلبۂ سودا اور تری سے درد سر ہو تو اسے مٹاتے ہین حجاب سینہ مین سردی سے ورم آجاے تو انکی مالش فائدہ پہونچاتی ہی رحم مین رکھنے سے اسکا منھ کھل جاتا ہی سوداوی اور ریحی دردون اور پٹھون کے امراض کو نافع ہین۔ اسکے بیج محرک باہ ہین سرکے مین پیسکر انکے لیپ سے سیاہ داغ دور ہوجاتے ہین۔ **مضر** گرم مزاج والون کو اور درد سر پیدا کرتا ہی اور دماغ کو بھی مضر ہی۔ **مصلح** بنفشہ و کافور گرم مزاج اور درد سر کے لیے اور نیلوفر دماغ کے لیے **بدل** خیری **مقدار خوراک** ۲ ماشہ۔

نرگنڈی (مارواڑی)

بکسر نون وسکون راے مہملہ و ضم کاف فارسی وسکون نون وکسر دال ہندی و یاے معروف ہندی مین نیل سمھالو کہتے ہین مرہٹی مین کالی نرگنڈی بولتے ہین و راس زبان مین مطلقاً نرگنڈی سنبھالو کا نام ہے اور گجراتی مین نیلی نگڑیا۔ سنسکرت مین نیلی نرگنڈی کہتے ہین مارواڑی مین اسکا نام نگڑ بھی ہی

صفات وشناخت۔ ایک کتاب مین لکھا ہی کہ ہندوستانی رویندگی ہی اور بیج چھوٹے ہوتے ہین سفید رہ کے درخت اور پرانے سنبھالو کی جڑون مین سے نرگنڈی کی کونپلین سرخ رنگ اگتی ہین اور سوکھ کر سیاہ پڑجاتی ہین اسکی جڑ کا نمو ہوتی ہی بطور ہلدی کے رنگ اسکا نہایت سرخ ہوتا ہی جڑ مین قوت بہ نسبت اور اجزا کے زیادہ ہی مزہ کڑوا کسیلا ہوتا ہی حکیم شریف خان اور حکیم غلام امام نے بیان کیا ہی کہ اسکا درخت نگنڈی کے پیڑ کی طرح ہوتا ہی سیاہ رنگ اور اس سے ذرا چھوٹا۔ صاحب الفاظ الادویہ کے نزدیک نرگنڈی سنبھالو کا نام ہی مہاصوبا دھیا کب راج شیاملداس جی مولف بیر ونود ساکن اودیپور ملک میواڑ کی زبانی معلوم ہوا کہ نرگنڈی سنبھالو کی جڑ کا حصہ ہی۔ ایک شخص نے بہت سی نرگنڈی جمع کی تھی اسکی زبانی معلوم ہوا کہ جیالی (بکسر سین مہملہ و یاے تحتانی مفتوح وسکون الف وکسر لام و یاے معروف) کے پرانے درخت کی جڑ مین سے سفید موسلی کی وضع کے ریشے نکلتے ہین

Hakeem Shoukat Ali

رنگ سرخ سیاہی مائل ہوتا ہے بعض ریشے سفید موصلی کے قد دون میں ہوتے ہین بعض اُس سے ذرا موٹے پڑجاتے ہین جڑ کھود کر زمین سے نکالتے ہین پُرانے پیڑ سے گرمی کے موسم مین ملتی ہے سیالی شاید سنبھالو کا نام ہے اسکی لکڑی سے حقے کی نَے بھی بناتے ہین پرانا پیڑ جب گرمی کے موسم مین زرد مین آتا ہے تو نرگنڈی کے ریشے پیدا ہوجاتے ہین سور اسکو زمین سے کھود کر کھاتے ہین جب سیالی کے درخت کی جڑ مین ریشے سرخ رنگ سیاہی مائل اوپر کو نکلتے ہین تو اُس سے معلوم ہوجاتا ہے کہ یہان نرگنڈی ہے اسی درخت کی نرگنڈی عمدہ ہے اور علیحدہ جو پیدا ہوتی ہے وہ عمدہ نہین - ان بھوت چکتسا ساگر مین کہا ہے کہ نرگنڈی کا جھاڑ ۲ سے ۴ فٹ تک اونچا ہوتا ہے اسکا پیڑ ہمیشہ ہرا رہتا ہے اسکے پتے تور کے پتون کی طرح ہوتے ہین ایک ایک ڈنٹھل پر پانچ پانچ پتے ہوتے ہین جو پتے اوپر سے نیلے اور نیچے سے سفید ہوتے ہین اسکے پتون اور نرم کونپلون کو ملنے سے اُن مین سے تیز بو نکلتی ہے یہ دو قسم کی ہوتی ہے ایک سفید پھولون کی اور دوسری نیلے پھولون کی بھاگن سے بیساکھ تک اسکے پھول نکلتے ہین پیدائش اسکی ہندوستان مین بنگال سے سیلون تک سب مقامون مین باغون اور پہاڑون مین ہوتی ہے

طبیعت - گرم و خشک ہے-

خواص و فوائد - بلغم کی زیادتی کی اصلاح کرتی ہے ریح اور خارشت اور فساد خون کو نافع ہے امراض سرد کو بہت مفید ہے عقل بڑھاتی ہے بالون کو بھی دراز کرتی ہے نگاہ کو قوت دیتی ہے پیٹ کے سول کو اور ورم کو دفع کرتی ہے پیٹ سے آنو صاف کرتی ہے مادہ سودا کو خارج کرتی ہے پیٹ کے کیڑے مارکر نکالدیتی ہے جذام کو اچھا کرتی ہے غذا ہضم کرتی ہے بھوک بڑھاتی ہے پھوڑے پھنسی وغیرہ کو فائدہ پہونچاتی ہے زود ہضم اور مقوی ہے جو نرگنڈی سنبھالو کی جڑ مین سے نکلتی ہے وہ بہ نسبت اُسکے عمدہ اور قوی ہوتی ہے جو درخت سینڈھ (تھوہر) کی جڑ مین اُگتی ہے اور زیادہ تر یہی مستعمل ہے امراض ریحی و بلغمی و بادی وغیرہ کے واسطے اسطرح پینا چاہیے کہ سات روز تک ہر روز ایک تولہ ہمراہ بکری کے دودھ کے پیا کرین نمک اور ترشی اور بادی چیز اور مرچ وغیرہ سے پرہیز رکھین اور پرہیز چودہ روز تک رکھنا چاہیے سات دن تو پینے کے دنون مین اور سات دن اُسکے بعد بلغم کے پارچے کے پارچے دستون کی راہ نکلتے ہین مگر بعض اہل تجربہ کہتے ہین کہ اسکی کثرت کرنے سے بدن مین کھجلی چلنے لگتی ہے اور اسکو بطور صندل کے گھس کر آلۂ تناسل پر طلا کرنا ذکر کو موٹا کرتا ہے ایک تجربہ کار کا بیان ہے کہ چار تولہ نرگنڈی چار تولہ سونٹھ ان دونون کو پیسکر آٹھ پڑیان باندھ لین روز ایک خوراک دودھ کے ساتھ پھانکنے پر ماہ مین بیحد قوت آجاتی ہے - ان بھوت چکتسا ساگر مین لکھا ہے کہ نرگنڈی تیز اور گرم و خشک کسیلی چرپری اور بادی کو مٹانے والی ہے اسکے پتے اور نرم کونپلون کا جوشاندہ پلانے سے پُرانی گٹھیا دفع ہوتی ہے ایسے نیچانگ کے جوشاندے کے پینے سے بخار کا آنا بند ہوجاتا ہے اسکے پتون سے تیل بنا کے لگانے سے وہ پھنسیان مٹتی ہین کہ جو بدن مین کسی کسی جگہ بہت سی پاس پاس ہوجایا کرتی ہین اور اکثر آپس مین مل بھی جاتی ہین پتون کا جوشاندہ پلانے سے اعصابی درد سر بادی کا مرض اور موت روگ مٹتے ہین تازہ پتون کو کچل کر خالص رس نکالکر کان مین ڈالنے سے کان کا درد دفع ہوتا ہے سر کے اُلٹے حصے مین درد ہووے تو داہنے نتھنے مین اور جو داہنے حصے مین درد ہو تو اُلٹے نتھنے مین اسکے پتون کے خالص رس کی پانچ پانچ بوندین پانچ پانچ گھنٹے کے فاصلے سے چار پانچ بار ڈالنے چاہئیں اسکی جڑ کمر مین باندھنے سے بہت قسم کے بخار چھوٹے

Hakeem Shoukat Ali

مین ایک تولہ نرگنڈی گاے کے موت مین پیس کے پینے سے کھانسی دمہ اور سردی سے تمام بدن کا جکڑجانا زائل ہوتاہی ایک تولہ نرگنڈی گاے کے گھی کے ساتھ کھانے سے بلغم صفرا اور بادی دفع ہوتی ہی چودہ دن تک میٹھے تیل کے ساتھ اسکا استعمال کرنے سے ۸۰ طرح کی وایو دفع ہوتی ہی کتا کاٹ کھاے تو اس کے پتے پیس کر لگانے سے زہر اتر جاتاہی۔

نرملی (ھ)

بکسر نون وسکون راے مہملہ وفتح میم وکسر لام ویاے معروف اہل پنجاب جل نرملی بھی کہتے ہین

صفات وشناخت۔ ایک ہندوستانی درخت کا بیج ہی یہ درخت بکاین کے درخت کی برابر اور کوئی اس سے بڑا اور چھوٹا بھی ہوتاہی چھال اسکی گہرے دھوین کے رنگ کی ہوتی ہی اس مین گہری دھارین پڑجاتی مین سمین خوشبودار سفید پھول آتے ہین پتے کرنجوے کے پتون کیطرح مگر اسسے چھوٹے ہوتے ہین رنگ سبز وتیرہ ہوتاہی پھل پکنے کے بعد مثل جامن کے کالا پڑجاتاہی جسکے اندر بیج کچلے کی طرح مگر اس سے چھوٹا ہوتاہی اور گودے سے لپٹا ہوا ہوتاہی جسکو گجراتی کی زبان مین کتک پھل کہتے ہین کیونکہ کتک کاف تازی اول اور تاے فوقانی کے فتحون سے اس درخت کا نام ہی بعض کچلے کی قسم سے شمار کرتے ہین فرق دونون مین اسقدر ہی کہ نرملی کا پھل سیاہ ہوتاہی اور کچلے کا پھل سرخ اور دوسرا فرق یہ ہی کہ نرملی مین تریاقیت ہی اور کچلے مین سمیت اسکے درخت ممالک متوسط اور دکھن اور بنگال اور بہار مین ہوتے ہین۔

طبیعت۔ سرد وخشک بعض معتدل جانتے ہین۔

خواص وفوائد۔ اسکی خاصیت مین سے یہ بات ہی کہ پیسکر گدلے اور میلے پانی مین ڈالدین تو تھوڑی دیر کے بعد صاف کردیتاہی اور پانی مین پیسکر ناف کے آس پاس لیپ کرنے سے کیڑے مار ڈالتاہی۔ اگر پیسکر مارگزیدہ کو کھلائین تو نفع ہو چار دانے پانی مین پیسکر مصری ملاکر پلانے سے سوزاک کو نفع ہوتاہی بند پیشاب کھولتاہی اور سوزش رفع کرتاہی ایک ہفتہ تک پینے سے بخوبی نفع ظاہر ہوجاتاہی۔ بعض نے آنکھ تک کھلانا تجویز کیاہی مگر چار عدد بہتر ہی اور شریفی مین یون لکھاہی کہ نرملی کے پانچ دانے بلکہ ہردانے کی تین چار پھانکین کرکے شب کو پانی مین ترکرکے صبح کو نگل کر پانی اوپر سے پی جائین اور سات دن ایسا کرین اور اسکو جلاکر کھانا خون بواسیر کو روکتاہی اگر چار دانے پانی مین پیسکر دہی مین ملاکر چینی کے پیالے مین رکھکر کپڑا منھ پر باندھکر رات کو رکھکر صبح کو کھائین تو حبس بول اور سوزش اور سوزش بول کو بہت نفع کرے پیشاب کے رستے سے خون آنے کو دفع کرتاہی سات دن تک اسی طرح کھائین غذا مین خشکہ بے نمک اور دہی رکھین۔ نرملی کے بیجون کو پیسکر تھوڑے کافور اور شہد مین ملاکے آنکھ مین لگانے سے کیچڑ بہت آنا بند ہوجاتاہی نرملی کے بیج اور سفید مے نمک کو پانی مین پیسکر آنکھ مین لگانے سے ارجن روگ مٹتاہی آنکھ کے اور کئی مرضون مین نرملی کے بیج کام مین آتے ہین ایکے بیج کو پانی مین گھس کر آنکھ مین لگانے سے آنکھ کی روشنی بڑھتی ہی نرملی کے آدھے یا ثابت بیج کو باریک پیسکر چھاچھ مین ملاکر سات دن تک کھانے سے بہت دنون کے پرانے دست جو کسی دوا سے بند نہ ہوسکتے ہون بند ہوجاتے ہین نرملی کے بیجون کو پیسکر دودھ کے ساتھ پھنکی دینے سے سوزاک دفع ہوجاتاہی نرملی کے تازہ بیج کھانے کے کام مین آتے ہین انکا مربا بنایا جاتاہی

ہین ایک تولہ نرگنڈی گاے کے موت مین پیس کے پینے سے کھانسی دمہ اور سردی سے تمام بدن کا جکڑ جانا زائل ہوتا ہو ایک تولہ نرگنڈی گاے کے گھی کے ساتھ کھانے سے بلغم صفرا اور بادی دفع ہوتی ہو چودہ دن تک میٹھے تیل کے ساتھ اسکا استعمال کرنے سے ۸۴ طرح کی وایو دفع ہوتی ہو کتا کاٹ کھائے تو اس کے پتے پیس کر لگانے سے زہر اتر جاتا ہو۔

نرملی (ھ)

بکسر نون وسکون رائے مہملہ وفتح میم وکسر لام ویاے معروف اہل پنجاب جل نرملی بھی کہتے ہین

صفات وشناخت ۔ ایک ہندوستانی درخت کا بیج ہو یہ درخت بکاین کے درخت کی برابر اور کوئی اس سے بڑا اور چھوٹا بھی ہوتا ہو چھال اسکی گہرے دھوین کے رنگ کی ہوتی ہو اس مین گہری دھارین پڑجاتی مین ایمین خوشبودار سفید پھول آتے ہین پتے کرنجوے کے پتون کیطرح مگر اسسے چھوٹے ہوتے ہین رنگ سبز وتیرہ ہوتا ہو پھل پکنے کے بعد مثل جامن کے کالا پڑجاتا ہو جسکے اندر بیج کچلے کی طرح مگر اس سے چھوٹا ہوتا ہو اور گودے سے لپٹا ہوا ہوتا ہو جسکو گجراتی کی زبان مین کتک پھل کہتے ہین کیونکہ کتک کاف تازی اول اور تاے فوقانی کے فتحون سے اس درخت کا نام ہو بعض کچلے کی قسم سے شمار کرتے ہین فرق دونون مین اسقدر ہو کہ نرملی کا پھل سیاہ ہوتا ہو اور کچلے کا پھل سرخ اور دوسرا فرق یہ ہو کہ نرملی مین تریاقیت ہو اور کچلے مین سمیت اسکے درخت ممالک متوسط اور دکھن اور بنگال اور بہار مین ہوتے ہین۔

طبیعت ۔ سرد خشک بعض معتدل جانتے ہین۔

خواص وفوائد ۔ اسکی خاصیت مین سے یہ بات ہو کہ پیسکر گدلے اور میلے پانی مین ڈالدین تو تھوڑی دیر کے بعد صاف کر دیتا ہو اور پانی مین پیسکر ناف کے آس پاس لیپ کرنے سے کیڑے مار ڈالتا ہو۔ اگر پیسکر مارگزیدہ کو کھلاوین تو نفع ہو چار دانے پانی مین پیسکر مصری ملا کر پلانے سے سوزاک کو نفع ہوتا ہو بند پیشاب کھولتا ہو اور سوزش رفع کرتا ہو ایک ہفتہ تک پینے سے بخوبی نفع ظاہر ہو جاتا ہو۔ بعض نے آٹھ تک کھلانا تجویز کیا ہو مگر چار عدد بہتر ہو اور شرح نفسی مین یون لکھا ہو کہ نرملی کے پانچ دانے لیکر ہر دانے کی تین چار پھانکین کرکے شب کو پانی مین تر کرکے صبح کو نگل کر پانی اوپر سے پی جائین اور سات دن ایسا کرین اور اسکو جلا کر کھانا خون بواسیر کو روکتا ہو اگر چار دانے پانی مین پیسکر دہی مین ملا کر چینی کے پیالے مین رکھکر کپڑا منہ پر باندھکر رات کو رکھکر صبح کو کھائین تو حبس بول اور سوزاک اور سوزش بول کو بہت نفع کرے پیشاب کے رستے سے خون آنے کو دفع کرتا ہو سات دن تک اسی طرح کھائین غذا مین خشکہ بے نمک اور دہی رکھین۔ نرملی کے بیجون کو پیسکر تھوڑے کافور اور شہد مین ملا کے آنکھ مین لگانے سے کیچڑ بہت آنا بند ہو جاتا ہو نرملی کے بیج اور سیندھے نمک کو پانی مین پیسکر آنکھ مین لگانے سے ارجن روگ مٹتا ہو آنکھ کے اور کئی مرضون مین نرملی کے بیج کام مین آتے ہین اسکے بیج کو پانی مین گھس کر آنکھ مین لگانے سے آنکھ کی روشنی بڑھتی ہو نرملی کے آدھے یا ثابت بیج کو باریک پیسکر چھاچھ مین ملا کر سات دن تک کھانے سے بہت دنون کے پرانے دست جو کسی دوا سے بند نہ ہو سکتے ہون بند ہو جاتے ہین نرملی کے بیجون کو پیسکر دودھ کے ساتھ پھنکی دینے سے سوزاک دفع ہو جاتا ہو نرملی کے تازہ بیج کھانے کے کام مین آتے ہین انکا مربا بنایا جاتا ہو

Hakeem Shoukat Ali

نربلی کے استعمال سے پیشاب کثرت سے آنا بند ہوتا ہے نربلی کا پکا ہوا پھل ساڑھے سات ماشہ کھانے سے قے ہوتی ہے نربلی کو جلاکر اُسکی راکھ مین تھوڑی سی شکر سفید ملا کر کھانے سے خونی بواسیر دفع ہوتی ہے نربلی کو شہد مین پیسکر آنکھ مین لگانے سے موتیابند دفع ہوتا ہے اسکے ایک تولہ بیجون کو چھاچھ کے ساتھ پیس کے شہد مین ملا کے کھانے سے سب قسم کے پرمیہ مٹتے ہین -

نرمہ (ھ)

بفتح نون وسکون راے مہملہ وفتح میم

صفات وشناخت - کپاس کی ایک قسم ہے اسکا درخت بڑا ہوتا ہے اور پچیس تیس برس تک قائم رہتا ہے پھول اسکا سرخ رنگ اور بڑا ہوتا ہے پھل بھی جس مین روئی رہتی ہے بڑا ہوتا ہے اور روئی بہت نرم ہوتی ہے مگر کاتنے کے کام مین نہین آتی بعضون نے اسکو غلطی سے سنبھل تصور کیا ہے -

طبیعت - گرم پہلے درجے مین خشک دوسرے درجے مین -

منافع - اسکے پتے ورم کو تحلیل کرتے ہین روئی اسکی رحم مین رکھنے سے ورم رحم جاتا رہتا ہے مدر حیض ہے - دید کہتے ہین کہ نرمے کے پھول پھٹکری کو گاے کے یا عورت کے دودھ مین پیس کے لیپ کرنے سے بچون کے آنکھ کا درد دفع ہوتا ہے - اسکی جڑ کا جوشاندہ پلانے سے بخار اُترتا ہے - اسکے پتون کے رس مین کالی زیری کو پیس کے لیپ کرنے سے بخار کے بعد پیدا ہونے والے پھوڑے پھنسی مٹتے ہین - اسکے پتون کو دودھ کے ساتھ پیس کے پلانے سے درد کے ساتھ تھوڑا تھوڑا پیشاب آنا اور پیشاب کے اترنے کے وقت درد کا ہونا دفع ہوتا ہے

نروک (ف)

بفتح نون وضم راے مہملہ وسکون واو وکاف تازی موقوف

صفات وشناخت - صاحب جامع نے لکھا ہے کہ ایک روئیدگی کی جڑ ہے کرمان کے پہاڑون مین پیدا ہوتی ہے یہ جڑ لعبت بربری کی طرح اور اُس سے بڑی ہوتی ہے موسم ربیع کے اول مین پیدا ہوتی ہے پتے اسکے خربوزے کے پتون کی طرح ہوتے ہین جب پتے ایک بالشت کے ہوجاتے ہین تو انکی شکل بدل جاتی ہے اور دھنیے کے پتون کیطرح ہوجاتے ہین - پس جو کوئی اسکی جڑ لینے کا ارادہ کرے تو اُسے یہ مناسب ہے کہ ایسی حالت مین کہ ابھی پتون کی شکل نہ بدلی ہو کوئی نشانی وہان مقرر کر آئے جب پتون کا ہرا پن مٹ کر رنگ زرد ہوجائین تو سمجھ لینا چاہیے کہ اب یہ جڑ اپنے کمال کو پہونچ گئی اکھیڑ لینا چاہیے ایک تجربہ کار کا بیان ہے کہ اسکے اصلی اور غیر اصلی ہونے کی تین پہچانین ہین (۱) پکتی ہوئی ہانڈی کے سرپوش پر رکھین اگر جوش اُسکا بند ہوجاے تو سمجھ لین کہ اصلی ہے ورنہ نہین (۲) تنور مین ڈالدینے سے تمام روٹیان چھوٹ کر نکلے گر جائین - (۳) دودھ مین ڈالنے سے دودھ پھٹ جائے - رنگ اسکا فندوے کی طرح ابلق ہوتا ہے -

خواص وفوائد - اسکے خواص مین سے یہ ہے کہ اسکی جڑ دو جو بھر سے ڈیڑھ رتی تک کھانے یا تھوڑا سا رحم مین رکھنے سے عورت بانجھ ہوجاتی ہے بلکہ صرف ران مین باندھ لینا بھی بانجھ بنا دیتا ہے - اگر اسکا تھوڑا ٹکڑا ناصور پر رکھکر ایک دن رہنے دین تو ناصور کا حجم گھٹ جائے اور دوا کا بڑھ جائے اسکو پھینک کر ناصور کو دھوکر دوسرا

Hakeem Shoukat Ali

مکرر رکھدین تین چار بار کے بدلنے مین تمام ناصور زائل ہوجاے گا اسکے لیپ سے بھی کئی بار مین ناصور مٹ جاتا ہی اسکو ڈیڑھ رتی سے زیادہ نہ کھانا چاہیے کیونکہ زیادہ کھانے سے بدن بہت دبلا ہونے لگتا ہی بلکہ ڈیڑھ رتی کھانا بھی دبلا کرتا ہی - تیندوے کی مادہ اسکو کھالیتی ہی اور پھر کبھی گابھن نہین ہوسکتی لیکن یہ دوا اسکے پیٹ سے بغیر ہضم ہوے سالم نکل آتی ہی البتہ رنگ سبزی کے ساتھ بدل جاتا ہی بانجھ کرنے کے لیے یہ گوہ مین کی نکلی ہوئی دوسرے سے بہتر ہی مفردات قانون کے شرح مین گازرونی کہتا ہی کہ گازرون کے پہاڑون مین بھی ملتی ہی اور وہان ان منافع کے ساتھ مشہور ہی یہ بھی اسکی خاصیت ہی کہ اگر عورت وضع حمل کے وقت اسکو ہاتھ مین لیے تو بچہ آسانی سے جدا ہوجاتا ہی اگر مرد اسکو ران مین باندھ کر عورت سے صحبت کرے تو حمل نہ رہے اسکو گلے مین باندھنے اور لگانے سے کنٹھ مالا اور انجیرنی کا عارضہ مٹ جاتا ہی اور سول کو بھی نفع دیتی ہی -

نسوت (ن)

بکسر نون وضم مین مہملہ و واو مجہول و تاے فوقانی موقوف اور شین معجمہ سے بھی آیا ہی - تربد (ع)

صفات وشناخت - ایک بیڑ کی جڑ ہی یہ بیڑ ساق دار ہوتا ہی پتے اسکے لوبیے اور لبلاب کبیر کے پتونکی طرح ہوتے ہین ان پتون کے اطراف باریک ہوتے ہین پھول کا رنگ آسمانی ہوتا ہی جو ساق کی پھنگی پر لگتا ہی بعض نے بیان کیا ہی کہ اسکا پھول صبح کو سفید ہوتا ہی دوپہر کو نیلا رات کے وقت سرخ سیاہی مائل جیسے جگر کا رنگ ہی پھل اندرجو کی طرح ہوتا ہی خراسان اور ہندوستان مین دریاؤن کے کنارون پر اسکی پیدایش ہی جب اسکی لکڑی کاٹتے ہین تو رطوبت نکل کر جم جاتی ہی یہی گوند ہی خراسانی بہتر ہی یہ جڑ اوپر سے مائل بہ سیاہی اور اندر سے سفید و مجوف ہوتی ہو اسکے اوپر کا پوست چھیل کر اور اندر سے لکڑی خالی کرکے گودا استعمال کرتے ہین کیونکہ اسپر ذراریح یعنی تیلنی مکھی بیٹھتی اور رہتی ہی مگر حذاق کو یہ خیال کرنا چاہیے کہ اسکی جڑ استعمال کیجاتی ہی پھر جڑ سے اور تیلنی مکھی سے کیا واسطہ اور دوسرے اجزا کی چھال پر مکھی کا اثر ہو تو وہ استعمال مین کب ہین میرے نزدیک چھال اسکی شلی پیدا کرتی ہی اسلیے چھیل ڈالتے ہین اور جو جڑ اندر سے سیاہ ہو اور کھوکھلی نہ ہو اس سے بچنا چاہیے کہ زہری ہی زرد قسم بھی بری ہی نسوت کی حفاظت آنولہ کرتا ہی - دیدون نے بیان کیا ہی کہ نسوت ہندوستان مین اکثر سب جگہ اپنے آپ اگتی ہی اور باغون مین بوئی جاتی ہی کھائی کے کنارے تر زمین اور سایہ دار جگہ مین اسکی بیل بہت اچھی پھیلتی ہی اسکی جو کھونٹی اور بقول نگہونٹی شاخین درختون وغیرہ پر چڑھتی ہین برسات مین اسکے گچھے کی شکل کے بہت سے سفید پھول لگتے ہین اسکی جڑ لمبی اور کچھ مغز دار ہوتی ہی جسکی بہت سی شاخین پھوٹتی ہین جبتک جڑ گیلی رہتی ہی تب تک اسمین سے دودھیا رس نکلتا ہی وہ فوراً جم کر رال کی طرح بن جاتا ہی اسکا مزہ پہلے کچھ میٹھا اور پیچھے کچھ کھٹا لگتا ہی سوکھی جڑ مین کوئی خاص مزہ اور بو نہین ہوتی ہی جس لکڑی مین گھنگے بہت ہوتے ہین جسنے سے الگ ہوجاتے ہین انکو نکالدینا چاہیے تذکرۃ الہند مین دیدون کے قول سے لکھا ہی کہ نسوت دو رنگ کی ہوتی ہی سفید و سیاہ سفید قسم کی بیل سفید ہوتی ہی اسکے درخت کا تنہ نہین ہوتا اور پھول کا رنگ آسمانی ہوتا ہی اور اسمین تین پتیان ہوتی ہین پھل کا ڈول سبو کا سا ہوتا ہی جسپر مین دو دانہ حباب کی طرح لگے ہوتے ہین اور سیاہ قسم کے پتے سیاہ ہوتے ہین اور پھول برابر دو صفون مین لگے ہوتے ہین جیسے اڑد کا دانہ ایک اور مخزن مین لکھا ہی کہ سفید نسوت

Hakeem Shoukat Ali

کا رنگ سفید یا کچھ سرخی لیے ہوئے سفید ہوتا ہی اور کالے رنگ کا بھورا ہوتا ہی سفید نسوت کے ٹکڑے کے سرے مین کچھ گوند لگا رہتا ہی سفید نسوت کی جڑ کی چھال کالی نسوت کی جڑ کی چھال سے کچھ موٹی ہوتی ہی جو جو اسکی بیل پرانی ہوتی جاتی ہی ووہ اسکی چھال مین نکلے بڑھتے جاتے ہین۔

طبیعت۔ گرم تیسرے درجے کے اول مین اور خشک دوسرے درجے مین بعض نے دوسرے درجے مین گرم و خشک لکھا ہی۔

خواص و فوائد۔ امراض رطوبی کو دفع کرتی ہی بلغم اور رقیق رطوبتون کو براہ دست نکالتی ہی اخلاط سوختہ کو بھی نکالتی ہی دماغ و معدہ و جگر و رحم کو بلغم سے پاک کرتی ہی اور دماغ کے سدے کو کھولتی ہی فالج اور لقوہ اور ٹھون کی اکثر بیماریون کو نافع ہی درد سینہ کو مفید ہی کھانسی کے واسطے جو معدے کی شرکت سے ہو مفید ہی اور ہیجان اسکی یہ ہی کہ جب قی آجاتی ہی تو رک جاتی ہی عرق النسا کو شافی ہی کابلی ہڑ کے ہمراہ مرگی اور جنون اور مالیخولیا کو دفع کرتی ہی بعض نے کہا ہی کہ اگر اسکا سفوف کھایا جائے تو بلغم صفرا سے زیادہ نکلتا ہی اور اگر جوشاندہ پیا جائے تو صفرا بلغم سے زیادہ خارج ہوتا ہی شیخ نے کہا ہی کہ اگر اسکا سفوف کھاوین تو بلغم زیادہ نکلتا ہی مگر جلے ہوئے اخلاط کم نکلتے ہین اور جوشاندہ سے اسکے خلاف عمل ہوتا ہی شارح گازرونی نے کہا ہی کہ اگر نسوت کو دوسری دواؤن کے ساتھ جوش دے کر پیا جائے تو جلا ہوا مواد اور دوسرے اخلاط بلغم سے زیادہ نکلتے ہین اور یہ بالخاصیت ہی اور صحیح یہ ہی کہ نسوت سے بلغم رقیق نکلتا ہی گاڑھا بلغم نہین نکلتا ہان اگر کسی تیز دوا کے ساتھ جیسے سونٹھ وغیرہ کے کھایا جائے تو اس سے گاڑھا اور کچا بلغم خوب نکلے گا تنہا سے گاڑھا بلغم نہین نکل سکتا۔ یہ چاہیے کہ نسوت کو سفوف مین زیادہ باریک نہ کرین اور نہ خوب چھانین تاکہ معدے کے خمل اور آنتون مین چپک نہ جائے معجون مین خوب باریک کرین اور اچھی طرح چھانین اور سونٹھ کے ہمراہ اسکا عمل قوی ہوتا ہی۔ اگر سفوف بنا کر شکر اور سونٹھ کے ساتھ کھانا ہو تو گرم پانی کے ساتھ کھائین۔ حکیم ابوالقاسم نے لکھا ہی کہ نسوت کو تھوہر (سینڈھ) کے دودھ مین تر کر کے سکھا کر مستسقی کو دینا نہایت مفید ہی بعض عطاتور گانون والون کو دیا گیا اُنکا مرض استسقا جاتا رہا سیاہ نسوت سمیات مین داخل ہی اور بری ہی اور نہایت قوت کے ساتھ دست لاتی ہی بیہوشی پیدا کرتی ہی سر مین چکر اور سوزش پیدا کر دیتی ہی آواز خراب کرتی ہی۔ نسوت کا ست قوی دست آور ہی ترکیب اسکی یہ ہی کہ سیر بھر نسوت کو صاف کر کے اور کچل کر آٹھ سیر پانی مین جوش دین جب ایک سیر پانی باقی رہ جائے صاف کر کے اس پانی کو پھر جوش دین جب پانی بالکل جل جائے تو جو کچھ نیچے باقی رہ جائے اُسکو لے کر سکھا لین نسوت کھا کر سرد پانی پی لینے سے فعل اسکا رک جاتا ہی خراب نسوت کے کھانے سے کرب پیاس اور منھ مین خشکی پیدا ہو جاتی ہی زبان سیاہ پڑ جاتی ہی بلکہ خناق نکل آتا ہی۔ علاج یہ ہی کہ دودھ اور شیرہ بادام سے قی کرین اور وہ تدبیر کرین جو خربق سیاہ کے استعمال سے نقصان پیدا ہونے مین کرتے ہین۔ ہندی کی کتابون مین لکھا ہی کہ نسوت چرپری کڑوی گرم خشک میٹھی کسیلی رس مین تیز اور پاک مین کڑوی ہی۔ سفید نسوت دوا کے استعمال مین اچھی ہی اور ہلکا مسہل ہی کالی نسوت تیز مسہل ہی اور اس سے قی آتی ہی کمزوری ہو جاتی ہی جگر آنے لگتا ہی اسکے کھانے کا یہ قاعدہ ہی کہ نسوت کی چھلی ہوئی ۲ ماشہ چھال کو پانی سے پیس کر اُس مین تھوڑی سی سونٹھ اور سیندھا نمک ملا کر یا کھانڈ اور کالی مرچین

Hakeem Shoukat Ali

ملا کر کھانا چاہیے یا دودھ مین گھونٹ چھان کے پینا چاہیے جڑ نیچ لمبی اور چھوٹی انگلی کے برابر موٹی نسوت کی جڑ دست کی ایک اوسط درجے کی خوراک ہی اسکی جڑ کی چھال مین دست آوری کی قوت ہی سفید نسوت کی دست آوری کی قوت جلاپا کے برابر اور ریوند چینی سے زیادہ ہی ان دونون سے اسکو عمدہ سمجھنے کی وجہ یہ ہی کہ اسکے مزے اور بو سے ابکائیان نہین آتین پاچی نہین ستاتا ہی اسکی مقدار جلاپا سے ۵-۷- رتی زیادہ دینی چاہیے پیپل اور سونٹھ کے نمک کے ساتھ سفید نسوت کی چھال کو پیس کے کھلانے سے بخوبی دست آجاتے ہین کالے دانے کی بہ نسبت اس مین دست آوری کی قوت کم ہی دستون کے لیے نسوت کا ۵. ماشہ تک سفوف دے سکتے ہین اسکا سفوف بنانے کے وقت اگر تنکون کے دور کرنے کا دھیان نہ رکھا جائے تو اس سفوف کی دست آوری کی قوت کم ہوجاتی ہی اسلیے اسکے تنکون کو نکالدینا چاہیے اسکو کانجی کے ساتھ پیس کے لگانے سے جو بن ہرتی ہین - وسرپ روگ والے کو نسوت کا جلاب دینا چاہیے اسکے سفوف کو شہد کے ساتھ چٹانے سے دشمہ جور مٹتا ہی - **مضر** آنتون کو مضر ہی اعضا کو خشک کرتی ہی اور گرم مزاج والے کو نقصان پہونچاتی ہی اور متلی پیدا کرتی ہی **مصلح** اوپر سے چھلکا اتار پوست چھیل ڈالنا اور روغن بادام یا روغن پستہ سے حسب ضرورت چکنا کرلینا مگر زیادہ چکنا کرنے سے اسکا عمل ضعیف ہوجاتا ہی کتیرا بھی اصلاح کرتا ہی دیدون نے اسکی مصلح بول کی چھال لکھی ہی **بدل** نصف وزن غاریقون اور ہم وزن شہتوت کی جڑ اور ۶ رتی کالادانہ اور ۳ رتی ایلوا یا اندراین کا پھل اور صاحب منہج نے اس سے چوتھائی اندراین کا پھل بتایا ہی اور تربد بھی بدل ہی - **مقدار خوراک** سفوف ۲ ماشہ سے ۱۰ ماشہ تک اور بعض نے ۱/۲ ماشہ سے ۳ ماشہ تک لکھا ہی جوشاندے مین ۱۴ ماشہ یا ۱۷ ماشہ تک -

نشاستہ (ف)

نون کے فتحہ اور کسرے دونون سے اور شین نقطہ دار مفتوح اور الف ساکن اور سین مہملہ موقوف و فتح تاے فوقانی وسکون ہا - نشا (ع) ایمار لم (ل) اشاج (ش)

صفات - یہ ایک بڑی عام چیز ہی گیہون اور مکا اور چانولون سے حاصل کرتے ہین مگر کتب طب مین جب مطلق نشاستہ لکھتے ہین تو گیہون کا مراد ہوتا ہی مثلاً آٹے مین دو بڑی چیزین ہین اسٹارچ اور گلوٹن - آٹے کو باریک کپڑے مین باندھ کر دھوئین تو نشاستہ سب نکل جاتا ہی اور پیچھے ایک لوچ اور لزوجت دار شے رہ جاتی ہی جو گلوٹن ہی اور فی صدی دس یا بارہ حصہ گیہون مین موجود ہی باقی اسٹارچ ہی اور اسٹارچ سفید رنگ کا دانہ دار سفوف ہی یا سفید رنگ کی ڈلیون مین ہوتا ہی بلا بو اور بلا ذائقہ پانی مین حل نہین ہوتا اور اسکے ہمراہ حرارت دینے سے پھولتا ہی جسکو لیئی کہتے مین بہتر وہ نشاستہ ہی جو سفید تازہ غیر فاسد اور غیر سیاہ ہو -

طبیعت - شیخ کہتا ہی کہ سرد و خشک پہلے درجے مین بعض نے دوسرے درجے مین سرد اور پہلے مین تر لکھا ہی صاحب منہج نے گرمی و سردی مین معتدل بتایا ہی -

خواص و فوائد - مواد مین نفخ پیدا کرتا ہی قابض ہی آنتون مین چیک کے سدہ پیدا کرتا ہی رطوبت کو خشک کرتا ہی گلیسرین کے ہمراہ جلد کی اور جلے ہوئے زخمون کی حفاظت کے لیے عمدہ دوا ہی اگر کہین سے خون جاری ہو تو اسکو وہان برکنے سے رک جاتا ہی حلق و سینہ کی خشونت کو دفع کردیتا ہی گرمی کی کھانسی اور

Hakeem Shoukat Ali

درد سینہ اور سل کو مفید ہے اور یہ چشم کی اصلاح کرتا ہے آنکھ کے زخم کو خشک کرتا ہے جرب کو دفع کرتا ہے آنکھ پر مواد نہیں گرنے دیتا انڈے کی سفیدی یا عورت کے دودھ کے ساتھ آنکھ پر لگانے سے سوزش چشم اور درد کو دور کرتا ہے پلکوں کی خشونت دفع کرتا ہے اسکو پانی مین جوش کرکے مصری اور روغن بادام ملاکے پینا خشونت حلق اور گرم کھانسی اور درد سینہ کو فائدہ پہونچاتا ہے حیض اور بواسیر کے خون کو بند کرتا ہے سرکے مین حل کرکے اسکا لیپ خناق اور اورام گرم کو نافع ہے زعفران کے ہمراہ اسکا لیپ جھائین کو مٹاتا ہے اسکا حریرہ دماغ کو قوت دیتا ہے اور بلغم مین نضج پیدا کرتا ہے - وید کہتے ہین کہ دو تولہ گیہون کا نشاستہ تھوڑے سے پانی مین گھول کر صبح کو پلانے سے سوزاک دفع ہوتا ہے - مضر سدہ پیدا کرتا ہے دیر مین ہضم ہوتا ہے (۲) منی کم کرتا ہے اور سودا پیدا کرتا ہے - (۳) کبھی پیشاب زیادہ لاتا ہے مصلح وہ چیزین جو اسکو جلد ہضم کردین اور سدہ کھولتی ہون جیسے گرم مسالہ (۲) شیرینی اور اجمود اور لونگ (۳) کھانڈ یا شہد یا کوئی دوسری شیرین چیز بدل دھوئے ہوئے اور بھگوئے چاول اور چلی کی جھاڑن - مقدار خوراک - ۴ ماشہ سے ۵ تولہ اور ۷ ماشہ تک بعض نے لکھا ہے کہ اصل مقدار خوراک اسکی ۷ ماشہ ہے -

نعناع (ع)

بفتح نون وسکون عین مہملہ وفتح نون دوم وسکون الف وعین مہملہ آخر موقوف نعنع بھی کہتے ہین فارسی مین ہزار پایہ نام ہے

صفات وشناخت - نام اور پودینے کے مشابہ ایک روئیدگی ہے بلکہ کبھی نام اور پودینہ نعناع بن جاتا ہے بغدادی نے لکھا ہے کہ جب پودینے کو نہرون اور جنگلون سے اکھیڑ کر باغون مین بوتے ہین اور ہمیشہ پانی دیتے رہتے ہین تو ایک یا دو سال مین نعناع بن جاتا ہے پس دراصل یہ بھی پودینہ ہے اور حق یہ ہے کہ نعناع اپنی طبیعت اور افعال مین دو چیزون سے مشابہت رکھتا ہے ایک پودینے سے اسی لیے پودینے پر بھی نعناع کا اطلاق ہوتا ہے دوسرے نام سے یہی وجہ ہے کہ نام کبھی پودینہ بن جاتا ہے نعناع مین اور پودینے مین چار بڑے فرق ہین (۱) نعناع پودینے سے قوی ہے بعض اسکے برعکس کہتے ہین انکا بیان ہے کہ نہری پودینہ جنگلی نعنع کے برابر ہے (۲) پودینے مین رطوبت فضلیہ نہین اور نعنع مین ہے یہی وجہ ہے کہ پودینہ زیادہ خشک ہے اور باہ کو طاقت نہین دیتا اور نعنع باہ مین تحریک پیدا کرتا ہے (۳) نعناع مین تھوڑی سی تلخی وعفوصت ہے اور پودینے مین یہ باتین نہین (۴) پودینہ اور خاصکر جنگلی قسم نہایت گرمی وخشکی پیدا کرتی ہے اور محلل بھی بہت ہے یہانتک کہ اسکی گرمی وخشکی سے ایذا حاصل ہوتی ہے اور نعناع مین یہ بات نہین بہرصورت نعناع دو قسم کا ہوتا ہے بری وبستانی بری بدمزہ ہوتا ہے اور اسکے پتے چھوٹے ہوتے ہین اور انپر پھپھوندی کی طرح روان ہوتا ہے اور بستانی مزہ دار ہے اسکے پتے چکنے اور بڑے ہوتے ہین اسکو خوشبو کی وجہ سے غذا کے مسالا مین شریک کرتے ہین اور اسکو سایے مین خشک کرتے ہین تاکہ خوشبو باقی رہے مزے مین حدت اور کچھ عفوصت اور تلخی ہے اور نہایت لطیف ہے رنگ پتون کا سبز سیاہی مائل ہوتا ہے پتے اور شاخین استعمال کرتے ہین -

طبیعت - دوسرے درجے مین گرم وخشک ہے اور اس مین خاصکر بستانی قسم مین رطوبت فضلیہ ہے اسلیے کہ

Hakeem Shoukat Ali

اُسکو پانی زیادہ دیا جاتا ہی بعض کے نزدیک تیسرے درجے مین گرم و خشک ہی بعض کے نزدیک گرم تیسرے
درجے مین اور خشک پہلے درجے مین یا گرم پہلے درجے کے آخر مین اور خشک دوسرے درجے کے اول مین
خواص و فوائد ۔ کہتے ہین کہ پودینے سے قوی ہی اور بعض اسکی گرمی و خشکی پودینے سے کم مانتے ہین کچھ
قبض بھی رکھتا ہی گاڑھے خون کو پتلا کرتا ہی مواد سرد کو تحلیل کرتا ہی مفرح و مقوی دل ہی اس مین کچھ عفوصت بھی
ہی جو پودینے مین نہین اسیلیے تھوک مین خون آنے کو روکتا ہی بشرطیکہ مرض پرانا نہ ہوگیا ہو اور اپنی تلخی کیوجہ
سے پیٹ کے کیڑے مارتا ہی حیض کے خون کو بھی بند کرتا ہی اس کام کے لیے سرکے کے ساتھ کھا دین اس مین
نہ پودینے کی سی گرمی ہی نہ ویسی خشکی کرتا ہی نہ اُسکی طرح تحلیل کرتا ہی اسیلیے پودینے سے ان کامون مین کمزور ہی
اسکو جو کے آٹے کے ساتھ پھوڑون پر لگاتے ہین تو نفع ہوتا ہی اور پودینے مین یہ بات نہین ہی کیونکہ وہ ضرورت
سے زیادہ گرمی و خشکی پیدا کرنے والا ہی اسکے تیون کا رس اور روغن گل چھ رتی بھرے کر ناک مین ٹپکائین تو
تین بار کے عمل سے کنٹھ مالا کو بہت نفع پہونچے اور پیشانی پر ملنے سے درد بار دو ریحی کو نفع ہوتا ہی اور ملنے سے
زبان کی خشونت جاتی رہتی ہی دودھ کے ساتھ کھانے سے دودھ معدے مین خراب نہین ہوتا خفقان کو مفید
ہی معدے مین گرمی پیدا کرتا ہی اور اسے قوت دیتا ہی ہچکی بند کرتا ہی ہاضم ہی بھوک بڑھاتا ہی نفخ کو تحلیل کرتا ہی
چونکہ اس مین بوجہ رطوبت فضلیہ کے ذرا سا نفخ بھی ہی اسیلیے باہ کو قوت دیتا ہی اور منی کے رہنے کے مقام کو بھی
قوت دیتا ہی اور اسمین گرمی اور امساک پیدا کرتا ہی ۔ کتے کے کاٹنے کو نافع ہی نمک کے ساتھ کاٹی ہوئی جگہ لگانا
چاہیے بچھو کے زہر کو بھی دفع کرتا ہی اسکے بیج کتے کے زہر کو بہت نافع ہین اسکے چابنے سے دانتون کا درد تھمتا
ہی شہد کے پانی مین اسکا رس ملا کر کان مین ٹپکانے سے درد اور ورم جاتا رہتا ہی عورت کی پستان مین دودھ
جم جائے تو اسکے لیپ سے تحلیل ہوجاتا ہی اور ورم بھی پستان کا اُتر جاتا ہی اسکا کھانا بھی یہی نفع دیتا ہی اسکو
سینے پر ضماد کرنے سے تھوک آسانی سے نکلنے لگتا ہی اور درد مٹ جاتا ہی اگر منبسراج کے ساتھ اونشا کرین تو
ان دونون عوارض کو زیادہ نفع پہونچے سینے اور پھیپھڑے کی رطوبات مین نضج پیدا کر کے تنقیہ کرتا ہی دل کو طاقت
دیتا ہی اور کچھ تفریح بھی پیدا کرتا ہی معدے کی وجہ سے خفقان کا عارضہ ہو تو اسکے استعمال سے زائل ہوجاتا ہی
اسکا شربت بھی خفقانی معدے کو نافع ہی اسکے اور ہاضمہ اور معدے کو قوت دیتا ہی معدے مین گرمی پیدا کرتا
ہی کھانا ہضم کرتا ہی ہچکی بند کرتا ہی بلغمی اور خونی قے کو روکتا ہی اسکا شربت یرقان کو بہت نافع ہی نعناع کو انار دانہ
کے ساتھ استعمال کرنے سے ہیضہ ساکن ہوتا ہی کیونکہ یہ دونون قابض ہونے کی وجہ سے معدے کو طاقت دیتے
ہین متلی بھی مٹاتا ہی اور معدے کا نفخ زائل کرتا ہی اسکے استعمال سے معدے مین بھوک خوب پیدا ہونے لگتی ہی
پیٹ کی مروڑ اور قولنج ریحی کو مٹاتا ہی سرکے اور ترشی کے ساتھ اسکو کھانے سے دونون سے پٹھون کو نقصان نہین
پہونچتا اگر دودھ کی چیزون کے ساتھ ملا لین تو وہ بھی ضرر نہ کرین اسی لیے پنیر کے ساتھ کھاتے ہین اسکے تیون کا
لیپ بواسیر ریحی کو جسکے ساتھ خون نہو بڑا فائدہ دیتا ہی اگر عورت اسکو جماع سے قبل رحم مین رکھ لے تو اسکو حمل
نہ رہے اسکے تیون کا رس سکنجبین کے ساتھ پینے سے بچہ آسانی سے پیدا ہوجاتا ہی ۔ مضر زیادہ کھانے سے
حلق مین خارشت پیدا ہوتی ہی اور کبھی تازہ نعناع ریاح پیدا کرتا ہی اور کبھی آنتون اور مقعد کو نقصان پہونچاتا ہی

Hakeem Shoukat Ali

مصلح خارشت اور ریاح کے لیے شہد آنتون اور مقعد کے لیے اجمود کے بیج اور بہیدانہ **بدل** پودینہ اور دوچند صعتر **مقدار خوراک** ۹ ماشہ تک -

نَفَلْ (ع)

بفتح نون و فتح فا و سکون لام - اس لفظ مین بڑا اختلاف ہو گیلانی نے شرح مفردات قانون مین النفل حرف نون اور فا کے فتحون سے لکھا ہو اور گازرونی نے شرح مفردات قانون مین النفل الف اور لام دونون کے فتحون اور نون کے سکون اور غین نقطہ دار کے فتحہ اور لام کے سکون سے ضبط کیا ہو بس اسمین کئی اختلاف ہین (۱) الف لام اصلی ہین نفس کلمہ سے زائد نہین صاحب جامع بھی اسی پر ہو (۲) الف لام زائد ہین تعریف کے لیے (۳) فا سے ہو (۴) غین نقطہ دار سے ہو

صفات و شناخت - گازرونی نے کہا ہو کہ النفل دیوا سپست یعنی بسکھپرہ ہو اور بوعلی سینا نے کہا ہو کہ النفل ایک ہندوستانی دوا ہو اسپست اور بسکھپرے سے مشابہت رکھتی ہو موسم ربیع مین پیدا ہوتی ہو اسکی شاخین اور بیج گاجر کی طرح ہوتے ہین گیلانی نے شیخ کے قول کی شرح مین لکھا ہو کہ یہ بقولات مین سے ہو اسکو کھاتے ہین پھول اسکا زرد اور خوشبو دار ہوتا ہو گھوڑا اسکو کھانے سے موٹا ہو جاتا ہو اسلیے بعض نے یہ سمجھا ہو کہ اسکو حرف نون کے باب مین لکھنا چاہیے اور شیخ کا یہ کہنا کہ نفل دوا ے ہندی ہو یا ہر یائی درست نہین بلکہ وہ ایک روئیدگی ہو جو اسپست اور بسکھپرے کی طرح ہوتی ہو رنگ اسکا سرخ ہوتا ہو جس مین نیلاہٹ بھی پائی جاتی ہو اور صاحب جامع کہتا ہو کہ النفل کے معنی یونانی زبان مین لسان الابل ہین اور جس نے رعی الابل معنی کیے ہین یہ اسکی غلطی ہو اندلس مین اسکو سالمہ اور ناعمہ بولتے ہین مہذب الاسما مین لکھا ہو کہ نفل نون اور فا سے جنگلی اسپست ہو گیلانی نے نفل مین کہا ہو کہ بقولات کی قسم سے ہو پھول اسکا زرد اور خوشبو دار ہوتا ہو اس روئیدگی کے کھانے سے گھوڑا اُسی طرح فربہ ہو جاتا ہو جسطرح اسپست کے کھانے سے ہوتا ہو اس روئیدگی کے رنگ مین سرخی و نیلاہٹ ہوتی ہو اور خوشبو بید سادہ کے پھول کی سی آتی ہو اور شاخون مین اسکے ساق نہین ہوتی اسپست کے ساتھ مشابہ ہو بلکہ جنگلی اسپست ہو موسم ربیع مین اسکی پیدایش ہو بیج اسکے گاجر کے بیجون کی طرح ہوتے ہین بعض کہتے ہین کہ شاخون مین اسکے کانٹے ہین گوکھرو کی شاخون کی طرح ہوتی ہین عرب مین کثرت سے یہ چیز پیدا ہوتی ہو قطا اسکو بہت کھاتا ہو اس مین کانٹے نہین ہوتے رنگ مین سرخی کے ساتھ نیلا پن بھی ہوتا ہو اسکا پھل سخت ہوتا ہو اور بعض پھل بعض دوسرے مین لپٹا ہوا ہوتا ہو کہ جب ایک کو کھینچتے ہین تو کھنچ آتا ہو اور جب چھوڑ دیتے ہین تو اندر گھس جاتا ہو ہر پھل مین بیج ہوتا ہو -

طبیعت - گرم و خشک دوسرے درجے مین -

خواص و فوائد - اسکے پھول اور بیج طحال یعنی تلی کو بہت نافع ہین اسکے بیون کا جوشاندہ پینے سے بھی تلی گھٹ جاتی ہو کسی طرح بھی اسکو کھایا جائے تاب تلی کا مرض جاتا رہے گا اسکے بیون کا جوشاندہ پینے سے پیشاب زیادہ آتا ہو مگر پھول بیون سے قوی ہین -

Hakeem Shoukat Ali

نک چھکنی (۵)

بفتح نون وسکون کاف تازی وکسر جیم فارسی مخلوط بہا وسکون کاف تازی دوم وکسر نون ویائے معروف

صفات وشناخت - ایک ہندوستانی بوٹی ہی کہ سردی کے پچھلے دنون مین جنگلون وغیرہ کے نمناک مقامون مین زمین پر پیدا ہوتی ہی ساق اس مین نہین ہوتی پتے اسکے تر ہ تیز رگ کے پتون کی طرح ہوتے ہین اور پھول نیم کے پھول کی طرح ہوتا ہی جب اسکے پتے ملکر سونگھین تو چھینک آتی ہی بعض اسکو کندش سمجھتے ہین حالانکہ دونون مین فرق ہی کندش جڑ ہی اور نک چھکنی پتے ہوتے ہین -

طبیعت - گرم وخشک -

خواص وفوائد - دماغ کا تنقیہ کرتی ہی دماغی رطوبات کو حرکت دیتی ہی بلغم اور باد کا غلبہ دفع کرتی ہی فالج اور لقوے کو نافع ہی رعشہ اور امراض مفاصل کو دفع کرتی ہی سرد مزاج والون کی باہ کو قوت دیتی ہی اس کو مل کر سونگھنے سے چھینکین بہت آتی ہین اور کہتے ہین کہ اسکے سونگھنے سے ہچکی بند ہوجاتی ہی ایک ماشہ نک چھکنی گڑ مین لپیٹ کر کھانا ناف ٹلنے کے لیے مفید ہی اور تاپ تلی کو دفع کرتی ہی اسکے پتے سکھا کر پیسکر ایک ماشہ سے شروع کرکے تین ماشہ تک پھونکا دینا ایک ہفتے مین بڑی سی بڑی تلی کو تحلیل کردیتے ہین غذا مین دہی چاول رکھین - مامون صاحب نے لکھا ہی کہ ۲ رتی نک چھکنی تھوڑے سے گڑ مین ملاکر گولی بناکر کھانا چاہیے اور غذا مین گھی زیادہ کھائین اور بتدریج ایک ماشہ تک پہونچائین اگر گرمی معلوم ہو تو تخم خرفہ اور مصری کے فیسانده سے کے ساتھ کھائین یہ دوا بھوک بھی بڑھاتی ہی اور باہ کو قوت دیتی ہی سردی کے موسم مین اسکو کھانا چاہیے کیونکہ بہت تیز ہی ایک سیر نک چھکنی اور بادبھرنگ کا تیل لے کر پتال جنتر مین روغن نکالین اور اُس مین سے چار رتی پان پر لگاکر کھائین تو امراض مذکورہ کو بہت فائدہ پہونچائے بھوک بڑھائے - چار حصہ نک چھکنی دس حصہ ادرک کے رس مین پیسکر ٹکیان بناکر دس حصہ گھی مین بھون لین یہانتک کہ جلنے کے قریب پہونچ جائے پھر چھان کر رکھ لین اور چنے کی برابر کھایا کرین بھوک خوب بڑھ جائے گی - نک چھکنی کو پیسکر شہد مین ملاکر حاملہ عورت کی ناف پر لیپ کرنے سے بچہ گر پڑتا ہی اسکا ضماد داد کو مٹاتا ہی سمندر پھل ۱۲ عدد لونگ ۵ - ۷ عدد نک چھکنی ۵ - ۲ ماشہ مشک ایک رتی ادرک کے رس مین پیسکر سائے مین خشک کرین اور پھر باریک کرکے نزلے کے لیے بطور ہلاس کے صبح وشام سونگھا کرین (ایضاً) نک چھکنی مشک کلیجن سونٹھ بندال زعفران دارچینی ایک ایک ماشہ تمباکو پوتے دو تولہ پیسکر نزلے اور سردی دماغ کے لیے بطور ہلاس کے کام مین لائین (ایضاً) نک چھکنی پیپلا مول دو دو ماشہ مشک آدھ ماشہ باریک پیسکر مرض اپوہ کے لیے ناک مین باہر سے پھونکین تاکہ بہت سی چھینکین آئین اور مرض دفع ہوجائے اپوہ ایک مرض ہی کہ دانہ ناک کے پردے مین نکلتا ہی سوزش بہت ہوتی ہی اور شدت کی تپ آجاتی ہی بنگالے کی طرف یہ مرض زیادہ ہوتا ہی اگر جلدی علاج نہ کیا جائے تو مریض مرجائے اور چاہیے کہ نمک اور گھی ناک کے پردے مین ملین اور حدت وسوزش سے وسواس نہ کرین تاکہ آبلہ پھوٹ جائے اور اگر آبلہ نہ پھوٹے گا تو مار ڈالیگا - ماشہ بھر نک چھکنی لے کر بھرا مچھلی کے پیٹ کو چاک کرکے اور صاف کرکے اسمین بھر کر اور پیٹ کو سی کر اور مٹی لگا کر گھی مین تل کر پیس کر پھر آگ

Hakeem Shoukat Ali

اندر سے نک چھکنی نکال کر صرف مچھلی کھانے سے کھانسی جاتی رہتی ہے قوت آتی ہے بھوک بڑھ جاتی ہے بہت
تک استعمال کرنے سے دمہ بھی جاتا رہتا ہے۔ وید کہتے ہیں کہ اسکے بیجون کی ناس دینے سے چھینکیں آتی ہیں
سر کا درد مٹانے کے لیے نک چھکنی کی ناس دینا چاہیئے۔ بند زکام کو بہانے کے لیے نک چھکنی کی ناس دینا
چاہیے نک چھکنی کو پیسکر گرم کرکے گالون پر لیپ کرنے سے دانت اور داڑھ کا درد دفع ہوتا ہے آدھاسیسی
مٹانے کے لیے نک چھکنی کا سنوف سنگھانا چاہیے اسکا سفوف سنگھانے سے مرگی کا دورہ دور ہوتا ہے۔
نک چھکنی چرپری بھوک بڑھانے والی حرارت زیادہ کرنے والی ہضم ہونے میں ہلکی گرم کسیلی اور تیز بو والی
ہوتی ہے۔ یہ صفرا اور حرارت بڑھاتی ہے۔ توک دوش وات بلغم کوڑھ پیٹ کے کیڑے فساد خون گرہ پیڑا بھوت
وادھا اور وات رکت کو مٹاتی ہے مضر درد جگر پیدا کرتی ہے مصلح گائے کا گھی۔ مقدار خوراک ایک ماشہ۔

نکرہ (ﮧ)

بفتح نون وکسر کاف تازی مشدد و فتح راے مہملہ و سکون ہاے مختفی

صفات وشناخت - ایک ہندوستانی درخت ہے قد آدم سے بڑھ جاتا ہے اسکی جڑ سے بہت سی شاخیں
نکلتی ہیں جنپر چھوٹے چھوٹے کانٹے ہوتے ہیں اسکی شاخون کی چھال سرخ مائل بہ سیاہی ہوتی ہے اس کے پتے
بیری یا نیبو کے پتون سے ملتے جلتے ہوتے ہیں جنکے کنارے سرخ رنگ اور نرم ہوتے ہیں ان پتون میں کنگرے
نہیں ہوتے اسکا پھل گول اور کچھ لمبا اور خوبصورت ہوتا ہے پکنے کے بعد رنگ اسکا نارنجی زردی مائل ہوجاتا ہے
چھلکا اسکا صاف اور ہموار ہوتا ہے گودا کم ہوتا ہے اس میں ایک بیج چڑیا کے انڈے کے برابر ہوتا ہے مدراس میں
اسکے بیج کو نکری کی بند کہتے ہیں برسات کے آغاز میں پیدا ہوتا ہے مزہ اسکا تلخ و شیرین اور ترش ہوتا ہے اور
بیج کا مغز تھوڑا شیرین اور لذیذ اور چرب ہوتا ہے بھون کر کھاتے ہیں۔

طبیعت - گرم ہے۔

منافع - اسکے بیج کا مغز باہ کو قوت دیتا ہے منی پیدا کرتا ہے بدن کو فربہ کرتا ہے۔

نگارجونی

بکسر نون و فتح کاف فارسی و سکون الف و راے مہملہ موقوف و ضم جیم و سکون واو و کسر نون دوم و یاے تحتانی
ساکن کذا فی المحیط مخزن میں نگارجونی بغیر راے مہملہ کے اور جیم فارسی سے لکھا ہے قاموس سے معلوم ہوتا ہے
کہ اسمین واو مجہول اور یاے تحتانی معروف ہے

صفات وشناخت - بعضون نے کہا ہے کہ دودھی کی چھوٹی قسم کا نام ہے اور صاحب خلاصۃ التجارب نے
لکھا ہے کہ ہندی زبان میں ایک قسم کا سبزی دودھ ہے اسکا پیڑ زمین پر پھیلا ہوتا ہے اسکی ساق بہت لکڑ دہ ہوتی
ہے اور دونون طرف آمنے سامنے پتے لگے ہوتے ہیں ہر پتا مقدار میں آدھے مسور کے دانے کی برابر ہوتا ہے
یہ روئیدگی اس ملک میں یعنی مرشد آباد اسکے علاقے میں کثرت سے ملتی ہے۔ ہندوستان میں بھی بہت ہوتی ہے
رتیلی زمین میں پانی سے دور اور پانی کے قریب بھی ہوتی ہے مگر نوی وہ ہے جو پانی سے بہت دور ہوتے اور
اسکے اجزا سرخی مائل ہون۔

Hakeem Shoukat Ali

طبیعت - گرم وخشک تیسرے درجے کے اول ہین -

خواص وفوائد - اسکے پتون کا رس باشیرہ لے کر شراب کے ساتھ پینے سے حشرات الارض کا زہر مٹتا ہی لگانے سے بھی فائدہ ہوتا ہی اسکو دودھ کے ساتھ کھانے سے اور اسکا دودھ کھانے سے دستون کی راہ اخلاط فاسد نکل جاتے ہین اور زہر بدن سے دفع ہو جاتا ہی -

نگند (ھ)

بکسر نون وفتح کاف فارسی وسکون نون ودال مہملہ موقوف

صفات وشناخت - ایک درخت ہی جو ایک بالشت کے قریب لمبا ہوتا ہی اور پتے چھوٹے چھوٹے پودینے کے پتون کی طرح اسکو آگ جلیا بھی کہتے ہین دو قسم کا ہوتا ہی ایک کو نگند کہتے ہین دوسرے کو نگند بابری پہلی قسم کا پتا دوسری قسم سے ذرا بڑا ہوتا ہی اور دوسری قسم کا پھول تلسی کے پھول کی طرح ہوتا ہی یہ پہلی قسم سے قوی اور تلخ مزہ ہی بعض نے نگند بابری اور ریحان کو ایک چیز بتایا ہی -

طبیعت - حکیم شریف خان نے سرد لکھا ہی اور حکیم غلام امام نے گرم وتر بتایا ہی -

خواص وفوائد - خشکی کو دور کرتا ہی صفرا اور باد کو دفع کرتا ہی دہی مین ملا کر چند روز پینا سوزاک کو مفید ہی بکری کے دودھ کے ساتھ چونمیا کو دور کرتا ہی فساد خون اور خارشت کو نافع ہی ایک تولہ نگند بابری دس کالی مرچون کے ساتھ پیسکر کھانے سے ورم بواسیر تین دن مین جاتا رہتا ہی اگر چار ماشہ نگند بابری لے کر کاغذی لیمون کے پتون اور کالی مرچون کے ساتھ استعمال کرین تو پرانی تپ دور ہو جائے خون کے فساد کے لیے شاہترے کے ساتھ مفید ہی - ابتدائے جذام مین اسطرح دین کہ رات کو پانی مین تر کرین صبح کو آب زلال لے کر شہد دو تولہ گھول کر پلا دین اگر ۹ ماشہ لے کر ۱۰ کالی مرچون کے ساتھ پئین تو چالیس دن مین برص دور ہو جاتے - مفردات ہندی مین ہی کہ نگند بابری کو سال بھر تک روز ایک کف دست کھانے سے یہ فائدہ ہوتا ہی کہ پھر کھانے کی قسم کے زہر کا اور سانپ وغیرہ کے زہر کا اثر نہین ہوتا اور اگر دگنے یا ہم وزن اجواین کے ساتھ چھ ماہ تک کھاتے رہین تو بال سفید نہ ہون - بدیع النوادر مین سیاہ مرچ کے ساتھ تین ماہ تک برص کے لیے کھانے کو لکھا ہی فساد خون اور جذام اور پھوڑے پھنسیون اور کھجلی کے لیے شاہترے کے پتون کے رس کے ساتھ کھانے کو بتایا ہی

نل (ھ)

بفتح نون وسکون لام یہی بنگالی مین بولتے ہین گجراتی مین نالی مرہٹی مین دیونل پنجابی مارواڑی اور برج بھاشا مین نرسل نام ہی - نے (ف) قصب (ع)

صفات وشناخت - ایک درخت ہی گرہدار ہوتا ہی اندر سے کھوکھل وزن مین ہلکا چھوٹی ندی اور نالون کے کنارون پر اور نمناک زمینون پر اُگتا ہی اسکی اونچائی آٹھ سے بارہ فٹ تک ہوتی ہی -

طبیعت - سرد وخشک اور جلا ہوا گرم وخشک ہی -

خواص وفوائد - آنکھ کو قوت دیتا ہی صفرا وخون کے جوش کو تسکین دیتا ہی فرج کی رطوبت کو صاف کرتا ہی بدبو ہی جذام کو مفید ہی سوزش اعضا کو نافع ہی اسکی ایک قسم کو بنال دیتر و کلب ڈھو کہتے ہین یہ قسم قبض دفع

Hakeem Shoukat Ali

کرتی ہی منی بڑھاتی ہی پیشاب مین شکر آنے کو نافع ہی نل کی جڑ جلا کرتی ہی ورم کو تحلیل کرتی ہی ہر قسم کی گٹھیا کو مفید ہی اسکی کونپل سے پیشاب کا رنگ زرد ہو جاتا ہی خون تھوکنے کو مفید ہی کھانسی اور آتشک کو نافع ہی پیشاب کی نالیون کے درد کو تسکین دیتی ہی جو نل زرد پڑ گیا ہو مگر بالکل خشک نہ ہوا ہو اُسکے بند بند جدا کرکے تلون کے تیل یا روغن زیتون مین ڈال کر چند روز تک چھوڑ دین کہ تھوڑی چکنائی پی لین پھر آتشی شیشی کے اندر رکھکر روغن ٹپکالین تو وجع مفاصل کو بہت نفع دے - وید کہتے ہین کہ نل میٹھا کڑوا کسیلا گرم سرد بھوک بڑھانے والا حرارت کا زیادہ کرنے والا منی کو بڑھانے والا اور پیشاب کی اصلاح اور صاف کرنیوالا ہی - فرج کے امراض سوزش وسرب صفرا سوزاک فساد خون بلغم بیٹھنے کا درد دست شول اور رکت پت کو مٹاتا ہی اسکی جڑ کو پیسکر تیل مین ملاکر گرم کرکے مالش کرنے سے جوڑون کا درد مٹتا ہی - مضر پھیپھڑہ - مصلح کتیرا و فندق -

نلا اسیری (ھ)

بفتح نون ولام مشدد مفتوح وسکون الف وفتح الف دوم وسکون سین مہملہ وکسر راے مہملہ و سکون یاے تحتانی

صفات و فوائد - ایک روئیدگی ہی اسکے پتے نرم اور بے کنگرہ اور طولانی ہوتے ہین اسکی جڑ سانپ کے زہر کو نافع ہی -

نلائینگی (ھ)

بکسر تاے فوقانی وسکون یاے تحتانی وکسر کاف فارسی وسکون یاے تحتانی دوم مجہول

صفات وشناخت - ایک بیل ہی سیاہ رنگ پانی کی بیل کی طرح اسکا پھول خوشہ دار اور سیاہ ہوتا ہی اور پھل گول اور چھوٹا اور چکنا ہوتا ہی مزہ تیز اور طبیعت گرم ہی -
منافع - باد کو دفع کرتی ہی اسکا جوشاندہ فساد بول کو نافع ہی -

نلیر (ھ)

بفتح نون وکسر لام وسکون یاے تحتانی مجہول وراے مہملہ موقوف اور عوام راے مہملہ کو مضموم اور اُسکے بعد واو ساکن سے نلیرو بولتے ہین

صفات وشناخت - ایک روئیدگی ہی جنگلی بیل ہوتی ہی - اس مین ساق نہین - درختون پر چڑھتی ہی اور اُس مین گرہین ہوتی ہین ہر گرہ کے پاس چھوٹا سخت پتا ہوتا ہی - اسکی تین چار قسمین ہین - اس کو چابین تو زبان پر سخت خراش پڑ جاتی ہی مزہ تیز وترش وکسا ہی -
خواص وفوائد - بھوک بڑھاتی ہی معدے کو قوت دیتی ہی کھانسی اور دمے اور باد اور لاغری کو نافع ہی تقویت طعام کو مفید ہی کرم شکم اور بواسیر کو دفع کرتی ہی جڑ اسکی کان کے درد کو نافع ہی اسکی چٹنی بناتے اور اچار ڈالتے ہین - مصلح بھو پھل یکن بھون لینا اور املی -

Hakeem Shoukat Ali

نلی کورہ (ھ)

بکسر نون و لام مشدد و سکون یائے تحتانی و ضم کاف و سکون واو و فتح رائے مہملہ و سکون ہا

صفات وشناخت ۔ بقولات کی قسم سے ہے جو پتھروں میں اُگتی ہے اسکی شاخیں زمین پر کچھی بھی ہوتی ہیں اور لکڑی بھی پتے سرخ مرچ کے پتوں سے کسی قدر مشابہت رکھتے ہیں مگر اُنسے ذرا چھوٹے اور نرم اور ہموار اور پتلے ہوتے ہیں تلسی کے پتوں کی سی خوشبو آتی ہے مزہ شیرین ہے کسی قدر تلخی کے ساتھ اور جنیب اُس میں ہوتا ہے ساگ اسکا پکا کر کھاتے ہیں۔

طبیعت ۔ سرد ہے بعض گرم جانتے ہیں۔

منافع ۔ یہ ساگ بلغم و باد و صفرا کے فساد کو دور کرتا ہے پاخانہ صاف لاتا ہے دانتوں اور منہ کے امراض کو نافع ہے بھوک بڑھاتا ہے اور دمے کو مفید ہے۔

نمام (ع)

بفتح نون و تشدید میم اول و سکون الف و میم دوم موقوف جیسا کہ منتخب اور صراح وغیرہ میں لکھا ہے گیلانی وغیرہ نے اسکا نام نمام الملک بھی لکھا ہے

صفات وشناخت ۔ ایک درخت ہے تلسی کے قبیل سے شیخ کہتا ہے کہ سی سنبر اور نمام ایک چیز ہے اور بغدادی نے لکھا ہے کہ دونوں جداگانہ ہیں ابن جلجل نے کہا ہے کہ نمام کو یونانی میں سی سنبر کہتے ہیں اسکے پتے ابتدا میں گول ہوتے ہیں جب بڑھ جاتے ہیں تو جرجیر کے پتوں کی طرح دبیز ہو جاتے ہیں بعض کہتے ہیں کہ سی سنبر نمام صحرائی ہے۔ بعض اسکو نعناع اور پودینے کے درمیان میں تصور کرتے ہیں۔ اسکی دو قسمیں ہیں (۱) بستانی اسکا درخت زمین سے ملا ہوا ہوتا ہے گیلانی لکھتا ہے کہ اسکو دباب بھی کہتے ہیں اسلیئے کہ اسکا وبہ لگتا ہے اسطرح کہ جو شاخ اسکی زمین سے ملتی ہے اُس میں جڑ پیدا ہو کر علیحدہ درخت بن جاتا ہے اسیطرح جس شاخ کو مٹی سے چھپا دیا جائے اُس میں جڑیں ہو جاتی ہیں اسکے پتے جرجیر کے پتوں کی طرح مگر اُن سے چھوٹے ہوتے ہیں اُنمیں مرزنجوش کے پتوں کی سی خوشبو آتی ہے اس میں پھول اور بیج آتے ہیں (۲) جنگلی دیسقوریدوس سے نقل کرتے ہیں کہ اسکا وبہ نہیں لگتا اسکا پودھا ساق پر کھڑا ہوتا ہے اس میں بھی پھول اور بیج آتے ہیں اسکے پھول کا مزہ تیز ہوتا ہے اور خوشبو اچھی ہوتی ہے یہ پتھریلی زمین میں اُگتا ہے اور بستانی سے قوی ہے اسکے پتے سداب کے پتوں کی طرح ہوتے ہیں اور اُن سے کم دبیز اور ذرا لمبے اور سخت صاحب مخزن نے سی سنبر میں لکھا ہے کہ جنگلی کو دباب کہتے ہیں اور کہا ہے کہ بستانی نعناع کی طرح ہے مگر اُس سے زیادہ سفید اور زیادہ خوشبودار اور پتے بھی زیادہ چوڑے اور پھول سفید سرخی مائل اور بیج تخم ریحان سے چھوٹا بہتر وہ ہے جو سبز اور تیز مزہ ہو بعض نے کہا ہے کہ بہتر بستانی سیاہ ہے

طبیعت ۔ گرم تیسرے درجے میں اور خشک دوسرے درجے میں جیسا کہ تحفہ میں ہے بعض نے خشک تیسرے درجے تک لکھا ہے بعض نے دوسرے درجے میں گرم و خشک لکھا ہے بہر صورت جنگلی کی گرمی بستانی سے زیادہ ہے

خواص وفوائد ۔ ریاح کو تحلیل کرتا ہے پیٹ کے کیڑے مارتا ہے مدر بول ہے لطافت ادے میں پیدا کرتا ہے دل کو قوت دیتا ہے مردہ بچے کو مشیمے یعنی آنول سے نکالتا ہے قے اور متلی اور ہچکی کو تسکین دیتا ہے ورم جگر و طحال و درد سینہ

Hakeem Shoukat Ali

کو نافع ہے بچھو کے کاٹنے کے لیے شہد کے پانی کے ہمراہ اور بھڑ کے زہر کے لیے سکنجبین کے ساتھ مجرب ہے گردے اور مثانے کی پتھری توڑتا ہے پیٹ کے مغص (مروڑ) کو مفید ہے بوعلی سینا کے قانون اور اسکی شرح میں لکھا ہے کہ نمام بدبو کو دفع کرتا ہے اور جوؤں کو مارتا ہے چہرے کا رنگ نکھارتا ہے سرد اورام کو اور ظلمونی شدیدہ کو مفید ہے بلغمی فضول کو دماغ سے دور کرتا ہے سردی سے دردسر ہو تو روغن گل میں ملا کر لیپ کریں اگر اسکی گرمی اور خشکی کو بنفشے کے ساتھ گھٹا دیں تو دل کو قوت دے اور روح میں اعتدال پیدا کرے تحلیل اور تقویت اور خوشبو کی وجہ سے فواق امتلائی کو بھی نافع ہے اسکے بیجوں میں قوت زیادہ ہے انکو پیسکر جگر کے ورم سرد اور تلی پر لگانے سے نفع ہوتا ہے معدے میں نوازل جمع ہوں تو اسکے کھانے سے نفع ہوتا ہے سرکے کے ہمراہ سات ماشہ کھانے سے خون کی قے روکتا ہے پیٹ کے ہر قسم کے کیڑے نکالتا ہے جنگلی قسم قطرہ قطرہ پیشاب آنے کو اور شکم کی ریاح کو بیحد نافع ہے نمام کے بیج رحم کی بو کو درست کرتے ہیں اور انکے سونگھنے سے باہ کو قوت ہوتی ہے نمام کو حمام کرنے کے بعد بالوں پر ملیں تو بالوں میں خوشبو آنے لگتی ہے اسکا روغن اسطرح بناتے ہیں کہ اسکے تازہ پتوں کا رس تل کے تیل میں پکاتے ہیں یہانتک کہ رس جلکر باقی رہ جائے یا اسکے پھول روغن میں ڈال کر دھوپ میں رکھدیں اور مکرر بدلتے رہیں جیسا کہ بابونہ وغیرہ کا روغن بناتے ہیں اس روغن کے سونگھنے سے دماغ اور نتھنوں کا سدہ کھل جاتا ہے بالوں پر لگانے اور اعضا پر ملنے سے قوت آتی ہے اور بالوں میں خوشبو پیدا ہوجاتی ہے
مضر پھیپھڑہ وگردہ **مصلح** پھیپھڑہ کے لیے کتیرا اور گردے کے لیے بنفشہ **بدل** غار کے پتے۔ مرزنجوش۔ جنگلی تلسی اور نعناع۔ **قدر خوراک** پتے وغیرہ ۱۰ ماشہ اور بیج ۴ ماشہ۔

نمس

ابن زہر کے عربی رسالے میں مذکور ہے کہ ایک حیوان ہے کہ مصر میں ہوتا ہے اژدہا کو کھینچ لیتا ہے اسکا گوہ لے کر پانی میں گھول کر کسی آدمی کو پلادیں تو رات دن ڈرنے لگے اور یہ دیکھے کہ شیاطین مجھ کو پکڑتے ہیں اتارا اسکا یہ ہے کہ بال اور آنکھیں جلاکر نیم گرم پانی میں ملاکر پی لیے جائیں آرام ہوجائے گا بھیڑیے اور گوہ اور نمس اور گدھے کے گوہ جمع کرکے اور باہم خوب ملاکے انکو جس گھر میں یا شہر میں رکھا جائے گا ہمیشہ اس کے آدمیوں میں قتال رہے گا جبتک وہاں رہے گا اگر اسکی آنکھ اور کتے کی آنکھ یہ دونوں کسی دیوار یا مکان میں رکھیں تو کوئی شخص وحشت کی وجہ سے وہاں نہ رہ سکے اگر کبوتروں کی کابک میں اسکے گوہ کی دھونی دیجائے تو تمام کبوتر وہاں سے اڑ جائیں۔

نمک دریائی (ف)

سمندر نون (ہ)

صفات وشناخت۔ دریائے شور کے پانی سے حاصل کیا جاتا ہے اور یہ سب میں بدتر اور قدرے تلخ وتیز ہوتا ہے اگر آپ سمندر کے پانی سے نمک نکالیں تو اسکا یہ مطلب ہے کہ سمندر کے پانی کا [illegible] وزن میں کم ہوگیا اس اصول کو مدنظر رکھکر ہمیں یہ تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ روئے زمین کے تمام سمندروں کا [illegible] حصہ نمک ہے اور چونکہ جسامت کے لحاظ سے پانی و نمک یکساں ہیں اسلیے از روئے جسامت کل سمندروں کا [illegible] حصہ نمک ہے

Hakeem Shoukat Ali

طبیعت ۔ گرم وخشک تیسرے درجے مین ۔

خواص وفوائد ۔ بھوک بڑھاتا ہی ہاضم ہی ریاح خوب توڑتا اور صادر کرتا ہی اور دست آور بھی ہی مسامات مین بڑا نفوذ کرنے والا ہی کھاری کے قائم مقام ہی ۔ **مضر** خارشت پیدا کرتا ہی ۔ **مصلح** چکنائی ۔

نمک طعام

کھانے کا نمک (ف) سوڈی آئی کلورائڈم (ل) کلورائڈ آف سوڈیم اور کامن سالٹ (ش) ، ملح العجین (ع) ،

صفات وشناخت ۔ یہ تمام دنیا مین بہ کثرت موجود ہی اسکی کانین اور پہاڑ ہین بحر شور کے پانی مین بہ کثرت موجود ہی اور ہر ایک ملک مین اس نمک کے چشمے پائے جاتے ہین جنکے پانیون کو خشک کرنے سے حاصل ہوتا ہی ۔ ملک راجپوتانہ مین جودھپور اور جیپور کی شرکت مین نمک کی بڑی جھیل سانبھر نام بائیس میل طول اور چھ میل عرض مین ہی جسکا نمک ہندوستان کے مختلف علاقون مین بہ کثرت خرچ ہوتا ہی اسکو سانبھر نون کہتے ہین اور گڈ نون حکیم ابوالقاسم کے نزدیک یہی ہی اس سے شعلے کی رنگت زرد ہو جاتی ہی ۔

طبیعت ۔ گرم وخشک دوسرے درجے مین ۔

خواص وفوائد ۔ یہ نمک انسان کی خوراک مین ایک بڑی چیز ہی اسکے بغیر زندگی نہین رہ سکتی چند روز اسکے نہ کھانے سے طرح طرح کے امراض لاحق ہوتے ہین قے لانے کے لیے ایک عمدہ اور سریع التاثیر کھر بودہ ہی بعض اوقات اس سے تاثیر اسہال کی بھی پیدا ہوتی ہی تھوڑی مقدار مین ہاضم اور مشتہی ہی علاوہ ازین عمدہ دافع اور مانع کرم ہی اور سڑن نہین پیدا ہونے دیتا یعنی حیوانی اشیا کے اجزا متفرق نہین ہونے دیتا مثلاً گوشت وغیرہ کو نمک لگا کر بہت دنون تک رکھ سکتے ہین کیچوون کو خارج کرنے اور مارنے کے لیے آدھی ڈرام کی مقدار مین دینے سے بہت فائدہ ہوتا ہی اور سوتی کیڑون کے لیے نمک کو قدرے روغن السی مین یا روغن خشخاش اور پانی مین ملا کر پچکاری دیتے ہین کم مقدار مین یعنی بیس بیس گرین صبح اور شام کھانے سے کیڑون کی تولید نہین ہونے پاتی ۔ نمک بعض آدمی زیادہ اور بعض کم استعمال کرتے ہین اسلیے کہ خون مین کچھ نمک کا حصہ موجود ہی ۔ کھانے کے ساتھ تھوڑا تھوڑا نمک استعمال کرنا لازم ہی ۔ مرض ہیضہ مین نمک کا حصہ بدن مین کم ہونے کے باعث بدن سیاہ ہو جاتا ہی ۔ تھوڑا نمک استعمال نہ کرنے سے پیٹ مین کیچوے پیدا ہوتے ہین ۔ کم مقدار مین نمک ہاضم ہی زیادہ کھانے سے تشنگی لاتا ہی ۔ نمک کی چیز ہمیشہ زیادہ استعمال کرنے سے خون پتلا پڑ جاتا ہی ۔ زیادہ مقدار مین قے ہوتی ہی ۔ اسلیے جب کسی کو افیم اور دھتورے وغیرہ سے زہر ہوتا ہی تب اسکو نمک گرم پانی مین حل کر کے پلاتے ہین ۔ بعضے آدمی ہیضے مین نمک اور گرم پانی استعمال کرتے ہین ۔ پانی کے ساتھ ملا کر پچکاری دینے سے جلاب کی تاثیر ہوتی ہی بدن پر مالش کرنے سے وہ مقام سرخ ہو جاتا ہی اس لیے پانی کے ساتھ ملا کر گٹھیا کے مرض مین جائے درد پر مالش کرنے سے مفید ہی ۔ جب کسی کو غش آتا ہی تب نمک مریض کی چھاتی پر مالش کرنے سے وہ ہوش مین آتا ہی ۔ تاثیر تحریک اور تقویت کی کرنے کے لیے نقیہ آدمیون کو اس سے غسل دلاتے ہین ۔ جونک اتفاقیہ کہین گھس جائے مثلاً امعائے مستقیم یا معدے مین اتر جائے تو نمک کے پانی سے فی الفور نکل آئیگی اور مر جائے گی ۔ نائٹریٹ آف سلور کے لیے بھی عمدہ تریاق زہر ہی ۔ ریاح کو

Hakeem Shoukat Ali

تحلیل کرتا ہے مواد بلغمی کو براہ دست نکالتا ہے ضماد اسکا تلی کے ورم کو مفید ہے پیاس لگاتا ہے۔ سفید کپڑے سے سیاہی کا داغ دور کرنا ہو تو کپڑے کو دودھ مین تر کرکے اسپر اس نمک کو چھڑکو۔ تلوار اور بندوق پر زنگ کا داغ پڑ جائے تو لیمو کے رس مین نمک ملا کر اس داغ پر لگا دو اور تیز دھوپ مین رکھدو۔ جلا ہوا نمک مسوڑون سے پیپ کا نکلنا بند کرتا ہے دانتون کا میل صاف کرتا ہے جلد بدن مین خون مرجائے تو شہد کے ساتھ لگانے سے صاف کردیتا ہے۔ نمک کو غسل دینے سے اسکی تیزی اور قوت اسہال کم ہو جاتی ہے۔ سرد غذاؤن مین شریک کرنے سے اسکی اصلاح کرتا ہے اور نمک ہر قسم کے پانی مین ملا دیا جائے تو اس پانی کا فعل بھی نمک کا سا ہو جاتا ہے۔ مگر نمک زیادہ کھانے سے خون جل جاتا ہے اور منی خشک ہو جاتی ہے۔ وید کہتے ہین کہ سانبھر لون درگڈ لون گرم اور سبک ہے بلغم کا فساد دور کرتا ہے مسہل و مدر بول ہے ریاح اور اخلاط کو تحلیل کرتا ہے۔ **مضر** دماغ اور نگاہ اور پھیپھڑے کو اور کمزور آدمی کو بھی مضر ہے **مصلح** دماغ اور پھیپھڑے اور نگاہ کے لیے دھونا اور صعتر ملانا اور کمزورون کے لیے تر اور چرب چیزین۔ **بدل** نصف وزن نوشادر اور بورہ۔ **قدر خوراک** ۱/۲ ماشہ بعض نے ۱ ماشہ نمک تجویز کیا ہے۔

نمک سیاہ (ف)

لون

کالا لون وبادالون وبرم وبراون وسنچل لون وکالانون وسنچل (ہ) اسکو فارسی کی کتابون مین سونچر لون کے نام سے لکھتے ہین جس مین سین مضموم کے بعد واو مجہول ہے اور نون غنہ حالانکہ کتب ہندی مین سین مفتوح ہے اور واو مجہول ندارد یہ تسامح ہے عربی مین ملح اسود نام ہے۔

صفات وشناخت ۔ ایک قسم کا نمک ہے سیاہ رنگ مصنوعی کہ سجی اور سہاگہ اور آنولہ اور پیابانسہ کے پتون اور نمک سانبھر سے بناتے ہین اسکے مزے مین ذرا سی تلخی ہوتی ہے مگر بدبو اسمین نہین ہوتی اس مین سیاہی جو ہے وہ اسکی ذات مین پڑی ہوئی ہے بدبو کی وجہ سے نہین بعض نے اسکو بھی نمک نفطی مین شمار کیا ہے اور نمک گندہ قرار دیا ہے مگر جبکہ یہ کہتے ہین کہ نمک نفطی کالی شے ہے سیاہ رنگ و بدبودار ہوتا ہے اور سیاہی اس مین نفطیت یعنی بدبو کی وجہ سے ہے اور جب اسکو کھون لین اور آگ مین جلا لین تو نفطیت کم اور زائل ہو کر نمک لاہوری کی طرح ہو جاتا ہے اس تقریر سے ظاہر ہے کہ نمک سیاہ نمک نفطی نہین بعض نے اسکو نمک طعام یعنی ملح عجین کی قسم مین شمار کیا ہے جسطرح پدالون اور بادالون کا اطلاق اسپر ہوتا ہے اسیطرح پونگا لون پر بھی ہوتا ہے جسکا بیان ادبھد لون مین گذرا۔ امون صاحب نے رموز اعظم مین ایک گولی کا نسخہ لکھا ہے اس مین نمک سیاہ اور نمک سونچر جدا جدا لکھے ہین اور محیط اعظم مین دونون کو ایک بتایا اور صحیح یہ دوسری بات ہے پہلی بات غلط ہے وید کی کتابون سے بھی ثابت ہے۔

طبیعت ۔ گرم وخشک دوسرے درجے مین۔

خواص وفوائد ۔ قوت ہاضمہ بڑھاتا ہے کھانا ہضم کرتا ہے درد ریحی کو مٹاتا ہے قوت ملیّن اور اسہال اور جلاکی اس مین نمک لاہوری سے زیادہ ہے اور نمک سیاہ تلخ اور گرم اور سبک ہے بری ڈکار اس سے آتی ہے بھوک بڑھاتا ہے قبض دفع کرتا ہے نفخ شکم کو دور کرتا ہے بادگولہ اور دل کو نافع ہے منی زیادہ کرتا ہے۔ ان بھوت چلتسا ساگر مین لکھا ہے

Hakeem Shoukat Ali

گر کالا نمک گرم دست آور ہضم ہونے مین ہلکا حرارت کو بڑھانے والا ہوتا ہے قبض - بادگولہ پیٹ کے کیڑے
آنتوں کے دست اور بے رغبتی طعام کو مٹاتا ہے -

نمک لاہوری

سیندھا لون اور سیندھا نون (ھ) نمک سنگ ونمک سنگ بلوری ونمک اندرانی ونمک طبرزد ونمک ہندی
(ت) ملح طبرزد وملح درانی وملح ہندی (ع) طبرزد بفتح طاے مہملہ وباے موحدہ وسکون راے مہملہ وفتح
زاے معجمہ ودال مہملہ مستفاد از مخزن ومحیط اور غیاث اللغات مین لکھا ہے کہ طبرزد معرب ہے تبرزد کا اور سب نے
خطا کی ہے اسلیے طاے حطی اور ذال معجمہ کے ساتھ معرب ہے باوجودیکہ صاحب غیاث نے رسالۂ معربات ومنتخب کا
حوالہ دیا ہے حالانکہ ان مین طبرزد کو ذال معجمہ ہی سے تبرزد فارسی کا معرب کہا ہے اور درانی دال مہملہ مفتوح سے ہے
بعض نے ذال معجمہ سے لکھا ہے

صفات وشناخت - نمک ہے شفاف سرخ رنگ ملک شام مین اندران ایک مقام کا نام ہے اسمین نمک
کی کھان ہے اسلیے نمک کو اندرانی کہتے ہین - نمک لاہوری اسی قسم سے ہے بعض کا رنگ سرخ مائل بہ سیاہی بھی ہوتا
ہے ان بھوت چلتسا ساگر مین لکھا ہے کہ سیندھا نمک سفید اور گلابی رنگ کے اعتبار سے دو قسم کا ہوتا ہے اسکو
لاہوری نمک بھی کہتے ہین -

طبیعت - گرم وخشک دوسرے درجے مین - وید معتدل کہتے ہین مگر اس کی گرمی وخشکی ہر قسم
کے نمک سے کم ہے -

خواص وفوائد - مواد سوداوی کو دستون کی راہ سے نکالتا ہے اور بلغم کو دفع کرتا ہے ریاح کو تحلیل کرتا ہے
بھوک بڑھاتا ہے بدہضمی کو نافع ہے کھٹی ڈکار اور نفخ اس سے دور ہوتا ہے - وید کہتے ہین کہ یہ ہضم کرنیوالا گرمی پیدا
کرنے والا بھوک بڑھانے والا چکنا مسام ظاہر بدن مین نفوذ کرنے والا ہضم ہونے مین ہلکا دیاگ مین میٹھا
مرغوب آنکھون کی بیماری کو مفید ہے زخم کو زائل کرتا ہے دل کو تفریح دیتا ہے درد شکم کو دفع کرتا ہے پیشاب کے فساد
کو مفید ہے مقوی جگر ہے قوت باہ بڑھاتا ہے صفرا وبلغم وبائی کو دفع کرتا ہے آنکھون کی بیماریون مین سوا اسکے
اور کوئی نمک مستعمل نہین جھائیون پر سوتے وقت پانی مین پیسکر لگالیا کرین اور صبح کے وقت گرم پانی سے
دھو ڈالا کرین چند دن مین جاتی رہینگی اسکو مقعد مین رکھنے سے قبض اور موت کی رکاوٹ مٹتی ہے اسکی سلائی
بناکر آنکھون مین پھیرنے سے جالا کٹ جاتا ہے اس مین دگنی مصری ملاکر پیسکر کاجل بناکے آنکھ مین لگانے
سے موتیابند اور جالا وغیرہ مٹ جاتا ہے دمہ مٹانے کے لیے پہلے دن دو ماشہ سیندھا نمک گھس کر سوتے
وقت شہد کے ساتھ چاٹین اسطرح ہمیشہ آدھا آدھا ماشہ بڑھاتے ہوے ۶ ماشہ تک بڑھالیوین اسکے اوپر
پانی نہ پیوین اگر پیاس لگے تو کچھ گنگنا پانی پینا چاہیے آٹھ ماشہ سیندھا نمک تین تولہ گاے کے گھی کے ساتھ
پینا نے سے سانپ کا زہر اترتا ہے سیندھے نمک کو پانی مین ملاکر سعوط کرنے سے ہچکی بند ہوجاتی ہے گھی مین
سیندھا نمک ملاکر چاٹنے سے بادی سے پیدا ہوئی قے بند ہوتی ہے شہد مین پیسکر سیندھا نمک آنکھ مین لگانے
سے آنکھ کا برص کا عارضہ دفع ہوتا ہے اسکا منجن کرنے سے دانت کا کیڑا ۔۔۔ موقوف ہوتا ہے گاے کے گوبر

Hakeem Shoukat Ali

اور لاہوری نمک ملاکر لگانے سے استسقاے زقی کو فائدہ پہونچتا ہی سیندھا نون اور سفید کھانڈ ہموزن سے کر پھانکنے سے چوٹ کا درد زائل ہوتا ہی سیندھے نون اور مرداسنگ کو پیکر لیپ کرنے سے بندر کے زہر کو فائدہ پہونچتا ہی سیندھے نون اور مٹر کے سفوف کو ہمیشہ کھانے سے حرارت ہاضمہ بڑھتی ہی آٹھ ماشہ نمک لاہوری کو تین تولہ گاے کے گھی میں ملاکر چاٹنے سے زہریلے کیڑے کا زہر اُتر جاتا ہی۔

نمک کا تیزاب

ہیڈرو کلورک ایسڈ (ش) ایسڈم ہیڈرو کلوریکم (ل)

صفات وشناخت - خالص ہونے سے بیرنگ شفاف سیال ہی مگر اسکا رنگ ہلکا زرد ہوتا ہی اس کی بوتل کا منھ کھولنے سے اسمیں سے سفید اور تیز دھوان نکلتا ہی - مزہ نہایت ترش حرارت دینے سے سب اُڑ جاتا ہی کچھ باقی نہیں رہتا پانی میں وزن کی رو سے قریب ۳۲ حصہ کے حل ہی اور مرکب ہی ایک حصہ ہیڈروجن اور ایک حصہ کلورائن سے -

خواص وفوائد - جلانے والا ہی مرض مہلک ڈفتھیریا میں جو جھلّی منھ کے اندر ہو جاتی ہی اسکے جلانے کے لیے لگاتے ہیں زبان کے خراب قسم کے زخموں پر لگانے سے نفع ہوتا ہی خالص تو نہایت تیز ہی کھلایا نہیں جاتا مگر اسکا پانی ملاہوا عرق جسے ڈائلیوٹڈ ہیڈرو کلورک ایسڈ کہتے ہیں اور ایک حصہ تیزاب میں دو حصہ پانی ملانے سے بنتا ہی بدہضمی کے واسطے مفید ہی - وردسر کے واسطے بخارات میں دیا جاتا ہی - پیشاب میں جب کھار ہو جاتا ہی تب اُسکو دیتے ہیں اور ملین اور مبدل ہی آلات الہضم کو تقویت پہونچاتا ہی پیٹ میں کیڑے نہیں ہونے دیتا - بعض دفع جگر کی بیماری اور آتشک میں بہت مفید پایا گیا ہی اور جو منھ آجاتا ہی تو اس سے کلی کرتے ہیں اور کبھی چار حصہ نمک کے تیزاب میں شورے کا تیزاب تین حصہ اور پانی ۲۵ حصہ ملاکر عرق تیار کرتے ہیں جسکو ڈائلیوٹڈ نائٹرو ہیڈرو کلورک ایسڈ کہتے ہیں یہ مقوی ہی امراض جگر اور ضعف ہاضمہ میں جو جگر کے مرض کے باعث سے ہو مفید ہی فاسفیٹ کے نمک پیشاب میں نکلتے ہوں تو دیتے ہیں حلق کے خراب قسم اور سڑے ہوے زخموں میں غرارہ اسکا بہت نفع بخشتا ہی - بعض اوقات اسکے استعمال سے منھ آجاتا ہی یہ گویا علامت نیک ہی فی زمانہ اسکا استعمال امراض کہنہ جگر میں پاشویہ کے طور پر بہت کرتے ہیں ساڑھے چار اونس یہ عرق لیکر تین گیلن پانی میں ملاکر ایک کاٹھ کے عمیق برتن میں رکھکر اس میں پندرہ یا بیس منٹ تک مریض کے پاؤں اور ٹانگیں رکھیں اور بعد ازاں فلالین سے خوب رگڑ کر خشک کریں کہتے ہیں کہ جس وقت صفرا کی پتھری نالی کی راہ سے گذرتی ہی تو اسوقت یہ پاشویہ کرنے سے معاً فائدہ ہوتا ہی - **مقدار خوراک** ڈائلیوٹڈ ہیڈرو کلورک ایسڈ کی پانچ بوند سے تیس بوند تک اور ڈائلیوٹڈ نائٹرو ہیڈرو کلورک ایسڈ کی ۵ بوند سے ۲۰ بوند تک -

نیلی نارا (ھ)

بفتح نون وسکون میم وکسر لام وسکون یاے تحتانی وفتح نون دوم وسکون الف وفتح راے مہملہ وسکون الف آخر

صفات وشناخت - ایک ہندوستانی درخت کا نام ہی جو جھبیڑے یعنی سپستان کے درخت کی طرح ہوتا ہی مگر اس سے کسی قدر چھوٹا ہوتا ہی پتے بھی ویسے ہی ہوتے ہیں لیکن ذرا نوکدار اور کھردرے ہوتے ہیں -

Hakeem Shoukat Ali

طبیعت - گرم و خشک تیسرے درجے مین -

خواص و فوائد - پیٹ کے کیڑے مارتا ہی بواسیر اور جریان کو نافع ہی منی مین نقصان پیدا کرتا ہی اس کا تیل ذات الجنب پر باندھنا نافع ہی اس درخت کی چھال کسی عضو پر باندھکر رات بھر رہنے دینے سے وہان آبلہ پیدا ہو جاتا ہی -

(نموس (ع

بفتح نون و ضم میم و سکون واو و سین مہملہ موقوف

صفات و شناخت - ایک جوان ہی گیدڑ کی برابر آسی کی سی صورت رکھتا ہی رنگ زردی مائل ہوتا ہی اور اوپر بہری لکیرین ہوتی ہین سر چھوٹا ہوتا ہی بال اسکے نہایت چکنے ہوتے ہین ایسا معلوم ہوتا ہی کہ گویا تیل ملدیا ہی جو کہ نموسہ ایک مرض ہی جس مین سر کے بال چکنے ہو جاتے ہین اور جو کچھ ٹوپی وغیرہ سر پر رکھتے ہین وہ چکنی ہو جاتی ہی اور سبب اسکا چکنائی اور بادون کا زیادہ غذا الینا ہوتا ہی اور لفظ مذکور ماخوذ ہی نمس سے جس مین نون و میم دو نون مفتوح ہین اور جسکے معنی روغن کے تباہ ہونے کے ہین جیسا کہ فصول الاغراض شرح حدود الامراض مین مذکور ہی اسلیے جانور مذکور کو بھی نموس کہنے لگے جو جمع ہی نمس کی کیونکہ دونون مین بالون کے چکنے ہونے کی شارکت ہی یہ جانور چوہون اور پرندون کا شکار کرتا ہی مستی کے عالم مین بلی کی سی آواز نکالتا ہی علاوہ مستی کے دوسرے زمانے مین دوسری طرح کی آواز کرتا ہی ترکان ماوراالنہر اسکو لاکنچہ کہتے ہین مرو کے ملک مین بھی ملتا ہی

خواص و فوائد - اسکا خون چار جو بھر عورت کے دودھ کے ساتھ مجنون کو سعوط کرانے سے جنون جاتا رہتا ہی اسکا پتا مرغی کے انڈے کی سفیدی کے ساتھ آنکھ مین لگانے سے آنسو دن کا بے اختیار نکلنا موقوف ہو جاتا ہی اسکے گوہ کو رائی کے ساتھ یا اسکی چربی کو بالخورے پر لگانے سے بال نکل آتے ہین اسکے بال جلاکر تیل مین ملاکر لگانے سے کھجلی اور بہق جاتے رہتے ہین ارسطو کہتا ہی کہ جب سورج مقام شرف مین ہو تو اسکی سیدھی طرف کی آنکھ لے کر کتان کے کپڑے مین لپیٹ کر چوتھیا کے مریض کے باندھ دی جاسے تو مرض جاتا رہے اگر الٹی آنکھ باندھ دی جائیگی تو پھر مرض عود کر آئیگا - تنبیہ ابن زہر کے رسالہ عربی مین جس نمس جانور کا ذکر ہی وہ یہی ہوگا یہ میرا قیاس ہی -

(نمی (ھ

بکسر نون و میم مشدد مکسور و سکون یاے تحتانی اسکو نیمی نون کے بعد یاے تحتانی کے اضافہ سے بھی کہتے ہین

صفات و فوائد - ایک ہندوستانی درخت ہی مزہ تیز ہی معتدل مائل بہ سردی ہی آنکھ کے کوئے کے ناسور کو دفع کرتا ہی منھ کی بدبو کو مٹاتا ہی خارش کو زائل کرتا ہی -

(نندی برچھن (ھ

بفتح نون و خفاے نون دوم و کسر دال مہملہ و سکون یاے تحتانی و کسر باے موحدہ و کسر راے مہملہ و فتح جیم فارسی مخلوط بہا و سکون نون دوم اسکو نندی برکھ کاف تازی مخلوط بہا کے ساتھ عوض مین جیم فارسی مخلوط بہا و نون کے اور نندی ورچھ واو اور جیم فارسی مخلوط بہا کے ساتھ عوض مین جیم فارسی مخلوط بہا اور نون کے بھی

Hakeem Shoukat Ali

کہتے ہین

صفات وشناخت - ایک درخت ہی پیپل کی قسم سے بعض کہتے ہین کہ اس سے غبر ہی اسکے پتے گائے کے پاؤن کی طرح ہوتے ہین طبیعت گرم ہی-

منافع - تپ کو دور کرتا ہی سبک ہی فساد بلغم وخون وزہر وپھوڑے پھنسی کو نافع ہی-

نوارس (یونانی)

بفتح نون وواو وسکون الف وکسر رائے مہملہ وسین مہملہ ساکن - شجرۃ القدس ومسواک العباس ومسواک المسیح (ع)

صفات وشناخت - اسکو قتاد کی بڑی قسم بتاتے ہین فرق دونون مین یہ ہی کہ نوارس کی شاخین پتلی اور تین تین گز کی لمبی ہوتی ہین پتے چھوٹے اور گول ہوتے ہین اور تمام درخت کے اجزا پر دان اسطرح جما ہوتا ہی جیسے اون چپٹا دیا ہو پھول زرد ہوتا ہی اور اس مین خوشبو آتی ہی کانٹا سوئی کی طرح تیز ہوتا ہی گوند کا رنگ سفیدی وسرخی کے بین بین ہوتا ہی یہ درخت روم اور حلب مین کثرت سے پیدا ہوتا ہی اور ریگستان کے مقامون مین اوگتا ہی-

طبیعت - جڑ کے سوا دوسرے تمام اجزا دوسرے درجے مین گرم وخشک ہین جڑ تیسرے درجے مین گرم وخشک ہی اور یہ سب اجزا سے قوی ہی-

خواص وفوائد - اسکے لگانے سے کٹا ہوا پٹھا جڑ جاتا ہی خاص کر جڑ کا اثر اس کام کے لیے قوی ہی اگر کسی کے پٹھون مین مرض ہو تو اسکا جوشاندہ پلادین اسکے گوند کو بھی لگانے سے زخم بھر جاتے ہین اور اس سے بھی کٹا ہوا پٹھا جڑ جاتا ہی اس درخت کے ہر جز کو پٹھے کے لیے نافع ہونے مین نہایت تاثیر حاصل ہی اسی لیے شجرۃ العصب بھی کہلاتا ہی اگر بدن مین چوٹ لگ جائے یا موچ آجائے تو اسکے ہر جز کے استعمال سے فائدہ ہوتا ہی اگر کسی عضو سے خون نہ رکے تو اسکے اجزا کو سکھا کر پیسکر بُرکنا چاہیے اسکے اجزا کا رس پھیپھڑے کے زخم اور ذات الجنب کے لیے بہت نافع ہی اسکے بیجون کے کھانے سے زہر کا اثر مٹ جاتا ہی - **مضر** گردہ **مصلح** قند اور فندق **مقدار خوراک** ۴ ماشہ-

نواڑی کا پھول (ہ)

بکسر نون وفتح واو وسکون الف وکسر رائے مہملہ ویائے معروف

صفات وشناخت - ایک پھول ہی سفید خوشبودار اسکا درخت دو قسم کا ہوتا ہی ایک وہ کہ ابتدائے گرما مین کھلتا ہی دوسری قسم وہ ہی جس مین برسات مین پھول آتے ہین - جنگلی نواڑی کو بن نواڑی کہتے ہین حکیم شریف خان اور خواجہ امامی کہتے ہین کہ یہ پھول چنبیلی کی طرح ہوتا ہی لیکن خوشبو نہین رکھتا حالانکہ اس مین بہت خوشبو ہوتی ہی-

طبیعت - سرد وتر ہی-

خواص وفوائد - سبک ہی صفرا اور بلغم وبائی کا فساد دفع کرتا ہی دماغ کو قوت دیتا ہی مفرح ہی گرمی کے بخار دور کرتی ہی

Hakeem Shoukat Ali

نافع ہے گرمی کے درد سر کو مفید ہے اسکا سونگھنا نزلہ پیدا کرتا ہے اسکا لیپ بالخاصہ ورم کو تحلیل کرتا ہے غلیان خون کو دور کرتا ہے جنگلی نوازگی کان اور ناک اور پیٹ اور منھ کے امراض کو مفید ہے اخلاط ثلثہ کا فساد دفع کرتی ہے

نورنگ

بفتح نون وسکون واو و رائے مہملہ مفتوح وسکون نون و کاف فارسی موقوف

صفات ومنافع - ایک پرند ہے اسکے پرون مین نو رنگ جمع ہوتے ہین اسلیے یہ نام پایا ہے وہ نو رنگ یہ ہین (۱) سب سے اوپر کے پر بھگ پیلے ہوتے ہین (۲) اس سے بعد کے پر سیاہ (۳) اس سے نیچے کے پر گلابی (۴) اس سے نیچے زرد (۵) اسکے بعد سبز (۶) اسکے بعد نیلے (۷) اسکے بعد بہت سرخ (۸) اسکے بعد بلغمی (۹) اسکے بعد سنہری - قد اس پرند کا چڑیا اور کبوتر کے درمیان مین ہوتا ہے جب غصے ہوجاتا ہے تو مستی کرنے لگتا ہے اور ناچتا ہے اور اسوقت اسکے پرون کا رنگ کھل جاتا ہے طبیعت گرم وخشک ہے اسکا گوشت کھانے سے سودا پیدا ہوتا ہے -

نوشادر (ف)

بضم نون وسکون واو وفتح شین معجمہ وسکون الف وفتح دال مہملہ وسکون رائے مہملہ فارسی ہین سین مہملہ کے ساتھ ہے اور ہندی مین سین مہملہ کے ساتھ اور نون کے فتحہ اور واو کے سکون سے اور پنجاب مین نسادر نون کے فتحہ سے اور مرہٹی مین نوساگر اور گجراتی مین نوسار بغیر دال مہملہ کے بولتے ہین - ایمونی آئی کلورائی دم (ل) کلورائڈ آف ایمونیم اور سال ایمونی اور ایمونی ہیڈروکلوراس اور ہیڈرو کلوریٹ آف ایمونیا اور میوری ایٹ آف ایمونیا اور ایمونی میوری آس (ش) -

صفات وشناخت - تین قسم کا ہوتا ہے (۱) معدنی کہ کان کے کھودنے سے سنگریزون کی طرح سخت نکلتا ہے - گرم ملکون مین جیسے حبشہ اور زنجبار اسکی کانین ہین اسکے ٹکڑے شورے کی طرح ہوتے ہین (۲) چشمون سے پانی کیطرح نکلتا ہے اس پانی کو جوش دینے سے سفید ٹکڑے اسپر جم جاتے ہین اصفہان کے علاقے مین اور خراسان کے پہاڑون مین اور سغد کے ضلع مین بخارا اور سمرقند کے درمیان مین اسکے چشمے ہین (۳) بنایا جاتا ہے اور اسکے بنانے کی بہت سی ترکیبین ہین (الف) اسی قبیل سے ہے وہ بھی جو حمامون مین گوبر اور مینگنیان جلانے کی وجہ سے انکے بخارات سے حاصل ہوتا ہے (ب) اینٹون کے پزانے مین گندگی اور نجاست اور کوڑا کرکٹ جلانے سے بنتا ہے ایسے نوشادر اڑانے سے قبل خاکی ہوتے ہین تصعید سے سفید اور شفاف قلمی شورے کی طرح نکل آتے ہین (ج) مصر اور روم اور ملتان مین یون بناتے ہین کہ نجاست اور کثافت اور حیوانات کا گوبر اور مینگنیان جمع کرکے انکی اینٹین لعاب کر سکھا لیتے ہین پھر ان کو بھٹی مین چن دیتے ہین اور اوپر سے ودھی کی کلی موٹی اینٹین آڑی سر ملاکر کھڑی کردیتے ہین اور آگ جلا دیتے ہین پھر جو کچھ اینٹون کے چارون طرف اور بھٹی کے اوپر اڑکر جمع ہوجاتا ہے وہی نوشادر ہے اسکو سرد ہونے کے بعد جھڑا لیتے ہین (د) ڈاکٹر اسطرح تیار کرتے ہین کہ نمک کے تیزاب کو پانی مین حل شدہ ایمونیا یا کاربونیٹ آف ایمونیم سے نیوٹرل کرکے حرارت کے ذریعہ سے خشک کرین یا سلفیٹ آف ایمونیا اور [illegible]

Hakeem Shoukat Ali

چھوٹی چھوٹی قلمیں ہوتی ہیں یا ڈلیاں ہوتی ہیں ریشہ دار لچکدار ہ کسی طرح کی نہیں ہوتی یاد رکھو کہ نوشادر کا رنگ یا سفیدی وسیاہی مائل ہوتا ہے یا خاکی یا بالکل سفید اور صاف جس میں پیکان تبر کی طرح مخروطی شکل کا دائرہ بنا ہوتا ہے اسکو پیکانی کہتے ہیں اور اکثر اسکی شفاف بلور کی طرح ڈلیاں ہوتی ہیں اور یہ بات کانی میں ہے ابن جمیع نے لکھا ہے کہ شیخ الرئیس نے کہا ہے کہ بہتر وہ ہے کہ فیکانی فاء مخففہ سے کہلاتا ہے یہ قسم معدنی ہے کھان اسکی چین اور کاشغر کے مقام کو اہین ہے پہاڑ کے اندر جسکے نلے پانی جمع رہتا ہے پیدا ہوتا ہے۔ نوشادر بستا مشکل سے ہے پانی اور شراب میں حل ہوجاتا ہے۔

طبیعت۔ دوسرے درجے کے آخر میں گرم وخشک ہے شیخ دگیلانی تیسرے درجے میں گرم وخشک کہتے ہیں بعض کہتے ہیں کہ تیسرے درجہ کے آخر میں گرم اور تیسرے درجے کے اول میں خشک ہے۔

خواص وفوائد۔ ڈاکٹر کہتے ہیں کہ زیادہ مقدار میں سخت خراشندہ اور سم ہے مقدار مناسب میں مبدل اور مسکن اور معرق اور مدر بول وحیض ہے اور ملطف وہاضم ہے جگر کی پرانی سوزش اور ورم سکے بڑھ جانے اور فعل سست ہوجانے میں دیتے ہیں پرانی کھانسی اور نیو مونیا کے پچھلے درجوں میں رب السوس اور اسپرٹ آف ایتھر کے ساتھ دینا فائدہ بخشتا ہے عام کھانسیوں میں خصوصاً زکام کے بعد ذراسا اسکا ٹکڑا یا اسکی ٹکیہ منہ میں رکھکر چوسنے سے بہت فائدہ ہوتا ہے۔ عصبی دردوں میں عمدہ مسکن ہے خصوصاً چہرے کے عصبی درد میں ٹنکچر افیم اور مگنیشیا سلفاس کے ہمراہ ضرور ہی فائدہ بخشتا ہے اگر چار مقدار دینے کے بعد فائدہ نہ ہو پھر اسکا دینا فضول ہے مرض اختناق الرحم میں یا صفرا یا معدہ یا رحم کے فتور سے سر پر درد ہو تو یہ دوا فائدہ مند ہے استسقا میں خصوصاً جبکہ جگر کے باعث سے ہو اسکے دینے سے نفع ہوتا ہے مدر دواؤں کے خیساندے کے ہمراہ دیں بعض اوقات حبس حیض میں دس گرین کی مقدار میں تین مرتبہ دینے سے فائدہ ہوتا ہے معدے کے سرطان میں بھی اس سے نفع ہوتا ہے پھیپھڑے اور معدے اور رحم سے خون آنے میں بھی اسکو دیتے ہیں عورتوں کی چھاتیوں میں دودھ رک جائے یا کسی اور وجہ سے سوجن اور ورم آجائے تو اسکے بٹھانے کے لیے عمدہ دوا ہے مثلاً دو ڈرام ایک اونس پانی میں حل کرلیں۔ بچوں کے فوطوں میں پانی جمع ہوجائے تو یہ لوشن لگاتے ہیں نوشادر ایک ڈرام سولیوشن آف اسی ٹیٹ آف امونیم ایک اونس شراب مقطر ایک اونس اور پانی چار اونس کو ملالیں۔ وید کہتے ہیں کہ نوشادر بہت تیز اور شور مزہ اور ہاضم اور ملین طبع اور سریع التاثیر ہے قولنج اور استسقا کو دفع کرتا ہے قبض مٹاتا ہے درد شکم کو دفع کرتا ہے ناروکی سوجن پر اسکا لیپ کرنا چاہیے اسکے کھلانے سے بھی نارو زائل ہوتا ہے سانس کی نالی کے امراض کو دفع کرنے کے لیے اسکو پان میں رکھکر کھلانا چاہیے پانچ سے دس رتی تک اسکی مقدار دینے سے آدھا سیسی کو آرام ہوتا ہے اسکی سوا ماشہ کی مقدار تین تین گھنٹے کے فاصلے سے تین بار دینے سے سر کا اعصابی درد موقوف ہوتا ہے جگر کے ورم صفراوی میں نوشادر کا استعمال بہت نافع ہے گھیگوار کے مغز پر نوشادر کا سفوف برک کر کھلانے سے تلی گھٹ جاتی ہے آواز کی خرابی مٹانے کے لیے اسکو کلیجن کے ساتھ پان میں رکھ کے کھلانا چاہیے اڑوسے کے جوشاندے پر اسکا سفوف برک کے پینے سے کتا کھانسی مٹتی ہے اسی کو گوکھرو کے جوشاندے پر برک کر پینے سے موت [illegible] اسکو لسی کے ساتھ

Hakeem Shoukat Ali

پیس کے کنپٹی اور پیشانی پر ضماد کرنے سے آدھاسیسی کو نفع پہونچتا ہے اسکی پانچ پانچ رتی کی مقدار دن میں تین چار بار دینے سے جگر کے متعلق کے کئی مرض دور ہوتے ہیں اسکا لیپ کرنے سے حلق کی سوجن تحلیل ہو جاتی ہے اسکو جوار کے دانے کے برابر لے کر روئی میں لپیٹ کر دانت کے نیچے دبا کے رال ٹپکانے سے دانت کا درد دفع ہوتا ہے نوشادر کو ہلدی کے ساتھ پیسکر سونگھنے سے درد سر دفع ہوتا ہے اسکو مہین پیسکر آنکھ میں سلائی سے لگانے سے موتیابند جاتا رہتا ہے تین رتی نوشادر اور دو کالی مرچ کو پیسکر باری کے دن کھانے سے بخار چھوٹ جاتا ہے اسکے سفوف کو شہد میں ملا کے لیپ کرنے سے برص جاتا رہتا ہے۔ دو رتی نوشادر اور دو رتی کالے دانے کو پانی کے ساتھ پیسکر ناک میں ٹپکانے سے آدھاسیسی دفع ہوتی ہے نوشادر اور پھٹکری ان دونوں کو باریک پیسکر آنکھ میں لگانے سے اُسکے مرض دفع ہوتے ہیں اسکو تیل میں پیس کے لگانے سے بچھ چکا دفع ہوتی ہے اسکو ہرتال کے پانی کے ساتھ پیسکر ڈنک پر لگانے سے بچھو کا زہر اُتر جاتا ہے اسکو سرکے میں پیس کے غرارہ کرنے سے حلق میں چپٹی ہوئی جونک گر جاتی ہے۔ پونے دو ماشہ نوشادر مولی کے رس کے ساتھ پلانے سے تلی کا ورم گھٹ جاتا ہے نوشادر چونا اور سہاگہ برابر لے کر ہتھیلی میں مل کر سونگھنے سے بچھو کا زہر اُتر جاتا ہے اسکو تیل میں ملا کر لیپ کرنے سے برص کو نفع پہونچتا ہے۔ یونانی طبیب کہتے ہیں کہ نوشادر ملطف و ہاضم ہے معدے کے اندر سے رطوبت دور کرتا ہے اسکے کھانے سے تاپ تلی جاتی رہتی ہے ریاح اور نفخ شکم کو مٹاتا ہے بھوک پیدا کرتا ہے ہر ایک عضو سے خون آنے کو بند کرتا ہے آنکھ میں لگانے سے جالا کٹ جاتا ہے۔ زخم کو بھرتا ہے۔ غرغرہ اسکا سداب کے پانی کے ساتھ جونک کے لیے جو حلق میں چمٹ گئی ہو مفید ہے اسکا لیپ خناق کو تحلیل کرتا ہے اسکا لیپ انڈے کے روغن کے ساتھ داء الثعلب اور داء الحیہ اور سعفہ کو مفید ہے تل کے تیل کے ساتھ ملنے سے جرب کو نفع ہوتا ہے ۴ ماشہ نوشادر کھانے سے ہر ایک قسم کا زہر دفع ہو جاتا ہے نوشادر مسام و سدہ کھولتا ہے بلغم کو چھانٹتا ہے رب السوس سے اسکا بدذائقہ دور ہو جاتا ہے پانی میں گھول کر مکان میں چھڑکنے سے سانپ اور کھیان نہیں آتیں۔ ابن زہر کہتا ہے کہ نوشادر کو بوتل میں بھر کر منہ کاگ سے بند کر کے نمناک جگہ میں گاڑ دیا جائے تو گھل کر پانی ہو جائے گا اگر بچھو کا آدمی اسکو منہ میں لے یہاں تک کہ گھل جائے اور پھر سانپ کے منہ میں تھوک دے تو مر جائے اسکو گھول کر سانپ کے سوراخ میں ڈالدیں تب بھی مر جائے۔ اگر اسکو ہموزن آدمی کے گوہ کے ساتھ تصعید کریں تو اس میں سے ۴ ماشہ کھانے سے ہر قسم کا زہر اُتر جاتا ہے اور یہ اسرار مکتومہ سے ہے بعض اہل تجربہ کا بیان ہے کہ ۱۲ تولہ نوشادر اور سفید الائچی نیم کوفتہ ۹ ماشہ مرچ سیاہ نیم کوفتہ ایک تولہ سب کو ملا کر اور ادرک پھر پیسکر شیشی میں رکھ چھوڑیں اور اس میں سے آنکھ میں لگانے سے بینائی میں قوت آتی ہے اگر اسکو کاغذی لیمو کے رس میں رگڑ کر چنوں کی برابر گولیاں باندھیں ان میں سے ایک گولی کھانے سے کھانا ہضم ہو جاتا ہے ریاح بکھر جاتے ہیں۔ ساڑھے دس ماشہ نوشادر کھانے سے آدمی مر جاتا ہے اندرونی اعضا یعنی آنتیں اور معدہ کٹ جاتے ہیں۔ معالجہ اسکا یہ ہے کہ گھی اور دودھ سے کئی بار قے کریں سرد اور مسکن دوائیں پئیں چکنا شوربا اور چکنی غذا کھائیں اور جو تدبیر ہرتال اور سنگرف کے زہر کی حالت میں کی جاتی ہے کریں۔ نوشادر سے روغن اصطلاح بناتے ہیں نوشادر جسقدر مناسب سمجھے لے کر ایک کڑاہی یا توے پر چونہ ڈال کر نوشادر [illegible] جلاؤ

Hakeem Shoukat Ali

اسکی آواز بند نہ ہوجائے مت اُتارو اگر کسی جگہ سے پھٹ جائے یا دھواں نکلے تو اور چونہ دیتے جاؤ بوقت سرد ہونے کے چونہ علیحدہ کرکے نوشادر کو ایک چینی کے برتن میں رات کو رکھدو خود بخود تیل ہوجائے گا (ایضاً) جسقدر مناسب سمجھو نوشادر لے کر کھرل کرو اور ایک روغنی برتن میں ڈال کر منھ بند کرکے موسم برسات میں ایک گڑھا قریب گز بھر مربع کے کھود کر گوبر ڈال کر برتن اُس میں رکھکر اور گوبر اوپر سے ڈال کر گڑھے کو بھردو دو تین روز کے بعد نکال لو خود بخود نوشادر تیل ہوجائے گا (ایضاً) سیب کا نیبر بجھا ہوا چونہ کسی ہنڈیا میں نصف تلے نصف اوپر دیگر درمیان میں نوشادر رکھدو اور ہنڈیا کا منھ ڈھکنے سے بند کرکے ۲۴ گھنٹہ آگ جلاؤ پہلے تین گھنٹہ معتدل اور پھر تیز ۲۴ گھنٹے کے بعد ہنڈیا اُتار کر سرد کرکے کھولو چونہ اور نوشادر آپس میں مل گئے ہونگے اس مرکب کو پانی میں گھول کر ایک شبانہ روز کے بعد مقطر کرکے پکالو نوشادر قائم ہوکے جم جائے گا پھر قائم شدہ نوشادر کو کھلی جگہ پر ہوا میں رکھکر آگ پر خشک کرو چند بار ایسا کرنے سے آتشی تیل نوشادر کا قائم ہوجاتا ہے۔ **مضر** پھیپھڑوں کو خشک کرتا ہے جگر اور آنتوں کو مضر ہے اور اکال ہے **مصلح** دودھ اور گائے کا گھی اور روغن بادام **بدل** سجی **مقدار خوراک** ۴ ماشہ تک ڈاکٹر ۵ سے ۲۰ گرین تک بتاتے ہیں۔

نوئے منتا (ھ)

بضم نون وسکون واو و کسر نون دوم وسکون یائے تحتانی مجہول وضم میم وسکون نون سوم وفتح تائے فوقانی وسکون الف

صفات وشناخت - ایک درخت ہے جسکا قد ایک گز سے کم وبیش ہوتا ہے شاخیں پتلی اور پتے جنوں کے پتوں کی طرح مگر اُنسے ذرا بڑے اور سخت ہوتے ہیں پھول سفید اور چھوٹا اور میوہ چنے کے دانے سے بڑا ہوتا ہے جس میں ننھے ننھے بیج ہوتے ہیں زمین اُسکے نیچے تر وچکنی رہتی ہے مزہ تلخ اور کسیلا اور **طبیعت** گرم وخشک ہے۔

خواص وفوائد - تپ اور خشکی اور گرفتگی زبان کے لیے مفید ہے کسی قدر اُس میں لزوجت ہوتی ہے اسکو جلاکر کھار بناتے ہیں جو تانبے کا رنگ بدل دیتا ہے۔

نہما (نبطی)

بفتح نون وسکون ہا وفتح میم وسکون الف بعض نے نہمانہ (بفتحات ثلثہ) لکھا ہے

خواص وفوائد - گیلانی نے شرح قانون میں لکھا ہے کہ ایک بوٹا درخت ہے جو آدمی کی قامت کے برابر لمبا ہوتا ہے پتے گول ہوتے ہیں اور اُنپر زرد روان ہوتا ہے پھول سرخ اور خطمی کے پھول کی طرح ہوتا ہے اور کاسے کی طرح گہرا اور منھ کھلا ہوا ہوتا ہے اسکی پیدائش اکثر بابل کی سرزمین میں ہے ایک قسم اسکی ایسی بھی ہے جسکے پتے لمبے اور پھول سفید ہوتا ہے انمیں پھل نہیں آتا دونوں قسموں کے پھول خوشبودار ہوتے ہیں مخزن الادویہ میں لکھا ہے کہ ان کی ساق جو کھوکھلی ہوتی ہے۔

طبیعت - دوسرے درجے میں گرم وخشک۔

خواص وفوائد - مقوی اور مفرح ہے اسکو پیسکر ضماد کرنے سے سردی کا درد تحلیل ہوجاتا ہے اسکے پھول کو سونگھنے اور سلگاکر دھواں ناک میں پہنچانے سے زکام کو نفع ہوتا ہے اسکے پھولوں کو پینے سے تفریح حاصل ہوتی ہے تو سے طاقت بگڑنے میں خفقان زائل ہوتا ہے حیض کا خون کھل جاتا ہے ان کو پیسکر حمول کرنے سے رحم کا تنقیہ ہوتا ہے

Hakeem Shoukat Ali

اور فرج مین خوشبو آجاتی ہو سرکے کے ساتھ پینے سے ہر قسم کا زہر مٹتا ہو انکو مویز کے ساتھ بھگو کر ملکر پینے سے اور بعد اسکے بادام کی مینگین کھانے سے بدن فربہ ہوتا ہو کہتے ہین کہ اسمین خاصیت ہو کہ اسکے پھول لال حریر مین باندھکر اُسکے ڈنڈ پر باندھنے سے جادو اور نظر بد دفع ہوتی ہو اور ۳ ماشہ پھول دھنیے کے سات دانون کے ساتھ نیلے کپڑے مین باندھکر گرمی کے موسم مین کنوین مین ڈالدینے سے ٹھنڈی ہوا چلنے لگتی ہو۔

نیترو والا (۵)

بکسر نون وسکون یاے تحتانی مجہول وفتح تاے فوقانی وسکون راے مہملہ وفتح واو وسکون الف وفتح لام وسکون الف آخر واو کی جگہ باے موحدہ بھی آئی ہو اور نیتر بالا یاے مجہول کے حذف سے بھی لکھتے ہین اور تاے فوقانی کو بدیع النوادر مین مشدد سمجھنا غلطی ہو

صفات وشناخت ۔ تالیف شریف اور محیط اعظم وغیرہ مین لکھا ہو کہ ایک گھاس ہو جسکو نالی بھی کہتے ہین اور نالی اسم مشترک ہو یہ دوا گجرات کی طرف سے آتی ہو کمیاب ہو اسکی جگہ نیلوفر کی شاخین خشک کرکے دیدیتے ہین اور رموز اعظم مین اسہال کی مفرد دواؤن مین لکھا ہو کہ نیتر بالا ایک گھاس ہو پٹیرا کی قسم سے جس سے چٹائیان بناتے ہین آر بے اوشد مین والا کے اندر بیان کیا ہو کہ والا دو قسم کا ہوتا ہو ایک سفید دوسرا کالا کالے کا پیڑ سفید سے کچھ موٹا ہوتا ہو اور اسکو نیترو والا کہتے ہین اور سفید والا گھاس کی قسم کا درخت ہوتا ہو اور اسکے پتے ہرے جاے کی طرح ہوتے ہین کالے والے کے پتے کچھ چوڑے ہوتے ہین اور اُن مین جامن کے سے رنگ کے پھول آتے ہین سنسکرت مین سفید والا کو اوشیر (بواو وباے معروف) کہتے ہین اور کالے والے کو ہری بیر (بیاے مجہول) بولتے ہین ۔ سنسکرت کی ایک کتاب سے اسکے اتنے نام معلوم ہوتے ہین ۔ بالک ۔ واری ۔ ہری بیر ۔ بنگ ۔ آرج مُن ۔ کچ ۔ اُدیج ۔ دجُر ۔ جلم ۔ منتھا ۔ بہُر شُشت گندھنی نولگ ۔ ان بھوت چلکشا ساگر مین لکھا ہو کہ اسکو آروڈی مین نیترو والو اور ہندی مین سگندھ والا اور گجراتی مین دھولو والو (یعنی سفید والا) بنگالی اور مرہٹی مین گندھ والا اور پنجابی مین نیترو والا کہتے ہین ابھے نوگھنٹ مین بیان کیا ہو کہ نیترو والا کو بال اور ہری بیر اور سگندھ والا بھی کہتے ہین بنگالی مین بالا بولتے ہین فارسی مین اسارون نام ہو یہ ایک قسم کی خوشبو دار گھاس ہو مگر پنساری اسکی جگہ ناڑی کا سانگ فروخت کرتے ہین وہ نہ لینا چاہیے ۔ یاد رکھو کہ اسارون ایک گھاس کی جڑ ہو بہت گرہ دار اور کچھ بھی زرد ور یا خام زردی مائل ہلدی سے پتلی اور بعض موٹی بھی ہوتی ہو اس جڑ مین ریشے لگے ہوتے ہین اور خوشبو آتی ہو اور خوشبو اسکی بھاری اور ناگوار ہوتی ہو مزے مین تیزی پائی جاتی ہو اسارون کی گھاس کے پتے نیل کے پتون کی طرح ہوتے ہین اور گولائی لیے ہوے پھول کا رنگ نیلا ہوتا ہو بیچ گرہ کی طرح ہوتا ہو بیج اور بھی کئی قسم کے ہوتے ہین ۔ اسارون کی طبیعت دوسرے یا تیسرے درجے مین گرم اور دوسرے درجے مین خشک ہو اور نیترو والا کو وید سرد بتاتے ہین اور بقول ابھے نوگھنٹ سرد وتر ہو اور ان بھوت چلکشا ساگر مین سرد وخشک لکھا ہو۔

خواص وفوائد ۔ وید کہتے ہین کہ ہلکا ہو بھوک بڑھاتا ہو ہاضم ہو میٹھا کڑوا اور آتش ہاضمہ کو بڑھانے والا ہو۔

Hakeem Shoukat Ali

بلغم صفرا قے پیاس کو ڑھ دست بخار دمہ بے رغبتی طعام زخم وسرپ سینے کا درد فساد خون رکت پت رال
بہنے اور خارشت کو زائل کرتا ہی اسکی خوشبودار جڑ چرپری ٹھنڈی اور پیٹ کا درد دفع کرنے والی ہی بخار اور
صفراوی ورم کو دفع کرتا ہی اندرونی اعضا سے خون جاری کو روکنے کے لیے بھی نافع ہی اسکی اور بیلگری کی
پھنکی دینے سے آنو کے دست رکتے ہین اسکے پانی سے کمزور آدمی کی پیاس کو تسکین ہوتی ہی اسکو کھانڈ
اور شہد کے ساتھ چٹاکے چانولونکا پانی پلانے سے بچون کے خون کے دست اور کھانسی اور دمہ دفع ہوتا
ہی دو تولہ نیترو الے کو تین پاوپانی مین اوٹنا وین جب آدھا چھیج جائے اسکو چھان کے پلانے سے سنگرہنی
دفع ہوتی ہی بعض نے لکھا ہی کہ ڈھائی پاؤ پانی سکھا دین اور آدھ پاو پانی کو صاف کرکے پیکر بھوک کو
شام کو ڈیڑھ پاؤ پانی مین جوش دین جب آدھ پاؤ رہ جائے تو صاف کرکے پی لین غذا مین ارہر کی کھچڑی
یا دال اور خشکہ رکھین ایک ہفتے مین سنگرہنی اور دست موقوف ہوجا ینگے اسکو بکری کے تازہ دودھ مین
پیس کے عضو تناسل پر ملنے سے باہ مین قوت آتی ہی اور نعوظ پیدا ہوتا ہی چیچک نکلنے سے پہلے اسکو لیمو کے
رس مین پیسکر چٹانے سے کم نکلتی ہی ہمیشہ تپ آتی رہے تو اس مین دیتے ہین صفراوی تپ کو بہت نافع
ہی بدن مین جو تپ کی گرمی ہوتی ہی اسکو کم کرتا ہی پیاس بجھاتا ہی اسکا خیساندہ کھانڈ ملا کر دینے سے پیشاب
کی جلن کم ہوجاتی ہی خون مین جب گرمی بڑھ جائے تو اسکے دینے سے جاتی رہتی ہی خون کو صاف کرتا ہی گرمی
کے موسم مین اسکو بھگو کردہ پانی پیتے ہین۔ گرمی سے چھالے ہوجائین تو اسپر بھی گھس کر لگاتے ہین گرمی کی
وجہ سے دردسر ہو تو اسکا لیپ کرتے ہین اور اسکو بھگو کر پانی پلاتے ہین زیادہ گرمی بدن مین معلوم ہو یا کھجلی
چلتی ہو تو اسکو پانی مین بھگو کر اس پانی سے نہاتے ہین اعضائی جلن کے لیے نہایت مفید ہی۔

نیطافلی

بکسر نون وسکون یاے تحتانی وفتح طاے حطی وسکون الف وفتح فاوکسر لام وسکون یاے تحتانی

صفات ومنافع ۔ صاحب مغنی لکھتا ہی کہ یہ ان نباتات مین سے ہی جنمین زہر یلا دودھ ہوتا ہی اور نیطافلن
سے جس مین باے موحدہ مکسور کے بعد نون ساکن ہی اور ہندی مین طبل کہتے مین غیر ہی اسکی شاخون پر
پانچ پتے ہوتے ہین اور ان پتون مین دودھ ہوتا ہی باوجودیکہ نہایت خشکی پیدا کرتا ہی لیکن لذع اور حدت
سے خالی ہی اسکو جوش دیکر پینے سے درد جگر اور بواسیر کے دست دفع ہوتے ہین اسکے سبب سے انجیر نیان
ٹ جاتی ہین اسکا ضماد عرق النسا اور درد مفاصل کو بھی نافع ہی اسکے لگانے سے ورم تحلیل ہوجاتا ہے
داخس کو بھی نافع ہی اسکی جڑ کا رس زہر قاتل ہی۔ **مقدار خوراک** ۹ رتی اور ۲ جو بھر۔

نیل (ھ)

بکسر نون ویاے معروف ولام موقوف سنسکرت مین نیلی گجرات مین گلی اور مرہٹی مین گلو نیلی کہتے ہین
انڈی گو (ش) نیلج (ع)

صفات وشناخت ۔ بہار عجم مین لکھا ہی کہ نیل اصل مین رستنی کا نام ہی اور اسکے عصارے کو مجازاً نیل
کہتے ہین بہر صورت ایک خاص طرح کا رنگ ہی جو نیل کے درخت سے نکالتے ہین جسکے پتون کو خضاب

Hakeem Shoukat Ali

مین استعمال کرتے ہین اور وسمہ کہتے ہین اسکا پودھا چھوٹا ہوتا ہے اسکی اونچائی اکثر دو ڈھائی فٹ ہوتی ہے اسکی تین چار انچ لمبی سیدھی سینک پر ۴-۶ جوڑے پتون کے لگتے ہین جو سوکھنے پر کالے پڑجاتے ہین انکی شکل کچھ بیضوی سی ہوتی ہے ان پتون کے جوڑے شاخ کے دونون طرفون مین نکلتے ہین پھول اسکے زرد نہین ہوتے بلکہ کچھ نیلے گلابی رنگ کے مس مس پھولون کی بالیان لگتی ہین ایک یا ڈیڑھ انچ لمبی ہوتی کچھ گول اور سیدھی پھلیان لگتی ہین اسکے بیجون مین سے تیل نکالا جاتا ہے۔ جب پودھون مین کلیان پھوٹنے کا وقت آجاتا ہے تو ان کو کاٹ لیتے ہین اور حوض مین جو پانی سے بھرا ہو قریب بارہ گھنٹے تک ڈالتے ہین جبتک خمیر کی کیفیت پیدا ہو بعض اوقات اس کیفیت کے زیادہ پیدا کرنے کے لیے چونا بھی ملاتے ہین سیال کو جسکا رنگ زرد ہوجاتا ہے ایک اور حوض مین بہاتے ہین وہان اسکو پیٹتے اور خوب ہلاتے ہین جبتک سیال کا رنگ نیلا ہوجائے پھر نیل تہ نشین ہوجاتا ہے اسکو فلٹر پر علیحدہ کرکے دباکر خشک کرلیتے ہین جو گہری نیل کی ڈلیون مین ہوتا ہے بلا بو اور ذائقہ خفیف دھانی کسیلا پانی اور شراب مین حل نہین ہوتا کھولتے ہوئے اپل کھال مین تھوڑا سا حل ہوجاتا ہے

طبیعت ۔ پتے گرم پہلے درجے کے آخر مین اور خشک دوسرے درجے مین اور عصارہ یعنی نیل گرم پہلے درجے مین اور خشک دوسرے مین بعض سرد پہلے درجے مین مانتے ہین بعض کہتے ہین کہ سرد اعتدال کے ساتھ ہے اور خشکی و تری مین معتدل ہے بعض کہتے ہین کہ گرمی و سردی مین معتدل ہے اور دوسرے درجے مین خشک ہے۔

خواص و فوائد۔ قبض پیدا کرتا ہے خشکی بڑھاتا ہے طحال کے درد کو دفع کرتا ہے سرخ بادہ اور استسقا کو مفید ہے زخمون کو خشک کرتا ہے اور بھر دیتا ہے برص کو اسکا لیپ مفید ہے اگر پانی مین گھول کر بچون کی ناف پر لیپ کرین تو دست لائے اور اگر بچون کے پیڑو پر لیپ کرین تو پیشاب کھلتا ہے پانی مین حل کرکے نیم گرم بواسیر پر لگانے سے درد کو تسکین دیتا ہے اگر بچون کو کھانسی شدت سے ہو یہانتک کہ قے آجاتی ہو تو آٹھ چانول کی برابر مناسب دواؤنکے ساتھ یا تنہا انگور دینے سے نفع ہوتا ہے ورم کو تحلیل کرتا ہے اور بڑھنے سے ابتدا مین روکتا ہے خون تھوکنے کو نافع ہے اگر تھوڑا سا نیل کہ بقدر آٹھ چانول کے ہو سرد پانی کے ساتھ کھلا دیا کرین تو اورام اور پھوڑے پھنسی اور ہیجان خون کو بالکل تسکین ہوجائے تالیف شریف مین لکھا ہے کہ جس کسی نے نیم خام پارہ کھالیا ہو اور بدن مین آبلے پڑجائین اور جذامی کی سی حالت ہوجائے تو نیل کا ایک پیڑ جڑ سے اکھیڑ کر ٹکڑے کرکے بہت بڑے برتن مین بہت سا پانی بھر کر اور اسکو ڈالکر جوش دین اور صاف کرکے اس مین سے سیماب خوردہ کو ایک پیالہ بھر کر نہار پلادین آدھ گھڑی کے بعد پھر اسی قدر پلادین اور اسیطرح شام تک پلاتے رہین غذا اُس دن نہ دین تمام پارہ پیشاب کے ذریعہ سے نکل آئیگا ایک روز کافی ہے حاجت ہو تو دوسرے دن بھی دین اور پیشاب کو تانبے یا پیتل یا چینی کے برتن مین جمع کرتے رہین تاکہ پارہ معلوم ہوجائے نیل آنتون کو دبلا کردیتا ہے جنکا گوشت نرم اور ڈھیلا ہو، ماشہ نیل سواد ودود گلقند کے ساتھ کھانے سے وحشت اور خفقان جاتا رہتا ہے اور وہم بالکل زائل ہوجاتا ہے اگر عشق کی ابتدا مین اسکو استعمال کرایا جائے تو جاتا رہے ہندی کی کتابون مین لکھا ہے کہ نیل دست آور کڑوا گرم چرپرا اور ملین ہے اسکو مرگی اور اعصابی امراض مین دیا جاتا ہے کھانسی مین اسکو شہد کے ساتھ چٹاتے ہین یہ زخم کے مرہم مین ملایا جاتا ہے دھاتون کے زہرون

Hakeem Shoukat Ali

کے اتارنے کے لیے یہ عمدہ علاج ہو پیٹ کے اوپر اسکا لیپ کرنے سے نفخ اور پیشاب کی رکاوٹ دفع ہوتی ہو
آگ سے یا کسی اور چیز سے جلے ہوئے کی سوزش مٹانے کے لیے اسکا لیپ کرتے ہین سنکھیا کا زہر اتارنے
کے لیے اسکے درخت کی جڑ کا جوشاندہ پلاتے ہین اسکے تازہ پتون کے رس سے تیل بنا کر لگانے سے بواسیر
زائل ہوتی ہو اسکی جڑ کو کان مین باندھنے سے سب قسم کے بخار چھوٹتے ہین۔ **مضر** پھیپھڑہ **مصلح** شہد
در ب السوس **بدل** ہموزن آدھ جو اور تہائی ایضاً۔ **بقدار خوراک** ۱ ماشہ تک۔

نیلا انجن

بکسر نون وسکون یاے تحتانی و فتح لام وسکون الف دوم وسکون نون و فتح جیم وسکون نون دوم
صفات و فوائد۔ ایک دوا ہو سیاہ رنگ کہ آنکھ مین لگاتے ہین کھانے کے کام مین نہین لاتے درد چشم اور
باد چشم کو دور کرتی ہو مصلح اسکا چنبیلی کا پھول ہو کذا فی المحیط یاد رکھو کہ گھنٹ پرکاش وغیرہ مین لکھا ہو کہ نیلانجن
بکسر نون وسکون یاے معروف و فتح لام وسکون الف و نون غنہ و فتح جیم تازی و نون نیلے سرے کا نام ہو۔

نیلا تھوتھا (ھ)

بکسر نون و یاے معروف و فتح لام وسکون الف و ضم تاے فوقانی مخلوط بہا وسکون واو مجہول و فتح تاے
فوقانی دوم مخلوط بہا وسکون الف اور الف کی جگہ فارسی کی کتابون مین ہا سے بھی آیا ہو۔ مور چوک (پہلے واو
مجہول اور دوسرے واو معروف سے مرہٹی) توتیاے سبز (ف) توتیاے اخضر (ع) توتیاے ہندی (غ) سلفیٹ
کاپر (ش) کپراے سلفاس (ل) اسکو بلو اسٹون اور بلو وٹریل بھی کہتے ہین

صفات و شناخت۔ یونانی کتابون مین لکھا ہو کہ تانبے کو سفید پھٹکری کے ساتھ جلا کر تیار کرتے ہین ڈاکٹر
کہتے ہین کہ تانبے کا برادہ گندھک کے تیزاب مین آہستہ آہستہ ڈالین جبتک جوش کھانا موقوف نہ ہو تب تک
آنچ دیکر ٹھنڈا کرین تو نیلے تھوتھے کی قلمین حاصل ہونگی نیلے رنگ کا قلمدار نمک ہو پانی مین حل ہوجاتا ہو اور پانی
کی رنگت نیلی ہوجاتی ہو بے بو اور ذائقہ کسیلا ہو اور یہ آنکھ کے امراض مین بہت کم مستعمل ہو مگر بعض امراض چشم
مین محرق اور غیر محرق استعمال و ذرورات مین مستعمل ہو کحل الجواہر کے نسخے مین توتیاے ہندی داخل ہو اس سے
سنگ بصری مراد ہو اور دلیل اسپر یہ ہو کہ توتیاے ہندی کے آگے یہ لفظ بھی لکھا ہو جو اسکی بے حدت قسم ہو
اور بے حدت قسم توتیا کی سنگ بصری ہو جو ہندی سفید رنگ شیخ کے قول کے مطابق عمدہ ہو اور نیلا تھوتھا تو
نہایت حدت رکھتا ہو اسکو مور تھوتھا بھی کہتے ہین گھنٹ سنگرہ سے معلوم ہوتا ہو کہ جسکو ہندوستان مین نیلا تھوتھا
کہتے ہین وہی مور تھوتھا ہو گجراتی مین اسکو مور تھوتھ جس مین دونون تاے فوقانی مخلوط بہا مضموم مین کہتے ہین
اسکا رنگ مور کی گردن کے پرون کی طرح ہوتا ہو تانبے اور گندھک کے تیزاب سے بنتا ہو ذائقہ کڑوا کھارا کسیلا
ہو کھانے سے سمیت پیدا اگرتا ہو دستون کو اور سنگرہنی کو نافع ہو کسی نے زہر کھا لیا ہو تو مور تھوتھا دینے سے
قے ہو کر زہر دفع ہوجاتا ہو اس کتاب سے یہ بھی معلوم ہوتا ہو کہ نیلا تھوتھا سوزاک کی پچکاری مین کام آتا ہو کیونکہ
اس مین مور تھوتھے سے تیزی کم ہوتی ہو اس سے معلوم ہوا کہ دونون ایک قسم سے ہین فرق اسقدر ہو کہ مور تھوتھا
تیز ہو اور نیلا تھوتھا اس سے ہلکا ہو معمولی نیلا تھوتھا ہرا ہوتا ہو کہتے ہین کہ توتیا بجارت مور تھوتھا سے ہو محیط مین

Hakeem Shoukat Ali

نیلا تھوتھا کے اندر لکھا ہے کہ تذ دہندیان دو قسم پر دو ہیر دو یلین دافع جرب و جذام وغیرہ وغیرہ اس سے بھی مستفاد ہوتا ہے کہ نیلا تھوتھا کی دوسری قسم مور تھوتھا ہے نگھنٹ سنگرہ وغیرہ مین دونون کے حالات ایک جگہ لکھے ہین۔ پر بہت اسکے ناتھ جی سے روپی شنکر جی وید کہتے ہین کہ نیلا تھوتھا اور مور تھوتھا تانبے کا میل ہے جیسا کہ خبث الحدید لوہے کا میل ہے جسے آنچ دیدی جاتی ہے تو وہ ہلکا ہو جاتا ہے وہی نیلا تھوتھا ہے اور جسکو آنچ نہ دین وہ بھاری اور مور تھوتھا ہے۔ ان بہوت چکتسا ساگر سے معلوم ہوتا ہے کہ نیلا تھوتھا اور مور تھوتھا ایک چیز کے نام ہین بازار مین جب کسی دوکان سے توتیا مانگتے ہین تو اسی کو دیدیتے ہین ایک جلد ساز بیان کرتا ہے کہ اگر اسکو تھوڑے سے گڑون کے ساتھ رکھدیا جاے تو برسون نہ مرے۔

طبیعت - گرم خشک تیسرے درجے مین بلکہ چوتھے درجے مین ہے۔

خواص و فوائد - ڈاکٹر کہتے ہین کہ زیادہ مقدار مین قے لاتا ہے اور کم مقدار مین قابض ہے خون جاری کو موقوف کرتا ہے دافع تشنج ہے اور نہایت زیادہ مقدار مین زہر ہے کہ قے اور متلی اور التہاب اور معدے اور پیشاب مین سوزش پیدا کر دیتا ہے اور احشا کے گوشت کو کاٹ ڈالتا ہے آخرکار مریض مرجاتا ہے ایسی صورت واقع ہو تو قے کرائین دودھ اور گھی اور لعابیات پلائین قے لانے کے لیے جب کسی کو افیم یا دھتورہ یا تمباکو وغیرہ سے زہر ہوتا ہے تب پانچ گرین سے دس گرین تک کی مقدار مین دیتے ہین اور قبض کے لیے پیٹ چلنے اور ہیضہ مین جب مریض کمزور اور استسقا پڑ جاتا ہے تب پاؤ گرین سے دو گرین تک کی مقدار مین آدھا یا ایک گرین افیم کے ساتھ ملا کے دن مین تین مرتبہ دیتے ہین صرع کے مرض مین چوتھائی گرین کی مقدار مین کونین کے ہمراہ دینا مفید ہے اور علی ہذا القیاس غشہ اور اختناق الرحم مین بھی اور قے کے لیے معدے سے زہر نکالنے کے لیے دیتے ہین مگر یاد رہے کہ خواہ شدہ زہر ہے جب آدمی کو کمال بیہوش ہونے کی وجہ سے قے نہ ہونے کا احتمال ہو تو نہ دین کیونکہ جذب ہو کر تاثیر زہر کی ہوگی کہنہ سوزاک کے مرض مین اسکی پچکاری بہت مفید ہے اور منہ کے چھالون مین دو یا تین رتی نیلا تھوتھا تھوڑے سے شہد مین حل کرکے لگائین پرانے اُفتھیلیا مین جب آنکھون کی پلکون کی بلغمی جھلی مین دانے پڑگئے ہون تو نیلا تھوتھا لگانا بہت مفید ہے پلک کو لوٹا کر رگڑین اور پھر ٹھنڈے پانی سے دھوڈالین - آتشک کے باعث سے جب حلق مین زخم ہو گئے ہون تو اُنپر لگانے کے لیے لاثانی دوا ہے کمزور زخمون پر اسکا سولیوشن لگاتے ہین ایک گرین فی اونس پانی کے حساب سے تدریج دس گرین تک بڑھادین - انگور کے بڑھ جانے مین زخم پر لگایا جاتا ہے - یونانی اطبا کی کتابون مین مذکور ہے کہ نیلا تھوتھا ورم اور بد کو تحلیل کر دیتا ہے بلغم کو چھانٹتا ہے پیٹ کے کیڑے مار کر نکالدیتا ہے آنکھ کے جالے کو صاف کر دیتا ہے آنکھ کی سرخی دور کرتا ہے اور درد کو تسکین دیتا ہے نیلا تھوتھا بھنا ہوا سہاگہ آدھا بھنا ہوا دونون برابر لے کر اور باریک پیسکر باجرے کے دانے کے برابر یا ذرا اُس سے بڑی گولیان باندھ لین جس بچے کو ڈبے کا عارضہ ہو ایک سے تین تک گولیان ضرورت کے موافق پانی یا اُسکی ماں کے دودھ مین حل کرکے پلادین قے اور دست آکر آرام ہو جاے گا اور مغز کرنجوہ ایک عدد نیلا تھوتھا سبز خام ایک رتی باریک کرکے سرسون کی برابر گولیان بنالین اور ایک کھلائین اگر احتیاج ہو تو دوسری دفعہ بھی دین ایک ماشہ نیلا تھوتھا گڑ مین ملاکر گولی بنا کر ضیق کے مریض کو نگلا دین اور ضرورت پڑے تو اوپر سے پانی بھی پلا دین سات روز تک یہ دوا دے مہلک

Hakeem Shoukat Ali

ضیق کے مریض کو کھلادیں تین روز تک گرمی اور بیقراری بہت رہتی ہے اور ہر بار کھانے کے بعد قے اور دست
آتے ہیں پس جو آدمی یہ دوا کھائے تو اسکو چاہیے کہ بیقراری پر صبر رکھے اگر دست اور قے سے بیحد مضطر ہو تو
آسوند مونگ کی کھچڑی کھائے اور گھی زیادہ کھائے تین روز کے بعد کوئی اضطراب باقی نہیں رہتا بیس برس
تک کا مرض ضیق جاتا رہتا ہے صاحب مجمع الجوامع نے ترکیب ذیل کو مرض آتشک و جذام اور پھوڑے پھنسی
کے لیے مجرب لکھا ہے ایک کاغذی لیموے کو درمیان سے کاٹیں اور ایک رتی نیلے تھوتھے کو جلاکر راکھ لیمو کے ایک
حصے پر رکھیں اور اسکو چوس لیں پھر دوسرا حصہ بھی چوس لیں انکے اوپر سے گوشت کا شوربا ایک پیالہ بھر کے
پی لیں کسی حیوان کا گوشت ہو اگر گوشت کا شوربا نہ پئیں تو مونگ کو چاولوں کے ساتھ جوش دیکر اور خوب
گلاکر اور چھان کر تھوڑا نمک ملاکر اور مرضی ہو تو پیاز سے بگھار لگاکر پی لیں اور نیم گرم پینا چاہیے پس قے آئیگی بعض
کو شدت سے آتی ہے اور رطوبت غلیظ لزج نکلتی ہے جسکا رنگ زرد ہوتا ہے اور دست بھی آتے ہیں اور اسی قسم کے
اخلاط نکلتے ہیں دس روز تک یہ عمل کریں - ابن زہر نے کہا ہے کہ اگر کسی ہانڈی یا دیگچی میں گوشت یا مچھلی ہو اور نمکین
توتیا ڈالدیں تو کڑوے پڑ جائینگے اور اگر سرکہ انگوری ڈالدیا جائے تو مزہ پھر درست ہو جائے - ۴۰ لاکھ حصہ پانی
میں ایک حصہ حل کرنے سے اسکے تمام کیڑے مر جاتے ہیں اور دوسرے جانداروں کو ضرر نہیں پہونچتا چنانچہ
امریکہ کے ایک تالاب کا پانی اس طریق سے صاف کیا گیا ہے وبائے ہیضہ اور تپ محرقہ کے اجرام جو پانی میں رہتے
ہیں اس طریق سے فنا ہو جاتے ہیں اس سے ثابت ہوتا ہے کہ تانبے کے گھڑوں اور گاگروں میں جو پانی رکھا جاتا ہے
وہ فائدہ سے خالی نہیں - وید کہتے ہیں کہ نیلا تھوتھا سکوڑنے والا دست لانے والا سوزش پیدا کرنے والا - چرپرا
سلونا - کسیلا پھیلنے والا ہلکا زخم ڈرانے والا بدن میں پھوٹ نکلنے والا اور بہت اچھا قے لانے والا ہے کھانے اور
لگانے کے کام آتا ہے پرانے سادہ دستوں اور آنو کے دستوں میں مور تھوتھے کو ایک رتی کے سولھویں حصے سے
آٹھویں حصے تک کھلادیں - تانبے کے جن پیسوں پر نیلا میل آگیا ہو انکو املی کی کھٹائی میں گھنٹہ دو گھنٹہ رکھکر تپی والے
کے بدن پر ملنے سے فائدہ ہوتا ہے نیلے تھوتھے کا سفوف چھاچھ میں برک کر زہر کھائے ہوئے آدمی کو پلانے سے
قے ہو کر اسکا زہر نکل جاتا ہے اگر نیلے تھوتھے کو گھی اور شہد کے ساتھ کھرل کرکے گھڑیا میں ڈال کے آنچ دیویں پھر
اسکو دہی کے توڑ میں تین دن تک بھگوکے اور سکھا کے مقدار معمولی کے موافق کھادیں تو قے نہیں ہوتی ہے زیادہ
کھانے سے تیز زہر کا کام دیتا ہے - افیم وغیرہ کچلہ بچھناگ سنکھیا اور دوسری چیزوں کا زہر اتارنے کے لیے نیلا تھوتھا
ڈھائی رتی کی مقدار میں گنگنے پانی کے ساتھ کھلانا چاہیے اس سے آدھ گھنٹے میں اثر نہ ہووے تو اتنی ہی مقدار
پھر دینی چاہیے ، ماشہ نیلا تھوتھا اور دس ماشہ ترپھلا نیم کوب کرکے رات بھر پانی میں بھگوکر صبح کو صاف پانی کی
پچکاری دینے سے سوزاک زائل ہوتا ہے اسکو باریک پیسکر گھاؤ پر برکنے سے خون کا نکلنا بند ہو جاتا ہے کیڑوں کو اور
اور زہر کو دفع کرتا ہے دو رتی نیلا تھوتھا اور ایک ماشہ کنول گٹے پیسکر گنگنے پانی کے ساتھ پھانکنے سے قے ہو کر زہر
اتر جاتا ہے اسکا پانی آنکھ میں ڈالنے سے شکر رگ مٹتا ہے اسکو آگ پر چڑھا کے لوہے کے دستے سے خوب گھوٹکر
دانتوں پر ملنے سے درد دفع ہوتا ہے - مقدار خوراک ڈاکٹر کہتے ہیں کہ چوتھائی گرین سے دو گرین تک اور قے
لانے کے لیے ۵ گرین سے دس گرین تک دینا چاہیے اور وید کہتے ہیں کہ آدھی رتی سے ایک رتی تک کھلانا چاہیے - ۳۰

Hakeem Shoukat Ali

نیلا سند ھک

بکسر نون و سکون یائے تحتانی و فتح لام و سکون الف و کسر سین مہملہ و خفائے نون دوم و ضم دال مہملہ مخلوط بہا و سکون کاف تازی

صفات و منافع - سنبھالو کی ایک قسم ہے مزہ تلخ اور پھیکا اور تیز ہے اور ہلکا ہے عقل بڑھاتا ہے سر کے بالوں کی قوت بخشتا ہے آنکھوں کو طاقت پہونچاتا ہے پیٹ کے ریاحی درد کو دفع کرتا ہے اعضا کا ورم تحلیل کرتا ہے جذام اور بھوڑے پھنسی کو مٹاتا ہے بلغم کا فساد دفع کرتا کیڑون کو مارڈالتا ہے بھوک بڑھاتا ہے مستفاد از نسخہ سعدی -

نیلج

بکسر نون و سکون یائے تحتانی معروف و فتح لام و سکون جیم تازی

صفات و منافع - بعض کا یہ بیان ہے کہ ایک روئیدگی ہے جسکے پتے صعتر کے پتون کی طرح ہوتے ہین زمین پر بچھی ہوتی ہے دربند شیروان کے حوالی مین کثرت سے ملتی ہے اس سے قرص بناتے ہین وہ آنکھ کا جالا کاٹنے کے لئے بے نظیر ہین کذا فی المخزن -

نیل گائے (ھ)

بکسر نون و سکون یائے تحتانی معروف و لام موقوف و فتح کاف فارسی و سکون الف و یائے تحتانی موقوف نیلا گاؤ اور گاو دشتی (ف) بقر الوحش (ع) روجھ (ھ)

صفات و شناخت - ایک جنگلی چوپایہ ہے قد مین گائے کی برابر ہوتا ہے سینگ بھی بطور چھوٹی چھوٹی کھونٹیون کے ہوتے ہین اور گلے مین بالون کی جوڑی لٹکتی ہوتی ہے چونکہ رنگ نیلا ہوتا ہے اسلیئے اُسے نیلا بھی کہتے ہین نر و مادہ ہوتا ہے -

طبیعت - گرم و خشک دوسرے درجے مین -

خواص و فوائد - اسکا گوشت ہرن کے گوشت سے زیادہ غلیظ ہے طحال اور ورم اور گردے کو مفید ہے مقوی دل و دماغ ہے اگر سماق اور انار دانہ کے ساتھ پکائین تو بہت نفع دے صفرا و بلغم کو زیادہ کرتا ہے اسکا سینگ جلاکر خاک تپ چوتھیا کے مریض کو کھلانا دورے کو دور کرتا ہے - شراب کے ساتھ مبہی و منعظ ہے کتیرے کے ہمراہ جریان خون کو روکتا ہے رحم سے خون اور رطوبت جاری ہو تو اُسے بند کرتا ہے - وید کہتے ہین کہ اسکا گوشت شیرین اور گرم و چرب ہے منی بڑھاتا ہے بلغم و صفرا کو زیادہ کرتا ہے -

نیل کنٹھ (ھ)

بکسر نون و یائے معروف و لام موقوف و فتح کاف تازی و سکون نون و تائے فوقانی موقوف مخلوط بہا

صفات و شناخت - ایک پرند کا نام ہے بعض کہتے ہین کہ وہ سبزک ہے - صاحب غیاث اور صاحب لطف ... کا بھی یہی قیاس ہے اور بعض شقراق بتاتے ہین صاحب نفائس اللغات نے بھی ایسا ہی لکھا ہے - زبان تلنگی مین پالا پٹانا کہتے ہین - یہ پرند فاختہ کے برابر ہوتا ہے رنگ اسکا سبز و زنگاری ہوتا ہے اور دم اور بازو کے بعض پرون مین آنکھ کی سی شکل ہوتی ہے اسی لیے ایسے پر کو نظر لگنے اور بھوت کے لیے کام مین لاتے ہین اور اسکے گلے کے

Hakeem Shoukat Ali

تلے نیلا رنگ ہوتا ہے اسی لیے نیل کنٹھ کہلاتا ہے کیونکہ کنٹھ ہندی زبان میں گلے کو کہتے ہیں۔

طبیعت - وید کہتے ہیں کہ اسکا گوشت گرم وتر ہے۔

خواص وفوائد - اسکا گوشت فساد باد وبلغم وخون کو دفع کرتا ہے اسکی بیٹ کا لیپ جھائیں کا داغ مٹاتا ہے۔

نیل کنٹھی (ہ)

بکسر نون وسکون یائے تحتانی معروف ولام موقوف وفتح کاف تازی وسکون نون وکسر تائے ثقیل مخلوط بہا ویائے تحتانی دوم معروف

صفات وشناخت - ایک ہندوستانی روئیدگی ہے درخت اسکا چھوٹا سا ہوتا ہے پتے گُردرے ہوتے ہیں اور نہ زیادہ بڑے ہوتے ہیں اور نہ بہت چھوٹے اوسط درجے کے ہوتے ہیں پھول کا رنگ نیلا ہوتا ہے اور جڑ بھی نیلی ہوتی ہے ایک درخت دوسرا بھی ہے جسکو باغوں میں بوتے ہیں اسکے پھول کو نیل کنٹھی کا پھول کہتے ہیں پتے اسکے بڑے بڑے ہوتے ہیں اور آنپر ایسی چرس اور شکن پڑی ہوتی ہیں جیسے ہندوستان میں آستینوں کو چُنتے ہیں۔

طبیعت - تذکرۃ الہند میں لکھا ہے کہ دوسرے درجے میں گرم وخشک ہے۔

خواص وفوائد - خون کو صاف کرتی ہے اسکا فساد مٹاتی ہے سرخ بادہ اور کھجلی وغیرہ دور کرتی ہے اسکو جوش کرکے پینا اور گلٹی پر لیپ کرنا طاعون کے لیے نافع ہے برص کو بھی زائل کرتی ہے امراض جلد کو مفید ہے آتشک کو دفع کرتی ہے جوڑوں کو مفید ہے پرانے بخاروں کو دور کرتی ہے جب اسکا جوشاندہ صفائی خون کے لیے پلاتے ہیں تو اُسوقت میں نمک روک لیتے ہیں۔ **بدل** برم ڈنڈی۔ **مقدار خوراک** ۶ ماشہ اطبائے لکھنؤ مصفی نسخوں میں چار ماشہ لکھتے ہیں۔

نیلم (ف)

بکسر نون ویائے معروف وفتح لام وسکون میم۔ مارواڑی اور پنجاب کا بھی یہی محاورہ ہے۔ نیلمنی (ہ) یاقوت کبود (ع) نیل منیہ (سنسکرت)

صفات وشناخت - ایک پتھر ہے نیلا اور براق بہت سخت اور قیمتی اسکے نگ وغیرہ بناتے ہیں شیریں اور کسیلا ہے۔

طبیعت - گرم پہلے درجے میں اور خشک تیسرے درجے میں۔

خواص وفوائد - تفریح پیدا کرتا ہے وسواس اور خفقان کو نافع ہے بالخاصیت آنکھ کو قوت دیتا ہے فساد زہر اور پھوڑے پھنسی کو دفع کرتا ہے اعضا کو خصوصاً دماغ کو قوت دیتا ہے خشکی بڑھاتا ہے۔ ان بھوت چلتا ساگر میں ہے کہ یہ کڑوا اور گرم ہے دمہ کھانسی فساد صفرا وخون وباد وشم بخار اور بواسیر کو مٹاتا ہے منی اور آتش ہضم کو بڑھاتا ہے بدل یاقوت سرخ **مقدار خوراک** ۰-۰ جو بھر سے رتی بھر تک۔

نیلوفر (ف)

بکسر نون وسکون یائے تحتانی معروف وضم لام وسکون واو معروف وفتح فا وسکون رائے مہملہ اسکو ہماری طرف

Hakeem Shoukat Ali

گنگول کا پھول کہتے ہین - کرنب الماء (ع) کمود (ہ)

صفات وشناخت - ایک پانی کا پیڑ ہے ہندوون کے نزدیک نیلوفر کنول کی چھوٹی قسم ہے یونانیون کی اصطلاح مین مطلق نیلوفر سے پھول مراد ہوتا ہے جو سفید اور نیلا اور سرخ اور زرد ہوتا ہے ایک قسم کا اور نیلوفر ہے جو زرد طلائی ہوتا ہے اسکو پدم اور پدمک اور پدمکھ اور پدم گندھک کہتے ہین اسکے پھول مین آٹھ پنکھڑیان ہوتی ہین ایک قسم کا پھول سیاہ مائل بہ سفیدی ہوتا ہے اور ایک قسم کا پھول بہت سیاہ ہوتا ہے زرد قسم کمیاب ہے اور سفید کثرت سے ملتی ہے اور مطلق لفظ نیلوفر سے نیلی قسم مراد ہوتی ہے اور وہ سفید کہ اسکے اوپر پانچ پتیان سبز اور اندر تمام پتیان بہت سفید اور صاف ہون سب قسمون سے بہتر ہے یہ پھول رات کو کھلتا ہے دن کو بند ہوتا ہے جب اسکے پھول کی پتیان جھڑ جاتی ہین تو گول پھل ظاہر ہوتا ہے اُسے گنگول بفتح کاف فارسی اول واخفاے نون وضم کاف فارسی دوم وواو مجہول ولام موقوف کہتے ہین اسیلیے اس پھول کو گنگول کا پھول کہتے ہین اس پھل کے اندر بیج ہوتے ہین جنکا رنگ سیاہ ہوتا ہے اور گول اور چھوٹے ہوتے ہین اسکی جڑ کھردری اور گاجر کی طرح اور بعض گول کسیرو کی طرح بلکہ اُس سے کلان ہوتی ہے اُسکے اوپر کا پوست سیاہ رہتا ہے اور اندر رنگ زرد ہلدی کی طرح ہوتا ہے خریف مین اسکو اُکھیڑتے ہین اور بھون کر نمک کے ہمراہ کھاتے ہین خستہ اور کسی قدر لذیذ ہوتی ہے شیخ فرماتا ہے کہ ہندوستانی نیلوفر کی جڑ بیروج کے حکم مین ہے قوی وہ نیلوفر ہے جسکی جڑ سفید ہو اور جسکی جڑ سیاہ ہو وہ اس سے کمزور ہے اور مزے مین اسکے تلخی ہے اسکے تخم اور حب مین فرق کیا ہے تخم وہ چھوٹے چھوٹے سر ہین کہ پھول کے اندر ہوتے ہین گلاب کے زیرے کی طرح اور حب وہ ہے کہ پھول کی پتیان جھڑ کر پھول کی جڑ مین حاصل ہوتا ہے کہتے ہین کہ اسکے بیج پھول سے قوی ہین -

طبیعت - تمام اجزا دوسرے درجے مین سرد وتر ہین اور بعض نے تیسرے درجے مین سرد اور دوسرے درجے مین تر کہا ہے بعض نے پہلے درجے مین خشک بتایا ہے اور پھول سب اجزا سے لطیف ہے اسحاق بن عمران کہتا ہے کہ قوت اسکی بنفشے کی طرح ہے مگر سردی وتری مین اُس سے زیادہ ہے اور جڑ گرم وخشک ہے اور بیج سرد وخشک مین ہندوستانی نیلوفر مین سردی کم ہے بمقابلہ ولایتی کے یہانتک کہ ولایتی کو تیسرے درجے مین سرد بتاتے ہین - شارح گیلانی کہتا ہے کہ جوہر اسکا آبی ہے پس اسیلیے وہ سرد وتر ہے اور جو کچھ اس مین اختلاف ہے وہ نیلوفر کی جاے پیدایش کی وجہ سے ہے ایک جگہ مین سردی زیادہ ہوتی ہے اور دوسری جگہ مین سردی کم ہوتی ہے اس مین گرم جزو بہت ہی کم ہے اور یہی گرم جز اسکے اجزاے لطیف کو بطور بخار کے اُڑاتا ہے اور اسوجہ سے اُس سے بو پیدا ہوتی ہے پس بو کا پیدا ہونا حرارت کی وجہ سے ہے اور یہ حرارت اُسکی جڑ مین بہت کم ہے اسیلیے اُسکی جڑ مین پھول کی سی بو نہین اسی لیے جڑ مین سردی زیادہ ہے یہانتک کہ ہندوستانی نیلوفر کی جڑ بیروج کے حکم مین ہے - ایک قسم کا نیلوفر ہے جس کا مزہ تلخ اور پھول زرد ہوتا ہے یہ گرم لطیف ہے اور معمولی نیلوفر کے خلاف ہے -

خواص وفوائد - گرم دل ودماغ کو قوت بخشتا ہے حرارت کو تسکین دیتا ہے گرم وتیز نزلہ اور کھانسی اور سینے کی خشکی کو مفید ہے اسکا پھول سونگھنے سے گرم مزاج والے کے دل ودماغ کو قوت پہونچتی ہے نیند آتی ہے گرمی

Hakeem Shoukat Ali

کے درد سر کو تسکین دیتا ہے اسکی جڑ خناق کے واسطے مفید ہے آنتون کے زخم کو نافع ہے منی کو جماتی ہے اسکے بیج بھی منی کو جما دینے ہین انکو پینے سے رطوبت کا بہنا موقوف ہوجاتا ہے انکا لیپ خون بہنے اور درد مثانہ کو نافع ہے برص اور سرخ بادہ کو بالخاصہ نفع دیتے ہین شیخ نے ادویہ قلبیہ مین لکھا ہے کہ گل نیلوفر افعال و خواص مین کافور کے قریب ہے مگر اس مین رطوبت ہے کافور خشک ہے اور اپنی شدت رطوبت کی وجہ سے روح دماغی کے جوہر مین خرابی و فتور پیدا کرتا ہے اور اپنی خوشبو کی وجہ سے روح قلبی کو قوت دیتا ہے اور خاصکر جب زعفران و درونج اسکے شریک کر دیے جائین تو اس بات مین بہت سریع التاثیر ہوجاتا ہے اگر کسی کو احتلام بہت ہوتا ہو تو اسکی جڑ پینے لگے اسکی جڑ ٣ ماشہ پیسکر شربت خشخاش مین ملاکر کھائین تو باہ کو کمزور کردے اسکی جڑ درد سر کو نافع ہے اسکے پھول چیچک مین دانے نکل آنے کے بعد دینا نافع ہے اگر دانے نکلنے سے پہلے دیے جائینگے تو وہ نکلنا بند ہوجائینگے اسلیئے انکے نکلنے سے پہلے نہ دین۔ جسکے دماغ یا سینے مین حرارت ہو اسکے خیساندے مین گل نیلوفر ضرور ملانا چاہیے نیلوفر کی جڑ پرانے دستون اور آنتون کے زخم کو نافع ہے۔ **مضر** مثانہ و باہ کو اور اپنی سردی کیوجہ سے دماغ کو کمزور کرتا ہے۔ **مصلح** مصری اور گاجر یا گاجر کا مربا اور باہ کے واسطے لبوب اور شہد بھی مصلح ہے۔ **بدل** بنفشہ یا اودے کے پتے جسے بید سادہ کہتے ہین یا خطمی سفید۔ **مقدار خوراک** پھول ۷ عدد اور بعض کہتے ہین کہ جب وہ بطور سفوف وغیرہ کے کھائے جائین تو ١٠ ماشہ تک کھانا چاہیے اور جوشاندے مین دو تولہ ٦ ماشہ تک ملانا چاہیے اور جڑ ٣ ماشہ سے ١٠ ماشہ تک اور بیج بھی ١٠ ماشہ تک۔

نیلوفر کا شربت۔ گرمی کے درد سر اور تپ صفراوی اور ذات الجنب اور ذات الریہ اور خشونت سینہ کو نافع ہے تپ صفراوی مین تمام شربت جو کہ ترش نہ ہون صفرا بن جاتے ہین مگر شربت نیلوفر بالخاصیت صفرا نہین بنتا گرمی کو بہت ہی تسکین دیتا ہے اور شیخ کے قول سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ ملطف بھی بہت ہے اور یہ خاصیت کی وجہ سے ہوگا ورنہ لطافت پیدا کرنے کے لیے حرارت کی ضرورت ہے حالانکہ نیلوفر سرد ہے علاوہ اسکے شربت مین کھانڈ بھی داخل ہوتی ہے تاہم یہ اعتراض پھر بھی وارد ہوتا ہے کہ اگر ملطف ہوگا تو نہایت ملطف نہین ہوسکتا پس معلوم ہوتا ہے کہ قانون کے اصل نسخے مین مطفی ہوگا جسکو کاتبون کی غلطی سے ملطف مان لیا گیا ہے۔

نیلوفر کا عرق۔ گرمی کے درد سر اور تپ صفراوی اور تپ دق اور چیچک اور گرمی کی کھانسی اور ذات الجنب اور ذات الریہ اور خفقان گرم کو نافع کرتا ہے نیلوفر کے سفید پھولون کا عرق مرض ضیق کو اتنا نفع دیتا ہے کہ کوئی دوسری چیز اسکے نفع کو نہین پہونچتی اور پیاس کی شدت کو بجھاتا ہے۔

نیلوفر کا روغن۔ نیند لاتا ہے صفراوی اور گرم درد سر کو تسکین دیتا ہے اور اس امر مین گل بنفشہ کے تیل سے بڑھا ہوا ہے۔

نیلوفر کے متعلق ویدون کا بیان۔ وید کہتے ہین کہ نیلوفر سرد اور ثقیل ہے بھوک لگاتا ہے حابس شکم ہے فساد صفرا و بلغم و زہر کو دفع کرتا ہے نیلوفر کی شاخ سرد و گران اور صفرا بڑھانے والی بتاتے ہین۔ نیلوفر کے پھول اونٹا کر پلانے سے دست رکتے ہین انکا شربت پلانے سے دل کو قوت آتی ہے صفراوی بخار مین انکو شکر سفید کے ساتھ جوش دیکر پلانا چاہیے بیٹھنے مین پیشاب بند ہوجائے تو اسکی جڑ یا ڈنڈی کو جوش دیکر پلانا چاہیے اسکی

Hakeem Shoukat Ali

جڑ کے سفوف کی پھنکی دینے سے بواسیر کا خون بند ہوتا ہے اسکی جڑ کو بیلگری کے ساتھ اونٹنا کے پلانے سے آنو کے دست رُک جاتے ہیں اسکے بیجوں کو پیسکر شہد میں ملا کر چاٹنے سے صفراوی جلد بدن کے امراض مٹ جاتے ہیں اسکے پھول اور ڈنٹھل کو پیسکر پھانکنے سے آنتوں اور دوسرے اعضاے اندرونی سے لہو کا بہنا بند ہوجاتا ہے اسکے بیج زہر کو دفع کرتے ہیں انکا لیپ کرنے سے جذام کی سوزش مٹتی ہے نیلوفر کا شربت پلانے سے خونی بواسیر دفع ہوتی ہے پسلی کا ورم دفع کرنے کے لیے نیلوفر کا شربت پلانا چاہیے اسکے پھولوں کو سے کر ناک میں سونگھنے سے پیاس دفع ہوتی ہے انکو دودھ میں ملا کر ایک ماہ تک زمین میں گاڑ دیں پھر اسکا گھی نکال کر لگانے سے بال سیاہ ہوجاتے ہیں بعض وید کہتے ہیں کہ نیلوفر کی زردی مرد و عورت کی شہوت باہ بڑھاتی ہے اور زرد نیلوفر تیز و سبک و گرم ہے اسکا پھول سونگھنے سے جنس کا عارضہ مٹتا ہے آنکھ کے امراض بھی دور ہوتے ہیں سفید پھول والے کنول سے تاثیر میں کم ہے۔

نیلوفر کی دوسری قسم ۔ ایک قسم ہندوستانی نیلوفر کی اوسبیا بضم الف وسکون واو و فتح سین مہملہ و کسر باے موحدہ وسکون یاے تحتانی و دال مہملہ موقوف کہلاتی ہے وہ گرم و خشک ہے ریاح غلیظ اور مواد بارد کو تحلیل کرتی ہے جڑ اسکی سرد و خشک ہے تفاح کی طرح عمل کرتی ہے اسکی جڑ کا لیپ دردسر اور بواسیر کو نافع ہے۔ **مضر** مثانہ **مصلح** شہد **بدل** جڑ کا بیج تفاح ہے **مقدار خوراک** ۔ پھول سے ۳ ماشہ جڑ سے پونے دو ماشہ۔

نیم (ھ)

بکسر نون و یاے معروف و میم موقوف ۔ مارگوسا (ش) ازادی رکیٹا انڈیکا (ل)

صفات و شناخت ۔ ہندوستان میں ایک بڑا عام درخت ہے سب جزیرن اسکی تخم میں ہندوستان کے بہت سے حصوں میں اکثر لگایا جاتا ہے اور اپنے آپ بھی اُگتا ہے یہ درخت چالیس پچاس فٹ یا اس سے بھی اونچا ہوتا ہے اسکا تنہ چھوٹا اور سیدھا اور اسکی گولائی چھ سے نو فٹ تک ہوتی ہے اسکی چھوٹی شاخوں کے سروں میں نو سے ۱۵ انچ لمبی بہت سی سینکیں لگتی ہیں ان میں ۹ سے تیرہ تک پتوں کے جوڑے لگتے ہیں پتے لمبے خمدار کنوان کنگورے دار کناروں کے مثل آری کے اور ایک طرف سے کچھ چوڑے اور ایک طرف سے تنگ اور ہرے رنگ کے ہوتے ہیں اسکے چھوٹے اور سفید پھولوں کی بالیں لگتی ہیں اُس سے رات کو شہد کی طرح تیز خوشبو آتی ہے پھل کھرنی کی طرح ہوتا ہے جس میں پک کر کچھ شیرینی بھی آجاتی ہے پھلوں کا بیان نبولی میں مذکور ہوچکا اسکے پُرانے پتے سب گرجانے سے پہلے ہی پھاگن چیت میں نئے پتے نکل آتے ہیں اسمیں ایک قسم کا گوند لگتا ہے جس میں چیپ کم ہوتا ہے اور کڑوا نہیں ہوتا ہے اور ٹھنڈے پانی میں اچھی طرح گل جاتا ہے یہ گوند صاف اُجلا اور کہربا کے رنگ کا ہوتا ہے اسکے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے ہوتے ہیں نیم کی چھال اور گوند رنگت کے کام میں آتے ہیں پھاگن سے بیساکھ تک اسکے پھول لگتے ہیں اساڑھ اور ساون میں نبولیاں پکتی ہیں اسکے تنے میں سے ایک رس از خود نکلتا ہے بعض کا یہ قول ہے کہ جس سے رس ٹپکتا ہے وہ قسم نر ہے اور مادہ وہ ہے جس میں سے رس نہیں ٹپکتا۔ حکیم مومن نے لکھا ہے کہ نیم کو اصفہان میں سنجد کرخی اور مازندران میں کنار رکھتے ہیں اور بعض ملکوں میں درخت توز کے نام سے شہرت پذیر ہے مخزن الادویہ کا مولف حکیم مومن کے قول کو وقعت نہیں دیتا کیونکہ

Hakeem Shoukat Ali

نیم کا درخت سوائے ہندوستان کے دوسرے ملکون مین نہین ہوتا بعض کہتے ہین کہ اگر اسکو مشابہت اور مناسبت ہی تو درخت بان سے ہی کیونکہ دونون کے پھل بھی ایک سے معلوم ہوتے ہین لیکن مین کہتا ہون کہ بان کو بکاین کے ساتھ یا بکاین کو بان کے ساتھ ملانا مناسب ہی ہندو کہتے ہین کہ یہ درخت ہزار سال تک رہ سکتا ہی اور اتنے پرانے درخت کی لکڑی صندل کیطرح خوشبودار ہوجاتی ہی نیم کی چار قسمین کرتے مین (۱) ایک تو یہی جسکی صفات وشناخت مین ہمنے خامہ فرسائی کی ہی اور عرف مین بھی نیم کا اصلی طور پر اطلاق اسی پر ہوتا ہی۔ (۲) دوسری قسم مہانیم یہ درخت بہت بڑا ہوتا ہی جنھون نے بکاین سمجھا ہی غلطی کی ہی (۳) تیسری قسم بھو بین نیم ہی یہ درخت بہت چھوٹا ہوتا ہی (۴) چوتھی قسم کا نام کریاپاک بفتح کاف وسکون رائے مہملہ وفتح یائے تحتانی وسکون الف وفتح بائے فارسی وسکون الف وکاف تازی موقوف ہی اور پچھلے کاف تازی کی جگہ تائے فوقانی سے کریابات بھی آیا ہی اسکو ہندوستانی سیاہ نیم کہتے ہین اور میٹھا نیم بھی یہی ہی کیونکہ اسمین تلخی کم ہوتی ہی اسکے پتے برہمن لوگ کڑھی مین ڈالتے ہین یہ سب قسمین خواص وفوائد مین قریب قریب ہین اگر بکائن کو بھی نیم کی قسم سے گنا جائے تو اس صورت مین نیم کی قسمین پانچ ہوتی ہین بہرصورت یہان پہلی قسم کا بیان کیا جاتا ہی۔

طبیعت ۔ اس درخت کے تمام اجزا کی طبیعت ایک سی ہی یعنی پتے پھول لکڑی چھال اور پھل پہلے درجے مین گرم وخشک ہین۔ حکیم غلام امام اور حکیم علی یار خان مرکب القوی اور مائل بہ سردی بتاتے ہین وید دن سے تین قول نقل کرتے ہین ایک یہ کہ سرد پہلے درجے مین اور خشک دوسرے درجے مین دوسرا قول یہ کہ گرم وتر پہلے درجے مین اور تیسرا قول یہ ہی کہ معتدل ہی۔

خواص وفوائد ۔ ورم وریاح کو تحلیل کرتا ہی مادے مین نضج اور اسکے قوام مین اعتدال پیدا کرتا ہی پھوڑے پھنسی کے مواد کو پکا دیتا ہی اسکے کل اجزا پینے سے خون صاف ہوتا ہی اور اس فعل مین بمثل ہی کوڑھ کو مفید ہی کھجلی اور پھوڑے پھنسی کو بھی دور کرتا ہی صفرا اور بلغم اور باد کو دفع کرتا ہی صفراوی بخار اور پھیپھڑے کو مفید ہی ہاضم ہی سینے کی سوزش اور پیاس کو دور کرتا ہی اسکا بھپارا کان کے درد کو نافع ہی نیم برص کو بالخاصیت مفید ہی بادی کے تمام امراض کو مٹاتا ہی ہوائے وبائی کا فساد دفع کرتا ہی زہری بخارون کو نافع ہی ناک سے ہمیشہ رطوبت جاری رہتی ہو تو اسے روکتا ہی بدن کی جلن کو تسکین دیتا ہی بہق سفید وسیاہ اور کلف ودمش کے داغ مٹاتا ہی اہل ہند کا عقیدہ یہ ہی کہ اسکا سایہ بھی بیماری کو دفع کرتا ہی چنانچہ بارہ برس تک نیم کے درخت کے تلے رہنے سے صفرا کا وہ جذام جس سے بدن گلتا ہو مٹ جاتا ہی رات کو نیم کے نیچے سونے سے بخار چھوٹ جاتا ہی معدن الشفا مین لکھا ہی کہ نیم کا مزہ کڑوا ہی اور ہضم کے وقت تیز ہوتا ہی اور ہلکا اور سرد ہی قبض پیدا کرتا ہی بھوک کھولتا ہی تپ کرم کو مٹاتا ہی قے کو روکتا ہی منھ سے رطوبت کے جاری ہونے کو بند کرتا ہی تھکاوٹ مٹاتا ہی مگر دل کو مفید نہین جس گاؤن کے آس پاس نیم کے درخت بہت ہوتے ہین اس مین بخار وغیرہ کئی مرض بہت کم ہوا کرتے ہین اسکے پھول پھل اور پتے یہ سب برابر برابر لے کر پیسکر دو ماشہ سے کھانا شروع کرین بعد اسکے چھ ماشہ تک بڑھا لینا چاہیے اسطرح چالیس دن تک کھانے سے برص مٹ جاتا ہی نیم کے اتنے جزو وون کے کام مین آتے ہین

Hakeem Shoukat Ali

جز- پیڑ کی اندر چھال (دگا بھا) کچے پھل- تیل بیج- پتے- پھول- گوند- اور دودھیا رس وغیرہ اسکے پکے پھل کو مارواڑی مین گنگا کہتے ہین کاف فارسی کے ضمے اور تاے ثقیل کے سکون اور کاف تازی کے فتح اور الف کے سکون سے-

نیم کے پتے- انکا رس سوزاک کو مفید ہی اسکو پیڑ البیٹ کر اور گارا لگا کر بھوبھل مین دابدین جب بھرتہ ہوجائے تو اسکو پھوڑون پر باندھنے سے پک کر پھوٹ جاتے ہین انکے باندھنے سے کیسا ہی عسرالاندمال پھوڑا ہو بھر جاتا ہی کبھی اس مین نمک بھی ملایا جاتا ہی اور کبھی سنبھالو کے پتے بھی شریک کیے جاتے ہین اور اس سے زیادہ فائدہ ہوپہنچتا ہی اگر مادہ بہت گرم ہو تو سنبھالو کے پتون کی جگہ مکو کے پتے شریک کرین خشک پتون کو پیس کر برکنے سے بھی پھوڑا بھر جاتا ہی اسکے پتے ایک مٹی کی کلیا مین بند کرکے اوپر سے منھ ڈھک کر گل حکمت کرکے آگ مین رکھدین جب انکی راکھ ہوجائے تو اسکو کاغذی نیبو کے رس مین ملاکر آنکھ مین لگانے سے سرخی اور خارشت اور جالا دور ہوجاتا ہی اسکے پتے روغن سے تر کرکے زخم کے منھ پر رکھین تو اسکو جوڑا کردین اور اگر زخم کے اندر رکھین تو مواد صاف کردین انکو مرہم اور روغن مین بھی شریک کرتے ہین قروح اور جروح کو نافع ہین اور آگ سے جلے ہوے مقام پر لگانے سے نفع دیتے ہین ہری کونپلون کو کوٹ کر نچوڑ کر انکا رس پینا خون کو صاف کرتا ہی کوڑھ اور آتشک اور اکثر امراض جلدی کو نافع ہی نیم کے پتون کا روغن بھی بہت مفید ہی اسطرح تیار کرتے ہین کہ نیم کے پتے چوگنے پانی مین جوش کرین جب تہائی رہ جائے تو صاف کرکے اس سے آدھا وزن تل کا تیل لے کر اس مین وہ پانی ڈال کر جوش دین یہانتک کہ پانی جل جائے اگر ہرے پتون کو کچل کر رس نکال کر نصف وزن تل کے تیل کے ہمراہ جوش دین یہانتک کہ پانی جل جائے اور روغن نہ جلے تو بہت بہتر ہی طاعون کے زمانے مین بطور حفظ ما تقدم اگر چند پتیان علی الصباح کھالیا کرین تو طاعون سے امن رہے یا دس پتیان پانچ کالی مرچون کے ساتھ پی لین اسکے پتے کچل کر گولی بنا کر آگ مین ڈالین جب خوب گرم ہوجائے تو پانی مین بجھالین اور اس شخص کو یہ پانی پلائین جسے تشنگی کا عارضہ ہو نہایت نفع کریگا- ویدون نے اسکی ترکیب یون لکھی ہی کہ نیم کے پتون کو مٹی مین ملاکر اسکا گولا بنا کر آگ مین لال کرکے پانی مین بجھانا چاہیے نیم کے پتے نیم گرم عورت کی ناف کے نیچے باندھنے سے وہ درد جو حیض کے دنون مین یا جماع کے بعد یا نفاس کے بعد ہوتا ہی جاتا رہتا ہی اسکی کچی کونپلین بہار کے دنون مین سات ماشہ لے کر ساتھ آٹھ کالی مرچون کے ساتھ پیسکر پیوین اور اوپر سے بیسنی روٹی بہت سے گھی کے ساتھ کھایا کرین اور سات دن ایسا کرین تو خون کی صفائی بخوبی ہوجائے خارشت اور داد اور فساد خون کے امراض سے سال بھر امن رہے مگر نمک اور ترشی اور شیرینی اس مدت مین چھوڑ دین اسکے پتون کو جوش دے کر انکا بھپارہ دینے سے اورام تحلیل ہوجاتے ہین اگر باریک شاخین جنمین پتے لگے ہون گرم بھوبھل مین دفن کردین پھر ان کو پیسکر پلادین تو ہوک یعنی پہلو کا درد جاتا رہے نیم کے پتے پیسکر شیرہ انکا نکال کر تھوڑا سا شہد ڈال کر نیم گرم تین دن غرغرہ کرین تو گلے کا درد مٹ جائے اسکے سوکھے پتے اور بغیر بجھا ہوا چونا پیسکر ہرے پتون کے رس مین یا خالص پانی مین ملاکر ناسور اور خراب زخمون مین بھر دینے سے نفع ہوتا ہی بدبو اور خراب گوشت دور ہوجاتا ہی اور اچھا گوشت پیدا ہوجاتا ہی

Hakeem Shoukat Ali

اور تھوڑے دنون مین شفا حاصل ہوجاتی ہی مگر یہ چاہیے کہ چونا چوتھائی یا نصف وزن ہو یا جتنا مناسب ہو حکیم علی گیلانی اس ترکیب کی بڑی تعریف کرتا ہی اور کہتا ہی کہ تمام مرہمون پر اسکو تفوق حاصل ہی اگر اس کے پتے جوش کرکے اس پانی سے پھنسیون کو دھویا جاے تو تحلیل ہوجائین اور مواد کی ہمت مٹ جائے اور کچھ نقصان نہو بخلاف اسکے اگر سادہ پانی سے دھویا جائے گا تو نقصان ہوگا ہان اگر نہایت گرمی اور حدت ہو تو سرد پانی سے دھونا مفید ہی نیم کے پتون کو جوش کرکے جوڑون کو بھپارہ دینے سے درد جاتا رہتا ہی تازہ پتون کا خالی رس یا شہد کے ساتھ ناک مین ٹپکانے سے درد سر اور کان مین ٹپکانے سے کان کا درد مٹتا ہی نیم کے پتے زخمون کی اصلاح کرتے ہین اور زخمون سے رطوبت کے جانے کو روکدیتے ہین انکے جوشاندے سے کلیان کرنے سے مسوڑون مین طاقت آتی ہی اور دانت مضبوط ہوجاتے ہین تازہ پتون کو جوش کرکے یا پیسکر اور ٹکیہ بناکر توے پر سینک کر پانی مین ڈالکر تین رات دن تک پینے سے ریاح تحلیل ہوجاتے ہین اور پیشاب کے راستے کا زخم صاف ہوکر بھر جاتا ہی اسکے پتے اسطرح پکائین کہ مٹی کے برتن مین بھر کر منھ ڈھک کر اور گیلی مٹی اوپر سے لگاکر دھیمی آنچ مین رکھدین تاکہ بھاپ سے پک جائین یا ایسا کرین کہ ارنڈی کے یا کیلے کے پتون مین لپیٹ کر بھوبھل مین رکھدین یہ پتے باندھنے سے اورام سودا تحلیل ہوجاتے ہین پھوڑے پک جاتے ہین پھوڑون کا تنقیہ ہوجاتا ہی اور بھر جاتے ہین درد جاتا رہتا ہی انکو پیسکر تھوڑا سا نمک ملاکر خراب زخمون مین بھردینے سے فاسد گوشت کٹ جاتا ہی ـ نمک کی جگہ گڑ ملاکر بھی لگانے سے خراب زخم کا گوشت کھا لیتے ہین اسطرح زخم کے منھ مین رکھنے سے کشادہ ہوجاتا ہی جب خوب زخم صاف ہوجائین تو پھر بھرنے کی فکر کرنی چاہیے اور نمک ہاگز نہ لانا چاہیے ـ تذکرۃ الہند مین لکھا ہی کہ نیم کے پتون کا رس بورہ ارمنی اور شہد کے ساتھ کان مین ٹپکانے سے کان کا میل صاف ہوجاتا ہی اور کان مین بہرہ پن نہین پیدا ہوتا نیم کے پتون کا جوشاندہ پھوڑون کا ورم تحلیل کرتا ہی چوٹ کو اس سے دھارنے سے نفع ہوتا ہی اور بواسیر کو نافع ہی اکثر بچون کے پاس چیچک مین رکھتے ہین جب پھوڑے اور چیچک کی پھنسیان اچھی ہوجاتی ہین تو انکے نشان دور کرنیکے لیے لگاتے ہین اور یہ بات تجربے مین آچکی ہی کہ نیم کی کونپلین خون صفرادی کو دفع کرتی ہین قابض ہین بلغم اور کیڑے اور صفرا اور امراض چشم کو شافی ہین یہی فائدہ پورے بڑھے ہوے پتون سے حاصل ہوتا ہی ہندوستان کے آدمیون کا یہ پختہ خیال ہی کہ جس دن سورج برج حمل مین جاے اُس دن سے نیم کے پتون کے پیالہ بھر شیرے پر ساڑھے تین ماشہ زیرہ سفید کا سفوف برک کرپی لے اور اسطرح تین دن تک پیوے اور بے نمک کی بیسنی روٹی کھاوے اور ہر سال اسیطرح عمل کرے تو عامل اسکا ہر قسم کے امراض سے محفوظ رہے اور عمر طبعی کو پہونچ جائے اور زندگی بھر اُسکے حواس مین فتور نہ آئے ـ ان پتون کو پیسکر پیٹ اور ناف پر لگاکر آگ کے سامنے بیٹھنے سے کیڑے مرجاتے ہین اگر دماغ مین کیڑے پڑ جائین تو نیم کے پتون کے رس مین ایلوا پیسکر سعوط کرنے سے مرجاتے ہین اور سر کا درد جاتا رہتا ہی اگر ایک مٹھی نیم کے پتے اور ۶ ماشہ کالی زیری مٹی کے کورے برتن مین بھگوکر صبح کو شیرہ نکال کر پرانے تپ والے کو تین دن تک اسطرح پلاتے رہین تو بالکل جاتی رہے اور سفید زیرہ کے ساتھ گھونٹ کر پینے سے سوزاک اور جریان جاتا رہتا ہی اسکے پتون کو پکاکر روٹی سے کھانے سے کیڑے اور صفرا

Hakeem Shoukat Ali

اور بلغم اور پھوڑے پھنسیان اور تپ صفراوی جاتی رہتی ہے نیم کے پتون کا عرق کھینچ کر پینے سے استسقا اور دستون کو نفع
ہوتا ہے - وید کہتے ہین کہ عورتون کا دودھ بند کرنے کے لیے نیم کے پتون کو جوش کر کے اُن کی پستانون کو دھارنا چاہیے
پھوڑون اور جلد بدن کے مرضون مین خراب اور بدبودار ہوا کے اثر سے بچنے کے لیے نیم کے پتون کا ضماد کرنا چاہیے
یا نیم کی ڈالی اُس مکان کے دروازے پر باندھ دینی چاہیے جو بگڑے ہوے پھوڑے دوسری ادویہ سے نہین مٹتے ہین
اُنپر نیم کے پتون کا ضماد کرنا چاہیے کوڑھ اور جلد بدن کے دوسرے امراض مین نیم کے پتون کے تازہ رس کو ملنا چاہیے
نیم کے پتون کو پیس کر ننھی چھوٹی چھوٹی ٹکیان بنا کر دھیمی آنچ سے گھی مین تلتے جب وہ جل جاوین تب نکال دیوین اور
اُس گھی مین ہموزن موم ڈال کر پگھلا کے پانی سے بھرے ہوے برتن مین ڈالدیوین جب وہ گھی جم جاے تب اُسکو
پانی پر سے اُتار کے رکھ چھوڑین سردی مین اُسکو ہاتھ پیرون پر لگانے سے نرم بنے رہتے ہین اور پھٹتے نہین نیم کے
پتون کو گھی مین جلا کر مہین پیسکر موم مین ملا کے شکست پڑے ہوے پھوڑون پر لگاتے ہین اسکے پتون کا ضماد کرنے
سے اور پتون کو اوٹا کے بھپارا دینے سے پھوڑون کی سوزش مٹتی ہے بگڑے ہوے پھوڑے یا زخمون کو نیم کے پتون
کے جوشاندے سے دھونا چاہیے نیم کے نرم پتے صفراوی عوارض کو مٹاتے ہین نیم کی کونپل اور کالی مرچ کو گھونٹ
چھان کر پلانے سے باری سے آنے والے بخار کا دورہ بند ہوجاتا ہے اسکے نرم پتون کو پیس کے لگاتار پلانے سے کوڑھ
جاتا رہتا ہے اسکے پتون کا بھپارہ دینے سے موچ کی اور گلٹیون کی سوجن اُتر جاتی ہے اسکے پتون کو گھی مین بھونکر
پیسکر جھینجھرے وار زخمون پر اور سڑی ہوئی ہڈیون پر لگاتے ہین ناسور اور پیپ والے پھوڑے پر اسکے پتون
کا ضماد کرنے سے بڑا فائدہ ہوتا ہے اسکے پتون کی راکھ کو گھی مین ملا کر اُن چٹون پر لگاتے ہین کہ جو پیچھے سے لال
رہتے ہین اور اُنکے اوپر چھلکون کے کئی پرت جمے رہتے ہین نیم کے پتون کے جوشاندے سے دھونے سے چھالون
کی جلن کو تسکین ہوجاتی ہے کچے پھوڑون پر اسکے پتون کا ضماد کرنے سے یا تو وہ جلدی پک جاتے ہین یا اُنکی
سوجن تحلیل ہوجاتی ہے بیگن یا دوسری ترکاری کے ساتھ اسکے پتون کو بگھار کے یا ترکاری بنا کے کھانے سے
پیٹ کے کیڑے مرتے ہین اسکے پتون کو کپڑے اور کتاب وغیرہ مین رکھنے سے اُن مین کیڑا نہین لگتا ہے ان پتونکو
بار بار بدلتے رہنا چاہیے کیونکہ ان مین کیڑون سے بچانے کی قوت کافور کی برابر نہین ہے نیم کے پتون کا بھپارا دینے
سے کان کا میل نکل کر اُسکا درد دفع ہوتا ہے نیم کے پتون کا رس نکال کر میٹھے تیل مین ملا کر ناک مین ٹپکانے سے
سر کے کیڑے مرجاتے ہین اسکے پتون کا دو ماشہ کھار کھانے سے پتھری نکل جاتی ہے نکسیر بند کرنے کے لیے اسکے
پتون اور اجواین دونون کو باریک پیسکر کنپٹیون پر لیپ کرنا چاہیے نیم کے پتون کا رس آنکھ مین لگانے سے کوئین
کا گلنا اور سوزش مٹتی ہے دو تولہ نیم کی کونپلون کو پیسکر چھان کر نہار دس دن تک پینے سے کھجلی وغیرہ جلد بدن کے
مرض دفع ہوتے ہین نیم کے ۱۲ پتون اور ۱۲ ثابت کالی مرچون کی مہین کپڑے مین پوٹلی باندھ کر آدھ سیر پانی
مین ڈال کر اوٹا کر آدھ پاؤ رکھکر دونون وقت سات دن تک پلانے سے بخار چھوٹتا ہے جس بخار مین جلن ہو
اُسمین نیم کے نرم پتون کو کاغذی لیمونکے رس کے ساتھ پیس کے لیپ کرنے سے سوزش مٹتی ہے اور بخار
چھوٹ جاتا ہے اسکے پتون کے رس کے جھاگون کا لیپ کرنے سے سوزش دفع ہوتی ہے پتون کا تنہا رس یا
اُس مین شہد ملا کے پلانے سے پیٹ کے کیڑے جاتے رہتے ہین اسکے پتون کے رس مین شہد ملا کے پلانے

Hakeem Shoukat Ali

سے یرقان دفع ہوتا ہے اسکے اور بیری کے پتون کو پیس کے سر مین لگا کر چار گھڑی کے بعد دھو ڈالنے سے بال
بڑھتے ہین اسکے پتون کا خالص رس لگانے سے کوڑھ اور داد اور کھجلی دفع ہوتی ہے اسکے پتون کو دہی مین
پیس کے لگانے سے داد موقوف ہوتا ہے اسکے پتون کو جوشاندے مین گھی ملا کے کھانے سے شیت پت پیٹ کا
مرض رکت پت زخم کھجلی جذام پھوڑے پھنسی وغیرہ مرض دفع ہوتے ہین -
نیم کے پھول - انکو جوش کرکے اُس پانی سے غرغرہ کرنا مسوڑھون اور دانتون کو قوت دیتا ہے انکا عرق خون
کا فساد دفع کرتا ہے جذام کو مٹاتا ہے نیم کے پھول بلغم وصفرا کو دفع کرتے ہین اکثر اہلی اور شکر سرخ کے ساتھ استعمال
کیے جاتے ہین انکا روغن بھی قوی ہے اگر انکو جوش کرکے صاف کرکے ایک رتی کے قریب پارہ ملا کر پی لین تو پیٹ
کے کیڑے دفع ہوجائین اور آنکھ کے لیے بھی یہ پھول عمدہ ہین زہر کو دفع کرتے ہین اور باد کو بڑھاتے ہین ہضم کے قوت
تیز ہوجاتے ہین اور بے رغبتی طعام کو دفع کرتے ہین ان بھوت چلکتسا ساگر مین لکھا ہے کہ نیم کے پھولون کو سایے
مین سکھا کر انکے برابر قلمی شورہ ملا کر پیس کر آنکھ مین لگانے سے دھند جاتی رہتی ہے آنکھ کی پھلی کٹ جاتی ہے نگاہ
بڑھتی ہے ان پھولون سے ٹریان بناتے ہین انکو گھی مین بھون کر کھانے سے پیٹ کے کیڑے پھوڑے پھنسی
بلغم صفرا تپ صفرادی ذیابیطس اور پیشاب مین شکر کا آنا مٹتا ہے -
نیم کی چھال کا عرق اسطرح کھینچتے ہین کہ اس درخت کی پرانی چھال حسب حاجت کوٹ کر چوتھائی حصہ خالص
اور صاف گڑ کے ساتھ دونون کو دس گنے پانی مین بھگوئین ۲۱ دن تک بھگو۔ دن کو دھوپ مین رکھین اور رات
کو سایے مین اُٹھا کر رکھدیا کرین بعد اسکے عرق کھینچ لین اور روز ۲ تولہ سے ۴ تک پیوین اور دو ایک گھڑی کے
بعد تازی روٹی گھی کے ساتھ کھائین ۲۱ دن یا زیادہ موافق حاجت و مرض کے استعمال کرین نمک اور کھجلی اور بادی
چیز سے پرہیز رکھین اکثر امراض جیسے لقوہ اور استرخا اور درد مفاصل اور استسقا اور جذام اور خراب زخم اور
تر کھجلی اور داد وغیرہ کو نفع ہوجائے گا نیم کی چھال دو تولہ سونٹھ چار ماشہ گڑ دو تولہ ان سب کو کچل کر پانی مین
جوش دے کر پیوین تو حیض کا خون جاری ہوجائے موٹی چھال کے نیچے پتلی سی چھال بھوج پتر کی طرح ہوتی ہے اسکو
سکھا کر کوٹ چھان کر استعمال کرنے سے شکوہا کا نفع حاصل ہوتا ہے خصوصاً پرانے بخارون مین لیکن یہ مناسب
ہے کہ بہت پرانے درخت سے جو پانی سے دور ہو یہ چھال لیجاے بلکہ پہاڑی کی زیادہ قوی ہوتی ہے اس سے تشنگی اور
یرقان بھی دفع ہوتا ہے اسکے حمول کرنے سے پھوڑا خشک ہوجاتا ہے اور فرج کی بدبو مٹ جاتی ہے نیم کی چھال اور سوٹھی
کو پانی مین جوش کرکے اسکی بھاپ حلق مین پہونچانے سے خناق کا ورم یا تو تحلیل ہوجاتا ہے یا پک کر پھوٹ جاتا ہے
وید کہتے ہین کہ اگر دوسری دواؤن سے ہر وقت رہنے والا بخار نہ چھوٹ سکے تو نیم کی آٹھ یا دس ماشہ چھال کا جوشاندہ
کرکے ہر گھنٹے مین دینا چاہیے - باری سے آنیوالا بخار روکنے کے لیے اسکی چھال کا جوشاندہ تین بار پلانا چاہیے - بخار کے بعد کی کمزوری بھی اسکے
جوشاندے کے پینے سے مٹ جاتی ہے اور پیٹ کے کیڑے بھی مرجاتے ہین نیم کی چھال کی راکھ بہت بہنے والے پھوڑے پر بُرکنا چاہیے
خراب زمین یا ہوا یا پانی یا سڑے ہوے پھلون کی بدبو سے جو بخار ہوتا ہے اسکو چھوڑانے کے لیے نیم کی چھال کا جوشاندہ
پلانا چاہیے نیم کی چھال کا جوشاندہ یا شیرہ یا خیساندہ پلانے سے خون صاف ہوکر پھوڑے پھنسی مٹ جاتے ہین اسکے
جوشاندے سے پرانا بخار اُتر جاتا ہے اسکے جوشاندے سے دھونے سے زہریلی چھوت کا اثر نہین ہوتا ہے اس کے

Hakeem Shoukat Ali

جوشاندے سے کلیان کرنے سے مسوڑھون کا مرض دفع ہوتا ہے اسکی چار ماشہ چھال جوکوب کرکے دو تولہ گڑ کے ساتھ ڈیڑھ پاؤ پانی مین اوٹاکر آدھ پاؤ رکھکر پلانے سے رکا ہوا خون حیض پھر جاری ہوجاتا ہے اسکی چھال کا جوشاندہ پینے سے بہت نفع ہوتا ہے اسکی چھال کا شربت بنا کر پینے سے پیاس رفع ہوتی ہے نیم کی چھال سے ایک ست نکالا جاتا ہے جو کڑوا ہوتا ہے یہ بخار چھوڑانے کے لیے بڑا نافع ہے۔

نیم کی اندر چھال جسکو گابھا بھی کہتے ہین اسکو سکھاکر اسکا سفوف پھانکنے سے باری سے آنے والا بخار دفع ہوتا ہے تھوڑے سے دورے والے جاڑے بخار کو مٹانے کے لیے نیم کے گابھے کا جوشاندہ دن مین دو بار پلانا چاہیے نیم کی جوکوب کی ہوئی پانچ تولہ اندر چھال کو ڈھائی پاؤ پانی مین آدھ گھنٹے تک اوٹاکے چھان لیوین پھر اسی چھال کو اتنے ہی پانی مین اوٹاکے اسکا پاؤ بھر پانی رکھ کے چھان لیوین پھر ان دونون جوشاندون کو ملاکے اس مین سے پانچ پانچ تولہ جوشاندہ دن مین دو تین بار پلانے سے دست رک جاتے ہین اس کو پیس کر گاڑھا گاڑھا لیپ کرنے سے جوڑون کا درد مٹتا ہے۔

نیم کی جڑ کی چھال منھ پر ملنے سے یا جوش کرکے اسکے ساتھ منھ کو دھویا کرنے سے چہرہ صاف ہوجاتا ہے اس کی چھال ساڑھے چار تولہ جوش کرکے پینے سے خون حیض کھل جاتا ہے۔

نیم کا مد جسکو مستی بھی کہتے ہین یہ دودھیا رس ہے کہ پرانے درخت سے نکلتا ہے اگرچہ بدبو ہوتا ہے لیکن اسکے پینے سے خون کا فساد۔ خارشت جذام اور صفراوی کیفیتین جاتی رہتی ہین اور اکثر بیماریون کو نافع ہے چنانچہ اگر جذامی کے بدن پر ملین تو چند روز مین فائدہ حاصل ہوجائے یہ مد ایسی آتشک کو کہ کسی دوا سے اچھی نہ ہوسکے مٹاتا ہے اسکے استعمال سے خون صاف ہوکر طاقت آتی ہے اس رس سے درست کیے ہوئے گھی کے کھانے سے کشٹ روگ زائل ہوتا ہے اس سے غرغرہ کرانے سے بھی یہی فائدہ ہوتا ہے اسکو زخم مین ڈالنے سے اسکے کیڑے مرجاتے ہین یہ رس نیم سے اپنے آپ نکلتا ہے یا تدبیر کرکے نکالتے ہین اپنے آپ نکلنے والا رس مہین دھار سے نکلتا ہے یا اسکی بوندین ٹپکتی ہین یہ رس چار سے چھ ہفتے تک تین یا چار جگہ سے نکلا کرتا ہے یہ صاف اور سفید اور نیلا ہوتا ہے کسی کسی نیم مین سے ہر تیسرے چوتھے برس مین چار بار رس نکلتا ہے بعد اسکے وہ درخت سوکھ جاتا ہے جب نیم کا مد نکلنے والا ہوتا ہے تب اسمین سے ایک قسم کی آواز ہونے لگتی ہے جب اس سے مد بہنا شروع ہوجاتا ہے تب وہ آواز بند ہوجاتی ہے۔ مد نکالنے کا طریقہ یہ ہے کہ ہر ایک درخت نیم مین سے دودھیا رس نہین نکالا جاسکتا ہے ندی نالے یا تالاب کے کنارے جو درخت اچھے جوان اور بڑے ہوتے ہین ان درختون کی ایک اوسط درجے کی موٹائی کی تازہ جڑ سے مٹی الگ کرکے اس جڑ کے بیچ مین چھید کرکے اس جگہ نلی لگاکے یا اسکی گولائی مین سے آدھی کاٹ کے اسکے نیچے ایک ٹوپا رکھدیتے ہین اسمین مہین دھار سے رس آنے لگتا ہے یہ مد بھی ویسا ہی مفید ہے جیسا کہ اپنے آپ نکلنے والا ہے اسطرح سے بہت کم مد نکلتا ہے یعنی ۲۴ گھنٹے مین ۲ سے ۷ بوتل تک نکلتا ہے۔

نیم کی لکڑی۔ اسکو پانی مین گھس کر بدن کی پھنسیون پر لگاوین تو سوزش اور درد جاتا رہتا ہے اور مادہ دوسری طرف لوٹ جاتا ہے نیم کی لکڑی سے لگاتار مسواک کرنے سے منھ کے کئی مرض دفع ہوجاتے ہین منھ صاف ہوجاتا ہے سانس مین صفائی اور درستی آجاتی ہے اور دانتون مین کیڑے نہین لگتے۔

Hakeem Shoukat Ali

نیم کی سینک - جسپر پتے ہوتے ہین دے اور کھانسی اور پیٹ کے کیڑون اور صفراوی تپ کو دفع کرتی ہے طاعون کے لیے یہ نہایت مجرب نسخہ ہو اکیس سینکین نیم کی سات کالی مرچین چھٹانک بھر گلاب مین پیسکر اسقدر دو دو گھنٹے بعد پلائین اور گلٹی پر بادود اور مٹی کے تیل کا لیپ کردین -

میٹھا نیم

اسکو کریاپاک اور کریابات اور عوام ہند وکر ونیو کہتے ہین اور سیاہ نیم بھی نام لیتے ہین

صفات و شناخت - ایک درخت ہو ساقدار نیم کے درخت کی طرح ہوتا ہو بارہ سے پندرہ فٹ تک اونچا ہوتا ہو اسکا تنہ چھوٹا اور گولائی مین آٹھ انچ تک ہوتا ہو - اسکی چھال نیلی کچھ بھجنی اور بھورے رنگ کی ہوتی ہو اس مین شاخین اور ڈالیان نیلی تیلی کثرت سے ہوتی ہین پتے کنگرہ دار بھوڑے سے بیڑھے نیم کے پتون کی طرح ہوتے ہین مگر ایک طرف سبز مائل بہ سیاہی ہوتے ہین اور دوسری طرف سفیدی مائل اور ایک سینک پر دس سے ۵ ہ تک پتون کے جوڑے لگتے ہین اسکے سفید پھول لگتے ہین اسکا پھل بیری کی گٹھلی کی طرح اور قد مین اسکے برابر بلکہ اس سے بھی چھوٹا ہوتا ہو کچا پھل سبز ہوتا ہو پک کر سرخ نیلا اور سیاہ پڑ جاتا ہو اسکے چنبید ارگودے مین بیچ جا بجا گرتے ہوتے ہین پھاگن اور چیت مین اسکے نئے پتے لگتے ہین جیٹھ بیساکھ مین اسکے پھول لگتے ہین جیٹھ سے پوس تک اسکے پھل پکتے ہین اسکے بیجون مین سے تیل نکالا جاتا ہو اسکے پتون مین سے بھی اچھا خوشبودار تیل نکلتا ہو اسکی پیدائش ہمالیہ مین راوی سے سکم تک آسام بنگال برما دکھن اور سیلون وغیرہ ملکون مین ہو مزے مین اسکے تلخی کم ہوتی ہو اور تیزی سیاہ مرچ کی طرح ہوتی ہو مگر کسی قدر بکساہن ہوتا ہو خوشبو اسکی اچھی ہوتی ہو لیمو کے پتون کی خوشبو سے کسی قدر شابہت رکھتی ہو ہندو اسکے پتون کی چٹنی کرتے ہین اور گھی مین اسکے پتون کو بریان کرکے اس سے دال بگھارتے ہین اور کڑھی مین بھی ڈالتے ہین بہت تیز اور ذائقہ دار ہو جاتی ہو -

طبیعت - گرم و خشک دوسرے درجے مین -

خواص و فوائد - فارسی کی کتابون مین لکھا ہو ہاضم ہو بھوک کھولتا ہو معدے کو قوت دیتا ہو سنگرہنی کو نافع ہو منی پیدا کرتا ہو پیٹ کے کیڑے مارتا ہو بلغم کو چھانٹتا ہو منہ کی بدمزگی دور کرتا ہو ریاح کو تحلیل کرتا ہو - ہندی کی کتابون مین لکھا ہو اسکی جڑ چھال اور پتے مقوی ہین اور پیٹ کا درد ریاحی مٹاتے ہین اسکی چھال محرک ہو اسکی چھال کو گھس کے لیپ کرنے سے پھپھولے اور کھجلی وغیرہ امراض دفع ہوتے ہین اسکی جڑ کو گھس کے زہر والے کیڑون کے کاٹے ہوے مقام پر لگاتے ہین آنو کے دست مٹانے کے لیے اسکے ہرے کچے پتے کھلانے چاہیین اسکے پتون کو پیس کے لیپ کرنے سے چھوٹی چھوٹی پھنسیان مٹتی ہین اسکے پتون کو پانی مین دھو کر یا ابال چھانکر پلانے سے قے بند ہوتی ہو اسکے پتے تھوڑے سے محرک ہین اور پیٹ کی بادی دفع کرتے ہین بخار زائل کرنے والی دوسری کڑوی دواؤن کے ساتھ اس کے پتون کا اوٹہا کے پلانے سے بخار چھوٹ جاتا ہو اسکی جڑ کے سفوف کو شہد اور پانی کے رس کے ساتھ چٹانے سے صفرا کا فساد دفع ہوتا ہو اسکی جڑ کے جوشاندے پر سونٹھ کا سفوف برک کے پلانے سے پیٹ کا بادی کا درد دفع ہوتا ہو -

نیوری (گجراتی)

بکسر نون و یا سے تحتانی مجہول و فتح واو و کسر رائے مہملہ و یائے معروف اسکے مرہٹی مین نے والی اور بنگالی مین

Hakeem Shoukat Ali

باسنتی پھل سنسکرت مین نوتمکا اور نوبا لکا نام ہین

صفات - ان بھوت چکتسا ساگر مین لکھا ہو کہ یہ ہندوستان کے دکھنی ملک کے گرم حصون مین اور نیچے پہاڑون مین اور کماؤن سے بنگال تک اور سیلون وغیرہ بہت سے ملکون مین ہوتی ہو نگھنٹ سنگرہ مین لکھا ہو کہ جنگل مین بڑے بڑے درخت ہوتے ہین پتے اُنکے کھرنی کے پتون کی طرح ہوتے ہین اور پھول آم کے مور کے گچھون کیطرح گچھون مین آتے ہین مگر یہ پھول بہت چھوٹے چھوٹے ہوتے ہین خوشبو انکی عمدہ اور بہت ہوتی ہو پھول اسکا چنے کے دانے کے برابر ہوتا ہو اور وہ بھی خوشون مین ہوتا ہو رنگ پھل کا اول نیلا ہوتا ہو پک کر کالا پڑ جاتا ہو مزہ کڑوا اور کسیلا ہوتا ہو-

طبیعت - سرد-

منافع - ان بھوت چکتسا ساگر مین ہو کہ سرد میٹھی ہلکی اور تاثیر مین گرم اور رس مین کڑوی ہو رحم کے کئی مرضون مین اسکا استعمال کیا جاتا ہو گاڑھے چیپ دار بلغم سے جو نرخرہ رک جاتا ہو اُسکی رکاوٹ مٹانے کے لیے اسکے سات پتون کے رس مین کالی مرچ اور لہسن وغیرہ دوسری تحریک کرنے والی چیزون کو ملاکر پلاکے قے کرانا چاہیے - چھوٹے بچے کے لیے اسکے آدھے پتے کی اور اگستہ کے ۲ پتون کے رس مین ایک رتی کالی مرچ اور ایک رتی سوکا سہاگہ ملاکے شہد کے ساتھ چٹانا چاہیے - اسکے پتے تھوڑے کڑوے قابض مقوی اور پیٹ کا ریاحی درد مٹانے والے ہین اس مین سے ایک قسم کا اُڑنے والا تیل نکالا جاتا ہو نگھنٹ سنگرہ مین بیان کیا ہو کہ وات اور بلغم اور صفرا کو مٹاتی ہو آنکھون کے اور کان کے امراض کو دور کرتی ہو اسکے پھول سونگھنے سے دماغ مین تراوٹ آتی ہو اور انکے سونگھنے سے عقل وقت مٹتی ہو

نیولا (۵)

بکسر نون و یاے مجہول و واو موقوف و فتح لام و سکون الف کذا فی نفائس اللغات اور نسخۂ سعیدی مین بھی اسیطرح لکھا ہو اور کہا ہو کہ عربی مین ابن عرس اور فارسی مین راسو کہتے ہین

صفات و شناخت - عام نیولون کا تمام حال ایسا مشہور ہو کہ اُسکا مفصل بیان لکھنا فضول ہو مرغیون کا بہت نقصان کرتا ہو اور چوہون اور چوہیون سے بڑی دشمنی رکھتا ہو اُنپر نہایت تیزی سے چڑھائی کرتا ہو اگرچہ یہ چھوٹا جانور بہت وحشی ہو مگر بارہا ایسا اتفاق ہوتا ہو کہ وہ تابعدار کیا جاتا ہو تب چالاکی سے کھیلتا کودتا اور محبت بھی ظاہر کرتا ہو ایک قسم کا نیولا ہو جسکی بو نہایت مکروہ ہو اس قسم کے اکثر جانورون کا رنگ کالا ہو لیکن پیٹھ پر سفید لمبی لکیرین ہین دم لمبی اور جھبری ہو یہ جانور آہستہ چلتے ہین اور گندہ بلائی یا سمور کا سا عمدہ طرحدار جسم اور عمدہ خوشنما پوستین نہین رکھتے اور نہ اُنکی برابر گوشت خوار اور دلاور ہوتے ہین یہ اپنی حفاظت کے واسطے ضرورت کے وقت بیٹ کرتے ہین کہ اسکی مکروہ بو سے سب جانور نفرت کرکے دور ہو جاتے ہین تھوڑے ہی کتے ملتے ہین جو اُنکی بو برداشت کر سکتے ہین اور یہ فرق اس تدبیر سے کہ اپنی ناک کو زمین پر لگائے رکھتے ہین اگر اسکی بیٹ کی ایک بوند بھی کسی کپڑے مین لگ جاتی ہو تو وہ ہمیشہ کے واسطے ناکارہ ہو جاتا ہو کیونکہ دھونے اور ہوا کھلانے سے صاف نہین ہو سکتا اور جس گھر مین وہ رکھا جاتا ہو تمام گھر کو بدبو کرتا ہو جزیرہ جاوا اور سوماترا مین ایک دوسری قسم کا بدبو نیولا ہو جو تیلاڈ خواہ میدا اس کہلاتا ہو یہ امریکا کے بدبو نیولون سے کئی باتون مین فرق رکھتا ہو اُسکا سر سور کا سا ہو اور دم نہایت کوتاہ اور وہ تلوے کے بل چلتا ہو

Hakeem Shoukat Ali

بخلاف معمولی نیولون کے کہ وہ انگلیون کے زور سے چلتے ہین اور زمین کو سور کی مانند تھتنی سے کھودتا ہی اسکا جسم گول اور بھاری ہی گردن کوتاہ اور موٹی آنکھین چھوٹی اوپر کو چڑھی ہوئین کان چھوٹے اور بالون سے اکثر پوشیدہ سر کی چندیا اور پیٹھ کی لمبی لکیر اور دم کا سرا ادپے کے رنگ کا ہی اور باقی بدن سیاہی آمیز بھورا اس کے بال لمبے ہوتے ہین بدن کی لمبائی اٹھارہ تسو کی اور دم بارہ تسو کی -

طبیعت - گوشت اسکا تیسرے درجے مین گرم وخشک ہی بعض دوسرے درجے مین کہتے ہین معتدل جانتے ہین

خواص وفوائد - اسکا گوشت مرگی کو مفید ہی استسقا کو دفع کرتا ہی سرد زہرون کو نافع ہی نقرس اور خنازیر کو زائل کرتا ہی درد گردہ ودرد مفاصل کو مٹاتا ہی مقوی باہ ہی جگر کو قوت دیتا ہی ریاح کو تحلیل کرتا ہی سیب کرنے سے خاک اور مکان کو جذب کرلیتا ہی کہتے ہین کہ اگر اسکو ذبح کرین اور بجائے نمک کے دھنیا میسکر اسپر رکھین اور خشک کرکے کھائین تو مرگی اور زہریلے جانورون کے کاٹنے کے لیے سب دواؤن سے بہتر ہی گرم گرم اسکا گوشت باندھنے سے جوڑون اور کمر کا درد دفع ہوتا ہی تحفۃ المومنین مین حکیم میر محمد مومن نے لکھا ہی اسکے ٹخنے کی ہڈی اسکی زندگی مین نکال کر جننے والی عورت کی ران پر باندھ دین تو بچہ آسانی سے پیدا ہو جائے اور صاحب اختیارات نے لکھا ہی کہ اگر یہ ہڈی عورت کے باندھ دین تو حاملہ نہ ہو تذکرہ داؤد انطاکی اور مالا یسع اور جامع ابن بیطار سے بھی اسی دوسرے قول کی تائید ہوتی ہی کہ اذا علق علی المرأۃ لم تحبل نیولے کو ذبح کرکے اسکے پیٹ کو چاک کرکے آلائش سے پاک کرکے روغن زیتون مین اسقدر پکائین کہ بالکل گھل جائے پھر اس تیل کو صاف کرین اور جھان لین اور گٹھیا اور نقرس اور تمام اعضا کے دردون اور بواسیر کے مسون پر ملین تو بہت ہی نفع دے چونکہ سانپ کو مارڈالتا ہی اسلیے اسکا گوشت سموم کا تریاق ہی اور زہرون کو جذب کرلیتا ہی اسکے خون کے سبب سے مرگی اور کنٹھ مالا کو نفع ہوتا ہی بلی اسکو کھاکر کھانے سے بھی مرگی جاتی رہتی ہی **مضر** گرم مزاج واحشا **مصلح** گرم مزاج کے لیے سرکہ کاسنی اور انار ترش اور احشا کے لیے روغن زیتون بابل کے تیل مین پکانا **بدل** موسمار (لوہ)

باب الواو

واق (ع)

بفتح واو وسکون الف وقاف موقوف

صفات وشناخت - پانی کا ایک پرند ہی پانی کے کنارے پر رہتا ہی اکثر مچھلیان شکار کرکے کھاتا ہی رنگ خاکی سیاہی مائل ہی مگر سفیدی بھی مخلوط ہوتی ہی اور سر سیاہ ہوتا ہی ٹھوڑی پر چار پانچ پر نہایت سفید اور نرم اور چکنے اور خوبصورت نیلے پیلے بطور کاکل کے ہوتے ہین اور ایک بالشت کے قریب لمبے ہوتے ہین ان پرون کو اکثر ترک وغیرہ اپنی ٹوپیون پر لگاتے ہین بعض کا قول ہی کہ اسکی شکل بگلے کی سی ہوتی ہی بعض کبوتر کی برابر بتاتے ہین جب پورا جوان ہوجاتا ہی تو اسکی آواز سے واق واق مفہوم ہوتا ہی -

طبیعت - گرم دوسرے درجے مین خشک پہلے درجے مین -

خواص وفوائد - اسکے گوشت مین بہ نسبت دوسرے دریائی جانورون کے بدبو کم ہوتی ہی سرد مزاجون اور

Hakeem Shoukat Ali

بوڑھون کے لیے بہت موافق ہو اور ریاح کو تحلیل کرتا ہو لقوہ اور فالج اور اعصابی امراض اور درد کمر اور بادی امراض کے لیے نافع ہو اسکے گوشت کے کباب اگر اس بچے کو کھلائین جسکے چیچک نہ نکلی ہو تو پھر کبھی نہین نکلتی - **مضر** گرم مزاجون کے ناموافق ہو اور ان مین کرب پیدا کرتا ہو - **مصلح** ترش میوے اور سکنجبین اور گھی اور روغن بادام مین بھوننا اور دھنیا ملا کر پکانا -

وُڈی (ھ)

بضم واو و کسر دال مہملہ مشددہ و سکون یاے تحتانی

صفات وشناخت - ہندوستانی درخت ہو بہت بڑا ہوتا ہو اور تنہ بھی اسکا ضخیم ہوتا ہو پتے آپٹے کے پتون کی طرح ہوتے ہین اور پھلیان سیجنے کی پھلیون کی طرح مگر اُسسے کچھ پتلی ہوتی ہین ان پھلیون کا اچار پانی اور نمک اور رائی کے ساتھ ڈالتے ہین -

خواص وفوائد - امراض چشم کو نافع ہو امراض سمی کو دور کرتا ہو ہڈی کے درد کو مٹاتا ہو -

وڈوتی (ھ)

بفتح واو و تشدید دال ثقیل و فتح واو دوم و کسر تاے فوقانی و یاے معروف سنسکرت پنجابی اور مرہٹی مین دٹ پتری کہتے ہین سنسکرت مین اسکے نام گودھاوتی اور ایراوتی اور شیاما بھی ہین - اسکے درخت بنگال بھوٹان اور مغربی اضلاع ہند کی طرف بہت ہوتے ہین

خواص وفوائد - ان بھوت چکتسا ساگر مین لکھا ہو کہ یہ کسیلی گرم میٹھی اور مقوی ہو - فرج اور مثانہ کے امراض زخم سوزاک جریان تبھری حبس بول اور بھگندر کو مٹاتی ہو اسکے پتون کا جوشاندہ پلانے سے آتشک کے متعلق کے پرانے امراض دفع ہوتے ہین خراب چیزون کے کھانے سے جو بدن کی کیفیت اور حالت بگڑ جاتی ہو اُسوقت مین خون صاف کرنے کے لیے اِسکے پتون کا جوشاندہ پلاتے ہین -

وردھی (ھ)

بضم واو و سکون راے مہملہ و کسر دال مہملہ مخلوط بہا و سکون یاے تحتانی کذا فی المحیط بعض کتابون مین واو کو فتح ہو گھنٹ سنگرہ مین بفتح واو و فتح راے مہملہ و دال مہملہ مخلوط بہا مشدد و مکسور ہو اور آخر مین یا نہین -

صفات وشناخت - اس روئیدگی کی دو قسمین ہین خرد و کلان بڑی قسم کو مہاوردھی کہتے ہین دونون بہت شیرین ہین چونکہ ساون کے مہینے مین پیدا ہوتی ہو اسلیے شراونی وردھی بھی کہلاتی ہو -

فوائد - باد اور صفرا اور گرمی اور تپ خونی کو مفید ہو منی زیادہ کرتی ہو کھانسی پیدا کرتی ہو -

وِرس (ع)

بفتح واو و سکون راے مہملہ و سین مہملہ موقوف فرہنگ انندراج مین ہو کہ عربی کا لفظ ہو اسکو عربی مین حص بضم خاے نقطہ دار و سکون صاد مہملہ بھی کہتے ہین فارسی مین ژرکمانام ہو

صفات وشناخت - ایک چیز ہو جو یمن سے آتی ہو اور پسے ہوئے زعفران کی طرح ہوتی ہو اسکا درخت کپاس یا تل کے درخت کی طرح ہوتا ہو یمن کے باغون مین بوتے ہین جنگلی قسم نہین ہوتی ایکبار پیڑ ہوجانے کے بعد دس برس تک

Hakeem Shoukat Ali

رہتا ہی اسکا پھل درخت پر خود بخود پھٹ کر اُس مین سے ریشے بالون کی طرح سرخی مائل اور زعفران کے مشابہ
نکلتے ہین جنکو بیسکر دور دور ملکون مین لیجاتے ہین اور اس سے کپڑے رنگتے ہین بعض کہتے ہین کہ اسکا پھل تل کیطرح
ہوتا ہی اسکی دو قسمین ایک تو یہی جسکا ذکر ہوا دوسری قسم سیاہ جسے حبشی کہتے ہین بعض کہتے ہین کہ دوسری قسم
سرخ تیرہ ہی جسے ہندی کے نام سے پکارتے ہین مطلق سے مراد پہلی قسم ہی اور یہی عمدہ ہی خاصکر جو تازہ ہو اسکی قوت
چار سال تک باقی رہتی ہی صراح مین جو کہا ہی کہ ورس اسپرک ہی یہ درست نہین ہی بلکہ اسپرک زریر ہی اور ورس سوائے ملک
یمن کے دوسری جگہ کم ہوتا ہی اور مہذب الاسماء مین لکھا ہی کہ ورس زعفران ہی اور یہ بھی غلط ہی اسلیے کہ فقہانے ورس و زعفران
دونون کو علیحدہ علیحدہ تحریر کیا ہی تہذیب الاسماء و اللغات مین ہی کہ ورس ایک روئیدگی ہی جو زرد ہوتی ہی اور یمن مین پیدا
ہوتی ہی اُس سے کپڑے رنگتے ہین۔

طبیعت۔ گرم و خشک دوسرے درجے مین۔

خواص و فوائد۔ اکثر زہرون کا تریاق ہی جسم کو قوت بخشتا ہی نہایت فرحت دیتا ہی خفقان دور کرتا ہی سیاہ داغ زائل
کرتا ہی ریاح غلیظ کو تحلیل کرتا ہی جلا کرتا ہی باہ کو قوت دیتا ہی گردے اور مثانے کی پتھری کو توڑ کر نکالدیتا ہی اسکا لیپ
چہرے کی سیاہی اور چھائین دور کرتا ہی جیب کو نافع ہی **مضر** پھیپھڑہ **مصلح** مصطگی و شہد و کتیرا **بدل** ہموزن زعفران
اور نصف وزن سافج۔ **قدر خوراک** ۴ ماشہ تک۔

ورشان (ع)

بفتح واو و سکون رائے مہملہ و فتح شین معجمہ بروزن سرطان عربی کا لفظ ہی منوچہری کا شعر ہی ؎ تا بر نہم و بر زبر تو ای گل نو دست
تا بر گل بر بار خروش ورشان ست ۔ مستفاد از فرہنگ انندراج

صفات و شناخت۔ ایک پرندہ ہی تیرہ رنگ مائل بہ سیاہی فاختہ سے بڑا مرغی سے چھوٹا کبوتر کی طرح ہوتا ہی مگر دونون مین
رنگ اور آواز کے اعتبار سے فرق ہی کیونکہ ورشان سب ایک رنگ کے ہوتے ہین اور کبوترون کے مختلف رنگ ہوتے ہین
اور صفیر بھی کبوتر سے زیادہ ہوتی ہی اسکو مرغ الہی اور کبوتر کوہی فارسی مین اور الا فاختہ ترکی مین کہتے ہین بعض کہتے ہین کہ
یہ جانور کبوتر اور فاختہ کے جوڑے سے پیدا ہوتا ہی اور بعض کہتے ہین کہ قمری کا نر ہی حجازی کی آواز عمدہ ہی فرہنگ انندراج
مین کبوتر صحرائی بتایا ہی۔

طبیعت۔ گوشت گرم و خشک ہی بعض سرد و تر بتاتے ہین بعض معتدل الحرارت مانتے ہین۔

خواص و فوائد۔ کبوتر کے گوشت سے اسکا گوشت سبک ہوتا ہی اور گرمی اُس سے کم رکھتا ہی فالج کو مفید ہی گردے اور
مثانے اور پشت کی سردی کو دفع کرتا ہی ریاح کو تحلیل کرتا ہی اگر روغن زیتون مین ملاکر پکائین تو شتر مرغ کی چربی کے سے
افعال اس سے صادر ہون اسکا تازہ خون آنکھ مین ٹپکائین تو ظفرہ کو نفع دے اور آنکھ کی چوٹ کو بھی نفع دے اگر
آنکھ مین خون جم جائے تو اس سے تحلیل ہو جاتا ہی اسکا گوشت دست بند کرتا ہی اسکے انڈے کھانے سے جماع کی قوت
بڑھتی ہی۔ **مضر** دیر ہضم ہی ہمیشہ کھانے سے قبض پیدا ہوتا ہی بدخلقی پیدا ہوتی ہی۔ **مصلح** گرم مزاج والے کیلیے چاہیے
کہ سرکے کے ساتھ پکاکر کھائے اور سرد مزاج والے کے لیے نمک مصلح ہی۔

Hakeem Shoukat Ali

ورشانی (ھ)

بضم واو وسکون رائے مہملہ وفتح شین معجمہ وسکون الف وکسر نون وسکون یائے تحتانی اور اسکو ورشبھو بضم بائے موحدہ مخلوط بہا وسکون واو اور ورشناگھو بفتح نون وسکون الف وفتح میم وکاف تازی مخلوط بہا اور ورشبھوک اور گوکھوا بفتح کاف تازی اول وضم کاف تازی دوم وسکون واو وفتح بائے موحدہ مخلوط بہا وسکون الف، ورشہ کمان بھی کہتے ہین

صفات وشناخت - ایک ہندوستانی روئیدگی ہے اسکے پتے گاے کے پانون کی طرح ہوتے ہین اور رنگ سبز وتیرہ ہوتا ہے اور پتے کے درمیان مین سے ایک شاخ نکلتی ہے جسکے سر پر پھول زرد اور بہت خوشنما کانوکے پھول کی طرح ہوتا ہے پھول کی گھنڈی مین بیج تخم کاہو کی شکل کے ہوتے ہین اسکی شاخون اور پتون سے دودھ نکلتا ہے اکثر پانی کے کنارے اور دیوارون اور ویرانون مین پیدا ہوتی ہے اور برسات مین اگتی ہے جاڑون کے آخر تک رہتی ہے -

طبیعت - معتدل ہے -

خواص وفوائد - صفرا کی تیزی کو مفید ہے خون کو روکتی ہے تپ کی گرمی کو شافی ہے منی اور بلغم زیادہ کرتی ہے -

ورگما (ھ)

بفتح واو وسکون رائے مہملہ وفتح کاف فارسی ومیم مشددہ مفتوح وسکون الف

صفات وشناخت - بعض کہتے ہین کہ پیلو کا درخت ہے اور بعض اور چیز بتاتے ہین - دو قسم کا ہوتا ہے سفید وسیاہ رنگ پتے کا رنگ بادامی ہوتا ہے اور ہیئت کسی قدر ورل کے مشابہ ہوتی ہے اسکی ایک قسم کو جباد رگما کہتے ہین یہ قسم ورنگل ملک دکن مین بہت ہوتی ہے اس درخت کی چھال تیز وتلخ ہے -

طبیعت - گرم دوسرے درجے مین اور تری وخشکی مین معتدل ہے -

خواص وفوائد - یہ دوا مخدر ہے درد شکم کو شافی ہے قسم سیاہ کی چھال کھانسی اور استسقا کے لیے بہت مفید ہے سینے اور پھیپھڑے کے اخلاط مین نضج پیدا کرتی ہے -

ورل (ع)

بفتح واو ورائے مہملہ مفتوح وسکون لام

صفات وشناخت - ایک حیوان ہے جسکی ہندی بعض گوہ بتاتے ہین اور گوہ ہندوستان مین مشہور جانور ہے - ورل کا سر موٹا ہوتا ہے اور جلد جلد اسے ادھر ادھر پھیرتا ہے چرم خاکی اور کھردرا اور اسپر زرد نقطے ہوتے ہین شیخ نے لکھا ہے کہ ورل چھپکلی کی شکل پر ہوتا ہے سر اسکا چھوٹا اور دم دراز ہوتی ہے اور سوسمار سے غیر ہے سوسمار جنگل مین رہتا ہے اور سر و بدن گوہ کا ورل کا سا نہین ہوتا طبیعت دونون کی قریب قریب ہے بعض ورل کو سقنقور کی قسم سے جانتے ہین بعض لکھتے ہین کہ ورل کو ہندوستان مین سانڈہ اور موسل سانڈہ کہتے ہین بعض کے قول سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ بسکھپرہ یا گھیرا ہے کہ نہایت زہریلا جانور ہے اور گوہ کی طرح ہوتا ہے مگر اس سے پتلا اور چھوٹا لیکن سانڈے سے بہت بڑا اور بعض محققین نے یون بیان کیا ہے کہ ورل اور سوسمار اور گرگٹ اور چھپکلی اور سانڈا اور بسکھپرہ یا گھیرا سب پیدایش مین قریب قریب ہین اور ورل انکا ایک سا ہے بعض نے ورل اور حردون دونون ایک بتائے ہین حالانکہ حردون بامنی کا نام ہے اور دونون کی شکل مین بڑا فرق ہے سوسمار اور گوہ مین کوئی فرق نہین مصر مین ورل بہت ملتا ہے اور کئی رنگ کا ہوتا ہے اس مین اور سوسمار یعنی گوہ مین دشمنی

Hakeem Shoukat Ali

ہو اور وہ گوہ کو مغلوب کرلیتا ہو شیخ نے مفردات قانون مین کہا ہو کہ ہمارے ملک مین ورل بہت ہین اور گوہ کم ہو عرب کے ملک مین گوہ بہت ہو اور شکل و وضع دونون کی قریب قریب ہو انکی شکل اور وضع سقنقور صغیر کی طرح ہو صرف سر اور پیچھے مین فرق ہو۔ بس ورل کا ترجمہ گوہ صحیح نہو گا ورل ہندوستان مین نہین ہوتا اور وہ موصل سانڈہ سے بھی غیر ہو اور نہ وہ بسکھپرہ ہو ورل کا پنجہ آدمی کا سا ہوتا ہو ورل مائی اور ورل آبی پانی کی گوہ کو کہتے ہین۔

طبیعت ۔ گوشت تیسرے یا دوسرے درجے مین گرم و خشک ہو اور گوہ بہت گرم و خشک ہو۔

خواص و فوائد ۔ اسکا گوشت تمام خواص و فوائد مین سقنقور کا قائم مقام ہو مقوی باہ ہو ریاح کو تحلیل کرتا ہو اسکی چربی اور گوشت سے فربہی آتی ہو اسکا گوشت پیکان تیر و خار کو جذب کرتا ہو اگر کوئی زہریلا کیڑا کاٹ کھائے تو اسکا گوشت باندھنے سے نفع ہوتا ہو کیونکہ زہر کو چوس لیتا ہو اسکی چربی بدن پر ملنے سے مگر حملہ نہین کرتا اسکو چیر کر گنٹھیا لا اور انجیر نیو نہیر باندھنے سے نفع ہوتا ہو دنبلے دریون پر اسکا گوشت لگانے سے انکی رطوبات کو جذب کرلیتا ہو اسکا گوشت بھون کر کھانے سے پرانی کھانسی جاتی رہتی ہو اسکے گوشت کے کھانے سے گردے اور مثانے کی پتھری ٹوٹ کر نکل جاتی ہو اسکی چربی کی مالش سے ذکر موٹا پڑجاتا اور بڑھ جاتا ہو اسکے چمڑے کو جلاکر روغن زیتون کی بیٹ کے ساتھ لگانے سے عضو کا سن ہو جاتا ہو اور صاحب مخزن کہتا ہو کہ عضو سن ہوجاتا ہو اسکا گوہ لگانے سے بالخورہ اور چھائین اور نمش اور داد جاتے رہتے ہین اسکے لگانے سے مسے بھی گرجاتے ہین اس سے آنکھ کا جالا کٹ جاتا ہو اس کام کے لیے رات کو سوتے وقت آنکھ مین لگانا چاہیے اسکو ذبح کرکے مع خون کے روغن مین ڈالکر جوش دین جب گل جائے تو صاف کرکے روغن سر کے گنج پر ملین بہت نفع دیگا اس سے بہتر گنج کے لیے کوئی دوا نہین۔ **مضر** گرم مزاج **مصلح** سرد چیزین **بدل** چربی کا سقنقور کی چربی اور گوہ کا بدل ابابیل کا گوہ۔

ورے ٹریا اور ورے ٹرین (دش)

(ورے ٹریا دل)

صفات و شناخت ۔ خاکی رنگ کا زردی مائل غیر قلمی سفوف ہو بلا بو مگر تاہم خفیف سی مقدار ناک کے پاس آنے سے بشدت خراش ہوتا ہو اور چھینکین آتی ہین ذائقہ بہت تلخ اور نہایت خراشندہ پانی مین حل نہین ہوتا شراب مین حل ہوتا ہو اور ایتھر اور ڈائلیوٹڈ شرابون مین بھی پیچھے سے خفیف سی بھورے رنگ کی رال رہ جاتی ہو ہوا کے مقابلے مین حرارت دینے سے پگھل کر زرد رنگ کا سیال ہوکر اخیر کو جل جاتا ہو اور کچھ باقی نہین رہتا۔

خواص و فوائد ۔ سخت خراشندہ اور مہلک زہر ہو جس سے معدہ اور آنتون مین التہاب پیدا ہوجاتا ہو مقدار مناسب مین دینے سے اینٹی فلوجسٹک سمجھتے ہین خصوصاً نمونیا یعنی پھیپھڑے کی سوزش اور وجع مفاصل مین نہایت کم کھلایا جاتا ہو البتہ بیرونی استعمال زیادہ ہو اعصاب کے دردون اور جوڑون کے پھول جانے مین جو خنازیر کے باعث سے ہو اسکا مرہم مقام ماؤف پر مالش کرنے سے فائدہ ہوتا ہو۔ **مقدار خوراک** ایک گرین کے چودھوین حصے سے بارھوین حصہ تک۔

وسمہ (ف)

بفتح اول وسکون سین مہملہ و فتح میم وسکون ہا۔ کتم (ف) نیلی نیراور کرے لے لی (ھ)

Hakeem Shoukat Ali

صفات وشناخت - ایک روئیدگی ہی سب اس سے واقف ہین جنگلی اور بستانی ہوتی ہی اسکے پتے سکھاکر خضاب کرتے ہین بعض کہتے ہین کہ وسمہ اور نیل کا درخت جدا جدا ہین اور اہل تحقیق نے دونون کو ایک بتایا ہی اور میرا جہانتک قیاس ہی وہ یہ ہی کہ نیل کا درخت دو طرح کا ہوتا ہی بستانی اور جنگلی یا مزروع اور خودرو بس بستانی تو وہ ہی جسکو کھیتون مین بوتے ہین اور پھر سڑا کر نیلا رنگ حاصل کرتے ہین اور جنگلی وہ ہی جو جنگلون مین خود بخود پیدا ہوتا ہی اور اسکو کاٹ کر سکھا کر بالون پر سیاہ کرنے کو لگاتے ہین ریاض الادویہ مین لکھا ہی کہ عصارے کو نیلج اور پتون کو وسمہ کہتے ہین مگر یہ یاد رہے کہ خاص جنگلی قسم کے پتون پر وسمے کا اطلاق ہوتا ہی اسکے پتے میتھی کے پتون سے بہت چھوٹے ہوتے ہین وضع ویسی ہی ہوتی ہی ایک قسم کا درخت گز دو گز تک بلند ہوتا ہی اور دوسری قسم کا درخت چھوٹا اور زمین پر بچھا ہوتا ہی یہ قسم کمیاب ہی پھول باریک اور گلابی ہوتا ہی پھلیان جنکی خمیدہ ہوتی ہین وہ رنگ اچھا دیتا ہی اور جنکی پھلیان سیدھی ہوتی ہین وہ قسم خراب ہی عمدہ خضاب کی پھلی یہانتک چھوٹی دیکھی گئی کہ ڈھینچے کے بڑے دانے کی برابر اور آس پاس سے نوکدار ہوتی ہی یا ہنسراج کے چاول کے دانے کی برابر لمبی اور ذرا اس سے موٹی ہوتی ہی جو ہنسراج کے دانے کی برابر ہوتی ہی وہ خمیدہ ہوتی ہی اور جو ڈھینچے کے دانے کی طرح چھوٹی اور موٹی ہوتی ہی وہ سیدھی ہوتی ہی اور ایک بات یہ بھی سن رکھنا چاہیے کہ جنکی پھلیان چھوٹی ہین اور پتے بڑے ہوتے ہین اسکا رنگ بالون پر جلد آ جاتا ہی اور جنکی پھلیان بڑی ہوتی ہین اور پتے چھوٹے ہوتے ہین اسکا رنگ دو ڈھائی گھنٹے مین آتا ہی - جنگلی کا رنگ تیز ہوتا ہی نر و مادہ بھی اس مین ہوتے ہین نر کا رنگ مادہ سے بالون پر عمدہ چڑھتا ہی جنگلی کے پتون مین خشونت اور سیاہی بستانی کے پتون سے زیادہ ہوتی ہی اور جنگلی مین حدت بھی زیادہ ہی - شرط یہ ہی کہ وسمے کو صبح کو کاٹ کے اسی دن دھوپ مین سکھا کر اور پتے جھاڑ کر شیشے مین بھر کر ہوا سے بچائین کیونکہ نیم خشک رات بھر رہنا اور پھر دوسرے دن دھوپ مین رکھنا اسکو خراب کر دیتا ہی اور مرطوب و سرد ہوا سے مر جاتا ہی بعض دوستون نے مجھے وسمہ بھیجا جسکا رنگ خاکی اور میلا تھا مگر بالون پر سیاہی خوب آئی وجہ معلوم ہوئی کہ انھون نے دھوپ مین سکھایا تھا سایے مین سکھائے ہوے کا رنگ سبز رہتا ہی - ملا سدید نے بالون کے سیاہ کرنے کی دواؤن کے ضمن مین لکھا ہی کہ ہندوستانی وسمہ عمدہ اور تازہ بالون کے سیاہ کرنے مین کرمانی وسمے سے بہتر ہی لیکن کرمانی کا رنگ زیادہ ٹھہرتا ہی اور رنگ بھی اسکا سیاہ بالون کے رنگ کے مطابق ہوتا ہی اور طاوسیت زیادہ نہین رکھتا -

طبیعت - دوسرے درجے مین گرم و خشک ہی وید بھی گرم بتاتے ہین -

خواص و فوائد - بالون کا عام اور مشہور خضاب ہی تجوراً وضماداً زکام کو دفع کرتا ہی بالون پر لگانے سے بالون کو قوی اور سیاہ کرتا ہی بچون کے ناخون مین لگانے سے پسلی کا عارضہ جاتا رہتا ہی اسکا لیپ درد سینہ و گردہ کو مفید ہی ریاح غلیظ کو تحلیل کرتا ہی زخمون کو بھرتا ہی سرخ بادہ کو مٹاتا ہی کنٹھ مالا اور سر کے گنج کو نافع ہی قبض اور جلا پیدا کرتا ہی اسکے بیجون کا تیل ایک ماشہ اگر عورت پی لے تو پھر کبھی حاملہ نہ ہو مجرب ہی کیسا ہی خراب زخم اور پرانا ہو اس کے پتون کے لیپ سے صحت ہوتی ہی اور ورم کیسا ہی سخت ہو تحلیل ہو جاتا ہی وسمہ متعفن زخمون کے لیے نافع ہی اسکا خضاب نمک کے ساتھ درد ریحی و بلغمی و بیضہ و خودہ کو بہت مفید ہی اسکے پتون کا رس نکال کر پینے سے قے بہت آتی ہی جسکو دیوانے کتے نے کاٹا ہو اسکے لیے نافع ہی اسکے پتون کو کچل کر رس لے کر ہموزن تیل کے ساتھ اسقدر

Hakeem Shoukat Ali

جوش دین کہ صرف تیل باقی رہ جاے۔ اسکا بالون پر لگانا انکو بڑھاتا ہی اور گرنے نہین دیتا بواسیر اور مقعد کی بیماریون
اور سردی کے دردون کو نافع ہی۔ اسکے بیج پیسکر آنکھ مین لگانا نزلے کو نہایت نفع دیتے ہین جب اس سے خضاب
کرین تو اول چاہیے کہ بالون کو پانی سے دھوکر مہندی لگائین پھر اسکو دھوکر پسا ہوا وسمہ لگائین بعض اس مین
ترشی اور نمک بھی ملاتے ہین بعض بہت کم مقدار مین مہندی شامل کرکے لگاتے ہین علیحدہ علیحدہ نہین لگاتے
اور بہتر یہی ہی کہ علیحدہ علیحدہ لگایا جاے بعض متداول کتابون مین لکھا ہی کہ چونکہ جنگلی مین حدت زیادہ ہی اسلیے
اسکو نہ لگانا چاہیے کیونکہ ہیجان پیدا کردیگا مگر یہ بات تجربے کے خلاف ہی مین نے تو جتنے خضاب کرنے والے
دیکھے وہ جنگلون اور پہاڑی میدانون ہی سے منگاکر لگاتے ہین بعض آدمی ایسے بھی دیکھے گئے کہ انکی کھال پر
سیاہی آجاتی ہی سب کے نہین آتی البتہ تازہ اور تیز سے کھجلی ہونے لگتی ہی جو نیل کے لگانے سے جاتی رہتی ہی
بلکہ چھانے اور پیسنے کی حالت مین بھی کھجلی پیدا ہوجاتی ہی پرانے کے لگانے سے کھجلی نہین ہوتی۔ وید کہتے ہین کہ
وسمہ تلین ہی تلی کا درد دور کرتا ہی سرخ بادہ اور دمہ اور فساد بلغم اور بادو صفرا و استسقا کو مٹاتا ہی بالون کو قوت دیتا ہی
اور بڑھاتا ہی مگر نسیان اور سرگشتگی پیدا کرتا ہی پیٹ کے کیڑے مارتا ہی۔

وشق (ع)

بفتح واو و سکون شین نقطہ و سکون قاف برہان بفت قلزم فرہنگ فرنگ اور محیط مین بتایا ہی کہ لفظ فارسی ہی مگر
قاف فارسی مین نہین آتا مصر مین اشق بولتے ہین

صفات وشناخت۔ ایک حیوان ہی جو کتے سے بڑا اور تیندوے سے چھوٹا ہوتا ہی اور شکل و رنگ مین تیندوے
کی طرح ہوتا ہی موٹا ہوتا ہی دم ایک بالشت سے کم ہوتی ہی ہندی مین پلنگ تومول کہلاتا ہی بعض کہتے ہین کہ لومڑی کی
برابر ہی اور ترکستان مین ہوتا ہی اور جنگلی ہی۔

طبیعت۔ گرم و خشک تیسرے درجے مین۔

خواص و فوائد۔ اسکا گوشت ریاح کو تحلیل کرتا ہی فالج اور کزاز اور رعشہ کو نافع ہی اسکے پوستین کے پہننے سے بھی
امراض مذکورہ جاتے ہین اور اسکے پہننے سے بہت گرمی پیدا ہوتی ہی بلغم کو مٹاتا ہی سرد مزاج والے کے گردے اور کمر اور مثانے
اور شانے کو قوت دیتا ہی اسکا پوستین ہمیشہ پہننے یا بچھاکر اسپر بیٹھنے سے بواسیر اور نقرس کو نفع پہونچتا ہی بڈھون اور سرد
مزاج والون کو نافع ہی جنکا مزاج گرم ہی یا شراب پیا کرتے ہین انکے مناسب نہین اسکے پہننے سے بدن کا چمڑا باریک ہوجاتا
ہی اور اسکے پہننے کی عادت پڑجانے سے یہ خرابی پڑجاتی ہی کہ بدن سردی کی برداشت کے قابل نہین رہتا اسکے بال جلاکر
پیسکر رکھنے سے پرانے زخم درست ہوجاتے ہین۔

وشل یکرت (سنسکرت)

بکسر واو و سکون شین نقطہ دار و سکون لام و فتح یاے تحتانی و فتح کاف تازی و راے مہملہ و سکون تاے فوقانی
آبابانا اور ہربالی (بنگالی)

صفات وشناخت۔ یہ اکثر ہندوستان کے باغون مین بویا جاتا ہی دکھن اور ممالک متحدہ بنگال برما سیلون
سلہٹ اور ہمالیہ مین کمایون اور گنگا کے مغرب تک پیدا ہوتا ہی اسکا درخت پر چڑھنے والا بڑا جھاڑ ہوتا ہی اسکی چھال

Hakeem Shoukat Ali

خاکی رنگ کی اور چکنی ہوتی ہو اسکی ڈنڈی کے دونون طرف آمنے سامنے انڈے کی شکل کے بلیے پتے لگتے ہین اسکے خوشبودار سفید رنگ پھول لگتے ہین اسکے کچھ لمبا بڑا پھل لگتا ہو اس مین دو خانے ہوتے ہین ان مین بلیے اور گندار بہت سے بیج ہوتے ہین۔

خواص و فوائد۔ اسکا دودھ زخم اور پرانے پھوڑون کی جانبون پر لگایا جاتا ہو بھگندر پر اسکا لیپ کیا جاتا ہو اسکا رس لگانے سے مسّہ جل جاتا ہو پرانے زخم اور ہڈیون کو بگاڑنے والے پھوڑے اور رسولی پر اسکا دودھیا رس لگایا جاتا ہو اسکے لگانے سے ورم گھٹ کے زخم جلدی بھرنے کی صورت بن جاتی ہو۔

وشنکرانت (ھ)

بکسر واو و سکون شین معجمہ و ضم نون و فتح کاف تازی و فتح راے مہملہ و سکون الف و نون غنہ و فتح تاے ثقیل سنسکرت مین نیل پشپی نام ہو

صفات و شناخت۔ ایک صحرائی روئیدگی ہو برسات مین جمتی ہو ایک بالشت سے اونچی ہوجاتی ہو پتے چنے کے پتون کے برابر اور پھول چھوٹا ہوتا ہو جس مین چار پتیان ہوتی ہین رنگ نیلگون کسی قدر سرخی مائل ہوتا ہو اسکے اندر ایک چیز زردی و سفیدی آمیز ہوتی ہو سوکھ کر آسمانی رنگ ہوجاتا ہو پھل اسکا جوار کے دانے کے برابر اور کسی قدر مربع ہوتا ہو اسکے اجزا مزہ دار اور خوشبودار ہین۔

طبیعت۔ سرد پہلے درجے مین یا گرم پہلے درجے مین اور خشک۔

خواص و فوائد۔ تپ ولرزہ کو دفع کرتی ہو بہت تجھو ناتھ جی بیان کرتے ہین کہ اس سے چڑھا ہوا بخار اُتر جاتا ہو اور اگر چڑھنے کو ہو تو نہین چڑھتا پسینہ بھی اس سے آجاتا ہو انھون نے اسکو بہت امتحان کیا ہو تولہ بھر اسکے اجزا پیس کر تین حصہ کرکے پان کے تین بیڑون مین رکھدین ایک بیڑا دو گھنٹے پہلے کھلا دین ایک بیڑا جب بخار کے دورے کا وقت ہو کھلا دین انشاء اللہ آرام ہوجائے گا اور تیسرے کے کھانے کی ضرورت نہ پڑیگی بخار چڑھا ہوا ہو اور اسکو بیڑے مین رکھکر کھلا دین تو پسینہ آکر اُتر جائے گا اور کسی قسم کا صدمہ طبیعت پر نہ ہوگا۔ جریان کو مفید ہو منھ آجاے تو اسکے جوشاندے سے کلیان کرنے سے آرام ہوجاتا ہو اسکا درخت کچل کر پاؤ بھر دودھ مین ملکر صاف کرکے دے مریض کو دینے سے فی الفور نفع ہوتا ہو اسکا ساگ پکا کر کھانا قوت دیتا ہو لاغری اور سنگرہنی کو دور کرتا ہو منھ سے رال بہنے کو بند کرتا ہو آنکھون سے پانی جاری ہونے کو روکتا ہو۔

وشیج (ع)

بفتح واو و کسر شین نقطہ دار و یاے معروف و جیم تازی موقوف منتہی الارب فرہنگ فرنگ مخزن اور منتخب وغیرہ مین یون ہی لکھا ہو۔ محیط مین جو وشیخ سین مہملہ اور خاے نقطہ دار سے لکھا ہو یہ کسی عربی کی کتاب مین معنی مذکور مین نہین ملا برہان قاطع مین لکھا ہو کہ ونسگ بفتح واو و سین مہملہ و سکون نون و کاف فارسی موقوف نام ہو لیمو دارو کا اور وہ ایک روئیدگی ہو کہ پہاڑون مین پتھرون کی درزون مین سے نکلتی ہو اسکے پھول مین سے لیمو کی سی خوشبو آتی ہو اس لفظ کا معرب وشیج ہو (د۔س۔ن۔ج سے)

صفات و شناخت۔ ایک پہاڑی روئیدگی ہو کہ پتھرون کے شگافون مین سے نکلتی ہو اس مین لیمو کی سی خوشبو

Hakeem Shoukat Ali

آتی ہے اسکی لکڑی اتنی سخت ہوتی ہے کہ اس سے نیزے بناتے ہیں اسکے پتے دیکھنے کے پتوں کیطرح ہوتے ہیں شاخیں اسکی پتلی ہوتی ہیں اسکی جڑ گرہ دار ہوتی ہے اور سعد سے مشابہت رکھتی ہے مزہ کسیلا ہوتا ہے زیادہ تر اسکی جڑ ہی مستعمل ہے۔

طبیعت ۔ تیسرے درجے میں سرد و خشک ہے۔

خواص و فوائد ۔ اسکے لیپ سے مواد دوسری طرف پھر جاتا ہے اعضا کو قوت دیتی ہے اگر ہڈی ٹوٹ جاے یا سینے میں ضرب آجاے یا ہڈی اکھڑ جاے یا بغیر اکھڑے ہوے ہڈی جوڑ پر سے ابھر آئے یا عضلہ کچل جاے یا کوئی دوسرے عضو میں چوٹ آجاے تو اسکی خشک جڑ کو بیس کر ۲ ماشہ انڈے کی نیم برشت زردی میں ملاکر کھانے سے نفع ہوتا ہے اگر اسکو اذخر کے ساتھ جوش کر کے عورت کو اس میں بٹھاویں تو رحم سے رطوبات کا نکلنا بند ہو جاے اور خون کا نکلنا بھی رک جاے بواسیر کو بھی اسکا بخور نافع ہے۔

ولب (ع)

بفتح واو و فتح لام و سکون باے موحدہ

صفات و شناخت ۔ ایک روئیدگی ہے جسکے دودھ میں سمیت و حدت ہوتی ہے بعض کہتے ہیں کہ خرنے کا نام ہے اور بعض کہتے ہیں کہ شنجار کا نام ہے مگر ان دونوں میں سمیت کہاں یہ ایک اور چیز ہے جسکا پیڑ ایک گز تک بلند ہوتا ہے پتوں کی وضع زیتون کے پتوں کی سی ہوتی ہے اور بعض مقاموں کے پیڑوں کے پتے اس کے پتوں کا سا ڈول بھی رکھتے ہیں ان پتوں کو توڑنے سے دودھ نکلتا ہے۔

طبیعت ۔ دوسرے درجے میں گرم و خشک۔

خواص و فوائد ۔ اسکے کھانے سے بہت جی متلاتا ہے اور شدت سے قے ہوتی ہے دست بھی کثرت سے آتے ہیں اور خلط خوب نکل کر بدن کا تنقیہ ہو جاتا ہے اور اسکے عجیب و غریب خواص میں سے یہ ہے کہ اگر اسکے اوپر کے پتے اور دودھ اور بیج لیکر کھانے ہیں تو صرف قے آتی ہے دست نہیں آتے اور یہ چیزیں نیچے کے حصے سے لیکر کھاتے ہیں تو صرف دست آتے ہیں قے نہیں ہوتی اور جو دونوں طرف سے ملا جلا کر اجزا کھاتے ہیں تو قے اور دست دونوں آتے ہیں بس اس سے معلوم ہوا کہ یہ اور شجرۃ الراہب ایک چیز ہے کیونکہ اسکا بھی یہی خاصہ بتایا ہے اور اب یہ قول بھی حذاق کا غلط معلوم ہوتا ہے کہ یہ یعنی ولب (بواو) اور الب بکسر الف و سکون لام و باے موحدہ موقوف ایک چیز نہیں کیونکہ یہ لوگ اس بات کی بھی تصریح کرتے ہیں کہ الب بکسر الف اور شجرۃ الراہب ایک چیز ہے اور الب میں یہ بھی بتایا ہے کہ اسکے پتے زیتون کے پتوں کی طرح ہوتے ہیں بہرصورت ایک ہونے کے اسباب تو ظاہر ہیں اگر ایک نہ ہوں تو یہ بھی ہو سکتا ہے۔ ولب (بفتح واو) کو کھانے سے پیٹ کے کیڑے بھی نکل جاتے ہیں اسکو ایسے کھانا چاہیے کہ اول گل بنفشہ کو پانی میں جوش دیں اس جوشاندے میں شہد بقدر ضرورت گھول کر اور ولب بوزن دو ماشہ ملا کر پی لیں اس سے زیادہ نہ کھانا چاہیے کیونکہ غش آجاتا ہے اور آدمی مرجاتا ہے جہانتک ممکن ہو ایسی سخت چیز کے کھانے کا ارتکاب ہی نہ کریں۔ **بدل** لالا کر ایک روئیدگی ہے کہ مکے کی طرف سے لاتے ہیں۔

Hakeem Shoukat Ali

ولما (ھ)

بکسر واو و سکون لام و فتح میم و سکون الف ۔ ڈھلنگو (ھ)

صفات و شناخت ۔ دو قسم کا درخت ہے ایک بے خار دوسرا خار دار بیری کے پتون کی طرح اسکے پتے ہوتے ہین مگر اُنسے ذرا چھوٹے ہوتے ہین پھول زرد اور چھوٹا اور پھل فالسے کی برابر اور اس مین بیج فالسے سے زیادہ ہوتے ہین پھل پک کر مزہ دار اور شیرین ہو جاتا ہے کہتے ہین کہ بے خار قسم نازک اور بامزہ ہے اور خار دار نیز و تلخ ہے بے خار ولما کہلاتا ہے اور خار دار ڈھلنگو ولما ۔

خواص و فوائد ۔ بے خار قسم پھوڑے پھنسی کو نافع ہے پیشاب کے فساد کو مٹاتا ہے پرانے دل کو نافع ہے ہاضمہ قوی کرتا ہے خار دار بھی پھوڑون کی اذیت دور کرتا ہے اگر اسکی جڑ سائے مین سکھا کر سفوف بنا کر ایسے شخص کو دین جسکے پیشاب مین شکر آتی ہو تو جلد دفع ہو جائے ۔

ولوان تر (ھ)

بکسر واو و سکون لام و فتح واو و سکون الف و نون موقوف و فتح تائے فوقانی و سکون رائے مہملہ اور ایک نام اسکا درچیل بھی ہے جس مین واو مفتوح رائے مہملہ ساکن جیم فارسی مکسور یائے تحتانی مجہول اور لام موقوف ہے اجمیر مین کھٹیری کے نام سے پکارتے ہین اس مین کاف تازی مخلوط بہا مکسور اور یائے مجہول اور رائے ثقیل مکسور اور یائے معروف ہے گجراتی مین ویلتر بکسر واو و یائے مجہول و فتح لام و فتح تائے فوقانی و ضم رائے مہملہ نام ہے اور مرہٹی مین ویلتر ور دوسرے واو معروف سے بولتے ہین یہ وہی چیز ہے جسے محیط مین ولتر و بکسر واو و سکون لام و ضم تائے فوقانی و رائے و سکون واو دوم لکھا ہے

صفات و شناخت ۔ کھٹیری کے پیڑ ہندوستان کے مغربی و شمالی اضلاع کے درمیان مین اور ممالک متحدہ و راجپوتانہ و سیلون کے سوکھے پتھریلے پہاڑون مین ہوتے ہین اور گنگا کے کنارے فتح گڈھ تک اور جبلپور کے پاس اور ٹانٹ گڈھ کے پاس میرواڑے کے پہاڑون مین بھی ہوتے ہین اسکا جھاڑ یا چھوٹا درخت ہوتا ہے اس کے سیدھے اور سخت کانٹے لگتے ہین اس کے چھوٹے پتون کے بارہ سے پندرہ جوڑے لگتے ہین جو بھوی آنولے کے پتون کی طرح بلکہ اُنسے بھی چھوٹے ہوتے ہین اسکے اوپر والے پھول جنسے پھل آتے ہین پیلے رنگ کے اور نیچے کے پھول جنسے پھل نہین پیدا ہوتے سفید بیجنی یا گلابی رنگ کے ہوتے ہین اسکے دو سے آٹھ تک پھلیون کے گچھے لگتے ہین وہ پھلیان دو تین انچ لمبی چوتھائی انچ چوڑی اور بے قاعدہ مڑی ہوئی ہوتی ہین ایک پھلی مین دس پندرہ بیج نکلتے ہین انہین سے ایک قسم کا رنگ نکالا جاتا ہے گرمی کے موسم مین اسکے پھول آتے ہین ۔

طبیعت ۔ گرم ۔

خواص و فوائد ۔ یہ ہلکا جریرا ہضم ہونے مین کڑوا قابض اور آتش ہاضمہ کا بڑھانے والا ہے سوزاک پتھری خون کا ریاحی درد عورت کی شرمگاہ کے امراض اور پیشاب کی رکاوٹ مٹاتا ہے اسکی نرم ٹہنیون کو پیسکر دکھتی ہوئی آنکھ پر لیپ کرتے ہین زچہ کی تپ کو مفید ہے ۔

Hakeem Shoukat Ali

ویرومل (ھ)

بکسر واو وسکون یائے تحتانی وضم رائے مہملہ وسکون واو دوم وفتح میم وکسر لام مشدد

صفات وشناخت - محیط میں لکھا ہے کہ کتب میں ماہیت اسکی نہیں لکھی ہے صرف افعال وخواص لکھدیے ہیں۔ تذکرۃ الہند کے مولف نے تحریر کیا ہے کہ ظاہرا چنبیلی کی قسم سے معلوم ہوتا ہے میں اسکے متعلق بیان کرتا ہوں کہ اسکا ایک نام اسپھوتا لکھا ہے اور یہ نام کئی چیزوں میں مشترک ہے منجملہ انکے جنگلی موگرے کا بھی نام ہے پس یہ جنگلی موگرا معلوم ہوتا ہے

منافع - اسکا شیرہ ترش اور کسیلا ہے منھ آنے کو نافع ہے اسکے پتوں کو اونٹا کر کلیاں کرنے سے منھ کے امراض دفع ہوتے ہیں۔

ویگی (ھ)

بکسر واو وسکون یائے تحتانی مجہول وکسر کاف فارسی وسکون یائے تحتانی دوم

صفات ومنافع - تذکرۃ الہند سے معلوم ہوتا ہے کہ کنول کی قسم سے ایک پھول ہے معتدل اور تیز دفرو دار ہے پیٹ کا درد کھو اور دست بند کرتا ہے دل وجان کو خوشی پہونچاتا ہے۔

ویل (ش)

موبل (ھ)

صفات وشناخت - ویل بہت عام طور سے خیال کی جاتی ہے کہ یہ مچھلی ہے کیونکہ وہ سمندر میں پیدا ہوتی ہے اور سمندر میں رہتی ہے اور سمندر ہی میں اپنی غذا بھی پاتی ہے مگر در اصل یہ دودھ پلانے والا دریائی جانور ہے اسکی دم مچھلی کی دم کیطرح ہوتی ہے اس جانور کے پانی میں چلنے کا ذریعہ صرف یہی دم ہے اعضا جو اس جانور کے ہیں تیرنے میں مدد نہیں دیتے بلکہ اسکو الٹ جانے سے بچاتے ہیں مچھلی کے بازو کے بہت ہی مشابہ ہوتے ہیں مگر اسکے مثل مچھلی کے گلپھڑے نہیں ہوتے بلکہ پھیپھڑا ہوتا ہے وہ سانس لینے کی غرض سے بار بار ضرور سطح سمندر پر آجاتا ہے اگر وہ بہت دیر تک پانی میں کم چھوڑا جائے تو غرق ہو جائے یہ جانور چونکہ پانی میں رہتا ہے اور تاہم غرق ہو جاتا ہے اصل مچھلی نہیں اگر اس جانور اور مچھلیوں کی تمام خاصیتوں کا مقابلہ کرکے غور کیا جائے تو معلوم ہو جائے کہ وہ مچھلی سے اسقدر مختلف ہے کہ مچھلی کہلانے کے کسی طرح لائق نہیں یہ جانور سر کو گھما نہیں سکتا کیونکہ اسکی گردن بہت ہی چھوٹی ہوتی ہے یا یہ کہیے کہ اسکے گردن ہی نہیں ہوتی اسکے دانت نہیں ہوتے باوجودیکہ اسکی پوری بارھ لمبائی میں ستر فٹ ہوتی ہے اور کبھی کبھی سو فٹ کی بھی لمبی ہوتی ہے اسپر بھی اسکا حلق یہانتک تنگ ہوتا ہے کہ شاید دس سیر کا ادھ بھی نہ نگل سکے یہ بڑا جانور سمندر کا لعاب اور مچھلیوں کے انڈے کھاتا ہے اسکا دل بین فٹ چوڑا ہے اور سب سے بڑی شریان جو دل سے متعلق ہے وہ ایک ایسے نل کے مانند ہے جسکا قطر فٹ بھر کا ہو اسکا منھ ایک بڑی چھلنی کے مانند ہے اور ہر جبڑے میں دانتوں کی جگہ ایک شئے ہے جس سے ولائتی چھتریوں کی تیلیاں بنتی ہیں یہ ایک قسم کی ہڈی لیکن بہت نرم لچکیلی جس میں ٹوٹنے کا خطرہ نہیں یہی دانتوں کی جگہ ہے درخت کی جڑ کی طرح ہوتی ہیں لیکن تالو تک آگے بڑھکر ایک ایک میں کئی شعبے نکلتے ہیں جو لمبے اور تیلے جھالر کیطرح نظر آتے ہیں اسکا تالو گنبد نما ہے پس یہ تیلیاں جھالر کی برابر چھوٹی اور بڑی ہیں جو تیلیاں منھ میں آگے کی طرف ہیں وہ تین چار فٹ لمبی ہونگی اور جو عین تالو میں ہیں وہ دس فٹ اسیطرح سب کی سب برابر زبان تک جھالر کی طرح آویزاں ہیں

Hakeem Shoukat Ali

اور ایسی ہڈیان اُسکے جبڑے مین نوک تک ہوتی ہین بس جب یہ سمندر مین چلتا ہے تو منھ کو کھولے ہوے اور اُسکی ایک جست مین سمندر کے پانی کے ہلورے سے ہزارون مچھلیان اور لعاب جھالر نہ کور مین پھنس جاتے ہین اور یون ہی وہ اپنی خوراک بغیر اپنی محنت و تشویش کے حاصل کرتی ہے اکثر اُسکی زبان بیس فٹ لمبی اور دس فٹ چوڑی اور اسپنج کے مانند نرم و لچیلی ہوتی ہے اسکی کھال تین تہ کی ہوتی ہے پہلی بیرونی بغیر بال کے کھال دوسری وہ کھال جس مین مادہ ہوتا ہے جو کہ اس جانور کو ایک روغن بخشتا ہے تیسری اصلی کھال بہ شکل ریشون کی عجیب جالی کے ہوتی ہے اور جس مین بہت سا روغن زیادہ رہتا ہے یہ آخری تہ چربی کہلاتی ہے اسکی شنائی مین اختلاف ہوتا ہے کہ چند انچون سے لے کر دو فٹ تک ہوتی ہے اسکی دم ایک خوفناک چیز ہوتی ہے بڑی ویل مین پانچ یا چھ فٹ کی ہوتی ہے اور اکثر بیس فٹ سے زیادہ چوڑی ہوتی ہے گرین لینڈ مین بڑی ویل ہوتی ہے اسکی پوری بڑھ لمبائی مین ستر یا اسّی فٹ تک ہوتی ہے اور بیچون بیچ مین ہر چہار طرف سے ناپنے سے تیس یا چالیس فٹ اوپر کا رنگ کالا اور نیچے کا سفید ہوتا ہے جبکہ اتنی بڑی چیز شکار ہو سکتی ہے تو ایلس بفتح الف و کسر لام و سکون یائے تحتانی و سین مہملہ مین صاحب محیط کا یہ لکھنا کہ وہ اتنی بڑی مچھلی ہے کہ شکار نہین ہو سکتی لا یعنی ہے۔ پروفیسر ملر صاحب نے برسون کے تجربے کے بعد ویل کا دودھ دوہنے مین پوری کامیابی حاصل کی ہے پروفیسر صاحب موصوف نے پچاس ویلون کو پال رکھا ہے اور اُن کے دودھ دوہنے کے لیے ایک خاص کل ایجاد کی ہے ویل کا ہاتھ سے دوہنا نا ممکن ہے کیونکہ ایک ویل دن بھر مین ساٹھ یا ستر من دودھ دیتی ہے کون شخص ہے جو ہاتھ کی طاقت سے اتنا دودھ دوہ سکے۔

خواص و فوائد۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ویل کا دودھ نہایت ہی شیرین مفرح گاڑھا اور خوش ذائقہ ہوتا ہے یہانتک کہ ان صفات مین یہ دودھ جزیرۂ جوزی واقع یورپ کی گائے سے بھی بدرجہا اعلیٰ ہوتا ہے مکھن بھی خوب دیتا ہے۔ علم کیمیا کے طریقے سے یہ معلوم ہوگیا کہ اس دودھ مین دافع امراض کے وہی اجزا زیادہ تر پائے جاتے ہین جنکے باعث لوگ کاڈ لور آئل استعمال کرتے ہین جن لوگون نے اِس دودھ کا استعمال کیا ہے وہ بتاتے ہین کہ یہ دودھ تمام دودھون سے زیادہ عمدہ ہے۔ ویل کا بھیجا کھانے سے سل اور سینے کے زخم کو اور سینے کی جھلیون کو نفع ہوتا ہے۔

ویلی ری اے نیٹ آف سوڈیم (ش)

(سوڈی آئی ویلی ری اے ناس (ل)

صفات و شناخت۔ سوڈا کے سولیوشن اور ویلی ری اینک ایسڈ سے یہ نمک تیار کرتے ہین سفید رنگ کی خشک ڈلیون مین ہوتا ہے شراب مقطر مین حل ہو جاتا ہے۔

منافع۔ مقوی اور دافع تشنج ہے ایک گرین سے پانچ گرین تک مقدار خوراک ہے۔

ویلے ری اے نیٹ آف زنک (ش)

(زنسائی ویلی ری اے ناس (ل)

صفات و شناخت۔ سلفیٹ آف زنک اور ویلی ری اے نیٹ آف سوڈیم سے تیار کرتے ہین چمکدار سفید رنگ کی طبقدار قلمین ہوتی ہین موتی کے مانند آبدار اور ذائقہ دھاتی یہ نمک سرد پانی یا ایتھر مین حل نہین ہوتا لیکن گرم پانی اور شراب مطلق مین حل ہو جاتا ہے۔

Hakeem Shoukat Ali

خواص و فوائد - مقوی ہے تشنج دفع کرتا ہے اعصاب کے درد میں نہایت مفید دوا ہے جبڑے کے عصبی درد میں اور سر گھومنے میں نفع ہوتا ہے اختناق الرحم کے مرض میں اس سے بڑا نفع ہوتا ہے مرگی دکزاز میں بہت نافع ہے پیٹ میں کرم ہونے سے جب تشنج پیدا ہو تب بھی اسکو دیتے ہیں مرض جریان میں بہت نافع دوا ہے **مقدار خوراک** ایک گرین سے تین گرین تک گولی بنا کر کھلاتے ہیں۔

ویلیسوین ریہانی نذوم (ش)

(ویلیے ریانی ریہائی زودا دل)

صفات و شناخت - بانجھ کی قسم سے ایک درخت ہے اسکی جڑ سے صحرائی درخت کی جڑ زیادہ موثر ہے چھوٹی سی سیدھی گرہ ہے میلی زرد بھورا پن لیے ہوئے اور آسانی سے ٹوٹ جانے والی ہیں باچارانچ لمبی ہوتی ہے اور اندر سے رنگت جڑ اور ریشون کی سفیدی مائل بو تیز خاص طرح کی جو جڑ کو سکھلانے کے وقت ظاہر ہوتی ہے ذائقہ تلخ ناگوار کافور کا سا پانی کے ہمراہ کشید کرنے سے ایک سیماب طبع روغن دیلی ری انک ایسڈ حاصل ہوتا ہے یہ روغن اس جڑ میں فیصدی ایک حصہ پایا جاتا ہے اور دیلی ری انک ایسڈ پر تاثیر اس دوا کی منحصر ہے اور یہ ایک بڑا عمدہ وتیزاب ہے جست اور لوہے کے اوکسائڈون اور کونین کے ہمراہ نہایت مفید اور سریع الاثر نمک اس تیزاب سے بنتے ہیں۔

خواص و فوائد - دافع تشنج اور محرک ہے اختناق الرحم میں نہایت عمدہ دوا ہے دورے کے وقت اور نیز راحت کے زمانے میں اسکا استعمال کیا جاتا ہے بعض مریضون کو معاً فائدہ ہوتا ہے اور بعض کو کچھ عرصے کے استعمال کے بعد درد سر کو جو اختناق الرحم کے مرض کے باعث سے ہو بہت جلد فائدہ ہوتا ہے مرگی میں بھی اس دوا کو مفید سمجھتے ہیں اسکا نمک زنک کے ساتھ زیادہ تر فائدہ بخشتا ہے دیوانگی میں بھی جو خصوصاً اختناق الرحم کی وجہ سے ہو اس دوا کے ٹنکچر سے نفع ہوتا ہے **مقدار خوراک** - بطریق سفوف دس گرین سے بیس گرین تک۔

باب الہا

ہاتھی (ھ)

بفتح ہا و سکون الف و کسر تاے فوقانی مخلوط بہا و یاے معروف اور صرف تاے فوقانی سے **ہاتی** بھی لکھتے ہیں۔

گج (ھ) پیل (ف) فیل (ع)

صفات و شناخت - کچلیان اور کاٹنے والے دانت ہاتھی کے مطلق نہیں ہوتے لیکن اسکے عوض میں بڑے بڑے نمود کے دانت ہوتے ہیں باری تعالی نے ان جانورون کو ناک کے بدلے ایک سونڈ بخشی ہے وہ ایسی لمبی ہے کہ منہ کے آگے بڑھ کے سب چیزون کا امتیاز کرتی ہے ناک اور منہ ایک ساتھ بنائے گئے ہیں مگر جب ہاتھی کے نتھنے منہ سے اتنی دور واقع ہوے تو گویا تزیب بے موقع نظر آئی اس حالت میں باری تعالی نے کیا حکمت دکھلائی کہ ان جانورون کو ناک کے بدلے ایک سونڈ بخشی جو ایسی لمبی ہے کہ منہ کے آگے بڑھی اور پھیلی ہے اور وہی سب چیزون کا امتیاز کرتی ہے اور وہ بڑھنے گھٹنے اور گھمانے کی طاقت بھی رکھتی ہے اس سونڈ میں دو نتھنے ہیں اور نتھنون پر ایک انگلی ہے اور نیچے کی طرف ایک گلٹی ہے جس سے انگوٹھے کا کام نکلتا ہے اسکی سونڈ ایک عجیب مخصوصیت رکھتی ہے کہ اگر ضرورت ہو تو ایک سوئی بھی

Hakeem Shoukat Ali

اُٹھالے - جدید تحقیقات سے یہ بات معلوم ہوئی کہ ہاتھی کی سونڈ مین تقریباً چار ہزار پٹھے ہین انھین کی بدولت اُسکی سونڈ مین یہ قوت موجود ہی کہ وہ بڑے بڑے درختون کو جڑ سے اُکھاڑ کر پھینک سکتا ہی اور نہایت بھاری پتھرون کو ایک مقام سے لاکر دوسرے مقام پر رکھدیتا ہی۔ صاحب مجمع البحرین نے غلطی سے ہاتھی کی سونڈ کو ٹھوس جانا ہی اگر ہاتھی کی گردن بہت چھوٹی نہ ہوتی تو نمود کے دانتون کا سنبھالنا کمال دقت کا باعث ہوتا سونڈ گردن کی لمبائی کے سبب فوائد بخشتی ہی البتہ اسکے سر کی ہڈیان جس جس جگہ مین ہوسکا جالدار بنائی گئین تاکہ سبک ہون ہاتھی دو قسم کا ہوتا ہی ایک ہندوستانی دوسرا افریقانی دونون کے دانت مین فرق ہی چنانچہ افریقہ کے ہاتھی کے منھ مین دو نمود کے دانتون کے سوا چار چار داڑھین ہین اور ہندوستانی کے صرف دو اسکے سوا افریقہ کے ہاتھی کا سر گول ہوتا ہی اور نمود کے دانت بڑے بڑے ہین اور کان ایسے ہین کہ کندھے تک کو چھپائے رکھتے ہین علاوہ اسکے داڑھون کی سطح مین فرق ہی کہ ہندوستانی کی داڑھون کے خط سطح ہوتے ہین اور افریقانی کے لوزی صورت اسکے سوا ہندوستانی ہاتھی کے ناخن پچھلے پاؤن کے چار ہین اور افریقانی کے تین ہین دونون کے دانتون کا یہ حال ہی کہ پہلی سال کے پانچوین یا ساتوین مہینے دودھ کے نمود کے دانت نکلتے ہین مگر جب تیرھوین چودھوین مہینے مین ٹوٹ جاتے ہین تو دو مہینے بعد وہ نمود کے دانت نکلتے ہین جو عمر بھر قائم رہتے ہین مگر داڑھونکا اور حال ہی کہ آٹھ بار ٹوٹتی ہین لیکن اس طور پر کہ جب پرانی داڑھ گھس گئی اور نئی پیدا ہونے لگی تو کہنہ کو بڑھا دیتی ہی ایسا کہ اُسکی گھسی ہوئی سطح مع جڑ بدن مین جذب ہوجاتی ہی اور نئی داڑھین جو نکلتی ہین وہ پرانی سے بڑی ہوتی ہین لیکن اُن داڑھونکا یہ حال ہی کہ چودہ خطی داڑھ پرانی داڑھ کے سبب جو گھستی جاتی ہی بالکل ایک ساتھ نہین دکھائی دیتی ہی پہلے فقط دو تین خط نظر آتے ہین اور باقی مسوڑون مین چھپے رہتے ہین یہی سبب ہی جو بعض نے مقرر کیا ہی کہ چار چار داڑھین ہوتی ہین اسلیے کہ اُنھون نے کچھ کہنہ کے اور کچھ نئی کے خط دیکھے ہتنی کے نمود کے دانت بہ نسبت ہاتھی کے چھوٹے ہین اُنکا بھیجا انسان کے بھیجے سے تھوڑا سا بڑا ہی لیکن بہ نسبت اُسکے بدن کے انسان کا بھیجا ایک ہی بمقابلہ بائیس کے اور ہاتھی کا پانسو کے مقابلے مین فقط ایک ہی ہتنی ایک ہی بچہ جنتی ہی جس مہینے اور کچھ دنون کے بعد اُنکے میل کی عادت مثل گھوڑے کے ہی اسکی بابت مشہور یہ ہی کہ پالتو ہتنی بچہ نہین دیتی اور یہ تحقیق کے خلاف ہی میرے سامنے کی بات ہی کہ اودے پور مین پالتو ہتنی اور ہاتھی کا میل کراکر بچے لیے ہین اسکی دو پستان بغلین جیسے پر ہوتی ہین اسکے بچے کی عادت ہی کہ منھ کے ایک کونے اور نمود کے دانت سے دباکر دودھ پیتا ہی اسکے پچھلے پاؤن مین جسطرح جوڑ ہوتے ہین اگلے پاؤن کے درمیان مین جوڑ نہین ہوتے بس جب بیٹھتا ہی تو پہلے اگلے پاؤن آگے بڑھاتا ہی اسکے بعد پچھلے پاؤن سمیٹتا ہی اس حیوان کو گرمی کی برداشت نہین جسوقت تپ آتی ہی تو بہت جلد مر جاتا ہی عمر آدمی کی سی پاتا ہی ہاتھی دکھن کے جنگل مین بہت اچھا ہوتا ہی ہمالیہ کی ترائی مین جو پکڑا جاتا ہی وہ ایسا بڑا اور اُسکا چہرہ اتنا ابھرا نہین رہتا بعض پرانے ہاتھی کے دانت کے اندر سے ایک چیز گول موتی کی طرح نکلتی ہی اُسکو اہل ہند گج موتی کہتے ہین۔

آصف الدولہ والی لکھنؤ کے پاس سب سے بڑا ہاتھی جو نیپال کے جنگل سے پکڑا گیا تھا ساڑھے دس فٹ اونچا تھا مگر اسکاٹ صاحب کے لکھنے سے دریافت ہوا کہ اُنھون نے اُس جنگل مین بارہ فٹ اور دو انچ تک اونچا ہاتھی سنا تھا روس کے بادشاہ پیٹر کو ایران کے بادشاہ نے جو ہاتھی تحفۃً بھیجا تھا اور جسکی کھال ابتک وہان کے عجائب خانہ مین رکھی ہی سولہ فٹ اونچا تھا آجکل ہاتھی کی صرف دو قسمین پائی جاتی ہین ہندوستانی اور افریقانی مگر ہمالیہ کے دامن مین کوہ سوالک پر سات قسم کے ڈھانچے نکلے ہین [illegible] ہاتھی

Hakeem Shoukat Ali

ہوتا تھا جسے میمتھ کہتے تھے جسکی گردن پر لمبی بال ہوتی تھی اور تمام بدن میں بڑے بڑے اور گھنے بال ہوتے تھے سنہ ۱۸۶۴ع
مین ناموت نامی جزیرہ نما مین دریائے لینہ کے کنارے سے دبا ہوا ایک ہاتھی ملا تھا جو روس کی دہرا لسلطنت کے
بادشاہی تحفہ خانہ مین رکھدیا گیا ہے اسکا قد اونچائی مین نو فٹ چار انچ ہے اور دانت کو چھوڑ کر لمبائی مین سولہ فٹ چار انچ
دانت اوپر کی طرف گھومے ہوئے اور لمبائی مین ساڑھے نو فٹ اور وزن اُنکا ساڑھے چار من تھا کھال ایسی بھاری
تھی کہ چار حصون مین سے تین حصون کو دس آدمی مشکل سے بیجا سکے بال زمین پر بہت پڑے تھے جنھین جمع کیا تو
اٹھارہ سیر تھے - امریکہ مین بعض جگہ برف کے نیچے مردہ میمتھ دبے ہوئے نکلے ہین چونکہ برف کے اندر کسی جسم مین کون
و فساد نہین ہوتا اسلیے سب لاشین زندہ کے مثل صحیح وسالم تھین اس حیوان کے جسم کا طول بیس فٹ اور قد کی بلندی
بیس فٹ تھی تمام بدن پر ونبر اور سرخ رنگ کے لمبے لمبے بال آنکھین لمبی کان چھوٹے سونڈ بھی بہت لمبی دانت زیادہ
سے زیادہ دہنک پانچ گز لمبے پائے گئے ہین - علم حیوانات کے علمانے تحقیق کیا ہے کہ یہ حیوان گرم ملک کا ہے جس زمانے مین
ملک امریکہ گرم تھا میمتھ بھی زندہ تھا مگر زمین پر موسم ہمیشہ بدلتے رہتے ہین جب یہان سردی زیادہ ہوئی اور برف گرنے
لگا تمام نسل نابود ہوگئی اُسی زمانے کی مردہ لاشین برف مین دبی ہوئی نکلتی ہین میمتھ کی زندگی کے زمانے کو طوفان نوح
علیہ السلام سے پہلے قیاس کرتے ہین ملک افریقہ کے صوبہ کانگو مین ایک نئی قسم کے ہاتھی کا پتہ لگا ہے قد و قامت مین
یہ ہاتھی ہمارے دیکھے ہوئے ہاتھیون سے آدھا ہے اور لطف یہ ہے کہ یہ ہاتھی خشکی و تری پر یکسان طور پر چل پھر سکتا ہے
اسکے دانتون کا وزن پندرہ سیر ہے برسلز دارالسلطنت بلجیم کے عجائب خانے مین اس دریائی ہاتھی کا چمڑا اور پنجر رکھا ہوا ہے

طبیعت - سرد و خشک وید گرم بتاتے ہین -

خواص و فوائد - چونکہ اسکے گوشت مین خشکی بہت زیادہ ہے اسلیے کھانے کے لائق نہین کیونکہ معدے کی قوت کو خراب
کر دیتا ہے - اور بہ مشکل ہضم ہوتا ہے اسکے پتے کو آنکھ مین لگانے سے جالا پیدا ہوتی ہے اور بینائی مین نور آتی ہے جالا کٹ جاتا ہے اسکا ناخون بھی
گھسکر لگانے سے جالا کٹ جاتا ہے اسکا پیشاب پینے سے عورت حاملہ ہوتی ہے زادغریب مین لکھا ہے کہ دو تولہ گیارہ ماشہ یا ۲ تولہ ۸ ماشہ
کی مقدار مین ہاتھی کا پیشاب جماع سے پہلے یا جماع کے بعد پینا اس کام کے لیے مفید ہے ہاتھی کی لید ۳ ماشہ میں کر شہد
مین ملا کر اسی مقدار مین چار بختے تک بناتے رہین تو کبھی حاملہ نہ ہو اسیطرح اسکو فرج مین رکھنے سے بھی عورت بانجھ ہو جاتی
ہے اور یہ عجیب بات ہے کہ پیشاب اور دانت مین حمل رہنے کی تاثیر ہے اور لید مین بانجھ بنانے کی یہانتک کہتے ہین کہ جس
درخت مین پھل آتے ہون اسپر اُسکی لید لگا دینے یا باندھنے سے پھر کبھی پھل نہین آتا اسکی کھال کو پاس رکھنے سے
دبائی تپ کو صحت ہوتی ہے اسکی کھال جلا کر موم روغن مین ملا کر ناصور اور اُن زخمون پر جو مندمل نہ ہو سکتے ہون لگانا
مفید ہے اور یہ جلی ہوئی کھال پاخانے سے فارغ ہونے کے بعد مقعد پر مل لینے سے خون بواسیر بند ہو جاتا ہے اور بغیر
جلی ہوئی کھال سے دھونی لینا بھی نافع ہے - اسکی لید کی دھونی سے حشرات الارض بھاگتے ہین اسکی لید کے لیپ
سے جھائین اور جلد کے نشان جاتے رہتے ہین - وید کہتے ہین کہ ہاتھی کا گوشت شیرین ہے ہضم کے وقت مزے مین تلخی
آجاتی ہے اور گرم و سبک ہے فساد باد و منی کو دفع کرتا ہے اعضا کو قوت دیتا ہے آنکھ کا نور زیادہ کرتا ہے صفرا و بلغم پیدا کرتا ہے

ہتھنی کا دودھ

وید کہتے ہین کہ شیرین اور سرد و گران اور مقوی ہے آنکھ کا درد مٹاتا ہے بعض وید کہتے ہین کہ بدن کو مضبوط کرتا ہے تھوڑا سا

Hakeem Shoukat Ali

گرمی کو کم کرتا بھوک گھٹاتا ہے سردی پیدا کرتا ہے باہ اور بدن کو قوت دیتا ہے سفید ہتھنی کا دودھ یرقان کو مفید ہے تپ کو دور کرتا ہے خون بڑھاتا ہے۔

ہاتھی دانت

صفات۔ مشہور چیز ہے شیخ نے شفا میں لکھا ہے کہ ہاتھی کے دو دانت جو منھ سے باہر نکلے ہوتے ہیں یہ دانت کی جنس میں سے نہیں ہیں بلکہ اندھے سینگ ہیں کہ اوپر سے تلے کو اتر آئے ہیں اور دانت اُسکے تمام منھ کے اندر ہوتے ہیں یہ قول شیخ کا عجیب وغریب ہے اور تحقیق کے بالکل خلاف ہے اسلیے کہ ان نمود کے دانتوں کا سر سے کوئی تعلق نہیں ہوتا یہ منھ سے نکلے ہیں بہت سے جانوروں کے منھ میں نمود کے دانت بھی ہوتے ہیں اور کھانے کے دانت بھی مثلاً کستوریا ہرن اور سور وغیرہ۔ ہندوستان میں صرف ہاتھیوں کے نمود کے دانت ہوتے ہیں ہتھنیوں کے نہیں ہوتے افریقہ کا ہاتھی اگرچہ قد میں چھوٹا ہوتا ہے مگر نر و مادہ دونوں کے نمود کے دانت ہوتے ہیں۔

خواص وفوائد۔ ۱ ماشہ ہاتھی دانت کا برادہ ماء العسل یا شہد کے ساتھ کھانے سے حافظہ وفہم کو قوت پہونچتی ہے اور پانی یا ادویۂ مناسب کے ساتھ خون کے دستوں اور خون کے جریان کو قطع کرتا ہے درد مفاصل و درد پہلو کو دور کرتا ہے شراب یا ماء العسل کے ساتھ ایک ہفتہ تک کھانا مفید ہے بانجھ عورت حیض سے فارغ ہونے کے بعد اسکا فرزجہ استعمال کرے تو حمل رہنے کے لیے مفید ہو اور عورت کو چاہیے کہ حیض سے فارغ ہونے کے بعد تین رات متواتر ہم ۔ ماشہ ہاتی دانت کا برادہ اور ۹ ماشہ مصری پھانکے اور چوتھی رات شوہر سے ہم بستری کرے حمل رہجائے گا۔ علاج الغربا میں لکھا ہے کہ سات روز پھانک کر ساتویں روز مرد سے ہم بستری کرے اور پودینے کے پانی کے ساتھ چند روز پینے سے کوڑھ کو بڑھنے سے روکدیتا ہے ہاتھی دانت کے برادے کے ہمو زن لوہے کا برادہ پیسکر بواسیر کے مسوں پر برکنا مفید ہے جس عضو میں ہڈی کی کرچ ٹوٹ کر رہگئی ہو اسپر ہاتھی دانت کا برادہ باندھنے سے نکل آتی ہے اسکا مہرہ گلے میں لٹکانے سے صرع اور ام الصبیان کو نفع ہوتا ہے اسکو باریک پیسکر آنکھ میں لگانے سے جلا پیدا ہوتی ہے اور بصارت میں قوت آتی ہے ہاتھی دانت کو جلاکر اسکی خاک بھیڑ کے گھی میں ملاکر مرہم بنائیں اور جس جگہ کے بال اُڑ گئے ہوں یا اُڑتے جاتے ہوں اُس جگہ کو کسی تلخ جوشاندے سے خوب صاف دھوکر اس مرہم کو لگائیں اور ہفتے میں دوبار اُس جگہ کی حجامت بنوائیں بال جم آئینگے ہاتھی دانت کو جس رنگ کا رنگنا منظور ہو اُس رنگ کی باناث کی دھجیاں اور ایک ٹکڑا پھٹکری کا لے کر آدھ سیر پانی میں جوش دیں جب رنگ نکل آئے تب باناث کے ٹکڑے نکال کر ہاتھی دانت کا ٹکڑا یا کھلونا اُس میں ڈالیں تھوڑی دیر میں جو رنگ باناث کا ہوگا اُسپر آجائے گا اگر بیر وح الصنم کی جڑ کے ساتھ ہاتھی دانت کو جوش دیں تو نرم ہوجائے۔

ہاتھی سُنڈا (ہ)

بفتح ہا و سکون الف و کسر تائے فوقانی مخلوط بہا و یائے معروف و ضم شین نقطہ دار و سکون نون و فتح دال ثقیل و سکون الف گو بنگالے میں نون کا غنہ تلفظ ہے اسکو گجراتی اور سنسکرت اور مرہٹی میں ہست شنڈی تائے فوقانی کے کسرے سے اور سنسکرت میں شری ہستنی تائے فوقانی کے کسرے سے اور شنڈی بھی کہتے ہیں۔

صفات ومنافع ہو۔ یہ چھوٹے پودے ہندوستان میں [illegible] جگہ اور خاصکر گجرات میں [illegible] ہوتے ہیں یہ [illegible]

Hakeem Shoukat Ali

چرپری اور گرم تاثیر رکھنے والی ہو اسکے پتون کا سفوف دو ماشہ سے دس ماشہ تک بخار چھوڑانے کے لیے دیا جاتا ہو مسوڑدون کی سوجن یا چھالے مٹانے کے لیے اسکے پتون کے رس کا لیپ کرتے ہین مُنہ کے اوپر کی پھنسیان مٹانے کے لیے اسکے پتون کے رس کا لیپ کرنا چاہیے اسکے پتون کے رس کو لگانے سے زخم اور پھوڑے صاف ہو جاتے ہین اور جلدی بھر جاتے ہین اسکے پتون کے رس کو ارنڈ کے تیل مین ڈال کر اوٹائے بچھو کے ڈنک پر لگانے سے زہر اُتر جاتا ہو یا گل کتے کے زہر کو اُتارنے کے لیے اس تیل کا استعمال نہایت نفع بخش ہو۔

ہارسنگھار (ھ)

بفتح ہا و سکون الف و راے مہملہ موقوف و کسر سین مہملہ و خفاے نون و فتح کاف فارسی مخلوط بہا و سکون الف و راے مہملہ دوم موقوف اسکو ہرسنگھار بھی کہتے ہین فارسی کی کتابون مین اسیطرح لکھا ہو مگر ہندی کی کتابون مین ہارڈوری اور ہندی کا محاورہ صرف کاف فارسی کے ساتھ لکھا ہو گجرات مین شیالی شین نقطہ دار مکسور کے ساتھ بولتے ہین۔ سنسکرت مین پارجاتک راے مہملہ کے کسرے اور تاے فوقانی مشدد مفتوح کے ساتھ اور پراجاتک کہتے ہین مرہٹی مین شیولی شین نقطہ دار کے کسرے سے نام ہو۔

صفات و شناخت۔ ایک ہندوستانی درخت ہو جو بندرہ بیس فٹ اونچا ہوتا ہو جسکے تنے اور ڈالیون کی چھال پر سفید رنگ کے نقطے بطور گاؤزبان کے ہوتے ہین اور پتے سبز ہوتے ہین اور پھول کی ڈنڈی کا رنگ سرخ زعفرانی ہوتا ہو اور اس مین سفید پتیان لگی ہوتی ہین اسکے پھول شام کو کھلتے ہین اور صبح کو گر جاتے ہین بیج گول اور چپٹے ہین اسکی ڈنڈیون سے اکثر کپڑے رنگتے ہین اسکے بیج اور پتے دواؤن مین مستعمل ہین اسکے پُرانے پتے ماگھ مین گر جاتے ہین اور چیت بیساکھ مین نئے آجاتے ہین اور پھول زیادہ تر برسات مین لگتے ہین لیکن بارہ مہینے ہی لگتے رہتے ہین حکیم شریف خان کے بیان سے ثابت ہو کہ ہارسنگھار کو ہڈجوڑا بفتح ہا و سکون دال ہندی و ضم جیم تازی و سکون واو و راے ثقیل مفتوح و سکون الف بھی کہتے ہین کیونکہ اس سے بالخاصیت ٹوٹی ہوئی ہڈی جُڑ جاتی ہو اور حکیم ابو القاسم نے ہڈجوڑا مین لکھا ہو کہ اسکو ہڈسنگھار بھی کہتے ہین اور وہ ہارسنگھار ہو اور یہ بالخاصیت ٹوٹی ہوئی ہڈی کو جوڑ دیتا ہو یہان یہ نہ سمجھنا چاہیے کہ جس چیز کو ہرجور کہتے ہین اور ہارجوڑ اور ہرجوڑی کے نام سے بھی پکاری جاتی ہو وہ اور ہرسنگھار ایک ہو کیونکہ ہارسنگھار کا بڑا درخت ہوتا ہو موٹے موٹے ڈالے لگتے ہین اور ہرجوڑ کی بیل ہوتی ہو ڈالیان پتلی پتلے اور بڑے موگرے کی شاخون کی طرح ہوتی ہین اور ان لوگون نے ہارسنگھار کو ڈال ہندی کے ساتھ لکھا ہو نہ راے ہندی کے ساتھ البتہ ہارجوڑ پہلے ڈال ثقیل کے ساتھ پنجابی اور مارواڑی مین ہرجوڑ کی بیل کا نام ہو بہرصورت ہڈ کو ہاڈ کا مخفف ہی مانا جاے تب بھی دونون نباتات کے چہرے علحدہ علحدہ ہین ایک بڑا درخت ہو دوسری قسم بیل ہو۔ صحیح وجہ تسمیہ یہ ہو کہ ہارسنگھار کی کلیون اور پھولون سے ڈورے مین ہار پروتے ہین اور زینت کے لیے اسکو پہنتے ہین سنگھار زینت اور آرایش کے معنی مین ہو۔

طبیعت۔ حکیم شریف خان وغیرہ کے قول سے پتے اور چھال سرد ثابت ہین اور حکیم غلام امام کے نزدیک پتے گرم ہین اور پھول کی ڈنڈی دوسرے درجے مین گرم و خشک ہو اور پھول کی سفید پتیان سرد ہین۔

خواص و فوائد۔ چھ سات ماشہ کو ملین یعنی نرم پتے جیسکہ پھوڑے سے اور ادرک کے رس کے ساتھ پینا پُرانی تپ کو

Hakeem Shoukat Ali

دفع کرتا ہی مگر دہی اور دودھ اور گھی اور تیل اور گوشت اور مچھلی سے پرہیز کرنا چاہیے اور یہ جتنے مرکب تیون کو بھی نافع ہین انکے ضماد سے داد جاتا رہتا ہی مگر ذرا سوزش معلوم ہوتی ہی اور چھائین اور چھیپ بھی دفع ہوجاتی ہی پھول کی سفید پتیان گرم مزاج والے کے دل کو توت دیتی ہین حرارت دفع کرتی ہین اور پھول کی ڈنڈی جو گرم ہی مقوی باہ ہی اسکے بیجون کو پانی مین پیسکر اس پانی مین سر دھونے سے سر کی بھوسی دور ہوجاتی ہی اسکا پھول پینا فساد خون اور خونی بواسیر کو نافع ہی اسکا گوند اور خر مقوی باہ ہی اسکی چھال باریک کاٹ کر اور پانچ کالی مرچون کے ساتھ پانی مین پیسکر بواسیر کے لیے پینا مفید ہی اسکے بیج مقشر کرین کہ سفید گودا نکل آئے انہین سے تولہ بھر لے کر اور مرچ سیاہ تین ماشہ ملاکر اور دونون کو پیسکر چنے کے دانے کی برابر گولیان باندہین اور ہر روز صبح کو تین ماشہ ہمراہ پانی کے ایک ہفتہ تک کھائین تو بواسیر خونی اور بادی دونون جاتی رہین اسکی ڈنڈیون کے رنگ کا رنگا ہوا کپڑا پہننے سے یرقان دور ہوجاتا ہی ہندی کے نگھنٹون مین لکھا ہی کہ اسکے پھولون کا جوشاندہ پلانے سے گنٹھیا مٹتی ہی پرانی تپ مٹانے کے لیے تیون کے رس مین شہد ملاکے پلانا چاہیے دھیمی تپ مین اسکے تیون کا جوشاندہ پلانے سے وہ بادی کا مرض دور ہوتا ہی جو کسی دوا سے نہ جاسکے فساد صفرا مٹانے کے لیے اسکے تیون کے رس مین مصری ملاکے پلانا چاہیے اسکے رس مین شہد ملاکے پلانے سے سوکھی کھانسی جاتی رہتی ہی مونیر اور ہارسنگھار کے تیون کا جوشاندہ پلانے سے تپ صفرادی جاتی رہتی ہی اسکے تیون کے رس مین نمک ملاکے پلانے سے پیٹ کے کیڑے مرتے ہین اسکے تیون کا رس دافع صفرا مین شکم پھجگردا اور مقوی ہی اسکے تیون کا جوشاندہ بچون کو پلانے سے پسینہ ہوکے بخار اتر جاتا ہی اسکے تیون کا خیسانده پلانے سے پیشاب زیادہ آتا ہی۔ اسکے تازہ تیون کو دال یا کڑھی بناتے وقت اُن مین ڈالتے ہین اسکے کھانے سے طاقت آتی ہی اسکے تیون کا جوشاندہ پلانے سے اُدک پرمیہ دفع ہوتا ہی اسکے پھولون کی سفید پتیان لے کر اُن مین دوگنا بورہ (شکر سفید) ملاکر مرتبان مین بھرکر ۴۰ دن کو تھے پر رکھدیوین اس گلقند کو دو تولہ ہمیشہ صبح کو کھانے سے دل مین طاقت آتی ہی اور گرمی کا خفقان زائل ہوتا ہی اسکی کونپلین اور سات کالی مرچین پیس چھان کے پلانے سے حیض مین مقدار سے زیادہ خون کا نکلنا بند ہوتا ہی اسکے تیون کو پیسکر لیپ کرنے سے داد جاتا رہتا ہی اسکی چھال کو تیل کانجی اور سیندور نمک کے ساتھ پیسکر لیپ کرنے سے آنکھ کے امراض جاتے رہتے ہین اسکے ایک تولہ بیج اور تین ماشہ کالی مرچ کو پیسکر چھان کر گولیان بناکر تین ماشہ تک سرد پانی کے ساتھ دینے سے بواسیر دور ہوتی ہی اسکے خوشبودار پھولون مین سے خوشبودار تیل اور نیلا رنگ نکالا جاتا ہی۔

ہارون

بروزن قارون

صفات وشناخت۔ ایک پرند ہی کہ رات کو نہین سوتا اور نہ پیٹ بھرکر کھاتا ہی اور تمام رات بولتا ہی کیونکہ اپنی آواز سے مزہ پاتا ہی دن مین اپنے کھانے کی تلاش رکھتا ہی اور خاموش رہتا ہی۔

خواص وفوائد۔ اسکے گوشت کو کھانے سے عورتون کا جوبن بڑھتا ہی اور بھاری آتی ہی پہلوان آدمی بھی اسکے کھانے سے موٹا ہوجاتا ہی اسکا بھیجا سکھا کر سات رتی کی مقدار مین لیکر بادام کے تیل مین گھول کر سعوط کرنے سے رات مین نیند نہین آتی اور دماغ مین شراب پینے والے کی کیفیت پیدا ہوجاتی ہی ضعف باصرہ دشتہا والا اسکا

Hakeem Shoukat Ali

جگر کھائے تو فائدہ ہو۔

ہاسیمونا (نبطی)

بفتح ہا و سکون الف و کسر سین مہملہ و سکون یائے تحتانی و ضم میم و سکون واو و فتح نون و سکون الف اس کو ہایمونا بھی کہتے ہیں۔

صفات وشناخت۔ اسکی ماہیت مین اختلاف ہی (۱) بعض کہتے ہین کہ فلفل کی ایک قسم ہی (۲) بعض کے نزدیک بخور مریم ہی جسکی ہندی ہتا جوڑی بتاتے ہین (۳) بعض کہتے ہین کہ عرطنیثا ہی (۴) ابوبکر بن وحشیہ نے بیان کیا ہی کہ ایک روئیدگی ہی کہ زمین پر ایک گز تک بلند ہوتی ہی اس مین پتے نہین آتے اسکی شاخون پر جنبید اور روان ہوتا ہی اسکی جڑ خربوزے کی طرح گول اور خرد طلی ہوتی ہی اسکے تلے ایک رگ ہوتی ہی جو زمین مین ایک بالشت تک گھسی ہوتی ہی جس قدر اس رگ کا حصہ اوپر ہوتا ہی وہ موٹا ہوتا ہی اور جو اندر بڑھتا جاتا ہی وہ دبلا پڑتا جاتا ہی یہانتک کہ سب سے آخر کا حصہ بال کی طرح باریک ہوتا ہی اسکا رنگ سیاہ ہوتا ہی اور اس موٹی جڑ کا رنگ خاکی بیاہی مائل اسکا چھلکا موٹا اور کھردرا ہوتا ہی اسکے اندر سفید گودا ہوتا ہی (۵) بعض نے لکھا ہی کہ اسکی ساق بلند ہوتی ہی اور اسپر جنبید اور رطوبت اور روان ہوتا ہی شاخین پتلی اور پتے ننھے اور چھوٹے سے کانٹے کی طرح ہوتے ہین جڑ کی رنگت سیاہ ہوتی ہی اور شلغم کی طرح موٹی ہوتی ہی اس جڑ کو کچا اور پکاکر دونون طرح کھاتے ہین مزہ دار ہی اور تھوڑی سی تیزی رکھتی ہی۔

طبیعت۔ گرم دوسرے درجے مین اور خشک پہلے درجے مین بعض نے گرم و تر جانا ہی۔

خواص وفوائد۔ اخلاط غلیظ مین لطافت پیدا کرتی ہی اسکے کھانے سے دل اور حافظہ طاقت پاتے ہین بدن تندرست رہتا ہی کھانسی کو شافی ہی تلی۔ سینہ۔ گردہ اور مثانے کا درد دفع کرتی ہی زیادہ تر یہ جڑ نینوے کے ملک مین ہوتی ہی وہان کے آدمی اسکی جڑ اور شاخین پکاکر سرکہ اور روغن زیتون مین ملاکر کھاتے ہین کبھی ایسا کرتے ہین کہ اسکی جڑ اور شاخون کو اول نمک اور پانی کے ساتھ آبالتے ہین دوبارہ سادہ پانی کے ساتھ جوش دیتے ہین پھر سکھاکر پیس کر تھوڑا سا جو کا آٹا ملاکر روٹی پکاکر کھاتے ہین سات دن تک لگاتار اسکو کھانے سے آخر تک طاقت بنی رہتی ہی دل اور پشت کو قوت حاصل ہوتی ہی جو بچہ پانون نہ چل سکتا ہو اسکے جوشاندے مین اسکو نہلائین یا اسکی دھونی اسکے پیرون کو دین جلد چلنے لگے گا اسکے جوشاندے سے بچے کا بدن دھونے سے طاقت آتی ہی اسکے کھانے سے غذا ہضم ہوتی ہی مقوی باہ بھی ہی یہ اسکے خواص عجیبہ ہین کہ اگر مرد اسکو کھانے کے بعد عورت سے صحبت کرے تو لڑکے کا حمل رہے لڑکی کا نرہے بدھ کے دن کپڑے مین باندھکر سورج کے نکلنے سے پہلے بچے کے باندھ دیا جائے گا بعرضہ اسکو نظر لگے گی نہ جادو کا اثر ہوگا۔

ہالون (ھ)

واو معروف سے پنجاب مین بولتے ہین اور واو مجہول سے تمام ہندوستان کا لفظ ہی۔ تخم سپند ان و اسفند سفید و شیتر

(ت) حرف (ع)

صفات وشناخت۔ ایک روئیدگی کے بیج ہین جو باغون اور جنگلون مین پیدا ہوتی ہی جنگلی مین سے بعض کا درخت ساقدار ہوتا ہی بیج اسکا مونٹھ کے بیج سے بڑا اور پھول زرد اور نہایت تیز ہی اسے خردل بری کہتے ہین اور بعض پیپل مین ساق نہین ہوتی اسکا پھول سرخ ہوتا ہی اس مین خردل بری کی سی تیزی نہین ہوتی اور بستانی مین سے بعض کا بیج سفید

Hakeem Shoukat Ali

ہوتا ہے حرف بابلی بھی ہے بعض کا بیج طولانی اور سرخی و زردی و سیاہی مائل اسے حب الرشاد کہتے ہیں بعض کا بیج اس سے بھی چھوٹا ہوتا ہے جب مطلق ہالون یا حرف بولتے ہیں تو یہی قسم مراد ہوتی ہے اسکے پتے نرم اور باریک ہوتے ہیں عوام اسکو ہالم اور چندسر اور چند سور بھی کہتے ہیں عمدہ قسم بستانی ہے اور خاصکر حرف بابلی بہت بہتر ہے جب اسکو بھگوں لیتے ہیں تو مغلیا سا ہو جاتے ہیں اور ترہ تیزک کی جنس سے ہے تالیف شریف میں لکھا ہے کہ ہالون ایک دانہ ہے چھوٹا سا تخم بالنگ سے بھی چھوٹا ہوتا ہے مگر اس سے موٹا ہوتا ہے اور رنگ سرخ ہوتا ہے اور یہ معلوم ہوتا ہے کہ گویا غبار آلود ہے ان بھوت چکنسا ساگر میں لکھا ہے کہ اسکو مارواڑی زبان میں اسالو اور گجراتی میں اشیو بولتے ہیں۔
اسکے سو تولے بیجوں میں سے ساڑھے نو تولے تیل نکلتا ہے اور سرسوں کے تیل کی طرح ہوتا ہے۔

طبیعت۔ بستانی دوسرے درجہ میں گرم ہے پہلے درجے میں خشک ہے جنگلی گرم تیسرے درجے میں خشک دوسرے درجے میں وید بھی گرم و خشک بتاتے ہیں۔

خواص و فوائد۔ یہ بیج مقوی باہ ہیں آلۂ تناسل میں استادگی پیدا کرتے ہیں جسم کو فربہ کرتے ہیں بلغم کو قے کے ذریعہ سے نکالتے ہیں مدر بول و شیر ہیں ریاح کو تحلیل کرتے ہیں انکا لیپ سیاہ داغ اور چہرے کی سیاہی صاف کرتا ہے چھیپے اور داد کو نافع ہے انکو نہار پینے سے بغلوں کی بدبو دفع ہو جاتی ہے بستانی سے جنگلی میں قوت زیادہ ہے خاصکر قوت باہ و تحریک باہ و نعوظ میں بدرجہا بڑھا ہوا ہے حب الرشاد کو انڈے کی زردی کے ساتھ کھانے سے بدن فربہ ہوتا ہے باہ میں قوت آتی ہے اسکو گرم پانی کے ساتھ پینے سے بلغم بذریعہ قے کے دفع ہوتا ہے۔ وید کہتے ہیں کہ ہالون کے بیج مقوی باہ ہیں بدن کو قوت دیتے ہیں اور خون کو صاف کرتے ہیں ہچکی اور باد و بلغم کو نافع ہیں دستوں کو بند کرتے ہیں فساد خون سے جو امراض ہوتے ہیں ان میں بہت نافع ہیں اسکے استعمال سے تلی وغیرہ بڑھے ہوئے اعضا اپنی اصلی حالت پر آجاتے ہیں سردی کی وجہ سے جو کوئی عارضہ ہو جاتا ہے اسکو مٹانے کے لیے اسکا جوشاندہ پلانا چاہیے اسکا جوشاندہ پینے سے معدے کا درد دفع ہوتا ہے اور معدے میں کچھ قوت آجاتی ہے حاملہ عورت کو اسکا جوشاندہ کبھی نہ پلانا چاہیے اسکے بیجوں کو کوٹ کر کاغذی لیموں کے رس میں ملا کر لیپ کرنے سے ورم تحلیل ہو جاتا ہے یہ ہلکی اور ملین ہے اسکے استعمال سے آنو دست رک جاتے ہیں اسکا جوشاندہ پلانے سے زکام دفع ہوتا ہے جن امراض میں سرسوں کام دیتی ہے ان امراض میں ہالون بھی نافع ہے سوزش اور کھجلی پیدا کرنے والی چیزوں کے زہر کو اتارنے کے لیے اسکے بیجوں کا گاڑھا لعاب نکال کے پلانا چاہیے کیونکہ یہ ان زہریلے ذروں پر غلاف کی طرح لپٹ جاتا ہے اور معدے اور انتڑیوں کی سطح کے اوپر ایک قسم کا ڈھکن بنا دیتا ہے اسکے بیجوں کا لعاب ببول کے گوند کی جگہ کام میں آسکتا ہے اسکے پیڑ کی ٹہنیاں و ڈنٹھل کے پلانے سے دمہ اور سوکھی کھانسی دفع ہوتی ہے اسکے شربت سے بواسیر کا خون رک جاتا ہے اسکی جڑ کے سفوف کی پھنکی دینے سے پاخانے کی بار بار حاجت کا ہونا جاتا رہتا ہے اسکو اونٹا کے پلانے سے سب بدن میں پھیلا ہوا آتشک کا نقصان مٹ جاتا ہے اسکے بیجوں کو دودھ میں اونٹا کے پلانے سے عورتوں کا دودھ بڑھتا ہے اسکا جوشاندہ بنانے کا یہ قاعدہ ہے کہ دو تولہ نیم کوب ہالون کے بیج اور پونے چار ماشہ نیم کوب میتھی ساڑھے بارہ چھٹانک پانی کے ساتھ بند برتن میں دس منٹ تک اونٹا کے چھان لینا چاہیے۔ **مضر** درد سر اور برص اور جذام پیدا کرتی ہے نظر کم کرتی ہے خون کو جوش میں لاتی ہے مواد کو رجوع کرتی ہے۔ **مصلح** کتیرا دودھ کاسنی سرکہ اور خرفہ **بدل** پیاز کے بیج تودری کا جڑ کے

Hakeem Shoukat Ali

بیج اور گندنے کے بیج مقدار خوراک بستانی ایک تولہ ۔ ماشہ تک اور جنگلی ۱۰ ماشہ تک دیدیجون کا جرم ۲۔ ۳ ماشہ تک اور جوشاندہ ۲۔ ۳ تولہ سے ۴ تولہ تک لکھتے ہین۔

ہُدہُد (ع)

بضم ہردو ہا وسکون ہردو دال مہملہ ۔ مرغ سلیمان دیوبک دیپو دوپ وشانہ سرک (ف) کُٹ کُٹ بڑھئی اور کٹھنگ بڑھیا (ھ)

صفات وشناخت - ایک پرندہ ہو مشہور اسکے سر پر پرون کا تاج ہوتا ہو اور بدن کے تمام پرون پر بہت سے نقش اور خط مختلف رنگون کے اور زرد وسیاہ نقطے ہوتے ہین - یہ جانور بدبو ہو -

طبیعت - دوسرے درجے مین گرم وخشک ہو -

خواص وفوائد - اسکا گوشت جنگلی پرندون کے گوشت سے کیفیت مین قوی ہو اسکو سوئے کے ساتھ پکاکر شوربا پینا اور کھانا سدہ کھولتا ہو قولنج اور بیچش کو مفید ہو گردہ اور مثانے مین جمے ہوے خون کو تحلیل کرتا ہو اسکا تازہ دل گھی مین تل کر شہد کے ہمراہ کھانے سے ذہن اور حافظے کو قوت حاصل ہوتی ہو اور دل کو خشک کرکے پیسکر شہد مین ملاکر کھانے سے باہ کو قوت پہونچتی ہو اسکا دل کھانا ام الصبیان کو بھی نفع پہونچاتا ہو اسکا گوشت کھانا اور دل چابنا اور آنکھین پاس رکھنا بالخاصیت نسیان کو نافع ہو اسکے پتے یا خون کو آنکھ مین لگانے سے جالا کٹ جاتا ہو حکیم میر محمد مومن نے تحفۃ المؤمنین مین لکھا ہو کہ اگر ناخن ہُدہُد کے اپنے ہاتھ اور پاؤن کے ناخنون کے ہمراہ مٹی کے برتن مین جلا مین اور پیسکر کسی شربت یا شیرینی مین ملاکر جس شخص کو کھلا مین مطیع اور فرمانبردار ہوجاتا ہو زاد غریب مین لکھا ہو کہ ہُدہُد کا شوربا اور گوشت بالخاصیت قولنج کو دفع کرنے مین ابن زہر کہتا ہو کہ اگر اسکے پرون کی دھونی مکان مین کیجاے تو حشرات الارض بھاگ جائین اور اسکی آنکھ آدمی اپنے پاس رکھے تو جنون سے مامون رہے اسکے خون کو سکھاکر سوسن کے ساتھ پیسکر تلون کے تیل مین ملاکر بالون پر لگاوین اور ایک گھڑی تک لگا رہنے دین پھر دھو ڈالین تو سیاہ اور گھونگر والے ہوجاتے [illegible] پلکون کے پر وال اکھیڑکر اسکا پتہ وہان لگاوین تو پھر نکلنا موقوف ہوجاے -

ہربی (ھ)

بکسر ہا وسکون راے مہملہ وکسر باے موحدہ وسکون یاے تحتانی بعض نے بفتح اول لکھا ہو

صفات وشناخت - میر بہاء الدین نے لکھا ہو کہ ایک ہندوستانی درخت کی جڑ ہو اس سے بھی ایک قسم کی سنمونیا پیدا ہوتی ہو کشمیر کے پہاڑون مین کثیر الوجود ہو دو قسم کی ہوتی ہو ایک سیاہی مائل دوسری سفید اور لمبی ہوتی ہو تلین تین عدد کے گچھے نکلتے ہین ہر عدد جدوار کی برابر مگر غیر مخروطی ہوتا ہو -

طبیعت - سیاہ گرم وخشک چوتھے درجے مین اور سفید گرم وخشک تیسرے درجے مین -

خواص وفوائد - سیاہ قسم سخت زہر ہو دو رتی چنے کی برابر بھی بہت سے دست دیکر مار ڈالتی ہو اور اسکے کھانے سے بیچش اور جلن اور پیٹ مین گرمی پیدا ہوجاتی ہو اور ہاتھ پاؤن مین تشنج ہوجاتا ہو اسکا علاج مسطح کرنا چاہیے جسطرح بچھناگ کھانے ہوے کا کرتے ہین اور یہ قسم استعمال کے قابل نہین سفید قسم بھی چھ رتی کے مقدار مین ہلاک کردیتی ہو اور وہی عوارض پیدا ہونے ہین جو سیاہ سے ہوتے ہین اگر کسی قسم کا زہر کھاے تو اسکو دینے سے دستون کی راہ [illegible]

Hakeem Shoukat Ali

نکل جاتا ہے تمام زہروں کے ضرر کو بالخاصیت دفع کرتی ہے جب اسکو اکھیڑیں تو چاہیے کہ چہرے کو بچائیں اسلئے کہ بخارات اسکے پہونچکر نور اور ورم آجاتا ہے - **مقدار خوراک** - ۲ رتی سے پونے دو ماشہ تک -

ہرتال (ھ)

بفتح ہا و سکون راے مہملہ و فتح تاے فوقانی و سکون الف و لام موقوف اور اہل پنجاب و گجرات راے مہملہ کی جگہ دال ثقیل سے تلفظ کرتے ہیں - زرنیخ اصفر (ع)

صفات وشناخت - معدنی چیز ہے گندھک کی طرح یہ بھی پیدا ہوتی ہے مگر اس میں مادہ ارضی اور رطوبت ثقیل زیادہ ہے اور جوہر ناری گندھک کی بہ نسبت کم ہے اسلیے گندھک کی طرح آگ پر بھڑک نہیں اٹھتی اسکی پانچ قسمیں ہیں - زرد سرخ - سفیدی مائل - سبز اور خاکی جسے سیاہ بھی کہتے ہیں - بہتر زرد طلائی ہے جسپر ابرک کی طرح اوراق سے ہوں اور براق ہو اسکو زرنیخ ورقی اور بدخشی کہتے ہیں اور ہندی میں ہرتال طبقی بولتے ہیں - سرخ قسم میں سے وہ بہتر ہے جو صاف شنگرف کی طرح ہو جلدی ٹوٹ سکے اور نہایت بدتر اس میں سرخ اور ثقیل اور بہت موٹی ہے اور سبز و سفید اسکی طرح ردی نہیں بعض کہتے ہیں کہ سبز اور سیاہ سب میں بدتر ہیں استعمال کے قابل نہیں بعض سفید قسم کو بہت تیز اور قوی جانتے ہیں اور اسکی سمیت کو لاعلاج کہتے ہیں بعض گمان کرتے ہیں کہ سفید ہرتال سرمۂ سفید ہے پچاس برس سے زیادہ اسکی قوت رہتی ہے سرخ و زرد قسمیں مراہم میں داخل ہیں - ہندی کی کتابوں میں لکھا ہے کہ ہرتال آٹھ قسم کی ہوتی ہے ان میں سے تین قسم کی ہرتال یہاں ملتی ہے (۱) گوذنتی (۲) طبقی (۳) مٹیا - ان میں سے طبقی اور گوذنتی دوا اُنکے استعمال کے کام میں آتی ہے - گوذنتی ہرتال سفید رنگ کی ہوتی ہے مگر بالکل سفید نہیں ہوتی بلکہ کچھ میلی سفید اور گاے کے دانت کیطرح ہوتی ہے اور اسکی ابرک کے مثل پترے ہوتے ہیں - جلی ہوئی ہرتال کو بہت لطیف اور نہایت سمی بتاتے ہیں مگر جب خوب جل جاے تو بہتر ہے ایسی خرابی نہیں رہتی -

طبیعت - زرد تیسرے درجے میں گرم و خشک ہے اور شیخ نے گرم تیسرے درجے میں اور خشک چوتھے میں لکھا ہے اور سرخ چوتھے درجے میں گرم و خشک ہے اور صحیح یہ ہے کہ دونوں مساوی ہیں اور زرد کو بھی بعض چوتھے درجے کے اول میں گرم و خشک بتاتے ہیں اور سیاہ چوتھے درجے میں گرم و خشک ہے اور سبز تیسرے درجے کے وسط میں گرم و خشک ہے اور سفید تیسرے درجے کے اول میں گرم و خشک ہے بعض اسی درجے میں سرخ کو بھی لکھتے ہیں اور بعض کہتے ہیں کہ سفید قسم سرد ہے اور وید ہر قسم کی ہرتال کو گرم و تر سمجھتے ہیں -

خواص و فوائد - بد گوشت اور زائد گوشت اور مسے کو کاٹتی ہے کھجلی کے نشانوں اور داغوں کو دور کرتی ہے بالخورہ کو مفید ہے جوئیں پڑ جائیں تو اسکے لگانے سے دور ہو جاتی ہیں یہ بیماری میں بہت لگائی ہے اخلاط میں جلا پیدا کرتی ہے پیٹ کے کیڑوں کو مار کر نکالتی ہے سر کے گنج کو دور کرتی ہے بالوں کو اڑاتی ہے ناک کے زخم کو مفید ہے آنتوں میں خراش پیدا کرتی ہے جہانتک ہو اسکے کھانے سے بچیں اگر ہرتال کو دودھ میں گھول کر رکھدیں تو جو مکھی اس میں پڑے یا اسپر سے گذرے مرجاے اگر عضو میں خون مر کر نشان رہ جاے تو اسکے لیپ سے جاتا رہتا ہے ہر قسم کا کیڑا اس سے مرجاتا ہے چونے میں ملاکر اور پانی میں گھول کر لگانے سے بال اڑا دیتی ہے زرد ہرتال کو زفت میں ملاکر بدن پر لگانے سے جوئیں مرجاتی ہیں اور روغن زیتون کے ساتھ ملاکر لگانے سے بھی یہ فائدہ ہوتا ہے اسکے لگانے سے ناخن کا برص بھی جاتا

Hakeem Shoukat Ali

رہتا ہے چربی اور روغن کے ساتھ سر کے گنج اور خارشت پر لگانا مفید ہے بدبودار پھنسیان جنسے پیپ جاری ہوا سکے لگانے سے جاتی رہتی ہین سرخ ہرتال کو موم کے ساتھ ملاکر کان مین ٹپکائین تو اونچے سننے کو نفع دے اگر کان کے جڑ کے ورم پر اسکو لگائین تو تحلیل کردے اگر زرد ہرتال بچے کے تازہ پیشاب مین گھول کر بالون کو مونڈ کر ان کی جڑون کے مقام پر لگاوین تو پھر کبھی بال پیدا نہون اگر ہرتال کی برابر مغز بادام و مغز چلغوزہ اور صنوبر کا گوند لے کر اور سب کو ملاکر بوزنے دو ماشہ اس مین سے آگ پر ڈال کر اسکا دھوان ایک نے کے ذریعہ سے نہار حلق مین کھینچین بعد اسکے مغز بادام اور گیہون کے نشاستے اور مکھن سے حریرہ تیار کرکے پی لین تو پرانی سرد کھانسی اور دمہ کو کئی بار کے عمل سے صحت ہو اگر بوزنے دو ماشہ زرد ہرتال اور اسی قدر زردی بیضہ مرغی کے تین انڈون کی نیم برشت زردی مین ملاکر کھالین تو ہر قسم کے دمے کو صحت ہو سوارتی سرخ ہرتال شہد مین ملاکر چاٹنے سے آواز صاف ہوتی ہے اسکو روغن گل اور موم مین ملاکر بواسیر کے مسون پر لگانے سے بہت فائدہ ہوتا ہے گاے کے گھی مین پیسکر اسکا دھوان کرنے سے سانپ اور بچھو بھاگ جاتے ہین اگر کسی صحیح عضو پر اسکو لگا دیا جاے تو چھائین پیدا ہو جاے اسلیے کہ یہ شدت کے ساتھ اندر سے مواد کو ظاہر جلد کی طرف کھینچ لیتی ہے اصلاح اسکی یہ ہے کہ چاول بھگو کر اور پیسکر وہان لیپ کرین یا کسوم طین کبھی ہرتال کو آنچ دے کر اڑاتے ہین اور وہ سرخ ہو جاتی ہے اسکو شرار کہتے ہین کیونکہ شرار آتش کی طرح براق ہوتی ہے یہ نہایت تیز اور قاتل ہے اسکے کھانے سے آنتون مین شدت سے مروڑ ہوتی ہے زخم پڑجاتا ہے اسکی اصلاح اور علاج یہ ہے کہ گرم پانی اور تل کا تیل یا روغن بادام ملاکر خوب قے کرائین پھر جانون کے بیج اور نشاستہ وغیرہ پلائین کبھی شہد کا پانی صعتر کے ساتھ پلاتے ہین - اور حقنہ کرتے ہین خاصکر جب کہ آنتون مین زخم پڑجاے کبھی اس سے کھانسی بھی پیدا ہو جاتی ہے اور اسکے مناسب علاج کرتے ہین کبھی جملہ عوارض مین فربہ مرغی کا شوربا روغن بادام اور تازہ دودھ اور اسپغول و تخم خطمی و بہدانہ وغیرہ کے لعاب دیتے ہین اڑائے ہوے ہرتال سے سنکھیا کے زہر کے سے عوارض پیدا ہو جاتے ہین حق یہ ہے کہ اسکی تمام قسمین کھانے کے قابل نہین - ابن زہر کہتا ہے کہ ہرتال اور گاے کی چربی کی دھونی سے حشرات الارض بھاگ جاتے ہین گدھے کے پیشاب مین بھگو کر اور سایے مین خشک کرکے کسی مقام پر لگایا جاے تو وہان نہ جمین حی العالم کا عصارہ اور ہرتال سرخ اور بیل کے پتے اور پھٹکری سے مرہم بناکر ہاتھ کو لگالین تو نہ جلین ہرتال اور نوشادر کو پانی مین تر کرکے سکھاکر پرند کو کھلادین تو حرکت نہ کرسکے ہرتال زرد یا پنجہ افتیمون اور بھیڑ کا دودھ ہر ایک نو ماشہ انکو عمدہ شراب مین بھگوئین کہ اس مین ڈوب جائین اور تین رات دن بھیگا رکھکر سکھالین جس پرند کو کھلایا جائیگا اڑ نہ سکیگا اگر اسکا اثر اتارنا چاہین تو روغن زیتون حلق مین ڈالدین مضر (۱) اخلاط فاسد کرتی ہے (۲) پیٹ مین مروڑ پیدا کرتی ہے مصلح (۱) زردشیر کا چھلکا (۲) گاے کا گھی اور گرم پانی بدل چونا اور بعض سرخ و زرد ہرتال کا بدل اکثر فعلون مین گندھک قرار دیتے ہین اور سرخ ہرتال کا بدل دو تہائی پھٹکری ہے اور نصف وزن مردار سنگ اگر زرد ہرتال نہ ملے اور سرخ ملجاے تو جتنی ضرورت ہو اس سے نصف استعمال کرین اور جو سرخ نہ ملے اور زرد ملجاے تو جتنی سرخ کی ضرورت تھی اس سے نصف زرد استعمال کرین کذا فی المحیط بیان مساحت معلوم ہوتی ہے قدر خوراک بوزنے دو ماشہ تک

ہرتال کے متعلق ویدون کی راے

ہرتال تیز اور کسیلی اور گرم ی اور چکنی ہے فساد زہر جذام اور خارشت کو دفع کرتی ہے امراض دہن اور فساد خون کو نافع ہے بلغم کو ۹۰

Hakeem Shoukat Ali

مفید ہی اسہال خونی کو بند کرتی ہی ہرتال کو گائے کے موت مین پیسکر کان مین ڈالنے سے کان کی بدبو مٹتی ہی اور کیڑے مرتے ہین ہرتال اور بھنگ کو تھی کے چانولون کے پانی مین پیسکر لیپ کرنے سے بچھو کا زہر اُترتا ہی -

غیر صاف ہرتال - کھانے سے زندگی گھٹتی ہی بلغم اور بادی کے امراض - جریان ذیابطیس سوزش اور چھالے وغیرہ پیدا ہوتے ہین -

صاف ہرتال - کے کھانے سے بدن کی رونق اور منی بڑھتی ہی کوڑھ اور دوسرے جلد بدن کے امراض بلغم کھانسی اور دمہ وغیرہ کئی مرض مٹتے ہین -

ہرتال کا کشتہ - اسکی ترکیب دیباچہ کتاب مین مذکور ہو چکی افعال و خواص بیان مذکور ہوتے ہین آدھ چانول سے ایک رتی تک ہرتال کا کشتہ آبنہ ہلدی کے ساتھ کھانے سے مرگی دفع ہوتی ہی اسکو سمندر پھل کے ساتھ کھانے سے استسقا رفع جاتا رہتا ہی نیدال کے رس کے ساتھ کھانے سے بھگندر مٹتا ہی شہد کے ساتھ چٹانے سے آتشک زائل ہوتی ہی چوب چینی کے سفوف اور شہد کے ساتھ چٹانے سے گٹھیا جاتی رہتی ہی گلو کے جوشاندے کے ساتھ کھلانے سے وات رکت دفع ہوتا ہی ست گلو اور شہد کے ساتھ چٹانے سے جریان جاتا رہتا ہی آٹھ ماشہ ہلدی کے ساتھ ایک رتی کشتہ ہرتال کھانے سے ابھرا ہوا کوڑھ جاتا رہتا ہی آٹھ ماشہ تبر اور آٹھ ماشہ باے بڑنگ کے ساتھ ہرتال کی راکھ کھانے سے برص جاتا رہتا ہی آٹھ ماشہ باکچی اور آٹھ ماشہ سہاگے کے ساتھ ایک رتی ہرتال کی راکھ (کشتہ) کھانے سے جذام زائل ہوتا ہی آٹھ ماشہ اندر سلہ و چار پانچ کے ساتھ اسکو کھانے سے یرقان مٹتا ہی پوئی کے رس کے ساتھ اسکو کھانے سے بھگندر زائل ہوتا ہی چار ماشہ سنکھاہولی کے ساتھ اسکی راکھ کھانے سے مرگی کو نفع ہوتا ہی بہر صورت سردی کے جملہ امراض کے لیے مفید ہی بھوک بڑھاتا ہی تر کھانسی اور کثرت بلغم اور دمے کو جو اکثر بڈھون کو ہو جاتا ہی نافع ہی - ہرتال کی خاک کی یہ شناخت ہی کہ لوہے کی تپی کو آگ مین لال کرکے اسپر ہرتال کی خاک کو ڈال کر دیکھین اگر اس مین سے دھوان نکلے تو جاننا چاہیے کہ ہرتال کی خاک کچی رہگئی ہی اور جو دھوان نہ نکلے تو جان لین کہ اچھی ہو گئی ہی وہ کشتہ کام مین لا دین جو دھوان نہ دیتا ہو -

مانک رس - اسکے بنانے کے دو طور ہین (۱) ہرتال کے ٹکڑون کو ابھرک کے پتر پر بچھا کر دوسرا پتر اوپر رکھکر اسکو کوئلون کی آگ پر رکھکر اسکے اوپر بھی کوئلون کی آگ رکھدیوین اور تھوڑا دبا دین جب اُس مین سے پیلا دھوان نکلنے لگے اور ہرتال پگھل کے سب جگہ سے لال رنگ کی ہو جاے تب آگ مین سے ابھرک کے پترون کو نکال کر انپر سے جلے ہوے ہرتال کو کھرچ لیوین اسکا رنگ مانک یعنی یاقوت کی طرح لال ہو جاتا ہی (۲) بالکل حکمت کی ہوئی کچی شیشی مین ہرتال کے ٹکڑے بھر کر کوئلون کی آنچ کے بیچ مین رکھدیوین جب اُس مین سے پیلا دھوان نکلنے لگے تو اسکے منہ مین روئی کی ڈاٹ لگا دیوین اور تھوڑی تھوڑی دیر سے لوہے کی سلائی سے جانچتے رہین کہ جبتک سب ہرتال پگھل کر لال رنگ کی ہو جاے تب تک اسکو آنچ مین رہنے دیوین جب سب ہرتال پگھل کر لال رنگ کی ہو جاے تب اُس شیشی کو آگ مین سے نکال کے پھوڑ کے اُسکو نے کے کام مین لا دین آدھی رتی سے ایک رتی یا ڈیڑھ رتی تک مانک رس پان مین رکھکر کھلانے سے جاڑے بخار کا آنا بند ہو جاتا ہی الائچی بنسلوچن اور مانک رس کو شہد کے ساتھ چٹانے سے بلغم اور کھانسی دفع ہوتی ہی کوتھ اور شہد کے ساتھ مانک رس چٹانے سے ہڑوہ جاتا رہتا ہی سونٹھ اور جایفل کے ساتھ دینے سے دست رکتے ہین -

Hakeem Shoukat Ali

ہڑتال کا تیل - اسکے بنانے کا قاعدہ یہ ہو کہ ایک سیر ہڑتال کے ٹکڑون کو کپڑے کی تھیلی مین باندھکر پانچ سیر تیل مین چار پہر تک دھیمی آنچ سے اوشادین بعد اسکے اُس تھیلی مین سے پاؤ بھر ہڑتال نکال کر مین پیسکر پاسی تیل کے ساتھ کھرل کرکے اُس تیل مین ڈال کر اسکو کانچ کی شیشی مین بھرکر اوپر سے گیلی مٹی چڑھاکر دھوپ مین اکیس دن تک رکھ چھوڑین اس تیل کے لگانے سے سوکھی اور تر کھجلی پھوڑے پھنسی اور داد وغیرہ مرض دفع ہوتے ہین (۲) پاؤ بھر تیل کو آگ پر چڑھادین جب وہ لال ہوجاے تب اُس مین دسدری کی ہوئی آدھ پاؤ ہڑتال تھوڑی تھوڑی ڈال کے لکڑی سے ہلادین جب تیل ہرا ہوکر جلنے لگے تب ڈھک دینے سے اسکا شعلہ بجھ جاتا ہو پھر اسیطرح پانچ بار اسکو کوین اور جب جل اُٹھے تب ڈھک دیوین پھر اسکو ٹھنڈا ہونے پر شیشی مین بھرکے رکھ چھوڑین اس تیل کو کھجلی وغیرہ جلد کے امراض پر ملکر تھوڑی دیر تک دھوپ مین بیٹھ جائین اور گرم پانی سے نہا ڈالین -

ہرطمان

بضم ہا و سکون راے مہملہ و فتح طاے حطی و فتح میم و سکون الف و نون برہان نے حرف اول کے فتح سے پہلوان کے وزن پر لکھا ہو - بعض نے لکھا ہو کہ یہ لفظ حرف اول کے فتحہ سے ہزارطمان کا معرب ہو اور ہزارطمان فارسی کا لفظ ہو مگر طاے حطی فارسی مین آتی نہین عربی مین قرطمان بولتے ہین

صفات و شناخت - صاحب جامع نے لکھا ہو کہ یہ ایک قسم کا غلہ ہو جسے اہل عراق جلبان کہتے ہین اور وہ کابلی مٹر ہو مگر شارح قانون اسکا انکار کرتے ہین وہ کہتے ہین کہ ہرطمان مین سرخی مع سیاہی کے ہو اور دانہ اسکا غلاف مین ہوتا ہو اور دو نصف حصون مین منقسم ہوتا ہو اور کابلی مٹر کا یہ حال نہین پھر اسکا گیہون کے پیڑ کی طرح ہوتا ہو مشہور یہ ہو کہ ایک غلہ ہو جو اور گیہون کے درمیان مین اور قوت اسکی جو کی قوت کے قریب ہو بعض کہتے ہین کہ جو اور گیہون کے کھیتون مین پیدا ہوتا ہو -

طبیعت - معتدل ہو اور کچھ سردی سے خالی نہین بعض سرد بتاتے ہین بعض گرم اور کچھ تر لکھتے ہین بعض کہتے ہین کہ اعتدال کے ساتھ سرد ہو اور کسی قدر خشکی سے خالی نہین -

خواص و فوائد - خشکی بغیر اذیت کے پیدا کرتا ہو اور تحلیل کی قوت کے ساتھ قبض بھی رکھتا ہو اسکو جو کے ساتھ پیسکر ابتدا مین گرم ورمون پر لگاتے ہین تو مادہ انکا دوسری طرف پھر جاتا ہو اور تحلیل بھی ہوجاتا ہو اسکو روغن بادام کے ساتھ سینے پر ملنے سے کھانسی کو نفع ہوتا ہو - بعض کہتے ہین کہ اسکو روغن کے ساتھ استعمال کرنے سے قبض پیدا نہین ہوتا اور بغیر روغن کے قبض پیدا ہوتا ہو اگر معدے پر چڑھ جاتا ہو تو تکلیف دیتا ہو سوڈان کے آدمی اسکو بہت کھاتے ہین - **مضر** دیر ہضم ہو ریاح پیدا کرتا ہو - **مصلح** سرکہ - زیرہ سیاہ - کاغذی لیموکی ترشی - بہی کا رس اور اور تمام شیرینیان - اور زیادہ مقدار مین بھی کھانا -

ہرفاریوڑی

بفتح ہا و سکون راے مہملہ و فتح فا و سکون الف و کسر راے مہملہ و ضم و یاے تحتانی مجہول و واو موقوف و کسر راے ہندی و یاے تحتانی معروف مشہور یون ہی ہو ورنہ دراصل فا کی جگہ وے فارسی مخلوط بہاے بناتے ہین گجرات مین کھٹی آملی کہتے ہین اور بنگال مین نوپال بچل بولتے ہین

Hakeem Shoukat Ali

صفات و شناخت - ایک بڑے سے ہندوستانی درخت کا پھل ہو اسکے پتے کسوندی کے پتون کی طرح ہوتے ہین کہ لمبے اور تھوڑے چوڑے ہوتے ہین کنارے کٹوان نہین ہوتے ورنہ کھردرے ہوتے ہین رنگ خوب ہرا ہوتا ہو اور پتلی پتلی شاخون مین دو دو صفون مین ایک دوسرے کے مقابل لگتے ہین اس درخت مین تنہ ہوتا ہو اور چھال زرد مائل ہوتے ہین شاخین کثرت سے ہوتی ہین یہ پھل گول اور چوڑا ہوتا ہو اور اسکے چھ پہلو ہوتے ہین خام سبز ہوتا ہو پک کر زرد آملے کے رنگ پر ہو جاتا ہو مگر آملے سے چھوٹا ہوتا ہو خام اور پختہ کھایا جاتا ہو سرکے مین بھی ڈالتے ہین اسکی گٹھلی بھی پہلودار ہوتی ہو خام پھل بکسا اور ترش ہوتا ہو پک کر ترش اور تھوڑا شیرین پڑ جاتا ہو گرمی کے موسم مین اس مین چھوٹے چھوٹے پھول آنے لگتے ہین انکا رنگ صندلی کسی قدر سفیدی مائل ہوتا ہو اور گچھون مین ہوتے ہین پھول لگنے کے بعد پھل آنے لگتے ہین یہ پھل گولر کے پھل کی طرح ڈالیون کو چمٹے رہتے ہین۔ اس پیڑ کے پتون مین اگر کوئی مزہ غالب ہو تو اسی قدر ہو کہ چابنے سے خفیف سی شیرینی معلوم ہوتی ہو اور چھال کا مزہ بکسا ہوتا ہو۔

طبیعت - صاحب مخزن نے تیسرے درجے مین سرد و تر لکھا ہو اور تذکرۃ الہند کے مولف نے دوسرے درجے مین سرد و خشک بتایا ہو اور حکیم غلام امام نے گرم و خشک کہا ہو۔

خواص و فوائد - ہرفار یوڑی صفرا کو دفع کرتی ہو خون کے جوش کو تسکین دیتی ہو گرمی اور سوزش کو مٹاتی ہو خون جاری کو روکتی ہو دل و معدہ کو قوت دیتی ہو بھوک بڑھاتی ہو فہم و ذکا کو تیز کرتی ہو بواسیر کو نافع ہو آنکھ کو قوت دیتی ہو بچون کو زیادہ نقصان نہین دیتی اسکا مربا صفراوی مزاج والون کو مفید ہو اسکے درخت کی چھال ڈلاتی ہو گلاب اسکا معین ہو اور اسکی مصلح پنج کاسنی ہو اگر اسکے درخت کی چھال ساڑھے سترہ ماشہ سے کر ۳۰ ماشہ کالی مرچون کے ساتھ پانی مین پیسکر پیوین اور چودہ روز تک پیتے رہین تو آتشک کو بہت نفع ہو اگر تھوڑا پارہ اسکے پتون کے پانی مین ایک پہر تک کھرل کرکے اسکو ہاتھون کی ہتھیلیون اور پاؤن کے تلودن پر ملین جب خشک ہو جاے تو عورت سے صحبت کرین بعد امساک پیدا ہو گا وید کہتے ہین کہ ہرفار یوڑی کا پھل قابض کسیلا بھوک پیدا کرنے والا کھٹا کڑوا خشک میٹھا منضم ہونے مین ہلکا ہو کف پت وات پت اور پیشاب مین شکر آنے کو دفع کرتا ہو بواسیر کو نافع ہو اسکے پیڑ کی جڑ کا سفوف کر کے پھانکنے سے یا جوش کر کے پینے سے یا اسکے بیجون کا سفوف پھانکنے سے سخت مسہل دافع ہوتا ہو اسکے بیج اور پکے پھل کھانے کے کام مین آتے ہین انکا اچار اور مربا بناتے ہین۔ **مضر** بلغم پیدا کرتی ہو سرد مزاج والون کے سینے اور حلق کو مضر ہو **مصلح** کھانڈ اور نمک اور سونٹھ **بدل** آملہ خام۔

ہرن (ف)

بفتح ہا و فتح راے مہملہ و سکون نون اور ہا کے کسرے سے بھی آیا ہو۔ آہو (ف) غزال (ع)

صفات - یہ جانور خوش ڈول اور چالاک اور تیز قدم ہوتے ہین زمین کے ہر طرف دونون قطبون سے خط استوا تک جنگلون اور میدانون مین کودتے پھاندتے چلتے ہین ان کے اعضا مضبوط اور نازک اور پتلے دار ہین گردن گاودم سر بلند اور چھوٹا ہو نر دن کے سر سینگون سے آراستہ ہوتے ہین ہرنون کی خاص صفتین یہ ہین نیچے والے جبڑے مین آٹھ کیلے دانت ہوتے ہین اور اوپر نیچے دونون طرف چھ چھ داڑھین دونون آنکھون کے بھیتری گوشون کے نیچے گڑھے کا نشان ہو نہین معلوم اس سے کیا فائدہ ہوتا ہو کان بڑے اور نوکدار ہین صرف نرینہ ہرنون کے سینگ ہوتے ہین ادہ

Hakeem Shoukat Ali

یہ ٹھوس ہیں اور ہر سال پرانے گر جاتے ہیں اور نئے نکلتے ہیں نر کا گوشت مادہ سے بہتر ہوتا ہے۔

طبیعت۔ گرم و خشک دوسرے درجے ہیں۔

خواص و فوائد۔ اسکا گوشت انسان کے مزاج کے موافق ہے سریع الہضم ہے سرد و تر مزاج والے اور فالج اور استرخا اور تمام عصابی سرد امراض اور خفقان سرد و یرقان کو نافع ہے جو لوگ بدن کا دبلا ہونا اور اس میں خشکی پیدا کرنا چاہتے ہیں اُن کے واسطے اسکا گوشت نہایت مناسب ہے وجہ یہ ہے کہ سریع الہضم اور خشکی پیدا کرنیوالا اور قلیل الغذا ہے۔ تیار ہرن کا گوشت عمدہ ہے اسکے گوشت کے کباب سرکے کے ساتھ نہ کھانا چاہیے کیونکہ نہایت ناقص اور دیر ہضم ہو جاتے ہیں اس کا بھنا ہوا گوشت پیٹ سے دیر میں باہر نکلتا ہے کھانے سے اکثر کرب نفس عارض ہو جاتا ہے سکنجبین اور ترش میوے کھانے سے یہ مضرت جاتی رہتی ہے اور روغن بادام اور روغن کنجد اور روغن اخروٹ اور روغن زیتون اور نمک وغیرہ کے ساتھ پکانا بھی اس کا مصلح ہے آہو کی چربی لگانے سے بال دراز ہوتے ہیں آہو کے خصیے پر صعتر اور نمک برک کر سکھا لیں پھر پیسکر رحم میں رکھیں تو خون حیض رک جاے اسکی کھال پر بیٹھنے سے باہ کی قوت کم ہو جاتی ہے اور جہاں یہ کھال بچھی ہوتی ہے وہاں سے کیڑے مکوڑے بھاگ جاتے ہیں اسکی مینگنیاں گرم و خشک اور بہت جلا کرنے والی ہیں آنکھ میں بطور سرمے کے لگانے سے جالا کٹ جاتا ہے۔ ابن زہر کہتا ہے کہ ہرن کے سینگ کی دھونی مکان میں کرنے سے حشرات بھاگ جاتے ہیں جو کوئی ہرن کا چمڑا پہنے گا تو سانپ سے بے خوف رہے گا کسی قسم کا زہر ہو گیا ہو تو ۳ ماشہ روزانہ ہرن کا پتہ تین دن تک کھانے سے زائل ہو جاتا ہے رانگ کو پگھلا کر ہرن کے لہو میں ملا دیں تو سونے کا رنگ پکڑ لیگا ہرن کا دودھ گھوڑی کے دودھ سے گرم و تر ہے اور اس سے زیادہ لطیف اور نہایت مقوی باہ ہے۔ وید کہتے ہیں کہ ہرن کا گوشت شیرین و ترش اور نمکین اور تلخ اور تیز اور کسیلا ہوتا ہے یعنی چھ مزے اس میں جمع ہیں بعض صرف ایک مزہ یعنی شیرین بتاتے ہیں سرد و سبک ہے بھوک بڑھاتا ہے نفاخ ہے اخلاط کے فساد کو دور کرتا ہے مقوی اعضا ہے دل کو بھی طاقت دیتا ہے تپ کو نافع ہے اسکا گوشت دواے غذائی میں داخل ہے لاغری اور باد صفرا کو دور کرتا ہے۔ طبیعت کو روشن کرتا ہے **مضر** اسکا گوشت خشکی بہت پیدا کرتا ہے سر میں درد لاتا ہے گرم مزاج والون کو اور جنکو قولنج کی عادت ہو اُن کو بھی مضر ہے مفردات ہندی میں لکھا ہے کہ اسکے کباب قولنج پیدا کرتے ہیں **مصلح** خشکی کی اصلاح روغن اور ترشی سے ہوتی ہے سر کے درد اور گرم مزاج والون اور قولنج کے لیے اصلاح کی یہ صورت ہے کہ اول اُبالیں پھر روغن بادام یا گھی کے ساتھ پکا دیں کبابوں کی مصلح ترشی ہے اور جنکو ریاح اور نفخ پیدا ہو جاتا ہو وہ اخروٹ کے تیل اور روغن زیتون اور گرم مسالے کے ساتھ پکائے۔

ہرن کھری (ھ)

بفتح ہا و فتح راے مہملہ و سکون نون و ضم کاف تازی مخلوط بہا و کسر راے مہملہ و یاے معروف

صفات و شناخت۔ مشہور بوٹی ہے ہرن کے کھر کی طرح اسکے پتے ہوتے ہیں اسواسطے اسکو ہرن کھری کہتے ہیں گیہوں کی زراعت میں ہوتی ہے بعض اسکو اور ڈانگری کو ایک خیال کرتے ہیں۔

طبیعت۔ گرم و تر ہے اور بعض معتدل کہتے ہیں۔

خواص و فوائد۔ کھجلی اور کوڑھ کو نافع ہے ۳ ماشہ تازہ پتے سات کالی مرچوں کے ساتھ ہر روز پیسکر پینا باہ کو قوت

Hakeem Shoukat Ali

دیتا ہے اور منی کو زیادہ کرتا ہے ہر قسم کے جریان اور ذیابیطس کو نافع ہے اور آنکھوں کی بیماریوں کو دور کرتی ہے دھنیے کے ہرے پتوں کے پانی کے ساتھ پونے دو ماشہ کھانا خون ملے ہوئے دستوں کو بہت مفید ہے اسکا سفوف ہموزن مصری کے ساتھ پھانکنے سے فساد خون کو نفع پہونچتا ہے۔

ہرنوہ (فارسی یا معرب)

بفتح ہا وسکون رائے مہملہ وضم نون وسکون واو مجہول وہائے موقوف

صفات وشناخت۔ یہ بیج ہیں سیاہ مرچ سے چھوٹے زردی مائل ہوتے ہیں اگر کی سی خوشبو دیتے ہیں مزہ تیز ہوتا ہے بعض کہتے ہیں کہ اگر کے پیڑ کے پھل ہیں یمن وعمان وغیرہ سے لاتے ہیں۔

طبیعت۔ معتدل القوی مائل بگرمی بعض گرم وتر بتاتے ہیں بعض کہتے ہیں کہ انمیں گرمی وسردی دونوں قوتیں ہیں بعض نے لکھا ہے کہ مرکب القوی گرم دوسرے درجے میں اور خشکی میں معتدل ہیں۔

خواص وفوائد۔ ان میں تھوڑی سی قوت جلا ہے تفریح پیدا کرتے ہیں ورم وغیرہ کو تحلیل کرتے ہیں خوشبو اور لطافت پیدا کرتے ہیں ان کی دھونی سے زکام اور نزلہ تھمتا ہے ان کو چاب کر تھوک منہ میں نگلنے سے حلق کا درد دفع ہوتا ہے معدے کو قوت دیتے ہیں ہاضمہ بڑھاتے ہیں ملین شکم ہیں اور قابض بھی لکھتے ہیں گردے اور مثانے میں گرمی پیدا کرتے ہیں باہ کو قوت دیتے ہیں ان کے جوشاندے کے پینے سے پیشاب زیادہ اترتا ہے پتھری ٹوٹ جاتی ہے کپڑے میں ان کو رکھنے سے کیڑا نہیں لگتا ان کے پیڑ کی جڑ کو چالیس دن تک اسی شراب یا سرکے میں بھیگا رکھیں جو ابھی پورے تیار نہوے ہوں تو سیاہ ہو جاتی ہے یہاں تک کہ اس میں اور عود ہندی میں تفرقہ نہیں ہوسکتا **بدل** ہموزن سرخ یا سفید الائچی **مقدار خوراک** ۷ ماشہ تک اور بقولے ۱۰ ماشہ تک۔

ہرونجی (ھ)

بکسر ہا وفتح رائے مہملہ وسکون واو ونون غنہ وکسر جیم تازی ویائے معروف

صفات وشناخت۔ ایک سفوف ہے خاکی رنگ جیسے پسا ہوا سرخ تیرہ گیرو کا سفوف اس سے جوکوں اور کواڑوں کو رنگتے ہیں۔ ہرمزی اور گل ہرمزی بھی ہے

فوائد۔ سرسوں کا تیل آگ پر رکھیں جب سرخ ہو جائے تو اسپر تھوڑی تھوڑی ہرونجی برکتے رہیں گاڑھا ہوجانے کے بعد آگ سے اتارلیں یہ تیل سرطان کے لیے بیحد نافع ہے اس میں کپڑا تر کرکے اسپر رکھیں دوسرے زخموں اور پھوڑوں کو بھی دفع کرتا ہے حتی کہ چوپایوں کے زخموں کو بھی نفع پہونچاتا ہے۔

ہربہرا (ھ)

بضم ہا وسکون رائے مہملہ وضم ہائے دوم وفتح رائے مہملہ دوم وسکون الف

صفات وشناخت۔ بعض کے بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ ہربہرا اور یہ ایک چیز ہے بعض جدا جدا خیال کرتے ہیں اسکی دو قسمیں ہیں ایک قسم کو برتیہ شیر جلا کہتے ہیں۔ اسکا پیڑ چھوٹا ہوتا ہے اور پھول سفید اور بہت چھوٹا ہوتا ہے اور دوسری قسم کا پیڑ بلندار ہوتا ہے اور وہ بیل زمین پر پھیلی ہوتی ہے شاخیں گرہ دار ہوتی ہیں ایک جڑ سے سب شاخیں نکلتی ہیں یہ درخت پہاڑوں میں پیدا ہوتا ہے اسکے پتے مہندی کے پتوں کی طرح اور چیپ دار ہوتے ہیں اگر پتے کو توڑ کر دوبارہ

Hakeem Shoukat Ali

مدینی توجڑ جاتا ہی ہرگرہ مین شاخ اور پھول لگتا ہی اس پھول کے اندر ننھی ننھی دو تیان ہوتی ہین جو ایک دوسرے کے ساتھ متصل رو زبانون کے ملی ہوئی رہتی ہین پھول کے اطراف مین غلاف نما گھنڈی اور باریک تار لگے ہوتے ہین جو پلک کے بالون کی طرح سیدھے کھڑے ہوتے ہین اور ہر گھنڈی کے اندر دو ایک بیج ہوتے ہین جنکا رنگ گلابی ہوتا ہی۔

طبیعت۔ قسم اول سرد ہی اور قسم دوم گرم۔

خواص وفوائد۔ قسم اول گران ہی مدبول ہی فساد بلغم وباد صفرا کو دفع کرتی ہی گردے اور کمر کو قوت دیتی ہی منی کو جماتی ہی باہ کو ابھارتی ہی دہی کے ساتھ اسکو کھانے سے دست بند ہوتے ہین اور قسم دوم سبک ہی جریان اور بلغم وباد کو دفع کرتی ہی سنگ مثانہ کو توڑ کر نکالدیتی ہی پیشاب کی دشواری دفع کرتی ہی تپ کو نافع ہی۔

ہریل (ھ)

بفتح ہا وسکون راے مہملہ وفتح یاے تحتانی وسکون لام بدون لام کے بھی بولتے ہین تلنگی زبان مین پورگل نام ہی

صفات وشناخت۔ ایک پرند ہی کبوتر سے چھوٹا اور فاختہ سے بڑا اسکے دونون بازوون کے پر سبز ہوتے ہین مگر ان مین کسی قدر سفیدی کی جھلک بھی ہوتی ہی شکم کے پر فاختئی رنگ کے ہوتے ہین سر اسکا گل کاسنی کے رنگ پر ہوتا ہی پانون چھوٹے ہوتے ہین دم چھوٹی ہوتی ہی زمین پر کم اترتا ہی پیڑون پر رہتا ہی درختون کا میوہ کھاتا ہی گوشت اسکا بے ریشہ اور لذیذ ہی۔

طبیعت۔ گوشت معتدل ہی۔

منافع۔ اسکا گوشت سبک ہی زود ہضم ہی قوت پیدا کرتا ہی مقوی باہ ہی۔

ہریوا (ھ)

بفتح ہا وکسر راے مہملہ وسکون یاے تحتانی مجہول وفتح واو وسکون الف

صفات وفوائد۔ ایک پرند ہی بلبل کی برابر سبز رنگ اور خوشنما وخوش آواز ہوتا ہی گوشت اس کا گرم وخشک وسبک ہی۔

ہڑ (ھ)

بفتح ہا وسکون راے ثقیل اور راے ثقیل کی جگہ راے مہملہ بھی بولتے ہین بنگالی مین ہری تکی اور مرہٹی مین ہرڑا اور گجراتی مین ہرڑے بولتے ہین۔ اہلیلج (ع) ہلیلہ (ف) ٹے رنو بنے رنق (ش)

صفات وشناخت۔ ایک ہندوستانی درخت کا پھل ہی بو علی سینا نے لکھا ہی کہ اسکی چار قسمین ہین زرد۔ سیاہ۔ کابلی اور چینی پہلی قسم چھوٹی ہی دوسری قسم اس سے بھی چھوٹی ہوتی ہی اور تیسری قسم سب سے بڑی ہی چوتھی لمبی اور تیلی ہی گیلانی نے اپنے زمانے مین صرف پہلی تین قسمون کی موجودگی لکھی ہی اور چوتھی قسم سے لاعلمی ظاہر کی ہی۔ ہمارے زمانے مین چار قسم کی ہڑین ملتی ہین ایک سیاہ اور بہت چھوٹی انکو جواہڑ کہتے ہین دوسری سیاہ ہڑ یہ جواہڑ سے بڑی ہوتی ہی اگرچہ رنگ دونون کا سیاہ ہی مگر ایک کو جواہڑ اور دوسری کو سیاہ ہڑ کے نام سے پکارتے ہین تیسری زرد ہڑ یہ سیاہ ہڑ سے بھی بڑی ہوتی ہی چوتھی کابلی ہڑ کہ زرد ہڑ سے بھی بڑی ہوتی ہی رنگ مین اسکے سرخی کی جھلک ہوتی ہی مشہور یہ ہی کہ یہ علٰحدہ علٰحدہ درختون کے پھل ہین یہ سب درخت باہم مشابہت رکھتے ہین مگر مخزن الادویہ مین لکھا ہی کہ ایک ہی

Hakeem Shoukat Ali

درخت کے اجزا مین پھول کے پیدا ہونے کے شروع سے پھل کے پورا پک جانے اور اپنے کمال کو پہونچ جانے تک ہر مرتبے کا علحدہ علحدہ نام رکھ لیا ہی اور ہر ایک قسم کو ایک جدا درخت کا جز سمجھ لیا ہی مثلاً شگوفہ خشک کو تو زیرے کیطرح ہوتا ہی زیرہ ہڑ کہتے ہین اور جو اس سے بڑھکر جو کی برابر ہوجائے اُسے جواہڑ بولتے ہین اور اس سے بھی بڑے کو سیاہ ہڑ کہتے ہین ان تمام مین ابھی گٹھلی نہین بندھنے پاتی جب اس سے بھی پھل بڑھکر گدر ہڑ کر زردی مائل ہوجاتا ہی تو اسے چینی ہڑ کہتے ہین اور جب اس سے بھی زیادہ بڑھ اور پک جاتا ہی تو پیلی ہڑ نام پاتا ہی اور جب بالکل پک کر رنگ مین کچھ سرخی بھی آجاتی ہی اور گھر درا پن مٹ کر چکنا ہوجاتا ہی تو اب اسے کابلی ہڑ کے نام سے پکارتے ہین۔ چینی اور کابلی کہنا اس لیے نہین ہی کہ اُنکی پیدایش چین وکابل مین ہی بلکہ حقیقت حال یہ ہی کہ ان ہڑون کو کابل کے راستے سے توران خراسان اور ایران مین پہونچاتے تھے اس لیے ان ممالک کے آدمی کابلی کہنے لگے جسطرح سنگ بصری کو بصرے کی طرف اسواسطے منسوب کرلیا ہی کہ کرمان سے بصرے کو ہوتا ہوا اور ملکون مین بیجاتے تھے اسیطرح چینی اسلیے کہتے ہین کہ اگلے زمانے مین جسقدر اشیا دریاے ہند کے سواحل سے ایران وروم وغیرہ مین بیجاتے تھے وہ سب چینی کہلاتی تھین دیکھو دارچینی کہ سیلون اور اُسکے اطراف مین پیدا ہوتی ہی ہڑ اور سونٹھ کہ گجرات اور اُسکے نواح مین پیدا ہوتی ہین یہ ان ممالک مین چین کی سمجھی جاتی تھین۔ مؤلف مخزن کے کلام مین اتنی اصلاح کی تو علانیہ ضرورت ہی کہ ہڑ اپنے ابتدائی مرتبے سے آخری مرتبے تک پھول نہین پھل ہی پس زیرہ ہڑ کو بھی پھول سمجھنا غلطی ہی وہ بھی پھل کا ابتدائی درجہ ہی کیونکہ پھول ہڑ کا سفید یا پیلے رنگ کا ہوتا ہی نہ سیاہ اور زیرہ ہڑ سیاہ ہی پھول اور پتے اور پھل مین نے تصویرین دیکھے ہین پھول بہت پتلے پتلے جو سطح تھے پتے چوڑے اور لمبے تھے طول اُنکا زیادہ تھا بیچ مین چوڑے تھے آس پاس سے پتلے مگر نوک نہ تھی رگین خوب ابھری ہوئی تھین ہڑین اور مصی شکنی ہوتی ہین تلے کی طرف اُن مین تین تین نوکین ہوتی ہین ایک بیچ مین دو آس پاس۔

ان بہوت چکنا ساگر مین تحریر کیا ہی کہ ہڑ کے پیڑ ہندوستان کے شمال مین کماؤن سے بنگال تک اور دکھن مین مدراس کے حصون جیسے (دکو ہنشور۔ کنارا۔ پوربی گھاٹ۔ گنجام۔ گوداوری کی گھٹی) اور ست پورا اور گجرات اور بمبئی کے علاقون مین گھاٹون کے پاس اونچے جنگلون مین ہوتے ہین اسکے درخت کی بلندی اسی سے سو فٹ تک ہوتی ہی اسکا تنہ لمبا اور سیدھا ہوتا ہی اسکی گلائی آٹھ سے بارہ فٹ تک ہوتی ہی اسکی چھوٹی شاخون اور نکلتے ہوئے پتون اور چھوٹے ملائم پتون پر لمبے نرم چمکتے ہوئے لوہے کے زنگ کی طرح یا مرچ کے سے رنگ کے اور کبھی کبھی نقرئی رنگ کے روئین ہوتے ہین اس درخت مین الگ الگ تھوڑی تھوڑی دور پر اڑوسے کے یا دھاؤڑے کے پتون کی طرح مین سے آٹھ انچ لمبے پتے لگتے ہین وہ ماگھ پھاگن مین گرجاتے ہین اور چیت مین نئے آجاتے ہین اسکے پھول تھوڑے سفید یا پیلے رنگ کے ہوتے ہین ان مین بہت بدبو آتی ہی اور پھل چھوٹے بڑے ہر طرح کے لگتے ہین۔ ہڑ کے پیڑون مین بہت سا گوند نکلتا ہی جو برار کے ضلع مین جمع کیا جاتا ہی پتے نکلنے کے تھوڑے دنون کے بعد پھول لگتے ہین پوس سے پھاگن تک اسکے پھل نکلتے ہین ہڑ کی گٹھلی کی مینگ سے صاف آرپار نظر آنے والا اور اکثر سفید رنگ کا پتلا تیل نکلتا ہی۔ ڈن آوڈشٹ بقی مین کہ گجراتی زبان مین مبسوط تصنیف ہی لکھا ہی کہ ہڑ جبتک کچی ہوتی ہی اُسوقت تک نیلی ہوتی ہی جب پک جاتی ہی تو لال پڑجاتی ہی کچی ہوئی ہڑ پیڑ مین سے توڑکر دھوپ مین سکھانے سے پیلی ہوجاتی ہی اور کوئی کوئی کالی ہوجاتی ہی اگرچہ یہ تمام ایک ہی درخت کے پھل ہین مگر بیوپاری وید دن نے اسکی سات قسمین کی ہین (۱) وجیا بکسر واو وفتح جیم تازی ویاے تحتانی مفتوح وسکون الف یہ وہ ہڑ ہی جو اوپر سے پتلی

Hakeem Shoukat Ali

ڈھلوان اور تلے سے موٹی ہوتی ہے (۲) رونہی بضم رائے مہملہ و واو مجہول و کسر ہا و کسر نون و یائے معروف یہ گول ہوتی ہے (۳) پوتنا بضم بائے فارسی و واو معروف و فتح تائے فوقانی و فتح نون و سکون الف یہ چھوٹی ہوتی ہے اور اسکے اندر گٹھلی ہوتی ہے (۴) اَمرتا بفتح الف و سکون میم و فتح رائے مہملہ و فتح تائے فوقانی و سکون الف اسکے اوپر کی چھال گٹھلی سے زیادہ موٹی ہے (۵) ابھیا بفتح الف و فتح بائے موحدہ مخلوط بہا و فتح یائے تحتانی و سکون الف اسکے اوپر پانچ لکیرین ہوتی ہین (۶) جیونتی بکسر جیم تازی و یائے معروف و فتح واو و سکون نون و کسر تائے فوقانی و یائے معروف یہ سونے کی رنگ کی طرح پیلی ہوتی ہے (۷) چیتکی بکسر جیم فارسی و یائے مجہول و فتح تائے فوقانی و کسر کاف تازی و یائے معروف اسپر تین لکیرین ہوتی ہین

طبیعت - شیخ بو علی سینا کہتا ہے کہ تمام قسمین پہلے درجے مین سرد اور دوسرے درجے مین خشک ہین -

خواص و فوائد - تمام قسمین صفرا کو شافی ہین جذام اور خفقان اور وحشت دل کو دفع کرتی ہین - تلی کا درد زائل کرتی ہین معدے اور تمام غذا کے آلات کو نافع ہین غذا کو ہضم کرتی ہین معدے کے عمل کو طاقت دیتی ہین اور اسکا تنقیہ کرتی ہین رطوبت اُسکی خشک کرتی ہین پانی کا ضرر شافی ہین زیادہ پانی پینے کے ضرر کو دفع کرتی ہین درد مفاصل کو نافع ہین اوتار اور اعصاب کے استرخا کو دور کرتی ہین ہڑ کی طبیعت قابض ہے - ملین و مسہل اور دلیل اس مدعا پر یہ ہے کہ وہ کسیلی ہے اور دست لانا اُسکا خاصیت کی وجہ سے ہے پس پہلے بلغم اور صفرا کو بالعصر نکالتی ہے - بن بھونی ہوئی ہڑ بواسیر اور ریاح کو نافع ہے اگر بھون لین تو پیٹ مین قبض پیدا کردے اسکی تمام قسمین مرکب بخارون کو ابتدا اور درمیان دونون وقتون مین نافع ہین بعض کہتے ہین کہ بخار مین اسکو کبھی نہ کھلانا چاہیے کیونکہ کثافت پیدا کرتی ہے مگر یہ قول کلی نہین ہر حال مین ایسا نہین ہوسکتا بلکہ بخار مین ابتدا مین جبتک مادے مین نضج پیدا نہ ہوجائے اور رقت نہ آجائے اور بحران سے قبل اسکا دینا منع ہے کیونکہ ایسے وقت مین دیجائے گی تو رقیق مادے کو نچوڑ کر نکالدیگی اور گاڑھا مادہ باقی رہ جائے گا اور اسی وجہ سے حقنون مین استعمال کرنا بھی تجویز نہین کرتے مگر حقنون مین مطلقا ممنوع سمجھنا تحقیق کے خلاف ہے کیونکہ پینے مین تو یہ خوف لگا ہوا ہے کہ مسلون اور رگون مین سدے ڈالدیگی جسکی وجہ سے گاڑھا مواد رکا رہ جائے گا اور پتلا پتلا نکل جائے گا اور حقنون مین مسامون سے کوئی تعلق نہین کیونکہ انکے ذریعہ سے دوا فضا مین پہونچتی ہے - بعض کہتے ہین کہ حقنے مین تنہا ہڑون کو داخل نہین کرتے بلکہ اُنکے ساتھ مین قسم کی دوائین شامل کرتے ہین ملین نضج اور جاذب شرح اسباب مین علاج سرسام صفراوی مین حقنے کے نسخے مین ہڑ داخل ہے اور اُسکے شش مین دوار کے علاج مین حقنے مین ہڑ شامل ہے لیکن بعض اہل تحقیق حقنون مین ہڑ کا داخل کرنا تجویز نہین کرتے اور خاصکر اسکا جوشاندہ تو کسی طرح حقنے مین شامل کرنا جائز نہین اور زیادہ ضرورت واقع ہو تو بھگو کر خیساندے کر ملادین - ہڑ دماغ اور ذہن اور حافظہ اور حواس کو قوت دیتی ہے سدے نکالتی ہے درد سر اور مالیخولیا کو نافع ہے اور دماغ کو صاف کرتی ہے وسواس سوداوی اور خفقان اور متلی کو شافی ہے بخارات دماغ کی طرف نہین چڑھنے دیتی صفرا کے جلنے سے سودا بنجائے تو اُسکی تیزی کو شافی ہے رخسار کا رنگ صاف کرتی ہے استسقا بواسیر ریحی اور خونی کو دور کرتی ہے - حکیم علی نے شرح مفردات قانون مین ہڑ کی تعریف لکھکر اور بدن کی تحلیل کے لیے بہت کچھ لکھی ہے کہ ہڑ کی چھال کو بغیر گٹھلے انڈی کے تیل مین خوب بھونکر پیس لین اور تیز سرکے مین ملاکر ضماد کرین دو تین دن مین نام و نشان جاتا رہتا ہے - یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ جب بنفشہ اور املتاس یا دوسری ملینات کے ساتھ اسکو ملادین تو یہ دیکھ لینا چاہیے کہ ایک کی قوت دوسرے کی قوت کو باطل یا ضعیف تو نہین کرتی ہے اسی لیے کہا ہے کہ جب ہڑ کو بنفشے کے ساتھ دیدین تو ہڑ بنفشے سے

Hakeem Shoukat Ali

کم ودین تاکہ بنفشے کا عمل بیر کے عمل سے پہلے وقوع مین آجاے اگر دونون کو ہموزن شامل کرینگے تو ایک سے دوسرے کا عمل سست جاے گا خلاصۃ المفردات مین جو لکھا ہی کہ بیر کو بنفشے کے ساتھ جمع نہ کرین کیونکہ ایک دوسرے کے اثر کو مٹادیتا ہی اسکی یہی تاویل کرنی چاہیے۔ بیر دن کو بہت باریک بھی نہ کرنا چاہیے بلکہ دردرا رکھین اور گاے کے گھی یا روغن بادام مین چکنا کرلین دردرا تو اسلیے رکھتے ہین کہ مہین کر لینے سے انکا فعل باطل یا کمزور ہو جاتا ہی اور چکنا اسلیے کرتے ہین کہ مروڑ اور اینٹھن کم پیدا کرتی ہی اور بیر دن کو جوش کرکے یا بھگو کر چھانکر پانی استعمال کرنا جرم کے استعمال کرنے سے بہتر ہی کیونکہ جرم سے قولنج پیدا ہونے کا خوف ہی اسلیے کہ پتلا مادہ نکل کر گاڑھا باقی رہ جاتا ہی۔ **مضر** آنتون اور مقعد کو (۲) قبض پیدا کرتی ہی جو اسکے نچوڑنے کے فعل کو لازم ہی (۳) بدن کو دبلا کرتی ہی۔ **مصلح** عناب دبستان (۲) روغن بادام گاے کا گھی۔ قند کھانڈ۔ اور ترنجبین (۳) گاے کا گھی۔ **بدل** جہان دست لانے کی ضرورت نہین وہان پوست انار اور مانند **مقدار خوراک** سفوف ۶ ماشہ سے ۱۰ ماشہ تک اور خیساندے یا جوشاندے مین ۷ ماشہ سے ایک ماشہ کم تین تولہ تک۔ وید کہتے ہین کہ بیر کسیلی کھٹی کڑوی اور چرپری ہی استسقا کو نافع ہی۔ دستون کو دمے کو اور درد شکم کو دور کرتی ہی اگر پیٹ بڑھ جاے تو اسکے کھانے سے چھوٹا ہو جاتا ہی سنگرہنی درد سینہ یرقان قے اور زہر کی تپ کو مفید ہی اسکے کچے پھل کا اچار طبیعت کو تیز کرتا ہی کھانسی دمہ امراض سمی و دبلی کو دور کرتا ہی باد کو نکالتا ہی پیشاب کو صاف کرتا ہی بیر بلغم کو اور پرانے بخارون کو دور کرتی ہی نمک کے ساتھ کھانے سے گرانی پیدا نہین کرتی بھوک بڑھاتی ہی اجابت خلاصہ لاتی ہی جوانی اور صحت کی محافظ ہی منی اور عقل اور قوت حافظہ کو زیادہ کرتی ہی پیٹ کے کیڑے دفع کرتی ہی خروج مقعد کو مفید ہی زیادتی تشنگی کو دفع کرتی ہی ضعف مثانے کے لیے سوتے وقت مین بیر کا مربا کھلانا چاہیے اسکی مینگ بغیر بھونے کھانے مین ضعف ہاضمہ اور آنو کے دست مٹانے کے لیے بیر کا مربا بہت مفید دوا ہی بیر کو جوکوب کر کے چلم مین بھر کے پلانے سے دمے کا زور اور دورہ بند ہو جاتا ہی۔ بیر کو رات بھر پانی مین بھگو کر صبح کو اس پانی سے دھونے سے آنکھین ٹھنڈی رہتی ہین بیر کی راکھ مکھن مین ملا کر زخم پر لیپ کرتے ہین چھ بیرین اور پونے چار ماشہ دارچینی یا لونگین انکو دس تولہ پانی مین دس منٹ تک اوٹا کر چھان کر صبح کو پلانے سے اچھا مسہل ہو جاتا ہی اسکے درخت کے پتون کے اوپر ایک طرح کے پھوڑے سے اٹھ جاتے ہین انکو بچون کو دینے سے دست بند ہو جاتے ہین اسکے پتون کے ڈھائی تولہ پھوڑے ڈھائی تولہ دارچینی سوا تولہ کتھا اور سوا تولہ جاے پھل ان سب کا سفوف بنا کر اس مین سے ۵ رتی سے سوا ماشہ تک کی مقدار مین جوان آدمی کو دینے سے دست رک جاتے ہین پکی ہوئی تر و تازہ بیر کبھی کبھی کھانے کے کام مین آتی ہی یہ خون صاف کرتی ہی جس بیر کا دوا مین استعمال کیا جاے وہ تازہ چکنی بھاری پانی مین ڈوبنے والی چھوٹی گٹھلی والی اور زیادہ چھال والی ہونی چاہیے بیرین ملین شکم ہین پیٹ کا درد بخار بلغم دمہ پیشاب کے متعلق کے امراض بواسیر آنتون کے کیڑے پرانے دست مغص بادی کے امراض ذو جلد بدن کے امراض ہچکی تلی کا ورم جلندھر دل اور جگر کے امراض مثانی ہین عمر بڑھنے کے لیے رسائن کے استعمالون مین بیر اصل ہی رسائن کے طور پر صرف بیر کا استعمال کرنے سے عمر بڑھتی ہی جنگلی بیر دستون کے کام مین بہت آتی ہی اس سے سوزش اور آنتون مین اینٹھن وغیرہ کوئی شکایت پیدا نہین ہوتی ہی صفراوی مزاج والے کے قبض دفع کرنے کی یا پاخانے کے تھوڑا ملین ہونے کی جسکو خواہش ہو تو اسکے لیے جنگلی بیر نہایت مفید ہی۔ صفرا بلغم اور بگڑے ہوے صفرا کو نکالنے کے لیے پکی ہوئی بیر کا مسہل بہت نافع ہی کچی بیر خشکی رکھنے والی اور ملین شکم اور آنو اور دست دور کرنیوالی ہی

Hakeem Shoukat Ali

اسکو مدد کے لیے اس کام کی دوسری دواؤن کے ساتھ دینا نافع ہے اسکے پیپ مین خشکی پیدا کرنے اور سکوڑنے کی قوت ہے ہڑ کے جوشاندے کی پچکاری دینے سے بواسیر کا خون اور استحاضہ کا لہو رک جاتا ہے ہڑ کی گٹھلی کو پانی مین پیس کر لیپ کرنے سے آدھا سیسی دور ہوتی ہے اسکی چھال پانی مین گھس کر آنکھون مین لگانے سے آنکھون سے پانی کا نکلنا بند ہوتا ہے ہڑ کے جوشاندے سے درست کیا ہوا افیون کھانے سے نشہ اور بیہوشی دفع ہوتی ہے اسکے سفوف کو شہد مین ملاکر چٹانے سے رکت پت پیٹ کا درد اور دست بند ہوتے ہین اسکے سفوف کو سات بار اڑدے کے پتون کے رس مین بھگو بھگو کر سکھا سکھا کر شہد کے ساتھ چٹانے سے رکت پت مٹتا ہے اسکے سفوف مین برابر کی مصری ملاکر چاٹنے سے قوت ہاضمہ بڑھتی ہے اسکی مینگ کو پانی مین پیس ہر نب گھونٹ کر گولی بناکر آنکھ مین لگاتے رہنے سے موتیابند نہین پیدا ہوتا ہڑ کے جوشاندے مین شہد ملاکے پلانے سے سب قسم کے امراض دور ہوتے ہین ہڑ کو لوہے کے برتن مین رکھکر ہلدی کے رس کے ساتھ گھونٹ کر بار بار منھ پر لیپ کرنے سے چھیپ مٹ جاتی ہے ہڑ کو گائے کے موت مین پکاکر کھلانے سے ورم اور یرقان دفع ہوتا ہے ہڑ کو ارنڈی کے تیل مین پکاکر سات دن تک پلانے سے فیل پا کا عارضہ دور ہوتا ہے ہڑ کا سفوف شہد کے ساتھ چاٹنے سے جریان جاتا رہتا ہے اسکے سفوف کو ارنڈی کے تیل مین ملاکر چٹانے سے بادی اور خصیون کا ورم دور ہوتا ہے۔

جواہڑ (ھ)

بفتح جیم تازی

صفات وشناخت۔ ہڑ کی قسم سے ہے رنگ سیاہ ہوتا ہے ہلیلہ سیاہ سے بھی چھوٹی ہوتی ہے۔

طبیعت۔ سرد پہلے درجے مین خشک دوسرے درجے مین۔

خواص وفوائد۔ مصفی خون ومسہل سودا ہے جذام کو نفع دیتی ہے تلی اور بواسیر کو اسکے کھانے سے نفع ہوتا ہے اگر بھون کر استعمال کرین تو قبض پیدا کرے معدے کو قوت دیتی ہے آنکھ مین لگانے سے بینائی بڑھاتی ہے جواہڑ اور سیندھے نمک کو ارنڈی کے تیل اور گائے کے موت مین پکاکر گرم پانی کے ساتھ اسکو پھانکنے سے پرانا خصیون کا ورم مٹتا ہے تین چار جواہڑ کو دگنے گڑ مین گولی بناکر اسکو کھاکر اوپر سے گلو کا جوشاندہ پینے سے بہت بڑھا ہوا وات رکت مٹتا ہے۔

زنگی ہڑ (ھ)

ہلیلہ سیاہ وہلیلہ زنگی وہلیلہ ہندی (ف) اہلیلج اسود وا ہلیلج ہندی (ع)

صفات وشناخت۔ ایک درخت کا مشہور پھل ہے بہتر وہ ہے جو سیاہ وسخت اور بھاری ہو اور فربانہ ہو۔

طبیعت۔ سرد پہلے درجے مین خشک دوسرے درجے مین بعض کے نزدیک گرم وخشک ہے بہر صورت سردی اس کی کابلی سے کم ہے۔

خواص وفوائد۔ حواس اور اعضائے شکلی کو قوت دیتی ہے خون کو صاف کرتی ہے مادہ سوداوی کو نچوڑ کر دستون کی راہ نکالتی ہے جذام اور بواسیر اور درد طحال کو مفید ہے اسکا سفوف بریان دستون کو بند کرتا ہے مالیخولیا اور وسواس سوداوی تقوہ ورطوبت معدہ کو نافع ہے اسکو منھ مین رکھنے اور عرق نکلنے سے بالون مین سیاہی آتی ہے اور مسوڑون کو

Hakeem Shoukat Ali

مضبوط کرتی ہے اسکو پیسکر اور چھان کر پانی مین بھگو رکھین اور اُس شخص کی آنکھ پر جو ملی اس پانی سے بھگو کر بار بار پھیرین جسے ڈھلکے کا عارضہ ہو تو دو چار دن مین بخوبی نفع حاصل ہو - بوعلی سینا نے کتاب ادویہ قلبیہ مین لکھا ہے کہ ہلیلہ سیاہ و ہلیلۂ کابلی دونون سرد و خشک ہین اور ان دونون کی طبیعت مین قبض ہے مگر بالخاصہ دست لاتی ہین اور دونون خون کا تنقیہ کدورت اور خراب مادے سے کرتی ہین اور خون مین قوت و متانت پیدا کرتی ہین باوجود اسکے مفرحات مین بھی شامل کی جاتی ہین یہ بھی شاید خاصیت کی وجہ سے ہو یا اس وجہ سے ہو کہ دل کے خون کا تنقیہ کرتی ہین **مضر** جگر **مصلح** شہد اور گاے کا گھی **بدل** ہموزن بہیڑہ اور قبض کے لیے نصف وزن مازو اور چہارم حصہ حب الآس **مقدار خوراک** جوشاندے یا خیساندے مین ۷ ، ماشہ سے ۱۲ ماشہ تک اور بطور سفوف کے ۳ ، ماشہ سے ۴ ماشہ تک -

کابلی ہڑ (ہ)

ہلیلۂ کابلی (ف) اہلیلج کابلی (ع) انیبا ہڑ (ہ)

صفات و شناخت - ایک ہندوستانی درخت کا مشہور پھل ہے کابلی اس سبب سے کہتے ہین کہ اگلے زمانے مین براہ خشکی کابل مین ہو کر توران خراسان اور ایران وغیرہ مین ہندوستان سے لے جاتے تھے عمدہ وہ ہے جو نئی ہو اور پانی مین ڈوب جاے اور زرد سرخی مائل اور بڑی اور گودے سے بھری ہوئی اور کم ریشہ ہو گٹھلی اس مین چھوٹی ہو پرانی اور خراب اور گھلی نہ ہو یہ ہر قسم کی ہڑ سے قوی ہے -

طبیعت - شیخ نے ادویہ قلبیہ مین سرد پہلے درجے مین اور خشک دوسرے درجے مین کہا ہے بعض کے نزدیک گرمی و خشکی مین معتدل اور پہلے درجے مین خشک ہے بعض کے نزدیک دوسرے درجے مین سرد و خشک ہے بعض کی راے یہ ہے کہ خفیف سی حرارت سے جو درجۂ اعتدال پر ہے خالی نہین ہے اور اسمین سردی و خشکی کم ہے -

خواص و فوائد - مادۂ سوداوی و بلغمی و صفراوی کو نچوڑ کر دستون کی راہ سے نکالتی ہے مدر بول ہے حواس اور جگر و دماغ و معدہ کو قوت دیتی ہے حافظہ اور عقل بڑھاتی ہے مرگی اور لقوہ اور خفقان اور مالیخولیا کو مفید ہے درد سر و تپ کہنہ کو نافع ہے - جذام اور استسقا اور بواسیر ریحی کو مفید ہے کہتے ہین کہ جو ایک برس تک روزانہ ایک عدد کھاتے رہین تو بال سفید نہ ہون خصوصاً مربا اسکا جسپر ایک سال سے زیادہ نہ گذرا ہو اور بعض کہتے ہین کہ یہ تاثیر سیاہ ہڑ مین ہے داغ کا مسہ و گھونگی ہو اسکو جلاکر اور پیسکر ایسے مقام پر چھڑکنا جہان سے خون جاری ہو خون کو بند کر دیتا ہے مسوڑون اور دانتون کو قوت دیتی ہے اور بالخاصہ پانی کا نقصان اور اسکے زیادہ پینے کا ضرر دفع کرتی ہے درد سر کو مفید ہے اگر اسکو روغن مین بریان کرلین تو قابض ہو جاے صفرا کی وجہ سے سر پر چکر آتے ہون تو ۴ ، ماشہ ہلیلہ کابلی برود مصری کے ساتھ کئی دن تک کھانے سے نفع ہوتا ہے نسیان کو دفع کرتی ہے اگر اسکا مربا پانی کے ساتھ گھسکر اور پیس کر آنکھ مین لگائین تو بہت قوت دے اور آنکھ کے استرخا کو دور کر دے - اسکا مربا زیادہ عمدہ ہے جسپر ایک سال سے زیادہ نہ گذرا ہو اور یہ مربا معدے اور دماغ کو قوت دیتا ہے بلغمی سدہ کھولتا ہے حواس اور جگر کو طاقت بخشتا ہے بعض محققین نے لکھا ہے کہ ہلیلہ کابلی کا نفع مرہ سودا کے لیے اسکی طبیعت کی وجہ سے نہین ہے کیونکہ دونون کا مزاج سرد و خشک ہے بلکہ سودا کو نفع پہونچانے کی اس مین خاصیت ہے **مضر** دماغ کو نقصان پہونچاتی ہے باوجودیکہ دماغ کے لیے مقوی بھی بتاتے ہین **مصلح** شہد **بدل** ہلیلۂ زرد اور ہلیلہ سیاہ اور آملہ اور گلنا بنفشہ اور نصف وزن اطاس **مقدار خوراک** دستون کے لیے خیساندے مین ۱۰ ، ماشہ سے ۲ تولہ

Hakeem Shoukat Ali

اور جوشاندے مین ۷ ماشہ سے دو تولہ گیارہ ماشہ بلکہ ۳ تولہ تک اور ضرورت کے وقت ۴ تولہ ۴ ماشہ تک جائز ہو اور سفوف ۲ ماشہ سے ۴ ماشہ تک ۔

پیلی ہڑ (ہ)

ہلیلۂ زرد (ف) اہلیلج اصفر (ع) جھیباہڑ (ہ)

صفات وشناخت - مشہور ومعروف ہو بہتر وہ ہو جو بڑی اور زرد اور چھوٹی گٹھلی کی ہو اور پرانی نہ ہو۔

طبیعت - سرد پہلے درجے مین اور خشک دوسرے درجے مین شیخ کہتا ہو کہ ہلیلہ سیاہ سے گرم زیادہ ہو۔

خواص وفوائد - دماغ اور معدے کو قوت دیتی ہو حواس اور ذہن کو بھی قوی کرتی ہو دست بچوڑ کر لاتی ہو سدہ کھولتی ہو مالیخولیا اور وسواس اور جنون کو نافع ہو خفقان کو دور کرتی ہو تپ مرکب کو نافع ہو استسقا اور ریاح بواسیر کو مفید ہو بلغم اور رطوبتون کو خشک کرتی ہو ہاضم ہو بھوک پیدا کرتی ہو طحال کا ورم تحلیل کرتی معدے کا درد ریحی شافی ہو اور دھلکے کے لیے نافع ہو اسکا جیسانده جرم سے زیادہ دست آور ہو اور اسکے جیسانده کو جوش دینے سے فعل ضعیف ہو جاتا ہو اسلیے اسکا جیسانده دستون کے لیے پیا جاے جوش نہ کرنا چاہیے سر گھومنے کو نافع ہو اسکے منافع ہلیلہ کابلی کے سے ہین دانتون پر ملنے سے مسوڑون اور دانتون کو قوت پہونچاتی ہو اسکو آنکھ مین لگانے سے نگاہ تیز ہوتی ہو نزول الماء اور دھلکے کا عارضہ جاتا رہتا ہو آواز کو صاف کرتی ہو دانتون کا درد دور کرتی ہو صفرا کی تیزی کو تسکین دیتی ہو کھانسی کو مفید ہو صفرا اور بلغم اور جلے ہوے مواد کو دستون کی راہ نکالتی ہو گر صفرا سے بلغم کم نکالتی ہو۔ **مضر** معدے مین خشونت پیدا کرتی ہو۔ **مصلح** نصف وزن گھی یا روغن بادام مین چکنا کرین اور خاصکر سفوف کی صورت مین استعمال کرنیکے وقت تو ضرور چکنا کرنا چاہیے اور ہموزن یا دو چند شکر سفید بھی ملانا چاہیے۔ آلو بخارا عناب اور سپستان کے ساتھ جوش کرنے سے بھی اصلاح ہو جاتی ہو ترنجبین اور مصری بھی اصلاح کو شامل کر لیتے ہین نیم گرم پانی کے ساتھ بھی پھانکتے ہین **بدل** تخم کشوث اور افسنتین اور ہلیلۂ سیاہ اور سہ چند بنفشہ اور نصف وزن خبازی اور قبض کے لیے نصف مازو اور پنجم حصہ حب الآس **مقدار خوراک** ۱۰ ماشہ سے ۲ تولہ چار ماشہ تک بطور سفوف کے اور جیسانده مین ۲ تولہ ۱۰ ماشہ سے ۳ تولہ تک بعض کے نزدیک دو تولہ سے دو تولہ گیارہ ماشہ تک بلکہ ۵ تولہ دس ماشہ تک دے سکتے ہین اور جوشاندے مین ۷ ماشہ سے ۱۰ ماشہ تک ۔

چینی ہڑ

صفات وشناخت - کابلی ہڑ کی قسم سے ہو رنگ اسکا سبزی وسیاہی مائل ہوتا ہو چھوٹی اور کسی قدر لمبی اور گول ہوتی ہو بعض نے کہا ہو کہ پتلی اور لمبی ہوتی ہو گو دانگر ہوتا ہو گٹھلی بڑی ہوتی ہو شیخ کے نزدیک بہتر وہ ہو جو دلدار اور وزنی ہو یہ افعال مین کابلی سے ضعیف ہو اور یہ کم ملتی ہو اور جبکہ دوسری قسم کی ہڑین موجود ہین تو اسکا استعمال ضروری ہی کیا ہو۔

فوائد - اسکا مربا سال بھر تک روزانہ ایک دانہ کھانے سے بالون کی سیاہی کی حفاظت ہوتی ہو معدے کو قوت دیتی ہو کھانا ہضم کرتی ہو بلغمی سدہ دور کرتی ہو معدے کے خمل کو مضبوط کرتی ہو بواسیر کو نفع پہونچاتی ہو۔

Hakeem Shoukat Ali

ہر جوڑ (ھ)

بفتح ہائے ہوز و سکون رائے ثقیل و ضم جیم تازی و سکون واو مجہول و رائے مہملہ موقوف اسکو ہر جُری بضم جیم تازی و یائے معروف سے بھی کہتے ہین اور پنجابی و مارواڑی زبان مین ہاڈ جوڑ بولتے ہین فارسی کی کتابون مین اسکا نام ہاڑ جوڑی لکھا ہو بفتح ہا و سکون الف و رائے ہندی موقوف سے

صفات و شناخت - اسکی بیل ہوتی ہو اسکی شاخین اور ڈالیان مربع ہوتی ہین اور نیلی ہوتی ہین پتے موٹے ہوتے ہین وضع انکی لال مرچ کے پتون کی سی ہوتی ہو اور ان مین نوک ہوتی ہو پھول گلابی یا پیازی اور سفید ہوتے ہین چھوٹے چھوٹے مٹر کے دانے کی برابر لال رنگ کے پھل لگتے ہین ہر پھل مین ایک بیج ہوتا ہو سرخ مرچ کے بیج کی طرح اسکی ڈالیان بڑائی بڑنے سے کٹی ہوجاتی ہین اسکی پیدایش ہمالیہ سے لنکا تک گرم ملکون مین ہوتی ہے روہیلکھنڈ مین کثرت سے ہو -

خواص و فوائد - اسکے پتے اور کونپلون کے سفوف کی پھنکی دینے سے دست بند ہوتے ہین اسکی شاخون کا رس کان مین ڈالنے سے کان کا درد مٹتا ہو اسکی جڑ پتیون پھل پھول اور چھال کا رس نکال کر اُس مین دو تولہ گھی ایک تولہ گوپی چندن اور ایک تولہ مصری ملا کے چٹانے سے مسوڑون کی سوجن اور بغیر وقت حیض کا خون آنا دفع ہوتا ہو اسکی شاخون کو چونے کے پانی مین اُبال کر پلانے سے پیٹ کا درد موقوف ہوتا ہو اسکی پھنکی لینے سے طاقت بڑھتی ہو سونٹھ کے ساتھ اسکے سفوف کی پھنکی دینے سے بدہضمی مٹتی ہو اسکی نرم کونپلون کو آگ پر تھوڑا سینک کر چٹنی بنا کے کھلانے سے بھوک لگتی ہو اسکی کونپلون کے ٹکڑون کو مٹی کے برتن مین بند کرکے جلا کر اُس راکھ کو پھانکنے سے بدہضمی اور ضعف ہضم دور ہوتا ہو اسکی نرم شاخون کا گچھا تاگے کے اوپر سوتے رہنے سے ریڑھ کی ہڈی کا درد مٹتا ہو اسکی تھوڑی سی نرم کونپلون کو کھلانے سے طاقت آتی ہو اسکے کھانے سے ٹوٹی ہڈی جڑ جاتی ہو اور یہانتک مبالغہ کرتے ہین کہ جسکی ہڈی ٹوٹ گئی ہو اور وہ اسکو پیوے تو پیتے وقت دوا کی حرکت ٹوٹی ہوئی ہڈی کی طرف پاتا ہو اور سبز رنگ کا حلقہ اُس بوٹی کے رنگ کا ٹوٹی ہڈی کے آس پاس پیدا ہوجاتا ہو اور گرہ کے اوپر گوشت آجاتا ہو -

ہزاردانہ

صفات و شناخت - ایک جنگلی گھاس ہو جسکی جڑ سے بہت سی شاخین باریک باریک گھونگر والے بالون کیطرح نکلتی ہین اور یہ گھاس ایک بالشت سے کم زمین سے اونچی ہوتی ہو اسکی چھال پر غبار کی طرح رووان ہوتا ہو اور پتے باریک ہوتے ہین اور شاخین باریک باریک دانون سے بھری ہوتی ہین جو کنگنی کے دانون کی طرح ہوتے ہین اور بہت کثرت سے ہوتے ہین اسی لیے اسکا نام ہزاردانہ ہو اہل پنجاب ہجاڑ دانہ کہتے ہین اور بعض کتابون سے معلوم ہوتا ہو کہ یہ چھوٹی دودھی بھی کہلاتی ہو جب ان دانون کو ملکر ہوسی پھونک دیجائے تو بیچ باریک باریک تخم اس سے بچی جھڑتے نکل آتے ہین رنگ انکا تیرہ ہوتا ہو اسکی دو قسمین ہین ایک قسم کے تمام اجزا سفید ہین اور دوسری قسم کے تمام اجزا سیاہ پہلی قسم کے بہتے معالجات مین زیادہ مستعمل ہین مزے مین تلخی ہوتی ہو اور اس مین لعاب بھی ہو -

طبیعت - معتدل مائل بہ سردی -

خواص و فوائد - پیاس کو دفع کرتا ہو صفرا اور تپ ہائے گرم کو نافع ہو منھ کا مزہ سدھارتا ہو دبوا نگی اور ہذیان دور کرتا ہو

Hakeem Shoukat Ali

زبان پر خشکی کی وجہ سے کانٹے جم جائین تو اسکے لیے بے حد مفید ہی اخلاط کے جوش کو ساکن کرتا ہی درد سر اور سرسام کو نافع ہی پیٹ کے کیڑے نکالنے کے لیے بے نظیر دوا ہی اعضائے رئیسہ اور معدے کو قوت دیتا ہی اور انکے ابخرے کو جذب کرتا ہی خونی قی کو بند کرتا ہی فدا حسین خان رام پوری نے مجھ سے بیان کیا کہ یہ رودیدگی ٹونک اور جیپور کیطرف بہت ہوتی ہی اور انھون نے نسخہ ذیل کو اپنے نام کے ساتھ مجھ سے اصرار سے لکھوایا ہی کہ چھٹانک بھر ہزار دانہ لیکر لگدی کرکے روپے کو اُسمین رکھدین پھر ایک موٹے دو سیر کے وزنی اُپلے مین گڑھا کرکے اس لگدی کو اُس گڑھے مین رکھدین اور وہ جگہ دوسرے اُپلے کے ٹکڑے سے بند کرکے آگ دیدین ایک بار مین کھل جائے گا دیدون کی کتابون مین لکھا ہی کہ اسکے اجزا کا رس تیز اور دست آور ہی اسکے سوکھے پتے اور بیج خوشبودار چرپرے اور قابض ہین بچونکے آنو اور دست مین سونٹھ کے ساتھ اسکے پتون کے سفوف کو دیتے ہین یہ ملین اور محرک ہی اسکے رس کا طلا کرنے سے سوزش دفع ہوتی ہی اسکی ڈنڈی اور پھولون کا رس تیز دست آور ہی اسکے گیلے اجزا کو بیس کے زخم پر لیپ کرتے ہین بچون کے پیٹ کے کیڑے مارنے کے لیے اور دست لانے کے لیے اسکے پتون اور بیجون کی پھنکی دیتے ہین اسکی جڑ کو گھونٹ چھان کر پلانے سے عورت کی شرمگاہ سے سفید رطوبت اور خون استحاضہ کا آنا بند ہوجاتا ہی۔

ہلدو (ھ)

بفتح ہا وسکون لام وضم دال مہملہ و واو معروف مرہٹی مین ہلدوا اور کرش بفتح ہا وسکون لام وکسر دال مہملہ و فتح واو وسکون الف و فتح واو دوم و فتح رائے مہملہ وسکون کاف تازی وشین معجمہ موقوف اور برج بھاشا مین ہلدوان بفتح ہا وسکون لام وکسر دال مہملہ وفتح واو وسکون الف بھی کہتے ہین سنسکرت مین ہر درا اور گدمبکہ اور پیٹ کاشٹھ اور سراوہ نام ہین

صفات وشناخت - اس درخت کی اونچائی اسی فٹ کی اور کہین کہین اس سے بھی زیادہ ہوتی ہی اسکا تنہ لمبا اور سیدھا ہوتا ہی اُسکی گلائی دس سے اٹھارہ فٹ کی ہوتی ہی اسکے پتے ہلکے ہرے رنگ کے ہوتے ہین اسکی چھال ایک دو انچ موٹی بھورے رنگ کی اور کھردری ہوتی ہی اس مین کھڑی دراڑین چلتی ہین آڑی نہین چلتی ہین اندر کی چھال جسکو اندر چھال کہتے ہین کچھ سرخی لیے ہوے کچھ بھورے رنگ کے دھبے اور ریشے دار ہوتی ہی چیت بیساکھ مین اسکے پرانے پتے گرجاتے ہین اور جیٹھ تک نئے نکل آتے ہین اسکے نرم پتون کو اکثر کیڑے کھاجاتے ہین جس سے یہ ننگا ہوجاتا ہی برسات مین پھر نئے پتے آجاتے ہین اسکے پتے چار سے نو انچ لمبے اور اکثر اتنے ہی چوڑے ہوتے ہین جیٹھ اور اساڑھ مین یا کچھ اور بھی دیر سے اسکے پھول لگتے ہین گرمے پھاگن تک پھل پکتے ہین یہ پیڑ اکثر کرکے ہندوستان کے تر ملکون مین ہوتے ہین ہمالیہ مین کثرت سے ہین میسور اور ممالک متوسط کے جنگلون مین بہت ہوتے ہین اسکی لکڑی عمارت کے کام مین آتی ہی دار ہلد اور ہلدو کو ایک چیز سمجھنا غلطی ہی۔

خواص وفوائد - ہلدو رس اور وپاک مین کڑوا گرم کسیلا ہلکا سرد اور طاقت بڑھانے والا ہی صفرا اور بلغم کا فساد مٹاتا ہی جلد بدن کے امراض کو دور کرتا ہی قے اور زخم کو مٹاتا ہی بدن کی رونق اور چمک بڑھاتا ہی اسکی چھوٹی کلیون کو کالی مرچ کے ساتھ پیس کے سونگھنے سے سخت درد سر دفع ہوتا ہی۔

Hakeem Shoukat Ali

ہلدی (ھ)

بفتح ہا و سکون لام و کسر دال مہملہ و یائے معروف ٹرمرک (انگ) زرد چوب (ف) عروق الصفر (ع)

صفات و شناخت - ایک روئیدگی ہے اسکی ساق دو گز کے قریب لمبی ہوتی ہے اسکی جڑیں بہت سے شعبے ہوتے ہیں اور ہر شعبے پر پتے کیلے کے پتوں کی طرح لگتے ہیں مگر اُن سے چھوٹے ہوتے ہیں پھول اسکا زرد ہوتا ہے اور پھولوں کا خوشہ ایک بالشت کے قریب لمبا آتا ہے بیج سیاہ رنگ اور ننھا ہوتا ہے ہلدی اسکی جڑ ہے زمین سے کاٹ کر نکال کر جوش کر کے سکھا لیتے ہیں تازہ ہلدی بدمزہ اور بدبو ہوتی ہے چار مہینے گذرنے پر اچھی ہو جاتی ہے بہتر وہ ہے جو پرانی نہ ہو اور خوش رنگ اور کم ریشہ ہو ڈاکٹر ایلکلی کی شناخت کے لیے اسکا رنگا ہوا کاغذ کام میں لاتے ہیں -

طبیعت - گرم و خشک تیسرے درجے میں مگر شیخ کے نزدیک گرم و خشک دوسرے درجے میں -

خواص و فوائد - اس میں جلا قوی ہے آنکھ کی روشنی کو تیز کرتی ہے جگر کا سدہ کھولتی ہے استسقا و یرقان کو مفید ہے فالج و لقوہ و تشنج و جریان منی و درد سر بارد کو دفع کرتی ہے اسکو چبانے سے دانتوں کے درد کو تسکین حاصل ہوتی ہے خصوصاً قدرے بریاں کر کے اور اسکو پیس کر گائے کے گھی میں ملا کر روئی کے شافے کو لت کر کے رحم میں رکھنے سے رحم کا ورم جاتا رہتا ہے اور اسکو پیس کر آنکھ میں لگانا اور اسکو بطور سرمے کے استعمال کرنا جرب اور سفیدی پلک اور تقویت چشم کے لیے مفید ہے اور دوسری آنکھوں کی بیماریوں کو بھی نافع ہے اسکے پتوں کا رس آنکھ کی روشنی زیادہ کرتا اور آنکھ کا جالا دور کرتا ہے زرد ورا اسکا زخم کو خشک کرتا ہے زخم کے درد اور ورم کو برطرف کرتا ہے اسیلیے اہل ہند پچھنے لگوا کر بلا فاصلہ اسکو باریک پیسکر زخم کی جگہ پر ملتے ہیں اور اسکے ذریعہ سے سینکنا درد کو تسکین دیتا ہے ورم کو تحلیل کرتا ہے خصوصاً وہ ورم کہ بعد فصد کے پیدا ہو ڈاکٹر کہتے ہیں کہ زکام میں جب کئی روز سے رطوبت بہ شدت جاری ہو تو اسکو جلا کر اسکے بخارات سونگھنے سے آرام ہوتا ہے ترکیب یہ ہے کہ ایک ڈلی کو قیف کے نیچے جلا کر اسکی نلی کی راہ سے ناک اور منہ میں دھواں لیں جب آنکھ دکھنے میں جلن بہت ہو تو اسکا جوشاندہ ٹھنڈا کر کے کپڑے کی پوٹلی کے ذریعہ سے آنکھ پر لگانے سے بہت نفع ہوتا ہے وید کہتے ہیں کہ ہلدی کسیلی کڑوی سوکھی گرم محرک اور صاف کرنے والی ہوتی ہے یرقان پینس جریان بدہضمی آنکھوں سے رطوبت کا جاری رہنا امراض جلد کھجلی کوڑھ اور پیٹ کے کیڑوں کو مٹاتی ہے فساد بلغم و صفرا و خون کو دفع کرتی ہے سوزاک اور اعضا کے ورم اور بدن کی زردی اور پھوڑے پھنسی کو نافع ہے دل کو طاقت دیتی ہے برخلاف یونانی طبیبوں کے کہ اُنکے نزدیک دل کو بہت مضر ہے ہلدی کو پیسکر ایک ماشہ سے کر ہموزن گھی میں ملا کر کھانا اور روزانہ اضافہ کرنا یہانتک کہ ایک تولہ کی مقدار کو پہونچ جائے نفث الدم اور تپ کہنہ کے لیے مجرب ہے پیٹ کے کیڑے دفع کرتی ہے خارش کو مفید ہے خوبصورتی پیدا کرتی ہے منی بڑھاتی ہے اگر اسکو ایک ہفتہ سینڈھ کے دودھ میں تر رکھکر سایے میں خشک کر کے جھائیں پر لگائیں تو دفع کرے سوجن اور رگڑ پر اسکا لیپ کیا جاتا ہے خون صاف کرنے کے لیے اسکا کھانے پینے کا استعمال کیا جاتا ہے جونک کے ڈنک کا خون بند کرنے کے لیے اسپر ہلدی کا سفوف چھڑکتے ہیں ہلدی کی تازہ گانٹھ میں سے رس نکال کر پلانے سے آنت کے کیڑے مرتے ہیں ہلدی کے جوشاندے کو گاڑھا کر کے سر پر لیپ کرنے سے زکام دفع ہوتا ہے آنکھوں پر لیپ کرنے سے سرخی پھٹ جاتی ہے اور کیچڑ کا نکلنا بند ہو جاتا ہے اسکے پھولوں کو پیسکر لیپ کرنے سے اور جلد . . . ن کے کیڑوں کے متعلق کے امراض دفع ہوتے ہیں ہلدی کا دھواں تک

Hakeem Shoukat Ali

مین چڑھانے سے جما ہوا پانی وغیرہ خراب رطوبت بہکے زکام موقوف ہوتا ہی اس مین سے بہت خوشبودار تیل نکلتا ہی وہ محرک ہوتا ہی ہلدی کے دو ماشہ سفوف کی پھنکی دینے سے کھانسی دور ہوتی ہی بچھو کے ڈنک پر ہلدی کی دھونی دینے اور تپانے سے زہر اُترتا ہی سر کا چکر آنکھون کے سامنے اندھیرا آجانا اور سر کا درد مٹانے کے لیے تازہ ہلدی کو پیسکر سر اور پیشانی پر لیپ کرنے مین اسکا تازہ رس ٹھنڈا ہی ناک مین ہلدی کا دھوان نلکی سے لینے سے عورتون کا آسیب کا دورہ رک جاتا ہی بھنگری کا بیسوان حصہ ہلدی لے کر دونون کو پیس کے برکنے سے کان کا بہنا بند ہو جاتا ہی ہلدی اور چونے کو رگڑکے زخم پر لیپ کرتے ہین اس سے سوزش بہمت ورم تحلیل ہو جاتا ہی اور درد مٹ جاتا ہی اسکا لیپ کرنے سے یا اسکے جوشاندے وغیرہ سے دھونے سے زخم کے کیڑے مر جاتے ہین زکام کے شروع مین نلکی سے ہلدی کا دھوان رات کو ناک سے بہکر کئی گھنٹون تک اُسکے اوپر پانی وغیرہ کوئی چیز نہ پینا چاہیے اس سے زکام فوراً دور ہو جاتا ہی گنگنے دودھ پر ہلدی اور کالی مرچ کا سفوف برک کے پینے سے بخار سمیت زکام مٹتا ہی کھجلی وغیرہ جلد بدن کے امراض مین ہلدی کا لیپ کرنا چاہیے کپڑے کو ہلدی کے پانی مین رنگ کر دکھتی ہوئی آنکھ کے سامنے لٹکتا ہوا باندھتے ہین جگر کے امراض مین ہلدی کا استعمال کیا جاتا ہی ایک تولہ ہلدی کا سفوف چار تولہ دہی مین ملاکر چاٹنے سے یرقان دفع ہوتا ہی ہلدی اور اونٹ کی مینگنیون کو اونٹا کر اُس جوشاندے کو گاڑھا کر کے لیپ کرنے سے خصیون کی سوجن اُترتی ہی گھاؤ پر ہلدی برکانے سے وہ جلدی بھرتا ہی ہلدی کو پانی کے ساتھ پیسکر جو درد دہنی طرف ہو تو بائین طرف اور جو بائین طرف ہو تو دہنی طرف کے کان مین ٹپکانے سے درد سر دفع ہوتا ہی ہلدی کو مہین پیسکر کپڑے مین دھر کر جس دانت مین درد ہوتا ہو اُس دانت کے نیچے رکھنے سے دانت کا درد زائل ہوتا ہی نیز ہلدی اور گھی کا لیپ کرکے اسکو رحم کے منہ تک پہونچانے سے رحم کا ورم اُترتا ہی ہلدی اور تلون کی کھل کو پیسکر لگانے سے مکڑی کا زہر اُترتا ہی اس کے جوشاندے یا خیساندے مین آدھ تولہ گائے کا موت ملا کے پلانے سے تر کھجلی دفع ہوتی ہی ہلدی کی گرہین پیاز کی گانٹھ کے موت کے ساتھ کھانے سے فیل پا اور کوڑھ زائل ہوتا ہی سوت کے ڈورے کو ہلدی کے رس اور سیندھو کے دودھ مین سات سات بار تر اور خشک کرکے بواسیر کے مسون کو اس سے سختی سے باندھنے سے گر جاتے ہین ۲ رتی بچ ماشہ ہلدی اور ایک ماشہ ہیچ کو پیسکر چھوٹے بیر کی برابر گولیان بناکر دونون وقت ایک ایک گولی کھانے سے کھانسی جاتی رہتی ہی ہلدی اور آنولے دونون ہموزن لے کر پیسکر چھان کر اُنکے برابر کھانڈ ملاکر اس مین سے ایک تولہ سات دن تک پانی کے ساتھ پھانکنے سے ذیابیطس جاتا رہتا ہی ہلدی اور تلون کو پیسکر منہ پر ملنے سے منہ کی چھائین دور ہوتی ہی مضر دل کو بہت نقصان پہونچاتی ہی اور جگر کو بھی مضر ہی مصلح دل کے لیے کاغذی لیمو اور بجورے لیمو کے رس اور جگر کے لیے قرص کافور اور وید کہتے ہین کہ اسکا مصلح مینگ ہی بدل مجیٹھ اور امراض چشم مین نصف ممیرا اور دوسرے امراض مین نصف عاقرقرحا اور ممیرے کا بدل ہموزن ہلدی ہی۔ مقدار خوراک ۲ ماشہ سے ۸ ماشہ تک۔

جنگلی ہلدی

صفات وشناخت۔ یہ زیادہ تر بنگال مین ہوتی ہی گرمی مین اسکے نئے پتے اور پھول لگتے ہین اسکے پھولون مین بڑی خوشبو ہوتی ہی یہ ہلدی رنگت کے کام مین آتی ہی پہلے اس سے عبیر بنائی جاتی تھی۔

خواص وفوائد۔ جنگلی ہلدی چرپری گرم ی حرارت با اشتہا بڑھانے والی اور میٹھی ہی منہ کا مزہ سدھارتی ہی موچ اور

Hakeem Shoukat Ali

رگڑ کر دوسری دواؤن کے ساتھ اسکا لیپ کرتے ہین ہرتال طبقی کو تھوہر اور اجواین کے ساتھ اسکی گولی بنا کے دینے سے سانپ کا زہر اُترتا ہی کھجلی اور داناؔ کی پھنسیون پر اسکا لیپ کرتے ہین لوبان کے ساتھ اسکو پیسکر گرم کرکے پیشانی پر لیپ کرنے سے دردِ سر دفع ہوتا ہی اسکو پیسکر گرم کرکے سر پر لگانے سے اعصابی دردِ سر دفع ہوتا ہی اس کا دھواں پینے سے پیٹ کا درد دفع ہوتا ہی۔

ہُل ہُل (ہ)

بفتحِ ہر دو ہا و سکون ہر دو لام گجراتی مین سورجے مکھی پھول سنسکرت مین سوریاورتا کہتے ہین یونانی مین اس کا نام نبطا فلن بتاتے ہین

صفات وشناخت ۔ ایک درخت ہی کہ ایک گز لمبا اور اُس سے کم وزیادہ بھی ہوتا ہی اُسپر روان بہت ہوتا ہی اور اسکی ڈالیون پر باریک شاخین ہوتی ہین جو اندر سے کھوکھلی ہوتی ہین ان باریک شاخون کی جڑون مین ایک ایک دو دو اور بھی باریک شاخین ہوتی ہین جنپر چھوٹے چھوٹے پتے لگتے ہین جنکو پکا کر روٹی سے کھاتے ہین شاخون کا رنگ سیاہ سرخی مائل ہوتا ہی ان شاخون مین سے اور شاخین نکلتی ہین جنمین تارے ہوتے ہین کہ ان مین پھول بنتا ہی پھر پھلی اَرہر کی پھلی کی طرح آتی ہی جو نیلی اور چھوٹی ہوتی ہی اسکے اندر رائی کی طرح دانے ہوتے ہین بیج پکر سیاہ پڑ جاتے ہین اور گول ہوتے ہین اندر سے تھوڑے کھوکھلے ہوتے ہین ۔ تذکرۃ الہند کے مولف نے لکھا ہی کہ مین نے اسکی چھ قسمین دیکھی ہین ایک قسم کے پتون مین شقین نہین ہوتین اور دوسری قسم کے پتون مین تین تین شقین ہوتی ہین اور تیسری قسم کے پتون مین چار چار اور چوتھی قسم کے تمام اجزا زرد ہوتے ہین اور پانچوین قسم کے پتون مین بہت سی شقین ہوتی ہین اور چھٹی قسم کے پھول سرخ ہوتے ہین چوتھی اور پانچوین قسم کمیاب ہی جنگلی ہُل ہُل کو کنکوتی بفتح کاف و خفاے نون و ضم کاف دوم و کسر تاے فوقانی ہندی و سکون یاے تحتانی کہتے ہین اسکا قد آدھے ہاتھ کی برابر اور پتے کلتھی کے پتون کے سے ہوتے ہین اور اُسکے ہاتھی کی سی بو آتی ہی بعض کی بو تیز اور تند اور خراب ہوتی ہی اسکی ایک قسم کو ہلہل دیوانہ یا دیوانہ ہلہل بھی کہتے ہین تازہ ہلہل کو کوٹ کر بادر داد کر کے پانی کے ساتھ اُسکا عرق کھینچنے سے اُسکا تیل نکل آتا ہی اس تیل مین لسن یا رائی کے تیل کی طرح منافع ہوتے ہین۔

طبیعت ۔ وید کہتے ہین کہ بہت گرم ہی بعض نے کہا ہی کہ گرم تیسرے درجے مین اور خشک ہی۔

خواص وفوائد ۔ تحفۂ ہندی مین لکھا ہی کہ ہلہل تیز و گرم ہی تونیح اور استسقا کو مفید ہی کان مین اسکا رس ٹپکانے سے درد دفع ہوتا ہی دوسری کتابون مین لکھا ہی کہ ہلکی کسیلی ملین شکم اور چرپری ہی بلغم اور باد اور منہ کی بےمزگی اور ہچکی اور پیٹ کے کیڑے دور کرتی ہی بھوک اور ہاضمہ بڑھاتی ہی اسکو پکاکر روٹی سے کھانے سے زہر اور باد اور بلغم رفع ہو کر دور ہوتے ہین اور بھوک بڑھتی ہی اور مزاج مین فرحت پیدا ہوتی ہی ہلہل کے بیج چھ ماشہ مغز کھونگچی سفید چار ماشہ فلفل سیاہ دو ماشہ نوشادر ایک ماشہ کوٹ چھان کر بطور ہلاس کے سونگھیں تو رطوبت ناک سے جاری ہو جاے نزلہ اور شقیقہ مزمن جاتا رہے گر حدت بہت ہی بعض کہتے ہین کہ ہلہل نہایت محلل اور جاذب ہی اُسکو کھانے اور اس کے پتون کا رس سعوط کرنے سے مرگی کابوس اور شقیقہ کو نفع پہونچتا ہی سردی کے پسلی کے درد کو شافی ہی ابن حجاج نے لکھا ہی کہ اگر ہلہل کے پتے پیسکر تالو پر لیپ کرین تو سوزش پیدا ہو اور سر کے اندر سے رطوبت کھینچ لے یہ عمل ہوشمنفت

Hakeem Shoukat Ali

گرتے ہین کہ نزلے کی زیادتی ہو اور سردی سے سر پر درد جم جائے اور اُسکے پتون کا نیم گرم رس ناک مین ٹپکانے سے بھی درد سر جاتا رہتا ہی اور اسکے خواص مین سے یہ بات ہی کہ تپ ورزہ کا دورہ شروع ہونے کے وقت اس کا پتا پیسکر سیدھے ہاتھ پر باہر کی جانب کلائی کی گرہ کے پاس رکھکر اوپر اُسکے ایک ٹھیکری دھرکر کپڑے سے مضبوط باندھدین تو اُس مقام پر آبلہ پیدا ہو جائے گا اور دوسرے دن دورہ نہین پڑیگا ۱۰ ماشہ ہلہل کے بیج پانی مین پیسکر پلانا ہر قسم کے زہر کے لیے نافع ہی۔ استسقا و قولنج پھوڑے پھنسی اور برص و جذام کو شافی ہی کان مین پھنسی ہو تو اس کا رس ڈالنے سے پھوٹ جاتی ہی اسکے تازے پتے پردار فلفل (دیبل) کا سفوف چھڑک کر بتی بنا کر کان مین رکھکر اوپر سے باندھدین تو ثقل مٹ جائے گا مگر چاہیے کہ سر پر عورت کا دودھ ملین۔ ہلہل کے پتون کے رس مین لوہے کا برادہ دو پہر تک کھرل مین رگڑین پھر اُسپر اتنا رس ان پتون کا ڈالدین کہ چار انگل اوپر کھڑا رہے اور دھوپ مین کھدین چالیس دن مین عمدہ کشتہ ہو جائے گا اُس وقت خشک کرکے باریک پیسکر چھان کر پان کے رس کے ساتھ چھوٹے چھوٹے بیر کی برابر گولیان بنا کر رکھ لین ایک گولی کھانے سے نفخ اور ریاح شکم اور باد گولہ مٹ جائے گا اس کے پتون کو جوش کرکے اُن سے استنجا کرنے سے خون بواسیر رک جاتا ہی اسکے پتون کا ساگ پکا کر خشکے کے ساتھ کھانے سے بواسیر کا خون بند ہو جاتا ہی اگر ہلہل کے پتے اور سیاہ مرچ دونون برابر لے کر پیسکر مرچ سیاہ کی برابر گولیان باندھ لین اور ایک گولی روز کھایا کرین تو تین دن مین تپ جاتی رہے اگر سیاہ مرچ اسکے رس مین پیسکر سیاہ مرچ کی برابر گولیان باندھ لین اور روز ایک گولی کھایا کرین تو تر و خشک کھجلی اور خراب قسم کے پھوڑے پھنسیان مٹ جائین اگر ہلہل کے درخت کے تمام اجزا پیسکر پیا کرین اور پھوک زخم پر باندھا کرین تو آتشک زائل ہو جائے ہلہل کے پتے ایک تولہ لسن کی تین پوتھی اور تین کالی مرچین تینون پیسکر بورانے کتے کے کاٹے ہوئے کو کھلادین اور تین دن تک اسیطرح کھلائین تو صحت ہو جائے گی اگرچہ نوبت ہلاکت کے قریب پہونچ گئی ہو تب بھی نفع خوب ہوگا ہلہل کے بیج پانی مین پیسکر لگانے سے آدھا سیسی کا درد جاتا رہتا ہی ہلہل کے پتے اور اجوائن ساڑھے تین تین ماشہ مستسقی کو کھلانے سے بہت نفع ہوتا ہی ہلہل کے بیج پیسکر دگنی کھانڈ ملاکر ۳ ماشہ سے ۱۰ ماشہ تک مزاج کے موافق کھلانے سے چالیس دن تک کے استعمال مین بواسیر جاتی رہتی ہی اسکے بیج جریان اور سیلان منی اور سرعت انزال کے بعض سفوفون مین شامل ہین اس کے بیج اور پلاس پاپڑہ ملاکر روغن کھینچکر استعمال کرنے سے امساک منی پیدا ہوتا ہی اور عضو تناسل مین قوت آتی ہی اسکے پتون کا جوشاندہ ۶ تولہ دن مین دو بار پلانے سے تشنج دور ہوتا ہی اسکے بیجون کا جوشاندہ اسی مقدار مین اور اسیطرح پینے سے موتی جری کا بخار جاتا رہتا ہی جھالا اُٹھانے کے لیے اسکے پتون کا ضماد کیا جاتا ہی اُس جھالے مین سے بہت سا مواد بہ نکلتا ہی اسکے بیجون کے سفوف کی شکر سفید کے ساتھ پھنکی دینے سے آنتون کے کیڑے باہر نکل جاتے ہین اسکے بیجون کا لیپ کرنے سے داد جاتا رہتا ہی کان کے بھیتر کی سوجن اور درد دفع کرنے کے لیے اسکے خالص پتون کا بغیر پانی کے نکالا ہوا رس کان مین ڈالنا چاہیے پھوڑے کے اوپر اسکے پتے باندھنے سے اُسکی سوجن بکھر جاتی ہی اسکی جڑ کا جوشاندہ پلانے سے ہلکا بخار چھوٹ جاتا ہی دو ماشہ سے چار ماشہ اسکے بیجون کے سفوف مین ہموزن کھانڈ ملاکر اُسکی پھکی صبح اور شام تین دن تک دیکر تیسرے دن صبح کو ارنڈی کا تیل پلا دینا چاہیے اس سے پیٹ کے کیڑے مر کر نکل جاوینگے بچون کو عمر کے موافق ۲ سے ۱۰ رتی تک کی مقدار

Hakeem Shoukat Ali

دینی چاہیے - اسکے پتون کے رس کو گنگنا کرکے کان مین ڈالنے سے کان کا درد موقوف ہوتا ہی نزلہ کے متعلق کے امراض کو ہٹانے کے لیے اسکے پتون کا خالص رس پلاتے ہین اسکے پتون کا رس دست آور ہے - اسکی جڑ کان مین باندھنے سے بہوت بخار دفع ہوتا ہی اسکے پتون اور لہسن کو پیسکر ٹکیہ بناکے باندھنے سے گلگنڈ پہوٹ جاتا ہے اور بیٹھکر کے صاف ہوجاتا ہی اسکے پتون کے رس مین سیندھا نمک شہد اور کڑوا تیل ملاکے گرم کرکے کان مین ڈالتے ہین کان کا درد دفع ہوتا ہی -

ہلیم (ع)

بفتح ہا و کسر لام و یاے معروف و میم موقوف - ہفت دانہ - آش خیر - آش عاشورہ - جریش گندم (ف) الہلمات ہلیم کی جمع - کھچڑا (ہ) مستفاد از ناموس محیط مین لکھا ہی کہ ہلیم بروزن علیم فارسی کا لفظ ہی

صفات وشناخت - مشہور غذا ہی محیط مین اسکی ساخت یون لکھی ہی کہ گوشت اور گیہون کو خوب گلالیتے ہین اور یہ مسامحت ہی اس مین سات قسم کا غلہ داخل کیا جاتا ہی - گیہون - چاول - ارد کی دھلی ہوئی دال مونگ کی دھلی ہوئی دال مسور کی دال چنے کی دال اور جو اور گوشت بھی ملاتے ہین کھچڑا بھی اسی قبیل سے ہے ہلیم مین لطافت اور لاگت زیادہ ہوتی ہی کھچڑے مین کم اور یہ ضرور نہین کہ یہ سب ہی غلے داخل کرین بعض کم بھی ڈالتے ہین کبھی کھچڑے مین گوشت نہین بھی ڈالتے اسی علاقہ سے ہریسہ بھی ہی کبھی جوان مرغ کا گوشت بھی ملاتے ہین ہریسہ بنانے کی بہت سی ترکیبین ہین غلے کو علیحدہ پکاکر گھونٹ لیتے ہین اور گوشت کو علیحدہ پکاکر بھون لیتے ہین پھر دونون کو ملاکر خوب چلاتے ہین تاکہ یکسان ہوجاے اور پسا ہوا گرم مسالا بھی ملاتے ہین پھر اوپر سے گھی اور پیاز کا بگھار لگاتے ہین کبھی دہی یا تورے سے کھاتے ہین -

طبیعت - گرم وتر -

خواص وفوائد - معتدل المزاج آدمی کے لیے عمدہ غذا ہی غذائیت زیادہ پہونچاتا ہی تمام بدن کو عموماً اور گردون کو خصوصاً موٹا کرتا ہی گھیون کو اور باہ کو طاقت پہونچاتا ہی منی بڑھاتا ہی سینے کی خشونت دور کرتا ہی اور سینے کے لیے موافق ہی خشک مزاج والے کی کھانسی کو دور کرتا ہی اور اس سے متین خون بنتا ہی منی اور بدن مین طاقت بڑھاتا ہی محنتی آدمیون کے لیے سردی کے موسم مین عمدہ غذا ہی اور کم محنتیون مین دیر سے ہضم ہوتا ہی مگر معدے کو ضرر پہونچاتا ہی ہمیشہ کھانے سے بہت غلیظ فضول گردے اور مثانے مین پتھری بخار جوڑون مین درد پھوڑے اور ورم اور سدے اور پیٹ مین کیڑے پیدا ہوجاتے ہین -

ہلیون (رومی)

بروزن افیون کذا فی البرہان اور حرف اول کے کسرہ سے بھی آیا ہی

صفات وشناخت - ایک روئیدگی ہی کہ سردی کے آخر مین اور ربیع کے شروع مین پیدا ہوتی ہی اور ایسے مقامون مین بھی پیدا ہوتی ہی جہان برف زمین پر ڈھکا رہتا ہی جب برف پگھل جاتا ہی تو ربیع کے درمیان مین پیدا ہوتی ہی اسکی دو قسمین ہین (۱) بستانی جسے باغون اور کھیتون مین بوتے ہین اسکے پتے بکھرے اور باریک سست کے پتون کی طرح ہوتے ہین اور اسکی شاخون مین کانٹے نہین آتے اور بظاہر سے معلوم ہوتا ہی کہ سوئے کے سے پتے ہوتے ہین

Hakeem Shoukat Ali

اور برہان قاطع مین سونف کے سے پتے بتائے ہین اسکے بیج گول گول غلافون مین آتے ہین ہر غلاف مین تین بیج ہوتے ہین چھوٹے چھوٹے کالے دانے کی طرح بیج مین تین ضلع ہوتے ہین اور سخت ہوتے ہین غلاف کا رنگ ابتدا مین سبز ہوتا ہے پکنے کے بعد سرخ وسیاہ پڑ جاتا ہے اور بعض کہتے ہین کہ نیلا ہو جاتا ہے اور اسپر زرد نقطے اور نشان ہوتے ہین (۲) جنگلی خودرو یہ قسم خاردار ہے اسکی ساق اور پتے کبر کی طرح جسے کنبر جانتے ہین ہوتے ہین اسمین کچھ دودھ بھی ہوتا ہے پھول سفیدی مائل ہوتا ہے بعض نے لکھا ہے کہ ہلیون صحرائی سرسون کا بیج ہے مخزن کا مولف کہتا ہے کہ غالباً ہلیون کا پیڑ درخت انار کی جڑ سے اُگتا ہے اور انار کے درخت پر چڑھکر پھیل جاتا ہے پتھریلی زمینون مین بھی ہوتا ہے ابن زہر کہتا ہے کہ اگر مینڈھے کے سینگ اکھیڑ کر زمین مین دفن کیے جائین تو ہلیون پیدا ہو جائے عبارت اسکی یہ ہے فی الفلاحۃ الفارسیہ ان قلعت قرون الکباش ودفنت فی التراب خرج منہا الہلیون کبش حرف اول کے فتح سے بعض نے مینڈھے کا نام لکھا ہے اور بعض کہتے ہین کہ بکرے پر اسکا اطلاق ہوتا ہے کباش جمع ہے - بعض کہتے ہین کہ ہلیون کی ایک قسم سیاہ بھی ہے جسکی شاخون سے قلم بناتے ہین بعض کہتے ہین کہ یہ وہی چیز ہے جسے ہندی مین ناگدون بولتے ہین اور مار گیاہ بھی اسی کو خیال کرتے ہین -

طبیعت - گرم پہلے درجے مین اور خشک دوسرے درجے مین بعض کہتے ہین کہ گرم تر ہے جالینوس نے معتدل کہا ہے بہ نسبت بستانی کے جنگلی مین گرمی و خشکی زیادہ ہے -

خواص و فوائد - یہ دوا طحال وجگر وگردہ کا سدہ کھولتی ہے اور خشکی بغیر گرمی کے پیدا کرتی ہے اور محلل ہے درد کمر اور عرق النسا کے لیے اسکا جوشاندہ مفید ہے اسکے کھانے سے کمر کا درد ریحی وبلغمی جاتا رہتا ہے مگر عجیب بات یہ ہے کہ اسکے کھانے سے بائی درد مفاصل پیدا ہو جاتا ہے اسکے جوشاندے سے کلی کرنا دانتون کے درد کو نافع ہے اسکی بیخ دردناک دانت مین رکھین اگر وہ خراب ہو گیا ہوگا تو اکھڑ جائے گا اور اگر صرف درد ہوگا تو ٹھہر جائے گا نگاہ کو تیز کرتی ہے ابتدائے نزول الماء مین مفید ہے سینے اور پھیپھڑے کے لیے نافع ہے اسکو زیادہ کھانے سے متلی پیدا ہو جاتی ہے اور قے کرنے کو دل چاہتا ہے سرد مزاجون کو اسکے کھانے مین اصلاح کی ضرورت نہین گرم مزاجون کو چاہیے کہ سرکہ اور کانجی یا دودھ مین جوش دیکر کھائین بلکہ بہتر یہ ہے کہ پہلا جوش کا پانی پھینکدین کیونکہ وہ متلی پیدا کرتا ہے اور بدمزہ ہوتا ہے اور گرم مزاج والے کو چاہیے کہ اوپر سے سکنجبین چاٹ لے جنگلی ہلیون بدن مین اعتدال کے ساتھ گرمی پیدا کرتی ہے خاصکر بڈھون اور سرد مزاج والون کے بہت موافق ہے گردے اور مثانے کے امراض کو شافی ہے بستانی مین رطوبت اعتدال کے ساتھ ہے اور تغذیہ اس سے زیادہ ہوتا ہے لطافت پیدا کرتی ہے اور دوسری غذا کو ہضم کر دیتی ہے اور جب آپ ہضم ہو جائے تو اس سے تغذیہ جتنا حاصل ہوتا ہے دوسرے بقولات سے اتنا حاصل نہین ہوتا منی کو بڑھاتی ہے مدر ہے روفس کہتا ہے کہ قابض بھی ہے شاید اور مار کی وجہ سے ایسا ہو اور اکثر ماہرین یہ کہتے ہین کہ ملین شکم ہے نفخ اور ریاح کو تحلیل کرتی ہے قولنج بلغمی وریحی اور آنتون کے درد اور پیشاب کی تنگی کو مفید ہے اسکا جوشاندہ معدے کا بلغم قے کی راہ نکالدیتا ہے اسکے بیج بھی نہایت مدر ہین انکو حمول کرنے سے خون حیض فراغت سے جاری ہوتا ہے سدہ دور کرتے ہین اور مدر ہین اتنے قوی ہین کہ مثانے کی پتھری بہا دیتے ہین شہوت کو قوت دیتے ہین اگر ۳ ماشہ روغن بلسان اور شہد کے ساتھ پیوین تو مثانے کی پتھری آسانی سے نکالدین پیشاب اور پسینے کی بدبو دور کرتے ہین طحال کا سدہ رفع کرتے ہین مصر مین عورتین انکو

Hakeem Shoukat Ali

باریک کوٹ کر سفیدۂ نیم برشت پر چھڑک کر کھاتی ہین اس خیال سے کہ بدن کو فربہ کرتے ہین جس طرح ہاون کو گوا اسارایا اور اساو کے نام سے بھی راجپوتانے مین مشہور ہے یہان کی عورتین دودھ کے ساتھ کھیر بناکر بھی اور توانائی کے لیے کھلاتی ہین۔ بلیون کے بیج دوسرے اجزاسے زیادہ مدر ہین۔ **مضر** معدہ و سرد خمل معدہ **مصلح** معدے کے لیے کانجی و سرکہ اور جوش دینا اور سر کے لیے شہد اور خمل معدہ کے لیے گوشت کے ساتھ پکانا اور کانجی و روغن زیتون ملانا **بدل** تیون کا بدل سرسون کا ساگ اور تخم کا بدل اندراین کا پھل۔ **مقدار خوراک** پتے ۲ ماشہ تک بعض کے نزدیک ۵ ماشہ تک بعض کے نزدیک ۱۰ ماشہ تک اور بیج ۹ ماشہ تک۔

ہمہ

دہن زہر کہتا ہے کہ ایک پتھر ہے جو ہندوستان مین پیدا ہوتا ہے نہایت ہلکا ہوتا ہے پانی پر تیرتا ہے اگر اسکو استسقا زقی کے مریض کے پیٹ پر جس مین زرد پانی بھرا ہو باندھا جائے تو پانی کو جذب کرے جب اسکو پیٹ پر رکھین تو تول کر رکھین اور جب علیحدہ کرین تو پھر تولین بھاری ہوجائے گا بعد اسکے دھوپ مین رکھدین تمام زرد پانی ٹپک کر ہلکا ہوکر اصلی حالت پر آجائے گا پھر اسکو مستسقی کے پیٹ پر رکھدین اور اسی طرح دھوپ مین خشک کرین اسیطرح بار بار کے رکھنے اور سکھانے سے کل پانی چوس لیگا اور پیٹ خالی ہوجائے گا۔

ہمس پادی (ھ)

بفتح ہا و سکون میم و سین مہملہ موقوف و فتح باے فارسی و سکون الف و کسر دال مہملہ و سکون یاے تحتانی

صفات و شناخت۔ محیط مین ہے کہ ایک روئیدگی ہے زمین پر بچھی ہوتی ہے شاخین اسکی نیلی ہوتی ہین اور پتے چھوٹے ہوتے ہین اور انسے دودھ نکلتا ہے۔ بعض کہتے ہین کہ یہ بوخلسا یعنی شنجار ہے اور بعض کہتے ہین کہ ہمس پادی اور ہنس پدی ایک چیز ہے اور بعض کے اصابع الصفر کا ہندی نام ہنس پدی لکھا ہے ان بھوت جلکسا ساگر سے معلوم ہوتا ہے کہ تلنگی زبان مین ہنس پادی ہنسراج کا نام ہے تالیف شریف مین لکھا ہے کہ ہنس پدی بفتح ہا و سکون نون و سین مہملہ موقوف و فتح باے فارسی و کسر دال مہملہ و سکون یاے تحتانی ایک روئیدگی ہے زمین پر پڑی رہتی ہے شاخین باریک اور پتے چھوٹے دودھی کی طرح ہوتے ہین۔ ناموس مین اسکے سنسکرت کے اتنے نام لکھے ہین ہنس پادی اور ہنس پدی اور رکت پادی اور ترپادکا اور پرلادلی اور کیٹ ناد وغیرہ اس سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ پرسیاوشان یعنی ہنسراج ہے کیونکہ سنسکرت کی کتب نے یہ اسما ہنسراج کے ثابت ہین۔

طبیعت۔ سرد و تر۔

خواص و فوائد۔ دیوانگی اور زہر دفع کرتی ہے تپ اور پھوڑے پھنسی کو نافع ہے شکم کے درد کو مفید ہے آنکھ کے ناصور کو شافی ہے گرانی ہے خون کے فساد کو مفید ہے اعضا کی سوزش کو نافع ہے دست بند کرتی ہے مکڑی کے زہر کو بھی مفید ہے۔

ہمی میلس ورجی نیکا (س)

ہمی میلانڈس (ل)

صفات و شناخت۔ یہ ایک درخت ہے اسکی چھال اور پتے کام مین لاتے ہین چھال کے جوہر کو ہمی میلن کہتے ہین۔

خواص و فوائد۔ عمدہ قابض ہے سیلان خون اور سوزاک اور سیلان رحم اور مثانے کی پرانی سوزش مین مفید ہے اور

Hakeem Shoukat Ali

درخت کی چھال سے ایک عرق کھینچتے ہیں جو خونی بواسیر کے لیے بڑی مفید دوا ہے مسوں کو اس سے نم رکھتے ہیں اور ایک فلوئڈ ڈرام کی مقدار میں کھلاتے بھی ہیں ۔ اسکی پیدائش امریکہ میں ہے ۔

ہنس ([illegible])

بفتح ہا و سکون نون و سین مہملہ موقوف

صفات وشناخت ۔ ایک پرندہ ہے جسکے پاؤں لمبے اور سرخ اور گردن دراز اور پتلی ہوتی ہے چونچ سرخ اور ٹیڑھی ہوتی ہے تمام بدن پر سفید پر ہوتے ہیں مگر بازو پر چند لال پر ہوتے ہیں بڑے سے بڑے بگلے کے مشابہ ہے اور قاز سے جدا ہے ۔

طبیعت ۔ گرم وتر ۔

خواص و فوائد ۔ اسکا گوشت آواز صاف کرتا ہے چہرے کا رنگ نکھارتا ہے بھوک پیدا کرتا ہے مقوی باہ ہے اعضا کو قوت دیتا ہے سرخ باوہ اور صفرا کو دفع کرتا ہے قوت گویائی بڑھاتا ہے منی پیدا کرتا ہے بادی امراض کو نافع ہے ۔

ہنس ہندی ([illegible])

بفتح ہا و سکون نون و سین مہملہ موقوف و فتح بائے موحدہ و سکون نون و کسر دال مہملہ و سکون یائے تحتانی

صفات و منافع ۔ ایک درخت ہے نیم کے چھوٹے سے درخت کی برابر ہوتا ہے شاخیں کثیر ہوتی ہیں جب اس کا پھل بھگوتے ہیں تو اسکی گٹھلی میں سے آواز نکلتی ہے گرم وخشک ہے فساد بلغم و باد کو دفع کرتا ہے ۔

ہنسراج ([illegible])

بفتح ہا و سکون نون و سین مہملہ موقوف و فتح رائے مہملہ و سکون الف و جیم تازی موقوف منقول از نسخہ سعیدی مگر سین مہملہ پر فتح ظاہر کرتے ہیں پرسیاوشان (ف) وشعر الجن وشعر الارض وشعر الجبال (ع) سنسکرت میں ہنسپدی اور ٹھیٹ ہندی میں ہنس پگی کہتے ہیں فارسی میں عوام سنبل فارسی کہتے ہیں ۔ کالی جھانپ بھی ہے ۔

صفات وشناخت ۔ مشہور روئیدگی ہے اسکے پتوں کے کناروں میں بہت سی شقیں ہوتی ہیں اور حجم میں چھوٹے ہوتے ہیں اس میں ساق اور پھول اور بیج نہیں ہوتے شاخیں اسکی سیاہ سرخی مائل ہوتی ہیں اور پتلی اور سخت ہوتی ہیں اور ایک ایک بالشت کے قریب لمبی ہوتی ہیں سردی کے دنوں میں کنویں حوض اور نہر کے کناروں پر اور دوسرے تری کے مقاموں اور سایہ دار جنگلوں اور کھنڈروں پرانی دیواروں اور چاتوں کے سوکھے ہوئے کھیتوں میں ہنسراج اگتا ہے اور موسم برسات کے شروع میں سوکھ جاتا ہے اسکی جڑ میں کوئی منفعت نہیں ہنسراج کی قوت جلدی زائل ہو جاتی ہے چھ مہینے کے بعد کمزور ہو جاتی ہے اور برس روز کے بعد بالکل بیکار ہو جاتی ہے بہتر وہ ہے کہ پتے ہرے اور شاخ سخت و سیاہ ہو بعض سرخ شاخ والے کو بہتر جانتے ہیں اسکی شاخیں کالی ہونے کی وجہ سے گجرات والے کالو ہنسراج کہتے ہیں ۔

طبیعت ۔ جالینوس کہتا ہے کہ گرمی وسردی میں معتدل ہے شیخ نے قانون میں لکھا ہے کہ گرمی کی طرف مائل ہے اور خشکی اسمیں بہت کم ہے صاحب حاوی کہتا ہے کہ پہلے درجے میں گرم خشک ہے بعض کہتے ہیں کہ گرمی اسکی دوسرے درجے تک پہونچتی ہے بعض یوں کہتے ہیں کہ گرمی زیادہ ہے اور خشکی کم ہے ۔

Hakeem Shoukat Ali

خواص و فوائد - محلل، ملطف اور مفتح ہی خشکی پیدا کرتا ہی تھوڑا سا قابض ہی بعض نے یہ قید لگائی ہی کہ سفوف کی حالت میں کھانے سے قبض پیدا کرتا ہی مفتح ہی - بالتخورے کی وجہ سے بال اُڑ جائیں تو اسکے لگانے سے بال نکل آتے ہیں ذات الصدر اور ذات الریہ کو نفع دیتا ہی مواد کے سیلان کو روکتا ہی اسکو پیسکر یا جلا کر اُس کے تیل میں ملا کر بالون پر ملیں تو بڑھ جائیں اسکا تیل بھی بنایا جاتا ہی جسکے لگانے سے بال جمتے ہیں اور سیاہ اور قوی اور لمبے ہو جاتے ہیں وہ گرتے نہیں اسکی راکھ بھی بالون پر لگانے سے جڑیں مضبوط ہو جاتی ہیں اسکی راکھ سرکے اور روغن زیتون میں ملا کر لگانے سے داء الثعلب اور داء الحیہ کو نفع پہونچتا ہی داء الثعلب پر تازہ کو رگڑنے سے بھی نفع ہوتا ہی اسکے لگانے سے انجیر نمان جاتی رہتی ہیں اگر لیک کر پھوٹ جاتی ہیں تو اسکی شاخیں پیسکر ضماد کرنے سے نفع ہوتا ہی اسکو پینے سے پتھری ٹوٹ کر نکل جاتی ہی کہتے ہیں کہ اسکے خواص میں سے یہ ہی کہ تازہ کو پیسکر اُس مقام پر لگادیں جہاں تیر رہگیا ہو تو باہر کی طرف نکل آتا ہی اسکے رس یا جوشاندے میں گلاب کے پسے ہوے پھول ملا کر حمام کے اندر دو تین بار لگانے سے کھجلی وغیرہ کے نشان مٹ جاتے ہیں اگر گلاب کے پھولون کے ساتھ پھوڑے یا ورم پر لگادیں تو تحلیل ہو جائیں تو وہ اور خراب زخمون کو بھی اسکا لیپ نافع ہی اسکو جلا کر راکھ کے پانی میں ملا کر گنج کو دھونے سے مٹ جاتا ہی جسکے سر کے بال اُڑ گئے ہون اسکے سر پر لگانے سے نئے پیدا ہو جاتے ہیں اسکا جوشاندہ یا راکھ شراب میں ملا کر لگانے سے سر کی بھوسی جاتی رہتی ہی اور پھنسیان بھی سر کی مٹ جاتی ہیں اسکے لیپ سے سردی کا درد سر جاتا رہتا ہی اگر اسکے ساتھ لگاے کی چربی ملالیں تو زیادہ نفع دے اسکے رس کو سعوط کرنے سے زکام جاتا رہتا ہی اسکے جوشاندے کے ساتھ دھارنے سے بھی ناک کا سدہ کھل جاتا ہی اور زکام صحت پاتا ہی اسکو چبا کر یا اسکا آنکھ کے کونے کے ناصور پر ڈالیں یا چبا کر باندھ دیں تو نفع ہو اس سے پھیپھڑے کا تنقیہ بخوبی ہوتا ہی اسکے پینے سے سینے اور پھیپھڑے سے لیسدار اخلاط تھوک کے ذریعہ سے نکلتے ہیں اسکے جوشاندے کے پینے سے دمہ یرقان تلی کا درد اور پیشاب کی تنگی مٹتی ہی سانڈھے دو ماشہ ہنسراج کو کھانے سے بلغم و سودا معدے اور آنتون سے نکلتے ہیں اور مرۂ صفرا بھی معدہ اور آنتون سے خارج ہو جاتا ہی اسکو جوش دے کر خصیون پر باندھنے سے ورم بکھر جاتا ہی اسکو بیجا بول (؟) کے ساتھ رحم میں رکھنے سے رطوبت کا سیلان بند ہو جاتا ہی اسکو کھانے اور لگانے سے دیوانے کتے اور سانپ اور حشرات الارض کا زہر اتر جاتا ہی - ہنسراج کے عرق کھینچتے ہیں اس میں لونگ کی سی خوشبو آتی ہی اور دل کو تفریح و قوت پہونچانے اور نفس کو نشاط بخشنے میں بید مشک کے عرق کا کام دے جاتا ہی اس سے شربت بھی تیار کرتے ہیں جسکو کھانے سے سینے اور پھیپھڑے کا درد جاتا رہتا ہی پینے سے اخلاط غلیظ و لزج تھوک کے ذریعہ سے نکلتے ہیں اور دل میں قوت اور نفس میں خوشی حاصل ہوتی ہی اسکے پینے سے معدے اور سینے کی طرف مواد کا آنا بند ہو جاتا ہی یرقان کو نفع پہونچاتا ہی - کا مواد پیشاب کھولتا ہی اور اس سے ایسا اچھا ادرار ہوتا ہی کہ جس سے کوئی شکایت پیدا نہیں ہوتی یہ شربت درد گردہ اور سنگ مثانہ کو بھی مفید ہی خون حیض اگر تھوڑا تھوڑا آتا ہو یا بالکل رک گیا ہو تو اس شربت کو پینا چاہیے اسکے پینے سے آنول بھی رحم سے نکل جاتی ہی - ابن زہر کہتا ہی کہ عقاب اور دوسرے شکاری پرند ہنسراج کے ذریعہ سے اپنے بچون کی حفاظت اور علاج کرتے ہیں - وید کہتے ہیں کہ ہنسراج سرد بھاری جریا گرم اور رسائن ہی بچون کو مندھی کے ساتھ دینے سے بخار چھوٹ جاتا ہی اسکے پتون کو پانی میں پیسکر کھانڈ ملا کر پلانے سے بخار اتر جاتا ہی اسکے پتون کو سونا گیرو کے ساتھ

Hakeem Shoukat Ali

پیسکر لیپ کرنے سے منھ کا ورم صفراوی جو سر کی طرف بڑھتا ہو دور ہوتا ہے تیون کا خالص رس لگانے سے بھی یہی فائدہ ہوتا ہے پیٹ کی گرمی مٹانے کے لیے اسکا جوشاندہ ڈھائی سے پانچ تولہ تک پلاتے ہین سوکھے ہنسراج کے اجزا اور میتھی دانے کو باریک پیسکر گرم کرکے لیپ کرنے سے پھوڑے پھنسی جلدی پک جاتے ہین اسکے تازے پتون کو پیسکر گنٹھیا کے ورم پر لیپ کرتے ہین اسکو زیادہ کھانے سے قے آنے لگتی ہے اسکا جوشاندہ پلانے سے کھانسی سے پیدا ہوا سینے کا درد دفع ہوتا ہے باولے کتے کا زہر اتارنے کے لیے اسکا شربت پلاتے ہین اسکو پانی مین ڈالکے بھپارا دینے سے بخار کا زور کم ہوجاتا ہے اسکے شربت مین الایچی کے بیج اور تبسلوچن کا سفوف برک کے پلانے سے بخار کے بعد کی کمزوری رفع ہوتی ہے اسکے پتون کو پیسکر گرم کرکے لگانے سے کئی طرح کی پرانی گانٹھین مٹتی ہین اسکے پتون کے گنگنے لیپ سے گانٹھ بکھر جاتی ہے ہنسراج قابض دافع تپ مقوی اور سوکھی کھانسی مٹانے والا پیشاب کا ادرار کرنے والا اور حیض کو درست کرنے والا ہے اسکا مزہ خوشبودار اور چرپرا ہوتا ہے اسکو پیسکر چوٹ وغیرہ پر لیپ کرتے ہین اسکا جوشاندہ پلانے سے سکمی اعضا کے سدے دور ہوتے ہین اسکے پتون کو پیسکر گرم کرکے لیپ کرنے سے گلٹیون کی سوجن تحلیل ہوجاتی ہے اسکے جوشاندے مین شہد ملا کے سوکھی کھانسی جاتی رہتی ہے اسکے پتون کو پیسکر تیل مین پٹی کرکے سینکنے سے سینے کا درد دفع ہوتا ہے۔ **مضر** تلی کو اور خاص جوشاندہ گردے کو۔ **مصلح** تلی کے لیے مصطگی۔ گل بنفشہ۔ روغن بنفشہ اور کتیرا۔ اور گردے کے لیے کتیرا مصلح ہے **بدل** ہموزن زوفا اور بنفشہ مع نصف وزن اصل السوس یا رب السوس کے **مقدار خوراک** جرم ۱۰ ماشہ سے ۲ تولہ تک بعض تین تولہ تک تجویز کرتے ہین اور جوشاندے مین پانچ تولہ دس ماشہ تک۔

ہنگوٹ (ہند)

بکسر ہا و خفائے نون و ضم کاف فارسی و سکون واو مجہول و تائے ثقیل موقوف اسکو **ہینگن** بکسر ہا و سکون یائے تحتانی و نون غنہ و فتح کاف فارسی و سکون نون بھی کہتے ہین اور **ہنگوٹا** بکسر ہا و نون خفی و ضم کاف فارسی و واو مجہول و فتح رائے ثقیل و سکون الف بھی بولتے ہین

صفات و شناخت۔ ایک ہندوستانی درخت کا پھل ہے یہ درخت خاردار ہوتا ہے جھاڑ بڑا ہوتا ہے تیس فٹ تک اونچا ہوتا ہے اسکا تنہ چھوٹا اور ٹھگرا ہوتا ہے اسکی گلائی دو فٹ یا ذرا زیادہ ہوتی ہے اسکی پیدائش کانپور سے سکھم تک۔ بہار۔ گجرات۔ خاندیس۔ دکھن اور راجپوتانہ وغیرہ ملکون مین ہے پتے اسکے سنا کے پتون کی طرح مگر ان سے ذرا سخت ہوتے ہین پوس مین اسکے نئے پتے نکلتے ہین چیت بیساکھ مین سفید یا کچھ ہرے سفید خوشبودار چھوٹے پھولون کے گچھے لگتے ہین پھل دراز اور سخت ٹھڑی شکل کا اور مجھولے آم کی برابر ہوتا ہے اور بعض پھل گول چپٹا ہوتا ہے پہلی قسم نر ہے اور دوسری قسم مادہ اوس کا پوست پتلا سخت اور سفید زردی مائل ہوتا ہے پوست کے نیچے رطوبت چیپ دار ہوتی ہے جس مین سے بدبو املتاس کی سی آتی ہے اور میٹھی اور بدمزہ ہوتی ہے اس رطوبت کے نیچے گٹھلی ٹھڑ کی برابر ہوتی ہے اسکے اندر مغز نکلتا ہے جو چکنا ہوتا ہے اور مزہ ذرا تلخ ہوتا ہے اسکی گٹھلی مین سوراخ کرکے اور اس مین بارود بھر کے اکثر بچے چھوڑتے ہین۔ اسکی گٹھلی کے اوپر کی رطوبت اور گٹھلی کے اندر کی مینگ کام مین آتی ہے۔ اکثر علاجون مین اہی زہریج کے عوض استعمال کرتے ہین لیپنے کی یہ ترکیب ہے کہ ہنگوٹ کے اوپر بھیگا ہوا کپڑا لپیٹ دین یہانتک

Hakeem Shoukat Ali

کہ نرم ہو جائے پس اُسکے اوپر کا پوست دور کرین تو اُس پوست کے نیچے سے قند کی طرح ایک چیز نکلیگی اُسے چھری سے چھیل لین اور اس قند کے نیچے ایک جلد سخت ہوتی ہے اسکے توڑنے سے اندر سفید مغز نکلتا ہے۔ اگر آٹے مین اسکو ملا کر گولیان بنا کر تالابون مین ڈالین مچھلیان مدہوش ہو کر اوپر آجاتی ہین۔ مامون صاحب نے محیط اعظم مین لکھا ہے کہ ہم نے ایک بار گونڈوانہ کے ملک مین ایک جگہ پانی کے کنارے یہ دیکھا کہ ماہی گیر آئے اور اُنھون نے ایک درخت کی تین چار سیر سفید چھال پتھر پر ڈالدی ایک آدمی اُسپر پانی ڈالتا تھا اور دو آدمی لکڑی سے اُسے کچلتے تھے جب خوب تر اور نرم ہوگئی تو اُسکو جالی مین بھر کر پانی کے اندر رکھتے اور پانی مین جا بجا لیے پھرتے تھے اور ہاتھ سے جالی کو ملتے جاتے تھے جھاگ بہت سے اُس سے پیدا ہو کر پانی پر تیرنے لگے جب مچھلیون نے وہ جھاگ کھائے تو تھوڑی دیر مین مست اور مدہوش ہو کر پانی پر تیرنے لگین اور وہ ماہی گیر کچھ کو ہاتھ سے پکڑنے لگے اور بعض کو لاٹھیون سے مارنے لگے معلوم ہوا کہ وہ ہنگوٹ کے درخت کی چھال تھی۔

طبیعت۔ تیسرے درجے کے درمیان مین گرم و خشک ہے۔

خواص و فوائد۔ پھوڑے پھنسی اور دادون کو دفع کرتا ہے پیٹ کے کیڑے مار دیتا ہے پھل مین سے دانہ نکال کر اور بھگو کر چھان کر پانی مین پینے سے خون کے فساد کی بیماریان دفع ہوتی ہین اور پیٹ کے کیڑے نکل جاتے ہین دستون مین خون آتا ہو تو وہ بند ہو جاتا ہے اسکے تخم کی گری قضیب اور باہ کو طاقت بخشتی ہے اسکے درخت کی چھال جوش خون اور کوڑھ اور کھجلی کو نافع ہے مادہ سوداوی کو دستون کے ذریعہ سے نکالتی ہے اسکا پینا اور حمول کرانا دونون باعث حاملہ کے پیٹ سے بچہ گرا دیتی ہین علاج الغربا مین لکھا ہے کہ ہنگوٹ کی چھال کو کوٹ چھانکر ہر صبح ایک تولہ پانی کے ساتھ پھانکین ترشی اور بادی اور نمک سے پرہیز کرین دو ہفتے مین جذام اور جوشش خون کو بخوبی فائدہ ہوگا۔
ان بھوٹ چلنسا ساگر مین لکھا ہے کہ اسکی گٹھلی کی مینگون کی پھنکی دینے سے بلغم دفع ہوتا ہے اسکی چھال کی پھنکی دینے سے پیٹ کے کیڑے مرجاتے ہین اسکے کچے پھل کو آدھ رتی سے دس رتی تک کی خوراک دینے سے دست لگتا ہے ایک رتی سے پندرہ رتی تک اسکی گری کی پھنکی دینے سے سوکھی کھانسی مٹتی ہے ایک پھل کی آدھی گری دینے سے پیٹ کے کیڑے مرجاتے ہین اور دست آتے ہین ہنگوٹ کی مینگ کو پانی مین گھس کر آنکھون مین لگانے سے آنکھون کی روشنی بڑھتی ہے اسکی دو حصہ مینگون مین ایک حصہ المتاس ملا کے آنکھ مین لگانے سے موتیا بند کا عارضہ دفع ہوتا ہے اسکی گٹھلی کی مینگ مین سے تیل نکالا جاتا ہے اسکے تیل کے فوائد یہ ہین چرب سرد اور شیرین ہے رونق طاقت باہ بلغم اور آنکھون کی بینائی بڑھاتا ہے اور صفرا کو مٹاتا ہے اُسکو بدن پر ملنے سے رنگ نکھرتا ہے سر مین لگانے سے بال بڑھتے ہین دودھ مین اسکی دس بوندون سے تیس بوند دن تک ڈال کر پینے سے صفرا کا زور گھٹتا ہے زخم پر لگانے سے اُسکی جلن اور گرمی مٹتی ہے۔

ہوپ (ش)

ہیبوکس (ل)

صفات و شناخت۔ ہیبوکس ہیبوکس ایک بیل ہے جسکے خشک پھولون کو ہیبوکس کہتے ہین اور انگریزی مین مشروبات کو بھی کسی قدر مخروطی شکل کے ہوتے ہین اور کم و بیش نوکیلے ہوئے ہوتے ہین جب ثابت ہو تو قریب سوا انچ کے طول مین ہوتا ہے اور صورت مین لمبا بیضوی یا کسی قدر گول اور مشتمل ہے پنکھڑیون پر جو ایک دوسرے پر مثل طبقات پشت ماہی

Hakeem Shoukat Ali

کے لگی رہتی ہیں اور رنگت میں سبز زردی مائل بھورا پن لیے ہوئے اور ہر ایک نیچے کے کنارہ پر دانہ دار زرد رنگ خوبصورت سفوف بھورا پن لیے ہوئے لگا رہتا ہے جسکو کیبولن کہتے ہیں یہ سفوف آسانی سے جل جاتا ہے۔ ہوپ میں اور سفوف میں خوشگوار بو ہوتی ہے ہوپ کا ذائقہ تلخ خوشبودار اور خفیف کسیلا ہے سفوف کے جلجانے کے بعد فی صدی پندرہ حصہ سے زیادہ راکھ پیچھے نہ رہنی چاہیے اور ایتھر میں بغیر حل ہونے والی شی فی صدی ۳۰ حصہ سے ۴۰ تک رہجائے اس سے زیادہ نہ ہو۔

خواص و فوائد۔ ہوپ اور سفوف مقوی معدہ ہیں اعصاب پر تاثیر تسکین کی کرتے ہیں اور جریان اور احتلام کے روکنے کے لیے عمدہ دوا ہے ہوپ کے سونگھنے سے نیند آتی ہے ہوپ کا رب اور خیسانده اور ٹنکچر عمدہ مقوی معدہ ہیں جنون اور دوسرے امراض میں جب نیند نہ آتی ہو اور افیم سے فائدہ نہ ہو یا اسکا دینا مناسب نہ ہو تو ہوپ کو تکیوں میں بھر کر مریض کے سرہانے رکھتے ہیں۔ **مقدار خوراک** سفوف دو گرین سے ۵۔ گرین تک۔

ہوفاریقون

بضم ہا و سکون واو و فتح فا و سکون الف و کسر رائے مہملہ و سکون یائے تحتانی و ضم قاف و سکون واو و نون۔ اور یائے تحتانی کی زیادتی سے ہا کے بعد ہیوفاریقون بھی آیا ہے لیکن مشہور بغیر یا کے ہے یہ لفظ معرب ہے ادفاریقون کا بعض کے نزدیک رومی لفظ ہے

صفات و شناخت۔ ابن جزلہ کہتا ہے کہ یہ داذی رومی یا حب بلسان ہے اور اسحاق بن عمران کہتا ہے کہ ناشترا کا نام ہے مگر ان اقوال کی تغلیط کی گئی ہے تحقیق یہ ہے کہ ایک روئیدگی ہے جسکی پانچ قسمیں ہیں سب میں پھل جو کی طرح آتا ہے۔ (۱) درخت اور گھاس کے درمیان پودا ہے پتے اسکے سداب کی طرح ہوتے ہیں رنگ خون کی طرح سرخ سیاہی مائل ہوتا ہے اور یہ پودا ایک بالشت اور اس سے زیادہ بھی بڑھتا ہے پھول اسکا خیری سفید کے پھول کی طرح ہوتا ہے اسکا بیج مستطیل غلاف میں ہوتا ہے یہ بیج گول اور جو کی طرح اور سیاہ رنگ ہوتا ہے اس میں صنوبر یا صنوبر کے گوند کی سی خوشبو آتی ہے یہ قسم سخت زمینوں اور ویرانوں میں پیدا ہوتی ہے بعض کہتے ہیں کہ اس قسم کا پھول سفید اور وضع میں سوئے کے پھول کی طرح چتر دار ہوتا ہے اسکا ثمر مستطیل ہوتا ہے بیج دوسرے اجزا سے قوی ہے اسکی قوت دس سال تک باقی رہتی ہے اس چیز کو سکھا کر اس سے آگ سلگاتے ہیں (۲) دوسری قسم کا پودا پہلی قسم کے پودے سے کچھ لمبا ہوتا ہے شاخیں اسکی موٹی بڑی اور پتے بہت ہوتے ہیں اسکا رنگ بھی خون کی طرح سرخ سیاہی مائل ہوتا ہے پھول اسکا زرد ہوتا ہے اور خوشبو صنوبر کی سی آتی ہے اسکو ہاتھ سے ملتے ہیں تو لال رس نکلتا ہے یہ پہلی قسم سے بھی زیادہ آگ سلگانے کے لیے مناسب ہے اور اس سے زیادہ گرم بھی ہے (۳) تیسری قسم کا پودا بھی گھاس اور درخت کے درمیان ہے اور آگ سلگانے کے لیے مستعمل ہے اسکا بیج باریک اور شاخیں خالص سرخ ہوتی ہیں پتے اسکے سداب کے پتوں سے دو چند بڑے ہوتے ہیں جب اسکے پتے ملتے ہیں تو ان سے رس شراب کی طرح نکلتا ہے (۴) چوتھی قسم کے پتے خلنج کے پتوں کی طرح ہوتے ہیں مگر ان سے کسی قدر چھوٹے اور انکو کوٹ کر نچوڑنے سے اس خون کے سے رنگ کا نکلتا ہے اس رس میں چیپ ہوتا ہے مزہ اچھا ہوتا ہے اور بو تیز ہوتی ہے (۵) پانچویں قسم کے پتے بہت بڑے لصاع کے پتوں کے برابر ہوتے ہیں اور یہ پودا بھی بہت بڑا ہوتا ہے اور ڈالیاں اسکی سیدھی اور کثرت سے

Hakeem Shoukat Ali

ہوتی ہین اور اُنپر زرد پھول آتے ہین جو چھوٹے ہوتے ہین اور بیج غلاف مین خشخاش کی طرح ہوتے ہین اور سبز خطوط ہوتے ہین اسکے پتے اور شاخین بھی سرخ ہوتی ہین اور صنوبر کی سی خوشبو آتی ہے یہ قسم گرمی وسردی مین سب قسمون سے کم ہے۔ حکیم میر عبدالحمید نے حاشیہ تحفۃ المومنین مین لکھا ہے کہ ہوفاریقون کو ہندوستان مین اُمّ وسہ کہتے ہین اگر دوسرے فرقون سے قطع نظر کیجائے صرف رطوبت اور شاخون کی سرخی پر نظر کیجائے تب بھی کوئی واقف کار اُم وسے کو ہوفاریقون نہین سمجھے گا کیونکہ نہ اسکی شاخین سرخ ہوتی ہین نہ سرخ رطوبت (رس) نکلتی ہے بہر صورت بہتر ہوفاریقون ملک شام کا ہے اور بعض کہتے ہین کہ سب سے بہتر پہاڑی تازہ سرخ اور خوشبو دار ہے۔

طبیعت۔ شیخ نے لکھا ہے گرم وخشک دوسرے درجے مین ہے اور بعض کے نزدیک تیسرے درجے مین گرم وخشک ہے اور بعض نے کہا ہے کہ خشکی اسکی گرمی سے زیادہ ہے۔

خواص وفوائد۔ اسکا ضماد ان اورام کو مفید ہے جو نہایت سخت ہون اور مادہ انکا سرد ہو کیونکہ اس مین مادے کی تحلیل کرنے اور لطیف کرنے اور پگھلانے کی قوت زیادہ ہے اسوجہ سے مادہ خارج اور جدا ہو جاتا ہے اسکے پتون کو پیسکر آگ سے جلے ہوے عضو پر لگانے سے فائدہ ہوتا ہے اور بڑے بڑے زخمون اور نہایت خراب پھوڑون کو یہ ضماد بھر دیتا ہے اسکے سوکھے ہوے پتون کو پیسکر متعفن زخمون پر چھڑکنا بھی مفید ہے کہ زخم جلد صاف ہو کر بھر جاتے ہین اسکے پتے شراب کے ساتھ پینے سے کزاز کو فائدہ ہوتا ہے اگر فالج مین گردن ایک طرف کو جھک جائے تو اسکے پتون کو ملین اسکو پینا اور لگانا نقرس۔ عرق النسا اور کولھون کے درد کو نافع ہے اس سے حیض اور پیشاب کھل کر آجاتے ہین اسکا پھل مرہ سودا کو دستون کی راہ نکالتا ہے جگر اور رحم اور رگون کا تنقیہ کرتا ہے بیجون سے پھل قوی ہے سات ماشہ اسکے بیج کھا کر اوپر سے کھٹا پانی پی لین تو دست آکر صفرا نکل جائے اسکے بیج چوتھیا کو نافع ہین اس کام کے لیے تخم سداب کے ساتھ دینا چاہیے۔ جالینوس کہتا ہے کہ اسکے تمام پھل کو استعمال کرنا چاہیے تنہا بیجون پر کفایت نہ کرنا چاہیے۔ **مضر** اس سے گرم مزاج مین دردسر پیدا ہوتا ہے **مصلح** سکنجبین اور اسکی بعض مضرتون کو پودینہ دفع کرتا ہے **بدل** ہموزن اذخر یا کبر (کریل) کی جڑ اور بعض کے نزدیک نصف وزن بیج کبر اور ہموزن سویا یا حاشا یا انیسون اور نصف وزن شیطرج (چیتا۔ چترک) یا قردمانا یا ابہل یا مغز بادام تلخ **مقدار خوراک**۔ ۳ ماشہ سے ۷ ماشہ تک۔

ہوفقسطیداس

گیلانی نے کہا ہے کہ پرانے نسخون مین یون ہی ہے اور قانون مین ہیوفاقسطیداس لکھا ہے شارح گازرونی نے ہوقسطا تحریر کیا ہے صاحب مخزن لکھتا ہے کہ ہوقسطیداس قاف سے ہے جسکو ہوفسطیداس بضم ہا وسکون واو وفتح فا وسکون سین مہملہ وکسر طاے حطی وسکون یاے تحتانی وفتح دال مہملہ وسکون الف وسین مہملہ موقوف کہتے ہین۔

صفات وشناخت۔ مخزن مین لحیۃ التیس کا عصارہ بتایا ہے (۲) صاحب جامع نے کہا ہے کہ اسکو لحیۃ التیس کا عصارہ خیال کرنا سخت غلطی ہے بلکہ یہ طراثیث کی چھوٹی قسم مین سے ہے کہ ابی شہلان کے نام سے شہرت پذیر ہے اور لحیۃ التیس کی جڑ مین سے پھوٹتی ہے (۳) گیلانی کہتا ہے کہ دیسقوریدوس نے اسکا نام فاروجونی رکھا ہے یہ روئیدگی ربیع کے موسم مین پیدا ہوتی ہے رنگ اول بہت سرخ ہوتا ہے بڑھ جانے کے بعد لمبی پڑ جاتی ہے اور چپچپا دار لعاب اس مین پیدا ہو جاتا ہے اور اوپر روان بھی آجاتا ہے پھول اسکا دو قسم کا لکھا ہے اور پھولون کے اعتبار سے نر مادہ بتاتے ہین پس جسکا پھول

Hakeem Shoukat Ali

سرخ گلنار کی طرح ہوتا ہے وہ نر ہے اور جسکا پھول سفید زردی مائل ہوتا ہے وہ مادہ ہے اسکے چابنے سے زبان پر بہت کھجاوٹ پیدا ہوتی ہے اور یکسانیں بھی بخوبی ہے اس میں بہت اختلاف پیدا ہوگیا ہے یہانتک کہ اکثر طبیب اسکو اور لحیۃ التیس اور ذنب الخیل اور طراثیث کو ایک شئی سمجھتے ہیں (دم) رازی نے یہ کہا ہے کہ لحیۃ التیس اور طراثیث رودینگی ہے اور جو نفسیہ اس عصارہ ہے زیادہ تفصیل نہیں دی۔ مؤلف کہتا ہے کہ لحیۃ التیس کی بھی دو قسمیں ہیں نر کا پھول سُرخ گلنار کی طرح اور مادہ کا سفید ہوتا ہے۔

طبیعت۔ سرد مائل بہ خشکی بعض نے تیسرے درجے میں سرد و خشک لکھا ہے۔

خواص و فوائد۔ خصیوں میں پانی اتر آئے تو اسکے لگانے سے نفع ہوتا ہے ہڈی کے زخموں پر اسکو لگانے سے بہ جگہ میں پھیلنے والے پھوڑے پھنسیوں پر اسکے لگانے سے انکی اصلاح ہوجاتی ہے رطوبت کی وجہ سے اعضا میں ڈھیلا پن آگیا ہو تو اسکے استعمال سے ان میں قوت آجاتی ہے رحم سے سفید پانی کے نکلنے کو نافع ہے اس سے خون جاری ہو کر رک جاتا ہے مہلک زہر اسکے استعمال سے زائل ہوجاتے ہیں۔

ہوم (ترکی)

بضم ہا و سکون واو و بیسم موقوف

صفات و منافع۔ ایک روئیدگی ہے اسکی شاخوں میں گانٹھیں ہوتی ہیں پھل گو کے دانے کی طرح ہوتا ہے پتے نہیں ہوتے جڑ میں صرف باریک اور کمزور ریشے ہوتے ہیں جو زمین میں زیادہ دور تک نہیں ہوتے چلو راس سے بہت خوش ہوتا ہے اسکو کھانا چاہیے کیونکہ زہر قاتل ہے یہانتک کہ اگر اسکے رس میں تیر یا برچھی کی بھال کو تر کرکے اور سکھا کر کسی کے مار جائے تو اسکے زخم سے وہ جانبر نہ ہوسکے۔

ہیڈریٹ آف بیوٹل کلوراس (دش)

بیوٹل کلورل ہیڈراس (دل)

اسکو غلط العام کروٹن کلورال ہیڈریٹ کہتے ہیں۔

صفات و شناخت۔ ایک خاص ترکیب سے تیزاب ملا کر کے ایلڈی ہیڈ کو ۴۰ درجہ تک سرد کر کے اسپر خشک کلورائن مقابلے میں لانے میں تو یہ بن جاتا ہے پھر اسکو تھوڑا تھوڑا کشید کرکے علحدہ کرنے میں زان بعد پانی کے ہمراہ ملاکر ثقیل شکل میں کر لیتے ہیں اسکی قلمیں موتی کے مانند آبدار چھلکوں کی شکل میں ہوتی ہیں ذائقہ خراشدار اور جی متلانے والا اسکے حل کرنے کے لیے پچاس حصہ پانی درکار ہے اور ہموزن گلیسرائن اور شراب منقطر۔

خواص و فوائد۔ بھیجے کے پانچویں جوڑ کے درد میں بہت مفید ہے چنانچہ چہرے کے دردوں میں اسکے دینے سے جلد فائدہ ہوتا ہے۔ مقدار خوراک ۵ گرین سے ۵ تک۔

ہیڈریٹ آف کلورال (دش)

کلورل ہیڈراس (دل)

صفات و شناخت۔ خشک کلورائن کو خالص ایل کحال میں داخل کرنے سے نمک کا تیزاب بکثرت بنکر بصورت گیس نکل جاتا ہے اور کلورل سولیوشن حاصل ہوتا ہے کلورل ایک سیال بے رنگ اور بو تیز ہوا کے مقابلے میں آنے سے پانی کو کھینچ کر ہیڈریٹ ہوجاتا ہے یا پانی کے ہمراہ ملانے سے بڑی حرارت پیدا ہوتی ہے اور بجائے سیال کے خوبصورت

Hakeem Shoukat Ali

قلمدار ہوجاتا ہی جسکو کلورل ہیڈریٹ کہتے ہین پانی مین حل ہوجاتا ہی شراب اور ایتھر مین بھی بو اس مین مثل پختہ خربوزے کے اور ذائقہ خراشدار شیرین - تیزابون کا اثر اسپر نہین ہوتا لیکن ایلکلی کے مقابلے مین آنے سے اسکے اجزا متفرق ہوجاتے ہین اور اس مین سے کلورافارم نکلکر علیحدہ ہوجاتا ہی بے رنگ کی قلمین ہوتی ہین جو ہوا کے مقابلے مین گھلتی نہین بو تیز ہی گر خراشدار نہین ذائقہ تند اور کسی قدر تلخ ہلکی حرارت دینے سے گھل کر سیال ہوجاتا ہی ٹھنڈا ہونے سے پھر غلیظ ہونا شروع ہوتا ہی اپنے سے کم وزن شراب مقطر اور ایتھر اور مقطر پانی مین حل ہوجاتا ہی۔

خواص و فوائد - لی بریک صاحب ڈاکٹر جو موجد اس دوا کا ہی اُسنے خیال کیا تھا کہ اس دوا کے کھلانے سے وہی اثر بے حس کرنے کا ہوگا جو کلورافارم کے سنگھانے سے ہوتا ہی کیونکہ خون مین سے ایلکلی کے ہمراہ ملکر اسکے اجزا متفرق ہوکر کلورافارم علیحدہ ہوجائیگا مگر تجربے سے معلوم ہوا کہ اس طور پر کلورل ہیڈریٹ کا استعمال تحقیقی نہین اور نہ خالی از ضرر علاوہ اسکے مقدار کھلانے کی زیادہ ہی اور ہر شخص کے لیے یکسان نہین ہوسکتی مگر ان تجربون سے ایک عمدہ بات یہ ثابت ہوئی کہ مقدار مناسب مین یہ ایک نہایت سریع الاثر خواب آور دوا ہی جس سے نیند مثل طبعی نیند کے آتی ہی اور اس سے قبل نیند آنے کے کوئی فتور دماغ مین پیدا نہین ہوتا - بعد ازان نہ گرانی نہ کسی طرح کی بدمزگی اور بے لطفی معلوم ہوتی ہی مریض جگانے سے جاگ جاتا ہی مگر پھر سو جاتا ہی - تیس گرین کی مقدار سے ایک شخص اچھی طرح سے چند گھنٹے تک برابر سو جاتا ہی اسکے کھلانے سے خواب کے بعد سر کا دکھنا یا قبض کا ہونا اور جی متلانا نہین ہوتا جیسا افیون کے کھلانے کے بعد ہوتا ہی - بعض اوقات ایسا دیکھا گیا ہی کہ ہیڈریٹ آف کلورال کے کھلانے کے بعد قبل نیند آنے کے قے ہوجاتی ہی اکثر دردناک بیماریون مثلاً نقرس - قولنج - دانت کے درد - داد - سرطان اور کولے کے جوڑ کے مرض مین نیند لانے کے لیے اسکا استعمال کرتے ہین - تیز جنون اور سخت رعشہ مین اس سے جلد نفع ہوتا ہی بلکہ علاوہ نیند لانے اور تاثیر تسکین کی کرنے کے مرض رعشہ کو اس سے شفا ہوتی ہی - سل کے مرض مین بھی اس سے فائدہ ہوتا ہی اور مرض مذکور مین خواب کے وقت جب پسینا کثرت سے آتا ہی تو اسکو روکتا ہی کلورل ہیڈریٹ جوہر بچانے کے لیے عمدہ فاذ زہر ہی اسکا ایک اونس پانی مین ۵ گرین سے ۳۰ گرین کا سولیوشن چھیپ اور بالون کے اُڑ جانے مین لگانا مفید ہی - مقدار خوراک ۵ گرین سے ۳۰ گرین تک شربت اور کسی خوشبودار عرق کے ساتھ -

ہیڈروسیانک ایسڈ (ترشی)

اسکو پروسک ایسڈ بھی کہتے ہین

صفات و خواص و فوائد - ایک تیزاب ہی کہ تلخ بادام اور آڑو وغیرہ کی گٹھلیون مین پایا جاتا ہی پتلا بے رنگ نہایت سیماب طبع ہی بو اسکی تیز مانند تلخ بادام کے اور نہایت سخت زہر ہی - خالص ہیڈروسیانک ایسڈ کا ایک قطرہ ہلاکت انسان کے لیے کافی ہی - کوئی اسکو زہر کی خوراک مین کھالے تو اول چہرہ پھیکا ہوتا ہی آنکھ بے حرکت پتلیان کشادہ ہوتی ہین نبض نہین چلتی ہی تنفس بند ہوجاتا ہی منھ سے کف جاری ہوجاتا ہی کبھی کبھی پاخانہ خطا ہوجاتا ہی ٹھنڈا پسینا آتا ہی ایسی ایسی علامتین لاحق ہوکر بہت جلد آدمی مرجاتا ہی مرنے کے چھ گھنٹے کے بعد متوفی کا چہرہ مثل صحت کے ہوجاتا ہی اور یہ معلوم ہوتا ہی کہ گویا سویا ہوا ہی - مگر تھوڑی دیر بعد چہرہ پھر خون سے پُر اور سُرخ اور سوجا ہوا

Hakeem Shoukat Ali

نظر آتا ہے اور اُسپر سرخ دھبے پڑ جاتے ہین ناک اور کان سے سرخی مائل رطوبت بہنے لگتی ہے۔ بعض اوقات پیٹ چاک کرکے دیکھنے سے معدہ سکڑا ہوا دکھلائی دیتا ہے اور اسکی لعاب دار جھلی سرخ ہوتی ہے۔ علاج زہر یہ ہے کہ ٹھنڈے پانی کے تریڑے کندھون پر اور پڑھ پر دین۔ ایمونیا سنگھائین اور پلائین اور سانس لوائین۔ نسخہ ذیل کو فاد زہر کہتے ہین ۲ ڈرام خشک مگنیشیا کو پانی کے ہمراہ پلائین اور اوپر سے پرکلورائڈ آف آئرن کا سولیوشن ۱۲ ۱/۲ گرین سلفیٹ آف آئرن پانی مین گھول کر پلائین زہر ہونے کی وجہ سے خالص کو زخمون پر بھی نہین لگاتے البتہ ہلکا کرکے اسکو کھلانے کے کام مین لاتے ہین۔ اسکو ڈائلیوٹڈ ہیڈ، روسیانک ایسڈ یا ایسڈ ہیڈ روسیانک ڈل کہتے ہین۔ اسکے کھانے سے معدے کی بلغمی جھلی پر تسکین کی تاثیر ہوتی ہے اور کسی قدر دفع تشنج کا بھی اثر ہوتا ہے دل کی حرکت کم کرتا ہے۔ جلدی امراض مین جب خارشت ہوتی ہو تو دوسرے اجزا کے ساتھ لگاتے ہین کیونکہ دافع درد ہے مثلاً ہیڈروسیانک ایسڈ دو ڈرام۔ گلیسرین دو ڈرام گلاب آٹھ اونس سیال تیار کرکے کھجلی اور پھوڑیون اور گرمی دانون اور ریتی اچھلنے مین بدن پر ملنا مفید ہے یا اسکا مرہم تیار کرین کہ ایک ڈرام اسکو ایک اونس سفیدے کے مرہم مین ملائین اور لیپ کرین مگر یاد رہے کہ جلد مین جہان مالش کرین وہان زخم نہ ہو ورنہ زہر کی تاثیر ہونے کا خوف ہوگا بطور بخورات کے اس ایسڈ کا سولیوشن کھانسی روکنے کے لیے بعض اوقات اس حالت مین استعمال مین لاتے ہین جب آواز بیٹھ جاتی ہے یا بالکل موقوف ہو جاتی ہے اور خشک کھانسی ہوتی ہے نرخرے مین درد ہوتا ہے ذرا سی محنت یا سرد ہوا کے لگنے سے کھانسی چھڑ جاتی ہے اور اس سے سل کے مرض مین کھانسی کو تخفیف ہوتی ہے۔ ہوپنگ کف یعنی کو کر کھانسی (کتا کھانسی) مین بھی استعمال کرتے ہین کیونکہ اس مین دفع تحریک کا اثر ہے تو روکنے کے لیے مفید ہے چنانچہ صفرا کی وجہ سے ترشی اور پت ملی ہوئی قے ہوتی ہو تو پانچ بوند ہیڈروسیانک ایسڈ ڈل کو آدھا ڈرام سوڈا بائی کارب کے ساتھ پلائین ہضم کے فتور مین جب کھانا ہضم نہ ہوتا ہو تو کلمبا کے خیساندے کے ساتھ دینا مفید ہے۔ معدے اور آنت کے عصبی درد مین اس سے نفع ہوتا ہے کھانسیون مین تشنج ہو تو اس سے فائدہ پہونچتا ہے۔ **مقدار خوراک** ہیڈروسیانک ایسڈ ڈل ۲ بوند سے ۶ بوند تک۔

ہیرا (ف)

بکسر ہا و سکون یاے معروف و فتح راے مہملہ و سکون الف۔ الماس (ف) ماس (ع) دائمنڈ (ش)

صفات و شناخت۔ ایک قیمتی اعلیٰ درجے کا پتھر ہے زیادہ سخت اور خشک ہوتا ہے بہت رنگ کا ہوتا ہے سفید زرد۔ سیاہ۔ سرخ اور سیاہ مگر نگ کہ ہندی مین نیلیا کہتے ہین اور سفید کثیر الوجود ہے بہتر سفید یک رنگ شفاف براق ہے جنگری فانٹین کی کان مین ایک ہیرا ۱۹۰۵ء مین ملا تھا جسکا قد بیضۂ مرغ کی برابر ہے اور اب اس حالت مین اسکا وزن نو سو ستر قیراط ہے گو وہ نور سے قد مین دو چند ہے اور اسکے اس زمانے کے وزن سے جب وہ تراشا نہین گیا تھا اُسکا وزن دگنا ہے بعد اسکے ایک ہیرا کا برلیبر ٹرانسوال مین ملا ہے جسکا وزن تین ہزار ۳۲ قیراط کا ہے ہیرے کو اگر ہوا سے بچاکر سخت یا نرم آنچ دین تو نہ جلتا ہے نہ پگھلتا ہے نہ اُس مین کچھ تبدیلی واقع ہوتی ہے مگر آکسیجن ہوا مین جلائین تو خالص کاربن تیار ہوتا ہے ہیرا اتنی سخت چیز ہے کہ اسکو کسی دوسری چیز سے نہین کاٹ سکتے ہیرے کو ہیرا ہی کاٹتا ہے اور اسی کے برادے سے اسکو جلا دیتے ہین گرمی اور مادہ برقی اس مین سرایت نہین کرتا۔ نیلیا اور

Hakeem Shoukat Ali

وہ جسپر سرخ یا سیاہ داغ ہو نحوس سمجھتے ہین ہندوستان مین ہیرا تین ملکون مین ملتا ہی (۱) دکھن کے پوربی اضلاع مین پنیر سے سون تک (۲) مدراس کے حصون مین جیسے کڑپا - کرنول اور اگوز کے پاس لیکن زیادہ کرکے کرشنا اور گوداوری کی تلہٹی مین (۳) چھٹیا ناگپور اور ممالک متوسطہ سے بندیلکھنڈ تک -

طبیعت - سرد وخشک -

خواص وفوائد - گلے مین لٹکانا اور اسکا پاس رکھنا دل کو قوت دیتا ہی خوف وحجاب دفع کرتا ہی اسکو پاس رکھنے سے بچہ جلد پیدا ہوتا ہی جسکے پاس ہو اسکو دشمن پر غلبہ حاصل ہوتا ہی - شش پہل نگینہ اسکا مرگی کو دفع کرتا ہی اگر کوئی ہیرا کھائے تو گائے کے دودھ اور گھی سے قے کرانا چاہیے یہانتک کہ بالکل نکل جائے بعد اسکے چکن شوربا پینا چاہیے - اگرچہ عوام لوگ ہیرے کو زہرون مین تصور کرتے ہین مگر درحقیقت یہ زہر نہین ہی اگر صاف ہیرے کو جس مین نوک نہ ہو کوئی کھا جائے تو پاخانے کے راستے سے نکل جائیگا اور کچھ تکلیف نہ ہوگی لیکن نوکدار ٹکڑا جسکو ہیرے کی کنی کہتے ہین کھائے تو فوراً چھید ہونے اور کٹنے کی علامت لاحق ہوکر آدمی مرجاتا ہی سو یہ بات کچھ ہیرے پر منحصر نہین بلکہ بوتل یا گلاس وغیرہ کے ٹکڑے سے بھی ایسا ہی ہوسکتا ہی جیسا کہ ہیرے کی کنی سے - وید کہتے ہین کہ صاف کیا ہوا ہیرا اچھہ مزے رکھتا ہی اور سب امراض کا دور کرنے والا ہی اور بغیر صاف کیے ہوے ہیرے کے کھانے سے کوڑھ پسلی کا درد یرقان سوزش بدن کا بھاری پن سل وغیرہ بہت عوارض پیدا ہوتے ہین -

ہیرے کا کشتہ - اسکے کھانے سے لاغری سل بھگندر جریان پیٹ کی توند پیدا ہوجانا یرقان پیٹ کے امراض ورم وغیرہ کئی مرض اور وات پت اور بلغم کے نقصان دفع ہوتے ہین بدن کی رونق منی اور طاقت بڑھتی ہی بدن فربہ ہوتا ہی اور جس مرض کی دوا کے ساتھ ہیرے کا کشتہ کھایا جاتا ہی وہی مرض جاتا رہتا ہی (مثلاً) کھیر کی چھال کے ساتھ اسکو کھانے سے کوڑھ دفع ہوتا ہی اور اڑوسے کے پتون کے رس کے ساتھ چٹانے سے بلغم اور کھانسی دفع ہوتی ہی ادرک کے رس اور شہد کے ساتھ چٹانے سے دمہ زائل ہوتا ہی کھانڈ کے ساتھ پھانکنے سے صفرا اور گرمی دفع ہوتی ہی چرایتے کے جوشاندے کے ساتھ کھانے سے بخار چھوٹتا ہی ست گلو اور شہد کے ساتھ چاٹنے سے جریان دفع ہوتا ہی مکھن کے ساتھ چاٹنے سے لاغری مٹتی ہی ہیرے کا کشتہ اور گوکھرو کا سفوف شہد مین چاٹنے سے جریان جاتا رہتا ہی وداری کند کے سفوف مین ملا کر چٹکی دینے سے بلغم کا مرض دفع ہوتا ہی دار فلفل (پیپل) کے سفوف اور شہد کے ساتھ چٹانے سے ضعف ہاضمہ موقوف ہوتا ہی گنگھی کی جڑ کے سفوف اور شہد کے ساتھ چٹانے سے لاغری اور سل موقوف ہوتی ہی فربہی کی دواؤن کے ساتھ کھانے سے بدن فربہ ہوتا ہی **مقدار خوراک** - آدھی رتی -

ہیراکسیس (ہ)

زاج سبز وزاج سیاہ (ف) زاج اخضر وقلقند (ع) سلفیٹ آف آئرن اور فیری سلفیٹ (ش) فراسے سلفاس (ل)

صفات وشناخت - ڈاکٹر کہتے ہین کہ مرکب ہی لوہے کے زنگ اور گندھک کے تیزاب سے اور وید کہتے ہین کہ کسیس کی ایک قسم ہی اور کسیس سے جید ہی اور یونانیون نے بھی زاج کی قسم سے شمار کیا ہی یہ مونگ کے دانے کیطرح سبز اور دانہ دار ہوتا ہی اور رکھے رکھے عرصہ دراز کے بعد مرجاتا ہی تو سبزی دور ہوکر سفیدی آجاتی ہی ذائقہ کسیلا قدرے ترش پانی مین حل ہوتا ہی اسکو آنچ دینے سے پہلے پانی پیچھے گندھک کا تیزاب نکل آتا ہی -

Hakeem Shoukat Ali

طبیعت - تیسرے درجے مین گرم و خشک ہی اور بعض کے نزدیک چوتھے درجے مین گرم و خشک ہی۔

خواص و فوائد - اطبائے یونانی کہتے ہین کہ گوشت کو کھا جاتا ہی اور زخم کردیتا ہی معدے اور آنتون کے کیڑے مارتا ہی جلاکر شہد کے ساتھ نافع کرم شکم ہی پانی کے ساتھ قے لاتا ہی بعض زہرون کا تریاق ہی پانی مین حل کرکے ناک مین ٹپکانے سے نکسیر بند ہوتی ہی کان مین ٹپکانے سے اسکا درد دور کرتا ہی ڈاکٹر کہتے ہین کہ ہیراکسیس مقوی اور قابض ہی طحال بڑھ جانے مین عمدہ دوا ہی سیلان خون جب سوزش کے ساتھ نہ ہو اور اسہال اور پیچش کہنہ مین دیتے ہین ہیراکسیس بارہ گرین افیم کا ٹنکچر آدھا ڈرام پانی آٹھ اونس یہ ایک عمدہ نسخہ سوزاک کے واسطے ہی اس مین سے تین مرتبہ پچکاری کے ذریعہ سے استعمال مین لائین - وید کہتے ہین کہ تانبے کے کونڈے مین ہیراکسیس کے سفوف کو تلسی کے پتون کے رس کے ساتھ دس دن تک رگڑ کر آنکھ مین لگانے سے ڈھلکہ اور فرگان کے مرض مٹتے ہین ہیراکسیس گرم کسیلا کھٹا اور آنکھون کو مفید ہی کھجلی - کوڑھ - سل - پتھری - سوزاک - باد - بلغم - زخم اور برص مٹاتا ہی اسکا لیپ کرنے سے تر کھجلی کوڑھ وغیرہ کئی قسم کے جلد بدن کے مرض دور ہوتے ہین - **مضر** پھیپھڑے کو اور اعصاب کے زخمون کو اور لگاتار چند روز کے استعمال سے حرارت اور درد پیدا کردیتا ہی **مصلح** روغن اور چھاچھ وغیرہ مرطب چیزین - **مقدار خوراک** ڈاکٹر ایک گرین سے پانچ گرین تک بشکل گولی یا پانی مین حل کرکے دیتے ہین یونانی طبیب ۴ رتی سے ۲ ماشہ تک مقدار خوراک تجویز کرتے ہین اور اس سے زیادہ قاتل ہی۔

ہیشبر (ع)

بفتح ہا و سکون یائے تحتانی و فتح شین نقطہ و سکون رائے مہملہ

صفات و شناخت - ابو العباس نباتی نے لکھا ہی کہ ایک خاردار روئیدگی ہی جسکو مدینہ طیبہ اور بقیع کے درمیان مین مین نے دیکھا تھا اور بعض عرب لوگون سے اسکو پوچھکر مین نے پہچانا تھا اسکے پتے لمبے انگلی کی برابر اور کنوان کنارون کے ہوتے ہین اور ان مین تیز کانٹے ہوتے ہین اسکی ساق ایک گز کے قریب ہوتی ہی اور اسمین گانٹھین ہوتی ہین اسکے سر کی شکل حرشف کی سی ہوتی ہی اسکا رنگ سفیدی اور نیلگونی کے بین بین ہوتا ہی اسکا مزہ حرشف کا سا ہی گیلانی کہتا ہی کہ یہ جنگلی حرشف ہی اسکا طول ایک گز کا ہوتا ہی اندر سے اسکی ساق کھوکھلی ہوتی ہی پھول چوڑا اور نیلا ہوتا ہی آخر کار سفید ہو جاتا ہی پھول کے اندر روئی کی طرح ایک چیز نکلتی ہی۔

منافع - اسکے پھول کے اندر کی روئی کان مین چلی جائے تو بہرا کردے اسکے پتے وغیرہ جوش کرکے پینے سے کھانسی مٹتی ہی۔

ہینگ (ہ)

بکسر ہا و سکون یائے معروف و نون غنہ و کاف فارسی موقوف گجرات مین اسکو گھمارن بھی کہتے ہین اور بنگالی وغیرہ مین ہینگ بکسر ہا و خفائے نون و ضم کاف فارسی - انگوزہ (ف) حلتیت (ع) اسافی ٹیڈا (ش)

صفات و شناخت - ہینگ کے پیڑ کو انجدان کہتے ہین یہ درخت ہندوستان مین نہین ہوتے ہین یہ ایک گوند ہی جو انجدان کی جڑ سے حاصل کرتے ہین پیدائش اسکی پنجاب سندھ ملتان اور فارس و افغانستان مین ہی جب ہینگ کا درخت چار برس کا ہو جاتا ہی تو درخت کو کاٹتے ہین اور زمین کے قریب جڑ کو آڑا ترا شنے سے رطوبت

Hakeem Shoukat Ali

نکل کر خشک ہو جاتی ہے جسکو دو روز تراشنے کے بعد کھرچ کر جمع کر لیتے ہیں یہی ہینگ ہے دو روز کے بعد پھر جڑ کو اسی طور پر اوپر سے تراشتے ہیں پھر اس میں سے رس نکلکر جم جاتا ہے ہر ایک ہینگ کے درخت سے دو یا تین چھٹانک سے لے کر ایک سیر تک ہینگ حاصل ہوتی ہے اسکی دو قسمیں ہیں **ایک** انجدان سفید سے حاصل ہوتی ہے اس میں خوشبو آتی ہے اور رنگ سفید یا سرخی مائل ہوتا ہے اسکو **ہیرا ہینگ** کہتے ہیں اور طب کی کتابوں میں حلتیت طیب (بکسر طاے حطی و یاے معروف و باے موحدہ موقوف یعنی خوش بو و خوش مزہ) لکھتے ہیں یہ قسم مادہ ہے اسکے درخت کا پھل پھول سفید ہوتا ہے اور یہ درخت دو چار فٹ اونچا ہوتا ہے اسکی جڑ کے ابتدائی حصہ کا قطر اکثر دو انچ کا ہوتا ہے اس سے ہینگ بسنت میں جمع کی جاتی ہے۔ **دوسری قسم** نہایت بدبودار اور بہت تیز ہے اسے طب کی کتابوں میں حلتیت منتن (بضم میم و سکون نون و کسر تاے فوقانی و سکون نون یعنی گندہ و بدبو) لکھتے ہیں یہ قسم نر ہے ہندوستان میں اسے **ہینگڑا** کہتے ہیں اسکے درخت کا پھل سیاہ ہوتا ہے اسلیے انجدان سیاہ کہلاتا ہے اسے کھانوں میں نہیں ملاتے دوا کے کام میں لاتے ہیں یہ نہایت قوی اور گرم ہے یہ قسم اکثر آبادی سے باہر ہوتی ہے اسکا پودھا چار پانچ فٹ اونچا ہوتا ہے اور یہ ہینگ کی قسم بہت سستی بکتی ہے عوام اور غربا اسکو کھانوں میں ڈالتے ہیں مگر ذرا زیادہ ڈالا اور تلخی آئی عمدہ پہلی قسم ہے دوسری قسم میں سے وہ بہتر ہے جو صاف شفاف مائل بسرخی اور تیز بو ہو اور پانی میں حل کرنے سے دودھ کی طرح رنگت دے جس میں بھیل کرتے ہیں اسکا رنگ سبز اور بو لہسن اور گندنے کے مانند ہوتی ہے اور مزہ کریہ بعض کہتے ہیں کہ ایسی وضع حلتیت منتن کی ہوتی ہے۔ سکبینج اور باقلا کے آٹے کا بھیل کرتے ہیں مگر سرحدی پٹھانوں کو اُرد کا آٹا ملاتے دیکھا گیا ہے ہینگ کو جلانے سے فی صدی دس حصہ راکھ رہجاتی ہے

طبیعت۔ ہیرا ہینگ گرم چوتھے درجے کے اول میں اور خشک دوسرے درجے کے آخر میں بعض کہتے ہیں کہ گرم تیسرے درجے میں اور خشک دوسرے درجے میں بعض کہتے ہیں کہ تیسرے درجے میں گرم و خشک ہے اور ہینگڑا چوتھے درجے کے اول میں گرم ہے اور تیسرے درجے میں خشک ہے۔

خواص و فوائد۔ اسکو کھانے سے دماغی اور اعصابی امراض جیسے مرگی فالج لقوہ رعشہ خدر اور نزلہ اور نسیان وکزاز کو نفع ہوتا ہے آنکھ اور کان اور منہ اور ناک اور حلق اور حنجرہ اور سینہ اور ریہ اور معدہ اور کبد اور طحال کے امراض کے لیے نافع ہے شہد کے ہمراہ اسکو آنکھ میں لگانے سے نگاہ کو قوت حاصل ہوتی ہے نزول الماء اور جالے اور ناخنے کو نفع ہوتا ہے روغن زیتون میں پکا کر کان میں ٹپکانا درد اور کری اور دوی و طنین کے لیے نافع ہے زنگار اور پھٹکری کے ساتھ ناکڑے کو (گوشت زائد جو ناک میں ہوتا ہے) دور کرتی ہے دندان کرم خوردہ پر رکھنا مسکن درد ہے دانتوں کو گراتی ہے اور خارج سے طلا اسکا دانت کے درد کو تسکین دیتا ہے انجیر اور زوفا کے ساتھ جوش کرکے اس جوشاندے سے کلی کرنا کرم خوردہ دانت کے درد کے لیے مفید ہے غرغرہ اسکا شہد کے ساتھ کووں کے ورم کے لیے اور سرکے کے ساتھ جونک کے نکالنے کے لیے جو حلق میں رہ گئی ہو مجرب ہے ایک ماشہ ہینگ دو ماشہ نمک دونوں کو ایک سیر پانی میں جوش دیں جب سات تولہ باقی رہ جائے تو چوتھیا کے مریض کو پلائیں دو دن کے پینے سے سخت سے سخت دورہ بند ہو جاتا ہے ہیضے میں جو ہچکیاں آئیں اس میں دو گرین ہینگ اور آدھا گرین مشک دینا مفید ہے اکثر پختہ عمارتوں میں جو بڑ اور پیپل اور پاکھڑ وغیرہ کے درخت جم جاتے ہیں اور دور نہیں ہوتے انکو کاٹ کر جڑ میں ہینگ

Hakeem Shoukat Ali

بھردین پھر نہین ٹھنگے اگر ایکبار کا بھرنا کافی نہ ہو تو مکرر بھرین - انڈے کے جُز کے ساتھ خشک کھانسی اور پسلی کے درد کو نافع ہے آواز کو صاف کرتی ہے حلق کی خشونت کو دفع کرتی ہے مُر اور فلفل کے ساتھ کھانے سے پیشاب اور حیض کا ادرار کرتی ہے اسکے حمول اور بخور سے مرا ہوا بچہ پیٹ سے نکل جاتا ہے انجیر اور سرکے کے ساتھ داد پر لگانے سے دور کرتی ہے ذکر کے سوراخ مین رکھنے سے نعوظ پیدا کرتی ہے ہینگ کو روغن زیتون مین عرصے تک تر رکھین پھر شہد مین ڈال کر دھوپ مین رکھین اور حل کرکے اُس مین سے تھوڑا سا عورت سے صحبت کے وقت ذکر پر مل لین تو طرفین کو خوب لذت ملے ورم اور ریاح کو تحلیل کرتی ہے بھوک بڑھاتی ہے کھانا ہضم کرتی ہے جگر و معدہ و طحال کی بیماریون کو نافع ہے گرمی پیدا کرتی ہے روغن مین حل کرکے چوٹ اور بائی کے مقام پر ملنے سے نفع ہوتا ہے اکثر زہرون کی تریاق ہے اسکو گھر مین رکھنے سے وبائے ہوائی سے حفاظت رہتی ہے خلاصۃ العلاج مین لکھا ہے کہ اگر ابتدائے ظہور آبلۂ عرق مدنی سے دو ہفتے تک ۳ ماشہ روز ہینگ کھائین اور سفیدہ بسکھیرہ پیسکر ورم پر لیپ کرین تو بالکل مرض دفع ہو جائے اور عود نہ کرے - تکملۂ ہندی مین ذکر کیا ہے کہ ہینگ پونے دو تولہ اور گڑ ساڑھے سات تولے کر سات گولیان بناکر روز ایک گولی تین تولہ گھی کے ساتھ کھائین تو نارو بغیر تکلیف کے نکل جائیگا ایک کتاب مین اس نسخے کو یون لکھا ہے ہینگ ۴ - ماشہ گڑ ۲ تولہ ۸ ماشہ ہینگ مرگی کے مریض کو فادا دینا کا فائدہ بخشتی ہے باوجودیکہ اپنی قوت محللہ کی وجہ سے ریاح کو بکھیرتی ہے مگر نفاخ بھی ہے اور نفخ کی وجہ یہ ہے کہ اس مین رطوبت فضلیہ ہے اسلیے باہ کو قوت دیتی ہے جیسا کہ سونٹھ کا حال ہے ایک چنے کی برابر یا اُس سے کم لے کر روئی کے گودے مین رکھ کر نگل جائین اور چند روز تک متواتر ایسا کرین اس سے وہ استسقا جسکا سبب سردی ہو جاتا رہتا ہے بواسیر کو بھی دفع کرتی ہے پھوڑا پھوٹ کر پیپ نکل جائے تو اسکو وہان رکھنے سے زخم کا منہ کھل جاتا ہے کبھی سداب اور نطرون اور شہد بھی ملا لیتے ہین اسکو غذا مین ملا کر کھانے سے چہرے کا رنگ نکھرتا ہے اگر بورانا کتا یا بچھو یا رتیلا کاٹ کھائین تو روغن زیتون مین گھول کر لگائین لہسن اور [illegible] کے ساتھ بھی سگ گزیدہ کو نافع ہے جہان یہ رکھی ہو کیڑے مکوڑے پاس نہین آتے اس سے زہر دار پیکان کی مضرت دفع ہوتی ہے اسکو کپڑے مین باندھ کر پانی کے بہنے کی جگہ رکھدین تو کیڑے نہ پیدا ہون - وید لکھتے ہین کہ ہینگ گرم ہاضم بھوک بڑھانے والی تیز ملین سنکم ہلکی چرپری دل پسند چکنی رس اور دپاک مین چرپری آتش ہاضمہ بڑھانے والی کیڑے مارنے والی اور صفرا بڑھانے والی ہے - پیٹ کا درد اور گرد اور سیفہ اور تشنج مٹاتی ہے - ہینگ کو سینک کر کام مین لانا چاہیے اس کا ہمیشہ استعمال رکھنے سے خراب ہوا وغیرہ سے پیدا ہوا بخار چھوٹ جاتا ہے ہینگ قوت باہ بڑھانے والی اور [illegible] ہے بچون کی کھانسی اور ذات الصدر مین ہینگ سے بڑا نفع ہوتا ہے ہینگ اور گڑ کی گولی بنا کے دینے سے پیٹ کا نفخ مٹتا ہے ضعف ہاضمہ مٹانے والی دواؤن مین سینکی ہوئی ہینگ ملائی جاتی ہے قے کرانے کے لیے ہینگ کا استعمال کیا جاتا ہے ارنڈ کے پتون کے رس مین ہینگ ڈال کے پلانے سے پیٹ کے کیڑے مرتے ہین پیشانی پر اسکا لیپ کرنے سے آدھا سیسی دفع ہوتی ہے اسکو دانتون پر ملنے سے دانتون کا گرنا بند ہوتا ہے جسکے نارو زیادہ نکلتے ہین اسکو دھانی رتی ہے ۔ ساتھ نمک ہینگ کی گولی بنا کے کھلاتے ہین یا پانی کے ساتھ پلاتے ہین سونٹھ ہینگ اور سیندھا نمک کی پھنکی گرم پانی کے ساتھ دینے سے اجیرن دفع ہوتا ہے افیم اور دوسری چیزون کے زہر کو اتارنے کے لیے ہینگ سے قے کراتے ہین ہینگ کو پانی مین گھول کر سنگھانے سے آدھا سیسی دفع ہوتی ہے ہینگ اور افیم کی گولی بنا کے گڑھے ہوئے

Hakeem Shoukat Ali

دانت کی کھوکھل مین دھرتے ہین ہیضے کے شروع مین ہینگ کافور کالی مرچ اور افیم کی گولیان بنا کے دیتے ہین
لیکن جب ہیضے کے عوارض بڑھ جاتے ہین تب بغیر افیم کے گولی دیتے ہین بچہ ہونے کے بعد رحم مین جو خراب
رطوبت رہ جاتی ہو اُسکو نکالنے کے لیے سینکی ہوئی ہینگ لہسن اور تاڑ کا گڑ ان تینون کی گولی بنا کے صبح کو نفت
ہمیشہ دینا چاہیے سل کے مرض مین بہت دنون تک دستون کی جو دوا مین دی جاتی ہین اُنکی چرپراہٹ مٹانے کے
لیے اُن مین ہینگ ملا دیتے ہین اسکو آنکھ مین لگانے سے دھند مٹتی ہو اسکے کھانے سے بادی دفع ہوتی ہو سوتف
کے عرق مین تھوڑی سی ہینگ ملا کر بیہوشی کے مریض کے حلق مین ڈالنے سے فائدہ ہوتا ہو ہینگ گلے مین لٹکانے
سے مرگی نہین آتی ہو ہینگ کو سرکے مین پیسکر گرم کر کے لیپ کرنے سے گنجا پن دفع ہوتی ہو بچہ ہونے کے شروع
مین تھوڑی تھوڑی ہینگ کھلانے سے بچہ آرام سے پیدا ہوجاتا ہو دو ماشہ ہینگ دوبار مین کھلانے سے افیم کا
زہر اُتر جاتا ہو اسکا دھوان پلانے سے ہچکی بند ہوتی ہو اسکو آنکھ مین لگانے سے آنکھ کی یرقانی زردی دفع ہوتی
ہو ہینگ اور ہرتال کو کاغذی لیمو کے رس مین پیسکر لگانے سے بچھو کا زہر اُترتا ہو ہینگ کو سرکے مین گھونٹ کر
گنگنا کر کے لگانے سے نارو جاتا رہتا ہو ہینگ کو شہد مین ملا کر زیرے کی طرح گولی بنا کر عضو تناسل کے سوراخ مین
رکھنے سے منی کا امساک ہوتا ہو اور اپنے آپ آس کا گرنا بند ہوجاتا ہو آگ سے جل جاے تو ہینگ کے پانی مین
پیسکر لگائین دو ماشہ ہینگ اور ۱۴ بادام کی مینگیین پیسکر پلانے سے ہچکی بند ہوتی ہو ۲ تولہ موٹھ کے آٹے مین تھوڑی
ہینگ ملا کر ٹکیہ بنا کر باندھنے سے نارو نکل جاتا ہو دو ماشہ ہینگ اور دو ماشہ نون کو سیر بھر پانی مین اونٹا دین
آدھ پاو رہ جاے تو کھنگر پلانے سے باری سے آنیوالا بخار دفع ہوتا ہو۔ تشنج مٹانے کے لیے ہینگڑے کا تیل بنا کر مالش کرنی
چاہیے ہینگڑا محرک ہو اور ہینگ کی جگہ کام مین آتا ہو مضر دماغ جگر معدہ آنتون اور مقعد کو نقصان پہونچاتی ہو
اسکو زیادہ کھانے سے قے اور تپ اور خارشت پیدا ہوتی ہو اور گرم مزاج والے کے دماغ کو اسکی بو نقصان پہونچاتی
ہو مصلح دماغ اور جگر اور معدے کے لیے زرشک اور انارین اور انیسون آنتون اور مقعد کے لیے کتیرا قے اور تپ اور
خارشت کے لیے سیب اور صندل سفید۔ گرم مزاج والے کے لیے بنفشہ نیلوفر اور سیب کا رس اور شربت صندل
ویدون کے نزدیک ہینگ کا مصلح زیرہ اور خبیلی کی جڑ کا شیرہ ہو بدل جاوشیر سکبینج گاجر کے بیج اور زیرہ۔
مقدار خوراک۔ ۱/۲ ماشہ بعض نے کہا ہو کہ ایک رتی سے ۱/۲ ماشہ تک بلکہ حسب ضرورت ۲ ماشہ تک جائز ہو

ہیوی مگنیشیا (ش)

(نگ نے سیائی یانٹری دو صالل)

صفات وشناخت۔ مغنیشیا کا ایک نمک ہے جو کہ ڈاکٹری مین مستعمل ہے۔ کاربونیٹ آف
مگ نیشیم اور پانی ملے ہوے گندھک کے تیزاب سے تیار کرتے ہین سفید سفوف ہو پانی مین حل نہین ہوتا لیکن تیزابون
مین بلاجوش آنے کے حل ہوجاتا ہو اور جب اسکو ہلکا تیار کرتے ہین تو لائٹ مگنیشیا اور لائٹ کیلسائینڈ مگنیشیا
آکسائڈ آف مگنیشیم کہتے ہین لائٹ کے معنی ہلکے ہین لاطین مین اسکا نام میگنیشیا لیوس ہو یہ بھی سفید سفوف ہوتا
ہو۔ ہیوی مگنیشیا سے صرف فرق یہ ہو کہ ہلکا ہو یعنی جب دونون کو وزن مین مساوی لین حجم مین دہی نسبت ہوگی
جو ایک کو ہو ساڑھے تین سے اسکو ہیوی کلسائنڈ مگ نے شیا اور اوکسائڈ آف مگنیشیم بھی کہتے ہین۔

Hakeem Shoukat Ali

خواص وفوائد ۔ دافع ترشی وملین ہی معدہ وامعا کی ترشی کے واسطے جو خصوصاً حمل کے زمانے اور مرض نقرس اور بدہضمی مین ہوتی ہی مفید ہی سینے کی جلن کے لیے بھی فائدہ مند ہی **مقدار خوراک** ۱۰ گرین سے ۶۰ گرین تک ۔

ہیوی کاربونیٹ آف مگنیشیم (ش)

مگ نے سائی کاربوناس پانڈی روسا (ل)

صفات وشناخت ۔ اسکو مگنیشی کاربوناس بھی کہتے ہین ۔ سلفیٹ آف مگنیشیم اور کاربونیٹ آف سوڈیم سے تیار کرتے ہین سفید رنگ کا دانہ دار سفوف ہی جو پانی ملے ہوے معدنی تیزابون مین جوش کھا کر حل ہو جاتا ہی اور اسکو ہلکا بھی بناتے ہین جو بہت ہلکا سفوف ہوتا ہی اسی لیے اسے لائٹ کاربونیٹ آف مگنیشیم اور لاطین مین مگ نے سیائی کاربوناس لیوس کہتے ہین ۔

خواص وفوائد ۔ دافع ترشی وملین ودافع ریگ بول ہی بدہضمی مین جو ترشی کی وجہ سے ہو بہت مفید ہی قبض رفع کرنے کو ہلکا مسہل ہی اور پیشاب مین سرخ رنگ کی ریت آتی ہو تو اس وقت دیتے ہین ہاضمے کے فتور مین جب نفخ ہو تو نہ دینگے کیونکہ شکم مین جا کر اس سے کاربونک ایسڈ علیحدہ ہو کر نفخ بڑھاتا ہی اسکے تقیضات تیزاب اور تیزابی اور معدنی نمک اور نوشادر اور چونے کا پانی ہی ۔ **مقدار خوراک** دس گرین سے ساٹھ گرین تک دس سے بیس گرین تک اکثر ترشی رفع کرنے کے لیے دیتے ہین اور بیس گرین سے ساٹھ گرین تک تلیین کے لیے ۔

باب یاے تحتانی

یاقوت (ع)

بفتح یاے تحتانی وسکون الف وضم قاف وسکون واو معروف وتاے فوقانی موقوف ۔ مانک (ھ)

صفات وشناخت ۔ مشہور پتھر ہی جواہرات کی قسم سے جزیرہ سراندیپ اور بوگلنگ واقع بنگالہ مین پیدا ہوتا ہی اور حد دو زنگبار مین ایک پہاڑ ہی جسکو کوہ برف کہتے ہین اسکے نیچے بھی پایا جاتا ہی بلاد چین مین بھی ہوتا ہی کئی رنگ کا ہوتا ہی سرخ اور زرد اور سبز اور بنفشی اور سفید اور نیلا پچھلی قسم کا شروان مین بھی نکلتا ہی بعض محققین کہتے ہین کہ یاقوت سیاہ بھی ہوتا ہی جسکو کحلی کہتے ہین سرخ رنگ سب مین بہتر ہی اس مین سے اول بہرمانی جو کسوم کی رنگت رکھتا ہو بہرمان بفتح باے موحدہ بروزن قہرمان کسوم کو کہتے ہین بعد ازان رمانی کہ دانہ انار کی طرح سرخ ہو اگرچہ بعض جوہریون کے نزدیک رمانی بہتر ہی مگر ابو ریحان کی دانست مین دونون ایک ہین جسکو عراق مین رمانی کہتے ہین اسکا نام خراسان مین بہرمانی ہی پھر ارغوانی یعنی سرخ مائل بہ تیرگی بہتر ہی پھر سیکون یعنی جو شراب سرخ کے رنگ ہو پھر خلی کہ جو سرکے کے رنگ سے مشابہ ہو پھر گلابی رنگ یعنی جو گلاب کے پھول کی رنگت رکھتا ہو ۔ جواہر نامے مین یاقوت سرخ کے سات رنگ اسطرح لکھے ہین (۱) بہرمانی (۲) رمانی (۳) ارغوانی (۴) وردی (۵) خمری (۶) خلی (۷) لحمی ۔ بعض نے کبدی یعنی جگری رنگ بھی لکھا ہی ۔ کہتے ہین کہ نوشیروان کے خزانے مین ایک یاقوت شب افروز تھا اسکو کوکب کے لقب سے ملقب کیا تھا شب تاریک مین وہ چراغ کی طرح نظر آتا تھا ۔ اور گوہر شب چراغ ایسے یاقوت سے عبارت ہی اور یہ بعید نہین اسلیے کہ یاقوت کی خاصیت یہی ہی کہ انگر کی طرح درخشان ہو چنانچہ سلطان ملک شاہ نے ایک قاصد سلطان ابراہیم

Hakeem Shoukat Ali

کے پاس جو سلطان محمود کی اولاد مین تھا بھیجا جب کہ قاصد سلطان کی خدمت مین حاضر ہوا سردی کا موسم تھا دیکھا کہ ایک آتشدان زرین سلطان کے روبرو موجود ہے اور انگارے اُس مین آگ سے زیادہ روشن نظر آتے ہین درحقیقت وہ سب یاقوت سرخ تھے قاصد حیرت مین رہگیا۔ یاقوت سرخ وزن مین بھاری ہے مگر محققین کا اتفاق ہے کہ یاقوت کحلی یعنی سیاہ سب سے زیادہ بھاری ہوتا ہے اور یاقوت سب جواہرات سے سخت ہے مگر ہیرا اس سے بھی زیادہ سخت ہے جسقدر ٹکڑا اسکا بڑا اور خوش شکل اور بے داغ ہو بہتر ہے سفید سب سے زیادہ نرم ہے اور یہ رنگ دراصل معدن مین ناقص رہ جانے کی وجہ سے ہے سرخ کو ہندی مین مانک اور زرد کو پکھراج اور نیلے کو فارسی مین نیلم اور ہندی مین نیلمنی کہتے ہین۔

طبیعت۔ صاحب زبدہ کہتا ہے کہ سرخ یاقوت پہلے درجے مین گرم وخشک ہے بعض کے نزدیک گرمی وسردی مین معتدل ہے اور خشک دوسرے درجے مین ہے اور سفید گرمی وسردی مین معتدل ہے اور دوسرے درجے کے پہلے مرتبے مین خشک ہے بعض کہتے ہین کہ سفید اور نیلے مین سب سے زیادہ سردی ہے۔

خواص وفوائد۔ شیخ بو علی سینا کتاب ادویہ قلبیہ مین کہتا ہے کہ یاقوت جو دل کو قوت اور تفریح پہونچاتا ہے اور زہرون کا اثر گھٹاتا ہے یہ اسکی ایک خاصیت ہے جیسا کہ مقناطیس اپنی خاصیت کی وجہ سے لوہے کی کشش کرتا ہے یاقوت کو جو کوئی کھاتا ہے تو اُسکے جوہر مین کھانے والے کی حرارت غریزی فعل نہین کر سکتی کیونکہ یاقوت کا جوہر حرارت غریزی سے منفعل ہونے کے قابل نہین حرارت غریزی صرف یاقوت کے اُن اعراض مین جو اُسکی صورت کو لازم ہین فعل کرتی ہے جس سے یہ تمام تفریح اور تقویت وغیرہ کے منافع حاصل ہوتے ہین۔ متقدمین نے جو کہا ہے کہ یاقوت کو پاس رکھنے اور منھ مین لینے سے بھی تفریح پیدا ہوتی ہے اُن کا یہ قول بھی اس امر پر قوی دلیل ہے کہ وہ تفریح پہونچانے مین اپنے جوہر کے تحلیل ومنفعل ہونے کا اور اعراض ذاتی کا محتاج نہین بلکہ بالخاصہ تفریح بخشتا ہے ہان ایسا ضرور ہوتا ہے کہ بعض دوسرے واقعات بھی اُسکی تاثیر کی قوت کے مددگار ہوجاتے ہین مثلاً خون کے ساتھ دل کے پاس پہونچ جاتا ہے تو دل مین زیادہ تفریح پیدا کرتا ہے یا اُسکو گرمی پہونچ جاتی ہے تو اُسکی قوت تفریح بڑھ جاتی ہے کیونکہ گرمی کی شان سے یہ بات ہے کہ وہ خواص کو جوش مین لاتی ہے دیکھو جب کہربا گھاس کو اُٹھانے مین قصور کرتا ہے تو اُسکو رگڑتے ہین اور سطح گرم ہوکر گھاس اسکے مقابلے مین آتی ہے تو جلد کھینچ لیتا ہے مگر قانون کی شرح مین گازرونی نے شیخ کے اس قول پر اعتراض کیا ہے وہ کہتا ہے کہ کیا وجہ کہ جب یاقوت کو کھرل کرکے دوسری دواؤن مین ملاکر شہد مین سب کو لت کرکے ایک ذات کردین تو خمیر اور نضج کے بعد اُسکو کھانے سے دوسرے اجزا مین ہمارے بدن کی حرارت غریزی فعل کرتی ہے تو یاقوت کے جوہر مین کیون نہ کرے اگر شیخ کے قول کو مان بھی لیا جائے کہ یاقوت کا جوہر حرارت غریزی سے منفعل نہین ہوسکتا تاہم یہ اس صورت مین ہے کہ یاقوت تنہا کھایا جائے لیکن جب کہ معجون مین ملایا جائے گا اور تمام مرکب نضج اور خمیر پائیگا تو اب ضرور دوسری دواؤن کے ساتھ یاقوت کا جوہر بھی حرارت غریزی سے منفعل ہونے کی قابلیت حاصل کریگا۔ یاقوت کے خواص مین سے ہے کہ وہ خون کو روکتا ہے اور اگر بچے کے پاس رکھین تو اُسے ام الصبیان کا عارضہ واقع نہ ہو بڑے آدمی کے پاس رکھنے سے بھی مرگی جاتی رہتی ہے اور جسکو مرگی کا عارضہ نہ ہو اُسکے پاس رکھنے سے وہ مامون رہتا ہے دل کو تو نہایت ہی تفریح اور قوت دیتا ہے منھ کی بدبو اور پیاس مٹاتا ہے پسینے کی

Hakeem Shoukat Ali

بدبو دور کرتا ہی اسکو ورم پر باندھنے سے تحلیل ہوجاتا ہی دوسرے اعضاے رئیسہ کو بھی قوت پہونچاتا ہی - وسواس خفقان اور طاعون کے دفع کرنے کے لیے اسکو میسر کھاتے ہین اور نفع دیتا ہی اگر پیٹ کے اندر خون جم جاے تو یاقوت بالخاصہ اُس جمے ہوے خون کو تحلیل کردیتا ہی کسی عضو سے خون آتا ہو تو روکدیتا ہی اور خشکی پیدا کرتا ہی خون کو صاف کرتا ہی وبائی ہوا کے امراض کو دفع کرتا ہی اکثر زہرون کا تریاق ہی ۲ ماشہ کی مقدار مین ہر قسم کے زہر سے نجات دیتا ہی حرارت غریزی اور قواے حیوانی کا محافظ ہی اسکی انگوٹھی مین پاس رکھنے سے صاعقہ اور طاعون سے حفاظت رہتی ہی منھ مین رکھنے سے بدبو جاتی رہتی ہی اور پیاس بجھ جاتی ہی اسکو سرمے مین ملاکر آنکھ مین لگانے سے نگاہ کو قوت حاصل ہوتی ہی آنکھ کی صحت قائم رہتی ہی وید کہتے ہین کہ یاقوت شیرین درسائن ہی باد و صفرا کو زائل کرتا ہی بلغم اور جنون اور زخم اور سل کو ستاتا ہی **بدل** دُگنا سونا - **مقدار خوراک** سوا چار جو سے ۲ رتی تک اور ۲ رتی سے زیادہ معمولی خوراک مین استعمال کرنا جائز نہین زہرون کی سمیت رفع کرنے کے لیے ۲ ماشہ کی مقدار مین کھانا بضرورت ہی -

یبروح الصنم (ع)

بفتح یاے تحتانی وسکون باے موحدہ وضم راے مہملہ وسکون واو وضم حاے حطی والف ولام وفتح صاد مہملہ وفتح نون وسکون میم حواشی عرافیہ مین ہی کہ اصل مین یبروح کا لفظ سریانی ہی جسکے معنی خوشبو بخشنے والا ہین اور وجہ اسکی یہ ہی کہ پھل اسکا سونگھنے کے کام مین آتا ہی کھانے کے کام مین نہین آتا بعض نے اس لفظ سریانی کے معنی ذی صورتین لکھے ہین پھر اسکو لفظ صنم کی طرف مضاف کردیا ہی - برہان نے یبروح جیم تازی لکھا ہی اور حاے حطی سے بھی آگے چلکر ایک مقام سے نقل کیا ہی مگر مشہور حاے حطی ہی سے ہی لکھمنا لکھمنی وپتر جنبی بمعنی پیدا کنندۂ اولاد (ہ)

استرنگ وشاہ بیرک ومردم گیاہ وبیخ لفاح بری ومہر گیاہ وسگ شکن (ف)

صفات وشناخت - لفاح بری کی جڑ ہی کہ اسکا ڈول آدمی کے سر کا سا ہوتا ہی مگر تحقیق یہ ہی کہ اس مین آدمی کے چہرے کی سی نشانیان نہین طبیبون نے اپنی ایک اصطلاح مقرر کرلی ہی کہ آدمی کے چہرے سے مشابہت فرض کرکے یبروح الصنم نام رکھدیا ہی دیکھو کاغذ یا دیوار پر آدمی کی تصویر کھینچ کر اُسے آدمی یا گھوڑا کہتے ہین حالانکہ وہ جاندار نہین ہی بھولے بھالے اہل لغت نے یہانتک لکھدیا ہی کہ یبروح الصنم کی وضع دو اندھے آدمیون کے جسمون کی سی ہوتی ہی اور اس مین باریک ریشے بالون کے قائم مقام ہوتے ہین نر و مادہ باہم جڑے ہوے پیدا ہوتے ہین ایک کے ہاتھ دوسرے کی گردن مین پڑے ہوتے ہین اسی طرح پانون بھی ایک کے دوسرے کے پاؤن مین مضبوطی سے پڑے ہوتے ہین شرح قانون مین یون لکھا ہی کہ یہ جڑ ایک مرد اور ایک عورت کی طرح ہوتی ہی جو باہم چمٹے ہوے ہوتے ہین اور ایک دوسرے کے گلے مین ہاتھ ڈالے ہوتا ہی نر کا سیدھا پانون مادہ کے اُلٹے پاؤن پر رکھا ہوتا ہی اور مادہ کا پانون اسکے برعکس ہوتا ہی اہل لغت یہ بھی کہتے ہین کہ جو کوئی اسکو اکھیڑتا ہی تو اُسی دن یا دوسرے دن مرجاتا ہی اسلیے ایسا کرتے ہین کہ اسکے آس پاس کی مٹی دور کرکے ایسا کر دیتے ہین کہ ذرا سا جھٹکا لگنے سے جڑ سے پودا اکھڑ جاے پس رسی کا ایک سرا ایک بھوکے کتے کی کمر مین باندھ دیتے ہین اور دوسرا سرا اُس پودے مین باندھ دیا جاتا ہی اور کتے سے ذرا فاصلے پر اُسکو دکھاکر گوشت کا پارچہ ڈالدیا جاتا ہی کتا پارچے کی طرف جھپٹتا ہی تو جھٹکا لگنے سے یہ

Hakeem Shoukat Ali

پودا جڑ سے اُکھڑ جاتا ہی چند روز کے بعد کتا مر جاتا ہی اسی لیے سگ کش بھی کہتے ہین اگر کوئی شخص کسی آدمی کے نام سے
ساتھ کوئی عضو اُسکا کاٹ ڈالے تو اس دن یا دوسرے دن اُسکا عضو جس کے نام سے وہ فعل کیا گیا ہی لوگ کاٹ
ڈالتے ہین حکیم اسدی نے کہا ہی ؎ ہمان از گیاہان یا بوے ورنگ ۔ شناسندہ خوانند ورا استرنگ ۔ ازان سر کشند
قفا دی زپائے ۔ چو ایشان شدے بے روان ہم بجائے ۔ حکیم سیوزنی کہتا ہی ؎ دراسترنگ آیت مردم نہادہ حق ۔ مردم
گیاہ اسم علم یافت استرنگ ۔ بہر صورت کتب مین اس جڑ کی دو قسمین لکھی ہین ایک کو مادہ کہتے ہین دوسری کو نر ۔
مادہ کا حلیہ یہ ہی کہ اسکا رنگ سیاہی مائل ہوتا ہی پتے کاہو کے پتون سے چھوٹے ہوتے ہین اور پھول خریف مین ظاہر
ہوتا ہی جسکا رنگ بیجنی ہوتا ہی اور بیچ مین تھوڑی سی زردی بھی ہوتی ہی کلیان اُسکی بینگن کی کلیون کی طرح ہوتی ہین
اور پھول سے نہایت بدبو آتی ہی اور پیتر زمین پر بچھا ہوتا ہی تیون مین پھل سیب یا بڑے سے زیتون کی طرح اور زرد
اور خوشبودار آتا ہی جس مین ناشپاتی کے بیج کی طرح بیج ہوتے ہین جڑ موٹی اور گانٹھ کی طرح ہوتی ہی اور ڈول عورت
کے چہرے کا سا ہوتا ہی اور دو مین گرہین باہم ملی ہوتی ہین اوپر سے رنگ سیاہ اندر سے سفید ہوتا ہی اور اس درخت
کی ساق بھی ہوتی ہی نر کے پتے سفیدی مائل چکنے اور چوڑے چقندر کے پتون کی طرح ہوتے ہین اور اسکا پھل پہلی
قسم کے پھل سے دو چند ہوتا ہی اور کھیرے کی طرح ہوتا ہی رنگ اسکا زعفرانی ہوتا ہی اور اُس سے خوشبو آتی ہی مگر
یہ خوشبو دماغ کو اچھی نہین معلوم ہوتی کیونکہ بہت بھاری ہوتی ہی اسکو چرواہے کھاتے ہین جس سے اُن کو نیند
بہت آنے کا عارضہ پیدا ہو جاتا ہی اسکی جڑ مادہ کی جڑ کی طرح ہوتی ہی مگر اُس سے دراز ہوتی ہی اور رنگ بہت سفید ہوتا
ہی اور اس پیڑ کی ساق نہین ہوتی ہندی مین لچھمنا کا اطلاق نر پر ہوتا ہی اور لچھمنی کا اطلاق مادہ پر ۔ عموماً درخت لفاح کی
جڑ کو یبروح الصنم نہین سمجھتے بلکہ یبروح الصنم ایک خاص درخت لفاح کی جڑ ہی کیونکہ اُس جڑ مین جو یبروح الصنم
کہلاتی ہی سر کے مقام پر تار لگے ہوتے ہین آدمی کے بال کی طرح جنکا رنگ سرخ زردی و سیاہی مائل ہوتا ہی حواشی نفیس
مین یبروح الصنم کی حقیقت یون بیان کی ہی کہ یہ جڑ زمین کے ابتدائی سطح مین ایک عدد سے شروع ہوتی ہی اور
یہ حصہ گول ہوتا ہی پھر اس مین سے زمین کے اندر کی طرف ایک سیدھی شاخ چلتی ہی اور اس شاخ کے دونون
پہلوون مین دو شاخین اور پیدا ہو جاتی ہین پھر بیچ کی شاخ موٹی ہو کر اور زمین کے اندر پہنچتی ہی اور کچھ بڑھ جانے
کے بعد اُسکا بڑھنا موقوف ہو کر نیچے اُسکے دوسری شاخین پیدا ہو جاتی ہین بس اطبا نے اس تمام جڑ کو جسم
انسان کے ساتھ تشبیہ دی ہی اسطرح کہ سطح زمین کے شروع مین جو گول حصہ اس جڑ کا بغیر شاخون کے ہوتا ہی
اسے سر انسان کی جگہ تصور کر لیا ہی اور اُسکے بعد جو دو شاخین پیدا ہوتی ہین اُنھین ہاتھون کی جگہ سمجھ لیا ہی اور
اُس موٹے اور سیدھے حصے کو جو دونون شاخون کے بعد زمین کے اندر بڑھتا ہی دھڑ مان لیا ہی اور پھر اس کے
تلے جو دو شاخین چلی ہین اُنھین پاؤن تصور کیا ہی صاحب جامع کہتا ہی کہ یبروح کی بہت سی قسمین ہین بعض نے
سات تک گنوائی ہین اور انھین سات مین سے ایک قسم ہی اُسے سراج القطرب کہتے ہین وہ سب سے عمدہ ہی
اور بعض کی تحقیق یہ ہی کہ یبروح الصنم کا اطلاق خاص سراج القطرب ہی کی جڑ پر ہوتا ہی اور جس مین آدمی کی صورت
کے ساتھ مشابہت نہ ہو وہ لفاح کی جڑ کہلاتی ہی نہ یبروح الصنم اور جو قسم کہ ہم نے لفاح مین ذکر کی ہی کہ وہ مقبرون
اور سایون کی جگہون مین پیدا ہوتی ہی اور اُس مین پھل اور پھول نہین آتا وہ یبروح کے اقسام مین بہت قوی ہی

Hakeem Shoukat Ali

اسکا یہان ذکر طوالت کی وجہ سے نکیا وہان دیکھنا چاہیے اگر یبروح الصنم کا سر جدا نہ کیا جائے تو اسکی قوت سالہا برس تک باقی رہتی ہو بعض آدمی اس مین بھیل بھی کردیتے ہین کہ سوراخ وغیرہ لے کر مرد یا عورت کی اس مین صورت روبرو ایک دوسرے کی بنادیتے ہین اور کھجور کے تنے کے ریشے لے کر بالون کی طرح سر پر لگا دیتے ہین اور کہتے ہین کہ یہ یبروح ہو اسکی شکل ایسی اسلیے ہوگئی ہو کہ جب یبروح بہت برسون کی ہوجاتی ہو تو وہ ایسی پڑجاتی ہو۔ شیخ ناسخ کا شعر ہو ع ہم آدمی ہین وصل میسر نہین کبھی * ہوتا ہو غم نظارہ مردم گیاہ سے * مولوی سید محمد عصمت اللہ متخلص بالسنخ ساکن کلکتہ نے لکھا ہو کہ مردم گیاہ کا وصل ثابت نہین یقین ہو کہ شیخ جی نے مردم گیاہ کو دیکھا نہین اگر راقم الحروف کی طرح بچشم خود دیکھتے تو ہرگز ایسا نہ لکھتے معلوم ہوتا ہو کہ صاحب مخزن نے شیخ صاحب کو گمراہ کیا ہو کاش مولوی صاحب اپنی آنکھون سے دیکھا ہوا حلیہ لکھ دیتے تو معاملہ بہت صاف ہوجاتا۔ اسکے پتے خشک و تر استعمال کیے جاتے ہین ہر صورت بہتر وہ ہو کہ موٹی اور بھاری ہو۔

طبیعت۔ سرد و خشک دوسرے درجے مین اور رطوبت فضلیہ بھی رکھتی ہو بعض نے لکھا ہو کہ تیسرے درجے کے اول مین سرد ہو اور اسی درجے کے آخر مین خشک ہو قانون اور اسکی شرح مین مطلقاً تیسرے درجے مین سرد و خشک بتایا ہو بعض کا یہ خیال ہو کہ اس مین تھوڑی سی گرمی بھی ضرور ہو کہ جو کافور کی گرمی کی طرح صرف اسکے بخارات دماغ کی طرف چڑھاتی ہو اس سے زیادہ اثر نہین دکھا سکتی اسکی جڑ مین سردی بہت ہو اور جڑ کی چھال کمزور ہو۔

خواص و فوائد۔ اسکی جڑ خشکی پیدا کرتی ہو اعضا کو سست اور بے حس کرتی ہو زعفران کے ہمراہ اسکو پینا جوڑون کے درد کے واسطے مفید ہو اور شہد کے ہمراہ صفرا کو قے کی راہ نکالتی ہو اسکو گلے مین لٹکانا مرگی کے لیے نافع ہو ورمون کو تسکین دیتی ہو روغن زیتون کے ساتھ زہریلے جانورون کے کاٹے ہوے مقام پر لگانے سے زہر اتر جاتا ہو اسکی جڑ کی چھال سکنجبین کے ساتھ خفقان کو مفید ہو اگر اسکو کھانے سے دست آنے لگین تو دہی پینا چاہیے اسکی جڑ کو شراب مین جوش دین یہانتک کہ تیسرا حصہ جل جائے پھر چھان کر تین رتی کی مقدار مین پی لین تو درد کو تسکین ہو اسکے تازہ پتے ایک ہفتہ تک چہرے کے سیاہ داغون پر ملنے سے بغیر زخم ہوے مٹ جاتے ہین اور چند روز تک برص کے داغون پر ملنے سے وہ بھی دور ہوجاتے ہین اسکے پھلون کے بیجون کو پیسکر چہرے پر ملنے سے رخسارون کا رنگ سرخ ہوجاتا ہو اسکی جڑ پیسکر جو کے آٹے مین ملاکر ہر قسم کے درد پر لگانے سے نفع ہوتا ہو اور سخت ورمون اور پھوڑون اور انجیرمون اور کنٹھ مالا کی گانٹھون پر لگانے سے صحت حاصل ہوتی ہو گرمی سے آنکھ پر ورم آجائے یا پھوڑا نکل آئے تو تازہ پتون کا ضماد کرنا چاہیے اسکی جڑ اور پتے گرمی کے ورم پر ضماد کرنے سے بڑی تسکین ہوتی ہو انکے کھانے سے نیند اور غفلت پیدا ہوجاتی ہو سر پر چکر آنے لگتا ہو اگر شراب مین ملاکر کام مین لائین تو بہت نشہ لائے انکو مقعد مین رکھنے سے بھی نیند اور غفلت آتی ہو جن آدمیون مین مرہ صفرا کی کثرت ہو یا بدخوابی کا عارضہ ہو انکو چاہیے کہ اسکے پھل کو بسند وہ کے طور پر سونگھا کرین خون اور صفرا کے جوش سے اگر دردسر پیدا ہوجائے تو اسکے بیر کے تمام اجزا سے نفع پہونچتا ہو اس جڑ سے سبات کا عارضہ ہوجائے تو شہد اور گھی کو جوش کرکے اس سے قے کرائین۔ بہتر یہ ہو کہ یبروح کو باہر سے استعمال کرین کیونکہ یبروح نفسانی کو کھانا اسی کا ضرر پہونچاتا ہو جسکے پتے سفید ہین اسی کی جڑ کو سونگھنے سے بھی سکتہ پیدا ہوجاتا ہو اور اسکو زیادہ کھانے سے آدمی ہلاک ہوجاتا

Hakeem Shoukat Ali

چنانچہ کہتے ہین کہ سات ماشہ سفید تیون والی کو کھانے سے آدمی مرجاتا ہی ابتدا مین کھانے والے کے چہرے پر سرخی آجاتی ہی اور جو عورت ہو تو اختناق رحم ہوجاتا ہی اور عقل زائل ہوجاتی ہی آنکھین اُگل آتی ہین چہرے پر سوجن سی معلوم ہوتی ہی اور نشے والے کی سی حالت ہوجاتی ہی - ایسی صورت مین گاے کے دودھ اور شہد اور گرم پانی اور افسنتین اور سوئے کے جوشاندے سے قی کرائین - سیاہ مرچین چبائین جند بید ستر سنگھائین سداب اور رائی اور مصطگی اور نمک اور صعتر اور مرکھلائین - وید کہتے ہین کہ بیرح الصنم دست آور ہی اس سے حمل رہتا ہی باہ کو قوت دیتی ہی باد اور صفرا و بلغم کا فساد دور کرتی ہی - جہانتک ہوسکے اسکو بغیر اصلاح کے نہ کھائین کیونکہ مزاج مین فساد پیدا کردیتی ہی چہرے پر تشنج ہوجاتا ہی جگر مین اور معدے مین خرابی آتی ہی اور کسی قدر سمیت سے خالی نہین اصلاح اسطرح کرین کہ گوشت اور روغن بادام شیرین اور روغن بنفشہ اور گل سرخ اور رب السوس اور ایلوا اور سوت اور مرطا اور افسنتین اور غافث اور زعفران اور بسفائج اور نمک لاہوری کے ساتھ استعمال کرین - **مضر** روح نفسانی **مصلح** شہد اور دارچینی **بدل** اجواین خراسانی اور بتری (بفتح باے فارسی وسکون تاے فوقانی وکسر راے مہملہ وسکون یاے تحتانی) **مقدار خوراک** - ایک رتی سے ۴ رتی بلکہ ۸ رتی تک -

یراعا

بفتح یاے تحتانی وفتح راے مہملہ وسکون الف وفتح عین مہملہ وسکون الف

صفات وشناخت - ایک پرند ہی کہ چڑیا کے قد مین ہی رنگ نیلا ہوتا ہی اور اُسکی گردن مین طلائی طوق ہوتا ہی چونچ لال ہوتی ہی بہت خوبصورت معلوم ہوتا ہی رات مین اُڑتا ہی تو اُسکی دم کے پرون کے تلے چراغ کی طرح روشنی معلوم ہوتی ہی دن مین ایسا نہین ہوتا -

خواص وفوائد - فالج اور لقوہ کے لیے اسکا گوشت مفید ہی اسکے خون کو عضو تناسل پر لگانے سے شہوت خوب ہوتی ہی جو کوئی اسکو مکان مین رکھتا ہی مکان آباد وشاد رہتا ہی محیط مین ایسا ہی لکھا ہی مہذب الاسما مین بیان کیا ہی کہ عربی مین یراعۃ اُسے کہتے ہین جو رات مین آگ کی طرح نظر آئے یراع اسکی جمع ہی کنز اللغات ترکی اور منتہی الارب سے جگنو یعنی پٹ بیجنے کے معنی مین معلوم ہوتا ہی پس ایسا سمجھ مین آتا ہی کہ اسی لفظ کے معنی مین یہ تبدیلی واقع ہوگئی ہی -

یربوع

بفتح یاے تحتانی وسکون راے مہملہ وضم باے موحدہ وسکون واو وعین مہملہ موقوف

صفات وشناخت - مخزن مین لکھا ہی کہ گھونس کا نام ہی محیط مین اسکی تردید کی ہی (۲) بعض نے کہا ہی کہ جنگلی چوہا ہی (۳) منتخب اللغات مین دستور سے نقل کیا ہی کہ اس چوہے کے دو پانون ہوتے ہین (۴) بعض کہتے ہین کہ چوہے کی طرح ہوتا ہی مگر دم اسکی چوہے کی دم سے لمبی ہوتی ہی اور ہاتھ چھوٹے ہوتے ہین (۵) بعض نے لکھا ہی کہ اس جانور کے ہاتھ چھوٹے اور پانون لمبے ہوتے ہین دم بلی کی دم کی طرح ہوتی ہی اور اسکو اونچی کھڑی کرلیتا ہی رنگ ہرن کے رنگ کی طرح ہوتا ہی زمین کے اندر اپنے رہنے کے لیے بل بناتا ہی تو اُس مین کئی راستے رکھتا ہی جنگلون مین رہتا ہی -

Hakeem Shoukat Ali

طبیعت - گرم وخشک تیسرے درجے مین اور گیلانی وغیرہ نے گرم وتر لکھا ہی۔
خواص وفوائد - پر دال اکھیڑ کر اسکا لہو وہان لگادینے سے پھر نہین نکلتے اسکا گوشت کثیر الغذا ہی اس سے پاخانہ کھل کر ہوتا ہی باہ کو بہت قوت دیتا ہی قطرہ قطرہ پیشاب آنے کا عارضہ مٹاتا ہی اسکے گوشت کا شوربا پینے سے فالج لقوہ رعشہ درد مفاصل درد کمر کو نفع ہوتا ہی پیشاب زیادہ آتا ہی مثانے اور گردے کی پتھری نکل جاتی ہی بوڑھے آدمیون اور سرد مزاج والے کے لیے اسکا گوشت نافع ہی۔ **مضر** اسکے گوشت کے کھانے سے خون مین گرمی بہت بڑھ جاتی ہی اور گرم مزاج والے کو نقصان پہونچاتا ہی۔ **مصلح** ترش پھل اور دوسری ترش چیزین۔

یشب

بفتح یاے تحتانی وفتح شین معجمہ وسکون باے موحدہ معرب یشم کا جو لفظ فارسی ہی۔ ابو قلمون وحجر البشف بباے موحدہ وحجر الیشف بیاے تحتانی (ع)
صفات وشناخت - ایک قسم کا سخت پتھر ہی مختلف رنگون کا بہتر سبز زیتونی پھر سبز زردی مائل بعدہ سبز صاف سفیدی مائل پھر سفید اور سفید کو کافوری بھی کہتے ہین غرضکہ جتنا صاف اور سخت اور شفاف ہو عمدہ ہی اسکی انگوٹھیان اور پیالے اور دیگر قسم کے ظروف تیار کرتے ہین۔
طبیعت - شیخ کہتا ہی سرد پہلے درجے مین خشک دوسرے درجے مین اور بعض نے دوسرے درجے کے آخر مین سرد وخشک بتایا ہی۔
خواص وفوائد - اسکا پینا دل اور معدے کو نہایت قوت دیتا ہی معدے کا درد اور ضعف دور کرنے کے لیے بینظیر چیز ہی ہیجش اور پیشاب کی سوزش اور سنگ گردہ ومثانہ کو مفید ہی باطنی زخمون کو دور کرتا ہی اور منھ سے خون آنے کو بند کرتا ہی اسکا دل پر لٹکانا خفقان اور وسواس کو دفع کرتا ہی اور معدے پر لٹکانے سے مری اور معدے مین قوت آتی ہی گلے مین لٹکانے سے خناق کو تحلیل کرتا ہی زچہ کی ران مین باندھنے سے بچہ پیدا ہونے مین سہولت ہوتی ہی ہاتھ مین باندھنے سے بجلی کے گرنے اور نظر لگنے سے بالخاصیت امن مین رکھتا ہی اسکو منھ مین رکھنے سے پیاس کو تسکین ہوتی ہی۔ ہیجش کو مٹاتا ہی مقدار خوراک ۲ رتی۔

یشٹ پتر

بفتح یاے تحتانی وسکون شین معجمہ وتاے ثقیل موقوف وضم باے فارسی وسکون تاے فوقانی ورائے مہملہ موقوف
صفات وشناخت - گول گول دانے ہین کہ ایک بڑے درخت کی لکڑی سے بطور گوٹڑ کے مقام نگرکوٹ مین ملتے ہین ہندو اسکی تسبیح بناتے ہین اور اولاد پیدا ہونے کے لیے جو ورد وظائف پڑھتے ہین اس مین کام مین لاتے ہین یشٹ زبان سنسکرت مین لکڑی کے معنی مین ہی اور پتر بیٹے کو کہتے ہین۔
منافع - گران ہین بدن کو فربہ کرتے ہین انکے استعمال سے حمل رہتا ہی باد وبلغم کے فساد کو دفع کرتے ہین شاید یہ تردساج ہی۔

یلنکٹائی گدھ (ھ)

بفتح یاے تحتانی وفتح لام وخفاے نون وفتح کاف تازی وفتح تاے ثقیل وسکون الف وسکون یاے تحتانی

Hakeem Shoukat Ali

دوم دکاف فارسی دوال تقیل و ہا

صفات وشناخت۔ ایک روئیدگی کی جڑ ہے اسکی پیدائش ہندوستان میں ہے سیپاری کی طرح ہوتا ہے رنگ سفید ہوتا ہے اور اسکے درخت کی بیل ہوتی ہے پتے موٹے ہوتے ہیں رنگ سبز ہوتا ہے اور پتون میں چیپ ہوتا ہے جڑ میں بھی اسکے بہت چیپ ہوتا ہے۔

خواص ومنافع۔ اگر اسکی جڑ کو ہر دن چڑھے اکھیڑ کر دو گھڑی دن رہے قند کے ہمراہ ایک کوڑی کے برابر کھائے تو باہ میں نہایت قوت پیدا کرے اور منی کو گاڑھا کردے اور تمام رات جماع سے لذت حاصل رہے۔

یلو اوکسائڈ آف مرکیوری (ش)

ہیڈرارجرائی اوکسائڈم (ل)

صفات وشناخت۔ رسکپور اور سوڈا کے سولیوشن سے تیار کرتے ہیں زرد رنگ کا سفوف ہے نمک کے تیزاب میں فی الفور حل ہوتا ہے۔

خواص وفوائد۔ زرد اور سرخ اوکسائڈ ماہیت میں یکسان ہیں چنانچہ اسکے افعال وخواص مثل ریڈ اوکسائڈ یعنی سرخ اوکسائڈ کے ہیں مگر چونکہ یہ زیادہ نرم اور باریک سفوف ہے لہذا بعض ڈاکٹر اسکے استعمال کو زیادہ تر پسند کرتے ہیں خصوصاً امراض چشم میں اسکا بڑا شہرہ ہے پرانے امراض چشم میں بہت مفید ہے جب پپوٹوں کے اندر کی بلغمی جھلی میں دانے پڑ جاتے ہیں اور قرنیہ میں سفیدی پڑ جائے تو اسکا مرہم چار گرین سے آٹھ گرین تک ایک اونس چربی یا موم میں یا دھوئے گھی میں ملاکر لگانا چاہیے۔

یلو جائن (ش)

گل سے میم (ل)

صفات وشناخت۔ گل سے میم کے درخت کی جڑ مع ریشون کے کام میں لاتے ہیں آدھے انچ سے ۲۶ انچ تک یا زیادہ طول میں اور چوتھائی سے پون انچ تک دبیز جسم گولائی لیے ہوئے اسپر ریشے لگے رہتے ہیں بیرونی رنگت ہلکی بھوری زردی مائل اور سیدھے بل میں گہرے اودے رنگ کے خطوط ہوتے ہیں چھال پتلی اور بناوٹ میں مرکب ہے باریک ریشمی ریشون سے اندر کی لکڑی اسفنجی اور ہلکی زرد بو کسی قدر خوشگوار اور ذائقہ تلخ۔

خواص وفوائد۔ عصبی درد خصوصاً پانچوین جوڑ عصب کے درد میں بڑی مفید دوا ہے چنانچہ چہرے کے عصبی درد اور دانت کے درد میں بہت جلد فائدہ ہوتا ہے منہ سے خون آنے اور تشنجی کھانسیون میں دیتے ہیں مقدار خوراک ۵ گرین سے تیس گرین تک۔

بلی کورہ

بکسر یائے تحتانی ولام مشدد مکسور

صفات ومنافع۔ ایک روئیدگی ہے بقولات کی قسم سے جسکو پانی میں ابال کر نچوڑ کر گھمار کر روٹی سے کھاتے ہیں سوزش اور گرانی اور امراض دور کرتی ہے۔

Hakeem Shoukat Ali

یمامۃ البر (ع)

صفات وشناخت - گیلانی کہتا ہو کہ ایک مشہور پرندہ ہو عربی مین اسکو شفنین کہتے ہین جنگل مین رہتا ہو مگر کبھی اسکو پالتے بھی ہین کبوتر سے بہت چھوٹا ہوتا ہو رنگ اور صورت مین فاختہ کی طرح ہوتا ہو مگر دونون کی آواز ایک سی نہین ہوتی آواز مین فرق ہو - یہ پرندہ اشبانا کے شہرون مین بہت ملتا ہو - حمامہ مین اور یمامہ مین یہ فرق ہو کہ حمامہ کی دم کے تلے کر رنگ سفیدی ہوتی ہو اور یمامہ کے دم کے تلے سفیدی ہوتی ہو نہ اوپر اور یمامہ کا رنگ بھنگ میلا ہوتا ہو قد صغر وکبر مین متوسط ہوتا ہو سر سفید ہوتا ہو محیط مین عربی عبارت کا ترجمہ نہایت خراب کیا ہو یا یہ کہ کاتبون کی غلطی سے عبارت مین خبط واقع ہو گیا ہو - بعض نے اس کا ترجمہ جنگلی کبوتر کیا ہے -

طبیعت - گرم -

خواص وفوائد - اسکا گوشت کھانے سے بدن کو عمدہ غذا حاصل ہوتی ہو کیموس اچھا بنتا ہو بوڑھون کے واسطے اسکا گوشت کبوتر کے بچے کے گوشت سے دوسرے نمبر پر ہو بیمار دن کو دینے سے خون خوب پیدا ہوتا ہو اسکے کھانے سے دبلے آدمی تیار ہو جاتے ہین اور یہ اسکے گوشت مین خاصیت ہو کہ باہ کو قوت پہونچاتا ہو -

ینبطور

بفتح اول وسکون نون وفتح بائے موحدہ وضم طائے حطی وسکون واو وراے مہملہ موقوف

صفات وشناخت - مخزن کا مولف کہتا ہو کہ سلمہ کا نام ہو اور سلمہ ببول کی ایک قسم ہو جسکا عصارہ اقاقیا ہو اور ایک گروہ کا گمان یہ ہو کہ وہ ایک روئیدگی ہو جس مین بہت گرم وتیز اور جلانے اور زخم ڈالنے والا دودھ ہو اس مین ساق ہوتی ہو قد اسکا ایک گز سے زیادہ ہوتا ہو گانٹھین بہت ہوتی ہین پتے چھوٹے چھوٹے اور تیز کنارون والے لگتے ہین دفعی پتے کی اس صنوبر کے پتے کی سی ہوتی ہو جسکا پھل قضم قریش ہو پھول چھوٹا اور نیلا ہوتا ہو پھل اسکا مسور کے دانے کی طرح چپٹا ہوتا ہو -

منافع - شہد کے پانی کے ساتھ اسکی سات ماشہ جڑ کھانے سے دست خوب آتے ہین اسکے پھلون سے بھی دست آتے ہین اور اسکے بار دیرہ پتون کے کھانے سے بھی خوب دست آتے ہین -

ینمہ

بفتح یائے تحتانی وسکون نون وفتح میم وسکون ہا - افریقیہ کی زبان کا لفظ ہو

صفات وشناخت - ایک روئیدگی ہو اسکے پتے کاسنی کے پتون کی طرح اور اس سے چھوٹے ہوتے ہین اور زمین پر وہ لگے ہوتے ہین رنگ زرد ہوتا ہو پتون کے درمیان مین سے ساق نکلتی ہو جو ایک بالشت کے قریب یا کچھ زیادہ لمبی ہوتی ہو پھول خندریلی کے پھول کی طرح زرد ہوتا ہو خندریلی ایک قسم کی جنگلی کاسنی ہو جسکا بیان خا معجمہ اور نون مین گذرا ابن بیطار کہتا ہو کہ اسکے پتے جنگلی بارتنگ اور آذان الغزال کے بین بین ہین اور رنگ انکا زرد ہوتا ہو صاحب اختیارات بدیعی نے کہا ہو کہ اسکو فارسی زبان مین مغل دارو کہتے ہین -

فوائد - تازہ پتے پیس کر تازہ زخم پر لگانے سے بھر جاتا ہو اور سوکھے ہوے پتے پیس کر پرانے زخم پر چھڑکنے سے زائل ہو جاتا ہو

Hakeem Shoukat Ali

یوک لپٹس

بضم یائے تحتانی و واو مجہول و کاف تازی موقوف و فتح لام و سکون بائے فارسی و کسر تائے ثقیل و سکون سین مہملہ

صفات و شناخت۔ یہ درخت تیس فٹ لمبا بلکہ اس سے بھی زیادہ اونچا ہوتا ہے اور اپنے نمو کے زمانے میں ہر سال دس فٹ بڑھتا ہے سال کے درخت کی طرح سیدھا اور ڈیڑھ دو فٹ تک تنے کا قطر ہوتا ہے تنے کے اوپر ڈالیاں آگی ہیں پتا اسکا بڑھکر کنیر کے پتے کی برابر ہو جاتا ہے تین ساڑھے تین گرہ سے بیتا کم لمبا نہیں ہوتا اس درخت کی تین قسمیں ہیں جنمیں خفیف سا فرق خوشبو وغیرہ کا ہے تمام ڈالیاں اور تنہ چکنا ہوتا ہے پوست اسکا ہر سال چٹک کر جدا ہو جاتا ہے اندر سے نرم سفید خوبصورت اور چکنا ظاہر ہوتا ہے رفتہ رفتہ کھنچی پڑ جاتا ہے اس میں پھل خشخاش کے چھوٹے سے ڈوڈے کی طرح آتا ہے جو اندر سے کھوکھل ہوتا ہے پتے کو مل کر سونگھیں تو خوشبو لیمو کے پتے کی سی معلوم ہوتی ہے اور سوکھ جانے کے بعد بہت کم رہجاتی ہے۔ اگرچہ اس درخت کا اصل مسکن ملک اسٹریلیا ہے لیکن چند سال سے ہندوستان میں بھی منگایا گیا ہے راقم نے پونہ میں دیکھا ہے۔

طبیعت۔ میرے نزدیک پہلے درجے میں گرم و تر ہے۔

خواص و فوائد۔ اسکے پتوں کا تیل ملک اسٹریلیا سے آتا ہے جس میں الائچی کے تیل کی سی نہایت خوشگوار خوشبو آتی ہے زکام کی حالت میں اسکو سونگھنے سے ریزش ہو کر سر کا تنقیہ ہو جاتا ہے کھانسی کو بھی نافع ہے اسکے پتوں کے سونگھنے سے درد سر دفع ہوتا ہے اسکے پتوں کو جوش کرکے یا عرق کھینچکر رکھلیں کھانسی اور جاڑے بخار والے کو فی خوراک اتنا دیں کہ تین پتوں کا عرق یا جوشاندہ خوراک میں آجائے فوراً یہ مرض جاتے رہینگے جس گھر میں یہ درخت بویا جاتا ہے اس میں ملیریا کا اثر نہیں ہوتا سوائے ملیریا کے دوسرے بخار کو بھی مفید ہے ملیریا کا دافع بالخاصہ ہے بچھو اور بھڑ کے کاٹے ہوئے مقام پر اسکا تیل لگانے سے صحت ہوتی ہے اور اسکا تیل سونگھنے سے فرحت معلوم ہوتی ہے طبیعت شست ہو تو اسکے عرق کے پینے سے چاق ہو جاتی ہے اور شگفتگی آجاتی ہے۔ یہ تیل ہلکا زردی مائل ہے ذائقہ چرپرا ہے کچھ بعد مونہہ میں ٹھنڈک معلوم ہوتی ہے

یوکے (ف)

بضم یائے تحتانی و سکون واو و کسر کاف تازی و یائے مجہول

صفات و منافع۔ ایک قسم کا کھانا ہے کہ بعض قسم کی چیزوں کو اٹھ گھنٹے پانی میں اتنا جوش دیتے ہیں کہ گلجاتے ہیں پھر خوب ملکر صاف کرکے کھاتے ہیں بہتر وہ ہے کہ مونگ سے تیار کریں کبھی سادہ ہی رکھتے ہیں کبھی تیل اور گرم مسالا بھی ملاتے ہیں اول سبک ہے دوم گران و ثقیل ہے۔

(۱) جسکو مونگ سے بناتے ہیں وہ سرد و سبک ہوتا ہے بھوک پیدا کرتا ہے پھوڑے پھنسی کو مٹاتا ہے گردوں کا درد دور کرتا ہے اعضا کی سوزش کو تسکین دیتا ہے تپ کو مفید ہے خون اور صفرا اور بلغم کا فساد زائل کرتا ہے۔

(۲) جو انار کے بیج اور آملوں سے تیار کیا جاتا ہے وہ سبک ہے باد و صفرا کا فساد دفع کرتا ہے۔

(۳) جو مونگ اور آملوں سے بنایا جاتا ہے وہ سرد ہے معدے کی گرانی دفع کرتا ہے باد اور بلغم اور صفرا کا فساد مٹاتا ہے پیاس اور اعضا کی سوزش کو تسکین دیتا ہے غشی اور وسواس کو دور کرتا ہے۔

(۴) جو کلتھی سے بنایا جاتا ہے وہ بادگولہ اور بواسیر اور بادو بلغم کو نافع ہے گردے اور مثانے کی پتھری نکالتا ہے جریان منی کا عارضہ مٹاتا ہے بھوک بڑھاتا ہے سینے کو صاف کرتا ہے پیٹ کی توند گھٹاتا ہے پیٹ کی ہر قسم کی ریاح کو تحلیل کر دیتا ہے

Hakeem Shoukat Ali

یوک لپٹس

بضم یاے تحتانی و واو مجہول و کاف تازی موقوف و فتح لام و سکون باے فارسی و کسر تاے ثقیل و سکون سین مہملہ

صفات و شناخت۔ یہ درخت تیس فٹ لمبا بلکہ اس سے بھی زیادہ اونچا ہوتا ہی اور اپنے نمو کے زمانے میں ہر سال دس فٹ بڑھتا ہی سال کے درخت کی طرح سیدھا اور ڈیڑھ دو فٹ تک تنے کا قطر ہوتا ہی تنے کے اوپر ڈالیاں آتی ہیں پتا اسکا بڑھکر کنیر کے پتے کی برابر ہو جاتا ہی تین ساڑھے تین گرہ سے پتا کم لمبا نہیں ہوتا اس درخت کی تین قسمیں ہیں جنمیں خفیف سا فرق خوشبو وغیرہ کا ہی تمام ڈالیاں اور تنہ چکنا ہوتا ہی پوست اسکا ہر سال جھڑ کر جدا ہو جاتا ہی اندر سے نرم سفید خوبصورت اور چکنا ظاہر ہوتا ہی رفتہ رفتہ کنچی پڑ جاتا ہی اس میں پھل خشخاش کے چھوٹے سے ڈوڈے کی طرح آتا ہی جو اندر سے کھوکھل ہوتا ہی پتے کو مل کر سونگھیں تو خوشبو لیمو کے پتے کی سی معلوم ہوتی ہی اور سوکھ جانے کے بعد بہت کم رہجاتی ہی۔ اگرچہ اس درخت کا اصل مسکن ملک آسٹریلیا ہی لیکن چند سال سے ہندوستان میں بھی منگایا گیا ہی راقم ہو نے بھی دیکھا ہی۔

طبیعت۔ میرے نزدیک پہلے درجے میں گرم و تر ہی۔

خواص و فوائد۔ اسکے پتوں کا تیل ملک آسٹریلیا سے آتا ہی جس میں الائچی کے تیل کی سی نہایت خوشگوار خوشبو آتی ہی زکام کی حالت میں اسکو سونگھنے سے ریزش ہو کر سر کا تنقیہ ہو جاتا ہی کھانسی کو بھی نافع ہی اسکے پتوں کے سونگھنے سے درد سر دفع ہوتا ہی اسکے پتوں کو جوش کر کے یا عرق کھینچکر رکھلیں کھانسی اور جاڑے بخار والے کو فی خوراک اتنا دیں کہ تین تین کا عرق یا جوشاندہ خوراک میں آجاے فوراً یہ مرض جاتے رہینگے جس گھر میں یہ درخت بویا جاتا ہی اس میں ملیریا کا اثر نہیں ہوتا سواے ملیریا کے دوسرے بخار کو بھی مفید ہی ملیریا کا دافع بالخاصہ ہی بچھو اور بھڑ کے کاٹے ہوے مقام پر اسکا تیل لگانے سے صحت ہوتی ہی اور اسکا تیل سونگھنے سے فرحت معلوم ہوتی ہی طبیعت سست ہو تو اسکے عرق کے پینے سے چاق ہو جاتی ہی اور شگفتگی آجاتی ہی یہ تیل ہلکا زردی مائل ہی ذائقہ چرپرا ہی کھانے کے بعد منہ میں ٹھنڈک معلوم ہوتی ہی

یوکے (ہ)

بضم یاے تحتانی و سکون واو و کسر کاف تازی و یاے مجہول

صفات و منافع۔ ایک قسم کا کھانا ہی کہ بعض قسم کی چیزوں کو آٹھ گھنٹے پانی میں اتنا جوش دیتے ہیں کہ گلجاتی ہیں پھر خوب ملکر صاف کر کے کھاتے ہیں بہتر وہ ہی کہ دیگ سے تیار کریں کبھی سادہ ہی رکھتے ہیں کبھی تیل اور گرم مسالا بھی ملاتے ہیں اول سبک ہی دوم گران و ثقیل ہی۔

(۱) جسکو مونگ سے بناتے ہیں وہ سرد و سبک ہوتا ہی بھوک پیدا کرتا ہی پھوڑے پھنسی کو مٹاتا ہی گردوں کا درد دور کرتا ہی اعضا کی سوزش کو تسکین دیتا ہی تپ کو مفید ہی خون اور صفرا اور بلغم کا فساد زائل کرتا ہی۔

(۲) جو انار کے بیج اور آملوں سے تیار کیا جاتا ہی وہ سبک ہی باد و صفرا کا فساد دفع کرتا ہی۔

(۳) جو مونگ اور آملوں سے بنایا جاتا ہی وہ سرد ہی معدے کی گرانی دفع کرتا ہی باد اور بلغم اور صفرا کا فساد مٹاتا ہی پیاس اور اعضا کی سوزش کو تسکین دیتا ہی غشی اور وسواس کو دور کرتا ہی۔

(۴) جو کلتھی سے بنایا جاتا ہی وہ بادگولہ اور بواسیر اور باد و بلغم کو نافع ہی گردے اور مثانے کی پتھری نکالتا ہی جریان منی کا عارضہ مٹاتا ہی بھوک بڑھاتا ہی سینے کو صاف کرتا ہی پیٹ کی توند گھٹاتا ہی پیٹ کی ہر قسم کی ریاح کو تحلیل کر دیتا ہی

Hakeem Shoukat Ali

(۵) جو مولی سے تیار کیا جاتا ہی وہ بلغم و صفرا کا فساد دفع کرتا ہی تپ بلغمی اور دمہ اور خنازیر کو مٹاتا ہی۔

(۶) جو چنون سے تیار کیا جاتا ہی وہ کچھ تھوڑی سی گرمی رکھتا ہی اور ہلکا ہی مزے مین اسکے تھوڑی سی ترشی ہوتی ہی رکت پت اور کھانسی اور فساد صفرا و بلغم کو مفید ہی۔

(۷) جو موٹھ سے بنایا جاتا ہی وہ ہلکا اور قابض ہی صفرا کا فساد دور کرتا ہی تپ بلغمی کو زائل کرتا ہی حرارت غریزی کو طاقت دیتا ہی روح مین تفریح پیدا کرتا ہی بھوک کو تسکین بخشتا ہی اور جلد ہضم ہوکر معدے سے تلے اتر جاتا ہی بیمارون کے موافق ہی کھانسی اور مینس کا عارضہ مٹاتا ہی۔

یوآئی مس روٹ بارک (ش)

یوآئی الی کارٹکس (ل)

صفات و شناخت ۔ ولایت امریکہ مین چند دوائین ہین جنکو وہان کے ڈاکٹر ک لکٹک ریمڈیز کہتے ہین الکٹک کے معنی چیدہ و پسندیدہ ہین اور ریمڈیز کے معنی علاج چنانچہ یہ بھی اُن دواؤن مین سے ہی اور ایک درخت کی چھال ہی جسکو واہو بارک کہتے ہین۔

خواص و فوائد ۔ عمدہ ہلکا ملین اور جگر کا محرک اور اخراج کنندۂ بلغم اور مقوی اور مبدل مزاج اور مدر ہی چنانچہ قبض عادی اور جگر کے فعل سست ہونے اور استسقا مین استعمال کرنے سے بہت فائدہ ہوتا ہی۔

یویو

بضم ہر دو یاے تحتانی و سکون ہر دو واو۔ اس مین چار لغات ہین یو یو بغیر ہمزہ اور یو ء یوء دو ہمزہ کے ساتھ اور یو یوء آخر مین ایک ہمزہ کے ساتھ اور یو ء یو درمیان مین ہمزہ کے ساتھ

صفات و منافع ۔ ایک شکاری پرند ہی اسکی کنیت ابو ریاح ہی باشہ سے مشابہت رکھتا ہی اسکا پتہ شہد انجیر کے رس کے ساتھ سعوط کرنے سے درد سر جاتا رہتا ہی اسکا بھیجا سکھاکر کابلی کی مصری اور گوہ کے گوہ کے ساتھ پیسکر آنکھ مین لگانے سے جالا اور پھلی کٹ جاتے ہین۔

تمام شد

خاتمۃ الطبع از جانب کارپردازان مطبع

الحمد للہ کہ ذخیرۂ نادرہ موسوم بہ **خزینۃ الادویہ** جسکو مولنا مولوی **حکیم محمد نجم الغنی خان** صاحب رامپوری مدظلہ العالی نے تصنیف فرماکر ملک پر ایک بے بہا احسان فرمایا ہی اور جو چار جلدون مین ہی اُسکی یہ **جلد سوم** جسمین حرف شین سے (ی) تک کی کل یونانی و انگریزی و دیسی دوائین نہایت شرح و بسط کے ساتھ درج ہین حسب الحکم منشی **بشن نراین صاحب** بھارگو دام اقبالہ مالک مطبع **نولکشور رئیس لکھنؤ** مین طبع ہوکر نفع رسان عالم ہوئی امید ہی کہ اسکا مطالعہ اصل اور مصنوعی دوا و ناقص شناخت ادویہ کا ملکہ حضرات مین پیدا کرکے پبلک کو بے ایمان عطارون کو نظر فریبی سے محفوظ رکھے گا۔ بونہ و کرمہ۔

کتب خانہ طیب

Hakeem Shoukat Ali